بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ نمبر ۱

اخبار اہلحدیث امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

کٹرہ بھائی

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۲ـہ

رؤسا و جاگیرداروں سے " عـ۶ـہ

عام خریداران سے " صـ۵ـہ

" " ششماہی ۲/۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰۔ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۰۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۴۔ نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

ناظرین اہلحدیث

کو

اخبار اہلحدیث کا چھتیسواں ۳۶ سال

مبارک ہو

بارک اللہ فی عمرہ وفی سعیہ

وبارک لمشتریہ وساعیہ بفضلہ

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں رمضان المبارک کا پہلا روزہ ۲۶۔ اکتوبر بروز بدھ رکھا گیا۔ بمبئی کے سوا کسی اور جگہ میں منگلوار کا روزہ ہونے کی کوئی اطلاع آج تک نہیں آئی۔

—— امرتسر میں حسب معمول رسمی حنفیوں کی طرف سے عرس امام اعظم کا اجلاس ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر کو ہؤا۔ ان کے علماء نے حسب معمول اہل توحید کے خلاف تقاریر کیں۔

—— ۳۰۔ اکتوبر کو جمعیۃ تنظیم اہل حدیث کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ ہؤا۔ جس میں مولوی محمد حنیف صاحب ندوی۔ مولوی عبدالمجید صاحب سوہدروی وغیرہ نے تقریریں کیں۔

—— امرتسر شہر میں ۱۶ تا ۲۸۔ اکتوبر ۴۸۰ بچے پیدا ہوئے اور ۲۲۰۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر خان بہادر سید بڈھے شاہ صاحب کے نوجوان صاحبزادے اکبر علی کو سر بازار کسی نے پیٹ میں چاقو مار کر قتل کر دیا۔

—— انڈین نیشنل ایرویز نے فیصلہ کیا ہے کہ کراچی اور لاہور کے درمیان ۱۷۷ میل فی گھنٹہ کی رفتار کے طیارے چلائے جایا کرینگے جو کراچی سے لاہور ۵ گھنٹوں میں پہنچا کرینگے۔ ان میں ڈاک کے علاوہ تین مسافر بھی سفر کر سکیں گے۔

—— ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اپریل ۱۹۳۹ء میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کی آسامیوں کیلئے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو ۳۰ نومبر تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدوار اضلاع لاہور، امرت سر، گورداسپور، شیخوپورہ، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لائل پور اور منٹگمری کے ہوں۔ عمر ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان اور ایف۔ اے پاس ہوں۔

—— نئی دہلی حاجیوں کو جدہ لے جانیوالی جہازران کمپنیوں میں معاہدہ ہؤا ہے کہ کراچی سے جدہ تک کا کرایہ ۱۱۵ روپے سے کم نہ ہو۔

—— ڈیرہ اسماعیل خان میں نائب وزیر ہند اور گاندھی جی میں ۱۵ منٹ تک ملاقات ہوئی۔

—— برطانیہ چین اور جاپان کے مابین صلح کرانا چاہتا ہے۔ جاپان کی طرف سے چین کو جو صلح کی شرائط پیش کی گئی ہیں ان میں ایک شرط یہ ہے کہ جاپانی فوج بہت عرصہ تک چین میں رہیگی تاکہ جاپان کے مخالف اور کمیونسٹ اثرات کا خاتمہ کر دیا جائے۔

—— لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف مسجد شہید گنج کی اپیل پریوی کونسل میں دائر ہوگئی ہے۔

—— انگورہ ۲۹۔ اکتوبر کو جمہوریہ ترکیہ کی پندرھویں سالگرہ منائی گئی۔

ناظرین اہلحدیث

سب سے پہلے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر

حساب دوستاں

ملاحظہ فرمائیں

—— مارسائی ۲۹۔ اکتوبر ایک اطلاع مظہر ہے کہ لاکیبری میں ڈیپارٹمنٹ سٹور کو آگ لگنے سے وزیر اعظم فرانس کے ہوٹل میں بھی آگ لگ گئی۔ ۸۰ آدمی ہلاک اور ۲۷ زخمی ہوئے۔

مضامین آمدہ | محمد خان ۲ عدد۔ مولوی محمد زکریا۔ ماسٹر محمد حسین۔ محمد ابراہیم۔ عبدالرحیم۔ بشیر احمد۔ محمد عبدالغفار۔ منشی محمد اسحاق۔ مولانا محمد شرف الدین۔ غلام محمد۔ محمد عبدالمنان صاحب۔ محمد ابوالخیر صاحب۔ ملا محمد عبداللہ۔ مولوی ابوالطیب عبدالصمد صاحب۔ محمد یحییٰ۔ ضیاء اللہ خان صاحب۔ عبدالرزاق بن عمر صاحب۔

انجمن اہل حدیث بریلی | کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷۔ اکتوبر ۳۸ء کو بخیر و خوبی امن کے ساتھ ختم ہؤا۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی، مولانا محمد حسین صاحب میرٹھی، مولانا عبیدالرحمن صاحب دہلوی وغیرہم نے اپنے اپنے مواعظ حسنہ انوار توحید و سنت اور رد شرک و بدعت، رسومات ممنوعہ سے ہزارہا سامعین کو اپنے اخلاق حمیدہ سے بطریق احسن محظوظ اور سرفراز فرمایا۔ اور مختلف مقامات کے بکثرت حضرات نے شرکت کی۔ (نوٹ) ۱۴۔ اکتوبر کو آریوں سے مولانا ثناء اللہ صاحب کا مناظرہ ہونا طے پایا تھا۔ مناظر آریہ پنڈت رامچندر صاحب دہلوی اور ذمہ دار آریہ مقابلہ پر نہ آئے لہذا مناظرہ نہ ہؤا۔

(مرسلہ محمد حسین سوداگر ہڈی از اراکین انجمن اہل حدیث بریلی۔ (یو پی) ۲۱ ۱۰ / ۳۸ (۸ روپے برائے اشاعت وصول ہوئے)

دار العلوم انوار احمدیہ آرہ | رمضان المبارک کی تعطیل کے سلسلہ میں ۱۵۔ شعبان کو بند ہوگیا اور انشاء اللہ حسب دستور ۱۰۔ شوال کو کھلیگا۔ علوم دینیہ اور فنون عربیہ کے شائق طلباء داخلہ کی درخواستیں سکرٹری صاحب دار العلوم انوار احمدیہ آرہ کے پتہ پر روانہ کریں۔

(مرسلہ ناظم اشاعت دار العلوم مذکور)

یاد رفتگاں | حاجی احمد شہداد ٹھیکیدار سرینگر کشمیر سے بذریعہ تار ۲۷ ۱۰ / ۳۸ کو اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایضاً | عزیز محمد یوسف ولد حاجی عبدالرشید سوداگر چرم ڈیرہ غازی خان کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ!

(راقم حاجی خدا بخش۔ ڈیرہ غازی خان)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھما وارحمھما

معذرت | بقیہ متفرقات بسبب عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکے۔ (منیجر اہلحدیث)

پانچ آنہ کی بجائے چار آنہ | نامۂ شفائیہ جو حال ہی میں طبع ہوئی ہے اسکی قیمت پانچ آنہ فی نسخہ ہے۔ مگر رمضان المبارک کے لئے ۴ر فی نسخہ کر دی گئی ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ

اہلحدیث کا سالِ نو

الحمدللہ! اخبار "اہلحدیث" شمسی حساب سے پینتیس[۳۵] اور قمری حساب سے چھتیس[۳۶] سال کی عمر پا چکا ہے۔ سارے ہندوستان کا تو ذکر نہیں پنجاب کے اُردو اخباروں میں "اہلحدیث" عمر کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے اس طویل عرصے میں اس پر جو مصائب اور مشکلات آئیں ان سب میں بڑی مشکلات قابل ذکر دو ہیں۔ ایک واقعہ اس کی ضمانت کا۔ دوسرا واقعہ خاکسار مدیر پر حملہ قاتلانہ کا ہے۔ جو واقعہ ضمانت سے بھی زیادہ سخت تھا۔ کیونکہ ضمانت کے حکم سے اخبار کا بند ہو جانا اتنا یقینی نہ تھا جتنا کہ حملہ قاتلانہ کے مؤثر ہونے کی حالت میں۔ محافظ حقیقی نے ان دونوں جانکاہ صدموں سے اخبار کو محفوظ رکھا۔ یہ بات خصوصاً موجب مسرت ہے کہ اخبار اہلحدیث کسی والیٔ ملک یا کسی جاگیردار رئیس یا کسی بڑے سوداگر کا مرہون منت نہیں ہے۔ ہاں خدا کے فضل اور اپنے خریداروں کی قدردانی سے اتنی لمبی عمر کو پہنچ گیا ہے کہ پنجاب کے بزرگ اسکو اکبر سنا کہہ سکتے ہیں۔ اس عرصے میں اس نے دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی کیا کیا خدمات کیں اور کیسے کیسے زہریلے مضامین کے جوابات دیئے۔ ناظرین کے سامنے ان کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی قدردانی اور شوق طلبی ہی سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ وہ اہلحدیث کو

اپنا ایک مفید اخبار سمجھتے ہیں۔ ہاں اس بات کا ذکر اس خاص موقع سے مناسبت رکھتا ہے کہ اخبار "اہلحدیث" اپنے وقت پر شائع ہونے اور خریداروں تک پہنچنے میں بے نظیر ثابت ہوا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سال میں کئی قسم کے موانع پیش آتے ہیں۔ کبھی کارکنوں کی وجہ سے، کبھی پریس کی وجہ سے، کبھی غمی اور خوشی کی وجہ سے۔ بسا اوقات سرکاری تعطیلات کی وجہ سے ڈاک خانے بند رہتے ہیں۔ مگر اہلحدیث خدا کے فضل سے ان سب موانع کو دور کرتا ہوا اپنے اصلی مالکوں (ناظرین) کی خدمت میں بروقت سلام کو حاضر ہوتا رہا ہے۔ کیا اتنا بڑا انتظام بغیر معقول تدبیر اور بغیر معقول خرچ کے ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب وہی اصحاب دے سکتے ہیں جنہوں نے کبھی دو چار ورق کا رسالہ بھی چھپوایا ہو یا پریس کے کام سے واقف ہوں۔ اس ساری داستان کا خلاصہ یہ ہے ؎

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو ہوگا وہ تیرے ہی کرم سے ہوگا

آخری التماس میں درد بھرے دل سے یہ بات ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ مجھے وہ وقت بہت قریب معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے دوستوں سے جدا ہو جاؤں مجھے یقین نہیں کہ سال ۱۳ کے خاتمے تک میں یہ خدمت

سرانجام دینا [illegible] کہ جدائی کی خبر سنتے ہی امرتسر پہنچ کر اخبار کو سنبھال لیں اور اس کو زندہ اور فرخندہ رکھنے کے لئے اپنی کوشش کو جاری رکھیں اور اپنے اپنے حلقے میں اس کی اشاعت بڑھائیں تاکہ یہ اخبار اپنی خدمت پر کمربستہ رہے۔ ؎

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد
وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

عیسائیت کے متعلق

دنیا کا کیا خیال ہے؟

عیسائی رسالہ "المائدہ" بابت اگست میں ایک مضمون نکلا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یورپ کے لوگ عیسائی مذہب سے متنفر ہو کر اسکو چھوڑ رہے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب جھوٹا ہے۔ ان معترضین کو جواب دیتے ہوئے "المائدہ" کہتا ہے کہ حقیقت یہ نہیں بلکہ اس سے عیسائی مذہب کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ اس دعوے کی دلیل میں وہ بائبل کے چند حوالجات پیش کرتا ہے۔ جن کا مختصر مضمون ہے کہ آخری زمانے میں لوگ دین سے بے پرواہ ہو جائیں گے کہتا ہے چونکہ یہ پیشگوئیاں آج کل صادق آ رہی ہیں اس لئے دین مسیحی سچا ہے۔

میں (اہلحدیث) کہتا ہوں کہ مضمون کے عنوان دراصل دو ہیں۔ ایک عنوان مذہب کی تعلیم ہے دوسرا اس مذہب کے بانیوں کی پیشگوئیاں ہیں۔ ایسی پیشگوئیاں تو ہر ایک مذہب کے بانیوں سے منسوب ہیں کہ آخری زمانے میں لوگ دنیا پرست ہونے کی وجہ سے بے دین ہو جائیں گے۔ اسلام میں بھی ایسی پیشگوئیاں بکثرت پائی جاتی ہیں جو بالکل صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ کیونکہ ان پیشگوئیوں کے سچا ثابت ہونے سے ہمارے مخاطب (مسیحی دوست) اسلام کو سچا مذہب مان لیں گے یا اس کی تعلیم پر بھی نظر کریں گے۔ [illegible]

[illegible] سے ایک دنیا میں [illegible]
مسیحی مذہب کی تعلیم پر نظر کریں۔
اب ہم معترضین کی طرف سے وکالتاً چند باتیں پیش کرتے ہیں:-
ان کا کہنا ہے کہ مسیحیت کی تعلیم آج زمانے سے موافقت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ ارشاد فرماتی ہے کہ ظالم کا مقابلہ مت کرو بلکہ اگر وہ تمہارا ایک کپڑا چھین لے تو دوسرا کپڑا بھی تم اُسے دیدو۔ وغیرہ وغیرہ
مثلاً کوئی ظالم بادشاہ کسی مسیحی بادشاہ کا ایک علاقہ دبالے تو اسے چاہئے کہ اس تعلیم کے ماتحت دوسرا بھی دیدے۔ یہ تو ہوئی بادشاہوں کی بات وہ جانیں اور ان کا کام۔ ان کے ہم ذمہ دار نہیں۔ لیکن اپنی ذاتیات کے ذمہ دار تو ضرور ہیں۔ اس کی ایک مثال سنئے!
کسی گھر میں چور آکر مال کا کچھ حصہ اٹھالے تو اس تعلیم کے ماتحت مالک مکان اس کا مقابلہ نہ کرے بلکہ کچھ اور بھی اپنے پاس سے اس کو دیدے۔ کیا ایسا کرنے سے دنیا میں امن قائم رہ سکتا ہے؟

دوسرا مسئلہ انجیل کا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی اجنبی عورت پر نظر ڈالے تو اس کی سزا میں اپنی آنکھ نکال کر پھینک دے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ اس کا بے آنکھ زندہ رہنا اس سے بہتر ہے کہ اس کا سارا بدن جہنم میں جائے۔ اس کو ملحوظ رکھ کر عورتوں کا کھلے منہ پھرنا اور مردوں کے برابر یا آمنے سامنے بیٹھنا بالکل اس شعر کا مصداق ہے ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ اند
بازمے گوید کہ دامن تر مکن ہشیار باش

تیسرا مسئلہ مسیح کا کفارہ ہے جو نظام دنیا کے بالکل خلاف ہے۔
نظام سلطنت اور تدبیر منزل یہی ہے کہ اصل مجرم کو سزا دی جائے مگر مسیحیت کا بنیادی پتھر (کفارہ) اس کے خلاف رہنمائی کرتا ہے۔ کیونکہ بقول پولوس تعلیم دیتا ہے کہ مسیح دنیائے جہان کے لئے کفارہ ہوئے۔ یعنی گناہ لوگوں نے کئے اور سزا حضرت

مسیح نے پائی۔
اسی طرح کئی ایک مسائل ہیں جو لوگوں کو مسیحی مذہب سے متنفر کرنے کے لئے کافی ہیں۔ معترضین کا یہی مطلب ہے کہ یورپ کے لوگ ان مسائل کی وجہ سے مسیحی مذہب چھوڑتے جارہے ہیں۔ رہا یہ کہ اس

چھوڑنے میں مسیحی مذہب کی چولیں کہاں تک ثابت ہوتی ہیں اس سے ایک مسیحی سلطنت کا ہونا [illegible] پر بھی روشنی ڈالتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ ہم اسے توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اصل مقصود کی طرف رُخ کرے۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی عظیم الشان پیشگوئی

جھوٹی نکلنے پر میرا منہ کالا کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے۔ مجھے پھانسی پر لٹکایا جائے

"اہلحدیث" مورخہ ۱۴۔ اکتوبر سنہ رواں میں بعنوان "نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں فرق" ایک مضمون لکھا گیا تھا۔ جس میں مرزا صاحب کی آتھم والی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔ ہم نے سمجھا تھا کہ عاقل را اشارہ بس است کے ماتحت جماعت مرزائیہ کے لئے اتنا ہی کافی ہوگا مگر ہمارا خیال غلط نکلا۔ اور قرآنی اصول مَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ صحیح ثابت ہوا۔ الفضل مؤرخہ ۲۵۔ اکتوبر میں اس کے جواب پر توجہ کی گئی ہے۔ خلاصہ اس جواب کا یہ ہے کہ ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) کے متعلق پیشگوئی شرطیہ تھی۔ اس نے اپنی کسی کتاب میں آنحضرت صلعم کو دجال[1] لکھا تھا۔ چونکہ اس نے ایسا کہنے سے توبہ کرلی۔ اس لئے یہ پیشگوئی ٹل گئی۔ پس "اہلحدیث" کا اس پر اعتراض کرنا بے جا ہے۔ ہمارے واسطے جواب کوئی نیا نہیں۔ ہم نے اہلحدیث کے پرچہ مذکور میں بھی مرزا صاحب کی اصل عبارت نقل کی تھی آج اُسے دوبارہ نقل کرتے ہیں تاکہ خوب معلوم ہوجائے کہ شرط کیا تھی اور تحقق کیا چیز ہوئی۔ چنانچہ وہ عبارت یہ ہے:-
"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا اور اس کو سخت ذلت پہنچیگی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئیگی تو بعض اندھے سوجاکھے کئے جاویں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔
میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور

[1] توبہ کا ثبوت در بطن قائل۔ (اہلحدیث)

[2] قادیانی اُردو۔

عیسائی

نام مضمون	تاریخ اخبار
مسیحیت دین فطرت ہے	۳۰-دسمبر ۱۹۳۷ء
موسیٰ کی مانند نبی	۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء
تثلیث نصاریٰ	۱۱-فروری ؍
عیسائیوں کا فاتح عظیم	۶-مئی ؍
تثلیث مقدسہ	۲۰-مئی ؍
عیسائی مذہب نے اپنا جلوہ دکھا دیا	۲۷ مئی ؍
کفارۃ المسیح	؍ ؍ ؍
انجیل کا ناقابل حل تضاد	۲-ستمبر ؍
کیا مسیح کفارہ ہے	۹-ستمبر ؍
خدا حضرت مسیح کے روپ میں	۷-اکتوبر ؍
کیا انبیاء کرام منصب نبوت سے معزول ہو سکتے ہیں	۱۴-اکتوبر ؍
حضرت موسیٰ کی مانند نبی	۲۱-اکتوبر ؍

بہائی

نام مضمون	تاریخ اخبار
بہائی مذہب اور دین اسلام	۴-مارچ ۱۹۳۸ء
کیا شیخ بہاء اللہ پیغمبر تھے	۸-اپریل ؍
شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی الوہیت تھے یا رسالت	۲۰-مئی ؍
تحریک بہائی اور اسلام	۵-اگست ؍
شیخ بہاء اللہ ایرانی کی بابت سوال اور اس کا جواب	۱۹-اگست ؍
صبح یوم موعود	۲۶-اگست ؍
حقیقت واحدہ	۹-ستمبر ؍
صبح وحدت	۳۰-ستمبر-۷-اکتوبر ؍

آریہ

نام مضمون	تاریخ اخبار
علمائے اسلام کا جواب آریہ سماج کو	۳ دسمبر-۱۷ دسمبر
حدوث وید کا ثبوت ایک کتھا سے	۲۴-دسمبر ۱۹۳۷ء
	۱۷-دسمبر ؍
مسئلہ توبہ میں ہم سے آریہ سماج کا اتفاق	۳۱-دسمبر ۱۹۳۷ء
ابطال تناسخ	۷-جنوری ۱۹۳۸ء
آریہ اور روح	۱۴ فروری ؍
شرک اور آریہ مسافر	۱۸ مارچ-۲۵ مارچ
ویدک گپاشک	۲۵-مارچ ۱۹۳۸ء
ویدک کہانیاں	۸-اپریل ؍
یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج	۸ ؍ ؍
سوامی دیانند سرسوتی اور مرزا صاحب قادیانی	۱۵-اپریل ؍
ویدوں کی زبان بھی الہامی نہیں	۱۵ ؍ ؍
مسئلہ پردہ	۶-مئی ؍
ویدک کہانیاں	۱۳ مئی-۱۲-اگست
آریہ سماج دہریت کی طرف جا رہی ہے	یکم جولائی ۱۹۳۸ء
اسلام آریہ سماج اور مسئلہ تقدیر	۸ جولائی ؍
لحم البقرہ	۱۵-جولائی ؍
سنسکار ودھی کی تصحیح و ترمیم	۱۵ ؍ ؍
آریہ کے سوالات علمائے اسلام سے	۲۲ جولائی ؍ ، ۲۹ جولائی ؍
وید اور اس کے تراجم	۱۶ ستمبر-۲۳ ستمبر، ۳۰-ستمبر-۷-اکتوبر-۱۴-اکتوبر ۱۹۳۸ء
کیا ویدک دھرم پنچائتی ہے	۲۳-ستمبر ۱۹۳۸ء
آریہ سماج کو چیلنج	

ملکی مطلع

نام مضمون	تاریخ اخبار
انجمنہائے اہل حدیث اور تبلیغ	۵-نومبر ۱۹۳۷ء
وائسرائے ہند کا دورہ پنجاب	۵ ؍ ؍
زکوٰۃ کا صحیح مصرف (ندوہ)	۵ ؍ ؍
روئداد تعلیم مدرسہ دار الحدیث میرٹھ	۵ ؍ ؍
چین کی لڑائی	۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء
مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ	۱۲ ؍ ؍
مدرسہ مطلع الاسلام کلکتہ	۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء
روئداد دار العلوم عربیہ فنگراوہ	۱۲ ؍ ؍
حکام ریلوے اور قربانی	۱۹-نومبر ؍
پنجاب میں خوفناک زلزلہ	۱۹ ؍ ؍
سابق وزیر اعظم انگلستان کی موت	۱۹ ؍ ؍
نجد حجاز اور یمن-اٹلی اور برطانیہ	۲۶ نومبر ؍
منادی خلیل	۲۶ ؍ ؍
روئداد مدرسہ محمدیہ دیوریا	۲۶ ؍ ؍
مولانا عبید اللہ سندھی	۳-دسمبر ؍
گاندھی جی، وزرائے کانگرس اور حضرت عمر	۳ ؍ ؍
دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ	۳ ؍ ؍
پنجاب میں اسلامی تثلیث	۱۷-دسمبر ؍
قاتلانہ حملے پر ایک معزز معاصر حنفی المذہب (پیشوا دہلی) کی رائے	۱۷ ؍ ؍
چین جاپان اور ہندوستان	۱۷ ؍ ؍
مسجد شہید گنج کا واقعہ پھر تازہ ہوا	۲۴ دسمبر ؍
روٹی خطرہ میں	۲۴ ؍ ؍
تثلیث سے تربیع	۳۱-دسمبر ؍
فلسطین میں آہ و بکا	۳۱ ؍ ؍
چین و جاپان	۳۱ ؍ ؍
قابل توجہ جماعت اہل حدیث ہند	۳۱ ؍ ؍
مسجد شہید گنج لاہور	۷-جنوری ۱۹۳۸ء
مولانا ثناء اللہ پر حملہ اور ملک میں ہیجان	۷ ؍ ؍
مولانا ثناء اللہ پر حملہ اور حکومت کا فرض	۷ ؍ ؍
دول عرب کا اتحاد	۱۴ جنوری ؍
قادیانی قتل کا فیصلہ ہائیکورٹ میں	۱۴ ؍ ؍
فلسطین لئے فلسطین	۱۴ ؍ ؍
قاتلانہ حملہ اور جماعت اہل حدیث	۱۴ ؍ ؍
مدرسہ محمدیہ رائیونڈ کا چوتھا اجلاس	۱۴ ؍ ؍
قادیان کے ایک مصنف کو سزائے قید و جرمانہ	۲۱ جنوری ؍

نام مضمون	تاریخ اخبار
ہیچ قادیانی اور نبوت قادیان	۱۰ جنوری [illegible]
خلیفہ قادیان اور خلیفہ مصر	۲۱ ″ ″
بلدیہ امرتسر کے انتخاب میں کانگرس کی کامیابی	۲۸ جنوری ″
مسلمانان ہند تباہی کی طرف جا رہے ہیں یا فلاح کی طرف	۲۸ ″ ″
خاکساروں کی تین گذارشیں	۲۸ ″ ″
مسجد شہید گنج کا فیصلہ ہائیکورٹ میں	۴ فروری ″
جلسہ مذاکرہ علمیہ دارالعلوم احمدیہ	۴ ″ ″
انڈین نیشنل کانگرس اور اس کے تقاضا	۱۱ ″ ″
یونینسٹ پارٹی پنجاب پر حملہ	۱۱ ″ ″
مسلم لیگ دہلی	۱۱ ″ ″
افغانستان میں عظیم الشان فوجی مظاہرہ	۱۱ ″ ″
ہندوستان کے نئے دور میں [illegible]	۲۵ فروری ″
اہل حدیث انجمنوں کو اطلاع	۲۵ ″ ″
کانگرس، وائسرائے اور گاندھی جی	۴ مارچ ″
مسجد شہید گنج کے متعلق ایک مفید تجویز	۴ ″ ″
تجویزات حج	۴ ″ ″
کاروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء	۴ ″ ″
المائدہ سے ضمانت	۴ ″ ″
ہماری اسمبلی ہمیں کیا رہنمائی کر رہی ہے	۱۱ مارچ ″
مسجد شہید گنج اور شہادت حضرت عثمان	۱۱ ″ ″
لواری، قادیان اور حج بیت اللہ	۱۱ ″ ″
مسجد شہید گنج لاہور	۱۸ مارچ ″
خواجہ حسن نظامی دہلوی اور مالک اخبار مدینہ بجنور میں چپقلش	۱۸ ″ ″
بیکار اشخاص اپنا نام درج کرائیں	۱۸ ″ ″
اطبائے کرام کا اجتماع عظیم	۱۸ ″ ″
مسجد شہید گنج اور پنجاب اسمبلی	۲۵ مارچ ″
امرتسر شہر میں شراب نوشی کے اڈے	۲۵ ″ ″
کابل توجہ سردار محمد حسین خان [illegible]	۲۵ ″ ″
[illegible]	یکم اپریل ″

نام مضمون	تاریخ اخبار
امرتسر کے ایک گاؤں میں [illegible]	یکم اپریل [illegible]
لاہور میں بچوں کا اغوا	″ ″ ″
مایوس العلاج مریضوں کو اطلاع	″ ″ ″
گاندھی جی اسلامی طریق پر	″ ″ ″
بدیشی گورنمنٹ اور سودیشی حکومت	۸ اپریل ″
قضیہ مسجد شہید گنج	۸ ″ ″
انجینئرنگ کی تعلیم اور مسلمان	۸ ″ ″
لکھنؤ میں مدح صحابہ کا فیصلہ	۱۵ اپریل ″
دنیا کو آئندہ جنگ کا خطرہ	۱۵ ″ ″
امرتسر کی صفائی (تانگوں اور میلے کی شکایت)	۲۲ اپریل ″
جلسہ مذاکرہ علمیہ دربھنگہ	۲۲ ″ ″
لال مرچ کی کاشت	۲۲ ″ ″
ڈاکوؤں نے گاڑی لوٹ لی	۲۲ ″ ″
ڈاکٹر اقبال کا انتقال	۲۹ اپریل ″
مسلم لیگ اور مسجد شہید گنج	۲۹ ″ ″
یورپ کی آئندہ جنگ قریب سے بعید ہو گئی	۲۹ ″ ″
لکھنؤ کا فساد	۲۹ ″ ″
ڈاکٹر اقبال مرحوم کا مقبرہ	۶ مئی ″
مسجد شہید گنج اور مجلس احرار	۶ ″ ″
قضیہ فلسطین	۶ ″ ″
جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ	۶ ″ ″
تصدیق شدہ گھی کی فروخت	۶ ″ ″
خلافت اسلامیہ سے دل لگی	۱۳ مئی ″
امرتسر میں ضمنی انتخاب	۱۳ ″ ″
ایران میں لغوی کانفرنس	۱۳ ″ ″
وزیر اعظم پنجاب پر اقلیتوں کا اعتماد	۱۳ ″ ″
مسلم حلقہ امرتسر کا ضمنی انتخاب	۲۰ مئی ″
عام ملکی حالات	۲۰ ″ ″
جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی	۲۰ ″ ″
ہندو مسلم اتحاد۔ خدا کرے	۲۷ مئی ″
[illegible] ہر دو فریق توجہ کریں	۲۷ ″ ″

نام مضمون	تاریخ اخبار
[illegible]	[illegible]
ممانعت چندہ برائے حجاز	۲۷ ″ ″
ہندوستانی قومیت اور نیشنل کانگرس	۳ جون ″
چین جاپان کی جنگ	۳ ″ ″
محشرستان فلسطین	۳ ″ ″
چین اور جاپان	۳ ″ ″
اطلاع برائے جماعت اہل حدیث	۳ ″ ″
ہمارے ملک سے زیادہ بدامنی کہیں ہوگی؟	۱۰ جون ″
وزیرستان میں جنگ جاری ہو گئی	۱۰ ″ ″
چین کی لڑائی نے جاپان کو تباہ کر دیا	۱۰ ″ ″
گراموفون بجانے کا وقت	۱۷ جون ″
جرمنی سے عیسائیت کا خاتمہ	۱۷ ″ ″
سوامی دیانند کی تلاش	۱۷ ″ ″
لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد	۱۷ ″ ″
جمعیۃ العلماء کی خدمات اور استمداد	۱۷ ″ ″
جماعت اہل حدیث کی پراگندگی اور اس کا اثر	۲۴ جون ″
شیخ عطاء الرحمن دہلوی اور جماعت امامیہ	۲۴ ″ ″
شادی بیاہ کی تباہ کن رسمیں	۲۴ ″ ″
پریس پر ایک اور آفت آنے والی ہے	یکم جولائی ″
چوری اور ڈاکہ	″ ″ ″
اہل حدیث لیگ کا تار گاندھی جی کے نام	۸ جولائی ″
بنکوں کی چلنت میں تکلیف	۸ ″ ″
جنگ چین و جاپان	۸ ″ ″
شیخ عطاء الرحمن مرحوم دہلوی	۸ ″ ″
حجاج کی تکالیف	۸ ″ ″
سنیما اور گورنمنٹ	۱۵ جولائی ″
مسئلہ احیائے خلافت	۱۵ ″ ″
حج کمیٹی پر اعتراض	۲۲ جولائی
چینی وفد ہندوستان میں	۲۲ ″ ″
اہل حدیث لیگ کا تار گاندھی جی کے نام (مکتوب بنارس)	۲۲ ″ ″
پنجاب کی اراضیات میں انقلاب	۲۹ جولائی ″

کتب عیسائی (۱) رسالہ حقانیت قرآن اور (۲) اثبات التثلیث (اردو) میں عیسائی صاحبوں کا جواب بالتحقیق و مدلل دیا گیا ہے۔ جن کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے۔ قیمت ۸ر

مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی

حیات طیبہ

رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کی مکمل سوانح عمری مع مختصر سوانح امیر المسلمین سید احمد رائے بریلوی۔ مولانا شہید کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ قیمت عا۲ر۔

ویدارتھ پرکاش فی ویدک تہذیب

حصہ اول۔ مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب۔ جس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیاسوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے لاجواب کتاب ہے۔ قیمت بجائے عہ کے ۱۰ر

مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل

تقویۃ الایمان

شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔ مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ طارق الاشرار و رسالہ راہ سنت و خط مولانا شہید و فتوی مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح۔ قیمت عہ

صراط مستقیم

یہ کتاب مولانا اسماعیل شہید نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اردو میں کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت عہر

حضرت میاں صاحب مولانا

فتاوی نذیریہ

سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام عمر کے ہر قسم کے فتاوی کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں۔ ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ قیمت بجائے ۵ روپئے کے صرف ... (ڈھائی روپئے)

سجدہ تعظیم

اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ قیمت ۲ر

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحیی محمد صاحب شاہجہانپوری مرحوم۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت عہر

مؤلفہ

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

مولانا محمد عبد اللہ صاحب مئوی۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالفین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ قیمت ۸ر

کتاب ہذا جو سات جلدوں تک

فقہ محمدیہ کلاں

طبع ہو چکی ہے مذہب اہل حدیث کے فقہی مسائل کی جزئیات پر حاوی ہے قیمت فی جلد ۸ر۔ مکمل تین روپئے۔

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مصنفہ ملک ابو یحیی امام خان صاحب نوشہروی۔ جس میں مصنف ممدوح نے یہ ثابت کیا ہے کہ بزرگان اہل حدیث کب سے ہندوستان تشریف لائے اور کہاں کہاں وہ رونق افروز ہوئے۔ اس کفر و شرک کے ظلمت کدہ میں کس طرح توحید و سنت کو فروغ دیا اور آج تک اس جماعت نے کس قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔ تمام اہل حدیث علماء و فضلاء کے نام مع مختصر سوانح و کارہائے نمایاں درج ہیں۔ آجتک ہندوستان میں اس جماعت کی طرف سے جس قدر کتب تفاسیر ادبی، علمی، طبی غرضیکہ جو بھی خدمت سرانجام ہوئی۔ ان سب کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جس قدر مکاتب، مدارس جاری تھے یا جاری ہیں ان سب کی مفصل رپورٹ ہے۔ قیمت عہ

شرح اسماء الحسنی

قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی نے اسماء الہی کی پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الہی کی خاص خاصیت بھی درج کی ہے۔ قیمت عہ

مصنفہ نواب محسن الملک

تقلید و عمل بالحدیث

مرحوم۔ جس میں عمل بالفقہ اور عمل بالحدیث کا مقابلہ کر کے عمل بالحدیث کو واجب قرار دیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

ائمہ تلبیس

وہ جس کو پڑھ کر خفا ہوا ابلیس ہے کتاب ائمہ تلبیس جس میں سو سے زیادہ جعلی خداؤں۔ خانہ ساز نبیوں جھوٹے مسیحیوں اور خود ساختہ مہدیوں کے تاریخی حالات درج ہیں۔ جو ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک مختلف مقامات پر پیدا ہو کر خلق خدا کو دھوکا دیتے رہے۔ اپنے موضوع پر سب سے پہلی کتاب ہے۔ قیمت عا۲ر

سفرنامہ حجاز

از قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی۔ جس میں حجاز پاک کے مفصل حالات۔ حرمین الشریفین کے تاریخی مذہبی صحیح معلومات کا ذخیرہ۔ مناسک حج بروئے کتاب و سنت۔ عرب اور اقوام عرب کے تاریخی و جغرافیائی حالات مستند تاریخوں سے اخذ کر کے لکھے گئے ہیں بہت سے مقامات کے نقشہ جات بھی ساتھ ہیں۔ یہ کتاب ہر زائر حجاز کے پاس رہے تو خضر راہ ہے ضرور منگوالیں۔ قیمت صرف عہ

طبیب کامل المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مؤلفہ حکیم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرتسری۔ جس میں عام امراض و پوشیدہ امراض کے یونانی و ڈاکٹری بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب حکیم اجمل خان صاحب و دیگر معزز اطباء ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے قیمت ۱۲ر

نوٹ۔ محصولڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریگا ضرور کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

(جنگ مقدس ص ۱۸۸ - ۱۸۹)

احمدی دوستو! بتاؤ اس عبارت میں کیا ذکر ہے اور کیا شرط ہے۔ قاعدہ تو یہ ہے کہ جس امر میں فریقین کا مباحثہ یا مناظرہ ہوتا ہے۔ اس میں ہر فریق اپنی جانب کو حق اور دوسری جانب کو غلط کہتا ہے اور ایسا کہنے میں وہ حق بجانب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب کا پندرہ روزہ مناظرہ الوہیت مسیح پر تھا۔ پس مرزا صاحب کے کلام میں حق سے مراد توحید خالص ہے لاریب۔ پس مرزائی صاحبان خدا سے ڈر کر انصاف سے بتائیں کہ مرزا صاحب کے حق (توحید) کی طرف آتھم نے رجوع کیا تھا؟ مرتے دم تک نہیں کیا۔ پھر شرط کا تحقق کیسے ہوا؟ مباحثے کے بعد اس نے اس کا خلاصہ شائع کیا تو اس نے اسلامی توحید کو دیوانے کی بڑ بتایا۔ کیا اسی کا نام رجوع الی الحق ہے؟ مباحثہ ہوا توحید و تثلیث پر۔ مرزا صاحب توحید خالص کے مدعی ہوں اور آتھم الوہیت مسیح کے مدعی۔ رجوع بتایا جائے دجال کہنے سے۔ جس کا ذکر پندرہ روزہ مباحثے کے کسی ایک جلسے میں بھی نہیں ملتا۔ مرزائیوں کی ایسی باتیں سن کر ہمیں ایک پرانا قصہ یاد آتا ہے جو مرزائیوں کے سوال پر بالکل چسپاں ہے۔

ایک مولوی صاحب نے کسی بے نماز سے کہا کہ تو نماز کیوں نہیں پڑھتا۔ اس نے جواب میں کہا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی شادی کے موقع پر کھانے میں نمک زیادہ کیوں ڈالا تھا؟ مولوی صاحب نے کہا کہ اس بات کو میرے سوال سے کیا تعلق؟ ہوشیار بے نماز بولا کہ یونہی بات سے بات نکل آتی ہے۔

یہی حال اس احمدی گروہ کا ہے جو علم کلام میں اول درجے پر ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ حال یہ ہے کہ ان کو نہ تطبیق کا علم ہے نہ تقریب کا۔ اگر علم ہے تو تعصب کے ماتحت ہو کر مغلوب ہو جاتا ہے۔ ہم دیکھنے کی جرأت رکھتے ہیں کہ آتھم والی پیشگوئی ایسی سچی ثابت ہوئی جیسے دو دونے پانچ۔

(نوٹ) مفصل ہمارے رسالہ "الہامات مرزا" میں ملاحظہ فرمائیں۔ منہ

لیکن ماننے والوں کو شاباش ہے کہ وہ اسے سچی کہتے ہی چلے جاتے ہیں۔

مقابلہ میں علیٰ وجہ البصیرت بلاخوف تردید کہتا ہوں کہ مسیحیوں کی تثلیث اور مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلقہ آتھم اپنی اپنی صداقت میں دونوں مساوی الاقدام ہیں۔ کوئی احمدی مناظر ہمارے اس دعوے کو غلط سمجھے تو ہم بالمشافہ مناظرہ کرنے کو بھی طیار ہیں بشرطیکہ وہ خلیفہ صاحب سے نیابت لے کر آئے۔ ۔

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

اصحاب رسول ؐ بننے کا نسخہ

یہ ایک مطبوعہ اشتہار امرتسر میں بموقع جلسہ عرس امام ابوحنیفہؒ شائع ہوا تھا۔ اس کی بنا اور مضمون خود اشتہار کی عبارت سے واضح ہوتی ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں اور دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کون لوگ کرتے ہیں۔ (مدیر)

مسلمانوں میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اتنا بڑا ہے کہ بعد اُن کے کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ البتہ مرزا جی قادیانی نے لکھا تھا کہ جو لوگ مجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اصحاب رسول اللہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس نسخہ سے تو ہم اہل سنت مستفید نہ ہو سکتے تھے نہ ہوئے۔

ہم اپنے مکرم مولانا محمد یار صاحب بہاولپوری (ہیڈ لیکچرار جلسہ عرس) کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہم کو اصحاب رسول ؐ بننے کا نسخہ بہت آسان بتایا۔ وہ یہ کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ملتان میں تشریف لے آئے ہیں۔ پس ان کو دیکھ کر ہم اصحاب بن جائیں۔ مولانا کا کلام یہ ہے۔

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان
بشکل صدر دیں خود رحمۃ للعالمین آمد

(اسرار غوثیہ ص ۔۔)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملتان میں پیر صدر دین صاحب کی شکل میں آگئے ہیں۔

پس حضرات علمائے کرام شرکاء جلسہ عرس امام اعظمؒ! اگر آپ لوگ بھی اس رائے میں مولوی صاحب بہاولپوری سے متفق ہیں کہ

ملتان میں سید المرسلین رحمۃ للعالمین
بشکل پیر صدر دین تشریف لے آئے

تو جلسہ عام میں ایک تجویز پاس کر کے سب حاضرین کو ملتان پہنچا کر صحابیت کی نعمت سے بہرہ ور فرمائیں۔ خاکسار بھی قافلہ کے ہمرکاب ہوگا۔ انشاء اللہ یہ کام رمضان شریف سے پہلے ہو جانا چاہئے۔ تاکہ رمضان شریف اس حال میں آئے کہ ہم اصحاب رسول اللہ بن چکے ہوں۔

راقم عبدالکریم از لاہور۔ یکم شعبان ۱۳۵۴ھ)

جماعت اہل حدیث کی اشد ضروریات

(بقلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندرپوری)

مولوی قمر صاحب بنارسی کا ایک مضمون جماعت اہل حدیث لعہ ترقی اہل حدیث۔ ۱۰ جون ۱۹۳۵ء میں درج ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے مافی الضمیر کا اظہار اچھے لفظوں میں کیا ہے اس کی تائید میں مندرجہ ذیل مراسلہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ناظرین مجھے معاف فرمائیں اگر میں یہ کہوں کہ جس قدر ہمارے ناظرین کو منفرداً جماعت کے حالات سے واقفی ہے اس کا مجموعہ بلکہ اس سے زیادہ مجھے ہے۔ اس واقفیت کی بنا پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ جماعت اہل حدیث کے تفرق اور تشتت کا ذکر کر کے اس پر دو آنسو بہانا ایسا ہی ہے جیسا محرم کے دنوں میں شیعوں کا مرثیہ خوانی کر کے آہ و بکا کرنا۔ نہ اس کا فائدہ ہے نہ اس کا۔ حقیقت یہ ہے کہ مشہور مصرع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آج مسلم قوم پر عموماً اور جماعت اہل حدیث پر خصوصاً پورا صادق ہے۔ بہت جگہ تو مذہبی اختلاف کی وجہ سے افتراق ہے جو نہیں ہونا چاہئے لیکن بعض ایسے مقام بھی میری نظر میں ہیں جہاں مذہبی اختلاف ایک مسئلے میں بھی نہیں ہے وہاں کا افتراق دوسری جگہوں سے بہت شدید ہے۔ آخر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ارشاد خداوندی لایزالون مختلفین آج مسلمانوں پر عموماً اور اہل حدیث پر خصوصاً وارد ہے۔

ہاں اس بات پر بھی میرا یقین ہے کہ اسی آیت کے ساتھ جو استثناء بالفاظ الا ما رحم ربك وارد ہے اس کے مصداق بھی بعض اصحاب ہیں مگر وہ اتنے قلیل یا تھک چکے ہیں کہ ان کی کوئی سنتا نہیں۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ دنیاوی اغراض کی انجمنیں اور کانفرنسیں متضاد خیالات کے لوگوں کو یکجا جمع کر لیں مگر مذہبی طبقے کے لوگ معمولی اختلافات کو طول دیکر اس نتیجہ پر پہنچ جائیں کہ ان کے منہ سے یہ شعر نکلے ؎

ہم اور غیر دونو یکجا بہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

فانا للہ و انا الیہ راجعون۔

باوجود اسکے چونکہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

اس تمہید کے بعد میں ناظرین سے سفارش کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل مراسلہ پڑھیں۔ (مدیر)

"اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۰- جون ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون زیر عنوان "جماعت اہل حدیث اور ترقی" شائع ہوا تھا اس مضمون میں جن واقعات کو حضرت مولانا قمر بنارسی مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا ہے ایک ادنیٰ شخص بھی جس کو ذرا بھی قومی درد ہوگا دیکھ کر بے چین اور پریشان ہو جائیگا اور جماعت کی بدقسمتی پر چار آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر افسوس باوجود ایسے دلخراش واقعات دیکھنے اور سننے کے بھی ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

اے جماعت کے اعیان بزرگو! اگر آپ کی عدم توجہی کی یہی حالت رہی تو اس سے بھی بُرے دیکھنے پڑینگے اور اس وقت سوائے کف افسوس ملنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ خدارا اپنی ذمہ داری کا خیال فرماتے ہوئے جماعت کے ڈوبتے ہوئے بیڑے کو گرداب ہلاکت سے بچائیں اور للہ جماعت کو راہ تنزل سے ہٹا کر جادۂ ترقی پر لگائیں ابھی وقت ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ حضرات کی عدم توجہی معین اعداء اور ان کا دست و بازو بن جائے اور وہ دل کھول کر اس غریب جماعت پر حملہ آور ہو جائیں۔ اور بزرگان اسلاف کی ساری کوششیں چشم زدن میں نذر اعداء ہو جائیں۔ لہٰذا ایسی نازک حالت میں تمام جگہ کی جماعت اہل حدیث پر مجموعی حیثیت سے اعیان اہل حدیث کو توجہ مبذول فرمانے کی اشد ضرورت ہے۔ ہاں یہ مہم باقی رہ جاتی ہے کہ ضرورت تو سبھی کو محسوس ہو رہی ہے لیکن طریقۂ عمل کیا ہے۔ اس کے جواب میں صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ہمارے محترم دوست مولوی قمر بنارسی نے جو صورت تجویز فرمائی ہے اور وہ ۱۰- جون ۳۸ء کے پرچہ "اہلحدیث" میں شائع بھی ہو چکی ہے۔ بہترین صورت ہے۔ غالباً قوم کی ترقی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی تدبیر و تفکر نہیں ہو سکتا۔ اگر کارکنان، مبلغ و دیگر اعیان بزرگ اس معقول تجویز پر عمل پیرا ہو جائیں تو غالباً جماعت اہل حدیث ترقی کے اعلیٰ معراج پر پہنچ جائیگی۔ وفد کے دورہ کرنے کے متعلق میری ایک ذاتی رائے یہ ہے کہ ہر صوبہ کے لئے علیحدہ علیحدہ وفود کا تقرر ہو اور ہر وفد کے ہمراہ مولانا ابوالوفاء صاحب ایڈیٹر "اہلحدیث" یا مولانا سیف بنارسی یا مولانا عبدالجبیر مدظلہم العالی کا رہنا ضروری قرار دیا جائے۔ گو ان تینوں بزرگوں کو بے حد تکلیف کا سامنا ہوگا۔ مگر میری ناقص سمجھ میں موصوفین کی شخصیت کا لحاظ کرتے ہوئے یہ صورت، وفود کی کامیابی کی صورت معلوم ہو رہی ہے۔ آئندہ بزرگان و خادمان قوم کی جیسی اسکیم ہو۔

بریلویوں کی مسجد میں عشق مجازی کی کہانی

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لہاراں مغربی۔ سیالکوٹ)

احباب اہل حدیث خوب جانتے ہیں کہ یہ بریلوی حنفی قرآن و حدیث سے کس قدر شغف اور محبت رکھتے ہیں۔ ان کے وعظوں اور جلسوں میں بالکثر طور پر گانا، قوالی، راگ سرود اور بے سند حکایات، موضوع روایات، منگھڑت افسانے بیان کئے جاتے ہیں۔ یاران طریقت بھی صرف مرحبا، جزاک اللہ اور بے محل سبحان اللہ ہی کہنا جانتے ہیں اور کچھ نہیں۔ گویا کہ پیر اور مرید، امام اور مقتدی ایک ہی سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں۔

ناظرین! ۳- اکتوبر ۱۹۳۷ء کی شب کو مسجد ارائیں والی کوٹلی لوہاراں مغربی میں بریلوی احباب کی مجلس وعظ منعقد ہوئی جس میں مولوی نورالحسن سیالکوٹی اور مولوی نور محمد صاحب ایمن آبادی تشریف فرما ہوئے مولوی نورالحسن نے اس مجلس میں بھی ایک بناوٹی کہانیاں اور مثالیں بیان کیں۔ ایک مثال عشق مجازی پر خوب دی اور مثالیں بیان کرنے سے پہلے فرماد یا کہ واہ آج کل کے لونڈے بھی کوئی عشق لئے پھرتے ہیں آؤ میں تم کو سچے عشق کی کہانی سناؤں۔ ایک بزرگ حضرت نظام الدین ولی اللہ گزرے ہیں۔ سماع میں انہیں وجد آگیا۔ وجد کی حالت میں بڑبڑانے لگے۔ او نظام الدین کم بخت! تو دھوبی کے لڑکے جیسا بھی نہ ہوا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو یاران طریقت نے دریافت کیا کہ یا حضرت دھوبی کے لڑکے کا کیا قصہ

ہے؟ فرمانے لگے سنو! ایک شہزادی کے کپڑے دھوبی کا لڑکا دھویا کرتا تھا۔ اس لڑکے کو شہزادی کا بغیر دیکھنے کے ایسا عشق ہوا کہ جب کپڑے دھوتا تو ہر وقت اس کا نام لیتا رہتا۔ عشق میں دیوانہ ہو گیا۔ آخر لڑکے کے والدین بہت لاچار ہوئے۔ لڑکے کی والدہ نے ترکیب سوچی کہ اس کو کسی نہ کسی طریقہ سے باز رکھا جائے ورنہ شاہی دربار میں علم ہو جانے پر ہم اڑا دیئے جائیں گے۔ جب بچہ روٹی کھانے لگا تو ماں نے اس کے پاس بیٹھے ہوئے سرد آہ بھری۔ بیٹے نے پوچھا اماں جان کیوں؟ مکرر سہ کرر پوچھا تو اماں بولی بچہ کیا بتاؤں جس کے تم کپڑے دھویا کرتے تھے تین دن ہوئے وہ شہزادی فوت ہو چکی ہے آج اس کا قل ہو رہا ہے۔ بس بیٹے نے سنتے ہی سرد آہ لی اور جان بحق ہو گیا۔ اب بعد میں اس کے والد نے بقیہ کپڑے خود دھو کر اپنی عورت کو دئیے کہ جاؤ شہزادی کو دے آؤ۔ جب کپڑے لے کر گئی تو شہزادی کپڑے اٹھا اٹھا کر دیکھتی ہے۔ حیران اور پریشان ہے۔ دھوبی کی عورت نے پوچھا آپ کیوں متفکر ہیں۔ فرمایا آج کپڑے اُس پہلے شخص کے دھوئے ہوئے معلوم نہیں ہوتے ان میں تو الفت کی خوشبو آتی ہی نہیں۔ دھوبی کی عورت بولی جی وہ میرا لڑکا تھا وہ آپ کی محبت میں اس طرح مر گیا ہے۔ اس شہزادی نے کہا چلو مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ رات کو اس کی قبر پر گئی۔ بہت دیر تک آنکھوں کی ٹکٹکی لگائے کھڑی رہی۔ آخر ایک دم اچانک قبر پھٹ گئی اور شہزادی لپک کر قبر میں گھس گئی اور پیچھے عاشق نے اپنی معشوقہ کو اپنے پاس کھینچ لیا۔ دونوں باہم گلے مل گئے اور قبر بند ہو گئی؛

بہت خوب! بھلا عشق بازی کا ندکیوں نہ شب و روز پڑھتا چلے جبکہ مسجد میں کھڑے ہو کر مستورات کے بھرے مجمع میں تقوی کی آڑ لے کر نوجوانوں میں ایسے شقیہ قصے بیان کئے جائیں تاکہ عشق کرنے کا صحیح طریقہ سیکھ لیں۔ افسوس صرف اس بات پر آتا ہے کہ ہمارے بھی حنفی ایسی کہاوتوں

پر بھی مرحبا کہتے ہوئے نہیں شرماتے۔ الیس منکم رجل رشید۔

خیر سے مولوی نور محمد صاحب جب وعظ فرمانے لگے۔ انہوں نے ادہر ہی گل کھلانے شروع کر دئیے منبر پر بیٹھ کر کبھی ہیر وارث شاہ خوب رنگ میں پڑھی کبھی ہرنی کا معجزہ جو ملکھی رام نے کامن کی طرز پر بنایا ہے۔ اس کو پڑھ کر راگ رنگ کی مجلس خوب گرم کئے رکھی۔ حضور علیہ السلام کو درجہ بشریت سے نکالنے کے لئے سلطان محمود غزنوی کا قصہ پانچ چوروں والا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ رات کو چوروں کے لباس میں سلطان گشت کر رہے تھے۔ چوروں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا انما انا بشر مثلکم۔[1] ناظرین خود اندازہ لگالیں۔ ہماری تو زبان ہرگز

زیب نہیں دیتی کہ ایسے بیہودہ کلمات جناب فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق نکالیں قلم میں طاقت نہیں کہ اس وقت حضور علیہ السلام کے بشر نہ ہونے پر ایسی بُری تمثیل سُن کر لکھ سکیں۔ اگر اہلحدیث قرآن و حدیث کی روشنی میں حضور علیہ السلام کی صحیح پوزیشن کو ظاہر کریں تو دنیا بھر کا طوفان بدتمیزی برپا کر دیا جائے گستاخ بے ادب کہا جائے۔ لیکن خود جو دل میں آئے کر گزریں تب بھی بڑے محب اور مودب ہی کہلاتے رہیں این چہ بوالعجبی است۔ تلك اذا قسمة ضیزیٰ۔

ایک طرف تو حضور علیہ السلام کی اس قدر بے ادبی

---

[1] اصل قصہ جسے یہ لوگ بیان کیا کرتے ہیں یوں ہے کہ سلطان محمود نے چوروں کو کہا کہ میں بھی تمہارے جیسا ہی ہوں۔ آؤ سب مل کر شاہی محل کو لوٹیں۔ چنانچہ سب چور اکٹھے ہو کر وہاں گئے اور شاہی سامان جمع کر لیا۔ تب سلطان محمود نے کہا کہ اس مال کو رات کے وقت کہیں دفن کر دیتے ہیں اور صبح کو نکال کر تقسیم کر لیں گے۔ جب صبح ہوئی تو سلطان نے سب چوروں کو گرفتار کرا کے سزا کا حکم دیا۔

اس حکایت سے نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ جس طرح سلطان محمود نے چوروں سے کہا کہ میں تمہارے جیسا (چور) ہوں۔ اسی طرح آیت قرآنی إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (میں تمہارے جیسا بشر ہوں) میں کہا گیا ہے ورنہ حقیقت میں حضور بشر نہیں تھے۔

افسوس ہے یہ لوگ ایمان اور عقل سے لڑائی کیوں کر رہے ہیں۔ اتنا نہیں سوچتے کہ سلطان محمود کا چوروں کو کہنا کہ "میں تمہارے جیسا (چور) ہوں"۔ بالکل جھوٹ ہے کیا خدا کا آنحضرت کی زبان سے تعلیم کے طور پر إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہلوانا بھی جھوٹ ہے۔

ہونا دو تو تمہارے حنفی بھائی (دیوبندی) اگر امکان کذب باری کے قائل ہوں تو تم اُن پر فتوی لگاؤ

اور خود خدا کے پاک کلام میں کذب مانتے ہو۔ کچھ تو عقل سے کام لو۔ کلام اللہ کے مقابلے میں جھوٹی کہانیاں مت بیان کیا کرو ورنہ سوئے خاتمہ کا خوف ہے۔

اللہ سے ڈرو۔ رسول سے شرم کرو اور مخلوق سے حیا کرو۔ اس سے تو بہتر ہے کہ اپنے منبروں پر راماشن کی کتھا پڑھ دیا کرو۔ جس کا حوالہ تو دے سکو۔ ایسے قصوں کا تو حوالہ بھی نہیں دے سکتے۔

سچ تو یہ ہے کہ تم لوگوں سے ایسے قصے سُن کر آیت ذیل کے معنی ہماری سمجھ میں اچھی طرح آ گئے۔

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ۔

یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ باوجود اہل کتاب ہونے کے کتاب کا صحیح مطلب نہیں جانتے محض بناوٹی افسانے اور کہانیاں جانتے ہیں اور واہی تباہی خیالات میں مبتلا ہیں۔

میں پھر سے دل سے پھر کہتا ہوں کہ آپ لوگ قرآن مجید کی تحریف نہ کیا کریں بلکہ قرآن مجید کو کلام الٰہی سمجھ کر اس کا مطلب ٹھیک ٹھیک بیان کیا کریں۔ دیکھو جس طرح ہائی کورٹ کا جج کسی ماتحت عدالت کے فیصلے کا پابند نہیں ہوتا۔ اسی طرح قرآن مجید کلام پاک ہونے کی وجہ سے کسی بناوٹی قصے یا کہانی کا پابند اور محتاج نہیں بلکہ علمائے امت (محدثین اور مجتہدین) سب کے سب قرآن مجید کے پابند ہیں۔ (اہلحدیث)

اور شان رسالت میں غلو کرنے لگے تو مولوی صاحب نے یہاں تک فرما دیا کہ حضور علیہ السلام ظاہراً مصطفےٰ تھے حقیقت میں خدا تھے۔ ادھر معاذ اللہ چوروں سے تشبیہ اور ادھر خود خدا ہی حضورؐ کو بنا دیا۔

دوران وعظ میں یہ بھی فرمایا کہ مجنوں کسی عورت کے عشق میں دیوانہ نہیں تھا بلکہ مجنوں نے تو خدا ہی کا نام لیلا رکھا ہوا تھا۔

اُس طرف حضور علیہ السلام خود خدا بنا دیئے گئے اور اس طرف لیلیٰ بھی خدا ٹھہری۔ بعینہٖ یہ عقیدہ عیسائیوں کے مشابہ ہے۔ ءَ اَرۡبَابٌ مُّتَفَرِّقُوۡنَ خَیۡرٌ اَمِ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ ظلم بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

الغرض ان لوگوں کو سوائے ایسے قصوں کے اور کچھ آتا ہی نہیں۔ لڑانا بھڑانا جھگڑا فساد مسلمانوں میں کرا دینا یا افترا بہتان باندھ دینا۔ بس اپنی جیب مبلغات سے گرم کی اور چلتے بنے۔ خدا تعالیٰ ایسے واعظوں سے بچائے۔ اور مسلمانوں کو سمجھ دے۔

انابت الی اللہ اور اسکی فلاسفی

(از قلم مولوی ابو القاسم صاحب دربھنگوی)

یہ معلوم کرنے کے بعد کہ ہر ایک انسان خواہ وہ کسی قوم کا ہو اور کسی حالت میں کیوں نہ ہو وہ یہ ضرور تسلیم کرتا ہے کہ ہم گنہگار ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ ایسا ہی ہر ایک نے سمجھا۔ مگر اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مختلف اقوام اور مختلف مذاہب کے لوگوں نے گناہ سے نجات پانے کے کونسے ذرائع اور وسائل سوچے اور اختیار کئے ہیں۔ اقوام عالم کے نجات کے طریقوں پر اگر سرسری نظر ڈالی جائے تو خرافات کا ایک ذخیرہ سامنے آجاتا ہے آپ خود غور کریں کہ قدیم اہل یونان نے حصول نجات کیلئے کیسے کیسے مصائب اٹھائے انسانوں کی قربانیاں کیں مادی اشیاء کی پرستش کو زندگی کا مقصد اعظم قرار دیا۔ آریہ ورت کے عقلاء یونان اور دنیا کے دیگر مذاہب سے چند قدم اور آگے بڑھے۔ کہیں گنگا میں ڈوب مرنے کو ذریعہ نجات تصور کیا تو کہیں جگن ناتھ جی میں بت کے۔ تھ پر قربان جانے کو۔ اسی طرح جانوروں کی ندیں آکر اپنے کو ہلاک کر دینا نجات کا وسیلہ سمجھا وغیرہ وغیرہ۔

آمدم برسر مطلب۔ میری غرض اس مختصر گذارش سے یہ ہے کہ انسان عاقل نے گناہ سے نجات پانے کیلئے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے لیکن اصل نجات اور حقیقی فلاح تک نہ پہنچے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ پر فرصت امروزہ میں گفتگو کروں۔ قبل اسکے کہ فطرت کے مطابق اصلی نجات کی صورت پیش کروں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نظام دنیوی پر ایک نظر کی جائے۔ دنیا کا دستور ہے کہ اگر کوئی لڑکا اپنے والد کی حکم عدولی کرتا ہے یا کوئی خادم اپنے مولیٰ کے فرمان کے خلاف کوئی کام کرتا ہے یا کوئی رعیت اپنے بادشاہ کی خلاف ورزی کرتی ہے پھر یہ سب اپنے کئے ہوئے پر اظہار ندامت کرتے ہیں اور دست بستہ ہو کر معافی کے خواستگار ہوتے ہیں تو ان کی تلافی ہو جاتی ہے اور پھر وہ قابل سزا نہیں رہتے۔ بعینہٖ یہی مثال نظام خداوندی میں ہے کہ اگر کسی بندہ سے کوئی قصور اور خطا سرزد ہو جاتی ہے اور پھر وہ اپنے کئے ہوئے پر نادم ہو اور گریہ وزاری کرے اور سچی توبہ اور حقیقی رجوع کرے تو اسکے ماضی کی تلافی اور سب رفت گذشت نسیاً منسیاً ہو جاتی ہے۔ یہی فطرت کے مطابق راہ نجات ہے جو آریوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔

انابت الی اللہ اور یہی توبہ کے فطرت کے مطابق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قادر حکیم نے انسان کی فطرت ہی ایسی رکھی ہے کہ اس سے لغزش اور خطا ظہور میں آتے رہتے ہیں اب اگر اسکی تلافی خدا تعالیٰ کی طرف نہ ہو تو کسی انسان کا ابدالآباد تک نجات ہی پانا غیر ممکن اور محال ہو۔ پس ضروری ہوا کہ قدرت کی طرف سے اظہار قصور ہو اور وہ یہی توبہ اور انابت الی اللہ ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی بتلا دوں کہ سچی توبہ سے گناہ کیونکر معاف ہو سکتے ہیں یہ بات آریوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور وہ فوراً توبہ سے منکر ہو گئے ہیں۔ انکو توجہ دلاتا ہوں کہ اسکی بابت تعصب سے الگ ہو کر تدبر کریں تو بہت جلد اسکی فلاسفی سمجھ میں آجائیگی۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس میں انسان اپنے گناہ کو اظہار کر کے اور گریہ وزاری کر کے گناہوں کی سزا اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے اور ایک طرح کی سزا سے بداعمالی آپ ہم

خطبہ رمضان المبارک اور تازہ بشارت

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری پرچہ "اہلحدیث" میں مسنون خطبہ رمضان مبارک لکھا کرتے ہیں میں نے بھی اُن کی تاسی میں چاہا کہ اس خطبہ کو نہایت خوشنما چھاپ کر اپنے احباب کی آنکھوں اور دلوں کو خوش کروں۔ سو خریداران رسالہ تبلیغ اہل حدیث اور رسالہ برکات محمدیہ کو خصوصاً اور دیگر عاشقان کلام نبوی کو عموماً بشارت ہو کہ خطبہ رمضان المبارک نہایت صفائی اور خوشنمائی سے مندرجہ ذیل خصوصیتوں سے (خدا کے فضل سے) چھپ چکا ہے۔

(۱) تقطیع فلسکیپ سائز کی ہے۔ (۲) جلی قلم سے موٹے حروف میں با اعراب قرآن شریف کی طرح لکھا گیا ہے (۳) بین السطور عام فہم اُردو ترجمہ بھی ہے۔ (۴) طباعت رنگ آمیز۔ (۵) کاغذ دبیز اور چکنا لگایا گیا ہے تاکہ فریم میں جڑوا کر کمروں کی زینت و برکت کا موجب ہو سکے۔ (۶) گرداگرد رنگین بیل سے سجایا گیا ہے۔

پس اسکے حاصل کرنے میں جلدی کریں اور جہاں آپ کمروں میں دیگر قطعات لگاتے ہیں وہاں یہ تبرک بھی لگائیں۔

قانون (۱) رسالہ "تبلیغ اہل حدیث" یا رسالہ "برکات محمدیہ" کے مستقل سالانہ خریداروں کو بغیر ان کے طلب کرنے کے خود بخود نمبرے کی بجائے سالانہ چندہ کے حساب میں حسب قاعدہ اپنے پاس سے ٹکٹ لگا کر بھیجا جائیگا۔

(۲) دیگر شائقین حسب قاعدہ ۲/ (دو آنے) کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔ ٹکٹ ڈاک کے ہوں۔ رسید ٹکٹ نہ ہوں۔

محل وصول۔ (۱) امرتسر۔ دفتر رسالہ "تبلیغ اہل حدیث" دھاب کھٹیکاں۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی۔

(۲) شہر سیالکوٹ۔ حافظ محمد ابراہیم میر محلہ میانپورہ۔ شہر سیالکوٹ۔

راقم

فدائے سنت رسول کریم حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

تحقیق تراویح۔ احادیث نبویہ سے آٹھ رکعات نماز تراویح کا ثبوت۔ قیمت ۱/ دفتر اہلحدیث امرتسر

وفات مصطفےٰ

(از قلم مولوی نور الٰہی صاحب گھمرجاکی ضلع گوجرانوالہ)

جس طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حیات و ممات کے متعلق بحثیں ہوتی ہیں اسی طرح آج کل بعض جہلا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی مناظرے کرتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس مسئلہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں آشکارا کر دیا جائے۔

(۱) قرآن پاک میں ہے۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (پ ۲۳۔ رکوع آخری)

ترجمہ شاہ رفیع الدین۔ تحقیق تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

(۲) تفسیر عباسی میں ہے۔ انك یا محمد میت ستموت۔

(۳) اور جلالین میں ہے۔ انك خطاب للنبی میت و انھم میتون ستموت و یموتون

(۴) ابن جریر میں ہے۔ انك یا محمد میت۔

(۵) نیز ابن جریر میں ہے۔ انك یا محمد ستموت وانکم یایھا الناس ستموتون۔

(۶) نیشاپوری میں ہے۔ یا محمد انك ستموت۔

(۷) تفسیر حسینی میں ہے۔ تو اے محمد مردہ خواہی شد۔

(۸) شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں۔ یا محمد ہرآئینہ تو خواہی مرد۔

(۹) قادری میں ہے۔ بیشک اے محمد تم مردہ ہوگے۔

اس آیت سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ضرور فوت ہونگے۔

(۱۰) دوسری آیت۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ (انبیآء پ۱۷ ع۳)

ترجمہ شاہ رفیع الدین۔ پس اگر تو مر جاویگا یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں ہر جی چکھنے والا ہے موت کا مزہ۔

(۱۱) تفسیر عباسی میں ہے۔ افائن مت یا محمد فھم الخالدون فی الدنیا۔

(۱۲) تفسیر ابن جریر میں ہے۔ وما خلدنا احدا من بنی آدم یا محمد قبلك فی الدنیا فنخلدك فیھا ولا بد لك من ان تموت کما مات من قبلك رسلنا افائن مت فھم الخالدون۔

اے محمد آدم کی اولاد سے دنیا میں کوئی بھی ہمیشہ نہیں رہا اور نہ رہیگا۔ سب کو موت آئی اسی طرح تم پر بھی ضرور موت آئے گی اس سے چارہ نہیں۔

(۱۳) شاہ عبد القادر لکھتے ہیں۔ پھر اگر تو مر گیا تو وہ رہ جاوینگے؟

(۱۴) تفسیر قادری میں ہے۔ کیا اگر اے محمد تم مر جاؤ تو وہ ہمیشہ رہیں گے؟ ایسا نہیں بلکہ جو پیدا ہوا وہ ضرور فنا ہوگا ؎

ہرکہ آمد بجہاں اہل فنا خواہد بود
آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود

(۱۵) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ:-

جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو ابوبکر صدیق رضی نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا وانبیاہ۔ واخلیلاہ۔ واصفیاہ۔ پھر یہی آیت پڑھی۔ وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افائن مت فھم الخالدون۔

(ترجمان بحوالہ بیہقی)

اس آیت سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ضرور فوت ہونگے۔

(۱۶) تیسری آیت۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ (پ۴)

(ترجمہ شاہ عبد القادر) پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا تو تم پھر جاؤ گے۔

ترجمہ شاہ رفیع الدین:- کیا پس اگر وہ مر جاوے یا مارا جاوے کیا پھر جاؤ گے۔

موضح القرآن میں ہے۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضرت کی وفات پر بعضے پھر جاوینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر خلیفہ اول نے ان کے ساتھ جہاد کر کے درست کیا۔

اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہونگے۔

مرض الموت (۱۷) حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں

خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ... عاصبا راسہ بخرقۃ فاستوی علی المنبر... قال والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی الحوض..... و قال ان عبدا عرضت علیہ الدنیا...... فما قام علیہ حتی الساعۃ (دارمی)

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائے بیماری کی حالت میں جس میں آپ فوت ہوئے اور آپ کے سر پہ کپڑا باندھا ہوا تھا۔ پھر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ خدا کی قسم میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا کہ ایک بندے پہ دنیا و مافیہا پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو اختیار دیا۔ یہ بات سُن کر ابوبکر رضی رونے لگے کہ اب آپ کی موت قریب ہے پھر منبر سے اترے۔ یہ آپ کا آخری وعظ تھا اس کے بعد منبر پہ کھڑے نہیں ہوئے۔

اس حدیث سے تین باتیں ثابت ہوئیں:-

(۱) اِنَّ عبدًا سے مراد بندہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۲) آپ بیمار ہوئے۔

(۳) پھر آپ اسی بیماری سے فوت ہوئے (مات فیہ)

(۱۸) علی بن حسین سے روایت ہے۔ لما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبرئیل آئے اور ان کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جسکو اسمٰعیل

تب کہا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے اور کیوں آیا ہے۔ تو جبرائیل نے کہا ھذا ملک الموت یستاذن علیک۔
یہ موت کا فرشتہ ہے اور آپ سے اذن چاہتا ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذن دے دیا۔ فقبض روحہ۔ پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی۔

اس حدیث سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں:۔
(۱) آپ بیمار ہوئے۔
(۲) آپ کے پاس ملک الموت آیا۔
(۳) آپ عالم الغیب نہ تھے ورنہ جبرائیل سے کیوں پوچھتے کہ یہ کون ہے۔
(۴) آپ کی روح قبض کی گئی اور آپ فوت ہو گئے۔

(۱۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لعلی فی مرضہ الذی توفی فیہ اغسلنی یا علی اذا مت (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۲۲)
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس بیماری میں فوت ہوئے۔ حضرت علیؓ کو فرمایا۔ اے علی جب میں مرجاؤں تو تم نے مجھ کو غسل دینا ہوگا۔
اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ آپ بیمار ہوئے پھر وفات پائی۔

(۲۰) دوسری روایت میں ہے:۔ عن علی قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا مت فاغسلنی۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۲۲)
حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ اے علی جب میں مرجاؤں تو مجھ کو تم نے غسل دینا۔

(۲۱) حضرت انس فرماتے ہیں:۔
لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لھا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبرائیل ننعاہ۔ کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہوئے تو آپ کو غش آنے لگے۔ فاطمہ نے کہا اباجی آج آپ کو سخت تکلیف ہے آپ نے فرمایا فاطمہ آج کے بعد تیرے باپ کو تکلیف نہ ہوگی۔ پھر جب فوت ہو گئے تو فاطمہ نے کہا اباجی آپ کو رب نے بلا لیا آپ جنت میں چلے گئے۔ آہ جبرائیل کو کون آپ کی موت کی خبر دے۔ اب وحی کس پر آئیگی اور جبرائیل کہاں اتریگا۔ (بخاری)

اس حدیث سے بھی کئی باتیں ثابت ہوئیں:۔
(۱) آپ سخت بیمار ہوئے۔
(۲) آپ کو غش پر غش آتے رہے۔
(۳) آپ کی تکلیف کو فاطمہ نے محسوس کیا اور روئی۔
(۴) آخر آپ فوت ہو گئے۔

(۲۲) سلیمان بن ابی مسلم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے یوم الخمیس وما یوم الخمیس آہ دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے دن پنجشنبہ کا۔ اس دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تکلیف تھی۔ ثم بکی حتی بل دمعہ الحصی۔ پھر آپ کی موت کو یاد کر کے رونے لگے اور اتنے آنسو بہائے کہ زمین پر جو سنگریزے پڑے تھے وہ تر ہو گئے۔
اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آخر فوت ہو گئے۔

(۲۳) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاتی خیر لکم۔ میرا جینا تمہارے لئے بہتر ہے کہ میں تم کو مسائل بتاتا ہوں۔ فاذا انا مت کانت وفاتی خیر لکم۔ اور جب میں مرجاؤں تو میرا مرنا بھی تمہارے لئے اچھا ہے کیونکہ تمہارے اعمال میرے پیش ہوتے رہینگے اور میں تمہارے لئے بخشش مانگتا رہوں گا۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۳)

(۲۴) ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے چہرے کی طرف دیکھتا رہا۔ آپ نے فرمایا اس طرح کیوں ہے۔ اس نے کہا انی ذکرت موتی وموتک۔ میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کر رہا ہوں کہ جب آپ فوت ہو گئے تو کسی اعلیٰ جنت میں چلے جائینگے میں آپ کو کس طرح مل سکونگا۔ آپ نے فرمایا تو میرے ساتھ ہوگا۔ (شفاء عیاض جلد ۹ صفحہ ۱۱)

(۲۵) جب آپ بیمار ہوئے تو صحابہ نہایت غمگین تھے تب آپ نے فرمایا۔ ایھا الناس بلغنی انکم تخافون من موت نبیکم۔ کہ میں نے سنا ہے تم لوگ میری موت سے ڈرتے ہو۔ لیکن یہ بات ضرور ہونے والی ہے انی لاحق بربی۔
ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ بیمار ہوئے صحابہ کو سخت صدمہ تھا۔

آپ کی وفات

(۲۶) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ توفی فی بیتی وبین سحری ونحری کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں میری ہی گود میں فوت ہوئے۔

(۲۷) حضرت انس فرماتے ہیں:۔ ما رایت یوما کان اقبح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہ نہیں دیکھا میں نے نہایت برا دن زیادہ غمگین کرنیوالا اور سخت تاریک اس دن سے کہ جس دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تھے

(۲۸) فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکی الناس فقام عمر فی المسجد خطیبا فقال لا اسمعن احدا یقول ان محمدا قد مات وان محمدا لم یمت۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۱۱)
جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو لوگ رونے لگے پھر حضرت عمر مسجد میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا خبردار کوئی یہ مت کہے کہ محمدؐ فوت ہو گئے بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔

(۲۹) حضرت مغیرہ اندر گئے اور کہا (یا عمر مات واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اے عمر خدا کی قسم رسول اللہ فوت ہو گئے ہیں۔
حضرت عمر نے کہا۔ کذبت ما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اے مغیرہ تو جھوٹ کہہ رہا ہے رسول اللہ فوت نہیں ہوئے۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۱۱)

(۳۰) حضرت عمر نے کہا۔ من قال انہ مات قتلتہ بسیفی ھذا (ملل والنحل شہرستانی) جو شخص کہیگا کہ حضور فوت ہو گئے ہیں میں اسکو اسی تلوار

فہرست مضامین مندرجہ اخبار "اہلحدیث" جلد ۳۵

از ۵-نومبر ۱۹۳۷ء لغایت ۲۱-اکتوبر ۱۹۳۸ء

عام اسلامی

نام مضامین	تاریخ اخبار
شان موعظہ	۲۰ مئی ۱۹۳۸ء
توحید و شرک میں موازنہ	۲۰ و ۲۷ مئی اور ۳، ۱۰ و ۱۷ جون ۳۸ء
اسرار زکوٰۃ	۲۷ مئی ۳۸ء
جزیرۃ العرب کی حالت	۳ جون "
ملت اسلامیہ کا سبب زوال	۳ " "
دلآزاری سب گناہوں کی جڑ ہے	۱۰ جون "
عمل صالح	۱۰ " "
اخبار اہل النار	۱۷ و ۲۴ جون اور یکم و ۱۵ جولائی ۳۸ء
تبلیغ حق	۲۴ جون ۳۸ء
غزوہ احد	۲۴ " "
اسلام ہی مکارم اخلاق کا معلم ہے	۲۴ جون و یکم جولائی
تحقیقات علمیہ کا ایک ورق (پیدائش حضرت حواء)	یکم جولائی ۳۸ء
قرآن کریم اور بارش	" " "
عاشقان رسول	۸ جولائی "
درد جگر۔ آہ	۱۵ " "
مرتدات کے متعلق مشورہ	۲۲ " "
عرس اور مستورات	۲۲ " "
زمانہ کی نیرنگیاں	۲۲ " "
امام مہدی دہلی میں پیدا ہو گئے	۲۹ جولائی "
شمع توحید کی قبولیت	۲۹ " "
فضیلت نماز	۲۹ " "
شیریں کلامی کا نمونہ	۵ اگست "
اتباع سنت	۵ " "
برادری پرستی	۱۲ " "
حساب مدرسہ دار الحدیث مدینہ	۱۲ " "
آہ شیخ عطاء الرحمٰن	۱۹ اگست "
فلسفہ صلوٰۃ	۱۹ " "
مدرس شاکر	۱۹ " "
اسلام اور خوش طبعی	۱۹ " "
چند فقرات اور ان کے جوابات (نظام کہتھ)	۲ ستمبر ۳۸ء

نام مضامین	تاریخ اخبار
قابل توجہ علماء اسلام	۲ ستمبر ۱۹۳۸ء
مسلمان اور فریضہ نماز	۲ " "
میلہ سائیں کانواں والہ اور توہین اسلام	۹ ستمبر "
مسلمان اور فریضہ نماز	۹ و ۱۶ ستمبر ۳۸ء
قرآن کریم اور معجزات	۱۶ و ۲۳ ستمبر "
آنحضرت صلعم کی طرز معاشرت	۳۰ ستمبر ۳۸ء
آہ سوختہ دل	۳۰ " "
صراط مستقیم	۳۰ " "
تعلیم اسلامی اور نرم کلامی	۳۰ " "
حسن خلق اور رواداری	۷ اکتوبر ۳۸ء
موجودہ نصاب تعلیم میں اہم ترمیم کی ضرورت	۷ " "
احکام رمضان المبارک	۷، ۱۴، ۲۱ اکتوبر
علم کی فضیلت اور خود رو علماء کی حالت	۱۴ اکتوبر ۳۸ء
خطبہ رمضان المبارک	۲۱ اکتوبر "
حواء حضرت آدم کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی	۲۱ " "
قبرستان اور عبرت	۲۱ اکتوبر "

اہل حدیث

نام مضامین	تاریخ اخبار
تائید حدیث بجواب تنقید حدیث	۵ نومبر، ۱۲ نومبر، ۳ دسمبر، ۱۷ دسمبر
تصدیق الحدیث	۵ نومبر، ۱۲ نومبر، ۲۶ نومبر، ۳ دسمبر، ۱۷ دسمبر ۳۷ء، ۲۱ جنوری، ۲۸ جنوری، ۴ فروری، ۱۱ فروری، ۴ مارچ، ۱۱ مارچ ۳۸ء
امرتسر میں عظیم الشان اجتماع	۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء
امرتسر میں قاتلانہ حملہ	۱۹ نومبر "
مجھ پر قاتلانہ حملہ	۲۶ نومبر "
مجھ پر قاتلانہ حملہ اور اس کا نتیجہ	۳ دسمبر "
شان نبی علیہ السلام ازروئے تقویۃ الایمان	۳ " "
اسلام اور ہندو ازم کا جواب الجواب	۱۷ دسمبر "

نام مضامین	تاریخ اخبار
تاثرات	۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء
مولانا شہید دہلوی اور ایک بزرگ کے خیالات	۲۴ " "
مولانا پر حملہ قاتلانہ اور جماعت سے گذارش	۳۱ دسمبر "
حدیث اور اصحاب حدیث پر ایک نظر	۳۱ دسمبر ۳۷ء و ۷ جنوری ۳۸ء
اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت	۷ " "
مولوی عبدالستار کی امامت خطرہ میں	۷ " "
مذہب اہل حدیث قدیم ہے۔	۱۴ جنوری ۳۸ء
ادارہ تبلیغ کی ضرورت اور ضرورت امیر پر بحث	۱۴ " "
تنظیم جماعت موحدین	۱۴ " "
اعیان اہل حدیث کو انتباہ	۲۱ جنوری "
قابل توجہ جماعت اہل حدیث	۲۸ جنوری "
جماعت اہل حدیث کا ایک گمنام قائد (جھاڑو میاں)	۱۱ فروری "
کیا اہل حدیث کے پیچھے نماز جائز ہے	۱۱ فروری "
مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ	۲۵ فروری "
اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے متعلق ایک مخلصانہ آواز	۴ مارچ "
صوبہ سی پی میں ضرورت تبلیغ اہل حدیث	۱۱ مارچ "
جماعت اہل حدیث کے لئے درس حیات	۱۸ مارچ "
ناسور دل	۲۵ مارچ "
ہمارا آرگن اہل حدیث	۲۵ " "
علمائے اہل حدیث کی خدمت میں گذارش	۲۹ اپریل "
جماعت اہل حدیث کو تنبیہ	۲۰ مئی "
امامیوں سے مناظرہ	۲۷ مئی "
حافظ عبداللہ بڈھی اور رجم	۳ جون "
قابل توجہ جماعت اہل حدیث	۳ " "
اہل حدیث اور وہابی	۲۷ مئی "

نام مضامین	تاریخ اخبار
[illegible] قادیانی	[illegible] ستمبر [illegible]
معیار صداقت مسیح موعود	۱۴ " "
تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا	۲۳ ستمبر "
کذبات مرزا	۳۰ ستمبر ۷ اکتوبر ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء
تہا خواب۔ قابل توجہ ایڈیٹر الفضل	۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء
نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں فرق	۱۴ اکتوبر "
مرزا صاحب کا علم منطق سے ناآشنا ہونا	۱۴ " "
تبرکات مرزا	۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء

حنفی

نام مضامین	تاریخ اخبار
دو حنفیوں میں مباحثہ امکان کذب باری	۵ نومبر ۱۹۳۷ء
شہادت القرآن والخبر علی بشریۃ خیر البشر	۵ نومبر ۱۲ نومبر ۲۶ نومبر ۳ دسمبر
طعام میت	۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء
نواب صدیق حسن خان اور تقلید شخصی کا پھندا	۲۴ دسمبر "
مولانا شاہ عبدالعزیز محدث اور نذر لغیر اللہ	۲۴ " "
الفقیہ کی فقاہت	۳۱ دسمبر "
سید البشر	۱۱ فروری ۱۹۳۸ء
مولوی محمد شریف کوٹلوی کا مباہلہ اور مناظرہ سے فرار	۲۵ فروری "
بشریت رسول سے شان رسول	۲۵ " "
علم غیب	۲۵ " "
اخبار الفقیہ کا فتویٰ رفع یدین کرنا خلاف سنت ہے۔	۴ مارچ "
علمائے احناف کی بے توجہی	۲۵ مارچ "
کوٹلی ضلع سیالکوٹ کے علمائے مقلدین ترک تقلید کر گئے	یکم اپریل ۱۹۳۸ء

نام مضامین	تاریخ اخبار
تقلید [illegible]	۲۲ اپریل [illegible]
جمعہ فی القریٰ	۲۹ " "
الجمعیۃ کے مفتی صاحب توجہ فرمائیں	۶ مئی "
علمائے احناف و اہل حدیث کا فیصلہ ۱۲ ربیع الاول کو دکانیں بند کرنا گناہ ہے	۲۰ مئی "
مولوی کوٹلوی کی توحید دانی	۲۷ مئی "
مولودیوں کی ناکام کوشش	۱۷ جون "
امرتسری آسی صاحب کی غمخواری	۲۴ جون "
رہبی حنفیوں کے مفتی کوٹلی میں	۸۔۱۵ جولائی "
مولوی یوسف سیالکوٹی جواب دیں	۲۹ جولائی "
تقلید کا اثر اہل تقلید پر	۲۹ " "
کیا کنیت ابوحنیفہ مخصوص ہے	۵ اگست "
کھلی چٹھی بنام علمائے دیوبند	۱۲ " "
خواجہ صاحب دہلوی کی مریدین کو مشرکانہ تعلیم	۱۹ اگست "
تقلید اور امام شافعی	۱۹ " "
متابعۃ الدلیل اور تقلید شخصی	۲۶ اگست "
امیر ملت علی پوری کے کارنامے	۲۶ " "
ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶ " "
ظالموں کے حمائتی ظالم	۹ ستمبر "
ثنائی جواب پر استصواب	۱۶ ستمبر "
دیہات میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت	۲۳ ستمبر "
اخلاق ثنائیہ	۲۳ " "
اخبار الفقیہ کے نامہ نگاروں کی تہذیب	۱۴ اکتوبر "
تقلید تیرا بھلا ہو	۱۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء

شیعہ

نام مضامین	تاریخ اخبار
کیا شیعہ امت محمدیہ سے علیحدہ ہیں	۵ نومبر ۱۹۳۷ء
شاہ ایران اور ترجمہ قرآن	۵ " "
شیعہ سبائیت اور وراثت	۱۲ نومبر "
شیعوں کا علم کلام	۷ جنوری ۱۹۳۸ء

نام مضامین	تاریخ اخبار
شیعہ سنی کا طرز کلام۔ ام کلثوم کا نکاح	۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء
مولیٰ علی بجواب شیعہ لاہور	۲۵ فروری "
نکاح ام کلثوم	۲۹ اپریل "
اب تمہارے سنی ہونے میں کیا دیر ہے	۶ مئی "
دلدل کی حقیقت	۲۰ مئی "
مولیٰ علی	۳ جون "
قرآن میں خلافت علی بلافصل	۲۴ جون "
شیعوں کے افسانے	۲۲ جولائی ۲۹ جولائی ۵ اگست ۱۲ اگست
زمانہ بہ پیر جنگ است یا علی مدد ے	۵ اگست ۱۹۳۸ء
شیعہ اور اہل حدیث	۵ " "
شیعہ کے گھر کی شہادت	۱۹ اگست "
حدیث مسند احمد اور شیعہ	۲۶ اگست "
شیعوں کا حملہ اپنے بزرگوں پر	۲ ستمبر "
شیعہ اور محبت اہل بیت	۹ ستمبر "
یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ	۳۰ ستمبر "
شیعہ سنی اتحاد	۱۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء

اہلقرآن

نام مضامین	تاریخ اخبار
اتباع قرآن مجید و حدیث نبوی لازم ملزوم ہیں	۳ دسمبر ۱۹۳۷ء
امرتسری بلاغ کی تبلیغ باطل	۱۷ دسمبر "
اصل مطاع ایک ہے یا دو؟	۲۸ جنوری ۱۹۳۸ء ۴ فروری ۱۹۳۸ء
اطاعت رسول علیہ السلام (بجواب جامعہ)	۱۳ مئی ۱۹۳۸ء
حافظ اسلم صاحب جیراجپوری اور عذاب قبر	۵ اگست ۱۹۳۸ء
منکرین حدیث کی حیرانی و پریشانی	۲ ستمبر ۱۹۳۸ء

قتل کر دوں گا۔

(۳۱) حضرت ابوبکر اپنے حجرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رونے کا آواز آیا غلام کو کہا سنو تو کیا ہے۔ یقولون مات محمد۔ غلام نے کہا کہ رسول فوت ہو گئے۔ فاستند ابوبکر وھو یقول وا انقطع ظھری۔ پس حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے اور کہتے تھے ہائے رسول اللہ کے فوت ہونے سے میری کمر ٹوٹ گئی۔

(۳۲) پھر مسجد میں آئے عائشہ کے حجرے میں داخل ہوئے منہ سے کپڑا اٹھایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ فقال مات واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ فوت ہو گئے۔

(۳۳) اور فرمایا (اجلس یا عمر) اے عمر بیٹھ جاؤ۔ پھر حضرت ابوبکر نے خطبہ فرمایا:۔

اما بعد فمن کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔

کہ جو شخص محمد کو خدا سمجھتا تھا ان کا خدا مر گیا ہے اور جو خدا کی عبادت کرتا تھا اس کا خدا ہمیشہ زندہ ہے۔

پھر آپ نے آیت پڑھی:۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔

(۳۴) قال عمر واللہ عرفت حین تلاھا ان رسول اللہ قد مات۔

حضرت عمر کہتے ہیں خدا کی قسم جب یہ آیت میں نے سنی تو سمجھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے (کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۲۹ و ۱۳۱)

(انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (باقی باقی)

مسیح کے ایک انجیلی واقعہ پر اجمالی نظر

(از مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری ضلع بستی)

لوقا ۹ ا۔تا ۳ کا مضمون یہ ہے کہ جب بارہ رسولوں کو منادی کرنے کے لئے بھیجا تو مسیح نے ان سے کہا کہ راہ کے لئے لاٹھی، جھولی، روٹی، روپیہ، سونا، چاندی نہ لینا۔ متی ۱۰ کا بھی یہی مضمون ہے۔

اب مرقس ۸ کا مضمون یہ ہے کہ وہ (بارہ شاگرد) روٹی لینے بھول گئے تھے اور کشتی میں ایک سے زیادہ روٹی ان کے پاس نہ تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصحاب مسیح کے حکم کے خلاف زاد راہ کے لئے روٹی وغیرہ لے لیتے تھے۔ اس کی مزید تشریح لوقا ۹ فقرہ ۱۰ تا ۱۳ کے مضمون سے ہوتی ہے کہ ایک ویران جگہ میں بحالت سفر نوردی اصحاب مسیح کے پاس پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں تھیں اور طالبان شفا مریضوں کی تعداد پانچ ہزار تھی جب دن غروب ہونے لگا تو بارہ شاگردوں نے کہا کہ اس مجمع کو رخصت کر دے کہ وہ اپنے کھانے کی تدبیریں کریں کیونکہ ہم یہاں ویران جگہ میں ہیں۔ مسیح نے کہا ان کے کھانے کی تدبیر تم ہی لوگ کرو شاگردوں نے کہا کہ ہمارے پاس پانچ روٹیوں سے زیادہ موجود نہیں مگر یہ کہ ہم جا کر ان کے لئے کھانا مول لے آئیں۔ (ظاہر ہے کہ کوئی عیسائی اسکو تحریہ پر محمول نہیں کریگا)

اس میں مسیح کی مخالفت دو طرح سے ہوئی ایک تو ان کے پاس سفر میں روٹی نکلی دوسرے انکے پاس روپیہ کا موجود ہونا ثابت ہوا۔ کیونکہ بے روپیہ کے مول لینا کیسا اور پھر وہ بھی ناشناسا مقام پر۔

یوحنا ۶ فقرہ ۴ سے ۱۳ تک کا مضمون یہ ہے کہ مسیح نے انہی پانچ روٹیوں دو مچھلیوں سے پانچ ہزار آدمیوں کو معجزانہ طریقہ سے سیر کر دیا اور بارہ ٹوکریاں بچی ہوئی روٹیوں سے بھر کر اٹھائیں اور کچھ مچھلیوں سے بھی اور پھر کشتی کے ذریعہ دوسرے مقامات کے سفر نورد ہوئے۔ ایضاً دیکھو مرقس ۶ تا ۴۵۔

ف:۔ یوحنا ۶ میں مصرح ہے کہ زاد راہ کے لئے ۱۲ ٹوکریاں مچھلی اور روٹی ہمراہ لے جانے والے مسیح کے شاگرد لوگ تھے۔

اس واقعہ سے بھی اصحاب مسیح کی مسیح سے مخالفت اس طرح ظاہر ہوئی کہ بحالت سفر حکم مسیح کے خلاف روٹیاں ہمراہ رکھتے تھے۔

ایک اور واقعہ متی اور مرقس میں ہے جس میں شفا یاب مریضوں کی تعداد چار ہزار تھی اور ان کی ضیافت کیلئے مسیح کے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اصحاب مسیح کے پاس سات روٹیاں اور مچھلیاں تھیں۔ (متی ۱۵ ۳۴ اور مرقس ۸ سے ۱۰ تک)

اس واقعہ سے بھی معلوم ہوا کہ اصحاب عیسیٰ ہمراہ سفر حکم مسیح کے خلاف روٹیاں اور مچھلیاں رکھا کرتے تھے۔

تعجب تو یہ ہے کہ مؤلفین انجیل مسیح کی زبان سے یہ بھی کہلاتے ہیں کہ راہ کے لئے روٹی جھولی وغیرہ نہ لینا۔ اور بحالت سفر حضرت مسیح ہی کی زبان سے یہ بھی کہلواتے ہیں کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں۔ (متی ۱۵ فقرہ ۳۴ مرقس ۸ فقرہ ۵ میں مسیح کا سوال)

بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ حضرت مسیح نے جب بحالت سفر روٹی کا لینا منع فرما دیا تھا تو پھر ان کے پاس سفر میں روٹیوں کا تلاش کرنا بے سود و خلاف عقل ہے۔

پھر مزید تعجب تو یہ ہے کہ جب سفر میں ان کے پاس روٹیاں ملتی ہیں تو پھر ان سے یہ سوال نہیں کرتے کہ آخر تم نے ہمارے حکم کے خلاف کیوں کیا؟ اور یہ بھی نہیں فرماتے کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔

اب اس واقعہ سے حسب ذیل نتائج نکل رہے ہیں:۔

(۱) اصحاب مسیح مسیح کی مخالفت کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بقول انجیل تیرے انکار پر مسیح نے انہیں [illegible]

(۲) حضرت مسیح [illegible] سوال ہی جب [illegible]
جس سے کلام الٰہی کا پاک ہونا ضروری ہے۔

(۳) یا حضرت مسیح نے سفر میں روٹی نہ لینے کا حکم منسوخ فرما دیا تو جواز نسخ ثابت ہوا جس کے عیسی منکر رہا کرتے ہیں۔

(۴) اور بصورت عدم نسخ سفر میں روٹیوں کے ملنے پر مسیح کا خاموش ہونا بلاکت آفریں مصلحت مبنی ہے۔

(۵) ایضاً بصورت عدم نسخ مسیح کا ہمراہ والی روٹیوں پر برکت چاہنی عدم تعمیل احکام پر جری بنانے کے مترادف ہے۔

(۶) نیز اس واقعہ کے پیش نظر عیسائیوں کو رسول کریم فداہ روحی کے ان واقعات پر تعجب و انکار کا کیا محل ہے؟ جن میں تھوڑے پانی سے ہزاروں کا سیراب ہونا یا تھوڑا کھانا ایک لشکر کو کافی ہونا مذکور ہے۔

(۷) پھر اس واقعہ کے لوقا، مرقس، متی، یوحنا سب میں مذکور ہونے کی حالت میں عیسائیوں کو اس اعتراض کا کیا حق رہا کہ قرآن کریم اپنے اس دستور میں غلط وار ہے کہ ایک قصہ کو کئی کئی سورتوں میں ذکر کرتا ہے۔ کیا ہم ماھو جوابکم فھو جوابنا کے علاوہ یہ عرض کر سکتے ہیں کہ ؎

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

(۸) نیز اس اعتراض کا بھی کوئی حق نہیں کہ قرآن کریم بعض واقعات میں انجیل کے موافق ہونے کے سبب انجیلوں کے سرقہ یا نقل کا نتیجہ ہے کیونکہ اناجیل اربعہ کے بھی بعض قصے باہم موافق ہیں۔ جیسا کہ خود یہ واقعہ ہے۔ تو کیا متاخر اناجیل کے مضامین پر متقدم کی نقل یا سرقہ کا الزام عائد ہوگا۔

یہ متعدد نتائج اس پورے واقعہ پر نظر ڈالنے کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔ امید ہے کہ سلیم الطبع اور سعید روحیں اور بھی نتائج حاصل کر سکیں گی۔

قطعہ تاریخ لفظی

سال شمس وسی اخبار اہلحدیث و مدح مدیر علام

(از قلم سیٹھ الحاج ابراہیم حسین صاحب۔ کمرشیل سٹریٹ بنگلور سٹی)

شاعر بے مثال کا شاعرانہ خیال ہے۔ (مدیر)

اے ساقی پاس مرے پاک صف کی مے لا | ثنائی دبدبۂ علم دھر میں پھیلا

زہے مجدد دیں ناصرِ کتاب و سنن | یَرَانُ عِنْدَہٗ عِلْمُہٗ یُفِیْضُہٗ سَیْلًا

خہے مناظر روشن دلیل ثاقب رائے | یُغْنِیْ شَمْسَہٗ قَمَرًا وَّ قَمَرُہٗ لَیْلًا

ندیدہ چشم زمانہ چنوں خضر صورت | حَمَاہُ رَبُّہٗ فَالْفَتْحُ نَالَہٗ نَیْلًا

مسیحا دم شمرش زندہ دل مبارک نفس | مُذِیبِ دَاجِلِ قَدْنِیْ نَکَالَہٗ کَیْلًا

مدام مطمح نظرش اشاعت القرآن | بہر زمان و مکاں۔ قمع بدعتِ شئی لا

مصیب شیر عریں ہمچوں حیدرِ کرار | یَفِرُّ شَانِئُہُ الْغِرُّ مُوْقِنًا وَیْلًا

عبید شرک نے چاہا شہید انہیں کر دیں | ہجوم لاکے گئے لیکے بال اک نے لا

تھے جنی انسی شیاطیں ہر اک نبیؐ کے عدو | سند قرآں کی تیرے پاس بوالوفا ہے لا

صد و سی سال رہیں زندہ با کرامت آپ | یَنَالُ مِنْہُ اُنَاسٌ فُیُوْضَہٗ نَیْلًا

مدیر اہلحدیث آپ ہیں عجیب مثال | اے حامد اجمل الاخبار دھر میں پھیلا

مبارک ہووے سن سی و شش باہلِ حدیث | یُغْنِیْ شَمْسَہٗ قَمَرًا وَّ قَمَرُہٗ لَیْلًا

الٰہی! بوالوفا علامہ ثناء اللہ
ہے پاک ان کا محب اور اہل کیں میلا

فتاویٰ

س ع۱} لڑکی کی عمر بوقت نکاح ۸ سال کی تھی اب تقریبًا ۱۸ سال کی ہوگئی ہے۔ لڑکی پشاور میں تھی اور لڑکا جس کے ساتھ نکاح ہونا تھا بصرہ میں تھا لڑکی کے والد نے پشاور سے ڈاک کے ذریعہ بصرہ میں لڑکے کو اطلاع دیدی تھی کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تیرے ساتھ کردیا ہے۔ لڑکے نے نکاح کا پیغام سُن کر بصرہ میں ایجاب وقبول پر کسی کو گواہ نہیں گردانا تھا اور نہ ہی بواپسی ڈاک لڑکی کے والد کو پشاور میں ایجاب کی اطلاع دی تھی کہ میں نے آپ کی لڑکی کو قبول کرلیا ہے۔ اب ارشاد ہو کہ کیا شرع شریف کی رو سے یہ نکاح جو بلا شہود اور بلا اطلاع ایجاب منعقد ہوا ہے درست ہے یا کہ غیر درست اور بصورت عدم جواز لڑکی نکاح ثانی پر مختیر ہے یا کہ نہیں۔ اگر ہے تو کس صورت سے طلاق لے گی یا بلا طلاق کسی دوسری جگہ نکاح کریگی۔ (سائل صوفی رحمت اللہ از نوشہرہ ککے زئیاں۔ سیالکوٹ)

ج ع۱} یہ نکاح جائز نہیں ہے کیونکہ مجلس واحد میں ایجاب قبول مع شاہدوں کے اس میں نہیں پایا جاتا۔ قرآن مجید میں حکم ہے۔ اَشْهِدُوا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ ۔ لہذا یہ عقد نکاح کچھ بھی نہیں ہے، بلکہ شریعت سے استہزاء ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۲} زید کی شادی ہندہ سے ہوئی۔ تھوڑے عرصے بعد زید پاگل ہوگیا۔ کتنے دنوں تک تو بالکل غائب رہا۔ مگر اب دو چار مہینے ایک دوسری جگہ میں ہے۔ مکان پر نہیں ہے۔ مگر حالت بدستور بلکہ پہلے پاگل پن میں اضافہ ہی ہے۔ چار برس کا زمانہ ہوا پاگل ہوئے ہندہ ابھی نوجوان ہے زید سے کوئی اولاد نہیں ہوئی اب ہندہ کتنے روز تک صبر کرے۔ اب زید کا ایک خورد سگا بھائی موجود ہے۔ ابھی اس کی شادی نہیں ہوئی۔ زید کے والدین چاہتے ہیں کہ زید کے بھائی سے اسکا نکاح کردیں اور ہندہ بھی راضی ہے اور اسکے ولی بھی اب سوال یہ ہے کہ زید کے والدین کس صورت سے نکاح کریں۔ جواب تحریر فرمائیں۔

(سائل رمضان میاں از ٹیٹاگڑھ۔ چوبیس پرگنہ)

ج ع۲} نکاح اول بذریعہ عدالت فسخ کرادیں پھر نکاح ثانی کرسکتے ہیں۔ اگر عدالت تک رسائی مشکل ہو تو برادری کی پنچائت فسخ کردے۔

(فتاویٰ نذیریہ ص۲۵۶ ج ۲)

س ع۳} زید زکوٰۃ نہیں دیتا۔ دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ جو زیورات اس کے نزدیک ہیں اس کی عورت اس کو پہنا کرتی ہے۔ اسلئے استعمال میں آنے والے زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث از مدراس)

ج ع۳} میری ناقص تحقیق میں زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر دے تو اچھا ہے۔

س ع۴} محمودہ کے تین لڑکے اور ایک لڑکی جن کی عمریں چھ سے بارہ سال تک ہیں۔ احمد کی زیر نگرانی ہیں۔ محمودہ کی کچھ جائداد اور تھوڑا زیور تھا جس کو محمودہ خود مرنے سے قبل ان بچوں کے نام تقسیم کرچکی ہے۔ جس کی آمدنی احمد ان بچوں کی نگرانی پر خرچ کرتا ہے اور زیور بچوں کو انکی شادی میں دیدیا جائیگا۔ احمد چاہتا ہے کہ اس زیور کی زکوٰۃ دی جائے کیونکہ ان بچوں کی آمدنی اتنی ہے کہ جس سے زکوٰۃ ادا ہوسکتی ہے۔ مگر زید کہتا ہے کہ احمد ان بچوں کا نگران اور ان کے مالوں کا محافظ ہے۔ علاوہ ازیں بچے چھوٹے ہیں جن پر کوئی چیز مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ فرض نہیں۔ اس لئے احمد کو ان زیوروں پر زکوٰۃ دینے کا حق نہیں۔ کیا زید کا کہنا ٹھیک ہے؟ جواب مدلل ہو۔ (سائل مذکور)

ج ع۴} جو لوگ یتیم کو غیر مکلف ہونے کی وجہ سے مامور بالزکوٰۃ نہیں سمجھتے میں ان کی دلیل کو راجح سمجھتا ہوں۔ زیور میں جن علماء کے نزدیک زکوٰۃ واجب نہیں میں ان سے متفق ہوں۔ سوال میں زیور کے متعلق دریافت کیا گیا ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۵} ہندہ کا خاوند فوت ہوچکا ہے۔ اور اس نے دوسری جگہ شادی بکر سے کرلی۔ ہندہ کے پہلے خاوند کی دو لڑکیاں ہیں جو ہندہ کے پاس ہیں ہندہ ان کی شادی کرنا چاہتی ہے۔ ان لڑکیوں کی عمر اس وقت آٹھ دس سال کی ہے۔ کیا دبیہ کی ولائت کے حقدار اس پہلے خاوند کے پہلے بھائی وغیرہ (چچا تایا) ہیں یا بکر اب جس کے پاس وہ لڑکیاں ہیں۔ (محمد یوسف از بھوانی پور۔ کپور تھلہ)

ج ع۵} از روئے شریعت ہندہ کی لڑکیوں کے ولی پہلے خاوند کے بھائی یعنی لڑکیوں کے چچا تایا ہیں۔ ان کی اجازت سے نکاح ہونا چاہئے۔

س ع۶} اگر قرآن کے بوسیدہ اوراق مدت سے ریزہ ریزہ ہوکر ادھر ادھر پراگندہ ہوکر باعث بے ادبی ہوں تو ان کی نسبت کیا عمل کیا جائے۔ اگر دبایا جاوے تو وہ بھی ہمیشہ کی بے ادبی ہے۔ اور اگر چاہ میں ڈالا جاوے تو وہ بھی جا رہیہ بے ادبی ہے۔ اگر جلا دیا جاوے تو پھر بے ادبی ختم ہوسکتی ہے۔ اس واسطے کیا کیا جائے؟

(قاضی نور احمد پٹواری۔ ضلع سیالکوٹ)

ج ع۶} حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بوسیدہ اوراق جلا دیئے تھے۔ (بخاری)

س ع۷} دو شخصوں میں آپس میں بحث ہے ایک کہتا ہے کہ درود شریف باوضو پڑھو چاہے مصلے پر پڑھو چاہے چارپائی پہ چاہے کرسی پر بیٹھ کر پڑھو۔ دوسرا کہتا ہے کہ صرف مصلے پر ہی پڑھنا چاہیے اگر چارپائی پہ پڑھا تو درود شریف کہا جہنم میں جیسے (چارپائی) کے ساتھ ہی پڑھنے والے کو لٹکا دیگا۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۲۳۔ از جالندھر)

ج ع۷} درود شریف پڑھنے کے لئے وضو بھی ضروری نہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما امرت بالوضوء للصلوٰۃ۔ فرمایا میں نماز کے لئے وضوء کرنے کا حکم دیا گیا ہوں۔ واللہ اعلم!

متفرقات

رمضان شریف میں ناظرین کا فرض

مسلمان عموماً ماہ رمضان میں خیرات کیا کرتے ہیں اس لئے ہم ضروری مصارف ان کے سامنے رکھ دیتے ہیں

(۱) اہل حدیث کانفرنس دہلی سب سے اول ضروری مصرف ہے۔

(۲) پنجاب میں جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث۔ جس کے دفتر سیالکوٹ، امرتسر میں ہیں۔

(۳) دفتر اہلحدیث کا اشاعت فنڈ بھی مستحق ہے۔

(۴) دفتر اہلحدیث کا غریب فنڈ بھی حقدار ہے۔

یہ سارے فنڈز صرف اعیان اہل حدیث کی توجہ پر موقوف ہیں۔ امید ہے احباب خیر ان کی اعانت فرما کر ثواب حاصل کریں گے۔

سفر بریلی وغیرہ | حضرت مولانا ابوالوفاء مدظلہ العالی ۱۵-اکتوبر کو بریلی، بنارس اور مئو وغیرہ مقامات میں شریک مجالس ہوئے۔ جہاں گئے وہاں کے احباب بڑے تپاک سے سر کے زخم کا جو (حملہ قاتلانہ کے وقت لگا تھا) دیکھنے کا شوق ظاہر کرتے تھے۔ مولانا ان کے شوق کی خاطر زخم تو دکھاتے مگر ساتھ ہی ہر موقع پہ یہ شعر موزوں پڑھتے ؎

لگے نہ نظر کہیں اس کے دست و بازو کو
یہ لوگ کیوں میرے زخم سر کو دیکھتے ہیں
(منظور محرر دفتر)

سال نو کا آغاز | الحمد للہ کہ اس پرچہ سے "اہلحدیث" کی چھتیسویں جلد شروع ہو رہی ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ حسب دستور سابق یہ جلد بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو

نامہ نگار صاحبان مطلع رہیں | مضمون نویس حضرات یاد رکھیں کہ کوئی مضمون بے حوالہ نہ لکھا کریں دفتر کو تلاش حوالہ میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ بے حوالہ عبارت شائع ہو جاتی ہے جس سے مضمون کی اہمیت کم ہو جاتی ہے اور ناظرین اخبار کو بھی پریشانی ہوتی ہے۔ چنانچہ ۲۴ شعبان ۵۷ھ میں مولوی نور محمد صاحب میانوی نے "قبرستان اور عبرت" میں ایک عبارت بے حوالہ لکھ دی ہے کہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کو دیکھ کر دعا مندرجہ ذیل پڑھے اس کو بیس نیکیاں ملیں گی۔ (دعا)

اللہ اکبر صدق اللہ ورسولہ ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ الخ

اس کا حوالہ دریافت کرنے کے لئے دہلی سے ایک کارڈ آیا ہے اور بڑی خفگی کے لہجہ میں حوالہ طلب کیا گیا ہے مولوی نور محمد صاحب اس کا حوالہ دیں اور آئندہ مولوی صاحب و دیگر حضرات مضمون لکھتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھا کریں۔

حساب دوستاں | ماہ نومبر میں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہو جائے گی۔ لہٰذا جو اصحاب اخبار کی خریداری بدستور جاری رکھنا چاہیں وہ مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بہت جلد اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۲-دسمبر ۳۸ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

۵۶- ۷۷- ۱۲۴- ۹۱۵- ۲۱۰۰- ۲۱۰۱-
۲۱۱۹- ۲۱۶۸- ۲۷۸۲- ۴۸۵۲- ۵۲۵۵-
۵۶۸۸- ۵۷۰۵- ۷۴۲۰- ۷۷۵۸- ۸۶۷۵
۸۷۲۰- ۸۷۴۰- ۹۲۸۶- ۹۵۱۱- ۱۰۱۵۴-
۱۰۳۵۱- ۱۰۳۸۷- ۱۰۴۶۸- ۱۰۵۸۳-
۱۰۷۱۱- ۱۰۷۳۳- ۱۰۸۰۴- ۱۰۸۹۶- ۱۱۰۳۰-
۱۱۰۳۴- ۱۱۰۴۸- ۱۱۰۶۷- ۱۱۰۹۳- ۱۱۰۹۹-
۱۱۱۶۷- ۱۱۳۹۶۰- ۱۱۵۲۰- ۱۱۵۴۰-
۱۱۶۶۷- ۱۱۶۶۸- ۱۱۷۷۴- ۱۱۷۹۰- ۱۱۸۷۷
۱۱۹۲۹- ۱۱۹۷۰- ۱۲۰۹۷- ۱۲۱۰۰- ۱۲۱۰۱-
۱۲۱۰۷- ۱۲۱۰۸- ۱۲۱۱۰- ۱۲۱۱۱- ۱۲۱۱۷-
۱۲۱۱۸- ۱۲۱۱۹- ۱۲۱۲۰- ۱۲۱۲۴- ۱۲۱۳۰-
۱۲۲۵۷- ۱۲۲۶۹- ۱۲۲۷۰- ۱۲۲۷۱- ۱۲۲۷۲-
۱۲۲۷۳- ۱۲۲۷۴- ۱۲۲۷۶- ۱۲۲۸۱- ۱۲۲۸۲-
۱۲۲۸۴- ۱۲۲۸۶- ۱۲۲۸۸- ۱۲۲۹۳-
۱۲۳۰۹- ۱۲۳۳۱- ۱۲۳۳۲- ۱۲۳۷۲-

مہلت یا فیصلہ | مندرجہ ذیل خریداروں کی مہلت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ اگر ۳۰- نومبر تک قیمت بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی تو آئندہ اخبار بند کر دیا جائیگا

۱۵۵۲- ۲۳۴۵- ۳۹۰۴- ۸۰۷۵-
۸۳۷۲- ۸۴۶۹- ۹۵۵۷- ۹۶۱۱- ۹۹۹۱-
۱۰۰۴۶- ۱۰۷۴۶- ۱۰۷۸۴- ۱۱۲۳۳- ۱۱۲۳۴
۱۱۲۵۶- ۱۱۴۸۲- ۱۱۶۳۸- ۱۱۶۷۳- ۱۱۶۸۲
۱۱۷۱۵- ۱۱۷۵۲- ۱۱۸۶۶- ۱۱۸۷۳- ۱۱۸۹۰
۱۱۹۴۴- ۱۲۰۸۹- ۱۲۲۵۸- ۱۲۲۶۲- ۱۲۲۴۷

غریب فنڈ | ۵۹- ۷۷۹۹- ۷۹۸۸- ۱۱۱۴۷-
۱۲۲۶۵- ۱۲۲۷۸- ۱۲۳۷۴- ۱۲۳۸۰-

ضرورت رشتہ | میرے ایک اہل حدیث دوست کی یتیم لڑکی قابل نکاح ہے۔ لڑکی خواندہ اور امور خانہ داری سے واقف ہے۔ ضرورت مند پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں:-

(مولوی) حاجی یونس خان - رئیس دتاؤلی
محلہ سرائے قطب۔ شہر علی گڈھ

درخواست معاونت | میرے بہنوئی حاجی عبدالاحد خان صاحب الہ آبادی ایک عرصہ سے علیل ہیں نیز بہت مقروض ہو گئے ہیں۔ ناظرین ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں - اور اصحاب کرم اس مبارک ماہ میں مال زکوٰۃ سے ان کی امداد فرما کر توشۂ آخرت بنالیں پتہ یہ ہے :- حاجی عبدالاحد خان۔ احاطہ محمدی۔ محلہ کیڈگنج۔ شہر الہ آباد۔"

(الملتمس - محمد ابوالقاسم بنارسی)

سفراء کرام توجہ فرمائیں | قصبہ مئو ناتھ بھنجن ضلع الہ آباد کی جماعت اہل حدیث بہت غریب ہے۔ نیز یہاں پر ایک مدرسہ قائم ہے جس کا کل بار یہاں کی غریب انجمن اٹھاتی ہے۔ اس لئے سفراء کرام سے عرض ہے کہ یہاں کی جماعت کسی دوسری جگہ کی اعانت کرنے سے معذور ہے اور نہ کسی صاحب حاجت کی کچھ امداد کر سکتی ہے۔ (نسیم آثمی)

نتیجہ امتحان و جلسہ | مدرسہ دارالعلوم عربیہ شکراوہ کا ساتواں سالانہ جلسہ و امتحان مورخہ ۲۰-۲۱ شعبان کو ہوا

... امتحان مولانا شرف الدین صاحب دہلوی و مولانا محمد ... صاحب

ملکی مطلع

انگلستان کی ساکھ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ

جب سے مسٹر چیمبر لین (وزیر اعظم برطانیہ) نے چیکوسلواکیہ کی قربانی دے کر جنگ کے دیوتا کو ٹال دیا ہے۔ ساری دنیا میں عموماً اور انگلستان میں خصوصاً چہ مے گوئیاں ہو رہی ہیں۔ معمولی لوگوں میں نہیں بلکہ بڑے بڑے اکابر میں۔ گذشتہ جنگ عظیم کے دنوں میں جو صاحب وزیر اعظم کے عہدے پر تھے آج انگلستان میں ان کی شخصیت سے بڑھ کر اور کون ہوگا؟ انہوں نے بھی مسٹر چیمبر لین کی اس روش پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ان کے الفاظ یہ ہیں:-

"لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ مسٹر لائیڈ جارج سابق وزیر اعظم برطانیہ نے آج طویل مدت کے بعد مہر سکوت توڑی۔ سٹی ٹمپل ہال میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معاہدہ میونک کے ذریعہ جنگ کو روکنے میں ہماری کامیابی باعث فخر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ انتہائی شرم و ندامت کا باعث ہے۔ ہم نے ضمیر اور عزت کو فروخت کر کے امن خریدا ہے۔ ہم نے وسطی یورپ کی ایک چھوٹی سی آزاد جمہوریت کو یونین جیک اور ترنگے جھنڈوں میں لپیٹ کر ایک بے رحم ڈکٹیٹر کے سپرد کر دیا ہے۔ جس کے ہاتھ میں نہ جرمنوں کی آزادی محفوظ ہے اور نہ چیکوں کی۔ ابے سینیا، چین اور چیکوسلواکیہ کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر لائیڈ جارج نے کہا کہ یہ تمام واقعات دراصل ایک ہی سیڑھی کے تین ڈنڈے ہیں۔ ہم بتدریج ذلت کی طرف تین درجے اتر سے ہیں۔ کیا ہم ذلت کی اس راہ پر اسی طرح چلتے جائیں گے۔ تقریر کے خاتمہ پر مسٹر لائیڈ جارج نے کہا کہ ہم جنگ سے بچنے کی خواہ کتنی کوشش کریں۔ جنگ نہیں رکیگی۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جب جنگ ناگزیر ہو جائے تو ہمارا کوئی ساتھی نہ رہے۔ برطانیہ کی خارجہ حکمت عملی نے دنیا بھر کے ممالک کو ہم سے بدظن کر دیا ہے۔"

(پرتاپ لاہور۔ ۲۹۔ اکتوبر ۳۸ء)

اہلحدیث اس قسم کے واقعات میں ذمہ داروں اور غیر ذمہ داروں کا اختلاف ہوا ہی کرتا ہے۔ تاریخ اسلام میں بھی اس قسم کے واقعات ملتے ہیں کہ ذمہ دار حضرات نے اندرونی حالت دیکھ کر کوئی کام کیا جو ظاہر بینوں کی نظروں میں کھٹکا تو فوراً انہوں نے اعتراضوں کی بوچھاڑ کر دی۔

حقیقت کے لحاظ سے مسٹر چیمبر لین کے اس فعل کی ہم تحسین کرتے ہیں اور نتیجہ کے لحاظ سے مسٹر لائیڈ جارج کی رائے کو بھی غلط نہیں کہہ سکتے۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مسٹر چیمبر لین کی جگہ اگر مسٹر لائیڈ جارج بھی ہوتے تو وہ بھی وہی کرتے جو اول الذکر نے کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے واقعات کے متعلق شیخ سعدی کا یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را
محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

ہاں اس میں شک نہیں کہ حالات زمانہ کو ملحوظ رکھ کر مسٹر لائیڈ جارج کی یہ رائے کہ جنگ ضرور ہو کر رہیگی صحیح معلوم ہوتی ہے۔

اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ کئی قومیں اعلیٰ درجے سے اسفل درجے میں آئیں گی اور کئی اسفل سے اعلیٰ میں اور خداوندی ارشاد

تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

بالکل صحیح ثابت ہوگا۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

فلسطین میں اصلاحی انقلاب ہونیوالا ہے

انشاء اللہ!

فلسطین میں عربوں، انگریزوں اور یہودیوں میں جو چپقلش جاری ہے۔ ہم اسکو عرصہ سے بڑے غور سے دیکھ اور سن رہے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ چپقلش آئرلینڈ کی چپقلش کے مشابہ ہے۔ جس طرح وہاں آئے دن فسادات ہوتے رہتے تھے (جن کا نتیجہ آئرلینڈ کی آزادی کی صورت میں نکلا) اسی طرح فلسطین سے بھی روزانہ فسادات اور ان کو دبانے کے لئے حکومت کی طرف سے سخت گیری کی خبریں آ رہی ہیں۔

واقعات اور دلائل سے ثابت ہے کہ ایسے معاملات میں عیسائی مسلمانوں سے متفق ہو سکتے ہیں یہودیوں سے نہیں ہو سکتے۔ اس ہنگامہ کے متعلق ہمارا شروع سے خیال تھا کہ آخرکار حکومت کو اس معاملہ میں جھکنا پڑیگا آج ہم اخبار "پرتاپ" سے ایک نوٹ نقل کرتے ہیں۔ جس سے ہمارے خیال کی صحت معلوم ہوگی:-

'لنڈن ۲۹۔ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی کیبنٹ عنقریب تقسیم فلسطین کی پالیسی کو ترک کر دینے کا اعلان کر دے گی۔ فلسطین کے متعلق جو نئی سکیم تیار کی گئی ہے اس کے مطابق ملک کے آئین میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی جائیں گی۔

(۱) فلسطین میں لیجسلیٹو کونسل کی قائمی۔ اس کونسل میں عربوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو بالترتیب ۸-۴ اور ایک کے حساب سے نمائندگی حاصل ہوگی۔ (۲) عربوں اور یہودیوں کی اکثریت والے علاقوں میں خود مختاری دیدی جائیگی۔ (۳) یہودیوں کی برآمد میں کمی۔ (۴) عربوں سے وعدہ کیا جائیگا کہ چند سال کے بعد نئی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔

گورنمنٹ کے اس فیصلہ سے یہودی حلقوں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ یہودیوں نے فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کرنا شروع کر دیا ہے کیونکہ انہیں خطرہ ہے کہ گورنمنٹ بلحاظ سے

اعلان پر مسلسل آمادگی پالیسی کو ترک کردیں۔ مانچسٹر میں تقریر کرتے ہوئے لیڈی ریڈنگ نے کہا کہ برطانیہ کا طرز عمل سخت احمقانہ ہوگا اگر اس نے فلسطین میں مسولینی کو اقتدار حاصل کرنے کا موقعہ دیا۔ کیونکہ فلسطین پر برطانیہ کے مشرقی اقتدار کا انحصار ہے۔ کرنل ویجوڈ نے اس جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے برطانوی حکومت کی خارجہ پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ معاہدہ میونک کے بعد برطانیہ کی حکمت عملی یہ ہوگئی ہے کہ یہودیوں کو ہرہٹلر اور مسولینی کے رحم پر چھوڑ دیا جائے۔ سیاسی حلقوں میں کمانڈر لاکر لیمپسن کے اس بیان سے اضطراب کی لہر دوڑا دی ہے کہ مسٹر چیمبرلین کو ایک مسودہ دستیاب ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہرہٹلر اور مسولینی نہر سویز پر قبضہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ نوجوان عربوں میں اس مطلب کے پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں کہ جنگ کی صورت میں ہرہٹلر اور مسولینی نہر سویز پر مشترکہ قبضہ کرینگے۔ کرنل لیمپسن نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ ایک طاقت نہر سویز پر قبضہ کرنے کے لئے رومانیہ سے گٹھ جوڑ کر رہی ہے۔ دیگر مقررین نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ مسٹر چیمبرلین نہر سویز پر برطانوی قبضہ کے استحکام کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔" (پرتاپ ۲۸/۱۱)

"خادم کعبہ"

نے اپنے افترا آت اور بہتانات کے فیصلہ کے لئے تین منصف خود مقرر کئے تھے۔ خود ہی ان کے نام شائع کئے۔ جن کو میں نے منظور کیا۔ مگر اب وہ سامنے آنے سے جی چراتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ جن منصفوں کو اس نے خود ہی مقرر کیا تھا اور میں نے ان کی صرف منظوری دی تھی وہ ان کو مجلس میں لائے اور فیصلہ کرائے مگر وہ ایسا نہیں کرتا تو کہتا ہے کہ فریقین کے دو دو سفیر منصفوں کے پاس جاکر ان سے عرض کریں۔ یہ فرض مجھ پر ڈالتا ہے

کیونکہ وہ تینوں منصف اسی کے مقرر کردہ ہیں اس لئے اس کام کو سرانجام دینا اسی کا فرض ہے۔ اس سیدھی راہ کے جواب میں حسب عادت وہ جو چاہے کہے اس کے سمجھ دار ناظرین خود فیصلہ کرلیں گے۔

میں اپنے بیان پر پختگی سے قائم ہوں کہ خادم کعبہ نے میرے برخلاف بلکہ جج کمیٹی پنجاب کے برخلاف جو کچھ لکھا ہے وہ سب **جھوٹ، افترا اور بہتان** ہے۔ جس کا نتیجہ اسے بھگتنا پڑیگا۔ انشاء اللہ!

مسجد اہل حدیث دیوریا

کو تیار ہوئے تقریباً چالیس سال کا عرصہ ہوا جماعت کو غربت کے سبب تجدید و تعمیر مسجد کی اب تک استطاعت نہ ہوئی۔ مسجد ہر طرف سے شکستہ اور دیواریں شق ہوگئی ہیں۔ عام راستہ کا گندہ پانی صحن مسجد میں پہنچ جاتا ہے۔ خصوصاً موسم برسات میں مسجد کی بڑی بے حرمتی ہوتی ہے۔ مقامی جماعت اہل حدیث خواہشمند ہے کہ اصحاب خیر اس دینی کام میں جلد از جلد امداد فرماکر ایک مسجد مرکزی جگہ میں تیار کرادیتے۔ جس سے جماعت میں ترقی اور اشاعت توحید و سنت کی کافی امید ہے۔ معاونین اس کار خیر کا احکم الحاکمین کے یہاں بے حساب اجر و ثواب کے مستحق ہونگے۔ انشاء اللہ! ترسیل رقم چندہ کا پتہ: جناب مولوی احمد مختار صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ قصبہ دیوریا ضلع گورکھ پور

(منجانب جماعت اہل حدیث دیوریا) عبد الشاکر گنڈہ پول

نتیجہ امتحان سالانہ دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ

طلبائے دار العلوم کا سالانہ امتحان ۱۶ شعبان سے شروع ہوکر ۲۲ شعبان کو ختم ہوا۔ ۱۰۵ طلبہ میں شریک امتحان ۹۸ ہوسکے۔ جن میں ۷۰ لڑکے کامیاب ہوئے اس سال مولوی محمد یونس صاحب اعظم گڈھی، مولوی عبد الرحیم صاحب گیاوی فارغ التحصیل ہوئے۔ ان میں اول الذکر درجہ اول میں کامیاب ہوئے۔ دونوں کی دستار بندی مدرسہ کے سالانہ جلسہ مذاکرہ علمیہ کے موقع پر ہوگی۔

سفراء کی روانگی:۔ مدرسہ کے تین سفیر (حافظ عبد السلام صاحب۔ مولوی عبد الغفور صاحب۔ حافظ قیام الدین صاحب) فراہمی چندہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ ان میں سے اول الذکر داناپور، پٹنہ، آرہ، ڈومراؤں، قنوج وغیرہ کا دورہ کرینگے اور ثانی الذکر کلکتہ اور اس کے مضافات میں گئے ہیں۔ آخر الذکر سفیر مئو، بنارس کانپور وغیرہ ہوتے ہوئے دہلی پہنچیں گے۔ امید قوی ہے کہ ان مضافات کے اہل خیر حضرات مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے حصہ لیں گے۔

(راقم۔ (ڈاکٹر) سید محمد فرید عفی عنہ۔ مہتمم)

امام زماں

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے تبلیغ کا تیسرا نمبر چھپ چکا ہے جو عنقریب سرورق چھپنے کے بعد شائع ہوگا۔ ناظرین مطلع رہیں اس سلسلے کی مستقل خریداری منظور ہو تو سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے اس کے متعلق مندرجہ ذیل پتوں پر خط و کتابت کریں۔

(۱) مولانا محمد ابراہیم صاحب شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ دفتر جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔

(۲) عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

سلسلہ برکات محمدیہ یہ سلسلہ نمبوار ہر ماہ سیالکوٹ سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے متعلق خط و کتابت مولانا محمد ابراہیم سے سیالکوٹ میں کریں۔ اس کا چندہ سالانہ عہ ہے۔ یہ بھی مفید سلسلہ ہے۔

صوبہ بہار اہل حدیث کانفرنس کا اجلاس قائدین علماء کرام کے مشورہ کے مطابق رمضان شریف کے بعد ہوگا۔ انشاء اللہ!

(مرسلہ علی حسین سکرٹری انجمن اہل حدیث آرہ)

جریدہ ترجمان اہل حدیث آرہ بے زیادت مولانا عبد الوہاب صاحب آروی عنقریب شائع ہونیوالا ہے جو سردست ماہوار ہوگا اور بہت جلد اسکو ہفتہ وار کردیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ سالانہ چندہ دو روپیہ ہے

حج لائن سے سفر حج کیجئے

ہندوستانی حاجیوں کی تمام تکلیفوں کو دُور کرنے والی پہلی دیسی کمپنی

تیز رفتاری، آرام دہی، خوش سلوکی اور عمدہ خوراک اس
دیسی کمپنی اور اُس کے جہازوں کا طرۂ امتیاز ہے

امسال کے موسم حج کے لئے ہمارے جہازوں کا عارضی پروگرام حسب ذیل ہے

جہاز کا نام	بمبئی سے — اسلامی تاریخ	بمبئی سے — انگریزی تاریخ	کراچی سے — اسلامی تاریخ	کراچی سے — انگریزی تاریخ	کلکتہ سے — اسلامی تاریخ	کلکتہ سے — انگریزی تاریخ		
المدینہ	۱۴ رمضان المبارک	۸ نومبر ۱۹۳۸ء	۱۶ رمضان المبارک	۱۰ نومبر ۱۹۳۸ء	—	—		[illegible]
المدینہ	۱۰ شوال المکرم	۳ دسمبر ۱۹۳۸ء	۱۲ شوال المکرم	۵ دسمبر ۱۹۳۸ء	—	—		
الہند	—	—	—	—	۱۷ شوال المکرم	۱۰ دسمبر ۱۹۳۸ء	براہ راست	
المدینہ	۳۰ شوال المکرم	۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء	—	—			براہ راست	
الہند	—	—	۱۵ ذی قعدہ	۷ جنوری ۱۹۳۹ء			براہ راست	
المدینہ	۱۴ ذی قعدہ	۶ جنوری ۱۹۳۹ء	۲۶ ذی قعدہ	۱۸ جنوری ۱۹۳۹ء				

مزید معلومات مندرجہ ذیل کسی پتہ سے دریافت فرمائیں۔

دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لیمیٹڈ بلارڈ اسٹیٹ۔ بمبئی
نیپیر روڈ۔ کراچی
۱۰۰ کلائیو اسٹریٹ۔ کلکتہ

حج لائن

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراءۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب و اذا قرئ القرآن کے گیارہ جواب و اذا قرأ فانصتوا کے چار جواب۔ مالی انازع القرآن کے پانچ جواب۔ من کان له امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔ از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۷ھ حصہ اول عہ کے بجائے ۱۲؍ پر اور حصہ دوم عہ؍ کے بجائے عہ؍ پر روانہ کی جائیگی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ } حکیم ابو الفضل عبد السمیع ناظم دواخانہ مفید عام۔ ڈاکخانہ مبارکپورہ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ (۱۷)

رسالہ اہل الذکر بصورت ہفتہ وار

کی صرف دو سو خریدار فراہم ہونے پر اشاعت شروع ہو جائے گی۔ سالانہ قیمت چار روپیہ۔ مگر پہلے دو سو اصحاب جن کی درخواستیں قبل از اشاعت موصول ہوں صرف تین روپئے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا وی پی کرنے کی اجازت دیں۔ مگر اس طرح ۸؍ زائد خرچ ہونگے۔

پتہ:۔ مولوی محمد یوسف۔ دفتر اہل الذکر فیض آباد یوپی

حقیقت مرزائیت

مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب سابق مرزائی مبلغ۔ اس کتاب میں مصنف نے مرزائی تحریک کے اندرونی پہلو پر روشنی ڈال کر مرزائیت کی حقیقت ظاہر کی ہے قیمت ۶؍ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

شائقین و تجار کو خوشخبری

رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور و مقبول عطریات۔ عطر مجموعہ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا شاہجہانی گلاب روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ۔ فی تولہ عہ؍ تا ۸؍ سے للعہ؍ عہ؍ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ؍

نوٹ:۔ جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر
حافیکٹری قنوج۔ یوپی

ایک بہترین نئی ایجاد۔ دو اکسیروں کا بےنظیر مجموعہ

پنا سیا نمبر ۱ اور ۲

یعنی صرف دو ہی اکسیروں سے جملہ امراض کا مکمل علاج

خدا شاہد ہے کہ ان اکسیروں کے ذریعے آج تک مختلف امراض کے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ اکسیریں ہوں ان کو پھر اور کسی نسخوں کا تردد نہیں کرنا پڑیگا۔ جس عیال دار کے پاس یہ اکسیریں ہوں ان کو حتی الامکان کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ اکسیریں امریکن ہومیوپیتھک ادویات سے ترکیب دے کر سفوف اور گولیوں کی شکل میں ان اشخاص کے لئے طیار کی گئی ہیں جو اکثر سفر یا ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں۔ یا ان غرباء نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویات تقسیم کرتے ہیں۔ غرضکہ ہر ایک کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے۔ جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی گرامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے کیونکہ اکثر طبابت پیشہ اصحاب اب انہی اکسیروں سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاسوں کما رہے ہیں خواہ کوئی بھی مرض ہو ان ہر دو اکسیروں کو بغیر کسی علامات اور تشخیص کے دو دو گھنٹے پر یکے بعد دیگرے یعنی صبح سے شام تک دونوں اکسیروں میں سے تین تین خوراکیں استعمال کرائی جاتی ہیں۔

نوٹ:۔ سفوف اور گولیوں کے فوائد میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مقدار خوراک۔ سفوف کی ایک یا دو رتیاں اور ایک یا دو گولیاں ہیں۔

قیمت:۔ فی ہر دو شیشیاں وزنی ایک ایک اونس سفوف یا گولیاں مع محصول ڈاک وغیرہ۔ مبلغ ۳/

پتہ:۔ ڈاکٹر ایس۔ اے۔ ماجد۔ مقام و ڈاک خانہ منیر۔ ضلع پٹنہ

Dr. S. A. Majid
P.O. Maner (Dt. Patna)

ہندوستان کا مجدد اعظم

اور

الفرقان کا مجدد الف ثانی نمبر

مسلمانان ہند کے مذہبی و سیاسی اختلافات کا ناطق فیصلہ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات قدسی صفات پر سرزمین ہند جس قدر بھی ناز کرے کم ہے۔ آپ پیغمبر نہ تھے لیکن آپ کا انداز دعوت و اصلاح پیغمبرانہ تھا۔ آپ کے دور زندگی میں ہندوستان کے مذہبی و سیاسی حالات قریب قریب بالکل ویسے ہی تھے جن میں آج اسلامیان ہند گھرے ہوئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ حضرت مجدد صاحب رح نے جس ربانی ہدایت اور انشراح صدر سے کام لیکر اُن نامساعد حالات کا مقابلہ کیا تھا آج بھی اُس روشنی رہ کو فراہم کرکے ملت اسلامیہ کا تحفظ اور شریعت البیضا کا احیاء کیا جائے۔

انہیں حالات کے پیش نظر ادارہ الفرقان نے مجدد نمبر شائع کیا جانا طے کر لیا ہے جو انشاء اللہ تقریباً ڈھائی سو صفحات پر نہایت آب و تاب کے ساتھ آخر رمضان المبارک میں شائع ہو جائے گا۔

ادارہ نہایت سرگرمی کے ساتھ اس کی تیاری میں مصروف ہے اور الحمد للہ کہ ملک کے اکابر علماء و مشائخ، مشاہیر اہل قلم و ارباب تحقیق کے بلند پایہ مقالات اور محققانہ مضامین کا غیر معمولی سرمایہ فراہم ہو چکا ہے۔ اور یقین ہے کہ یہ نمبر حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے حالات و کمالات ملفوظات و مقالات غرض آپ کی پوری زندگی کا نہایت آب دار و تابناک آئینہ ہوگا۔ جو حضرت مجدد رح کی تمام سوانح حیات سے بےنیاز بنا دیگا۔ اعلیٰ ایڈیشن کی قیمت عہ۔ معمولی ایڈیشن کی قیمت عمر۔ مستقل خریداروں کو مفت دیا جائیگا۔ نئے خریداروں کو بھی مفت دیا جائیگا بشرطیکہ وہ چندہ خریداری رمضان ہی میں دفتر کو روانہ کر دیں۔ چندہ سالانہ الفرقان اعلیٰ ایڈیشن تین روپے۔ معمولی ایڈیشن دو روپے۔ مزید معلومات کے لئے الفرقان مجریہ ماہ رجب ملاحظہ فرمائیے۔ ۲ر کا ٹکٹ پہنچنے پر دفتر سے بھیجا جاسکتا ہے۔

منیجر الفرقان۔ بریلی۔ یو۔ پی

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہوکر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں لاتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کلاج میں مانع نہیں۔ قیمت عہ۔ محصول ڈاک ۸ر

المشتہر۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ عہ۔ ۔ فی تولہ ۔

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے

فہرست مفت طلب فرمائیے۔

(منگوانے کا پتہ)

فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم

عطر۔ قنوج۔ یو۔ پی

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوا[illegible]

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	؏	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	[illegible]
زادالمعاد ابن قیم سفید	[illegible]	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	[illegible]
ترغیب وترہیب سفید کاغذ	[illegible]	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں		ملا علی مصری	[illegible]
قیمت فی حصہ	[illegible]	تفسیر فتح القدیر شوکانی	[illegible]

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلاپیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار جامع مسجد دہلی

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت سوہڈی درگا پرشاد صاحب بی۔ ایس۔ سی

ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس

سب جج بہادر درجہ دوئم بٹالہ

نمبر مقدمہ ۳۵۳ سال ۱۹۳۵ء

نکا لی ولد گوکل چند ذات اگروال سکنہ بٹالہ منڈی بیرونی مدعی۔ **بنام** مسماۃ حسو بیوہ رمضان۔ مسماۃ رحتے بیوہ رمضان۔ مسماۃ رحتے۔ مسماۃ جیراں۔ مسماۃ ساوری مسماۃ نجی۔ مسماۃ ظہوری۔ مسماۃ شوکراں۔ مسماۃ فاطاں بالغاں دختران رمضان۔ مسماۃ آمنہ۔ مسماۃ بی بی نابالغان دختران رمضان بولائت بشیر احمد برادر حقیقی خود ذات لوہار۔ سکنائے موضع ستکوہا تحصیل وضلع گورداسپور۔ مدعا علیہم۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مدعا علیہم مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۹/۱۱/۳۸ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۷/۱۰/۳۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

حاکم

مہر عدالت

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۳۲۴)

عدیم الاثر یک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھا لے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے فی شیشی ۱ عہ۔ پتہ:۔ نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہتے ہیں تو ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم [illegible] ہوزہ۔ سوئٹر بلور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور [illegible] دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش [illegible] بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس صدر بازار۔ دہلی

مخزن علاج

جس میں ہومیوپیتھک علاج کی تاریخ۔ اصول ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک کا مقابلہ۔ فارماکوپیا۔ علاج الامراض اور ضروری ہدایات مفصل طور پر درج ہیں۔ قیمت صرف چار روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

منیجر سپلائم ہومیو فارمیسی۔ کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

تحقیق تراویح ۔ احادیث نبویہ آٹھ رکعات تراویح کا ثبوت اور مخالفین کو جواب۔ قیمت فی نسخہ ۱ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

اہلحدیث امرتسر [illegible] صاحب بخدمت شریف جناب [illegible] جامعہ [illegible]

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۲

اخبار اہلحدیث امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء — ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۔ ۔
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ اشلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

تہنیت نامہ اہلحدیث سال نو

(نتیجہ فکر جناب محمد عبد المنان صاحب قریشی۔ رام پور۔ ضلع سہارنپور)

سال نو کا آ گیا کس شان سے اہلحدیث
اک طرف ہیں کفر و بدعت شرک کی افواج سب
دوسرے اپنے بڑوں کے کرتے ہیں اقوال پیش
دہریت سے ہے ملا کوئی کفر و شرک سے
دیوتاؤں سے طلب کرتا ہے کوئی پیر سے
شرک و بدعت چھوڑ دو اللہ پر رکھو نظر
ندر کا ذن کا نہیں کا یاں نہیں ہے کوئی ذکر
ہے مچا ہنگامہ سے شرک و کفر کذب و افترا

مومنوں کو ہے یہ پیارا جان سے اہلحدیث
ہے مقابل میں کھڑا کس آن سے اہلحدیث
کرتا استدلال ہے قرآن سے اہلحدیث
قرب پیدا کرتا ہے ایمان سے اہلحدیث
انکو سمجھاتا ہے بعنوان سے اہلحدیث
کہہ رہا ہے کیا سنو تم کان سے اہلحدیث
رنگ جھلکاتا ہے یہ بڑان سے اہلحدیث
دور کرتا ہے تلبیس شیطان سے اہلحدیث

دین کا سودا کر قریشی اسی کی معرفت
یہ کیا دیکھا نہیں نقصان ہے اہلحدیث

خلاصۂ اخبار

—— امرتسر شہر میں ۲ تا ۸ نومبر ۱۴۵ بچے پیدا ہوئے اور ۹۴ اموات واقع ہوئیں۔

—— انجمن حمایت اسلام لاہور کا پنجاہ سالہ جشن جوبلی ۲۳ تا ۲۶ دسمبر اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد ہوگا

—— معاصر "پرتاپ" ۸ نومبر میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ موضع گکڑی پور ضلع میرٹھ میں ایک ہندو لڑکا پچھلے جنم کے حالات بتاتا ہے۔ جس کی تصدیق سرکردہ آریہ پنڈتوں نے کی ہے۔

—— دہلی میں شومندر کے جھگڑے کی وجہ سے دفعہ ۱۴۴ کی توسیع غیر معین عرصہ تک کردی گئی ہے

—— کانپور میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے متعلق حکام نے ایک سو اشخاص کو جن کے خلاف نقص امن کا اندیشہ تھا۔ گرفتار کرلیا ہے۔

—— جاپانی افواج کینٹن کو فتح کرکے فرانسیسی علاقہ ہندچینی کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

—— لندن۔ لارڈ ریڈنگ نے اعلان کیا ہے کہ مشہور یہودی ایڈی کنسٹر نے جرمنی اور آسٹریا سے ہجرت کرکے یہاں آنیوالے یہودیوں کے لئے جو ایک لاکھ پونڈ دیئے تھے۔ اس روپیہ سے یہودیوں کو فلسطین اور دیگر ممالک میں آباد ہونے میں امداد دیجائیگی

—— بمبئی ۵ نومبر اندازہ لگایا گیا ہے کہ جب سے برطانیہ نے معیار طلائی ترک کیا ہے ۳۰۱ ارب ۲۱ لاکھ ۵۷ ہزار روپیہ کی مالیت کا سونا ہندوستان سے غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے متعدد سرکاری و غیر سرکاری عہدیدار جھاڑو اور ٹوکرے لیکر دیہات میں گئے اور وہاں کے گلی کوچے صاف کئے۔

—— وزیر اعظم برطانیہ نے مسولینی سے پھر ملاقات کرنے کے لئے تبادلہ پیام شروع کردیا ہے۔

۷ نومبر سے ۱۵ تک ہفتہ فلسطین منایا جائے

مولانا محمد عبدالرحمن صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ فلسطین دہلی نے حسب ذیل اپیل شائع کی ہے

"فلسطین کے حالات پہلے سے بہت زیادہ نازک ہو رہے ہیں اس لئے آل انڈیا مجلس تحفظ فلسطین عنقریب عملی قدم اٹھانے والی ہے پروگرام مرتب کرکے کام شروع کردیا جائیگا۔ قبل ازیں ایک مرتبہ پھر مسلمانان ہند کی توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اب فلسطین اور مسجد اقصیٰ کی حفاظت و حرمت کے لئے ہر طرح کی قربانی و [illegible] تیار ہو جائیں اور رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں [illegible] نومبر تک ہفتہ فلسطین مناکر اپنی [illegible] متحد کرلیں۔

آل انڈیا مجلس تحفظ فلسطین کی شاخوں اور جمعیۃ علماء ہند"

ضروری گذارش

جن خریدار احباب کی قیمت اخبار ماہ نومبر میں ختم ہے ان کے نمبر خریداری سابقہ پرچہ میں دیئے گئے ہیں۔ مہربانی فرماکر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد ارسال کردیں۔ اگر مہلت یا انکار کی اطلاع ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۲ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

مدرسہ محمدیہ چھپرہ گذشتہ سال جن حضرات نے مدرسہ محمدیہ چھپرہ کی اعانت معرفت مولوی خلیل سفیر مدرسہ کے کی تھی ان کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں۔ امسال بھی مولوی خلیل موصوف روانہ کئے جارہے ہیں امید کرتا ہوں کہ بفضل خدا احباب کرم کی مہربانی سے مدرسہ امسال بھی فیضیاب ہوگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ مدرسہ کی حالت زلزلہ کے بعد بہت خراب ہوگئی اور ادھر دو مہینوں سے تو بندی کرنا پڑا۔ لیکن اس وقت سے آج تک کسی نہ کسی طرح اس کا وجود قائم رہا۔ بہرحال پھر سامان ایسا ہوگیا ہے کہ مدرسہ باقاعدہ [illegible] کے ساتھ چلایا جائے۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ ۱۵ شوال سے مدرسہ شروع ہوجائیگا۔ [illegible] نے ایک مستقل [illegible] مکان کا بھی انتظام ہوگیا ہے۔ فقط والسلام۔ (مولوی) علی از چھپرہ۔

نمبر مقدمہ ۵۵۸ — فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منگہ خدانا ولد وزیا ذات راجپوت سکنہ مڑل تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۴ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

نمبر مقدمہ ۵۸۱ — فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منگہ لال دین ولد جمعیتا ذات گوجر سکنہ رنگڑہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۵ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور۔

بورڈ کی مہر

سفرنامہ حجاز۔ از قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری مرحوم۔ جو احباب حج کا عزم رکھتے ہیں انہیں چاہئے کہ کتاب مذکور منگواکر اپنے ہمراہ رکھیں بہت مفید ہے قیمت عہر۔ پتہ۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۷۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ

بجواب الفقیہ امرتسر

"اہلحدیث" جب سے جاری ہوا ہے مسئلہ تقلید شخصی پر بہت سے اصحاب اس کے مخاطب رہے ہیں۔ ایک وقت گزرا ہے کہ اس مسئلہ میں مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری سے خطاب ہو رہا تھا جو کتاب کی صورت میں مطبوعہ مل سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد مولوی عبدالعزیز آف گوجرانوالہ سے خطاب ہوتا رہا۔ یہ بھی مطبوعہ مل سکتا ہے۔ یہ دو تو اصحاب آپس میں ہم مشرب (دیوبندی) ہیں۔ آج ہمارا خطاب مولوی محمد شریف صاحب ساکن کوٹلی لوہاراں (ضلع سیالکوٹ) سے ہے جو پکے بریلوی اور پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے مرید ہیں۔ ہم ان کے مضمون کی بھی وہی عزت کرتے ہیں جو دیگر علمائے معاندین کے مضامین کی کرتے رہے ہیں۔ یعنی سارے کا سارا نقل کر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں تاکہ ان کو حق و باطل میں تمیز کرنے کا ایک اچھا موقع مل جائے۔

ہمیں اس شریفی مضمون سے خاص دلچسپی ہے کیونکہ موصوف نے اس میں اصطلاحات منطقیہ سے بھی کام لیا ہے۔ اور جس مضمون میں منطقی اصطلاحات سے کام لیا گیا ہو وہ ہمارے لئے خصوصاً موجب مسرت اور باعث کشش ہوتا ہے کیونکہ علوم آلیہ میں سے علم منطق ہمارے نزدیک محبوب ترین علم ہے۔

مقام حیرت ہے کہ مسئلہ تقلید شخصی کو اہل تقلید دلیل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ تقلید کی ماہیت ہی میں عدم علم داخل ہے اور بقول امام غزالی (قدس سرہ) تقلید علم کے کسی درجے میں نہیں۔ (المستصفیٰ للغزالی) پھر جس چیز کی ماہیت میں عدم علم داخل ہو اسکو علم سے ثابت کرنا حضرات منطقیان اسی تفریق، خیر یہ ان کا طریق کار ہے وہ جس طرح چاہیں کریں۔

پیر جماعت علی شاہ علی پوری کو ان کے کسی مرید نے مقام گوآ علاقہ بمبئی سے چند سوال بھیجے۔ انہوں نے بغرض جواب مولوی محمد شریف صاحب کو بھجوا دیئے مولوی صاحب نے ان کے جوابات الفقیہ مورخہ ۲۱ اکتوبر میں درج کرائے۔ سوالات مع جوابات "الفقیہ" سے لے کر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ناظرین دونوں کو ساتھ ملا کر اس مضمون کو غور سے پڑھیں:-

"سوالات یہ ہیں۔

مذاہب اربعہ و ائمہ اربعہ کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں نہ اس کی ضرورت تھی نہ اب ہے۔

مذاہب اربعہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں بھی نہ تھے۔

ایک دین کی بجائے چار بنانے کی کیا حاجت؟

دین جھگڑا ہوگیا پھر مذاہب اربعہ کو کیوں قائم کیا گیا؟

ہمارا دین اسلام ہے ہم مسلمان، پھر حنفی، شافعی کہلانا کیوں؟

ائمہ اربعہ نے اپنی تقلید کے لئے نہیں فرمایا۔

چار نمازیں چار مذاہب پر پڑھیں تو پانچویں نماز کس مذہب پر پڑھی جاوے؟

اس عقیدہ کے آدمی سے ملنا جلنا مجالست و مواکلت کا کیا حکم ہے؟

اسماء سائلین۔ قادر خان۔ عمر خان شیخ نذیر۔ شیخ آدم شیخ عثمان۔ شیخ یعقوب وغیرہم۔ ازو اسکو ڈے گاما۔ علاقہ گوآ۔

الجواب و باللہ التوفیق

قرآن کریم میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ ...

کہ تیرا رب (یا رسول اللہ) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے پسند فرماتا ہے "۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس کو پسند فرمائے وہ مالک ہے۔ اس کے پسند فرمانے پر کسی کو اعتراض[۱] کا حق نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لاکھوں فرشتوں میں سے چار فرشتوں کو پسند فرمایا اور سب سے افضل بنایا جبرئیل علیہ السلام۔ میکائیل علیہ السلام۔ اسرافیل علیہ السلام عزرائیل علیہ السلام کوئی نہیں کہہ سکتا نہ کسی کو حق حاصل ہے کہ کہے اللہ تعالیٰ نے ان چاروں کو کیوں منتخب فرمایا۔ وہ مالک و مختار ہے۔ جسے چاہے پسند فرمائے۔ کسی کو چون وچرا کی گنجائش نہیں۔ لا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (پ۱۷)

اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے حق تعالیٰ نے چار پیغمبروں کو اولوالعزم بنایا اور سب پر فضیلت[۲] دی۔ ابراہیم علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام۔ عیسیٰ علیہ السلام۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ اللہ تعالیٰ جیسے چاہے کرے جسے چاہے پسند کرے کسی کو اعتراض کا حق نہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر کئی صحیفے نازل فرمائے۔ مگر چار ہی کتابوں کو سب پر فضیلت دی۔ توراۃ۔ زبور۔ انجیل۔ فرقان۔ اس میں بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ وہ جسے چاہے پسند فرمائے۔

اسی طرح ہزارہا صحابہ میں سے اللہ تعالیٰ نے چار[۳] اصحاب کو ممتاز فرمایا اور سب پر فضیلت دی۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی رضی اللہ عنہم۔ اس میں بھی کسی کو اعتراض کا حق نہیں سو وہ جو چاہے کرے۔ جسے چاہے عزت دے اور پسند کرے۔

اسی طرح سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے رواج دینے والے ہزارہا ارباب طریقت میں سے حق تعالیٰ نے چار ہی کو منتخب فرمایا۔ چار[۴] ہی سلسلے نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی پسند فرمائے اور دنیا کو ان چاروں سلسلوں میں منسلک فرمایا۔ اس میں بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ اللہ جسے چاہے پسند فرمائے۔

اسی طرح ہزارہا مجتہدین شریعت میں سے اللہ تعالیٰ نے چار ہی کو پسند فرمایا[۵] اور دنیا کو ان چاروں کا ہی گرویدہ بنایا۔ امام اعظم و امام مالک و امام شافعی و امام احمد رضی اللہ عنہم۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان چاروں کو اللہ نے کیوں مقبول[۶] فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کرے۔ تفسیر احمدی میں حضرت ملا جیون استاذ عالمگیر علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مذاہب اربعہ کا انحصار محض فضل الٰہی پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پسند کرے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا محبوب بناتا ہے تو پہلے آسمانوں پر اس کی محبوبیت کا چرچا ہوتا ہے۔ پھر زمین میں اس کی قبولیت عامہ ہو جاتی ہے۔ حق تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا ہوتی ہے کہ میں فلاں شخص کو دوست رکھتا ہوں تم بھی اُسے دوست رکھو۔ پھر ہر ایک کے دل میں اُس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

پس مذاہب اربعہ اگر خدا کے نزدیک مقبول و محبوب نہ ہوتے تو دنیا میں اُن کی قبولیت نہ ہوتی۔ قرآن شریف میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:
اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل اچھے کئے اللہ تعالیٰ اُن کی دوستی اور محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہے[۷]۔

جاننا چاہئے کہ شروع شروع حدیثوں کے لکھنے کا رواج نہ تھا۔ زبانی روایتیں بیان کیا کرتے تھے۔ وضاعین نے موقعہ پاکر حدیثیں وضع کرنی شروع کیں اور کئی حدیثیں من گھڑت بناکر رواج دیں۔ اُس وقت صحیح، ضعیف، موضوع حدیث کا امتیاز مشکل ہو گیا۔ لوگوں نے اسنادیں بھی گھڑنی شروع کیں تو اور مشکل پیدا ہو گئی

---

[۱] بے شک اعتراض نہیں جسے چاہے بادشاہ بنائے جسے چاہے وزیر۔ بادشاہ مومن ہو یا کافر۔ ہمارا کوئی حق نہیں کہ اس پر اعتراض کریں۔ وَاللّٰہُ یُؤْتِیْ مُلْکَہٗ مَنْ یَّشَآءُ۔ مگر یہ صیغہ تکوینی ہے۔ تشریعی حدود تک اس کا اثر لازمی نہیں۔ (اہلحدیث)

[۲] بے شک چار کو اولوالعزم بناکر فضیلت دی مگر افضل اور مطاع ایک ہی کو قرار دیا۔ جبکہ ارشاد ہے لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی۔ یعنی اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کو میری تابعداری کے سوا چارہ نہ تھا۔ (اہلحدیث)

[۳] چار اصحاب کو خلافت پر ممتاز فرمایا۔ ورنہ رتبہ میں اور بھی ان کے مساوی ہیں۔ ابو عبیدہ امین الامت کسی طرح کم نہیں۔ عشرہ بشرہ کی فضیلت تو مشہور ہے۔ حافظ ابن حزم محدث کا قول تو یہ ہے امت میں سب سے افضل ازواج مطہرات ہیں۔ پس آپ کا یہ جملہ متنازعہ فیہ ہے۔ بعد ثبوت آپ کے دعوے کا مثبت نہیں۔ (اہلحدیث)

[۴] ان سلسلوں میں آپ نے مجددی سلسلہ کیوں چھوڑ دیا اور چودہ خانوادے بھی بھول گئے۔ (اہلحدیث)

[۵] یہ بھی ٹھیک نہیں۔ صحیح ترمذی اور شروح حدیث میں دیکھئے کہ کتنے ائمہ مذاہب ملتے ہیں۔ (اہلحدیث)

[۶] بے شک ائمہ اربعہ مقبولان خدا سے ہیں مگر کیا سارے صحابہ کرام (ابوہریرہؓ۔ ابن عباسؓ۔ حضرت عائشہؓ اور خلفائے اربعہؓ) مقبولان الٰہی میں سے نہیں؟ مقبول ہونا اور بات ہے اور مطاع بالتقلید ہونا اور بات ہے۔ پس ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے مقبول خدا ہونے سے اُن کی تقلید کا ثبوت دینا دعویٰ اور دلیل میں تقریب تام نہیں پیدا کرتا۔ (اہلحدیث)

[۷] بے شک دوستی اور محبت پیدا کر دیتا ہے مگر اس دوستی اور محبت کے حقدار سب سے زیادہ صحابہ کرام ہیں پھر کیا ان کے بھی مذاہب مروج ہیں یا ان کی بھی تقلید کی جاتی ہے۔ ورنہ اپنی کتب اصول کو دیکھئے جہاں لکھا ہے "تقلید الصحابی لیس بواجب"۔ (اہلحدیث)

[illegible] (۲۴۲) [illegible]

اس لئے اُس زمانہ کے لوگوں نے بالاتفاق ائمہ اربعہ کو منتخب کیا کہ ان ائمہ کی تحقیق پر عمل کیا جاوے۔ تاکہ ہر ایک کو نئے سرے تحقیق کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ لہٰذا اجماع امت سے ائمہ اربعہ کی تقلید متعین ہوئی اور ان سے علیحدگی سوادِ اعظم سے علیحدگی قرار پائی۔ اور سوادِ اعظم سے الگ ہونے کو سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے من شذ شذ فی النار فرمایا کہ جو الگ ہوا وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ ——— یہ کہنا کہ دین ایک ہے۔ اس کے چار دین کیا کئے۔ سراسر غلط فہمی ہے۔ کیونکہ دین چاروں کا ایک ہی ہے۔ یہ اعتراض دین اور مذہب کے نہ سمجھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ دین تو اسلام ہے اور مذہب طریق عمل کا نام ہے۔ اسلام ایک جنس ہے اس کے تحت میں کئی انواع ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، شیعہ، خارجی، مرجیہ وغیرہم۔ جیسے حیوان ایک جنس ہے جسکے تحت میں

ش۸ تنقید حدیث کیلئے ائمہ اربعہ کو کس نے منتخب کیا، اور انہوں نے تنقید کے کیا اصول بتائے؟ ان سب باتوں کا ثبوت بہم پہنچانا آپ کے ذمے ہے۔ ان چاروں اماموں نے اصول تنقید جو بتلائے تھے ان کو آپ روشنی میں لائے ہوتے تو ہم بھی غور کرتے۔

مولوی صاحب! میدان مناظرہ اور خانقاہ ارادت دو مقام الگ الگ ہیں۔ خانقاہ ارادت میں بے دلیل بات مریدوں پر اثر کر جاتی ہے جہاں سوال کرنا مرادف کفر ہوتا ہے۔ یقین نہ ہو تو اپنے پیر و مرشد پیر جماعت علی شاہ کے وعظ میں آپ کبھی سوال کر کے دیکھ لیں۔

(اہلحدیث)

ش۹ یہی نمبر سارے مضمون کی جان ہے کہ اجماع امت سے ائمہ اربعہ کی تقلید متعین ہو گئی ہے۔ آپ نے تو حسب عادت صرف زبانی دعوٰی کر کے مضمون کو ختم کر دیا۔ مگر ہم آپ کو بے دلیل جواب دینا نہیں چاہتے بلکہ مع حوالہ جواب عرض کرتے ہیں۔ اور آپ کو بزور اتنا کرتے ہیں کہ خلافی مضمون لکھتے ہوئے یقین کر لیا کیجئے کہ علمائے اہلحدیث خصوصاً اخبار اہلحدیث ابھی زندہ ہے۔ جس کا قول ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشتِ خار میں مجنوں!
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ہم آپ کے دعوے کے خلاف ایک مستند تحریر پیش کرتے ہیں۔ غور سے سنئے!

در المختار (شامی) کا محترم مصنف لکھتا ہے:۔

لیس علی الانسان التزام مذھب معین

(مطبوعہ مصر جلد اول ص[illegible])

[illegible] مذاہب اربعہ میں سے کوئی مذہب [illegible] [illegible] التزام [illegible]

مصنف موصوف آگے چل کر جلد سوم میں لکھتے ہیں:۔

اما التزامہ فلم یثبت من السمع اعتبارہ ملزماً۔ (ص۱۹۲)

بتائیے اگر اجماع سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا تو یہ حضرات کیوں اسکو غیر ثابت کہتے۔ حیرانی ہے یہاں تو مولوی صاحب اجماع کے مدعی بنتے ہیں مگر ذرا آگے چل کر سواد اعظم کی آڑ لیتے ہیں۔ اجماع اور سواد اعظم دونو مفہوم باہم مخالف بلکہ متناقض ہیں۔ آپ کی کتب اصول میں یہ ذکر تو ہے کہ اجماع حجت ہے مگر اکثریت کو حجت کسی نے نہیں کہا۔ مثال کے طور پر میں ایک دو مسئلے آپ کے سامنے رکھتا ہوں:۔

(۱) بتائیے وجوب وتر کے مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ اور کون ہے؟

(۲) قضائے قاضی کے ظاہر و باطن میں نافذ ہونے میں بھی امام صاحب کے ساتھ کون ہے؟

کیا ان مسائل میں آپ سواد اعظم کی پیروی کریں گے؟

(دیدہ باید) (اہلحدیث)

ش۱۰ یہ نمبر خاص اہل علم کے قابل توجہ ہے آپ اسلام کو بمنزلہ جنس کے کہتے ہیں اور مذاہب اربعہ کو انواع۔

مولوی صاحب سنئے! جنس بحیثیت جنسیت ماہیت متقررہ نہیں ہوتی جب تک اس کے ساتھ فصل مقوم نہ ملے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حیوان بحیثیت حیوان کہیں متحقق نہیں جب تک اس کے ساتھ فصول متحقق نہ ہوں۔ پس اگر اسلام ایک جنس ہے تو وہ حنفیت اور شافعیت سے پہلے متحقق تھا یا نہیں؟ اگر تھا اور یقیناً تھا تو اسلام جنس نہ ہوا۔ اگر نہیں تھا تو اسلام [illegible] [illegible] ہوا آنحضرت صلعم [illegible]

ماننا پڑیگا کہ خلافت راشدہ بلکہ ولادت ائمہ اربعہ بھی اسلام سے پہلے کی ہے کیونکہ ان اوقات میں حنفیت شافعیت وغیرہ نہ تھی۔

ایک اور طرح سے | سچ تو یہ ہے کہ علم منطق کے استعمال سے ہمیں خاص لذت آتی ہے۔ اس لئے جی نہیں چاہتا کہ اس منطقی بحث کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ بقول عرفی ؎

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم
چنانکہ حرف عصا گفت موسیٰ اندر طور

پس عرض یہ ہے کہ جنس کی تعریف اہل منطق کے نزدیک یہ ہے:۔

ھو المقول علی الکثیرۃ المختلفۃ الحقائق۔

اور نوع کی تعریف یہ ہے:۔

ھو المقول علی الکثیرۃ المتفقۃ الحقائق۔

پھر جنس اور نوع دونو ایک کیسے ہوئیں جبکہ ان دونو کی تعریفات متبائن ہیں۔ وجوہ مذکورہ کو ملحوظ رکھ کر بتائیے کہ آپ نے سائل کے سوال کو پختہ کر دیا ہے یا جواب دیا۔

واضح ترین طریق سے | اہل منطق کی بستی میں بطور خدمتگار رہنے والے بھی جانتے ہیں کہ جو فصل نوع کے لئے مقوم ہوگا وہ جنس کے لئے مقسم ہوگا۔ مثلاً حیوان (جنس) کے ساتھ فصل (ناطق وغیرہ) مل کر انواع بنانے کی وجہ سے مقوم ہونگے تو جنس کے لئے مقسم کہلائینگے۔ جن کی وجہ سے جنس متعدد اشکال میں تقسیم ہو جائے گی۔ فافھم فانہ غیر دقیق۔

اس کے دفعیہ کے لئے آپ کا یہ کہنا کہ دین تقسیم ہو تو نماز بھی روزے تقسیم ہوتے۔ ایسا قول ہے کہ منطقی سن کر مسکرا تا ہوا یہ کہیگا ؎

[illegible]

کئی انواع ہیں۔ انسان۔ بقر۔ غنم ابل۔ وغیرہ۔

"پس انسان کو صرف حیوان کہنا اگرچہ انسان بھی حیوان ہے۔ دوسرے انواع سے ممتاز نہیں کرتا۔ تاوقتیکہ اُسے ناطق نہ کہا جائے۔ اسی طرح حنفی اگرچہ مسلمان ہے۔ لیکن اس کو صرف مسلمان کہنا دوسرے انواع (شافعی مالکی۔ حنبلی وغیرہم) سے ممتاز نہیں کرتا۔ تاوقتیکہ اُسے حنفی نہ کہا جائے۔ پس حنفی شافعی کہلانا اس لئے ہے کہ دوسرے انواع سے ممتاز ہو جسطرح سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ پھر بھی کوئی صدیقی، کوئی فاروقی۔ کوئی عثمانی، کوئی علوی کہلاتا ہے۔ اسی طرح مسلمان اپنے مقتداء اور پیشوا کے نام سے حنفی۔ شافعی، نقشبندی، قادری کہلاتا ہے۔

اگر بقول معترض دین کے چار حصے کئے ہوتے تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ احکام بھی تقسیم کرکے بقدر حصہ ہر ایک ادا کرتا۔ یعنی نمازیں پانچ ہیں تو ایک مذہب کے لئے سوا نماز آتی حالانکہ سب پانچ ہی پڑھتے ہیں۔ اسی طرح تیس روزے بھی چار پر تقسیم کرتے۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ چاروں مذاہب میں تیس ہی روزے ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ و حج کے بھی چار حصے نہیں کئے گئے۔ ظہر کی نماز میں چار رکعت فرض ہیں۔ اگر دین کو چار حصے کیا جاتا تو ایک ایک رکعت نماز ظہر کی ہر ایک مذہب کو حصے میں آتی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ پوری چار رکعت فرض ظہر ہر مذہب میں ہے۔ لہٰذا یہ قول سراسر غلط ہے کہ دین کے چار حصے کرکے چار دین بنا لئے گئے ہیں۔"

(الفقیہ امرتسر ص ۳ ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء) (باقی آیندہ)

قادیانی مشن

کیا شاعری مانع نبوت نہیں؟

مرزا صاحب قادیانی چونکہ فی الجملہ شاعر بھی تھے۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر یہ ہے

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں ہے مطلب
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

ادھر آیت قرآنی آنحضرت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے حق میں وارد ہے۔ مَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ (الآیہ) ہم نے اس نبی کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ اسے لائق ہے۔

اس لئے مرزا صاحب کے مخالف مسلمانوں کی طرف سے مرزا جی کی نبوت پر منجملہ دیگر اعتراضات کے یہ اعتراض بھی ہوتا ہے کہ آپ شاعر ہیں اور شاعری نبوت محمدیہ کے منافی ہے۔ اس کے جواب میں الفضل ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شاعری منافی نبوت نہیں۔ اور دلیل یہ دی ہے کہ "حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور اشعار کی شکل میں ہے"۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جواب صحیح نہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کی نبوت کی حقیقت نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔

سنو! اور غور سے سنو!! مرزا صاحب مستقل نبی ہونے کے مدعی نہ تھے۔ بلکہ بروزی نبی یعنی بروز محمد علیہ السلام ہونے کے مدعی تھے۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر یہ بھی ہے

آدمم نیز احمد مختار — در برم جامہ ہمہ ابرار

یعنی آپ کا نام آسمان پر بقول ان کے محمد ہے اور آپ محمد ثانی ہونے کے مدعی ہیں۔ "تریاق القلوب" میں لکھتے ہیں:۔

ریل، تار (وغیرہ) نے آنحضرت کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ جب تشریف لائے تھے تو ہم نے آپ کے دین کی خدمت نہیں کی تھی اب آپ تشریف لائیے ہم خدمت کے لئے طیار ہیں۔ آپ نے فرمایا میں پنجاب میں مرزا غلام احمد کی شکل میں آؤنگا۔ (ص ۱۱ طبع دوم)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ بروز محمد ہیں۔ پس جو وصف اس ذات ستودہ صفات میں نہ تھا (بلکہ اسے لائق بھی نہ تھا) جس کے بروز ہو کر آپ

کیا اچھا ہوتا کہ اگر آپ مضمون لکھ کر مدرسہ دیوبند کے کسی استاد کو دکھا لیتے۔ پھر آپ ایک اور مزیدار بات لکھتے ہیں کہ

حنفی اگرچہ مسلمان ہے لیکن اس کو صرف مسلمان کہنا دوسرے انواع سے ممتاز نہیں کرتا تاوقتیکہ اُسے حنفی نہ کہا جائے۔

یہ کلام بھی اصول منطق کے خلاف ہے۔ ہم عرض کر چکے ہیں کہ جنس لا بشرط شئی جنسیت کے درجے میں متعدد نہیں ہوتی جب تک فصل مقوم اس کے ساتھ مل کر اُسے نوع نہ بنا دے پھر حنفی کو بقول حنفیت مسلمان کہنا گویا فصل مقوم کے بغیر جنس کو متعدد ماننا ہے جو دابا صلین کے خلاف ہے۔

مولانا! ما هکذا یا سعد تورد الابل۔

میرٹھی صاحب! آپ تو اس سوال کا جواب دیجئے بیٹھے تھے کہ ایک دین سے چار دین کیسے بنا دئیے؟ کیا آپ کا یہ کلام سائل کا جواب ہے یا اس کی تائید ہے؟ ہم تو اس کو سائل کی تائید جانتے ہیں کیونکہ جنس (حیوان لا بشرط شئی) مرتبہ جنسیت میں بے شک واحد ہے مگر مرتبہ انواع میں ضرور متعدد ہو جاتی ہے۔ آپ نے حنفیت۔ شافعیت وغیرہ کو نوعیت کا مرتبہ دیکر کسی بزرگ کے شعر کو کیسا صادق ٹھیرایا ہے

دین حق را چار مذہب ساختند
رخنہ در دین نبی انداختند

میں اس موقع پر علمائے مقلدین کو جو علم معقول کے زیور سے آراستہ ہیں بہانگ دہل یہ عرض پہنچاتا ہوں کہ وہ اپنے خداداد علم منطق کو ملحوظ رکھ کر جواب دیں کہ حیوان کی جملہ انواع کو متعدد انواع کہا جاتا ہے یا ایک ہی نوع۔ (باقی) (اہلحدیث)

آئے ہیں وہ آپ میں بھی ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ کسی کل کے تمام فرد میں اگر ایک وصف معدوم ہو تو اس کے عکس میں بھی نہ ہونا چاہئے۔ کسی حسین آدمی کا قول بدنما نہیں ہوسکتا۔ کسی بدصورت کا خوشنما نہیں ہوگا۔

پس کسی حسین آدمی کی صورت سیاہ دکھائی جائے اور دیکھنے والا اس سے انکار کرے اور انکار کی وجہ یہ بیان کرے کہ یہ شکل حسین کی نہیں کیونکہ یہ سیاہ رنگت والی ہے۔ جواب میں مجیب کہے کہ کیا دنیا میں انسان سیاہ رنگ کے نہیں ہوتے۔ ایسے مجیب کو کہا جائیگا کہ آپ پہلے یہ معلوم کرنے کی لیاقت حاصل کیجئے کہ ا- عقل بڑی یا بھینس؟

پس کل کے افراد میں سے کسی فرد کا مخصوص بصفۃ خاصۃ ہونا اور کسی دوسرے فرد کا اسکی نقیض سے متصف ہونا امر ممکن ہی نہیں بلکہ واقع ہے۔ مرزا صاحب مستقل نبوت کا دعویٰ کرتے تو ان پر یہ اعتراض وارد نہ ہوتا لیکن وہ مستقل نبوت کی بجائے بروزی نبوت کے مدعی ہیں۔ اس لئے اپنی اصل کے خلاف نہیں ہوسکتے۔

پس آپ کی نبوت کے ابطال کے لئے بڑی دلیل آپ کی شاعری ہے اور شاعری بھی ماشاءاللہ وہ شاعری جس کے حق میں کہا جاتا ہے ؎

ہرکہ را درجہاں فلک زدہ
کار او شاعری و رمالی است

استدلال درست نہیں ہوسکتا۔ بقول شاعر ؎

معشوق ما بمذہب ہرکس برابر است
باما شراب خوردہ بزاہد نماز کرد

اہلحدیث مرزا صاحب کے تضادات اور تناقضات کا نمونہ دیکھنا ہو تو ہماری کتاب "تعلیمات مرزا" دیکھئے قیمت ۶ر پتہ:- (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مرزا صاحب کی دورخی بابا نانک کے متعلق

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب ساکن جھنڈے نگر بستی)

مرزا صاحب کی عادت تھی کہ اگر کوئی بات کسی کے موافق کسی جگہ لکھ گئے ہیں تو اولاً تو اسی کتاب کے چند صفحات کے بعد اس کے برعکس لکھ جاتے تھے جیسا کہ نور القرآن حصہ دوم میں ایک جگہ عیسیٰؑ کی قبر کو کشمیر میں بتلایا اور بڑا زور دیا۔ دوسری جگہ بلاد شام میں ہونے پر پورا زور خرچ کردیا۔ اسی قسم کی ایک مثال چشمہ معرفت میں ملتی ہے کہ ایک جگہ اناجیل کو معتبر کہہ کر عیسائیوں کو موافق بنایا۔ دوسری جگہ اناجیل کو محرف بتلا کر تضاد فی الکلام کا نمونہ دکھایا تیسری مثال ہم آج "سرمہ چشم آریہ" سے پیش کرتے ہیں ایک جگہ لکھا ہے:-

"باوا نانک صاحب تو سب پرانوں کو وید کی طرح ایشر کرت ہی یعنی خدا کا کلام ہی جانتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے گرنتھ میں لکھتے ہیں۔" (صفحہ)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بابا نانک وید کو کلام الٰہی جانتے تھے۔ اس کے برعکس دوسری جگہ یوں لکھتے ہیں:-

"بابا نانک کے چیلوں کو ہم بطور خاص نصیحت کرتے ہیں کہ تمہارے گرو صاحب نے جابجا وید سے مخالفت کی ہے اور جہاں تک ان کی علمی حیثیت تھی وہ عقائد اسلام کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ باوا نانک تناسخ کے قائل نہیں اور قدامت روح کے قائل نہیں۔" (صفحہ ۱۳۴)

اس حوالہ سے مرزا صاحب نے باوا نانک کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ وید کو کلام الٰہی نہیں سمجھتے تھے اور نہ وید کے اصل الاصول مسائل تناسخ اور قدامت روح کے قائل تھے۔

اب ناظرین بانصاف سوچیں کہ مرزا صاحب کی تصانیف پر پورا عبور نہ رکھنے والا ان کی تحریر پر کس طرح مطمئن ہوسکتا ہے بلکہ پورا عبور رکھنے والا بھی آخر کیا فیصلہ کرے کہ مرزا صاحب کے متضاد کلاموں میں سے کونسا قول سچا ہے اور کونسا غلط۔

مرزا صاحب کی متضاد تحریروں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے کسی قول سے کسی شخص کا

شیعہ اور معتزلہ اکثر مسائل میں متفق ہیں

(از قلم مولوی عبدالغنی صاحب ناظم ساکن جھیور (نوالی))

مضمون ہذا کے مطالعہ سے پہلے "اہلحدیث" مورخہ ۳۰- ستمبر ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۷ سے مضمون "یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ" پڑھ کر سلسلہ ملالیں۔

(مدیر)

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۳۰- ستمبر ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۷ پر ایک مضمون بعنوان "یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ" مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن ریاست بہاولپور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے دو تحریروں کی بنا پر دو سوال کئے ہیں۔ جن کے جواب اسی مضمون کے ساتھ "اہلحدیث" کی طرف سے مختصر طور پر لکھے جاچکے ہیں۔ لیکن وہ جواب بہت مختصر اور ناکافی ہیں۔ اس لئے یہ خاکسار ان سوالوں کے جواب عرض کرتا ہے۔ بمنہ و کرمہ۔

پہلا سوال (کیا) مذہب شیعہ بھی معتزلہ کی ایک شاخ ہے؟ اس بارہ میں رہبری مطلوب ہے (اخبار مذکور صفحہ ۷ - کالم ۱ سطر ۲۹)

جواب ہاں جناب۔ شیعہ اور معتزلہ بہت سے مسائل میں متفق اور متحد الخیال ہیں۔ چنانچہ کتاب "اسلام اور عقلیت" میں لکھا ہے کہ:-

"معتزلوں کے بڑے اصول چار تھے۔ توحید، عدل، وعدہ و وعید، عقل" (کتاب مذکور صفحہ)

بعینہ یہی اصول شیعوں کی کتابوں میں بھی درج ہیں اور

ان کے سوا وہ امامت کے بھی قائل ہیں۔

" معتزلے تعدد قدما اور شرک کی بنا پر قرآن کو بھی قدیم نہیں سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ قرآن اور کتابوں کی طرح حرفوں اور آوازوں سے مرکب ہے۔ اور کتابوں کی طرح پڑھا جاتا ہے اور کتابوں کی طرح لکھا جاتا ہے۔ اس لئے اور کتابوں کی طرح محدث اور مخلوق ہے "

(کتاب مذکور ص۳۳)

بعینہ یہی عقیدہ شیعوں کا ہے۔ جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان کے حوالہ سے آپ نے خود لکھا ہے۔ (دیکھو اخبار اہلحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۵)

(معتزلے) رؤیت (باریتعالے) کی نسبت کہتے تھے کہ باریتعالے جہت۔ مکان۔ صورت۔ جسم۔ تحیز۔ انتقال۔ زوال۔ تغیر۔ تاثر وغیرہ سب باتوں سے منزہ ہے۔ اس لئے وہ دار القرار میں نہیں دکھائی دیگا " (اسلام اور عقلیت ص۳۵)

بالکل یہی عقیدہ شیعہ صاحبان کا ہے۔ جیسا کہ ان کی کتاب اصول کافی کے حصہ کتاب التوحید میں مستقل طور پر ایک باب ہی بعنوان "باب فی ابطال الرؤیۃ" درج ہے۔ اگر آپ چاہیں تو وہ باب مطالعہ فرمالیں۔ وہ کتاب التوحید کا نواں باب ہے۔

الغرض بہت سے ایسے اصولی مسائل ہیں جن میں شیعہ اور معتزلہ متفق اور متحد ہیں۔

دوسرا سوال | غرض یہ ہے کہ اس عجیب مصحف فاطمہ کی حقیقت کیا ہے یا محض شیعہ کا خیال ہے "

(اہلحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۵ کالم ۲ سطر ۲۱ و ۲۲)

جواب | مصحف فاطمہ کی حقیقت صرف اسی قدر ہے کہ وہ محض ایک خیالی افسانہ ہے۔ جو شیعوں کی کتابوں میں مرقوم ہے۔ اس کا وجود تو دنیا میں موجود ہی نہیں ورنہ کوئی نہ کوئی شیعہ تو اس کی تلاوت یا زیارت سے مستفید ہؤا ہی ہوتا۔ شیعوں کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کسی محدث اور کسی راوی نے آج تک وہ مصحف نہیں دیکھا۔ صرف اپنے اماموں سے سنا ہے کہ وہ ان کے پاس تھا۔

مجیب اہلحدیث کا یہ تحریر فرمانا کہ :-

" شیعہ سنی بالاتفاق یہی قرآن مروجہ پڑھتے ہیں، اسی کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اسی کو تو گز لمبے کپڑے یا کاغذ پر لکھ لے تو اس کو اختیار ہے اس سے قرآن کی حقیقت نہیں بدلیگی "

(اہلحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۵ کالم ۳)

سائل کے سوال کا جواب نہیں ہے۔ یہ تو صحیح ہے کہ "شیعہ سنی بالاتفاق یہی مروجہ قرآن پڑھتے ہیں" کیونکہ شیعوں کے پاس اس موجودہ قرآن کے سوا کوئی دوسرا قرآن موجود نہیں ہے۔ لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں کہ شیعہ اسی قرآن کو کامل اور صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ موجودہ قرآن محرف و مبدل اور ناقص و نامکمل ہے۔ جیسا کہ اصول کافی میں اس کی صراحت ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوسری فرصت میں اس پر کچھ لکھا جائیگا ——— یہ تو صحیح ہے کہ اگر کوئی شخص اسی (قرآن) کو سو گز لمبے کپڑے یا کاغذ پر لکھ لے تو اس کو اختیار ہے۔ اس سے قرآن کی حقیقت نہیں بدلیگی لیکن یہ بالکل غلط ہے کہ مصحف فاطمہ (جس کا ذکر شیعوں کی کتابوں میں پایا جاتا ہے) یا جامعہ میں بھی موجودہ قرآن لکھا ہؤا ہے۔ بلکہ اصول کافی میں تو صاف طور پر یہ تحریر ہے کہ مصحف فاطمہ میں اس قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ تحریر یہ ہے :-

ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ وَإِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام۔ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام۔ قَالَ قُلْتُ وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ مُصْحَفٌ فِيهِ مِثْلُ قُرْآنِكُمْ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ وَاللّٰهِ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ۔

(ترجمہ) پھر ایک ساعت (امام صاحب) چپ ہو گئے۔ پھر (امام صاحب نے) فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ (بھی) ہے۔ اور (مخالف) نہیں جانتے کہ مصحف فاطمہ کیا ہے؟ (راوی نے) کہا۔ میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ (امام صاحب نے) کہا۔ (وہ ایک) مصحف ہے۔ جس میں تمہارے قرآن سے تین گنا (زیادتی) ہے۔ خدا کی قسم۔ اس میں تمہارے قرآن سے ایک حرف بھی نہیں ہے۔ (صافی شرح اصول کافی۔ کتاب الحجۃ جزء سوم۔ باب چہلم ص۱۸۰)

مجیب صاحب نے لکھا ہے کہ :-

" روایت مذکورہ (جس کا ذکر سائل نے اپنے مضمون میں کیا ہے) ہم نے نہ کسی سنی کتاب میں دیکھی ہے اور نہ شیعی کتاب میں۔ غالباً عجائبات شیعہ میں ہوگی " (اہلحدیث ۹/۲۸ ۳۰ ص۵ کالم ۳)

روایت مذکورہ سنیوں کی کتابوں میں نہ ہو تو نہ ہو۔ شیعوں کی کتابوں میں تو موجود ہے۔ اور سائل کا نقل کیا ہؤا حوالہ صحیح ہے۔ لیکن مجیب صاحب نے وہ حوالہ دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی۔ لہٰذا خاکسار وہ روایت بلفظہ تحریر کئے دیتا ہے۔ وہو ہذا :-

قال قلت وما مصحف فاطمة عليها السلام

قال ان الله لما قبض نبيه عليه السلام دخل على فاطمه عليها السلام من وفاته من الحزن مالا يعلمه الا الله عز وجل فارسل اليها ملكا تسلى عنها و يحدث ثمها فشكت ذلك الى اميرالمؤمنين عليه السلام فقال لها اذا احست بذلك وسمعت الصوت قولى لى فاعلمته بذلك فجعل اميرالمؤمنين يكتب كل ما سمع حتى اثبت من ذلك مصحفا قال ثم قال اما انه ليس فيه شئى فى الحلال والحرام ولكن فيه علم ما يكون۔

(صافی شرح اصول کافی۔ کتاب الحجۃ۔ جزء سوم۔ باب چہلم۔ ص۱۸۱)

اس کا ترجمہ صاحب صافی نے فارسی میں یہ کیا ہے :-

راوی گفت۔ گفتم و چیست مصحف فاطمہ علیہا السلام وگفت بدرستیکہ اللہ تعالیٰ وقتیکہ گرفت از دنیا پیغمبر خود را علیہ السلام۔ داخل شد فاطمہ علیہا السلام بسبب وفات او واز اندوہ گرا ہی گمراہی قدرے کہ نمے داند آں را مگر اللہ عزوجل پس فرستاد اللہ عزوجل بسوئے او فرشتہ را

ہوئے آمد در حدیث نجم ایں باب گفتن فرشتہ جبرئیل بعدہٗ تا ساکن کند غم او را۔ وگفتگو کند با او پس برداست کرد فاطمہ آں را بسوئے امیرالمؤمنین علیہ السلام باین معنی کہ ہیچ کس نگفت سوائے امیرالمؤمنین علیہ السلام۔ پس امیرالمؤمنین علیہ السلام گفت فاطمہ را وقتیکہ خبردار شوی بآمدن فرشتہ وبشنوی آواز را۔ مگر مرا۔ پس اعلام کرد او را بآمدن فرشتہ وشنیدن آواز۔ پس شروع کرد امیرالمؤمنین مے نوشت ہرچہ را کہ مے شنید تا آنکہ نوشت ازاں کتابے۔ راوی گفت بعد ازاں امام علیہ السلام گفت۔ آگاہ باش بدرستیکہ شان اینست دراں مصحف چیزے از مسائل حلال وحرام نیست ولیکن در آں علم حوادث۔

(صافی حوالہ مذکور ص۱۸۲ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

اس عربی عبارت اور فارسی ترجمہ کا مطلب وہی ہے جو مولوی عبدالرحیم صاحب نے اہلحدیث مورخہ ۳۰/۹/۲۸ ص۴ کالم ۲ میں لکھا ہے۔ فقط والسلام!

(فقیر محمد عبدالغنی ناظم)

تنظیم کی ضرورت

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب ساکن کوٹلی لہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

میرے معزز اہل حدیث بھائیو! کسی قوم میں پاک اور پوتر جذبات کا ترقی پانا اس کی روحانی زندگی کی دلیل ہوتی ہے۔ جب وہ پاک جذبات خواص سے بڑھ کر عوام کے دماغوں میں موجزن ہونے لگیں تو جان لینا چاہئے کہ اس قوم کی منزل ارتقاء قریب ہے۔

آج جماعت اہل حدیث میں یہ نیک جذبہ ترقی پذیر ہے ہر طرف تنظیم کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب خواہاں ہیں کہ کوئی ایسا بہادر مرد خدا اُٹھے جو کم از کم جماعت اہل حدیث کو ایک سلک میں منسلک کرکے انکے بکھرے ہوئے شیرازہ کو متحد ومتفق کردے۔ بظاہر طریق تنظیم بالکل آسان نظر آتا ہے۔ مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ احباب تنظیم کا حقیقی مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں تنظیم کے راستے میں ہماری خامیاں روڑا بن کر اٹک رہی ہیں۔ ہماری بے حسی وبے دلی سے تنظیم کا خواب شرمندہ تعبیر رہتا ہوا نظر آتا ہے۔ جب تک ہمارے دلوں میں سچا مذہبی درد، دماغوں میں صحیح قومی مفاد اور ایمانوں میں اسلاف کی سی روشنی نہ ہو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کا مکمل نقشہ پیدا نہ ہو رحماء بینھم کے سانچہ میں نہ ڈھل جائیں۔ ولا یخافون لومۃ لائم ملامت کا خیال ہرگز نہ کریں قوم کا ہر فرد درد دل اور جوش اخوت رکھتا ہو اتحاد و اتفاق کا دلدادہ، محبت و اخلاص کا شیدائی ہر ممکن قربانی کے لئے تیار ہو جائے بنیانٌ مرصوص بن کر اپنے تمام جماعتی بکھیڑے تنازعے دور کرکے اپنے اپنے ناموس پر مر مٹنے کے خیال باطلہ کو چھوڑ کر کے ابتغاءً لوجہ اللہ جل مجدہٗ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے دین حق کی اشاعت نہ کریں۔ تب تک ہم بام عروج اور معراج ترقی کے زینے پر صف آراء نہیں ہو سکتے۔

حضور علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ (نیک نمونہ) موجود ہے۔ زمین وآسمان ٹل جائیں، دریا خشک ہو جائیں، چاند وسورج ہاتھ پر کیوں نہ رکھ دیں لیکن ہمارا پیارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ذرہ بھر بھی اپنے فرض میں جنبش نہ لانے پائے۔ استقلال میں بڑی سے بڑی طاقت لغزش نہ ڈال سکے متزلزل نہ کر سکے۔ پس اے ناموس رسول کی خاطر دنیا بھر کے مصائب جھیلنے والے نوجوانو! اپنے آقا و ہادی، پیشوا علیہ السلام کے نمونہ کو چھوڑ کر تم کیوں کم ہمتی اور اپنی کمزوری دکھا رہے ہو۔ اے جماعت اہل حدیث مذہب حقہ کے نونہالو! اٹھو کمر ہمت باندھ لو آج سے تہیہ کر لو کہ ہم نے ہر ممکن صورت سے جماعتی نظام کرنا ہے۔ جب تک ہر ایک اہل حدیث بڈھا ہو یا جوان امیر ہو یا غریب، عورت ہو یا مرد سب کے سب تبلیغ و اشاعت کرنا، اغیار کے کانوں تک صدائے حقانی پہنچا دینا اپنا فرض منصبی نہ سمجھ لیں گے تب تک خیرامت کے مصداق بننا اور کہلوانا صحیح نہیں۔

سب سے پہلے ہمارے علماء کرام خدا کے لئے اپنی اندرونی چپقلش ذاتی عداوت کو ترک کردیں۔ اپنی نمائش، زیبائش، وجاہت و عزت کے لئے جماعت میں تقسیم نہ ڈالیں۔ چونکہ سب سے زیادہ ذمہ داری بجائے علماء کرام پر ہی عائد ہوتی ہے۔ علماء واکابر قوم جماعت کے لئے شفیق باپ کی طرح ہیں جو اپنے عیش و آرام پر اپنی اولاد کے عیش و آرام کو ترجیح دیتا ہے اگر ہمارے اکابر واصاغر اپنے اپنے فرائض کو محسوس کریں تو ایک اشارے پر مسئلہ تنظیم حل ہو سکتا ہے۔

جب افراد کو اخوت کی لڑی میں پرو دیا جائے تفریق کے مرض کو اپنے ذہن سے نکال دیا جائے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا کر جماعت میں پھوٹ نہ ڈالی جائے۔ باہمی جنگ وجدال، لڑائی و فساد کو کسی اور ٹائم پر ملتوی فرما دیں۔ آج ضرورت ہے کہ آپ اپنے مذہبی خادموں کی خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور بحکم

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

ان کی سعی مشکور سمجھیں۔

اور سب سے بڑی بات جو ہمارے اجتماع اور تنظیم کا بنیادی پتھر ہو سکتا ہے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سنہری مقولہ ہے:۔

اذا احسن الناس فاحسن معھم واذا اساؤا فاجتنب اساتھم۔

جب لوگ اچھا کام کریں تو ان سے مل جاؤ اور جب بُرا کریں تو انکی برائی سے ہٹ جایا کرو۔

مسلمانوں میں عموماً اور اہل حدیث میں خصوصاً یہ عادت دائر سائر ہے کہ اختلافی امور کی وجہ سے اتفاقیات کو بھی برائی کی ٹوکری میں ڈال دیتے ہیں۔ ہمارے رہبر اور لیڈر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول پر غور کریں سب کام ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو حیا تعلیم

قرآن مجید اور بارش

(مرسلہ مولوی صالح بن سلیمان صاحب پٹیل۔ سامرودی)

پرچہ "اہلحدیث" یکم جمادی الاولیٰ مطابق یکم جولائی میں ایک مضمون مولوی نور محمد صاحب میانوی جیلمی کا صفحہ پر بہ سرخی "قرآن کریم اور بارش" نظر سے گزرا قبل ازیں ایک مضمون بسرخی "بارش کا نزول کہاں سے ہے"۔ از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری اسی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۸/۱۱ فروری مطابق ۱۱/۱۲ ذی الحج صفحہ میں نظر سے گزرا تھا "بارش کا فلسفہ" ہر دو مولوی صاحبان نے ایک ہی سانچے میں ڈھالا ہے۔ گو طرز بیان ہر واحد کا جداگانہ ہے مطمع نظر ہر دو حذو النعل بالنعل ہے۔ ہر دو مولانا صاحبان کا مقصود یہ ہے کہ بارش آسمان سے نہیں برستی بلکہ ابخرات الارض ہوا کے ذریعہ بلندی کی جانب پرواز ہوتے ہیں وہی بارش ہو کر برستے ہیں یہ ابخرات کرہ ہوا میں پہنچ کر متکاثف ہو کر سحاب بن جاتے ہیں پھر یہ سحاب بحسب ضرورت جگہ بجگہ برساتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ یہ خیال حکماء یونان کا ضرور ہے۔ جسے ایک جماعت معتزلہ نے جہمی اور نیچریوں نے بھی اسکے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ یہ اعتقاد اہلسنت والجماعت خاصکر اہل حدیثوں کا ہرگز ہرگز نہیں۔ یہ اعتقاد صریح نصوص ربانی کے خلاف ہے۔ صاوی علی الجلالین صفحہ ج ۱ میں وانزل من السماء ماء کے تحت لکھا ہے:۔

ماء هو من الجنة ينزل بمقدار على السحاب وهو كالغربال ثم يساق حيث شاء الله على مختار اهل السنة وقالت المعتزلة ان السحاب كالابل فيشرب من البحر المالح بمقدار ويرتفع في الجو فتنسفه الرياح فيطلع ثم ساق حيث شاء الله

یعنی اہلسنت کا مسلک ہے کہ پانی جنت سے بقدر اندازہ بادلوں پر اترتا ہے۔ بادل چھلنی کی طرح ہیں اللہ میاں جہاں چاہتے ہیں پہنچائے دیتے ہیں۔ معتزلہ کہتے ہیں کہ ابر اتر کر دریائے شور سے پانی لے کر اوپر ہو جاتے ہیں۔ وہاں آب شیریں ہو کر برستا ہے کشاف زمخشری صفحہ ج ۱ میں ہے:۔

وفيه ان السحاب من السماء ينحدر منها ياخذ ماء لا كزعم من يزعم انه ياخذه من البحر المالح ويؤيده قوله تعالى وينزل من السماء من جبال فيها من برد۔

ابر آسمان سے ہی اترتے ہیں اور وہیں سے پانی بھی لیتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے جس طرح کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دریائے شور سے لیتے ہیں۔ خداوندی ارشاد وينزل من السماء من جبال فيها من برد۔ یعنی آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہیں اس سے آتا رہتا ہے۔ خازن مع المعالم صفحہ ج ۱ میں او کصیب کے تحت ہے:۔

وانما ذكر الله تعالى السماء وان كان المطر لا ينزل الا منها ردا على من زعم ان المطر ينعقد من ابخرة الارض فابطل مذهب الحكماء بقوله من السماء ليعلم ان المطر ليس من ابخرة الارض كما زعم الحكماء

اللہ میاں نے بارش کو آسمان سے کہا اگرچہ بارش آسمان ہی سے اترتی ہے محض حکماء کے مذہب کی تردید مقصود ہے وہ کہتے ہیں کہ ابخرات الارض اوپر کو چڑھ کر بارش ہو کر گرتے ہیں معلوم ہوا کہ بارش ابخرات الارض کا نتیجہ نہیں جیسا کہ حکماء کا خیال ہے۔

امام رازی امام المتکلمین اپنی تفسیر صفحہ ۱۹۵ ج ۱ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

السوال الخامس قوله من السماء ما الفائدة فيه والصيب لا يكون الا من السماء الجواب من وجهين۔

پانچواں سوال قول باری تعالیٰ پر وارد ہوتا ہے کہ من السماء کیوں کہا اس میں کیا فائدہ ہے حالانکہ صیب (بارش) تو آسمان ہی سے ہوتی ہے۔

اس کے دو طریق سے جواب ہیں فرماتے ہیں بعد جواب اول:۔ الثاني من الناس من قال المطر من ارتفاع ابخرة رطبة من الارض الى الهواء فتنعقد هناك من شدة برد الهواء ثم ينزل مرة اخرى فذالك هو المطر ثم ان الله سبحانه وتعالى ابطل ذالك المذهب ههنا بان بين ان ذلك الصيب ينزل من السماء وكذا قوله وانزلنا من السماء ماء طهورا وقوله وينزل من السماء من جبال فيها من برد

دوسرا طریق جواب کا یہ ہے لوگوں کا خیال ہے ابخرات تازہ ہوا کے ذریعہ کرہ ہوا کی طرف پرواز کر کے منجمد ہو جاتے ہیں پھر بتدریج اترتے ہیں۔ یہی بارش ہے۔ اللہ میاں نے اس مذہب کے باطل کرنے کی بنا پر یہ ارشاد فرمایا ہے اور بیان کیا کہ مینہ آسمان سے اترتا ہے۔ اسیطرح فرمان ایزدی وانزلنا من السماء ماء طهورا اور ينزل من السماء من جبال فيها من برد

ایضاً صفحہ ۲ میں ہے السؤال الثالث قوله وانزلنا من السماء ماء يقتضي نزول المطر من السماء وليس الامر كذلك فان الامطار انما يتولد من الابخرة ترتفع من الارض وتتصاعد الى الطبقة الباردة من الهواء فتجتمع هناك بسبب البرد وتنزل بعد اجتماعها وذلك هو المطر والجواب من وجوه۔

تیسرا سوال فرمان الٰہی کا مقتضی یہ ہے کہ بارش کا نزول آسمان سے ہے حالانکہ یہ اس طرح نہیں بلکہ بارش کے متعلق کہا جاتا ہے کہ زمین سے ابخرات کرہ ہوا تک پرواز کرتے ہیں شدت برودت کی بنا پر وہ ابخرات منجمد ہو جاتے ہیں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر نیچے اترتا ہے وہی بارش کہلاتا ہے۔ اس کے کئی ایک طرق سے جواب ہیں؛ اول و ثانی وجوہات کے ترجمہ

بعد فرماتے ہیں :-

وثالثہا ان قول اللہ ھو الصدق وقد اخبر انہ تعالیٰ ینزل المطر من السماء فاذا علمنا انہ مع ذالک ینزل من السحاب الی الارض

تیسری وجہ جواب کی یہ ہے کہ خدا کا فرمان سچ ہے اوس نے خبر دی کہ بارش آسمان سے اترتی ہے۔

بیضاوی زیر آئت انزلنا من السماء ماء لکھتے ہیں

ومن الاولی للابتداء سواء ارید بالسماء السحاب فان ما علاک السماء او الفلک فان المطر یبتدأ من السماء الی السحاب ومنہ الی الارض علیٰ مادلت علیہ الظواھر

تفسیر فتح القدیر شوکانی ص۱۰ جلد ۴ میں ہے :-

الحاصل ان من فی من السماء لابتداء الغایۃ بلا خلاف الخ

پہلا من ابتدائیہ ہے بلاخلاف خواہ سماء سے ابر مراد لیں یا آسمان اس لئے کہ بارش کی ابتدا آسمان ہی سے ہے ابر کی طرف اور پھر اس سے زمین کی طرف ظواہر نصوص اس پر دال ہیں۔

تفسیر مظہری ص۱۵ ج ۱ میں ہے :-

وانزلنا من السماء ماء فان المطر ینزل من السماء الی السحاب ومنہ الی الارض

ص۱۳ میں ہے :-

لکن الظواھر دالۃ علی ان المطر من السماء

ظواہر نصوص اسی پر دلالت کرتی ہیں کہ بارش آسمان سے ابر پر اور ابر سے زمین پر اترتا ہے۔

نصوص شرعیہ بہت کچھ ہیں ملاحظہ ہو وانزلنا من السماء ماء سورہ بقر آیت ۲۲ انعام ۹۹ رعد ۱۷ ابراہیم ۳۲ نحل ۱۰ و ۶۵ طہٰ ۵۳ حج ۶۳۔ فاطر ۲۷ زمر ۲۱ کما انزلناہ من السماء سورہ یونس آئت ۲۴ کہف ۴۵ وما انزل اللہ من السماء من ماء سورہ بقر آئت ۱۶۴ وینزل علیکم من السماء ماء۔ سورہ انفال آئت ۱۱ فانزلنا من السماء ماء سورہ مومنون آئت ۱۸ فاخرجنا لقمان ۱۰ حجر ۲۲ وانزل لکم من السماء ماء

سورہ نحل آئت ۱۰ من تنزل من السماء ما سورہ عنکبوت آئت ۶۳ وینزل من السماء ماء سورہ روم آئت ۲۴ والذی نزل من السماء ماء سورہ زخرف آئت ۱۱ ونزلنا من السماء ماء سورہ ق آئت ۹ الم تر ان اللہ یزجی سحابا ثم یولف بینہ ثم یجعل رکاما فتری الودق یخرج من خلالہ وینزل من السماء من جبال فیہا من برد سورہ نور آئت ۴۳ وارسلنا الریاح لواقح فانزلنا من السماء ماء حجر آئت ۲۲ تفسیر جامع البیان سورہ نبا زیر آئت

والمعصرات ھی او ھی السموات فان الماء ینزل من السماء الی السحاب کما صح عن ابن عباس وغیرہ فالسموات یحملن السحاب علی العصر

جامع البیان کے مصنف کے منہیہ (اپنے حاشیہ) میں ہے :- وعن الحسن وقتادۃ ان المراد منہا السموات فالمراد من قولنا کما صح عن ابن عباس انہ صح عنہ ان المطر من السماء یاتی الی السحاب لان تفسیر المعصرات بالسماء وھو قول ابن عباس

ابن عباس رضؓ سے جو صحیح وارد ہے وہ یہ ہے کہ بارش آسمان سے ابر کی طرف آتا ہے۔

الجوائز والصلات نواب صاحب بھوپالی ص۲۲۹ میں ہے :- عن ابن عباس قال ان اللہ عزوجل یبعث الریح تحمل الماء من السماء ثم تاتی بہ من السحاب تدر کما تدر اللقحۃ اخرجہ ابوالشیخ فی العظمۃ

ابن جریر ص۱۴ جز ۱۴ میں ابن مسعود سے ہے فی قولہ وارسلنا الریاح لواقح قال یرسل الریاح فتحمل الماء من السماء ثم تمری السحاب فتدر کما تدر اللقحۃ

ابن عباس و ابن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں یہی فرماتے ہیں کہ ہوا پانی کو آسمان سے اٹھا کر ابر کو پہنچاتی ہے پھر ابر برستا ہے۔

جامع البیان ص۲۲۱ ج ۵ میں انکو بہت سے سلف کا مسلک بتلایا ہے۔

عن کعب الاحبار السحاب غربال المطر لولا السحاب حین ینزل الماء من السماء لافسد ما یقع علیہ من الارض رواہ عبد اللہ ابن عباس ذکرہ الخطیب البغدادی بسندہٖ کما فی التفسیر الامام القرطبی ص۲۰۱ ج ۲ واخرجہ[۲۴]

حضرت ابن عباس کعب احبار سے نقل کرتے ہیں کہ ابر آسمان کی چھلنی ہے اگر ابر نہ ہو نزول باراں کے وقت تو زمین میں جہاں بھی پڑے برباد ہو جاوے بلا ابر پانی طوفان نوح کے وقت البتہ برسا ہے۔

اللہ میاں نے فرمایا ہے :-

ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر

تفسیر ابن کثیر ص۲۶۴ ج ۹ میں ہے :-

قال ابن جریج عن ابن عباس ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر کثیر لم تمطر السماء قبل ذالک الیوم ولا بعدہ الا من السحاب ففتحت ابواب السماء بالماء من غیر سحاب ذالک الیوم۔

آئت ففتحنا کی تفسیر میں فرماتے ہیں اوس دن سے پہلے اور بعد پانی نہیں برسا بجز بذریعہ ابر کے طوفان کے وقت تو آسمان کے دروازے بالکل کھول دیئے گئے اور بلا ابر ہی پانی برسایا نیز اسیطرح درمنثور و فتح القدیر للامام الشوکانی میں بھی ہے۔

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الصیب من ھھنا واشار بیدہ الی السماء

طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا بارش اس جگہ سے ہوتی ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا آپ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا اور فرمانا کہ یہاں سے آتا ہے صاف واضح کر رہا ہے کہ باران ابخرات الارض سے ہرگز نہیں حکماء یونانیین کی آراء کو تسلیم کرنا اتباع نبوی نہیں۔ جن خیالات کی خداوند کریم تردید فرما دیں اور ہم پھر انہی کی رٹ لگاتے جائیں وا اسفا اہل توحید مفرقہ حقہ

اہل حدیث بلکہ عامہ اہل سنت والجماعت سے نہیں۔ ایسے خیالات کو نٹ ہیک تو کیا ہوا ہی سکتے دینا چاہئے؟

میرے عزیز اہل حدیثو! یاد رکھو۔ کہ ابر کی تکوین ہوا سے نہیں بارش ابخرات الارض کا نتیجہ نہیں۔ یہ خیالات جماعت اہل حدیث کے اعتقادات سے کوسوں دور ہیں۔ سائنس اور فلاسفہ کے ہاتھوں میں لواء اسلام ہرگز خدا نے نہیں دیا اور نہ ہی یہ قابل حمل لواء اسلام ہیں۔ اگر کسی اہل سنت نے لکھا بھی تو وہ محض سائنس والوں کی تقلید کی بنا پر۔ خداوند ان سے درگذر کرے اصل بات یہی ہے کہ بارش حقیقت میں آسمان سے ہے جو بوساطت ابر برسائی جاتی ہے۔ آسمان میں پانی کی کمی نہیں کہ اللہ میاں کو بحر ارض اور ابخرات ارض سے پانی لینے کی ضرورت واقع ہو۔

سنن ابی داؤد وغیرہ میں ان فی السماء بحراً موجاً ہے بلکہ عرش معلیٰ ہی پانی پر ہے۔

خداوند کریم ایسے عقائد سے جماعت حقہ اہل حدیث بلکہ کل مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ مجھے امید ہے کہ ہردو مولوی صاحبان اپنے اپنے خیال کو واپس فرمائیں گے اذلا معاداۃ لاحد مع الحق بل یدار مع الحق حیثما دار واللہ الموفق۔

(وانا الراجی رحمۃ ربہ ابوعبد الکبیر محمد عبد الجلیل السامرودی کان اللہ لہٗ) ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵[illegible]ھ

اہلحدیث | یہ مضمون معلومات کے لحاظ سے درج کیا گیا ہے۔ ورنہ اصل مسئلہ تو بالکل صاف ہے۔ ہم نے شملہ وغیرہ پہاڑوں پر دیکھا ہے کہ بادل اٹھے خوب برسے مگر اوپر کے پہاڑ پر بوند نہیں گری۔ نیچے نیچے سب کچھ ہی ہو گیا۔ مشاہدہ کے خلاف کسی کی رائے یا خیال پر اعتقاد کرنا گویا مخالفوں کو ہنسی کا موقع دینا ہے۔ جن بزرگوں نے اس راز کو سمجھا ہے وہ (السماء) کے معنے بادل کے کرتے ہیں۔

ناظرین اہلحدیث خط وکتابت کرتے وقت چٹ خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ناظم — منیجر اہلحدیث امرتسر

مسیح کے ایک مشہور واقعہ سے چند استدلالات

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈے نگر۔ ضلع بستی)

واقعہ بحوالہ متی اس طرح ہے کہ:۔

مسیحؑ کو راستہ میں ایک جگہ بھوک لگی۔ دور سے ایک انجیر کے درخت کو دیکھا اور اس خیال سے کہ شاید اس میں کھانے کے لئے پھل مل جاوے درخت کے پاس پہنچے لیکن اس میں سوا پتوں کے اور کچھ بھی نہیں ملا اور بقول انجیل مرقس وہ انجیر کا موسم ہی نہ تھا تب مسیح نے درخت سے کہا آئندہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے یہ کہنا ہی تھا کہ انجیر کا درخت اسی دم سوکھ گیا۔ (متی ۲۱/۱۹) (مرقس ۱۱/۱۳)

اول مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ مسیح انسان تھے اور بنا بریں اور رسولوں کی طرح صفاتِ بشریت وخواص بشریہ سے متصف تھے۔ قرآن کریم نے ان کے کھانے پینے بھوک لگنے دفع جوع کی خواہش وغیرہ کو ان کی الوہیت کی تردید میں بیان فرمایا ہے۔

دوسرا مسئلہ۔ حالتِ اضطرار میں غیر کی مملوکہ شئے کا کھانا جو حرام ہے جائز ہے سد جوع کے لئے (بھوک روکنا)

تیسرا مسئلہ:۔ عالم الغیب نہیں تھے ورنہ پہلے ہی معلوم کر لیتے کہ اس میں پھل نہیں ہے اور وہاں تک جانے کی تکلیف اٹھانی ہی نہ پڑتی۔

چوتھا مسئلہ:۔ مسیح بالکل رحمدل ہی نہیں تھے جیسا کہ عیسائی ایک گال پر مار کھانے کے بعد دوسرے گال کے پیش کرنے کی تعلیم بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے درخت تک پر غصہ کا اظہار فرمایا اور مورد عتاب بنایا ہے۔

پانچواں مسئلہ:۔ بلا وجہ سزا دینے کا ثبوت بھی اس سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ درخت بہرحال بے قصور تھا۔

چھٹا مسئلہ:۔ بددعا کرنے کا ثبوت بھی حاصل ہوا جو آپ نے بے ضرر درخت پر کی۔

ساتواں مسئلہ:۔ درختوں کا بددعا سے متاثر ہونا ثابت ہوا جو استن حنانہ[1] کے تاثر کی ایک نظیر ہے۔

امید ہے کہ سعید روحیں اور بھی لطیف نکات حاصل کر لیں گی اور موقع ضرورت پر الزامی دلائل میں اسکات خصم کے لئے کارآمد بنا سکیں گی۔

(تصانیف حضرت مولنا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

تقابل ثلاثہ۔ اس میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ کی بجائے ۱۲؍

توحید وتثلیث۔ تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲؍

جوابات نصاریٰ۔ اس کتاب میں نئے مسیحیوں کی تین مشہور کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ جواب مفصل ومدلل ہے۔ مسیحی صاحبان آج تک اس کا جواب الجواب نہیں دے سکے۔ قیمت صرف ۸؍۔ ہرسہ کتب منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

---

[1] درخت کا تنہ تھا جس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب منبر تیار ہوا اور آپ نے ستون چھوڑ کر منبر پر خطبہ دینا شروع کیا تو ستون سے رونے کی آواز آئی۔ راقم مضمون کا اس طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

فتاویٰ

س ۸} فجر کی نماز فرض کا جماعت کا وقت ہوگیا ہو تو امام سنتیں پڑھ کر نماز کے لئے کھڑا ہووے یا بغیر سنت پڑھے فرض پڑھالے اور بعد میں سنت پڑھے (سیٹھ حاجی ولی محمد جیون بھائی از راجکوٹ)

ج ۸} پہلے دو رکعت سنت پڑھے پھر جماعت کرائے۔ اگر سائل کا یہ مطلب ہے کہ نماز کا وقت بہت تنگ ہوگیا۔ اتنا کہ فرض ہی پڑھے جائیں تو بے شک پہلے فرض پڑھے بعد سنتیں پڑھے۔

س ۹} مغرب کی فرض نماز میں جماعت کے ساتھ فقط ایک رکعت ملے اور پھر دو رکعت باقی رہی تو پھر دوسری رکعت میں التحیات پڑھنا ہوگا یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۹} امام کے ساتھ مل کر مقتدی نے جو رکعت ادا کی ہے یہ اس کی پہلی رکعت ہے اس لئے دوسری رکعت پڑھ کر تشہد (التحیات) پڑھے۔ اگر پہلی میں نہ پڑھے دوسری رکعت پڑھ کر تشہد پڑھے تو یہ بھی جائز ہے۔ دونوں مذہب سلف سے چلے آتے ہیں۔

س ۱۰} نماز ظہر اور عصر۔ مغرب اور عشاء ساتھ جمع کر کے پڑھے تو سنت نفل پڑھے یا چھوڑ دے۔

ج ۱۰} جمع صلوتین کی صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف فرض پڑھا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لم یسبح بینھما یعنی نمازوں کے جمع کرنے میں نوافل سنتیں نہیں پڑھیں۔

س ۱۱} فجر کی نماز کے لئے کوئی شخص گھر سے سنت پڑھ کر مسجد میں آیا۔ اور اذان کا وقت ہوگیا تھا مگر اتفاق دیر سے ہوئی۔ اب وہ شخص پھر سنت پڑھے یا وہی کافی ہے۔ کوئی شخص گھر سے سنت پڑھ کر آیا مگر تکبیر کو دیر ہے تو وہ شخص خالی بیٹھا رہے یا دو رکعت پھر پڑھے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۱} جو سنتیں وہ پڑھ چکا ہے وہ کافی ہیں اور پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اور فجر کی سنتیں پڑھ کر بجز فرضوں کے اور کوئی نفل نہ پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صبح ہو جانے کے بعد سوا دو رکعت سنتوں کے کوئی نماز نہیں ہے۔

س ۱۲} ایک محلہ میں (خانگی ناراضگی کے باعث) دو فریق بستے ہیں۔ سابقہ منہدم شدہ مسجد کو از سر نو بنانے کا اہتمام اہل محلہ نے کیا۔ ایک فریق کا سرگردہ دوسرے فریق کے ایک فرد سے کوئی امداد قبول نہیں کرتا۔ بلکہ جس شخص سے مسجد کے لئے اینٹیں خریدی گئیں اس کو جب فریق ثانی کے ایک فرد نے اینٹوں کی رقم اپنی طرف سے دینی چاہی تو اس نے واپس کردی کہ مجھے آپ کے فلاں محلہ دار نے روک دیا ہے کہ فلاں شخص سے کوئی رقم نہ لینا۔ کیا ایسی مسجد جس کی تیاری میں خانگی مخالفت کے باعث کسی شخص کی امدادی رقم واپس کردی جائے۔ مسجد کے حکم میں رہتی ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

(بوستان ہیڈ ماسٹر از سرائے صالح)

ج ۱۲} مسجد زمین کا نام ہے۔ دیواریں اور اینٹیں آرام کے لئے ہیں۔ اصل مسجد تہ زمین ہے۔ تفسیر عزیزی آیت و اذ یرفع ابراھیم القواعد ملاحظہ کریں۔

س ۱۳} وہ امام مسجد جو فریق اول کی تائید کرتا ہے اور اہل محلہ میں اتحاد کی بجائے اختلاف بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی امامت جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳} امام صاحب کے متعلق ہم کوئی فتویٰ نہیں دے سکتے جب تک ان کا بیان نہ پہنچے۔ اللہ اعلم

س ۱۴} اگر دس یا پندرہ یا بیس سیر دودھ یا شربت یا گھی گرم شدہ میں نا پاکی پڑ جائے تو کیا سب خراب تصور ہوگا یا کیسے کیا جائے۔ قرآن و حدیث سے جواب دیا جاوے۔ (الٰہی بخش خریدار اہلحدیث)

ج ۱۴} حدیث شریف میں آیا ہے اگر گھی گرم میں چوہا پڑ جائے تو اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ چنانچہ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:-

وان کان مائعا فلا تقربوہ (ابوداؤد)

اگر پگھلا ہوا (گھی ہو) تو اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ یہی حکم دودھ اور شربت کا ہے۔

س ۱۵} آنحضرت صلعم نے اونٹوں کا پیشاب لوگوں کو پلایا تھا۔ کیا حرام چیز میں شفا ہے؟

ج ۱۵} حدیث شریف میں ذکر آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پینے کے لئے فرمایا تھا جنکو استسقاء ہوگیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماکول اللحم جانور (جس کا گوشت حلال ہے) اس کا پیشاب بھی حرام نہیں۔ بوقت ضرورت اس کا استعمال جائز ہے۔ ائمہ حنفیہ میں سے امام محمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔ حرام چیز میں شفا نہیں۔ لا شفاء فی الحرام۔

س ۱۶} اس جگہ کے لوگ آنحضرت صلعم کا سایہ تصور نہیں کرتے۔ قرآن و حدیث سے اُن کے سایہ کا ثبوت دو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶} یہ بات یونہی بے ثبوت مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ جو کوئی بیان کرے اس سے اس کا ثبوت طلب کیجئے۔ اگر مل جائے تو ہمیں بھی اطلاع دیجئے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷} ہم لوگوں کو انتیسویں کا چاند نظر نہ آیا اس لئے شعبان کی تیس گنتی پوری کر کے چہار شنبہ کو روزہ رکھا۔ بعد قرب و جوار سے مثلاً دس میل سے لیکر چالیس میل تک کی خبریں موصول ہوئیں کہ چاند پیر کو دیکھ کر منگل کو روزہ تھا اس وقت معتبر شہادت نہ ملنے کے باعث عمل نہ کیا۔ بعدہٗ معتبر شہادتیں موصول ہوئیں۔ اب یہاں کے چند صاحب فرماتے ہیں کہ قرب و جوار کی شہادت پر عمل کرنا ہوگا ورنہ طاق راتوں میں رد و بدل ہو جائیگا۔ آپ فرمائیں کہ ہم لوگ کس حساب پر طاق راتوں میں عبادت کریں۔ اور کیا روزہ بھی قضا رکھنا ہوگا؟

(محمد عبد اللہ انصاری گرم۔ ضلع ویزاگاپٹام)

ج ۱۷} اگر قرب و جوار سے معتبر شہادتیں مل جائیں کہ چاند دیکھا گیا ہے تو اپنی حساب سے شمار کریں۔ اور بعد میں ایک روزہ قضا کریں۔ بہت دور کی شہادت آپ کے لئے حجت نہیں۔ اللہ اعلم!

متفرقات

شکریہ معاونین | گذشتہ اخباری سال کے اختتام پر ناظرین و معاونین اہلحدیث سے اپیل کی گئی تھی کہ اس کی اشاعت بڑھانے میں کوشش کریں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات نے شروع سال سے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔
جناب ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب۔ جناب مولوی عبدالعزیز صاحب اہل حدیث۔ جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب۔ جناب حکیم عبدالرحیم صاحب ۲ خریدار۔
ادارہ اہلحدیث جملہ اصحاب کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز دیگر خریداران و بہی خواہان سے توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی "اہلحدیث" کی اشاعت کو بڑھانے میں ضرور کوشش کرتے رہیں گے۔

قابل امداد بیوہ | مسماۃ فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین مرحوم ساکن شہر گجرات محلہ نور پور ارائیاں مشرقی قابل امداد ہے۔ احباب خیر اس کی امداد فرمائیں۔

مدرسہ عربیہ دار التعلیم | مبارک پور ضلع اعظم گڈھ (جس کی بنا مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوری نے ڈالی تھی) کی طرف سے منشی محمد عمر صاحب رکن مدرسہ بطور سفیر کلکتہ وغیرہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اہل خیر حضرات ان کی اعانت فرمائیں۔ (حاجی امانت اللہ ناظم و مہتمم مدرسہ عربیہ دار التعلیم مبارک پور ضلع اعظم گڈھ)
(ھو داخل اشاعت فنڈ)

استدعا برائے حج | راقم کو عرصہ سے زیارت بیت اللہ کا از حد شوق ہے۔ کوئی صاحب خیر بطور ملازم خاکسار کو ساتھ لے جائیں تو عند اللہ ماجور ہونگے۔
(سید عبدالغفار رضوی معرفت سید احمد حسین رضوی مترجم چیفکورٹ لکھنؤ)

ضرورت ملازمت | خاکسار دینی مدارس میں ابتدائی تعلیم بخوبی دے سکتا ہے۔ امامت، خطابت یا سفارت کا کام بھی کر سکتا ہے۔ کسی مسجد میں امام یا خطیب یا کسی انجمن کو مبلغ یا سفیر کی ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔
(مولوی عبداللہ موضع کلس ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور)

مقدمہ وقف اہل حدیث | فیض آباد کے لئے تو ابھی تک صرف عہ روپیہ کی امداد آئی ہے۔ اخراجات بہت ہیں۔ اہل حدیث مخیر حضرات توجہ فرمائیں۔
راقم مرزا مولوی محمد یوسف دفتر اہل الذکر فیض آباد۔ یوپی

ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب | نوشہروی جہاں کہیں ہوں مجھے اطلاع دیں۔ (ایم محمد خان گوندل ضلع گجرات)

"اہلحدیث" کے وی پی

سابقہ پرچہ میں مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب نے واپس کر دیا تو بعد واپسی بغیر قیمت وصول کئے اخبار جاری نہیں رہیگا۔

۲۱۱۳ - ۲۷۰۶ - ۳۷۷۲ - ۴۱۲۰ - ۵۶۵۸ -
۵۶۷۲ - ۶۶۳۰ - ۶۶۸۶ - ۶۹۰۳ - ۷۰۵۸ -
۸۱۱۵ - ۸۱۶۶ - ۸۶۶۳ - ۹۳۵۸ - ۹۶۴۵ -
۹۶۵۰ - ۹۸۵۴ - ۱۰۰۸۲ - ۱۰۴۰۸ - ۱۰۴۲۷ -
۱۰۷۴۹ - ۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۷۸ - ۱۰۷۸۲ - ۱۱۱۰۲ -
۱۱۴۴۹ - ۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۵۳ - ۱۱۷۷۹ - ۱۱۹۴۹ -
۱۱۹۵۵ - ۱۲۲۴۵ - ۱۲۲۴۸ - ۱۲۲۵۲ -
۱۲۲۵۵ - ۱۲۲۵۶ - ۱۲۲۶۱ - ۱۲۲۶۳ -
۱۲۲۶۶ - ۱۲۲۶۷ - ۱۲۳۵۴ - ۱۲۳۵۸ -
۱۲۳۶۹ -

درخواست برائے اہلحدیث | خاکسار کو اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کا از حد شوق ہے۔ مگر مفلسی کی وجہ سے قیمتاً تو درکنار غریب فنڈ سے بھی نہیں لے سکتا۔ اصحاب خیر میں سے کوئی صاحب راقم کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرا دیں۔ راقم ولی محمد لوہار مقام مونگ بواسطہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام | شہر انبالہ کے معتمد عمومی سید غلام بھیک صاحب نیرنگ جملہ اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں صدقات و خیرات ادا کرتے وقت جمعیۃ ہذا کو بھی یاد رکھیں۔

کانفرنس اہل حدیث | کے لئے از جناب خلیل الرحمٰن صاحب اجمیر ۶۔ حکیم اللہ بخش صاحب پنجابی سلچر آسام ۲۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | کے لئے از حکیم اللہ بخش صاحب مذکور عہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ | کے لئے از شیخ محمود محمد ابراہیم صاحب جہا جہا عہ۔ جناب کفایت اللہ خان صاحب بریلی عہ۔ حکیم اللہ بخش صاحب عہ۔

مدرسہ مکہ معظمہ | کے لئے شیخ محمود محمد ابراہیم صاحب و جناب کفایت اللہ خان صاحب مذکورین عہ عہ روپیہ۔

غریب فنڈ | کے لئے اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ حالانکہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ سائلین کی تعداد کس قدر ہے۔ اگر رمضان المبارک میں بھی ان کے نام اخبار جاری نہ ہو سکا تو پھر کب ہوگا۔ پس مخیر حضرات و ارباب ذوق سے امید ہے کہ وہ اس فنڈ کی حتی الامکان امداد جلد فرمانے سے دریغ نہیں فرمائیں گے۔

دعائے صحت | (۱) میرے والد مولوی عبدالعزیز تین ماہ سے درد گھٹنہ و نقرس میں مبتلا ہیں۔ (راقم عبدالحق از کٹوا تی) (۲) میرے والد ۳۲ سال سے دمہ میں مبتلا ہیں۔ راقم ابو ظفر متعلم مدرسہ دار الحدیث گوالیار (۳) راقم عرصہ سے ایک مرض میں پھنسا ہوا ہے۔ باوجود علاج کے صحت نہیں ہوئی۔ محمد زکریا از کھیڑہ ضلع فیروز پور۔ (۴) میں بھی ایک خطرناک علالت کا شکار ہوں۔ علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ محمد عبدالمجید مالندور ضلع سنتھال پرگنہ۔
ناظرین جملہ حضرات کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشفھم بشفائك وداواھم بدوائك۔

مصباح التوحید | جس میں مسئلہ توحید کو پوری وضاحت سے پیش کیا گیا ہے۔ صرف ار کا ٹکٹ بھیجکر مفت حاصل کریں۔ پتہ:- قریشی محمد ابراہیم ایس وی کھیر

ملکی مطلع

یورپ میں کھلبلی

جب سے وزیر اعظم برطانیہ اور وزیر اعظم فرانس نے چیکوسلواکیہ کی قربانی دیکر جرمن کے ڈکٹیٹر سے صلح کی ہے یورپ میں کھلبلی پڑ گئی ہے۔

واقعات بھی کچھ ایسے ہی پیدا ہو گئے ہیں۔ چاروں طرف سے ان دونوں ملکوں کی وزارتوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ان سب کا مطلب اور مفہوم ایک ہی ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے چیکوسلواکیہ سے بے وفائی کی ہے۔ جرمن بھیڑیے کی ریس میں دوسرے ممالک نے بھی دانت دکھانے شروع کر دئیے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پولینڈ نے اپنا حصہ لیا اور ہنگری نے اپنا۔ یورپین ممالک کے حق میں ڈاکٹر اقبال مرحوم کا یہ شعر ہمیں رہ رہ کر یاد آتا ہے جو اپنے معنی میں کیسا صحیح ہے اور اس کی تعبیر کیسی معقول ہے ؎

جز ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند
بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

علم غیب تو خدا کو ہے مگر واقعات کی شہادت سے یہ کہنے میں ہم باک نہیں سمجھتے کہ تھوڑے عرصے تک یہ خبر سننے میں آ جائیگی کہ حکومت چیکوسلواکیہ جرمن سلطنت کے ساتھ ملحق ہو گئی۔ وجہ یہ کہ اسکو اپنا مستقل وجود بحال رکھنے کی قوت نہیں اور کسی بڑی سلطنت کے وعدے پر بھروسہ نہیں رہا۔ وعدے تھے بدلنے پر جرمن بھیڑیا اسے کھا جائیگا۔ چنانچہ اسی کا یہ مطالبہ کہ چیکوسلواکیہ کا پریذیڈنٹ اس کے حسب منشا رکھا جائے اسکے ارادے کا اظہار کر رہا ہے۔ ادھر تو چیکوسلواکیہ اور وسط یورپ کے چھوٹے چھوٹے ممالک اس رمز کو بخوبی سمجھ سکے ہیں کہ جرمن کے منہ تو بکا ۔۔۔ کر ان کی خیر نہیں ۔۔۔ جو ۔۔۔ کہ یہ چھوٹی چھوٹی سلطنتیں جرمن ڈکٹیٹر کے اشارے پر چل کر اپنا استقلال کھو بیٹھیں گی اور جرمن سلطنت کافی مضبوط ہو کر اپنے رقیبوں کے واسطے خطرے کا باعث بنے گی۔ یہی معنی ہیں اس آیہ کریمہ کے:-

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

کانگرسی حکومتیں

کانگرسی حکومتوں کو برسر اقتدار آئے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ روز بھی نہیں ہوئے کہ شکائتوں کے دفتر کھل گئے ہیں۔ ہم نے یوپی میں جا کر مسلمانوں کی زبانی بڑی شکائت یہ سنی کہ کانگرس کی روش اُردو زبان کے خلاف ہے نیت کا حال خدا کو معلوم ہے مگر اس میں شک نہیں یہ اختلاف اُس اختلاف کے مشابہ ہے جو نواب محسن الملک مرحوم کے زمانے میں ہندی اور اُردو کے نام سے پیدا ہوا تھا۔

گاندھی جی اور ان کی پارٹی اس کوشش میں ہیں کہ ملک میں ایک ایسی زبان جاری کی جائے جس کا نام تو "ہندوستانی" ہو مگر اس میں سنسکرت کے ٹھوس الفاظ داخل کئے جائیں۔ جس کا فائدہ بقول ان کے یہ ہو گا کہ ایسی زبان بنگال، گجرات، مہاراشٹر اور مدراس وغیرہ صوبوں میں اچھی طرح سمجھی جائے گی۔ تاہم وہ اس بات کو کھلے لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں کہ عربی، فارسی کے مروجہ الفاظ کو خارج نہیں کیا جائیگا بلکہ ان کو بحال رکھ کر مذکورہ صوبوں میں زیر استعمال سنسکرت الفاظ کو بھی جدید "ہندوستانی" زبان میں جگہ دی جائے گی۔

ہم اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس متوقع نئی زبان کو اُردو زبان کا قائم مقام قرار دیں جو سارے ملک میں بآسانی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

ہم اس دعوے کے ثبوت میں دو اخبار پیش کرتے ہیں جو دونوں ایک ہی شخص کے زیر اہتمام نکلتے ہیں۔ ان دونوں کی زبان اُردو کہلاتی ہے۔ مگر ان دونوں میں اتنا فرق ہے کہ بغیر فرقہ وارانہ امتیاز کے ہی ۔۔۔ کا ۔۔۔ ایک کو نہیں سمجھ سکیگا اور دوسرے کو مڈل پاس بھی سمجھ لیگا۔ ان اخباروں کے نام "پرتاپ" اور "پرکاش" ہیں۔ دونوں اخبار اُردو زبان میں ہیں۔ دہلی کے باشندے جو ہندی اور ناگری سے ناواقف ہیں (ہندو ہوں یا مسلمان) "پرتاپ" کو سمجھ لیں گے "پرکاش" کو بخوبی نہیں سمجھ سکتے۔ مثال میں ہم ایک فقرہ پیش کرتے ہیں جسکو "پرتاپ" کی زبان میں یوں ادا کیا جاتا ہے:-

"آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں"

لیکن "پرکاش" کی زبان میں یوں بولا جائیگا:-

"آپ کی سیوا میں نویدن ہے"

اس کے علاوہ اخبار "پرکاش" سے ایک فقرہ نقل کر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو "پرکاش" لکھتا ہے:-

آریہ جگت میں سنستھاؤں کے خلاف ایک آواز سنائی دیتی ہے وچارشیل آریہ بھانو بھاؤ انوبھو کرتے ہیں کہ آریہ سماج کی سنستھائیں آتی کا ایک سادھن بننے کی بجائے اسکے راستہ میں ایک بھاری رکاوٹ بن رہی ہیں۔ (پرکاش ۶- نومبر ۳۸ء)

ناظرین! ہمارا خیال ہے کہ مرقومہ فقرے کو مسلمان تو الگ رہے پنجاب کے عام ہندو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کانگرس کی تحریک سے جو "ہندوستانی" زبان بنیگی اس کی مثال "پرکاش" کی انشاء میں مل سکتی ہے جس کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ فقرہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آیا اگرچہ مولانا ابوالکلام آزاد اسکی تائید کرتے ہیں کہ

جدید ہندوستانی میں سے عربی فارسی کے مروجہ الفاظ نکالے نہیں جائینگے۔ بلکہ ان کے ساتھ ہی سنسکرت کے مزید الفاظ داخل کئے جائیں گے۔

آپ شوق سے ایسا کریں مگر ہم اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا یہی سرکاری مدارس میں پڑھائی جائیگی ۔۔۔ مضمون کس زبان میں ادا کیا جائیگا۔ ۔۔۔ سنسکرت کے نئے الفاظ جو بھرتی کئے جائینگے آیا عربی فارسی کے مروجہ الفاظ جو ان کے ۔۔۔ کو ادا کر سکتے ہیں ۔۔۔

وہ اپنی جگہ پر بحال رہینگے یا نکال دیئے جائینگے۔ اگر جدید الفاظ نے جگہ پالی تو پرانے الفاظ نکل گئے۔ اگر پرانے الفاظ بحال رہے تو نئے سنسکرت الفاظ کو جگہ نہ ملی۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ کانگرس زبان کی الجھن میں نہ پڑے بلکہ اسکو اپنی رفتار پر چھوڑ دے جس زبان میں ترقی کرنے کی قابلیت ہوگی وہ خود ہی ترقی کرلے گی۔ کانگرس کم سے کم دس برس تک خاموش رہے ورنہ خطرہ ہے کہ نتیجہ وہی نکلیگا جو عیسائیوں کی بائیبل میں لکھا ہے کہ شروع دنیا میں بنی آدم نے ایک بہت اونچا مینار بنایا۔ خدا نے فرشتوں سے کہا کہ یہ تو اتفاق کرکے سب کچھ کرلیں گے آؤ ان کی زبان میں اختلاف ڈال دیں تاکہ متفق نہ ہوسکیں۔

زبانوں کا اختلاف انجام کار مقاصد کا اختلاف ہوکر موجب تفریق بن جاتا ہے۔ اور اس پر یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ؎

شوخ من ترکی و من ترکی نمے دانم

مدرسہ مصباح القرآن والسنہ کھنڈیلہ راجپوتانہ کا

سالانہ جلسہ

ناظرین! یہ مدرسہ عرصہ تین سال سے علاقہ راجپوتانہ کھنڈیلہ میں دینی خدمت کر رہا ہے۔ علاقہ ہذا میں صرف یہی ایک واحد مرکزی درسگاہ ہے جو ہر سال طلباء پنجاب و میوات و بنگال و یورپ و علاقہ راجپوتانہ وغیرہ کو علم دینی کی تعلیم دیتی ہے اور جس نے آج تک بفضلہ تعالیٰ قوم سے چندہ کے لئے دست دراز نہیں کیا۔ مقامی جماعت اہل حدیث کھنڈیلہ ہی اپنی سرمایہ داری سے اسکی مالی امداد کرتی رہی اور انشاء اللہ کرتی رہے گی۔ مخیر احباب کار کن جماعت نے مدرسہ کا بار اپنے ذمے رکھا ہے۔ مدرسے کے صدر مدرس مولانا ابو محمد عبد الجبار صاحب محدث کھنڈیلوی ہیں جو تقریباً بائیس سال سے قرآن و حدیث کا درس دیتے رہے ہیں۔ مسائل کتب حدیث و دیگر فنون کی تعلیم [illegible] طلباء کی تعداد [illegible] کے [illegible] طلباء کی تعلیم و [illegible] استقلال

اب تک مدرسہ کی کوئی مستقل عمارت نہ تھی مگر عرصہ تین سال سے کئی ہزار کی لاگت کی پختہ عالیشان عمارت تعمیر کرائی گئی ہے۔ جس میں متعدد درسگاہیں ہیں۔ طلباء کی رہائش کے لئے بہترین کمرے ہیں۔ جو طلباء و شائقین علم تفسیر و حدیث آنا چاہیں وہ شوال کی ۸۔۱۰ تاریخ تک آجائیں۔ بشرطیکہ ان کی ابتدائی تعلیم صرف و نحو وغیرہ مکمل ہو۔ کھنڈیلہ ایک مشہور جگہ ہے آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے اور دہلی سے قریب ہے۔ وہ طلباء جو دہلی سے آنا چاہتے ہوں اُن کے لئے مدرسہ کی جانب سے بہت آسانی کردی گئی ہے وہ یہ کہ صدر بازار بارہ ٹوٹی حاجی اللہ دین گوٹہ والے کے کمرہ پر آجائیں وہاں سے اُن کو آمد و رفت کا کرایہ مل سکیگا اور مدرسے کے تفصیلی حالات معلوم ہوسکیں گے۔ امسال مدرسہ کا سالانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبد الجبار صاحب صدر مدرس پُر رونق ہوا۔ مقررین نے اپنی خوش بیانی سے علمی فضائل و مدرسہ کی کارگذاری کو بیان کیا۔ اتفاق سے مولانا حافظ عبد اللہ صاحب بنارسی برادر خورد مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ اس چشمہ علمی کو تادیر قائم رکھے اور اس کے معاونین کی مدد فرمائے آمین!

معائنہ: بعض احباب کی فرمائش سے مجھے قصبہ کھنڈیلہ آنا پڑا۔ یہاں پہنچکر مدرسہ مصباح القرآن والسنہ کی عمارت دیکھی جو کہ نہایت ہی مستحکم و دلکش خوبصورت تقریباً تیرہ ہزار روپے کی لاگت سے بانیان مدرسہ نے تیار کرائی ہے۔ مولانا عبد الجبار صاحب جو کہ ایک کہنہ مشق قابل و متبحر عالم ہیں مدرسے کے مدرس اول ہیں۔ میں نے مدرسہ کا سالانہ امتحان لیا۔ طلباء نے نہایت ہی مستعدی سے تفسیر و حدیث و اصول حدیث صرف و نحو وغیرہ میں امتحانات دیئے اور تقریباً کل کے کل کامیاب ہوئے اور فائز المرام ہوئے۔ امسال دو طالب علم مدرسے سے فارغ التحصیل ہوئے انکی دستار بندی جلسہ عام میں ہوئی اور مدرسہ کی سندیں دی گئیں۔ ماشاء اللہ یہ مدرسہ راجپوتانہ میں جماعت اہل حدیث کے لئے باعث فخر ہے۔ محمد [illegible] [illegible] مدرس اول [illegible] حضرت میاں صاحب [illegible]

پھاٹک حبش خان دہلی۔ ۱۵ شعبان [illegible]
المعلن:۔ حکیم ابو محمد عبد الستار [illegible] یافتہ طبیہ کالج لاہور۔ پنجاب۔ (۵ر داخل اشاعت فنڈ)

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

معزز ناظرین! جامعہ کی اقامت گاہوں میں مستطیع طلبہ کے ساتھ غیر مستطیع طلبہ کے رہنے سہنے کا انتظام بھی ہے۔ ہمارے ہاں غیر مستطیع بچے عموماً یتیم و لاوارث مگر ہونہار ہوتے ہیں۔ لیکن جامعہ ان کی کفالت بالکل اسی طرح کرتی ہے جس طرح مستطیع طلبہ کی کی جاتی ہے۔ آپ ان اصحاب میں سے ہیں جو بفضلہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ جہاں آپ اور یتیم خانوں اور طلبہ کی اعانت فرماتے ہیں وہاں کچھ حصہ جامعہ کے نادار طلبہ کے لئے بھی مخصوص فرماکر ہمیں موقع دیجئے کہ ہم اپنے اس نئے طرز پر غیر مستطیع طلبہ کی تربیت کرسکیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے اس مصرف سے بہت سے ٹوٹے ہوئے دلوں کی تسکین ہوگی اور بہت سی اجڑی ہوئی زندگیاں سنور جائینگی۔ زندگیوں کا سنوارنا سب سے بڑی خدمت ہے

خادم:۔ ذاکر حسین ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (برلن) شیخ الجامعہ۔ دہلی

اہل خیر حضرات کی خدمت میں دو مسکینوں کی التجا

ہم دونوں میں سے ایک کی نظر حمائل شریف مترجم و محشی فرزونی امرتسری قیمتی مبلغ للعہ بلا جلد اور مبلغ عہ مجلد اور دوسرے کی نظر غرائب القرآن مترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم جسکے ایک صفحہ پر متن کلام مجید ہے۔ مقابل کے صفحہ پر ترجمہ اور حاشیہ پر جلی لغات عربی ہے۔ تقطیع ۲۲×۲۹ قیمتی مبلغ عہ بلا جلد اور لعہ مجلد علاوہ محصول ڈاک پر بھی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ہم دونوں کو ان کے خریدنے کی تمنا اور آرزو ہے۔ بہر کوشش میں ہیں مگر کامیابی [illegible] آخر مجبور ہوکر آپ حضرات کو تکلیف دیتے ہیں کوئی صاحب اہل خیر ہم کو یہ کتابیں دیدیں [illegible]

راقم [illegible] عبد الملک بوساطت [illegible] عبد الحکیم صاحب [illegible] سکول [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۳

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	؏
رؤسا و جاگیرداروں سے ”	؏
عام خریداران سے ”	؏
” ” ششماہی	؏
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰۔ شلنگ
فی پرچہ - - - - - -	۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۴۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۸۔ نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

صد شکر خدا ہے مہ رمضاں نظر آیا

(از نتیجۂ فکر حافظ محمد اسماعیل صاحب شمیم شکری شولاپوری)

صد شکر خدا ہے مہ رمضاں نظر آیا — مسجد میں ہر اک حافظ قرآں نظر آیا

اَلشَّھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ دیتا ہے گواہی — نازل ہوا اس ماہ میں قرآں نظر آیا

کم ہوتے ہیں اس ماہ میں عصیان و خطائیں — زنجیروں میں جکڑا ہوا شیطاں نظر آیا

اس ماہ میں ہے دین کی کیا لوٹ عزیزو — غافل جو ہوا اس سے پشیماں نظر آیا

بدبخت شکم بندہ نے رمضان کو کھویا — انسانوں میں وہ اک ہمیں حیواں نظر آیا

ہر سال تو آتا ہی رہیگا مہ رمضاں — قائم نہ یہاں پر کوئی انساں نظر آیا

صائم کیلئے حشر کے دن بہر شفاعت — خود ڈھونڈتا اسکو مہ رمضاں نظر آیا

مفتوح نہیں ہوگا یہ دروازہ کسی پر — صائم کے لئے وا۔ در ریّاں نظر آیا

کیونکر نہ شمیم اب تری مقبول دعا ہو — روزہ ترا کفارۂ عصیاں نظر آیا

ؔ یہ نظم شروع رمضان المبارک میں درج ہونے کے لائق تھی مگر نظر سے اوجھل ہونے کے باعث تاخیر کرکے شائع ہو رہی ہے (مس یہ)

انتخاب الاخبار

——— بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۶ تا ۱۲ نومبر ۲۳۱ بچے پیدا ہوئے۔ اور ۱۰۸ اموات واقع ہوئیں۔

——— لاہور پنجاب اسمبلی کا سرمائی اجلاس نئے اسمبلی چیمبر میں جو حال ہی میں ۱۷ لاکھ روپیہ کی لاگت سے بنا ہے۔ ۱۰ نومبر سے شروع ہے۔ گورنر پنجاب نے اسمبلی ہال کی رسم افتتاح ادا کی۔

——— ۱۲ نومبر کو ۶۷ اپ کوئٹہ ایکسپرس جلو (ضلع لاہور) سٹیشن سے گزر رہی تھی کہ انجن جو پوری رفتار سے جا رہا تھا گاڑی سے علیحدہ ہو گیا۔ ایکسپرس کے پانچ ڈبے جن میں پھل تھے گر کر چکنا چور ہو گئے پچھلے ڈبوں میں سواریاں تھیں جو بالکل محفوظ رہیں چند گھنٹے امرتسر لاہور کے درمیان آمد و رفت بند رہی

——— نئی دہلی۔ قحط زدہ علاقوں کی امداد کے لئے ریلیف فنڈ سے مختلف صوبوں میں ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ تقسیم کیا جائیگا۔ جن میں سے صرف پنجاب کو چالیس ہزار روپیہ ملے گا۔

——— حکومت صوبہ یوپی پٹواریوں کی آسامیوں کو اڑا دینے پر غور کر رہی ہے۔

——— راجہ نریندر ناتھ ایم۔ ایل۔ اے پنجاب اسمبلی سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ آپ کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے

——— امرتسر ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی طرف سے جو شیخ محمد صادق ایم۔ ایل۔ اے کے خلاف عذرداری دائر ہے۔ ۱۲ نومبر کو چند گواہوں کی شہادتیں ہوئیں۔

——— ۱۰ نومبر کو غازی مصطفیٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ انتقال فرما گئے۔ آپ کی تدفین مورخہ ۱۷ نومبر کو عمل میں لائی جائیگی۔ امرتسر میں ۱۱ نومبر کو مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی۔ ہندوستان کے تمام شہروں میں تعزیتی جلسے ہوئے۔ پنجاب اسمبلی نے بھی ۱۱ نومبر کو اپنا اجلاس ملتوی رکھا۔ مرحوم کے بعد جنرل عصمت پاشا صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے صدارت کے فرائض سنبھال لئے ہیں۔

——— لندن۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ حالات پیش نظر پارلیمنٹ برطانیہ کے نئے انتخابات ہونگے۔

——— افواہ مشہور ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر انگلستان میں ہی رہائش اختیار کرینگے۔

——— جرمنی اور اٹلی میں نئے قانون کے مطابق ۳۰ نومبر کے بعد یہودی وکیل وکالت نہیں کر سکیں گے

——— پشاور سرحد گورنمنٹ نے ۲۵ اخبارات کے ڈیکلریشن بلا ضمانت منظور کر لئے ہیں۔

——— صدر آل انڈیا نیشنل کانگرس نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹ نومبر کو کمال ڈے منایا جائے۔ اور مسلم لیگ نے ۱۸ نومبر کو منانے کا اعلان کیا ہے۔

یاد رکھئے

۲ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

کس کو؟

جس خریدار کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ جسکی اطلاع بذریعہ اہلحدیث ۴ دی جا چکی ہے۔ مگر یکم دسمبر تک جن حضرات کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر، مہلت یا انکار کی اطلاع وصول ہو جائیگی ان کے نام اخبار بدستور جاری رہے گا۔

آپ بھی اپنا نمبر خریداری چٹ نمبر سے ملاحظہ کر کے حساب دوستاں سے مقابلہ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں وی پی واپس کر دیں۔ (مینیجر)

——— حیدر آباد دکن میں مقامی پولیس نے ۱۱ ستیہ آگرہیوں کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔

——— الہ آباد ۱۴ نومبر۔ مسز وجے لکشمی پنڈت (ہمشیرہ پنڈت جواہر لال نہرو) جو یورپ بغرض علاج گئی ہوئی تھیں۔ تشریف لے آئیں۔ آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ صحت میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔

دو علماء اہل حدیث کی علالت

مولوی عبد التواب غزنوی مقیم گنور ضلع بدایوں۔ اور مولوی محمد یوسف شمس فیض آبادی سخت علیل ہیں۔ غزنوی صاحب پتھری کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ فیض آبادی مرض جگر میں۔ حالت نازک ہے۔ ناظرین اپنے ان بزرگ بھائیوں کے لئے دعا اور دوا کا خیال رکھیں۔ خدا ان کو صحت عاجلہ بخشے۔

معذرت | بعض وجوہات کی بنا پر سابقہ پرچہ میں چند تجارتی اشتہارات شائع نہیں ہو سکے۔ پرچہ ہذا میں بھی غالباً چند ایک پھر شائع نہیں ہو سکے۔ مشتہر صاحبان ہمیں معذور جانتے ہوئے کسی قسم کا گلہ نہ فرمائیں۔ (مینیجر اہلحدیث)

ضرورت کتب | خاکسار غریب اہل حدیث ہے تفسیر واضح البیان[1] اور الارشاد الی سبیل الرشاد کا از حد شائق ہے۔ قیمتاً خرید نہیں سکتا۔ اصحاب خیر رمضان المبارک میں فی سبیل اللہ مجھے ہر دو کتب دفتر اہلحدیث امرتسر سے خرید دیں (سائل عبد الباری معرفت محمد یعقوب نئی آبادی۔ بر دوکان لکڑی۔ قرول باغ۔ دہلی۔

اہل حدیث کانفرنس | از عبد الحی صاحب کریم پور للعہ۔ حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج عہ۔ بابو عبد الغنی صاحب کھیوڑہ للعہ۔

مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ | عبد الحی صاحب مذکور للعہ۔ حافظ محمد یعقوب صاحب للعہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ | از عبد الحی صاحب مذکور للعہ۔ از حافظ محمد یعقوب صاحب مذکور ۶ر۔

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ ۱۴ہ۔ از عبد الحی صاحب مذکور عہ۔ حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج عہ۔ بابو عبد الغنی صاحب مذکور عہ۔ ایک اللہ کا بندہ عہ۔ سابقہ۔ جملہ ۔ (تفصیل آئندہ)

---

[1] تفسیر واضح البیان کی قیمت ہے اور الارشاد کی ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

معاونین اہل حدیث کانفرنس عید الفطر کے موقعہ پر عید آنہ فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۴-رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب "الفقیہ" امرتسر

(۲)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلے کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط بھی اسی عزت کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ یعنی سارا مضمون نقل کیا جاتا ہے۔ مگر پہلے گذشتہ قسط کا خلاصہ سن لیجئے جو یہ ہے کہ مولوی محمد شریف ساکن کوٹلی لہاراں نے بجواب سائل تسلیم کر لیا کہ مذاہب اربعہ تقلیدیہ کی وجہ سے ایک دین اسلام چار انواع میں منقسم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے آیہ کریمہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا کی صریح خلاف ورزی ہوئی جو نہ ہونی چاہئے تھی۔

اب ناظرین مولوی صاحب کا باقی بیان سنیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"البتہ بعض مسائل ایسے ہیں جو صریح قرآن وحدیث میں نہیں ملتے۔ یا آیت اور حدیث میں دو معنوں کا احتمال ہے۔ تو اُس وقت مجتہدین کی تقلید کے سوا چارہ نہیں۔ جو مسئلہ قرآن وحدیث میں صراحۃً نہ ملے تو مجتہد کا استنباط یا قیاس مانا جاتا ہے۔ اس میں غیر مجتہد کو مجتہد کی تقلید لازم ہوتی ہے"

سالہ اس قسم کی باتیں سُن کر ہم مسکرا دیتے ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ ایسی باتیں وہی لوگ کرتے ہیں جو اپنی عمر کا کچھ حصہ علوم شرعیہ کی تحصیل میں صرف نہیں کرتے۔

ہاں صاحب! جن آیات اور احادیث میں دو دو معانی کا احتمال ہے آپ اپنے احباب و اقران کی مدد سے ان کی فہرست مرتب کریں اور بتائیں کہ سب سے پہلے بڑے امام (ابو حنیفہ صاحبؒ) نے ان کے متعلق کیا فرمایا ہے تاکہ ہم بھی ان دو احتمال والی حدیثوں کو ایک معنی پر متعین کر کے ان کی تقلید کا مسئلہ سمجھیں۔ اب آپ لوگوں کے کرنے کے لئے یہی ایک کام رہ گیا ہے اس کے سوا باقی باتوں کا وقت گزر چکا ہے۔

ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں اور دکھا سکتے ہیں کہ کتب حدیث کی شروح اور قرآن مجید کی تفاسیر انہی لوگوں کی تصنیف کی ہوئی ہیں جن کو آپ لوگ مجتہد نہیں مانتے۔ امام بخاریؒ اور آپ کی صحیح کے شارحین شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ حافظ ابن قیم تا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب (قدس اللہ اسرارہم) کو ہم اس مطلب کے لئے پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

البتہ آپ کی خاطر آپ ہی کے خاندان میں سے ایک دو بزرگوں کو پیش کرتے ہیں جن کو آپ لوگ مجتہد نہیں جانتے۔ (کیونکہ اجتہاد آپ کے نزدیک کسی غیر معلوم الکیفیت مرتبے کا نام ہے) مگر اسکے باوجود ان کی تطبیقات اور توجیہات کو بعد فخر پیش کیا کرتے ہیں۔ ان بزرگوں سے ہماری مراد امام طحاوی اور صاحب ہدایہ وغیرہما ہیں۔ امام طحاوی کی تو کتاب ہی کا نام شرح معانی الآثار ہے اور ہدایہ پر تو گویا حنفی مذہب کا دار و مدار ہے۔

مولوی صاحب! آپ بتائیں کہ ان کتابوں میں احادیث مشکلہ کی جو تشریح کی گئی ہے وہ ان بزرگوں کی اپنی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے یا امام صاحب کے صریح اقوال سے ماخوذ ہے۔

مختصر یہ ہے کہ آپ کا فرض ہے کہ آپ احادیث مشکلہ کی تشریحات پر مشتمل کوئی مفصل کتاب پیش کریں جو ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ کی تصنیف کردہ ہو مگر اس کو پیش کرنے سے پہلے مولانا شبلی مصنف سیرۃ النعمان

اسی طرح اگر آئت یا حدیث محتمل المعانی ہو تو ایک معنی متعین کرنے کیلئے مجتہد کی تقلید کی جاتی ہے۔ اور یہ تقلید عین ایمان ہے قرآن و حدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے

چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے۔ جب اُن کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا کہ تو کس طرح فیصلہ کریگا؟ انہوں نے عرض کی کہ کتاب اللہ پر فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو سنت میں بھی نہ پائے تو اُس نے عرض کی أجتهد برائی۔ میں اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے رسول کو توفیق دی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قاضی بنا کر بھیجا۔ تو اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تو جو فیصلہ کرے لوگ اُس کو نہ مانیں بلکہ لوگوں پر قاضی کا فیصلہ ماننا لازم ہے اور یہ بھی آپ نے نہیں فرمایا کہ جو مسئلہ قرآن حدیث میں نہ ملے۔ میں موجود ہوں کسی آدمی کو بھیج کر مجھ سے دریافت کرلینا۔ اپنے اجتہاد سے فیصلہ نہ کرنا۔ بلکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے فیصلہ کرنے کو آپ نے پسند فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مجتہدین کو اجتہاد کی اجازت تھی

پر اُن کے اجتہادی مسئلہ کو مان لینا لوگوں پر لازم تھا اور یہی ہمارا مقصود ہے مثال کے طور پر دیکھو۔ حدیث میں آیا ہے۔ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بام القرآن۔ جو الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ اس حدیث کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک نفی کمال کہ اس کی نماز کامل نہیں۔ جیسے حدیث لا صلوٰۃ بحضرۃ طعام میں اور لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد میں اور لا ایمان لمن لا امانۃ لہ میں نفی کمال ہے۔ دوسرے نفی ذات۔ کہ نماز ہوتی ہی نہیں۔ اب ان دو معنوں میں سے ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے اور کونسا معنے صحیح ہے۔ یہاں ایک مجتہد کی تقلید کی جائیگی۔ وہ جن معنوں کو صحیح کہیگا مانا جائے گا۔ چنانچہ حنفیہ نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کو افضل سمجھ کر اُن کی تقلید کی۔ اور اُن کے بیان کردہ معنوں کو صحیح مانا۔ یعنی نفی کمال کو صحیح سمجھا۔ اور شافعیہ نے امام شافعی رحمہ اللہ پر حسن ظن کرکے ان کی تقلید کی۔ اور ان کے بیان کئے ہوئے معنے کو صحیح جانا۔ دونوں نے حدیث پر عمل کیا۔ لیکن بواسطہ تقلید مجتہد جس سے معلوم ہوا کہ بجز تقلید حدیث پر عمل ہو نہیں سکتا۔ (باقی) (الفقیہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

کا یہ قول بھی سامنے رکھ لیں کہ

حق یہ ہے کہ آج امام ابوحنیفہ صاحب کی تصنیف کا ایک ورق بھی دنیا میں کہیں نہیں ہے۔

الحاصل آپ احادیث مشکلہ کی تشریحات اپنے امام کی تصنیف میں پیش کریں۔ اسکے بعد ہمیں حق ہوگا کہ ان تشریحات کو اپنے علم سے بھی جانچیں پھر جو جانب ہمیں پسند آئیگی اُسے اختیار کرلیں گے۔ آپ ہمارے اس قول کی سند اور مثال طلب کرینگے تو ہم آپ کو موطا امام محمد پڑھنے کا مشورہ دینگے۔ جس میں بہت جگہ امام محمد (شاگرد امام ابوحنیفہ رح) امام صاحب کے خلاف توجیہات کو ترجیح دیتے ہیں اور اس مخالفت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

ہدایہ میں بھی کئی ایک جگہ امام صاحب کے اقوال کو چھوڑ کر صاحبین (امام محمد اور امام ابویوسف) کے اقوال کو ترجیح دی گئی ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو کسی ادنیٰ طالب علم سے بھی مخفی نہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ "اجتہاد و تقلید" ملاحظہ ہو۔

مولانا! ہم آپ کی احادیث مشکلہ کی تشریحات کی فہرست دیکھنے کے لئے چشم براہ ہیں جہاں تک ہوسکے آپ بہت جلد اسکو شائع کردیں تاکہ گفتگو آگے چل سکے

> مشا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
> رُکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

(اہلحدیث)

س ۱۲ بے شک مجتہد کا کام استنباط کرنا ہے مگر ساتھ ہی اسکے اصول مسلمہ المجتہد یصیب ویخطی کو بھی ملحوظ رکھیں۔ یعنی کبھی حق بجانب ہوتا ہے اور کبھی غلطی کر جاتا ہے۔ اس اصول کا بڑا ثبوت امام ابوحنیفہ رح کے شاگردوں کے طرز عمل سے ملتا ہے۔ جن کی بابت علماء کا قول ہے انہما خالفانی ثلثی مذہبہ

(مقدمہ شرح وقایہ لکھنوی)

یعنی امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ (شاگردان امام ابوحنیفہ) نے اپنے استاد کے دو تہائی مذہب میں اختلاف کیا۔ کیا یہ تقلید ہوئی یا ترک تقلید؟ (اہلحدیث)

س ۱۳ اس کا جواب نمبر ۱۱ میں مفصل آچکا ہے ہاں ہم قرآن کی وہ آیات اور وہ احادیث سننا چاہتے ہیں۔ جن سے بقول آپ کے تقلید کا عین ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (اہلحدیث)

س ۱۴ یہ حدیث مسئلہ تقلید میں سر دفتر لکھی جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ اسکے معنی سمجھنے کی کوشش نہیں کیجاتی ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب اپنے ناظرین تک عموماً اور مدعیان تقلید شخصی تک خصوصاً پہنچادیں۔ پس وہ غور سے سنیں۔ یہ حدیث محکمہ قضا کے متعلق ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی لکھا ہے کہ معاذ کو آنحضرت صلعم نے قاضی بنا کر بھیجا (بالفاظ دیگر جج یا مجسٹریٹ) سب جانتے ہیں کہ جج ہر مقدمہ میں اجتہاد کیا کرتا ہے اور اپیل کا محکمہ اس کے اجتہاد کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ بسا اوقات جج کا فیصلہ محکمہ اپیل میں جاکر ٹوٹ جاتا ہے اور یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ قاضی کا اجتہاد کرنا اور اس میں غلطی کر جانا ایسا بدیہی امر ہے کہ کوئی اس سے انکار نہیں کرسکتا۔

زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے کہ ماتحت قاضیوں کی اپیلیں اعلیٰ حاکموں کے پاس ہوتی تھیں اور بسا اوقات ان کے فیصلے مسترد بھی ہوجاتے تھے۔ چنانچہ یہی سسٹم آج ہمارے زمانے میں بھی پایا جاتا ہے اسکو تقلید سے کیا تعلق! ہم دیکھتے ہیں کہ سب جج کے فیصلے کی اپیل کی جاتی ہے ڈسٹرکٹ

قادیانی مشن

مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی

مرزائی جماعت اپنے تبلیغی ہتھکنڈوں میں ایسی ماہر ہے کہ کہ ہر طرح سے ناواقفوں کو دھوکا دے جاتی ہے۔ دائیں سے بہ بائیں سے، آگے سے پیچھے سے غرض ہر طرف سے اس کے حملے جاری رہتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ان دھوکہ بازیوں میں ان کو قرآن و حدیث کی مخالفت کی تو کچھ پرواہ نہیں۔ خود مرزا صاحب کے اقوال کی بھی مخالفت کر جاتے ہیں۔

"الفضل" ۱۸ ستمبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون نکلا تھا جو نظر سے اوجھل ہونے کے باعث آج (۱۰ نومبر کو) دیکھنے میں آیا۔ جس میں ایک مضمون اس عنوان سے شائع ہوا ہے:۔ 'مسیح موسوی اور مسیح محمدی کا انکار کرنے والے'

مضمون کا خلاصہ خود مضمون نگار کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"دو ہزار سال گزرنے کو آئے ہیں کہ یہود خدا کے سچے مسیح کو جو اس وقت ان کے پاس آیا تھا۔ جھٹلا کر کسی فرضی مسیح کی آمد کا بے سود انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اپنی عبادت گاہوں میں جاتے ہیں۔ اور گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے خداوند خدا جلد مسیح کو بھیج تا ہم نجات پائیں مگر وہ نہیں جانتے کہ جس نے آنا تھا وہ تو آ چکا اب کسی اور کی انتظار بے سود ہے۔ موجودہ زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح ثانی کو امت محمدیہ میں مبعوث فرمایا۔ تاکہ اس کی مخلوق جو اس کے آستانہ سے دور پڑی ہے مسیح موعود کے ذریعہ اس کے آستانہ پر آ کر نجات حاصل کرے مگر افسوس کہ لوگوں نے یہود کی حالت سے عبرت حاصل نہ کی۔ خدا کے مسیح پاک کو جھٹلایا اور آسمان سے کسی فرضی مسیح کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں کاش وہ سمجھیں کہ جس نے آنا تھا وہ تو آ چکا۔ اب کسی اور کا آسمان سے انتظار بالکل بے سود اور باطل ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) فرماتے ہیں

سرکو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا کو بھی اب تو ہو گئے ہفتم ہزار

نیز فرماتے ہیں۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا۔"

(الفضل قادیان ص۵ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | ہم یہاں پر علم اصول اور علم معانی کا ایک قاعدہ بتاتے ہیں جو سب اہل علم کا متفقہ ہے:۔ "امکان حقیقت مجاز اختیار کرنے سے مانع ہے" جسکو اصطلاحاً ان لفظوں میں بتایا جاتا ہے:۔ علامة المجاز استحالة الحقیقة۔

یہ قاعدہ اہلِ علم میں ایسا متفقہ ہے کہ ایک فرد بھی اس کا منکر نہیں۔ ہم مثال میں اس کی توضیح کرتے ہیں:۔

کوئی شخص کہے رأیت اسداً (میں نے شیر دیکھا) جب تک کوئی قرینہ اس بات کا نہ ہو کہ یہاں شیر درندہ مراد نہیں ہے بہادر آدمی مراد نہیں لیا جائیگا بلکہ درندہ ہی مراد ہوگا۔

اب ہم اصل مسئلے پر نظر کرتے ہیں۔ خود اس قاعدے سے نہ صرف مضمون نگار کی تردید ہوتی ہے بلکہ قادیانی مباحث سب کے سب اس طرح اُڑ جاتے ہیں جسطرح بم کے گولے سے زمین کی مٹی۔ حدیثوں میں آیا ہے مسیح موعود صاحب شان و شوکت و صاحب سیاست ہوگا۔ یعنی نظام حکومت اسکے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ حدیثوں کے حقیقی معنی ہیں۔ اس حقیقت کے بعد مرزا صاحب کا کلام سنئے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانے میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴)

کے ہاں منظور نہ ہو تو ہائی کورٹ (عدالت عالیہ) تک پہنچتی ہے۔ اسیطرح اسلامی حکومت کا قانون تھا۔

مولانا! آپ اپنے علم و فضل کو ملحوظ رکھ کر سچ بتائیے کہ قطع نظر امام صاحب کی تقلید کے ان احادیث کے دو معانی میں سے کونسے معنے آپ کے نزدیک صحیح ہیں۔ اگر آپ نے اپنی علمی تحقیق سے وہی معنی صحیح سمجھے ہیں جو بقول آپ کے امام صاحب نے کئے ہیں تو آپ مقلد نہ رہے کیونکہ آپ کا علم امام صاحب کے علم سے موافق ہو گیا۔ اس کو تقلید نہیں کہتے۔ دیکھو کتب اصول فقہ (جمع الجوامع)

اگر آپ کی تحقیق امام صاحب کے بیان کردہ مطلب کے خلاف ہے مگر آپ پھر بھی امام صاحب کے قول کو صحیح سمجھتے ہیں۔ جس کی غلطی کی شہادت آپ کا علم دیتا ہے تو معاف فرمائیے آپ مقلد تو ہیں مگر صاحب دیانت نہیں۔ کیونکہ یہ بات دیانت کے خلاف ہے کہ آپ ایک بات کو غلط سمجھ کر بھی کسی کے لحاظ سے اس کو قبول کرلیں فرمان خداوندی پر غور کیجئے۔ ارشاد ہے:۔

إِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ

(جب بولو سچ بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو)

بہرحال مسئلہ تقلید شخصی نے ہمارے مخاطبوں کو اس حد تک پریشان کر رکھا ہے جس کا نقشہ کسی شاعر نے اس شعر میں دکھایا ہے

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا پاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

(اہلحدیث)

(باقی)

بتائی ہیں آیا ہے اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر علماء کے لئے اشکال (مشکل) ہی کیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی وقت ان کی یہ مراد بھی پوری ہوجائے۔ (ازالہ اوہام طبع اول ص۲۰۳)

اہلحدیث | با انصاف ناظرین غور فرمائیں کہ جبکہ حدیثوں کی حقیقت کا امکان ہے اور اس کے مطابق کسی وقت مسیح موعود کا ان علامات ظاہریہ کے ساتھ آنا ممکن ہے تو ہم مجازی مسیح موعود کیوں مراد لیں۔ جو علم اصول بلکہ علم زبان کے بھی خلاف ہے۔

مرزائی ممبرو! | علم و فضل کے دعویدارو، علماء اسلام کو جاہل کہنے والو۔ بتاؤ حقیقت ممکنہ کے ہوتے ہوئے مجازی معنی مراد لینے والے کون ہوتے ہیں؟ ہم اپنے لفظوں میں اس کا جواب نہیں دیتے بلکہ قادیان کے خلیفہ اول حکیم نورالدین کے الفاظ میں بتاتے ہیں کہ

"بلاقرینہ حقیقت کو چھوڑنے والے منافق ملحد اور بدعتی ہوتے ہیں۔"

(مضمون نورالدین ملحقہ بہ ازالہ اوہام ص طبع اول)

پس علم اصول اور تصریحات مرزا سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو ظاہری صورت میں دیکھنے کا انتظار کرنیوالے اہل حق ہیں۔ اور مجازی معنی مراد لینے والے بقول حکیم نورالدین صاحب ایسے اور ویسے ہیں۔

قادیانی ممبرو! | ؎

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

گورنمنٹ برطانیہ پر مرزا صاحب کا حملہ

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈا نگر بستی)

مشہور ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی گورنمنٹ برطانیہ کے بہت بڑی حد تک شکرگذار واقع ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ بقول خود مرزا صاحب نے گورنمنٹ کی احسان شناسی و شکرگزاری میں پچاس الماریاں بھرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور مرزا صاحب اپنے اس مخصوص رویہ پر محل اعتراض بھی ہوئے جس کا آجتک اتباع مرزا کو رہ رہ کر احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پیغام صلح ۳۰ جولائی ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون شائع کراتے ہیں۔ جس کو پڑھتے ہی یہ شعر زبان پر آجاتا ہے ؎

اس نقش پا کے سجدہ نے یاں تک کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل چلا

ناظرین آپ کا مضمون ملاحظہ فرماویں:-

"گورنمنٹ برطانیہ کی احسان شناسی و مدح جو مرزا صاحب نے کی ہے وہ کچھ جائے اعتراض نہیں۔ بڑے بڑے ذی علم اہل قلم مشاہیر لوگوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی تعریف میں رطب اللسانی کی ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال مرحوم بھی اپنی گورنمنٹ کی شان میں لکھ گئے ہیں ؎

ہنگامہ وغا میں مرا سر قبول ہو
اہل وفا کی نذر محقر قبول ہو

(حوالہ مذکور)

مطلب ڈاکٹر صاحب کا یہ ہے کہ جب علامہ اقبال اپنی اس شکرگزاری کے باوجود مورد اعتراض نہیں تو مرزا صاحب کیوں ہوں۔ ناظرین کوچۂ رقیب میں سر کے بل چلنے کا اس سے بھی اچھا کیا کوئی نمونہ مل سکتا ہے؟

لیکن ہم تو اس جگہ اسی بات کے درپے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنے عام دستور کے مطابق اس بارہ خاص میں بھی خوب خوب گل کھلایا ہے اور اپنی عیسائی گورنمنٹ پر نہایت بدترین حملہ کیا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب اپنی کتاب "نورالقرآن" میں لکھتے ہیں:-

"غرض عیسائیوں کی دولتیں درحقیقت اسی سجدہ کی وجہ سے ہیں جو انہوں نے شیاطین کو کیا۔ اور ظاہر ہے کہ شیطانی وعدہ کے موافق سجدہ کے بعد عیسائیوں کو دنیا کی دولتیں دی گئیں۔" (نورالقرآن حصہ دوم حاشیہ ص۴۲)

ناظرین! ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ جو عیسائی سلطنت ہے اور نہایت دولت مند حکومت ہے۔ کیا مرزا صاحب کی تصریح کے مطابق شیطان کی موعودہ حکومت نہیں قرار پائی؟ اور جبکہ برطانیہ شیطانی وعدہ والی سلطنت قرار پائی تو کیا اس سے بھی بدترین حملہ کی مثال دنیا میں کوئی پیش کی جاسکتی ہے؟ پس کہاں گورنمنٹ کو محسن کہنا اور کہاں گورنمنٹ کو شیطانی سلطنت بتلانا۔

بالآخر ہم اتباع مرزا کو عموماً اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو خصوصاً یہ تسلی و مژدہ بخش حوالہ دکھا کر عرض کرتے ہیں کہ وہ ایسے موقع پر کوچۂ رقیب میں جانے کی بجائے مرزا صاحب کا منقولہ بالا حوالہ دکھا کر کلی اعتراضات کا استیصال کردیا کریں۔ کیوں ڈاکٹر صاحب؟ صحیح ہے نا۔ ع

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

اہلحدیث | ڈاکٹر اقبال اور مرزا صاحب میں آسمان زمین کا فرق ہے۔ مرزا صاحب مسیح موعود، مہدی مسعود بلکہ محمد ثانی بقول مرزا بلکہ بمنزلہ ابن اللہ بلکہ کرشن اور گوپال بھی جن کے مقابلے میں ڈاکٹر اقبال جیسے شاعر کا قول پیش کرنا اور ڈاکٹر صاحب کے قول سے مرزا جی کی صفائی پیش کرنا ہمارے خیال میں مرزا جی کی توہین کرنا ہے۔ لیکن غرض بری بلا ہے۔ بقول ؎

آنکہ شیراں را کند روباہ مزاج
احتیاج است احتیاج و احتیاج

ڈاکٹر بشارت احمد غرض کے ماتحت ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں جن کو وہ خود بھی صحیح نہ سمجھتے ہوں۔ مثلاً مرزا صاحب کی منکوحہ آسمانی جن کا نام نامی محمدی بیگم ہے ڈاکٹر صاحب نے اس سے مراد مسمات مذکورہ نہیں لی بلکہ وہ محمدی جماعت (نو مسلم) جو انگلستان میں اصلی یا فرضی تیار ہوئی ہے مراد بتائی ہے یعنی نکاح آسمانی

[illegible]

فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن و حدیث کی روشنی میں

(از مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

اس میں شک نہیں کہ جس خدا نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس کی شان کو جیسا وہ جانتا اور بیان کرسکتا ہے کوئی دوسرا نہیں کرسکتا۔ اس لئے ہمیں ضرورت ہے کہ فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے قدوس کی پاک کلام قرآن مجید اور اس کی تشریح احادیث رسولؐ میں تلاش کریں۔ ان سے باہر ہمیں مارے مارے پھرنے کی ضرورت نہیں جو صفات ان میں مذکور ہونگی وہی صحیح اور درست ہونگی۔ اس کے سوا جو مدح ہے وہ اس قابل ہے کہ اس کو مدح دکھا جائے بلکہ بجا ہے کہ کسی حد تک اس کو توہین قرار دیا جائے۔ انہی معنی کو ملحوظ رکھ کر سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا لا تطروني الحديث مجھے عیسائیوں کی طرح حد سے نہ بڑھانا۔ یعنی میری فضیلت اس طرح بیان نہ کرنا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی ظاہر کی۔

یہ اصول مستنبط از حدیث رسول علیہ السلام بھی ہمارے سامنے ہے اور اخبار الصریح سیالکوٹ کا وہ پرچہ بھی پیش نظر ہے۔ جس میں فضائل سید المرسلین کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا ہے۔ مضمون نویس پیر علی پوری (جماعت علی شاہ صاحب) کے صاحبزادے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب اگر فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اصول صحیح کے ماتحت بیان کرتے تو کسی شخص کو [illegible] نہ ہوتی مگر افسوس ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ [illegible] باتیں بہت لکھی ہیں۔ معلوم نہیں کہ قرآن جیسی جامع اور احادیث نبویہ جیسی مکمل چیز کے بعد بیرونجات سے کیوں امداد طلب کی جاتی ہے۔ بہرحال ہم ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرینگے جو حشو و زوائد ہیں اور روائتی طور پر پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

مضمون نگار صاحب اپنے طور پر جو کچھ بھی عوام کو ہدایات دے گئے ہیں ان سے تو ہمیں مطلب نہیں وہ جانیں اور ان کے مریدین۔ غضب یہ ڈھایا کہ جو لکھ دیا ہے:-

"صحابہ اس کی خوشی مناتے تھے۔ یہ ذکر خیر سناتے تھے ضیافتیں کھلاتے تھے۔ خاص اہتمام کے ساتھ اس خاص دن کی عید مناتے تھے۔

ذکر ولادت سنت ہے۔ حاکم اور ابن حبان عبد اللہ بن عباس سے ناقل ہے کہ خود سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ولادت کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:- ہم آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت میں تھے، نوح علیہ السلام کے ہمراہ کشتی میں اور ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ [illegible] میں تھے۔ ہمیں خدا نے پاک نفوس میں منتقل فرمایا۔ نبیوں نے ہم پر ایمان لایا۔ ہماری بشارت توریت میں ہماری شہادت انجیل میں۔ ہمیں سے زمین روشن ہوئی ہے فلک منور ہیں۔ ہم ہی دعائے خلیل ہیں ہم ہی نوید مسیحا ہیں۔ ہماری والدہ کے جسم سے نور خارج ہوا جس سے انہیں ملک شام کی عمارتیں تک دکھائی دیں۔ [illegible]

سیالکوٹ [illegible] بابت [illegible]

صاحبزادہ صاحب نے حدیث کا حوالہ نہیں دیا مگر ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ مضمون نویس کا فرض ہے کہ اس کی سند معہ حوالہ کتاب پیش کریں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کی خانہ ساز روائت کے پرخچے فضائے آسمانی میں کیسے اڑتے ہیں۔

سنئے صاحب! یہ صحافتی دنیا ہے جہاں بے دلیل بات نہیں سنی جاسکتی۔ حلقہ مریدین نہیں کہ جو کچھ آپ کہہ دیں وہ صم بکم ہو کر سر ہلا دیں۔

اس حدیث کے علاوہ تین روائتیں اور نقل کی ہیں مگر خدا کی شان سند ایک کی بھی نہیں لکھی اور کیوں لکھتے جبکہ حق و صداقت اسی امر میں پنہاں تھی۔ اور صاحبزادہ صاحب کو وہ منظور نہیں۔

خلاصہ مطلب ان روایات کا یہ ہے۔ جو نمبروار درج ہے:-

(۱) عبد الرحمٰن بن عوف کی ماں کہتی ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ولادت کے وقت ہاتھوں پر اٹھایا۔ آپ روئے۔ غیبی آواز آئی رحمك الله (پھر) ایک نور سارے افق میں پھیلا جس میں مجھے روم و شام کے محل نظر آنے لگے اور آپ غائب ہوگئے اور ایک آواز آئی کہ مغرب مشرق میں آپکو گشت کراؤ۔

(۲) ابو درداء صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عامر بن ربیعہ انصاری کے گھر سے گزرے وہ اپنے بچوں کو ولادت (پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم) کے واقعات سکھلا رہا تھا اور کہتا تھا وہ آج ہی کا دن تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھلے ہیں اور بخشش ہے اور جو تمہارے جیسا کام کرے گا اس کی نجات ہے۔

(۳) حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی کام (تعلیم وقائع ولادت) کر رہے تھے۔ آنحضرتؐ تشریف لائے اور خوشی سے فرمایا تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔"

سنئے صاحب! ہم ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتے ہیں کہ آپ کی پیش کردہ دیگر روایات بھی [illegible]

[illegible]

مگر ہے جو تمہ سند تحریر پیش کرو۔ پھر دیکھو حق کس طرح عیاں ہو کر چمکتا ہے۔
علی پور والو! حق کے متلاشی بنو۔ حق پوشی کرکے کبھی فلاح نہ پاسکو گے۔ آخر ایک دن سچے دربار میں پیش ہونا ہے۔ اس وقت یہی تحریر سامنے پیش کر کے کہا جائے گا۔ اقراء کتابک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا۔

(باقی آئندہ)

مذاکرہ علمیہ

لیلۃ القدر یا لیلۃ المبارک

(از قلم مولوی ابو البشارا امیر احمد صاحب سہسوانی نزیل جبلپور)

(۱) آیہ کریمہ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن
(۲) سورہ دخان کی آیہ کریمہ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ
(۳) آیہ کریمہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔

(۱) ان تینوں آیات بینات میں قرآن مجید کی ابتداء نزول کے تین مواقع بتائے گئے ہیں۔ (۲) یا تینوں میں ایک ہی وقت کا ذکر و اشارہ ہے۔ (۳) کیا ان تینوں آیتوں میں تعارض و تناقض ہے۔ (۴) کیا لیلہ مبارکہ کا نصف شعبان میں ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے (۵) کیا لیلہ مبارکہ اور لیلۃ القدر دونوں ایک ہیں یا دو علیحدہ علیحدہ۔ احادیث صحیحہ اور مفسرین معتبرین متقین و شراح حدیث کی تحقیق سے ان سوالات کا حل ہونا چاہیئے۔

از روئے تحقیق محدثین ربانی و مفسرین حقانی اتفاقاً یہ ثابت ہے کہ تینوں آیتوں میں ایک ہی وقت مراد ہے۔ اور ان میں کسی قسم کا تعارض تناقض نہیں اور نہ تین وقت مراد ہیں۔ اور نہ لیلہ مبارکہ کا لیلہ نصف شعبان میں ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

(۱) دیکھئے تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ خازن ج ۱ ص ۱۲۱ مطبوعہ مصر میں ہے قال ابن عباس انزل القرآن جملۃ واحدۃ من اللوح المحفوظ فی لیلۃ القدر من شھر رمضان فوضع فی بیت العزۃ فی سماء الدنیا ثم نزل بہ جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نجوما فی ثلاث و عشرین سنۃ فذلک قولہ فلا اقسم بمواقع النجوم وروی ابو داؤد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انزلت صحف ابراھیم فی ثلث لیال مضین من رمضان وفی روایۃ فی اول لیلۃ من رمضان و انزلت توراۃ موسیٰ فی ست لیال مضین من رمضان و انزل انجیل عیسیٰ فی ثلاث عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان و انزل زبور داؤد فی ثمان عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان و انزل الفرقان علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الرابعۃ والعشرین لست بقین بعدھا فعلی ھذا یکون ابتداء نزول القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی شھر رمضان وھو قول ابن اسحٰق وابی سلیمان الدمشقی انتہی۔

اور دیکھئے تفسیر معالم التنزیل جلد مذکور صفحہ مذکور عن ابن عباس انہ سئل عن قولہ عزوجل شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن وقولہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وقولہ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ وقد نزل فی سائر الشھور وقال عزوجل وقرآنا فرقناہ فقال انزل القرآن جملۃ واحدۃ من اللوح المحفوظ فی لیلۃ القدر من شھر رمضان الی بیت العزۃ فی السماء الدنیا ثم نزل بہ جبریل علیہ السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجوما فی ثلاث و عشرین سنۃ فذلک قولہ تعالیٰ فلا اقسم بمواقع النجوم قال داؤد بن ابی ھند قلت للشعبی شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اما کان ینزل فی سائر الشھور قال بلیٰ ولکن کان جبریل علیہ یعارض محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ما انزل اللہ الیہ فیحکم اللہ ما یشاء و ینسیہ ما یشاء و روی عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انزلت صحف ابراھیم فی ثلاث لیال مضین من رمضان ویروی فی اول لیلۃ من رمضان وانزلت توراۃ موسیٰ فی ست لیال مضین من رمضان وانزل الانجیل علی عیسیٰ فی ثلاث عشرۃ مضت من رمضان وانزل الزبور علی داؤد فی ثمان عشرۃ لیلۃ مضت من رمضان وانزل القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الرابعۃ والعشرین من شھر رمضان لست بقین بعدھا انتہی۔

اور دیکھئے۔ تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد اول ص ۲۳۳ مؤلفہ نواب صدیق الحسن خان رحمہ میں ہے اللہ پاک نے اس آیت پاک میں ماہ رمضان کی مدح کی نہ کسی اور مہینے کی۔ سب مہینوں میں اس مہینہ کو واسطے اتارنے قرآن شریف کے پسند کیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ مہینہ وہ ہے جس میں اللہ کی کتابیں پیغمبروں پر اترا کرتی تھیں۔ امام احمد نے واثلہ بن الاسقع سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے پہلی رات رمضان کے اترے۔ توریت چھٹی رمضان کو اتری۔ انجیل تیرھویں رمضان کو۔ قرآن چوبیسویں رمضان کو نازل ہوا۔ حدیث جابر میں یوں آیا ہے کہ زبور بارھویں رمضان کو، انجیل اٹھارھویں کو اتری باقی مثل متقدم (حدیث کے) اس کو ابن مردویہ نے روایت کیا ہے۔ یہ سارے صحف و ہر سہ کتب جس کسی نبی پر اتری ایک بارگی ہی اتری سوا قرآن سو سب کا سب تو ایک دفعہ آسمان دنیا پر طرف بیت العزت کے اترا پھر اترا ماہ رمضان شب قدر میں ہوا کما قال تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وقال انا انزلناہ

فی لیلۃ مبارکۃ ۔ پھر تھوڑا تھوڑا الگ الگ مطابق واقعات و حادثات اترتا رہا ۔ اسیطرح کئی طرق سے ابن عباس سے مروی ہے یہی مطلب ہے اس آیت کا وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القران جملۃ واحدۃ کذلک لنثبت بہ فؤادک ورتلنٰہ ترتیلا ولا یاتونک بمثل الا جئنٰک بالحق واحسن تفسیرا غرض جب مشرکین کوئی جھگڑا لاتے تو اللہ تعالیٰ ان کا جواب دینا وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا ۔ انتہی ۔

اور دیکھئے تفسیر ترجمان القرآن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۰

ف ۱۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ اوس نے قرآن عظیم کو لیلہ مبارکہ میں نازل فرمایا یعنی بابرکت شب قدر ہے ۔ کما قال عز و جل انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ۔ اور نزول قرآن شریف کا شہر رمضان میں ہوا ۔ کما قال تبارک وتعالیٰ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور حدیثیں جو اس باب میں نازل ہوئی ہیں ہم نے ان کو سورہ بقرہ میں ایسے طور سے ذکر کیا ہے کہ یہاں ان کے مکرر ذکر کرنے سے غنا حاصل ہے ۔ اور جس شخص نے یہ کہا کہ وہ رات شب نصف شعبان ہے جیسا کہ عکرمہ سے مروی ہے تو بیشک اس نے بعد بعید کیا ۔ کیونکہ قرآن شریف نے اس پر نص کی ہے کہ وہ رمضان میں ہے ۔ اور وہ حدیث جو کہ عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ آجال (عمریں) قطع کی جاتی ہیں شعبان سے شعبان تک یہاں تک کہ بے شک مرد البتہ نکاح کرتا ہے اور اسکے واسطے بچہ پیدا کیا جاتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں نکل چکتا ہے ۔ سو یہ حدیث مرسل ہے ۔ ایسی حدیثوں سے نصوص کا معارضہ نہیں کیا جاتا ہے ۔ انا کنا منذرین کا یہ مطلب ہے کہ ہم اعلام کرنیوالے ہیں لوگوں کو وہ شے جو انکو نفع و ضرر دیتی ہے شرعاً تاکہ اللہ کی حجت اپنے بندوں پر قائم ہو جائے ۔ فیہا یفرق کل امر حکیم کے یہ معنی ہیں کہ سال بھر کا کام شب قدر میں جدا کیا جاتا ہے لوح محفوظ سے طرف لکھنے والوں کے اور جو اجلیں اور روزیاں خلق کی اس سال میں ہوتی ہیں اور جو کچھ کام اس میں ہوتا ہے آخر سال تک ۔ اور اسی طرح حضرت ابن عمر و مجاہد و ابو مالک و ضحاک اور بہت سے سلف سے مروی ہے انتہی

اور دیکھئے تفسیر مذکور صفحہ ۳۶۰ سطر ۱ ۔ لیلہ مبارک میں اختلاف ہے قول اول یہ ہے کہ مراد لیلۃ القدر ہے ۔ قتادہ و ابن زید اور اکثر مفسرین اسی کے قائل ہیں دلیلیں اس قول کی یہ ہیں ۔ اوّل اللہ پاک نے فرمایا ہے انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ۔ پس انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبارکۃ واجب ہے کہ یہ وہی رات ہے جو کہ مسمی بلیلۃ القدر ہے ۔ تاکہ تناقض لازم نہ آئے ۔ دوسری اللہ پاک نے فرمایا ہے ۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن پس اس جگہ جو یہ فرمایا انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبارکۃ سو واجب ہے کہ یہ لیلۃ مبارکہ رمضان میں ہو ۔ تو اب ثابت ہوا کہ وہ لیلۃ القدر ہے ۔ تیسری اللہ پاک نے لیلۃ القدر کی صفت میں فرمایا ہے تنزل الملائکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر اور یہاں (سورہ دخان میں) فرمایا فیہا یفرق کل امر حکیم اور اس جگہ فرمایا رحمۃ من ربک اور لیلۃ القدر میں فرمایا سلام ۔ اور جب اوصاف باہم متقارب ہوئے تو اس بات کا قائل ہونا واجب ہوا کہ ان دونوں میں ایک رات وہی دوسری ہے ۔ چوتھی محمد بن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں قتادہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی اول رات میں نازل ہوئے ۔ اور توریت رمضان کی چھٹی رات میں اور زبور اس کی بارھویں رات میں اور قرآن شریف اوس کی چوبیسویں رات میں نازل ہوا اور لیلہ مبارکہ لیلۃ القدر ہے ۔ پانچویں لیلۃ القدر کا جو یہ نام رکھا گیا سو اسی لئے کہ اس کی قدر و بندگی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ اس کی قدر و بزرگی نفس زمان کے سبب سے نہیں ہے اسلئے کہ زمانہ تو ذات و صفات میں ایک شے ہے پس یہ ممتنع ہے کہ لذاتہ بعض زمانہ بعض سے اشرف ہو ۔ تو اب یہ بات ثابت ہوگئی کہ زمانہ کی تشریف و قدر اس سبب سے ہے کہ اوس میں کچھ ایسے شریف امور حاصل ہوئے کہ ان کی بڑی قدر ہے ۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ دین کا منصب دنیا کے منصب سے عظیم تر ہے اور دین میں سب چیزوں سے بڑھ کر عظیم و شریف از راہ شعب کے قرآن شریف ہے ۔ اس لئے کہ اسی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوئی اور اسی سے حق و باطل میں فرق ظاہر ہوا ۔ جسطرح کہ اللہ پاک نے اس کی صفت میں فرمایا ہے ومہیمنا علیہ ۔ اور اسی سے سعادت والوں کے درجے اور شقاوت والوں کے درکے ہوئے ۔ پس اس تقریر کی بنا پر کوئی شے نہیں ہے مگر قرآن شریف اس سے اعظم ہے قدر میں اور اعلیٰ ہے ذکر میں اور بزرگ تر ہے منصب میں ۔ اور جب اس پر اتفاق کیا ہے کہ لیلۃ القدر وہی ہے جو رمضان میں واقع ہوئی تو ہم نے جان لیا کہ قرآن شریف اسی رات میں نازل کیا گیا ۔ یہ دلائل واضح و ظاہر ہیں ۔

دوسرا قول یہ ہے کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہے ۔ یعنی شب نصف شعبان عکرمہ اور ایک گروہ اسی کا قائل ہے اس قول والوں کے یہ دلائل ہیں ۔ اوّل یہ ہے کہ اس رات کے چار نام ہیں ۔ لیلہ مبارکہ ۔ لیلۃ البراءۃ ۔ لیلۃ الصک ۔ لیلۃ الرحمۃ ۔ دوسری یہ کہ پانچ خصلتوں کے ساتھ مختص ہے ۔ پہلی خصلت تو یہ آیت ہے فیہا یفرق کل امر حکیم ۔ دوسری یہ ہے کہ اس میں عبادت کی فضیلت ہے ۔ زمخشری (جس کا معتزلی ہونا اور اسکی روایت کا موضوع ہونا رسالہ محدث دہلی ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں ثابت کر دیا گیا ہے) نے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی پڑھے اس رات میں سو رکعتیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سو فرشتے بھیجے ۔ تیس تو اس کو جنت کی بشارت دیں اور تیس عذاب نار سے اوس کو امن دیں اور تیس اوس سے دنیا کی آفات رفع کریں ۔ اور دس شیطان کے کید اوس سے دفع کریں ۔ تیسری نزول رحمت ہے ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک اللہ رحم کرتا ہے میری امت پر اس رات میں بعدد بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے ۔ چوتھی یہ کہ اس میں مغفرت حاصل ہوتی ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

بیشک اللہ مغفرت فرماتا ہے سارے مسلمانوں کی اس رات میں مگر کاہن وساحر اور ہمیشہ پینے والا شراب کا اور نافرمان ماں باپ کا اور اصرار کرنے والا زنا پر۔ پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام شفاعت عطا فرمائی ہے آپ کی امت میں۔ زمخشری نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے شعبان کی تیرھویں رات میں اپنی امت کے حق میں سوال کیا تو اس میں سے آپ کو تہائی دی گئی پھر آپ نے چودھویں رات سوال کیا تو دو تہائی عطا کی گئی۔ پھر پندرھویں رات سوال کیا تو ساری دیدی گئی الا من شرد عن اللہ شرد البعیر یعنی وہ شخص جو اللہ سے بدکا مثل بدکنے اونٹ کے کذا ذکر الخطیب علی نقلہ الجمل۔ بالجملہ نووی رح نے شرح مسلم کے باب صوم التطوع میں کہا ہے کہ قول شب نصف شعبان کا خطا ہے۔ صواب یہ ہے کہ لیلہ مبارکہ لیلۃ القدر ہے اور اسی کے علماء قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ وقال تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ پس دوسری آیت بیان ہے پہلی آیت کا۔ لیلۃ القدر اس لئے نام رکھا ہے کہ اللہ پاک اس میں مقدر کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اپنے امر سے اوس کی مثل تک سال آیندہ سے یعنی امر موت واجل ورزق یہاں تک کہ بیت اللہ کے حاجی لکھے جاتے ہیں مع اپنے ناموں کے اور باپ دادوں کے ناموں کے اور یہ ان فرشتوں کو سپرد کیا جاتا ہے جو کہ امور کی تدبیر کرتے ہیں یعنی حضرت اسرافیل وحضرت میکائیل وحضرت عزرائیل وحضرت جبرئیل علیہم الصلوٰۃ والصلوٰۃ۔ یہ قول سعید بن جبیر کا ہے۔

اور دیکھئے تفسیر مذکور جلد مذکور صفحہ ۳۰۴ سطر ۔ فتح البیان (مؤلفہ نواب مرحوم) میں ہے کہ حق وہی ہے جس طرف جمہور گئے ہیں کہ لیلہ مبارکہ وہی لیلۃ القدر ہے۔ شب نصف شعبان نہیں۔ اس واسطے کہ اللہ پاک نے یہاں تو اوس کو مجمل رکھا ہے اور سورہ بقرہ میں اسکو بایں قول بیان فرمایا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور سورہ قدر میں بایں قول انا انزلنہ فی لیلۃ القدر

پس اب بعد اس بیان واضح کے وہ شئے باقی نہ رہی جو کہ موجب خلاف ہو اور نہ وہ جو مقتضی اشتباہ کی ہو۔ رہی یہ حدیث جو ابن زنجویہ ودیلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع الآجال من شعبان الی شعبان الی آخرہ کما تقدم واخرجہ ابن ابی الدنیا وابن جریر عن عثمان بن محمد۔ سو یہ مرسل ہے۔ اسکے ساتھ حجت قائم نہیں ہوتی ہے اور نہ ایسی حدیث کے ساتھ صراحۃ قرآن شریف کا معارضہ کیا جاتا ہے۔ اور اس باب میں جو مروی ہے سو وہ مرسل ہے یا غیر صحیح۔ صاحب درمنثور نے اسکو وارد کیا ہے اور جو شب نصف شعبان کی فضیلت میں وارد ہوا ہے اسکو بھی لائے ہیں سو یہ سب اس کو مستلزم نہیں ہے کہ وہ لیلہ مبارکہ میں مراد ہے یعنی اس کی فضیلت بجائے خود ثابت ہی ہوا کرے اس سے کیا ہوتا ہے۔ یہ لازم نہیں آتا ہے کہ لیلہ مبارکہ سے وہی مراد ٹھیری واللہ اعلم! غرضیکہ اللہ پاک نے قرآن شریف کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا قتادہ کہتے ہیں کہ سارا قرآن لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا۔ ام الکتاب یعنی لوح محفوظ سے طرف بیت العزت کے سمای دنیا میں۔ پھر اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا راتوں اور دنوں میں اندر تئیس برس کے انواع واقسام وقائع وحوادث میں حالاً فحالاً۔ اسکی تحقیق سورہ بقرہ میں بزیر تفسیر شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن گزر چکی ہے۔ مقاتل کہتے ہیں کہ لوح محفوظ سے ہر لیلۃ القدر میں وحی سے اوس مقدار پر نازل ہوتا تھا کہ جس کو جبریل علیہ السلام سال بھر میں لیکر نازل ہوتے اوس کی مثل سال آیندہ تک۔ کسی نے کہا کہ ابتدائے نزول قرآن لیلۃ القدر میں تھی۔ حدیث ابن عباس نے فرمایا کہ قرآن شریف لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا اور جبریل علیہ السلام اوس کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے ٹکڑے ٹکڑے کرکے واسطے جواب لوگوں کے بالجملہ اللہ پاک نے اس رات کا یہ وصف کیا کہ وہ مبارک ہے اس لئے کہ اس میں قرآن نازل ہوا اور وہ دین ودنیا کے مصالح پر مشتمل ہے اور اسواسطے

کہ اس میں ملائکہ وروح نازل ہوتے ہیں جس طرح کہ انشاء اللہ تعالیٰ سورہ قدر میں آجائیگا۔ انتہی۔

مذکورہ بالا تفاسیر سے تینوں آیتوں کی تطبیق اور لیلہ مبارکہ اور لیلۃ القدر کا ایک چیز ہونا اور اس کا ماہ رمضان میں ہونا۔ اور لیلہ نصف شعبان میں نہ ہونا حدیثوں اور اقوال صحابہ ومفسرین سے اچھی طرح واضح ہوگیا

(۳) اب ان احادیث کا حال سنئے جن کی رو سے لیلہ مبارکہ لیلہ نصف شعبان میں قرار دی جاتی ہے۔ کئی حدیثوں کا حال تو نواب صاحب کی تفسیر سے اوپر گزر چکا۔ باقی اور حدیثیں ہیں۔

(۱) حدیث حضرت علی والی۔ جس کا موضوع ہونا رسالہ محدث دہلی مورخہ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۲ میں اچھی طرح مدلل طریق سے ثابت ہو چکا ہے۔ لہذا اس کے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں اور اسی حدیث کو امام منذری نے "الترغیب والترہیب" صفحہ ۱۵ باب فی صوم شعبان میں بلفظ روی عن علی روایت کیا ہے۔ اور امام موصوف نے مقدمہ کتاب میں اصطلاحات کا ذکر کرتے ہوئے روی کا لفظ روایات موضوع ومناکیر کیلئے مقرر کیا ہے۔

(۲) دوسری حدیث "الترغیب والترہیب" صفحہ ۱۵ باب فی صوم شعبان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فصلی فاطال السجود حتی ظننت انہ قبض فلما رأیت ذلک قمت حتی حرکت ابہامہ فتحرک فرجعت فسمعتہ یقول فی سجودہ اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک الیک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک فلما رفع راسہ من السجود وفرغ من صلاتہ قال یا عائشۃ او یا حمیرا اظننت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خاس بک قلت لا واللہ یا رسول اللہ ولکنی ظننت انک قبضت لطول سجودک فقال اتدری ای لیلۃ ھذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ھذہ لیلۃ النصف من شعبان ان اللہ عزوجل یطلع علی عبادہ فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر للمستغفرین ویرحم المسترحمین

یؤخر اهل الحقد کما هم رواه البیهقی من طریق العلاء بن الحرث وقال هذا مرسل جید یعنی ان العلاء لم یسمع من عائشة۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ روایت مرسل ہے کیونکہ علاء بن الحرث (راوی) نے حضرت عائشہ رضہ سے نہیں سنا۔ لہذا یہ حدیث مرسل ضعیف لائق احتجاج نہیں۔

(س) اور اسی حدیث کو امام منذری نے کتاب مذکور باب الترہیب من التہاجر ص۴۲۵ میں اس طرح روایت کیا ہے۔

وروی عن عائشة رضی الله عنها قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فوضع عنه ثوبیه ثم لم یستتم ان قام فلبسهما فاخذتنی غیرة شدیدة ظننت انه یاتی بعض صویحباتی فخرجت اتبعه فادرکته بالبقیع بقیع الغرقد قد یستغفر للمومنین والمومنات والشهداء فقلت بابی وامی انت فی حاجة ربك وانا فی حاجة الدنیا فانصرفت قد خلت حجرتی ولی نفس عال ولحقنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ماهذا النفس یا عائشة فقلت بابی وامی اتیتنی فوضعت منك ثوبیك ثم لم یستتم ان قمت فلبستهما فاخذتنی غیرة شدیدة ظننت انك تاتی بعض صویحباتی حتی رایتك بالبقیع تصنع ما تصنع فقال یا عائشة اکنت تخافین ان یحیف الله علیك ورسوله اتانی جبرئیل علیه السلام فقال هذه لیلة النصف من شعبان ولله فیها عتقاء من النار بعدد شعور غنم بنی کلب لا ینظر الله فیها الی مشرك ولا الی مشاحن ولا الی قاطع رحم ولا الی مسبل ولا الی عاق لوالدیه ولا الی مدمن خمر قال ثم وضع عنه ثوبیه فقال لی یا عائشة تاذنین لی فی قیام هذه اللیلة قلت نعم بابی وامی فقام فسجد لیلا طویلا حتی ظننت انه قد قبض فقمت التمسه ووضعت یدی علی باطن قدمیه فتحرك ففرحت وسمعته یقول فی سجوده اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ بك منك جل وجهك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك فلما اصبح ذکرتهن له فقال یا عائشة تعلمیهن فقلت نعم فقال تعلمیهن وعلمیهن فان جبریل علیه السلام علمنیهن وامرنی ان ارددهن فی السجود رواه البیهقی۔ امام منذری کا اس حدیث کو روِی کے لفظ سے لکھنا اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت موضوع ومناکیر میں سے ہے۔

حدیث ملک۔ جامع ترمذی مطبوعہ مطبع عالی نول کشور ۱۲۹۵ھ ص۱۲۲ میں ہے۔ باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان حدثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا الحجاج بن ارطاة عن یحیی بن ابی کثیر عن عروة عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة فخرجت فاذا هو بالبقیع فقال کنت تخافین ان یحیف الله علیك ورسوله قلت یا رسول الله ظننت انك اتیت بعض نسائك فقال ان الله تبارك وتعالی ینزل لیلة النصف من شعبان الی سماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعور غنم کلب وفی الباب عن ابی بکر الصدیق قال ابو عیسی حدیث عائشة لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث الحجاج وسمعت محمد یقول هذا الحدیث وقال یحیی بن ابی کثیر لم یسمع من عروة قال محمد والحجاج لم یسمع من یحیی بن ابی کثیر انتہی۔ اس حدیث کو امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کی یہ روایت حجاج کے طریق سے ہم کو پہنچی ہے۔ اور میں نے سنا ہے محمد (امام بخاری) سے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے اور کہا (بخاری نے) یحیی بن ابی کثیر نے عروہ سے نہیں سنا۔ کہا محمد (بخاری) نے اور حجاج (راوی) نے بھی یحیی بن ابی کثیر سے نہیں سنا۔

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہ نے اپنے بندوں کی نئی نئی ضرورتوں اور ان کی کم عمروں پر نظر فرماتے ہوئے بندوں کو ایک سال تک منتظر نہیں رکھا بلکہ نہایت کرم سے ہر روز ایک خاص وقت پر اپنی رحمت سے بندوں کو مستفید فرمانے کے لئے ہر روز نصف شب کے بعد نزول اجلال فرماتا ہے۔ دیکھئے مشکوٰۃ باب التحریض علی قیام اللیل ص۱۰۱۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل ربنا تبارك وتعالی کل لیلة الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب له من یسالنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفر له متفق علیه وفی روایة لمسلم ثم یبسط یدیه ویقول من یقرض غیر عدوم ولا ظلوم حتی ینفجر الفجر۔ اور صحیح مسلم میں ہے عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان فی اللیل لساعة لا یوافقها رجل مسلم یسال الله فیها خیرا من امر الدنیا والآخرة الا اعطاه ایاه وذلك کل لیلة۔ ان حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ اللہ رب العزت روزانہ نصف شب کے بعد نزول اجلال فرماتا ہے تو اس اعتبار سے ہر روز وہ وقت شب براءۃ ہے۔ نہ سال بھر تک کا انتظار اور نہ نصف شعبان والی روایتوں کو حسن بعرو قرار دینے کی زحمت گوارا کرنا۔

آئیے اب ہم آپ کو حضرت عائشہ رضہ والی حدیث سے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کا قبرستان تشریف لے جانے کا اصل واقعہ سنائیں کہ یہ قصہ نصف شب شعبان میں تھا یا کس وقت۔ غور سے پڑھئے۔ صحیح مسلم ج ۱ ص۳۱۳

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی ویحیی بن ایوب وقتیبة بن سعید قال یحیی بن یحیی انا وقال الآخران نا اسمعیل بن جعفر عن شریك وهو ابن ابی نمر عن عطاء بن یسار عن عائشة انها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم کلما کان لیلتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج من آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مومنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء الله بکم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقیع الغرقد۔

اس حدیث میں لفظ کلما کان لیلتها قابل غور ہے

ان دونوں لفظوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معتادانہ ہمیشہ قبرستان تشریف لے جانا واضح الفاظ سے ثابت ہوگیا۔ جس میں کسی مہینہ کی تخصیص نہیں۔

اور آنجناب کے اسی طریقہ مستمرہ کو ایک خاص واقعہ کے ساتھ ذکر فرماتی ہیں۔ پھر پڑھئے صحیح مسلم اسی صفحہ پر حدیث مذکور کے بعد دوسری حدیث جو دو سندوں سے مذکور ہے :۔

عن محمد بن قیس قال قالت عائشة الا احدثکم عنی وعن رسول الله صلی الله علیه وسلم قلنا بلی قال قالت لما کانت لیلتی التی النبی صلی الله علیه وسلم فیها عندی انقلب فوضع رداءه وخلع نعلیه فوضعهما عند رجلیه وبسط طرف ازاره علی فراشه فاضطجع فلم یلبث الاریث ما ظن ان قد رقدت فاخذ رداءه رویدا وفتح الباب رویدا فخرج ثم اجافه رویدا فجعلت درعی فی راسی واختمرت وتقنعت ازاری ثم انطلقت علی اثره حتی جاء البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیه ثلاث مرات ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت فاحضر فاحضرت فسبقته فدخلت فلیس الا ان اضطجعت فدخل فقال مالك یا عائش حشیا رابیة قالت قلت لا شئ قال لتخبرینی او لیخبرنی اللطیف الخبیر قالت قلت یا رسول الله بابی و امی فاخبرته قال فانت السواد الذی رایت امامی قلت نعم فلهدنی فی صدری لهدة اوجعتنی ثم قال اظننت ان یحیف الله علیك ورسوله قالت مهما یکتم الناس یعلمه الله نعم قال فان جبریل علیه السلام اتانی حین رایت فنادانی فاخفاه منك فاجبته فاخفیته منك ولم یدخل علیك وقد وضعت ثیابك وظننت ان قد رقدت فکرهت ان اوقظك وخشیت ان تستوحشی فقال ان ربك یامرك ان تاتی اهل البقیع فتستغفر لهم قالت قلت کیف اقول لهم یا رسول الله قال قولی السلام علی اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم الله المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء الله بکم للاحقون

ان دونوں روایتوں میں تناقض نہیں۔ حدیث اول میں جناب رسالتمآب کے روزمرہ معمول کا ذکر ہے جو کلما اور یخرج صیغہ مضارع سے ظاہر ہے اور دوسری میں خاص واقعہ طرز عجیب سے مذکور ہے کہ اسکو حضرت عائشہ سے مصلحتاً پوشیدہ رکھنا تھا تاکہ گھبرائیں نہیں۔

ان صحیح حدیثوں کی موجودگی میں ضعاف و مناکیر روایتوں کو حسن لغیرہ قرار دیکر اور فضائل اعمال کیلئے ان کو جائز رکھنا اور ان سے نصوص قرآنی کا معارضہ کرتے ہوئے لیلہ مبارکہ نصف شب شعبان میں قرار دینا اور اس شب میں نمازیں پڑھنا اور قبرستان جانا سخت زیادتی اور بے انصافی ہے۔

علماء کرام بالخصوص علماء محدثین کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس تحقیق میں بغور ملاحظہ کرکے اس رسم قبیح شب براءۃ کو مٹانے کی کوشش کرکے بندگان خدا کی اصلاح فرمائینگے۔ وما ارید الا الاصلاح ما استطعت۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

اہلحدیث | یہ مضمون تشنۂ تحقیق ہے۔ اہل علم اسپر قلم اٹھا سکتے ہیں۔

نتیجہ امتحان مدرسہ اہل حدیث باڑی

حسب دستور شعبان میں جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب سفیر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی نے امتحان مدرسہ اہل حدیث باڑی لیا۔ بفضلہ تعالیٰ نتیجہ بہت ہی اچھا رہا۔ ۹۸ لڑکوں سے کل ۶ فیل۔ باقی پاس ہوئے۔ ممتحن موصوف نے معائنہ بک میں مدرسہ کی تعریف بہت اچھے لفظوں میں لکھی ہے۔ مدرسہ ہذا پوری ترقی اور کوشش سے ہندوستان میں نام حاصل کر چکا ہے۔ مگر مالی حالت تسلی بخش نہیں۔ اس لئے امسال علاوہ مولوی عبدالمعبود صاحب کے دوسرے مولوی ابوبکر صاحب کو بھی بغرض حصول امداد باہر بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین براہ راست بذریعہ منی آرڈر یا بواسطہ سفیران مدرسہ ہذا کے مدرسہ کی مالی امداد فرماکر شکریہ کا موقع دینگے۔

نوٹ:۔ بیرونی طلباء جن کا طعام قیام بذمہ مدرسہ ہے بذریعہ درخواست اجازت لے کر داخل ہو سکتے ہیں۔ داخلہ ۶ شوال سے اخیر ذیقعد تک رہیگا۔ خط و کتابت بنام مولوی عبدالمجید صاحب نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ باڑی ریاست دھول پور ہونی چاہئے۔ **المشتہر:۔** خان محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ باڑی۔ ریاست دھول پور۔

(عہ برائے اشاعت فنڈ وصول)

ضروری اعلان

دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ رمضان المبارک کی تعطیل کے سلسلہ میں ۲۵۔ شعبان کو بند ہوا۔ اور انشاء اللہ حسب دستور دس شوال کو کھلیگا۔ دارالعلوم اپنی تعلیم و تربیت اور رہائشی خوبیوں کی وجہ سے ہندوستان میں کافی شہرت حاصل کر چکا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہاں تقریباً ہندوستان کے ہر صوبہ کے لڑکے تعلیم پا رہے ہیں۔ شائقین علوم دینیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ داخلہ کی اجازت جلد سے جلد مہتمم کے نام روانہ کریں۔ درجہ عالم کے طلباء کے لئے جاگیر کی جگہ بھی خالی ہے۔ تمام درخواستیں بسرپرستی مدرس اول یا کسی مستند عالم کی وساطت سے آنی چاہئیں درخواست میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اب تک کس مدرسہ میں اور کہاں تک تعلیم حاصل کی ہے۔

(ڈاکٹر) سید محمد فرید مہتمم دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے۔ دربھنگہ

جمع القرآن والحدیث۔ مصنفہ مولانا سیف بنارسی۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کے جمع، ترتیب ہونے کا ذکر اور وحی الہٰی ہونے کا ثبوت۔ اور معترضین کے شکوک کا جواب۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ قیمت صرف ۸ر۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

س ۱۸ } زید نے اپنی لڑکی کی شادی کر دی۔ جس کو عرصہ سات سال کا ہوتا ہے۔ وہ لڑکی اپنے شوہر سے ہمیشہ ناخوش رہی اور کبھی اُس کے یہاں مستقل طریقے سے نہ رہی۔ اور ہمیشہ رات کو پوشیدہ بھاگتی رہی۔ اب بغیر طلاق اور خلع کرائے ہوئے اُسکے والدین اور چند آدمیوں نے دوسرے سے عقد کر دیا۔ اب وہ نکاح ثانی جائز ہوا یا ناجائز۔ اور بصورت ناجائز اس کو کیا کرنا چاہئے۔ اور جو لوگ شریک عقد تھے اُن پر شرعی کیا حکم ہے۔ اور اگر اُس کا شوہر طلاق نہ دے تو کیا کیا جائے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۵۵)

ج ۱۸ } جب تک نکاح اول فسخ نہ کرایا جائے یا طلاق نہ ہو دوسرا نکاح جائز نہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے :- والمحصنات من النساء یعنی خاوند والی عورتیں بھی تم (مسلمانوں) پر حرام ہیں جو شخص جان بوجھ کر خاوند والی عورت کا نکاح دوسری جگہ کرتا ہے وہ حرام کو حلال کرتا ہے۔ جو کفر ہے۔ نکاح میں شرکت کرنے والے جب تک اپنا بیان نہ دیں ہم ان کے متعلق کوئی فتویٰ نہیں دے سکتے۔ اللہ اعلم!

س ۱۹ } زید کا دعویٰ ہے کہ کوئی شخص ہندو ہو یا عیسائی، سکھ ہو یا یہودی غرض کسی مذہب کا آدمی ہو اور وہ اپنے مذہب پر پختہ رہے۔ نماز نہ پڑھے روزہ نہ رکھے، غرضیکہ اسلام کی کوئی بات بھی نہ مانتا ہو مگر اتنا کہہ دے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں تو اس کی نجات لازمی ہے اور میں اس کا ذمہ لیتا ہوں۔ کیا یہ عقیدہ ازروئے قرآن و حدیث صحیح ہے؟

(۲) نیز زید کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نماز روزہ، زکوٰۃ وغیرہ نجات کے لئے نہیں بلکہ درجات کے لئے ہیں۔ لہٰذا شریعت کا کیا حکم ہے؟

(عبدالرحیم خریدار اہلحدیث ۱۸۸۸)

ج ۱۹ } عقیدہ مندرجہ ملا و ملا صحیح نہیں۔ توحید باری و رسالت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کی تصدیق کے بعد اسلام کے کسی حکم کا بھی انکار کرنیوالا کافر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے :-

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة وحج البیت وصوم رمضان (بخاری مسلم) یعنی اسلام کی بناء پانچ چیزوں پر ہے خدا کی وحدانیت کی شہادت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

س ۲۰ } جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ کو حکم دیا کہ جاؤ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں داخل ہوگیا تو بعد حضرت عمر کے کہنے سے آپ نے حضرت ابوہریرہ کو منع کر دیا! اب سائل کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رائے سے حکم دیا تھا یا وحی الہٰی کے ذریعے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۰ } نبی کوئی حکم شرعی اپنی رائے سے نہیں دیتا۔ یہ حکم بھی وحی الہٰی سے تھا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے :- وما ینطق عن الهوى ان هو الا وحی یوحی الایہ

س ۲۱ } زید کی عمر چھ ماہ اور ہندہ کی عمر ڈھائی سال۔ جب ان کا والد بکر شروع سال ۱۹۰۸ء میں فوت ہوگیا۔ بالغ ہونے تک ہر دو نے وراثت بکر پر پرورش پاتے رہے۔ ۱۹۲۱ء کو ہندہ کی شادی کر دی۔ بموجب رواج پارچات زیور بطریقہ جہیز دیا۔ بعد ازاں ہندہ ۱۹۲۱ء سے ۱۹۳۱ء تک اپنے خاوند کے گھر پر تمام اخراجات خرچ خوراک حاصل کرتی رہی۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۵ء تک زید نے ہندہ کو وارث شرعی قرار دے کر ثلث حصہ اس کو دیدیا۔ قابل دریافت یہ امر ہے کہ زید نے ۱۹۰۸ء و ۱۹۳۱ء کے درمیان اُس کو حصہ شرعی کے مطابق جائداد والد بکر سے حصہ نہیں دیا۔ اس عرصہ میں زید نے جائداد بھی پیدا کی۔ آیا زید اُس جائداد میں سے بھی ہندہ کو ثلث حصہ دے یا بکر ہی کی جائداد سے جو چھوڑ مرا تھا۔ یا ہندہ اتنے عرصہ کی آمدنی مع جائداد پیدا کردہ معاف کر دے یا والد کی جائداد سے پورا حصہ لے۔

(خلیفہ عبدالواحد خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۷۴)

ج ۲۱ } ہندہ اسی دن سے وارث ہے جس دن اس کا والد فوت ہوا۔ اس لئے زید کو چاہئے کہ اس روز کے حساب سے جو ترکہ والد چھوڑ گیا تھا۔ اس میں سے تیسرا حصہ ہندہ کو دے۔ مثلاً زید و ہندہ کا والد تین ہزار روپیہ چھوڑ گیا تھا اور متوفی پر کوئی قرضہ نہ تھا اور نہ ہی اس نے وصیت کی تھی تو ہندہ ایک ہزار روپے کی وارث ہے۔ جب کبھی زید ہندہ کو ایک ہزار روپیہ دے گا۔ اگر زمین و مکان ہے تو ان کی آمد بھی مطابق حصہ ہندہ کے اتنے سالوں کی دی جاویگی، یا ہندہ معاف کرے یا زید ادا کرے۔ اللہ اعلم!

نوٹ :- فتاوی اسی قدر تھے۔

مدرسہ عربیہ اہل حدیث سائل کوٹ

جمیع برادران اہل حدیث کی خدمت بابرکت میں جماعت اہل حدیث سائل کوٹ ایک پرزور اپیل کرتی ہے کہ مولانا محمد عبدالقادر صاحب سیالکوٹی نے ہم کو شرک و بدعت سے ہٹا کر توحید کی راہ دکھائی۔ چنانچہ رفع یدین کرنے و آمین پکارنے کی وجہ سے مسجد سے باہر کر دیئے گئے۔ خداوند کریم نے ہمیں صبر جمیل عطا کیا تھا جب ہم نے مسجد اہل حدیث کی عمارت قائم کر دی مگر ابھی تک گارے اور چونے کا کام باقی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تعلیم دینی مدرسہ قائم کیا گیا جو آٹھ سال سے اب تک معمولی حالت میں تھا مگر گذشتہ سال سے مولوی سید محی الدین صاحب حمیدی علم حدیث مسلم تک صرف و نحو اول سے آخر تک کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اسلئے ہم جمیع احباب اہل حدیث سے عموماً اور راجندری، اسحاق پور، دیپالگرم کے احباب سے خصوصاً مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ اس کارخیر میں مدد فرما کر ہماری ہمت کو بڑھائیں۔ کیونکہ مدرسہ کا ماہانہ خرچ پچاس روپے سے زیادہ ہے۔ یہ خیال رہے کہ یہ مدرسہ بالکل کفرستان میں واقع ہے جہاں مسلمان

(۵۳)

متفرقات

معاونین اہلحدیث کوشش کر کے اس کی خریداری بڑھائیں۔ سال گذشتہ میں بھی بجائے سلیقو کمی پوری ہونے کے مزید کمی واقع ہوئی ہے۔ اگر معاونین کرام نے فوری توجہ نہ فرمائی تو مزید کمی ہونے کا خطرہ ہے۔

حملہ آور سنٹرل جیل میں امسال امرتسر کا عرس جلسہ ۲۳ تا ۲۶۔ اکتوبر کو ہوا تھا۔ اس میں مولانا صاحب کے حملہ آور قمر بیگ کے والد نے کہا تھا کہ وہابیوں نے میرے بیٹے کو بڑے جیل میں بھجوا دیا جہاں سخت تکلیف ہے۔ یہ سن کر ہم نے سپرنٹنڈنٹ بورسٹل (چھوٹا جیل) لاہور سے دریافت کیا کہ اس کی اصلیت کیا ہے؟ جواب آیا کہ قمر بیگ ۱۰۔ نومبر کو سنٹرل جیل میں تبدیل کر دیا گیا۔ —— اصل وجہ اس کی یہ ہے کہ چھوٹا جیل ۲۲ سال تک کے لڑکوں کے لئے ہے جہاں بہت کچھ تخفیف ہے۔ اس سے اوپر سنٹرل جیل ہے۔ قمر بیگ نے اسی فائدے کے لئے اپنی عمر ۲۰ سال بتائی تھی مجسٹریٹ نے بھی اس کو ۲۰ سالہ لکھ دیا۔ لیکن اس کے ایک گواہ صفائی نے کہا تھا کہ اسکی لڑکی ۴ سال کی ہے۔ اس بیان کی بنا پر قمر بیگ کو ۲۲ سال عمر سے متجاوز جان کر سنٹرل جیل میں بھیجا گیا۔ خدا اس کو ہدایت کرے + (محرر دفتر اہلحدیث)

پنڈت آتمانند کہاں ہیں؟ پنڈت آتمانند صاحب جو اپنے آپ کو بانی ستے دھرم ظاہر کیا کرتے ہیں آج کل ان کی خبر نہیں آتی کہ وہ کہاں ہیں۔ ناظرین اخبار میں سے کسی صاحب کو علم ہو تو پتہ دیں۔ یا پنڈت صاحب خود اخبار پڑھیں تو اپنا پتہ لکھیں۔ کیونکہ دفتر ہذا میں انکی کتابوں کا حساب ہے جسکی ادائیگی ضروری ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مقدمہ شرق پور کا فیصلہ قصبہ شرق پور ضلع شیخوپورہ میں مولوی محمد شفیع صاحب امام مسجد اور انکے چند ہمراہیوں کو مسجد سے کیتہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیعائمنہ کے منہدم کرنے کی وجہ سے ماتحت عدالتوں نے چھ سو روپیہ جرمانہ کیا۔ ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی تھی۔ ۹ ۲۲ کو فاضل جج نے جرمانہ میں تخفیف کر کے صرف چالیس روپے رکھا۔

میاں عبدالعزیز صاحب اور میاں محمود صاحب بیرسٹران لاہور نے نہایت محنت سے پیروی کی۔ نیز جماعت اہل حدیث نے بھی اخلاقی و مالی امداد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(راقم:۔ علی حسن از شرق پور)

اعلان مدرسہ تعلیم الاسلام موضع گلہ بہاراں ضلع سیالکوٹ ۱۴ سال سے جاری ہے۔ صحیح مسلم شریف تفسیر جلالین۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام۔ صرف۔ نحو۔ فارسی گلستان وغیرہ۔ ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تقریباً ۲۰۔۲۵ طلباء ہیں جن میں ۹ بیرونی ہیں باقی مقامی تعلیم دینی حاصل کرتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم داخل مدرسہ ہونا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ۱۵ شوال تک خط و کتابت کرے اور ساتھ ہی اپنا تعلیمی نصاب بھی لکھے۔ طلباء کے طعام و قیام کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ نیز انجمن کی طرف سے قبل ازیں گیارہ جلسے تبلیغی ہو چکے ہیں۔ اب عنقریب بارھواں جلسہ ہونے والا ہے۔ ہمارے گرد و نواح میں اکثر دیہات مرزائیوں کے ہیں۔ اسلئے وہاں ایسے تبلیغی امور کا ہونا ضروری ہے۔ یہ محض حکیم محمد اسحق صاحب کی کوشش جمیلہ کا نتیجہ ہے جو اپنی اور مدرس کی تنخواہ کے علاوہ جلسہ کے اخراجات کے بھی متحمل ہیں (ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء) دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی کوشش کو بارآور فرمائے اور یہ فیض تا ابد جاری رہے۔

نوٹ:۔ مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل مدرس بھی مدرسہ ہذا میں تعلیم دیتے ہیں۔

المعلن:۔ ابو عبدالرحمٰن اسمٰعیل مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام گلہ بہاراں۔ ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ (۸ روداخل اشاعت فنڈ)

کاروائی جلسہ طلباء تبت دہلی (۱) جمعیۃ تمرین البیان دارالسلطنت دہلی کا یہ عظیم الشان اجلاس ناظرین کو ایک ضروری امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ تبت خورد ایک پہاڑی علاقہ اور گورنمنٹ کشمیر کے زیر حکومت شیعوں کے زیر ریاست ہے۔ جس میں شیعہ اپنی اکثریت کی وجہ سے سنیوں کے درپے آزار رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں فرض شناس حضرات سے پُر زور اپیل ہے کہ ان مہلک جرائم سے اپنے بھائیوں کو بچانے کی تدابیر اختیار کریں اور تبت میں ایک مرکزی مدرسہ قائم کیا جائے جس کے ذریعہ تبلیغ اسلام اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھ کر ہزارہا انسانوں کو گمراہی کے راستہ سے بچایا جائے۔

(۲) فخر جماعت اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب زید مجدہ کی ذات گرامی پر "خادم کعبہ" لاہور نے قسم قسم کے اتہامات تراشے ہیں جو بالکل بے بنیاد و بے اصل ہیں یہ عظیم الشان اجتماع مدیر مذکور کی اس حرکت پر اظہار غم و غصہ کرتے ہوئے درخواست کرتا ہے کہ مدیر مذکور اس قسم کے بہتانات و اتہامات سے کلیتی اور اجتناب اختیار کرے۔

(۳) طلباء تبت دہلی کا یہ عظیم الشان اجلاس آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو واحد ادارہ اور فعال اور باقی کو قوال تسلیم کرتے ہوئے ارکان کانفرنس کا عموماً اور جناب حافظ شیخ عبداللہ صاحب فنانشل سکریٹری کا خصوصاً تہ دل سے شکرگزار ہے جنہوں نے تبت میں چند مدارس قائم کئے اور مخلوق خدا کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں کھڑا کیا اور بہت سے انسان گمراہی سے بچ گئے۔

اب آخر میں ہماری دعا ہے کہ رب کعبہ کانفرنس کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے اور اہل حدیثوں کو یک جا جمع ہو کر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین!

عبدالقادر سکریٹری انجمن تمرین البیان
مسجد اہل حدیث۔ موری دروازہ دہلی

اشاعت فنڈ از جناب عبدالحی صاحب کریم پور ۶۔ حافظ محمد یعقوب شاہ گنج ۵۔ بابو عبدالغنی صاحب کھیوڑہ ۲۔ میزان تا ۱۲ ۔۔۔ ۱۰۰۰ – ۶۱ روپے

ـــــــــــــــــــ

لـه اس قسم کے کئی رزولیوشن مختلف انجمنوں سے ہمیں پاس ہو کر آئے تھے مگر وہ شائع نہیں کئے گئے۔ یہ تجویز محض طلباء کی حوصلہ افزائی کیلئے درج کی گئی ہے۔ (ایڈیٹر)

نوٹ:۔ بقیہ متفرقات صفحہ ملاحظہ فرمائیں۔

ملکی مطلع

دنیائے اسلام میں ماتم عام

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اس ہفتے ترکی سے ایک ایسی وحشت اثر خبر آئی ہے جس نے دنیائے اسلام کو پریشان کر دیا ہے۔ یعنی مصطفےٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ کے انتقال کی خبر سننے میں آئی۔

حکومت ترکیہ کے تاجداروں میں سے تین تاجدار خاص شہرت و عزت کے مالک ہوئے ہیں۔ ان میں سے پہلے سلطان عثمان خان ہیں۔ جن کے نام پر ترکی سلطنت، سلطنت عثمانیہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ دوسرے تاجدار سلطان محمد خان فاتح قسطنطنیہ ہیں جنہوں نے بحکم حدیث دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری پائی۔ تیسرے غازی مصطفےٰ کمال پاشا ہیں۔ جنہوں نے قریب المرگ سلطنت عثمانیہ کو گویا دوبارہ زندہ کیا مرحوم کے انتقال سے کل دنیا کے مسلمانوں کو بڑا صدمہ ہوا۔ کیونکہ آپ کی جنگی قابلیت اور انتظامی لیاقت مسلم تھی۔ ابھی چند روز ہوئے کہ مرحوم نے اعلان کیا تھا کہ ترکی سلطنت اپنے مغصوبہ علاقے واپس لے گی۔ خدا کرے ان کی یہ خواہش عملی جامہ پہنے۔

اس موقع پر ہمیں شیخ سعدی مرحوم کی ایک حکائت یاد آتی ہے۔ جو انہوں نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک شخص قبرستان میں جا رہا تھا اسکے پاؤں تلے کسی مردہ انسان کی کھوپڑی آگئی جس نے گویا بزبان حال کہا کہ اے بندۂ خدا ذرہ سنبھل کر چل میں اپنے زمانہ میں بادشاہ تھی میرا ارادہ تھا کہ کرمان (علاقہ ایران) فتح کروں مگر اس سے پہلے ہی مجھے موت آگئی اور مجھے کرمان نے کھا لیا۔

اس قسم کی حکایات اگرچہ غیر واقعی ہوتی ہیں۔ مگر ان سے عبرت کا مقصد خوب حاصل ہو جاتا ہے۔

ایک عربی شاعر کہتا ہے ؎

ما کل ما يتمنى المرء يدركه
تجري الرياح بما لا تشتهي السفن

یعنی انسان ہمیشہ اپنی آرزوئیں حاصل نہیں کر سکتا جیسے بعض دفعہ ہوائیں کشتیوں کی مخالف سمت میں چلتی ہیں یہی حال غازی مصطفےٰ کمال کا ہوا کہ وہ اپنی زندگی میں اصل مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ مرحوم بڑے اولوالعزم، بہادر جرنیل اور محب وطن تھے۔

ان اوصاف کے اظہار کے بعد ہم یہ کہنے سے بھی نہیں رک سکتے کہ مرحوم کو دین و مذہب سے دلچسپی نہ تھی۔ انہوں نے عورتوں کو حکماً بے نقاب کرایا۔ عربی رسم الخط کی بجائے اپنے ملک میں لاطینی رسم الخط جاری کیا۔ یورپ کے تمدن کو ہر طرح ترقی دی۔ ہم ان کے انتقال کے صدمے کے باعث اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتے۔ بلکہ اس کی بجائے خدا کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی غلطیاں معاف کرے۔

عیدگاہ اہل حدیث امرتسر میں احناف اور اہل حدیث نے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا۔ اور مولوی عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب نے امامت کرائی۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

فلسطین کی تقسیم

مشابہ تثلیث

دنیائے اسلام میں دوسرا اندوہناک واقعہ فلسطین کی تقسیم کا معاملہ ہے جو مسلمانان دنیا کے دلوں میں ناسور کا سا زخم بن رہا ہے۔ آج کل فلسطین کی حالت یہ ہے کہ عرب بے دریغ مارے جاتے ہیں مارشل لا جاری ہے کئی گاؤں تباہ و برباد ہو چکے ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں کہ عرب بھی نچلے نہیں بیٹھے پنجاب میں ایک حکائت مشہور ہے کہ ایک ماہر فن کے شاگرد نے پوچھا کہ استاد! بگلے کا شکار کیسے کیا جائے استاد نے کہا کہ اس کے سر پر موم رکھ دی جائے اور یہ پگھل کر اس کی آنکھوں میں پڑیگی۔ جس سے اس کی آنکھیں بند ہو جائیں گی اور وہ اڑ نہیں سکیگا اس وقت اس کو آسانی سے شکار کیا جا سکتا ہے۔

برطانوی حکومت کا یہی طریقہ ہے کہ وہ ماہرفن کی طرح کام کرتی ہے۔ واقعات سب اسکے سامنے ہیں مگر وہ فلسطین میں کمیشن پر کمیشن بھیج رہی ہے۔ ہندوستان کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ کئی ایک گول میز کانفرنسیں ہوئیں۔ فلسطین کے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال جولائی میں حکومت نے ایک کمیشن بھیجا تھا جس نے تقسیم فلسطین کی تجویز پیش کی مگر عربوں نے اس کا بائیکاٹ کیا اور تقسیم کے خلاف پورے زور سے آواز اٹھائی۔ آخر حکومت نے مزید غور و خوض کے لئے امسال مارچ میں ایک اور کمیشن بھیجا۔ فلسطینی عربوں نے اسے بھی (غیر مفید جان کر) مکمل بائیکاٹ کیا۔ چنانچہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ کوئی عرب کمیشن کے سامنے پیش نہیں ہوا۔ یہ دوسرا کمیشن کوئی متفقہ رپورٹ پیش نہیں کر سکا۔ تاہم ممبروں کی اکثریت نے جو سفارشات کی ہیں حکومت برطانیہ نے انہیں غیر تسلی بخش جان کر اعلان کیا ہے کہ عنقریب لندن میں ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ جس میں فلسطین کے عرب، یہودی اور عراق وغیرہ کے نمائندے شریک ہونگے مگر اعراب فلسطین کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ جن لوگوں نے فلسطینی ہنگامے میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا ہے انکو گول میز میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے فلسطین کے مفتی اعظم کو خارج کیا گیا ہے

اُدھر فلسطین کے عربوں نے فیصلہ کیا ہے کہ مفتی صاحب کی اجازت کے بغیر کوئی عرب گول میز کانفرنس میں شرکت نہ کرے۔

کہتے ہیں علم تاریخ علل و اسباب بتانے میں معلم اول ہے۔ اس لئے ہم اپنے ناقص علم کے مطابق تاریخ کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ ایک مثال تقسیم بنگال کی ہے۔ جب انگریزی حکومت نے ۱۹۰۵ء

دو جداگانہ صوبوں میں تقسیم کر دیا تو بنگالیوں نے اس تقسیم کے خلاف آواز اٹھائی۔ مگر حکومت انکار پر مصر رہی کہ یہ تقسیم منسوخ نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ قادیانی نبی نے بھی گورنمنٹ کی تائید میں اعلان کر دیا کہ تقسیم بنگال ہرگز منسوخ نہ ہوگی۔ مگر بنگالیوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ حتیٰ کہ کامیاب ہو گئے۔ جب جارج پنجم آنجہانی دہلی دربار میں تشریف لائے تو آپ نے خود تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان کیا۔

دوسری مثال آئرلینڈ کی ہے۔ جس کا حال بالکل فلسطین کے مشابہ تھا۔ وہاں پر بھی سختی پر سختی ہوتی رہی مگر وہ لوگ آزادی کی جدوجہد میں برابر لگے رہے۔ آخرکار حکومت برطانیہ نے آئرش لوگوں کے مطالبات منظور کر کے آئرلینڈ کو آزاد کر دیا۔ جو آج فری سٹیٹس کے نام سے مشہور ہے۔

ان تاریخی واقعات کی روشنی میں فلسطین کا مستقبل بھی ہمیں روشن نظر آتا ہے۔ گو موجودہ وقت میں ان کو سخت تکلیف ہے۔ چونکہ وہ لوگ عرب ہیں۔ اس لئے عربی زبان کے اس شعر کا مطلب بخوبی جانتے ہیں ؎

اذا اشتدت بك البلوی
ففکر فی الم نشرح
فعسر بین یسرین
اذا فکرته فافرح[1]

"خادم کعبہ"

"اہلحدیث" مورخہ ۴ نومبر میں "خادم کعبہ" کی نزاع کی انتہا یہاں تک پہنچی تھی جو میں نے لکھا تھا کہ وہ اپنے نامزد کردہ منصفوں سے دریافت کر کے مجھے اطلاع بھیجے۔ خادم نے اپنے پرچہ مورخہ ۱۱ میں اس بات کا انکار نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیش کردہ منصفوں سے دریافت کر چکا ہوگا اب وہ صرف ایک بات کی بار بار رٹ لگاتا ہے کہ کھلے میدان میں آجاؤ، گول باغ میں آجاؤ، فلاں میدان میں آجاؤ۔ مگر ہماری پیش کردہ بات نہ وہ نقل کرتا ہے نہ جواب دیتا ہے۔ سنو! چونکہ اس گفتگو کے لئے تین اشخاص بطور منصف ہونگے اس لئے انکی حاضری ضروری ہے۔ لہٰذا ان تینوں کا متفقہ حکمنامہ میرے نام بھجواؤ کہ فلاں تاریخ اتنے بجے فلاں مقام پر آجاؤ تاکہ فریقین کے بیانات سن کر فیصلہ کیا جائے۔ میں ان کے مقرر کردہ مقام پر پہنچ جاؤنگا۔ انشاءاللہ!

ناظرین! یہ ایسا انصاف کا راستہ ہے جس سے کوئی شخص انکار نہ کریگا۔ دیکھیں "خادم کعبہ" اس سیدھی بات کی بابت کیا کہتا ہے۔

ہاں "خادم کعبہ" تو رپورٹ حج کمیٹی کی بابت فیصلہ چاہتا ہے مگر میں اس کے علاوہ اس کا ہر ایک افترا اور اتہام پیش کرونگا۔

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

پنجاب میں چمڑے کی صنعت کی گنجائش

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہندوستان ہر سال غیر ممالک سے ۶۵ لاکھ روپے کا چرمی سامان منگواتا ہے۔ اور پنجاب چمڑے کی چیزوں پر اپنی آبادی کے لحاظ سے دیگر صوبجات کے مقابلہ میں فی کس نسبتہ زیادہ روپیہ خرچ کرتا ہے۔ اگر پنجاب میں چمڑے کا سامان تیار کیا جائے تو معمولی سی کوشش سے غیر ملکی مال کی مانگ ایک بڑی حد تک کم ہو جائیگی۔

پنجاب میں چمڑے کی صنعت و حرفت کی گنجائش کے متعلق سرکاری تحقیق سے یہ امور واضح ہوتے ہیں۔

درمیانے درجہ اور امیر طبقہ کے لوگ اب چمڑے کے سامان کو عیش و عشرت کے سامان میں شمار نہیں کرتے اور یہ بات واضح ہے کہ لوگ چرمی اشیاء کو دیگر اشیاء کے استعمال پر ترجیح دینے لگے ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ لوگ ضرورت اور آرائش کیلئے اب چمڑے کے استعمال سے واقف ہو چکے ہیں اور اب چمڑے کے سامان کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔

پنجاب اور ہندوستان کے دیگر حصوں میں صنعت و حرفت میں دلچسپی لینے والے لوگوں اور چھوٹے سرمایہ داروں نے عام لوگوں کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے کافی سرگرمی کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے اعلیٰ قسم کے جوتے اور چمڑے کا دیگر سامان تیار کرنے کے لئے اچھے کارخانے قائم کر دیئے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ ہر سال لاکھوں روپے کا سامان تیار کر لیتے ہیں لیکن اس سے ملک کی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ اور چمڑے کی چیزیں بہت زیادہ مقدار میں دیگر ممالک سے منگائی جاتی ہیں۔ ان کارخانوں کے علاوہ پنجاب میں بہت غریب اور ان پڑھ کاریگر بستے ہیں جو معمولی قسم کے بوٹ، بکس اور دیگر چیزیں تیار کرتے ہیں۔ یہ چیزیں ہاتھوں سے اور بھدے طریقہ سے بنائی جاتی ہیں۔ اور چونکہ ان پر کافی محنت نہیں کی جاتی اس لئے وہ شکل و صورت میں بھی بھدی ہوتی ہیں کاریگروں کو منڈی کی ضروریات کا علم نہیں ہوتا اور وہ تبدیل شدہ فیشن کے مطابق سامان تیار نہیں کر سکتے۔ ان وجوہ سے مقامی خرید و فروخت کے باوجود چمڑے کی صنعت و حرفت کو فروغ نہیں ہو سکتا۔

پنجاب گورنمنٹ نے روزگار کا نیا وسیلہ بہم پہنچانے اور چمڑے کی مصنوعات کے لئے ٹریننگ (تربیت) دینے کی غرض سے حال ہی میں قصور میں چمڑے کی صنعت و حرفت کے لئے ایک سکول جاری کیا ہے۔ جہاں جدید معیار کے مطابق تعلیم یافتہ لوگوں اور کاریگروں کو کتابی اور عملی تعلیم دی جائیگی۔ تعلیمی نصاب کی میعاد تین سال ہوگی۔

پنجاب طبی کانفرنس کی ہفت سالہ رپورٹ ماہ نومبر میں مرتب ہو جائیگی جس میں علاوہ رپورٹ کانفرنس کے اطباء کرام کے حالات مطب، مجربات شائع ہونگے۔ آپ سے بھی التماس ہے کہ آپ پہلی فرصت میں اپنے دو تین مجربات خاص قلمبند کر کے بھیج دیں جن کی ترتیب مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہو۔ (۱) اسم گرامی معہ [illegible]

---

[1] جب تمہیں تکلیف پہنچے تو سورہ الم نشرح پر غور کرو کہ اس میں ایک سختی کے ساتھ دو آسانیاں بیان کی گئی ہیں اس پر غور کر کے تم خوش ہو جاؤ گے۔

نمبر مقدمہ [illegible] - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ غلام نبی ولد وزیر ذات راجپوت سکنہ مرال تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۲ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ۔ ضلع گورداسپور

(بورڈ کی مہر)

نمبر مقدمہ ۵۸۱ - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لال دین ولد جعیتا ذات گوجر سکنہ رنگڑ تحصیل شکر گڑھ۔ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۵ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ۔ ضلع گورداسپور

(بورڈ کی مہر)

نمبر مقدمہ ۵۶۱ - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ناظر ولد کیمون ذات دھوبا سکنہ شاہ پور چھوڑہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۲ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ۔ ضلع گورداسپور

(بورڈ کی مہر)

نمبر مقدمہ ۵۸۸ - فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ جمال دین ولد جیوا ذات گوجر سکنہ اگومنڈا تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۲ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ۔ ضلع گورداسپور

(بورڈ کی مہر)

رعایتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

۳

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراءۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب وآذا قری القران کے گیارہ جواب۔ وآذا قراء فانصتوا کے چار جواب۔ مالی انازع القران کے پانچ جواب۔ من کان له امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔

ازیکم رمضان تا ۱۵۔ شوال ۱۳۵۵ھ حصہ اول ۱۲ کے بجائے ۱۲ پر اور حصہ دوم ۸ کی بجائے ۶ پر روانہ کی جائے گی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ: حکیم ابوالفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارک پور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ

شائقین و تجار کو خوشخبری ۹

رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر مہدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ حنا جہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ ۶۔ ۸۔ للعہ۔ روغن گیسو درازی شیشی ۸ فوٹ:۔ جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپار ارزاں نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج یوپی۔

ثنائی برقی پریس امرت سر

پریس ہذا میں ہر قسم کی سادہ اور رنگدار چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا اور حسب وعدہ کیا جاتا ہے۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کرکے دیکھیں۔

پتہ:۔ منیجر ثنائی برقی پریس امرت سر

طلائے اعظم

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں قیمت ۶ محصول ڈاک ۸۔ المشتہر منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ ١٤/٢

اور جب اکیلے ہوتے ہیں طرف سرداروں اپنے کے کہتے ہیں تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہیں سوائے اس کے نہیں ہم

ف یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی سے دین اسلام روشن کیا اور خلق نے اس میں راہ پائی اور

قرآن مجید نمبر ١٦/٢

خوشخط ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب اور حاشیہ پر فوائد موضح القرآن مولانا شاہ عبد القادر صاحب درج کئے ہیں۔ اس کا طول و عرض ۱۱×۸ انچ ہے۔ ہر صفحہ کی سطر میں خوشنما رنگ ہے جس کی وجہ سے نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ بچوں اور بڑوں کے واسطے نہایت موزوں ہے۔ سفید کاغذ پر چھپا ہے۔ کاغذ سفید دبیز۔ ہدیہ مجلد تین روپے (سے) محصول ڈاک عہ

ایک بھی غلطی نکالنے پر تیس روپے انعام

دہلی کا سب سے بہتر صحت نما ۲۷ مہری قرآن شریف

۲۷ عالموں کی ایک جماعت کا صحت کیا ہوا۔ جن کی آخر میں مہریں لگی ہوئی ہیں۔ نہایت صحیح بہت سستا اور معہ مقدمہ ترغیب القرآن و اختلاف قرأت ہے۔ صحت نما ۲۷ مہری قرآن شریف کے پڑھانے والے استادوں کے لئے آدھی محنت رہ گئی ہے بچے خوشی پڑھتے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ زیر و زبر تمام اعراب قرینے سے لگے ہوئے ہیں۔ صرف قاعدہ پڑھ لینے کے بعد بچے اور عورتیں اس قرآن مجید کو آسانی سے صحیح اور جلدے جلد پڑھ سکتے ہیں۔ ہدیہ مجلد پارچہ فی جلد عہ۔ دس جلد آٹھ روپے۔ پچیس جلد انیس۱۹ روپیہ۔ ہدیہ مجلد چرمی نقرئی کار قسم اعلیٰ فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ دس جلدیں تیرہ۱۳ روپے۔ پچیس جلدیں اکتیس۳۱ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ (محصول ڈاک ایک جلد پر گیارہ آنہ لگتے ہیں)

نوٹ:۔ جو صاحب اکٹھی پچیس جلدیں منگائیں گے ان کو محصول میں بہت کفایت ہوگی۔ چونکہ بذریعہ ریل مال روانہ کیا جائیگا۔ ریل سے محصول زیادہ سے زیادہ تقریباً ۲ر لگیں گے۔ ریل کے ذریعہ کوئی پارسل اس وقت تک روانہ نہیں کیا جائیگا جب تک کچھ رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوجائے۔ نوٹ:۔ صحت نما ۲۷ مہری پورے قرآن مجید کے علیحدہ علیحدہ تیس پارے بھی مجلد ہمارے یہاں ملتے ہیں۔ مجلد تیس پاروں کا ہدیہ علاوہ محصول ڈاک تین روپیہ۔

قرآن مجید معرّی ١/١٢

یہ معرّی قرآن مجید۔ جس کا طول و عرض ۸×۱۱ انچ ہے۔ اس قدر صاف خوشخط اور حروف علیحدہ علیحدہ۔ نہایت صحت والا زبر زیر وغیرہ سب قاعدے سے لگے ہوئے ہیں۔ قلم اس قدر واضح ہے کہ بچے، عورتیں اور کم نظر والے بھی آسانی سے پڑھ لیتے ہیں۔ پارہ پارہ علیحدہ ہے۔ ہر منزل میں بیلیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ کاغذ نہایت سفید۔ عمدہ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ ہدیہ مجلد رعائتی فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) اور محصول ڈاک ۱۲ر۔ ۱/۱۲ کے نام سے مشہور ہے۔

خوشخط اور صحیح متوسط قرآن مجید با لفظی ترجمہ والا

ترجمہ لفظی مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلویؒ کا۔ حاشیہ پر اردو تفسیر موضح القرآن کا خلاصہ مولانا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی ہے۔ حروف اتنے صاف ہیں کہ بچے بھی اور عورتیں آسانی سے تلاوت کر سکتی ہیں۔ تقطیع نہایت ہی موزوں ۶×۹ انچ ہے۔ مجلد معرّی کاغذ۔ قسم اعلیٰ تین روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک عہ۔

صحت نما ۲۷ مہری معرّی جیبی کارڈ سائز حمائل شریف مع اختلاف قرأۃ مقدمہ ترغیب القرآن

جس میں آداب قرآن مجید۔ فضائل قرآن مجید۔ احادیث اور فضائل قرآن مجید مختصر اور قرآنی مختصر ضروری مسائل قرآن مجید کی سورتوں کے تعویذات اور تعبیر خواب ترکیب فالنامہ قرآن مجید وغیرہ وغیرہ درج ہیں جس کی صحت ۲۷ حافظوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کی ہے۔ جن کی اخیر میں مہریں اور دستخط ہیں۔ نہایت خوشخط ہے چھپائی اور لکھائی عکسی چھاپے سے بہترین قابل دید ہے۔ باوجود چھوٹی تقطیع ہونے کے خط نہایت جلی ہے۔ کمزور نظر والے اصحاب بھی مثل قرآن مجید کے تلاوت فرما سکتے ہیں۔ کاغذ سفید ولائتی نہایت مضبوط ہے۔ جیب میں آسانی سے رکھ سکتے ہیں۔ ہدیہ رعائتی فی جلد نقرئی کار۔ جس کی جزبندی کی سلائی مضبوط ہے فی جلد عہ محصول ۳ر۔ دو جلد حمائلوں کا محصول ۸ر تین حمائل شریف کا محصول ۱۰ر ۵ جلدوں کا محصول ۱۴ر اکٹھی دس جلدیں جو صاحب منگائیں گے ان سے محصول ڈاک نہیں لیا جائیگا۔

متوسط معجز نما دو ترجمہ والا قرآن مجید ۱۱/۲

اول ترجمہ اردو حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلویؒ کا لفظی ہے۔ دوسرا ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر کئی تفسیروں کا خلاصہ ہے۔ شروع میں ایک زبردست دیباچہ ہے جو نہایت ہی کارآمد چیز ہے۔ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ سائز ۶×۹ انچ۔ ہدیہ رعائتی مجلد نقرئی کار دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

قرآن مجید دو ترجمہ والا جلی قلم ۱۴/۲

اس قرآن مجید میں دو ترجمے ہیں۔ اول ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلویؒ۔ دوسرا ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا اور حاشیہ پر کئی تفاسیر کا خلاصہ ہے۔ شروع میں ایک بڑا مقدمہ ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر پارہ علیحدہ علیحدہ ہے۔ اور ہر پارہ نقش و نگار سے آراستہ ہے۔ صحت بھی نہایت عمدہ کی ہوئی ہے۔ ہدیہ رعائتی مجلد نقرئی کار تین روپے (سے) محصول ڈاک عہ۔

بعدالت جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب سب جج بہادر درجہ اول گوجرانوالہ باختیارات گارڈین

نمبر مقدمہ ۲۶ سال ۱۹۳۸ء

بمقدمہ درخواست سماعیل ولد احمد قوم جٹ کھرل ساکن چینی چوارہ تحصیل حافظ آباد ۔ سائل

بنام (۱) مسمات عالی زوجہ سدلو سکنہ بھوئیہ تحصیل حافظ آباد۔ (۲) مسمات نظیری زوجہ باگیر قوم جٹ ساکن چک ۲۶ تحصیل شاہدرہ۔ (۳) مسمات دولاں زوجہ بالو جٹ ساکن چک سرگودھا۔ مسئول علیہم

مقدمہ بالا عنوان میں سماعیل مذکورہ بالا نے درخواست برائے تقرری گارڈین مسمات رسولاں نابالغہ عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام اور خصوصاً مسئول علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۵ ۱۱/۳۸ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی وجوابدہی کریں۔

بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱ ۱۱/۳۸ جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

ہفتہ وار حمایت اسلام میں کیا ہوتا ہے؟

مسائل حاضرہ پر عالمانہ تنقید
تاریخ اسلام اور تمدنی ضروریات پر مفید مضامین،
معلومات عامہ
دنیا کی ہفت روزہ ڈائری (نہایت اچھے اور دلچسپ انداز میں)
مفید اور قومی نظمیں

نئے انتظامات کے ماتحت حمایت اسلام پہلے سے ہزار گنا بہتر ہے نمونہ کے لئے ہم کو لکھئے
اور ہمارے بیان کی صداقت کا امتحان کیجئے

سالانہ چندہ صرف تین روپے پیشگی — ممالک غیر سے چار روپے ۸ر

منیجر حمایت اسلام ۔ لاہور

خمیرہ بادام طیوری (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ کھل جاتا ہے جو ساک کے لئے موثر۔ طاقت مردمی کے [illegible] سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ زکام۔ سر کے [illegible] چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے [illegible] جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ ہونا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمر درد۔ نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ:۔ منیجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ بل روڈ۔ کوٹھی [illegible]

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں:۔
منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر (پنجاب)

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

احمر قانی حضرت اکابر علماء و حکماء و رؤساء وغیرہم۔ جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ تازہ ترین شہادات از جناب مولانا حافظ محمد حسین صاحب میرٹھی حال خطیب جامع مسجد اہلحدیث کولوٹولہ کلکتہ ۔

"میں پاؤں کے درد میں عرصے سے مبتلا تھا۔ آپ نے آزمائش کے لئے جو روغن احمر قانی مرحمت کیا تھا اسکے استعمال سے درد موقوف ہو کر فائدہ نظر آیا۔ لہذا قیمتاً عنایت کریں"

یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض، درد اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جھولا ڈبا اطفال۔ آنت اترنا۔ درد و ورم خصیہ۔ چلے رکتے ہوئے ناخون وغیرہ میں اکسیر و مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (ہ) پتہ:۔ منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلی پاڑہ ضلع ہوگلی

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ
تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو بے نظیر کتابوں کی کتابت [illegible] میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور [illegible]
حافظ محمد ایوب [illegible]
مالکان کارخانہ [illegible]

ہر قسم کے قرآن مجید اور حمائلیں
منگوانے کا پتہ
منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

[illegible] سراج

[illegible] علاج کی تاریخ۔ اصول ایلوپیتھک [illegible] علاج الامراض [illegible] طور پر مدرج ہیں۔ [illegible] ڈاک علاوہ [illegible] کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۲ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

عید مبارک

خطاب بہ خدا

مرقومہ محمد جعفر صاحب تسلیم پرتاب گڈھی (زیبائی)

اگر حسن حقیقی کی میسر دید ہو جائے
مرا تاریک دل آئینۂ توحید ہو جائے

جہاں تاریک سا معلوم ہوتا ہے نگاہوں کو
ترے جلوے نظر آئیں تو میری عید ہو جائے

برائے نام ہی تم وعدۂ دیدار اب کر لو
دل مایوس کو بھی عید کی امید ہو جائے

تمہارا مہرباں ہونا ہے میرے واسطے سب کچھ
جو تم چاہو تو روز عید میری عید ہو جائے

شعاعیں تیرے جلووں کی اگر مہمان ہو جائیں
پڑے جو داغ دل میں غیرت خورشید ہو جائے

مری آنکھوں کو بھی ہے جلوہ ہائے طور کی حسرت
نگاہ شوق پر ایسا ہو تنقید ہو جائے

سر محشر مجھے یہ آرزو ہی کھینچ لائی ہے
یہی ارمان ہے دل میں تمہاری دید ہو جائے

تسلیم اس طور سے روداد وحشت لکھ محبت میں
کہ ہر قصہ فسانے کی ترے تمہید ہو جائے

انتخاب الاخبار

تردید افترا ایک اخبار میں کسی غرض فاسد کے ماتحت یہ لکھا گیا ہے کہ

میں (ابوالوفاء) نے پیر جماعت علی شاہ علیپوری اور مرزا محمود احمد قادیانی کی طرح فتویٰ دیا تھا کہ ترکوں سے جنگ کرنا جائز ہے:

یہ محض جھوٹ اور افترا ہے۔

لعن اللہ من افتری ومن اوتری

—— امرتسر شہر میں ۳۰ تا ۱۴ نومبر ۱۶۹ بچے پیدا ہوئے اور ۹۳ اموات واقع ہوئیں۔

—— ادارہ معارف اسلامیہ لاہور کے سالانہ اجلاس میں جو ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا صدارت کے لئے سر شاہ محمد سلیمان صاحب جج فیڈرل کورٹ لاہور تشریف لا رہے ہیں۔

—— نئی دہلی۔ مرکزی حکومت کو اخراجات میں کفایتی تدبیروں سے ایک کروڑ ۱۱ لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی ہے۔

—— لاہور۔ پنجاب اسمبلی میں مارکٹنگ بل زیر بحث ہے۔ سودھی ہرنام سنگھ نے اس بل میں ایک نئی دفعہ ایزاد کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ پنجاب میں اجناس کے نرخ مقرر کئے جائیں۔ کم و بیش فروخت کرنے والا چھ ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کا مستحق ہوگا۔

—— لاہور مشہور و معروف ہندو لیڈر مہاتما ہنسراج طویل علالت کے بعد مر گئے۔

—— ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر نے فیصلہ کیا ہے کہ ضلع امرتسر کے دیہاتی باشندوں سے ایکس رے کی فیس دس روپے کی بجائے پانچ روپے لی جائے۔

—— پنڈت جواہر لال نہرو سفر یورپ سے واپس ہندوستان آ گئے ہیں۔

—— لندن۔ ہاؤس آف کامنز نے کثرت آراء سے فیصلہ کیا ہے کہ تجربہ کے طور پر پھانسی کی سزا پانچ سال کے لئے منسوخ کر دی جائے۔

—— شنگھائی کی ایک اطلاع ہے کہ جاپانی ہوائی جہاز چین کے شہر شنسی پر بمباری کر رہے ہیں۔ جن سے چالیس شہری ہلاک ہوئے ہیں۔

—— ایک سراغ رساں نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ جرمنی کی طرف سے روس پر حملہ کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

—— لندن کی خبر ہے کہ چیکوسلواکیہ پر قبضہ کرنے کے بعد جرمنی کے ایجنٹ یوگوسلاویہ پر نظر جما رہے ہیں کیونکہ یوگوسلاویہ کے جن علاقوں میں جرمن لوگوں کی قلیت ہے وہاں نازی زبردست پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

ناظرین اخبار اہلحدیث

کو

عید الفطر

مبارک ہو

(ادارہ)

—— استنبول کی اطلاع ہے کہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا کو ۲۱ نومبر کو دفن کیا جائیگا۔ اس رسم کی ادائیگی کے لئے حکومت ترکی نے ۱۵ لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔

—— نائجیریا کے نوجوان گورنر نائجیریا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ نائجیریا کو کسی حالت میں بھی جرمنی کے حوالے نہ کیا جاوے۔

—— لندن۔ ملک معظم جارج ششم کی پھوپھی یعنی ملکہ ناروے کا انتقال ہو گیا۔

—— شاہ فاروق والیٔ مصر کے ہاں شہزادی تولد ہوئی ہے۔

—— حکومت فرانس نے حبشہ پر اطالیہ کا قبضہ تسلیم کر لیا ہے۔

—— لندن۔ ۱۹ نومبر۔ لندن میں جو فلسطین کانفرنس ہو رہی ہے۔ چونکہ اس میں فلسطین کے مفتی اعظم کو مدعو نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس کی کامیابی کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔

—— بیروت۔ ۲۰ نومبر۔ نمائندہ "امرت بازار پتر" کا سے ایک ملاقات کے دوران میں فلسطین کے مفتی اعظم نے گول میز کانفرنس کے انعقاد کی تجویز اور فلسطین کی سکیم مسترد کئے جانے کا خیر مقدم کیا۔ آپ نے کہا کہ یہودی اور عربوں کی کانفرنس تلخی کو کم کرنے کا موجب ہوگی۔ لیکن عرب نمائندے آزادانہ طور پر منتخب ہونے چاہئیں۔ کیونکہ کوئی خاص عرب لیڈر اس بغاوت کے لئے ذمہ دار نہیں ہے۔

—— برلن ۱۹ نومبر۔ حکومت جرمنی نے اپنے سفیر ہرڈیکوف کو حال ہی میں امریکہ سے واپس بلا لیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ افواہ عام ہو رہی ہے کہ سفیر مذکور واپس امریکہ نہ جائے گا۔

—— لندن ۱۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو پھر کیبنٹ میں لیا جا رہا ہے۔ آپ کو وزیر نوآبادیات کی اسامی پیش کی گئی ہے

—— پنجاب میں امسال بارش بہت کم ہوئی ہے کسان ہر روز آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ ناظرین بارش کے لئے بخلوص دل دعا کریں۔

آخری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے اور یکم دسمبر تک وصول نہ ہوگی یا ان کی طرف سے انکار یا مہلت کی اطلاع نہ پہنچے گی۔ ان کے نام

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

ناظرین نوٹ کریں۔

مہلت یافتگان کی طرف سے قیمت بذریعہ منی آرڈر ہی وصول ہونی چاہئے۔ ورنہ ۲ دسمبر کا پرچہ ان کے نام نہیں بھیجا جائے گا۔

(منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب "الفقیہ" امرتسر

(۳)

ناظرین گذشتہ دو نمبروں کو ملحوظ رکھ کر تیسرا نمبر بھی بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس مضمون میں ہمارے معزز مخاطب نے تقلید کو ثابت کرنے کے لئے انتہائی زور لگایا ہے۔ رہا یہ سوال کہ وہ اس میں کامیاب بھی ہوئے ہیں یا نہیں۔ ایک الگ بات ہے۔ ؎

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر ۔ مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

مولوی محمد شریف صاحب مقلد کے مضمون کا باقی حصہ درج ذیل ہے:-

"اسی طرح حنفیہ شافعیہ کا اختلاف ہے۔ اور وہ دونوں حق پر ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک نماز ایک مذہب پر پڑھے۔ دوسری دوسرے مذہب پر۔ یہ ہرگز جائز نہیں[۱۵]۔ یہ تو دین میں ایک کھیل ہے۔ عاقل بالغ کو چاہئے کہ سوچ سمجھ کر جس مذہب کو اعلیٰ و افضل سمجھے[۱۶] اُسے اختیار کرے۔ پھر اُسی پر ہمیشہ عامل رہے البتہ اگر ایک مذہب اختیار کر لینے کے بعد اُسے دوسرا مذہب افضل و اعلیٰ ثابت ہو تو ہمیشہ کے لئے دوسرے مذہب پر ہو جائے[۱۷]۔ یہ نہیں کہ ایک مسئلہ ایک مذہب کا

[۱۵] ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ ہمارے مخلص جناب مسئلہ تقلید شخصی میں اپنے سلف کے اقوال کو بھول جاتے ہیں۔ خدا جانے ان کو اپنے مخالف سمجھتے ہیں یا ان سے ناواقف ہوتے ہیں۔ مسئلہ تقلید شخصی جیسا ضروری حکم (جو حد فاصل ہے دو فرقوں کے درمیان) اور ثبوت اس کا زبانی۔ ایں چہ بوالعجبی است۔

اب میں مولوی صاحب کے برخلاف ایک معتبر حوالہ پیش کرتا ہوں جو یہ ہے:-

لہ ان یصلی یوماً علی مذہب و اراد ان یصلی یوماً آخر علی غیرہ فلا یمنع منہ۔

(رد المختار مصری جلد اول صفحہ ۵۱)

یعنی کوئی شخص ایک دن حنفی بن کر نماز پڑھے اور دوسرے دن شافعی بن کر (علی القیاس تیسرے دن مالکی بن کر) تو اسے روکا نہ جائے

بتائیے یہ فتویٰ آپ کے اس قول کے خلاف ہے یا نہیں؟

مولانا! مسئلہ تقلید یا کوئی اور اختلافی مسئلہ لکھتے ہوئے یہ خیال دل سے نکال دیا کرو کہ علمائے اہل حدیث کتب فقہ سے واقف نہیں ہیں۔ اس لئے آپ جو چاہیں کہہ جائیں۔

واقعہ عجیب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی (المعروف میاں صاحب) قدس اللہ سرہٗ جب حج کو تشریف لے گئے تو مخالفین نے حاکم وقت کے پاس شکایت کی کہ یہ شخص کتب فقہ کی توہین کیا کرتا ہے۔ آپ نے جواب میں حاکم وقت کو فرمایا میں خود کتب فقہ پڑھاتا ہوں۔ ہدایہ وغیرہ کے چند مشکل مقامات بتاتا ہوں آپ فقہائے شہر کو بلائیں میں ان کے سامنے یہ مقامات پیش کر کے حل کراؤں گا۔ مکہ شریف کا حاکم چونکہ حقیقت سمجھ گیا تھا اس لئے اس نے یہ مقابلہ تو نہ کرایا مگر میاں صاحب کو بعزت احترام رخصت کر کے بحفاظت تمام مدینہ شریف تک پہنچا دیا۔ (جزاہ اللہ!)

اعلان عام آج جتنے مسائل شرکیہ بدعیہ جماعت اہل حدیث اور بریلوی احناف میں مختلف فیہ بن رہے ہیں

اور دوسرا مسئلہ دوسرے مذہب کا۔ اس طرح تو ایک پانچواں مذہب پیدا ہو جائیگا۔ جس پر سلف صالحین میں سے کوئی نہ ملیگا۔ مثلاً امام صاحب کا مذہب ہے کہ قے یا خون یا نکسیر جاری ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک نہیں ٹوٹتا۔ ایک شخص نے وضو کیا۔ پھر خون نکلا یا نکسیر جاری ہوئی۔ اُس نے مذہب شافعی رحمہ اللہ کے مطابق دوبارہ وضو نہیں کیا۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک قے اور نکسیر اور خون نکلنا ناقض وضو سے نہیں۔ پھر اس نے نماز پڑھی۔ اس میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔ تو یہ نماز کسی مذہب میں نہ ہوئی۔ شافعیہ کے نزدیک اس لئے کہ اس نے فاتحہ خلف الامام نہیں پڑھا۔ اور حنفیہ کے نزدیک اس لئے نہیں کہ اس کا وضو نہیں۔ تو لا محالہ ایک مذہب کا اختیار لازم ہوگا۔ اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا۔ ایک شخص وضو کرکے ذکر کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اور اس لئے کہ امام صاحب کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹا۔ دوبارہ وضو نہیں کرتا۔ پھر نماز پڑھتا ہے۔ اس میں فاتحہ خلف الامام پڑھتا ہے۔ تو یہ نماز بھی دونوں مذہبوں میں نہ ہوئی۔ حنفیہ کے نزدیک اس لئے کہ فاتحہ خلف الامام اُن کے نزدیک مکروہ تحریمہ ہے اور شافعیہ کے نزدیک اس لئے کہ وہ بے وضو ہے۔ تو لازم ہوا کہ ایک ہی مذہب اختیار کرے۔

(الفقیہ امرتسر ۲۱٫۱۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء) (باقی)

قادیانی مشن

مسیح قادیان۔ خلیفہ قادیان

اور

حضرت مسیح علیہ السلام

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو "الفضل" ۱۱۔ نومبر میں شائع ہوا ہے۔ اِدھر اُدھر کی چند باتیں کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عقیدے کا اظہار کیا ہے:- سابق انبیاء علیہم السلام کی تباعت کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ کیا

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ فقہ حنفیہ اور اصول فقہ حنفیہ کے پیش نظر اہل حدیث کی جانب غالب ہے۔ جسے انکار ہو وہ آزمالے اور سن رکھے ؎

أنا سلمة ابن الاكوع ✧ اليوم يوم الرضع

(اہلحدیث)

۱۶ مقلد کو کسی امام کی فضیلت کا علم کیونکر ہو سکتا ہے جس حال میں کہ وہ مقلد ہے۔ اس بے چارے کی حیثیت تو ایسی ہے جسے ہم اپنے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتے۔ البتہ آپ کی اجازت سے صاحب مسلم الثبوت کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں جو اصول فقہ کے بڑے مستند عالم ہیں۔ آپ اجماع کی بحث میں فرماتے ہیں:-

لا عبرة للكافر والمقلد (فی الاجماع)

یعنی مسئلہ اجماع میں کافر اور مقلد کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں۔

پھر ایسا بے حیثیت شخص کسی عالم یا امام کو افضل سمجھے تو اس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ آپ کی مزید تشفی کیلئے میں اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ حافظ ابن قیم رحمہ کے الفاظ میں ایک اور حوالہ پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

المقلد كالاعمٰى۔ (اعلام)

اس کا ترجمہ آپ خود ہی کر لیجئے۔ ؎

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس امر میں سخت متحیر ہیں کہ مقلد اپنے امام کو کیسے افضل سمجھ سکتا ہے جبکہ اسمیں شناخت کی لیاقت ہی نہیں ہے۔ وللتفصیل مقام آخر۔ (اہلحدیث)

۱۸ آپ نے اس دعوے کی کوئی دلیل نہیں دی میں آپ کو ایک عظیم واقعہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ حنفی مذہب کے رکن اعلیٰ امام ابو یوسف حمام سے غسل کرکے نکلے تو اطلاع ملی کہ حمام سے مُردہ چوہا نکلا ہے حنفی مذہب کے مطابق یہ غسل جائز نہ تھا۔ آپ نے کمال فراخدلی سے فرمایا۔ آج ہم امام مدینہ کے مذہب پر عمل کرتے ہیں۔ امام مدینہ (امام مالک کے مذہب کی رو سے یہ پانی ناپاک نہ تھا) بتائیے اس غسل کے بعد جو نمازیں امام ابو یوسف نے پڑھی ہونگی وہ جائز ہوئیں یا نہیں

مولانا! میدان مناظرہ میں ایسی کچی باتیں کرنا آپ جیسے بالغوں کا کام نہیں ؎

سنبھل کے رکھیو قدم میکدہ میں شیخ صاحب!
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

آپ کے مخاطب اہل حدیث یا بالفاظ دیگر غیر مقلد ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک معین شخص کی تعلید فرض واجب نہیں ہے۔ ساتھ ہی آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ آپ کے مخاطبوں کا اعتقاد استدلال کے متعلق یہ ہے ؎

آنچہ نہ قال است نہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

ایسے گروہ کے سامنے اگر آپ ایسی بے سر و پا باتیں کرینگے جیسے اس مضمون میں کی ہیں تو آپ ان کے منہ سے یہ شعر سنیں گے ؎

گر ز عشقت خبرے ہست بگو اے واعظ!
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

(اہلحدیث)

۱۹ ایک ہی مذہب اختیار کرے۔ کیا قرآن کے حکم سے یا حدیث کے حکم سے یا کسی امام کے حکم سے یا محض آپ کے فرمانے سے۔ قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ میں تو آپ کے اس فتوے کا ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ آپ زبانی لسانی ضرور یہ نصیحت کرتے ہیں۔ سو اس کے جواب میں یہ شعر عرض ہے ؎

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ لیتے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

(اہلحدیث) (باقی)

دنیا میں کوئی بھی نبی ایسا گزرا ہے جو ناکام ہؤا ہو۔ تاریخ سے کوئی ایک نبی بھی ایسا ثابت نہیں کیا جاسکتا جو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہؤا۔ دعویٰ نبوت کرنے کے بعد ناکام وہی رہا ہوگا جس نے جھوٹا دعویٰ کیا ہو۔ سچا دعویٰ نبوت کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہؤا۔"

(الفضل ۱۱۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث اس کے مقابلہ میں مسیح قادیان کا کلام بھی قابل ذکر ہے۔ آپ لکھتے ہیں: "حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجے کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔" (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۳۱۰/۳۱۱)

ناظرین! باپ کی عبارت کے ساتھ بیٹے کی عبارت کو سامنے رکھ کر جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح روح اللہ وجیھًا فی الدنیا والآخرۃ ان دونوں (باپ بیٹا) کے نزدیک (معاذ اللہ) جھوٹے نبی تھے۔ یہ ہے اس طائفہ غالیہ کا عقیدہ۔

ہم اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے جس کی شہادت قرآن مجید دیتا ہے کہ مؤمن مسلمان وہی ہے جو کُل انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرے۔ مگر ان دونوں (باپ بیٹے) کا عقیدہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں ثابت ہوتا ہے وہ اکیلا ہی قائل کی تکفیر کے لئے کافی ہے۔ خدا جانے حضرت مسیح سے ان کو کیا رقابت ہے کہ جب بولیں گے، صراحۃً یا مفہوم کی صورت میں ان کے خلاف ہی بولیں گے۔ چنانچہ بڑے میاں کا یہ شعر دافع البلا میں مرقوم ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

فتح ربانی۔ حیات مسیح پر مباحثہ مابین مولانا ثناء اللہ و ... مناظر ... (اہلحدیث امرتسر)

قادیانی چیلنج متعلقہ تفسیر نویسی کی حقیقت

(نوشتہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

قادیانی اصحاب کا قدیمی شیوہ ہے کہ وہ ہزارہا انسانوں کی موجودگی میں چاروں شانے چت گرنے کے باوجود اُٹھ کر یہی کہتے ہیں کہ

"ہمارا گرنا کیا معنے کُشتی ہی نہیں ہوئی۔"

اور اگر چاروں طرف کی لعنت و ملامت سے مرعوب و شرمندہ ہو کر اقرار بھی کریں گے تو فتح اپنی ہی ظاہر کریں گے ان کے اعلیٰ حضرت بھی تمام عمر اسی روش پر گامزن رہے کوئی ایک دو نہیں دس بیس بار چھوڑ ہزار دفعہ مرزا جی کی کسی بات کی مکمل و مدلل، معقول و مسکت تردید کر چکے مرزا صاحب بار بار اپنی اسی دلیل کو دہراتے جاتے تھے وہ بھی اس شان میں کہ

"آج تک ہماری اس بات کو رد کرنے کی کسی کو جرأت ہی نہیں پڑی۔"

"اہلحدیث" کے ناظرین پر واضح ہے کہ قادیان سے جب کبھی مقابلہ جوئی کی صدا بلند ہوئی "اہلحدیث" نے فوراً سے پہلے لبیک کہا۔ مگر خدا جانے اہلحدیث کی آواز میں کونسا کذب سوز جادو بھرا ہے کہ اس کے بلند ہوتے ہی قادیانی گروہ اموات غیر احیاء کا بھوپ بھر لیتا ہے۔

منجملہ بیسیوں امور متنازعہ کے تفسیر نویسی کے معاملہ کو ہی دیکھ لیجئے۔ قادیان سے ہر سال دو سال بعد علماء اسلام کے نام تفسیر نویسی میں مقابلہ کا چیلنج شائع ہوتا ہے۔ مگر جب ادھر سے آمادگی کا اعلان سنتے ہیں وہیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر عمل کرتے ہوئے یجعلون اصابعھم فی آذانھم کا مصداق بن جاتے ہیں۔ چھ سات ماہ بعد پھر ھل من مبارز کے نعرے لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

گذشتہ واقعات کا مختصر نقشہ

۱۹۲۵ء۔ قادیانی اخبار "الفضل" نے اعلان کیا کہ کوئی ہے جو ہمارے خلیفہ کے بالمقابل تفسیر نویسی کے جوہر دکھا سکے؟ اس کے جواب میں ادھر سے جب آمادگی کا اظہار ہؤا تو قادیانی صاحبان ... جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔[1]

اس کے بعد ۱۹۳۱ء میں بولے۔ اور ہزاروں کے مجمع میں بہزار فخر و مباہات بڑی آن بان کے ساتھ بولے (الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۵)

مولانا فاتح قادیان نے اس کے جواب میں بلا کسی بے جا تعلّی کے سادہ الفاظ میں شریفانہ نوٹ لکھا کہ

"پہلے بھی خلیفہ قادیان نے (کئی دفعہ) چیلنج دیا اور (ہر بار) ہم نے لکھا کہ (بسم اللہ) تشریف لائیے بالمقابل تفسیر لکھئے۔ جواب میں (قادیانیوں کی طرف سے) آج تک ٹال نہ پہنچی بلکہ انکار کر گئے گذشتہ را صلوٰۃ۔ اب بھی۔ ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں۔ سادہ قرآن، کاغذ، قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا تفسیر اور معارف کے لئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ بس۔" (اہلحدیث ۲۲ مئی ۱۹۳۱ء)

میاں محمود احمد صاحب نے اس پر یہ جواب لکھا کہ

"میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں۔"[2]

"میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔"

ناظرین غور فرمائیں۔ جو شخص علوم عربیہ سے کورا ہوگا وہ قرآن پاک کی تفسیر کیا خاک کریگا۔ ہاں اپنے والد صاحب کی طرح الحمد للہ یعنی غلام احمد مالک یوم الدین بننے قادیانی خلافت کا دمانہ بنا دے تو ہوسکتا ہے۔ سائیں بلھے شاہ نے سچ فرمایا ہے ؎

"باہجوں علموں کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو۔"

اس کے علاوہ خلیفہ صاحب نے اپنے دیگر مضامین میں جو گُل کھلائے وہ ان کی علمیت کا واضح ثبوت ہیں چنانچہ انہوں نے لکھا:۔

---

[1] الفضل ۳۱۔ جنوری ۱۹۳۱ء

[2] الفضل ۲۴۔ مارچ ۱۹۳۱ء

اوّل تو میں تفسیر اُردو زبان میں کروں گا۔ عربی دانی کا میرا دعویٰ نہیں۔ دوم عربی اور اُردو تفاسیر میدان مقابلہ میں اپنے پاس رکھ کر تفسیر لکھونگا۔ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا اس پر مزید یہ کہ تفسیر بھی وہ کرونگا جو میرے ابا جان اپنی کتابوں میں درج کر گئے ہیں۔ اپنی طرف سے نہیں لکھونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مولانا مدظلہ نے لکھا کہ میاں عقل سے بات کرو۔ تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے ہو اور بوقت مقابلہ اپنے باوا صاحب کی تحریفات (دمشق بمعنے قادیان وغیرہ) کے ناقل کی حیثیت اختیار کرتے ہو۔ گستاخی معاف والد کی تفسیر کو اپنی بتانا آریوں کے مشہور مسئلہ کے مشابہ ہے۔"

سنو صاحب! اگر تمہیں علوم قرآنیہ سے ذرہ بھر بھی مس ہے تو باتیں بنا کر وقت ضائع نہ کرو۔ میں تمہیں ہر طرح کی سہولت دینے کو تیار ہوں۔ تم کہتے ہو میں عربی کا بڑا عالم نہیں ہوں۔ چلو تمہیں اجازت ہے کہ اُردو ہی میں لکھ لینا۔ تم تفسیرات ساتھ رکھنا چاہتے ہو۔ جاؤ رکھ لینا۔ کلید قرآن رکھنے کی بھی اجازت ہے اور ؎

اگر اب بھی نہ تم سمجھے تو پھر تم سے خدا سمجھے

(مرقع قادیانی بابت جنوری ۱۹۳۰ء صفحہ ۲۲)

اس تحریر کے بعد قادیانیوں پر کچھ ایسی اوس پڑی کہ گذشتہ سات سال بالکل امن و امان سے گزر گئے ہم قادیانی بزرگوں کی اس خلاف معمول خاموشی کو انکی شرافت اور عادت پر محمول کر کے اندازہ لگا بیٹھے تھے کہ اب قادیانی اصحاب راہ راست پر آتے جا رہے ہیں مگر ناگہاں اخبار الفضل یکم اکتوبر ۳۶ء کے ایک مضمون نے ہمیں اپنی رائے تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا۔ آہ ؎

رہا ٹیڑھا مثال مرغ گیسو
کبھی مرزائی کو سیدھا نہ پایا

ناظرین۔ سابقہ واقعات کو ملحوظ رکھ کر قادیانی الفاظ پڑھیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ

"آپ (خلیفہ قادیان) نے بارہا غیر احمدی علماء اور غیر مبائعین (لاہوری احمدیوں) کو چیلنج دیا ہے کہ ...... آؤ میرے مقابلہ میں کسی سورت یا رکوع یا آیت کی تفسیر لکھو۔ مگر کوئی ان میں سے مقابلہ کے لئے نہ اٹھا۔"

ناظرین ان سطور کو پڑھ کر قادیانی ادا کی داد دیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا ہی سچ فرمایا ہے:-

"جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے۔" (اعجاز احمدی ص۳)

مرزائیو! ان چالوں سے کب تک اپنے ہمنواؤں کو اندھیرے میں رکھ سکو گے۔ سنو! وہ دن دُور نہیں جبکہ حسب فرمان الٰہی یوم تبلی السرائر جھوٹ بولنے والوں کے منہ بند ہو جائیں گے۔ فاتقوا اللہ۔ ثم اتقوا اللہ۔

بالآخر مجھے حضرت مولانا فاتح قادیان کی ذات بابرکات سے پوری امید ہے کہ آپ اب کی دفعہ بھی حسب سابق قادیانی غلط بیانیوں کو طشت از بام کرنے کے لئے قادیانی چیلنج کی کھلے الفاظ میں منظوری دیتے ہوئے خلیفہ قادیان کو میدان میں نکلنے کے لئے مجبور کر دیں گے۔ واللہ الموفق۔

مدیر | بے شک بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں ؎

یہیں میداں ہیں یہیں چوگاں ہیں یہیں گو ہے

فضائل سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم

قرآن و حدیث کی روشنی میں

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

(۲)

گذشتہ ہفتے اس مضمون کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط ملاحظہ فرمائیں۔ سیالکوٹ سے بریلوی احناف کا ایک رسالہ شائع ہوتا ہے جس میں امور شرکیہ و بدعیہ کی خوب تائید و ترویج ہوتی ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے نامہ نگار صاحب نے یہ مضمون لکھا ہے۔ (مدیر)

آنحضرت کی حاضری ہر جگہ | بریلوی عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ ہر محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں اور اسی واسطے لوگ مجلس میں بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس عقیدہ کو وہ فضائل سید الانبیاء میں شمار کرتے ہیں چنانچہ صاحبزادہ علی پوری اس عقیدہ پر ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔ یعنی بزعم خود عقیدہ مذکورہ کا ثبوت حدیث سے دیتے ہیں۔ مشہود فی الارض ضمنی سرخی لکھ کر تحریر فرماتے ہیں:-

"ترمذی و احمد و بیہقی عبد اللہ بن عباس سے ناقل ہے کہ میں نے ایک دن دوپہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ جسم مبارک گرد آلود۔ موئے مبارک پراگندہ اور دست مبارک میں خون بھرا شیشہ۔ عرض کیا میرے ماں باپ تصدق خیر تو ہے۔ ارشاد فرمایا ھذا دم الحسین و اصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم۔ صبح سے حسین علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کا خون جمع کر رہا تھا)

آپ جب کربلا جا آسکتے ہیں تو غریب ہندوستان شرف قدمبوسی سے کیوں محروم ہے؟"

(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۳۶ء صفحہ ۱۳)

سبحان اللہ! دعویٰ اتنا بڑا اور استدلال خواب سے جناب والا خوابیں ظنیات کا آخری مرحلہ ہیں۔ نبی برحق کی خواب کے سوا تمام خوابیں مشکوک ہوتی ہیں۔ نیز خواب ایک واقعہ ہے۔ واقعہ بھی ظنی۔ جس کا ظاہر اور ہوتا ہے باطن کچھ اور۔ قرآن مجید دیکھئے۔ جناب ہیں

سات گائیں دیکھی جاتی ہیں مگر مراد اس سے سات سال ہیں۔ خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے اور سورج چاند دیکھے تھے۔ مگر مراد اس سے برادران یوسف ہیں۔

اور سنئے! اس واقعہ ظنی پر قیاس کر کے کوئی مسئلہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کیونکہ علمائے اصول کے نزدیک قیاس احکام پر ہُوا کرتا ہے واقعات پر قیاس نہیں کر سکتے۔ صاحبزادہ صاحب اصول فقہ کی کتب کو بغور مطالعہ کیجئے یا کسی سے پوچھ لیجئے۔

قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری

صاحبزادہ صاحب اس مضمون کے زیر عنوان "مشہود فی القبور" یوں تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ مُردوں کو قبروں میں۔ زندوں کو
مکانوں میں نظر آتے ہیں۔ اولیائے کرام
اور علمائے اسلام نے برأی العین بحالت
بیداری آپ کو دیکھا ہے"
(انوار الصوفیہ صہ ۱۳)

اس کا ثبوت یہ دیتے ہیں کہ

امام غزالی نے لکھا ہے کہ ارباب قلوب انبیاء ملائکہ کو بیداری میں دیکھتے ہیں۔

حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ۱۴ شوال ۵۲۱ھ روز شنبہ کے ظہر سے پہلے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے فرمایا

بابا تم وعظ کیوں نہیں کرتے!

قسطلانی نے لکھا ہے کہ ہمارے ارادے، نیتیں، اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ہیں؟

بیہقی نے لکھا ہے کہ زمین آسمان میں آنا جانا صلحائے امت کے جنازوں میں آنا آپ کے برزخی کاروبار میں داخل ہے۔

سیوطی نے لکھا ہے۔ آپ کا زمینوں آسمانوں میں آنا جانا اور زندہ رہنا جو چاہیں تصرف فرمانا حدیثوں سے ثابت ہے۔ آج بھی آپ اسی علیہ مبارک سمیت موجود ہیں جیسے دنیا میں تھے فرشتوں اور جنوں کی طرح آنکھوں سے مستور ہیں
(انوار الصوفیہ صہ ۱۴)

صاحبزادہ صاحب اس تحریر میں حنفیت کو بھی ترک کر کے دس قدم آگے بڑھ گئے۔ بحیثیت حنفی ہونے کے آپ کا حق تھا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے سنئے جناب۔ توضیح تلویح اصول فقہ کی کتاب اگر آپ نے پڑھی نہ ہو تو دیکھی ضرور ہوگی نہ دیکھی ہو تو سیالکوٹ جا کر دیکھ آئیے۔ اس میں لکھا ہے:-

"اما المقلد فیقول هذا الحکم واقع عندی
لانه اداى اليه راى ابى حنيفة
مقلد کا حق یہی ہے کہ کہے کہ یہ حکم میرے
نزدیک صحیح ہے کیونکہ حضرت ابوحنیفہ رح کی
رائے یہی تھی۔

افسوس ہے کہ آج چودھویں صدی کی حنفیت بس یہی رہ گئی ہے کہ چند باتیں اہل کوفہ سے لیں اور چند بریلی سے اور چند لاہور سے۔ اور ہر ایک کی تقلید کر کے اپنا نام حنفیوں میں لکھا لیا۔ اور بس!

پچھلے زمانہ کے حنفی امام ابوحنیفہ کے سوا کسی کی بات کو وزنی نہ خیال کرتے تھے۔ چنانچہ فقہ کی معتبر کتاب درمختار دیکھئے۔ صاف طور پر کہدیا جاتا تھا۔

ان مذهبنا حنفی لا یوسفی۔ (درمختار صہ ۴۹ ج ۱)

ہمارا مذہب حنفی ہے یوسفی نہیں؛

علی پوری حنفیو! امام ابوحنیفہ کے مقلد ہو یا امام غزالی، قسطلانی اور سیوطی کے۔

ہاں یہ بھی یاد رکھئے۔ صحافتی دنیا میں صرف یہ لکھ دینا کافی نہیں کہ فلاں شخص نے یوں کہا ہے۔ اہل حدیث کے سامنے اس کی کوئی وقعت نہیں وہ تو اپنے اسلاف (صحابہ کرام و ائمہ عظام) کی روش کے فدائی ہیں۔ ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا وہ قول یاد ہے جو انہوں نے بشر بالجنۃ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں صاف کہہ دیا تھا:-

اامر ابی یتبع ام امر رسول اللہ صلعم
کیا میرے اباجی کا فرمان ماننے کے قابل ہے یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم واجب الاتباع ہے

چودھویں صدی کے حنفیو! یہ بے بہ ان (؟) لکھتے کہ حضرت عمر فخر المرسلین کے خسر، ارشاد نبوی کان بعدی نبیا لکان عمر کے مخاطب، خلافت اسلامیہ کی دوسری مسند کے والی ہیں۔ مگر اُن کے متعلق انہی کا بیٹا بڑی آزادی سے صاف کہتا ہے کہ میرے نزدیک اُن کا حکم کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اُن کے مخدوم کا فرمان موجود ہے۔

اب ہم سے سنئے! امام سیوطی ہوں یا قسطلانی، پیر بغداد ہوں یا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ وہ تمام کے تمام ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ مگر بے دلیل بات کسی کی حجت شرعی نہ ہوگی۔

ناظرین! اب ان کی بے دلیل بات کی کیفیت بھی سنئے علامہ قسطلانی آپ کی محولہ عبارت[1] لکھنے کے بعد خود ہی اعتراض نقل فرماتے ہیں:-

فان قلت هذه الصفات مختصة بالله
(مواہب اللدنیہ صہ ۳۸۷ ج ۲)

کہ اگر تو کہے کہ یہ صفتیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو مومن فوت ہو چکے ہیں عالم برزخ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں وہ زندوں کے حالات جاننے لگتے ہیں۔ بتائیے اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ خود جناب مصنف بھی مؤمن تھے تو اب وہ ہمارے حالات سے واقف ہونگے۔ اس لئے میں آپکی وساطت سے ان سے درخواست کرونگا کہ مہربانی کر کے میرے اس سوال کا جواب خود بدولت ہی تحریر فرما دیں۔ اور اس دعوے کی دلیل قرآن شریف یا حدیث رسول سے دیں۔ ہم چونکہ اس کے قائل نہیں اور آپ قائل ہیں۔ اس لئے آپ ہی مہربانی کر کے میرا مضمون ان کے کانوں تک پہنچا کر جواب لے دیں اور بہتر ہو کہ بالمشافہ گفتگو کرا دیں تاکہ بات جلد طے ہو جائے۔

علی پوری حنفیو! اب یہ باتیں دنیا نہیں سنتی۔ یہ

[1] ہمارے احوال ہمارے اعمال ہماری نیتیں ہمارے ارادے ہمارے خطرے ہر حال آپکے (نبی علیہ السلام کے) پیش نظر ہیں۔ کوئی بات آپ پر چھپی نہیں۔ (العیاذ باللہ)

باتیں دنیا کے سامنے الف لیلٰے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ لوگوں کو قرآن مجید سناؤ۔ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جواہر ریزے پیش کرو۔ دنیائے اسلام قدر کریگی اور آپ کو عنداللہ ثواب ملے گا۔

رسول اللہ فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم مسجدوں اور گھروں میں

ان دو عنوانوں میں بھی آپ نے وہی بے قاعدگی برتی ہے۔ یعنی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی وساطت سے امام غزالی کا قول پیش کیا ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ

لوگو! جب تم مسجدوں یا اپنے گھروں میں جاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہا کرو کیونکہ آپ کی روح مبارک مسجدوں اور گھروں میں حاضر ہوتی ہے۔

یہ بھی وہی خیالی بات ہے جس کے جواب میں صرف یہ کہنا کافی ہے کہ

من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر۔ (فتاویٰ لکھنوی بحوالہ بزازیہ)

جو شخص کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں وہ کافر ہو جاتا ہے۔

حنفی دوستو! یہ ہمارا ہی فتویٰ نہیں بلکہ فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب (بزازیہ) کی عبارت ہے۔ اب بتائیے کہ بچے حنفی آپ کی سنیں یا فقہ شریف کے فتاویٰ کو تسلیم کریں۔

ہم تو مشورہ دینگے کہ بقول احناف فقہ شریف قرآن حدیث کا نچوڑ ہے۔ اس لئے اس کو نہ چھوڑیں ورنہ دین چھوٹ جائیگا۔ اور ایسے غیر شرع پیروں کو سل کی بجائے (جب دست حسرت ملتے ہوئے چھوڑنا پڑیگا) آج ہی ترک کر دیں تاکہ ماتم مخارجین نہ سننا پڑے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دیکھتے ہیں

اس عنوان میں آپنے صرف شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کا قول لکھا ہے جس کے ہم قائل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ قول بے دلیل ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محفل مولود میں

اس عنوان میں آپ نے امام سیوطی کا قول لکھا ہے کہ مولود پڑھتے وقت یہ اعتقاد رکھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح حاضر ہے۔ جائز ہے۔

اس پر بھی وہی سوال ہے کہ اس جواز کا ثبوت بذمہ قائل ہے۔ جب وہ پیش کریگے جواب دیا جائیگا انشاءاللہ۔ اور بہت ممکن ہے کہ علی پوری صاحبزادہ کی برکت سے بالمشافہ گفتگو ہو جائے۔ اگر ہو جائے تو ہم پیر صاحب کو معقول دلائل دینگے۔

فیصلہ صاحبزادہ صاحب نے آخر میں فیصلہ لکھا ہے جو تمام کا تمام قابل دید ہے۔ اس لئے ہم نقل کرتے ہیں:-

(۱) انعقاد محافل میلاد۔ تعیین یوم۔ تداعی و سرور۔ اطعام و ضیافت سنت صحابہ ہے۔ (۲) ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ کے زندہ ہیں۔ (۳) جہاں جی چاہے آتے جاتے ہیں۔ (۴) مردوں کو قبروں میں زندوں کو دنیا میں نظر آتے ہیں۔ (۵) اولیاء کرام اور علماء عظام کی ایک جماعت نے آپ کو بیداری میں دیکھا۔ (۶) آج بھی اپنے اتقیوں کو آپ مشرف فرماتے ہیں۔ (۷) آپ مسجدوں مکانوں اور میلاد کی محفلوں میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ (۹) علمائے ملت اور ارباب بصیرت نے مسجدوں مکانوں اور محفلوں میں داخل ہوتے وقت درود و سلام کی تاکید اور بوقت ذکر ولادت قیام کا حکم فرمایا۔ پس یہ قیام ارباب بصیرت کی تقلید میں مستحسن ہے۔"

(انوار الصوفیہ صلا-۱۵ بابت جولائی [illegible])

صاحبزادہ صاحب! یہ سب دعاوی ہیں۔ اگر سچے ہو تو ہر ایک دعوےٰ کی دلیل قرآن، حدیث و فقہ حنفیہ سے پیش کرو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ ہم امام سیوطی ہو یا امام بخاری کسی کی بے دلیل بات (بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) سننے کو تیار نہیں۔ ہم تو قرآن کی آیت قبول کرینگے یا حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مانینگے اس کے سوا کوئی چیز ہمارے لئے شرعاً حجت نہیں ہے

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

مسلمانوں کو
خدائی نوٹس

کبھی کچھ درد رہتا ہے کبھی کچھ سوز رہتا ہے
ہمارے دل پہ صدمہ اک نہ اک ہر روز رہتا ہے

(از نامہ نگار دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ)

ارشاد ربانی ہے:-

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝

(آل عمران پارہ)

(ترجمہ) اور بہت نبی تھے کہ لڑے ساتھ اُس کے ہو کر خدا کے لوگ بہت۔ پس سست ہوئے واسطے اسکے جو کچھ پہنچا اُن کو بیچ راہ خدا کے اور نہ ناتوانی کی اور نہ گڑگڑائے اور اللہ دوست رکھتا ہے صبر کرنے والوں کو۔ اور نہ تھی بات اُنکی مگر یہ کہ کہا انہوں نے اے رب ہمارے بخش ہمارے گناہ ہمارے اور زیادتی ہماری بیچ کام ہمارے کے اور ثابت رکھ قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے۔ پس دیا اُن کو اللہ نے ثواب دنیا کا۔ اور خوبی ثواب آخرت کی اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالوں کو۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اگر کہا مانوگے تم ان لوگوں کا جو کافر ہوئے پھیر دینگے تم کو اوپر

فتاویٰ

س ۲۲۲ } نماز تراویح کے متعلق رمضان شریف میں کوئی حدیث قولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس سے بیس رکعت تراویح ثابت ہو۔ نیز ہمارے پاس ایک کتاب جس کا نام دلائل فقۃ المتین فی نور المبین ہے۔ جس میں کہ دو احادیث جو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی ہیں۔

۱۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی التراویح عشرین رکعۃً یغفر اللہ لہٗ عشرین الف ذنوبہ واعطی لہ اجر عشرین شہیداً فکانّما زار عشرین واعتق عشرین رقبۃً۔

دوسری حدیث عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انّہ قال قال علیہ الصلوٰۃ والسّلام من صلّی عشرین رکعۃً من التراویح قبل الوتر اعطی اللہ لہ عشرین مدینۃً فی الجنّۃ فکلّ مدینۃٍ مسیرۃ شہرٍ وکلّ شہرٍ من ثلثین ایّام وکلّ یومٍ مقدار سنۃ۔

ان ہر دو احادیث سے بیس رکعت تراویح ثابت ہوتی ہیں اور ان احادیث کا راوی کوئی نہیں۔ برائے مہربانی ہر دو احادیث کا حوالہ تحریر کیا جاوے اور ان احادیث کی صحت وغیرہ بھی تحریر کریں۔ اور جس کتاب میں یہ احادیث درج ہیں۔ اُس کا مصنف مولوی حکیم نور محمد سکنہ چاند پور ڈاک خانہ مانگٹانوالہ ضلع شیخوپورہ ہے۔ اور مائی عائشہ صدیقہؓ والی حدیث جو کہ ماصلّی فی رمضان ولا فی غیرہ پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث تہجد کے بارے میں ہے کیونکہ اس میں غیرہ کا لفظ آیا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ محدثین اس حدیث کو تہجد کے باب میں لائے ہیں۔ قیام رمضان میں نہیں لکھا۔ اور غنیۃ الطالبین میں بھی بیس رکعت پڑھنے کی روایت ہے۔ یہ حدیث کس درجہ کی ہے۔ سب علمائے اہل حدیث توجہ فرما کر جواب باصواب سے سرفراز فرمائیں۔ اور اگر اخبار اہلحدیث کسی حنفی عالم کے پاس پہنچے تو وہ بھی مدلل جواب تحریر کریں اور جواب نرم الفاظ میں دیں۔

(مستری رحیم بخش خریدار اہلحدیث نمبر ۹۱۴۵)

ج ۲۲۲ } یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔ آج تک کسی مستند کتاب میں نہیں دیکھیں۔ اور حنفی مذہب کے ذمہ دار علماء نے بھی نقل نہیں کی ہیں۔

غنیۃ الطالبین میں ترمذی سے بیس کا قول نقل کیا ہے۔ مگر ترمذی میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ حتےٰ کہ اکتالیس رکعت کا قول بھی ملتا ہے۔

ایک حق پسند کے لئے یہ بات قابل غور ہے کہ جماعت تراویح جو آج اسلامی ممالک میں مروج ہے یہ خلیفہ ثانی (حضرت عمرؓ) کے زمانے میں جاری ہوئی تھی۔ خلافت اولیٰ کے زمانے میں اس کا نام ونشان تک نہیں پایا جاتا۔ جس خلیفۂ راشد کے حکم سے جاری ہوئی تعداد کے متعلق بھی اسی کا ارشاد دیکھنا چاہئے ورنہ کہا جائیگا کہ خلیفۂ ثانی کا فعل تو قابل شکریہ ہے مگر حکم قابل رد تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيزٰى خلیفہ ثانی کا حکم مؤطا امام مالک میں موجود ہے کہ آپ نے ابی بن کعب کو حکم دیا تھا کہ نماز تراویح با جماعت وتر سمیت گیارہ رکعت پڑھائیں۔ چنانچہ جماعتی حیثیت سے اسی پر عمل ہوتا رہا۔ مگر انفرادی حیثیت سے کوئی زیادہ بھی پڑھ لیتا تھا۔ جس کی مختلف تعداد صحیح ترمذی میں اکتالیس تک ملتی ہے مگر جماعتی انتظام کے ماتحت صرف گیارہ رکعتیں پڑھی جاتی تھیں۔ چنانچہ حنفیہ کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ مسنون تعداد تو آٹھ رکعت ہی ہے مگر نوافل کی حیثیت سے بیس رکعت بھی جائز ہیں۔

والتفصیل مقام آخر

س ۲۲۳ } زید نے اپنی لڑکی کی شادی بکر سے کر دی۔ لیکن لڑکی ہمیشہ اپنے شوہر سے ناخوش رہی اور رات کو پوشیدہ اپنے شوہر کے ہاں سے بھاگتی رہی۔ بالآخر مجبوراً اُس کے والد نے اپنی لڑکی کی دوسری شادی بغیر طلاق لئے ہوئے کر دی۔ وہ نکاح (ثانی) جائز ہوا کہ نہیں۔ اور اگر اب پہلا شوہر طلاق نہ دے تو کونسی صورت اختیار کرنی پڑے گی اور نکاح کس طرح کرنے سے درست ہو سکتا ہے۔

(حافظ رحمت حسین۔ ضلع مظفر پور خریدار اہلحدیث)

ج ۲۲۳ } صورت مسئولہ میں نکاح ثانی جائز نہیں۔ پہلے نکاح کی طلاق حاصل کی جائے یا بذریعہ حاکم مجاز نکاح فسخ کرایا جائے پھر نکاح ثانی جائز ہوگا۔ اللہ اعلم!

(باقی فتوے آئندہ درج ہونگے)

ماہرانِ تعلیم کی خدمت میں

غالباً آپ کو اس امر کا علم ہوگا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی جوبلی کا انعقاد ۲۳۔۲۴۔۲۵۔۲۶ دسمبر ۱۹۳۸ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اسکے وسیع اور سرگرم پروگرام کا ایک جزو پنجاب مسلم سکولز کانفرنس کا انعقاد ہے جس کی غرض اسلامیہ سکولوں کی موجودہ حالت پر تبصرہ اور ان ذرائع پر غور و خوض کرنا ہے جن سے ان اسکولوں کی ترقی اور اصلاح کی صورت پیدا ہو سکے۔ اس ضمن میں لڑکیوں اور لڑکوں ہر قسم کے سکولوں کو شامل کیا جائیگا۔ مسلم تعلیم یافتہ حضرات کی خدمت میں بالعموم اور منیجر و ہیڈ ماسٹر صاحبان مدارس اسلامیہ کی خدمت میں بالخصوص درخواست کی جاتی ہے کہ اس کانفرنس میں عملی حصہ لیکر ممنون فرمائیں۔ فی الحال اس کانفرنس کے لئے ایک عارضی پروگرام جو تعلیمی کمیٹی کے زیر غور ہے مرتب کیا جا رہا ہے۔ بعد تکمیل عنقریب شائع کیا جائیگا۔ مگر بدیں خیال کہ اس چھوٹی سی کمیٹی کے ارکان کے ماسوا ہندوستان بھر میں اور بھی بہت ماہرانِ تعلیم اصحاب موجود ہیں جنہیں اسلامیہ مدارس کی حالت کا ذاتی تجربہ حاصل ہے وہ ان سکولوں کی حالت کو بہتر بنانے کے وسائل اور ذرائع بتا سکیں گے ایسے اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ براہ مہربانی اپنی تجاویز اور وہ امور جن پر ان کے خیال میں کانفرنس میں بحث ہونی مناسب ہے تحریر فرما کر بنام شیخ غلام محی الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز بازار حکیماں لاہور کنوینر مسلم سکولز کانفرنس

متفرقات

چند ضروری امور کی طرف جملہ خریداران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ امید ہے بعد ملاحظہ ان پر عملدرآمد کرینگے۔

(۱) اخبار اہلحدیث ہفتہ وار ہر خریدار کے نام نہایت احتیاط کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ بلاوجہ کسی صاحب کا پرچہ بند نہیں کیا جاتا بلکہ بند کرنے سے پہلے اخبار میں اعلان بھی کر دیا جاتا ہے۔

(۲) جس خریدار کا پرچہ راستہ میں گم ہو جائے دوسرا پرچہ وصول ہو جانے پر دفتر میں اطلاع بھیجنے پر پرچہ مطلوبہ ارسال کر دیا جائیگا۔ مگر فرمائش کے طلب کرنے میں جلدی کرنی چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

پھر وی پی واپس جلد رواں کا پہلا نمبر حسب معمول بعض خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا۔ افسوس ہے کہ چند وی پی واپس آکر موجب نقصان ہوئے۔ اسلئے ہر پرچہ میں تاکید کی جاتی ہے کہ جملہ خریدار حضرات قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی اگر قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں تو وی پی بھیجنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ مگر افسوس کہ ہر دفعہ خاصی رقم کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ امید ہے آئندہ وی پی واپس کرنے میں احتیاط سے کام لیا کرینگے۔

دار الحدیث مکہ مکرمہ کے لئے ۱۲۔ نومبر تک مبلغ باسٹھ روپیہ چودہ آنہ بمد امانت دفتر اہلحدیث میں جمع تھے جو بذریعہ بیمہ حاجی عبد الغفار صاحب آف حاجی علی جان مرحوم دہلی کو بھیجدیئے گئے تاکہ وہاں سے مکہ معظمہ پہنچا دیئے جائیں۔

مزید آمد از ماسٹر محمد علی صاحب دھرم کوٹ ضلع فیروزپور عہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ از موصوف عہ۔

اہل حدیث کانفرنس از موصوف عہ۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب از موصوف عہ۔

از حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج ۴۔

اشاعت فنڈ از ماسٹر محمد علی صاحب دھرم کوٹ عہ۔ مولوی برادرز کلکتہ صہ۔

میزان تا ۲۸/۱۱ ۱۹ ۔۔۔۔۔۔ ۱۰۰۰۔ ۶۷ روپے

غریب فنڈ میں از ماسٹر محمد علی صاحب مذکور صہ مولوی برادرز صہ۔ مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلی لہارا ں سے۔ سابقہ ۱۸ جملہ معہ

از سائلین (۱) صمد الدین گھنئے کے ۴۔ (۲) محمد داؤد بہری پور ۴۔ (۳) عبد الصمد آگرہ ۴۔ (۴) محمد عالم کوٹلی ۴۔ (۵) عبد الجبار قابل پورہ ۴۔ (۶) عبد السبحان حاجی نگر سے۔ (۷) محمد عیسیٰ برہیا سے۔ (۸) شہادت اللہ تیتریا سے۔ (۹) عبد الرحیم انوہا سے۔ (۱۰) فضل الرحمن علیکا ۴۔ (۱۱) ہدایت اللہ صورت علی ۴۔

عیدالفطر کے موقعہ پر
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی امداد
کے لئے
عید آنہ فنڈ
کو یاد رکھیں

(۱۲) فضل الدین جھیال سے۔ (۱۳) ابراہیم ترنتارن ۴۔ میزان ۱۵۔ سائلین مذکورین کے نام بحساب غریب فنڈ ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔

ابھی سائلین باقی اور ہیں اگر اصحاب خیر دست کرم کو تھوڑی سی بھی جنبش دیں تو یہ تمام تشنگان آب توحید و سنت بہت جلد سیراب ہو سکتے ہیں۔

رئیس قادیان مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری مصنف "ائمہ تلبیس"۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مکمل و مفصل سوانحعمری درج ہے آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں یہ کتاب ان سب سے سبقت لے گئی ہے۔ طرز تحریر اس قدر دلچسپ ہے کہ کتاب کو شروع کر کے جب تک ختم نہ کر لیں آرام نہیں آتا۔ ۲۰×۳۰ کے دو سو ۲۰۶ صفحات۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قسم اول کاغذ ولایتی ؎ قسم دوم ؎

تراجم علمائے اہل حدیث ہند ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ملک امام خان صاحب نوشہروی نے علماء اہل حدیث کی سوانحعمریاں لکھنی شروع کی تھیں چنانچہ سب سے پہلی قسط علمائے دہلی و یوپی کی تیار ہو گئی ہے۔ شائقین طلب کر سکتے ہیں۔ قیمت ۸/ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔

نوٹ:۔ ہر دو کتب دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں

یاد رفتگاں میری رفیقہ حیات عرصہ چھ ماہ مرض جگر میں مبتلا رہ کر بستر مرگ پر پڑی رہکر مورخہ ۱۲۔ نومبر کو انتقال کر گئی۔ اپنی نشانی ایک آٹھ سال کی چھوڑ گئی ہے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کی پابند اور شرکیہ کاموں سے متنفر تھی۔ (محمد اسماعیل پھرالوی)

(۲) ۱۲۔ رمضان المبارک کو قوم تیلیاں سے جماعت اہل حدیث جودھپور کے ایک رکن اس عالم فانی سے سوئے دار آخرت انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے ہمدرد قوم اور خوبیوں کے آدمی تھے۔

(مرسلہ ابو تراب عبد الغنی از جودھپور)

(۳) میرے والد ماجد مولانا محمد حسین صاحب ۸۔ رمضان کو ۷۲ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری اور حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے شاگردوں میں سے تھے۔ (محمد ادریس مدرس مدرسہ احمدیہ ضیا پارا)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم

اہل بہار نوٹ کر لیں جو حضرات اخبار کے خریدار ہیں وہ قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا کریں۔ وی پی نہیں کیا جائیگا نیز کتب طلب کرنے والے احباب بھی قیمت مع محصولڈاک پیشگی ارسال کیا کریں۔ وی پی بھیجنے میں زیادتی محصولڈاک کے علاوہ واپسی کا خطرہ بھی ہوتا ہے جو موجب نقصان

ملکی مطلع

مصطفےٰ کمال پاشا کی موت

پر

اخبار پرتاپ کا اعتراض

اخبار "پرتاپ" لاہور کی عادت ہے کہ مسلمانوں کی ہر ایک حرکت و سکون پر (چاہے وہ سیاسی ہو، مذہبی ہو یا قومی ہو یا ملکی) چبھتا ہُوا اعتراض جڑ دیتا ہے۔ غازی مصطفےٰ کمال پاشا مرحوم کے انتقال پر مسلمانوں نے بڑے رنج و ملال کا اظہار کیا۔ اس پر وہ مسلمانوں کو بطور طعنہ زنی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کمال پاشا نے تو تمہارے دین اسلام کو الٹ پلٹ کر دیا تھا۔ عورتوں کے نقاب اٹھوا کر بے نقاب کر دیا دیگر شرعی رسومات کو بھی اس نے کالعدم قرار دیا آج تم اس کی موت پر ماتم کرتے ہو جس کو زندگی میں کافر کہنے کہنے تھے وغیرہ وغیرہ" (پرتاپ ۱۶ نومبر)

شائد "پرتاپ" دانستہ تجاہل کرتا ہے یا اُسے معلوم نہیں کہ مصطفےٰ کمال پاشا کی بابت جو کچھ اُس نے لکھا ہے قریباً وہ صحیح ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ اسلام کا قائل تھا۔ کھلے لفظوں نے اس نے اسلام سے انکار کبھی نہیں کیا۔ مگر ہندو خاصکر آریہ قوم کا بڑا لیڈر لالہ لاجپت رائے نے سب سے پہلے ویدوں کے الہامی ہونے سے انکار کیا۔ ازاں بعد اس نے ایک چھٹی بنام سیٹھ "برلا" لکھی۔ جس میں اس نے خدا کی ہستی سے بھی انکار کر دیا۔ یہ چٹھی اخبار پرتاپ میں بھی چھپی تھی۔ باوجود اس کے لالہ لاجپت رائے کو فخر قوم اور آریہ جاتی کا روشن ستارہ سمجھا جاتا ہے۔ کیوں؟ ویدوں کا منکر بلکہ خدا کا منکر ناستک بھی ہندو اور آریہ قوم کا لیڈر بن سکتا ہے۔ مصطفےٰ کمال تو اس کی نسبت بدرجہا اس قابل تھا کہ مسلمان اس پر نوحہ خوانی کریں۔ ہندو اور آریہ اخبار مسلمانوں کو طعنہ دیتے ہوئے اپنے گریبان میں بھی منہ ڈال لیا کریں۔ اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں۔ جیتی جاگتی تصویر پنڈت جواہر لال نہرو موجود ہیں۔ جن کو پرتاپ نے دہریہ لکھا ہُوا ہے۔ مگر وہ آج بھی ہندو بلکہ ہندوستانی قوم کے فخر سمجھے جاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ قومیں اور قوموں کے ہیرو دو حیثیتیں رکھتے ہیں۔ ایک مذہبی اور دوسری قومی۔ مذہبی حیثیت سے اگر کوئی ہیرو قابل تعریف نہ ہو تو ضروری نہیں ہے کہ وہ قومی لحاظ سے بھی ناقابل تعریف سمجھا جائے ◆

مصطفےٰ کمال کے جنگی کارنامے

(از مدینہ بجنور ۱۷ نومبر ۳۸ء)

۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۲ء تک مصطفےٰ کمال کی زندگی مسلسل میدان جنگ کی زندگی رہی ہے۔ سلطنت ترکیہ جو ایک عرصے "یورپ کے مرد بیمار" کے نام سے مشہور تھی۔ اس عرصے میں موت و زیست کی آخری کشمکش میں مبتلا تھی۔ یورپ کی تمام طاقتیں اُچھل اُچھل کر اُس وقت کا انتظار کر رہی تھیں جب یہ بیمار موت کی آخری ہچکی لے کر دم توڑ دے۔ ترکی کے علاوہ دنیا کی تاریخ میں مشکل سے کوئی ایسی بدنصیب قوم ملے گی جسے دس بارہ سال کے مختصر سے عرصہ میں چار بار خوفناک لڑائیاں لڑنا پڑی ہوں۔ (جنگ طرابلس، جنگ بلقان، جنگ عظیم اور جنگ یونان) ایسی لڑائیاں جن میں تقریباً ساری دنیا اُس کے خلاف صف آرا ہو۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اگر مصطفےٰ کمال کی فولادی شخصیت بیچ میں نہ ہوتی تو ترکی حکومت کی آزادی ایک بھولا ہُوا افسانہ بن کر رہ جاتی۔ کون نہیں جانتا کہ سلطان وحیدالدین خان کو یورپ کی عیسائی طاقتوں نے کٹھ پتلی بنا کر تخت خلافت پر بٹھا دیا تھا اور اختیار و اقتدار کی تمام باگ ڈور بھی فرانس، برطانیہ اور روس وغیرہ کے درمیان تقسیم ہو چکی تھیں۔ بہ الفاظ دیگر ترکی حکومت کی موت کا اعلان ہو چکا تھا اور دشمنوں کے گھر میں چراغاں کی رسم ادا کی جا چکی تھی۔ لیکن مصطفےٰ کمال کی طوفانی شخصیت نے اپنی سچی وطن پرستی، پرخلوص قومی محبت اور جان جوکھوں میں ڈال دینے والی سرفروشانہ جدوجہد سے دشمنوں کی ان تمام کامیابیوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۲ء تک مسلسل لڑائی کے خونی میدان میں زندگی گزارنے کے بعد آخرکار وہ دن آیا کہ ترکی کی کامل آزادی دنیا کی تمام طاقتوں کو تسلیم کرنی پڑی۔ معاہدہ سیورے (۱۹۲۰ء) کا وہ صلحنامہ جس نے ترکی کو ایک ادنیٰ درجہ کی ہندوستانی ریاست بنا کر رکھ دیا تھا چاک کر کے پھینکا گیا اور جولائی ۱۹۲۳ء میں لوزان میں ایک نئے صلحنامہ کے ذریعہ ترکی کو ایک آزاد و مختار حکومت تسلیم کیا گیا (خدا اسے ہمیشہ آزاد رکھے اور دنیا کے ساتھ دین کی پابندی کی بھی توفیق دے۔ آمین)

پنجاب میں موٹروں کے حادثے

سہ ماہی مختتمہ ۳۰ ستمبر ۳۸ء کے متعلق رپورٹ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب میں موٹروں کے اُن حادثات کے متعلق جو سہ ماہی مختتمہ ۳۰ ستمبر ۳۸ء میں پیش آئے۔ پولیس کی رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس سہ ماہی میں کل ۲ سو حادثے ہوئے۔ جبکہ سابق سہ ماہی دو سو بیس ۲۲۰ حادثے ہوئے تھے۔ ۳ موٹر سائیکل۔ ۷۴ پرائیویٹ کاریں۔ ۳ موٹر کیب۔ ۸۷ کرایہ پر چلنے والی اور پرائیویٹ بسیں اور لاریاں۔ ۱۹ باربرداری کے ٹرک۔ ایک ایسی موٹر گاڑی جس نے معائنہ سے پہلوتہی کی تھی اور گیارہ ایسی موٹر گاڑیاں جن کی ساخت ۱۹۲۳ء سے پہلے کی تھی ان حادثوں کا موجب تھے۔ ان گاڑیوں کے ڈرائیوروں میں سے تین شراب سے بدمست تھے۔ گیارہ کے پاس

آدمی نہیں تھا۔ بعض تین سے زیادہ مرتبہ سزایاب ہو چکے تھے۔ اور گیارہ موٹر گاڑیاں حادثہ کے بعد نہ ٹھہریں۔

حادثوں۔ زخمیوں اور ہلاک شدگان کی تفصیل

مذکورہ رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا دو سو حادثے ایسے تھے جن میں دوسری موٹر گاڑیوں۔ گھوڑا گاڑیوں۔ چھکڑوں۔ سائیکل سوار دل آوارہ حیوانوں۔ پیدل مسافروں اور نصب شدہ اشیاء کے ساتھ یا تو تصادم ہوا یا اُن سے بچکر چلنے کی کوشش کی گئی۔ علاوہ ازیں ان حادثوں کے اور بھی متفرق اسباب تھے۔ ان حادثوں میں ۳۳۸ اشخاص کو نقصان پہنچا۔ جن میں سے ۴۶ ہلاک ہو گئے۔ ہلاک شدہ اشخاص میں ۹ مسافر اور ۳۷ ایسے افراد تھے جو مسافر نہیں تھے۔ ہلاک شدگان میں ۱۴ بچے بھی تھے۔ ۲۹۲ زخمیوں میں سے ۱۹۴ مسافر تھے اور ۹۸ ایسے افراد تھے جو مسافر نہیں تھے۔ ان میں تیرہ بچے بھی تھے۔

حادثوں کے اسباب | مذکورہ بالا حادثے مختلف اسباب کی بنا پر معرض ظہور میں آئے۔ بعض گاڑیوں کی بناوٹ ناقص تھی۔ بعض گاڑیوں پر حد سے زیادہ اور خلاف قاعدہ بوجھ لادا گیا تھا۔ بعض کی رفتار بہت تیز تھی۔ بعض نے اندھا دھند گاڑیاں چلائیں بعض پیدل مسافروں نے غفلت کی۔ بعض ناقص سڑکوں کی وجہ سے ہوئے۔ بعض موٹر گاڑیوں کے علاوہ دیگر گاڑیوں کے ڈرائیوروں کی غفلت سے ہوئے۔ بعض حادثوں میں ڈرائیور سو گئے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی متفرق اسباب تھے۔

(لاہور۔ ۱۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

شمس غروب ہو گیا

آہ مولانا محمد یوسف شمس محمدی رحمۃ اللہ علیہ

آج ۲۴ رمضان المبارک یوم جمعۃ الوداع ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء بوقت ۹ بجے شب مولانا مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی مدیر رسالہ "اہل الذکر" اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

آپ کی ناگہانی وفات سے جماعت اہل حدیث کو سخت صدمہ پہنچا۔ اللہ رب العزت ان کا نعم البدل جماعت محمدیہ کو بخشے آمین۔ تقریباً ایک ہزار اشخاص نے نماز جنازہ ادا کی۔ سخت سے سخت مخالف بھی اظہار افسوس کرتے تھے مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ اولاد نرینہ کوئی نہیں۔ ایک لڑکی بالغ ہے۔ اور کوئی ذریعہ معاش نہیں جماعت اہل حدیث خصوصاً اہل خیر کی توجہ کی ضرورت ہے۔ نیز لڑکیوں کیلئے خوش وضع نیک اہل حدیث اور برسر روزگار لڑکوں کی ضرورت ہے۔ فیض آباد خاص میں بجز مولانا مرحوم کے اور کوئی دوسرا اہل حدیث نہیں اور قرب و جوار میں جو چند ہیں بھی وہ ایسے اہل نہیں۔ دیگر یہ کہ وقف اہل حدیث کا ایک مکان ہے جس پر مخالف قابض ہیں۔ جس کی اپیل لکھنؤ میں دائر ہے جسکے مدعی مولانا مرحوم تھے۔ اگر جماعت نے اسکی فکر نہ کی تو وہ کئی ہزار کی مالیت کا مکان بھی جاتا رہیگا جس کے مقدمہ میں سینکڑوں روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

ان معاملات کو جو احباب و اصحاب سمجھنا چاہیں وہ مل کر یا بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل پر خاکسار سے معلوم کر سکتے ہیں۔

ضروری گذارش ناظرین اخبار و جماعت اہل حدیث کی خدمت میں یہ ہے کہ وہ مولانا مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں نیز مرحوم اور پسماندگان کے حق میں دعائے خیر کریں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(غم زدہ سید عبدالسلام زینبی ساکن محلہ حکیم پورہ شہر اجودھیا ضلع فیض آباد)

فلسطینی عربوں اور وزیریوں کیلئے دعائے قنوت

اسلام نے تعلیم دی ہے کہ دنیا کے کل مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ دنیا کے کسی گوشے میں کسی مسلمان قوم کو یا شخص کو تکلیف پہنچے تو دنیا کے باقی مسلمانوں کو بھی جان و مال سے اس تکلیف میں شریک ہونا چاہئے۔ اگر شرکت ممکن نہ ہو تو خدائے عز و جل کے حضور میں ہاتھ اٹھا کر عاجزی سے دعا بھی کرنی چاہئے۔

ایک دو دفعہ دعا کرنے سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے بلکہ تا انتہائے تکلیف دعا کو جاری رکھنا چاہئے۔ اسی لئے علمائے محدثین اور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کسی جگہ مسلمان قوم مبتلائے مصیبت ہو تو ان کے لئے نمازوں میں دعائے قنوت پڑھی جائے۔ یہ ایک متفق علیہ فرعی مسئلہ ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

آج کل فلسطین کے اعراب اور وزیرستان کے وزیری بڑی سخت مصیبت میں مبتلا ہیں اسی لئے علماء کا فتویٰ ہے کہ ان مظلوم مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور دوسروں کے لئے عموماً مسلمان اپنی نمازوں میں دعائے قنوت پڑھا کریں۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَامْكُرْ لَنَا وَلَا تَمْكُرْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْنَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔

آمین!

ایسے لیں تمہاری کے۔ پس ہو جاؤ گے تم زیاں والے بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا۔

قرآن کریم ایک مکمل اور اس قدر جامع کلام ہے کہ ہر معاملہ کے مطابق کوئی واقعات اس میں ایسے نقل ملتے ہیں جو چشم بینا کے لئے ایسے روشن سبق ہیں جو واقعات حاضر الوقت بھی پیش نہیں کر سکتے اور نہ اس صفائی سے نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے جس صفائی سے قرآن کریم رہنمائی کرتا ہے۔

آیات مندرجہ اُس وقت مسلمانوں کے لئے باعث اسباق کثیر ثابت ہوئیں جبکہ مسلمان ہر طرف سے تکلیف میں گھرے ہوئے تھے۔ اُن کی جان پر بن رہی تھی۔ چاروں طرف سے ناامیدی کے آثار دیکھ کر مسلمانوں کے حوصلے ختم ہو چلے تھے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی بڑی منت اور مسلمانوں کے حصہ میں آئی ہوئی بڑی نعمت کے بھی اُن سے جُدا ہونے کے آوازے سنائی دینے لگے یعنی جنگ احد میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو کر گرے تو کفار نا ہنجار نے باتجویز شیطان لعین شور مچا دیا کہ "محمدؐ مارا گیا ہے"۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آج اس ترقی اور روشنی۔ امن اور سلامتی کے دور میں دن دہاڑے امرتسر جیسے شہر کے چوراہے میں سربازار جلسہ کے ہجوم میں تانگہ سے اترتے ہوئے ایک ایسے بزرگ پر قاتلانہ حملہ ہو جاتا ہے۔ جس کی زبان اور قلم یہ کہتے اور لکھتے گھس گئی ہیں کہ "صرف خدا اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو اور بس"۔

مسلمانو! خدارا انصاف سے کہنا کہ اس آوازہ اور جنگ احد کے وقت کی آواز میں کچھ فرق ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر (دلوں کا مالک تو خدا ہے)۔ ... حملہ آوروں اور جنگ احد کے حملہ آوروں میں کیا فرق دکھایا جا سکتا ہے۔ اگر مولانا ثناء اللہ صاحب کے ذمہ کوئی اور جرم ہو تو کیوں پوشیدہ رکھا جا رہا ہے اگر اور کوئی جرم نہیں۔ جیسا کہ ظاہر ہے تو کیا موحدین کی آنکھوں سے بھی آیات مندرجہ اوجھل ہو گئی ہیں جو ان پر عمل کرنے کی بجائے سوال کرنے بیٹھ گئے ہیں۔ جس کے جواب میں حضرت مولانا کو دو صفحے جواب لکھنا پڑا اس قدر ظالمانہ حملہ پر آپ لوگوں کو بجائے ہوشیاری کے سست ہونے لگی۔ جھوٹی اور توہین آمیز ملزم کی صفائی بھی بیداری کا باعث نہ بنی۔ مخالفین کے آئندہ کو بڑھتے ہوئے حوصلے بھی آپ کو ایک مرکز پر لانے کا ذریعہ نہیں بنتے۔ تو کیا اختلاف ائمہ دکھاتے دکھاتے خود اختلاف کا شکار تو نہیں ہو رہے ہو۔ خدا کے لئے اب تو ہوشیار ہو جاؤ۔ جوہات کرو مروج کرکے وہ تمام جھگڑے ایک طرف رکھ کر خدا کے دین پر جمع ہو جاؤ۔ اور پکار کر کہہ دو۔ ؎

اول و آخر تو ہی ہے سب سے خلاق انام
پاک ہے بے مثل ہے بس ذات تیری لاکلام
سب سے آخر میں ہوئے پیغمبر آخر زماں
یا الٰہ العالمیں اُن پر صلوٰۃ اُن پر سلام

اسلام اور حکومت عربیہ سعودیہ

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب ننکرادی)

یہ حقیقت محتاج تعارف نہیں کہ ادیان عالم میں اسلام کو ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے۔ یہی وہ مذہب ہے جو بجا طور پر عالمگیر ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک طرف نوع انسان کے لئے بہتر سے بہتر غذائے روحانی مہیا کرتا ہے۔ قلب کو طمانیت روح کو مسرت بخشتا ہے۔ توحید و معاد و جزا و سزا وحی و الہام و رسالت وولایت وغیرہ اہم مسائل کو دلنشیں طریقے پر سمجھاتا ہے۔ الہیات میں صحیح طریقے پر رہنمائی کرتا ہے۔ دوسری طرف اس امر کا بھی پورا پورا ذمہ لیتا ہے کہ اس جامع پروگرام پر عمل پیرا ہونے والے انسان علاوہ روحانی طمانیت کے مادی ترقیات میں بھی جملہ اقوام عالم پر فوقیت لے جا سکتے ہیں۔ دنیا کی ساری جائز خوبیوں کے حقدار بن سکتے ہیں حکومت ارضی و خلافت الٰہی کے وارث ہو سکتے ہیں۔

دیگر ادیان میں مذہب کا تخیل ایسی صورت میں پیش کیا گیا ہے کہ بہت سے لوگ اس کے تصور ہی سے کانپ اٹھتے ہیں۔ اس تخیل کو عرف عام میں رہبانیت ترک دنیا، جوگ وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور مذہب کے یہ ایسے مدارج فرض کر لئے گئے ہیں کہ یہاں حکومت و سلطنت تو بڑی چیزیں ہیں کسی انسان کو دنیا کی ادنیٰ ترین نعمت سے بھی متمتع ہونا جائز قرار نہیں دیا جاتا۔ گویا سچے مذہبی انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جنگلوں میں رہے، درختوں کے پتوں پر صرف دھیان گیان میں زندگی گزار دے، سردی و گرمی کے احساس سے بالاتر ہو جائے، ازدواجی زندگی انسانی سوسائٹی کے باہمی تعلقات کو راہ سلوک میں سب سے زیادہ سد راہ سمجھے۔ الغرض جملہ معاشرتی و تمدنی و جماعتی و قومی بندھنوں سے آزاد ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے اس تخیل کی نہایت زوردار الفاظ میں تغلیط کی اور مذہب کو ایسے خلاف عقل توہمات سے پاک کیا اور ایسے معتدل طریقے پر پیش کیا اب اسکے عین فطرت کے مطابق ہونے میں ذرہ برابر بھی شک شبہ نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ عقل سلیم نصیب ہو۔ اسلام نے جسطرح مسائل اخروی کی طرف توجہ دلائی اس سے زیادہ اس بات پر زور دیا کہ انسان دنیا میں رہ کر اپنی زندگی کو کامیاب بنائے۔ جہد للبقاء میں ساعی رہے۔ حلال طور پر روزی کمائے۔ انسان کو اللہ کا خلیفہ قرار دیکر زمین کا وارث بننے کی پوری پوری ترغیب دلائی۔ سیاست فلاحت، صنعت و حرفت، الغرض جملہ اسباب ترقی کے دروازے کھول دیئے۔ خلاصہ یہ کہ دین و دنیا ہر دو کی تعمیر یہ دو اہم مقاصد ہیں۔ جن کی تکمیل کے لئے اسلام نے کمر باندھی اور حق تو یہ ہے کہ ایسا ...

بنا کر دکھا دیا اور عام انسان کو توہمات کی دلدل سے نکال کر عقل و فہم کی روشنی میں لے آنا اور قلیل ترین مدت میں از مشرق تا مغرب کلمۃ اللہ کا علم بلند کر دینا اور دنیا کی بڑی بڑی سرکش و جبار قوموں کو مغلوب کر دینا یہ ایسے کارنامے ہیں جن کو ساری دنیا حیرت کی نظروں سے دیکھ رہی ہے اور پیغمبر اسلام فداہ روحی کی عظیم الشان شخصیت پر تعجب سے انگشت بدنداں ہے۔

قوانین اسلامیہ آج اس دور الحاد میں جبکہ چاروں طرف ظلم و استبداد کی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ مغرب کی طرف سے دہریت و لامذہبیت کا بھوت نہایت بھونڈی شکل میں دنیا کے سروں پر چڑھا جا رہا ہے باطل کی ساری قوتیں اسلام کے خلاف مجتمع ہو رہی ہیں۔ ایسے نازک دور میں حق و صداقت کو تسلیم کرانا ذرا مشکل کام ہے مگر انصاف پسند حضرات خواہ وہ کسی قوم یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یہ جانتے ہیں کہ دنیا کے مروجہ قوانین جہانبانی و آئین عدالتہائے دیوانی وغیرہ میں ایک کافی حد تک اسلامی قوانین کا چربہ اتارنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے کہ آج دنیا ترقیات کی منزل میں جس مقام پر پہنچ چکی ہے اسلام نے آج سے چودہ سو برس پیشتر اس مقام کے نشانات دنیا کے سامنے الم نشرح کر دیئے تھے۔ ادیان عالم میں سب سے پہلے عمدہ طور پر قانون سازی کا شرف صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ اسلام سے پہلے اور بعد کی تاریخ عالم پر منصفانہ نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح طور پر منکشف ہو جاتی ہے۔ زندگی کا کونسا شعبہ ہے جس کی بابت بہترین قانون مقرر کر کے اسکو کامیاب بنانے کی سعی بلیغ نہ کی گئی ہو۔

اسلام سے قبل بادشاہ وقت کو خدا کے برابر سمجھا جاتا تھا وہ مطلق العنان ہوتا اور اسکے اختیارات بہت وسیع ہوتے تھے کسی کی مجال نہ تھی جو اسکے سامنے دم مار سکے یا اسکے حکم میں نقص نکال سکے۔ حلال و حرام جائز و ناجائز عدل و ظلم حق و ناحق یہ سارے الفاظ رعایا کیلئے تھے بادشاہ کے لئے ان میں سے کسی برے لفظ کا اطلاق ایک ناقابل معافی جرم سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے بادشاہی تسلط کے خلاف انسانیت حرکات بادشاہ کے لئے نہایت سختی سے بند کیں اور اسکو بجائے مطلق العنان ہونے کے رعایا کا خادم قرار دیا۔ اسکو بتلایا کہ وہ صرف انسان ہے انسانیت کے دائرہ میں کسی انسان پر اسکو کچھ فوقیت نہیں۔ صرف اس میں اتنی خوبی ہے کہ خدمت خلق کا اہم کام اللہ نے اسکے سپرد کیا ہے۔

دنیا کیونکر امن و امان کا گہوارہ بن سکتی ہے چونکہ اسلامی قوانین کسی انسانی دماغ کی اختراع نہیں۔ بلکہ براہ راست اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں اس لئے اگر دنیا میں امن قائم ہونے کی کوئی صورت ہے تو وہ صرف اسلامی قوانین کا اجراء اور الٰہی حکومت کا قیام ہے۔ الٰہی حکومت میں شخصیت کو دخل نہیں نہ اسمیں مطلق العنانی ہے نہ گورے و کالے کی تمیز ہے نہ امیر و غریب کا فرق ہے نہ ظلم و استبداد کی اجازت ہے نہ سرمایہ داری و زرپرستی کی حمایت ہے۔ حکومت الٰہی دنیا کے لئے پیغام امن ہے۔ سلامتی کا گہوارہ ہے۔ جس زمانہ میں الٰہی حکومت کا انعقاد عمل میں لایا گیا وہی زمانہ امن و امان کا گہوارہ بن گیا۔ خلفائے اسلام کے مقدس زمانے تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں۔ خلیفۂ وقت سے اگر کچھ لغزش ہو جائے تو ایک ادنیٰ ترین بڑھیا عورت اس سے باز پرس کا حق رکھتی ہے۔ کہاں یہ آزادی و سلامتی کی نعمت اور کہاں شہنشاہیت کا وہ بھوت جو آج گوری اقوام کے دماغوں پر مسلط ہے جس نے دنیا کے امن و امان کو خاک میں ملا کر روئے زمین کو جہنم کا نمونہ بنا رکھا ہے جس میں غریب و مظلوم و بے کس و بے زر انسان کی ہستی ہی غیر مسلم ہے جہاں نہ مذہب آزاد ہے نہ ضمیر آزاد ہے نہ زبان آزاد ہے نہ قلم آزاد ہے نہ تلوار آزاد ہے۔ ابن آدم کو خدا کی عطا کردہ جملہ طاقتوں سے محروم کر کے ان کو غلام بنانے میں پوری قوت سے کام لیا گیا ہے۔ پس دنیا امن و امان کا گہوارہ صرف اس صورت میں بن سکتی ہے جبکہ شہنشاہیت کا بت توڑ کر الٰہی قوانین و فطری آئین کا اجراء عمل میں لایا جائے۔ اسلام دنیا کے ہر ادنیٰ و اعلیٰ انسان کو امن و امان میں دیکھنے کا آرزومند ہے اسلام کا پیارا نام ہی سلم سے مشتق ہے جس کے معنی صلح و آشتی کے ہیں۔ اسلام ہر ظالم کا ہاتھ پکڑتا ہے ہر مظلوم کی فریاد رسی کرتا ہے۔ اسلام خدا ہی سے بے خبر ہے نہ رعایا سے بے پرواہی برتتا ہے۔ بلکہ اپنی اپنی جگہ سب پر پورا پورا کنٹرول رکھتا ہے۔ اسلام نہ سرمایہ داری کی اجازت دیتا ہے نہ غریبوں کی حق تلفی کرتا ہے بلکہ صاف یہ تلقین کرتا ہے اٰتِ کل ذی حق حقہ ہر حقدار کو اس کا حق ادا کر دو۔

بدترین پروپاگنڈہ باوجود اس حقیقت واضحہ کے تعصب کا برا ہو جس کی وجہ سے انسان سچائی کے نور کا جلوہ دیکھنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ وہ بدنصیب انسان جو دنیا میں قیام امن کے سخت مخالف ہیں۔ حکومت الٰہی کا قیام جن کے مقاصد و اغراض کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے جو اسلام کی دشمنی میں ہر مکر و حیلہ و غداری و بے ایمانی کو مستحب سمجھتے ہیں ایسے ازلی بدبختوں نے اسلام کو بدنام کرنے اور اس کی ترقی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے یہ پروپاگنڈہ کیا ہے کہ اسلام سیاست سے الگ ہے اور دنیاوی ترقیات میں سد راہ ہے جہانبانی کی قابلیت سے نابلد ہے۔ یہ پروپاگنڈہ جتنا غلط اور بیہودہ ہے اتنا ہی زور شور سے کیا جا رہا ہے۔

صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان اس باطل پروپاگنڈے کی تردید اگر دلائل یا واقعات سے کی جائے تو ایک دفتر درکار ہے کیونکہ اسلام کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ شعبہ بہانگ دہل اس پروپاگنڈہ کی تردید و تغلیط کر رہا ہے لیکن مثل مشہور ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ اس لئے دلائل کو نظر انداز کرتے ہوئے اس غلط پروپاگنڈے کے جواب میں ہم ایک خالص اسلامی حکومت کو پیش کرتے ہیں۔ جس کی تشکیل و تعمیر از اول تا آخر محض اسلامی قوانین و قرآنی آئین پر ہوئی ہے۔ جس کے نظم و نسق میں غیر اسلامی قوانین کو داخل ہونے کے لئے ایک انچ کی بھی گنجائش نہیں۔ جس نے اسلام کی پہلی تاریخ کو از سر نو دہرا دیا ہے اور عملاً اس حقیقت کو آشکارا کر دیا ہے کہ امن و امان صرف اسلامی قوانین کے جاری کرنے میں ہے اور دنیا چین و اطمینان کا سانس اسی حالت میں لے سکتی ہے جبکہ الٰہی قوانین کے سانچے میں ڈھل کر [illegible]

یہی وجہ ہے کہ یک بے آب وگیاہ پُر از وحشت وجہالت علاقے میں اس حکومت نے بے نظیر امن قائم کر کے دنیا بھر کی حکومتوں پر فخر حاصل کر لیا ہے۔ یہ صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان اور دشمنانِ اسلام کے باطل پروپاگنڈے کا مسکت جواب ہے۔

دولت عربیہ سعودیہ خلدانشامرہا اس سے میری مراد مملکت عربیہ سعودیہ ہے جو محض اسلامی حکومت ہے جہاں صرف اللہ کے حبیب سرکار مدینہ صلعم کے فرامین عالیہ سرکاری حیثیت میں نافذ ہیں اور یہ شرف و مجد روئے زمین پر صرف اسی ایک اسلامی حکومت کو حاصل ہے آج اگر قوانین اسلامی کے فوائد و مصالح کا جلوہ دیکھنا ہو، آج اگر خلافت راشدہ کے نمونہ کی تلاش ہو آج اگر اسلام کی حقیقی شان کا منظر ملاحظہ کرنے کی آرزو ہو تو جائیے اور دیکھئے مملکت عربیہ سعودیہ میں یہ ساری چیزیں بیک وقت آپ کو ملیں گی۔ جہاں راعی و رعایا دونوں اپنے لئے صرف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کو حقیقی حاکم تصور کرتے ہیں۔ مرکز اسلام میں صحیح معنوں میں اسلام کی حکومت پیغمبر عربی فداہ روحی کی مقدس پیشگوئیوں کو سچا ثابت کر رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مملکت عربیہ سعودیہ آج دور الحاد میں دنیا کے لئے پیام امن ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس مقام پر آج سے چودہ سو برس پیشتر اصلاح عالم کا عظیم الشان پروگرام مرتب کیا گیا تھا مملکت عربیہ سعودیہ کا صدر مرکز وہی مقام مقدس ہے جو خدا ایک ذرہ کو پربت میں تبدیل کر سکتا ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ اس مختصر سی حکومت کو وسعت دیکر ہماری تاریخ ماضی کا نمونہ بنا دے اور مسلمانوں کی قسمت کا ستارہ طلوع ہو کر پھر بام عروج پر پہنچ جائے۔

اس دور استبداد میں جبکہ اطراف عالم میں گمراہی و ضلالت کی تاریکیاں مسلط ہیں۔ فرعونیت و شہنشاہیت کا بھوت ہر جگہ اپنا دام تزویر پھیلا رہا ہے دنیا کا امن خطرے میں ہے۔ صداقت و عدالت کی داستانیں افسانے بنتی جا رہی ہیں۔ عدل حقیقی ایک موہوم شے ہو گئی ہے۔ جو مسلمانوں میں قرآنی حکومت کا قائم ہونا اور اللہ و رسول کے فرامین عالیہ کا سرکاری قوانین کی حیثیت حاصل کرنا ایک ایسا تعجب خیز امر ہے جس کو ہرگز ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ میرا خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب آج ایسی مثال پیش نہیں کر سکتا کہ زمین کے کسی حصے پر خالص اس مذہب کے قوانین کو سرکاری حیثیت حاصل ہو۔ اس دور الحاد میں اس کی ضرورت بھی تھی جبکہ دشمنانِ اسلام ہر ذلیل سے ذلیل تہمت اسلام پر باندھنے کی حرکتیں کر رہے ہیں تو ضروری تھا کہ اسلام کو اس کی اصلی شان میں دکھلایا جاتا۔ چنانچہ مملکت عربیہ سعودیہ عین اسی منشائے ایزدی کے مطابق معرض وجود میں آئی ہے جہاں حدود اللہ جاری ہیں۔ عدالت ہائے دیوانی و فوجداری کے ایوانوں کی زینت قرآن مقدس و کتب احادیث ہیں۔ ہر پیش آمدہ مقدمہ کو تعزیرات آسمانی کے مطابق فیصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے امن و امان ایسا ہے کہ بڑی بڑی مہذب حکومتوں میں اس کی نظیر ملنی محال ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کا ہر مخالف و موافق کو اقرار ہے۔

لا نعبد الا اللہ اسلام کا مقصد وحید اعلائے کلمۃ اللہ ہے اور اسلام کے نزدیک ترقی دارین اسی مقصد کی تکمیل کے ساتھ وابستہ ہے۔ نوع انسان کو توہمات و شرکیات کی دلدل سے نکالکر نور توحید کی روشنی میں لانا اور باطل پرستی سے حق پرستی کی طرف مائل کرنا اسلام کے اہم اغراض ہیں۔ اسلام نے حکومت و سلطنت کی بنیاد بھی محض اسی مقصد کی تحصیل کے لئے رکھی ہے۔ پس جو حکومت اسلامی آئین پر قائم ہوگی اس کا پہلا مقصد اشاعت لا الٰہ الا اللہ ہوگا ——— ارض مقدس حجاز شریف جو صدیوں سے عہد جہالت کا نمونہ بنی ہوئی تھی جس میں ہر قسم کے توہمات و محدثات ترقی پذیر تھے اور یہ شعر بالکل صادق آ رہا تھا ؎

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اللہ نے اس مقدس سرزمین کو جو اسلام کا مرکز ہے جملہ غلط توہمات سے پاک صاف کرنے کیلئے دولت عربیہ سعودیہ کو کھڑا کیا جس کی چارہ دستی نے اوج عظمت کعبہ کو چار چاند لگا دیئے اور جن سے غیر اللہ کی پرستش کے جملہ نشان بے نشان کر دیئے اور اس نازک زمانے میں ایک اسلامی حکومت کی داغ بیل محض کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر ڈال کر الحاد و دہریت کے سر پر ایک کاری ضرب لگا دی ہے۔ دولت عربیہ سعودیہ آج الحاد و بیدینی و مغربیت کے خلاف ایک کھلم کھلا الٹی میٹم ہے۔ اور مخالفین اسلام کے لئے باعث صد عبرت جو اسلام کو ایک بیکار چیز سمجھ کر سعید روحوں کو اس کی طرف مائل ہونے سے بچانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں حالانکہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

آج ارض حجاز میں وحدت الٰہی کا ڈنکا بج رہا ہے۔ ہر فرزند توحید ایک نئی زندگی محسوس کر رہا ہے۔ بمصداق الناس علیٰ دین ملوکھم ہے توحید سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ سرشار ہے۔ راعی و رعایا سب پر یہی رنگ غالب ہے توہمات کے بادل پھٹ رہے ہیں۔ محدثات کے طوفان غائب ہو رہے ہیں۔ اسلام کی صاف و سادی تعلیم دن بدن رواج پذیر ہے۔ تمدن و معاشرت میں پوری پوری مذہبی جھلک نمودار ہے وہ دن قریب ہیں کہ مسلمانان عالم ٹھیٹھ اسلام پر کاربند ہو کر اسلام کی غرض و غایت سے آشنا ہو جائیں اور باطل کے لئے عذاب الیم بن کر اٹھ کھڑے ہوں کہ ؎

ہم نے انقلاب چرخ گردوں یوں بھی دیکھے ہیں

اقامت صلوٰۃ قومی نظم اور عسکری تنظیم کے سلسلے میں اسلام نے ایک ایسا غیر فانی طریقہ ایجاد کیا جو ایک طرف تو تعلق باللہ کی ایک مضبوط کڑی ہے اور دوسری طرف قومی و ملی و اجتماعی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے ایک زبردست آلہ ہے۔ اس طریق کار کو اسلام نے ہر کلمہ گو کے ذمہ لازم قرار دیدیا اور اس کے ترک کو ایک بدترین گناہ سے تعبیر کیا۔ وہ کیا ہے یہی صلوٰۃ ہے جس کی حقیقت کو فراموش کر دینے کی وجہ سے آج امت مسلمہ تباہی و بربادی کے غار کی طرف چلی جا رہی ہے۔ یہی تو تھا ہے۔ جس کو مخصوص اوقات میں ایک مخصوص گروہ اسلام کی ماتحتی میں مخصوص طریقے کے ساتھ ادا کرنا فرض قرار

دیا گیا ہے۔ یہ اسلام کا ایک غیر فانی نظم ہے جس میں ہر وقت ہر مسلمان مرد کو لازماً شرکت کرکے اپنے قومی و ملی اتحاد کا ثبوت پیش کرنا پڑتا ہے۔ عورتوں کو اس فریضہ سے مستثنیٰ قرار دیا۔ کیونکہ جنگ و جہاد کے امور زیادہ تر مردوں ہی سے متعلق ہیں۔ جب کبھی صحیح طریقے پر اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی گئی نماز باجماعت کا سرکاری طور پر انتظام کیا گیا۔ دیکھتے نہیں کہ خلفائے راشدین نماز باجماعت کی نہایت سختی کے ساتھ بذات خاص نگرانی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دولت عربیہ سعودیہ جس کو ہم صداقت اسلام کا ایک زندہ نشان قرار دے رہے ہیں کیونکر اس اہم کام سے غافل ہو سکتی تھی۔ چنانچہ نماز کا سرکاری انتظام ہے اور جملہ ممالک محروسہ میں نماز باجماعت کا کام سرکاری طور پر عمل میں لایا جاتا ہے۔ جماعت سے غیر حاضر رہنے والوں سے بازپرس کی جاتی ہے تاکہ امت نماز کے حقیقی مقصد کو سمجھے اور مسلمانوں میں نماز کی برکت سے وہ روح پیدا ہو جائے جو ازمنہ ماضیہ میں تقویت اسلام کا موجب بنی تھی۔ کیا عجب ہے کہ عربی مسلمانوں کا یہ جذبۂ ایمان مسلمانانِ عالم کے قلوب کو گرما دے اور وہ ازسرنو اپنی شان کو محسوس کرکے تاریخ ماضیہ کو دہرا دیں وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

اجرائے حدود اللہ آج جبکہ مجالس قانون ساز روز افزوں مروجہ قوانین ملکی کے اندر ترمیم و تبدیلی کی ضرورتیں محسوس کرتی رہتی ہیں ملک کے بہترین دماغ یکجا جمع کئے جاتے ہیں۔ نہایت غور و خوض بحث و تمحیص کے بعد قوانین وضع کئے جاتے ہیں پھر بھی ان میں بہت سے نقائص باقی رہ جاتے ہیں۔ مگر اس مدنی مقنن عربی فداہ ابی وامی روحی کی اعلیٰ قابلیت و حسن لیاقت پہ قربان کرو جس سے بہتر مقنن کبھی بھی مادرگیتی کے بطن سے پیدا نہ ہو سکا اور نہ آئندہ کے لئے امید ہے۔

وہ کونسا امر ہے جس کی بابت اس مدنی سرکار نے کوئی عمدہ سے عمدہ قانون نہ بنایا ہو۔ قومی و ملی و اجتماعی پولیٹکل و سوشل معاملات، اقتصادیات، سیاسیات، ملک رانی و جہانبانی وغیرہ امور کی بابت عربی فداہ ابی وامی کے قوانین ایسے بہترین ہیں جن کا بدل دنیا آج تک پیش نہ کر سکی۔ ان جملہ قوانین کا نام حدود اللہ رکھا گیا۔ اور ان کی پاسداری کو ہر مومن و مومنہ کے لئے جزو ایمان قرار دے دیا گیا۔ دنیا کو آج امن و امان کی تلاش ہے بڑی بڑی منظم حکومتیں قیام امن سے عاجز آ رہی ہیں ہر طرف انقلاب کا دور دورہ ہے۔ دنیا کسی نئے انقلاب عظیم کے دروازے پر کھڑی ہوئی گھڑیاں گن رہی ہے سرمایہ داری اور مزدوری کی جنگ ہے۔ دنیا کی اس خطرناک حالت میں اجرائے حدود اللہ ہی ایک ایسی تدبیر ہے جس سے دنیا امن و امان کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ جس کا زندہ نمونہ دولت عربیہ سعودیہ ہے جہاں کوئی انسانی دماغ ایسا نہیں جو قوانین الٰہی کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی قانون از خود ایجاد کرنے میں کامیاب ہو جائے وہاں صرف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے احکام کو سرکاری مرتبہ حاصل ہے اور وہاں تلوار و قلم صرف اسی قانون کے حامی ہیں جو کتاب و سنت سے مستنبط ہو۔ اسلام اگر حکومت رانی سے عاجز ہوتا تو آج دولت عربیہ سعودیہ کو یہ رفعت و شوکت ہرگز نصیب نہ ہوتی۔ وہاں نہ رشوتوں کا بازار گرم ہے نہ معمولی مقدمات کے تصفیہ کے لئے پبلک کے راستے میں بعید دشواریاں پیدا کی جاتی ہیں نہ صاحب حکومت تک دادرسی لے جانے میں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے وہی خلفائے راشدین کا نمونہ ہے کہ خلیفۂ وقت مسجد میں مصلے پر بیٹھا ہوا بڑے بڑے اہم مقدمات کو اشاروں میں فیصل کر دیتا ہے۔

دولت عربیہ سعودیہ میں تعلیم اسلام کے مطابق چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں۔ زانی کو سنگسار کیا جاتا ہے۔ ناحق خون کرنے والے سے شرعی قصاص لیا جاتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج وہاں بہت کم جرائم پائے جاتے ہیں۔ چوری کرنے سے لوگ کانپ جاتے ہیں۔ قتل و زنا کے نام سے لرز جاتے ہیں۔ یہ ساری خوبیاں محض قوانین اسلام کے اجراء کی ہیں پس اگر اسلام کی روشن تاریخ کو کوئی ناواقف صرف ایک فسانہ کی حیثیت دیتا ہو تو اس کا فرض ہے کہ حجاز مقدس میں جاکر اسلام کی زندہ تاریخ کو اپنی آنکھ سے معائنہ کرے۔ ایسی حالت میں اسلام کو حکومت رانی و سیاست دانی و موجودہ ترقیات سے محض بیگانہ بتلانا اگر تعصب و ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔

وما علینا الا البلاغ۔

---

(۷۸)

انتخاب الاخبار

——— معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مولنا عبید اللہ صاحب سندھی دسمبر کے شروع میں سندھ پہنچ جائیں گے۔

——— لندن۔ وزیر نو آبادیات نے اعلان کیا کہ فلسطین گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے مصر، عراق، عرب اور یہودی ایجنسی کو دعوت دی جا چکی ہے

——— حکومت بہار پبلک سیفٹی ایکٹ جیسا ایک قانون بنا رہی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کو روکا جا سکے۔

——— وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ صدر کانگرس پنجاب کا دورہ کرنے والے ہیں۔ میں اہل پنجاب سے درخواست کرتا ہوں کہ کوئی سیاسی جماعت بالخصوص وہ جماعتیں جو سیاسی طور پر ان سے اختلاف رکھتی ہیں۔ ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی مخالفانہ مظاہرہ نہ کریں۔

——— پیرس۔ جرمن گورنمنٹ نے اپنے سفیر متعینہ پیرس کو ہدایت کی ہے کہ وہ حکومت فرانس سے ہر فون سکر رتھ کے قاتل کو حکومت جرمنی کے حوالہ کر دینے کا مطالبہ کرے۔

——— جنرل فرینکو کے ذمہ ہٹلر کا بہت سا قرضہ ہو گیا ہے۔ جسے ادا کرنے کے لئے وہ سپین کی ایک کان فروخت کرنا چاہتا ہے۔

——— چنکنگ ۲۰ نومبر۔ چانگشا کے مقام پر آگ لگنے سے جو ۲ ہزار چینی سپاہی جل کر مر گئے ہیں ان کی تمام تر ذمہ داری تین چینی کمانڈروں کے سر ڈالی گئی ہے اور انہیں گولی سے اڑا دیا گیا ہے

——— ٹوکیو ۲۳ نومبر گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ جو کوئی ملک چین سے کسی قسم کا معاہدہ کرے وہ اسے گورنمنٹ جاپان کو دکھا دے اس کے علاوہ چین کے ساتھ جتنے معاہدے پہلے ہوئے ہیں وہ سب ایک طرح سے منسوخ کر دیئے گئے ہیں چین میں جاپان نے اپنے نئے سکے تو چلا ہی دیئے ہیں۔

——— برلن۔ سرکاری گزٹ میں ایک قانون کا اعلان ہوا ہے۔ جس کی رو سے جرمن یہودیوں پر ۸ کروڑ ۳ لاکھ پونڈ جرمانہ کیا گیا ہے۔ اور اس کی وصولی کیلئے کل جائیداد پر ۲۰ فیصدی ٹیکس لگایا گیا ہے جو چار اقساط میں وصول کیا جائے گا۔

——— لاہور ۲۵ نومبر۔ عدالت سیشن میں سید حبیب مالک "سیاست" اخبار اور سید عنایت شاہ ایڈیٹر سیاست و غلام احمد بٹ کیپرانارکلی پریس کی اپیل کی سماعت ہوئی۔ ملزموں کو ایک پوسٹر شائع کرنے کے الزام میں ساٹھ ساٹھ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ عدالت نے بحث سننے کے بعد اپیل منظور کرتے ہوئے ملزموں کو بری کر دیا۔

ناظرین "اہلحدیث"

سب سے پہلے

اخبار ھذا کے صفحہ ۱۴ پر

حساب دوستاں

ملاحظہ فرمائیں۔

——— پشاور ۲۴ نومبر گذشتہ شب ایک بجے کے قریب سیکنڈ پنجاب رجمنٹ کے چوتھے بٹالین میں افسروں کی لائن کے ایک سنتری نے دیوانگی کے عالم میں اپنے کمانڈنگ افسر کو سوتے میں گولی سے ہلاک کر دیا۔ گولی کی آواز سن کر دوسرے افسر اپنے خیموں سے باہر نکل آئے۔ سنتری نے ان پر بھی بے تحاشا گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ جن کی وجہ سے چار مزید افسر اور ایک مسلمان سپاہی موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے اور چار افسر زخمی ہو گئے۔ ہلاک شدگان کی تعداد سات ہو گئی ہے۔ جن میں چار برطانی افسر ہیں۔ باقی دونوں زخمی برطانی افسروں کی حالت بھی خطرناک ہے۔ دیگر سپاہیوں نے سنتری مذکور کو بھاگتے ہوئے گولیوں سے ڈھیر کر دیا۔

مولانا شوکت علی چل بسے

آج بتاریخ ۲۸ کو بذریعہ اخبارات معلوم ہوا کہ مولانا شوکت علی برادر مولانا محمد علی جوہر (مرحوم) ۲۷ نومبر کو دہلی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ؎

دنیا ہیچ ست و کار دنیا ہیچ

مرحوم ایک سیاسی لیڈر تھے۔ ایک وقت حکومت سعودیہ کے مخالف رہے۔ مؤتمر مکہ میں شریک ہوئے بڑے کارکن اور دوڑ دھوپ کرنے والے تھے۔ ۱۹۰۹ء میں رامپوری مباحثہ سے میرے ساتھ تعارف تھا۔ مجھے آپ کے ناگہانی انتقال کی خبر سن کر دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ سامنے آگیا۔ حجاز سے واپس آتے ہوئے جہاز پر عمر کا ذکر کرتے ہوئے دو سال مجھ سے چھوٹے ثابت ہوئے۔ ؎

واحسرتا یاران من تنہا مرا بگذاشتند

اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کے پسماندگان کو صبر دے (ابو الوفاء)

ماسٹر غلام حیدر صاحب

آف سرگودھا جو ایک معمر بزرگ۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ اخبار "اہلحدیث" کے اولیں خریداروں میں سے تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم علم دوست اور موحد مسلمان تھے۔ ایک دو کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (مدیر)

مضامین آمدہ

عبد الرشید صاحب۔ سید لعل شاہ صاحب مولوی ابو مسعود خان قمر۔ خان شجاع الدین خان صاحب خالد شیرانی۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب۔ ابو المحمود ملک ہدایت اللہ صاحب۔ مولوی محمد صاحب۔ ابو نعیم عبد الرحیم منشی محمد خان صاحب ۶ عدد۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عقیل۔ عبد الرزاق صاحب سعید۔ ازہر امرتسری۔ منشی محمد عبد المنان صاحب۔ مولوی ابو الطیب محمد عبد الصمد صاحب۔ محمد ابو الخیر صاحب۔ محمد اسحاق صاحب۔ مولانا محمد شرف الدین صاحب۔ حافظ محمد عبد الغفار صاحب ابو النصر صاحب۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب۔ مولوی حبیب ابراہیم صاحب۔

تعزیتی جلسہ | مولانا شوکت علی مرحوم کی وفات پر میڈیکل اینڈ یونانی طبیہ کالج امرتسر میں طلباء نے تعزیتی جلسہ کیا اور متعدد ریزولیوشن پاس کئے۔ (محمد خان امرتسر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب الفقیہ امرتسر

(۴)

گذشتہ تین پرچوں میں اس مضمون کے تین نمبر مع جوابی نوٹوں کے درج ہو چکے ہیں۔ جن میں اصل مضمون کی روح نکل چکی ہے۔ آج ناظرین آگے پڑھیں:-

"یہ کہنا کہ ائمہ اربعہ کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں غلط ہے۔ اللہ فرماتا ہے فاسئلوا اھل الذکران کنتم لا تعلمون۔ کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو۔ معلوم ہوا کہ جب ہم اپنی لاعلمی کے وقت کوئی مسئلہ اہل علم سے پوچھیں گے تو اسپر عمل لازم ہو جائیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اہل علم سے پوچھ کر نہ مانو۔ تاوقتیکہ دنیا کے تمام اہل علم سے دریافت نہ کر لو۔ تو جب ایک ہی اہل علم سے ہم نے ہمیشہ مسئلہ پوچھا۔ تو ہم نے اس آیت پر عمل کیا۔ پھر ہم کس حکم کے ساتھ دوسرے اہل علم سے پوچھ سکتے ہیں۔ البتہ جس اہل علم سے ہم دریافت کرینگے وہ ضروری ہے

ث۔ مولانا قرآن مجید کے الفاظ آپ کے اور ہمارے سامنے ہیں۔ ان کا لحاظ رکھئے نہ اپنی طرف سے کچھ بڑھایئے اور نہ ہمیں بڑھانے دیجئے۔

اوّل تو اس آیت میں زمانہ رسالت کے مشرکین سے خطاب ہے کہ تم کو مسئلہ نبوت سمجھنے میں اگر دقت پیش آرہی ہے تو اہل کتاب سے یہ مسئلہ پوچھ لو کہ ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب آدمی (انسان) تھے۔ چنانچہ ساری آیت یوں ہے:-

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَاسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ (پ ۱۴ ع ۱۲) (یعنی) ہم (خدا) نے تجھ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب آدمی تھے ہم ان کی طرف معجزے اور صحائف بھیجتے تھے۔ پس (اے مشرکو!) اگر تم نہیں جانتے تو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے پوچھ لو۔

اس آیت کا سیاق اور عبارت النص صراحۃً مشرکین عرب کے متعلق ہیں۔ اگر آپ اس کو اپنے اوپر لگاتے ہیں تو آپکا اختیار ہے لیکن مہربانی کر کے پہلے ہمارے دو سوالوں کو حل کر دیجئے۔

(۱) اصول فقہ کی دلالات اربعہ میں سے کونسی دلالت ہے، جس کے ساتھ آپ اس آیت سے امام معین کی تقلید ثابت کرتے ہیں۔ مہربانی کر کے پہلے اسکی تعیین کیجئے کوئی جلدی نہیں۔ بے شک اپنے ہم خیال علماء سے مشورہ کر لیجئے یا کتب اصول ملاحظہ فرمالیجئے۔ ہم زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتے صرف اصول شاشی دیکھ کر جواب دیجئے کہ آپ کا استدلال دلالات اربعہ میں سے کس دلالت کے ساتھ ہے۔

(۲) سوال کا معنی پوچھنا ہے۔ بتایئے آپ کس مجتہد سے پوچھتے ہیں اور کن الفاظ میں پوچھتے ہیں۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلعم پر سائلین کی طرف سے کئے گئے سوالات میں یَسْئَلُوْنَكَ وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کا مجیب کو مخاطب کرنا ضروری ہے اگر آپ اس آیت کے ماتحت کسی مجتہد سے سوال کرتے ہیں تو کیا آپ نے کبھی یوں کہا ہے کہ

حضرت امام اعظم صاحب! اس مسئلے میں آپکا کیا ارشاد ہے

مختصر یہ ہے کہ آپ لوگوں نے یہ آیت تو خوب یاد کرلی ہے لیکن سوال اور اہل الذکر (دونو الفاظ) کے صحیح معنی پر غور نہیں کیا۔

لہٰذا زمانہ حاضرہ کے بے علم لوگ جن کے حق میں [illegible]

کہ ایسا ہو جو ہمارے ہر ایک مسئلہ کا جواب دے سکے۔ [۲۱] تو وہ بجز مجتہد دیوطلق ہو نہیں سکتا۔ جس کا مذہب مدون ہو۔ پھر ہر ایک جزی کا اس سے جواب ہو سکے۔ تو وہ بفضلہ تعالیٰ ائمہ اربعہ ہیں۔ جن کا مذہب مدون ہے۔ اور ہر ایک مسئلہ کا جواب اُن سے مل سکتا ہے۔ تو ان ائمہ اربعہ میں سے جسکو ہم نے افضل و اعلیٰ سمجھا اور اس سے مسئلہ پوچھا۔ پھر ہم ہر ایک مسئلہ اسی سے پوچھیں گے کیونکہ جس کو ایک بار افضل و اعلم سمجھا۔ اب اسکو چھوڑ کر ادنیٰ کی طرف کیوں رجوع کریں۔ تو لا محالہ ایک ہی کو مسئول عنہ بنانا پڑیگا اور یہی تقلید شخصی ہے۔

اور یہ کہنا کہ مذاہب اربعہ کی ضرورت نہیں بالکل غلط ہے۔ ائمہ اربعہ نے ایسے ایسے اصول وضع کئے ہیں جن پر عمل کرنے سے قرآن و حدیث پر عمل ہو سکتا ہے۔ اگر ان کے اصول کو اپنا معمول نہ بنایا جائے تو آج ایک حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا۔ حدیث کی صحت ضعف کے اصول ان ائمہ نے بنائے [۲۲] راویوں کی جرح قدح کی تحقیق انہوں نے کی۔ عام، خاص، مشترک، مجمل، حقیقت، مجاز انہی لوگوں نے بیان فرمائے۔ کوئی شخص ان کی تحقیق کو چھوڑ کر ایک مسئلہ بھی صحیح ثابت نہیں کر سکتا۔" (الفقیہ امرتسر صفحہ ۴ ۲۱-۱۰ اکتوبر ۳۸ء) (باقی)

(بقیہ حاشیہ از صفحہ) صادق آتا ہے وہ اپنے ہمعصر علماء سے پوچھ سکتے ہیں جیسے آپ کے گاؤں کے لوگ آپ سے پوچھتے ہیں۔ اگر ایسے سوالات کا نام تقلید ہے تو پوچھنے والے آپ کے مقلد اور آپ ان کے لئے امام و مجتہد ٹھیرے (لاریب! آمنا وصدقنا)

لطیف سوال مولانا! اس آیت میں دو الفاظ اہل الذکر اور (فاسئلوا کے مخاطب) سائل قابل غور ہیں۔ مہربانی کر کے بتائیے کہ آپ بذات خود ان دو گروہوں میں سے کس گروہ میں داخل ہیں؟ مجتہد ہونے کے تو آپ مدعی نہ ہونگے۔ خدانخواستہ کیا دوسرے گروہ (بے علموں) میں داخل ہیں؟ (میں اس کی تصدیق نہیں کر سکتا کیونکہ آپ کو آپ کے حلقے کے لوگ اچھا خاصہ عالم جانتے ہیں اس لئے میں آپ کو لا یعلم (بے علم) تصدیق نہیں کر سکتا۔) جب صورت حال یہ ہے کہ آپ نہ مجتہد ہیں نہ جاہل تو آپ کو اس آیت سے کیا تعلق؟

مہربانی کر کے صاف صاف بتائیے کہ آپ مذکورہ دو فریقوں میں سے کس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟

اگر آپ حکم فاسئلوا کے مخاطب ہیں تو اپنے آپکو بے علم کہلانا پڑیگا۔ اگر اہل الذکر کے مصداق ہیں تو دائرہ تقلید سے باہر آنا پڑیگا۔ بہرحال آپ کے حق میں یہ شعر خوب موزوں ہے؎

دو گونہ رنج و عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے صحبتِ لیلےٰ و فرقتِ لیلےٰ

ایک اور طرح سے اچھا ہم مانے لیتے ہیں کہ آپ حکم فاسئلوا کے ماتحت مخاطب ہیں اور اہل الذکر سے مراد ائمہ مجتہدین ہیں۔ مگر یہ تو آپکو معلوم ہے کہ یہاں اہل الذکر مطلق ہے۔ جس کی کوئی قید مذکور نہیں اور مطلق کا حکم علمائے اصول کے نزدیک جو کچھ ہے وہ آپ سے مخفی نہ ہوگا کہ وہ کہا کرتے ہیں۔ الآتی بای فرد کان اتیا بالماموربہ۔ یعنی مطلق کے کسی فرد پر عمل کرنیوالا حکم کی تعمیل سے سبکدوش ہوجاتا ہے۔ علمائے اصول کے الفاظ میں اس کی مثال آیہ کریمہ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں قرآن کا جو حصہ آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔

اب اس حکم کے ماتحت نمازی سورہ بقرہ کی کوئی آیت پڑھے یا سورہ آل عمران کی، سورہ نساء کی آیت پڑھے یا سورہ اعراف کی۔ سورہ کوثر پڑھے یا سورہ اخلاص بہرحال حکم خداوندی کی تعمیل ہوجائیگی۔

اس اصول کے مطابق جتنے مجتہدین گذرے ہیں (چاہے چار ہوں یا چار سو۔ چار ہزار ہوں یا چار لاکھ) ان میں سے جس کسی کا اجتہادی قول کسی کے علم میں ہو وہ اس پر عمل کر کے فرمان ایزدی سے فارغ ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا کہ تمام اماموں کی جستجو کریں۔ صرف صحیح ترمذی دیکھ لیں جس کے ہر باب میں چند فقہائے کرام کے نام مرقوم ہیں ان میں سے جس کا قول سائل کی فہم کے زیادہ قریب ہو وہ اسی پر عمل کر کے اس حکم (فاسئلوا) کی تعمیل کر سکتا ہے۔ اس طرز عمل کو تقلید شخصی سے کیا تعلق؟ بلکہ اس سے تو تقلید شخصی کی تردید ہوتی ہے۔

مولانا! جو فرق قضیہ مہملہ اور قضیہ مخصوصہ میں ہوتا ہے وہی فرق آپ کی تقلید شخصی اور آیت کے مصداق میں ہے (فافہم فانہ دقیق)

اظہار تاسف علمائے مقلدین کہا کرتے ہیں کہ "اہل حدیث علوم آلیہ سے بے بہرہ ہوتے ہیں ان کا مبلغ علم زیادہ سے زیادہ ہدایت النحو اور بخاری شریف تک ہوتا ہے" مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخاطب علمائے مقلدین بالخصوص مسئلہ تقلید شخصی میں (جو اسلام کے دو بڑے فرقوں میں مابہ الامتیاز ہے) ان علوم (معقول اور اصول) کو کام میں نہیں لاتے شاید مضر جانتے ہیں۔ ہمیں اس بدگمانی کی ضرورت نہیں کہ وہ ان علوم سے واقف نہیں۔ ہاں اس امر کی شکایت ضرور ہے کہ وہ ان علوم سے کام نہیں لیتے ورنہ مسئلہ تقلید شخصی پانچ منٹ کا کام ہے۔ اب ہم اس نمبر کو بادل ناخواستہ اس شعر پر ختم کرتے ہیں؎

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائینگے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

(اہلحدیث)

[۲۱] ہر ایک مسئلے کا جواب دینے والا کوئی مجتہد ہوا بھی ہے؟ علم اصول کی مستند کتاب تلویح بر توضیح دیکھ کر جواب دیجئے کہ کس امام نے چالیس مسائل میں سے صرف چار مسئلوں کا جواب دیکر فرمایا تھا۔ باقی (چھتیس) میں نہیں جانتا۔ ایسا کہنے والا غالباً آپ کے نزدیک مجتہد نہ ہوگا۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ ایک بڑے امام نے فرمایا تھا ما ادری ماالدھر (میں نہیں جانتا کہ زمانہ کیا چیز ہے) ایسا کہنے والا غالباً آپکے نزدیک قابل تقلید نہ ہوگا؎

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی

(اہلحدیث)

[۲۲] "اصول حدیث" ائمہ نے بنائے [illegible] کی تفصیل بتائیے؟ وہ کونسے اصول حدیث ہیں جو [illegible]

قادیانی مشن

میری وفات اور قادیان میں شادیانے

ے شور بختاں بآرزو خواہند ٭ مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

"اہلحدیث" مؤرخہ ۴- نومبر میں ایک اقتباحیہ نوٹ نکلا تھا۔ جس میں بعنوان "آخری التماس" میں نے ایک حدیث کے ماتحت یہ اظہار کیا تھا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں یہ سال پورا کرسکوں یا نہیں۔ خدا جانے اس مسنونہ فقرے میں کیا بھرا تھا۔ ایک طرف احباب کرام کی طرف سے افسردگی کے خطوط آنے لگے اور دوسری طرف قادیان میں گھی کے چراغ جلنے لگے۔

احباب کو تو محبت کے ماتحت تصور موت کی وجہ سے صدمہ ہوا وہ پوچھنے لگے کہ آپ نے یہ فقرہ کیوں لکھا آپ کو کوئی خواب آیا ہے یا آپ کو کوئی القا ہوا ہے کسی نے حافظ شیرازی کی طرح سخاوت میں قدم مار کر اپنی زندگی ہبہ کرنی چاہی۔ جیسے حافظ شیرازی نے

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

کہہ کر اپنی سخاوت کا ثبوت دیا

میں ان احباب کی فیاضی کا شکرگذار ہوں اور انکی محبت کی قدر کرتا ہوں۔ مگر چونکہ ہماری جماعت اہل حدیث ہے اس لئے ان کو حدیث نبوی ہر وقت سامنے رکھنی چاہئے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے پیشاب کے بعد استنجا کر کے وہیں پاک مٹی پر تیمم فرمالیا۔ خادم نے ایک قریب مقام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ حضور وہاں پانی ہے (کیونکہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں) حضورؐ نے فرمایا

لعلی لا ابلغہ (مشکوٰۃ)

شائد میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں

یہ حدیث ہر مسلمان کو ملحوظ خاطر رکھنی چاہئے۔ اس کی تائید میں وہ حدیث بھی ہے جسکے الفاظ ہیں :-

اذا اصبحت فلا تحدث بالمساء

جب صبح کرو تو شام کی باتیں مت کرو۔

ان دو حدیثوں اور انہی معنی کی اور بہت سی حدیثوں کی بنا پر اگر میں نے یہ فقرہ لکھ دیا تو دوستوں کے لئے مقام حیرت اور قادیان کے لئے مقام مسرت نہیں تھا۔ خدا کی شان قادیان کے اخبار میرے مقابلے میں اس بزرگ کو پیش کرتے ہیں جن کو وہ مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔ اور مقابلے میں کہتے کیا ہیں کہ

مولوی ثناء اللہ کو تو صرف اخبار کی سوجھی
مگر ہمارے حضرت بہت بلند خیالات
رکھتے تھے۔

مگر ان کو مقابلہ کرتے ہوئے یہ یاد نہ رہا کہ آپ کے حضرت وہی تو تھے جن کا الہام اپنی عمر کے متعلق بھی سچا نہ ہوا الہام تو یہ تھا کہ

میں تیری عمر اسیؔ سے کچھ کم یا زیادہ کر دونگا؛

جس کی تشریح آپ نے یوں فرمائی کہ

میری عمر چہتر سے پچاسی سال تک ہوگی؛

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

مگر جو واقعہ ہوا وہ یہ ہے کہ بقول خود بتصریح حکیم نورالدین آپ ۶۹ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ایسے بزرگ سے میرا مقابلہ کرنا کہاں تک زیبا ہو سکتا ہے جن کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

ز فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

آپ کی ہر ایک بات نرالی ہر ایک مقولہ سنہرا۔

الفضل ۱۹- نومبر کے نامہ نگار مولوی اللہ دتہ نے اسی مضمون میں لکھا ہے اور اس بات پر فخر کیا ہے کہ مولوی ثناءاللہ باوجود سخت مخالفت کرنے کے احمدیت کے مقابلے میں ناکام رہا کیونکہ اس کی مخالفت نے کوئی اثر نہ کیا بلکہ احمدیت دن بدن ترقی کرتی گئی۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اس جھوٹ کا ثبوت قادیانی تحریروں میں دکھاتا ہوں۔

۲۰- اکتوبر ۱۹۳۱ء کے الفضل میں جماعت احمدیہ کی تعداد تقریباً سات لاکھ سے زیادہ لکھی ہے اور ۱۷- جنوری ۱۹۳۵ء کے الفضل میں سرکاری مردم شماری کی بنا پر احمدیوں کا شمار سارے پنجاب میں ۵۶ ہزار لکھا ہے۔ اور باقی صوبوں میں معدودے چند۔ فرض کرو کہ باقی سارے صوبوں میں تعداد پنجاب کے برابر ہوگی۔ جو سب ملا کر ایک لاکھ ۱۲ ہزار سے زیادہ نہیں۔

کیا سات لاکھ سے ایک لاکھ تک پہنچنا ترقی ہے؟

__مرزائی ممبرو!__ ہم تمہاری طرح زبانی باتیں نہیں کیا کرتے۔ ترقی کی تحریر دکھاؤ اور تنزل کی ہم سے لو۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴)

امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے بتائے تھے۔ ہاں ایک بات ضرور ملتی ہے کہ امام صاحب کے نزدیک حدیث مرسل (جسمیں صحابی کا نام مذکور نہ ہو) یا مجہول الحال راوی کی حدیث متروک نہ ہونی چاہئے۔ مگر دوسرے ائمہ ایسی حدیث کو متروک قرار دیتے ہیں۔ اسی سلسلے میں آپ نے علم اصول کی اصطلاحات عام، خاص، مجمل، مشترک وغیرہ کی ایجاد امام صاحب سے منسوب کی ہے جو سراسر عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ ہمیں کسی معتبر کتاب کے حوالے سے بتائیے کہ ان اصول کے بانی ائمہ اربعہ میں سے کون کون تھے؟

ہماری تحقیق میں تو یہ سب متاخرین کی محنت کا نتیجہ ہے۔

__مولانا!__ آپ جیسے معتبر بزرگ جن کی ساری عمر بحث مباحثہ اور اہل توحید کی تردید میں گزری ہو اور اپنے علم وفضل کے اعتماد پر اہل حدیث اور اہل تقلید میں مناکحت (رشتہ ناطہ) کو بھی ناجائز قرار دیا ہو اگر ایسی کچی کچی باتیں کریں تو آپ کے جواب میں اسکے سوا کیا کہوں ؎

ما ھکذا یا سعد تورد الابل

(اہلحدیث)　　　(باقی)

ـــــ ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

اسکے علاوہ | میں پوچھنا چاہتا ہوں کان کھول کر سنو اور سوچ کر جواب دو اور یہ سمجھ کر جواب دو کہ سامنے کون ہے؟

بتاؤ | تمہارا مسیح موعود جس قوم کو خنزیروں کی طرح قتل کرنے آیا تھا اس قوم کی تعداد خاص ہندوستان میں اس کے ابتدائی دعوے کے وقت کتنی تھی اور آج کتنی ہے۔ کیا وہ مسیحی تلوار سے قتل ہو کر فنا ہو گئی ہے یا زندگی کے اعلیٰ مرتبے پر پہنچ چکی ہے۔

میں اس پہیلی کو ذرا صاف لفظوں میں بتا دیتا ہوں۔ عیسائی قوم کا شمار ہندوستان میں براہین احمدیہ کے زمانے میں پانچ لاکھ تھا۔ آج اس کا شمار ۶۲ لاکھ ۹۷ ہزار[ف] ہے۔ دیکھو مسیحی جنتری بابت ۱۹۳۶ء

کیا ایسے واقعات کی رو سے میں اگر کہوں کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ ایسے ناکام رہے کہ ان کے حریف ان کے حق میں یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے ــــ

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

بتایئے | ایک طرف وہ بزرگ جو اپنے آپکو مسیح موعود ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ یعقوبؑ وغیرہ ناموں سے موسوم کرے اور کہے کہ ــــ

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اور وہ جس قوم کو خنزیر جان کر قتل کرکے فنا کر دینے کا مدعی ہو وہ (اسکی مزعومہ مقتول) قوم اتنی ترقی کر جائے کہ پہلے کی نسبت بگنی چوگنی سے زیادہ ہو جائے اور دوسری طرف ایک ایسا شخص ہو جو ان انبیاء کے ناموں میں سے ایک نام بھی اپنے لئے تجویز نہ کرتا ہو بلکہ محض خادم دین ہونا اپنے لئے کافی سمجھتا ہو۔ اس کا حریف سات لاکھ سے صرف ایک لاکھ رہ جائے تو وہ ناکام سمجھا جائے۔ چہ خوش!

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب کا میرے ساتھ مقابلہ کرنے سے پہلے ان کے اور میرے دعاوی کا موازنہ بھی کر لینا چاہئے کہ وہ کن دعاوی کے مدعی تھے اور میں کس دعوے کا مدعی ہوں۔ وہ جملہ اوصاف سے موصوف ہونے کے مدعی تھے اور میں جملہ معاصی سے آلودہ۔ پھر ہمارا مقابلہ ہی کیا۔ ہاں یہ محض فضل الٰہی ہے کہ باوجود میری موت کے متعلق ان کی پیشگوئی ہونے کے آج تیس سال سے زیادہ گزر گئے ہیں کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے اور میں ابھی خدا کے فضل سے زندہ ہوں اور احباب قادیان کو یہ مسرت انگیز خبر سناتا ہوں کہ مرزا صاحب انہتر[۶۹] سال میں فوت ہوئے اور میں ستر سے متجاوز ہو گیا ہوں۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ آخر ایک روز جدائی ہونے والی ہے۔ استاد غالب مرحوم کا شعر اپنے معنی میں بہت موزوں ہے ــــ

نظر میں ہے ہماری جادۂ راہ فنا غالب
کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشاں کا

قادیانی دوست | میری موت کے تصور سے بھی خوش ہوتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو میری زندگی سے بہت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اس لئے میں ان کی خدمت میں ایک بزرگ کا شعر پیش کر کے ختم کرتا ہوں ــــ

اے دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
خندہ مزن کہ بر تو ہمیں ماجرا رود

متفق علیہ مسائل

سخت بھوک کی حالت میں ناروا غذا کا ثبوت

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈے نگر)

قرآن کریم نے سخت بھوک کی حالت میں حرام چیز کے کھا لینے کی اس وقت اجازت دی ہے جبکہ کوئی حلال غذا نہ مل سکے۔ اس پر بائیبل بھی متفق ہے:-

اس وقت یسوع سبت کے دن کھیتوں میں ہو کر گیا اور اس کے شاگردوں کو بھوک لگی اور بالی توڑ توڑ کر کھانے لگے فریسیوں نے اعتراض کیا تو یسوع نے اُن سے کہا کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ جب داؤد اور اس کے ساتھی بھوکے تھے تو اس نے کیا کیا وہ کیونکر خدا کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں جن کا کھانا نہ اس کو روا تھا نہ اس کے ساتھیوں کو۔ (متی ۱۲/۲)

(مرقس ۲/۲۲) (لوقا ۶/۱)

نوٹ:- کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (یوحنا)

منو سمرتی میں لکھا ہے:-

دھرم اور ادھرم کے جاننے والے بھوک سے دکھی ہو کر حفاظت جان کے واسطے کتے کا گوشت کھانے کی خواہش کرنے پر بھی پاپ سے آلودہ نہیں ہوتے:

(منو ادھیائے ۱۰۔ فقرہ ۱۰۶)

(۲) بر وقت ضرورت مدافعانہ جنگ کا ثبوت

قرآن کریم نے ظالموں سے بدلہ لینے اور ان کی جنگوں کا مدافعانہ جواب دینے کی اجازت دی ہے۔ فرمایا:-

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا۔

(سورہ حج۔ پ ۱۷)

اس طرح بائیبل بھی اجازت دیتا ہے:-

مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ اُسے لے اور اسیطرح جھولی بھی اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے۔ (لوقا ۲۲/۳۶)

اس میں مدافعانہ جہاد کی طیاری کا صاف بیان ہے علاوہ اسکے خود مسیح اپنی غرض بعثت بتلاتے ہیں کہ:-

"یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں" (متی ۱۰/۳۴)

چنانچہ تلوار چلی بھی اور مسیح کے شاگرد پطرس نے تلوار سے ملخس نامی نوکر کا کان اڑا ہی دیا۔ (یوحنا ۱۸/۱۰)

منو سمرتی میں تو جنگ کیلئے بہت [illegible] کیا ہے۔ فرماتے ہیں:- (۱) لڑائی میں مار [illegible] لڑائی سے

ف یہ تعداد تو ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی ہے - اب تو ۳۱ سے [illegible] ہوگی۔

منہ نہ پھیر کر جو کشتری مرتا ہے وہ سرگ (بہشت) میں جاتا ہے۔" (منو [illegible])

(۲) جب یہ معلوم ہو جاوے کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچیگی اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ہوگی تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے۔" (منو [illegible])

ستیارتھ میں سوامی جی نے بھی ان حوالوں کو نقل کیا ہے۔ اسکے بعد سوامی جی نے لکھا ہے:۔

"جو دھارمک راجہ ہو اس سے کبھی مخالفت نہ کرے اور بدکردار (ادھرم) اگر طاقتور بھی ہو تو اسکو مغلوب کرنے کے لئے مذکورہ بالا تدابیر کو عمل میں لاوے۔"

(دیکھو ستیارتھ چھٹا باب فقرہ ۴۸)

(فائدہ جلیلہ) اس حوالہ سے صاف معلوم ہوا کہ مذہبی نقطہ نظر سے جنگوں کا حکم دیا گیا ہے۔

اسی طرح سوامی جی نے دشمن کو تباہ کرنے اسکے ملک کو برباد کرنے کے سلسلہ میں قابل رحم جانوروں پر بھی ستم ڈھانے کا پرمان دیا ہے۔ چارہ پانی تک کے خراب کرانے کا حکم دیا ہے۔ (باب ۶۔ فقرہ ۵۳)

(۳) راستباز طالب ہدائت کو ہدائت ملتی ہے

قرآن کریم میں خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن کی رہنمائی سے وہی لوگ ہدائت یافتہ ہو سکتے ہیں جو مخلصانہ طور پر ہدائت کے طالب ہوں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

ھدی للمتقین۔ اور جو طلب ہدائت کی بجائے سرکشی کرتے ہیں انہیں ہدائت تو کجا بلکہ ان کے گمراہ دلوں پر خداوندی مہر پڑ جاتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

ختم اللہ علی قلوبھم

اس مضمون پر بائیبل بھی متفق ہے:۔

"خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔"

(خروج [illegible])

دوسری جگہ ہے:۔

"خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ میں نے ہی فرعون اور اس کے نوکروں کے دل کو سخت کر دیا ہے۔"

(خروج [illegible])

دوسری جگہ ہے۔ "اس نے ان کی آنکھوں کو اندھا [illegible]

اور ان کے دل کو سخت کر دیا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آنکھوں سے دیکھیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع کریں۔"

(یشعیاہ [illegible]) ایضاً یوحنا [illegible])

اسیطرح بھومکا میں سوامی جی نے دو جگہ لکھا ہے کہ ایشور کہتا ہے میں بدکردار ظالموں کو کبھی آشیرباد نہیں دیتا۔ (رگوید بھومکا صفحہ ۲۳۹ ایضاً صفحہ ۳۱۶)

یہ حوالہ قرآن کے مذکورہ مضمون کے بالکل موافق ہے جس طرح یہاں بدکردار اور سرکش کے سرکشی پر ایشور کی اس طرح مہر ہوئی ہے کہ اسے کبھی آشیرباد نہ ملے گی۔

اسی طرح قرآن کریم کی منقولہ بالا آئت میں ارشاد ہوا ہے۔

(۴) تعدد ازواج کا ثبوت

قرآن کریم نے مختلف مصلحتوں کا لحاظ کرتے ہوئے ایک سے زائد چار عورتوں تک منکوحہ بنانے کی اجازت دی ہے اور وہ بھی اس شرط سے کہ باہمی عدل قائم رکھ سکے۔

بائیبل بھی اس پر متفق ہے:۔

"اسحاقؑ کے بڑے صاحبزادے عیسو کے نکاح میں کئی بیویاں تھیں۔" (پیدائش [illegible]۔ ایضاً [illegible])

اسحاق کے چھوٹے صاحبزادے یعقوبؑ کے نکاح میں چار بیویاں تھیں۔" (پیدائش [illegible]۔ ایضاً [illegible])

"حضرت سلیمانؑ کے صاحبزادے اصبعام کے نکاح میں اٹھارہ بیویاں تھیں۔" (تواریخ دوم [illegible])

اسی طرح حضرت داؤد کے نکاح میں ۹۹ بیویوں کا ہونا ثابت ہے (دوم سموئیل [illegible]) اور سلیمانؑ کے عقد میں تین سو خواتین کا ہونا ثابت ہے اول سلاطین [illegible]

(کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (یوحنا)

اگر تعدد ازواج ناجائز ہوتا تو اس کی ممانعت منصوص ہوتی جس طرح کہ دن اور یاکو خلاف شریعت منکوحہ بنا کر رکھنے پر حضرت داؤد کو بقول بائیبل تنبیہ کی گئی۔

ہندوؤں کی معتبر ترین کتاب منوسمرتی سے بھی تعدد ازواج ثابت ہے۔ ایک مقام پر منو جی فرماتے ہیں

"ایک کی دو زوجہ ہیں اور چھوٹی زوجہ سے لڑکا پہلے پیدا ہوا اور بڑی زوجہ کے پیچھے ہوا۔ اس مقام پر تقسیم حصہ کس طرح کرنا چاہئے؟"

(منو [illegible])

غور کرنے والوں کے لئے تعدد ازواج کا مسئلہ یہاں صاف معلوم ہو سکتا ہے۔

دوسری جگہ حکم ہے:۔

"پہلی عورت موجود ہو اور بھگشا سے دولت فراہم کر کے اس روپیہ سے دوسری شادی کرے۔" (منو [illegible])

منو میں متعدد حوالے تعدد ازواج کے موجود ہیں مگر اسلام کی خوبی اس سے اور بڑھ گئی کہ اس نے تعداد کو محدود اور محدود کو مشروط کر دیا۔

(۵) طلاق بوقت ضرورت جائز ہے

قرآن کریم نے انسانی حوائج اور مصلحتوں کا لحاظ فرما کر مرد کو عورت کے چھوڑ دینے کی اجازت دی ہے۔ اور طلاق دینے کے بعد متواتر دو ماہ تک رجعت کا حق دیا ہے کہ اگر شوہر اپنی غلطی پر نادم ہو تو اس مدت تک رجوع کرے لیکن اگر عورت کی بداطواری یا بدزبانی سے عاجز ہو تو پھر تیسری طلاق دیکر معاملہ ختم کر دے۔

اس پر بائیبل متفق ہے:۔

"اگر مرد کسی عورت سے بیاہ کرے اور پیچھے اس میں کچھ ایسی بیہودہ بات پائے جس سے اس عورت کی طرف اس کی التفات نہ رہے تو وہ اس کا طلاق نامہ لکھ کر اس کے حوالہ کر دے اور اسے اپنے گھر سے نکال دے۔"

(استثنا [illegible])

ساتھ ہی مسیحؑ کی بھی اسپر تصدیق ہے فرماتے ہیں:۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاویں ایک نقطہ یا ایک شوشہ تورات سے ہرگز نہ ٹلیگا۔" (متی [illegible])

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔" (یوحنا [illegible])

منو جی بھی طلاق کی اجازت دیتے ہیں:۔

"جس عورت کے اوپر شوہر نے دوسرا بیاہ کیا اور وہ عورت غصہ ہو کر گھر سے نکل جاتی ہو تو اس کو روک کر گھر میں رکھنا یا خاندان کے روبرو ترک کرنا چاہئے۔"

(منو [illegible])

اس میں مسئلہ طلاق کی صریح اجازت ہے مگر ان شرائط کے ساتھ نہیں جو اسلام نے حکیمانہ طور پر اس موقعہ کے لئے ملحوظ رکھی ہیں۔

(۶) عورت کا خاص آیتوں اور مخصوص ایجاب وقبول سے منکوحہ بننا

قرآن کریم نے گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول اور تقرر مہر اور خطبہ نکاح کے بعد عورت کو منکوحہ قرار دیا ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ اس پر نادان لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ عورت اگر پہلے سے حلال تھی تو پھر ان قیود شرعیہ کی ضرورت ہی کچھ نہیں اور اگر پہلے سے حرام تھی مگر ان مخصوص قیود کے بعد حلال ہوتی تو پھر ہر حرام عورت کو ان قیود پر عمل کرنے کے بعد حلال کر سکینگے چاہے وہ کوئی ہو۔ اس لئے ہم عیسائی مذہب اور آریہ ہندو دھرم سے بھی خاص قیود کی پابندیوں کے بعد نکاح ہونے کا مسئلہ دکھاتے ہیں۔

عیسائی مذہب کی معتبر کتاب دعائے عمیم میں یوں لکھا ہے:-

"پادری مرد سے یہ کہے فلانے کیا تو اسی عورت کو اپنی بیاہتا جورو ہونی قبول کرتا ہے کہ خدا کے حکم کے بموجب نکاح کی پاکیزہ حالت میں اس کے ساتھ زندگی گزارے آیا تو اسی سے محبت رکھیگا اسکو تسلی دیگا اس کی عزت کریگا۔ بیماری میں اس کی خبر گیری کریگا مرد جواب دے کہ ہاں البتہ۔ تب پادری عورت سے کہے کہ فلانی کیا تو اس مرد کو اپنا بیاہتا شوہر ہونا قبول کرتی ہے آیا تو اس کے حکم میں رہیگی اور اس کی خدمت کریگی اس سے محبت رکھے گی اس کا ادب کریگی عورت جواب دے "ہاں البتہ"

(دعائے عمیم ص۲۹۲)

ہندو دھرم کی معتبر کتاب "منو سمرتی" میں لکھا ہے:-

"باقاعدہ طور پر جو اقرار لڑکی اور لڑکے میں ہوتے ہیں انہیں سے بواہ (بیاہ) جائز کہلاتا ہے۔ اور ساتویں فقرے سے جو ساتواں بھانور ہوتا ہے۔ اسی سے بواہ کی تکمیل ہوتی ہے اس کے بعد لڑکی لڑکا کی زوجہ ہوتی ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ (منو ش۲۲۷)

ہر دو مذہب کے حوالوں سے ہمارے دعوی کی تصدیق ہوئی۔

لطیفہ) سنا ہے کہ کسی مذہبی جلسہ میں کسی آریہ نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اسلام میں جو جانور بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے کے بعد حلال ہوتے ہیں آیا وہ ذبح کرنے سے پہلے حرام ہوتے ہیں یا حلال۔ اگر پہلے ہی سے حلال ہوتے ہیں تو اس خاص طریق پر عمل کرنے کی ضرورت ہی نہیں اور اگر پہلے حرام تھے بعد ذبح بہ بسم اللہ کے حلال ہوئے تو ہر جانور حتی کہ سؤر، کتا بھی حلال کر سکتے ہیں۔ حاضرین میں سے مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے نہایت معقول جواب دیا۔ فرمایا۔ پنڈت جی! خاص منتروں سے پہلے عورت غیر منکوحہ حلال ہوتی ہے یا حرام جس شکل کے آپ قائل ہونگے اسی شکل پر آپ کا یہ اعتراض عائد ہوگا۔ پنڈت لاجواب اور مغلوب ہوگیا

(۷) توحید خداوندی کا ثبوت قرآن کریم نے جگہ جگہ فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ صرف ایک ہی ذات ہے اور اس پر دلائل بھی معقول رنگ میں دیئے ہیں۔ ہم دکھاتے ہیں کہ یہی عیسائی اور آریہ دھرم کا بھی اصل اصول تھا۔

بائبل میں ہے:-

نیک کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا (مرقس ۱۰/۱۸ متی ۱۹/۱۷)

دوسری جگہ ہے کہ

"ایک فقیہ نے پوچھا کہ سب حکموں میں اول کونسا حکم ہے۔ یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہے اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے (مرقس ۱۲/۲۹ متی ۲۲/۳۷۔ لوقا ۱۰/۲۷۔ ایضاً استثنا ۶/۴)

ان حوالوں سے توحید خداوندی صاف ظاہر ہے۔

سوامی جی بھومکا میں لکھتے ہیں:-

ویدوں کی وحدانیت۔

اس کے بعد لکھتے ہیں:-

"اس پرمیشر کے علاوہ کوئی بھی دوسرا تیسرا چوتھا پانچواں، چھٹا ساتواں آٹھواں نواں یا دسواں ایشور نہیں ہے" (رگ وید بھومکا ص۱۹۳ بحوالہ الحق)

اور بھی متعدد حوالے ہیں جو بھومکا میں جگہ بجگہ موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو ص۲۹۵۔ ص۲۲۲ وغیرہ۔

ناظرین کرام! یہ چند عبارات اس قسم کے ہیں جن کو تینوں مذہبوں کا متفق علیہ قرار دیا جا سکتا ہے اس قسم کے بہت سے جزئیات اور بھی ہیں جن کو اگر شائع کیا جائے تو امید ہے کہ عوام بلکہ اوسط درجہ لیاقت رکھنے والے بھی خاص طور پر مستفید ہوں۔ اخباری دنیا کی تنگی مانع ہے کہ ان ضروری ترین مسائل کو مبسوط لکھا جاوے ورنہ یہ مسائل اپنی اہمیت کے لحاظ سے متعدد حوالوں اور رفع ایرادات کے ساتھ ساتھ مزید بسط و تفصیل کے طالب ہیں۔ امید ہے کہ مخلص علماء کرام اس رنگ میں بھی مضامین روانہ فرمائینگے۔

(خادم عبدالرؤف مدرس جھنڈے نگر بستی)

تقابل ثلاثہ مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں تورات، انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کرکے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ کتابت، کاغذ، طباعت عمدہ۔ قیمت عمر

نماز اربعہ مصنفہ مولانا صاحب ممدوح۔ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں (مسلمانوں، عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۲ر

نوید جاوید عیسائیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ عیسائیت کی طرف سے جو بھی آئندہ اعتراض ہونگے ان سب کا اس میں مدلل جواب دیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ۔ [illegible]

شیعہ کی شہادت بر عدم وراثت

(از قلم مولوی عبدالمتین صاحب احمد پور شرقیہ)

؎ مشو ہم پنجہ با من گرچہ سحر سامری داری
زبانم در سخن گفتن ید بیضا ست مے گویم

شیعہ صاحبان بہت شور و غل مچا رہے ہیں کہ صدیق اکبر نے کیوں ورثہ نہ دیا اور آئت یوصیکم اللہ فی اولاد کم الخ کا کیوں خلاف کیا وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ محققین اہل سنت سابقین و حاضرین نے اس کے جوابات لاجواب تقریراً و تحریراً بیان فرما دئیے ہیں مگر لا تسلیم اور نہ ماننے کا کوئی علاج نہیں ہے۔ سوائے اسکے کہ واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم

اب بندہ بھی اس مسئلہ وراثت کو مختصراً محض کتاب شیعہ کافی، کلینی مصدق و مہر شدہ امام غائب مہدیؑ سے بطرز جدید ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ رئیس الانبیاء رسول کریم اور ائمہ کرام اہل بیتؓ تقسیم وراثت کے حکم سے قطعاً جدا ہیں اور آئت یوصیکم سے بالکل ہی مستثنیٰ ہیں۔ یہ آئت ان حضرات کے ماسوا باقی افراد امت کے لئے ہے۔ وہو ہذا۔ بتوفیق اللہ المتین۔

فروع کافی لکھنؤ ج ۱ صفحہ ۲۶۰ میں ہے کہ

سمعت ابا عبد اللہ (امام جعفر صادق) یقول یا من اعطانا علم ما مضیٰ و ما بقی۔ یعنی اے وہ خدا جس نے ہم کو تمام پہلا پچھلا علم دیدیا ہے۔

نیز اصول کافی لکھنؤ صفحہ ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ میں ہے کہ باب ان الائمۃ علیھم السلام یعلمون متیٰ یموتون و انھم لا یموتون الا باختیار منھم یعنی ائمہ اہل بیت اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور موت بھی اپنے اختیار سے ہوتی ہیں۔

آگے فرمایا کہ:۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان امام لا یعلم ما یصیبہ و الیٰ ما یصیر فلیس ذلک بحجۃ للہ علیٰ خلقہ۔ یعنی جو امام اپنے آنے والے تمام حالات کا پورا علم نہ رکھے وہ اللہ کی طرف سے سچا امام نہیں ہے۔

آگے فرمایا:۔

باب ان الائمہ علیھم السلام یعلمون علم ما کان و ما یکون و انہ لا یخفیٰ علیھم شئی۔ یعنی ائمہ اہل بیت تمام اگلے پچھلے علموں و مغیبات کو جانتے ہیں۔ اُن پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

آگے فرمایا:۔ سمعوا ابا عبد اللہ یقول انی لا اعلم ما فی السموات و ما فی الارض و اعلم ما فی الجنۃ و اعلم ما فی النار و اعلم ما کان و ما یکون الخ۔ یعنی امام جعفر صادق فرماتے تھے کہ میں تمام آسمانوں اور زمین اور بہشت اور دوزخ والی چیزوں کو جانتا ہوں اور تمام علوم و اشیاء سابقہ اور آنیوالی کو بخوبی جانتا ہوں۔

ان روایات سے اتنا پتہ چلا کہ ائمہ دوازدہ کو سب علم ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کہاں سے ملا۔ تو اسی اصول کافی صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷ میں ہے کہ

ان الائمۃ ورثوا علم النبیؐ۔ نیز قال ابو عبد اللہ ان ورثنا محمدا۔ نیز ان اللہ جمع لمحمد علم الانبیاء و انہ جعل ذٰلک کلہ عند امیر المؤمنین یعنی ائمہ اہل بیت نبی کریمؐ کے علم کے وارث بنے ہیں اور امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ ہم اہل بیت محمدؐ کے وارث بنے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے تمام انبیاء کا علم نبی کریمؐ کو دیا اور نبی کریمؐ نے وہی سب علم آگے حضرت علیؓ کو دیا۔

نیز فروع کافی ج ۳ صفحہ ۵۶ کتاب روضہ میں ہے:۔ فلما انقضیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوتہ و استکمل ایامہ اوحی اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ الیہ یا محمد قد قضیت نبوتک و استکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک و الایمان و الاسم الاکبر و میراث العلم و آثار علم النبوۃ فی اھل بیتک عند علی بن ابی طالب علیہ السلام الخ یعنی جب نبی کریمؐ نے اپنی نبوت اور زندگی کو پورا کر لیا اور نبھا لیا تو اللہ پاک سے حکم آگیا کہ اے محمدؐ تم نے اپنی نبوت اور اپنی زندگی کو مکمل کر لیا ہے۔ پس اب اپنا تمام علم اور ایمان اور اسم اکبر اور میراث العلم اور آثار علم نبوت کے اہل بیت حضرت علی بن ابی طالب کو دیدو اور سونپ دو۔

اس روائت سے بھی یہی ثابت ہوا کہ اہل بیت کو جو کچھ بھی ملا وہ حضرت نبی کریمؐ والا علم اور ایمان وغیرہ تھا۔

اب ان حوالجات مذکورہ سے بلا دریغ ظاہر باہر ہو گیا کہ شیعہ کے نزدیک خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت خصوصاً ائمہ دوازدہؑ سب کے سب کو تمام مغیبات اور علوم ظاہریہ و باطنیہ علم ما کان و ما یکون وغیرہ حاصل و موجود تھے (جہاں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ و ما یعلم الغیب الا اللہ)

پس اس نتیجہ ظاہر ہونے کے بعد اب پڑھو سورہ نساء کی آئت ورثہ یوصیکم اللہ فی اولادکم ..... لا تدرون ایّھم اقرب لکم نفعا ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آئت وراثت والے حکم میں اُن لوگوں اور افراد امت کو مخاطب کر کے تقسیم وراثت کا حکم فرمایا ہے کہ جن کو کم سے کم اپنے اقرباء و رشتہ داروں کے درجوں اور قریب و بعید وغیرہ ہونے کا کچھ بھی علم و پتہ و درایت نہ ہو نہ کہ وہ لوگ مخاطب ہیں جو کہ علم ما کان و ما یکون رکھتے ہوں و لا غبار علیہ۔

پس آخر شیعہ مذہب نے بھی شہادات معتبرہ دیکر اس آئت کو افراد امت کے لئے خاص اور اخص کرا دیا اور نبی کریمؐ و اہل بیت کو مستثنیٰ کرا دیا۔ و ھو المراد عندنا الفضل ما شھدت بہ الاعداء امید ہے کہ اب حضرات شیعہ اپنی کتب کو مانتے ہوئے حضرت صدیق اکبر ابو بکرؓ خلیفہ اول بلا فصل پر کوئی حرف نہ گیری کریں گے۔ لیکن واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔ فقط والسلام!

نوٹ:۔ ناظرین حضرات اس شیعہ کے سلوک کی طرف بھی توجہ فرمائیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وراثت اپنا علم اور ایمان وغیرہ حضرت علیؓ کو دیکر [illegible] ۔ ماذا [illegible] المتین۔ (۸۹)

تصوف

(ازقلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

لفظ تصوف کی اصلیت کے متعلق عرفاء میں مختلف روایات رائج ہیں۔ چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ تصوف صوف سے ماخوذ ہے اور لفظ صوف کے معنے اُون کے ہیں۔ اور یہ لفظ صوفیہ کے لباس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ اکثر صوفیاء کرام موٹا کپڑا یا ٹاٹ کا لباس پہنا کرتے تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ چونکہ متصوفین صفائی قلب میں مصروف رہتے ہیں۔ اس لئے تصوف کو لفظ صفا سے اخذ کیا گیا ہے۔ صفا کے معنے طہارت کے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ تصوف درحقیقت یونانی لفظ صوفس کا مشتق ہے۔ لفظ صوفس کا ترجمہ عقل وحکمت ہے۔ مگر میری نظر میں دوسری روائت صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس روائت میں بہت سے عرفاء متفق ہیں۔ چنانچہ حضرت جنید رحمہ سے منقول ہے :-

انما سمیت الصوفیة صوفیة لصفاء قلوبهم او لصفاء معا ملا تهم۔ یعنی بے شک صوفیہ کو ان کے معاملات اور دلوں کی صفائی کے سبب سے صوفیہ کا نام دیا گیا ہے۔

علم تصوف کی بنا کی متعلق بھی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض کا قول ہے کہ تصوف ہندو فلسفہ سے پیدا ہوا ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ ارسطو کی تعلیمات کا اثر ہے لیکن یہ تمام قیاسات ٹھیک نہیں۔ کیونکہ علم تصوف خاص مسلمانوں کے تقویٰ کا نتیجہ ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کا پتہ ملتا ہے۔

اب دیکھنا چاہئے کہ تصوف کیا ہے۔ حضرت شیخ وجیہ الدین گجراتی حقیقت محمدیہ میں حضرت شیخ جنید رحمہ بغدادی کا اصول قول تصوف کی ماہیت میں نقل کرتے ہیں :- التصوف هو ان يميتك عنك ويحييك به۔ یعنی تصوف کا مطلب یہ ہے کہ خدا تجھ کو خودی سے مار ڈالے اور حق سے زندہ کرے۔

شیخ عبداللہ (یمنی) --- نے ایک مرتبہ حسن بصری سے سوال کیا کہ صوفی کون ہے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا هوالذی یکون فی وجهه حیاء وفی عینه بکاء وفی قلبه صفاء وفی لسانه ثناء وفی یده عطاء وفی وعده وفاء وفی نطقه شفاء۔

یعنی صوفی وہ ہے جس کے چہرے پر حیا اور آنکھوں میں گریہ، دل میں پاکی، زبان پر تعریف، ہاتھ میں بخشش وعدہ میں وفا اور بات میں شفاء ہو۔

اور حضرت ابوسعید ابن ابوالخیر سے تصوف کی ماہیت پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ تیرے دماغ میں ہے نکال دے، جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے پھینک دے اور جو تیرے پاس آوے اسکو مت لٹا۔ بس یہی تصوف ہے۔

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ تصوف باطل کو بھگاتا ہے خودی اور نفس کو برباد کرتا ہے، شہوانی خیالات کو روکتا ہے، دل کو پاک کرتا ہے، خدا سے ملاتا ہے اور معرفت کے ناہموار مدارج سے بآسانی گزارتا ہے۔

اور حضرت ابوالحسن فرماتے ہیں کہ تصوف نہ تو قانون ہے اور نہ ہی قاعدہ۔ کیونکہ اگر قانون ہوتا تو پابندی اور تعمیل سے اس کا فائدہ حاصل کیا جاسکتا۔ اگر قاعدہ ہوتا تو علم سے ظاہر ہوتا بلکہ تصوف دل کا روزن ہے

حضرت جامی فرماتے ہیں کہ اگر خدا تم سے دوری چاہے تو کوئی رہبر تم کو اس کے نزدیک نہیں لیجا سکتا۔

جناب حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :- العلم بدون العمل وبال العمل بدون العلم ضلال۔ یعنی علم بے عمل عذاب ہے اور عمل بے علم گمراہی۔

تصوف کا حقیقی مقصد فانی فی اللہ اور باقی باللہ یعنی خدا کی عبادت میں برباد ہو جانا اور خدا کی خوشنودی کے ساتھ دائم رہنا ہے۔ اور یہ علم حصولی نہیں بلکہ حضوری ہے۔ صوفیہ کے اصل مطالب فنا بقا شہود اور انسلاخ ہیں۔ اور یہ مطالب شرع شریف سے مستفاد ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں مذکور ہے :-

الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تراہ فانه یراك - یعنی احسان یہ ہے کہ تو خدا کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو اس کو دیکھتا ہے اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو بے شک وہ تجھ کو دیکھتا ہے چنانچہ اس عبادت کو تصوف کی اصطلاح میں دوام حضور یا فنا قلب کہتے ہیں۔ یعنی دل اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سوائے اور کسی چیز سے تعلق نہ رکھے اور اس کی عبادت میں ہلاک ہو جاوے اور اپنے نفس کو بھول جائے چنانچہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں الا ان فی جسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وهی القلب۔ خبردار رہو بنی آدم کے بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جو اچھا ہو تو تمام بدن اچھا ہوتا ہے اور اگر فاسد ہو جاوے تو تمام بدن فاسد ہو جاتا ہے خبردار وہ دل ہے۔

شرع شریف اونچی آواز سے اخلاق رذیلہ کو حرام اور اخلاق حمیدہ کو واجب قرار دیتی ہے۔ اگر ہماری نماز و روزہ میں اخلاص نہ ہو اور ہم کو اجر نہیں ملتا اور خدا کی قربت حاصل نہیں ہوتی۔ تصوف میں اس حالت کو بقا نفس تعبیر کرتے ہیں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببته کنت سمعه الذی یسمع بی الحدیث

یعنی میرا بندہ ہمیشہ نوافل سے میری قربت چاہتا ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میں اس کی سماعت کروں۔ اور وہ میری بات سُنے۔ چنانچہ لفظ لایزال سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ قربت کے درجے منتہی نہیں ہوتے۔

انسان کی زندگی سے کیا غرض ہے۔ تمام دنیا کے آدمیوں کی زندگی کو اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ زندگی سے غرض خوشی ہے خواہ وہ خوشی دنیا کی ہو یا عقبےٰ کی۔ چنانچہ قرآن شریف میں ارشاد ہے

جاتا ضرور ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ انسان کی زندگی سے غرض پیدائش کی عبادت ہے۔ مگر عبادت کے لئے تزکیۂ نفس کی ضرورت ہے۔ زیادہ طول دینا فضول ہے۔ اخبار کے کالم اس سے زائد کے متحمل نہیں۔ آج اگر غور سے دیکھا جائے تو ہند کے بہت سے گدی نشینان تصوف اس امتحان میں ڈبل فیل ہیں۔ مگر اپنے نام کے ساتھ صوفی کے لفظ کو بدنام کر رہے ہیں۔ سب دنیا کے لوٹنے کے پھیر میں ہیں کسی ایک میں بھی نشان صوفی موجود نہیں پایا جاتا مگر افسوس کہ دنیا نے ابلیس کے سکھلانے پہ کیسے دام فریب کے جال بچھا رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پناہ دیوے۔ آمین ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مسئلہ توبہ میں دو مذہبی جماعتوں کا ہم سے اتفاق

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈا نگر بستی)

ہندوستان میں عیسائی اور آریہ حضرات کئی دن جن اسلامی اصولوں پر اعتراضات کرتے ہیں ان میں سے ایک متفق علیہ مسئلہ اصول توبہ ہے۔ لیکن اپنی غفلت سے یا مغالطہ دہی کی خاطر اس کو بھی وہ نزاعی مسائل میں شمار کرتے ہیں اور بنا بریں توبہ پہ یہ نامعقول اعتراض کرتے ہیں کہ جب کسی گناہ کے توبہ سے معافی مل جاویگی تو گناہگار معصیت پہ جری ہوگا اور یہی خیال کرے گا کہ گناہ کرو پھر توبہ سے معافی مل جاویگی تو لازمی طور پر گناہوں کی زیادتی ہوگی اور امن عالم کی خرابی و بدنظمی ہوگی۔ اس لئے معلوم ہوا کہ توبہ کا قانون درست نہیں۔

لیکن جیسا کہ ہم بتلاچکے ہیں یہ مسئلہ نزاعی نہیں ہے اس لئے ہم ان سے یہی کہیں گے کہ جب آپ کا بھی یہی اصول ٹھہرا تو آپ کیا جواب دیتے ہیں۔ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔ اب وہ حوالہ سنئے جن سے عیسائی مذہب میں توبہ مسلمات سے ثابت ہوتا ہے۔

عہد عتیق کی کتاب تواریخ دوم باب ۷ میں لکھا ہے۔

"تب اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بن کر دعا مانگیں اور اپنی بری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سن کر ان کا گناہ معاف کرونگا"

اسی طرح حزقیاہ کے باب اول میں درس ۱۶ سے ۲۰ تک توبہ اور عفو گناہ کا مفصل بیان ہے۔ متی کے ناظرین پہ پوشیدہ نہیں کہ مسیح نے یسعیاہ نبی کا بہت کثرت سے حوالہ دیا ہے۔ دیکھو متی ۱۲ ایضاً متی ۱۳ ایضاً متی ۱۵ وغیرہ۔ اس لئے یسعیاہ کے اندر مسئلہ توبہ کا ہونا نہایت زبردست ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں مسیح نے ایک جگہ "یوحنا" میں فرمایا ہے کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں، اسی طرح ایک جگہ فرمایا یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں (متی ۵) اس لئے عہد عتیق کے حوالجات بھی استدلال میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ شائد کسی عیسائی کو عہد جدید سے حوالہ مطلوب ہو اسلئے وہ بھی مندرج ہیں۔ مسیح فرماتے ہیں۔

"میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں۔ بلکہ اگر تم توبہ نہ کروگے تو سب اسی طرح ہلاک ہوگے (لوقا ۱۳) ایک جگہ ہے "میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ننانوے راستبازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گنہگار کی نسبت آسمان پر زیادہ خوشی ہوتی ہے (لوقا ۱۵) ایک جگہ ہے۔ جب تم دعا مانگو تو کہو اے باپ تیرا نام پاک مانا جاوے۔ ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دیا کر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں (لوقا ۱۱)

ناظرین کرام! ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ مسئلہ توبہ میں عیسائی بالکل متفق ہیں اور ساتھ ہی انکے مسئلہ کفارہ مسیح کا ابطال بھی ہو گیا۔

توبہ سے مسئلہ کفارہ کا ابطال اس طرح صاف عیاں ہے کہ ہم اسے اصلی بدیہیات سے کہیں تو کہہ سکتے ہیں چونکہ بقول عیسائیاں مسیح گناہگار انسانوں کی عفو گناہ کی خاطر کفارہ ہو چکے ہیں۔ اسلئے مسئلہ توبہ کے پیش نظر یہ سوال عائد ہوتا ہے کہ اگر کفارہ کے ذریعہ سے بخشش ہو چکی ہے تو اب عفو گناہ کی دعا کس لئے کی جاتی ہے اور کس چیز کی بخشش طلب کی جاتی ہے اور اس قدر شد ومد سے کیوں کہا جاتا ہے کہ اگر تم توبہ نہ کروگے تو ہلاک ہو جاؤگے۔ آخر نجات و بخشش کے درست ہونے کے تقدیر پر ہلاکت کیسی۔ اس لئے یقیناً مسئلہ کفارہ غلط ہے۔ شائد یہی وجہ ہے کہ عیسائی اسلامی اصول توبہ پر معترض ہوتے ہیں اور لوگوں کو اس قانون کی صحت سے غافل رکھنا چاہتے ہیں کہ کل کو اس کے صحت مان لینے سے کفارہ پر اعتراض ہوگا۔ اب وہ حوالہ جات مندرج ہیں جن سے آریہ دھرم میں توبہ کا اصول ثابت ہوتا ہے۔

"اے پرماتما آپ ہم کو پاپ کے چین کے ٹیڑھے راستہ سے الگ کیجئے۔ ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپ کی ستتی (تعریف) کرتے ہیں کہ آپ ہم کو پاکیزہ کیجئے" (یجروید بحوالہ ستیارتھ باب ۷ صفحہ ۲۵۲)

ایک جگہ یہ استدعا ہے:-

"ہماری جہالت اور پاپ کو دور کرکے ہمیں عیب اور گناہ سے پاک کیجئے" (یجروید بحوالہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۵۳)

ان سب سے مسئلہ توبہ کی تائید صاف طور پر ہو رہی ہے۔ پاپ اور گناہ سے پاکیزہ کرنے کی صراحۃً عاجزانہ خواہش کی جا رہی ہے جو بجنسہ اسلامی توبہ ہے اگرچہ ستیارتھ اور بھومکا اور خود منوسمرتی کے متعدد حوالہ جات توبہ کی صریح تائید میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر علاوہ طوالت کے دو حوالوں کو کافی سمجھ کر معروض ہے کہ مسئلہ توبہ میں آریہ بھائی ہم سے بالکل متفق ہے اور ساتھ ہی مسئلہ تناسخ کی غلطی بھی ظاہر ہوئی۔

توبہ سے مسئلہ تناسخ کی غلطی اسطرح ظاہر ہوتی کہ

تناسخ ماننے پہ بتا رہیں کہ خداوند تعالیٰ اپنے مخلوق کے پاپ کو بھی معاف نہیں کرسکتا۔ (ستیارتھ ص۲۹۱ باب ۸) اور انسانوں کو طرح طرح کے جون میں اسکے گناہوں کے سزا کے لحاظ سے لے جاتا ہے۔ پس اگر گناہوں کی سزا سے رہائی نہیں مل سکتی تو یجروید میں گناہوں اور پاپ سے نجات یافتہ اور پاکیزہ ہونے کی استدعا کیوں سکھلائی جا رہی ہے۔ کیا اس خدا سے جو کسی طرح بخش نہیں سکتا اس سے بخشش کی دعا کرنا اور معافی کی التجا کرنی بالکل لغو نہیں ہوتی۔ پھر ایسی لغو دعا بھگوان جی نے اپنی الہامی کتاب (یجروید) میں کیوں سکھلائی۔ پس خداوند تعالیٰ سے پاپ اور گناہ کی معافی کی استدعا جو خود پرمیشور کی سکھائی ہوئی ہے صاف بتا رہی ہے کہ تناسخ کا عقیدہ بالکل غلط ہے اور بعد میں لوگوں نے جعل کرکے جہالت سے اپنا عقیدہ بنا لیا ہے۔

اب رہا عفو گناہ سے جرأت علی المعصیت کا سوال تو اس کے لئے ایک مثال قابل غور ہے۔ جس طرح ایک لائق حکیم سے جس نے مہلک امراض دل و دق کیلئے مفید اور مجرب نسخہ ایجاد کیا ہو۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حکیم جی مجرب نسخے نہ ایجاد کیجئے ورنہ دق و سل جیسے امراض پر سب جری ہو جاویں گے۔ اسیطرح خداوند عالم پر اسکے مفید نسخہ "توبہ" کے اجراء کے سبب یہ حرف گیری نہیں ہوسکتی کہ لوگ مہلکات شریعت گناہوں پر جری ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ شریعت نے صاف بتلا دیا ہے کہ توبہ اسی وقت مقبول ہے جب تک کہ وہ لم یصروا علی ما فعلوا کے مصداق ہونگے جس سے گناہوں پر جرأت اور اصرار کی جڑ ہی کٹ جاتی ہے اور اس سوال کی نوبت ہی نہیں آتی ہے۔

آخر میں ہم آریہ سماج و عیسائی حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ متفق علیہ مسائل کو نزاعی نہ بناویں۔

نماز کی تاکید اور توصیف

(از قلم مولوی عبد العزیز صاحب از کوٹلی لوہاران مغربی)

زمین و آسمان و ما فیہا نباتات حیوانات جمادات چاند سورج ستارے شجر و حجر جن و ملائکہ خدا کی یاد اپنے خالق حقیقی کے ذکر پرمیشور کی بھگتی میں مشغول جل مجدہ تعالیٰ کی عبادت میں منہمک ہیں۔ فرمایا اللہ رب العزت نے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ (پ۱۵ بنی اسرائیل) سب چیزیں خدا کی یاد تسبیح و تحمید تقدیس و تہلیل تعریف و توصیف حمد و ستائش کرنے میں مشغول ہیں لیکن انکی تسبیحات سے ہم نا آشنا ہیں۔ تمام کی تمام چیزیں تو صانع حقیقی کو کسی ٹائم نہ بھولیں۔ لیکن اے غافل انسان تو باوجود اشرف المخلوقات صاحب عقل ذی فہم ہونے کے خدا کی ہزار ہا نعمتیں شب و روز استعمال کرنے کے بھی اپنے خالق و مالک کی ناشکری اور ناقدرشناسی کرے تو پھر کس قدر جائے افسوس اور مقام حیرت ہے۔ خدا تعالیٰ کے ارشاد عالیہ پر ایک دفعہ عمل نہ کرنے سے شیطان ہمیشہ کیلئے جہنمی قرار دیدیا گیا۔ ابد الآباد تک رحمت الٰہی سے محروم رکھا گیا۔ لیکن ہمارے لئے تو احکم الحاکمین نے ایک بار نہیں دو بار نہیں سات سو دفعہ قرآن مجید میں نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے یا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اے ایماندارو نماز پڑھو۔ ذکر الٰہی خدا کی یاد۔ حمد و ستائش کے ترانے گاؤ۔ ارشاد ہوتا ہے وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اللہ کا ذکر تمام امور سے بڑا اور تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ (پ۲۹) جو اپنی نماز کی خبرداری رکھتے ہیں یہی لوگ بہشت کے باغوں میں عزت سے رہیں گے۔ نیز فرمایا رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ الخ (پ۱۸ نور)

ترجمہ۔ وہ مرد کہ نہیں غافل کرتی ان کو سوداگری اور نہ خرید و فروخت یاد خدا کی سے اور قائم کرنے نماز کے سے گویا دنیوی کاروبار مومنین کو نماز ذکر خدا سے غافل نہیں رکھ سکتے جب نماز کا ٹائم آیا کام چھوڑا اور دربار خداوندی میں حاضر ہو گئے۔ خدا کی قسم ایسی عمدہ چیز عبادت الٰہی جو کہ مومن کے اطمینان قلب کا سب سے بہترین علاج اور مبارک تحفہ ہے لیکن آج مسلمان اس بہترین روحانی غذا کی اہمیت اور قدر کو بھول چکے ہیں۔ حضور علیہ السلام صحابہ کرام عین جنگ کے موقعہ تیروں کی بوچھاڑ میں دشمنوں کے بالمقابل بھی نماز کو ترک نہ کریں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ سے خدا کی یاد کو نہ بھولیں لیکن آج مسلمان باوجود صحیح و سالم تندرست ہونے کے ذرہ بھر اس اسلامی فرض کی پرواہ نہیں کرتے شہر ہو یا قریہ گاؤں ہو یا قصبہ مسجدیں ویران اور مسلمانوں کی حالت زار پر مرثیہ خواں ہیں کوئی اذان تک دینے والا بعض مسجدوں میں نہیں پہنچتا۔ ہائے افسوس۔ انسان ہاں وہ انسان جو کلمہ گو ہونے کے خدا کی توحید کا قائل اور اسلام کا دعویدار ہو اپنے گھر میں دنیوی آسائش کیلئے ہر طرح کے سامان زیبائش مہیا کرسکتا ہے۔ فانی زندگی کیلئے تمام لوازمات پورے ضرور ہونے چاہئیں لیکن خدا کی مسجدیں اللہ کے ذکر سے پُررونق نہیں ہوسکتیں، یاد خدا سے ان کی زینت کو دوبالا نہیں کیا جاتا۔ اور تو اور جناب فخر موجودات سرور کائنات علیہ السلام کے لئے خاص حکم ہوتا ہے۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کو حکم ارشاد فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ آپ عبادت کریں اپنے رب کی اسوقت تک کہ آپ کو موت آ جائے۔ اللہ اکبر اسقدر تاکید نبی معصوم آخر الزمان علیہ السلام کیلئے جو مقام محمود کے لائق فردوس بریں میں امت کے سرتاج لیکن حال یہ ہے کہ رات کو خدائی دربار میں اسقدر طول قنوت فرماتے کہ قدموں پر ورم ہو جایا کرتی۔ یاران طریقت عرض کرتے تو فرماتے افلا اکون عبداً شکوراً۔ کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

اگر نماز کی خوبیوں اور فضیلتوں کو دیکھیں تو دل میں تعجب آتا ہے کہ آج مسلمان اس مبارک چیز سے اسقدر غافل کیوں ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ نماز آدمی کو بےحیائی اور بُرے افعال سے روکتی ہے۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا اگر کسی کے دروازے کے سامنے ایک نہر ہو اور وہ مالک مکان پانچ مرتبہ اس نہر میں دن بھر نہائے تو کیا اسکے بدن میں کچھ میل باقی رہیگی۔ صحابہ نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بس پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے کہ اللہ ان کی وجہ سے گناہ معاف فرماتا ہے (بخاری) نیز فرمایا نبی علیہ السلام نے نماز جنت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ پھر فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم کرو جب وہ سات برس کے ہوں ان کو نماز کے واسطے مارو جب دس سال کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں

فتاویٰ

تعاقب ۲۰ ماہ رجب المرجب کے اخبار اہلحدیث" میں ایک فتویٰ پوچھا گیا تھا کہ ایک شخص متدین صورت موحد متبع رسول حاجی حرمین مذہبا اہل حدیث نے خودکشی کرلی۔ کیا اس کا جنازہ پڑھنا اور اسکو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں صرف جابر بن سمرہ کی حدیث اور اس کا ترجمہ نقل کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل نفس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی؛ چونکہ یہ جواب نہایت مبہم ہے۔ اطمینان قلب وسکون کی بجائے تشویش واضطراب پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں اقرار کیا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ۔ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز معاف نہ کریگا۔ اور مشرک کے لئے دعائے خیر وجنازہ سے سخت منع فرمایا۔ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ الخ اور شرک کے سوا جملہ گناہوں سے امید دلائی ہے اگر وہ چاہے تو معاف کردے۔ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ اسی امید پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک گنہگار موحد کے لئے دعائے خیر اور نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت وحکم دیا ہے۔ صلوا علیٰ من قال لا الہ الا اللہ یعنی ہر مسلمان کلمہ گو پر نماز جنازہ پڑھو اگرچہ وہ فاسق وفاجر ہو۔ کبائر کا مرتکب ہو یا واجبات کا تارک ہو۔ چنانچہ علامہ محمد بن اسمٰعیل اپنی کتاب سبل السلام میں اسی حدیث کے تحت میں تحریر فرماتے ہیں وھو دلیل علی انہ یصلی علیٰ من قال کلمۃ الشہادۃ وان لم یات بالواجبات۔ غرض مشرک کے سوا ہر گنہگار پر نماز جنازہ جائز ہے

خودکشی شرع محمدی میں کفر وشرک نہیں۔ البتہ جرم عظیم گناہ کبیرہ ہے۔ لہٰذا امید توقع ہے اگر وہ چاہے تو یہ جرم معاف کرے یا عذاب کے بعد خلاصی بخشے۔ جابر [illegible] [illegible] جنازہ اور اسلامی قبرستان میں دفن جائز ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوا علیٰ من قال لا الہ الا اللہ۔ یہی مذہب جمہور علماء عظام ومحققین کرام کا ہے۔ محمد بن اسماعیل سبل السلام میں فرماتے ہیں۔

والاصل ان من قال کلمۃ الشہادۃ فلہ ما للمسلمین ومنہ صلوٰۃ الجنازۃ علیہ ویدل لہ حدیث الذی قتل نفسہ بمشاقص فقال صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اصلی علیہ ولم ینہھم عن الصلوٰۃ علیہ ولان عموم شرعیۃ صلوٰۃ الجنازۃ لا یخص منہ احد من اھل کلمۃ الشہادۃ الا بدلیل۔ (منقول از فتاویٰ نذیریہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۱)

یعنی یہ قانون یا مسئلہ ہے کہ ہر کلمہ گو کو دوسرے مسلمانوں کی طرح برابر حصہ ملیگا اور اسپر نماز جنازہ پڑھی جائیگی اس کی دلیل یہی ہے کہ ایک شخص نے خودکشی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف میں نماز نہیں پڑھونگا مگر صحابہ کرام کو نماز سے نہیں روکا اور نماز کا عام حکم بلا دلیل کسی کے حق میں خاص نہیں ہوتا علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں ذکر کیا ہے:۔

ذھب مالک والشافعی وابو حنیفہ وجمہور العلماء الیٰ انہ یصلی علی الفاسق واجابوا عن حدیث جابر بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما لم یصل علیہ زجرا للناس وصلت علیہ الصحابۃ ویؤید ذلک ما عند النسائی بلفظ اما انا فلا اصلی علیہ وایضا مجرد الترک لو فرض انہ لم یصل علیہ ھو ولا غیرہ لا یدل علی الحرمۃ المدعاۃ ویدل علی الصلوٰۃ علی الفاسق حدیث صلوا علیٰ من قال لا الہ الا اللہ۔

امام مالک، شافعی، ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا مذہب ہے کہ فاسق قاتل نفس وغیرہ پر نماز پڑھیں اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ حضور نے لوگوں کی زجر وتوبیخ کے لئے خود تو نماز نہیں پڑھی مگر صحابہ کرام نے اس پر نماز جنازہ پڑھی تھی۔ اس پر دلیل نسائی کے الفاظ فلا انا فلا اصلی علیہ ہیں۔ اگر فرض کرلیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جب بھی حدیث صلوا علیٰ من قال لا الہ الا اللہ دلیل ہے کہ فاسق پر جنازہ پڑھا جائے البتہ جمہور علماء میں صرف امام اوزاعی اور عمر بن عبدالعزیز نے خلاف کہا ہے لا یصلی علی الفاسق تصریحا او تاویلا اور ان کی دلیل یہی جابر کی حدیث ہے کہ قاتل نفس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی۔ جابر کی اسی حدیث کو امام نسائی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے اور اسی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں اما انا فلا اصلی علیہ یعنی حضور نے ذکر کیا صرف میں نماز نہیں پڑھونگا۔ ان کلمات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت سے صحابہ کا جنازہ پڑھنا سمجھا جاتا ہے جسکو علامہ شوکانی نے ظاہر کیا۔ علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جرم عظیم کے مرتکب پر خود جنازہ نہیں پڑھتے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ پھر کوئی ان افعال قبیحہ کے ارتکاب کی جرأت نہ کرے۔ چنانچہ آپ نے غال (خائن مال غنیمت) اور ابتدا میں مدیون پر جنازہ نہیں پڑھا مگر صحابہ کو اجازت تھی کہ اپنے بھائی یا صاحب کا جنازہ پڑھ لو اسی سے استدلال کیا گیا ہے قاتل نفس پر امام نماز نہ پڑھے۔ چنانچہ یہی باب ابن تیمیہ نے اپنی کتاب منتقیٰ میں باندھا ہے۔ علاوہ ازیں دین محمدی میں کوئی اس کی نظیر بھی نہیں ملتی کہ کسی مسلمان کے جنازے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو روک دیا ہو یا صحابہ کسی مسلمان کا جنازہ نہ پڑھیں۔ البتہ شہداء اپنی کرامت کی وجہ سے اس کلیہ سے مستثنیٰ ہیں۔ غرض قاتل نفس پر جنازہ نہ پڑھنے کی کوئی دلیل یا نظیر نہیں ملتی بلکہ پڑھنے کے لئے نظیر غال اور مدیون کا جنازہ اور دلیل صلوا علیٰ من قال لا الہ الا اللہ موجود ہے۔ البتہ عبرت کے لئے امام سلطان وغیرہ مقدس ہستیاں نہ پڑھیں فقط اللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(عبد العزیز نعمانی خطیب مسجد اہل حدیث [illegible])

اہلحدیث حدیث شریف نقل کرکے صرف ترجمہ کردینے سے ہمارا مقصد صرف یہ تھا کہ سائل جو کچھ حدیث کے الفاظ سے مفہوم سمجھے اسی پر عمل کرے۔ مگر اس سے صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ امام جنازہ نہ پڑھے اور

متفرقات

امرتسر میں عید الفطر | ۲۴ نومبر کو ادا کی گئی۔ مگر تین گواہوں کے روئت ہلال کی شہادت دینے پر ۲۳ نومبر کو حسب فتویٰ مولانا روزہ نہیں رکھا گیا۔ مگر عید کی نماز بالاتفاق ۲۴ کو سب کے ساتھ پڑھی۔

(محرر)

آریہ سماج کا ایک بڑا لیڈر | لالہ ہنسراج (ایک آریہ بزرگ) اُن آریوں میں سے تھے جنہوں نے سوامی دیانند کی تعلیم خود ان کی زبانی سنی تھی۔ آپ ایک شریف اور مرنج و مرنجاں انسان تھے۔ ایک دفعہ امرتسر میں ان سے میرا مناظرہ ہوا ئیں نے ان کو شریف متکلم پایا۔ ہمیں افسوس ہے کہ آریہ سماج میں ایک شریف بزرگ کی کمی ہوگئی۔ (حکم خدا)

سٹہ کی بیماری | قابل توجہ افسران امرتسر امرتسر میں سٹہ ممنوعہ کی اتنی کثرت ہے کہ شاذ ہی کہیں ہو۔ ہمارے بازار میں ایک ہندو پاگل سا بیٹھا گالیاں بکتا رہتا ہے۔ سٹہ پوچھنے والے اس کے اردگرد بیٹھے رہتے ہیں۔ اب تو معتبر خبر ملی ہے کہ شریف گنج وغیرہ نو آبادیوں میں بھی یہ وبا بکثرت پھیل گئی ہے خدا جانے پولیس کو اس کی اطلاع کیوں نہیں۔ اگر ہے تو خاموشی کیوں؟

"خادم کعبہ" نے | جو ہم پر افترا آت اور بہتانات لگائے ہیں۔ ان کے تصفیہ کے لئے ہم نے بارہا لکھا کہ وہ اپنے پیش کردہ منصفوں کی طرف سے ہم کو طلبی نامہ بھجوائے کہ فلاں یوم فلاں جگہ فلاں وقت آؤ ہم بیانات فریقین پڑھ کر اسی جگہ تحریری فیصلہ دیدیں گے۔ اس کے متعلق خادم نے کوئی حرف نہیں لکھا۔ اب ہم اس کی آسانی کے لئے ایک اور آسان بات پیش کرتے ہیں کہ وہ بجائے تین کے صرف ایک ہی منصف مولوی عبد القادر صاحب قصوری دہن کے حق میں بطور اظہار عقیدت لکھا کرتا ہے منبع اللہ المسلمین بطول حیاتہ) کا طلبی نامہ بھجوا دے۔ ہم فوراً قصور پہنچ جائیں گے۔ ضرورت ہوئی تو بحکم قرآن مجید ایک ثالث اپنا بھی قصوری ہی ملا دینگے۔ مولوی عبد القادر صاحب کا مکان بہت وسیع ہے۔ وہ چاہینگے تو عام مجلس بھی اس میں ہوسکیگی جو تمہاری تمنا ہے۔ تمہارے ہر ایک افترا کی عموماً اور افترا مندرجہ پرچہ ۱۱ نومبر کی خصوصاً تحقیق ہوگی پس اب تو کوئی عذر نہ ہوگا۔ گو پہلے بھی نہ تھا۔ ناظرین مطلع رہیں۔

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ دسمبر میں ختم ہے۔ جملہ حضرات کو چاہئے کہ اطلاع پاتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد بھیجدیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔

۱۰۵ - ۴۳۵ - ۷۱۰ - ۱۰۲۷ - ۱۵۵۲ -
۲۴۸۰ - ۲۵۷۸ - ۳۰۶۲ - ۴۷۷۳ - ۵۲۹۸ -
۵۷۳۸ - ۵۸۳۸ - ۶۱۲۷ - ۶۳۰۸ -
۷۰۳۴ - ۷۱۲۱ - ۷۲۰۲ - ۷۴۹۴ -
۷۵۰۳ - ۷۹۶۶ - ۸۳۴۵ - ۸۷۸۴ -
۹۱۲۲ - ۹۲۴۲ - ۹۶۰۲ - ۹۶۸۰ -
۹۶۹۳ - ۱۰۱۲۲ - ۱۰۴۹۰ - ۱۰۶۶۵ -
۱۰۶۶۷ - ۱۰۶۷۱ - ۱۰۸۳۸ - ۱۰۹۱۴ -
۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۹۴ - ۱۱۲۱۴ - ۱۱۳۰۲ - ۱۱۳۱۴ -
۱۱۳۲۳ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۵۳۱ - ۱۱۵۳۶ - ۱۱۵۴۳ -
۱۱۵۷۹ - ۱۱۶۰۳ - ۱۱۷۷۰ - ۱۱۷۸۴ -
۱۱۷۹۳ - ۱۱۹۶۹ - ۱۱۹۷۴ - ۱۱۹۷۵ -
۱۱۹۷۷ - ۱۱۹۷۹ - ۱۱۹۸۶ - ۱۲۰۵۲ -
۱۲۱۴۲ - ۱۲۲۴۹ - ۱۲۲۹۵ - ۱۲۲۹۶ -
۱۲۲۸۹ - ۱۲۲۹۷ - ۱۲۲۹۸ - ۱۲۲۹۹ -
۱۲۳۰۰ - ۱۲۳۰۲ - ۱۲۳۰۴ - ۱۲۳۸۷ -
۱۲۳۸۹ - ۱۲۳۹۱ - ۱۲۳۹۲ - ۱۲۳۹۸ -

مہلت ختم | ان خریداروں کی میعاد مہلت ماہ دسمبر میں ختم ہے۔ اگر ۳۱ دسمبر تک وصول نہ ہوئی تو یکم جنوری سے اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۳۰۰۴ - ۴۹۳۳ - ۶۷۱۴ - ۷۱۲۰ -
۸۶۵۶ - ۹۳۹۸ - [illegible] - ۹۹۹۱ -
۱۰۷۳۲ - ۱۱۴۵۹ - ۱۱۱۰۸ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۴۱ -

غریب فنڈ | ۶۷۸۹ - ۹۸۳۹ - ۱۰۲۸۷ -
۱۱۲۹۸ - ۱۱۸۰۵ - ۱۱۹۶۷ - ۱۱۹۷۲ -
۱۱۹۷۶ - ۱۱۹۸۰ - ۱۲۱۳۲ - ۱۲۲۸۵ -

عید آنہ فنڈ | از امرتسر ۶ؕ ۔ مولوی عبد القیوم صاحب از چک رجادی ۶ؕ ۔ بابو اللہ بخش صاحب لدھیانہ ۸ؕ ۔ مفتی محمد ظریف صاحب پشاور ۸ؕ ۔ مولوی عبد العزیز صاحب

امداد کانفرنس | میاں دوست محمد محمد صادق صاحب مدراس ۸ؕ ۔ مولوی محمد حسن صاحب شیڈمین انبالہ ۸ؕ ۔ حاجی کفائت اللہ صاحب صدر بازار بریلی ۸ؕ ۔ چوہدری کریم بخش صاحب چک ۱۱۸ ضلع سرگودھا ۸ؕ ۔

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث | کے لئے از چوہدری کریم بخش صاحب مذکور ۸ؕ ۔

لیگ اہل حدیث | کے لئے از چوہدری صاحب مذکور ۸ؕ

اشاعت فنڈ | از چوہدری صاحب مذکور ۸ؕ ۔ مولوی محمد حسین صاحب انبالہ ۸ؕ ۔ از مستری محمد اسمٰعیل صاحب امرتسر ۸ؕ ۔ بقایا چندہ از رسالہ "نور توحید" ۸ؕ ۔ دیانت اللہ صاحب بستوی ۸ؕ ۔ کل میزان ۶-۴-۱۰۱

مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ | از مولوی عبد الرحمن صاحب ساکن مئو ائمہ ضلع الہ آباد ۸ؕ

مدرسہ مدینہ منورہ | از مولوی عبد الرحمن صاحب مذکور ۸ؕ ۔ محمد ابو القاسم صاحب مدن پورہ بنارس ۸ؕ ۔ احمد علی صاحب قلعہ دیدار سنگھ ۱۴ؕ۔

غریب فنڈ | ایک صاحب خیر ۸ؕ ۔ از چوہدری کریم بخش صاحب موصوف ۸ؕ ۔ مستری عبد الرحیم صاحب کوئٹہ ۸ؕ ۔ سابقہ بقایا ۸ؕ ۔ جملہ [illegible]

از سائلین ۱۴۲ عبد الرحیم فضل حسن خان ۸ؕ ۔ [illegible] بشیر احمد [illegible] ۸ؕ ۔ [illegible] سید عبد الرؤف دہلی ۸ؕ ۔ [illegible] محمد احمد اللہ بیر نگر ۸ؕ ۔ [illegible] عبد الحمید دینا نگر ۸ؕ ۔ [illegible] عبد الرحمن ہاشمی بابر خانی ۸ؕ ۔ [illegible] عزیز الرحمن [illegible]

ملکی مطلع

مسلمانوں پر کئی ایک آفتیں

بلا از آسماں آمد پر سید خانۂ مسلماں کجا است

آج کل اخبارات میں فلسطین کے مسئلے کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے جو واقعی اہمیت کا مستحق ہے مگر ہم مسلمانان ہندوستان کو اس بڑی مصیبت سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے جو خود ہمارے ملک کے اندر پیدا ہو رہی ہے۔ شکار شکاری پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے بالفاظ دیگر چوہا بلی کو ڈرا رہا ہے ہم اس مجمل فقرے کو ذرہ کھول کر بتانا چاہتے ہیں

ہندوستان میں ایک زمانہ وہ تھا جب ہندو قومیں جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہی تھیں شیر دل راجپوتوں کے لئے مسلمانوں کی شجاعت و بہادری ہی بڑا معجزہ تھی۔ برہمن قوم کے لئے مسلمانوں کا علم و فضل ہی رہنمائی کا کام دیتا تھا خیر اب وہ زمانہ خواب و خیال ہو گیا ہے ؎

آں قدح بشکست و آں ساقی نہ ماند

وہی اقوام جن کے بزرگوں نے اسلام کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تھے آج مسلح ہو کر اسلام کے مقابلے میں آ رہی ہیں۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

آریہ سماج جسکو پیدا ہوئے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ روز ہی ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ایک خطرناک جال بچھانا چاہتی ہے۔ جس کی حقیقت مندرجہ ذیل مضمون پڑھنے سے معلوم ہوگی۔ یہ مضمون اس قابل ہے کہ اسے خاص نظر سے دیکھا جائے۔ اسی لئے اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

شدھی اور اسکے راستہ میں رکاوٹیں | میں نے ۱۹۲۳ء میں دیانند سالویشن مشن قائم کیا تھا۔ مجھے چار سالہ تجربہ ہے شدھی کے کام میں جو رکاوٹیں پر تیت ہوئی ہیں۔ (معلوم) اُن کا مختصر ذکر کرتا ہوں:۔

(۱) سب سے پہلی رکاوٹ ہندوؤں کی ذہنیت ہے ہمارے لاکھوں کروڑوں بھائی ہم سے جدا ہو گئے۔ بیشمار جان و مال کا نقصان بھی ہندوؤں نے غیروں کے ہاتھوں اٹھایا۔ مگر افسوس ابھی تک اُن کے دل میں ہندو دھرم ہندو تہذیب کی تبلیغ کے واسطے جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ وید اور شاستر۔ ہمارے تاریخی گرنتھ شدھی کے پرمانوں مثالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ یہاں تک کہ پُوران بھی اس کی تلقین کرتے ہیں۔ مگر کتنی حیرانی کی بات ہے کہ ہندوؤں نے ابھی تک اس جیون پردان کرنیوالی بوٹی کی ماہیت کو انوبھو نہیں کیا۔ سوامی شنکر آچاریہ۔ رامانج آچاریہ۔ کنور شی۔ شیواجی مرہٹہ اور اُن کے گورو سامرتھ رامداس جی۔ نیز ان کی ماتا بی جی بائی۔ مہرشی سوامی دیانند جی و سوامی شردھانند جی۔ سبھی شدھی کو عملی جامہ پہناتے رہے ہیں۔ افسوس کہ ہندو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا بھی نہیں جانتے ×× آریہ سماجیوں کو چاہئے کہ انکے علاقہ میں جو بھی قومیں ایسی ہیں جو ہندو بن سکتی ہیں اُنکی فہرست تیار کریں۔ اور اُن کی شدھی کا پربندھ کریں۔ اگر خود ایسا کام کرنے کیلئے اُن میں حوصلہ نہ ہووے تو انہیں دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کے دفتر میں رپورٹ بھیجنی چاہئے۔ جنم کے مسلمان و عیسائیوں کی شدھی کا (جن کی تعداد لاکھوں اور کروڑوں ہے۔ جو ہندوانہ چوٹی سر پر رکھتے ہیں۔ بواہ پر براہمن بلاتے ہیں۔ رامائن کا روز پاٹھ کرتے ہیں۔ ماتھے پر تلک لگاتے ہیں ہندوانہ نام رکھتے ہیں۔ آپس میں السلام علیکم کی بجائے جے شوہرے جے رام جی کی بلاتے ہیں اور ہندو دھرم میں آنا چاہتے ہیں) خیال بہت کم ہے۔ یہ افسوس کا مقام ہے کہ ہندو برادری ان کو شدھ کر کے ان کے ساتھ روٹی بیٹی کا بیوہار کھولنے کو تیار نہیں۔ میرے پاس ایک جگہ سے دس ہزار مسلمان راجپوتوں کی شدھی کی درخواست آئی ہوئی ہے مگر ان کی برادری کے ہندو اُن کے ساتھ روٹی بیٹی کا بیوہار کھولنے کو تیار نہیں جس کا نتیجہ ہے کہ وہ شدھی ابھی تک نہیں ہو سکی۔ اگر ہندو فراخدلی کا اظہار کرتے اور یہ شدھی ہو جاتی تو اس مثال کی پیروی کرتے ہوئے اس پرانت کے دو تین لاکھ آدمی شدھ ہو سکتے تھے۔ ہم ہندوؤں کو سمجھا رہے ہیں مگر ابھی تک وہ نہیں مانتے نہ معلوم اس جاتی کو کب عقل و ہوش آئیگی پرماتما کا شکر ہے کہ اب ذہنیت قدرے بدل رہی ہے مگر جس رفتار سے یہ بدل رہی ہے اس طرح کم از کم پچاس سال لگ جاوینگے۔ اور اُس وقت تک بمصداق "تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مُردہ شود"۔ یہ سب پکے مسلمان ہو جاوینگے اور پھر لاکھ یتن کرنے پر بھی ہندو دھرم میں پرویش نہیں کرینگے۔ مجھے ایک جگہ سے خبر آیا ہے کہ وہاں پانچ لاکھ کی تعداد میں تین چار جاتیاں ایسی ہیں جو ہندو رسومات اور روایات سے پریم کرتی ہیں۔ اور ہندو بن سکتی ہیں۔ اسی طرح ایک علاقہ میں اٹھارہ لاکھ راجپوت ہیں جو ہندو ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ کام زبانی جمع خرچ سے پُورا نہیں ہو سکتا۔ ہندوؤں کو تن من دھن اس کام پر لگانا ہوگا۔ تب کامیابی پراپت ہوگی۔ اب یہ سوال اتنا ضروری بن گیا ہے کہ اسے ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم آگے ہی اس کام کو ہاتھ میں لینے میں کافی دیر کر چکے ہیں۔ مزید سستی اور دیری نہایت خطرناک ہوگی۔ سب کام چھوڑ کر ہندوؤں کو اس کام میں لگ جانا چاہئے اور مشن کی دل کھول کر مالی امداد کرنی چاہئے۔

(۲) دوسری رکاوٹ یہ ہے کہ شدھی کے کام کے لئے سچی لگن والے اپدیشک و کارکن نہیں ملتے۔ شدھی کا کام سادھارن پرچار کے کام سے زیادہ مشکل ہے۔ پرچار کے کام میں ایک اپدیشک جلسہ پر جاتا ہے اور دو تین لیکچر دے آتا ہے۔ پھر دوسرے جلسہ پر چلا جاتا ہے۔ نصف درجن لیکچر اگر تیار کر لئے جاویں تو وہ اچھا اپدیشک بن جاتا ہے مگر شدھی کا کام اتنا آسان نہیں۔ ×× شدھ آچاری۔ سمجھدار۔ مردم شناس۔ معاملہ فہم اور فن گفتگو میں ماہر ہونا چاہئے جو کہ بے عزتی کو شانتی سے برداشت کرے جھوٹا مقدمہ کھڑا ہو جانے پر جیل خانہ میں جانے کو تیار ہو۔ دشمنوں کے حملہ کئے جانے پر جان بھی کھو بیٹھنے کی پرواہ نہ کرے۔ بھیرو بندل اور کابر مگر فصاحت و [illegible]

کے بچنے کا کام نہیں کہ وہ شدھی کے میدان میں کام کر سکے
(۳) تیسری رکاوٹ کانگریس کی ذہنیت اور شدھی کی مخالفت ہے۔ کانگریس وقتاً فوقتاً ہندوؤں کو ہی سرمن دیتی رہتی ہے کہ مسلمانوں کو شدھ مت کرو۔ اس سے ہندو مسلم اتحاد ٹوٹ جاویگا۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ کانگریس یہ اپدیش مسلمانوں کو کیوں نہیں کرتی کہ ہندوؤں کو مسلمان مت بناؤ۔ تاکہ اتحاد نہ ٹوٹے۔ کیا مسلمان کانگریس کے اس اپدیش کو سننے اور عمل میں لانے کے لئے تیار ہونگے دہلی یونیٹی کانفرنس میں سوامی شردھانندجی کو کانگریس والوں نے کہا تھا کہ آپ چند سالوں کے لئے شدھی کا کام بند کر دیویں۔ سوامی جی نے جواب دیا تھا کہ مسلمانوں سے دریافت کر لو کہ وہ تبلیغ کے کام کو بند کرنے کو تیار ہیں۔ مسلمانوں نے کانگرس کی تجویز کو ٹھکرا دیا تھا شدھی ایک مذہبی فرض ہے جو کہ پرماتمانے وید بھگوان کے اندر ہم پر عائد کیا ہے۔ ہم کسی دنیاوی غرض کی خاطر اپنے دھارمک فرائض میں کوتاہی نہیں کر سکتے شدھی کے کام کو ترک کر دینا وید بھگوان کی آگیا کا پالن[۸] نہ کرنا ہے۔ اس لئے یہ گناہ ہے۔ یہ کانگرس کی مسلم نواز پالیسی ہر وقت ان کے ناجائز رعب میں آکر اُن کو خوش کرنا اور ہندوؤں کو کوسنے کی کوشش شدھی کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔ کانگریس مذہبی جماعت نہیں۔ کانگرس کو چاہئے کہ وہ کوئی ہدایت ہندوؤں یا مسلمانوں کو ان کے مذہبی معاملات میں نہ دے یہ پولیٹیکل جماعت ہے ×× پولیٹکل پلیٹ فارم پر آزادی کے جنگ کے لئے ہندو مسلمان سکھ عیسائی سب اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ گو مذہبی طور پر ان کا اپنا اپنا علیحدہ علیحدہ پلیٹ فارم رہے گا۔ مذہبی اختلافات پولٹیکل جدوجہد کے سدراہ نہیں ہونے چاہئیں۔ جھگڑا اُسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ شدھی یا تبلیغ کے کام میں جبر، زر، زن زمین کا لالچ دیکر ناجائز وسائل استعمال کئے جاویں آریہ سماج شدھی کے کام میں کوئی ناجائز طریقہ استعمال نہیں کرتا۔ اس لئے ہمارے شدھی سے ہندو مسلم اتحاد میں کوئی خلل واقع نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان بھائی بھی اپنے تبلیغ کا کام ناجائز وسائل کے استعمال کے بغیر کریں تو دیش کے امن میں کوئی خلل نہیں پڑیگا۔

مہاتما گاندھی جی نے مدراس کے ایک آریہ اپدیشک کو اس کے سوال کے جواب میں لکھ دیا تھا کہ غیر ہندو کسی وقت ہندو تھے۔ اگر وہ اپنی خوشی سے ہندو ہونا چاہیں تو میں ان کو بغیر سنسکار[۹] کے ہندو مان لونگا۔ مگر بعض کانگرس کے بھائی ابھی تک شدھی کی مخالفت کرتے ہیں۔

(۴) چوتھی رکاوٹ اس کام میں دھن کی ابھاؤ ہے یہ کام ایسا ہے کہ جس پر دھن بے شمار خرچ ہوتا ہے۔ پہلے ابتدائی پرچار پر خرچ۔ پھر سمیلنوں[۱۰] اور کانفرنسوں پر خرچ۔ جن کے ذریعے برادریوں کو تیار کرنا ہوتا ہے۔ پھر سہ بھوجوں پر خرچ۔ پھر شدھی کے بعد مندر۔ پاٹھ شالائیں ہسپتال و سکول ان لوگوں کے واسطے قائم کرنے پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر لالچی چودھریوں اور سرکردہ آدمیوں کی پیٹ پوجا کا ناجائز خرچ بھی شامل کر لیا جاوے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شدھی کے کام پر لاکھوں اور کروڑوں روپیہ درکار ہیں۔ مگر طرفہ یہ اگر کوئی محکمہ جس کے لئے ہندو کم دان دیتے ہیں تو وہ شدھی کا کام ہے ×× اگر ہندو بھائی مشن کو دھن کی طرف سے آزاد کر دیں تو مشن بہت زیادہ کام کر کے دکھا سکے گا۔ اس وقت تک مشن تقریباً دس ہزار غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں لا سکا ہے اور ۲۵۰ عورتوں کو غنڈوں کے پنجے سے رہائی دلا سکا ہے۔ دھن کے ابھاؤ سے ہمارا بہت سا کام رُکا پڑا ہے۔

(۵) پانچویں رکاوٹ ہمارا ذات پات کا بندھن ہے ایک گوجر شدھ نہ ہوگا جب تک اُس کی گوجر برادری اُس کو ساتھ شامل کر کے روٹی بیٹی کا بیوہار نہ کھول لے یہی حال جاٹ، راجپوت، جوگی و دیگر برادریوں کا ہے برادریاں پرانے دقیانوسی خیال کی ہیں۔ اُنکے چوہدری زمانہ کے حالات و ضروریات سے ناواقف ہیں۔ وہ وقت کی نزاکت کو نہیں پہچانتے۔ لکیر کے فقیر ہیں۔ اسلئے راجپوتوں کی شدھی کے وقت راجپوت برادری کو اور گوجروں اور جاٹوں کی شدھی کے وقت گوجر و جاٹ برادری کو تیار کرنا پڑتا ہے۔ مشن کو ان برادریوں کے چوہدریوں کی خوشامد کرنا پڑتی ہے۔ ان کو اپنے ساتھ رکھنا پڑتا ہے اگر برادریوں کے یہ بندھن ڈھیلے ہو جاویں اور ورن[۱۱] جنم سے نہیں۔ بلکہ گن کرم سوبھاؤ[۱۲] سے ہو۔ تو شدھی کا کام بہت آسان ہو سکتا ہے "

(آریہ گزٹ لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث | آریہ سماج ہندوؤں کو جس لائن پر چلانا چاہتی ہے چونکہ ان کا دھرم اور دھرم کے پیشوا انکو اس سے روکتے ہیں اسلئے وہ آریہ سماج کا ساتھ دینے سے مجبور ہیں ادھر آریہ سماج کو شکایت ہے کہ ہندوؤں کی ذہنیت ہی ناقص ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ آریوں کا اپنا خیال ہے واقعات اسکے خلاف ہیں۔ اس کی تفصیل سنئے! مئی ۱۹۲۳ء میں ہندو مہاسبھا کا ایک اجلاس بنارس میں ہوا تھا۔ جسمیں بڑے بڑے ودوان (علمائے مذہب) شریک ہوئے تھے۔ واجب الاحترام پنڈت مدن موہن مالویہ کی صدارت میں مسئلہ شدھی کے متعلق یہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ

جو غیر ہندو ہندو دھرم میں آنا چاہے آجائے مگر اسکو ورن (گوت برادری) نہیں دیا جائیگا:

یعنی نہ وہ برہمن ہوگا نہ کھشتری نہ ویش نہ شودر۔ ہندو برادری انہی چار ذاتوں میں منقسم ہے۔ اب کوئی شخص ہندو برادری میں داخل ہو تو کس امید پر؟ یہ تو ایسی بات ہوئی جیسے لاہور کا سٹیشن ماسٹر اعلان کر دے کہ جو شخص چاہے ریلوے ٹکٹ خرید لے اور ٹکٹ بھی سستی ہے مگر گاڑی میں اسکو چار درجوں میں سے کوئی درجہ نہیں ملیگا۔ کون عقلمند ایسی گاڑی کا ٹکٹ خریدے گا۔

اسکے بعد کلکتہ میں زیر صدارت لالہ لاجپت رائے ہندوؤں کا جلسہ ہوا۔ اس میں فیصلہ ہوا کہ غیر ہندو جو ہندو دھرم میں آجائے اسکو جنیو اور چوٹی نہیں دیجائیگی۔ یعنی نہ برہمن اسکے گلے میں جنیوڑا لیگا اور نہ اسکو چوٹی رکھنے کی اجازت ہوگی یہی ہندو دھرم کے امتیازی نشانات ہیں جن سے وہ محروم رہیگا۔ پھر ایسے لوگوں کو ہندو کن معنی میں کہا جائیگا۔

ان جیسے قومی فیصلوں اور مذہبی فتوؤں کی موجودگی میں ہندو پنڈت شدھی کی حمایت کیونکر کر سکتے ہیں اور کوئی عقلمند شدھ کیونکر ہو سکتا ہے۔

مضمون نگار ہندوؤں کی ذہنیت کا شاکی ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ ہندو ذہنیت کی نہیں بلکہ ہندو دھرم کی شکایت

---

[۸] عمل نہ ماننا۔ [۹] ہندوانہ رسوم ادا کئے بغیر۔ [۱۰] کمی۔ [۱۱] جلسوں۔ [۱۲] ذات پیدائش سے نہیں۔ [۱۳] عمل وغیرہ سے۔

کتاب تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

علمائے اہل حدیث ہند کے سوانح حیات یکجا لکھنے کی خواہش برسوں سے کی جا رہی تھی مگر مواد کی فراہمی مشکل دیکھ کر کسی کی توجہ ادھر نہ ہو سکی۔ آخر جماعت کے ایک قدیم خدمت گذار۔ ابویحیٰی امام خان نوشہروی۔ نے سالہا سال کی محنت اور تگ و دو کے بعد یہ مواد جمع کیا اور ۲۰۰ علمائے مرحومین و موجودین کے حالات پر کتاب شائع کر دی۔ اس کتاب کی توثیق اہل حدیث کانفرنس نے کی۔ سرخیل موحدین ہند مولانا ابوالوفاء صاحب امرتسری نے اسے "مفید اور ضروری" بتایا۔ اکابر علمائے اہل حدیث نے سند قبول عنایت فرمائی اور جناب سید سلیمان صاحب ندوی نے اس پر مقدمہ لکھا۔ صفحات ۶۲۵۔ قیمت ۶ محصول ۷ر۔ مگر ۵ کتابوں کی پیشگی قیمت صرف ۵ آنے پر محصول قطعاً ساقط۔ اور ملنے کا پتہ:-

عبدالحی والاخوان مقام سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)۔ مؤلف کا پتہ بھی یہی ہے۔

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی اسلامی کتابیں

(تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم)

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات و صفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱۰ر

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) خرید فروخت۔ تجارت و زراعت، شراکت، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید فروخت۔ تجارت و زراعت، شراکت۔ وقف نذر، قصاص، دیت ... وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے ... وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۱۲ر

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶ر

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص اتباع سنت، تعلیم دین۔ تعظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت زہد۔ وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر اللہ کے ڈر۔ توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور خواہیہ امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت ۸ر

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام توحید، ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت عظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت ۸ر

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے استعمال کرنے میں۔ بول منی مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا استنجا۔ وضو جنبی اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت ۸ر

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق۔ مسجد کے آداب۔ قبلہ کے احکام۔ صفوں کی درستی۔ قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بعد مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر۔ قابل دید ہے۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۶

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰
روساء وجاگیرداروں سے ۱۰
عام خریداران سے ۴
" " ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۷ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

گوشہ گوشہ میں پڑھا جاوے سدا اہلحدیث

(نتیجۂ افکار جناب ابو یحییٰ محمد زکریا خان صاحب سراج منشی کامل بھوجپوری میرٹھی)

بزم ہائے دہر میں ہے جلوہ زا اہل حدیث — بہر ظلمت گاہ ہے نور خدا اہل حدیث
ہوگیا پینتیس کا کامل نشا اہل حدیث — شیخ دنیائے صحافت ہو خدا اہل حدیث
کو بکو قریہ بقریہ سب منور ہو گیا، — گوشہ گوشہ کے لئے ہے پُر ضیا اہل حدیث
شہسواران جہاں سے بڑھ گیا مثل ہلال — گوئے میدان صحافت لے گیا اہل حدیث
اک جہاں تیرا مخالف گو کہ مدت تک رہا — پرشکوہ باد مخالف سے رہا اہل حدیث
قادیانی آریہ عیسائی حنفی رافضی، — منکر سنت کو ہے حبل ورا اہل حدیث
کینہ و بغض و ریا کو شرک و بدعت و کفر کو — ہر مریض روح کی تو ہے دوا اہل حدیث
واقفیت دین کی تم کو اگر ہے جستجو؟ — روز و شب پڑھتے رہو بھیجا اہل حدیث

جس میں ہی قرآن و سنت کی اشاعت سے مراد
گوشہ گوشہ میں پڑھا جاوے سدا اہل حدیث

قرآن، حدیث، بائبل اور ہند کی ... ہر ہفتہ ۹ ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

—— شہر امرتسر میں ۳۰ نومبر سے ۶ دسمبر تک ۵۵ بچے پیدا ہوئے اور ۸۰ اموات واقع ہوئیں۔

—— پنجاب اسمبلی میں ایک بل پیش ہو رہا ہے کہ جو کاشتکار مسلسل چھ سال کسی زمین پر کاشت کرے تو اس زمین پر اسے مستقل قبضہ کا حق ہو جائے۔

—— ایک چینی وفد نے گاندھی جی سے ملاقات کر کے زور دیا کہ ہندوستان میں جاپانی مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔

—— امرتسر میں مسٹر سوبھاش چندر بوس صدر کانگریس۔ پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے ۳۰ نومبر کو تشریف لائے۔ جلیانوالہ باغ میں عظیم الشان جلسہ میں تقریر فرمائی کہ اب آزادی حاصل کرنے کا عمدہ موقع ہے ہمیں اس قدر طاقت حاصل ہو گئی ہے کہ اگر اس کا صحیح استعمال کیا جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی کا سوال فضول ہے۔ ہمیں مل کر آزادی حاصل کرنی چاہئے۔

—— گورنر پنجاب اور ریونیو ممبر نے حصار کے قحط زدگان کی امداد کے لئے غلہ، چارہ، کمبل، تولنگ اور نقد رقوم وغیرہ کی اپیل کی ہے۔

—— حکومت ہند کے فنانس ممبر سر جیمز گرگ ریٹائر ہو رہے ہیں۔

—— جاپان کے نائب وزیر جنگ نے روس، فرانس اور برطانیہ پر چین کو اخلاقی امداد اور اسلحہ بہم پہنچانے کا الزام لگایا ہے۔

—— جاپان، جرمنی اور اٹلی کے درمیان ایک نیا معاہدہ مرتب ہوا ہے کہ تینوں ممالک صلح و جنگ کی حالت میں اکٹھے رہیں۔ یہ معاہدہ دس سال تک نافذ رہے گا۔

—— برطانوی وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مارچ میں ملک معظم کی طرف سے ڈیوک آف ونڈسر کو انگلستان آنے کی دعوت دی جائے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی نے ایک لاکھ فوج کو کوچ کرنے کے احکام جاری کر دیے ہیں جس کا مقصد پولینڈ اور ہنگری کو مرعوب کرنا ہے۔ اگر اسے ذرہ بھی بہانہ مل گیا تو وہ فوراً روتھینیا پر چڑھائی کر دیگا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے شاہ ایران کو برلن آنے کی دعوت دی ہے۔ جسے منظور کرتے ہوئے شاہ ایران مئی ۱۹۳۹ء کو وہاں جائینگے۔

—— حکومت آسٹریلیا نے ۱۵ ہزار یہودیوں کو تین سال کے لئے اپنے ہاں آباد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— مصری وزارت نے زبردست بحری بیڑہ تیار کرنے کے لئے دس لاکھ پونڈ قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ناظرین اہلحدیث

سابقہ پرچہ کے صفحہ ۱۲ پر

حساب دوستاں

اور

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ کو ضرور ملاحظہ کریں۔

—— ہندوستان سے غیر ممالک کو ۴ ارب ۲ کروڑ ۱۵ لاکھ ۴۴ ہزار ۲۷۸ روپے کا سونا جا چکا ہے۔

—— عراق کے بعض علماء نے فلسطین کے لئے جہاد کرنے کا فتویٰ دیدیا ہے۔

مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے جناب حافظ محمد یعقوب صاحب شاہگنج ضلع جونپور ۶۔

حج کو جانے سے پہلے

"زبدۃ المناسک" کا ضرور مطالعہ کریں۔ جو پانچ پیسہ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک آنے پر دفتر اہلحدیث امرتسر سے مفت بھیجا جاتا ہے۔ جلدی منگوا لیں۔

سرکاری اعلان

گزشتہ چند ہفتوں سے بعض اشخاص اور فرموں میں اپنی پبلک موٹر گاڑیوں کو ایسی سڑکوں پر چلانے کا رجحان پایا گیا ہے جو پیشتر ازیں زیر استعمال نہیں تھیں۔ بظاہر اس کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انہیں یہ امید ہے کہ اگر موٹر گاڑیوں کے متعلق نیا مسودہ قانون منظور ہونے پر راستوں اور حلقوں کی نگرانی اور انتظام کا طریق رائج ہو گیا تو ان کو یہ کہنے سے فائدہ ہوگا کہ وہ پہلے ہی سے ان نئی سڑکوں پر موٹر گاڑیاں چلاتے تھے۔ حکومت پنجاب یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اُسے ایسے مالکوں کے متعلق بہت کافی واقفیت حاصل ہے جو گزشتہ سالوں سے صوبہ کی تمام بڑی بڑی سڑکوں پر اپنی موٹر گاڑیاں چلاتے رہے ہیں۔ اگر راستوں یا حلقوں کی نگرانی و انتظام کا کوئی طریق نافذ کیا گیا تو یہ واقفیت حکام حلقہ جات کو دستیاب ہوگی اور وہ پرمٹ دینے کے لئے اس امر کا بآسانی سے اندازہ لگا سکیں گے کہ درخواست کنندہ کسی سڑک پر بہت پہلے سے موٹر گاڑیاں چلاتا رہا ہے یا نہیں۔ ان کے فیصلوں پر ان حقائق کا کوئی اثر نہیں ہوگا جو اب قائم کئے جا رہے ہیں۔ اور آخری وقت پر موٹر گاڑیوں کو غیر استعمال شدہ سڑکوں پر چلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(نور احمد ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب۔ لاہور ۱۵ دسمبر)

جواب سوال طبی

مندرجہ اخبار "اہلحدیث" امرتسر ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء

شکایت بواسیر۔ اس کی بابت عرض ہے کہ خشک وتر ہر قسم کی بواسیر کا میرے پاس نسخہ موجود ہے۔ جو بے ضرر ہونے کے علاوہ کم خرچ بھی ہے۔ جو اکثر مریضوں پر استعمال ہو کر کامیاب ہو چکا ہے۔ ضرورت مند مجھ سے خط و کتابت کریں۔

حکیم مولوی فضل دین واعظ مبلغ اسلام ظل حسن خان۔ پوسٹ آفس میانوالی قریشیاں معرفت مولوی سراج احمد صاحب طبیب رحیم یار خان بہاولپور

[illegible] مولانا عبد الرحمن صاحب [illegible] اگر مرحوم [illegible] حاجی محمد فاروق صاحب سخت علیل ہیں۔ ناظرین کرام دعائے صحت فرمائیں۔

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۷ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب الفقیہ امرتسر

(۵)

اس سلسلہ مضمون کی چار قسطیں درج ہوچکی ہیں۔ آج پانچویں قسط درج کرکے اس کو ختم کیا جاتا ہے۔ ناظرین اس سلسلہ سے اکتا گئے ہونگے۔ مگر اس کی تکمیل سے یہ خاص غرض ہمارے پیش نظر ہے کہ اس مسئلہ پر سیرکن بحث کرکے اس کا فیصلہ کیا جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ کوئی شخص نفس اسلام کا مفہوم سمجھ کر اور ازمنہ ثلاثہ (خیر القرون) میں لوگوں کا طرز عمل ملحوظ رکھ کر مسلک اہل حدیث کی مخالفت نہیں کرسکتا۔ آئندہ ہر شخص مختار ہے اپنے لئے جو راہ چاہے اختیار کرسکتا ہے۔ ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلیٰ　　٭　　نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اب ناظرین مولوی محمد شریف صاحب کا بقیہ مضمون مطالعہ کریں۔

"یہ کیسی ناشکری ہے کہ آج یہ کہا جائے کہ مذاہب اربعہ کی کوئی ضرورت نہیں [۲۲] اور یہ کہنا کہ مذاہب اربعہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ تھے مغالطہ ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ضرورت ہی کیا تھی۔ جس مسئلہ کی ضرورت ہوتی حضور علیہ السلام سے دریافت کرلیا جاتا۔ البتہ جو لوگ حضور علیہ السلام سے دور تھے وہ اپنے اپنے علاقہ کے صحابی کو اپنا مقتدا جانتے تھے۔ اور ہر ایک مسئلہ میں انہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ یہی تقلید تھی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۲۳ مذاہب اربعہ کی نفی کرنے میں اتنی ناشکری نہیں ہوتی جتنی کہ کتب احادیث کی طرف سے بے اعتنائی برتنے میں ہوتی ہے کیونکہ یہ امر تو ثابت شدہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی تینوں طبقوں (خیر القرون) میں مذاہب اربعہ موجود نہ تھے لیکن احادیث نبویہ پر برابر عمل ہو رہا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کے بعد سب سے پہلے پیدا ہونے والے دو مسئلے (خلافت اور وراثت) حدیث نبوی ہی کی روشنی میں طے کئے گئے تھے۔

اس مقابلہ سے ظاہر ہے کہ احادیث نبویہ سے بے اعتنائی برتنا زیادہ ناشکری (کفران نعمت) کا موجب ہے۔ (اہلحدیث)

۲۴ مولوی صاحب! آپ نے تو معترض کے اعتراض کو اور پختہ کردیا وہ کہتا ہے چونکہ زمانہ رسالت میں مذاہب اربعہ کا ثبوت نہیں ملتا اس لئے ان کی ضرورت نہیں۔ آپ اس کا جواب دیتے ہیں کہ لوگ براہ راست آنحضرت صلعم سے مسائل پوچھ لیا کرتے تھے، کیا اس سے سائل کی تائید ہوئی یا تردید؟ مثلاً آپ کے گاؤں میں کوئی شخص کہے کہ مجھے مولوی صاحب سے دودھ مانگنے کی ضرورت نہیں اور آپ جواب میں کہیں کیونکہ تو نے اپنے گھر میں گائے رکھی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ آپ اس کے دعوے کی دلیل پیش کرکے اس کی تائید کریں گے نہ کہ تردید۔ فافہم

مولانا! یہ میدان مناظرہ ہے۔ مسجد میاں جان محمد مرحوم میں جلسہ عرس نہیں کہ جو جی میں آیا کہہ دیا۔ پوچھنے والا کون!

لطیفہ مولانا احمد حسن مرحوم کانپوری علم فلسفہ کے ایک بڑے مشہور استاد تھے جب آپ فلسفہ کی مشہور کتاب صدرا پڑھایا کرتے اور کوئی ایسا مقام آجاتا کہ جہاں مصنف کہیں سے کہیں نکل جاتا تو مولوی صاحب موصوف فرمایا کرتے "چلو! چلو!! یہ تو مولوی عبد الرب کا وعظ ہے" ہم (طلباء) پوچھتے کہ حضرت! مولوی عبد الرب کا وعظ

عقد الجید میں لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام جس جس ملک گئے۔ اس ملک کے لوگوں نے انہی کو اپنا مقتدا بنایا۔ یہی تقلید تھی جو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں پائی جاتی تھی۔ جیسے کہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ میں گذرا۔

علاوہ اس کے کسی چیز کا حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ ہونا ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں تو قرآن شریف بھی کتابی صورت میں جمع نہ تھا کتب حدیث بھی اُس زمانہ میں نہ تھی۔ تو کیا یہ بھی منع ہے۔

اور یہ کہنا کہ دین پورا ہوگیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ صحیح ہے۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کلام نہیں کی۔ اگر کی ہے تو کیا وہ حجت شرعی نہیں؟ بلکہ یہ آیت تو مذاہب اربعہ کی حقانیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دین پورا ہوچکا ہے

پس اگر ائمہ اربعہ کے استنباطات وقیاسات نہ ماننے جائیں یا دین میں سے نہ سمجھے جائیں تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔ کئی ایسے مسائل ملیں گے جن کا قرآن وحدیث میں صریح ذکر نہیں۔ مثلاً روٹی یا پانی سے عمداً روزہ توڑنے پر کفارہ ہونا۔ یا حقہ سے روزہ کا ٹوٹنا۔ پھر اس پر کفارہ لازم ہونا۔ یا نوٹوں پر زکوٰۃ دینا۔ یا پانی میں پاخانہ کی ممانعت۔ ریل میں نماز پڑھنے کا طریقہ۔ پھر کس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ دین مکمل ہوگیا ہے۔ تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ مسائل اربعہ کے استنباطات وقیاسات ان مسائل کے مظہر ہیں۔ جو قرآن حدیث میں آئے ہیں لیکن ظاہر نہیں۔ اور ہر ایک اُسے سمجھ نہیں سکتا۔ رب حامل فقہ غیر فقیہ اور رب مبلغ اوعی له من سامع میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

اور یہ امر کہنا کہ ائمہ اربعہ نے اپنی تقلید کے لئے نہیں فرمایا۔ بالکل غلط ہے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۳) کیسا ہوتا تھا؟

آپ جواب دیتے کہ مولوی صاحب مرحوم کا دعظ یہ تھا کہ آپ والعادیات فبحثا الایہ پڑھ کر استنباط فرمایا کرتے تھے کہ اس سے محرم میں حلیہ پکانے کا جواز نکلتا ہے

ہم سمجھتے تھے کہ مولوی عبدالرب مرحوم دہلی میں ہو گذرے ہیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ابھی ایک مولوی صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں موجود ہیں جن کا نام نامی مولوی محمد شریف ہے۔ وہ جلسۂ عرس امرتسر میں آکر ایسی ہی تقریریں فرمایا کرتے ہیں جن کی بابت یہ کہنا بجا معلوم ہوتا ہے سہ

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

اے جناب! اس اقتباس میں تو آپ نے مسئلہ تقلید شخصی کا فیصلہ ہی کردیا۔ صحابہ کرام نے جو جو سوالات آنحضرت صلعم سے کئے اور آپ نے ان کے جوابات بھی دیئے وہ سب کے سب کتب احادیث میں موجود ہیں جو آجکل کی اصطلاح میں گویا عدالت عالیہ (ہائیکورٹ) کے فیصلہ جات ہیں۔ پھر انہی مسائل میں کسی مجتہد کی رائے تلاش کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص عدالت عالیہ کا فیصلہ ہوتے ہوئے ماتحت عدالت کے سب جج کی رائے ڈھونڈتا پھرے۔ یہ طریق کار اختیار کرنے والے یا اس کی ترغیب دینے والے کے حق میں کیا یہ ارشاد موسوی صادق نہ آئے گا؟ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ؟ (اہلحدیث)

۲۵ بے شک دور دراز رہنے والے مسلمان صحابہ کرام کو اپنا مقتدا مانتے تھے مگر ان سے پوچھتے کیا تھے؟ یہی نا کہ آپ رسول اللہ صلعم کے صحابی ہیں اس مسئلے میں آپ نے حضور صلعم کا کیا ارشاد سُنا ہے؟ پھر جو کچھ انہوں نے دیکھا یا سُنا ہوتا بعینہٖ وہی بیان کردیتے۔ بعض دفعہ سفر کرکے دوسرے صحابی کے پاس بھی جاتے اور اس سے بھی پوچھ کر مزید اطمینان حاصل کرتے۔ اس زمانے کے حالات کی پوری تفصیل آپکے مسلمہ گواہ (شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ) نے اپنی مشہور کتاب حجۃ اللہ میں کی ہوئی ہے۔ اگر آپ حجۃ اللہ دیکھ لیتے تو ہرگز یہ بات نہ کہتے۔

آؤ ہم مسئلہ تقلید شخصی میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کو منصف مان لیں اور انہوں نے زمانہ سلف کے مسلمانوں کے بارے میں جو تحقیق فرمائی ہے اسی کو کافی سمجھیں۔

شاہ صاحب موصوف حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں:۔

تعیین مذہبی (تقلید شخصی) پہلی تین صدیوں میں نہ تھی بلکہ چوتھی صدی (ہجری) میں اسکی بنیاد رکھی گئی۔ (ملاحظہ ہو حجۃ اللہ باب حکایت حال الناس قبل المأة الرابعة)۔ (اہلحدیث)

۲۶ زمانہ رسالت میں صحابہ کرام کے پاس قرآن شریف الگ الگ سورتوں کی شکل میں لکھا ہوا موجود تھا چنانچہ جب کوئی آیت نازل ہوتی تو حضور فرماتے اسکو فلاں سورت میں لکھ لو ـــــــ احادیث گو بصورت کتب (بخاری، مسلم وغیرہ) موجود نہ تھیں مگر قرآن مجید کی طرح قلمی بیاضوں میں برابر لکھی جاتی تھیں۔ صحیح بخاری میں باب کتابت العلم ملاحظہ کریں۔

ناظرین کرام! مسئلہ تقلید شخصی اتنا بڑا اہم مسئلہ ہے کہ اسلام کے دو بڑے گروہوں میں ایک وسیع خلیج کی طرح حائل ہو رہا ہے۔ مگر اسکے ثبوت میں مولوی صاحب ایسی کچی باتیں کرتے ہیں جو تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں گویا ایک لحاظ سے آپ نیا علم کلام ایجاد کر رہے ہیں۔ ایسے ہی مواقع پر یہ مشہور کہاوت بولی جاتی ہے کہ ہمارے پیر میں یہ کرامت ہے کہ لوہا تیرا دے اور بھس ڈبو دے (اہلحدیث)

۲۷ مولانا! آپ نے استنباط، قیاس اور اظہار حکم یہ تین الفاظ بول کر مسئلہ تقلید شخصی کو خوب صاف کردیا ہے جزاک اللہ احسن الجزاء۔ ع

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

سنئے جناب! جتنے مسائل آپ نے پیش کئے ہیں ان کو ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے کسی آیت یا حدیث سے استنباط کیا ہے یا از خود ایجاد کیا ہے؟ ایجاد کرنا تو مجتہد کا منصب نہیں اس لئے کہ کسی مسئلے کو قرآن یا حدیث کی سند کے بغیر ایجاد کرنا افترا علی اللہ ہے جو کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ پس مطلع صاف ہے کہ اس آیت یا حدیث کو جس سے کسی مجتہد نے مسئلہ نکالا ہے پیش کرکے ہمارے دستخط کرا لیجئے۔ قصہ ختم۔ ـــــــ آپ نے جو دین مجتہد

ملہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے مخاطب ہوکر کہا تھا کہ کیا تم لوگ اعلیٰ درجہ کی چیز چھوڑ کر اسکے عوض ادنیٰ درجے کی چیز حاصل کرنا چاہتے ہو۔ ۱۲ منہ

انہوں نے جو اصول وضوابط وضع کئے۔ تو کیا وہ اس لئے وضع کئے کہ لوگ عمل نہ کریں۔ انہوں نے کتابیں لکھوائیں تو اس لئے کہ کوئی ان پر عمل نہ کرے۔ نہیں انہوں نے مسلمانوں کے عمل کے لئے آسانی کر دی۔ اور ہر ایک مسئلہ کا جو کہ ابھی وجود میں بھی نہ آیا تھا۔ جواب لکھ دیا۔ تاکہ ہمیں تکلیف نہ ہو۔ ہمارے لئے روٹی پکاکر رکھ دی

کہ خود پکانی نہ پڑے۔ ہاں جن لوگوں نے ائمہ کا دامن چھوڑا۔ اور خود قرآن وحدیث سمجھنے کا دعویٰ کیا وہ گمراہ ہوگئے اور کئی دوسروں کو بھی ساتھ لیکر ڈوبے۔ اعاذنا اللہ منہم ۲۵ھ

البتہ ائمہ نے اپنے مجتہد شاگردوں کو فرمایا تھا کہ ہمارا قول اگر کسی حدیث صحیح کے خلاف

بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴

مظہر حکم کہا ہے موجد حکم نہیں کہا۔ مظہر حکم کے معنی ہیں مخفی حکم کو ظاہر کرنے والا۔ استنباط کے معنی بھی یہی ہیں کہ کسی نص صریح سے کوئی مخفی حکم نکالا جائے اس سے ہم منکر نہیں ہیں۔

مثلاً حدیث شریف میں آیا ہے کہ ٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب مت کیا کرو۔ اس سے یہ مسئلہ استنباط کیا جاسکتا ہے کہ ایسے پانی میں پاخانہ کرنا بھی منع ہوگا کیونکہ وہ بھی ناپاکی ہے۔

بحالت روزہ تین کام کھانا پینا جماع کرنا ممنوع ہیں ایک صحابی نے آکر عرض کیا کہ

حضور! میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے، یہ سُن کر آپ نے اس کو روزہ توڑنے کا کفارہ دینے کا حکم دیا۔ اس پر قیاس کرکے امام صاحب نے قصداً کھانے پینے کی چیز استعمال کرکے روزہ توڑنے والے پر کفارہ ادا کرنا واجب ٹھیرایا۔

آپکو معلوم ہے کہ آپ کے چچا امام شافعی صاحب اس قیاسی مسئلہ کو نہیں مانتے۔ سو یہ آپ کے گھر کا معاملہ ہے آپ خود آپس میں نپٹ لیں ؎

محتسب را درون خانہ چہ کار

آجکل نوٹ تجارتی کاروبار میں سکے کی طرح چلتے ہیں اسی لئے ان پر زکوٰۃ اسی طرح فرض ہوگی جس طرح سونے چاندی کے سکوں پر فرض ہے۔

ریل گاڑی آنحضرت کے زمانہ میں نہ تھی مگر کشتیوں کا استعمال برابر ہوتا تھا۔ اسی لئے کشتیوں پر قیاس کرکے ریل گاڑی میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

قرآن مجید کا ایک جامع ارشاد بھی سُن لیجئے!

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا

یعنی بوقت خوف پیادہ یا سواری کی حالت میں نماز پڑھ سکتے ہو۔

چونکہ ریل گاڑی بھی سواری میں داخل ہے۔ اسلئے اگر نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو چلتی گاڑی میں بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (اہلحدیث)

۲۵ھ اس اقتباس میں مولانا بڑے ناراض معلوم ہوتے ہیں۔ اہل حدیث کو گمراہ اور گمراہ کن قرار دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مکان کے اردگرد اہل حدیثوں نے گھیرا ڈال رکھا ہے اور ان کی شکلیں دیکھ کر آپ کو طیش آرہا ہے وہ لوگ مولانا کی سخت کلامی کے جواب میں غالباً یہ شعر پیش کرتے ہونگے یا کرینگے ؎

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را
نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

ہاں مولانا! ہم پہلے بھی پوچھ آئے ہیں اور اب مکرر پوچھتے ہیں کہ وہ اصول کیا تھے جو ائمہ اربعہ رح نے وضع کئے تھے کبھی وہ آپ نے دیکھے بھی!

ہم آپ کو تکلیف دیتے ہیں کہ انکو معلوم کرنے کیلئے ہمارا رسالہ "تقلید شخصی وسلفی" ملاحظہ کیجئے۔ پھر بتائیے کہ وہ اصول ایسے ہیں جن سے مسئلہ تقلید شخصی ثابت ہوسکے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ

ائمہ اربعہ رح کی کتابیں چونکہ ہمارے عمل کے لئے لکھی گئی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ رح کی تقلید کرنی چاہیئے،

مولانا! آپ نے جو چند رسالے لکھے ہیں یا آئندہ لکھینگے تو کیا ان کے لکھنے سے آپ کا مقصود بھی اپنی تقلید شخصی کرانا ہے یا ہوگا؟

مولوی صاحب! آپ کا فقرہ ذیل کہ

ائمہ اربعہ کا دامن چھوڑ کر قرآن حدیث کو سمجھنے کی کوشش کرنا۔ ذرہ تشریح طلب ہے۔

ائمہ اربعہ رح خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی کتاب (جس میں آپنے احادیث نبویہ کی تفہیم یا تشریح کی ہو)

اگر آپ کے پاس موجود ہو تو اُسے پیش کریں تاکہ ہم بھی اس سے استفادہ کریں۔ اگر نہیں پیش کرسکتے تو آپ بھی اسی اعتراض کے مورد ٹھیرے جو ہم پر وارد کر رہے ہیں علاوہ اسکے میں آپ سے یہ بھی پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ ائمہ اربعہ رح کے اجتہادات سے پہلے قرآن وحدیث کو سمجھنے کا کیا طریقہ تھا؟

لطیفہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مولانا عبد الحکیم مرحوم سیالکوٹی (شارح خیالی) بازار میں جارہے تھے کہ اچانک ایک طالب علم پر نگاہ پڑی جو "خیالی" کا سبق یاد کر رہا تھا۔ آپ نے وہاں ذرا ٹھیر کر پوچھا میاں کیا پڑھ رہے ہو طالب علم مذکور ممدوح کو پہچانتا نہ تھا اس نے کہا کہ میں خیالی کا سبق یاد کر رہا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تمہارے استاد کے پاس خیالی کا حاشیہ "عبد الحکیم" بھی ہے؟ اس طالب علم نے کہا کہ "نہیں"۔ مولوی صاحب نے جواباً فرمایا تمہارا استاد خیالی کا مطلب کیسے سمجھتا ہوگا؟ ذہین طالب علم نے جواب دیا کہ جسطرح عبد الحکیم نے سمجھا ہے۔ مولوی صاحب موصوف اس کی ذہانت کے قائل ہوکر آگے چل دیئے۔

مولانا! اس لطیفہ سے آپ کو بھی کچھ فائدہ ہوا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگوں نے ائمہ اربعہ کا مرتبہ نبوت کے منصب کی طرح بہت بلند سمجھا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ آپ لوگوں کو اونچے پہاڑ پر چڑھنا اس سے آسان معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عالم اپنے فہم سے قرآن وحدیث کا مطلب سمجھے

ف خیالی علم کلام کی ایک بڑی مشکل کتاب کا نام ہے جس کے متعلق یہ کلام مشہور ہے۔ ؎

خیالات خیالی بس بلند است
نہ ایں جا جائے قل احمد نہ جند است
ولے عبد الحکیم از رائے عالی
بحل کردہ خیالات خیالی

پاؤ تو چھوڑ دو۔ جس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی تقلید کا حکم دیا تھا۔ پھر بڑے وثوق سے فرمایا کہ ہمارا قول کوئی مخالف حدیث نہیں۔ اگر تم مخالف پاؤ تو چھوڑ دو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان ائمہ کو اپنی حقانیت پر پورا پورا یقین تھا۔ اسی لئے فرمایا کہ جب خلاف دیکھو تو چھوڑ دو۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ تم اگر کسی حدیث کو اپنے فہم میں صحیح سمجھو۔ اور ہم نے جس آیت یا حدیث سے مسئلہ اخذ کیا ہے۔ اس کو تم اپنی سمجھ ہوئی حدیث کے خلاف سمجھو تو وہ آیت یا حدیث چھوڑ دو جس سے ہم نے مسئلہ سمجھا ہے۔ بلکہ آپ نے تو یہ فرمایا ہے کہ میرا قول (جس کیلئے کوئی دلیل نہ ہو) وہ بھی صحیح حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو۔ اور ایسا خدا کے فضل سے کوئی مسئلہ نہیں۔ جس میں مجتہد کے پاس دلیل نہ ہو[۲۹]۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(نوٹ) ایسے بیہودہ اعتراضات کرنے والے وہابی معلوم دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ملنا جلنا ممنوع ہے۔ اللہ فرماتا ہے ومن یتولھم منکم فانہ منھم حدیث میں آیا ہے المرء مع من احب[۳۰]۔ پس مسلمانان اہلسنت کو لازم ہے کہ ایسے اعتقاد والے لوگوں سے بچتے رہیں کہ یہ گمراہ کر دینگے اور سواد اعظم کے تبع رہیں کہ یہی نجات کا راستہ ہے۔ فقط والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ھذا ما عندی والعلم عند اللہ۔ امر برقمہ ابو یوسف محمد شریف الکوٹلوی عفا اللہ عنہ" (الفقیہ ۲۱۔ اکتوبر ۳۶ء)

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۵)

لیکن جب اپنے اختراعی مسائل پر اتر آتے ہیں تو میت کے تیجے، ساتے، چالیسویں کا ثبوت بھی قرآن مجید سے دینے لگ جاتے ہیں۔ ؎

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست

سنئے! اور کان کھول کر سنئے! مسائل مندرجہ ذیل کا ثبوت ائمہ اربعہ کی فقہ سے عموماً اور امام صاحب کی فقہ سے خصوصاً دیجئے:۔

(۱) بڑے پیر صاحب کی گیارھویں۔ (۲) مولود مروجہ کی مجلس (۳) بریلی کی گاگریا۔ (۴) مزارات پر قبے بنانا۔ (۵) قبروں پر چراغاں کرنا۔ (۶) قبروں پر چادریں چڑھانا۔ (۷) اہل قبور سے استمداد کرنا۔ (۸) میت کی جمعرات کرنا۔ (۹) جلسۂ عرس کرنا۔ (۱۰) تصور شیخ رکھنا۔ (۱۱) آنحضرت صلعم کو عالم الغیب اور حاضر ناظر جاننا۔ (۱۲) شیئاً للہ پڑھنا۔

کیا یہ مسائل ائمہ اربعہ کی کتب مدونہ میں ملتے ہیں یا آپ نے خود ایجاد کئے ہیں؟ اگر دوسری صورت ہے تو یہ فتویٰ آپ پر بھی عائد ہوتا ہے کہ آپ بھی گمراہ اور گمراہ کن ہیں۔

مولوی صاحب! ؎

شکل بہت بگڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرہ دیکھ بھال کر

(اہلحدیث)

[۲۹] مولوی صاحب! اگر آپ کا یہ خیال صحیح ہے تو فرمائیے امام شافعیؒ وغیرہ جو فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر اور رفعیدین وغیرہ مسائل کے قائل ہیں ان کے پاس بھی دلیل ہے؟ ان کے سوا سینکڑوں مسائل ہیں جن میں ائمہ ثلاثہ میں سے ایک یا دو یا تینوں حنفیہ کے خلاف ہیں۔ کیا ان سب مسائل کے دلائل بھی ان کے پاس ہیں؟ اگر ہیں تو آپ ان کو ترک کرنے کا حق کیونکر رکھتے ہیں۔

امام صاحب کا اپنے شاگردوں کو فرمانا کہ

صحیح حدیث کے مقابلہ میں میرا قول چھوڑ دینا

گو آپ اس کی کتنی ہی تاویل یا تحریف کریں اس سے یہ امر تو بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ کے اقوال شریعت میں منتہائے کلام نہیں کیونکہ منتہائے کلام صرف خدا رسول کا کلام ہے۔ انہی معنی میں کہا گیا ہے ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے۔ دردانہ دُرج مصطفیٰ ہے
صوفی و عالم و حکیم دینی۔ کرتے ہیں اسی کی خوشہ چینی
بابا کے ہاں سے کون لایا۔ جس نے پایا یہیں سے پایا
گو غوث قطب و مقتدا ہے۔ وہ بھی اسی در کا اک گدا ہے

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

(اہلحدیث)

[۳۰] اس نوٹ میں بھی مولوی صاحب بہت خفا نظر آتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایسے اعتراض کرنے والے وہابی معلوم ہوتے ہیں؛ "معلوم ہوتے ہیں" کہنا تو استنباط کا درجہ ہے۔ یوں کہئے کہ وہابی ہیں۔ کیا کسی کا اعتراض سن کر کسی عالم سے جواب پوچھنا اصل معترض سے محبت کرنے کا ثبوت ہے؟ مثلاً آپ کا کوئی معتقد کسی آریہ سے کوئی اعتراض سنے یا ستیارتھ پرکاش میں پڑھ کر آپ سے کوئی بات پوچھے تو وہ آریوں سے محبت کرنے والا ٹھیریگا۔

صاف کیوں نہیں کہتے کہ ان اعتراضات کے جوابات ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے ہم اپنی بھیڑوں کے گلے کو الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ سچ ہے ؎

زاہدانہ داشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

اہل حدیث کا مذہب اور اس کی شہادت

ناظرین کرام! اہل حدیث کا مذہب ہے:۔

لا الٰہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ

یعنی اللہ کو الوہیت میں واحد لاشریک ماننا۔ اور محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اطاعت اور اتباع میں واحد ماننا۔ امور شرعیہ میں کسی امتی کی ذاتی رائے کو داخل نہ جاننا۔ مسلم ہونے کے لئے حنفی، شافعی وغیرہ بننے اور کہلانے کو داخل اسلام نہ سمجھنا۔ ہاں ان بزرگوں کو مبلغ احکام اور خدام اسلام سمجھ کر ان کی عزت کرنا۔ مگر عمل کے لئے صرف قرآن و حدیث پر نظر رکھنا۔ یہ ہے جماعت اہل حدیث کا مذہب اس کی شہادات قرآن و حدیث، اقوال ائمہ مع کتب مفصلہ مثل کتاب معیار الحق وغیرہ میں درج ہیں آج ہم ایک مستند عالم، ہندوستان کے سرتاج علماء حنفیہ کی شہادت پیش کرتے ہیں۔

مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم کو ایک دفعہ عدالت میں سوال ہوا کہ:۔ (باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

قادیانی مشن

رسول کریمؐ کا مرتبہ قادیان کی نظر میں

اخبار "الفضل" ۱۵۔ نومبر ۳۵ء میں خلیفہ قادیان کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے۔ جس کے صفحہ پر ایک سُرخی "رسول کریم کی شناخت" دیکر لکھا ہے :۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ اور درجہ کی صحیح شناخت بھی احمدیت سے باہر نظر نہیں آتی۔ منہ سے کہنا کہ ہم آپ کے عاشق ہیں اور بات ہے لیکن ان لوگوں کی تقریروں کو سنو تو اگر وہ ہمارے دلائل کی خوشہ چینی نہیں کرتے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی نقل نہیں کرتے تو ان میں سوائے اسکے اور کیا ہے کہ آپ کملی والے تھے۔ آپ کی زلفیں ایسی تھیں وغیرہ

اہلحدیث | کملی اور زلفیں کہنے والے جو لوگ ہیں وہ اس سے کم درجہ معتوب ہیں جتنا کہ یہ کہنے والے کہ رسول اور خدا میں فرق نہیں۔ سمجھتے ہو ایسا کہنے والے کون ہیں؟ اور کس نے ان کو ایسا کہنا سکھایا ہے وہ حضرت قادیان کے مسیح موعود ہیں۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح شناخت اس شعر میں کرائی ہے ؎

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

(توضیح مرام تقطیع کلاں ص۲۳ مصنفہ مرزا صاحب)

اس کا اُردو ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سادہ فارسی ہے۔ مگر جو لوگ اتنی فارسی بھی نہیں جانتے ان کے لئے ترجمہ لکھا جاتا ہے :۔

رسول کریم کی شان سوائے خدا کے کون جانتا ہے۔ وہ اپنی ہستی سے ایسے مٹ گئے کہ درمیان سے میم اڑ گیا :

یعنی آپ کا اسم ثانی جو احمد تھا اس میں سے میم نکل جانے کے بعد آپ احد ہو گئے۔ یعنی اپنی عبودیت سے نکل کر احد (معبود) بن گئے۔ یہ ہے قادیانی نبی کی تعلیم متعلقہ معرفت رسالت۔ اور اس کی تہ میں کیا راز ہے؟ یہی ناکہ چونکہ مرزا صاحب خود بھی احمد اور بروز محمد بنتے ہیں اس لئے جو صفت اصل احمد اور محمد (سلام علیہ) میں ہوگی اس کا بروز (عکس) میں آنا لازم ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب نے اپنا مرتبہ ان لفظوں میں بیان کیا ہے :۔

رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت انّنی ھو۔ (آئینہ کمالات اسلام)

یعنی میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں

یہ ہے قادیان کی توحید اور رسالت کی صحیح شناخت جس پر خلیفہ صاحب کو ناز ہے۔

ناظرین! | ہم جانتے ہیں کہ ایسے الفاظ کی تاویلات کی جاتی ہیں مگر ہم پوچھتے ہیں کہ سلسلہ انبیاء کرام میں کوئی ایسی مثال ملتی ہے کہ انبیاء کرام میں سے کسی نے ایسا کہا ہو جیسا مرزا صاحب نے رسول کریمؐ اور اپنی نسبت کہا ہے۔

مرزا صاحب نے دونوں عقیدے ملک میں شائع کئے۔ ان کی کوئی تاویل یا تشریح نہیں کی۔ ہاں جب اعتراضات ہوئے تو مریدین اس کی تاویل یا تحریف کرنے لگ گئے۔ مگر اب کون سنتا ہے۔

انبیاء کے سلسلے میں اس قسم کے مزلۃ الاقدام مقامات (گمراہ کن الفاظ) نہیں ملتے۔ ادھر کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ اگر انکے اپنے الفاظ کو دیکھا جائے تو نبوت کے صریح خلاف ہوتے ہیں۔ یہ شعر بھی اسی قسم کا ہے ؎

میں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درثمین)

لفظ "میں" سے مراد کون ہے۔ اگر مرزا صاحب کی ذات گرامی مراد ہے تو غلط ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نہ آدمؑ تھے نہ ابراہیمؑ نہ موسیٰؑ نہ یعقوبؑ۔ کیونکہ وہ مبارک ہستیاں ان سے بالکل جدا ہیں۔ کہ اگر "میں" سے مراد ذات خدا ہے تو بھی یہ غلط ہے۔ کیونکہ خدا ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ وغیرہ نہیں ہے بلکہ وہ الٰہ موسیٰ اور الٰہ ابراہیمؑ ہے۔ اور اگر "میں" سے مراد کوئی اور ہے تو اس کو بیان کریں۔ غرض اس قسم کی بھول بھلیاں سلسلہ انبیاء کرام میں نہیں ملتیں۔ یہ خاصۂ قادیان ہے۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۶)

کیا حنفی، شافعی ہونا اسلام میں کوئی ضروری شرط ہے؟ آپ نے باقرار صالح (حلفاً) جواب فرمایا :۔

حنفی وغیرہ ہونا مسلمانی میں شرط نہیں کیا گیا۔ اور پیغمبر صاحبؐ اور اصحابؓ اور امامؒ کے وقتوں میں حنفی شافعی وغیرہ (ناموں) سے مسلمان موسوم نہ تھے۔

(مجموعہ فتاوی لکھنوی جلد اول ص۳۴۵)

ہمارے مخاطب مولوی محمد شریف صاحب غالباً (بلکہ یقیناً) اس فتوے سے متفق ہیں۔ کیونکہ آپ نے بھی زمانہ رسالت یا عہد خلافت راشدہ میں ان ناموں کا ثبوت نہیں دیا چونکہ آپ نے تقلید شخصی کی فرضیت یا وجوب پر کوئی شرعی دلیل نہیں دی لہذا ان پر یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

نہ رکھ تقلید کی کچھ بھی سند پھر اس پہ اڑتے ہیں
عجب نادان مقلد ہیں کہ بے ہتھیار لڑتے ہیں

اطلاع | یہ مضمون رسالہ کی صورت میں بھی چھپ کر مفت شائع ہوگا۔

ناظرین مطلوبہ نسخے سے بہت جلدی اطلاع دیں۔ ہاں یہ یاد رہے کہ محصول ڈاک کے علاوہ فی نسخہ ۲ پائی بطور چندہ اشاعت فنڈ ضرور آنے تاکہ توحید و سنت کی اشاعت کا سلسلہ بند نہ ہو۔

جن اصحاب نے اس میں چندہ دیا ہے وہ اس چندے سے مستثنیٰ ہیں (منہ)

نصاب تعلیم

(مولانا ابوسعید شرف الدین صاحب دہلوی کے قلم سے)

نصاب تعلیم کے متعلق عرصہ سے اخباروں میں مضامین شائع ہو رہے ہیں کہ موجودہ نصاب ناقص ہے بے سود ہے، قابل ترمیم ہے۔ وجہ یہ کہ طلباء اور فارغ شدہ علماء میں فلاں فلاں نقص ہیں۔ مثلاً تحریر و تقریر خصوصاً عربی وغیرہ دیگر زبانوں میں گفتگو۔ سیاسیات میں دخل۔ ان سب میں وہ بالکل بے بہرہ یا ناقص ہیں لہٰذا نصاب تعلیم درس نظامی بیکار۔ میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ گستاخی معاف کہ درس نظامی کو بے سود اور بے کار بتانے والے حضرات نے درس نظامی کو پڑھا ہی نہیں۔ یا پڑھا ہے مگر سمجھا نہیں۔ ورنہ وہ ایسا نہ کہتے۔ کیا حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ و شاہ عبدالعزیز صاحبؒ و شاہ اسماعیل صاحبؒ و نواب صدیق الحسن خان صاحب مرحوم و سرسید احمد خان صاحب مرحوم و حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی و مولانا محمود الحسن صاحب مرحوم دیوبندی و مولانا ثناء اللہ صاحب و مولانا ابراہیم صاحب و مولانا ابوالقاسم صاحب و مولانا حسین احمد صاحب و مولانا کفایت اللہ صاحب و مولانا داؤد صاحب و مولانا عبید اللہ صاحب سندھی وغیرہ علماء نے درس نظامی کے سوا کسی اور جدید نصاب کی تعلیم حاصل کی تھی۔ ہرگز نہیں۔ یہی درس نظامی تھا جس سے وہ کامل ہوئے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اکثر اس کمال سے بے بہرہ ہیں۔

جواب یہ ہے کہ اول تو ہر زمانہ میں طبقات مختلف ہوتے ہیں۔ صحابہ و تابعین و تبع تابعین وغیرہ کے حالات پڑھئے کہ اہل شوریٰ اصحاب الرائے مجتہد فقیہ سب نہ تھے اور جو تھے وہ بھی یکساں نہ تھے۔ (رانت لعم بعض القضا) وغیرہ مثالیں ملتی ہیں۔ ابھی بھی دیکھئے کیا جامع ازہر اور کیا انگلستان کی یونیورسٹیوں کے فارغ شدہ اگرچہ سندیں حاصل کر چکے ہیں۔ مگر [illegible] کہ ہر شعبہ میں کامل نہیں

دس فیصدی بمشکل نکلیں گے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ انٹرنس، ایف اے والوں کو جانے دیجئے بی۔ اے کو لیجئے۔ علاوہ سیاست ہر قسم کی تحریر ضروریات خط و کتابت، عقائد ضروری مسائل مثلاً ماں باپ بہن بھائی جورو بچے وغیرہ اقارب کے حقوق میں جانچئے۔ ۰ ۹ فیصدی فیل ہونگے۔ باوجودیکہ انگریزی نصاب تعلیم و انتظام حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں روپیہ اس پر خرچ ہوتا ہے۔ ان کو پڑھ کر بڑے بڑے عہدوں کی امیدیں ہیں۔ اور ان کالجوں میں اچھے اچھے دماغ والے اور کمزور امراء و رؤسا کے بچے پڑھتے ہیں۔ پھر بھی لاکھوں کی تعداد میں فیل ہوتے ہیں اور بے کار مارے مارے پھرتے ہیں۔ پھر کیا یہ نصاب تعلیم یا مدرسین کا نقص ہے۔ جس کے ہزاروں بلکہ لاکھوں محافظ متقن و موید ہر وقت کمربستہ ہیں۔ (فافہم و تدبر)

اب آئیے میں اصل گر کی بات بتاؤں۔ وہ یہ ہے کہ اول تو عربی مدارس سے حکومت کو سروکار نہیں۔ امراء و اہل ثروت کو اس کی طرف توجہ نہیں۔ ان کی توجہ انگریزی کی طرف ہے۔ پھر عربی پڑھ کر کوئی بڑا عہدہ ملنے کی امید بھی نہیں۔ روٹی بھی بمشکل ملتی ہے۔ اکثر بلکہ قریباً سب طبقہ غرباء عربی پڑھتا ہے۔ کسی دنیوی امید پر نہیں محض للہ فی اللہ۔ پھر جو ذہین ہوتے ہیں۔ اکثر انگریزی پڑھتے ہیں زیادہ طلبہ عربی والے معمولی دماغ کے ہوتے ہیں۔ اور اکثر کما حقہ محنت بھی نہیں کرتے یاد نہیں کرتے۔ پھر بوجہ غربت کے وہ بہت جلدی ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دس بارہ سال کی تعلیم کو دو تین یا چار سال میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے۔ پھر اگر وہ ناقص ہوں تو قصور نصاب تعلیم اور مدرسین کا ہے یا پڑھنے والوں اور کما حقہ محنت نہ کرنے والوں کا۔ کسی فن کی کوئی کتاب ان کو یاد نہیں ہوتی۔ قرآن مجید کے مضامین پر عبور کامل نہیں ہوتا۔ تو اس میں درس نظامی اور مدرسین کا کیا قصور۔

میں کہتا ہوں ایک اچھے دماغ والے کو صرف فصول اکبری۔ کافیہ۔ ہدایۃ الحکمت۔ خلاصۃ الحساب۔ سلم۔ جامی۔ تلخیص المفتاح۔ ترجمہ قرآن مجید۔ بلوغ المرام۔ قدوری۔ مقامات حریری۔ رشیدیہ وغیرہ چند دیگر رسائل کسی استاذ کامل سے تعلیم دلوا کر یاد کرائیے۔ اور اسے جانچئے۔ پھر دیکھیں آپ کیسے درس نظامی پر حرف گیری کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہیں وہی طالب علم جناب کا امتحان لینے لگے

میرا مطلب یہ نہیں کہ اب کسی دوسرے فن یا کتاب کی ضرورت ہی نہیں۔ کلا و حاشا اور کیا درس نظامی کی یہ شرط ہے۔ کہ اس میں اور کوئی کتاب داخل نہ کی جائے۔ یا کم نہ کی جائے۔ ہرگز نہیں۔ بضرورت زمانہ حال بعض فنون یا کتب کی ضرورت ہے۔ اور بعض کتب کو بوجہ عدیم الفرصتی درس سے کم کرنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ مگر ایسا نہ ہونا چاہئے کہ انگریزی وغیرہ کا غلبہ ہو کر کتاب و سنت وغیرہ دینیات کی تعلیم میں نقصان پیدا ہو جائے۔ جس سے وہ موجودہ حالت سے بھی گر جائیں۔ میرا مطلب صرف اتنا ہے کہ نصاب تعلیم پر اعتراض کرنے والوں کی غلطی ہے کہ وہ پڑھنے والوں کی کوتاہی کو نصاب تعلیم یا مدرسین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بہت بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ طلبہ عربی پڑھنے والے ذہین اور سلیم الطبع اور فارغ البال ہوں اور مدت تعلیم کے مطابق تعلیم حاصل کریں۔ امراء و رؤسا اپنے ہشیار بچوں کو عربی پڑھائیں اور خصوصاً دینیات کی تعلیم کو مقدم کریں اور نادار طلبہ کی امداد کریں۔ پھر انشاء اللہ سب شکائتیں رفع ہو جائنگی ورنہ نصاب تعلیم کی ترمیم کے بعد بھی یہ شکائتیں بحال رہنگی ہاں نصاب تعلیم کی ترمیم اور مدارس کی اصلاح کے متعلق بھی کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

حضرت مولانا نے کسی اشاعت میں نصاب تعلیم بتایا ہے کہ اس میں فلاں فلاں فن یا کتب ہوں۔ بعض اور اصحاب نے بھی کچھ بتایا ہے کہ مدارس سب مل کر کام کریں اور فلاں فلاں طریق سے کام کریں وغیرہ۔ میرے خیال میں سب کا متفق ہو کر کام کرنا بلکہ یکجا جمع ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اور ایسا نہ کبھی ہوا ہے نہ آئندہ

امید ہے۔ اس لئے کہ اب تو رنگ ہی بدل گیا ہے۔ امراء علماء کو اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ علماء ان کی رائے دحکومت پسند نہیں کرتے۔ عوام علماء کی اتباع نہیں کرتے۔ پھر اتفاق کیسے ہو۔ (ایں خیال است ومحال است وجنوں) اور جب کہ اکثر اہل مدارس غرباء ہیں۔ اتنی وسعت نہیں رکھتے کہ تمام علوم وفنون کے شعبے اپنے اپنے مدرسوں میں جاری کریں۔ لہٰذا مناسب ہے کہ بطور تقسیم کار جتنی جتنی کسی میں وسعت ہو، کام کرے اور بڑے مدارس چھوٹوں کو اپنے ساتھ ملحق کرکے انکی امداد کریں۔ جو جو فن یا شعبہ ان میں نہ ہو وہ بڑے مدارس سے حاصل کئے جائیں۔ جو ان کے قرب وجوار میں ہوں۔ اور اس منحوس آواز سے جو قابل لعنت ہے نفرت کی جائے کہ نصاب تعلیم نکما ہے، مدارس عربیہ بے کار ہیں، فلاں مدرسہ جو ایسا ہے ویسا ہے، وہ کام کا ہے باقی سب بے کار ہیں۔ یہ قول بالکل باطل ہے۔ ہمیشہ سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے کہ تقسیم کار کے طریق پر چھوٹے بڑے مدارس اپنے اپنے طریق پر کام کرتے رہے اور انہیں میں سے کامل لوگ نکلتے رہے۔

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ہاں اب جو بڑے قابل اور لائق بنتے یا سمجھے جاتے ہیں یا اعتراض کرتے ہیں انہوں نے کونسے نصاب کی تعلیم سے کمال حاصل کیا ہے اور کن سے کیا ہے۔ فیہ کفائۃ لمن لہ درایۃ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اہلحدیث مولانا معترضین درس نظامی پر بہت خفا معلوم ہوتے ہیں۔ خفگی کی بات نہیں۔ تبادلہ خیالات ہے۔ جناب کو معلوم ہوگا کہ درس نظامیہ میں صدرا اور شمس بازغہ، شرح چغمینی خلاصۃ الحساب محیط الدائرہ بھی داخل ہیں۔ کیا ایسی کتابوں کی اصلاح وتبدیلی پر بھی آپ خفا ہونگے؟ جناب نے شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا بھی ذکر کیا ہے۔ ممدوح کی درسی کتابوں کا بھی حال جناب کو معلوم ہوگا کہ منطق صرف قطبی تک پڑھی تھی شفا میں ملاحسن کی قال اقول نہ قاضی مبارک کی موشگافیاں۔ نہ حمد اللہ کی موجہات کی بحثیں۔ کیا یہ سوچنے کی نہیں ہے کہ یہ سب علوم آلات کے طور پر رکھے گئے تھے مقاصد کے طور پر نہیں۔ اس کی مثال سفر حج ہے۔ جس کے لئے پہلے اونٹوں کی سواری تھی آج موٹریں اور لاریاں چلتی ہیں کبھی ریل بھی جاری ہوجائیگی مقاصد میں تبدیلی نہیں ہوتی مبادی بدلتے رہتے ہیں۔

طلباء عربیہ کی کم لیاقتی کا آپ کو بھی اعتراف ہے۔ مگر اس کا سبب آپ طلباء کی کم محنتی اور اساتذہ کی غفلت جانتے ہیں۔ اس پر بھی سوال ہوگا کہ یہ دونوں کیوں؟ اساتذہ جب معاوضہ پاتے ہیں تو غفلت کیوں؟ طلباء جب وظائف لیتے ہیں تو سستی کیوں؟

کبھی کوئی مجلس علماء کی ہوگی تو خادم کچھ اور بھی عرض کریگا۔ آپ نے اجتماع علماء کو مشکل قرار دیا ہے۔ میں اس کے جواب میں اتنا ہی عرض کرتا ہوں

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود

پیامِ بیداری

(از مولوی ابوالعرفان مولوی شمشاد علی صاحب مست گنوری بدایونی)
(یہ نظم بریلی کے جلسہ اہل حدیث میں پڑھی گئی تھی۔ رمست)

یوں تو ہے دنیا زبانی منقبت خوانِ حدیث
گر حدیثوں پر نہیں عامل تو پھر کچھ بھی نہیں
تیرے دعوے بے عمل تیرے عمل بے فائدہ
اے کہ وہ ساعت کہ تجھ کو علم دیں کا شوق تھا
تیری کوشش سے حدیث آئی تھی ہندوستان میں
رحمت حق شاہ عبدالحق ولی اللہ پر
دل سے پھر سعیٔ میاں صاحب[*] کے قربان جائیے
چارسُو چھائی ہوئی تھی شرک وبدعت کی گھٹا
یوں بہار آئی نسیم صبح کے آغوش میں
تھا محمد مصطفےٰ صلے علےٰ کا معجزہ
آئے خالی ہاتھ گھر سے گودیاں بھر کر چلے
بن کے پھر اہل حدیث اُٹھے عمل کے واسطے
شرک وبدعت کے سفینے آگئے گرداب میں
اس عروج منزلت میں اس نمایاں دور میں
اپنی پامردی کے بل پر آگئے میدان میں
کی بنا آل انڈیا اہل حدیث کی اک موتمر
یہ منظم بزم مسلم یہ مکمل نظم حق
جس نے بنیادیں ہلا دیں جور واستبداد کی
آہ وہ توحید سامی کا جذبہ کیا ہوا

درحقیقت ہے عمل سے عظمت وشانِ حدیث
مسلم ہندی ہے تو اک جسم بے جانِ حدیث
تو نہیں پہچانتا جب راہ عرفانِ حدیث
زندگی کا تیری ہر لمحہ تھا قربانِ حدیث
اور یہیں جاری کیا تھا تو نے فرمانِ حدیث
ہند میں آکر لیا دونوں نے میدانِ حدیث
کردئیے جس نے فراہم سازوسامانِ حدیث
ایسی تاریکی میں چمکائی گئی شانِ حدیث
بن گیا ہندوستاں جیسے گلستانِ حدیث
ہو رہا تھا دلنشیں ہر دل میں ارمانِ حدیث
کوشش استاد سے سب جاں نثارانِ حدیث
کار تبلیغی کی خاطر سرفروشانِ حدیث
بحر ہندوستاں میں طوفاں خیز تھی شانِ حدیث
اُٹھ کے تنظیم جماعت کو محبانِ حدیث
پھونکنے ہندوستان کے جسم میں جانِ حدیث
بن گئے روح رواں بزم اعیانِ حدیث
اک قدم بڑھتی تو بڑھتی تھی یہ فرمانِ حدیث
وہ تھے قرآنی مسائل وہ تھے فرمانِ حدیث
چھین کر لے جارہے ہیں دشمن جانانِ حدیث

[*] حضرت مولانا نذیر حسین رحمہ اللہ المعروف میاں صاحب۔

مٹ رہے ہیں دل سے عمل کی کوششیں
نام باقی ہے ہمارا کام کچھ باقی نہیں
ہم رواجوں کے ہیں بندے ہم ہیں رسموں کے غلام
ہم موحد ہیں ہمارا تو یہ فرض عین ہے
ہم کو رونا ہے تو اپنوں کا ہے غیروں کا نہیں
بدعتی بدعت میں مشرک شرک میں مخمور ہیں
کاہلی، مردہ دلی کا بے حسی کا ہیں شکار
چست ہیں دعووں میں ہم لیکن عمل میں سست ہیں

نکلے جاتی جسم سے کھنچنے لگی جان حدیث
دل سے اب گھٹنے لگی ہے عظمت وشان حدیث
چھوٹتا جاتا ہے اب ہاتھوں سے دامان حدیث
ہو ہماری شکل سرتاپا بہ فرمان حدیث
وہ تو ہیں ہٹ دھرمیوں سے دشمن جان حدیث
ہم رواجوں میں پھنسے ہو کر ثنا خوان حدیث
بھول بیٹھے آج ہم سب عہد و پیمان حدیث
ہو گئے آزاد کیوں بن کر غلامان حدیث

تا بکے غفلت شعاری تا بکے یہ حال زار
سونے والو ہوشیار! اے سونے والو ہوشیار

رسمی حنفیوں کی بدگوئیاں

(مرقومہ خوشی محمد صاحب ساکن تارڑنواں ضلع گوجرانوالہ)

ناظرین! اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مورخہ ۹/۲۸ موضع نائیوالہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں گرد و نواح کے آدمی بڑی دھوم دھام کے ساتھ شریک ہوئے۔ جلسہ عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوا۔ مولوی نور محمد مقیم حافظ آباد نے تقریر شروع کی۔ دوران تقریر میں آپ نے فرمایا کہ وہابی لوگ جو کہ اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے کا دعوی رکھتے ہیں وہ کفار سے بڑھ کر بے ایمان، دروغ اور افترا باندھنے والے ہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ جناب سرور کائنات وفخر موجودات کو بشر کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں مذکور ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ جس کی تفسیر میں علامہ ابن جوزی و ابن جریر و امام ابن تیمیہ و تفسیر کبیر و عباسی و جلالین وغیرہ یہ لکھتے ہیں کہ حضور سرور کائنات اور اللہ تعالیٰ کا نور ایک ہی ہے۔ ذات اوصاف میں کوئی فرق نہیں جس کا ثبوت یہ ہے۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۔ اس آیت کے زیر عنوان تمام مفسر و محدث اپنے اپنے اقوال پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ اور رسول میں کوئی فرق نہیں ہے

چنانچہ مذکورہ بالا عبارت کے متعلق مولوی صاحب نے ایک شعر بھی فرمایا ؂

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں
خدا خود رسول خدا بن کے آیا

نعوذ باللہ من ذالک۔ علمائے اہل حدیث کے لئے وہ وہ الفاظ تجویز کئے گئے کہ اللہ پناہ دے۔ میرے بھائیو! اس سے زیادہ کوئی اور بھی گمراہ ہے جو اہل اسلام کو کافر بے ایمان، دروغ گو وغیرہ کہے الغرض پبلک میں کوئی آدمی ایسا نہ تھا جو اس بدگو کو روکتا۔ آخر کار مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن کوٹ نواں متصل قصبہ نائیوالہ نے چودھری غلام محمد کو کہا کہ ایسے لغو کلمات کہنے مسجد میں ناجائز ہیں۔ اس سرگوشی سے مولوی نور محمد صاحب بڑے جوش سے بولے ہماری تقریر میں خلجان مت ڈالو۔ اگر کوئی اعتراض ہے تو پیش کرو۔ چنانچہ مولوی عبدالرحیم نے کہا کہ قرآن مجید سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى اِلَيَّ

فرما دے تحقیق میں بندہ ہوں مثل تمہارے فرق یہ ہے

کہ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔"

چونکہ عبدیت کے آخری مقام اور انسانیت کے مرتبہ تعمق پر صرف آپ ہی نظر آتے ہیں اور کوئی اس میں شریک نہیں اس لئے عبد کا لقب بغیر کسی اضافت اور نسبت کے آپ کے لئے ہی موزوں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ الخ

کیا پاک ہے، وہ خدا جس نے ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے اقصیٰ تک سیر کرائی۔

نیز اسی سیر کی انتہائی معراج پر پہنچکر جب کسی بغیر واسطہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا عز و شرف حاصل ہوا تو اس کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی عبد کے لقب سے ذکر فرمایا:۔ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی۔

پھر وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی جو دیکھا تھا دل نے بیان کیا رسول نے دل سے جھوٹ کچھ نہیں کہا۔

اور آپ کی بعثت عامہ اور نبوت کاملہ کے شرف کا ذکر کرنا مقصود تھا تو بھی عبد کے لقب سے ذکر فرمایا۔

تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

بڑی بابرکت وہ ذات ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ تمام جہان کے لئے ہو ڈرانے والا۔

قرآن کریم کے حیرت انگیز اعجاز کا ذکر فرمایا تو بھی عبد کے لقب سے ارشاد فرمایا۔

اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا الخ

اگر تم کو اس قرآن کریم کی صداقت میں کچھ شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمایا الخ

چاروں طرف سے دشمنوں کے ہجوم نے گھیرا تھا ہے اور رسول پاکؐ کی حفاظت کا اعلان جب منظور ہوا تو بھی عبد کے لقب سے یاد فرمایا:۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔

کیا اللہ اپنے بندے کی حفاظت کے لئے کافی نہیں۔

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں:۔

نہیں پیدا کیا اللہ نے کسی روح کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سے اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم ہو اور نہ یہ سنا گیا ہے کہ اللہ نے آپ کی زندگی کے سوائے دوسرے کی قسم کھائی ہو۔ (ترمذی)

جب اور کچھ بن نہ آئی تو مولوی نور محمد نے فرمایا کہ یہ آیات قرآنی کوئی ضروری نہیں بلکہ غیر ضروری ہیں۔ وہابی وہابی ہے پکڑو پکڑو مارو مارو۔"

مگر کچھ دور اندیش آدمیوں نے اس جلتی آگ پر پانی ڈالا۔ خدا ہدایت دے۔

اہلحدیث آئندہ کو ایسی بحث میں ہمارے مبلغین زیادہ تکلیف نہ کیا کریں۔ بلکہ مخاطبوں سے صرف التحیات کے کلمات پڑھنے کی درخواست کیا کریں اور پوچھا کریں۔ اس میں جو

اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

ہے۔ کیا آج کل بھی آپ اس کو پڑھتے ہیں یا نہیں پڑھتے ہیں۔ تو اس کے معنی ہیں کیا کبھی عبد اور مالک ایک ہو سکتے ہیں۔ ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

تفصیل رسالہ "شمع توحید" و "نور توحید" میں درج ہے۔

اسلام اور مساوات

(مرقومہ محمد عبداللہ حبیب اللہ صاحب ساکن چپر کنڈا - ضلع مان بھوم)

دنیا میں مساوات ایک ایسی چیز ہے جس کو دنیا کا ہر مذہب و قوم چاہتی ہے۔ لیکن جو مساوات اسلام میں بتائی گئی ہے ویسی دنیا میں اور مذاہب پیش کرنے سے آج تک عاجز ہیں۔ مساوات کے معنے ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ جاہل بمقابلہ عالم کے یا ایک غدار بے وفا بمقابلہ ایک وفادار کے یا ایک بدبخت بمقابلہ پرہیزگار نیک بخت عابد کے یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

ایسا کرنا تو حقوق انسانیت اور اخلاق حسنہ کو بدنام اور تباہ و برباد بلکہ انسانی نقطہ نگاہ سے انصاف کا خون کرنا ہے۔ ہاں مساوات کے معنی یہ ہیں کہ ہر انسان کو شرعاً اور قانوناً و اخلاقاً تمام حقوق و مراتب یکساں حاصل ہوں جو کسی دوسرے شخص کو اسی ملک یا اسی قانون کے اندر اندر حاصل ہوتے ہیں۔

پہلے ان مذاہب کی مساوات جو اپنے آپ کو ممتاز سمجھتے ہیں پیش کرتا ہوں جو ایک ہی ملک کے پورے باشندے سمجھے جاتے ہیں۔

(۱) برطانیہ کے شاہی جھنڈے میں انگلینڈ، ویلز، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ شامل ہیں۔ لیکن کسی آئرش (آئرلینڈ کے باشندے) کو پرائم منسٹر (وزیر اعظم) ہونے کا موقع آج تک نہیں دیا گیا۔

(۲) انگلستان کے اندر لحاظ مذہب (پروٹسٹنٹ[1] اور کیتھولک[2]) زیادہ آباد ہیں۔ مگر کسی پروٹسٹنٹ کو پرائم منسٹر (وزیر اعظم) آج تک نہیں بنایا گیا۔

(۳) ہندوستان کے کسی گورنر پر کسی قسم کا کوئی مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ کنگ امپرر (راجہ بادشاہ) کے حقوق کی حفاظت کے لئے خاص قوانین ہیں۔ جو قوانین عدالت سے بالکل جدا و علیحدہ ہیں۔

پھر حقوق کے اندر بھی تفاوت اس قدر ہے جو ایک ہی مذہب کے ماننے والوں میں نمایاں ہے۔ مثلاً دیسی عیسائیوں کے گرجا گھر میں یورپین عیسائی نہیں جا سکتے اور دیسی عیسائیوں کے قبرستان میں یورپین عیسائی نہیں دفنائے جا سکتے۔ ان کا گرجا جدا، ان کا قبرستان الگ وغیرہ ایسی مثالیں اور بہت پیش کی جا سکتی ہیں۔

اب چند مثالیں ہندو دھرم کی کتابوں سے درج کی جاتی ہیں ہندو ویدک دھرم کا مجموعہ احکام جو ویدوں سے بنایا گیا ہے۔ اس میں مساوات کا یہ حال ہے کہ شودر (نیچی ذات چوہڑے چمار لوہار پیشہ ور وغیرہ) کو بہت برا سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ (۱) برہمنوں کو حکم ہے کہ شودروں (نیچی ذات) کے سامنے وید ہرگز ہرگز نہ پڑھیں۔

(۲) شودر اگر محنت و مشقت سے روپیہ جمع کرے تو راجہ زبردستی چھین لے۔

(۳) شودر کو حکم ہے کہ اپنا نام ایسا برا رکھے کہ اس میں ذلت پائی جائے۔

(۴) شودر کو اتنا اچھوت قوم قرار دیا گیا ہے جو انسانیت سے بعید ہے کہ ذرا بھی خودداری رکھتے ہوئے انسان اسکو ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرسکتا۔ سوامی دیانند نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں حکم دیا ہے کہ شودر آریوں کا آٹا گوندھتے وقت منہ پر کپڑا باندھ لیں تاکہ منہ کی ہوا آٹے کے اندر نہ گھس جائے۔

بلکہ موجودہ وقت میں اس کا اثر ابھی تک ویدک دھرمیوں میں اتنا پھیلا ہوا ہے کہ آج بھی ویدک دھرم کے پابند لوگ اچھوتوں کو کنوئیں پر چڑھ کر پانی بھرنے سے منع اور مندروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔ وغیرہ۔

برخلاف اسکے اسلام میں کوئی ایسی تفریق نہیں جو مساوات کے خلاف ہو۔ کوئی غیر مسلم چاہے کسی مذہب یا کیسی ہی نیچی قوم سے ہو داخل اسلام ہو جائے تو مسلمان اس سے یکساں سلوک کرتے ہیں۔ مثلاً ایک بھنگی مسلمان ہو کر مسجد میں اول وقت پہلی صف میں جمعہ کے روز بیٹھ جائے تو کیا مجال۔ کسی ریاست کا نواب صاحب اس کو وہاں سے اٹھا سکے۔ خواہ وہ مسجد اسی نواب صاحب کی بنائی ہوئی کیوں نہ ہو۔

تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے یہی معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلام میں مساوات پر کس قدر عمل ہوتا رہا ہے مثلاً

(۱) برامکہ آتش پرست تھے۔ اسلام لانے کے بعد اسی خاندان سے خلیفہ ہارون رشید نے وزیر اعظم بنایا

(۲) سلطنت بغداد و ہندوستان و مصر میں اہلسنت بادشاہوں کے وزیر اعظم اور صوبجاتی گورنر خاندان شیعہ سے بھی ہوتے رہے ہیں۔

(۳) مساجد و قبرستانوں میں کبھی امیر و غریب کا فرق نہیں کیا گیا۔

(۴) امیر المومنین علی مرتضیٰ رضہ اپنے زمانہ خلافت میں

---

[1] توحید پرست ایک خدا کو ماننے ہیں۔

[2] مشرک یعنی مسیح کو خدا سمجھنے والے۔

غلام کو ساتھ لے کر بازار میں گئے۔ غلام سے فرمایا کہ مجھے بھی کپڑے بنوانے ہیں اور تم کو بھی کپڑوں کی ضرورت ہے۔ تم بزاز کی دوکان سے میرے لئے اور اپنے لئے کپڑا پسند کرو۔ غلام نے کچھ قیمتی کپڑے امیرالمومنین کے لئے پسند کئے اور کچھ سستے کپڑے اپنے لئے۔ جب درزی کو دینے لگے تو امیرالمومنین نے سستے کپڑوں کے متعلق فرمایا کہ یہ میرے لئے ہیں اور قیمتی غلام کے لئے۔ غلام نے عرض کی۔ حضور آپ آقا ہیں اور امیرالمومنین ہیں آپ کو قیمتی لباس چاہئے۔ امیرالمومنین نے فرمایا۔ میں بوڑھا ہوں تم جوان ہو۔ تم کو اچھے لباس کی زیادہ ضرورت ہے۔

(۵) جنگ بدر میں فوج کی صف بندی ہو رہی تھی۔ ایک صحابی صف کے برابر نہ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتلی چھیڑی سے جو حضور کے ہاتھ میں تھی اس کے پہلو میں ذرہ چوکا دیا کہ برابر صف ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے تو اس سے ایذا ہوئی۔ میں تو حضور سے بدلہ لونگا۔ فرمایا میں موجود ہوں۔ وہ صحابی بولا کہ میرے بدن پر کپڑا نہ تھا۔ حضور بھی کرتہ اٹھا لیں۔ حضورؐ نے کرتہ اٹھا لیا۔ اس نے آگے بڑھ کر حضور کے جسم مبارک کو چوم لیا۔ صحابی نے عرض کیا کہ میرا مدعا اس گستاخی سے یہ تھا کہ دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے اس شرف نبویت کو حاصل کرتا جاؤں۔

(۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک بار انہوں نے غلام سے جھگڑتے ہوئے غصہ میں کہہ دیا "او حبشن کے بچے"۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس بس اے ابوذر کسی سفید چہرے والے فرزند کو کسی سیاہ چہرے والے بچے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت تو عمل پر ہے۔

(۷) ایک دوسرے موقع کا ذکر ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے غلام کو مارا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ فرمایا ابوذر جو قدرت تجھے اس غلام پر ہے اس سے زیادہ قدرت اللہ تعالیٰ کو تجھ پر حاصل ہے۔ ابوذر زمین پر گر پڑے۔

(۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سفر شام کا واقعہ تو مشہور ہے کہ اونٹ پر غلام اور خلیفہ عمر فاروقؓ باری باری سوار ہوتے تھے۔ اتفاقاً پچھلی نشست پر آخری منزل پر اسلامی کیمپ میں داخل ہونے کے وقت غلام کی باری تھی اور تمام فوج معہ سپہ سالار اپنے خلیفہ کے خیر مقدم کے لئے کھڑی تھی اور مختلف اقوام کے لوگ بھی خلیفہ کا تزک و احتشام دیکھنے کو جوق در جوق جمع ہو گئے تھے۔ اس وقت ان تماشائیوں نے دیکھا کہ ایک اونٹ نظر آیا اور سب افسر اسی طرف کو آگے بڑھے۔ ایک اونٹ اور افسروں کا اسکے خیر مقدم میں آگے بڑھنا غیر مسلم تماشائیوں کے لئے نہایت تعجب خیز تھا۔ اسمیں سے ایک نے ایک مسلمان غازی سے دریافت کیا کہ آپ کا خلیفہ یہی ہے جو اونٹ پر سوار ہے۔ غازی نے نہایت متانت سے جواب دیا نہیں۔ ہمارا خلیفہ امیرالمومنین وہ ہے جو اس اونٹ کی مہار پکڑے پاپیادہ آ رہا ہے سوار تو ان کا غلام ہے۔

(۹) حضرت عمر فاروق رضؓ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ دوستانہ سلسلہ کلام جاری تھا کہ ایک یہودی آیا اور کہا کہ حضرت علی رضؓ پر دعویٰ کرنے آیا ہوں۔ امیرالمومنین نے فرمایا ابوالحسنؓ سامنے کھڑے ہو کر جواب دہی کرو۔ یہ سُن کر حضرت علی مرتضیٰ رضؓ اٹھے۔ دیکھا گیا کہ اس وقت ان کے چہرہ پر بل تھا۔ دعویٰ سنا گیا۔ فیصلہ کر دیا گیا۔ مدعی (یہودی) جھوٹا ثابت ہوا وہ چلا گیا۔ تو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا ضرور پوچھو۔ کیا جب آپ کو سامنے کھڑے ہونے کو کہا گیا تھا اُس وقت آپ چین بجبیں کیوں ہوئے تھے کیا عدالت میں یہودی کے برابر کھڑا ہونے کو بُرا سمجھا تھا۔ فرمایا نہیں نہیں۔ یہ بات نہیں۔ آپ کو یاد ہے کہ آپ نے مجھے ابوالحسن کہہ کر کھڑا ہونے کو کہا تھا۔ کنیت سے پکارنا نشان عزت ہے۔ میرا خیال ادھر گیا کہ مبادا یہودی یہ نہ سمجھے کہ عدالت کو مدعا علیہ کا خاص لحاظ ہے اور اسی لئے مدعی کے مقابلہ میں اسے بالفاظ عزت مخاطب کیا گیا۔ اگر وہ ایسا سمجھ لیتا تو ہماری عدالت پر دھبہ آتا۔

(۱۰) حضرت عمر فاروق تو بلند ترین طبقہ کے ہیں۔ جب اسلامی لشکر نے اسکندریہ فتح کیا تو مفتوح رعایا نے استغاثہ کیا کہ ان کے ایک بُت کی آنکھ کسی مسلمان نے توڑ دی ہے۔ فوجی افسر نے کہا کہ اگر تم یہ ثابت کرو کہ میری فوج کے کسی شخص کا فعل قیام امن کے بعد اور دیدہ دانستہ تھا تو میں تم کو اختیار دیتا ہوں کہ تم بھی میری آنکھ پھوڑ دو۔ یہ فیصلہ عادلانہ سُن کر سب لوگ امن کے ساتھ واپس چلے گئے۔

تلک عشرۃ کاملہ

پس ان واقعات کے بعد میرا حق ہے کہ میں بآواز بلند پکاروں اور دنیا کو بتا دوں کہ اسلام ہی مساوات کا بانی مبانی ہے۔ فقط والسلام!

فتاویٰ

س ۲۴ } دو گروہوں کے درمیان اس بات کا اختلاف واقع ہو گیا ہے۔ ایک فریق کہتا ہے کہ میت کو گھر سے قبرستان لے جانے میں سر آگے رکھ کر لے جانا چاہئے۔ لہٰذا کیا حکم ہے۔ (محمد کریم بخش از مظفرپور)

ج ۲۴ } اس کے متعلق کوئی خاص تصریح عہد نبوت یا تعامل صحابہؓ کی ہمارے علم میں نہیں ہے۔ کسی صاحب کو یاد ہو تو ہمیں بھی اطلاع دیں۔ بظاہر تعامل یہی ہے کہ جدھر جا رہے ہوں سر ادھر کو ہوتا ہے۔ ایسی باتوں میں کرید کرنا تعمق کا درجہ ہے جو ممنوع ہے۔

س ۲۵ } میت کو کس طرف سے قبر میں داخل کرنا چاہئے۔ آیا سر کو پائنتی سے لانا چاہئے یا پیر کو سرہانے سے۔ (سائل مذکور)

ج ۲۵ } میت کو پاؤں کی طرف سے داخل کرنا مسنون ہے۔ ابوداؤد میں ہے۔ عبداللہ بن زیدؓ نے حارث رضؓ کا جنازہ پڑھا کر اس کو پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کیا۔ وقال ھذا من السنۃ اور کہا یہ سنت ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۶ } میرا ایک لڑکا حج کے لئے جانا چاہتا ہے۔ جس پر شرعاً حج فرض ہو چکا ہے۔ اسے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ اور صحت کی حالت بھی اچھی نہیں۔ خاصکر ذیابیطس والوں کے لئے سفر میں بہت تکلیفیں ہوتی ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو اسی سال حج بدل کے لئے بھیجدوں۔ کیا میرے لڑکے کی طرف سے کسی دوسرے شخص کو حج بدل کے لئے شرعاً بھیج سکتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ حج بدل میرے لڑکے کے لئے کامل ثواب کا باعث ہوگا یا نہیں؟

(منشی خدا بخش از جنیوٹ)

ج ۲۶ } معذور اپنی طرف سے حج بدل کسی اور شخص سے کرا سکتا ہے۔ مگر حج بدل کو جانے والا اپنا حج فریضہ ادا کر چکا ہو۔ اللہ اعلم!

س ۲۷ } ایک آدمی کے پاس کچھ اراضی تھی جس پر وہ بڑی کفایت شعاری سے اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔ اس نے کوئی قرض وغیرہ دینا تھا۔ اچانک اس کے ایک نزدیکی رشتہ دار نے اپنی زمین دس گھماؤں دو ہزار روپیہ کو کسی اور کے ہاں فروخت کر دی۔ اب اس آدمی نے اپنا حق خیال کرتے ہوئے دوسرے آگے ان کے پاس زمین تھوڑی تھی۔ اس لئے اُس نے مجبوراً قرضہ اٹھا کر اس فروخت شدہ زمین کو جو اسکے رشتہ دار نے فروخت کر دی تھی بذریعہ عدالت دو ہزار روپیہ دیکر فروخت شدہ زمین کو اپنے حق میں لے لیا۔ اس واقعہ کو عرصہ ۵ سال گزر گئے ہیں۔ مذکورہ آدمی اپنی پہلی زمین کی آمدنی اور اس نئی خرید شدہ اراضی کی آمدن ملا کر اپنے ساہوکار کو اپنے قرضہ میں ادا کرتا ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ یہ مذکور آدمی جو رقم اپنے ساہوکار کو قرضہ میں ادا کرتا ہے۔ کیا وہ پہلے اُس رقم کی زکوٰۃ دیکر اپنے ساہوکار کو دے یا ایسے ہی دے۔ یعنی جو روپیہ اپنے قرضہ والی جگہ ادا کرتا ہے۔ کیا اس رقم پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں۔ مثلاً اب ایک سو روپیہ آمدنی وصول ہے۔ ساہوکار کو دینے سے پہلے اس رقم پر زکوٰۃ فرض حق ہے یا نہیں؟

(عبدالکریم از شاہدرہ)

ج ۲۷ } شخص مذکور مقروض ہے۔ اس لئے اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ زکوٰۃ اس وقت فرض ہوگی جب اس کے پاس اپنا روپیہ بقدر نصاب جمع ہو۔ اللہ اعلم

س ۲۸ } ایک آدمی باوجود بڑی مسجد کے محلہ کی چھوٹی مسجد میں اعتکاف بیٹھتا ہے اور نماز مغرب کے بعد حقہ نوشی بھی کرتا ہے۔ دیگر جو امام بڑی مسجد میں مقرر ہے وہ بھی اہل حدیث ہے اور یہ اعتکاف والا آدمی بھی اسی عقائد کا آدمی ہے۔ خطیب قرآن اور حدیث کے مطابق وعظ کرتا ہے۔ پھر یہ اعتکاف بیٹھنے والا کبھی بڑی مسجد گاؤں کی چھوڑ کر دوسرے گاؤں میں جو کہ قریباً نصف میل کے فاصلہ پر ہے نماز جمعہ ادا کرتا ہے۔ کیا ایسے آدمی کا اعتکاف درست رہتا ہے یا باطل ہو جاتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۸ } جمہور علماء کے نزدیک اعتکاف ہر مسجد میں جائز ہے۔ اس لئے شخص مذکور کا اعتکاف صحیح ہے۔ البتہ جو حقہ نوشی کرتا ہے یہ ممنوع ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مفتر اشیاء سے منع فرمایا ہے۔ نیز حدیث شریف میں ضروری حاجت کے سوا جائے اعتکاف سے نکلنا منع آیا ہے۔ اور اس غرض فاسد (حقہ نوشی) کے لئے باہر آنا اعتکاف کے لئے حارج ضرور ہے۔ واللہ اعلم!

س ۲۹ } گاؤں میں جامع مسجد اہل حدیث ہے۔ خطیب بھی اہل حدیث ہے۔ شرعی طور پر اس میں کوئی خرابی نہیں۔ اور نہ ہی شرعی طور پر کسی قسم کا کوئی خطیب پر اعتراض ہے۔ پھر گاؤں کا میاں صاحب دوسرے گاؤں میں جا کر نماز جمعہ ادا کرتا ہے۔ اسکو دیکھ کر اور لوگ بھی ساتھ چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مذکور میاں صاحب اور خطیب دونوں اہل حدیث ہیں۔ کیا یہ اختلاف کی صورت نہیں ہے۔ کیا یہ خدا اور رسول کی مرضی کے خلاف نہیں ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۹ } جمعہ پڑھنے کے لئے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانا منع نہیں۔ نیت بخیر ہو تو مزید ثواب کا باعث ہے۔ اس لئے شخص مذکور اگر نیک نیتی سے دوسرے مقام پر جا کر جمعہ پڑھتا ہے اور بغرض اختلاف ایسا نہیں کرتا تو کوئی حرج نہیں۔ اللہ اعلم!

(نوٹ:۔ فتوے اسی قدر تھے)

متفرقات

وی پی بھیجے گئے | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ نومبر ۳۸ء میں ختم تھی۔ حسب دستور سابق تو اطلاع دی گئی تھی۔ مگر ان حضرات کی طرف سے قیمت اخبار وصول نہ ہوئی نہ ہی مہلت یا انکار وغیرہ کی اطلاع آئی اس لئے سابقہ پرچہ ان کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی عدم موجودگی یا کسی اور باعث سے واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار جلد ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۵۶ - ۷۷ - ۹۱۵ - ۲۱۰۱ - ۲۱۶۸ -
۴۸۵۲ - ۵۲۵۵ - ۸۶۷۵ - ۸۷۲۰ - ۸۷۴۰ -
۹۲۸۶ - ۱۰۱۵۴ - ۱۰۲۸۷ - ۱۰۴۶۸ - ۱۰۷۱۱ -
۱۰۷۳۳ - ۱۰۸۹۶ - ۱۱۰۳۰ - ۱۱۰۳۴ - ۱۱۰۹۳ -
۱۱۱۶۷ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۵۴۰ - ۱۱۶۶۵ - ۱۱۷۹۸ -
۱۱۷۷۴ - ۱۱۷۹۰ - ۱۱۹۲۹ - ۱۲۱۱۰ - ۱۲۱۱۸ -
۱۲۱۱۹ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۲۶۹ - ۱۲۲۷۳ - ۱۲۲۷۴ -
۱۲۲۸۱ - ۱۲۲۸۲ - ۱۲۲۸۷ - ۱۲۲۹۳ -
۱۲۳۰۲ - ۱۲۳۰۹ - ۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۷۲ -

تلاش گمشدہ | حافظ غلام قادر ولد میاں مولا بخش قوم ترکھان ساکن چک ۳۴ گ۔ب ڈاکخانہ چک ۳۹۶ گ۔ب براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور جو موضع اوڈاں والی ضلع لائلپور میں پڑھتا تھا۔ چند ماہ سے لاپتہ ہے۔ اس کی والدہ بہت بیمار ہے۔ اگر کوئی صاحب ان کو دیکھ پائیں تو مجھے اطلاع دیں۔ یا اگر وہ خود اس اطلاع کو پڑھ لے تو خود ہی گھر چلا آئے۔

(راقم :۔ مستری علی محمد ساکن چک مذکور)

انجمن حمایت اسلام لاہور | کی گولڈن جوبلی تبلیغ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۳۸ء منعقد ہو رہی ہے جسکی صدارت عالی جناب امیر الامراء نواب محمد امیر احمد خان صاحب خان بہادر والی ریاست محمود آباد نے قبول فرمائی ہے۔ صاحب ممدوح ۲۲- دسمبر کو لاہور میں تشریف فرما ہونگے۔ ۲۴- دسمبر کو آنریبل وزیر اعظم صاحب پنجاب مع دیگر وزراء صاحبان جلسہ میں شرکت فرمائینگے ان کے علاوہ ہندوستان بھر سے رؤسا، شعراء، ادباء علماء اور فضلاء بھی جلسہ میں رونق افروز ہونگے۔

ہر ایک مسلمان بھائی سے توقع ہے کہ جوبلی کے جملہ اجلاسوں میں شامل ہوکر قومی وقار کو قائم رکھیگا اور انجمن کی مالی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوگا۔

(حاجی) میر رحمت اللہ ہمایوں آنریری سکرٹری)

درخواست اخبار | حضرات! میں ایک مفلس آدمی ہوں۔ اور اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ اخبار اہلحدیث کی سالانہ قیمت ادا کرسکوں۔ آپ مہربانی فرماکر میرے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرا دیں۔ عنداللہ ماجور ہونگے۔ (مولوی محمد علی موضع کالرہ رہوالہ ضلع گجرات پنجاب)

ضرورت ملازمت | صاحبان گذارش ہے کہ میں نے صحاح ستہ اور صرف نحو اور تفسیر وغیرہ پڑھی ہوئی ہے اور وعظ بھی اچھی طرح سے کرسکتا ہوں۔ اگر کسی مسجد کے لئے امامت کی ضرورت ہو تو بندہ کو اطلاع دیں (مولوی محمد علی موضع کالرہ رہوالہ ضلع گجرات۔ پنجاب)

انتباہ | ایک صاحب مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی کا تصدیقی خط دکھا کر اپنے مکان کے بہانے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ مولانا کا بیان ہے کہ انہوں نے کسی کو کوئی تصدیقی خط نہیں دیا ہے۔ یقیناً وہ خط جعلی ہے۔ ناظرین اس خط کا ہرگز اعتبار نہ کریں۔

قاری احمد سعید۔ مدن پورہ۔ بنارس
(یکم اکتوبر ۳۸ء)

یاد رفتگاں | میرے والد حاجی عبد السبحان صاحب ۲۔ شوال کو انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے موحد اور متبع سنت تھے۔ (راقم عبد السلام برادر مولوی محمد یوسف مؤلف حقیقۃ الفقہ از جے پور)

(۲) عزیز محمد اسماعیل کی زوجہ جو موحدہ اور پابند صوم وصلوٰۃ تھی۔ ۲۵۔ رمضان کو انتقال کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم مولوی محمد ابراہیم ناظم دار الحدیث محمدیہ لشکر گوالیار)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللّٰھم اغفر لھما وارحمھما

جلسہ انجمن اتحاد طلباء بنگال | حسب تجویز مجلس عاملہ انجمن اتحاد طلباء بنگال و آسام صوبہ دہلی کا ایک خصوصی جلسہ بتاریخ ۸۔ شوال بروز جمعرات بوقت دس بجے صبح مسجد فتحپوری کے ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے شرکت فرمائی جلسہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ دو سپاسنامے پیش کئے گئے۔ ایک بنگلہ زبان میں تھا اور دوسرا اردو زبان میں۔ دونوں کا ماحصل یہ تھا کہ وزیر اعظم بنگال عربی طلباء کے لئے ایک عالیشان دار العلوم گورنمنٹ کے خرچ سے بنگال میں جاری کرائیں اور اس میں ایسا نصاب رکھا جائے جس میں علوم قدیم کے ساتھ مغربی فنون کی بھی آمیزش ہو تاکہ طلبائے عربیہ بنگال و آسام بیرون بنگال کے مدارس سے بے نیاز ہو جائیں۔ ان سپاسناموں کی مولانا سجاد صاحب نے مزید تشریحی الفاظ کے ساتھ تائید کی۔ پھر آنریبل وزیر اعظم صاحب نے کھڑے ہو کر اپنے مخصوص انداز میں توقع دلاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے مدارس عربیہ کے لئے ایک لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ منظور کرا لیا ہے۔ اس قسم کے دار العلوم کے متعلق میرا پہلے سے خیال تھا۔ اب انشاء اللہ مزید ایک لاکھ روپیہ منظور کرانے کی کوشش کرونگا۔ آپ حضرات بھی اپنے مفید مشوروں سے میرے ساتھ اشتراک عمل کریں

اور اس قسم کے زریں جملوں کے ساتھ موصوف نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اور پھر موصوف نے معزز مہمانوں کے ساتھ ٹی پارٹی میں شرکت فرمائی۔ حاضرین جلسہ میں سے خواجہ حسن نظامی صاحب، مولانا احمد اللہ صاحب۔ پروفیسر سعید احمد صاحب ایم۔ اے۔ فاضل دیوبند۔ مولانا فخر الحسن صاحب اور مولانا حکیم عبد الرحمن صاحب کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اراکین انجمن مذکور میاں عبد الغنی صاحب سکرٹری پراونشل مسلم لیگ دہلی کے بہت مشکور ہیں جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

(محمد عبد الخالق سکرٹری انجمن اتحاد طلباء بنگال و آسام دہلی)

ملکی مطلع

جرمنی اور اس کے حریف

آج کل اخبارات میں اس بات کا بڑا چرچہ ہے کہ جرمن کا ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) فارسی کے اس مقبول مقولے یک را بگیر دوم را دعویٰ دار (ایک کو لیکر دوسرے کا تقاضہ کر) پر سرگرمی سے عمل پیرا ہے۔

چیکوسلواکیہ میں اسے جو کامیابی حاصل ہوئی وہ تو اب ایک بھولی بسری بات ہو گئی ہے۔ آجکل حالت یہ ہے کہ ہٹلر نے اپنی کھوئی ہوئی نوآبادیات دوبارہ حاصل کرنے کا عزم بالجزم کر چکا ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنی بعض تقریروں میں اس کا اظہار بھی کر دیا ہے۔

اس صورت حال کو ملحوظ رکھ کر برطانیہ اور فرانس بڑی پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ حال ہی میں وزیر اعظم برطانیہ پیرس (فرانس) میں جا کر وزیر اعظم فرانس سے نوآبادیات وغیرہ کے معاملات پر سرگوشی کر کے آئے ہیں۔ جس کا اظہار متفقہ طور پر صاف الفاظ میں نہیں کیا گیا حالانکہ دونوں ممالک کے باشندے اس گفتگو کا نتیجہ سننے کے لئے بے چین تھے۔ ہاں دونو وزیر اعظموں نے اپنی اپنی رعایا کو تسکین دینے کے لئے مبہم الفاظ میں کچھ کہا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کے الفاظ یہ ہیں :-

"اگر ان دونو حکومتوں (برطانیہ اور فرانس) میں کسی طرح اختلاف ہو گیا تو پھر دونو کی خیر نہیں۔ اختلاف کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں کسی طاقت کی دست برد کا شکار ہو جائینگے۔ لیکن اگر یہ دونوں متحد ہیں تو پھر امن و سکون کو محفوظ رکھنے کا کام بڑی آسانی سے ہو سکیگا" (مدینہ یکم دسمبر)

ناظرین کرام! ہمارے خیال میں یہ پریشانی صرف نوآبادیات کی واپسی کے متعلق نہیں ہے کیونکہ ان کو واپس لیکر ہٹلر کا پہلا مطالبہ یہ ہوگا کہ ان کے محاصل مع سود مجھے دیئے جائیں۔ (خدانخواستہ) جب اس کا یہ مطالبہ پورا ہو جائیگا تو ایک اور قدم اٹھائیگا اور کہیگا کہ گذشتہ جنگ میں میرے جو جہاز تباہ ہوئے اور مالی و جانی جو نقصان ہؤا مجھے ان کا معاوضہ بھی مع سود ادا کیا جائے۔

اس کے یہ سب مطالبات اگر مان لئے جائیں تو اس کے نتیجہ میں جو زبردست طاقت اسکو حاصل ہو جائیگی اور اس طاقت کے بل بوتے پر جو کچھ وہ کر سکیگا۔ اس کا صحیح علم خدا ہی کو ہے۔ ہم تو اس کے تصور ہی سے کانپ اٹھتے ہیں۔

گو اس وقت یورپ کا سیاسی مطلع بظاہر بالکل صاف نظر آتا ہے۔ مگر خطرہ ہے کہ عنقریب آیت کریمہ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ[ؕ] اپنا اثر دکھائیگی۔ اور اس وقت جو حالت ہوگی اس کا نقشہ اس مصرع کے مضمون میں ملاحظہ کیجئے۔ ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں

زیادہ واضح الفاظ میں یوں سمجھئے کہ آئندہ زمانے میں فساد عظیم کا خطرہ ہے۔ خدانخواستہ اگر ہٹلر نوآبادیات کے حصول میں کامیاب ہو گیا تو اسکے بعد جو جنگ لڑی جائیگی وہ گذشتہ جنگ سے کئی وجوہ سے بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ اس کے بعد دنیا کا جغرافیہ کیا ہوگا۔ یہ بتانا کسی انسان کا کام نہیں۔ حدیثوں میں جس ملحمہ عظیمہ کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ بہت ممکن ہے کہ وہ آئندہ جنگ ہی پر صادق آئے +

یورپ کی ہوا کا اثر
کل بنی نوع انسان پر

اسلام کا متدین طبقہ اس امر کا شاکی ہے کہ عام مسلمان (خصوصاً نوجوان طبقہ) اسلام سے نہ صرف غفلت برتتے ہیں بلکہ احکام شرعیہ پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ یہ شکائت درحقیقت صرف مسلمانوں کی نہیں بلکہ دنیا کے کل مذاہب یورپ کی مسموم فضا سے متاثر ہو رہے ہیں۔

آریہ سماج مذہبی شکل میں ایک نئی جماعت ہے جسکے پہلے طبقے کے چند بزرگ ابھی زندہ ہیں۔ لیکن عام طور پر آج کل دوسرا طبقہ پایا جاتا ہے۔ اس طبقے کی نوجوان اولاد کا شمار تیسرے طبقے میں ہوتا ہے۔

چاہئے تھا کہ آریہ جماعت اپنی مذہبی رسوم کی پوری پابند ہوتی مگر نہیں۔ واقعات بتا رہے ہیں کہ یہ لوگ بھی اپنے دھرم (مذہب) کی پابندی سے بہت غافل ہو گئے ہیں۔ اس جماعت میں ایک بزرگ مہتہ جی مصنف ہو گزرے ہیں۔ وہ اپنی کتاب "آریہ سماج کی پچیس سالہ تاریخ" میں لکھتے ہیں کہ آریہ سماجیوں کا مذہبی پہلو تاریک ہے۔

اس اظہار رائے کے بعد ان کی تاریکی (غفلت) میں اور زیادہ ترقی ہو گئی۔ چنانچہ اس حقیقت کا انکشاف آریہ اخبار "پرتاپ" لاہور نے خوب کیا ہے۔ جو ناظرین کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

"جہاں پہلے آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگوں[1] میں اس قدر حاضری ہؤا کرتی تھی کہ بیٹھنے کیلئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ وہاں آج کل آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں میں بھی پنڈال خالی پڑے رہتے ہیں اور اگر کسی قدر حاضری نظر آتی ہے تو وہ بوڑھے مردوں یا استریوں کی ہوتی ہے۔ بوڑھے آدمی یا تو اس لئے ست سنگوں اور سالانہ جلسوں کی رونق بڑھانے کے لئے آتے ہیں کہ وہ عملی زندگی سے ریٹائر ہو چکے ہوتے ہیں اور اس لئے انہیں اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یا اس لئے کہ شروع سے ہی آریہ سماج کا سرگرم کارکن کرنے کی وجہ سے ان کے سنسکار[2] ایسے ہو چکے ہیں کہ دھرم اور دھارمک کاموں کی طرف ان کی دلچسپی زیادہ ہے۔ اور استریاں زیادہ تر اس باعث سے سالانہ جلسوں میں آتی ہیں کہ وہ چند شریلے بھجن سننگی۔ اور

[ؕ] ایک روز ایک فریق دوسرے میں گھس جائیگا اور گھمسان کی لڑائی ہوگی۔

ایک وہ جیلیوں سے مل لیں گی۔ گو اب شہروں میں گھر گھر ریڈیو ہو جانے اور سینماؤں اور تھیٹروں کی بہتات کی وجہ سے ان کے شوق موسیقی کی تکمیل کا سامان اب گھر پر ہی ہونے لگا ہے۔ مگر دیہات اور چھوٹے چھوٹے قصبوں میں جہاں تفریح طبع کے سامان موجود نہیں۔ دیویاں زیادہ تر تفریح طبع کی خاطر ہی آریہ سماج کے ست سنگوں اور سالانہ جلسوں میں شامل ہوتی ہیں۔ جہاں تک نوجوان عنصر کا تعلق ہے وہ ان جلسوں سے زیادہ تر مفقود نظر آتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جن مقامات پر آریہ سکول، کالج یا پاٹھ شالائیں ہیں۔ وہاں ودیارتھی اور بالکائیں بھی آریہ سماجوں کے جلسوں میں آجاتی ہیں۔ لیکن کیا کوئی آریہ پرش یا استری سینے پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے کہ یہ بالک اور بالکائیں یا ودیالوں کے ودیارتھی اور کالج سٹوڈنٹ دلی اتساہ سے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ بلکہ برعکس اسکے یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ یہ بچارے ڈنڈے کے زور سے جلسوں میں شریک کئے جاتے ہیں۔

کارن کیا ہے | اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ بات کیوں ہے۔ اس کا کارن کیا ہے۔ یہ تو کہا نہیں جا سکتا کہ دھارمک شکھشا کے ابھاؤ کے کارن ہی سارے نوجوانوں کی روچی دھرم کے کاموں کی طرف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بے شمار آریہ سکول، کالج پاٹھ شالائیں اور گورو کل اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہیں کہ آریہ سنتان کو کافی دھارمک شکھشا مل رہی ہے۔ ان سکولوں، ودیالوں اور کالجوں میں دھرم شکھشا کے لئے خاص پریڈ رکھے جاتے ہیں۔ خاص نصاب مقرر ہے۔ تقریباً تمام بڑے بڑے آریہ کالجوں میں مندر ہیں۔ جہاں غالباً سندھیا کے وقت کی غیر حاضری کے لئے جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے بھی آریہ نوجوانوں کی روچی دھرم کی طرف نہیں ہوتی۔ وہ کالج کے ایام میں ہی اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اگر موقعہ ملے تو سندھیا کے پریڈ سے بھاگ جائیں۔ چہ جائیکہ کالج سے نکلنے کے بعد دھرم کے کاموں کے لئے اُتساہ اور سرگرمی کا اظہار کریں گے۔ اب اس صورت حالات کا کارن کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے بہت سے کارن ہوں مگر میرے خیال میں بڑے کارن صرف دو ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ ایک تو بزرگوں کے عملی جیون میں دھرم کے کاموں کی طرف کم توجہی اور دوسرے نوجوانوں کے سامنے کوئی خاص پروگرام نہ ہونا۔ جہاں تک پہلے کارن کا تعلق ہے۔ وہ تو ہر ایک آریہ پرش و استری کو معلوم ہے۔ کہ ان کے گھر میں ہفتے میں ہی نہیں۔ بلکہ سال میں کتنی بار ہون ہوتا ہے۔ کس قدر باقاعدگی سے وہ خود سندھیا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے بچوں اور نوجوان لڑکے لڑکیوں سے بھی یہ توقع رکھ سکیں کہ وہ خود سندھیا اور دیگر نت کرم کریں گے۔ جب تک ان کا اپنا جیون بچوں کے سامنے ایک آدرش جیون نہ ہوگا۔ اس وقت تک بچے بھی دڑھ ویدک دھرمی یا سرگرم آریہ سماجی نہیں بن سکتے۔"

(پرتاپ لاہور، ۲۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | مذہبی تنزل کی شکایت میں ہم اپنے ہمعصر اہل مذاہب کے ساتھ شریک ہیں۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ انسان کے ظاہر و باطن کی اصلاح کے لئے مذہب ہی ایک بہترین نسخہ ہے۔ اسکے برابر اور کوئی چیز نہیں۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور جماعت اہل حدیث

خدا کا شکر ہے کہ صوبہ بہار نے صوبہ اہل حدیث کانفرنس قائم کر لی۔ خدا کرے کہ بعد قیام کچھ کام بھی کرے جس طرح کہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کام کر رہی ہے اور جس طرح کلکتہ کی جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث بالکل خاموش ہے کہ گویا ہے ہی نہیں۔ اس طرح نہ ہو۔ اس نوٹ کے لکھنے سے میری دو اغراض ہیں۔ پہلی غرض تو یہ ہے کہ صوبہ کانفرنس سے جو کام لیا جائے وہ محض توحید و سنت کی اشاعت ہو۔ تحریر و تقریر، مناظرہ و مقدمہ سے اور کھلے لفظوں میں۔ زمانہ سازی و مصلحت سے علیحدہ ہو کر اس لئے کہ یہ دونوں ایسے موذی ہیں جو بجائے ترقی کے تباہ کر کے چھوڑتے ہیں۔ اگر یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ تو انشاء اللہ صوبہ بہار کی جماعت اہل حدیث دوبارہ زندگی پا کر ترقی کریگی اور اپنی تعداد بڑھالے گی۔ خدا دوسرے صوبوں کو بھی اس کی توفیق بخشے۔ میری دوسری غرض یہ ہے کہ ۴۔ نومبر کے اہلحدیث سے معلوم ہوا کہ بعد رمضان انجمن اہل حدیث آرہ اپنے صوبہ کی کانفرنس کا جلسہ کریگی مبارک ہو۔ کرے اور ضرور کرے۔ لیکن کیا میں جماعت اہل حدیث آرہ سے بڑے ادب سے عرض کر سکتا ہوں کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ شکراوہ (گوڑگانوہ پنجاب) پر آپ حضرات کی طرف سے آئندہ سال کے جلسہ کا اعلان ہوا تھا۔ کیا آپ حضرات نے اپنے وعدہ کے موافق آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ کر دیا؟ نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا؟ یہ تو آپ کہہ نہیں سکتے کہ جلسہ کرنے کی طاقت نہیں۔ اسلئے کہ آپ نے چند ماہ گزرے کہ مدرسہ آرہ کا شاندار جلسہ کیا۔ اور اب صوبہ کی کانفرنس کا جلسہ کرنے جا رہے ہیں۔ اگر ان جلسوں سے آپ کی غرض توحید و سنت کی اشاعت ہے تو آپ حضرات کو سب سے پہلے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہئے۔ اور اگر کچھ اور غرض ہے اور فیہ ما فیہ ہے تو پھر بنارس والوں کی طرح خاموش ہو جائیے اس لئے کہ بنارس والوں نے بھی جلسہ کو ٹالا اور خاموش ہو گئے۔ انا للہ!

ہندوستان کی جماعت اہل حدیث پر سخت افسوس ہے کہ وہ اپنی کانفرنس کو بالکل بھول گئے۔ کبھی وہ زمانہ تھا کہ ایک وقت میں کئی جگہ سے دعوتیں آتی تھیں اور اب یہ زمانہ ہے کہ احساس ہی نہیں۔ اصحاب بنگال خاموش۔ اہلحدیثان بمبئی و گجرات چپ ہیں۔ صوبہ متوسط بھی خاموش۔ ہمارا صوبہ تو یوپی گیا گزرا ہو گیا۔ اپنی کانفرنس کا تو احساس ہی نہیں رہا۔ اور نہ اشاعت توحید و سنت کا خیال۔ الا ماشاء اللہ!

(ابو مسعود خان قمر بنارسی۔ چندوسی کالج۔ چندوسی۔ یوپی)

اہلحدیث | فاضل مضمون نگار زمانے کی فضا سے واقف ہیں ان کو علم ہونا چاہئے کہ حدیث میں جو آیا ہے الدنیا والآخرۃ ضرتان ان رضیت احدھما سخطت الاخری۔

یہ حدیث آجکل اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔ کانگرس میں سیاسی غالب ہے اسلئے مذہبی تحریکات کا دب جانا ضروری ہے۔ جدھر

علم حاصل کرنیوالے لڑکے لڑکیاں۔ دلی شوق۔ مذہبی تعلیم کی کمی کے باعث۔ مذہبی مدرسے اور کالج۔ اوقات۔ عبادت۔ اہتمام۔ عملی زندگی۔
[illegible]

(۱۱۷)

(۱۱۹)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۶ — نمبر ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۲
رؤسا و جاگیرداروں سے ۰ ۶
عام خریداران سے ۰ عـ۴
" " ششماہی عـ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۱۲۱)

امرتسر ۲۴ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

محمدؐ رسول خدا ہو کے آیا

بجواب

"خدا خود رسولؐ خدا بن کے آیا"

(از قلم ابو الاخلاق محمد اسحاق صاحب (منشی فاضل))

وہی سرور انبیا ہو کے آیا — وہی احمد مجتبیٰ ہو کے آیا
ہوا نور ہی نور ظلمت کدوں میں — وہ دنیا میں شمس الضحیٰ ہو کے آیا
بھلایا خلائق نے جب اپنا خالق — محمدؐ رسول خدا ہو کے آیا
ہوا اوس کو ہی شرف معراج حاصل — وہ محبوب رب العلیٰ ہو کے آیا
اُسی نے بتایا دو حق بشر کو — خلائق کا وہ رہنما ہو کے آیا
غریبوں کا ماویٰ یتیموں کا ملجا — وہ خیر البشر مصطفیٰ ہو کے آیا
وہ شافع محشر وہ فخر امت — جب آیا تو نور الہدیٰ ہو کے آیا
خزاں رفت و آمد بہار گل افشاں — چناں شد آں سر حقیقت نمایاں

محمدؐ رسول خدا ہو کے آیا

غازی مصطفیٰ کمال پاشا۔ غازی انور پاشا۔ طلعت پاشا۔ ... اور دیگر ترک بہادر جرنیلوں کے حالات ...

انتخاب الاخبار

حج لائن کے جہاز جو حجاج کو ہندوستان سے جدہ لے جا رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل عارضی پروگرام کے مطابق روانہ ہونگے۔ صحیح وقت براہ راست دریافت ہو سکتا ہے۔

(۱) ایس ایس المدینہ ۲۳ دسمبر کو بمبئی سے براہ راست روانہ ہوگا۔ (۲) ایس ایس المدینہ ۷ جنوری ۱۹۴۰ء کو کراچی سے براہ راست جائیگا۔ (۳) ایس ایس المدینہ ۱۶ جنوری کو بمبئی اور ۱۸ جنوری کو کراچی سے روانہ ہو جائیگا۔

—— امرتسر میں خشک سردی زور پر ہے۔ مگر ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ ناظرین بارش کے لئے بدرگاہ رب رحیم دعا کریں۔

—— وزیری ملکوں کا جو وفد حال ہی میں فقیر ایپی کے ساتھ صلح کی شرائط طے کرنے گیا تھا وہ ناکام واپس آیا۔

—— صوبہ وانگس (چین) کے شہر ویلین میں جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کر کے پانچہزار اشخاص کو ہلاک کیا۔ تقریباً چھ سو مکانات تباہ ہوئے۔

—— حکومت ایران کے قونصل جنرل مقیم ہند نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ ہر ہٹلر نے شاہ ایران کو جرمنی آنے کی دعوت دی ہے۔

—— ٹوکیو۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان میں آئندہ داخلہ یہود کی ممانعت کر دی جائے گی۔

—— جدہ ۲۱ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ ۲۱ نومبر تک بحری راستہ سے ۴۴ ہزار ۴۶۶ حجاج کرام وارد حجاز ہو چکے ہیں۔

—— آل انڈیا کانگرس کمیٹی الہ آباد کے دفتر کی اطلاع ہے کہ تمام ہندوستان میں کانگرس کے ۳۸ لاکھ ممبر بن چکے ہیں۔

—— نظام حیدر آباد دکن کی حکومت کی طرف سے سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ عثمانیہ یونیورسٹی کے ہوسٹلوں میں بندے ماترم کے گیت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

—— مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے قحط سالی کے آثار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۲½ لاکھ روپیہ مالیہ کی معافی دیدی ہے۔

—— مدراس اسمبلی میں مندر پرویش بل پاس ہو گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مالابار کے بڑے بڑے مندر اچھوتوں پر کھول دیئے جائینگے۔

—— لنکاشائر کے سوداگران پارچہ نے اس غرض سے ایک اہم قانون کا آغاز کیا ہے کہ بورڈ آف ٹریڈ پر زور ڈال کر ہندوستان میں برطانوی کپڑے پر محصول کم کرایا جائے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر ایک اعلان کرنے والا ہے۔ جس کی رو سے پادریوں کے فنڈ اور جملہ جائدادیں ضبط کی جائیں گی۔

۲۹۔ دسمبر سے پہلے پہلے

اگر قیمت اخبار دفتر ہذا میں موصول نہ ہوئی۔ یا انکار کی اطلاع نہ ملی تو جن خریداروں کی قیمت ماہ دسمبر میں ختم ہے ان کے نام ۳۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

—— پنجاب پراونشل ہندو سبھا کے سکرٹری نے حکومت پنجاب کو لکھا ہے کہ تمام سرکاری ملازموں کو ہندو سبھا میں داخلہ کی عام اجازت کے احکام جاری کر دیئے جائیں۔ نیز سبھا کے لئے ایک سپیشل براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کیا جائے۔ اور ایک قانون بنا کر ہر ایک ہندو کے لئے یہ لازمی قرار دیا جائے کہ اپنی آمدنی کا پانچواں حصہ لازماً اس سبھا کے فنڈ میں داخل کرے۔ اور لکھا ہے کہ جب حکومت خاکسار تحریک کے ایسے مطالبات کو منظور کر چکی ہے تو ہندو سبھا کے ساتھ بھی اسے ویسا ہی سلوک کرنا چاہیئے۔

سیرۃ النبی کے جلسے قادیان سے اعلان ہوا تھا کہ حسب دستور سابق ۱۱۔ دسمبر کو سیرۃ النبی کے جلسے کئے جائیں۔ چنانچہ امرتسر میں بھی قادیانی جماعت نے شہر سے باہر مجیٹھہ روڈ پر جلسہ کیا۔ مگر ان جلسوں کی اصلی غرض وغائت بتانے کے لئے انجمن اہل حدیث امرتسر نے بھی باغ بیرون دروازہ لاہوری میں جلسہ کیا۔ جس میں مرزائی مشن کی تردید کی گئی۔ (نامہ نگار)

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۸؍ ازمیاں دوست محمد صاحب مدراس ۸؍۔ از سید عبداللہ شاہ صاحب ناٹنگ ۸؍۔ ملک غلام محمد صاحب سرینگر ۸؍۔ ایک صاحب خیر ۶؍۔ جملہ [illegible]۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۴؍۔ بقایا [illegible]

از سائلین ۲۶ محمد ہاشم مجھوڑہ ۶؍۔ ۲۷ عبدالوکیل چک ۲۸۵ ۸؍۔ ۲۸ زین العابدین رام پور ۶؍۔ ۲۹ علی اکبر بہاول نگر ۶؍۔ میزان [illegible] بقایا فنڈ [illegible]

پینسٹھ سائلین ابھی اور ہیں اصحاب خیر توجہ فرمائیں تو ان کے نام بہت جلد اخبار جاری ہو جائے۔

روپے بھیجدیئے گئے منشی محمد شفیع صاحب خریدار اہلحدیث [illegible] نے جو مہلغات جس جگہ بھیجنے کیلئے ارسال کئے تھے وہ ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ جزاء اللہ احسن الجزاء۔

ایسی رقوم براہ راست ہی بھیجی جایا کریں تو بہتر ہو۔ کیونکہ اس سے اول تو دو دفعہ محصول منی آرڈر خرچ ہوتا ہے۔ دوم جن کے نام ایسی رقوم بھیجی ہوں ان کو تاخیر سے ملتی ہیں۔ امید ہے کہ ایسے حضرات اس امر کا خاص خیال رکھیں گے۔ (محرر دفتر اہلحدیث)

ایک تردید حکومت پنجاب کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی ہے کہ اس صوبہ میں ایک پبلک جلسہ میں ایک مقرر نے یہ کہا کہ ہندوستانی سپاہی فلسطین میں استعمال کئے جا رہے ہیں۔ عوام کی اطلاع کیلئے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہ بیان بالکل جھوٹ ہے۔ (لاہور ۸۔ دسمبر ۱۹۳۹ء)

مولانا ابراہیم صاحب کی بہو (بھتیجے مولوی عبدالقیوم ایم اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر کی بیوی) بعارضہ نمونیہ فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۴۔ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

وید اور قرآن

اخبار "پرکاش" ۲۳۔ اکتوبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی ہے "وید، بائیبل اور قرآن"۔ راقم مضمون نے ساری کوشش اس بات پر صرف کی ہے کہ مہرشی دیانند نے بائیبل اور قرآن پر ایسے اعتراضات کئے ہیں جن کے جوابات نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ کتابیں بقول ان کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو وید کے مقابلے میں لایا جائے۔ اور سوامی دیانند نے ایسا کیوں کیا؟ بقول ان کے اس کی وجہ یہ ہے کہ

ویدوں کا پڑھنا پڑھانا چونکہ ہر آریہ کا پرم دھرم[1] (مذہبی فرض) ہے اس لئے ان کتابوں کے ہوتے ہوئے یہ مذہبی فرض ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ آریہ کی نظر اس طرف بھی پڑ جاتی تو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں خلل واقع ہوتا۔ اسی لئے سوامی جی نے ویدوں کے راستے سے یہ کانٹے اٹھا دئیے!

اہلحدیث ہم سمجھتے تھے کہ زمانے کی ترقی کا اثر آریوں کے مذہبی تعصب پر بھی پڑا ہوگا۔ مگر اس قسم کے مضامین دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماجی ابھی تک اسی بھنور میں پھنسے ہوئے ہیں جس میں پچاس سال پہلے تھے۔ ستیارتھ پرکاش سوامی دیانند کی تصنیف ہے مگر جتنا حصہ ان کی طرف سے ہے وہ بارہ ابواب پر ختم ہو جاتا ہے۔ تیرھویں اور چودھویں ابواب میں بائیبل اور قرآن کی تردید ہے۔ واقعات تاریخیہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ دو باب سوامی جی کے ہیں۔

سوامی جی کی ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء میں مراد آباد کے ایک رئیس نے چھپوائی تھی۔ ہم نے کوشش کر کے اس رئیس کے صاحبزادے سے ایک نسخہ منگوایا تھا جو ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کے بعد پنڈت کالورام نے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا۔ اس کا بھی ایک نسخہ ہمارے پاس ہے۔ پنڈت کالورام کے نسخے کی تصحیح اور تائید سوامی شردھانند (لیڈر آریہ) نے کی تھی۔ ان دونوں نسخوں میں بائیبل اور قرآن کے متعلق تردیدی بابوں کا ذکر تک نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونو باب الحاقی ہیں۔ پیچھے کسی نافہم آریہ نے لکھ کر سوامی جی کی کتاب کے ساتھ ملحق کر دئیے ہیں بغور دیکھا جائے تو ان ابواب میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں وہ سوامی جی جیسے ودوان کی شان سے بہت دور ہیں۔ ہم نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب متعلقہ قرآن کا جواب جس وقت لکھا تھا۔ (جسے آج پینتیس ۳۵ سال کے قریب ہوتے ہیں) اس وقت ہمارا خیال حسب روایت آریہ یہی تھا کہ یہ باب سوامی جی کا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے ہم نے سوامی جی کو مخاطب کر کے جواب دیا اور وہ جواب کتاب "حق پرکاش" کی صورت میں ملک کے ہر گوشہ میں پہنچکر موجب تسلی ہوا۔ خدا کا شکر ہے کہ آریہ سماجیوں کو آج تک اسکے جواب الجواب کی ہمت نہ ہوئی۔

اس کے بعد کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یہ دونو ابواب سوامی جی کی تصنیف نہیں ہیں۔ کسی آریہ کے پاس اس کا ثبوت ہو تو وہ ۱۸۷۵ء کی ستیارتھ پرکاش کے بعد کی ستیارتھ پرکاش کا کوئی ایسا نسخہ دکھائے جو سوامی جی کی زندگی میں طبع ہوا ہو۔ یہ یاد رہے کہ سوامی جی ۱۸۷۵ء والی ستیارتھ پرکاش کے طبع کے بعد آٹھ سال زندہ رہ کر ۱۸۸۳ء میں دار فانی سے کوچ کر گئے اس عرصہ میں دوسری ستیارتھ پرکاش طبع نہیں ہوئی۔

اظہار تعجب ہمارے ناظرین کو اگر تعجب ہو کہ آریہ سماجی اس امر پر کیسے جرأت کر سکتے ہیں کہ اپنے مذہبی ریفارمر کی کتاب میں اپنی طرف سے الحاق کریں۔ انکے رفع تعجب کے لئے ہمارے پاس بہت سے نظائر ہیں منجملہ ان کے ایک دو ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔

سوامی جی کی سوانحعمری کلاں میں صفحہ ۶۶۸ پر سوامی جی کا مقولہ لکھا ہے کہ

> ہم دوبارہ جنم لیکر باقی سوا دو ویدوں کی تفسیر کرینگے۔

اس مقولے پر مخالفوں کی طرف سے جب اعتراضات ہوئے کہ سوامی جی کو انتقال کئے ہوئے ۱۸۸۳ء سے آج ۱۹۳۸ء تک پچپن سال ہوئے ہیں۔ اگر سوامی جی اپنی پہلی انسانی جون سے نکل کر بقاعدہ تناسخ انسانی جون میں آئے ہوتے تو آج ان کی عمر پچپن سال کی ہوتی اتنی عمر کا آدمی علمی بلوغ کے کمال تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر انہوں نے کیوں باقی ویدوں کی تفسیر نہ لکھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی حسب قاعدہ تناسخ کسی دوسری

[1] افسوس کہ سوامی جی نے آریوں کو وید پڑھانے کے لئے بہت سے بتن کئے۔ دیگر الہامی کتابوں کی تردید بھی کی تاکہ آریہ ان کو نہ دیکھیں مگر آریوں نے ان کے ساتھ وید کو بھی چھوڑ دیا۔ کیا پرکاش کا فاضل ایڈیٹر بھی بتا سکتا ہے کہ فیصدی بانی ہزار ایک بھی آریہ ویدوں کو خوب سمجھتا اور روزانہ پڑھتا ہے۔

ہوتے چلے گئے۔

یہ اعتراض واقعی وزن دار تھا۔ اسلئے ہوشیار آریہ سماجیوں نے سوانحعمری کے دوسرے ایڈیشن میں اس عبارت کو بالکل اڑا دیا۔ تاکہ نہ بانس رہے نہ بانسری بجے۔ اسی طرح ستیارتھ پرکاش کے بہت سے حوالے آریوں نے کاٹ دئیے یا درست کر دئیے۔ مثلاً براعظم امریکہ کی تلاش کرنے والے کولمبس کو انگلستان کا کولمبس لکھا تھا۔ جب اعتراضات ہوئے کہ سوامی جی کی تحقیق علمی کا یہ حال ہے کہ کولمبس کو انگلستان کا کولمبس بتایا ہے حالانکہ وہ اٹلی کا باشندہ تھا۔ تو ہوشیار آریوں نے پچھلی ایڈیشن میں بجائے انگلستان کے یورپ کا لفظ لکھ دیا۔ اسی طرح اور بھی کئی حوالے ہیں۔ جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

یہ تو ہے جواب اس بات کا جو آریہ نامہ نگار نے فخریہ طور پر سوامی جی کو تمغہ دیا ہے کہ انہوں نے وید کی تکمیل کے لئے بائیبل اور قرآن کو اعتراضات کی بوچھاڑ سے کالعدم کر دیا۔

اس کے بعد نامہ نگار نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب سے پہلا اعتراض نقل کیا ہے کہ

بسم اللہ سے کیوں شروع کیا گیا۔ کیا خدا خود کہتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے)

ہم سمجھتے تھے کہ آریہ سماج ایک محقق جماعت ہے وہ ہر کلام کو جانچا کرتی ہے۔ اس اعتراض کا جو جواب ہم نے "حق پرکاش" میں دیا ہے اسے دیکھ کر یہ اعتراض پھر کبھی نہ کرینگے۔ لیکن اسکو دیکھ کر معلوم ہوا کہ آریہ سماجیوں پر ابھی فارسی کا وہ مقولہ صادق آتا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں :-

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

ہمارے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ کے بطور تعلیم نازل ہوئی ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ اے بندو! تم اپنی درخواست بحضور خداوند اس طرح پیش کیا کرو کہ میں اللہ رحمٰن رحیم کے نام سے اس کلام کو شروع کرتا ہوں۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وغیرہ۔

الہامی نوشتوں میں اس کی مثالیں بہت ملتی ہیں کہ بندوں کی درخواستوں کو الہامی الفاظ میں نقل کر کے تعلیم دی گئی ہے۔ ویدوں سے اسکی مثالیں حق پرکاش میں لکھی گئی ہیں۔ لیکن آج تک آریہ سماجی وہی بکے جاتے ہیں جو ان کے بزرگ کہہ گئے ہیں۔ کیونکہ ان کا مقولہ ہے ؎

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو

مرزائی اخبار "پیغام صلح" لاہور مورخہ ۳۰ نومبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جو دراصل مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت کا خطبہ جمعہ ہے۔ اس میں مخالفین سے درخواست کی گئی ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی پر انصاف سے غور کرو۔ واقعی یہ درخواست قبولیت کے لائق ہے مگر صرف مخالفوں ہی کے حق میں نہیں بلکہ مریدوں کو بھی اس پر عمل کرنا چاہئے۔ کہ وہ بھی انصاف سے غور کریں۔

مولوی محمد علی صاحب موصوف اس درجہ کے معتقد مرزا ہیں کہ ان کے حق میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مرزا صاحب کی زندگی میں ایک قصیدہ لکھا گیا تھا۔ جس کا ایک شعر یہ تھا ؎

کیا ساز طشت از بام جس نے میسویت کا
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں پکے مرزائی

آج بھی پکے مرزائی مخالفین کو الزام دیتے ہوئے راستی اور صداقت سے کام نہیں لیتے۔ چنانچہ آپ کا مقولہ اصل الفاظ میں یہ ہے :-

"مخالفین نے حضرت مرزا صاحب کی اتنی بُری تصویر پیش کی ہے کہ اس میں کوئی خوبی نظر ہی نہیں آتی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ذرا انصاف سے آپ کی لائف پڑھو اور دیکھو کہ اسلام کے اس عظیم الشان جرنیل کے دل میں کونسی تڑپ اور کونسا جوش موجزن تھا۔ اگر کوئی انصاف اور غور سے دیکھے تو اسے صرف یہی نظر آئیگا کہ ان کے دل میں اسلام کی حفاظت اور توسیع کی تڑپ تھی ان کے دل میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی صحیح تصویر پیش کرنے کا جوش تھا۔ اس کے علاوہ نہ اور کوئی تڑپ تھی اور نہ کوئی جوش تھا۔ اور پھر جو کوئی آپ کے پاس جا کر بیٹھا۔ اس کا دل بھی اسی تڑپ اور جوش سے معمور ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ لوگ آپ کو گالیوں سے بھرے ہوئے پلندوں کے پلندے ڈاک میں لکھ بھیجتے تھے۔ ان سے تھیلوں کے تھیلے بھر جاتے۔ جب تھیلا بھر جاتا تو اس کو جلا دیا جاتا۔ ان کی وجہ سے آپ کو کبھی ملال نہ ہوتا تھا۔ آپ کی پیشانی پر شکن تک نہ پڑتی تھی آپ ان گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط کی جو مخالف دن رات آپ کو بھیجتے تھے پروا تک نہ کرتے تھے۔ لیکن جب کسی عیسائی یا آریہ سماجی یا دوسرے کسی مخالف اسلام کی طرف سے رسول خدا پر کوئی حملہ ہوتا تھا تو معاً آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آپ کا آرام و چین رخصت ہو جاتا۔ باہر مجلس میں بھی ذکر کرتے کہ فلاں ناپاک انسان نے پاکوں کے سردار پر یہ حملہ کیا ہے اور اسطرح جھک ماری ہے۔ اور جب تک اس کا جواب نہ لکھ لیتے تھے آپ کو چین نہ آتا تھا۔"

(پیغام صلح لاہور ص۔ ۳۰ نومبر ۱۹۳۳ء)

اہلحدیث کیا یہ واقعات ٹھیک ہیں کہ مخالفین نے مرزا صاحب کی بُری تصویر پیش کی ہے؟ نہیں۔ سنئے!

مرزا صاحب کے چہرے پر جو بدنما سیاہ داغ ہے وہ ادعائے نبوت ہے۔ جس کا نام مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تصنیفات میں دجالیت رکھا ہے۔ اس داغ کو نمایاں کرنے والی جماعت کون ہے؟ وہی جماعت جو قادیان کے تخت خلافت پر قابض ہے۔ جن کے مقابلے میں لاہوری جماعت کا شمار شرح چغمینی کی شبع عرض شعیر (جو کا ساتواں حصہ) کی مانند ہے۔ اس جماعت نے مرزا صاحب کی نبوت کو خوب چمکایا۔ مولوی محمد علی کو مباحثے کے لئے للکارا مگر مولوی صاحب نے اس کو ٹال دیا۔ کیا یہ جماعت مخالفین مرزا سے ہے، کھلے لفظوں میں کہہ دیجئے۔ جب ہم پوچھتے ہیں کہ ادعائے نبوت بقول آپ کے کفر ہے تو کسی غیر نبی کو نبی ماننے والا کون ہے۔ آپ خاموش ہو کر اس کا جواب نہیں دیتے۔ اور جب قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کسی نبی سے وصف نبوت سلب کرنے والا کون ہے تو وہ بھی چپ سادھ جاتے ہیں۔ اس لئے ہم دونوں گروہوں کو ارشاد خداوندی سناتے ہیں :-

وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى۔ (جب بولو عدل سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہی ہو)

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے مرزا صاحب کے عشق رسول کا ذکر کرتے ہوئے بہت مبالغے سے کام لیا ہے کہ مخالفین کی گالیوں کے خطوط سے جب تھیلے بھر جاتے تو جلا دیئے جاتے اور مرزا صاحب ان گالیوں کی پروا نہ کرتے۔"

غالباً یہ تھیلے اس قسم کے ہونگے جس قسم کی پچاس الماریاں مرزا صاحب نے حکومت انگریزی کی تائید میں بھر دی ہیں۔ ان پچاس الماریوں میں سے ایک بھی نہیں ملتی۔ اسی طرح وہ تھیلے ہونگے جو غالباً اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑوں سے بنے ہوئے ہونگے

ہاں صاحب! مرزا صاحب پروا نہ کرتے تھے تو یہ نمونے کس کے ہیں :-

او بدذات فرقہ مولویاں۔ او یہودی خصلت مولویو! جو زہر کا پیالہ تم نے خود پیا وہی عوام کو پلایا۔ (انجام آتھم)

کیسے میٹھے وچن ہیں کہ ع
گالیوں سے بھی بے مزہ نہ ہوا

ایسی شیریں کلامی کے مقابلے میں کسی (یہودی خصلت) مولوی یا اس کے اتباع نے مرزا صاحب کو بقول استاد صائب سے

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زرقلب بہر کس کہ دہی باز دہد

دو چار خطوط بھی بھیج دیئے تو کیا بڑا کیا۔

ہاں یہ بھی خوب کہا کہ

آریہ اور عیسائیوں کے اعتراضات سے آپ بے تاب ہو جاتے جب تک جواب نہ دے لیتے آپ کو چین نہ آتا۔

کس قدر غلط بیانی ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ مرزا صاحب کی زندگی میں عیسائیوں کا رسالہ امہات المومنین جو ازواج مطہرات کے متعلق نکلا تھا۔ مرزا صاحب نے اس کا کیا جواب دیا تھا۔ اسی طرح آریوں کی طرف سے "رنگیلا رسول" نکلا تو ان کی جماعت نے اس کا کیا جواب دیا۔ سب سے پہلے آریوں کے گورو کی ستیارتھ پرکاش کا کیا جواب دیا۔ عیسائیوں کی کتاب "عدم ضرورت قرآن" کا کیا جواب دیا۔ بڑے طمطراق سے کتاب براہین احمدیہ شروع کی۔ اس میں اپنے الہامات اور اعلیٰ مراتب بیان کرنے کے سوا کیا لکھا! براہین کے پہلے مجموعہ میں کو شروع کرتے ہی ختم کر دیا۔ بعد تقاضا بسیار پانچویں جلد شروع کی تو اس میں بھی اپنی رام کہانی کے سوا کیا لکھا! واقعات کو غلط بیان کرنا اور صحیح باتوں کو چھپانا اسلام اور عقل دونوں کے خلاف ہے۔

مرزا صاحب اگر فی الواقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں رنگے ہوتے تو آپ یہ دعویٰ نہ کرتے سے

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
(تریاق القلوب)

اس کے بعد مولوی صاحب نے اپنی لاہوری اور قادیانی جماعت میں امتیاز بتلانے کو چار معیار بتائے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں :-

پہلا امتیاز | نیکی اور بلند اخلاقی قادیان میں نہیں ہم میں ہے۔

دوسرا امتیاز | قادیان کی نیک شہرت بوجہ جماعت قادیانیہ اب نہیں رہی۔

تیسرا امتیاز | خلیفہ قادیان کی بد اخلاقی کا ذکر ہائیکورٹ میں آگیا ہے[1]۔

چوتھا امتیاز | مسیح موعود (مرزا) کا دیا ہوا علم قادیان سے اُڑ گیا اور قادیانی جماعت کی ساری طاقت سیاسیات پر صرف ہو رہی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہم ان باتوں میں اور خاصکر آخری الزام میں مولوی صاحب کی تائید کرتے ہیں اور اس کی تائید میں ایک ایسا واقعہ پیش کرتے ہیں جو مولوی محمد علی صاحب کے ذہن میں نہیں آیا۔ نہ ہی قادیانی اس کی تردید کرسکتے ہیں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ

مرزا ناصر احمد (پسر خلیفہ قادیان) بغرض تعلیم انگلستان گئے۔ جس پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوا ہوگا۔ وہاں سے آپ کیا ڈگری لائے۔ اس کا جواب "الفضل" میں ملتا ہے کہ صاحبزادے نے انگلستان کے پالیٹشنر (مدبرین) سے مل کر وہاں کی پالیٹکس (سیاست) کا علم حاصل کیا۔

وہ کہیں یا نہ کہیں۔ سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اس رقم کثیر (ہزارہا روپیہ) کے خرچ کا نتیجہ مسیح موعود کے گدی نشین خلیفہ قادیان کے ذہن میں کیا ہے؟ ہم جیسے ناواقف سیاست یہی سمجھیں گے کہ مسیح موعود کے پوتے کو وائسرائے بہادر کی اگزیکٹو کونسل کا ممبر بنانے کی تمہید ہے۔

ہم اس میں نہ مخل ہیں نہ حاسد ہیں۔ ہاں اتنا ضرور کہتے ہیں کہ آپ کے مسیح موعود نے انگریزوں اور روسیوں کا نام یاجوج ماجوج رکھا ہوا ہے۔ (حمامۃ البشریٰ) ایسی قوم میں بحیثیت ممبر داخل ہونے سے خطرہ ہے کہ کان نمک والی مثال صادق نہ آجائے۔ سے

پہنچ کر کے وہیں بے ہو نہ رہنا
کوئی جا کر کے کہہ دو نامہ برسے

[1] انصاف یہ ہے کہ ہائیکورٹ میں ذکر آنے سے بد اخلاقی کا ثبوت نہیں ہوا۔ اس کی مثال قرآن مجید میں فرعون اور شیطان وغیرہ کے اقوال ہیں جو بطور حکایت کے درج ہیں نہ بطور تصدیق کے۔ (اہلحدیث)

بریلوی مشن

اندھیر نگری اور کانا راجہ

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرت سری)

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ امرت سر میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا وہ ان تقاریر کے نتائج میں سے ایک نتیجہ تھا جو مسجد میاں محمد جان مرحوم امرتسر میں جلسہ عرس امام اعظم کے موقع پر کی گئی تھیں۔ اس جلسہ میں ایک نوخیز مولوی بشیر صاحب کوٹلوی بھی تھے۔ مذکور اخبار الفقیہ امرتسر کے نامہ نگار بھی ہیں۔ آئے دن دل آزار مضامین اخبار مذکور میں تحریر کیا کرتے ہیں۔ جن میں فرقہ حقہ اہل حدیث کو بہت بُری طرح یاد کیا کرتے ہیں۔ مذکور کے ابا جان بھی جماعت اہل حدیث کے حق میں بدگوئی کیا کرتے ہیں۔ مگر چھوٹے میاں بڑے میاں سے اس فن میں بڑھ گئے ہیں۔ ہم ایسے خوش کلام شخص سے خطاب کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آجتک ہم خاموش رہے مگر بعض احباب نے ہمیں توجہ دلائی کہ بدکلامی کو نظر انداز کر کے بعض قابل جواب باتوں کا جواب دینا چاہئے۔ اس لئے ضرورت پیش آمد کو ملحوظ رکھ کر ایک سلسلہ مضامین شروع کیا جاتا ہے بفضل الٰہی ابطال باطل و تائید حق میں یہ سلسلہ دیر تک چلے گا انشاء اللہ! اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

"الفقیہ" کے مولوی بشیر صاحب ۱۴۔ اکتوبر ۳۷ء کے پرچہ میں یوں عنوان قائم کرتے ہیں:-

"کیا یہ لوگ محمدی ہیں یا چکڑالوی"

اس مضمون میں بشیر صاحب جماعت اہل حدیث کے حق میں یوں دُر افشانی فرماتے ہیں:-

(۱) جماعت اہل حدیث چکڑالویوں سے پوری پوری مشابہت پیدا کر رہی ہے۔

(۲) افراد جماعت اہل حدیث کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں یہ اندرونی چکڑالوی الخ

(۳) (مولانا ثناء اللہ صاحب نے) اپنی جلن کا یوں اظہار کیا + + گویا حضور کی شان رفیع کا طویل ذکر بھی ان کے لئے باعث تکلیف ہوا۔

(۴) مولوی (ثناء اللہ) صاحب کو بہیں تکلیف ہوئی + + اندرونی عداوت کا اظہار کیا۔ ایک جلد لیکر جواب لکھ دیا اور تیس مار خاں بن گئے × × مولوی (ثناء اللہ) صاحب کے ایک ایک لفظ سے چکڑالویت ٹپک رہی ہے ×× تردید میں قلم بے لگام ہوا جا رہا ہے۔

(۵) سفید چادر پر ایک قطرہ بھی سیاہی ٹپک پڑے تو دکھنے لگتا ہے۔ مگر چادر ہی ساری کی ساری سیاہ ہو تو پوری دوات انڈیل دو۔ کچھ نظر نہ آئیگا۔

(۶) یہ دہرے کہہ دیں کہ یہ (رسول) کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

یہ تو ان کی خوش کلامی کا نمونہ ہے جسے ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ اصل مضمون میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے مضمون "کیا یہ سنی مذہب ہے یا مسیحی؟" کا جواب لکھا ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے جس مضمون کا جواب لکھا تھا اس کا خلاصہ پھر اسی مضمون میں خود مضمون نگار مولوی بشیر صاحب لکھتے ہیں:-

"میں نے ×× یہ ثابت کیا تھا کہ حضور کا نام نامی جنت پر اور جنت کے باغات کے پتہ پتہ پر اور اس کے دروازوں پر حوروں اور رضوانوں کی آنکھوں اور پتلیوں پر لکھا ہوا ہے۔ اور کسی چیز پر کسی شخص کا نام لکھا ہونا اس امر کی علامت ہوتی ہے کہ یہ اس چیز کا مالک ہے لہذا حضور ہر چیز کے مالک ہیں۔" (الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر ۳۷ء)

اس عبارت میں مولوی بشیر صاحب نے تین دعوے کئے ہیں:-

(۱) حضور کا نام جنت کے پتے پتے پر لکھا ہوا ہے۔

(۲) جنت کے دروازوں پر جنت کا نام نامی تحریر ہے

(۳) حوروں اور رضوانوں کی آنکھوں اور آنکھوں کی پتلیوں میں لکھا ہوا ہے۔

یہ واقعات ہیں جن کو مولوی بشیر صاحب نے بذات خود تو ملاحظہ نہیں فرمایا ہوگا۔ ابا جان سے بھی روایت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ بھی ابھی دنیا میں تشریف فرما ہیں۔ البتہ ایک صورت ہو سکتی ہے۔ جو ہمارے نزدیک لائق اعتماد ہے۔ وہ یہ کہ صادق القول سیدنا وسیلتنا نبیا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں بتائی ہوں اور مولوی بشیر صاحب نے کتب حدیث میں پڑھی ہوں۔ اس لئے ہمیں یہ حق ہے کہ ہم یہ مطالبہ کریں کہ مولوی صاحب مذکور ان روایات کو کتب حدیث سے ثابت کر کے ان کی صحت بھی ثابت کریں۔

اس لئے ہم مولوی بشیر صاحب سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنے دعاوی کو قرآن و حدیث کے دلائل سے یا فقہائے کرام کے اقوال سے ثابت کریں۔ ع

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

مولانا کا جواب علم مناظرہ کا قاعدہ ہے کہ مدعی کے دعوے کے بعد فریق مقابل کو حق ہے کہ دعوی پر نقض وارد کرے یا معارضہ کر کے مدعی کے دعوی کو رد کر دے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے دوسرا طریق برتا ہے اور مدعی کے الفاظ کو خیالی پلاؤ سمجھ کر قرآن مجید سے اس پر معارضہ پیش کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مدعی قرآن مجید کو خدائی کتاب مانتا ہے اور قرآن مجید اس دعوے کو غلط قرار دیتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اعلان کرتا ہے کہ

آپ کسی چیز کے مالک نہیں ہیں۔

مولانا ثناء اللہ صاحب کا مطلب بالکل صاف تھا کہ صاحب عقل خود سمجھ لیں گے کہ بشیر صاحب سچے ہیں یا کلام پاک کا ارشاد صحیح ہے۔ مگر مولانا صاحب کی اس صاف تحریر پر مولوی بشیر صاحب آپے سے باہر

سو روپیہ انعام

امرتسر میں بتاریخ ۷۔ اگست ۳۶ء پنڈت آتمانند صاحب اور حافظ محمد حسین صاحب برادر حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کا مباحثہ دربارہ مسئلہ استوی علی العرش ہوا تھا۔ مباحثے کی نسبت تو ہم اپنی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ وہ تو جنہوں نے سنا تھا وہ ہی بتا سکیں۔ لیکن اس مباحثے کے متعلق ہم پر ایک افترا لگایا جاتا ہے کہ ہم نے پنڈت آتمانند کو مدد دی۔ ہم اس افترا کو افک عائشہؓ سے کم نہیں جانتے۔ اس لئے اعلان کرتے ہیں کہ افترا کنندگان کسی مسلم منصف کے سامنے اپنے افترا کو ثابت کردیں تو ایک سو روپیہ ان کی نذر ہوگا۔ جو ان کی درخواست پر پہلے ہی رکھوا دیا جائیگا۔ اور درصورت عدم ثبوت ان سے صہ روپیہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی مد میں لئے جائیں گے۔ اور مجلس میں توبہ کرائی جائے گی۔ وہ پانچ روپے بھی ان کو پہلے رکھنے ہونگے۔

پس یا تو وہ اپنے افترا سے باز آئیں یا مسلم منصف کے سامنے اپنے افترا کا ثبوت دیں۔ اور باوجود اس کے وہ اگر افترا ہی کئے جائیں تو سُن رکھیں:۔

الظلم ظلمات یوم القیامۃ (الحدیث)

ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسر

"خادم کعبہ" کو آخری نوٹس

ہمارے دوست جو "خادم کعبہ" کو جواب دینے سے روکتے ہیں وہ حق پر ہیں۔ مگر میری نیت یہ تھی کہ اس کے افترآات اور بہتانات کی اصلیت جس طرح مجھے معلوم ہے اسی طرح سب احباب کو معلوم ہو جائے۔ اس لئے آج آخری نوٹس دیتا ہوں۔

خادم نے ۹۔ دسمبر کی اشاعت میں مجھے مسجد خیرالدین امرتسر میں بلایا ہے۔ میں حاضر ہوں۔ مگر چونکہ منصف صاحب کی شرکت اس مجلس میں ضروری ہے اسلئے "خادم کعبہ" اپنے پیش کردہ حکم مولوی عبد القادر صاحب وکیل قصوری سے ہم کو طلبی نامہ بھجوائیں کہ فلاں روز اتنے بجے مسجد خیرالدین امرتسر میں آجاؤ یا جس جگہ طلب فرمائیں میں بلا تکلف پہنچ جاؤنگا۔

چونکہ منصف صاحب عالم دین اور واقف قانون بھی ہیں۔ اس لئے اس بات کا فیصلہ بھی دیں کہ ہم فریقین میں مستغیث کون ہے اور ملزم کون؟

ہمارا یہ آخری نوٹس ہے۔

لعنۃ اللہ علی من تخلف واخلف

(ابوالوفاء)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۶)

ہوئے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"دیکھئے ایک ایک لفظ سے چکڑالویت ٹپک رہی ہے یا نہیں۔ حضور کا مالک ہونا انہیں کتنا بُرا معلوم ہوا ہے کہ اس کی تردید میں قلم بے لگام ہوا جاتا ہے"

اس کے بعد مولوی صاحب مذکور جو معارضہ پیش کرتے ہیں وہ نہایت ہی لطیف ہے۔ اس لئے ہم اُسے بتمامہ نقل کرتے ہیں۔ تاکہ مضمون نگار صاحب کی قابلیت بھی معلوم ہوسکے۔ اوّلاً مولانا ثناء اللہ صاحب کی ایک عبارت "اہلحدیث" ۸ مئی ۱۹۳۱ء سے نقل کرتے ہیں جو مولوی بشیر صاحب نے بھی اخذ کی ہے:۔

"ہمارا دعویٰ تھا۔ اور اب بھی ہے کہ اللہ اور رسولؐ دونوں اصل مطاع ہیں۔ فرق یہ ہے کہ اللہ بالذات اصل مطاع ہے۔ رسولؐ بحکم خدا اصل مطاع ہے۔ مگر فریق ثانی اس عقیدہ کو شرک کہتا رہا اور کہتا ہے۔ ہم نے ہر چند کوشش کی کہ فریق ثانی ہمارا مدعا سمجھنے پر توجہ کرے۔ سمجھ کر جو چاہے کہے۔ مگر ہمیں اس امر کا افسوس ہے کہ وہ اپنی ضد پر ایسے مُصر ہے کہ ان کو اس بات کا بھی خیال نہ آیا کہ ناظرین اہل علم ہماری تحریر کو دیکھ کر ہماری نسبت کیا رائے قائم کرینگے۔ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم احکم الحاکمین ہیں مگر بالغیر کی قید یاد رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں احکم الحاکمین باذن خدا ہیں"

(اہلحدیث ۸ مئی ۱۹۳۱ء صہ) الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر ۳۶ء

اس عبارت سے نامہ نگار صاحب نتیجہ نکالتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"لیجئے صاحب۔ مولوی صاحب نے خود اپنا رد کر ڈالا۔ اس تحریر میں جہاں کہیں لفظ "مطاع" آیا ہے۔ وہاں لفظ "مالک" رکھ لیجئے۔ اور یہی تحریر ان اندرونی چکڑالویوں کے رد میں ہمارا جواب سمجھئے" (الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر ۳۶ء)

سبحان اللہ! مولوی بشیر کی منطق یا "من تنگ" آپ کے ابّا جان تو بڑے خوش ہونگے کہ میرے بیٹے نے رئیس المناظرین کے سامنے بہت خوب کہی اور ہم بھی سمجھتے ہیں کہ خوب کہی۔ ایسی کہی کہ کبھی کوئی عقلمند نہ کہہ سکے۔ سنئے جناب! اگر کوئی پادری عبد الحق جیسا یوں کہہ دے کہ یہی عبارت حضرت مسیحؑ کے حق میں مسیحیوں کے عقیدہ کے لحاظ سے یوں تحریر کرو کہ لفظ مالک کی بجائے مسیح ابن اللہ لکھو۔ کہئے آپ کو کیا اعتراض ہے۔ اگر نبی آخر الزماں مالک باذن اللہ آپ کے کہنے سے ہوسکتے ہیں تو مسیح ابن اللہ باذن اللہ کیوں نہ ہونگے یہاں تو ابن اللہ باذن اللہ وزن بھی مل گیا ہے۔ کہئے آپ کیا جواب دینگے۔ اباجی سے ذرہ مشورہ کر لینا۔ اگر ان کو مشاغل بدعیہ سے فرصت نہ ملے تو ہم ہی بتائے دیتے ہیں کہ

اذن اللہ ہر بات کے لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ اذن اللہ کہنے کے لئے بھی اذن الٰہی کی ضرورت ہے۔ ورنہ یہ لفظ خود کذب ہوگا۔ اگر آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مالک باذن اللہ کہنا چاہتے ہیں تو شوق سے کہئے۔ مگر قرآن مجید یا حدیث صحیح سے

اذن الہٰی دکھائیے کہ کیا خدا تعالیٰ نے آپ کو مالک بننے کی اجازت دی ہے۔ جیسے مطاع بننے کی اجازت موجود ہے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔

مولوی بشیر صاحب! کیا میں یوں کہہ سکتا ہوں۔ ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(باقی آیندہ)

قرآن کریم اور سائنس

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری)

ہم اس دعوے میں حق بجانب ہیں کہ قرآن کریم اور صحیح سائنس میں کسی طرح کا کوئی تضاد نہیں ہے آج عموماً یہ خیال کیا جانے لگا ہے کہ الہامی اور مذہبی کتابوں میں بہت سی باتیں خلاف عقل ہیں۔ لیکن اس نکتہ کا خیال کم رکھا جاتا ہے کہ ہم کیا اور ہماری عقل کیا۔ پھر ایسی عقل سے خدا سے لڑائی اور اسکی مذہبی کتاب سے دشمنی کہاں تک موزوں ہو سکتی ہے۔ دراصل ہمارا مذہب دوستی اور خدا شناسی میں طریقہ ہی الٹا ہے۔ ہم مذہب کو اس لئے غلط ٹھیرا دیتے ہیں کہ فلاں مذہبی کتاب میں فلاں بات غلط اور خلاف سائنس ہے لہٰذا وہ بات غلط ہے اور جب وہ بات غلط ہوئی تو مذہب خود بخود غلط ہوا۔ حالانکہ چاہئے یوں تھا کہ پہلے ضرورت مذہب سے مطمئن ہوتے پھر عقل کے خلاف جو باتیں بظاہر معلوم ہوتیں ان پر غور و خوض کرتے نہ سمجھ میں آتی تو وہیں رک جاتے اور اپنی عقل کو ناقص کہہ کر خاموش ہو جاتے۔ حدیث میں آیا ہے کہ انسان سوچتا ہے کہ سب عالم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا کہ سوال کے اس نقطہ پر مرکب عقل کو لگام دینا اچھا ہے۔

بقول شیخ سعدی ؎

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

طب کی کتابوں میں ایک جگہ یہ دیکھنے میں آئی کہ شیخ الرئیس بو علی سینا مدتوں اس غور میں رہا کہ قلب گرم ہے اسے اوپر ہونا چاہئے اور دماغ سرد ہے اسے نیچے ہونا چاہئے۔ لیکن معاملہ برعکس ہے۔ خداوندی انتظام اور اس کی وضع و تعیین کو عقل کے مطابق نہ پاکر بلکہ مشاہدہ کے مطابق بھی نہ پاکر بوعلی نے خلاف عقل ہونے کی آواز نہ اٹھائی بلکہ حیران و سرگرداں ہونے کے بعد اپنی عقل کے نقصان اور اپنی رسائی کی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے فتبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کی۔ بہرحال مذہب شناسی کے غلط طریقوں پر چل کر عقل کو بدنام کرنے کے لئے بہت سے عقل دشمنوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ

"مذہب سائنس کی غضب آلود نگاہوں
کے سامنے ٹھیرنے کی تاب نہیں لا سکتا"

(دیکھو ہندو لیڈروں کی تقریر کا اقتباس۔ مندرجہ پیغام صلح ۲۱ ستمبر ۳۷ء)

اس کے مقابل یورپ کے عقلاء و فضلاء کی رائیں پڑھیں جو سائنس کے علماء عصر کے پیشوا ہیں۔ خود انکی زبان سے سنئے۔ مسٹر جیمس نے برٹش ایسوسی ایشن میں سائنس پر جو خطبہ پڑھا۔ اس میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ

"تیس سال قبل سائنس کا زور اپنے علم پر تھا
آج سائنس کا زور اپنے جہل پر ہے۔ تیس سال قبل
معجزات قابل مضحکہ تھے آج معجزات ممکن، اغلب
بلکہ قطعی ہیں۔ عظمت ناپیدا کنار کے جلوے
صحیح سائنس کو خدا تک لا رہے ہیں"

(صدق ۱۱ مئی ۳۸ء بحوالہ بائبل از ٹرد)

اس حقیقت کے پیش نظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذہب و ہستی خدا کے خلاف جس قدر چہل کو د سائنس کا نام لے لے کر کی جا رہی ہے یہ فریب خوردہ ناتجربہ کار غیر محققین لوگوں کی جاہلانہ روِیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ورنہ صحیح سائنس اور درست عقل والے محققین کی رائیں اس سے بالکل جدا ہیں۔

ایک حقیقت کا اظہار

مولانا امرتسری مدظلہ العالی اپنے رسالہ شمع توحید کے ص۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"آج سائنس کی تحقیق ہے کہ ایک انچ بھر مربع ہوا اور پانی میں دس دس کروڑ کیڑے چلتے پھرتے ہیں" اس کے پڑھنے کے ساتھ ہی مجھے خیال گزرا کہ سائنس کی تحقیق ہے اس لئے اس کے آگے پرستاران عقل کا سر خم ہے۔ ورنہ اگر یہ دعویٰ قرآن کریم میں کیا گیا ہوتا تو مدعیان عقل و سائنس دنیا کے ہر کس و ناکس کے آگے یہ کہتے پھرتے نظر آتے کہ "دیکھو قرآن کے غلط ہونے میں کیا شک ہے۔ دیکھو قرآن والا کہتا ہے کہ صرف انچ بھر جگہ میں سو دو سو کیڑے نہیں ہزار دو ہزار کیڑے نہیں، لاکھ دو لاکھ کیڑے نہیں، کروڑ دو کروڑ کیڑے نہیں بلکہ دس دس کروڑ کیڑے رہتے ہیں۔ بھلا یہ کوئی ماننے کی بات ہے۔ اگر کسی خاص مقام کی انچ بھر جگہ میں دس کروڑ کیڑوں کا اقرار قرآن کرتا تو مان بھی لیا جاتا لیکن جب اس کا دعویٰ ہے کہ بلا امتیاز ہوا اور پانی کے کروں کی ہر انچ برابر جگہ میں دس دس کروڑ کیڑے رہتے ہیں تو اب خلاف مشاہدہ و خلاف عقل بات کو کیسے مان لیا جاوے وغیرہ" لیکن چونکہ آج سائنس مدعی ہے اس لئے سر تسلیم خم ہے۔

بعد قیل و قال مجھے یہ حقیقت گوش گزار کرنی ہے کہ قرآن کریم کا کوئی اصول بھی عقل خالص و کامل کے خلاف نہیں۔ مثال کے طور پر نمبروار چند معروضات پیش ہیں۔

دعویٰ سائنس سورج غروب نہیں ہوتا بلکہ کسی نہ کسی جگہ ہر وقت نکلا رہتا ہے لیکن قرآن کہتا ہے کہ آفتاب غروب ہوتا ہے اور وہ بھی دلدل میں۔

جواب قرآن کریم پر یہ افترا ہے کہ وہ آفتاب کو دلدل وغیرہ میں غروب ہوتا مانتا ہے۔ قرآن کریم کا صاف ارشاد ہے کہ اوٹ میں پڑ جانے سے آفتاب غروب ہوتا نظر آتا ہے لیکن جہاں آفتاب پر کوئی اوٹ نہیں ہوتی وہاں اسی گھڑی آفتاب طالع رہتا ہے۔

اسلام میں مساوات کا اچھوتا سبق

(از قلم مولوی عبد اللطیف صاحب علیکوی مصارٹی)

ناظرین باتمکین آج کی قسط میں بندہ مساوات اسلامیہ پر خامہ فرسائی کرنا چاہتا ہے اور چند واقعات آپ کی خدمت میں پیش کرونگا۔ جس سے اسلامی مساوات کی قدر و منزلت نمایاں طور پر واضح ہو جائیگی۔ اسلام کی لاتعداد خداداد خوبیاں ہیں جن کا اعتراف دوست تو کیا سخت سے سخت دشمن بھی کر چکے ہیں۔ منجملہ خصائص سے ایک نرالا سبق مساوات ہے۔ جس کا ذکر اس وقت مقصود بالذات ہے۔ قبل ازیں کہ نفس مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے ضروری ہے کہ دیگر مذاہب عالم کی مساوات اور اسلامی مساوات کا تقابل کیا جاوے۔ تاکہ تعرف الاشیاء باضدادھا سے اس نعمت غیر مترقبہ کی قدر و منزلت بخوبی طور پر معلوم ہو جاوے چونکہ موجودہ دور میں دو ہی مذہب بڑے ہیں جس سے موٹا ہمارا روئے سخن ہوتا رہتا ہے یعنی عیسائیت اور ہندومت ان ہردو کے لٹریچر دیکھنے سے اور ان کی کتب کی تلاش اور ان کے رہنمایان قوم کے حالات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں مساوات کا کوئی پتہ نشان نہیں اور بجائے اس کے کافی سے زیادہ چھوت چھات بھری پڑی ہے۔ ان کے نزدیک سیاہ و سفید امیر و غریب شریف و رذیل ایک سٹیج پر ایک شاہراہ ایک عبادتخانہ میں بیٹھ کر عبادت کرنے کے قابل نہیں۔ آپ کو معلوم نہیں جن حقوق سے یورپین عیسائی مستفید ہو سکتا ہے اُس سے اینگلو انڈین بدنصیب ہمیشہ کے لئے محروم قرار دیا جاتا ہے۔ جہاں پر گورے رنگ کا عیسائی عبادت کرے گا وہاں پر غریب سیاہ رنگ والے کی رسائی ناممکن ہے۔ غرضیکہ عیسائی مذہب میں کافی سے زیادہ امتیاز رنگ و قوم ملک و نسل پایا جاتا ہے۔

اسی طرح وید کی تعلیم کو بنظر تحقیق مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ برہمن و شودر، کھتری و ویش میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے۔ جو لباس برہمن زیب تن کریگا وہ بدقسمت شودر کے لئے کسی صورت میں استعمال کرنا جائز نہیں۔ جو قدر و منزلت کھتری کی ہوگی اُس سے بدنصیب ویش ہمیشہ کے لئے محروم ہے۔ جس چونکہ میں اعلیٰ ذات پات کا انسان دسترخوان بچھا کر کھانا کھاتا ہے وہ غریب انسان کے قدم منحوس سے ناپاک تصور کیا جاتا ہے۔ جس مندر میں لکھ پتی یا لالہ صاحب یا رائے صاحب بہادر پوجا پاٹ کرتے ہیں اس میں بھنگی یا چمار کی رسائی ناممکن ہے۔ کیونکہ ان کا وجود منحوس تصور کیا جاتا ہے غرضیکہ ہندو دھرم میں بھی چھوت چھات کو کافی سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ جس کو نیست و نابود کرنے کی ان تھک سعی گاندھی جی نے بھی کی۔ گو وہ پوری طرح کامیاب نہ ہوئے۔

اب آپ اسلامی تعلیم پر بھی لمحہ فکر ڈالیں تاکہ معلوم ہو کہ اسلام نے اس چھوت چھات کا کس طرح قلع قمع کر دیا ہے اور اُس نے شرافت و رذالت کیلئے حسب و نسب یا قوم و وطن کو معیار قرار نہیں دیا بلکہ صاف طور پر اعلان کر دیا ہے:-

یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

کہ اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد و عورت
سے پیدا کرکے خاندانوں میں تقسیم کیا تاکہ
ایک دوسرے سے تعارف حاصل کر لو لیکن
شریف اور ذی عزت خدا کے ہاں وہی ہے
جو پرہیزگار ہے۔

اسلام نے غلام و آقا کی تمیز اٹھا دی وہ رنگ و وطن حسب و نسب کے امتیازات سے مبرا ہے۔ وہ بندہ اور بندہ نواز کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس کے نزدیک خوبصورت کو بدصورت پر کوئی فوقیت نہیں اس کے نزدیک دولت کے پجاری کو کسی فاقہ مست اور تنگ دست پر فخر و مباہات کرنے کا کوئی حق نہیں وہ صاف اعلان کرتا ہے:-

لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی الا بتقویٰ۔

اسلامی مساوات کا نظارہ دیکھنا ہو تو اُس کی نماز کو دیکھئے جو نماز بھی ہے اور اسلامی پریڈ بھی۔ جس میں شاہ و گدا کی کوئی تمیز نہیں۔ جس میں امیر و غریب متمول مفلس ایک ہی صف میں دوش بدوش نظر آئینگے۔ خواہ ترکی کا حکمران ہو یا افغانستان کا تاجدار۔ اسلام ان کے غرور فرمانروائی کو مٹانے کے لئے اور مساوات کا درس پڑھانے کے لئے ایک نادار انسان کے ساتھ لاکر کھڑا کر دیگا۔ جس کا نقشہ اقبال مرحوم نے خوب کھینچا ہے ؎

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اسلامی مساوات کا دلربا نظارہ مقصود ہو تو حضور پیغمبر خدا فداہ ابی و امی کی لائف پر غور فرمائیں۔ ایک دفعہ اسلامی بادشاہ اپنی فدا کار فوج کے ہمراہ سفر میں جا رہا ہے جب کھانا پکانے کا وقت آتا ہے تو ہر شخص کے ذمہ مناسب کام سپرد کر دیا جاتا ہے۔ حضور پُرنور اپنے ذمہ لکڑی اکٹھی کرنے کی خدمت لیتے ہیں۔ یہ ہے مساوات کی زندہ تصویر۔ جسکو آپ اسلام کے سوا کسی دوسری قوم میں ڈھونڈیں تو ہرگز نہ پا سکیں گے۔ حضرت انس دس برس حضور کی خدمت میں خادمانہ ڈیوٹی پر معمور رہے آخر وہ غلام اپنی زبان سے اعتراف کرتا ہے کہ جس قدر خدمت میں نے اپنے آقا کی اس سے کئی حصہ زیادہ حضور نے میری کی۔ حکمانہ انداز میں زجر و توبیخ تو کیا کرنی تھی کبھی مجھ کو یہ بھی نہیں کہا کہ فلاں کام یوں سے یوں کیوں کیا۔ ما قال لی فی شئ لما فعلت۔ اسلام مساوات کے تخیل کو

ے سابقہ پرچہ میں بھی اس موضوع پر ایک مضمون درج ہو چکا ہے مگر مضمون ہذا کا طرز بیان پہلے سے علیحدہ ہے۔ (ادارہ)

اون سے بھی بالا ثابت ہے کہ کبھی کسی کو آقا اسلام کے خطاب سے بھی ملقب نہ کریں اور اس کی بجائے اس نرالے فلسفہ کا سبق دیا۔

کلکم بنو آدم و آدم من تراب

تم سب اولاد آدم ہو ایک باپ کی اولاد ہیں۔

چھوٹا کون اور بڑا کون۔

اسلامی مساوات کی اور زندہ تصویر دیکھنی ہو تو حضرت عمر فاروق کی سوانح ملاحظہ کریں۔ جب خلیفہ وقت اپنے غلام کے ہمراہ بیت المقدس کی طرف جا رہے ہیں۔ لیکن اسلام کا فاروق اعظم غلام کے ساتھ سوار ہونے کی باری مقرر کر لیتا ہے۔ جب بیت المقدس قریب آتا ہے تو غلام کے سوار ہونے کی نوبت آتی ہے۔ غلام عرض کرتا ہے حضور میں نے اپنی باری آپ کو دی لیکن وہ پیکر علم و عمل خود بینی اور تکبر کو نیست و نابود کرنے کے لئے اور اقوام عالم کو اسلامی مساوات کا حیرت انگیز نقشہ دکھانے کے لئے غلام کو سوار کرتا ہے اور ہاتھ میں اونٹ کی مہار ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب تمام حاضرین شہر اور جملہ پبلک خلیفہ وقت کی شان و شوکت اور عظمت و جلالت کا نظارہ دیکھنے کے واسطے چشم براہ ہیں۔ وہ اس واقعہ کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہو جاتے ہیں۔ کیا اب بھی ہم اس شعر پڑھنے کے مستحق نہیں۔

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم

اذا جمعتنا یا جریر المجامع

قبیلہ بنی مخزوم کی عورت چوری کے الزام میں ماخوذ ہو کر عدالت نبوی میں پیش ہوتی ہے۔ جرم ثابت ہو چکا ہے۔ عنقریب حکم سزا قطع ید صادر ہونے والا ہے۔ قریش مشورہ کرکے اسامہؓ کو حضور کی خدمت میں سفارشی بنا کر روانہ کرتے ہیں۔ حضور پُر نور صاف جواب فرماتے ہیں کہ اسامہؓ تمہاری سفارش قابل قبول نہیں۔ یہ تو بنی مخزوم کی عورت ہے خدا لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدھا کہ اگر میری لخت جگر فاطمہ بھی بفرض محال اس الزام میں ماخوذ ہو کر آتی تو میری یہ طاقت نہ تھی کہ میں اوس کو اس دفعہ سے بری کر دیتا۔

یہ ہیں اسلامی مساوات کی زندہ تصویریں۔ جن پر جتنا فخر ہم کریں تھوڑا ہے کوئی [illegible] عدالت آج ایسی بتلاؤ جہاں پر بادشاہ کی لڑکی اور سپاہی کے لڑکے کو ایک ہی سزا دی جاتی ہو۔ اس قانونی مساوات کی مثال صرف اسلام میں مل سکتی ہے۔ جہاں حاکم و محکوم کا کوئی امتیاز نہیں۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ اور ابی بن کعب کے درمیان کچھ نزاع واقع ہو جاتا ہے۔ دونوں فریق زید ابن ثابت کو حکم قرار دیتے ہیں۔ جب زید کے پاس مقدمہ پیش ہوتا ہے تو حضرت عمر خلیفہ وقت کو دیکھ کر انکی تعظیم کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ خلیفہ وقت آرام سے بیٹھ جائیں۔ خلیفۃ المسلمین پاکیزہ لب و لہجہ میں فرماتے ہیں کہ اے ابن ثابت پہلی بے انصافی جو تم نے کی ہے وہ یہ ہے جس کا تم نے ارتکاب کیا۔ اور یہ کہہ کر خلیفہ وقت ملزم کے برابر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی پارلیمنٹ کوئی عدالت ایسی ہے جہاں پر ایک بادشاہ اور غریب کو جواب دہی کے واسطے ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔

یہ ہے اسلامی مساوات کے چند واقعات جن کو بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کر دیا۔

(راقم:- عبداللطیف حصاروی)

خوشی کا ترانہ

(از نتیجۂ افکار جناب مرزا ابو رضا ضیاء اللہ خان صاحب عابد رام پور اسٹیٹ)

این نامہ کہ خامہ کرد ایجاد - توقیع قبول روز لیش باد

ساقی وہ مئے معرفت پلادے   ازبہر خدا مجھے جلادے   قرآن و حدیث سے بنی ہو   اللہ کی اس میں روشنی ہو

بدعت کی جو دُرد سے صفا ہو   آمیزش شرک سے جدا ہو   جو جس کو ملائکہ نے چھانا   زاہد نے بھی ہو حلال جانا

پھر مست الست مجھ کو کردے   اللہ پرست مجھ کو کردے   وہ بادۂ ناب روح پرور   خوں ہو کے بہے رگوں کے اندر

کیا خوب سماں ہے اب سہانا   گاتا ہوں خوشی میں یہ ترانا   ہے ایک جریدہ کا نیا سال   مسعود و مبارک و نکو فال

پینتیس[۳۵] برس وہ کر چکا طے   چھتیسویں[۳۶] سال میں لگا ہے   ہے اہل حدیث[۱] کا وہ پرچہ   اصحاب خرد میں جس کا چرچا

پرچہ ہے کہ علم کا سفینہ   میراث رسولؐ کا خزینہ   یا روضۂ دیں کا اک شجر ہے   قرآن و حدیث کا ثمر ہے

یا ماء حیات کا ہے چشمہ   قلزم سے نبیؐ کے ہے جو نکلا   یا مخزن علم آسمانی   یا رحمت رب کی اک نشانی

شہباز ہے اوج معرفت کا   شہراہ رُسل کا جادہ پیما   اعداء خدا کا ہے وہ دشمن   ڈستے ہیں سب اس سے دیں کے رہزن

ہے دل کے مریض کی دوا وہ   اور بدعت و شرک سے شفا وہ   بدعت کے ستون ڈھانیوالا   سنت کا محل بنانے والا

ہے سنت مصطفیٰؐ پہ عامل   آثار محمدی کا حامل   بے دین کو دین پر لگانا   گم کردہ کو راستہ بتانا

قرآن کی آیتوں کی تفسیر   احکام الٰہیہ کی تشہیر   تردید مخالف و معاند   ہیں اسکی حیات کے مقاصد

تشریح حدیث کام اس کا   ہے اہلحدیث نام اس کا   اسکے جو مرید باوفا ہیں   مصروف ثناء کبریا ہیں

فیضان انہی کا ہے یہ جاری   سیراب ہے جس سے خلق ساری   یارب رہے کامیاب دائم   انداز روش پہ اپنی قائم

اور مولوی ثناؐ کا سایا   دائم رہے اسکے سر پہ چھایا   ہے فیض رسان عالم   تاریخ اسکی یہی نکلی کیا ہی اچھی

۱۵+۱۰۹۰+۲۱۱+۱۴۲

۱۳۵۷

عابد! نہ طویل کر سخن کو   جو وجہ ملال انجمن ہو

[۱] فرقہ اہل حدیث مراد ہے۔

زیارت قبور

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی۔ ضلع جہلم)

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے تم میں جب کوئی قبرستان میں جا کھڑا ہو تو حال میں اہل مقابر کے تامل کرے کہ کس طرح ان کی آنکھیں ان کے گالوں پر بہہ گئیں۔ ان کی زبانوں کو کیونکر مٹی نے کھا لیا۔ یہ وہی زبانیں ہیں جن سے وہ لوگوں پر زبان درازی کرتے تھے۔ صولت فصاحت و بلاغت دکھاتے تھے انکے دانت خاک میں بکھر گئے۔ بدن کیڑوں کی غذا ہو گیا۔

آہ! ؎

بسے بادام چشماں را کہ دیدی اندریں دنیا
کہ بُرد خانہ چشمش زموراں کارواں بینی

بنائے قبور میں مباحات کرنا اور گچ کرنا اور گنبد بنانا اور اس کا پختہ کرنا اور آراستہ کرنا حرام ہے۔ مردہ کو ان امور سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا۔ اس کا نفع تو منحصر ہے عمل صالح میں ؎

یا صاحب القبر المنقش سطحہ
ولعلہ من تحتہ مغلول

اہل علم نے کہا ہے کہ تفاخر کرنا بنائے قبور میں ساتھ سنگ تراشیدہ کے فعل جاہلیت کا ہے۔ وہ لوگ یہ کام واسطے تعظیم اموات اپنے کے کیا کرتے ہیں۔ یہ بدعت عموم البلویٰ ہو گئی ہے۔ میرے خیال میں اس بدعت نے سارے ملک عرب و عجم میں سرایت کر لی ہے۔ حالانکہ حدیث صحیح میں اس بنا پر بڑی سخت وعید آئی ہے۔ لیکن لوگوں نے اس کے خلاف عمل کیا واللہ اعلم علماء کرام نے کیوں نہ اس مسئلہ پر زور کر کے منع کیا یا کسی مجبوری سے سکوت کر لیا ہے۔

یہاں تک کہ خود علماء کی قبور پر بڑی بڑی عمارتیں بن گئیں۔ اولیائے کرام و سلاطین کے لئے تو اسقدر مقابر عالی شان و صدہا فٹ سطح زمین سے بلند تیار ہو گئے ہیں کہ ایسے دنیا کی زندگی میں بھی رہائشی مکان نہ تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو زندوں کیلئے بھی عمارات زائد پسند نہ فرماتے تھے۔ اور ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ہر نفقہ کا اجر ملتا ہے مگر وہ نفقہ جو مٹی و پانی میں ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ رفعاً یہ ہیں:۔

اذا لم یبارك للعبد فی ماله جعله فی الماء والطین۔ رواہ البیہقی۔

بھلا پھر مُردوں پر عمارت بنانا اور مال کثیر صرف کرنا یہ کیا معنے رکھتا ہے۔ سینکڑوں مسلمان نمازی غریب فاقہ کش مبتلائے فقر ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں۔ اگر وہ زر خطیر جو عمارت و مقابر میں صرف ہوا اور ہوتا ہے ان پر صدقہ کیا جاتا تو منجملہ باقیات صالحات کے ٹھہرتا یہ لاکھوں ہزاروں روپے جو عمارات آرائش قبور میں سرف ہو گئے اور ہوتے رہتے ہیں ایک ایک درہم ایک ایک داغ آتش جہنم کا ہوگا۔ اگر اہل قبور نے وصیت نہی کر دی ہے تو وہ بری الذمہ ہیں۔ ورنہ بانی اور بنی لہ ہر دو اس معصیت میں برابر ہیں۔ اگر وصیت اس بنا کی اپنے اولیاء کو کی ہے تو پھر اس عصیان عظیم کا کچھ پوچھنا نہیں۔ کیونکہ یہ صریح فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے کہ وہ تو نہی کر جائیں اور لعنت فرمائیں اور یہ جاہل اس عصیان کی وصیت کر جائیں۔ کوئی احمق یہ نہ خیال کرے کہ آقائے نامدار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی مقبرہ گنبد دار موجود ہے۔ اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں دفن کیا گیا تھا۔ صدہا سال تک کوئی گنبد وغیرہ نہ تھا۔ اس حجرہ کی اصلاح واسطے حفظ کے کر دی جاتی تھی۔ خلیفہ نور الدین زنگی نے کسی خاص مصلحت کے سبب سے برائے حفاظت دشمنان دین کے آپ کی قبر مبارک کے گرد دیوار آہنی زیر خاک تیار کرائی تھی کہ کسی بے ایمان کو بد ذاتی کرنے کا موقع نہ ملے۔

برعکس اس کے موجودہ قبور کا حال ہے۔ اس دلیل کو پیش کرنا جہالت ہے۔ قبور واسطے عبرت کے ہوتے ہیں نہ واسطے نزہت کے۔ آج کل مقابر اولیاء و علماء و سلاطین ورؤسا قابل سیر و تماشے کے بنائے جاتے ہیں۔ طرح طرح کے میلے مقابر پر جمائے جاتے ہیں۔ یہ جگہ تو سیرگاہ اور جائے گلگشت خلائق ہوئی یا محل عبرت۔

یزید اقاشی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کا گزر کسی قبر پر ہوا اور اس نے عبرت نہ پکڑی تو سمجھو کہ وہ بہائم میں سے ہے اور خود وہ جب کسی قبر کو دیکھتے مثل گاؤ کے چلاتے۔ ؎

یکے بگور غریباں شہر سیرے کن
ببیں کہ نقش اینہا چہ باطل افتادہ است

فی زمانہ جو پرستش و گور پرستی اولیاء و صلحاء کی قبور پر ہوتی ہے وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ اگر یہ امور قبور پر جو ہوتے ہیں کچھ وقعت رکھتے تو سب سے اول جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ ہوا کرتے۔ حالانکہ جناب کی قبر مطہر اب تک ان سب بدعات سے محفوظ ہے۔ وللہ الحمد۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو سمجھ دے آمین ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام!

کشتہ ستم اہل حدیث گیند پارہ ضلع کنک

؎ الٰہی کس بیگناہ کو مارا سمجھ کے قاتل نے کشتنی ہے
کہ اُسکے کوچہ میں شور برپا بأیِّ ذنبٍ قُتِلَتْ ہے

ناظرین کرام کو بخوبی معلوم ہے کہ بندہ ان دنوں انجمن اہل حدیث مرزا پور کی طرف سے خدمت سعادت پر مامور ہے۔ اگرچہ میں اپنا مختصر سفرنامہ مرتب کر رہا ہوں اور جہاں جہاں پہنچتا ہوں وہاں کی کیفیت، اخلاقی حالت اور ضروری واقفیت وغیرہ نوٹ کر لیتا ہوں جو انشاء اللہ الرحمٰن حسب موقع پیشکش ناظرین ہوگی۔

لیکن آج جو دلفگار سانحہ آپ کے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ دراصل ایسا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو آپکے کانوں تک پہنچ جائے اور میں اپنے فرض منصبی سے

ہماری جماعت اہلحدیث کی حالت

اس میں شک نہیں کہ آج ہماری جماعت حقہ اہلحدیث کی ہر جگہ ناگفتہ بہ حالت اور قابل تاسف کیفیت ہے لیکن کیندرا پاڑہ کی جماعت اہل حدیث کی مدتوں سے جو درگت بن رہی ہے۔ واقعی دیکھنے سے دل پر قابو نہیں رہتا اور بے اختیار کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔

۱۳۔ اکتوبر ۳۳ء کو قبل عصر میں کیندرا پاڑہ وارد ہوا تو معلوم ہوا کہ دو تین روز سے احناف نے اہل حدیثوں کو محلہ (فقیر آباد) کی مسجد میں داخل ہونے کی قطعی ممانعت کر دی ہے۔ نیز جامع مسجد متصل کلکٹری میں شرکت جماعت سے مزاحم ہیں۔ حالانکہ جامع مسجد مذکور میں حسب خواہش ہر طرح نماز ادا کرنے کی نہ صرف اہل حدیثوں کو ڈگری حاصل ہے بلکہ عملدرآمد بھی جاری ہے تاہم احناف کی کثرت و قوت نے اہل حدیثوں کو ویسا ہی تختۂ مشق بنا رکھا ہے جیسا کہ ظالم مظلومین کو بنایا کرتے ہیں۔ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ

واقعہ و حقیقت یہ ہے کہ کیندرا پاڑہ کے مٹھی بھر اہل حدیثوں کی نہ صرف عزت و آبرو اور جان و مال ہی اس وقت غیر مامون و غیر محفوظ ہے بلکہ خود ان کا وجود بھی سخت نرغے اور خطرے میں ہے۔ (اَیَّدَهُمُ اللّٰهُ بِنَصْرِهٖ)

مزید براں تونگری حیثیت سے یہاں صرف دو شخص (میر محمد شریف صاحب اور میر ولی محمد صاحب) جماعت کے قوت بازو تھے لیکن مقدمات کی متواتر پائمالیوں کے باعث یہ ہر دو شخص مقروض و تنگ دست اور فاقہ مست ہو چکے ہیں۔ تاہم ہمارے برادران احناف کو سیری نہیں چنانچہ ہفتہ عشرہ سے ایک چوری کے جعلی مقدمہ میں میر محمد شریف صاحب کو جاں بلب کر رکھا ہے۔ جس کے ناقابل برداشت صدمہ نے آپ کو صاحب فراش بھی کر دیا ہے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون ؎

کیا بے پیچ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں
جو جل اٹھتا ہے وہ پہلو تو یہ پہلو بدلتے ہیں

کیندرا پاڑہ کی جماعت میں فی الحال ایک شخص شفاعت اللّٰہ ہے جو شب و روز سرگرداں، کوشاں، ہراساں اور حیرت زدہ پریشان رہتا ہے۔ دوسرے صاحب مولوی ضیاء الحق بھی قابل ذکر اور ہمدرد جماعت ہیں تیسرے ایک بست سالہ نوجوان محمد داؤد ہے نیز محمد عمر جو ہر دو بہت ہونہار معلوم ہوتے ہیں۔ باقی دیگر صاحب اکثر اہل حدیثوں کی پست ہمتی، بزدلی اور جبانت انکو میدان عمل میں آنے نہیں دیتی۔ جس سے احناف کی دلیری اور بھی بڑھی جاتی ہے اور ظلم و ستم میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ احباب مظلوم برادریوں کے حق میں دعا کریں کہ خدا ان کی مدد کرے اور ناجائز تشدد کرنے والوں کیلئے ہدایت کی دعا کریں۔

راقم:۔ ابوالوحید محمد عبداللّٰہ عقیل مئوی کان اللّٰہ لہٗ
حال سفیر انجمن اہل حدیث مرزا پور

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

ذوالقرنین کے قصہ میں ارشاد ہے کہ غروب آفتاب کے موقعہ پر پہنچے تو آفتاب سیاہ رنگ کے پانی میں انکو ڈوبتا ہوا دکھلائی دیا۔ اس کے آگے ارشاد ہے:۔ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا۔

ترجمہ یہ ہے کہ جب طلوع آفتاب کے موقعہ پر پہنچے تو آفتاب کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی

ناظرین کرام! آفتاب کو اس قوم پر طلوع دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی'' کے الفاظ خود گواہ ہیں کہ آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا۔ البتہ جن کی اوٹ میں آفتاب پڑ جاتا ہے ان کو غروب ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ اور جہاں اوٹ نہیں ہوتا ہے وہاں آفتاب طالع دکھائی دیتا ہے۔

چونکہ ہیئت قدیم و جدید (سائنس) دونوں میں مسلم ہے کہ آفتاب کا کرہ دنیا سے بہت بڑا ہے۔ اسلئے مفسرین کرام نے صاف لکھا ہے کہ آفتاب کا کسی جگہ میں غروب ہوتے دیکھنا محض دیکھنے والے کے نظر کا خیال ہے۔ چنانچہ جلالین میں لکھا ہے:۔

وغروبھا فی العین فی رای العین والافھی اعظم من الدنیا۔

اسی طرح خازن، معالم، ابن کثیر وغیرہ میں تصریح موجود ہے۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن وہی نظریہ پیش کرتا ہے جسے سائنس نے مدتوں میں حل کیا ہے۔

(۲) **سائنس کا دعویٰ** ہے کہ زمین متحرک ہے مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ زمین حرکت کرتی تھی پس ہم نے پہاڑ کا میخ گاڑ دیا۔ چنانچہ سورہ نبا میں کہا ہے وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا۔

جواب قرآن کریم میں اگر میخوں کے گاڑنے کا ذکر موجود ہے تو حرکت کا انکار اس سے کیسے ثابت ہوا جسقدر مضبوط یہ میخ گڑھی ہوگی اسی قدر زمین کی حرکت کا نظام درست رہیگا کیونکہ خداوند کریم نے پہاڑوں کی نسبت لکھا ہے کہ وہ برابر تیزی سے حرکت کر رہے ہیں پس جس کے ساتھ یہ مضبوط میخ گڑھی ہوئی ہے وہ بھی اسکے ساتھ سرعت حرکت میں برابر کی شریک ہوئی پس زمین کی حرکت کا انکار قرآن کریم کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں آیت کریمہ یہ ہے:۔

وتری الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب صنع اللّٰہ الذی اتقن کل شئی

(سورہ نمل ۱۲)

اے مخاطب تو پہاڑوں کو سمجھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر گڑھے اور جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ تو بدلی کی طرح اڑ رہے ہیں۔ یہ اس اللّٰہ کی زبردست کاریگری ہے جس نے ہر شے کو مضبوط بنایا'

علاوہ اس کے خود پہاڑ بھی زمین کی ایک قسم ہے دیکھو ہدیہ سعیدیہ وغیرہ۔

(باقی آیندہ)

فتاویٰ

تعاقب ۱۴ جمادی الثانی ۵۷ھ کے پرچہ میں کسی سائل نے عورت کا جنازہ لے جاتے وقت تابوت لے جانے کا حکم دریافت کیا تو ہم نے عہد رسالت کا تعامل بحوالہ ابن ماجہ لکھ دیا جو اسوہ حسنہ کے متلاشی کے لئے کافی تھا۔ مگر ہمارے ناظرین میں سے ایک صاحب نے اسکو ناکافی سمجھ کر اسکے جواز وعدم جواز پر بحث کی ہے اور تعامل صحابہؓ سے تابوت کا جواز ثابت کیا، چنانچہ وہ لکھتے ہیں :-

اخبار اہلحدیث بابت ۱۴ جمادی الثانی سنہ رواں میں ایک صاحب نے استفسار کیا ہے کہ

"میت عورت کی ہو تو جنازہ لیجاتے وقت اگر پردہ کے لئے تابوت دیا جائے تو یہ فعل بمطابق قرآن وحدیث جائز ہوگا یا نہیں"؟ (ص۱۳)

اس سوال کا جواب چونکہ حضرت مولانا دامت برکاتہم نے بہت مجمل اور ناکافی دیا ہے۔ یعنی صریح الفاظ میں تابوت بنانے کے جواز یا عدم جواز کا فیصلہ نہیں فرمایا ہے۔ لہذا سائل کی تشفی کے لئے عرض ہے کہ عورت کے جنازہ پر پردہ کے لئے تابوت بنانا جائز وثابت ہے۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص۴۲۶ میں بعد نقل عبارات کے تحریر ہے۔ ان سب عبارات سے صاف ظاہر ہوا کہ اجلہ اصحاب کرام جیسے حضرت انس وحضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت علی وحضرت عباس وجم غفیر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے سامنے ایسا جنازہ کہ جس پر تابوت تھا اس پر سبھوں نے بخوشی نماز جنازہ ادا کی اور حضرت فاطمہؓ کی وصیت واسطے بنانے تابوت کے [illegible] بغیر تابوت [illegible] نے کو۔ چنانچہ بعد وفات آپ کے حسب وصیت [illegible] سامنے صحابہ کے کیا گیا۔ اور نیز حضرت زینبؓ ام المؤمنین زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ پر تابوت تھا اور حضرت عمرؓ جیسے صحابی ماحی المنکرات نے نماز پڑھائی تھی۔ اور قسطلانی اور فتح الباری کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ اسلام میں دستور تابوت کا تھا اور تلخیص کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ عورت کے دفن کرنے کے وقت چادر کا پردہ کرنا چاہئے۔ اور بہت کتب میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ اہل سنت کے لئے اس قدر کافی ہے۔ پس باوجود ایسے ثبوت کے کون انکار کرسکتا ہے؟ کیونکہ یہ مسئلہ سنت صحابہ کرام کا ہوا موافق فرمودہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها۔

جواب مسنون طریق وہی ہے جو ہم نے لکھا ہے۔ متعاقب نے جو روایات اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کی ہیں اس سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں۔ نعش کے معنی مجمع البحار میں سر پر میت کے لکھے ہیں باوجود اس کے ہم اس کو ممنوع یا حرام نہیں کہتے۔ مگر مسنون نہیں ہے۔

س ۳۱۰ } حدیث میں آیا ہے کہ حائضہ عورتیں بھی عید کے لئے آئیں ویشهدن العید ودعوة المسلمین یعنی مسلمانوں کی دعا کے ساتھ شمولیت کریں اور نماز نہ پڑھیں۔ اس حکم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقصد تھا۔ کیا نماز کے بعد دعا مانگنے کے لئے حکم کیا تھا یا کیا (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۳۱۰ } حدیث شریف سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے علاوہ دیگر ہر مقام میں جہاں امام و مقتدی دعا کریں شامل ہوسکتی ہیں۔

س ۳۱۱ } عن عبد اللہ بن السائب ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان ینصرف فلینصرف ومن احب ان یقیم للخطبة فلیقم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جانا چاہے وہ چلا جائے اور جو خطبہ کے لئے ٹھیرنا پسند کرے وہ ٹھیرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ میں شروع سے آخر تک بیٹھنے کی تاکید نہیں۔

ج ۳۱۱ } خطبہ عید میں بیٹھنا ثواب سے خالی نہیں۔ نہ سنے تو شرعاً کوئی گناہ نہیں۔

س ۳۱۲ } حضور اکرم صلعم نے مواعظ حسنات صحابہ کرام کو سنانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی تھی اور صحابہ کرام بھی آمین کہتے تھے یا خلفاء راشدین کے زمانہ میں اس طرح ہوا ہے۔ حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے یا نہیں؟

(خریدار اہلحدیث ۱۱۲۳۶ از کامٹی کنٹونمنٹ)

ج ۳۱۲ } ایسے مواقع پر دعا ہاتھ اٹھا کر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ البتہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ملائکہ مجلس مواعظ میں حاضرین کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ان کی موافقت کے لئے کوئی شخص دعا کرے تو حرج نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۳۱۳ } سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات پر مسلمانوں (صحابہؓ) نے ہڑتال کی تھی۔ اگر کی تھی تو کس کتاب میں اس کا ذکر ہے اگر نہیں کی گئی تو آجکل جو مسلمان خصوصاً جماعت اہلحدیث کے افراد بڑے لیڈروں کی وفات پر خاصکر سیاسیات میں حصہ لینے والوں کے مرنے پر ہڑتال وغیرہ کرتے ہیں۔ شرعی طور پر اس کا ثبوت ہے یا نہیں؟

(محمد ایوب خطیب مسجد اہلحدیث نیلگری)

ج ۳۱۳ } کسی بڑے یا چھوٹے کی موت پر ہڑتال کرنا شرعی امر نہیں ہے بلکہ اضاعت مال ہے جسکی بابت قرآن حدیث میں ممانعت ہے۔ سائل کو معلوم رہنا چاہئے کہ سیاسی لوگ ایسے امور میں کسی مذہب کے پابند نہیں ہوتے بلکہ رسوم یورپ کے متبع ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۳۱۴ } ایک مرحوم مولوی صاحب ایڈیٹر الہادی حیدرآباد سے سوال ہوا کہ جو جانور غیر اللہ کے نام پر چھوڑا جائے سانڈ وغیرہ۔ اس کی اولاد کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اس کا جواب مولوی صاحب مرحوم دیتے ہیں۔ [illegible] توڑنا اگر مقصود ہے تو غیر اللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانور بھی کھا سکتے ہیں اولاد کا تو ذکر کیا ہے ورنہ من حیث التقرب حرمت ثابت ہوگی۔ (ستانی [illegible]) [illegible]

ج ۳۱۴ } غیر اللہ کے نام پر چھوڑا ہوا جانور (سانڈ) حرام ہے۔ اس کی حرمت منصوص ہے [illegible] اهل به لغير الله۔ اس کی نسل [illegible]

متفرقات

تبلیغی انجمن بنائی جائے | جناب شاکر صاحب مرسی (گیا) ایک لمبی تجویز بھیجتے ہیں کہ ایک تبلیغی انجمن بنائی جائے جو ملک کے دور دراز علاقوں (قصبات اور دیہات) میں تبلیغ اسلام کرے۔ ہم اس تجویز کی دل سے تائید کرتے ہیں۔ اسی غرض کے لئے اہل حدیث کانفرنس بنی تھی جو اپنی حسب طاقت کام کرتی رہی اور کرتی ہے۔ کیوں نہ اسی بنی بنائی جماعت کو قوت دی جائے۔

اہل حدیث کانفرنس | اپنے ہوا خواہوں سے امداد کے لئے ہاتھ پھیلا کر کہہ رہی ہے

من انصاری الی اللہ

اعیان اہل حدیث سے امید ہے اس کے جواب میں

نحن انصار الی اللہ

کہہ کر اس کا دست سوال بھر دیں گے۔

اعیان اہل حدیث | کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اخبار اہلحدیث کی اشاعت کو وسعت دینے کے لئے آپ حضرات کی دلی توجہ درکار ہے۔ جملہ خریداران عموماً اور اعیان اہل حدیث خصوصاً ہمت و کوشش سے ایک ایک نیا خریدار بنا کر ادارہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

مدرسہ مکہ شریف | دینی خدمت اور قرآن و حدیث کی تعلیم میں ہمہ وجوہ مشغول ہے۔ ہاں اس کی امداد کیلئے اہل ہمت خصوصاً بزرگان حجاج کی توجہ چاہتا ہے۔

(منتظمان مدرسہ ہذا)

آمدہ از سید عبداللہ شاہ صاحب از نارنگ عہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ | کیلئے از سید عبداللہ شاہ صاحب مذکور عہ۔

ادا کئے گئے | مدرسہ مدینہ کے متعلق آمدہ رقوم تا ... مبلغ ۔/۵۵ روپیہ حافظ عبدالرحمن صاحب آفندی سفیر مدرسہ مذکور مقیم گوجرانوالہ کو ادا کر دیئے گئے۔

مولوی ابوطاہر صاحب شمسی | گیاوی کا مضمون متعلقہ کانگرس دفتر مسلم اہل حدیث گزٹ دہلی میں بھیجا گیا۔ کیونکہ اصل مضمون اسی اخبار میں ہی شائع ہوا ہے امید ہے مدیر صاحب اس مضمون کو بھی شائع کر دیں گے۔

ضرورت ہے | دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ میں طلباء کو انگریزی کی تعلیم دینے کے لئے ایک تجربہ کار ٹرینڈ استاد کی ضرورت ہے جو کم از کم بی۔ اے ہو۔ پنشن یافتہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ درخواست کنندہ اہل حدیث ہو اگر حنفی ہو تو متعصب نہ ہو۔ درخواستیں جلد از جلد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں :-

سکرٹری دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ

جمعیۃ تبلیغ | کے لئے از سید عبداللہ شاہ صاحب از نارنگ عہ۔

مژدہ جانفزا

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس مشاورت میں قرار پایا ہے کہ مارچ ۱۹۴۱ء میں کانفرنس مذکور کا جلسہ دہلی میں منعقد کیا جائے۔ تاریخیں مقرر کر کے اطلاع شائع کر دی جائے گی۔

معاونین کانفرنس اس کی ہر ممکن امداد کر کے ثواب حاصل کریں۔

اشاعت فنڈ | از مولوی عبدالعزیز صاحب ناگی کوٹلی لوہاراں دو روپیہ (۲) انجمن اہل حدیث جالندھر ۸

عید آنہ فنڈ | ایس عبدالرحمن سوداگر شیشہ پشاور ۔/۱

انجمن استقلال اُردو الہ آباد | الہ آباد میں ایک اسلامی انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس نے ایک طویل اشتہار میں اپنی تجاویز پیش کی ہیں۔ ایک تجویز جو زیادہ کارآمد ہے وہ یہ ہے کہ ہر ممبر سے ایک ایک آنہ وصول کیا جائے اور ہر ممبر اُردو بولے۔

پتہ :- آل انڈیا انجمن استقلال اُردو ادب الہ آباد۔

ہم بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں۔

مدرسہ اسلامیہ دار العلوم میرٹھ | کے لئے مولانا مبارک حسین صاحب ناظم مدرسہ چندہ کی اپیل کرتے ہیں۔ تعلیمی امور سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔

درخواست معاونت | حاجی عبدالاحد خان صاحب الہ آبادی عرصہ سے علیل ہیں۔ بوجہ علالت بیکار ہیں جس سے بہت مقروض ہو گئے ہیں۔ الہ آباد میں انہی کی کوشش سے توحید و سنت کی اشاعت ہوتی ہے۔ ناظرین ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں اور اصحاب کرم ان کی امداد فرما کر ثواب حاصل کریں۔ پتہ یہ ہے :-

حاجی عبدالاحد خان احاطہ محمدی۔ محلہ کیڈگنج شہر الہ آباد

(الملتمس :- خاکسار اسماعیل پرپوائی پرتاب گڑھی)

تصحیح | "اہلحدیث" ۲ دسمبر صفحہ ۱۵ کالم ۳ میں ماسٹر غلام حیدر صاحب آف سرگودھا کی بابت ان کا ایک دو کتب کا مصنف ہونا لکھا گیا تھا۔ مگر شیخ غلام کبریا صاحب ٹھیکیدار سرگودھا مطلع فرماتے ہیں کہ مرحوم کئی ایک کتب کے مصنف تھے۔ (محرر دفتر)

تلاش معاش | خاکسار الہ آباد یونیورسٹی کا مولوی عالم اور مدرسہ زبیدیہ دہلی سے صحاح ستہ کا تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ اُردو فارسی میں کافی دسترس رکھتا ہے کسی مدرسہ میں استاد کی یا کسی مسجد میں امامت یا خطابت کی ضرورت ہو تو راقم سے خط و کتابت کریں۔

محمد امین موضع گلٹے گھاٹ ڈاکخانہ بڑھ پور ضلع بستی

یاد رفتگاں | (۱) میرے جد امجد حاجی دربار صاحب ۹۸ سال کی عمر پا کر انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے اہل حدیث، فیاض اور علم دوست تھے۔ (راقم عبدالحی از کریم پور ضلع بستی)

(۲) میری بھاوج جو نیک طینت، پکی موحدہ تھی چار لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑ کر فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم حاجی محمد ابراہیم سیکرٹری مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

درخواست دعا۔ جملہ ناظرین سے درخواست ہے کہ بارش کے لئے دعا کریں۔ (ایک کاشت کار)

ملکی مطلع

یورپ کا سیاسی مطلع

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا اچانک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

آجکل یورپ کے مدبرین جنگ کی گتھی سلجھا رہے ہیں جن کے حق میں مندرجہ عنوان شعر پوری طرح صادق آتا ہے۔ گذشتہ پرچے میں ہم نے اپنے ناقص علم کے مطابق اندازہ لگایا تھا کہ جرمن کا ڈکٹیٹر (ہرہٹلر) اس فارسی مصرع

یک راہگیر دوم را دعویٰ دار

پر عمل کر رہا ہے۔

اس ہفتے اٹلی اور فرانس کی باہمی نوک جھونک کے متعلق اطلاع آئی ہے جو افریقہ کے شمالی ملک ٹیونس کی وجہ سے عمل میں آ رہی ہے۔ یہ ملک کسی زمانے میں ترکی سلطنت میں داخل تھا مگر آج کل فرانس کے زیر حکومت ہے۔ اخبار "پرتاپ" لاہور میں اس کے متعلق ایک مفید مضمون شائع ہوا ہے جو ناظرین کی معلومات میں اضافہ کیلئے درج ذیل ہے:۔

"ایک نیا فتنہ کھڑا ہوا چاہتا ہے۔ یہ پیدا تو ہوا ہے افریقہ کے ایک ملک ٹیونس میں۔ لیکن جلد ہی یورپ اور اس کے بعد ساری دنیا پر چھا جائیگا۔ اٹلی اور فرانس میں ایک دوسرے کے خلاف اسی علاقہ کے متعلق مظاہرے ہو رہے ہیں۔ آج ناظرین کو بتایا چاہتا ہوں کہ یہ جھگڑا کیا ہے۔ افریقہ کا بر اعظم یورپ کی مختلف طاقتوں نے آپس میں بانٹ رکھا ہے۔ جو جگہ جس کو خالی نظر آئی اُسپر قابض ہو گیا۔ ابی سینیا باقی تھا۔ سو وہ اٹلی ہڑپ کر گیا۔ مراکش کا کچھ علاقہ فرانس کے پاس ہے اور کچھ سپین کے۔ اس ہسپانوی مراکش کے عرب اس وقت جنرل فرانکو ماتحت سپین کی گورنمنٹ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ فرانسیسی مراکش کے دائیں طرف الجیریا ہے۔ یہ بھی فرانس کے ماتحت ہے۔ اس کے بائیں طرف لبیا ہے۔ اس علاقہ کا پہلا نام طرابلس تھا جو اس وقت اٹلی کے قبضہ میں ہے یہ علاقہ کسی وقت ٹرکی کے ماتحت تھا۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ یورپ سے پہلے اٹلی نے اس پر چڑھائی کی۔ انور پاشا بھیس بدل کر وہاں پہنچے۔ کیونکہ مصری گورنمنٹ انہیں اپنے ان سے گزرنے کی اجازت نہ دیتی تھی۔ الجیریا اور لبیا کے شمال میں ٹیونس واقع ہے۔ عین سامنے سمندر میں سسلی ہے۔ جو اطالوی علاقہ ہے۔ سسلی سے نزدیک ترین جگہ ٹیونس ہے۔ اس کے متعلق فرانس اور اٹلی میں جھگڑا نیا نہیں۔ بلکہ پندھویں صدی سے چلا آ رہا ہے۔ کسی وقت یہ ہسپانیہ کے ماتحت تھا۔ پھر ٹرکی کے ہاتھ آیا۔ اور اب فرانس کے۔ اس کے حاکم بے کہلاتے ہیں اور جو کوئی بھی اس پر حکومت کرتا ہے۔ اُن کے نام پر۔

اس علاقہ سے یورپی طاقتوں کی دلچسپی اس لئے ہے کہ اس کے قدرتی ذرائع نہائت وسیع ہیں۔ ٹیونس میں قیمتی معدنیات کے اتنے ذخائر ہیں۔ جو کبھی ختم ہونے کے نہیں۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ گندھک یہیں سے جاتی ہے۔ اسی طرح جست، سکہ اور دوسری دھاتیں بھی یہاں بکثرت ملتی ہیں۔ زراعتی پیداوار کے لحاظ سے بھی یہ نہائت زرخیز ہے۔

جب فرانس نے الجیریا پر قبضہ کر لیا تو اُسے ٹیونس پر ہاتھ صاف کرنے کی سوجھی۔ لیکن ۱۸۸۱ء میں پہلی بار ایک فرانسیسی دستہ ایک نہائت ہی تکلیف دہ قبیلے کی گوشمالی کی آڑ میں ٹیونس میں داخل ہُوا۔ لیکن جب اس نے وہاں پاؤں جما لئے تو یہ بہانہ ترک کر دیا گیا اُس دستے نے پایہ تخت پر چڑھائی کی۔ اور ایک زبردست لڑائی کے بعد بے کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ فرانس کے زیر سایہ رہنا منظور کرے۔ برطانیہ اور جرمنی نے تو فرانس کا قبضہ منظور کر لیا۔ لیکن اٹلی اور ٹرکی اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ ٹرکی بھی ۱۹۲۳ء میں اپنی اس پوزیشن سے ہٹ گیا۔ کیونکہ معاہدہ لیوزین میں مصطفےٰ کمال نے اپنا دعویٰ چھوڑ دیا۔ لیکن اٹلی کی پوزیشن مختلف تھی۔ ٹیونس سے اُسے نہ صرف جغرافیائی اور پولیٹیکل دلچسپی تھی بلکہ اس کی آبادی میں اطالوی عنصر سب سے زیادہ تھا۔ اور ۱۸۸۱ء سے پہلے وہ تو د اس کا قابض ہُوا چاہتا تھا۔ جب فرانس نے ٹیونس پر چھاپہ مارا۔ تو اٹلی میں اس کے خلاف غیض و غضب کی لہر دوڑ گئی۔ اس پر دغابازی کا الزام لگایا گیا۔ کیونکہ ٹیونس پر قبضہ سے صرف چند ہی دن پہلے فرانس کے وزیر خارجہ نے باقاعدہ طور پر پیرس میں مقیم اطالوی سفیر کو یقین دلایا تھا کہ اُن کا ٹیونس یا اس کے کسی حصہ پر قبضہ کا ارادہ نہیں۔ باوجود اس کے اٹلی خاموش رہا۔ کیونکہ وہ کمزور تھا اور فرانس زبردست۔ لیکن جنگ یورپ کے بعد جب اٹلی میں فیسسزم نے زور پکڑا تو ٹیونس کے اطالوی باشندوں کا زاویہ نگاہ بدلا۔ انہوں نے مزید حقوق کا مطالبہ کیا۔ فرانسیسی حاکم اس کیلئے تیار نہ تھے۔ جس پر انہیں شکایت پیدا ہوئی۔ اور شکایت تھی بجا۔ کیونکہ جہاں فرانس اور برطانیہ کے درمیان یہ طے تھا کہ مالٹا کے برطانوی آباد کار مقیم ٹیونس اپنی قومیت برقرار رکھ سکیں گے وہاں ٹیونس میں پیدا ہونے والے اطالوی بھی قومیت کے لحاظ سے فرنچ سمجھے جاتے تھے۔ اٹلی کی خواہش ہے کہ وہ ایک بھاری سلطنت بنے۔ اس کے لئے ٹیونس کا اس کے ماتحت ہونا ضروری ہے۔ وہ افریقہ کا اٹلی کے نزدیک ترین مقام ہے۔ اگر وہ اسکے ہاتھ آ جائے تو لبیا سے ہو کر اطالوی سمالی لینڈ اور ابی سینیا تک اپنے سپاہی لے جانا اُسے آسان ہو جائے اس کے علاوہ وہ بحیرہ روم پر قادر ہو جائیگا۔ جس پر اپنی ملک گیری کی ہوس پوری کرنے کے لئے اُسے قبضہ کی دیرینہ خواہش ہے۔ ۱۹۲۶ء کی مردم شماری کے مطابق ٹیونس کی آبادی اس طرح ہے۔

مسلمان ۱۹ لاکھ ۳۲ ہزار ایک سو ۸۴۔ یہودی ۵۴ ہزار ۲ سو ۴۴۔ یورپین ایک لاکھ ۷۳ ہزار ۲ سو ۸۱۔ ان میں سے ۷۱ ہزار ۲۰ فرانسیسی اور ۸۹ ہزار ۲ سو ۱۶ اطالوی ہیں۔ اور ان میں سے ۵۰ ہزار تین سو ۹۵ ٹیونس میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ ۸ ہزار ۳ سو ۹۶ مالٹی ہیں اور ۴ ہزار ۶ سو ۴۹ دوسرے یورپین

مت سے اٹلی کی آنکھ تیونس پر ہے۔ لیکن اُسے کبھی اس سوال کو اٹھانے کا کوئی موقعہ نہیں ملا۔ اب کہ چیکوسلواکیہ کی جرمن آبادی کو یہ فیصلہ کرنے کا ادھیکار دیا گیا ہے کہ وہ کس کے ماتحت رہے۔ اٹلی کے منہ میں بھی پانی بھر آیا ہے۔ اس لئے اُس نے شوشہ چھوڑ دیا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اس وقت تک تو صرف دو نو طرف سے مظاہروں تک ہی بس ہے جن کی ذمہ داری کوئی گورنمنٹ نہیں لیتی۔ لیکن سمجھا یہ جاتا ہے کہ فرانس اس وقت کمزور ہے اور اٹلی محض دھمکی سے کام نکال سکتا ہے۔ اُسے اپنے اس مقصد میں کامیابی ہوتی ہے یا نہیں۔ اس کا انحصار برطانیہ کے طرزِ عمل پر ہے۔ اگر وہ فرانس کی خاطر اٹلی اور جرمنی سے لڑنے کو تیار ہو گیا تو اٹلی کو جنگ کی جرأت نہ ہوگی لیکن اگر اس نے دیکھا کہ برطانیہ جنگ کے لئے تیار نہیں تو تعجب نہیں کہ وہ فرانس سے بھڑ پڑے جرمنی تو اُس کے ساتھ ہے ہی۔"

(پرتاپ لاہور صك ۱۲۔ دسمبر ۳۸ء)

اہلحدیث | انا لا ندری اشر ارید بمن فی الارض ام اراد بہم ربہم رشدا

اسماعیل غزنوی کو سفرِ حجاز سے رکاوٹ

آج کئی ہفتوں سے یہ بات مسموع ہو رہی ہے کہ اسماعیل غزنوی کو سفر حجاز سے روکا گیا ہے۔ ہم اسکے سبب پر غور کرتے رہے۔ ایک بیان جو گورنمنٹ کے ممبر نے مرکزی اسمبلی میں دیا ہے "خادم کعبہ" نے بھی شائع کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

اسماعیل غزنوی کے بیرون ہند جانے میں خطرہ ہے۔

اس کے جواب میں مختلف مقامات میں جلسوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن میں گورنمنٹ کے اس فعل کو مداخلت فی الدین قرار دیکر مذمت کی جاتی ہے۔ اسی اثنا میں اجنالہ ضلع امرتسر کے شہر کا جلسہ میں سے ایک واعظ صاحب نے بتایا کہ مجلس خاص میں اسماعیل غزنوی نے کہا کہ جتنے میں جو انگریزی سفیر ہے اس کی مجھ سے چپقلش ہے اس نے ایک جگہ میز بچھوائی تھی میں نے دور پھینکوا دی اس کے متعلق اس نے مکہ شریف میں فون کیا مجھ سے پوچھا گیا تو میں نے کہا وہ جھوٹ کہتا ہے۔

اگر یہ حکایت صحیح ہے تو یہ واقعہ گورنمنٹ کے بیان کی تائید کرتا ہے۔ اور اس سے ہر انسان قرآن مجید کی تصدیق کرنے پر مجبور ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ (تمہاری تکلیف تمہارے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے)

اس قسم کے واقعات پر کامل غور و فکر کے بعد آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ نے ۴ دسمبر سنہ رواں کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا:۔

"خادم کعبہ" اخبار جو مضامین شائع کر رہا ہے اس کی وجہ سے گورنمنٹ برطانیہ اور سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے تعلقات کشیدہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔

(مرسلہ حمید اللہ نائب سکرٹری از دہلی)

ہمارے خیال میں اس مصیبت کا علاج ایسے جلسے نہیں ہو سکتے۔ ایسے بے تکے جلسوں سے گورنمنٹ کے منتظم ارکان بانیان جلسہ کی بے خبری پر ہنستے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے اہل الرائے کی خاص میٹنگ کر کے راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔

آئندہ اختیار بدست مختار

آریوں کا نیا انکشاف

(مرقومہ خواجہ عبدالرشید صاحب جہانزا امرتسری)

"پرتاپ" لاہور مورخہ ۲۲ نومبر ۳۸ء میں آپ نے اس حقیقت کا انکشاف فرمایا ہے کہ اہل عرب بھی آریہ مذہب کے پیرو تھے۔ آج دن تک کسی مورخ کو اس امر سے انکار نہیں کہ ہندوستان میں آریہ وسط ایشیا سے ہی آئے تھے اور یہ تمام اقوام اصل مذہب کو بھول کر بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے تھے۔ عرب میں اسقدر گمراہی ہو رہی تھی کہ انسان کہلانے کے وہ مستحق نہ رہے تھے۔ تمام برائیاں اور خرابیاں ان کے اندر سرایت کر گئی ہوئی تھیں۔ شراب، جوا، ہر طرح کی عیاشی اور آپس میں لڑائی جھگڑے اور چوری اور توہین ایک دوسرے کی کرنے میں کوئی حجاب نہ رکھتے تھے۔ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔ کوئی برائی ایسی نہ تھی جو اُن سے چھوٹی ہوتی۔ جس طرح ہر بستی میں خدا کے نیک بندے لوگوں کو ہدایت کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح سے سرزمین عرب پر بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کے پوجاریوں کے گھر پیدا ہوئے جو اپنی قوم کے برے اخلاق کو دیکھ کر بہت کڑھتے۔ اور انہوں نے خدا کی عطا کی ہوئی طاقت سے اُن جاہل عربوں کی ایسی اصلاح کر دی جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں ملنی محال ہے۔ حضرت صاحب (بقول پرتاپ) آریہ قوم کے ایک فرد تھے۔ اس واسطے آریہ قوم اگر ان پر فخر کرے تو بجا ہوگا۔ غور کرنے پر آپ محسوس کرینگے کہ حضور علیہ السلام ہندو قوم کی اصلاح کے واسطے ہی آئے۔ اور انہوں نے اس قوم کی اصلاح کرنے میں کیسی کیسی تکالیف اور مصائب برداشت کئے۔

واقعی حضرت سید الانبیاء علیہم السلام ہندو قوم کے مصلح تھے۔ تمام ہندو قوم ان کی ذات پر جس قدر بھی فخر کرے کم ہے۔

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔۔۔۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عکر۔ آدھ پاؤ ... پاؤ بھر ... مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب سید عبدالعلیم صاحب پنشنر دمو۔ مجھ کو آپکی مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپ کو اس کا اجر دیگا بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۱۰ ستمبر ۳۸ء)

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوڑا۔ اس سے قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ بلا کرم آدھ پاؤ اور میرے نام بذریعہ وی پی پارسل روانہ فرماکر ممنون فرمائیں۔ (۲۳ دسمبر ۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	۱۸	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	۱۳
زاد المعاد ابن قیم سفید	...	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	...
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	...	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	...
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	...
قیمت فی حصہ	...	تفسیر فتح القدیر شوکانی	...

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

شائقین و تجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور و مقبول عطریات عطر محمدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ ... روغن گیسو دراز فی شیشی عہ۔

نوٹ:۔ جملہ قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری۔ قنوج۔ یو پی۔

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی عہ۔ (ملنے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

مطبوعات الہلال بک ایجنسی

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد ...، مجلد ...		۱۲۔ ایلاؤ تخییر	۸
۲۔ کتاب الوسیلہ ...		۱۳۔ الحرب فی القرآن	۱۰
۳۔ اصحاب صفہ	۱۲	۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ	۴
۴۔ العروۃ الوثقیٰ	۶	۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان	۸
۵۔ اسلامی تصوف	...	۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال	۴
۶۔ تفسیر المعوذتین	عہ	۱۷۔ الدین یسر	۴
۷۔ تفسیر آیت کریمہ	۳	۱۸۔ سبع سعادات ...	...
۸۔ تفسیر سورۂ کوثر	۴	۱۹۔ لائف آف پرافٹ	۴
۹۔ فتویٰ شرک شکن	۶	۲۰۔ ائمہ اسلام	۱۲
۱۰۔ ولی اللہ	۵	۲۱۔ خلافت الائمہ	۵
۱۱۔ نجد و حجاز	...	۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہ	۹

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

مفت ۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب فرما دیں۔ پتہ:۔ مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ہمر

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ عہ۔ ... فی تولہ عہ۔ ...

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے

فہرست مفت طلب فرمائیے

پتہ:۔ فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۲۴)

وحدہٗ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات تقضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی۔ پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۲ر۔

پتہ:۔ منظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" سے ... معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔

قیمت ... محصول ڈاک ...

... منیجر اکسیر ... امرتسر

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں پیدا ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں مانع نہیں۔ قیمت ۶ر۔ محصول ڈاک ۸ر

المشتہر:۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

مرقاۃ القرآن

یعنی عربی کی پہلی کتاب

مؤلفہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے۔ لیکچرار گورنمنٹ کالج لائل پور

عربی زبان سیکھنے کے لئے فاضل مؤلف نے کتاب ھذا چالیس سبقوں میں مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن شریف سے ہی لئے گئے ہیں کتاب ھذا پڑھنے کے بعد مبتدی قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

کلید مرقاۃ القرآن

یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طلباء کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ مؤلفہ مصنف صاحب ممدوح کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸ر

مفتاح القرآن

قرآن مجید کی آیات و الفاظ کی تلاش کے وقت بہت دقت ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اسی تکلیف کے حل کے لئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اسمیں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سپارہ و رکوع مندرج ہے۔ جو بہت آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے قرآن مجید کے عام شائقینوں، مناظروں اور مبلغوں کیلئے بے حد مفید ہے۔ قیمت صرف دو روپے۔

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تنویر الحوالک

فی شرح

موطا امام مالک

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف کتاب "موطا امام مالک" کا نام اہل علم حضرات سے مخفی نہیں۔ اس کتاب کی بہت سے اہل علم نے شرحیں لکھیں۔ جن میں کتاب ہذا بھی کافی سے زیادہ مشہور بلکہ نایاب ہے۔ ایک صاحب سے چند نسخے موصول ہوئے ہیں۔ شائقین بہت جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر افسوس ہوگا۔ کتاب ہذا تین حصوں پر منقسم اور مصر کی مطبوعہ ہے۔ قیمت صرف تین روپیہ

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

(مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ)

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں۔ ہر ہر اعضاء کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دئیے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف ۹ر

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف ہے جسمیں آپ کے مقالات، ارشادات، اذکار، توحید و سنت کے مواعظ حسنہ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے اصل عبارت عربی ہے۔ بین السطور اردو ترجمہ حاشیہ پر فتوح الغیب۔ ایک نادر اور گراں قدر علمی تحفہ ہے۔ قیمت صرف پانچ روپیہ۔

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

(۱۳۸)

نئے نئے علمی تحائف

تراجم علمائے حدیث ہند مصنفہ ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب سوہدروی۔ اس کتاب میں مصنف نے علمائے اہل حدیث ہند کے سوانح حیات جو بڑی محنت اور کاوش کے ساتھ یک جا جمع کئے گئے ہیں۔ سر دست دو سو علمائے مرحومین و موجودین کے حالات شائع کئے گئے ہیں۔ جسے اکابر قوم نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ قابل دید ہے طباعت، کتابت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف ۶/۔ محصول ڈاک ۱/

ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات

ملک صاحب موصوف نے نہائت محنت و عرق ریزی کے بعد مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی سلور جوبلی پر ایک مقالہ پڑھا تھا۔ جس میں ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ جسے اہل حدیث کانفرنس نے اعلیٰ کتابت و طباعت پر شائع کرایا ہے۔ قیمت ۱/۴

نور محمدی مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ تابعین، محدثین ائمہ، فقہا اور صوفیا سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا رد ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲/)

مائۃ ثنائیہ جس میں دس مختلف عنوانات پر دس دس احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مع اردو ترجمہ شائع کی گئی ہیں۔ تبلیغی انجمنوں کو فروتقسیم کرنا چاہئے۔ قیمت ۴/

تصانیف مولوی حکیم عبداللہ صاحب روڑوی

کنز المجربات ممدوح نے اس میں دیسی صدری ونسیاسی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کرکے ان کے فائدے بتلائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتلائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اس کے پہچاننے کے طریقے نہائت خوبی سے بیان ہیں۔ قیمت جلد دوم ۲/۸

کنز المفردات اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر ہے۔ قیمت ۲/۸

کنز المرکبات اس کتاب میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں۔ جو کنز المجربات میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف، طلا، جوارشیں، معجون، خمیرے، مفرحات اور عرق، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں اس لئے عوام کی رسائی ان تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ سائز ۱۸×۲۲/۸۔ ضخامت ۴۸۰ صفحات۔ قیمت ۶/۴ روپیہ۔

خواص بادام قیت ۴/۔ خواص پیاز ۵/۔ خواص نمک ۲/
خواص گھیکوار ۹/۔ خواص پھٹکڑی ۱۰/
خواص برگد ۴/۔ خواص پیپل ۴/۔ خواص آک ۱۰/۔ خواص انار ۴/
خواص ریٹھا ۶/۔ خواص سونف ۸/۔ خواص کیکر ۴/۔
خواص نیم ۶/۔ خواص ستیاناسی ۶/۔ خواص دودھ ۸/۔
خواص گھی ۴/۔ خواص تربوز ۲/۔ خواص لہسن ۴/۔
خواص دھتورا ۶/۔ خواص ارنڈ ۷/۔ خواص لیموں ۸/۔
خواص اندرائن ۴/۔ خواص گاجر ۳/۔ خواص مولی ۵/۔
خواص ہلدی ۳/۔ خواص مرچ ۴/۔ خواص کشنیز ۳/۔
خواص مہندی ۴/۔ خواص کوڑی ۶/۔ خواص سیب ۳/
خواص انگور ۵/۔ خواص سنگترہ ۳/۔

(۱۳۹)

تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری

کلید حکمت اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث، مرض اور اسکی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہائت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ حصہ اول ۱۰/۔ حصہ دوم ۱۰/۔

مجربات جیلانی حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسرار اور مجرب نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد اول ۱۰/۔ جلد دوم ۱/

نشاط زندگی یہ کتاب شائقین حضرات اور نوجوانوں کے لئے لکھی گئی ہے اور عجیب طبی نسخہ جات بھی درج ہیں۔ قیمت ۱۰/

مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ: مہتمم اہلحدیث امرتسر پنجاب

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۶ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نمبر ۸

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ
رؤسا و جاگیرداروں سے
عام خریداران سے
ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر یکم ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

نام روشن درجہاں اللہ اکبر کردۂ!

(از قلم مولوی ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی۔ پروفیسر چندوسی کالج چندوسی)

اے بنور علم عالم را منور کردۂ | وے ز مصباح ہدایت قلب را پُر کردۂ
بانصاری قادیانی آریہ را در مصاف | زیر تیغ بحث ہر بے دین و کافر کردۂ
شیر پنجاب است مشہور است در ہندوستاں | نام روشن در جہاں اللہ اکبر کردۂ
نیز پیرا تو جاری کردۂ باآب و تاب | ہم بآیات کلام اللہ مطہر کردۂ
سلسلہ اخبار زیبا پنج و سی سالہ رسد | اہتمام سالگرہ را زیب خاطر کردۂ
دائما باشد ترقی مطبع محمود را | زانکہ از طبعات کار دین بہتر کردۂ

از مئے عرفاں دلم سرشار مے دارم قمر
نیز مے دانم کہ تقویٰ نذر ساغر کردۂ

غازی مصطفیٰ کمال پاشا۔ غازی ترک پاشا عصمت پاشا ...

انتخاب اخبار

مرقومہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۸ء

— امرتسر شہر کے ٹرمینل ٹیکس انسپکٹر مسٹر بشیر احمد پر کسی نے قاتلانہ حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے انکی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

— حاجیوں کا جہاز علوی کراچی سے ۲۸ دسمبر کو روانہ ہوگا۔

— حکومت ہند نے روپے کی شرح تبادلہ کم کر دینے سے انکار کر دیا ہے۔

— پنجاب پولیس کے محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی نے موجودہ سال میں پنجاب کے مختلف حصوں سے ۸۷ مغوا شدہ بچے برآمد کئے۔

— دہلی میں شو مندر کا جھگڑا شروع ہوگیا ہے وہاں ستیہ آگرہ کرنے کے لئے باہر سے جتھے جا رہے ہیں

— ریاست پھلیارا (کٹک) کے حکمران نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ریاست کے نظم و نسق کیلئے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی جائیگی۔ عوام کو شخصی اور مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ بیگار کا خاتمہ کر دیا جائیگا۔

— معلوم ہوا ہے کہ ترک قوم کے مشترک سرمایہ سے غازی کمال پاشا کی یاد میں سمرنا کے قریب ایک شہر آباد کیا جائیگا۔ مگر اس میں وہی لوگ آباد ہونگے جو اولاد کو وطن کے لئے وقف کر دیں۔

— ۲۶-۲۷ دسمبر کو موضع کوٹ کہیرہ ضلع امرتسر میں ڈسٹرکٹ احرار پولیٹیکل کانفرنس بصدارت چوہدری عبد العزیز بیگووالیہ منعقد ہو رہی ہے۔

— ایک اطلاع مظہر ہے کہ توری خیل کے قبائلی ملکوں نے ایک جرگہ میں کہا کہ فقیر ایپی کی پالیسی چونکہ ناکام رہی ہے اور ہم خونریزی سے تنگ آچکے ہیں۔ لہذا ہم حلف اٹھاتے ہیں کہ آئندہ لوٹ مار، قتل خونریزی کی بجائے امن کی زندگی بسر کرینگے۔

— جنرل فرانکو کی حکومت نے سابق شاہ الفانسو کے سپین میں مکمل شہری حقوق بحال کر دیئے ہیں۔

— پیرس۔ میڈیم سکولم کو تین سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ اس کے خلاف روسی جنرل ملر کے اغوا میں مدد دینے کا مقدمہ دائر تھا۔

— ایک مشہور سائنسدان مسٹر آرتھر کاکس ہنیہ نے موت کی شعاع ایجاد کی ہے جس کی زد میں آنیوالے ملک اور ہوائی جہاز تباہ ہو جائینگے۔

— حکومت پنجاب کی طرف سے جو مجلس بے روزگاری دور کرنے کی غرض سے قائم کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔

— کانپور میں حال ہی میں زنانہ کانفرنس ہوئی ہے۔ جس میں ایک تجویز منظور کی گئی ہے کہ ۴۵ سال سے زائد عمر کے مردوں سے شادی نہ کی جائے۔

یاد رکھئے

جن کی قیمت اخبار ماہ دسمبر میں ختم ہے اور ۲۹-دسمبر تک بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی۔ بصورت دیگر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر میں نہ آئیگی تو ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

یاد رکھئے کہ وی پی واپس کر دینے سے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ خریدار صاحبان کو کوشش کرنی چاہئے کہ حتی المقدور اس نقصان کا بار دفتر پر نہ پڑے۔

(مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

— ۱۷۔ دسمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چین کے دریائے زرد میں پھر ہولناک طغیانی آنے سے تین سو مربع میل تک پانی ہی پانی پھر رہا ہے۔ تقریباً دو ہزار چینی غرق ہو گئے ہیں۔

— لندن ۱۷۔ دسمبر۔ موجودہ حکومت برطانیہ جب سے برسر اقتدار آئی ہے۔ بحری، بری اور ہوائی خرچ میں کئی گنا اضافہ کیا گیا ہے۔

— نائب وزیر ہند نے ایک تقریر کے دوران میں کہا ہے کہ اگر جنگ ہوئی تو تمام ملک اس کی لپیٹ میں آجائینگے۔

— آج کل روس میں تین کروڑ اخبارات و رسائل مختلف زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔ جن میں فقط ۷۷ روزنامے ہی ہیں۔

— ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ اگر ٹیونس کے سوال پر اٹلی اور فرانس میں جنگ چھڑ گئی تو جرمنی اٹلی کی حمایت کرے گا۔

— معلوم ہوا ہے کہ اگر جرمنی کو نوآبادیات واپس کی گئیں تو امریکہ بھی برطانیہ اور فرانس سے اپنی نوآبادیاں طلب کرے گا۔

— حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس کو نہر کے ذریعے ملانے کی سکیم پر عنقریب غور کیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں فرانس۔ برطانیہ اور ہالینڈ کی حکومتوں کے درمیان معاہدہ ہو چکا ہے۔

— جاپان کی طرف سے چین کو عارضی صلح کی شرائط پیش کر دی گئی ہیں۔ جن میں بعض یہ ہیں۔ (۱) چین مانچوکو اور اندرونی منگولیا جاپان کے ماتحت علاقے تسلیم کرے (۲) چین کی روئی۔ کوئلے۔ لوہے اور نمک کی کانوں پر جاپان کا برتر حق تسلیم کرے۔

مسئلہ تقلید شخصی کے متعلق جو مضمون "اہلحدیث" میں حال ہی میں مسلسل شائع ہوتا رہا ہے وہ بغرض تقسیم اشاعت فنڈ سے مفت شائع ہوگا انشاء اللہ۔ اس کی کتابت شروع ہوگئی ہے شائقین حضرات اپنی فرمائشات جلد از جلد بھیجدیں۔ علاوہ محصول ڈاک ۲ پائی فی نسخہ بغرض اشاعت فنڈ ضرور ارسال کریں تاکہ سلسلہ اشاعت آئندہ بھی جاری رہے۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ کی خبر لیں ماہ رمضان بلکہ شوال بھی گزر گیا ہے مگر اصحاب خیر نے غریب فنڈ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں فرمائی۔ ادھر سائلین کی کثرت ہے اور اخبار کے اجرا میں رکاوٹ پیش آرہی ہے۔

اہل ثروت اگر صدقات خیرات ادا کرتے وقت غریب فنڈ کا بھی خیال رکھا کریں تو فنڈ کو کافی امداد مل سکتی ہے۔ امید ہے آئندہ آپ اس فنڈ کا خاص خیال رکھیں گے۔ (مینیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

آریہ اسلام کی طرف آ رہے ہیں

؎ وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے ٭ کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

آریوں کے گرو سوامی دیانندجی نے (بقول آریہ سماج) "ستیارتھ پرکاش" کا چودھواں باب قرآن مجید کی تردید میں لکھ کر آریوں کو اسلام سے بہت دور پھینک دیا۔ مگر قادر قدیر کی قدرت سے اب یہ جماعت اسلام کے قریب آ رہی ہے۔ جس کا ثبوت مضمون ذیل سے ملتا ہے۔

ماہ نومبر سنہ رواں کے آخری ایام میں آریہ سماج وچھووالی لاہور میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت گیان اندرجی صوفی کا لیکچر ہوا۔ جسے آریہ اخبار ولی "پرتاپ" اور "پرکاش" وغیرہ نے بڑی عزت سے شائع کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:۔

"آج کل کے اسلام اور اس اسلام میں کسی قدر فرق معلوم ہوتا ہے جو حضرت محمد صاحب نے پھیلایا۔ حضرت محمد صاحب کے وقت کا اسلام ویدک دھرم سے ملتا جلتا ہے۔ جس طرح ویدک دھرم کے پنچ مہا یگیہ ہیں۔ اسیطرح مسلمانوں کے پانچ فرائض ہیں اور حج ان میں سے ایک ہے۔ میں نے بچپن میں ایک مرتبہ حج کی یاترا (سفر) کی تھی۔ اس کے بعد سترہ اٹھارہ برس کی عمر میں وہاں جانا پڑا وہاں جو کچھ ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فریضہ حج کس طرح شروع ہوا۔ حج کے دنوں میں تمام حاجیوں کو ایک دھوتی نما کپڑا پہننا پڑتا ہے جو بغیر سلا ہوا ہوتا ہے۔ بقر عید سے ایک دن پہلے حج ہوتا ہے۔ حج میں جتنی رسمیں ہوتی ہیں، جب وہ پوری ہو جاتی ہیں تو حاجی لوگ وہ کپڑا بدل لیتے ہیں۔ حج کے تین دنوں کے اندر وہ کوئی سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے۔ قرآن شریف کا فرمان ہے کہ جب تک یہ کپڑا تمہارے (مسلمان) کے بدن پر ہے تم پر ہنسا یعنی جیو ہتیا نہ کرنا فرض ہے اور اگر کوئی جیو ہتیا کرتا ہے تو اس کے لئے انہیں پرائشچت (کفارہ) کرنا پڑتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر عرب کی تہذیب پر ویدک دھرم کا پربھاؤ نہیں تھا تو اور کس دھرم کا تھا۔

مسجد الحرام مکہ کے درمیان ایک مسجد ایک میل کے گھیرے میں بنی ہوئی ہے جس کے چاروں طرف ڈبل برآمدے ہیں۔ درمیان میں کھلا صحن ہے اور درمیان میں ایک مکعب (چوکور) کمرہ بنا ہوا ہے۔ جسے کعبہ کا نام دیا گیا ہے مسلمان بھائی بیت اللہ کا نام دیتے ہیں۔ جس وقت مسلمان نماز پڑھتے ہیں تو وہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ اور جس وقت حاجی لوگ مسجد الحرام میں نماز پڑھتے ہیں تو وہ اس کعبہ کے چاروں طرف کھڑے ہو کر اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے ان کے اعتراضوں کو کس نظر سے دیکھتے ہو؟ (اہلحدیث)

ثناءاللہ اصل اسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تھا وہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ پھر آریوں کا قرآن مجید پر اعتراض کرنا گویا ویدک دھرم پر اعتراض کرنا ہے۔ مہاشے جی! ایسے معترضین کو کیا سمجھتے ہو؟ اور

ثناءاللہ ہم سے پوچھتے ہو تو ہم صاف کہیں گے کہ عرب کی تہذیب قبل اسلام (بت پرستی، قمار بازی، شراب خواری وغیرہ) ہندو دھرم سے ملتی جلتی تھی۔ ہاں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان میں سے ماں کون ہے اور بچی کون! اس لئے ہم اپنے عقیدے کے مطابق ان دونوں تہذیبوں کو غلط سمجھنے میں حق بجانب ہیں۔ آپ چونکہ محمدی اسلام کو ویدک دھرم سے ملاتے ہیں اس لئے آپ کو قرآن مجید پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔ (اہلحدیث)

شاستری جی کا جواب:۔ بھائی ہندوؤں کو بت پرست کہتے ہیں۔ لیکن وہ خود ایک مٹی اور چونے کے بنے ہوئے کمرے کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ اور پھر اس کمرے کا طواف کرتے ہیں۔ جہاں سے طواف شروع کیا جاتا ہے وہاں سے کعبہ کی دیوار میں کچھ بلندی پر ایک الماری سی بنی ہوئی ہے جس میں ایک پتھر رکھا ہوا ہے۔ اور اس کو بوسہ دینے میں مسلمان اپنی مغفرت اور نجات سمجھتے ہیں۔ حجر الاسود صرف سات آٹھ انچ لمبا ہے اور اسے ایک خاص انداز میں رکھا گیا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس پتھر کو اس پوزیشن میں کس نے رکھا۔ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت محمدؐ صاحب مکے میں داخل ہوئے تو ان کے ہمراہیوں نے بتوں اور مورتیوں کو توڑ دیا اور جب ایک سپاہی حجر الاسود کو توڑنے لگا تو حضرت محمدؐ صاحب نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ اس کے بعد بیت اللہ کو تین دفعہ بنوایا گیا۔ مگر جس جگہ حجر الاسود رکھا ہوا ہے وہ جگہ ویسی ہی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بھارت پراچین عرب نواسیوں (عربوں) نے بنائی اور یہ پتھر (اسود) ان کے ایک دیوتا کی مورتی تھی۔ عرب کے لوگ اس دیوتا کو مہادیو کا نام دیتے تھے۔ جیسا کہ خشم بن عمر کے شعروں سے معلوم ہوتا ہے۔ ان شعروں میں اربیم لفظ کو آرتی کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔"

(پرتاپ لاہور۔ ۲۸ نومبر ۱۹۳۸ء)

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کی خدمات اسلامیہ

قادیان کی خدمات اسلامیہ جس قدر بھی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ ان کی کوئی کتاب کوئی رسالہ کوئی اخبار کوئی اشتہار اٹھا کر دیکھو اس میں اسلام کے نام سے نبوت مرزا ہی کا ذکر ملتا ہے۔ براہین احمدیہ سے لے کر کتاب حقیقۃ الوحی تک سب کتب میں یہی ایک اصول کام کر رہا ہے۔ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم سنتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فلاں بادشاہ کو اسلام کی دعوت دی۔ مثلاً اخبار الفضل ۷۔ دسمبر نے جماعت احمدیہ کی شیخی بگھارتے ہوئے لکھا ہے کہ

جماعت احمدیہ کو خارج از اسلام کہا جاتا ہے جب عمل کا سوال ہوتا ہے تو تمام اہل اسلام کی نظریں اسی جماعت کی طرف اٹھتی ہیں۔"

(محض خیالی پلاؤ ہے)

اس کے بعد لکھا ہے کہ

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (مرزا صاحب) نے ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کا پیغام دیا اور اس غرض کے لئے حضور نے "تحفۂ قیصریہ" اور "ستارۂ قیصریہ" دو کتابیں تصنیف فرمائیں۔"

بالکل غلط تحفۂ قیصریہ کو تو شروع ہی اپنے نام سے کیا ہے کہ میں یسوع مسیح کے نام سے آیا ہوں جو ایسا اور ایسا تھا۔ سارا تحفہ پڑھ جائیے تو معلوم ہوگا کہ کس طرح اسلام کے نام سے اپنی ہی فضیلت بیان کی جا رہی ہے۔ جسے دیکھ کر یہ کہنا بے جا نہیں کہ جتنا اصل مال ہے محصول چونگی اس سے زیادہ لیا گیا ہے۔

ان کی طرف سے جو ہر سال سیرت محمدیہ کے جلسے کئے جاتے ہیں ان میں بھی مرزا صاحب کا محصول چونگی بالجبر لیا جاتا ہے۔ اس دفعہ امرت سر کے جلسہ سیرت میں جب محصول چونگی (حق مرزا) لینے لگے تو منشی عبداللہ صاحب

۳ے حاجی لوگ جو کچھ کعبہ شریف میں کرتے ہیں وہ قرآن مجید کی تعلیم کے ماتحت کرتے ہیں۔ جسے آپ ویدک دھرم کے ملتا جلتا مان چکے ہیں پھر اعتراض کیسا۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے کہ حاجی لوگ کعبے کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ سامنے سر جھکانے کے معنی یہ ہیں کہ کعبے کو مسجود اور معبود بناتے ہیں۔ سو یہ غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کعبے کی طرف منہ کر کے خدا کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کا حکم یہی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ

یعنی لوگوں کو چاہئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں نہ کہ اس گھر کی۔"

یہ ہے محمدی اسلام جس کو آپ ویدک دھرم کے موافق مان کر اس پر اعتراض کر رہے ہیں۔ آپ سمجھ لیں کہ یہ چوٹ کہاں پڑتی ہے۔ شیخ سعدیؒ نے بوستاں میں دو بیت لکھے ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ آپ ہی کے حق میں صادق نہ آئیں۔ ؎

یکے بر سر شاخ بن می برید
خداوند بستان نگاہ کرد و دید
بگفتا کہ ایں شخص بد می کند
نہ با من کہ با نفس خود می کند

(اہلحدیث)

۴ے یہ اسلامی تاریخ میں یہ واقعہ نہیں ملتا۔ رامائن یا مہابھارت میں ہو تو ہم کہہ نہیں سکتے۔ (اہلحدیث)

۵ے معلوم نہیں آریہ سماجی تعلیم یافتہ جماعت ہو کر ایسی باتیں کیوں کہتے ہیں جو سناتن دھرمی بھی نہیں کہتے اور ان کے اخبارات کے اڈیٹر ایسی تحریروں کو کیوں شائع کرتے ہیں جو نہ کسی الہامی نوشتہ میں ملتی ہیں نہ تاریخ کی کسی معتبر کتاب میں بلکہ ہمارے (دس سروں) والے راون (دسہرہ) کی طرح محض خیالی وجود رکھتی ہیں۔ انہی معنی میں یہ شاعرانہ تخیل ہے۔ ؎

بنا کے خیالیاں میری تو ہیں عند کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

(اہلحدیث)

[illegible] صاحب کی تو ہر دلالی کہ یہ جلسہ سیرت ہو گا ہے۔

اس میں مرزا صاحب کا نام نہیں آنا چاہئیے۔

مرزائیوں نے بعض معزز موصوف کو چند چپکرانے کی کوشش کی۔ [illegible] صاحب صدر نے فرمایا کہ میں نے ان کو مرزا صاحب کا ذکر کرنے سے روک دیا ہے۔

اس لحاظ سے امسال امرتسر کا جلسہ سیرت قادیانیوں کے حق میں ناکام رہا جس کا ان کو افسوس ہوا ہوگا۔

للارڈ اردن (وائسرائے ہند) کو جو تحفہ (بصورت کتاب) پیش کیا گیا تھا اس میں بھی مرزا صاحب کے خاندان اور ان کی جماعت کا ذکر زیادہ تھا۔ چنانچہ سینکڑوں مقامات کی (اصلی و فرضی) جماعتوں کا ذکر ظاہر کیا تھا کہ ہم تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کی تحریر سے مرزا صاحب کا اصل مقصد یہی تھا نہ کہ اسلام کی تبلیغ۔ ان کی تبلیغ اسلام تو گویا اس شعر کی مصداق ہے ؎

دل و جانم بتو مشغول و نگاہم چپ و راست
تانہ دانند رقیباں کہ تو منظور منی "

مرزائیانہ تحریف کا جواب

(از ابو یحیٰی امام خاں صاحب نوشہروی)

میں مرزائے قادیان سے زیادہ واقف نہ سہی مگر موصوف کی تحریفات اتنی مشہور ہو چکی ہیں کہ ان کے لٹریچر اور ان کے مریدوں سے معمولی گفتگو کے بعد بھی ان کا یہ معجزہ تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ مثلاً مرزائی حضرات سے اگر اتفاقاً آنجہانی مرزا (مسیح موعود) پر گفتگو کرتے ہوئے یہ سوال کیا جائے کہ کیوں صاحب جناب عیسٰی علیہ السلام کی تشریف آوری سے تو اسلام کا غلبہ ہونا تھا۔ مگر ہندوستان میں مسلمان اس حد تک زبوں حال ہیں کہ خود قادیان کا [illegible] سکھوں نے دن دہاڑے گرا دیا اور دارالخلافت کے بسنے والے بھی دیکھتے رہے۔ خلیفۃ المسیح (مرزا بشیر صاحب) قادیانی سید المحتی (تمام تہلاد) میں تلواروں کے سائے میں نماز عید پڑھا ہیں۔ اور پہرہ داروں کے جھرمٹ میں چل پھر سکتے ہیں۔

اور اسی طرح حضرت عیسٰی کے وجود مسعود سے مسلمانوں کی عسرت اس حد تک تمول سے بدل جانی تھی کہ آنحضرت مال و دولت عطا فرمائینگے لیکن لوگ مستغنی ہونے کی وجہ سے انکار کر دینگے۔ یعنی و یفیض المال ولا یقبلہ احد۔ مگر مرزا صاحب قادیان کی تلبیس نبوت کے ساتھ ہی دنیائے اسلام یکسر فقر و فاقہ میں مبتلا ہو گئی حتٰی کہ ہندوستان کے ۲½ لاکھ ملکانے مسلمان صرف اپنی مالی تباہ حالی کی وجہ سے آریوں سے روپیہ لے کر مرتد ہونے پر مجبور ہوئے۔ مرزائی فرمایا کرتے ہیں کہ مسیح کی تشریف آوری سے مالی بے نیازی صرف اسپر ایمان لانے والوں کو ہوگی۔ سو ہماری جماعتیں سب کی سب مال سے بے نیاز ہیں۔ کاش یہ صحیح ہوتا۔ مختلف مقامات پر آکر دیکھئے کہ قادیانی حضرات کن کن مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ خود جناب خلیفہ قادیان (مرزائے بشیر) اور امیر جماعت لاہور کی آئے دن کی چندہ طلبیاں ملاحظہ فرمائیے۔ کیونکہ ان دونوں خلافتوں کی بین الملی ضرورتیں پوری ہی نہیں ہوتیں۔

اور اسی طرح حضرت مرزا صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے اسلامیوں کی تعداد میں اضافہ ہونا ضروری تھا حتٰی کہ عیسویت کا تو خاتمہ ہی ہو جانا چاہئیے تھا۔ مگر نوبت بایں جا رسید کہ حضرت مرزا مسیحیت سے لے کر اب تک دنیا جہاں میں مسیحی عنصر کی تعداد روز بہ ترقی ہے۔ حتٰی کہ مرزا صاحب کے "دارالامان" قادیان کے نواح میں بھی یہ اضافہ (مسیحیت) جاری ہے اور خود قادیان بھی ان تثلیث پرستوں سے خالی نہیں۔

تو ——— ؟ اس قسم کے سوالات کے جواب میں مرزائی حضرات کے پاس آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی و دین الحق ہے جس سے استدلال یوں کیا جاتا ہے کہ جناب مرزا صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے صرف دلائل اسلام کا غلبہ مقصود تھا۔ جیسے مرزا صاحب نے عیسویت کے خلاف فلاں اور فلاں قسم کا لٹریچر لکھ کر حاصل کر لیا ہے لیکن یہ بھی ان کی خالی بڑی تحریف ہے۔ حتٰی کہ ان کے حق میں یہ کہنا درست ہوگا جو نواب محسن الملک نے سرسید کی تفسیر پر انہیں لکھا کہ

"آپ قرآن کے وہ معنی کرتے ہیں جو خدا تعالٰی کو بھی نہیں سوجھتے"

چنانچہ یہی آیت ھو الذی ارسل الخ ہے اس کا تذکرہ ایک حدیث میں نظر سے گزرا تو مرزائے قادیان کی تحریف پر بے حد تعجب ہوا کہ ان بزرگوار نے تو قرآن پاک کو بازیچۂ جہالت بنا رکھا ہے (العیاذ باللہ!)

حدیث زیر بحث کا مفاد یہ ہے کہ حضرت الرسول جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک (دوبارہ) لات و عزیٰ کی پرستش نہ شروع ہوگی دنوں کی روشنی اور راتوں کی سیاہی اسی طرح رہے گی (یعنی جب تک زمانہ یونہی قائم رہیگا)۔ آنحضرت سے یہ ارشاد جب عائشہ صدیقہ نے سنا تو عرض کیا کہ اے رسول خدا آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون نازل ہونے کے بعد تو میں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب دین اسی طرح (توحید اسی طرح) رہیگا (مگر یہ جناب کیا فرما رہے ہیں کہ پھر لات و عزیٰ کی پوجا ہونے لگے گی) آنحضرت نے فرمایا کہ جب تک الہ العالمین چاہے دین (توحید کو) برقرار رکھے گا لیکن آخر میں آکر ایک خوشگوار سی ہوا چلے گی جس کے اثر سے وہ لوگ موت کی نیند سو جائیں گے۔ جن کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا مگر زندہ رہیں گے لا خیر فیہ (بدذات قسم کے لوگ) جو اپنے آباؤ اجداد کے مذہب پر لوٹ جائینگے الخ حدیث (اصل) یوں ہے:

آخرج مسلم عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یذھب اللیل والنھار حتی یعبد اللات والعزیٰ فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تاماً قال انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ ثم [illegible]

٣ یبعث اللہ ریحاً طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم

بریلوی مشن

اندھیر نگری اور کانا راجہ

(۲)

گزشتہ پرچہ سے مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری نے بریلوی مشن کے عنوان سے سلسلہ مضامین شروع کیا ہے۔ جس کا نمبر دوم آج درج ذیل ہے :- (مدیر)

توہین رسول علیہ السلام کا الزام | اس غالی فرقہ نے مسیحیوں کی طرح ہم موحدین کے مقابلہ میں ہمیشہ یہ حربہ استعمال کیا ہے کہ ہم نبی آخرالزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی تنقیص شان کرتے ہیں۔ اور اس کی وجوہات جس قدر بھی بیان کرتے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اوصاف باری سے کیوں متصف نہیں جانتے۔ چنانچہ بعض تو یہ کہتے ہیں کہ آیت قرآنی اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ[1] اور حدیث انا بشر انسی کما تنسون[2] الحدیث کا ترجمہ پنجابی یا اُردو میں مت کرو۔ کوئی کہتا ہے کہ آنحضرت غیب دان تھے۔ یہ نہ کہو کہ آپ غیب نہ جانتے تھے۔ اور آیت قرآنی لا اعلم الغیب کے ترجمہ کرنے سے ہمیں گستاخ بنا دیا جاتا ہے۔ اب یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مالک نہ کہنا اور آپ کے عوارضات بشریہ کو بیان کرنا بھی توہین کا مرادف خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا شاہ اللہ صاحب نے آپکے عوارضات بشریہ کو غالی گروہ کی عبرت کے لئے بیان فرمایا اور لکھا کہ کیا ایسی ہستی کو صفات باری (مالک وغیرہ) سے متصف کیا جا سکتا ہے :-

جو تکلیف اور بھوک کے وقت پیٹ پر پتھر باندھے جس کو بخار چڑھے تو دوسروں سے دگنا چڑھے اور فرمائے کہ مجھے اجر بھی دگنا ملتا ہے۔ جو انتقال کے وقت بڑی تکلیف کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو :

اس پر مولوی بشیر صاحب کی درافشانی سنئے۔ کہتے ہیں امرتسری بڑے میاں کے الفاظ اور پھر اس کا لہجہ دیکھئے کیسا توہین آمیز ہے ×× جن کے دل میں کچھ بھی عظمت مصطفےٰ ہے وہ ضرور اس لہجہ اور ان الفاظ کو توہین سمجھیں گے : (الفقیہ ۲۸ جون ۴۴)

شاباش! احترام رسولؐ کے ذمہ دار شاباش!!

انہیں لفظوں کو توہین آمیز کہہ رہے ہو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کتب حدیث میں موجود ہیں کیوں صاحب یہ الفاظ اس لئے توہین آمیز ہیں کہ مولانا ثناء اللہ نے اردو میں لکھ دیئے ہیں۔ اگر یہی الفاظ عربی میں راویان حدیث جان نثاران رسول علیہ السلام روائت کریں تو غالباً آپ کے نزدیک بھی توہین آمیز نہ ہونگے۔ پس سنئے!

صحیح بخاری میں ہے :- علی بطنہ حجر معصوب۔

خصائص الکبریٰ میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے عرض کی انک لتوعک وعکا شدیداً فقال لکن الله یضاعف لنا الاجر۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے ماتَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانه لبین حاقنتی وذاقنتی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابداً بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے میری گود میں فوت ہوئے پس میں آپ کے بعد کسی کی موت کے شدید ہونے کو مکروہ نہیں جانتی

بخاری شریف سے ایک اور روائت سنئے!

حضرت انسؓ فرماتے ہیں :-

لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب ابتاہ فقال لها لیس علی ابیک کرب بعد الیوم (الحدیث)

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہوئے تو آپ کو غش آنے لگے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ابا جی آپ کو آج سخت تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ! آج کے بعد تیرے باپ کو تکلیف نہ ہوگی،

اور سنئے! صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری لمحوں میں تھے پانی کے کٹورے سے ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات۔ موت کے لئے بڑی سختیاں ہیں۔

کہئے ان توہین آمیز الفاظ کے ذمہ دار کون ہوئے پس کان کھول کر سنئے۔ اگر حضرت عائشہ، ابوہریرہ عمر بن الخطاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے تھے تو ثناء اللہ کو بھی ان کا خادم خیال کیجئے۔

الفت رسول کے دعوی دارو!

سوچو تم کس کو توہین رسول کا الزام دے رہے ہو۔ کیا وہی نہیں جس نے دین محمدی پر کئے گئے ہر ایک حملہ کی سینہ سپر ہو کر مدافعت کی۔ قرآن مجید پر ایک سو انسٹھ[۱۵۹] اعتراضات ہوئے تو محبان رسول کو حلوے مانڈے سے ایک منٹ بھی فرصت نہ تھی کہ جواب میں ایک حرف بھی تحریر کرتے۔ جواب لکھا تو اسی نے لکھا جس کو توہین کنندہ رسول کہہ رہے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر حملے ہوں تو وہی جواب دے جس پر آج قاتلانہ حملے کر رہے ہو۔ تعجب ہے کہ منکرین دین رسول کے حملوں کا نشانہ بنے تو وہی بنے اور تمہارے ظلم و استبداد کی مشق ہو تو اسی پر ہو۔

اور سنو! جب لاہور کے ایک منہ پھٹ آریہ نے ایک نہائت زہریلا رسالہ رنگیلا لکھا۔ جس کا مضمون نام سے ہی ظاہر ہے۔ اس کا جواب عاشقان رسول میں سے کس نے دیا؟ ایوان عدالت میں زلزلہ پڑ گیا مگر محبان رسول کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ جواب میں قلم اٹھائی تو اسی نے اٹھائی جس پر آج

---

[1] ترجمہ۔ میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔

[2] میں بشر ہوں اور بھول جاتا ہوں جیسا تم بھول جاتے

نز دمختار آدمیات سے جملے ہوئے ہیں۔ اس لئے کرو مسلمان نہیں اور ہمین ... قول ہے۔

اصل ... الہ سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفات باری سے متصف سمجھنا توہین رسول ہے تو رسول کریم کو صفات خداوندی سے موصوف سمجھنا

کیا اولیت کی توہین نہیں ہے؟

سچ ہے

ما قدروا اللہ حق قدرہ

صحیح معنی میں انہوں نے خدا کی قدر نہیں کی۔

شیعوں کے افسانے

امامت کے ترانے

(از قلم ابو المحمود ملک ... صاحب ...)

(نمبر ۱۴)

(اس سلسلہ مضامین کا نمبر ۱۳- ۱۲- اگست ۳۵ء کے اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے)

نمبر ۱۳- مورخہ ۱۲- اگست ۳۵ء میں عرض کیا گیا تھا کہ خلافت بنی امیہ سے منتقل ہو کر بنی عباس کی طرف چلی گئی اور بنی فاطمہ جو بیسیوں سال سے قربانیاں دیتے چلے آئے تھے عین موقع پر مسند خلافت چھوڑ گئے۔ باوجودیکہ تین حضرات امام جعفر صادق اور عبداللہ بن علی بن حسین اور محمد بن عمرو بن علی بن حسین زندہ تھے اور تینوں بزرگوں کے سامنے یکے بعد دیگرے خلافت پیش کی گئی مگر انہوں نے تخت خلافت سے انکار کر دیا (تذکرۃ الکرام ص ۲۶۹)

گو سابقہ تجربات اسی امر کے مقتضی تھے لیکن اگر تاریخ پر نظر کی جائے تو اُس وقت کی سیاست سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اموی حکومت کے ٹمٹماتے چراغ کا گل ہو جانا اب بظاہر یقینی تھا نہ معلوم ائمہ نے باوجود سیاست سے گہری دلچسپی رکھنے اور (باقوال شیعہ) عالم الغیب ہونے کے ادھر کیوں نہ توجہ کی اور پچاس سال کی امید پوری ہونے کے وقت کیوں کسی قدر جرأت سے کام نہ لیا۔

گمنت ... کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند

دو ... جب لب بام رہ گیا

عباسیوں کی حکمت ابتدا میں ہی مستحکم ہو گئی۔ کیونکہ بنی عباس اور بنی فاطمہ نے بنی مروان کے بچوں تک تہ تیغ کر دیا پھر بھی سیر نہ ہوئے اور حضرت معاویہؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی ہڈیاں قبر سے نکال کر جلا دیں۔ (سیرت النعمان ص ۳۶) انتقام کی بدترین مثال جو بنی عباس نے اپنی اس بزدلانہ حرکت سے قائم کی ہے تاریخ ہمیشہ ملامت کی رائے ان کے حق میں دیتی رہیگی۔ بنی مروان کا جب اس طرح صفایا ہو گیا تو بنی فاطمہ کی موجودہ جرأت کا علم اب بنی عباس کو اچھی طرح تھا کیونکہ گھر کے بھیدی تھے تاہم ان پر سخت نگرانی رکھی جاتی تھی۔ اور امام جعفر صادق کو چند بار دربار میں بلا کر متنبہ بھی کر دیا تھا۔ امام جعفر کے بعد آپ کے صاحبزادہ امام موسیٰ کاظم نے اپنی جرأت اور دلیری میں یہاں تک ترقی کی کہ اگر انہیں کوئی گالی دیتا تو حسب الحکم تحمل گالی کے بدلہ میں اس کو انعام دیتے تھے۔ (تذکرۃ الکرام ص ...) اس قسم کے تحمل اور صبر کی وجہ سے آپ کا لقب کاظم مشہور ہوا۔ ظاہر ہے کہ اتنی جرأت اور دلیری کے مالک سلطنت کا بار گراں کس طرح اپنے کندھوں پر اٹھا سکتے ہیں لیکن غریب و مسکین شیعہ ... کر ہارون الرشید جیسے شیر اور دور اندیش خلیفہ کا تخت بھی امام کاظم کے لئے ہی موزوں تھا۔

شیعہ کہتے ہیں کہ امام کاظم کو ہارون الرشید نے ... میں نظر بند کیا اور وہ نظر بندی میں ہی شہید کئے گئے۔ یہ ان کا دینی بزرگ ... اپنے وقت پر آپ کو سنایا جا سکتا۔ (جلا العیون حصہ دوم ص ۲۳۵)

کاظم صاحب کے صاحبزادہ امام علی رضا کے ساتھ مامون رشید نہایت محبت اور اخلاص سے پیش آتا تھا بلکہ اپنی شاہزادی کا عقد بھی آپ کے ساتھ کر دیا اس کا ارادہ مصمم تھا کہ زندگی میں ہی خلافت حضرت امام کے سپرد کر دوں۔ مگر عباسیوں نے یکسر مانی اور بغاوت شروع ہو گئی۔ مامون کو بڑی مشکلات پیش آئیں اور بالآخر مجبوراً اس کو خاموش ہونا پڑا۔ مگر نقض اور محسن کشی لازم ملزوم ہیں۔ جو لوگ اپنے اماموں کے ہاتھ پر بیعت کر کے پھر انہیں کو قتل کرنے کی جسارت رکھتے ہوں وہاں مامون رشید کس شمار میں ہو سکتا ہے۔ غریب شیعوں نے مامون جیسے محسن اعظم کے متعلق بھی یہ افسانہ اڑا دیا کہ مامون نے اپنی شاہزادی کے ذریعہ یا کسی دوسرے ذریعہ سے امام علی رضا کو زہر دلا کر شہید کر دیا بلکہ مامون نے یہ واہی ادر خلافت کا ڈھونگ ہی اس لئے رچایا تھا کہ عالم الغیب امام اس طرح جلد دھوکا میں آ کر اپنی موت کے وقت کو بھول جائیگا اور خداوندی اختیارات بھی اس سے چھن جائینگے۔ گویا کہ

اپنے انداز کرم کی مجھ سے تاویلیں نہ کر

یہ بھی اک تقریب تھی جور فراواں کے لئے

امام علی رضا کے صاحبزادہ امام محمد تقی نے مامون اور معتصم دونوں کا زمانہ پایا اور اپنے باپ دادا کی طرح راضی رضا یا بقول ... مجبور و مقہور رہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے بیٹے امام علی نقی کو خلیفہ منتصر باللہ نے باغ فدک واپس کر دیا۔ جس پر آپ خلیفہ کے بہت ...

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ تمام امام عالم الغیب ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جملہ اختیارات عطا کئے ہوئے ہیں۔ (اصول کافی ص ۱۵۸-۱۶۰) یہ بحث آئندہ انشاء اللہ مفصل آویگی۔ منہ

... حضرت ... کا ... ہے ... ۔۔۔۔ ۲۱۲

... جلد ...

…کو سمجھا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ کہا گیا ہے کہ آپ نے ۲۶۰ھ میں وفات پائی یا مقتول زہر ہوئے (جلاء العیون تذکرۃ الکرام)

امام نقی کے بیٹے امام حسن عسکری تھے جو ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور اٹھائیس برس کی عمر میں خلیفہ معتمد علی اللہ کے عہد میں ۲۶۰ھ میں بقول شیعہ انہیں زہر دیا گیا

امام غائب یا امام قائم یا امام مہدی انہی حضرت حسن عسکری کے بیٹے ہیں جن کے لئے یہ روزگار معجزات وضع کئے گئے ہیں جن کی ہستی سے امام عسکری کے بھائی امام جعفر نے بھی انکار کر دیا اور خلیفہ وقت کو باوجود انتہائی جستجو کے بھی کچھ سراغ نہ مل سکا تھے کہ ایک مشکوک بر حمل کنیز کو دو سال تک نگرانی میں رکھا مگر وہ دوسری کنیز کے ہاں پیدا ہو گئے (جلاء العیون) غرضیکہ مصنوعی امام کے ساتھ عجیب و غریب افسانے وضع کرنے دل کے بہلانے کو یہ تخیلات بہت اچھے ہیں ؎

وعظ کی محفل میں تن جائینگے مے خوار
ریش مصنوعی لگا لی جائے گی

پھر پیدائش کے بعد امام مہدی اپنے والد ماجد کی وفات سے دس روز پیشتر خلیفہ وقت کے خوف سے (کہ وہ قتل نہ کرا دے) غار سر من رائی میں ایسے غائب ہوئے کہ آج تک وہیں روپوش اور پوشیدہ ہیں۔ اچھا تو اب وہ کب اس غار سے باہر نکلیں گے اور کب ان کا یہ خوف مرتفع ہوگا۔ اس کے متعلق دو بیان ہیں۔ اول احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران صفحہ ۲۲۳ پر امام محمد تقی سے مروی ہے کہ

یجتمع الیہ من اصحابہ عدۃ اہل بدر الخ

یعنی ان کے پاس ان کے اصحاب میں بتعداد شمار اہل بدر تین سو تیرہ اطراف عالم سے جمع ہونگے جس وقت یہ تعداد مخلصین کی ان کے پاس جمع ہو جائیگی اس وقت اللہ ان کے کام کو ظاہر کریگا مگر ؎

تعجب یہ ہے گیارہ سو سال بیت گیا
ہوئی اتنی تعداد اب تک نہ پیدا
رہا دین و اخلاص و ایماں یہی گر
ظہور امام زماں ہوگا کیونکر

دوسرا بیان وہ ہے جس کا اظہار پہلے امین کیا اصلی غرض یا مقصود ہے سائس کی نہ ہو سکے پہلے تو تعین نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کب غار سے برآمد ہونگے اور کب ان کا خوف رفع ہوگا۔ کیونکہ اصول کافی صفحہ ۲۱۱ میں حضرت علیؓ سے ستۃ ایام او ستۃ اشہر او ست سنین چھ دن یا چھ مہینے یا چھ سال بتلا کر بعدہٗ یہ بھی کر دیا گیا ہے کہ "خدا جو چاہیگا کریگا کیونکہ اس کو بدا بہت ہوتا ہے"

جن اصحاب نے گزشتہ نمبر ۱۲ و ۱۳ کو ملاحظہ فرمایا ہے وہ جانتے ہیں کہ امام قائم کے لئے شیعوں کے خدا کا یہ تیسرا وعدہ ہے۔ اور اس کی بھی بدا کی شدہ کے ساتھ سہ بارہ تجدید کی گئی ہے جس کی حیثیت بظاہر بقول شمار صرف توڑنے کے لئے ہی کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ گو اب کے یہ روایت بجائے اسکے کہ آخری اماموں میں سے کسی کی طرف منسوب کی جاتی حضرت علیؓ کی طرف منسوب کی گئی ہے تاکہ سابقہ روایات جو واقعات کی رو سے اپنا اعتبار کھو چکی ہیں ان کی طرح اس روایت کو بھی ویسی بے پر کی نہ سمجھا جائے اور حضرت علیؓ کی طرف منسوب کرنے سے شیعوں کو موضوع ہونے کا شبہ نہ رہے۔ تاریخ کہہ رہی ہے کہ امام عسکری کی وفات یا امام غائب کی غیبت کے وقت (جس موقع پر یہ حدیث وضع کی گئی ہے) عباسی خلیفہ معتمد علی اللہ کا زمانہ تھا خلیفہ کی بدعنوانیوں اور عیاشیوں کی وجہ سے ڈاکوؤں اور لٹیروں نے ملک کو تباہ کر دیا تھا۔ بہبود زنگی نے رسالت اور عالم الغیب ہونے کا دعویٰ کر کے ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ بصرہ میں ایک دن میں تین لاکھ مسلمان مارے گئے۔ روم والوں نے لولو، پاربکر اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔ احمد جبالی نے خراسان کرمان سجستان میں اپنے نام کا سکہ جاری کیا۔ یہ سب کچھ ہو رہا تھا مگر خلیفہ کو اپنے عیش و عشرت اور رنگ رلیوں سے ایک لحہ فرصت نہ تھی حتیٰ کہ حکومت عباسیہ چراغ سحری نظر آنے لگی (تاریخ عالم)

ادھر حکومت کی یہ حالت تھی ادھر امامت کا یہ حال تھا کہ امام عسکری کی وفات کے بعد انہوں نے کوئی اولاد نرینہ نہ چھوڑی۔ اصول کافی مطبوعہ ایران میں خود شیعوں ہی کے الفاظ میں تحریر کیا ہے کہ ان الامر عند السلطان انہا بامحمد خلفی۔ بمدیطلب احد اسلم

یعنی بادشاہ وقت کے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ابو محمد یعنی حسن عسکری گزر گئے اور انہوں نے کوئی اولاد نرینہ نہ چھوڑی اور ان کی میراث بھی تقسیم ہو گئی اور ان لوگوں نے لی جن کا کوئی حق نہ تھا۔"

حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ (کہ برادر حقیقی امام حسن عسکری کے تھے) نے بھی شہادت دی کہ امام عسکری کی کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے۔ اس لئے امام کا ترکہ بموجب شریعت ان کو بھی دیا گیا۔ انہی حضرت امام جعفر علیہ السلام نے بعد کو امامت کا دعویٰ کیا۔ لیکن محض مذکورہ بالا شہادت اور حکومت کی باوفائی کی وجہ سے یا یوں سمجھیں کہ ان کے دام مکر میں نہ آنے کے باعث حضرت امام علیہ السلام کو ان کے شیعوں نے ہی جعفر کذاب کا خطاب دیا (جلاء العیون) درحقیقت انسان کو جب گالیاں دینے کی بد عادت پڑ جاتی ہے تو پھر وہ اپنے بیگانے کی تمیز نہیں کر سکتا۔

اب بھی امام جعفر علیہ السلام کو اہل بیت جگر پارہ حضرت فاطمہ بتولؓ بھی ہیں ائمہ معصوم کی اولاد سے بھی ہیں عالم بھی ہیں زاہد بھی اور متقی بھی مگر شیعہ مؤمنین ہیں کہ آنحضرت کو پانی پی پی کر کوس رہے ہیں۔ اب نہ سیادت کا پاس ہے نہ امامت کا لحاظ

ہاں تو ادھر حکومت کا تزلزل ادھر امامت کی تباہی صدیوں کی نیند کے ماتوں (شیعوں) نے ہلکی سی پھریری لی اور نصف یا نصف سے کچھ زیادہ انگڑائی لیکر انہوں نے پہلے تو یہ افسانہ بنایا کہ امام عسکری کا لڑکا امام محمد دو سال۔ چار سال یا چھ سال کا تھا جس نے کہ امام کی وفات سے دس روز قبل اصلی قرآن، مصحف فاطمہ، کتاب علی، اور چمڑے والا تھیلا (کہ ان کی حیثیت گزشتہ کا تذکرہ آپ گزشتہ نمبروں میں دیکھ چکے ہیں) اور عصائے موسوی اور انگشتری سلیمان وغیرہ کا ایک گٹھڑ

ہ اگر حضرت صالح کی اونٹنی اور خر عیسیٰ بھی ساتھ شامل کر لئے جاتے تو وہ شکل مشر… نہ آتی جو آگے آ رہی ہے۔ منہ

باندھ کر پھر شاید حرص پر اٹھا کر یا بغل میں لے کے تو پر
لاذکر اس طرح اٹھا کر بھاگے کہ حکومت کی خفیہ پولیس
شاہی سوار، پیادے اور امام جعفر کے جاسوس ان کی
گرد کو بھی نہ پا سکے۔ بظاہر قرآن مصحف، کتاب اور
تھیلے وغیرہ کے حجم اور وزن کا اندازہ اگر لگایا جائے
جیسا کہ گذشتہ نمبروں میں گذر چکا ہے تو یقیناً ایک
ٹوٹا ایک اونٹ بھی اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکتا چہ جائیکہ
دو چار سال کا بچہ بغل میں دبا کر ہرن ہو جائے۔ حالانکہ
امام جعفر صادق یہ بھی کہتے ہیں کہ انہ یخاف و
اومئی بیدہ الی بطنہ یعنی القتل۔ (اصول کافی ص۳۳۲)
تحقیق وہ خوف کرینگے اور امام نے اپنے ہاتھ سے اپنے
پیٹ کی طرف اشارہ کیا یعنی قتل سے ڈریں گے لیکن
قربان جائیے حضرت علامہ باقر مجلسی کے۔ ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

انہوں نے حاکمہ خاتون سے ایک افسانہ نقل کیا ہے
یا یوں سمجھئے کہ حدیث شریف روائت فرماتی ہے کہ
میں امام قائم کی پیدائش سے صرف چالیس روز بعد
جب امام عسکری کے گھر گئی تو دو برس کے ایک طفل کو
گھر میں چلتا پھرتا دیکھ کر حیران رہ گئی جس پر امام
عسکری نے متبسم ہو کر فرمایا:-

"پیغمبروں اور وصیوں کی اولاد ہرگاہ امام ہوں
برخلاف اطفال دیگر نشوونما کرتے ہیں امام
یک ماہہ مثل یک سالہ دیگراں ہوتا ہے۔ امام
شکم مادر میں کلام کرتا اور قرآن پڑھتا اور عبادت
پروردگار کرتا ہے۔ دودھ پینے کی حالت میں
ملائکہ ان کا حکم بجا لاتے اور صبح شام ان کے
پاس حاضر ہوتے ہیں...... چند روز قبل وفات
امام حسن عسکری بعد خدمت آنحضرت ہوئی
حضرت صاحب العصر کو بصورت مرد کامل
پایا اور میں نے نہ پہچانا۔ عرض کیا کہ یہ
کون ہے جس کے پاس بیٹھنے کو آپ فرماتے
ہیں۔ حضرت نے کہا یہ فرزند نرجس ہے

اور مہدی سے میرا خلیفہ ہے
(جلاء العیون مترجم ص۳...)

گویا کہ ؎

زندگی کا رقص میں گویا یہی دستور ہے
رافضی دھوکے میں رہنے کے لئے مجبور ہے

ان جملہ روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ صاف پتہ چلتا ہے
کہ امام عسکری تو یقیناً لاولد تھے مگر مسکین شیعوں کی نظروں
میں سادات میں سے کوئی نوجوان ضرور کانٹے کی طرح کھٹک
رہا تھا جس کو یہ قربانی کا مینڈھا بنا کر اپنی دیرینہ پیاس
بجھانی چاہتے تھے اور مینڈھے کے تیار ہونے میں ابھی
پانچ چھ سال کی مدت درکار تھی اس لئے یہ حدیث وضع
کی گئی کہ وہ غار سرمن رائی سے چھ دن یا چھ مہینے یا
چھ سال بعد نکلیں گے اور چھ دن یا چھ مہینے محض اسلئے
لگا دیئے کہ روائت کی توثیق میں شبہ بھی پیدا نہ ہوگا
اور اس عرصہ میں اگر کوئی اور مینڈھا ہتے چڑھ گیا

تو فھو المراد۔ لیکن جب چھ سال تک آرزو پوری
نہ ہوئی یا مینڈھا تیار نہ ہو سکا تو روائت کے ساتھ
یہ اضافہ کر دیا گیا کہ

"خدا جو چاہیگا کریگا کیونکہ اس کو بداء
ہوتا ہے" (اصول کافی ص۲...)

یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا تھا کہ شاید کوئی حسین ثانی
یا زید ثانی دام مکر میں آ جائے اور جنگ کربلا کا ڈرامہ
ایک بار پھر ہمارے سامنے کھیلا جا سکے ؎

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

وہ مینڈھا کون تھا؟ اور یہ کہ وہ بھینٹ چڑھا
یا غریب شیعوں کی ہی سینگوں سے تواضع شروع کی؟
یہ سب کچھ آئندہ نمبر میں ملاحظہ فرمائیے۔ ع
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(باقی باقی)

قرآن کریم اور سائنس

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

آسمانی کروں پر انسانی آبادی

سائنس دوسرے آسمانی کروں پر انسانی آبادی مانتا ہے مگر قرآن کریم
دیگر آسمانی کروں پر انسانی آبادی نہیں بلکہ جنت دوزخ
عرش یا اس کے فرشتوں کا وجود تسلیم کرتا ہے لیکن
انسانی آبادی کا قائل نہیں۔ کیونکہ قرآن آسمان کو انسانی
مستقر ہی نہیں قرار دیتا بلکہ صرف زمین کو انسانی آبادی
کے لئے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ (بقرہ) اور ایک جگہ
لکھا فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا
تُخْرَجُونَ (اعراف) زندگی و موت وغیرہ سب
اسی زمین پر ہوگی"

جواب سائنس کا یہ دعویٰ کہ دوسرے کروں میں
انسانی آبادی ہے اب تک دعویٰ ہی کی شکل میں ہے
سائنس کی ایک مخصوص شاخ علم ہیئت کی زبان سے
صرف اتنا سننے میں آیا ہے کہ صرف کرہ مریخ کی سطح پر
کچھ نشانات لکیروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جنہیں
نہروں سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لیکن یہ نہریں تپلی ہیں یا
چوڑی یا دونوں طرح کی اس میں ماہرین فن کا شدید
اختلاف ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ۱۴ ۱۹۲۹
طبع چہاردہم بحوالہ صدق ۲۱ دسمبر ۳۷ء)

لیکن اگر بالفرض سائنس کا دعویٰ واقعات کی
صورت میں مدلل ہو جائے تو بھی قرآن کریم اس کا
مخالف نہیں اور فرشتوں کے وجود کے ساتھ انسانی آبادی
کا منکر نہیں۔ فرمایا:-

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ (سورہ نحل پ۱۴) یعنی اللہ

ل یہ جملہ حالات اصول کافی اور جلاء العیون سے
ملاحظہ فرماویں۔ منہ

ایک فلسفیانہ خیال!

(ایک فلاسفر کے قلم سے)

جناب کے اخبار گوہر بار کی اشاعت ۴۸ء رمضان سنہ حال میں صفحہ پر لیلۃ القدر کے بارے میں ارشاد ہے کہ یہ مضمون تشنہ تحقیق ہے۔ اہل علم اس پر قلم اٹھا سکتے ہیں۔ امام غزالیؒ کی اصطلاح میں اہل علم سے مراد جملہ علوم پر حاوی ہونا ہے۔ مولوی امیر احمد صاحب نے حدیث و قرآن کی رو سے لیلۃ القدر کے واسطے رمضان کا مہینہ ہونا ثابت کیا ہے۔ سائنس موید مذہب ہے اور احکام قرآنی اور مستند احادیث کو ہمارے ذہن نشین کر دیتا ہے۔ سو سائنس یعنی جملہ علوم دنیوی جن کو غلطی سے مذہب کے مخالف بتایا جاتا ہے۔ درحقیقت جزو مذہب ہیں اور اسی لئے قرآن مجید میں جا بجا ارشاد ہے کہ قوانین قدرت یعنی سائنس میں غور کرو اور خداوند تعالیٰ کی ان نشانیوں سے قرآن مجید کو سمجھو اور اللہ تعالیٰ کو پہچانو۔ سو عرض ہے کہ عبادت جو کہ روح کے فعل کی مترادف ہے مشتمل ہے عقائد اور نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج پر۔ اور اسی واسطے یہی رکن اسلام ٹھیرے۔ زکوٰۃ اور حج دونوں نماز اور روزہ کی تلقین یا جزو ہیں اور عقائد کے بغیر نماز اور روزہ کی عبادت ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے عقیدہ یا ایمان باللہ و بالکتاب پہلا رکن اسلام ہے۔ سائنس نے عقیدہ کو اشارہ سے تعبیر کیا ہے جو اس دنیا میں اور دوسری دنیا میں ہمارا اصلی رہنما انسانی ہے۔ اور انسان کا اس دنیا میں آنا صرف ایمان کا پختہ کرنا ہے کیونکہ صرف ایمان ہی روح کو تروتازگی بخش سکتا ہے اور خدا کے حضور تک پہنچا سکتا ہے۔ اس ایمان کو حاصل کرنے یا پختہ کرنے کے لئے نماز، روزہ زکوٰۃ اور حج لوازمات سے ہیں۔ نماز اگر خشوع و خضوع سے ادا کی جائے اور روزہ اگر صحیح طور پر رکھا جائے تو روح کا فعل مکمل ہوتا ہے۔ مگر حکمت بالغہ کو اس دنیا کے قائم رکھنے کے لئے منظور رہے کہ اہل مادی دنیا میں روح عقل و ہوش کے ماتحت رہے اس لئے جہاں منکرات کی قطعی منا ہی ہے وہاں نماز میں قیام رکوع، سجود وغیرہ اور روزہ میں افطاری میں جلدی اور سحری میں دیر کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ ہوش و حواس اور عقل درست رہے۔ ہم مسلمان روزہ اور نماز رسمی طور پر ادا کرتے ہیں۔ اس سے روح کا فعل نہیں ہوتا۔ برخلاف اسکے جو بعض لوگ قرآن مجید کے احکام سے بڑھ کر ادا کرتے ہیں وہ انتہائی غلو کرتے ہیں۔ اور رہبانیت کے درجے کو پہنچ جاتے ہیں یا اس سے بڑھ آگے بڑھ کر قلب کے روشن ہونے کے بعد فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کا درجہ اختیار کر لیتے ہیں ......

.... اور جس درجہ سے امام غزالی کو محض تائید ایزدی نے کفر کے ہاویہ سے بچا کر مدرسہ نظامیہ میں معمولی مدرسی پر جا بٹھایا۔ اور فنا فی الشیخ فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کے غلط اور گمراہ کن عقیدے کو دل سے مٹا دیا۔

اگر روزہ اور نماز کا فرض صحیح طور پر ادا کیا جاوے تو روح کا فعل عقل و ہوش کی ماتحتی میں ہونا آسان ہے۔ نبی کریمؐ نے ماہ رمضان کے روزے صحیح طور پر رکھے۔ روح کا فعل بدرجہ اتم عقل و ہوش کی قائمی کے ساتھ ہوا مگر وہ فنا فی اللہ کی لغویات میں نہ پڑے اس حالت میں سائنس کی رو سے وحی کا ہونا لازمی تھا سو وحی ہوئی اور قرآن شریف آنحضرتؐ کے علم میں بذریعہ وحی کاملاً یا جزواً آگیا۔ ماہ رمضان کا مہینہ ہی اس مبارک روحانی فیض کے واسطے موزوں تھا۔

اس سے مختلف روایات ناقابل اعتبار ہونگی۔ چوبیسویں شب رمضان زیادہ اغلب ہے۔ علم عدد کا ایک مسلمان قائل نہیں ہو سکتا ہے مگر اس کی رو سے بھی چوبیسویں شب نہایت مبارک شمار ہوتی ہے تامہ نگار صاحب دین کے منصب کو دنیا کے منصب پر ترجیح دیتے ہیں سو میں اس کا قائل نہیں ہوں۔ دنیا سے ہی دین اور آخرت پختہ ہوتی ہے۔ اسلام رہبانیت کا قائل نہیں ہے۔ نامہ نگار کا یہ کہنا ان معنی سے صحیح ہے کہ نصف شب کے بعد غذا ہضم ہو جانی چاہیے اور توجہ اچھی ہوتی ہے۔ اس لئے دعا کا اثر ہوتا ہے کیونکہ روح سے عمل میں آسانی ہوتی ہے۔

(بستی غنداں۔ از جالندھر)

اسلامی نماز اور اس کی اہمیت حکمت و معرفت کی روشنی میں

(از قلم جناب مولوی محمد داؤد صاحب شکرادہ ضلع گوڑگانوہ)

قومی نظام اور عسکری تنظیم کے سلسلے میں اسلام نے ایک ایسا غیر فانی طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس کی عمدگی اور بہتری کی نظیر مذاہب عالم میں ملنی محال ہے اسکی ایک کڑی مرکز روحانیت سے متعلق ہے اور دوسری طرف وہ ہمارے ہزارہا سیاسی و ملی فوائد کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے وہ چیز کیا ہے۔ یہی نماز جس کا پنجوقتہ نظارہ ہر مسجد میں نظر غائر سے دیکھنے والوں کو محو حیرت کر دیتا ہے۔ اسلام میں نماز کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کو مذہب کا ایک خاص رکن قرار دیا گیا ہے اور اس سے تساہل برتنے والے مسلمان پر غیر معمولی سرزنش روا رکھی گئی ہے۔

نماز کا ظاہری پہلو نماز کا ظاہر پہلو باطنی پہلو سے بھی زیادہ خوش کن اور خوشگوار نتائج کو دامن میں لئے ہوئے ہے جس کی تفصیل کے لئے دفاتر درکار ہیں ایک نمازی اور بے نمازی کا تقابل کر کے دیکھئے۔ آسمان زمین کا فرق نظر آئیگا۔ نمازی ہر وقت پاک صاف ستھرا رہتا ہے کیونکہ صفائی و ستھرائی و طہارت نماز کے لئے شرط اولیں ہے۔ پھر اس صفائی و ستھرائی کے صحت و تندرستی پر جو اثرات پڑنے ضروری ہیں وہ ایسے ہیں کہ نمازی کو بہت سی دواؤں اور بہت سے حکیم ڈاکٹروں سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ نمازی کا لباس کامل

کے ساتھ پنجگانہ باری تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہو کر صدق دل سے اپنی عبودیت اور رب الارباب کی الوہیت وربوبیت کا عملی مظاہرہ کرنا ایسی چیز ہے جس میں ایک طالب صداقت کے لئے بہت بڑی کشش موجود ہے۔ نماز بے شبہ انسان کو اللہ کی طرف جھکا کر اسکی خطاؤں کی معافی کا وسیلہ بنتی ہے۔ جب نمازی سچے دل سے نیت باندھنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کی طرف اٹھاتا ہے تو عملاً اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس کا بال بال گناہگار ہے اور وہ نہائت عاجزی و انکساری سے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوا دربار رب العزت میں حاضر ہو رہا ہے پھر جب وہ سینے پر ہاتھ باندھ لیتا ہے تو اس چیز کو ظاہر کرتا ہے کہ اسوقت اس کے جملہ تفکرات و ترددات و تخیلات صرف اللہ وحدہٗ کی طرف منعطف ہیں اور وہ دنیا و مافیہا کے جملہ تفکرات سے یکسو ہو کر اپنا فرض عبودیت ادا کرنے کے لئے سینے پر مؤدبانہ ہاتھ باندھے ہوئے دربار شاہی میں حاضر ہو رہا ہے اور صرف قیام ہی پر بس نہیں بلکہ وہ اللہ کے سامنے ہر طرح سے جھکنے کے لئے طیار ہے اس خیال کے آتے ہی ہر نمازی فی الحقیقت اپنے دونوں گھٹنوں کو مضبوط پکڑ کر اپنے رب کے سامنے جھک کر زبان سے اس کی حکومت و قدرت کا یوں اقرار کرتا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم۔ میرا سچا بادشاہ مربی بڑی شان والا پاک ذات بہت اونچی سطوت والا ہے۔ یہ اقرار نمازی کو اسی حال میں بار بار کرنا پڑتا ہے۔ اس مقام سے فراغت کے بعد نمازی پھر دربار شاہی میں مؤدبانہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور شہنشاہ مطلق کی حمد و ثنا کر کے زبان حال سے یہ کہتا ہے کہ میں صرف قیام و رکوع ہی کے لئے نہیں بلکہ اپنی شریف ترین چیز یعنی پیشانی تک کو حاکم مطلق کے سامنے خاک آلودہ کرنے کے لئے طیار ہوں چنانچہ فوراً وہ سجدہ میں چلا جاتا ہے اور بار بار اس کی شہنشاہیت حکومت و قدرت کا اقرار کرتا ہوا اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرتا ہے۔ الغرض قیام و رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ اظہار عبودیت و اقرار الوہیت کے مختلف مناظر ہیں جو پنجوقتہ ایک نمازی کی ذات سے ظاہر ہوتے ہیں۔

اللہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ صرف نماز ہے

جملہ الہامی مذاہب اس مسئلے پر متفق ہیں کہ اللہ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ باطنی صفائی ہے۔ پس باطنی صفائی جس قدر ادائیگی صلوٰۃ سے پیدا ہو سکتی ہے اور کسی عمل سے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ صرف نماز ہے۔ نماز کی پابندی سے روح کو مسرت اور دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ دل کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ قرآن پاک کو دیکھئے اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں الا بذکر اللہ تطمئن القلوب آیت کریمہ میں لفظ الا کے لانے سے ایک عجیب رنگ پیدا ہو گیا ہے۔ مطلب یہ کہ ہوشیاری و بیداری کے کانوں سے سنا کہ دل کی گہرائی میں اتارتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ اطمینان قلب صرف نماز سے حاصل ہو سکتا ہے۔ سچا نمازی کسی وقت بھی ذکر اللہ سے غافل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ اس کی پنجوقتہ کی عملی پریکٹس ہے۔ ایک مقام پر قرآن پاک میں فرمایا اقم الصلوٰۃ لذکری یعنی مجھ کو یاد رکھنے کے لئے اقامت صلوٰۃ کا عمل نہائت ضروری ہے۔ اس عمل سے کنارہ کش ہو کر اللہ کو یاد کرنے کا دعویدار کاذب ہے۔ ایک اور مقام پر قرآن کریم سچے نمازیوں کے دلی جذبات و روحانی کیفیات کا خاکہ ان لفظوں میں پیش کرتا ہے:۔

لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ یخافون یوماً تتقلب فیہ القلوب والابصار

یعنی اللہ کے پیارے بندے وہ ہیں جو بیع و تجارت خرید و فروخت وغیرہ امور دنیاوی میں کبھی بھی ایسے مشغول نہیں ہوتے کہ اللہ کو یاد کرنے اور نماز بجا لانے زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل ہو جائیں۔ ان کے دلوں میں عشق الٰہی کے علاوہ اس دن کا خوف بیٹھا ہوا ہے جو نہائت وحشتناک دن ہے جس دن دل الٹ جائینگے اور آنکھیں مارے خوف کے پھٹی ہوئی رہ جائینگی۔ آئت ہذا میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سچے نمازیوں کے دلوں میں ان کی نظروں میں دنیا کے جملہ فوائد و اغراض محض ہیچ اور ناچیز نظر آتے ہیں۔ ذکر اللہ کی محبت نماز کی اقامت ہمارے امور دنیاوی پر غالب آجاتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو یوم الفصل میں عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا اور جن کے لئے نور کے منابر رکھے جائیں گے اور اس قدر عزت و توقیر پائینگے جس کا اس وقت تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جعلنا اللہ منھم آمین

طہارت جسمانی و روحانی صرف نماز کی پابندی سے حاصل ہو سکتی ہے

طہارت جسمانی نماز کے لئے کتنی ضروری چیز ہے۔ اس کا جواب اس حدیث میں ملتا ہے:۔ مفتاح الصلوٰۃ الطھور۔ یعنی نماز کی کنجی محض طہارت ہے۔ بغیر طہارت حاصل کئے نماز ہرگز نہیں ہو سکتی۔" دوسری جگہ مروی ہے۔ لاصلوٰۃ لمن لا وضوء لہ۔ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔ پس طہارت جسمانی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ صرف اقامت صلوٰۃ ہے۔ جو اس نیک عمل کا پابند ہوگا۔ اسکو لازماً پنجوقتہ اپنی جسمانی پاکی کا بالضرور موازنہ کرنا ہوگا اپنے کپڑوں کو بھی پاک صاف رکھنا پڑیگا۔ اس جگہ کو پاک کرنا ہوگا جہاں اسے اپنی جبین نیاز باری تعالیٰ و تقدس کے سامنے خاک آلودہ کرنی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ نماز کے علاوہ اور کوئی عمل از قسم امور مذہبی ایسا نہیں جس کے لئے اس قدر طہارت حاصل کرنے، باوضو ہونے کو لازم قرار دیا گیا ہو۔ اور نہ دیگر ادیان میں عبادت و بندگی کے وقت پاکی کا ایسا غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے۔ پس جسمانی طہارت کو سامنے رکھتے ہوئے بلاخوف تردید یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ صحت و تندرستی کے لئے اقامت صلوٰۃ نہائت ضروری ہے اور نماز کی پابندی سے صحت انسانی پر ایک غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ طہارت روحانی نماز کے لئے اتنی ضروری ہے جتنا انسانی جسم کے لئے سر کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ نماز کا اندرونی پہلو یہ ہے کہ باری تعالیٰ سے دل لگایا جائے۔ رکوع و قیام و سجدہ و قومہ و جلسہ کے ذریعہ اپنی عاجزی و محتاجی و بے کسی اور باری تعالیٰ کی شہنشاہیت کا اعتراف کیا جائے۔

فتاوی

س ۳۵ } بد رمضان کے پرچے میں نمبر ۱۴ اگر درج کر دیں تو تحقیق کی توقع ہے جو میرے واسطے مفید ہے۔ ہو ہٰذا۔ ولم یکن لہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل فی شمس ولا قمر لانہ کان نوراً۔

روی ابن الجوزی عن ابن عباس انہ لم یکن للنبی صلعم ظل ولم یقم مع الشمس الا غلب ضوء الشمس شرح زرقانی علی المواہب ص۲۲۰

قال عثمان ان اللہ ما اوقع ظلہ علی الارض لئلا یضع انسان قدمہ علی ذالک الظل تفسیر مدارک ص۳۴۲ تحت آیت ولولا اذ سمعتموہ اسی طرح تذکرۃ الموتیٰ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ص۳۵ پر لکھا ہے کہ نبی صلعم کا سایہ نہ تھا۔

(المجیب ابو عبدالغنی فیض پوری)

ج ۳۵ } رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مسلم ہے۔ اور بشریت کے لئے جسم لابدی اور جسم کو سایہ ضروری ہے۔ جب تک اس کے خلاف کوئی معتبر ثبوت نہ ہو تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر احادیث سے ثابت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔ ثم افاض علی سائر جسدہ کہ آپ نے اپنے سارے جسم مبارک پر پانی ڈالا۔

اس حدیث سے جسد اطہر کا ثبوت ہوا اور جسد کا سایہ ہونا ضروری ہے۔ سائل نے جو اقوال نقل کئے ہیں وہ بے دلیل ہیں اور ایسے اقوال حجت شرعیہ نہیں ہیں۔ امام ابن جوزی ہوں یا صاحب مدارک ان کے اقوال حجت موجبہ نہیں ہیں۔

س ۳۶ } کیا قرآن شریف دیکھ کر نماز پڑھانی جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو حافظ قرآن کی موجودگی میں ایسا ہو سکتا ہے۔ حنفی اعتراض کرتے ہیں کہ جب ہم حافظ دیتے ہیں تو پھر ناظرہ کیوں پڑھا جاوے

(بقیہ [illegible])

ج ۳۶ } تمام اہل حدیث سلف قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا حضرت عائشہ سے منقول ہے مگر مرفوع حدیث نہیں ہے۔ اس لئے اگر حافظ میسر ہو تو اسی کو امام بنانا چاہیئے۔ واللہ اعلم!

س ۳۷ } زید عالم نیک نماز روزے کا پابند، شرک سے مجتنب اور موحد ہے۔ غیبت، لڑائی جھگڑے، عوام کی صحبت زیادہ ہنسنے اور بولنے سے محترز ہے۔ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو اکثر نماز روزے کی تلقین کرتا اور شرک سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے۔ مغربی طریق تمدن سے متنفر اور سادگی پسند ہے۔ توحید اور شان رسول پاک شرعی حدود کے اندر نہایت خلوص سے بیان کرتا ہے۔ لیکن ان ساری صفات کے باوجود داڑھی منڈاتا ہے تو (الف) کیا زید مذکور کو اس کے نیک اعمال کا ثواب ملتا ہے؟ (ب) کیا زید مذکور کو ہم مومن، متشرع، متقی، پرہیزگار وغیرہم کہہ سکتے ہیں۔ (ج) اصلی امام کی عدم موجودگی میں لوگ زید مذکور کی اقتدا میں نماز پڑھنا چاہتے ہیں تو کیا اسے شرعاً امام یا خطیب بننے کی اجازت ہے۔ (د) صرف عدم لحیہ کے عیب کو مدنظر رکھ کر کیا زید مذکور کو صراط مستقیم سے متزلزل اور منحرف سمجھنا اس سے نفرت کرنا اور اسے بنظر حقارت دیکھنا جائز ہے؟ (ہ) صرف اسی ایک عیب کو نگاہ میں رکھ کر دینی یا دنیاوی امور میں اس سے مشورہ لینے یا اس کی تجویز پر عمل کرنے سے گریز کرنا جائز ہے؟ (س) ان اللہ لا ینظر الی صورکم الخ حدیث کی رو سے کیا زید مذکور پر اللہ تعالیٰ کے مقرب ہونے کا گمان کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ کون گناہ مقابلۃً بڑا ہے۔ (الف) داڑھی منڈانا یا داڑھی رکھتے ہوئے سر پر انگریزی بال رکھنا۔ (ب) داڑھی منڈانا یا ٹخنوں کے نیچے تہ بند چھوڑنا (ج) داڑھی منڈانا یا ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہنا اور کسی گلوخ میں بھی بلا تامل داخل ہو جانا۔ (د) داڑھی منڈانا یا ہر وقت بدزمانے کی تاصاحبت کی

[illegible] میں اس قدر جذب کر دیتا کہ تقویٰ یعنی حزن قلب سے ادا نہ ہو سکے۔ (۳) کیا قرآن مجید یا احادیث شریف میں داڑھی منڈانے کی پاداش میں کوئی صریح الفاظ میں قیامت کے روز سزا دیئے جانے کا ذکر بھی ہے۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ (محمد امین اللہ از کرنال)

ج ۳۷ } داڑھی رکھنا سنت انبیاء ہے۔ منڈانا ترک سنت موکدہ ہے۔ مگر بالخصوص اس کا شمار کبائر میں نہیں آیا۔ اس لئے اوصاف مذکورہ سے موصوف کے پیچھے نماز جائز ہے۔ مگر اس کو بھی اس بات کا لحاظ کرنا چاہیئے اور اس حدیث کے وعید سے ڈرنا چاہیئے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔ من ترک سنتی لم ینل شفاعتی یعنی جو میری (نبی کی) سنت کو ہمیشہ ترک کرتا رہے گا وہ میری شفاعت نہیں پائیگا۔

دوسرا شخص جو اسکے مقابلے میں ذکر ہوا ہے اس کے جو اوصاف گنائے گئے ہیں وہ اس سے زیادہ اقبح ہیں۔ اللہ اعلم!

نوٹ:۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے مسائل کو فریقین ایسے نزاعات کو اپنے اپنے ان کے علماء سے نمٹا لیا کریں دور دراز مقامات میں بھیجنا اور اخبارات میں شائع کرانا نزاع کی زیادتی کا باعث ہے۔

س ۳۸ } زید نے ایک بکرا یا مرغا بنام شیخ سدو یا کسی اولیا کے پرورش کیا۔ بعد چند دن کے اس کو ذبح کیا اور کھانا پکوا کر کھلایا بوقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔ تو کیا وہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ آیت وما اہل بہ لغیر اللہ کے کیا معنی ہیں؟ اور اس کے تحت میں کونسا امر داخل ہے؟

(خاکسار محمد عبدالکریم۔ ہودگیر۔ صوبہ مدراس)

ج ۳۸ } جو چیز بنیت تقرب اللہ کے سوا کسی کے نام پر پکاری جائے وہ حرام ہے۔ شیخ سدو یا کسی دیگر بزرگ کے نام کا بکرا حرام ہے۔ اور حرام چیز بوقت ذبح بسم اللہ پڑھنے سے حلال نہیں ہو سکتی۔ تفصیل کے لئے شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تفسیر (عزیزی) اور قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم حنفی پانی پتی کی تفسیر مظہری دیکھیں۔ اللہ اعلم!

ملکی مطلع

مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی پاس کردہ تجاویز

۱۲۔ شوال ۱۳۵۷ھ مطابق ۵۔ دسمبر ۱۹۳۸ء کو مجلس شوریٰ (مجلس عاملہ) کا اجلاس بصدارت مولانا احمد اللہ صاحب ہوا۔

تجاویز

(۱) اہل حدیث کانفرنس کی بہبودگی کے متعلق پیش ہو کر بالاتفاق قرار پایا کہ کانفرنس کا جلسہ سالانہ دہلی میں مارچ ۱۹۳۹ء کی کسی تاریخ میں کیا جائے۔ اور تمام اخبارات اہل حدیث میں اعلان کیا جائے اور دوسرے اخباروں میں بھی اعلان کیا جائے اور دو اشتہاروں کے ذریعے پروپیگنڈہ کیا جائے اور چندہ جمع کیا جائے۔

(۲) اخبار "خادم کعبہ" جو مضامین شائع کر رہا ہے اس کی وجہ سے گورنمنٹ برطانیہ اور سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے تعلقات کشیدہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔

(۳) اخبار "خادم کعبہ" جو مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے حق میں بوجہ انکے ممبر حج کمیٹی ہونے کے بدکلامی کرتا ہے اس سے جماعت اہل حدیث میں اخبار خادم کعبہ کے خلاف نفرت پھیل رہی ہے اور اس نفرت کا اثر تحریک حج تک پہنچنے کا خطرہ ہے کیونکہ اسماعیل غزنوی اپنے کو تمام ایسے کاموں میں حکومت سعودیہ کا معتمد بتاتا ہے۔ قرار پایا کہ ان تمام تجاویز کی نقل جناب جلالت مآب سلطان ابن سعود اور جناب شیخ عبداللہ فلبی وزیر مالیہ کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ ارسال کی جائے۔

(۴) حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہلحدیث میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کے خلاف جو روش اختیار کر رکھی ہے اس کے متعلق مجلس شوریٰ نفرت کا اظہار کرتی ہے اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو اس ارتکاب سے منع کرے۔ اگر حافظ صاحب اس سے اجتناب نہ کریں تو خود جماعت حافظ عبداللہ صاحب سے مقاطعہ کرنے پر مجبور ہوگی۔ فقط

دستخط حمید اللہ نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس۔

جے نو گردہ چوڑیاں ضلع گوجرانوالہ پنجاب سے جلسہ اہل حدیث کانفرنس کے لئے دعوت آئی ہے جس کے متعلق مجلس شوریٰ نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا جو فیصلہ ہوگا وہ شائع کیا جائیگا۔

الفقیہ امرتسر کو یکصد روپیہ انعام

جہاں چاہے رکھوالے

مجھ پر حملہ قاتلانہ حملہ آور کا ذاتی فعل تھا یا سازشی۔ اس کا فیصلہ صاحب سشن جج امرتسر کے فیصلے سے ہوگیا۔ جنہوں نے مجرم کی سزا میں تخفیف کرنے کی وجہ یہی لکھی کہ اس نے مخالف پارٹی کے بہکانے سے ایسا کیا۔ اس کا ثبوت ابتدا ہی سے ملتا رہا۔ کیونکہ جھوٹے گواہوں کا بالاتفاق حلفیہ شہادت کا ذبہ دینا ہی سازش بتانے کو کافی ہے۔

بعد فیصلہ بھی سازشی پارٹی یہی کہتی رہی کہ ضرب بالکل معمولی تھی حاکم نے مضروب کی پارٹی کے رعب میں آکر سخت سزا دی۔

آج ہم جس کذب کا ذکر کرتے ہیں وہ سب سے بڑھ کر "مقدس کذب" ہے۔ "الفقیہ" ۲۸ نومبر میں لکھا ہے:

منصف مزاج جج نے مولوی صاحب مجروح کو بلوا کر یہ مشورہ دیا کہ ملزم کو معافی دے کر رہا کر دیں مگر آپ کے منہ پر مہر خاموشی ایسی بیٹھ گئی کہ جج کے سامنے کاٹھ کی پتلی بن کر دیر تک بیٹھے رہے۔ آخر اس نے جناب کو سخت سنگدل اور کم حوصلہ پا کر یوں ہی رخصت کر دیا کہ میں ملزم کی سزا میں تخفیف کرتا ہوں

تو آپ اپنا منہ لے کر واپس آگئے۔ (ملخص)

ہم اس کذب بیانی کی داد دیتے ہیں اور اس پر یکصد روپیہ انعام مقرر کرتے ہیں۔ مگر اس بیان کا قائل یہ بات ثابت کر دے کہ جج صاحب نے ایسا کہا تھا۔ اس کی تحقیق کی آسان صورت یہ ہے کہ فریقین کے دو دو آدمی جج صاحب سے پرائیویٹ ملاقات کر کے یہ عبارت ان کے سامنے رکھ کر دریافت کریں کہ آپ نے مولوی ثناء اللہ کو قمر بیگ کی بابت معاف کرنے کو کہا تھا؟ اگر آپ ہاں کریں تو ان کے سامنے ہی انعام وصول کرلیں۔

افسوس ہے ان لوگوں کو شرعیات میں تصرف کرنے کا تو شاید پورا حق ہوگا کہ عقائد شرکیہ اور مسائل بدعیہ ایجاد کریں۔ مگر قانون میں بھی بڑی دلیری سے تصرف کرتے ہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ جو دفعہ (۳۰۷) مقدمہ ہذا میں لگائی گئی تھی مجسٹریٹ یا جج مضروب یا کسی اور شخص کو معافی کے لئے نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ دفعہ مذکورہ قابل راضی نامہ نہیں۔ ایسی مدعی سرکار ہوتی ہے مضروب صرف گواہ ہوتا ہے۔ اسی لئے مثل دیگر گواہوں کے مجھے بھی خرچہ شہادت ملا تھا۔

پس "الفقیہ" کا اڈیٹر یا اصل مضمون نگار اپنی صداقت پر بھروسہ کر کے سامنے آئے اور اپنا دعویٰ ثابت کر کے سو روپیہ انعام پائے۔ ورنہ یاد رکھے ؎

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکاریگا آستین کا

یورپ میں جنگ کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں

(خدا خیر کرے)

شیخ سعدی کا یہ اخلاقی شعر نہایت موزوں ہے ؎

بدرے خود در طمع باز نتواں کرد
چو باز شد بدرشتی فراز نتواں کرد

مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ کسی طامع سائل کی مراد کو پورا نہ کرنا چاہئے۔ جب ایک دفعہ پوری کر دی جائے

چاہئیں کہ [illegible] سے [illegible]
حکومت برطانیہ [illegible] نہیں دکھا
[illegible] جنگ [illegible]
تفصیل اس کی یہ ہے کہ

جرمنی کا ڈکٹیٹر (آمر مطلق) ہر ہٹلر کئی بار یہ تقاضا ظاہر کر چکا ہے کہ ہماری مقبوضہ نو آبادیاں واپس کر دی جائیں۔ جس پر ہم نے "اہلحدیث" مورخہ ۹۔دسمبر میں اپنا خیال ظاہر کیا تھا کہ وہ اس میں کامیابی کے بعد اور بھی بہت کچھ طلب کریگا۔ اس کی تازہ تقریر ملاحظہ ہو:۔

"ہم جرمنی کو اس قدر مضبوط بنانا چاہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اُسے کچل نہ سکے۔ نو آبادیات کی واپسی کے لئے ہمارا مطالبہ بالکل جائز ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے شائد ہمیں طاقت کا استعمال کرنا پڑے"

(ملاپ لاہور ۱۹۔دسمبر [illegible])

ادھر گورنمنٹ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے اعلان کر دیا ہے کہ مقبوضہ نو آبادیاں واپس نہیں دی جائیں گی۔ اس تقاضا اور انکار کا نتیجہ ضرور کچھ نکل کر رہے گا ہم کوتاہ اندیشوں کی فہم کے مطابق چاہئے تھا کہ حکومت برطانیہ ابتدا ہی میں ہر ہٹلر کا منہ بند کر دیتی۔ یعنی چیکوسلواکیہ کی ایک انچ زمین بھی اس کو نہ دیتی۔ ایک دفعہ اس کا منہ کھول دیا اب اس کو بند کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

گورنمنٹ برطانیہ کے مخالف رائے اصحاب چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا ہے کہ برطانیہ اس وقت جنگی سامان کی حیثیت سے جنگ کے لئے طیار نہیں ہے۔ اس امر کی حقیقت خدا جانے کہ یہ [illegible] سامان جنگ کی کمی ہے یا کوئی اور مصلحت۔ ہاں ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اگر سامان جنگ کی قلت التوا کا باعث ہے تو چونکہ دشمن کو بھی اس کا علم ہوگا اس لئے وہ زیادہ دلیر ہو کر اپنا مطالبہ پیش کریگا جس کا نتیجہ وہی ہوگا جو زور آور اور کمزور کا ہوا کرتا ہے۔

قرآن مجید میں اس قسم کے معاملات میں مسلمانوں کو [illegible] ہدایت دی گئی ہے جیسا کہ ارشاد ہے:۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ۔ (پ ۱۰۔ ع ۴)

(مسلمانو! دشمنوں کے مقابلے کے لئے مقدور بھر طیاری رکھا کرو)

حکومت برطانیہ گو قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھتی نہ اسکی تعلیم پاک سے واقف ہے مگر چونکہ قرآن کی تعلیم فطری ہے۔ اس لئے اس کے منکر بھی اس کی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے مجبول و مجبور ہیں۔ چنانچہ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے برطانوی پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ

"آج ہم جنگ کی طیاری پر دو ارب پونڈ سالانہ خرچ کر رہے ہیں" (مدینہ ۱۳ دسمبر)

یہ اتنی زبردست طیاری کیوں ہو رہی ہے؟ ہم سے پوچھو تو ہم یہی کہیں گے کہ قرآن مجید کی تعلیم پر عمل ہے۔ جس کا اظہار برطانوی وزیر خارجہ نے ان لفظوں میں کیا ہے کہ :۔

"اگر جنگ چھڑ جائے تو ہم اس سامان کو اس حکومت کے خلاف استعمال کرینگے جو حملہ کرے گی"

یہ مقولہ سیاستدانوں کے نزدیک اعلان جنگ نہیں مگر قبول اعلان ضرور ہے۔ اس مضمون کو شیخ سعدیؒ نے اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ
اگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

پنجاب میں مالٹوں کی درجہ بندی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

درجہ بندی کرنے کے بعد پھلوں کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اور پھل کو براہ راست منڈی میں فروخت کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے تجربہ کے طور پر مالٹوں کی درجہ بندی کی غرض سے ایک گریڈنگ سٹیشن چک نمبر ۴۸ گ ب ضلع لائلپور میں محکمہ زراعت پنجاب کے [illegible] کی زیر نگرانی قائم کیا گیا ہے [illegible] درجہ بندی کا کام ۹۔ نومبر [illegible] سے شروع کیا گیا اور [illegible] تک جاری رہے گا

درجہ بندی کئے جانے کے بعد مالٹے پنجاب اور اس کے باہر کے علاقوں میں ایگمارک کی مہر کے ساتھ فروخت ہونگے۔ فروخت کا انتظام بڑے بڑے شہروں میں دیانت دار آڑھتیوں کی معرفت کیا گیا ہے۔ مالٹوں کی درجہ بندی مشین کے ذریعہ ہوا کریگی اور بعد ازاں پھل لکڑی کے مقررہ جسامت کے بکسوں میں نہایت موزوں طریقہ سے بند کئے جائینگے فی الحال پھلوں کی فروخت کا بندوبست معتبر آڑھتیوں کی معرفت راولپنڈی، امرتسر۔ لاہور۔ حیدرآباد سندھ۔ سکھر اور کراچی کی منڈیوں میں کیا گیا ہے اگر ایسے پھلوں کی مانگ زیادہ ہوئی تو اور منڈیوں میں بھی ایسا انتظام کیا جائیگا۔

خانگی ضروریات کے لئے چھوٹے سائز کے بکس جن میں تقریباً پچاس عدد مالٹے آسکتے ہیں۔ خریدے جا سکتے ہیں۔ جو خریدار باغ والوں سے براہ راست خریدنا چاہیں وہ منیجر جینتی گارڈن چک نمبر ۴۸ گ ب براستہ گوجرہ ضلع لائل پور کے ساتھ خط و کتابت کریں

۱؎ پونڈ پندرہ روپے کا ہوتا ہے۔

نامہ نگار حضرات مضمون تحریر کرتے وقت ایک کاغذ پر صرف ایک ہی مضمون تحریر کیا کریں اور بوقت تحریر بین السطور اور دائیں بائیں حاشیہ ضرور چھوڑا کریں۔ تاکہ بوقت تصحیح دقت نہ ہو۔ نیز مضمون کی سرخی لکھ کر اپنا نام و مقام اس کے نیچے ہی لکھ دیا کریں۔ دوسرے مضمون کے لئے علیحدہ کاغذ ہونا چاہئے۔

رسالہ شمع توحید ختم ہو چکا ہے مگر بعض احباب پھر بھی طلب کر لیتے ہیں۔ اسلئے مکرر اطلاعاً شائع کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب شمع توحید طلب نہ کریں۔

"نور توحید" بھی ختم ہو رہا ہے جن احباب نے ابھی تک مطالعہ نہیں کیا وہ جو ابی کارڈ بھیجکر طلب کر لیں۔ ورنہ بعد ختم [illegible]

تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی توثیق

"مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء میں مولوی ابویحییٰ امام خان صاحب نوشہروی کی کتاب "تراجم علمائے حدیث ہند" پیش ہوئی۔ کانفرنس اس کتاب کی توثیق کرتی ہے۔ اور لائق مصنف نے جس محنت سے اسے مرتب کیا ہے اس پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ اور مجلس شوریٰ جماعت اہل حدیث سے استدعا کرتی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت پر توجہ فرما کر مصنف کی قدردانی کا ثبوت دے۔"

صفحات ۴۲۵۔ قیمت ۶؍۔ محصول ڈاک ۷؍۔ مگر یکمشت ۵ نسخہ کی خریداری پر محصول ڈاک قطعاً ساقط۔

مرسلہ عبدالحی۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ عطاء اللہ صاحب قریشی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سب جج بہادر باختیارات خفیفہ بٹالہ

دعویٰ دیوانی ۸۹۹۔ ۱۹۳۸ء

لالہ روڈامل ولد لالہ نوشی رام قوم مہاجن سکنہ جسٹر تحصیل ناروال۔

بنام کرم الٰہی ولد ناؤں قوم تیلی ساکن شاہ پور رجاجن تحصیل بٹالہ

دعوےٰ ۷۰/- روپیہ بروئے تمسک

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی کرم الٰہی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعاعلیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ مذکور تاریخ ۲۹/۹/۱۹۳۸ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۹۳۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۱؍

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؍

اسلام کی تیسری کتاب۔ (مع فرہنگ) خرید وفروخت۔ تجارت وزراعت شراکت، وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید وفروخت۔ تجارت و زراعت۔ شراکت وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

اسلام کی پانچویں کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶؍

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶؍

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص۔ اتباع سنت۔ تعلیم دین۔ تنظیم۔ علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۷؍

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت۔ زہد۔ وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر اللہ کے ذکر۔ توکل، صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قیمت ۹؍

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت ۱۲؍

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام۔ توحید۔ ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ
رؤسا و جاگیرداروں سے ؍ ؍
عام خریداروں سے ؍ ؍
؍ ؍ ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۱۶۱)

امرتسر ۷۔ ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۳۰۔ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

کعبۂ اقدس کی چوکھٹ پر!

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی)

اے خدا کے پاک گھر اے لائق صد احترام
اے خدا کے پاک گھر اے نور وحدت کے نشاں
باعث تسکین دل اے فرحت قلب حزیں
قبلۂ اقوام عالم مرکز خیر الامم
منبع دریائے رحمت وادئ طوبیٰ ہے تو
تیری عظمت سے دلوں میں تابش ایمان ہے
طور سے بڑھ کر ہے تو اہل بصیرت کے لئے
تو نے عالم میں خدا کا بول بالا کر دیا
فخر ہے کیا کم یہ اے عرب پیمبر کے وطن
میں وہاں جا کر رہوں یا رب وہ دن کب آئیگا
پاک پیغمبر کی بستی! تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

ایک خود اللہ نے تجھ کو کہا بیت الحرام
مرکز ختم رسالت مہبط کرو بیاں
ہے ازل سے انقلاب انگیز تیری سرزمیں
دیکھ کر تجھ کو نکل جاتے ہیں سارے رنج و غم
کعبۂ مسلم ہے تو اور خانۂ مولا ہے تو
دم بدم تجھ پر نزول رحمت رحمان ہے
چن لیا تجھ کو ازل میں امر وحدت کے لئے
اس زمیں پر تیری عظمت نے اجالا کر دیا
تو رہیگا تا ابد گلہائے وحدت کا چمن
مجھ کو کعبے کا صحن کس دن دکھایا جائیگا
تجھ سے ہے مسلم کی ہستی! تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

انتخاب اخبار

منظوری آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا آیندہ سالانہ اجلاس قصبہ کھکڑ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد کرنے کیلئے مجلس شوریٰ نے منظوری دے دی ہے۔ تاریخوں کا اعلان بھی عنقریب کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ

حاجیوں کے جہاز ع لائن کا جہاز "الهند" ۷ جنوری کو اور "المدینہ" ۱۶ جنوری کو کراچی سے براہ راست جدہ روانہ ہو جائیں گے۔

تصحیح سابقہ پرچہ میں مشاہر "الهند" جہاز کی روانگی کی تاریخ ۷ جنوری کی بجائے ۱۷ جنوری غلط شائع ہو گئی ہے۔ عازمین حجاز نوٹ کر لیں۔

—— امرتسر میں ۲۰ دسمبر سے ۲۴ دسمبر تک ۱۴۳ بچے پیدا ہوئے اور ۸۰ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے مسٹر بشیر احمد صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس کے حملہ آور کا پتہ معلوم دینے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام مقرر کیا ہے۔

—— گورنمنٹ پنجاب نے لاہور میں کارپوریشن بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ امرتسر میں بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ بلدیہ کی بجائے کارپوریشن بنا دی جائے۔

—— لاہور میں انجمن حمایت اسلام کی گولڈن جوبلی کا اجلاس ۲۲ دسمبر سے ہو رہا ہے۔ بیگم شاہنواز کی طرف سے چالیس ہزار روپیہ کی جائداد انجمن کو پیش کی گئی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے بھی ۲۵ ہزار روپیہ کی گرانٹ انجمن کو دی جائے گی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ستیہ پال کی زیر نگرانی کانگرس پرچار کے لئے لاہور سے ایک روزنامہ جاری ہونے والا ہے۔

—— روزنامہ "احسان" لاہور کی مبلغ پانچسو روپیہ کی ضمانت گورنمنٹ پنجاب نے مرزائیوں کے خلاف ایک نظم لکھنے کے سلسلہ میں ضبط کر لی ہے۔ اور نئی ضمانت طلب کی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ریاستی باشندوں کے حقوق کے متعلق گاندھی جی وائسرائے ہند سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔

—— حیدرآباد دکن میں ہندوؤں کی طرف سے ستیہ آگرہ بدستور جاری ہے۔ ۲۵ دسمبر کو چار ستیہ آگرہی گرفتار کئے گئے۔

—— بمبئی میں ریشم کے کارخانہ میں آگ لگ جانے سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— حیدرآباد میں بندے ماترم کے گیت کی وجہ سے جو شورش ہندوؤں کی طرف سے ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہندوؤں کی طرف سے شولاپور میں آرین کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے۔ جس میں اکابر آریہ و ہندو پہنچ رہے ہیں۔

پہلے اسے پڑھیئے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱ پر حساب دوستاں

درج ہے۔ سب سے پہلے اسے ملاحظہ فرمائیں۔ اپنے چٹ نمبر کے ساتھ مقابلہ کر لیں۔ اگر آپ کا نمبر اس میں درج ہو تو قیمت اخبار بھیجنے کا فکر کریں۔

—— حکومت ہند کی طرف سے صوبہ بمبئی میں قانون تحفظ والیان ریاست نافذ کر دیا گیا ہے۔

—— حکومت اٹلی نے ابھی حال ہی میں اٹلی کے مدارس کے نصاب تعلیم میں عربی زبان کو داخل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور اس سلسلہ میں اس نے مصر کے بعض سرکاری حلقوں سے اہل فن مدرسین کی فراہمی اور نصاب تعلیم کی تیاری کے متعلق امداد طلب کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ حلقے حکومت اٹلی کی خواہش پوری کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مصر میں تعلیمی سال شروع ہو جانے کی وجہ سے انہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ حکومت اٹلی اپنا ارادہ آئندہ سال تک کیلئے ملتوی کرے تو اچھا ہے۔

—— جمیل مردم بک وزیر اعظم شام نے ابھی حال میں حکومت فرانس کے ساتھ جو معاہدے کئے ہیں ان کی شام کے بعض حلقوں میں مخالفت کی جا رہی ہے۔

—— انگورہ میں سات ہزار طلباء نے اعلان کیا ہے کہ ہم غازی عصمت پاشا کی قیادت میں اسلام، اقوام مشرق اور ترکی کی عزت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔

—— حکومت حجاز نے برقی علاج کے ادارے قائم کئے ہیں۔ مکہ مکرمہ کے برقی شفاخانے کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جدید طرز علاج سے ۱۲۰۷ مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ ان میں دق اور سل کے مریض بھی تھے۔

—— قاہرہ۔ افسر اعلیٰ محکمہ آثار قدیمہ نے سلطان برقوق کی مسجد سے ۲۷ شمعدان صحیح و سالم برآمد کئے ہیں۔

—— حکومت مصر کے وزیر تجارت نے وزیر خارجہ سے درخواست کی ہے کہ وہ ڈنمارک کے ساتھ تجارتی معاہدے کی سلسلہ جنبانی کرے۔ اس سے مصر کی تجارت میں نمایاں اضافہ ہو جائے گا۔

—— روس کے ڈکٹیٹر اسٹالن نے مصطفیٰ کمال کی وفات پر وزارت ترکی کے نام مندرجہ ذیل پیغام تعزیت ارسال کیا تھا:۔

"کمال اتاترک میری روح تھے، میری آنکھ تھے میرا قلب و جگر تھے۔ آہ میرا رفیق میرا بھائی مجھ سے چھن گیا۔ اور میری روح پژمردہ ہو گئی"

—— نئی دہلی۔ بیگم ڈاکٹر ایم۔ اے انصاری مرحوم انتقال کر گئیں۔

—— پنجاب میں ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ حالانکہ بہت ضرورت ہے۔ زمیندار اور کاشتکار سخت پریشان ہیں۔ جملہ ناظرین بخلوص دل رب العالمین کی درگاہ میں دعا کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

اعلان ابراہیمی

جمعیۃ تبلیغ پنجاب کے رسائل مطبوعہ کی فرمائش اور انکی قیمت وغیرہ آئندہ سے ناظم صاحب جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب۔ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر کے نام بھیجی جائے۔

(محمد ابراہیم میر از سیالکوٹ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۷ ہجری

راہ ہدایت

انجیل ـــــ اور ـــــ قرآن مجید

قرآن مجید کی سورہ فاتحہ میں ایک بڑی جامع اور بابرکت دعا آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ؕ

(اے خدا ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق بخش)

اس آیت کی صحیح تفسیر جو خود قرآن مجید نے بتائی ہے وہ کیا ہے؟ اس کا ذکر ہم بعد کریںگے۔ پہلے ہم اس آیت کے متعلق عیسائیوں کا خیال بیان کرکے اس کا جواب دیتے ہیں۔ چونکہ یہ دعا بڑی بابرکت ہے۔ اس لئے ایک عیسائی نامہ نگار اس کو اپنے حق میں لیتا ہوا لکھتا ہے :-

"وہ راہ جو صراط المستقیم ہے۔ جس کے لئے مصنف قرآن ہدایت چاہتا ہے۔ وہ بائیبل کی بتائی ہوئی آسمانی وطن کی راہ ہے۔ فلپیوں ۳ : ۲۰-۱۰ اور یہ راہ جسمانی خواہشوں سے پرہیز کرنے سے طے ہوتی ہے۔ ۱پطرس ۲ : ۱۱۔ اور مصنف قرآن نے بڑی سرگرمی اور دلی آرزو سے اس راہ پر قدم رکھنے کی ہدایت طلب کی۔ یعنی صراط الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تُو نے انعام کیا۔ وہ کون لوگ تھے؟ قرآن میں جابجا آیا ہے کہ خدا ظالمین اور فاسقین کی ہدایت نہیں کرتا۔ چنانچہ خود ہی قرآن ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ہے یعنی قرآن بھی متقی اور صالحین کی ہدایت کا مدعی ہے۔ پس جن لوگوں پر خدا نے انعام فرمائے وہ از روئے قرآن اہل الکتاب یعنی اہل یہود اور مسیحی ہیں۔ یعنی ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کی نسل کے لوگ۔ دیکھو سورہ بقر میں یکے بعد دیگرے کئی دفعہ یوں آیا ہے۔ یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین۔

اے بنی اسرائیل یاد کرو میرے انعام جو مَیں نے تم پر کئے اور فضیلت دی تم کو سارے عالموں کے لوگوں پر۔ وہ فضیلت اور انعامات جو صرف اسرائیلی امت کا ورثہ تھے الہام اور نبوت کے انعام اور برکات تھیں۔ ×× پس اہل کتاب یعنی اہل توریت اور اہل انجیل ہی صراط المستقیم کے مسافر ہیں۔ جو روح اور سچائی سے خدائے برتر کے عابد تھے۔ اور دنیا کے باقی لوگ اُن بھیڑوں کی مانند تھے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ وہ حق سے گمراہ اور خدا کی معرفت میں اندھے تھے۔ اور زعم باطل میں مبتلا اور محو تھے۔" (نور لاہور)

اس اقتباس میں نامہ نگار نے بائبل سے دو حوالے دیئے ہیں۔

پہلا حوالہ | فلپیوں کے تیسرے باب کا ہے جو یہ ہے

مجھے خداوند مسیح سے یہ امید ہے کہ طمطاؤس کو تمہارے پاس جلد بھیجوں تاکہ تمہارے احوال دریافت کرکے میری بھی خاطر جمع ہو کیونکہ کوئی ایسا ہمدل میرے ساتھ نہیں جو اصالتاً تمہارے لئے فکرمند ہووے۔ (باب ۲۔ فقرہ ۱۹-۲۰)

اہلحدیث | ظاہر ہے کہ اس عبارت میں کوئی بات صراط مستقیم کی تشریح کے متعلق نہیں ہے بلا گمان ہے کہ نامہ نگار کو حوالہ دینے میں سہو ہو گیا ہے یا سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔

دوسرا حوالہ | پطرس اول کے باب ۲ فقرہ ۱۱ کا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

اے پیارو! میں تم سے یوں جیسے پردیسیوں اور مسافروں سے منت کرتا ہوں کہ تم جسمانی خواہشوں سے جو جان کے مقابل لڑائی کرتے ہیں پرہیز کرو اور اپنا چلن غیر قوموں کے بیچ نیکی کے ساتھ رکھو۔

اہلحدیث | نامہ نگار کو معلوم ہونا چاہئے تھا کہ وہ مسلمانوں کی مسلمہ الہامی کتاب کی تفسیر کر رہا ہے۔ اور تفسیر میں وہ حوالے پیش کرتا ہے جن کی الہامیت مسلمانوں کے نزدیک مسلم نہیں ہے۔ اس سے کسی عیسائی کو بھی انکار نہ ہوگا کہ مسلمان ان خطوط کے لکھنے والے اصحاب کو نہ نبی مانتے ہیں نہ الہامی بلکہ ان کی شخصیت سے بھی واقف نہیں ہیں۔ پھر ان کا کلام مسلمانوں پر حجت کیسے ہو سکتا ہے۔ علاوہ اس کے اس حوالے میں نیک چلن رہنے کی ہدایت ہے۔ مگر نیک کاموں کی تفصیل نہیں ہے جو صراط مستقیم کے مصداق ہوں۔ نیک چلن رہنے کی تعلیم بُت پرست جمہور دھرمیہ بھی دے سکتے ہیں بلکہ دیتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو آپ لاہور کی دیوسماج میں جاکر دیکھ لیں یا ان کی کتابیں مطالعہ کریں۔ پس ایسا مجمل کلام صراط مستقیم کی تفسیر نہیں کہلا سکتا۔

نامہ نگار کی دوسری غلطی یہ ہے کہ وہ غلط بحث

کام لے کر خود اپنے مذہب اور عیسائیوں کے بھی خلاف لکھ گیا ہے۔ کیا کوئی عیسائی ان یہودیوں کو جو نزول قرآن کے وقت عرب میں بستے تھے اور آج تمام دنیا میں آباد ہیں منعم علیہم (با ایمان مورد انعام) ماننا بلکہ بیان سکتا ہے۔ ذرہ اپنے دل سے شہادت لیجئے۔ اگر قرآن کی شہادت چاہو تو سنو! ارشاد ہے:-

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ ۚ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۔ (پ-ع ۱۳)

(اے پیغمبر صاحب قرآن) آپ کہہ دیجئے کیا میں تم کو ان لوگوں کا حال بتاؤں جو خدا کے نزدیک بہت بری حالت میں ہیں وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور غضب کا اظہار کیا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سوئر بنا دیا اور جنہوں نے خدا کے سوا غیر اللہ کی عبادت کی یہ لوگ برے درجے میں ہیں اور سیدھے راستے سے بہت دور بھٹکے ہوئے ہیں۔

باقی رہے مسیحی جن کو آپ نے منعم علیہم گروہ میں داخل کیا ہے ان کے متعلق بھی قرآن کا فتویٰ آپ سے مخفی نہیں چنانچہ آپ نے رسالہ "اخوت" بابت نومبر میں اس فتوے کو نقل کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:-

حضرت محمد (صلعم) نے کہا کہ حضرت عیسیٰ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہنے والے کافر ہیں۔

(لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ × × لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ)

جن لوگوں پر قرآن مجید نے یہ فتویٰ لگایا ہو وہ اسکے نزدیک منعم علیہم (مورد انعام) کیسے ہو سکتے ہیں۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ آپ نے جو آیات بنی اسرائیل پر نعمت الٰہی نازل ہونے کے بارے میں نقل کی ہیں وہ ان افراد کے حق میں صحیح ہیں جن کا ذکر ان آیات میں آیا ہے یعنی حضرت موسیٰ اور ان کے سچے تابعدار۔ بعد کے زمانے کے یہود اور نصاریٰ جو نزول قرآن کے وقت موجود تھے وہ خود اس انعام الٰہی کے مورد نہیں تھے آپ اگر بنظر انصاف غور کریں تو ہمارے ساتھ متفق ہو جائیں یہود کے حق میں تو آپ کھلے الفاظ میں گمراہی کے معترف ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ حضرت مسیح کے حق میں بدگو ہیں جو بقول آپ کے دنیا کا منجی ہے اور بقول اہل اسلام کلمۃ اللہ ہے۔ اُس زمانے کے مسیحیوں کے حق میں بھی آپ کی یہی رائے ہے یا ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ مسیحی ایسے تھے جو تثلیث میں مریم صدیقہ کو تیسرا اقنوم مانتے تھے جو آپ کے نزدیک بھی کفر ہے۔ انہی کو ملحوظ رکھ کر ارشاد ہے کہ قیامت کے روز حضرت مسیح کو کہا جائیگا:-

ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۔ (پ-ع ۶)

ان لوگوں کی تلاش کرنی ہو تو پادری علی بخش صاحب کی کتاب تفسیر قرآن (تحریف قرآن) دیکھئے۔

پس مختصر یہ کہ زمانہ نزول قرآن کے یہودی اور مسیحی دونوں باصطلاح قرآن مورد انعام نہیں ہو سکتے اب بھی عیسائیوں میں رومن کیتھولک کی تعداد بہت زیادہ ہے جو مریم صدیقہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر تحقیق کرنی چاہیں تو ان کے گرجاؤں میں جا کر دیکھیں کہ مریم صدیقہ کا مجسمہ یا مورت لٹک رہی ہے جسکے سامنے عیسائی ہر روز سر جھکاتے ہیں یا دعا مانگتے ہیں سکندرآباد دکن میں مریم صدیقہ کی مورت میں نے خود دیکھی ہے۔ جس کے سامنے عیسائی بت پرستوں کی طرح ڈنڈوت کرتے ہیں۔

رہے وہ مسیحی جو مریم صدیقہ کو تثلیث میں داخل نہیں کرتے بلکہ اس کی بجائے روح القدس کو داخل کرتے ہیں۔ وہ بھی قرآنی فتوے کے ماتحت منعم علیہم نہیں ہو سکتے۔ یہاں تک کہ ہمارا روئے سخن مسیحی نامہ نگار کی غلط تفسیر کی طرف تھا۔ اب ہم آیت کی صحیح تفسیر بتاتے ہیں جو خود قرآن مجید نے بیان کی ہے۔

کلمۃ اللہ روح اللہ کی تعلیم قرآن مجید میں ان الفاظ میں مذکور ہے:-

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۔

(حضرت مسیح نے فرمایا اے بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے یہی صراط مستقیم (سیدھی راہ) ہے

اس آیت کو سامنے رکھ کر سورۂ فاتحہ کی تفسیر صاف سمجھ میں آجاتی ہے کہ اُن لوگوں کی راہ طلب کرنے کا حکم ہے جو خدا کی سچی تعلیم توحید و رسالت پر قائم تھے (لاریب) جو اہل ہوا اس سچی تعلیم کو چھوڑ کر مغضوب اور ضال ہوئے ان کی راہ سے اجتناب کرنے کا سبق دیا گیا ہے غور سے پڑھئے:-

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۔

اس سے بھی زیادہ واضح ارشاد سنئے!

وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ

یعنی اُن لوگوں کی خواہشات پر نہ چلو جو خود گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور خود بھی سیدھی راہ (صراط مستقیم) سے بھٹک گئے۔

یہاں پہنچ کر ہمیں اس حدیث کا مضمون پیش کرنا ہے جسے مولانا حالی مرحوم نے ایک بند میں ادا کیا ہے ؎

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
مری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

قابل توجہ احناف کرام

علم اصول فقہ میں یہ بات بالتصریح مذکور ہے کہ اصول دین چار ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس حضرت امام ہمام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بالتصریح مروی چلا آتا ہے:-

اذا صح الحدیث فھو مذھبی

کتب فقہ کے جملہ مسائل میں سے اکثر مسائل احادیث پر

بھی ہیں۔ مگر مشکل میں کسی مسلمان بلکہ کسی انسان کو بھی اختلاف نہیں کہ امام اعظم بلکہ جملہ ائمہ دین حدیث نبوی کو حجت شرعیہ اور دین متین سمجھتے تھے۔ بایں ہمہ منکرین حدیث نے ایک ایسی جرأت دکھائی ہے جس کی نظیر آج سے پہلے نہیں ملتی۔ وہ لکھتے ہیں کہ امام ہمام ابوحنیفہؒ حدیث کو حجت شرعیہ نہیں جانتے تھے صرف قرآن ہی کو حجت شرعیہ جانتے تھے۔ چنانچہ ان کا مافی الضمیر انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"اگر میرے حنفی بزرگ حدیثوں کے ایسے ہی دیوانے اور متوالے ہیں تو انہیں چاہئے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی بھی کوئی ایسی کتاب پیش کریں۔ جو انہوں نے بخاری ومسلم کی طرح جمع کی ہو۔ لیکن مجھے دعویٰ ہے کہ حنفی بزرگ قیامت تک کوئی ایسی کتاب نہ دکھا سکیں گے۔ کیونکہ حضرت امام صاحب حدیثوں کو ہرگز ہرگز حجت فی الدین نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ اُن کے نزدیک صرف قرآن مجید ہی حجت فی الدین تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تفقہ فی الحدیث کے بجائے صرف تفقہ فی القرآن پر اکتفا کی۔ اگر امام صاحب کے نزدیک حدیثیں حجت فی الدین ہوتیں تو یقیناً آپ بخاری صاحب سے احسن واعلیٰ کتب احادیث مرتب فرما سکتے تھے۔ کیونکہ جناب بخاری کی نسبت امام صاحب کا زمانہ حضور نبی کریم سے بہت قریب تھا۔ مگر قرب زمانہ کے باوجود آپ نے تدوین احادیث کی طرف التفات نہیں فرمایا"

(بلاغ امرتسر ص۲ بابت دسمبر ۳۸ء)

اہلحدیث کچھ شک نہیں کہ امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) سب اہل اسلام بالخصوص اہلسنت فرقوں کے بزرگ ہیں ان کی طرف کسی غلط بات کو نسبت کرنا اُن کی ہتک نہیں بلکہ کرنے والے کی ہے۔ اسی طرح اس غلط بہتان کا دفعیہ کرنا ہر مؤمن کا فرض ہے۔ لیکن برادران احناف کا فرض مقدم ہے کہ وہ سب کام چھوڑ کر اس بہتان کا دفعیہ کریں جو امام ذی شان کے حق میں لگایا گیا ہے۔ یہ بہتان ایسا ہے کہ آج سے پہلے کسی مخالف بلکہ کسی معاند نے بھی لگانے کی جرأت نہیں کی۔ امید ہے کہ حنفی اخبار اور رسائل بھی اس طرف توجہ دینگے اور اس بہتان کا دفعیہ کرینگے۔ ع تا سیاہ روئے شود ہر کہ در او غش باشد

قادیانی مشن

فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے؟

کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی گاؤں سے گزرا۔ وہاں ایسے ایک چماری تھی جو حسن وصورت میں ایسی تھی جس کی بابت شیخ سعدیؒ کا ایک شعر ہے ؎

تو گوئی تا قیامت زشت رو ئی
بر و ختم است بر یوسف نکوئی

اس جمیلہ بی بی سے اس راہ رَو نے مذاقیہ پوچھا کہ بی بی اس گاؤں میں جو پری رہتی ہے وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ لوگ مجھ ہی پر گمان کرتے ہیں۔

یہی حال قادیانی جماعت کا ہے۔ ان کی نبوت جدیدہ عقائد جدیدہ۔ خیالات ناپسندیدہ۔ دعویٰ یہ کہ فرقہ ناجیہ صرف ہم ہیں۔ چنانچہ اخبار الفضل ۱۴ دسمبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے:۔

"فرقہ ناجیہ صرف جماعت احمدیہ ہے"

آگے چل کر نامہ نگار لکھتا ہے:۔

"امر واقع یہ ہے کہ کسی فرقہ میں بجز جماعت احمدیہ فرقہ ناجیہ کی علامات متحقق نہیں ہو سکتیں۔ فیصلہ کن علامت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارکہ اَلَا وَھِیَ الْجَمَاعَةُ کے مطابق فرقہ ناجیہ کا "جماعت" ہونا ہے۔ فرقے بہت ہیں مگر وہ جماعت کہلانے کے مستحق نہیں کیونکہ وہ منتشر اور پراگندہ ہیں۔ اور کسی واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع نہیں"

(الفضل قادیان ص۳۔ ۱۴ دسمبر ۳۸ء)

اہلحدیث یہ دعویٰ کیسی ناواقفی پر مبنی ہے۔ قادیانی گروہ میں امام کی جتنی اطاعت کی جاتی ہے اس کے مقابلے میں بوہروں کے فرقے کی اطاعت بہت زیادہ ہے بوہروں سے آغاخانیوں کی زیادہ ہے۔ اسی طرح ہر گدی نشین کے مرید اپنے پیر کی اطاعت میں کسی سے کم نہیں۔ ہاں قادیانی جماعت میں جو اختلافات آئے دن سننے میں آتے ہیں جن کی وجہ سے خلیفہ قادیان ہر خطبے میں منافقوں کا ذکر کرتا ہے۔ بوہروں اور آغاخانیوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

ہاں اس وقت دنیا میں صحیح معنی میں جماعت کہلانے کی مستحق جماعت وہابیہ محمدیہ ہے۔ جس کا امام حقیقۃً امام ہے۔ ایسے ہی امام کی شان میں یہ حدیث وارد ہے:۔

الامام جنۃ یقاتل من ورائہ

(امام کے حکم سے جہاد کیا جائے)

قادیان کا امام بوہروں کے امام سے بھی بہت کم مطاع اور قاہر ہے۔ وہابیہ کا امام بے شک بصفت امامت سے موصوف ہے۔ ہر قسم کے حکم شرعی جاری کرتا ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ سرتابی کر سکے۔

قادیانی امام حکم دیتا ہے کہ کوئی قادیانی غیر قادیانی کو لڑکی نہ دے۔ مگر وہ دیتے ہیں۔ خطبوں میں شکایت کرتا ہے کوئی سنتا ہی نہیں۔ مریدین بغاوت کرکے قادیان ہی میں دندناتے پھرتے ہیں مگر کوئی ان کو سزا نہیں دے سکتا۔

کیا اس جماعت کو حدیث کا مصداق قرار دیا جائے؟ ہاں حدیث شریف میں فرقہ ناجیہ کی شناخت کے لئے جو زوردار الفاظ وارد ہوئے ہیں یعنی ما انا علیہ واصحابی (مشکوٰۃ) (فرقہ ناجیہ وہ ہے جو میری (نبی کی) اور میرے اصحاب کی روش پر ہوگا) الفضل نے بالکل نظر انداز کر دئے ہیں۔ قادیانی جماعت

علما عقائد و اعمال میں حدیث سے بالکل اجنبی ہے۔ عقائد میں بڑا عقیدہ ان کا اجرائے نبوت ہے جو صحابہ کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔ اعمال کی مثال سردست ہم ایک ہی پیش کرتے ہیں کہ ان کا خلیفہ خطبہ جمعہ میں ہمیشہ سورہ فاتحہ پڑھ کر لیکچر شروع کر دیتا ہے۔ جس پر بہت زیادہ وقت لگتا ہے۔ یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ کسی حدیث میں جمعہ کا خطبہ اس طریق پر نہیں آیا۔ جس پر قادیان میں عمل ہو رہا ہے۔ قادیانی گروہ اگر اسکو سنت کے مطابق جانتا ہے تو ہمارے سامنے اس کی سند پیش کرے۔ ورنہ اس کے خلاف سنت ہونے کا اعتراف کرے۔

ضرورت کے وقت ہم بہت سی مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوگا کہ قادیانی گروہ حدیث ما انا علیہ و اصحابی کا پیرو نہیں ہے۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے۔ ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

مباہلہ اور اس کا ہولناک انجام

موضع ٹھرو متصل چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں ایک شخص مسمی محمد علی مراثی قادیانی مرزائی رہا کرتا تھا۔ ایک دن محمد علی نے وہاں کے چند اہلسنت والجماعت سے کہا کہ آؤ مباہلہ کر لیں اور دعا مانگیں کہ جو جھوٹے مذہب پر ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک ہفتہ میں تباہ اور ہلاک کرے۔ فریق ثانی نے کہا کہ آؤ کر لو۔ چنانچہ مرزائی نے دعا مانگی اور فریق ثانی کے لوگ آمین کہتے رہے۔

تیسرے یوم محمد علی (مرزائی) کا چھوٹا لڑکا بعمر آٹھ نو سال ایک کنوئیں کی چوکلی اور ڈھول کے درمیان آگیا اور شدید طور پر زخمی ہو کر اگلے دن مر گیا۔ محمد علی کو سمجھ آگئی کہ میں جھوٹے مذہب پر ہوں اور مجھے اسکی سزا ملی ہے۔ چنانچہ اس نے اگلے دن بروز جمعہ بمقام چھاؤنی صدر سیالکوٹ میں جہاں مولانا امام دین صاحب جمعہ پڑھایا کرتے ہیں، مولانا کے ہاتھ پر تمام لوگوں کے سامنے مرزائیت سے توبہ کی اور یہ بھی کہا کہ میرے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دوبارہ ٹھرو کی سرزمین میں داخل نہ کرے۔ کیونکہ وہاں کے بعض چوہدری جو مرزائی ہیں۔ مجھے دوبارہ مرتد ہونے کیلئے مجبور نہ کریں۔ بعدہ وہ ایک دو یوم موضع ڈلانہ متصل سیالکوٹ میں اپنا کام کرتا رہا۔ تیسرے دن شدید بیمار ہو گیا۔ اسکے [illegible] ہی دو چند دن نہیں بیچنے کے کہ فوت ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

راقم۔ ماسٹر محمد حسین [illegible] پورہ سیالکوٹ۔ [illegible]

بریلوی مشن

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولوی عبد اللہ صاحب ثانی نے بریلوی مشن کے عنوان سے سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس کا پہلا نمبر ۱۶۔ دسمبر میں دوسرا ۲۳۔ دسمبر کے "اہلحدیث" میں درج ہو چکا ہے۔ آج نمبر سوم درج کیا جاتا ہے۔ اس حصہ میں بریلوی عقیدہ "آنحضرت ہر چیز کے مالک ہیں" پر بحث ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں اور حق کا ساتھ دیں خدا توفیق دے۔ آمین! (مدیر)

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مولوی بشیر صاحب کوٹلوی نے بڑے زور شور سے یہ دعویٰ کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے مالک ہیں۔ گویا آپ کا دعویٰ ایجاب کلی کی شکل میں ہے۔ یعنی یہ جملہ کہ "رسول ہر چیز کے مالک ہیں" موجبہ کلیہ ہے۔ جس کی نقیض سالبہ جزئیہ آتی ہے۔ یعنی اگر آنحضرت کی ملک کا انتفاء ایک شئی سے بھی ثابت ہو جائے تو اُن کا دعویٰ (موجبہ کلیہ) غلط ٹھیرتا ہے۔ چنانچہ مولانا مدیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ جو آنجناب نے تعلیم خداوندی سے ہم کو سنائے پیش کر کے دعویٰ کو غلط ثابت کر دیا۔ اب معقول و منقول طریق پر تو جواب ہو نہیں سکتا تھا لگے اپنے دعویٰ کی تاویل کرنے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک باذن اللہ مانتے ہیں۔

ہاں صاحب! باذن اللہ ماننے کے لئے اذن بھی تو دکھاؤ کہ اذن الٰہی کہاں ہے؟ نیز یہ بھی بتاؤ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمانا "لا املک لکم من اللہ شیئا" میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ آپ کے دعویٰ کے صریح خلاف تو نہیں ہے؟

اور یہ بتائیے کہ آپ کے ایجاب کلی کے مقابلہ میں صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا سلب کلی معتبر ہوگا یا آپکا ایجاب کلی۔ کیونکہ ہر دو کا اجتماع تو ممکن ہی نہیں۔ ہمارا ایمان پوچھئے تو ہم صاف کہیں گے کہ آپ جیسے کروڑوں ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر قربان کئے جا سکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں تمام کے تمام کاذب ٹھیرائے جا سکتے ہیں مگر اس ذات ستودہ صفات پر اس لفظ کا وہم بھی ہزار کفر کا موجب ہے۔

راز کھل گیا اسی مضمون کے سلسلہ میں مولوی بشیر صاحب نے جواب لکھتے وقت یہ الفاظ بھی لکھ دئیے ہیں کہ

"ان توہین آمیز کلمات کا بہترین جواب تو آپ کو کل ملیگا" (الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر [illegible])

یہ الفاظ صاف شہادت دیتے ہیں کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ جو اس کے تھوڑے عرصہ بعد (۴۔ نومبر [illegible]) کو ہوا تھا وہ ایک سازش کے ماتحت تھا جو مضمون کی تحریر سے قبل ہو چکی تھی۔ اور اسی سازش کی طرف مولوی بشیر صاحب اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ فاضل سشن جج امرتسر نے اپیل کے فیصلے میں اس سازش کا صاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔

اس کے بعد مولوی بشیر صاحب خوب خود انشاء کرتے ہیں

لکھتے ہیں :۔

پس ثابت ہوا کہ حضور کا بھوکا رہنا آپ کو بخار آنا اسکی وجہ صرف تعلیم امت تھی ۔ (حوالہ مذکور ص۷)

سبحان اللہ ! بخار سے تعلیم امت ۔ مگر یہ تو آپ بھی مان گئے کہ بخار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا کرتا تھا جسکو ہم بھی مان لیتے ہیں کہ تعلیم امت کے لئے تھا ۔ مگر امت کچھ ایسی بے سمجھ واقع ہوئی ہے کہ بخار ہو جانے کے باوجود بھی تعلیم حاصل نہیں کرتی ۔ تعلیم تو یہ تھی کہ دیکھو نبی آخرالزماں کس قدر خدا کے مقرب بارگاہ ہیں ۔ مگر باوجود اس قدر قرب کے عوارضات بشریہ انہیں بھی لاحق ہوتے ہیں کیونکہ بشر ہیں اور خدائی قانون میں وہ بھی کچھ تصرف نہیں کر سکتے ۔ یہی وجہ ہے کہ جب خدا چاہتا ہے انہیں بیمار کر دیتا ہے جب چاہتا ہے شفا بخشتا ہے ۔ جس سے امت کو سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ سید الرسل بھی خدائے برتر کے مملوک ہیں ۔ مالک یا مختار نہیں ہیں باوجودیکہ آپ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر کے مخاطب ہیں ورَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کی وجہ سے رفعت منزلت بھی انہیں حاصل ہے ۔ سوف یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی بھی ان کی شان میں واقع ہے ۔ اور بحکم اغنٰھم اللہ ورسولہ غنائے باطنی سے امت کو مالا مال کر رہے ہیں زمین کے خزانوں کی چابیاں بھی خدا تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر عالم رویا میں رکھ دی ہیں ۔

آپ کے حق میں یہ مقولہ بھی کہا گیا ہے کہ

خدا آپ کی مرضی پر چلتا ہے ۔ (الفقیہ)

مگر ان اوصاف سے مشرف ہوتے ہوئے بھی خدائی تقدیر کے سامنے سرنگوں ہیں ۔ اور صاف درگاہ رب العزت میں عرض کرتے نظر آتے ہیں :۔

لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا رادّ لما قضیت ۔ اے خدا جس کو تو کچھ نہ دے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور جس کو دے اس سے کوئی ہٹانے والا نہیں اور تیرے فیصلے کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا

تعلیم امت یہی وہ ذی شان اللہ کے رسول امت کو زبان حال و قال سے سبق دے رہے ہیں کہ لوگو مجھے خدا نہ سمجھنا دیکھ کر سبق حاصل کرو کہ اللہ کے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ۔ میں نبوت کمال پر پہنچ کر بھی بشر ہوں اور ہر چیز کا مالک نہیں ہو گیا بلکہ بارگاہ ایزدی میں بہت زیادہ عاجز ہوں ۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے ہوئے رو رو کر فرمایا کرتے تھے :۔

لا ملجاء ولا منجاء منك الا اليك

خدایا تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں ہے ۔

واہ رے تعصب مولوی بشیر صاحب بخار کا ہونا تعلیم امت کے لئے تو مان رہے ہیں مگر اس سے جو تعلیم خود حاصل کرتے ہیں وہ بالکل برعکس ہے ۔ چنانچہ لکھتے ہیں

”آج اس مقدس رسول کو یہ دہریے یہ کہہ دیں کہ یہ کسی چیز کا بھی مالک و مختار نہیں ۔ تو پھر کس منہ سے وہ مرزائیوں ، چکڑالویوں اور عیسائیوں و آریوں کو بُرا کہہ سکتے ہیں “ (حوالہ مذکور ص۶ کالم ۲)

افسوس ! بقول مولوی بشیر صاحب خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کو تعلیم امت کی خاطر بخار بھی چڑھایا بھوکا بھی رکھا مگر امت کی ڈھٹائی کہ وہ صاف کہتے ہیں کہ دہریے کہیں کہ رسول اللہ مالک و مختار نہیں ہیں ہم تو صاف کہیں گے ؎

نہیں تو مالک ہی کہونگا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں تیرا میرا

(حوالہ مذکور ص۶ کالم ۱)

غیر مسلموں کو مسلمان کرنے کی فکر اسی مضمون میں مولوی بشیر صاحب کو ایک فکر دامنگیر ہوئی ہے ۔ اور وہ مبلغ اسلام مولانا ثناء اللہ صاحب سے خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

”کسی آریہ کے مقابلہ میں جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بھرے مجمع میں آپ کو شان لو کمالات بیان کرنے پڑیں ۔ اور مجمع منتظر ہو کر دیکھیں مسلمانوں کا رسول کس شان کا ہے ۔ تو آپ یوں بیان کرنا شروع کر دیں کہ ہمارا رسول دنیا سے بڑی تکلیف سے رخصت ہوا ۔ بھوک سے تکلیف پاکر پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا ۔ اسے سخت بخار آیا کرتا تھا ۔ اور وہ کسی چیز کا بھی مالک نہ تھا خدا کے آگے اس کی کوئی عزت نہ تھی ... مٹی میں مل گیا ہے ۔ اسے دیوار کے پیچھے کا علم نہ تھا ۔ وہ ایک ہمارے جیسا بشر تھا اسے اپنی بھی کچھ خبر نہ تھی ۔ تو مولوی صاحب ! فرمائیے کتنے غیر مسلم مسلمان ہو گئے ؟ اور لوگ حضور کا کیا نقشہ لے کر جائینگے ۔“ (حوالہ مذکور ص۶)

ہاں جناب ہم آریوں میں سکھوں میں باآواز بلند اپنے آقا کے محاسن بیان کرتے ہوئے کہیں گے کہ

ہمارے ہادی ہمارے رہبر وہ لاثانی انسان ہیں جنہوں نے اپنی پیٹ پروری نہیں کی سلطنت کی باگ ڈور ہاتھ میں تھی مگر نفس پروری سے اتنے دور تھے کہ بھوکے رہ کر پیٹ پر پتھر باندھا کرتے تھے ۔ وہ باکمال انسان تھے خدا رسیدہ تھے ، مقبول بارگاہ تھے ۔ مگر با ایں اوصاف عالیہ شریک خدا یا مثیل خدا یا مختار کل یا مالک ہمہ اشیاء نہ تھے بلکہ خدا کے بندے اور کامل انسان تھے ۔

وہ خدا کے سچے رسول تھے ۔ مگر خدائی صفات سے متصف نہ تھے ۔ عوارضات بشریہ انہیں بھی لاحق ہوتی تھیں ۔ بخار آتا تھا ، بیمار ہوا کرتے تھے اور بحکم انک میت موت ان پر بھی وارد ہوئی ۔ وفات کے وقت ان کو بھی نزع کی بھی تکلیف ہوئی ۔ کیونکہ وہ بھی بشر تھے ۔ خدا نہ تھے نہ خدا کے اوتار تھے ۔

ہاں بشیر صاحب ! ہم سناتنیوں کو صاف کہینگے کہ ہم تمہاری طرح اپنے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا اوتار نہیں خیال کرتے اور نہ ان میں خدا کا حلول مانتے ہیں ۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے اور یہی ہمارے مرشد کامل صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے کہ

واحد خدا ہی پرستش کے لائق ہے ۔ وہی سارے جہان کا مالک و متصرف ہے اور بس !

کہئے جناب ! اس میں کونسی غلطی ہے یا کونسی بات ہے جس سے غیر مسلم متنفر ہو کر اسلام میں داخل نہ ہوتے مگر تمہاری جانے بلا غیر مسلم کن باتوں سے متنفر ہوتے ہیں اور کن سے مانوس ۔ نہ کبھی کسی غیر مسلم کے سامنے گئے اور نہ حلوے مانڈے سے فرصت ہوئی کہ جا کر

[illegible] تبلیغ بات سے منا ظرہ کرو۔
[illegible] کس کو جس نے تمام عمر مذہب اسلام کی خدمت میں مخالفین کے جوابات میں بسر کی۔ خیر اتنا ہی غنیمت ہے کہ حلوہ خوروں کو بھی اب غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کا خیال آیا ہے۔ خدا کرے یہ بھی میدان میں آئیں۔ پھر ہم بھی دیکھیں کہ یہ کیا تبلیغ کرتے ہیں اور غیر مسلم کیا سنتے ہیں اور یہ کیا سناتے ہیں۔

بریلوی حنفیو! جاؤ عیسائیوں کے گرجاؤں میں جاکر الوہیت مسیح کی تردید کرو۔ مگر ساتھ ہی کہہ دینا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ہیں جن کی شان یہ ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

پھر جو جواب لے کر واپس آؤ گے وہ ہمیں بھی بتا جانا اور جتنے عیسائیوں کو مسلمان بناؤ گے اُن سے ڈنکے ہم سے کرالینا۔ مگر یاد رکھو یہ عقیدہ لے کر گرجاؤں یا سناتن دھرم کے مندروں میں جاؤ گے ؏

کہ احد کنوں بن احمد آیا اکوئی بھید مروڑی دا

تو صاف جواب سنو گے کہ ہم (مشرک) اور تم (بریلوی) شرک میں برابر ہیں۔ اگر ہم اپنے رشیوں کی بھگتی کرتے ہیں تو آپ لوگ بھی اپنے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کی پرستش میں ہم سے کم نہیں ہو۔
وہ صاف تم کو سنا دیں گے ؎

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

آخری حصہ میں مضمون کے	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں کہا

مولوی بشیر صاحب فرماتے ہیں کہ :-
"ہم نے حضور کو مالک کہا خدا نہیں کہا عیسائیوں نے تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کہا، ابن اللہ کہا۔ اس لئے وہ کافر ہوئے۔ ہم نے کب حضور کو خدا یا خدا کا بیٹا کہا ہے" (بحوالہ مذکور ص[illegible])
ہاں صاحب اگر یہ صحیح ہے کہ آپ انہیں لوگوں میں سے ہیں جو آپ کو خدائی صفات سے موصوف نہیں جانتے تو آپ اس مضمون سے اتنے خفا کیوں ہیں۔ مولانا نے تو ان لوگوں کو بلحاظ عقائد کے مسیحیوں سے مشابہ کہا ہے جو اس قسم کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو سنئے۔
"انوار الصوفیہ" جو آپ کے پیرو مرشد پیر جماعت علی شاہ صاحب کی سرپرستی میں سیالکوٹ سے شائع ہوتا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو یوں بیان کرتا ہے ؎

اٹھا کر میم کا گھونگٹ جو جھانکا تیری کملی کو
تو دیکھا ذات احمد میں احد روپوش رہتا ہے

(رسالہ بابت جولائی ۱۹۱۲ء ص[illegible])
اور سنئے! آپ کے آرگن "الفقیہ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھا گیا ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

( )

واضح رہے کہ یہ شعر وہاں لکھا گیا ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کا ذکر کر کے آسمانی سیر کے بعد دنیا میں تشریف آوری کا ذکر ہے۔
مولوی بشیر صاحب! بتائیے کہ یہ خیالات آپ کے پیر بھائیوں کے درست ہیں یا غلط۔ اگر غلط ہیں تو تردید کیجئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح صاف کہہ دیجئے :-

اِنِّی بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِکُوۡنَ ؕ
میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں

اگر یہ خیالات و عقائد صحیح ہیں تو کہئے آپ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کہا یا نہیں۔ اور ان شعروں کے مفہوم اور خدا کہنے میں کیا فرق ہے۔ جواب لکھتے وقت اس شعر کو سامنے رکھئے ؎

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

مسدس حالی و غالی	اسی مضمون میں بشیر صاحب

نے مولانا حالی مرحوم کے اشعار کے مقابلہ میں مسدس پیش کی ہے۔ ناظرین مسدس حالی کے ساتھ مسدس غالی کو بھی ملاحظہ فرمادیں۔ ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

مسدس غالی :- ؎

کرے غیر ان کی اہانت تو کافر
مسیحی نہ مانے رسالت تو کافر
جو مرزا نہ مانے جلالت تو کافر
ہو پنڈت کو اُن سے عداوت تو کافر
وہابیوں پہ لیکن کشادہ ہیں راہیں
چماروں سے بھی مصطفیٰؐ کو گرائیں
نبی کو بشر اپنا سا کر دکھائیں
بڑا بھائی اپنا لکھیں اور سنائیں
نہ ذرہ کا بھی اُن کو مالک بتائیں
جو لیں نام انکا تو غصہ میں آئیں
محبت میں پھر بھی خلل کچھ نہ آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ان اشعار کے جواب میں ہم پھر اشعار ہی پیش کرتے ہیں خدا بشیر صاحب کو شرارت حقہ سے آگاہ کرے تو سمجھیں
پس سنو! ؎

ارے لوگو زبان اپنی کو روکو
بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو
خدا لعنت کرے اس [illegible]
کہ جس کے من میں ہو بغض پیمبر
جسے کچھ بغض ہو [illegible]
ہمیشہ ابر لعنت اس پہ برسے

آہِ سرد یعنی دل کا درد

مہربانی کرکے اعیان اہل حدیث میری عرض بغور پڑھیں

(از قلم ایم محمد خان صاحب گوندل سیف گجراتی)

ضبط کرتا ہوں تو ہر زخم لہو دیتا ہے
نالہ کرتا ہوں تو اندیشۂ رسوائی ہے

برادران اہل حدیث! مجھے آج جس قدر مسلم قوم پر عموماً اور جماعت اہل حدیث پر خصوصاً رونا اور ماتم ہے وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ جماعت اہل حدیث ایک ایسی باوقار، باعمل، زندہ دل اور حساس جماعت تھی جو دن بدن بے عمل، مردہ دل اور بے حس ہو رہی ہے اور اتفاق جیسی نعمت غیر مترقبہ کو دیدہ دانستہ ہاتھ سے کھو رہی ہے۔ اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کے سبق کو بھول گئی ہے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ یہی شمع توحید کے پروانے ہندوستان کے چپہ چپہ میں شمع توحید پر جل کر حق تبلیغ ادا کرتے تھے۔ اور ان کا مخالفین پر رعب و دبدبہ اور شان و شوکت تھی۔ باوجود قلیل التعداد تمام ملک پر کالے بادلوں کی طرح چھائے ہوئے تھے۔ اور روز بروز ترقی و عروج کے منازل بجلی کی طرح طے کر رہے تھے۔ آپ حیران ہونگے کہ آخر ان میں یہ تنزل اور انقلاب کیوں آیا؟

برادران اہل حدیث! گوش ہوش سے سنئے کہ ایک وقت تھا کہ اہل حدیث بھائیوں میں اخلاص، محبت، اخوت اور غمگساری اس قدر تھی کہ محض اہل حدیث عالم کا وعظ سننے کے لئے وہ دور دراز سے آتے تھے۔ اور ہر اہل حدیث اہل حدیث کو اپنی ہی برادری اور قرابتداری کا عزیز ترین فرد تصور کرتا۔ ہر ایک کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتا تھا۔ اور علمائے اہل حدیث کی دل و جان سے عزت و توقیر کرتا تھا۔ مگر ہم ہیں کہ ہمارے دل سے محبت اور ہمدردی مفقود ہو چکی ہے۔ سب سے بڑی وجہ جو ہمارے لئے باعث بربادی ہو رہی ہے وہ باہمی نااتفاقی، تشتت اور بغض ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ اتفاق تمام خوبیوں کا سرچشمہ اور جملہ بھلائیوں کا مخزن ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت ارشاد فرمایا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

یعنی تمام مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط ہاتھوں سے پکڑ لو اور آپس میں نااتفاقی نہ کرو۔

رئیس الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جملہ مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں۔ اگر ایک عضو کو درد ہوتا ہے تو تمام جسم کو تکلیف محسوس ہونے لگتی ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسکو یوں ادا فرمایا ہے:

بنی آدم اعضائے یک دیگراند
کہ در آفرینش ز یک جوہراند

مگر ہم ہیں کہ ہم میں نہ ہمدردی ہے اور نہ غمگساری۔ بلکہ جماعت کی کشتی منجدھار میں ہچکولے کھا رہی ہے اور خود غرض ناخدا ہیں۔ جن کو نہ جماعت کی بربادی کا غم اور نہ جانبری کی مسرت کا خیال ہے۔ جماعت خواہ آباد ہو خواہ برباد۔ ان کی بلا سے۔ کاش کہ یہ حضرات قوم کی اس ابتر سے ابتر حالت کو دیکھ کر کچھ تو ترس کھاتے اپنی ملاحی اور ناخدائی کے صدقے جماعت کی کشتی جو منجدھار میں مبتلا تھی۔ خود غرضی کو بالائے طاق رکھ کر پار لگانے کے لئے سعی بلیغ سے کام لیتے۔

برادران اہل حدیث! اتفاق ایک ایسی نعمت خداوندی اور قوت ہے۔ جس کی برکت سے ہم اپنے اسلاف کی طرح منظم ہو کر اغیار پر غلبہ و تسلط حاصل کر کے کامیاب اور باوقار زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

غرضیکہ اس کی برکت سے ہم فوائد دارین سے بھی بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم سلک واحد میں منسلک ہو کر پرچم توحید و سنت کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ فرماتا ہے۔ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (انسان کوئی چیز حاصل نہیں کرتا مگر جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے)۔ دوسری جگہ فرمان رسالت ہے يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ۔ یعنی اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو دنیا میں منظم ہو کر اپنے لمحات زندگی بسر کرتے ہیں۔ ارشاد خداوندی سنئے:- اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

راقم الحروف اپنی تنگ نظر کو جس وقت جماعت اہل حدیث کے موجودہ رویہ کی طرف دوڑاتا ہے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے:

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پیارے اہل حدیث بھائیو! ہمارے گھر ہی کے جھگڑے ختم نہیں ہوتے۔ کبھی تفسیری جھگڑا ہے تو کبھی امامت کا تکرار۔ کبھی کوئی کبھی کوئی۔

کہاں جائیں کیا سوچیں۔ مجھے تو رات کو نیند نہیں آتی کہ ان عاشقان توحید و سنت میں یہ برا مرض جو داخل ہو گیا ہے۔ کس طرح اور کب مفقود ہوگا۔ اور جماعت اہل حدیث اپنے کھوئے ہوئے وقار کو اور شان کو دوبارہ کب حاصل کریگی:

عجب دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
دگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

میں اس بحث میں نہیں جاتا کہ کون حق پر ہے اور کون نہیں۔ میں تو فقط یہ عرض کروں گا کہ برادران اہل حدیث فرمان خدا و رسول کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت سے نااتفاقی اور تشتت جو جماعت و افراد کے لئے سم قاتل ہے۔ باحسن طریق دور کریں۔

علمائے اہل حدیث کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ جماعت کی اصلاح کے لئے جلد از جلد عملی اقدام کریں

اگر آپنے اصلاح جماعت کے لئے کوشش نہ کی تو اور کون کریگا۔ میری تو یہ حالت ہے ؎

نہ موئے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم
حدیثِ دل بکہ گویم عجب غمے دارم

اور تاسف پڑتا ہے کہ ہماری جماعت سے دن بدن دینداری کم ہوتی جا رہی ہے۔ فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید کے درس کا اجرا اہل حدیثوں کے ہاں سے شروع ہوا تھا۔ لیکن اب ان کے ہاں سے بالکل کم ہوتا جاتا ہے۔

آخری گذارش | تمام برادران اہل حدیث منظم ہوکر کام کریں۔ خواہ ایک گاؤں میں تین چار افراد سے زیادہ اہل حدیث کیوں نہ ہوں۔ گاؤں گاؤں میں اہل حدیث انجمنیں قائم کی جاویں۔ ان کا الحاق ضلع کی انجمن سے اور ضلع کی انجمن کا صوبہ کی انجمن سے اور صوبہ کی انجمنوں کا کانفرنس دہلی (مرکز) سے۔ اس طرح ایک سلسلہ حکومت کا سا قائم ہو جاویگا اور جماعت حقہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی اور ارتقا حاصل ہوگا۔ اور جو حکم مطابق قرآن وحدیث مرکز (دہلی) سے نکلے۔ تمام جماعت اس کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔ اور اس کے بجالانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھے۔ ماہواری چندہ ہر صاحب حسب استطاعت مقامی انجمن میں دے

میں نے اپنے درددل کو پیش کر دیا ہے۔ اب خدا کا واسطہ دے کر افراد اہل حدیث سے عموماً اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب روپڑی، مولانا عبد القادر صاحب قصوری، مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی، مولانا محمد صاحب مدیر محمدی دہلوی، مولانا عبد الحنان صاحب دہلوی، مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب عقیل مالاباری، سید محمد شریف صاحب گھریالوی۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی، مولانا عبد الوہاب صاحب آروی، مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری اور دیگر جملہ علمائے اہل حدیث کی خدمت میں بعجز و نیاز عرض گزار ہوں کہ جماعت اہل حدیث کی ناؤ بھنور وسط منجدھار میں بوجہ عدم تنظیم ہچکولے کھا رہی ہے۔ اسکو کنارے پر لاکر اپنے فرض منصبی کو سرانجام دیں۔ کیونکہ جماعت کی حالت دن بدن ابتر سے ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ آتشِ حسد وبغض زیادہ بھڑکتی جا رہی ہے۔ خدارا جماعت کے باہمی نفاق کو دور کرکے ایک اسٹیج پر لاکھڑا کریں تاکہ ہم بھی اپنے اسلاف کی طرح شبانہ روز تبلیغ توحید وسنت میں گزار دیں۔

میرے بزرگوار بھائیو! اٹھو ہم اپنے دل کے کینے اور بغض دھو کر منظم اور زندہ دل جماعت کہلائیں اپنے اسلاف کی طرح گلے مل جائیں۔

اب میں اپنے دل کی آہ سرد کو ضبط کرکے یہیں ختم کرتا ہوں۔ اگر اس آہ دل پر کسی نے پانی نہ ڈالا تو پھر کسی صحبت میں حاضر خدمت ہونگا۔ ؎

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

مدیر | جس قدر آپ کو اس تفرق اتصال پر افسوس ہے یقین جانئے مجھے اس سے زیادہ ہے اس لئے میں موقع بموقع اس تفرق کے دور کرنے میں کوشش کرتا رہتا ہوں۔ جس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ سید محمد شریف صاحب گھریالوی نے مجھے اور حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کو باہمی مخالف مضامین لکھنے سے منع کیا۔ میں نے اسپر عمل کیا۔ مگر فریق ثانی لکھتا رہا۔ اس کے بعد محب مکرم مولانا محمد صاحب دہلوی نے اپنے اخبار "محمدی" مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۶ء میں ہم دونو کو ہمدردانہ منت سے مضامین مخالفہ شائع کرنے سے منع کیا میں نے اس کی پوری پابندی کی۔ "اہلحدیث" کے ناظرین شہادت دے سکتے ہیں۔ اس کے برخلاف فریق ثانی نے کبھی کوتاہی نہیں کی۔ وقت بے وقت اخبار میں مخالفت شدید کرتا رہا۔ چنانچہ اخبار "تنظیم" کے فائل اس کی پوری شہادت دیتے ہیں۔ میں ان سب دلخراش واقعات کو نظر انداز کرکے آپ کو وہ مسرت انگیز واقعہ سناتا ہوں جو ۹۔ جولائی ۱۹۳۶ء کو پیش آیا تھا۔ اس کا ذکر قبل ازیں "اہلحدیث" ۲۰ نومبر ۱۹۳۶ء میں ہو چکا ہے۔ مگر اب مکرر بیان کیا جاتا ہے کہ اتفاق حسنہ سے امرتسر کے ایک ہمدرد اہل حدیث حاجی غلام علی صاحب سوداگر ظروف کے گھر میں علمائے اہل حدیث کی دعوت ہوئی جسمیں اصحاب ذیل شریک تھے:۔

شاہ محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ۔ مولوی خواجہ عبد الحی صاحب پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی۔ صوفی عبد العزیز ولد حاجی صاحب موصوف۔ حکیم نور الدین صاحب۔ حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری مولوی محمد عمر صاحب واعظ جالندھری۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری۔ میاں نذیر احمد صاحب عطر فروش۔ اور ہم دونو وغیرہ وغیرہ۔

بعد گفتگو مجادلانہ اور مصالحانہ مسودہ ذیل مرتب ہوکر فریقین کے دستخط ہوگئے۔ جو درج ذیل ہے

بسم اللہ وحدہٗ

ہم دونوں آج صدق دل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم دونو تحریراً وتقریراً ایک دوسرے کے خلاف کچھ نہیں کرینگے نہ اپنی مجالس میں ایک دوسرے کے خلاف تبلیغ واشاعت کرینگے۔ جن مسائل میں بحیثیت مسلمان کے ہم سب کا اتحاد ہے ان کی نشر وتبلیغ ملکر کرینگے اور باہمی اختلاف کو یک قلم چھوڑ دینگے۔ البتہ اگر کسی فتوے میں ایک دوسرے کا اختلاف ہو تو ہم بغیر ایک دوسرے پر طنز کئے اپنی شرعی تحقیق لکھ دینگے۔ واللہ علی ما نقول وکیل

دستخط — ابو الوفا ثناء اللہ بقلم خود
دستخط — (حافظ) عبد اللہ امرتسری (مقیم روپڑ) بقلم خود

دستخط عبد الحی مرتب مسودہ بقلم خود پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ قرول باغ نئی دہلی

یہ معاہدہ میرے مکان پر ہوا میں اسوقت موجود تھا۔ (حاجی) غلام علی بقلم خود

المرقوم ۱۹۔ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۹ جولائی ۱۹۳۶ء

یہ معاہدہ مؤکد بکلمات خدا ہے۔ دوسری تاکید اس معاہدے کی وہ حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

لا دین لمن لا عہد لہ

قرآنی اور حدیثی تاکید کے بعد ہم فریقین کا فرض تھا اور ہے کہ ہم اس کی پابندی کریں اور فریقین کے احباب کا فرض ہے کہ ہم کو وعید شدید لا دین لمن لا عہد لہ کا خوف دلائیں۔ بلکہ اگر ہم میں سے کوئی فریق اس معاہدے کے خلاف کرے تو بحکم

قَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي

اعیان اور افراد اہل حدیث اس کا مقابلہ کریں۔ نہ مانے تو اس کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں۔ جیسا کہ اہل حدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۲۔ شوال ۱۳۵۷ھ نے پاس کیا اور گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ جو اب مکرر درج ذیل ہے۔

حافظ عبد اللہ روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہل حدیث میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کے خلاف جو روش اختیار کر رکھی ہے۔ اسکے متعلق مجلس شوریٰ نفرت کا اظہار کرتی ہے اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کو اس ارتکاب سے منع کرے۔ اگر حافظ صاحب اس سے اجتناب نہ کریں تو خود جماعت حافظ عبد اللہ صاحب سے مقاطعہ کرنے پر مجبور ہوگی۔

اور جو لوگ دونو فریقوں میں سے معاہدہ شکن کی حمایت کرینگے وہ سمجھ رکھیں کہ وہ فریق معاہدہ شکن کی حمایت کرکے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں۔ ایک دن آنے والا ہے کہ اس میں ظالم اور انصار ظالم کو جواب وہ ہونا ہوگا جسکی شان میں ہے

یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا

اعیان اہل حدیث! آپ غور فرمائیں۔ اس معاہدے کے بعد مل کر مشترک کام کرنے میں ہمیں کونسی رکاوٹ ہے۔

بس یہ ہے ایک امر قابل غور کہ عہدہ و پیمان سارا زور اس پر لگائیں کہ یہ معاہدہ عمل میں آئے اختلاف مسائل کا ذکر ہو تو اس کے ماتحت ہو تردید ہو تو اس کے ماتحت ہو۔ کوئی منع نہیں کر سکتا یہ معاہدہ ایسا جامع، آرام دہ اور فیصلہ کن ہے کہ اہل حدیث کے ہمدرد اس کے ہوتے ہوئے آرام کی نیند سو سکتے ہیں۔

پس میں ہمدردان اہل حدیث کو جنہیں غیر جانبدارانہ واقعی ہمدردی ہے۔ کلام اللہ کے ارشاد کی طرف توجہ دلاتا ہوں:۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ

ہاں میں اپنی طرف سے اعلان کئے دیتا ہوں کہ اس معاہدے کے بعد مجھ سے اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی ہو تو میں توبہ کرکے اسکی اصلاح کرنے کو تیار ہوں۔ اور اگر فریق ثانی نے خلاف ورزی کی ہے تو یہ اس سے پوچھنا چاہئے۔

اب جماعت اہل حدیث کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اس تفرق کو اٹھائیں یا قائم رکھیں۔ اٹھانے کی یہی صورت ہے کہ فریقین سے اس معاہدے کی پابندی کرائیں۔ اور تفرق بحال رکھنے اور ترقی دینے کی یہی صورت ہے کہ طائفہ باغیہ کی مدد کریں۔

پس ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں وکار خوباں کن

(ابوالوفاء)

اسلامی نماز کی اہمیت

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب شکر ادمی)

سابقہ پرچہ میں نماز کی چند خوبیاں بیان ہوئی ہیں۔ باقیماندہ آج ملاحظہ فرمائیں۔

طہارت جسمانی و روحانی یہ کیفیت اس وقت حاصل ہوگی جب دل جملہ شیطانی وساوس و مادی خیالات سے یکسو ہو کر باری تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوگا۔ اس کیفیت کو پیدا کرنے کے لئے امراض روحانی سے قلب کو پاک صاف کرنا اولین مرحلہ ہے۔ امراض روحانی کی فہرست میں حب دنیا طلب جاہ عجب و غرور شہوت پرستی حسد و بغض و حرص و کینہ حسد و نخوت وغیرہ بہت سی بیماریاں شامل ہیں جن سے روحانیت کو صدمہ پہنچتا ہے۔ پس جو سچا نمازی ہوگا اس کا دل و دماغ روحانی خباثتوں سے سخت متنفر اور دل شیشۂ بلور سے بھی زیادہ صاف و شفاف ہوگا۔ ایسے صاف قلب میں باری تعالیٰ و تقدس کے انوار تجلیات کا ظہور ہوتا ہے جو کہ اسکے لئے معراج روحانی بمصداق الصلوٰۃ معراج المومنین کا وسیلہ بنتے ہیں۔ ایسے پاک قلب رب العالمین کی گندگاہ ہے ؎

دل گندگاہ جلیل اکبر است
دل بدست آور کہ حج اکبر است

حدیث ان تعبد ربک کانک تراہ میں اسی منزل مرتفع پر پہنچنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

نماز قلبی طمانیت کا ذریعہ ہے دنیا ایک جنجال خانہ ہے۔ چنانچہ مشاہدہ بتلا رہا ہے کہ بڑے بڑے امیر و رئیس و ادنیٰ ترین محتاج و فقیر سب حسب مراتب دنیا کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے دنیا کو ایک حقیر شے سمجھ کر لات ماردی اور ذکر الٰہی میں بشوق و ذوق مشغول و مصروف ہوئے ان کے دلوں کو یہی طمانیت حاصل ہے۔ دیکھتے نہیں ایک سچے پکے نمازی کو ادائے نماز سے کس قدر اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ نماز سے فراغت کے بعد اسکو وہ روحانی

۱؎ وعدہ شکن بےدین ہے۔

۲؎ زیادتی کرنے والے کا مقابلہ کرو۔

۳؎ کوئی دوست کسی کے کام نہیں آئیگا۔

۴؎ سارے مومن آپس میں بھائی ہیں۔ دو لڑنے والے بھائیوں میں مصالحت کرا دیا کرو اور جانبداری کرنے میں خدا سے ڈرا کرو۔

مسرت حاصل ہوتی ہے۔ جو کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو تخت پہ بیٹھ کر بھی نصیب نہیں۔ اسی لئے پیغمبر علیہ کا ارشاد ہے ؎۔ جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ میری آنکھوں کی اصلی ٹھنڈک نماز کے اندر پوشیدہ ہے ۔اگر کسی نمازی کی نماز اس کے لئے باعث مسرت و ذریعہ طمانیت قلب نہیں بنتی تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اصلی نمازی نہیں ہے بلکہ اس کی نماز نقائص سے پُر ہے جن کے سبب سے وہ اس کے لئے ذریعہ تسکین نہیں بن رہی ہے۔ وہ حدیث جس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کو قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا اس میں ایسے نمازی کا بھی ذکر ہے جس کا دل ہروقت نماز سے وابستہ ہے جب وہ ظہر سے فارغ ہوجاتا ہے تو عصر کے واسطے بے چین رہتا ہے اور عصر کے بعد مغرب کے انتظار میں اور مغرب کے بعد عشا کے لئے اور عشا کے بعد فجر کے لئے بستر پر کروٹیں بدلتا رہتا ہے۔ آیات قرآنی وقلیلاً من اللیل مایھجعون تتجافی جنوبھم عن المضاجع الآیہ وغیرہ ایسے پاک دل انسانوں کا تعارف کرانے کے لئے کافی وافی ہیں لاریب ایسے پاک دل انسان ضرور بالضرور قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ پائیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو قبر میں پہلی مرتبہ ہوش میں آنے کے بعد سب سے پہلے نماز کا فکر کرتے ہیں اور فرشتوں سے یوں گویا ہوتے ہیں دعنی اصلی مجھے چھوڑ دو اور نماز سے فارغ ہولینے دو۔ جواب ملتا ہے کہ یہ جگہ دارالعمل نہیں بلکہ دارالجزا ہے۔ پس مومنین قانتین کے لئے روحانی مسرت کا ذریعہ صرف نماز ہے کیونکہ ان کے دل لقائے الٰہی کے اشتیاق میں ہروقت تڑپتے رہتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ان کے پاس صرف نماز ہے۔ اس لئے ان کے واسطے نماز کا ذریعہ طمانیت ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ مثل مشہور ہے ذکر الحبیب حبیب دوست کا ذکر بھی پیارا لگتا ہے۔ پیغمبر دو جہاں صلعم سے ایک فدائی نے سوال کیا تھا کہ میں آخرت میں آپ کا قرب چاہتا ہوں آپ نے جواباً فرمایا کہ اگر تم اس ارادے کی تکمیل چاہتے ہو تو اس کا ذریعہ صرف بکثرت نماز پڑھنا ہے۔

ایک حدیث قدسی میں باری تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ بندے کے لئے مجھ تک پہنچنے کا راستہ صرف نماز ہے جو بندہ میری تلاش میں صادق ہو اسکو چاہئے کہ نماز میں مجھ کو تلاش کرے۔ خلاصہ یہ کہ قلبی طمانیت وروحانی مسرت صرف نماز سے حاصل ہوسکتی ہے۔ اسلام کے علاوہ دیگر ادیان میں عبادت کے جو جو طریقے مقرر کئے گئے ہیں وہ سب اسلامی عبادت نماز کے مقابلہ پر ناقص بیکار اور بے نتیجہ ہیں۔

اخلاقیات کی درستگی

نماز کے بہت سے اغراض و مقاصد ہیں۔ ان سب سے ایک غرض وغایت نماز کی قرآن پاک نے یہ بھی بتلائی ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ نماز بری باتوں ناجائز حرکتوں اور بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے اخلاقیات کی اصلاح کے لئے نماز سے بہتر کوئی نسخہ نہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اخلاقی عیوب مثلاً زنا، چوری، ڈاکہ زنی، دروغ گوئی، بہتان تراشی، غیبت، افترا، حسد، بغض، کینہ عجب غرور نفسانیت ضد ہٹ دھرمی، خودپسندی، خودبینی، آخرت سے بے رغبتی، محبت دنیا وغیرہ جملہ اخلاقی برائیاں ایسے دل میں گھر بناتی ہیں جو ذکر الٰہی سے غافل، محبت الٰہی سے خالی اور لذات اخروی سے ناآشنا ہوتا ہے چونکہ نماز دل کو روشن کرنے والی چیز ہے اس لئے اس کی باقاعدہ پابندی کرنے والے انسان کا دل منور ہوجاتا ہے۔ اور پھر اخلاقی عیوب کی تاریکیاں اس میں ٹھیر نہیں سکتیں۔ اس لئے ان سے خود بخود نفرت پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے۔ پس جو سچے نمازی ہوتے ہیں وہ کبھی بھی چوری، بدمعاشی، ڈاکہ زنی وغیرہ گناہوں کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ اور اگر کسی نمازی کے دل میں کبھی کوئی شیطانی خیال آ بھی جائے تو فوراً اس کا دل نماز کی طرف جانا چاہئے اور اسکو اپنے ذہن میں یہ سوچنا چاہئے کہ اگر میں نفس وشیطان کے بہکانے سے پھسل بھی گیا تو پھر میرا کیا منہ ہے کہ میں خدا کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوں یا اس [illegible] اپنی گنہگار پیشانی کو خاک آلودہ کروں۔ اس تصور کے پیدا ہوتے ہی وہ روحانیت وشیطانیت کے معرکہ میں یقیناً فتح مند ہوگا اور باری تعالیٰ کی رحمت اسکی دستگیری فرماکر اس کو گناہ سے بچائے گی۔ یہی مطلب ہے آیہ شریفہ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر کا حضور نبی کریم صلعم کی خدمت اقدس میں ایسے نمازی کا ذکر کیا گیا جو باوجود نماز پڑھنے کے چوری کرنے کا عادی تھا۔ حضور نے اس شکایت کا جواب ان الفاظ میں دیا صلواتہ ستنھاہ۔ عنقریب اس کی نماز اس کو اس عادت بد سے روک دیگی۔ چنانچہ راوی کہتے ہیں کہ وہ شخص بغیر کسی کے کہے سنے چند روز بعد پختہ متدین ہوگیا نماز کی اس روحانی طاقت کو قرآن مقدس ایک مقام پر یوں بیان کرتا ہے یاَاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اے ایمان والو اپنی جسمانی وروحانی خرابیوں کی اصلاح کے لئے نماز اور صبر کا نسخہ استعمال کیا کرو۔ یہ وہ تیر بہدف نسخہ ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ مگر ایسی صحیح نمازوں کی مثال تلاش کرنے کے لئے قرون اولیٰ کے نمازی مسلمانوں پر نظر ڈالنی ضروری ہے۔ سچے نمازی ان ہی پاک زمانوں میں ملیں گے۔ اس زمانے میں سچے نمازی عنقا ہیں۔ گرچہ ظاہر میں نمازیوں سے مساجد بھری ہوئی ہیں۔ مگر حال یہ ہے کہ ؎

زباں در ذکر و دل در فکر خانہ
چہ حاصل زیں نماز پنجگانہ

اور ؎

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

مولانا نے سچ کہا ہے ؎

تا نمی سازی ز خون دل وضو
کے نماز عاشقاں آید ز تو

اقبال مرحوم نے سچ کہا ہے ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

(باقی باقی)

(۱۷۲)

فتاویٰ

میں مسلمان ہوں قرآن مجید کی عزت کرتا ہوں

سوال ۵۱ ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ اصل قائل (مفتی علیہ) کا بیان آنے پر صحیح فتویٰ ہو سکتا ہے۔ ایک صاحب نے اس فتویٰ کو اپنے حق میں سمجھ کر ہم کو لکھا ہے کہ میں نے قرآن مجید کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جو سوال میں درج ہے نہ میں نے وہ الفاظ کہے جو سوال میں مندرج ہیں۔

اگر یہ بیان صحیح ہے تو فتویٰ بھی اس پر چسپاں نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم دور بیٹھے ہوئے اس کی تحقیق نہیں کر سکتے۔ فریقین کو چاہئے کہ اپنے ہاں کے کسی عالم سے پوچھ لیں۔ اگر عالم نہ ہو تو کسی سمجھ دار آدمی کو منصف بنا کر واقعہ کی تحقیق کرائیں منصف مذکور اپنی تحقیق کے مطابق ہمیں استفتاء بھیجے۔ ہم اس کا جواب دیں گے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

"اہلحدیث" ۱۷۔ رمضان سوال ۵۸ کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ فجر کی سنتوں کے بعد مسجد میں آکر بجز فرضوں کے کچھ نہ پڑھے۔ اس پر ابو خرباق عبدالرزاق صاحب اور عبداللطیف صاحب از علیکا ضلع حصار ہر دو صاحبان نے تعاقب کئے ہیں۔ دونوں کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

تعاقب ۱ تحیۃ المسجد کی سخت تاکید ہے۔ پڑھنے کا حکم ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین متفق علیہ۔ جب کوئی مسجد میں آئے پس چاہئے کہ دو رکعت (قبل بیٹھنے کے) پڑھ لے۔ اعطوا المساجد حقها قیل ما حقها قال رکعتین قبل ان تجلس آپ نے فرمایا مسجد کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کیا حق ہے آپ نے فرمایا قبل بیٹھنے کے دو رکعت پڑھنا (ابن ابی شیبہ) بغیر تحیہ مسجد بیٹھنا منع ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یرکع رکعتین متفق علیہ۔ جب کوئی مسجد میں آئے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت پڑھ لے۔ حکی النووی عن المحققین ان المختار ان لم یفعل ان یقعد حتی تقام الصلوٰۃ لان لا یکون جالسا بغیر التحیۃ۔ فتح الباری ج اول ص ۴۴۲۔ جمع بین الحدیثین یہ ہے کہ تحیۃ المسجد ذات اسباب سے ہے اور مستثنیٰ۔

(ابو خرباق عبدالرزاق عفی عنہ)

دوسرا تعاقب امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس عنوان سے باب مقرر کیا ہے۔ باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین وانها مشروعۃ فی جمیع الاوقات۔ گو ایک ٹکڑا باب کا درمیان بندہ نے بطور اختصار حذف کر دیا ہے جس سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔ اس باب میں ایک حدیث ہے جو بایں طور مروی ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع قبل ان یجلس۔ امام مسلم کا باب باندھنا۔ وانها الخ۔ اور حضور کا فرمانا۔ اذا دخل الخ۔ یہ ہر دو قضیہ شرطیہ مطلقہ کے حکم میں ہیں اور وہ کسی وقت منہی عنہ اور غیر منہی عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں جو قضیہ شرطیہ مطلقہ کا مفاد اور مآل ہے۔ اسی واسطے نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فیہ استحباب تحیۃ المسجد فی ای وقت دخل وهو مذهبنا گو امام ابو حنیفہ صاحب و امام اوزاعی وغیرہ کا مذہب یہ بھی ہے کہ اوقات منہی عنہ میں ان کا پڑھنا جائز نہیں۔ لیکن محدثین کرام تحیۃ المسجد کے جواز کے ہر وقت قائل ہیں۔ (خادم اسلام عبداللطیف از علیکا حصار)

جواب ہماری تحقیق میں یہ قضیہ عام نہیں ہے۔ عام مخصوص البعض ہے۔ اگر آپ کی تحقیق میں عام ہے تو آپ اسی پر عمل کریں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس مسلک میں ہم منفرد نہیں ہیں۔ روضۃ الندیہ نواب صاحب مرحوم اور سبل السلام شرح بلوغ المرام ملاحظہ فرماویں۔

نوٹ:۔ اذا قضیہ کلیہ کا سور نہیں ہے مہملہ کا ہے۔ فافہم۔

س ۳۹ } زید کہتا ہے کہ جتنے نابالغ لڑکے لڑکیاں مر جاتے ہیں خواہ ہنود کا ہو خواہ مسلمان کا نصاریٰ یا یہودی کا ہو جنتی ہو جاتے ہیں۔ لیکن بکر اس کا عکس کہتا ہے کہ ہرگز نہیں۔ کیا حکم ہے؟

(محمد شجاعت اللہ مدرس کھیا بہادر پور)

ج ۳۹ } نابالغ بچے شرعاً مکلف نہیں اور وہ بحکم حدیث فطرت صحیح پر ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ۔ ہر بچہ فطرت صحیح پر پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو سزا نہیں۔

س ۴۰ } جنتی ہمیشہ جنت میں رہا کریں گے یا سو کم رب دو سو کم رب کے بعد نیست و نابود ہو جائیں گے چنانچہ سورہ ہود میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک آسمان و زمین رہے گی تب تک جنت دوزخ بھی قائم رہیں گے۔ کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۴۰ } بعض صحابہؓ کا یہ قول ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ دوزخ میں کوئی نہ ہوگا۔ العلم عند اللہ!

س ۴۱ } مسکرا کر نماز میں بے اختیار اگر ہنسی آجائے تو نماز میں نقصان ہوگا یا نہیں۔ اور اگر کوئی مصلی با اختیار نماز میں ہنسے یا قہقہہ کرکے ہنسے تو نماز میں خلل ہوگا یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۴۱ } نماز ہنسی کا مقام نہیں۔ اس لئے ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ عند الحنفیہ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۲ } ہندہ کو اسکی ماں نے ہندہ کا حقیقی چچا ہوتے ہوئے ۱۵/۲۰ میل دور لے جا کر خود ولی بن کر زید سے نکاح کرا دیا بعد نکاح کے ہندہ زید کے یہاں آباد رہی۔ بعدہٗ ہندہ اپنے میکے میں چلی آئی۔ ہندہ کے محلہ کے مولوی صاحبان نے کہا کہ نکاح بالکل جائز نہیں کیونکہ حقیقی چچا ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں ہو سکتی۔ آخر کار زید مذکور نے ہندہ کو بالکل اپنے میکے میں چھوڑ دیا۔ اور محلہ کے لوگوں نے ہندہ کو ڈیڑھ دو برس کے بعد ہندہ کے حقیقی چچا کو ولی بنا کر بکر سے نکاح کر دیا۔ آیا بکر کا یہ نکاح جائز ٹھہرا یا نہیں (سائل مذکور)

ج ۴۲ } حدیث میں آیا ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

متفرقات

اصحاب ہندوستان | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ جنوری میں ختم ہو جائیگی امید ہے اس اطلاع کے ملتے ہی وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دینگے۔ درصورت مہلت یا انکار بذریعہ منی آرڈر اطلاع ضرور بھیجینگے۔

نوٹ | جو اصحاب پہلے ہی مہلت یافتہ ہیں ان کو مکرر مہلت کسی صورت میں نہیں دی جائیگی۔ بلکہ ۱۵ جنوری تک قیمت وصول نہ ہوئی تو اخبار فوراً روک لیا جائیگا۔

بیرون ہند | کے خریدار اصحاب بھی بہت جلد اپنی قیمت اخبار روانہ کر دیں۔ زیادہ تاخیر طرفین کے لئے باعث نقصان ہے۔

-۳۷ - ۸۸ - ۲۳۴ - ۴۷۵ - ۱۰۴۳ -
۱۵۵۲ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۳ - ۲۷۰۷ - ۳۰۹۱ -
۳۴۳۹ - ۴۲۵۱ - ۴۳۵۱ - ۴۸۵۲ -
۴۹۳۳ - ۵۶۸۸ - ۵۸۲۹ - ۶۶۱۴ -
۶۸۱۶ - ۷۰۳۴ - ۷۰۵۸ - ۷۱۲۰ - ۷۲۴۸
۷۲۶۶ - ۷۲۸۱ - ۷۷۴۵ - ۷۷۶۵ -
۷۷۸۷ - ۸۰۲۸ - ۸۰۷۵ - ۸۲۹۷ -
۸۳۷۲ - ۸۴۶۹ - ۸۶۵۶ - ۸۷۶۷ -
۸۸۶۴ - ۹۲۰۷ - ۹۳۴۳ - ۹۴۵۷ -
۹۴۵۸ - ۹۵۱۱ - ۹۹۲۸ - ۹۹۹۱ -
۱۰۰۲۲ - ۱۰۱۱۷ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۳۸۷ -
۱۰۵۲۱ - ۱۰۵۲۳ - ۲۵۲۶ - ۱۰۵۳۰ -
۱۰۵۴۵ - ۱۰۵۸۳ - ۱۰۸۰۲ - ۱۰۸۴۴ -
۱۰۸۹۶ - ۱۰۹۷۴ - ۱۱۰۳۸ - ۱۱۰۶۷ -
۱۱۱۵۹ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۴۵ - ۱۱۲۵۹ -
۱۱۳۳۳ - ۱۱۳۳۴ - ۱۱۳۳۸ - ۱۱۵۲۰ -
۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۴۱ - ۱۱۵۷۵ - ۱۱۵۸۸ -
۱۱۵۹۱ - ۱۱۶۰۱ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۰۳ -
۱۱۶۳۸ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۶۵۲ - ۱۱۶۵۳ -
۱۱۶۴۴ - ۱۱۷۷۹ - ۱۱۷۹۰ - ۱۱۸۰۰ -
۱۱۸۰۳ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۲۳ - ۱۱۸۶۳ -
۱۱۸۹۰ - ۱۱۸۹۷ - ۱۱۹۲۲ - ۱۱۹۴۴ -
۱۱۹۶۸ - ۱۱۹۷۰ - ۱۱۹۸۴ - ۱۱۹۸۵ -
۱۱۹۸۹ - ۱۱۹۹۱ - ۱۱۹۹۳ - ۱۱۹۹۷ -
۱۲۰۰۴ - ۱۲۰۶۶ - ۱۲۰۸۵ - ۱۲۰۸۹ -
۱۲۱۰۷ - ۱۲۱۲۵ - ۱۲۱۳۰ - ۱۲۱۳۳ -
۱۲۱۳۹ - ۱۲۱۴۹ - ۱۲۱۶۵ - ۱۲۲۴۱ -
۱۲۲۴۳ - ۱۲۲۵۷ - ۱۲۲۶۴ - ۱۲۲۹۳ -
۱۲۲۷۳ - ۱۲۲۷۴ - ۱۲۲۸۲ - ۱۲۲۸۴ -
۱۲۲۸۷ - ۱۲۳۰۱ - ۱۲۳۰۵ - ۱۲۳۱۰ -
۱۲۳۱۱ - ۱۲۳۱۲ - ۱۲۳۱۳ - ۱۲۳۱۶ -
۱۲۳۱۷ - ۱۲۳۱۸ - ۱۲۳۱۹ - ۱۲۳۲۱ -
۱۲۳۲۷ - ۱۲۳۳۷ - ۱۲۳۷۱ - ۱۲۳۹۹ -
۱۲۴۰۳ - ۱۲۴۰۴ - ۱۲۴۰۹ - ۱۲۴۱۹ -

غریب فنڈ | سے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار جاری ہے۔ ان کی میعاد جنوری ۱۹۴۰ء میں ہی ختم ہو جائے گی۔ اگر حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ وصول نہ ہوا تو آئندہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔ مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

۵۶۸۶ - ۱۰۳۱۳ - ۱۱۵۸۴ - ۱۱۷۵۷
۱۱۸۰۲ - ۱۱۸۱۳ - ۱۲۰۶۳ - ۱۲۱۲۶ -
۱۲۲۹۱ - ۱۲۳۰۳ - ۱۲۳۰۶ - ۱۲۳۱۲ -
۱۲۳۱۴ - ۱۲۳۴۱ -

یاد رفتگان | مولوی محمد ہدایت اللہ صاحب برادر مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری جو نمونہ سلف اور متبع سنت تھے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ غمزدہ محمد عمر بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم از مبارکپور۔

(۲) میرے والد مکرم راجہ محمد اکرم خان صاحب جاگیردار پریچھ ریاست کشمیر جو پکے موحد اور مخیر تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھما وارحمھما۔

اطباء کرام توجہ فرمائیں | میری عمر پچاس سال کی ہے اور میرے آدھے سر میں بیچ آنکھ کے درد رہتا ہے۔ دن کو بلکا اور شام کو زیادہ ہو جاتا ہے اور سوتے وقت تک بہت تکلیف رہتی ہے اور جب کافی نیند آجاوے تو آرام ہو جاتا ہے۔ نزلہ زکام ہر وقت رہتا ہے۔ جس روز ابر چھا جاوے تو اس روز بہت تکلیف ہوتی ہے اگر مطلع صاف ہو جاوے تو رفع ہو جاتی ہے۔ جبین کی بھی شکایت ہے۔ بینی سے خون جمد سفید پانی گرتا ہے اور درد دائیں طرف ہے اور بائیں کان میں سائیں سائیں کی آواز رہتی ہے اس سال بباعث اس بیماری کے حج سے ملتوی ہوں لائٹ کے سامنے نظر کام نہیں کرتی۔ رات کو سر سجدہ میں رکھے رہنے سے آرام کچھ قدرے ہوتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو مجرب نسخہ یا دوائی معلوم ہووے تو درج اخبار کرا دیں۔ (مولوی محمد رمضان۔ دھاریوال ضلع گورداسپور)

جمعیۃ تبلیغ کی عملی جمعیۃ | جب سے جمعیۃ تبلیغ قائم ہوئی ہے بفضل خدا اپنے فرائض کو سرگرمی سے انجام دے رہی ہے اور خدا کا فضل ہے کہ ارکان جمعیۃ اپنے فرائض میں تن دہی سے کام میں مشغول ہیں۔ جمعیت کی خدمات سے تازہ ترین دینی خدمت یہ ہے کہ تحصیل اجنالہ محلاں والہ میں بریلوی خیال کے واعظوں کے اثر سے اہالیان دیہہ میں تفریق واقع ہو گئی۔ وہاں کے دردمند اصحاب نے ناظم جمعیۃ کی خدمت میں آکر یہ رونا رویا چنانچہ عید الفطر کے موقع پر مولوی محمد عبد اللہ صاحب ناظم جمعیۃ تبلیغ وہاں پہنچے اور دیکھا کہ چھوٹے سے گاؤں میں پاس پاس ہی دو ٹولیاں الگ الگ نماز کی تیاری کر رہی ہیں۔ مولوی صاحب نے ہر دو گروہ کو حکمت عملی سے یکجا کیا اور خطبہ میں خادمان سنت کو لواء محمدی کے نیچے جمع ہونے کی ہدایات دیں چنانچہ حاضرین محظوظ ہوئے اور اتفاق سے رہنے کا معاہدہ کیا مگر بدقسمتی سے تھوڑے دن گزرے تو ایک بریلوی واعظ نے پھر بشریت رسول کا جھگڑا اکھڑا کر کے ایک گروہ کو علیحدہ کر لیا۔ پھر اہل دیہہ کی درخواست پر مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء کو جمعیۃ تبلیغ نے وہاں جلسہ کر ۔۔۔ میں پہنچایا۔ میں بھی ہمراہ تھا۔ مولانا نے تقریر کر کے بشریت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سہل ترین طریق سے عوام کے ذہن نشین کیا۔ بحمد اللہ پھر تکبیر ہوتے ہی سب جمع ہو گئے

ملکی مطلع

قضیہ فلسطین

اور

جزو لایتجزیٰ

گذشتہ زمانے میں جب فلسفہ یونان اور اسلام کے علم کلام میں ٹکر ہو رہی تھی تو ایک مسئلہ جزو لایتجزیٰ[1] مدت تک زیر بحث رہا۔

متکلمین اسلام اس کا ابطال کرتے رہے اور فلاسفہ اس کا اثبات۔ ایک شاعر نے اسکو باتوں باتوں میں تقسیم کر دیا۔ ملاحظہ ہو اس کا یہ شعر ؎

تقسیم جزو لایتجزیٰ کی ہوگئی
سہواً سخن جو ان کے ذہن سے نکل گیا

قضیہ فلسطین کو ہم نے جزو لایتجزیٰ کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی ہے کہ حکومت برطانیہ اور اعراب فلسطین کے درمیان ایک ایسا امر متنازعہ فیہ ہے جو کسی طرح فیصل نہیں ہو سکتا۔ یعنی اعراب فلسطین مکمل آزادی چاہتے ہیں جس میں انگریزوں کا دخل بالکل نہ ہو۔ وہ لوگ انڈین نیشنل کانگرس کی طرح ڈومنین سٹیٹ (برطانیہ کے ماتحت آزادی) پر بھی قانع نہیں ہیں۔ وہ اپنے مطالبہ کی تائید میں حکومت برطانیہ کے وہ مواعید پیش کرتے ہیں جو گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں ان سے کئے گئے تھے۔ اسی زمانہ میں حکومت برطانیہ نے کسی مصلحت کے ماتحت یہودیوں کے ساتھ بھی وعدہ کیا تھا کہ انکو فلسطین میں آباد کیا جائے گا۔ برطانیہ کے حق میں گویا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

حلف عہد سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت جتائی جاتی ہے

[1] جزو لایتجزیٰ دنیا کی پیدائش کا ابتدائی جوہر ہے جس کو تقسیم [illegible]

آج سے پہلے فلسطین میں جتنے [illegible] وہ سب بیکار ثابت ہوئے کیونکہ اس مسئلے کا حل جزو لایتجزیٰ کی طرح نہیں مل سکا۔

جس طرح شاعر نے جزو لایتجزیٰ کو تقسیم کر دیا تھا اسی طرح برطانوی کمیشن نے بھی فلسطین کو تقسیم کر دیا مگر عربوں نے تسلیم نہیں کیا۔ اس سلسلے میں عنقریب لندن میں ایک فلسطین گول میز کانفرنس ہونے والی ہے جس کے انعقاد ہی میں کئی ایک مشکلات پیش آ رہی ہیں

ہندوستان کے متعلق جو پہلی گول میز کانفرنس لندن میں ہوئی تھی جس میں حکومت سے ایک غلطی یا سہو ہو گیا تھا کہ اس نے گاندھی جی کو اس میں شریک نہیں کیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گول میز کانفرنس بے کار ثابت ہوئی۔ اس کے بعد لندن میں ہندوستانی مسائل کے تصفیہ کے لئے ایک اور گول میز کانفرنس ہوئی۔ جس میں گاندھی جی کو بھی شریک کیا گیا۔ تب جاکر فیصلہ ہوا۔

اسی طرح فلسطین کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے فلسطین کے لیڈر (مفتی اعظم) کو دعوت نہیں دی۔ اسی لئے فلسطین کے عرب نمائندے کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔ اگر چند انگریز پسند عرب کانفرنس مذکور میں شریک ہو بھی گئے تو اس کا حشر وہی ہوگا جو ہندوستان کے متعلق پہلی گول میز کانفرنس کا ہوا تھا۔ اس کے بعد حکومت برطانیہ مجبور ہو کر فلسطین کے مفتی اعظم کو کانفرنس میں شریک کرے گی۔

ہم جہاں تک سمجھتے ہیں یہ اصول کار فرما ہوتا ہے کہ جلدی مان لینے سے رعایا کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں اور وہ مزید تقاضا کرنے لگتی ہے۔ اس لئے بڑے شدید انکار کے بعد بمشکل اقرار کیا جاتا ہے۔

جہاں جہاں بھی انگریزوں کی حکومت ہے وہاں کے لوگ انگریزوں کے شاگرد ہونے کے باعث انکے مزاج سے اچھی طرح واقف ہو گئے ہیں اسی لئے وہ بھی تسلیم کرنے میں جلدی نہیں کرتے۔ اس کی مثال ہندوستان میں بھی ملتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے متعلق لندن میں منعقدہ آخری گول میز کانفرنس میں جو فیصلہ [illegible] کو تسلیم کر لیا لیکن قولاً آج تک تسلیم نہیں کیا۔ یہ ایک خاص حکمت عملی ہے جو شاگرد نے استاد سے سیکھی ہے۔

کانگرس نے صوبوں کی وزارتوں کو قبول کر لیا اور ان پر نگرانی کرنے کے لئے اپنا ہائی کمانڈ (اقتدار اعلیٰ) بھی مقرر کر دیا۔ مگر گول میز کانفرنس کے فیصلے کی منظوری کا ریزولیوشن آج تک پاس نہیں کیا۔

یہ سب سیاسی بھول بھلیاں ہوتی ہیں انہی کو جاننے کا نام علم سیاست ہے۔

واقعات شہادت دیتے ہیں کہ فلسطین ہمارے ملک ہندوستان سے ایک قدم آگے بڑھا ہوا ہے ہندوستان کا اصول عدم تشدد (عدم مقابلہ) ہے چنانچہ گذشتہ سول نافرمانی کے ایام میں کانگرسی حضرات پٹتے رہے، قید و بند کی تکلیفیں برداشت کرتے رہے مگر باوجود اتنی سخت گیری کے انہوں نے حکومت کا مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ منہ سے یہی کہتے رہے ؎

جتنا جی چاہے ستالے ستم ایجاد ہمیں
شل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

اس کے برعکس فلسطین کے اعراب تشدد پر عمل کرتے ہیں۔ اس حیثیت سے وہ آئرلینڈ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں، جس کی تفصیل یہ ہے کہ انگریزی فوج کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اپنی ضمنی حکومت قائم کر رکھی ہے جس میں باہمی نزاعات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر پکڑے جاتے ہیں تو سختی کا جواب سختی سے دیتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

ان العلی قد بغوا علینا
اذا ارادو فتنۃ ابینا

ہم نہیں کہہ سکتے کہ راعی و رعایا کی اس چپقلش کا انجام کیا ہوگا۔

(نوٹ) بعد میں اخبارات دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے خود مفتی اعظم کو تو گول میز کانفرنس میں شرکت کی اجازت نہیں دی مگر ان کو اتنا اختیار دے دیا ہے کہ فلسطین سے عرب نمائندے اپنے حسب منشا انتخاب

اعلان جلسہ جماعت منتظمہ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ

جماعت منتظمہ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا بہت ضروری اور اہم جلسہ دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کان پور میں بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء بوقت دس بجے صبح منعقد ہوگا۔ مستدعی ہوں کہ اس جلسہ میں شرکت فرماکر اپنے مفید مشوروں سے کارکنان جمعیۃ ہذا کو مستفیض فرمائیں۔ والسلام۔

ایجنڈا

(۱) گوشوارہ حساب آمد وخرچ و روئداد جمعیۃ ہذا بابت ۱۹۳۸ء

(۲) تجاویز منظور کردہ صاحب صدر جمعیۃ ہذا۔

(۳) دیگر امور جو بمنظوری حضرت صدر جلسہ پیش ہوں۔

(نوٹ) اگر تاریخ و وقت مندرجہ بالا پر نصاب جلسہ پورا نہ ہوا تو زیر قاعدہ (۶) و (۷) باب ششم قواعد مندرجہ دستور اساسی جلسہ مذکورہ ملتوی ہوکر ۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو مقام و وقت مذکورہ بالا پر منعقد ہوگا اور امور مندرجہ ایجنڈا کا تصفیہ بلا لحاظ تکمیل نصاب جلسہ کر دیا جائے گا۔

سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر۔

اعلان جلسہ عام ارکان جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

ارکان جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا سالانہ جلسہ عام بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا سالانہ جلسہ عام بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کان پور میں بوقت ۲ بجے دوپہر منعقد ہوگا۔ جملہ ارکان سے التجا ہے کہ براہ مہربانی تشریف لاکر کاروائی جلسہ میں حصہ لیں۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے

(۱) کیفیت حسابات آمد و خرچ ۱۹۳۸ء و روئداد کارگذاری سال مذکورہ (۲) انتخاب ارکان جماعت منتظمہ و عہدیداران

براے ۱۹۳۹ء

(۳) دیگر امور جو باجازت حضرت صدر جلسہ پیش ہوں۔

(نوٹ) اگر تاریخ و وقت مندرجہ بالا پر نصاب جلسہ پورا نہ ہوا تو زیر قاعدہ (۶) و (۷) باب ششم قواعد مندرجہ دستور اساسی جلسہ مذکورہ ملتوی ہوکر بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۳۹ء مقام و وقت مندرجہ بالا پر منعقد ہوگا۔ اور امور مندرجہ ایجنڈا کا تصفیہ بلا لحاظ تکمیل نصاب جلسہ کر دیا جائے گا۔ والسلام!

(سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر)

بجلی کے لائسنس اور سارٹیفکیٹوں کا اجرا

قاعدہ ۴۸ یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا جائیگا

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکومت پنجاب نے اب قطعی طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ انڈین الیکٹرسٹی رولز کے قاعدہ ۴۸ کو یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا جائے۔ لہذا آئندہ بجلی کا سامان وغیرہ لگانے کا کام صرف وہی فرمیں اور اشخاص کر سکینگے جن کے پاس سارٹیفکیٹ ہونگے۔ یاد ہوگا کہ پہلے یہ خیال تھا کہ قاعدہ مذکور اس سال ۸ دسمبر سے نافذ کیا جائے۔ پہلی تاریخ کے اعلان کے وقت یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ قاعدہ مذکور کا اولین مقصد یہ ہے کہ بجلی استعمال کرنے والے اشخاص کے جان و مال کو ان خطرات سے محفوظ رکھا جائے جو کمروں وغیرہ میں برقی سامان کے ناقص طور پر لگائے جانے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ ایک مرتبہ جب قاعدہ مذکور نفاذ پذیر ہوگیا تو بجلی کا سامان لگانے کے متعلق کوئی کام جس میں اضافہ، تبدیلی، مرمت یا موجودہ سامان کی از سر نو ترتیب شامل ہے از روئے قانون بجلی کے کسی ایسے ٹھیکیدار کے سوائے کسی اور شخص سے کرانا ممکن نہ ہوگا۔ جسے صوبجاتی حکومت نے لائسنس دے رکھا ہو اور یہ کام کسی ایسے شخص کی زیر نگرانی کیا جائیگا جسے صوبجاتی حکومت نے قابلیت کا سارٹیفکیٹ دے رکھا ہو۔

مذکورہ بالا لائسنسوں اور سارٹیفکیٹوں کے لئے بالترتیب مئی اور نومبر میں دو امتحان منعقد کئے گئے لیکن یہ محسوس کیا گیا کہ اس ضمن میں ضروریات پیدا کرنے کے لئے ان اشخاص کی تعداد کافی نہیں جنہیں نگرانی کے کام کے متعلق سارٹیفکیٹ دئیے گئے۔ علاوہ ازیں ان اشخاص اور فرموں کے پاس جنہوں نے ٹھیکیداری کے لائسنسوں کے لئے درخواستیں دی تھیں غالباً کئی ہفتوں تک وہ ضروری سامان نہیں ہوگا جس کے لئے انہوں نے فرمائشیں بھیجی ہوئی تھیں چنانچہ مشاورتی کمیٹی نے یہ سفارش کی کہ قاعدہ ۴۸ کے نفاذ کی تاریخ یکم مارچ ۱۹۳۹ء تک ملتوی کر دی جائے۔ یہ سفارش حکومت نے منظور کر لی ہے۔

اس دوران میں ۱۰۔ اور ۱۱۔ فروری ۱۹۳۹ء کو ایک اور امتحان منعقد کیا جائیگا۔ اور امید ہے کہ اس مرتبہ سند یافتہ اشخاص کی تعداد اسکام کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔

تمام متعلقہ اشخاص کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاکر مطلوبہ لائسنس اور سارٹیفکیٹ حاصل کریں۔

(لاہور۔ مورخہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۳۸ء)

غریب کی دعا خداوند کریم جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب کمپنی بیڑی جھانجھا کو جنت نصیب کرے اور ان کی اولاد کو خوش رکھے۔ کاروبار میں برکت کرے جنہوں نے میرے نام اخبار "اہلحدیث" ایک سال کے لئے جاری کروادیا اور تفسیر ثنائی اردو خرید کر دی جزاہم اللہ فی الدارین۔ (علی حسن خان آزاد)

دعائے صحت میری اہلیہ، لڑکی، پوتا اور پوتی بیمار ہیں۔ ناظرین صحت کے لئے دعا کریں۔

درخواست کوئی صاحب فی سبیل اللہ غنیۃ الطالبین اردو مجھے خرید دیں۔ دعا دونگا۔

(علی حسن خان آزاد بڑھانہ ضلع مظفر نگر)

تلاش معاش میں نے عرصہ ۴ سال سے انٹرنس پا

کے

تیز رفتار اور آرام دہ جہازوں سے حج کا سفر کرو
سندھیا اسٹیم نیوی گیشن کمپنی لمیٹڈ
حاجیوں کی زبردست خدمت انجام دے رہی ہے۔ حج لائن
کے جہازات المدینہ اور الہند بہترین انتظامات مکمل ہو چکے ہیں

جہازوں کی روانگی کی تاریخیں

الہند ۱۵۔ ذیقعد مطابق ۷۔ جنوری کراچی سے براہ راست
المدینہ ۲۴۔ ذیقعد مطابق ۱۶ جنوری کراچی سے براہ راست

مزید معلومات کیلئے لکھو
حج لائن سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ
بمبئی ، کراچی ، کلکتہ

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وجزار ہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق، دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتا ہے [illegible] ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶؍۔ آدھ پاؤ ۱۲؍۔ پاؤ بھر ۱؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب حافظ رمضان صاحب بمبئی۔ اس سے قبل میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ بحمد اللہ میں نے اسکو قابل تعریف پایا۔ اسی وجہ سے اب دوبارہ آپ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ تین چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ (۲۴۔ اکتوبر ۳۸ء)

جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوندپور۔ ماقبل اس کے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے پھر دو چھٹانک وی پی ارسال فرمائیں۔ (۱۷۔ نومبر ۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی امپیریل ایجنسی امرتسر

تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

۱؎

مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی توثیق

"مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۲۶۔ جولائی ۳۸ء میں مولوی ابویحییٰ امام خان صاحب نوشہروی کی کتاب تراجم علمائے حدیث ہند پیش ہوئی۔ کانفرنس اس کتاب کی توثیق کرتی ہے۔ اور لائق مصنف نے جس محنت سے اسے مرتب کیا ہے۔ اس پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ اور مجلس شوریٰ جماعت اہل حدیث سے استدعا کرتی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت پر توجہ فرما کر مصنف کی قدر دانی کا ثبوت دے" ــــــ صفحات ۴۴۵ قیمت ۲؎ محصولڈاک ۸؍ مگر یکمشت ۵ نسخہ کی خریداری پر محصول ڈاک قطعاً ساقط۔

(ملنے کا پتہ)
عبد الحی والاخوان مقام سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ (پنجاب) (دفتر اہلحدیث کا پتہ بھی یہی ہے)

سرمہ اکسیر العین (رجسٹرڈ)

۱؎

دھندلا پن، ضعف بصارت، ڈھلکہ، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ بزرگ لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں بحالت صحت اس کا استعمال ہو تو الی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی ۱؎ پتہ۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم [illegible] امرتسر

ہندوستان اور پنجاب

پیٹنٹ ادویات

تین صد مشہور ادویات کے نسخہ جات۔ قیمت ۸؍
پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(۱۶۹)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے علمی جواہر ریزے

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات وحیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے اور اہل ادیان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ کاغذ، کتابت طباعت اعلیٰ قیمت ۱۲ر

برہان سورہ نور کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر

صراط مستقیم اس میں سورہ انفال وتوبہ کے حقائق ومعارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کیلئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ طرز بیان نہایت موزوں ہے کاغذ نفیس۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۱؍

سبل السلام انتیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہے۔ قیمت ۱۲ر

خلفائے اربعہ آنحضرت کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور انکے عہد حکومت کے ملکی واقعات۔ قیمت ۸ر

چالیس حدیثیں۔ یہ ایسی چالیس حدیثیں ہیں جو خاص طور پر بچوں کیلئے سبق آموز ہیں۔ یہ مختلف عنوانات مثلاً سادگی۔ استقلال۔ اتفاق وغیرہ کے ماتحت درج کی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ وتشریح بھی کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

تاریخ نجد نجد اور نجدیوں کی مفصل تاریخ مع حالات وواقعات درج ہے از قلم مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری۔ قیمت ۴ر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، اعلیٰ، نفیس، خوشنما۔ رنگ دار وسادہ۔ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت وغیرہ طے کریں۔ المشتہر۔ منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر جس میں جزاو سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ اسکے مطالعہ سے دین ودنیا کی نعمتوں سے پوری واقفیت ہوتی ہے۔ قیمت ۱۲ر

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے عجیب انداز میں لکھی ہے۔ قیمت ۴ر

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب۔ اراکین کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے فرائض واختیارات پر بحث کی گئی ہے۔ اور خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات وحالات کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

ہمارے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی۔ خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۵ر

تاریخ القرآن اس کتاب میں قرآن مجید کے ابتدائے نزول سے زمانہ حاضرہ تک کے تمام واقعات ... اور دلچسپ معلومات درج ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت [illegible]

فاتح مصر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ کرام میں سے تھے ان کی سیرت نہایت عمدگی سے درج ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ قیمت ۴ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک جلد کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔ ایک روپیہ سے کم کی وی پی نہیں بھیجی جاتی۔

ملنے کا پتہ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر پنجاب

خریدار نمبر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اشتہار

والیان ریاست سے سالانہ
رؤسا و جاگیرداروں سے
عام خریداران سے
شش ماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۱ شلنگ
فی پرچہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۶ جنوری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

گلہائے عقیدت

(از قلم منشی محمد جعفر صاحب سلیم پرتاپ گڈھی)

میں تو کہتا ہوں حقیقت میں وہ فرزانہ ہے
بزم امکاں میں محمد کا جو دیوانہ ہے

تشنۂ دید جو ہے اُن کا جو دیوانہ ہے
حوض کوثر پہ اسی کے لئے پیمانہ ہے

اس کو دشوار نہیں منزل مقصود کی راہ
آخری شمع ہدایت کا جو پروانہ ہے

باغ عالم سے ہے مطلب نہ گلستاں سے غرض
اسکی نظروں میں ہے کیا اسکا جو دیوانہ ہے

میرے ساقی تیری محفل کی ہے ہر رسم نئی
ہے وہی ہوش میں جو ہوش سے بیگانہ ہے

اہل جنت کی زباں پر یہی کلمہ ہوگا
وہ یہاں آئے محمد کا جو دیوانہ ہے

جس کو دیکھو ہوا میخانۂ توحید میں مست
میرے ساقی کا وہ چھلکتا ہوا پیمانہ ہے

جس کو دیکھو نظر آتا ہے وہ ممنون کرم
ساقی حشر میں وہ حُسن کریمانہ ہے

غیر ممکن ہے کہ طالب کوئی محروم رہے
اے سلیم آخری ساقی کا یہ میخانہ ہے

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ابھی تک بارش نہ ہونے سے خشک سردی بہت بڑھ رہی ہے۔ پنجاب میں بھی خاطر خواہ بارش نہیں ہوئی۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— کوئٹہ میں زبردست برفباری ہونے سے صوبہ سندھ میں شدت کی سردی پڑ رہی ہے۔ کراچی میں کئی لوگ اور بہت سے پرندے سردی سے ٹھٹھر کر مر گئے

—— معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند عنقریب مستعفی ہو جانے والے ہیں۔ ان کی جگہ لارڈ بیرابورن (گورنر کلکتہ) وائسرائے ہونگے۔

—— صدر جمہوریہ ترکی مارچ ۱۹۳۹ء میں اسلامی ممالک کی ایک کانفرنس انگورہ میں منعقد کرنے کا پروگرام تیار کر رہے ہیں۔

—— واشنگٹن میں کرسمس کے دن آتشزدگیوں اور دیگر حوادثات کی وجہ سے بہت سے اشخاص ہلاک ہوئے

—— مولوی شوکت علی مرحوم کی جگہ مرکزی اسمبلی میں سر رضا علی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

—— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ نئے سال کے شروع میں جاپان میں جبری بھرتی کا قانون نافذ کر دیا جائیگا

—— امریکی ایوان تجارت مقیم شنگھائی نے حکومت امریکہ کو مطلع کیا ہے کہ جاپان میں امریکن مال کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ امریکن تجارت پر بہت پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی حکومت نے جنرل فرینکو سے (سپین میں برطانوی جہازوں پر بمباری ہونے سے جو نقصان پہنچا تھا اس کا) مطالبہ کیا تھا مگر جنرل فرینکو نے صاف انکار کر دیا ہے۔

—— فرانسیسی صومالی لینڈ کی حفاظت کے لئے حکومت فرانس نے ۵۰۰ ہزار فوج کو جبوتی روانہ ہونے کا حکم دیا ہے کیونکہ فرانسیسی صومالی لینڈ پر اٹلی کے حملہ کا خطرہ ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ترکی حکومت کے مکتب [illegible] نے مرکزی [illegible] کے عربی طلباء کو ترکی کی [illegible]

کے لئے اپنے خرچ پر دعوت دی ہے۔

—— بارسلونہ کی اطلاع ہے کہ وزارت جنگ نے باغیوں کے دو مزید شہروں پر قبضہ کر لینے کو تسلیم کر لیا ہے اس سلسلہ میں ۲½ ہزار آدمی قیدی بنائے گئے ہیں۔

—— خاکساران سندھ کا ایک دستہ مجاہدین فلسطین کی خدمت کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔

—— حکومت یوپی نے ۶ ہندو عورتوں کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا ہے۔

یاد رکھئے!

جن خریداروں کی قیمت ماہ جنوری میں ختم ہے ان کے نمبر خریداری گذشتہ پرچہ میں شائع کر دیئے گئے ہیں مہربانی فرما کر ایک نظر ان کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷ - جنوری سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی ان کے نام اخبار وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بہت جلد اطلاع دیں تاکہ وی پی بھیج کر واپسی کے نقصان کا زیر بار نہ ہونا پڑے۔

مہلت یافتگان کی قیمت اخبار بھی ۱۵ جنوری تک موصول ہو جانی چاہئے۔ ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

اہل برما و بیرون ہند کے خریداران جن کی قیمت ختم ہے وہ بھی اپنی اپنی قیمت جلد از جلد ارسال کر دیں تاکہ ۱۹۳۸ء کا حساب صاف ہو جائے۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— انجمن حمایت اسلام لاہور کو گولڈن جوبلی کے موقعہ پر ۱½ لاکھ روپیہ چندہ موصول ہوا۔

—— حضور نظام دکن نے ڈاکٹر اقبال مرحوم کی بیگم، دختر اور لڑکے کے لئے پچاس پچاس روپیہ ماہوار پنشن مقرر کی ہے۔

—— رشوت ستانی کو دور کرنے کیلئے ڈپٹی کمشنر لائل پور نے اپنے ماتحت سٹاف کو حکم دیا ہے کہ دفتر میں خالی جیب آیا کریں۔

مولوی فضل خان کہاں ہیں؟

مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی مرزا صاحب قادیانی کے عرصہ دراز مرید رہ کر تائب ہوئے تھے۔ ان کی خیر خیریت نہیں آتی جس کسی صاحب کو ان کا حال معلوم ہو وہ جلد اطلاع دیں۔ (ابوالوفاء)

اشتہار تعزیہ

احباب عین اس وقت طلب کرتے ہیں جب ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تعمیل نہیں ہو سکتی۔ پس ابھی سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کو اشتہار تعزیہ مطلوب ہو جلدی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔ فی سینکڑہ ۲ر چندہ اشاعت فنڈ اور محصول ڈاک بذمہ طالب ہوگا

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

ریویو "انیس حیات"۔ اس مختصر سی کتاب میں چند منفعتی نسخے اور چند بیماریوں کے نسخے اور کچھ اخلاقی باتیں مذکور ہیں۔ قیمت عہ۔ پتہ۔ مسافر نظری انجمن اخلاق، بہاول پور (پنجاب)

آخری جہاز حج لائن کا جہاز ایس۔ ایس "المدینہ" بمبئی سے ۱۴ جنوری ۱۹۳۹ء اور کراچی سے ۱۶ جنوری ۱۹۳۹ء کو جدہ روانہ ہوگا لہذا حجاج کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس اعلان کے مطابق بمبئی اور کراچی کی بندرگاہوں میں پہنچیں۔

اشد ضروری خط و کتابت کرتے وقت سب سے پہلے اپنا نام، مقام ضرور لکھنا چاہئے۔ نیز منی آرڈر بھیجتے وقت کوپن منی آرڈر پر سب سے پہلے نام، مفصل پتہ اور تفصیل رقم ضرور تحریر کرنی چاہئے۔ تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ترکی میں ایک بجلی گھر تعمیر ہو رہا تھا۔ جس کے یکایک گر پڑنے سے ۹۳ مزدور ہلاک ہو گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۴۔ ذیقعد ۱۳۵۷ھ

خدا۔ مسیحؑ اور قادیانی

قرآن شریف میں مسیحوں کا مذہب دو مختلف طریقوں سے بتایا گیا ہے۔ ایک یہ کہ عیسائی مسیح کو اقنوم تثلیث کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔ اس کا اظہار ان لفظوں میں فرمایا ہے:۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ‎ؕ
منکر خدا ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تثلیث الوہیت کا ایک حصہ ہے حالانکہ معبود برحق صرف اللہ ہے۔

عیسائیوں کا یہ مذہب مشہور ہے۔ اسی کو تثلیث مذہب کہتے ہیں۔

دوسرا مذہب جس کا رد قرآن مجید نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ خود اللہ ہی مسیح ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
منکر خدا ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ خود اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔ مسیح کے حالات زندگی دیکھنے والا کہ آپ کس طرح انسانوں سے تکلیف اٹھاتے رہے اور دشمنوں سے بھاگتے رہے۔ حیرت زدہ ہو کر کہتا ہے۔ ؎

ایں چہ می بینم بہ بیداری است یا رب یا بخواب

ایک شخص ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوا اور انسانوں کی طرح کھاتے پیتے۔ یہاں تک کہ بقول اپنے معتقدین کے سولی پر چڑھ کر جان بھی دیدے۔ اور اسکے ماننے والے اس کو اللہ خدا یا گاڈ کہیں۔ یہاں تک کہ قرآن مجید میں ان کا یہ عقیدہ ظاہر کیا جائے کہ وہ اسکو اللہ یا خدا مانتے ہیں۔ کیا ایسا عقیدہ غلط تو نہیں ہے۔

ایسے حیرت زدہ اور متوہم انسان کے لئے ہم عیسائیوں کی طرف سے ان کا اپنا شائع کیا ہوا عقیدہ پیش کرتے ہیں۔ رسالہ "المائدہ" بابت ماہ دسمبر ۳۸ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے:۔

"خدا خود ہمارے پاس آیا"

یہ مضمون ایسا قابل دید ہے کہ حرف حرف پڑھا جائے اور اس کے مقابلے میں قرآن مجید کی آیات کو پڑھ کر ایمان تازہ کیا جائے۔ اصل مضمون کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ذات ایزدی نے آئین و قوانین کی مرتب کتاب (بائبل) ہی ہمارے لئے نہ بھیجی بلکہ وہ خود ہمارے پاس آیا۔ جب ہم رنج و مصائب کے شکار ہوں ازروئے تقاضائے انسانیت وہ شخص جو خود ہی عیادت کو آجائے اُس سے بدرجہا بہتر ہے کہ وہ ایک پیغام بھیجدے۔ مگر خدا نے اپنے نور چشم کو ہماری بیمار پرسی اور تیمارداری کیلئے اس جہان فانی کی تکالیف برداشت کرنے کو بھیجا۔ اُس خدا کے بیٹے کو جس کو ہم یسوع کلام خدا یا خدا کی دانش کہتے ہیں۔ وہ صرف اسی خاطر آیا کہ ہم خدا کے سے دل اور روش میں بڑھیں وہ ہماری مانند بنا تاکہ انسانیت کو صحیح طور پر خدا تک پہنچا سکے وہ انسانی گوشت پوست میں آیا۔ "اپنی ماں کنواری مریم کے بطن سے" وہ انسان سے دور کا خدا نہ تھا جو اپنی شاہانہ شان سے آسمان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اس نے ہمارے لئے درد سہے دکھ اٹھائے اور مؤا۔ وہ ہمارے لئے پیدا ہؤا۔ ؎

تخت سے بے تخت ہو کر اُس نے تختہ چن لیا

کر گیا کرنی ہماری المسیح کس رنگ میں

وہ ہماری تمام چیزوں اور کاموں میں ہمارا مشیر دوست اور خدا تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔ اُس نے ہمیں اُس زندگی کا نمونہ دکھایا جیسی کہ ہمیں بسر کرنی چاہئے۔ نیز یہ بھی کہ کس قسم کی ثابت قدمی، دلیری اور ایمانداری کی روح سے ہمیں موت کا مزہ چکھنا چاہئے۔ اُس نے اپنے آپ کو صلیب پر فدیہ دیا۔ ہمارے گناہ کی مزدوری کے عوض جرمانہ ادا کیا۔ تابعداری کا فرض ادا کرتے ہوئے جان دی۔ وہ واقعی ہمارا سفیر تھا۔ پھر جب وہ موت کا جرمانہ ادا کرکے دوبارہ قبر سے ایک نئی زندگی کے لئے اُٹھا اور آسمان کی طرف نورانی طور پر اٹھایا گیا جیسے کہ ہم بھی اٹھیں گے تو وہ ہمارا ایلچی تھا۔

الہٰی منزل میں ہمارا رہبر

جب مسیح نے ہماری خاطر یہ سب کام کئے تو وہ ہمیں صرف اپنے ساتھ رفاقت رکھنے، اپنے ساتھ یکتائی پیدا کرنے اور شریک بننے کو کہتا ہے۔[1] ہم ضرور اس کے ہم میراث ہونگے۔ لیکن اس سے ڈرتا کون ہے؟ بالضرور ہمیں اپنے اور کل دنیا کے گناہوں کی قیمت دینے کی امید اور گناہ سے نفرت ہونی چاہئے۔ لیکن جب ہم ایسا کریں تو ہم ہمیں مسیح کے ساتھ تھپنا اور نئی زندگی گزارینگے اور آئندہ دنیا میں ہم اُس میں ابدی زندگی حاصل کرینگے۔ سو ثابت ہوا کہ مسیح ہمارے اور خدا کے درمیان راستہ ہے۔ اگر ہم اپنے [illegible]

[1] انجیل متی

تو اندھیرے میں ٹٹولتے پھرتے اور کمزور ہونے کے باعث ناکام رہیں گے۔ کیا ہم اسے پیشتر سے ہی نہیں جانتے لیکن مسیح سے یکتائی اور معاونت پاکر ہم ہر کام کو بآسانی کر سکتے ہیں۔

مسیح کی ضرورت

(۱) ہمیں مسیح کی ضرورت ہے کیونکہ ہماری پیدائش کی غرض وغایت یہ ہے کہ خدا کے دوست بنیں۔ اور اگر اس سے چوک جائیں تو پھر اپنی زندگی کے پوشیدہ رازوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

(۲) ہمیں اُس سے سبق لینا ہے کیونکہ وہ جو کچھ ہمیں سکھاتا ہے یعنی "خدا کا پیار"۔ جس میں راستی اور انصاف کا پیار شامل ہے اور ایک دوسرے کا پیار۔ وہی ہے جس کی دنیا کو اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ یہاں کوشش ہند۔ انگلستان بلکہ کُل دنیا کو از سر نو تعمیر کی تجویزیں ہیں۔ لیکن وہ تجویز جو کُل دنیا کو بہتر بنا سکتی ہے وہ مسیح کی تجویز ہے۔ راستی کا پیار اور ایک دوسرے کے لئے ہمدردی۔ باقی سب بطلان ہے اور ناکام رہے گا۔ سو ہمیں اُس کے درس کی بے حد ضرورت ہے۔

(۳) ہمیں مسیح کے ساتھ رفاقت کی ضرورت ہے۔ جب تک مسیح کے اور ہمارے درمیان باہمی اتحاد اور محبت کا رشتہ نہ ہو ہم اس کے کلام کو سمجھنے سے قاصر رہیں گے۔ ہمیں اُس کے ساتھ محبت کی ضرورت ہے۔ اُس نے روح القدس محض اسی غرض سے بھیجا ہے کہ ہم کو اور تمام دوستوں کو اپنے ساتھ ملائے۔ ایمان۔ توبہ اور دعا کے ساتھ اُس پاس آؤ۔ خدا کی مقررہ برادری میں شامل ہو وہی گرجا ہے۔ اُس کی آواز کو مقدس کتابوں میں سنو۔ پاک شراکتوں میں اُس کو ڈھونڈھو۔ اگر صرف خدا کی ضرورت ہے تو مسیح کے پاس خدا کے راستے سے آؤ۔ یاد رکھو اُس نے کیا کہا۔ "جو کوئی میرے پاس آئیگا میں اُسے ہرگز نہ نکالونگا"

(المائدہ لاہور [illegible] بابت دسمبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث اس مسیحی عقیدہ پر کچھ لکھنا یا اس کی تردید کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی یہ سن کر کہ دو دونے پانچ ہوتے ہیں۔ اس کی تردید میں مشغول ہو جائے۔ اہل منطق کے نزدیک بعض دعاوی ایسے ہوتے ہیں جو اپنے اندر اپنے دلائل رکھتے ہیں ان کو منطقی اصطلاح میں قضایا قیاساتہا معہا کہا جاتا ہے۔ یعنی ایسے دعاوی جن کی دلیل (ثبوت) خود ان کے اندر ہو۔

اس کی مثال میں دعویٰ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پیش کر سکتے ہیں۔ جس کا ترجمہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے زیبا ہیں دلیل اس کی خود اس کے اندر موجود ہے۔ کیونکہ اللہ کے معنی ہی جامع جمیع صفات کمال کے ہیں۔

اسی طرح بعض دعاوی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بطلان کی دلیل خود ان کے اندر ہوتی ہے جن کی مثال اہل منطق کے نزدیک یہ دو جملے ہیں :-

(۱) الخمسۃ زوج
(۲) الابن اکبر سنًا من الاب

(۱) پانچ کا عدد جفت ہے۔ (۲) بیٹا عمر میں باپ سے بڑا ہے۔

مسیحی مذہب کا وہ عقیدہ جو اوپر نقل ہوا ہے ان دو نو قسموں سے کس قسم میں داخل ہے۔ اہل دانش اس کا فیصلہ خود کر لیں۔

یہاں پہنچ کر ہمارے سامنے دو راستے آگئے ہیں اس لئے ہم عنان قلم ان دونوں کی طرف پھیرتے ہیں۔ ایک راستہ قادیان کو جاتا ہے دوسرا بریلی کو۔

قادیان کا راستہ بہت صاف اور سیدھا تھا۔ مگر ایسی مسیحی تحریروں نے اس کے نشانات بالکل مٹا دیئے اور اس پر یہ عربی مصرع صادق آتا ہے ؎

عفت الدیار محلھا ومقامھا

اس کی تفصیل یہ ہے کہ

مرزا صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ میں مسیح موعود ہو کر اسی لئے آیا ہوں کہ اہل دنیا کے ذہن سے مسیح کی الوہیت بھلا دوں اور کوئی نہ جان سکے کہ مسیح خود خدا ہیں یا خدائی میں دخل رکھتے ہیں، آپ نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اگر یہ کام مجھ سے نہ ہو سکے تو میں جھوٹا ٹھیرونگا

اہل قادیان کی خدمت میں ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ بحکم خدا اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی اکیلے دو کیلے ہو کر "المائدہ" سے منقولہ مضمون پڑھیں اور سوچیں کہ مرزا صاحب دنیا میں تشریف لائے اور آکر چلے بھی گئے اور آپ کی تشریف بری پر آج تیس سال سے زیادہ گزر گئے ہیں۔ مگر یہ آواز کہ خود خدا مسیح ہے آج بڑے زور سے کانوں میں آرہی ہے۔ کیا یہ بیداری کا واقعہ ہے یا خواب کا؟

ممکن ہے آپ لوگوں کی طرف سے یہ جواب دیا جائے کہ مرزا صاحب نے دلائل قاہرہ سے الوہیت مسیح کو فنا کر دیا۔ عیسائی لوگ اس غلط عقیدہ کو نہ چھوڑیں تو قصور ان کا ہے۔

مرزا صاحب کی زبان پر اس کے جواب میں یہ شعر جاری ہوگا ؎

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نہ شد اسرار جو

یا آپ دوسرا جواب یہ دیں کہ آئندہ تین سو سال تک مسیح کی الوہیت مٹ جائے گی، تو اس کا جواب وہی ہے جو مرزا غالب مرحوم نے کہا ہے ؎

کون جیتا رہے اس زلف کے سر ہونے تک

آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ یعنی آپ کی نبوت نبوت محمدیہ کے طریق پر ہے اور اسی کے آپ ظل ہیں۔

نبوت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے حالات تاریخیہ ہمارے سامنے ہیں۔ جو روشنی (دینی کیفیت) حضور کی زندگی میں تھی وہ آپ کے انتقال کے بعد آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ چنانچہ آپ نے خود بھی فرمایا تھا کہ تین۳ سال کے بعد (یفشوا الکذب) جھوٹ پھیلنا شروع ہو جائے گا۔ واقعات نے اس حدیث کی تصدیق کر دی۔ آج مرزا صاحب کے انتقال پر بھی تیس۳۰ سال ہوتے ہیں۔ ان کی امت میں بھی کذب و نفاق بلکہ فسق و فجور کا گھن لگ گیا۔ چنانچہ خلیفہ صاحب قادیان اپنے خطبوں میں عموماً ان امراض کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ بقول خلیفہ صاحب خود قادیان میں سینکڑوں تک منافق پیدا ہوگئے ہیں۔ ابھی تو تیس سال ہی گزرے ہیں خدا جانے پچاس ساٹھ سال گزرنے تک کیا ہوگا! اہل بصیرت کا تو یہ اندازہ ہے کہ پچاس ساٹھ سال تک قادیان سے

گورنے والے مولانا نواب صدیق حسن خان مرحوم کا یہ عربی شعر پڑھتے ہوئے گزریئے ؎

لسلمة دار بالدخول فهو ملی
عفا ایها نسج الجنوب وشمئلی

(سلمہ کے گھر کے نشانات (قصر خلافت قادیان) کو جنوبی اور شمالی ہواؤں نے مٹا دیا)

تین سو سال کے عرصے میں تو خلافت اسلامیہ بھی ضعیف ہوکر فنا کے قریب پہنچ گئی تھی۔ پھر ظل نبوت محمدیہ (نبوت قادیانیہ) کو یہ طاقت کیسے ہو جائے گی کہ وہ تین سو سال گزرنے پر الوہیت مسیح کا ابطال کر سکے۔ کون عقلمند کہہ سکتا ہے کہ جو کام شباب (جوانی) میں نہ ہو سکا وہ شیب (بڑھاپے) میں ہو جائے گا۔ جس کے لئے یہ مصرع موزوں ہے۔ ع

پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است

دوسرا راستہ جو بریلی کو جاتا ہے وہ اس سے بھی عجیب تر ہے۔ بریلوی عقائد کے احناف علی الاعلان وہی عقیدہ ظاہر کرتے ہیں جو مسیحیوں نے مرقومہ بالا عبارت میں ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ ان کے عقیدہ کا مظہر یہ شعر ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہوکر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰ ہوکر

(الفقیہ امرتسر)

اس عقیدہ کا کوئی معتقد ہمیں ان دونوں عقیدوں میں فرق بتائے تو ہم اس کے شکرگزار ہوں گے۔ اور اگر فرق نہ بتا سکے تو ہمیں اجازت دے کہ ہم ایسا عقیدہ رکھنے والے مسلمان کو اسلامی تعلیم سے علیحدہ اور مسیحیوں سے ملحق (ملا ہوا) قرار دے کر بافسوس یہ شعر پڑھیں ؎

میرے پہلو سے گیا یا لا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

رئیس قادیان۔ مصنفہ مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری مصنف "ائمہ تلبیس" - جدید تصنیف ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے ایسے حالات درج کئے ہیں جو اس سے پہلے کتابی صورت میں شائع نہیں ہوئے۔ قیمت ابو القاسم [illegible] علاوہ محصول۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اسلامی نماز کی اہمیت

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب مشکرادی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حکومت الٰہی اور نماز اسلام کا اصلی مقصد زمین کو آباد کرنا اور انسان کو صحیح انسانیت کے مرتبہ پر پہنچا کر اس کی شرافت وکرامت کو چار چاند لگانا ہے۔ اسلام کے نزدیک یہ چیز صرف اسی وقت پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتی ہے جب دنیا کی چاروں کونٹ میں ہر انسان کے دل پر صرف حکومت الٰہی کا سکہ ہو۔ پس اسلام کا مقصد عظیم حکومت الٰہی کا قیام قرار پایا اور اس کی داغ بیل امت مسلمہ کی تشکیل کے بعد نماز کے محل پر رکھی گئی۔ نماز میں از اول تا آخر حکومت الٰہی کا تصور اور اسکے لوازمات کی تعلیم ہے۔ توحید کا درس ہے، دنیاوی طاقتوں کے مرعوب نہ ہونے کی مشق ہے۔ حکومت الٰہی میں عدل ومساوات و حریت وآزادی وانکساری، اخوت، پریم، آشتی، محبت شرافت، صداقت، نظم وضبط وغیرہ وغیرہ اوصاف حمیدہ واخلاق سنیئہ کا زمین پر ظہور و غلبہ ہوتا ہے۔ حرکات شنیعہ وامور نامرضیہ ناپدید ہو جاتے ہیں۔ نماز حکومت الٰہی کے تصور کے ساتھ ساتھ اوصاف حمیدہ کی طرف دعوت دیتی ہے۔ صحیح انسانیت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اقامت صلوٰۃ سے ہمدردی ومحبت کے جذبات جولانی میں آتے ہیں، جور واستبداد کے بادل پھٹ جاتے ہیں۔ سرمایہ داری وزرپرستی کا جذبہ دلوں سے نکل جاتا ہے۔ نخوت وغرور کی جگہ مساوات واخوت پیدا ہوتی ہے شہنشاہیت کے بھوت کا تخیل دماغوں سے غائب ہو جاتا ہے۔ سب انسان ایک سٹیج پر جمع ہو جاتے ہیں آقا وغلام کا امتیاز اٹھ جاتا ہے۔ گورے اور کالے کی تفریق مٹ جاتی ہے۔ اسلام نے صرف نماز سے عالم میں انقلاب بپا کر دیا۔ جور واستبداد وشخصیت پرستی کے مرکزوں کو ہلا دیا۔ دنیا میں ایک بہترین قوم پیدا کر دی جو ظالمین وجبارین کے لئے عذاب الٰہی بن کر نمودار ہوئے جنہوں نے شرق سے تا غرب، شمال سے تا جنوب اقوام عالم پر ایک ہلچل مچا دی۔ ان کے پاس توپوں اور بندوقوں کے ذخائر قطعًا نہیں تھے۔ آلات حرب، آگ وبارود کے کھیلوں سے بالکل ناواقف تھے۔ دنیا کی مادی طاقتوں کی ان کو ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ اگر ان کے پاس کوئی چیز تھی تو صرف یہی نماز اور حکومت الٰہی کا تصور جس کے سامنے وہ ساری مادی طاقتوں کو ہیچ جانتے تھے۔ اس امر پر پورا پورا یقین رکھتے تھے کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله الآیہ وما النصر الا من عند الله۔ ان کے یقین کامل اور قدسی طاقتوں کی برکت ہے کہ ان کا نام زندہ ہے اور چمک رہا ہے چمکتا رہے گا۔ ان کے قدموں کے نقوش قوموں کے لئے ابد تک پیام بیداری کا کام دیتے رہیں گے۔ انکی تاریخ عجائبات سے پُر ہے۔ جن کو دیکھ کر اغیار بھی حیرت سے انگشت بدنداں ہیں۔ ان کی مثالیں تلاش کرنی عبث ہیں۔ خلاصہ یہ کہ نماز اسلام میں ایک نہایت عجیب عمل ہے جو حکومت الٰہی کا عمل درس اور مساوات انسانی کا نمایاں مظاہرہ ہے۔ مگر اس حقیقت کو ملاحظہ کرنے کیلئے بصیرت کی ضرورت ہے مگر کتنے افسوس کا مقام ہے کہ خود نمازیوں میں آج کل صاحب بصیرت بہت کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نمازیوں کی کثرت کے باوجود امت مسلمہ کے جمود میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ الی اللہ المشتکیٰ۔

حکومت الٰہی کے قواعد وفوائد نماز میں اس کثرت سے شامل کئے گئے ہیں کہ ہماری فہم ناقص کامل طور پر ان کو اپنے احاطہ میں ہرگز نہیں لا سکتی اور نہ زبان قلم ان کی پوری تشریح ارض قرطاس پر نقش کر سکتی ہے۔ تاہم نماز سے جن جن چیزوں کا پیدا ہونا لازمی ہے انکی مختصر فہرست یہ ہے:-

اللہ واجب الوجود پر یقین کامل۔ حکومت الٰہی کا صحیح تخیل۔ شوق آخرت۔ ترک دنیا۔ صفائی قلب۔

مساوات انسانی۔ جورِ ظلم و شہنشاہیت کے خلاف احتجاج۔ سچی آنے والی صحیح جمہوریت۔ تعلیم نظم و نسق۔ جذبۂ جہاد فی سبیل اللہ۔ قوانین الہی کی پابندی۔ مادہ پرستی و زر پرستی سے تنفر شرک و بدعت سے دوری۔ توحید و سنت کی پابندی۔

اقامت صلوٰۃ، تنظیم جماعت، اطاعت امام یہ ساری چیزیں ایک سچے نمازی کے دل میں پیدا ہونی لازمی ہیں۔ جب ایسے پاک نفوس برسر ترقی ہو جاتے ہیں تو وہ دنیاوی جور و استبداد کا تختہ الٹ کر حکومت الہی کا قیام عمل میں لاتے ہیں۔ غیر اللہ کی حکومتوں کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں ان الحکم الا للہ کا ڈنکا بجا دیتے ہیں اور عدل و انصاف سے روئے زمین کو بھر دیتے ہیں۔ دنیا ایک دفعہ یہ تماشہ دیکھ چکی ہے اور اسی موجودہ آسمان کے نیچے، اسی موجودہ زمین کے اوپر یہ سارے کھیل کھیلے جا چکے ہیں۔ اور اگر فلسفہ کے اس مسئلہ میں کہ

"تاریخ اپنے آپ کو دہرایا کرتی ہے"

کچھ صداقت ہے تو دنیا پھر دوبارہ اس تماشہ کو دیکھیگی اور ضرور دیکھے گی۔ جبکہ موجودہ نظام عالم جس کی بنیاد جور و استبداد و سرمایہ پرستی پر ہے درہم برہم ہو جائیگا اور عالم میں ہر طرف حکومت الہی کا دور دورہ ہوگا ؎

سنۃ اللہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا
و من اصدق من اللہ حدیثا

وہ کیوں آئیں گے؟ وہ اس لئے آئینگے کہ ؎

لذتِ سیر دگر چشم تمنا لیگی
ایک بار اور بھی دنیا ابھی پلٹا لیگی

خلافت حضرات ثلاثہ میں جو مظالم حضرت علی اور حضرت فاطمہ پر ہوئے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں جو شیعان علی مارے گئے۔ جنگ کربلا میں جس طرح مظلوم حسینؓ کو شہید کیا گیا۔ ان سب (نعوذ باللہ) ظالموں اور مظلوموں کو دوبارہ زندہ کیا جائیگا اور ہر ایک سے گن گن کر بدلے لئے جائیں گے۔ ذرا بقول مجلسی امام حسین کی زبانی سنئے:

"پہلے جو شخص رجعت میں لوٹے گا اور قبر سے باہر آویگا وہ میں ہونگا اور میرا رجعت میں آنا مثل تشریف آوری جناب امیرؑ ہوگا۔ جبکہ قائم آل محمد ظاہر ہونگے۔ پس میرے پاس ایک گروہ آسمان سے حاضر ہوگا کہ اس سے پہلے وہ زمین پر نہ آئے ہونگے اور جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و لشکر ہائے ملائکہ و محمد رسول اللہ و علی بن ابی طالب و امام حسن مع جمیع ائمہ کہ وہ سب اسپان ابلق نور پر سوار ہونگے اور کوئی مخلوق اون کے پہلے اُن اسپان نور پر سوار نہ ہوئی ہوگی تشریف لائیں گے۔ پس رسول خدا اپنے علم کو حرکت دیکے قائم آل محمدؐ کے دست مبارک میں اوس علم اور اپنی تلوار کو دیگے۔ اس حال پر ایک مدت تک ہم زمین پر رہیں گے اور خداوند عالم زمین کو فہ سے ایک چشمۂ آب چشمۂ روغن[1] و چشمۂ شیر جاری کریگا پس جناب امیرؑ رسول خداؐ کی تلوار مجھے دے کر بجانب زمین مشرق و مغرب روانہ کرینگے کہ میں ہر دشمن خدا کو قتل کر دوں اور سب بتوں کو جلا دوں یہاں تک کہ جمیع بلاد ہندوستان کو فتح کر دونگا[2]۔ حضرت دانیال اور یوشع زندہ ہوکے جناب امیرؑ پاس آئیں اور کہیں گے خدا و رسول نے سچ کہا۔ پس امیر المومنین ان کو مع ستر آدمیوں کے بصرہ کی

شیعوں کے افسانے

باقر مجلسی کے رجعتی ترانے

(نمبر ۱۵)

(مرقومہ ابو المحمود ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی)

گزشتہ نمبر میں عرض کیا گیا تھا کہ خلافت عباسیہ پر قربانی چڑھانے کے لئے مسکین شیعہ کسی موٹے تازے مینڈھے کی تلاش میں تھے۔ وہ مینڈھا کون تھا؟ اس کے متعلق یقیناً تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن تاریخ پر نظر ڈالنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیعوں کی نظریں عبید اللہ رافضی کی طرف تھیں۔ جس نے کہ ۲۹۶ھ میں یعنی امام عسکری کی وفات یا غیبت امام مہدی کے چھ سال بعد کی۔ بجائے آٹھ یا نو سال بعد مہدویت کا دعوٰی یمن میں کیا۔ جس کے جانشین بعد میں فاطمین کہلائے یہ وہ تین سال کی تاخیر کے لئے شیعوں نے جو خدا کو بدا کر دیا تھا یہ تجربۂ دعوٰی مہدویت تک تو کارگر ثابت ہوئی۔ لیکن دعوٰی کے بعد اول ظلم تو یہ ہوا کہ عبید اللہ نے بجائے مجبور اور مقتول ہونے کے جابر اور فاتح کی حیثیت اختیار کر لی۔ حالانکہ مسکین شیعوں کی غرض خس کم جہاں پاک کرنے کی تھی۔ دوسرا ستم یہ ہوا کہ عبید اللہ[1] گو رافضی تھا مگر فرقہ اثنا عشریہ کے بھی سخت مخالف تھا۔

شیعان حیدر کرار نے پہلے تو اپنے سابقہ امام مہدی عبید اللہ کو امامت اور مہدویت سے خارج کیا پھر اُسی موہوم و مفرور شیر خوار نوجوان[2] امام مہدی کا غار سر من رای سے پتہ نکال کر یہ نعرہ لگایا کہ

"وہ آئینگے آئینگے ضرور آئیں گے"

---

[1] تاریخوں میں نام کہیں عبید اللہ لکھا ہوا ہے کہیں عبد اللہ۔ میں اس دشت و کوہستان میں مزید تحقیق بھی نہیں کر سکتا لہٰذا سابقہ یادداشت کی بنا پر عبید اللہ ہی لکھا گیا ہے ویسے بھی غریب شیعوں کے نام مائل بہ تصغیر کچھ بھلے سے معلوم دیتے ہیں۔ (ابو المحمود)

[2] ناظرین تضاد سمجھیں گے مگر میں مجبور ہوں۔ روایات یہی کہہ رہی ہیں کہ وہ دو سال کے تھے اور نوجوان تھے (کافی، جلاء العیون) (ابو المحمود)

[1] زمین سے گھی یا تیل اور دودھ؟ تیل تو شاید مٹی کا ہو سکتا ہے۔ مگر اس کی تفصیل نہیں لکھی کہ دودھ گائے بھینس کا ہوگا یا مٹی کا؟ (ابو المحمود)

[2] قابل توجہ کانگرس اور شیعی ممبران مسلم لیگ ہے۔ (ابو المحمود)

جانب معاودت کریں گے کہ اوس تمام ملک کو فتح کریں
میں ہر جہاں، ظالم گرفت کو مار ڈالوں گا۔ یہاں تک
کہ زمین پر بغیر طیب وطاہر و پاکیزہ اور کوئی باقی
نہ رہے گا۔ یہود و نصاریٰ کو بجانب اسلام دعوت
کروں گا اور جو کوئی اسلام قبول نہ کریگا اسے قتل
کرونگا۔ اور جو ہمارے شیعوں میں سے زمین پر ہوگا
خدا اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجیگا۔ کہ وہ فرشتہ
خاک اس کے چہرے سے پاک کرے[شہ]" تا آخر
(جلاء العیون مترجم ص۱۵۱)

غرضیکہ ؎

پھر دل کو محوِ جلوۂ جاناں بنائیں گے
پھر شام غم کو صبح درخشاں بنائینگے

پھر آگے چل کر ص۲۳۳ پر لکھتے ہیں:۔

"اور یہ آیہ کریمہ موافق احادیث معتبرہ شان حضرت صاحب العصر (امام مہدی) اور ابائے بزرگوار آنحضرت میں نازل ہوا ہے وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ الخ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ۔ ترجمہ آیہ کریمہ کا یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں اُس جماعت پر احسان کرنا جن کو ستمگاروں نے زمین پر ضعیف کیا ہے اور اُن کو وارثانِ زمین سے قرار دوں اور ان کو روئے زمین پر مستولی کروں اور دکھاؤں فرعون و ہامان یعنی ابوبکر و عمر کو اور ان کے گروہ کو عوض[شہ] آزار اُن اماموں کا جس سے وہ حذر کرتے تھے"

یہی مجلسی رسالہ رجعت میں فرماتے ہیں:۔

"در روایات دیگر وارد شدہ است تا آخر حضرت امام حسینؓ بعد از حضرت صاحب الامر سہ صد نہ سال بادشاہی جمیع روئے زمین خواہد کرد۔ ص۵۹"

یعنی دوسری روایات میں مذکور ہے آیت ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ کی تفسیر میں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ جو آپ کے ہمراہ شہید ہوئے تھے خروج فرماویں گے اور سب کے سروں پر سنہری خود ہونگے اور دوسری روایت میں کہا ہے کہ بشیر پیغمبروں کے ہم رکاب ہونگے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے اور وہ پیغمبر سب لوگوں کو سمجھا دینگے کہ حسین بن علی ہیں جنہوں نے خروج فرمایا ہے تاکہ لوگ شک نہ لائیں اور جان لیں کہ وہ (نعوذ باللہ) دجال و شیطان ہیں۔ اس وقت حضرت امام مہدی ان کے درمیان جلوہ گر ہونگے۔ پس جب حضرت امام حسینؓ کی معرفت مؤمنین کے دل راسخ ہوجاویں گے تو امام مہدی دنیا سے رحلت کر جائینگے اور دوسری روایت میں وارد ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام امام مہدی کے بعد تین سو نو[۳۰۹] سال بادشاہی تمام روئے زمین پر کریں گے[شہ]"

مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھتے ہیں کہ:۔

"پس در دنیا زمان بسیارے سلطنت مے کند حتی از بسیارے سن مرغبش (یعنی امام حسین) ابروہایش بر روئے چشمانش مے یافتند۔ ص۵۹"

یعنی اتنا عرصہ سلطنت کرینگے کہ بھویں آنکھوں سے نیچے (بوجہ طویل العمری کے) اتر پڑینگی ؎

ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ایم
ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ایم

لیکن افسوس یہ ہے کہ ان جملہ جنگ و جدال اور معرکہ آرائیوں کے لئے مرکز پھر اسی کوفہ کو مقرر کیا گیا ہے کہ تمام شیعان دنیا وہیں جمع ہونگے اور بارہ ہزار صدیقوں کے علاوہ تیس ہزار پھر انہیں بے وفا کوفیوں پر بھروسہ کیا جائیگا[شہ] جنہوں نے باقوال شیعہ ہی ہمیشہ بدعہدی اور بے وفائی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ اگر درحقیقت وہ ایسے ہی تھے تو آزمودہ را آزمودن جہل است والا معاملہ ہے۔

بھی۔ خدا نہ کرے ہمیں تو اب بھی یہ بیل منڈھے چڑھتی دکھائی نہیں دیتی۔ ادھر اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ اگر وہ دوبارہ بھی لوٹائیں جائیں گے تو وہ اپنی پرانی کرتوتوں پر ہی عمل کرینگے لہٰذا ہماری ناقص رائے تو یہی ہے کہ اس ڈرامہ کو دوبارہ کھیلنے سے پیشتر اگر شیعوں کا خدا اور اس کے ائمہ (کوفیوں) سے پوشیدہ ہوکر) اچھی طرح سوچ سمجھ کر پھر اس ڈھونگ کو رچائیں تو بہتر ہوگا۔ ورنہ ؎

فائدہ کیا سوچ آخر تو بھی دانا ہے اسد
دوستی ناداں کی ہے جی کا زیاں ہو جائیگا

مندرجہ بالا حوالجات بالاختصار عرض کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں بہت کچھ ہوگا۔ مثلاً (نعوذ باللہ من ذالک) حضرت ابوبکرؓ کو خلافت سے اتار کر حضرت علی کو مسند خلافت پر بٹھایا جائیگا۔ حضرت فاروقؓ کے گھر کو آگ لگائی جائے گی۔ اُن کی زوجہ محترمہ کا اسقاط کرا کر ضائع شدہ حمل کا نام محسن رکھا جائیگا۔ حضرت صدیق اکبر کی زوجہ محترمہ کو گدھے پر بٹھا کر خلافت کی بھیک مانگنے کیلئے دربدر ذلیل کیا جائے گا۔ پھر اُن کی زوجہ محترمہ کی زبانی یہ کہلوایا جائیگا کہ

"خود تو بزدلوں کی طرح گھر بیٹھ رہتا ہے اور مجھے دربدر ہونے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے"

پھر حضرت عمرؓ کو تخت خلافت سے محروم کرکے حضرت علی کو متمکن کیا جائیگا۔ حضرت عمر کی کسی لڑکی کا نام ام کلثوم رکھ کر اس کا نکاح جبراً حضرت علی سے کرایا جائیگا۔ یہی حال حضرت عثمان کے ساتھ ہوگا۔ تمام ممالک میں بنی امیہ کو معزول کرکے بنی ہاشم گورنر مقرر کئے جاوینگے پھر جنگ جمل قائم ہوگی تمام مقتول شیعوں کا قصاص حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ وغیرہ سے لیا جائیگا۔ پھر حضرت علی دوبارہ اپنے معتمد جرنیل مروان بن حکم کے ساتھ حضرت عائشہ کو مدینہ بھیجیں گے پھر جنگ صفین قائم ہوگی۔ اب کے حضرت عمرو بن العاص کی چالاکیاں کام نہ آئیں گی اور فتح حضرت علی کی ہوگی غرضیکہ ابتدائے خلافت صدیق اکبر سے لیکر تا غیبت

شہ معلوم ہوتا ہے رجعت پسند شیعوں کے چہرے خاک آلود [illegible]

شہ شیعوں کا امیر المحدثین کچھ چوک سا گیا ہے تین سو یا تین سو دس کی بجائے تین سو نو سال کہنے کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے تو بالکل یقین آجاتا کہ ۳۰۹ سال ۱۱ ماہ ۱۹ یوم ۲ پہر ۳ گھڑی ۳۵ منٹ بادشاہی کرینگے۔ منہ

شہ پس خدا اوشاں جمع کند سی[۳۰] ہزار کس را از یاران او از اہل کوفہ الخ۔ رسالہ رجعت ص۵۹۔ (ابو الحمد)

نظم قائم ہر ایک ظلم کا پورا پورا بدلہ لیا جائیگا۔ تفصیلات دیکھنا چاہیں تو جلاء العیون، رسالہ رجعت کافی وغیرہ کتب شیعہ ملاحظہ فرماویں کہ کس طرح حضرت علی تخت خلافت پر جلوہ افروز ہونگے۔ فتح کے شادیانے اور نصرت کے ناقوس بجائے جائینگے۔ تخت نشینی کے جشن منائے جائیں گے۔ ظالموں کے منہ چڑائے جائینگے۔ شیعوں کو ہار پہنائے جائیں گے۔ الغرض ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

(باقی باقی)

قادیان کے جلسہ کا نمونہ

(نامہ نگار کے قلم سے)

قادیانی حضرات مرزا صاحب کو باب الرسالۃ میں ظلی نبی اور رئیس فی التحریر مانتے ہیں۔ اسی طرح ان کا ایمان ہے کہ نبی قدنی[1] کے صاحبزادے میاں محمود تقریر و بیان میں نہایت بلند مرتبہ اور معجزانہ حیثیت رکھتے ہیں بلکہ تمام ملکوتی قوتیں خدا تعالیٰ نے ان کے دل و دماغ میں ڈال دی ہیں۔ اور اس سحر بیانی کا ہی اثر ہے کہ ہر سال مختلف بلاد سے لوگ بکثرت جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر بزعم خود ساحرانہ بیان سے مالا مال ہو کر جاتے ہیں چنانچہ ہم نے اس سال خاص طور پر قادیان میں جا کر خلیفہ صاحب کا بیان سنا۔ جس کا اختصار اور ملخص ہم قارئین "اہلحدیث" کی دلچسپی کے لئے پیش کرتے ہیں:-

۲۷- دسمبر کو ½۱۲ بجے کے قریب ہم منارۃ المسیح (موقوعہ قادیان) کے پاس پہنچے۔ پنڈال میں اس وقت پہنچے جبکہ خلیفہ صاحب کی تقریر کا سلسلہ شروع ہو رہا تھا۔ تقریر کیا تھی۔ گویا معجون مرکب کی طرح تھی جس کی نہ کوئی انتہا تھی نہ ابتدا۔ کبھی آپ کسی مضمون کو شروع کرتے تھے اور ابھی وہ ختم ہونے نہیں پاتا تھا کہ نہایت صفائی کے ساتھ جملہ معترضہ کے طریقہ پر کوئی دوسرا مسئلہ چھیڑ دیتے تھے۔ مثلاً

(۱) **الفضل اور خلیفہ صاحب** الفضل خلیفہ صاحب کا جاری کردہ اخبار ہے جو آجکل سرکاری گزٹ کا درجہ رکھتا ہے۔ اس اخبار کے متعلق خلیفہ صاحب نے اثنائے تقریر میں کہا کہ الفضل والے ایک تو عقل کے ساتھ کام نہیں کرتے ...... (دوسرا یہ کہ) اشاعت کے متعلق بھی صحیح طریقہ اختیار نہیں کیا جاتا۔ اور اس میں سوزاک، قوت باہ وغیرہ امراض کے اشتہارات ہوا کرتے ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ ایسے اشتہارات نہ ہوں۔ ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ الفضل کے لئے خلیفہ صاحب کیسی بُری رائے پیش کرتے ہیں۔ کیا ایسا اخبار قوم میں مسلّم ہو سکتا ہے۔ جس کی نسبت اس قوم کا مختار یہ رائے قائم کرے اور اسے امراض خبیثہ و شہوانیہ کا ایک آلہ نشر الصوت قرار دیتا ہو۔

(۲) ایک مرتبہ ایک شخص میرے پاس دو دن مہمان رہا اور الفضل نے یہ خبر شائع کی کہ اس شخص نے میرے پاس صرف ایک وقت کھانا کھایا ہے۔ تو اس خبر سے اس مہمان نے کیسی رائے قائم کی ہوگی؟ شائد اس نے یہ سمجھا ہو کہ اس کی مہمانی کا اظہار کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا یا میں نے ہی الفضل کو یہ کہا ہو کہ وہ ایسا ہی لکھے قارئین "اہلحدیث"! خلیفہ صاحب کے اس فرمان کو سامنے رکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کا معتبر آرگن کس قدر جھوٹی خبریں اڑایا کرتا ہے۔ اور ان غلط خبروں کا یہ حال ہے کہ خلیفۃ المسیح کے اوپر بھی جھوٹ اور غلط خبریں لگا دینے میں ذرہ برابر نہیں جھجکتا۔ اور جو اخبار اپنے امیر و مطاع، دین و دنیا کے مالک و مختار اور ابن المسیح کی نسبت غلط خبر دے وہ دوسروں سے کیسا برتاؤ کریگا۔

(۳) ایک شدید متکبر عالم کہتا ہے کہ "الفضل" اب دلچسپی کے قابل نہیں، خلیفہ صاحب کے اس فرمان سے ثابت ہو گیا کہ مرزائیوں کی جماعت میں شدید اور متکبر علماء بھی موجود ہیں۔ اور قادیانیوں کے بعض علماء کو بھی الفضل سے دلچسپی نہیں۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ اگر جماعت قدنی کا کوئی عالم الفضل کو باعث دلچسپی نہیں سمجھتا تو وہ بے چارہ شدید متکبر کہلانے کا مستحق ہو لیکن اگر خود خلیفہ صاحب الفضل کو دروغ گو، کذاب اور کوک شاستر کا مصداق ٹھیرائیں تو ان پر جماعت کی طرف سے ہائے اور وائے کی بھی گنجائش نہ ہو۔ یہ کس قدر کھلی ہوئی رہبان پرستی ہے۔

(۴) پیغامیوں کی جماعت کی نسبت آپ کا ارشاد ہوتا ہے کہ مجھے کئی دفعہ رؤیا آیا ہے جو ان پر تو پورا نہ ہوگا لیکن شائد ان کی اولاد میں سے کسی پر پورا ہو۔ اس لئے میں اس خاندان (اشارہ بجانب امیر جماعت احمدیہ لاہور) کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا جو کل میری جماعت میں داخل ہو جائیں گے "کسی شخص نے حکیم نور الدین سے پوچھا تھا کہ محمدی بیگم والی پیشین گوئی صحیح نہیں نکلی تو حکیم نور الدین صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کا لڑکا در لڑکا در لڑکا در لڑکا (ھلم جرا) اور محمدی بیگم کی لڑکی در لڑکی در لڑکی در لڑکی (ھلم جرا) کا اگر کسی زمانہ میں نکاح ہو گیا تو بس پیشگوئی پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ ایک حدیث ہے الولد سر لابیہ۔ اسی طرح مرزا صاحب کا اثر ان کے صاحبزادہ میں کچھ نہ کچھ تو ضرور ہونا چاہئے۔ پس اسی طرح خلیفہ صاحب نے بھی ایک مزعومہ خیال ظاہر کر دیا ہے کہ چونکہ کسی زمانہ میں ان کی نسل سے کچھ لوگ ہماری جماعت میں داخل ہونگے اسلئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ چونکہ آپ علم النفس کے خوب واقف ہیں اس لئے یہ تو یقین ہو چکا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب خلیفہ صاحب کے معتقد نہیں ہونگے

[1] قدنی مخفف قادیانی کا ہے۔ اور یہ تخفیف خود قادیانی شعراء نے ابتدا میں کی تھی۔ چنانچہ ان کے ایک قصیدے کا ایک شعر یوں ہے ؎

سرمۂ چشم بناتے تیری خاک پا کو
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی

(اہلحدیث)

اس لئے ان کی اولاد کی نسبت جھٹ ایک پیشین گوئی کر دی۔ تاکہ قادیانی جماعت کے عشاق عرصہ قیامت تک اسی پیشین گوئی کی صداقت کا انتظار کرتے رہیں۔

(۵) دوسرا رؤیا۔ دوران تقریر میں آپ ایک دوسرے خواب کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وحشت ناک جنگل سے گزر رہا ہوں جس میں قسم قسم کی بلائیں ہیں اور مجھے یہ سکھا دیا گیا ہے کہ تم ڈرنا نہیں بلکہ یہ کہتے ہوئے عبور کر جاؤ کہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ چنانچہ میرے سامنے قسم قسم کی خوفناک صورتیں آتی تھیں اور مجھے ڈراتی تھیں۔ کسی کا سر انسان کا دھڑ بندر کا دھڑ انسان کا سر بندر کا، سر ہاتھی کا دھڑ خنزیر کا۔ دھڑ ہاتھی کا سر خنزیر کا۔ کسی کا سر ندارد، کسی کی کمر ندارد وغیرہ وغیرہ۔ اور میں یہی کہتا ہوا پار نکل گیا۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔

سابقہ انبیاء، صحابہ، صلحاء، علماء و بزرگان دین اور مجددین عظام کے خوابوں کو آپ دیکھئے تو آپ کو کہیں ایسے خواب نہ ملیں گے۔ ان نیک بندوں کے خواب بھی روحانیت سے لبریز ہوا کرتے ہیں۔ اور خواب بالا کا حال تو یہ ہے کہ بعض چھوٹے بچوں اور کمزور دماغ انسانوں کو بھی اس قسم کے ڈراؤنے خواب آجایا کرتے ہیں۔ یہ ہیں خلیفہ صاحب کے وہ خواب جنہیں ان کے مریدین سن کر عالم وجد میں آجایا کرتے ہیں۔

(۶) پھر اپنی تعریف میں مرزا صاحب کا الہام سناتے ہیں کہ جب میں بچہ تھا اس وقت میرے ابا جان کو یہ الہام ہوا۔ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا[1] الی یوم القیامۃ۔ یہ الہام ان (مرزا صاحب) کے سامنے میری (مرزا صاحب کی) نسبت یہ الہام تھا۔ اب آپ فرمائیے جس شخص کے لئے ایسا بلند شان کا الہام نازل ہوا ہو۔ اس کی عیب جوئی مصری جماعت کس طرح کر سکتی ہے؟

(۷) جو احمدی تین چار جلسوں میں شریک ہوتا ہے وہ پورا فلاسفر بن جاتا ہے اور یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ خلیفہ صاحب کے اس فرمان کو تعلیماً قادیانیوں نے جھوم جھوم کر سنا۔ لیکن تحقیقاً ہم وہ آدمی ایسے پیش کرتے ہیں جو کم و بیش آٹھ آٹھ بار سالانہ جلسہ دیکھ چکے ہیں۔ تو کیا وہ فلاسفر ثابت کر کے دکھلائے جا سکتے ہیں؟ ہاں البتہ اندھوں میں کانا راجہ۔ اس قسم کے فلاسفر تو ضرور بن جائیں گے۔ کیا کوئی شخص خلیفہ صاحب کی اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ صرف چار جلسوں کو دیکھ لینے سے ہر احمدی کامل فلاسفر بن جاتا ہے۔ میرے خیال میں حکومتوں کو چاہئے کہ طلباء فلسفہ کو صرف چار جلسوں پر ۱۲ یوم کے لئے بھیج کر کامل فلسفہ کی قدنی سند لے دیا کریں (اگر قبول افتد)

(۸) قرآن فرماتا ہے کہ اہل نار دوزخ کے عادی ہو جائیں گے تو خدا تعالیٰ ان کو نئی نئی جلدیں دیگا۔

(۹) سارے برما کی تعلیمی کانفرنس کا پریذیڈنٹ علی ہو، میں (ہماری جماعت کی کوشش سے) مسلمان ہوا ہے۔ خلیفہ صاحب نے بریکٹ کی عبارت اپنے منہ سے نہیں نکالی لیکن کلام میں ایسا ربط پیدا کیا تھا کہ ہر شخص نہایت صفائی اور سادگی کے ساتھ یہی یقین کرلے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی وہ مسلمان ہوا ہے۔ لہٰذا ہم خلیفہ صاحب اور ان کی تمام جماعت سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ اس شخص کا نام کیا ہے اور کس احمدی مبلغ کے ہاتھ پر اور کب وہ شخص مسلمان ہوا ہے۔ اور اس کا کامل پتہ کیا ہے تاکہ پوری پوری تحقیق کے بعد ہم قادیانی پریس کی صداقت کا اندازہ لگا سکیں۔ نیز فقرہ ۸ کا ثبوت بھی قرآن مجید سے فرمایا جائے تو میں بے حد مشکور ہونگا۔ وہ کونسی آیت ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل نار دوزخ کے عذاب سے عادی ہو چکے ہیں۔ اگر خلیفہ صاحب یا کوئی اور احمدی صاحب مجھے یہ ثابت کر دکھلائیں تو میں بے حد مشکور ہونگا۔

قادیانی اخبارات میں جلسہ کے حالات چھپیں گے۔ اس لئے ان تمام حالات کو پڑھ کر اس پر پھر ایک مضمون جلد ہی ناظرین کی خدمت میں بھیجدیا جائیگا۔ انشاء اللہ!

(خاکسار ابو سعید عبد الرحمٰن فرید کوٹی از چنیوٹ)

تاثرات

(حیدرآباد دکن اور سری نگر کشمیر)

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ (ق)

(از مولوی عبد الرحمٰن صاحب خلیل قریشی ہاشمی نظام آبادی)

ہندوستان کی باج گزار ریاستوں میں سب سے بڑی اور وسیع ریاستیں دو ہیں۔ ایک حیدرآباد دکن اور دوسری کشمیر۔ حیدرآباد ہندوستان کے انتہائی جنوب میں واقع ہے اور ایک وسیع خطہ ملک ہے اور ایک طویل و عریض مملکت ہے اور نظام سٹیٹ کے نام سے مشہور ہے۔ بڑا سر سبز اور خوش حال علاقہ ہے۔ ہندوستان کے عین شمال میں ریاست کشمیر ہے۔ یہ بھی ایک نہایت وسیع سلطنت ہے جو نہایت سرسبز پہاڑوں اور زرخیز میدانوں پر مشتمل ہے آبادی گنجان ہے۔ خدا کی حکمت کہ ان کا نام سنتے ہی دل پر ایک بشاشت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ حیدرآباد اسلئے کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کی یادگار ہے یہاں کا حکمران ہر دلعزیز، رعایا پرور، علم نواز اور علم دوست حاکم ہے۔ ہنر اور صاحب ہنر کا قدردان، فیاض کہ اقطاع عالم سے لوگ آآکر اس سرچشمہ کرم و فیض سے سیراب ہو رہے ہیں۔ اس عالی جاہ صاحب کرم و فضل، جود و سخا بادشاہ کا قلبی اثر عوام الناس رعایا پر بھی یوں پڑا ہے کہ حیدرآباد کے باشندے عموماً فیاض، مہمان نواز خوش خلق، ملنسار اور علم دوست ہیں۔ ان لوگوں سے

---

[1] اس کفروا کے نشانہ میں قادیان کے آریہ سکھ اور ہندو داخل ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو ان پر آپ کو کیا فوقیت ہے؟ ان کے بعد جماعت احمدیہ قادیان بھی کفروا میں بھیجا نہیں؟ جو حقیقۃً آپ کے اور آپ کے والد ماجد کے منکر ہیں۔ لاہوری بیشک آپ کے بلکہ سلسلہ کے منکر نہیں ہیں۔ قوم کے انکار کرنے والے پر الہام [illegible] اصل ہے کے انکار کرنے والے پر [illegible] نہ کے۔ [illegible]

کوئی ایسی حرکت دیکھنے میں نہیں آئی جو وقار کے خلاف ہو اور جس میں دنائت اور رذالت کا شائبہ ہو۔ یا جس میں خست اور کم حوصلگی ظاہر ہو۔ لوگ اکثر تعلیم یافتہ اور سمجھدار ہیں۔ کاروبار اور اسباب معیشت کی طرف سے عموماً قانع اور مطمئن سے نظر آتے ہیں اور دوسری جگہوں کی طرح شاکی اور غیر مطمئن نہیں ہیں۔

مذہبی حیثیت میں یہاں کے مسلمانوں کی عجیب کیفیت پائی۔ یوں تو پرانی روایات کے حامل ہیں۔ لیکن اکثر حقیقت مذہب سے ناواقف اور سنی سنائی باتوں پر عامل۔ مذہب کی ظاہری نمائش بہت لیکن حقیقت سے کم آشنائی اور بے بصری۔ پیروں اور مشائخ کے بہت زیادہ عقیدت مند، قبروں اور استھانوں، خانقاہوں پر چڑھاوے چڑھانا منتیں ماننا اور مزاروں پر جبیں فرسائی کرنا مذہبی شعار خیال کر لیا گیا ہے۔ توحید اور اہل توحید سے بہت کم آشنا (الا ماشاء اللہ)

موحدین اہل حدیث یوں تو ہندوستان کے چپے چپے میں چھا گئے اور گوناگوں مصائب و تکالیف ہزاق مالی، جانی نقصان برداشت کرتے ہوئے کونے کونے میں صدائے توحید بلند کی۔ راس کماری سے لیکر کشمیر کی سرحدوں تک پھر جاؤ ہر جگہ ان موحدین اہل اللہ کے اثرات موجود ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کے رشتہ الفت کو خدا سے استوار کرایا اور روٹھے ہوئے الہ العالمین کو منوا کر وہ ٹوٹے ہوئے تعلقات پھر مضبوط اور محکم کرائے شرک باللہ۔ قبر پرستی اور انسان پرستی سے جو کہ قوموں کے لئے ایک لعنت اور سب سے بڑی مصیبت ہے لوگوں کو نجات دلا کر حقیقی اسلام سے روشناس کرایا لیکن معلوم نہیں کہ اس توحید کے سیلاب کو جنوبی ہند تک پہنچنے میں کوہ بندھیاچل اور ست پڑا کی بلند چوٹیاں اور دشوار گزار گھاٹیاں حائل ہوئیں اور یہ صدائیں انہی سے ٹکرا کر رہ گئیں یا مبلغین توحید و سنت کی بے توجہی۔ بہرحال کوئی ایسی صورت ضرور ہے کہ اس علاقہ میں اہل حدیث خال خال نظر آتے ہیں اور جو ہیں بھی وہ مستضعفین ہیں۔ حیدرآباد میں اکثر بزرگوں کی قبروں پر بڑے بڑے گنبد اور شاندار عمارتیں ہیں اور زائرین عورتوں اور مردوں کا ہر وقت جمگھٹا رہتا ہے کوئی آستانہ کو پکڑ کر رو رہا ہے کوئی دہلیز پر جبیں فرسا ہے۔ کوئی قبر پر بچھے ہوئے اور لپٹے ہوئے رو رو کر حال دل کہہ رہا ہے۔ ایک دن غالباً جمعرات کو ایک دوست کے ایما پر مجھے ایک بزرگ شریف الدین مرحوم کی مزار پر جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے وہ کہنے لگے کہ صبح کی نماز یہاں کے ایک بڑے بزرگ ہیں اُن کی مسجد میں پڑھینگے میں نے کہا بہت اچھا۔ خیال کیا کہ نماز بھی با جماعت ادا ہوگی اور اُن بزرگوں کی زیارت بھی ہو جائے گی۔ صبح جب حسب قرارداد وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بزرگ صاحب تو غائب۔ لیکن ایک نہایت عالیشان مقبرہ ہے جو لاکھوں روپوں کی لاگت سے بنا ہے۔ اسکے پہلو میں مغرب کی طرف ایک مختصر سی مسجد بھی ہے۔ صبح کی نماز تو پڑھنے والے مسجد میں بہت کم لیکن اس عالیشان گنبد میں عورتوں اور مردوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ جو بدنصیب جاتا پہلے دہلیز پر جبیں فرسائی کرتا اور پھر قبر پر صاف سجدہ کرتے ہوئے گر جاتا۔ سینکڑوں پڑھے بڑے خوش پوش، تعلیم یافتہ مہذب نما لوگ اسی حالت میں مبتلا دیکھے۔ کوئی چلا رہا ہے کوئی رو رہا ہے، کوئی سجدہ میں پڑ کر بڑی تضرع اور عاجزی سے گڑگڑا رہا ہے اور مخاطب اس کا وہی صاحب قبر ہے۔ گویا اللہ رب العالمین یہاں بالکل فراموش تھا۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

مجھے تو ڈر لگا کہ اس صریح شرک اور قبر پرستی پر شائد رب العالمین کا غضب حرکت میں نہ آ جائے۔ میں جلدی چھت کے تلے سے باہر آ گیا اور بڑی حیرت سے یہ تماشا دیکھتا رہا۔ سچ ہے۔ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ط خدا تعالیٰ بڑا ہی صاحب حلم ہے۔

مقبرہ مذکور کے دروازوں اور دیواروں پر بڑے خوشنما قطعے لکھے ہوئے تھے۔ اکثر سنگ مرمر میں کندہ اور بعض رنگین چوکھٹوں میں محفوظ دیواروں پر آویزاں تھے سامنے کے دروازہ پر ؎

یوسف الدین شریف الدین شہ عالی جناب[1]
دستگیر عاجز و مسکین ضعیف و شاب
نعمت دنیا و عقبیٰ ہم خدا و ہم رسول
از سر صدق و ارادت ہر چہ خواہی بیاب

کسی جگہ یہ اشعار لکھ کر آویزاں تھے ؎

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہیست[2]
سجدہ گاہ ملک در روضۂ شہنشاہ است

کہیں یہ ابیات مسلمانوں کی بے بصری پر نوحہ خواں تھے

؎ تخت گاہ دو شہ عرش مقام است اینجا[3]
قبلہ و کعبۂ حاجاتِ انام است ایں جا
کامیاب اند سعادت چہ مسلماں و چہ ہنود
بارش ابر کرم رحمت عام است اینجا

اور کسی کونے میں کوئی عقیدت مند چلا چلا کر ذیل کے الفاظ میں صاحب قبر سے خطاب کر رہا تھا (وھم عن دعاءھم غافلون) ؎

نہیں تھی کچھ بھی میری حقیقت تمہارے در سے ملی ہے عزت
خراب ہونے نہ دیجئے حضرت تمہارے گھر کا بنا ہوا ہوں

غرضیکہ ایسی بے شمار مثالیں آپ کو حیدرآباد میں ملیں گی جن کو دیکھ کر ایک اہل دل کے قلب پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے اور اس کے دل سے ایک آہ نکلتی ہے کہ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا کم

---

[1] شریف عالی جناب بادشاہ ہیں اور عاجز و مسکین بوڑھے اور جوان کی مدد اور دستگیری کرتے ہیں دنیا اور عقبیٰ کی نعمت ہیں۔ خدا بھی ہیں اور رسول بھی ہیں۔ تم سچے دل سے اور عقیدت سے آؤ اور یہاں سے اپنا ہر مطلب پالو۔

[2] اے بے ادب اس عجیب درگاہ میں پاؤں مت رکھ۔ یہ ایک ایسے شہنشاہ کا روضہ ہے جہاں فرشتے بھی آکر سجدہ کرتے ہیں۔ (خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو اسکے کہنے کے مطابق بے ادب ہیں اور جن کا یہاں قدم نہیں آتا)

[3] یہ جگہ ہم پلہ عرش ہے۔ لوگوں کی حاجت برآری کے لئے یہ جگہ قبلہ و کعبہ ہے۔ یہاں سے ہندو مسلمان سعادت مندی اور کامیابی حاصل کرتے ہیں اور یہاں پر کرم عام کی بارش ہو رہی ہے وغیرہ وغیرہ۔

وہ وقت کب ہوگا کہ جس شہر کا نام لیکر مسلمانانِ ہندوستان کے دل میں سرور اور آنکھوں میں ٹھنڈک (تو ہیں) پیدا ہو۔ وہاں کی مذہبی حالت یہ ہو کہ شرک اور اسلام میں عوام الناس تمیز نہ کر سکیں جس شہر میں حدیث کی سینکڑوں نادر الوجود کتابیں شائع ہوں اور ملکوں میں جائیں اور قرآن و حدیث کی اشاعت کا جو شہر فی زمانہ منبع سمجھا جائے۔ وہاں قبر پرستی اور پیر پرستی اور شرک و بدعت اپنے جوبن پر ہوں۔ اعاذنا اللہ منہا۔

کاش کوئی اللہ کا بندہ اُٹھے اور حیدرآباد میں اس شرک کے خلاف آواز اٹھائے۔ افسوس دل سرد ہو گئے توحید کی آگ دل میں سرد پڑ گئی وہ جوش اور وہ شوق اور وہ جاں بازیاں اور سر فروشیاں نہ رہیں۔ دلوں پر غیر اللہ کا ڈر اور انسانی رعب تسلط ہو گیا اور حق گوئی سے خاموشی اختیار کر لی گئی۔ استحوذ علیہم الشیطان فانساھم ذکر اللہ

کبھی وقت تھا کہ مسلمان اعلائے کلمۃ الحق میں پہاڑوں سے ٹکرانے اور سمندروں کو چیرنے میں بے باک تھا کوئی چیز سامنے آتی پرواہ نہ کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ الحق جرأت اور دلیری سے کرتا۔ شرک ایک ایسی سخت بلا ہے اور ایک ایسی مصیبت ہے۔ جس نے ایمان کو کھوکھلا کر دیا اور مسلمانوں کو بزدل اور بے غیرت بنا دیا توحید اللہ کا نور ہے۔ شمع روشن ہے۔ حقیقی راہ ہدایت ہے، صراطِ مستقیم ہے، کامیابی کی شاہ راہ ہے۔ فائز المرامی کا ذریعہ ہے اور دنیا کی تمام فتوحات برتری اور کامیابیوں کی کلید ہے۔ قبہ پرستی، شرک بالخصوص قبر پرستی ایک گھن ہے جو مسلمان کے دل کو بے جرأت اور کھوکھلا کر دیتی ہے اور شیطان کا اس پر غلبہ ہو جاتا ہے۔ پھر ہر ایک شخص کا ڈر اور رعب ایسے انسان پر غالب آجاتا ہے اور وہ دنیا میں ایک گیا گزرا انسان، اور مشرک قومیں گری ہوئی قومیں کہلاتی ہیں۔

میں نے حیدرآباد کے مقابلہ میں کشمیر کو رکھا تھا کشمیر کی مذہبی کیفیت بھی تقریباً یہی ہے۔ وہاں بھی قبر پرستی، استھان پرستی اور پیر پرستی کثرت سے ہے سرینگر میں اکثر پیروں کی مزاریں دیکھنے میں آتی ہیں اور بعض جگہوں پر تو لوگ محض اس لئے سجدے کرتے اور دعائیں مانگتے ہیں کہ وہاں کوئی بزرگ صرف بیٹھ گئے تھے۔ مثلاً شاہ ہمدان کی خانقاہ۔ اکثر ایسی جگہوں میں بڑے بڑے مشرکانہ اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ اور مشرکانہ وظائف کئے جاتے ہیں۔ مفصل کیفیت کسی دوسری فرصت میں عرض کی جائے گی۔ مختصر یہ کہ مثلاً وہاں کسی بزرگ نقشبند صاحب کی خانقاہ ہے اس پر ذیل کے اشعار ایک کونے میں لکھے تھے ؎

دردمندانیم افتاں و خیزاں آمدیم
چارہ مے جوئیم از دار الشفائے نقشبند
نیست بر لوحِ دلم نقشے سوائے نقشبند
المدد یا خواجۂ مشکل کشا المدد

غرضیکہ مشرکانہ افعال میں دونوں جگہوں کی حالت ملتی جلتی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کشمیر میں موحدین کی ایک کثیر جماعت ہو گئی ہے۔ (کثّر اللہ سوادھم) اور اشاعت توحید میں یہ لوگ سرگرم ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ حیدرآباد میں بھی مخلصین کی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے جن کے دل شرک اور قبر پرستی کو دیکھ کر کڑھتے ہیں ؛ اور انہوں نے اس بدعت کے خلاف حسب حیثیت جدوجہد شروع کر دی۔ انھم فتیۃ آمنوا بربھم وزدناھم ھدیً وربطنا علیٰ قلوبھم اذ قاموا فقالوا ربنا رب السموات والارض لن ندعوا من دونہ الٰھا الخ۔ (باقی باقی)

علم کی فضیلت اور اہل علم

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی، جہلمی)

حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے:۔ شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط۔ یعنی خدا نے اور فرشتوں نے اور ذی علم لوگوں نے اس امر کی گواہی دی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عادل با انصاف حاکم ہے؛ اس آیت سے بچند وجوہ علم کی شرافت معلوم ہوتی ہے۔

(۱) اہل علم کو خدا نے اتنا شرف عطا کیا ہے کہ ان کی شہادت کو اپنی شہادت اور اپنی پاک مخلوق کی شہادت کے ہم پلہ رکھا۔

(۲) معبود بہ عظیم یعنی اپنی توحید پر سب نوع بشر میں سے اہل علم ہی کو منتخب فرمایا۔ امراء و رؤساء اعتقاد میں سے کسی کو اس کے واسطے پسند نہ کیا۔

(۳) اہل علم کی شہادت کو بغیر اعادہ لفظ شہادت کے اپنی اور اپنے فرشتوں کی شہادت کے ساتھ ملا کر ذکر کیا۔ اس ترکیب سے اہل علم کی شہادت کا ارتباط خدا کی شہادت کے ساتھ خوب ظاہر ہوتا ہے گویا خدا نے اپنی ذات کی وحدانیت کی گواہی علماء کی زبان پر دی۔ اور علماء کی زبان کو اس شہادت پر جاری کیا۔

(۴) اس شہادت کے لینے کے ضمن میں لوگوں پر علماء کا تزکیہ و تعدیل ظاہر فرمایا۔ اس واسطے کہ خداوند علیم اپنی مخلوق میں سے خاص اسی شخص کی شہادت لیتا ہے جو عادل بے لوث ہو۔ جیسا کہ حدیث ذیل سے ظاہر ہوتا ہے:۔ یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین۔

(۵) اہل علم کو اولوا العلم کے لقب سے ملقب کیا جس سے ظاہر ہوا کہ ہمیشہ کے واسطے اہل علم کو یہ لقب عطا کیا گیا ہے۔ اور اہل علم کے لئے یہ لقب شایان ہے دنیاوی القاب کی طرح چند روزہ نہیں کہ پھر اس سے لیا جاوے اور کوئی بھی ان کے حال کا پرسان نہ ہے اعزہ کرام تو بجائے خود۔ آپ ہی اہل دل نگاہ کر نظر غلط انداز کر دنیاوی تخصیص کا لقب دیا ہوا چھینا گیا۔

(۶) قاعدہ مشہورہ ہے کہ صاحب عظمت کسی بڑے کام پر اکابر خلق و رؤساء قوم کی شہادت لیا کرتا ہے اسی قاعدہ کے مطابق اعظم ترین مشہود (توحید) پر اکابر و اشرف خلق ذی علم کی شہادت لی گئی۔

(۷) علماء کی شہادت کو منکران توحید پر حجت ٹھیرایا جس سے معلوم ہوا کہ علماء بمنزلہ ادلہ الٰہیہ ربانیہ و براہین واضحہ توحید کے ہیں۔

(۸) اس شہادت کے باعث خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے نزدیک علماء کرام کو اپنا حق ادا کرنے والا ٹھیرایا۔ پھر جبکہ علماء عظام نے دنیا میں توحید کی منادی کر دی تو انہوں نے مشہود بہ حق کو ادا کر دیا۔ ان کی شہادت سے مشہود بہ حق اہل دنیا پر ثابت ہو گیا اور مخلوق خدا پر توحید خدا کا اقرار کرنا واجب ہو گیا۔ اور قیامت تک جس آدمی کو توسل سے فیض پہنچا ان میں سے عامل کے برابر علماء کو بھی ثواب حاصل ہؤا۔ اور یہ دین کی فیض رسانی کا ایسا رتبہ ہے جس کا اندازہ سوائے خدائے علیم کے اور کوئی نہیں جانتا۔

عالم وجود میں چند ایسی اشیاء ہیں جو باہم کسی صورت میں مساوی نہیں جیسے روشنی اور تاریکی یا جیسے کہ دوزخی اور جنتی لوگ۔ اسی طرح اہل علم بے علموں کے برابر نہیں۔ گو بے علم لوگ دنیاوی مناصب کے حصول میں کتنی ہی جد و جہد کر کے اپنے باقی ابناء جنس سے ہر طرح فائق ہو جاویں مگر جو کچھ مدارج خداوند کریم نے اہل علم کو عطا کئے ہیں وہاں تک بغیر حصول علم کے ان کی رسائی کسی طرح نہیں ہو سکتی اور نہ کسی طرح ان کے برابر ہو سکتے ہیں۔ هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ یعنی کیا پڑھے ہوئے اور اَن پڑھ کبھی باہم برابر ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ میں جاہل کو نابینا کہا ہے۔ اس آیت میں باقی ابناء جنس پر علماء کا فائق ہونا بیان فرمایا اور علماء کو صاحب بصارت اور بے علموں کو اندھا ٹھیرایا اور علماء کی تصدیق کو اپنے کلام کے ظاہر ہونے پر شہادت اور ثبوت میں پیش کیا۔ اس آیت میں بنی آدم کی تقسیم دو طریق پر کی۔ ایک گروہ صاحب بصیرت ذی علم۔ اور دوسرا گروہ کہ باطن جاہل اندھا۔ دیگر خشیۃ کا حصر اہل علم میں فرمایا۔ چنانچہ ارشاد باری ہوتا ہے :- اِنَّمَا یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یعنی اہل علم ہی خدا سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ پس ثابت ہؤا کہ دخول جنت و رضاء الٰہی کے واسطے خشیۃ اللہ ضروری امر ہے۔ اور خشیۃ اللہ سوائے علم حاصل کے نہیں ہو سکتا۔

پس علم دین کا سیکھنا از حد ضروری ہے۔ علماء ربانی کو اللہ تعالےٰ نے اپنی کتب منزل علی الانبیاء کے علم کا مخزن قرار دیا۔ چنانچہ فرماتا ہے :- بل هو ایات بینات فی صدور الذین اوتو العلم و ما یجحد بایاتنا الا الظالمون۔ یعنی قرآن شریف فی نفسہ آیات بینات ہے اہل علم کے سینوں میں ثابت اور محفوظ ہے۔ قرآن شریف کا آیات بینات ہونا اہل علم کو معلوم ہے۔ اور ان کے سینوں میں یہ بات ثابت ہے اہل علم کو اللہ تعالیٰ نے مرجع خلق کا بنایا ہے۔ چنانچہ بنی آدم کی رسالت کے مستبعد سمجھنے والے کفار کو حکم دیا ہے کہ ہم نے تو آج تک دنیا میں جس قدر رسول بنی آدم کی رہنمائی کے واسطے بھیجے ہیں وہ جنس بنی آدم ہی میں سے منتخب کر کے بھیجے ہیں۔ تم خود نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کر لو۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ اعلیٰ و اشرف الایات دینیہ ستون اسلام نماز ہی میں اہل علم ہی کو مقتدا بنایا ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث مرویہ حضرت ابو مسعود بدری سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یؤم القوم اقرءهم لکتاب اللہ۔ یعنی لوگوں میں سے جو کتاب خدا کو جاننے والا ہو وہ نماز کی امامت کرایا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نعماء عظمیٰ یاد کرائیں اور ان سب میں سے علمی نعمت کو بہت بڑھ کر وقعت دی۔ اور بہ نسبت دیگر انعام و اکرام کے اس نعمت کا زیادہ احسان آپ کی ذات پر رکھا۔ وانزل اللہ علیك الكتاب والحكمة وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل اللہ علیك عظیما۔

خداوند کریم نے اپنے بندوں کو عطیہ علم کی نعمت یاد دلائی۔ اور اس پر ان سے شکریہ طلب کیا۔ اور اس عطیہ علمی کی ہمیشہ یادگار قائم رکھنے کے واسطے اپنے ذکر اذکار کا ان کو حکم دیا۔ كَمَا اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَكِّیْكُمْ وَیُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۞

ایک اور جگہ پر فرمایا کہ عطیہ علم پر خوشی کرو۔ دنیا دار لوگ جس قدر خزائن جمع کر رہے ہیں۔ ان سب سے یہ دولت علمی بہتر ہے۔ قل بفضل اللہ و برحمته فبذلك فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون۔ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت مرحومہ کو سنا دو کہ خدا کے فضل (ایمان) اور خدا کی رحمت (قرآن) پر خوش ہو جائیں یہ دونوں چیزیں لوگوں کے جمع کردہ خزائن سے بدرجہا بہتر ہیں۔ عطیہ علم کی بہتری و خیریت کے متعلق ایک حدیث شریف میں یوں آتا ہے من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین۔ جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور بہتری پہنچانا چاہتا ہے تو اس کو اپنے دین میں سمجھ دیتا ہے دولت لازوال، خزائن علمیہ، انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم کا وارث اسے بناتا ہے۔

قرآن شریف میں ایک اور جگہ پر علم دین کی ضرورت کو اس طرح ظاہر فرمایا کہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے اور انبیاء علیہم السلام کے مبعوث فرمانے اور ان پر کتابیں کے اتارنے اور خانہ توحید مکہ مکرمہ میں لوگوں کو سال بسال حج کے واسطے جمع کرنے اور قربانیوں کی رسم جاری کرنے سے میری یہی غرض ہے کہ تم کو میری ہستی اور صفات علیا اور میری وحدانیت کا علم حاصل ہو جاوے۔ اللہ الذی خلق سبع سموات و من الارض مثلهن یتنزل الامر بینهن لتعلموا ان اللہ علیٰ كل شئ قدیر۔ فرشتوں نے جناب باری تعالیٰ سے آدم علیہ السلام کے خلیفہ تجویز ہونے کے متعلق سوال کیا تھا کہ خداوندا ایک پاک گروہ کے مقابل میں آدم جیسے شخص کو خلافت کے واسطے چن لینے کی کیا حکمت ہے۔ اور فرشتوں پر آدم علیہ السلام کو کیا فضیلت ہے۔ خداوند علیم نے

جواب دیا کہ جس بات کو میں جانتا ہوں اسے تم نہیں جانتے۔ پھر علمی امتحان میں دونوں کو بلایا گیا اور آدم علیہ السلام علم میں فرشتوں سے [illegible]

فتاویٰ

س ۴۳ } ہم لوگ دیہات کی بستیوں میں رہتے ہیں۔ اکثر کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ایسی بستی میں اپنے لڑکوں کی تعلیم کے لئے مکتب بناکر معلم رکھتے ہیں۔ ہم لوگ جو صدقہ فطر دیتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں تو فطرہ و چرم قربانی اپنے لڑکے کی تعلیم کے لئے بستی کے مکتب کے معلم کو تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۴۳ } تنخواہ میں چرم قربانی اور صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ وہ غرباء مساکین کا بلاعوض حق ہے حدیث شریف میں طعمۃ للمساکین آیا ہے۔ ان صریح الفاظ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے مصرف پر خرچ کرنا صحیح نہیں۔ اللہ اعلم و علمہ اتم۔

س ۴۴ } اگر کوئی شخص کسی ایسے کام سے عہد کرلے (جس کا کچھ ثواب یا عذاب کرنے نہ کرنے سے نہ ہو) یہ کہ میں اس کام کو نہ کرونگا اور پھر اس کام کو کرنا چاہے تو اس کو کیا کرنا چاہئے۔ جبکہ بغیر اس کام کے کئے اس کو دقت کا سامنا ہو۔ اس کو اپنا عہد توڑنا جائز ہے یا نہیں یا اس کا کچھ کفارہ ادا کرنا چاہئے۔ کسی وجہ سے یا غصہ میں آکر عہد کرلیا۔ حالانکہ کام گناہ کا نہیں ہے۔ (سائل ایک مسلمان)

ج ۴۴ } سائل نے ہمیں عہد کی قسم اور کام کی نوعیت نہیں بتائی۔ اس لئے ہم بھی مفصل جواب نہیں دے سکتے۔ آیت کریمہ اس امر میں واضح ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا الآیۃ خدا کے نام کی قسموں کو بہانہ بناکر نیکی اور اصلاح کرنا نہ چھوڑو۔

س ۴۵ } کیا نماز مکتوبہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو کیا فرض ہے یا مسنون۔ جواب از روئے قرآن و حدیث عنایت فرمائیں

(سائل عبدالغنی کیکنوی)

ج ۴۵ } نماز فریضہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث آئی ہے۔ اگرچہ وہ حدیث ضعیف ہے۔ مگر جواز کا فائدہ دیتی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۶ } ہمارے گاؤں میں ایک پرانی مسجد ہے۔ جو کہ زلزلہ سے بالکل چور ہو گئی ہے۔ گاؤں والوں میں اتنی ہمت و جرأت نہیں اور نہ مسجد مذکور میں کسی طرح کی آمدنی ہے جس کے ذریعے مسجد مذکور کی مرمت ہو سکے آیا ایسی صورت میں مسجد مذکور کی مرمت قربانی کی کھال سے کرنا درست و جائز ہے یا نہیں؟

(سیکرٹری انجمن اصلاح الانصار سملی)

ج ۴۶ } قربانی کی کھالیں غرباء و مساکین کا حق ہے۔ مسجد کے لئے الگ چندہ کیا جائے۔

س ۴۷ } ہمارے گاؤں میں اکثر لوگ عقیقہ کرتے ہیں اور عقیقہ کے گوشت کو پکاکر خاص لوگوں کی دعوت کرتے ہیں۔ کیا اس طرح کی دعوت میں جانا اور کھانا از روئے شرع شریف کے کیا حکم رکھتا ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۴۷ } عقیقہ کے گوشت سے احباب کی دعوت کرنی جائز ہے۔ عقیقہ اور قربانی کا حکم ایک ہے۔ جیسے قربانی کا گوشت خود کھا سکتا ہے اور احباب کو بھی کھلا سکتا ہے۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

نوٹ :- فتاویٰ اسی قدر تھے۔ (مفتی)

(بقیہ متفرقات از ص)

یاد رفتگان | میرا ماسالہ جوان بھانجہ نور نبی سے انتقال کرگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(مولوی عبدالقیوم از لالہ موسیٰ)

(۲) میرا بڑا لڑکا رستم علی ایک لڑکا اور ۳ لڑکیاں چھوڑ کر رحلت کرگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(مولوی ثناء اللہ سندر پور ضلع مالدہ)

(۳) میری دختر جو بڑی نیک اور صالحہ تھی۔ چار بچے چھوڑ کر فوت ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(عبدالعزیز ناگی از کوٹلی لوہاراں)

(۴) میرے دادا حکیم رحمت علی صاحب قریشی تقریباً پچانوے سال کی عمر پاکر ۲۳ دسمبر ۳۸ء بروز جمعہ بوقت ۱۲ بجے شب انتقال فرماگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم قابل ترین طبیب اور مخلص مسلمان تھے۔

(قریشی سراج الحق ساکن بھنگواں متصل ریلوے اسٹیشن جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم

ضرورت ہے | خاکسار کو جو نہایت غریب طالب علم ہے۔ ایک مترجم اور خوشخط قرآن مجید کی ضرورت ہے۔ ناظرین اہلحدیث میں سے کوئی صاحب مجھے فی سبیل اللہ خرید دیں۔ پتہ :- عبدالشکور طالب علم مسجد اہل حدیث محلہ ایران گیرہ میسور۔

دعائے صحت | میرا ایک دوست بیمار ہے۔ ناظرین اس کے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔

(حاجی عبدالکریم از لاہور)

اللّٰھم اشفہ بشفائک و داوہ بدوائک

بارش کے لئے دعا کریں | امسال پنجاب میں بارش بہت کم ہوئی۔ اکثر ایسے علاقے ہیں جہاں بالکل نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے فصل بہت کم بوئی گئی ہے۔ اور اب خشک سردی فصلوں کو خراب کر رہی ہے۔ اگر بارش ہو تو بہت مفید ہے۔ لہٰذا جملہ ناظرین سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کی درگاہ میں خلوص دل سے عاجزی و انکساری سے بارش کے لئے دعا کریں۔ (ایک مسلمان)

متفرقات

اہلحدیث کے وی پی ۳۱۔ دسمبر ۳۸ء کو مندرجہ ذیل خریداران کی خدمت میں وی پی بھیجے گئے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ حضرات وصول کر لیں گے۔ خدانخواستہ کسی صاحب کی عدم موجودگی یا کسی اور وجہ کے باعث وی پی واپس ہو جائے تو از راہ نوازش قیمت اخبار جلد از جلد بھیجدیں ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے بعد دو ہفتہ انتظار کر کے اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۱۰۵ - ۴۳۵ - ۲۵۷۸ - ۳۰۶۳ -
۴۷۷۳ - ۵۲۹۸ - ۶۳۰۸ - ۷۵۰۳ -
۸۳۴۵ - ۹۱۲۲ - ۹۶۰۲ - ۹۶۹۳ -
۱۰۱۲۲ - ۱۰۶۷۱ - ۱۰۹۱۴ - ۱۱۱۹۴ -
۱۱۲۱۴ - ۱۱۳۲۲ - ۱۱۳۱۴ - ۱۱۵۳۶ -
۱۱۵۴۳ - ۱۱۷۹۳ - ۱۱۹۷۷ - ۱۱۹۷۹ -
۱۲۰۵۳ - ۱۲۱۴۳ - ۱۲۲۹۷ - ۱۲۲۹۹ -
۱۲۳۰۰ - ۱۲۳۰۴ - ۱۲۳۸۷ - ۱۲۳۸۹ -
۱۲۳۹۱ - ۱۲۳۹۲ -

شکریہ معاونین حضرات ذیل کی اس عنایت فرمائی کے شکر گزار ہیں۔ انہوں نے اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کر کے توحید و سنت کی اشاعت میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔ یعنی نئے نئے خریدار بنائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ علی ہذا القیاس اگر دیگر احباب بھی اس طرف توجہ فرما کر ایک ایک نیا خریدار بنائیں تو علاوہ اس کے کہ اشاعت میں دگنا اضافہ ہو توحید و سنت کی تبلیغ بھی احسن طور پر ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب۔ مولوی عبد العزیز صاحب۔ شیخ حاجی عبد العزیز صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ حکیم عبد السمیع صاحب۔ حاجی عبد الکریم صاحب۔ (ایک ایک خریدار) مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ۲ خریدار۔

مقدمہ آمین بالجہر عرصہ دس سال سے نماز میں باواز بلند آمین کہنے کا حق ثابت کرنے کے لئے ہم نے دیوانی دعویٰ دائر کر رکھا ہے۔ وکلاء کی بحثیں ہو چکی ہیں۔ قانونی نظائر وغیرہ جماعت اہل حدیث کی طرف سے دکھلائی جا چکی ہیں۔ مگر ۱۵ ستمبر ۳۸ء کو صرف ایک تنقیح کا فیصلہ سنانے کے بعد آج تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہم لوگ اس مقدمہ کی وجہ سے بے حد پریشان ہیں۔ اہل حدیث کانفرنس و دوسری اہل حدیث انجمنیں اور اہل حدیث قانون دان اصحاب ہمیں مشورہ دیں کہ اب ہم کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے ——— مقدمہ ہذا میں حکیم محمد سلیمان ولد محمد خان ساکن شہر امین متصل دائرٹینکس مدعی ہیں۔ جملہ خط و کتابت اُن کے پتہ پر ہو۔
راقم عبد الغنی اینڈ برادرز ناظم انجمن اہلحدیث رتلام کیسرہ بازار

الہدیث ایک دفعہ حاکم کو بذریعہ درخواست توجہ دلائیں نہ سنے تو اس کے محکمہ اپیل میں درخواست دیں کہ ہمارا فیصلہ ہونا چاہئے۔

دعا فرمائیں جماعت اہل حدیث کو پاگنج ضلع اعظم گڈھ بے کس غریب اور قلیل التعداد ہونے کے باعث اپنے برادران اسلام کا تختہ مشق بنی ہوئی ہے۔ ان کو مساجد اللہ میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں۔ اس وجہ سے یہ جماعت جمعہ و جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کر سکتی ناظرین خلوص دل سے ہمارے حق میں دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری مشکلات آسان کرے۔
(عبد الرحمن حمید اللہ محلہ پورہ بھلیل قصبہ کوپاگنج ضلع اعظم گڈھ)

دار الحدیث مدینہ منورہ کے لئے مبلغ لعلعہ ۹۹ دفتر ہذا میں موصول ہوئے تھے جو ۲۷۔ دسمبر ۳۸ء کو بحوالہ حافظ عبد الرحمن صاحب آزاد آف گوجرانوالہ سفیر مدرسہ مذکور کر دئیے گئے۔ ناظرین مطلع رہیں۔ (منیجر)

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۸؍ سابقہ ۸۔ جملہ ۱۲؍ از سائل ۱۳ سردار علی ۱۲؍۔ ۱۳۱ عبد العزیز کاپٹی ۸؍۔ میزان ۱۲؍۔ بذمہ فنڈ ۱۳ ار۔
اصحاب خیر غریب فنڈ کی امداد سے ہاتھ نہ کھینچیں بلکہ جسقدر ہو سکے اسکی امداد فرمائیں۔ ابھی پینسٹھ (۶۵) سائلین اور ہیں۔ اگر توحید و سنت کی آواز کو زیادہ پھیلانا چاہتے ہیں تو غریب فنڈ کی جی کھول کر امداد کریں۔

خوشخبری　خوشخبری　خوشخبری

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا

سالانہ اجلاس

۷-۸-۹ اپریل ۱۹۳۹ء کو

قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ!

نوٹ :۔ فتح گڑھ امرتسر سے ۱۹ میل بجانب مشرق ہے۔

رسالہ

مسئلہ تقلید شخصی مع جواب رسالہ مناکحت وہابیہ

چھپ رہا ہے

کسی سابقہ اشاعت میں رسالہ مذکورہ کی کتابت کی بابت اطلاع شائع کی گئی تھی۔ چنانچہ چند کاپیاں کتابت ہو کر پریس جا چکی ہیں۔ بقیہ کام بھی مسلسل جاری ہے۔ امید ہے رسالہ مذکور جلد از جلد مکمل ہو کر شائع ہو جائیگا۔

پس شائقین حضرات اپنی اپنی فرمائشات جلد از جلد ارسال کریں اور محصول ڈاک کے علاوہ حق اشاعت فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

اشاعت فنڈ کی امداد کرنا ہر اہل توحید کا فرض ہے۔ اس فنڈ سے تبلیغ توحید و سنت کی اشاعت بصورت رسالجات کی جاتی ہے۔

(سکرٹری شعبہ اشاعت دفتر اہلحدیث امرتسر)

نصف قیمت سید البشر (مرتبہ مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی) جس میں توریت، زبور اور انجیل کی متعدد پیشگوئیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت مدلل اور واضح طور پر دیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ اصل قیمت ۶؍ ۔ رعایتی ۳؍ (تین آنہ)
دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر سے خرید فرمائیں۔

(باقی متفرقات صفحہ ۳ کالم ۳ پر)

ملکی مطلع

مُسلم لیگ کا سالانہ جلسہ اور اس کی قراردادیں

پٹنہ (عظیم آباد) میں بڑے دنوں کی تعطیلات میں مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں زیادہ تقریریں کانگرسی انتظام کے خلاف ہوتی رہیں۔ کیونکہ کانگرسی صوبوں کے انتظام سے متعلق مسلمانوں کو بہت سی شکایات ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی شکائت اُردو زبان کے متعلق ہے۔ جس کی نسبت کانگرسیوں کے لیڈر گاندھی جی کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ ہندوستانی زبان کو وسیع کیا جائے۔ جس کی صورت یہ بتائی ہے کہ سنسکرت وغیرہ کے الفاظ اس میں بکثرت داخل کئے جائیں۔ اس اعلان سے حامیان اردو کو خطرہ ہوا کہ اُردو اپنی اصلی شکل میں نہ رہے گی بلکہ کوئی اور زبان بن جائے گی۔ گاندھی جی کے اعلان سے اردو زبان میں وسعت پیدا نہیں ہوگی بلکہ بگاڑ ہوگا۔ اس وسعت یا بگاڑ کی مثال ہم ایک ہی فقرہ میں دکھاتے ہیں۔ مثلاً اُردو میں کہتے ہیں کہ:۔

"میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں"

کیسا صاف اُردو فقرہ ہے۔ اسکو یوں بنایا جائیگا:۔

"میں آپ کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں"

کون نہیں جانتا کہ یہ دو فقرے گویا الگ الگ زبانوں کے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اُردو زبان میں ایسی تحریف کرنا قبل از وقت اور بے سود ہے۔ زبان میں الفاظ خود بخود آجاتے ہیں کسی کے داخل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہمارے دیکھنے اور سننے کی بات ہے کہ اردو میں کئی ایک الفاظ خود بخود داخل ہو گئے۔ مثلاً اسٹیشن،

[illegible] الیکشن۔ ہائی کورٹ۔ نوٹس وغیرہ۔

یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ زبان فاتح قوم کی ہے اسلئے داخل ہو گئی۔ ہم ایسی مثال پیش کر سکتے ہیں کہ مفتوحہ زبان کے الفاظ بھی فاتح زبان میں خود بخود داخل ہو گئے مثلاً جنگل۔ بازار۔ براد۔ رسید (ریسٹ) درہم (ڈرام) وغیرہ۔

اس لئے گاندھی جی کا اردو زبان کی طرف ایسے طریق سے توجہ کرنا کہ حامیان اردو کے لئے اس سے خرابی کا اندیشہ پیدا ہو جائے سیاسی مصلحت کی رو سے سخت نامناسب ہے۔

قرآن مجید (جو ایک حکیمانہ اور نیچرل کتاب ہے) زبان کے متعلق یہ نیچرل اصول بتاتا ہے:۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ

قدرت کے نشانوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف ہے

اس لئے کانگرسی لیڈروں کا اس پر زور دینا ہمارے خیال میں بے ضرورت بلکہ مضر ہے۔

مسلم لیگ نے اپنے جلسے میں کانگرسی حکومت کے مقابلے میں وہی رویہ اختیار کیا ہے جو کانگرس نے انگریزی حکومت کے مقابلہ میں کیا تھا۔ یعنی حکومت کی نافرمانی۔ جو حقیقت میں تنگ آمد بجنگ آمد کا مصداق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جن صوبوں میں کانگرسی حکومت ہے وہاں اگر مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہ کی گئی تو مسلم لیگ کانگرسی حکومت کے خلاف وہی طریق کار اختیار کرے گی جو کانگرس انگریزی حکومت کے مقابلے میں کرتی رہی ہے۔

ہماری رائے میں اس حد تک نوبت پہنچانے کا بڑا نقصان یہ ہوگا کہ انگریزوں کو یہ کہنے کا موقع ملیگا کہ ہم جو کہتے تھے کہ ہندوستانیوں میں حکومت کرنے کی لیاقت نہیں وہ صحیح ثابت ہوا۔ اگر کانگرسی وزراء کہیں گے کہ ہم میں لیاقت تو ضرور ہے مگر مسلمان بے وجہ شور و غل بپا کرتے ہیں تو انگریز جواب میں کہیں گے [illegible]

[illegible] ایسے ہندوستانیوں پر عائد ہونگے اور انگریز اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

مسلم لیگ نے گورنمنٹ برطانیہ کی پالیسی متعلقہ فلسطین کی کھلے الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانانِ ہندوستان فلسطینی عربوں کو مظلوم سمجھ کر ان کی ہر ممکن مدد کرینگے۔ اس ریزولیوشن کے الفاظ یہ ہیں:

"آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس ان عربوں کو۔ اپنے قومی حقوق کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں پر کھیل رہے ہیں شہید اور غازی خیال کرتا ہے۔ اور حکومت برطانیہ کو انتباہ کرتا ہے کہ اگر فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ فوراً بند نہ کر دیا گیا۔ اور لندن کانفرنس میں عربوں کے اصلی لیڈر یعنی مفتی اعظم نیز ہندوستانی مسلمانوں کے نمائندوں کو شامل نہ کیا گیا تو مجوزہ کانفرنس محض فریب ثابت ہوگی۔ قرارداد کے آخر میں اعلان کیا گیا کہ اگر فلسطین کو بیت الیہود بنانے سے متعلق بعض برطانوی اور امریکن حلقوں کے نظریوں کو عملی جامہ پہنانے کی سعی کی گئی تو اس سے پیہم بدامنی کا سلسلہ جاری رہے گا"

(انقلاب لاہور ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء)

ایک ریزولیوشن خاص عورتوں کے لئے منظور ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اسلامیان ہند کی مجلسی اقتصادی اور سیاسی نجات کے لئے جو کوشش ہو رہی ہے۔ اسے تقویت دینے اور اس میں مناسب حصہ لینے کے لئے مسلمان عورتوں کی ایک آل انڈیا سب کمیٹی بنائی جائے اس سب کمیٹی کے ذمہ صوبجاتی اور ڈسٹرکٹ سب کمیٹیاں منظم کرنے کا کام ہوگا تاکہ لیگ میں مسلمان عورتیں بھرتی کی جائیں۔ اور مسلمان عورتوں میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لئے وسیع پراپیگنڈا کریں۔ آل انڈیا سب کمیٹی میں بیگم شاہنواز۔ لیڈی امام اور مس جناح بھی شامل ہیں" (انقلاب لاہور ۳۰ دسمبر)

اس ریزولیوشن کا نتیجہ ہم ابھی سے بتائے دیتے ہیں کہ وہی ہوگا جو ایک دفعہ عمل ہوا۔ ایجوکیشنل کانفرنس کے جلسے میں ہوا تھا کہ مسلم مستورات کو سامنے گیلری میں پردے کے پیچھے بٹھایا گیا۔ مگر انہوں نے پردے کی رسی توڑ دی۔ بجائے مستورات کہلانے کے کشوفات بن کر سامنے بیٹھ گئیں۔ تب کسی عام یا خاص مسلمان کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ان کو مستورات بنا سکے۔

سیاسی بیداری کا انتہائی نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ مسلمان عورتیں کشوفات بن کر کمیٹیوں اور اسمبلیوں میں کرسیوں پر براجمان ہونگی۔ اس وقت بھی مسلمان عورتوں میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے حامی ہیں، ہے ہیں محض اپنی حق تلفی کی وجہ سے (نہ اسلامی تعلیم کے لحاظ سے) ہندوؤں کی طرح چیخ و پکار کریں گے کہ عورتیں ہمارے قبضہ سے نکل گئیں ہیں۔ ہمارا کہا نہیں مانتیں۔ اسکے جواب میں کہا جائیگا کہ

قیمت اللبن بالصیف

جس کا مطلب ہندی کہاوت میں یوں ہے:۔

اب پچھتاوے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

مختصر یہ ہے کہ مسلم لیگ کا جلسہ اس سال بڑی دھوم دھام سے ہوا۔

(نوٹ) ہمارے خیال میں مسلم لیگ کو بھی چاہئے کہ ہر سال جلسے کا صدر تبدیل کرتی رہا کرے۔ کیونکہ انگریزوں کو ہم نے یہ کہتے سنا ہے کہ مسلمانوں میں صدارت کے لائق صدر کوئی نہیں ہے۔ یہ بات بھی کچھ قابل غور ہے کہ جب سے مسلم لیگ مسٹر جناح کے ہاتھ میں آئی ہے مستقل صدر اور جلسے کے صدر عموماً وہی بنتے رہے ہیں آل انڈیا نام کے لحاظ سے ایسا طرز عمل اچھا نہیں ہے

دوسری کمزوری مسلم لیگ دعویٰ تو آل انڈیا ہونے کا کرتی ہے مگر یہ واقعہ دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ آج تک پنجاب جیسے اسلامی صوبے میں پراونشل (صوبے کی) لیگ کوئی نہیں بنی۔ حالانکہ یہاں کے وزراء مسلم لیگ کے جلسوں میں جا کر کھلم کھلا تقریریں کرتے ہیں۔ یہ ایسی غفلت ہے جس کا جواب مسلم لیگ کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اگر آل انڈیا لیگ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس کے سالانہ جلسے میں ہر صوبے کے مسلمان شریک ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں تو یہ اصطلاح الگ ہے۔ اس پر ہمارا سوال نہیں ہے۔

پرتاپ کا مخول مسلم لیگ کے ریزولیوشن متعلقہ سول نافرمانی پر اخبار پرتاپ نے مخول اڑایا ہے۔ لکھتا ہے کہ مسلمان زبانی تو نافرمانی کا نام لیتے ہیں جب کرینگے تو ہم جانیں گے؛ اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں نے سول نافرمانی کا نمونہ تحریک کشمیر کے موقع پر دکھا دیا ہوا ہے۔ پس پرتاپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ

آزمودہ را آزمودن جہل است

ریاست حیدرآباد اور آریہ سماج

اسی ہفتہ تعطیلات میں سارے ہندوستان کے آریوں نے شولاپور (صوبہ بمبئی) میں ایک کانفرنس کی ہے۔ جس میں ریاست حیدرآباد دکن کے برخلاف بڑے زور شور سے تقریریں کی ہیں۔ ہندوؤں کو ساتھ لے کر ریاست میں سول نافرمانی کرنے کا ریزولیوشن بھی پاس کیا ہے۔ ادھر ریاست کی طرف سے ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں اصل حالات اور آریوں کی تقریروں کے الفاظ مع حوالہ تاریخ درج کئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ فساد دراصل آریوں کا پیدا کردہ ہے۔ جو شخص اس رسالے کو دیکھیگا وہ ریاست کو مورد الزام ٹھیرانے کی بجائے آریوں کو ملزم قرار دیگا۔ ہم بڑے حیران ہیں کہ ایسی ریاست کو بدنام کیا جاتا ہے جس کے شعبہ امور مذہبی میں مساجد کے ساتھ مندروں کے حقوق بھی محفوظ ہیں۔

ہندوؤں کی تعداد بتانے میں بھی مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے یعنی فیصدی نوتنے تک بتائی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ وہاں اکثریت غیر مسلموں کی ہے۔

جن دنوں کشمیر میں سیاسی تحریک پیدا ہوئی تھی اُس زمانے میں یہ آریہ اخبارات ریاست کشمیر کے ہوا خواہ تھے۔ اب حیدرآباد میں یہ تحریک چونکہ انہوں نے آپ پیدا کی ہوئی ہے اس لئے ریاست کو مورد الزام ٹھیرایا جاتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ان کے ہاں اصل الاصول عدل وانصاف کچھ نہیں۔ جو کچھ ہے اپنی قوم کی جانبداری ہے۔ مالیرکوٹلہ (پنجاب) میں ہندوؤں نے شورش برپا کی تو آریہ ان کی پیٹھ ٹھونکتے رہے۔ حالانکہ اس شورش میں وہ بالکل غیر حق بجانب تھے۔ اس موقع پر ہندوؤں نے ایک عرصے تک ہڑتال جاری رکھی اور اپنا ہزاروں روپیہ کا نقصان کیا۔ چونکہ حق مسلمانوں کی جانب تھا اس لئے انجام کار فیصلہ انہی کے حق میں ہؤا۔ اب وہاں نہ کوئی مندر کا جھگڑا ہے نہ آرتی کا۔ جو کچھ ہؤا وہ یاروں کے گل کھلائے ہوئے تھے۔

دارالعلوم دیوبند کی تبلیغی سرگرمیاں

دارالعلوم کی جانب سے چار مبلغین مقرر ہیں۔ ان میں سے ایک مبلغ مولوی عتیق الرحمٰن صاحب اروی نے اضلاع پلاموں و سرگجا صوبہ بہار کے پہاڑی علاقہ میں تبلیغ کی۔ ان کی یک ماہہ رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل ہے انکی نصیحت سے متاثر ہوکر مواضعات دو دھول، چترو۔ بانو۔ گدھی۔ پڑری۔ چکلہ۔ لاپو۔ پیسری وغیرہ کے باشندوں نے مشرکانہ عقائد و اعمال سے توبہ کرکے نماز و روزہ کی پابندی پر وعدہ کیا۔ الحمدللہ کہ اس علاقہ سے تین اشخاص عازم حج بیت اللہ ہوئے ہیں۔

موضع گدھی میں پہلے سے کوئی مسجد نہ تھی لہٰذا ایک مسجد کی بنیاد رکھائی گئی اور مواضعات دو دھول اور چترو کی قدیم الایام خام مساجد کو پختہ تعمیر کرنے کا کام شروع کر دیا گیا موضع گدھی۔ پڑری۔ بانو چترو اور دو دھول میں بچوں کی اسلامی تربیت اور تعلیم کے لئے مکتب قائم کئے گئے اور بڑے آدمیوں کو نماز سکھانے اور پابند شریعت بنانے کے لئے چھوٹی چھوٹی انجمنیں قائم کی گئیں۔ پانچ مشرکین نے اپنے عقائد شرکیہ سے توبہ کرکے اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

سید محمد مبارک علی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

۲۹۔ شوال [illegible]

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے اُردو تراجم

تفسیر سورہ اخلاص

جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ آج کل کے زمانہ میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت خیال کی جاتی ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۸/

اسوہ حسنہ

شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم کی مشہور کتاب "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" کے اختصار "ہدی الرسول صلعم" کا اُردو ترجمہ۔ جس میں قابل مصنف نے حضور کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی، معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مجلد ۸/

کتاب الوسیلہ

مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی اڈیٹر "ہند" کلکتہ

اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل اصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے اس میں توحید کی پُر جوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت، تقلید کے گلے پر چھری ہے ایک بے مثال علمی تحفہ ہے۔ قیمت ۸/

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان

(مع متن عربی) اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے ضرور پڑھئے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

اصحاب صفہ

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ کہاں رہتے تھے۔ ان کے متعلق پوری پوری واقفیت بتائی گئی ہے۔ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ۱۰/

تفسیر آیت کریمہ

یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعاء پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ ۱۲/

ائمہ اسلام

اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے۔ ایک فیصلہ کن چیز ہے۔ قیمت ۱۲/

تفسیر سورہ فلق والناس

(مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علمائے متقدمین کے اقوال نقل کر کے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وساوس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ ۹/

الوصیۃ الکبریٰ

اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

الوصیۃ الصغریٰ

(مع متن عربی) حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی۔ اسکی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت ۴/

زیارت القبور

(مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جا کر مُردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹/

پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

حاجیوں کا جہاز

پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ گذشتہ اعلان کے مطابق حج لائن کا جہاز ایس۔ ایس المدینہ بمبئی سے ۱۶ جنوری ۱۹۳۹ء اور کراچی سے ۱۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو روانہ ہونے کی بجائے اب بمبئی سے ۱۴ جنوری ۱۹۳۹ء اور کراچی سے ۱۶ جنوری ۱۹۳۹ء کو حاجیوں کو لیکر جدہ روانہ ہوگا۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کیجئے

حج لائن:۔ دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لیمٹیڈ

بمبئی ، کراچی ، کلکتہ

ولی اللہ اس رسالے میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور ان کو صرف ولایت حاصل ہے۔ قیمت ۵ر

قوالی ترجمہ رسالۃ السماع والرقص۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا اطاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸ر

العروۃ الوثقیٰ ترجمہ الواسطہ بین الحق والخلق۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

درجات الیقین قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲ر

صداقت رسول نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۴ر

حسینؓ و یزید حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہؓ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ پھر آپ ایک صحیح رائے قائم کرنے پر قادر ہو جائینگے۔ قیمت صرف ۵ر

مناظرہ ابن تیمیہ بادشاہوں کے دربار میں حضرت شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کرلیں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج قبول کرلئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قیمت ۵ر

تفسیر سورۃ الکوثر مترجمہ مولانا عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴ر

سیرت امام ابن تیمیہ مصنفہ چودھری غلام رسول مہر اڈیٹر انقلاب لاہور۔ امام صاحب کی سوانحعمری مکمل طور پر لکھی ہے۔ قیمت عہر

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اُردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے (بمبئی)۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھدیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ نیز توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کرکے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

نوٹ:۔ یہاں صرف چند کتب کی قیمتیں درج کی گئی ہیں۔ محصول ڈاک سب کتب کا علیحدہ ہوگا جو بذمہ خریدار رہیگا۔

(ملنے کا پتہ)

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب حدیث کا خلاصہ

یعنی

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مترجم اُردو با اعراب و محشی مصنفہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

علم حدیث میں بے مثل کتاب ہے۔ احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل و استدلال ہیں سب کو نہایت بہترین طور سے انتخاب کرکے اس کے قابل مصنف (حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ) نے اس میں درج کر دی گئی ہیں پس اسی کتاب کو بغور پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا لطف حاصل ہو جاتا ہے۔ عام فہم اردو ترجمہ کرکے تمام عربی عبارت پر اعراب لگا دئیے گئے ہیں۔ ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد لکھ دئیے گئے ہیں۔ تقطیع ۲۲×۲۹ حجم ۳۱۲ صفحات کاغذ نہایت اعلیٰ۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اخیر میں اصطلاحات محدثین اور فہرست مضامین دی گئی ہے۔ عربی عبارت [illegible] ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے اصل قیمت تھی۔ رعایتی [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

جلد ۳۶ — نمبر ۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار اہلحدیث امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی — امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــ

رؤسا و جاگیرداروں سے ،،

عام خریداروں سے ،،

ممالک غیر سے سالانہ

فی پرچہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر - ۲۱ - ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۳ - جنوری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

عرب کا چاند

(از ابو محمد حنیف صاحب خادمؔ ڈیرہ دون)

اللہ اللہ وہ دلیری اور وہ شانِ عرب
قیصر و کسریٰ ہوئے تھے زیرِ فرمانِ عرب

ذرہ ذرہ بن گیا خورشید کس کے فیض سے
جگمگایا نور سے کس کے بیابانِ عرب

قوتِ ایمان تھی شوقِ شہادت دل میں تھا
تھا لڑائی کے لئے آمادہ سلطانِ عرب

پرچمِ اسلام کے جھنڈے گئے سب سرنگوں
چھا گئے تھے سارے عالم پر شہامانِ عرب

گلشنِ توحید کے وہ گل کھلائے آپ نے
[illegible] گلستانِ عرب

شکر ہے خادمؔ تو اس کا ہے غلامانِ غلام
جو ہے سرکارِ مدینہ اور سلطانِ عرب

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ بلکہ خشک سردی پڑنے سے نمونیہ وغیرہ کا زور ہو رہا ہے ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

——— پنجاب میں بارش نہ ہونے کے باعث بہت سی جگہوں پر قحط کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

——— افواہ ہے کہ لندن میں فلسطین گول میز کانفرنس زیر صدارت وزیر اعظم برطانیہ ۱۸۔ جنوری سے شروع ہو جائے گی۔

——— سر فیروز خان نون ہائی کمشنر لندن سے لاہور پہنچ گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوا ہے کہ اسوقت انگلستان میں تین ہزار ہندوستانی طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا تقریباً تین سو پونڈ سالانہ خرچ ہے۔

——— باوجود بمباری کے وزیرستان میں قبائلیوں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔

——— خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۹۴۱ء تک فیڈریشن نافذ ہو جائے گی۔

——— چین کے دریائے زرد میں پھر طغیانی آنے سے نوے ہزار مربع میل علاقہ تباہ ہو رہا ہے۔ لاکھوں جانوں کی زندگی خطرے میں ہے۔

——— حکومت سرحد نے بنوں کے حملہ کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے بیس ہزار روپیہ اشخاص کو بغرض تقسیم دے دیا ہے۔

——— نظام گورنمنٹ نے ریاست حیدر آباد میں کسی قسم کا پروپیگنڈا کرنے اور کسی قانون کے خلاف منافرت پھیلانے کی ممانعت کا قانون نافذ کر دیا ہے۔

——— ای۔ آئی۔ آر پر ۱۴ کو بھٹیہ ریلوے اسٹیشن پر پنجاب میل کو حادثہ پیش آنے کے سلسلہ میں دیناپور کے ڈپٹی کنٹرولر کو پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

——— بابو سوزک بو انقلاب ترکی کے وقت وطن سے باہر چلے گئے تھے حکومت کی معافی دیدینے کی وجہ سے پھر اپنے وطن میں آگئے ہیں۔

——— صدر امریکہ نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ ہم دوسرے ممالک کی خلاف امن سرگرمیوں سے بے تعلق نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ہمیں بزدلی کو ترک کرکے ظالم کے مقابلہ کرنے کے لئے جرأت دکھانی چاہیئے۔

——— جلال آباد (افغانستان) میں ہوائی اسٹیشن تعمیر کیا جا رہا ہے۔

——— معلوم ہوا ہے۔ حملہ بنوں کے مقدمہ میں ۳ ملزموں کو سزائے موت ۲ کو عمر قید اور دس کو دس دس سال قید کی سزا ہوئی۔ پانچ بری کر دئیے گئے۔

——— لکھنؤ مسلم لیگ کے دو مسلم ممبران اسمبلی کو گورکھپور کے مجسٹریٹ درجہ اول نے مقدمہ ذبیحہ گاؤ میں چھ چھ ماہ قید کی سزا دی۔

——— حکومت سندھ نے "لواری" (سندھ) کے حج کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔

——— امرتسر شہر کی سڑکوں کی تعمیر کیلئے حکومت پنجاب نے پانچ لاکھ روپیہ قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔

——— جاپان کے ایک فوجی افسر نے اخبارات میں اعلان کیا ہے کہ جاپان دنیا کا نقشہ بدل دینے کے لئے ایک سو سال تک جنگ جاری رکھیگا۔

تکلیف حجاج حاجی عبد الغفار صاحب دہلوی بھی اس دفعہ حج کو گئے ہیں۔ کراچی سے لکھتے ہیں کہ خود غرض لوگوں کے مشہور کرنے سے کہ کرایہ جہاز بہت کم ہو گیا ہے۔ حجاج بکثرت آگئے ہیں حالانکہ یہ محض جھوٹا پروپیگنڈا ہوتا ہے۔ اس تکلیف کا وزر ان خود غرضوں پر ہے۔

پنجاب حج کمیٹی نے حجاج کی آسائش کے لئے ریلوے سٹیشن کے بالکل قریب مسجد خواجہ محمد بخش (آسٹریلیا والے) کے عقب میں ایک کمرے کا انتظام کیا ہے۔ جس میں وہ حضرات اطمینان کے ساتھ قیام کر سکتے ہیں۔ لاہور سٹیشن پر حج کمیٹی کا ایک نمائندہ ان عازمان حج کی امداد اور جائے قیام تک رہنمائی کیلئے موجود ہے۔ سٹیشن کے ہر پلیٹ فارم پر اسی اطلاع کے نوٹس بھی چسپاں کر دئیے گئے ہیں۔

حضرت مولانا سیالکوٹی کا ایک اہم مضمون متعلقہ جمعیۃ تبلیغ پنجاب۔ اس دفعہ دیر سے موصول ہونے کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا۔ آئندہ پرچہ میں درج ہوگا۔ انشاء اللہ شائقین منتظر رہیں۔ (ادارہ)

محرم اور تعزیہ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ بدعات محرم کو روکنے کیلئے شعبہ اشاعت کی طرف سے اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ مگر اکثر احباب میں اس وقت طلب فرماتے ہیں جبکہ ختم ہو جاتے ہیں اس لئے ابھی سے ہی اعلان کیا جاتا ہے کہ جس جگہ جتنی جتنی ضرورت ہو آجکل ہی اطلاع بھیجدیں تاکہ زیادہ تعداد میں چھپوائے جائیں۔ محصول ڈاک کے علاوہ دو آنہ فی سیکڑہ بطور امداد اشاعت فنڈ آنے چاہئیں

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

مضامین آمدہ مولوی ابو البیان محمد عبد اللہ صاحب محمد عبد الرحیم صاحب شائق (نظم)۔ عبد العزیز صاحب ناگی۔ محمد ابو الخیر صاحب پھلواری۔ ماسٹر محمد حسین صاحب محمد فضل الرحمن صاحب۔ شمس الدین خان (نظم)

غیر مقبولہ نغمہ بیداری۔ چیلنج مناظرہ

قرآن بھیجدیا گیا میاں عبد الکریم صاحب بریلی سے اطلاع دیتے ہیں کہ سائل عبد الشکور طالب علم محلہ امیران گیہو میوو رکے نام قرآن مجید بذریعہ [illegible] ارسال کیا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۱- ذیقعد ۱۳۵۷ھ

اسلام اور عیسویت میں حد فاصل

ماہ دسمبر کا آخری ہفتہ موجودہ مسیحیوں کے خیال میں حضرت مسیح کی پیدائش کا ہفتہ ہے۔ اسی لئے اس ہفتہ ہر سال تعطیلات ہوتی ہیں۔ اس ماہ کے مسیحی رسالوں میں حضرت مسیح کی پیدائش اور ان کی شخصیت پر مختلف حیثیتوں سے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض رسالوں میں مسلمانوں کو ولادت مسیح کے جشن میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے اور عدم شرکت پر مسلمانوں کو بہت کچھ کوسا گیا ہے۔ مثلاً لکھا ہے کہ

مسلمان مسیح کی شان میں گستاخ ہیں۔ مسیح کو صرف بنی اسرائیل کا نبی مانتے ہیں بہت سے مسلمان مسیح کے نام سے ہی بیزار ہیں۔ قرآن میں مسیح کی جو شان بیان کی گئی ہے بہت سے مسلمان کوشش کرتے ہیں کہ اس کا انکار کیا جائے۔ غرض بہت کچھ غیظ و غضب کا اظہار کیا گیا ہے جس کو ہم یہاں رسالہ "اخوت" لاہور کے الفاظ میں پیش کر کے جواب دیتے ہیں۔ ناظرین اس اقتباس کو غور سے پڑھیں۔ "اخوت" لکھتا ہے:-

"دنیا میں جتنے مذہب ہیں وہ اپنے اپنے بانی یا پیشوا کی تاریخ ولادت مناتے ہیں۔ اور مختلف طریقوں سے وہ اظہار مسرت کرتے ہیں۔ لیکن مجھے یہ دیکھ کر سخت رنج اور افسوس ہوتا ہے کہ جو رتبہ حضور مسیح نبی عالمین کو دینا واجب ہے۔ وہ دوسروں کو دیا جاتا ہے۔ جس مقدس اور برتر ہستی کی شان میں فرشتوں نے گیت گایا۔ جو خارق العادت طریق پر ایک کنواری مقدسہ مریم کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے۔ اور جس کا درجہ دنیا اور عقبیٰ میں سب سے اعلیٰ اور بالا ہے۔ اس کا نام ہی لینا کفر کے مترادف خیال کیا جاتا ہے میرے خیال میں یہ ایک نہایت بے انصافی ہے جو بنی آدم نے پیارے مسیح کے حق میں روا رکھی ہوئی ہے۔

اس وقت خاص طور پر میں اسلام اور اس کے پیروؤں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اور جب کبھی میں برادران اسلام کو حضرت مسیح سے ناواقف اور بے بہرہ پاتا ہوں تو سخت بے قرار ہو جاتا ہوں اور اس کے علاوہ جب کبھی مسلمانوں کی زبان سے ... پیارے مسیح کی شان میں گستاخی سنتا ہوں تو دل رنج اور غم سے بھر جاتا ہے مسلمان بالعموم حضرت مسیح کو عیسائیوں کا ہی نبی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس بات کو ... خود قرآن شریف نے ان کو دنیا کے لئے نبی ... کر دیا ہے۔ اس لئے میں ... مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں جو حضرت مسیح کے نام کو سن کر سخت بیزار ہیں اور جہاں تک میں نے ان کی اس ناواجب حرکت پر غور کیا ہے۔ میں اس کو ان کے قرآن شریف کے مطالب سے ناواقفی پر محمول کرتا ہوں۔ بلکہ مجھے یقین ہے کہ اگر مسلمان قرآن شریف کو معہ ترجمہ پڑھیں تو ہماری مقدس کتابوں سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر مسیح کلمۃ اللہ کی شان میں قرآن کو رطب اللسان پائیں گے۔ اور شاید یہی باعث ہوا کہ ان مسلمانوں نے جنہوں نے قرآن کی آیات میں مسیح کا درجہ اعلیٰ اور بلند پایا۔ یہ کوشش کی کہ ان باتوں کا انکار کر دیا جائے جن میں حضرت روح اللہ کی شان دوسرے انبیاء سے ممتاز نظر آتی ہے۔ ان لوگوں نے مسیح کی ولادت بے پدر۔ معجزات تصلیب۔ وفات اور جی اٹھنا اور رفع و صعود کا انکار کیا۔ اور قرآن شریف کی حسب منشا تفسیریں لکھنی شروع کیں۔ اور اپنے انکار کے اثبات میں آیات قرآنی کی تاویلات بعیدہ کیں۔ تاکہ کسی طرح سے قرآن شریف میں سے حضور مسیح کی فضیلت دوسرے انبیاء پر ثابت نہ ہو سکے۔ اور یہ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنے زمانے میں علم اور ہنر میں کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اور افسوس ہے کہ ان کے ہم خیال ان علماء کو اپنی تقریروں اور تحریروں میں اسلام کے ایک بڑے اولوالعزم نبی سے بڑا درجہ دیتے ہیں۔ اور یہی کہنا کہ مسیح کی کہانی ایک قصہ پارینہ ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کو اپنے علماء کی باتوں پر بہ نسبت قرآن کے فرمودات کے زیادہ اعتبار اور یقین ہے۔ اور یہی بڑا سبب ہے جس نے اہل اسلام کو تحقیق حق سے روکا ہوا ہے۔ قرآن شریف خود معہ ترجمہ پڑھتے نہیں۔ اور اگر پڑھتے بھی ہیں تو مولویوں اور علماء کے زیر اثر یا زیادہ تر خود مولوی ہی کو سننے اور یقین کر لینے کے عادی ہو گئے ہیں پھر تورات۔ زبور۔ انجیل اور کتب سماوی کو وہ مولویوں کے کہنے کے مطابق محرف اور منسوخ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور جب یہ حالت ہو تو کیونکر وہ مسیح کی حقیقی شان سے واقف ہوں۔ جو ہماری مقدس کتابوں میں اور قرآن میں بیان کی گئی ہے۔

اب چاہئے تو یہ تھا کہ اہل اسلام قرآن کی ہدایت کے

معاملات کتب سماویہ کو بجائے اور تسلیم کرتے اور مسیح کی ولادت کے دن کو عیسائیوں کے ساتھ مل کر مناتے لیکن جب انہوں نے ہمیں کافر اور مشرک کہا اور قرآن نے ہماری مقدس کتابوں اور مسیح کی تعریف اور مدح سرائی کی تو کس طرح آپس میں محبت ہو سکتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن نے ہماری کتب اور ہمارے دین کی تصدیق کی۔ اور ہمارے پادریوں اور درویشوں بلکہ عام نصاریٰ کو مسلمانوں کے لئے مودت میں قریب تر ٹھہرایا۔ لیکن آج وہ زمانہ ہے کہ مسلمان شاید گاندھی وغیرہ کا جنم دن منانے میں شریک ہو جائینگے۔ لیکن کبھی بھی عیسائیوں کے ساتھ مل کر مسیح کا یوم ولادت نہیں منائیں گے۔ کیونکہ اُن کے گمان میں مسیح عیسائیوں کے نبی ہیں نہ کہ اسلام کے۔

میں نے اکثر پڑھے لکھے مسلمانوں کو بھی یہ کہتے سنا ہے کہ بڑا فرق جو ہمارے اور عیسائیوں میں ہے وہ مسیح کو خدا کا بیٹا کہنے کے متعلق ہے۔ اور اسی کو قرآن اور اسلام نے بڑے زور کے ساتھ رد کیا ہے۔ لیکن آج تک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ کس عیسائی نے اُن معانی میں مسیح کو خدا کا بیٹا کہا۔ جن میں قرآن نے اس کی تردید کی۔ بے شک ظہور اسلام کے وقت عرب میں ایسے جاہل اور بدعتی فرقہ کے عیسائی تھے۔ جن کو دیکھ کر آنحضرت کو یہ ناگوار گزرا اور قرآن میں یہ آیا کہ خدا کے کوئی بیٹا نہیں۔ کیونکہ اُس کی کوئی جورو نہیں۔ یا یہ کہ خدا نہ کسی کو جنتا ہے اور نہ کسی سے جنا جاتا ہے۔ اب ہم عیسائیوں کو اسلام یا قرآن کی اس تردید پر مطلق اعتراض نہیں۔ ہم اس کی لفظ بلفظ تصدیق کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ انجیل مقدس سے چند آیات نقل کرتے ہیں جو اس مطلب کی تشریح کر دینگی۔ جبرائیل فرشتہ جب مقدسہ مریم کے پاس مسیح کے پیدا ہونے کی خبر لایا تو اُس نے کہا:-

" اے مریم خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہُوا ہے۔ اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا۔

مریم نے فرشتہ سے کہا۔ یہ کیونکر ہوگا جس حال کہ میں مرد کو نہیں جانتی ؟ اور فرشتہ نے جواب میں اُس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی۔ اور اس سبب سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے۔ خدا کا بیٹا کہلائیگا "

(انجیل لوقا ۱ باب)

پھر انجیل لوقا ۳ باب میں آیا ہے کہ :-

" جب یسوع بپتسمہ پاکر دعا کر رہا تھا تو آسمان کھل گیا۔ اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اُس پر نازل ہُوا اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تجھ سے مَیں خوش ہوں "

پھر مقدس پولوس رسول رومیوں کو خط لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

" خداوند یسوع مسیح جسم کے اعتبار سے تو داؤد کی نسل سے پیدا ہُوا۔ لیکن پاکیزگی کی رُوح کے اعتبار سے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھیرا " (رومیوں پہلا باب ۳-۴ آیات)

یہ امر بالکل صاف ہوگیا کہ کتب مقدسہ میں کن امتیازی خصوصیات کے باعث خداوند مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ جبرائیل نے مقدسہ مریم کو اُس کی بشارت دی آسمان سے خداوند تعالیٰ نے اس کی شہادت دی۔ اور مقدس پولوس رسول نے اس کے علاوہ مُردوں میں سے جی اٹھنے کا ذکر کیا۔ کسی جگہ میں بھی یہ نہیں لکھا گیا کہ خدا کوئی ہماری تمہاری طرح جسم رکھتا ہے۔ یا جورو رکھتا ہے اور اُس کا کوئی جسمانی یا صُلبی بیٹا ہے۔ بلکہ مسیح کو ایک نہایت لطیف پیرایہ میں استعارہ کے طور پر روحانی معنوں میں ابن اللہ کہا گیا ہے۔ ابن اللہ کہلانے کی جو وجہ جبرائیل نے مقدسہ مریم کو بتائی۔ وہ مسیح کی ولادت کو تمام بنی آدم پر فوقیت دیتی ہے۔ کیونکہ جب حضرت آدم کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کرنے کے بعد تولید کا ایک سلسلہ قائم ہو چکا۔ تو جب حضور مسیح کی ولادت بلا باپ ہوئی اور روح القدس کی قدرت سے مقدسہ مریم حاملہ ہوئیں۔ تو کیا مسیح روحانی معنوں میں خدا کا بیٹا نہ ہُوا۔ جیسا جبرائیل کے الفاظ سے ظاہر ہے ؟ اور لطف یہ ہے کہ قرآن شریف نے بھی مسیح کا بغیر باپ پیدا ہونا تسلیم کیا ہے۔ اور مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہا ہے۔ اور ہم خیال کرتے ہیں کہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ میں بھی وہی مفہوم چھپا ہوا ہے جو ابن اللہ کے پاک استعارہ میں۔

اب جس ہستی کی یہ شان ہو کہ خداوند تعالیٰ اس کے پیدائش کے باب میں اپنے مقررہ قانون تولید کو توڑ دے اور جس کا کوئی جسمانی باپ نہ ہو۔ اور جس کی نسبت آسمان سے شہادت آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے " تو ہم کون کہ ہم اُس کو ابن اللہ کہیں۔ کیونکہ ہمارے عقیدہ میں یہ ہرگز داخل نہیں کہ خدا جسم ہے یا وہ بیٹے بیٹیاں جنتا ہے۔ ایک اور بات جس کا ذکر مقدس پولوس نے کیا ہے۔ وہ مسیح کو ابن اللہ کے ممتاز درجہ پر لے جاتی ہے۔ انبیاء اولیاء آئے اور مر گئے۔ اور ان کی قبریں ہمارے درمیان موجود ہیں۔ لیکن حضور مسیح ہی کی ایک پاک اور واحد ہستی ہے جس نے موت پر پوری فتح پاکر خدا کے محبوب بیٹے کا رتبہ حاصل کیا۔ خداوند تعالیٰ نے مسیح کا درجہ اپنے تمام مقربین۔ ملائک اور انبیاء سے بلند اور ارفع کر دیا۔ کیا کبھی یہ سننے میں آیا کہ کوئی مر کر جی اٹھا ہو بجز مسیح کے ؟ اسلام مسیح کی موت کا انکار کرتا ہے۔ لیکن قرآن صاف کہتا ہے کہ " اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھا لونگا "

اہل اسلام حضور مسیح کے رفع سماوی کے تو قائل ہیں لیکن وفات کے نہیں جس کا ذکر رفع سے پہلے قرآن میں آیا۔ اور ہم یقین کرتے ہیں کہ قرآن نے وفات مسیح اور تصلیب مسیح کو رد نہیں کیا۔ کیونکہ یہ واقعات تاریخ سے ثابت ہیں۔ اب جو شخص مر کر جی اٹھے اور پھر آسمان پر صعود فرمائے تو کیا یہ مناسب نہیں کہ ہم اُس کو اللہ کا محبوب اور پیارا بیٹا کہیں ؟ مسلمان خواہ کچھ ہی کہیں یا کریں جو رتبہ مسیح کو ملا ہے۔ وہ اُسے چھین کر کسی اور کو نہیں دے سکتے۔ اُن کے اپنے عقائد کے مطابق مسیح نے مہد میں کلام کیا۔ مٹی سے طیور پیدا کئے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کیا۔ آسمان

مائدہ نازل کروایا۔ اور مُردوں کو زندہ کیا۔ غیب کی خبریں دیں وغیرہ۔ اور اگر اناجیل اور کتب مقدسہ میں بھی حضور مسیح کے مقدس فرمودات، معجزات اور پیش خبریوں اور آپ کی بلند ترین اخلاقی اور ایثارانہ زندگی کا مطالعہ کریں تو کوئی شک نہیں رہتا کہ قرآن نے جو یہ کہا کہ مسیح کا درجہ دنیا اور آخرت میں سب سے اور مقربین سے بلند تر ہے بالکل صحیح اور برحق ہے۔ قرآن نے جو کچھ مسیح کی شان میں کہا۔ اُس کے باعث یہ کتنا ہی واجب ہے کہ اہل اسلام کرسمس کے موقع پر عیسائیوں کے ساتھ مل کر خوشی منائیں لیکن یہ لکھتے ہوئے ہمیں پھر یہی خیال آیا کہ جب مسلمانوں نے ہمیں کافر سمجھا تو وہ کب ہمارے ساتھ مل کر یوم ولادت مسیح کو منانے لگے"۔

(اخوت لاہور صلا بابت دسمبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | ہمارا قول ہے کہ جس طرح قرآن مجید میں مسیح کو اللہ یا ثالث ثلاثہ کہنے والوں کو کافر کہا گیا ہے اسی طرح مسیح کی شان مذکور فی القرآن کا انکار کرنیوالا بھی کافر ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ اصول صرف مسیح کی ذات سے مخصوص نہیں ہے بلکہ جتنے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں سب کو شامل ہے یعنی ان کی شان میں افراط اور تفریط کے دونو پہلوؤں سے بچنا چاہئے۔ افراط تفریط کے معنی کیا ہیں؟ اسکی دو مثالیں ہم پیش کرتے ہیں :-

(۱) کالج کے کسی طالب علم کو جو ایف۔ اے میں پاس ہوا ہے صرف انٹرنس پاس کہنا اس کی ہتک اور تفریط (کسرشان) ہے۔ اس کو بی۔ اے یا ایم۔ اے کہنا غلو یا افراط ہے۔

(۲) پنجاب یونیورسٹی میں عربی تعلیم کے تین درجے ہیں۔ (۱) مولوی۔ (۲) مولوی عالم۔ (۳) مولوی فاضل۔ کسی مولوی عالم کو صرف مولوی کہنا اس کی ہتک یا تفریط ہے اور مولوی فاضل کہنا اس کی شان میں غلو (زیادتی) ہے۔

یہ دو مثالیں ایسی صحیح ہیں کہ کسی کم عقل کو بھی ان کی صحت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اس بنا پر ہم قرآن مجید کا فیصلہ مسیح کے حق میں سناتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی شان میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں :-

کلمۃ اللہ، روح اللہ اور وجیھاً فی الدنیا والآخرۃ

ساتھ ہی اس کے وہ امر تنقیح جو مسیحیوں اور مسلمانوں میں متنازعہ ہے۔ بالکل صاف الفاظ میں فیصل کر دیا ہے۔ اس فیصلے کے الفاظ یہ ہیں :-

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿پ ۲۵ - ع ۱۲﴾

مسیح ہمارا (خدا کا) نیک بندہ تھا ہم نے (بذریعہ رسالت) اس پر انعام کیا اور اُسے بنی اسرائیل کے لئے ہادی (رہنما) بنایا۔

بس ہمارا اعتقاد اور یقین اسی قرآنی تعلیم پر ہے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ جو مسلمان ولادت مسیح کے جشن میں شریک نہیں ہوتے وہ حق بجانب ہیں۔ واقعی شریک نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی وجہ بھی سنئے! پادری فنڈر اپنی مشہور کتاب "میزان الحق" میں لکھتے ہیں کہ

"انجیل کے ان مقاموں سے صاف ظاہر اور یقین ہے کہ یسوع مسیح صرف تعظیم کی راہ سے خدا کا بیٹا نہیں کہلاتا بلکہ فی الحقیقت الوہیت کے مرتبہ میں ہے اور صاف الوہیت اس میں پائی جاتیں اور وہ خدا کے ساتھ ایک ہے۔ اور خود خدا ہے"۔

(میزان الحق صلا۱۴ - مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

اس عبارت میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ (۱) مسیح کی جو شان پادری فنڈر نے بیان کی ہے۔ اس کی رو سے وہ لَمْ يُوْلَدْ کی صفت سے موصوف ہونا چاہئے پھر اس کی ولادت کے کیا معنی! اسی لئے مسلمان اس غلط ولادت کے جشن میں شریک نہیں ہو سکتے۔

دوسری بات جو غور طلب ہے وہ نامہ نگار کے اس قول کی تردید ہے جو اس نے مسیح کو استعارے کے رنگ میں خدا کا بیٹا قرار دیا ہے۔ یہ غلط ہے، کیونکہ پادری فنڈر کے قول سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ استعارہ علم بیان میں اس کو کہتے ہیں جس میں درحقیقت تشبیہ تو ہوتی ہے مگر حرف تشبیہ مذکور نہیں ہوتا۔ جیسے کوئی کہے "میں نے شیر دیکھا" اس سے قائل کی مراد درندہ حیوان نہ ہو بلکہ بہادر آدمی ہو۔ ایسے کلام سے قائل کا مقصد دیکھے ہوئے شخص کے لئے شیر کی سی بہادری ثابت کرنا ہے نہ کہ حقیقۃً اس کو جنگلی شیر باور کرنا یا کرانا۔ اگر اس مثال میں شیر کی جگہ بہادر وغیرہ کہنا صحیح نہ ہو تو یہ کلام استعارہ کی مثال نہیں بن سکتا۔ پس معلوم ہوا کہ استعارہ میں حقیقت مقصود نہیں ہوتی بلکہ اس وصف کا اظہار مقصود ہوتا ہے جو مشبہ اور مشبہ بہ میں مشترک ہوتا ہے۔ اور مشبہ بہ کا یہ وصف مشہور ہوتا ہے یہی مشترک وصف استعارہ کی بنا ہوتا ہے۔

اخوت کے نامہ نگار نے مسیح کو جو استعارے کے رنگ میں ابن اللہ کہا ہے۔ اس کی بنا مسیح کی عزت اور محبوبیت الہٰی معلوم ہوتی ہے مگر پادری فنڈر اس بنائے استعارہ سے انکاری ہیں۔ علاوہ اسکے اب اور ابن میں اثنینیت (دوئی) کا ہونا لازمی اور ضروری ہے پادری فنڈر ابنیت کو ترقی دیکر خود خدا کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنائے استعارہ ہی سرے سے معدوم ہے۔ بہت خوب! نہ بانس رہا نہ بانسری بجی۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ عیسائیوں کا عقیدہ مسیح کی نسبت خود ان کے الہامی نوشتوں کے بھی خلاف ہے۔ منجملہ انکے ایک نوشتہ ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔ عیسائیوں کا مقدس رسول پولوس رومیوں کو خط میں لکھتا ہے کہ

"ہم خدا کے فرزند ہیں اور جب فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنی خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے ساتھ شریک ہیں"۔ (باب ۸ فقرہ ۱۷)

یہ حوالہ صاف بتا رہا ہے کہ مسیح اکیلا ہی خدا کا فرزند نہیں ہے بلکہ دنیا کا ہر ایک صالح انسان خدا کا فرزند ہے اور مسیح کے ساتھ خدا کی وراثت میں شریک ہے۔

(نوٹ) وراثت کے معنی ہیں مورث کے مرنے کے بعد کوئی چیز ملنا۔ خدا کی ذات تو قائم دائم اور حی و قیوم ہے۔ اس لئے وراثت کے معنی یہاں مجازاً انعام و اکرام ہیں، جس کے مستحق اس کے سب نیک بندے ہیں۔ اسکے ہم (مسلمان) قائل ہیں۔

اطلاع عام | ہم عیسائیوں کی شکایت رفع کرنے کو تیار ہیں۔ وہ ہمیں جشن ولادت مسیح میں بلائیں تو

ہم ضرور پہنچیں گے۔ ابن مسیح کی شان سورہ مریم کے دوسرے رکوع سے بتا چکے۔ اور اس رکوع کی تفسیر اور تشریح کتاب مقدس کے عہد جدید کے حوالے سے کر چکے اور ان دونوں کتابوں کے حوالوں کے پیش نظر ہم دونوں گروہ (مسیحی اور مسلمان) متحد ہو کر یہ شعر پڑھیں گے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

قادیانی مشن

خلیفہ قادیانی کا خطبہ

اور

شیخ چلی کا خواب

بڑے مرزا صاحب تو کہتے گئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ دنیا کے سب مذاہب کو مٹا کر مذہب اسلام قائم کروں، عیسیٰ پرستی کے ستون توڑ دوں، دنیا بھول جائے کہ کوئی عیسیٰ کوئی کرشن کوئی دوسرا معبود بھی تھا یا ہے۔ ان کے اس دعویٰ کی آزمائش تو دنیا نے خوب کر لی۔ ساری دنیا میں شرک وکفر دن بدن زیادہ پھیلتا جارہا ہے۔ غیروں کو چھوڑ کر اسلامی آبادی کو دیکھا جائے ان میں بھی عقائد شرکیہ کفریہ بکثرت ترقی کر رہے ہیں۔

یہ تو بڑے میاں کے ادعا کا انجام ہے۔ چھوٹے میاں کا دعویٰ سنئے۔ آپ جلسہ سالانہ کے خطبہ میں بہت کچھ تعلی آمیز تقریر کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

"ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اتنا بڑا کام کہ جو ہمیں اور ہماری حالت کو دیکھتے ہوئے بالکل ناممکن نظر آتا ہے۔

ہم نے دنیا کی موجودہ سلطنتوں کو، دنیا کے موجودہ مذاہب اور دنیا کے موجودہ تمدن کو، دنیا کی اقتصادی انجمنوں کے نظام کو اور ان سب کو بدل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے نظام کو قائم کرنا ہے۔ ایسی حالت میں دنیا کی حکومتیں اور مذاہب کے ادارے ہماری مخالفت کریں تو طبعی تقاضا کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ حق بجانب ہیں۔ کیونکہ انہیں نظر آرہا ہے کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے موت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور وہ پروانہ ہمارے ہاتھ میں دیا گیا ہے اور اسے ہم لائے ہیں جن کو دنیا میں حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔" (الفضل قادیان صفحہ ۳ بابت دسمبر ۱۹۳۴ء)

اہلحدیث | قانون قدرت ہے کہ لمپ کے ارد گرد جو روشنی ہوتی ہے بہ نسبت دور کے وہ بہت زیادہ صاف اور روشن ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرات انبیاء کے ارد گرد کے لوگ تقویٰ طہارت، غیرت مذہبی اور جوش دینی میں بہت ترقی یافتہ ہوتے ہیں۔ بڑے مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں منہاج نبوت پر آیا ہوں اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کے ارد گرد کی روشنی کو جانچیں کہ وہ کہاں تک صاف شفاف روشن اور تیز تھی اور ہے اور کہاں تک اس نے دنیا میں انقلاب پیدا کیا۔ جو کچھ کیا وہ ہمارے سامنے ہے۔ تیس سال مرزا صاحب کے انتقال کو بھی گزر گئے نہ کوئی سلطنت دنیا کی ان کے زیر نگیں آئی نہ کسی انجمن کا نظام آپ نے بدلا نہ کوئی انقلاب ہوا۔ ہوا تو یہ ہوا کہ پنجاب کی بڑی انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن ترقی تعلیم امرتسر سے مرزا صاحب کے مریدوں کو غیر مسلموں کی طرح نکال دیا گیا۔

خلیفہ قادیان کا خود اعتراف ہے جو بارہا اہلحدیث میں پیش کیا جا چکا ہے کہ جو مقاصد مرزا صاحب لیکر آئے تھے ان کا اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا وہ کب ہوگا؟ غالباً قیامت سے ایک ہفتہ پہلے۔

کیسا بڑا اچکیلا پروگرام ہے کہ دنیا کی سلطنتوں کا جدید نظام قائم کرینگے۔

؎ اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب سے سہو ونسیان ہوگیا آپ اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے تو دعویٰ مدلل ہوجاتا کہ

یورپ میں جو ڈکٹیٹر شپ جاری ہو رہا ہے۔ یہ ہماری ہی کوشش کا نتیجہ ہے۔

اس دفعہ یہ سہو ہوا ہے تو امید ہے اس کی تلافی آیندہ سال کر دینگے۔ کیونکہ بڑے میاں کا یہ بھی تو الہام ہے کہ "زار روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا گیا۔"

ناظرین کرام! | دنیا کی حکومتوں اور انجمنوں کے نظام میں تبدیلی کیا پیدا کرینگے۔ سب سے اول اپنی رقیب اور حریف انجمن احمدیہ لاہور میں تو تبدیلی کرلیں جو ہر روز ان کے سینے پر مونگ دلتی ہے۔ جو بات کوئی نہیں کہتا وہ کہتی ہے۔ ان کا آرگن "پیغام صلح" خلیفہ صاحب قادیانی کو سرکاری سانڈ کہتا ہے۔ اور ان کا امیر ہر قسم کی برائیاں خلیفہ پر تھوپتا ہے۔

سب انجمنوں کی تبدیلی سے پہلے اس انجمن کی تبدیلی یا اصلاح کرنا خلیفہ یا ان کی جماعت کا فرض اولین ہے جو انہوں نے ابھی تک ادا نہیں کیا۔

اس کے علاوہ خود قادیان میں مجلس احمدیہ قائم ہوگئی ہے جو قادیانی جماعت کے لئے نہایت ہی دلآزار ہے۔ جس میں بقول خلیفہ صاحب پانچ سو بلکہ پانچ سو سے زیادہ منافقین شریک ہیں۔ کیا یہی تبدیلی ہے جو خلیفہ قادیان دنیا کی انجمنوں میں کرنی چاہتا ہے۔ بہرحال قادیانی سودا ابتدا ہی سے ادھار پر چلتا رہا اور اب بھی ویسا ہی ادھار ہے۔ دعویٰ تو بروز محمدیت کا ہے اور کام میں سستی اتنی ہے کہ اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا۔ ادھر اصل متبوع علیہ السلام کو دیکھیں تو وہ اپنی زندگی میں ہی سب کام پورے کرکے رخصت ہو گئے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ - وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ

ہم [illegible] کی [illegible] میں قادیانی [illegible] کی
[illegible] ہے۔ [illegible] حالت ہے
[illegible] شائع [illegible] صحیح ہے
پینے اندراج [illegible] بہتر [illegible]

کھلی چٹھی

بنام بابو عمر الدین صاحب احمدی جالندھری

جناب بابو صاحب!

آپ کو یاد ہوگا جن دنوں خلیفہ قادیان نے علمائے اسلام کو مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا تو میں نے اُس چیلنج کو قبول کر کے لکھا تھا کہ آپ سادہ قرآن مجید اور قلم دوات لے کر بٹالے کی جامع مسجد میں آجائیں اور میرے بالمقابل بیٹھ کر تفسیر لکھیں۔ اس پر خلیفہ قادیان کی طرف سے یہ عذر کیا گیا تھا کہ میں عربی لغات بلکہ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا۔ اس کے جواب میں میں نے ایک خط رجسٹری کرا کر آپ کی معرفت ان کو شملہ بھیجا تھا کہ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ ہر قسم کا سامان ساتھ لے آئیں۔ مگر مقابلے میں ضرور آئیں۔

چند روز ہوئے قادیانی اخباروں میں یہ ڈینگ پھر ماری گئی ہے کہ خلیفہ صاحب کے مقابلے میں کوئی پُر از معارف تفسیر نہیں لکھ سکتا اور یہ احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

میں آپ سے حلفاً پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو وہ میری چٹھی ملی تھی اور آپ نے وہ چٹھی خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب کو دی تھی یا نہیں؟ اس کا جواب [illegible] اہلحدیث [illegible] پیغام صلح [illegible] دیجئے۔ آپ کے [illegible] سلسلہ [illegible] جاری ہوگا۔ (ابو الوفاء)

چیلنج تفسیر نویسی کے تعلق [illegible] سے
[illegible] تفسیر نویسی کا چیلنج [illegible]
[illegible] (مدیر اہلحدیث امرتسر)

بریلوی مشن

بشیر کوٹلوی عالم برزخ میں ہے یا دنیا میں؟

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

پچھلے پرچہ میں اس سلسلے کا اندراج غلطی سے رہ گیا ہے۔ آئندہ انشاء اللہ مسلسل ہوگا۔

ناظرین اخبار اہلحدیث کو معلوم ہے کہ ہم نے انوار الصوفیہ کے جواب میں ایک مضمون بعنوان "فضائل سید المرسلین قرآن و حدیث کی روشنی میں" لکھا تھا جس میں صاحبزادہ علی پوری سے عرض کی گئی تھی کہ حنفی ہو تو مقلدانہ حیثیت سے اپنے ثبوت میں اپنے امام کا قول پیش کیا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل قرآن و حدیث میں مذکور ہیں وہی بیان کرو۔ ادھر ادھر کی رطب و یابس جمع کرنے سے فضائل نبوی پیش کرنا صحیح نہیں۔ اس مضمون میں قسطلانی کی عبارت پر (جو انوار الصوفیہ نے نقل کی تھی) ہم نے لکھا تھا کہ ان کی یہ بات بلادلیل ہے۔ یعنی قسطلانی کا دعویٰ کہ

مومنین جو فوت ہو چکے ہیں عالم برزخ میں جانے کے بعد زندوں کے حالات جاننے لگتے ہیں۔

دلیل طلب ہے۔ اس کے بعد ہم نے صاحبزادہ صاحب علی پوری کو مخاطب کر کے لکھا تھا

کیا یہ درست ہے کہ خود جناب (قسطلانی) بھی مومن تھے تو اب وہ ہمارے حالات سے واقف ہونگے اس لئے میں (ثانی) آپ (علی پوری) کی وساطت سے ان سے درخواست کرونگا کہ مہربانی کر کے میرے اس سوال کا جواب خود (قسطلانی) ہی تحریر فرما دیں اور اس دعویٰ کی دلیل قرآن حدیث سے دیں۔

ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا تھا کہ

ہم چونکہ اس کے قائل نہیں [illegible] ثانی ہیں اس لئے آپ ہی مہربانی کر کے میرے مضمون [illegible] [illegible] بہتر ہو کہ [illegible]

بالمشافہ گفتگو کرا دیں۔

ہمارے اس مضمون پر علی پوری صاحبزادہ صاحب تو خاموش ہیں۔ غالباً وہ سمجھ گئے ہونگے کہ بات معقول ہے اور صحیح معقول بات کو مان لینا عقلمندی کی نشانی ہے اس لئے وہ تو نیم راضی ہیں پورا اتفاق بھی ہو جائیگا انشاء اللہ! بصیرت کی ضرورت ہے۔

مگر کوٹلی کے مولوی بشیر صاحب عالم برزخ سے بول اُٹھے اور نہایت ہی غضب آلود لہجہ میں "الفقیہ" کے "التنقید والافکار" میں کچھ گویا ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہماری مندرجہ بالا تحریر کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"ہم آپ کا مضمون لیکر حضرت علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ حضور! امرتسری ثانی آپ سے بالمشافہ گفتگو کرنے کے مشتاق ہیں اور آپ سے آپ کے ارشاد کی دلیل طلب کرنی چاہتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت موصوف جلال میں آگئے اور لاحول ولا قوۃ پڑھ کر فرمانے لگے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ ثانی سے کہہ دو کہ میں تم جیسے وہابی سے ہرگز منہ لگنا نہیں چاہتا ہاں کوئی محب رسول نیک نیتی سے آئے تو اُسے سمجھا دونگا۔ ان چودھویں صدی کے کٹ حجتی کرنے والے غیر مقلدین سے میں گفتگو کرنا اپنے علم کی ہتک سمجھتا ہوں۔ مگر ثانی کو کیا ہی شوق ہے [illegible] [illegible] ثانی یہ بھی [illegible] [illegible] (الفقیہ [illegible])

ناظرین [illegible] ہونگے کہ بشیر صاحب قسطلانی کے پاس ہمارا مضمون لیکر پہنچے [illegible] ہوا جو آپ نے تحریر کیا۔ اب [illegible] بشیر صاحب

تحریر فرماتے ہیں :-

"ہاں صاحب! ثانی کی علامہ موصوف علیہ الرحمۃ سے بالمشافہ گفتگو کرنے کی خواہش ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک شخص جو بمبئی میں ہو امرتسری ثانی اس سے بالمشافہ گفتگو کرنا چاہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ یا تو ثانی صاحب بمبئی پہنچ جائیں یا وہ صاحب بمبئی سے امرتسر آجائیں۔ بنابریں ثانی صاحب نے علامہ قسطلانی کو عالم برزخ میں تسلیم کیا ہے اور خود آپ اسی عالم میں ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ علامہ موصوف کے اُس عالم سے اس عالم میں تشریف لے آنے سے یہ امر بہت آسان ہے کہ ثانی صاحب اس عالم سے اُس عالم میں تشریف لے جائیں۔ پس ہم حضرت علامہ قسطلانی کو کسی نہ کسی صورت گفتگو پر راضی کر لیں گے ثانی صاحب خودکشی کا انتظام فرمائیں"

(الفقیہ تاریخ مذکور)

اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ قسطلانی سے میری ملاقات کے لئے بشیر صاحب دو صورتیں تحریر کرتے ہیں کہ یا تو میں عالم برزخ میں جاؤں یا موصوف دنیا میں تشریف لائیں۔ خود جناب بشیر صاحب ملاقات کر چکے ہیں اور میرا مضمون بھی سنا آئے ہیں۔ جس کی صورت (خود ان کی تجویز کردہ) یہی ہوئی ہوگی کہ عالم برزخ میں خود گئے ہونگے کیونکہ مجھے تحریر فرماتے ہیں کہ

میں عالم برزخ میں گئے بغیر قسطلانی سے ملاقات نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کا یہاں دنیا میں آنا آسان نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آنجناب عالم برزخ میں گئے تھے یا قسطلانی کوٹلی میں تشریف لائے تھے۔ دوسری صورت سے پہلی صورت کو آپ آسان تسلیم کر چکے ہیں۔ اس لئے آپ نے بھی آسان راہ اختیار کی ہوگی یعنی خود گئے ہونگے اور جانے کی صورت بھی خود بشیر صاحب میرے لئے تجویز کرتے ہیں۔

"ثانی صاحب خودکشی کا انتظام فرمائیں"

مجھے گمان ہے کہ جو تجویز میرے لئے آپ نے ارشاد فرمائی خود بدولت بھی اسی گھاٹ اترے ہونگے یعنی قسطلانی کو عالم برزخ میں میری تحریر سنانے کے لئے خودکشی کر کے گئے ہونگے۔

کوٹلی والو! کیا جماعت بریلویہ کے افراد ہمیں مہربانی کر کے اطلاع دے سکتے ہیں کہ آپ کے مولوی بشیر صاحب نے خودکشی کی تھی اور کب؟ اگر جماعت بریلویہ نہ بتا سکے تو مستری اسماعیل صاحب ضرور بتائیں گے کیونکہ وہ بشیر صاحب کی خودکشی کے اسباب سے بھی خوب واقف ہیں۔ اگر کوئی نہ بتا سکے تو ابو بشیر مولانا محمد شریف صاحب فرمائیں کہ آپ کے برخوردار نے کیوں خودکشی کی اور آپ نے اس صورت میں جنازہ پڑھا تھا۔ اور یہ بھی فرمائیں کہ آپ کی بہو (زوجہ بشیر) کا کیا حشر ہوا۔ بشیر صاحب کی خودکشی کے بعد عدت وفات کے اندر ہی (بشیر صاحب) واپس تشریف لے آئے تھے یا بعد۔ بصورت ثانی ابھی دوسرا نکاح تو نہیں ہوا تھا۔ امید ہے کہ بشیر میاں کے ابا بالتفصیل جواب دیں گے۔

رہا بشیر صاحب کا یہ کہنا کہ قسطلانی صاحب میرے (بشیر کے) کلمات سنتے ہی جلال میں آگئے اور لاحول پڑھا۔ لاحول کیوں نہ پڑھتے وہ تو حیران ہونے ہونگے کہ ایسے بدعقیدہ لوگ کہاں سے آگئے۔ جو میرے اقوال کو حجت نہ ماننے والوں کے منہ آتے ہیں۔

اسی لئے انہوں نے صاف کہا لاحول ولا قوۃ یعنی مجھ میں تائید الٰہی کے سوا غلطی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت کہاں ہے۔ اس لئے جو اچھی بات ہو وہ تائید ایزدی سے ہے جو غلطی ہو وہ مجھ سے ہوئی ہے۔

مولوی بشیر صاحب! سنو! اور گوش ہوش سے سنو۔ آپ کا اعتقاد ہے کہ قسطلانی کی عبارت

من انتقل الی عالم البرزخ من المؤمنین
یعلم احوال الاحیاء غالباً

کہ مومن عالم برزخ میں منتقل ہو جانے کے بعد زندوں کے حالات جاننے لگتے ہیں۔

صحیح ہے تو پھر اسکو آپ کے صحیح تسلیم کرنے کی بنا پر میں نے لکھا تھا کہ وہ میرے اس سوال کو بھی جانتے ہونگے کہ میں نے اخبار اہلحدیث میں مرحوم سے سوال کیا ہے۔ تو کیا آپ بھی حق سے عرض کر سکتے ہیں کہ آپ اس دعوی کو قرآنی دلیل یا حدیث سے ثابت فرمائیں کیونکہ کسی غیر نبی کی بے دلیل بات کو ماننے کے لئے ہم (افراد امت محمدیہ) مامور نہیں ہیں۔

بادلیل بات ہاں یہی قسطلانی اسی کتاب مواہب میں ایک بادلیل مسئلہ تحریر فرماتے ہیں۔

بریلوی حنفیو! آؤ ہم اور تم سب مل کر اسکو تسلیم کریں اور بہت بڑے نزاعی مسئلہ کو حل کریں۔ سنو! وہ مسئلہ بشریت رسول ہے۔

بشریت رسول کے متعلق قسطلانی کا فیصلہ

قسطلانی مین حیات میں اپنی کتاب کے اندر ایک سوال تحریر فرماتے ہیں :-

ھل العلم بکونہ صلی اللہ علیہ وسلم بشراً شرط فی صحۃ الایمان او ھو من فروض الکفایۃ

کیا رسول اللہ کی بشریت کا علم ایمان کی صحت کیلئے شرط ہے یا فرض کفایہ ہے۔

اس کا جواب موصوف ایک بزرگ کی طرف سے تصدیقاً نقل فرماتے ہیں :-

لو قال شخص او من برسالۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی جمیع الخلق ولکن لا ادری ھل ھو من البشر او الملائکۃ او من الجن او لا ادری ھو من العرب او العجم فلا شک فی کفرہ لتکذیبہ للقرآن وجحد ما تلقتہ قرون الاسلام خلفا من سلف وصار معلوما بالضرورۃ عند الخاص والعام۔

اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں (محمد رسول اللہ) کی رسالت پر ایمان رکھتا ہوں مگر یہ نہیں جانتا کہ وہ بشروں سے ہیں یا ملائکہ سے یا جنوں سے یا یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ عربی تھے یا عجمی تو ایسا کہنے والے کے کفر میں شک نہیں کیونکہ وہ قرآن مجید کا منکر اور اسلامی گروہوں (سلف خلف) کے متفقہ طور پر معلوم شدہ امر کا انکاری ہے۔

بریلوی حنفیو! یہ ہے قسطلانی کی بادلیل بات جس کو وہ قرآن مجید و تعامل اہل اسلام سے ثابت کر رہے ہیں۔ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آؤ بے دلیل بات پر

[illegible] بات کو تسلیم کر [illegible]

یہ اصول [illegible] نہیں شرعی جو بات حنفیوں کے سامنے سر تسلیم خم کر [illegible] دیکھو کہ کھنا لاکون ہے شرعی دلیل پیش کئے بغیر کوئی بزرگ بھی بات پیش کرے تو اس کی بزرگی کو تسلیم کرتے ہوئے اسکے سہو و نسیان کو نظر انداز کردو

کوٹلی والو! تمام اہلحدیث حنفی مل کر اپنے مولوی صاحب سے التماس کرو کہ محققانہ طور پر ہماری باتوں کا جواب تحریر کریں۔ اگر سچے ہیں تو اپنے دعاوی کو دلائل دینیہ سے مزین کیا کریں۔ بزرگوں کو حاضر کہیں یا زندہ گھروں میں مانیں یا مسجدوں میں مگر اپنے عقائد کو قرآن حدیث سے ثابت کریں۔

حنفی ہیں تو سچے حنفی بن کر دکھائیں ورنہ دنیا سمجھ لے گی کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور

مگر یاد رہے دنیا سے مراد دنیائے اسلام ہے جو دنیا مولوی بشیر صاحب کو نظر آتی ہے اس کے لئے اور میدان ہے جس سے وہ آشنا نہیں ہیں۔

سنئے! مغرب زدہ ہوں یا گرویدہ علی پور ہمارا فرض ہے کہ ہم صحیح احکام شریعت و شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ) کو پیش کریں۔

اس کو فرو مانیں گے اور ہمارا یہ یقین ہے کہ دنیا سچائی کو مان کر رہے گی اور بفضل خدا وہ دن آئے گا کہ توحید الٰہی و سنت رسول کی گونج مشرق سے مغرب تک پہنچ جائے گی۔ صرف وہی گروہ رہ جائیگا جس کے حق میں وارد ہے۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ

فَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ

رد اکاذیب لہابیہ۔ مذہب حقہ اہل حدیث پر اہل بدعت اور بعض دیگر ناواقف اصحاب مختلف قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں۔ جن کا مدلل اور مفصل جواب دیا ہے گویا مخالفین کا ناطقہ بند کرنے کے لئے ایک علمی ہتھیار ہے ہر اہلحدیث کو پاس رکھنا مفید ہے۔ [illegible] دیکھ کر [illegible] [illegible] قیمت [illegible] ۱۰ [illegible] محصول [illegible] ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(از جناب مقصود حسن صاحب چترویدی متوطن بڈہ کی)

عنوان مندرجہ بالا اہلحدیث ۶ استمبر تا ۱۴ اکتوبر میں مسلسل شائع ہوتا رہا۔ بقایا مضمون دیر سے وصول ہونے کے باعث تسلسل قائم نہ رہ سکا۔ نئے ناظرین کی واقفی کے لئے چند سطور ۱۴ اکتوبر سے مکرر نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ مضمون پُرلطف ہو جائے۔ (مدیر)

سام وید کے حصہ دوم کی دوسری تقسیم یہ ہے کہ اسکو بائیس ادھیاؤں میں منقسم کیا گیا ہے۔ جو بالکل ۲۲۔ اردھ پر بھاگوں کے مطابق ہے۔ بعض نسخوں میں ادھیاؤں کی تعداد ۲۱ ہے۔ یعنی انیسویں ادھیائے کے بعد بیسویں اور اکیسویں ادھیائے کو ملا کر ایک کر دیا ہے اس طرح شمار میں ایک ادھیا کم ہو گیا۔

ان ادھیاؤں کی ضمنی تقسیم یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں متعدد کھنڈ ہیں۔ اور ہر کھنڈ میں متعدد ترچ ہیں۔ اور ہر ترچ میں تین تین منتر ہیں۔

گائتری کا مشہور منتر سام وید نصف ثانی۔ پرپاٹھک ۶۔ نصف پہ پاٹھک ۳ کے دسویں ترچ کا پہلا منتر ہے یا یوں کہئے کہ وہ سام وید نصف ثانی ادھیائے ۱۳۔ کھنڈ ۴ کے تیسرے ترچ کا پہلا منتر ہے۔

سام وید کی یہ تقسیمیں ذرا دقت طلب ہیں بہتر ہو کہ اسکے حصہ اول میں دشتیوں پر مسلسل نمبر ایک سے لگا کر ۵۹۰ تک دے لئے جائیں۔ اور پھر یوں حوالہ دیا جاوے کہ سام وید حصہ اول دشتی فلاں۔ منتر فلاں۔ اسی طرح حصہ دوم کو ۲۲۔ ادھیاؤں میں تقسیم کر کے ہر ادھیائے کے ترچوں کے نمبر مسلسل ہوں۔ اس طرح حوالے میں نہایت سہولت ہوگی

اتھرو وید بیس کانڈوں میں منقسم ہے۔ ان میں سے پہلا [illegible] کانڈ [illegible] پرپاٹھک ہیں۔ [illegible] پرپاٹھک کی تقسیم [illegible] [illegible] ۱۱۱ [illegible] [illegible]

سوکتوں کی تعداد سات سو اکتیس ہے۔ اور کل منتر قریب چھ ہزار کے ہیں۔

چونکہ اتھرو وید میں سوکتوں کے نمبر کانڈوں کے اعتبار سے دیئے گئے ہیں۔ اس لئے حوالوں میں صرف کانڈ اور سوکت کے نمبر دینا کافی ہے پرپاٹھک اور انوواک کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

چتر وید بھاشیہ کار اب ہم ویدوں کے مختلف تراجم اور تفاسیر اور ان کے متعلق متفرق کارآمد کتب کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پہلے ہم ان ودوانوں کی تصانیف کا حال لکھیں گے جنہوں نے چاروں ویدوں کا ترجمہ کیا ہے یا تفسیر لکھی ہے۔ ان میں سب سے اول شخص ساین اچاریہ یعنی استاد ساین ہے (آچاریہ استاد کو کہتے ہیں) یہ فاضل اجل شخص ۱۳۱۵ء عیسوی کے قریب دکھن میں پیدا ہوا۔ بجے نگر کے ہندو راجہ کا وزیر اعظم تھا۔ ان دنوں میں ہندوؤں کا مذہبی علم بالکل زوال پذیر ہو رہا تھا۔ اوس کو نیست و نابود ہونے سے محفوظ کر دینے کے لئے ریاست کا زر خطیر صرف کر کے اس قابل شخص نے ملک کے ہر گوشہ سے بڑے بڑے پنڈتوں کو جمع کیا۔ اور اپنی نگرانی میں چاروں ویدوں اور ان کے متعلق تمام دیگر کتب مثلاً برہمن گرنتھوں وغیرہ کی تفاسیر سنسکرت زبان میں لکھوائیں۔ ساین اچاریہ کی رگ وید اور سام وید کی تفاسیر مکمل ہیں سیاہ یجر وید کی تیتریا سنگھتا کی بھی تفسیر مکمل [illegible] یجر وید میں سے کانو شاخ کے ابتدائی بیس ادھیاؤں کی ہی تفسیر کی گئی ہے۔ اتھرو وید کی ساین تفسیر بھی دستیاب ہو چکی ہے۔ اور ایک عرصہ ہوا کہ شنکر پانڈو رانگ پنڈت نے بڑے اہتمام کے ساتھ اوسکو [illegible] جلدوں میں [illegible] شائع کیا [illegible] [illegible] متعدد سوکتوں کی تفسیر [illegible] [illegible] ساین آچاریہ کی [illegible]

ہر ہوں احسان رہیں گے۔ اگر یہ فاضل اہل شخص ویدوں کی تفسیر نہ لکھ جاتے تو آج ویدوں کے بہت سے مقامات لاینحل رہ جاتے۔ زمانہ قدیم کے برہمن گرنتھوں اور سوتروں کے بعد صدیوں تک کسی نے ویدوں کی تفسیر پر کچھ نہ لکھا یا یوں سمجھئے کہ اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ ساتویں صدی عیسوی کے وسط میں سکند سوامی وغیرہ نے رگ وید وغیرہ کے کچھ حصص کی تفسیر لکھی لیکن ویدوں کی سب سے پہلی تقریباً مکمل تفسیر لکھنے کا فخر ازل سے ساین کے حصہ میں لکھا جا چکا تھا۔

ساین کے بعد جس شخص نے چاروں ویدوں کا ترجمہ اور تفسیر لکھی ہے وہ گورنمنٹ کالج بنارس کے سابق پرنسپل مسٹر گرفتھ ہیں۔ انہوں نے چاروں ویدوں کا (جس میں تیعریہ سنگھتا شامل نہیں ہے) انگریزی میں ترجمہ ۱۸۹۲ء کے قریب کیا ہے۔ اور مختصر تفسیری نوٹ بھی دیئے ہیں۔ اس ترجمہ کو چھ جلدوں میں میسرز ای۔ جے لازرس کمپنی نے میڈیکل ہال پریس بنارس سے شائع کیا ہے۔ چاروں ویدوں کا یہی ایک صحیح ترجمہ ہے جو ہندوستان میں باسانی مل سکتا ہے۔

رگ وید دو جلد	۱۲۶۴	صفحات	قیمت ۱۴ روپیہ	
سام وید ایک جلد	۳۳۸	″	″ ۴ ″	
سفید یجوید ایک جلد	۳۷۲	″	″ ۴ ″	
اتھرو وید دو جلد	۹۳۲	″	″ ۱۲ ″	
میزان کل ۶ جلد	۲۹۰۶	″	″ ۳۴ ″	

تیسرا اور آخری ترجمہ چاروں ویدوں کا پنڈت دیوی شرما ودیا النکار ساکن اجمیر نے ہندی میں کیا ہے۔ پنڈت جی آریہ سماج کے ممبر ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ان کا ترجمہ عام نقطۂ نظر سے مستند قرار نہیں دیا جا سکتا۔ سناتنی پنڈتوں اور غیر مذاہب کے سنسکرت کے عالموں کے نزدیک تو یہ ترجمہ تاویلات فاسدہ سے پر ہے ہی۔ لیکن آریہ سماجی حلقے میں بھی اس ترجمہ کو استناد کا درجہ حاصل نہیں ہے۔ ہم نے بعض اہل علم سماجی اصحاب کو یہ کہتے سنا ہے کہ اس ترجمہ کا نہ ہونا اس کے ہونے سے بہتر تھا۔ تاہم چونکہ اب تک کوئی ہندی ترجمہ چاروں ویدوں کا موجود نہ تھا اس لئے سماجی پبلک میں اس ترجمہ کو جس کی آخری جلد ابھی حال ہی میں مطبع سے نکلی ہے۔ بہت غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ یہ ترجمہ چھوٹی تقطیع کی بارہ خوبصورت جلدوں میں چھپا ہے جن میں سے ہر جلد میں تقریباً سات سو صفحات ہیں اور قیمت فی جلد چار روپیہ (معانی نہیں بغیر) ہے۔ آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر نے اس کو شائع کیا ہے۔ سام وید کی ایک۔ سفید یجر کی دو۔ اتھرو کی چار اور رگ وید کی پانچ جلدیں ہیں۔

(باقی باقی)

نزول بارش اور مولانا عبد الجلیل صاحب سامرودی

(از قلم مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی۔ چنیوٹ)

موصوف ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں میں نیک صالح کہا کرتا ہوں۔ جماعت اہل حدیث کا طغرائی امتیاز یہی ہے کہ ہمارا ایمان قال اللہ وقال الرسول ہے۔ اس کے سوا اسرائیلی روایات حجت شرعیہ نہیں۔ موصوف خالص اہل حدیث ہیں مگر اسرائیلی روایات کی بھی بڑی وقعت کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض اقوال کی بنا پر نزول بارش کی نسبت جو کچھ رائے ظاہر فرمائی ہے وہ ہم بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اپنی تحقیق حقیرانہ پیش کریں گے۔

من کعب الاحبار السحاب غربال المطر لولا السحاب حین ینزل من السماء لا فسد مایقع علیہ من الارض۔ رواہ القرطبی۔

حضرت ابن عباس کعب احبار سے نقل کرتے ہیں کہ ابر آسمان کی چھلنی ہے اگر ابر نہ ہوں نزول باراں کے وقت تو زمین میں جہاں بھی پڑے برباد ہو جائے۔

میرے عزیز اہل حدیثو! یاد رکھو کہ ابر کی تکوین ہوا سے نہیں۔ بارش ابخرات الارض کا نتیجہ نہیں۔ یہ خیالات جماعت اہل حدیث کے اعتقادات سے کوسوں دور ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ بارش حقیقت میں آسمان سے ہے جو بوساطت ابر برسائی جاتی ہے۔ آسمان میں پانی کی کمی نہیں کہ اللہ میاں کو ابخرات الارض سے پانی لینے کی ضرورت ہو۔ (اور اگر کسی شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ برسات ابخرات الارض سے بادل بن کر ہوتی ہے) تو یہ دراب اہل توحید وفرقہ حقہ اہل حدیث بلکہ عامہ اہل سنت والجماعت سے نہیں۔ ایسے خیالات کو نزدیک تر کیا جا بھی سکے دینا جرم ہے۔
اہلحدیث امرتسر ۱۷۔ رمضان ۱۳۵۵ھ صفحہ ۱۲-۱۳

علاوہ ازیں مولانا موصوف نے چند اقوال بھی پیش کئے ہیں۔ لیکن کوئی قول سنداً آنحضرت صلعم تک نہیں پہنچا سب کا خلاصہ یہی ہے کہ برسات آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ فاضل مدیر مولانا صاحب نے موصوف کو اس مضمون کے اخیر میں خاص توجہ دلائی تھی۔ لیکن ہمیں ایک اور خاص وجہ سے یہ مضمون کچھ تفصیل کے ساتھ لکھنا پڑا۔

تقریباً آٹھ ماہ کا واقعہ ہے کہ مجھے پنجاب کی ایک جامع اہل حدیث میں درس قرآن سننے کا موقعہ ملا۔ مدرس صاحب نے بھی بعینہ مولانا سامرودی صاحب کے ارشادات گرامی کو دہرایا تھا۔ اس درس میں مجھے یہ خیال ہوا کہ مدرس صاحب تنہا غلطی کما رہے ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ مولانا سامرودی جیسے عالم و فاضل بھی اس مسئلہ میں یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور خدا جانے اس قدیم فلسفہ کو ماننے والے اور کتنے علم دوست ہونگے؟

اب ہم مولانا سامرودی صاحب کی علمی محنتوں کی تعریف کرتے ہوئے آپ کی توجہ ذیل کے مضمون کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں۔

(۱) وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا۔ عن ابن عباس من المعصرات ای من السحاب۔ وکذا قال عکرمۃ وابو العالیۃ والضحاک۔ والحسن والربیع بن انس۔ والثوری۔ واختارہ ابن جریر۔
تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۴۶۲ مطبوعہ جدیدہ۔ جمہور سلف نے معصرات کا معنی بادل لیا ہے۔ اور ابن جریر نے بھی اسی معنی کو ترجیح دی ہے۔

(۲) والذی ... [illegible]

ظاہر ہوتا ہے کہ معصرات کا معنی بادل ہے۔ یہ ترجمہ و معنی ابن کثیر نے پسند کیا ہے۔

(۳) المعصرات السحابة معالم التنزیل صفحہ ۔

(۴) ءانتم انزلتموہ من المزن۔ ای السحاب۔ معالم صفحہ جلد ۔ اس جگہ مزن کا معنی بھی بادل ہے۔

قرآن مجید میں دو آیات صاف طور پر آئی ہیں۔ پہلی یہ ہے و انزلنا من المعصرات ماء ثجاجا۔ یعنی ہم نے بادلوں سے پانی اتارا۔ اور دوسری یہ ہے ؎

ءانتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون۔ کیا تم نے بادلوں سے پانی اتارا یا ہم اتارنے والے ہیں۔

ان دو آیات میں صریحاً الفاظ اور صریح فعل خداتعالیٰ ثابت ہو رہا ہے کہ پانی بادلوں سے برسا کرتا ہے۔ اہل اسلام کے تین مشہور مفسر ابن جریر۔ ابن کثیر۔ اور معالم التنزیل کا یہی مذہب ہے کہ پانی بادلوں سے برستا ہے۔ اب رہی یہ بحث کہ بادل کس طرح بنتے ہیں؟ وہ ہر شخص مشاہدہ سے دیکھ سکتا ہے۔ خداوند عالم تو اپنی حکمت کاملہ بتلانا چاہتا ہے کہ ہم ہی ابخرات الارض بنانے والے اور ہم ہی ان ابخرات الارض کو دوسری شکل میں بادل بنانے والے اور جہاں چاہیں برسانے والے ہیں۔ لیکن مولانا کے ذہن میں اسرائیلی روایت بیٹھی ہوئی تھی اس لئے آپ نے ان آیات کی تفسیر انہی کے مطابق کی ہے۔ مولانا موصوف کبھی کوہستانی علاقہ میں اگر تشریف لے جائیں تو اپنی آنکھوں سے ابخرات اٹھتے بادل بنتے اور برستے دیکھ لیں۔ اور اخباری اطلاعات ہیں کہ ترقی زمانہ سائنس والوں نے اپنے انسانی تجربات کی بنا پر اور آلات برقیہ کی طاقتوں سے بیچ مربع میل میں موسلادھار بارش برسادی ہے۔

مولانا صاحب کو نزلنا من السماء سے شاید کچھ تسامح ہوا ہے۔ کہ پانی تو آسمان سے اتارنے کا حکم خدا دیتا ہے۔ پھر یہ ابخرات الارض کہاں پہنچ گئے؟ حالانکہ اس قسم کے محاورات قرآن مجید میں جابجا موجود ہیں۔ (۱) یبنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم و ریشا۔ آیت۔ اے اولاد آدم ہم نے تمہارا لباس نازل کیا۔ اس جگہ لباس کو نازل کہنا کیا تعلق؟ ہم رات دن کپاس بوتے بکاتے سوت پینے، دھنتے، کاتتے، کپڑا بنتے اور پہنتے ہیں۔ خدا کب اور کس وقت آسمان سے کپڑوں کے تھیلے اتارا کرتا ہے اور جبیں کی ملیں نازل کیا کرتا ہے؟

(۲) و فی السماء رزقکم و ما توعدون آیت خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمانوں میں ہے۔ لیکن ہم رات دن اپنے خورد و نوش کو اپنے ہاتھ سے پکاتے اور کھاتے ہیں۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ پکا پکایا کھانا ہم پر نازل ہوا ہو۔ اسی طرح نزلنا من السماء مجازی طور پر بولا گیا تھا۔ مگر محترم مولانا صاحب اور پرانے خیالات کے دوستوں کو سمجھ آرہا ہے کہ شاید آسمانی برسات کا نالہ دریائے ستلج کی طرح آسمان سے (دو انڈ فال کی طرح) گرتا ہوا بادلوں پر پڑتا ہے۔ اور پھر بادلوں کے ذریعہ آبپاشی ہوتی ہے۔ اسی قسم کے اور بھی بیسیوں خیالات مسلمانوں میں موجود ہیں۔ جو عقلاً و نقلاً کسی طرح قابل تسلیم نہیں۔ بلکہ ان کا بیان کرنا غیر قوموں کو اسلام پر مذاق اڑانے کا موقعہ دینا ہے۔

اگر مولانا موصوف کوئی ایسی صحیح حدیث پیش فرما دیتے جس سے آپ کا ادعاء بفرمان رسول اللہ صلعم ثابت ہوتا تو ہم پھر بھی تسلیم کر لیتے۔ مگر افسوس کہ قال الرسول کی جگہ اسرائیلی روایات سے ایک اہل حدیث کی تسلی و تشفی کرنا چاہتے ہیں جو بہت ہی مشکل امر ہے۔

اس معروضہ کے اختتام پر میں تمام علماء اہل حدیث سے نہایت ہی دردمندانہ و عاجزانہ التماس کرونگا کہ خدا کے لئے بقاعدہ محدثین اعتقادی امور میں قال اللہ و قال الرسول پیش کیا کریں۔ اور اگر قول رسول سے کوئی چیز ثابت نہ ہو تو اس کے درپے نہ ہوا کریں۔ ہاں اگر کوئی صحیح حدیث مل جائے تو وہ خواہ عقلاً کتنی ہی محال و مشکل ہو اسے بے دھڑک پیش کر دیا کریں۔ ہمارا مذہب کسی غیر نبی کا بنایا ہوا نہیں۔ بلکہ وہ ہے جس میں خود آنحضرت صلعم کو ایک حرف تک از خود ملانے کی اجازت نہ تھی۔ میں اسی اختصار پر مضمون ختم کرتا ہوں واللہ اعلم۔ والسلام! (ابو سعید)

آہ۔ کیا کہہ گئے؟

(قابل توجہ اعیان اہل حدیث)

؎ قیصر کی دنیا سوتی ہے تخریب کے مشہر ادوں میں
دل کے ٹکڑے ذرے بنکر اب مارے مارے پھرتے ہیں

اخبار اہلحدیث امرتسر جلد ۳۶ نمبر ۲ کا پرچہ اگرچہ گوناگوں مسرتوں، امیدوں، امنگوں اور حوصلہ افزائیوں کا مرکز ہے۔ لیکن اسکے ایڈیٹوریل کی آخری التماس تمام چیزوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔ بالخصوص اس کی یہ عبارت کہ "مجھے یقین نہیں کہ سال ہذا کے خاتمے تک میں یہ خدمت سرانجام دیتا رہونگا" احباب و دردمند اور عقیدت مندوں کے لئے کس قدر مایوس کن ہے۔ آہ اس کی تلخی، اس کی تیزی اور اس کی سمیت کچھ انہی لوگوں کے دل و دماغ اور قلب و جگر سے پوچھنی چاہیئے جنہیں واقعی مولانا سے قلبی اور مذہبی عقیدت و محبت ہے ؎

رگ و پے میں جب اترے زہر غم تب دیکھئے کیا ہو
ابھی تو تلخی کام و دہن کی آزمائش ہے

واقعہ اور حقیقت یہ ہے کہ جب سے میں نے مولانا کی یہ عبارت پڑھی ہے۔ دل میں سخت اضطراب پیدا ہے اور اس وقت تو اشک چشم بھی بے قابو ہو کر نکلے جاتے ہیں۔ یقیناً جیسے آج حضرت مولانا صاحب مدظلہ کو سال گزارنے کا یقین نہیں اسی طرح کبھی بھی سال گزارنے کا یقین نہیں تھا اور نہ ہی ہونا چاہئے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا کبھی حضرت مولانا کے قلم سے اس قسم کی عبارت کا اس لب و لہجہ میں صدور بھی ہوا تھا (دفاتر و تحریر) ؎ دانشمنداں را اشارہ کافیست

بہرکیف میرا خیال ہے کہ حضرت مولانا صاحب مدظلہ کی موجودہ زندگی بھی (حملہ قاتلانہ کے بعد سے) ایک نعمت غیر مترقبہ اور وہبی و عطائی زندگی ہے جس کا صلہ یا شکریہ حضرت مولانا صاحب کی طرف سے تشیع توحید کی صورت میں شائع کیا گیا جو درحقیقت اس نعمت بے بہا کے مقابل کوئی حیثیت حقیقت

نہیں رکھتا۔ اگر سچ پوچھئے تو ایسے ایسے سیکڑوں رسالے حضرت مولانا صاحب مدظلہ کے ادنیٰ شاگرد شائع کرسکتے بلکہ کرتے ہی رہتے ہیں۔

البتہ حضرت مولانا صاحب مدظلہ کو اپنی حیثیت کے مطابق "ہر مردے وہر کارے" کوئی ایسا مرکزی اور ملی و مذہبی کام کرنا چاہئے جو دوسروں کے کئے بھی نہ ہوسکتا ہو۔ جس پر صحت تو کجا بلکہ یہ حیات ثانیہ بھی اس پر قربان و فدا ہو جاوے۔

جماعت کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ آج جو مرکزی کام صرف مشکل ہی نظر آتا ہے کل وہی مشکل تر بلکہ محال ہو جائے گا اور کوئی سلجھانے والا بھی نظر نہ آئے گا۔ لہذا ؎

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

(عقیل مئوی کان اللہ لہٗ)

آیت تطہیر اور شیعہ

(از قلم حکیم مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری)

آیت تطہیر[1] شیعوں کی مایہ ناز آیت ہے۔ جس سے وہ بڑے فخر و مباہات کے ساتھ اہل بیت نبی جن کی تعداد بقول اُن کے چار نفوس طاہرہ مولا علی مرتضیٰ، حسنین اور سیدۃ النساء فاطمہ زہرا (رضی اللہ عنہم) میں محدود و منحصر ہے۔ کی طہارت و عصمت پر احتجاج و استدلال کرتے ہیں مگر حقیقت امر یہ ہے کہ حضرات شیعہ آیت تطہیر میں لفظ "اہل بیت" سے اہل بیت نبیؐ مراد ہونا ہی ثابت نہیں کرسکتے چہ جائیکہ ان کی طہارت و عصمت پر استدلال و احتجاج حاشا شد۔ بخلاف ہم سنیوں کے کہ ہمارے نزدیک آیت تطہیر کا نزول امہات المومنین ازواج النبی ہی کی شان میں ہوا ہے۔ جیسا کہ اُس کا سیاق و سباق سب کچھ اسپر دال ہے۔ اُن اس سے شیعوں کو بھی انکار نہیں ہوسکتا

[1] آیت تطہیر یہ ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ (پ ۲۲ ع ۲)

کہ "اھل" کا لفظ "ازواج" کو شامل ہے کیونکہ خود مولوی فرمان علی صاحب شیعہ چھپلوی نے اپنے ترجمہ قرآن میں آیت فلما قضیٰ موسیٰ الاجل وسار باھلہٖ (پ ۲۰ - ع ۹) و نیز آیت قالت ما جزاء من اراد باھلک سوء (پ ۱۲ - ع ۳) میں اھل کا ترجمہ بی بی ہی کیا ہے فنعم الوفاق۔

خیر اب آئیے! ہم نے جو دعویٰ کیا ہے کہ شیعوں کا آیت تطہیر میں اھل سے اہل بیت نبی مراد لینا قطعاً باطل ہے۔ سو اس کی دلیل ملاحظہ کیجئے!

مولوی فرمان علی صاحب شیعہ پٹنوی کے بقول آیت تطہیر موجودہ قرآن مجید میں اپنے موقعہ اور محل پر نہیں ہے۔ بلکہ یہ آیت کسی اور لامعلوم جگہ کی ہے جو یہاں خواہ مخواہ گھسیڑ دی گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے آیت تطہیر کے حاشیہ پر بڑی ہوشیاری سے تحریر فرمایا ہے:-

"بعض حضرات اہل سنت کا خیال ہے کہ اس میں ازواج بھی شامل ہیں اور مدح و ثنا اور اہل بیت میں داخل ہیں لیکن یہ خیال چند وجوہ سے بالکل غلط ہے۔ اگر ازواج مقصود ہوتے تو جس طرح ماقبل و مابعد کی آیت میں ضمیر جمع مونث حاضر تھی اس میں بھی باقی رہتی۔[2] بلکہ اس آیت کو درمیان سے نکال لو اور ماقبل اور مابعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ اور ربط بڑھ جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے گھسیڑ دی گئی ہے۔"

بہت خوب! میں کہتا ہوں پس جب آیت تطہیر بقول مولوی فرمان علی صاحب اپنے موقع اور محل پر نہیں ہے

[2] اجیب عن ھذا بان التذکیر باعتبار لفظ الاھل کما قال سبحانہ اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت وکما یقول الرجل لصاحبہ کیف اھلک یرید زوجتہ اوزوجاتہ فیقول ھم بخیر۔ ۱۲ منہ

اور جس کا موقع و محل ہی نامعلوم ہے تو بلا کسی دلیل قوی و قرینہ صارفہ کے اس سے اہل بیت نبی کی طہارت و عصمت پر شیعوں کا احتجاج و استدلال کیونکر صحیح ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ نہ معلوم یہاں اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں اور کس کے؟ یا ایہا الرافضۃ ہاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

(تنبیہ) ممکن ہے حضرات شیعہ روایات کی آڑ لے کر کہہ دیں کہ آیت تطہیر کا نزول حضرت فاطمہ، حسنین اور علی مرتضیٰ کی شان میں ہوا ہے۔ لہذا اہل بیت سے یہی لوگ مراد ہیں۔ تو میں کہوں گا کہ یہ صریح مغالطہ اور کھلی ہوئی غلطی ہے۔ کیونکہ کسی روایت سے ہرگز ثابت نہیں ہے کہ آیت تطہیر کا نزول انہی لوگوں کے بارے میں ہوا ہے۔ بلکہ ان روایات کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک چادر میں لے کر دعا فرمائی کہ اللھم ھولاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا (جامع ترمذی) ومن ادعی خلافہ فعلیہ البیان۔

ہاں روایات سے یہ البتہ ثابت ہے کہ آیت تطہیر ازواج النبی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اخرج ابن ابی حاتم و ابن عساکر من طریق عکرمۃ عن ابن عباس فی الآیۃ قال نزلت فی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ۔

الغرض حضرات شیعہ کو چاہئے کہ پہلے آیت تطہیر میں "اھل بیت" سے اہل بیت نبی مراد ہیں ثابت کریں پھر ان کی عصمت و طہارت پر استدلال کریں۔ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا۔

تحفہ مجددیہ

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں سے وہ حصہ جو آپ نے فرقہ شیعہ کے رد میں لکھا ہے۔ اصل [illegible] و ترجمہ۔ [illegible] علمی تحفہ ہے جس کا مطالعہ [illegible] مفید ہے [illegible]
[illegible] ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

س ۴۸} زید نے بکر کی تحریری ضمانت مبلغ ۱۸۴ روپیہ کی ایک ساہوکار کے پاس دیدی ہے کہ میں دو قسط میں ادا کر دونگا۔ چنانچہ پہلی قسط مبلغ ۸۴ روپیہ ادا بھی کر دی۔ دوسری قسط اس خیال سے ادا نہیں کی کہ بکر خود ادا کرے۔ مگر اس نے بھی ادا نہیں کی۔ اور بکر فوت ہو چکا ہے۔ اور ایک سو روپیہ اس کا باقی ہے۔ چونکہ قرض کسی حالت میں معاف نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے بروئے شرع محمدی وہ قرض زید ادا کرے۔ یا بکر کے ذمہ رہا۔ اسکے وارث ادا کریں۔ زید ضامن ہے اگر زید کو ہی ادا کرنا چاہئے کیا زید اپنی زکوٰۃ یا اپنے رشتہ داروں سے زکوٰۃ لیکر اس قرضہ میں دے سکتا ہے۔ یا اگر ساہوکار سے نصف معاف کرا لیوے تو بھی جائز ہے۔ اور نصف ادا کر دیوے۔ اگرچہ قانون انگریزی کے مطابق وہ قرض زائد المیعاد ہو چکا ہے مگر قرآنی قانون کے مطابق اس کی ادائیگی ضروری ہے اس کی بازپرس زید سے ہوگی یا بکر سے۔

(محمد عبد اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۴۴۹)

ج ۴۸} سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ زید نے بکر کے قرض کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لی ہے۔ اس لئے ہر حالت میں زید ہی ذمہ دار ہے۔ بکر کی زندگی اور بعد وفات کے زید ہی ادا کرے گا۔ اور بکر مذکوٰۃ سے یہ قرض ادا کر سکتا ہے۔ مصارف زکوٰۃ میں غارم (مقروض) بھی ہے۔ اسکے ماتحت زکوٰۃ سے یہ قرض ادا کر سکتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۹} میری بیوی اپنی والدہ کے پاس رہتی ہے۔ ایک لڑکی اور دو لڑکے اسکے پاس ہوتے ہیں سفر سے واپس جب آیا میں نے میری بغیر اجازت اور بغیر رضامندی لڑکی کا نکاح کر دیا ہے۔ دو دن قبل میں دل اللہ جوآدمی نکاح میں شامل تھے۔ انہوں نے میری بیوی سے دریافت کیا کہ لڑکی کا باپ موجود نہیں نکاح کس طرح ہوگا اس کی اجازت ضروری ہے۔ میری بیوی نے کہا کہ لڑکی کا باپ راضی ہے۔ اس نے خط کے ذریعہ اجازت دیدی ہے۔ ملاں جب لڑکی سے کلمے سننے آیا تو لڑکی نے بھی کہا کہ میرا باپ اور بڑی ہمشیرہ نہیں آئے۔ جب تک میرا باپ اجازت نہ دے اور راضی نہ ہو میرا نکاح نہ کرنا۔ چنانچہ اسکو ایک فرضی خط دکھایا گیا کہ تمہارا باپ راضی ہے۔ اس سے اجازت طلب کی ہے وہ خود ایک ضروری کام کی وجہ سے نہیں آسکا اور تمہاری ہمشیرہ کسی شادی پر گئی ہوئی ہے ورنہ نکاح میں بلا لیتے۔ لڑکی ناخواندہ بھی وہ ماں نانی کے کہنے پر لگ گئی۔ لڑکے والے بھی لڑکی کو کہنے لگے کہ اگر تمہارا باپ اجازت نہ لکھتا تو ہم نے نکاح کا قصد نہ کرنا تھا لڑکی کو اور بھی یقین ہو گیا۔ چنانچہ نکاح ہوا۔ اب آپ کی خدمت میں گذارش ہے کہ آیا یہ نکاح شرع محمدی میں جائز ہے یا ناجائز؟

(علم الدین ٹیلر از شہر سیالکوٹ)

ج ۴۹} صورت مسئولہ میں نکاح نہیں ہوا کیونکہ ولی موجود نہیں اور لڑکی کی رضا مشروط ہے جو بغیر شرط (رضاء والد) کے کالعدم ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۰} ایک شخص نے اپنی منکوحہ عورت جوان کو غیر محرم مرد مجرد جوان کے ساتھ حج کرنے کو بھیجا ہے۔ اس عورت اور اسکے خاوند اور اس غیر محرم مرد تینوں کو کہا گیا تھا کہ غیر محرم عورت کا غیر محرم مرد کے ساتھ حج کرنے کو سفر کرنا ناجائز ہے اور علمائے دین کا فتویٰ ہے کہ محرم کے ساتھ ہونے کو سوا عورت حج کو نہ جائے۔ ان تینوں نے انکار کر دیا کہ ہم علمائے دین کا حکم نہیں مانتے اپنی مرضی کریں گے اور کر لی۔ اب آپ فرمائیں کہ ان دونوں کا حج جائز ہوگا یا ناجائز اور اسکے خاوند کو کیا ثواب ہوگا کہ جس نے عیدین کی نمازوں کے سوا فرضی نمازیں اور روزے کبھی بھی ادا نہیں کئے اور جس نے غیر محرم مرد کے ساتھ عورت حج کرنے کو بھیجدی۔ حالانکہ خاوند اس کا اور وہ عورت دونوں مسکین ہیں۔ اس عورت پر حج فرض بھی نہ تھا۔ جو ساتھ گیا ہے اس نے اس عورت کا خرچ بھی برداشت کرنا ہے اور سنا گیا ہے کہ راستے میں اور ہر بار خدا وندی میں محرم ہی جھوٹ بول کر بنا تھا۔ (۱) اور آپ یہ بھی فرمائیں کہ جب وہ حج کر کے آویں تو ان کی تعظیم و تکریم حاجی سمجھ کر بجالانی ضروری ہے یا نہیں؟ (۲) غیر محرم مرد جو اپنی گرہ سے حج کرنے گیا ہے اس کو اس حج کرانے کا اجر ملیگا یا نہیں اور اپنا بھی اس کا حج جائز ہے یا ناجائز۔ (۳) غیر محرم مرد کے ساتھ جو عورت حج کو گئی ہے اس کا حج جائز ہوگا یا نہ۔ (۴) اس عورت کے خاوند کو کیا اجر ملیگا جو کہتا ہے کہ میں نے حج کی اجازت عورت کو دی ہے۔ نماز روزہ تو ادا نہیں کرتا۔

(سائل ایک مسلمان)

ج ۵۰} تمام سوالات کا مجملاً جواب ہے کہ عورت کو نامحرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں بحکم حدیث باقی رہا حج کا قبول ہونا یا نہ ہونا اس کا علم خدا کو ہے جو نیات سے پورا واقف ہے۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس عورت کے ساتھ جانے والا محرم نہ ملے اور خاوند نہ جا سکے تو اس کا حج ملتوی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۱} سلطان ابن سعود نے چالیس ہزار قبوں کو بدعت ہونے کے باعث منہدم کیا۔ تو کیا سبب ہے کہ فی الحال چار مصلے کو مکہ معظمہ میں قائم رکھا ہے کیوں نہ چار کو توڑ کر ایک کیا۔ چونکہ چار مصلیٰ کا قرآن و حدیث صحیح سے کہیں ثبوت نہیں ملتا۔

(محمد شہادت اللہ مدرس نیا بہادر پور)

ج ۵۱} حرم میں جو چار جماعتیں ہوتی تھیں اب وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ اب وہ تفریق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ جلالۃ الملک کو شریعت پر مستحکم رہنے کی توفیق عطا کرے آمین

س ۵۲} کیا رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں ستیہ گرہ کی قسم کی کوئی تحریک تھی اور کیا رسول اللہ صلعم نے ستیہ گرہ قسم کی کوئی مثال قائم کی۔ ستیہ گرہ کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟ (سید عبد الرؤف شاہ۔ پانڈا کوڑا)

ج ۵۲} عہد نبوی میں یہ صورت نہیں تھی اور نہ اس وقت ہو سکتی تھی کیونکہ مذہبی حکومت تھی جس میں بے فرمانی سلب ایمان کا باعث ہے۔ اور آج کل کی ستیہ گرہ یورپ کا طریق ہے۔ اللہ اعلم!

متفرقات

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر معاون اخبار وہی خواہ کے علاوہ ہر اہل توحید کا تبلیغی فرض ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت میں ہر ممکن کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔

مدرسہ مکہ مکرمہ کی امداد کے لئے مبلغ ۳۲ روپیہ دفتر ہذا میں ۹ ۳ تک جمع ہیں۔ جو بدست چوہدری محمد امین صاحب امرتسری مکہ معظمہ ارسال کئے گئے۔

مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ کے لئے از ملک عبد الحق صاحب جالنہ ۵ء۔

عید آنہ فنڈ از جناب سیف علی صاحب کوٹلی ضلع میرپور جموں ۱۴ء۔

اشاعت فنڈ میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ حالانکہ رسالہ "مسئلہ تقلید شخصی" اسی فنڈ سے مفت شائع ہونے والا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ایک دو رسائل اسی فنڈ سے مفت طبع ہونگے۔ انشاء اللہ!

اس لئے شائقین تبلیغ حق کو چاہیئے کہ اس فنڈ کی حتی المقدور امداد کریں۔

غریب فنڈ میں بھی اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ برعکس اسکے سائلین کی تعداد روز افزوں بڑھتی جا رہی ہے۔ اس فنڈ کی امداد کرنا تبلیغ توحید و سنت کی امداد کرنا ہے احباب خیر کو اس طرف ضرور توجہ دینی چاہیئے۔ سائلین کی کثرت کی وجہ سے آئندہ کے لئے داخلہ بند کیا جاتا ہے جب تک پہلے سائلوں کو نہ مل لے۔

تبدیلی پتہ کی بابت خریداران اہلحدیث کو کئی بار توجہ دلائی گئی ہے کہ پتہ تبدیل کرتے ہی دفتر میں اطلاع بھیجا کریں تاکہ ان کو اور دفتر کو تکلیف نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ بعض حضرات خود تو اس طرف توجہ نہیں فرماتے اور اخبار نہ ملنے کی نئے نئے شکایات کا غصہ کارکنان دفتر پر نکالتے ہیں۔ امید ہے ہماری اس صاف گوئی پر ہمیں معذور سمجھا جائیگا۔

فروخت کتب [illegible] بوقت انتقام و برہان الحباب [illegible] صاحب کے پاس برائے فروخت ہوں یا جائے فروخت کا علم ہو تو مجھے اطلاع دے۔ ممنون ہونگا۔ (الراقم ابو الخیر شاکر محمد طالب العلم خلف مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم چوہدری داعظ اہل حدیث کانفرنس بلال چد پیروالہ ضلع ملتان مدرسہ محمدیہ جامع مسجد اہل حدیث)

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا

سالانہ اجلاس

۷-۸-۹ اپریل کو نہایت تزک و احتشام سے قصبہ فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد ہوگا۔

اہل حدیث کانفرنس کی امداد کے لئے

عید اضحیٰ کے موقعہ پر

عید آنہ فنڈ

کو ضرور یاد رکھیں

مباحثہ تقلید شخصی!

یہ رسالہ بحث تقلید میں فیصلہ کن ہے۔ جو اشاعت فنڈ کی لاگت سے چھپ کر مفت شائع ہونے والا ہے۔ محصول ڈاک ۹ پائی۔ چندہ اشاعت فنڈ ۹ پائی آنا چاہیئے۔ متعدد طلب کرنے والے اصحاب جلدی درخواستیں بھیجیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ضرورت کتب حسب ذیل کتابوں کے مطالعہ کا بے حد شوق رکھتا ہوں۔ خاکسار کو اتنی استطاعت نہیں جو قیمت دیکر خرید سکوں۔ لہذا ناظرین سے گذارش ہے کہ ایک نسخہ یا چند [illegible] فی سبیل اللہ [illegible]
نام تفسیر ثنائی اردو مکمل [illegible]

تفسیر آیت کرسی۔ (۴) خادمی مذہب کی (۵) الارشاد الی سبیل الرشاد۔ (۶) اتحاد [illegible] (۷) خلفاء راشدین (۸) ویدارتھ پرکاش ۹۹ [illegible]

محمد [illegible] مظفر پور

نوٹ یہ تمام کتب دفتر اہلحدیث سے مل سکتی ہیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

اسلامی نماز کا اگر انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہو تو ناظرین میں سے کوئی صاحب مجھے مطلع فرمائیں۔

(راقم محمد حبیب الرحمٰن۔ گوراگھاٹ۔ ضلع دیناجپور)

ضرورت رشتہ (۱) ایم۔ اے پاس۔ عمر تیس سال۔ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آمدنی۔ نہایت متدین اہل حدیث کے نکاح ثانی کے لئے ایک تعلیم یافتہ نیک خصلت دیندار نوجوان امور خانہ داری میں ماہر لڑکی کی ضرورت ہے۔ اگرچہ پہلی بیوی سے اولاد ہے لیکن وہ علاوہ ان پڑھ ہونے کے اکثر بیمار رہتی ہے۔

(۲) ایک اٹھارہ سالہ پابند صوم و صلوٰۃ شریف خاندان دوشیزہ کے لئے ایک صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت برسر روزگار شریف الطبع لڑکے کی ضرورت ہے۔ رسم و رواج ذات پات کی کوئی تخصیص نہیں۔ جملہ خط و کتابت در صیغہ راز۔

پتہ:- "ص۔ ع" معرفت ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر

قابل توجہ ناظرین اہلحدیث میرے والد بزرگوار مولوی حافظ عبد اللہ صاحب پسروری جو ایک موحد اور متبع سنت عالم تھے۔ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے ہم غمزدوں کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کے پسماندگان میں سے ہم تین بہنیں اور ایک بیوہ والدہ ہے۔ دو بہنیں تو شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مد [illegible] والدہ کے گذر اوقات کا کوئی انتظام نہیں۔ حضرات اہل خیر فی سبیل اللہ ہماری امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:- والد محترم اخبار اہلحدیث کے پرانے خریدار تھے۔ [illegible]
[illegible]

ملکی مطلع

دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے

ع آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

برسات کے موسم میں بادلوں کی آمد آمد ہوتی ہے۔ گرجتے ہیں کہیں برستے ہیں کہیں۔ جس کا نقشہ اس مصرع میں ہے

ع جو گنگا پہ گرجا تو جمنا پہ برسا

اسی طرح دنیا میں آج کل جنگ وجدال کے بادل گرج رہے ہیں۔ کبھی یورپ میں برسنے کا گمان غالب ہوتا ہے تو کبھی افریقہ میں۔ (کبھی ٹیونس میں تو کبھی جبوتی میں) آج کل جبوٹی میں خطرہ زیادہ ہے۔ جبوتی حبشہ کے قریب فرانس کی بندرگاہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اطالیہ کا ارادہ جبوتی پر حملہ کرنے کا ہے۔ ادھر فرانس بھی مدافعت کے لئے کیل کانٹوں سے طیار ہے۔ کوئی تعجب نہیں کہ یہیں سے جنگ کی آگ بھڑک کر سارے یورپ کو خاکستر کر دے۔ ٹیونس میں بھی لڑائی کا خطرہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اطالیہ ٹیونس کا بھی دعویدار ہے

اصل حقیقت یہ ہے کہ دول یورپ میں اصلی نزاعی صورت کوئی نہیں بلکہ یہ مشہور کہاوت ان پر صادق آتی ہے۔ ایک بھیڑیا دریا کے اوپر کی جانب بیٹھا ہوا تھا اور نیچے کی جانب ایک بکری کا بچہ پانی پی رہا تھا۔ بھیڑیا غرا کر بولا اے تو نے میرا پانی خراب کر دیا ہے بکری کے بچے نے منت کہا حضور! میں تو نیچے کی طرف ہوں میری طرف سے پانی اوپر کو کیونکر جا سکتا ہے۔ بھیڑیے نے غرا کر کہا چپ رہو آج چھ ماہ ہوئے کہ تو نے مجھے گالی دی تھی۔ بکری کے بچے نے کہا۔ حضور! میری تو عمر [illegible] کی ہے۔ بھیڑیے نے کہا بکواس تو نے نہیں تو تیرے باپ نے [illegible] گالی دی ہوگی۔ بکری کے بچے نے کہا کہ حضور! یہ ساری باتیں مجھے کھانے کے بہانے ہیں۔

یہی کیفیت آج یورپین حکومتوں کی ہے۔ جو حکومت اپنے کو طاقت ور دیکھتی ہے وہ کمزور کو دبانا چاہتی ہے ہم نے اہلحدیث مورخہ ۹۔ دسمبر ۱۹۳۸ء میں لکھا تھا کہ جرمنی سے خطرہ ہے کہ وہ اپنے جملہ نقصانات کا مطالبہ کریگا اس ہفتے کی خبروں سے ہمارے خیال کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض مدبرین یورپ کا گمان ہے کہ عنقریب جرمن اپنا دیا ہوا تاوان جنگ واپس طلب کریگا۔

ادھر دول مخالفہ نے جرمن کا ایک مطالبہ پورا کیا وہ فوراً دوسرا مطالبہ پیش کر دیگا۔ اگر دوسرا بھی پورا ہو گیا تو تیسرا پیش کر دیگا۔ آخر کار جنگ ہی ان مطالبات کو ختم کریگی۔ والعلم عند اللہ

وہ جنگ کتنا طول پکڑیگی اس کا علم بھی خدا ہی کو ہے۔ مگر چین وجاپان کی طویل جنگ دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یورپ کی آیندہ جنگ اس سے زیادہ طول پکڑیگی۔ آج دنیا میں جو حرکت حریت جاری ہے۔ اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی غلام قومیں آزاد ہو جائیں گی۔ عجب نہیں کہ بعض آزاد قومیں غلام ہو جائیں۔ عرب کے شاعر متنبی کا یہ شعر انہی معنی میں ہے ؎

بذا قضت الایام مابین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

سکولوں کالجوں میں لڑکوں لڑکیوں کی تعلیم کا نتیجہ

قرآن مجید بانی فطرت کا کلام ہے جو انسان کی دو صنفوں (مرد وعورت) کے طبعی تقاضے کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس نے اس خرابی کی بندش کیلئے جو ان دونو کے ناجائز ملاپ سے پیدا ہوتی ہے۔ خاص احکام جاری کئے ہیں۔ لیکن جو لوگ فطرت کے خلاف چلنے والے ہیں وہ فطرت کے تقاضے کو ہنسی مذاق سمجھتے ہیں۔ غیر مسلم اخباروں میں یہ لفظ (پردے کی لعنت) عام طور پر بولا اور لکھا جاتا ہے مغرب زدہ مسلمان بھی پردے کی مخالفت کرتے ہیں پس یہ دونوں گروہ (پردہ در مسلم وغیر مسلم) واقعات زمانہ غور سے دیکھیں اور سنیں۔ سکولوں اور کالجوں کی لڑکیوں نے لڑکوں کی حرکات ناشائستہ کی شکائت گاندھی جی کے پاس بھیجی ہے۔ جس کے جواب میں گاندھی جی نے اپنے اخبار میں دونو گروہوں کو نصیحت فرمائی ہے اسے ہم "آریہ گزٹ" لاہور سے نقل کرکے ناظرین تک پہنچاتے ہیں :۔

"مہاتما گاندھی جی نے 'ہریجن' کی تازہ اشاعت میں نوجوانوں کے اندر جو نئی دبا آرہی ہے اسکے متعلق کڑی نکتہ چینی اور افسوس کا اظہار کیا ہے" اور وہ پڑھے لکھے نوجوان خصوصاً کالجیٹ لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کے متعلق برے بھاــــــ

مہاتما جی نے اس بڑھتی ہوئی بداخلاقی کی روک تھام کے اپائے بھی لکھے ہیں کہ لڑکیوں کو خاموش نہیں رہنا چاہئے۔ اس قسم کے تمام واقعات اخبارات میں شائع کرانے چاہئیں۔ جہاں ایسے شرارتیوں کے نام معلوم ہوں وہاں ان کے نام بھی ظاہر کرنے چاہئیں۔ ایسے معاملات میں شرارتیوں کا بھانڈا پھوڑنے میں کوئی شرم یا جھوٹی حیاداری نہیں ہونی چاہئے۔ عام شرارتوں کی روک تھام کے لئے رائے عامہ سے زیادہ موثر اور کوئی چیز نہیں۔ بدمعاشی اور گناہ ہمیشہ تاریکی میں پرورش پاتے ہیں۔ جب ان پر روشنی ڈالی جاوے تو وہ دور ہو جاتے ہیں۔

جہاں مہاتما جی نے نوجوانوں کے اس فعل کو کوسا ہے وہاں انہوں نے لڑکیوں میں بڑھتی ہوئی فیشن پرستی کو بھی کوسا ہے۔ انہوں نے ان کے متعلق فرمایا کہ دور حاضرہ کی لڑکیاں ایک دو نہیں رانجھوں کی ہیر بننا چاہتی ہیں۔ وہ رومان کی شیدائی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ہوا بارش اور سورج سے بچانے کے لئے پوشاک نہیں پہنتیں۔ اس لئے کہ

وہ لوگوں کے لئے کشش کا باعث بن جاویں وہ اپنے آپ کو غازہ اور سرخی وغیرہ سے چپڑ کر اپنی صورت میں نزاکت پیدا کرنی چاہتی ہیں۔"

ہمارے خیال میں آج کل لڑکے اور لڑکیوں کی جو تربیت ہو رہی ہے۔ یہ سب اسی کے ہی پھل ہیں۔ جب تک انہیں اصل برہمچاری سلوہ جیون اور دھرم بھاؤں کی تربیت نہ دیجاوے گی یہ شکائتیں دور نہ ہوں گی۔"

(آریہ گزٹ لاہور مورخہ ۔ جنوری ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث | گاندھی جی نے لڑکیوں کو جو نصیحت کی ہے۔ ہمارے خیال میں وہ بجائے مفید ہونے کے مضر ہوگی۔ اگر کسی سکول یا کالج کی لڑکیوں نے اپنی شکایت اخباروں میں شائع کرادی کہ ہمارے سکول یا فلاں اسکول کے لڑکے ہمارے ساتھ ناشائستہ حرکات کرتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ اس شکائت سے اگر پہلے پانچ لڑکے ہونگے تو اسکے بعد دس ہو جائینگے۔ اسی طرح بڑھتے بڑھتے لڑکوں اور لڑکیوں میں تعارف پیدا ہو جائے گا۔ اخبارات میں جس قدر زیادہ شکائت ہوگی اسی قدر عشق بازی کی آگ زیادہ تیز ہوتی جائے گی۔ لڑکے اپنی شرارت میں یہاں تک ترقی کر جائینگے کہ گاندھی جی کی نصیحت کا جواب ان لفظوں میں دینگے۔

> بل بے خود بینی زاہد کہ تیرے دیکھنے کو
> منع کرتا ہے لو یہ اور تماشا دیکھو

عربی میں ایک مقولہ ہے "المرء یقیس علیٰ نفسہ" آدمی دوسرے کو بھی اپنے نفس پر قیاس کرتا ہے۔ گاندھی جی کی یہ نصیحت اسی مقولے پر مبنی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح میں نفس کش ہوں اسی طرح نوجوان بھی نفس کش ہونگے کہ میری نصیحت سن لیں گے۔

گاندھی جی نے لڑکیوں کی پوشاک کے متعلق جو شکائت کی ہے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے دنیا کے مصلح اعظم یہی فرما گئے ہیں

> رب کاسیۃ عاریۃ

لباس پہننے والی کئی عورتیں دراصل ننگی ہیں۔ اس اقتباس کے اخیر میں یہ تسلیم کر لیا ہے کہ موجودہ تربیت ہی اس خرابی کی بنیاد ہے۔ غنیمت ہے کہ اس حقیقت کا اعتراف ہوا ہے۔ آج سے چند سال پہلے جب علمائے اسلام ایسا کہتے تھے تو ان کا مذاق اڑایا جاتا تھا۔ آج ہنسی کرنے والوں کے منہ سے بھی وہی بات نکلی ہے۔ سچ ہے۔ ع

> کی میرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ

پردہ دَرمسلمو! | مستورات کو مکشوفات بنانے والو! بانی فطرت اور عالم الغیب کی تعلیم سے بے اعتنائی برتنے والو! واقعات دنیا کو گہری نظر سے دیکھو اور نصیحت پاؤ۔ ورنہ ؎

> آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کا

بائیسواں تعلیمی سال

دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے (دربھنگہ) کا بائیسواں تعلیمی سال گذشتہ ۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۵ھ سے پھر شروع ہوگیا ہے۔ نووارد طلبہ کی آمد کا سلسلہ بڑی سرعت کے ساتھ جاری ہے۔ کیونکہ یہاں نہ صرف ان کے قیام و طعام کا معقول انتظام ہے بلکہ تعلیمی معیار بھی اس کا بہت بلند ہے۔ اور اسی کے ساتھ طلبہ کو مفید تر بنانے کے لئے ان پر ہر ہفتہ اردو، فارسی بنگلہ اور عربی زبانوں میں تحریر لکھنا اور مجمع عام میں تقریر کرنا ضروری اور لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ صرف دو روپے آٹھ آنے ماہوار فیس مطبخ ادا کر کے دونوں وقت چاول، دال، ترکاری اور ہفتہ میں دو روز گوشت اور مچھلی دسترخوان پر ایک ساتھ بیٹھ کر آسودگی کے ساتھ کھا لیتے ہیں۔

[illegible] ہے کہ ۱۵۔ جنوری سے عربی کے ساتھ انگریزی زبان کی تعلیم بھی شروع ہو جائے گی۔ اسطرح دارالعلوم کے فارغ التحصیل عربی کے ساتھ انگریزی زبان سے بھی بقدر ضرورت واقف ہو جائینگے۔

مولانا سید محمد عثمان صاحب فاضل مصر و معتمد تعلیم دارالعلوم نے گذشتہ جمعرات کو تقریر فرمائی اس سے طلبہ اور اساتذہ میں ایک نئی روح پیدا ہوگئی ہے۔ دارالعلوم کے مہتمم جناب [illegible] سید محمد فرید صاحب نے طلبہ کے ایک خصوصی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے طلبہ کو تعلیم کا اعلیٰ مقصد بتلانے کی کوشش کی۔ دارالعلوم کی مجلس عاملہ نے گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی چالیس غیر مستطیع طلبہ کے قیام و طعام کی اجازت دی ہے۔

گذشتہ سال کے امتحان کی نمایاں کامیابی کو دیکھ کر بعض خوش حال حضرات اپنی عربی خواں اولاد کو یہاں بھیج رہے ہیں مثلاً

(۱) سید شاہ قرۃ العین صاحب نبیرہ حضرت مولانا سید شاہ عین الحق رحمۃ اللہ علیہ سابق سجادہ نشین پھلواری ضلع پٹنہ

(۲) حسین سلمہ نبیرہ حضرت مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی

(۳) شاہ محمد نسیم نبیرہ آنریبل خواجہ محمد نور صاحب جج ہائیکورٹ پٹنہ

(۴) عبدالعزیز پوتا جناب مولانا ابوالطیب شمس الحق رحمۃ اللہ علیہ شارح ابوداؤد مسمیٰ عون المعبود۔

(راقم: سیکرٹری دارالعلوم ہذا)

پنجاب میں خرابہ کے متعلق امداد

حکومت پنجاب کو نہری آبپاش رقبوں میں نقصان زدہ کھیتوں کے بروقت اور احتیاط کے ساتھ معائنہ کی ضرورت کا پورا پورا احساس ہے۔ جن کے متعلق کاشتکار خرابہ کیلئے درخواست کرتے ہیں۔ چنانچہ خریف ۱۹۳۷ء اور ربیع ۱۹۳۸-۳۷ء میں خرابہ کے متعلق معمولی قواعد کے ماتحت حکومت نے جو واجب الوصول رقوم میں معافیاں دیں۔ ان کی مقدار قریباً ۲۵ لاکھ روپیہ تھی۔ اس میں سے ۱۴ لاکھ روپیہ آبیانہ کے متعلق ۸ لاکھ روپیہ کم و بیش ہونے والے مالیہ کے متعلق اور قریباً ۱ لاکھ روپیہ جبوب کے متعلق معاف کیا گیا۔ نیز خریف ۱۹۳۶ء میں نیا ضابطہ طور پر معافیاں دی گئیں۔ لیکن ان معافیوں کی اصل رقم کے متعلق ابھی حساب نہیں لگایا گیا۔

یہ امداد ان معافیوں سے بالکل علیحدہ ہے جو فصلوں کو ژالہ باری۔ بیماری یا دیگر وجوہ کی بنا پر کثیر نقصان پہنچنے کے باعث دی گئی ہیں۔ ایسے نقصانات کی صورت میں نقصان زدہ فصلوں کے تمام [illegible] کا متعلقہ محکمہ جات

تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱؍

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؍

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) خرید وفروخت۔ تجارت و زراعت۔ شراکت وقف نذر، قصاص، دیت فرائض وغیرہ کے متعلق ہیں۔ قیمت ۳؍

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۳؍

اسلام کی پانچویں کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ کا ذکر درج ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶؍

(۲۱۸)

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲؍

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم دین۔ تعظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۷؍

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے ۶؍

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر، اللہ کے ڈر۔ توکل۔ صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قیمت ۱۲؍

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ و بنوامیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات ۸؍

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام۔ توحید۔ ثبوت نبوت، حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ [illegible]

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث پانی کے پاک یا ناپاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں بول، منی، مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور مستحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت ۸؍

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادتخانوں میں، نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

اسلام کی چودھویں کتاب مسافر، سواری کی نماز، اور سفر وحضر کی حد تعیین۔ ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام، خطبہ وچاند کے احکام سوگ، ماتم، کفن، دفن۔ جنازہ علی الغائب۔ حالات قبر۔ زیارت قبور میت کے ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام ومصارف درج ہیں۔ قیمت ۸؍

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو **تحفہ اثنا عشریہ** مصنفہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ۔ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد۔ اعمال، غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ قیمت تین روپے۔

تحفہ مجددیہ در بیان تردید **عقائد شیعہ** مجدد الف ثانی سرہندیؒ کے بعض مکتوبات کا اردو ترجمہ اس کتاب میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی قرآن اور حدیث سے تردید کی ہے۔ طرز بیان نہایت دلکش ہے۔ ایک گوہر نایاب ہے۔ قیمت صرف ۸؍

اسلامی توحید مؤلفہ مولانا عبدالسلام صاحب بستوی۔ تعزیہ پرستی، روضہ بنانا، علم نکالنا اور دیگر بدعات ماہ محرم جو مروج ہیں ان کی عقلی و نقلی طور پر تردید کردی گئی ہے۔ اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں۔ قیمت ۸؍

شہادت حسینؓ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ کے صحیح حالات اور وجوہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو کتاب شہادت حسینؓ کا مطالعہ کریں۔ قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ:- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

نئے سال نئے

شائقین کی خاطر بعض کتب کی قیمتوں میں رعائت کردی گئی ہے۔ اس لئے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ ورنہ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آتا۔ نوٹ :۔ محصول ڈاک مندرجہ ذیل کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو تازہ تصنیف

زوال غازی

ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ ضخامت ٢٠×٢٦ کے ٥٦ صفحہ اصل قیمت تین روپیہ۔ رعائتی دو روپیہ۔ (ف)

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

مصنفہ حضرت شیخ محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول اور پسندیدہ ہے۔ اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی۔ اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ اور اعلےٰ ہے۔ باوجود اسکے قیمت ١٢/ روپیہ

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ۔ محاورات۔ قواعد گرامر۔ اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت ہی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے اور خط و کتابت بھی کر سکتا ہے۔ جلد منگوا رکھیں۔ کیونکہ زمانہ حاضرہ میں انگریزی زبان سے واقفیت رکھنا بہت ضروری ہے۔ قیمت ۸/

ترجمہ اُردو آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اُردو

تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اس کتاب میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد و اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی زبان میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت تین روپے۔

عربک ٹیچر

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ جس میں عربی علم کے ابتدائی تا انتہائی مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد، مسائل، ضرب الامثال۔ روزمرہ کی گفتگو۔ عام مختصر۔ گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے طالب علم کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲/

جمع القرآن والحدیث

مصنفہ مولانا محمد ابو القاسم صاحب بنارسی۔ قرآن مجید و حدیث شریف کے جمع و ترتیب کتابت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت صرف چار آنے

فارسی بول چال

اس کتاب کو پڑھ کر آپ بہت جلد فارسی زبان میں بات چیت کرنے پر قادر ہو سکتے ہیں اور خط و کتابت و مضمون بھی آسانی سے فارسی میں لکھ سکیں گے۔ مؤلفہ مولوی محمد مشہور مرزا محمد نصیر صاحب (مولوی و منشی فاضل) قیمت ١٢/

ملنے کا پتہ۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر پنجاب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵ ... یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۲

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... ۵۰
رؤسا وجاگیرداروں سے ... ۱۰
عام خریداران سے ... ۴
" " " ششماہی ... ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ... ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ... ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۸۔ ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۰۔ جنوری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۲۲۱)

فہرست مضامین

مناجات

(از ابوالاصغر ملک محمد عبداللہ صاحب ساقی۔ لالہ موسیٰ)

ایکہ ختم المرسلینے را فتر منی گفتہ — رحمۃ للعالمیں را ہم شہیدا گفتہ
شرف ما ادحیٰ ببروا ز قرب وشان ماطغیٰ — صاحب مازاغ کو را شان اسریٰ گفتہ
کے تواں معلوم کرد از رفع درجاتش کہ خود — از برائے ذکر پاکش چوں رفعنا گفتہ
جز تشہد لا دگفت از غائت جود وکرم — آں یتیم و عائلے کو را فاغنیٰ گفتہ
دادہ خیر الکتب۔ خیر الامم۔ خیر القرون — آں نبی را کہ از شرفش جمیعا گفتہ

ساقی در ماندہ حالے را بدہ تسکین دل
ایکہ سرکار مدینہ را فاقی نی گفتہ

نوٹ:۔ اخبار کی زبان چونکہ اردو ہے۔ اس لئے شعراء حضرات اردو میں ہی طبع آزمائی فرمایا کریں۔

انتخاب الاخبار

—— امرتسر شہر میں آج (۱۶) تک بارش نہیں ہوئی۔ دو تین دفعہ نماز استسقا بھی ادا کی گئی۔ دو تین دفعہ مطلع ابرآلود بھی ہُوا مگر پھر صاف ہوجاتا رہا۔ شہر میں خشک سردی بدستور ہے۔ ۷ تا ۱۴ جنوری شہر میں ۲۷۱ بچے پیدا ہوئے۔ اور ایک سو چالیس اموات ہوئیں۔

—— شیخ محمد صادق ایم ایل۔ اے کے خلاف خواجہ محمد زکریا کچلو کی طرف سے جو عذر داری دائر ہے اس میں ۱۰۔ جنوری کو بیگم شاہ نواز کی شہادت ہوئی۔

—— معلوم ہُوا ہے ۲۲۔ شوال ۱۳۵۶ھ تک مکہ مکرمہ میں ۱۶ ہزار ۶ سو تین زائرین حرم پہنچ چکے ہیں۔ مزید آمد جاری ہے۔

—— کوئٹہ کے ارد گرد گذشتہ ہفتہ چار دفعہ زلزلے کے جھٹکے آئے۔ بہت سے کچے مکان گر پڑے۔

—— حکومت نظام حیدرآباد نے ان تمام قیدیوں اور زیر سماعت ستیہ آگرہوں کو جن کا تعلق موجودہ تحریک سے تھا۔ رہا کر دیا ہے۔

—— اعلیٰحضرت نظام دکن نے بنارس ہندو یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ عطا فرمایا ہے۔

—— ایک اخباری نمائندے سے وزیرستان کے دو محسود ملکوں نے کہا کہ اگر فلسطین کا حل عربوں کی مرضی کے مطابق نہ ہُوا تو وزیرستان کے حالات زیادہ پیچیدہ ہوجائیں گے۔

—— معلوم ہُوا ہے حکومت مصر نے برطانوی بمباز ہوائی جہاز بنانے والے کارخانوں کو آٹھ بمبار ہوائی جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے۔

—— بیت المقدس۔ ۱۱ جنوری۔ ایک یہودی کے قتل ہوجانے پر فوجی کمانڈر نے ۴۸ گھنٹہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا۔

—— ۱۹۳۷ء کے دوران میں فلسطین کے فسادات میں ۲ ہزار آدمی ہلاک اور ایک ہزار سات سو سے زائد زخمی ہوئے۔

—— پٹنہ۔ ۱۱ جنوری۔ ہزاری باغ ریلوے سٹیشن کے قریب ۹۔ اپ ڈیرہ دون ایکسپریس کی پانچ بوگیاں پٹڑی سے اتر کر چکنا چور ہوگئیں۔ ۷ مسافر ہلاک اور ۹۴ زخمی ہوئے۔

—— اس سال پٹنہ یونیورسٹی نے میٹریکولیشن کا امتحان ورنیکلر زبان میں منعقد کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

—— نیویارک میں عنقریب دنیا کا ایک عظیم الشان میلہ منعقد ہوگا۔ اس میں ایک ایسی مشین منظر عام پر لائی جائیگی جو ہر زبان میں بولنے کے علاوہ ہنسے اور گائیگی۔ بلکہ چیخ بھی مارے گی۔

—— حکومت پنجاب نے نہری بتیوں کے تباہ حال کاشتکاروں کی امداد کیلئے فصل خریف اور ربیع کے خرابہ کے متعلق ۲۵ لاکھ روپیہ معاف کر دیا ہے۔

یاد رکھئے

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جنوری میں ختم ہے اور ۲۶۔ جنوری تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ ناظرین مطلع رہیں

نوٹ جن کی مہلت ختم ہے ان کو وی پی نہیں کیا جائیگا اگر قیمت اخبار ۹۔ فروری تک وصول نہ ہوئی تو آئندہ اخبار نہیں بھیجا جائیگا۔ نیز حساب دوستاں بھی آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

—— ریاست بہاولپور میں یکم جنوری ۱۹۳۸ء سے آنریری مجسٹریٹ اپنے فرائض سے سبکدوش کر دیئے گئے ہیں

—— معلوم ہُوا ہے کہ فلسطین کانفرنس اس ماہ منعقد نہیں ہوگی۔

—— معلوم ہُوا ہے کہ مولانا عبید اللہ صاحب سندھی حج کے بعد عازم ہندوستان ہونگے۔

—— ہسپانوی باغیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے گذشتہ دو ہزار مربع میل علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور حکومت کو پچاس ہزار آدمیوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔

جلسہ اہل حدیث کانفرنس
قابل توجہ شعراء کرام

جلسہ اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں جلسہ ۷-۸-۹ اپریل کو فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل عنوانات پر نظمیں پڑھنے کے لئے شعراء کرام طبع آزمائی فرمائیں:۔ نظم استقبالیہ۔ تبلیغ توحید وسنت۔ تردید بدعت

یاد رفتگان ہماری مقامی جماعت اہل حدیث کے سرگرم کارکن میر یوسف صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد داؤد از کیندرا پارا ضلع کٹک) (۲) حاجی غریب اللہ صاحب مقیم مسجد حاجی علی جان صاحب مرحوم دہلی ٹانڈہ بادری ضلع مراد آباد میں انتقال کر گئے۔ انا للہ!

(۳) جناب ملا محمد ابراہیم صاحب ٹانڈوی مراد آبادی ۶ فروری کو فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (مولوی محمد عبد الغفار مدرس مدرسہ اہل حدیث قصبہ ٹانڈہ ریاست رام پور)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۸- ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ ہجری

سوال بہائی
اور
جواب ثنائی

رسالہ "بہائی میگزین" میں علمائے اسلام عموماً اور مدیر "اہلحدیث" سے خصوصاً ایک سوال کیا گیا ہے۔ سوال نہایت معقول ہے۔ جس کی ہم قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کا جواب قرآن مجید سے طلب کیا گیا ہے۔ یہ سوال مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی کے رسالہ تعلیم الاسلام نمبر ۲ پر مبنی ہے۔ جس میں قیامت کا مضمون بصورت سوال و جواب مرقوم ہے۔ اس پر بناکر کے "بہائی میگزین" لکھتا ہے :-

"ہم نہایت مؤدبانہ طور پر حضرت مفتی صاحب اور دیگر علمائے کرام سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام انسانوں اور جانوروں کا مرنا اور دنیا کا فنا ہو جانا قرآن کریم کی کن آیات مبارکہ سے ثابت ہے؟ نیز اگر قیامت کے دن واقعی فنائے عالم کچھ آیات سے ثابت ہے تو قرآن کریم کی اُن آیات کے کیا معنی ہیں۔ جن میں نص صریح کے طور پر فنا ہونے کے برخلاف لکھا ہے کہ جملہ اقوام کے درمیان منصف علم قیامت کے دن فیصلہ کر دیا گیا تھا اور فیصلہ اجماع تنفیس نہیں ہے؟ فتفکروا و تبینوا یا اولی الالباب والابصار" (بہائی میگزین بمبئی صفحہ ۲۹/۳۰ بابت اکتوبر، نومبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث راقم مضمون نے تو بناء سوال مفتی صاحب کی کتاب کو بنایا ہے۔ مگر حقیقت میں بنائے سوال کچھ اور ہے۔ وہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں قیامت کے متعلق جتنی آیات آئی ہیں ان سب کو بہائی فرقہ اپنے متبوع شیخ بہاء اللہ کے حق میں لگاتا ہے۔ جس کا ذکر اہلحدیث ۲۶- اگست ۱۹۳۸ء میں بھی ہو چکا ہے۔ جس میں سے ضروری فقرات درج ذیل ہیں :-

(لوگ) پوچھتے ہیں کہ کیا وہ گھڑی آگئی؟ سو تو کہہ دے کہ قسم ہے اس کی جو کھلی دلیلوں کا ظاہر کرنے والا ہے کہ ہاں وہ گھڑی آگئی۔ بیشک وہ گھڑی جو آنے والی تھی آگئی۔ اور کھلے ثبوت اور قطعی دلیلوں کے ساتھ حق بھی آگیا۔ اب وہ وسیع کھلا میدان بھی ظاہر ہو گیا۔ اور مخلوق خوف و اضطراب سے بے چین ہو رہی ہے۔ بھونچال آچکے اور قبیلے اس خدائے قاہر جبار کے خوف سے رونے لگے۔ (تو اس نے کہہ دے کہ اب وہ کہاں ہیں جو شرف والی آواز بھی دی جا چکی۔ سو آج کا دن صرف اللہ ہی کا ہے جو اکیلا با اقتدار ہے۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ کیا طامۃ[1] پوری ہو گئی۔ سو تو کہہ دے کہ ہاں مالکوں کے مالک کی قسم (طامہ) پوری ہو گئی) کہتے ہیں کہ قیامت قائم ہو گئی؟ پس کہہ دے کہ خود وہ قادر قیوم بھی آیتوں کی سلطنت کے ساتھ آموجود ہوا۔ (کہتے ہیں) کیا تو لوگوں کو زمین پر بکھرا ہوا دیکھ رہا ہے۔ (تو کہہ دے کہ) ہاں مجھے اپنے بلند و برتر پروردگار کی قسم وہ ضرور زمین پر بکھرے ہوئے ہیں۔ (کہتے ہیں) کہ کیا درخت زمین سے اکھڑ کر زمین پر گر پڑے؟ (تو کہہ ہاں) صفات کے مالک کی قسم پہاڑ تک ریزہ ریزہ ہو گئے۔ (کہتے ہیں) بہشت اور دوزخ کہاں ہیں؟ کہہ دے اے شک کرنے والے مشرک بہشت میرا[2] دیدار ہے اور دوزخ تمہارا نفس۔ کہتے ہیں کہ ہمیں میزان نظر نہیں آتی؟ کہہ قسم ہے مجھے اپنے مہربان پروردگار کی اُسے صرف وہی دیکھ سکتے ہیں جنہیں خدا نے آنکھیں دی ہیں۔ کہتے ہیں ستارے ٹوٹ کر کب گرے؟ کہہ دے تب گرے جب قیوم ارض سر اور ناپل میں تھا۔"

(اہلحدیث ۲۶- اگست ۱۹۳۸ء بحوالہ بہائی میگزین بابت جولائی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث بہائیوں کی اس خیالی قیامت پر یہ سوال پیدا ہونا بدیہی امر ہے کہ شیخ بہاء اللہ اگر قیامت ہے تو دنیا فنا کیوں نہ ہو گئی۔ کیونکہ قیامت کے روز دنیا کا فنا ہو جانا مقدر ہے۔ جس کی خبر تمام الہامی نوشتوں (خصوصاً قرآن مجید) میں دی گئی ہے۔

اس سوال کے جواب میں بہائیوں نے بڑی ہوشیاری سے الٹا سوال مسلمانوں پر کر دیا ہے کہ قرآن سے قیامت

---

[1] قرآن مجید کی آیت الطامۃ الکبریٰ کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

[2] بہشت دیدار ہے تو انہار جنت سے کیا مراد۔ جیل عکہ میں اشک باری؟ (اہلحدیث)

تمام چیزوں کے فنا ہونے کا ثبوت نہیں ملتا۔ اور بصورت فنا قرآنی آیات میں تعارض پیدا ہوتا ہے۔

پس ان سب سوالوں کا جواب ہم قرآن مجید ہی سے دینگے

(توضیح) قرآن مجید میں دو مضمونوں پر جتنا زور دیا گیا ہے اتنا زور کسی تیسرے مضمون پر نہیں دیا گیا۔ ان میں سے ایک خدا کی توحید ہے۔ دوسرے قیامت کی حقیقت۔ قرآنی توحید سے مخالفین قرآن تو منکر تھے ہی اب قائلین قرآن بھی اعتقادی طور پر توحید سے منکر ہوتے جا رہے ہیں جتنی اقسام کے شرک کو قرآن مجید نے بڑے زور سے اکھاڑا تھا آجکل کے مسلمان ان سب اقسام کی جڑیں مضبوط کر رہے ہیں۔ (فالی اللہ المشتکیٰ)

آج یہ آواز بھی ہمارے کانوں میں آ رہی ہے کہ قیامت کے بعد کلی فنا کا ذکر قرآن میں نہیں ہے۔

پس سائل صاحب کلی فنا کا ذکر قرآن مجید سے بغور سنیں بے شمار آیات میں سے چند آیات درج ذیل ہیں :۔

(۱) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (پ۲۷ - ع۱۲)

زمین کی سب چیزیں فنا ہو جائیں گی صرف خدا کی ذات باقی رہے گی۔

(۲) يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا (پ۱۶ - ع۱۵)

خدا قیامت کے روز پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیگا اور زمین چٹیل میدان ہو جائیگی جس میں اونچائی نیچائی کچھ نظر نہ آئے گی۔

(۳) وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا (پ۱۵ - ع۱۳) جو کچھ زمین میں ہے ہم سب کو فنا کر کے زمین کو چٹیل میدان بنا دینگے۔

(۴) فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا (پ۲۹ - ع۵)

جب صور میں ایک دفعہ پھونک دیا جائیگا اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایکہی دفعہ توڑ مروڑ دیئے جائینگے۔ پس اس دن واقعہ ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی اور آسمان پھٹ جائیگا۔ اسدن وہ بڑا کمزور ثابت ہوگا۔

ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت دنیا بالکل فنا ہو جائے گی۔ یہ قیامت کا پہلا حصہ ہے۔ دوسرا حصہ وہ ہے۔ جس کی بابت ارشاد ہے :۔

(۱) ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ (پ۲۴ - ع۴)

پھر دوسرے نفخ کے بعد سب لوگ زندہ ہو کر کھڑے ہو جائینگے۔

(۲) وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ (پ۳۰ - ع۷)

جب اہل قبور زندہ ہو کر اٹھیں گے تو اپنے اگلے پچھلے اعمال کو جان لیں گے۔

حاصل کلام قیامت کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں دنیا بالکل فنا ہو جائے گی دوسرے میں حساب کتاب وغیرہ ہوگا۔ جب دو مختلف کاموں کا زمانہ الگ الگ ہو تو ان میں تناقض نہیں ہوتا۔ تناقض کے لئے وحدات ثمانیہ میں سے وحدت زمانہ بھی شرط ہے پھر اس کو تناقض کہنا ایک ایسی بات ہے جو آج سے پہلے کسی مولوی فاضل نے نہیں کہی ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

قادیانی مشن

قادیانی قیامت

مدت سے ہمارا غیر متزلزل دعویٰ ہے کہ قادیانی تحریک ایرانی تحریک سے مستفیض ہے۔ جسکو ہم نے رسالہ "بہاء اللہ اور میرزا" میں بالتفصیل ثابت کر کے دکھایا ہوا ہے۔ آج ہم اس دعوے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

جس طرح بہائیوں کا دعویٰ ہے کہ قیامت سے مراد خود شیخ بہاء اللہ ایرانی ہے اسی طرح قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی قیامت ہیں۔ جسکی تفصیل یہ ہے کہ بڑے مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ "دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اور اسکے بعد فنا۔ لیکچر سیالکوٹ مہم" چھوٹے مرزا (خلیفہ قادیان) نے لکھا ہے کہ دنیا کے سات ہزاری دور کے خاتمہ پر مرزا صاحب آئے ہیں اور دوسرے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں جس طرح پہلے انبیاء کی ابتدائی نقطہ حضرت آدم تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنیوالے انبیاء کے نقطہ ہیں۔ (ضمیمہ الفضل ۸ جلد ۱۴ بقلم میاں محمود احمد صاحب)

اہلحدیث نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی میں قیامت آچکی اور دوسری دنیا کا دور بھی شروع ہو گیا ہے حالانکہ حسب قول بڑے مرزا صاحب دنیا نہ فنا ہوئی نہ دوبارہ زندہ ہوئی بلکہ دنیا ویسے ہی چلتی رہی۔ جیسے دہلی سے گاڑی چلتی ہے تو ضلع میرٹھ میں آجاتی ہے۔ وہاں سے ضلع مظفر نگر ہوتی ہوئی ضلع سہارنپور کے حدود میں داخل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح لاہور تک پہنچ جاتی ہے۔ کسی مسافر کو ان ضلعوں کی حدود کی ابتدا اور انتہا تک کا علم نہیں ہوتا۔ اسی طرح بقول خلیفہ قادیان مرزا صاحب دوسری دنیا کے آدم ہیں اور خلیفہ صاحب ان کے بیٹے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دنیا گویا ابھی حضرت شیث کے زمانہ میں ہے۔ ان کے بعد حضرت نوح آئینگے اور طوفان لائینگے۔ پھر حضرت لوط آئینگے اور پتھر برسائینگے۔ (شائد قادیان پر) اسکے بعد عرصہ دراز تک حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حتیٰ کہ سید الانبیاء حضرت

حاشیہ "بہائی میگزین" کا اڈیٹر مولوی فاضل ہے۔ اسی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲ منہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب ہاری ہاری تشریف لاتے رہیں گے۔

ناظرین کرام ! یہ ہے ان جدید کلامیوں کا علم کلام جس پر ان دونوں گروہوں (بہائیوں اور قادیانیوں) کو ناز ہے۔ سچ ہے ؎

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں گویا نازو نزاکت والے

مصلح موعود

جماعت مرزائیہ میں بہت سے امور میں اختلاف پیدا ہو چکا ہے مثلاً مسئلہ نبوت۔ مسئلہ تکفیر۔ مسئلہ امارت وغیرہ۔ اب جدید اختلاف یہ پیدا ہوا ہے کہ "مصلح موعود" کون ہے۔ بڑے مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد ایک مصلح موعود لڑکا پیدا ہوگا۔ اس موعود کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ مولوی عبد اللہ تیما پوری (دکن) کہتا ہے۔ مصلح موعود میں ہوں۔ شیخ غلام محمد لاہوری نے بہت سے ٹریکٹ شائع کئے کہ مرزا صاحب کا موعود میں ہوں۔ عام افراد مرزائیہ خلیفہ محمود احمد کو مصلح موعود کہتے ہیں۔ شیخ عبد الرحمٰن احمدی المعروف مصری (مخرج) نے ایک کتاب اس مضمون پر لکھی ہے جس کا نام "شان مصلح موعود" ہے۔ اس کتاب میں بڑی بسیط بحث کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ میاں محمود احمد مصلح موعود نہیں ہے بلکہ مرزا صاحب کے اتباع سے پیدا ہوگا۔ کتاب اچھی خاصی ضخیم ہے۔ ۳۹۲ صفحات میں ختم ہوئی ہے۔ مرزا صاحب کی جن عبارات سے قادیانی جماعت میاں محمود کو مصلح موعود بتاتی ہے یا وہ خود بنتے ہیں ان عبارات کی تشریح کرتے ہوئے مصنف نے صاف لکھا ہے کہ خود مرزا صاحب سے بھی اس معاملہ میں غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔

یہ کتاب اس موضوع پر مفید ہے۔ قیمت بغرض اشاعت ۹ر ہے جو بہت کم رکھی گئی ہے۔

پتہ۔ شیخ نصیر احمد۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

قادیانی جماعت کی ایک بڑی اسلامی خدمت

؎ دیوانہ را ہوئے بس است

آج کل قادیان میں ایک تحریک شروع ہوئی ہے کہ اس مضمون (یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے) کے انگریزی زبان میں اشتہار چھپوا کر انگلستان وغیرہ ممالک میں شائع کئے جائیں۔ اس کا ثبوت ہم (قادیانیوں) سے پوچھتے ہیں۔ یہ لوگ یا تو خود سمجھتے نہیں یا دوسروں کو بے سمجھ جانتے ہیں۔ ان کو اس بات کا خیال نہیں ہے کہ یورپ کے سمجھ دار لوگ جو ہمارے لٹریچر سے واقف ہونگے وہ فوراً کہہ دینگے کہ تمہارے مسیح موعود نے خود لکھا ہوا ہے کہ مسیح کی قبر جلیل (گلیل) میں ہے۔

(ازالہ اوہام۔ تقطیع خورد ص۴۷۳ جلد اول)

تو پھر وہ کیا جواب دینگے۔ وہ اس سے نتیجہ نکال کر تمہارے سامنے رکھ دینگے کہ تمہارا مسیح موعود متضاد باتیں کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ متضاد باتیں کرنے والا جھوٹا ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ؟

اگر گویم زباں سوزد

رئیس قادیان

مصنفہ مولوی ابوالقاسم صاحب رفیق دلاوری مصنف "ائمہ تلبیس"۔ فلیمنگ روڈ۔ لاہور

مرزا صاحب کی زندگی کے حالات ہم نے مستند حوالے دیکر ایک کتاب "تاریخ مرزا" میں جمع کر دیئے تھے۔ جو مختصر مؤرخانہ صورت میں ہے۔ کتاب زیر تبصرہ بہت بسیط کتاب ہے۔ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات اس میں مفصل مرقوم ہیں جو مصنف نے بڑی محنت سے جمع کئے ہیں۔ گو بعض جگہ مناظرے اور مجادلے سے بھی کام لیا ہے مگر مجموعی حیثیت سے کتاب اس موضوع پر جامع ہے۔

قیمت قسم اول عہ۔ قسم دوم سہ۔ محل وصول :- (۱) مصنف مذکور۔ (۲) دفتر اہلحدیث امرتسر

ایک مبشر خواب

(مرسلہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب از صدر بازار پشاور)

میرے دوست ملاں غلام رسول قادیانی جال میں تقریباً پھنس ہی گئے تھے۔ ان کی امداد کرنے والا آپکا کلام یا تحریر جو اخبار "اہلحدیث" میں ہوتی ہے وہی ہے قادیانیوں نے ان کو مذبذب کر دیا تھا۔ اخبار مذکور انکو راہ راست پر لاتا تھا۔ آخر انہوں نے استخارہ کیا جو وہ بیان کرتے ہیں۔ تحریر ہے :-

بیاس میں جو سڑک امرتسر کو آتی ہے اسکے دونوں طرف کثرت سے ہجوم ہے۔ مگر ننانوے ۹۹ فیصدی مسلم ہیں ایک سکھ بھی ہے۔ غلام رسول بھی اس سڑک پر جا نکلا دریافت کیا کہ لوگ اس قدر کیوں جمع ہیں۔ ایک معمر آدمی نے جواب دیا کہ محمد رسول اللہ کی سواری آ رہی ہے میں بھی سڑک کی طرف متوجہ ہو گیا۔ مجھے فوراً خیال آیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی تو اس وقت نہیں ہے وہ بھی ہمراہ ہوگا۔ ادھر ادھر تلاش کیا مگر نہ ملا۔ آخر آپ کی سواری قریب آگئی۔ آپ کا رعب اس قدر تھا کہ کسی کو مجال نہ تھی کہ آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے۔ آپ اعلیٰ درجے کے گھوڑے پر سوار تھے۔ جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب پیادہ گھوڑے کی باگ ڈور کو ہاتھ میں لئے ہوئے[1] لوگوں کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ لوگو! یہ ہیں ہمارے نبی ہمارے رسول ہمارے آقا۔ بعض آدمیوں کو بلا کر ملاقات بھی کراتے۔ جب میرے نزدیک آئے تو مولانا نے رسول خدا کو میری سفارش کی۔ آپ نے مسکرا دیا۔ لوگوں کا ہجوم بہت بڑھ گیا۔ سواری آگے چلی گئی۔ پیچھے چند آدمی نظر آئے۔ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک گول دائرہ بنا کر کھڑے تھے اس حال کو دیکھ کر گھبراہٹ میں مجھے جاگ آگئی۔ فقط۔

[1] اسی طرح کا خواب مولوی غلام رسول (رسل بابا صاحب مرحوم) امرتسری نے بھی دیکھا تھا۔ خدا کی رحمت سے امید ہے کہ ان خوابوں کو ہم دونوں (غلام رسول اور ثناء اللہ) کے حق میں بشارت حقیقیہ بنا دیگا۔ (اہلحدیث)

بریلوی مشن

کیا سورہ یوسف میں عشق مجازی کی کہانی ہے

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

خدا ستیاناس کرے اندھی تقلید کا جو کچھ بھی سوجھنے نہیں دیتی۔ اپنی کھاد تقلید میں آ کر سیدھی اور صحیح بات کو انسان غلط کہہ دیتا ہے۔ اخبار "اہلحدیث" ۱۴ نومبر ۱۹۴۶ء میں ہمارے دوست مولوی عبد العزیز کوٹلوی نے ایک واعظ کی وعظ کا ذکر کیا کہ واعظ (مولوی نور حسن سیالکوٹی) نے کوٹلی میں وعظ کہا اور دھوبی کے لڑکے کا قصہ بیان کیا کہ وہ شہزادی پر عاشق ہوا۔ عشق میں سرد آہیں بھرتا ہوا مر گیا۔ شہزادی کو پتہ چلا تو وہ قبر پر گئی۔ قبر پھٹ گئی اور معشوقہ عاشق سے جا ملی۔

یہ واقعہ بیان کر کے افسوس کیا کہ یہ واعظ عشق مجازی کی کہانیاں بیان کر کے سامعین کو کیا سکھانا چاہتے ہیں۔ اس پر خود واعظ مذکور تو خاموش رہے البتہ ان کا ایک چیلا ملک (آسمانی نہیں زمینی) عبد العزیز بول اٹھا۔ یہ تناسب خوب ہے کہ تردید میں بھی عبد العزیز ہیں اور تائید میں بھی عبد العزیز۔ ہر دو عزیز کے بندوں میں ہم دخل نہ دیتے اگر ایک لچر قصہ کو صحیح کرنے کیلئے قرآن مجید کو پیش نہ کیا جاتا۔ چنانچہ ملک سیالکوٹی کی طرف سے اخبار "الفقیہ" میں حسب ذیل الفاظ چھپے ہیں!

تمہارے ہاں قرآن پڑھتے ہوئے اس سورت (یوسف) کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیا اس میں عشق مجازی کی کہانی نہیں ہے؟

بے ملکہ ملک صاحب! سنو اور غور سے سنو!

قرآن پاک ایسی لغویات سے پاک ہے۔ اس میں عشق کی تلقین نہیں، ترغیب نہیں نہ تحسین ہے۔ بلکہ تردید ہے۔ مگر ملک صاحب اپنے مولوی کی کورانہ تقلید میں ایسے کور ہوئے ہیں کہ قرآن مجید جیسی مقدس کتاب پر بھی ہاتھ صاف کر دیا۔ کہ جو کہانی ہمارے مولوی نے بیان کی ہے وہ قرآن میں ہے۔

لطیفہ | ایک کبڑی بڑھیا کو کسی نے پوچھا کہ تو کیا چاہتی ہے۔ تیری کبڑی کمر سیدھی ہو جائے یا تمام جہان تیرے جیسا کبڑا ہو جائے۔ کم عقل بڑھیا نے جواب دیا کہ جہان میرے جیسا کبڑا ہو جائے۔

ٹھیک اسی طرح یہ لوگ اپنے واعظین کی غلط روش کو سیدھا کرنا نہیں چاہتے۔ قرآن مجید کو ان کی روش کے مطابق مشہور کرتے ہیں۔ انا للہ!

ملک صاحب! اب بھی خدا سے ڈرو اور اپنے کلمات سے توبہ کرو۔ قرآن مجید کو عشق مجازی کی کہانی سے ملو کرنا بہت بڑا کلمہ ہے۔ ہم ناصحانہ کہتے ہیں کہ فوراً رجوع کرو اور خدا سے معافی مانگو اور اعتقاد رکھو کہ قرآن مجید حکیمانہ کلام ہے۔ عشق مجازی مجنونانہ بڑ ہے۔ حکمت کی کلام کو جنون سے کیا واسطہ۔ فافہم و لا تکن من الجاہلین الغافلین۔

سلسلہ تبلیغ اہل حدیث

کے

معاونین وشائقین

حضرات! "جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب" کی بنیاد رکھنے سے غرض یہ تھی کہ جماعت اہل حدیث اپنے مرکز توحید و سنت پر قائم رہ کر عملی طور پر داعی الی الخیر ثابت ہو۔ کیونکہ آنحضرت ؐ نے حجۃ الوداع میں حاضرین کو فرمایا تھا:۔

اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ (صحیح بخاری)

یعنی جو (اس وقت) حاضر ہیں وہ غائبوں کو (میرا سکھایا ہوا دین) پہنچا دیں۔"

لیکن زمانہ حال کی سیاسی تحریکیں کچھ ایسی طرح واقع ہوئی ہیں کہ مسلمان عام طور پر بجائے دین میں مضبوط ہونے کے دین سے بے پرواہ ہو رہے ہیں۔ اور بجائے متفق و منظم ہونے کے مختلف پارٹیوں میں منقسم ہو رہے ہیں

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کا معاملہ ہو رہا ہے۔ جماعت اہل حدیث بھی زمانہ کے اس اثر سے محفوظ نہ رہ سکی۔ چنانچہ وہ بھی مختلف پارٹیوں (احراری، خاکساری، مسلم لیگی، اور کانگرسی) میں بطور ماتحت رعیت کے داخل ہو کر اپنا پرانا اور بنیادی اور امتیازی سبق **توحید و سنت** بھی بھول گئے۔ سیاسی جلسوں میں بینڈ باجے بج رہے ہیں، غیر اللہ کے نام کے نعرے لگ رہے ہیں۔ نمازیں ضائع ہو رہی ہیں اور افراد اہل حدیث نہایت جوش اور مسرت سے بدیں خیال رضاکارانہ خدمات بجا لا رہے ہیں کہ اس طریق سے ہم کو دہلی کا **تخت واپس مل جائیگا۔**

(۲) جماعت اہل حدیث کو ایسی حالت میں دیکھ کر مجھے تاسف ہوا اور جناب مولانا صاحب امرتسری سردار اہل حدیث (مد ظلہ) سے مشورہ کر کے اور خدا پر بھروسہ کر کے اس جمعیتہ کی بنیاد رکھ دی۔ پہلے پہل تبلیغی دورے کر کے طبائع کو ٹٹولا تو خدا کے فضل سے جماعت کو عام طور پر اپنے سبق پر عمل کرنے کے لئے مستعد پایا۔ گویا کہ وہ کسی

سمجھانے والے کے انتظار میں تھے۔ جب اسی طریق سے مختلف مقامات پر جمعیتہ کے جلسے ہوتے رہے۔ تو میدان صلہ زی ہوگیا۔ والحمد للہ۔

(۳) اس کے بعد جناب مولانا صاحب مکرم کے مشورے سے قرار پایا کہ تقریری تبلیغ کے علاوہ تحریری تبلیغ کیلئے سردست ایک غیر موقت الشیوع ماہوار رسالہ جاری کیا جائے جس کے سلسلے میں تین نمبر اسوۂ حسنہ۔ فلسفہ ارکان اسلام اور توحید الٰہی اور مسنون زندگی۔ طبع کرا کر مفت تقسیم کئے گئے۔ الحمد للہ کہ یہ تینوں رسالے قوم میں بے حد مقبول ہوئے چونکہ جمعیتہ کے خزانہ میں علی التواتر مفت تقسیم کرنے کی گنجائش نہ تھی۔ اس لئے جناب مولانا صاحب کے مشورے سے برائے نام اس کی سالانہ قیمت ایک روپیہ مقرر کی گئی۔

ماہ شعبان میں (نمبرات ۴۔ ۵۔ ۶) بصورت رسالہ امام زماں یک جا نکالے گئے۔ جو اپنی نوعیت میں اردو زبان میں پہلا رسالہ ہونے کی وجہ سے بے حد مقبول ہوا اور نیک گمان رکھنے والے احباب کی طرف سے آفرین و احسنت کے خطوط آنے لگے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔

ماہ رمضان میں آنحضرتؐ کا خطبہ رمضان چکنے کاغذ پر مختلف رنگوں سے چھاپ کر ہدیہ ناظرین کیا گیا وہ بھی خدا کے فضل سے اپنی طرز میں نیا ہونے کی وجہ سے نہائت پسند کیا گیا۔

اب نمبرات (۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰) میں نہائت ضروری مضامین متعلق "مہدی منتظر اور مجدد دوراں" چھپ رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے یہ بھی اپنی صورت میں امتیازی جگہ لیں گے۔ ناظرین دیکھ لیں گے کہ اردو زبان میں اب تک یہ مضامین اس طریق پر یک جا نہیں لکھے گئے۔ لیکن خزانہ کا یہ حال ہے کہ وہ ان موجودہ زیر طبع نمبروں کے خرچ کی ادائیگی سے قاصر ہے۔ ان کی کتابت و طباعت پر ایک کثیر رقم خرچ ہوتی ہے۔ ہر سہ رسالہ (امام زماں۔ مہدی منتظر۔ مجدد دوراں) ۱۱۲ صفحات پر ختم ہوئے ہیں۔ اور تینوں کا ٹائیٹل عمدہ کاغذ پر چھپا کر لگایا گیا ہے اور فہرست مضامین بالکل مفصل دی گئی ہے۔ ان کی طباعت کا سارا خرچ ابھی تک دفتر جمعیتہ کے ذمہ ہے جس کے تحمل کی اس میں طاقت نہیں۔ لہٰذا اہل وسعت قدردان احباب سے امید ہے کہ جو تجویز میں نے اخبار "اہلحدیث" میں گذشتہ ایام میں قوم کے سامنے پیش کی تھی وہ اس پر عمل کریں گے۔ یعنی یہ کہ بلند ہمت صاحبان بہت سال بھر تک تیس روپے ماہوار کا خرچ اپنے ذمہ لے لیں۔ انشاء اللہ اس تجویز سے رسالہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائیگا اور ہر خواہشمند صاحب کو بقیمت ایک روپیہ سالانہ پہنچ جایا کریگا۔ اور سلسلہ قائم رہے گا۔

تنبیہ :- اندازہ تیس روپے ماہوار کا لگایا گیا تھا لیکن واقعہ سے معلوم ہوا کہ خرچ ۳۵ روپے ہوتے ہیں تیس روپے والی تجویز پر اب تک صرف دو صاحبوں نے عمل کیا ہے:-

(۱) میاں بدرالدین صاحب کشمیری از مقام تجہ خرد ضلع گورداسپور۔ ۳۰

(۲) میاں اللہ دتا صاحب سوداگر چرم امرتسر ۲۷

یہ رقوم صرف دو ماہ کے لئے تھیں جو خرچ ہو چکیں مطبع کی باقی رقوم جو ابھی واجب الادا ہیں انکی ادائیگی اور آیندہ کے مصارف کی طرف قوم کے اہل ہمت احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنے مذکورالفوق دو بھائیوں کی طرح ایثار سے کام لیں۔

تبلیغ اہل حدیث کے ہر حامی کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس سلسلہ کو مضبوط کرنے کے لئے سالانہ خریدار بنانے میں کوشش کریں۔

(۵) سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔ جو گراں نہیں ہے۔ اور بہرحال پیشگی وصول ہونا لازم ہے۔ بغیر اس کے رسالہ جاری نہیں ہو سکتا۔ وی پی بھیجنا یا چند مدت بعد وصول کرنا تو کجا یہاں تو نمونہ بھیجنے کا بھی دستور نہیں ہے، لوگوں کی صورت معاملہ نے ایسے سلوک پر مجبور کر دیا ہے۔

(ب) اس سلسلہ کی اعانت کی ایک اور صورت بھی ہے کہ بعض اہل ہمت احباب بجائے ایک روپیہ سالانہ دینے کے تین روپے یا پانچ روپے یا ۱۲ روپے ماہوار ادا کریں۔ ان کو ان کی رقم کے حساب سے رسالوں کی اتنی ہی تعداد بھیجی جایا کریگی۔ سو وہ ان رسالوں کو اپنی مرضی کے مطابق مفت تقسیم کرتے رہیں۔ تاکہ اشاعت بھی عام ہو جائے اور سلسلہ کو بھی امداد پہنچے۔

(ج) "مہدی منتظر" اور "مجدد دوراں" والے نمبر جو چھپ رہے ہیں۔ طبع ہونے پر مستقل خریداروں کو جنکی قیمتیں وصول ہو چکی ہیں بغیر طلب کے خود بخود (انشاء اللہ) پہنچ جائیں گے۔

(د) ہاں جو مستقل خریدار نہیں اور رسالہ طبع ہونے پر ٹکٹ بھیج کر منگوایا کرتے ہیں اور وہ رسالہ "امام زماں" منگوا چکے ہیں۔ وہ خاص ان دو زیر طبع رسالوں کے لئے موازی پانچ آنہ کے ٹکٹ ڈاک خانہ کے[1]۔ لفافہ میں بند کر کے مولوی عبداللہ صاحب ثانی ناظم جمعیتہ کو امرتسر دفتر جمعیتہ ڈھاب کھٹیکاں میں بھیجدیا کریں۔ ان کو ان رسائل کے ساتھ سب کا جامع ٹائیٹل بھی بھیج دیا جائے گا۔

(ھ) ان کے علاوہ جو صاحب نئے سالانہ خریدار بننا چاہیں وہ بھی مبلغ ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر پتہ مذکورہ بالا پر بھیج دیں۔

(و) اور جنہوں نے ابھی رسالہ "امام زماں" نہیں منگوایا بلکہ وہ ہر سہ رسائل یک جا منگوانا چاہتے ہیں وہ عمر کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے پتہ مذکورہ پر مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی ناظم جمعیتہ کو بھیجدیں۔ وہاں سے انکو رسالے پہنچ جائینگے۔

(ی) دریافت طلب امر کے جواب کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ میں ارکے ٹکٹ لازم ہیں۔ ورنہ جواب نہ ملنے کی شکایت معاف۔

آپ کا صادق۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی
صدر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

---

[1] بعض احباب ناواقفی کی وجہ سے رسیدی ٹکٹ بھیجدیتے ہیں وہ ایسا نہ کیا کریں۔ بلکہ خطوں میں ڈاک میں کام آنیوالے ٹکٹ بھیجا کریں۔

انقلاب زندہ باد

(از قلم شاکر صدیقی صاحب مقیم مرس۔ ضلع گیا)

اللہ اکبر۔ دنیا میں انقلاب برپا ہے۔ مگر آہ صد آہ کہ جو دنیا میں پسندیدہ دگار انقلاب ہے اس کے نام لیوا بے حسی کی گھاٹیوں میں لڑھکتے جا رہے ہیں۔

آپ کہیں گے کہ تم غلط کہتے ہو، تمہاری باتیں تمہاری بدحواسی کا آئینہ ہیں۔ تم کس پر برس رہے ہو؟ کیا تمہاری مراد جماعت اہل حدیث سے ہے؟ تو سنو اور گوش ہوش سے سنو! جماعت اہل حدیث کی سینکڑوں انجمنیں قائم ہیں، جماعت اہل حدیث کے بیسیوں آرگن ہیں، جماعت اہل حدیث کے سینکڑوں مدارس ہیں اور جماعت اہل حدیث میں ہزاروں علماء ہیں۔

ممکن ہے کہ ان تعداد و شمار کو پیش کر کے آپ مجھے مرعوب کرنا چاہیں، میری زبان پر مہر سکوت لگانے کی سعی کریں۔ مگر جناب والا آپ سے میرا ایک اور صرف ایک سوال ہے کہ کیا اسلام کی ہمہ گیری کو یہ انجمنیں پیش کر رہی ہیں؟ کیا اسلامی وسعت کی اشاعت کے لئے ان آرگنوں کے صفحات وقف ہیں؟ کیا عام اسلامی مفاد کے لئے ان علماء کی تگ و دو ہے؟ اور واضح طور پر سنئے کہ کیا جہاں کے مسلمانوں کو یہ بھی پتہ نہیں کہ ہم کیوں مسلمان کہے جاتے ہیں۔ وہاں اسلامی آواز پہنچانے کیلئے ان انجمنوں نے کوئی بھی مؤثر اقدام کیا؟ آپ فرمائیں گے تم عجیب محیر العقول آدمی ہو، کیا تمہارے سر اس کا ذمہ نہیں؟ تو جناب محترم معاف فرمائیگا۔ اولاً آپ کو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ کام ایک فرد کا نہیں۔ دوسرے یہ کہ آپ میرے مافی الضمیر کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک مرکز کے ماتحت منظم طور پر یہ کام ہونا چاہئے۔ کوشش کیجئے، ہمت سے کام لیجئے۔ اپنی کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیجئے۔ آپ کے دعاوی فرقہ بند مسلمانوں سے کہیں زیادہ ہیں، آپ خالص و مخلص مسلمان ہیں۔ لہذا آپ پر ذمہ داریاں بھی زیادہ ہیں۔ آپ باہمی الجھنوں میں رہتے ہوئے بھی اپنے متحدہ پلیٹ فارم پر مجتمع رہیں کہ آج اسکی اشد ضرورت ہے۔ آپ کوشش کیجئے کہ مذہبی و سیاسی باگ ڈور آپ کے ہی ہاتھوں میں رہے۔ ہندوستان کے ہر ہر اسلامی چپہ چپہ پر آپ اسلامی آواز پہنچائیں۔

اے میرے جواں ہمت بزرگو اور اے میرے جواں سال بھائیو۔ تمہیں کسی بھی قانون بنانے کی ضرورت نہیں۔ تمہیں کسی بھی نصب العین کے انتخاب کی ضرورت نہیں۔ تمہیں کسی بھی غرض و مقصد سوچنے کی ضرورت نہیں کہ یہ سب امور اسلام نے طے کر کے تمہارے روبرو رکھ چھوڑے ہیں۔ تمہیں صرف حرکت کرنے اور مجسمۂ عمل بننے کی ضرورت ہے۔ اگر میری صدا پر لبیک کہو تو ایک مشورہ عرض کروں کہ ہندوستان کے ہر سہل الحصول علاقوں سے چوبیس چوبیس افراد منتخب کرو، جو جواں سال ہوں یا نہ ہوں، جواں ہمت ہوں۔ ہر فرد ملت اسلامیہ صحیح اور ٹھوس خدمت کے لئے سال میں پندرہ دن وقف کرے اور ان مقامات میں پہنچے جہاں نہ کوئی خالص اسلامی مبلغ جاتا ہے۔ مگر میری اتنی بات یاد رکھو کہ سب سے پہلے تم جماعتی نظام اور اپنی مرکزیت کو مضبوط سے مضبوط کرلو جو مشاہیر جماعت ہیں آن کو اپنا مشیر کار بناؤ۔ اور وہ تمہیں جس نظم و نسق کے ساتھ چلائیں اُس طرح چلو۔

میں اپنی دردمندانہ آواز مندرجہ ذیل دردمندان اسلام کو پہنچاتا ہوں۔ کیونکہ اب مجھے اس کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ گرما گرم تقریروں اور زوردار تحریروں کی ضرورت نہیں کہ اب یہ بات عام ہو رہی ہے۔ ہاں مجھے یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ بھائیو! خدارا کچھ کام کرو۔ قوت عمل سے کوشش کرو۔

ہمارے مخاطبین کی فہرست

مولانا قمر صاحب بنارسی مولانا صوفی عبد اللہ صاحب خانپوری۔ مولانا اسلم صاحب خانپوری۔ مولانا سید عبد الحفیظ صاحب سلفی گیاوی مولانا عبد الودود صاحب سلفی کھریاوی۔ مولانا عبد اللہ صاحب شائق مئوی۔ مولانا سید عبد الرحیم صاحب رحمتی مولانا حافظ بشیر الدین صاحب باگوی۔ مولانا حکیم محمد عزیز صاحب راگھوپوری۔ مولانا محمد اسحاق صاحب راگھوپوری خلف مولانا کفایت حسین صاحب مرحوم عظیم آبادی (آپ کا اسم گرامی مجھے یاد نہیں)۔ مولانا محمد زبیر صاحب ندوی کھریاوی۔ مولانا عبد اللہ صاحب عقیل مئوی۔ مولانا سید شاہ احمد حبیب صاحب ندوی پھلواروی۔ مولانا شاہ محمد ہارون صاحب پھلواروی۔ مولانا زین العابدین صاحب ڈھاکوی۔

سردست میں اتنے ناموں پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

اخبار ہذا میں جن صاحب کی نظر ان اسماء پر پڑے اگر وہ ہمارے کسی مخاطب سے ملیں تو میرے مشورہ کا تذکرہ اُن سے ضرور کر دیں۔ ان مخاطبین میں سے کوئی ہے جو میری صدا پر لبیک کہے۔ ؎

دانی کہ چیست دولت دیدار یار دیدن
درکوئے او گدائی بر خسروی گزیدن

مدیر میں اپنے احباب کی ہمدردی اور جماعتی غمگساری کا قدردان ہوں۔ اس لئے واقعات گذشتہ انکے سامنے رکھتا ہوں، جن سے ثابت ہوگا کہ میں نے مرکزی نظام کے لئے کیا کیا کوششیں کیں۔

"ناظرین اہلحدیث" کو یاد ہوگا کہ اس اخبار میں اہل حدیث کانفرنس کی تحریک کی جو خاص حضرات کی توجہ سے آرہ میں قائم ہوئی۔ اس کے بعد مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی مرحوم کی سرکردگی اور مولانا سیالکوٹی کی ہمراہی میں بنگال، یوپی اور پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے دہلی کو صدر مقام بنایا۔ اس کے بعد اس کانفرنس کی دھوم دھام سارے ہندوستان میں پہنچی۔ کلکتہ، مدراس جیسے دور دراز مقامات میں جلسے ہوئے، واعظ رکھے گئے، رسائل کی تصنیف کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہ مرکزی کام نہ تھا تو کیا تھا؟ اگر جماعت اہل حدیث مرکزی نظام کی دلدادہ ہوتی تو اس سلسلہ کو قوت پہنچاتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ آج بھی کانفرنس ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں توحید سنت کی اشاعت کر سکتی۔ مگر کیوں نہ کی؟ اس کا جواب ایک اور صرف ایک ہے کہ امیان اہل حدیث کی سردمہری باہمی رنجشیں، دینی یا دنیوی کشمکش کا وجود۔

(۲) علاوہ اس کے سیاسی اغراض کے لئے اہل حدیث لیگ کی تحریک بھی جو قائم بھی ہوئی۔ اور کارکنوں کے ہاتھ اس کی باگ ڈور دی گئی۔ اس کا حشر بھی کیا ہوا ؟ عیاں را چہ بیاں ۔

اسی اثناء میں اہل پنجاب کے اعیان اہل حدیث نے اپنی حسن ظنی سے خاکسار کو بمقام لاہور سردار منتخب کیا۔ تاکہ پنجابی جماعت کا شیرازہ بندھا رہے۔ اس کا انجام کیا ہوا ؟ میں اپنے الفاظ میں نہیں بتاتا۔ ایک مخالف رائے اخبار سے بتاتا ہوں جس کے الفاظ یہ ہیں :-

مولوی ثناء اللہ بالاتفاق سردار مقرر ہوئے انہوں نے احکام جاری کئے۔ قوم نے بے فرمانی کی۔ (تنظیم یکم مئی ۱۹۳۳ء)

اس کے علاوہ بارہا تحریک کی کہ ہر بستی میں انجمن اہل حدیث قائم کریں۔ جواب میں بجز معدودے چند کے صدائے برنخواست۔ پھر تحریک کی کہ صوبہ وار انجمنیں بنائی جائیں مگر کامیابی نہ ہوئی۔

گذشتہ انتخاب پنجاب کے موقع پر "اہلحدیث" میں تحریک کی۔ جلسہ جمعیۃ تبلیغ میں اسکی تکمیل کرائی کہ جماعت اہل حدیث کا ایک انتخابی بورڈ بنایا جائے۔ چنانچہ بنایا گیا۔ اس نے کام بھی کیا۔ اس سے فراغت پاکر جن اصحاب کے ہاتھ میں یہ کام دیا گیا تھا میں نے ان کو بزور توجہ دلائی کہ اسی بورڈ کو اہل حدیث کی سیاسی انجمن (اہل حدیث لیگ) بنادیا جائے۔ یہ آواز بھی صدا بصحرا ثابت ہوئی۔

یہ واقعات بتانے سے میری غرض یہ ہے کہ ہم محرکین خاموش نہیں ہیں۔ متحرکین میں خاص انجماد ہے کہ وہ حرکت قبول نہیں کرتے۔

میں نے اس کی تہ کو یوں پایا ہے کہ افراد اہل حدیث امور عامہ پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔

یہ ایک طالب علمانہ اصطلاح ہے۔ عام فہم تشریح یہ ہے کہ افراد اہل حدیث عام ملکی تحریکات مثل کانگریس یا عام اسلامی مثل خلافت، احرار یا مسلم لیگ وغیرہ میں مشغول ہو کر خالص توحید وسنت کی اشاعت سے غافل ہو گئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ انا للہ!

اصلاح: آئندہ اپریل کی تواریخ ۲ تا ۹ کو تجویز ہو

چوڑیاں (امرتسر سے ۱۹ میل) میں اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ ہے۔ آپ اور دیگر ہمدردان شریک ہوکر اپنا درد دل سنائیے۔ اور اس کی ابتدا اس شعر سے کیجئے ؎

سنے ہونگے چمن میں سینکڑوں نالے ہزاروں کے
کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

شیعوں کے افسانے

(نمبر ۱۹)

(مرقومہ ملک ہدایت اللہ صاحب وزیر آبادی)

گذشتہ نمبر میں یہ عرض کیا گیا تھا کہ شیعوں کے امام مہدی جو غار سر من رائی میں قریباً گیارہ صد سال سے روپوش چلے آتے ہیں۔ جب صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) شیعہ مؤمنین ان کے پاس جمع ہو جائیں گے تو حضرت امام صاحب سامرہ کے جزیرہ سرداب کے غار سر من رائی سے باہر تشریف شریف ضرور لے آئیں گے۔

اس وقت دنیا میں کتنے کروڑ شیعہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اس کا صحیح علم نہیں۔ ہاں شیعوں کا اخبار درنجف سیالکوٹ اپنے سرورق پر ایک عرصہ سے ہندوستان میں تین کروڑ شیعوں کا اعلان کرتا چلا آتا ہے اور ضرورت صرف تین صد تیرہ کی ہے۔ ہندوستان سے ہی اگر شیعان حیدر کرار سے صرف ایک کس فی لاکھ مؤمن نکل آئیگا تو تعداد قریباً پوری ہو جائے گی۔ اور یہ محال ہے کہ ایک لاکھ شیعوں میں سے ایک بھی مؤمن نہ ہو۔ تاہم احتیاط ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ حضرت امام سے مل کر مایوس لوٹنا پڑے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ایک کس کی بجائے ۲ کس فی لاکھ کا انتخاب کیا جائے۔ تاکہ حضرت امام منتخبہ اصحاب سے اگر سو دو سو کافر نکال بھی دیں تو بھی تین سو تیرہ سے کمی نہ ہو۔ پہلے گیارہ سو سال تو پہلے منہ چھپائے ہو چکے۔ اب کے اگر چوک گئے تو شاید گیارہ ہزار سال گزر جائیں۔ ادھر (شیعوں کے) رسول خدا بارہ اماموں کے دوبارہ دنیا میں آکر ظالموں سے بدلہ لینے کے لئے بیتاب ہو رہے ہونگے۔ ادھر تین سو تیرہ کے تین تیرہ ہو رہے ہیں دریں حالت اگر ہم تمام ہندوستان کے شیعوں کو کہہ کر تین صد تیرہ مؤمنین انتخاب کرنے کی صعوبت سے بچا

چھوٹ جائیں۔ جو بھی تین صد تیرہ پہلے آ جائیں وہی رجسٹرڈ مؤمنین ہو جائیں۔ ایسے رجسٹرڈ کہ ان کا ہر فرد (شیعوں کے) رسول خدا کے ہم مرتبہ ہو اور حضرت امام بجائے انتخاب کرنے کے خود ہی ہر ایک کی قدمبوسی اپنا شرف خیال کریں تو آپ خدا لگتی کہیں کہ ایسے نسخہ پر شیعہ مؤمنین جس قدر بھی ہمارے مشکور ہونگے کم نہ ہوگا ؟ کہ حضرت امام کے سامنے بجائے مؤمنین پیش ہونے (شیعوں کے) اشرف الانبیاء پیش ہو رہے ہیں ؎

پھول ذرّے کہکشاں تارِ شفق قوس وقزح
نذر لایا ہوں تیرے حسنِ فراواں کے لئے

اچھا تو نسخہ سنئے!

پہلے صلوٰۃ پڑھئے۔

اللّٰھم صلی علی محمد و علی آل محمد (باآواز بلند)

گو ہم نمبر گیارہ میں یہ نسخہ مختصر طور پر درج کر چکے ہیں مگر شیعہ غریب کیا جانیں کہ اس مرض کے لئے یہ نسخہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس عجیبہ و غریب نسخہ کو علامہ طبرسی نے مجمع البیان میں تحریر فرمایا ہے اور منہج الصادقین ص ۴۹۵ پر بھی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ سبحان اللہ!

"من تمتع مرۃ کان درجۃ کدرجۃ الحسین الخ"

یعنی ایک بار متعہ کرنے سے درجہ امام حسین کا ملتا ہے۔ دو بار متعہ کرنے سے امام حسن کا اور تین بار متعہ کرنے سے درجہ جناب علی کا اور چار مرتبہ متعہ کرنے سے درجہ (شیعوں کے) رسول خدا کے برابر حاصل ہوتا ہے۔ اور ایک درجہ ... [illegible]

له متعہ کے بارے میں آئندہ مفصل مضمون [illegible] (اہلحدیث)

پہونچنے سے تمام گناہ انگلیوں کے پوروں سے نکل پڑتے ہیں اور غسل جنابت کے پانی کے قطرے سے اللہ تعالےٰ فرشتے پیدا کرتا ہے جو اسکی تسبیح و تقدیس کہتے ہیں اور ثواب اس کا قیامت تک اس کو ملتا رہیگا۔"

لیجئے! نسخہ تیار ہے۔ صرف ایک صد چار شیعہ مؤمنات تین صد تیرہ شیعہ مؤمنین کو ایک ہی دن میں (شیعوں کے) رسول خدا کے ہم مرتبہ بنا دیتا ہے۔ اب ایک مؤمنہ کے ساتھ تین تین مؤمن باری باری روبہ کربلا معلی ہو کر چار چار بار اس مبارک وظیفہ کو گردانیں۔ بس یقین کیجئے کہ اب یہ سب چار صد سترہ[۴۱۷] اشخاص گویا کہ (شیعوں کے) رسول خدا کے برابر ہو گئے ہیں۔ اب یہ مرسلین مطہرین کا بزرگ و برتر گروہ غار سر من رای میں تشریف تشریف لے جائے بہتر یہی ہے کہ حضرات مرسلات بھی ساتھ تشریف مبارکہ لیجائیں تاکہ امام مہدی کو ان کے مراتب نبوت اور رسالت میں اگر کچھ بھی شک ہو تو وظیفہ کا ایک پاکیزہ اور مبارک دور اُن کے سامنے بھی فوراً دوہرایا جائے۔ لیجئے یہ نہانے والے حضرات اس وظیفہ مبارک کے دوہرانے سے اب ان کا رتبہ (شیعوں کے) رسول خدا سے بھی گویا دگنا ہو گیا۔ شک و شبہ کی گنجائش نہیں؟ لاحول ولا! بھئی حساب کر کے دیکھ لو! ؎

ہر کہ شک آرد کافر گردد

جیسا کہ گذشتہ نمبر میں بحوالہ رسالہ رجعت اور جلاء العیون عرض کیا گیا ہے۔ ان سب حضرات کا اجتماع کوفہ شریف میں ہوگا اور وہاں مظلوم و مقہور حسین کے مظفر منصور جھنڈے کے نیچے ہندوستان پر حملہ بول دیا جائیگا۔ سب سے پہلے ایران آئیگا جو کہ پہلے ہی شیعہ مؤمنین کا ہے۔ اس لئے وہاں تو کسی کافر کو مؤمن بنانے یا قتل کرنے کی ضرورت پیش نہ آئیگی۔ البتہ افغانستان اور سرحد میں بہت سے سنی کافروں اور ہندو کافروں کو مؤمن بنایا جائیگا یا قتل کیا جائیگا۔ اب پنجاب کی باری آئیگی۔ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار ذوالفقار سیالکوٹ کا جذبہ ایمان بھی یہی مقتضی ہے کہ وہ مع اہل و عیال کے مرسلین مطہرین میں شامل ہونگے۔ اور حسن

غریب کے حال زار پر جو ان کی آئے دن عنایات رہتی چلی آتی ہیں ضرور سعرک ہونگی کہ وہ سب سے اول وزیر آباد میں وہابیوں کے سیکرٹری ہدایت اللہ کی تلاش کریں۔ اور ذوالفقار حیدری کھینچ کر ایک نعرۂ حیدری لگائیں اور پھر رعد کی طرح گرج کر کہیں! ادے وہابی بول! تو ان پنج ارکان ایمان کو مانتا ہے کہ نہیں؟

(۱) دین کا $\frac{9}{10}$ حصہ تقیہ[1] میں ہے۔ (اصول کافی)

(۲) رونے۔ حون حون کرنے۔ منہ بسوڑنے اور سینہ کوبی کرنے سے نجات ابدی حاصل ہوتی ہے۔ (جلاء العیون)

(۳) درود پڑھنے سے مخالفین اہل بیت کو برا کہنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (اصول کافی)

(۴) چار بار متعہ کرنے سے انسان اشرف الانبیاء کے ہم مرتبہ ہو جاتا ہے۔ (منہج الصادقین)

(۵) وطی فی الدبر کرنا بالکل جائز اور حلال ہے۔ (فروع کافی)

؎ جانہ اہرام پہ دل سے گوشک دیکھ
گوشہ گیر خانقاہ کی شور بازاری نہ پوچھ

بھئی! کیا کریں! عمل کرتے ہیں تو ایمان جاتا ہے اور نہ کرتے ہیں تو جان جاتی ہے تو کیا ہم بھی شیعہ مؤمنین کی طرح نہ کریں کہ جان بھی بچ جائے اور ثواب کا بھی انبار لگ جائے۔ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی۔ رنگ بھی خوب آئے۔ مگر فوراً ہی حضرت امام حسین علیہ السلام سامنے آجاتے ہیں کہ سنو! تقیہ بازی ناجائز ہے۔ دیکھو میں نے اس مردود (تقیہ) کو کس طرح جنگ کربلا میں قتل کر کے دفن کر دیا مگر جاہل لوگ اب بھی اس مدفون کا نام تقیہ شاہ کا روضہ رکھ کر پوجتے چلے جائیں تو اس میں میرا یا اسلام کا کیا قصور؟ ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے

(باقی آئندہ)

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(از (پنڈت) مقصود حسن صاحب چترویدی متوطن رڑکی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رگ وید کے متفرق ترجمے رگ وید کا بہترین انگریزی ترجمہ پروفیسر ولسن نے غدر ہندوستان کے زمانہ میں کیا تھا جو چھ جلدوں میں لندن سے شائع ہوا ہے۔ پہلی چار جلدیں خود ولسن صاحب کی ترجمہ کی ہیں اور ان کے انتقال کے بعد پانچویں جلد پروفیسر کوول نے اور چھٹی جلد مسٹر ویبسٹر نے پوری کی ہیں۔ اس ترجمہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ لفظاً بلفظاً سائن آچاریہ کی تفسیر سے ماخوذ ہے اور سر مو اوس سے تجاوز نہیں کیا گیا ہے۔ غرض کہ یہ نہایت خوب اور مستند ترجمہ ہے۔ مسٹر گرفتھ انہیں پروفیسر ولسن کے شاگرد تھے لیکن گرفتھ صاحب نے اپنے ترجمہ میں کہیں کہیں اپنے دور علم پر بھی بھروسہ کیا ہے۔ اس لئے اون کا ترجمہ اتنا مستند نہیں سمجھا جاسکتا جتنا ولسن صاحب کا ہے۔

ولسن صاحب کے ایک دوسرے مشہور شاگرد پروفیسر میکس مولر نے بھی رگ وید کے کچھ گیتوں کا ترجمہ تین جلدوں میں کیا ہے۔ مسٹر میکس مولر یورپ کے سنسکرت دانوں میں سب سے زیادہ مشہور و معروف ہیں۔ انہوں نے اپنے اہتمام سے کتابوں کا ایک سلسلہ پچاس جلدوں میں شائع کیا ہے۔ یہ سلسلہ

Sacred Books of the East

یعنی مشرق کی کتب مقدسہ کے نام سے مشہور ہے۔ میکس مولر صاحب نے صرف ان گیتوں کا ترجمہ کیا ہے جو مروتوں یعنی ہوا کے دیوتاؤں کی تعریف میں ہیں اور سلسلہ مذکور کی ۳۲ ویں اور ۴۶ ویں اور ۴۸ ویں جلد ہو کر شائع ہوا ہے۔

رگ وید کی ایک تفسیر سوامی دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج نے کی تھی۔ جو نو جلدوں میں ویدک یشیالیہ اجمیر

[1] تقیہ کے معنی ہیں ظاہر کا باطن کے خلاف ہونا۔

شائع ہوئی ہے۔ وہ بھی نامکمل ہے۔ یعنی اس میں صرف سات منڈلوں کی تفسیر ہے۔ پہلا منڈل پوری تین جلدوں میں آیا ہے اور باقی چھ جلدوں میں سے ہر ایک ایک جلد میں ہے۔ ان کے علاوہ اس تفسیر کا ایک مقدمہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے نام سے چھپا ہے۔ یہ تفسیر سوامی جی نے سنسکرت میں لکھی تھی اور دیگر پنڈتوں نے اس میں ہندی ترجمہ بھی کر کے شامل کر دیا ہے۔ بھومکا جس میں اصول تفسیر وغیرہ پر بحث ہے۔ اردو میں بھی چھپ چکی ہے۔

سوامی دیانند جی کے ترجمہ کی اصلی غرض و غایت ہندوؤں کو عیسائی یا مسلمان ہونے سے روکنا تھا۔ اس لئے انہوں نے منتروں کی تاویلات بعیدہ کر کے ویدوں کو مظاہر پرستی کے الزام سے بری کرنا چاہا ہے اس کے علاوہ ویدوں کے جو حصص جانوروں کی قربانیوں کے متعلق تھے یا جو حصص پایہ اخلاق سے گرے ہوئے تھے ان کی بھی تاویلات سوامی جی نے کی ہیں۔ بس یہی سوامی جی کا کارنامہ ہے۔ اس سے سوامی جی اپنے اصلی مقصد میں یعنی ہندوؤں کو ہندو دھرم چھوڑنے سے روکنے میں تو ضرور ایک حد تک کامیاب ہوئے۔ لیکن ویدوں کے دامن سے داغ دھبے دور کرنے میں بھی وہ کامیاب ہوئے؟ اسی میں کلام ہے۔

ہندوؤں میں جوں جوں ویدوں کا علم پھیلتا جا رہا ہے۔ سوامی جی کے ترجمہ کی حقیقت ان پر کھلتی جا رہی ہے اور نئے نئے ترجمے سماج میں ہوتے جا رہے ہیں۔ ہماری یہ رائے شاید مذہبی جذبات پر مبنی سمجھی جائے۔ اس لئے ہم جوالاپور گروکل (کالج) کے پرنسپل پنڈت نردیو جی شاستری کی رائے پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنی کتاب آریہ سماج کے اتہاس صفحہ ۸۱ پر لکھتے ہیں:-

"سوامی جی کا ترجمہ وید صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے لکھا گیا ہے اور محض وقت کا راگ گایا ہے۔ سائن آچاریہ قدیم مترجم وید کے ترجمہ کے مقابلہ میں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے"

سوامی جی کے نامکمل ترجمہ کو ایک آریہ فاضل پنڈت آریہ منی جی لاہوری نے جن کا ابھی دو تین برس ہوئے انتقال ہوا ہے۔ پورا کرنے کی کوشش کی تھی۔ چنانچہ آپ کے ترجمہ کے آٹھویں اور نویں منڈل کو وید بھاشیہ کاریالیہ بنارس سٹی نے شائع کیا ہے۔ مگر دسویں منڈل کا ترجمہ آریہ منی صاحب نے بھی نہیں کیا۔ سنا ہے کہ دسویں منڈل کا ترجمہ پنڈت مہادیو پرشاد نے کیا ہے۔ جو لکھیم پور میں چھپا تھا۔ لیکن میری نظر سے نہیں گزرا۔ واللہ اعلم!

رگ وید کا مکمل ترجمہ بنگالی زبان میں بھی ہو چکا ہے مترجم مشہور سیاست دان بابو رمیش چند دت ہیں۔

راؤ بہادر شنکر پانڈورنگ پنڈت نے رگ وید کا ترجمہ انگریزی اور مرہٹی میں کیا تھا جو ویدارتھ تین वेदार्थयत्न کے نام سے چھپا ہے۔ مگر مکمل نہیں ہے۔ صرف تین منڈلوں کا ہے۔ مرہٹی کا مکمل ترجمہ پنڈت سدھیشور شاستری نے کیا ہے۔

ایک ہندی ترجمہ رگ وید کا شری بودھ کے نام سے چھپا تھا۔ یہ غالباً پہلے ہی منڈل کا ترجمہ ہے۔ اسکو میں نے بھارتی بھون لائبریری الہ آباد میں دیکھا تھا۔

رگ وید کے پہلے منڈل کا ایک نہایت عمدہ ہندی ترجمہ اور تفسیر رائے صاحب پنڈت شیو ناتھ آہت اگنی نے کیا ہے۔ جس کو ڈاکٹر ہرش چند پی۔ ایچ۔ ڈی برلن نے ویدک جیون آشرم ڈیرہ دون سے شائع کیا ہے۔ مگر اس کی قیمت بہت زیادہ یعنی بیس روپیہ ہے۔

پنڈت درگا پرشاد ایڈیٹر ہاربنجر Harbinger لاہور نے ایک کتاب

Vedas made easy (or) a literal translation of the Four Vedas.

کے نام سے شائع کرنی شروع کی تھی۔ نام سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید چاروں ویدوں کا انگریزی ترجمہ ہوگا مگر میں نے اس کی صرف دو ہی جلدیں دیکھی ہیں جن میں رگ وید کے پہلے منڈل کا انگریزی ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ سوامی دیانند جی کی تفسیر سے ماخوذ ہے۔

رگ وید کے پہلے اشٹک کا ایک اردو ترجمہ بھی ہوا ہے جس کے مترجم غالباً ماسٹر بالمکند جی ہیں اور جو شاید لاہور میں ایک عرصہ ہوا چھپا تھا۔ پنڈت لیکھ رام کے قول کے مطابق یہ ترجمہ ولسن صاحب کے ترجمہ سے ماخوذ تھا۔

چند سال ہوئے ویدک پستک مالا کرشن گڑھ سلطان گنج بھاگل پور سے ایک ہندی ترجمہ رگ وید کا شائع ہونا شروع ہوا تھا اور اب تک غالباً پورا چھپ چکا ہوگا۔ اس کے مترجمین پنڈت رام گوبند ترویدی ویدانت شاستری اور پنڈت گوری ناتھ جھا ویاکرن تیرتھ ہیں۔ مترجمین نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ ان کا ترجمہ بالکل سائن کی تفسیر کے مطابق ہے۔

رگ وید کی ایک اچھی تفسیر آج کل کلکتہ میں چار زبانوں یعنی سنسکرت، ہندی، بنگلہ اور انگریزی میں نہایت اہتمام سے چھپ رہی ہے۔ ترجمہ سائن آچاریہ ہی کے مطابق کیا گیا ہے۔ لیکن سوامی دیانند وغیرہ دیگر مفسرین کی رائیں بھی لکھ دی گئی ہیں۔ جس اہتمام سے یہ تفسیر چھپ رہی ہے اسکے پیش نظر غالباً کئی سال میں چھپ کر طیار ہو سکے گی۔

رگ وید کے متعلق دونوں برہمن گرنتھوں یعنی ایتریہ برہمن اور کوشتکی برہمن کا انگریزی ترجمہ ایک جلد میں موجودہ زمانہ کے مشہور ترین فاضل سنسکرت اور ماہر سیاست پروفیسر اے بی کیتھ نے کیا ہے۔ ان سے پہلے ایتریہ برہمن کا انگریزی ترجمہ مارٹن ہاگ صاحب نے کیا تھا۔ جو اولاً بمبئی میں طبع ہوا تھا۔ اور حال ہی میں الہ آباد کے پانینی آفس نے اہل ہنود کی کتب مقدسہ

Sacred Books of the Hindus

کے سلسلہ میں شائع کر دیا ہے۔

ایتریہ آرنیک اور کوشتکی برہمن اپنشد کا ترجمہ پروفیسر میکس مولر نے بھی کیا ہے جو ان کے سلسلہ کتب مقدسہ مشرقیہ کی پہلی جلد میں شامل ہے۔ (باقی)

اسلامی یگانگت

(مرقومہ مولوی نور محمد صاحب میانوی)

عرب کا وہ مقدس ہادی جس کی صدا صرف عرب ہی کے بادیہ نشینوں اور غسان و یمن کے تاجداروں کے لئے نہ تھی جب مبعوث ہُوا تو سب سے پہلے اس آفتاب رسالت اور شمیم نکہت نے اپنے مواعظ و خطب اور اپنی نصیحتوں اور خوشخبیوں کے لئے وطن و مرز بوم کے امتیازات کو اٹھایا۔ اس نے سب سے پہلے مختص المقام قومیت اور مسقط الراس کی بنائی ہوئی زنجیروں کو کاٹا یہاں تک کہ اس نے جو آواز بلند کی وہ چین و عرب میں یکساں تھی۔ مکہ اور ہندوستان میں برابر تھی اور عین اسی وقت مغرب اقصیٰ میں سینکڑوں روحیں تھیں جو بے تابانہ اس کی تبلیغ و ہدایت پر مفتون و فریفتہ تھیں اویس قرنی افریقہ کی سرزمین میں والہانہ دوڑتے تھے اور تھک کر بیٹھ جاتے تھے تا آنکہ امتحان محبت نے منزل مقصود کا اس وقت پتہ دیا جب پاؤں چلنے سے جواب دے چکے تھے۔ اور دل بھی قطع مراحل کر کے محبوب سے ملنے کی مسرتوں کے قابل نہ رہا تھا۔ عاشق اکثر جدائی کے صدموں میں آتش بجاں ہو جایا کرتا ہے۔ مگر اس عاشق شفتہ جگر کا مقام اس سے بلند تھا اور فراق و وصل اسکے لئے ایسے الفاظ تھے جن کے دنیا میں کوئی معنے نہیں۔ تاہم عشق حقیقی کی یہ پہلی منزل تھی۔ عاشق و معشوق و عشق ہر سہ یکے است اینجا۔ ابوذر غفاری وطن سے بے وطن ہوئے۔ بلال نے حبش چھوڑا۔ اور صہیب روم قید خانہ سے دوڑ پڑے کوئی شک نہیں کہ خدائے اسلام نے زبان و رنگ کے اختلافات و تباین کو بھی تسلیم کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اختلاف اسود و ابیض یہ اشتقاق عرب و عجم قائم کئے ہوئے خاندانی تفرقوں اور انسان کے بنائے ہوئے جغرافیہ کے پہاڑوں کی بلند و بالا چوٹیوں اور زمین کے ٹکڑوں پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ رنگ و زبان کے اختلاف میں وطن و مرز بوم کے اختلاف میں ایک الٰہی

[illegible] کے رہنے والے ہو اور اگرچہ تم چین و تاتار کے بسنے والے ہو۔ اگرچہ تم ہندوستان اور فلپائن کے رہنے والے ہو۔ اگرچہ تمہارے وطن مصر و قسطنطنیہ ہیں لیکن تم سب کی اصلیت ایک ہے۔ تم سب کا مرکز اتحاد ایک ہے اور ایک ہی تمہارا پروردگار بھی ہے۔ ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ و انا ربکم فاتقون۔ کوئی شک نہیں کہ تم سب آپس میں ایک ہو اور خدا کی زمین پر بسنے والی کل آبادی بھی ایک ہی مخلوق ہے اور اس لئے ہم بھی تمہارے ایک ہی پروردگار ہیں۔

دنیا کے تمام رشتے ٹوٹ سکتے ہیں۔ جبر و ظلم و دغا و فریب سے قائم کی ہوئی تمام قاہرانہ حکومتیں مٹ سکتی ہیں۔ مگر کسی طرح بھی یہ الٰہی رشتہ نہیں ٹوٹ سکتا۔

یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ ملک و وطن کے امتیازات کو کیوں مٹایا گیا۔ ہاں شائد آپ نے کبھی اس مسئلہ پر غور نہ کیا ہو۔ لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ زمین اور اس کے دور دراز گوشوں کے بنائے ہوئے حلقوں کو مٹا کر اور خود فروشی کی باہمی اختلاف و نزاعات کی ڈالی ہوئی زنجیروں کو کاٹ کر خون اور وحدت نوعی و جنسی پیمان وفا کو باندھنا اور روٹھے ہوئے دلوں کو منا کر ہمیشہ کے لئے جکڑ رہنا محض اس لئے تھا کہ جس طرح مخلوق کو پالنے والا ایک ہی خالق اور مالک امصار کی آبادیوں کا ایک ہی رب العٰلمین ہے۔ اسی طرح دعوت الٰہی کا آخری آفتاب آسمان رسالت کا نیر درخشاں اور خدا کی زمین کو صدائے تکبیر سے یکسر گونج بنا دینے والا فارقلیط بھی رحمۃ اللعالمین ہو ——— پس جب بے شمار ستاروں کی زندگیاں ختم کر دینے کے بعد اس آخری آفتاب تبلیغ و ہدایت نے طلوع کیا تو تاریکی شکست کھا کر سرنگوں تھی اور سراج منیر کی ضیا باریوں نے روشنی کی حکومت و فرمان روائی کا اعلان کر دیا تھا۔ یہ آفتاب شریعت وہ آفتاب روحانی تھا جس کی طرف اشارہ ہے۔

[illegible]

وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔

یعنی اے پیغمبر اسلام! ہم نے آپ کو دنیا کے سامنے حق کی گواہی دینے والا انسانی سعادتوں کی نوید سنانے والا، اللہ کے بندوں کو اس کی طرف بلانے والا اور سب سے زیادہ یہ کہ کائنات کی تاریکیوں کو مٹانے کے لئے نورانی مشعل اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

پس یہ سراج منیر جب روشن کی گئی اور یہ آفتاب روحانی چمکا تو اس کی چمک اور ضیا باریوں میں کوئی افتراق نہ تھا بلکہ مشرق و مغرب، جنوب و شمال سب اس کے لئے یکساں تھے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ پھول جب کملا جاتے ہیں چہروں پر جب مردنی چھا جاتی ہے اور زمین بھی پیاس کی شدت سے بے قرار ہو جاتی ہے تو آسمان پر ساون بھادوں کی کالی کالی گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ تا آنکہ بارش شروع ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ برستی ہے تو اس وقت کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ وہ باغ و چمن اور گل و گلزار کو ڈھونڈے۔ پھر یہ زمینوں کی قابلیت ہے کہ کسی سے اچھی پیداوار ہوتی ہے اور کوئی گھاس بھی پیدا نہیں کر سکتی۔ بعینہ یہی حال عالم روحانی اور دنیائے قلوب کا ہے۔ اور اسلام کی تاریخ بھی اسی توفیق و قابلیت کی ایک نمائش گاہ ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

فتاویٰ

تعاقب بر جواب سوال ۴۷ جلد ۳۶ صفحہ ۹

جناب نے جو قول صحابی تحریر فرمایا ہے۔ بعض صحابہ کا قول ہے کہ ایک وقت آئیگا کہ دوزخ میں کوئی نہ ہوگا۔ باادب گذارش ہے کہ قول کیا حقیقت رکھتا ہے بمقابلہ آیت کے۔ چنانچہ فرمایا وَ مَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ۔ فرمان خدائی نے مدت غیر میعاد بیان کی ہے لہذا جواب غیر صواب ہے۔ فافہم۔

(از جانب جماعت اہل حدیث صدر الدین نگر ضلع بجنور)

اہلحدیث اہل حدیث میں سے جو حضرات تفسیر صحابی کو حکم مرفوع میں مانتے ہیں وہ آپ سے متفق نہ ہونگے ان کے لئے تو ضرور رجعت ہوگی۔ فافہم وتدبر

س ۵۳ } سیدوں کو فطرہ دینا جائز ہے یا نہیں

(سید عبدالرؤف شاہ۔ پانڈا کوڑا)

ج ۵۳ } سیدوں کے لئے صدقہ جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ انہا لا تحل لمحمد و لا لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۵۴ } زید نے بکر کی ماں کا دودھ عدت کے اندر پیا۔ تو کیا بکر زید کی ماں کا محرم ہوسکتا ہے اور بکر کے بہن۔ بھائی خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے زید کے کون کونسے رشتہ داروں کے محرم ہوسکتے ہیں

(سائل مذکور)

ج ۵۴ } عدت سے مراد مدت رضاعت ہے تو زید نے بکر کی ماں کا دودھ دو سال کے اندر پیا ہے تو بکر کی ماں زید کی دودھ ماں ہے اور اسکی تمام اولاد زید کے بہن بھائی ہیں۔ زید کے سوا اسکے دیگر رشتہ داروں سے یہ تعلق قائم نہ ہوگا۔ مثلاً زید کا دادا زید کی دودھ ماں کا محرم نہیں اور زید کا کوئی دوسرا بھائی بھی زید کی اس دودھ ماں کا بیٹا نہیں ہوگا۔ یہ حکم صرف زید کیلئے ہے جس نے دودھ پیا ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ سائل کی مراد عدت سے مدت رضاعت ہے۔

س ۵۵ } ایک شخص نے اپنی بیوی کے سینہ کا پیار جوش محبت سے کیا۔ ابھی اسکے اولاد نہیں ہوئی اور نہ دودھ آتا ہے۔ اور اس نے اسکی بھٹنی کو بھی منہ سے چوسا۔ جس سے عورت جوش شہوت سے بیتاب ہوگئی۔ اور مرد اس سے واصل ہوگیا۔ تو کیا یہ درست ہوسکتا ہے۔ عورت کا نکاح فسخ تو نہیں ہؤا۔ اور کیا مرد عورت کا رشتہ قائم رہے گا؟ (سائل مذکور)

ج ۵۵ } صورت مسئولہ میں یہ نکاح فسخ نہ ہوگا۔ اللہ اعلم!

س ۵۶ } ایک آدمی صاحب توفیق بغیر کپڑے پہنے نماز پڑھتا ہے۔ حالانکہ اس کے پاس اس کی قمیص یا کرتہ موجود ہو۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ اس کی نماز ہوجائیگی یا نہیں۔ (ایک مسلمان)

ج ۵۶ } صحیح مسنون طریقہ نماز کا وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالدوام ثابت ہؤا ہے۔ یعنی بدن پر کپڑے اور سر ڈھکا ہؤا۔ پگڑی سے ہو یا ٹوپی سے۔ اقل درجہ یہ ہے کہ ستر عورت کا حصہ سینے پیٹھ اور کندھوں کا ڈھکا ہو۔ یہ جواز کا درجہ ہے مسنون طریقہ وہی ہے جو اوپر ذکر ہؤا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۷ } حضرت عمر فاروق نے اپنے فرزند ابوشحمہ کو شراب نوشی پر جو حد لگائی ہے۔ یہ واقعہ صحیح ہے یا نہیں؟ (حافظ عبدالرزاق۔ رائیونڈ)

ج ۵۷ } یہ واقعہ صحیح نہیں ہے۔ ملا علی قاری موضوعات میں لکھتے ہیں:۔

حدیث ابی شحمہ ولد عمر رضی اللہ عنہ وزناہ واقامۃ عمر علیہا الحد وموتہ بطولہ لا یصح بل وضعہ القصاص والذی ورد ما رواہ ان عبدالرحمن الاوسط من الاولاد عمر ویکنی اباشحمۃ کان فازیا بمصر فشرب نبیذ انجاء الی ابن العاص وقال اقم علی الحد فامتنع فقال انی اخبر ابی اذا قدمت علیہ فضربہ الحد فی دارہ فکتب الیہ عمر یلومہ فقال الا فعلت بہ ما تفعل بالمسلمین فلما قدم علی عمر ضربہ واتفق ان مرض فمات۔

یعنی ابوشحمہ کا لمبا قصہ اس کا زنا کرنا اور خلیفہ ثانی کا حد قائم کرنا اور اس کا مرجانا وغیرہ صحیح نہیں۔ یہ واعظوں نے وضع کر لیا ہے۔ واقعہ صرف یہ ہے کہ وہ غازی تھا اس نے نبیذ (بھیگی ہوئی کھجوروں کا رس) پی لیا۔ پھر وہ عمرو بن العاص (حاکم) کے پاس آیا کہ مجھ پر حد لگاؤ وہ رکا۔ اس نے کہا کہ میں اپنے اباؔ خلیفہ سے مل کر شکائت کرونگا۔ پھر گھر کی چار دیواری میں حد قائم کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اطلاع پاتے ہی ابن العاص کو تنبیہ کی اور بیٹے کو مارا۔ پھر وہ اتفاقاً بیمار ہوگیا اور مرگیا۔

بس یہ اصل واقعہ ہے اور بس۔ واللہ اعلم!

(۲، داخل غریب فنڈ)

ضروری اطلاع جملہ ناظرین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم دو پیسے کا ٹکٹ برائے غریب فنڈ بھیجا کریں۔ اگر ٹکٹ نہ بھیجے گئے۔ تو سوال کے درج نہ ہونے پر شکوہ شکائت نہ سنا جائیگا

نوٹ:۔ غریب فنڈ سے غریب اشخاص کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ جس کا حساب اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتا رہتا ہے۔ (نائب مفتی)

قرآن مجید محشی مولانا عبیداللہ صاحب میرٹھی کا ایک نسخہ میرے پاس موجود ہے اپنی مفلسی کی وجہ سے ضروریات خانگی تک مجبور ہوں اگر کوئی صاحب اسے قیمتاً خریدنا چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (راجہ غلام محمد ابراہیم صاحب مرحوم محلہ منہاران قصبہ چاودی نانٹہ ضلع سراوتا باد۔)

خداوندا بارش برسا امسال پنجاب میں بارش کی قلت سے فصل بہت کم بوئے گئے ہیں۔ اگر بارش ہوجائے تو فصل مفید ثابت ہوگی ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ یہ ہماری بد اعمالیوں کی سزا ہے جملہ ناظرین سے التماس ہے کہ بدرگاہ رب رحیم دعا کریں خدا ہمارے گناہ معاف کرے اور باران رحمت ...

متفرقات

اخبار اہلحدیث کی اشاعت میں پھر کمی پیدا ہو رہی ہے۔ احباب کرام کا فرض ہے کہ اپنے اس دیرینہ تبلیغی آرگن کو تقویت پہنچائیں۔

پھر وی پی واپس ۳۰۔ دسمبر کا پرچہ جن خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا۔ ان میں سے کئی وی پی واپس آگئے ہیں۔ بعض اصحاب نے تو بعد میں معذرتی خطوط لکھے مگر بعض بالکل خاموش ہیں۔ اس لئے ہر پرچہ میں یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بھیجدیا کریں۔ اگر خریداری سے بالکل انکار ہو تو بھی دفتر کو مطلع کردیا کریں۔ مگر افسوس ہے کہ بعض حضرات اس پر عمل نہ کرکے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان پہنچاتے ہیں۔

استفسار ناظرین اخبار اہلحدیث میں سے کوئی صاحب مطلع کریں کہ موجودہ طبی رسائل میں سے وہ کونسا ایسا مفید طبی رسالہ ہے۔ جس کا مسلک اس حدیث پر ہو۔ خیر الناس انفعھم للناس (ترجمہ) سب لوگوں سے بھلا وہ ہے جو سب سے بڑھ کر نفع رساں ہو۔
(ماسٹر محمد حسین از سیالکوٹ)

ضرورت ملازمت میں امتحان سینئر کیمبرج میں انگریزی کمپوزیشن، حلب، اردو، فارسی میں کریڈٹ یافتہ ہوں۔ اہل حدیث ہوجانے کی وجہ سے لوگ سخت مخالف ہیں موجودہ سلسلہ منقطع ہونے والا ہے۔ روزگار کی تلاش ہے۔ جس صاحب سے ہوسکے تلاش روزگار میں مدد دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ پتہ میرا یہ ہے: سعید الرحمٰن اہلحدیث ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ ڈاکخانہ جھنجھنوں ضلع جے پور۔

مطلع فرمائیں (۱) کیا شہر کلکتہ سے کوئی روزنامہ اہل حدیث جاری ہے یا کوئی رسالہ کسی اہل حدیث کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے؟ (۲) کیا نواب محسن الملک مرحوم کی کتاب "عمل بالحدیث" کا دوسرا حصہ شائع ہوا ہے؟ اگر ہے تو کیا نام ہے اور کس جگہ ملتا ہے؟ راقم

منشی صفدان گوندل۔ مدرس مدرسہ کمانی۔ ڈاکخانہ کمشالہ سنگھاں ضلع گجرات۔

دعا فرمائیں میرا لڑکا دو ماہ سے ایک عجیب بیماری میں مبتلا ہے۔ کوئی صاحب لقوہ کوئی فالج بتاتے ہیں کمر سے نیچے کا حصہ بے حس ہے کسی کسی وقت پاؤں پر تشنج کا دورہ ہوجاتا ہے۔ ایک حکیم صاحب کا علاج جاری ہے۔ ناظرین سے عموماً اور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و دیگر حضرات کرام سے خصوصاً درخواست ہے کہ اس بچے کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبد الغنی موضع راجورا۔ ڈاکخانہ ریام فیکٹری۔ ضلع دربھنگہ)

ناظرین کو خوشخبری
مباحثہ
تقلید شخصی
چھپ گیا

رسالہ مذکورہ کی بابت جن احباب کی فرمائشات دفتر میں آئی ہوئی ہیں۔ وہ تو مندرجہ ذیل سطور کے مطالعہ سے قبل ہی اسے ملاحظہ کرچکے ہونگے۔ دیگر احباب بھی بکثرت منگوا کر مفت تقسیم کریں۔ صرف ۶ پائی برائے امداد اشاعت فنڈ اور ۹ پائی برائے محصول ڈاک آنا ضروری ہے۔ اس لئے جلد طلب کرلیں ورنہ ختم ہوجانے پر پھر نہ مل سکیگا۔ (مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

اہل حدیث حضرات
عید اضحیٰ کے موقعہ پر
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کیلئے
عید آنہ فنڈ
یاد رکھیں

ضرورت ملازمت میرا ایک دوست درس نظامی کو احسن طریقہ پر پڑھا سکتا ہے۔ صرف و نحو، منطق، فلسفہ، علم کلام، تفسیر، حدیث وغیرہ اور مدرسہ مرکزیہ گوجرانوالہ کا فارغ التحصیل ہے۔ اگر کسی جگہ مدرس کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔ (ابراہیم ساکن کوٹلہ ڈاکخانہ عالم پور۔ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور)

تازہ بشارت رسائل ثلاثہ (امام زماں۔ مہدی منتظر مجدد دوراں) یک جا مع مجلدہ اور رنگین ٹائٹل کے طبع ہوچکے ہیں۔ قادیانی امامت، مہدویت و مجددیت کے ابطال میں اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے۔ رسالہ تبلیغ اہلحدیث کے مستقل خریداروں کو حساب رسالہ میں مفت بغیر طلب کے پہنچ جائیگی۔ لیکن جن کو امام زماں والا مضمون سابقاً پہنچ چکا ہے۔ ان کو صرف دوسرے دو مضمون (مہدی منتظر اور مجدد دوراں) مع ٹائٹل کے پہنچیں گے۔ اور نئے متفرق خریداروں کو بقیمت ۶ ملیگی۔ شائقین ٹکٹ بھیجکر طلب کرلیں۔ مگر ٹکٹ رسیدی نہ ہوں۔
ملنے کا پتہ:- (مولوی) محمد عبد اللہ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ محلہ ڈھاب کھٹیکاں۔ مقام امرتسر

رسالہ نور توحید کے کچھ نسخے مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ہاں باقی رہ گئے ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو ۹ پائی فی نسخہ کے حساب سے ڈاک خانہ کے ٹکٹ بھیجکر مولانا محمد ابراہیم صاحب محلہ میانہ پورہ شہر سیالکوٹ سے طلب کریں۔

کیا داخلے واپس کئے جائیں غریب فنڈ سے سائلین اپنے داخلے بھیجکر اخبار جاری نہ ہونے کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ ادھر فنڈ کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ عرصہ سے کوئی امدادی رقم وصول نہیں ہوئی۔ اسلئے آئندہ وصولی داخلہ کا سلسلہ بند کردیا گیا ہے۔ اگر آمد کا یہی حال رہا تو وصول شدہ داخلے بھی واپس کردینے میں دفتر مجبور و معذور ہوگا۔

سائلین بھی نوٹ کرلیں دفتر ہذا میں کوئی ایسا فنڈ نہیں ہے جس سے اخبار مفت جاری کیا جاسکے۔ یا غریب فنڈ کی کمی پوری کی جاسکے۔ اسلئے اگر اخبار جاری ہونے میں دیر ہوجائے تو اس میں دفتر کا کوئی قصور نہیں

دعائے کامیابی خاکسار عنقریب ایک امتحان دینے والا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ میری

ملکی مطلع

امرتسر کی سڑکوں کی درستی

قابل توجہ

اگزکٹو افسر صاحب امرتسر

اخباروں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ امرتسر کی میونسپل کمیٹی نے سڑکوں کی اصلاح کے لئے حکومت پنجاب سے ۶ لاکھ روپیہ قرض لیا ہے۔ یہ خبر سُن کر ہمیں خوشی ہوئی کہ شہر کی حالت کچھ بہتر ہو جائے گی۔ ساتھ ہی اسکے پہلے قرض کا واقعہ ہمارے سامنے آگیا جو شہر کے برساتی نالے کے لئے لیا گیا تھا جس پر سوا چار لاکھ روپیہ خرچ ہُوا تھا۔ اس کا جو حشر ہُوا وہ پبلک کے سامنے ہے کہ بجائے آرام دینے کے تکلیف کا موجب بن رہا ہے۔ اس کے متعلق ہم آج سے پہلے بہت دفعہ لکھ چکے ہیں۔ اس لئے اس جگہ ہم اس سے درگزر کرتے ہیں۔ نئی سکیم کے متعلق ہم خاص اپنے بازار کا حال اگزکٹو افسر صاحب کے سامنے پیش کر کے ان کو توجہ دلاتے ہیں۔

ہمارے بازار کٹڑہ بھائی سنت سنگھ میں آجکل دو بڑی تکلیفیں پیش آرہی ہیں۔ ایک یہ کہ کٹڑہ سفید کے چوک (استھان بھیروں) میں جگہ اتنی تنگ ہے کہ عموماً راستہ رُکا رہتا ہے۔ بازار کی دونو طرفوں سے تانگے اور سامان سے لدی ہوئی بڑی بڑی گاڑیاں آمنے سامنے آجاتی ہیں۔ جن کے باعث بوڑھے بچے عورتیں بلکہ جوان تک بھی نہیں چل سکتے۔ اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ اس چوک کو کچھ کھلا کر دیا جائے۔ اس کی صورت کیا ہو گی؟ اس کا جواب دینا انجینئر صاحب کا کام ہے۔ اگزکٹو افسر صاحب اور انجینئر صاحب اگر کبھی تشریف لائیں۔ اور مناسب سمجھیں تو ہمیں بھی شوریٰ میں شریک کریں تب ہم بالمشافہ اپنی رائے بالتفصیل ظاہر کریں گے۔

دوسری تکلیف یہ ہے کہ جب سے کٹڑہ بھائی میں نیا دروازہ نکلا ہے۔ تانگوں اور گاڑیوں کی آمد و رفت اس راستے بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ بازار تنگ ہے دوکانداروں نے بھی بازار کا کچھ حصہ روکا ہُوا ہے اگر دونوں طرف سے تانگے اور گاڑیاں بالمقابل آجائیں تو بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔

اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ کمیٹی سب سے پہلے بازار کی دو طرفہ نالیوں پر لوہے کے پنجرے ڈلوا دے ایسا کرنے سے قریباً تین چار فٹ راستہ کھل جائیگا اس کے علاوہ ہال بازار کی طرح ٹریفک کا انتظام بھی یوں ہونا چاہیئے کہ تانگوں کے آنے جانے کا راستہ الگ الگ مقرر کر دیا جائے۔ یہ کام خود کمیٹی کرے یا گورنمنٹ سے کرائے۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ شہر سے باہر جانے والے تانگے ڈھاب کھٹیکاں سے گزرا کریں اور باہر سے آنے والے نئے دروازے کی جانب سے آیا کریں۔ یا جیسا مناسب ہو۔

اس گذارش کے بعد ہم آیندہ بھی کمیٹی کو کچھ توجہ دلائینگے۔ تاکہ ہمارا چھ لاکھ سودی روپیہ پہلے کی طرح ضائع نہ ہو جائے۔

پنجاب اسمبلی

ہمیں کیا سکھاتی ہے

شیخ سعدی کا قول "الناس علیٰ دین ملوکھم" (لوگ اپنے اعیان حکومت کی روش کو پسند کیا کرتے ہیں) اگر صحیح ہے تو پنجاب اسمبلی کے ممبران کی روش کو دیکھ کر ہمیں یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ ہمارا ملک باہمی جنگ و جدال کے سبب دار الحرب نہ بن جائے۔ پنجاب اسمبلی کے ممبران آپس میں جس رواداری اور مروّت کا سلوک کرتے ہیں۔ اس کا کچھ نمونہ ہم اخبار "پرتاپ" سے نقل کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں:۔

"لاہور ۱۸ جنوری۔ آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا ایک پُرشور اور پُرجوش اجلاس ہُوا۔ کارروائی کے شروع ہی سے وزارتی ممبروں اور اپوزیشن میں جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ سوالات کے دوران میں ڈپٹی سپیکر نے دیوان چمن لال کو ایک ضمنی سوال کرنے سے روک دیا۔ جس پر دیوان صاحب اور ڈاکٹر گوپی چند کی اُن سے خوب جھڑپ ہوئی مارکیٹنگ بل پر بحث کے دوران میں دیوان چمن لال اور ڈپٹی سپیکر میں اور پھر دیوان صاحب اور سر چھوٹو رام میں خوب جھڑپ ہوئی۔ چودہری چھوٹو رام کے چند ریمارکس پر اپوزیشن کی طرف سے زبردست پروٹسٹ کیا گیا۔ جس پر چودہری کرشن گوپال دت نے کہا کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں انہیں کہہ لینے دو۔ سردار سوہن سنگھ جوش کی کیا ہی کول لاہور میں پولیس رپورٹر اور چند کنسٹبل تعینات کئے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر تحریک التوا پر پُرجوش تقریریں ہوئیں۔ سردار صاحب اور چودھری کرشن گوپال دت کی تقریروں کے بعد سر سکندر حیات خان نے تقریر کی۔ اسکے بعد بحث کو بند کرنے کا وزارتی بنچوں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا۔ اور ڈپٹی سپیکر نے یہ معاملہ ہاؤس کے سامنے رکھا۔ دیوان چمن لال نے اعتراض کیا اور اس اعتراض میں ڈاکٹر نارنگ بھی شامل ہو ان دونوں نے کہا کہ اگر ڈپٹی سپیکر صاحب بحث کو اپوزیشن کو تقریر کرنے کے لئے موقعہ دیئے بغیر بند کرانے لگے ہیں تو یہ سخت ناانصافی ہے۔ ڈپٹی سپیکر نے اس اعتراض کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ جس پر دیوان چمن لال نے کہا کہ آپ جانبدار ہیں اور خریدے گئے ہیں۔ اور تمام اپوزیشن ممبر واک آؤٹ کر گئے۔ ہاؤس سے باہر جاتے ہوئے کانگرسی ممبروں نے شرم شرم کے نعرے بلند کئے۔ کانگرسی ممبروں کے بعد ہاؤس میں بے رونقی سی ہو گئی"۔

(پرتاپ لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۳۹ء صفحہ ۳)

اہلحدیث اس قسم کی کشمکش اگر انگلستان میں ہوتی تو کچھ زیادہ مضرت رساں نہ تھی۔ کیونکہ وہاں کے لوگ باوجود اختلافات کے اپنے ملک کی خیر خواہی پر سب متفق

بھی۔ مگر ہندوستان جیسے غلام ملک میں اس کا نتیجہ عجیب نظر آرہا ہے جس کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ اعیان حکومت کی توجہ باہمی نزاع کے باعث ان خرابیوں کی طرف نہیں ہوسکتی جو ملک کو تباہ کررہی ہیں مثلاً ڈکیتیوں اور چوریوں کی کثرت سے یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ڈاکو ریل گاڑی کے مسافروں کو مع سامان کے گاڑی سے باہر پھینک دیتے ہیں اور مال لے کر بھاگ جاتے ہیں۔ پھر ان کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔

اس ہفتے کی خاص خبر یہ ہے کہ ۱۳۔ جنوری کو لاہور جیسے آباد شہر میں (جو پنجاب کا دارالحکومت ہے) دن دہاڑے یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک عورت جو سودا خریدنے کے لئے بٹوہ کھول رہی تھی۔ ایک من چلا نوجوان اس کے ہاتھ سے بٹوہ چھین کر بھاگ گیا۔ اہل بازار کے شور مچانے پر پکڑا تو گیا۔ مگر واقعہ کی نزاکت دیکھئے کہ لاہور جیسے پُر رونق شہر میں بھی دن دہاڑے ایسی واردات ہو جاتی ہیں۔

لاہور کے بعد امرتسر کا نمبر ہے۔ جہاں آئے دن چوریاں ہوتی ہیں۔ مگر کوئی پتہ نہیں چلتا۔ ہم تو اسکی وجہ یہی سمجھتے ہیں کہ ارکان حکومت کو باہمی نزاع سے فرصت ہی نہیں کہ ایسے امور کی طرف متوجہ ہوں۔ ایک دماغ ایک ہی کام کرسکتا ہے۔ کئی کام نہیں کرسکتا۔ ابھی تو ابتدائے عشق ہے۔ ع
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

کیا مارچ میں جنگ عظیم شروع ہو جائیگی

ہمارے ملک کے بیکار لوگ بیکاری سے ایسے تنگ آگئے ہیں کہ جنگ کی خبر سنتے ہی ان کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا جانے انہی کے دل بہلاوے کیلئے یورپ کے لوگ بھی بے پر کی اڑا دیتے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتے یہ خبر بڑے زور سے آئی ہے کہ لندن اور پیرس کے امریکی سفیروں نے کہا ہے کہ عالمگیر جنگ آئندہ موسم بہار (مارچ) میں شروع ہو جائیگی۔ جنگ کا آغاز اٹلی یا جرمنی کے جارحانہ اقدام سے ہوگا۔

گورنمنٹ برطانیہ کی وزارت عظمیٰ دل سے کوشاں ہے کہ جنگ رُک جائے۔ کیونکہ جنگ میں سراسر بربادی ہے۔ اس لئے وزیر اعظم برطانیہ پہلے جرمنی کے آمر مطلق (ہرہٹلر) سے ملے اور کچھ دے دلا کر ان سے صفائی کرلی۔ حال ہی میں آپ اٹلی کے آمر مطلق (مسولینی) سے ملے ہیں۔ اس ملاقات کا نتیجہ جو اخبارات میں شائع ہوا ہے وہ حوصلہ شکن ہے۔ ہم یورپ کی سیاسیات جاننے کے دعویدار نہیں ہیں۔ ہاں اتنا جانتے ہیں کہ یورپ کی سیاست کی مثال یہ ہے کہ "پانی کا سیلاب آئے اور زمین کا کوئی حصہ اس کو روکنے کے لئے اونچا کردیا جائے تو رک سکتا ہے ورنہ سیلاب نیچی جگہ جانے سے نہیں رُکتا بلکہ اسکو ضرور گھیر لیتا ہے۔" یہی مثال یورپین سیاسیات کی ہے۔ کہ ایک حکومت نے سر اٹھایا اور دوسری نے صلح کے لئے سر جھکا دیا۔ تو اس نے سمجھا کہ یہ کمزور ہے۔ اسی لئے سر جھکاتی ہے اس سے بہتر موقع پھر نہیں ملیگا۔ ابھی جو کچھ کرنا ہے کرلو۔ وہ کمزور کے سر پر چڑھ جاتی ہے۔ اگر وہ بھی مقابلہ میں کھڑی ہو جائے۔ اور شیخ سعدی کا یہ مصرع

اگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

اپنا معمول بنالے تو حملہ آور کا حوصلہ پست ہو جائے اور وہ پیش قدمی کرنے سے رُک جائے۔

یہی کیفیت آج یورپ میں ہو رہی ہے۔ جیسے جیسے ان دو جنگجو طاقتوں (جرمنی اور اٹلی) سے امن پسندی اور صلح جوئی کی بابت کہا جاتا ہے وہ مزید غراتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مطالبات آئے دن بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور کمال لطافت دیکھئے کہ ابھی تک انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ سے کھلے لفظوں میں کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ لیکن ان کے پروگرام میں سب کچھ ہے۔ جس کو حکومت برطانیہ بھی خوب سمجھتی ہے۔ اسی لئے وہ اسی تگ و دو میں مصروف ہے کہ کسی طرح جنگ ٹل جائے۔ لیکن یہ دو حکومتیں یورپین سیاست کے ماتحت اس سے بڑے نتائج اخذ کرتی ہیں۔ دیکھئے موسم بہار (ماہ مارچ) کیسے گزرتا ہے

اور اہل حدیث کانفرنس کا آئندہ جلسہ (فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور میں) جنگ سے پہلے ہوتا ہے یا جنگ کے دوران میں۔ *

لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ؕ

ہریجنوں میں تحریک امداد باہمی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب کے ہریجنوں میں تحریک امداد باہمی نے جو ترقی حاصل کی ہے اس کا مطالعہ نہایت ہی دلچسپ ثابت ہوگا۔ حال ہی میں محکمانہ طور پر اس بارہ میں جو جائزہ لیا گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ میں ایسی ۳۸۳ انجمن ہائے امداد باہمی ہیں جو صرف ہریجن ممبروں پر مشتمل ہیں۔ ان انجمنوں کا مجموعی سرمایہ ۴۱۷۱۵۳ روپیہ ہے اور ان کے ممبروں کی کل تعداد دس ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ ان کی قرضہ کے متعلق امداد باہمی کی انجمنوں کی تعداد ۳۱۹ ہے جن کے ۷۷۲۷ ممبر ہیں۔ انکا مجموعی سرمایہ قریباً ۳½ لاکھ روپیہ ہے۔ صنعتی انجمنوں کی تعداد ۳۲ ہے۔ جن کے ۵۳۶ ممبر ہیں اور سرمایہ ۱۲۸۰۹ روپیہ ہے۔ جبری تعلیم کی صرف تین انجمنیں ہیں لیکن ان کے ممبروں کی تعداد ۵۰۰ تک پہنچ چکی ہے اور انکا مجموعی سرمایہ ۱۴۱۵۴ روپیہ ہے۔ ۱۴ انجمنوں نے اپنے ممبروں کیلئے مختلف قسم کا سامان کا خوراک وغیرہ مہیا کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ ان کے ممبروں کی تعداد ۱۱۶۹۔ اور سرمایہ ۲۱۳۸۹ روپیہ ہے۔ ایک کوآپریٹو سوسائٹی کی یہ صورت ہے کہ وہاں بالغوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ باقی سوسائٹیوں کا یہ مقصد ہے کہ طرز رہائش اور کاشتکاری کے طریقوں کو بہتر بنایا جائے ——— یہ امر یاد رہے کہ ہریجنوں کو دوسری عام کوآپریٹو سوسائٹیوں میں نہایت آزادی کے ساتھ ممبر بنایا جاتا ہے۔ ایسے ہریجنوں کی تعداد کا اندازہ لگانا ممکن نہیں تھا جو ان انجمنوں کے ذریعہ اپنی مدد آپ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن لازمی طور پر یہ تعداد بھی کافی ہوگی۔ (لاہور ۹۔ جنوری ۱۹۳۹ء)

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

تعلیم القرآن اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ا ر

قرآن اور دیگر کتب قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ا ر

خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ قیمت ا ر

حیات مسنونہ مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے۔ جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اسکو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت فی نسخہ ۲ ر۔ بغرض تقسیم فی سینکڑہ عنہ

السلام علیکم اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ا ر

حقوق الزوجین اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر حقوق ہیں۔ مختصر طور پر بیان کئے ہیں۔ ا ر

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۲ ر

شریعت اور طریقت اس رسالہ میں شریعت و طریقت [illegible]

دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ا ر

رسوم اسلامیہ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کر کے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان۔ قیمت ا ر

الفوز العظیم قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں انکی حکمتوں کا بیان۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ ر

اتباع الرسول امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا۔ جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع رسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴ ر

دلیل القرآن بجواب "صلوٰۃ القرآن" مصنفہ مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ اسمیں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ ر

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ ر

خلافت رسالت اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالجات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ا ر

اسلام اور برٹش لاء اس رسالہ میں بیان ہے کہ محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ ر

قرآنی قاعدہ ثنائیہ قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کیلئے بہت مفید ہے۔ فی عدد۔ فی سینکڑہ ۶ ر

ثنائی پاکٹ بک مجلد اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ۔ عیسائی۔ بہائی۔ مرزائی۔ شیعہ۔ نیچری۔ دہریہ۔ منکرین نبوت۔ سکھ اور بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت ۶ ر

معقولات حنفیہ اس میں فقہ کے بعض مسائل ایسے مذکور ہیں جو کہ خلاف عقل ہیں۔ ان پر تبصرہ کیا ہے۔ جن کے ضمن میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے رسالہ الحیلۃ الناجزہ پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ ر

مائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ۔ بالکل تازہ تصنیف ہے۔ اس میں ایسی احادیث مع اردو ترجمہ درج ہیں جو ہر مسلمان کے روزانہ دستور العمل کے لئے شمع راہ ہیں۔ عاشقان سنت محمدیہ کو اس کی اشاعت میں زیادہ حصہ لینا چاہئے۔ قیمت ۴ ر

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶ ر

تقلید شخصی و سلفی ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین ائمہ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بنائے رکھتے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی

اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل فکر فرقہ [illegible] کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے۔ دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳؍

آمین رفعیدین معہ ضمیمہ فاتحہ خلف الامام

ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض مقتدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ ۲؍

علم الفقہ

اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن و حدیث ہے۔ اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲؍

فقہ اور فقیہ

اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؍

تنقید تقلید

یہ وہ تحریری مباحثہ ہے۔ جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ مزید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قیمت ۵؍

فتوحات اہل حدیث

ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث و [illegible] مختلف مقامات میں ہوتے رہے [illegible] [illegible] جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے [illegible] قیمت صرف ۴ [illegible]

اجتہاد و [illegible]

[illegible] مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق [illegible] ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶؍

(در تردید قادیانی مشن)

الہامات مرزا

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کا [illegible] ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹؍

تاریخ مرزا

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم فنا اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶؍

نکاح مرزا (مع اضافات جدیدہ)

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت [illegible] جدید اڈیشن۔ قیمت ۳؍

عقائد مرزا

مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۔؍

فاتح قادیان

(جدید اڈیشن) جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب [illegible] کی روئداد درج ہے [illegible] کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب [illegible] کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶؍

چیستان مرزا

مرزا [illegible] کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے [illegible] ؍

شہادات مرزا [illegible]

[illegible] (الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۳؍

فتح ربانی

ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ ۹؍

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۱؍

فسخ نکاح مرزائیاں

مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اہل اسلام سے خارج ہیں۔ قیمت صرف ۱؍

نکات مرزا

چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف و نکات بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۳؍

محمد قادیانی

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی [illegible] مثیل ہوں جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا، وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس [illegible] تردید کی گئی ہے۔ [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۱۴

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	...
رؤسا و جاگیرداروں سے	۔
عام خریداران سے	۔
۔ ۔ ۔ ششماہی	...
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۵/۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۷ جنوری - ۳ فروری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

کارپردازان "اہلحدیث" کی طرف سے ناظرین کرام کو

عید اضحٰی مُبارک ہو

فہرست مضامین

انتخاب الاخبار

اعلان تعطیل "اہلحدیث" ۳۔فروری ۱۹۳۹ء بوجہ تعطیلات عید اضحیٰ شائع نہیں ہوگا

حساب دوستاں اخبار ہذا کے صفحہ ۱۵ پر درج ہے۔ ناظرین ملاحظہ کریں۔

—— امرتسر میں اس ہفتہ بارش ہوئی لاہور کے قریب ژالہ باری بھی ہوئی دیگر شہروں میں بھی بارش ہوگئی ہے

—— امرتسر شہر میں ۱۵ تا ۲۱ جنوری ۱۹۲ بچے پیدا ہوئے اور ۱۳۷ اموات واقع ہوئیں

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۲۹ ... ۱۶ ... تک معطل ... ہے

—— میاں نوراللہ اور دیگر دو ممبر پنجاب یونینسٹ پارٹی سے مستعفی ہوگئے ہیں۔

—— دہلی میں ۲۲ جنوری کو یوم ... کے سلسلہ میں ہندو مسلم فساد ہوگیا تقریباً ۳۹ آدمی زخمی ہوئے

—— راجہ جنگ ضلع لاہور میں سکھوں نے مسلمانوں کو اذان نہ دینے کے لئے حکم امتناعی حاصل کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ سشن جج لاہور کی عدالت میں درخواست پیش کی ہے۔ طرفین کے وکلاء کی بحث ہوچکی ہے۔ فیصلہ ۲۶۔جنوری کو ہوگا۔ (قبل ازیں دو دفعہ سکھوں مسلمانوں کا آپس میں سمجھوتہ ہونے سے مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت مل گئی تھی۔

—— حکومت پنجاب اسمبلی میں ایک بل پیش کرنا چاہتی ہے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسمبلی میں اجلاس کے وقت ایک سارجنٹ ایٹ آرمز مقرر کیا جائے تاکہ اسمبلی ... کے لئے

—— لاہور کی شاہی مسجد کی مرمت پر ۷ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔

—— بھٹنڈہ میں دو من پندرہ سیر ناجائز طور پر افیون پکڑی گئی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ جرمنی نے تمام دنیا کی منڈیوں پر قبضہ کرنے کے لئے ایک سکیم مرتب کی ہے جو عنقریب منظر عام پر آجائے گی۔

—— امریکہ ۹۶ ہزار فوج مقرر کریگا۔

مسلم سے خطاب اور عید کی مبارک

(از ... ماہر مصطفیٰ نگری ... رسالہ ... دہلی)

مسلم خوابیدہ اب بیدار ہو بیدار ہو	مدتوں سے سو رہا ہے کچھ تو اب ہشیار ہو

...کی مستیوں سے اب نہ تو سرشار ہو	سرزمین ہند کا اٹھ پھر علم بردار ہو

عید قرباں آئی ہے تجھ کو جگانے کے لئے
عز و شاں کا راستہ تجھ کو بتانے کے لئے

تھا جہاں ... پر ترا سایہ کبھی	زیر خنجر بادشاہوں کو بھی ترا پایا کبھی

فتح و نصرت ساتھ لیکر سندھ میں آیا کبھی	تو شاں با ہمت ہند پر چھایا کبھی

کانپتے تھے بحر و بر بھی دیکھ کر تیرا جلال
تھا ثریا سے بھی رفعت میں سوا تیرا کمال

تو وہی ہے لیک تجھ میں جوش ایمانی نہیں	جس سے روشن ہو جہاں ... تابانی نہیں

ہے تو سب کچھ دل میں لیکن ذوق یزدانی نہیں	تیرا سینہ اب ضیاء حق سے نورانی نہیں

تابکے یہ نوحۂ غم چھوڑ اب اس کو امام
دوستوں کو عید کا فرحت اثر دیکر پیام

—— اخبارات میں خبر آئی ہے کہ ۲۰ جنوری کو شاہ فاروق والیٔ مصر خلیفۃ المسلمین تسلیم کئے گئے ہیں۔ آپ نے نماز کی امامت بھی کرائی۔ اس وقت یمن کے شیخ الاسلام اور امیر فیصل و معززین مصر موجود تھے۔

مضامین آمدہ مولوی عبدالسلام صاحب مولوی ابوسعید عبدالرحمن صاحب محمد رفیع صاحب مضطر۔ مولوی ابوالبیان محمد عبداللہ۔ مولوی محمد صاحب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار۔ عبدالشکور۔

ضروری اطلاع۔ ۳۔فروری کا پرچہ بوجہ تعطیلات عید اضحیٰ شائع نہیں ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۵/۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ

نبی موعود!

یعنی

وہ نبی

اس عنوان سے عیسائیوں کی طرف سے ایک اشتہار نکلا ہے۔ جس میں کوشش کی گئی ہے کہ "وہ نبی" والی پیشگوئی اصل موعود سے ہٹا کر غیر موعود پر چسپاں کی جائے اس کے جواب میں یہ نوٹ لکھا جاتا ہے۔

مسیحی مضمون نگار نے اس بحث میں خلط مبحث کیا ہے۔ جس کی تفصیل ہم اس مضمون میں دکھائیں گے مضمون نگار نے تورات کی کتاب استثناء باب ۱۸ سے دو فقرے (۱۸ و ۱۹) نقل کئے ہیں۔ جو یہ ہیں:-

"میں اُن کے لئے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اُسے حکم دونگا وہی وہ اُن سے کہیگا۔ اور جو کوئی میری اُن باتوں کو جن کو وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سُنے تو میں اُن کا حساب اُس سے لونگا"

(استثناء ۱۸ ا ۱۸ و ۱۹)

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا"

(استثناء ۱۸-۱۵-۱۸-۱۹)

اس کے بعد انجیل وغیرہ سے وہ حوالے نقل کئے ہیں جن سے بخیال خود یہ ثابت کیا ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح علیہ السلام کے لئے ہے۔ مگر ان حوالوں میں سے کسی ایک حوالے سے بھی مضمون نگار کا مدعا ثابت نہیں ہوتا وہ حوالجات یہ ہیں:-

(۱) وہ اسرائیلی ہیں جسم کی رو سے مسیح بھی ان ہی میں سے ہؤا۔ (رومیوں ۹ باب کی ۴-۵ آیات)

(۲) یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابراہام۔ (متی ۱ باب کی ۱ آیت)

(۳) یسوع اپنے مقرر کرنے والے کے حق میں دیانتدار تھا جس طرح موسیٰ اسکے گھر میں تھا۔ (عبرانیوں ۳ باب کی ۱-۲ آیات)

(۴) خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے۔ (تیمتھیس ۲ باب کی ۵)

(۵) کوئی بھی میرے وسیلے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا (یوحنا ۱۴:۶) وغیرہ

کوئی حوالہ بھی مضمون نگار کے دعوی کو ثابت نہیں کر سکتا اصل بحث یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ تورات بابت نبی مثیل موسیٰ اور انجیل یوحنا کی پیشگوئی موسومہ "وہ نبی" کے مصداق حضرت مسیح ہیں یا کوئی اور۔ ہماری تحقیق جو الہامی نوشتوں پر مبنی ہے یہ ہے کہ ان دونوں پیشگوئیوں کے مصداق حضرت مسیح نہیں ہیں۔ حضرت موسیٰ والی پیشگوئی کے مصداق مسیح اس لئے نہیں ہیں کہ عیسائیوں کی الہامی کتاب موسومہ رسولوں کے اعمال میں مسیح کے یوم تشریف بری (دنیا سے چلے جانے) کے بعد اس موعود نبی کا انتظار کیا جاتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ موعود باوجود مسیح کے آجانے کے ابھی آنے والا ہے۔ اعمال کی کتاب کے الفاظ یہ ہیں:-

"پس توبہ کرو ۱۹ اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں ۲۰ اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جسکی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے ۲۱ اُس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا۔ ۲۱ اپنی حالت پر آویں۔ ۲۲ کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اُٹھا دیگا جو کچھ وہ تمہیں کہے اُس کی سب سنو ۲۳ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا۔ بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لیکے پچھلوں تک جتنوں نے کلام کیا ان دنوں کی خبر دی ہے تم نبیوں کی اولاد اور اُس عہد کے ہو ۲۵ جو خدا نے باپ دادوں سے باندھا ہے جب ابراہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوینگے۔ ۲۶ تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اٹھا کے پہلے ۲۶ بھیجا تاکہ تم میں سے ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھیر کے ۲۶ برکت دے۔"

(رسولوں کے اعمال باب ۳۔ ۱۹-۲۶)

اہلحدیث: یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ وہ موعود

[illegible] ہیں نبی کا لفظ کیا جاتا ہے۔ اس کا جواب بھی نامہ نگار نے کچھ نہیں دیا بلکہ اس عبارت کا ذکر ہی نہیں کیا۔ حالانکہ یہ عبارت بحث کے لئے بنیادی پتھر ہے۔ نیز الفاظ "وہ نبی" کو بھی نامہ نگار نے بزور مسیح پر چسپاں کیا ہے۔ ہمارے خیال میں ان کا ایسا کرنا مثال مشہور "مدعی سست گواہ چست" کا مصداق ہے۔ ہم اپنے دعوے کا ثبوت جناب مسیح کے قول سے ہی پیش کرتے ہیں۔ لکھا ہے کہ :-

یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اس یوحنا (یحییٰ) سے پوچھیں کہ تو کون ہے۔ اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ تب انہوں نے اس سے پوچھا تو اور کون ہے کیا تو الیاس ہے اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ (انجیل یوحنا باب کی ۱۹)

اس عبارت میں یوحنا سے تین سوال ہوئے۔

(۱) کیا تو مسیح ہے؟ جواب دیا "نہیں"۔

(۲) کیا تو الیاس ہے؟ جواب دیا "نہیں"۔

(۳) کیا تو وہ نبی ہے؟ جواب دیا "نہیں"۔

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اور وہ نبی اور الیاس یہ تینوں الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ ورنہ مسیح کی نفی سن کر الفاظ "وہ نبی" سے سوال نہ ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ موسیٰ کی پیشگوئی "وہ نبی" کے مصداق حضرت مسیح نہیں ہیں۔ اس کے بعد یہ معلوم کرنا بہت آسان ہے کہ اس کا مصداق کون ہے۔

مسلمانوں اور عیسائیوں میں یہ بات بالاتفاق مسلم ہے کہ حضرت مسیح سے لیکر آنحضرت علیہ السلام تک درمیان میں کوئی نبی یا رسول خدا کی طرف سے نہیں بلکہ آج تک بھی کوئی نہیں آیا۔ جو آیا وہ سب کو معلوم ہے وہ اسرائیل کے بھائیوں میں سے آیا جن کو خاندان اسماعیل کہتے ہیں اور اس کے الہامی کلام سے یہ ثبوت ملتا ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۔

یہ آیت اشارۃً بتا رہی ہے کہ میرا ملہم حضرت موسیٰ کی مانند ہونے کی وجہ سے تورات کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ مزید وضاحت کے لئے جناب مسیح کا یہ قول بھی سامنے رکھنا چاہئے جو ممدوح نے اس آنے والے نبی کے حق میں کہا ہے :-

وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائے گا۔

(۱) گناہ سے اسلئے کہ مجھ پر ایمان نہیں لائے۔

(۲) راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔

(۳) عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ (یوحنا ۱۶۔ کی ۸)

اہلحدیث یہ سب اوصاف کس میں پائے گئے۔ کس نے مسیح کے [illegible] کو کافر قرار دیا۔ کس نے مسیح کا مرفوع الی اللہ [illegible] کس نے دنیا میں آکر عدالت قائم کی اسی نے اور [illegible] نے جس کے حق میں یہ شعر صادق ہے

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

(نوٹ) چونکہ یہ مضمون ایک مسیحی اشتہار کا جواب ہے۔ اس لئے یہ بھی بصورت اشتہار الگ شائع کیا جائیگا۔ شائقین تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔

قادیانی مشن

یوم الفرقان ۱۲۔جنوری نہیں بلکہ ۱۰ جنوری ہے

اخبار "الفضل" ۱۴ جنوری میں ایک مضمون افتتاحیہ شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی ہے :-

"احمدیت کا یوم الفرقان ۱۲۔جنوری ہے"

اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار دیا۔ جس میں مسلمانوں کو ترغیب دی کہ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اس لئے یہ تاریخ یوم الفرقان ہے۔ ہمارے خیال میں یہ دعویٰ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ راقم مضمون نے غالباً قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس میں "یوم الفرقان" کا لفظ آیا ہے۔ پوری آیت یوں ہے :-

إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ

اس آیت میں "یوم الفرقان" کے ساتھ دوسرا جملہ "یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ" بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یوم الفرقان اس دن کا نام ہے جس دن دو مختلف جماعتیں ایک دوسرے کے مقابلے میں آئی تھیں۔ جس کے نتیجے میں ایک جماعت فاتح ٹھیری اور دوسری مفتوح۔ وہ دن جنگ بدر کا دن تھا۔

اگر مرزا صاحب متوفی نے ۱۲۔جنوری کو بیعت کا اشتہار دیا تھا تو اس کا نام یوم الفرقان کے بجائے یوم دعوت ہونا چاہئے۔ کیونکہ یوم الفرقان میں دو جماعتوں کا باہمی مقابلہ ہو کر فاتح اور مفتوح کے درمیان کھلا امتیاز ہونا ضروری ہے۔ اس قرآنی تصریح کے مطابق واقعات کی رو سے ۱۰۔جنوری کا دن یوم الفرقان ہونا چاہئے جس کی تفصیل یہ ہے کہ

مرزا صاحب متوفی نے کتاب اعجاز احمدی ۱۹۰۲ء میں شائع کی۔ جس کے متعدد مقامات میں مجھے دعوت دی کہ میں قادیان پہنچ کر ان کی پیشگوئیوں کی پڑتال کروں اور پیشگوئیوں کے غلط ہونے کی صورت میں فی پیشگوئی سو روپیہ انعام بھی رکھا جن کی مقدار پندرہ ہزار روپیہ ہوتی ہے اور اپنے ایک لاکھ مریدوں سے (یہ تعداد ان دنوں تھی) فی کس ایک روپیہ کل مجموعہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ باوجود اس علم کے کہ مرزا صاحب کے سب انعامات اکبر بادشاہ کے روحانی گدھوں کی طرح روحانی فیض ہوتے ہیں از قسم مادیات نہیں ہوتے ہیں ۱۰۔جنوری

لوگو! جس طرح ہم نے فرعون کی طرف موسیٰ کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا تھا تمہاری طرف بھی (حضرت محمد صلعم کو) رسول (بنا کر) بھیجا ہے جو قیامت کے دن [illegible]

۱۹۰۳ء کو مع اپنے مخلص احباب کے قادیان میں جا پہنچا اور جاتے ہی مندرجہ ذیل عریضہ مرزا صاحب کی خدمت میں بھیجا :-

"بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان خاکسار آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی ص۱۱ و ص۲۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے جناب کی دعوت کے قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا۔ ورنہ اتنا توقف نہ ہوتا میں اللہ جلشانہ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں۔ چونکہ آپ (بقول خود) ایک ایسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام بنی نوع کی ہدایت کے لئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کے لئے خصوصاً ہے۔ اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع میں آپکی پیشگوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں۔ میں مکرر آپ کو اپنے اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف توجہ دلاکر اسی عہدہ جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں"۔

راقم :- ابوالوفا ثناء اللہ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء بوقت ۷ بجے دن کے۔"

اس کا جواب ایک دفعہ زیر سرکردگی مولوی سرور شاہ) لے کر میرے ڈیرے پر آیا۔ جس میں میری درخواست کو مرزا صاحب نے مسترد کر دیا۔ یہ پوری خط و کتابت رسالہ "الہامات مرزا" میں درج ہے۔ یہاں مجھے اس امر کا بیان کرنا مقصود ہے کہ ۱۰ جنوری ہی ایسا دن تھا جس میں دو مختلف جماعتیں قادیان میں جمع ہوئی تھیں اس روز اہل حق کو نمایاں فتح حاصل ہوئی۔ یعنی اہل حق فریق ثانی کے چیلنج کر کے پھر ان کے دار الحکومت میں پہنچ کر ان پر حملہ آور ہوا جس کے نتیجے میں اہل باطل [illegible] ہوگیا جس سے اہل دانش کو یہ کہنے کا موقع ملا [illegible] [illegible]

تبرکات مرزائیہ

آج کل قادیانی اخباروں میں مرزا صاحب کے تبرکات جمع کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ ان تبرکات میں ہر قسم کی چیزیں لی جاتی ہیں۔ کپڑے کا ٹکڑا ہو یا جوتی کا تسمہ۔ داڑھی یا سر کے بال ہوں یا منی آرڈر کوپن پر دستخط سب چیزیں جمع کی جا رہی ہیں۔

ہم نے لکھا تھا کہ ہمارے پاس بھی مرزا صاحب کا ایک تبرک ہے۔ یعنی آپ کے دستخط جو ہمارے خط مرقومہ ۱۰ جنوری کے جواب میں ایک رقعہ پر ثبت ہیں قادیانی دوست اگر چاہیں تو اس کا اصل یا فوٹو ہم سے لے سکتے ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ انہوں نے ہمارے پیش کردہ تبرک کو طلب نہیں کیا۔ ہمارا گمان ہے کہ اس وجہ سے طلب نہیں کیا ہوگا کہ چونکہ یہ تبرکات قادیان میں کسی نمائش کے موقع پر پیش کئے جائیں گے اور ہر تبرک کے ساتھ ایک چٹ پر اس شخص کا نام مرقوم ہوگا جس سے وہ تبرک وصول ہوا ہوگا۔ ہمارے تبرک کی چٹ پر عبارت یوں ہوگی :-

یہ دستخط اس منشور گرامی پر ہیں جو مولوی
ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کے جواب میں
حضرت صاحب کی طرف سے ۱۰ جنوری کو
لکھا گیا تھا جبکہ وہ حسب دعوت حضرت
اقدس قادیان میں پہنچے تھے۔

اس عبارت سے ناظرین کا تصور دور دراز کے واقعات تک پہنچیگا۔ پہلے تو وہ اس خط و کتابت کی تلاش کریں گے اسکے بعد ان کا تصور میرے نام کی وجہ سے مرزا صاحب کے آخری فیصلے تک جا پہنچیگا۔ کیونکہ اہل منطق کا قول ہے لا حجر فی التصور (تصور میں کوئی رکاوٹ نہیں) غالباً یہی تخیل اہل قادیان کو میرا تبرک لینے سے مانع ہوا ہوگا۔

مرزا صاحب کا یہ تبرک پیش کرنے میں مجھے جو طمع تھی میں اس شعر میں اس کا اظہار کرتا ہوں ؎

ثناخوانوں کو تیرے شرخ [illegible] کیا ہوتا
بہانا ذکر ہی ہوتا تیرا [illegible] جہاں ہوتا

فرقہ ناجیہ!

قادیانی اخبار "الفضل" نے دعویٰ کیا تھا کہ فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے۔ کیونکہ یہ جماعت ایک امیر کے ماتحت ہے۔ اس کا جواب ہم نے اہلحدیث ۳۰ دسمبر میں دیا تھا کہ صرف ایک امیر کے ماتحت ہونے سے کوئی جماعت فرقہ ناجیہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قادیانی جماعت جس قدر اپنے امیر کی تابعدار ہے اس سے بڑھ کر آغاخانی جماعت سر آغاخان کی تابعدار ہے پھر کیا قادیانی جماعت آغاخانیوں کو فرقہ ناجیہ ماننے کے لئے تیار ہے؟

الفضل ۶ جنوری میں اس کا جواب نکلا ہے جس میں آغاخانیوں کی تنظیم کو تسلیم کر کے ان کے فرقہ ناجیہ نہ ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اشاعت اسلام کرنا ان کا مقصد نہیں ہے۔ اس لئے یہ جماعت فرقہ ناجیہ نہیں ہے۔

جواب یہ ہے کہ ایسا کہنا ناواقفی پر مبنی ہے۔ کیونکہ سر آغاخان اپنے (مزعومہ) اسلام کی اشاعت میں جتنے سرگرم ہیں اتنے قادیانی بھی نہیں۔

گذشتہ تحریک شدھی کے دنوں میں سر موصوف نے بمبئی میں ایک ختنہ خانہ کھول دیا تھا۔ جس میں روزانہ ان کے دو تین سو مریدوں کا ختنہ کرایا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ کھلم کھلا مسلمان کہلانے لگے سر آغاخان کی یہ سعی بلیغ دیکھ کر سوامی شردھانند نے ایک لیکچر میں کہا تھا کہ

سر موصوف کا مقابلہ کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے"

اسی طرح بوہروں کا امام بھی اپنی حیثیت میں خوب اشاعت اسلام کر رہا ہے۔ ہاں یہ دونوں گروہ یورپین پروپیگنڈا نہیں کرتے۔ جیسے قادیانی کرتے ہیں کہ مجنوں مار کر شیر بتاتے ہیں۔

حقیقت مرزائیت۔ تحریک مرزائیت اپنے اصلی [illegible] میں قیمت [illegible] پتہ [illegible] اہلحدیث [illegible]

بریلوی مشن

نامہ نگار "الفقیہ" کی خودساختہ فقاہت

(مرقومہ مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لہاراں مغربی)

ناظرین کرام! اخبار الفقیہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۴۸ء میں احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے بشیر کوٹلوی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں کس جرأت اور جسارت سے ناظرین الفقیہ کو بہکانے کے لئے تصویر کا ایک رُخ دکھایا گیا ہے۔ شروع مضمون میں لکھتے ہیں کہ

وہابیوں کے نزدیک جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ اور نبی علیہ السلام کا خود مختار ہونا بزعم خود ثابت کرتے ہیں۔

لیکن ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ اگر تم نبی علیہ السلام کو ایک طرف حاجت روا مشکل کشا سمجھتے ہو تو دوسری طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ مولا مشکل کشا کا وظیفہ پڑھ رہے ہو۔ ذرا آگے بڑھے تو ۲۱۔ نومبر کے الفقیہ میں حضرت بلخی کو پکارنے والا بچ جائے اور خدا کو حاجت روا سمجھنے والا لٹ جائے" لکھ دیا۔ ادھر ۱۴۔ دسمبر کے الفقیہ میں خدا اور پیر عبدالقادر میں کوئی فرق باقی نہ رہنے دیا۔ نہ کیڑے کو خدا زندہ کرسکا اور نہ ہی پیر جیلانی ٹانگ جوڑ سکا۔ بس قصہ ختم۔ دراصل ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کو ایک معمولی چیز سمجھ رکھا ہے جو کہ مخلوق کی بغیر اجازت کے ذرہ برابر بھی کچھ نہیں کرسکتا۔ اور جب ان کی ایسی واہی تباہی ذٹلیات بناوٹی کہاوتوں کی تردید کی جائے تو سوائے بدزبانی کے ان سے اور کچھ جواب بن نہیں سکتا۔ نبی علیہ السلام کے علاوہ جب دیگر بزرگ بھی مشکل کشا حاجت روا ہیں تو حضور علیہ السلام میں کس دلیل سے خصوصیت ہوگی۔

پھر لکھتے ہیں کہ

حضور علیہ السلام نے اس شخص کو کہ جس پر روزہ عمداً توڑ دینے کا کفارہ عائد ہوتا تھا۔ بجائے غیر پر صدقہ کرنے کے حضور نے اس کو خود ہی [illegible] استعمال کرلینے کا حکم فرمایا اور حضور نے اپنے اختیار سے اس شخص کو مخصوص فرمالیا۔

جناب والا! یہ جو آپ نے اپنی طرف سے اختراع کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے اختیار سے مخصوص فرمالیا یہ کونسی آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے۔ اگر یہ الفاظ کسی حدیث میں موجود ہیں تو ہمیں بھی دکھا دیں۔

اور اس واقعہ سے حضور کا اختیار سمجھ لینا یہ محض غلط اور خلاف قرآن و حدیث ہے۔ کیونکہ جب یہ مسلمہ چیز ہے کہ وحی خفی اور جلی دو قسم حضور علیہ السلام پر نازل ہوتی تھی۔ اب چاہے تین نمازوں کے معاف کردینے کا واقعہ ہو یا عمداً روزہ توڑ دینے سے خود ان کو صدقہ کھلا دینے کا قصہ۔ ہردو حدیثوں سے یہ الفاظ ثابت کرنا بشیر کوٹلوی کا اخلاقی فرض ہے کہ حضور نے اپنے اختیار سے ایسا کیا تھا۔

یاد رکھو قرآن مجید کا فیصلہ اٹل ہے۔ حدیث کا ارشاد برحق ہے۔ نبی علیہ السلام ہرگز اپنی رائے سے احکام الہٰی (امور دین) میں ردوبدل نہیں فرمایا کرتے تھے کیونکہ قرآن شریف میں متعدد مقامات پر اس امر کو واضح الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ نبی وحی کے تابع ہوا کرتا ہے۔

چنانچہ نبی علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:۔

(۱) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (پ ۲۷۔ نجم) ہمارا نبی امور دین میں بجز ارشاد باری کے خود نہیں بولتا۔

(۲) ان اتبع الا ما یوحیٰ الی (پ) نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کی گئی ہے طرف میری۔

(۳) [illegible] (پ) تحقیق میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں میں [illegible] کی

(۴) وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّي (پ ۹ اعراف) جب نہیں لاتا تو ان کے پاس نشانی کہتے ہیں کیوں نہ خود بنا لایا تو اس کو کہہ دو سوائے اسکے نہیں میں پیروی کرتا ہوں اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میری۔

پس ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام اپنے اختیار سے کسی چیز کو حلال و حرام جائز و ناجائز نہیں فرماتے تھے تاوقتیکہ خدائی حکم بذریعہ وحی خفی یا جلی نہ آجاتا۔ کئی ایک واقعات حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی ایسے پیدا ہوئے۔ مثلاً شہد کا کھانا موقوف فرما دینا یا عبداللہ بن ابی بن سلول کا جنازہ پڑھنے جانا وغیرہ ایسے واقعات کے پیدا ہونے کی بھی خاص وجہ یہی ہے کہ وہ لوگ جو حضور کے متعلق خلاف قرآن و احادیث صحیحہ یہ عقیدہ رکھیں گے کہ حضور اپنے اختیار سے کم و بیش کرتے تھے انہیں پتہ چل جائے کہ نبی کو اس بات کا اختیار نہیں کہ کسی دینی امر میں اپنی رائے کو دخل دے۔

اب باقی محبوں کا فرض ہے کہ قرآن پاک کی ان آیات کے مطابق حضور علیہ السلام کو خدا کے حکم کا تابع اور مطیع سمجھیں۔ پس ہمارا تعلق اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جو بجز اپنے محبوب حقیقی کے ارشاد کے خود گفتگو فرماتے ہی نہیں تھے بلکہ ہر حرکات و سکنات گفتار و کردار اپنے آقا و مولا کی مرضی کے مطابق کرتے تھے۔ ان رسمی حنفیوں کو احمد مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کیا غرض۔ ان کا احمد بھیل میں ہوگا یا مشہد میں ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلا
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

نور محمدی۔ ۔۔ [illegible] بجانا اور قوالی کو جائز سمجھتے ہیں ۔۔ ان کی تردید قرآن [illegible] حدیث شریف اقوال صحابہ [illegible] مشہور [illegible] مستند [illegible] [illegible]

انبیاء کی پکار بدرگاہ کردگار

قابل توجہ محبان مزار

حضرات انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم ہر وقت اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے اور اللہ تبارک کو پکارتے رہے۔ سوائے اسی ذات پاک کے اور کوئی ملجا و ماویٰ نہ جانتے تھے۔ اور یہی سکھاتے سمجھاتے رہے کہ ہمارے ماننے والوں کا یہی طریقہ ہونا چاہئے۔ جو ہم کر رہے ہیں کہ اون کا سوائے واحد خدا کے کوئی سہارا نہ ہو کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی سے پناہ طلب نہ کریں اور نہ کسی سے کچھ مانگیں اور جو کچھ مانگیں صرف اسی واحد خدا سے طلب کرتے رہیں۔ اب جو لوگ انبیاء علیہم السلام کے راستہ پر چل رہے ہیں یعنی موحد ہیں شرک نہیں کرتے وہ جاہلوں اور نہ اہلوں میں وہابی کے لقب سے یاد کئے جا رہے ہیں اور جو لوگ اپنے باپ دادا پردادا اور جاہل پیروں اور بے دین قبر پرست ملاؤں کے بتائے ہوئے غلط راستہ پر جا رہے ہیں وہ صوفی ہیں۔ اہل سنت ہیں اور محب انبیاء و اولیاء ہیں۔

صحیح راستہ انبیاء صلوات اللہ علیہم کا وہ ہے جو قرآن کریم و فرقان حکیم نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ یہ حضرات توحید سکھانے کو دنیا میں تشریف لائے اور بڑی مشکل سے اس کام کو سر انجام دیا اور نمونہ دکھا کر رخصت ہوئے۔ آج ہم ان حضرات کی توحید پرستی قرآن کریم سے نقل کر کے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہدایت کا مالک ہے۔ وہ ہادی ہے جسے چاہے ہدایت دے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ (انبیاء۔ پارہ ۱۷)

(ترجمہ) اور ایوب علیہ السلام کو ہدایت دی جس وقت پکارا اوس نے رب اپنے کو کہ تحقیق مجھ (ایوب) کو پہنچی ہے ایذا (تکلیف) اور تو (اللہ) بہت مہربان ہے مہربانی کرنے والوں سے۔ پس قبول کیا ہم (اللہ) نے واسطے اوس (ایوب) کے پس کھول دیا ہم (اللہ) نے جو کچھ ساتھ اوس (ایوب) کے تھی ایذا (تکلیف) اور دی ہم (اللہ) نے اوس (ایوب) کو اولاد اسکی اور مانند اون کے ساتھ اون کے مہربانی اپنی طرف سے اور نصیحت واسطے عبادت کرنے والوں کے۔

ف :۔ حضرت ایوب کو حق تعالیٰ نے دنیا میں سب طرح سے آسودہ رکھا تھا۔ کھیت اور مویشی اور لونڈی غلام کما تھا اور اولاد صالح اور عورت موافق مرضی۔ اور بڑے شکر گزار تھے۔ پھر اون پر ابتلا آئی۔ کھیت جل گئے مویشی مر گئے اور اولاد اکٹھی دب مری، دوستدار الگ ہو گئے بدن میں آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے۔ ایک عورت رفیق رہی جیسے نعمت میں شاکر تھے ویسے بلا میں صابر رہے۔ ایک قرن کے بعد یہ دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد مری ہوئی جلائی اور نئی اولاد دی اور زمین سے چشمہ نکالا اوسی سے پی کر اور نہا کر چنگے ہوئے اور سونے کی ٹڈیاں برسائیں اور سب طرح درست کر دیا۔ لہ الحمد!

ایک اور قصہ سنئے!

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ (ایضاً حوالہ)

(ترجمہ) اور مچھلی والے (حضرت) یونس (علیہ السلام) کو جس وقت گیا غصہ کھا کر پس جانا یہ کہ ہرگز نہ تنگ پکڑیں گے ہم اوپر اوس کے پس پکارا بیچ اندھیروں کے یہ کہ نہیں کوئی معبود (دلی محبوب) مگر تو (اللہ) اور پاکی ہے تجھ (اللہ) کو تحقیق میں تھا ظالموں سے۔ پس قبول کیا ہم اللہ نے۔ واسطے اوس (یونس) علیہ السلام کے اور نجات دی ہم (اللہ) نے اوس (یونس) کو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم (اللہ) ایمان والوں کو۔

ف :۔ حزقیل کے یاروں میں تھے یونس علیہ السلام بڑے شوق میں عبادت کے اور دنیا سے الگ حکم ہوا کہ ان کو بھیجو شہر نینوا میں مشرکوں کو منع کریں بت پوجنے سے اور غیر اللہ کی پرستش سے۔ یہ خفا ہو کر گئے۔ راہ میں ندی آئی۔ ایک بیٹا کنارے پر چھوڑا ایک کندھے پر لیا۔ عورت کا ہاتھ پکڑا ندی میں۔ جب پانی نے زور کیا عورت کا ہاتھ چھوٹ گیا اس کے تھامنے سے کندھے سے لڑکا پھسل پڑا۔ گھبراہٹ میں دونوں گئے۔ کنارے آئے دوسرے لڑکے کے پاس۔ اوس کو بھیڑیا لے گیا جب اوس شہر میں پہنچے سرداروں سے پیغام اللہ کا دیا وہ ٹھٹھے کرنے لگے۔ ایک مدت رہے۔ آخر خفا ہو کر بددعا کی عذاب کی اور آپ نکل گئے۔ تیسرے دن عذاب آیا شہر کے سب لوگ جنگل میں نکلے اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کی اور روئے۔ بت سارے توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا۔ آپ قوم اور شہر کو چھوڑ کر کسی طرف چل کھڑے ہوئے ایک کشتی پر سوار ہوئے۔ کشتی بیچ میں جا کر ٹھہر گئی نہ آگے جاتی نہ پیچھے آتی۔ کسی نے کہا اس کشتی میں بھاگا ہوا غلام ہے۔ آپ نے فرمایا بھاگا ہوا غلام میں ہوں۔ کسی نے نہ مانا۔ آخر قرعہ اندازی کی گئی۔ قرعہ آپ کے نام پر پڑا۔ آخر آپ کو دریا میں ڈال دیا گیا۔ مچھلی نے آپ کو نگل لیا۔ مچھلی کے پیٹ میں حضرت نے اپنے رب کو پکارا اوسی وقت ذات پاک فریاد کو پہنچی۔ مچھلی کو حکم دیا کہ اگل دے۔ اوس نے آپ کو دریا کے کنارے پر ڈال دیا۔ وہاں ایک بیل نے چھاؤں کی اور ہرنی نے دودھ پلایا۔ جب قوت پائی تو حکم ہوا کہ اوسی قوم میں پھر جا وہ لوگ آرزومند تھے راہ دیکھتے۔ ان کی عورت لڑکے پیدا ہوئے۔ بھیڑیئے سے لوگوں نے اون کو چھڑایا تھا۔ جب آپ شہر میں گئے

پر سارے قوم مسلمان ہو گئے۔ آپ کی بہت عزت جیل اور کوشش ہو گئے۔

تیسرا قصہ ملاحظہ فرمائیے :۔

وَ زَكَرِيَّا إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ۔ (حوالہ مذکور)

(ترجمہ) اور ہدایت دی ہم (اللہ) نے ذکریا (علیہ السلام) کو جس وقت پکارا اوس (ذکریا علیہ السلام) نے پروردگار اپنے کو۔ اے پروردگار میرے مت چھوڑ مجھ کو (بکرتا) اکیلا۔ اور تو (اللہ) بہتر وارثوں کا ہے۔ پس قبول کیا ہم (اللہ) نے واسطے اوس (ذکریا) اور دیا ہم (اللہ) نے اوسکو یحییٰ۔ علیہ السلام اور درست کردیا ہم (اللہ) نے واسطے اوس کے عورت اوسکی کو تحقیق وہ تھے جلدی کرتے بیچ بھلائیوں کے اور پکارتے تھے ہم (اللہ) کو رغبت سے اور ڈر سے اور تھے (یہ لوگ) واسطے ہمارے عاجزی کرنے والے۔

ف :۔ لوگ کہتے ہیں جو کوئی اللہ کو پکارے توقع سے یا ڈر سے وہ محب صادق نہیں۔ یہاں سے اوس کی غلطی نکلی۔ و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

(کمترین محمد عبد الرحیم از بہاول پور۔ ریاست)

تعلیمات نبوی وسیلہ سعادت اخروی

(از قلم مولانا ابو طیب عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ ٢٣۔ س الزمر)

بھلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں عبادت خداوندی میں لگا رہتا ہے کبھی سجدہ کر رہا ہے اور کبھی کھڑا ہے آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی مہربانی کی امید (بھی) رکھتا ہے (ایسا فرمانبردار شخص کافر نافرمان کے برابر ہو سکتا ہے) تو کہہ دے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے (عالم اور جاہل) دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

اس آیت کریمہ میں رات کے اوقات میں عبادت خداوندی میں لگے رہنے سجود و قیام کرنے اور نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ نیز عذاب و اہوال آخرت سے ڈرنے اور رحمت خداوندی کی رجاو توقع رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت طیبہ اور تعلیمات حسنہ پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان بزرگوں نے اس ارشاد خداوندی پر عمل پیرا ہو کر سعادت دارین اور فلاح ابدی و رضاء خداوندی حاصل کرنے کی کیسی جان توڑ اور انتھک کوششیں کی ہیں۔

جماعت کی مصاحبت و حمایت۔ سنت کی پیروی مساجد کی آبادی۔ قرآن کریم کی تلاوت اور جہاد۔ مسلمانوں کی مایہ ناز اور طرۂ امتیاز طاعات تھیں اب ان اعمال میں سے اکثر مہجور و متروک ہو گئے۔ لیکن اللہ سے امید ہے کہ وہ اپنے فضل سے ایسے افراد پیدا کرے جو ان کو زندہ کر کے صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کا نقشہ پیش کریں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے اکل و شرب نشست و برخاست رفتار و گفتار، کردار و اطوار، غرض سب چھوٹے بڑے کاموں میں اور ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت کو پیش نظر رکھے اور ہمیشہ ان کا لحاظ رکھے خلاف سے بچتا رہے۔ یہی اصل سعادت اور ظفر و کامیابی کی کنجی ہے۔ میں اس جگہ چند حدیثیں پیش کرتا ہوں۔ جن میں رات کے وقتوں میں ذکر الٰہی اور عبادت خداوندی کی فضیلت اور ترغیب وارد ہے۔

(١) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔ جب کوئی شخص اپنے بستر پر سونے کے لئے آئے اور باوضو ہو (اور اگر وضو نہ ہو تو نماز کی طرح وضو کرے) پھر دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے اور اسکو اپنے سب کلام کے آخر میں پڑھے تو اگر اسی رات کو مریگا تو اس کی موت اسلام پر ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَ نَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

(ترجمہ) یا اللہ میں نے اپنا نفس تجھ کو سونپ دیا اپنا منہ تیری طرف متوجہ کردیا اور اپنا کام تیرے حوالہ کردیا اپنی پیٹھ تیری طرف لگادی تیری رحمت کی طرف رغبت کر کے اور تیرے عذاب سے ڈر کر (میں نے یہ سب کام کئے) تجھ سے کہیں پناہ اور بچاؤ نہیں مگر تیرے پاس۔ میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تونے اتاری اور تیرے نبی پر جسکو تونے بھیجا۔ بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ (ترغیب ترہیب عن البراء بن عازب)

(٢) حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ قل یا ایہا الکفرون پڑھ کر سویا کر۔ اس سورت میں شرک سے برأت اور علیحدگی ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ترغیب)

(٣) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو بیدار ہو اور یہ کلمات کہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

کبھی یا اور کوئی دعا کرے تو وہ مقبول ہوگی۔ اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو وہ نماز قبول ہوگی۔ (بخاری۔ ابوداؤد ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ (ترغیب ترہیب)

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روائت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ماہ رمضان کے بعد تمام روزوں سے افضل اللہ کے خاص مہینہ محرم کا روزہ ہے۔ اور نماز فرض کے بعد تمام نمازوں سے فضیلت والی نماز رات کی نماز ہے۔ (یعنی تہجد) (مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن خزیمہ)

(۵) ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے ایسے بالاخانے ہیں کہ ان کے ظاہری (اوپر کے) حصے باطن سے نظر آتے ہیں اور باطنی (اندرونی) حصے باہر سے دکھائی دیتے ہیں ان کو اللہ تعالٰے نے ان لوگوں کے لئے مہیا کرایا ہے جو (عام طور پر اللہ کے لئے) کھانا کھلاتے ہیں اور سلام کو پھیلاتے ہیں اور رات کو نماز پڑھتے ہیں جبکہ اور لوگ سوئے ہوتے ہیں۔ (رواہ ابن حبان)

(۶) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ (بیہقی)

قیامت کے دن تمام لوگ ایک زمین پر اکٹھے کئے جائیں گے پھر ایک پکارنے والا پکار کر کہیگا وہ لوگ کدھر ہیں جن کے پہلو بستر سے (راتوں کو) جدا ہو جایا کرتے تھے (اللہ کی عبادت اور نماز کے لئے) پس وہ اٹھ کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے لوگ ہونگے پس وہ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

مسلمانوں کی نظروں میں اہم ترین اور عظیم الشان اور بزرگ ترین کام نماز کا قائم کرنا اور نفل و سنن نماز تہجد وغیرہ پر عامل ہونا خوشی اور پابندی کے ساتھ ان کو بجا لانا اور ہمیشہ ادا کرتے رہنا تھا۔ اسی کو گراں قدر سرمایہ اور متاع گرانمایہ جانتے تھے اور جان سے زیادہ عزیز و محبوب سمجھتے تھے۔ صحابہ اور تابعین و سلف صالحین کے کارنامہ کا نہائت صحیح نقشہ کسی عارف نے اشعار میں کھینچا ہے ؎

مسجد میں سر بسجدہ پڑے ہیں زمیں پر
میدان میں ڈٹے ہوئے گھوڑوں کی زیں پر
فرق نیاز فرش زمیں پر پڑا ہوا
ہمت کا پاؤں عرش بریں پر گڑا ہوا

مگر افسوس کہ اس دور الحاد نے ہم سے یہ تمام خوبیاں سلب کرلیں۔ حتیٰ کہ ہمیں عاقبت اور مآل سے بھی غافل کر دیا۔ ہم اپنے فرائض کو بھی بھلا بیٹھے۔ زمانہ کی ایجاد اور عیش پرستی نے ثواب کے کاموں سے ہٹا کر معصیت اور گناہ کے کاموں پر لگا دیا۔ رات کو عبادت خداوند ذکر الٰہی اور اس ذات بے نیاز سے عجز و نیاز اور سوز و ساز کی باتیں کرنے، رحمت خداوندی لوٹنے، مغفرت و بخشائش الٰہی سے دامن مقصود بھرنے کے بجائے تھیٹر و سنیما وغیرہ مخرب اخلاق محرق دین و ایمان کاموں کا خوگر اور دلدادہ بنا دیا۔ کاش! مسلمان اب سے اپنی عاقبت و مآل اور مستقبل و حال پر غور و تدبر کریں اور اپنی تقصیر و خطا اور افراط و تفریط پر نادم و پشیمان ہوں۔ اور اپنے اخروی نقصان و خسارہ کی تلافی و تدارک کے لئے قدم راسخ اٹھائیں ——— اس آیت مذکورہ میں اشارہ ہے کہ علم کے لئے عمل ضروری ہے اور جو عالم عمل نہ کرے وہ گویا عالم ہی نہیں ہے۔ پس علماء کے حق میں عمل کی اور زیادہ تاکید نکلی۔ واللہ الموفق!

متعہ کی حقیقت

(از ابوالمحمود ملک ہدائت اللہ صاحب سوہدروی)

سابقہ پرچہ میں ایک مضمون "شیعوں کے افسانے" درج ہؤا ہے جس میں قابل مضمون نگار نے ایک ایسا نسخہ شیعہ کتب سے ہی تحریر کیا ہے۔ جس کو استعمال کرنے سے ایک شیعہ کا درجہ رسول خدا کے برابر ہوسکتا ہے۔ اس نسخہ کا قیمتی جز متعہ ہے آج کے مضمون میں متعہ کی حقیقت مفصل بیان کی گئی ہے۔ (مدیر)

متعہ کے لغوی معنے نفع و فائدہ کے ہیں۔ الاستمتاع فی اللغۃ الانتفاع وکل من انتفع بہ فھو متاع اور شیعوں کی شرعی اصطلاح میں جب ایک شیعہ مرد کسی شیعہ عورت کو مقررہ وقت کے لئے اور مقررہ اجرت کے عوض مجامعت کی خاطر ٹھیکہ پر لے تو اسے متعہ کہتے ہیں۔ اِنّما ھی مستاجرۃ (کافی جلد ۲ کتاب اول صفحہ ۱۹۱) تحقیق متعہ عورت ٹھیکہ کی چیز ہوتی ہے

متعہ اور زنا میں کل مراحل یکساں ہیں۔ سوائے اس کے کہ زنا میں صیغہ متعہ نہیں پڑھا جاتا کہ عورت کہتی ہے متعتك نفسي۔ میں نے اپنے نفس کو تیرے متعہ میں دیا۔ اور مرد کہتا ہے قبلتك میں نے قبول کیا۔ (جامع عباسی صفحہ ۱۳۵) ورنہ مندرجہ ذیل موارد سے آپ کو معلوم ہوگا کہ متعہ اور زنا میں کچھ بھی فرق نہیں ہے۔

(۱) زنا میں خرچی پیشگی دی جاتی ہے اور متعہ میں اجرت پیشگی (تنبیہ المنکرین صفحہ ۲۹) کیونکہ مابعد کا دعویٰ عدالت میں ممنوع سماعت ہے اس لئے کہ یہ معاوضہ معاہدہ ناجائز ہے۔

(۲) زنا میں خرچی کا تعین نہیں اور متعہ میں بھی نہیں ایک مٹھی گندم [(کف من بر) یا ایک لقمہ طعام (کف من طعام) کافی جلد ۲ کتاب اول صفحہ ۱۹۲]

ہے کہ تعداد اور رقم کوئی بھی ہوسکتی ہے۔ دونوں صورتوں میں مرد کی حیثیت و حوصلہ پر اس کا انحصار ہے

(۳) زنا کے لئے تعین وقت ضروری ہے اور متعہ بھی اس کے بغیر ناجائز ہے۔ اگر میعاد گھڑی گھنٹہ کی رو سے معین نہ ہوگی تو متعہ باطل ہے۔ (جامع عباسی ص۱۳۵) خواہ وقت ایک گھڑی گھنٹہ سے لیکر ایک ماہ یا ایک سال ہو۔ مرد کی فرصت و حیثیت اس امر کا فیصلہ کرسکتی ہے۔

(۴) زنا میں بھی تنہائی اور پوشیدگی ضروری ہے اور متعہ کے لئے بھی اشتہار و اعلان کی ضرورت نہیں (تہذیب الاحکام باب النکاح) لیس فی المتعۃ اشتہار والاعلان۔

(۵) زنا چونکہ فعل غیر شرعی ہے اس لئے عورتوں کی تعداد کی قید شرعی طور پر عبث فعل ہے خواہ ایک مرد ایک وقت میں دس عورتوں سے زنا کرے۔ اسیطرح متعہ میں بھی اس قسم کا کوئی تعین نہیں ہے تزوج منھن الفاً فانھن مستاجرات (کافی جلد ۲ کتاب اول ص۱۹۱) خواہ ہزار عورتوں سے متعہ کرو کیونکہ وہ تو ٹھیکہ کی چیزیں ہیں۔

(۶) پیشہ ور زانیہ عورتیں بے حجاب ہؤا کرتی ہیں اور ممتوعہ کے لئے بھی پردہ کی قید لگانی ناجائز ہے (استبصار کتاب الحد باب ما یحصن)

(۷) زنا بغرض رفع حاجت شہوانی ہوتا ہے نہ کہ بغرض بقائے نسل انسانی۔ اور متعہ کی بھی غرض و غایت یہی ہے۔ (تنبیہ المنکرین ص۱۰) بلکہ متعہ میں منی کا اخراج اور اس کا پھینکنا مقصود ہوتا ہے خواہ مرد بوقت انزال منی عورت کے رحم سے باہر گرا دیوے (جامع عباسی ص۱۵۵)

(۸) زنا میں بھی جس وقت مرد چاہے بلا طلاق دیئے اپنے آپ کو عورت سے الگ کرسکتا ہے۔ اور یہی حالت بعینہٖ متعہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ طلاق کی ضرورت یہاں بھی نہیں۔ (جامع عباسی ص۱۳۵)

(۹) زنا میں بھی نہ توارث ہے نہ اولاد ہے اور نہ لیا بین فریقین (یعنی نہ اولاد کو کوئی حق وراثت پہنچتا ہے نہ مرد و عورت میں سے کسی کو) یہی حال متعہ میں بھی جاری ہے (لا تورثن ولا ارثک) (فروع کافی جلد ۲ کتاب اول ص۱۹۳۔ جامع عباسی ص۱۳۵)

(۱۰) زنا میں بھی عورت کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ نہیں ہوتا اور متعہ میں بھی یہ حالت یکساں ہے۔ (جامع عباسی ص۱۳۵) طلاق کی صورت میں بھی تا انقضائے عدت مطلقہ کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ ہوتا ہے۔ مگر متعہ میں یہ بھی نہیں ہے۔ ولا نفقۃ لہا علیک (کافی جلد ۲ کتاب اول ص۱۹۳)

اندکے با تو گفتم و بسیار ترسیدم
کہ تو آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

(ابو المحمود)

ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم پنڈت مقصود حسن صاحب چترویدی۔ مقیم جھانسی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

"اہلحدیث" ۱۳۔ جنوری سے مضمون عنوان بالا شائع ہو رہا ہے۔ آج کی قسط میں سام وید اور یجروید کے متعلق دلچسپ معلومات درج ہیں۔

سام وید کے متفرق ترجمے سام وید کا سب سے پہلا انگریزی ترجمہ پادری اسٹیونسن نے کیا تھا جو تمامتر ساین کی تفسیر سے ماخوذ تھا۔ اب یہ ترجمہ کم یاب ہے۔ غالباً اسی ترجمہ کی امداد سے اس وید کا اردو ترجمہ بابو پیارے لال رئیس بروٹھا ضلع علیگڈھ نے کیا تھا۔ یہ بھی اب نہیں چھپتا ہے۔ پنڈت تلسی رام جی میرٹھی نے اس وید کا ترجمہ آریہ خیال کے مطابق ساین کے ترجمہ سے تھوڑا ہٹ کر کیا ہے جو عام طور پر ملتا ہے۔ چند سال ہوئے سناتن دھرم پریس مراد آباد نے ساین آچاریہ کی سام وید کی تفسیر شائع کی تھی اور اوس میں وید کا ہندی ترجمہ بھی اسی تفسیر سے اخذ کر کے درج کر دیا تھا۔

سام وید کے متعلق متعدد برہمن گرنتھ ہیں جن میں تانڈیہ برہمن سب سے اہم اور سب سے ضخیم ہے۔ اسی وجہ سے اس کو مہا برہمن بھی کہتے ہیں اور اسکے ابواب کی تعداد کے لحاظ سے اسے پنچ وِنش برہمن بھی کہتے ہیں۔ اس برہمن کا ترجمہ حال میں ڈاکٹر W. Caland. نے کر دیا ہے۔ جس کو ۱۹۳۱ء میں کلکتہ کی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال نے شائع کیا ہے اس وید کے متعلق ایک اور چھوٹے سے برہمن یعنی وِنش برہمن کا بھی انگریزی ترجمہ عرصہ ہؤا پروفیسر برنل نے کیا تھا۔

یجروید کے ترجمے سفید یجروید کی سب سے پہلے سنسکرت میں تفسیر ۔۔۔ اُبٹ نے ۱۱۵۰ء کے قریب لکھی تھی جو نہائت مشہور ہے اور عام طور پر ملتی ہے۔ ایک تفسیر راون نامی پنڈت نے بھی لکھی ہے۔ یہ شخص غالباً بہار کا رہنے والا تھا اور ابٹ کے بعد ہؤا ہے لیکن ہندوؤں کی بدمذاقی اور تاریخ سے ناواقفیت کو دیکھئے کہ اسکو وہی راون سمجھتے ہیں جو رام چندر جی کے ہاتھ سے قتل ہؤا تھا۔ یجروید کی ایک اور تفسیر مہی دھر نامی پنڈت نے ۱۶۰۰ء کے قریب لکھی تھی۔ اس کا نام وید دیپ ہے۔ چونکہ سناتنی ہندوؤں کے نزدیک یہ نہائت مستند ہے اس لئے یہ بار بار چھپتی اور بکتی ہے۔ بڑی خوبی اس تفسیر میں یہ ہے کہ مصنف قدم قدم پر قدیمی کتب مقدسہ کا حوالہ دیتا جاتا ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی نے اس غریب مفسر پر بڑی لے دے کی ہے اور اس امر کو بھول گئے ہیں کہ وہ جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ قدیم شرتی اور سمرتی میں جو کچھ لکھا ہے اسی کو وہ بیان کرتا ہے۔

وید کی تفسیر سنسکرت میں لکھی ہے۔ جس کو بعض پنڈتوں نے ہندی میں کر دیا ہے۔ سوامی جی کی تفسیر پر ہم اوپر رائے لکھ آئے ہیں۔

۱۸۸۸ء میں یجروید کا ایک ہندی ترجمہ راجہ گری پرشاد صاحب نے قلبواتن سے شائع کیا۔ یہ بھی دھرک کی تفسیر سے ماخوذ ہے اور آج کل نہیں ملتا۔ اس کا ایک ایک نسخہ بھارتی بھون الہ آباد اور الہ آباد پبلک لائبریری میں موجود ہے۔

ہندی کا بہترین ترجمہ پنڈت جوالا پرساد جی مصر ساکن مراد آباد کا کیا ہوا ہے۔ یہ دو جلدوں میں وین کٹیشور پریس بمبئی میں چھپا ہے اور عام طور پر ملتا ہے آگرہ کے پنڈت جوالا پرساد بھارگو نے بھی یجروید کا ہندی ترجمہ کیا ہے جس کا نام برہم بھاشیہ ہے۔ اسے ۱۸۸۴ء میں ویدک سد دھرم سبھا نے آگرہ ستیہ پرکاش یتترالیہ سے شائع کیا۔ ایک اور ہندی ترجمہ پنڈت رام سوپ شرما نے سناتن دھرم پریس مراد آباد سے شائع کیا ہے۔ غالباً حال ہی میں پنڈت راجا رام شاستری پروفیسر دیانند کالج لاہور نے بھی ایک ہندی ترجمہ کیا ہے، لیکن میں نے نہیں دیکھا۔ اچھا ترجمہ ہوگا۔

یجروید کے اردو ترجمے بھی ہو گئے ہیں۔ سوامی دیانند جی کا ترجمہ اردو میں اختصار کے ساتھ غازی محمود دھرم پال صاحب نے لدھیانہ سے شائع کیا ہے۔ سوامی جی کے ترجمہ کا مکمل ترجمہ بابو نوند پرشاد گپتا نے کیا ہے۔ جو میرٹھ اور دہلی میں چھپا تھا۔ لیکن اردو کا بہترین ترجمہ وہ ہے جسے مولوی عبد الحق صاحب ودیارتھی نے ایک پنڈت صاحب کی امداد سے کیا ہے۔ اب تک صرف نصف وید کا ترجمہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا ہے۔ بقیہ حصہ کے لئے ہماری آنکھ انتظار میں ہے۔ یہ ترجمہ نہ صرف اردو زبان میں بہترین ہے بلکہ ہمارے نزدیک اس سے بہتر ترجمہ کسی دوسری زبان میں بھی نہیں چھپا ہے۔

سیاہ یجروید کا زمانہ حال میں صرف ایک ترجمہ انگریزی میں ہوا ہے جس کے مترجم مسٹر ... کیتھ ہیں۔ یہ دو جلدوں میں ہارورڈ مشرقی سلسلہ

[illegible]

کی جلد ۱۸ و ۱۹ کے طور پر ۱۹۱۴ء میں چھپا ہے۔

سفید یجروید کے متعلق جو برہمن ہے وہ شت پتھ کہلاتا ہے۔ اور سیاہ یجروید کا برہمن تیتریہ برہمن کے نام سے موسوم ہے۔ شت پتھ برہمن کی شاخ مادھیندنی کا انگریزی ترجمہ پروفیسر ایگ لنگ نے کیا تھا جسے میکس مولر نے اپنی سلسلہ کتب مقدسہ مشرقیہ کی پانچ جلدوں نمبری ۱۲ و ۲۶ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۴ میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے ابتدائی ابواب کا اردو ترجمہ عرصہ ہوا میرٹھ کے مشہور مناظر مولوی ابو رحمت حسن صاحب مرحوم نے شائع کیا تھا۔ شت پتھ برہمن کی کانوی شاخ کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر کیلینڈ کر چکے ہیں۔ اور آپ ہی کی ... کے مطابق اس کا ترجمہ ہندی میں پنڈت ... موہن لال ... لاہور کرنا چاہتے ہیں۔

تیتریہ برہمن کا ترجمہ اب تک کسی زبان میں نہیں ہوا لیکن اس برہمن کے اوس نسخہ میں جس کو ڈاکٹر راجندر لال مترا نے نہایت تصحیح اور اہتمام کے ساتھ بائبلیوتھیکا انڈکا Bibliotheca Indica کے سلسلہ میں شائع کرایا تھا۔ ایک نہایت مفصل فہرست مضامین انگریزی میں دی ہوئی ہے جس سے انگریزی دان طالب علم فی الجملہ اس برہمن کے مضامین سے وقوف حاصل کر سکتا ہے۔ (باقی آئندہ)

لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم

(از شری مت جس راج جی جنگا ایڈووکیٹ فیروز پور شہر)

قرآن شریف نے لڑکیوں کو پردے کا حکم دیا ہے جو بالکل اصول فطرت کے موافق ہے۔ ہندوؤں کے دھرم شاستر منو سمرتی میں اس حکم کو یہاں تک مؤکد کیا ہوا ہے کہ سسر کو بہو کی طرف اور داماد کو اپنی ساس کی طرف بھری نظر سے دیکھنا بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ دو نو رشتے محرم ہیں۔

لیکن زمانے کی رو میں بہنے والے آریہ سماجی اور دوسرے مغرب زدہ نوجوان پردہ کی مخالفت پر یہاں تک تل گئے کہ افسران تعلیم کو بھی اپنا ہمنوا بنا لیا ہے۔ انہوں نے لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کی اجازت دے دی ہے۔ جب ایک ہی سکول یا کالج میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے بیٹھنے لگے تو اس کا قدرتی اثر ہونا چاہئے تھا۔ وہی ہوا۔ یعنی فریقین اس شعر کے مصداق ہو گئے ؎

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں ہم ان کو چھوڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آ ہی جاتی ہے

اس مخلوط تعلیم کا نتیجہ جو ہوا وہ آریہ اخبار سے درج ذیل ہے:- (مدیر)

"مغربی تہذیب جب سے ہندوستان میں آئی ہے۔ یہ اپنے ہمراہ وہ تمام وبائی امراض لے کر آئی ہے جو کہ یورپ میں پھیلی ہوئی تھیں۔ ہندوستان ہمیشہ تقریباً ہر ایک معاملہ میں سب ممالک کی رہنمائی کرتا رہا ہے۔ لیکن جب سے طوق غلامی اس بدقسمت ملک کے گلے میں پڑا ہے اور بھارت ماتا پر ادھینتا کی کڑی زنجیروں میں جکڑی گئی ہے اس سمے سے لے کر مغرب والے اپنی سبھیتا کو زبردستی اس کے گلے مڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ بھارت ورش میں جہاں مغرب کی فیشن پرستی و مادہ پرستی کی امراض نے غضب ڈھایا ہے۔ اور موجودہ وقت میں سینما۔ ناٹک اور تھیٹر نے بھارت واسیوں (ہندوستانیوں) کے اخلاق اور کیریکٹر کا ستیاناس کیا ہے۔ وہاں مخلوط تعلیم کی ایسی وبا آندھی کی طرح آ رہی ہے جو رہی سہی کسر نکال دیگی۔ موجودہ صدی میں بھارت ورش کی ایک ایسی جماعت جو کہ اپنے آپ کو آپ ٹو ڈیٹ، زمانہ کے ساتھ چلنے والی اور پبلک کو ترقی کے راستہ پر گامزن کرنے والی بیان کرتی ہے مخلوط تعلیم کی سخت دلدادہ ہے۔ ...

[illegible] کو ایک اہم ضرورت ہی نہیں بتاتی بلکہ [illegible] زندگی میں سوبھاگیہ حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی ضروری ذریعہ اور ہتھیار بیان کرتی ہے۔
اگرچہ جو دلائل وہ پارٹی اپنے دعویٰ کی تائید میں دیتی ہے وہ نہایت ہی کمزور اور بوسیدہ ہیں۔ لیکن تاہم وہ جماعت اس کے سوانگت (قبول کرنے) کے لئے مصر ہے پہلے لوگ اس کے حق میں جو دلائل دیتے ہیں وہ ملاحظہ ہوں
ایک دلیل جو اس قسم کے طریقہ تعلیم کے حق میں دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ گرہست کی زندگی (گھریلو زندگی) کو سورگ (آرام دہ) کی زندگی بنانے کیلئے خاوند اور بیوی کے مزاج کی واقفیت نہایت ضروری ہے اور وہ تب ہو سکتی ہے۔ جبکہ نوجوان لڑکیاں اور نوجوان لڑکے باہمی طور پر
Male & Female Temperament
(ایک دوسرے کے مزاج) کو اچھی طرح سے مطالعہ کر سکیں۔ اور سب اوقات اپنے لئے اپنی حسب منشا خاوند اور بیوی منتخب کر سکیں۔
تھیوری میں تو یہ خیال مبارک ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا مخلوط تعلیم سے یہ مطلب پورا ہو سکتا ہے۔ جوانی مستانی ہوتی ہے۔ جوان لڑکے اور لڑکیاں نہیں جان سکتے کہ اچھی بیوی اور اچھے خاوند بننے کیلئے کون سی باتیں ضروری ہیں۔ وہ تو ظاہری چمک دمک پر لٹو ہو جاتے ہیں۔ اور اصل اور اندرونی تصویر جو کہ ایسے معاملات میں ضروری ہے۔ ان سے کوسوں دور ہوتی ہے [illegible] اور گو جو کہ معاملات شادی میں ضروری ہیں نہیں جان سکتے۔ مثلاً خاندان۔ شادی کے معاملات میں خاندان کا معیار ایک ایسا معیار ہے جو کہ کبھی بے خطا نہیں جاتا۔ اچھے خاندان کا لڑکا اور اچھے خاندان کی لڑکی ہمیشہ ہی ایک نیک خاوند اور نیک پتی بنا استری [illegible] (بیوی) ثابت ہوگی۔ اور گھر سورگ (بہشت) کا نمونہ ہوگا [illegible] تعلیم ہے۔
[illegible] کے اندر ایک دوسرے کی اصلی تعلیم کا اندازہ نہیں لگ سکتا۔ اس وقت تو ظاہری [illegible] [illegible] شادی [illegible] ایک [illegible]

[illegible] کا سہارا ہو سکتی ہیں۔ جہاں [illegible] خطرناک ہوتا ہے۔
(۲) استری جاتی کے لئے عزت دوسری دلیل دی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ لڑکے تعلیم کے زمانہ سے ہی استری جاتی کی عزت کرنی سیکھ جاتے ہیں۔ جو کہ غلط ہے۔
ایک نہیں بیسیوں مثالیں ایسی ملتی ہیں کہ لڑکیوں کے ساتھ کلاس میں وہ سلوک کیا جاتا ہے جس کی اخلاق اور تہذیب ہرگز اجازت نہیں دیتی۔ بلکہ تنگ آ کر لڑکیوں نے کالج چھوڑ دیئے ہیں۔ اور نہایت ہی مکروہ حملے ہوتے دیکھے اور سُنے گئے ہیں۔
(۳) علیحدہ گرلز کالج مہنگے پڑتے ہیں سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ لڑکیوں کے لئے علیحدہ کالج بنانے میں اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ جو برداشت نہیں ہو سکتے۔ یہ دلیل نہایت ہی بودی اور بے معنی ہے۔ روپیہ کی خاطر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی زندگی کا خاتمہ کر دینا کوئی دانشمندی نہیں ہے۔
بھارت ورش (ہندوستان) کا سابقہ ریکارڈ
اس بارے میں اب مغرب والے بھی تسلیم کرنے لگ گئے ہیں کہ بھارت ورش رشی بھومی ہے۔ شانتی کا کیندر رہے اور بھارت ورش کے رسم و رواج پر ہی چل کر چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ مغرب کی تمام تہذیب پہلے درجے کی اشانتی (بے چینی) دینے والی ہے۔ اور سنسار (دنیا) میں امن کا راجیہ صرف اس حالت میں ہو سکتا ہے۔ اگر بھارت کے پرانے اتہاس کو لیکر اس کے مطابق اپنا عمل بنایا جائے۔ بھارت ورش کے پراچین اتہاس (پرانی تاریخ) کی ورق گردانی کر لو۔ آپ کو کسی جگہ مخلوط تعلیم نہیں ملیگی۔ رشی منی تو حقیقتاً انسانی فطرت کو بخوبی جانتے اور سمجھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے لڑکے اور لڑکیوں کے لئے بالکل علیحدہ گروکل (مدارس) قائم کرنے کا آدیش کیا ہے۔ اس کے متعلق شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سمولاس کے شروع میں مندرجہ ذیل طریقہ تعلیم بیان کرتے ہیں۔
اس لئے آٹھ ورش کے ہوں۔ تبھی لڑکوں کو لڑکوں کی اور لڑکیوں کو لڑکیوں کی پاٹھشالا میں بھیج دیں، جو ادھیاپک پرش وا استری دُشٹ چاری ہوں۔ ان سے شکشا نہ دلاویں۔ کنتو (انتظام) جو پورن ودیا یکت دھارمک ہوں، وہ ہی پڑھانے اور شکشا دینے یوگیہ ہیں۔ دوج اپنے گھر میں لڑکوں کا یگیوپویت اور کنیاؤں کا بھی یتھا یوگیہ سنسکار کر کے یتھوکت آچاریہ کل ارتھات اپنی اپنی پاٹھشالہ میں بھیج دیں۔ ودیا پڑھنے کا استھان ایکانت دیش (الگ مکان) میں ہونا چاہیئے۔ اور وہ لڑکے اور لڑکیوں کی پاٹھشالہ دو کوس ایک دوسرے سے دُور ہونی چاہیئے۔ جو وہاں ادھیاپک اور ادھیاپک پرش دیر تیا نوکر (نوکر لوگ) ہوں۔ وہ کنیاؤں کی پاٹھشالہ میں سب استری اور پُرشوں کی پاٹھشالہ میں سب پُرش رہیں۔ استریوں کی پاٹھشالہ میں پانچ ورش کا لڑکا اور پُرشوں کی پاٹھشالہ میں پانچ ورش کی لڑکی بھی نہ جانے پاوے۔
ارتھات جب تک وہ برہمچاری (کنوارے) رہیں تب تک استری و پرش کا (۱) درشن (۲) سپرش (۳) ایکانت سیون (۴) بھاشن (۵) وشے کتھا (۶) پرسپر کریڑا (باہمی کھیل کود) (۷) وشے کا دھیان (۸) اور سنگ۔ ان آٹھ پرکار کے میتھنوں سے الگ رہیں۔ اور ادھیاپک لوگ ان کو ان باتوں سے بچا دیں۔ جس سے اُتم ودیا، شکشا، شیل، سوبھاؤ، شریر اور آتما سے بل یکت ہو کر آنند کو نت بڑھا سکیں۔ پاٹھشالاؤں سے ایک یوجن ارتھات چار کوس دُور گرام یا نگر رہے۔ سب کو تلیہ وستر، کھان پان، ایک ہی کھان آسن دیئے جائیں۔ [illegible] چاہے وہ راجکمار و راجکماری ہو چاہے دردر کے [illegible]

ملہ تعلیم و تدریس استاد معلموں ہی سے دلائی جائے۔
ملہ اولاد کو اپنے گھر پر مذہبی تعلیم دلا کر مدرسہ میں بھیجنا چاہیئے۔
ملہ [illegible] ذریعہ دل [illegible] حاصل کر سکیں۔

سنتان ہوں۔ سب کو تپسوی (عبادت گزار) ہونا چاہئے۔ ان کے ماتا پتا اپنے سنتانوں سے (سنتان اپنے ماتا پتاؤں سے نہ مل سکیں اور نہ کسی پرکار کا پتر دو دھار ایک دوسرے سے کر سکیں جس سے سنساری چنتا سے رہت (دنیاوی تفکرات سے محفوظ) ہو کر کیول ودیا بڑھانے کی چنتا رکھیں۔ جب بھرمن (سیر) کرنے کو جائیں تب ان کے ساتھ ادھیاپک (نگہبان) رہیں۔ جس سے کسی پرکار کی کوچیشٹا نہ کر سکیں۔ اور نہ آلس پرماد کریں۔"

سوامی جی کی مندرجہ بالا اتھارٹی کی موجودگی میں یہ صاف ظاہر ہے کہ پرانے زمانہ میں مخلوط تعلیم بالکل نہ تھی۔ جو دلائل سوامی جی نے دی ہیں وہ نہایت ہی مضبوط اور ناقابل تردید ہیں۔

پرش اور استری (مرد و عورت) کی قدرتی بناوٹ

قدرتی بناوٹ کی رو سے بھی مخلوط تعلیم ایک غیر قدرتی ذریعہ تعلیم ہے۔ کیونکہ:۔

اول۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم بالکل مختلف ہونی چاہئے۔ لڑکوں نے بڑے ہو کر ڈاکٹر، بیرسٹر، وکیل، انجینئر۔ ہوائی جہاز کے پائلاٹ۔ ڈرائیور۔ سٹیشین۔ ملٹری آفیسر۔ سول آفیسر۔ جج اور مجسٹریٹ وغیرہ بننا ہے۔ اور دنیا کی بیرونی جدوجہد میں اپنی دوڑ دھوپ کرنی ہے۔ اس لئے ان کے لئے الجبرا، ٹرگنومیٹری، تینوریشن، کانک سکشین، پیرابولا، ہائی پربولا ریلیس۔ اقلیدس۔ فلاسفی۔ پولیٹیکل اکانومی۔ پولیٹیکل سائنس و دیگر زوالوجی۔ فزیالوجی اناٹمی وغیرہ مضامین پڑھنے کی اشد ضرورت ہے۔ برعکس اسکے لڑکیوں نے اپنے گھروں کو سورگ (بام) بنانا ہے۔ بچوں کو پیدا کرنا ان کی پرورش کرنا۔ ان کو ابتدائی تربیت دینا۔ سلائی پارچات کا کام کرنا۔ رسوئی پکانا۔ گھر کی دیگر ضروریات کا پورا کرنا۔ عمدہ عمدہ گیت بچوں کو سکھانا اور منڈا لسا جیسی لوریاں دینا وغیرہ وغیرہ ہے۔ اس لئے ان کیلئے مندرجہ بالا مضامین کسی صورت میں بھی موزوں نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہندی سنسکرت ہوم ارتھمیٹک[illegible] بھی جسمانی قوم کی لڑکیوں کے لئے ہندی، سنسکرت اور خانگی حساب کتاب وغیرہ۔

سلائی۔ کوکنگ معمولی اتہاس وغیرہ مضامین موزوں ہیں۔

دوئم۔ ہمارے شاستر آٹھ ورش کی آیو میں لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم شروع کرنے کی آگیا دیتے ہیں۔ اگر پانچ ورش (برس) میں بھی ودیا شروع کر دی جائے تو ۱۶ ورش کی آیو تک زیادہ سے زیادہ انٹرنیس یا سنسکرت شکھشا کے پربھاکر یا شاستری تک لڑکی تعلیم حاصل کر سکتی ہے۔ ۱۶ ورش کی آیو میں وہ قابل شادی ہو جاتی ہے۔ اس لئے لازمی طور پر اسکی تعلیم بند کرنی پڑتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں لڑکے ۲۵ سال کی عمر تک سلسلہ تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔ اور وہ ان تمام مضامین کا پورے طور پر مطالعہ کر سکتے ہیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ مخلوط تعلیم کا مضمون ایک ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم نے اوپر دیکھ لیا ہے کہ ایک مضمون دوسرے کے لئے فائدہ مند نہیں بلکہ ہانی کارک (نقصان دہ) ہے۔ اس لئے مخلوط تعلیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا مرد اور عورت کی تعلیم کا رستہ بالکل ہی علیحدہ علیحدہ ہے

کیریکٹر کی گراوٹ

ہم آج کل اخبارات میں روز پڑھتے ہیں کہ فلاں لڑکی کو سکول یا کالج میں جاتے ہوئے اغوا کر لیا گیا یا ویسے وہ بھاگ گئی۔ اغوا صرف اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ اگر اغوا کرنے والے کو لڑکی کے ساتھ کھلم کھلا ملنے کی اجازت ہو۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ اگر لڑکے اور لڑکیوں یا مرد اور عورتوں کو کھلے طور پر ملنے کی اجازت نہ ہو۔ اغوا کا ایک کیس نہیں ہو سکتا۔ زیادہ آزادی نے اغوا کے کیس زیادہ کر دیئے ہیں۔ جس مرد اور عورت کو کبھی آپس میں ملنے اور روشہ دکار کی باتوں کے کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا جاتا۔ وہ اغوا کے لئے تجویز کیسے سوچ سکتے ہیں اور اغوا کیسے کر سکتے ہیں۔ باہمی میل میلاپ سے ہی یہ تمام برائی پیدا ہوتی ہے

کالج اور سکول میں مخلوط تعلیم کی حالت میں لڑکے اور لڑکیوں کے لئے چونکہ باہمی ملنے اور گفتگو کرنے کے مواقع ہوتے ہیں۔ انسانی جذبہ بڑا زبردست اور اندھا ہے۔ اور اس کے سامنے دنیا کی تمام طاقتیں ہیچ ہیں۔ اس جذبہ کے پھیلنے یا پورا کرنے کے لئے کسی نوجوان شخص کو اگر موقعہ مل جائے تو ہزار میں سے ایک شخص اس جذبہ کے مقابلے میں سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو سکتا ہے۔ ۹۹۹ ضرور شکست کھا جاوینگے۔

آج کل غنڈہ پن اس قدر زوروں پر ہے کہ راستہ جاتے ہوئے اجنبی لڑکیوں کی عزت غنڈوں کے ہاتھ سے محفوظ نہیں۔ تو باہمی ملاپ کرنے والوں کیلئے تو ہر ایک موقعہ غنیمت ہے۔ اس واسطے تو ہمارے شاستر کہتے ہیں کہ لڑکے لڑکی کا آپس میں سپرش (آمنے سامنے آنا) بھی نہیں ہونا چاہئے۔ اور سوامی جی نے آٹھ قسم کے میتھن یعنی بھوگ (تعلقات) بتلائے ہیں۔ مخلوط تعلیم کی حالت میں تو یہ تمام بھوگ ہر روز چھ گھنٹے ہونگے۔ تو ہم کس طرح بچ سکتے ہیں۔

ہمارے نوجوانوں کی ذہنیت یہ ہو رہی ہے کہ ان کے کمروں کے اندر سینما سٹار لیڈیز کی تصاویر آویزاں ہیں۔ رام کرشن۔ یدھشٹر۔ بھیم۔ ارجن۔ لکشمن ماتا سیتا۔ دروپدی اور گارگی کا نام تک وہ نہیں جانتے ان کی جیونیوں کو پڑھنا یا ان کی تصاویر اپنے مکانوں میں لگانا تو درکنار۔ سینما سٹار کی تصاویر (برہنہ تصاویر) کو دیکھ کر ایک نوجوان کے دل کے اندر کس قسم کے خیالات کا سمندر موجزن ہوتا ہے۔ وہ آپ بخوبی جانتے ہیں۔

ویسے تو نوجوان بھی مخلوط تعلیم کو بُرا سمجھتے ہیں جبکہ ان کی اپنی بہن کا سوال ہو۔ میں یا دوسرا کوئی نوجوان بھائی اپنی لڑکی یا بہن کو ایک ہی بنچ پر دوسرے لڑکوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے اور ہنسی مذاق کرتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں کر سکتا۔ وہ خود تو بے شک دوسرے کی لڑکی یا بہن سے ایسا کرے۔ لیکن خود اس امتحان میں اپنی لڑکی یا بہن کو ڈالنا نہیں چاہتا —— میں [illegible]

ع۔ ہندوؤں اور آریوں کے مسلمہ پیشوا منوجی چوبیس سالہ لڑکے کا نکاح آٹھ سالہ لڑکی سے جائز بتاتے ہیں جو شاردا ایکٹ کے بالکل خلاف ہے۔ (منوسمرتی باب ۹ فقرہ ۹۴) سماجی مترو! کیا کہتے ہو۔ (اہلحدیث)

ص۔ کیا اسلامی طریق پر پردہ ہونا چاہئے؟ (اہلحدیث)

معلوم نہیں کتنی بہنیں اور بیٹیاں کہ لاہور کے کالجوں کے اندر ایسے نوجوان موجود ہیں۔ جو خود تو ایک کالج کے اندر پڑھتے ہیں اور انہوں نے اپنے رشتہ دار یا بہنوں کو دوسرے کالج میں داخل کرایا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ مخلوط تعلیم کا نظارہ اپنی بہنوں کے متعلق اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ اگر یہ درست ہے تو واقعی شرمناک ہے۔ پچھلے دنوں میں نے ایک معتبر کی زبانی سُنا کہ ایک کالج میں دو لڑکیوں کو اس قدر تنگ کیا گیا کہ ان کے بیٹھنے کی سیٹوں کے نیچے کانٹے اور پن لگائے گئے۔ اور فضول اور واہیات پارچیات رکھے گئے۔ جن کے متعلق مجھے تحریر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لڑکیاں کالج چھوڑ کر چلی گئیں۔

جب انارکلی بازار کے اندر ہماری بہو بیٹیوں اور بہنوں کا کالجوں کے نوجوان لڑکے تعاقب کر سکتے ہیں۔ ان پر مجرمانہ حملہ کر سکتے ہیں۔ اور ان کے سامنے فحش اور گندے الفاظ کہتے ہیں۔ اور ان کو ان غنڈوں کے ہاتھ سے بچانے کے لئے پولیس کی امداد لینی پڑتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں ہماری مخلوط تعلیم کے کیا معنی ہیں

ہم دیکھ رہے ہیں گرلز کالج نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اور ان کے اندر لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ تو معلوم نہیں کہ نئی روشنی کے دلدادہ کیوں مخلوط تعلیم کے حق میں ہیں۔ امریکہ کے حالات متعلقہ مخلوط تعلیم معلوم کرنے ہوں تو وہاں کے مشہور جج لینڈرسے کی زبانی وہاں کی داستان کتاب آنکل شام مصنفہ مسٹر کے۔ ایل گابا میں پڑھیں۔ اس لئے یہ صاف ظاہر ہے کہ مخلوط تعلیم ہندوستان کے لئے سخت نقصان دہ ہے اور ہندوستان کے کیرکٹر کی جانی دشمن ہے۔ اس سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے۔" (آریہ گزٹ لاہور صفحہ ۶۔ نومبر ۳۶ء)

اسلام اور برٹش لاء۔ انگریزی قانون اور اسلامی قانون کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۳؎ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

غالباً مرض جشم کی وجہ سے۔ (اہلحدیث)

اباطیل الغالیہ

جوش گریہ سے یہ آنکھیں ابر نیساں ہوگئیں
اب مری بے تابیاں مشہور دوراں ہوگئیں

(مرقومہ مولوی عبدالکریم جتوئی نوہری)

خالق کی حمد و ثنا وردِ زباں ہے جس کا محتاج تمام جہاں ہے اُسی نے ہمارا رہبر بنایا نبی غفاری صحرا نوردی پہ کی مہربانی بڑی بہاری۔ ظلوم و جہول سے تنگ تھی تھی مخلوق ساری ملت بیضاء نے دور کردی سب دشواری صلوٰۃ وسلام آپ پر معہ آل پیاری ہماری طرف سے پہنچائے خالق باری۔

جب کفر وضلالت کے سبب بے بسی تھی شریعت کے ساتھ گمراہوں کی ہنسی تھی۔ تقلید کے پھندے میں خلق پھنسی تھی، اغیار کی پریت مثل عفریت دلوں میں رسی تھی۔ اختلاط بدیار کے مارنے دنیا ڈسی تھی۔ ایسے وقت میں حضورؐ تشریف لائے۔ پرستش غیر اللہ کے چرچے مٹائے۔ خدا سے ملنے کے ڈھنگ سکھلائے بتوں اور بت خانوں کے نام ونشاں اڑائے۔ وحد کے سبق پڑھائے جب بھولے ہوئے راہ راست پر لگئے آباؤ اجداد کے جنجالوں سے پیچھے چھڑائے۔

اب ہند میں بھی یہی طور ہے۔ کیا دہلی کیا لاہور ہے ہر جگہ اہل بدعت کا زور ہے۔ کسی کا معبود تعزیہ کسی کا گور ہے۔ ہم سنت جماعت میں زبانی شور ہے۔ غالی گروہ آیت حدیث کا چور ہے۔ فقہ میں کچھ لکھا ان کا طریقہ اور ہے۔ یہ بات قابل غور ہے۔ غیر اللہ سے مدد مانگنا، ان کی قبروں پر رسہ وغیرہ ٹانگنا، حاجتیں چاہنا۔ غلاف چڑھانا، چراغ جلانا، مجرا ناچ کرانا گیارھویں پکانا، طعام پر ختم دلانا، اللہ اور محمدؐ کو ایک بتانا۔ خدا کا عرش سے اوتار ہو کر مدینے میں آنا پھر مصطفےٰ کہلانا۔ صلوٰۃ المخطوات پڑھنا پڑھانا عرس کی دیگیں چڑھانا۔ ایسی بدعی رسومات کا ماننا ہے سنت جماعت سے نکل جانا ہے۔

ایسوں کی مجلس کرنا مومن کی شان نہیں۔ مشرک و بدعتی سے بڑھ کر کوئی نادان نہیں۔ کلمۂ توحید پر دھیان نہیں۔ من گھڑت ڈھکوسلے ہیں کوئی برہان نہیں۔ استہزاء کرنے کے سوا زبان نہیں۔ دلوں میں خوف رحمان نہیں۔ کیا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حکم قرآن نہیں۔ ان کے ہمنواؤں جیسا کوئی ضعیف الایمان نہیں —— اس غالی گروہ کی ہر ایک بات بے دلیل ہے۔ اور ان کا ہم خیال بھی کوئی قلیل ہے اس پارٹی کی قال وقیل اباطیل کے سوائے اور کچھ نہیں اللّٰھم احفظنا من غلو الغالین۔

مصنفہ مولوی محمد یوسف

ردّ اکاذیب لہابیہ صاحب فیض آبادی مرحوم

مذہب حقہ اہل حدیث پر اہل بدعت اور بعض ناواقف اصحاب مختلف قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں جن کا مدلل اور مفصل جواب دیا ہے۔ گویا مخالفین کا ناطقہ بند کرنے کے لئے ایک علمی ہتھیار ہے۔ تبلیغ واشاعت کی خاطر قیمت بھی نصف کر دی ہے۔ اصل قیمت ۱؎ رعائتی قیمت ۱۰؍

براہین شمسیہ یہ "ردّ اکاذیب لہابیہ" کا حصہ دوم ہے مقلدین کے تمام اعتراضات کا مدلل مسکت جواب دیا گیا ہے۔ حنفی مذہب کے اکثر مسائل ہوتی کی تردید کتب حنفیہ سے کی گئی ہے قابلدید ہے۔ اصل قیمت ۱۲؍ رعائتی ۶؍

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ذبح عظیم یا عید البقر

مرقومہ (مولوی) محمد اللہ صاحب ثانی۔ نائب صدر انجمن اہلحدیث امرتسر

مسلمانوں کا سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ اسمیں کیا ہوگا اور اہل اسلام کیا کرینگے۔ اچھے اچھے کپڑے پہنیں گے۔ زینت و خوشبو لگائینگے۔ گوشت پکائینگے اور مزے سے کھائینگے۔ کیا یہی عید ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ ذی حجہ کا عشرہ بہت بڑی رموز کا مشعر ہے، اصول شرعیہ کے راز ہائے مخفیہ کا مظہر ہے۔

اس عشرہ میں قاصدان بیت اللہ تو اسلامی مرکز میں پہنچ کر لبیک لبیک کہہ کر عرفات کے وسیع میدان میں حاضری لگوائیں گے۔ توحید خداوندی کے فدائی اور سنت رسول علیہ السلام کے شیدائی محبت کی دیوانگی میں شیفتہ و فریفتہ صدائیں بلند کریں گے لاشریک لک لبیک دنیا کے سچے خدا ہم نے تمام جہان چھان مارا۔ کوہساروں و مرغزاروں میں ٹکریں دی۔ مگر تیرا ہمسر ہمیں کوئی نظر نہ آیا۔ اس لئے ہم دربار خصوصی میں حاضر ہو کر بالاتفاق اقرار کرتے ہیں کہ تو واحد لاشریک و لامثال ہے۔

ذی حجہ کی دسویں | ذی الحجہ کی دس تاریخ ہے اسلامی نمائندوں کی تعداد کثیر حرم میں جمع ہے جہاں وہ اپنے مال قربان کرکے دور دراز سے سفر طے کرکے بڑی قربانی کا ثبوت دے چکے ہیں۔ اس وقت وہ بحکم ارشاد باری جیتی جاگتی جانیں ہاتھوں میں لے کر مذبح میں حاضر ہیں اور جانیں فدا کرنے والے ہیں۔ مذہب اسلام امراء کے لئے ہے تو غرباء کو بھی اپنے فیوض سے محروم نہیں کرتا۔ اس لئے اس نے جہاں هدیا بالغ الکعبۃ کا ارشاد امیر طبقہ کے لئے فرمایا ہے۔ غرباء کو بھی جو دربار خاص میں رسائی نہیں رکھتے ثواب سے محروم نہیں کیا۔ بلکہ بقدر کلام خدا ہر جگہ ہر طبقہ کے رہنے والے اپنے اخلاص کے مطابق ثواب کے حقدار ہوسکیں۔

اعلیٰ درجہ کے امراء | اعلیٰ درجہ کے امیروں کو ارشاد ہے کہ تم دربار خاص میں پہنچ کر پیش کش کرسکتے ہو۔ اسلئے پوری قربانی کا ثبوت دو۔

اوسط درجہ کے امیر | اوسط درجہ کے لوگوں کیلئے ارشاد ہے کہ تم وہاں (مکہ شریف) اگر نہیں پہنچ سکتے تو یہاں انہیں لوگوں کی طرح قربانی کرو۔

ادنیٰ درجہ کے غرباء | غریب لوگ جو عدیم الاستطاعت ہیں، نادار ہیں مگر ابرار ہیں۔ ان کے لئے حکم ہے کہ تم جانور قربان نہیں کرسکتے تو یعنی چاند کو دیکھتے ہی حجامت بنوانا چھوڑ دو۔ عید کی نماز سے فارغ ہوکر حجامت بنوالو۔ قربانی کرنے والوں کی فہرست میں شامل کرلیا جائیگا۔ سبحان اللہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها

مسلمانوں کی عید | مسلمانوں کی سب سے بڑی عید یہ ہے کہ اپنے قرب و جوار میں رشتہ داروں اور ہمسایوں میں نگاہ کریں کہ عید کے دن کس کی عید ہوگی کہیں کوئی ایسا یتیم تو نہیں جو ہمارے بچوں کی عید دیکھ کر سرد آہ کھینچے کہ جب عید منوانے والا ہی نہیں تو میری عید اور خوشی کیسی۔ ہمسائیگی میں ایسا مسکین ہوگا جس کے دائیں بچی ہے تو بائیں اس کا بچہ ہے سامنے بیوی ہے تو پیچھے چپکی چپکی ایک بوڑھی بیوہ (ہمشیرہ) بھی آنسو بہا رہی ہے۔ بچے نادانی سے مطالبات پیش کررہے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ ہمارا ذمہ دار بے بسی کے جذبات دل میں لئے دم بخود ہے۔ دانا بیوہ یہ جانتی ہے کہ میرا بھائی نادار ہے مگر اس کا پاجامہ اس قابل نہیں کہ اس کا پردہ بھی ڈھانپ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی آنکھیں آنسو برسا رہی ہیں۔ اور بتوسط پر عید غم پوش ہے۔

اس لئے ہر ایک مسلم کا سب سے پہلا فرض ہے کہ عید سے پہلے اپنے [illegible]

[illegible] عمدہ اور توفیق سے کوشش کرے کہ ان شکستہ دلوں کی عید بنا کر عیدگاہ میں ہمراہ لے جائے۔

کیا خوب نظارہ ہو جب ایک مسلمان اپنے ناداروں کو ہمراہ لئے ہوئے جا رہا ہو۔ اور سب کے سب (غریب و امیر) زبان سے پکار پکار کر کہیں

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ

اللہ بڑی شان والا ہے۔ اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس صورت سے تمام امراء و غرباء وسیع میدان میں پہنچ کر درگاہ رب العزت میں دعا مانگیں۔ تو ایسے بندوں پر رب العالمین کیوں خوش نہ ہوگا۔ یقیناً ہوگا اور خدائی بارگاہ سے بانیل مرام واپس ہونگے ان شاء اللہ۔

اس مختصر تمہید کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین (اہلحدیث) تک وہ احکام پہنچائیں جو اس موقع پر مسنون ہیں۔ وهو هذا۔

عشرہ ذوالحجہ | ذوالحجہ کے دس دن روزہ رکھنا بہتر ہے۔ (نسائی)

عرفہ کا روزہ | قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ یکفر سنتین ماضیۃ ومستقبلۃ (مسلم)

۹ ذوالحجہ (عرفہ) کا روزہ سال گذشتہ اور سال آئندہ کے لئے کفارہ ہوگا۔

عشرہ ذوالحجہ و ایام تشریق میں ذکر اللہ | ذی الحجہ کی یکم سے عید کے دنوں تک ذکر اللہ میں خاص طور پر مشغول رہنا اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔

ما من ایام العمل الصالح فیها احب الی اللہ عز وجل من هذه الایام یعنی ایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجهاد فی سبیل اللہ قال ولا الجهاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسه وماله ثم لم یرجع بشیء من ذالک (بخاری)

یعنی اللہ کے نزدیک ان دس دنوں سے کوئی دن اچھا نہیں جن میں کوئی بھی عمل صالح اسکے نزدیک محبوب تر ہو۔ صحابہ نے عرض کی جہاد بھی؟ دوسرے دنوں میں وہ [illegible]

خوشی [illegible] دن میں نکلنے والے [illegible] کے ہتھکو چھیکا جن میں جا بجا اسامان یکے نکلے اور عوان کو قربان کئے بغیر واپس [illegible]۔

ایک روایت میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں میں نیک عمل خدا کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا ہے۔ اس لئے ان دنوں میں زیادہ لا الہ الا اللہ پڑھا کرو تکبیریں کہا کرو، اللہ کی حمد کیا کرو۔ حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ ان دنوں میں بازار میں نکلتے تو تکبیریں کہا کرتے اور لوگ بھی ان تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہا کرتے۔ یہاں تک کہ منیٰ کا میدان تکبیروں سے گونج جاتا۔ (بخاری)

حکمت | عید کا دن اور ایام تشریق خاص خوشی (اسلامی) کے دن ہیں۔ اور نماز عید میں اجتماع عظیم ہوتا ہے اس لئے ان دنوں میں اپنی تعداد و رونق کو دیکھ کر مسلمان کو لازم ہے کہ خدا کی برتری بیان کرے اور کھلا اقرار کرے کہ ہم بڑے نہیں ہم کسی صفت کے حقدار نہیں کبریائی اور حمد کے لائق وہی ذات ہے جس نے ہمیں اس سچے راستے کی راہنمائی کی ہے۔ تکبروا اللہ علیٰ ما ھداکم کے یہی معنی ہیں۔

عید الفطر میں نماز کو جاتے ہوئے | مسنون امر ہے کہ عید الفطر کو نماز عید کے لئے کچھ کھائے بغیر جائے۔ بہتر یہ ہے کہ واپسی پر قربانی کے گوشت سے ابتدا کرے نماز سے فراغت کے بعد جو میسر ہو کھا لے۔

عیدگاہ میں | شہر سے باہر کھلے میدان میں پہنچ کر سب مرد و زن اپنی اس سالانہ خوشی کا مظاہرہ یہاں دکھائیں کہ سب کے سب دربار الٰہی میں عجز و نیاز سے سر جھکائے و شرمندہ ہو کر دعائیں (دینی یا دنیوی) مانگیں۔

عید میں دعا | ایک ضعیف روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عید [illegible] مسنون [illegible] ہیں کہ آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللھم انا نسئلک عیشۃ نقیۃ و میتۃ سویۃ و مردا غیر مخزی [illegible]

فاضحا ولا تاخذنا بغتۃ ولا تعجل من حق ولا وصیۃ اللھم انا نسئلک العفاف والغنا والبقاء والھدی وحسن عاقبۃ الاخرۃ والدنیا ونعوذبک من الشک والشقاق والریاء والسمعۃ فی دینک یا مقلب القلوب لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

نماز عید کی تکبیریں | نماز میں کھڑے ہو کر بھی خدا کی کبریائی سے فضا کو گونجا دیں۔ چنانچہ مسنون طریق ہے کہ نماز میں کھڑے ہوتے ہی تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیریں کہنا شروع کریں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہر تکبیر میں اثناء وقفہ ہو کہ اللہ کی حمد ثنا اور آنحضرت پر درود (مختصراً) پڑھے جاویں۔ (مجمع الزوائد) جیسے الحمد للہ اللھم صل علی النبی وآلہ۔ پہلی رکعت میں تحریمہ کے علاوہ سات اور دوسری رکعت میں پہلی تکبیر کے سوا پانچ تکبیریں مسنون ہیں۔

تکبیروں میں رفع یدین | ہر مرتبہ اللہ جل وعلا کی کبریائی کے ساتھ ساتھ ماسوی اللہ سے دستبرداری کا اظہار بھی کرنا چاہئے یعنی دونوں ہاتھوں کو کانوں یا کندھوں تک ہر تکبیر کے وقت اٹھائے۔

بیہقی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔

قال فی الروضۃ الندیہ واحتج ابن المنذر والبیہقی بحدیث رواہ من طریق بقیۃ عن الزبیدی عن الزھری عن سالم عن ابیہ فی الرفع عند الاحرام والرکوع والرفع منہ وفی آخرہ یرفعھما فی کل تکبیرۃ (انتھی)

خطبہ عید | نماز سے فارغ ہو کر امام خطبہ کہے مستحب امر ہے کہ خطبہ سنا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم خطبہ کہیں گے جو چاہے بیٹھ کر سنے جو چاہے چلا جائے۔ (ابو داؤد)

جامع الکلام صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عید | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

احادیث میں یوں آیا ہے [illegible]

فان دماءکم واموالکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا الی یوم تلقون ربکم الا ھل بلغت قالوا نعم قال اللھم اشھد فلیبلغ الشاھد الغائب رب مبلغ اوعی من سامع فلا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ (بخاری)

(مسلمانو!) تمہارے خون اور مال تم پر ویسے ہی حرام ہیں جیسے تم پر اس دن اور اس مہینے اور اس شہر کی حرمت ہے۔ اللہ سے ملنے (موت) تک تمہیں یہی حکم ہے۔ خبردار (سن رکھو) میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا ہے۔ صحابہ نے تصدیق کی۔ پھر فرمایا خدایا تو بھی گواہ رہ (کہ میں نے تبلیغ کر دی ہے) اب چاہئے کہ حاضرین غائبوں تک (یہ احکام) پہنچا دیں۔ بسا اوقات مجلس میں سننے والوں سے نہ سننے والے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ (خبردار) میرے بعد عملی منکر نہ بن جانا کہ آپس میں قتل و قتال کرنے لگ جاؤ۔

اس خطبے میں جو جامعیت ہے وہ ناظرین خود ہی غور کر لیں یہاں تفصیل کا مقام نہیں۔ مختصر یہ ہے کہ حق العباد (جس سے تمام خرابیاں واقع ہوتی ہیں) کے متعلق ایسے جامع اصول ارشاد فرما دیئے ہیں جن پر مسلمان عمل پیرا ہوں تو کوئی کمی باقی نہیں۔ کاش اہل اسلام عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً اپنے پیارے ہادی فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبہ کی قدر کریں اور ایک دوسرے کی عزت جان و مال کی حرمت کیا کریں۔

نماز عید سے واپسی | نماز عید سے فارغ ہو کر گھروں کو آئیں تو مسنون امر ہے کہ جس راستے سے گئے ہیں وہ بدل دیں اور دوسری راہ اختیار کریں تاکہ خدا کی کبریائی کی گونج سے عام راہیں گونج جائیں۔

قربانی | آج کے دن مسلمانوں نے حضرت خلیل اللہ کی یاد کو از سر نو تازہ کرنا ہے [illegible]

[illegible]

کرے میری جان و مال کے حقیقی مالک ہیں ایسے مالک اس وقت میں تیرے ارشاد کے مطابق یہ جان پیش کرتا ہوں مگر اس جان کی قربانی ہی میرا اصل مقصد نہیں بلکہ میری اپنی جان بھی ہر وقت حاضر ہے۔ جب بھی تیرا ارشاد ہو۔ مجھے قربان کرنے میں ذرا بھر دریغ نہیں۔ اسی لئے روایت ہے کہ قربانی کا جانور مذبح میں لٹا کر یہ کلمات آنحضرت فرماتے ۔

انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی محیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک وما انا اول المسلمین اللھم منک ولک ۔ (ابن ماجہ)

میں نے اپنی ذات کو آسمان زمین پیدا کرنے والے کے سپرد کر دیا ہے۔ یکرخہ مسلم ہوں مشرک نہیں ہوں۔ میری نماز میری قربانی بلکہ زندگی اور موت دنیا کے حقیقی پروردگار کے لئے ہے۔ اور بس ۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں اے اللہ یہ تیرا دیا ہوا (مال) ہے اور تیرے لئے فدا کرتا ہوں۔

سبحان اللہ کیسا اچھا اور عمدہ توحید کا سبق ہے اور کیا اچھی معرفت ہے۔ کاش مسلمان اس دعا کو پڑھا کریں اور اس سے سبق حاصل کریں اور خدا کی پیدا کردہ اشیاء کو اسی کے نام پر قربان کریں اور اسی کے نام کی نذر مانیں۔ غیر اللہ نذر نیاز کو ترک کر دیں۔

قربانی کا جانور قربانی کا جانور تندرست، بے عیب موٹا تازہ ہونا چاہئے ۔ کیونکہ خدا بھی پاک ہے اور پاک اچھی ہی چیز کو قبول کرتا ہے۔

عیب دار جانور نہ ہو قربانی کا جانور لنگڑا بیمار [illegible]

بکری کا عام [illegible] جو چاہے اس میں سے حسب ضرورت کاٹ کر رکھ جائے تو جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایسا کیا اور فرمایا تھا من شاء اقتطع (ابوداؤد)

اس سے صدقہ دینے کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر ہے کہ من کے عموم سے غیر مسلم نادار و غرباء بھی مستفید ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ یعنی غیر مسلم بھی مسلمان کی قربانی کا گوشت کھانا چاہے تو مسلمان اسے بھی دے سکتا ہے

صاحب ہمت ہر سال قربانی کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال قربانی کیا کرتے اور فرمایا کرتے تھے :۔ یا ایھا الناس علی کل اھل بیت فی کل عام اضحیۃ (ابن ماجہ۔ ترمذی)

اے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے :۔

جو شخص مالدار ہو کر قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

گائے اور اونٹ اونٹ اور گائے کی قربانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود کی اور فرمایا کہ ایک گائے میں سات حصہ دار شریک ہو سکتے ہیں اور اونٹ میں دس شرکا شرکت کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔ یہ ایک ایک حصہ ہر گھر والوں کے لئے کافی ہے جیسے ایک بکرا گھر کے تمام مردوں کی طرف سے کفایت کرتا ہے۔

قربانی کی کھالیں قربانی کی کھال غرباء مساکین کا حق ہے۔ افضل یہی ہے کہ مساکین کو دیدی جاویں۔ کھال کو خود دباغت دیکر یا دلا کر اپنے استعمال میں لانا جائز ہے۔ مگر بیچ کر نفع اٹھانا منع ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :۔

استمتعوا بجلودھا ولا تبیعوھا (احمد)

چمڑوں سے فائدہ اٹھاؤ مگر بیچو نہیں۔

امام مسجد غریب مسکین ہو تو اسے دے سکتے ہیں مگر تنخواہ [illegible] جائز نہیں۔

[illegible]

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم ۔ (قرآن مجید)

کہ خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہ پہنچیگا اس کے ہاں تو وہ کام مقبول ہوگا جو تقوی (پرہیزگاری) کی بنا پر کیا جائے ۔

ارشاد نبوی کے یہی معنی ہیں

ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔

کہ خدا تمہاری خوش وضع صورتوں کو نہیں دیکھیگا بلکہ تمہارے دل اور اعمال کو دیکھے گا۔

زندہ دل شاعر بھی انہیں مضمین کہتا ہے۔ ؎

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا
سرخ و سفید مٹی کی صورت ہوئی تو کیا

عدل

(از قلم مولوی زین العابدین صاحب باڑہ ضلع [illegible])

مضمون ہذا کی پہلی قسط بعنوان صراط مستقیم اہلحدیث ۳۰۔ ستمبر [illegible] میں شائع ہو چکی ہے بقیہ مضمون نظر سے اوجھل ہونے کی وجہ سے اشاعت پذیر نہ ہو سکا۔ نامہ نگار صاحب کی مکرر یاد دہانی پر بعد تلاش درج ذیل ہے چونکہ اس قسط میں 'عدل' کے موضوع پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ اس لئے مضمون کا عنوان بھی 'عدل' ہی رکھا گیا ہے۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى

(انعام۔ پ۸) اور جب کہو تم انصاف سے کہو گو کہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔

یہ عدل وہ عمل ہے جس کے جمیع ادیان عالم معترف ہیں یہ بات اسلام ہی نے پیش کی ہے اور اس پر زور دیا ہے کیونکہ بغیر اس کے نظام عالم [illegible]

[illegible]

اسی سے حکام و رعایا کے مابین تعلقات قائم ہیں جس ملک میں عدل نہیں وہ ملک بے روح ہے۔ اس کا قیام محال ہے۔ ان عدل ہی صافی قلب و مزکی نفس ہے فرمایا۔ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (مائدہ)

عدل کرو کہ وہ پرہیزگاری کے قریب تر ہے۔

مگر ہمارے برادران اہل کتاب (نصاریٰ) نے ایک نمونہ عدل کا یہ پیش کیا ہے کہ

ساری اولاد آدم کی ایک خطا سے آلودہ ہو چکی تھی اللہ کے عدل نے چاہا کہ زیادہ بخشیں اور رحم کا تقاضا ہوا کہ سب کو بخش دیں۔ ہر دو کے موافق اس مشکل کو اللہ نے اس طرح حل کیا کہ اس نے اپنے بیٹے یسوع (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو بھیجا تاکہ سب کے گناہوں کے بوجھ کو اپنے سر پر لے اور سزا کا مستحق ٹھیرے۔ اور اپنی رحمت کاملہ سے سارے بندوں کو بخش دیا اور یسوع پر عدل قائم کیا۔

قاعدہ یہ ہے کہ جو مجرم ہوتا ہے وہی سزا پاتا ہے۔ ایک کا الزام یا خطا کسی دوسرے پر آ نہیں سکتا۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (فاطر پ ۲۲)

کوئی کسی دوسرے کا بوجھ اٹھا نہیں سکتا۔

اگر ایسا کیا جائے تو ظلم ہوگا۔ ہاں بات تو اسی قدر ہے کہ حقوق العباد کا فیصلہ عدل سے اور حقوق اللہ کا فیصلہ رحم سے کیا جاوے۔

اب آیت بالا پر غور کریں جبکہ قرابتداری کے معاملہ میں عدل کرنے کا حکم ہوتا ہے۔ یہ کیا نازک موقع ہے۔ کوئی اپنے لڑکے کو کیا اپنے قرابت داروں کو مجرم نہیں گردان سکتا۔ بلکہ ہر موقع ہر پہلو سے اسے بری کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اسلام نے یہ حکم جاری کیا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ (نساء پ ۵)

اے ایمان والو! انصاف کو قائم کرنے والے رہو۔ شہادت دینے والے اللہ کے لئے اگرچہ شہادت خود تمہارے خلاف یا ماں باپ اور قرابتداروں کے خلاف ہو۔

اور فرمایا:۔

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ (بقرہ پ ۳)

شہادت کو مت چھپاؤ اور جو شہادت چھپائیگا پس تحقیق کہ اس کا دل گنہگار ہے۔ اور اگر کسی قوم سے دشمنی ہو تب بھی اُس قوم کے معاملے میں انصاف نہ چھوڑو۔ جیسکو فرمایا۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (مائدہ پ ۶)

ہرگز تم کو مجبور نہ کرے کسی قوم کی دشمنی بے انصافی پر بلکہ انصاف کرو وہ قریب تر ہے پرہیزگاری کیلئے۔

ہمارے اسلام میں اس قسم کے احکام بکثرت ہیں جو فوائد و حفاظت تمدن اور عروج و ترقی تمدن کے لئے مستحسن بلکہ اکمل ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کے عاملین بھی تھے یا ہیں۔ اس کے متعلق تواریخ و سیر عالم شاہد ہیں کہ تمدن و مذہب کی حفاظت جیسا کہ اسلام نے کی ہے ویسا کسی مذہب اور کسی حکومت نے نہیں کی۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا الخ (حج پ ۱۷)

اور اگر دفع کرنا نہیں ہوتا اللہ کا بعض لوگوں کو بعض کے ذریعے سے تب البتہ منہدم ہو جائیں خانقاہیں اور عبادت گاہیں عیسائیوں اور یہودیوں کی۔ اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثیر لیا جاتا ہے

و نیز اس کے بارے میں حکم فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا الخ (نحل پ ۱۴)

تحقیق کہ اللہ حکم کرتا ہے انصاف اور احسان کرنے اور قرابت داروں کو (مالی امداد) دینے کا اور منع کرتا ہے وہ ساری بےحیائیوں اور منکرات اور زیادتی کرنے سے۔ نصیحت کرتا ہے اللہ تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو اور پورا کرو اللہ کے قول اقرار کو۔ جب عہد کرو تم۔ اور مت توڑو قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد۔

بس اب ایک دو واقعات سلف کے پیش کرکے مضمون تمام کرنا چاہتا ہوں۔ ایک واقعہ مابین یہودی اور مسلمان کا جو دربار نبوی میں پیش ہوا وہ یہ ہے کہ۔

دونوں نے عدالت نبوی میں اپنا اپنا مقدمہ دائر کیا بعد اظہار و بیان مسلمان کے خلاف اور یہودی کے حق میں فیصلہ سنایا گیا۔ بعد اس کے حضور صلعم کے فیصلے کو نہ ماننے کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے مسلمان کا خاتمہ تلوار سے کر دیا۔

(۲) اور ایک دوسرا واقعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت میں ایک یہودی نے حضرت علیؓ پر قاضی وقت کی عدالت میں پیش کیا۔ قاضی نے حضرت علیؓ سے گواہ مانگا۔ انہوں نے اپنے بیٹے حسنؓ کو گواہ پیش کیا۔ لیکن چونکہ باپ بیٹے کا تعلق تھا اس لئے ان کی شہادت نہیں لی گئی۔ تب قاضی نے حضرت علیؓ کے خلاف فیصلہ سنایا۔ بعد کو یہودی خود اپنے جھوٹے دعوے کا اقرار کرکے معافی کا خواستگار ہوا۔ اور اسی وقت حلقۂ اسلام میں داخل ہو کر مستفیض ہوا۔ کیونکہ اس نے محض اسلامی عدل دیکھنا تھا چنانچہ دیکھ لیا کہ اسلام کے جملہ احکام جامع اور ارفع و اقویٰ ہیں۔ لہذا اس نورانی شریعت پر چلنا دارین (دنیا و آخرت) کی فلاحت و شرافت مقصود ہے۔

[illegible]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ [illegible] کے [illegible] خلافت مفصل [illegible] کے [illegible] قابل دید ہے [illegible] منگوانے کا پتہ [illegible]

[illegible] (۲۵۸) [illegible]

سوالات از آریہ صاحبان

(۱) آریہ مادہ کو جزء لایتجزیٰ کہتے ہیں حالانکہ اسکی ہستی یا وجود کا کوئی بدیہی ثبوت اون کے پاس نہیں ہے اور تجربہ اور مشاہدہ سے اس کا عدم اور وجود مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ بفرض محال اگر وہ کوئی چیز ہے تو بتلائیے کہ ایک ذرہ میں کوئی وزن ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اون کے متعدد جمع ہو جانے پر کوئی وزن کہاں سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر ہے تو ایک ذرہ کا جو وزن آپ بتلائیں اوس کا نصف مان کر اوس کی تقسیم ہو سکتی ہے اور وہ اس طرح سے قابل تقسیم اور حادث ہے یا نہیں۔

(۲) ایک ذرہ میں اگر لمبائی، چوڑائی، موٹائی نہیں تو اون کے مجموعہ میں لمبائی چوڑائی موٹائی کہاں سے پیدا ہو گئی۔ اور کچھ بھی لمبائی چوڑائی موٹائی ہے تو قابل تقسیم کیوں نہیں۔ اور وہ حادث کیوں نہیں۔

(۳) تمام جزء لایتجزا ایک ہی سائز، رنگ و بو خاصیت، مزاج و تاثیر وغیرہ کے ہیں یا مختلف۔ اگر مختلف کے ہیں تو ایک ذرہ دوسرے ذرہ کی خاصیت رنگ۔ بو۔ تاثیر میں تبدیلی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتی ہے تو اس کا اصل وجود و خواص قدیم کہاں قائم رہے وہ تو ایک دوسرا ذرہ بن گیا اور اس کا اصل وجود فنا ہو گیا۔ اگر نہیں ہو سکتا تو گرم اشیاء سرد میں، سرد گرم میں، تاریک روشن میں، روشن تاریک میں جیسے دیا سلائی کا مسالہ شعلہ کی شکل میں ہو جاتا ہے۔ برف پانی کی شکل میں، پانی برف کی شکل میں گڑ دا یا کھٹا۔ میٹھاس کی لذت میں، نیلا اور پیلا رنگ ملکر ہرے کی شکل میں کیسے تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ تبدیلی ان کے اصلی خواص کو فنا ہونا ثابت کرتی ہے یا نہیں اگر آدمی گھوڑا بن جائے اور گھوڑا بیل اور بیل بکرا تو کیا اون کی اصلی حیثیت اور وجود قائم رہا یا مٹ گیا۔

(۴) [illegible] کو دیکھ کر کسی منتر کے حوالہ سے روح کی مفصل کیفیت اور انکے خواص بالتشریح بتلائیے نیز یہ بتلائیے کہ روح کے خواص تبدیل ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر تبدیل ہو سکتے ہیں تو روح اپنے ذاتی خواص کے ساتھ کیسے قدیم رہی۔ اگر نہیں ہو سکتے تو روح کے علم میں کمی و بیشی کیسے ہو جاتی ہے۔ جو چیز آج ہمیں یاد ہے وہ کچھ عرصہ کے بعد کیوں بھول جاتی ہے۔ اگر قدیم روح کے قدیم خواص کسی وقت فنا ہو سکتے ہیں تو روح بھی کیوں فنا نہیں ہو سکتی۔ اگر خدا کے اندر اس قدر طاقت ہے کہ وہ روح کے خواص کو فنا کر سکتا ہے تو وہ اصل روح کے فنا کرنے میں کیوں لاچار و قاصر سمجھا جاتا ہے۔ اسیطرح اگر وہ روح کو فنا کر سکتا ہے تو اسے پیدا کیوں نہیں کر سکتا۔ کون سی چیز اوس کو اس فعل سے مانع ہے

(۵) خدا کی طاقت و علم محدود ہے یا غیر محدود اگر محدود ہے تو خدا اور انسان میں کیا فرق ہے۔ اور اگر غیر محدود ہے تو آریہ صاحبان نے اس کی طاقت پر یہ حکم کیسے لگا دیا کہ وہ نیستی سے ہستی نہیں کر سکتا۔ حالانکہ یہی حکم انسان کی طاقت پر بھی لگا ہؤا ہے کہ وہ نیستی سے ہستی نہیں کر سکتا۔

(۶) ایک کچا آم جو بالکل کھٹا ہوتا ہے۔ پال میں رکھنے پر میٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے وزن میں نہ کمی آتی ہے نہ بیشی نہ اس کے اندر باہر سے کوئی مٹھاس داخل کی جاتی ہے تو اوس کی کھٹائی کی دوری یا عدم موجودگی ہستی سے نیستی اور مٹھاس نیستی سے ہستی ہوئی یا نہیں۔

(۷) بروئے تناسخ روح جب ایک جسم سے نکل کر فوراً ہی دوسرے جسم میں داخل ہو جاتی ہے تو کبھی ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ایک انسان کی روح نکل کر خود ہی کسی دوسرے تازہ مرے ہوئے انسان یا جانور کے جسم میں گھس جائے [illegible] انسان یا جانور زندہ ہو جائے اور اپنے اعمال کی سزا اوس شخص یا جانور کے جسم میں بھگتے۔ رحم عورت جبکہ روح کے داخل ہونے کی جگہ اور رہنے کی جگہ ہے تو عقیمہ عورت کے رحم میں روح داخل ہونے سے کیوں گریز کرتی ہے اور روح کا یہ قیدخانہ کیوں خالی اور بیکار پڑا رہتا ہے اور ایسے خالی اور بیکار قیدخانہ کو پرمیشور نے کیوں بنایا

(۸) ایک روح کا تعلق جسم کے کل ذرات کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی کل ذرات کے مجموعہ یا ڈھیر کے ساتھ ہوتا ہے یا علیحدہ علیحدہ ہر ذرہ سے۔ اگر ہر ذرہ سے علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے تو روح بوجہ تعدد ذرات تقسیم ہو گئی یا نہیں اور تقسیم ہو کر حادث ہوئی یا نہیں۔ اور اگر ہر ذرہ سے تعلق علیحدہ علیحدہ نہیں ہوتا تو آدمی یا جانور کا کوئی عضو کٹ کر اور جسم انسان یا حیوان سے جدا ہو کر حرکت کیوں کرتا ہے۔ چھپکلی کی دم کٹ کر اور اسکے جسم سے علیحدہ ہو کر بہت دیر تک کیوں تڑپتی اور ناچتی رہتی ہے۔ کیا یہ روح کے تقسیم ہو جانے کی دلیل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ برساتی کیچوہ خراطین کے دو ٹکڑے کر دئیے جائیں تو دونوں ٹکڑے علیحدہ علیحدہ جسم رہ کر دو مستقل ذات رکھنے والے دو کیچوے بن جاتے ہیں۔ بتلائیے یہ ایک روح دو کیچوؤں میں کیسے تقسیم ہو گئی۔ اب بتلاؤ کہ روح حادث ہے یا قدیم

(۹) انسان کے دل، دماغ۔ آنکھ۔ ناک۔ کان وغیرہ میں مختلف طاقتیں مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ روح نکل جانے کے بعد یہ طاقتیں فنا ہو جاتی ہیں تو ہستی سے نیستی ہوئی یا نہیں۔ اگر کہو کہ یہ سب طاقتیں روح کے ساتھ ساتھ رہتی ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ چلی جاتی ہیں۔ اور دراصل یہ اوسی کی طاقتیں ہیں تو ایک انسان روح رکھتے ہوئے بہرا۔ اندھا۔ پاگل کیونکر ہو جاتا ہے۔ کلورا فارم سونگھانے کے بعد روح کی یہ طاقتیں کیوں کام نہیں دیتیں۔ اگر صرف ایک دوا کلورا فارم روح کے صفات اور طاقتیں زائل کر دیتی ہے تو خدا خود اپنی طاقت سے اوس روح کو فنا کرنے پر کیوں قادر نہیں سمجھا جاتا۔

(۱۰) ایک کاتب جو کہ لکھنا جانتا ہے خواہ وہ

کسی وقت تحریر کا کام کرے۔ ہروقت کاتب کہلاتا ہے اور یہ لکھنے کی صفت اس کی ذاتی صفت ہے۔ اسیطرح ہر شخص جو کہ ایک فن کا ماہر ہے ہروقت اوس فن کا ماہر کہلائے گا خواہ وہ کسی وقت اوس کا اظہار کرے اور خواہ وہ فعل اوس سے کسی وقت بھی سرزد ہو۔ جیسے ایک ماسٹر ہروقت ماسٹر کہلائے گا خواہ کسی وقت لڑکے پڑھا رہا ہو یا نہیں۔ وکیل ہروقت وکیل کہلائے گا خواہ وہ کسی وقت وکالت کرے۔ ڈاکٹر ہروقت ڈاکٹر کہلائے گا خواہ کسی وقت علاج کر رہا ہو یا نہیں۔

علیٰ ہذا القیاس تو آریہ صاحبان خدا کے لئے یہ امر کیوں ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ جب خالق ہوسکتا ہے کہ فعل خلق اس سے ہروقت ہر آن سرزد ہوتا رہے۔ لیکن یہ نہیں جانتے کہ بجواب اصول کل صفت خالقیت اوس سے کیسے جدا ہوسکتی ہے خواہ وہ کسی وقت اوس سے سرزد ہو۔ البتہ ویدک پرمیشور پر یہ اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ جب وہ روح اور مادہ پیدا کرنے سے عاری اور قاصر ہے تو کس چیز کا خالق ہے اور جبکہ دنیا خود اور اوس کی ہر چیز روح اور مادہ ہی کے ذریعہ اور وجود سے بنے ہیں اور ہر جاندار روح اور مادہ ہی کے اتصال کا نتیجہ اور ظہور ہے تو ویدک پرمیشر کا بحیثیت خلق اوس پر کیا احسان ہے۔ جبکہ وہ اپنے اجزا ترکیبی کی حیثیت سے قدیم ہے۔ ایک خدا بلا استثنیٰ روح و مادہ ہر چیز کو اپنی قدرت سے پیدا کرتا ہے۔ دوسرا روح اور مادہ دو آزاد ہستیوں پر ناجائز قبضہ جما کر انکو بغیر کسی استحقاق قانونی یا ملکیت جبراً اپنے قبضہ میں لاکر دنیا بنانے میں استعمال کرتا ہے تو انصافاً بتلائیے دونوں میں کون خدائی کے سزاوار اور قابل ہے اور کس کی صفت خالقیت کامل ہے۔ اپنی خالقیت کی صفت کا اظہار کرنے کے لئے محتاج بالغیر ہونا کیسی خدائی ہے۔ اور ایسے اعتقاد سے خدا کی کس قدر بے بسی اور توہین لازم آتی ہے۔

راقم نیازمند
محمد عبدالمنان قریشی ادرامپور منہاران

تفسیر سورہ کافرون

قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ۔

یعنی اے نبی تو اپنے حال و مقال سے بتادے کہ دین حق کے منکرو میں اس کو نہیں پوج سکتا جسکو تم پوجتے ہو کہ نہ تم ہی اس کے پرستار ہو جسے میں پوجتا ہوں۔ اور نہ میں آئندہ ہی کبھی اس شے کی عبادت کرنے والا ہوں جسکو تم پوج رہے ہو اور نہ تم ہی اسکو پوجنے والے ہو جس کی عبادت میں کر رہا ہوں۔ تم کو تمہاری راہ ہے اور مجھے میری راہ

یہ سورہ بڑے پائے کی ہے اس میں توحید پر قائم رہنے کی زبردست ہدایت اور کفر و شرک سے جدا رہنے کی بڑی تاکید ہے۔ یہ وہ سورہ ہے جس پر ایک سچا مسلمان کاربند ہوکر کبھی شرک و کفر کی طرف مائل نہیں ہوسکتا۔ اور ہمیشہ کے لئے اہل شرک کی کرتوتوں سے بیزار رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہادی کامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ پاک کی شان میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ سورہ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ قرآن کریم میں شیطان پر اور کوئی سورت زیادہ سخت اس سورت سے نہیں کہ اس میں ہمیشہ کے لئے عملی طور پر توحید پر قائم رہنے اور شرک سے برّیت کا ذکر ہے۔

اس سورت پاک کی حقیقت سمجھنے میں اکثر لوگوں نے دھوکہ کھایا ہے اور اسکے ایسے معانی بیان کئے ہیں جس سے قرآن کریم اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر حرف آتا ہے اور ان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس سورت میں کفار کو ان کے دین پر رہنے کی اجازت ہے یا یہ کہ کافروں کا کفر خدائے پاک کو پسند ہے

یہی وجہ ہے کہ بعض بڑے طبقہ کے مفسرین نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ یہ سورہ منسوخ ہے۔ سخت حیرت ہے اُن حضرات نے ایسا کیوں گمان کرلیا۔ حالانکہ یہ سورت کفر و ایمان میں ہمیشہ کے لئے قول فیصل اور محکم ہدایت ہے۔ اس نے علم اخلاق کے اس زبردست اصول کو حل کیا ہے اور دنیا کو وہ سبق پڑھایا ہے جس پر آج مہذب ممالک کو فخر ہے۔ جس سے دنیا بالکل بے خبر تھی اور جس کے نہ جاننے سے ہزارہا قسم کے فتنے و فساد برپا ہوتے تھے۔ پہلے اس سورہ پاک کا شان نزول بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکے بعد وہ اخلاقی سبق بآسانی سمجھ میں آجاویگا۔

اس سورت کا شان نزول یہ ہے کہ کفار مکہ کی ایک جماعت جیسے ابوجہل۔ عاص بن وائل۔ ولید بن مغیرہ وغیرہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آپ کے چچا کی معرفت یہ پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے بتوں کی مذمت و مخالفت چھوڑ دیں تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کو ہماری ذات سے کسی قسم کی اذیت یا تکلیف نہ پہنچیگی۔ اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا کہ نئی قسم کی تعلیم سے اگر آپ کا مقصد بادشاہ بننا ہے تو ہم آپ کو اپنا سردار اور امیر بنالیتے ہیں۔ اگر مال مقصود ہے تو ہم اس قدر روپئے جمع کئے دیتے ہیں کہ آپ سب سے بڑے دولت مند ہوجائیں گے۔ اگر کسی حسین خوبصورت عورت سے نکاح کا شوق ہے تو قبائل قریش کی حسین سے حسین لڑکی کے ساتھ آپ کا نکاح کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ آپ ہمارے بتوں کی مذمت نہ کریں اور توحید کی اشاعت چھوڑ دیں۔ ان تمام ترغیبات و مواعید انعامات کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ان امور میں سے کسی کی بھی خواہش نہیں۔ میرا مقصد تو صرف یہ ہے کہ تم لوگوں کو ہلاکت اور تباہی سے نکالکر ابدی نجات کی راہ دکھاؤں۔ فقط تم کو تمہارے خالق کی

رضامندی کا تمغہ دلاؤں۔

سرداران قریش کو جب اس طرح بھی کامیابی نہ ہوئی تو انہوں نے ہار کر یہ پیغام بھیجا کہ اچھا اگر یہ منظور نہیں تو آپ اور ہم اس طرح صلح کر لیتے ہیں کہ ایک وقت آپ ہمارے بتوں کی پوجا کر لیا کریں۔ دوسرے وقت ہم آپ کے ساتھ مل کر آپ کے معبود واحد کی عبادت کر لیا کرینگے۔ اس طرح باہمی مصالحت سے آئے دن کی کش مکش اور مخالفت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ ہم اور آپ ہمیشہ کے لئے شیر و شکر ہو جائینگے۔ ورنہ آپ ہم سے الگ رہ کر اپنا نیا دین کبھی جاری نہیں کر سکتے اور نہ کبھی اپنے مقصد میں کامیاب ہونگے۔

اس نئی تجویز صلح کا جواب بھی آپ نے ایسا صادقانہ اور بے لاگ دیا جس پر اگر انصاف سے غور کیا جائے تو سعید روح کو اس کے تسلیم کرنے میں کچھ تامل نہیں ہوتا کہ آپ سب راست بازوں اور صادقوں کے امام ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر آفتاب میرے دائیں اور ماہتاب بائیں ہاتھ پر لا کر رکھ دیا جائے تو بھی میں تمہارے ساتھ ہرگز ہرگز متفق نہیں ہو سکتا۔ اور وحی الٰہی کے مطابق یہ جواب ان کو سنایا جو اس سورہ مبارک میں ہے کہ کفر و اسلام کا میل نہ اب ہے اور نہ کبھی آیندہ ہرگز ہو سکتا ہے۔ توحید اور شرک کبھی جمع ہو ہی نہیں سکتے۔ تم مجھ سے ہرگز یہ توقع نہ رکھو۔ اگر خدائے واحد کی عبادت منظور نہیں تو میں بھی تمہارے معبودان باطل کی عبادت نہیں کر سکتا تم اپنے حال میں مست رہو اور میں اپنے حال میں۔ تمہارا دین تم کو مبارک اور میرا دین مجھ کو۔

یہ جواب سن کر اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔

اب ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔ سلطنتوں اور حکومتوں کا رعایا کی مذہبی آزادی میں دست اندازی کرنا ہمیشہ خونریزی و فساد کا باعث ہوا ہے۔ اس لئے حکماء اخلاق و ماہرین سیاست کی رائے ہے کہ رعایا کے ہر فرد کو امور مذہبی میں آزادی ہونی چاہئے کہ جو عقائد ان کو درست اور صحیح معلوم ہوں ان کو اختیار کریں اور جو طریقہ عبادت ان کے نزدیک بہتر ہو اس پر عمل کریں کسی دوسرے کو ان کے معتقدات و اعمال مذہبی کے بارے میں جبر و تشدد کرنے کا حق نہیں ہے۔ جس طرح ماحول میں تغیر ہونے سے آدمی کے جسم میں تغیر ہوتا ہے ایسا ہی اس کی معلومات میں تغیر ہوتا ہے۔ جو بات ایک وقت میں بالکل صحیح اور یقینی معلوم ہوتی ہے وہ آئندہ کے تجربہ اور ماحول کے تغیر سے کبھی غلط ہو جاتی ہے اس لئے عاقل کے لئے احتیاط کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے کسی مدمقابل کو جو کہہ رہا ہے۔ اور اس کی سمجھ میں حق نہیں جچتا تو اس کو اسکے حال پر چھوڑ دے اور اسکے سامنے اپنی صداقت اور راستبازی پر قائم رہ کر اسکے دل کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا رہے۔ قانون فطرت اپنے وقت پر جب آیندہ واقعات یا تغیرات کے ذریعہ اسکے کسی عقیدہ کو غیر صحیح اور کسی دوسرے عقیدہ کو اس سے بہتر ثابت کر دیگا تو وہ اس عقیدہ جدیدہ کو بطیب خاطر قبول کر لیگا۔ قرآن کریم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ اسلام میں اسی اصول کو ملحوظ رکھنے کی تعلیم فرمائی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ کافروں سے کہہ دے لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ۔ اگر اس وقت یہ سچائی اور حقانیت جسکی طرف میں تم کو بلاتا ہوں تمہاری سمجھ میں نہیں آتی تو تم اپنے طریق پر عمل کئے جاؤ اور میں اپنے مذہب پر قائم ہوں قانون قدرت کچھ عرصہ بعد تمہارے اس عقیدہ کو خود بخود غیر صحیح ثابت کر دیگا۔ اور تم میں جو سعید روحیں ہیں انکو معلوم ہو جائیگا کہ اس سے پہلا خیال غلط تھا۔ اور آیندہ بھی تم اسی طریق سے انسانی کمالات کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ نفاق اور مداہنت منافی ترقی کی راہ میں سخت ترین واقع ہیں۔ بعض وقت سمجھدار لوگ بھی دھوکا کھا کر ان بدخصلتوں کے ذریعے سے کامیابی کے خواہاں ہوتے ہیں، مگر اخیر میں انکو شرمندہ و نادم ہونا پڑتا ہے۔ اس سورہ پاک میں اس بری خصلت سے بھی روکا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں ہمیشہ کیلئے مؤمنوں اور کافروں کے درمیان ایک حد فاصل کھینچ دی گئی ہے اور بتا دیا گیا ہے کہ کفر و اسلام کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے نفاق اور مداہنت سے اگر ان دونوں کو کوئی ایک جگہ پر جمع کرنا چاہے تو اس کی سخت غلطی ہے۔ اگر وہ کفار ہمیشہ کفر و شرک پر قائم اور توحید و اخلاص سے متنفر ہوتے ہیں اور اہل حق ہمیشہ ایمان و اخلاص پر قائم اور کفر و شرک سے بیزار رہتے ہیں۔ اس لئے احتمال ہے کہ آپس کی کش مکش سے فتنہ و فساد ہوں۔ اور لوگوں کی جان و مال پر آبنے۔ اور ایک دوسرے کی آزادی کے سلب کرنے اور ایک دوسرے مذہب میں دخل دینے کی وجہ سے قتل و خونریزی تک نوبت پہنچ جائے۔ پس قرآن حکیم نے اپنے متعلقین کو ہدایت فرما دی کہ ایسے موقع پر ہمیشہ اپنا عمل لکم دینکم ولی دین پر رکھ کر دنیا میں امن و سلامتی کے شاہزادے بنے رہو۔ اگر تم نے اس زریں اصول کو ہاتھ سے نہیں دیا تو تھوڑے دنوں میں تمہارے مخالفوں پر سچائی کا راستہ خود بخود کھل جائے

یہ ہے سچا ایمان اخلاص جس کی مؤمن موحد کو ہمیشہ پیروی کرنی چاہئے۔ کفار کے عقائد باطلہ و خیالات واہیہ سے سچا مؤمن ہمیشہ علیحدہ رہتا ہے اور ایک منٹ کے لئے بھی کسی لالچ و طمع کی وجہ سے عقائد مذہبی میں ان کے ساتھ مداہنت و اتفاق نہیں کر سکتا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ مشرکین و کفار کی مذہبی آزادی سے بھی کچھ تعرض نہیں کرتا اور قولاً و عملاً اپنے مذہب کی تعلیمات کی خوبیاں ابنائے وطن کے ذہن نشین کرتا رہتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ یہ سورہ مبارک کیسی توحید کی دلدادہ و کفر و شرک سے بیزار کرنے والی ہے۔ دنیوی حیثیت سے کس قدر قوم و ملک اور حکومت و سلطنت کے لئے باعث امن و سلامتی ہے۔ اور منکرین کی ہدایت و رشد کے لئے کیسا اعلیٰ اصول سکھلاتی ہے اور یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس سورت کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن مجید کے برابر ارشاد فرمایا ہے بالکل حق و درست ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ زیادہ والسلام!

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

تفسیر آیہ کریمہ۔ یعنی لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کی تفسیر ہے۔ از امام ابن تیمیہ (اردو ترجمہ) قیمت ۱۲ [illegible] اہلحدیث امرتسر

مسند امام ابوحنیفہؒ اور علماء احناف

(مرقومہ مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی)

اہلحدیث کے مدارس عربیہ میں صحاح ستہ کی تعلیم خصوصیت کے ساتھ دی جاتی ہے۔ اور اہلحدیث طلباء جو علماء بن کر نکلتے ہیں۔ ان میں سے اکثر طلباء احناف کی کتب حدیث سے محض بے خبر ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض پرانی ٹائپ کے علماء حضرات کتب فقہ متداولہ وغیر متداولہ کو شاذو نادر ہی پڑھتے ہیں۔ اگر ہمارے مدارس کے طلباء حدیث فقہ حنفی کو کسی قدر سبقاً سبقاً پڑھ لیا کریں تو ان کو عجیب وغریب مسائل ومعلومات حاصل ہوں۔ آج ہم مسند امام ابوحنیفہؒ کی صرف دو احادیث آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مسند حصکفی کے نام سے مشہور ہے۔

قال ابوحنيفة ولدت سنة ثمانين وحجت مع ابی سنة ست وتسعين وانا ابن ستة عشرة سنة فلما دخلت المسجد الحرام ورايت حلقة عظيمة فقلت لابی من هذه فقال حلقة عبد الله بن الحارث بن جز الزبيدی صاحب النبی صلعم فتقدمت فسمعته يقول سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول من تفقه فی دين الله كفاه الله تعالی همه ورزقه من حيث لا يحتسب منا۔

(خلاصہ) امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں میری پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ اور میں نے اپنے والد صاحب کے ساتھ ۹۶ھ کو حج کیا جبکہ میری عمر سولہ برس کی تھی جب میں مسجد الحرام میں داخل ہوا تو عبداللہ بن حارث (صحابی) کا حلقہ درس دیکھا۔ اور ان سے ایک حدیث سنی ۔۔۔ امام صاحب کی اس روائت سے ثابت ہوتا ہے کہ جب آپ نے عبداللہ بن حارث صحابی سے یہ حدیث سنی تو آپ کی عمر اس وقت سولہ سال کی تھی اور یہ صحابی ۹۶ھ تک زندہ تھے۔ نیز امام صاحب کی اس روائت سے تابعی ثابت ہو رہے ہیں۔

نقض منقول۔ اب آپ علماء اسماء الرجال کی شہادتیں حضرت عبداللہ کی وفات کی نسبت سنئے۔

قال ابن یونس توفی عبد الله بن الحارث ۸۶ھ وكان قد عمی وقال غيره ۸۵ھ وقال بعضهم سنة ست (وهذا اصح) ابن یونس کے نزدیک حضرت عبداللہ کی وفات ۸۶ھ ہے اور بعض کے نزدیک ۸۵ھ اور بعض کے نزدیک ۸۶ھ ہے اور ۸۶ھ والی روائت زیادہ صحیح ہے۔ تاہم آپ اگر ساٹھ یا چھیاسی دونوں میں سے کسی ایک کو تسلیم کرلیں تب بھی یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ امام صاحب نے حضرت عبداللہ سے جب یہ حدیث سنی تھی تو اس وقت امام صاحب کی عمر ۱۶ سال کی تھی اور یہ بھی ثابت نہیں ہوسکتا کہ اس وقت یعنی ۹۶ھ کو حضرت عبداللہ زندہ تھے شیخ قاسم حنفی نے کیا خوب لکھا ہے:۔

ان ابن جزء مات بمصر ولابی حنيفه ست سنين وبان جزء لم يدخل الكوفة فی تلك المدة (ص۳۶) (اسماء الرجال حصکفی جو کہ مسند ابوحنیفہؒ کے ساتھ بطور ضمیمہ ہیں۔

لیکن سچے عاشق کا فرض ہے کہ اپنے امام کے ہر قول کی تائید میں زمین وآسمان کے قلابے ملادے چنانچہ ص۳ پر یہ عبارت ہے:۔

واما ثانيًا فاللقی ممكن بمصر او بموضع آخر قريب من الكوفة او بعيدها بانتقال الامام من الكوفة وهو ليس بمستحيل ولا مستبعد فی هذا العمر لا ينكره الا متعنت الخ

(خلاصہ) امام صاحب کی ملاقات حضرت عبداللہ سے ممکن ہے کہ مصر میں یا کسی دوسرے موضع میں کوفہ کے قریب یا بعید ہوئی ہو اور یہ کوئی مشکل یا بعید بات نہیں اور اس ملاقات کا انکار کا لے منعا لا ہی کرسکتا ہے۔ خوب؟

آپ نے دلیل دیکھ لی کہ کس قدر مضبوط اور اعلیٰ درجہ کی دلیل پیش کی گئی ہے۔ جس سے روز روشن کی طرح امام کی ملاقات ثابت ہو رہی ہے۔

دوسری توجیہ | فلعله تصحيف اوهو مبنی علی الاختلاف فی موته اوهو تصحيف فی لفظ الثمانين فلعله ستون سنة علی ما نقلنا من مسند الخوارزمی ولفظ التسعين التبس بالسبعين او تصحيف فی اللفظين فالثمانون هو السبعون كما هو عند البعض فی ولادته والتسعون هو الثمانون والله اعلم۔ (ص۳۲)

(خلاصہ) یا تو یہ نسخہ ہے اور یا یہ کہ ان کی موت میں اختلاف ہے۔ اور یا یہ کہ لفظ ثمانین (یعنی ۸۰) شاید کہ یہ ستون (یعنی ۶۰) ہے جس طرح کہ ہم نے مسند خوارزمی سے نقل کیا ہے۔ اور لفظ تسعین (یعنی نوے کا لفظ) سبعین (یعنی ستر) کے ساتھ مل گیا ہے۔ (یعنی ستر نوے کی جگہ ہے) اور یا ثمانون (یعنی اسی) یہ سبعون (ستر) ہے۔ جیسا کہ بعض علماء کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ کی ولادت ۷۰ھ ہے اور تسعون (نوے) کی جگہ ثمانون (یعنی اسی) ہے

آپ نے دیکھ لیا کہ امام پرستی میں کس قدر تاویل کی گئی ہے۔ یعنی آپ فرماتے ہیں کہ جہاں امام صاحب نے اپنی عمر ۸۰ھ بتلائی ہے وہ دراصل سبعون یعنی ستر ہے۔ اور جہاں آپ نے حضرت عبداللہ کی ملاقات ۹۶ھ بتلائی ہے وہ دراصل ۸۶ھ ہے۔ چونکہ امام صاحب کی عمر اس وقت سولہ سال ثابت کرنا ہے۔ اس لئے یہ عجیب وغریب تاویل کی گئی ہے۔ لیکن جبکہ علماء اسماء الرجال کا زیادہ رجحان اس طرف ہے کہ حضرت عبداللہ بن حارث کی وفات ۸۶ھ میں ہوئی تو پھر مطابقت کس طرح پیدا ہوگی؟ فافهموا وتدبروا ايها الاخوان۔

تیسری توجیہ | ولعل اباه حمله علی عاتقه للازدحام فی المسجد الحرام لاسيما حلقة صحابی النبی صلعم وقد اراد (ابوه) ان يراه ويسمع والله اعلم ملا علی قاری۔

ملا علی قاری احناف کے مسلم علامہ فرماتے ہیں کہ شاید آپ کے والد نے آپ کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا ہو بکثرت اژدحام وہجوم کے تاکہ امام ابوحنیفہ رح صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ سکیں اور ان سے حدیث بھی سن سکیں۔ اس تاویل کا آپ حضرات خود ہی اندازہ لگالیں کہ کس بلند شان کی تاویل وتصریح ہے کیا سولہ سالہ بچہ بھی باپ کے کندھوں پر اٹھانے کے قابل ہوتا ہے؟

دوسری حدیث | قال ابوحنیفة ولدت سنة ثمانين وقدم عبد الله بن انيس صاحب رسول الله صلعم الكوفة سنة اربع وتسعين و سمعت منه وانا ابن اربع عشرة سنة سمعت رسول الله صلعم يقول حبك الشئ يعمى ويصم (ص۲۱۵) حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ میری پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ اور عبد اللہ بن انیس (صحابی رسول اللہ صلعم) ۹۴ھ کو کوفہ میں تشریف لائے اور میں نے ان سے یہ حدیث سنی اس وقت میری عمر چودہ سال کی تھی۔ امام موصوف کی اس روایت سے نہایت صاف ثابت ہورہا ہے کہ آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور شہر کوفہ میں حضرت عبد اللہ بن انیس صحابی ۹۴ھ کو آئے اور امام صاحب نے ان سے حدیث کی سماعت کی۔

لیکن اب آپ علماء اسماء الرجال کی رائے دیکھئے عبد الله بن انيس مات بالشام فی خلافة معاوية اربع وخمسين ووهم من قال سنة ثمانين كذا فی التقريب۔ یعنی حضرت عبد اللہ عہد معاویہؓ میں شام کے اندر ۵۴ھ میں انتقال فرماگئے تھے۔

لیکن اب آپ عشاقان امام کی تاویلات بھی ملاحظہ فرمائیے۔ لان اهل السير والتواريخ مجمعون على انه مات بالمدينة عام اربع وخمسين قبل ولادة امام بالسنين فيحمل الرواية على نوع من المرسل فتامل (ملا علی قاری) احناف کے مسلم علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اصحاب سیر وتاریخ کا اتفاق ہوچکا ہے کہ عبد اللہ بن انیس ۵۴ھ میں یعنی امام ابوحنیفہ کی پیدائش سے کئی سال قبل انتقال کرگئے تھے۔ اس لئے یہ روائت مرسل قرار دی جائیگی۔

اب آپ اسی عبارت سے سمجھ سکتے ہیں کہ عبالام میں کیسی کیسی بعید از قیاس تاویلات تراشی جاتی ہیں

دوسری توجیہہ سنئے! | ان هذا الاسم لخمسة من الصحابة فلعل المراد غير الجهنی۔ یہ نام (عبد اللہ بن انیس) پانچ صحابہ کا تھا اس لئے شائد کوئی دوسرے عبد اللہ ہوں۔ لیکن علماء سیر والتاریخ خوب جانتے ہیں کہ کوفہ میں ان کے سوا کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔

توجیہہ ثالث | لعل ذالك تصحيف من بعض النساخ بل لا يبعد ان يقال انه اقرب النقشين للسبعين والتسعين فالظاهر الاولى بالجزم انه اربع وسبعون فهذا الصحيح الرواية على ما روى من ولادة الامام سنة سبعين الخ

شاید تسعین (نوے) کی جگہ سبعین (ستر) ہو۔ اور یہ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ امام کی پیدائش صحیح طور پر ۷۰ھ کو ہوئی۔ اس لئے اسّی کی جگہ ستر اور نوے کی جگہ اسّی پڑھا جائے۔

یعنی حضرت امام کی پیدائش ۷۰ھ کو ہوئی اور حضرت عبد اللہ بن انیس سے یہ روائت ۸۴ھ کو ۱۴ سال کی عمر میں سنی۔ ناظرین نے دیکھ لیا کہ کس قدر زمین وآسمان کے ناممکن قلابے ملائے جارہے ہیں لیکن افسوس کہ ان تاویلات سے بھی کچھ نہیں بن سکتا اس لئے کہ اگر ہم حضرت عبد اللہ کی ملاقات ۹۴ھ نہیں بلکہ ۸۴ھ بھی تسلیم کرلیں اور امام اعظم کی پیدائش ۸۰ھ کی بجائے ۷۰ھ تسلیم کرلیں تب بھی تو حضرت امام صاحب کی ملاقات ثابت نہیں ہوتی۔ اف پھر کس قدر تعجب کی بات ہے کہ امام صاحب دو جگہ نہیں بلکہ بیسیوں جگہ اپنی عمر ۸۰ھ بتلا رہے ہیں۔ لیکن مؤلفین حضرات اس گورکھ دھندا کو حل کرنے کے لئے اپنے امام کے قول کی بھی تکذیب کررہے ہیں اور یہی کہے جارہے ہیں کہ شاید لکھنے میں اسّی کی جگہ نوے اور نوے کی جگہ اسّی اور ستر کی جگہ اسّی لکھا گیا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس طرح بھی کوئی مطلب برآری نہیں ہوتی۔

کیا ان دو احادیث کی روائت پر جرح کرنے سے مسند امام ابوحنیفہ رح کی کھلے طور پر تکذیب ثابت نہیں ہوتی؟ پس قارئین کرام فقہی احادیث کا اندازہ انہی دو روائتوں سے کرلیں۔

فافهموا وتدبروا ايها الطلباء والعلماء

میرا پیغام اسلامی بھائیوں کے نام

(از محترمہ قمر النساء بیگم صاحبہ مریخ)

قوم کو زندہ کریں اب مل کے سارے مرد وزن
صور بیداری کی تا ئم ہر جگہ ہو انجمن
نوجواں مردوں سے یہ کہنا ہمارا فرض ہے
چھوڑ دیں راہ غلط اسلام کا سیکھیں چلن
اپنی وضع وقطع ہو اسلام کی تعلیم پر
ہو شریعت کے مطابق پیراہن بھی زیب تن
ان کو میدان عمل میں آج آنا چاہئے
ہوش میں آئیں ذرا اسلام کا سیکھیں چلن
آہ یہ اندھیر کیسا۔ آہ یہ اندھیر کیا
آفتاب قوم پر چھایا ہوا ہے کیوں گہن
دیکھ کر ان کے طریقے دیکھ کر انکی روش
کہہ رہی ہیں غیر قومیں آج ان کو بدچلن
بھوکے مرتے ہیں مگر ہے مانگ پٹی کا خیال
فاقہ مستی پر بھی یہ فیشن میں رہتے ہیں مگن
راہ پر ایک ایک کو اس وقت آنا چاہئے
لہلہا اٹھے جہاں میں قوم کا سوکھا چمن
کہہ دیا کہنا تھا جو کچھ مختصر الفاظ میں
میرے شعروں [illegible] کاش سارے مرد وزن
ہے دعا مریخ کی شام وسحر اے کردگار
قوم کا ہر شخص ہو [illegible]

فتاویٰ

اعلان ضروری

دفتر اہلحدیث سے فتویٰ دریافت کرنے والے حضرات مندرجہ ذیل قواعد کی پابندی نہ کرینگے تو جواب سے جواب رہیگا

قواعد یہ ہیں

(۱) محصول کے لئے واپسی لفافہ آنا چاہئے۔ بیرنگ جواب نہ دیا جائیگا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اُردو یا انگریزی یا دیسی حرفوں میں لکھا کریں۔ (اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کے لئے اس کی ضرورت نہیں)

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے فی سوال مطبوعہ ہو یا قلمی ہر حال میں ۲ پائی "غریب فنڈ" کے لئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن (درجہ) آٹھ آنے (۸؍) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

نوٹ:۔ جو صاحب واپسی لفافہ مع حق غریب فنڈ نہ بھیجیں گے ان کا جواب اخبار میں درج ہوگا۔ اگر قلمی جائیگا تو بے دستخط جائیگا۔

غریب فنڈ کی آمد سے غریبوں کی مدد کی جاتی ہے جس کا حساب اخبار اہلحدیث میں چھپتا رہتا ہے۔

س ۵۸} عیدین کی نماز میں ہر تکبیر پر رفع الیدین کرنا چاہئے یا نہ کرنا چاہئے۔ اور محدثین کا عمل کیا رہا ہے؟ (حافظ عبد الرزاق از رائیدرگ)

ج ۵۸} کرنا چاہئے۔ حدیث لا ترفع الایدی الا فی سبع مواطن گو ضعیف ہے مگر عمل پیرا ہے۔ حنفی مذہب میں بھی رفعیدین سنت ہے۔

س ۵۹} مسلمان الیکشن (انتخاب) کے موقعہ پر اخوۃ المؤمنین کے بہترین سبق کو فراموش کرکے ایک دوسرے کے خلاف پبلک میں اس قدر غلط فہمی اور پروپیگنڈا پھیلاتے ہیں کہ جس کی انتہا نہیں۔ کیا صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں سیاست کا یہی دستور تھا اور مسلمان اس فتنہ میں آج کی طرح سرگرداں تھے۔ کیا مسلمانوں کو اس حال سے اس میں حصہ لینا قرآن و حدیث سے جائز ہے؟ (قاضی سید اصغر علی از پانڈھورنہ)

ج ۵۹} یہ سوال خود اپنا جواب دے رہا ہے یہ سب امور ناجائز ہیں۔ فریق مقابل پر سب و شتم کرنا رشوتیں دینا۔ ورغلانا وغیرہ جو امور آج کل قانون میں بھی منع ہیں وہ شریعت میں بھی سخت منع ہیں اور آیت وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ میں داخل ہیں۔

س ۶۰} ہمارے ہاں نکاح کے وقت ہر غریب امیر مسلمان دلہا سے پانچ روپیہ مسجد کا حق لیکر نکاح پڑھایا جاتا ہے۔ اگر کوئی بوجہ مفلسی اس کے ادا کرنے میں قاصر ہے تو اُس کا نکاح روک دیا جاتا ہے۔ اسکو ہر طرح مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ پانچ روپیہ نکاح سے قبل ادا کرے۔ کیا اس طریقہ سے مسجد کا حق طلب کرنا قرآن و حدیث سے جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۰} اگر اہل محلہ یا اہل دہ نے بالاتفاق کسی زمانے میں یہ امداد منظور کی ہوئی ہے اور یہ دستور چلا آرہا ہے تو بحکم المسلمون علیٰ شروطھم تعمیل کرنی چاہئے۔ مفلس ہے تو معذرت کرکے کمی کرائے۔

س ۶۱} اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کوئی چیز مثلاً باغیچہ، باڑی، مکان وغیرہ وقف کردے اور وہ اس کو کئی سال اپنے قبضہ میں رکھ کر اُس سے فائدہ اٹھائے تو از روئے شریعت وہ چیز کس کی ملکیت ہوئی۔ اور جس کو وہ چیز دی گئی ہے اس سے واپس لینا از روئے شرع کیا جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۱} وقف شدہ چیز واقف واپس نہیں لے سکتا۔ جو اس سے فوائد حاصل ہوں ان کا بھی واقف حقدار نہیں۔ ان کو اسی مصرف میں خرچ کرے جس کیلئے وہ چیز وقف کی گئی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ اوفوا بالعقود۔

س ۶۲} اکثر دیکھا جا رہا ہے کہ بعض مسلمان غیر اقوام اور بیگانے مسلمانوں سے زیادہ محبت کا برتاؤ رکھتے ہیں اور اپنے کنبہ و ہمسایہ مسلمانوں سے سخت مخالف ہو کر جھگڑتے ہیں۔ پس ایسے مسلمانوں کیلئے قرآن و حدیث میں کیا وعید آئی ہے۔ ان کو مسلمان کہنا کہاں تک جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۲} یہ مرض عام ہے۔ قرآن مجید میں مومنوں کی نشانی یہ بتائی ہے اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (باہمی اچھا برتاؤ کرنے والے مؤمن ہیں) جس میں یہ علامت نہیں اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔

س ۶۳} ماہ شعبان کی تیس تاریخ کو اگر دن کا کچھ حصہ گذار کر مفتی کے فتوے سے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ مقرر ہوئی تو اس وقت کھانا پینا اور ناقص روزہ چھوڑ دینا واجب ہے؟ اگر کوئی شخص یہ خبر سن کر بھی کھانا پینا وغیرہ عمداً نہ چھوڑے اور اوروں کو بھی ترک نہ کرنے کو کہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث از سری نگر)

ج ۶۳} صورت مرقومہ میں کھانا پینا چھوڑ دینا احترام صیام ہے روزہ نہیں ہے۔ کیونکہ دن کا کچھ حصہ گزرنے پر شرعی روزہ نہیں ہوتا ماہ صیام کا احترام ہوتا ہے۔ اگر کسی کا دل اس شہادت پر مطمئن نہ ہو تو اسے کچھ نہ کہا جائے۔ مگر وہ بعد رمضان روزہ قضا کرے۔

س ۶۴} لوگوں سے سننے میں آیا ہے کہ نماز تہجد بارہ رکعت اس طرح پڑھنی چاہئے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص بارہ مرتبہ۔ دوسری میں گیارہ۔ تیسری میں دس مرتبہ علیٰ ہذا القیاس ہر رکعت میں ایک دفعہ کم کرتے جانا چاہئے۔ کیا نماز تہجد کا یہ طریقہ مسنون ہے؟ اور جو اُسکے خلاف آٹھ رکعت پڑھے اور جو سورت چاہے پڑھے اس کی نماز ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۶۴} نماز تہجد کی آٹھ رکعت ہے وتر سمیت گیارہ۔ کسی سورت کی تخصیص نہیں ہے۔ فاقرؤا ما تیسر من القرآن۔

س ۶۵} درود شریف کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اگر چارپائی پر بیٹھ کر پڑھا جائے تو کوئی حرج تو نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۶۵} کوئی حرج نہیں۔ اذکروا اللہ قیاماً

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ فروری ۱۹۲۹ء میں ختم ہو جائیگی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ حضرات نے آیندہ اپنے نام اخبار کو مسلسل جاری رکھنا ہو تو مہربانی فرماکر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی دفتر میں اطلاع بھیجدیں

وی پی سسٹم میں طرفین کو ہی نقصان ہوتا ہے ہر ماہ نسبت سا نقصان اسی طریق پر اٹھانا پڑتا ہے لہذا خریدار حضرات حتی الامکان وی پی منگوانے کی بجائے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیا کریں۔

مہلت یافتگاں بھی نوٹ کرلیں کہ آیندہ کسی قسم کی مزید مہلت نہیں دی جائیگی بلکہ ۲۸۔ فروری تک قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

نوٹ جو صاحب گھر پر موجود نہ ہوں وہ جہاں کہیں اخبار میں اپنا نمبر ملاحظہ فرمائیں تو دفتر میں اطلاع بھیجدیں تاکہ ان کو وی پی نہ بھیجا جائے۔

44 - 710 - 1325 - 1597 -
2206 - 2480 - 2683 - 3566 -
4197 - 4387 - 4844 - 4933 -
5419 - 5591 - 5738 - 6127 -
6329 - 6378 - 6641 - 7058 -
7120 - 7121 - 7442 - 7793 -
8259 - 8531 - 8656 - 8759 -
8869 - 8900 - 9256 - 9391 -
9398 - 9457 - 9463 - 9683 -
9773 - 9810 - 9822 - 10092 -
10168 - 10142 - 10188 - 10459 -
[illegible]

10782 - 10803 - 2852 - 10854 -
10913 - 11076 - 11099 - 11108 -
11142 - 11177 - 11233 - 11264 -
11302 - 11312 - 11346 - 11447 -
11543 - 11554 - 11600 - 11603 -
11736 - 11784 - 11791 - 11818 -
11828 - 11831 - 11835 - 11837 -
11921 - 11974 - 11979 - 11997 -
12009 - 12074 - 12142 - 12159 -
12163 - 12167 - 12186 - 12226 -
12232 - 12288 - 12289 - 12290 -
12295 - 12298 - 12302 - 12308 -
12315 - 12323 - 12324 - 12328 -
12332 - 12334 - 12336 - 12338 -
12339 - 12340 - 12343 - 12349 -
12373 - 12387 - 12391 - 12392 -
12419 - 12455 -

غریب فنڈ 9953 - 11260 - 11769 -
11813 - 12006 - 12325 - 12329 -

داخلہ بند

غریب فنڈ میں چونکہ سائلین کی کثرت ہے۔ اس لئے جب تک ان کے نام اخبار جاری نہ ہو جائے۔ نئے داخلے بالکل بند رہینگے۔ لہذا کوئی سائل اگر داخلہ بھیجیگا تو واپس کر دیا جائیگا۔

نوٹ اگر توحید و سنت کے شیدائی توحید و سنت کی اشاعت عام چاہتے ہیں تو غریب فنڈ کی امداد کریں۔

اسلامی ڈائری مجلد سالانہ جنوری ۱۹۲۹ء کے علاوہ مجمل تاریخ و ولادت و وفات و حالات ائمہ اسلام علیہم السلام و دیگر معلومات مفیدہ سے پر ہے۔ مسلمانوں کو اس ڈائری کی قدر کرنی چاہئے۔ پاکٹ سائز مجلد منقش [illegible] قسم اول ۸/ قسم دوم ۶/ قسم سوم ۴/

پتہ۔ شیخ عبدالحفیظ اینڈ سنز قریشی بک ایجنسی گورو بازار۔ امرتسر

رسائل ثلاثہ یعنی امام زمان، مہدی منتظر، اور مجدد دوران، جو جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ مولانا سیالکوٹی صاحب مہتمم جمعیۃ مذکور کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔ خریداران جمعیۃ کو بلاقیمت بھیجے گئے ہیں۔ دیگر شائقین سات آنہ کے ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل سے طلب کریں۔

مولوی عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث۔
ڈھاب کھٹیکاں۔ امرتسر

قطعہ تاریخ وفات شیخ غلام حیدر صاحب مرحوم سرگودھوی اہلحدیث کے اولین خریداروں میں سے تھے اور آخر دم تک رہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ آپ وفات پاگئے۔ اناللہ! ان کی وفات پر کسی مولوی صاحب نے قطعہ تاریخ وفات بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔

(خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے)

غلام حیدر اہل فیض و ارشاد
چون اندر لحد خفت و جان بحق داد
پئے تاریخ وفاتش عبد از غم
بگفتا - داخل جنت بریں یاد
۱۳۵۷ھ

مباحثہ تقلید شخصی
چھپ گیا

رسالہ مذکور کی بابت ناظرین کو عرصہ سے انتظار تھا چنانچہ وہ بالکل تیار ہو گیا ہے۔ جن حضرات نے فرمائشیں بھیجی ہوئی تھیں ان کو تو بھیج دیا گیا ہے دیگر شائقین حضرات جلد از جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر ملنا مشکل ہو جائے گا۔

طلب کرتے وقت ۲ پائی فی نسخہ بغرض اشاعت تبلیغ مزید آنا چاہئے۔ اور محصول ڈاک ۹ پائی فی نسخہ

منگوانے کا پتہ
منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

جواب دیں | مولوی محمد عالم صاحب بھی جعفری اور ملک امام خان صاحب سہدی

کو میں کئی خطوط لکھ چکا ہوں مگر جواب تا حال موصول نہیں ہوا۔ اگر موصوفین اس نوٹ کو ملاحظہ فرمائیں تو مجھے جواب خط سے سرفراز فرمائیں۔

منشی محمد خان گوندل مدرس مدرسہ کھائی
ڈاک خانہ کشالہ شیخاں ضلع گجرات

ضرورت کتب | خاکسار ایک غریب طالب علم ہے۔ تعلیم دینی اور مندرجہ ذیل کتب کا از حد شوق ہے اہل خیر حضرات یہ کتب خرید کر دیں۔

(۱) البلاغ المبین فی احکام اتباع خاتم النبیین۔
(۲) الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید۔
(۳) تفسیر سورہ اخلاص مصنفہ علامہ ابن تیمیہ رح
(۴) اسلام کی کتب مصنفہ مولوی رحیم بخش صاحب لاہوری
(۵) اسوہ حسنہ (اردو) مصنفہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ
(۶) خطبات شہیدی مصنفہ شاہ اسماعیل شہید دہلوی رح
(۷) رحمۃ اللعالمین مصنفہ قاضی محمد سلیمان پٹیالوی مرحوم

العارض:۔ رمضان علی طالب علم
چک ۱۲۲ مراد ڈاک خانہ خاص۔ براستہ چشتیاں۔
ریاست بہاول پور۔

نوٹ | مندرجہ بالا کتب دفتر اہلحدیث امرتسر میں فروخت ہوتی ہیں۔

جمعیۃ مرکزیہ | تبلیغ الاسلام انبالہ شہر نے مورخہ ۶۔ جنوری ۱۹۳۹ء کو بمقام کان پور حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا:۔

"ان حالات پر غور کرتے ہوئے جو سلطنت آصفیہ حیدر آباد اور اسلام کی بیخکنی کے لئے آریہ سماج اور ہندو مہاسبھائی عناصر کی طرف سے منظم سازشوں کے ساتھ زہریلے لٹریچر اور دیگر شر انگیز طریقوں سے جاری ہیں جماعت منتظمہ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام کا یہ اجلاس انتہائی نفرت و بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ اور مسلمانان ہند سے درخواست کرتا ہے کہ وہ سلطنت آصفیہ اور اسلام کی حفاظت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں۔" المعلن امین ندر مہتمم

منصرم دفتر جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

درخواست دعا | ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں عموماً و بزرگان قوم کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے کہ خاکسار ناچیز کو بجرم اہل حدیث ہونے کے ۱۸۹۶ء سے لیکر ۱۹۰۶ء تک اس قدر تکالیف کا

اعلان تعطیل

بوجہ تقریب عید اضحیٰ حسب معمول سابق دفتر اور پریس میں تعطیلات ہونگی۔ اس لئے ۲۷۔ جنوری و ۳ فروری کا پرچہ یک جاہی شائع کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا

آئندہ پرچہ شائع نہیں ہوگا

ناظرین و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

ناظرین اہلحدیث

عید اضحیٰ کے موقعہ پر

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی امداد کیلئے

عید آنہ فنڈ

کا ضرور خیال رکھیں

نیز کانفرنس مذکور کا سالانہ اجلاس ۷۔۸۔۹ اپریل کو فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوگا۔ شائقین اس میں شریک ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائیں اور کانفرنس کی ہر ممکن اعانت کر کے اس کو تقویت پہنچائیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ

سامنا کرنا پڑا جو بیان کرنے سے قلم قاصر ہے۔ اور آج تک اپنی اہل حدیث برادری میں کوئی کسی قسم کی آواز تک نہ پہنچائی۔ ہر مصیبت میں سے صبر سے کام لیا۔ اس عرصہ میں ناچیز کو گاؤں والوں نے ہر طرح سے بائیکاٹ کیا۔ مال مویشی کو چھڑایا گیا۔ فصل کاٹا گیا۔ گھر لوٹا گیا۔ ... بہو بیٹیوں کی عزت پر بہتان تراشے گئے۔ کافر ہونے کا فتویٰ دیا گیا۔ الغرض کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو اس خادم دین پر وارد نہ ہوئی۔ خدا کے فضل و کرم سے ۱۹۰۶ء سے لے کر ۱۹۳۷ء تک آرام رہا۔ اور حتی المقدور تبلیغ میں مصروف رہا۔ مگر اب عرصہ چھ ماہ سے پھر وہی مخالفت کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے۔ اور اس خادم کو ہر طرح سے تکالیف دینے میں مخالفین دین رسول مصروف ہیں راقم الحروف قومی خادم آج کل اس قدر تنگ و لاچار ہو رہا ہے کہ بیان کرتے ہوئے قومی برادری کو غم میں مبتلا کرنے والی بات ہے۔ میرے پیارے اہل حدیث بھائیو! اس خادم کے لئے رب العزت سے دعا کرو کہ مجھ ناچیز کو دشمنان دین سے محفوظ رکھے۔ اور اس ضعیف العمری کی حالت میں زندگی آرام سے گزار دوں۔

والسلام خیر الختام! (نور محمد میانوی جہلمی)

یاد رفتگاں | ہماری جماعت اہل حدیث کے ایک اسّی سالہ معمر بزرگ حاجی قاسم علی صاحب جو صوم و صلوٰۃ کے پابند اور متبع سنت تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (حاجی عبد الغفور محلہ عید گاہ اجمیر) ۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور اسکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

جلسہ کانفرنس | کے لئے شعراء کرام نظمیں تیار کریں جن میں توحید و سنت کی اشاعت و تبلیغ کا ذکر ہو۔

اشتہار محرم و تعزیہ | محرم سے پہلے پہلے منگوا کر تقسیم کر دینا چاہئے۔ حق اشاعت فنڈ ۲ ر فی سینکڑہ اور محصول ڈاک ۸ ر فی سینکڑہ نئے۔ جلد طلب کیجئے۔

رسیدی ٹکٹ نہ بھیجیں | بعض حضرات ٹکٹ بھیجتے وقت رسیدی ٹکٹ (ریونیو ٹکٹ) بھیجدیتے ہیں۔ جو دفتر کے کسی کام نہیں آ سکتے۔ لہٰذا ٹکٹ بھیجتے وقت ہمیشہ ڈاک خانہ کے ٹکٹ ... خرید کر بھیجا کریں تعمیل ارشاد نا ممکن ہوگی۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

کوپن منی آرڈر | پر منی آرڈر بھیجنے والے حضرات ... صاف تفصیل ... لکھا کریں

ملکی مطلع

فلسطین اور برطانیہ

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال مے آید

فلسطین کے عربوں کا خون بڑی ارزانی سے بہایا جا رہا ہے۔ اب تو خبریں یہاں تک آ رہی ہیں کہ ادھر بھی سرکاری فوجوں کے مقابلہ میں اسلحۂ جنگ کھلم کھلا استعمال کئے جاتے ہیں اور اس جنگ میں فریقین کے سپاہی کام آتے ہیں۔ عربوں نے قادیانیوں کی طرح بطور خود عدالتیں قائم کر رکھی ہیں۔ جن میں انگریزوں کے ہوا خواہوں پر باقاعدہ فرد جرم لگائی جاتی ہے اُدھر انگریزی فوج ایسی عدالتوں کو تلاش کر کے قاضیوں کو مع سٹاف کے گرفتار کر لیتی ہے۔ پھر اپنے حسب منشا ان پر سزا کا حکم لگاتی ہے۔ مگر اعراب فلسطین ابھی تک اپنے خیالات پر بڑی مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ ہم عرصہ سے یہ رائے ظاہر کرتے آئے ہیں کہ فلسطین کی تحریک آئرلینڈ کی تحریک کے مشابہ چل رہی ہے۔ جس کی ایک بڑی علامت یہ ظاہر ہوئی ہے کہ اہل فلسطین کے ساتھ فیصلہ کرنے کے لئے عنقریب لندن میں ایک گول میز کانفرنس بلائی جا رہی ہے۔

نوٹ: ناظرین کو یاد رکھنا چاہئے کہ انگریزی حکومت کا یہ دستور ہے (جو اسی سے مخصوص نہیں بلکہ ہر ایک حکومت کا یہی قاعدہ ہے) کہ ابتدا میں ماتحت رعایا کی سرکشی کو بزور دبانے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر شدہ شدہ تو اپنی طرف سے تحقیقات کے لئے کمیشن بھیجتی ہے۔ جس کے سب ممبران سرکاری ہوتے ہیں۔ پھر اس کی رپورٹ شائع کرتی ہے تاکہ عوام کو [illegible] [illegible]

اس کو بھی پروا نہیں کرتی تو پھر ایک ایسی کمیٹی مقرر کرتی ہے جس میں کچھ ممبر حکومت کے اور کچھ رعایا کے شامل کئے جاتے ہیں جو باہم مل کر تبادلۂ خیالات کرتے ہیں۔ آخر کار کوئی نہ کوئی تجویز ایسی ڈھونڈ لیتے ہیں جس پر فریقین رضامند ہو جائیں۔

چنانچہ یہی برتاؤ ہندوستان کے ساتھ کیا گیا تھا ان ہر دو کمیٹیوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ پہلی کمیٹی کی غرض محض حاکمانہ تحقیقات ہوتی ہے۔ مگر دوسری ایک قسم کی مجلس مصالحت و مشاورت ہوتی ہے۔ اسی کو گول میز کانفرنس کہتے ہیں۔ چنانچہ آج کل اسی قسم کی ایک گول میز کانفرنس قضیۂ فلسطین کے تصفیہ کے لئے لندن میں ہونے والی ہے۔ جس میں عربوں کے نمائندے بھی شریک ہونگے۔

ہندوستان میں کانگرس کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ کانگرس کے جلسے ممنوع قرار دئیے گئے تھے۔ لاہور میں ممبران کانگرس نے اس ممانعت کو ملحوظ رکھ کر ایک دفعہ کھڑا جلسہ کیا تھا جس کی صورت یہ تھی کہ شرکاء جلسہ نے بطور سیر کے باہر پھرتے پھرتے چند تجاویز پاس کر لیں۔ اسکے بعد ایک وقت آیا کہ کانگرس نے دہلی میں سالانہ جلسے کے انعقاد کا اعلان کیا۔ ادھر مسلح پولیس پھر رہی تھی تاکہ جلسہ نہ ہونے پائے۔ مگر ممبران کانگرس نے عین وقت پر گھنٹہ گھر کے چوک میں مختصر سا جلسہ کر لیا جس میں خطبہ استقبالیہ اور خطبہ صدارت وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ ممبران کانگرس آئے اور چلے گئے۔ یعنی دس پندرہ منٹ میں جلسے کی سب کارروائی ختم ہو گئی۔ اسی طرح ایک جلسہ امرتسر میں ہوا تھا۔ ان تمام مصائب کے جھیلنے کے بعد حکومت برطانیہ نے لندن میں گول میز کانفرنس کی تجویز کی جس میں کانگرسی ممبروں کے علاوہ ملک کے دوسرے سرکردہ اشخاص کو بھی شریک کیا۔ اس کانفرنس کے کئی ایک اجلاس ہوئے۔ آج ہندوستان میں جو [illegible] جاری ہے۔ اسی گول میز کانفرنس کا نتیجہ ہے [illegible]

ظاہر کرتا ہے کہ فلسطین کے عربوں کی کامیابی بالکل قریب ہے۔ کیوں نہ ہو۔ صدق اللہ!
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا!

گردش زمانہ

کوئی چیز قانون قدرت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ علامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ کے مقدمہ میں اس امر پر بھی بحث کی ہے کہ قوموں کی زندگی افراد کی زندگی سے گو زیادہ ہوتی ہے مگر محدود ہوتی ہے دائمی نہیں ہوتی۔ ہر قوم اپنے عروج کو پہنچکر زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے بھی اس تکوینی اصول کی طرف مسلمانوں کو مخاطب کر کے اشارہ کیا ہے

کیا گر حکومت نے تم سے کنارا
تو اس میں نہ تھا کچھ تمہارا اجارا
زمانے کی گردش سے ہے کس کو چارا
کبھی یاں ہے بہمن کبھی یاں ہے دارا

اسی تکوینی اصول کے ماتحت مندرجہ ذیل نوٹ ملاحظہ ہو۔ جو اخبار "انقلاب" سے منقول ہے۔

"قلمرو برطانیہ کی شکست کے آثار"

ہندوستان میں کئی سال سے انگریز کی گرفت کمزور پڑ چکی ہے۔ اور وہ آہستہ آہستہ لیکن واضح طور پر اپنی طاقت ہندوؤں کے ہاتھوں میں منتقل کئے جا رہا ہے۔ عام ارباب سیاست کی رائے ہے کہ دس پندرہ سال کے اندر اس ملک میں انگریز بالکل بے اقتدار ہو جائیگا۔ فلسطین اگرچہ مقبوضہ نہ تھا صرف انتدابی علاقہ تھا۔ لیکن اس کے باشندوں نے جس پامردی سے انگریزی اقتدار کا مقابلہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی خلاصی کے دن بھی قریب ہیں۔ اور انگریز کو اپنے اختیارات کافی حد تک تفویض کرنے پڑیں گے۔ افریقہ وغیرہ میں جو نوآبادیاں ہیں وہ [illegible] [illegible]

ایشیائی و افریقی مقبوضات کا حال ہے۔ اب سفید فام لوگوں کی برطانوی نوآبادیوں یعنی نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا تقریباً آزاد ہیں۔ اور بارہا انگلستان کو متنبہ کر چکے ہیں کہ آیندہ جنگ میں یہ نوآبادیاں سلطنت مرکزی کے لئے کسی اعانت و امداد کا باعث نہ ہو سکیں گی۔ اب کینیڈا والے مطالبہ کر رہے ہیں کہ انہیں "قلمرو" کہلانا پسند نہیں آیندہ انہیں "سلطنت کینیڈا" کہا جائے۔ ان کا گورنر جنرل "وائسرائے" کے نام سے موسوم ہو اور انگریز نہ ہو بلکہ کینیڈین ہو۔ ایک شاہی مہر تجویز کی جائے۔ جو وزیر اعظم کینیڈا کی تحویل میں رہے۔ اور اسکے تمام احکام کو شاہی فرامین کا رتبہ حاصل ہو۔

اس کے علاوہ آئرلینڈ کے حالات بہت ہی تشویشناک ہیں۔ اس ملک میں آزاد حکومت تو قائم ہو ہی چکی ہے لیکن کچھ انگریزی فوج ابھی تک آئرلینڈ میں موجود ہے۔ اب "جمہوریہ آئرلینڈ" کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ انگریز اس فوج کو فی الفور ہٹالیں کیونکہ اس کا قیام آئرلینڈ کی آزادی کے منافی ہے پچھلے دنوں لندن مانچسٹر اور نارتھمبرلینڈ میں پُراسرار دھماکے ہوئے اور بم پھٹے۔ سکاٹ لینڈ یارڈ اور آئرش پولیس مصروف تحقیقات ہے۔ اور آثار سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرکت آئرلینڈ کے حریت پرستوں کی ہے۔ جو اس طریقے سے انگریزوں کو مرعوب کر کے اپنا مطالبۂ اخراج افواج منظور کرانا چاہتے ہیں۔

غرض حکومت انگلستان کی کمزوری اور بے عملی سارے قلمرو میں رسوا ہو چکی ہے۔ کیا سچ مچ اس عظیم الشان سیاسی نظام کے تمام اجزا ایک ایک کر کے اس سے منقطع ہو رہے ہیں؟ لوگ کہتے ہیں کہ آئندہ جنگ ہوئی تو قلمرو برطانیہ ختم ہو جائیگی۔ لیکن آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شائد جنگ کی نوبت آنے سے پہلے ہی زوال و انحطاط مکمل ہو جائے اور برطانیہ جنگ میں شامل ہونے کے قابل ہی نہ رہے۔ کیا حقیقی برطانیہ نے اس کے متعلق سوچا ہے؟ (انقلاب لاہور مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث قرآن مجید بتاتا ہے کہ حکومتوں کے انقلاب کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھائی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ

اے خدا جو مالک الملک ہے توہی جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔

مسلمانوں کو یہ دعا اس لئے سکھائی گئی ہے کہ وہ حکومتوں کا قیام و زوال خدا کی طرف سے سمجھیں اور اپنے لئے بہتری کی دعا مانگا کریں۔

پس مسلمانوں کو قرآن مجید کی سکھائی ہوئی یہ دعا بکثرت مانگنی چاہئے۔ اور ہر ایک ناجائز کام سے اجتناب کرنا چاہئے۔

کانگرس اور مسلم لیگ

ہنگامہ مدات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

شاعر کی نیت میں یہ شعر خدا جانے کس زمین کے حق میں ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آج ہمارے ملک ہندوستان پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے۔ چندروز ہوئے ہندوستانیوں کی ٹکر انگریزی حکومت کے ساتھ ہو رہی تھی۔ ہندو مسلمان وغیرہ سب ایک طرف تھے۔ ان کے مقابل انگریزی حکومت تھی۔ اخباری صفحات اسی جھگڑے سے متعلق مضامین سے لبریز ہوا کرتے تھے۔ خدا خدا کر کے اس سے فرصت ہوئی۔ آج کل جو نیا جھگڑا پیدا ہوا ہے۔ وہ کانگرس اور مسلم لیگ کے مابین ہے۔ اس میں بھی ہماری شامت اعمال سے فتنے کی بلا مسلمانوں ہی پر نازل ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ کیونکہ ہندو قوم تو بالاتفاق کانگرس کی حمایت میں ہے۔ البتہ مسلمان دو گروہوں (کانگرسی اور غیر کانگرسی) میں بٹے ہوئے ہیں جمعیۃ العلماء کانگرس اور مدرسہ دیوبند کے اساتذہ اور کلکتہ کے مشہور عالم مولانا ابوالکلام آزاد اور صوبہ سرحد کے علماء اور سرکردہ افغان اور دوسرے صوبوں کے متعدد اصحاب کانگرس کی طرف ہیں۔ ان کے برخلاف بہت سے ذی شان حضرات مسلم لیگ کو مسلمانوں کے لئے مفید سمجھتے ہیں۔

اختلاف رائے کو تو ہم معیوب نہیں سمجھتے۔ لیکن عیب جوئی، طعنہ زنی، دلآزاری اور ایک دوسرے پر حملہ آری یہ سب تباہی کے اسباب ہیں جو آج کل مسلمانوں میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

لیگی اخبارات کانگرس کے طرفدار مسلم عوام اور علماء کو ہندوؤں کا دام افتادہ بتاتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ طریق کار اچھا نہیں ہے۔ یہ روش بالکل وہی ہے جسے چندروز پہلے مذہبی لوگوں میں دیکھ کر ہمارے جدید تعلیم یافتہ حضرات ان کو مطعون کیا کرتے تھے۔ مگر آج خود اسی کھلونے سے کھیلنے لگے ہیں۔ جس سے دوسروں کو منع کرتے تھے۔ بڑے افسوس کا مقام ہے۔

از محکمہ اطلاعات پنجاب

صاحب انسپکٹر جنرل سول شفاخانجات پنجاب پبلک طور پر محکمہ آبپاشی پنجاب کے ایک ریٹائرڈ اورسیر لالہ تلا رام سکنہ بلب گڑھ ضلع گڑگاؤں کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۵۰ روپیہ ماہوار کی قلیل پنشن میں سے تین روپیہ ماہوار بلب گڑھ ڈسپنسری کو دیا کرینگے۔ یہ ماہانہ عطیہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک آپ زندہ ہیں۔ آپ کی پیشکش جو صوبہ کے زیادہ خوشحال باشندوں کے لئے ایک عمدہ مثال قائم کرتی ہے شکریہ کے ساتھ قبول کی گئی ہے۔ اگر ایسے تمام اصحاب جو اس قابل ہیں کہ کچھ روپیہ ادا کر سکیں۔ اس مثال کی پیروی کریں تو فی الحقیقت صوبہ میں طبی امداد کی بہم رسانی کا دائرہ بہت وسیع ہو سکتا ہے۔

([illegible])

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے
آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ر

عجائبات مرزا

یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

بہاء اللہ اور میرزا

اس رسالہ میں ہر دو مدعیان (شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی شیخ بہاء اللہ ایرانی سے مستفیض تھے۔ قیمت ۶ر

در تردید عیسائی مشن

تقابل ثلاثہ

اس میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی و وافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت ۸ر

توحید و تثلیث

تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

جوابات نصاریٰ

اس رسالہ میں مسیحوں کی تین مشہور معروف کتب کا جواب ہے۔ انکے نام یہ ہیں:۔ (۱) حقائق قرآن۔ (۲) اثبات التثلیث۔ (۳) میں مسیحی کیوں ہوا؟ جواب مفصل و مدلل دیا ہے۔ مسیحی صاحبان آجتک اسکی تردید نہیں کر سکے۔ قیمت ۸ر۔

در تردید آریہ مشن

حق پرکاش

اس کتاب میں ایک سو انسٹھ اعتراضات کا جواب معقول اور عالمانہ رنگ میں دیا گیا ہے۔ جو سوامی دیانند کی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے چودھویں باب میں مرقوم ہیں۔ یہ اعتراضات قرآن مجید پر تھے۔ ان کا دندان شکن جواب حق پرکاش ہے۔ قابل دید ہے۔ ضرور منگائیے بھی بار چھپی ہے۔ قیمت ۱۲ر

(۲۷۰)

امرتسر ۱۹۔ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۰۔ فروری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

یاد ماضی

(از محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ جمیلہ۔ ساکن کلکتہ)

اے مسلماں تو زمانے میں بہت ممتاز تھا
جوش اٹھتے تھے جہاں کے تیری ہمت دیکھ کر
سرنگوں تھے قیصر و فغفور تیرے سامنے
فخر ہوتے تھے تصدق تیرے حسن خلق پر
یاد کر کیا تجھ میں پہلے قوت تسخیر تھی
کانپتا تھا کفر سن کر حضرت خالدؓ کا نام
منکشف تو نے کئے اسرار ہستی دہر پر
ہوش کر غافل سنبھلنے کی ضرورت ہے تجھے

اے مسلماں ہر جگہ تو صاحب اعزاز تھا
وہ زمانہ یاد کر جب مائل پرواز تھا
سچ بتا تیرے علاوہ کون یوں ممتاز تھا
دل ربا انداز تھا جو بھی ترا انداز تھا
ذرہ ذرہ اس جہاں کا تیرا ہم آواز تھا
جرأت و مردانگی کو جن پہ بے حد ناز تھا
کل تو بے تو زمانے میں سراپا راز تھا
آ کہ پھر بن جا وہی جیسا کہ تو ہاں باز تھا

ہے جمیلہ کی تمنا پھر سنا نغمے وہی
جن کے سننے کو زمانہ گوش بر آواز تھا

انتخاب الاخبار

اہلحدیث ۳ فروری بوجہ تعطیلات عید اضحیٰ شائع نہیں ہوا تھا۔ بلکہ ۲۷ جنوری کے پرچہ کو ہی ڈبل کر دیا تھا۔ ناظرین مطلع رہیں۔

تقریب حج ایک آمدہ تار مظہر ہے کہ امسال حج مبارک کی تقریب ۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء کو بخیر و عافیت سرانجام ہوئی۔ حج کے دن میدان عرفات میں بارش بھی ہوئی۔ امسال حجاج کی تعداد پہلے سے زیادہ تھی۔

عید اضحیٰ ہندوستان میں سوائے چند مقامات کے (جنہوں نے ۳۱ جنوری کو عید کی) باقی تمام جگہ یکم فروری کو ہی منائی گئی۔

—— ڈاکٹر سیف الدین کچلو پنجاب پراونشل کانگرس کے صدر مقرر ہو گئے ہیں۔

—— مسٹر سوبھاش چندر بوس امسال بھی کثرت آراء سے آل انڈیا نیشنل کانگرس کے صدر مقرر ہوئے ہیں۔

—— ہندوستان کے چند شہروں میں عید البقر کے روز گائے کی قربانی کرنے کے سلسلے میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔

—— حکومت پنجاب کے یہ معاملہ زیر غور ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبروں کو روزانہ الاؤنس کی بجائے دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جایا کرے۔

—— ہر ہٹلر نے ۳۰ جنوری کو ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ ہم جرمنی کی حالت کو بہتر بنانے کی غرض سے نوآبادیاں واپس لینا چاہتے ہیں۔ جرمنی کو فرانس یا برطانیہ سے کوئی عداوت نہیں۔ اگر اٹلی کو کسی جنگ کا سامنا کرنا پڑا تو جرمنی اس کا ساتھ دیگا۔

—— حکومت جرمنی نے یہودی دندان سازوں کو سرکاری طور پر کاروبار کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

—— ضلع جھانسی کے بیس مواضعات میں ژالہ باری ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ بعض اولے دو دو سیر وزنی تھے۔

—— گورنمنٹ ہند نے سرکاری کاغذات میں لفظ "نیٹو" استعمال کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

—— بھیرہ ضلع شاہ پور کے نزدیک آثار قدیمہ میں سے غازی اورنگ زیب۔ اکبر اور محمد شاہ رنگیلے کے زمانے کے پرانے سکے برآمد ہوئے۔

—— ڈیرہ اسماعیل خان میں عید البقر کے روز قربانی گائے کی وجہ سے ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ ۱۸ اشخاص ہلاک اور ۲۱ زخمی ہوئے۔

—— کلکتہ کی نواحی آبادی میں پولیس نے چند اشخاص کو گرفتار کیا جو جعلی پوسٹل لفافے بنایا کرتے تھے۔

—— حکومت امریکہ نے اپنی فوجی طاقت کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے چھپن نئے جنگی جہاز اور پانسو چھپن ہوائی جہاز اور دیگر جنگی ضروریات کے لئے پانچ کروڑ ڈالر منظور کئے ہیں۔

ایک بار پھر سن لیجئے

اگر آپ کی قیمت اخبار ماہ فروری میں ختم ہے تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر

۲۔ مارچ سے پہلے پہلے

ارسال کر دیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی انکار ہو تو بلا تامل بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں۔ ورنہ

۳۔ مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

—— پیرس ۲۸ جنوری۔ صدر پارلیمنٹ فرانس نے دوران تقریر میں کہا کہ فرانس اپنی سلطنت کے کسی حصے سے دست بردار ہونے کو تیار نہیں اور نہ وہ اپنے حقوق سے دستکش ہوگا۔ اگر آزادی اور وقار کی حفاظت کے لئے فرانس کو قربانی کرنی پڑی۔ تو وہ بڑی سے بڑی قربانی سے بھی احتراز نہ کریگا۔

—— ضلع شیبی (برما) کے ایک قصبے کان بالا میں پھر خوفناک فساد ہو گیا۔ برمیوں نے کان بالا کی ہندوستانی آبادی پر حملہ کر دیا۔ ہندوستانیوں کے تمام مکانات نذر آتش کر دیئے گئے۔ ان کی دکانوں کو لوٹ لیا گیا۔ اور انہیں بہت بری طرح زدوکوب کیا۔

—— فلسطین کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے متعدد عرب حکومتوں کے نمائندے لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

—— بغداد سے حجاز کا راستہ قابل اطمینان ہو گیا ہے۔ حکومت نے موٹر کمپنیوں پر خاص شرائط عائد کئے ہیں۔ جن کے بغیر کسی کمپنی کو راستے کا اجازت نامہ نہ دیا جائیگا۔ راستے میں منزلوں کا کافی انتظام ہے۔ کئی لاسلکی اسٹیشن بھی ہیں تاکہ قافلوں کی حالت کے متعلق ہر وقت اطلاع دی جا سکے۔

—— شہزادہ شاپور ولی عہد ایران کے ساتھ مصر کی شہزادی فوزیہ کی شادی کی پہلی رسم مصر میں آئندہ مارچ میں انجام پائیگی۔ رسم نکاح اپریل میں ادا ہوگی۔

مباحثہ تقلید شخصی جو حال میں اشاعت فنڈ سے کثیر التعداد شائع کیا گیا ہے۔ جہاں جہاں ضرورت ہو جلد طلب کر لیا جائے۔ روزانہ فرمائشات بکثرت آرہی ہیں۔ اس لحاظ سے بہت جلد ختم ہو جائیگا۔ صرف دو پیسے امداد اشاعت فنڈ اور تین پیسے فی نسخہ محصول ڈاک ضرور آنے چاہئیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

محرم اور تعزیہ کے عنوان سے حسب معمول سابق امسال ایک لمبا پوسٹر شائع کرایا گیا ہے۔ جس میں علماء دہلی۔ سہارنپور۔ دیوبند۔ لکھنؤ۔ پنجاب کے علماء کرام کا متفقہ فتویٰ شائع کرایا گیا ہے کہ تعزیہ داری مذہب اہلسنت والجماعت میں مطلق جائز نہیں۔ اس لئے تبلیغی انجمنیں حسب ضرورت منگوا کر تقسیم کریں۔ یک صد پوسٹروں کے لئے ۲ر امداد اشاعت فنڈ اور آٹھ آنہ محصولڈاک پیشگی وصول ہونے چاہئیں۔ ورنہ تعمیل ناممکن ہوگی۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ اس لئے مجبور ہو کر آئندہ کے لئے نئے و پرانے سائلین کے داخلے بند کر دیئے ہیں۔ اصحاب خیر دست کرم کو جنبش دیں تو ان غرباء کی بھی مراد بر آئے۔

انچارج غریب فنڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۹- ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ

گوشت خوری کو روکو

آریہ مسافر کی فریاد

آج کل دنیا میں دھرم، مذہب بلکہ عام انسانی اخلاق کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ اخبار "آریہ گزٹ" سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جس کو پڑھ کر تمام منشہ ماتر (یعنی نوع انسان) کی حالت زار کا نقشہ سامنے آتا اور دل دکھاتا ہے۔ "آریہ گزٹ" کے الفاظ یہ ہیں:-

"اگر آج کل کے نوجوانوں کی حالت کو دیکھا جائے تو پتہ لگیگا کہ ان میں بہت سے دھرم سے بے پرواہ ہیں۔ وہ سماج مندر میں جانا پسند نہیں کرتے۔ اگرچہ تھیٹر اور سنیما میں ہر وقت جانے کو تیار رہتے ہیں۔ وہ دھرم پستکوں کو نہیں پڑھتے۔ عشقیہ ناول اور دوسری قسم کی دلچسپ کتابوں کے پڑھنے میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں۔ دھرم ان کے واسطے ایک ہوا سا بن گیا ہے۔ وہ دھرم کے نیموں کی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ ایسا کرنے سے ان کی آزادی میں فرق آتا ہے بہت سے نوجوان پرماتما میں بھی وشواس نہیں رکھتے کئی پرماتما میں وشواس تو رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے آگے پرارتھنا نہیں کرنا چاہتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پرماتما کے آگے پرارتھنا کرنا تو کمزوری کا اظہار کرنا ہے۔ یا اس کو ایک طرح سے رشوت دینا اور اسکی چاپلوسی کرنا ہے۔ اور اپنی دھرم پستکوں کو بوسیدہ خیالات کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ غرضیکہ وہ کسی بھی دھارمک بات میں ذرا بھی دلچسپی نہیں لیتے۔

اگر موجودہ زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ لگیگا۔ اس وقت دھرم میں لوگوں کی دلچسپی ہر ایک ملک میں کم ہو رہی ہے۔ اور یہ بات صرف نوجوانوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ان کے بزرگوں تک بھی جا پہنچی ہے۔ بات یہ ہے کہ موجودہ زمانہ کے لوگ ہر قسم کی Authority کے برخلاف ہیں کوئی زمانہ تھا کہ مذہب والے لوگوں کے لئے ان کا گھر بڑا پوتر استھان سمجھا جاتا تھا۔ ان کے شاعر اس کے متعلق اعلیٰ اعلیٰ نظمیں لکھتے تھے۔ اور دوسرے آدمی اس کی تعریف میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن آج کل گرہست دھرم کی جڑیں مغرب میں کھوکھلی ہو گئی ہیں۔ اسی طرح سے مغرب کے لوگوں کا اعتقاد پہلے اپنے گرجاؤں میں بہت زیادہ تھا۔ لیکن اب گرجے خالی پڑے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک پادری نے شکایت کی کہ لوگ اس کے اپدیش سننے کو آتے ہیں لیکن وہ ناول پڑھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح سے آج کل کے لوگ ہر ایک قسم کی Authority کے برخلاف ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنے خلقی (؟) کے برخلاف ہو رہے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ذریعے لوگ اپنی حکومت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اس کا اثر لوگوں کے نقطہ نگاہ میں پایا جاتا ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ لوگ ہر طرح کی بات ماننے کو تیار رہتے تھے لیکن آج کل لوگوں میں نقطہ چینی کرنے کی عادت بہت بڑھ گئی ہے۔ انیسویں صدی کے لوگ کہتے تھے کہ ہم اس بات کو قبول کرتے ہیں کیونکہ یہ اچھی ہے۔ لیکن بیسویں صدی کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس بات کو اچھی طرح آزمائیں گے اور آزمانے کے بعد اس پر اعتقاد کرینگے۔ یہ سپرٹ اور لوگوں میں تو ہے ہی لیکن نوجوانوں میں اوروں سے بھی زیادہ ہے۔ اس سپرٹ نے نوجوانوں میں دھرم کا وشواس کم کر دیا ہے۔ اور یہ سپرٹ صرف مغربی دنیا میں ہی نہیں بلکہ مشرق میں بھی اور خاصکر ہندوستان میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج کل زندگی کی جدوجہد بڑی زبردست ہے۔ سب سے زیادہ ضروری مسئلہ جو لوگوں کے سامنے ہے۔ روزگار کا مسئلہ ہے۔ اس روزگار کو حاصل کرنے کے لئے لوگ اپنے اصولوں سے گر جاتے ہیں۔ سچ پوچھا جائے تو لوگ آج کل ہر ایک بات کا بنیادی اصول اقتصادیات کو سمجھتے ہیں۔

تیسری بات ایک اور ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نوجوان آج کل تپسیا اور آتم سینیم (پرہیزگاری) کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ زندگی کا آدرش (مقصود) عیش کرنا ہے اور رنگ رلیاں منانا۔ دھرم ان باتوں کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ دھرم کہتا ہے کہ اپنی اندریاں (آنکھوں) کو قابو میں کرو۔ لیکن نوجوان سمجھتے ہیں کہ ان کا کھانا عمدہ ہو۔ دھرم کہتا ہے کہ یم نیم کا پالن کرو۔ لیکن نوجوانوں کو یہ بات ناگوار گزرتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نوجوانوں کو دھرم کا تنگ اور مشکل راستہ بہت تکلیف دہ معلوم ہوتا ہے۔ انکو عیش پرستی میں زیادہ لطف آتا ہے۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مغربی تہذیب نوجوانوں پر بہت اثر کر رہی ہے

ایک بات اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ لوگ دھرم استھانوں میں یا دھرم کے پجاریوں میں وہ اعلیٰ آدرش نہیں پاتے جو کہ ہونے چاہئیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دھرم والوں کو ہمیشہ سچائی اور انصاف کی پرواہ کرنی چاہئے۔ لیکن کئی دفعہ دھرم کے ٹھیکیدار اپنی طاقت کو ظلم، بے انصافی اور مکاری سے استعمال کرتے ہیں۔ ان باتوں سے بھی لوگوں کے دلوں میں اور خاصکر نوجوانوں کے دلوں میں دھرم کے لئے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

یہ چند ایک باتیں ہیں جو نوجوانوں کی رُچی دھرم میں گھٹا رہی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آریہ سماج میں ان سب باتوں کا بڑا معقول جواب ہے۔ اگر بیسویں صدی کے لوگوں میں جستجو کی خواہش ہے تو آریہ سماج میں بھی یہ خواہش موجود ہے۔ پھر کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا کہ آریہ سماج نوجوانوں کو اپیل کیوں نہ کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آریہ سماج آج اقتصادی مسئلوں کو شامل نہ کر سکے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آریہ سماج نوجوانوں کے سامنے کوئی ایسا دھرم پیش نہیں کر سکتا جس کے بنیادی اصول آتم ونیم پر مبنی نہ ہوں۔

لیکن باوجود ان باتوں کے آریہ سماج نوجوانوں کے دلوں کو اپیل کر سکتا ہے کیونکہ آریہ سماج کی سپرٹ دراصل موجودہ زمانے کی سپرٹ ہے۔ وہ سپرٹ جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کے نیموں میں داخل کر دی ہے۔ وہ سپرٹ یہ ہے کہ ستیہ کو گرہن کرنے اور استیہ کو تیاگنے (سچ کو قبول کرنے اور جھوٹ کو چھوڑنے) میں ہر ایک آریہ سماجی کو ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔ یہی سپرٹ ہے جو آج کل کے لوگوں میں کام کر رہی ہے۔ لیڈران آریہ سماج کو چاہئے کہ وہ ذرائع سوچیں جن سے آریہ سماج نوجوانوں میں ہر دلعزیز بنے اور ہر ایک نوجوان کو آریہ سماج کا پیغام پہنچ جائے۔ (آریہ گزٹ لاہور مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۴ء)

اہلحدیث سارے مضمون کا خلاصہ وہی ہے جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرب قیامت لوگ دینی باتوں سے بے پرواہ ہو جائینگے۔ اس لئے ہم اس کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ دنیا کی آبادی میں بہت بڑی اکثریت انسانوں کی دھرم اور مذہب کو چھوڑ کر من مانی کارروائیاں کر رہی ہے۔ مولانا حالی مرحوم کی ایک رباعی ہے۔ جو اپنے معنی میں بالکل صحیح ہے۔ وہ اس منقولہ مضمون کی تصدیق اور تائید کرتی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہیگا کوئی انساں میں عیب
ہو جائینگے چل چلا کے سب عیب ہنر

مگر آریہ مسافر نے سب پاپوں میں سے بڑا پاپ گوشت خوری کو سمجھا ہے۔ جس کے متعلق اس نے بہت بڑا نثری مرثیہ لکھا ہے۔ جس کا ایک ایک حرف اس کو آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے۔ ہم بھی اسکے مرثیہ میں شریک ہونے کو اسے نقل کرتے ہیں۔ اس مرثیے کا عنوان اس نے یہ رکھا ہے:-

"اس گھور پاپ کو روکو"
گناہ کبیرہ

اس کے نیچے آپ لکھتے ہیں :-

"اس میں کوئی شک نہیں کہ پچاس سال پہلے کی نسبت اب ملک میں تعلیم زیادہ ہے۔ آریہ سماج کو کام کرتے ہوئے بھی ساٹھ سال کے قریب گذر چکے ہیں۔ دیگر مذہبی سوسائٹیاں بھی عرصے سے کام کر رہی ہیں۔ کچھ سماجک اصلاحات بھی ہوگئی ہیں۔ مثلاً شادی صغر سنی کا بہت کچھ انسداد ہو چکا ہے۔ استری شکشا میں بھی ترقی ہوئی ہے۔ ناچ۔ مجرا۔ آتشبازی وغیرہ مکروہات بھی دور ہو چکی ہیں۔ اور بھی کئی سمتوں میں خاطر خواہ ترقی و اصلاح ہوگئی ہے۔ لیکن دھارمک نقطہ نگاہ سے ہمیں نہ صرف کوئی قابل قدر ترقی نظر نہیں آتی۔ بلکہ بہت کچھ تنزل ہی دکھائی پڑتا ہے۔ یہ درست ہے کہ پہلے کی نسبت اب لوگوں کی مذہبی معلومات زیادہ ہیں۔ لیکن عمل کا خانہ قریباً خالی ہی نظر آتا ہے۔ اپنے دعوے کے ثبوت میں ہم صرف ایک ہی بات یعنی مانس بھکشن کے گھور پاپ کو لیتے ہیں۔

آج سے پچاس سال پہلے کی نسبت اس پاپ میں اتنی بڑھتی ہوئی ہے کہ دیکھکر ہردیہ کانپ جاتا ہے۔ انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے کہ

Ignorance is bless

یعنی جہالت بھی رحمت ہے۔ نصف صدی پہلے کے ہندو اگرچہ تعلیم اور مذہبی معلومات کے لحاظ سے پسماندہ تھے لیکن جہاں تک دھارمک کرتیہ کا تعلق ہے۔ اُن کے لئے یہ جہالت موجب رحمت تھی۔

ہم نے کئی بزرگوں سے سنا ہے اور خود ہمارا بھی گزشتہ چالیس پینتالیس سال کا تجربہ ہے کہ ہندوؤں میں کائستھوں اور کشمیری پنڈتوں وغیرہ چند جاتیوں کو چھوڑ کر عام طور پر مانس بھکشن کو بہت بُری نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اور برہمنوں۔ کھتریوں اور ویشوں وغیرہ میں سے اگر کوئی اس پاپ میں مبتلا بھی تھا۔ تو وہ چھپ چھپا کر بازار سے مانس لاتا اور اپنے گھر میں بھی الگ کسی کونے میں اسے پکاتا تھا۔ کیونکہ اس کی دھرم پتنی اور دوسرے گھر والے اُسے اس بات کی کبھی اجازت نہیں دیتے تھے کہ وہ ان کے چوکے کو اپوتر کر سکے۔ ہمیں بخوبی یاد ہے کہ ہمارے ایک رشتہ دار مانس بھکشن کے شائق تھے۔ لیکن جب کبھی وہ زبان کے چسکے سے مجبور ہو کر مانس پکاتے تھے تو مکان کی تیسری منزل پر ٹٹی کے قریب برساتی میں پکایا کرتے تھے۔ لیکن آج کیا حالت ہے۔ کھلے بندوں مانس بھکشن ہوتا ہے ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان اس میں کوئی پاپ نہیں سمجھتے آج کوئی دعوت دعوت نہیں کہلا سکتی جب تک کہ اسمیں مانس کی ڈشنز (Dishes) نہ ہوں۔ بواہ شادی پر جو ایک نہایت پوتر دھارمک سنسکار ہے۔ سمدھی کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ برات کے لئے مانس تیار کرائے اور اگر کوئی دھارمک برتی کا شخص ایسا کرنے سے انکار کرے تو براتی اپنے ڈیرہ پر مانس بنا کر اُس غریب کے پاس خرچ کا بل برائے ادائیگی بھیج دیتے ہیں۔ اور اس طرح اُسے نہ چاہتے ہوئے بھی پاپ میں حصہ دار

بنالیا جاتا ہے۔ ان ڈاکٹروں کا تو یہ بیان ہی جہاں ہے کہ تو یہ ہی سبل۔ ریلوے سٹیشنوں پر بیاتی جاتی ہیں

بکتے ہیں کہ آج سے تیس سال پہلے شاید یہ ٹوکریاں بھی اتنی کثرت سے نہ بکتی ہوں گی۔ نصف صدی پہلے جہاں ہمارے بوڑھے ہندو پراتہ کال اٹھتے ہی پرمیشور کا نام جپا کرتے تھے۔ اور کئی گریب (غریب) کے درشن کو ایشور کا درشن سمجھتے تھے۔ چنانچہ ہمیں یاد ہے کہ ہماری ماتا جی پراتہ ۴ بجے اٹھ کر آنکھیں کھولنے کے ساتھ ہی کہا کرتی تھیں۔ "دن چڑھ سیتا بھائی بھر یا۔ گؤ گریب دا درشن کریا" وہ غریبوں میں فی الحقیقت در دو نارائن کے درشن کیا کرتی تھیں۔ آج ہم صرف زبانی باتیں بنانے میں ہی مشاق ہو رہے ہیں۔

خیر مطلب یہ کہ آج سے نصف صدی پہلے جہاں پراتہ کال سادھو اور فقیر لوگ پرمیشور کے نام کی ہما گاتے ہوئے گلیوں میں گھوما کرتے تھے۔ اور عام سدگرہستی پرمیشور کا نام لے کر دن کا آغاز کیا کرتے تھے۔ وہاں آج دن نکلنے سے پہلے "انڈے مہاراج" کی دلخراش صدائیں لاہور کے گلی کوچوں میں سنائی دینے لگتی ہیں۔ بابو لوگ انڈے کو مکمل خوراک کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ مہاپاپ ہے۔ انسان نے اپنے بنائے قوانین میں تو اسقاط حمل کو جرم قرار دے رکھا ہے لیکن غریب مرغیوں کے حمل (انڈوں) کا اسقاط روزانہ نہایت بے دردی کے ساتھ اس وجہ سے کرتے رہتے ہیں کہ انہیں اس میں لذت آتی ہے۔ جہاں تک مکمل خوراک کا تعلق ہے۔ ڈاکٹروں کی تازہ ترین تحقیقات یہ ہے کہ اشیائے خوردنی میں ایک عنصر ہوتا ہے۔ جسے Vitamin یعنی حیاتین کہتے ہیں۔ یہ دو بڑی قسموں میں منقسم ہے ایک Bleached Vitamin یعنی سفید وٹامن۔ اور دوسری Non. Bleached Vita min یعنی رنگ دار وٹامن۔ سفید وٹامن کی پانچ قسمیں ہیں یعنی اے۔ بی۔ سی۔ ڈی اور ای۔ ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں کہ نان بلیچڈ یعنی رنگدار وٹامن کا بہترین خزانہ گائے کا مکھن ہے۔ اس میں

جو پیلی رنگت ہے وہ اس کی خاص خصوصیت ہے۔ یہ Pigments کہلاتے ہیں۔ یہ اور کسی بھی

چیز میں پائے نہیں پائے جاتے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ گائے کا مکھن انسان کے لئے بہترین خوراک ہے اب جب قدرت نے ہمیں گائے کے مکھن جیسی نعمت عطا کر رکھی ہے جس میں وہ تمام خوبیاں بلکہ اُن سے کہیں زیادہ موجود ہیں جو انڈے میں پائی جاتی ہیں لیکن خرابی مطلقاً کوئی نہیں۔ نہ اس میں اسقاط حمل کا پاپ ہی ہے۔ پھر انسان مکھن کے مقابلہ میں ایک گناہ آلود اور مشکوک فائدہ کی چیز کو کیوں استعمال کرتے ہیں۔ یہ واقعی سخت حیرت کی بات ہے۔ باقی رہا مانس۔ اس کے متعلق تو تازہ ترین ڈاکٹری تحقیقات یہ ہے کہ اس میں کوئی بھی وٹامن نہیں ہوتا۔ یا اگر کوئی ہوتا بھی ہے تو بہت قلیل مقدار میں۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر چیٹرجی ریٹائرڈ سول سرجن نے پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ

There is no Kind of Genvin Vita min in tiny class of mect.

یعنی کسی بھی قسم کے مانس میں کوئی بھی اصلی وٹامن موجود نہیں ہوتا۔"

جب اصل حقیقت یہ ہے۔ تو نہ معلوم یہ پڑھے لکھے لوگ کیوں اس پاپ کے اس قدر والہ و شیدا ہو رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ آج کل سنسار بھوگ پردھان ہو رہا ہے۔ پڑھے لکھے نئی روشنی کے جنٹلمین اس مقولہ پر عامل ہیں کہ

بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

زبان کے چسکے کے بس ہو کر وہ سینکڑوں، ہزاروں بلکہ لاکھوں معصوم بے زبانوں کے گلے پر چھریاں چلانے اور چلوانے کا موجب ہو رہے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر سخت رنج ہوتا ہے کہ آریہ سماج اس گھور پاپ کے انسداد کی طرف اتنی توجہ نہیں دے رہا کہ جتنی اسے دینی چاہئے۔ ہمیں کامل ہے کہ یہ پاپ عذر پیروز ترقی پر ہے۔ ہم تمام آریہ سماجوں۔ آریہ

کارکنوں اور آریہ اپدیشکوں سے دست بستہ التماس کرتے ہیں کہ وہ اس پاپ کے انسداد کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اور اپنے ناواقف اور گمراہ بھائیوں کو اس گناہ کبیرہ سے باز رہنے کی تلقین کریں۔"

(آریہ مسافر لاہور ص۵۔ ۲۵ جولائی ۱۹۴۲ء)

اہلحدیث | گوشت خوری پر جتنا مرثیہ آریہ لکھیں ان کا حق ہے۔ مگر واقعات ہمیں بتاتے ہیں کہ جس طرح ہندوؤں میں چھوت چھات رسمی یا تجارتی وجہ سے جاری ہو کر مذہب میں داخل ہو گئی ہے۔ اسی طرح ترک لحم بھی بناوٹی طور پر دھرم میں داخل ہو گیا۔ ورنہ ہندوؤں کا دھرم شاستر، منوسمرتی وغیرہ گوشت خوری کی عام اجازت دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ آریوں کے گورو سوامی دیانند بھی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء میں خاص طریقے سے گوشت کھانے کو ممنوع قرار نہیں دیتے۔ پھر ہم نہیں سمجھتے کہ آریہ مسافر کی اتنی خفگی نوجوانوں پر کیوں ہے۔ آریہ مسافر کو چاہئے کہ انارکلی آریہ سماج کا وہ رسالہ بھی دیکھے۔ جس کا نام "مانس بھوجن وچار" ہے اور مسٹر سی آر۔ دت فنانشل کمشنر بڑودہ کی کتاب "قدیم ہندوستان" بھی مطالعہ کرے۔ جس میں چھوٹے بڑے دونوں قسم کے گوشت کھانے کا ثبوت ویدک زمانے سے دیا ہے۔

غضب تو یہ ہے کہ گوشت کے ساتھ انڈوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے لگے۔ یہ نہ سوچا کہ انڈے تو گوشت نہیں ہے۔ ہاں ان سے مرغی کے بچے پیدا ہو کر گوشت بنیں گے۔ یہ صحیح ہے۔ لیکن یہ تو سوچئے اگر انڈے کھانے کی اجازت نہ ہو تو انسان مرغیوں کی پرورش کیوں کرے۔ جائیں جنگل کی راہ لیں۔ پھر دیکھیں کہ ان کے انڈوں کی حفاظت کون کر سکتا ہے اور وہ کس کے حصے میں آتے ہیں۔ باوجود اسکے ہماری خواہش بلکہ درخواست ہے کہ ہندو آریہ گوشت نہ کھایا کریں۔ کیونکہ ان کو گوشت کھانا مضر ہے اور مسلمانوں کے لئے گرانی کا باعث ہے۔

اہل حدیث کانفرنس

اور

جماعت صمدیہ امامیہ دہلی

اس میں شک نہیں کہ اہل حدیث کانفرنس ساری جماعت کی تھی اور ہے۔ مختلف صوبوں اور مختلف بلاد میں اس کے بڑے بڑے جلسے ہوئے۔ جو اس کی قبولیت کے کافی نشان ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے مختلف الخیال اصحاب نے اسکو اپنایا۔ مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی امام اول جماعت امامیہ دہلی اس میں شرکت ہمدردی کے ساتھ کرتے رہے۔ امرتسر، پشاور، علی گڑھ، بنارس وغیرہ مقامات میں انہوں نے برابر شرکت کی اور تقریریں کیں۔ اسی طرح دیگر علماء بھی دوش بدوش شریک ہوتے رہے۔ خاندان غزنویہ کے روشن چراغ اور حال امیرها ئلہ مولوی محمد داؤد صاحب بھی مختلف مقامات میں شریک جلسہ اور شریک مجلس ہوتے رہے۔ مؤتمر مکہ میں اہل حدیث کانفرنس کی نمائندگی کا سرٹیفکیٹ لیکر باپ بیٹا (مولوی عبدالواحد مرحوم اور اسماعیل غزنوی) بطور نمائندہ شریک ہوئے تھے۔ اسی طرح حافظ عبداللہ روپڑی وغیرہ وغیرہ ارکان جماعت شریفیہ بھی شریک ہوتے رہے۔ ان واقعات کے ہوتے ہوئے ہماری حیرت کی حد نہ رہی جب ہم نے جماعت امامیہ دہلی کے آرگن "صحیفہ" میں یہ عبارت دیکھی:۔

سچ تو یہ ہے کہ کانفرنس (اہل حدیث) سرے جماعت اہل حدیث کی ہے ہی نہیں۔ جماعت اہل حدیث تو روز اول ہی سے اسے خیر باد کہہ چکی ہے، بائیکاٹ کرچکی ہے۔ چنانچہ خاندان غزنویہ اس سے الگ ہے۔ شریفی پارٹی اس سے جدا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جماعت غربا اہل حدیث بھی اسمیں شامل نہیں۔ (صحیفہ بابت ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ)

اہلحدیث ہم نہیں سمجھتے کہ اختلاف رائے کے غیظ و غضب میں غلط بیانی کا ارتکاب کیوں کیا جاتا ہے ان اہل حدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ (ورکنگ کمیٹی) نے چند رزولیوشن پاس کئے۔ جن میں ایک یہ تھا:۔

"حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنے اخبار "تنظیم اہلحدیث" میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کے خلاف جو روش اختیار کر رکھی ہے اس کے متعلق مجلس شوریٰ نفرت کا اظہار کرتی ہے اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو اس ارتکاب سے منع کرے۔ اگر حافظ صاحب اس سے اجتناب نہ کریں تو خود جماعت حافظ عبداللہ صاحب سے مقاطعہ کرنے پر مجبور ہوگی۔" (اہلحدیث ۲۰ ۔ ۲۸)

یہ رزولیوشن بھی درحقیقت ایک نہائشی رزولیوشن ہے تاکہ جماعت سے تفرقہ دور ہو۔ ایسا کرنا ہر ایک بڑی سوسائٹی کا فرض ہے۔ نیشنل کانگرس کو دیکھئے کہ اس نے انتظامی طور پر اپنے اصول کے ماتحت کیسا سخت حکم جاری کردیا کہ مسلم لیگ اور ہندو سبھا کے ممبر کانگرس کے ممبر نہیں ہوسکتے۔

صحیفہ کو اگر حافظ عبداللہ صاحب کی حق دوستی یا مروت اسکی حمایت پر مجبور کرتی ہے تو بیشک کرے۔ لیکن غلط بیانی سے کام نہ لے۔ غلط بیانی کی بابت حدیث یاد رکھیں:

لا یصلح الکذب جداً ولا ہزلاً

اور اگر اس عبارت کو صحیح جانتے ہیں تو ہمارے پیشکردہ واقعات کی تردید کریں۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ جماعت امامیہ دہلی کے امام اول نے جب بعض ضرورتوں میں شرکیہ کفریہ لفظوں کی اجازت دی اور امام ثانی نے اپنے خطبہ صدارت میں پیشنگیں کو جہنمی قرار دیا تو جماعت اہل حدیث نے بھی ان کا بائیکاٹ کردیا۔

ورنہ حقیقت وہ نہیں جو صحیفہ کی عبارت میں پائی جاتی ہے۔

قادیانی مشن

میری کھلی چٹھی کا جواب متعلق خلیفہ قادیان

اخبار اہلحدیث ۱۳۔ جنوری سن رواں صفحہ پر ایک چٹھی بنام بابو عمر الدین صاحب جالندھری شائع ہوئی تھی۔ جس میں میں نے موصوف سے پوچھا تھا کہ آپ شہادت دیں کہ آپ کے ذریعے میں نے خلیفہ قادیان کو بالمقابل تفسیر نویسی کا خط بھیجا تھا۔ اس کے جواب میں موصوف الصدر نے ایک چٹھی دفتر اہلحدیث میں بھیجی ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

"جناب مولوی صاحب!

آپ نے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۳۔ جنوری ۱۹۳۷ء کے صفحہ پر ایک کھلی چٹھی میرے نام پر شائع کی ہے اور اس میں لکھا ہے:۔

"آپ کو یاد ہوگا جن دنوں خلیفہ قادیان نے علماء اسلام کو مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا تو میں نے اس چیلنج کو قبول کرکے لکھا تھا کہ آپ سادہ قرآن مجید اور قلم دوات لیکر بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں اور میرے مقابل بیٹھ کر تفسیر لکھیں۔ اس پر خلیفہ قادیان کی طرف سے یہ عذر کیا گیا تھا کہ میں عربی لغات بلکہ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا۔ اس کے جواب میں میں نے ایک خط رجسٹری کراکر آپ کی معرفت ان کو شملہ بھیجا تھا کہ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ ہر قسم کا سامان ساتھ لے آئیں۔ مگر مقابلہ میں ضرور آئیں۔"

چند روز ہوئے قادیانی اخباروں میں یہ ڈینگ پھر سنی گئی ہے کہ خلیفہ صاحب کے مقابلہ میں کوئی [illegible] تفسیر نہیں لکھ سکتا [illegible] کی صداقت کا ثبوت ہے

مطالبہ شہادت حلفی

میں آپ سے حلفاً پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو وہ میری چٹھی ملی تھی اور آپ نے وہ چٹھی خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب کو دی تھی یا نہیں؟ اس کا جواب "اہلحدیث" اور بذریعہ "پیغام صلح" دیجئے۔ آپ کے جواب پر سلسلہ کلام جاری ہوگا۔

(ابو الوفاء)

چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ گواہی کو نہ چھپایا جائے اور جو بھی بات ہو وہی کہی جائے۔ اس لئے میں جہاں تک مجھے یاد ہے۔ حلفاً بیان کرتا ہوں۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔

آپ (مولوی ثناء اللہ صاحب) نے مجھے شملہ پر ایک رجسٹرڈ خط لکھا تھا۔ جس میں آپ نے مقابلہ تفسیر نویسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جناب میاں صاحب کو اجازت دی تھی کہ وہ جن کتب تفاسیر کو مقابلہ کے وقت ساتھ رکھنا چاہتے ہیں رکھ لیں۔ مگر مقابلہ رو در رو اور ایک ہی وقت میں ہوگا۔ یعنی یہ اجازت نہ ہوگی کہ کچھ آج ہو اور کچھ کل۔ بلکہ ایک ہی وقت معینہ کے اندر تفسیر لکھنی ہوگی۔ اور تفسیر لکھنے کے وقت یہ اجازت نہ ہوگی کہ کوئی فریق گھر سے کچھ نوٹ لکھ کر ساتھ لے آئے۔ میں نے آپ کا یہ خط خلیفہ صاحب کو پہنچا دیا تھا۔ خلیفہ صاحب ان دنوں شملے پر ہی تھے میں نے آپ کے خط کے ہمراہ ایک اپنا نوٹ بھی لکھ کر دیا تھا۔ جس میں بصد ادب یہ التجا کی تھی کہ حضرت مہربانی فرما کر اب آپ اس تفسیر نویسی کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو پیچھے ہٹنے کا موقع نہ دیں اور اگر آپ اب پیچھے ہٹے تو پھر یہ احمدی جماعت کی کامل شکست قرار دی جائے گی۔ اور اس داغ کو دھونا بہت ہی مشکل ہوگا۔

میں نے اس موقعہ پر یہ بھی لکھا تھا کہ اس تفسیری مقابلہ میں جہاں ایک طرف حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا ایک پرانا دشمن روحانی حجت سے ہلاک ہو جائیگا۔ وہاں خود آپ کی ذات پر جو بے بنیاد ناپاک اور گندے الزامات مباہلہ والوں نے لگائے ہیں

وہ حل ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون کی رو سے علوم قرآنی خدا کی طرف سے کبھی کسی ناپاک اور گندے انسان پر نہیں کھولے جا سکتے۔

مجھے افسوس ہے کہ جناب میاں صاحب نے میرے اور آپ کے مطالبہ کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی اور ایسے خاموش ہو گئے کہ گویا ان سے کسی نے مطالبہ کیا ہی نہیں۔

(عمر الدین شملوی)

اہلحدیث قادیانی جماعت کے لئے یہ شہادت شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا کی مصداق ہے۔ امید ہے آیندہ اس عنوان پر لکھتے ہوئے قادیانی اخبار اس شہادت کو یاد رکھیں گے۔

بریلوی مشن

نذیر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نداء بجواب فقیر کی صداء

(از قلم مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

ناظرین آگاہ ہونگے کہ سیالکوٹ سے ایک ماہوار رسالہ انوار الصوفیہ نکلتا ہے۔ جس کے ناشروں کا اہم مقصد اس رسالہ کے پہلے صفحہ پر یوں درج ہوتا ہے:- "اس رسالہ کے ذریعہ علم تصوف کی اشاعت کرنا ہے"۔

علم تصوف کی اشاعت نہایت اچھا کام ہے۔ اس سے کسی نیک دل مسلمان کو انکار نہیں اور نہ ہونا چاہیئے مگر افسوس ہے کہ متوکل ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کے مصداق رسالہ ہذا کے تمام مضامین ہوا کرتے ہیں۔ ماہ اگست ۱۹۳۸ء کے رسالہ میں ایک مضمون پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے صاحبزادہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "فقیر کی صداء"

ہم نے عنوان اور پیرزادہ کا نام دیکھ کر سمجھا تھا کہ صوفی منش فقیر نے اپنے اباجی سے کامل روحانیت سیکھنے کے بعد چاہا ہوگا کہ میں اپنے جذبات کو مؤثر اور روحانی اثر سے لوگوں تک پہنچاؤں اور صحیح اسلامی تبلیغ عوام کو کروں تاکہ اسلام سے دور شدہ اقوام پھر اسلامی جھنڈے کے نیچے آ جاویں مگر افسوس

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

مضمون کو پڑھا تو وہی بوٹی شوربے کا جھگڑا جس نے مسلمانوں کو تباہی کے گڑھے میں ڈال رکھا ہے۔

پیرزادہ صاحب نے مضمون میں تین مسئلے تحریر فرمائے ہیں۔ (۱) مزاروں پر جانا، پھول چڑھانا، شیرینی وغیرہ نذر کرنا اور قبروں پر چادریں و غلاف چڑھانا اور ان سے مدد طلب کرنا۔

(۲) میلاد کی محفل کرنا اور اس میں قیام کرنا اور شیرینی تقسیم کرنا۔

(۳) گیارھویں، بارھویں، تیرھویں دینا۔

اب ہم ناظرین کے سامنے وہ تفصیل لانا چاہتے ہیں جو ان چیزوں کے ثبوت میں پیرزادہ نے پیش کی ہے تا ناظرین حظ اٹھائیں۔ اور ساتھ ہی ہم کچھ تنقیدی نوٹ بھی لکھیں گے تاکہ تصویر کا دوسرا رخ بھی معلوم ہو سکے۔ اقول باللہ التوفیق۔

قبور اولیاء کی محض زیارت تو منع نہیں۔ البتہ

× اس آیت کی تفسیر قادیانی نبی اور ان کے اتباع خلیفہ مشہور کر چکے ہے جو بقول نواب محسن الملک مرحوم خدا کو بھی معلوم نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تفسیر نویسی سے پہلے اس آیت کی تفسیر پر مذاکرہ ہو جائے۔ (اہلحدیث)

ے مضمون نگار نے زیادہ اقوال الرجال سے کام لیا ہے اور جواب میں اسوہ حسنہ کو ملحوظ رکھا ہے۔ اس لئے نفس مضمون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی۔ منہ

خاص اہتمام سے سفر کی صعوبت اٹھا کر دور دراز جانا میلوں اور عرسوں میں کار ثواب سمجھ کر جانا ممنوع ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد

یعنی تین مسجدوں کے سوا کسی جگہ کے لئے ساز سفر نہ اٹھایا جائے۔ مسجد نبوی۔ مسجد حرام۔ مسجد اقصیٰ۔

قبروں پر پھول چڑھانا اس سرخی کے ماتحت پیرزادہ صاحب نے آیت قرآنی ان من شیٔ الا یسبح بحمدہ ۔ اور ایک حدیث لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو ایک درخت کی ٹہنی لیکر دو شق کرکے دونوں پر گاڑ دی۔ پھر لکھا ہے۔ علماء نے اس حدیث سے قبروں پر سبزہ پھول ڈالنے پر استدلال کیا ہے پھر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا قول نقل کیا ہے۔ حقیقۃً صاحبزادہ علی پوری نے اس استدلال کو پیش کرنے میں سخت غلطی کھائی ہے۔

یہ استدلال ویسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کے منہ میں کلی کرکے پانی ڈالا تھا۔ اس لئے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ ہر امتی کے لئے مسنون ہے کہ وہ بچوں کے منہ میں کلی کیا کریں۔ یا کہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کنوئیں میں تھوک دیا تھا اور وہ میٹھا ہو گیا۔ اسلئے ہر امتی کے لئے سنت قرار پایا کہ وہ کنوئیں میں تھوکا کریں۔

صاحبزادہ صاحب! سنئے اور گوش ہوش سے سنئے فقہاء اصولیین کا قول ہے :۔

الخارج من القیاس لا یقاس علیہ

یعنی خلاف عقل پر قیاس نہیں کیا جا سکتا

کیا آپ اس کو عقلاً ثابت کر سکتے ہیں کہ ٹہنی قبر پر تسبیح پڑھے اور قبر کے اندر صاحب قبر کا عذاب ہلکا ہو۔ اگر یہ صحیح ہے تو تمام قبرستان میں باغیچہ لگوا دینا چاہئے۔ تاکہ اہل قبور عذاب سے محفوظ رہیں۔ اور پھر یہ کہ تسبیح ٹہنی یا درخت کریں اور عذاب صاحب قبر کا ہلکا ہو۔ کیا یہ قرین قیاس ہے۔ ہرگز نہیں۔ پھر جب یہ اعجاز ہے تو اس میں قیاس کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ دوسری وجہ استدلال صحیح نہ ہونے کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص اور مخصوص واقعہ ہے۔ جیسے شہادت خزیمہ۔ جس کے متعلق آپ کا فرمان ہے۔ من شہد لہ خزیمۃ فھو حسبہ۔ جس کے حق میں خزیمہ اکیلا گواہی دے وہ اکیلا شاہد کافی ہے۔ کیا آپ یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ فلاں بزرگ بھی چونکہ خزیمہ کی طرح بہت نیک اور صادق ہیں اس لئے نصاب شہادت میں وہ اکیلے ہی گواہ کافی ہیں۔ اور ان کی وجہ شہادت سے حاکم یا قاضی فیصلہ دے سکتا ہے۔

صاجزادہ کہیں جلدی میں کچھ کہہ نہ دینا۔ پہلے نور الانوار دیکھ لینا۔ جہاں صاف لکھا ہے :۔

ولا ینبغی ان یقاس علیہ من ھو اعلی حالا منہ کالخلفاء الراشدین.

کہ اس پر خلفاء راشدین جیسے رفیع الشان لوگوں کو بھی قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

یعنی خزیمہ کی واحد شہادت قبول ہوگی مگر ابوبکر اور عمر و علی اور عثمان رضی اللہ عنہم جیسے بزرگوں کی اکیلی شہادت اس قابل نہ ہوگی کہ اس پر فیصلہ دیا جا سکے۔

کیوں جناب! آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص اعجاز سے عوام کالانعام کے فعل شنیع کو ثابت کرنے کے لئے استدلال کرتے ہیں کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پہ لکڑی گاڑ کر امید ظاہر فرمائی تھی کہ شاید ان سے خدا تخفیف کردے اسی طرح قبروں پر پھول چڑھانے کے لئے بھی کرتے ہیں۔ صاجزادہ علی پوری یاد رکھیں کہ یہ استدلال کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ شیخ عبدالحق صاحب کریں یا کوئی اور یہ استدلال علماء اصول کے نزدیک غلط ہے۔

حوالہ نہیں ملا اسی عنوان میں ایک روائت انوار الصوفیہ کے صفحہ پر صاجزادہ صاحب نے زیلعی کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ ہم نے تخریج زیلعی میں وہ روائت بہت تلاش کی مگر وہ نہیں ملی۔ گو وہ روائت کسی طرح بھی ہمارے خلاف نہیں۔ مگر صحیح حوالہ کے لئے ہم صاجزادہ سے دریافت کرتے ہیں۔ وہ روائت معہ مزید عبارت صاجزادہ صاحب نے یوں لکھی ہے :۔

"عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نتصدق عن موتانا ونحج عنھم وندعولھم فھل یصل ذالک الیھم فقال نعم انہ لیصل ویفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق اذا الھدی الیہ رواہ ابوحفص العکبری فلانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ سند اھل السنۃ والجماعۃ صلاۃ کان او صوما او حج او صدقۃ او قرأۃ للقرآن او الاذکار او غیرہ ذالک من انواع ویصل ذالک الی المیت وینفعہ قالہ الزیلعی فی باب الحج عن الغیر۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے مردوں کے واسطے صدقہ دیتے ہیں ان کیلئے حج کرتے ہیں۔ کیا یا نہیں پہنچتا ہے۔ فرمایا ان کو ضرور پہنچتا ہے۔ اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا تم میں سے کوئی ایک طبق (سینی) پر خوش ہو جبکہ اسکو ہدیہ کیا جائے۔ اس حدیث کو ابوحفص عکبری نے روائت کیا۔ اس سے ثابت ہؤا کہ آدمی کو اختیار ہے کہ اچھے عمل کا ثواب غیر کو دے۔ یہی اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے۔ خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ یا قرآن شریف کی تلاوت یا ذکر۔ اسکے علاوہ اور نیکیاں یہ میت کو پہنچتا ہے۔ اور اُسکو نافع ہوتا ہے۔ زیلعی نے باب حج عن الغیر میں یہی لکھا ہے"

(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۱۹۳۶ء صفحہ ۳)

ہم نے جو کتاب دیکھی ہے وہ مطبع علوی لکھنؤ میں [illegible] کو طبع ہوئی ہے۔

آئندہ کے لئے ہم صاجزادہ صاحب سے اسلئے خوش ہیں کہ آپ بغیر سختی کلامی اور طعن و تشنیع کے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر یہ بہت بڑی کمی ہے کہ عبارات اکثر بے حوالہ درج کرتے ہیں۔ امید ہے کہ

عریضہ بخدمت مولٰنا اشرف علی صاحب تھانوی

بر بنائے وعظ اشرف

آپ نے فرمایا کہ :-

دوسری اہل بدعت کی وہ جماعت ہے جو ہم لوگوں کو وہابی کہتی ہے۔ لیکن ہماری سمجھ میں آج تک یہ بات نہ آئی کہ ہم کو کس تناسب سے وہابی کہا گیا۔ کیونکہ وہابی وہ لوگ ہیں۔ جو کہ ابن عبدالوہاب کی اولاد میں ہیں یا اوس کے متبع ہیں۔ ابن عبدالوہاب کے حالات مدون ہیں۔ ہر شخص اون کو دیکھ کر معلوم کرسکتا ہے کہ نہ اتباع کی رو سے ہمارے بزرگوں میں ہیں نہ نسب کی رو سے۔ البتہ آج کل جن لوگوں نے تقلید کو ترک کر دیا ہے۔ ان کو ایک اعتبار سے وہابی کہنا درست ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ان کے اکثر خیالات ابن عبدالوہاب سے ملتے جلتے ہیں۔ البتہ ہم لوگوں کو حنفی کہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اصول چار ہیں۔ کتاب اللہ۔ حدیث الرسول اجماع امت۔ قیاس مجتہد۔ ان چاروں کے سوا اور کوئی اصل نہیں۔ مجتہد اگرچہ متعدد ہیں لیکن اجماع امت سے بات ثابت ہوچکی ہے کہ ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل۔ امام مالک بن انس رحمہم اللہ کے مذہب سے باہر ہونا جائز نہیں۔ نیز یہ بھی ثابت ہے کہ ان چاروں میں سے جس ملک میں جس کا مذہب رائج ہو اوس کا اتباع کرنا چاہیئے۔ تو چونکہ ہندوستان میں امام ابوحنیفہؒ کا مذہب رائج ہے اس لئے ہم اونہیں کا اتباع کرتے ہیں ؛

(رسالہ تقویم الزیغ صفحہ ۳/۱ ، وعظ نمبر ۱)

مولانا! آپ اور آپ کے تابعدار تو وہابی ہونے سے نہیں بچ سکتے۔ ہمارے اہل حدیث ہی وہابی سہی۔ خدا کرے آپ وہابی ہونے سے بچ جائیں۔ مگر جو جماعت آپ کو وہابی کہتی ہے اس لئے نہیں کہتی کہ آپ غیر مقلد ہیں۔ بلکہ ان کو یہ بات مسلم ہے کہ آپ مقلد ہیں۔ لیکن [illegible] دوسری باتیں جو آپ کو وہابی بنارہے ہیں۔ اگر آپ اس پر قائم رہے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ آپ وہابی ہونے سے بالکل نہ چھوٹ سکیں گے۔ اگرچہ آپ اپنے مواعظ میں ہزار بار بیزاری کا اعلان کیوں نہ فرمائیں۔ ہاں ایک بات ہے اگر آپنے وہابی کے لقب سے نجات حاصل کرنی ہے۔ تو ہمارے مشورہ پر عمل فرماویں۔ انشاء اللہ وہ جماعت اہل بدعت آپ کو اپنا ہم خیال تصور کرتی ہوئی آپ کو صوفی مانے گی۔ وہ مشورہ یہ ہے کہ

آپ مجلس میلاد مقرر فرماویں۔ پھر اوس میں قیام کریں۔ قوالی وسرود وغیرہ دل کھول کر سنیں۔ گیارھویں کے چاول اور پیر صاحب کی شیرینی نوش جان فرماویں۔ بی بی کی صحنک اور شیخ سدو کا بکرا ذبح کرکے کھائیں کھلائیں۔ یارسول اللہؐ کا نعرہ لگائیں۔ اور مسجد میں بغداد شریف کی طرف منہ کرکے گیارہ قدم ماریں۔ اور حضور نبی کریمؐ کو حاضر ناظر و عالم الغیب قاسم ارزاق مانیں۔ اور بشریت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے انکار فرماویں قبروں کا طواف اور سجدہ اور چومنا چاٹنا اور امداد طلب کریں۔ اور بزرگوں کے عرس وغیرہ کریں۔ وغیرہ۔

تو آپ دیکھ لیں کہ تمام بچھڑے دوست احباب آپ کے ملنے کو بیتاب نظر آئیں گے۔ مجال ہے کہ آپ کو کوئی شخص بھی وہابی بنائے۔ آپ بالکل صاف صوفی ہو جاویں۔ پھر میرے مشورہ کی بھی امید ہے کہ آپ داد دیں گے۔ ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اخیر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہابی ہونے سے بچائے جس نے آپ کو بے چین اور بے آرام کر رکھا ہے۔ اور دوستوں اور عزیزوں سے جدا کر رکھا ہے۔ میر[illegible]

ﷺ میں اس دعا کو بد دعا جان کر آمین نہیں کہتا بلکہ دعا کرتا ہوں کہ خدا سب مسلمانوں کو وہابی بنائے۔ کیوں؟ ؎ وہابی کا معنی ہے دہان والا۔ (اہلحدیث)

اگر غلط ہو تو وجہ غلطی سے مطلع فرماویں۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی تقلید کی بابت بھی کبھی عرض کرونگا۔ (ابوالمرتضیٰ عفی عنہ)

عقائد الغالیہ

(مرقومہ مولوی عبدالکریم صاحب جتوئی نوہری)

سلف کے صوفیاء کرام کا عقیدہ دنیا جانتی ہے کہ وہ بزرگ شرک و بدعت سے سخت نفرت کرنے والے اور اس کی ہوا کو مضر الایمان جاننے والے تھے۔ اگر کوئی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور مجدد الف ثانی سرہندیؒ قدس سرہم کے ملفوظات فتوح الغیب اور مکتوبات دیکھے تو ان بزرگوں کے مذہب اور روش کا پتہ لگ جائے۔ (رضی اللہ عنہم)

آج کل کے صوفی منسوب بمذہب کوفی اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ظہور اور حلول ہر شے میں ہے۔ پھر اس ہمہ اوست کے عقیدہ کو پھیلانے کی ہمہ تن سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں میں یہ اعتقاد رائج و ناسخ ہو جائے۔ اسی خیال کے وجہ یہ گروہ نے اولیاء اللہ و بزرگان دین کے مزارات پر میلے لگانے مقرر کئے ہیں۔ اور ان قبروں کے میلوں کو اسلام کی شوکت بتاتے ہیں بلکہ عین ثواب و سعادت جانتے ہیں۔ افسوس! ان من گھڑت بدعتوں کو ایجاد کرکے سلف کے ذمہ تھوپتے ہیں اور یہ ہمہ اوست کا کفری عقیدہ حنفی مذہب کے بزرگوں کا مسلک بتاتے ہیں۔ کاش اگر فتوح الغیب، اقوال العارفین، غنیۃ الطالبین، مکتوبات مجدد الف ثانی سے آگاہ ہوتے تو یہ گرداب نہ پھلتے۔

مسئلہ وحدت الوجود کو اپنے خیال کے مطابق تراش کر کہتے ہیں کہ وحدۃ الموجودات یعنی تمام کائنات معہ ذات باری ایک ہیں۔

یہ عقیدہ اسی غالی فرقے کا ہے اور کسی کا نہیں ایسے ہمہ اوستی وجودیوں کی [illegible]

حضرت مولانا روم فرماتے ہیں ~

اے برون از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من

کبھی کہتے ہیں کہ انسان کے اجزا میں سے ایک جزو بھی خدا ہو سکتا ہے بلکہ کل افراد کائنات کو خدا کہہ دیا تو کسی جگہ ایک جزو کو یہی نسبت کر دی۔ عرس کے جلسہ میں خدا وند عز و جل کی تعریف کرتے ہوئے وجد میں آ کر کہتے ہیں ~

قصہ ہاذ نی اد انا الحق کہتے انکی کیا مجال
شمس اور منصور کے مونہہ میں زبان تو ہی تو تھا

یہ عقیدہ قرآن مجید میں باطل پرستوں کا بعینہ اسطرح بتایا گیا ہے۔

قال تعالیٰ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ (پ ۲۵)

عہد کیا انہوں نے واسطے اسکے اسی کے بندوں سے ایک جزو اس طرح کہنے والے انسان کے کفر میں کیا شک ہے۔

یعنی عہد اس اقرار کے کہ اللہ ہی خالق ہے اس کی اولاد مقرر کی اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہنے لگے اور اولاد باپ کی جزو ہوتی۔ جو جزوں سے مرکب ہو وہ واحد نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ تو ذات میں واحد ہے اس کی اولاد کیونکر ہو سکے۔ (جامع البیان)

یہ ان کی قلت عقل اور سخافتہ نقل ہے۔ آیت کریمہ کل مبطلین کی تردید کرتی ہے۔ خواہ کوئی اس کے لئے اولاد ثابت کرے یا فرشتوں کو اس کی لڑکیاں بتائے یا کسی اور چیز کو اس کا شریک گردانے یا مخلوقات کی کسی چھوٹی بڑی چیز کو اس کے ساتھ تشبیہ دے تو اول درجہ کا غالی اور مشرک ہے۔ ایسا بے حیا دنیا میں شاید کوئی نہ ہوگا جو احد اور احمد کے فرمان کے چھوڑ کر اپنی ہی دلستا رہے۔ خدا اور رسول کے بتلائے ہوئے امر میں کسی اور کے بتلانے کی کیا ضرورت ہے اور کیونکر ایسا کلام مانا جائے۔

دیکھئے مالک و عبد کا فرق خود کلام الٰہی سے ثابت ہے معراج کے موقعہ پر جہاں کہیں قرب کے وقت ہاتھ آئیں گے، یہی تقریب میں بھی اس فرق کو ملحوظ رکھ کر فرمایا: سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ حضورؐ کے لئے معراج نہایت اعزاز و اکرام کا موقعہ تھا اور مومن کے لئے نماز معراج ہے۔ جسکو خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سراہتے ہیں۔

الصلوٰۃ معراج المؤمنین

نماز مومن کا معراج ہے یعنی نماز میں سب سے زیادہ قرب الٰہی ہوتا ہے۔ لہذا اس جگہ بھی بجا دیا ہے

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

پھر کسی شاعر یا صوفی صافی کی بات کو سُن کر زٹلیات کیوں نہ سمجھنا چاہئے۔ افسوس ان لوگوں پر جو ایسے صاف اور روشن معاملے میں بہکے، بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور عرس کے جلسوں میں پڑھتے ہیں ~

احد میں اور احمد بے میم میں دوئی
وہ جانتے ہیں عقل میں جن کے ہے کچھ کمی

یہ لوگ کیسے حد سے گذرے کہاں سے کہاں پہنچے ہیں۔ بزرگوں کا عرس کرنا اور اس کی جملہ رسومات تو ایک بدعت اور ناجائز کام تھا۔ مگر اس تقریب میں مالک اور عبد کا فرق مٹا کر کتنے اہم اور اکبر معاملہ کو غلط کر کہا ہے۔ مالک اور بندہ کے فرق دور کر کے دکھانے کے باعث میں ~

میم کی چادر دور کر دی ایک کا ایک

بعض چیزیں یا افعال بہت اچھے ہوتے ہیں مگر نااہل کے ہاتھ آ جانے سے اس کی حیثیت میں فرق آ جاتا ہے تصوف اور سنیت ایسے عمدہ جوہر ہیں جن کی بدولت ہر انسان دولت ایمان سے مالا مال ہو سکتا ہے۔ کیا یہ تصوف اور اہلسنت مذہب پر قبضہ اسی واسطے کر رکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا داد منصب سرور یا خیر کافی خیال کر کے اپنی طرف سے رسول مقبول کو پدوی دی جائے ~

احد احمد بن کے آیا
بے سمجھاں نے بھید نہ پایا

علماء متقدمین و متاخرین نے اس خیال کے لوگوں کی تردید میں دفتروں کے دفتر لکھے مگر یہ نہ سمجھے۔ اور آخر ان کی ہٹ دیکھ کر کہنا پڑا ~

عالم بہشت یک طرف آں شوخ تنہا یک طرف

بارش آسمان سے آتی ہے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو لوگ اسلام کی تبلیغ میں مشاہدات کا انکار کرتے ہیں وہ دراصل اسلام کے منکروں کو اسلام سے روکتے ہیں۔ مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ گمان نہ ہوا تھا کہ افراد اہل حدیث میں ایسے لوگ ہیں جو مشاہدات کے انکار پر اڑ جاتے ہیں۔ لیکن واقعات پیش آمدہ سے میرا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ جبکہ میں نے دیکھا کہ جماعت حقہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بارش کے نزول کی ابتدا آسمان سے مانتے اور منواتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک مراسلہ حسب ذیل ہے۔ (مدیر)

بخدمت شریف جناب مولانا صاحب مدیر شناء اللہ صاحب

سلمکم اللہ وعافاکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

معروض آنکہ پرچہ اخبار اہلحدیث مجری مورخہ ۱۷ رمضان المبارک ۵۶ھ نظر سے گزرا۔ جس کے صفحہ ۱۰ تا ۱۲ تک بارش کا ذکر ہے۔ بعد ازاں آپ کی مختصر رائے بھی دیکھی۔ جس کا دارو مدار آپ نے دو چیزوں پر رکھا ہے۔ ایک تاویل بالمجاز یعنی السماء کو حقیقی معنے سے پھیر کر بغیر ضرورت کے مجازی معنی سحاب میں لانا اور دوسرا اپنا مشاہدہ علی جبال الشملہ۔ سو بندہ آپ کی دونوں دلیلوں کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتا ہے۔ مہربانی کر کے آئندہ پرچہ اہلحدیث میں اسکو بغیر کمی بیشی کے شائع فرما دیں۔

جواب مشاہدہ | مولانا آپ [illegible]

اگر آپ کی دلیل صرف بعض مفسرین کے بیان پر ہے تو اس سے یہ کیفیت ثابت ہوتی ہے کہ بارش کے قطرات آسمان کے کنارہ ہی سے گرتے ہیں اور گرنے میں بھی کسی ایک جگہ سے نہیں گرتے بلکہ تمام سطح آسمان سے گرتے ہیں تو آپ سائل بن کر جواب طلب کرتے کہ جناب میں بھی تو آسمان کے نیچے شملہ کے پہاڑ پر کھڑا تھا۔ مجھ پر قطرات بارش کیوں نہ گرے اور نیچے نیچے سب کام ہو گیا۔ مولانا تمام صحابہ اور اکثر مفسرین نے صرف یہ ثابت کیا ہے کہ بارش آسمان سے آتی ہے۔ یہ ثابت نہیں کیا کہ آسمان کے کنارہ ہی سے قطرات بارش گر پڑتے ہیں اور آسمان کی تمام سطح ہی سے گرتے ہیں تاکہ آپ کا مشاہدہ اس کے خلاف ہو۔ مولانا اصل بات یہ ہے کہ آسمان پر کے دریا سے (اس کا ثبوت یہ ہے کہ بخاری۔ مسلم میں انس بن مالک کی روایت معراج کی بڑی حدیث ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جو دریا ہے اس میں سے جنت کی نہریں نکلی ہیں نیل اور فرات بھی اس میں سے نکلی ہے) پانی بادلوں میں آجاتا ہے اور وہ بادل قریب زمین کے پہاڑوں سے نیچے آکر جس جگہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بارش برساتے ہیں۔ یہی معنی ہیں قولہ تعالیٰ ویصرفہ عمن یشاء کے آپ کے خشک رہنے اور نیچے بارش ہو جانے کی مثال بعینہ اس طرح ہے کہ ایک شخص کا مکان چار منزلہ ہے اور وہ دوسری منزل میں کھڑا ہے اس کے خادموں نے بوجہ کسی ضرورت کے پانی تیسری اور چوتھی منزل میں جمع کر رکھا تھا۔ اب انہوں نے ضرورت کے وقت اوپر سے دوسرے راستہ سے پانی لاکر صحن گاہ کو مشکوں سے سیراب کر دیا تاکہ گرد و غبار بیٹھ جائے۔ بعدہ وہ مالک مکان خادموں سے پوچھتا ہے کہ یہ پانی کس جگہ سے آیا۔ پانی تو گھر میں بالکل کوئی نہیں تھا۔ جواب ملتا ہے کہ ہم نے اوپر کی منزل سے پانی لاکر اسی صحن کو سیراب کیا ہے۔ یہ حقیقت سن کر مالک مکان کو تشفی ہو جائیگی کہ بیشک پانی اوپر کی منزل سے لایا گیا ہے جس کو بارش کی صورت میں ویصرفہ عمن یشاء [illegible]

عقلی سوال کا عقلی جواب اور الحمد للہ اس عقلی جواب سے آپ کے مشاہدہ کی بھی تکذیب نہیں ہوئی اور اقوال صحابہ اور آراء مفسرین کو بھی مجال کلام نہ رہا۔ دونوں کے درمیان مطابقت ہو گئی۔

دوسری دلیل آپ کی تاویل بالمجاز ہے۔ یعنی السماء کے سحاب یا بلندی کے معنی کرنے سو مولانا! آپ غور فرمائیں۔ اولاً لفظ السماء جو معرف باللام ہے اس پر الف لام کیسا ہے۔ کیا یہ الف لام اپنے ہوتے ہوئے آپ کو مطلق سماء نکرہ کے معنی سحاب یا بلندی کرنے دیگا ہرگز نہیں۔ سو آپ چاہے اسکو الف لام تعریف کا ٹھیرائیں۔ چاہے عہد خارجی دونوں صورتوں میں مراد السماء سے آسمان معروف ہی ہوگا۔ مطلق بلندی اور سحاب نہیں۔

ثانیاً آپ نے السماء کے حقیقی معنی آسمان معروف چھوڑ کر مجازی معنی سحاب یا مطلق بلندی کیوں لئے حقیقت تو اس وقت متروک ہوتی ہے۔ جب مہجورہ ہو جیسے لا یضع قدمہ فی دار فلان یا کم از کم متعذرہ ہو جیسے ان اکلت من ھذا القدر اور من ھذا الشجر فعبدی حر۔ آپ کو سماء حقیقی کے معنی کرانے اور بادل کے معنی کرنے میں کونسا استحالہ پیش آیا۔ جس سے آپ یا دیگر بندگان دین نے یہ تاویل اختیار کی اور جو استحالہ آپ نے ذکر کیا اس کی عدم مخالفت اقوال مفسرین سے بندہ نے ثابت کر دی جس کا ذکر بصورت تطبیق اوپر گزرا۔

ثالثاً۔ اگر السماء کے معنی بادل بھی کئے جائیں تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ سورہ نور میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وینزل من السماء من جبال فیھا من برد تو اس نزول سے مراد نزول حقیقی ہوگا یعنی اول اول بارش آسمان سے اترتی ہے اور دوسری جگہ جو بعض مفسرین نے السماء کے معنی سحاب کئے ہیں اس سے مراد ابتداء اضافی ہوگا۔

رابعاً قرآن مجید میں ہے۔ یا سماء اقلعی اور ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر۔ تو یہ دونوں آیتیں بھی آسمان معروف کی حمایت میں مزید ہیں۔

حدیث میں ہے:-

عن انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا قال لانہ حدیث عھد بربہ رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ ص۱۳۲ باب الاستسقاء۔ نیز یہی روایت ابوداؤد اور مسند احمد میں بھی ہے۔ اس حدیث کی تفسیر حاشیہ مشکوٰۃ پر لکھی ہے۔

حدیث۔ عھد ای قریب حادث مجیئہ من عالم القدس لم یدنس باجزاء ھذا العالم یعنی ابھی آیا ہے عالم پاک سے نہیں ملوث ہوا کبھی عالم دنیا سے جس کا خلاصہ یہ کہ آسمان پاک سے میرے رب کے نزدیک سے آیا ہے۔

سبحان اللہ! کیا عمدہ مطلب ہے وللہ درہ اس کے خلاف جن لوگوں نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں۔ ای بتکوین ربہ ایاہ یعنی ان المطر رحمۃ وھو قریب العھد بخلق اللہ فیتبرک بھا۔ یہ معنی نہایت بعید ہیں متکلم کی کلام حدیث عہد بربہ کی غرض ادا کرنے میں حدیث ہذا کے صحیح معنی سمجھنے میں کوئی شخص صاحب ذوق صحیح یہ معنی نہیں کریگا۔ نیز اس معنی سے لازم آئیگا کہ نبی صلعم کے پاس ہزاروں چیزیں تکوینی اور خلقی حیثیت سے پیدا ہوتی رہتی تھیں۔ ان سب سے آپ یہ معاملہ کیوں نہیں کیا کرتے تھے۔ الغرض انصاف پسند شخص کے لئے یہ حدیث ایک ہی کافی دلیل ہے۔ واللہ اعلم!

حررہ محمد عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ نصرت الاسلام۔ کوٹ بھائی

مسلمانو! کدھر جا رہے ہو؟

نوشتہ مولوی محمد عبد الکریم صاحب کریم اودیا گیر (مداس)

اگر مسلمانوں سے سوال کیا جائے کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے اپنا نصب العین کیا قرار دیا ہے؟ کس منزل مقصود کی طرف جا رہے ہیں تو ہرگز جواب نہ دے سکیں گے۔ عام مسلمان ہی نہیں خواص بھی جواب نہ دے سکیں گے۔

مسلمانوں کی بدنصیبیاں بے شمار ہیں لیکن اس سے بڑی بدنصیبی کوئی نہیں کہ انہوں نے اپنے لئے کوئی نصب العین مقرر نہیں کیا ہے۔ انہیں معلوم نہیں کہ کدھر جا رہے ہیں اور کیوں جا رہے ہیں۔ انکی مثال بھیڑوں کے اس گلے کی ہے جو گلہ بان کے بغیر ہی چل پڑا ہے اور نہیں جانتا کہ چراگاہ کی طرف جا رہا ہے یا غار ہلاکت کی طرف۔

پڑھے لکھے مسلمانوں کی زبان سے اکثر سنا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کا اصلی مقصد یہ ہے کہ خدا کا کام انجام دیں کیونکہ وہ خدا ہی کے ہیں اور دنیا میں اُس کی مشیت ہی پوری کرنے آئے ہیں۔

یہ بہت ہی مبارک خیال ہے۔ بے شک اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ مسلمان اللہ کے بنیں اور اسکی مشیت پوری کرنے کے لئے وقف رہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان واقعی ایسے ہی ہیں جیسا ان کا دعویٰ ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ہیں۔ مگر اللہ کا ہونا کسے کہتے ہیں؟ اگر وہ اللہ کے ہوتے تو کیا غیر اللہ کے آگے جھک سکتے تھے؟ کیا غیر اللہ سے ڈر سکتے تھے؟ کیا غیر اللہ کے غلام بن سکتے تھے؟ ظاہر ہے کہ نہیں کیونکہ اللہ والے اللہ کے سوا نہ کسی سے ڈرتے ہیں نہ کسی کے آگے جھکتے ہیں۔ نہ کسی کے غلام بنتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ والوں کی صفتیں اور حالتیں پوری صفائی سے بیان کر دی گئی ہیں۔ مسلمان بتائیں کہ ان میں اللہ والوں کی کونسی صفت موجود ہے؟ اللہ والوں کی سب سے بڑی پہچان یہی ہے کہ وہ سربلند رہتے ہیں۔ چاہے طاقتور ہوں یا کمزور۔

مکہ معظمہ میں مسلمان بہت کم تعداد اور بہت کمزور تھے۔ گنتی کے چند ہی مسلمان تھے۔ مگر کیا غیر اللہ کی بے پناہ طاقتوں کے آگے سرنگوں تھے؟ ہرگز نہیں۔

سرداران قریش نے ابو طالب سے مطالبہ کیا کہ اپنے بھتیجے کو بتوں کی مذمت سے منع کر دیں۔ ابو طالب نے بھتیجے کو بلایا اور کہا کہ دیکھو یہ تمہاری قوم کے سردار ہیں اور تم سے ایک درخواست کرتے ہیں۔ اسکا جواب اللہ والوں کے سرتاج نے یہ دیا۔ چچا! اگر یہ لوگ سورج کو اتار کر میری دائیں ہتھیلی پر رکھ دیں اور چاند کو اتار کر بائیں ہتھیلی پر تو بھی میں اپنی راہ سے ہٹنے والا نہیں، یہاں تک کہ خدا میرا ان کا فیصلہ کر دے۔ بتاؤ یہ سربلندی تھی یا ذلت و خواری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مادی قوت نہ تھی مگر اس کے باوجود سربلند تھے۔ کیونکہ اللہ والے تھے۔

بلال رضؓ زرخرید حبشی غلام تھے۔ جب اللہ والے بن گئے تو مشرکوں نے سزائیں دینا شروع کیں۔ وہ بے ہوش ہو ہو جاتے تھے۔ مگر جب حواس درست ہوتے تو زبان سے اللہ اللہ ہی نکلتا تھا۔

آج کل بعض بیمار دلوں نے اپنی بزدلی اور راہ حق سے دوری کے لئے یہ عذر لنگ بیان کرنا شروع کر دیا ہے کہ اس وقت ہم پر وہی دور گزر رہا ہے جو مکہ میں مسلمین اولین پر گزر چکا ہے۔ جب وہ کمزور اور بے دست و پا تھے۔ مگر یہ عذر سراسر جھوٹا ہے۔ بے شک مکہ میں مسلمان کمزور و معدود تھے مگر کسی غیر اللہ کے سامنے سرنگوں نہیں تھے۔ راہ حق پر استوار تھے۔ باطل سے سمجھوتا نہیں کرتے تھے بر خلاف اسکے آج مسلمانوں کی جو حالت ہے سب کے سامنے ہے۔ یہ حالت اس درجہ ابتر اور پست ہے کہ جانور بھی شرم سے گردن جھکا [illegible] یہ حالت وہی ہے جس میں ایک [illegible] سے کہا گیا تھا کہ اپنے آپ کو مار ڈالو کہ موت تمہارے لئے زندگی سے کہیں بہتر ہے۔

اور آج کل کے مسلمانوں کا یہ کہنا کہ اللہ کی مشیت پوری کرنا ہماری زندگی کا مقصد ہے تو یہ بھی جھوٹا دعویٰ ہے۔ ساری دنیا مسلمانوں کو دیکھ رہی ہے اور جانتی ہے کہ وہ اللہ کی مشیت کے خلاف چل رہے ہیں اللہ کی مشیت کیا ہے؟ اللہ نے اپنی مشیت قرآن میں بیان کر دی ہے۔ اللہ کی مشیت یہی ہے کہ کلمۂ حق کو اونچا اور کلمۂ باطل کو نیچا کیا جائے۔

اللہ کا مسلمانوں سے مطالبہ ہے کہ اپنے آپ کو حق کی خدمت کے لئے وقف رکھیں اور حق کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے رہیں۔ اللہ کی یہی مشیت ہے اور اسی کو تمام اللہ والے ہمیشہ پورا کرتے رہے ہیں۔ اللہ نے فرما دیا ہے کہ جو لوگ اس کے بعض حکموں کو مانتے اور بعض کو نہیں مانتے ان کی سزا یہ ہے کہ دنیا میں ذلیل و خوار ہوں اور آخرت میں سخت ترین عذاب جھیلیں۔

بدنصیبی سے ہم مسلمانوں کا رویہ بھی یہی ہے۔ ہم میں جو لوگ دیندار ہیں ان کی دینداری بھی اس سے آگے نہیں بڑھتی کہ پانچ وقت ٹکریں لگالیں۔ سال میں تیس دن فاقے کر لیں۔ خاص قسم کی صورت بنا لیں۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ خدا کو ان ٹکروں اور فاقوں سے کیا فائدہ؟ اگر سچی نماز بھی پڑھی جائے اور سچے روزے بھی رکھے جائیں تو بھی کافی نہیں۔ یہ عبادتیں تو آسان ہیں اور مومن و منافق سب ہی کر سکتے ہیں۔ خوش دلی سے ہو یا بددلی سے۔ لیکن اللہ والوں کی اصلی پرکھ ہولناکیوں میں استقامت ہے۔ جب مصائب جسموں میں کپکپی ڈال دیں اور دل حلق میں اتر آئیں۔ اگر اس وقت بھی آدمی اپنے ایمان پر قائم رہے اور حق کی حمایت سے منہ نہ موڑے تو بے شک اللہ والا ہے۔ کیا اللہ والوں کی شکل یہی ہے؟ کیا اللہ کا کام [illegible] اور اللہ کی مشیت پوری کرنے والوں کی یہی صفت ہے؟

فتاویٰ

س ۹۶ } کسی شخص کی عورت کو نوکر کے ساتھ خاص طریق پر لیٹے ہوئے کسی شخص نے دیکھا خاوند نے سن کر عورت سے پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ اس نے مجھ سے جبر کیا۔ خاوند نے عورت کے زیورات اتار کر ماں باپ کی طرف واپس بھیجدیا۔ اور لکھ دیا کہ میں نے اس سے خلع کر لیا ہے۔ اس صورت کا کیا حکم ہے؟ (سائل نامعلوم)

ج ۹۶ } صورت مرقومہ میں ایک شخص کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن شبہ ہے۔ خلع عورت کی طرف سے ہوتا ہے مرد کی طرف سے نہیں ہوتا اس لئے صورت مرقومہ میں خلع نہیں ہوا بلکہ طلاق ہوئی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لا تعضلوا هن لتذهبوا ببعض ما اٰتیتموهن الا ان یاتین بفاحشة مبینة ۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت بے حیائی کا کام کرے تو مرد دیا ہوا مال اس سے لے سکتا ہے۔

نوٹ | آئندہ سائل اپنا نام لکھا کریں۔ اگر ان کو اپنا نام ظاہر کرنا منظور نہ ہو تو الگ کاغذ پر نوٹ لکھ دیا کریں کہ میرا نام نہ لکھا جائے۔ مگر سوال کے ساتھ نام اور پتہ ضرور لکھنا چاہئے۔ کیونکہ بعض اوقات دفتر سے سوال ہوتا ہے کہ کس شخص نے یہ سوال بھیجا ہے۔

س ۹۷ } دو یا تین شخص حج کرنے کی نیت رکھتے ہیں۔ لیکن اتنا سرمایہ نہیں کہ وہ حج کو جا سکیں حج جانے کی صورت کا یہ مشورہ کیا ہے کہ ہر شخص کسی امانت دار یا کسی محفوظ جگہ پر ہر ماہ برابر برابر کا روپیہ جمع کرتے جائیں۔ جب ایک شخص کے لئے حج کے خرچ کا روپیہ جمع ہو جائے تو قرعہ ڈال کر جس کا نام نکلے وہ سب کا روپیہ جمع کیا ہوا لیکر حج کو چلا جائے پھر اسی طرح سب روپیہ جمع کرتے جائیں۔ جب پھر روپیہ جمع ہو جائے تو دوسری مرتبہ دوسرا شخص حج کو چلا جائے۔ اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ آیا اس طرح حج کو جانا جائز ہوگا یا نہیں۔ کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا قرض ہوا۔ (محمد حسین سوداگر بڑی از شاہجہان پور۔ یوپی)

ج ۹۷ } یہ صورت جائز ہے۔ بشرطیکہ اس عرصہ میں مرجانے والا اپنی واجبی کثرت کے لئے وصیت کر جائے یا مال اتنا چھوڑ جائے جو بعد قرض ادا کیا جائے۔ اور اگر آپس میں ایک دوسرے کو معافی کا وعدہ ہے تو وہ وعدہ معتبر رہے گا۔ اللہ اعلم!

س ۹۸ } سوال نمبر ۲۵ کے جواب میں آپنے تحریر فرمایا کہ نستیہ گرہ یورپین طریقہ ہے۔ لہذا یہ معلوم فرمائیں کہ شرعاً ستیہ گرہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟
(سید عبد الشہید۔ پانڈھر کوڑا برار)

ج ۹۸ } شرعی جواب اس سوال کا ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ بہتر ہے کہ کسی کانگرسی عالم سے دریافت کریں۔ کیونکہ وہ اس امر میں مہارت رکھتے ہیں۔ اللہ اعلم

تصحیح } اہلحدیث ۱۳۔ جنوری ۳۹ء صفحہ ۱۳ پر سوال نمبر ۲۵ میں سائل کا نام سید عبد الرؤف شاہ لکھ دیا گیا ہے۔ مگر اصل سائل اپنا نام عبد الشہید تحریر کرتے ہیں۔

س ۹۹ } ایک مولوی صاحب کانگرسی پلیٹ فارم پر جاتے ہی یہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک انسان کو اپنا نصف فوٹو کھنچوانا جائز ہے۔ چہ جائیکہ علماء یا مفتی ہوں۔ اس بنا پر فدوی نے ان سے ثبوت مانگا تو بہت سے مجمع میں جواب دیا کہ یہ بخاری شریف کی حدیث ہے اور اس بات پر بہت زور دیا لوگوں سے کہ ہم قرآن و حدیث پیش کرتے ہیں اسکو سچ مانوگے یا نہیں۔ تمام مجمع بے قرار تھا کہ خداوندا کیا ماجرا ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس سے نہیں سنا تھا مگر آج ایک کانگرسی عالم سے سن رہے ہیں۔ اس پر ہم لوگوں نے جواب دیا کہ ہمارا کانگرسی علماء کے فتویٰ پر یقین نہیں جب تک مولانا ثناء اللہ سے فتویٰ نہ لے لیں۔ (محمد کریم بخش از مظفر پور)

ج ۹۹ } فوٹو (تصویر) کھنچوانا شرعاً ممنوع ہے۔

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

کس قدر شرم کا مقام ہے کہ غیر مسلم تو بلند مقاصد کیلئے جدوجہد کریں [illegible] کے لئے قربانیاں دیں۔ لیکن مسلمان حقیر مادی زندگی اور اسکی لذتوں پر ریجھتے ہیں کوئی بلند خیال ان کے دلوں میں پیدا نہ ہو۔ اولوالعزمی ان سے دور رہے۔ نفس کی خوشیوں میں پھنسے رہیں۔ ایسے بے حس و بے غیرت ہوجائیں کہ اپنی پستیوں کو بھی محسوس نہ کریں۔ اور کریں بھی تو ٹس سے مس نہ ہوں۔ اس زندگی کو کون پسند کر سکتا ہے۔ اس زندگی سے تو چوپایوں کی زندگی کہیں اچھی ہے۔ مسلمانو! کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ اپنی حالت پر ترس کھاؤ۔ ناممکن ہے کوئی خوشگوار تبدیلی تم میں پیدا ہو سکے جب تک اپنا نصب العین اور زندگی کا مقصد طے نہ کرو۔ تمہارا نصب العین وہی ہو سکتا ہے جو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا۔ ان کا نصب العین یہ تھا کہ سربلندی حاصل کی جائے۔ ذلت و خواری کسی حالت میں قبول نہ کی جائے۔

مگر یہ نصب العین تمہارا ہو نہیں سکتا جب تک تم قوم فروش لیڈروں کے چنگل میں پھنسے رہوگے۔ یہ لوگ وہی ہیں جو تمہارے کاندھوں پر پاؤں رکھ کر حکومت کے ایوانوں میں پہنچتے اور عہدے اور خطاب حاصل کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا کام ہمیشہ یہی ہو سکتا ہے کہ اپنی قوم کو اپنے وطن کو اپنے دین کو نقصان پہنچائیں اور حکومت وقت کی خدمت انجام دیا کریں۔ اپنی گذشتہ دس برس کی تاریخ دیکھ لو بتاؤ اس مدت میں تم کتنے انچ آگے بڑھے ہو۔ کتنی عزت ترقی تمہیں حاصل ہوئی ہے۔ تمہاری ذلت و خواری میں کتنی کمی پڑی ہے۔ ان جھوٹے لیڈروں نے تمہاری کیا خدمت کی ہے؟ سنجیدگی سے غور کروگے تو معلوم ہو جائیگا کہ اس دس برس کی مدت میں بھی تم تیزی سے گرتے ہی رہے ہو۔ مگر تمہارے یہ لیڈر حکومت کی نظر میں زیادہ محبوب اور اسکے خزانوں سے مالا مال ہوتے رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ان لیڈروں کی پیروی [illegible] کی حماقت ہی نہیں خودکشی ہے۔ آخر یہ [illegible] کب تک باقی رہیگا۔ اسے بدلنا چاہئے۔ [illegible]

متفرقات

ترقی بند ہے | سابقہ پرچہ دا انکرنے کے بعد جب ماہ جنوری میں اشاعت اخبار کا اندازہ کیا گیا تو اس میں بنسبت سابقہ بہت سی کمی معلوم ہوتی ہے اگر اس کو پورا نہ کیا گیا تو بڑے بھاری نقصان کا خطرہ ہے۔ اس لئے ہر خریدار کوشش وہمت کر کے فروری میں ہی ایک ایک نیا خریدار بنائے۔ تاکہ کچھ تو تلافی مافات ہو سکے۔

وی پی بھیجے گئے | سابقہ پرچہ مندرجہ ذیل خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا۔ ان میں سے اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہو جائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو از راہ عنایت قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۳۷ - ۱۰۴۳ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۳ -
۴۲۵۱ - ۹۸۱۶ - ۷۰۵۸ - ۷۲۶۶ -
۷۲۸۱ - ۷۷۴۸ - ۷۷۸۷ - ۹۳۴۳ -
۹۹۲۸ - ۱۰۱۱۷ - ۱۰۵۴۵ - ۱۱۰۳۸ -
۱۱۱۵۹ - ۱۱۳۳۴ - ۱۱۳۳۸ - ۱۱۵۹۱ -
۱۱۹۸۵ - ۱۱۹۹۱ - ۱۱۹۹۳ - ۱۱۹۹۷ -
۱۲۰۰۴ - ۱۲۱۲۵ - ۱۲۱۳۳ - ۱۲۱۳۹ -
۱۲۲۴۳ - ۱۲۲۶۴ - ۱۲۳۰۱ - ۱۲۳۰۵ -
۱۲۳۱۱ - ۱۲۳۱۲ - ۱۲۳۱۴ - ۱۲۳۱۶ -
۱۲۳۱۸ - ۱۲۳۱۹ - ۱۲۳۲۱ - ۱۲۳۲۷ -
۱۲۳۷۱ - ۱۲۴۰۴ -

آدھے سر کی درد | کی دوا کے لئے کسی صاحب نے اہلحدیث ۳۰ دسمبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۱۵ پر ایک نوٹ شائع کرایا ہے۔ سو جواباً عرض ہے کہ پانچ گرین کونین کی ایک گولی صبح ایک شام کو استعمال کیا کریں۔ انشاء اللہ شفا ہو جائیگی۔ (راقم سلیمان داؤد میلا از رنگون)

کوئی صاحب مطلع فرمائیں | کہ تحصیل چونیاں سے سینکڑوں اشخاص بغرض حصول اراضی میلسی، کو مصون (ملتان) آ جا رہے ہیں۔ واپسی پر ہر ایک یوں کہتا ہے کہ میں ایک چک یا ایک مربعہ یا کم و بیش زمین کے لئے درخواست دے آیا ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کوئی زمین سرکاری قابل فروخت یا تقسیم نہیں ہے۔ پبلک غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ کوئی صاحب بذریعہ اخبار مطلع فرمائیں کہ اصلیت کیا ہے؟

محمد داؤد بابر خانوی پوسٹ گھلن۔ ضلع لاہور

ضرورت ہے | جھاجھا مسجد بازار مدرسہ کیلئے ایک اہل حدیث عالم کی ضرورت ہے جو عالم ہونے کے علاوہ مولوی ٹریننگ یا مدرسہ شمس الہدیٰ کی سند رکھتے ہوں۔ عربی، فارسی اور علم الحساب کی بہتر سے بہتر تعلیم دے سکتے ہوں۔ تنخواہ مبلغ ۱۵ روپیہ خشک ملیگا۔ خواہشمند حضرات پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

محمد ظہور۔ سیکرٹری مدرسہ مسجد بازار جھاجھا ڈاک خانہ جھاجھا۔ ضلع مونگیر

دعائے صحت | ہفت روز سے کوہ نور میڈیکل ہسپتال انگلش بازار مالدہ ڈاکٹر ایس۔ ایم سلیمان کے دواخانہ میں دانت کے مسوڑوں کا علاج کروا رہا ہوں۔ ۶ سیر خون نکل چکا ہے۔ فی الحال ۵ انجکشن ہوئے ہیں جس سے خون آنا بند ہو گیا ہے۔ لیکن کمزوری باقی ہے۔ ناظرین اہلحدیث صمیم قلب سے دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد شفاء کلی عطا کرے۔ آمین ثم آمین!

طالب دعا:- مولوی ثناء اللہ سندر پوری

تصحیح | اخبار "اہلحدیث" ۶ جنوری صفحہ ۱۳ کالم ۲ میں غلطی سے میرا بڑا لڑکا شائع ہو گیا ہے اصل میں بڑا بھائی ہے۔ ناظرین صحیح کر لیں۔

(مولوی ثناء اللہ سندر پوری)

عید آنہ فنڈ | از امرتسر للعہ۔ مفتی محمد ظریف صاحب پشاور للعہ۔ جماعت اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ عہ۔ ایس عبد الرحمن صاحب پشاور عہ

یاد رفتگان | جناب ملا محمد اسحاق صاحب بمبئی والے جو پکے دیندار اور متبع سنت تھے ۲۔ ذیقعدہ کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد ابو الخیر بمبئی)

(از مئو آئمہ)

(۲) میرے برادر خورد شیخ رجب علی صاحب چند ماہ بیمار رہ کر ۲۶ جنوری کو وفات پا گئے۔ انا للہ!

(حاجی عبد الرحیم غلامی محلہ۔ جمال پور۔ ضلع مونگیر)

(۳) احقر کے والد بزرگوار ڈاکٹر محمد علی حسین خان صاحب جو پکے موحد و دیندار اور متبع سنت تھے انتقال فرما گئے۔ انا للہ! (خاکسار محمد عبد الحی خریدار ۱۱۲۲۴ فیروز آباد۔ ضلع آگرہ)

(۴) جماعت اہل حدیث کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں کے روح رواں و سرگرم کارکن منشی فضل دین صاحب چند روز علیل رہ کر عالم بقا کو سدھار گئے انا للہ! مرحوم نہایت نیک اور پکے اہل حدیث تھے تمام مسلم و غیر مسلم آپ کے اخلاق کے معترف ہیں۔

(ابو نعیم عبد العلیم میرپوری)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

مضامین آمدہ | پنڈت آتما نند صاحب ۲ عدد منشی محمد عالم صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب۔ مولوی محمد عبد الرؤف صاحب۔ محمد عمر صاحب۔ عبد الشکور صاحب ۲ عدد۔ مولوی محمد مقبول صاحب شمس الدین صاحب۔ محمد فضل الرحمن صاحب۔ غلام محمد صاحب۔ ابو یحییٰ ملک امام خان صاحب محمد اسماعیل صاحب۔ عبد الغفار صاحب۔ مولوی عبد الرحمن صاحب خلیل۔ ظہیر الدین صاحب مولوی عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی ۳ عدد۔ مولوی ابو مسعود خان قمر۔ بابو عمر الدین صاحب۔ ماسٹر محمد حسین محمد جعفر صاحب سلیم۔ منشی محمد یوسف صاحب۔ محمد ابو الخیر صاحب ۲ عدد۔

نظمیں | مولوی محمد عبد الکریم صاحب۔ محمد جعفر صاحب سلیم ۲ عدد۔ محمد اقبال صاحب ایمن۔ محمد عبد الرحیم شائق ۲ عدد۔ شمس الدین صاحب ۲ عدد۔ نسیم صاحب آثمی۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب ساقی۔ مولوی غلام رسول صاحب ۴ عدد۔

غیر مقبولہ | علم خدا۔ ظاہر داری۔ توحید۔ حکایت حدیث

۴۳ مولوی عبد الغفور صاحب پھک رجادی ۸ر

ملکی مطلع

ہندو اور مسلمان

اس عنوان کا ایک مطبوعہ اشتہار دہلی سے ہمیں پہنچا ہے۔ جس کے درج کرنے سے پہلے ایک واقعہ ہائلہ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

دہلی میں یوں تو بہت سے شریف خاندان ہیں جو ہندو مسلمان پبلک کی نگاہ میں یکساں معزز ہیں۔ مگر ہمارے علم میں دو خاندان سب سے اعلیٰ چوٹی کے ہیں۔ ایک خاندان حکیم اجمل خان مرحوم کا جو بوجہ طبابت کے ہر ہندو مسلمان کے نزدیک معزز اور محبوب ہے۔ دوسرا خاندان حاجی علی جان مرحوم سوداگر کا ہے۔ جو اپنی شرافت و امانت کی وجہ سے مشہور ترین خاندان ہے۔ جن کی زندگی کا اصول مرنج و مرنجاں سب جانتے ہیں۔

مگر ناظرین یہ سن کر آسمان کج رفتار کی کج رفتاری پر آٹھ آٹھ آنسو روئیں گے کہ گذشتہ ہفتہ دہلی میں جو فساد ہوا اس کا اثر حاجی علی جان کی کوٹھی پر بھی پہنچا جس کی تفصیل یہ ہے۔

ہندوؤں کا غول کا غول سینکڑوں سے متجاوز ہاتھوں میں جھنڈیاں اور لوہے کے اسلحہ لئے ہوئے اس سڑک پر سے گزرا جہاں حاجی علی جان سوداگر کی کوٹھی ہے۔ ان کا شور و غل سن کر محافظان نے دروازے بند کر لئے۔ جلسے اور بازار والوں نے گئے تھے۔ کوٹھی کے باہر کے بڑے دروازے آئینہ دار ہیں۔ ہندوؤں نے حملہ کر کے ان شیشوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ اور بہی نقصان پہنچایا۔ اندازاً ایک ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ ایسے ستم اور ظلم کی حالت میں کوٹھی کے انچارج حاجی محمد صالح نے مندرجہ ذیل اشتہار لکھا۔ ہم بلفظہٖ مطلع کے نام ہی میں جو عام خیریت رکھی ہے۔ اس نے ہمارے اشتہار کی جھلک ہے۔ بجائے اس کے کہ حکام سے فریاد کریں اور ان غنڈوں کی تلاش کرائیں چپکے خاموشی میں مضمون لکھا اور چھپا کر شہر میں شائع کر دیا۔

اشتہار ایسا ہے کہ اہل ملک اگر اس پر عمل کریں تو ملک میں آئے دن جو فساد ہوتے ہیں وہ بند ہو جائیں ناظرین اس اشتہار کو ملاحظہ فرمائیں:۔

"ہندو اور مسلمان

دہلی کی قدیم بزرگی اور شرافت کو مضبوطی کے ساتھ قائم رکھیں۔

(۱) جلوس نکالیں جلسے کریں ہڑتالیں ہوں مگر شر اور فساد کی باتوں سے ہمیشہ اجتناب رکھیں۔

(۲) گورنمنٹ برطانیہ یا گورنمنٹ نظام سے جو کچھ حقوق طلب کئے جائیں شرافت اور نیک نیتی کے ساتھ حاصل کئے جائیں۔

(۳) بے قصور لوگوں کی جان و مال کا نقصان ہڑبونگ اور ہڑتال کے موقعہ پر نہ کیا جائے۔

(۴) ظلم کر کے اور ظالم بن کر جو کام کیا جائیگا اس کے معنی یہ ہونگے کہ جو نعمت حاصل کر چکے ہو وہ بھی تمہارے پاس سے چلی جائے گی۔

(۵) صداقت اور حق کا ہمیشہ عروج رہتا ہے اور ظالم و ظلم کا زوال ہر وقت۔

(۶) بُری بات کوئی بھی کہے اس پر عمل مت کرو اور یاد رکھو اِنَّ الشَّیْطَانَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا (ترجمہ) بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(۷) جو جماعت یا شخص شیطانی باتوں پر چلتا ہے یا آیندہ چلیگا دنیا و آخرت میں اس کے لئے خسارہ اور گھوٹا ہی گھاٹا ہے۔

(۸) ملک میں لوٹ مار اور فتنہ کرنے والوں سے سب کو محفوظ رکھو۔ پس یہی بزرگی و شرافت تمہاری ہے۔

(۹) ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء کی ہڑتال میں جلوس والوں کی زبان سے علی الاعلان جو کلمات سننے گئے ہم نہیں دہرا سکتے ہیں وہ کہنا پڑتا ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

(۱۰) جو کام کیا جائے ملک کی بہبودی و ترقی کیلئے ہو نہ کہ بیکاری و بے روزگاری اور فتنہ و شر کیلئے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

محمد صالح۔ کوٹھی حاجی علی جان نئی سڑک دہلی۔"

اہلحدیث ہمارے نزدیک یہ مضمون ایسا مصلحانہ ہے کہ ہر صوبے کی حکومتیں اسکو اپنی لاگت سے چھپوا کر لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں شائع کریں۔

خدا توفیق بخشے کہ ہم ہندوستانی اپنے ہی ہاتھوں اپنے ملک کو برباد نہ کریں۔

مقام افسوس ہے کہ ہم ہندوستانیوں کے جھگڑے اور لڑائیاں عموماً مذہبی بنا پر ہوتی ہیں۔ کہیں تعزیہ کی وجہ ہے تو کہیں گائے کشی کی بغور دیکھا ہے تو یہ جتنی لڑائیاں ہیں یہ سب خلاف مذہب دھرم کے ہیں۔ تعزیہ سازی تو اسلام میں کسی صورت جائز نہیں۔ گائے کشی کی بابت تھوڑی دیر کے لئے ہم مان بھی لیں کہ ہندو دھرم میں منع ہے لیکن ہندو دھرم شاستر میں یہ کہیں حکم نہیں کہ رعایا کے مذہبی جذبات پر قبضہ کیا جائے۔ رعایا اپنے مذہبی جذبات میں خود مختار ہے کھانے پینے میں وہ راجہ کے احکام کی پابند نہیں ہو سکتی اور نہ راجہ اس کو پابند کر سکتا ہے۔

سب سے پہلے ہم آریہ سماجیوں سے پوچھتے ہیں جو اس قسم کی تحریکات میں پیش پیش رہتے ہیں کہ وہ بتائیں بنگال میں اگر آریہ راج قائم ہو جائے تو بنگالیوں کو مچھلی کھانے سے منع کر سکیں گے؟ اور وہ چھوڑ بھی دیں گے یا مقابلہ میں ستیہ آگرہ کر کے آریہ راج کو الٹ پلٹ کر کے چھوڑیں گے۔ تو مسلمانوں کو کیوں تنگ کیا جاتا ہے اور آئے دن ملک میں فساد کیا جاتا ہے کہ گائے کشی نہ کریں۔ بحالیکہ ان کی خوراک ہے اور وہ بغیر کسی دل آزاری کے اپنا مذہبی فریضہ ادا کرتے ہیں۔

اس لئے یہ تمام کام عقل کے خلاف ہیں۔ جو لوگ اس آگ کو ہوا دیتے ہیں وہ ملک کے دشمن ہیں۔

چنانچہ ڈیرہ اسماعیل خان سے ایک خبر وحشت اثر آئی ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

پشاور ۴ فروری۔ آج شام کو یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج بعد دوپہر ڈیرہ اسمٰعیل خان میں شدید ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے گاؤ کشی کی۔ جس پر جھگڑا ہو گیا گاؤ کشی کرنے کے بعد مسلمانوں نے ایک جلوس نکالا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں نے ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں۔ اور بعدہٗ بازار میں کئی دکانیں جلا دی گئیں۔ فساد میں کم از کم دس اشخاص ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے "

(پرتاپ۔ لاہور ۴ فروری ۱۹۳۹ء)

دو لاکھ روپیہ کا نقصان

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۳ فروری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا تار مظہر ہے کہ کل فساد کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آٹھ ہندو ہلاک ہوئے اور تقریباً بیس اشخاص زخمی۔ ان میں ہندو اور مسلمان دونوں ہیں۔ ان سب کو گولیوں کے زخم آئے ہیں۔ علاج معالجہ کیلئے انہیں ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے۔ تقریباً ۱۲۰ دکانیں لوٹی اور جلائی گئی ہیں اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ والنٹیر اور دیگر لوگ ابھی تک جلتی ہوئی دوکانوں کو بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

ملک خدابخش کی نیک کوششیں

ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ نے وزیر اعظم اور وزیر خزانہ سے تار کے ذریعہ درخواست کی کہ وہ ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچیں۔ ملک خدابخش سپیکر سرحد اسمبلی کو خراج تحسین ادا کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے بہادری سے کام لیتے ہوئے مسلم بازار کے ہندو دکانداروں کو تباہی سے بچایا۔

آج ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ پر ایک میٹنگ ہوئی جس میں ڈاکٹر خان صاحب نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کل کے واقعات سے ظاہر ہو گیا ہے کہ دونوں فرقے ایک دوسرے سے کس قدر دور ہیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے ان سے انصاف کیا جائیگا۔

بعد کی اطلاع

پشاور ۴ فروری ۱۹۳۹ء ڈاکٹر خان صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان میں فساد زدہ رقبہ کا معائنہ کرنے اور حالات معلوم کرنے کے بعد بذریعہ جہاز آج شام کے ۶ بجے یہاں واپس آ گئے۔ آپ نے وہاں کئی مقامات کو دیکھا۔ اور کئی لوگوں سے ملے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۹۔ اشخاص ہلاک اور تقریباً ۲۵۔ زخمی ہوئے زخمیوں میں ۲ مسلمان ہیں اور باقی ہندو ہیں۔ آگ اب بجھا دی گئی ہے "

(پرتاپ لاہور ۵۔ فروری ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث

ڈیرہ اسماعیل خان کثرت مسلمانوں کی وجہ سے گویا خالص اسلامی شہر ہے۔ وہاں بھی ہندو گائے کشی پر فساد کریں اور ہندو اخبار ان کو منع نہ کریں تو اس سے زیادہ ہٹ دھرمی کیا ہوگی۔

تعجب پر تعجب ہے کہ مخالفین اسلام کہا کرتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے بزرگ جبراً مسلمان بنائے گئے تھے۔ علم تاریخ کے ماہرین کے نزدیک یہ قول بالکل غلط ہے۔ لیکن ہندو اپنے طریق عمل سے بتا رہے ہیں کہ ان کو موقع ملے تو یہ غیر ہندوؤں سے ہندو دھرم جبراً قبول کرائینگے۔ گائے کشی پر لڑائی کرنا جبر کا ثبوت ہے۔

خدا ایسے لوگوں کو ہدایت دے یا ملک کو ان سے صاف کرے +

شہد کی مکھیوں کی پرورش

نگروٹہ میں اعلیٰ تعلیم کا انتظام

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

شہد کی مکھیاں پالنے کے متعلق عملی تعلیم کا ایک دو ماہی نصاب گورنمنٹ بی فارم نگروٹہ میں ۲۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء سے جاری ہوگا۔ صرف ۱۵ طلباء داخل کئے جائینگے اور ان امیدواروں کو ترجیح دیجائیگی جو صوبہ پنجاب کے کوہستانی علاقوں میں مکھیاں پالنے کی صنعت اختیار کرنے کے خواہشمند ہوں۔ چار اسامیاں محکمہ امداد باہمی پنجاب کے عہدہ داروں اور نامزد امیدواروں کے لئے مخصوص ہونگی۔ انجمہائے امداد باہمی کے ممبروں کو لازم ہے کہ وہ اپنی درخواستیں صاحب رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز پنجاب لاہور کی وساطت سے ارسال کریں۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے مصدقہ ممبروں سے پانچ روپیہ۔ اہالیان پنجاب سے دس روپیہ اور دیگر طلباء سے ۳۰ روپیہ فیس لی جائے گی۔ جو اشخاص داخلہ کے لئے درخواست دینا چاہیں ان میں اتنی قابلیت ہونی چاہیئے کہ وہ انگریزی یا کسی دیسی زبان میں لیکچروں کا ملخص قلم بند کر سکیں۔ طلباء کو اپنے قیام و طعام کا خود انتظام کرنا ہوگا۔

داخلہ کی درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں + (لاہور ۲۔ فروری ۱۹۳۹ء)

انجمن اہل حدیث لہریا سرائے دربھنگہ

انجمن اہل حدیث لہریا سرائے دربھنگہ ۱۳۴۲ھ سے قائم ہے۔ اس کا اجلاس ہر مہینہ باقاعدہ ہوا کرتا ہے اور اسکی شاخیں ضلع کے اکثر حصوں میں قائم ہیں۔ انجمن سے متعلق اس کا ایک شعبہ تبلیغ بھی ہے جسکی جانب سے بعض مبلغین اطراف ضلع میں گشت کر کے تبلیغ اسلام کی گراں قدر خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انجمن مذکور ہر سال اپنے عہدہ داروں اور ممبروں کا نیا انتخاب کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ اس سال اس سلسلہ میں جن لوگوں کا انتخاب عمل میں آیا انکے نام پبلک کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب (صدر)

جناب مولانا محمد اسحاق صاحب صدر مدرس دار العلوم احمدیہ سلفیہ۔ (سکرٹری)

المعلن۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث لہریا سرائے دربھنگہ (بعد والا حصہ اشاعت ختم)

ائمہ تلبیس

(مؤلفہ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری)
جھوٹے مدعیان نبوت، مہدویت، مسیحیت اور الوہیت
کے حالات اس طرز پر لکھے ہیں کہ جب تک تمام
کتاب ختم نہ کر لیں دل چھوڑنے کو نہیں چاہتا۔ اور
کسی کتاب میں ایسی جامعیت سے کام نہیں لیا گیا۔
قیمت ۸؎۔ پتہ:- مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مژدہ

فلکِ توحید پر ایک نئے درخشندہ ستارے کا طلوع

یعنی یکم محرم الحرام کو

ایک دیہات پنجاب سے صحیح دین اسلام کی نشرواشاعت کرنے والے

ماہوار جریدہ **"الاسلام"** کا اجراء

جو

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما

مریضانِ وہم و عصیان کے لئے نسخۂ شفاء

مصدوران کفر و الحاد کا واحد مشکل کشاء

ائمہ مساجد کا رفیق اور امہات شرق کا مصلح

علمائے وشعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ

النشرتیہ اسلامیہ کا مرقع ادب و انشاء

غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلوپیڈیا ہوگا

چندہ سالانہ عہ روپیہ۔ پیشگی بھجوانے والے

حضرات سے صرف عہ۔ آج ہی رعائتی چندہ بنام

منیجر "الاسلام" محبت پور کھیوہ

ضلع گجرات (پنجاب) براہ منڈی بہاؤالدین

بھجواکر اپنا نام درج رجسٹر کرائیںگا۔

موسم سرما کا خاص تحفہ

ماءاللحم عنبری طیوری انگوری سہ آتشہ نسخہ خاص

قوت مردمی کو برانگیخت کرتا ہے۔ حرارت غریزی اور مادہ منویہ کی تولید کرکے تمام جسم میں طاقت پیدا کرتا ہے خصوصاً دل و دماغ معدہ جگر اور گردہ مثانہ کو قوت بخشتا ہے۔ دائمی نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ بلغم کو دفع کرتا ہے۔ لاغر اور کمزور بدن میں خون صالح پیدا کرکے گویا از سرنو زندگی بخشتا ہے۔ مایوس جوانوں کے لئے آب حیات ثابت ہوتا ہے۔ بوڑھوں کے لئے عصائے پیری کا کام دیتا ہے۔ قیمت فی بوتل للعہ۔ نمونہ کی شیشی جس میں پندرہ تولے عرق ہے قیمت معہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:- بذریعہ وی پی طلب کرنے والے حضرات نمونہ کی شیشی طلب کرنے کی صورت میں موازی ۸ پیشگی اور سالم بوتل منگوانے کے لئے عہ پیشگی ضرور ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر دارالصحت بالمقابل دفتر اہلحدیث

کٹڑہ بھائی۔ امرتسر

معلم خوشنویسی۔ فن خوشخطی سیکھنے کے لئے یہ بہت مفید ہے۔ قیمت ۴ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

کتب تفاسیر

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی)

مؤلفہ مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب مدظلہٗ۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہوچکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۰۰۰ صفحات قیمت للعہ

تفسیر ثنائی اُردو

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی سورہ آل عمران و نساء۔ جلد ثالث۔ سورہ مائدہ۔ انعام اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء جلد ششم۔ از شعراء تا صٰفٰت۔ جلد ہفتم از صافات تا سورہ النجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔

نوٹ:- قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ عہ ہے۔ مگر پوراسٹ خریدنے والے سے عللہ روپے۔

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان

عربی زبان میں صرف سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر جو علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات بھی درج کیگئی ہیں۔ دوران تفسیر آیات میں بھی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر واضح البیان (اُردو)

مصنفہ مولٰنا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بلاجلد ۲ہ۔ مجلد ۳ہ۔

تبویب القرآن

مصنفہ مولانا وحیدالزماں صاحب حیدرآبادی۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے۔ اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے:- (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۴۰۷ صفحات۔ قیمت للعہ۔

تفسیر فاتحۃ الکتاب

مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے لحاظ سے مجمع البحرین ہے علاوہ ذاتی استنباط کے صدہا کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت عہ

(۲۹۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۹

اخبار اہلحدیث امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤساء و جاگیرداروں سے ...

عام خریداروں سے ...

ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

فہرست مضامین

دورِ پرفتن

(از خامہ حکیم محمد ابراہیم خلیل زیبانی (فاضل الاطباء) ایور ضلع کشنا)

ذرا غور کرکے اگر دیکھئے گا ۔ زمانے کی ہر شے میں شر دیکھئے گا

نہ اب پوچھئے بزم ہستی کا عالم ۔ ہزاروں ہیں فتنے جدھر دیکھئے گا

ہوا حق کا ملنا زمانے میں مشکل ۔ ہے باطل ہی باطل جدھر دیکھئے گا

ملے گا نہ کوئی مسلماں مسلماں ۔ اگر ڈھونڈئیے گا اگر دیکھئے گا

پڑیگی نظر جس مسلمان پر بھی ۔ پریشان و آشفتہ سر دیکھئے گا

خصوصاً ہیں غفلت میں ہندی مسلماں ۔ جسے دیکھئے بے ہنر دیکھئے گا

مگر حال یونہی رہے گا ہمیشہ ۔ نہ ہرگز کبھی بارور دیکھئے گا

جو ہو جائے گی قوم پابند سنت ۔ تو اک اک کو پھر اوج پر دیکھئے گا

خلیل اس میں پنہاں ہیں اسرار مخفی
ذرا حکم خیر البشر دیکھئے گا

انتخاب الاخبار

— [illegible] میں اس ہفتہ دو بار معمولی بارش ہوئی [illegible] بارش کی ضرورت ہے۔ ناظرین دعا کریں۔

— کان پور ۲۲۔ فروری مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے سلسلہ میں ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ بیس اشخاص ہلاک اور دوسو مجروح ہوئے۔ پولیس کو چند دفعہ گولی چلانی پڑی۔ پانچسو آدمی گرفتار کئے ہیں

— ملاکنڈ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے چارسو مسلم ملازمین نے غیر مسلم افسروں کے ہاتھوں نالاں ہوکر وزارت سرحد میں اپنے مطالبات پیش کئے تو وہاں سے جواب ملا کہ جو ملازمت ترک کرنا چاہتے ہیں ترک کردیں۔ چنانچہ تمام مسلم ملازمین نے ملازمتیں چھوڑدیں۔ ان کی جگہ ہندو ملازم رکھے گئے ہیں

— حکومت پنجاب نے لاہور شہر میں دس فیصدی ہاؤس ٹیکس لگانا منظور کرلیا ہے۔

— امرتسر ۲۱ فروری کی رات کو امرتسر کے مشہور ڈاکٹر حافظ محمد بشیر انتقال کرگئے۔

— حکومت سی پی نے ودیا مندر کی سکیم کے متعلق مسلمانوں سے سمجھوتہ کرلیا ہے۔ اسلئے مسلمانوں نے ستیہ آگرہ ترک کردیا ہے۔ حکومت گرفتار شدگان کو رہا کردیگی۔

— حکومت یو پی نے فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ گرمیوں کے موسم میں سرکاری دفاتر پہاڑ پر نہ جایا کریں گے۔

— شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے ۲ ہزار ۲۲ روپے چھ پائی جمع ہوچکے ہیں۔

— حکومت ہند اور مسقط کے سلطان کے مابین ایک جدید دوستانہ معاہدہ مرتب ہوا ہے۔ نئے معاہدہ کی رو سے [illegible] کا معاہدہ منسوخ سمجھا جائیگا۔

— مانچسٹر (انگلستان) کے مرکزی حصہ میں آتشزدگی کی خوفناک واردات ہوئی۔

— [illegible] حکومت نے [illegible]

نیچ کرلیا ہے۔

— فلسطین کانفرنس لندن میں شروع ہوگئی ہے۔ فلسطینی عربوں کے چار مطالبے ہیں:۔
(۱) ملک میں آزادی کامل کے متعلق عربوں کا حق تسلیم کیا جائے۔ (۲) فلسطین کو یہودی وطن نہ بنانے دیا جائے۔ (۳) انتداب (حجہ) کا خاتمہ کرکے ایک معاہدہ کرلیا جائے۔ (۴) فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ بالکل اور فوراً بند کردیا جائے۔

— حکومت اٹلی کا ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ اگر فرانس نے ہمارے مطالبے منظور نہ کئے تو بزور شمشیر منوائے جائیں گے۔

— حکومت فرانس نے اپنے سفیر مقیم ٹوکیو (جاپان) کو ہدایت کی ہے کہ وہ حکومت جاپان سے ہینان پر قبضہ کرنے کی وجہ دریافت کرے۔

۲ مارچ سے پہلے پہلے

اگر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوئی تو ۲۔ مارچ کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث)

— بندرگاہ ولنشیا (سپین) پر شدید بمباری ہوئی۔ ایک برطانوی جہاز پر بھی ایک بم گرا جس سے جہاز کا نقصان ہوا۔

— غازی مصطفےٰ کمال پاشا کا مقبرہ بنانے کے لئے مشہور و معروف ماہرین تعمیر کا انتخاب کیا جائیگا۔ اس کی تعمیر پر تقریباً ۲۵ ہزار پونڈ خرچ ہونگے

— استنبول (ہوائی ڈاک سے) بحر اسود میں تباہی خیز طوفان آیا ہے۔ ایک کشتی جس میں انیس آدمی سوار تھے۔ غرق ہوگئی صرف ۲ آدمی بچ سکے۔

— استنبول۔ (ڈاک سے) گزشتہ ہفتے ترکی مدارس کے طالب علموں نے ان مقامات کی واپسی کیلئے مظاہرے کئے جو جنگ عظیم کے بعد ترکی سے چھین گئے تھے

جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ

حسب معمول سابق انجمن ہذا کا گیارھواں سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶۔ مارچ ۱۹۳۹ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار قاضی موری بٹالہ میں منعقد ہوگا جس میں اکابر علمائے کرام تشریف لاکر اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مسرور فرمائیں گے۔ شائقین توحید و سنت اس بابرکت اجتماع میں شرکت فرماکر ثواب حاصل کریں طعام، قیام بذمہ انجمن ہوگا مگر بستر ہمراہ لانا ہوگا۔

راقم:۔ ناظم انجمن خادم المسلمین اہل حدیث بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

— چونگ کنگ ۷ فروری۔ ۲۷ جاپانی طیاروں نے کویانگ پر زبردست بم باری کی۔ ایک سو بم گرائے گئے۔ جن سے کئی مقامات پر آگ لگ گئی ہزارہا اشخاص مکانات چھوڑ کر بھاگ گئے۔ پانچ سو اشخاص ہلاک ہوئے۔

— لندن ۷ فروری۔ برطانیہ میں آئرلینڈ کے دہشت انگیزوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ پرسوں صبح چار مختلف سٹوروں میں آگ لگادی گئی۔ کل رات لورپول میں ایک شخص زمین دوز ریلوے اسٹیشن پر بم کے حادثات کے سلسلے میں گرفتار کرلیا گیا۔

— بیت المقدس ۷ فروری۔ گزشتہ شب مجاہدین اور سرکاری افواج میں زبردست تصادم ہوا۔ دو عرب شہید اور سات گرفتار ہوئے۔ بعض دیہات سے بلا لائسنس اسلحہ برآمد کئے گئے ہیں۔

— دہلی ۷۔ فروری۔ حال ہی میں ہندوستانی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ فلسطین میں برطانوی فوج اور پولیس زہریلی گیس استعمال کررہی ہے؛ حکومت ہند کے محکمہ دفاع نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ برطانوی فوج اور پولیس نے فلسطین میں زہریلی یا اشک آور گیس استعمال نہیں کی

— بمبئی ۹۔ فروری۔ [illegible] ۸۲ برس کی عمر میں انتقال کرگئے۔ آپ [illegible] میں [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ

متعہ اور شیعہ

بجواب

"اخبار شیعہ"

ضد اور تعصب بُری بلا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ میں ان دو چیزوں سے اپنے خیالات کی حمایت کرتا ہوں حقیقت میں وہ حمایت نہیں ہوتی بلکہ مخالفت ہوتی ہے مذہب کی حمایت یہ ہے کہ جو کچھ مذہب سکھائے اسی کو قبول کرے اور وہی پھیلائے۔ یہ نہ ہونا چاہئے کہ اپنے خیالات کی حمایت کے لئے مذہب کو آڑ بنایا جائے ایسا کرنے والا جہلاء میں تو چھپ سکتا ہے مگر علماء کی نظر سے نہیں چھپ سکتا۔

نکاح متعہ جس کے متعلق یہ نوٹ لکھا گیا ہے شیعہ وسنی میں متفقہ طور پر ممنوع ہے۔ مگر جن لوگوں کو اس کی حمایت منظور ہے وہ یہی کہے جاتے ہیں کہ خلیفہ ثانی اس حرمت کے ذمہ دار ہیں۔ حالانکہ منع کی روایت جس طرح خلیفہ ثانی کی طرف منسوب ہے اسی طرح خلیفہ چہارم علی مرتضیٰ ... سے بھی باسناد صحیح بروایات شیعہ منع ثابت ہے جن روایات کا ذکر آگے چل کر کریں گے پہلے اخبار شیعہ کا مضمون اسی کے الفاظ میں نقل کر کے دکھاتے ہیں کہ وہ خود بھی اس مسئلہ میں حق کی تائید کرتے ... ہیں مگر ... ہوئے ...

گا ہے نمودار ہوا کرتا ہے۔ اخبار شیعہ بقلم مولانا سید ذوالفقار علی صاحب ایک سوال شائع کرتا ہے اور جمیع علمائے اہل حدیث سے اس کا جواب طلب کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر وہ علمائے اہل حدیث کی بجائے علمائے اہل سنت لکھ دیتا تو اچھا ہوتا۔ کیونکہ اس صورت میں جملہ علمائے اہل سنت اس سوال کے مخاطب ہوتے۔ خیر جو اس کے خیال میں آیا وہی اس نے لکھ دیا۔ "اہلحدیث" اپنا جواب دیتا ہے اور دیگر سنی اخبارات بھی اگر اپنا فرض سمجھیں تو جواب دیں۔ ورنہ اہلحدیث کے جواب سے فرض کفایہ تو ادا ہو ہی جائیگا اخبار شیعہ کا سوال درج ذیل ہے :-

"ایک فوجی ملازم کو فوجی حکم یا فوجی ضرورتوں کی وجہ سے کسی غیر ملک میں تین سال کے لئے رہنا ضروری ہے وہاں ... اجازت نہیں دیتے کہ وہ اپنی زوجہ کو اپنے ہمراہ لیتا جاوے۔ قوت برداشت ... نہیں رکھتا۔ اپنی بیماری اور ... طلاق دینا ... مناسب بلکہ گناہ سمجھتا ہے صورت یہ ہے کہ اگر وہ اپنے ... میں رہتا ہوا اس کے ...

اب ایک عورت ... میں دوسرا نکاح نہیں کرتا تو ... اگر دوسرا نکاح کرتا ہے تو تین سال کے بعد ... عورت کو کیا کریگا۔ ... میں چھوڑ جائیگا۔ کیونکہ مکان پہنچ کر یہ عورت اس کے لئے مصرف بے کار ہے صورت ناجائز بلکہ عذاب جان و عذاب ایمان ہو جائے گی۔ نیز غریب سپاہی کے محدود ذرائع کفالت کے متحمل نہ ہو سکیں گے۔ اور اگر تین سال کے بعد اس عورت کو طلاق دیتا ہے تو ایسا نکاح جس میں پہلے ہی سے یہ ٹھان لیا جائے کہ کچھ دنوں بعد ہم طلاق دیدیں گے۔ بموجب اصول اہل سنت نکاح نہیں ہے کیونکہ نکاح کے لئے دائمی نیت لازمی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ نکاح ایک کھیل ہے کہ جب تک جی چاہا کھیل لیا۔

قانون کا مقصد اخلاق کا درست کرنا ہے نہ کہ درست کئے ہوئے اخلاق کو خراب کر دینا۔ اسی بنا پر حضرت ختمی مرتبتؐ نے عارضی نکاح "متعہ" کو جائز و نافذ فرمایا۔ جس سے فریقین کو انکار نہیں ہے۔ قانون اسلام نے ان صورتوں کو لاینحل اور ان بیماریوں کو لاعلاج نہیں چھوڑا ہے۔ اور سوسائٹی کو امن کے ساتھ قائم رکھنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا خاص خاص موقعہ پر خود ہادی برحق نے متعہ کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ جس سے اسلام کا کوئی فرقہ منکر نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے قانون "متعہ" کو ناجائز و کالعدم کر دیا۔ ہم مباحثہ کی غرض سے مان لیتے ہیں کہ ان کے تبرک زمانہ میں متعہ کا بیجا استعمال کرنے کے باعث حرامکاریاں بڑھ گئی تھیں۔ تاہم کسی اچھے اور ضروری قانون کا بیجا مصرف مجرموں کو مستوجب سزا ٹھیراتا ہے نہ کہ وہ ضروری قانون منسوخ و مسدود کر دیا جاتا ہے۔ ضروری اور مفید قانون کو منسوخ کرنے کے معنی تو یہ ہونگے کہ لوگ مطلق العنان بنا دیئے جاویں اور خوب خوب ارتکاب جرم کریں۔ قانون متعہ کے ... حرام کر دینے سے جو جو حرامکاریاں اب تک ہو چکیں یا جو آئندہ ہوتی رہیں گی ان کا ذمہ دار کون ہے نکاح دائمی اور متعہ کا فرق اجل ... سے

متشابی کرنے کے لئے قائم مقام ہیں اسی طرح متعہ بھی جنسی خواہش خاص حالتوں میں جائز ہے مگر چونکہ نکاح دائمی یا دائمی بہ صورت متعہ نکاح کرنا اس سے کم ہوا کا دائمی نہیں ہے۔ نکاح اور متعہ میں اگر فرق ہے تو صرف اس قدر کہ نکاح دوامی ہوتا ہے اور متعہ عارضی یعنی ایک محدود معین زمانہ کے لئے۔ اور چونکہ وہ دوامی معاہدہ نہیں ہوتا اس لئے اسکو بذریعہ طلاق درمیان ہی میں فسخ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ دوامی معاہدہ کے لئے ضروری ہے۔ ہر معاہدہ بعد میعاد معینہ اس وقت خود بخود منسوخ ہو جاتا ہے جبکہ مقررہ میعاد گذر جاتی ہے۔ زن منکوحہ ہو یا متعہ دونوں کی اولاد ترکہ پانے کی مستحق ہوتی ہے۔ ہاں زن متعہ حق زوجیت یعنی ½ یا ¼ پانے کی مستحق نہیں ہے کیونکہ دوامی اور عارضی بیاہی میں تھوڑا بہت فرق ہونا ضروری ہے۔

اہلحدیث | شیعہ کے فاضل نامہ نگار نے نکاح اور متعہ میں تمیز کرنے کو دونوں کی تعریف میں جو بین فرق بتادیا ہے کہ متعہ محدود الوقت ہوتا ہے اور نکاح غیر محدود الوقت۔ بالکل ٹھیک ہے۔ نکاح کی بابت علمائے اہل سنت کے الفاظ "ظاہر الدوام" سے بھی یہی فرق بتانا مقصود ہے۔ مضمون نگار نے ساتھ ہی اس کے اس تعریفی فرق کا اثر بھی بتادیا۔ جس کے ہم شکرگزار ہیں وہ یہ کہ منکوحہ اپنے خاوند کے ترکہ میں سے ⅛ یا ¼ حصہ پانے کی حقدار ہے۔ مگر متعہ اسکی مستحق نہیں۔

ہم اس کا نتیجہ یہی سمجھے ہیں جو بالکل صحیح ہے کہ زن منکوحہ تو زوجہ ہے اس کے برعکس زن متعہ زوجہ نہیں بلکہ فقط متعہ ہے۔ اسی لئے وہ متعہ کرنے والے خاوند کے ترکہ سے محروم الارث ہے۔ اب اسکے متعلق ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں :-

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۔ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۔

اس آیت کریمہ میں حفاظت فروج سے دو محلوں کو مستثنیٰ کیا ہے۔ ایک محل ازواج ہے دوسرا محل مملوکہ عورتیں

اس استثنا کے بعد فرمایا کہ ان دو محلوں کے سوا جو کوئی تیسرا محل استعمال کریگا وہ ظالم ہے۔ اس تیسرے محل میں لواطت، نکاح، متعہ اور غیر منکوحہ سے تعلق سب صورتیں داخل ہیں۔

ناظرین کرام! | یہی مثل ہے یعنی حضرت کے سے
ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

روایات منع | صحیح ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لحوم الحمر (گدھوں کا گوشت) اور متعۃ النساء کو حرام کیا ہے۔ شیعہ کی طرف سے اس کا جواب یہی ملتا رہا کہ یہ سنیوں کا حضرت علی رضی اللہ عنہ پر افترا ہے۔ لیکن خدائی قدرت اندر ہی اندر اپنا کام کرتی رہی۔ آخر اس نے سنیوں کی نگاہ شیعہ کی کتاب "استبصار" پر ڈلوادی۔ جس میں حضرت علی ہی سے الفاظ ذیل میں وہی روایت آئی ہے :-

عن علی قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ
(استبصار جلد ۳۔ ص[illegible])

یعنی حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے لحوم حمار اور نکاح متعہ کو حرام کیا ہے۔

کیسی صاف روایت ہے۔ روایت بھی ایسی کہ جناب علی رضی اللہ عنہ اپنے فہم سے فتویٰ نہیں دیتے بلکہ پیغمبر علیہ السلام کی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور روایت حدیث کے متعلق علمائے اسلام (شیعہ ہوں یا سنی) کا اتفاق ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے نام سے جھوٹی حدیث بیان کرنا جہنم میں داخل ہونے کا موجب ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے والے کے حق میں رسالتماب کی طرف سے یہ شدید وعید آئی ہے :-

من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار

یعنی جو مجھ پیغمبر پر جھوٹی بات لگائے جو میں نے نہیں کہی ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

کیسی صریح حدیث ہے اور کیسا صاف ارشاد ہے۔ باایں ہمہ اصحاب شیعہ کی کتنی جرأت ہے کہ اس روایت علی کی نسبت یوں گوہر افشانی کرتے ہیں کہ یہ روایت جناب علی کی طرف سے تقیہ پر محمول ہے چنانچہ صاحب استبصار (محدث شیعہ) کے اپنے الفاظ اسی روایت کے متعلق یہ ہیں :-

فالوجہ فی ھذہ الروایۃ ان نحملھا علی التقیۃ لانھا موافقۃ لمذاھب العامۃ (ص[illegible])

یعنی یہ روایت حضرت علی کی طرف سے تقیہ پر محمول ہے مطلب یہ ہے کہ حضرت علی نے عوام (اہلسنت) سے ڈر کر یہ روایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر تھوپ دی۔

معاذ اللہ! اس وعید شدید سے بھی خائف نہ ہوئے۔

افسوس ہے ہم شیعہ کی اس جرأت میں اُن کا ساتھ نہیں دے سکتے اور نہ تاریخ دین اسلام میں ایسا کوئی گروہ پاتے ہیں جو اپنے متبوع کو ایسے فعل قبیح کا مرتکب قرار دے۔

شیعہ دوستو! | ـــ
ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

قادیانی مشن

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

دنیا میں کوئی گروہ ایسا نہ ہوگا جو ملک میں تباہی آنے پر خوش ہو اور اس میں اپنی کامیابی سمجھے۔ الا گروہ قادیانی! جن کا وطیرہ یہی رہتا ہے کہ کسی ملک میں تباہی آئے کسی میں زلزلہ آئے کسی میں قحط پڑے تو یہ خوش ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ کسی مخالف کو کسی تکلیف پہنچے جس کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ خود ان کو پہنچ چکی ہو۔ اس پر بھی [illegible] متنبی کی بھی یہی عادت تھی۔ جن کی بابت [illegible]

کہنا چاہئے ۔

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوالِ نعمت وجاہ

اس مطلب کے لئے مرزا صاحب کے دو تین الہام بڑے بامعنی ہیں جو اپنے اندر بہت سی تفصیلات لئے ہوئے ہیں ایک الہام یہ ہے :-

تخرج الصدور الی القبور
بڑے بڑے لوگ سب قبروں میں چلے جائیں گے

کیسا جامع الہام ہے جو کسی زمانے میں جھوٹا نہیں ہو سکتا حکیم نور الدین خلیفہ قادیان فوت ہوں تو اس الہام میں داخل۔ مصطفیٰ کمال پاشا فوت ہوں تو اس میں داخل۔ مگر لطف یہ ہے کہ خود مسیحیت مآب بھی اس الہام کے ماتحت ہی قبر میں تشریف لے گئے۔

دوسرا الہام بڑا وسیع المعنیٰ یہ ہے جو ایک پورا فقرہ بھی نہیں بلکہ ایک ہی لفظ ہے۔ جسکو مبتدا کہیں تو خبر نہیں، خبر کہیں تو مبتدا ندارد۔ یعنی "غزنوی"۔

کتنا وسیع المعنیٰ ہے۔ کہیں کسی غزنوی کے گھر بیٹا پیدا ہوا تو بھی اس الہام کے نیچے آگیا کہ غزنوی پیدا ہوا۔ اور اگر کوئی غزنوی مر گیا تو اس کی خبر یہ ہو گی کہ "غزنوی مُردہ شد"۔ کیسا جامع الہام ہے جو کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔

تیسرا جامع الہام یہ ہے جو ہم نے زیب عنوان کیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ امریکہ کے شہر چلی میں امسال ماہ جنوری کے اخیر زلزلہ آیا۔ جو اتنا سخت تھا کہ ہندوستان کے تمام زلزلوں پر سبقت لے گیا۔ کئی شہر برباد اور کئی ہزار آدمی زخمی ہوئے اور کئی ہزار مر گئے۔

پس قادیان میں گھی کے چراغ جلے۔ چنانچہ "الفضل" مورخہ ۔۔۔ میں لکھا ہے کہ

دیکھو حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا تھا
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

جنوری کے مہینے کو موسم بہار قرار دیا اور خدا کی بات پوری ہونے سے مراد یہ بتائی کہ چلی (امریکہ) میں زلزلہ آیا ہے۔ بہت خوب! ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

جنوری کا مہینہ ہندوستان میں موسم بہار کا مہینہ ہے نہ امریکہ میں بلکہ ہر جگہ موسم کا نقشہ ہے۔ اسلئے ہندوستان کے پہاڑوں پر سرما کی تعطیلات میں ماہ جنوری داخل ہے اس ماہ میں نہ باغوں میں شگوفہ نکلتا ہے نہ درختوں کی کونپلیں پھوٹتی ہیں۔ ہندوستان میں موسم بہار مارچ کا مہینہ سمجھا گیا ہے۔ پھر یہ کیونکر ہوا کہ چلی کا زلزلہ جو جنوری میں آیا ہے یہ موسم بہار میں سمجھا جائے۔ لیکن جو لوگ تغیر تبدل میں اتنے مشاق ہیں کہ دمشق سے مراد قادیان لے لیں ان کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہو سکتی ہم حیران ہیں کہ قادیان کی ساری فوج دور دور ممالک میں حملہ آور ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کی بغل میں یعنی قادیان کی تحصیل بٹالہ میں ایک شخص ہے جو اپنے نام کے ساتھ "المسیح" یعنی پنڈت آتما نند المسیح لکھ کر حریف قادیان بنتا ہے۔ اس پر کوئی بجلی نہیں گرائی جاتی حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ سب سے پہلے سارا زور اسی پر لگایا جاتا۔ کیوں؟

شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کے رہے یا شب فرقت میری

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے مشہور الہامات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۹ر پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

ختم نبوت کا عقیدہ ایک ایسا عقیدہ ہے کہ گذشتہ ساڑھے تیرہ سو برس سے تمام امت کا اس پر اتفاق چلا آتا ہے۔ مرزائی اصحاب آیت خاتم النبیین کی رو سے آنحضرت کو خاتم الانبیاء تو مانتے ہیں مگر آیت کے معنے کرتے ہیں "نبیوں کی مہر" یعنی آپ صلعم کی اتباع سے نبوت کا مقام ملتا ہے وغیرہ۔

ذیل کا مضمون قادیانی عذرات کے جواب میں لکھا گیا ہے جو کئی اقساط میں ختم ہو گا۔ امید ہے کہ ناظرین اسے دلچسپی سے پڑھیں گے۔ (مدیر)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان میں بعنوان "تردید دلائل انقطاع نبوت بعد آنحضرت صلعم" خلیفہ صاحب قادیانی کا ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے اندر خلیفہ صاحب مذکور نے اسلامی دلائل متعلقہ ختم نبوت کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ سب سے پہلے آپ نے اس حدیث پر نظر عنایت فرمائی ہے جس میں ارشاد نبوی صلعم ہے کہ ان النبوۃ والرسالۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ فشق ذالک علی الناس فقال ولکن المبشرات۔ قالوا یا رسول اللہ صلعم وما المبشرات۔ قال رؤیا الرجل المسلم وھی جزء من اجزاء النبوۃ۔ (احمد۔ ترمذی)

(ترجمہ) رسالت اور نبوت بند ہو گئی ہے۔ میرے بعد نہ کوئی نبی ہو گا نہ رسول۔ صحابہ پر یہ بات گراں گزری تو آپ نے فرمایا لیکن مبشرات بند نہیں ہوئیں صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ مبشرات کیا ہوتی ہیں؟ آپ نے فرمایا مسلمان مرد کی خواب اور یہ نبوت کے اجزاء میں ایک جزو ہے۔

اس حدیث سے عیاں ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو چکا۔ مبشرات باقی ہیں۔ خلیفہ صاحب نے اس حدیث کا پہلا جواب تو یہ دیا ہے کہ "مسلمان خود حضرت عیسیٰ کی آمد کے قائل ہیں"

اس اعتراض کا جواب بیسیوں دفعہ دیا جا چکا ہے کہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ آں حضرت کے بعد جدید نبی کوئی نہ بنایا جائیگا۔

ختم نبوت کے یہ معنے نہیں کہ آنحضرت صلعم نے اپنے سے پہلے انبیاء کی نبوت چھین لی ہے۔ دیکھئے مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں اپنے باپ کے لئے خاتم الاولاد تھا اب کیا اس فقرہ کا یہ مطلب ہے کہ مرزا جی کے پیدا

ہونے سے مرزا صاحب کے چلے بہن بھائی (مرزا) غلام قادر) مر گئے تھے یا حکیم غلام مرتضیٰ صاحب کی ولدیت سے خارج ہو گئے؟ یقیناً اس کا یہ مطلب نہیں ہے اس کا مطلب جو کچھ ہے وہ بالفاظ مرزا صاحب یہ ہے کہ میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔

ٹھیک اسی طرح ختم نبوت کے معنے ہیں لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائیگا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی آیت خاتم النبیین کی یہی تفسیر کی ہے جو آگے آتی ہے

خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ جس صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کاتہ بعض امتیہ کا مصداق بن کر آسکتے ہیں۔ تو خالص امتی کیوں نہیں آسکتا۔

جواباً عرض ہے کہ آنحضرت کے بعد امتی ایک چھوڑ ایک کروڑ آجائے۔ چنانچہ گذشتہ ساڑھے تیرہ سو برس میں کروڑہا انسان آنحضرت صلعم کے امتی ہو چکے ہیں اور ایسے ہی آئندہ ہونگے۔ یہ چیز ختم نبوت کے منافی نہیں ہے خود حضور علیہ السلام نے فرمایا ہوا ہے جس طرح انسانوں کا خدا ایک ہے اسی طرح ابنیا بھی ایک ہی رہیگا۔ باقی سب امتی ہونگے۔

ہاں یہ بات البتہ غلط ہے کہ کوئی شخص امتی اور نبی کے دو گونہ متضاد دعاوی کر اٹھے۔ ایسے دعاوی بدو وجہ باطل ہیں۔ اول وجہ یہ ہے کہ

"رسول اور امتی کا مفہوم ہی متبائن ہے"

(قول مرزا در ازالہ صفحہ ۷۳۳ ط ۳)

دوم اس لئے کہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ

سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللہ و انا خاتم النبیین لانبی بعدی

میری امت میں دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجال پیدا ہونگے۔ جو نبوت کا دعویٰ کرینگے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائیگا۔

حدیث مذکورہ بالا سے صاف عیاں ہے کہ امت محمدیہ میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے بالفاظ دیگر امتی نبی ہونے کے مدعی قطعاً غیر صادق ہیں۔

رہ گیا یہ اعتراض کہ پھر عیسیٰ علیہ السلام کو محدثین نے کا نہ بعض امتیہ کا خطاب کیوں دیا۔ سو جواباً گذارش ہے کا نہ بعض امتیہ اور ہو بعض امتیہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

خلیفہ صاحب کا دوسرا جواب

حدیث زیر غور کا دوسرا جواب خلیفہ صاحب نے یہ دیا ہے کہ

"اس حدیث میں لکن المبشرات کے الفاظ ہیں اور اس پر سب متفق ہیں کہ مبشرات میں منذرات بھی شامل ہیں ورنہ ماننا پڑیگا کہ اب کسی کو منذر خواب نہیں آتی جو واقع کے خلاف ہے۔ ہم مخالفین سے پوچھتے ہیں کہ اس حدیث کی رو سے مبشرات تو باقی ہیں کیا منذرات بھی باقی ہیں؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہاں منذرات بھی باقی ہیں اور وہ مبشرات کے اندر ہی شامل ہیں۔ اس پر ہم پہلے تو یہ کہتے ہیں کہ جب آپ مبشرات کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ اسکے معنے ہیں مبشرات اور منذرات۔ تو ہمارا یہ حق کیوں نہیں کہ ہم بھی یہ تاویل کریں کہ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت میں تشریعی رسالت و نبوت مراد ہے۔

دوسری بات ہم یہ کہتے ہیں کہ جب آپ مبشرات میں منذرات کو شامل کرتے ہیں تو قرآن نے بھی تو نبی کو بشیر و نذیر ہی قرار دیا ہے۔ ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یؤمنون ..... اس آیت سے صاف پتہ لگتا ہے کہ نبوت بشارت و انذار ہی کا نام ہے۔ اس آیت کے علاوہ قرآن کے مندرجہ ذیل مقامات میں آنحضرت کے لئے حصر کے ساتھ صرف نذیر یا بشیر و نذیر کے الفاظ آئے ہیں۔ انما انت نذیر و ما ارسلناك الا مبشراً و نذیراً ۔۔۔ ان آیات میں حصر کے ساتھ یہ دونوں الفاظ وارد ہوئے ہیں یعنی یہ کہ آپ صرف بشیر و نذیر ہیں اب اگر لکن المبشرات میں مبشرات سے نبوت مراد نہیں تو ان حوالجات کو سامنے رکھ کر یہی نتیجہ نکلیگا کہ رسول کریم نبی نہ تھے"

(الفضل ریویو۔ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۳۵ تا صفحہ ۳۶)

معیار | اس تحریر میں خلیفہ قادیان نے کمال مغالطہ دہی سے کام لیا ہے۔ دیکھئے خلیفہ صاحب نے کس قدر چالاکی کی ہے کہ ہماری طرف یہ امر منسوب کیا کہ ہم لوگ مبشرات کے لفظ میں منذرات کو بھی شامل و داخل مانتے ہیں۔ پھر اسی پر ساری عمارت کھڑی کی ہے۔ خلیفہ جی کو واضح ہو کہ ہم منذرات کو مبشرات میں داخل نہیں کرتے۔ یہ دونوں مفہوم الگ الگ ہیں۔ یہ درست ہے کہ لوگوں کو ایسے خواب بھی آتے ہیں جو منذرات (ڈراؤنے) ہوتے ہیں مگر یہ خواب جزو نبوت نہیں ٹھیرائے گئے۔ حدیث میں صرف مبشرات کو جزء من اجزاء النبوۃ فرمایا ہے۔ آپ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کر سکیں جس میں منذرات کو جزو نبوت فرمایا ہو۔ تو ہم اس پر غور کرینگے۔ سردست آپ کی تمام عمارت بنیاد خام پر مبنی ہے۔

بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ مبشرات اور منذرات دونوں اجزاء نبوت میں داخل ہیں تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوگیا ہے کہ ہر بشیر و نذیر نبی ہوتا ہے۔

خلیفہ صاحب! آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲ وغیرہ کھول کر ملاحظہ فرمائیں کہ اچھے برے۔ مبشر و منذر خواب تو چوہڑوں چماروں بلکہ زانیوں بدکاروں کو بھی آتے رہتے ہیں۔ جن میں بقول مرزا صاحب بعض سچے بھی نکل آتے ہیں۔ کافر بادشاہ مصر کو بھی خواب آیا تھا جو مبشرات و منذرات پر مشتمل تھا۔ کیا آپ ان سب کو نبی مان لیں گے؟

تعجب ہے کہ آپ کے والد تو فرماتے ہیں کہ خوابوں پر فخر کرنا لعنت ہے (بدر ۱۶۔ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ) مگر آپ خواب بینوں کو نبی بنانے پر تلے بیٹھے ہیں۔

صاحب من! جس طرح ہر نبی بشر ہوتا ہے مگر ہر بشر نبی نہیں ہوتا۔ ٹھیک اسی طرح ہر نبی بشیر و نذیر ہوتا ہے مگر ہر بشیر و نذیر نبی نہیں ہوتا۔ ؎

اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

(باقی دارد)

نوٹ | برادران اہل حدیث! اگر آپ مسئلہ ختم نبوت پر ایک ایسی مناظرانہ کتاب دیکھنا چاہتے ہیں جو ہر پہلو سے کامل ہو جس میں مرزائیوں کے تمام مغالطات

بریلوی مشن
کوٹلی میں جماعت اہل حدیث کا اثر

(از قلم مولوی عبد العزیز صاحب از کوٹلی لہاراں مغربی)

ناظرین کرام! آپ خوب سمجھ چکے ہیں کہ حنفی گروہ میں بریلوی عقیدہ کے لوگ شب و روز اسی ناکام کوشش میں مصروف ہیں کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں میں تفریق ڈال کر اپنا الو سیدھا کرتے رہیں۔ بالخصوص کوٹلی لہاراں میں یہ مرض کثرت سے ہے۔

ہمارے کرم فرما مولوی محمد شریف اور ان کے صاحبزادہ محمد بشیر تو جماعت اہل حدیث کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ ان کا کوئی وعظ، کوئی جلسہ کوئی ٹریکٹ ایسا نہیں جس میں جماعت حقہ اہل حدیث پر سب و شتم نہ کیا جاتا ہو۔ دونو جماعتوں کو آپس میں مل بیٹھنے سے سخت منع کر کے رشتہ و ناطہ، علیک سلیک نماز جنازہ مل کر پڑھنے سے بھی سختی سے روکا جاتا ہے گویا کہ بائیکاٹ (مقاطعہ) کرانے کی سعی ناکام میں مشغول ہیں۔ لیکن بفضل خدا جماعت حقہ اہل حدیث کا اثر شب و روز غالب ہوتا جاتا ہے۔

اثر بھلا کیوں نہ ہو۔ اب تو مولوی محمد شریف صاحب اپنے ٹریکٹ موسومہ "وہابیہ سے مناکحت"؟ میں خود تسلیم کر چکے ہیں کہ میرے مقتدیوں پر اہل حدیث کا اثر ہو چکا ہے۔ چنانچہ شروع میں لکھتے ہیں کہ اہل حدیث کی لڑکی اگر کسی حنفی کے نکاح میں آتی ہے تو اگر ممکن ہو تو سب سسرال والوں کو ورنہ اپنے شوہر کو ضرور اپنے رنگ میں رنگ لیتی ہے۔ بخلاف اس کے حنفیہ کی لڑکی جب انکے گھر جاتی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ شوہر کو اپنی طرف لائے خود ان کے مذہب میں مل جاتی ہے ... میں ...

... اثر ... چلیں ... [illegible]

گویا کہ مولوی صاحب آئے دن اپنے حال میں کمی ہوتے دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں کہ میرے مریدو! اپنے گھر توحید کے پرستاروں اور رسول اللہ صلعم کے شیدائیوں سے بچا کر کے رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تم ان سے رشتہ داری کرتے کرتے تعصب کے سبب اہل حدیث ہی بن جاؤ اور ہمیں پھر جمعرات کی روٹی سے مایوس ہو کر کسی اور جگہ بھاگنا پڑے۔

تازہ شہادت مولوی محمد شریف صاحب خطبہ جمعہ میں فرمانے لگے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میری جماعت کے بعض آدمی جمعہ کے دن ظہر نہیں پڑھتے وہ بے دینوں کو دیکھ کر ظہر احتیاطی ترک کر بیٹھے ہیں۔ میں نے احتیاطی پڑھنے کے اثبات میں کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ جن کا ابھی تک کسی نے جواب نہیں دیا تم ضرور پڑھا کرو۔

مولوی صاحب! یہ صبغۃ اللہ (اللہ کی توحید معرفت کا رنگ) اب ایسا چڑھ رہا ہے جو بفضل خدا اتر نہیں سکتا۔ کیونکہ ذی عقل احباب خوب سمجھ چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے پانچ نمازیں ہی فرض کی ہیں۔ جمعہ کے دن یہ چھٹی نماز مولوی صاحب کہاں سے لے آئے۔ حالانکہ شارع علیہ السلام سے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ بلکہ فقہاء کرام نے بھی نماز جمعہ پڑھ کر پھر ظہر پڑھنے کو نہیں فرمایا۔ دیکھو نور الہدایہ وغیرہ۔ اور مولوی صاحب یہ بھی غلط فرماتے ہیں کہ میری کتابوں کا جواب کسی نے نہیں دیا۔ مولوی صاحب خوب جانتے ہیں لیکن اپنی مدح سرائی کیلئے لکھیں میں اغماض عن الحق فرما رہے ہیں۔ حالانکہ بابا کرم الٰہی صاحب ... مرحوم نے ان کی کتابوں کا جواب ان کتابوں ... دیا ہوا ہے۔ (۱) ... احتیاط الظہر

(۲) محمدی مہر (فی تردید) احتیاط الظہر۔ نیس ... بابا صاحب کے یہ شعر بھی مرقوم ہیں کہ

کوٹلی دے وچ جمعہ نہ جائز پڑھ دا کیوں شریف
(بعد) جمعہ بھی آکھو فرض ... پیشی مستقل
نہ ایدھر نہ اودھر دوہاں نوں ... الٓ

اور مولوی سلیمان صاحب حنفی سکنہ گھوگے نے اس کا جواب سبیل النجات کی شکل میں دے دیا ہوا ہے۔

ناظرین! یہی مولوی محمد شریف صاحب جو ... تک عید کی نماز مسجد میں پڑھتے رہے۔ لیکن اب بفضل خدا مولوی صاحب عاملین سنت کے اثر سے متاثر ہو کر نماز عید عیدگاہ میں جا کر پڑھتے ہیں۔ مسجد اہل حدیث میں مستورات بھی جمعہ کے دن آتی ہیں لیکن مولوی صاحب دوران وعظ میں اکثر دفعہ فرما چکے ہیں کہ اب وہ وقت نہیں، زمانہ کی حالت نازک ہے عورتوں کو مسجدوں میں نماز جمعہ کے لئے نہیں آنا چاہئے لیکن لطف یہ کہ اب مسجد حنفیہ میں بھی جماعت اہل حدیث کے اثر سے جمعہ کے دن مستورات جاتی ہیں اور مولوی صاحب اب انہیں روک نہیں سکتے۔ بلکہ مسجد میں ان کے لئے ایک گیلری بھی تعمیر کرا دی ہے۔

نیز یہ کہ بریلوی حضرات نماز جنازہ میں امام اور مقتدی سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے لیکن مولوی محمد شریف صاحب اپنے برادر کلاں کی وفات پہ جنازہ پڑھنے سے پہلے فرمانے لگے کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ ضرور پڑھنا۔ کیونکہ دعا کے طور پہ پڑھنا جائز ہے الحمد للہ!

الغرض بوقت ضرورت ہم اس قسم کے نمونے بکثرت دکھا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان احباب کو جو محض ضد و تعصب کی بنا پر جماعت اہل حدیث سے عداوت رکھتے ہیں ہدایت دے کہ مذہب اہل حدیث کا اثر ہوتا دیکھ کر کو فوج الصادقین کے اصل پر جلد از جلد کاربند ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ حق کے سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

فتویٰ بابت عدم جواز جمعہ دیہات اور اس کا خطرناک نتیجہ

(از قلم مولوی محمد ابوالخیر صاحب رحمانی پرتاب گڑھی)

میرا خیال تھا کہ مسائل فقیہہ جو کہ فرمان نبوی کے خلاف ہیں ان کو صرف درس تدریس ہی تک محدود رکھا جاتا ہوگا اور تحریر و تقریر میں اس سے گریز کیا جاتا ہوگا۔ غالباً کچھ عرصہ پہلے اخبار "اہلحدیث" میں یہ مضمون شائع ہوا تھا کہ جب دارالعلوم دیوبند سے کوئی طالب علم فارغ ہوتا ہے تو اس کی پہلی ڈیوٹی یہ ہوتی ہے کہ دیہاتوں میں جمعہ بند کرائے۔ مگر پھر بھی یقین کامل نہ ہو سکا۔ لیکن اس وقت میرے پیش نظر رسالہ "الادب" کان پور ہے۔ جس میں یہ فتویٰ درج ہے کہ "درحقیقت دیہات میں جمعہ جائز نہیں۔ جو لوگ نہیں پڑھتے وہ حق پر ہیں اور تمام مسلمانوں کو انہیں کی اتباع کرنی چاہئے اور اہل حق ہمیشہ کم رہا کرتے ہیں"

(الادب کان پور بابت جمادی الثانی ۴۶ھ)

اس فتویٰ کو پڑھ کر نامہ نگار اہلحدیث کی پوری تائید ہو رہی ہے۔ آہ! کس قدر حیرت اور تعجب ہے کہ ایک فقہی عبارت کو صحیح کرنے کے لئے کس قدر حدیثوں کو توڑ مروڑ کیا جا رہا ہے۔ کہا تو جاتا ہے کہ فقہ کے مسائل غلط بھی ہیں لیکن ہر غلط مسئلے کی غلط تاویل اور بے جا توجیہہ بھی کی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ائمہ کرام معصوم نہ تھے۔ لیکن ان کی ہر بات کو صحیح ثابت کرنے کی سعی ناکام کی جاتی ہے۔ چاہے حدیث سے کوسوں دور ہو جاویں۔ کیونکہ اصول ہے کہ جب تک درست ہو سکے گا قائل یا فاتح کے کلام کو درست کیا جائیگا۔ اگر فقہ کے کسی مسئلہ کو پیش کیا جائے کہ یہ غلط ہے تو فوراً میدان میں خم ٹھونک کر آجائیں گے کہ بجا ہے تو سہی کیونکہ غلط ہے ہم اس کو صحیح کر کے دکھا دیں گے اس کا نتیجہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو بہر دست اسی مسئلہ کو دیکھئے کہ اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ جمعہ دیہات میں جائز نہیں ہے۔ لیکن دلیل میں نہ قرآن ہے اور نہ حدیث۔ قدوری کی عبارت نقل کر دی گئی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس مسئلہ کا اثر اور نتیجہ کیا ہوگا؟

ایک تو دیہات میں ایسے ہی کم نمازی نظر آتے ہیں۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو پنجوقتہ مسجد میں حاضری دیتے ہوں۔ لیکن جمعہ کی وقعت اور اہمیت ابھی ان کے دلوں میں کسی قدر باقی ہے۔ اس لئے قریب قریب جمعہ میں تمام حاضر ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب جبکہ ان سے کہا جائیگا کہ بھائی جمعہ تو تمہارے لئے ہے ہی نہیں وہ کس قدر خوش اور مسرور ہونگے کہ لو اب اس سے بھی چھٹکارا ہو گیا۔ پنج وقتہ نماز کی ان کو بذات خود پروا نہیں اور دیوبند کا فتویٰ جمعہ سے بھی بے نیاز کر دیتا ہے جن لوگوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے گاؤں کی مسجد میں حاضر ہو سکیں وہ کب اس تکلیف کو برداشت کر سکیں گے۔ کوسوں کی مسافت طے کر کے شہر میں جمعہ پڑھنے کے لئے حاضر ہوں۔

یہ ہے تقلید شخصی کا تلخ ترین نتیجہ جس نے دیہاتیوں کو جمعہ جیسے اہم اور مقدس فریضہ سے محروم کر دیا۔

اے دیہاتی مسلمانو! کیا نشہ تقلید میں چور ہو کر جمعہ کو ترک کر دو گے؟ تمہاری غیرت اسلامی اس بات کو گوارا کر سکتی ہے؟ نہیں تو کہوں گا کہ جس کے دل میں قرآن حدیث کی عظمت ہوگی وہ ائمہ کرام کے اقوال کو حدیث کے مقابل میں ٹھکرا دیگا۔ مانا کہ ائمہ بزرگ تھے۔ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ مقرب الی اللہ تھے۔ لیکن معصوم نہ تھے۔ ان کی باتیں غلط بھی ہو سکتی ہیں۔ ان کے پاس وحی نہیں آتی تھی کہ اصلاح ہو جاتی۔ انہی غلط مسئلوں میں سے ایک یہ بھی ہے لیکن مقلدوں ہٹ دھرمی کا ستیاناس ہو جائے کہ کہاں سے کہاں تک پہنچا دیتی ہے خدا سمجھ دے۔

خدام الصوفیہ گجرات کی تین گھنٹہ کی کاروائی

(مرقومہ ایم محمد خان گوندل۔ کھائی ضلع گجرات)

گجرات (پنجاب) میں بتاریخ ۲۱-۲۲ اکتوبر ۲۸ء انجمن خدام الصوفیہ گجرات کے اجلاس ہوئے۔ راقم بھی ۲۱-۲۲ اکتوبر کی درمیانی شب کا وعظ ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔ پہلے پہل چند نعت خوانوں نے شرک آلود نعتیں پڑھیں جو سراسر تعلیم اسلام کے خلاف تھیں۔ نمونۃً ایک شعر ہدیہ ناظرین ہے۔ ؎

فرش سے عرش تک بشر جا سکتا نہیں

بعدہٗ مولوی غلام قادر صاحب لالہ موسیٰ والے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔ وہ ذات جس نے بھیجا اپنے رسول کو ساتھ ہدایت اور دین حق کے جو غالب ہے اوپر تمام ادیان کے۔

آپ نے رَسُوْلَهٗ کے لفظ سے استدلال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اپنا رسول کہا ہے اور کسی نبی کو ایسا نہیں کہا کہ میں نے اپنے نوحؑ کو یا اپنے موسیٰؑ کو بھیجا۔ اس میں مولوی صاحب نے جملہ انبیاء کی ہتک کی۔ اس کے بعد آپ سیاسی انجمن میں پڑ گئے بعد ازاں مولوی محمد یار بہاد پھوری نے وعظ فرمانا شروع کیا۔ اہل حدیثوں کو شروع ہی میں گالی گلوچ دینے کے سبب کہا۔ دیکھو بھائی کہ یہ وہابی لوگ کہتے ہیں کہ اللہ و رسول دو الگ الگ ہستیاں ہیں۔ حاضرین [illegible] کہ جو ایک چیز نا ہے وہ موحد ہوتا ہے یا دو [illegible] حاضرین جلسہ نے یک زبان ہو کر کہا۔ جو ایک [illegible] موحد ہوتا ہے اور جو دو [illegible] مشرک۔ مولوی صاحب [illegible] لگے کہ وہابی لوگ خدا تعالیٰ [illegible] اور رسول [illegible]

علیہ وسلم) کو ایک نہیں جانتے۔ کیا یہ مشرک نہیں؟ اور ہم جو خدا اور رسول کو ایک جانتے ہیں ہم ہی سچے موحد ہیں اور وہابی جو موحد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں یہ کھلے مشرک ہیں۔ (نعوذ باللہ) جملہ حاضرین جلسہ نے کہا۔ سبحان اللہ!

برادران اہل حدیث! مولوی یار محمد بہاولپوری کا استدلال قابلیت اور توحید دشمنی دیکھئے کہ آپ نے کیسے مشرکانہ خیالات کا اظہار کیا۔

ایک اور دلیل خدا اور رسول ایک ہونے کی سنئے فرمانے لگے کہ ایک آدمی نے اپنے نوکر کو کہا کہ جاؤ اندر سے آئینہ لے آؤ۔ وہ لینے گیا تو اُسے ایک کی بجائے دو نظر آئے۔ باہر آکر آقا سے کہا کہ آئینے دو ہیں ایک نہیں۔ مالک نے کہا۔ جا بے وقوف ایک ہی لے آیا۔ اسی طرح اُن میں تکرار ہوگیا۔ کافی اصرار کے بعد مالک نے کہا ایک کو توڑ دو اور دوسرا لے آؤ نوکر نے جاتے ہی اُسے لات ماری اور وہ چکنا چور ہوگیا۔ چونکہ شیشہ اصل میں ایک تھا مگر اس کے فہم کا تصور تھا۔ بس دو کی بجائے ایک بھی ہاتھ سے جاتا رہا۔ اس سے استدلال کیا کہ جس طرح اہل حدیث خدا اور رسول کو دو خیال کرتے ہیں اس نوکر کی طرح جس نے ایک آئینے کو دو سمجھا۔ جب ایک توڑا تو دوسرا بھی جاتا رہا۔ اسی طرح ان وہابیوں کا نہ خدا سے تعلق ہے اور نہ رسول سے۔

ناظرین اہلحدیث! مذکورہ بالا امثال سے مولوی بہاولپوری کی توحید دشمنی اور خیانت فی الدین دیکھئے کہ کیسی بیہودہ مثالیں پیش کرتے ہیں جن کا سر ہے نہ پاؤں۔ خدا انہیں عقل و شعور اور قرآن و حدیث کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

۲۲۔ اکتوبر کی صبح کو علم غیب ثابت کرتے ہوئے کہا۔ جو اُن کے الفاظ میں ہی پیش کرتا ہوں کہ

رسول کریم ایک دفعہ ایک خچر مبارک پر کہیں سوار ہو کر جا رہے تھے کہ راستہ میں قبر آئی۔ جہاں ایک آدمی کو عذاب قبر ہو رہا تھا۔ وہاں خچر مبارک ٹھہر گیا۔ آپ نے خچر مبارک کو ڈنڈے سے مار مار کر اس کی لید مبارک نکال دی کہ آگے چلتا کیوں نہیں۔ اتنے میں بذریعہ وحی پتہ چلا کہ قبر میں ایک آدمی کو عذاب ہو رہا ہے اس لئے خچر مبارک نہیں چلتا تھا۔ حاضرین جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ رسول کریم کے خچر کو تو علم غیب ہو۔ اور وہابی کہیں کہ رسول کریم کو علم غیب نہیں تھا۔

؎ بریں عقل و دانش بباید گریست

واہ مولوی صاحب! خوب استدلال کیا۔ شکر ہے کہ کسی منچلے نئی تہذیب والے نے دوران جلسہ میں آپ کو ٹوک نہ دیا ورنہ آپ آئندہ ایسی مثال پیش کرنے کی کبھی جرأت نہ کرتے

ناظرین! آپ نے مولوی صاحب کا استدلال تو دیکھ لیا اب ذرہ غور کریں کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا تو خچر کو نہ چلنے کی وجہ سے اس قدر کیوں پیٹا کہ پیٹ پیٹ کر اس کی لید بھی نکال دی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو راہ راست پر لائے۔ آمین ثم آمین!

اہلحدیث ناظرین! ان بے چاروں کی بے بسی ملاحظہ ہو کہ کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خود ہی علم غیب رسالت کے مدعی بنتے ہیں اور خود ہی اس کی نفی بھی کرتے جاتے ہیں۔ پیر جماعت علی شاہ علی پوری ایک مثال دیا کرتے ہیں کہ

حضرت باقی باللہ دہلوی کی ایک بلی تھی۔ جتنے مہمان مہمان خانہ ہونے ہوتے اُتنی ہی دفعہ آپ کے سامنے میاؤں میاؤں کر دیتی۔ جس سے حضرت صاحب سمجھ جاتے کہ آج اتنے مہمان آئیں گے۔

پیر صاحب اس قصہ سے یوں استدلال کیا کرتے ہیں کہ جب حضرت باقی باللہ کی بلی کو بھی علم غیب حاصل تھا تو رسول خدا صلعم اس سے خالی کیونکر ہو سکتے ہیں۔ (جل جلالہ)

مگر آپ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اس قصہ میں پہلے خود حضرت باقی باللہ کی توہین ثابت ہوتی ہے جن کی صحبت میں رہ کر بلی کو تو علم غیب حاصل ہوگیا مگر خود ممدوح اس سے محروم ہے اس کے علاوہ خود سرور عالم صلعم کی بھی توہین ہے جن کے علم غیب کا ثبوت بلیوں کے علم غیب سے دیا جاتا ہے خطرہ ہے کہ یہ حیوانی استدلال ترقی کرکے یہاں تک نہ پہنچ جائے کہ یوں کہنے لگیں کہ

بیا (بجڑا) اپنا گھر خوبصورت بناتا ہے پیغمبر علیہ السلام نے بھی ضرور ایسا ہی اچھا بنایا ہوگا۔

اسی طرح شاید یہ بھی کہا جائے کہ چیونٹی دور سے میٹھے کی خوشبو سونگھ لیتی ہے اسی طرح پیغمبر علیہ السلام بھی سونگھ لیتے ہونگے۔ ایسا گمان کرنا حقیقت میں رسالت کی توہین کرنا ہے۔ خدا ان کو ہدایت کرے اور جاہلوں کو ان کے پنجے سے نکلنے کی توفیق بخشے۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں[21] جلسہ

(از قلم مولوی امام خان صاحب)

یادش بخیر! آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں[21] جلسہ فتحگڑھ چوڑیاں (امرتسر پنجاب) میں بتاریخ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل [illegible] کو ہو رہا ہے۔ جس کی تحریک کو مجلس شوریٰ (دہلی میں) دو مہینہ ہوئے۔ اور منظوری کو قریباً ایک مہینہ۔ مگر اس مدت میں جماعتی اخباروں میں جلسہ کے متعلق بجز اعلان کے (اور وہ بھی صرف اخبار اہلحدیث امرتسر میں) کوئی استقبال، کسی قسم کی مسرت، کسی تجویز کسی تحریک کا ذکر اب تک نہیں آیا۔ گویا ؎

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

اس سکوت مطلق کی وجہ بجز مایوسی کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ ہماری جماعتی حیثیت اب ختم ہو رہی ہے۔ ہر جگہ مایوسی کا تسلط ہے۔ باہمی نزاعوں نے گھر گھر ڈیرے ڈال رکھے ہیں (وغیرہ ذلک) مگر سوال یہ ہے کہ اس تنزل پر سب کو صبر کر لینا چاہئے یا اس کی اصلاح کی تدبیر کرنا ضروری ہے۔ جماعتی

سلہ مولوی صاحب نے لید مبارک کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔

عروج و تنزل کے معاملہ میں اہل حدیث کانفرنس کا مسئلہ سب سے اہم ہے جس کا دفتری نظام اور اعضاء و جوارح سب کے سب مضمحل ہو رہے ہیں اور اسکی تسلیم سے کانفرنس کے عہدہ داران کے ساتھ ساتھ مجلس شوریٰ کے کسی ممبر کو چارہ نہیں۔ مگر کانفرنس کے اضمحلال کا سبب خود کانفرنس ہی ہے۔ یا جماعت بھی اسکی جوابدہ ہو سکتی ہے۔

صاحب! کانفرنس اعیان و انصار کا نام ہے۔ اگر اعیان و انصار کنارہ کش ہو جائیں تو جماعت یا جمعیت کی ذمہ داری کیا معنی رکھتی ہے۔ کیا یہ غلط ہے، کہ خواص و عوام کو کانفرنس کی سود و بہبود سے کوئی دلچسپی نہیں۔ جس کا ثبوت کانفرنس کا خزانہ ہے جس کے محاصل کا مدار اہل دہلی پر ہے ان میں سے بھی سوداگران صدر بازار پر۔ پھر ان میں سے خصوصاً حافظ حمید اللہ (فنانشل سکرٹری) پر اس کے ماسوا کبھی کبھی اخبار اہلحدیث میں کوئی چندہ آجاتا ہے۔ یا ایک فنڈ کا عیدین کے سر صدقے میں کچھ روپیہ جمع ہو جاتے ہیں۔ محاصل و آمدنی کے مقابلہ میں مصارف کی رفتار بھی قابل سماعت ہے۔ جس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ پشاور سے لیکر راس کماری تک سے طلب امداد کی درخواستیں آتی ہیں۔ جن میں مدرسوں، مسجدوں، مقدموں (اور مجھ ایسے بے بضاعت مصنفوں) تک کی درخواستیں ہیں۔ گذشتہ رجب میں میسور سے ایک صاحب درخواست برائے امداد مدرسہ لیکر دہلی تشریف لائے۔ گویا ؎

چلی آتی ہیں نذریں دھوم سے دربار قاتل ہے
کسی کا سر ہتھیلی پر۔ کسی کے ہاتھ میں دل ہے

ان درخواستوں میں سے کتنی کامیاب ہوتی ہیں۔ اور کس قدر ناکام تمنا رہ کر ادھر اُدھر بھٹکتی پھرتی ہیں۔

کانفرنس کی مالی امداد بالخصوص حضرات دہلی پر ہے۔ مگر طلب امداد کی درخواستیں ہر طرف سے آتی ہیں۔ اور دفتر ان سب کی تکمیل نہیں کر سکتا۔ ولیکن مطعون صرف کانفرنس ہی کو کیا جاتا ہے۔ یہ الزام قابل غور کیوں نہیں ہو سکتا۔

(باقی باقی)

میری خدمات حاضر ہیں

سردار اہل حدیث حضرت مولانا ابوالوفا صاحب امرتسری (مدظلہ) پر حملۂ قاتلانہ کے وقت سے جماعت اہل حدیث کی طرف سے مَیں غور و فکر میں تھا۔ حضرت مولانا ممدوح کے اعلان مندرجہ اہلحدیث پرچہ اول (جلد ۱۸) نیز مولانا محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی کے انتقال پر ملال (رحمہ اللہ) و مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی کی علالت سے میں بے حد متاثر ہوا۔ اور ہر وقت اسی خیال میں مستغرق رہتا کہ خداوندا! بعض ضروری ہستیاں ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئیں اور بقیہ اور جدا ہو گئیں تو جماعت اہل حدیث کا کیا حال ہوگا؟ کون ان کو سنبھالے گا؟

تعطیل کرسمس میں۔ مَیں نے بنارس تک کا سفر کیا اپنی جماعت کے مختلف حضرات سے ملاقات کا موقع ملا ہر جگہ اور ہر ایک سے یہی معلوم ہوا کہ تبلیغ و وعظ کی سخت ضرورت ہے اور علماء اہل حدیث اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ معاً مجھے یہ خیال ہوا کہ ایک وہ وقت تھا کہ حضرت مولانا رحیم آبادی و استاذی مولانا غازیپوری (رحمہم اللہ) کے انتقال کے بعد حضرت مولانا امرتسری مدظلہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ ان بزرگوں کی جدائی نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ خداوندا! کیا اب ہم لوگوں کیلئے بھی یہی وقت آنے والا ہے۔ اس خیال سے دل کانپ گیا اور فوراً دل سے مولانا امرتسری کی درازئ عمر کیلئے دعا نکلی۔ اور مَیں نے اسی وقت یہ طے کر لیا کہ جماعت اہل حدیث کی خدمات کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔

اس کے متعلق مَیں کچھ لکھنے والا ہی تھا کہ ۲۰۔ جنوری کے پرچۂ "اہلحدیث" میں محترم شاکر صاحب گیاوی کا مضمون نظر سے گزرا۔ میں شاکر صاحب، نیز دوسرے مہربانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان حضرات نے میرے فرض کی طرف مجھے توجہ دلائی۔ جزاکم اللہ

مَیں اس معزز اخبار کی معرفت اعلان کرتا ہوں کہ میری خدمات جماعت اہل حدیث و نیز عالم اسلامی کاموں کے لئے ہر وقت حاضر ہیں۔ جس کسی جگہ (اپنے صوبہ یوپی یا کسی دوسرے صوبہ میں) کسی انجمن یا کسی جماعت کو میری ضرورت ہو مجھے یاد کر سکتے ہیں۔ مَیں نے اپنے قریب کے ضلعوں کو یہاں تک اجازت دیدی ہے کہ اگر محض ایک وعظ کی ضرورت ہو کسی تقریب پر یا بغیر کسی تقریب کے ہو تو مجھے بیشک بلا سکتے ہیں۔ اگر کوئی دن مخصوص نہ ہو تو یک شنبہ کا دن میرے لئے چھٹی کا ہوتا ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض دوستوں و مہربانوں کو عین وقت پر یہ خیال ہوتا ہے کہ شائد مجھے کالج سے چھٹی نہ ملے۔ اس خیال سے وہ میری خدمت سے محروم رہتے ہیں۔ پس مَیں یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ میں کالج سے ہر وقت رخصت لے سکتا ہوں چند یوم پہلے بھی اور وقت پر بھی۔ فرض کیجئے کہ بذریعہ تار مجھے کسی نے فوراً حاضری کا حکم دیا تو میں اُسی وقت رخصت لے کر روانہ ہو سکتا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ کالج مجھے اُتنے دنوں کی غیر حاضری کی تنخواہ نہ دے اور کاٹ لے۔ موسم گرما کی تعطیل مجھے ۱۵۔ مئی سے ۸۔ جولائی تک ملا کرتی ہیں۔ اس دوران تعطیل میں مَیں بخوشی بیس دن تبلیغ کے لئے دے سکتا ہوں

یقیناً جماعت اہل حدیث مُردہ ہو رہی ہے اور ان کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ اور توحید و سنت کی طرف سے یہ بے پرواہ ہو رہے ہیں اور عام مسلمانوں کی حالت بھی خراب ہو رہی ہے۔ اور مخالفین اسلام ہر طرف سے اسلام پر حملے کر رہے ہیں۔ ان تمام نقائص کو دور کرنا ہمارا فرض ہے۔ پس ان تمام خدمات کے لئے مَیں حاضر ہوں۔ ہاں اتنا عرض کرنے کی ضرور اجازت چاہونگا کہ افسوس مَیں اس قابل نہیں ہوں کہ ان تمام کاموں کو جگہ بجگہ اپنے جیب خاص سے جاکر ادا کر سکوں۔ اگر مَیں اس قابل ہوتا تو ملازمت نہ کرتا۔ پس جو علمی و تبلیغی بوجھ میں برداشت کر سکتا ہوں آج سے میں بخوشی برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ باقی بوجھ تو تم کو برداشت کرنا

ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم پنڈت مقصود حسن صاحب از جھانسی)

(۲- فروری کے بعد)

ویدوں کے متعلق قابل مضمون نگار نے جو نہایت اہم اور مفید معلومات بڑی محنت اور جانفشانی سے حاصل کی ہیں۔ اہلحدیث میں ۳ جنوری سنہ رواں سے مسلسل شائع ہو رہی ہیں۔ گذشتہ پرچوں میں رگ وید، شام وید" اور یجر وید" کے متعلق مفصل ذکر ہو چکا ہے۔ آج اتھرو وید (چوتھے وید) کے متعلق بھی مندرجہ ذیل حالات ملاحظہ فرمائیں۔

اتھرو وید کے ایک بڑے حصہ کا ترجمہ امریکہ کے پروفیسر وھٹنی W.D. Whitney. نے کیا تھا اور ان کے بعد ان کے ساتھی پروفیسر لین مین C. R. Lanman. نے قریب تکمیل تک یعنی انیسویں کانڈ کے اختتام تک پہنچایا۔ یہ انیس کانڈوں کا ترجمہ ۱۹۰۵ء میں ہارورڈ مشرقی سلسلہ کی ساتویں اور آٹھویں جلد میں چھپا ہے۔ اس ترجمہ میں متن کے الفاظ کی پابندی نہایت سختی سے کی گئی ہے۔ اسی لئے اتھرو وید کے جملہ تراجم میں یہ سب سے بہتر ہے۔

اس وید کے اکثر اور بیشتر سوکتوں کا انگریزی ترجمہ پروفیسر ماریس بلومفیلڈ — Maurice Bloomfield نے بھی کیا ہے۔ جو میکس مولر صاحب کے مشرقی سلسلہ کی بیالیسویں جلد ہے۔ اس انتخاب کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ سوکتوں کے متعلق کوشک سوتر میں جو رسومات کا بیان آیا ہے اوس کا ترجمہ بھی حواشی میں دیدیا گیا ہے۔ گویا کوشک سوتر کے ایک معتدبہ حصہ کا ترجمہ اس کتاب میں شامل ہے۔

اتھرو وید کا سب سے پہلا ہندی ترجمہ پنڈت کھیم کرن داس جی نے کر کے لوکر گنج الہ آباد سے شائع کیا۔ پنڈت جی آریہ سماجی خیال کے شنگ ہیں۔ اس لئے اپنے ترجمہ میں تاویلات بعیدہ کو جن کا دروازہ سوامی دیانند جی کھول گئے تھے۔ بکثرت کام میں لاتے ہیں۔ یہ تفسیر جس میں ساڑھے چار ہزار صفحات سے زائد ہیں۔ مبلغ سینتالیس روپیہ میں مصنف سے مل سکتی ہے۔ جو آج کل جے پور میں مقیم ہیں۔

اتھرو وید کا ایک اور ترجمہ پنڈت دامودر ساتولیکر نے کیا ہے جو ایک عرصہ سے سوادھیائے منڈل اوندھ ضلع ستارا سے شائع ہو رہا ہے۔ اب تک ۱۸ کانڈ شائع ہو چکے ہیں اور دو کانڈ چھپنے باقی ہیں۔ یہ صاحب بھی سماجی خیالات کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ شائع شدہ ۱۸ کانڈوں کی قیمت ساڑھے اٹھائیس روپیہ ہے۔

ایک عرصہ ہوا ہم نے اتھرو وید پر ایک مضمون لکھا تھا جو جریدہ تبلیغ" انبالہ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں ہم نے امید ظاہر کی تھی کہ جس طرح سائن آچاریہ کی سام وید کی تفسیر سناتن دھرمی اصحاب نے مع ہندی ترجمۂ وید کے شائع کی ہے اسی طرح وہ اتھرو وید کی تفسیر بھی شائع کریں گے ہم خوش ہیں کہ یہ امید غلط نہیں ہوئی۔ کئی سال ہوئے سناتن دھرم پریس مراد آباد کی شائع کی ہوئی سائن آچاریہ کی تفسیر مع ہندی ترجمہ اتھرو وید کی پہلی جلد ہماری نظر سے گزری تھی۔ امید ہے کہ اب تک پوری تفسیر نکل چکی ہوگی۔

اتھرو وید کا ایک ہندی ترجمہ پنڈت راجارام شاستری کا کیا ہوا لاہور سے ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا۔ پنڈت جی دیانند کالج لاہور کے پروفیسر ہیں۔ ان کا ترجمہ جب ہمارے ہاتھ میں آیا تو ہم نے خیال کیا کہ پنڈت کھیم کرن یا پنڈت جے دیو جی کے ترجموں کی طرح یہ بھی تاویلات بعیدہ سے پُر ہوگا۔ لیکن ہمارے تعجب کی انتہا نہیں رہی جبکہ ہم نے ترجمہ کو پڑھکر معلوم کیا کہ ایسا نہیں ہے۔ اس ترجمہ سے اظہر من الشمس ہے کہ جوں جوں سماجی اصحاب میں ویدوں کا چرچا بڑھتا جا رہا ہے دیانندی تاویلات کا سلسلہ ختم ہوتا جاتا ہے

اتھرو وید کے مختلف ہندی ترجموں کو لو اور دیکھو کہ ہوا کا رخ کس طرف کو ہے۔ پنڈت کھیم کرن کا ترجمہ سراسر تاویلات باطلہ سے پُر ہے۔ پنڈت جے دیو جی نے بھی اپنے ترجمہ میں تاویلات بعیدہ کو دخل دیا ہے مگر کھیم کرن جی سے بہت کم۔ ساتولیکر جی کا ترجمہ جے دیو جی کے ترجمے سے زیادہ صحیح ہے۔ اور پنڈت راجارام جی کا ترجمہ ساتولیکر جی کے ترجمے سے کہیں بہتر ہے۔ ہم راجارام جی کو اون کے ترجمہ پر مبارک باد دئیے بغیر نہیں رہ سکتے۔

اتھرو وید آلوچن نام ایک چھوٹی سی کتاب پنڈت اکھلانند جی شرما نے لکھی ہے جو ایک روپیہ میں مصنف سے چندنگر ڈاک خانہ رجپورہ ضلع بدایوں سے ملتی ہے اس کتاب میں اتھرو وید کے متعدد منتر مع صحیح ہندی ترجمہ کے دئیے گئے ہیں۔ یہ کتاب اس لئے خاص اہمیت رکھتی ہے کہ وھٹنی صاحب کا ترجمہ ناتمام ہے۔ (یعنی اوس میں بیسواں کانڈ نہیں ہے)۔ گرفتھ صاحب نے متعدد منتروں کا ترجمہ انگریزی میں نہیں بلکہ لاطینی میں کیا ہے۔ پنڈت راجارام جی نے بھی بہت سے منتروں کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔ لیکن اس طرح کے بہت سے حذف شدہ منتروں کا ترجمہ پنڈت اکھلانند جی نے لکھ دیا ہے۔ اسی طرح مدرسہ الہیات کانپور کی جانب سے جو ٹریکٹ نمبر ۵ مرتبہ پنڈت حبیب الرحمٰن صاحب پروفیسر سنسکرت علیگڈھ یونیورسٹی شائع ہوا ہے۔ اوس میں بھی گرفتھ صاحب کے چھوٹے ہوئے اتھرو وید کے بہت سے منتروں کا اردو ترجمہ ملیگا۔

گو شتپتھ برہمن اتھرو وید سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا کوئی ترجمہ انگریزی وغیرہ میں اب تک نہیں ہوا۔ البتہ ہندی میں پنڈت کھیم کرن داس جی نے اس کا ترجمہ کیا ہے جو کارآمد ہے۔

چاروں ویدوں کے متعلق جو شروت سوتر ہیں وہ تقریباً سب کے سب اب تک کسی زبان میں [illegible]

[illegible] سوتر کا جو اتھروید کے
متعلق ہے شائد انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے اور مترجم
پروفیسر گاربے ہیں۔ جنہوں نے اس سوتر کا متن سب
سے پہلا شائع کیا تھا۔ کوشک سوتر کے متعلق لکھا
جا چکا ہے کہ اس کے اکثر حصص کا ترجمہ پروفیسر
بلوم فیلڈ نے کیا ہے۔

ویدوں کے متعلق دیگر کتابیں رگ وید پدانام

ऋग्वेद पदानाम

اس میں سوامی وشویشور آنند اور سوامی نتیانند نے رگ وید کے تمام الفاظ کی فہرست دی ہے۔ اور بتلایا ہے کہ ہر ہر لفظ کس جگہ اس وید میں آیا ہے۔ ۸۸۴ صفحات پر بمبئی کے نرنے ساگر پریس میں چھپی ہے۔ اسی طرح سام وید پدانام ۱۱۴ صفحات پر یجروید پدانام ۱۱۵ صفحات پر اور اتھروید پدانام ۲۷۹ صفحات پر شائع ہوئی ہیں۔ یہ سب کتابیں آریہ سماج پوسٹ گرگام (بمبئی) سے ملیں گی۔ اتھروید کی ایسی ہی فہرست پنڈت کھیم کرن داس جی نے بھی اپنی تفسیر کے ضمیمہ کے طور پر شائع کی ہے۔

ویدک کنکارڈنس

Vedic Concordance

اس کتاب میں وید کے ہر منتر کے ہر سطر (مصرع) کی ایک فہرست حروف تہجی کی ترتیب سے بنائی ہے اور بتلایا ہے کہ وہ سطر ویدوں میں کتنی بار اور کہاں کہاں آئی ہے۔ اگر مختلف مقامات میں وہ سطر کچھ فرق سے آئی ہے تو وہ فرق بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس سطر کی تفسیر برہمن گرنتھوں میں کس کس مقام پر کی گئی ہے اور سوتروں، اپنشدوں، دھرم شاستروں اور مہابھارت وغیرہ کتابوں میں اس سطر کا کہاں کہاں حوالہ یا اشارہ آیا ہے۔ غرضیکہ عجیب کتاب ہے۔ بہت بڑی تقطیع کے ۱۰۰۰ صفحات پر ہارورڈ سلسلہ کی دسویں جلد کے طور پر شائع ہوئی ہے۔ اور یہ محنت پروفیسر بلوم فیلڈ نے کی ہے۔

(باقی آئندہ)

حمائت الاسلام اور فرائض علماء کرام

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی۔ جہلمی)

اسلام پر ابتدا سے اس وقت تک مختلف دور گزرے ہیں اور اس کو مختلف النوع مشکلات کا سامنا اپنے تیرہ سو برس کی عمر میں کرنا پڑا ہے۔ ابتدائے تبلیغ میں مسلمان نظر بہ اسباب دنیا محض بے یار و یاور تھے۔ ہر طرف سے پر جوش اور خون کے پیاسے دشمنوں کا نرغہ تھا جو اس پر تلے تھے کہ اسلام کی بنیاد قائم نہ ہونے دیں۔ پتھر، گندگی، بدزبانی، کانٹے، تپتی ہوئی زمین اور قسم قسم کی اذیتیں وغیرہم۔ یہ مختصر فہرست اس مدارات کی جو مشرکین مسلمانوں کی کرتے تھے۔ مسلمانوں نے جس تحمل اور حوصلہ سے ان مصائب کو برداشت کیا اور اس طوفان بے تمیزی سے جس خوبی سے دین کی کشتی کو تیرایا وہ تاریخ عالم میں ایک بے نظیر واقعہ ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت بلال کا سنگدل آقا ان کو دوپہر کے وقت جلتے ہوئے سنگریزوں پر لٹا کر ایک گرم پتھر سینہ پر رکھتا اور کہتا کہ جب تک لات، عزیٰ پر تو ایمان نہیں لائیگا اسی عذاب میں مبتلا رکھونگا۔ وہ خدا کا یگانہ بندہ نشۂ وحدت میں چور پڑے پڑے کہتا احد۔ احد۔ یعنی میرا معبود یکتا ہے۔ وہاں دوئی کی گنجائش نہیں۔

خود حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسی جیسی اذیتیں برداشت فرمائیں ان کے سننے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ابتدائی تیرہ ۱۳ برس مسلمانوں نے اسی تکلیف اور مصیبت میں بسر کئے۔ مدینہ طیبہ میں یہ مصیبتیں نہ رہیں تو ان کی جگہ تیر و شمشیر نے لی۔ جو نور عالم کو روشن کرنے آیا تھا کفار اس کو آب شمشیر سے بجھانا چاہتے تھے۔ دور اول میں جس ہمت اور حوصلہ سے مسلمانوں نے اسلام کی حمائت کی وہ ایک ایسی روشنی تھی جو ہمیشہ مسلمانوں کی مصیبت اور تباہی کی تاریک راہ میں راہبری کر سکتی تھی وہ جو کچھ کر سکتے تھے اس کے کرنے میں انہوں نے دریغ نہیں کیا۔ ان کی بساط میں جو کچھ تھا اس کو بے دریغ انہوں نے اپنے مطلوب پر قربان کر دیا۔ جان و مال، اولاد و عزیز، گھر اور وطن غرض دنیا کی پیاری سے پیاری چیز ان کو اس پاک مقصد کے مقابلہ میں عزیز نہ تھی۔ جس کی حمائت کا انہوں نے ارادہ فرما لیا تھا۔ کاش اس ایثار کا کچھ پرتو آج ہمارے دلوں پر بھی پڑ جائے۔

نبوت کے بعد خلافت کا دور شروع ہوا۔ خلیفہ اول ہنوز مسند خلافت پر بیٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ ارتداد کا طوفان اٹھا اور جزیرہ نمائے عرب کے اس کنارہ سے اُس کنارہ تک پھیل گیا۔ ۲۴ جنگجو قبیلے مرتد ہو کر میدان میں اُتر آئے اور خلافت کو ان کے مقابلہ میں دین کی حمائت کرنی پڑی۔ اس امر کا اندازہ کہ یہ معرکے کیسے دلگداز تھے۔ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ صرف ایک جنگ یمامہ میں سات ہزار مشرکین مقتول ہوئے جو مسلمان شہید ہوئے ان میں صرف حافظ قرآن ۷۰۰ (سات سو) تھے۔ جو معرکہ بنائے اسلام کو متزلزل کرنے کے واسطے برپا کیا گیا تھا وہی اسکی استواری کا باعث ہوا۔ یمامہ کے واقعہ نے بظاہر ۷۰۰ حافظان کلام پاک کو دنیا سے معدوم کیا۔ لیکن فی الواقع یہی کلام مجید کی تدوین کا باعث ہوا۔ مشیر خلافت حضرت عمرؓ نے یہ خیال فرما کر کہ مسلمانوں کو ابھی بہت سے معرکے سر کرنے ہیں، ایک ایک میدان میں صدہا حافظ شہید ہوئے تو کلام الٰہی کا خدا حافظ ہے خلیفہ کو آمادہ کیا کہ قرآن مجید جو مختلف کاغذ کے پرچوں بکری کے شانہ کی ہڈیوں وغیرہ پر لکھا ہوا ہے۔ ایک جگہ پر نقل کرا کر محفوظ کر لیا جائے۔ چنانچہ خلافت کی ہدایت کے بموجب حضرت زید بن ثابت نے اس کام کو انجام دے دیا۔ خلافت ثانی کا دور شوکت اسلام کا دور تھا۔ (باقی دیکھو صفحہ ۲۰ کالم ۱ پر)

فتاوی

س ۴۰ } حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس شخص کو منافق کہا گیا ہے۔ اسکی علامتیں کیا ہیں؟ (محمد کریم بخش کمپنی باغ مظفر پور)

ج ۴۰ } منافق دو قسم کے ہیں۔ منافق اعتقادی اور منافق عملی۔ منافق اعتقادی وہ ہیں جن کا ذکر آیت کریمہ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ میں ہے۔ منافق عملی کی بابت حدیث میں یہ علامات آئی ہیں۔ وعدہ کرے تو خلاف کرے، بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جھگڑا کرے تو گالی گلوچ دے۔ قسم اول تو مومنین سے خارج ہیں۔ قسم دوم مومنوں سے خارج نہیں۔ فاسق ضرور ہیں۔

س ۴۱ } کوئی مسلمان مسلمانوں سے یہ وعدہ کرے کہ تم ہم کو ووٹ دو تو ہم دین اسلام کی اچھی طرح یعنی جیسا کہ حق ہے حفاظت کریں گے۔ اور کوئی عہدہ میں جائے مگر جاتے وقت وہ یہ عہد کرے کہ میں وہاں جا کر مسلمانوں کے حقوق و مذہب کی پاسداری کروں گا اور وہاں جا کر وعدہ خلافی کرے اور کہے کہ میں نے تو اپنا نام بڑھانے کے لئے اور اپنی بہبودی کے لئے کہا تھا کہ تم لوگ ووٹ دو گے۔ ایسے شخص کی بابت کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۴۱ } ایسا شخص بھی وعدہ خلافوں میں داخل ہے۔ شرعی حکم تو یہ ہے۔ مگر ایسے وعدوں پر اعتماد کرنے والے کچھ زیادہ عقلمند نہیں ہوتے۔ واللہ اعلم

س ۴۲ } کوئی مسلمان جو بظاہر حقوق العباد میں بہت سی کوتاہیوں اور غلطیوں کا مرتکب تمام عمر [illegible] شہادت سے واقع ہو تو کیا روز حشر [illegible] حقوق العباد [illegible] باز پرس ہوگی [illegible]

ج ۴۲ } شہید کے متعلق حدیث شریف میں صاف آیا ہے کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر قرض معاف نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق العباد معاف نہ ہوگا۔ اللہ اعلم!

س ۴۳ } کیا کوئی عالم قرآن مجید کو سامنے رکھ کر مسلمانوں سے یہ عہد و اقرار (بیعت) لے سکتا ہے کہ ہم لوگ خدائے وحدہ لاشریک کے ساتھ دوسری کسی چیز کو شریک نہ کریں گے، قرآن مجید اور نبی صلعم کی سنت پر عمل کریں گے اور اتفاق سے رہیں گے۔ شریعت کے تمام احکام پر عمل کریں گے۔ کیا اس قسم کی بیعت کا ثبوت قرآن مجید کی کسی دلیل یا نبی کریم صلعم کی حدیث سے ثابت ہے۔ (نہنو میاں از جوگلے ضلع قلابہ)

ج ۴۳ } اس قسم کے اقرار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مسلمانوں سے لئے۔ احادیث میں اس کا ذکر ہے۔ اس لئے ایسا اقرار لینا جائز ہے۔

س ۴۴ } جو لوگ اس اقرار و بیعت کو توڑ کر دوبارہ شرک و بدعت مثلاً تعزیہ وغیرہ جاری کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے قرآن و حدیث میں کیا حکم ہے اور کیا اس قسم کی بیعت کا اقالہ جائز ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم پر جو لوگ عمل کرتے ہیں وہ گنہگار و عاصی ہیں یا وہ لوگ جو بدعت و ہندوانہ رسومات پر عمل کرتے ہیں۔ گنہگار ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۴۴ } یہ لوگ وعدہ شکن ہیں اور اپنے شرک و بدعت اور وعدہ شکنی کی سزا پائیں گے۔

س ۴۵ } کیا بیعت صحیحہ کا منکر اور عمداً نماز کا منکر مسلمان ہیں یا ان کو توبہ کرنی چاہئے؟ (سائل مذکور)

ج ۴۵ } نماز کا منکر مسلمان نہیں رہ سکتا بیعت مذکورہ سوال ۴۳ کا منکر اسلام سے خارج نہیں۔ کیونکہ یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۶ } اگر کوئی عالم یا کوئی اور شخص مسلمانوں سے شرک و کفر یا بدعت [illegible] جہاں خیرات کو نکالا جاتا ہے [illegible] وعدہ کرے [illegible]

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

ہر طرف اسلام کا بول بالا اور آفتاب خلافت ہر حیثیت سے نصف النہار کی طرح ترقی پر تاباں تھا اور کوئی تکلیف یا زحمت مسلمانوں کو نہ تھی۔ لیکن جس دل کی حمیت کی بدولت یہ گرمی ہنگامہ تھی وہ حمایت اسلام و مسلمین میں بے تاب و بے قرار اور اپنے اوپر آسائش و آرام کو حرام کئے ہوئے تھا اور خود زحمت برداشت کر کے مخلوق کو راحت پہنچا رہا تھا۔ مذہبی پیشوائی۔ مدبری۔ جرنیلی۔ چوکیداری خطرہ سانی گلہ بانی۔ مزدوری۔ غرض ہر ایک وہ خدمت جو مسلمانوں کے مصالح سے متعلق تھی۔ خلیفہ ثانی اپنی ذات گرامی کو ان کا ذمہ دار سمجھتے تھے۔ امامت کرتے تھے۔ مسائل شرعیہ کا حل کرتے تھے۔ عدالت کے اصول مدون فرماتے۔ ملک میں امن و ترقی پھیلاتے فوجوں کو لڑاتے۔ رات کو مدینہ کی گلی کوچوں کا گشت ہوتا۔ لشکر سے جو ڈاک آتی اس کا پلندہ کندھے پر اٹھا کر گھر گھر تقسیم کرتے۔ جب حجاز میں خوفناک قحط پڑا تو خلیفہ ثانی نے بھوکوں کو یوں آرام دیا کہ ایک بار آٹے کی بوری دوش مبارک پر اٹھا کر لے گئے۔ خود آگ سلگائی اور روٹیاں پکا کر بھوکوں کے سامنے رکھیں۔ اللہ اکبر!

رہیں گے مگر تم لوگ ممنوع شریعت کام چھوڑ دو تو ایسے وعدے جو بظاہر جھوٹ خالص اصلاح کے ماتحت ہوں (جیسے ابراہیم علیہ السلام کے تین اقوال (یا صلح حدیبیہ کی یکطرفہ شرطیں) ناجائز ہیں یا جائز ہیں۔ کیا اس قسم کا وعدہ کرنے سے انسان کافر یا گنہگار ہو جاتا ہے یا وہ شخص شریعت اسلام کے خلاف گورپرستی و تعزیہ پرستی وغیرہ بدعات کرے۔ (سائل مذکور)

ج ۴۶ } ممنوع شرعیہ کا ارتکاب کسی صورت میں جائز نہیں بلکہ اس آیت کے ماتحت ہے [illegible] قید هنوت کفار چاہتے [illegible] نرم [illegible]

متفرقات

اخبار اہلحدیث کے ہواخواہ غافل ہیں۔ اخبار موسمی اثر سے کمزور ہو رہا ہے۔ پس ہمدردان اہلحدیث دلی توجہ سے اس کی اشاعت بڑھا کر اس کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔

شکریہ معاونین مندرجہ ذیل حضرات نے "اہلحدیث" کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنا کر اپنی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا

حکیم عبد الخالق صاحب ڈیروی۔
ایس عبد الرحمٰن صاحب پشاور۔
حافظ عبد الرزاق صاحب بھوارہ۔
بابو نذیر احمد صاحب بہاولپوری۔

اشتہار نبی موعود ابھی طبع نہیں ہوا۔ کیونکہ عیسائی رسائل میں ایک اور مضمون شائع ہو رہا ہے جو ابھی نامکمل ہے۔ اس کے مکمل ہو جانے پر ہر دو کے جوابات یکجا شائع کئے جائیں گے۔

سابقہ پرچہ بھی جن اصحاب کو وی پی کیا گیا تھا ان میں سے بھی کئی وی پی واپس آئے ہیں۔ اگرچہ انکو علیحدہ اطلاع بھی کر دی گئی ہے۔ تاہم بذریعہ اعلان ہذا پھر مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر ان کی طرف سے قیمت وصول نہ ہوئی تو پھر مجبوراً اخبار بند کرنا پڑیگا۔

بیرون ہند برما۔ افریقہ۔ ماریشس۔ فجی۔ جاوا وغیرہ ممالک میں جو خریدار ہیں وہ بھی قیمت ختم ہونے کی اطلاع پا کر رقم بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ پوسٹل آرڈر بہت جلد بھیجدیا کریں۔ زیادہ تاخیر ہو جانے کی صورت میں دفتر کو حق ہوگا کہ اخبار بند کر دے۔

مندرجہ بالا سطور نہایت مجبور اور معذور ہو کر لکھی گئی ہیں۔ امید ہے ناظرین برا نہ منائیں گے۔ بلکہ ان پر عمل درآمد کر کے خود اور دفتر کو خواہ مخواہ کے نقصانات سے بچائیں گے۔

نیاز مند :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

اہل حدیث کانفرنس کے لئے از بابو اللہ بخش صاحب لدھیانہ عہ (عیدانہ) حافظ عبد الغفور صاحب اجمیر عہ۔ معرفت مولوی محمد یعقوب صاحب از بھامڑی ۴۔ (عید آنہ)

علم حدیث و تفسیر کا نایاب تحفہ ہر دو کتب کوئی صاحب خریدنی چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کریں

عون المعبود شرح ابوداؤد مجلد قیمت ۳۰
احسن التفاسیر مکمل مجلد ۳۰

(مولوی) محمد گنوری دار الکتابت مسجد اہل حدیث قرول بلاغ دہلی۔ گوردوارہ روڈ۔

مدرسۃ البنات شہر جالندھر بتقریب جلسہ سالانہ انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر بتواریخ ۸-۹-۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء منعقد ہونے والا ہے۔ مدرسۃ البنات شہر جالندھر کا سنگِ بنیاد بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۳۹ء سر سکندر حیات خان صاحب بالقابہ وزیر اعظم گورنمنٹ پنجاب نصب فرمائیں گے۔

(نور الدین بٹ جنرل سکرٹری انجمن مدرسۃ البنات)

غریب فنڈ میں سابقہ ۸/ بذمہ فنڈ ۱۳/ بقایا ۵/ از سائل ۳ محمد عبد اللہ ساکن ہٹو والہ سائل مذکور کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کر دیا گیا۔ بقایا ۲/۔

۴۷ سائلین ابھی اور ہیں جن کے داخلے عرصہ سے وصول ہیں۔ مگر فنڈ نہ ہونے کے باعث ان کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مجبور ہو کر نئے داخلے بند کر دئیے گئے ہیں۔ جب ان کے نام اخبار جاری ہو جائیگا۔ پھر جاری کر دئیے جائیں گے۔

اصحاب خیر اور دیگر حضرات اس فنڈ کی خاص طور پر خبر لیں اور جو کچھ امداد ہو سکتی ہو اس سے دریغ نہ فرمائیں۔ ان غرباء کے نام اخبار جاری ہونے سے توحید و سنت کی تبلیغ میں بہت امداد ملتی ہے۔

مضامین آمدہ محمد سلیمان صاحب۔ محمد عبد اللہ صاحب عقیل۔ پنڈت آتما نند صاحب۔ امیر جماعت مدرسہ قرولیہ دہلی۔

غیر مقبولہ لمحات معراج۔ مجبوب مدینہ کی کشش۔

دعائے صحت میرا چھوٹا بھائی محمد عثمان چند روز سے بخار (میعادی) میں مبتلا ہے۔ ناظرین اور خصوصاً بزرگان اہل حدیث دعائے صحت فرمائیں۔

اگر کوئی صاحب مجرب نسخہ تحریر فرمائیں تو مہربانی ہوگی یا کسی مفید اور مجرب دوائی کا پتہ فرمائیں۔

(شیخ محمد عمر کاتب دفتر اہلحدیث امرتسر)

یاد رفتگان ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ ۶۰ سالہ کی عمر پا کر اڑھائی ماہ صاحب فراش رہ کر ۹ فروری بوقت پونے سات بجے شام عالم جاودانی کو سدھار گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! مرحومہ نہایت صابر شاکر کم گو اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھا وارحمھا۔

(نیاز مند قاضی منظور حسین بازار ٹوکریاں امرتسر)

تبلیغی رسائل مندرجہ ذیل تبلیغی رسالے اشاعتِ توحید سے شائع ہو کر بکثرت تقسیم کئے جا چکے ہیں جو اصحاب تاحال ان کا مطالعہ نہ کر چکے ہوں وہ جلد از جلد طلب کریں

(۱) پیر جماعت علی شاہ کی امارت کی ابتدا اور انتہا جس میں پیر صاحب موصوف کی وہ تقاریر اور عملی کوششیں یک جا جمع کی ہیں جو موصوف مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے کرتے رہے۔

(۲) "نور توحید" شمع توحید کا فرقہ غالیہ نے جو پروانہ تنقید کے نام سے جواب دیا اس کا جواب الجواب۔ اخیر میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کے مختصر سوانح حیات مندرج ہیں۔

(۳) "مباحثہ تقلید شخصی" جو حال ہی میں شائع ہوا ہے۔

نوٹ :- ہر ایک رسالہ علیحدہ طلب کرنے کے لئے دو پیسے امداد اشاعت فنڈ اور تین پیسے بغرض محصولڈاک بذریعہ ٹکٹ آنے چاہئیں۔ تینوں رسائل اکٹھے طلب کرنے کے لئے [illegible] آنہ اشاعت فنڈ اور ۱ آنہ محصولڈاک آنے چاہئیں۔ (مینیجر [illegible] امرتسر)

ضرورت شادی [illegible] اس کے اہل حکمت مدرج نہیں ہوا کرتے۔ ان کے شائع [illegible] خط و کتابت کرنی چاہئے۔

ملی مطلع

دنیا میں ظلمت چھانیوالی ہے

جس اخبار کو دیکھو۔ (کسی زبان کا یا کسی ملک کا ہو) اس سے یہی آواز آتی ہے ۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ ۔

یعنی عنقریب جنگ شروع ہونے والی ہے جس کا اثر بحر و بر کے علاوہ فضا میں بھی برابر نمودار ہوگا ۔

یوں تو لڑائی دنیا میں کئی سالوں سے جاری ہے لیکن جس لڑائی کی توقع کی جاتی ہے وہ ساری دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کر کے فنا کے گھاٹ اتارنیوالی ہے۔

ایک طرف اٹلی، جرمنی اور جاپان غرا رہے ہیں دوسری طرف برطانیہ اور فرانس (بلکہ خاموشی سے روس بھی) ان کے خلاف طیاری کر رہے ہیں۔

کوئی زمانہ تھا کہ بڑے بڑے بادشاہوں کی فوج صرف ہزاروں کی تعداد میں ہوتی تھی مگر آج کل تو لاکھوں سے متجاوز ہے۔ اخباروں میں خبر آئی تھی کہ روس کی فوج ایک کروڑ پندرہ لاکھ ہے۔ اس سے زیادہ کیا بلکہ اس کے برابر بھی کسی کے پاس نہیں روس کے ہوائی جہاز بھی سب سے زیادہ ہیں۔

مگر آیندہ جنگ کی نوعیت کچھ اور ہی معلوم ہوتی ہے جو نہ بندوق سے لڑی جائے گی نہ توپ سے بلکہ ہوائی جہازوں کی بمباری سے گز رکر گیس اور سورج کی شعاعوں سے جنگ ہونے کی توقع ہے۔ بعض قسم کی گیس تو آج کل پولیس بھی استعمال کرتی ہے جس کا نام اشک آور گیس ہے۔ جس پر یہ گیس ڈالی جاتی ہے۔ اس کی آنکھوں سے اس قدر آنسو جاری ہو جاتے ہیں کہ اسے کسی قسم کی طاقت نہیں رہتی۔ یہ ایک معمولی گیس ہے۔ مار ڈالنے والی گیس بھی ایجاد ہو چکی ہیں بلکہ دم گھٹ کر دینے والی بھی ۔

غرض یہ جنگ عجیب نظارہ پیش کریگی جس سے قیامت کا پورا نقشہ سامنے آجائیگا۔ اس کے بعد کیا ہوگا۔ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہر طاقت اپنے گھمنڈ میں جوڑ توڑ کرتی نظر آرہی ہے اور بظاہر دیکھا جائے تو لڑائی طرح بھی دے رہی ہے مگر خفیہ طور پر آئت قرآنی أَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ[1] کے مضمون پر بڑی طاقت سے عمل پیرا ہے۔

لطف یہ ہے کہ وہ اس آئت کو کلام اللہ نہیں مانتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسے خبر بھی نہیں۔ مگر چونکہ یہ کلام بانیٔ فطرت کا ہے اس لئے اس کا اثر ہر ایک کی فطرت میں موجود ہے۔ یورپ کی اسلامی سلطنت جس کا نام ترکی سلطنت ہے اور جس پر مسلمان کبھی فخر کرتے تھے آج وہ پہلے کی نسبت روپیہ میں سے تین چار آنے باقی رہ گئی ہے۔ وہ بھی اپنی بساط کے مطابق آئت مذکورہ پر عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ قسطنطنیہ کے قلعوں اور خندقوں کو جدید آلات حرب سے مضبوط کیا جا رہا ہے۔ پچیس ہزار فوج متعین کر دی گئی ہے۔ یہ تو ہُوا اصلی جنگ کا نقشہ۔ ادھر ہمارے ملک پنجاب میں ایک مصنوعی اور نام نہاد جنگ کی طیاری ہو رہی ہے۔ وہ جنگ کیا ہے؟ اس شعر کی مصداق ہے ؎

جتنا جی چاہے ستائے ستم ایجاد ہمیں
شکل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

یہ جنگ حکومت برطانیہ اور کانگرس کے درمیان ہوگی۔ گورنمنٹ اس امر پر تلی ہوئی ہے کہ برطانوی پارلمینٹ کے تجویز کردہ آئین جدیدہ کے مطابق ہندوستان میں صوبوں کی فیڈریشن نافذ کی جائے۔ فیڈریشن سے مراد یہ ہے کہ انگریزی رعایا اور دیسی ریاستوں کی رعایا کے نمائندوں کی ایک مشترکہ کونسل بنائی جائے جو صوبائی معاملات کو اپنی نگرانی میں رکھے کانگرس اس کی ظاہری صورت کو پسند نہیں کرتی وہ کہتی ہے کہ والیان ریاست کو ریاستی ممبر اپنے نمائندوں کے ماتحت ہونگے اور نہیں مگر ریاست کے ماتحت ہیں جس سے علاوہ ان کی نام نہاد خودمختاری بھی خطرے میں پڑ جائیگی۔

اگر یہ ترمیم منظور ہو جائے کہ دیسی ریاستوں کے نمائندے رعایا کے انتخاب سے فیڈریشن میں لئے جائیں تو شاید کانگرس مان جائے۔ مگر گورنمنٹ نے ابھی تک یہ ترمیم منظور نہیں کی۔ اس لئے کانگرس اس کا مقابلہ کرنے کو کیل کانٹے سے طیار ہو رہی ہے۔ جس طرح اس سے پہلے وہ حکومت کا مقابلہ بصورت سول نافرمانی کر چکی ہے۔ اگر کانگرس نے گورنمنٹ کا مقابلہ شروع کر دیا تو پہلے مقابلہ کی نسبت یہ زیادہ سخت ہوگا۔ کیونکہ آج جو لوگ کانگرسی صوبوں میں وزارت کی کرسیوں پر نظر آتے ہیں وزارت چھوڑ کر حکومت کی نافرمانی کے نتیجہ میں جیل خانوں میں نظر آئینگے اور ان کا کام سنبھالنے کو کوئی شخص قدم آگے نہ بڑھائیگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سرکاری کام معطل ہو کر رہ جائیگا۔ اس حقیقت کو کانگرس نے کھلے لفظوں میں ظاہر کر دیا ہے۔ اور گورنمنٹ بھی اس بات کو سوچ رہی ہے خدا جانے اس کا انجام کیا ہو ۔

اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ میں گول میز کانفرنس

ناظرین کو اطلاع مل چکی ہے کہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور پنجاب میں اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ ہونے والا ہے۔ جس کی تواریخ ۷، ۸، ۹ اپریل رکھی گئی ہیں۔ کیونکہ ان تواریخ میں ریلوے کی طرف سے ایسٹر کی تعطیلات کے سلسلہ میں ریل کے کرایہ میں تخفیف ہُوا کرتی ہے۔

اس جلسے میں وعظ و نصیحت کے متعلق تقریریں

---

[1] اپنے مخالف کے مقابلہ میں مقدور بھر طیاری رکھا کرو۔

[illegible] کانفرنس کے جلسوں میں عموماً [illegible] [illegible] جنکی یہ رائے ہے اور [illegible] بھی یہ رائے بہت وقعت رکھتی ہے کہ جماعت اہل حدیث پنجاب میں جو تفرق و تشتت رونما ہو گیا ہے اس کی اصلاح کے لئے ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے۔

گول میز کانفرنس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مختلف جماعتیں دل سے یہ قصد کرتی ہیں کہ فیصلہ ہو جائے۔

جماعت اہل حدیث پنجاب کے اختلافات حد سے متجاوز ہو کر مانع ترقی ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق کوئی تجویز سوچی جائیگی۔ اتفاق حسنہ سے امسال جلسہ اہل حدیث کانفرنس کے صدر ایک ایسے بزرگ تجویز ہوئے ہیں جو انتظام جلسہ کے علاوہ گول میز کانفرنس کے قواعد کو بھی بخوبی جانتے ہیں یعنی مولانا عبدالقادر صاحب قصوری۔ آپ ایک تجربہ کار متین بزرگ ہیں اور مجالس کے آداب سے خوب واقف ہیں۔

گول میز کانفرنس کی تجویز پیش کر کے ہم اپنے ناظرین کی آراء کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اپنی موافق یا مخالف رائے سے بہت جلد اطلاع دیں۔ تاکہ گول میز کانفرنس کا انتظام کیا جا سکے۔

فلسطین گول میز کانفرنس

اس کانفرنس کے لئے مسلمانان دنیا دست بدعا ہیں کہ خدا اس کو کامیاب کرے۔ آج تک جو خبریں آئی ہیں ان کو بعض تبصرہ نگاروں نے مایوس کن قرار دیا ہے مگر ہم ان کو مایوس کن نہیں سمجھتے کیونکہ ایسی مجالس کے مبادی ایسے ہی تلخ ہوا کرتے ہیں۔ مختلف جماعتوں کے نمائندے آپس میں روٹھ جاتے ہیں اور اکٹھے نہیں بیٹھتے آخر ان کو مل کر کام کرنا ہی پڑتا ہے فلسطین کانفرنس کے نمائندے تو بہت بڑا مقصد لے کر گئے ہیں ان میں اگر کچھ اختلاف ہو کر جائے تعجب نہیں۔ ہماری پنجاب اسمبلی کے ممبر ہوٹلوں میں بیٹھ کر جو کچھ کرتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں تلخ زبانی کی تو حد ہو جاتی ہے صرف ہاتھا پائی کی کسر رہ جاتی ہے۔ شاید کسی دن یہ کمی بھی پوری ہو جائے فلسطین کانفرنس میں گفتگو شروع ہو گئی ہے امید ہے کہ کسی حد تک پہنچ جائیگی انشاء اللہ!

مشکل یہ ہے کہ امر متنازعہ ناقابل تقسیم ہے۔ مثلاً یہ کہ یہودی انگریز کی سرپرستی چاہتے ہیں اور عرب مکمل آزادی۔ یہود بلا قید تعداد فلسطین میں داخل ہو کر آباد ہونا چاہتے ہیں اور عرب ان کا نام و نشان تک دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

آنکھوں کی حفاظت کے دس اصول

ماہرامراض چشم نے آنکھوں کی حفاظت کے مندرجہ ذیل دس سنہری اصول بتائے ہیں۔ اگر ان اصولوں کی اہمیت کو عوام پر نمایاں کیا جائے اور یہ کوشش کی جائے کہ ہر ایک ان پر عمل کرے۔ تو بنی نوع انسان کی یہ ایک بڑی خدمت ہوگی۔

۱۔ چیچک کا ٹیکہ ضرور لگواؤ۔

(۲) جب بچہ پیدا ہو تو اس کی آنکھوں میں ایک فی صدی کاسٹک (سلور نائٹریٹ) کا ایک ایک قطرہ ڈالو۔

(۳) تمام تیز دواؤں اور نیم حکیموں سے بچو۔

(۴) دودھ، مکھن اور سبزیاں خوب استعمال کرو۔

(۵) ہمیشہ اپنے ہاتھ چہرہ کپڑے اور دانت صاف کرو۔

(۶) اگر بچوں کی آنکھ کو کوئی صدمہ پہنچے یا ان کی نظر کمزور ہو یا انہیں آنکھوں کی کوئی اور بیماری ہو تو ان کا آنکھوں کے ڈاکٹر سے فوراً معائنہ کراؤ۔

(۷) کبھی بھول کر بھی ایسا تولیہ، رومال، سلفچی یا سرمہ ڈالنے کی سلائی استعمال نہ کرو جو پہلے کسی اور شخص کی استعمال شدہ ہو۔

(۸) ہر اس شخص سے بچو جس کی آنکھیں سرخ ہوں یا بہتی ہوں۔

(۹) دھوپ، گرد و غبار اور مکھیوں سے بچنے کے لئے دھوپ کے چشمے [illegible]

(۱۰) اپنے گھر کا احاطہ، گلیاں اور نالیاں صاف ستھرا رکھو تاکہ مکھیاں کہیں بھی پرورش نہ پا سکیں۔

اندھے پن کی روک تھام کے ہفتہ کے سلسلہ میں جو ۱۵۔ فروری سے ۲۱۔ فروری ۱۹۳۹ء تک منایا جائیگا۔ کمشنر اصلاح دیہات کی طرف سے ایک بلیٹن شائع ہو رہا ہے جس میں یہ اصول درج ہیں۔ یہ بلیٹن بزبان اردو و گورمکھی کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور سے درخواست کرنے پر مل سکتا ہے۔

برطانیہ کی عظیم الشان حفاظتی تیاریاں

برطانیہ نے اپنے آپ کو مسلح کرنے کا پروگرام زیادہ توجہ کے ساتھ آج سے دو سال قبل شروع کیا تھا۔ اس غرض کے لئے پندرہ سو ملین پونڈ کا خرچ منظور کیا گیا جس کا کچھ حصہ قرض اور کچھ زائد ٹیکسوں کے ذریعے پورا کرنے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ ایک سو اسی ملین پونڈ کی فراہمی کے لئے سرکاری قرضے کا اعلان ہو چکا ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران میں جو اپریل ۱۹۳۹ء سے شروع ہوگا محکمہ بحری، بری فوج اور محکمہ ہوا بازی پر تین سو چالیس ملین پونڈ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس رقم کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ سال ۱۹۳۱ء میں جو رقم مذکورہ بالا محکموں پر خرچ کی گئی وہ ایک سو چالیس ملین پونڈ تھی۔

اس کے علاوہ اور خرچ بھی ہیں۔ مختصراً یوں سمجھ لیجئے کہ موجودہ پروگرام کے ماتحت چار سال تک ایک ملین پونڈ (ڈیڑھ کروڑ روپیہ) روزانہ خرچ کرنے کا التزام کیا گیا ہے۔ محکمہ ہوا بازی پر آئندہ سال گذشتہ سال سے اسی ملین پونڈ زیادہ خرچ ہوگا۔ یہ رقم ۱۹۳۱ء کے خرچ سے تین گنا زیادہ ہے۔

اگرچہ موجودہ پروگرام کے ماتحت کل پندرہ سو ملین پونڈ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے لیکن اس امر کا قوی خیال ہے کہ خرچ کو اس رقم تک محدود نہیں کیا جا سکتا سوا اس کے کہ سامان جنگ کی مقدار کو محدود کرنے کے [illegible]

مژدہ

فلک اہلحدیث پر ایک درخشندہ ستارے کا طلوع

یعنی یکم محرم الحرام کو
ایک تو بہات پنجاب میں صحیح دین اسلام کی نشو و اشاعت کرنیوالے

ماہوار جریدہ "الاسلام" کا اجراء

~~~~~~ جو ~~~~~~

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما
مریضانِ وہم و عصیان کے لئے نسخۂ شفا
مسعودانِ کفر و الحاد کا واحد مشکل کشاء
ائمہ مساجد کا نقیب اور امہات مشرق کا مصلح
علمائے و شعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ
السنۂ شرقیہ اسلامیہ کا مرقع ادب و انشا
غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلوپیڈیا ہوگا۔

چندہ سالانہ ۲ روپیہ۔ پیشگی بھجوانے والے حضرات سے صرف عہ۔ آج ہی بعائتی چندہ بنام
منیجر "الاسلام" محبت پور کمیوہ
ضلع گجرات (پنجاب) براہ منڈی بہاؤ الدین
بھجوا کر اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئیگا۔

(۳۱۶)

آئینہ مذاہب امامیہ

ترجمہ اردو

تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ

جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ ان کے عقائد۔ اعمال۔ غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ شیعہ مذہب کے تمام دلائل اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت تین روپے۔

ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات

(مؤلفہ ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

احباب کو یاد ہو گا کہ مارچ ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پچاہ سالہ جوبلی علیگڑھ میں منائی گئی جسمیں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔

کانفرنس نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا جس میں جماعت اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں اس کا دلچسپ تذکرہ ہے قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ پھر جناب کی ابتدا کا حال جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ سے ہے اور ترویج کا حضرت سیدنا محمد اسماعیل شہیدؒ سے ہے....

مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ۔ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ الی غیر ذالک۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں نہایت تہذیب و جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ ضخامت ۲۰ صفحات۔ قیمت ۴ر۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ

تحفہ مجددیہ در بیان تردید عقائد شیعہ

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر فارسی و عربی مکتوبات کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے اس کتاب میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی قرآن مجید اور حدیث شریف سے تردید کی ہے۔ طرز بیان نہایت دلکش ہے۔ ایک گوہر نایاب ہے۔ جلدی منگوالیں ورنہ ختم ہو جانے پر کف افسوس ملنا پڑیگا صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر

نوٹ:۔ جملہ کتب منگوانے کا پتہ:۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

تراجم علمائے حدیث ہند

۲۔ سو اشخاص کا ایک جماعتی کاوشوں کا جا نکاہ مجموعہ۔ ان تھک کوششوں کا وقت کی بہت بڑی قربانی کا۔ پھر سینکڑوں کے خرچ کا نتیجہ ہے۔ نیک لوگوں کا ذکر رب العالمین بعد الموت کے لئے باقی رکھتا ہے۔ الحمد للہ اس زمانے میں قدرت نے ملک صاحب کو اس کار خیر اور کار ضروری کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آپ نے علمائے کرام کے حالات زندگی جمع کر دیئے ہیں۔ اس جلد اول میں شاہ ولی اللہ سے شروع کر کے آج تک کے علمائے اہل حدیث کی سوانح عمریاں ہیں۔ مرحومین کی بھی اور موجودین کی بھی۔ تاریخ جیسے روکھے پھیکے مضمون کو فاضل مؤلف نے اس خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان، روانی کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے ہمیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور سخت ادق مضمون پر قلم فرسائی کر کے مولانا نے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ مؤلفہ ملک ابو یحییٰ مولانا امام خان صاحب نوشہروی۔ صفحات ۴۲۵۔ قیمت ۸ر ۲۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔

اسلامی توحید

(مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب بستوی)

تعزیہ پرستی، رونا، پیٹنا، علم نکالنا اور جو بدعات ماہ محرم میں مروج ہیں ان کی عقلی و نقلی طور پر تردید کر دی گئی ہے۔ اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں تھی قابل مطالعہ اور بے حد مفید ہے قیمت ۴ر

~~~~~~

قیمتوں میں انتہائی تخفیف

رباعیات حکیم عمر خیام

مطبوعہ شرکت کاویانی (برلن)

یہ مجموعہ رباعیات جو [illegible] مستشرق ڈاکٹر فریڈرک روزن نے قدیم نسخوں کی مدد سے تحقیق کر کے مرتب کی ہے۔ یوں تو رباعیات خیام کے بہت سے مجموعے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ مجموعہ تاریخی اعتبار سے نہائت اہم ہے۔ مؤلف نے اس کی ترتیب میں طہران جرمنی اور انگلستان کے کتب خانوں کے قدیم ترین اور بعض قلمی نسخوں سے استناد کیا ہے۔ حاشیے پر ہر رباعی کے ماخذ کا حوالہ دیا ہے۔ آخر میں چند قلمی نسخوں کے عکسی نمونے بھی دیئے ہیں۔ طباعت نہائت صاف اور روشن ٹائپ۔ قیمت پہلے ۲ تھی۔ اب ۱۲

گلستان سعدی شیرازی

یہ نسخہ بھی شرکت محدودہ آفتاب برلن نے شائع کیا ہے۔ مؤلف نسخہ محمد عبدالشکور صاحب مدیر ریحانہ آفتاب برلن کے سامنے ترتیب کے وقت گلستان کے متعدد نسخے تھے۔ اختلافات و اغلاط کی تحقیق کے بعد یہ نسخہ شائع کیا ہے جسے مستند اور صحیح ترین نسخہ کہا جا سکتا ہے۔ خود اس نسخے میں چھاپے کی غلطیاں رہ گئی ہیں جن کے متعلق ایک غلط نامہ آخیر میں دے دیا گیا ہے۔ طباعت نہائت روشن اور صاف ٹائپ۔ قیمت پہلے [illegible] تھی۔ اب [illegible]

دستور عشاق

[illegible] ایرانی شاعر کی [illegible] مثنوی ہے جو مطبع آفتاب برلن سے شائع ہوئی ہے۔ مصنف [illegible] شاعر ہے جس نے اپنی ادبیت [illegible] [illegible] دستور عشاق کی شکل میں [illegible]

[illegible]

کتب خانہ شنائیہ کی قابل دید کتابیں

کتب حدیث کا خلاصہ

یعنی

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مترجم اردو

با اعراب و محشی مصنفہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ

علم حدیث میں بے مثل کتاب ہے۔ احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل و استدلال ہیں۔ سب کو نہائت بہترین طریق سے انتخاب کر کے اس کے قابل مصنف (حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ) نے اس میں درج کر دی گئی ہیں۔ پس اسی کتاب کو سمجھ کر پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا کافی ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ عام فہم اردو ترجمہ کرا کر تمام عربی عبارت پر اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔ ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد چڑھا دیئے گئے ہیں۔ تقطیع ۲۲×۲۹/۸ - حجم ۳۱۲ صفحات۔ کاغذ نہائت اعلیٰ۔ لکھائی، چھپائی عمدہ۔ اخیر میں اصطلاحات محدثین اور فہرست مضامین دی گئی ہے۔ عربی عبارت حاشیہ شدہ ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے اصل قیمت ۱۲ ۔ رعائتی ۸ مجلد معری و محشی [illegible]۔

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

شیخ عبد القادر جیلانی رح کی مشہور و معروف تصنیف ہے۔ جس میں آپ کے مقالات، ارشادات، اذکار، توحید و سنت کے مواعظ حسنہ۔ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام [illegible] مسائل پر مدلل بحث کی ہے۔ اصل عبارت [illegible] ترجمہ۔ حاشیہ پر تشریح [illegible] کتابت طباعت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible] (عہ)

زوال غازی

انقلاب افغانستان کے صحیح حالات

ہندوستان کی ہمسایہ اسلامی سلطنت افغانستان میں جو انقلاب آیا۔ اس کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور علماء کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶/۴ کے ۴۵۹ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔

اصل قیمت تین روپیہ۔ رعائتی دو روپیہ۔ (عہ)

ابطال الہام وید

مصنفہ مولوی احمد سلیمان صاحب بدایونی۔

جس میں وید منتروں سے ثابت کیا ہے کہ وید آریوں کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ قیمت ۶

وید ارتھ پرکاش و ویدک تہذیب

حصہ اول۔ مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب [illegible]۔ جس میں ویدوں کو انسانی تصانیف ثابت کیا ہے۔ خود وید منتروں کی عبارتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز خرافوں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے۔ آریہ سماج آج تک اس کا [illegible] دے سکی۔ جلد منگا لیں ورنہ ختم ہو جائے گی۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت رعائتی [illegible]

انتخاب الاخبار

——— امرت سر میں ۱۶ رفروری کو بعد دوپہر خوب زور کی بارش ہوئی ہے معلوم ہوا ہے کہ گوجرانوالہ سے لاہور تک یہی بارش مسلسل ہوتی رہی ہے۔

——— امرت سر میں ۱۷، ۱۸، ۱۹ رفروری کو ہندو سبھا کالج کے میدان میں غیر زراعت پیشہ اقوام کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں مسلم لیگ۔ حکومت پنجاب دینار پنجاب کے علاوہ ان چار بلوں کے خلاف تقریریں کی گئیں جو حکومت پنجاب نے گذشتہ سال پاس کئے تھے۔ نیز مندرجہ ذیل ریزولیوشن بھی پاس کئے گئے۔ کہ نئی فصل کا غلہ نہ خریدا جائے۔ حکومت پنجاب سے تعاون نہ کیا جائے۔ کواپریٹو بنکوں سے روپیہ نکلوا لیا جائے۔ مالیہ و آبیانہ وغیرہ کی ادائیگی کے لئے کسانوں کو بالکل قرضہ نہ دیا جائے۔

——— نئی دہلی ۱۴ رفروری۔ مرکزی اسمبلی میں مسٹر کاظمی کا خلع بل چند ترامیم کے ساتھ کثرت آراء سے پاس ہو گیا ہے۔ (مفصل پھر)

——— حجاج کرام کا سب سے پہلا جہاز ۱۶ رفروری کو کراچی پہنچ گیا۔

——— مسٹر گاندھی اور وائسرائے ہند میں ریاستوں کے معاملہ میں خط وکتابت ہو رہی ہے

——— کانپور میں اب بالکل امن وامان ہے۔

——— ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کا کام عنقریب شروع ہو جائیگا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس دفعہ اس کام پر تقریباً پچاس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

——— تحصیل پلول ضلع گوڑگانوہ میں بارش اور ژالہ باری کی اطلاع ملی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ایک سیر وزن کے اولے پڑے۔

——— لاہور مرکزیہ مجلس یوم اقبال نے ۹ اپریل کو یوم اقبال منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

——— لدھیانہ ریاستی کانفرنس میں حیدرآباد کی

میں آریہ سماج کی تحریک کے متعلق ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔

——— بنگال کے نئے وزیر زراعت نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ جس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ کرشک پرجا پارٹی اپنے پروگرام پر عمل نہیں کرتی۔

——— مولینا ابوالکلام آزاد آج کل سرحد کا دورہ کر رہے ہیں۔

——— کانگرسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ ریاستوں کے معاملے میں زوردار تحریک شروع ہونے والی ہے۔ اس لئے کانگرسی ممبروں کو شاید مستعفی ہونا پڑے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اگر کانگرسی وزارتیں مستعفی ہوگئیں تو گورنر تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لینگے۔

آخری یاددہانی

ماہ فروری میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے۔ انہیں بذریعہ اعلان مندرجہ ۲۷ رجنوری اطلاع دی جاچکی ہے۔ ۲ رمارچ تک جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ——— یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر میں نہ آئیگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

ناظرین مطلع رہیں

مہلت یافتگان کی طرف سے اگر ۲ رمارچ تک قیمت وصول نہ ہوئی۔ تو آئندہ اخبار روانہ نہیں کیا جائیگا۔ (مینجر اہلحدیث)

——— حکومت بمبئی نے احمد نگر کی تین مسجدوں کو واپس دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے قندھار اور ہرات کو ریل کے ذریعہ ہندوستان اور روس سے ملا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

——— لندن۔ وزیراعظم برطانیہ نے دارالعوام میں اعلان کیا کہ صدر جمہوریہ فرانس ۲۲ مارچ کو سرکاری حیثیت سے لندن آرہے ہیں ان کا شاندار استقبال

کیا جاتا تھا۔

——— حکومت بمبئی نے ... اس کی تصدیق ہو گئی ہے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۳ء تک سول نافرمانی کرنے والے سرکاری ملازموں (جن کو ملازمت سے علیحدہ کیا گیا تھا یا وہ خود مستعفی ہوئے تھے) کو بحال کر دیگی۔

——— حکومت بمبئی ایک بل تیار کر رہی ہے جس کی رو سے ملازموں سے آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لیا جائیگا اور رات کے ۹ بجے کے بعد کوئی دکان تھیٹر یا سینما کھلا نہ رہیگا۔ مگر اخبار بیچنے والے مستثنیٰ ہونگے۔ ہر ملازم کو ہفتہ میں ایک روز یا سال میں ۱۵ دن باتنخواہ چھٹی ملے گی۔ بارہ سال سے کم عمر کے بچے کو ملازم نہیں رکھا جائیگا۔

——— کلکتہ۔ مسٹر ساورکر بیرسٹر نے سکھوں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ضرورت پڑی تو میں اور مرہٹے سکھوں کی مدد کو تیار ہیں

علالت کاتب اخبار اہلحدیث کے کاتب منشی محمد عمر صاحب کے اچانک علیل ہونے کی وجہ سے چند صفحات مجبوراً ایک دوسرے کاتب صاحب سے لکھوانے پڑے تاکہ اخبار کی روانگی میں تاخیر نہ ہو۔ ناظرین اگر اس پرچہ میں کوئی نقص ملاحظہ فرمائیں۔ تو اس میں معذور جانیں۔ (مینجر اہلحدیث امرتسر)

ضروری تصحیح کسی سابقہ اشاعت میں لکھا گیا تھا کہ رسالہ "نورِ توحید" مولینا ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے ۹ پائی کے ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ دراصل پانچ پیسہ کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں۔

جلسہ جماعت امامیہ دہلی ۲۰ رفروری سے شروع ہو کر ۲ رمارچ تک رہیگا۔ (عبدالجلیل خان ... اہلحدیث دہلی)

جلسہ جمعیۃ اہلحدیث پشاور آئندہ ... ۲ راپریل تک ہوگا جس میں ... فرمائینگے۔ شائقین حضرات ... [illegible]

آنریبل جسٹس خان بہادر سید ضیاء الحسن صاحب علیگ جج چیف کورٹ لکھنؤ

بسم اللہ اللہ اکبر

خدا کا شکر ہے کہ "سرگذشت" اپنی عمر کے دسویں سال کو ختم کر رہی ہے۔ دس سال اس پر کیسے گذرے اس کو تو آپ جانیں۔ البتہ اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ باوجود مشکلات کے (جو خدا کرے کہ ختم ہوگئی ہوں) اور باوجود اس کے کہ اس کا مطمح پالیسی "پیٹ کا دھندہ" ہے اس نے زندہ پرہیزی کی طرح خوشامد کو اپنا شعار نہیں بنایا۔ اس کے علاوہ اس نے جو حق سمجھا اس کو بانگ دہل ظاہر کرنے میں کبھی دریغ نہیں کیا۔ میں اگرچہ اصلی معنی میں علیگ کہلانے کا مستحق نہیں ہوں لیکن اپنے اسلامی دار العلوم سے تعلق قلبی ضرور رکھتا ہوں اور اس "سرگذشت" کو اس کے یوم "روزی طلبد" سے آج تک دلچسپی کے ساتھ برابر پڑھتا رہا ہوں اور انشاء اللہ پڑھتا رہوں گا۔ خدا تعالیٰ اس کو اور اس کے پرہیزی چور ایڈیٹر کو تا دیر قائم و سلامت رکھے۔

زمزمہ

در تہنیت جوبلی برخوردار سرگذشت طول عمرہ

(از طوطی چمنستان فوائکہات برادر ذی التفات علیگ انگریزی قلم والا صاحب)

ہے سرگذشت کی، ہے کاغذی یہ جوبلی
ہاہے کاغذی، ہمارے سرگذشت کی

خورش نواز جنگ سے اور ان کے راج رنگ سے
سدا اتنی امنگ سے، ہیں سب حریف دنگ سے

تو راج رنگ ہیں، رباب اور چنگ ہیں
اور خنگ ہیں، مست و شنگ ہیں

رشتی ہیں وہ پلنگ کے، پیالہ گیر بنگ کے
ہیں تھامے ان کے دھنگ کے، سکون اور ترنگ کے

کے نقیب ہیں، زمانے کے رقیب ہیں
اور طبیب ہیں، رفیق ہیں ادیب ہیں

مدیر سرگذشت ہیں، عجیب خوش سرشت ہیں
چشم فیض بہشت ہیں، بردہ عجیب خشت ہیں

وہ ماہی، ہے [illegible]
[illegible]

ہمارے سرگذشت کی، ہے کاغذی یہ جوبلی
[illegible] ہمارے سرگذشت کی

خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب قبلہ المعروف بہ بشیر ابا و ونٹی ماٹی لارڈ

قبلہ محترم کے خیالاتِ عالیہ پیش کرنے سے پہلے "مائی لارڈ" کی توضیح کے متعلق ایک واقعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ایک زمانہ تھا کہ علی گڑھ کے بعض دلدادہ حضرات کی ایک خاص جماعت تھی اور اس جماعت کا ہر ایک ممبر ایک دوسرے کو مائی لارڈ کے خطاب سے پکارتا تھا۔ آہ! نہ اب وہ جماعت ہی رہی اور نہ اس کے اکثر نامور ممبر جن میں سید نثار حسین صاحب قبلہ ڈپٹی مجسٹریٹ اناؤ روح رواں جماعت تھے۔ رنگون میں آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس تھا۔ اس جماعت کے متعدد ممبر اس میں شرکت کے واسطے جا رہے تھے۔ جہاز پر بھی جماعت کے ممبران قومی دھن میں مگن ہو کر سفر کرتے جاتے تھے اور اپنی جماعت کے ممبروں کو "مائی لارڈ" کہہ کر ایڈریس کرتے تھے۔ جہاز کا انگریز کپتان جب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مرحوم مغفور جیسے وجیہ اعلیٰ جنٹلمین کو قبلہ مولوی بشیر الدین صاحب اور قبلہ سید نثار حسین صاحب جیسے لوگوں کو نہایت ادب کے ساتھ مائی لارڈ کہتے سنتا تھا تو بہت ہی حیرت زدہ ہوتا تھا تا آنکہ اس غریب سے جب نہ رہا گیا تو صاحبزادہ صاحب سے ان مائی لارڈز کے متعلق دریافت حال کیا کہ یہ کون حضرات ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ یہ [illegible] سے ہیں اب زمانہ کے ہاتھوں یہ حال ہو گیا ہے۔ اس دریافت حال کے بعد [illegible] کپتان ہی ایسا شخص تھا جو ان لارڈوں کی سب سے زیادہ دل سے عزت کرتا تھا جب بھی ان کو دیکھتا فوراً ٹوپی اتار لیتا اور مولوی بشیر الدین صاحب قبلہ کی [illegible] کو آثار قدیمہ سے کم وقعت کی نظر نہیں دیکھتا تھا۔ کاش قبلہ محترم اگر اس وقت [illegible] اس کپتان کے ہاتھ فروخت کر دیتے تو ان کا ہائی سکول جو باوجود کوشش بسیار [illegible] کالج بھی نہیں ہو سکا ہے کب کا ڈگری کالج بن گیا ہوتا۔ اب قبلہ محترم کا مکتوب [illegible] فرمائیے۔

ایک زمانہ تھا جبکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں علی گڑھ کے ساتھ گہری ہمدردی اور دلچسپی تھی اور علی گڑھ کے متعلق معمولی سے معمولی خبر معلوم ہونے کے واسطے لوگ مضطرب رہتے تھے۔ اس زمانہ میں وہی اخبار قوم میں زیادہ مقبول تھا جو علی گڑھ کے معاملات پر زیادہ بحث کرتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے بعض اسباب کی وجہ سے وہ علی گڑھ [illegible] اور نہ اخبارات کو علی گڑھ کے معاملات سے دلچسپی رہی اور مسلمانوں [illegible] علی گڑھ کی مرکزیت کو روز بروز نقصان پہنچ کر مسلمانان ہند کا شیرازہ بالکل [illegible] تھا۔ اسی جمود کی حالت کو عزیزی مرزا ابراہیم بیگ نے سرگذشت جاری کر کے [illegible] کا التزام کیا ہے اور مجھ کو خوشی ہے کہ اس معاملہ میں سرگذشت بڑا کام کر رہا [illegible] سرگذشت مسلم یونیورسٹی کے انتظامی معاملات کے متعلق ہی بحث نہیں کرتا [illegible] [illegible] وقت رہتا ہے [illegible]
[illegible] حالات [illegible] سے [illegible]
[illegible]

[illegible] نہیں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ علی گڑھ کے تعلیم یافتہ اول تو اردو اخبارات پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں وہ زیادہ تر فضولیات پسند کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو کام کی باتیں سرگذشت شائع کرتا ہے ان پر نہ تو غور کرتے ہیں اور نہ احساس۔ بہرحال جو کچھ حالت بھی ہے اس کو نظرانداز کرنا چاہیے اور ہم مرزا صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنا کام برابر کرتے رہیں۔ اور جو کچھ کیا ہے اس پر وہ مبارکباد کے قابل ہیں۔"

اعتراف

(محمد حسین قادر خاں علیگ سب ڈپٹی مجسٹریٹ آرہ)

باعث تحریر آنکہ جب سے مرزا سرگذشت نے نسخہ "سرگذشت" ایجاد کیا میں اسی وقت سے اس کو باقاعدہ استعمال کرتا ہوں۔ اور اعتراف کرتا ہوں بلکہ اقبال کرتا ہوں کہ اس نسخہ نے مجھے بہت فائدہ پہونچایا بلکہ روز بروز مقوی بنایا ہے۔ چنانچہ میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نسخہ نہایت مقوی معدہ۔ مقوی دماغ اور مقوی دل ہے۔ اس نے مجھے بہت سی فراموش شدہ چیزیں یاد دلادیں جن کی مجمل تفصیل یہ ہے:-

(۱) **بھوک**۔ کچھ عمر کے تقاضے سے اور کچھ محتاط طریقہ پر کھانے کی وجہ سے میں اس نعمت کو تقریباً کھو بیٹھا تھا۔ مگر میں سرگذشت کا ممنون احسان ہوں کہ اس نے پرہیزی ڈنر پر وہ وہ لکچر پلائے کہ میں اپنے اوپر نفرین کرنے لگا۔ میں سمجھتا تھا کہ:-

اک دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے

مگر جب سرگذشت نے یہ کُلیہ سمجھایا کہ

کلہ چلے ستر بلا ٹلے

تو یقین آیا کہ مرزا سچ کہتا ہے۔

مرزا کا اعلان ہے یارو	خود بھی کھاؤ اور کھلاؤ
نقد نہیں تو ادھار منگاؤ	دل کو لیکن مت ترساؤ
قرض کی راہیں بند نہیں ہیں	نقار کے ہم پابند نہیں ہیں

بس پھر کیا تھا ہم نے گُر پالیا جو چچا سعدیؒ نے بتایا تھا کہ

زیستن از بہر خوردن است

پھر تو وہ کھلائی کی کہ دن عید اور رات شبرات۔ اور ہر روز حلوا۔ عصرانہ شبانہ وغیرہ کا تار بندھ گیا ہے۔ کس کی پیرانہ سالی اور کس کی معدہ کی کمزوری۔ ہاں ایک کمزوری اس سلسلہ میں یہ ضرور ہو گئی بقول مرزا کے ہم چھوٹے لوگوں کو بڑی چیزیں ہاتھی۔ گھوڑے۔ بیل۔ اونٹ وغیرہ ہضم نہیں ہوتے۔ اور ہضم بھی کیوں ہوں کہ یہ غذا تو بڑے آدمیوں کی ہے اور ہم غریب اور چھوٹے ڈپٹی لوگوں کے لئے تو چھوٹے پرندے ہی قسام ازل نے قسمت کر رکھے ہیں۔ نگاہ اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔

(۲) **حافظہ**۔ کہولت نے حافظہ بہت کمزور کر دیا تھا۔ علی گڑھ کالج کی پوری جگ بیتی (۱۹۰۱ء-۱۲) بالکل بھلا بیٹھے تھے۔ غضب خدا کا جہاں بارہ برس تک یہ بڑی بیلے [illegible] ذہن سے اتر جائے۔ سرگذشت نے علیگڑھ کالج کے اوپر ربع صدی کا نقشہ

بطور ایک جیتا جاگتا سنیما کے دماغ کے سامنے پیش کر دیا اور ہم نے اپنی دل کی آنکھوں سے دیکھا کہ ہمارے زمانہ کے کالج کا پورا چڑیا گھر اسی طرح سے آباد ہے جہاں ناگپوری اونٹ۔ جبلپوری شکلی بچھیری۔ اٹاوہ کی چنیا بٹیر۔ بنگلور کی کڑک مرغی۔ وغیرہ وغیرہ اب بھی اسی طرح کریدو کلیلیں کر رہے ہیں۔ ہر "جناور" اپنے اندر ایک خاص صنعت تلمیح رکھتا ہے۔ اب اگر اس کا قصہ طلب واقعہ لکھا جائے تو ہر "جناور" کے لئے ایک مکمل باب کی ضرورت ہوگی۔ اس موضوع پر لکھنے کے لئے ہم فی الحال اپنا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ سرگذشت مقوی دماغ بھی ہے۔ اب ذیل میں ملاحظہ کریں کہ یہ نسخہ مقوی دل بھی ہے۔

(۳) **زندہ دلی**۔ کون انکار کر سکتا ہے کہ سرکاری کام کرتے کرتے ہمارے دماغ گھس گئے ہیں اور خانہ داری نے "نون تیل" کے چکر میں پھنسا کر اور بھی دل کو زنگ آلود کر دیا ہے۔ سرگذشت نے قصہ جات پارینہ کو پیش کر کے ہماری **قوت مزاحیہ** بیدار کر دی اور موجودہ خانگی و سرکاری ماحول کو چندے بھلا کر ثابت کر دیا کہ

خوش باش دمے کہ زندگانی این است

سرگذشت میں جب ہم اپنے کالج کے متانت توڑ قصے پڑھتے ہیں تو دل میں ایک گدگدی سی پیدا ہوتی ہے۔ اور جب پڑھنے والا اپنے گذشتہ کارنامے سرگذشت میں پڑھتا ہو تو بے اختیار اپنی کوٹھی کے آفس کمرے میں کھل کھلا کر ہنس پڑتا ہے۔ سننے والے سرگوشیاں کرتے ہیں کہ "صاحب" پر مالیخولیا کا دورہ پڑ رہا ہے اور جب خود "صاحب" اپنے واقعات لکھتا ہے تو اچھا خاصہ "پنچ نگار" بن جاتا ہے۔ اس طرح ہمارا (سرگذشت) ایک اچھا خاصہ چھوٹا سا پنچ بن گیا ہے۔

بھیا مرزا بہت کچھ لکھنے کو جی چاہتا ہے مگر وقت کو کیونکر ربڑ کا بناؤں۔ گیا کا تبادلہ ہو گیا ہے۔ فروری کے اول ہفتہ میں آرہ سے گیا روانہ ہو جاؤں گا۔ بہ تعمیل ارشاد چند کلمات بطور اعتراف کے لکھ دئے تاکہ سند ہوں اور وقت ضرورت کام آئیں۔

بیگم صاحبہ .... مرحوم از پٹنہ۔ بانکی پور

صوبہ بہار کے وہ بدقسمت جن کے اس زلزلے میں گھر و بار تباہ ہوئے۔ عزیز و اقربا مرے اُس غضب کو مرتے وقت تک نہیں بھول سکتے ہیں۔ اور اسی وقت یہاں سے دور اور بانی [illegible] انجمن سرگذشت نے فی الفور جس سچی اسلامی ہمدردی اور حقیقی انسانی ہمدردی کا تمام صوبہ کے خریداروں سے پورے سال کا چندہ مصیبت زدوں کو دیدینے میں جو کام کیا اور جو [illegible] مصیبت زدوں کی تحریروں پر جو ڈھارس دلائی اور سرگذشت میں مدد کی اپیلیں چھاپیں اور اپنے مقدور بھر نقد روپیہ پیسہ سے مدد کی اس کو بھی کوئی بھی نہیں بھول سکتا ہے۔ معلوم نہیں مجھ جیسی مصیبت زدہ اور کتنے مرزا صاحب کے ذاتی [illegible] دعا کرتے ہوں گے۔ یہ پڑھ کر کہ ہمارا ننھا دل سرگذشت اپنی عمر کے دس [illegible] ختم کر کے اب گیارہویں سال میں ماشاءاللہ آتا ہے مجھ کو جو دلی خوشی ہوئی ہے بیان سے باہر ہے اور میں تہ دل سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ پاک و برتر سرگذشت کو ہزاری بلکہ اس سے بھی زیادہ عمر عطا کرے اور اس کو دن دونی رات چوگنی [illegible]

ہو۔ آمین۔

(نوٹ) محترمہ آپ نے چونکہ خدا اور رسول کا واسطہ دیکر اپنی تحریر چھپوائی ہو اس وجہ سے مجبوراً چھاپ تو دی گئی ہے لیکن جو باتیں شائع کرنے سے میرے واسطے دنیا میں اگر نہیں مگر دین میں رسوائی ہوتیں ان کو آپ کی تحریر سے میں نے حذف کر دیا ہے۔ آپ ناخوش نہوں۔ ایڈیٹر۔

"سرگذشت"

(ناصر علی خاں شرقی ایم۔ اے۔ علیگ۔ لکچرر یونیورسٹی۔ کلکتہ)

ہر اخبار کا ایک مقصد حیات ہوتا ہے جسے پالیسی بھی کہا جا سکتا ہے۔ سرگذشت کا مقصد حیات جہاں تک میں سمجھا ہوں علی گڑھ کی تحریک کو زندہ اور قائم رکھنا ہے اور اس تحریک کا منشا اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ علی گڑھ کو مسلمان اپنا واحد علمی مرکز سمجھیں۔ اس میں ہندوستان کے ہر صوبہ کے نونہال آئیں۔ اسلامی عقائد اور شعار کو برقرار رکھتے ہوئے موجودہ زمانہ کی تعلیم حاصل کریں۔ ایک دوسرے سے سچے برادرانہ رشتے قائم کریں اور پھر اپنے اپنے صوبہ میں جاکر اپنی مثال اور عمل کے ذریعہ سے اپنے صوبہ کو مرکز سے وابستہ کریں۔ اس مقصد کو لیکر اور بھی اخبار اس سے پہلے اٹھے مگر کسی نہ کسی وجہ سے بیٹھ جانا پڑا۔ خدا کا شکر ہے کہ سرگذشت اس مقصد کی علم برداری میں کامیاب رہا۔ اور اس نے اس فرض کو اس مردانگی اور بے باکی سے ادا کیا کہ صرف اسی کا حصہ ہے۔

سرگذشت ہر نمرود کے لئے ابراہیم اور ہر فرعون کے لئے موسیٰ بن کر رہا حقیقت کے انکشاف کرنے میں نہ کسی ذی وجاہت سے مرعوب ہوا اور نہ کسی شخصیت کو گانٹھا۔ یہ بالعموم علیگ برادری کا نفس ناطقہ ہے لیکن گندم نما جو فروشوں کے لئے نفس لوامہ۔ اور اس پر یہ کہ اگر کبھی غلطی ہو گئی جو ہر انسان سے سرزد ہو سکتی ہے تو فوراً نہایت فراخدہ پیشانی سے اس کا اعتراف کر لیا اور معافی مانگ لی۔

سرگذشت پابندی وقت اور باقاعدگی میں بھی فرد ہے۔ ہفتہ وار اخباروں میں یہی ایک اخبار ہے جس کی آمد کی تاریخ مجھے یاد رہتی ہے۔ اور مسرت کی بات یہ ہے کہ جس طرح میں اس کا انتظار کرتا ہوں یہ بھی کبھی مایوس نہیں کرتا اور برابر بروقت معینہ پر پہونچتا رہتا ہے۔ اس میں کبھی کبھی بھرتی کے مضمون نکل جاتے ہیں۔ جیسا کہ کرکٹ کا ایک سلسلہ تھا لیکن بعض حضرات کے لئے شاید وہ بھی دلچسپی کا باعث ہو اس لئے مجھے کچھ زیادہ شکایت نہیں۔ سرگذشت کا پرہیزی ڈنر کا شوق پر لطف بھی ہے اور تشویشناک بھی۔ اللہ تعالےٰ تشویش کا دن نہ دکھائے اور لطف میں لطف قائم رکھے۔ میرے عقیدہ میں علی گڑھ سے وابستگی رکھنے والوں کے لئے سرگذشت کا پڑھنا اگر فرض نہیں تو سنت موکدہ ضرور ہے۔

برادری کا سرگذشت

(محمد منیر صاحب سپرنٹنڈنٹ [illegible] پٹنہ)

آپ کے [illegible] سرگذشت [illegible]

شکایت کا کافی سے زیادہ ازالہ کیا ہے جو علامہ اقبال مرحوم نے اس وجدانی شعر میں بیان کی تھی۔ یعنی

رشتۂ الفت میں جب ان کو پرو سکتا تھا تو
پھر پریشاں کیوں تری تسبیح کے دانے ہیں؟

سیاسی طوفانوں نے ان گذشتہ دس سالوں میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا جو حال کیا وہ سب کو معلوم ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ایسوسی ایشن کالج و یونیورسٹی کے سپوتوں کو ایک مرکز پر کھڑا رہنے کا باعث ہوتی تھی۔ مگر جب حالات نے اس پر وہ بپتا ڈالی جس میں وہ اب تک مبتلا ہے تو قدرت نے اس ایسوسی ایشن کا کام سرگذشت کی تنہا ذات سے لیا اور سرگذشت نے پرانی برادری کو بالکل منتشر ہونے سے بچا لیا۔ میرے خیال میں سرگذشت کی اور بہت مفید اور بے لوث خدمات کے علاوہ اس کی یہ خدمت کہ یونیورسٹی کے بروقت اور دلچسپ روزمرہ کے حالات سے ہماری برادری کے اکثر ممبروں کو باخبر رکھتا رہا ہے' ایسا کام ہے جو ہماری یونیورسٹی کے احترام کو ہمارے دلوں میں بڑھاتا رہا اور ہمیں اس کی مصائب و مشکلات سے آگاہ کرکے اس کے لئے ہمارے محبت آمیز اضطراب کو بھڑکاتا رہا۔ خوش قسمتی یا بدقسمتی سے علی گڑھ کے اکثر پرانے طلبہ کے لئے ہندوستان میں اپنی پیاری یونیورسٹی کو خوشحال اور سربلند دیکھنا ہی منتہائے آرزو ہے۔ اور ایسے طبقہ میں سرگذشت کی ہفتہ وار آمد کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا اندازہ میں کن الفاظ میں بیان کروں۔ بڑے شکر کی بات تو یہ ہے کہ ہمارا سرگذشت آج اپنی بروقت اشاعت کے لئے ہندوستان کے دوسرے پرچوں پر ممتاز فوقیت رکھتا ہے اور اس کے شوق سے پڑھنے والوں کو انتظار کی کوفت سے بچاتا ہے۔

ہمارا سرگذشت

خاں صاحب سید احمد رشید صاحب۔ کلکتہ

کس درجہ خوشی ہوتی ہے جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ ہمارا سرگذشت اپنی عمر کے دس سال پورے کرتا ہے اور کس درجہ فخر ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں یہ ہمیشہ وقت پر پہونچا اور اس نے مادر یونیورسٹی سے کالے کوسوں ہم جیسے دور افتادہ کو وہاں کے روزانہ کے واقعات و حالات ہمیشہ نہایت ایمانداری اور قابل قدر دلیری سے پہونچائے۔ ہمارے صاف گو مرزا صاحب نے اپنے ذاتی تعلقات اور پرہیزی ڈنر کا خیال نہ کرتے ہوئے ہر ایسے شخص کو جس کی طرف سے ذرا بھی درسگاہ کو نقصان پہونچنے کا خیال ہوا ہے بالکل صاف صاف اور کھری کھری سنائی ہے۔ ملکی معاملات میں بھی ہمیشہ بے لوث رائے دیا ہے۔ رائے کی غلطی ممکن ہے لیکن اس کی نیت کبھی غلط نہیں ہوئی ہو۔

میرے بزرگ نواب مسعود جنگ بہادر سر سید راس مسعود مرحوم مغفور سے اور مرزا صاحب سے کافی اور دیرینہ تعلقات تھے لیکن جب وہ وائس چانسلر تھے اور مرزا صاحب کی رائے میں ان کے کسی فعل سے درسگاہ کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہی ہوتا تھا تو ایسی کھری کھری سناتے تھے کہ تمکنت اور [illegible] بھی چیخ اٹھتے تھے اور مرزا صاحب کے بہت [illegible] دوست بھائی بشیر مرزا صاحب مرحوم مغفور نے مرزا صاحب کو لکھا تھا کہ اس روش کو [illegible] لیکن مرزا صاحب نے جواب دیا تھا کہ آپ سے [illegible] سر مسعود جنگ بہادر [illegible]

دلچسپی نہیں۔ مگر پہلے درسگاہ کا مفاد ہے پھر ذاتی تعلقات۔ سرگذشت کی دس سالہ خدمات پر دس جلدیں لکھی جا سکتی ہیں لیکن دس سطر کا حکم ہے اس واسطے اس دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بھائی مرزا صاحب کو خوب پرہیزی وگرینڈ پرہیزی" کھلاتا ہے اور مرزا بھائی باوجود پیرانہ سالی اس سے بھی زیادہ جوان خدمت گذار رہیں۔ شکایت یہ ہے کہ سیکڑوں مرتبہ بلانے پر بھی مرزا بھائی ایک مرتبہ کلکتہ نہیں آئے

وصیّت

(مسٹر عبدالقادر ایم۔اے علیگ۔ ہیڈ ماسٹر اسلامیہ کالجیٹ اسکول۔ پشاور)

شاعر تو ہوں نہیں کہ منظوم ریویو لکھ کر آپ کو سرگذشت کی سلور جوبلی پر مبارکباد دے سکوں۔ نثر لکھنا بھی میرے لئے ذرا مشکل ہے۔ لیکن سرگذشت پڑھ کر کچھ لکھو ہی لگا۔ مجھے یاد ہے کہ جس وقت آپ نے سرگذشت کے اجرا کی ٹھانی تو مجھ سے بحیثیت ایک طالب علم کے مشورہ ضرور طلب کیا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس وقت کیا مشورہ دیا تھا۔ لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ آپ کے استقلال اور علی گڑھ کی بے لوث محبت کو آپ کی کامیابی میں بہت بڑا دخل حاصل ہوگا۔ کچھ اس قسم کی پیشین گوئی کی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ میری رائے بالکل درست نکلی۔ آپ نے جس صاف گوئی سے علی گڑھ کی خدمت کی اس کا مقابلہ کوئی دوسرا اخبار نہ کر سکا۔ بہت سے اخبارات اس دس سال کے عرصہ میں پیدا ہوئے اور مر کر دفن بھی ہوئے۔ میرے نزدیک آپ کی کامیابی کا سب سے بڑا ثبوت فقط اتنا ہی کافی ہے۔ اگر آپ بھی دیگر اخبار نویسوں کی طرح علی گڑھ کے مفاد کی بجائے کسی بڑے بزرگ افسر یونیورسٹی کی مدح سرائی میں اپنا زورِ قلم استعمال کرتے تو آپکا حشر بھی وہی ہوتا۔ ذاتیات سے بڑھ کر ہمارے نزدیک ایک عزیز چیز ہماری دارالعلوم ہے آپ نے اس کے مفاد کو مقدم سمجھا۔ آج ہم سرگذشت کی "سلور جوبلی" منا رہے ہیں۔ خدا کرے کہ آپ اس پالیسی پر قائم اور دائم رہیں۔ بابا لوگ کا موجودہ سلسلہ بہت عمدہ ہے اسے جاری رکھئے۔ جب تک جاری رکھ سکتے ہیں۔ ورنہ آپ کی طرح کوئی اور بابا لوگ اپنا سرگذشت لکھدیا کریں۔ یہ ایک وصیت ہے۔ اور ساتھ ہمارے جتنے بزرگ اولڈ بوائز ہیں انھیں مجبور کریں کہ وہ علی گڑھ کے متعلق کبھی کچھ نہ کچھ لکھدیا کریں۔ باقی موجودہ طلبا سے یہ کہئے کہ بیرونی سیاسی فرقہ بازیوں سے علی گڈھ کو تباہ و برباد نہ کیا کریں۔ یہ سالہا سال کی محنت کا نتیجہ ہے۔ مسلمان نادار ہیں۔ وہ علی گڑھ فی الحال مسمار نہیں کر سکتے۔ زیادہ کیا لکھ سکتا ہوں۔ آپ خود ہی ڈاکٹر ہیں۔ اپنے ہاضمہ کا خیال خود ہی رکھو لیا کریں۔

سید مسعود حسین صاحب مسعود علیگ پی سی۔ ایس ھردوئی
سابق ممبر بھیا کلب

سرگذشت کسی تعریف و توصیف کا محتاج نہیں۔ جن خدمات قومی و ملکی کو اس نے ابتدا سے اپنا نصب العین قرار دیا تھا ان سے وہ بفضلہ برابر عہدہ برا ہو رہا ہے۔ خدا اس کو نظر بد سے بچائے اور آپ کے ہاتھوں پروان چڑھائے۔ یونیورسٹی کے معاملات میں سرگذشت کی رائے ہمیشہ مفید۔ قابل قدر اور قابل عمل پائی گئی۔ مخالفین بھی لوہا مان گئے۔ بلحاظ نوعیت و ندرت مضامین آج تمام ہفتہ وار اخبارں سے اس کا پلہ بھاری نظر آتا ہے۔ علی گڈہ سے دل چسپی لینے والوں کا سرگذشت سے عشق روبہ ترقی ہے اور یہ شعر بے ساختہ زبان پر آتا ہے

تراا ٹھان ترقی کرے قیامت کی\
ترا شباب بڑھے عمرِ جاوداں کی طرح

آپ کی ذہانت۔ ہمت۔ قابلیت اور ظرافت نے سرگذشت میں چار چاند لگا دیے اور آپ کی خاص توجہ اس کی شہرت اور ہر دلعزیزی کی ضامن ہے۔ خداوند کریم آپ کو عرصہ دراز تک سلامت رکھے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

رُودادِ سرگزشت

(جناب قبلہ مولوی سید محمد احسن صاحب احسن مارہروی مدظلہ العالی)

بگوشِ ہوش یہ رودادِ سرگذشت سنو — کہ اس میں ہے پسِ منظر بھی پیشِ منظر بھی\
اگرچہ آج یہ کمسن ہے اور دہ سالہ — مگر کل اس کو کہا جائے گا معمّر بھی\
یہ آج قوم کی اصلاح کا پرچہ ہے — کسی نے گرچہ کہا ہو کبھی پیپر بھی\
مقاصد اس کے ہیں دو۔ پہلے پیٹ کا دھندہ — اسی کے ساتھ ہے چندہ بصورتِ زر بھی\
یہ ہیں وہ مقصدِ اصلی کہ ذمہ دار اس کے — رہیں گے جملہ خریدار بھی اڈیٹر بھی\
علی گڑھ اور علی گڑھ کے جامعہ کے لئے — مشیر بھی ہے مددگار بھی ہے یاور بھی\
اڈیٹر اس کے ہیں پرہیزگار گرچہ۔ مگر — شکم پُری کو ہیں پیٹو کلب کے ممبر بھی\
ضرور دیکھو اڈیٹر کو جا کے۔ لیکن کب؟ — جب اپنے گھر میں وہ ہوں اور کھلا ہو دفتر بھی\
پلنگ پر نظر آئیں گے وہ پسوار۔ مگر — معانقے سے کریں گے مشرّف اکثر بھی\
پس از سلام کریں گے کلام۔ بہرِ طعام — کہ نام کھانوں کے دل پر ہیں نقش و ازبر بھی\
کھلائیں گے کبھی سیب اور کبھی انار، انگور — پھر اس کے بعد پلائیں گے سوڈا واٹر بھی\
سنا ہوں میں ہوں کہ بابا ہو یا ہوں بابا لوگ — ہر اک کے حق میں وہ خواہر بھی ہیں برادر بھی

نہ کیوں ہوں اس میں زن و مرد جلوہ گر یکجا\
کہ سرگذشت مؤنث بھی ہے "مذکر بھی"

اہلحدیث

تحریک بہاء اللہ

اور

آیات کلام اللہ

یوں تو ہر ایک شخص کو اختیار ہے کہ جو عقیدہ چاہے رکھے اور جس قسم کی دلیل سے چاہے اس کا ثبوت دے۔ یہ کوئی برا منانے کی بات نہیں۔ لیکن جب کوئی شخص اپنے غلط دعوے کو قرآن مجید سے ثابت کرنے کی کوشش کرے تو بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے ؎

حافظا مے خورد رندی کن وخوش باش ولے
دام تزویر مکن چو دگراں قرآں را

ہمارے ہر دو معاصر بہائی اور قادیانی قرآن مجید کے ساتھ یہی برتاؤ کرتے ہیں۔ ایسے ایسے دعووں پر قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں جو منشائے خداوندی کے بالکل خلاف ہوتے ہیں۔

قادیانی استدلال کی مثالیں تو ہم اپنے رسالہ "نکات مرزا" میں دکھا چکے ہیں اور بہائی معاصر کے استدلال کا نمونہ بھی وقتاً فوقتاً دکھاتے رہتے ہیں آج بھی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

[illegible] آیت وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ [illegible] کر کے استدلال کرتے ہیں کہ اس [illegible] جو اپنے وقت پر [illegible]

[illegible]

وہ یہ نتیجہ اخذ کرینگے کہ قرآن مجید پر اس کے منکرین کی طرف سے کس کس انداز میں حملے ہو رہے ہیں۔

ہم نے جب یہ مضمون پڑھا تو ہمیں مولانا حالی مرحوم کی یہ رباعی یاد آگئی ؎

حالی! راہِ راست جو چلتے ہیں سدا
خطرہ انہیں گرگ کا نہ ڈر شیروں کا
لیکن ان بھیڑیوں سے واجب ہے حذر
بھیڑوں کے لباس میں جو ہیں جلوہ نما

ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کس خوبی سے قرآن مجید کو اپنا کر اپنا کام نکالتے ہیں۔ مضمون نگار کے اصل الفاظ دیکھنے سے جو درج ذیل ہیں ہمارے دعوے کی تصدیق ہو جائیگی۔

"اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ھو الذی انزل علیك الكتاب منه آیاتٌ محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذين في قلوبهم زيغٌ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله وما يعلم تاويله الا الله م ...... الّا اولوا الالباب۔

[illegible] کے اندر دو قسم کی آیات [illegible] ارشادات ہیں جو

[illegible] کی تاویل و تفسیر کے محتاج نہیں۔ [illegible] متشابہات ہیں جو رمز و کنایہ میں بیان کئے گئے ہیں وہ جو ایک طرح کی پہیلی اور مستعار عبارتیں ہیں جو بر حسب ظاہر اپنے اصلی مفہوم کو ظاہر نہیں کرتیں بلکہ تاویل و تفسیر طلب ہیں لیکن ان کی تاویل و تفسیر بھی سوائے خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا۔ ہاں عقل صحیح اور مضبوط علم رکھنے والے لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

اس فرمان کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف کے اندر بعض احکامات امر و نواہی ہیں مثلاً نماز روزہ یا حرمت سود وغیرہ ان کے قبول و تسلیم میں کسی تاویل کی گنجائش مطلق نہیں × × پس صاف ثابت و مبرہن ہے کہ محکمات کو ماننا اور بغیر تاویل و تغیر کے ان پر چلنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ متشابہات کی تاویل و تفسیر کو تسلیم کرنا اور اس کے مطابق چلنا۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے جس کو سب تسلیم کرتے ہیں۔

اب سوال یہ ہو سکتا ہے کہ تاویل کرنے کا حق کس کو حاصل ہے؟ اس کا جواب قرآن نے خود دیا ہے کہ کلام اللہ کی تفسیر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ خدا اپنے ظہورات کے ذریعے تاویلات نازل کیا کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ (الاعراف) کیا یہ اس کی تاویل کے منتظر نہیں۔ بے شک ایک روز ضرور اس کی تاویل آئے گی۔ چنانچہ اسی فرمان کے مطابق کتاب ایقان میں وہ تاویل نازل ہو چکی ہے وقولہ الحق۔ اس بات کی تصدیق جو صاحب کرنا چاہیں وہ کتاب مذکور کو خود دیکھ لیں، اور مطمئن ہو جائیں × × × مگر اب مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلام بطور ایک رسم اور قرآن برائے نام رہ گیا ہے مگر روحانی جوش و خروش کا یہ عالم ہے کہ گویا واذا الوحوش حشرت والی (سورۃ التکویر) اسی دن [illegible]

پہلی آیت (وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ) میں تو یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ معطوف (وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ) کو نظر انداز کر دیا۔ اور دوسری آیت (يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ) میں یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ تاویل سے مراد بانئ تحریک بہائیہ کو لیا ہے۔ حالانکہ اس آیت کا اصل مطلب یہ ہے کہ

جس روز قرآن مجید کی تاویل یعنی خدا کی مراد ظاہر ہوگی اس روز کفار اعتراف کفر کریں گے۔ یہاں یوم تاویل سے مراد وہ زمانہ ہے جس کا نام یوم الفصل ہے۔ یہ نہیں کہ اس سے مراد "جناب بہاء اللہ" ہے۔ یہ سب باتیں اپنی مطلب براری کے لئے ہیں۔ اہل بہاء کی خدمت میں ہم التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثبات دعویٰ میں جو بھی چاہیں پیش کریں۔ مگر قرآن شریف کو اس کے اصلی معانی سے نہ پھیرا کریں۔ ورنہ قرآن شریف بزبان حال اُن کو کہیگا۔ ع

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

قادیانی مشن

میرٹھ میں مباحثہ

نبوت مرزا پر

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کے سالانہ جلسہ پر مجھے بھی دعوت آئی۔ چنانچہ ۲۸۔ جنوری کو میں بھی شریک ہوا۔ منتظمین جلسہ نے (شاید) تفریح طبع کیلئے نبوت مرزا پر مباحثہ رکھ لیا۔ "قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند" کے ماتحت مباحثہ میرے سپرد ہوا۔ فریق مرزائیہ کی طرف سے لاہوری پارٹی کے ممبر بابو عمر الدین صاحب جالندھری دہلی سے آئے۔ مباحثہ کی کیفیت ناظرین نے دیکھی۔ مگر بابو صاحب موصوف کے الفاظ میں مباحثے کا نتیجہ یہ ہوا کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب اس مباحثے میں بُری طرح شکست کھا گئے"

(پیغام صلح مورخہ ۲۹ جنوری [illegible] کالم اول)

[illegible] کے خلاف اگر یہ فتح لکھنے [illegible] قادیان میں ہمارا ایک [illegible] ع

[illegible]

[illegible] کوئی نئی بات نہیں۔ جب سے [illegible]

[illegible] ثناء اللہ

[illegible] شکست کھاتے ہیں۔ [illegible]

شکست کی ایک مثال تاریخ ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۳ء ہے جبکہ مرزا صاحب نے مجھے قادیان میں مباحثہ کے لئے بلایا اور میں وہاں پہنچا اور مرزا صاحب خدائی حکم کی پابندی میں باہر نہیں نکلے اور میں

سخت شکست کھا کر

یہ کہتا ہوا۔ ع

ہماں شوق آمدہ بودم ہماں حرماں رفتم

قادیان سے واپس آیا۔

دوسری شکست مجھے جون ۱۹۰۹ء میں بمقام ریاست رام پور ہوئی۔ اس شکست پر تو عالی جناب نواب حامد علی خان صاحب مرحوم کے دستخط بھی ہیں

تیسری شکست مجھے اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ ہوئی جہاں مبلغ تین سو روپیہ مفتوح نے فاتح کو [illegible]

غرض ساری عمر مرزائیوں سے شکست کھاتے کھاتے گزر گئی۔ اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ ع

عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

ہم یقین کرتے ہیں کہ اس شکست پر قادیانی جماعت [illegible] ثبت کریگی کیونکہ بابو عمر الدین صاحب مرزا صاحب سے سلب نبوت کرنے میں جو ناکامیاب ہو چکے ہیں۔

خیر اس شکست کا تو ہم بھی اعتراف کریں گے۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ حاضرین جلسہ بھی تسلیم کر لیں گے یہ تو بعد مرگ کی بات ہے۔ البتہ قابل جواب ایک بات یہ ہے کہ بابو عمر الدین صاحب نے آخری فیصلے پر مباحثہ کرنے کا چیلنج دیا ہے۔ اس چیلنج کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلا۔ ع

پھر وہ بارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

مباحثہ لدھیانہ میں جو انعام فاتح نے مفتوح سے لیا تھا اس میں پچاس روپیہ بطور چندہ رقم پوری کرنے کے لئے بابو صاحب موصوف نے بھی دئیے تھے۔ اس لئے اس مباحثے میں بابو عمر الدین صاحب موصوف فریق ثانی میں بطور رکن کے شریک تھے۔ لہذا بابو صاحب کو حق نہیں ہے کہ وہ دوبارہ مجھے اس مباحثہ کے لئے چیلنج دیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ فیصلہ ہو چکا ہے۔ مگر چونکہ آپ کو واقفیت کلام مرزا کا بڑا دعویٰ ہے۔ اس لئے میں آپ کا چیلنج بشرط ذیل منظور کرتا ہوں۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ

آپ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو پیش کریں یا ان کی نیابت میں خود پیش ہوں تاکہ فیصلے میں کسی قدر مزیت اور وسعت پیدا ہو جائے۔

غالباً میری یہ شرط کسی اہل دانش کے نزدیک غیر مقبول نہ ہوگی۔ باقی مباحثات کا تصفیہ اس کے بعد ہو سکے گا۔ بنیادی پتھر یہی ہے۔

آئیے اور خوشی سے آئیے اور علمی اسلحہ سے مسلح ہو کر آئیے۔ أَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ

اس میں آپ کو ایک ایسے امر کی اطلاع بھی دیتا ہوں جس کا آپ کو علم ہوگا اور اس سے انکار نہ ہوگا کہ ع

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ایک احسن تجویز چونکہ یہ آخری فیصلے کا مباحثہ مرزا صاحب کے اتباع میں مباحثہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے

صورت میں [illegible] جو ابھی ست
قرآن کریم کے اعداد پر کر یعنی اقتربت الساعۃ
وانشق القمر (قیامت آپہنچی اور چاند
پھٹ گیا) پر غور کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ
دور قیامت میں رونما ہوگا یا ہونے والا ہے
اگر چاند کے پھٹ جانے کو حضرت محمد رسول کے
وقت سے مختص کریں تو یہ ماننا پڑیگا کہ قیامت
بھی برپا ہو چکی۔ × × × × × × × اگر یہ بیان صحیح
ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ جھٹلایا جائے تب بھی
یہ سچ ہے کہ اولوالعزم پیغمبروں کے ظہور کے
ساتھ قیامت بھی برپا ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ
حضرت عیسٰی ابن مریم نے جب صور اسرافیل
پھونکا تب بھی یہی فرمایا کہ "میں قیامت ہوں"
"میں ہی آخری ہوں" "میں الفا ہوں" "میں امیگا
ہوں" یعنی عالم دیانت کا حرف اول اور حرف
آخر میں ہی ہوں۔ اور جب فجر ہدایت افق عرب
سے طلوع ہوئی تب حضرت محمد صلعم نے بھی فرمایا
انما النبیون فانا۔ یعنی اولنا محمد و آخرنا
محمد و اوسطنا محمد و کلنا محمد۔ وجود محمدی میں
سب انبیاء موجود ہیں۔

مطلب یہ کہ قیامت کے دور میں پہلی زمین
(شریعت) جس پر لوگ چلتے ہیں اور پہلا آسمان
(امر) جس کے زیر سایہ لوگ مقیم ہوتے ہیں
لپیٹ کر دست قدرت خداوندی میں چلا جاتا
ہے اور تبدل الارض غیر الارض کا حکم نافذ ہوتا
ہے اور رسول وقت کے وجود میں سب رسولوں
کی بعثت ہوتی ہے۔

اس تشریح کا منکر اگر اقتربت الساعۃ
سے مراد آئندہ ہونے والی قیامت قرار دیتا ہے
تب بھی اس کو ماننا پڑیگا کہ اسلامی قومی قوت
کا چاند مضمحل و منتشر ہو چکا ہے۔ اس کے اتحاد و
اتفاق کو جوڑ جانے کی سب کوششیں بیکار ثابت
ہوئی ہیں × × × × × × × ×

یہ مختلف نہریں جو دریائے اسلام میں سے
نکالی گئی ہیں خود اس دریا کے لئے پیغام اجل
بن گئی ہیں۔ قرآن کریم نے اس کی خبر بھی پہلے
ہی دیدی ہے۔ وترکنا بعضھم یومئذ
یموج فی بعض ونفخ فی الصور (الکہف)
ہم اس دن ان کو ایک دوسرے پر موجیں مارتا
ہوا چھوڑ دینگے۔ اب جس کو خدا ہی موجوں کے
اندر چھوڑ دے اس کا ہاتھ کون پکڑے۔ ان کی
حالت وہی ہے کہ چوری چوری آسمان امرالہی
پر پرواز کرتے ہیں لیکن شہاب ثاقب جو ان کی
تاک میں موجود ہوتا ہے ان کے پیچھے لگ جاتا
ہے وہ بھاگتے ہیں ایک آدھ بات جو انہوں نے
اس تگ و دو میں سن لی ہے اسکو منجانب اللہ
کہہ کر پیش کرتے ہیں اور اپنا رنگ جماتے ہیں
مگر وہ صبغۃ اللہ تو نہیں کہلا سکتا۔ تلبس الحق
بالباطل کا نظارہ پیش ہو جاتا ہے۔ اور یہی
ان کے جھوٹے اور کھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

(خاکسار ایم۔ اے۔ لطیف از برما)
(بہائی میگزین بمبئی صـ۱۸ تا ۱۹۔ بابت
اکتوبر، نومبر ۱۹۳۳ء)

اہلحدیث راقم مضمون نے پہلی ہوشیاری یا چالاکی
تو یہ دکھائی ہے کہ الا اللہ کے بعد معطوف کو حذف
کر گئے اور ترجمہ میں بھی اس طرف اشارہ تک نہیں
کیا۔ پورے الفاظ یوں ہیں:۔

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ
فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ
عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ

اس آیت کے راجح معنی یہ ہیں کہ آیات متشابہات
کی مراد اللہ تعالیٰ اور ماہرین علوم شرعیہ جانتے
ہیں۔ یہی تفسیر حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔

آیات متشابہات کی مثال علماء نے بیان کی
اصلاح میں استعارہ مکنیہ ہے۔ جس کی مثال میں
علماء نے بیان جملہ زیدٌ کثیر الرماد بولا کرتے ہیں
جس [illegible]
ہے۔ استعارہ مکنیہ کے طریق سے اس [illegible]
زید کی سخاوت [illegible] کے گھر میں جہاں [illegible]
آتے ہیں [illegible] جس کا نتیجہ [illegible]
ہے کہ [illegible] زیادہ نکلتی ہے۔

قرآن مجید میں استعارہ مکنیہ کے طریق پر بہت
جگہ کلام کیا گیا ہے جہاں لفظی ترجمہ مراد نہیں ہوتا
بلکہ اس کو اصل مقصود کا ذریعہ بنالیا جاتا ہے۔ اس
علمی اصول کو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ
سرہٗ نے حجۃ اللہ البالغہ میں جہاں مبادی اور مقاصد
پر بحث کی ہے۔ مفصل لکھا ہے۔ اب قرآن مجید سے
بھی ایک مثال سنئے! ارشاد خداوندی ہے:۔

أَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا (پ۲۹۔ ع۱۹)

جس کا لفظی ترجمہ ہے اللہ کو قرض حسنہ دیا کرو۔
مگر اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق کو ان کی
ضروریات میں سود لئے بغیر قرض دیا کرو۔

اہل زیغ نے اس کے ظاہری ترجمہ کو مقصود ٹھیرا کر
کھلے الفاظ میں کہہ دیا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاءُ
یعنی اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں اسی لئے وہ ہم سے
قرض مانگتا ہے۔ خدا نے اس کا جواب دیا سَنَكْتُبُ
مَا قَالُوْا (ہم لکھ لیں گے جو انہوں نے کہا ہے)
اس جواب میں بھی استعارہ مکنیہ سے کام لیا گیا ہے
یعنی کتابت بول کر جزا مراد لی ہے۔

پس اس قسم کے استعارات مکنیہ میں کلام کی
اصلی مراد کو اللہ کے ساتھ ماہرین علوم شرعیہ بھی
حسب حیثیت جانتے ہیں مگر اہل زیغ لفظی ترجمہ کو
کلام کا اصل مقصود قرار دیکر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں
ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ [illegible] کا
اصل مقصود اللہ تعالیٰ کے ساتھ [illegible]
جانتے ہیں۔ کسی حدیث [illegible]
کہ اہل زیغ نے اہل بہاء کی طرح [illegible]
ماننا ہو [illegible] طرح [illegible]
کہ انہوں نے [illegible]

پہلی آیت (مَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَهٗ) میں تو یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ معطوف (وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ) کو نظر انداز کر دیا۔ اور دوسری آیت (یَوْمَ یَاْتِیْ تَاوِیْلُهٗ) میں یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ تاویل سے مراد بانی تحریک بہائیہ کو لیا ہے۔ حالانکہ اس آیت کا اصل مطلب یہ ہے کہ

جس روز قرآن مجید کی تاویل یعنی خدا کی مراد ظاہر ہوگی اس روز کفار اعتراف کفر کریں گے۔ یہاں یوم تاویل سے مراد وہ زمانہ ہے جس کا نام یوم الفصل ہے۔ یہ نہیں کہ اس سے مراد بہاب یا بہاءاللہ ہے۔ یہ سب باتیں اپنی مطلب براری کے لئے ہیں اہل بہا کی خدمت میں ہم التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثبات دعویٰ میں جو بھی چاہیں پیش کریں۔ مگر قرآن شریف کو اس کے اصلی معانی سے نہ پھیرا کریں۔ ورنہ قرآن شریف بزبان حال اُن کو کہیگا۔ ع

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

قادیانی مشن
میرٹھ میں مباحثہ
نبوت مرزا پر

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کے سالانہ جلسہ پر مجھے بھی دعوت آئی۔ چنانچہ ۲۸۔ جنوری کو میں بھی شریک ہؤا۔ منتظمین جلسہ نے (شائد) تفریح طبع کیلئے نبوت مرزا پر مباحثہ رکھ لیا۔ ”قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند“ کے ماتحت مباحثہ میرے سپرد ہؤا۔ فریق مرزائیہ کی طرف سے لاہوری پارٹی کے ممبر بابو عمر الدین صاحب بالائی مصری دہلی سے آئے۔ مباحثہ کی کیفیت ناظرین نے دیکھی۔ مگر بابو صاحب موصوف کے الفاظ میں مباحثے کا نتیجہ یہ ہؤا کہ

”مولوی ثناءاللہ صاحب اس مباحثے میں بُری طرح شکست کھا گئے“

(پیغام صلح ۲۹ فروری ۳۶ء صفحہ ۵ کالم اول)

بالکل خلاف واقعہ کے خلاف اگر ایک فتح لکھنے سے کوئی مباحثہ فتح ہو جاتا [illegible] ہے۔ ع

باطل پرستی میں [illegible] کرتا ہے

[illegible] کوئی نئی بات [illegible] نہیں۔ جب سے [illegible] [illegible] [illegible] شکست کھا [illegible] ہے [illegible] شکست کی ایک مثال تاریخ ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۳ء ہے جبکہ مرزا صاحب نے مجھے قادیان میں مباحثہ کے لئے بلایا اور میں وہاں پہنچا اور مرزا صاحب خدائی حکم کی پابندی میں باہر نہیں نکلے اور میں

سخت شکست کھا کر

یہ کہتا ہؤا۔ ع

ہماں شوق آمدہ بودم ہماں حرماں رفتم

قادیان سے واپس آیا۔

دوسری شکست مجھے جون ۱۹۰۹ء میں بمقام ریاست رام پور ہوئی۔ اس شکست پر تو عالی جناب نواب حامد علی خان صاحب مرحوم کے دستخط بھی ہیں

تیسری شکست مجھے اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ ہوئی جہاں مبلغ تین سو روپیہ مفتوح نے فاتح کو دیا غرض ساری عمر مرزائیوں سے شکست کھاتے کھاتے گذر گئی۔ اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ ع

عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

ہم یقین کرتے ہیں کہ اس شکست پر قادیانی جماعت [illegible] مرزا صاحب کی [illegible] بابو عمر الدین صاحب مرزا صاحب نے سلب نبوت کر لی ہیں جو سے [illegible] ہوئے ہوئے

خیر اس شکست کا تو ہم بھی اعتراف کر لیتے ہیں یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ حاضرین جلسہ بھی تسلیم کر لیں گے یہ تو روز مرہ کی بات ہے۔ البتہ قابل جواب ایک بات یہ ہے کہ بابو عمر الدین صاحب نے آخری فیصلے پر مباحثہ کرنے کا چیلنج دیا ہے۔ اس چیلنج کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلا۔ ع

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہؤا

مباحثہ لدھیانہ میں جو انعام فاتح نے مفتوح سے لیا تھا اس میں پچاس روپیہ بطور چندہ رقم پوری کرنے کے لئے بابو صاحب موصوف نے بھی دیئے تھے۔ اس لئے اس مباحثے میں بابو عمر الدین صاحب موصوف فریق ثانی میں بطور رکن کے شریک تھے۔ لہٰذا بابو صاحب کو حق نہیں ہے کہ وہ دوبارہ مجھے اس مباحثہ کے لئے چیلنج دیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ فیصلہ ہو چکا ہے۔ مگر چونکہ آپ کو واقفیت کلام مرزا کا بڑا دعویٰ ہے۔ اس لئے میں آپ کا چیلنج بشرط ذیل منظور کرتا ہوں جس کی صورت یہ ہوگی کہ

آپ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو پیش کریں یا ان کی نیابت میں خود پیش ہوں تاکہ فیصلے میں کسی قدر مزیت اور وسعت پیدا ہو جائے۔

غالباً میری یہ شرط کسی اہل دانش کے نزدیک غیر مقبول نہ ہوگی۔ باقی مباحثات کا تصفیہ اس کے بعد ہو سکے گا۔ بنیادی تمہید یہی ہے۔

آئیے اور خوشی سے آئیے اور علمی اسلحہ سے مسلح ہو کر آئیے۔ اَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ

[illegible] میں آپ کو ایک ایسے امر کی اطلاع بھی دیدوں جس کا آپ کو علم ہوگا اور اس سے انکار نہ ہوگا کہ ع

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ایک احسن تجویز چونکہ یہ آخری فیصلے کا مباحثہ مرزا صاحب کے اتباع میں مباحثہ [illegible] سمجھا [illegible]

یہ سالہ آپ کا اپنا ہے اگر آپ ساتھ ہیں تو بخدا...
ہا شعور مسلمان ہیں تو کوئی مرزنخ نہیں۔ اب اگر آپ کسی
نامہ نویس سے ہے اور کہ شریک ہونا ہر کوئی تو ان کا فرض ہے
کہ تحریک ہو جائیں۔

بھوپال ہمارا دوستانہ مشورہ ہے اور ہم اس روز کو

روز عید کی طرح منائیں گے جس روز ان
مضمون پیامات پر کمیٹی عام کی صورت عمل آگئی۔

ذہن رکھئے!

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنا دیں گے تمہیں ہم ایک دن یہ داستان پھر بھی

بریلوی مشن
نمائشی گنبد

(از مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل قریشی نظام آبادی)

"تذیر کی صدا بجواب فقیر کی صدا" سابقہ پرچہ میں اور اس دفعہ بھی بسبب عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکا۔ آئندہ ہوگا۔ انشاء اللہ! ناظرین مطلع رہیں۔ (مدیر)

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ الخ

چند دن ہوئے مجھے کسی تقریب پر لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ گجرانوالہ سے ٹرین پر بیٹھے۔ جس ڈبے میں بیٹھے اسی میں ایک صاحب بڑی عمر کے بیٹھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری مشہور واعظ ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ اسی اثناء میں میں نے اس بڑے میاں سے پوچھا۔ جی آپ کہاں سے آرہے ہیں اور کہاں جانے کا خیال ہے۔ انہوں نے کہا میں اجمیر کا سنگ مرمر کا ٹھیکہ دار ہوں۔ ہر ایک جگہ جہاں عمارت وغیرہ کے لئے اس سفید پتھر کی ضرورت ہوتی ہے میں سپلائی کرتا ہوں، چنانچہ اس وقت گولڑہ سے آرہا ہوں، پیر مہر علی شاہ مرحوم کا عظیم الشان مقبرہ بننے والا ہے جو تمام کا تمام سنگ مرمر کا تیار ہوگا اسی سلسلہ میں مجھے وہاں بلایا گیا تھا، چنانچہ مجھے انہوں نے اسی ہزار (۸۰۰۰۰) روپے کا ٹھیکہ دیا ہے، میں نے صرف اسی ہزار روپیہ کا پتھر مہیا کرنا ہے باقی خرچ تعمیر وغیرہ اس کے علاوہ ہوگا۔

ٹھیکہ دار موصوف کی زبانی یہ حیرت ناک واقعہ سن کر میں تو محو حیرت ہو گیا۔ شاہ صاحب موصوف نے بھی عالم مایوسی میں ایک ٹھنڈی سانس لی اور کہا کہ ہم تو منع کرتے کرتے تھک گئے ہیں، ایسے حالات میں ہماری تمام کوششیں بے سود ہوتی ہیں، مریدوں نے جو کچھ کرنا ہوتا ہے کر گزرتے ہیں

میں بہت دیر تک حیرانی میں پڑا سوچتا رہا کہ الٰہی یہ کیا معاملہ ہے۔ پیر صاحب مرحوم تو بڑے فاضل اور علوم دینیات کے ماہر تھے اور سنا گیا تھا کہ تعمیر مقبرہ سے منع کر گئے تھے۔ لیکن حیرت ہے کہ اُن کے لواحقین نے محض دنیاوی نمائش کی خاطر پیر صاحب کی وصیت کو پس پشت ڈالا اور ہزاروں روپے اینٹ اور مٹی میں برباد کرنے کی ٹھانی۔ گولڑہ کے نواحی علاقہ میں ہزاروں مسلمان مرد عورت اور بچے ایسے ہیں جن کے پاس اگر دن کا کھانا ہے تو رات کا نہیں۔ اگر ایک کے پاس جسم کو ڈھانپنے کے لئے کوئی کپڑا موجود ہے تو دوسرا صرف پھٹے پرانے چیتھڑوں سے ستر عورت کر رہا ہے۔ یتیم بچے ہیں کہ در بدر پھر رہے ہیں۔ بیوائیں ہیں کہ مفلسی اور مسکنت کی حالت میں ان بے انصاف جاہ و نمائش پسند رئیسوں کی جان کو رو رہی ہیں، اسی گولڑہ کے گرد و نواح میں بیسیوں لوگ علوم دینی سے اسلام و مذہب سے بہت کم آشنا علم دینیات کا

ایک طرف یا اگر ... ...
... پڑھ سکتے۔

جو علاقہ اس ضرورت و احتیاج کا علاقہ ہو جہاں عام مسلمانوں کی مذہبی اور اقتصادی حالت ایسی ناگفتہ بہ ہو جہاں جہالت و غربت کا دور دورہ ہو ایسے علاقہ میں سخت ضرورت ہے کہ عامۃ المسلمین کی دینی واقفیت کے لئے اسلامی مدارس و مکاتیب ہوں، بے کس یتیموں کی تربیت کے لئے دار الیتامیٰ ہوں، جہاں اُن مفلس و نادار یتیموں کی مذہبی اور اخلاقی تربیت ہو، اُن کی کسی ہنر یا پیشہ کی طرف رہنمائی کی جائے تاکہ وہ مسلم بچے عام آوارگی میں غیر مسلموں کے پنجہ میں نہ آ جائیں جو بڑی ہوشیاری سے ایسے شکار کے ہر وقت مترقب منتظر رہتے ہیں۔

مسلمانوں کی ایسی اہم ضرورتوں کو اس انداز سے نظر انداز کرتے ہوئے ایک پیر صاحب کی قبر کی شان بنانے کے لئے (اُن کی وصیت کے خلاف) اینٹوں اور مٹی پتھر کا ایک شاندار نمائشی گنبد بنانے کے واسطے اس قدر کثیر رقم اینٹ اور پتھر مٹی پر خرچ کر دینا کہاں تک قرین مصلحت ہے۔ کاش یہ درد بھری مخلصانہ آواز ان اصحاب قبور (کارکنانِ مقبرہ) کے کانوں تک پہنچے اور وہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ (ریاست قومی بیلسون)

زمانہ بڑا خطرناک جا رہا ہے۔ جہالت اور تنگدستی نے علاقہ کے بھولے بھالے مسلمانوں پر عرصہ عالم تنگ کر دیا ہے۔ دوسری قومیں ہوشیار ہو رہی ہیں اور ہمارا حال اغیار اپنے روپے کی حفاظت کرتے ہوئے اُسے مفید اور مناسب مصارف پر لگا رہے ہیں جس میں قوم و ملک کا فائدہ ہو۔ لیکن ہم ہیں کہ غریب قوم کے گاڑھے پسینے کی کمائی جو وہ غریب بال بچوں کے پیٹ کاٹ کاٹ کر نذرانے پیش کرتے ہیں شاندار گنبدوں اور مقبروں کی تعمیر پر لگا کر قوم کی عزت و شہرت کو پیر جتا رہے ہیں سناتا تھا۔

ابھی یہ [illegible] رضا مندی [illegible] بات
ضروری [illegible] صورت ہے کہ
کوئی اللہ کا بندہ [illegible] سے [illegible] کرے اور
اللہ و رسول کی رضا مندی حاصل کرے۔
یا قوم الیس منکم رجل رشید
بھلا جس جماعت کے [illegible] بڑا سپے کام [illegible]

[illegible] کیا جائے [illegible]
کا [illegible] کرے [illegible] مرحوم کے
مرید اپنے پیر صاحب کی مدح کرتے [illegible] اللہ اور
اسکے رسول کی حقیقی رضا مندی حاصل کریں۔ والسلام!

اڈیٹر۔ مضمون کی رسم کسی مذہبی غرض سے نہیں ہے بلکہ کاروباری سلسلہ ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں[۲۱] جلسہ

(از قلم ملک امام خان صاحب سوہدروی)

(گزشتہ سے پیوستہ)

سابقہ پرچہ میں جلسہ اہل حدیث کانفرنس جو ۸، ۹-۱۰ اپریل (تعطیلات ایسٹر میں) نیخ گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور میں ہو رہا ہے۔ کے موقعہ پر گول میز کانفرنس منعقد کرنے کے متعلق ناظرین سے دریافت کیا گیا ہے۔ احباب کرام اپنی آراء سے جلد اطلاع دیں۔

مضمون مندرجہ ذیل کا کچھ حصہ سابقہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ اس حصہ میں فاضل مضمون نگار نے چند تجاویز پیش کی ہیں جو قابل غور ہیں۔ نیز جلسہ کانفرنس میں علمائے مدعوین کی فہرست جو صدر دفتر دہلی سے موصول ہوئی ہے اس مضمون کے اخیر میں شائع کی جاتی ہے۔

آخر کہنا ہی پڑا کہ جماعت اہل حدیث اپنے نظام قومی سے بے پرواہ ہے۔ اور یہ جماعت کئے بغیر بھی نہیں رہا جا سکتا کہ جماعت کی اس بے پرواہی کی ذمہ داری ان علمائے کرام پر ہے جن کے ہاتھ میں جماعت کے تخیلات کی باگ ہے۔

حضرات علمائے کرام کی [illegible] ہوں ہر ایک کے اثر میں [illegible] جماعت ضرور رہتے ہیں۔ احباب تدریس و تحدیث [illegible] طلبہ [illegible] رہتے ہیں۔ اصحاب [illegible] کا [illegible] ہی کہنا۔ جماعت میں [illegible]
[illegible]

کو کانفرنس کا ذکر فرماتے ہی دیکھانہ جلسوں اور وعظوں کی مجالس میں اس کا نام آیا۔ اور اخباروں کے فائل ہمارے سامنے ہیں۔ جہاں راچہ بیاں۔ اس پر شاکی بھی ہیں بے پرواہ بھی۔

علمائے کرام کی عدم توجہ کے بارے میں یہ حوالہ شائد نا مناسب نہ ہو گا کہ کچھ عرصہ ہوا کانفرنس کیلئے فنڈ جمع کرنے کے لئے علماء کرام کے ایسے وفد کی تجویز مجلس شوریٰ میں پاس ہوئی جو ملک میں دورہ کرے۔ تجویز کے یہ اوراق دیمک کی نذر ہو چکے ہیں مگر ابھی تک اس پر عمل کا وقت نہیں آیا۔ ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یہی کیا مجلس شوریٰ (کانفرنس) میں اس قسم کی اور تجویزیں بھی عمل کرنے والوں کی منتظر ہیں۔ جن پر عدم توجہ کی وجہ سے کانفرنس دم توڑ رہی ہے۔ جائے غور ہے کہ ان تجویزوں پر عمل کرنا اور کرانا علمائے کرام پر منحصر ہے یا حافظ عبد اللہ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب پر (یا یہ ایسے ذکر کفار پر)۔ کانفرنس کے زوال کا سبب موجودہ سیاسی سیلاب بھی بتایا جاتا ہے مگر میری [illegible] ہے کہ [illegible] ابھی تک مزید [illegible] ملک کے تمام [illegible]
[illegible]

[illegible] اہل حدیث کے جلسے [illegible]
[illegible] کرام [illegible] کے حضرات کرام
گو جماعت کے جلسوں میں زحمت شرکت فرماتے ہیں حتی کہ علمائے کرام کے اکابر [illegible] ضلع اعظم گڑھ سے امرتسر اور سیالکوٹ قاصد حاضر ہوتے ہیں۔ اگر سیاسی انہماک کانفرنس یا جمعیت قومی میں حائل ہوتا تو پھر کل جلسوں پر اتنا صرف اور زحمت کیوں کی جا سکتی۔

اسی طرح ملک کی دوسری اسلامی اور معاشرتی جماعتوں میں اہل حدیث افراد کی شمولیت بے ربط جماعت کی مانع بتائی جاتی ہے۔ مگر قابل غور یہ امر بھی ہے کہ جب علمائے کرام ہی افراد کو یترک سدیٰ یعنی لاوارثہ مہمل چھوڑ دیں جس سے وہ دوسروں کے ریوڑ میں جا ملیں تو یہ گلہ بان کی بے پرواہی ہے یا کہ ریوڑ کے افراد کی۔ ابھی اس قسم کی بیان کردہ رکاوٹوں میں سے کئی ایک باقی ہیں جن پر گفتگو کرنے کو جی نہیں چاہتا۔

بر دار تواں گفت

ولیکن اگر جماعت کا شیرازہ اس طرح منتشر کرنے جماعت کو ملزم گرداننے کا مسئلہ جاری رہا تو بقیہ دفعات پر بھی لب کشائی کرنی ہی پڑیگی۔ اس قسم کے حضرات کو خیال رکھنا چاہئے کہ عصمت کا مسئلہ نبوت تک ختم ہو جاتا ہے اور فاروق اعظمؓ جیسے بشر بالجنۃ سے بھی ایک بڑھیا مواخذہ کر سکتی ہے چہ جائیکہ چودھویں صدی کے علماء ہے

کانفرنس کے جلسے اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسے جن کو اب سالانہ جلسہ کہنا گناہ کبیرہ سے کم نہیں۔ کیونکہ دو۔ دو۔ تین تین سال کے بعد آنے والوں جلسوں کو سالانہ جلسہ کہا ہی نہیں جا سکتا (ذکر خیر آ) ان جلسوں کے طریقہ کا جہاں تک تعلق ہے وہ صرف یہ ہے کہ وعظ و ارشاد بے شک ہر رنگ [illegible] کثرت قابل رشک۔ ہر طرف سے جدا جدا [illegible] کے نعرے بلند ہو رہے ہیں [illegible] جمع ہے [illegible] زینت ہر پیرو جوان [illegible] والا [illegible] ہے۔ [illegible] ان جلسوں کی شرکت [illegible]

کی جماعت خشک ہوتی جاتی ہیں۔ کچھ خوش عقیدہ ابھی کر جھروں کی طرف لوٹتے ہیں سبحان اللہ افکر گفتی۔

مگر کانفرنس کے سعد و بقا کے لئے شروع سے لے کر آج تک نہ تو کبھی کوئی اجلاس خاص منعقد ہوا نہ کانفرنس کی ضرورت و اہمیت پر آج تک پروگرام جلسہ میں کوئی موضوع مقرر ہوا۔ بلکہ کسی وعظ میں کانفرنس کا ذکر تک سننے میں نہ آیا۔ اس کے لئے کانفرنس کی رپورٹیں اور ان کے وعظوں کی نقلیں بھی گواہ ہیں۔ کانفرنس کی اہمیت بیان کرنے، کانفرنس کو جمعیت بنانے اور کانفرنس کی ضرورت ثابت کرنے کے لئے اگر خود کانفرنس کا پلیٹ فارم بھی نہیں تو پھر اور کونسا موقع ہے۔

حلقہ ہائے تدریس و تحدیث اور تذکیر و ارشاد کے موقعوں پر کانفرنس کے حذف رکھنے کا تذکرہ تو محتاج بیان ہی نہیں۔ کانفرنس کے پلیٹ فارم پر وعظ و ارشاد سے متفیض فرمانے والے حضرات اس سکوت کی حکمت بتا سکیں تو بڑا کرم ہوگا۔

کانفرنس کے ان جلسوں کا کمزور پہلو یہ بھی ہے کہ ان کے جلسے مقامی حضرات تک محدود رہ جاتے ہیں اور دور دراز کی اہل حدیث جماعت کے افراد اس میں شمولیت کی زحمت نہیں فرماتے۔ اس کی ایک وجہ کانفرنس سے عدم انسلاک بھی ہے۔ (یوں انسلاک ایسی کمزور مرکزیت سے کرنا معنی بھی کیا رکھتا ہے) دوسرے کانفرنس کے جلسے چونکہ صرف وعظ و تذکیر کے مشغلے تک محدود ہوتے ہیں۔ اور یہ پند و نصائح ہر مقامی جماعت خود اپنے ہاں کے علمائے کرام سے ہمیشہ اور سال دو سال بعد جماعت کے مشہور علماء کو زحمت سفر دیکر سن لیتی ہے۔ اس لئے کوئی شخص یہ شد رحال کیوں اختیار کرے۔ ورنہ اگر یہ جلسے تجاویز و پروگرام اور مصالح جماعتی کے بھی موجب ہوتے تو یقیناً دور دراز کے لوگ ان میں شرکت کو اہمیت دیتے۔ (میں یہاں پنجاب کی ایک نمائندہ جماعت کے سالانہ جلسوں کی کامیابی کا تذکرہ عمداً قلم انداز کر رہا ہوں) پس اگر

قابل قبول ہو تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس جلسہ میں نزدیک و دور کے تمام نمائندگان جماعت شرکت کا ارادہ فرمائیں اور کم از کم اس قسم کی تجاویز پر غور و خوض فرمائیں کہ

(۱) ہماری جماعتی حالت کیوں روبہ تنزل ہے۔

(۲) اہل حدیث کانفرنس کی اس جانکنی کا مداوا ممکن ہے یا نہیں؟ (۳) جماعت کی تنظیم و اتفاق باہمی کے لئے کیا چارہ ہے۔ (۴) علمائے کرام کا منصب صرف وعظ و ارشاد یا تدریس و تحدیث اور تالیف و تصنیف تک کافی ہے یا جماعت کی ترویج و مرکزیت پر توجہ فرمانا بھی ضروری ہے۔ (۵) حاضرین جلسہ کو صرف چند مسائل یا علمائے اخبار کے حسن مقال سے حلاوت اندوز ہونا۔ (۶) ہر شریک کو عام اس کہ علماء واعظین ہوں یا سامعین۔ کانفرنس کے خزانہ کو پُر کرنے کے لئے چندہ ضرور دینا ہوگا۔ "دلو بجر دل" اگرچہ ایک رائی یعنی ایک روپیہ۔ کیوں نہ ہو۔

بلکہ جلسہ کی کامیابی کا اندازہ اس کے جمع شدہ چندہ سے ہونا چاہئے۔ نہ کہ پنڈال کی خوبصورتی، یا علماء کے حسن مقال یا حاضرین کی کثرت تعداد سے۔

دفتر اہل حدیث کانفرنس کے فرائض

جس طرح داعین جلسہ (فتح گڈھ) جلسہ کی دعوت کے اشتہار شائع کر رہے ہیں۔ چنانچہ (۱) اشتہار "پیغام عمل"۔ (۲) "برادران اسلام اور متلاشیان حق کو خوشخبری" دو اشتہار دیکھنے میں آچکے ہیں تو اسی طرح دفتر اہل حدیث کانفرنس کو بھی کانفرنس کی بقا و استحکام کے لئے جماعت میں پروپیگنڈا کرنا چاہئے۔ اور ہر خاص و عام کو متوجہ کرنا چاہئے کہ وہ اس جلسہ میں شرکت فرمائیں اور کانفرنس کے مفاد کی تدابیر پر غور کیا جائے۔

علمائے کرام مدعوین جلسہ (فتحگڈھ) کے اسمائے گرامی یہ فرض بھی شاید میرے ہی ذمہ عائد ہو سکتا ہے کہ میں جماعت کو اُن حضرات علمائے کرام کے اسمائے گرامی کی خوشخبری عرض کروں جو اس جلسہ میں تشریف فرما ہونگے۔ آہ! ع

تو نے کیسی سونپ دی ہے اپنے گھر کی جانچ مجھے

از پنجاب :- (۱) مولانا محمد عبد اللہ صاحب قصوری (صدر جلسہ فتح گڈھ)۔ (۲) مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ (۳) مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی (۴) مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ (۵) مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ۔ (۶) سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی۔ (۷) مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری۔ (۸) مولوی نور حسین صاحب گھرجاکھی (۹) مولوی احمد الدین صاحب از گکھڑ۔ (۱۰) مولوی محمد حنیف صاحب لاہوری۔ (۱۱) مولوی عبد الرحمن صاحب جنیوٹی۔ (۱۲) مولوی عبد الحق صاحب ملتانی (۱۳) مولوی عبد المجید صاحب سوہدروی۔ (۱۴) مولوی ثناء محمد صاحب گوجرانوالوی۔ (۱۵) منشی محمد عبد اللہ صاحب امرتسری۔

از دہلی :- (۱۶) مولانا محمد صاحب مدیر محمدی۔ (۱۷) مولانا عبید الرحمن صاحب عمر پوری۔ (۱۸) مولانا عبد الحنان صاحب (مدیر مسلم اہلحدیث گزٹ)

از بنارس :- (۱۹) مولانا ابو القاسم صاحب (۲۰) مولانا ابو مسعود خاں صاحب قمر۔

از علی گڈھ :- مولانا عبد التواب صاحب غزنوی۔

از بہار :- (۲۲) مولانا عبد الخبیر صاحب صادقپوری امیر جماعت صوبہ بہار۔

میں اس مضمون کو جلسہ کی کامیابی اور داعیان جلسہ کے لئے اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ع

ترا دولت ہمیشہ یاد بادا

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

(قسط نمبر ۲)

گذشتہ پرچہ میں حدیث ان النبوۃ والرسالۃ قد انقطعت الخ پر بحث ہوئی ہے۔ آج بھی اسی کا بقیہ درج ذیل ہے:۔

اس مسئلہ (یعنی ہر بشیر و نذیر انسان نبی نہیں ہوتا) کی واضح تشریح خود اسی حدیث کے آخری حصہ میں موجود ہے۔ صحابہ نے پوچھا۔ مبشرات کیا ہیں۔ فرمایا رؤیا الرجل المسلم (مسلمانوں کے خواب)

اب کیا خلیفہ صاحب جملہ خواب بین مسلمانوں کو نبی قرار دینے پر آمادہ ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ فما جوابکم فهو جوابنا۔

خلیفہ صاحب اور ان کے دیگر ہم مشرب مخرفین پر واضح رہے کہ یہ حدیث دراصل آیت لهم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا کی تفسیر ہے۔ عن عبادۃ بن صامت قال قلت یا نبی اللّٰہ قول اللّٰہ لهم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ فقال ..... هی الرؤیا الصالحة یراها المسلم او یریٰ له۔ (مسند دارمی۔ ابن ماجہ باب رؤیا الصالح ترمذی باب ذهبت النبوت وبقیت المبشرات)

یعنی عبادہ بن صامتؓ نے آیت لهم البشریٰ سے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ مراد اس سے مسلمان کا خواب ہے جسے وہ خود دیکھے یا اس کے حق میں دیکھا جائے۔

مرزا صاحب قادیانی راقم ہیں:۔

مسلمانوں کو سچی خوابیں کثرت سے آتی ہیں جیسا ان کی نسبت خدا تعالیٰ نے وعدہ دے رکھا ہے لهم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا۔

(براہین احمدیہ ص۲۵)

مختصر یہ کہ قرآن و حدیث و اقوال مرزا سے واضح ہے کہ مبشرات سے مراد صرف سچے خواب ہیں جو اکثر مسلمانوں کے دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔ پس اس حدیث سے اجراء نبوت پر دلیل پکڑنا کمال حماقت ہے

آگے چلئے۔ خلیفہ صاحب راقم ہیں کہ

جس طرح آیت لها سبعة ابواب لكل باب منهم جزءٌ مقسوم سے انسانوں کا ایک ایک گروہ مراد ہے۔ اسی طرح جزءٌ من اجزاء النبوۃ سے مراد (نبوت کی) ایک قسم ہے۔ چونکہ نبوت کے کئی اقسام ہیں۔ یعنی تشریعی۔ غیر تشریعی امتی اور بلا واسطہ وغیرہ۔ اسی لئے فرمایا کہ جزءٌ من اجزاء النبوۃ ای قسم من من اقسام النبوۃ یعنی مبشرات جاری ہیں اور یہ اقسام نبوت میں سے ایک قسم ہے۔"

(ریویو۔ بابت اگست ۱۹۳۸ء)

معمار ہم اوپر بدلائل ثابت کر آئے ہیں کہ مبشرات سے مراد صرف خواب ہیں۔ لہٰذا خلیفہ صاحب کی یہ کھینچ تان یکسر بے سود و بے بہودہ ہے۔

نبوت کو کئی قسم ٹھیرانا بھی محمودی ایجاد ہے۔ تشریعی، غیر تشریعی صرف ایک اصطلاح ہے۔ ورنہ قرآن و حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

نبوت ایک ہی قسم ہے۔ جس کے حصول کے ذرائع مختلف ہیں۔ بقول مرزا صاحب بعض انبیاء براہ راست نبی بنائے گئے اور بعض کسی کی اتباع سے نبی بنے۔

آیت لها سبعة ابواب میں جیسا کہ خود آپ کو بھی مسلم ہے انسانی گروہ مذکور ہیں جو افراد سے مرکب ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک انسان کو جو جماعت کا جزو ہے گروہ قرار دینا غلط ہے۔ اسی طرح نبوت کے ایک جزو و مبشرات کو نبوت بتانا جہالت۔

قانون قدرت اور میاں محمود احمد صاحب

"قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی ہے کہ وہ بعض اوقات بخطا [illegible] [illegible] کی ملی مجرموں کو سزا بھی دیتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] لوگ اپنی غفلت سے تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں"

(استفتاء مصنفہ مرزا صاحب)

مرزا صاحب نے سطور بالا میں جس کا ذ بنیاش قانون قدرت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کی بنا پر ہم مسئلہ زیر بحث میں میاں محمود احمد صاحب کو جانچتے ہیں تو آپ اس میں سراسر مجرم ثابت ہوتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ میاں صاحب نے اس جگہ جزو نبوت کو نبوت قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے آپ خود لکھ چکے ہیں کہ:۔

"جزوی نبوت درحقیقت کوئی نبوت نہیں۔ جو شخص رویاء صالحہ دیکھے اس کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ نبوت کا ایک جزو اس میں بھی پایا جاتا ہے۔ مگر وہ نبی نہیں ہو سکتا"

(رسالہ چند غلط فہمیوں کا ازالہ ص۱۳)

اسی کے قریب قریب میاں صاحب کی دیگر تصنیفات مثلاً القول الفصل ص۸ و حقیقۃ النبوت ص۸۹ وغیرہ پر یہ مضمون مذکور و موجود ہے۔ پس زیر بحث مضمون میں خلیفہ صاحب کا مبشرات کو نبوت قرار دینا سوائے اسکے اور کوئی معنے نہیں رکھتا کہ حق تعالیٰ بماتحت "قانون قدرت" میاں صاحب کی حقیقت کو بے نقاب کرنا چاہتا ہے۔ فللّٰہ الحمد!

ایک اور طرح سے

چونکہ خلیفہ صاحب نے لکھا ہوا ہے کہ میں بزمانہ تعلیم ہر جماعت میں فیل ہوا کرتا تھا۔ جس کا مطلب ظاہر ہے کہ آپ ذہین طالب علم نہیں ہیں۔ اندریں صورت مسئلہ زیر بحث میں اگرچہ ہم اپنے مدعا کو متعدد طریقوں سے مدلل کر چکے ہیں۔ تاہم خطرہ ہے کہ ہمارے مخاطب صاحب ابھی پوری طرح نہ سمجھے ہوں۔ اس لئے ہم ایک اور طرز سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

خلیفہ صاحب! آپ نے اخبار الفضل ۱۹ جولائی

[illegible] پر لکھا ہے
حضرت مسیح موعود (مرزا) نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی۔ اس کا بڑا جزو افیون تھا۔ یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول کو حضور (مرزا صاحب) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے۔ اور خود بھی مختلف امراض کے دوران کے وقت استعمال کرتے رہے۔" (ملخص بلفظہ)

اس تحریر میں آپ نے افیون کو تریاق الٰہی" دوا کا ایک بڑا جزو لکھا ہے۔ اب کیا آپ مجرد افیون کو تریاق الٰہی کا جزو ہونے کی وجہ سے تریاق الٰہی کہہ سکتے ہیں؟ یقیناً نہیں۔

اور سنئے! ہر انسان آب و خاک وغیرہ اجزاء کا مجموعہ ہے مگر کیا کوئی دانا مجرد خاک یا آب کو انسان کہہ سکتا ہے؟

(باقی دارد)

محرم الحرام اور امت خیر الانام

(مرقومہ مولوی محمد عبد اللہ ثانی امرتسری)

ماہ محرم دنیائے اسلام میں تاریخی مہینہ ہے اس کو جو شرف حاصل ہے اس کی وجہ وہ نہیں جو آج کل عوام کے ذہن میں ہے۔ یعنی شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باعث اسے شہرت نہیں۔ واقعہ کربلاء کو ہوئے بہت تھوڑا عرصہ گزرا ہے مگر محرم الحرام کے فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل بھی تاریخی صفحات پر مسطور نظر آتے ہیں۔ چنانچہ جاہلیت کے زمانہ میں قریش بھی محرم کی دسویں کا روزہ رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل نبوت بھی روزہ رکھتے۔ (مسلم)

حضرت نوح کی کشتی امام احمد رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس سے ایک روائت نقل کرتے ہیں
ان السفینۃ استوت علی الجودی فیہ فصام نوح الحدیث۔ (نیل)
حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ماہ محرم میں جودی (پہاڑ) پر پہنچی تو انہوں نے اس تاریخ کا روزہ رکھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی فرعونی پنجہ سے محرم الحرام کی دس تاریخ کو نجات پائی۔ چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود مدینہ کو دیکھا کہ وہ اس تاریخ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا:۔

قالوا الیوم صالح نجی اللہ فیہ موسیٰ و بنی اسرائیل من عدوھم فصامہ موسیٰ۔

کہ یہ مبارک دن ہے اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام و بنی اسرائیل نے اپنے دشمنوں سے نجات پائی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا شکراً للہ روزہ رکھا۔ (بخاری مسلم)

ماہ محرم میں قوموں کی توبہ قبول ہوئی ایک روائت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فانہ شہر اللہ فیہ یوم تاب فیہ علیٰ قوم و یتوب فیہ علیٰ قوم (ترمذی)

محرم کا روزہ رکھو۔ کیونکہ اس مہینے میں ایک دن ہے جس میں ایک قوم کی توبہ قبول ہوئی تھی۔

نویں اور دسویں کا روزہ دسویں تاریخ محرم کا روزہ چونکہ یہود خصوصیت اور اس روز کی عظمت کی وجہ سے رکھا کرتے تھے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں اور دسویں دو تاریخوں کا روزہ رکھونگا۔ (مسلم)
بلکہ اپنے اتباع کو حکم دیا کہ:۔

صوموا یوم عاشوراء وخالفوا الیہود و صوموا قبلہ یوما او بعدہ یوما۔ (رواہ احمد)
عاشورہ کا روزہ رکھو مگر یہود سے یوں تخالف کرو کہ ایک دن قبل یا بعد بھی ساتھ ہی روزہ رکھو۔

یوم عاشورا کے متعلق موضوعات

یہ دن یوم کربلاء سے پہلے کچھ اور حیثیت رکھتا تھا مگر بعد شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے اسکی نوعیت بدل گئی۔ اسلئے آل رسول کی محبت کے دعویداروں نے اس میں بہت کچھ تصرف کرکے اس کی شان بڑھانی چاہی۔ خدا جزائے خیر دے علماء محدثین کو جنہوں نے پانی کو دودھ میں نہ ملنے دیا اور کھرا کھوٹا الگ کر دکھایا ہم اس غرض سے عوام کے سامنے مختصراً وہ موضوعات پیش کرتے ہیں۔ تاکہ موضوع روایات کو سن کر انکی صحت یا سقم پر بحث کر سکیں:۔

(۱) عاشورے کے دن ظہر کے بعد چالیس رکعات پڑھنی چاہئیں۔ ہر رکعت میں آئت کرسی دس دفعہ اور اخلاص گیارہ مرتبہ۔ معوذتین پانچ دفعہ پڑھی جائے"
یہ روائت موضوع[1] ہے۔

(۲) عاشورہ کے دن آسمان زمین پیدا ہوئے لوح و قلم، جبرئیل اور ملائکہ اور حضرت آدم اور ابراہیم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور حضرت ابراہیم نے آگ سے نجات پائی، حضرت سلیمان کو ملک عطا ہوا، سید المرسلین پیدا ہوئے۔ اسی دن ہی قیامت ہوگی"
ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔ موضوع ہیں۔

(۳) من وسع علیٰ عیالہ وسع اللہ علیہ السنۃ کلھا۔ جو اپنے عیال کے لئے عاشورے کے دن کھانے میں فراخی کریگا تمام سال اس پر روزی فراخ ہوگی۔
اس روائت میں سلمان راوی مجہول ہے اور روائت غیر محفوظ ہے۔

(۴) جو شخص عاشورے کے دن سرمہ ڈالے اس کی کبھی آنکھ نہ دکھے گی۔" (موضوع ہے)

[1] موضوع جھوٹی روایت کو کہتے ہیں

(۵) جانوروں نے چڑیا نے عاشورے کا روزہ رکھا۔ (موضوع ہے)

(۶) جو شخص ذی حجہ کی آخری تاریخ اور محرم کے پہلے دن روزہ رکھے چالیس سال کا کفارہ ہو جاتا ہے

یہ حدیث بھی جھوٹی ہے۔ اس میں دو راوی کذاب ہیں۔

(۷) ما من احد یبکی یوم قتل الحسین الا کان یوم القیامۃ مع اولی العزم من الرسل۔ جو کوئی قتل حسین رضی اللہ عنہ کے دن روئے، قیامت کو بڑے بڑے پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

(۸) البکاء یوم عاشوراء نوراً تاماً یوم القیامۃ عاشورے کے دن رونے والے کو قیامت کے دن پورا نور ملے گا۔

دونوں روائتیں موضوع ہیں۔

(نوٹ) اگر موتیٰ پر رونے سے نور ملتا ہے تو نوحہ کرنے والی عورتیں نورٌ علیٰ نور ہیں۔ پھر تو نور حاصل کرنا کوئی مشکل نہیں۔ سچ ہے ؎

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بہ تمنا گریستن

محرم کی فی زمانہ حیثیت

یہ تو تھی ماہ محرم کی پہلی صورت جس پر امت مرحومہ کاربند تھی۔ مگر آج اس مہینے کی شان یہ ہے کہ اسلامی نوروز آہ وبکا اور سینہ کوبی و نوحہ سے منایا جاتا ہے۔ سال نو کی پہلی ہی شب مسلمانوں کا ایک گروہ (شیعہ واکثر حنفیت کے مدعی) زمین کے فرشی بستر پر لیٹ جاتے ہیں، سیاہ لباس پہن لیتے ہیں۔ محبت حسین رضؓ کی دعویدار بی بیاں (بازاری عورتیں) بھی ان دنوں میں بزعم خود بہت بڑا کام کرتی ہیں کہ چارپائی چھوڑ دیتی ہیں عزاء امام کی مجلسیں اپنے بالاخانوں میں لگواتی ہیں، مرثیہ خوانی ہوتی ہے۔ راول اور میراسی عموماً اسمیں بہت بڑا حصہ لیتے ہیں۔ گلی کوچوں میں گاتے نظر آتے ہیں۔ ع

قاسم بیٹا حسن دا چڑھیا نانویں روز

تعزیہ نکالا جاتا ہے، مہندی کے جلوس کی دھوم دھام سے [illegible] اہل سنت والجماعت ہونے کے مدعی مرد وزن ایسی غیر شرع مجالس کو خوب رونق دیتے ہیں، حالانکہ ایسی مجالس میں شرکت کے متعلق فرمان پیغمبر صاف ہے،

لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب الحدیث۔ رخساروں کو نوچنے والا گریبان پھاڑنے والا ہم میں سے نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا کہ :۔

آپ نے مجھے رونے واویلا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ایسا روتا کہ لوگ یاد کرتے (کہ کوئی محب محبوب پر رویا تھا) (نہج البلاغہ)

شیعہ حضرات کی معتبر کتاب کافی میں صاف روائت موجود ہے :۔

الصبر رأس الایمان۔ صبر اصل ایمان ہے۔

دوسری روائت میں ہے :۔

ینبغی للمؤمن ان یکون فیہ ثمانی خصال ۔ صبوراً عند البلاء شکوراً عند الرخاء الخ (اصول کافی ص ۱۸۶/۱۸۸) مؤمن کو لائق ہے کہ اس میں آٹھ خصلتیں موجود ہوں۔ (دو ان میں سے) بلاء میں صابر ہو آسانی میں شاکر ہو وغیرہ۔

اسی کتاب میں ص ۳۸۹ پر موجود ہے کہ امام ابی الحسن الرضاء (علیہ السلام) اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی جنگ میں ایک گروہ آیا۔ آپ کے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ ہم مؤمن ہیں۔ آپ نے فرمایا :۔

ما بلغ من ایمانکم قالوا الصبر عند البلاء والشکر عند الرخاء (اصول کافی)

تمہارا ایمان نشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بلاؤں میں صبر اور آسانی میں شکر کرتے ہیں آپ نے فرمایا :۔

حلماء علماء کادوا من الفقہ ان یکونوا انبیاء (اصول کافی)

باحلم عالم فقہی حیثیت سے قریب انبیاء کے ہوتے

ان روایات سے مصیبت میں صبر کرنا جزو ایمان ثابت ہوتا ہے مگر شیعہ حضرات بجائے صبر کے جزع وفزع و نوحہ کو اصل ایمان جانتے ہیں فاین البعد

تعزیہ اور نوحہ

تعزیت عزاء سے تفعلۃ کے وزن پر مصدر ہے۔ جس کے معنی کسی مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے ہیں معلوم نہیں کہ تعزیہ کو تعزیہ کیوں کہتے ہیں۔ اس میں تو بجائے تسلی کے واویلا وجزع فزع ہوتا ہے۔

شہادت امام اور تعزیہ

محرم الحرام کے عشرہ اول میں جو کچھ ہوتا ہے باطن میں کچھ ہو بظاہر حب حسینی کے نام پر ہوتا ہے۔ سانحہ کربلا کو ایک رنگ آمیزی سے بیان کیا جاتا ہے جس سے سوائے رسم پوری کرنے کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور اس میں ملاوٹیں ملاکر بیان کیا جاتا ہے جس سے مقصد صرف گذشتہ اہل اسلام سے موجودہ مسلمانوں کو بدظن کرنا ہے اور بس!

حادثہ کربلا کی مختصر حقیقت

مسلمانوں میں جب صحیح اسلامی سپرٹ کمزور ہو گئی تو ان میں جنگ وجدل وحسد بغض نے جگہ لی۔ موقع پاکر منافقین کا داؤ چل گیا۔ اور انہوں نے اپنے کو اسلام کا ہمدرد دکھا کر مسلمانوں کے شیرازہ کو بکھیرنا چاہا اور سیاسی رنگ میں خلیج ڈال دی۔ جس کی ابتداء داماد پیغمبر علیہ السلام ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے ہوئی جن کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے قتل کیا گیا اور عین اس حالت میں ان کے سر پر ظالم کی تلوار چلی جب ان کے منہ میں یہ آیت تھی فسیکفیکہم اللہ وھو السمیع العلیم اس کے بعد فساد کا دروازہ کھل گیا اور منافقین کا ہاتھ اندر ہی اندر کام کرتا گیا۔

خلیفہ رابعہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے خلافت کی باگ ڈور تو ہاتھ میں لی۔ مگر منافقین کی سرکوبی کماحقہ نہ کر سکے اور ان پر جب کبھی زنگ دی،

[illegible] میں بھی [illegible] ہے۔ [illegible] ایک کرلی ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے تو یار لوگوں کی بے وفائی کو سمجھ کر خود ہی مسند خلافت کو چھوڑ کر ان کے سپرد کر دیا جن پر انہیں گمان تھا کہ وہ اس بگڑے کھیل کو بنا سکیں گے۔ مگر ان کے بعد حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کو خیال آیا کہ بگڑی ہوئی تو بن نہیں سکی اس لئے علیحدگی ہی بہتر ہے۔ چنانچہ انہوں نے حاکم وقت کی بیعت سے بدیں وجہ انکار کر دیا کہ وہ دیندار نہیں ہے۔

اس پر حکومت کے پٹھوؤں اغیاروں نے اور اپنے وفا کیش غداروں نے وہ مظالم ڈھائے جو بیان سے باہر ہیں۔

واقعات کربلا میں رنگ آمیزی کا کچھ ایسا دخل ہو گیا ہے کہ صحیح کو سقیم سے اصل کو زائد سے تمیز کرنا مشکل نہیں محال ہو گیا ہے۔ مگر تمام واقعات سے بالاجمال یہ تو ثابت شدہ امر ہے کہ کوئی ایسا ناجائز ظلم ہوا ہے جو سالہا سال کے بعد بھی فضاء میں گونج رہا ہے۔ بقول نواب صدیق حسن خاں مرحوم متاخرین میں سے شاہ عبد العزیز صاحب نے تمام واقعات کو خلاصۃً ایسی صورت میں پیش کیا ہے جن کو کہا جا سکتا ہے کہ نسبتاً صحیح ہیں ان واقعات کو ہم خلاصۃً حسب ضرورت ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔

حکومت یزید رجب ۶۰ھ ہجری میں یزید بن معاویہ کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور آئی۔ اہل حجاز میں سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ابن زبیر نے اس کی بیعت قبول نہ کی۔ وجہ یہ بیان کی کہ حاکم دیندار نہیں۔ یہ رجب کے آخر کا واقعہ ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کسی مصلحت سے مدینہ شریف سے مکہ شریف پہنچ گئے وہاں چار مہینے ٹھہرے اس عرصے میں آپ اسی خیال پر پختہ رہے کہ میں فسق و فجور اور حکومت کے مظالم کو بحکم من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ ہاتھ سے روکوں اور اس غرض کے لئے دیگر اہل اسلام کو دعوت بھی دیتے رہے۔

اہل کوفہ نے آپ کو دعوتی خطوط لکھے کہ ہم آپ کے جاں نثاروں سے ہیں تشریف لائیے۔ چنانچہ آپ نے ان کی دعوت پر اپنے چچا زاد مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیج دیا اور تھوڑے دنوں کے بعد تیسری یا آٹھویں ذی حجہ ۶۰ھ کو (علی اختلاف الروایتین) خود بھی عازم کوفہ ہو گئے۔ مگر کوفہ میں پہنچنے سے قبل ہی وہاں کی فضا بگڑنے کی خبر مل گئی اور آپ واپس ہوئے اور ۲ محرم الحرام ۶۱ھ ہجری کو ایک وسیع جنگل میں آ گئے جس کا نام کربلا ہے۔ وہاں دشمن فوج بھی آ گئی اور انہوں نے پانی روک لیا اور ہر طرح سے ایذا رسانی شروع کی معصوم بچوں کو قتل کیا، نوجوانوں کو بھر بھر کر شہادت کے جام پلائے یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جام پیا جو رفیق پی چکے تھے اور ایسی حالت میں پیا جب کہ حکومت کا استبداد اور درگاہ رب العزت میں حضرت حسین کی فریاد ہر دو کا تقابل تھا مگر حلیم خدا کا حلم اور حکیم مولا کی حکمت کا تقاضا تھا۔ ظالم ظلم کرتے گئے اور مظلوم سر پر اٹھاتے گئے

چہرے پر تیروں کی بھرمار سے جب خون کے فوارے چھوٹے تو آپ نے خون کا چلو بھر لیا اور منہ پر مل لیا عرش معلیٰ کے مالک کی طرف متوجہ ہو کر کچھ کہا اور نانا کی امت کو یوں خطاب کیا کہ:۔

میں قیامت کے دن خدا کی بارگاہ میں
نانا پاک کے پاس اسی طرح چہرہ خون آلود
لیکر پیش ہونگا اور عرض کروں گا کہ مولا تیرے
بندوں نے اور اے سید المرسلین تیرے
نام لیواؤں نے میرا اور میرے ساتھیوں
کا بیدردانہ خون بہایا جس کے آثار میرے
چہرے پر ہیں

یہ سب کچھ ہو چکا مگر وہ سورج ابھی غروب نہ ہوا تھا جس کے طلوع میں ان واقعات کا آغاز ہوا تھا لیکن صبح شام بن کر [illegible] تمام [illegible] ہو گئے ظالم ظلم کر چکا مظلوم منزل مقصود کو پہنچ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم۔

عبرت ان واقعات سے ہمیں جو کچھ حاصل کرنا ہے وہ یہ ہے کہ مسلم موحد متبع سنت کی یہ شان ہے کہ اپنی جان پر کھیل جائے اولاد قربان کر دے عزت کو کھو دے مگر توحید و سنت و حق صداقت کا دامن نہ چھوڑے لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب واقعات گذشتہ میں ارباب بصیرت کے لئے نصیحتیں اور عبرتیں ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار عقل والو نصیحت پکڑو۔ رونا اور واویلا کرنا پیٹنا اور سر پھوڑنا یہ سب ظاہری کھیل ہے دل میں حب حسین رکھو اور ان کے افعال و اقوال کا اتباع کرو۔ لہذا اور غور سے سنو، میدان کربلا میں یہ حادثہ پیش آیا شہادت کا جام نوش کرنے والا کون؟

نواسۂ رسول ﷺ!

شہید کے ابا کون؟

داماد سید المرسلین ﷺ!

شہید کے نانا کون؟

حوض کوثر کے عطیہ کے مالک!

مگر وا اور رے مولا تیری تو ہی جانے ایسے آڑے وقت پر نہ شہید خود اپنی مشکل حل کر سکا نہ ابا جی (علی رضی اللہ عنہ) مشکلکشائی اور فریاد رسی کر سکے، نہ نانا پاک فریاد کو پہنچ سکے اور سب سے بڑھی بات کہ خود سید الشہداء نے ایک مرتبہ بھی حی قیوم خدا کے سوا دوسری جانب توجہ تک نہیں کی کیونکہ ان کو اپنے نانا کا پکایا ہوا سبق یاد تھا

ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو | اگر تجھے اللہ کیطرف سے کوئی تکلیف

پہنچے تو اسے کوئی دور کرنے والا نہیں مگر وہی جس کے ہاتھ میں دنیا کی باگ ڈور ہے،

حب حسین کے دعوے دارو! اسوۂ حسین

فتاوی

س ۷۶ } اگر کوئی عالم یا غیر عالم صدیوں کے شرک بدعات (تعزیہ وغیرہ) کو مٹانے کے لئے مصلحتاً کسی بات کا وعدہ کرے۔ مثلاً تھوڑی دیر کے لئے ہم تمہارے ساتھ رہینگے مگر تم ممنوعہ شریعت امور کو چھوڑ دو۔ مگر یہ وعدے بظاہر جھوٹ اصلاح کے لئے ہوں۔ (جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین اقوال یا صلح حدیبیہ کی کیطرفہ شرطیں) کیا اس قسم کا وعدہ جائز ہے یا ناجائز؟

ج ۷۶ } ممنوع اشیاء کا ارتکاب کسی صورت میں جائز نہیں۔ بلکہ اس آیت کے ماتحت ہے۔ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ (کفار چاہتے تھے کہ کچھ پیغمبر علیہ السلام نرم ہوں اور کچھ ہم نرم ہو جائیں۔ اس پر یہ آیت اتری۔ کہ اے رسول علیہ السلام) ایسا مت کرنا۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ (الآیہ) ایسے رذیل لوگوں کی اطاعت نہ کرنا۔ واللہ اعلم

س ۷۷ } عمداً قرآن مجید کو جھٹلانے والا کیسا ہے؟

ج ۷۷ } اس کا جواب قرآن مجید کے صاف الفاظ میں مذکور ہے۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

(نوٹ) تعجب ہے ہمارے ناظرین ایسی کھلی باتوں کے متعلق بھی دریافت کرتے ہیں معلوم نہیں کہ ناواقفی اس حد تک ترقی کر گئی ہے یا کچھ اور وجہ ہے۔ یہ تو اس کے مشابہ سوال جیسے کوئی مسلمان سوال کرے کہ خنزیر (سور) حلال ہے یا حرام؟ واللہ اعلم

س ۷۸ } عیسائی لوگ گرجا بنانے کے لئے کسی مسلمان سے زمین طلب کریں تو مسلمان کو بیع کرنی جائز ہے یا نہیں؟

ج ۷۸ } جائز ہے کیونکہ گرجا محض عبادت خانہ ہے۔ قرآن پاک میں گرجا سمیت مساجد کی حفاظت کا ذکر ہے۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ (الآیہ) موضع امتنان میں ذکر کیا گیا ہے۔ فافھموا واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

س ۷۹ } کسی بستی میں مدتوں سے دو جامع مسجدیں آباد تھیں۔ فی الحال کسی خاص وجہ سے دونوں مسجدوں کو اکٹھی کرنے کی ضرورت ہوئی اور ایک مسجد کو چھوڑ کر سب مصلیان دوسری مسجد میں جمعہ و جماعت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ متروکہ مسجد کی زمین کو کیا کیا جائے؟ آیا وہ مسجد ہی کے حکم میں رکھی جائے یا دوسرے زمین کے حکم میں شامل کی جائے؟

ج ۷۹ } مسجد مسجد ہی رہے گی۔ ایک کو جامع مسجد بنالیں۔ دوسری مسجد میں نماز پنجگانہ صرف پڑھی جائے۔ مسجد کو دیگر ضروریات کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اگر متروکہ مسجد بستی سے دور ہے تو وہ بھی عبادت کے لئے کھلی رہنی چاہئے۔ واللہ اعلم۔

س ۸۰ } زید اپنی بالغہ لڑکی ہندہ کا نکاح عمر سے کرانے کے مشورہ طے کی اور باقاعدہ عقد ہونے کے پہلے چونکہ بغیر اقرار کرنے عقد کے مہر اور مشاہرہ نامہ رجسٹری نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے حاکم کے پاس عقد کے اقرار کر کے مہر اور مشاہرہ نامہ رجسٹری کرایا۔ اس کے بعد ہندہ اپنے والد کے گھر میں ہی تین چار ماہ تک رہی۔ عمر اس عرصہ میں زید کے گھر کبھی کبھی جاتا تھا اور دو تین روز تک زید اور عمر کے درمیان اختلاف پڑتا ہے۔ اور زید ہندہ کا عقد دوسری جگہ کرانے کا ارادہ کیا۔ یہ بات ہندہ کو معلوم ہونے سے وہ اپنی ایک رشتہ دار کو خبر دے کر اس کے ساتھ اس کے گھر گئی اور وہاں سے عمر کو خبر دے کر اس کے مکان چلی گئی۔ اور اپنے ایک بہنوئی کو ولی کر کے باقاعدہ عمر سے عقد کرائی۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ نکاح جو ولی کے بغیر اذن ہوا عند الشرع صحیح ہے یا نہیں؟

ج ۸۰ } سوال سے یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ نیچے کی عورت کی خلافت نوابی مفاد کی بنا پر تھی یا لڑکی کے فائدہ کے لئے۔ صورت اول ہے تو زید کا حق ولایت زائل ہو سکتا ہے کیونکہ حدیث شریف میں ولی مرشد آیا ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے۔ کہ ولی کا صاحب رشد ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ولایت ساقط ہے۔ بصورت دیگر لڑکی باوجود چند نفسانی اغراض کے ماتحت گھر سے نکل آئی ہے۔ تو بہنوئی کی ولایت میں پڑھایا ہوا نکاح درست نہیں۔ بہرحال صورت مسئولہ تحقیق طلب ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

س ۸۱ } گراموفون اور ہارمونیم سننا اور بجانا نیز ناچ کی بائسکوپ میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۸۱ } یہ تمام لغویات خلاف شرع ہیں۔ جس سے مرد مومن کو پرہیز چاہئے۔ قال اللہ تعالی وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ۔ مومن لغو باتوں سے اعراض کیا کرتے ہیں۔

س ۸۲ } اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر بنایا تھا یا بہشت میں؟ اور ان کو زمین کا خلیفہ بنا کر جنت میں کیوں بسایا تھا؟

ج ۸۲ } بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا زمین پر بنایا گیا اور جنت (باغ) بھی زمین پر تھا۔ (فتاوے شیخ الاسلام)

(بقیہ از صفحہ ۱۴) اس لئے وہاں کی ستیہ گرہ غیر متشددانہ تھی۔ یعنی آنحضرت صلعم کے ہاں شاہر حق کو قبول فرماتے حق باتوں کا اعلان کرتے اور ناحق سے انکار کرتے تھے اور ظالموں کی طرف سے ستائے جاتے تھے۔ حضرت ابوذر غفاری حضرت سمیہؓ۔ حضرت بلال رضؓ اور بہت سے جانثار رضی اللہ عنہم کی مثالیں ہیں جو ایسے ثابت کرتی ہیں یہی مطلب ہے خدا کے فرمان کا کہ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ یعنی امر حق کے قبول کرنے کی وصیت کرو۔ امر حق کے قبول کرنیکے بعد تکلیف ہوگی اس لئے صبر کی بھی وصیت کرو۔ اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ قُلِ الْحَقَّ وَلَوْ كَانَ مُرًّا۔ یعنی ہمیشہ حق بولو۔ حق اختیار کرو اگرچہ مخالف کو ناگوار ہو مسلمانوں کی کئی زندگی کی ستیہ گرہ کا نتیجہ فتح مکہ تھا۔ اسی اسوہ حسنہ کو گاندھی جی نے نقل کیا۔ اور کانگرس کا جزو بنایا۔ اور تمام کانگرسی حضرات نے اختیار کیا پس ستیہ گرہ کسی طرح شرعاً ناجائز نہیں ہے بلکہ جائز اور

متفرقات

معاونین کرام دبہی خواہ حضرات کو اخبار اہلحدیث کی ترقی و اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ فرمانی چاہئے تاکہ اس کی کمی اشاعت کی شکایت دُور ہو جائے اور ہمیں سامعین کو سمع خراشی کی تکلیف نہ دینی پڑے۔

پتے مطلوب ہیں ایسے حضرات کے پتے ارسال کئے جائیں جن سے امید ہو کہ وہ اخبار اہلحدیث کے خریدار بن سکیں گے۔ پہلا پرچہ ان کی خدمت میں مفت ارسال کیا جائیگا۔

اشتہار تعزیہ ختم ماہِ ذوالحجہ کے شروع میں ہی بذریعہ اخبار اعلان کیا گیا تھا کہ تعزیہ اور محرم کے اشتہار چھپوانے ہیں۔ احباب کرام تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ اندازہ لگا کر زیادہ چھپوائے جائیں۔ مگر بہت کم فرمائشیں موصول ہوئیں۔ اب جبکہ اشتہار مذکور جس قدر تھے وہ ارسال کر دیئے گئے۔ تو طلبی زیادہ ہو رہی ہے۔ افسوس ہے کہ ان کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں ضرورت ہو ایک دو اشتہار بطور نمونہ طلب کر کے خود چھپوا لئے جائیں۔

تبدیلی پتہ راقم الحروف لکھنؤ سے پتہ ذیل پر تبدیل ہو گیا ہے۔ احباب کرام مطلع رہیں۔

عبدالکریم کلرک آر۔ آئی۔ اے۔ ایس۔ سی سپلائی ڈپو میرٹھ۔

ضرورت ہے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے اور ابتدائی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مولوی صاحب کی ضرورت ہے تنخواہ کے علاوہ کھانا بھی دیا جائیگا۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔ ایچ۔ ایم۔ عبدالرحمٰن عزیز الرحمٰن۔ فتح فل گنج چھاؤنی کانپور۔

مولوی فضل خان ساکن چھنگا بنگیاں جن کی بابت اہلحدیث ۷ر جنوری ۱۹۳۰ء میں دریافت کیا گیا تھا کہ بابو خدا بخش صاحب ایبٹ آباد سے تحریر فرماتے ہیں کہ موصوف انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیرو تھے۔ مگر بعد میں بیعت فسخ کر چکے تھے۔ ابھی تک قادیانی اخباروں میں اُن کا ذکر نہیں آیا۔

اخبار مسلم راجپوت امرتسر سے شائع ہونے کے بجائے لاہور سے شائع ہوا کریگا۔ خط و کتابت کا پتہ حسب ذیل ہے:-

دفتر اخبار مسلم راجپوت ۲۲ نکلسن روڈ لاہور

دفتر رسالہ ترجمان القرآن جو حیدرآباد سے پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اب پتہ ذیل پر منتقل ہو گیا ہے:-

دفتر رسالہ ترجمان القرآن۔ مبارک پارک۔ پونچھ روڈ۔ لاہور۔

روپڑی نزاع

یہ ایک جدید تصنیف ہے جس کا دوسرا نام

دُکھے دِل کی داستان

ہے اس میں حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کے اختلافات، مواعید اور دیگر واقعات کا مفصل ذکر کر کے اعیانِ اہلحدیث کی خدمت میں اپیل کی گئی ہے کہ اس تصنیف کو ٹھنڈے دل سے بغور پڑھیں اور صحیح رائے قائم کریں کہ اس نزاع کو طول کس طرف سے دیا جاتا ہے۔ اور ختم کون کرنا چاہتا ہے۔ دلچسپی رکھنے والے اصحاب بغرضِ محصول جوابی کارڈ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ رسالہ نہایت دلچسپ واقعات سے لبریز ہے

پتہ:- دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

پتہ درکار ہے مولوی ابو نعیم عبدالحکیم صاحب قصوری مولوی فاضل رحمانی جہاں کہیں ہوں۔ اپنے پتے سے اطلاع دیں یا اگر کسی صاحب کو ان کے پتہ کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔

ابوالنعمان رئیس الرحمٰن رحمانی ناظم کتب خانہ عزیزیہ بھاتیہ۔ ضلع مرشدآباد۔ بنگال۔

منی آرڈر واپس بذریعہ اہلحدیث اعلان کیا جا چکا ہے کہ عنقریب فنڈ میں کوئی رقم نہیں۔ اس لئے سائلین کی کثرت دیکھ کر آئندہ کے لئے نئے داخلے بند کئے گئے ہیں۔

پھر بھی بعض اصحاب منی آرڈر بھیجتے ہیں جو مجبوراً واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسے [illegible] کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تا اطلاع ثانی نئے داخلے نہ بھیجے جائیں۔

استفسار کا جواب اخبار اہلحدیث مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۳۰ء میں ایک استفسار بابت طبی رسائل شائع ہوا تھا جس کا جواب مندرجہ ذیل ہے کہ طبی رسائل میں اس وقت ایک رسالہ موسوم "لقمان" نظام آباد ضلع گوجرانوالہ سے باقاعدہ پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب زبدۃ الحکماء ہیں۔ رسالہ لقمان میں سب اوصاف نمایاں ہوتے ہیں۔ میں تمام ناظرین اہلحدیث سے پُر زور سفارش کرتا ہوں کہ وہ "لقمان" کا نمونہ مفت منگوا کر بہرہ مند ہوں۔ اب اس کا سالنامہ شائع ہوا ہے۔ جس کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ اور سالانہ چندہ بھی ایک روپیہ۔ سالانہ خریداروں کو مفت۔

(محمد اقبال یکے از خریداران اخبار اہلحدیث)

ستیہ گرہ جائز ہے ۱۰ر فروری ۱۹۳۰ء کے پرچہ اہلحدیث میں بزیر عنوان فتاویٰ سوال ۲۰۹ میں جس ستیہ گرہ کا تذکرہ ہے۔ اس کے متعلق میں اپنی تحقیق پیش خدمت کرتا ہوں ستیگرہ سنسکرت زبان کا جملہ ہے جو "ست اور گرہ" سے مرکب ہے۔ جس کا ترجمہ ہے حق اور سچائی کو قبول کرنا اور اس پر قائم رہنا۔ یہ یورپین طریقہ نہیں ہے بلکہ مظلوموں کا موثر ہتھیار ہے۔ ہندوستان میں چونکہ کانگریسی تحریک سے قبل یہ لفظ نہیں سُنا گیا۔ اسلئے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ یا یورپ کا طریقہ ہوگا یا اہلِ ہنود نے ایجاد کیا ہوگا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ لفظ ضرور سنسکرت کا ہے۔ مگر یہ طریقہ بھی اسلام سے لیا گیا ہے۔ افسوس کہ ہم اس سے عام طور سے واقف نہیں ہیں۔ اسلئے ہم کو اس سے وحشت یا نفرت ہوتی ہے۔ اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ امر حق کا اختیار کر کے اس پر قائم رہنا۔ اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا اور امر ناحق کی مدافعت کرنا اور اس کو مٹانا ان دونوں کاموں کے لئے دو طریقے ہیں۔ ایک تشدد یا طاقت سے۔ دوسرے عدم تشدد اور صبر سے۔ ان دونوں کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مکی زندگی و مدنی زندگی سے بخوبی ملتا ہے۔ مکہ معظمہ کی زندگی مظلومانہ اور کمزوری کی زندگی تھی۔ (باقی صفحہ ۱۳ پر دیکھئے)

ملکی مطلع

قابلِ توجہ بلدیہ امرت سر

ہمیں یاد نہیں کہ ہم نے کبھی کمیٹی کو توجہ دلائی ہو اور اس نے توجہ فرمائی ہو۔ اس غفلت کا نتیجہ ہوا کہ امرت سر میں کمیٹی کے خلاف ایک منظم جماعت کھڑی ہوگئی شاید اس کی تحریک سے بلدیہ متحرک ہو جائے۔ اس کے باوجود اہلحدیث بھی کمیٹی کی مع خراشی کرتا رہتا ہے کیونکہ اس کام کو وہ اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ہمارے بازار دکڑہ بھائی سنت سنگھ) میں تانگوں کے کھڑا رہنے سے جو تکلیف آمد و رفت کرنے والوں کو ہوتی ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ اگر کوا فسر صاحب کسی روز تکلیف فرما کر صبح آٹھ بجے سے رات کے دس بجے کے درمیان کسی وقت خفیہ تشریف لاکر بچشم خود راہ گندوں کی مصیبت تکلیف کو ملاحظہ فرمائیں۔ تو ہم ان کے بڑے شکر گذار ہیں۔

لطف یہ ہے کہ اگر کبھی اتفاق سے پولیس میں آجائے تو وہ بھی کسی خاص وجہ سے کان نمک میں آکر نمک ہو جاتا ہے۔ ۲۷ اگست ۳۸ء کو صدر بلدیہ دورہ کرتے ہوئے ہمارے بازار میں تشریف لائے تو اہل بازار نے آپ کو توجہ دلائی۔ کہ ہم لوگوں کو تانگوں کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے۔ اس پر آپ نے وعدہ فرمایا۔ کہ ہم آدمی بھیجدیا کرینگے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے حکم تو دیا ہوگا۔ مگر اس کی تعمیل پھر کھٹائی میں پڑ گئی۔ سالہا سال کی شکایات کا نتیجہ یہ ہوا کہ کمیٹی نے حسب کٹھیکاں کے بازار میں فٹ پاتھ پیدل راستے سے تھوڑا سا حصہ لے کر تانگوں کا اڈا بنایا۔ لیکن واقعہ یہ ہوا کہ وہاں کوئی تانگا کھڑا نہیں ہوتا۔ سب بازار میں ہی کھڑے ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک سختی سے اس بازار کا انتظام نہیں کیا جائیگا پبلک کی شکایت رفع نہیں ہوسکتی۔ پولیس اور کمیٹی دونوں متفقہ طور پر کوشش کرینگی تو اہل بازار اور اہل محلہ ان کا دلی شکریہ ادا کرینگے۔ ورنہ اپنی قسمت کو روئینگے۔

غیر زراعت پیشہ اقوام کا جلسہ امرت سر میں

بتاریخ ۱۷، ۱۸، ۱۹ فروری امرت سر میں جلسہ تھا۔ جس میں ہندو سکھ وغیرہ بکثرت شریک ہوئے۔ اس جلسے کی غرض وغایت اُن قوانین کی مخالفت کرنا بتائی گئی۔ جو حال ہی میں پنجاب اسمبلی میں پاس ہوئے ہیں۔

قانون انتقال اراضی جو ۱۹۰۰ء سے پاس شدہ چلا آتا ہے۔ اس کے خلاف بھی غیظ وغضب کا اظہار کیا گیا۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ کوئی غیر زراعت پیشہ قوم اراضی مزروعہ خریدنے کی مجاز نہیں۔ اس قانون کو عملی طور پر بیکار رکھنے کے لئے حیلے حوالے تراشے گئے۔ موجودہ وزارت نے ان سب کا انسداد کرنے کے لئے ایک قانون پاس کیا۔ جس کا نام ہے قانون بے نامی انتقالات۔ دوسرا قانون اراضی مرہونہ کی واگذاری کے متعلق ہے۔ تیسرا قانون منڈیوں میں آڑھتیوں اور دلالوں کے کام پر نگرانی کے متعلق ہے۔ چوتھا قانون ساہوکاروں کے کاروبار پر نگرانی کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس لئے نقصان پذیر فریق اگر واویلا کرے تو اپنی جگہ پر حق بجانب ہوتا ہے۔ ایسا ہی واویلا کرنے کو یہ جلسہ منعقد ہوا تھا۔ مگر ہم نے دیکھا کہ اس جلسے کی کارروائی شائستگی سے بہت دور تھی۔ مثلاً ایک سائن بورڈ ہماری نظر سے گذرا جس پر "مسلم لیگی حکومت مردہ باد" لکھا ہوا تھا۔ حالانکہ پنجاب میں مسلم لیگی حکومت کوئی نہیں۔ اس کی تردید لیکچراروں نے گویا خود ہی کردی۔ کیونکہ وہ جس انداز میں سکندر حیات خاں کا ذکر خیر کرتے تھے۔ بالکل اسی انداز میں ہندو اور سکھ وزیروں (مسٹر چھوٹو رام اور مسٹر سندر سنگھ مجیٹھیہ) کو بھی کوستے جاتے تھے۔ اگر پنجاب میں مسلم لیگی حکومت قائم ہوتی تو یہ غیر مسلم وزراء لعن وطعن کا نشانہ نہ بنائے جاتے چونکہ یہ جلسہ دفتر اہلحدیث کے قریب ہی منڈوہ کالج میں منعقد ہوا تھا۔ اس لئے ہمیں بھی کسی حد تک حاضر ہو کر کچھ سننے کا موقعہ ملا۔ ۱۸ فروری کی درمیانی شب کو جلسہ گاہ میں ایک مشاعرہ بھی پنجابی زبان میں ہوا جس میں سکھوں کی نظمیں خصوصاً قابل دید و شنید تھیں ہم فاتی طور پر کسی گروہ کو جو اپنے مقاصد کے حصول میں کوشش کرے مطعون کرنا مناسب نہیں جانتے۔ مگر مخالفانہ کارروائی ایسے طریق پر ہونی چاہئے کہ دوسرے فریق کیلئے دل آزاری کا باعث نہ ہو۔ جلسہ میں حاضرین کی اوسط تعداد دو ہزار کے قریب ہوگی۔

گول میز فلسطین کانفرنس

اس وقت ساری اسلامی دُنیا کی نگاہیں اس کانفرنس کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ ابھی تک فیصلے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اختلاف یہاں تک ترقی پذیر ہے کہ عربی وفد یہودی وفد کے ساتھ بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ ان کو مخاطب نہیں سمجھتا اور کہتا ہے کہ ان کا معاملہ تقناذعہ ہے۔ یہ فریق نہیں ہے۔ بلکہ دراصل فریقین اہل فلسطین اور برطانیہ ہیں۔ جن کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ آپس میں کسی سمجھوتہ پر رضامند ہو جائیں۔ ادہر حکومت برطانیہ نے یہ طرز عمل اختیار کر رکھا ہے کہ وہ عربی وفد اور یہودی وفد دونوں سے علیحدہ علیحدہ گفتگو کر رہی ہے عربی وفد کا مطالبہ یہ ہے کہ فلسطین میں ایک آزاد عربی حکومت قائم کی جائے۔

عربوں نے اپنے دعوے کے ثبوت میں جنگ عظیم میں کی گئی مراسلت پیش کی ہے جو برطانیہ کے قائم مقام مسٹر میکوہن اور شریف حسین کے درمیان ہوئی تھی غالباً ان سب کا جواب عربی وفد کو مرزا غالب کے اس شعر میں دیا جائیگا ؎

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

دفتر سے خط و کتابت کرنیوالے حضرات اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

اہلحدیث گول میز کانفرنس

اخبار اہلحدیث مورخہ ۷ میں آپ نے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے اکیسویں سالانہ اجلاس منعقدہ ۷، ۸، ۹ اپریل ۱۹۳۹ء ورفگلشدہ چوڑیاں ضلع گوجرانوالہ کے موقعہ پر ایک اہل حدیث گول میز کانفرنس منعقد کرنیکی تجویز پیش کی ہے۔ تاکہ اس میں ان تمام تنازعات کو جو کہ جماعت اہلحدیث کے بزرگ ارکان کے مابین پیدا ہوچکے ہیں اور جماعتی ترقی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کررہے ہیں۔ مٹا کر سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کردیا جائے۔ اور ایسی فضا پیدا کی جائے جو جماعتی ترقی کے لئے خوشگوار ہو۔ یہ تجویز نہایت احسن ہے۔ اور فرمان خداوندی "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا" کے مطابق ہے نیز اگر نفاق پیدا ہوجائے تو ہوا اکھڑ جاتی ہے اور اغیار کو ریشہ دوانیوں کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کے ماتحت تمام جھگڑوں کو ختم کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا ہم ممبران مجلس استقبالیہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس صدق دل سے آپ کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے صدر صاحب منتخب جناب مولٰنا عبدالقادر صاحب قصوری کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اہلحدیث گول میز کانفرنس کی نوعیت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اس کے حق میں فیصلہ صادر فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز جملہ اہل حدیث اصحاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی حتی المقدور اس احسن تجویز کی تائید فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اجر دیگا۔ (خادم اسلام محمد شفیع سیکرٹری مجلس استقبالیہ فگلشدہ چوڑیاں ضلع گوجرانوالہ)

(نوٹ) دیگر اہل الرائے حضرات بھی اپنی اپنی رائے سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کیونکہ بہت تھوڑا وقت باقی ہے۔

از محکمہ اطلاعات پنجاب

پنجاب میں خالص گھی کی بہم رسانی

پنجاب میں ملاوٹی گھی کے خلاف جو مہم جاری ہے۔ اس کے سلسلہ میں سائنٹفک طریق پر آزمائش کردہ اور درجہ وار تقسیم کردہ گھی کی فروخت کے متعلق سکیم پر بتدریج عمل ہو رہا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں میسرز پنجاب پیور رونڈ سپلائی کمپنی نے گھی کی درجہ وار تقسیم کے متعلق ایک مرکز قائم کیا تھا۔ کمپنی مذکور نے اپنے ذمہ یہ کام لیا تھا۔ کہ وہ عوام کو بند ڈبوں میں جن پر حکومت ہند کے ایگریکلچرل مارکیٹنگ ایڈوائزر کی مہر "ایگمارک" لگی ہوگی۔ سائنٹفک طریق پر آزمائش کردہ گھی مہیا کرے گی۔ اب اسی قسم کا ایک اور مرکز لائل پور میں میسرز پنجاب گھی لمیٹڈ نے قائم کیا ہے۔ اس فرم نے بھی یہ ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ مختلف حجم کے بند ڈبوں میں جن پر "ایگمارک" کی مہر لگی ہوگی۔ سائنٹفک طریق پر آزمائش کردہ اور درجہ وار تقسیم کردہ گھی مہیا کرے گی۔

خریداروں کو فرم مذکور یا اس کے ایجنٹ میسرز ساہنی گھی سٹورز موہن لال روڈ سے گھی خریدنے کے وقت اس بارہ میں اطمینان کرلینا چاہئے۔ کہ ڈبوں پر "ایگمارک" کی مہر پوری طرح ٹھیک لگی ہوئی ہے اور اس پر نمبر شمار درج ہے۔ (لاہور ۱۶ فروری ۱۹۳۹ء)

گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ
کیلئے
کلرکوں کا امتحان

گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ اور اس کے ملحقہ دفاتر کے لئے اسسٹنٹ گریڈ کے کلرکوں کا امتحان ۱۷ سے ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء تک الہ آباد، بمبئی، کلکتہ، دہلی، مدراس اور لاہور میں منعقد ہوگا۔ درخواستیں مقررہ فارم پر یکم مارچ ۱۹۳۹ء تک سکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن دہلی کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستوں کے فارم پر مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ بالا پتہ پر خط وکتابت کرنی چاہئے۔

اور شہر اور بیرونجات میں تقسیم فرماتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً رسالوں کے بھیجنے کی فرمائشیں آتی رہتی ہیں۔ اب تک ۵ ماہ کے اندر (۸) رسالے طبع کراکر شائع کرچکے ہیں۔ اگر اسطرح

رپورٹ تبلیغی دورہ

رپورٹ ہذا بوجہ عدم گنجائش مختصر طور پر درج کی جارہی ہے:- (مدیر)

میں دکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد کی طرف سے ۳ جنوری ۱۹۳۹ء کو آرمور پہنچا۔ یہاں پر انجمن اہلحدیث ہے۔ دو روز رہا۔ دوسرے روز تنظیم کی ضرورت پر میری تقریر ہوئی۔ احباب نے اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے۔ انجمن کا احیا کیا۔ اس کے صدر مولوی عبداللہ صاحب وکیل مقرر ہوئے اور دکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد سے اس کا الحاق کیا گیا۔

۵ جنوری کو وہاں سے موڑتاڑ پہنچا۔ یہاں بھی دو روز مقیم رہا۔ جمعہ کے خطبہ کے علاوہ یہاں بھی دو تقریریں ہوئیں۔ جن میں جماعت کی بقا کے لئے تنظیم کی ضرورت بیان کی گئی۔ مولینا شاہ عبدالصمد صاحب وجناب مکرمی سید حسین صاحب نے اُمید دلائی کہ جلد انجمن قائم کرکے اس کا الحاق رکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد سے کردیا جائیگا۔

۸ جنوری کو بیگل پہنچا۔ دو تقریریں یہاں بھی ہوئیں۔ وقت کی تنگی اور قلت فرصت کے سبب سے احباب کی خواہش پوری ہوئی۔ اور زیادہ قیام نہ کرسکا۔ مگر ہر جگہ کے احباب نے پھر آنے کا وعدہ لیا۔ بیگل اور ربابا پور میں بھی انجمن ہے جس کا الحاق آئندہ میرے پہنچنے پر موقوف رکھا گیا ہے۔

۱۱ جنوری کو نانڈیڑ پہنچا۔ ماشاءاللہ یہاں اہلحدیثوں کی دو مسجدیں ہیں۔ یہاں تین روز رہا۔ اور تنظیم کے لئے بہت کوشش کی۔ مگر چونکہ مولوی ابو یوسف صاحب موجود نہ تھے۔ اس لئے آئندہ پر رکھا۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب جنرل مرچنٹ اور مولوی ابو یوسف صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب کا وجود بھی از بس غنیمت ہے۔ غالباً تنظیم کیلئے پھر مجھکو جانا پڑیگا۔

مولوی حافظ محمد یوسف صاحب اور مرزا محمود علی بیگ صاحب کارکنان رکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد نے جماعت کی خدمات اور تنظیم کیلئے جیسا اقدام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔

ہر ماہ مختلف عنوان پر رسالے طبع کراکر شائع کرتے ہیں

نوٹ: یہ کام جاری رہا تو انشاءاللہ امید ہے کہ جلد از جلد دکن کی جماعت اہلحدیث کی تنظیم مکمل ہوجائیگی۔ اس اہم امر کے انجام اور تکمیل کے لئے صوبائی کانفرنس کے کرنے کا خیال ہو رہا ہے۔

مومیائی ۱۲

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی ہی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتی ہے۔ مرد عورت بچے۔ بوڑھے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عار۔ آدھ پاؤ ۹/۔ پاؤ بھر ۸/۔ معہ محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برما سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲/ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادات

جناب شیخ محمد حسین صاحب از بمبئی

"میں قبل ازیں کئی مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں۔ بہت عمدہ اور ہر امراض کے واسطے بہت مفید پایا۔ لہذا ایک پاؤ بذریعہ ڈاک بھیجدیں۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے"

(۱۴۔ جنوری ۱۹۳۹ء)

جناب مولوی محمد شفیع صاحب از کانپور۔

"اس سے پیشتر تین چار دفعہ آپ کے ہاں سے مومیائی منگوا کر استعمال کر چکا ہوں۔ بڑی مفید ثابت ہوئی۔ اس لئے اب پھر تین چھٹانک جلد روانہ فرماویں"

(۲۱ جنوری ۱۹۳۹ء) ۔۔۔ (منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۳۳۰)

مژدہ ۴/

فلکِ توحید پر ایک نئے درخشندہ ستارے کا طلوع

یعنی یکم محرم الحرام کو

ایک دیہات پنجاب سے صحیح دین اسلام کی نشر و اشاعت کرنیوالے

ماہوار جریدہ الاسلام کا اجراء

جو

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما
مریضانِ وہم و عصیان کے لئے نسخۂ شفا
محصوران کفر و الحاد کا واحد مشکل کشا
ائمہ مساجد کا رفیق اور امہات مشرق کا مصلح
علمائے و شعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ
السنہ شرقیہ اسلامیہ کا مرقع ادب و انشا
غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلوپیڈیا ہوگا۔

چندہ سالانہ ۲/ روپیہ۔ پیشگی بھجوانے والے حضرات سے صرف عہ۔ آج ہی رعایتی چندہ بنام منیجر "الاسلام" محبت پور کمیوہ ضلع گجرات (پنجاب) براہ منڈی بہاؤ الدین بھجوا کر اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئے گا۔

ویدارتھ پرکاش

عرف

ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب بٹالوی)

جس میں ویدوں کو انسانی تصانیف ثابت کیا ہے اور خود وید منتروں کی عبارتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے۔ آریہ سماج آج تک اس کا جواب نہیں دے سکی۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت بجائے عہ کے ۱۰/

ملنے کا پتہ :۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

گلشن توحید کے سدا بہار پود

ہندوستان میں گلشنِ حدیث کی پود شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح نے لگائی۔ سیدنا محمد اسماعیل شہید رح نے اپنے خون سے سینچا۔ نواب صاحب بھوپال رح نے اس کے پھیلاؤ کیلئے خزانے کھول دئیے۔ (آخر یہ پود ملک کے چپہ چپہ پر پھیل گئی) اور ملک ابو یحییٰ امام خان نوشہروی نے اس سدا بہار گلشن سے ایک گلدستہ سجایا۔ کتنا خوشنما! جسے عوام نے پسند کیا۔ ارباب نظر نے سراہا۔ اہل حدیث کانفرنس نے اس کی توثیق کی۔ سرخیل موحدین ہند (مولانا ابوالوفاء امرتسری) نے مفید اور ضروری کی سند قبول عطا فرمائی اور علامہ السید سلیمان صاحب ندوی نے اس گلدستہ کی سجاوٹ دیکھ کر ایک سراپا بصورت "مقدمہ" رقم فرمایا

اس گلدستہ کا نام

تراجم علمائے حدیث ہند

صفحات ۶۲۵۔ قیمت ۸/۔ محصول ڈاک ۷/۔

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مارچ ۱۹۳۷ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پنجاہ سالہ جوبلی علیگڈھ میں منائی گئی جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا۔ جس میں جماعت اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں اس کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ ہر اہل حدیث کو خریدنی چاہئے۔ ضخامت ۲۰۸ صفحات۔ قیمت عہ

منگوانے کا پتہ :۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

مرض ذیابیطس کی زود اثر کیمیاوی دوا

الذیابیطس

مجرب مجرب آزمودہ

اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپکے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگا کر قدرت کا تماشہ دیکھیگا جس کے صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا پیاس کا زیادہ لگنا پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہوجانا پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا پنڈلیوں میں درد بدن میں خشکی اور تربل وغیرہ عوارض مرض اکتیس یوم میں قطعی دور ہوجاتے ہیں صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کردیتی ہے ہم خوراک نمونہ منگا کر تجربہ کیجیگا اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قلیل اجرت حلفیہ تحریر پر نیسہ واپس کردیجائیگی قیمت مکمل ۲۴ خوراک ۱۲ یوم ستے روپیہ نمونہ خوراک ۱۲ محصول علاوہ۔

بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک موثر علاج

حیات الصبیان

محافظ صبیان — محافظ صبیان

مسلہ ہے کہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچے کی زندگی اور موت کا سوال ہے بچے کے منہ سے ایک قسم زہریلا مادہ لعاب دہن کی ہمراہ یا دودھ کی ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اور طرح طرح کے عوارض مثلاً ہرے پیلے دست قے نفخ بدہضمی سوکھا پن وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں اور جس میں اکثر جا بیس نصیبی بچے ضائع ہوجاتے ہیں یہ دوا بچوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہورہی ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہوئے تندرست اور توانا رہتے ہیں ترکیب نہایت سہل ہے جو بلا بدمزگی استعمال ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ تین شیشی ۲ محصول بذمہ خریدار

پتہ: مطب حکیم سید ظہیر الحسن (میونسپل کمشنر متھرا یو پی)

دھلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

شرقاوی شرح تجرید بخاری ۸ — کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد ۲۰ — تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں کی گئی ہے ۱۴

حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ ۱۲ — سیرۃ الحلبیہ ۱۴

بخاری مع حاشیہ سندی ۱۲ — شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ ۸ — تفسیر خازن مع معالم ۷

قاموس عرب اعلیٰ کاغذ ۶ — المنجد طبعہ تاسعہ ۶

مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں ان کی مکمل فہرست۔ ۷ — فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد ۴۵ — تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ وخلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد ۲

تاج العروس شرح قاموس ۵۰

نوٹ:۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھیئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی ۲

امراض بتائے ہیں اس کے بعد ہر مرض کا طبی ویدک اور ڈاکٹری نام، پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اس کے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۸

کنز المفردات } جس میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ ۸

خواص بادام۔ بادام کے فوائد اور اس سے مختلف امراض کا علاج۔ ۴

خواص پیاز۔ پیاز کے بے نظیر فوائد اور اس سے اکثر بیماریوں کا علاج ۵

خواص نمک۔ نمک کے ذریعہ بہت سی امراض کا علاج۔ ۲

خواص گھی کوار۔ یعنی کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج ۹

خواص پھٹکڑی۔ قیمت ۸

خواص برگد۔ قیمت ۴

خواص پیپل۔ قیمت ۴

خواص آک۔ قیمت ۸

خواص انار۔ قیمت ۴

خواص ریٹھا۔ قیمت ۶

خواص سونف۔ قیمت ۸

خواص کیکر۔ قیمت ۴

سرمہ اسیر العین رجسٹرڈ

دھند، جالا، غبار، ڈھلکہ، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے منگوا کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱

تصحیح } سابقہ چند پرچوں میں قیمت غلطی سے ۲ چھپ جاتی رہی ہے اصل قیمت ۱ (ایک روپیہ) ہی ہے۔

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

طبی کتب

تصانیف [illegible] ساکن روڑی ضلع حصار

کنز التجربات } مولف نے اس میں پوری صدی دستیاسی نسخے درج کئے ہیں جو بار ہا تجربہ کی کسوٹی پر [illegible] میں سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کرکے [illegible] سے پیدا ہونے والے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ رجسٹرڈ ایل نمبر

اغراض و مقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

۲۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

۳۔ مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

۴۔ جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

۵۔ بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عه
رؤسا و جاگیرداروں سے 〃 لنے
عام خریداران سے 〃 عه
〃 〃 ششماہی ۲؍
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - - - ۲؍

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۱۔ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۳۔ مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۳۲۳)

فہرست مضامین

شانِ فاروقی

(از قلم مولوی محمد حنیف صاحب اغلب بسنوی از جھنڈے نگر)

مسلمانو رہے دل میں خیالِ آنِ فاروقی
نظر کے سامنے پھرتی رہے وہ شانِ فاروقی

ذرا پھر فی سبیل اللہ میدانِ عمل میں آ
اگر ہے کچھ خیالِ جذبۂ ایمانِ فاروقی

سرِ میداں چل جا پھر ذرا مردانہ وار آکر
دکھا دے تو مخالف کو وہی پھر آنِ فاروقی

اگر دیکھے کوئی تجھ کو نگاہِ بد سے اے مسلم
نظر آ کھینچ کے مثلِ تیغ بن جا شانِ فاروقی

بظاہر تو ہو شیرِ نر مخالف کی نگاہوں میں
بباطن رکھ نظر میں اپنی آپ و نانِ فاروقی

میسر کاش تجھ کو ہمتِ فاروقِ اعظم ہو
ترے اوسان ہونے چاہئیں اوسانِ فاروقی

جو نکلے بات منہ سے وہ اٹل ہو جائے دنیا میں
ترا اعلان ہونا چاہئے اعلانِ فاروقی

فلسطین و حجاز و نجد میں کیا ظلم ہوتا ہے
یہ آخر بھول بیٹھے کس لئے احسانِ فاروقی

دعائے اغلبِ عاجز کی بس صبح و مسا یہ ہے
الٰہی دے مسلمانوں کو عزّ و شانِ فاروقی

انتخاب الاخبار

—— امرتسر آج (۲۷ فروری) کو تمام دن مطلع ابرآلود رہا ہے۔ بعد دوپہر بارش بھی ہوئی۔ نیز اس ہفتہ کے مختلف ایام میں دو تین دفعہ بارش ہوئی۔

—— امرتسر سید بڈھے شاہ رئیس امرتسر کے صاحبزادہ اکبر علی کو چاقو سے حملہ کر کے ہلاک کر دینے کے الزام میں عدالت سشن نے ایک نوجوان عبد الباقی کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔

—— امرتسر میں حیدر آباد دکن سے ایک مسلم وفد آیا۔ جس نے اسلامیہ کالج امرتسر میں حیدر آباد کے حالات مجمع عام میں سنائے۔

—— لاہور مولانا ظفر علی خان نے ایک تقریر میں اعلان کیا کہ اگر شہید گنج کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں نہ ہؤا تو کم از کم ایک لاکھ مسلمانوں کو جیل جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

—— اتحاد پریس لاہور سے حکومت پنجاب نے مرزائیوں کے خلاف ایک پمفلٹ شائع ہونے پر ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کر لی ہے۔

—— حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ اس سال کُنبھ کا میلہ ہردوار میں نہیں ہوگا۔

—— سر غلام حسین ہدایت اللہ نے وزارت سندھ میں شامل ہو کر حلف وفاداری اٹھا لیا ہے۔

—— وادی کانگڑہ میں شدید بارش اور ژالہ باری ہونے کی وجہ سے دریاؤں اور ندیوں میں سیلاب آگیا

—— گورنر بنگال لارڈ بیرا بورن ۲۳۔ فروری کو کلکتہ میں انتقال کر گئے۔ گذشتہ سال جب وائسرائے ہند ۴ ماہ کی رخصت پر انگلستان گئے تھے تو موصوف ان کے قائمقام گورنر جنرل بنے تھے۔

—— لکھنؤ میں مدح صحابہ کے سلسلہ میں پھر سول نافرمانی شروع ہوگئی ۲۲ سنی لیڈر جن میں مولانا عبد الشکور۔ مولانا ظفر الملک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ گرفتار کر لئے گئے دس ماہ تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

—— لاہور ممبران پنجاب اسمبلی کے لئے ایک بل پیش ہونے والا ہے جسکی رو سے ہر ممبر کو دو ہزار چار سو روپیہ سالانہ تنخواہ ملیگی اور غیر حاضر ممبر کی تنخواہ سے پچیس روپے یومیہ کے حساب سے وضع کئے جائینگے۔

۷-۸-۹۔ اپریل کو ضلع گورداسپور پنجاب کے

مشہور قصبہ

فتح گڑھ چوڑیاں

میں جو امرتسر نارووال ریلوے لائن پر واقع ہے۔ زیر صدارت مولانا عبد القادر صاحب قصوری نہائت شان و شوکت سے کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں قال اللہ اور قال الرسول کے دلکش نغمے، دلفریب ترانے، اسوہ حسنہ اور خیر القرون کی یاد تازہ کرنے والی، شرک و بدعت کو دور کرنے والی تقریریں سامعین کو مسرور و محظوظ کرینگی۔

ایسے بابرکت اجتماع کی رونق کو دوبالا کرنا زندہ دلان پنجاب کا فرض اولین ہے۔ اس لئے اس میں شریک ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ مجلس استقبالیہ کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ اسکی ہر ممکن امداد کر کے توحید و سنت کی تبلیغ کا عملی ثبوت پیش کرنا ہر موحد متبع سنت کا تبلیغی فرض ہے۔ ایسے مواقع بار بار دیکھنے نصیب نہیں ہوتے

ع پھر خدا جانے یہ سامان رہے یا نہ رہے

—— پولینڈ میں جرمن مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع ہوگئی ہے۔

قبول اسلام میری جائے سکونت اور جائیداد امید پور کوٹ آبدیان تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ اور میں سرکاری ملازم ہوں۔ سانسی پنوار راجپوت ہوں۔ اور مذہب عیسائی رکھتا تھا۔ لیکن باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے راہ حق سے بے خبر تھا۔ عرصہ سے میں راہ حق کا طلب گار تھا۔ خدائے عزوجل نے فضل کرتے ہوئے مجھ عاصی کو اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ بغیر کسی حرص و طمع کے اپنے عیال و اطفال سمیت دین محمدی قبول کر لیا ہے۔ میرا پورا نام فقیر چند پنوار راجپوت تھا۔ اب اسلامی نام فقیر محمد پنوار راجپوت ہے۔

(فقیر محمد پنوار ٹیچر ریفارمیٹری سٹلمنٹ سکول امرتسر)

غریب فنڈ کی خبرلیں غریب فنڈ میں عرصہ سے کوئی امدادی رقم نہیں آئی۔ سائلین اخبار کے اجراء کے لئے تقاضے کر رہے ہیں۔ اسی لئے نئے داخلے بند کر کے سابقہ بھی واپس کئے جا رہے ہیں۔ اسطرح ان غرباء کی جو دل شکنی ہوگی اصحاب خیر اس کا اندازہ لگا کر اس فنڈ کی دل کھول کر امداد کریں۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

—— لندن میں فلسطین کانفرنس ختم ہوگئی ہے فلسطینی عربوں کے مطالبات منظور کرنے کی بجائے گورنمنٹ برطانیہ اپنی طرف سے ایک سکیم پیش کریگی۔

—— آل انڈیا نیشنل کانگرس کا جلسہ تری پوری (سی پی) میں ۱۰-۱۱ مارچ کو منعقد ہوگا۔ حکومت سی پی نے سرکاری ملازموں کو اس میں شرکت کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

—— کانگرس ورکنگ کمیٹی کے تیرہ ممبروں نے جن میں پنڈت جواہر لال، مولانا ابو الکلام آزاد، مسٹر پٹیل، سرحدی گاندھی وغیرہ شامل ہیں۔ اس وجہ سے استعفیٰ دیدیا ہے کہ صدر کانگرس مسٹر بوس نے کانگرس انتخابات کے دوران میں ان پر یہ الزام لگایا تھا کہ یہ ممبر فیڈریشن کے معاملہ میں دو انگریزوں کے ساتھ سازش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۶ فروری کو یہ استعفے منظور کر لئے گئے ہیں۔ اب ان کی جگہ عارضی انتظام کیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۱- محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

مسیحی مذہب کی صحیح تصویر

عرب جاہلیت کے ایک شاعر نے اپنے عشق و محبت کی تصویر یوں دکھائی تھی ؎ یَا عَجَبًا لِلنَّاسِ یَسْتَشْرِفُوْنَنِیْ ﴿ کَاَنْ لَّمْ یَرَوْا بَعْدِیْ مُحِبًّا وَلَا قَبْلِیْ (تعجب ہے کہ لوگ میری طرف اس طرح دیکھتے ہیں گویا انہوں نے مجھ سے پہلے کوئی عاشق دیکھا ہی نہیں)۔ شاعر کا مطلب یہ ہے کہ میں کوئی انوکھا عاشق نہیں ہوں مجھ سے پہلے میرے ہم مشرب بہتیرے گزرے ہیں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہوں۔ ایسا ہی ہونا بھی چاہئے۔ کیونکہ اس خصوص میں متأخر اپنے متقدم سے بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ ہم نے سمجھا تھا کہ یہ مضمون ایک شاعرانہ تخیل ہے۔ مگر مسیحی رسالہ "اخوت" دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ایسا تخیل بعض صورتوں میں مذہبی عقیدہ بھی بن جایا کرتا ہے۔ رسالہ "اخوت" لاہور نے ایک مضمون شائع کیا ہے جو بڑا لذیذ اور مروجہ مسیحی مذہب کا مکمل بیان اور صحیح نقشہ ہے اس کو دیکھنے سے مروجہ مسیحی مذہب کی پوری حقیقت سمجھ میں آجاتی ہے۔ یہ بھی سمجھ میں آجاتا ہے کہ قرآن شریف نے مروجہ مسیحی مذہب کی جو تصویر دکھائی ہے اس میں کوئی مبالغہ یا غلط بیانی نہیں ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے :- قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ یعنی نصاریٰ ہی کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ہے۔

نوٹ :- اس مضمون میں تجسم کا لفظ کئی جگہ آیا ہے۔ جس کے معنی ہیں جسم اختیار کرنا۔ مگر مسیحی اصطلاح میں اس کا معنی ہے خدا کا جسم اختیار کر کے حضرت مسیح کی شکل میں آنا۔ یہی مضمون قرآن مجید کی آیت موصوفہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس اصطلاح کو ذہن میں رکھ کر ناظرین مندرجہ ذیل مضمون مع حواشی کے پڑھیں اور لطف اٹھائیں۔ (مدیر)

"مسئلہ تجسم اور اُس کا دنیا پر اثر

دنیا کی مذہبی تواریخ میں مسئلہ تجسم کو عالمگیر تسلیم کیا گیا ہے[۱]۔ اگر قدیم یونانیوں۔ مصریوں۔ رومیوں اور ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو اوتار یا خدا اور انسان کے مابین ایک انسان کامل یا مظہر حقیقی کا خیال مذہب کے ساتھ ساتھ ابتدا ہی سے چلا آتا ہے[۲]۔ اگر ان قوموں کے ایمان اور معتقدات کو بہ نظر تعمق دیکھا جائے تو یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن مسیحی تصور تجسم اور دیگر ادیان اور مذاہب عالم کے اوتار کے نظریہ میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ ان مذاہب کے نقطہ نگاہ سے تو بے شمار اوتار ہو سکتے

---

[۱] انبیاء علیہم السلام کی تعلیم میں اسی کو کفر کہا گیا ہے انبیاء علیہم السلام کی تعلیم خدا کی نسبت جو کچھ ہے وہ ماہران شریعت سے مخفی نہیں۔ تورات، انجیل، زبور اور قرآن وغیرہ سب صحف انبیاء اس امر پر متفق ہیں کہ خدا وہ ہستی ہے جس کی شان مولانا روم مرحوم نے ایک شعر میں یوں دکھائی ہے ؎

اے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من

مرزا غالب مرحوم نے اس مضمون کو اردو میں یوں ادا کیا ہے۔ ؎ ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود
قبلہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں
(اہلحدیث)

[۲] انبیاء کرام اس خیال کی تردید بھی ساتھ ساتھ کرتے چلے آئے ہیں۔ مرض اگر ابتدائے آفرینش سے چلا آیا ہے تو دوا بھی اسکے ساتھ ساتھ چلی آئی ہے۔ قرآن مجید اسکی بابت ہمیں اطلاع دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے :-

کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَبَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیّٖنَ (پ۲-ع۱۰) وَمَا کَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَاخْتَلَفُوْا۔ (پ۱۱-ع۸)

یعنی حضرت آدم کی اولاد شروع میں دین خالص (توحید) پر قائم تھی۔ جب لوگ توحید میں مختلف ہو کر کافر و مشرک ہو گئے تو خدا نے ان کی ہدایت کے لئے دنیا میں انبیاء کرام کا سلسلہ جاری کیا۔ اسی لئے مسئلہ اوتار ہو یا کفر و شرک کوئی اور مسئلہ قدامت عہد اسکی صحت کی دلیل نہیں جو صحت کی

ہیں۔ اور اوتار کا اطلاق بغیر کسی امتیاز خصوصی کے ہر ایک ریفارمر اور مُصلح پر ہو سکتا ہے۔ مسئلہ تناسخ کی رو سے تو ایک ہی شخص بار بار جنم لے کر اوتار بن سکتا ہے۔ جیسا کہ کرشن جی مہاراج نے کہا ہے کہ "جب جب دنیا پاپ میں ڈوبتی ہے میں اس کی اصلاح کے لئے دنیا میں اوتار دھکر آتا ہوں" پھر ان اوتاروں کا کوئی نہ کوئی ہمسر اور ثانی ہوتا رہا ہے۔ ان کی نظیر پیش کی جا سکتی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی یہ دعویٰ نہ کر سکا کہ وہ خدا کا اکمل اور اتم مکاشفہ لے کر دنیا کی ہدایت اور رشد کے لئے آیا ہے۔ اوتار یا مظہر حقیقی کا اصلی مقصد تو یہ ہے کہ وہ بندگان خدا کو ہر طرح کے کفر و ضلالت کی ظلمت، شرک اور بت پرستی کے گناہِ عظیم سے بچا کر دنیا کو حقیقی خدا پرستی کا سبق سکھائے [۵۳] لیکن ان اوتاروں کے ناقص تصور خدا کے باعث لوگ اور بھی کفر و ضلالت کی دلدل میں دھنس گئے۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا۔ [۵۴] یہ اوتار چونکہ خود اپنی ہستی و ذات و صفات میں باقی انسانوں کی طرح کمزور اور ضعیف عاصی اور گنہگار تھے۔ اس لئے وہ دنیا کو خدا کا اثباتی تصور نہ دلا سکے۔ بلکہ بعض موقعوں پر ان کی زندگیوں سے لوگوں نے سخت ٹھوکر اور لغزش کھائی۔ اور خدا کے حقیقی عرفان سے کوسوں دور چلے گئے۔ بلکہ خدا کے متعلق باطل خیالات کے قائل ہو گئے۔ اندھا اندھے کو راہ نہیں دکھا سکتا۔ اور ایک گنہگار انسان گنہگار کو صحیح جادۂ عمل پر نہیں چلا سکتا۔ زندگی کی شاہراہ میں دونوں کو ایک کامل اور لاخطا [illegible] کی ضرورت ہے۔ [۵۵]

جب ہم مسیح کے تجسم پر غور کرتے ہیں تو اس سے ہمارے روحانی خیالات پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اور ہمارے روحانی حوائج اس میں پورے ہوتے ہیں خداوند یسوع نے خدا کے بارے میں ایسی لاثانی تعلیم دی ہے۔ جس سے کہ ایک مخلص متلاشی حق کو خدا کا سچا اور اثباتی تصور حاصل ہوتا ہے۔ اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ جس خدا کی وہ پرستش کرتا ہے وہ کیسا ہے؟ اس کی ذات و صفات کیسی ہیں؟ اس کی عبادت کس طرح کرنی چاہئے؟ ایک انسان کا انسان کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ ان تمام سوالوں کا صحیح اور درست جواب خداوند مسیح کی شخصیت میں ملتا ہے۔ [۵۶] اس نے خدا کے بارے میں ایسی صحیح اور درست تعلیم دی۔ جو ہر طرح کے کفر و ضلالت اور شرک و بت پرستی سے مبرا و منزہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ خدا ایک ہے اور اپنی ذات و صفات میں کسی غیر کا محتاج نہیں۔ وہ خالق بالفعل اور خالق بالقوی ہے۔ آپ نے بتایا کہ

۵۳ انبیاء و رسل کی بعثت کا اصل مقصد یقیناً یہی ہے۔ چنانچہ یہ حضرات دنیا میں جو تعلیم دینے آتے ہیں اس کو اس آیت میں ملاحظہ فرمائیں:-

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ (پ۱۶۔ ع۳)

(اے انبیاء کرام! تم لوگوں کو کہہ دو کہ ہم تمہاری طرح کے بشر ہیں۔ ہاں ہماری طرف خدا کا یہ پیغام پہنچا ہے کہ سوائے اسکے نہیں کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے)

اگر وہ اوتار بن کر خدا کی طرف بلاتے تو اپنے آپ کو سجدہ بھی کرواتے۔ مگر کسی نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت مسیح کو جب شیطان نے بہکا کر کہا کہ مجھے سجدہ کر تو آپ نے کیسا موحدانہ جواب دیا کہ:-

اے شیطان دور ہو جا کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اسی اکیلے کی بندگی کر۔ (متی ۴: ۱۰)

ہمیں سخت افسوس ہے کہ انبیاء کرام کی امتیں غیر انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ مشابہت پیدا کر کے ان سے نفرت کرنے کی بجائے ان کی ہمرنگی کو اپنے لئے باعث فخر بتاتی ہیں۔ حالانکہ اصولاً ان کے مذہب کو غلط جانتی ہیں۔ کیا ہی سچ ہے۔ ع

منکرے بودن وہمرنگ مستاں زیستن

(اہلحدیث)

۵۴ جس اوتار کی شان میں یہ الفاظ بھی ملتے ہوں کہ

اس نے چلا کر جان دی۔ (انجیل متی)

اس کو بھی فانی انسان کہا جائیگا یا نہیں؟ اور فاضل مضمون نگار کا یہ غضبناک فقرہ اس کو اوتار ماننے والوں پر بھی صادق آئیگا یا نہیں؟ ع

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(اہلحدیث)

۵۵ تعلیم انبیاء کی روشنی میں یہ اصول بالکل صحیح ہے کہ ایک عاجز انسان جو ماں کے پیٹ سے نکلا ہو پاک صاف نہیں ہو سکتا۔ چہ جائے کہ خدا کا اوتار بن سکے۔ (ایوب ۱۵: ۱۴)

(اہلحدیث)

۵۶ یہ تعلیم بالکل صحیح ہے۔ مگر مروجہ مسیحی مذہب کیا ہے؟ ہمیں اس کا جائزہ لینا ہے۔ مروجہ مسیحی مذہب عقیدہ اتھاناسیس کی رو سے یہ ہے:-

"باپ بیٹے اور روح قدس کی الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکساں جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا۔ اور ویسا ہی روح قدس ہے۔

باپ غیر مخلوق۔ بیٹا غیر مخلوق۔ اور روح قدس غیر مخلوق

باپ غیر محدود۔ بیٹا غیر محدود اور روح قدس غیر محدود

باپ ازلی۔ بیٹا ازلی اور روح قدس ازلی۔ تاہم تین ازلی نہیں بلکہ ایک ازلی۔

اسی طرح تین غیر محدود نہیں۔ اور نہ تین غیر مخلوق بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود۔

یونہیں باپ قادر مطلق۔ بیٹا قادر مطلق اور روح قدس قادر مطلق۔

تو بھی تین قادر مطلق نہیں۔ بلکہ ایک قادر مطلق ہے ویسا ہی باپ خدا۔ بیٹا خدا اور روح قدس خدا۔ تس پر بھی تین خدا نہیں۔ بلکہ ایک خدا۔"

(ملخص از عقیدہ اتھاناسیس)

(اہلحدیث)

خدا روح ہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مادہ کے جملہ عیوب سے مبّرا اور پاک ہے۔ وہ فاعل ذی ہوش اور صاحب علم و ارادہ ہے۔ اُس کی ذات لطیف ہے اس کا مطلب نہ صرف یہ ہے کہ وہ مادی نہیں بلکہ وہ اس مادہ کو محیط کئے ہوئے ہے۔ وہ دنیا کی حیات اور حرکت ہے۔ دنیا کا وجود بغیر اس کے قائم نہیں رہ سکتا (باقی) (اخوت لاہور صـ۳۳۴ بابت جنوری ۱۹۳۹ء)

قادیانی مشن

مسیح قادیانی کی ناکامی

الفضل کی زبانی

جناب مرزا صاحب قادیانی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خدا نے اس غرض سے بھیجا ہے کہ میں مسلمانوں کو اصلی معنی میں متقی بناؤں اور کفر و شرک کی جڑ کاٹ دوں اگر یہ کام مجھ سے نہ ہوا تو میں جھوٹا (اخبار بدر قادیان مورخہ ۱۹۔ جولائی ۱۹۰۶ء)

اب دیکھنا ہے کہ واقعہ میں کیا ظہور پذیر ہوا۔ کیا مسلمان متقی بن گئے؟ کیا کفر و شرک دنیا سے اُٹھ گیا؟ اس کا جواب ہم اپنے لفظوں میں نہیں دینا چاہتے بلکہ قادیان کے آرگن "الفضل" سے دیتے ہیں جو حال ہی میں شائع ہوا ہے۔

قادیان کا سرکاری گزٹ (الفضل) مسلمانوں کی حالت زار کا مرثیہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"موجودہ زمانہ میں مصلح ربانی کی بعثت کی ضرورت" جو شخص ذرا بھی غور و فکر سے کام لے وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوگا کہ جس قدر پُر فتن و فسادات موجودہ زمانہ ہے۔ اس کی مثال ازمنہ ماضیہ میں قطعاً نہیں مل سکتی۔ کوئی برائی، کوئی بدکاری، کوئی بے حیائی، کوئی سیاہ کاری ایسی نہیں جس کا ارتکاب کثرت سے نہ کیا جاتا ہو۔ اور کوئی اعلیٰ خُلق ایسا نہیں جس کی سر بازار مٹی نہ پلید کی جارہی ہو۔ ان حالات میں یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جب پہلے زمانوں میں اس سے کم بدکرداریوں اور بد افعالیوں کو دُور کرنے اور اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ خاص انسان مقرر فرماتا رہا ہے تو موجودہ زمانہ بھی اس بات کا بیحد محتاج ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق کسی کو مامور کرے۔ تاکہ وہ دنیا کے سعید الفطرت انسانوں کو اپنے خالق و مالک کے آستانہ پر جھکائے اور خدا تعالےٰ کے قرب اور وصل کی نعمت عطا کرے۔

لیکن جب اس فطری اور حقیقی مطالبہ کو عام لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے اور ان کی طبائع میں کسی مامور من اللہ اور مصلح ربانی کی تلاش و جستجو کا جذبہ پیدا ہوتا ہے تو وہ لوگ جو اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں۔ لیکن دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد شرّ من تحت ادیم السماء کے مصداق بن چکے ہیں۔ پکار اٹھتے ہیں کہ اب کسی مامور اور مرسل کی ضرورت نہیں ہے، امت محمدیہ کی اصلاح اور دنیا میں اشاعت اسلام کے لئے علماء ہی کافی ہیں۔

اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر علماء ہی کافی ہوتے تو یہاں تک نوبت ہی کیوں پہنچتی کہ ایک طرف تو مسلمان کہلانے والے اسلام کی حقیقت سے بے بہرہ ہو کر چاہ ضلالت میں گرے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ساری دنیا کے علماء میں سے کسی کو بھی اشاعت اسلام کا خیال تک نہیں ہے۔ اور خیال آ بھی کس طرح

---

۵ اس کے متعلق مروجہ مسیحی مذہب کے علماء کی تعلیم ہم ایک ہی فقرہ میں دکھاتے ہیں جو پادری فنڈر کے الفاظ میں یوں ہے:۔

وہ جنگل میں جلتے ہوئے بوٹے میں موسیٰ پر ظاہر ہوا (مفتاح الاسرار صـ۳۸)

انجیل متی میں ولادت مسیح کے ذکر میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی۔

تو اب بقول پادری صاحب اپنی پیدائش سے چودہ سو سال پہلے حضرت موسیٰ کو پہاڑ پر انا ربک کہہ کر پکارنے والا یہی مسیح تھا۔ تو اس شعر کی صحت میں کیا شک ہو سکتا ہے ؎

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال
کہ من از خدا پیش بودم دو سال

(نوٹ) ہم جانتے ہیں کہ مسیحی دوست ہماری اس تقریر پر کہیں گے کہ "اہلحدیث" مسیحی مذہب سے واقف نہیں کیونکہ یسوع مسیح کی جس پیدائش کا ذکر متی نے کیا ہے وہ اس کی انسانی حیثیت ہے اور پادری فنڈر صاحب نے جلتی آگ سے جس مسیح کو انا ربک پکارنے والا کہا ہے وہ اسکی شان الوہیت ہے۔ اس لئے ان دونوں باتوں میں کوئی اختلاف نہیں۔

اسکے جواب میں ہم کہیں گے کہ اہلحدیث اگر مسیحی مذہب سے واقف نہیں ہے تو مقام تعجب نہیں لیکن مسیحیوں کا اپنے مذہب سے ناواقف ہونا سخت تعجب کا موجب ہے اب مسیحیوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے مذہب سے واقف ہیں تو بتائیں کہ مسیح کی حقیقت اصلیہ محض الوہیت ہے یا محض انسانیت یا دونوں سے مرکب؟ اگر محض الوہیت ہے تو مسئلہ پیدائش غلط! اگر محض انسانیت ہے تو انا ربک والا قول غلط! اگر مرکب ہے تو بحکم کل مرکب حادث مسیح حادث ہوا اور بصورت حادث ہونے کے مخلوق ہے اگر مخلوق ہے تو اپنی ہستی کے دونو اطراف (ابتدا اور انتہا) میں محدود ٹھیرا۔

مقدس اتھاناسیس کا عقیدہ جو عیسائیوں میں موجب نجات سمجھا گیا ہے وہ اس تیسری شق کی تعیین کرتا ہے چنانچہ اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

جس طرح نفس ناطقہ اور جسم ایک انسان ہے اسی طرح خدا اور انسان ایک مسیح ہے۔ (دعائے عمیم صـ۲۳)

اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح ہر ایک انسان اپنی پیدائش میں مرکب ہے اسیطرح مسیح بھی اپنی پیدائش میں مرکب ہے اور مرکب کے حادث ہونے میں کسی کو

سکتا ہے جبکہ وہ خود اسلام کے فیض اور برکات سے محروم ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ اسلام میں وہ کونسی فضیلت ہے جو اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔" (الفضل قادیان ۳۰ فروری ۱۹۳۰ء)

اہلحدیث کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مسیح موعود دنیا میں تشریف لائے، مخالفوں کی طعن و تشنیع سنی اور اپنے مقصد کا اعلان صاف الفاظ میں کر گئے۔ مگر اہلیان کا یہ حال ہے جو اخبار الفضل کے مذکورہ اقتباس سے ظاہر ہے۔ تو کیا اس پر یہ کہنا بے جا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

خلیفہ صاحب کا رسالت محمدیہ پر حملہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض نبوت میں سے جن کی ادائیگی کے بغیر آپ رسول کہلانے کے حقدار ہی نہیں ہیں ایک یہ اہم فریضہ بھی ہے کہ آپ امور اعتقادیہ و احکام شرعیہ کی پوری طرح وضاحت کر کے لوگوں کے ذہن نشین کرادیں۔ چنانچہ آیات لتبین للناس ما نزل الیھم۔ لتحکم بین الناس بما اراک اللہ یعلمھم الکتاب والحکمۃ میں یہی ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اگر آنحضرت صلعم اس فرض کو ادا نہ کرتے تو خدا فرماتا ہے فما بلغت رسالتہ تو نے نبوت کی تبلیغ ہی نہیں کی۔ بخلاف اس کے خلیفہ صاحب قادیانی اپنی خود ساختہ نبوت کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور اس بات پر صرف کر رہے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے بعض ایمانی و اعتقادی مسئلوں کو امت سے مخفی رکھا۔ معاذ اللہ! ثم معاذ اللہ!!

چنانچہ خلیفہ صاحب رقمطراز ہیں:-

"میری ایک بیوی نے سوال کیا کہ آپ نے بتایا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ میرے بعد رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی۔ (پھر) آپ نے فرمایا مبشرات جاری ہیں اور مبشرات سے مراد نبوت ہے جب مبشرات سے مراد نبوت ہے تو آنحضرت نے یہ کیوں فرمایا کہ نبوت ختم ہوگئی۔ کہنا (تو) یہ چاہئے تھا کہ نبوت جاری ہے؟ اسکے جواب میں یاد رکھنا چاہئے کہ حکیم لوگ مقتضائے وقت کے مطابق بات کرتے ہیں پہلے جتنے نبی تھے وہ سب براہ راست نبی ہوتے تھے چونکہ (صحابہ کے وقت) نبوت کا مفہوم یہی تھا اس لئے آنے والے کا خیال پیدا ہوتے ہی ذہن اسی طرف جاتا تھا (حالانکہ آنے والا نبی امتی نبی تھا) چونکہ اس مضمون کے نیا ہونے کی وجہ سے خطرہ تھا کہ لوگ دھوکا کھا جائینگے۔ اس لئے آنحضرت نے اس بات پر زور دینا ضروری سمجھا کہ جس قسم کی نبوت وہ سمجھتے تھے وہ بند ہوگئی۔ اگر آپ زور نہ دیتے تو آپ کے بعد اسود عنسی وغیرہ یہ کہہ کر کہ تم میں نبی آسکتے ہیں لوگوں کو دھوکہ دیتے۔ اب یہ شبہ باقی ہے کہ اس (نبوت) کا بھی انکار کیا گیا ہے جو جاری ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ ہاں مخفی رکھا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا لکن المبشرات تا جس نے فائدہ اٹھانا ہے اسی کا ذہن ادھر جائے دوسرے کا نہ جائے اور جب تک وہ نبی نہ آئے جو ان الفاظ کا مصداق ہے تب تک تو فیصلہ رہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے کھول کر بتلا دیا کہ ان احادیث کا کیا مطلب ہے، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف الفاظ میں یہ فرما دیتے کہ بغیر شریعت کے آنحضرت کی اتباع میں نبوت جاری ہے تو مسیلمہ وغیرہ یہی دعویٰ کرتے کہ ہماری نبوت اتباع والی اور غیر تشریعی ہے۔ پھر سوچو کہ اسلام کو کس قدر نقصان پہنچتا۔"

معمار اس تحریر میں جس چیستاں آمیز انداز بیان کو جناب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ قابل شرم ہے۔ پھر جس لفظ "مبشرات" کو اس بجھارت کی کنجی بتایا گیا ہے وہ خود محتاج تفسیر ہے۔

ہم سابقاً بدلائل واضحہ ثابت کر آئے ہیں کہ لفظ مبشرات سے نبوت نکالنا سراسر غلط ہے۔ پھر اس خام بنیاد پر خلیفہ صاحب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بہتان باندھنا کہ حضور نے نبوت ایسے ایمانی و اعتقادی مسئلہ کو بھول بھلیوں کی صورت میں مشتبہ کر دیا اور ایسا کرتے ہوئے آپ نے گویا بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ کی بھی پرواہ نہ کی۔ آنحضرت کی رسالت پر گستاخانہ حملہ اور نہایت ہی قابل شرم فعل ہے۔

خلیفہ صاحب کی یہ تحریف اتنی بودی ہے کہ مرزا غلام احمد جیسے منکر ختم نبوت اور مشاق محرف کو بھی نہیں سوجھی اور سچ تو یہ ہے کہ ایسی بات ان کے ذہن میں آ بھی نہیں سکتی تھی وہ خود ایک مدعی نبوت تھے لہٰذا ان کی غیرت یہ گوارا ہی نہیں کر سکتی تھی کہ کسی نبی سے اس قسم کی حرکت سرزد ہو سکے کہ وہ ایمانیات کے مسائل کو بھی بجھارتوں کے رنگ میں ناقابل فہم بنا دے۔ بلکہ مرزا صاحب نے اس بارے میں اپنا عقیدہ "کتاب کرامات الصادقین" صلہ پر یہ لکھا ہے کہ

"قرآن کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جس کو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے اور ایسی نہیں کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے۔ اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کار خانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا۔"

حاصل یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ گمان کرنا کہ آپ نے کسی مسئلہ کو عمداً پوشیدہ رکھا تھا سراسر گمراہی ہے؛ آپ نے تو اپنی تبلیغ کو بیان تک

الہامی ہوغل۔ مرزا صاحب قادیانی کی الہام سازی (۳۲۸)

عمل ظاہر کیا ہے کہ فمن اراد ان یفرق امر هذه الامت وهو جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان (مسلم) یعنی جو شخص اس امت کے اتفاقی مسئلہ (مثل ختم نبوت وغیرہ) میں افتراق پیدا کرنے کی کوشش کرے اسے خارج الارض کردو۔

چہ جائیکہ آنحضرت خود ہی کسی مسئلہ پر زور دیکر امت کو اس پر سختی سے متفق کریں پھر آپ ہی اسمیں رخنہ اندازی کی۔ نہ صرف یہ کہ گنجائش ہی رکھیں بلکہ ساڑھے تیرہ سو برس بعد پیدا ہونے والے ایک شخص کے لئے اس اجماعی مسئلہ میں افتراق پیدا کرنا لازمہ ایمان قرار دیں شان النبی اعظم من ذلك

خلیفہ قادیانی کی تحریف اس وجہ سے بھی باطل ہے کہ جس دین میں اس قسم کی مخفیات ہوں جنکی تبلیغ ایک آنے والے نبی کی ذات سے وابستہ ہو۔ وہ دین کامل کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ وہ راقم ہیں :-

"عیسیٰ صرف توریت کے وارث تھے۔ جس کی تعلیم ناقص ہے۔ اسی وجہ سے انجیل میں ان کو وہ باتیں بیان کرنا پڑیں جو توریت میں مخفی اور مستور تھیں۔ لیکن قرآن شریف سے ہم کوئی امر زیادہ بیان نہیں کرسکتے کیونکہ اس کی تعلیم اتم اور اکمل ہے اور وہ توریت کی طرح کسی انجیل کا محتاج نہیں۔"

(تحریر مرزا بجواب منشی برہان الحق)

یہ بیان بلند آواز سے اعلان کر رہا ہے کہ میاں محمود کا قول یکسر غلط اور خلاف قرآن ہے۔

میاں محمود صاحب کا یہ لکھنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کی نبوت کے بند ہونے کا عقیدہ صرف اس لئے رائج کیا تھا کہ مسیح موعود کی آمد تک تو بوجہ عقیدہ ختم نبوت امت مدعیان نبوت کے فتنہ سے محفوظ رہے اور جب مسیح موعود آجائیگا تو وہ خود اس راز کے چہرے سے پردہ اٹھائیگا۔

اس وجہ سے بھی جھوٹ ہے کہ مرزا صاحب نے اس راز کو کھولنا تو درکنار خود نہیں سمجھا۔ ان کا تحریری بیان موجود ہے کہ :-

"مبشرات" سے مراد صرف جزوی نبوت ہے جو محدثیت کے درجہ تک منتہی ہے :"

(توضیح المرام صٓ ۲)

بلکہ اور موقع پر تو مرزا جی نے مبشرات کو یہاں تک وسیع کیا ہے کہ جملہ کفار و زانی اشخاص کو بھی اس میں شریک کردیا۔ (اخبار الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء)

پس خلیفہ صاحب نے حدیث لکن المبشرات کے اندر نبوت کا مخفی ہونا ظاہر کرکے نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ مرزا غلام احمد پر صریح افترا باندھا ہے۔

تائید الٰہی خلیفہ قادیانی نے تو حدیث مبشرات سے نبوت ثابت کرنی چاہی تھی جو ہو نہ سکی۔ ہاں اللہ تعالےٰ جس کا قانون ہے کہ وہ بعض اوقات جھوٹوں کو خود ہی ان کے ہاتھوں سے ذلیل کرادیتا ہے۔ اس مضمون میں خود خلیفہ صاحب قادیانی کے ہاتھ سے یہ تحریر کرادیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہی تلقین کی تھی اور بار بار کی تھی کہ میرے بعد کسی قسم کی بھی نبوت باقی نہیں۔ اور امت بھی اسی پر متفق تھی۔ اس قول محمود کا نتیجہ یہ ہے کہ مرزائی لوگ جس قدر آیات یا احادیث یا اقوال بزرگان سلف۔ مسئلہ اجراء نبوت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں وہ سب کے سب اس مضمون سے یکسر خالی ہیں۔ کیونکہ میاں محمود احمد صاحب خود لکھتے ہیں کہ اجراء نبوت کا مسئلہ ایک راز تھا جسے امت میں سے کوئی شخص نہیں سمجھا۔

مرزائیو! کیا کہتے ہو؟ ولنعم ما قیل

"پاپی کے مارنے کو یہاں پاپ بلی ہے"

(باقی)

بریلوی مشن

نذیر کی ندا بجواب فقیر کی صدا

(مرقومہ مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

پیر جماعت علی شاہ صاحب کے بیٹے حافظ حیدر حسین صاحب کی طرف سے "انوار الصوفیہ" میں صدائے فقیر کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں قبروں پر پھول ڈالنا اور اچھاڑ چڑھانا وغیرہ امور کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مولوی عبداللہ صاحب ثانی اس کا جواب لکھ رہے ہیں۔ جس کی پہلی قسط ۱۰- فروری سے دوں میں درج ہوئی اس کے بعد کوٹلوی احباب کا مضمون درج کیا گیا آج صدائے فقیر کے جواب کی دوسری قسط ہے ناظرین بنظر انصاف پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں۔ (مدیر)

قبر پر چادر ڈالنا

اس مسئلہ کے ثبوت میں آپ نے کوئی آیت یا حدیث یا قول امام پیش نہیں کیا۔ صرف ایک عبارت رد المحتار سے نقل کی ہے۔ جو یہ ہے :-

"کرہ بعض الفقہاء وضع الستور والعمائم والثیاب علی قبور الصالحین والاولیاء قال فی فتاوی الحجۃ وتکرہ الستور علی القبور ولکن نحن نقول الآن اذا قصد بہ التعظیم فی عیون العامۃ حتی لا یحتقروا صاحب القبر ولجلب الخشوع والادب للغافلین الزائرین فھو جائز لان الاعمال بالنیات" (انوار الصوفیہ جولائی ۳۸ء)

اس عبارت سے صاف ثابت ہے کہ فقہاء متقدمین قبروں پر اچھاڑ وغیرہ چڑھانے کو مکروہ (ناجائز) خیال فرماتے تھے۔ صرف صاحب رد المحتار کا خیال ہے کہ ہم اس کو اس لئے جائز کہتے ہیں کہ لوگ صاحب قبر کو حقیر نہ جانیں اور ان کی عزت کریں۔

مگر موصوف کی یہ رائے ہرگز ہرگز قابل قبول نہیں۔ اس کی مثال تو بالکل اس طرح ہے جیسے کوئی شخص ڈاڑھی منڈانے والا یوں کہہ دے کہ ڈاڑھی

منڈاتا تو مکروہ ہے مگر میں اس لئے منڈاتا ہوں کہ لوگ ڈاڑھی والوں کی ناقدری اور ڈاڑھی منڈے کی قدر کرتے ہیں"

جیسے یہ فعل اس مصلحت کی بنا پر درست نہیں ویسے ہی صاحب ردالمحتار کا قول مذکور بھی صحیح نہیں اس کے علاوہ فقہاء متاخرین کا فتویٰ سنئے!

فی نصاب الاحتساب وتسجیة القبر غیر مشروع اصلاً فی حق الرجال وبعد تسویة اللبن فی حق النساء ومر علیٌ بقبر رجل قد سجی فنها وهکذا فی فتاوی مطالب المؤمنین۔

(مأة مسائل ص۳۹)

قبروں کو ڈھانکنا یعنی غلاف ڈالنا مردوں کے حق میں بالکل غیر مشروع (ناجائز) ہے اور عورتوں کی قبروں پر لحد کی اینٹیں لگا دینے کے بعد (مکروہ ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک قبر پر سے گزرے جس کو ڈھانپا گیا تھا تو آپ نے منع فرما دیا تھا

مدد طلب کرنا

اس عنوان میں صاحبزادہ صاحب نے غیر اللہ سے استمداد کو جائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

مقبولان بارگاہ الٰہی سے مدد طلب کرنا اور انہیں بارگاہ حق میں حصول مراد کے لئے ذریعہ بنانا بے شبہ جائز ہے"

(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۳۸ء)

ہمارے برادر نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ مگر آپ نے شاہ صاحب موصوف کو پیش کرنے میں سخت غلطی کھائی ہے اور ان کا قول سمجھنے میں بھی شدید ٹھوکر کھائی ہے۔ کاش اگر آپ تفسیر عزیزی کی عبارت ماقبل یا بعد سے پوری پڑھ لیتے تو آپ کبھی اپنے دعوے کے اثبات میں اس کو پیش نہ کرتے۔

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ شاہ صاحب موصوف کی وہ عبارت جو صاحبزادہ صاحب نے نقل کی ہے۔ ان کے دعویٰ کی مثبت نہیں بلکہ ان کے خلاف ہے اور شاہ صاحب کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مقبولان بارگاہ سے بعد از وفات کسی قسم کی مدد طلب کرنی جائز ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیوی امور دو قسم کے ہیں۔ ایک مبادی۔ دوسرے مقاصد۔ مبادی میں مخلوق سے استمداد جائز ہے مگر مقاصد میں نہیں۔ مثلاً مریض کے لئے دوا تجویز کرنا اور پلانا اور طبیب سے مشورہ لینا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب مبادی ہیں۔ ان میں غیر خدا سے استمداد جائز ہے۔ مگر اس ساری کوشش سے اصل مقصود شفا ہے وہ کسی مخلوق کے ہاتھ میں نہیں۔ اسی لئے حضرت خلیل علیہ السلام نے کہا تھا:۔ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ (جب میں بیمار ہوتا ہوں وہی خدا مجھے شفا بخشتا ہے) اسی لئے کسی پیر فقیر کو مخاطب کر کے شفا طلب کرنا یا اس سے اولاد مانگنا جائز نہیں ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ نے تفسیر میں یہی قسم اعانت یا استعانت کی جائز لکھی ہے۔ چنانچہ اصل عبارت شاہ صاحب کی یہ ہے:۔

"باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہے کہ اعتماد غیر باشد و اورا مظہر عون الٰہی نداند حرام است واگر التفات محض بجانب حق است و اورا یکے از مظاہر عون الٰہی دانستہ وبکارخانہ اسباب وحکمت او تعالیٰ دراں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید دور از عرفان نخواہد بود در شرع نیز جائز وروا است در انبیاء و اولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند ودر حقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق است لاغیر"

(تفسیر فتح العزیز ص۲۰)

سمجھنا چاہئے کہ غیر سے اس طرح مدد چاہنا کہ اسی پر بھروسہ ہو اور اس کو مدد الٰہی کا مظہر جانتا ہو حرام ہے۔ اور اگر توجہ صرف حضرت حق کی طرف ہے اور غیر کو مدد الٰہی کا مظہر جان کر اور اللہ تعالیٰ کے کارخانہ حکمت و اسباب میں نظر کر کے غیر سے ظاہری مدد طلب کرے تو یہ عرفان سے دور نہیں ہے اور شریعت میں جائز ہے اور انبیاء اور اولیاء نے بھی غیر سے اسی طرح کی مدد طلب کی ہے۔ اور درحقیقت یہ استعانت غیر کے ساتھ نہیں بلکہ حضرت حق ہی کے ساتھ ہے"

ناظرین! اس عبارت سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ شاہ صاحب جس اعانت کا ذکر کر رہے ہیں وہ انبیاء بھی چاہا کرتے تھے۔ اگر یہ مقبولان بارگاہ سے استعانت ہے تو انبیاء کے بعد کون لوگ مقبول ہیں جن سے وہ مدد چاہا کرتے تھے۔ حالانکہ شاہ صاحب کی عبارت میں صاف الفاظ ہیں:۔

انبیاء و اولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند۔

(ترجمہ) انبیاء و اولیاء نے بھی غیر سے اسی طرح کی مدد طلب کی ہے۔

اب کیا صاحبزادہ صاحب بتا سکتے ہیں کہ انبیاء کس سے مدد طلب کرتے تھے۔ اور انبیاء میں سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں۔ آپ کس سے استمداد کرتے تھے اور جناب سے زیادہ مقبول کون ہے۔

انصاف انصاف!! صاحبزادہ صاحب! ازراہ انصاف تفسیر فتح العزیز کو دوبارہ غور سے پڑھیں تو آپ کو وہی بات نظر آئیگی جو ہم نے بیان کی ہے۔ (باقی)

شیعی عبادت
صرف قرآنی روشنی میں

(از ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

شیعی عبادت کس ذوق پر مبنی ہے؟ یہ بجائے خود محل نظر ہے اور اس ذوق کی پاداش میں شیعہ جماعت شروع سے لے کر اب تک یہود کی طرح خدائی نعمتوں تمکین فی الارض سے کس بُری طرح محروم رہی۔ حتیٰ کہ حضرت ابو الائمہ تک بھی ایک ساعت کے لئے خلافتِ سیاست پر تمکین حاصل نہ فرما سکے۔ مگر یہ موقعہ اس تفصیل کا بھی نہیں۔

بلکہ مقصود یہ ہے کہ شیعی حضرات نے "ظالمین" کے فرضی عنوان سے لعنت[1] کی جو رچنا رچا رکھی ہے۔ اس کا مبنیٰ احکام قرآنی ہیں یا اختراع طبعی؟

قرآن مجید میں لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ قسم کی آئتیں تو ضرور ہیں مگر کوئی ایک آیت بھی ایک دوسرے پر لعنت برسانے کے لئے حکم کے طور پر نہیں آئی۔ جس آئت سے لعنت کا برملا استدلال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے :-

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ ط اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ ط

تو کیا اگر اخفائے ما انزل اللہ کرنے والوں پر لعنت بازی نہ کی جائے تو ایمان کی خیر نہیں؟ واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ایسی آیات احکام میں داخل نہیں کہ ان کی وجہ سے لعنت کو ہم شغلِ دین سمجھ کر ایک دوسرے کو اس کا مورد بناتے رہیں۔ ورنہ قرآن مجید میں یہ آئت بھی تو ہے کہ

اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْکَبُوْا مِنْھَا وَ مِنْھَا تَاْکُلُوْنَ ط

اللہ العالمین نے چوپائے جو پیدا کئے تو ان میں سے بعض تمہاری سواری کے کام آتے ہیں اور بعض کھانے کے۔

کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ایک دوسرے پر لعنت برسانے کی طرح ہم چار پایوں کی پشت پر ضرور چڑھے پھریں۔ اور وقت بے وقت اور چار و ناچار ہم بعض چار پایوں کا گوشت کھانا بھی واجب سمجھ لیں۔ حالانکہ آج تک اس آیت سے شیعی علمائے عظام نے اس وجوب کا استدلال نہیں فرمایا۔ پھر آیت لعنۃ اللہ علی الظالمین سے اعدائے اہل بیت پر لعنت کا استدلال کیونکر ہو سکتا ہے۔

قرآن مجید میں یہ آیات بھی ہیں کہ

وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَھَا لَکُمْ فِیْھَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْھَا تَاْکُلُوْنَ وَ لَکُمْ فِیْھَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَ حِیْنَ تَسْرَحُوْنَ وَ تَحْمِلُ اَثْقَالَکُمْ اِلٰی بَلَدٍ لَّمْ تَکُوْنُوْا بٰلِغِیْہِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ وَّ الْخَیْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْھَا وَ زِیْنَۃً وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ہ

اور چار پائے بھی ہیں جو ہم نے تمہاری ضروریات کے لئے پیدا کئے۔

(۱) ان میں سے بعض میں تمہارے لئے گرمی کا سامان اور دوسری قسم کے منافع ہیں۔

(۲) ان چار پایوں میں تمہارے لئے یہ رونق بھی ہے کہ صبح و شام (دونوں وقت) جب وہ چرنے کے لئے جنگل کو جاتے اور شام کے وقت واپس لوٹتے ہیں تو کیسے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

(۳) ان چار پایوں پر تم بار برداری بھی کرتے ہو جسکو تم خود نباہ نہ سکتے تھے۔

(۴) انہی چوپایوں میں گھوڑے ہیں خچر ہیں اور گدھے ہیں۔ جن پر تم سوار ہو کر اپنی شان دکھا سکتے ہو تو کیا؟

(۱) اعدائے اہل بیت یا ظالمین پر لعنت کی بوچھاڑ کے ساتھ ساتھ اونی کپڑے پہننا بھی واجب ہے۔

(۲) اسی طرح شوقِ لعنت کی طرح ہر ایک مجتہد اور عالم کے لئے ایسا ریوڑ پالنا بھی لازم ہے؟ جو صبح کے وقت چرنے کے لئے جائے اور شام کے وقت گھر لوٹ کر طویلہ کی زینت بنے۔ تاکہ مومنین کی خوشی اور مسرت میں اضافہ ہو سکے۔

(۳) اسی طرح اہل بیت یا ظالمین پر وجوب لعنت کی طرح چار پایوں پر سواری کرنا بھی واجب ہے؟ اور یہ بھی فرض ہے؟ کہ شیعی حضرات بوقت ضرورت اپنا سامان لاریوں اور ٹرینوں پر لادنے کی بجائے چوپایوں کی پشتوں پر منتقل کرنا ضروری سمجھیں۔

(۴) اور اسی طرح وجوب لعنت کی طرح گھوڑے، خچر اور گدھے کی سواری بھی ہر ایک مجتہد اور عامی شیعہ کے لئے واجب ہے؟

مگر اس آئت سے اس قسم کے وجوب کا کوئی عالم قائل نہیں

شیعی لعنت کا عکس

ہم برملا کہتے ہیں کہ شیعی لعنت کا یہ شور و شین صرف اخیار اصحاب محمد (اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ اصحاب محمد) سے نفرت اور علی و آل علی (علیہم السلام) کے ساتھ غلو محبت کے پروپاگنڈا کی غرض سے برپا کیا گیا۔ اور ان حضرات کا یہ مشغلہ عمل میں فرائض و مؤکدات سے اہم در اہم ہے (صفت بندہ سے نہ چھپائے گا) جو ہر حال و ہر قال میں معمول بہ ہو چکا ہے۔ ولیکن چونکہ مسئلہ لعنت کا ثبوت آئت زیر بحث سے کیا جاتا ہے۔ یعنی

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ

---

[1] اس سے مراد وہ لعنت ہے جو شیعہ حضرات [illegible] دین پر کرتے ہیں۔

(بیشک جنہوں نے خداوند عالم کی نازل کردہ
بینات و ہدایات کو چھپایا۔ حالانکہ وہ تو
ظاہر کرنے کی غرض سے ہم نے بھیجی تھیں۔
یہ لوگ ہیں جن پر خداوند عالم اور جملہ لعنت
کرنے والے لعنت کرتے ہیں)

محل نظر یہ ہے کہ جس طرح خلفائے ثلاثہ نے جناب امیر علیہ السلام سے متفقہ نصوص خلافت کو چھپا کر خود ہی خلافت پر تسلط جما لیا۔ جس سے وہ ما انزلنا من البینٰت والھدٰی کے کاتم (چھپانے والے ہوئے) اور اولئك یلعنھم ...... کے مصداق قرار پائے تو اس اصول کے مطابق کہ

"جو شخص بھی ما انزلنا من البینٰت
والھدٰی کے بعد کتمان حق کا مرتکب ہو
وہ خداوند عالم اور جملہ لاعنین کی لعنت کا
مستحق ہے"

ہمیں غور کرنا پڑیگا کہ کہیں جناب امیر علیہ السلام سے بھی تو کتمان نہیں ہوا۔ ؎

مشکل بہت پڑیگی مقابل کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھیئے گا ذرا دیکھ بھال کے

تو ——— ؟

اگر ایک طرف شیعی حضرات آیت بلغ ما انزل الیك من ربك (تبلیغ حکم الٰہی کیجئے) وان لم تفعل فما بلغت رسالۃ ربہ (اگر ایسا نہ کیا تو تبلیغ ناتمام رہ جائیگی) سے استدلال فرماتے ہیں وصیت امیر علیہ السلام کا۔ جس پر نص الیوم اکملت لکم ہے۔ جو لے آج میرے دین کی تکمیل ہو چکی کیا جاتا ہے۔ اور ان دونوں آیتوں (۱) بلغ ما انزل الیك من ربك (۲) الیوم اکملت لکم دینکم کے اس (دم ما نے) ربط سے ثابت کیا جاتا ہے کہ اگر رسالتمآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خم غدیر پر امیر المومنین کو اپنا وصی ظاہر نہ فرماتے۔ تو قصر رسالت مآب (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے پیروں پر گر پڑتا اور دین ناقص رہ جاتا۔

ہاں صاحب! بے شک اگر رسالت کا کوئی حکم بھی ظاہر ہونے سے رہ جائے تو رسالت ناقص اور رسول رسول کاذب ہو کر رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ موجودہ قادیانی رسالت کا انجام ہوا۔ جس کی نبوت کی نئیا دریائے بیاس کے دھارے پر ہچکولے کھا رہی ہے۔ مگر الحمد للہ رسل میں سے کسی نے بھی ایسا نہیں کیا۔ آخر تو رسول ربانی تھے۔

یہ خیال بھی رہے کہ شیعی معتقدات میں خلافت کہیں افضل ہے رسالت سے۔ اسے بھی فراموش نہ کیجئے گا کہ کسی رسول نے کسی مرتبہ پر اپنے رسول ہونے کو پوشیدہ نہیں رکھا۔ بلکہ بعض اس منصب کے اظہار کے عوض میں ½ ۹ سو سال تک مورد ستم رہے بعض آگ میں ڈالے گئے، بعض ملک بدر کئے گئے، بعض پھانسی پر لٹکائے گئے، بعض ہجرت کر کے اپنے مولد سے دور قیام فرما ہوئے۔ مگر کبھی اپنے منصب رسالت کو علیٰ رؤس الاشہاد ظاہر کرنے سے نہ رکے۔

پس اس سنت کے مطابق لازم آتا ہے کہ خلافت جو کہ رسالت سے بھی افضل ہے۔ اس کے اظہار و اعلان میں بھی تامل روا نہ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ تو بہت بڑی "بینہ" اور "ہدایت" ہے۔

سنیئے۔ حضرت الرسول روحی فداہ رحلت فرما ہوئے سقیفہ بنی ساعدہ میں (یار لوگ ہی سہی) مل بیٹھے۔ ابوبکرؓ کی خلافت مسلم ہو گئی۔ مگر حضرت (علی) نے سقیفہ میں کوئی پیغام نہیں بھیجا کہ سقیفہ والو! یہ کیا کتمان کر رہے ہو۔ خلیفۂ رسول تو میں ہوں تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر بھی امیر المؤمنین نے خود کو علیٰ رؤس الاشہاد خلیفہ رسول بنا کر اظہار "بینہ" نہیں کیا۔ بلکہ کچھ مدت بعد خلیفہ اول کی بیعت پر راضی ہو گئے۔ (علیٰ طریق الشیعہ) کتنا بڑا کتمان حق ہے کہ حضرت علی نے منصب خلافت جیسی بینہ اور ہدایت جو کہ تمام ہدایتوں کا سرچشمہ ہے۔ نبوت جس کے سامنے لاشے۔ رسالت جس کے آگے طفل مکتب۔ یوں چھپا لیا۔

سوال یہ ہے کہ جس طرح خلفائے ثلاثہ بشمول دیگر رفقاء جناب امیر المومنین کی نص خلافت کو چھپا کر لعنت کے مستحق قرار پا سکتے ہیں۔ کیا اسی طرح امیر المومنین اپنی اس نص کو چھپا کر اسی لقب کے ...... ؟

اختصار مطالب

(۱) شیعی حضرات لعنت کا ثبوت بصورت حکم قرآن مجید سے ثابت کریں۔

(۲) اگر ظلم یا کتمان بینہ کی وجہ سے کسی کو لعنت کا مورد قرار دیا جا سکتا ہے تو جناب امیر علیہ السلام جنہوں نے اپنی خلافت و وصایت کی بینہ کو (بقول شیعہ) چھپایا۔ ان کا کیا حکم ہے۔

ہمارا عقیدہ | اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہر ایک کے متعلق ہمارا عقیدہ "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" سے ذرا بھی کم نہیں۔ خلفائے اربعہ (جن میں جناب امیر علیہ السلام کا چوتھا درجہ ہے) کے متعلق ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ؎

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر عثمان و علی
ہم مرتبہ ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

خصوصاً جناب امیر علیہ السلام عشرہ مبشرہ سے تھے۔ جو ان پر لعنت کرے وہ خود لعنتی ہے۔ اسی طرح بقیہ عشرہ مبشرہ و دیگر اصحاب پر لعنت کا ثمرہ بھی بُرا ہے۔

اہلحدیث | ابھی یہ مرحلہ باقی ہے کہ اصحاب نے کوئی فعل موجب لعنت کیا بھی تھا؟ خلافت اور فدک کا مسئلہ بجائے خود واضح ہے جس کے متعلق سنی شیعہ کی تصریحات کتب حدیث میں موجود ہیں۔

ہماری رائے جو محض دیانت پر مبنی ہے یہی ہے کہ جو واقعہ ہوا ہے یہی منظور خدا تھا اور بس۔ اس لئے ان میں سے کسی کو لعنت کا مستحق قرار دینا اپنے پر بڑی ذمہ داری لینا ہے۔ اللّٰھم الحقنا بالصالحین۔

خلافت محمدیہ۔ مصنفہ مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف تین آنے۔ محصولڈاک علیحدہ۔ منگوانے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم (پنڈت) مقصود حسن صاحب از جھانسی)

(۲۷-جنوری کے بعد)

"اہلحدیث" ۲۷-جنوری میں ویدوں کے متعلق دیگر دو کتب کا ذکر ہوا ہے۔ بقیہ آج ملاحظہ فرمائیں:-

ویدک انڈکس۔ Vedic Index of names and subject.

یہ کتاب چھوٹی تقطیع کی دو ضخیم جلدوں میں چھپی ہے۔ اس میں مسٹر اے۔ اے۔ مکڈانل اور پروفیسر اے۔ بی۔ کیتھ نے وید میں آئے ہوئے ناموں اور مضامین دیئے ہیں اور ہر ایک پر مختصر مقالہ لکھا ہے نہائت کار آمد کتاب ہے۔

ویدک واں مے کا اتہاس वैदिक वाङ्मय का इतिहास

یہ کتاب کئی چھوٹی جلدوں میں پنڈت بھگوت دت بی۔ اے پروفیسر دیانند کالج لاہور نے لکھی ہے۔ اس کے حصہ اول جلد اول میں ویدوں کی مختلف شاکھاؤں کا بیان ہے۔ حصہ اول جلد دوم میں ویدک تمام تفسیروں کا ذکر اور مفسرین کے زمانوں کی تحقیق ہے۔ حصہ دوم میں ویدوں کے متعلق تمام برہمن گرنتھوں اور ... ن یکوں کی تفصیل ہے۔

ہسٹری آف سنسکرت لٹریچر A History of Sanskrit Literature

یہ کتاب مسٹر اے۔ مکڈانل کی تصنیف ہے۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ ۱۹۲۵ء میں لندن میں چھپی ہے۔

سینٹ پیٹرس برگ لیکسی کن St. Petersburg Lexicon

سنسکرت کا یہ مبسوط لغت جرمنی زبان میں سات جلدوں میں دس ہزار صفحات پر ۱۸۵۵ء و ۱۸۷۵ء کے درمیان میں چھپا ہے۔ اس کے ویدک حصہ کے مصنف پروفیسر راتھ Roth ہیں۔ اس لغت کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔

نگھنٹو اور نرکت۔ یہ قدیم کتابیں یاسک منی کی تصنیف ہیں۔ ان میں ویدوں کے ان الفاظ کی تشریح ہے جو مصنف کے زمانہ میں مشکل اور تشریح طلب سمجھے جاتے تھے۔ نگھنٹو متن ہے۔ نرکت میں اسکی شرح ہے۔ ان کتابوں کے متعدد ہندی ترجمے ہو چکے ہیں۔ ایک ترجمہ دیانند کالج لاہور کے پروفیسر راجہ رام نے بھی کیا ہے۔ انگریزی میں بھی ان کا ترجمہ اب آکسفورڈ میں چھپ گیا ہے۔ مترجم ڈاکٹر لچھمن سروپ ہیں۔ سوامی دیانند کا قول ہے کہ ویدوں کا ترجمہ نرکت ہی کی امداد سے اسی کے اصول پر کرنا چاہئے۔ اس کے خلاف جو ترجمہ ہوگا غلط ہوگا۔

سروا نوکرمنی सर्वानुक्रमणी

یعنی وید منتروں کی رشیوں، دیوتاؤں اور چھندوں کے نام کی فہرستیں۔ جو شونک۔ اور کاتیاین وغیرہ قدیم رشی منیوں کی تصنیف ہیں۔ پروفیسر میکس مولر نے جو ساین اچاریہ کی تفسیر رگ وید شائع کی تھی اوس میں کاتیاین کی سروانوکرم کا انگریزی خلاصہ بطور ضمیمہ کے آخر میں دیدیا ہے۔ شونک رشی کی سروانوکرمنی کے علاوہ برہد دیوتا۔ رگ وید پرتی شاکھیہ۔ اور رگ ودھان بھی مشہور ہیں۔ برہد دیوتا کا انگریزی ترجمہ پروفیسر اے۔ اے۔ مکڈانل نے کیا ہے۔ جو ہارورڈ سلسلہ کی چھٹی جلد میں شائع ہوا ہے۔ پرتی شاکھیہ کا انگریزی ترجمہ الہ آباد کے مہا مہوپادھیا ڈاکٹر گنگا ناتھ جھا کر رہے ہیں۔

اوریجنل سنسکرت ٹکسٹس Original Sanskrit Texts.

یہ اعلیٰ درجہ کی کتاب ڈاکٹر جے میور صاحب کی تصنیف ہے۔ اس کی پانچ جلدوں میں مختلف مضامین پر سنسکرت کتابوں خصوصاً ویدوں اور علی الخصوص رگ وید کی عبارتیں پہلے سنسکرت زبان میں رومن حرفوں میں دی ہیں اور پھر انکا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔

اس کتاب کی پہلی جلد میں کائنات کے آغاز اور ذات پات کے امتیازات کا ذکر ہے۔ دوسری جلد میں سنسکرت زبان کی تحقیق اور ویدوں کے جغرافیہ وغیرہ کا بیان ہے۔ تیسری جلد میں ویدوں کی حقیقت اور اصلیت اور ان کے متعلق مختلف طبقہ کے ہندو بزرگوں کا خیال اور رشیوں وغیرہ کا ذکر ہے۔

چوتھی جلد میں پہلے وید کے ان دیوتاؤں کا ذکر ہے۔ جن کی تعریف میں ویدک رشی توحید کے قریب تک پہنچ گئے ہیں۔ یعنی برہما۔ وشوکرمن (یعنی ہمہ کارکن) ہرنیہ گربھ (یعنی شکم زر یا مخزن نور) اور پرجاپتی (یعنی رب الخلائق) کا ذکر ہے۔ پھر ایک فصل میں وشنو (یا بشن) دیوتا کا بیان ہے۔ اور آخر میں رودر دیوتا یعنی مہا دیو کا اور نیز امبکا دیبی کا ذکر ہے۔

پانچویں جلد میں عام ویدک دیوتاؤں یعنی اندر۔ اگنی سوم۔ مترا۔ درون۔ مروت۔ پوشن۔ اشوین۔ اوشا۔ یم۔ وغیرہ وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ یہ پانچویں جلد ایک اعتبار سے رگ وید کا خلاصہ ہے۔

ویدک گاڈس Vedic Gods.

مصنفہ ڈاکٹر ریلے صاحب جو ۱۹۳۱ء میں چھپی ہے ویدک دیوتاؤں کے بیان میں یہ تازہ ترین کتاب ہے اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے یہ نئی تھیوری پیش کی ہے کہ ویدک دنیا درحقیقت انسانی جسم ہی ہے اور ویدک دیوتا ہمارے جسم کے اندرونی اعضاء اور اعصاب ہیں۔ جن اصحاب کو اس نئی دریافت سے دلچسپی ہو وہ کتاب کو مصنف صاحب ڈاکٹر V. G. Rale. سے پریکھ اسٹریٹ گرگام بمبئی کے پتہ سے طلب فرمائیں۔

(باقی آئندہ)

حمائت فی الاسلام اور فرائض علماء کرام

(قسط نمبر ۲)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ حمیت اسلام کی ایک شاندار مثال ہے۔ جب خلیفہ ثالث کی محصوری مجبوری کے درجہ کو پہنچ گئی اور محاصرین کسی طرح راہ پر نہ آئے تو مغیرہ بن شعبہ حضرت عثمان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ حق پر ہیں اور مخالفین خلاف پر ہیں۔ مسلمانوں کا جرار لشکر آپ کے زیر فرمان ہے۔ حکم دیجئے کہ یہ لوگ بجبر مدینہ سے نکال دیئے جائیں۔ تو جواب میں فرمایا کہ مغیرہ یہ سب سچ ہے لیکن عثمان اپنے نام پر بدنامی کا داغ نہیں لگائیگا کہ عثمان پہلا وہ شخص ہے جس نے امت محمدیہ کا خون مدینۃ النبی میں بہایا۔ چنانچہ اخیر تک صبر و سکون کے ساتھ دولت خانہ میں بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ اعداء نے عین تلاوت کلام پاک کی حالت میں سر کاٹ دیا۔ اناللہ! برادران! اسلام کے معنے ہیں سر نہادن۔ کیا سر نہادن کی مثال اس سے بڑھ کر کوئی ہو سکتی ہے

حضرت شیر خدا کے نام کے ساتھ جو جملہ دعائیہ مخصوص ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہے۔ آپ نے سنا کہ اس پاک چہرہ پر کیا گزری۔ سر کے خون سے رنگین ہوا۔ جو پیشانی سجدہ اخلاص کے اثر سے پُر نور تھی وہ خنجر کی نذر ہوئی۔ اناللہ!

اب باغ رسالت کے نونہالوں کو لیجئے۔ حضرت امام حسن نے جب دیکھا کہ جب سرگروہوں کے اختلاف سے امت رسول تباہ ہوئی جاتی ہے تو آپ دعوے خلافت سے برضاء و خوشی دست بردار ہو گئے۔ کیا کوئی ایسی مثال کسی قوم و ملت کی تاریخ میں ہے۔ وہ کونسا مسلمان ہے جس کے دل میں واقعہ کربلا کا عبرت خیز مرقع نقش نہ ہو وہ کیوں ظہور میں آیا۔ صرف اس لئے کہ رسالت کے نور نظر نے اس ہاتھ میں ہاتھ دینا گوارا نہیں فرمایا جو پابندئے اسلام سے دستبردار ہو رہا تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ خلافت راشدہ کا دور ختم ہوا تو خدمت خلافت کے دو حصے ہو گئے۔ ملکداری خلفاء کے حصہ میں گئی اور حفاظت ملت علماء کرام کا منصب ٹھیرا۔ پس خلافت راشدہ کے بعد اصلی حمائت اسلام طبقہ علماء میں تلاش کرنی چاہئے۔

اس عہد کے علماء کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جبار اور خونریز خلفاء کو جو نشہ حکومت میں سرشار ہو رہے تھے قابو میں رکھنا اور ان کو یہ سمجھانا تھا کہ ان کی مرضی قانون و آئین نہیں بن سکتی ان کو بھی احکم الحاکمین کے حکم کی تعمیل کرنی چاہئے اور قانون اسلام ان پر بھی ایسا ہی نافذ ہے جیسا کہ ایک بیکس بڑھیا پر۔ یہ سچ ہے کہ علماء کرام ان مہیب قوتوں کو کماحقہ قابو میں نہیں رکھ سکتے۔ تاہم وہ ادائے فرض سے کبھی قاصر نہیں رہے۔ ان علماء کی جرأت کا اندازہ اس پر اس عہدہ میں نہ کر ہے۔ ہم ساکنان ہندوستان سمجھ ہی نہیں سکتے کہ قہر اور مطلق العنانی کیسی مہیب بلا ہے۔ جو سلطنتیں اس عہدہ میں جابر ہیں وہ بھی حجاج و منصور کی جبروت و قہاری کی جھلک ایک نہیں دکھا سکتیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے حجاج کو اس کے ظلم اور بے باکی پر علانیہ حرم مکہ میں برسر منبر امامت کی اور اس کے صلہ میں زہر آلود برچھی کا زخم لیکر جنت کو سدھارے۔ حضرت سعید ابن جبیر نے قتل کے وقت جو گفتگو حجاج سے کی وہ کتب تواریخ میں محفوظ ہے۔ اسکو پڑھو اور دیکھو کہ ان کی قلب کی طمانیت کے سامنے حجاج جیسے بے رحم سفاک کا رعب اور جبروت ہیچ تھا۔ امام اعمش کے پاس ہشام خلیفہ دمشق نے شقہ بھیجا کہ عثمان کی خوبیاں اور علی کی برائیاں لکھ کر بھیج دو۔ امام ممدوح نے شقہ کو چاک کر کے قاصد کے سامنے بکری کو کھلا دیا اور جواب میں یہ مضمون لکھ کر بھیج دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے امیر المؤمنین! اگر عثمان میں جہان کی خوبیاں تھیں تو تجھ کو مفید نہیں اور اگر علی میں دنیا بھر کی برائیاں تھیں تو تجھ کو مضر نہیں لہذا تجھ کو خود اپنے نفس کی فکر کرنی چاہئے۔ زیادہ والسلام۔

ایک بار امام مالک اور امام ابن طاؤس سے خلیفہ منصور کے حضور میں تشریف رکھتے تھے۔ خلیفہ نے ابن طاؤس سے کہا کہ کوئی حدیث اپنے والد کی روائت کردہ سناؤ تو انہوں نے حدیث انتخاب کر کے سنائی حدثنی ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ رجل اشرکہ اللہ تعالیٰ فی سلطانیۃ فادخل علیہ الجور۔ یعنی میرے والد نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ قیامت کے دن سب سے بڑھ کر عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو خدا اپنی حکومت میں شریک فرمائے اور وہ ظلم پر کمر باندھ لے۔

اللہ اکبر! منصور جیسے قہار فرمانروا کے سامنے اور یہ جرأت۔ امام مالک کو یقین ہو گیا کہ اب ابن طاؤس کا سر اڑتا ہے۔ انہوں نے خون کی چھینٹوں سے بچنے کو اپنے دامن سمیٹ لئے۔ خلیفہ فرط غضب سے مبہوت ہو گیا۔ لیکن ابن طاؤس کے قلب پر اس سارے سین کا کچھ بھی اثر نہ ہوا اور وہ باطمینان بیٹھے رہے خلیفہ نے دیر کے بعد طبیعت کو قابو میں کر کے ایک اور سوال کیا۔ جس کے جواب میں پہلے سے بھی زیادہ جرأت انہوں نے دکھائی۔ آخر منصور نے جھنجلا کر کہا قوما عنی۔ دونوں میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ ابن طاؤس نے کہا ذالک ما کنا نبغی۔ یعنی ہم یہی چاہتے تھے اور یہ کہہ کر چلے آئے۔

مقتدائے آفاق ائمہ اربعہ میں سے صرف ایک امام شافعی ایسے تھے جو جسمانی سزا سے محفوظ رہے۔ ورنہ اور سب کو دروں سے سابقہ پڑا۔ امام اعظم کو دروں کے ساتھ جیلخانہ بھی جانا پڑا۔ امام اوزاعی نے برسر دربار خلیفہ سفاح کے چچا ابن علی والئ شام کو بنی امیہ کے قتل پر ملامت کی اور کہا کہ ان کا قتل کرنا خلاف دیانت ہے۔ حضرت سفیان ثوری نے خلیفہ مہدی کو بیت المال کا روپیہ فضول اڑانے پر سرزنش کی۔ ابن خطیب رومی نے سلیم جیسے مہیب سلطان کے روبرو صاف

فتاوی

س ۸۳ } (۱) جب حافظ عبداللہ فوت ہو گئے تو ان کے دو لڑکے حافظ محمد الدین و محمد سلیم اور ایک لڑکی بختاور زندہ تھے۔ (۲) پھر محمد سلیم فوت ہو گیا تو اس کا ایک لڑکا محمد یعقوب اور ایک لڑکی اللہ رکھی رہ گئے۔ (۳) پھر حافظ محمد الدین فوت ہو گیا تو اس کی بیوہ ہندہ اور دو لڑکیاں غلام فاطمہ اور بی بی اور ایک بہن بختاور زندہ رہے۔ (۴) پھر حافظ محمد الدین کی بیوہ ہندہ فوت ہو گئی تو اس کے بعد غلام فاطمہ اور بی بی رہی (۵) پھر بی بی فوت ہو گئی تو اس کے بعد اسکی ہمشیرہ فاطمہ (بی بی کا خاوند عمرالدین رہ گئے۔ ان کے حصص شرعی کس طرح تقسیم ہونگے؟ (ایک سائل)

ج ۸۳ } صورت مسئولہ میں تقسیم اس طرح ہوگی۔

مسئلہ ۵ / ۱۵ / ۱۸۰ / ۳۶۰

المیت حافظ محمد عبداللہ

ابن حافظ محمد دین	ابن محمد سلیم	بنت بختاور
۲	۲	۱ / ۳ / ۳۶ / ۷۲

المیت محمد سلیم　مسئلہ ۳　مصح ۲

ابن محمد یعقوب	بنت اللہ رکھی
۳ / ۴ / ۴۸ / ۹۶	۱ / ۲ / ۲۴ / ۴۸

المیت حافظ محمد دین　مسئلہ ۲۴　مصح ۶

زوجہ ہندہ	بنت غلام فاطمہ	بنت بی بی	اخت بختاور
۳ / ۹ / ۱۸	۸ / ۲۴ / ۴۸	۸ / ۲۴	۵ / ۱۵ / ۳۰

المیت بی بی　مسئلہ ۲　مصح ۲۴

خاوند عمرالدین	اخت غلام فاطمہ
۱ / ۲۴	۱ / ۲۴

الاحیاء　　مافیہم

بختاور	محمد یعقوب	اللہ رکھی	ہندہ	غلام فاطمہ	عمردین
۱۰۲	۹۶	۴۸	۱۸	۷۲	۲۴

کل حصص تین سو ساٹھ میں سے ۱۰۲ بختاور کو۔ ۹۶ محمد یعقوب کو ۴۸ اللہ رکھی کو ۱۸ ہندہ کو ۷۲ غلام فاطمہ کو ۲۴ عمردین کو ملیں گے۔ اللہ اعلم وعلمہ اتم! (۸/داخل غریب فنڈ)

س ۸۴ } ڈاک خانہ کے کیش سرٹیفکیٹ خریدنے جائز ہیں یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۸۴ } کیش سرٹیفکیٹ خریدنا گویا سودی قرضہ دینا ہے۔ اس لئے جائز نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۸۵ } امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں جو احادیث ہیں وہ کس پایہ کی ہیں۔ یعنی صحیح ہیں یا ضعیف؟ (سائل محمد حسن خریدار اہلحدیث ۸۷۸۴)

ج ۸۵ } بعض ضعیف ہیں۔ بعض کو علماء نے صحیح بھی کہا ہے۔ مگر مؤرخ ابن خلدون سب کو ضعیف کہتا ہے۔ واللہ اعلم!

س ۸۶ } بعد نماز مکتوبہ جبکہ امام دعا مانگتا ہے۔ مقتدی بھی امام کی دعا میں شریک ہو کر آمین کہہ سکتا ہے یا نہیں۔ بصورت اثبات کیا دلیل ہے؟ (راقم عبدالعزیز از معسکر بنگلور)

ج ۸۶ } نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بعض روایات میں ثابت ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں روائت ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدہ بعد ما سلم وھو مستقبل القبلۃ فقال اللھم خلص الولید الخ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگی اور دعا کے ساتھ مل کر آمین کہنا چونکہ شرعاً ثابت ہے اس لئے دعا میں مقتدی شریک ہو کر آمین کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اصولاً ثابت شدہ امر عام رکھنا چاہئے۔ اللہ اعلم!

س ۸۷ } کیا عورت اذان پڑھ سکتی ہے یا نہیں اور کیا عورت مرد کی طرح سجدہ کرے یا اس کی اور صورت ہے۔ (ایک خریدار اخبار اہلحدیث)

ج ۸۷ } حدیث شریف میں آیا ہے المرأۃ کلھا عورۃ۔ عورت تمام کی تمام پردہ میں رہنی چاہئے اسلئے اسکی آواز بھی باہر نہ جانی چاہئے۔ اللہ اعلم!

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

صاف صاف اس موقع پر رائے سلطانی کی غلطی ظاہر کی۔ جب سلطان نے ملازمین خزانہ کی ایک جماعت کے قتل کا حکم دیدیا اور یہاں تک بحث کی کہ سلطان کو اپنا حکم ترمیم کرنا پڑا۔ ایسی ہزاروں مثالیں معتبر تاریخوں میں بھری پڑی ہیں۔ افسوس کہ جس قدر زمانہ کا امتداد ہوتا گیا یہ صفت کم ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ ندرت کی تاریکی میں معدوم ہو گئی۔ علماء سلف کی آزادی رائے کا اصلی راز یہ تھا کہ وہ اپنے نفس سے سب سے اول محاسبہ کرتے تھے۔ قانون اسلام کے ماتحت جس قدر سارے عالم کو سمجھتے تھے اس سے بڑھ کر اپنی ذات کو جانتے تھے اور اس امر کی کوشش بجان و دل فرماتے تھے کہ اپنا حساب وکتاب اپنے رب کے سامنے پاک وصاف رکھیں۔ اسی صفائی معاملہ کا اثر تھا کہ وہ بزرگ بول اٹھتے تھے کہ ہم مرنے کے لئے اسی وقت تیار ہیں اور اس طرح اس کسوٹی پر ٹھیک اترتے تھے جو صفائی معاملہ کے واسطے مقرر ہے۔ فتمنوا الموت ان کنتم صدقین۔ خدا کے بندے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔

جلسہ اہل حدیث سرہند

انجمن اہل حدیث سرہند کا جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۳۹ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار مسجد اہل حدیث سدھنے والی میں منعقد ہوگا۔ پنجاب کے اکابر علماء کرام تشریف لائینگے۔

طعام وقیام کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ حسب ضرورت بستر ہمراہ لادیں۔

(صوفی محمد حسن ناظم جلسہ ہذا)

تائید گول میز کانفرنس

اخبار اہلحدیث میں گول میز کانفرنس کی تجویز پڑھ کر خوشی ہوئی۔ اراکین انجمن کے اجلاس خصوصی نے پاس کیا کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پر گول میز کانفرنس کو نہائت شاندار طریق سے کامیاب بنایا جائے اور جماعتی تفرق کو دور کیا جائے۔ (ایم عبداللہ ناظم تبلیغ الاسلام محلہ ملحق الجمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداران "اہلحدیث" کی قیمت اخبار یا میعاد مہلت ماہ مارچ میں ختم ہو جائیگی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ حضرات حسب دستور سابق آیندہ بھی اہلحدیث سے اپنا تعلق وابستہ رکھنا چاہتے ہیں تو ازراہ عنایت اعلان ہذا سے مطلع ہوتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ بصورت دیگر مہربانی کرکے دفتر میں اطلاع بھیجدیں۔ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے آیندہ اہلحدیث کی خریداری منظور نہ ہو تو بھی اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ بعد انتظار

۳۱۔ مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

مہلت یافتگان مکرر مہلت طلب کرنے کی بجائے قیمت اخبار ہی ارسال کریں۔ ورنہ اخبار بند کرنا پڑیگا۔

۸۸ - ۱۰۵ - ۲۸۵ - ۵۵۶ - ۷۱۰ -
۱۳۲۵ - ۲۲۴۱ - ۲۴۸۰ - ۲۶۹۹ -
۳۰۹۱ - ۴۳۵۱ - ۴۹۲۳ - ۵۴۴۶ -
۵۹۱۱ - ۶۱۲۷ - ۶۳۸۱ - ۶۴۲۰ - ۶۴۷۲
۷۲۶۶ - ۷۳۲۳ - ۷۳۲۹ - ۷۴۴۲ -
۸۰۷۵ - ۸۳۵۲ - ۸۳۹۶ - ۸۵۳۱ -
۸۷۳۵ - ۹۲۴۳ - ۹۴۲۹ - ۹۴۵۷ -
۹۴۵۸ - ۹۶۸۰ - ۹۸۳۰ - ۹۸۹۳ -
۹۹۲۸ - ۱۰۰۶۲ —— ۱۰۳۵۱ -
۱۰۳۸۸ - ۱۰۴۰۹ - ۱۰۴۵۰ - ۱۰۴۵۳ -
۱۰۵۲۱ - ۱۰۵۲۳ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۵۳۰ -
۱۰۵۸۳ - ۱۰۵۸۹ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۱۳ -
۱۱۰۱۷ - ۱۱۱۱۲ - ۱۱۱۳۲ - ۱۱۱۳۶ - ۱۱۱۳۷
۱۱۱۴۰ - ۱۱۱۵۹ - ۱۱۲۴۵ - ۱۱۳۱۲ -
۱۱۳۴۶ - ۱۱۳۶۴ - ۱۱۳۷۵ - ۱۱۴۴۷ -
۱۱۴۹۹ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۵۴ - ۱۱۶۳۵ -
۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۲۳ - ۱۱۸۳۵ - ۱۱۸۵۵ -
۱۱۸۶۶ - ۱۱۸۹۷ - ۱۱۹۰۴ - ۱۱۹۱۱ -
۱۱۹۷۰ - ۱۱۹۹۱ - ۱۲۰۱۶ - ۱۲۰۷۵ -
۱۲۱۳۳ - ۱۲۱۶۴ - ۱۲۱۷۰ - ۱۲۲۳۴ -
۱۲۲۳۸ - ۱۲۲۴۱ - ۱۲۳۰۱ - ۱۲۳۱۳ -
۱۲۳۱۶ - ۱۲۳۱۸ - ۱۲۳۲۱ - ۱۲۳۴۲
۱۲۳۴۵ - ۱۲۳۵۰ - ۱۲۳۵۲ - ۱۲۳۵۳
۱۲۳۵۶ - ۱۲۳۷۱ - ۱۲۳۸۴ - ۱۲۴۱۹ -
۱۲۴۲۵ - ۱۲۴۳۴ - ۱۲۴۳۶ -

غریب فنڈ مندرجہ ذیل خریداروں کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری تھا۔ ماہ مارچ میں ان کی میعاد خریداری ختم ہو جائیگی۔ چونکہ سائلین کی پہلے سے ہی کثرت ہے اور فنڈ میں کوئی رقم نہیں آتی۔ اس لئے نئے داخلے تا اطلاع ثانی بند رہیں گے۔ جو صاحب بھیجیں گے واپس کردئیے جائیں گے۔

۶۲۳۹ - ۹۴۷۵ - ۱۰۱۹۱ - ۱۰۵۵۳ -
۱۰۸۶۲ - ۱۱۶۲۴ - ۱۱۶۳۳ - ۱۱۸۱۱ - ۱۲۳۴۴ -
۱۲۳۴۵ - ۱۲۳۸۵ -

اعتصام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت پر عالمانہ رنگ میں مولوی حافظ محمد علی صاحب کاندھلوی مقیم سیالکوٹ نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں آیہ کریمہ انما انا بشر کی معقول تشریح کی ہے۔ قیمت مرقوم نہیں۔

ملنے کا پتہ۔ منصرم دفتر تفسیر معارف ربانی رنگ پورہ شہر سیالکوٹ

ہفتہ وار دور جدید لاہور جو سیاسی، ادبی اور علمی معلومات کا دلچسپ ہفتہ وار اخبار ہے۔ قیمت سالانہ پانچ روپیہ (عہ) سائز ۲۰×۳۰/۴ ضخامت ۱۶ صفحات۔ پتہ:۔ منیجر دور جدید لائن سبحان خان۔ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور۔

تفسیر سورہ ق مولانا شاہ عین الحق صاحب مرحوم پھلواروی نے سورہ ہذا کی تفسیر نہایت عالمانہ رنگ میں فرمائی تھی۔ جو پہلے ایک بار چھپکر نایاب ہوگئی تھی۔ اب مؤلف ممدوح کے فرزند مولوی شاہ احمد حبیب صاحب ندوی نے مکرر طبع کرائی ہے جو ۲۰×۲۶ سائز کے ۱۰ صفحات پر ختم ہے۔ قیمت ۲ر پتہ۔ مولوی سید شاہ احمد حبیب صاحب ندوی پھلواروی پٹنہ (بہار)

یاد رفتگان شیخ عبد السلام صاحب نومسلم جو ہماری مسجد کے مؤذن اور پرہیزگار مسلمان تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(محمد ابراہیم خان بھوجپور ضلع بستی)

(۲) مولوی محمد موسیٰ صاحب ساکن ہنج تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور جو ہمارے گاؤں کے متبع سنت عالم تھے فوت ہو گئے۔ نیز (۳) حافظ نور احمد صاحب ساکن علی کا ضلع حصار بھی فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(زکریا طالب علم از رتہ کھیڑا)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

مضامین آمدہ شیخ دین محمد صاحب ۲ عدد۔ مولوی عبد الرحیم صاحب ۴ عدد۔ عبد الکریم صاحب۔ ایم مقصود حسن صاحب۔ ڈاکٹر محمد فرید صاحب۔ عبد اللہ صاحب۔ محمد عاشق صاحب۔

غیر مقبولہ مرثیہ مولوی محمد یوسف صاحب۔ غیر مقدم اوروں کو نصیحت اور خود را فصیحت۔

اہل حدیث گول میز کانفرنس کے لئے چند اصحاب نے اپنی اپنی آراء سے مطلع فرمایا ہے۔ باقی اصحاب بھی جلد اطلاع دیں۔

نمبر خریداری نہیں لکھتے بارہا خریداروں کو اطلاع دی گئی ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں مگر افسوس ہے کہ بعض احباب پھر بھی توجہ نہیں فرماتے۔

تبدیلی پتہ کی اطلاع جلد بھیجدینی چاہئے تاکہ دفتر کو ڈبل پرچہ نہ بھیجنا پڑے۔ پتہ خوشخط حروف میں لکھا کریں

تبلیغی رسائل پیر جماعت علی شاہ کی امارت کی ابتدا اور انتہا۔ (۲) نور توحید۔ (۳) مباحثہ تقلید شخصی۔ یکطرفہ فی رسالہ ار برائے محصول ڈاک و امداد اشاعت فنڈ بھیجکر جلد طلب کرلیں۔ پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

نامہ نگار حضرات مضامین خوشخط کاغذ کے ایک طرف لکھ کر بھیجا کریں۔ (منیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

سید کاظمی کا خلع بل

پاس ہو گیا

جب سے پنجاب ہائی کورٹ میں یہ امر فیصل ہوا ہے کہ جو عورت مرتد ہو جائے اس کا نکاح مسلم خاوند سے فسخ ہو جاتا ہے۔ مرتد ہونے کی تحقیق کرنے کرانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے فیصلے میں یہ الفاظ بصراحت لکھے ہیں کہ عورت کا اتنا کہنا کہ میں نے اسلام چھوڑ دیا ہے کافی ہے۔ اس کی اصل حقیقت معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔

اس فیصلے کا اثر ملک میں یہ ہوا کہ ارتداد کا دروازہ کھل گیا۔ اس امر میں تو کوئی جبر نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص اپنے حسب منشا مذہب اختیار کرے۔ کوئی عورت مسیحی مذہب یا آریہ دھرم کو دل سے اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ کر قبول کرتی ہے تو اسے اختیار ہے لیکن بناوٹ اور جعلسازی کسی مذہب میں جائز نہیں۔ اس بناوٹ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں بعض آوارہ مزاج عیسائیوں نے جو علم کے لحاظ سے پادری بھی نہیں۔ ایک پارٹی بنائی ہوئی ہے جو قبول مسیحیت کے جعلی سارٹیفکیٹ عورتوں کو دیدیتی ہے اور وہ عدالت میں پیش کر دئیے جاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں عدالت عورت کو اس کے خاوند سے علیحدہ کر دیتی ہے۔

ہمارے شہر امرتسر میں ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ مسلم منکوحہ عورت کو مسیحی مذہب کی کوئی خبر نہیں بلکہ وہ گھر میں باقاعدہ نماز روزہ ادا کرتی ہے مگر عدالت میں ایسے لوگوں کا سارٹیفکیٹ پیش ہو کر فسخ نکاح کا موجب ہوا ہے۔ اس قسم کے واقعات بڑی کثرت سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یعنی ہر ضلع میں بعض ایسا نکاح فسخ ہوتے ہیں۔ باوجود اس حقیقت کے کہ اکثر حالتوں میں ارتداد محض جعلی ہوتا تھا۔ ہم عرصہ سے اسلام کو عرصہ سے یہ فکر دامنگیر تھی کہ اس بڑھتی ہوئی رو کو کس طرح روکا جائے۔

اس میں شک نہیں کہ اس خرابی کی وجہ بعض دفعہ عورت کی طرف سے اور اکثر مرد کی طرف سے ظاہر ہوئی ہے۔ علماء تو خاموش رہے اس لئے کہ وہ کچھ کر ہی نہ سکتے تھے البتہ مرکزی اسمبلی کے بعض مسلم ممبروں کو اس پر توجہ ہوئی۔ انہوں نے مرکزی اسمبلی میں اس کے انسداد کے لئے ایک بل پیش کر دیا۔ آخر مدت دراز کے بعد اس کے پاس ہونے کی خبر آگئی۔

اس بل کا کچھ حصہ تو خلع کے متعلق ہے اور کچھ ارتداد کی وجہ سے عدم فسخ نکاح کے متعلق ہے۔ چونکہ اس بل کی پاس شدہ صورت اخبارات میں ہماری نظر سے نہیں گذری۔ اس لئے اس کی پاس شدہ دفعات معلوم کرنے کے لئے ہم نے سید صاحب موصوف کو بذریعہ چٹھی استفسار کیا ہے۔ ان کا جواب آنے پر ہم اس بل پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

فلسطین گول میز کانفرنس

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

عام اخبارات خصوصاً مسلم اخبارات فلسطین گول میز کانفرنس کی کامیابی کے بارے میں ناامیدی کا اظہار کر رہے ہیں۔ مگر اہلحدیث بحکم آیت موصوفہ ناامید نہیں ہے۔ گو اس کانفرنس کی رفتار بظاہر ٹیڑھی ہے لیکن ہندوستانی گول میز کانفرنس کے برخلاف نہیں بلکہ اسی کے مشابہ ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے اہلحدیث کی کسی گذشتہ اشاعت میں لکھا تھا کہ خاص انگریزی حکومت کا نہیں بلکہ ہر ایک حکومت کا یہی طریقہ ہے کہ وہ کسی امر کا فیصلہ کرنے سے پہلے اس کے جملہ مراحل ذہن میں رکھ لیتی ہے چنانچہ ہندوستانی گول میز کانفرنس میں بھی یہی ہوتا رہا۔ آخر تیسری گول میز کانفرنس میں جاکر فیصلہ ہوا۔ اگرچہ وہ فیصلہ بھی انڈین نیشنل کانگرس نے قبول نہ کیا۔ اب سنا جاتا ہے کہ پھر صلح نامہ منظوری کا دور شروع ہونے والا ہے۔

اعراب فلسطین انگریزوں کو جانتے ہیں اور انگریز ان کو پہچانتے ہیں۔ اس قسم کی کانفرنسوں کی ایک مثال ہم ناظرین کو سنانا چاہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ لکھنؤ کے اسٹیشن پر چاقو وغیرہ فروخت کرنے والے کھڑے ہیں۔ ان سے پوچھو کیا دام لیگا؟ جواب دیتے ہیں حضور! ایک روپیہ۔ سمجھدار خریدار جانتا ہے کہ اصل قیمت کیا ہے اور زیادتی کتنی ہے۔ وہ اس زیادتی کے لحاظ سے تنزل کر کے چار آنے قیمت لگاتا ہے۔ دونوں فریق چیز کی اصل قیمت جانتے ہیں۔ مگر جھگڑے میں اتنا وقت لگاتے ہیں کہ گاڑی چل پڑتی ہے اور مسافر گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے۔ آخر سات آٹھ آنے میں سودا ہو جاتا ہے۔ یہی مثال آج کل گول میز کانفرنسوں پر صادق آتی ہے۔ رعایا کی طرف سے مطالبہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور حکومت کی طرف سے عطیہ بہت کم۔ چونکہ دونوں ایک دوسرے کے مزاج شناس ہوتے ہیں۔ اس لئے آخر کسی نہ کسی مرتبے پر سودا طے ہو جاتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اہل فلسطین کے حق میں خدا انجام بخیر کرے۔

جمعیۃ علمائے ہند کا اجلاس

دہلی میں

جمعیۃ العلماء کا ضابطہ ہے کہ مجلس منتظمہ اور مجلس عاملہ میں علماء کی اکثریت ہونی چاہئے۔ لیکن علماء اگر غفلت کریں تو اس کے ذمہ دار وہی ہیں۔ ہم نے پہلے بھی دیکھا اور اب دیکھتے ہیں کہ جمعیۃ علمائے ہند کی شاخیں صوبہ وار قائم ہوتی ہیں لیکن جوانی سے پہلے شیر خوارگی ہی میں ختم ہو جاتی ہیں۔ ہم شرمندہ ہیں کہ پنجاب اس بارے میں خاص امتیاز رکھتا ہے چنانچہ پنجاب میں کئی دفعہ صوبائی جمعیۃ العلماء قائم ہوئی مگر اس نے ذرہ بھی حرکت نہ کی۔ یہاں تک کہ امیر شریعت بھی بنائے گئے اور امیر ملت بھی تجویز

[illegible] بھی [illegible] شور سے ہوتی رہی
لیکن آخر کیا ہُوا۔ ع اگر گوئم زباں سوزد۔

گذشتہ ناکامیوں کے تجربہ سے ہم نے سمجھا تھا کہ اگر اس دفعہ پنجاب میں جمعیۃ العلماء قائم ہوئی تو ضرور کامیاب ہوگی۔ آخر ہمارے صوبہ میں نئے سرے سے جمعیۃ العلماء قائم ہوئی۔ جس کے صدر اور ناظم بھی مقرر ہوئے (عہدیداروں کے نام ظاہر کرنے میں خطرہ ہے کہ گلہ ہوگا) مگر افسوس ہے کہ یہ جدید جمعیۃ ایک قدم بھی نہ چل سکی۔

اب جبکہ جمعیۃ علمائے ہند کے اجلاس کا موقع آیا تو اس کا فرض تھا کہ ایک اجلاس منعقد کرکے اپنے نمائندے دہلی میں بھیجتی۔ لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہے وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ گویا اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ نہ کسی امیر نے حکم جاری کیا نہ کسی مامور نے سنا۔ حقیقت میں ہمارے تنزل وضعف کا بڑا سبب یہی ہے کہ ہماری جماعتوں کے ذی اثر افراد ذمہ داری کے عہدوں پر فائز تو ہو جاتے ہیں مگر کام نہیں چلاتے۔ یہ غفلت اور سستی عموماً مذہبی مجالس میں پائی جاتی ہے

ملکی مجالس کے ارکان اور عہدیدار تو بڑے سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ کانگرس کو دیکھئے اور انجمن حمایت اسلام لاہور کو دیکھئے۔ ایک سے ایک بڑھ کر کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر مذہبی مجالس کے ارکان اور اعیان بالعموم سست نظر آتے ہیں۔ کہنے کو تو ہم لوگ مساجد کے منبروں پر اور مجالس وعظ میں دنیاداروں کی مذمت کرتے ہیں۔ لیکن جب کام کا وقت آتا ہے تو یہی دنیادار ہم سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

ان واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہمیں امیر خسرو مرحوم کے اس شعر کی تصدیق کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے۔ ؎

خسروا درعشق بازی کم ز ہندو زن مباش
کاں برائے مردہ سوزد زندہ جانِ خویش را

جمعیۃ علمائے ہند کا گیارھواں سالانہ اجلاس بتاریخ ۳-۴-۵ مارچ ۱۹۳۹ء دہلی میں ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے۔

ہندوستان میں صنعتی تحقیقات

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انڈسٹریل ریسرچ کونسل کی سفارش پر حکومت ہند نے مختلف مالیت کے آٹھ انعامات ایسے مضامین کے لئے دینے منظور کئے ہیں جو کسی اہم صنعتی تحقیقات سے تعلق رکھتے ہوں۔ پہلا انعام ایک ہزار روپیہ کا ہے۔ مزید برآں دو انعام پانچ پانچ سو روپیہ کے۔ دو انعام ڈھائی ڈھائی سو روپیہ کے اور تین انعام ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ کے ہیں۔ مقابلہ کی شرائط اور داخلہ کے فارم کی تفاصیل درخواست کرنے پر صاحب ڈائرکٹر انڈسٹریل ریسرچ بیورو۔ امپیریل سیکرٹریٹ نئی دہلی سے مفت حاصل کی جاسکتی ہیں۔ مقابلہ کے لئے درخواستیں صرف سرکاری فارموں پر ہونی چاہئیں جو مہیا کی جائیں گی۔ مضامین یکم جون ۱۹۳۹ء تک بھیج دینے چاہئیں۔

داعیان جلسہ کی خدمت میں التماس

برادران اہل حدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ سردیاں چلی گئیں، موسم بدل گیا نئے موسم کے جلسوں کے لئے دعوتی خطوط آنے لگے۔ گذشتہ موسم میں کئی احباب کو جہاں کہ یہ عاجز پہنچ نہیں سکا۔ شکایات رہی۔ وجہ یہ ہوئی کہ لوگ مجھے بیکار سمجھتے ہیں اور صرف اپنے ہی جلسہ کے مدعو خیال کرتے ہیں۔ لیکن میرے پاس جو متعدد جگہ سے خطوط دعوت آجاتے ہیں اور ان میں سے بعض کی تواریخ ایک ہی وقت میں ہوتی ہیں۔ یا یوں ہوتا ہے کہ اگر ایک دعوت مشرق کی طرف سے ہے تو دوسری مغرب کی جانب سے تو ایسی صورت میں ہر جگہ پہنچ سکنا میری طاقت سے باہر ہے نیز یہ کہ جو علماء نظام میں میرے ساتھ ہیں اگر انہوں نے بھی پیشتر سے کسی جگہ کا وعدہ کر لیا تو ایسی صورت میں مشکل اور طرح کی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جملہ اصحاب کی خدمت میں جو اس عاجز کو دعوت دینا چاہتے ہوں یا جمعیۃ اہل حدیث پنجاب امرتسر کے نظام کے ماتحت جلسہ کرنا چاہتے ہوں۔ التماس ہے کہ وہ اپنے ہاں کی تواریخ جلسہ مقرر کرکے ایک خط مجھے شہر سیالکوٹ کے پتہ پر لکھیں اور دوسرا امرتسر میں دفتر جمعیۃ اہل حدیث ڈھاب کھٹیکاں، مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ کو لکھیں۔ ایسے سب خطوط جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ سردار اہل حدیث کے ملاحظہ سے گزارنے کے بعد جملہ اصحاب کو اطلاع دیجائیگی کہ ہم کہاں کہاں اور کون کونسی تواریخ پر شامل ہو سکتے ہیں۔ اور ان اصحاب کی مقرر کردہ تواریخ ہمارے نظام ومشاغل کے مناسب کس طرح ہو سکتی ہیں۔ (۲) نظام کو باقاعدہ رکھنے کیلئے یہ آئین نہایت ضروری اور مفید ہے۔ معلوم نہیں باوجود بذریعہ اخبار بار بار جتاتے رہنے کے بعض احباب اس امر کو کیوں نظر انداز کر دیتے ہیں

خصوصی التماس (۳) ارکان انجمن اہل حدیث سکندرآباد دکن کی خدمت میں خصوصی التماس ہے کہ آپ ایسے نازک وقت میں دعوت دیتے ہیں کہ پنجاب اور یوپی میں کئی جگہ جلسے مقرر ہو چکے ہوتے ہیں۔ پھر یا تو اکیلے سکندرآباد کے لئے بوجہ بعد مسافت سب جگہ کے جلسے چھوڑنے پڑتے ہیں۔ اور بہت سے احباب کو ناراض کرنا پڑتا ہے۔ یا آپ صاحبان کی دل شکنی کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے التماس ہے کہ آپ ابھی سے اپنے ہاں مشورہ کرکے مجھے اطلاع دیں تاکہ میں اپنی فرصت کے ایام دیکھ کر سب مقامات کا نظام جہاں تک میری وسعت میں ہے درست کر سکوں۔ والسلام!

نوٹ:- مجھے خط لکھنے میں لفافہ پر لفظ "شہر سیالکوٹ" ضرور لکھا کریں۔ ورنہ خط [illegible]

دھلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
شرقاوی شرح تجرید بخاری	للعہ	کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد	صللعہ	تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہو گئی ہے	مشہ
حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ	۱۲	سیرۃ الحلبیہ	۱۲		
بخاری مع حاشیہ سندی	۶	شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ	۸	تفسیر خازن مع معالم	۷
قاموس معرب اعلیٰ کاغذ	۷			المنجد طبعہ تاسعہ	۸
مفتاح کنوز السنہ، احادیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں انکی مکمل فہرست۔	۵	فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد	۳۶	تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایکہزار صفحات مجلد	للعہ
		تاج العروس شرح قاموس	ماعہ		

نوٹ:۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی ۲

مصنفہ ایابطس کی نمونہ کی بادی ۱۰

مجرب الذیابطیس تجربہ شرط ہے

اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز یہ مبتلائے مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپکے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگا کر قدرت کا تماشہ دیکھیگا۔ جسکے صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہوجانا۔ پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا۔ پنڈلیوں میں درد۔ بدن میں خشکی اور تریل وغیرہ عوارض مرض اکیس یوم میں دور ہوجاتے ہیں۔ صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کردیتی ہے ۷ خوراک نمونہ منگا کر تجربہ کیجئیگا۔ اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قلیل اجرت حلفیہ تحریر کرنے پر واپس کردی جائیگی قیمت کل ۲۱ خوراک ۲۱ یوم ۔ روپیہ نمونہ خوراک ۱۲ محصول علاوہ

بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک موثر علاج

حیات الصبیان

محافظ صبیان — محافظ صبیان

یہ مسلمہ ہے کہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچے کی زندگی اور موت کا سوال ہے بچوں کے منہ سے ایک قسم زہریلا مادہ لعاب دہن کے ہمراہ یا دودھ کے ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اسطرح طرح کے عوارض مثلاً ہرے پیلے دست۔ قے۔ نفخ۔ بدہضمی۔ سوکھا پن وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں اور جنمیں اکثر جان لیوا ثابت ہوتے ہیں۔ یہ دوا بچوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہورہی ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہیں۔ تندرست اور توانا رہتے ہیں۔ ترکیب نہایت سہل ہے جو بلا دقت استعمال ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ تین شیشی ۲ محصول بذمہ خریدار۔

پتہ:۔ مطب حکیم سید ظہیر الحسن وینٹ کمشنر متھرا (یوپی)

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸

پتہ:۔ مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ پنجاب

استہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب سب جج بہادر درجہ اول گوجرانوالہ

نمبر مقدمہ ۳۴۴ ۱۹۳۹ء

حویلی رام ولد مول راج سکنہ گوجرانوالہ۔

بنام محکم۔ رحیم بخش و چاندی پسران جیون قوم ادائیں ساکنان محلہ بختے والا گوجرانوالہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی محکم، رحیم بخش و چاندی مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام محکم، رحیم بخش و چاندی مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر محکم، رحیم بخش و چاندی مذکور تاریخ ۲۰۔ مارچ ۱۹۳۹ء کو مقام گوجرانوالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی آج بتاریخ ۱۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

نشاطِ زندگی

اس کتاب میں نوجوانوں کو صحت و تندرستی قائم رکھنے کے طریقے۔ بیوی کے ساتھ شادی کا سچا اور حقیقی لطف حاصل کرنے کے قواعد درج کرکے عمدہ عمدہ طبی نسخے بھی درج ہیں۔ شائقین حضرات کے لئے بہت مفید ہے۔ غرضیکہ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ محصول ایک علاوہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

طبیب کامل

المعروف

مجرب فارماکوپیا حصہ اوّل

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات، مشاہیر اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ قیمت ۱۲ مع محصول ۱۴ ک عہ

پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر پنجاب

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی
باجلاس مسٹر احسن الدین صاحب آئی۔سی۔ایس
سب جج بہادر درجہ دوم سیالکوٹ

نمبر مقدمہ ۲۰۰

عبدالرشید ولد غلام قادر قوم کشمیری سکنہ سیالکوٹ مدعی
بنام سیٹھ لچھمن داس ولد سیٹھ گھیٹا مل قوم کھتری سکنہ شہر سیالکوٹ۔ عبدالحق ولد غلام حسین عرف محمد ماہی ہاشمی ٹبہ ککے زئیاں سیالکوٹ۔ محمد امان اللہ ولد غلام حسین سکنہ حال لاہور لوکوشاپ ریلوے معرفت فورمین صاحب ریلوے لاہور۔ مدعاعلیہم۔

دعوے دلاپانے مبلغ -/۱۶۷ روپیہ واپسی زرثمن

ہرگاہ مقدمہ مصدرمیں مدعاعلیہم مذکورہ بالا کی تعمیل اصالتاً ہونی مشکل ہے۔ پس بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہم مذکورہ بالا مورخہ ۷ ۳/۳۹ کو بوقت دس بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے ۲۱ ۲/۳۹ کو جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

فارم ۲۰ نمبر مقدمہ ۷۷۹

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۴۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ یوسف خان ولد حامد خان ذات پٹھان سکنہ فتح پور افغاناں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی پورنچند وغیرہ قارضان تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا تم جملہ قرضخواہ کو (جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو تمہیں قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۱۴ ۴/۳۹ دفتر بورڈ واقع شکرگڑھ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ ۱۴ ۴/۳۹ بمقام شکرگڑھ نقشہ ہذا کی پڑتال کریگا جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔

نیز جملہ قرضخواہوں (تم) کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کو مکمل بتفاصیل پیش کرو۔ اور اسکے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر تم (وہ) اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

اس بارہ میں مزید کارروائی بتاریخ ۲۰ ۵/۳۹ کی جائیگی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ
رؤسا و جاگیرداروں سے
عام خریداروں سے
شش ماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۔۔ شلنگ
فی پرچہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۸ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مسلمان سے خطاب

از قلم محمد عاشق عرف بوالکلیم

اے مسلماں تو زمانے میں کبھی سردار تھا ۔ مخزن جود و کرم۔ کان ہنر زر دار تھا
نشہ مردانگی میں مست تھا سرشار تھا ۔ سرزمین ہند میں غازی علم بردار تھا
سامنے میں آ جائے تیرے تھی بھلا کس کی مجال
تیری ہیبت پُرغضب تھی واہ رے تیرا جلال

عزت و شہرت میں یکتا ہر چہار سُو مشہور تھا ۔ مثل ماہ پُرضیا سینہ تیرا معمور تھا
تو شکستہ دل کی دُھارس مونس و غمخوار تھا ۔ رشک افلاطون ارسطو۔ قافلہ سالار تھا
خشا قدرت سے تو اب ہو گیا را جیسے زوال
ہر کمال را زوالے۔ ہر زوالے را کمال

خواب غفلت چھوڑ اے مسلم ذرا بیدار ہو ۔ سوئے پستی جا رہی ہے قوم اب ہوشیار ہو
دشمنانِ قوم کے ہی مت پئے آزار ہو ۔ اللہ اکبر کی صدا شیوہ تیرا اے یار ہو
بیدار ہو بیدار ہو مسلم تو اب بیدار ہو
اپنی غفلت کے نتیجے سے تو اب بیزار ہو

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۲۔ مارچ کو تعزیہ گذرتے ہوئے بازار کریموں ڈیوڑھی میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ ۱۸ اشخاص زخمی ہوئے۔ جن میں گیارہ مسلمان تھے۔ ایک مسلمان جو شہری نہ تھا سر پر شدید زخم لگنے سے مر گیا۔ جسے پولیس نے اپنی زیر نگرانی دفن کرایا۔ تقریباً ساٹھ ہندو اس سلسلہ میں گرفتار ہوئے جن میں دو زیر دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۹ حوالات میں ہیں۔ ان پر مقدمہ چلایا جائیگا۔ باقی اٹھاون کو ضمانتوں پر رہا کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے پانچ پر زیر دفعہ ۱۴۷ اور ۵۳ پھر زیر دفعہ ۱۰۷ مقدمہ چلایا جائیگا۔ انکے مقدمات کی سماعت ۱۷۔ مارچ کو ہوگی۔ ان کے علاوہ بھی چند ہندو اور مسلم گرفتار کئے گئے ہیں۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔ شہر میں ۲۔ مارچ سے ہی ۲ ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ وکرفیو آرڈر نافذ ہے۔ پولیس کا زبردست انتظام ہے۔ ہولیوں کے جلوس بھی بند ہیں۔ آج (۶۔ مارچ) تک کوئی مزید حادثہ پیش نہیں آیا۔

—— امرتسر گذشتہ ہفتے بہت بارش ہوئی۔ پنجاب کے اکثر مقامات پر سخت ژالہ باری ہوئی۔ جس سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

—— قصور ضلع لاہور میں ۲۔ مارچ کو جلوس ذوالجناح نکلنے پر شیعہ سنی فساد ہو گیا۔

—— بنارس میں ہندو مسلم فساد ہونے سے بیس اشخاص ہلاک اور دو سو زخمی ہوئے۔ علی ہذا القیاس کانپور میں بھی محرم کے موقعہ پر پولیس کو کئی مرتبہ گولی چلانی پڑی ۴ ہلاک و ۳۴ مجروح ہوئے۔

—— محرم کے فسادات کے پیش نظر بریلی میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔

—— ریاست راجکوٹ کے متعلق گاندھی جی نے ٹھاکر صاحب کی خدمت میں چند مطالبات پیش کئے تھے۔ جن کا جواب ملنے پر گاندھی جی نے ۳ مارچ سے حسب دستور فاقہ کشی اختیار کر لی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کمزور ہو گئے ہیں۔ ملک کی حالت کو دیکھتے ہوئے گورنمنٹ بمبئی نے گورنر جنرل کو مطلع کیا ہے کہ اگر راجکوٹ کے معاملات میں گورنمنٹ ہند نے جلد مداخلت نہ کی تو بمبئی گورنمنٹ ۸ مارچ کو مستعفی ہو جائیگی۔ صوبہ بہار و سی پی کی حکومتوں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔

—— دہلی۔ جمعیۃ العلماء ہند کانفرنس کے اجلاس میں ایک رزولیوشن پاس کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو کانگرس میں نہ صرف شامل ہونا چاہئے بلکہ اسکی سرگرمیوں میں پوری طرح حصہ لینا چاہئے۔ (غالباً کانفرنس کی یہی غرض و غائت تھی)

—— ریاست کپورتھلہ میں تمام سرکاری ملازموں کو سیاسی تحریکوں میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ امسال حج بیت اللہ کے موقعہ پر بیرونجات سے ۵۹ ہزار ۷۶۵ حجاج کرام شامل ہوئے نجد و حجاز کے اندرونی حجاج اس تعداد میں شامل نہیں۔

یاد رہے | حساب دوستان اہلحدیث ۳ مارچ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اسے ایک نظر ضرور ملاحظہ فرماکر قیمت اخبار جلد بھیجدیں۔ (منیجر اہلحدیث)

—— لندن ۵ مارچ۔ فلسطین کانفرنس جاری ہے ابھی تک کوئی خاطر خواہ فیصلہ نہیں ہوا۔ برطانوی نمائندوں نے تجویز پیش کی ہے کہ جب تک عربوں اور یہودیوں میں مفاہمت نہیں ہوتی تب تک فلسطین کے دو یا زیادہ حصے کئے جائیں اور دو ہاؤس قائم کرکے ان میں موجودہ آبادی کے مطابق ممبر منتخب کئے جائیں۔

—— رنگون میں ہندو مسلم فساد ہونے سے ۱۶ ہلاک اور دو سو زخمی ہوئے۔

—— امرتسر پولیس نے ایک شخص امیر چند کو ڈاکہ زنی اور جھوٹی تار دینے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے کہ ملزم نے ایک شخص کو ہوشیار پور تار دیا کہ اسکی لڑکی بیمار ہے امرتسر جلدی پہنچو۔ تار دیکر ہوشیار پور چلا گیا اور اسکے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔

—— مالیر کوٹلہ جیل سے نو قیدی دو سو کارتوس اور دس رائفلیں لے کر فرار ہو گئے۔

مضامین آمدہ | مولوی ابوالوحید محمد عبداللہ صاحب عقیل۔ محمد خان صاحب۔ مولوی محمد ایوب صاحب۔ سید محمد اسحاق صاحب۔ محمد ابوالخیر صاحب ۲ عدد۔ قریشی محمد عبدالرحیم صاحب۔ محمد عبدالمنان صاحب قریشی۔

غیر مقبولہ | قادیان کا جلسہ اور خاتم النبیین۔ خیر مقدم۔ کھلی چٹھی بنام مرزا محمود احمد صاحب۔ چیلنج مباحثہ۔ اعداء کو نصیحت۔

غیر مقبولہ نظمیں | مرثیہ بروفات مولانا محمد یوسف شمس۔ جام ولائے احمد یارب تو میرا بھر دے۔

شیخ عبدالرشید ملتانی | جہاں کہیں ہوں اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (منیجر اہلحدیث)

جلسہ اہل حدیث کانفرنس | پر جو صاحب نظم پڑھنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مجلس استقبالیہ جلسہ اہل حدیث کانفرنس کو بہت جلد اطلاع بھیجدیں جو صاحب خود تشریف نہ لاسکیں اپنا کلام ہی بھیجدیں۔

تیاری شروع کردیں | آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ میں پہنچنے کے لئے آپ ابھی سے تیاری شروع کردیں

یاد رفتگان | (۱) میری اہلیہ حرکت قلب بند ہونے سے ۲۔ فروری کو انتقال کر گئی اناللہ! برکات احمد پنشنر از بریلی

(۲) میرا پچیس سالہ نوجوان لڑکا احمد غفور دو تین ماہ کی علالت کے بعد ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ اناللہ! محمد عبدالمغنی از راجوا ضلع دربھنگہ۔

(۳) ہمارے محترم بزرگ اور اخبار اہلحدیث کے پرانے خریدار حاجی غلام قادر المعروف غلام حیدر صاحب بعلت نمونیا ۹ محرم کو انتقال کر گئے اناللہ! مرحوم ہماری جماعت کے روح رواں اور مخلص بزرگ تھے۔ راقم: محمد عبدالرزاق فاروقی مسجد عباسی احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔ (۴) منشی محمد ابراہیم خاں صاحب گونڈوی کی دختر انتقال کر گئی۔ اناللہ! عباس علی مدرسہ نور العلوم بہرائچ۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

—— [illegible] کے قریب [illegible] اکثر [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۸- محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

مسیحی مذہب کی صحیح تصویر

(۲)

مسیحی رسالہ "اخوت" کے مضمون نگار نے کھلے الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ مسیح دراصل خدا تھا۔ جو جسم اختیار کر کے دنیا میں ظاہر ہوا۔ اس کا ذکر گذشتہ پرچے میں ہو چکا ہے۔ آج اس کا بقیہ مع جواب درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین غور سے پڑھیں۔ راقم مضمون لکھتا ہے :-

"مسیح نے مجسم ہو کر بتایا کہ خدا نور ہے۔ اس نور سے کوئی آگ کا شعلہ مراد نہیں بلکہ اس سے ذات الٰہی کا قدس مراد ہے۔ چنانچہ کلام مقدس میں لکھا ہے کہ

"خدا اس نور میں رہتا ہے۔ جس میں ذرا بھی تاریکی نہیں"

یعنی اس کی ذات میں ناپاکی اور گناہ کا امکان تک نہیں۔ مسیح نے مجسم ہو کر بتایا کہ خدا محبت ہے[۸]۔ اس محبت کی توضیح اور تشریح کے لئے آپ نے خدا کو باپ کے لفظ سے مخاطب کیا۔ باپ کی عالمگیر تعلیم نے دنیا کو عالمگیر اخوت اور مساوات کی سلک میں منسلک کر دیا[۹]۔ دنیا کے اندر حقیقی اخوت اور برادری کو قائم کیا مساوات کے اصول کو بغیر کسی تمیز و تفریق کے جاری کیا[۱۰]۔ اور اس کے باعث سب بنی نوع انسان بلا کسی قومی اور ملی امتیاز کے آپس میں بہن بھائی ہیں۔ ایک خاندان کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ سب کا باپ ایک ہے۔ جو سب کے ساتھ یکساں سلوک کرتا ہے۔ غرض کہ مسیح واحد خدا کا اکمل اور اتم مکاشفہ ہے[۱۱]۔ اور اس کے ذریعے سے ایک سرتاپا گنہگار کی اپنے گناہوں کی مغفرت حاصل کر کے خدا تک رسائی ہوتی ہے۔ خداوند مسیح نے دعویٰ کیا ہے کہ "راہ حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر خدا تک نہیں"

[۸] خدا کو نور اور محبت بتانے کے لئے جسم اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ بات تو انبیاء کرام اور بزرگان دین سب بتاتے آئے ہیں۔ (اہلحدیث)

[۹] خدا کو باپ کہہ کر دنیا کو اخوت اور مساوات میں منسلک کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تمام بنی آدم خدا کے فرزند ہیں اور خدا ان سب کا باپ ہے۔ جیسا کہ مسیح نے خود فرمایا ہے کہ :- "تم آسمانی باپ کے فرزند ہو" (متی ۶ : ۲۰) نتیجہ اس کا یہی ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا انہی معنی میں ہے جن معنی میں دوسرے سب انسان خدا کے بیٹے ہیں۔ یہ مضمون دین ... حضرات انبیاء ... بطور ... کہا کرتے ہیں

— یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا

اس ابنیت یا ولدیت کے معنی فرزند ہونا نہیں ہیں بلکہ تشبیہ کی شکل میں اس سے مراد محبوبیت ہے۔ اچھا ہوا کہ مسیحی نامہ نگار نے خدا کی ابوت اور بنی آدم کی ابنیت کا مسئلہ خوب صاف کر دیا۔ جس کی تائید ہم نے انجیل جلیل سے بھی دکھا دی ہے۔ (اہلحدیث)

[۱۰] اگر مسیح نے مساوات کا اصول جاری کیا تھا تو غیر بنی اسرائیل کو کتے کیوں کہا تھا (متی ۱۵ : ۲۶) (اہلحدیث)

[۱۱] مکاشفہ کا معنی غالباً آئینہ (شیشہ) ہے۔ ہم جب اس شیشے میں نظر کرتے ہیں تو ہمیں ملتا ہے کہ مسیح ایک وقت مریم صدیقہ کے پیٹ میں تھا پھر پیدا ہو کر لڑکوں میں کھیلتا رہا۔ جس کی شہادت اناجیل طفولیت دے رہی ہیں۔ پھر بالغ ہوا۔ کبھی بھوکا ہوا، کبھی کھانا کھایا اور پانی پیا اور کبھی دشمنوں کے نرغے میں پھنسا اور اس حالت میں یہ دعا کرتا ہوا سنا گیا :- "اے میرے آسمانی باپ یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے" (مرقس ۱۴ : ۳۵) آخرکار دشمنوں کے نرغے میں پھنس کر حسب بیان انجیل متی چلا کر جان دی۔ کیا ہی اچھا آئینہ ہے جس میں تمام انسانی صفات نمایاں نظر آتی ہیں۔ (اہلحدیث)

پہنچ سکتا"[12]

حقیقی مذہب میں یہ تینوں چیزیں یعنی راہ۔ حق اور زندگی ہونی نہایت ضروری ہیں۔ مسیح محض راہ بتلانے والا ہی نہیں بلکہ وہ خود راہ ہے۔ وہ حقیقی جادۂ عمل ہے۔ جس پر چل کر لوگ قرب الٰہی کو حاصل کرتے ہیں[13]۔ قوموں کی حیات اسی میں مضمر ہے۔ وہ زندگی کا بانی مبانی ہے اور وہی اکیلا لوگوں کی زندگی کا انجام ہے کلام مقدس نے صاف بتادیا کہ آسمان اور زمین کے درمیان کوئی دوسرا نام بخشا نہیں گیا جس سے گناہوں کی معافی حاصل ہوسکتی ہے۔ زمانہ کے شروع سے آج تک صرف مسیح ہی دنیا کا نجات دہندہ ہے[14]۔ مسیح کے باہر لوگوں کی مذہبی تگ و دو محنت و مشقت بدنی، ریاضت وجفاکشی بے سود ہیں۔ آج دو ہزار سال کا عرصہ ہوا جبکہ ربنا المسیح منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئے تھے۔ اس طویل عرصہ میں دنیا نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کسی کو مسیح کا نعم البدل ثابت کرے۔ لیکن وہ آج تک اپنی کوششوں میں ناکامیاب ثابت ہوئی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے مصلحین تو ضرور پیدا ہوئے۔ ہادی و فاتح۔ فلاسفر۔ سائنسٹ۔ عالم اُستاد وغیرہ سینکڑوں ہوگزرے۔ لیکن کوئی ماں کا پوت ایسا پیدا نہ ہوا جو مسیح کی جگہ لے سکتا[15]۔ اور اُس کے کیریکٹر اور سیرت کو اپنی زندگی میں دکھا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ اور فریفتہ بنا سکتا۔ مسیح کی انوکھی اور اعجازی تعلیم نے دنیا کی اخلاقی، روحانی، تمدنی، معاشرتی اور اقتصادی حالت میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا کردیا[16]۔ بلا ریب مسیح کی جلیل القدر شخصیت گذشتہ دو ہزار سال سے بہمہ جہت و من کل الوجوہ بے نظیر اور عدیم المثال ثابت ہوئی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس عرصہ میں بعض شخصوں نے "مثیل مسیح" "مسیح زماں" "مسیح موعود" وغیرہ ہونے کا دعویٰ کیا[17]۔ بعض مسیح کے نام نہاد معتقدوں نے کسی شخص کو مسیح کا خطاب دیکر مخاطب کیا۔ لیکن واقعات اور حالات نے فوراً ظاہر کردیا "چہ نسبت خاک را با عالم پاک"

(اخوت لاہور ص۷ بابت جنوری ۱۹۳۹ء)

[12] مسیح خدا تک پہنچانے کا وسیلہ ہے بالکل صحیح ہے آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ط لیکن فاضل نامہ نگار نے وسیلہ اور مقصد میں فرق یا تو خود ہی نہیں سمجھا یا بتایا ہی نہیں۔ اچھا ہم ہی بتائے دیتے ہیں ریل گاڑی پر غور کرو۔ یہ لاہور تک پہنچنے کا وسیلہ ہے مگر خود لاہور نہیں ہے۔ اسی طرح سیڑھی مکان کی چھت پر پہنچنے کا ذریعہ یا وسیلہ ہے مگر خود چھت نہیں ہے۔ نامہ نگار نے خوب فیصلہ کیا ہے۔ ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ (اہلحدیث)

[13] مسیح وسیلۂ نجات ہے۔ مسیح قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ (اہلحدیث)

[14] نجات دہندہ سے مراد اگر وہی ہے جسکو نامہ نگار پہلے لفظ وسیلہ سے بیان کر آیا ہے تو ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ اگر خود نجات دینے والا مراد ہے تو اسکو وسیلہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ ایسا ہی یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ "زمانہ کے شروع سے"۔ کیونکہ شروع زمانہ سے لیکر مسیح کی پیدائش تک لوگ انہیں جانتے پہچانتے بھی نہ تھے۔ پھر ان کے حق میں آپ نجات دہندہ (نجات دینے والے) کیونکر ہوسکتے ہیں۔ (اہلحدیث)

[15] مسیح کی جگہ لینے سے مراد اگر یہ ہے کہ کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو الوہیت اور انسانیت کا مرکب مجموعہ ہو۔ تو ہم مانے لیتے ہیں کہ واقعی کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو ان دو جزؤوں کا مرکب مجموعہ ہو۔ یہ تو محال کی مثال محال تلاش کرنا ہے۔ اگر محض انسانی حیثیت میں نبوت اور رسالت کا منصب مراد ہے تو مسیح جیسے بہتیرے رسول آئے بلکہ وہ بھی آئے جن کی بابت خود مسیح نے فرمایا ہے کہ وہ آکر تمہیں ایسی باتیں بتائینگے جن کو میں نہیں بتا سکتا اور وہ دنیا کو راستی اور عدل کے ساتھ پاک کرینگے۔ (انجیل یوحنا) (اہلحدیث)

[16] کیا انقلاب پیدا کیا اور کب کیا؟ یہ دونوں امور محل بحث ہیں۔ نامہ نگار کا فرض تھا کہ اس کی تفصیل کرتا تاکہ معلوم ہوجاتا کہ آپ کا دعویٰ واقعات سے بھی ثابت ہے۔ (اہلحدیث)

[17] یہ فقرہ غالباً مرزا صاحب قادیانی کی طرف اشارہ ہے، مرزاجی کے مریدو! اس کے جواب میں کیا کہتے ہو؟ (اہلحدیث)

(نوٹ) یہ مضمون اور نبی موعود والا مضمون (جو اہلحدیث ۲۷ میں شائع ہوچکا ہے) ہر دو کو بصورت رسالہ طبع کراکر مفت شائع کیا جائیگا۔ ناظرین آگاہ رہیں اور تعداد مطلوب سے اطلاع دیں۔ محصول ڈاک بذمہ طالب ہوگا۔ (اہلحدیث)

قادیانی مشن

خلیفہ قادیان اور مصری پارٹی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قادیانی جماعت میں بعض لوگ ایسے بھی ظاہر ہوئے ہیں جو احمدیت کے تو قائل ہیں مگر موجودہ خلیفہ کی خلافت کے منکر بلکہ شدید مخالف ہیں۔ ان کے سرگروہ شیخ عبدالرحمان المعروف شیخ مصری ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ خلیفہ قادیان میں ایسے اخلاقی عیوب ہیں جنکے باعث وہ قابل معزول ہیں۔ اس کے فیصلہ کے لئے اس فریق کا ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس میں خلیفہ صاحب کو مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے۔ اسکے مشتہر حکیم عبدالعزیز احمدی مقیم قادیان ہیں۔ یہ نزاع دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔

خلیفہ قادیان کی طرف سے اس دعوت کو قبول نہیں کیا جاتا۔ نہ آئندہ قبول کرنے کی کوئی صورت نظر آتی ہے ہمارا خیال ہے کہ خلیفہ قادیان اگر ہمت کرکے اس دعوت کو قبول کرلیتے تو آئے دن کا جھگڑا ختم ہوجاتا ہم اس امر میں کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتے۔ ؎

محتسب را درون خانہ چہ کار

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن کی بزرگی - آنحضرت صلعم کی فضیلت - اسلام کی عالمگیری - سب کی سب مسئلہ ختم نبوت سے وابستہ ہیں اگر ہم نبوت کو جاری مانیں تو اس کے یہ معنے ہیں کہ دنیوی زندگی کے لئے فلاح و فوز کے قوانین - روحانی ترقیات کے ذرائع - نجات اخروی حاصل کرنے کے وسائل، حقوق اللہ وحقوق العباد کے مظہر احکامات ربانیہ ابھی تک انسانوں کو مکمل طور پر عطا نہیں کئے گئے۔

گذشتہ ادیان کی طرح جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین مقدس بھی بام عروج کے کسی درمیانی زینہ پر ہی دم توڑ رہا ہے۔ قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ دین کامل ہوچکا نبوت کی نعمت تمام کی جاچکی - اور آنحضرت کا انا اٰخر الانبیاء ... کے فرامین قد انقطعت النبوۃ والرسالۃ - ختم بی النبیون وغیرہ کیسر و باطل تھے - معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!

مرزا غلام احمد صاحب نے سچ فرمایا ہے کہ

"اگر کوئی نبوت کے (جاری نہیں) حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لاوے اس سے تو تمام تار وپود اسلام کا درہم برہم ہوجاتا ہے۔"
(کتاب البریت صفحہ ۱۸۵)

مختصر یہ کہ ختم نبوت کا انکار قرآن اور نبی سید الانس والجان کی صریح تخریب و توہین پر منتج اور اسلام کا تختہ الٹ دینے کے برابر ہے - یہی وجہ ہے کہ توحید کے بعد اسلامی عقائد کے مسائل میں سے جس قدر ختم نبوت کے مسئلہ پر زور دیا گیا ہے شاید ہی کسی دوسرے مسئلہ کو یہ اہمیت دی گئی ہو - مگر آہ صد آہ کہ معاندان ختم نبوت نے اپنی تمام تر مساعی قادیانیوں کو اس تحریف اسلام کے اکھاڑنے میں ہی خرچ کردیا۔

مضمون ہذا کی گذشتہ اقساط سے ناظرین کرام معلوم کرچکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے کیسے واضح ارشادات تھے جنہیں تحریف کے سانچہ میں ڈھال کر کچھ کا کچھ بنادیا گیا - آج تک ان مخالفین ختم نبوت نے یہ جال بچھا رکھا تھا کہ

"بہت سے اولیاء و محدثین اور علماء ..... آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود آپ کے بعد کسی ایسے نبی کے آنے کو ممنوع خیال نہیں کرتے تھے - جو آپ کی ہی وساطت سے اس درجہ (نبوت) کو حاصل کرے۔" (خلیفہ قادیان کا قول مندرجہ الفضل ۲۵ - نومبر ۲۲ء صفحہ)

مگر آج جبکہ خلیفہ قادیان کو اس کذب سے بُنے ہوئے جال کی تمام تاریں ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئیں تو آپ نے جھٹ سے پہلو بدل لیا - اور یہ کہہ کر اپنی آنکھوں پر سنگ دروغ کی عینک چڑھا کر فرمایا کہ یہ تو درست ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس بات پر زور دیا (ہے) کہ میرے بعد نبی نہیں (مگر کیا اس حصہ کا بھی انکار کیا ہے جو جاری ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں! ہاں مخفی رکھا ہے - چنانچہ فرمایا لکن المبشرات - تا جس نے اس سے فائدہ اٹھانا ہے (یعنی مرزا صاحب نے) اسی کا ذہن ادھر چلے - دوسرے کا نہ جائے - اور جب تک وہ نبی نہ آئے جو ان الفاظ کا مصداق ہے تب تک تو فیصلہ رہے اور جب وہ آجائے تو آپ ہی لکن المبشرات سے نبوت کا جاری ہونا ثابت کرلیگا - گویا جس وقت تک کسی نبی نے نہ آنا تھا اس وقت تک تو ان النبوۃ والرسالۃ قد انقطعت کے الفاظ امت کی حفاظت کا موجب ہوں اور جب نبی آجائے تو وہ لکن المبشرات سے نبوت کے جاری ہونے کا ثبوت پیش کرسکے۔"
(قول خلیفہ قادیان در ریویو ماہ اگست ۲۸ء صفحہ ۳۹/۴۰)

اللہ اکبر! برادران اسلام! یہ ہیں قادیانیوں کی مقدس چالیں - کہاں یہ دعویٰ تھا کہ بیسیوں اولیاء و محدثین اور علماء اسلام مسئلہ اجراء نبوت سے نہ صرف یہ کہ واقف ہی تھے بلکہ علی الاعلان اس مسئلہ کے مبلغ و مشتہر تھے - چنانچہ "الفضل" ۲ - نومبر ۲۲ء کے اندر خلیفہ صاحب نے محی الدین ابن عربیؒ مجدد الف ثانیؒ - ملا علی قاریؒ - امام شعرانیؒ بلکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا تک کے اسماء گرامی بھی اسی گروہ میں شمار کردیئے اور کہاں یہ اعلان کہ سوائے مرزا صاحب کے گذشتہ ساڑھے تیرہ سو برس کے اندر کسی ایک فرد امت محمدیہ کو بھی اس راز سے قطعاً آشنائی نہ تھی - آہ ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(باقی آیندہ)

قادیان کا سالانہ جلسہ
اور
خلیفہ صاحب کے مواعظ

(از قلم مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی)

اخبار گوہربار "اہلحدیث" مورخہ ۔ جنوری ۳۳ء میں میرا ایک مضمون چھپ چکا ہے۔ اسی سلسلہ کا یہ دوسرا مضمون ہے۔

خلیفہ صاحب جس مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے اس کے دائیں جانب کچھ فاصلہ پر عورتوں کا پنڈال تھا اور مردوں کا پنڈال جنوب مشرق میں تقریباً دو صد گز کے فاصلہ پر تھا - پنڈال کے چار بڑے دروازے تھے اور چاروں طرف مدور شکل میں گیلریاں نصب کی گئی تھیں ایسا عاشقان مسیح ان گیلریوں پر ہی بیٹھے ہوئے اپنی نماز پڑھ رہے تھے - رکوع و سجود اکڑ کر یا اینٹھ

...ہوکر لدا ہوا تھا۔ پنڈال اور مسجد کے درمیان خالی جگہ خالی تھی۔ جس میں نہایت آسانی کے ساتھ یہ تمام لوگ باطمینان وسکون محمدی طریق پر اسلامی نماز ادا کر سکتے تھے۔ پچاس آدمی کہیں کھڑے ہوئے ہیں، تو کہیں اور دو سو کہیں۔ اور عجیب بات یہ تھی کہ پنڈال اور مسجد کے درمیان خالی جگہ پر جو صفیں تھیں ان کے آگے سے برقعہ پوش زائرات جلسہ مستورات بالکل بیدھڑک چلتی پھرتی تھیں۔

ہم نے ایک شخص سے گیلریوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی وجہ پوچھی کہ یہ حضرات میدان کی خالی جگہ میں کیوں جاکر آرام کے ساتھ نماز نہیں پڑھ لیتے؟ تو انہوں نے فرمایا اس خوف کے مارے کہ مسجد میں جاکر نماز پڑھنے سے کہیں پنڈال کی یا گیلریوں کی موزوں جگہ ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ اس لئے اچھی جگہ کا پہلے ہی انتخاب کرکے دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔

سٹیج کے درمیان میز رکھا ہوا تھا جس کے پاس کھڑے ہوکر میاں محمود احمد تقریر فرما رہے تھے۔ اور آپ کے چاروں طرف عقابوں کی طرح مسلح پہرہ دار کھڑے ہوئے تھے۔ آپ کی تقریر کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:-

دوران تقریر میں آپ نے فرمایا کہ یورپ کے بعض لوگ زمین پر کان لگا کر گھوڑوں کی پاؤں کی آہٹ تین تین میل کے فاصلہ سے سُن لیتے ہیں اور یہ ان کی قوت سمع کی پریکٹس کا نتیجہ ہے وغیرہ ذالک (شاید مرزا صاحب نے پریکٹس کے ذریعہ نبوت کو پالیا حتیٰ کہ آسمانوں کی خبریں لوگوں کے سامنے جلی لفظوں میں پیش کیں۔ محمدی بیگم کا نکاح۔ عبداللہ آتھم کی موت۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ کے ساتھ آخری فیصلہ بھی الہام پاکر جیت لیا۔ اب مرزا صاحب کے جانشین قادیانیوں میں غالباً یہ تلقین کرنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ بھی گھوڑے والوں کی طرح اپنے اپنے کان قادیان کی مقدس زمین پر رکھ رکھ کر بجائے عالم بالا کے عالم برزخ یا [illegible] کی خبریں کاہنوں کی طرح معلوم کر لیا کریں۔ [illegible] ثابت کریں کہ علم طبقات الارض اس طریقہ پر باآسانی سیکھا جا سکتا ہے)۔ میرے گذشتہ مضمون میں یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ ہر قادیانی (بقول خلیفہ صاحب) تین چار جلسوں میں شریک ہوکر کامل فلسفی بن جاتا ہے۔ لیکن آج کے مضمون سے آپ یہ معلوم کر لیجئے کہ خلیفہ صاحب کے فرمان کے مطابق اگر امت مرزائیہ زمین پر کان رکھنے اور سننے کی عادت پیدا کر لے تو بہت جلد یہ لوگ علم طبقات الارض کے ماہرین فن بن سکیں گے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ لائلپور میں زراعت کا کالج ہے جس میں زراعت کی نسبت اچھے معلومات بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ چند لوگوں کو جو زمیندار ہوں۔ فن زراعت کی تعلیم دلوائی جائے۔ اور انہی مزارعین میں باحسن طریقہ بعض اصولوں کے تحت ہم اچھی طرح تبلیغ کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ قابل مزارع اور عمدہ کھیتی باڑی کرنے والے ثابت ہونگے۔

اوپر دو ڈگریوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس جگہ آپ ایگریکلچر کی اعلیٰ ڈگری کا مرکز غالباً قادیان کو بنانا چاہتے ہیں۔ تاکہ سیدھے سادے زمیندار فن کاشتکاری کے معلومات حاصل کرنے آئیں اور قادیان کے تبلیغی حلقے میں داخل ہو جائیں۔

بہرحال آپ کی تقریر کا یہی حال اول سے آخر تھا کبھی وفات مسیح کا مسئلہ بیان ہوا، کبھی نبوت قادیان کی بحث، کبھی لائلپور کا ذکر تو کبھی لندن کا، کبھی مشرق تو کبھی مغرب کبھی چین اور کبھی ترکستان۔ نہ کوئی خاص موضوع تھا نہ کوئی دلچسپ اسلوب بیان۔ جو جی میں آتا تھا کہتے چلے جاتے تھے۔ امت مرزائیہ بلاشبہ جھوم جھوم کر الہامات ربانی کی طرح سنتی تھی۔ مگر وہ لوگ جنہیں تقاریر کے سامنے یا سمجھنے کا ذرہ برابر بھی خدا داد ملکہ تھا وہ خوب سمجھتے تھے کہ یہ عالمانہ تقریر ہے یا طلسم ہوشربا کا کوئی صفحہ پڑھا جا رہا ہے۔

ہم نے ۲۶ دسمبر کو مولوی احمد علی صاحب لاہوری کی تقریر حمایت اسلام کے جلسہ میں سنی۔ بخدا یہ تقریر قال اللہ وقال الرسول کے تحت اور ہر لحاظ سے عمدہ تھی۔ یہ سطور میں نے صرف اسلئے لکھی ہیں کہ قادیانی حضرات اپنے خلیفہ صاحب کو بہت بلند اور اعلیٰ درجہ کا مقرر سمجھتے ہیں۔ لہذا انکی تقریر کا حال اپنے دوستوں کے سامنے پیش کر دیا تاکہ ہمارے دوست انکے بیانات اور...

بریلوی مشن

نذیر صلی اللہ علیہ وسلم کی ندا بجواب فقیر کی صدا

(مرقومہ مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

پچھلے پرچہ میں "انوار الصوفیہ" کے نامہ نگار کی اس تحریر پر بحث تھی جو انہوں نے شاہ عبدالعزیز دہلوی مرحوم کی طرف منسوب کرکے لکھا تھا کہ شاہ صاحب کے نزدیک مقبولان بارگاہ سے استمداد جائز ہے۔ اس قسط میں شاہ صاحب کی وہ عبارات تفسیر عزیزی جلد اول سے دکھائی گئی ہیں۔ جن سے استعانت بغیر اللہ کا شرک ہونا ثابت ہے۔ (مدیر)

پس ہر مومن کو کہ شرک سے بھاگتا ہے اول ہی مرتبہ میں چاہئے کہ غیر کی اعانت کو کہ فقط ظاہر میں اعانت ہے اور حقیقت میں کسی طرح کی قدرت نہیں رکھتا ہے۔ نظر سے ڈال دے اور ساتھ اعانت قادر حقیقی کے کفائت کرے[1]۔ (تفسیر عزیزی ص[illegible] ترجمہ اُردو)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:-

اور استعانت ساتھ ایسی چیز کے کہ توہم استقلال اس چیز کا بیچ وہم اور فہم کسی شخص کے خواہ مشرک ہو خواہ موحد نہیں گذرتا ہے جیسا کہ استعانت ساتھ اناج وغیرہ کے بیچ بھوک دور کرنے کے اور استعانت ساتھ پانی کے اور شربتوں بیچ دور کرنے پیاس کے

[1] اسکے بعد شاہ صاحب نے حضرت ابراہیم کا دعا تو لکھا ہے جب فرشتہ جبرئیل کو کہا تھا کہ مجھے تیری طرف کچھ حاجت نہیں۔

اور استعانت واسطے راحت کے بیچ سایہ درخت وغیرہ کے اور استعانت طرف دواؤں اور بوٹیوں کے بیچ دور کرنے بیماریوں کے اور استعانت ساتھ امیر اور بادشاہ بیچ تعین وجہ معاش کے کہ حقیقت میں معاوضہ خدمت کا مال کے ساتھ ہے اور موجب تذلل کا نہیں اور ایسے ہی استعانت ساتھ طبیبوں اور علاج کرنے والوں کے کہ بسبب تجربہ اور زیادتی واقفیت کے ان سے طلب مشورہ کی ہے اور استقلال کا وہم نہیں کیا جاتا۔ پس اس قسم کی استعانت بلا کراہت جائز ہے۔ اس واسطے کہ حقیقت میں استعانت نہیں۔ اگر استعانت ہے تو بھی استعانت بخدا ہے۔ (تفسیر عزیزی ص۲۷ ترجمہ اردو)

آگے لکھتے ہیں:-

استعانت ایسی چیز سے ہو کہ توہم استقلال اس چیز کا مشرکین کے ذہنوں میں بیٹھا ہوا ہے جیسا کہ استعانت ساتھ ارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ یا ارواح ساڑہ مثل بھوانی۔ شیخ سدو وزین خان اور جو مانند ان کے ہوں اور اس قسم کی استعانت عین شرک ہے اور منافی ملت حنفی کی ہے۔

ص۲۹ پر تحریر فرماتے ہیں:-

یا رتبہ اماموں اور اولیاؤں کا برابر رتبہ انبیاؤں اور مرسلین علیہم السلام کے مقرر کرے اور انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کے واسطے لوازم الوہیت کے جیسا کہ علم غیب اور فریاد سننے ہر کسی کی ہر جگہ میں اور قدرت اوپر تمام مقدورات کے ثابت کرے اور ملائکہ اور ارواح اور انبیاء اور اولیاؤں کے تئیں بیچ پردہ صورتوں اور بتوں اور قبروں اور تعزیوں کے معبود ٹھہرائے اور رزق اور فرزند اور خدمت اور منصب اُن سے بالاستقلال درخواست کرے۔

حضرت شاہ صاحب کی منقولہ عبارات غور سے پڑھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب متوفیان یا غائب [illegible] سے استعانت کو شرک اور خلاف

آیت حنفی قرار دیتے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب بھی تفسیر عزیزی کا غور سے مطالعہ کریں گے تو وہ بھی ہماری تصدیق کریں گے اور ہمارے ساتھ متفق العقیدہ ہو کر کہہ اٹھیں گے ؎

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

اس عنوان میں صاحبزادہ صاحب نے بحوالہ حصن حصین ایک روائت نقل کی ہے جو کتاب مذکور میں یوں درج ہے

اذا انفلتت دابة فليناد اعينوا يا عباد الله رحمكم الله۔

دوسری روائت و ان اراد عونا فليقل يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني۔

یہ روائت صاحب حصن حصین نے مسند بزار و مصنف ابن ابی شیبہ اور طبرانی کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ مگر روائت مذکور ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی ابن حبان ضعیف ہے۔ دوسرا راوی عتبہ بن غزوان مجہول الحال ہے۔ کذا فی التقریب۔ اس لئے یہ روائت ناقابل احتجاج ہے۔ میزان الاعتدال میں ابن حبان کے متعلق لکھا ہے۔ قال ابن عدی منكر الحديث قد روى عن عمر بن ذر نسخة طويلة كلها غير محفوظة۔ یعنی ابن عدی نے فرمایا یہ راوی (ابن حبان) منکر حدیث ہے۔ اس نے عمر بن ذر سے ایک لمبا نسخہ روائت کیا ہے جو تمام کا تمام غیر محفوظ ہے یعنی درست نہیں۔ دوسرے راوی عتبہ بن غزوان کے متعلق صاحب میزان لکھتے ہیں لا یعرف۔ یہ شخص نامعلوم ہے پتہ نہیں کون ہے

<u>وجہ دوم</u> اگر اس روائت کو فرضاً صحیح بھی مانا جائے تو اس سے کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ فوت شدہ بزرگوں سے استعانت جائز ہے۔

اس کا مطلب بالکل صاف ہے جو ہم اپنے لفظوں میں نہیں ایک حنفی بزرگ کا تحریر کردہ لکھتے ہیں۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں:-

بعض روایات میں جو آیا ہے یا عباد اللہ اعینونی تو یہ توسل بلا توسط کسی میت سے استعانت نہیں بلکہ عباد اللہ جو صحرا میں موجود ہوتے ہیں ان سے طلب اعانت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۹۲ ج۱)

<u>وجہ سوم</u> اس منکر اور ضعیف روائت کی معارض روائت حصن حصین میں ہی مذکور ہے۔ چنانچہ بروائت طبرانی و ابن ابی شیبہ مروی ہے:-

اذا ضاع له شيء او ابق فليقل اللهم راد الضالة وهادي الضلالة انت تهدي من الضلالة اردد علي ضالتي بقدرتك وسلطانك فانها من عطائك وفضلك۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کی شے گم ہو جائے یا جانور غلام بھاگ جائے تو یوں (مدد چاہے) اور کہے اے اللہ گم شدہ جانور کو واپس لانے والے اور گمراہی سے ہدایت دینے والے تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے۔ میرے پاس گم ہوئی چیز اپنی قدرت اور غلبے سے واپس لے آ کیونکہ وہ تیرے فضل سے تیری ہی عطا ہے۔

اب ہم آخر میں صاحبزادہ صاحب کی خاطر ایک بزرگ کا قول بھی نقل کئے دیتے ہیں اور مناسب بھی ہے کیونکہ آپ نے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کے قول کو سنداً پیش کیا ہے۔ جس کا مفہوم بھی غلط سمجھا یا سمجھایا ہے۔ ہم شاہ صاحب کے اباجی مرحوم کا قول پیش کرکے بفضل خدا اس کا مفہوم وہی لینگے جو قائل کے نزدیک صحیح ہے۔ سنئے! حکیم الامت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی والد شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم حجۃ اللہ میں لکھتے ہیں:-

انهم كانوا يستعينون بغير الله... في حوائجهم من شفاء المريض وغناء الفقير وينذرون لهم يتوقعون انجاح مقاصدهم بتلك النذور ويتلون اسماءهم رجاء بركتها فاوجب الله عليهم ان يقولوا في صلواتهم اياك نعبد واياك نستعين وقال الله

... مع الله احدا او ليس المراد من الدعاء العبادة كما قال بعض المفسرين بل هو الاستعانة لقوله تعالى بل اياه تدعون فيكشف ما تدعون انتهى خلاصة ما في حجة الله

(مشرک) لوگ غیر اللہ سے مدد چاہا کرتے تھے اپنی ضرورتوں شفاء مریض غنا فقر وغیرہ میں ان (غیر اللہ) کی نذریں مانا کرتے تھے اور ان سے حاجت براری کی امیدیں رکھتے اور ان کے ناموں کا ورد کرتے اور برکت کی امید رکھتے تھے۔ اس لئے اللہ نے نمازوں میں ضروری قرار دیا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھا کرو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارا کرو اور دعاء سے مراد اس جگہ عبادت نہیں۔ جیسا کہ بعض مفسر کہتے ہیں بلکہ استعانت ہے۔ جیسا کہ ارشاد ایاہ تدعون خاص اسی کو پکارو پھر وہ چاہیگا تو مشکل حل کر دیگا۔ (حجۃ اللہ ملخصاً)

دہلی کی گذشتہ اہل حدیث تاریخ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

اور

اعیان اہل حدیث دہلی کا فرض

(مرقومہ مولوی امام خان صاحب نوشہروی)

آپکا ع دلی جو شہر تھا کبھی عالم میں انتخاب جس میں عمل بالحدیث کی پود شاہ ولی اللہ صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ نے لگائی فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّ اَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا۔ اس پود کو ممدوح کے بامراد و کامران (ابن ابن) شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ نے خون رگِ جاں سے سینچا۔ یہ پود بڑھی، پھلی، پھولی اور کس قدر بار آور ہوئی۔ تمام ملک میں پھیل گئی۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (دیکھئے! اللہ تعالیٰ کلمہ طیبہ کی مثال اس قسم کے شجر مبارک سے بیان کرتا ہے جس کی جڑیں اپنی جگہ مضبوط ہیں اور شاخیں آسمان تک سربلند)

اللہ اللہ! شاہ اسماعیل کی خوش نصیبی کہ ہندوستان کے باہر عامل بالحدیث کی زبان پر اس موحد آگاہ ... حق جو اور حق پژوہ کا نام جاری ہے اور اہل حدیث کی ... کہ انہیں شاہ اسماعیل جیسا موحد، تبع سنت غازی، مجاہد اور شہید فی سبیل اللہ امام ملا۔

حضرت شہید علیہ الرحمۃ کی شان جلالی کا مظاہرہ ان کے فوز بہ شہادت ہونے کے ساتھ ختم ہوگیا۔ (وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ) اور جناب میاں صاحب مرحوم کا رنگ جمالی ضوفگن ہونے لگا۔ وہی دہلی ہے جہاں سے غازیانِ اسلام کا ٹڈی دل تلواروں کے سائے میں نکلا۔ تاکہ پنجاب کے مسلمانوں کو کفار کی چیرہ دستیوں سے مخلصی دلا سکے۔ مگر اب زمانہ کا رنگ بدل گیا ہے۔ غازیوں نے تلواریں میان میں کرلیں اور جناب میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی بزم تلقین میں دوزانو ہو کر بیٹھ گئے وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ حدیث کے دل نشیں سبق پڑھے اور ملک کے ہر گوشہ میں جاکر دہرائے۔ میاں صاحب پر اللہ کی رحمت ہو۔ کیا خوش رسم ڈالی۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا۔ امتداد عمر کے بعد میاں صاحب کی بساط علم بچھ گئی۔ ... تھا ...

میاں صاحب کے اس نور حدیث نے ... زیادہ دہلی کو روشن کیا۔ اور ہر شمع اپنے دائرے کے قریب ... زیادہ روشنی کرتی ہی ہے۔ وکذلک۔ پس باوجودیکہ ملک کے ہر گوشہ میں اہل حدیث کے بے شمار مدرسے قائم ہوئے اور موجود ہیں۔ مگر دہلی کو اس نوع میں جو مزیت حاصل ہے۔ اسکی ہمسری کسی مقام سے نہ ہوسکی۔ حتٰی کہ اس وقت بھی دہلی سے علم حدیث کی نہریں بارہ اہل حدیث مدرسوں کی شکل میں پھوٹ رہی ہیں۔ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا۔ جن سے دو سو کے قریب طلبہ پیاس علم بجھا رہے ہیں۔ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ

× اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ

اور اسی دہلی سے اہل حدیث کے دو ممتاز اخبار "محمدی" اور "مسلم اہل حدیث گزٹ" شائع ہوتے ہیں جن کی دینی خدمات کا ہر خورد و کلاں کو اعتراف ہے۔ (صحف مکرمة بايدى كرام بررة)

اور یہ اولویت و اولیت بھی اس کی قسمت میں ودیعت تھی کہ جماعت اہل حدیث کی متحدہ جمعیت، آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا صدر مقام بننے کا فخر بھی اسی دہلی کو نصیب ہوا۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تاریخ تاسیس کا اعادہ جناب کے سامنے تحصیل حاصل ہے کیونکہ زمانہ تاسیس میں آپ میں سے اکثر حضرات تشریف فرما تھے لیکن کانفرنس کی تاریخ کے تذکرہ میں اس سے مفر ناممکن ہے کہ جس طرح ملک میں عمل بالحدیث کا اجرا جناب شہید دہلوی سے ہوا۔ اسی طرح اہل حدیث کانفرنس کا انعقاد ہمارے اسماعیل ثانی مولانا عبدالعزیز مرحوم رحیم آبادی کی ذات گرامی سے ہوا۔ مولانا رحیم آبادی کو دو نوجوان ہمرکاب ایسے ملے جو جوانی ہونے کے علاوہ جوان ہمت بھی تھے بلکہ ہیں۔ ہماری مراد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ اور مولانا ابراہیم میر ... اصحاب ...

[illegible] نے پنجاب تک سفر کر کے دہلی میں کانفرنس کا مرکز بنایا۔

دہلی کو جو برتری شہادت پناہ اسماعیل شہید اور فضیلت مآب میاں صاحب کی وجہ سے حاصل تھی وہی بزرگی اس کو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا صدر مقام ہونے سے نصیب ہوئی۔ اور اسی طرح کی فضیلت دہلی کو ان علمائے اہل حدیث کی برکت سے ہے جو یہاں کسی نہ کسی سلسلہ میں قیام فرما ہیں۔

ولیکن کانفرنس کی حالت کیا ہے؟

مولانا رحیم آبادی کے انتقال سے جو زوال شروع ہوا تو دن بدن بد سے بدتر ہوتا گیا اور یہ حقیقت کسی عالم یا عامی سے پوشیدہ نہیں مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس صرف دہلی کی نہ تھی بلکہ تمام ملک کی مشترکہ جمعیت تھی۔ ملک کے تمام علمائے اخیار اہل حدیث پر اس کی بقا و اصلاح کا فرض تھا۔ مگر کیسے سمجھا جا سکتا ہے کہ جب مرکز ہی کی طاقت کمزور ہونے لگی تو دوسروں کی ہمت کیا کر سکے گی۔

مجھے اپنے اس طویل (اور نامبارک) دوران قیام دہلی میں اکثر و بیشتر علمائے کرام سے کانفرنس پر گفتگو کا موقع ملا۔ جس کو یہاں دہرانا ضروری نہیں۔ مگر میں اپنے ان اخیار کرام کو ان کا یہ منصب یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ حضرات میں سے ہر ایک ہمارا دینی رہبر ہے۔ آپ ہی کی تعلیم ہمارے لئے مشعل ہدایت ہے۔ ہم سے اگر خلاف شرع کوئی "جرمہ" مرزد ہوتی ہے تو آپ تنہائیوں میں سرزنش فرماتے ہیں زیادہ سرکشی پر منبر پر تنبیہات ہوتی ہیں۔ ہم سنتے ہیں اور اصلاح کی سعی کرتے ہیں پس جس طرح علمائے کرام حضرات انفرادی اصلاح میں رغبت فرماتے ہیں۔ اجتماعی خرابیوں کی اصلاح تو اس سے بھی ضروری ہے۔ اہل حدیث کانفرنس ہندوستان کے تمام موحدوں کی مشترکہ جماعت ہے۔ اس کی فلاح و بہبود پر تمام جماعت کی رفاہیت منحصر ہے۔ یعنی یہ ہمارا [illegible] جو میں [illegible] ہے۔ اگر یہ بیمار ہے تو تمام بدن [illegible] درست ہے تو بدن کا ہر حصہ توانا ہے [illegible]

۱۴ اپریل [illegible] ۱۹۳۹ء میں [illegible] چوہڑیاں پنجاب میں کانفرنس کا سالانہ جلسہ ہونے والا ہے۔ جس میں جماعت کے زعما و اصحاب تذکیر تشریف فرما ہوں گے جن میں دہلی کے حضرات بھی شامل ہیں۔ ضروری ہے کہ اس جلسہ کے موقع پر کانفرنس کی فلاح و بہبود کے لئے غور و فکر کیا جائے۔ مگر کانفرنس کا صدر دفتر دہلی میں ہونے کی وجہ سے علمائے دہلی پر فرض ہے کہ انعقاد جلسہ سے پہلے دہلی میں ایک عام شوریٰ طلب فرمائیں جو نماز عصر کے بعد سے نہیں بلکہ پورے دن کا ہو اور ایک ہی دن کا نہیں بلکہ مسلسل کئی روز تک رہنا چاہئے۔ جس میں دہلی کے جملہ علمائے کرام (تا بہ مدرسہ رحمانیہ) تشریف فرما ہوں۔ ممبران شوریٰ شریک ہوں۔ اہل الرائے شمولیت فرمائیں۔ اس شوریٰ میں جو تجاویز پاس ہوں۔ انہیں سالانہ جلسہ (فتح گڑھ) میں علمائے دہلی پیش کریں اور دوسرے صوبوں کے علمائے کرام اور اہل خیر کو شریک کار

بنانے کی طرح ڈالیں کیونکہ کانفرنس کے متعلق یہی حضرات دہلی اصل ہیں اور دوسرے لوگ فرع۔

اہلحدیث | دیندار طبقہ دنیا داروں کو بنظر حقارت دیکھتا ہے کہ ان لوگوں کی نظر کوتہ ہے۔ یہ صرف دنیا کے طالب ہیں جو فانی ہے آخرت کے جو دائم ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے طالبوں کی ہمت ہم دینداروں سے بہت زیادہ قوی اور ارادہ مضبوط ہے۔ مثال کے لئے کانگرس کو دیکھئے۔ اللہ اللہ کس جوان ہمتی سے کام کرتے ہیں۔ اسی ہمت کی برکت ہے کہ اپنے مقصود کا بہت سا حصہ حاصل کر چکے ہیں۔ اس کے مقابلے میں ہم جہاں سے چلے تھے دس قدم پیچھے چلے گئے ہیں۔ سچ کہتا ہوں امیر خسرو مرحوم نے ہمارے حق میں کہا ہے ؎

خسروا در عشق بازی کم ز ہندو زن مباش
کاں برائے مردہ سوزد زندہ جان خویش را

اہل بیت اور شیعہ

(از قلم مولوی ابو الصمصام عبد السلام صاحب مبارکپوری)

برادران شیعہ کو ازواج مطہرات خصوصاً ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) سے خاص رنج ہے لہذا وہ اپنے دل کا بخار نکالنے کے لئے ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کرنے کی بزور کوشش کرتے ہیں۔ جن آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں۔ علمائے شیعہ ان کی ایسی عجیب و غریب تاویلیں کرتے ہیں جو مومن کے شایان شان نہیں مثلاً آیت تطہیر کہ اہل بصیرت کے نزدیک اسکے سیاق و سباق سے آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر و روشن ہے کہ یہاں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں قبلہ شیعہ مولوی فرمان علی صاحب نے اپنے ترجمہ قرآن مجید میں اس کی بڑی ہوشیاری سے تاویل کی ہے۔ ہم اپنے مضمون "آیت تطہیر اور شیعہ" مندرجہ اخبار اہلحدیث بابت ۱۲ ذی قعدہ [illegible] میں مولوی فرمان علی صاحب کی عبارت نقل کر چکے ہیں۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ

"یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے گھسیڑی گئی ہے"

مطلب آپ کا یہ ہے کہ آیت تطہیر اس مقام کی نہیں ہے جہاں موجودہ قرآن مجید میں ہے بلکہ کسی اور جگہ کی ہے اور اس کا تعلق ازواج مطہرات سے نہیں ہے۔ (پھر اس کا تعلق ہے کن سے؟ اس کا مدلل جواب دینا علمائے شیعہ کا فرض ہے)۔ اسی طرح مولوی فرمان علی صاحب نے آیت قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ[1] (پ ۱۲ ع ۷) کی تاویل و تحریف کی ہے۔ کیونکہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے

[1] یعنی فرشتے بولے (اے سارہ) کیا تم کو خدا کی قدرت سے (یہ امر کچھ) عجب معلوم ہوتا ہے اے اہل بیت (نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ۱۲ منہ

[illegible] حضرت سارہ [illegible] اہل بیت میں داخل کیا ہے مولوی صاحب [illegible] نے اس کا ازالہ یوں کیا ہے۔ آیت مذکورہ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیم کی بیوی کو خدا نے اہل بیت میں داخل کیا ہے۔ کیونکہ اسکے قبل کی آیت میں جتنا خطاب حضرت سارہ کی طرف ہے۔ واحد مونث حاضر کے صیغہ ہیں اور اس آیت میں ضمیر کُمْ جمع مذکر حاضر کی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسکے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت یہاں خواہ مخواہ داخل کر دیگئی ہے"

ماشاء اللہ! شبہ کا خوب ازالہ فرمایا۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ مخاطبین کون لوگ ہیں؟ ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ناظرین! مولوی فرمان علی صاحب کی عبارت مذکورہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ علمائے شیعہ کے نزدیک موجودہ قرآن مجید مشکوک و محرف ہے اور اس پران کا ایمان نہیں ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ہاں علمائے شیعہ بزعم خود جس دلیل سے ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کرتے ہیں اس کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ پس سنئے! کہتے ہیں کہ

جب آیت تطہیر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ فاطمہ رضؓ زہرا و حسنینؓ کو ایک کملی کے اندر لیکر دعا فرمائی اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا۔ آپ کی بیوی ام سلمہؓ نے عرض کیا مجھے بھی ان کے اندر شامل کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا انت علی مکانك وانت علی خیر (تم اپنے مرتبہ پر ہو اور تم خیر پر ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو کملی کے اندر داخل نہیں کیا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ اہل بیت میں داخل نہیں ہیں"

جواب اس کا یہ ہے کہ ایک روائت میں یہ بھی ہے کہ ام سلمہ نے کہا اما انا من اھل البیت کیا میں اہل بیت کے اندر داخل نہیں ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ان شاء اللہ [illegible] اہل بیت [illegible] داخل ہو۔ (معالم التنزیل)۔ پس اس دلیل سے ہمارا مدعا ثابت ہوتا ہے نہ کہ ہمارے معترض کا۔ ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

علاوہ اسکے ساتھ مولوی صاحب کی یہ عبارت بھی پڑھئے۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہوگئے کم سے کم اس میں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب بالکل بدل دی گئی" (زیر آیت انا له لحافظون) حیف (انا للہ!)

مولانا اسلم جیراجپوری اور عالم برزخ

(از قلم مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب فرید کوٹی مقیم فیروزپور)

ملت اسلامیہ میں ایک نیا گروہ اہل قرآن کے نام سے پیدا ہوا ہے۔ جو قرآن کے سوا کسی حدیث صحیح و فرمان نبوی کو مان لینا ہی عین گمراہی تصور کرتا ہے (معاذ اللہ من ذلک) اس لئے یہ فرقہ حدیث پر جا بجا ہنسی اڑاتا ہے۔ اور جہاں کوئی اسلامی و شرعی عقیدہ سمجھ میں نہ آیا۔ فوراً حدیث کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور بس۔ مزید لطف کی بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو قرن اول کی سچی جماعت تصور کرتے ہیں۔ خدا کا فضل ہے کہ اس فرقہ کی تبلیغ چند گھرانوں سے باہر نہیں پہنچی۔ اور ان کی تعداد نہایت اقل قلیل ہے۔

مولانا اسلم جیراجپوری کے خیالات کسی قدر ان لوگوں کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ اور آپ بھی کوئی نہ کوئی نیا مسئلہ اہل اسلام کی (بزعم خود) ہدایت و رشد کے لئے پیدا کرتے رہتے ہیں۔ آپ کا عقیدہ ہے کہ عذاب قبر کوئی چیز نہیں۔ چونکہ قرآن مجید میں عذاب قبر، فرشتے، گرزیں، بچھو، سانپ اور اس قسم کے دیگر حالات وغیرہ کا ذکر نہیں۔ اس لئے سرے سے آپ نے عذاب قبر کا انکار کر کے اپنے ماہوار رسالہ "جامعہ" دہلی جنوری ۱۹۳۴ء میں بعنوان (عالم برزخ از روئے قرآن) ایک مضمون سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

"الغرض قرآن کی رو سے سوائے شہیدوں کے عالم برزخ میں کسی کو زندگی حاصل نہیں۔ نہ زندگی کا کوئی اثر۔ نہ علم نہ سمع نہ بصر۔ نہ شعور نہ احساس نہ خبر اور نہ کسی قسم کا زمانہ۔ اس لئے قرآن کی رو سے عالم برزخ کیا عذاب یا ثواب کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ (صفحہ ۶۴)

ہر چند کہ موتیں انفرادی ہوتی ہیں۔ اور حشر اجتماعی ہوگا۔ مگر چونکہ برزخ غیر زمانی ہے اس لئے ہر شخص کی موت اور حشر کی سرحدیں بالکل ملی ہوئی ہیں۔ قرآن میں جا بجا موت کے ساتھ ہی ساتھ عذاب یا ثواب کا بیان جو آیا ہے وہ حقیقت میں قیامت کے دن کا عذاب یا ثواب ہے" (صفحہ ۶۵)

مولانا جیراجپوری عالم ارواح کے لئے ایک ایسا عالم برزخ تسلیم کرتے ہیں جہاں ان کے لئے ثواب و عقاب سمع و بصر کچھ بھی نہیں۔ لیکن بخلاف اسکے آپ شہداء کے ارواح کے لئے یہ سب کچھ تسلیم کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں

"بے شک شہداء یعنی مقتولین فی سبیل اللہ کے بارہ میں قرآن نے تصریح کر دی ہے کہ وہ زندہ ہیں اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ برزخ یعنی آڑ میں نہیں رکھے گئے ہیں۔ بلکہ عند ربہم اپنے رب کی حضوری میں ہیں جہاں ان کو روزی ملتی ہے۔ وہ جان نکلنے کے ساتھ ہی اس برزخ کو ایک دم پار کر جاتے ہیں"

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں۔

"یہ حضوری قرآن کریم کی رو سے کبھی دوسرے کو حاصل نہیں۔ خود نبی کو بھی قیامت کے دن ہوگی۔" (صفحہ ۶۲)

مولانا جیراجپوری کا یہ ایسا عقیدہ ہے جس کے خلاف اسلام کے تمام فرقے ہیں۔ تاویلیوں اور شیعوں جیسے غیر سنت فرقے بھی عذاب قبر کے قائل ہیں [illegible]
[illegible]

قدرتاً پیدا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف اسی عقیدہ میں مولانا اسلم صاحب ہی خلاف نہیں بلکہ بیسیوں ایسے مسائل ہیں جن میں شیعہ سنی یا حنفی غیر حنفی، شافعی مالکی بلکہ قادیانی اور اہل حدیث آپس میں جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر اہل قرآن متحد نہیں ہو سکتے۔ اہل قرآن حضرات قرآن کو تو مانتے ہیں مگر قرآن لانے والے محمد رسول اللہ صلعم کے اسوۂ حسنہ کو نہیں مانتے۔ قرآن کے ایک ایک لفظ کو منزل من اللہ اور اس کا نزول محمد صلعم پر تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن منزل علیہ کی تفسیر و تشریح کو نہیں مان سکتے۔ جن ہاتھوں نے ہم تک قرآن مجید پہنچایا انہی ہاتھوں نے ہم کو احادیث نبویہ دیں۔ لیکن کس قدر ظلم کی بات ہے کہ یہ بزرگ اشاعت فی القرآن میں تو راہ حق پر ہوں اور اشاعت سنت میں غلطی پر ہوں۔

اس کا دوسرا معنیٰ یہ ہوا کہ ایک گواہ کو ہم اپنے معاملہ میں سچا مانیں اور جب یہی گواہ ہمارے خلاف شہادت دے تو اس کو غیر صادق کہیں۔ سینہ بسینہ ہمارے پاس قرآن پہنچا۔ اور اسی طریقہ سے احادیث پہنچیں۔ جب دونوں کے ابلاغ و تبلیغ کا ذریعہ واحد اور اس کے پہنچانے یا پھیلانے والے مبلغ ایک ہی تھے تو قرآن کو سچا، واجب العمل ماننا اور احادیث کی تکذیب کرنا کیا معنیٰ ؟

تعجب نہیں کہ جس روز ان دوستوں کو ایک اور ٹھوکر لگ گئی اور وہ ٹھوکر ایسی ہی ہوئی جس کی بنا پر ان دوستوں نے حدیث کو خیرباد کہا ہے تو یاد رکھئے اس ٹھوکر سے ان کا دماغی توازن قائم نہ رہ کر قرآن بھی ہاتھ سے نکل جائیگا۔

اب میں آپ کے نفس مضمون کی طرف توجہ کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں کہ برزخ غیر زمانی ہے۔ لیکن افسوس کہ آپ نے اپنے اس دعویٰ کی تائید میں کوئی عقلی یا نقلی دلیل پیش نہیں کی۔ ہمارا ایمان ہے کہ برزخ زمانی ہے اور موت سے حشر تک ہزار ہا سال پر زمانہ نہیں تو اور کیا ہے ؟ یہ ایک ایسا بھی ثبوت ہے جس پر مزید دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حشر تک اس طویل زمانہ کو بھی [illegible] [illegible] کا [illegible] خاموشی [illegible]

نیز ایک جگہ جب مولانا صاحب برزخ کو غیر زمانی تسلیم کرتے ہیں تو دوسری جگہ شہداء کے لئے کیوں زمانی برزخ تسلیم کرتے ہیں۔ شہداء کا درجہ انبیاء سے ہزارہا گنا چھوٹا ہوتا ہے۔ بلکہ شہداء کو انبیاء کے مقابلہ پر کوئی نسبت ہی نہیں۔ ان کی معمولی سی نیکی شہادت پر برزخ غیر زمانی عمدہ عمدہ پھل فروٹ کھانے والی برزخ زمانی کے ساتھ بدل جائے۔ لیکن نبی کے لئے وہ نبی جو خدا کا ولی خاص ہو۔ یہ زمانہ برزخ غیر زمانی ہی بنا رہے یا للعجب۔ اور انبیاء سے زیادہ مقتول فی سبیل اللہ اور کون ہوتا ہے۔

ترجمہ قرآن میں مولانا کی تحریف

مولانا اپنے جوش علم میں آکر مترجمین قرآن پر اس طرح بگڑتے ہیں۔ یہاں اس غلطی کا اظہار کر دینا ضروری ہے جو قرآن کے عام مفسرین اور مترجمین نے اس آیت کے متعلق کی ہے۔ یعنی یہ کہ انہوں نے بجائے معبودان غیر اللہ کے لاعلمی کی نسبت خود اللہ کی طرف کی ہے اور ذرا نہیں شرماتے ہیں۔ چنانچہ اردو کے بہترین اور مستند مترجم شاہ عبدالقادر صاحب اپنے ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں۔

و یعبدون من دون اللہ ما لا یضرھم ولا ینفعھم و یقولون ھؤلاء شفعاءنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموٰت والارض (پ۱۱) اور پوجتے ہیں اللہ سے نیچے جو چیز نہ برا کرے ان کا اور نہ بھلا اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس تو کہہ کہ تم اللہ کو جتاتے ہو جو اس کو معلوم نہیں کہیں آسمانوں میں نہ زمین میں (ص۶۱)

مولانا اسلم جیراجپوری حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کی غلطی نکال رہے ہیں اور مرحوم کو کس بُرے انداز میں یاد کر رہے ہیں۔ خط کشیدہ عبارت کو دیکھئے اور مولانا کے قرآنی اخلاق کی داد دیجئے خدانخواستہ اگر شاہ صاحب کا ترجمہ غلط ہوتا تو بھی ایک بات تھی۔ لیکن ذیل میں مولانا جیراجپوری کا ترجمہ دیکھئے اور پھر رائے قائم کیجئے کہ محمد رسول اللہ کو چھوڑ کر انسان کو نے گڑھے میں گر جاتا ہے۔ آپ مذکورہ آیت کا ترجمہ جس طرح کرتے ہیں :

اور وہ اللہ کے سوا ان کی پرستش کرتے ہیں جو ان کو ضرر پہنچا سکتے ہیں نہ نفع۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ کہدے کہ کیا تم اللہ کو ان لوگوں کے ذریعہ سے خبر پہنچاتے ہو جن کو آسمان اور زمین کی کسی شے کا علم نہیں (ص۹۹۔ جنوری ۱۹۳۱ء)

یہ ترجمہ مولانا جیراجپوری کا ہے جس پر آپ کو خاص فخر و ناز ہے۔ خدا شاہد ہے مجھے مولانا کے علم و فضل کے ساتھ غائبانہ طور پر بڑی عقیدت مندی تھی۔ لیکن آپ کے اس ترجمہ کو دیکھ کر میری حیرانی کی انتہا ہو گئی کہ جامعہ کا ایڈیٹر اور جامعہ ملیہ کا شیخ التاریخ والادب ہو کر قرآن کی ایک ہی آیت کے ترجمہ میں علم نحو، قواعد عربیہ اور عربی ادبیت سے بالکل الگ ہو کر مضحکہ خیز ترجمہ کر لیگا۔ نحو کا مبتدی طالب علم بھی بتلا سکتا ہے کہ لا یعلم کی ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے۔ مگر آپ لا یعلم کی ضمیر (جو واحد کا صیغہ ہے) ھؤلاء یا شفعاءنا کی طرف لوٹا رہے ہیں اور آپ کے اس ترجمہ میں قرآن کی فصاحت و بلاغت بھی فنا ہو رہی ہے۔

مولانا کو شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ غالباً اس لئے برا لگا ہے کہ اس میں یہ عبارت نکلتی ہے۔ تم اللہ کو جتاتے ہو جو اس کو معلوم نہیں۔ اور یہ عبارت صحیح نہیں۔ اس لئے کہ خدا تو ہر بات کو جانتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ بجائے اسکے یہ ترجمہ کر دیا جائے تم اللہ کو ان لوگوں کے ذریعہ سے خبر پہنچاتے ہو جن کو آسمان اور زمین کی کسی شے کا علم نہیں۔

افسوس کہ اگر مولانا صاحب اپنا یہ غلط ترجمہ لکھتے وقت کسی معمولی نحو پڑھے ہوئے سے بطور رائے دریافت فرما لیتے تو آپ کو یہ عظیم الشان غلطی نہ لگتی۔ سنئے اس کا اصل مطلب یہ ہے اتنبئون میں ہمزہ استفہامیہ ہے۔ یعنی کیا تم خدا کو جتاتے ہو جو اس کو معلوم نہیں؟ یعنی تمہارے خیال میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ یہ معبودین خدا تک پہنچاتے ہیں اور خدا خود نہیں سنتا۔ اور یہ استفہام انکاری ہے۔ جس کا صاف معنیٰ یہ ہوا کہ خدا زمین و آسمان کی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کو جانتا ہے۔ شاہ عبدالقادر صاحب

یا دیگر کسی عالم اسلام نے آج تک وغلطی کی نسبت خدا کی طرف نہیں کی۔ اور نہ ہی شاہ صاحب کے اس ترجمہ کا یہ مفہوم ہے۔ اور نہ ہی عربی عبارت قرآنیہ کا یہ مقصد ہے۔ بلکہ اس میں تو یہ واضح کیا جا رہا ہے کہ کیا تم خدا کو اس طرح سمجھتے ہو کہ وہ زمین و آسمان کی خبر نہیں رکھتا۔ ہمزہ استفہامیہ اس مضمون کو اچھی طرح واضح کر رہا ہے کاش! مولانا صاحب اس اردو ترجمہ پر ہی غور فرما لیتے۔ تو آپ کو اس اعتراض کا موقعہ نہ ملتا۔

اور پھر مولانا اپنے ترجمہ میں بِمَا موصولہ کو ہضم ہی کر گئے ہیں۔ بِمَا موصولہ اسی ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب کی اور بھی تائید کر رہا ہے۔ اگر مولانا صاحب قواعد عربیہ کے مطابق اپنا معنٰی صحیح ثابت کر دکھلا دیں تو ہم آپ کے مشکور ہونگے۔ فیصلہ کے لئے جس کسی مستند عالم کو آپ منتخب فرمائیں۔ ہمیں منظور ہے۔

یہ مختصر سا مضمون میں نے اس لئے قلمبند کیا ہے تاکہ قارئین اخبار اہلحدیث اندازہ لگا لیں کہ جو جماعتیں یا فرقے اسلام سے باہر نکل کر نئے نئے راستے اختیار کر رہے ہیں ان کا علمی تخیل اور ذہنی ذوق کس درجہ کا ہے ابھی یہ مضمون تشنہ رہ گیا ہے۔ اس کے لئے پھر کسی وقت کچھ تفصیل کے ساتھ عرض کیا جائیگا۔

اہلحدیث مَا لَا يَعْلَمُ الآیۃ کے ترجمے میں ہمیں دونوں صاحبوں سے اختلاف ہے۔

ہم لَا يَعْلَمُ کا فاعل خدا ہی کو سمجھتے ہیں۔ مگر اس پر اعتراض کرنا غلط جانتے ہیں۔ خدا کا علم صحیح واقعات کو شامل ہے۔ مثلاً دو دُونے چار اللہ کے علم میں ہے مگر کسی کا یہ قول کہ دو دونے پانچ اللہ کے علم میں نہیں اگر دو دونے پانچ بھی اللہ کے علم میں ہوں تو اس کا وجود خارجی ہونا ضروری ہے۔ اگر اس مقولہ کا خارجی وجود ہو تو استحالہ نہ رہا۔ مشرکوں کا قول هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ دو دونے پانچ کی طرح ہے۔ اس کی نسبت فرمایا ہے۔ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ۔ کیونکہ معبودان باطلہ کا شفیع ہونا جھوٹ ہے۔ جیسے دو دونے پانچ کذب ہے۔ نہ وہ اللہ کے علم میں ہے نہ یہ۔ واللہ اعلم!

جد وجہد

(از قلم مولوی عبد القیوم صاحب کمترینوی از عمر آباد)

دنیا میں ہر مقصد اور ہر چیز کے حاصل کرنے کے لئے کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ہم اس کی بدولت بڑے سے بڑے کام کو انجام دے سکتے ہیں اور بڑی سے بڑی مہم کو سر کر سکتے ہیں۔ جدوجہد کے لئے صبر و تحمل استقلال ہمت، دلیری و شجاعت اور جواں مردی کی بھی ضرورت ہے کیونکہ یہ جدوجہد کے ہتھیار ہیں۔ ہم جب اپنے اسلاف کی تاریخ پڑھتے ہیں تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تمام کامیابیاں صبر و تحمل، استقلال و ہمت، دلیری و شجاعت اور جدوجہد ہی کی بدولت نصیب ہوئی تھیں۔ اُن کے راستہ میں ہر قسم کی رکاوٹ اور حوصلہ پست کرنے والے اسباب موجود تھے۔ اُن کو آگ کے انگاروں پر لٹایا گیا۔ تپتی ہوئی ریتوں پر گھسیٹا گیا۔ کوڑوں کی مار ان پر پڑی۔ مگر وہ اپنی دھن کے اتنے پکے تھے کہ جس مقصد کو لیکر اٹھے تھے اس سے ایک انچ کبھی پیچھے نہیں ہٹے اور جب تک اسمیں کامیابی نہیں ہوئی برابر جدوجہد کرتے رہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے کہ آپ نے اپنے مشن کو کس طرح کامیاب بنایا۔ آپ جب مکہ کی گلیوں سے گزرتے تو آپ کے اوپر اینٹ اور پتھر کی بارش کی جاتی۔ آپ کو دیوانہ اور مجنون کہا جاتا۔ کفار نے اپنے بس کے مطابق ہر قسم کی تکلیفیں آپ کو پہنچائیں لیکن آپ جس مقصد کو لیکر اُٹھے تھے اُس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے برابر جدوجہد کرتے رہے۔ حتٰی کہ ایک زمانہ وہ آیا کہ قریب قریب کل عرب آپ کے تابع ہو گیا اور آپ کے فرمانبرداروں نے جن کو کسی وقت میں کفار کی ستم رانیوں کی وجہ سے اپنے وطن میں رہنا دشوار ہو گیا تھا۔ اسی جدوجہد کی بدولت قیصر و کسریٰ کی سلطنت کو ختم کر کے اسلامی خلافت کی بنیاد ڈالی اور نہایت شان و شوکت اور عزت کی زندگی بسر کرنے لگے۔

بے شک کوشش ایک ایسا ذریعہ ہے کہ اس سے ہم ہر ایک مشکل کو آسان کر سکتے ہیں۔ یہ اکثر لوگوں کو معلوم ہوگا کہ قدیم زمانہ میں اس شکل وصورت کی گھڑی موجود نہ تھی جیسی ہمارے زمانہ میں ہے بلکہ اس وقت لوگوں کو وقت پہچاننے میں بڑی دقت ہوتی تھی۔ آخرکار ابتداءً میں ایک معمولی قسم کی گھڑی ایجاد ہوئی اور رفتہ رفتہ انسانی دماغ کی جدوجہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہر گھر میں گھڑی موجود ہے۔ اور لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

اسی طرح ہوائی جہاز کو دیکھئے کہ وہ شروع میں کس قدر ناقص تھا مگر انسان کی دماغی محنت اور عملی جدوجہد کی بدولت آج اس میں کتنی ترقی ہو چکی ہے۔ آج اس سے لڑائی اور بمباری کا کام لیا جاتا ہے۔ اور یہیں تک بس نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آج سے پچاس سال بعد ہوائی جہاز میں اس قدر ترقی اور زیادتی ہوگی کہ جطرح شہروں کی سڑک پر پولیس پہرہ دیتی ہے اسی طرح ہوائی جہاز کے ذریعہ پولیس پہرہ دیگی تاکہ ہوائی جہازوں کا آپس میں تصادم نہ ہو۔ اور ایک معمولی آدمی کے لڑکے نے ریل ایجاد کر کے دنیا کے اوپر کتنا بڑا احسان کیا کہ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ آرام اور آسانی کے ساتھ تھوڑے وقت میں پہنچ جاتے ہیں۔ بائیسکل ہی کو لیجئے کہ فوری ضرورت پر کتنی کارآمد چیز ثابت ہوتی ہے۔

یورپی قوموں نے ایسے ایسے آلات ایجاد کر رکھے ہیں جن کو سن کر اور دیکھ کر عقل حیران و ششدر رہ جاتی ہے وائرلیس سے آج جو اہم کام لیا جاتا ہے اس کی ابتدا کے وقت نہیں لیا جا سکتا تھا۔ یہ بھی جدوجہد ہی کا نتیجہ ہے کہ وائرلیس کو اس درجہ پر پہنچا دیا گیا کہ ہم گھر بیٹھے ایک دوسرے آدمی سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ یا ریڈیو کے ذریعہ ہم ہزاروں میل کی مسافت سے کسی کا گانا سن سکتے ہیں۔ جدوجہد ہی کی بدولت کولمبس نے ایک نئی دنیا (امریکہ) کو تلاش کر لیا۔ اور علامہ اقبال مرحوم نے جدوجہد کے متعلق کیا خوب کہا ہے ؎

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

ہمت اور کوشش ایسی اکسیر ہے کہ مردہ دلوں میں روح پھونک دیتی ہے اور ناامیدی کو امید سے بدل دیتی ہے سلطان محمود غزنوی کا واقعہ ہے کہ جب آپ نے اپنی شکست کا پورا یقین ہو گیا تو مسکین ... کر رہا تھا۔ (باقی صفحہ ... پر)

فتاویٰ

س ۸۸ } کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بی بی ہندہ کو بعوض ایک سو دس روپیہ کے اسٹامپ کاغذ پر طلاق لکھ دی اور عدت ہی میں رجوع کر لیا۔ اور روپیہ واپس کر دیا۔ کیا یہ رجوع عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟ (ایک سائل)

ج ۸۸ } صورت مرقومہ خلع کی ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی آیت فیما افتدت بہ میں ہے۔ خلع میں نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ بعد ایک ماہ عدت کے بتراضی زوجین نکاح ہو سکتا ہے۔ محض رجوع نہیں۔ اللہ اعلم۔

س ۸۹ } شادی میں باجہ یعنی ایک طرف دف بجانے کی شریعت میں ممانعت ہے یا کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے عقد میں ایک طرف دف بجایا گیا تھا۔ (محمد عبد الشکور سوداگر بابا پور)

ج ۸۹ } مسنون طریق نہیں۔ اگر اسکو مذہبی رسم سمجھتا ہے تو بدعت ہے۔ ایسا نہیں سمجھتا تو لغو ہے اللہ اعلم!

س ۹۰ } بوقت نکاح پھولوں کے ہار دولہا کو پہنانا، اور گھوڑے پر سوار کر کے بتاوتی کے فائر کرتے ہوئے مسجد تک برائے ۲ رکعت نماز شکریہ لے جا کر پھر دولہن کے مکان تک بوقت نماز فجر لے جانا کیا حکم رکھتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۹۰ } اس کا ثبوت نہیں ہے۔ جو کہتا ہے اس سے حوالہ پوچھئے۔ اللہ اعلم! (۲ر داخل غریبیہ)

س ۹۱ } پرچہ اہلحدیث ۸ مئی ۱۹۳۸ء و ۲۸-۱۰ اگست ۱۹۳۸ء کے سوال ۱۲۸ کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ مرتدہ کا نکاح شرعاً فسخ نہیں ہوگا۔ اسکے خلاف پرچہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء۔ ۳ جون ۱۹۳۸ء اور ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء کے سوال ۱۶۹ و ... اور ... کے جواب میں آپ نے صاف تحریر فرمایا ہے کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے جس پر ایک حدیث اور ایک آیت شریف بھی پیش کی ہے اب تحقیق طلب امر یہ ہے کہ فتاویٰ بالا مندرجہ پرچہ اہلحدیث میں تضاد کی کیا وجہ ہے۔ کیا آپ کی رائے جمہور کے خلاف ہے۔ ہمارے نزدیک موضع تعلیر پور میں بڑا آغاز عہ شروع ہے۔ وہاں کی ایک عورت جو حیلۃً نکاح فسخ کرانے کے لئے مرتدہ عیسائیہ ہو گئی۔ اس جگہ کے امام مسجد نے بموجب مندرجہ پرچہ اہلحدیث ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء جواب ۱۲ کسی دوسرے شخص سے نکاح ثانی کر دیا۔ جس پر ایک شخص نے آپ کے فتویٰ ۱۲۸ مندرجہ اہلحدیث ۸ مئی ۱۹۳۸ء کی بنا پر اس نکاح کو ناجائز قرار دیا ہے براہ نوازش ان کا جواب جلد تحریر فرمائیں۔

(ایم حشمت علی گوہیر خریدار اہلحدیث از لوہیاں)

ج ۹۱ } جمہور علماء کا فتویٰ یہی ہے کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے؛ راقم کو اس امر میں اختلاف ہے کہ عورت عیسائی ہو جائے تو اس کا نکاح شرعاً فسخ نہ ہوگا۔ کیونکہ عیسائی عورت سے از روئے شریعت نکاح جائز ہے۔ اسی بنا پر عند الجمہور لکھا گیا ہے۔ سائل نے بھی اس امر کا ذکر کیا ہے۔ پھر بھی تضاد کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جو غلط ہے۔

س ۹۲ } خراجی زمین کی پیداوار میں عشر ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس حساب سے دینا ہوگا۔ اگر نہیں ہے تو وجہ کیا ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۹۲ } خراجی زمینوں سے مراد اگر ہندوستانی رعایا کی زمینیں ہیں تو ان میں بھی معاملہ سرکاری کا لحاظ رکھ کر بالتخفیف عشر واجب ہے۔ بارانی میں بیسواں چاہی اور نہری میں چالیسواں حصہ ہے۔ اللہ اعلم!

س ۹۳ } چند اشخاص متفق ہو کر اگر کسی شخص کی خاص ملک زمین وغیرہ کو جبراً قہراً ظلماً از روئے شرع وقف کرا سکتے ہیں اور اگر کوئی ظلم و زیادتی وغیرہ سے مجبور تنگ ہو کر بہ جبری وقف کر بھی دے تو شرعاً ایسا وقف جائز ہے یا ناجائز۔ اور ایسا کرنے والے از روئے شرع کس جرم کے مرتکب ہیں؟ (محمد ایوب خطیب سنگھری انماستی)

ج ۹۳ } دین کے کسی کام میں جبر جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ الآیہ۔

ہمارے جبر ایان بھی ایسے بدیہی امر کے متعلق سوال کرتے ہیں جن کا جواب نابالغ بچے بھی دے سکتے ہیں۔ قرآن کی آیت ...

ارتداد خواہ حقیقیہ ہو خواہ حیلۃً مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ...

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

اس وقت اس کی نظر دیوار پر پڑی۔ اس نے دیکھا کہ ایک چیونٹی اوپر چڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن تھوڑی اوپر جانے کے بعد وہ زمین پر گر جاتی ہے۔ کئی بار اس کو ناکامی ہوئی مگر وہ برابر کوشش کرتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ منزل مقصود تک پہنچ گئی۔ سلطان محمود نے اس ننھی سی چیونٹی سے سبق لیا۔ اس کا عقیدہ پختہ ہو گیا کہ بے شک ہمت اور کوشش ایسی چیز ہے کہ وہ منزل مقصود تک پہنچا کر چھوڑتی ہے۔ اس خیال سے اس کے دل میں امید کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور اس نے پوری قوت کے ساتھ دشمن پر حملہ کیا۔ اسکے عقیدہ کے مطابق کامیابی نے اس کے قدم چومے۔ دنیا میں چھوٹے چھوٹے لوگ بھی اپنی کوشش اور محنت کی بدولت بڑے بڑے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ چنانچہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے کہ وہ محض ایک آدمی کے ہونہار فرزند تھے۔ کوشش ہی کی وجہ سے دنیا کی مستحکم سے مستحکم قوت کو ایک تھوڑے سے وقت میں پاش پاش کر دیا۔ ان کے یونانی حریف آج بھی اُن کے نام سے لرزہ براندام ہیں۔ گو کہ وہ اب دنیا میں نہیں ہیں مگر ان کی یادگار تاریخ کے صفحات پر سنہری حرفوں سے لکھی ہوئی موجود ہے جسکو پڑھ کر آئندہ نسلیں اس بہادر کے نقش قدم پر چل کر جدوجہد سے ترقی کے اعلیٰ منازل پر پہنچ سکتی ہیں۔ ہندوستان کی قومی جماعت کانگرس کو دیکھئے کہ کتنی مصیبتوں اور دشواریوں میں مبتلا ہوئی۔ مگر اپنے مقصد کے لئے برابر جدوجہد کرتی رہی اور آج ہم اسی کا نتیجہ دیکھ رہے ہیں کہ سات صوبوں میں وہ حکومت کر رہی ہے۔

کوشش ایسی چیز ہے کہ اگر اس پر ہم مضبوطی کے ساتھ کاربند ہو جائیں تو دنیا کی ہر طاقت کو زیر و زبر کر سکتے ہیں۔ کیا خوب کسی نے کہا ہے ؎

جو ہم چاہیں تو زندانِ غلامی آج بہہ جائے
ابھی اتنا گیا گزرا نہیں سیلِ رواں اپنا

متفرقات

اہلحدیث کی چستی | ناظرین خوب جانتے ہیں کہ انکا خادم اخبار "اہلحدیث" وقت کا اتنا پابند ہے کہ باید وشاید کیا یہ ممکن نہیں کہ اس پابندی میں اسے بھی موانع پیش آتے ہونگے۔ ضرور آتے ہیں۔ مگر یہ خادم خدمت اور ڈیوٹی کی فرض شناسی میں ان مشکلات کو عبور کرجاتا ہے۔ گذشتہ جمعرات کے روز ڈاکخانہ میں محرم کی تعطیل تھی۔ وہی دن اخبار روانہ کرنے کا تھا۔ پھر جس محنت اور سعی سے اس مشکل کو عبور کرکے اہلحدیث ناظرین تک پہنچا۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ پس اہلحدیث جس طرح اپنی خدمت کا احساس کرکے اسے پورا کرتا ہے اپنے مربیوں سے اس کا صلہ چاہتا ہے کہ اس کی ترقی اشاعت میں کوشش کریں۔

اہلحدیث کے معاونین | میں سے سید احمد صاحب میسوری ایک مدیر بہ کر مفرما ہیں جو اپنے تبلیغی دورہ میں اہل حدیث حضرات کو اخبار اہلحدیث کی خریداری پر آمادہ کرتے رہتے ہیں۔ پیشتر ازیں آپ نے بہت سے خریدار بنائے تھے۔ حال ہی میں ملاقہ میسور میں دو مزید خریدار بناکر ان کی قیمت دفتر میں بذریعہ منی آرڈر بھی بھجوادی جزاہ اللہ احسن الجزا۔

وی پی بھیجے گئے | مندرجہ ذیل حضرات کی قیمت ماہ فروری میں ختم تھی جن کو اہلحدیث ۲۷ جنوری میں اطلاع دی گئی تھی۔ ۳ مارچ تک انتظار کرکے ان کو اہلحدیث ۳ مارچ وی پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہوجائے تو مہربانی فرماکر بغیر یاد دلائے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔

۴۴ - ۱۸۹۷ - ۲۲۰۶ - ۲۹۸۳ - ۳۵۹۹
۴۳۸۷ - ۸۸۴۴ - ۹۳۷۸ - ۷۰۵۸ - ۷۷۹۳
۸۸۹۹ - ۹۳۲۹ - ۹۶۶۳ - ۹۸۲۲ - ۱۰۱۷۸
۱۰۸۵۴ - ۱۰۸۷۷ - ۱۱۱۱۸ - ۱۱۱۴۲ - ۱۱۲۷۳
۱۱۴۹۲ - ۱۱۸۱۸ - ۱۱۸۲۸ - ۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۷
۱۲۰۰۹ - [illegible] - ۱۲۳۰۸ - ۱۲۳۱۵
۱۲۳۳۳ - ۱۲۳۳۴ - ۱۲۳۳۸ - ۱۲۳۳۹
۱۲۳۴۰ - ۱۲۳۴۹

مولانا محمد موسیٰ صاحب | جہاں کہیں ہوں اپنی جائے قیام سے جلد اطلاع بخشیں۔ (راقم خلیفہ عبدالکریم جعفر پوری معلم مدرسہ اہل حدیث دہوفرہ ٹانڈہ ضلع بریلی

سالانہ جلسہ | مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ کا سالانہ جلسہ ۱۸ - ۱۹ مارچ ۳۶ء کو تھہر مسجد پٹنہ میں منعقد ہوگا جس میں علمائے کرام و واعظین حضرات شرکت فرماکر اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائینگے۔ شائقین حضرات شرکت فرماکر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں۔ (مولوی عبدالخبیر ناظم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ) عدا شاعت فندا وسول

رسالہ عیدین | برکات محمدیہ و تبلیغ سنت سب ملوٹ کے سلسلہ میں جدید رسالہ بنام **قرۃ العینین** اس عاجز نے لکھا ہے۔ جس میں تقریب عیدین کی فلاسفی، او مسائل وسنن متعلقہ کے تمدنی و سیاسی اسرار اور کیفیت نماز عیدین مطابق سنت طریق محدثین کے وجوہ ترجیح، آنحضرتؐ کے خطبہ عیدین کی جامعیت، خطبہ ہی میں جہادی لشکرکشی کے احکام، عورتوں کو وعظ و نصیحت اور ان کی تعلیم، زمانہ حال کی تعلیم کی خرابیاں وغیرہ وغیرہ امور نہایت دلچسپ پیرایہ اور انداز میں بیان کئے گئے ہیں جو صاحب سلسلہ برکات محمدیہ کے مستقل سالانہ خریدار ہیں ان کو تو یہ بغیر فرمائش کے پہنچ جائیگا۔ لیکن جو صاحب مستقل خریدار نہیں ہیں وہ لفافہ میں ۲ کے ڈاک ٹکٹ بھیجدیں۔ انشاء اللہ رسالہ اُن کو پہنچ جائیگا واللہ الموفق۔

بشارت عظمیٰ | حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی ایک تصنیف **البلاغ المبین** ردِ شرک و بدعت میں ہے جو فارسی زبان میں ہے۔ حاجی عبدالکریم صاحب سوداگر کلکتہ نے بڑی تقطیع پر اصل کتاب مع اُس کے اُردو ترجمہ کے چھپوائی اور مفت شائع کرنے کا اشتہار دیا۔ کچھ نسخے میرے پاس بھی سیالکوٹ میں اشاعت کیلئے بھیجے ہیں۔ حاجی صاحب ممدوح نے اسکے لئے یہ قاعدہ رکھا ہے کہ طلبگار شائق ۲ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔ سو آپ جلدی کریں۔ ۲ کے ٹکٹ [illegible] خانہ والے شہر سیالکوٹ میں میرے نام پر بھیجیں۔ کتاب نفیس چھپی ہے ٹائٹل بھی عمدہ [illegible] ہے۔ [illegible] اور معمولی کتابوں سے مولانا [illegible]

تنبیہ۔ مجھے خط لکھتے وقت شہر سیالکوٹ ضرور لکھا کریں۔ اور ایڈریس واضح خط میں اُردو اور انگریزی ہر دو حرفوں میں لکھا کریں۔

ہر دو کتب طلب کرنے کا پتہ :- محمد ابراہیم میر سیالکوٹی شہر سیالکوٹ۔

اہل حدیث تبلیغی جلسہ لاہور | ۱۸ - ۱۹ مارچ کو بیرون دہلی دروازہ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوگا جس میں پنجاب وہندوستان کے علمائے کرام مدعو ہیں۔ (ناظم اہل حدیث تبلیغی جلسہ لاہور)

مدرسہ عربیہ شہر میسور | میسور شہر میں دینی عربی مدرسہ قائم کرنے کی غرض سے کرنماک رنے ۳۵ء کے شروع سے اب تک جو دورہ کیا اس میں خرچ نکال کر ایک سو بچاس روپیہ مدرسہ کی مد میں جمع ہوا ہے۔ اس سے پہلے محترم جناب کاکا اسمٰعیل صاحب مہتمم مدرسہ عمرآباد کے عطیہ چھ سو روپیہ کی شمولیت سے آٹھ سو روپیہ میں ایک مکان مسجد کے نام پر خرید کیا گیا ہے۔ مدرسہ جاری ہے بارہ چودہ لڑکے تعلیم پارہے ہیں۔ جناب سید عبدالغفار صاحب مدرسہ ہذا کے مدرس مقرر ہوئے ہیں۔ اعیان قوم سے استدعا ہے کہ اس مدرسہ کی امداد کا خیال رکھیں۔

خاکسار سید احمد خادم جماعت اہل حدیث ایرنگرہ میسور

انجمن اصلاح البیان | مدرسہ محمدیہ قصبہ شیش گڑھ ضلع بریلی کا پہلا جلسہ ۲۷ جنوری ۳۶ء کو ہوا۔ حاضرین کی کافی تعداد تھی۔ لڑکوں نے مختلف عنوانوں پر تقریریں کیں۔ حاضرین جلسہ اطمینان سے سنتے رہے اور مدرسہ کی کامیابی پر داد دیتے رہے۔ اسکے بعد مولوی عبدالصمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ نے انجمن کا مقصد بیان کیا کہ انجمن ہذا کی دلی منشا ہے کہ ہر طالب علم جو مدرسہ ہذا میں پڑھتا ہے اس قابل بنایا جائے۔ آئے دن وقت پر دین خداوندی کی اچھی طرح سے خدمت کرسکے۔ اس کے بعد طلباء مقررین کو حاضرین جلسہ کے روبرو انعامات تقسیم کئے گئے۔

ملکی مطلع

محرم میں فسادات

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

یہ شعر دراصل ہمارے ملک ہندوستان کے لئے ہے ملک کے سرکردہ رہنماؤں کی سرتوڑ کوشش کے باوجود آئے دن فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہتے ہیں جن میں فریقین کا سخت نقصان جانی و مالی ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی باز نہیں آتے۔

اس سال بھی کئی ایک مقامات (امرتسر۔ بنارس۔ کانپور۔ لکھنؤ اور قصور وغیرہ) میں فسادات ہوئے جن میں قتل و غارت، لوٹ مار اور آتش زدگی وغیرہ تک بھی نوبت پہنچی۔ لطف یہ ہے کہ اکثر مقامات میں تو ہندو مسلم فسادات ہوئے ہیں۔ مگر پنجاب کے مشہور مقام قصور ضلع لاہور میں مسلمانوں کے دو گروہوں سنی اور شیعہ میں سخت تصادم ہوا۔ شیعہ حضرات دُلدل (امام حسین رضؓ کا گھوڑا) نکالنا چاہتے تھے۔ سنیوں نے اسکی سخت مخالفت کی۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے سنی گرفتار ہوئے جس کا انجام ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا۔

ہم ان فسادات کی تہ کو جانتے ہوئے بھی اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے بلکہ اس کے علاج کی تدبیر حکومت کے کانوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اگر حکومت ہماری مخلصانہ گذارش پر توجہ فرمائیگی تو ہمیں امید ہے کہ یہ سلسلۂ فسادات یکقلم بند ہو جائیگا۔

اس میں شک نہیں کہ حکومت اس امر کی ذمہ دار ہے کہ اپنی رعایا کے ہر گروہ کی مذہبی رسومات کی حفاظت کرے۔ یعنی ان رسومات کی جو مذہب نے سکھائی ہوں لیکن لوگوں کی اپنی ایجاد کردہ بدعات کی حفاظت کا ذمہ لینا اس پر ضروری نہیں۔

حکومت کو معلوم ہوگا کہ ہندوؤں میں ایک پرانی رسم چلی آتی تھی کہ زندہ عورت اپنے مردہ خاوند کے ساتھ ہی جلتی چتا میں جل کر راکھ ہو جاتی تھی۔ حکومت نے اس رسم کو غیر مذہبی قرار دیکر بند کر دیا۔ ٹھیک اسی طرح حکومت تعزیہ اور رام لیلا وغیرہ رسوم کا فیصلہ کرائے۔ جس کی صورت ہم خود ہی عرض کئے دیتے ہیں۔ تعزیہ سازی کا حکم معلوم کرنے کے لئے علمائے اسلام کی ایک کمیشن بٹھائی جائے۔ جس میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندے شریک ہوں۔ (۱) ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ (۲) جمعیۃ العلماء دہلی۔ (۳) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی۔ (۴) آل انڈیا شیعہ کانفرنس۔ (۵) جماعت مدرسہ دیوبند۔ اور (۶) انجمن حمایت اسلام لاہور وغیرہ۔ ان سب اداروں کے ارکان اس مسئلہ پر غور کریں کہ تعزیہ سازی اسلام میں ضروری ہے یا کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اگر یہ امر بالاتفاق طے ہو جائے کہ ضروری نہیں بلکہ جائز بھی نہیں تو بس قصہ ختم۔ اگر کسی فرقہ کا نمائندہ اس کام کو ضروری سمجھے تو اس کو اسی فرقہ کے ساتھ مخصوص قرار دیا جائے۔

دوسرا مسئلہ یہ پیش ہو کہ تعزیہ اٹھا کر بازاروں میں گشت کرنے کا کیا حکم ہے۔ غالباً کمیشن کے سب ارکان بالاتفاق اس امر کو تسلیم کرینگے کہ تعزیہ لے کر عام گزرگاہوں میں گھومتے پھرنا کوئی مذہبی حکم نہیں۔ ان دونوں مسئلوں میں کتابی حوالہ جات سے بحث کی جائے نہ کہ رواجی اصول پر۔ اس کمیشن کی رپورٹ کے مطابق حکومت اپنا حکم نافذ کرے۔ تعزیہ کے ساتھ ہی ذوالجناح (اسپ امام حسینؓ) کا بھی فیصلہ کیا جائے۔

اسی طرح رام لیلا (دسہرہ) کا معاملہ بھی اہل علم ہندوؤں کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس کمیشن میں ذیل کی جماعتوں کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی جائے (۱) سناتن دھرم سبھا۔ (۲) ہندو مہا سبھا۔ (۳) آریہ سماج۔ (۴) برہمو سماج وغیرہ۔ ان کے سامنے رام لیلا کا مسئلہ پیش کرکے ہندو دھرم شاستروں کی رو سے اس کا حکم دریافت کیا جائے۔ اگر ان رسوم کا ثبوت مذہبی کتب سے نہ دکھایا جائے تو حکومت فریقین کو ان بدعات کی بجا آوری سے کلّا روک دے۔

اسی طرح حکومت ہولیوں کی رسم کو بھی زیر غور لائے اور دیکھے کہ ان ایام میں کیا کیا خرابیاں ملک میں رونما ہوتی ہیں۔ لڑائی جھگڑے کا ذکر ہم اس جگہ نہیں کرتے کیونکہ یہ تو سرکاری رپورٹ میں بھی موجود ہے۔ البتہ اسکے اخلاقی پہلو پر توجہ کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہولیوں میں اس قدر غلاظت اور مغلظات کا مظاہرہ ہوتا ہے کہ ایک ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ہماری گردن شرم کے مارے جھک جاتی ہے۔ شریف سے شریف ہندو بھی ان دنوں جنون (سودائی) نظر آتا ہے۔ نہ صرف مردوں بلکہ عورتوں کے سامنے بھی فحش کلامی کی جاتی ہے اور برہنگی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ ایسا کرنا یقیناً دھرم شاستر کا حکم نہیں بلکہ قدیم ہندوستان کا دستور بھی نہیں۔ قدیم ہندوستان کے زمانہ میں بھی ہولیاں کھیلی جاتی تھیں مگر شرافت اور متانت کے ساتھ دوستانہ تفریح کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا۔

ایک مثال اپنے ایام طالب علمی میں ہم نے دیکھا ہے مدارس عربیہ از خود یا کسی کے دعوت کرنے پر آموں کے موسم میں باغوں میں آم چوسنے جایا کرتے تھے۔ سو وہاں جو کچھ ہوتا تھا وہ قدیم ہولی کی مثال ہے۔ جس کی صورت یہ تھی کہ عبد اللہ نے آم چوسا تو عبد الرحمان کو دے مارا عبد الرحمن نے چوسا تو عبد الرحیم پر چھلکا پھینک دیا۔ بس یہ ہے پرانی ہولی کی مثال جس کو ترقی دیکر موجودہ خرافات تک پہنچا دیا گیا۔

ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ تعزیہ بنا کر آئے بازاروں میں لئے پھرنا اسلام کے خوشنما چہرے پر بدنما دھبہ دکھاتا ہے۔ اسی طرح رام لیلا کا تماشا (دسہرہ) بنانا، رام چندر جی اور سیتا کی کہانیاں بنانا ہندو تاریخ کے صفحات پر ایک سیاہ داغ دکھاتا ہے۔ دونوں فریق ہماری بات سنیں تو ان رسوم کو بند کر دیں۔

قابل توجہ حکومت حکومت کو معلوم ہے کہ ہندوستان کے قریب جتنے اسلامی ممالک (افغانستان اور ایران وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ ان میں تعزیہ سازی کی رسم نہیں ہے۔ اگر یہ رسم مذہبی ہوتی تو ان اسلامی ممالک میں اس کا ثبوت کچھ تو ضرور ملتا۔ اس سے ثابت ہوتا

[illegible] یہ کوئی رسم اسلامی رسم نہیں ہے۔ مگر ہم اپنی رائے پر زور دینا نہیں چاہتے۔ صرف حکومت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس غرض سے کمیشن بٹھانے کا انتظام کرے۔

اہلحدیث گول میز کانفرنس

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور پنجاب میں بتواریخ ۷-۸-۹ اپریل ہونے والا ہے۔ پنجاب میں اہلحدیث کے اختلافات کو ملحوظ رکھ کر یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ اس جلسے کے موقع پر ایک گول میز کانفرنس کر کے اس تفرقہ کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس تجویز کو ہمدردان جماعت نے بہت پسند کیا۔ اس سلسلہ میں جن حضرات کی طرف سے اطلاعات آئی ہیں ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) حکیم محمد علی صاحب سکرٹری انجمن نصرت الاسلام دینانگر۔ (۲) مولوی ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی۔ (۳) مولوی غلام رسول صاحب ناظم انجمن اہلحدیث ہوشیار پور۔ (۴) مولوی عبداللہ صاحب عقیل شوی از بنگلور۔ (۵) مولوی محمد ابوالخیر صاحب رحمانی مئو ائمہ الہ آباد۔ (۶) مولوی نسیم صاحب مئو ائمہ الہ آباد۔ (۷) منشی محمد عالم صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ۔ (۸) میاں عبدالرحمان صاحب انشال کلکتہ۔ (۹) بابو دین محمد صاحب سگنیلر قصور سٹیشن (۱۰) مولوی ابو موسیٰ عبدالحمید صاحب امام اہلحدیث [illegible] گورداسپور۔ (۱۱) مولوی عبدالعزیز صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ۔ (۱۲) مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری۔ (۱۳) منشی محمد عبداللہ صاحب [illegible] امرتسری۔ (۱۴) حافظ اسمٰعیل صاحب از [illegible] ضلع لاہور۔ (۱۵) شاہ نصیر الدین از امرتسر

[illegible]

رپورٹ واعظین کانفرنس اہلحدیث

بابت ماہ ذیقعد ۱۳۵۴ھ

(۱) مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی نے ضلع شیخوپورہ منڈی داربرٹن۔ چوکے ملیاں علاقہ پنجاب کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی عبدالرحمٰن صاحب فرخ نگری نے ریواڑی، گوڑگانوہ، پلکھوہ، ہاپور، سنیہ ضلع میرٹھ۔ چاندپور۔ صدرالدین نگر۔ دہامپور۔ نگینہ ضلع بجنور۔ مرادآباد۔ لال پور۔ بریلی وغیرہ کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے سرینگر علاقہ کشمیر اور اسکے مضافات کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ پشاوری نے علاقہ پشاور کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی بہرام صاحب آنریری واعظ پشاوری نے مضافات پشاور کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی محمد جلال الدین صاحب واعظ نے علاقہ پٹیالہ کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ نے ضلع گورگانوہ کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی عبدالحمید صاحب واعظ گورگانوی نے ضلع گورگانوہ کے مضافات کا دورہ کیا۔

(حافظ) حمید اللہ نائب سکرٹری

نوٹ: اہلحدیث کانفرنس کا گوشوارہ آمد و خرچ آئندہ ہفتے درج کیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث)

ماء اللحم طیوری دو آتشہ

موجد کا دعوٰی ہے کہ یہ ماء اللحم چونکہ مختلف قسم کے پرندوں کے گوشت سے تیار کیا گیا ہے۔ جو ضعف دل، ضعف دماغ۔ کمزوری اعصاب بے چینی اور سستی کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کا اثر تین ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ خوراک دو تولہ۔ قیمت فی بوتل درجہ اول للعہ۔ درجہ دوم ۸ؔ۔

ملنے کا پتہ:- دفتر رفیق مریضاں۔ میڈیکل ہال۔ اندرون موچی دروازہ لاہور (پنجاب)

اعلان ضروری

مدرسہ محمدیہ راندیر کا پانچواں سال ختم ہو رہا ہے۔ چونکہ مدرسہ مالی مشکلات میں مبتلا ہے اسی لئے مولانا حافظ میاں محمد صاحب پنجابی کو علاقہ دکن و بمبئی اور سید عبدالعزیز صاحب کو علاقہ مدراس و بنگلور وغیرہ کی طرف روانہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا محبان کتاب و سنت سے التماس ہے کہ مدرسہ کے سفیر جہاں جہاں پہنچیں ان کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

آپ کا نیاز کیش:- وکیل محمد غوث سکرٹری مدرسہ محمدیہ راندیر۔ (۸ر اشاعت فنڈ وصول)

خانپور کا سالانہ جلسہ

انجمن تبلیغ الاسلام خان پور کا پچیسواں سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸-۱۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو مقرر ہوا ہے۔ حسب دستور نامی گرامی علماء تشریف آور ہو کر اپنی ملاقات اور تقاریر سے حاضرین کو مستفید فرمائینگے۔ جملہ احباب اہل اسلام اس نادر موقع پر قدم رنجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ملتمس ابی الخیر۔ عبدالغنی ناظم انجمن تبلیغ الاسلام خان پور متصل مکیریاں ضلع ہوشیارپور

ضروری نوٹ

اخبار اہلحدیث میں مدارس یا انجمنوں کی کارروائیاں شائع کرانے کے لئے مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر لحاظ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت بے جا ہوگی۔ (۱) ہر مضمون جو شائع کرایا جائے اس کے لئے اشاعت فنڈ کی امداد کے لئے حق الاشاعت ۴۔ ۸۔ ۱ر (حسب حیثیت) ضرور آنا چاہیئے۔

(۲) عبارت حتی الامکان مختصر ہو تاکہ دور دراز کے ناظرین کو ملال نہ ہو۔ (منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر)

دعائے صحت

میرا لڑکا محمد یوسف و میرا بھتیجا [illegible] بیمار ہیں۔ ناظرین کرام ان کے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔ (راقم ابو محمد عبداللہ لال پوری بام پور سٹیٹ)

عید آنہ فنڈ

بابو اللہ بخش صاحب [illegible] حافظ عبدالغفور صاحب اجمیر عمر۔ معرفت مولوی محمد [illegible] صاحب بھاڑی [illegible] ۔ مولوی ابو البشار عبدالستار صاحب آسنسول [illegible]۔ حاجی محمد عباس صاحب مدراس [illegible]

چندہ کانفرنس

مولوی قادر بخش صاحب [illegible]

مومیائی

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزار ہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھانے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک [illegible]

آدھ پاؤ [illegible]۔ پاؤ بھر [illegible] مع محصول ڈاک۔

ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک [illegible] پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادتیں

جناب عبد الستار صاحب بمبئی۔ میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے" (۱۹۔ جنوری ۲۹ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور۔ "دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اس کے قبل جناب مختلف پتہ سے منگوا چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی" (۲۶ فروری ۲۹ء)

جناب راؤ عبد السمیع خان صاحب کیری۔ آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۷ فروری ۲۹ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد عبد الرحمان [illegible]

دہلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خط کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے:۔

- شرقاوی شرح تجرید بخاری
- حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ
- بخاری مع حاشیہ سندی
- قاموس معرب اعلیٰ کاغذ
- مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں۔ ان کی مکمل فہرست
- کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد
- سیرۃ الحلبیہ
- شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ
- فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد
- تاج العروس شرح قاموس
- تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہو گئی ہے
- تفسیر خازن مع معالم
- المنجد طبع تاسعہ
- تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد

(قیمتیں: [illegible])

نوٹ:۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی

زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے ۵۶۴ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت تین روپیہ۔ رعائتی قیمت دو روپیہ۔ (عمر) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے بہتر مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دہڑکن چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی [illegible] سے جی چرانا۔ مرعوب و افسردہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کمزوری نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپیہ آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ:۔ ناظم دواخانہ پنجاب بلبی بوڈل روڈ [illegible]

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

ضرورت ہے

آج کل ملک میں بیکاری حد سے زیادہ ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ تر بیکار ہے۔ ملازمت ملتی نہیں [illegible] ایسے اشخاص کے لئے کتاب [illegible] تصنیف [illegible] لہذا جو لوگ بے کار ہوں وہ [illegible] کتاب [illegible] اس میں بیکاروں کو بارو[illegible] [illegible]

انتخاب الاخبار

پنجاب میں پریس ایکٹ کے نئے وار

پچھلے دنوں "درجنت" سیالکوٹ سے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ ابھی ہم اسکے افسوس سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اطلاع ملی کہ "آریہ ویر" اور "آریہ مسافر" سے اور ان پریسوں سے جن میں یہ اخبار چھپتے ہیں ایک ایک ہزار روپے کی ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔ جن مضامین کی بناپر ضمانتیں طلب کی گئی ہیں ہم ان کی صحت یا غلطی پر بحث نہیں کرتے۔ ہاں اخباری برادری کی حیثیت سے ہمیں سخت افسوس ہے خدا وہ دن جلد لائے کہ پریس ایکٹ جہند سیف میان میں داخل کر دی جائے۔ ورنہ خدا جانے اس کے ساتھ کس کس کا سر قلم کیا جائیگا۔

جلسہ اہل حدیث کانفرنس

۷-۸-۹- اپریل کو

فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد ہو رہا ہے۔ ہمدردان وشائقین کو دعوت پہنچے یا نہ وہ خود توحید وسنت کے اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں۔ جو اصحاب تشریف آوری سے ایک ہفتہ قبل سیکرٹری صاحب مجلس استقبالیہ کو فتحگڑھ میں اطلاع بھیجینگے ان کے قیام وطعام کا انتظام بذمہ مجلس ہوگا۔ ورنہ دیگر اصحاب کے صرف قیام کا انتظام ہوگا۔ طعام کے وہ خود ذمہ دار ہونگے۔

فتحگڑھ چوڑیاں امرتسر سے ۱۹ میل کے فاصلہ پر امرتسر نارووال لائن پر ریلوے سٹیشن ہے۔ اگر براہ راست ریلوے ٹکٹ نہ مل سکے تو امرتسر کا ہی لے لیا جائے۔ امرتسر سے نیا ٹکٹ آرام سے خرید اجا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں دروازہ رامباغ امرتسر شہر سے موٹر لاری بھی جاتی ہے مگر سڑک کچی ہونے کے باعث یہ سفر موزوں نہیں۔ اسلئے ریل کا سفر بہتر ہے۔

—— امرتسر گذشتہ فساد کی وجہ سے ۹ مارچ تک ہندوؤں نے ہڑتال رکھی۔ ایک وفد نے صاحب ضلع سے مل کر چند مطالبات پیش کئے جن کا جواب تسلی بخش ملنے پر ۱۰ مارچ کو ہڑتال کھول دی۔ اب شہر میں بالکل امن وامان ہے۔ کرفیو آرڈر کا وقت بھی تبدیل کرکے گیارہ بجے رات سے صبح چار بجے تک کر دیا گیا ہے۔ ۹ مارچ کو سکھوں کے ایک جتھہ نے دفعہ ۱۴۴ کو توڑنے کے لئے ہولے کا جلوس نکالا۔ جس کی وجہ سے بکثرت گرفتاریاں عمل میں آئیں آخرکار ان سب کو رہا کر دیا گیا۔

—— امرتسر سے ۲ ستیہ آگرہیوں کا پہلا جتھہ ۲۔ مارچ کو حیدرآباد دکن روانہ ہؤا ہے۔ (شائد مزید جتھہ بازی کا سلسلہ بھی جاری رہے)۔

—— لاہور میں پولیس نے جعلی چونیاں چلانے والے ایک گروہ کے ۴ ممبروں کو گرفتار کیا ہے ان کے قبضہ سے ۱۳۴ جعلی چونیاں برآمد ہوئیں۔

—— احرار پولٹیکل کانفرنس لاہور میں ۱۲۔ مارچ کو منعقد ہوئی۔

—— مولانا عبیداللہ صاحب سندھی ہندوستان تشریف لے آئے ہیں۔ آجتک کراچی میں ہی مقیم ہیں۔

—— تری پوری ۱۲۔ مارچ۔ آل انڈیا نیشنل کانگرس کا اجلاس ختم ہو گیا ہے۔ صدر کانگرس مسٹر سوبھاش چندر بوس باوجود شدید علالت کے اجلاس میں شامل ہوئے آپ کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ اجلاس میں وزیر اعظم یوپی (مسٹر پنت) نے ایک رزولیوشن کہ "اس ایوان کو گاندھی جی پر کامل اعتماد ہے" ایک سو ساٹھ ممبروں کی تائید سے پیش ہؤا۔ جسے پیش کرنے کی اجازت صاحب صدر نے نہ دی۔ اس وجہ سے ممبران کانگرس میں کشیدگی کا خطرہ تھا مگر کثرت رائے سے یہ رزولیوشن پاس ہو گیا مسٹر بوس بھی صحت یاب ہونے پر گاندھی جی کے پاس جائینگے اور گاندھی جی کی خواہش کے مطابق نئی ورکنگ کمیٹی قائم کرینگے۔ اب جس خطرے کا خدشہ تھا وہ دور ہو گیا ہے۔ اجلاس میں ہندوستانی ریاستوں، معلومات خارجہ، غیر ممالک کے ہندوستانی، فلسطین اور بلوچستان کے متعلق رزولیوشن پاس کئے گئے۔

—— روم۔ سرکاری اعلان ہے کہ نوآبادیات کے معاملہ میں معقولیت وعقل سے کام لیا گیا تو جرمنی اور اٹلی ان کا فیصلہ تلوار سے کرائینگے۔

مولانا محمد صاحب دہلوی انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم متقی، صالح بزرگ تھے اس لئے آپ کی زندگی خاندان کے لئے موجب صد برکات تھی۔ لیکن فرمان خداوندی لکل اجل کتاب ہر حال صادق ہے۔ اس لئے بجز اسکے چارہ نہیں۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

—— لندن اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ آئندہ ہفتے فلسطین کے متعلق اپنی جدید تجاویز یہودیوں اور عربوں کے سامنے پیش کر دیگی۔ جن کی رو سے فلسطین کو مختلف حصوں میں تقسیم کرکے اعلان کیا جائیگا کہ جب عربوں اور یہودیوں میں کافی میل جول ہو جائے تو فلسطین کو آزاد حکومت دیدی جائے۔ جس میں ان کو تناسب آبادی کے لحاظ سے نمائندگی دی جائیگی اور یہود کے داخلہ کی تعداد محدود کر دی جائیگی۔

—— کابینہ مصر نے فلسطین اور مصر کے درمیان سڑک تعمیر کرنے کے لئے ایک لاکھ ساٹھ ہزار مصری پونڈ منظور کئے ہیں۔

—— لندن۔ برطانیہ نے حکومت چین کو تیس یا پینتیس لاکھ پونڈ قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ جاپان کے مقابلے میں چین کی مالی حالت اچھی ہو جائے۔

—— راجکوٹ کے معاملہ میں گاندھی جی نے فاقہ کشی اختیار کی تھی۔ وائسرائے ہند کا یقین دلانے پر کہ راجکوٹ کا معاملہ چیف جسٹس ہندوستان کے سپرد کر دیا جائیگا گاندھی جی نے فاقہ کشی ترک کر دی ہے اور آجکل دہلی میں وائسرائے ہند سے ملاقات کرنے آئے ہوئے ہیں۔

—— دہلی جمعیۃ العلماء کے اجلاس میں یہ تجاویز پاس کی گئیں (۱) طلاق، خلع، نکاح اور شفعہ وغیرہ معاملات کا تصفیہ شریعت اسلامیہ کے مطابق کرنے کے لئے حکومت محکمہ قضا کا تقرر کرے۔ (۲) واردھا سکیم میں اسلامی تعلیم کو داخل کیا جائے۔ (۳) مدح صحابہ کے متعلق حکومت یوپی کے موجودہ رویہ کے خلاف اظہار ناراضگی کا اظہار۔ (۲۸)

[illegible] ۳۰ مارچ تک [illegible] تو [illegible] (مینیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۵ - محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

دیانند سوامی اور مسیح قادیانی

یہ دونوں صاحب اپنے اپنے مشن میں گو مختلف ہیں مگر ان کے اتباع اور پیروکار ایک بات میں ضرور شریک ہیں وہ کیا ہے؟ آج کل کی اصطلاح میں زبانی لسانی پروپاگنڈا ان لوگوں کی تحریریں دیکھو اور تقریریں سنو تو معلوم ہوگا کہ ہٹلر اور مسولینی کی تقریروں سے بھی زیادہ زوردار ہوتی ہیں۔ جن کا ایک ایک لفظ فاتحانہ حیثیت اظہار کرتا ہے۔ لیکن اس کی تہہ میں جانے سے بدھ کے لڈو کی مثال یاد آجاتی ہے۔ قادیانی اخبارات دیکھو تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا انہوں نے ساری دنیا میں احمدیت کی تعلیم پہنچا دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ذریۃ البغایا[1] کے سوا سب نے احمدیت کا اثر قبول کر لیا، خصوصاً یورپ میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ دیا، تمام پادری سرنگوں ہو گئے، عیسائی یسوع مسیح کو بالکل چھوڑ بیٹھے۔ یہ سب کچھ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا اثر ہے۔

یہی حال آریہ سماج کا ہے۔ ان کا بھی یہی طریق ہے بلکہ وہ تو مرزائی جماعت سے بھی چند قدم آگے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ زبان اور قلم سے کہتے جاتے ہیں کہ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش نے قرآنی تعلیم کو خلط کر لیا زمانہ حال کے مفسرین سوامی جی کے حملے سے تنگ آکر قرآن کے معنی تبدیل کر رہے ہیں۔ اس فہرست میں سب سے پہلے سر سید احمد خان مرحوم کا نام لیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے قرآن مجید کی جو تاویلات کی ہیں وہ سوامی جی کے حملے کے اثر سے کی ہیں۔ آریہ اخبار "پرکاش" لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی ہے:-

"ستیارتھ پرکاش کی چھاپ تفاسیر قرآن پر"

حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آریوں نے سوامی دیانند اور ان کی تصنیف ستیارتھ پرکاش کے ساتھ جیسا برتاؤ کیا ہے۔ ایسا برتاؤ اخوان یوسف نے بھی یوسف کے ساتھ نہ کیا تھا۔ ہم آیندہ کبھی اس کی تفصیل کریں گے۔

کچھ شک نہیں کہ سوامی جی کی مروجہ ستیارتھ پرکاش کے اندر چودھواں باب بھی ہے۔ جس میں قرآن مجید پر ایک سو انسٹھ ۱۵۹ اعتراضات درج ہیں۔ ان سب کے جوابات ہم نے اپنی کتاب حق پرکاش میں دیدیئے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کی تردید میں چودھواں باب اور بائبل کی تردید میں تیرھواں باب سوامی دیانند کی تصنیف نہیں ہے۔ جس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ سوامی دیانند کے زمانہ کی ستیارتھ پرکاش (مطبوعہ ۱۸۷۵ء) جو مراد آباد کے ایک رئیس (راجہ کرشن داس) نے چھپوائی تھی اس میں یہ دونو باب نہیں ہیں۔ سوامی جی کا اکتوبر ۱۸۸۳ء میں انتقال ہوا۔ اس انتقال کے قریب بعد دوسری مرتبہ ستیارتھ پرکاش نہیں چھپی جس میں یہ دو باب ملحق ہوں۔ آریہ اگر اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ یہ دو باب سوامی جی کی تصنیف ہیں تو کوئی ستیارتھ پرکاش سوامی جی کی زندگی میں چھپی ہوئی دکھائیں جس میں یہ دو باب مندرج ہوں۔ اسی کی ہو بہو نقل جو پنڈت کالورام نے چھپوائی تھی اس میں بھی نہیں ہیں۔ ہم یہ بات سنی سنائی نہیں کہتے بلکہ ستیارتھ پرکاش کے یہ دونو نسخے ہمارے پاس موجود ہیں۔ جو آریہ چاہے آکر دیکھ سکتا ہے۔

اس دعوے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اس میں اعتراضات ایسے کمزور ہیں کہ کسی وِدوان (علم دار) کے قلم سے ان کا صدور بہت بعید ہے۔ ہم اس جگہ ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں:-

(۱) قرآن مجید کی سورہ احزاب میں ذکر ہے کہ کافر لوگ جب جہنم میں ڈالے جائیں گے تو تابعدار اپنے متبوعین کے حق میں کہیں گے:-

رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ

اے اللہ جن لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا انکو دگنا عذاب کر۔

اس آیت کا مضمون بالکل صاف ہے کہ مرید اور چیلے اپنے گمراہ کنندہ پیروں اور گروؤں کے حق میں ایسا کہیں گے۔ اب ستیارتھ پرکاش کا اعتراض سنئے۔ لکھا ہے کہ:

"واہ کیسے موذی پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کو دگنا دکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں۔"

(باب ۱۴ - سوال نمبر ۱۳۸)

یہ اعتراض انصاف اور علم سے کس قدر بعید ہے کہ مقولہ تو کفار کا ہو اور انبیاء کا بتایا جائے جس کی مثال ہے ستیارتھ پرکاش سے وام مارگیوں کا مقولہ لیکر سوامی دیانند کا بتایا جائے۔ کیا ہی انصاف ہے؟

(۲) سورہ یٰسین کے شروع میں یہ الفاظ ہیں:-

"تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ"

جس کا ترجمہ ستیارتھ پرکاش میں یوں کیا گیا ہے:-

"اتارا ہے خدا غالب مہربان نے"

یہ ترجمہ ہی بتا رہا ہے کہ یہاں غالب خدا کی صفت ہے اس پر اعتراض جو کیا گیا ہے اُسے سن کر رونا آتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:-

[1] آئینہ کمالات اسلام صفحہ [illegible] میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ سارے مسلمان [illegible] ہیں مگر بازاری عورتوں کے بچے [illegible] یہ احمدیت کی طرف ہے۔

اگر محمد صاحب سب پر غالب ہوتے تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے۔

(باب ۱۴ نقرہ ۱۳۰)

سماجی مترو! بہت عرصہ ہوا کہ ہم نے اس قسم کے اعتراضات کا مجموعہ ایک رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا۔ جس کا نام ہے "سوامی دیانند کا علم و عقل"۔ جو یقیناً آپ لوگوں کی نظر سے بھی گزرا ہوگا۔

ہمارا گمان تھا کہ آریہ سماجی چونکہ ستیارتھ پرکاش کے ہر ایک نئے اڈیشن کو ترمیم کر کے چھاپتے ہیں۔ ان اعتراضات کو سن کر سوامی جی کی طرف ان کو منسوب کرنا چھوڑ دینگے۔ مگر یہ عجیب دلیری ہے کہ ایسے ہی اعتراضوں کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ سر سید احمد خاں مرحوم بھی ان سے مرعوب ہو کر قرآنی تفسیر کو تبدیل کرنے پر مجبور ہو گئے تھے ہم شروع میں بتا آئے ہیں کہ ان دو فرقوں (آریہ اور مرزائیہ) کو ایک معنی سے باہم مشابہت ہے۔ اب ہم اس کی تائید میں ایک اور مثال پیش کرتے ہیں۔

جس طرح آریہ سماج ایسی کتاب پر فخر کرتی ہے جو کہ نیست و نابود کر دینے کے قابل ہے۔ اسی طرح جماعت مرزائیہ ایسے واقعات کو جو ان کی شکست کا اظہار کرتے ہیں اپنی فتح کا نشان بتاتی ہے۔

تمام لوگوں کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے ایک اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھا تھا کہ اگر میں مولوی ثناء اللہ سے پہلے مر جاؤں تو جھوٹا ٹھیرونگا۔ واقعہ جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے کہ آج مرزا صاحب کو انتقال کئے تیس برس گزر چکے ہیں۔ باوجود اس کے جماعت مرزائیہ یہی کہے چلی جاتی ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا زندہ رہنا ہمارے مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے۔

ہماری دعا ہے کہ خدا کرے ایسے نشانات ان کے حق میں بکثرت پیدا ہوں۔

یہی آریہ مضمون نگار قرآنی تعلیم متعلقہ نکاح پر اعتراض کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

"قرآن شریف کی رو سے مرد عورت کو مارنے پیٹنے کا بھی حق رکھتا ہے چنانچہ عورت کو اسی لئے فارسی میں زن کہتے ہیں۔ جس کے معنی مارنے کے ہیں۔"

بے شک قرآن مجید میں مرد کو عورت کا حاکم بنایا گیا ہے اور بوقت نافرمانی تنبیہ کرنے کا اختیار بھی دیا گیا ہے لیکن سوامی دیانند نے عورت کو جس درجے میں لکھا ہے وہ بھی سننے کے قابل ہے

"عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (بیاہ سے آٹھویں برس تک عورت کو حمل نہ ٹھیرے) اولاد ہو کر مر جائے تو دسویں برس تک جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں تو گیارھویں برس تک اور جو بد کلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۴ نمبر ۱۴۸)

آریہ مترو! آریہ سماج کا چوتھا اصول یہ ہے کہ "جھوٹ کو چھوڑ دینا اور سچ کو قبول کرنا" اس سنہرے اصول کو ملحوظ رکھ کر بتاؤ کہ مذکورہ بالا صورتوں میں عورت کا کیا قصور ہے؟ کیا عورت کا بانجھ ہونا؟ (۲) آٹھ برس تک حمل نہ ہونا؟ (۳) اولاد ہو کر مر جانا؟ (۴) لڑکیاں ہی پیدا ہونا؟ کیا ان امور میں عورت کو بھی کچھ دخل ہے؟ آہ کس قدر ظلم ہے کہ ایسے کاموں کی وجہ سے عورت کو چھوڑ دیا جائے جو اس کے بس میں نہیں ہیں

اور سنئے! سوامی جی نے عورتوں کو یہاں تک ذلیل کیا ہے کہ ان کے پیارے ناموں میں بھی ذلت داخل کر دی ہے۔ لکھا ہے:۔

"**منحوس نام والی** رکش یعنی اشونی۔ بھرنی روہنی دیئی۔ ریوتی بائی۔ چترا وغیرہ ستاروں کے نام والی۔ تلسیا۔ گیندا۔ گلابی۔ چمپہ۔ چمبیلی وغیرہ پودوں کے نام والی۔ گنگا جمنا وغیرہ ندی نام والی۔ چانڈالی وغیرہ نیچ نام والی۔ بندھیا۔ ہمالیہ۔ پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی کوکلا۔ مینا وغیرہ پرند نام والی۔ ناگی۔ بھجنگا۔ وغیرہ سانپ نام والی۔ مادھوداسی۔ میراں داسی وغیرہ خدمتگار نام والی۔ اور بھیم کماری۔ چنڈ کا۔ کالی وغیرہ ڈراؤنے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہئے کیونکہ یہ نام خراب اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں"

(ستیارتھ پرکاش باب ۴ نمبر ۱۱)

کیا ہی عمدہ فلاسفی ہے!

پھولوں کے نام والی عورتیں بھی سوامی جی کو ناپسند ہیں۔ حالانکہ شاعر لوگ اپنے محبوب کو مبالغہ کی شکل میں گل و لالہ کہا کرتے ہیں۔

جن عورتوں سے سوامی جی نے نکاح کرنا منع کیا ہے ان کی ایک اور فہرست بھی سنئے!

"نہ زرد رنگ والی نہ ادھک مرد سے لمبی چوڑی نہ زیادہ طاقتور نہ بیمار نہ وہ جس کے جسم پر بالکل بال نہ ہوں نہ بہت بال والی نہ بکواس کرنے والی نہ بھوری آنکھ والی"

(ستیارتھ پرکاش باب ۴ ص ۵۵)

سماجی سجنو! اور شرطیں تو جانے دو۔ قد میں لمبائی چوڑائی اور طاقت میں برابری کی شرط بھی تم میں سے کسی خاندان نے پوری کی ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ ان شرطوں کو پورا کرنے کے لئے مجلس شادی بہت موزوں جگہ ہے۔ جہاں دونوں طرف کے معززین اور برہمن لوگ براجمان ہوتے ہیں۔ سوامی جی کی ستیارتھ پرکاش کھول کر ان شروط کو پڑھ کر ایک ایک شرط کی پابندی کی جائے تو جا کر نکاح صحیح ٹھیرے ورنہ شاردا ایکٹ کے ماتحت ناجائز قرار دیا جائے۔

لطیفہ! مہاشہ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ عورت کو فارسی میں زن اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مرد کو عورت کے مارنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ غلط ہے۔ اگر یوں کہا جائے کہ فارسی میں زن امر حاضر کا صیغہ ہے۔ جس کا مصدر زدن ہے۔ اور عورت کو مخاطب کر کے اس کا فاعل ٹھیرایا گیا ہے اور مرد اس کا مفعول تو مطلب یہ ہوا کہ اے عورت! جب تیرا پتی تجھے چھوڑ کر کسی نیوگن کی طرف متوجہ ہو تو تو اس کو مار۔ کیونکہ تو طاقت اور قد و قامت میں اس سے کم نہیں جس کا اندازہ بوقت شادی کیا گیا اب تجھے ڈر کس کا ہے؟

اگر مہاشہ کا مطلب ہی ٹھیک ہوتا تو عورت کو زن کی بجائے زدہ کہا جاتا۔ جس کا معنی ہے پٹی ہوئی یا قابل پٹنے کے

قادیانی مشن

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

دوسری حدیث جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں بخاری ومسلم کی یہ حدیث ہے کہ آنحضرت نے فرمایا میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک زیر تعمیر قصر کی سی ہے جو بالکل مکمل ہو چکا ہو صرف ایک اینٹ لگنے والی رہ گئی ہو۔ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں ختم بی الانبیاء میرے ساتھ سلسلہ نبوت بند کیا گیا ہے وانا خاتم النبیین اور میں نبیوں کا خاتم ہوں"۔ اس حدیث کے جواب میں خلیفہ صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ

"یہاں مطلق نبوت مراد نہیں ہے بلکہ تشریعی نبوت مراد ہے" (ریویو ماہ ستمبر ۲۸ء صفحہ ۳)

معمار | ختم بی الانبیاء اور خاتم النبیین میں مطلق نبوت کا ذکر ہے تاوقتیکہ آپ اپنے مدعا پر کوئی زبردست قرینہ نہ قائم کریں۔ آپ کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہنے کو تو اگر آپ یہ بھی کہہ جائیں کہ الحمد للہ رب العلمین میں خطہ پنجاب کے عالم مراد ہیں خدا تمام دنیا کا رب نہیں تو انگریزی سلطنت میں آپکو کوئی روک نہیں سکتا۔ مگر یہاں سوال دلیل اور قرینے کا ہے۔

سلسلہ نبوت کے اس محل میں جس کی آخری اینٹ ہونے کا رسول کریم صلعم کو شرف حاصل ہے۔ باعتقاد شما وہ نبی بھی موجود ہیں جو جدید شریعت کے حامل تھے اور وہ بھی ہیں جو کوئی شریعت نہ لائے تھے بلکہ مرزا صاحب نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ

"بکثرت ایسے نبی بھی گذرے ہیں جو حضرت موسیٰ کی اتباع سے نبی ہوئے تھے" (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

اندریں صورت حدیث زیر بحث کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف رسولوں کے ہی خاتم ہیں بلکہ آپ نبیوں اور "امتی انبیاء" کے بھی خاتم ہیں۔ وجہ یہ کہ آپ اس محل نبوت کی آخری اینٹ ہیں جس میں باعتقاد مرزائیاں ہر قسم کے نبی موجود ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت صلعم پر ختم کر دیا ہے" (الحکم)

آگے چلئے۔ خلیفہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"علاوہ ازیں ہم حضرت مسیح موعود کو آنحضرت کا ظل کہتے۔ یعنی آپ آنحضرت کی اینٹ سے علیحدہ نہیں ہیں بلکہ اسی میں شامل ہیں"

معمار | اگر یہ بات ہے تو پھر نبوت تشریعی غیر تشریعی کی پخ لگانے کی ضرورت کیا تھی۔ سیدھے طور پر کہیں کہ مرزا صاحب آنحضرت کی طرح صاحب شریعت نبی ہیں مگر اس صورت میں سوال یہ ہوگا کہ آنحضرت کی طرح مرزا صاحب پر کونسے شرعی احکام بصورت قرآن اترے ہیں۔ یہ تو غلط ہے کہ ظل اصل کے خلاف ہو۔ دیکھئے خود آپ نے لکھا ہے:۔

"اگر ایک صفت کی نفی آنحضرت سے کی جائیگی تو ساتھ ہی اس کی نفی حضرت مسیح موعود سے ہو جائیگی۔ کیونکہ جو چیز چشمہ میں نہیں وہ گلاس میں کہاں سے آ سکتی ہے"

(القول الفصل صفحہ ۴۲)

ہاں صاحب! اگر مرزا صاحب آنحضرت کے ظل ہیں تو یہ کیسی ایک امراض مراق، ہسٹریا، سو سو دفعہ پیشاب آنا وغیرہ۔ جن کی بنا پر مرزا جی کو افیون جیسی تباہ کن حرام[1] اشیاء استعمال کرنی پڑیں۔ مرزا جی میں کہاں سے آگئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ان سب امراض سے یکسر محفوظ و مصئون تھے۔

خلیفہ صاحب! اس طرح کے صدہا مرزائیت پاش اعتراضات اس صورت میں آپ پر ہو سکتے ہیں۔ جن کا کوئی جواب آپ کے پاس نہیں ہے۔

اے جناب! جس طرح ہر انسان کا باپ ایک ہی ہوتا ہے اور کوئی غیرت مند آدمی کسی اور کی زبان سے یہ سننا بھی گوارا نہیں کرتا میں بھی تمہارا ظلی و بروزی باپ ہوں اور میرے وہی حقوق ہیں جو تمہارے باپ کے تھے۔ اسی طرح آنحضرت بھی دین میں ہمارے باپ ہیں فرمایا انما انا لکم مثل الوالد۔ اندریں صورت میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ نے دو باپ دینی کیسے بنا لئے مہربانی فرما کر صاف صاف جواب عنایت فرمائیں۔ مجاز اور استعارہ میں جانے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ حقیقت و مجاز کے حکم علیحدہ علیحدہ ہیں مگر آپ مرزا صاحب کو آنحضرت کا عین قرار دیتے۔ گویا شعر

من تو شدم تو من شدی، من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا)

الحاصل اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ آنحضرت کل انبیاء و رسل کے خاتم ہیں۔ مرزا صاحب نے سچ لکھا ہے کہ

لاجرم شد ختم بر پیغمبرے

قادیانی نبی کی نماز تہجد

(از قلم مولوی ابو سعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی)

مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں نبی ظلی ہوں۔ عربی میں ظل سایہ کو کہتے ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب نبی عین نہیں بلکہ نبی ظلی ہیں۔ یا نبی سایہ ہیں۔ لیکن کس نبی کے سایہ ہیں؟ اس کی بابت مرزا صاحب کی تصنیفات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ہر نبی کے ظل ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب اپنی شان میں جو کچھ فرما چکے ہیں وہ انہی کے الفاظ میں

پیش بہا تحفہ

(۱) خادم نبیرا حمد مختار

در بوم جامع مسجد ایراں

(۲) میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

جس شخص کی بے شمار نسلیں ہوں۔ اس کے سلیہ جات بھی یقینی طور پر بے شمار ہونگے یکسی جگہ مرزا صاحب نے ظل کا دعویٰ کیا ہے اور کسی جگہ عین اصل ہونے کا۔

لیکن ہم ان تمام باتوں کو چھوڑ کر مرزا صاحب کو (دو منٹ کے لئے) وہی کچھ مان لیتے ہیں جو کچھ ان کی امت ان کے لئے تسلیم کرتی ہے۔ یعنی محمودی قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جناب مرزا صاحب ظلی نبی ہیں۔ یعنی سایہ نبی۔

قارئین کرام اس جگہ سایہ سے وہ سایہ مراد نہ لےلیں جو بالعموم چھوٹے چھوٹے بچوں کو ہوجایا کرتا ہے۔ بلکہ اس جگہ وہ سایہ مراد ہے جو جوانوں اور بوڑھوں کو ہوا کرتا ہے۔ بچوں کو تو جن بھوت کا سایہ ہوا کرتا ہے اور سرزمین قادیان کے مغلوں پر سایہ نبوت نزول کیا کرتاہے۔ جو سایہ لیتے لیتے آگے چل کر خود سایہ دار درخت کی شکل اختیار کرلیتے ہیں۔

میں نے قادیانیوں سے سایہ نبی کا جو معنیٰ سنا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب آنحضرت صلعم کی پیروی تابعداری میں اس قدر فنا تھے جیسا کہ جسم اپنے سایہ میں یا سایہ اپنے جسم میں فنا ہوا کرتا ہے اور جسم سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہم انہی کے معانی کو سامنے رکھ کر مرزا صاحب کی ظلیت یا سائیت پر کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہو ہذا۔

اخبار "الفضل" قادیان مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کالم ۲ سطر ۱۳ پر یوں ارشاد ہوتا ہے کہ

حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) وتر پہلی رات پڑھ لیا کرتے تھے۔ گو جائز سمجھتے تھے کہ کوئی پچھلی رات اٹھ کر تہجد کے وقت وتر پڑھے۔

یہ ارشادات اور مرزا صاحب کے سوانح حیات مفتی محمد صادق کی زبان سے نکلے ہوئے ہیں جن کی تکذیب امت مرزا صاحب نہیں کرسکتی عبارت کا مفہوم صاف ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک تہجد نہ پڑھنا اولیت اور پڑھ لینا جائز کی حد تک تھا۔ اور مرزا صاحب اپنی تمام عمر میں نماز تہجد کے عادی نہ تھے۔ اگر مفتی صاحب نے جان بوجھ کر یہ الفاظ فرمائے ہیں تو اس کا معنیٰ یقیناً اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا جو میں نے عرض کیا۔ ہوسکتا ہے کہ اس جگہ مقرر صاحب یا تو کہنے میں کچھ لفظی غلطی کھا گئے ہیں۔ اور یا یہ کہ مرزا صاحب کے نزدیک نماز تہجد خاص اہمیت ہی نہ رکھتی ہو؟ اور خاص کر ظلی نبوت کے لئے

میں اس عبارت کو پڑھ کر حیران سا ہوگیا کہ ظلی نبوت کا جو شخص مدعی ہو وہ نماز تہجد سے غفلت شعار کیسے ہوسکتا ہے۔ لیکن بعدہ یہ بات اپنے آپ باآسانی سمجھ میں آگئی کہ مرزا صاحب کا نماز تہجد نہ پڑھنا ہی کمال اور ان کی صداقت نبوت کے لئے ایک نشان عظیم ہے وہ اس طرح کہ ظل سایہ کو کہتے ہیں۔ اور بنظر غور دیکھا جائے تو جسم بمنزلہ اصل کے اور سایہ بمنزلہ نقل کے ہوتا ہے۔ پس اگر مرزا صاحب حقیقتاً نبی ظلی ہوتے تو تہجد کی نماز پڑھ کر فتہجد به نافلة کا عملی ثبوت پیش کرتے۔ لیکن جب ظلی نبی ہیں تو تہجد چہ معنی دارد؟

دوسرا یہ کہ مرزا صاحب سایہ نبی کہلاتے تھے۔ اور ہر جسم کا سایہ دن کو ہوا کرتا ہے۔ رات کو کسی جسم دار چیز کا سایہ نہیں ہوتا۔ ؎

سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے

اور نماز تہجد کا وقت ہمیشہ رات کو ہوا کرتا ہے۔ تو ایسی صورت میں مرزا صاحب رات کو کیوں تہجد پڑھیں جس وقت سایہ ہی نہ ہو اس وقت ظلی نبوت اور ظلی تابعداری کس طرح ممکن ہے؟ پس اس لئے مرزا صاحب دن کے نبی ہیں۔ رات کے نبی نہیں ہیں۔ ایسی رات جس میں کہ سایہ ہی نہ ہو۔ غالباً اسی موافقت کے لحاظ سے مرزا صاحب تہجد نہیں پڑھتے ہونگے۔

قارئین کرام اندازہ کرلیں۔ ظلی رنگ میں محمد رسول اللہ صلعم کی تابعداری کرنے کے بارہ میں مرزا صاحب کا یہ حال ہے۔ (دیگراں راچہ پرس)

فقط - والسلام!

قادیانی فلسفہ

یوں تو قادیانی ٹکسال کی ساری بنیاد ہی عجوبہ روزگار ہے مگر ہم ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے صرف مرزا صاحب کی نسل پر مختصر روشنی ڈالتے ہیں اور ناظرین سے اس گورکھ دھندے کی سلجھاؤ کے لئے التجا کرتے ہیں کہ وہ بھی ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ مرزا صاحب اپنی نسل کا بیان یوں فرماتے ہیں۔

(۱) اگرچہ سچ وہی ہے جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے۔ (یعنی مرزا صاحب فارسی تھے)

(۲) ہماری بعض مائیں چینی الاصل تھیں۔ یعنی چین کی رہنے والی تھیں۔ (مرزا صاحب چینی تھے)

(۳) ہماری دادیوں پردادیوں میں کوئی سیدانی بھی تھیں اس لئے میں بھی عترت میں داخل ہوں۔ (جناب مرزا صاحب سید بھی تھے) چلئے ہینگ لگا نہ پھٹکڑی رنگ چوکھا آگیا۔

(۴) ہمارا خاندان اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے۔ (یعنی مرزا صاحب مغل تھے)

ناظرین! کیا مرزا صاحب کو معجون مرکب کہنا بیجا نہ ہوگا؟ حوالے کے لئے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸ و ۲۴ و نیز حقیقۃ الوحی ص۳۱ ملاحظہ ہو۔

لیکن مرزا صاحب ہچکچاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے پاس فارسی الاصل ہونے کا ثبوت سوائے الہام کے کچھ نہیں۔ بہت خوب! جو آپ کو ملہم نہ مانتا ہو اس کیلئے بھی آپ کی فارسیت حجت ہوگی کہ نہیں۔ بے چارے معراج الدین عمر نے ایک حدیث بھی بنا ڈالی مگر کام پھر بھی نہ چلا۔ براہین احمدیہ حالات مرزا صاحب میں مصنف مذکور نے (رجل من ابناء فارس) ایک فقرہ لکھ کر مرزا صاحب کو فارسی ثابت کرنے کے لئے دماغ کا سارا زور صرف کر ڈالا ہے۔ مگر جس کو زمانے نے بگاڑا ہو اس کی اصلاح کون کرسکتا ہے۔ مرزا صاحب کی تکذیب۔ آسمان۔ زمین۔ ہوا۔ ان کے مریدوں کی بیویاں سب مل کر کرتے ہیں مگر شاباش ہے مریدوں کی تقلید کو کہ ان کو نظر ہی نہیں آتا۔ [illegible]

حاجی برلاس کے خاندان سے بتلانے میں حاجی برلاس کی وہ تعریف کی ہے کہ گویا ان کی ہی پشت میں یہ گوہر نایاب لٹکا ہوا تھا جو پورے پانسو برس میں ماجھا کی شورزمین میں ظاہر ہوا۔ ان کے جد اعلیٰ نے خراسان میں چند یوم قیام کیا۔ کیا کہ فارسی ہونے کا تمغہ ہاتھ لگ گیا۔ کجا قوم برلاس اور کجا فارسی الاصل ہونا۔

میں کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی صراحت کے ساتھ مرزا صاحب کا ایک دعویٰ بھی دلیل سے ثابت کردے تو میں فی دلیل دس روپیہ نذرانہ پیش کروں گا۔ بشرطیکہ تین منصف مقبول فریقین یہ فیصلہ کردیں کہ یہ دلیل صریح مرزا صاحب کی صداقت پر دال ہے۔ ہے کوئی مرزائی جو ہمت و حوصلہ کرے (ھَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ) صرف فارسی ہی ہونا ثابت کردیں اور احادیث صحیحہ کا مصداق ٹھیرا دیں۔ بس ہم صادق بھی مان لینگے اور انعام بھی پیش کرینگے

المشتہر۔ خادم الحکماء حکیم ظہیر الدین خان

مقام ییو بوٹے۔ برما

ہندو مسلم اتحاد اور رفع فساد کی صورت

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی بٹالوی)

ہندو مسلم اتحاد کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ گائے کشی بتلائی جاتی ہے۔ اور جیسا کہ اخبار بین حضرات کو معلوم ہوگا کہ گذشتہ بقرعید پر ہندوستان کے طول و عرض میں کئی جگہ قتل و خون ہوئے۔ میرے دھرم میں اگر کسی کو گالی دینا یا چوری کرنا گناہ تصور کیا گیا ہے تو کسی جاندار کا قتل سب سے بڑا گناہ مانا گیا ہے اور میں اگرچہ ذاتی طور پر گوشت خوری اور قربانی کے حق میں نہیں ہوں مگر ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کی ذہنیت پر ہنسی آتی ہے کہ جو پرانوں اور ویدوں پر ایمان رکھتے ہوئے بھی حیوانی قربانی اور گوشت خوری کی مخالفت کرتے ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ جب تک ہندو ویدوں اور پرانوں کو مانتے ہیں۔ ان کو کوئی حق اس بات کا نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کو قربانی اور گوشت خوری چھوڑنے کا مشورہ دے سکیں۔ پرانوں میں تو گائے، بکری، بھینس وغیرہ کی قربانی بھری پڑی ہے۔ جس کو خود آریہ سماجی کئی بار شائع کرچکے ہیں۔ میں یہاں ویدوں میں سے صرف چند منتر حیوانی قربانی کے جواز میں پیش کرتا ہوں اور مزید واقفیت کے لئے اپنی لاجواب تصنیف گومیدھ یگیہ (قربانی گاؤ) صرف ہندو مسلم اتحاد کے بڑھنے کی غرض سے ملاحظہ کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔

یجروید ادھیائے ۲۵ میں گھوڑے کی قربانی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ منتر ۳۲ کا ترجمہ مسٹر جوالا پرساد جی یوں کرتے ہیں:-

"اشو کا جو کچھی بھوت مانس وت شونت مکھیوں نے بھکش کیا ہے جو دھر کمر گ وا یوپ کا شٹھ اتھوا شاس چھر میں لگا ہوا ہے۔ شمن کرنے والے کے ہاتھوں میں جو لگا ہے۔ نخونوں میں جو لگا ہے تمہارے وے سب بھی دیوتاؤں میں ہوں ارتھات تمہارا سب بھاگ دیوتاؤں کے یوگیہ ہے۔"

(مشر بھاشیہ صفحہ ۱۰۵۴)

(اردو ترجمہ) گھوڑے کا بمثل گوشت گاڑھا خون مکھیوں نے کھایا ہے جو خون تلوار یا قربانی کے کھمبے یا استرے میں لگا ہوا ہے۔ کاٹنے والے کے ہاتھوں میں جو لگا ہے ناخنوں میں جو لگا ہے۔ (اے گھوڑے) تمہارے سب اعضاء دیوتاؤں کے لئے نذر ہوں۔

یجروید ۲۵-۱۳ اور رگ وید ۲-۳-۹-۱۳ میں وارد لفظ "مانس پچنیا" کا سنسکرت ترجمہ سوامی دیانند بانی آریہ سماج یوں لکھتے ہیں کہ۔

ہندی ترجمہ از سوامی دیانند جی

"جو مانس ہاری (گوشت خور) ہیں جس میں ماس پکتے ہیں اس پاک یگیہ کرنے والی شونی (رگ) کا ترنتر دیکھنا"

اتھروید کانڈ ۱۰ اشوکت ۹ کے سارے منتروں میں بیان شدہ گائے کی قربانی کا خلاصہ سائن آچاریہ بدیں الفاظ پیش کرتا ہے۔ (دیکھئے سائن بھاشیہ مولفہ پانڈو رانگ ایم۔ اے)

(ترجمہ) اگھائے نام لفظوں سے شروع ہونے والا سوکت ہوم میں آہتی ڈالنے کے لئے گائے کے ذبح کرتے وقت بولا جاتا ہے۔ وہ گائے بانجھ ہونی چاہئے جسے شتودنا کہا جاتا ہے۔ اس کو ذبح کرکے اور اس کے گوشت کو ہوم میں ڈال کر جو یگیہ کیا جاتا ہے وہ یگیہ اگنی شٹوم اور اتی راتر نامی یگیوں سے بھی افضل ہوتا ہے۔ جو گائے ذبح کی جاتی ہے اس کو مخاطب کرکے کہا جاتا ہے کہ اپنے کاٹنے یا ذبح کرنے والوں سے مت ڈر۔ تو دیوی بنیگی اور دیوتا تجھے بہشت میں لے جائینگے۔ اس طرح اسکی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، جب تجھے کاٹتا ہے اور جو پکاتا ہے اور جو ہوم کی آگ میں آہتی دیتا ہے وہ سب سے اعلیٰ بہشت میں جاتا ہے۔ ان الفاظ سے گومیدھ (قربانی گاؤ) کی تعریف کی گئی ہے۔"

نیز اتھروید کانڈ ۹۔ انوواک ۲ سوکت ۲ کے متعلق شری سائن آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ:-

(ترجمہ) براہمن بیل کو ذبح کرکے اس کے گوشت کو مختلف مختلف دیوتاؤں کے لئے ہوم کی آگ میں ڈالتا ہے۔ یہاں بیل کی اور اس کے کون کون اعضاء کس کس دیوتا کو مرغوب ہوتے ہیں مفصل بیان کئے گئے ہیں اور بیل کی قربانی والے یگیہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس یگیہ سے ملنے والی نجات کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

مہرشی دیانند سرسوتی بانئے آریہ سماج بھی اپنی اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس سمّلاس ۱۱ صفحہ ۳۰۲ و صفحہ ۳۰۳ پر لکھتے ہیں کہ:-

"اس سے جہاں جہاں گومیدھ آدک لکھے ہیں وہاں وہاں پشوؤں (حیوانوں) میں نروں کا مارنا لکھا ہے۔ اس سے اس ابھپرائے (مطلب) سے نرمیدھ لکھا ہے۔ منشیہ (انسان) نر کو مارنا کہیں

نہیں۔ کیونکہ جیسی پشٹی (طاقت) بیل آدک (وغیرہ) نروں میں ہے ویسی استریوں (مادہ) میں نہیں ہے اور ایک بیل سے ہزارہا گیا گر بھ وتی ہوتی ہیں اس سے ہانی (نقصان) بھی نہیں ہوتی۔ سوئی لکھا ہے :-

یہ براہمن کی شرتی ہے۔ اس میں پلنگ (صیغہ مذکر) نردیش سے یہ جانا جاتا ہے کہ بیل آدک کو مارنا۔ گیا کو نہیں۔ سو بھی گومیدھ آدک یگیوں میں اُشتر نہیں۔ کیونکہ بیل آدی سے بھی منشیوں (انسانوں) کا بہت اُپکار (بھلا) ہوتا ہے اس سے اُن کی بھی رکشا کرنی چاہئے اور جو بندھیا (بانجھ) گائے ہوتی ہیں اُن کو بھی گومیدھ میں مارنا لکھا ہے

یہ براہمن کی شرتی ہے۔ اس میں استری لنگ (صیغہ مؤنث) اور ستھول پرشتی وشیشن سے بندھیا (بانجھ) گائے لی جاتی ہے کیونکہ بندھیا سے دُگدھ (دودھ) اور وتسیہ آدکوں (بچھڑوں وغیرہ) کی اُتپتی (پیدائش) ہوتی نہیں۔ اور جو مانس نہ کھائے سو گھرت (گھی) دگدھ (دودھ) آدکوں سے ہزداہ کرے کیونکہ گھرت دُگدھ آدکوں (گھی دودھ وغیرہ) سے بھی بہت پشٹی (طاقت) ہوتی ہے۔ سو جو مانس (گوشت) کھائے۔ اتھوا گھرت دگدھ آدکوں سے ہزداہ کرے وہ بھی سب اگنی میں ہوم کے بنا نہ کھائے کیونکہ جیو کے مارنے کے سمے (وقت) پیڑا (تکلیف) ہوتی ہے اُس سے کچھ پاپ بھی ہوتا ہے۔ پھر جب اگنی میں وہ ہوم کرینگے تب پرماتو سے اگت پرکار سب جیووں کو سُکھ پہنچیگا۔ ایک جیو کی پیڑا (ایذا) سے پاپ ہُیا تھا سو بھی تھوڑا سا گنا جائیگا۔ انتہا نہیں۔" (بلفظہٖ)

اتھروید کے ایک منتر میں لکھا ہے کہ

(ترجمہ) یہ دو اشیاء جو گائے سے حاصل ہوتی ہیں نہایت لذیذ ہوتی ہیں یعنی دودھ اور گوشت۔

اتھروید کانڈ ۹ سوکت ۷ منتر ۱ میں لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ :-

ئیں جو خوراک کھاؤں طرح طرح کی یعنی گائے گھوڑا۔ اونٹ۔ بکرا۔ بھیڑ اور ان کے علاوہ اور جو کچھ بھی ئیں کھا جاؤں حرارت غریزی اُسے اچھی طرح سے ہضم کر دے۔"

ویدک زمانہ کے ہندوؤں میں ایک یہ رسم جاری تھی کہ مُردہ کو گائے کے گوشت اور پوست میں لپیٹ کر جلایا جاتا تھا اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ ایسا کرنے سے وہ بہشت میں جائیگا اُس گائے کو انوستر نی (پار لے جانے والی) کہتے تھے۔ جس کا بیان رگ وید منڈل ۱۰ سُوکت ۱۶ منتر ۷ میں پایا جاتا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ

جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت دامودر سات ولیکر اپنی تصنیف گومیدھ صفحہ ۶۹ پر یوں لکھتے ہیں کہ :-

" گا ڑھی چربی سے ٹھیک پرکار آچھادت کرو" (ڈھانکو) .... اِس پرکار گھنی چربی کے گولے مرت شریر (مُردہ جسم) پر رکھے جاتے تھے یہ بات پوروکت (مذکورہ بالا) منتر کے "گھنی چربی سے مُردے کو آچھادت کرو (ڈھانپو) اس بھاگ (جزو) میں سپشٹ شبدوں (کھلے الفاظ) سے کہی ہے " (بلفظہٖ)

گوتیھ براہمن پر پاٹھک ۳ کنڈکا ۱۸ میں گائے کے چھتیس ٹکڑے کرکے ہوم کی آگ میں ڈالنے کی ہدایت کی گئی ہے جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت کشم کرن داس ترویدی مترجم اتھروید کا کیا ہُوا قابل دید ہے جو بخوف طوالت یہاں درج نہیں کیا جاسکتا۔

ویدک زمانہ میں آئے ہوئے مہمان کے لئے گائے ذبح کی جاتی تھی۔ اس لئے مہمان کا عُرف ہی گوگھن یعنی گائے کا قاتل پڑ گیا تھا چنانچہ صرف و نحو کے موجد پانی مہرشی لکھتے ہیں کہ

جس پر مہا منی پتنجلی رشی مصنف یوگ درشن و مہا بھاشیہ لکھتے ہیں کہ :-

یعنی آئے ہوئے مہمان کی تواضع کے لئے گائے کو میزبان وغیرہ لوگ ذبح کرتے ہیں اسی لئے مہمان کو گوگھن (گائے کا ذبح کرانے والا) کہا جاتا ہے۔"

ویدانت درشن ادھیائے ۲ سوتر ۲۸ کے ترجمہ میں

سوامی شنکر آچاریہ اور شری راما نج آچاریہ جو ویشنوں کے گورو تھے۔ لکھتے ہیں کہ

اگنی شومیہ وغیرہ یگیوں میں حیوانی قربانی بہشت میں جانے کا ذریعہ ہونے کے باعث ہنسا (ایذا یا گناہ) نہیں چونکہ حیوانی قربانی سے جنت ملتی ہے اور یگیہ میں ذبح کیا ہُوا حیوان سونے کے جسم والا بن کر بہشت میں جاتا ہے اس لئے بے انداز راحت کا سبب ہونے کی وجہ سے جو فعل تھوڑا سا تکلیف دینے والا ہے بُرا نہیں کہلا سکتا یعنی یگیہ میں ذبح کئے گئے حیوان کو جنت کی خاص راحت ملتی ہے۔ اس لئے حیوان کو ذبح کرنے سے ہنسا کا پاپ نہیں لگتا بلکہ اُس کی رکشا (بچاؤ) ہی سمجھنا چاہئے۔

مفصل میری تصنیف گومیدھ یگیہ میں ملاحظہ فرماویں۔

مجھے گائے ماتا کے خلاف ویدوں اور شاستروں کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے نہایت دُکھ محسوس ہو رہا ہے۔ مگر میں اپنے مسلمان بھائیوں کو گوشت خوری سے باز رہنے کی درخواست کرنے سے پیشتر اپنے ہندو بھائیوں کو ہدائت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے مونہہ آنے سے قبل اپنے ویدوں اور شاستروں اور پُرانوں کو استعفیٰ دیں کیونکہ ؎ اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

اسلامی سلام کے احکام

(از مولوی محمد سلیمان صاحب طاہر منزل مدن پور گیا)

سلام کے دو معنی ہیں ایک سلامت دوسرا خدا تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ السلام علیکم کے معنی یہ ہیں کہ خدائے برتر تیرے حال سے خبردار ہے تو غافل مت رہ یا حق تعالیٰ کا اسم تجھ پر ہے تو اس کی حفظ داماں میں ہے۔ جیسے کہ معنی اللہ معك کے ہیں نیز یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں السلام علیك تو اپنے کو میری طرف سے بے پرواہ رکھ۔ وعلیك السلام تو بھی میری طرف سے اپنے کو بے پرواہ رکھ۔

حدیث میں ہے۔ ایک آدمی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ ای الاسلام خیرٌ اسلام کی خصلتوں اور ادائیوں سے کونسی خصلت بہتر ہے آپ

بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا:۔
تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف۔
(بھوکوں کو) کھانا کھلانا اور سلام کہنا چاہئے آشنا ہو یا بیگانے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قسم ہے خدا کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک تم ایماندار نہ ہو جاؤ۔ اور ایمان والے بن نہیں سکتے جب تک آپس میں محبتیں پیدا نہ کرلو۔ کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتلاؤں کہ جب اسے کرو آپس میں محبتیں بڑھ جائیں۔ افشوا السلام بینکم۔ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیگا:۔
این المتحابون بجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی۔
کہاں ہیں میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھنے والے آج انہیں اپنے سایہ نیچے جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہے۔

حضرت ابوالقاسم کے نزدیک ایک آدمی نے آکر السلام علیکم کہا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں وعلیکم السلام فرمایا وہ آدمی بیٹھ گیا۔ حضرت صلعم نے فرمایا عشر۔ دس نیکیاں اسکے نامہ اعمال میں لکھی گئیں۔ پھر دوسرے شخص نے آکر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ اور فرمایا عشرون یعنی بیس نیکیاں اسکے اعمال نامہ میں لکھی گئیں۔ پھر تیسرا شخص آیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اور فرمایا ثلثون یعنی تیس ۳۰ نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی گئیں۔

حدیث میں ہے مسلمان کو دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ بیمار پرسی کرنا۔ چھینک کر الحمدللہ کہنے والے پر یرحمک اللہ کہنا۔ جنازہ کی نماز کیلئے حاضر ہونا۔ اگر کوئی دعوت کرے اور وہاں بدعت وغیرہ ولہو کے مانند کوئی چیز مانع نہ ہو تو دعوت قبول کرنا ——— آنحضرت کے زمانہ میں صحابہ کرام

بازاروں میں سلام کی غرض سے جایا کرتے تھے جس سے اپنے گناہوں کو مٹانا مقصود ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت کرے اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

بریلوی مشن

مولوی بشیر کی گھبراہٹ

(مرقومہ مستری عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لہاراں غربی)

ہم اس امر میں نادم ہیں کہ اخبار الفقیہ امرتسر کے نامہ نگار مولوی بشیر صاحب ہمارے قصبہ کے رہنے والے ہیں۔ اپنے خیال میں جو جی میں آیا کہہ دیتے ہیں۔ اس سے کسی بزرگ پر افتراء ہو یا ان کی نافرمانی۔ حق کی مخالفت ہو یا اہل حق والوں کی۔ وہ اپنا کام سیدھا کرنا چاہتے ہیں اور بس۔ جو اناپ شناپ چاہتے ہیں لکھ جاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۴۔ اکتوبر ۳۸ء کے پرچہ میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے حق میں ایک مخالف کی خرافات نقل کرتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کو علم ہے کہ مخالف مذکور مولانا صاحب موصوف کے حق میں سخت معاند ہے پھر طرہ یہ کہ معاند مذکور مولانا موصوف کی معاندت میں تجارت کتب کو اکل سحت (غذا حرام) سے تعبیر کر رہا ہے۔ جس کو مولوی بشیر صاحب معرض استدلال میں پیش کرتے ہیں۔

آپ یہ بھی نہیں سمجھے کہ اگر مولانا ثناء اللہ صاحب تجارت کتب کی وجہ سے اکل سحت کا ارتکاب کر رہے ہیں تو مولوی بشیر کے اباجی (مولوی محمد شریف) کا قدم بھی اسی میدان میں ہے۔ اسی کو کہتے ہیں۔ ع

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

مولوی بشیر یاد رکھیں کہ کسی بے گناہ کو الزام لگانے سے اپنا ہی نقصان ہے۔ اگر ہم نے آپ کے متعلق ان آراء کا اظہار کیا جو آپ کے ہمعصر بلکہ اہل وہ رکھتے ہیں تو کیا صرف یہی حوالہ کافی ہوگا کہ آپ کی جماعت میں سے فلاں نے یہ کہا اور بس۔ آپ کیسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔

ایک اور سنئے! مولوی عبداللہ صاحب ثانی مدظلہ نے ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء کے پرچہ اہلحدیث میں مولوی بشیر کے اس عقیدہ پر کہ مؤمن عالم برزخ میں زندوں کے حالات جانتے ہیں۔ یہ لکھا تھا کہ آپ اس دعویٰ کی دلیل علامہ قسطلانی سے ہی دریافت کر کے بتائیں۔

ثانی صاحب کے اس جواب لاثانی نے بشیر صاحب کو ایسا حیران کر دیا کہ خود ہی اپنی تردید آپ کرنے بیٹھ گئے اور حیرانی میں وہ کچھ لکھ مارا جو حقیقت سے بالکل بعید ہے۔ چنانچہ لکھا:۔

> ہم ثانی صاحب کا مضمون لیکر علامہ قسطلانی صاحب کے پاس (عالم برزخ میں) پہنچے (بالکل جھوٹ) لیکن علامہ صاحب ثانی صاحب کا نام اور مطالبہ دلیل سنتے ہی جلال میں آگئے۔ (سفید جھوٹ) لاحول پڑھ کر فرمانے لگے میں وہابی کو ہرگز منہ لگانا نہیں چاہتا۔ (غلط۔ عبدالعزیز)

مولوی بشیر صاحب نے یہ ایک واقعہ تحریر کیا ہے۔ جس میں صدق وکذب کا احتمال ہے۔ اور ہم اس واقعہ کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اس لئے اس کا صحیح فیصلہ یوں ہو سکتا ہے کہ مولوی صاحب جامع مسجد حنفیہ کوٹلی میں تمام مسلمانوں کے سامنے حلف موکد بالطلاق اٹھائیں۔ یعنی مسجد میں باوضو کھڑے ہو کر ان الفاظ سے حلف اٹھائیں:۔

> یہ واقعہ بالکل درست ہے کہ میں عالم برزخ میں پہنچا اور وہاں قسطلانی مصنف مواہب اللدنیہ سے ملاقات کی اور ثانی کا مضمون پڑھ کر سنایا اور انہوں نے یہ کہا الخ۔ اگر میں اس بیان میں کاذب ہوں تو میری منکوحہ کو حلفیہ طلاق۔

اگر مولوی بشیر صاحب اس مضمون کی حلف اس طریق سے

اٹھائیں تو ہم مان لیں گے کہ آپ نے ملاقات کی ہوگی۔ پھر قسطلانی جانیں اور ہم۔ جب ہم ان کو ملیں گے تو ان سے پوچھ لیں گے کہ حضرت آپ نے ہمارے سوال کے جواب میں مولوی بشیر کو ایسا کہا تھا اور وہ اس قول میں صادق ہیں

بہرحال پھر معاملہ ہمارا اور قسطلانی صاحب کا رہے گا مولوی بشیر بری ہونگے۔

اگر مولوی بشیر ایسا نہ کریں تو آئندہ افسانہ نویسی یا ناول طرازی نہ کیا کریں اور اپنے اباجی کے ناموس کو قائم رکھیں۔ کیونکہ مولویت کے لئے ناول نویسی قطعًا غیر موزوں ہے۔

بے جا الزام | مولوی بشیر نے لکھا تھا کہ ثانی صاحب خودکشی کئے بغیر قسطلانی کو نہیں مل سکتے اس لئے خودکشی کریں؟ اس پر مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی نے لکھا کہ بشیر میاں خود ہی لکھتے ہیں کہ میں قسطلانی کے پاس گیا اور جانے کی صورت تحریر فرماتے ہیں کہ خودکشی کی جائے۔ اس لئے مولوی بشیر نے بھی خودکشی کی ہوگی پھر اس پر لکھا مولوی بشیر کے اباجی شہادت دیں کہ خودکشی کے بعد کیا کچھ ہوا۔ مرحوم کی زوجہ کا کیا حشر ہوا (اہلحدیث ۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء)

اس پر بشیر صاحب بڑے خفا ہو گئے ہیں اور مولوی ثانی صاحب پر الزام لگاتے ہیں کہ دوسروں کی بہو بیٹیوں کی توہین کرتے ہیں۔

سنئے صاحب! ہمارے علماء تو ایک طرف ہمارا ہر ایک فرد بحکم انما المؤمنون اخوة تمام عورتوں کو قابل احترام سمجھتا ہے۔

مولوی بشیر صاحب یاد رکھیں کہ مسئلہ شرعی کی توجیہہ بیان کرنے میں کسی کی توہین نہیں ہوا کرتی اور نہ بیان کرنے والے کی نیت ہوتی ہے۔ فقہ حنفیہ میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔

چنانچہ مفقود الخبر کے متعلق جب حسب ضرورت موافق تصریح رد المحتار فتویٰ دیا جائے تو مفقود الخبر کو مردہ تصور کیا جائے گا۔ پھر مفقود الخبر کی عورت کو یقینًا بیوہ قرار دیا جائیگا اسی لئے اس کو نکاح کی اجازت دیجائیگی کیا اس کی اس میں توہین ہوگی کیا فقہاء رحمہم اللہ نے مسلمانوں کی بہو بیٹیوں پر حملہ کیا ہے۔ اگر نہیں اور یقینًا نہیں تو صورت موجودہ میں جب مولوی ثانی صاحب نے مولوی بشیر کو (بقول انکے) میت تصور کرکے مسئلہ کی توجیہہ بیان کی ہے تو کسی کی بہو کی توہین کس طرح ہوگئی؟ امید ہے کہ مولوی بشیر صاحب سوچ سمجھ کر قدم اٹھایا کرینگے تو عقدہ حل ہو جائیگا۔ انشاء اللہ!

حمایت اسلام اور فرائض علماء کرام

(۳)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک بار نماز عشاء ادا کر رہے تھے۔ سورہ اذا زلزلت الارض پڑھی۔ اخیر کی آیتیں سُن کر امام صاحب کی باطن کی آنکھیں کھُل گئیں۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو مع تمام اعمال کے عالم الغیب کے روبرو پایا۔ اس خیال سے قلب پر ایک بجلی سی گری اور بے خود ہو گئے اور نمازی تو نماز پڑھ کر چلے گئے مگر وہ خدا کا فرمانبردار بندہ صبح تک اسی جگہ اس صورت سے بیٹھا رہا کہ داڑھی ہاتھ میں تھی اور بار بار عاجزانہ لہجہ میں کہہ رہے تھے اے وہ جو ذرہ بھر نیکی اور ذرہ بھر بدی دونوں کا بدلہ دیگا نعمان (اپنے غلام) کو دوزخ کی آگ سے بچانا۔

دارقطنی کی طالب علمی کا زمانہ تھا۔ علامہ ابن انباری کے درس میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک بار ابن انباری نے ایک راوی کا نام غلط لیا۔ دارقطنی کھٹکے۔ اتنی جرأت تو نہ ہوئی کہ استاد کو ٹوکیں۔ لیکن آہستہ سے مستملی کو جتا آئے آٹھویں روز درس میں پھر حاضر ہوئے تو علامہ نے بھرے جلسہ میں اقرار کیا کہ فلاں روز میں نے ایک غلطی کی تھی۔ اس نوجوان نے آگاہ کر دیا۔

فخر الاسلام امام شاشی رحمۃ اللہ علیہ جب نظامیہ بغداد کے مدرس اول مقرر ہوئے اور پہلے ہی روز مسند تدریس پر متمکن ہوتے ہی خیال آیا کہ یہ وہی مسند ہے جس پر اس سے پہلے شیخ ابو اسحاق شیرازی اور امام غزالی جیسے بلند پایہ فضلاء جیتے چکے ہیں۔ اس خیال سے اپنی بے مائگی کو ملایا تو دل پر چوٹ لگی تو عمامہ آنکھوں پر رکھ کر زار زار روئے اور یہ شعر پڑھا ؎

خَلَتِ الدِّيَارُ فَسُدْتُ غَيْرَ مُسَوَّدِ
وَمِنَ الْعَنَاءِ تَفَرُّدِي بِالسُّؤْدَدِ

یعنی جہاں اہل علم سے خالی ہوگیا تو میں میر قافلہ بنا حالانکہ شایان سرگروہی نہ تھا میرا سرگروہ یگانہ بننا کیسا اندوہ افزا ہے۔ کیا ہے آج کوئی ایسا اہل علم جو اپنے نفس سے حساب فہمی کرتا ہو اور اپنے اعمال کا جائزہ لیتا ہو۔

دوسری بھاری خدمت علماء کے سامنے یہ تھی کہ علوم اسلام و احکام دین کو منضبط اور محفوظ کرنا تھا جیسے کہ قرآن مجید مدون ہوا اور نقطہ و اعراب سے بالکل سادہ تھا۔ وقتًا فوقتًا اعراب اور نقطے لگائے گئے اس کا ایک ایک شوشہ اور ایک ایک نکتہ شمار ہو کر کتابوں میں اندراج کیا گیا۔ اس کا تلفظ ٹھیک اس طور پر محفوظ کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا اور اس میں وہ تنقید کی کہ تجوید ایک فن بن گئی۔ معانی قرآن کے بیان میں دفتر کے دفتر لکھ کر رکھ دیئے۔ کلام مجید کی تدوین ہو چکی تو حدیث شریف کا دورہ آیا حدیث کے متعلق دو چند خدمت کرنی پڑتی تھی۔ اصل حدیث کو جمع کرنا اور موضوع حدیثوں کی سراغرسانی۔ اس میں جو سعی کی اس سے فن رجال مدون ہو گیا۔ جو مسلمانوں کے لئے سرمایہ ناز اور مابہ الامتیاز ہے جس کی کوشش اور جانفشانی سے انہوں نے احادیث نبویہ جمع کیں وہ بے نظیر اور لائق ہزار آفرین ہے۔ امام ابو حاتم رازی نے نو ہزار میل کی مسافت پیادہ پا طلب حدیث میں طے کی جب نو ہزار میل پر پہنچے تو پھر انہوں نے شمار کرنا چھوڑ دیا۔ ابن المقری نے ایک نسخہ حدیث کی خاطر ایک سو چالیس میل کا سفر کیا۔ ابن طاہر مقدسی نے جتنے سفر اس پاک طلب میں کئے سب پا پیادہ اور

اس شان سے کہ کتابوں کا پشتارہ پشت پر ہوتا تھا۔ کثرت بیادہ روی کبھی کبھی یہ رنگ لاتی کہ پیشاب میں خون آنے لگتا۔ امام ابن جوزی نے جن قلموں سے احادیث نبوی لکھی تھیں ان کا تراشہ اس قدر جمع ہوگیا تھا کہ بعد وفات حسب حیثیت ان کے غسل کا پانی اسی سے گرم کیا گیا۔ امام حمیدی بخارا کا میں پیدا ہوئے اور بغداد میں آکر رہے۔ شدت گرمی کے زمانہ میں شب کو ایک بڑے ظرف میں پانی بھرواتے اور اس میں بیٹھ کر احادیث لکھتے۔ اور فقہ کی تدوین جس جانکاہی اور بالغ نظری سے کی گئی اس کا روشن ثبوت کتب فقہ سے مل سکتا ہے۔

جب علوم یونانیہ کے ترجمے مسلمانوں میں شائع ہوئے اور فلسفہ کا چرچا ہؤا تو علماء نے کوشش کر کے فنون حکمیہ میں مہارت پیدا کی اور پھر مسلمانوں کے عقائد کو ان کے مقابلہ میں محفوظ رکھنے کے لئے علم کلام کی بنیاد ڈالی جو علماء کرام نے اس فن کی تدوین میں فرمائی۔ ابتداءً جو جو فرقے اسلام میں پیدا ہوئے ان کے مقتداء بڑے رتبہ کے فضلاء گزرے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں عقائد حقہ کا قائم رکھنا اور ان کی تحریر و تقریر کے اثر کو روکنا آسان کام نہ تھا علماء کی ہمت و کوشش اس پر بھی غالب آئی۔ غرض جو ضرورتیں پیش آئیں اور جو جو خطرے پیدا ہوئے انکی فکر خدا کے پاک بندوں نے کی۔ ہر رخنہ کو مردانہ وار بند کیا اور اپنے پاک مذہب پر جان و مال آسائش و عزت غرض جو کچھ ان کے پاس تھا سب فدا کر دیا۔ مسلمانوں کی حب الوطنی حب المذہب کے پیرایہ میں جلوہ گر ہوئی۔ پس جب تک ہم مذہب سے لگاؤ پیدا نہ کریں اسلام کی حمایت نہیں کر سکتے۔ کسی چیز کی محبت اس وقت آپ پر غالب آسکتی ہے جب آپ کا دل اس سے مانوس ہو اور اس کی خوبیاں دل پر نقش ہو جائیں محبت وہ جوہر لطیف ہے جو عالم کی گرمی ہنگامہ کی روح رواں ہے۔ یہ نہ ہوتی تو دنیا برفستانی ہوتی جس میں سوائے افسردگی اور پژمردگی کے کچھ نہ ہوتا جب تک محبت دلوں میں گرمی پیدا نہ کر سکے [illegible]

موجزن ہوکر بلند نہیں ہوتیں۔ اسی بلندی میں انسان کی علو مرتبت کا راز پوشیدہ ہے۔ حوصلہ بلند اور عزم عالی نہ ہو تو آدمی خود غرضی و ذاتی منفعت کی پست سطح سے کبھی بلند نہیں ہو سکتا۔ عالم خواب و خور کے متوالے ترقی و عروج کا پاکیزہ جمال خواب میں بھی نہیں دیکھ سکتے

ایک درماندہ قوم کو ابھار کر ترقی کے مدارج پر لانا ہمیشہ ایک عظیم الشان قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی قربانی کی شرائط اس وقت پوری ہوتی ہیں جب ذاتی غرض و آسائش ذاتی دولت کو قوم و ملت پر قربان کر دیں۔ اس سے کم تر قربانی قربانگاہ ترقی میں مقبول نہیں۔ (نور محمد میانوی)

تاکید توحید و سنت

(از قلم مولوی عبد الرحیم صاحب قریشی ساکن بھیال۔ گورداسپور)

باری تعالیٰ کی ہستی کے اقرار کے بعد ہر عاقل و بالغ انسان پر سب سے پہلے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اُس (اللہ تعالیٰ) کے احکام کی فرمانبرداری ہر موسم ہر لمحہ اور ہر حالت میں کمربستہ ہوکر کرے۔ اس لئے کہ انسان اُسی کا دیا کھاتا، اُسی کا بخشا پہنتا ہے، اُسی کے سورج کی روشنی سے متمتع ہوتا اور اُسی کے پیدا کئے پانی سے فیض پاتا ہے۔ اُسی کی زمین پر چلتا اور اسی کے آسمان کے نیچے بستا ہے۔ اُسی کی اگائی ہوئی کھیتیوں سے مستفید اور اُسی کی بہتے ہوئے دریاؤں سے مستفیض ہوتا ہے اس لئے کہ وہ خالق کل شئی ہے اور سب کچھ اُس نے انسان کی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بنایا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ کون ہے جو اُس کے سوا اس قدر لاتعداد اور بے حساب انعام بخشے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اُس کے انعامات، احسانات اور نوازشات کو گننا انسان ضعیف البنیان کی طاقت سے بالاتر ہے وہ انہیں ہرگز ہرگز بھی گن نہیں سکتا۔ و ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ اس پر شاہد ہے ماں کے پیٹ میں بچے کا پرورش پانا پتھر کے اندر کیڑے کو رزق دینا۔ تحت الثریٰ کے جانداروں اور غیر جانداروں کی نگہداشت کرنا۔ خشک موسم اور مایوس کن ایام کو اپنی بے پناہ رحمت سے پُر بہار اور امید افزا بنانا۔ چاند اور ایسا ہی بہت کچھ اسی کی قدرت کاملہ کا ایک ادنیٰ ترین کرشمہ ہے۔ [illegible]

و فی انفسھم افلا تبصرون۔ ارباب بصیرت کیلئے بے شمار آیات اور لاتعداد نشانات صرف اُن کے اپنے ہی جی کے اندر موجود ہیں۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ بہت تھوڑے ہیں۔ جو اُس کی نعمتوں کا جائز اعتراف اور اُس منعم حقیقی کی عطا کی ہوئی چیزوں کی صحیح قدرشناسی کرتے ہیں۔ "و قلیل من عبادی الشکور"

اس لئے ہر بنی نوع انسان کا اولین فرض یہ ہے کہ اُس کی ذات و صفات اور عبادات و احکام میں کسی کو شریک نہ بنائے۔ بلکہ خالص اُسی کا ہو جائے۔ یعنی اپنے آپ کو اس کا مطیع بنائے۔ اس کے اوامر کی بخوشی و رضا تعمیل اس کے منہیات سے قطعی اجتناب کرے۔ یہی اطاعت ہے اور یہی عبادت۔ یہی دین قیم کی تعلیم ہے۔ اس راہ میں ملک ہو۔ دولت اور وطن ہو۔ کنبہ اور اولاد ہو۔ اور خواہ انسان کو اپنی جان بھی کیوں نہ قربان کرنی پڑے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اُس کے فرمودہ احکام کی تعمیل کے ذریعے کی جائے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حیات و ممات کا مقصد محض اُس کی رضا کے لئے تھا اور اس راہ میں اپنا وطن مالوف و کنبہ۔ بیوی بچے۔ مال جان تک سب کچھ قربان کیا۔ مگر اُس کے حکم سے عدول نہیں کیا۔ یہی معنی ہیں حنیفاً مسلماً کے۔

ابتدائے آفرینش سے لیکر آج تک کے حالات (اگر من کل الوجوہ نہیں تو کم از کم تھوڑے بہت) ہمارے سامنے ہیں کہ فرعون کیوں غرق ہؤا؟ نمرود کیوں ذلیل ہؤا؟ قارون ذلت کے گڑھے میں کیوں [illegible]

گرا؟ ابلیس کیوں ملعون ہوا؟ قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود کیوں ذلیل وخوار۔ تباہ وبرباد ہوئے؟ بنی اسرائیل کیوں آئے دن آفات سماوی کی آماجگاہ بنے رہے۔ جنگ بدر میں تیرہ سو مسلح آزمودہ کار جنگ نوجوان کیوں تین سو نہتے۔ ناآزمودہ کار۔ کمزور بوڑھوں اور بچوں کے مقابلے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ یہ کس بات کا نتیجہ تھا؟ کہ قوم لوط زیر وزبر ہوئی۔ کیوں اصحاب الاخدود قوم تبع کے داؤ مکر سب کے سب فیل ہوگئے؟

میری مراد یہ ہے کہ حکومت، سلطنت، سرمایہ، طاقت اور جمعیت کوئی چیز بھی ان لوگوں کی روسیاہی شرمندگی اور بربادی کے راستے میں حائل نہ ہوسکی۔ بلکہ یہ تمام طاقتیں اور جمعیتیں کسی نامعلوم طاقت کے سامنے سرنگوں اور خائب وخاسر ہوئیں۔

لیکن برخلاف اس کے نوح اور معدودے چند مسلمان اتنے بڑے طوفان میں بھی محفوظ ومصئون رہتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ سے قوم انقطاع تعلقات کرتی ہے۔ باپ گھر سے نکال دیتا ہے۔ بادشاہ مخالف ہوکر آگ میں پھینک دیتا ہے۔ تاکہ اُس (بادشاہ) کی بغاوت کا نشان آگ میں جل جائے اور بھسم ہوکر مٹ جائے۔ مگر وہی آگ جس میں سوزش تھی۔ سیدنا ابراہیمؑ کے لئے آیۂ رحمت اور پیکر سلامت بن جاتی ہے۔ دریائے نیل فرعون کو بمع اُس کے لشکر کے غرق کردیتا ہے۔ مگر مؤمنین موسیٰ اسی دریا کو سلامت باکرامت عبور کرجاتے ہیں۔ اصحاب الاخدود کا لڑکا دریا میں غرق کرنے کی نیت سے گرایا جاتا ہے۔ مگر سلامت نکلتا ہے۔ آگ میں پھینکا جاتا ہے۔ لیکن آگ اُس کا بال بھی نہیں جلاسکتی۔ پہاڑ پر سے اُسے دھکا دیا جاتا ہے۔ مگر وہ لڑکا وہاں سے بھی باآرام واطمینان بادشاہ کے دربار میں صحیح سلامت پہنچ جاتا ہے۔ آخر کیوں ایسا ہوا کہ ایک نوحؑ، ایک ابراہیمؑ ایک موسیٰؑ اور ایک لڑکا تمام قوم۔ حکومت اور جمعیت کے مقابلے میں کامیاب وکامران رہے۔ کیوں انہیں قوم نقصان نہ پہنچا سکی سیدنا الاولین والآخرین، برگزیدۂ کائنات، فخر موجودات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم مکہ معظمہ میں مقیم ہیں۔ ہجرت کا حکم خداتعالیٰ کی طرف سے مل چکا ہے۔ بہت سے صحابی پہنچ چکے ہیں۔ آج رات آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باری ہے۔ مخالفین کو علم ہوچکا ہے۔ اس لئے کفار مکہ ومشرکین علاقہ کے نوجوان ہاتھوں میں تلواریں، نیزے، برچھیاں لے کر مکان کے صحن میں داخل ہوگئے ہیں اور منتظر ہیں کہ کب (حضور) باہر نکلیں۔ اور یہ لوگ اپنے بتوں اور معبودوں کا انتقام لیں۔ مگر قدرت خداوندی کا نظارہ دیکھئے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن کی موجودگی میں انہی کے بیچ میں سے اُن کی آنکھوں میں خاک جھونک چلے آتے ہیں۔ اُن کی تمناؤں پر پانی پھر جاتا ہے۔ کیوں؟

اول الذکر لوگوں نے باری تعالیٰ عز اسمہ کے احکام کی نافرمانی کی۔ سزا پائی۔ مؤخر الذکر لوگوں نے خداتعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کی۔ انعام پایا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کرنے سے حیات طیبہ میسر ہوتی ہے۔ اور آخرت میں نجات ابدی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ملاقات الٰہی، دیدار الٰہی کا شرف حاصل ہوجاتا ہے اور فلاح پانا اسی کو کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام اولوالعزم رسولوں نبیوں اور راستبازوں کی معرفت مخلوق میں پہنچا کر اتمام حجت کردیا۔ یہ بھی اُس کی بہت ہی نوازش ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے اُس کے احکام کی تبلیغ بوجوہ احسن کی۔ نمونۃً اپنے آپ کو پیش کرکے فرمایا۔ فاتقوا اللہ واطیعون۔ پھر انبیاء کے صحابی تبعین نے اسوۂ نبی کی ایسی اطاعت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اسی دنیوی زندگی میں والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ کے تمغے حاصل کئے۔ اور دربار رسالت سے اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی ختم ہوچکی تھی۔ ورنہ اگر اتباع نبوی کے کمال سے نبوت مل سکتی تو حضرت کا ایک ایک صحابی آپ کے بعد نبوت کا حقدار ہوتا۔ اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے اتباع نبوی کا وہ درجہ حاصل کرلیا تھا کہ صحابیؓ کی سنت اور طریقہ بذات خود باقی لوگوں کے لئے مطاع مقرر ہوگیا۔ کما قال علیہ السلام فی الحدیث:۔

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین

تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پروردگار عالم کی فرمانبرداری اور اطاعت اُس کے دین کا خلاصہ اگر کہیں ہے۔ تو سیدالعرب والعجم، مفخر بنی آدم، رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی سنت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا افضل واولیٰ ہے۔ یہی حقیقی اطاعت ہے اور اسی کا نتیجہ حیات ابدی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بالمقابل اس کی مخلوق میں سے کسی کی اطاعت واجب قرار دینا اور اُس کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ آباءنا وامہاتنا) کے اسوہ یا طریقہ کے ماسوا کسی امتی کے اسوہ یا طریقہ کو دین میں اپنا مطاع بنانا۔ یا کسی امتی کی اطاعت کو دین کا جزو سمجھنا یا واجب قرار دینا۔ اور اُس کو سنت نبوی کے بالمقابل کھڑا کردینا۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے اعراض، سرکشی اور بغاوت کرنا ہے اور بدعت وضلالت اسی کا ہی نام ہے۔

اللہ تعالیٰ خاکسار کو اور جملہ مؤمنین کو اتباع نبوی نصیب کرے۔ اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے بچائے۔ قیامت میں انبیاء، شہداء، صلحاء کے ساتھ حشر کرکے رفاقت مرحمت فرمائے۔ آمین!

فتاویٰ

س ۹۴} کوئی شخص کسی خاص چند شروط کی بنا پر بغرض دفع قضیہ فساد اپنی کوئی خاص ملک مسجد کے سوا جو احاطۂ مسجد سے ملحق ہو اگر وقف کر دے اور اسکے بعد جن جن شروط کی بنا پر وقف تھا اس کا خلاف باطل عہد شکن ہو جائے یعنی وہ فریق جو شروط قبول کر چکا تھا اپنے عہد کو توڑ دے تو وقف منسوخ یا باطل ہو جائیگا یا بحال رہے گا۔ (محمد ایوب خطیب نیلگری)

ج ۹۴} وقف بحال اور محفوظ رہیگا۔ موقوف لہم حقدار نہ ہوں گے تاوقتیکہ وہ شروط کی پابندی نہ کریں۔

س ۹۵} ایک چیز ایک مسجد خاص کے نام سے وقف اور رجسٹر بھی ہوگئی ہے۔ اگر کوئی شخص کہ جس کے پاس اس ملک وقف شدہ کے کاغذات وغیرہ اُس کو معتمد سمجھ کر رکھ دئیے جائیں اور پھر وہ شخص معتمد اسمیں خائن ہو یا ایسی ملک کو کسی دوسری مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں اپنی خود غرضی نام آوری ریاکاری کی غرض سے خرچ کرے اور جس مسجد کے نام سے رجسٹر ہے جب اس مسجد کے والی اس سے اس ملک وقف شدہ کا حساب آمد خرچ طلب کریں تو حیلے حوالے کرے اور اس کے غبن کی وجہ سے نت نئے فتنے فساد برپا کرے تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۹۵} ایسے شخص کو تولیت سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی جگہ کوئی دوسرا دیانت دار مقرر کیا جائے۔ اس کا فیصلہ کوئی منتظم جماعت ہو تو کرے یا جج سے کرایا جائے۔ اس کے سوا ناحق نہ ہوگا۔

س ۹۶} موضع دھونرہ ٹانڈہ میں عیدگاہ چار دیواری پختہ اس وقت تعمیر شدہ موجود ہے۔ اس وقت عیدگاہ کے تین طرف قبرستان ہے اور ایک طرف تالاب ہے۔ پرانے لوگوں سے معلوم ہوا ہے۔ یہ ایک نیر تکیہ ہے جہاں ایک چھوٹی سی مسجد تھی اور اس کے سامنے پورب، کو مسجد کے باہر چار قبریں پختہ تھیں اور ایک قبر کسی فقیر کی کچھ فاصلہ پر تھی۔ بوقت تعمیر عیدگاہ چار دیواری پختہ مسجد منہدم کر کے مسجد کی جگہ احاطۂ عیدگاہ میں آگئی۔ اور وہ قبریں چاروں بھی احاطۂ عیدگاہ چار دیواری کے اندر آگئی تھیں وہ قبریں پختہ مسمار کر کے اور کچھ چھیل کر کے فرش برابر کر دیا گیا تھا۔ اور جو قبر مسجد سے فاصلہ پر تھی وہ اب عیدگاہ کے احاطہ سے پورب کو باہر ہے۔ اس وقت حالت موجودہ میں کوئی نشان قبر کا عیدگاہ کے احاطہ میں ظاہر نہیں ہے۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ پورب پچھم دکھن قبرستان عام طور سے ہوگیا۔ بعض علماء کرام اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ عیدگاہ قبرستان کے اندر ہے اس میں بموجب حدیث نبوی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس کو منہدم کر دیا جائے اور دوسری جگہ نماز پڑھنی چاہئے۔ لہٰذا کیا حکم ہے؟ (عبد المجید خریدار اہلحدیث از دھونرہ ٹانڈہ)

ج ۹۶} اگر عیدگاہ کے سامنے قبریں نہیں ہیں تو نماز جائز ہے۔

س ۹۷} آج کل علی العموم بعض جگہ لڑکے والے لڑکی والوں کو اور بعض جگہ لڑکی والے لڑکے والوں کو نقد رقم پیشگی قبل از نکاح دیا کرتے ہیں۔ مثلاً زید کی لڑکی ہے اس کی خواہش ہے کہ عمر کے لڑکے سے بیاہی جاوے مگر عمر کے لڑکے کو اکثر لڑکیاں حسین وجمیل بسبب اس کی امارت ولیاقت وحسب ونسب کے ملنے کی امید ہے۔ اس لئے اس کی توجہ زید کی لڑکی کی طرف نہیں ہے۔ لہٰذا زید نے دیکھا کہ کچھ لالچ دیا جاوے چنانچہ پانچہزار یا دس ہزار روپیہ قبل از نکاح دیکر عمر کے لڑکے کو رضامند کر لیا اور لڑکی بھی نکاح کر دی۔ اسی طرح بعض لڑکی والے لڑکے والوں سے رقم بجبر لیتے ہیں یہ ایسا رواج ہوگیا ہے جس سے غرباء طبقہ پریشان ہے کیا یہ رواج خیر القرون میں جاری تھا یا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟ (غلام حسین عبد الکریم از کرنول علاقہ مدراس)

ج ۹۷} یہ رسوم قابل اصلاح ہیں شرعی حکم نہیں۔ خاصکر لڑکے کو رقم دینے کی طمع نہیں ہونی چاہئے آیت الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ وبما انفقوا من اموالھم پر غور کریں۔

س ۹۸} ایک شخص مسلمان نے اپنی لڑکی کی شادی گرجا میں موافق عیسائی مذہب کے اور حاکم ایک ہندو عیسائی مذہب کے ساتھ کر دی اس کا حکم کیا ہے یعنی ابھی تک وہ مسلمان ہے یا خارج از اسلام۔ (محمد کاظم خریدار اہلحدیث از برٹش گیانا)

ج ۹۸} یہ سوال قابل وضاحت ہے کہ باپ نے اپنی بیٹی کا نکاح گرجا میں کیوں کیا۔ لڑکی عیسائی تھی یا کیا۔ تفصیل معلوم ہونے پر جواب ہو سکے گا۔

س ۹۹} ایک شخص نے اپنی عورت کو چھوڑ دیا یا عورت نے اس کو جدا کر دیا بہ سبب کسی عذر کے اور وہ طلاق نہیں دیتا۔ اب اوس کے (عورت کے) دوسرے نکاح کی ضرورت ہے کیونکہ وہ خرچ نہیں دیتا۔ لہٰذا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۹۹} جو شخص عورت کو نان نفقہ نہ دے عورت کو نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۰} جو شخص قرآن وحدیث سے فقہ کے حکم کو معتبر جانتا ہو اور کہتا ہو کہ بغیر فقہ کے ہم لوگوں کا ایمان ٹھیک نہیں۔ کیونکہ قرآن وحدیث کا علم مجھ کو نہیں تو ایسے شخصوں کے لئے قرآن وحدیث سے کیا حکم ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۰} قرآن وحدیث اصل ہے اور مسائل فقہیہ اس کی فرع ہیں۔ جو اصل کا منکر ہو وہ فرع کا بھی بطریق اولیٰ منکر ہے۔

س ۱۰۱} اس ملک میں دستور ہے کہ بعض مولوی لوگ جو یہاں پر ہیں بعض مردوں سے طلاق لیکر دو گواہوں کے ساتھ ایک جلسہ میں نکاح پڑھا دیتے ہیں اسی وقت اور بعض بعد عدت کے تو کیا یہ نکاح بحکم شریعت ہو جاتا ہے (سائل مذکور)

ج ۱۰۱} طلاق کے بعد فوراً نکاح ثانی صحیح نہیں عدت گزارنی ضروری ہے مگر ایک صورت میں کہ میاں بیوی کا ملاپ نہ ہوا ہو اور طلاق ہو جائے۔ تو فرمایا تعالیٰ ما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا

متفرقات

اخبار اہلحدیث کی کمی اشاعت کو پورا کرنا ہر خریدار اخبار کا تبلیغی فرض ہے۔ اس لئے اپنے اپنے حلقۂ اثر میں ضرور کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ آپ کی کوشش و ہمت رائیگاں نہیں جائیگی۔ انشاء اللہ!

ثنائی برقی پریس امرتسر سے دفتر ہذا کی معرفت جو اصحاب خط و کتابت کرتے ہیں یا مبلغات بھیجتے ہیں ان کی خاطر خواہ جلد تعمیل نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا بہتر صورت یہی ہے کہ ایسے حضرات براہ راست مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

"منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر"

صلوٰۃ وسلام فضائل درود شریف پر مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی نہایت عمدہ کتاب ہے۔ درود شریف پڑھنے کے مسنون طریقے بھی مندرج ہیں۔ تاکہ عوام مروجہ طریقوں کی بجائے طریقہ نبویہ و اصحابہ کرام علیہم السلام پر عمل پیرا ہوں۔ قیمت ۵؍

پاک زندگی یہ کتاب بھی مولانا موصوف ہی کی تصنیف ہے۔ دراصل یہ صلوٰۃ وسلام کا دوسرا حصہ ہے۔ مگر اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کے علاوہ اور مفید نصائح بھی درج ہیں قیمت ۱۲؍

ہر دو رسائل ملنے کا پتہ:۔ منیجر دینی بک ڈپو۔ کوچہ ناہرخان دہلی۔

انوکھے افسانے حصہ اول مصنفہ محمد عبدالسلام صاحب فضل۔ جس میں سراغرسانی کے پانچ حیرت انگیز افسانے شائع کئے گئے ہیں۔ یعنی جس طرح یورپی ممالک میں اغوا۔ ڈکیتی۔ قتل و غارت کی منظم سازشوں کا سراغ لگایا جاتا ہے۔ اس طرح ہندوستان میں واقعات دکھائے گئے ہیں جن کو پڑھ کر انسان کو حس کی حسن کی بےاختیار داد دینی پڑتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ [illegible] پانی پت ضلع کرنال۔

[illegible] حضرات پتہ [illegible] کریں۔

امرت دھارا فارمیسی لاہور جو اپنی غیر معمولی شہرت کے باعث روز افزوں ترقی حاصل کر رہی ہے۔ چند سال سے ہر سال صرف ماہ مارچ میں امرت دھارا کے علاوہ دیگر مرکبات، مفردات، ادویات اور تالیفات پر کافی رعایت کرتی رہتی ہے۔ اس سال ماہ رواں میں بھی کر رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ "اہلحدیث" کے ہزارہا ناظرین اس رعایت سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔ اخبار ہذا کے صفحہ ۱۷ پر اس کا اشتہار مندرج ہے۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے منیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی لاہور سے خط و کتابت کریں۔

غرباء کی سنی گئی غریب فنڈ میں عرصہ سے کوئی امداد نہیں آتی تھی۔ اس لئے مجبور ہو کر سائلین کے نئے داخلے وصول نہیں کئے جاتے تھے۔ جس کا ہمیں بھی صدمہ ہوتا تھا۔ الحمد للہ کہ آگرہ کے ایک صاحب خیر نے مبلغ بیاسی ۸۲ روپیہ اس فنڈ کے لئے عطا فرمایا۔ چنانچہ اس رقم سے مندرجہ ذیل سائلین کے نام اخبار جاری کیا جا رہا ہے۔

سائل ۳۳ محمد عبداللہ بھونوالی ۶؍ ۳۴ محمد عبداللہ بٹالہ ۶۔ ۳۵ عبدالحکیم مکرانہ ۶؍ ۳۶ محمد حسن چک ۳۲۴ سے۔ ۳۷ محمد الدین دل شاہ دولہ سے۔ ۳۸ محمد اسلم ناصری گنج ۶۔ ۳۹ محمد چاند کا سگنج ۶؍ ۴۰ عبدالرحمٰن کاسگنج ۶۔ ۴۱ عبدالاحد کوپاگنج سے ۴۲ محمد بشیر بھاگووال سے۔ ۴۳ مولوی ابو تراب [illegible] سے۔ ۴۴ محمد زین اللہ بھرولیا بازار سے۔ ۴۵ سردار محمد نوشہرہ مجانگہ سے۔ ۴۶ کریم عبداللہ منڈیالہ سے۔ ۴۷ خلیل احمد مرزا پور ۶؍ ۴۸ ابو سعید عبدالعزیز لدھانہ ۶؍ ۴۹ عبدالحی فیروز آبلو ۶؍ ۵۰ محمد یحییٰ ضلع کسٹنا سے۔ ۵۱ عبدالغنی رتلام سے ۵۲ عبدالقادر نعم گردہ چتور سے ۵۳ محمد شفیع سلی سے ۵۴ احمد علی چک ۱۳۵ ضلع جھنگ ۶؍ ۵۵ مولوی محمد صاحب از کوٹ بھائی ۶؍ ۵۶ محمد حسین راجن پور سے۔ ۵۷ مولوی نور محمد میاں سے۔ ۵۸ عبدالرحیم [illegible] سے۔ ۵۹ حاجی عبدالکریم لاہور سے۔ ۶۰ خیر الدین [illegible] سے ۶۱ غلام قادر [illegible] پور ۵۔ ۶۲ محی الدین [illegible] ۶۳ عبدالعزیز [illegible] ۶۴ محمد یونس [illegible] ۶۵ عبدالسلام دہلی سے۔ ۶۶ عبدالرحمٰن رام پور سے ۶۷ عبداللطیف دہلی سے۔ ۶۸ [illegible] بارہ اسلام پور ۶؍ ۶۹ محی الدین سائل کوٹ سے ۷۰ عبدالرزاق از رائی ڈنگ ۶؍ ۷۱ محمد امین مبارک پور ۷۲ عبدالرحمٰن سہریا ۶؍ ۷۳ محمد ایوب خیلگری سے ۷۴ زین العابدین بارہ ۶؍ ۷۵ اصغر علی گجرات سے ۷۶ مدرسہ شمیہ ویرووال سے۔ ۷۷ حاجی قطب الدین دارڑ ۶۔ ۷۸ فضل اللہ ٹریچور سے۔ ۷۹ عبدالواحد لائل پور سے ۸۰ حبیب اللہ جمشید پور سے ۸۱ محمد عالم کوٹلی لہارں ۶؍ ۸۲ محی الدین سردار پور سے۔ ۸۳ عبدالغفور از ماچھی واڑہ ۶؍ ۸۴ احمد الدین [illegible] ۸۵ عبدالرحیم انبوہا سے۔ ۸۶ عبدالغفار چہراج نگر سے ۸۷ محمد طیب حسین آباد سے۔ ۸۸ بشیر الدین بنارس ۶۔ از فتویٰ فنڈ للعصر میزان ۲۵۳-۳-۰

۵۶ سائلین کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا بقایا فنڈ ۲؍

صرف بیس سائل اور ہیں۔ دیگر اصحاب خیر بھی ہمت کرکے ان کے نام بھی اخبار جاری کرا دیں۔

ضرورت کتب حسب ذیل کتب جس صاحب کے پاس برائے فروخت ہوں یا جس صاحب کو جائے فروخت کا علم ہو۔ مجھے اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔

(۱) ابکار المنن فی تنقید آثار السنن

(۲) ظفر الامانی مصنفہ مولوی عبدالحی رحمہ اللہ

عبدالعزیز متعلم مدرسہ محمدیہ جامع مسجد اہل حدیث جلال پور پیروالہ ضلع ملتان

ضرورت معاش میں تخمیناً پچیس سالہ نوجوان، پابند صوم و صلوٰۃ ہوں۔ میں نے ۱۹۳۱ء میں ورنیکلر مڈل کا امتحان پاس کیا تھا اور ازاں بعد مختلف سکولوں میں بطور نائب مدرس کام کرتا رہا ہوں۔ میرا طریق تعلیم اور تجربہ نارمل پاس اساتذہ سے کم نہیں۔ اگر کسی صاحب کو اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے یا دیگر کاروبار کے لئے ضرورت ہو تو مجھے یاد فرما سکتے ہیں۔

احقر [illegible] محمد ابراہیم [illegible]

ملکی مطلع

قانون خلع پاس ہوگیا

خدا کی شان کہیں یا غضب الہٰی کہیں کہ مسلمانوں کی غفلت سے احکام شرعیہ کے اجراء کی منظوری غیر مسلم حکومت سے لینی پڑتی ہے۔ مرد وعورت کا تعلق دنیا کی آبادی کا بنٔی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے دونوں طرفوں کے حقوق برابر برابر رکھے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

(جیسے عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں ایسے ہی مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں)

اسی لئے عورت کا یہ بھی حق ہے کہ خاوند کی ایذارسانی یا باہمی ناچاقی کی صورت میں مرد کا دیا ہوا مہر واپس کرکے اس سے جدائی حاصل کرلے۔ اس کو شریعت اسلام میں خلع کہتے ہیں۔ ایسا ہی دوسرے عوارضات مثلاً خطرناک بیماری۔ طویل قید یا حد سے بڑھی ہوئی غربی وتنگدستی کی صورت میں بھی عورت خلع کرا سکتی ہے۔ مگر گردش زمانہ سے جب اسلامی تعلیم غفلت وجمود کے پردے میں چھپ گئی تو خدائی حکم سے بطور سزا اور غضب کے ہائی کورٹ پنجاب میں یہ فیصلہ ہوا کہ کسی منکوحہ کا اتنا کہہ دینا کہ میں نے اسلام چھوڑ دیا ہے اس کا نکاح فسخ ہونے کیلئے کافی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو عورت خاوند سے ناراض ہوتی اس کا سبب اصلی ہوتا یا بناوٹی وہ اسلام سے مرتد ہوکر اپنا نکاح عدالت سے قانوناً فسخ کرا لیتی۔ پھر آناً جہاں چاہتی چلی جاتی۔ اس سے مسلمانوں کے بہت سے گھرانے برباد اور ویران ہوگئے۔ جس سے مسلمانوں میں سخت پریشانی پیدا ہوئی تو علمائے حنفیہ نے اس تکلیف پر توجہ کرکے اس کا ایک حل تجویز کیا مگر [illegible] تجاہل [illegible] مولانا [illegible] علی صاحب تھانوی [illegible] کتاب [illegible]

[illegible] متعلق نکاح کے جواب دینا ضرور ہوتا تو تسلیم کرلیا گیا۔ فرمایا کہ [illegible] اپنے [illegible] حق [illegible] اسی خاوند کے ساتھ مکرر نکاح کرنے پر رضامند ہوجائے کیا ہندوستان میں اس فتوے پر کوئی شخص عمل کرسکتا ہے۔

مسلمان اسی پریشانی میں سرگرداں تھے کہ خدا نے سید محمد احمد کاظمی اور میر غلام بھیک نیرنگ وغیرہ ممبران مرکزی اسمبلی کے دل میں ڈالا کہ اس کے متعلق اسمبلی میں تحریک کریں۔ چنانچہ کاظمی صاحب نے ان مظلوم عورتوں کے متعلق ایک مسودہ قانون مرکزی اسمبلی میں پیش کردیا۔ خدا جانے موصوف کو اس میں کتنی محنت کرنی پڑی ہوگی اور کہاں تک غیر مسلم ممبروں کو اپنا مافی الضمیر سمجھانے میں وقت اٹھائی ہوگی۔ بہرحال یہ مسودہ قانون مختلف حالات سے گزرتا ہوا ان الفاظ میں پاس ہوا۔

مندرجہ ذیل حالات میں مسلمان عورت کو حق حاصل ہوگا کہ جج کی عدالت میں درخواست دیکر اپنا نکاح فسخ کرا لے۔

(۱) شوہر بیوی بچوں کے نان ونفقہ کا انتظام کئے بغیر دوسال تک مفقود الخبر رہے۔

(۲) دوسال تک گزارا نہ دے سکے یا گزارا دینے میں غفلت کرے

(۳) سات برس یا اس سے زیادہ مدت کیلئے قید ہوجائے۔

(۴) تین سال تک بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرے

(۵) شادی کے وقت نامرد ہو اور اسکے بعد بھی نامرد رہے

(۶) دوسال تک جنون۔ جذام یا کسی خطرناک جنسی مرض میں مبتلا رہے۔

(۷) بیوی پر کوئی روح فرسا ظلم کرے۔

(۸) اگر والدیا ولی پندرہ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کردے تو بالغ ہونے کے بعد (۱۸ سال) لڑکی اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔

(۹) کوئی ایسی وجہ پیدا ہوجائے جس کی بنا پر شریعت نے عورت کو خلع کا اختیار دیا ہو۔

نمبر ۷ کی تشریح کی گئی ہے کہ مثلاً مرد کسی فاحشہ میل جول رکھتا ہو یا بیوی کی جائیداد اس کی اجازت کے بغیر فروخت کردے۔ یا ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی حالت میں مساوی سلوک نہ کرے ۔

(انقلاب لاہور ۱۰ مارچ ۳۹ء)

المحدث:۔ تحریک اور ان کے ساتھیوں کی اصل غرض اس قانون سے یہ ہے کہ مسلمان عورتیں حیلہ بہانہ سے مرتد ہوکر جو خانہ بربادی کرتی ہیں اس کی روک تھام ہوجائے ایسی مرتدہ عورت جدید قانون کی رو سے اپنے خاوند کے عقد نکاح ہی میں رہیگی اور دوسرے خاوند سے نکاح نہیں کرسکیگی۔ اس اثنا میں خاوند اسے راضی کرکے اسکے ساتھ احتیاطاً نکاح ثانی کرکے معاشرت کرے تو سب کے نزدیک جائز ہوگا۔ رہی سات سال کی مدت۔ ہمارے خیال میں یہ زیادہ ہے۔ جبکہ ایلا کی صورت میں قرآن شریف نے صرف چار ماہ تک عورت کو انتظار کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ

پس قید کی مدت سات سال بھی بہت زیادہ ہے۔ بہرحال جو کچھ ہوا وہ غنیمت ہے آئندہ اس کی اصلاح ممکن ہے۔ ؎

مردے از غیب بیروں آید وکارے بکند

امرتسر میں فساد۔ ہڑتال اور خاتمہ

امرتسر میں ۱۰ محرم الحرام کو عاشورہ کے دن ہندو مسلم فساد ہوگیا جو وقوعہ کے اعتبار سے کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ اگر دونوں قوموں کے سمجھدار آدمی ذاتی اغراض کو الگ کرکے ملکی مفاد کو مدنظر رکھتے تو ہمارے خیال میں فساد ہی نہ ہونے پاتا اگر اس کا آغاز ہو بھی گیا تھا تو فوراً رفع دفع کردیا جاتا۔ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ فساد کو مٹانے والے کم اور ترقی دینے والے زیادہ ہوتے ہیں ہمیں غیب دانی کا دعویٰ نہیں ہے مگر چشم بصیرت سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس قسم کے فسادوں میں انتخابات (الیکشن) کی خودغرضیاں ضرور پائی جاتی ہیں۔ اللہ اعلم بما فی صدور العالمین۔

اس فساد کی ابتدا دراصل محرم کی دسویں رات سے ہوئی جبکہ مسلمانوں کا ایک اکھاڑہ گتکے بازی کرتا ہوا نمک منڈی میں پہنچا (جہاں ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے) وہاں ان پر اینٹیں برسائی گئیں۔ اسی وقت خطرناک فساد ہوجاتا مگر پولیس کی بروقت مداخلت سے فوراً اس پر قابو پالیا گیا۔ دوسرے دن عاشورہ کے روز تعزیوں کا جلوس جارہا تھا کہ بازار کرموں ڈیوڑھی میں تصادم ہوگیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس موقع اشتعال [illegible]

کس نے کی۔ ہاں ایک قرینہ ہے کہ مسجد علیہ نیاں کا صحن بھی توڑ دیا گیا (یہ مسجد موقع ہنگامہ کے قریب ہی ہے) یہ کام یقیناً کسی مسلمان کا نہیں ہوسکتا۔ ایسے ہی ہندو مسلم دوکانداروں کے سائن بورڈ ٹوٹے ہوئے پائے گئے۔ آخر پولیس کی کوشش سے تعزیوں کا جلوس بغیر خونریز لڑائی کے حسب دستور شہر سے باہر نکالا گیا۔ یہ بھی سننے میں آیا کہ بعض دوکانیں بھی لوٹی گئیں مگر عام طور پر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ ہاں فریقین کے دو آدمی مر گئے اور بہت سے زخمی ہوئے جن میں سے اکثر مسلمان ہیں۔ خشت باری کے الزام میں ۳۴ ہندو گرفتار کئے گئے۔ جس پر اظہار ناراضی کرتے ہوئے ہندوؤں نے شہر میں مکمل ہڑتال کی جو ایک ہفتہ تک جاری رہی۔ اس اثنا میں ہندو لیڈر حکام ضلع سے مطالبات کرتے رہے۔ ہندو اخبارات کے بیان کے مطابق ان کے اہم مطالبات یہ تھے کہ

ہندو گرفتار شدگان کو چھوڑ دیا جائے اور تعزیوں کا وہ راستہ جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے ترک کر دیا جائے اور ہندوؤں کے نقصان کی تلافی کی جائے۔ ذمہ دار پولیس افسروں کو جن کی غفلت سے انکا نقصان ہوا امرتسر سے تبدیل کیا جائے۔

ہندو اخباروں کا بیان ہے کہ صاحب ضلع نے ہندوؤں کو بہت تسلی دی اور ان سے عدل و انصاف کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اس کے بعد ہندوؤں نے ہڑتال کھول دی۔

اس کے برخلاف مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ ملزموں کو کافی سزا دی جائے۔ اس سے پہلے امرتسر میں جو مسلم و سکھ فساد ہوا تھا اس میں سکھ ملزموں کو بالکل ناکافی سزا ملی تھی جس سے غیر مسلم قوموں کا حوصلہ بڑھ گیا۔

ہماری رائے یہ ہے کہ ہندو مسلمان وغیرہ اقوام ہند اگر اپنے دین و دھرم کی پوری پابند ہو جائیں تو فرقہ وارانہ فساد کبھی نہ ہونے پائے کیونکہ کسی مذہب یا دھرم میں اس قسم کے فسادات برپا کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے دین و دھرم کی تعلیم کے برخلاف ہو رہا ہے۔ "اہلحدیث" کی گذشتہ اشاعت میں ہم گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں کہ وہ اگر ملک سے ایسے فسادات مٹانا چاہتی ہے تو اسکے ادنیٰ اشارے سے مٹ سکتے ہیں۔ حکومت کی عادت ہے کہ بات بات پہ کمیشن مقرر کیا کرتی ہے یہاں تک کہ کئی دفعہ دولت سے کمیشن تو نے جو بیکار ثابت ہوئے اور لندن میں کئی مرتبہ گول میز کانفرنس منعقد ہوئی اسی طرح ۴

گوشوارہ آمد و خرچ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

آمد

چندہ معرفت دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی

بوساطت مولوی عبداللہ صاحب واعظ کانفرنس اہلحدیث

- مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ فرخنگری گوڑگانوی
- مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ گوڑگانوی
- مولوی محمد جلال الدین صاحب واعظ بھنڈاڑوی
- مولوی بہرام صاحب کرزیری واعظ پشاوری
- مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ پشاوری ×
- مولوی عبدالحمید صاحب واعظ گوڑگانوی ×

مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری کا گوشوارہ نہیں آیا

آمد ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

خرچ بتفصیل ذیل متعلقہ مدارس کانفرنس اہلحدیث

(۱) بنام مدرسہ دار العلوم شکراوہ ضلع گوڑگانوہ

(۲) ، مدرسہ اہلحدیث خان پور ضلع ہوشیارپور

(۳) ، ، قطب صوبہ دہلی

(۴) ، ، تکھوڑ کریس تبت علاقہ کشمیر

(۵) ، ، ، خواری ،

(۶) ، ، ، بلغار ،

(۷) ، ، ، بڑہ پائیں ،

(۸) ، ، ، شک ،

(۹) ، ، ، لال پور بارہ مولا کشمیر

(۱۰) ، ، ، باڑی علاقہ دسولپور اسٹیٹ

(۱۱) ، ، ، رتن پور ضلع مرادآباد

(۱۲) ، ، ، بہٹ پورہ ضلع گورکھپور

(۱۳) ، ، ، پریوا نرائن پور ضلع پرتاپگڈھ

(۱۴) ، ، ، کپورتھلہ اسٹیٹ پنجاب

(۱۵) ، ، ، کوٹلی لہاراں ضلع سیالکوٹ

(۱۶) ، ، ، وڈور ضلع ڈیرہ غازیخاں

(۱۷) ، ، ، امین والہ ضلع فیروزپور پنجاب

(۱۸) ، ، ، شکراوہ ضلع گوڑگانوہ

(۱۹) ، ، ، گلالتہ ضلع گوڑگانوہ

(۲۰) ، ، ، اوڈکی علاقہ بھرت پور

(۲۱) بنام مدرسہ اہلحدیث بگوڑا علاقہ بھرت پور

(۲۲) ، ، ، بہرولی علاقہ ...

(۲۳) ، ، اہلحدیث محلہ نئی بستی دہلی

(۲۴) ، ، ، جنیوری علاقہ بھرت پور

(۲۵) ، ، ، جوحری چین علاقہ ،

(۲۶) ، ، ، گھاسیڑا ضلع گوڑگانوہ

(۲۷) ، ، ، کہوری تنگلہ بانی ،

(۲۸) ، ، ، گودہولہ ضلع گوڑگانوہ

(۲۹) ، ، ، ساکرس ،

(۳۰) ، ، ، پچگاواں ،

(۳۱) ، ، ، سسولہ کلاں ضلع میرٹھ

(۳۲) ، ، ، سید پور ،

(۳۳) ، ، ، بتوڑی ،

(۳۴) ، ، ، سرماڑ متصل نصیرآباد اجمیر

(۳۵) ، ، ، لال پور ضلع مرادآباد یوپی

میزان

نام واعظین	تعداد تنخواہ	سفر خرچ	میزان کل
مولوی عبداللہ صاحب	[illegible]	۸ر	[illegible]
(۲) مولوی عبدالرحمن صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۳) مولوی محمد سلیمان صاحب	[illegible]	۱۴ر	[illegible]
(۴) مولوی محمد جلال الدین صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۵) مولوی عبدالحمید صاحب	[illegible]	۲ر	[illegible]
(۶) مولوی عبدالرزاق صاحب	[illegible]	۴ر	[illegible]
(۷) مولوی شمس الدین صاحب	[illegible]	۲ر	[illegible]
(۸) مولوی بہرام صاحب	آنریری کام کرتے ہیں	۲ر	۲ر

میزان

خرچ دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی

بنام محرر دفتر ۔ کرایہ دفتر ۔ ٹکٹ خرچ دفتر ۔ خاکروب

میزان

میزان کل خرچ ...

... ناظم ... کانفرنس

۴ حکومت مذہبی کانفرنس کیوں کرے جو ہندو اور مسلمانوں کی الگ الگ بڑی بڑی رسوم محرم، قربانی، رام لیلا اور ہولی وغیرہ کو مذہب اور دھرم کی ہدایات تک محدود کر دے۔ پھر دیکھئے کہ کتنی جلدی

مفت

کتب خانہ شائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب فرمائیے مفت منگوائیں

خوراک اور صحت

کے متعلق بہترین ہدایات ایک کارڈ لکھ کر مفت منگائیں

نورسن کمپنی۔ محمد جان روڈ۔ ہال بازار امرتسر

مرض ذیابیطس کی زود اثر کیمیاوی دوا

عجب نسخہ ہے — تجربہ شرط ہے

الذیابیطس

اگر خدا نخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپ کے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگا کر قدرت کا تماشہ دیکھیے جسکے صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہو جانا۔ پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا۔ پنڈلیوں میں درد۔ بدن میں خشکی اور ترہل وغیرہ عوارض مرض اکتیس یوم میں دور ہو جاتے ہیں صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کر دیتی ہے ہر خوراک نمونہ منگا کر تجربہ کیجئیگا۔ اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قلیل اجرت حلفیہ تحریر کرنے پر واپس کر دیجائیگی قیمت مکمل ۴۲ خوراک ۲۱ یوم کے لئے ۱۰ روپیہ۔ نمونہ خوراک ۱۲ عہ۔ محصول علاوہ۔

بچوں کی دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک موثر علاج

محافظ صبیان — محافظ صبین

حیات الصبیان

چونکہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچے کی زندگی اور موت کا سوال ہے بچونکے منہ سے ایک قسم زہریلا مادہ لعاب دہن کے ہمراہ یا دودھ کے ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اور طرح طرح کے عوارض مثلاً ہرے پیلے دست۔ قے۔ نفخ۔ بدہضمی۔ سوکھا پن وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اور جس میں اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں یہ دوا بچوں کے لئے بیحد مفید ثابت ہو رہی ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہیں تندرست اور توانا رہتے ہیں ترکیب نہایت سہل ہے جو بلا بدرقہ استعمال ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ عہ تین شیشی ۲ عہ۔ محصول بذمہ خریدار۔ پتہ:۔ مطب حکیم سید ظہیر الحسن (میونسپل کمشنر) متھرا (یوپی)

خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے نہایت مفید ہے قوت مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے گھبرا۔ دھک دھک کا کرنا وغیرہ شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت پاؤ بھر تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے محصول ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ:۔ ناظم دواخانہ پنجاب ہیرا منڈی روڈ لاہور

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

گنجینہ روزگار

آج کل ملک میں بے کاری بہت ہے۔ ملازمت وغیرہ ملتی نہیں۔ بہت سے نوجوان روزگار نہ ملنے کی وجہ سے خودکشی کر گئے ہیں۔ اس لئے دستکار اور غریب طبقہ کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب ہذا تصنیف کی گئی ہے اس میں گھریلو دستکاریاں، اور مختلف قسم کی عام استعمال ہونے والی چیزوں کے بنانے کی ترکیبیں اور بے شمار خفیہ تجارتی حالات تحریر ہیں۔ آپ ایک دفعہ اس کتاب کو ضرور منگا کر پڑھیں۔ قیمت صرف ۸ عہ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

سچ آپ کا بیٹا تحفہ پیش کرتا ہے

آدھی قیمت میں امرت دھارا فارمیسی کی تمام ادویات

امرت دھارا فارمیسی اپنے ۳۸ویں سالانہ جلسہ کی تقریب میں اپنی ادویات کے ان تمام آرڈروں پر جو ماہ مارچ کے اندر ہندوستان اور اس کے باہر کسی بھی ڈاکخانہ سے پوسٹ کئے جاویں۔ پچاس فیصدی کمیشن دے گا۔

پیشگی روپیہ جمع کرانے کی صورت میں سال بھر وہی رعائیت

اس ماہ مارچ کی بدولت ایک بے نظیر فائدہ اور حاصل ہوگا اگر آپ کچھ روپیہ اس ماہ مارچ میں جمع کرا دیں گے۔ تو یہ رعائیت سال بھر ہی آپ کو تب تک ملتی رہے گی جب تک آپکا روپیہ ختم نہیں ہو جائے گا۔

امرت دھارا کے مرکبات نیز کشتہ سونا و ہیرا ۳/۴ قیمت میں

امرت دھارا اور اس کے مرکبات نیز کشتہ سونا و ہیرا بھی ۲۵ فیصدی کمیشن کاٹ کر دیا جائے گا۔

آدھی قیمت میں تمام کتب

تندرستی اور حفظان صحت پر پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید کی قلم جادو رقم سے لکھی ہوئی تمام کتب جن میں کام ورتی شاستر حصہ اول بھی شامل ہے۔ پچاس فیصدی کمیشن کاٹ کر دی جائے گی۔

امراض مخصوصہ مردانی۔ رسالہ امرت اور فہرست ادویات و کتب مفت منگائیں۔

امرت دھارا لاہور

دہلی میں

کتب خانہ رشیدیہ

ہر خط کی اُردو عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے :-

قسطلانی شرح تجرید بخاری	کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد مطلع	تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہو گئی ہے
حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ	سیرۃ الحلبیہ	تفسیر خازن مع معالم
بخاری مع حاشیہ سندی	شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ	المنجد طبع تاسعہ
قاموس معرب اعلیٰ کاغذ	فیض القدیر شرح جامع صغیر (مطلا ذر) ۶ جلد مجلد	تسہیل المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایکہزار صفحات مجلد
مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں۔ ان کی مکمل فہرست	تاج العروس شرح قاموس	

نوٹ :- فرمائشی خطوں میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ اُردو بازار دہلی

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و بزرگان فرید امان "الحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو جوانی یعنی پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ - آدھ پاؤ ۔ پاؤ بھر ... مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

(اس) بہار سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک ... پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادتیں

جناب عبد الستار صاحب بمبئی "میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا اور فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے" (۱۹ جنوری ۱۹۳۹ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور "دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اسکے قبل چند بار مختلف جگہ سے منگا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی" (۸ فروری ۱۹۳۹ء)

جناب راؤ عبد الواسع خاں صاحب کیری۔ "آپکی مومیائی کی بہت تعریف سنا اور خلاف مذہبی ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی۔ بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۲ فروری ۱۹۳۹ء)

مومیائی منگانے کا پتہ :- حکیم محمد سردار خان

مینیجر ... شوروی ... امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ...

(منگوانے کا پتہ)

نیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی صغری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ شانت روپے

فی جلد ...

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ ... امرتسر

عرب کا چاند

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر آپنے آج تک سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہونگی جو غالباً مسلم مصنفین ...

خواص ...

اس سے علاج۔ قیمت ...

آریہ مشن کی تردید میں بے نظیر کتابیں

(تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

حق پرکاش اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں قرآن شریف پر کئے تھے ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۱۲؍

الہامی کتاب وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو مولانا صاحب موصوف اور ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

ترک اسلام بجواب ترک اسلام اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھکر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ قیمت ۹؍

کتاب الرحمٰن آریوں کی جدید کتاب کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا صاحب نے اپنی خاص نرالی طرز سے دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹؍

مقدس رسول آریوں نے ایک رسالہ بنام رنگیلا رسول شائع کیا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے تھے۔ اس رسالہ کا مسکت و مدلل اور متین جواب مقدس رسول ہے جو [illegible] جرائد اور اخبارات [illegible] قیمت ۸؍

نکاح آریہ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کرکے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) نکاح دائم لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان پڑھنے کے لائق ہے۔ قیمت ۳؍

بحث تناسخ وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا صاحب ممدوح اور ماسٹر آتما رام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳؍

سوامی دیانند کا علم وعقل اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ا؍

حضرت محمد رشی حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت قدیت، انجیل اور وید سے ایسے صاف الفاظ میں دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲؍

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقول دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ ۲؍

حدوث وید وید منتروں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی آبادی [illegible] پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲؍

اشتہار [illegible]

بعدالت [illegible] صاحب بی اے ایل ایل بی پی سی ایس منصف بہادر درجہ اول ترنتارن ضلع امرتسر

نمبر مقدمہ اجرائے ۹۹ بابت ۱۹۳۸ء

ٹھاکرداس سوئی ولد لالہ امرناتھ قوم کھتری ساکن ترنتارن مشتری ڈگریدار

بنام احمد الدین ولد رحیم بخش قوم کمہار ساکن ترنتارن مدیون۔ ایصال ۷۰؍

بنام حاجی عبدالدین ولد رو بیلا قوم کمہار ساکن ترنتارن حال کلاں تھرجنٹ کالا لپور بانوروڈ۔ [illegible] ایف ایم۔ ایس۔ اصل ڈگریدار۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مشتری ڈگری نے درخواست عدالت ہذا میں گزاری ہے کہ اس نے آپ سے ڈگری بذریعہ بیعنامہ مورخہ ۲۳ خرید کرلی ہے۔ اس کو مشتری ڈگریدار قرار دیا جاوے۔ لہذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۲۱ رول ۱۶ ضابطہ دیوانی آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۱۸ [illegible] حاضر عدالت ہذا ہو کر جو عذر نسبت درخواست ڈگریدار کے ہو پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۰۔ مارچ ۱۹۳۹ء بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

انتخاب الاخبار

—— امرتسر شہر کے محکمہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۱ تا ۱۴۔ مارچ ۲۲۹ بچے پیدا ہوئے اور ایک سو آٹھ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر شہر میں اب بالکل امن و امان ہے۔ میلہ بیساکھی کی تیاریاں شروع ہیں۔ گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں ۵۴ ہندو زیر دفعہ ۱۰۷ و ۱۵۱ ماخوذ تھے۔ پراسیکیوٹنگ انسپکٹر پولیس نے ان کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا ہے۔

—— جمعیتہ اہل حدیث لاہور کا اجلاس ۱۸۔۱۹ مارچ کو ہوا۔ جس میں مولانا ابو الوفا صاحب، مولوی عبد اللہ صاحب ثانی۔ منشی عبد اللہ صاحب معمار کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی تقریریں کیں۔ ۱۹۔ مارچ کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مذاہب کانفرنس بھی ہوئی۔

—— وزیر اعظم پنجاب نے ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ اس سال پنجاب اسمبلی کا گرمائی اجلاس شملہ کی بجائے لاہور میں ہی ہوگا۔

—— مولانا مظہر الدین ایڈیٹر اخبار "وحدت" و "الامان" ۱۴۔ مارچ کو اپنے دفتر میں قتل کر دیئے گئے۔ اس شبہ میں دو اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— گاندھی جی اور وائسرائے ہند میں دو مرتبہ ملاقات ہو چکی ہے۔ گاندھی جی دہلی میں تشریف لائے تھے۔

—— مولانا ابو الکلام آزاد الہ آباد سے دہلی روانہ ہونے والے تھے کہ ریلوے سٹیشن الہ آباد پر ان کا پاؤں کیلے کے چھلکے پر سے پھسل گیا اور سخت چوٹیں آئیں۔

—— لکھنؤ میں مدح صحابہ کا سلسلہ جاری ہے روزانہ متعدد گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔

—— آریوں کی طرف سے حیدر آباد دکن بدستور جتھے جا رہے ہیں۔

—— کاظمی بل (طلع بل) کونسل آف سٹیٹ میں پاس ہو گیا ہے۔

—— حکومت بہار اس سال سرکاری ملازمین کی وردیوں کے لئے ۲۹ ہزار روپے کا کھدر خریدیگی۔

—— [illegible] جنگل دہلی۔ لاہور اور پشاور میں [illegible] کر رہا ہے۔

—— بنگال اسمبلی میں ایک قانون پاس ہوا ہے جس کی رو سے پولیس کمشنر جس جلسہ میں مناسب سمجھے پولیس کے رپورٹر بھیج سکتا ہے۔

—— شمالی وزیرستان میں قبائلی لشکر اور برطانوی فوج میں زبردست معرکہ ہوا۔ جس میں ایک برطانوی افسر ہلاک دو برطانوی افسر اور متعدد ہندوستانی سپاہی زخمی ہوئے قبائلی لشکر کا بھی بہت نقصان ہوا۔

—— نگون میں ۱۵۔ مارچ کو پہلی مرتبہ زنانہ پولیس نے زنانہ پکٹروں پر ڈنڈا چارج کیا۔

—— جرمنی نے چیکوسلواکیہ پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا ہے اس رویہ کو روس نے نامنظور کیا ہے۔

آخری اطلاع

ماہ مارچ میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے۔ ان کو "اہلحدیث" ۳۔ مارچ میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ اگر ۳۰۔ مارچ تک ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

مہلت ختم | جن اصحاب کی مہلت ختم ہے ان کو کسی حالت میں بھی مزید مہلت نہیں دی جائیگی بلکہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

—— لندن۔ فلسطین گول میز کانفرنس میں تصفیہ فلسطین کے حل کی آخری تجویزیں عرب اور یہود مندوبین کے حوالے کر دی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔ (۱) حکومت کا انتظام ایک اگزیکٹو کونسل کے سپرد ہوگا۔ جس میں برطانوی اگزیکٹو افسر کے علاوہ عرب یہود نمائندے بھی ہونگے۔ (۲) کونسل برطانوی ہائی کمشنر [illegible] کریگی۔ (۳) فلسطین میں یہود کا [illegible] ۵ سال تک [illegible] سالانہ ہوگا۔ (۴) فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائیگا۔

—— مصری وفد کے لیڈر نحاس پاشا نے پنڈت جواہر لعل نہرو اور دیگر کانگرسی لیڈروں کو آئندہ ماہ اپنے ایک سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت بذریعہ تار بھیجی ہے۔

اعیان اہل حدیث

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں اجلاس

۷-۸-۹-اپریل

یعنی بہ تعطیلات ایسٹر

قصبہ "فتحگڑھ چوڑیاں" ضلع گورداسپور

میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔

ہر بہی خواہ کانفرنس کو اس میں شریک ہو کر اپنی دینی اخوت کا ثبوت دینا چاہئے۔ نیز کانفرنس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی حتی الامکان امداد کرنی چاہئے۔

وقت نزدیک آ رہا ہے۔ اس لئے بہت جلد تیاری کرنی چاہئے ہمدردان و شائقین کو دعوت پہنچے یا نہ مگر وہ خود توحید و سنت کے اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں۔

اہل حدیث گول میز کانفرنس | کی تائید مندرجہ ذیل حضرات نے بھی کی ہے:۔ ملک ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی۔ انجمن محمدیہ جالندھر شہر۔ حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری معالج امراض چشم سلچر۔ غلام رسول صاحب ناظم مجلس دعوت اہل التوحید پرسچ کشمیر۔ ممبران جمعیتہ انصار اہل حدیث مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔

سرکاری اطلاع | پنجاب سول سیکرٹریٹ میں جونیئر کلرکوں کی اسامیوں کیلئے

۲۷ مارچ ۱۹۳۹ء کو یونیورسٹی ہال لاہور میں ایک امتحان منعقد ہوگا۔ امیدواروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹائپ رائٹنگ کا امتحان ۲۲ مارچ ۱۹۳۹ء سے شروع ہوگا۔ اور یہ امتحان اس وقت تک جاری رہیگا جب تک تمام امیدوار [illegible] ہو جائے۔ انہیں امتحان کے کمرہ میں مطلع کیا جائیگا کہ وہ اس امتحان میں کس جگہ اور کب شامل ہوں۔ ٹائپ رائٹر [illegible] پبلک سروس کمیشن کی طرف سے مہیا کئے جائینگے لیکن امیدوار اپنے اپنے ربڑ ہمراہ لائیں۔ تحریری مضامین اور ٹائپ رائٹنگ کے امتحان [illegible] مجموعی نمبروں کی چالیس فیصدی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲- صفر المظفر ۱۳۵۸ھ

اوم منڈلی - آریہ
اور
حیدر آباد دکن

جس طرح قادیانی محرر اور مقرر اپنے ذاتی اغراض اور مخصوص خیالات کی اشاعت کرتے ہوئے اپنے آپ کو اسلام کا خادم بتایا کرتے ہیں۔ چاہے ان کے خیالات اور مقالات سے اہل اسلام کو کتنا ہی اختلاف ہو۔ مگر وہ اپنے اس ادعا سے رکتے نہیں کہ ہم نفس اسلام کے خادم اور محافظ ہیں۔ ٹھیک اسی طرح آریہ لوگ اپنے عقائد اور اعمال خاصہ کی اشاعت کرتے ہوئے ہندو قوم کی حفاظت کا دعویٰ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ آج کل حیدر آباد دکن میں آریہ لوگوں نے جو تحریک ستیہ گرہ جاری کر رکھی ہے اس کو بھی ہندو جاتی کی رکھشا سے تعبیر کرتے ہیں۔ دراصل ان دونوں تحریکوں کی غرض اپنے لئے بھرتی لینا ہے۔ یعنی قادیانی لوگ اسلامی خدمات کا اظہار کر کے مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کرنا چاہتے ہیں اور آریہ لوگ ہندوؤں کو اپنے اندر کھینچنا۔ آج ہم اس مطلب کو ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوگا کہ آریہ لوگ دراصل ہندو قوم کی خدمت نہیں کرتے بلکہ خاص اپنے فرقہ کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ ان کی کارگذاری کو ہم واضح میں دکھا [illegible] چاہتے ہیں۔

ملک میں اس وقت آریوں کے سامنے دو تحریکیں ہیں۔ جو اپنی نوعیت میں دونوں مختلف ہیں۔ ان کی حقیقت معلوم کرنے کے بعد یہ بات صاف سمجھ میں آجاتی ہے کہ ان میں سے ایک تحریک ہندو دھرم کے خلاف ہی نہیں بلکہ ہندو قومیت کے لئے گویا بم کا گولہ ہے۔

دوسری تحریک جس کو آریہ لوگ بڑی اہمیت دیکر سرفروشی تک پہنچ گئے ہیں اور کفن باندھ کر سر ہتھیلی پر رکھے ہوئے اور یہ شعر پڑھتے ہوئے گویا مقتل کو جا رہے ہیں۔ ؎

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

اس تحریک سے ہماری مراد تحریک حیدر آباد دکن ہے۔ اور پہلی تحریک سے مراد حیدر آباد سندھ کی اوم منڈلی ہے۔ یہ اوم منڈلی کیا چیز ہے۔ ہم اپنے الفاظ میں کچھ نہیں کہتے بلکہ اس سوسائٹی کی صدر صاحبہ کے الفاظ میں بیان کرینگے۔ اس سوسائٹی کا بانی ایک سادھو بتایا جاتا ہے جس کا نام دادا لیکھراج ہے۔ اس سوسائٹی کی ممبرات نوجوان ہندو لڑکیاں ہیں جو بانی سوسائٹی کی تعلیم کے اثر سے اپنے خاوندوں اور ماں باپ کو چھوڑ کر اسی کے آشرم میں مقیم ہو چکی ہیں۔ ہمیں حیدرآباد سندھ کے باشندوں نے بتایا ہے کہ یہ تحریک عرصہ چار سال سے جاری ہے اور اس کے لئے ایک عالیشان عمارت بنوائی گئی ہے۔ جہاں وہ نوجوان لڑکیاں (منکوحہ اور غیر منکوحہ) رہتی ہیں۔ جو اس سوسائٹی کی باقاعدہ ممبر اور بعض عہدیدار ہیں۔ ایک مقدمہ کے دوران میں انکی صدر صاحبہ نے بیان دیا تھا جو اخبارات میں شائع ہو کر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اس میں موصوفہ نے کہا تھا کہ دادا جی جوان لڑکیوں کو اپنے گلے لگاتے ہیں، اپنی رانوں پر بٹھلاتے ہیں اور کسی وقت تقبیل الوجہ بھی کرتے ہیں اس نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارا اعتقاد کسی دین دھرم پر نہیں ہے بلکہ وہی کچھ ہے جو دادا جی ہمیں سکھاتے ہیں یہ جوان لڑکیاں دادا جی کے اثر سے اتنی متاثر ہیں کہ اپنے گھر بار اور رشتہ داروں کو چھوڑ بیٹھی ہیں۔

اس لئے سندھ کے ہندوؤں میں اس کے خلاف ایک عام ہیجان پیدا ہو رہا ہے حکومت سندھ پر زور دیتے ہیں کہ وہ اس منڈلی کو خلاف قانون قرار دیکر اس کے برخلاف قانونی چارہ جوئی کرے اور لڑکیاں رشتہ داروں کے حوالے کر دے۔ خیر ہمیں اس سے غرض نہیں۔

اب ہم تحریک حیدر آباد دکن کا ذکر کرتے ہیں کہ وہاں کیا بات ایسی پیدا ہو گئی کہ اس بے ہتھیار فوج کو وہاں دوڑ جانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اگر آریہ اخباروں کا بیان صحیح مان لیا جائے۔ (جو کسی طرح بھی قابل تصدیق نہیں) تو صرف اتنی بات ہے کہ آریوں پر مذہبی رسوم کی ادائیگی کے سلسلہ میں حکومت نظام نے کچھ پابندیاں لگا دی ہیں۔ یہ نہیں کیا کہ ان رسوم کو بالکل بند کر دیا۔ پس اب ان دونوں تحریکوں کی مثال یہ ہوگی۔ جیسے کسی غیر مسلم ریاست میں مسلمانوں کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روک دیا جائے ایسے ہی کسی اور غیر مسلم ریاست میں تھوڑی سی پابندی لگا دی جائے کہ اذان مینار پر چڑھ کر نہ دیا کرو بلکہ مسجد کے صحن میں کہا کرو۔ تو کون مسلمان ہے جو یہ رائے دے کہ دوسری ریاست کا مقابلہ کرو۔ اور پہلی کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔

آریہ لوگ اگر فی الواقع ہندو دھرم اور ہندو جاتی [illegible]

محافظ ہوتے تو ساری توجہ حیدرآباد سندھ کی طرف مبذول کر دیتے۔ جہاں ہندو جاتی کو سخت روحانی صدمہ پہنچنے کے علاوہ ملک میں ان کی بڑی بدنامی ہو رہی ہے۔
مگر آریہ لوگ بالکل الٹ جا رہے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کو ہندو دھرم یا ہندو قوم کی خدمت کرنا منظور نہیں۔ بلکہ اس کی تہہ میں کوئی اور بات ہے ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالب!
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

(نوٹ) اس موقع پر ایک بات یاد آگئی۔ جس کے متعلق خیال کیا جا سکتا ہے کہ آریہ لوگ اس کو جواب میں پیش کریں گے وہ یہ کہ سوامی دیانند کی سوانح عمری کلاں میں سوامی جی کا ایک مقولہ لکھا ہے کہ ہندو دھرم اتنا وسیع ہے کہ اس میں پرمیشور کے ماننے والے اور نہ ماننے والے (دہریہ) سب ہی آسکتے ہیں۔

غالباً اسی لئے لاہور کے برہمو سماجی اور دیو سماجی دونوں گروہ ہندو کہلاتے ہیں۔ اگر یہ اصول صحیح ہے تو دادالیکھ راج اور اس کی سوسائٹی بھی ہندو ہے۔ لہٰذا اس کے برخلاف کارروائی کرنا گویا ہندو جاتی کے برخلاف کارروائی کرنا ہے۔

اگر یہی جواب درست ہے تو یہ کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ ہندو قوم کوئی مذہبی اور دھرمی قوم نہیں ہے بلکہ محض ایک ملکی قوم ہے جس کو مذہب اور دھرم سے کوئی تعلق نہیں۔ کیا آریہ سماجی اس کی تصدیق کریں گے؟ دیدہ باید!

قادیانی مشن
جماعت احمدیہ میں بھیانک آواز

اخبار الفضل مورخہ ۱۲۔ مارچ کے صفحہ ۲ پر ایک مختصر سا نوٹ دیکھ کر ہمیں بہت صدمہ ہوا۔ اس نوٹ کی سرخی ہے
"حضرت ام المؤمنین (زوجہ مرزا) کی شان میں ایک خبیث الفطرت کی انتہائی گستاخی"
اس کے بعد جو عبارت ہے وہ اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"پیغام بلڈنگس لاہور میں مقیم ایک شخص غلام محمد نے حال میں ایک ٹریکٹ "بیعت رضوان کی حقیقت" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس میں اگرچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ذکر بھی کئی جگہ ہتک آمیز اور اشتعال انگیز الفاظ میں کیا گیا ہے۔ لیکن رسالہ کے صفحہ ۱۴ پر حضرت ام المؤمنین جنہیں ہر احمدی اپنی حقیقی ماں سے بھی بہت بڑھ کر قابل عزت و احترام سمجھتا ہے۔ اور جن کی شان میں کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی قطعاً گوارا نہیں کر سکتا۔ غلام محمد مذکور نے ایسے گندے اور سخت ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر خون کھولنے لگتا ہے۔ ہم اس وقت ان الفاظ کو دوہرا کر جماعت احمدیہ کے لئے ناقابل برداشت رنج و الم پیدا نہیں کرنا چاہتے۔"
(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء صفحہ ۲)

ٹریکٹ مذکور ہمارے پاس بھی آیا تھا جسے ہم نے معمولی سمجھ کر زاویۂ خمول میں پھینک دیا۔ لیکن الفضل کی شکایت سن کر ہمیں خیال ہوا کہ ہم بغرض تحقیق اس رسالے کا صفحہ ۱۴ پڑھ کر دیکھیں کہ یہ حکایت محکی عنہ کے مطابق ہے یا نہیں؟ جب دیکھا تو اس میں حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ کے ذکر کے بعد الفاظ ذیل مرقوم پائے کہ

خدا تعالیٰ نے ان برکتوں اور رحمتوں کے طفیل انہیں ایک مبارک خاتون بنایا۔ جن دونوں کے مقابل قادیان کی نام کی[1] .... یزید تثلیث کی وجاہت اور مکی مشرکوں کے ظلم و ستم کا نمونہ دکھایا اور ناپاک طبع خاتون ہونے کے باوجود قادیان میں اپنے آپ کو مبارک خاتون بنا کر حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ کی ہتک عزت کر کے روح القدس کو سخت بھڑکایا اور جوش دلایا جس نے مجھے ان کے لئے موسیٰ اور غلام محمد بنایا۔ (ٹریکٹ مذکور صفحہ)

اسی خاتون کے حق میں یہ الفاظ بھی لکھے گئے ہیں:۔
.... کی والدہ ہرگز ہرگز حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے الہاموں میں مبارک خاتون نہیں ہے بلکہ وہ ایک ناپاک طبع اور دنیا پرست خاتون ہے (ایضاً صفحہ ۱۳)

اہلحدیث عربی زبان میں عورت کو اتنا واجب العزت ٹھیرایا گیا ہے کہ عورتوں کی جماعت کو "حرمہ" کہتے ہیں۔ اس لئے ہم تو کسی خاتون کے حق میں زبان درازی کرنا ممنوع جانتے ہیں مگر یہاں معاملہ اور ہے۔ شخص مذکور (شیخ غلام محمد) مرزا صاحب قادیانی کا معتقد ہے وہ جو کچھ کہتا اور کرتا ہے (بزعم خود) مرزا صاحب کے الہامات کے ماتحت کرتا ہے۔ لہٰذا یہ معاملہ ایسا ہے کہ بقول "محتسب را درون خانہ چہ کار"۔ ہم اس میں دخل دینا مناسب نہیں جانتے۔ البتہ ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ حرمہ کی

آسمانی جواب باوجود اس ماننے کے جب ہم نے عارفانہ رنگ میں نظر کی تو اس میں مرزا صاحب متوفی کیلئے آسمانی جواب پایا جس کی تفصیل یہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کی ناجائز طور پر توہین یا ہتک عزت کرے خدا تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ اس کی بھی ہتک عزت ہوتی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک کتاب لکھی تھی۔ جس کا نام "نجم الہدیٰ" ہے۔ اس میں اپنے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے یہ عربی شعر لکھا ہے ؎

ان العدیٰ صاروا خنازیر الفلا
ازواجہم من دونہن الا کلب

یعنی ہمارے مخالف جنگلوں کے سوئر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ کر ہیں۔"

ناظرین کرام! خصوصاً مہذب احمدی حضرات غور کریں کہ مرزا صاحب کو (بزعم ایشاں) یہ حق تو پہنچ سکتا تھا کہ وہ اپنے مخالفین کو جنگلی سوئر کہیں مگر انہیں اس کا کیا حق تھا کہ وہ اپنے مخالفین کی [illegible]

[1] نام لکھنے سے ہماری شرافت مانع ہے ۱۲ منہ

کنیوں سے بڑھ کر قرار دیجئے۔

مستورات مذکورہ بے چاری بے گناہ بے زبان اور بے قلم تھیں اس لئے ان کی طرف سے تو مرزا صاحب کو ان کی بدگوئی کا کوئی جواب نہ ملا ہوگا۔ مگر قدرت خدا تو ذوالانتقام ہے اور اس کے سچے رسول کی حدیث مذکورہ بھی اپنے معنی میں صحیح ہے۔ اور اس بدگوئی کا جواب ملنا

ضروری تھا۔ اسی لئے ٹریکٹ زیر نظر میں یہ الفاظ لکھے گئے۔ جن کو ہم بُرا سمجھتے ہیں۔ مگر قانون قدرت یہی ہے

؎ بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

(نوٹ) اصل واقعہ پر اظہار رنج کرنے میں ہم "الفضل" کے ساتھ شریک ہیں۔

(ریویو قادیان ماہ فروری ۳۸ء صفحہ ملخصاً)

معمار | خلیفہ صاحب نے جس خود مطلبی کے رنگ میں مضمون حدیث کو بگاڑا ہے اس سے تو بہتر تھا کہ وہ سرے سے حدیث کا انکار ہی کر دیتے۔ مگر چونکہ آپ ایک کامل دنیادار مدبر ہیں اس لئے ایسی روش اختیار کی کہ ایمانی حالت بھی عریاں نہ ہو اور کام بھی چل جائے۔ چنانچہ آپ نے حدیث کا سرے سے انکار تو نہ کیا مگر وہ فقرہ جو ان کے خیال میں قادیانی نبوت کے حق میں شمشیر برہنہ تھا اسے محرفانہ تاویل سے اٹھا دیا۔

خلیفہ صاحب! اگر راویان حدیث کی پرکھ اسی اصول پر کی جا سکتی ہے جو آپ نے وضع کیا ہے تو پھر اسماء الرجال کی کتب تو کیا خود جملہ احادیث بلکہ قرآن پاک کا بھی خدا حافظ۔

قرآن و حدیث میں وہ کونسا مضمون ہے جسے مختلف پیرایوں، مختلف الفاظ، مختلف اوقات و مواقع کو ملحوظ رکھ کر حسب اقتضاء حال اجمال و تفصیل سے ادا نہیں کیا گیا۔ خود اپنی پیش کردہ احادیث کو ہی دیکھ لیں۔ آپ تو صرف پانچ اور چھ خصوصیات کے فرق کی بنا پر ہی نعل در آتش ہو گئے۔ ذرا گہری نگاہ ڈالتے تو کچھ اور بھی نظر آتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ آپ کو نظر آیا بھی۔ مگر چونکہ بحکم صاحب الغرض مجنون صرف اپنے مدعا کو پورا کرنا تھا۔ اس لئے آپ نے دیگر اختلافات کو گول مول ہی تسلیم کر کے چپ سادھ لی۔ دیکھئے پانچ خصوصیات والی حدیث میں چار تو وہی ہیں جو چھ والی میں، اور ایک اور ہے یعنی شفاعت اور چھ والی میں شفاعت ندارد ہے اور اوتیت جوامع الکلم نیز ختم بی النبیون زائد ہیں مگر آپ کی دیانت داری ہے کہ ختم بی النبیون کا جملہ تو "زائد" کہا۔ مگر دوسرا اختلاف چپکے سے ہضم کر گئے یہ کیوں؟

صاحب من! آنحضرت کے فضائل و خصائص کا انحصار صرف انہی ۵ یا ۶ پر نہیں ہے۔ احادیث میں اور بھی بہت سے فضائل مرقوم ہیں مثلاً فرمایا انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامۃ۔ انا اول من یقرع باب الجنۃ۔ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسئلہ ختم نبوت کو ان الفاظ میں مبرہن فرمایا ہے کہ

چھ باتوں میں مجھے جملہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) میں وہ کلمات دیا گیا ہوں جو تمام وحی نبوت و رسالت کے جامع ہیں۔ (۲) مدد کیا گیا ہوں میں ساتھ رعب کے۔ (۳) حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں (۴) تمام زمین میرے لئے پاک مسجد بنائی گئی۔ (۵) بھیجا گیا ہوں میں تمام کافۃ ناس کے لئے۔ (۶) ختم کیا گیا ہے میرے ساتھ سلسلہ بعثت انبیاء کرام کا۔

اس حدیث کے چھٹوں جملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کے آئینہ دار ہیں۔ جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں[1] مگر خلیفہ صاحب قادیانی نے باوجود دعویٰ قرآن و حدیث دانی کے اس جگہ اپنی بے بصیرتی کا پورا ثبوت دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ خلیفہ صاحب راقم ہیں:-

"اس حدیث ختم بی النبیون کا مطلب ہے کہ آنحضرت کے ذریعہ نبیوں کا زمانہ ختم ہو گیا ہے پہلے ایک نبی آتا تو وہ اپنے سے پہلے تشریعی نبی کے زمانہ کو ختم کر دیتا۔ مگر اس کے ختم کا تعلق صرف اپنے سے پہلے نبی سے ہوتا تھا۔ کسی دوسرے سلسلہ کے نبی کو وہ ختم نہ کر سکتا تھا۔ لیکن رسول کریم نے گذشتہ تمام سلسلوں کی شریعتیں ختم کر دی ہیں۔ پس اس حدیث میں آئندہ نبوت کے بند ہونے کا کوئی ذکر نہیں۔ اس حدیث کے جو معنی میں نے کئے ہیں۔ ان پر ایک اعتراض پڑ سکتا ہے وہ یہ کہ یہ مضمون تو ارسلت الی الخلق کافۃ میں آ چکا ہے پھر ختم بی النبیون میں دوبارہ اسے بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اگر مضمون ایک ہے تو آنحضرت کی خصوصیتیں پانچ رہ جاتی ہیں۔ حالانکہ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے چھ خصوصیتیں حاصل ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ارسلت الی الخلق کافۃ اور ختم بی النبیون میں واؤ تفسیری ہے گویا آنحضرت نے یوں فرمایا کہ چونکہ میں ساری دنیا کی طرف مبعوث ہو کر آیا ہوں اس لئے میرے ذریعہ سب نبیوں کی شریعتیں ختم کر دی گئیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ دوسری حدیثوں میں چھ کی بجائے پانچ خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔ پس میرے خیال میں پہلی حدیث کے راوی کو غلطی لگی ہے کہ اس نے پانچ کو چھ کر کے بیان کر دیا۔"

[1] تفصیل مطلوب ہو تو آج ہی ہماری کتاب "خاتم النبیین" کے خریداروں میں نام درج کرائیں۔ منہ

انا سید ولد آدم وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی۔ اقوم من یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذالک المقام غیری یعنی قیامت کے دن میری امت تمام انبیاء سے زیادہ ہوگی۔ جنت کا دروازہ سب سے اول میں کھٹکھٹاؤنگا جتنی میری تصدیق کی گئی ہے اور کسی نبی کی نہیں کی گئی میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ آدم اور ان کے علاوہ جملہ انبیاء قیامت کے دن میرے ہی جھنڈے کے نیچے پناہ گزیں ہونگے۔ عرش الہی کے داہنے طرف میں ہی کھڑا ہونگا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح احادیث مشتمل بر اسماء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر کہیں حضور کے پانچ نام مذکور ہیں کہیں چھ۔ جن میں چار نام پہلی حدیث سے مختلف ہیں وغیرہ۔ ایسا ہی دیگر ابواب حدیث میں قریبا قریبا یہی نقشہ نظر آئے گا۔ اب کیا آپ سب جگہ اسی اصول کو کام فرمائینگے؟ خلیفہ جی یقینا آپ کسی اہل حدیث محدث کی صحبت میں بیٹھتے تو ایسا نہ فرماتے۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ آپ بھی اپنے والد ماجد کی طرح علم لدنی کے مدعی ہیں۔ اس لئے جو چاہیں کہیں جیسا انہوں نے دمشق سے مراد قادیان بتایا آپ بھی جو چاہیں کہہ دیں سننے والے زندہ رہیں۔ (باقی)

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

از سید عبد الحفیظ سلفی۔ ایڈیٹر مجلہ سلفیہ دربھنگہ (بہار)

کیسی بہجت آفریں ہوگی وہ ساعت جبکہ ہماری کانفرنس کا اکیسواں سالانہ اجلاس فتح گڈھ میں شروع ہوگا۔ خدا کرے جن مقاصد کو لیکر ہم لوگ وہاں جمع ہوں اس میں کامیابی نصیب ہو۔ کانفرنس کے ساتھ جماعت اہل حدیث کی محبت ایک فطری شے ہے کیونکہ یہی وہ کانفرنس ہے جس کے ذریعہ ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کا ایک خاص وقار قائم ہے اور باوجود اس قدر انتشار کے یہ جماعت ایک زندہ جماعت سمجھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مقدس ہستی کا سایہ قوم کے سر پر تادیر قائم رکھے جس کی مساعی جمیلہ سے یہ کانفرنس قائم ہوئی اور اب تک قائم ہے۔ بانیان نے کانفرنس کو قائم کرکے جماعت اہل حدیث پر جو احسان رکھا ہے وہ ناقابل فراموش ہے خدا ان کو جزائے خیر دے۔

کانفرنس اور اس کی شاخوں کا قیام

مجھے نہایت افسوس ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے جماعت اہل حدیث نے اپنی کانفرنس سے بڑی بے توجہی برتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سالوں کے بعد اس کا سالانہ اجلاس فتح گڈھ میں منعقد ہو رہا ہے۔ میرے ناقص خیال میں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی شاخیں تمام صوبجات میں قائم نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صوبوں نے مختلف ناموں سے کانفرنس یا جمعیۃ قائم کر لی ہے اور ان کے اغراض و مقاصد کانفرنس سے جداگانہ ہیں انہیں کانفرنس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کلکتہ اور پنجاب میں جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث قائم ہے۔ تو لاہور میں آل انڈیا اہل حدیث دار الاشاعت قائم ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت کے لوگوں کی توجہ دوسری طرف ہوتی گئی اور کانفرنس کے ساتھ جو اگلی محبت تھی وہ جاتی رہی

ہمارے صوبہ بہار میں جماعت اہل حدیث کے بعض مخلصوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ صوبہ بہار کے اہل حدیثوں کی تنظیم کی جائے اور اس کا نام جمعیۃ اہل حدیث صوبہ بہار رکھا جائے۔ چنانچہ مجلس شوریٰ ہوئی اور اس مسئلہ پر کافی غور و خوض کیا گیا۔ آخر یہ بات طے ہوئی کہ کوئی نئی کانفرنس قائم کرنا قطعی غیر مناسب ہے کیونکہ اس سے بجائے اتحاد کے انتشار بڑھتا جائیگا۔ ہماری آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس قائم ہی ہے اسی کی شاخ قائم کی جائے اور اس کے مقاصد وہی ہوں جو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے ہیں۔ اس سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ کانفرنس کے مقاصد کو پورا کرنے میں صوبائی کانفرنس تقویت پہنچائیگی۔ خدا کا فضل و احسان ہے کہ صوبہ بہار اہل حدیث کانفرنس قائم ہوئی۔ افسوس ہے کہ جماعت کے بعض افراد کی طرف سے اس کی مخالفت کی گئی۔ لیکن شکر ہے کہ یہ مخالفت کامیاب نہیں ہوئی اور اس کا پہلا عظیم الشان اجلاس دربھنگہ میں منعقد ہو رہا ہے

مجھے جہاں تک علم ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے اب تک صوبائی شاخوں کے قیام پر غور و خوض نہیں کیا ہے۔ ممکن ہے کہ ابتدا میں اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی ہو۔ لیکن اب موجودہ صورت حال میں جبکہ کانفرنس کے سامنے یہ مسئلہ بھی پیش نظر ہے کہ کیونکر کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط و مستحکم کیا جائے تو صوبائی شاخوں کے قیام کا مسئلہ بھی ہماری توجہ کا بہت زیادہ مستحق ہے میری یہ رائے ہے کہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب و کلکتہ کو کانفرنس کی شاخ بنا دیا جائے۔ اور اس کا الحاق کانفرنس سے ہو جائے۔ ان کا نام صوبہ پنجاب اہل حدیث کانفرنس و صوبہ بنگال اہل حدیث کانفرنس رکھا جائے اس طریقہ پر تین صوبوں میں تو کانفرنس کی شاخ آسانی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے۔ باقی صوبوں کے لئے ایک وفد بنایا جائے جو دورہ کرکے کانفرنس کی شاخ قائم کرے۔

اہل حدیث کانفرنس کے آفس پر پنجابیوں کا قبضہ

ہماری جماعت کے بعض حضرات کو یہ اعتراض ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس محض[1] چند پنجابیوں[2] کی ہے۔ اس کا

[1] کیا اور بہت کیا۔ صوبہ وار کیا۔ ضلع وار کیا بلکہ قصبہ وار کیا (فائل "اہلحدیث" کے گذشتہ فائل ملاحظہ کریں) مگر ان منتشر افراد کو کون جمع کرتا۔ (اہلحدیث)

[2] پنجابیوں سے مراد دہلی کے پنجابی سوداگر ہیں۔ یہ اعتراض معاصر صحیفہ دہلی میں بھی نکلا ہے اور سامرود سے بھی اٹھا ہے۔ دونو صاحب یہی کہتے ہیں کہ یہ کانفرنس صرف سوداگران دہلی کی ہے اس میں علماء نہیں ہیں۔ ایسا کہنا غالبا عدم اطلاع یا تجاہل عارفانہ پر مبنی ہے۔ آج بھی جو علماء اس میں شریک ہیں اور شوریٰ میں شرکت کرتے ہیں ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:- مولانا احمد اللہ صاحب۔ مولانا شرف الدین صاحب۔ مولانا احمد صاحب۔ مولانا محمد یونس صاحب۔ مولانا عبید الرحمن صاحب۔ مولانا حکیم علی صاحب۔ (باقی)

آنس شروع سے انہی کے ہاتھوں میں ہے[۱]۔

میرے خیال میں یہ صوبائی تعصب ہماری جماعت کے لئے زیبا نہیں۔ ایک اہل حدیث خواہ پنجاب میں ہو خواہ بمبئی میں وہ ہمارا فرد ہے۔ ہمیں اس سے صوبائی تعصب رکھنا قطعًا غیر مناسب ہے۔ یہاں پنجابی بہاری کا سوال نہیں بلکہ اصل سوال کام کا ہے۔ پنجاب سے کانفرنس کے قیام کے متعلق آواز اٹھی ملک کے تمام صوبوں نے اس کا ساتھ دیا۔ حافظ حمید اللہ صاحب نے کانفرنس کی خدمات میں نمایاں حصہ لیا، فنانشل سکرٹری مقرر ہوئے۔ یہ کوئی ضرور نہیں کہ کانفرنس کا نظم حافظ حمید اللہ صاحب ہی کے ہاتھوں میں محفوظ ہے۔ آج ہماری جماعت کا کوئی شخص حافظ حمید اللہ صاحب سے زیادہ کام کرنے والا اٹھے وہ فنانشل سکرٹری مقرر کیا جاتا ہے صوبائی تعصب کی بنا پر کسی کے کارناموں کو نظر انداز کر دینا کہاں کا انصاف ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہر سال عہدہ داروں کا جدید انتخاب ہونا چاہئے۔ اس کے متعلق ہمیں نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔ ابھی انگریزوں کی حکمرانی کو ہندوستان میں زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن افسوس ہے کہ ہم اس قدر ذہنی غلامی میں مبتلا ہیں کہ اپنے تمام کاموں میں یورپ کی تقلید کو پیش پیش رکھتے ہیں۔ اور اپنی کانفرنسوں کے اصول و آئین وہی رکھتے ہیں جو یورپ میں مروج ہیں کانفرنس کی صدارت کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ جماعت کے تمام اصحاب رائے مل کر غور و فکر کریں اور اس کے بعد کانفرنس کی کرسی صدارت کو اس کی زندگی تک کے لئے حوالہ کر دیں[۲] اس کی ذات پر ہمیں کامل یقین و اطمینان ہو اور جب تک اسلامی اصول کے مطابق اس سے کوئی ایسی بات سرزد نہ ہو جو اسلام کے صریح خلاف ہو تو ہمیں اس کی صدارت میں کسی قسم کا اعتراض نہ ہونا چاہئے۔

اب رہی یہ بات کہ ہماری جماعت میں ایسے افراد پیدا نہ ہو سکیں گے جو آئندہ چل کر کرسئ صدارت کے فرائض کو انجام دے سکیں۔ تو اس کے متعلق میرا خیال ہے کہ صوبائی کانفرنسوں کے صدر یقینًا آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے صدر کے بعد اس کی جگہ پر کام کرنے کے اہل ہونگے۔ صدر کی معاونت کے لئے ایک مجلس شوریٰ قائم کر دی جائے۔ لیکن مجلس شوریٰ کا فیصلہ ووٹ کے ذریعہ نہیں کیا جائے بلکہ صدر کی اجازت کے بعد اس کا فیصلہ ہو۔ مجلس شوریٰ کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ جماعت کے صائب الرائے حضرات جناب صدر کے سامنے مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کو پیش کر دیں اور اس کے بعد وہ وہی کریں جو صدر کا حکم ہو۔ اس طریقہ پر نظام اچھی طرح قائم رہ سکتا ہے اور یہی اسلامی طریقہ کار بھی تھا۔

کانفرنس میں شرکت کئی سال کے بعد کانفرنس کا یہ سالانہ اجلاس ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بہت سے اہم مسائل پر غور و خوض کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں جوق در جوق کانفرنس میں شرکت کرنی چاہئے۔ میں اگرچہ پنجاب سے بہت دور رہتا ہوں لیکن خیال ہے کہ کانفرنس میں شریک ہوں[۳]۔ امید ہے کہ قریب کے لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونگے اور اپنی کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن کوشش کرینگے۔

(بقیہ حاشیہ از صلہ)

مولانا عبد الوکیل صاحب۔ مولانا عبد الحنان صاحب غرض دہلی کے جملہ اہل حدیث بمع خاندان حضرت میاں صاحب مرحوم اس کے ممبر رہے۔ یہاں تک کہ مولوی عبد الوہاب صاحب صدر بازار والے اور حافظ حکیم عبد الوہاب صاحب بھی اس کے ممبر رہے۔ اور مجلس شوریٰ میں بھی شرکت کرتے رہے۔

سامرود تو دہلی سے بہت دور ہے اس لئے ان کا ایسا کہنا تو کچھ تعجب انگیز نہیں ہے۔ لیکن صدر بازار سے ایسی آواز اٹھنا کوئی وجہ نہیں رکھتا بجز اسکے کہ شیخ سعدی کے اس فقرے کی تصدیق کی جائے۔ ع

نزدیکاں بے بصر دور۔ (اہلحدیث)

[۲] جہاں تک میرا گمان ہے کانفرنس کے جملہ عہدیداران مع ممبران مجلس شوریٰ اس پر راضی ہیں کہ کوئی اور جماعت اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ بعض دفعہ کچھ ردو بدل بھی ہوا مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ اب بھی اگر کوئی جماعت یا کوئی شخص مستعد ہو کر اس کام کو ہم چلائیگے تو میں اپنی ذات خاص سے اصالتہً، حافظ حمید اللہ صاحب کی طرف سے نیابتًا اعلان کرتا ہوں کہ وہ ہمیں سبکدوش کریں (اگر یہ (اقدام) کام کو ترقی دینے کے لئے ہو نہ کہ تنزل کے گڑھے میں گرانے کے لئے)۔ بے شک ایسے اصحاب جلسہ فنگرواہ میں تشریف لائیں اور گول میز کانفرنس میں اس بحث کو اٹھائیں۔ ہم معذور مع جناب صدر کانفرنس (سلمہ اللہ) کے عمر طبعی سے گذر چکے ہیں۔ ہماری خوشی کی حد نہ رہیگی اگر ہم کانفرنس کو ایسی حالت میں دیکھیں جس سے امید ہو کہ ہمارے پیچھے بھی چلتی پھرتی رہیگی۔ واللہ علی ما نقول شہید۔ (اہلحدیث)

[۲] امیر المؤمنین کی طرح؟

[۳] آپ مولانا عبد الجبار صاحب کے ساتھ ضرور تشریف لائیے۔ (اہلحدیث)

تردید کفارہ مسیح

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری)

کفارہ مسیح کے معنی ہیں کہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ حضرت مسیح ہمارے گناہوں کے عوض پھانسی دیئے گئے۔ چنانچہ پولس (عیسائیوں کا مقدس رسول) کہتا ہے۔ یسوع مسیح نے ہمارے گناہ اٹھا لئے ہمارے لئے لعنتی ہوا ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑا دیا[۱]

یہ عقیدہ جیسا کچھ ہے اس کی تردید سنے بغیر اس کو ناقابل قبول کہہ سکتے ہیں قرآن مجید میں اس کی تردید کے لئے بہت مختصر لفظوں میں ارشاد ہے۔ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی۔ (کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔)

اس ظاہر البطلان عقیدے کی تردید میں مندرجہ ذیل مضمون ملاحظہ فرمائیں۔ (اہلحدیث)

"المائدہ" مسیحی ماہوار پرچہ نے سنہ رواں کے فروری میں وقوع کفارہ سے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔ اور اس مقصد کے ثابت کرنے کے لئے کہ مسیح لوگوں کے گناہوں کے لئے خوشی خوشی مصلوب ہوئے، پُرفریب چالوں سے کام لیا ہے۔ اب ناظرین کے سامنے ہم پہلے انجیل کی عبارت رکھ کر کھلا ہوا مطلب پیش کریں گے بعد ازیں مسیحی نامہ نگار کی تاویل مع الجواب معروض کرینگے۔ واللہ الهادی و هو الموفق للصواب۔

بقول عیسائیاں جب یسوع کی جان کنی کا وقت

قریب ہونے لگا تو مسیح نے اپنے شاگردوں سے ایک (؟) میں گیا اور وہاں بیٹھ کر اپنے شاگردوں سے کہا کہ میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہ کہہ کر تھوڑا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یہ دعا مانگی :-

اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ (صلیبی موت) مجھ سے ٹل جاوے۔ (متی باب ۲۶/۳۹)

مرقس میں اس طرح ہے کہ

اے میرے باپ تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے اس پیالہ (صلیبی موت) کو میرے پاس سے ہٹالے۔

(۱۴/۳۶)

ناظرین! ان دونوں حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح صلیبی موت پر راضی نہ تھے۔ مثلاً ایک مریض اگر یوں کہے کہ اے میرے پروردگار اپنے حکم سے تو اس مرض کو دور کر دے تو اس سے کوئی ذی عقل یہ نہ سمجھیگا کہ مریض اپنے مرض پر راضی ہے۔ اس طرح حضرت مسیح کی فریاد کو سن کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضرت مسیح اپنے پیالہ (صلیبی موت) سے راضی تھے۔

اس پر "المائدہ" کے نامہ نگار نے یوں لکھا ہے کہ :-

"خداوند نے اس پیالہ (صلیبی موت) کے خلاف اپنی خواہش کا اظہار کرنے کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا تھا کہ میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو پس اگرچہ خداوند مسیح موت کے تلخ پیالہ کو پینا نہ چاہتا تھا۔ لیکن مشیت ایزدی کا پورا کرنا اسکے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر تھا۔ پس اس کی یہ دعا اس کی بے قراری کا اظہار ہے نہ کہ نارضامندی کا۔ پس یہ کہنا کہ یہ دعا رد موت صلیب تھی قلت تدبر کا نتیجہ ہے"

ناظرین! نامہ نگار کا مذکورہ استدلال اسی انجیلی فقرہ سے ہے کہ میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔ بلاشبہ یہ فقرہ لوقا میں ملتا ہے اور متی میں اس طرح ملتا ہے کہ مسیح نے دوبارہ جا کر دعا مانگی :-

"اے میرے باپ اگر یہ میرے پئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو" (۲۶/۴۲)

ظاہر ہے کہ مسیح نے اپنی دعا کی قبولیت کو خدا تعالیٰ کی مرضی پر موقوف نہیں کیا۔ تاکہ نامہ نگار کا استدلال درست ہو سکے بلکہ مسیح نے خدا تعالیٰ کی مرضی کو رد بلا نہ کر سکنے پر موقوف کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح نے اپنے آپ کو بدرجہ مجبوری خدا تعالیٰ کے سپرد کیا ہے۔

ناظرین! متی کے فقرہ کو اس مثال کی روشنی میں سمجھیں۔

مثال ایک شخص اپنے افسر اعلیٰ سے بار بار کہتا ہے کہ سرکار مجھ کو جیل کی سزا سے بچا لیجئے اور پھر منہ کے بل گر کر التجا کرتا ہے کہ سرکار آپ کے بس کی بات ہے آپ مجھ کو اس بلا سے چھڑا لیجئے۔ اور پھر آخر میں باصول قہر درویش برجان درویش یہ بھی کہتا ہے کہ اچھا سرکار اگر بغیر سزا یافتہ ہونے کے میں بچ نہیں سکتا تو آپ ہی کی مرضی پوری ہو۔

تو کیا شخص مذکور کے ایسی التجاؤں اور فریادوں سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ سزائے جیل پر رضا مند ہو گیا اگر عقلاء اس کے رضا مند ہونے کا ثبوت ان فقروں سے نہیں پا سکتے تو مسیح کی بابت انہیں فقروں کے استعمال کے باوجود رضا مند ہونے کا ثبوت کیسے نکل سکیگا۔ ہم نامہ نگار کو مغالطہ نہیں دینا چاہتے۔ اس لئے کھلے لفظوں میں ہم کہتے ہیں کہ لوقا کی عبارت سے ان کا استدلال درست ہوتا اگر متی کے مزید فقرات مذکورہ اسکی تردید نہ کرتے۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ مسیح کے واقعہ باغ میں اناجیل اربعہ کا یہ حال ہے۔

واقعہ باغ میں اناجیل اربعہ کا طرز یوحنا میں باغ میں جانے کا واقعہ ہے مگر شاگردوں سے دعا کرانے اور کرنے کا کچھ ذکر نہیں۔ اور لوقا میں صرف ایک بار اس طرح دعا کرنے کا ذکر ہے کہ

اے باپ یہ پیالہ مجھ سے ہٹالے تاہم میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔

اس کے بعد دوبارہ دعا کرنے کا مطلقاً ذکر نہیں۔ مرقس میں دوبارہ دعا کرنے کا ذکر ہے۔ متی میں واقعہ باغ کے دعا میں تین بار دعا کرنے کا ذکر ہے۔ اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ہمارا استدلال اس کتاب سے ہے جو اس موقعہ کے بیان میں سب سے زیادہ تفصیلی بیان کر رہا ہے۔ پس جب ہم نے متی جیسے مفصل کتاب کے حوالہ سے مسیح کے دوبارہ سہ بارہ دعا کے حسب ذیل الفاظ کو نقل کر دیا :-

اے میرے باپ اگر یہ میرے پئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو۔

اور یہ ثابت کر دیا کہ مسیح کی دعا حسب بیان متی رضائے بالموت پر دلالت نہیں کر سکتی۔ تو پھر نامہ نگار کا متی کے فقرات کو نہ نقل کرنا اور دوسری اور تیسری بار کے دعائیہ فقرات کو نظر انداز کر دینا سوائے حق پوشی اور مغالطہ دہی کے کیا ہے۔ حالانکہ عیسائیوں نے متی کو اول الاناجیل قرار دیا ہے۔ اور عہد جدید کی سب کتابوں میں سے اس کو پہلے نمبر پر رکھا ہے۔

علاوہ ازیں مرقس اور متی کا بیان ہے کہ

اس کے بعد جب مسیح گرفتار ہوئے اور عدالت میں حاکم کے روبرو ہوئے اور آخر میں جب صلیب پر لائے گئے تو مسیح نے بڑے زور سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔"

(متی ۲۷/۴۶ مرقس ۱۵/۳۴)

اب ظاہر ہے کہ مسیح کا یہ شکوہ کہ اے خدا تو نے مجھ کو کیوں نہ بچا لیا اور موت کے لئے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ صاف دلالت کرتا ہے کہ مسیح اس موت کے لئے قطعی راضی نہ تھے۔ حضرت یوسفؑ بچپن میں جب بھائیوں کے ہاتھ تکلیف اٹھاتے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں ؎

کجائی اے پدر آخر کجائی
زحال من چنیں غافل چرائی

اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت یوسف اپنی اس طرح کی شکایت و فریاد کے باوجود اسی زد و کوب میں مبتلا ہونے پر راضی تھے۔ اگر یوسف کی رضا اس شکایت پر ثابت نہیں ہو سکتی تو مسیح کی شکایت کے باوجود رضا کا استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔ حالانکہ دونوں شکایتیں متحد المعنے ہیں۔

نامہ نگار کی حیرانی دیکھئے کہ پہلے تو یہ لکھا کہ

مسیح کی دعا ان کی بے قراری کا اظہار ہے نہ کہ رضامندی کا (صفحہ کالم ۲)

پھر چلتے چلتے یہ لکھا کہ

اس دعا سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح

مرنے پر راضی نہ تھا۔ (صد کالم اول)
تصرف قدرت ہے کہ حق بر زبان جاری گردد کے اصول پر کام لے رہی ہے۔

اس کے بعد نامہ نگار نے لکھا ہے کہ مسیح بذاتِ خود موت پر راضی نہ تھا۔ ورنہ وہ خودکشی ہوتی۔ البتہ خدا کی مرضی کے ماتحت موت قبول کرنے پر آمادہ تھا۔

ہمارے نامہ نگار اگر علم منطق سے شناسا ہوں تو ہم ان سے یہ عرض کرینگے کہ موت پر راضی ہونا مطلق ہے اور کسی کے ماتحت موت پر راضی ہونا مقید ہے۔ اور قاعدہ یہ ہے کہ انتفاء مطلق سے انتفاء مقید ضروری ہے۔ پس جب آپ نے دعائیہ فقرات کو مدنظر رکھ کر یہ کہہ دیا کہ وہ مرنے پر راضی نہ تھا تو آپ نے انتفاء مطلق کر دیا۔ تو کسی کے ماتحت رہ کر مرنے پر راضی ہونے کی خود نفی ہو گئی۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اگر مسیح اپنی موت پر راضی ہوتے تو یہ مقولہ مسیح یوحنا میں مذکور نہ ہوتا۔ جب افسر عدالت نے یسوع سے کہا کیا تو نہیں جانتا؟ کہ مجھے تیرے چھوڑ دینے کا اور صلیب دینے کا اختیار حاصل ہے۔ یسوع نے اسے جواب دیا :-

اگر تجھے اوپر سے نہ دیا جاتا تو تیرا مجھ پر کچھ اختیار نہ ہوتا اس سبب سے جس نے مجھے تیرے حوالہ کیا اس کا گناہ زیادہ ہے۔

معلوم ہوا کہ مسیح کے سلسلہ گرفتاری سے لیکر حاکم عدالت تک سب گناہ گار رہیں۔ اور ان میں سے سب سے زیادہ گناہ اس کا ہے جس نے مسیح کو گرفتار کرایا۔ اب مقام غور ہے کہ اگر مسیح مصلوب ہونے پر اس لئے راضی تھے کہ لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جاویں تو جو لوگ ان کو مصلوب کرانے کا ذریعہ ہوئے ہیں ان کو آپ کیوں گنہگار بتا رہے ہیں۔ جب ان چند گنہگاروں کی بدولت مسیح مصلوب ہو کر دنیا کو نجات دے رہے ہیں تو عقلاً انکو گنہگار نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ قابل تعریف چیز کے ذریعہ ہوئے ہیں۔ علاوہ اس کے جب مسیح موت پر راضی تھے تو براہ راست خود حاضر عدالت ہو کر صلیب پر کیوں نہ چڑھ گئے۔ تاکہ دو یہودیوں کے گرفتار کرنے اور پھر ان کے گناہ گار ہونے کی ضرورت نہ پڑتی۔ آخر اس میں مصلحت کیا تھی کہ بقول عیسائیان مسیح دوسروں کو گناہ گار بنا کر مصلوب ہوئے؟ دیدہ باید۔

معلوم ہوا کہ مسیح موت پر راضی نہ تھے اس لئے جو اس کے ذریعہ ہوئے وہ گناہ گار ہوئے۔ پس جب حضرت مسیح کا خوشی خوشی جان دینا ہی ثابت نہ ہوا تو مسئلہ کفارہ کے منعدم اور باطل ہونے میں کیا شک رہا۔

(باقی آئندہ)

بریلوی مشن

فرقہ غالیہ اور وحدت الٰہیہ

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

توحید مذہب اسلام کا مایہ ناز مسئلہ ہے۔ ہر زمانہ میں مسلمان اسی پر فخر کرتے رہے کہ مذہب اسلام نے جیسا توحید باری کو واضح بیان کیا ہے۔ کسی مذہب نے ایسی وضاحت نہیں کی۔ جہاں حضرت مسیح کی الوہیت کی تردید کی وہاں حضرت عزیر کے ابن اللہ ماننے والوں کو بھی توحید کی طرف دعوت دی۔ سورج پرستوں کو توحید سکھائی تو چندر جہاں کے پوجاریوں کو بھی خدا ہی کی طرف جھکایا اور کھلا اعلان فرمایا :-

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ
وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ الآیہ

سورج اور چاند کو سجدہ مت کرو بلکہ ان کے خالق (اللہ) کی پرستش کرو۔

باوجود اس مسئلہ کی پوری وضاحت کے آج ہندوستان کے مسلمان ایسی الجھن میں پڑ گئے ہیں کہ اپنے وہمی عقیدہ کی وجہ سے توحید اسلامی کو بالکل مسخ کر چکے ہیں۔ مولانا حالی مرحوم نے سچ کہا ہے ؎

وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں
ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں
وہ بدل گئی آ کے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے تھا جس پہ اسلام نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

بریلوی خیال کے حضرات تو انتہا درجہ کے غالی ہیں اللہ کے بندوں میں خدائی صفات مانتے اور جانتے ہیں حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں اس درجہ غلو کرتے ہیں کہ موحد سننا بھی گوارا نہ کرے۔

محفل گیارھویں ایک کتاب پیر صاحب موصوف کے سوانح حیات پر لکھی گئی ہے جس میں دیگر بے شمار واقعات کے علاوہ ایک واقعہ یہ بھی تحریر ہے کہ حضرت پیر صاحب کے پاس زندگی میں ایک عورت آئی اور اس نے بیان کیا کہ حضرت میرے ہاں انیس[19] لڑکیاں پیدا ہوئیں اب میرا خاوند کہتا ہے کہ اب کے لڑکی ہوئی تو تجھے طلاق دیدونگا۔ چنانچہ عورت کی آہ و بکا سن کر پیر صاحب نے فرمایا لڑکا ہوگا وہ چلی گئی۔ پھر اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ پھر پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ پیر صاحب نے ارشاد فرمایا :-

جا تیری لڑکیاں اب لڑکے بن گئے ہیں۔ (ملخصاً)

ناظرین یہ سوال نہ کریں کہ لڑکیاں اس وقت ۱۸-۱۹ برس کی ہونگی۔ اگر ان کی شادی ہوئی ہوگی تو وہ جب لڑکے بن گئے تو ان کے خاوندوں کا کیا حشر ہوا ہوگا سامعین سبحان اللہ کہیں اور پیر صاحب کی کرامت (بے ثبوت) پر ایمان لے آئیں۔ ورنہ منکرین کرامت اور وہابی بن جائیں گے۔

اور سنئے! حال ہی میں ہمارے مکرم مولانا ابوالخیر صاحب رحمانی (نسیم آہی) تحریر فرماتے ہیں کہ کراچی سے ایک اخبار نے ۱۹۳۶ء میں حضرت پیر جیلانی

رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں چند اشعار شائع کئے ہیں جو مولوی صاحب موصوف کی تحریر سے منقول ہیں۔ ناظرین پڑھیں اور حضرت غالیہ کی توحید کو دیکھیں کہ انہیں لوگوں کی توحید ہے جو پانچ وقتہ نمازوں میں پڑھا کرتے ہیں:-

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْن

اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اشعار غالیہ حسب ذیل ہیں:- ؎

تخیل سے ہے بالاتر بڑائی غوث الاعظم کی
میاں محتاج ہے ساری خدائی غوث الاعظم کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے
نظر آئی وہاں پر بھی کلائی غوث الاعظم کی
دنیا پر بے حساب ہیں احسانِ دستگیر
جاری ہے دو جہان میں فرمانِ دستگیر
خالی نہ کوئی سائل گیا اس در سے
جو آیا بھری جھولیاں سیم و زر سے
مانگو تو خدا سے مانگو لیکن
ملتا ہے تو ملتا ہے انہیں کے گھر سے
دم مشکل حضور آتے ہیں خود مشکلکشائی کو
پکارا جب کسی نے یا محی الدین جیلانی

(اخبار کراچی نیوز ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء)

ناظرین اہلحدیث ان اشعار کو پڑھ کر خلوص دل سے دعا کریں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو خدا تعالیٰ سیدھی راہ پر چلائے اور توحید اسلامی کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین ؎

ہند کو اس طرح توحید سے بھر دے شاہا
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

نور محمدی آج کل اہل بدعت نے گانا، بجانا اور قوالی وغیرہ کو بھی جائز کر رکھا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں قرآن مجید، حدیث شریف اور اقوال سلف سے گانے، بجانے اور مروجہ قوالی وغیرہ کی تردید کی ہے۔ مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ قیمت ۱۲؍ منگوانے کا پتہ۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم (پنڈت) مقصود حسن صاحب از جھانسی)

(۳ مارچ کے بعد)

"کاسمولوجی آف رگ وید"

Kosmology of the Rigveda

H. W. Wallis مصنفہ مسٹر ولیس

اس کتاب میں دنیا کے آغاز کا حال ویدوں سے دکھایا گیا ہے۔ مطبوعہ لندن ۱۸۸۷ء۔

ویدک ریلجن۔ مصنفہ پادری مکڈانلڈ صاحب

Rev. K. S. Macdonald.

یہ ۱۴۷ صفحات کی مختصر سی کتاب مختصر طور پر ویدک دھرم کا بیان کرتی ہے۔ ۱۸۸۰ء میں کلکتہ میں ہرالڈ پریس میں چھپی تھی۔ باوجود اختصار کے اس کتاب میں سب کچھ ہے۔

فیلاسوفش ہمنن

Philosaphishe Hymnen ausder Rig and Atharva Veda

Lucian Sherman. مصنفہ ڈاکٹر شرمن

یہ کتاب جرمنی زبان میں اسٹراسبرگ واقع ملک جرمن میں ۱۸۸۷ء میں چھپی تھی۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں رگ اور اتھرووید کے فلسفیانہ گیتوں کی شرح ہے۔ جو اصحاب ویدک فلسفہ کا مطالعہ کرنا چاہیں وہ اس کتاب کو ملاحظہ فرماویں۔ سہولت کے لئے ذیل میں اون تمام سوکتوں کی فہرست دی جاتی ہے جن کا ذکر اس کتاب میں ہے۔

اس کتاب میں رگ وید کے چھ اور اتھروید کے ۱۳ سوکتوں کی تفسیر ہے۔ یعنی رگ وید منڈل ۱۰ کے سوکت نمبر ۷۲-۸۱-۸۲-۹۰-۱۲۱-۱۲۹- اور اتھروید کے کانڈ ۲- سوکت ۱- کانڈ ۹ سوکت ۲- کانڈ ۱۰ سوکت ۲ و ۷ و ۸ کانڈ ۱۱- سوکت ۴ و ۵ و ۷ و ۸ کانڈ ۱۳ سوکت ۱ و ۲۔ کانڈ ۱۹- سوکت ۵۳ و ۵۴۔

رگ وید کلچر۔ مصنفہ ڈاکٹر ابناش چندر داس ایم اے یہ عمدہ کتاب ۱۹۲۵ء میں کلکتہ یونیورسٹی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ویدک زمانہ کی تہذیب اور تمدن کا مکمل نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ولسن صاحب اپنے ترجمہ کی ہر جلد کے دیباچہ میں اون منتروں کا خاص طور پر ذکر کرتے ہیں جن سے اوس زمانہ کے تمدن پر روشنی پڑتی ہے۔ ڈاکٹر داس نے ویدوں کے طالب علم پر بڑا احسان کیا کہ اسی مضمون پر ایسی بلسوط کتاب لکھ دی ہے۔

مشہور سیاسی لیڈر لوکمانیہ بال گنگادھر تلک بھی ویدوں کے بڑے عالم تھے۔ خاصکر فن جوتش میں بہت دخل دیتے تھے۔ اس فن سے انہوں نے نتیجہ نکالا تھا کہ قدیم آریے کسی سخت سرد خطہ کے باشندے تھے اسی وجہ سے ان کا قول تھا کہ وے بحر منجمد شمالی Arctic Ocean. کے قریب کے خطہ کے باشندے تھے۔ چنانچہ اس باب میں اون کی دو انگریزی کتابیں یعنی اوراین Orion اور دی آرکٹک ہوم ان دی ویداز

The Arctic Home in the Vedas

بہت مشہور ہیں۔ ڈاکٹر ابناش چندر داس نے لوکمانیہ تلک کی تھیوریوں (نظریات) کی ابطال میں بھی ایک بلسوط کتاب لکھی ہے۔

مسٹر رمیش چندر دت جنہوں نے رگ وید کا بنگالی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ کئی تاریخی کتابوں کے بھی مصنف ہیں۔ آپ نے قدیم ہندوستان کی تاریخ

Ancient History of India.

تین جلدوں میں تحریر فرمائی ہے۔ اس میں ویدک زمانہ کا حال بھی نہایت شرح و بسط سے تحریر کیا ہے۔

سوامی دیانند سرسوتی جنہوں نے رگ اور یجر وید کی تفسیر اور اوس کی بھومکا (مقدمہ) لکھ کر ویدوں کے معنے کرنے کا ایک نیا اور نرالا ڈھنگ نکالا ہے اون کی دو کتابیں اور مشہور ہیں۔ ایک ستیارتھ پرکاش جو ہندی

اُٹھ رہے تھے تو بتاؤں پتے کی بات • مشکل پڑے تو تھامے دامانِ دستگیر

روزانہ زندگی کے متعلق رسومات کا ذکر ہے۔ دوسری ستیارتھ پرکاش جو فرقہ آریہ کی گویا بائیبل ہے۔ ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء سوامی جی کی زندگی میں ۱۸۷۵ء میں بمقام بنارس چھپی تھی۔ دوسرا ایڈیشن سوامی جی کی وفات کے بعد اس کتاب کا نکلا۔ جس میں طبع اول کی بہ نسبت بہت سے مضامین گھٹائے بڑھائے گئے تھے۔ پہلے اس کتاب میں قرآن شریف اور بائیبل پر اعتراضات نہ تھے جو طبع دوم میں ایزاد کئے گئے۔ آج کل فرقہ آریہ کی طرف سے اسی بعد کے ستیارتھ کی نقلیں شائع ہو رہی ہیں۔ طبع اول ان کے نزدیک ناقص اور تحریف شدہ ہے۔ طبع اول کی ستیارتھ پرکاش ختم ہو کر کمیاب ہو چکی تھی۔ لیکن اس کو حال میں قاضی محمود دھرم پال صاحب نے لدھیانہ سے اردو حرفوں میں اور سناتن دھرم پریس اٹاوہ نے بجنسہٖ ناگری حرفوں میں ازسرنو شائع کر دیا ہے۔

ویدک اتہاس ارتھ نرنے مصنف پنڈت شیو شنکر صاحب اجمیری اس پانچسو صفحہ کی کتاب میں فرقہ آریہ کے خیالات کے مطابق یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ویدوں میں تاریخ اور قصص نہیں ہیں۔ سد دھرم پرچارک یلترالیہ نے گروکل کانگڑی سے اس کتاب کو شائع کیا تھا۔

ہندی زبان میں اور بھی بہت سی کتابیں ویدوں کے متعلق لکھی جا چکی ہیں لیکن ان سے کوئی نئی روشنی ویدوں کے مضامین پر نہیں پڑتی اور ان کا ذکر بھی طوالت سے خالی نہیں۔ اس لئے نظر انداز کیا گیا۔

(باقی)

حق پرکاش

مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب

اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ اعتراضات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند کی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے گئے ہیں۔ ان کا اصل جواب "حق پرکاش" ہے۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ تمام ملک کے اکابرین نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ کئی بار چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲؍ محصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

خدا کا قیمتی عطیہ

(از قلم حافظ خلیل احمد صاحب چھپروی)

نماز اسلام کا وہ رکن ہے۔ جو مسلمان پر سب سے پہلے فرض ہوتا ہے۔ سات برس کے بچے کو پڑھنا مستحب ہے اور دس برس کے بچے کو پڑھنا فرض ہے اور اخیر عمر تک فرض رہتا ہے۔ نماز کی فرضیت صحت و بیماری، خوشی و غم سفر و حضر اور خوف و خطر۔ غرض کسی حالت میں بھی مسلمان سے ساقط نہیں ہوتی۔ خواہ ہم گرم سے گرم تر ملک میں ہوں یا سرد سے سرد تر ملک میں کسی جگہ بھی کوئی موسم، کوئی عارضہ ایسا نہیں جو مسلمانوں کو نماز کی معافی دیتا ہو۔ مدت العمر تک عبادت الٰہی کی مداومت رکھنا کمال استقلال کا مظہر ہے۔ ہر روز پنجگانہ نماز کے اوقات کی حفاظت رکھنا پابندی اوقات کی زبردست تعلیم ہے جسم اور لباس اور مکان کو نجاست و آسودگی سے پاک صاف رکھنے کا اہتمام صحت جسمانی کے قیام کی بہترین تدبیر ہے۔ دل و زبان، اعضاء و دماغ کو عظمت الٰہی و جلال کبریائی کے سامنے مودب و مہذب رکھنا نورانیت روحانی کے لئے عجیب روشنی ہے۔

نماز میں جس قدر پابندی ہے وہ جلد سو جانے اور جلد جاگ اُٹھنے کی جس طرح تعلیم دیتی ہے۔ وہ جس طرح ہر ایک ٹائم ٹیبل کو اپنے ماتحت کر لیتی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں شہوانی نفسانی خیالات کو نماز کے ذریعہ کیسے ملیامیٹ کیا گیا ہے۔ نماز کے لئے مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی تمدن و شائستگی کی جان ہے۔ اتحاد و یگانگت اور تبادلہ خیالات کا پاک ترین ذریعہ ہے۔ ایک جاہل بہت سی باتیں نظیر و نمونہ سے سیکھ سکتا ہے اور ایک عالم بآسانی تبلیغ کر سکتا ہے۔ ایک امیر غریب کے دوش بدوش کھڑا ہو کر مساوات کا سبق لیتا اور ایک غریب امیر کے برابر بیٹھ کر پیکے دین کی انصاف سے اپنی روح کو خورسند کرتا ہے۔ جو لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں یا مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی میں سستی کرتے ہیں وہ ان اخلاقی فضائل سے محروم رہتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جس قوم کے فرد ایسے اعلیٰ اخلاق سے خالی ہونگے وہ کیا ہوں گے۔

خداوند کریم نے فرمایا ہے:-

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ نماز، نماز پڑھنے والوں کو ناپاک کاموں اور لائق انکار فعلوں سے روک دیتی ہے۔ اور اللہ کے ذکر میں تو فوائد و فیوض، و انوار و اسرار، اس سے بھی بہت زیادہ اور بہت بڑھ کر ہیں۔ الغرض نماز استحکام ایمان و تقرب الی اللہ و تسکین قلب اور پراگندہ دنیاوی خیالات کا دفعیہ کرنے والی ہے۔ نماز کیا ہے؟ خدا کی منت و احسان کا اقرار، اپنی ارادت و عبودیت کا اظہار۔ اس کی عظمت و کبریائی کا اعتراف ہے۔ سابقہ انعام و اکرام کے ساتھ لاحقہ عطاء و فضل کی استدعا ہے۔

قرآن مجید کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت الٰہیہ نے جیسا اہتمام نماز کے لئے کیا ہے ویسا اہتمام کسی دیگر کام کے لئے نہیں کیا ہے۔ کلام مجید میں تقریباً سات سو آئتیں نماز کے متعلق ہیں۔ اتنی آیات شاید عقیدہ توحید کے متعلق بھی نہیں ہیں۔ اب ان آیتوں میں سے بعض ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تاکہ غور فرمائیں کہ نماز کے بارے میں کیسی ہدایات آئی ہیں اور کیسے مطالب عالیہ ارشاد ہوئے ہیں۔

وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی (سورہ طٰہٰ) اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل کو نماز کی تاکید کیجئے اور خود بھی نماز کی پابندی میں مشقت برداشت کیجئے۔ ہم آپ سے روزی نہیں مانگتے۔ ہم تو خود ہی آپ کو روزی دیتے ہیں اور انجام تقویٰ ہی کے موافق آتا ہے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنا کر نماز کی تاکید کرنے کا حکم دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز کی

تاکید کرنا پیغمبروں کا کام ہے اور جو شخص نماز کی تاکید کو اپنا دستور العمل بنائے وہ نیابت پیغمبر کا کام کرتا ہے پھر خود آپ کو بھی نماز کی پابندی کی تاکید فرمائی۔ معلوم ہوا کہ نماز اتنی بڑی چیز ہے کہ پیغمبر بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ جتنے انبیاء کرام دنیا میں مبعوث فرمائے گئے، نماز کا حکم سبھوں کو ملا۔ یہ بہت ممکن ہے کہ انبیاء سابقین کا طریقہ نماز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز سے کچھ مختلف ہو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد ہوتا ہے:۔ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخْفِیْھَا لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی (طٰہٰ) اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو بیشک قیامت آنے والی ہے۔ میں اس کا وقت (لوگوں سے) چھپائے رکھتا ہوں۔ (اور اس کا آنا اس لئے ہے) کہ ہر شخص کو اسکی کوشش کا بدلہ دیا جائے۔

و نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ آپ لوگوں سے کہہ دیجئے۔ اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ وَ اَطِعْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ۔ (احزاب) کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور رسول کی اطاعت کیا کرو۔

نماز کے فضائل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

نماز خیمہ دین کا کھمبا ہے،

غور کریں کہ اگر ستون نہ ہو تو چھت کیونکر قائم رہ سکتی ہے۔ اس سے یہ باریک نکتہ نکلتا ہے کہ تمام اعمال کا دارومدار ستون نماز پر ہے۔ نماز کو ضائع کرنا تمام تباہیوں کی بنیاد ہے۔ فرمایا:۔ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔ (سورہ مریم)

پھر پیغمبیوں کے بعد کچھ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع کردی اور خواہشات کی پیروی کی پس وہ عنقریب ہر قسم کی گمراہی سے ملیں گے۔

نماز میں سستی کرنا تمام بربادیوں کی جڑ ہے۔ فرمایا:۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ (سورہ ماعون) ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے جو نماز سے غفلت کرنے والے ہیں۔

ترک نماز دخول جہنم کا سبب ہے۔ فرمایا:۔ یَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۔ جہنمیوں سے پوچھا جائیگا کہ تم لوگ کس وجہ سے جہنم میں پڑے وہ جواب دینگے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے

نیز خداوند کریم نے فرمایا:۔

فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ ۔ کہ اگر تمہارے مخالفین توبہ کرلیں اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا شروع کردیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہونگے۔

ونیز اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ لَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (سورہ روم) نماز پڑھتے رہو (کیونکہ اس کے چھوڑنے سے) مشرک ہوجاؤگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ

عبادت اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

و نیز دوسری جگہ فرمایا:۔

اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ (ترمذی)

مسلمانوں اور کافروں میں فرق صرف نماز ہی کی وجہ سے ہے۔ پس جو کوئی نماز نہ پڑھیگا وہ کافر ہوگا۔

مگر افسوس صد افسوس کہ اتنی سخت تاکید کے باوجود بہتیرے مسلمان بھائی ایسے ہیں جو پابند نماز نہیں ہیں۔ اور فواحش و منکرات کا کھلم کھلا ارتکاب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "جب خدا سے چوری نہیں تو پھر بندے سے کیا چوری"؛ ان کا شر متعدی سوسائٹی کے حق میں سم قاتل ہوتا ہے۔ اور ایک سوسائٹی بگڑ کر دوسری سوسائٹی کو بگاڑتی ہے اور رفتہ رفتہ اس کا اثر قومی تہذیب و تمدن پر پڑ کر رہتا ہے۔ جیسے کہ آج کل قوم کی ایک نوجوان جماعت جو روزہ و نماز کی قید سے آزاد ہوچکی ہے ان کا شر متعدی وبائی امراض کی طرح قوم کے بچوں میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اگر اس کے انسداد کی کوئی صورت و تدبیر ہوسکتی ہے اور ہے تو یہی ہے کہ نماز کی پابندی مسلمانوں میں عام ہو۔

کاش! قوم کے سرمایہ ناز مغربی تعلیم یافتہ نوجوان جو نماز کے ارکان بدنی کو بندروں کی حرکات سے تشبیہ دیتے ہیں یا اگر بہت ادب کرتے ہیں تو وحشیوں کی بے ضابطہ قواعد سے تعبیر کرتے ہیں، اپنی سابقہ غلط فہمی پر متنبہ ہوکر قیام قعود، رکوع وسجود پر پھبتیاں اڑانے کی بجائے اپنے ذہن ذکاوت سے کام لیں اور نماز کے ارکان بدنی کے واقعی فلسفہ سے اسلامی نماز کو بے حقیقت سمجھ کر نہ ٹھکرائیں اور مدعی اسلام ہوکر دین و شریعت کی توہین نہ کریں۔ نماز پڑھیں اور حقیقی نماز پڑھیں اور بغیر پڑھے خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر یہ نہ کہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں لیکن بندروں کی سی حرکتیں نہیں کرتے۔ ہمارے دل نماز پڑھتے ہیں اور یہی اصلی نماز ہے۔

مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ قیام و قعود، رکوع و سجود، اظہار طاعت و عبودیت کے جسمانی آداب ہیں جو روحانی کیفیت کو عیاں کرتے ہیں۔ جس طرح غم و غصہ شادی و خوشی کا اثر بدن اور اعضاء پر پڑتا ہے اور فطرتًا اس کی حرکات صادر ہوتی ہیں۔ کیونکہ جب دل کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو زبان اس کی ترجمانی کرتی ہے اعضاء اس ارادے کی تکمیل کے لئے پوری طرح مستعد ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح اگر واقعی آپ قلبی نماز پڑھتے تو ضرور ہے کہ آپ کی زبان دلی حالت کی ترجمانی کرے، آپ کے اعضاء قلبی کیفیت کو نمایاں کریں۔ اگر ایسا نہیں تو سمجھ لیں کہ آپ کی نماز قلبی نماز نہیں۔ اسلام نے بھی اسی قلبی نماز کا حکم دیا ہے اور اسی کو سراہا ہے۔ علاوہ ازیں تمام اقسام ریاکاری وغیرہ کو برا بتایا ہے۔

مسلمانو! سوچو اور غور کرو کہ تمہاری شریعت کا کوئی حکم بھی نہ مصلحت و حکمت سے خالی ہے۔ نہ منافی فطرت و طبیعت ہے۔ پھر احکام شریعت سے اعراض کرنے کا کیا معنی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب و ابن مسعود و ابن عباس و معاذ بن جبل و جابر بن عبداللہ و ابوالدرداء وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب صحابہ کرام اور امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد و عبداللہ بن مبارک اور امام نخعی اور حکم بن عتیبہ اور ابوالوب استحیانی علاوہ ازیں اکثر تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ اجمعین تارک نماز کو کافر کہتے ہیں۔ (باقی دیکھو صفحہ [illegible] پر)

فتاوی

تعاقب بر جواب نمبر ۸۳

اخبار اہلحدیث ۳ مارچ ۱۹۳۶ء میں مناسخہ کا جو مسئلہ درج ہوا ہے۔ اس میں کچھ مسامحت ہوگئی ہے۔ اس کی تقسیم ذیل کے مطابق ہوگی امید ہے کہ آنجناب اس پر نظر ثانی فرماکر اس کی تصحیح کردیجئے

عبد الوہاب غفرلہ اللہ الکریم التواب از مدرسہ اسلامیہ نائی کی منڈی۔ آگرہ

مسئلہ ۵/ ۱۵/ ۶۰/ ۱۲۰/ ۲۴۰

میت حافظ عبد اللہ

ابن حافظ محمد الدین	ابن حافظ محمد سلیم	بنت بختاور
۲/۶	۲	۱/۳، ۱۲، ۲۴، ۴۸

میت مسئلہ ۳ مف ۲ بیٹھا تہا ابن حافظ محمد سلیم

ابن محمد یعقوب	بنت اللہ رکھی
۲/۴، ۱۶، ۳۲، ۶۴	۱/۲، ۸، ۱۶، ۳۲

میت مسئلہ ۴ مف ۲ بیٹھا تہا ابن حافظ محمد الدین

زوجہ ہندہ	بنت غلام فاطمہ	بنت بی بی	اخت بختاور
۳	۸/۱۶، ۳۲	۸/۱۶	۵/۱۰، ۲۰

میت مسئلہ المو ۲ مف ۳ بیٹھا تہا من ہندہ

بنت غلام فاطمہ	بنت بی بی
۱/۳، ۶	۱/۳

میت مسئلہ ۲ مف بیٹھا تہا ابن بی بی

زوج عمر الدین	اخت غلام فاطمہ
۱/۱۹	۱/۱۹

الاحیاء [illegible]

بختاور	محمد یعقوب	اللہ رکھی
۴۸	۶۴	۳۲

غلام فاطمہ	عمر الدین
۵۵	۱۹

مفتی جواب میں ایک بطن کاتب صاحب سے رہ گیا تھا۔ یاد دہانی کا شکریہ۔ جزاک اللہ! ناظرین تمام جواب اصل صفحہ اخبار ۳۔ مارچ پر صحیح کرلیں۔

نوٹ مولوی علم الدین صاحب حافظ آبادی نے بھی اسی طرح اطلاع دی ہے۔ جزاہ اللہ!

تعاقب ۵۔ ذی الحجہ کے اہلحدیث میں سوال ۶۱ کا جواب نظر سے گزرا جو قابل نظر ہے۔

اگر محلہ والوں نے بالاتفاق کسی زمانہ میں اس قسم کی امداد منظور کی تھی۔ لیکن اب چند اشخاص اس رسم کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا ثبوت شریعت سے نہیں ملتا تو آپ کے جواب سے کیسے ممکن ہے۔ میرے خیال میں یہ حکم ایسے موقع پر چسپاں نہ ہوگا بلکہ یہ حکم عام ہے مسلمانوں کو اپنی شروط پر قائم رہنا چاہئے۔ نیز باپ دادوں نے اگر اس قسم کی امداد بالاتفاق منظور کی تھی تو ان کی اولاد پر کیسے اس کا پورا کرنا لازم ہوگا۔ ان کی اولاد اس طریقہ سے امداد نہیں کرنا چاہتی المسلمون علیٰ شروطھم کے ماتحت ان کی اولاد کیسے آوے گی۔ میرے خیال میں اس قسم کی امداد کو معطی کی مرضی پر چھوڑ دیا جاوے۔ جتنا ہوسکے دے۔ محلہ والوں کو جبر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

(جمیل الانصاری آئمی۔ قصر الضیاء مئو آئمہ)

جواب جس طرح وارث اپنے مورث کے ترکہ کا مالک ہوتا ہے اسی طرح مرحومین کے عہد و پیمان کی پابندی بھی اس پر لازم آتی ہے۔ اگر اہل محلہ میں اختلاف ہے تو مل کر عہد کی پابندی کریں یا عہد جدید کی تشکیل کی جائے یہ امر صحیح ہے کہ نکاح کی اجرت کوئی شرعی امر نہیں۔ امامان مساجد کی خدمت کا معاملہ ہے۔ لہٰذا اہل محلہ کو چاہئے کہ بحکم علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ امیر غریب کا فرق رکھیں۔ واللہ اعلم!

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

اور مسلمانوں میں بہت سے علماء کرام بے نمازی کو کافر قابل زجر جانتے ہیں اور اس کی بیوی پر طلاق ہوجانے کے قائل ہیں اور اس کا جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں بتلاتے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کو قتل کا حکم دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ قتل نہ کیا جائے بلکہ قید رہے یہاں تک کہ توبہ کرکے نماز پڑھے یا اسی قید ہی میں مرجائے۔ اور مولانا سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ جو مسلمان باوجود نماز کو فرض جاننے کے سستی سے نہ پڑھے (جیسا کہ آج کل اکثر سفید پوش ہیں) اور اسے کوئی شخص نماز کے لئے بلاوے کہ آ نماز پڑھ۔ پھر بھی بلانے کے باوجود نہ پڑھے یہاں تک کہ اس سے بعد والی نماز کا بھی وقت چلا جائے تو ایسا شخص کافر ہے۔ اس کو تین دن توبہ کی مہلت دی جائے۔ اگر اس فعل قبیح سے توبہ نہ کرے تو تلوار سے قتل کیا جائے اور اس کا مال سرکاری خزانہ میں غنیمت کی طرح داخل ہو اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہئے۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ کیا جائے۔"

مگر افسوس کہ باوجود ایسے تاکیدی حکم کے بھی مسلمانوں میں اس قدر سستی ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ خدا ہدایت دے۔

س ۱۰۳ بریلی کی مساجد میں عموماً امام صاحبان اور نماز جماعت سلام پھیرنے کے بعد اپنا مونہہ شمال کی جانب کرکے دعا مانگتے ہیں۔ کیا ایسے طریقہ پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے یا بعد وفات حضور کے صحابہ کرام نے ایسا عمل کیا اور یہ طریقہ دعا امام صاحبان کا مطابق سنت نبوی ہے یا خلاف سنت؟

(احمد حسین از بریلی شہر کہنہ)

ج ۱۰۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد سلام پھیر کر دائیں یا بائیں منہ پھیر لیا کرتے تھے اور پھر دائیں بیٹھا کرتے تھے۔ اور نماز کے بعد دعا مانگنا آنحضرت ثابت ہے۔ اس لئے نماز پڑھ کر دائیں یا بائیں پھر کر دعا مانگنا خلاف سنت نہیں۔ ایک ہی جانب مقرر کرلے۔ واللہ اعلم۔

متفرقات

اہلحدیث کی ترقی اشاعت کے لئے ہر اہل حدیث بھائی کو کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ تاکہ اخبار اپنے اخراجات کو برداشت کرتا ہؤا توحید و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی بیخ کنی کرتا رہے۔

رسالہ مرقع قادیانی ۱۳۲۲ھ میں دفتر ہذا سے ماہوار شائع ہؤا کرتا تھا۔ دو سال کے بعد ہی بند ہوگیا تھا۔ اس کی دو نو جلدیں مکمل موجود ہیں۔ جن میں مرزائی بہائی۔ عیسائی اور آریوں کے خلاف نہائت اہم اور مفید مضامین درج ہیں۔ قیمت فی جلد آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

مباحثہ تقلید شخصی جو یادگار رحلہ کا تیسرا نمبر ہے ماہ جنوری میں ہزارہا شائع ہؤا تھا۔ شائقین کی کثرت طلب کے باعث ختم ہوگیا ہے۔ اب آیندہ اس کی فرمائش نہ بھیجی جائے۔ البتہ رسالہ "نور توحید" و رسالہ "پیر جماعت علیشاہ صاحب کی امارت کی ابتدا اور انتہا" ابھی موجود ہیں۔ ہر ایک رسالہ کے لئے موازی ۱/ کے ٹکٹ (از امداد اشاعت فنڈ اور ۱/ محصول ڈاک) آنے چاہئیں۔

اشاعت فنڈ میں از ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب دربھنگہ ۵/۔ جناب ابو العلی عبد اللہ صاحب از چکدین ۸/۔ جناب محمد یعقوب صاحب از لکھی پور (آسام) ۵/

عید آنہ فنڈ از جناب عبد اللہ صاحب سوداگر چرم کنڈا ۱۰/

غریب فنڈ سے اخبار جاری کرانے کے لئے ابھی کوئی صاحب داخلہ ارسال نہ فرمائیں۔ ورنہ منی آرڈر واپس کیا جائیگا۔ نیز دو روپیہ داخلہ آیندہ کے لئے قطعًا بند کر دیا گیا ہے۔

صحت نامہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰۔ مارچ سنہ رواں میں البلاغ المبین کے متعلق جو اشتہار دیا گیا تھا کہ ۳/ کے ٹکٹ ارسال کرنے سے بھیجی جائیگی۔ اس میں ٹکٹ کے اندازے میں غلطی لگ گئی تھی۔ لہذا اس اطلاعیابی کے بعد جو صاحب طلب فرمائیں وہ رسالہ عیدین کے لئے تو بینک ۳/ کے ٹکٹ لیکن البلاغ المبین کیلئے بجائے ۴/ مہر (ڈھائی آنے) کے ٹکٹ ارسال کریں۔ اس سے قبل جو فرمائشیں آئی ہیں ان کی تعمیل پہلی اطلاع کے مطابق ۳/ ہی میں کر دیگئی ہے۔ (محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے جلسہ مذاکرہ علمیہ کا تیرھواں سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۶-۲۷۔ مارچ ۱۹۳۹ء مطابق ۴-۵ صفر ۱۳۵۸ھ روز یکشنبہ و دوشنبہ بمقام مہر یا سرائے اندر احاطہ دار العلوم مذکور منعقد ہوگا۔ جس میں اکابر علمائے کرام اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو متنفیض فرمائینگے۔ نیز رہبران قوم اپنے دار العلوم کے ہونہار طلبہ کی علمی ترقی کو بچشم خود ملاحظہ کرینگے۔

بیرونی اصحاب کے لئے طعام و قیام کا نظم جلسہ کی جانب سے ہوگا۔ المعلن (ڈاکٹر) سید محمد فرید ناظم جلسہ

بہار صوبائی اہل حدیث کانفرنس کا پہلا سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۸۔ مارچ روز سہ شنبہ دربھنگہ میں منعقد ہوگا۔ لہذا جماعت اہل حدیث سے عمومًا اور محترم علمائے اہل حدیث اور اصحاب صائب الرائے سے خصوصًا مخلصانہ التماس ہے کہ وقت کی نزاکت اور تنظیم جماعت کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس ضروری اور اہم اجلاس میں جوق درجوق شرکت کریں اور اپنے مفید اور قیمتی آراء سے جماعت کو مستفیض فرمائیں۔

نوٹ:۔ تاریخ ۲۷۔ مارچ روز دوشنبہ بعد نماز ظہر سبجکٹ کمیٹی کی نشست ہوگی۔ جن میں ان تجویزوں پر بحث کی جائیگی جو عام اجلاس میں پیش ہوگی۔

المعلن:۔ محمد اسحاق آروی (صدر مدرس دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ) صدر مجلس استقبالیہ کمیٹی صوبائی اہل حدیث کانفرنس (بہار)

ضرورت ہے اگر کوئی اہل حدیث بھائی لکھنؤ میں میری فرم میں مستری کا کام کرنا چاہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کریں یا اگر وہ اپنا مال مجھے بھیج سکیں تو میں خرید کر لونگا۔ میرے کارخانے میں فٹ بال، ہاکی، بیڈمنٹن اور جال بنتے ہیں۔ اس لئے ایسے کاریگر درکار ہیں جو یہ مال بنانا جانتے ہوں۔ (سید عبد العزیز اہل حدیث مالک یونیورسٹی سپورٹس۔ قیصری باغ سرکس لکھنؤ۔

رسائل ثلاثہ یعنی امام الزمان، مہدی منتظر اور مجدد دوراں" کو جن احباب نے ملاحظہ کر لیا ہے وہ تو جانتے ہیں اور جنہوں نے ابھی تک نہیں کیا وہ جان لیں کہ ان رسائل نے خدا کے فضل سے قوم میں خاص قبولیت حاصل کی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مرزائے قادیانی کے مقابلہ میں خاص ان رسائل ثلاثہ کے متعلق کوئی جامع و مدلل کتاب جس سے حقیقت امر منکشف ہو اور قادیانی دعوے کا پردہ چاک ہو جائے نہیں لکھی گئی۔ بعض احباب نے آفرین اور مبارک بادی کے خطوط لکھے۔ بعض حضرات نے یہ لکھا کہ ان رسائل کی اشاعت سے مناظرین اسلام کے لئے اُردو زبان میں ایک نہائت مفید اور ضروری اضافہ ہؤا ہے۔ لیکن ان تعریفوں سے میری خوشی پوری نہیں ہوتی بلکہ میری خوشی اس میں ہے کہ یہ کتاب بہت زیادہ تعداد میں چھپے اور ملک کے گوشہ گوشہ میں شائع ہو کیونکہ فتنۂ قادیانی دور دور تک پھیلا ہؤا ہے۔ ایک بالکل معمولی لیاقت کا مسلمان اس کتاب کا مطالعہ کر کے مرزاجی کے ہر سہ دعاوی (امامت کبریٰ، مہدویت اور مجددیت) کی لاجواب تردید کر سکتا ہے ——— حاجی عبد الکریم صاحب سوداگر صدر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ نے اس کتاب کا ایک سَو نسخہ منگوایا ہے۔ جو میرے خیال میں کلکتہ جیسے آباد شہر کے لئے بہت کم ہے۔ کُل کتاب ایک ہزار کی تعداد میں چھپی ہے جو اتنے وسیع ملک کے لئے کافی نہیں۔ اس تعداد میں سے کچھ کتابیں رسالہ تبلیغ اہل حدیث کے مستقل خریداروں کو بھیجی جا چکی ہیں۔ کچھ سیالکوٹ میں دستی فروخت ہوئی ہیں کچھ دیگر مقامات کے شائق احباب منگوا رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ تعداد بہت جلد ختم ہو جائیگی اور نوبت دوسری طبع کی آجائیگی۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہر مقام کی انجمن اہل حدیث یا ذی ثروت اہل حدیث احباب اپنے ہاں مشورہ کر کے مجھے سیالکوٹ میں اطلاع دیں کہ ان کو کتنے نسخے بھیجے جائیں تاکہ دوسری طبع میں اس تعداد کے لحاظ سے طبع کرائی جائے قیمت معمولی ہوگی ۸/۔ اس پہلی دفعہ کی طبع میں بعض وجوہات سے خرچ زیادہ اٹھا ہے اس لئے قیمت ۸/ رکھنی پڑی۔ لیکن بعد دوسری طبع میں وہ وجوہات پیش نہیں آئینگی اس لئے قیمت بہت کم۔ غالبًا ۴/ یا ۵/ ہوگی۔ ایک سَو کی تعداد

ملکی مطلع

فلسطین کانفرنس کی پہلی نشست کا انجام

اس کانفرنس کے دوران میں اعراب فلسطین اور یہودیوں میں شدید اختلاف رہا۔ کسی نقطہ پر جمع نہ ہوسکے۔ اور نہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ اعراب کا مطالبہ تھا کہ فلسطین میں آزاد قومی حکومت قائم ہو اور یہودیوں کی مزید ہجرت بالکل بند کی جائے۔ ادھر یہود کا مطالبہ تھا کہ ہجرت پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے اور فلسطین کی حکومت براہ راست برطانیہ کے ماتحت رہے۔ حکومت نے جو آخری تجویز پیش کی ہے وہ اس مشکل قضیے کا حل نہیں بلکہ اسکو اور پیچیدہ کر دینے والی ہے۔ کیونکہ اس تجویز میں گورنمنٹ نے فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے (جیسا کہ پہلے بھی کیا تھا) مگر تقسیم کی نوعیت بدل گئی ہے۔ پہلی تقسیم تو انتظام کے لحاظ سے تھی اب یہود کے ہاتھ اراضیات کے فروخت کے جواز یا عدم جواز کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ ملک کے ایک حصے میں اراضی کی فروخت قانوناً جائز ہوگی دوسرے حصے میں خاص شرائط سے مشروط ہوگی۔ اور تیسرے حصے میں بالکل ممنوع قرار دیگئی ہے۔ حالانکہ عربوں کا مطالبہ تھا کہ یہود کے ہاتھ اراضی کی فروخت قطعاً ممنوع ٹھیرائی جائے۔ اسی طرح عرب یہ بھی چاہتے تھے کہ فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ بالکل بند کر دیا جائے۔ حکومت نے ہجرت کا مسئلہ اس طرح حل کیا ہے کہ پندرہ ہزار سالانہ کی تعداد سے پانچ سال تک یہودی ہجرت کا سلسلہ جاری رکھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد [illegible] اور عربوں کے مطالبہ آزادی کا جواب یوں دیا ہے کہ جب تک عرب اور یہودی باہم مل کر [illegible] ہو جائینگے اس وقت تک فلسطین کو آزادی نہیں دیجائیگی (نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے)۔ البتہ ہائی کمشنر کے ماتحت ایک اگزیکٹو کونسل مقرر کی جائیگی جس میں عربوں، یہودیوں اور انگریزوں کے ممبر لئے جائینگے جن کو حکومت نامزد کریگی۔ اعراب فلسطین کے نمائندگان نے تو اس سکیم کو ناپسند کیا ہے۔ جیسا کہ ان کے سکرٹری کے بیان سے ظاہر ہے جو اخبارات میں شائع ہوا ہے۔

ادھر یہودیوں نے بھی اپنی ناراضی کا اظہار ایک اعلان کے ذریعہ کیا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ وہ ایک دن مقرر کرکے اس فیصلے کے خلاف احتجاج کرنے کو ہڑتال کرینگے برطانیہ کے اس فیصلے پر گویا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

گاہ بت شکنی و گاہ بمسجد زنی آتش
از مذہب تو گبر و مسلماں گلہ دارند

نتیجہ یہ ہوا کہ فلسطین میں پھر بمباریوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ مگر ہم اپنے خیال پر مصر ہیں جو ہم نے "اہلحدیث" مورخہ ۳۔ مارچ میں ظاہر کیا تھا کہ ایک دو نشستوں میں اس نزاع کا فیصلہ نہیں ہوگا۔ جس طرح ہندوستان کے لئے لندن میں گول میز کانفرنس کئی مرتبہ بیٹھی تھی۔ تب جاکر کچھ فیصلہ ہوا تھا۔ اسیطرح فلسطین کا قضیہ طے ہوگا۔ حکومت برطانیہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک حکومت کا یہی قاعدہ ہے کہ سودا دینا ہو تو پچاس کی آواز دیتی ہے۔ اس لئے سیاسی نگاہ سے ہم نا امید نہیں ہیں۔ بشرطیکہ مانگنے والے اپنے ارادے میں ایسے ہی مستقل رہے جیسے ہندوستانی رہے تھے۔

آج ہم دوسرا خیال ظاہر کرتے ہیں کہ فلسطین میں عنقریب لڑائی جھگڑا بند ہو جائیگا۔ اسی طرح جنگ وزیرستان بھی ختم ہو جائیگی۔ (انشاء اللہ!)

کیونکہ چیکو سلواکیہ کے متعلق انگلستان، فرانس اور جرمنی کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا جس کو معاہدہ میونک کہتے ہیں۔ جس کی رو سے اس ملک کا وہ حصہ جرمنی کو دیدیا گیا تھا جس میں جرمنوں کی اکثریت تھی اور باقی ملک کی آزادی تسلیم کر لی گئی تھی۔ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر کے ہاتھوں اس معاہدے کا وہی حشر ہوا جو قیصر جرمنی نے کیا تھا کہ معاہدے توڑنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اب اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ ہر ہٹلر نے اپنی فوجیں چیک اور سلواک دونوں جگہ بھیجدی ہیں جہاں اسکا کوئی حق نہ تھا۔ برطانیہ کے وزیر اعظم اور وزیر نوآبادیات نے اعلان کیا ہے کہ ہر ہٹلر کی اس معاہدہ شکنی سے ہماری سخت توہین ہوئی ہے جسے ہم برداشت نہیں کر سکتے، اگر فوجی طاقت کے استعمال کا وقت آگیا تو ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

یہ بات بھی صحیح ہے انگلستان اور فرانس نے چیکو سلواکیہ کی قربانی دیکر حلوائی کی دوکان پر بابا جی کا فاتحہ دیا تھا مگر اس سے ان کا اصل مقصود حاصل نہ ہوا۔ ہم نے انہی دنوں اپنا خیال ظاہر کر دیا تھا کہ جرمنی کا بھوکا بھیڑیا صبر و قناعت سے کام نہیں لیگا۔ بکریوں کا مالک اگر اُسے ایک بکری دیگا تو وہ اِسے اُسکے ضعف و کمزوری پر محمول کرکے اور ہاتھ ماریگا۔ چنانچہ اب ہم یہ خبریں آرہی ہیں کہ ہر ہٹلر اپنی مغصوبہ نوآبادیوں کا مطالبہ بہت جلد کرنے والا ہے۔ انہی دنوں ہم نے یہ خیال بھی ظاہر کیا تھا کہ ہر ہٹلر ان نوآبادیات کے جیسی سالہ محاصل کا مطالبہ بھی کریگا۔ آخر انگلستان اور اسکے حلیف کہاں تک اس کے ظلم کو برداشت کرتے جائینگے۔

برطانیہ کے وزیر اعظم کا یہ کہنا کہ حسب ضرورت فوجی طاقت کا استعمال بھی کیا جائیگا۔ یہ در اصل جنگی کارروائی کی طرف اشارہ ہے۔ جب وہ وقت آئیگا تو فلسطین اور وزیرستان کے یہ چھوٹے چھوٹے ہنگامے خود بخود ختم ہو جائینگے۔

برطانیہ۔ دیسی ریاستیں اور فیڈریشن

دیسی ریاستوں کے حالات اور رئیسوں کی عیش پرستیوں کو دیکھ کر یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ کوئی شخص جو ایک مرتبہ بھی کسی ریاست میں چلا جائے تو سخت دکھ اٹھائے بغیر واپس نہیں آسکتا۔ ریاستوں کی آمدنی کا کثیر حصہ رئیسوں کی ذاتی ضروریات میں خرچ ہوتا ہے سوائے ریاست حیدرآباد دکن کے۔ کیونکہ وہاں کے رئیس

ذاتی اخراجات کے لئے ابتدا ہی سے ایک حصہ مخصوص کیا جاتا ہے۔ جس کا نام صرف خاص ہے۔ چاہے وہ تناسب آمدنی کے لحاظ سے زیادہ ہے یا کم۔ بہرحال وہ محدود اور ممتاز ہے۔ عرصہ ہوا ہم نے برطانوی حکومت کو توجہ دلائی تھی کہ ہر حالت ریاست کو اُس کے اخراجات کے لئے ریاست کی آمدنی میں سے فی روپیہ ایک آنہ یا دو پیسے کے حساب سے خرچ دیا جائے اور اس کو میزانیہ میں درج کیا جائے۔ اس وقت تو ہماری آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ لیکن صدق دل سے نکلی ہوئی آواز ضائع نہیں جاتی۔ آخرکار اپنا اثر دکھاتی ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ وائسرائے بھی اپنی تقریروں میں ریاستوں پر توجہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ ۱۳۔ مارچ کو دہلی میں بہت سے والیان ریاست کے سامنے تقریر کرتے ہوئے آپ نے ان لوگوں کو بہت اچھا سبق دیا۔ یعنی ریاستوں کی بدانتظامیوں اور رئیسوں کی فضول خرچیوں پر ان کو توجہ دلاتے ہوئے بڑی بات یہ کہی کہ اب عوام بیدار ہو چکے ہیں انکو زیادہ عرصہ تک غافل نہیں رکھا جا سکتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ آپ لوگ خود ہی بیدار ہو جائیں۔

فیڈریشن | انگلستان کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے جدید آئین کی رو سے فیصلہ کیا ہے کہ دیسی ریاستوں اور برطانوی ہند کے نمائندوں کی ایک مشترکہ مجلس بنائی جائے جس کا نام فیڈریشن یعنی وفاق ہے۔ پہلے عام طور پر یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ کانگرس فیڈریشن کو قبول کر لیگی۔ کیونکہ اس نے اس سلسلہ میں منجملہ دیگر شرائط کے بڑی شرط یہ پیش کی تھی کہ دیسی ریاستوں کے نمائندوں کو والیان ریاست نامزد نہ کریں بلکہ عام رعایا اپنے نمائندے منتخب کر کے فیڈریشن میں بھیجے۔ لیکن کانگرس نے اپنے اجلاس تری پوری میں فیصلہ کر دیا ہے کہ فیڈریشن کو کسی صورت میں قبول نہ کیا جائیگا۔ اور اسکو رد کرنے کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے کیونکہ فیڈریشن کے نفاذ کی صورت میں صوبائی حکومتوں کے نام نہاد اختیارات بھی منتقل ہو کر فیڈرل اسمبلی کو مل جائینگے۔ اس کے علاوہ ملک کو مزید حقوق حاصل ہونے کا موقع بھی جاتا رہے گا۔ اس قرارداد کے ذریعہ کانگرس کی دونوں جماعتوں (دائیں اور بائیں بازو) میں سمجھوتہ بھی ہو گیا ہے۔ اسی اجلاس میں کانگرس نے ریاستوں کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

اب دیکھیں آگے چل کر ملک میں اس کش مکش کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ مصلحت بینی کے پیش نظر غالباً جھک جائیگی۔ (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)

مدح صحابہ پر داروگیر

لکھنؤ میں

ہمارا ملک (ہندوستان) عجیب شر و فساد کا منبع ہے اس کے باہمی جنگ و جدال کے باعث اس کو ہندوستان جنت نشاں کہنے کی بجائے جنگستاں کہنا چاہئے۔ کہیں ہندو مسلم لڑائی ہے تو کہیں مسلم و سکھ جھگڑا ہے اور کہیں ہندو و سکھ تنازع۔ لکھنؤ میں شیعہ و سنی کی جنگ ختم ہونے میں نہیں آتی بلکہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ مولانا حسین احمد دیوبندی نے تقریر کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اب یہ تحریک لکھنؤ سے مخصوص نہیں رہی بلکہ اس کا اثر تمام ملک میں پہنچ گیا ہے اور یہ تحریک آل انڈیا بن گئی ہے۔ قریباً چار سو آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔ جن میں مولوی عبدالشکور صاحب جیسے چوٹی کے عالم بھی ہیں۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ حکومت کی پالیسی ہماری سمجھ سے بالاتر ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے شہر امرتسر میں تعزیہ ایسے بازاروں میں بھی گزرتا ہے جہاں ہندو آبادی اکثریت میں ہے مگر حکومت وہاں تعزیے جانے سے نہیں روکتی۔ ادھر لکھنؤ میں سنیوں کو مدح صحابہ پڑھنے سے اس لئے روکتی ہے کہ وہاں شیعہ سنی آبادی مخلوط ہے اور اس سے شیعوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ دونوں شہروں میں انگریزی حکومت قائم ہے۔ مگر پالیسی میں اختلاف اتنا ہے جتنا دو جداگانہ حکومتوں میں ہوتا ہے۔ اگر یہ خیال ہو کہ حکومتیں بھی الگ الگ ہیں۔ ایک کانگرسی ہے دوسری غیر کانگرسی۔ تو یہ جواب صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ لکھنؤ میں مدح صحابہ کا جھگڑا کانگرسی حکومت سے بھی پہلے کا ہے۔ اس کے علاوہ خود کانگرسی حکومت انگریزوں کے ماتحت ہے گورنر اگر چاہے تو اس معاملہ میں دست اندازی کر سکتا ہے۔

مولوی مظہرالدین دہلوی کا قتل

اس ہفتے کا بڑا سنسنی خیز واقعہ یہ ہے کہ دہلی میں دن دہاڑے مولوی مظہرالدین اڈیٹر "الامان" قتل کئے گئے مولوی صاحب مرحوم اپنے دفتر میں کام کر رہے تھے کہ دو نوجوان ان کے پاس آئے۔ ایک نے ان کو باتوں میں مشغول کیا اور دوسرے نے پیچھے سے چاقو سے حملہ کر کے آپ کا کام تمام کر دیا۔ طرہ یہ ہے کہ دفتر کے ملازمین دفتر میں بیٹھے تھے۔ مگر وہ دو نو حملہ آور فوراً بھاگ گئے اور موقعہ پر گرفتار نہیں ہو سکے۔ بعد کی خبر ہے کہ دو آدمی اس سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔ یہ بات بے ثبوت معلوم ہوتی ہے کہ حملہ آور حملہ کے بعد کہتے تھے کہ یہ مولویوں کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ ہمارے خیال میں یہ ایک خاص قسم کا پروپیگنڈا ہے۔ جس سے مقصود یہ ہے کہ مخالف رائے مولویوں کو آلودہ کیا جائے۔ مولوی مظہرالدین مذہبی اور سیاسی خیالات کے لحاظ سے بہت سے علماء سے اختلاف رکھتے تھے۔ ایسا ہوا ہی کرتا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ قتل بنانا یا بتانا کسی طرح زیبا نہیں ہے۔ پولیس کی ہوشیاری اور مستعدی سے امید ہے کہ وہ ضرور اس کا سراغ نکالیگی۔ کچھ شک نہیں کہ مرحوم ایک چست و چالاک کارکن تھے جہیر الصوت مقرر تھے۔ اہل قلم تھے۔ آپ نے خدا داد استعداد کی بنا پر ادنیٰ درجے سے ترقی کی تھی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو بخشے اور انکے پسماندگان کو صبر اور نیکی کی توفیق دے اور کسی ناکردہ گناہ کو اس آلودہ نہ کرے ؛

درخواست اخبار | خاکسار ایک غریب اور مفلس اہل حدیث ہے۔ باوجود اس تنگی کے اخبار اہلحدیث کا شوق دامنگیر ہے مگر بوجہ قیمت ادا نہ کر سکنے کے مجبور ہو کر اصحاب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ کوئی صاحب میرے نام پر اخبار اہلحدیث جاری کرا کر ممنون فرمائیں۔ دفینہ ...

گنجینہ روزگار
قیمت ۶؍ محصول علیحدہ
پتہ - منیجر اہلحدیث امرتسر

خوراک ادویات
کے متعلق بہترین ہدایات ایک کارڈ لکھ کر مفت منگالیں -
نورسن کمپنی۔ محمد حاشم سیف ہال بازار امرتسر

مرض ذیابیطس کی زود اثر کیمیاوی دوا

شرطیہ آزمودہ **الذیابیطس** تجربہ شرط ہے

اگر خدانخواستہ آپ یا آپکا کوئی عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپ کے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگا کر قدرت کا تماشہ دیکھئیگا جس کے صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہوجانا۔ پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا۔ پنڈلیوں میں درد۔ بدن میں خشکی اور ترہل وغیرہ عوارض عرصہ اکیس یوم میں دور ہوجاتے ہیں صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کر دیتی ہے بہ خوراک نمونہ منگا کر تجربہ کیجئیگا۔ اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قلیل اجرت حلفیہ تحریر کرنے پر واپس کر دیجائیگی قیمت کمل ۴۲ خوراک ۲۱ یوم تین روپیہ۔ نمونہ خوراک ۱۴؍ محصول علاوہ۔

بچوں کی دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک مؤثر علاج

محافظ صبیان **حیات الصبیان** محافظ صبیان

یہ مسلمہ ہے کہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچے کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ بچوں کے منہ سے ایک قسم زہریلا مادہ لعاب دہن کے ہمراہ یا دودھ کے ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اور طرح طرح کے عوارض مثلاً ہرے پیلے دست۔ قے۔ نفخ۔ بدہضمی۔ سوکھا پن وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں جو جن میں اکثر چالیس فیصدی بچے ضائع ہوجاتے ہیں۔ یہ دوا بچوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہورہی ہے اس کے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہیں تندرست اور توانا رہتے ہیں۔ ترکیب نہایت سہل ہے۔ جو بلا بدرقہ استعمال ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۴؍ تین شیشی ۱؍۷ - محصول بذمہ خریدار۔ پتہ - مطب حکیم سید ظہیر الحسن ڈسٹرکٹ بورڈ کمشنر متھرا (یوپی)

سرمہ نور العین
(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸؍ منگوانے کا پتہ۔ منیجر دوا خانہ نور العین مالیرکوٹلہ (پنجاب)

انگریزی سیکھنی ہو تو جدید انگلش ٹیچر منگا کر پڑھیں۔ اسمیں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ محاورات، قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ بالضرور منگوائیں قیمت ۱۲؍ پتہ - منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

دہلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی ہو اکد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے
ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

شرقاوی شرح تجرید بخاری	للعہ	کرمانی شرح بخاری ۵ جلد	وللعہ	تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہوگئی ہے	ہے
حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ	[illegible]	سیرۃ الحلبیہ	[illegible]		
بخاری مع حاشیہ سندی	[illegible]	شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ	[illegible]	تفسیر خازن مع معالم	[illegible]
قاموس معرب اعلیٰ کاغذ	[illegible]			المنجد طبع تاسعہ	[illegible]
مفتاح کنوز السنۃ۔ حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں۔ ان کی مکمل فہرست	[illegible]	فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد	[illegible]	تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ اکیہزار صفحات مجلد	للعہ
		تاج العروس شرح قاموس ۱۰ جلد	[illegible]		

نوٹ :۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی

[illegible]

مصدقہ علمائے اہل حدیث و [illegible] و ایڈیٹر اہلحدیث۔
علاوہ ازیں روز افزوں تازہ و شاندار شہادات آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان، ہاکس اور وجع سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک [illegible] دو پاؤ [illegible]۔ پاؤ بھر [illegible] مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک [illegible] پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادتیں

جناب عبد الستار صاحب بمبئی۔ میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا ازحد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے۔ (۹ جنوری ۳۶ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور
"دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اس کے قبل چند بار مختلف پتہ سے منگا چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی" (۱۹۔ فروری ۳۶ء)

جناب راؤ عبد الواسع خاں صاحب کیری۔ آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے لہ فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے اس سے پیشتر [illegible]

زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرلے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے ۱۶۴ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت تین روپے۔ رعایتی قیمت [illegible]
پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد [illegible]

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب ہر شخص مفت منگا سکتا ہے۔

(۴۱۱)

فارم ۲ نمبر [illegible] ۹

فارم نوٹس زیر تحت دفعہ (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قواعد ۱۲ و ۱۳ [illegible] قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ [illegible] ولد حامد خان ذات پٹھان سکنہ فتح پور افغاناں تحصیل شکرگڑھ۔ ضلع [illegible] ایکٹ مذکور مسمی پورنچند وغیرہ قاضیان تحصیل شکرگڑھ ضلع [illegible] کے لئے ایک درخواست دیدی ہے اور [illegible] کی رائے میں یہ [illegible] کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہذا [illegible] مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے [illegible] تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر [illegible] تحریری نقشہ جو تمہیں قرضدار [illegible] کی تاریخ ۲۹/۴ ۱۴ دفتر بورڈ واقعہ شکرگڑھ میں پیش کرو۔ [illegible]

شہادت القرآن مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں اپنے دعوے (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ۶؍ حصہ دوم ۱۲؍ مکمل ۱۴؍

الجبر الصحیح اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ مرزا صاحب کی تحریروں میں اختلاف متعلقہ قبر مسیح ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲؍

المسیح الموعود مصنفہ مولوی محمد عثمان صاحب نصیر آبادی۔ حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت کے نزول فرمانا دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کر کے مخالفین کے اعتراضات کو عقلاً و نقلاً غلط ثابت کر کے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

[illegible] علی القادیانیہ مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب مرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی مشن پر بڑی سیرکن بحث کی ہے [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداروں سے ...

عام خریداران سے ...

" " ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۹ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۳۱- مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

فہرست مضامین

خطاب بہ اہل حدیث

(از مولوی ابو المحاذق محمد نجیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری حال مقیم مئو اعظم گڑھ)

خرمنِ باطل کے حق میں برق شعلہ بار بن
گردنِ باطل پہ حق کی تیغ جوہردار بن

کوچۂ تقلید میں ہرگز نہ رکھ اپنا قدم
رو برو سنت کے قولِ غیر سے بیزار بن

رہ کے سرگرمِ عمل قرآن و سنت پر مدام
ہو تو منظورِ خدا اور مصطفےٰ کا یار بن

تابکے تجھ میں زیاں کاری پہ غفلت تابکے
ہوش میں آ خواب سے اٹھ اور نیکوکار بن

بزمِ عالم میں سراپا راز ہے تیرا وجود
نغمۂ توحید کا تو کاشفِ اسرار بن

غیرتِ قومی بتا کیوں تجھ سے عنقا ہوگئی
درس خودداری کا دے عالم کو پھر خوددار بن

... کا تجھے احساس ہونا چاہئے
خواب غفلت چھوڑ اب ہشیار بن ہشیار بن

تیری عزت پر تری ہی بزدلی ہے حرف زن
اس بہادر بن نہ یوں منت کشِ اغیار بن

نشتر تیرے دل میں باقی نور ایماں ہے ابھی
پھر ضرورت ہے جہاں میں قابلِ ایثار بن

انتخاب الاخبار

(منتخبہ ۲۷۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

——— امرتسر میں حالات مکمل طور پر پرسکوں ہیں۔ کرفیو آرڈر۔ دفعہ ۱۴۴ بھی منسوخ کردی گئی ہے۔ مگر لاٹھی، تلوار وغیرہ لیکر چلنا ابھی ممنوع ہے۔

——— امرتسر سے ہندوؤں کی طرف سے حیدر آباد دکن کو دوسرا جتھہ روانہ ہوا ہے۔

——— امرتسر ۲۱۔ مارچ کو قلعہ بھنگیاں میں ایک نوجوان محمد یسین دو پارٹیوں میں حملہ آوروں کو چھڑاتے ہوئے قتل ہوگیا۔ اس سلسلہ میں چار مسلم نوجوان گرفتار کر لئے گئے۔

——— لاہور ۲۲۔ مارچ کو مولانا عبید اللہ صاحب سندھی ۲۴ سالہ جلا وطنی کے بعد مراجعت فرمائے لاہور ہوئے۔ دو تین روز قیام کے بعد دہلی تشریف لے گئے۔

——— لاہور پنجاب اسمبلی کا اجلاس شروع ہے۔ کسانوں کی طرف سے نئے بندوبست میں مالیہ کی زیادتی کے خلاف مظاہرے ۲۳۔ مارچ سے جاری ہیں۔ ہرچند علاقہ سیکرٹیریٹ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے مگر کسان اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ۲۶۔ مارچ تک ۱۳۷۔ اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔

——— وائسرائے ہند نے خلع بل پر دستخط کر دئیے ہیں اور بل مذکور کو ۱۷۔ مارچ سے نافذ کر دیا ہے۔

——— مولانا مظہر الدین دہلوی کے قتل کے سلسلہ میں چند اور اشخاص گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ایک سلطانی گواہ بن گیا ہے۔

——— مولوی عبد الولی قطب الدین نے مولانا مظہر الدین کے قتل کے سلسلہ میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے جمعیتہ العلماء و مجلس احرار کے اکابر علماء کے خلاف بہت سخت الفاظ کہے جس کی بنا پر ان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ انہیں ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

——— آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری نے بذریعہ اعلان ڈاکٹر سیف الدین کچلو کے انتخاب پریذیڈنٹ کانگرس صوبہ پنجاب کو جائز قرار دیدیا ہے۔

——— پنجاب کے مختلف مقامات پر بارش اور اولے پڑے جس سے فصلوں کو کافی نقصان ہوا۔ کسانوں کی اطلاع کے پیش نظر فی الحال مزید بارش کی قطعاً ضرورت نہیں۔

——— کراچی۔ گورنمنٹ سندھ نے داد الیکھر اج اور مس ادم رادھے سے علیحدہ علیحدہ زیر دفعہ ۱۴۴ نوٹسوں کی تعمیل کرائی ہے کہ ادم منڈلی کے مرد عورتوں اور عورتیں مردوں سے نہ ملیں۔ اس سلسلہ میں دو ہندو وزیر مستعفی ہوگئے ہیں۔ اوم منڈلی کے خلاف ایجی ٹیشن جاری ہوگئی ہے۔ مظاہرین اسمبلی ہال کی طرف ستیہ گرہ کرنے جا رہے ہیں۔ تقریباً چار سو گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

——— مسٹر سبھاش چندر بوس نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کی ترتیب کے متعلق اعلان کر دیا ہے۔

جلسہ کانفرنس کے متعلق

آخری اطلاع

۷۔ اپریل سے جلسہ فتح گڈھ چوڑیاں میں شروع ہوگا۔ آج کل یہاں کا موسم ایسا ہے جیسا پورب میں فروری کے آخری ایام میں ہوتا ہے۔ پس اس کے مطابق پوشش اور بستر ساتھ لائیں۔ کلکتہ میل صبح ۶ بجے اور بمبئی کی ڈاک جو دہلی سے گزر کر آتی ہے صبح ۷ بجے امرتسر پہنچتی ہے۔ اور بمبئی ایکسپرس ۶ بجے شام پہنچتا ہے۔ صبح کے وقت پہنچنے والے اصحاب کو فتح گڈھ جانے والی گاڑی ۸½ بجے باآسانی مل سکتی ہے۔ ریلوے کتاب میں اوقات دیکھ کر گاڑی پسند کریں۔ (مفصل صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ ہو)

حساب دوستاں

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر

ضرور ملاحظہ فرمائیں

——— جرمنی نے چیکو سلواکیہ کے بعد میمل پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ (آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا!)

——— مسٹر کارڈل ہل سیکرٹری آف سٹیٹ امریکہ نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ جرمنی نے دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔

ایک مفید اور ارزاں سبزی

(از دفتر کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور)

ٹماٹر کا استعمال اگر صحیح طریقہ سے کیا جائے۔ تو جسم میں قوت اور خون پیدا ہوتا ہے۔ اس میں وٹامن بکثرت موجود ہوتا ہے جو نہ صرف اس مرض کو روکتا ہے جس میں فساد خون کی وجہ سے بدن پر سیاہ داغ پڑ جاتے ہیں اور ہاتھ پاؤں میں درد رہتا ہے۔ بلکہ عام کمزوری بھی پیدا نہیں ہونے دیتا۔ اس قدر ارزاں اور فائدہ مند ہونے کے باوجود بہت ہی کم لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں اور جو کرتے بھی ہیں انہیں یہ نہیں معلوم کہ وٹامن سی پر گرمی کا اثر بہت جلد ہوتا ہے اور ٹماٹر کو کسی طریقہ پر بھی گرم کرنے اور پکانے سے یا تو وٹامن سی کی مقدار بہت کم رہ جاتی ہے یا اس کا اثر بالکل ضائع ہو جاتا ہے۔ ٹماٹروں کے استعمال کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انہیں بغیر چھلکا اتارے کچا ہی کھایا جائے۔ اگر چھلکا اتارنا ضروری ہو تو کسی تیز چاقو سے انہیں تراش لیا جائے۔

مضامین آمدہ | محمد یعقوب صاحب۔ اکبر یار خان صاحب۔ مولوی قادر بخش۔ شیخ عبد المنان صاحب۔ محمد داؤد صاحب۔ مولوی ابو البیان محمد عبد اللہ صاحب۔ مولوی عبد السلام ۲ عدد۔ عبد اللہ صاحب سلفی۔ ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب

——— اخبارات راوی ہیں کہ کابینہ وزارت لندن میں ہرہٹلر کے موجودہ رویہ کے متعلق کچھ اختلاف ہے۔ بعض ممبروں کی رائے ہے کہ اسکو اسکے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اس کے برخلاف بعض کی رائے ہے کہ اس کا مقابلہ کیا جائے ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔

——— لکھنؤ میں مدح صحابہ کا سلسلہ جاری ہے۔ آگرہ، بریلی اور دیگر بہت سے شہروں سے جتھے سول نافرمانی کرنے جا رہے ہیں۔

——— مانسر (ریاست جے پور) میں ایک مکان کا برآمدہ گرنے سے ۵ عورتیں اور تین بچے ہلاک اور بیس اشخاص زخمی ہوئے۔

——— دہلی سرکاری دفاتر ۱۵۔ اپریل کو شملہ میں کھلیں گے

——— حیدر آباد دکن کے متعلق [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۹ - صفر المظفر ۱۳۵۸ھ

مسئلہ طلاق، خلع اور آریہ

بنی نوع انسان میں سے ہر ایک انسان کو دوسرے انسان کے ساتھ دو قسم کا تعلق ہوتا ہے، ایک قدرتی، دوسرے مصنوعی۔ قدرتی تعلق سے مراد وہ تعلقات ہیں جو ہر انسان کے پیدا ہوتے ہی بلا اختیار دوسرے انسانوں سے قائم ہو جاتے ہیں۔ جیسے ماں باپ، چچا، ماموں وغیرہ رشتے۔ نو لود جدید (نو وارد بچے) کو خبر بھی نہیں ہوتی یہ میرے ماں باپ ہیں اور فلاں فلاں اشخاص میرے رشتہ دار ہیں۔ یہ تعلقات ناقابل انفکاک ہیں۔ والد اور مولود (باپ بیٹا) مذہب میں مخالف ہوں، دو مختلف ملکوں میں رہتے ہوں۔ کاروبار میں دشمن ہوں تو بھی باپ باپ کہلائیگا اور بیٹا بیٹا۔

دوسری قسم کے تعلقات مصنوعی ہیں جیسے نکاح (شادی) وغیرہ جو دو مرد و عورت کا آپس میں نکاح ہو جاتا ہے (چاہے وہ کسی مذہب و دھرم کے ہوں) جو نسبت ان میں نکاح کے بعد پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ نکاح سے پہلے نہیں ہوتی۔ اسی لئے اس تعلق کو مصنوعی تعلق کہتے ہیں۔ اسی بنا پر یہ تعلق ممکن الانقطاع ہے۔ ورنہ قدرتی اور مصنوعی دونوں قسم کے تعلقات یکساں ہو جائیں گے جو فلسفہ الٰہیات کے سراسر خلاف ہے۔ اسلام چونکہ ایک حکیمانہ مذہب ہے۔ اس لئے اس میں مصنوعی تعلق (نکاح) کو قابل انقطاع قرار دیکر طلاق کا مسئلہ جاری کیا گیا ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں خلع بل مرکزی اسمبلی میں اسی بنا پر پاس ہوا ہے۔

اس کے مقابلہ میں بے رحم اور ظالموں خاوندوں کے ماتحت ہندو عورتوں کی جو حالت زار ہوتی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ بے چاری مسکینہ و مظلومہ ساری عمر گھر میں جیل خانہ سے بری زندگی گزارتی ہیں۔ جو صاحب اس کی تفصیل دیکھنا چاہیں وہ کتاب "مدر انڈیا" (مصنفہ امریکن لیڈی مس میو) کا مطالعہ کریں۔ ان عاجز عورتوں کی حالت زار پر جن چند لیڈروں کو رحم آیا انہوں نے مرکزی اسمبلی میں ایک طلاق بل پیش کیا۔ جس کے خلاف "آریہ گزٹ" لاہور میں ایک آرٹیکل نکلا ہے جو قابل دید و شنید ہے اسے نقل کرنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہی آریہ لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں (اس مضمون میں بھی اسی طرف اشارہ ہے) کہ اسلام نے عورتوں کو بھیڑ بکری کی طرح خاوندوں کی ملک قرار دیا ہے۔ خاوند جو چاہے سو کرے عورت کو کوئی حق نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے کچھ کر سکے۔ "آریہ گزٹ" کے مضمون میں قدرتی طور پر اسلام کی طرف سے جواب ملتا ہے۔ سہولت کی خاطر یہ مضمون اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ ناظرین نیچے حواشی پر جوابی نوٹ ملاحظہ فرمائیں:۔

"شادی ہندو دھرم میں ایک مقدس ملاپ کا نام ہے۔ جس کے ذریعے پتی اور پتنی میں ایک مستقل اور اٹوٹ سمبندھ پیدا کیا جاتا ہے۔ دھرم شاستروں میں شادی کی کئی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ اور ہر ایک قسم شادی میں ہونے والے پتی اور پتنی کے متعلق کافی جانچ اور چھان بین کر لینے کے بعد بڑوں کی منظوری سے انہیں اس پوتر رشتہ میں منسلک کیا جاتا ہے۔ والدین یوگیہ ور اور یوگیہ کنیا کی تلاش میں اپنا۔ اپنے پروہت اور اپنے رشتہ داروں کا تمام تجربہ صرف کر دیتے ہیں۔ اور پھر وید منتروں کے ذریعہ اگنی کی ساکشی میں کنیا (لڑکی) کو ایک دان یا عطیہ کی صورت میں ور (خاوند) کے ہاتھوں سونپا جاتا ہے۔ جسے اس لینے یا دینے کا ادھیکار (حق)

[illegible] کو [illegible] اور [illegible] کی صورت میں [illegible] یا اعظام [illegible] ناظرین [illegible] یاد رکھیں کیونکہ اسلام اور دیگر [illegible] میں یہی [illegible] حاصل ہے [illegible] عورت کو خاوند کے ہاتھ میں [illegible]

مصاحبت میں دیکر دونوں کو محبت اور پیار سے زندگی بسر کرنے کی ہدایت کرتا ہے [illegible] (قدرتی) [illegible]

سے زیادہ ہو۔ اس بنا پر عورت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ حاکم (قاضی) کے پاس خاوند کی شکایت کر کے اس سے علیحدگی حاصل کرلے۔ اسی کا نام خلع ہے۔

کسی فریق کو نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وید اور کنیا وید منتروں کے ذریعہ پرتگیا کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے پر شردھا پریم اور وشواس رکھیں گے۔ اور اس وقت تک ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہونگے جب تک خدانخواستہ ایک کی موت واقع نہ ہو۔ ہمارے گرہست جیون کے سکھ کا راز انہیں خیالات میں پنہاں ہے۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک فریق کو اس مقدس رشتہ کو توڑ دینے کا ادھیکار (طاقت) ہمارے بزرگوں نے دیا ہوتا تو یقیناً عورت کی حیثیت ایک چڑیا اور مرد کی قدر ایک کرایہ کے مکان سے زیادہ نہ ہوتی۔ معمولی سے اختلاف رائے پہ ایک دوسرے کو بدل لینے کا ادھیکار دودلوں میں محبت کا بیج پھوٹنے ہی نہ دیتا شادی کا مسئلہ جو اور گیہوں کے دانوں کے ملاپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور ہمارا سب سے اونچا گرہست آشرم ایک بچوں کا کھیل بن کر رہ جاتا۔ جس میں سکھ اور شانتی کا نام عنقا ہوتا۔ اسی لئے ہمارے دوراندیش بزرگوں نے ایسا نہیں ہونے دیا۔ شادی ہو جانے کے بعد کسی بھی حالت میں اس رشتہ کو نہ توڑ سکنے کا اٹل قانون انہوں نے رائج کر دیا۔ اور ہندو جاتی آج دن تک اس پر وشواس رکھتی ہے۔

نہائت سوچ وچار اور غور و خوض کے بعد اٹھائے ہوئے کسی بھی قدم کو واپس لینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ شادی سے پہلے ان تمام باتوں کو اچھی طرح سوچ سمجھ لینے سے [illegible] کر دینے کی نوبت نہیں آتی۔ افسوس کی بات ہے کہ [illegible] خریدتے وقت تو ہم دو دوستوں سے مشورہ حاصل کرتے ہیں۔ لیکن جس کے ساتھ ہمیں تمام زندگی گزارنا ہے۔ اس کے انتخاب میں ان تمام باتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہمیں بعد میں پچھتانا پڑتا ہے دھرم شاستر تو ور اور کنیا کا شادی سے پہلے ڈاکٹری معائنہ کرانے کی بھی آگیا دیتے ہیں۔ تاکہ کسی پرکار کے دیرینہ روگ میں مبتلا کوئی شخص تمام عمر کے لئے کنیا کو اس کے جائز حقوق سے محروم نہ کر دے۔ یہ اور اس قسم کی دیگر احتیاطوں سے کسی بھی لڑکی کا ایک پیدائشی نامرد کے گلے مڑھے جانے کا خطرہ پیدا نہیں ہو سکتا۔" (آریہ گزٹ لاہور صفحہ ۹ مورخہ ۵۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

سلہ یہ فقرہ ایک آریہ سماجی کے قلم سے نہیں نکلنا چاہئے تھا کیونکہ آریوں کے گرو سوامی دیانند تو عورتوں کو بحالت بیگناہی بھی چھوڑ دینے کا حکم دیتے ہیں جیسا کہ فرماتے ہیں کہ

عورت بانجھ ہو، اولاد ہو کر مر جائے لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوں تو اسے چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرے (ستیارتھ پرکاش باب ۴ نمبر ۱۳۹) (اہلحدیث)

سلہ اب کیا حیثیت ہے؟ وہی جو دان اور عطیہ کا اثر ہونا چاہئے یعنی مرد کی لونڈی سمجھی جاتی ہے۔ منوجی کا دھرم شاستر (جو ہندو سماج میں واجب العمل ہے بلکہ سوامی دیانند نے اپنی تصنیفات میں اسکو جگہ جگہ پیش کیا ہے؟) اپنے پیروؤں کو حکم دیتا ہے کہ

عورت لڑکپن میں اپنے باپ کے اختیار میں رہے اور جوانی میں اپنے شوہر کے اختیار میں اور اسکی وفات کے بعد اپنے بیٹوں کے اختیار میں رہے خود مختار ہو کر کبھی نہ رہے۔ (منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۱۴۸) (اہلحدیث)

سلہ یہ حکم اچھا خاصہ ظالمانہ قانون ہے بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ (اہلحدیث)

سلہ [illegible] باوجود [illegible] ہونے کے [illegible]

کیا یہ واقعات ان کے سامنے نہیں ہیں کہ بسا اوقات لڑکے کی بابت نکاح سے پہلے ہر طرح تسلی کر لی جاتی ہے تاہم وہ بُری صحبت کے اثر سے متاثر ہو کر گھر بار برباد کرتا ہے۔ محنت سے جی چراتا ہے۔ آوارہ گردی کرتا ہے یہاں تک کہ جیل خانہ آباد کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی ایک وجوہات ہیں جن میں عورت کی ازدواجی ضرورت جہنم سے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ ان صورتوں میں مظلومہ کی دادرسی کیسے ہوگی۔ اس کا جواب دینا مذہب کا کام ہے۔ چنانچہ اسلام نے اس کا جواب بالفاظ ذیل دیا ہے

اِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنْ سَعَتِہٖ (قرآن مجید)

یعنی ناچاقی اور اختلاف کی صورت میں بیوی خاوند اگر جدا ہو جائیں تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک کو ایک دوسرے سے بے نیاز کر دیگا۔

اسکے مقابلہ میں ویدک دھرم کہتا ہے کہ

اگر یہ شوہر مصروف ہو اور دوسری عورت کے ساتھ محبت رکھتا ہو یا بے ہنر ہو تو بھی پت برتا (وفادار) استری اس کی سیوا دیوتا کی طرح کرے۔ (منوسمرتی ۵ / ۱۵۴)

آریہ [illegible] سے [illegible] جس کا ذکر [illegible]

قادیانی مشن

آخری فیصلہ پر مباحثہ کی درخواست

ے پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

ہمارے لئے وہ دن روز عید سے کم خوشی کا دن نہ ہوگا جس روز مرزا صاحب کے آخری فیصلے پر مرزائیوں سے ایک بار پھر مباحثہ ہو کر مکرر فیصلہ ہو جائے۔ اس کے متعلق مرزائی کیمپ میں تو چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا ہے۔ مگر بابو عمر الدین شملوی (جماعت لاہوری) کبھی کبھی کچھ بول اٹھتے ہیں۔ اہلحدیث مورخہ [illegible] ہم مقدوری مباحثہ میرٹھ کے ضمن میں ان کا ذکر ہو چکا ہے ہم نے ان کے جواب میں [illegible]

ع ہوا ہے [illegible] کی جان پر کیا کیا تشویشیں ہیں۔ دن کو چین نہیں۔ رات کو نیند نہیں۔ [illegible] دھرم کو مخاطب کر کے کہتے ہیں سو

[illegible]

[illegible]

لکھا تھا کہ آپ کو اگر آخری فیصلہ پر مباحثہ کرنے کا شوق ہے تو بڑی خوشی سے کیجئے مگر ایسے طریق سے کریں جو نتیجہ خیز ہو جس کی صورت ہم نے یہ بتائی تھی کہ آپ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب سے سند نیابت و اجازت لے کر میدان میں آئیں کیونکہ آپ بذات خود بوجہ شرکت اڈمیاںہ کے مباحثہ میں شکست کھا چکے ہیں بلکہ انعامی تاوان میں پچاس روپے بھی دے چکے ہیں اب اس پر کچھ مستزاد ہونا چاہئے وہ یہی ہے کہ آپ اپنے امیر صاحب سے نیابت و اجازت حاصل کر کے آئیں"۔ آپ اس کے جواب میں کیا مزے سے لکھتے ہیں کہ :-

کیا پہلے مباحثے میں منشی قاسم علی نے خلیفہ نورالدین کا سرٹیفکیٹ پیش کیا تھا؟ اگر اس وقت نہیں کیا تھا تو اب مجھے کیوں کہتے ہیں۔

اس کا جواب ہم کئی دفعہ دے چکے ہیں کہ وہ مباحثہ انفرادی حیثیت سے تھا اب جماعتی حیثیت سے ہونا چاہئے۔ اسی لئے اس کے واسطے سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے۔ پھر لکھتے ہیں اور کیا ہی سمجھ سے لکھتے ہیں کہ "آپ (مولوی ثناء اللہ) جماعت اہل حدیث سے نمائندگی کا سرٹیفکیٹ پیش کریں۔

ان کو حقیقت حال معلوم نہیں یا دانستہ تجاہل کرتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ میں اور مرزا صاحب ایک دوسرے کے مقابل تھے۔ اس لئے ہماری مثال ایسے مدعی اور مدعا علیہ کی ہے جو بذات خود عدالت میں مقدمہ لڑ رہے تھے اسی دوران میں ایک فریق فوت ہو گیا اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوا۔ اب متوفی کے قائم مقام کو اپنی قائم مقامی کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر زندہ کو اس کی ضرورت نہیں۔

پس بات صاف ہے کہ اس مقدمہ میں جو شخص بھی میرے سامنے آئیگا اسکو سند نمائندگی پیش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اگر مجھے سند نمائندگی طلب کرنے کی ضرورت ہوتی تو خود مرزا صاحب طلب کرتے۔ اب کون ہے جو ایسا مطالبہ کرے یہ سند کسی قانون دان سے پوچھ کر سامنے آئیے ایسا نہ ہو کہ آپ کے حق میں کہا جائے مالکم کیف تحکمون [illegible]

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سابقہ پرچہ (اہلحدیث ۲۴ ؍ ۲۲) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان ہوئی ہے۔ جس میں حضور نے اپنی چھ خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ ان میں ایک ختم نبوت کے متعلق بھی ہے مگر خلیفہ صاحب قادیان اس کے مقابل ایک دوسری حدیث (جس میں پانچ خصوصیات مذکور ہیں) بیان کر کے (کیونکہ اس میں ختم نبوت کا ذکر نہیں) سلسلہ نبوت کا جاری رہنا فرماتے ہیں۔ جس کا جواب اسی پرچہ میں دیا گیا ہے۔ بقیہ آج ہدیہ ناظرین ہے۔ (اہلحدیث)

خلیفہ صاحب! جس حدیث میں حضور کی پانچ خصوصیتیں بیان ہوئی ہیں۔ اس میں ایک فقرہ بعثت الی الناس کافۃ اپنے لوازمات کے لحاظ سے اوتیت جوامع الکلم اور ختم بی النبیون کو بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے کیونکہ جس صورت میں حضور تمام دنیا کی طرف رسول ہوئے یعنی خدا رب العالمین ہے تو آنجناب نذیر العالمین۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی لکھا ہے

(الف) "جیسا خدا تمام جہان کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام دنیا کیلئے رسول ہیں اور تمام دنیا کے لئے رحمت۔ اور آپ کی ہمدردی تمام دنیا سے ہے نہ کسی خاص قوم سے" (چشمہ معرفت حصہ دوم ص[illegible])

(ب) "آنحضرت کو تمام عالم کا مقابلہ کرنا پڑا۔ جو کام حضرت کو سپرد ہوا وہ حقیقت میں ہزار نبی کا کام تھا۔ لیکن چونکہ خدا کو منظور تھا کہ بنی آدم ایک ہی قوم کی طرح ہو جائیں اور جیسے پہلے وحدت سے شروع ہوا ہے بعثت پر ختم ہو اسی لئے آنحضرت کو [illegible]

عام تھی" (براہین احمدیہ حاشیہ ص ۱۲۵)

اندریں صورت آنحضرت کی رسالت عام کا اعلان اس بات کو مستلزم تھا کہ آپ جوامع الکلم اور خاتم النبیین ہوں تاکہ بعد میں کوئی دنیا پرست دعویٰ نبوت کر کے اسلامی وحدت اور آنحضرت کی رحمت عام و تمام میں حائل ہو کر الٰہی مقصد وحدت اقوام کو پراگندہ نہ کر سکے جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنے دعاوی سے مسلمانوں کی رہی سہی جمعیت کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

آمدم بر سر مطلب یہ کہ آنحضرت کی رسالت کا عام ہونا ہی ختم نبوت پر دال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث اعطیت خمسا میں زیر مضمون دو خصوصیتوں کو بیان کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ خلیفہ صاحب! برائے خدا آپ ذرا غور فرمائیے کہ جس صورت میں ہزار انبیاء کا کام آنحضرت کے لئے ہی سپرد کیا گیا تو پھر کسی جدید نبوت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ انبیاء کا کام تو آنحضرت کے سپرد ہو گیا۔ پھر کام اور نئے نبی کی ضرورت ہی کیا۔

الغرض خلیفہ صاحب قادیانی کا بیان از سرتا پا غلط و باطل ہے۔ رہ گئی یہ بات کہ خلیفہ جی نے الفاظ ختم بی النبیون کا جو یہ ترجمہ کیا ہے کہ

"نبیوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ گذشتہ انبیاء کی شریعتیں اور حکومتیں ختم ہو گئیں"

کیا یہ ٹھیک ہے۔ سو عرض ہے کہ خلیفہ صاحب نے اس میں ایک عجیب چالاکی کی ہے۔ حدیث کے فقرہ اول ارسلت الی الخلق کافۃ کا اصل ترجمہ یہ ہے کہ بھیجا گیا ہوں میں تمام لوگوں کی طرف رسول کر کے۔ مآل اس ترجمہ کا یہ ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ دوسرے فقرہ ختم بی النبیون کا اصل ترجمہ یہ ہے کہ ختم کئے گئے میرے ساتھ نبی۔ مآل اس کا یہ ہے کہ آپ تمام دنیا کے لئے [illegible]

رسول ہوں۔ خلیفہ صاحب نے یہ ہوشیاری کی ہے کہ پہلے فقرہ کا مفہوم لفظی اپنے الفاظ "تمام نبیوں کا زمانہ ختم ہو گیا" میں ادا کر دیا۔ مگر ماٰلی مفہوم یعنی نبوت کا ختم ہونا کو پس پشت ڈال دیا۔ اسی طرح دوسرے فقرہ خاتم النبیین کا لفظی ترجمہ (میرے ساتھ ختم کئے گئے) کو ہضم کر لیا اور اس کا ماٰلی مفہوم (رسالت عام) درج کر دیا۔ یعنی ہر دو فقرات سے ختم نبوت کا مضمون اڑا گئے۔ جو خلیفہ صاحب کی ایمانداری کا واضح ثبوت ہے۔

الغرض اس حدیث سے مسئلہ ختم نبوت پر غیر معمولی روشنی پڑ رہی ہے۔ اگرچہ قادیان شریف کے تیز نظروں کو محسوس نہ ہو اس حدیث شریف کے بموجب مرزا صاحب کے ان اقوال پر نگاہ ڈالیں جن میں آپ نے آنحضرت کی رسالت کے متعلق لکھا ہے کہ:- "خدا تمام جہان کا خدا ہے۔ آنحضرت تمام دنیا کے لئے رسول" تو معاملہ اور بھی صاف ہو جاتا ہے۔ نہ ظلیت کی گنجائش اور نہ بروزیت کی جگہ۔

ہاں اگر قادیان والے دو طرح کے خدا مانتے ہیں۔ ایک حقیقی اور دوسرا ظلی و بروزی تو بے شک نبی بھی دو طرح کے بنا لیں۔ اللّٰھم اید الاسلام و انصارہ۔

فتح گڑھ چلو!

جلسہ اہل حدیث کانفرنس ہونے والا ہے

(از مولوی امام خان صاحب نوشہروی)

برادران اہل حدیث! آپ کا جلسہ آپ لوگوں کو بلا رہا ہے۔ انشاء اللہ اگلے ہفتے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو جائیگا۔ اس موقع پر کانفرنس کی مجمل تاریخ، اس کی ضرورت اور اس کی کارگذاری بتا کر جماعت اہل حدیث کو اس کی طرف توجہ دلائی جائیگی۔ میں یہ کہنے میں ذرہ نہیں جھجکتا کہ اہل حدیث کانفرنس دسمبر ۱۹۰۶ء میں قائم ہوئی تھی۔ جسے آج ۴۲ سال ہو گئے ہیں۔ اتنی طویل مدت میں جماعتیں بڑی حد تک ترقی کر جاتی ہیں۔ انسان کا بچہ پیدا ہو کر ۳۲ سالہ عمر میں بہت کچھ کام کر لیتا ہے مگر تعلیم و تربیت شرط ہے۔ جس طرح انسان کے باکمال ہونے کے لئے تعلیم و تربیت شرط ہے اسی طرح جماعتوں اور سوسائٹیوں کی ترقی کے لئے بھی قومی یکجہتی اور مالی امداد کا بہم پہنچنا ضروری شرط ہے۔ میں اس امر کا اعتراف کرتا ہوں کہ ہماری کانفرنس اپنے مقاصد میں کماحقہ کامیابی حاصل نہیں کر سکی۔ اگر میں اس کے اسباب بیان کروں تو امید ہے کہ ناظرین بھی اعتراف کرینگے کہ جماعت اہل حدیث نے اپنی کانفرنس پر پوری توجہ نہیں دی۔ ہر صوبہ اور ہر شہر کے احباب خود ہی اندازہ کر لیں کہ انہوں نے اہل حدیث کانفرنس کے خزانہ میں کیا امداد بھیجی۔ جس قدر امداد بھیجی ہے اسی قدر اس کی ترقی کو قیاس کر لیں۔ باوجود اس بے اعتنائی کے اہل حدیث کانفرنس جن اصحاب کی محنت سے قائم اور زندہ ہے وہ صد شکریہ کے مستحق ہیں۔ چونکہ یہ جلسہ پنجاب میں ہونے والا ہے۔ اس لئے میں زندہ دلان پنجاب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس جلسہ میں جوق در جوق شریک ہو کر اپنی زندہ دلی کا ثبوت دیں۔ باقی رہا علماء کا مذہبی اختلاف اور اس کا اثر کانفرنس کی ترقی پر۔ تو اس کا فیصلہ گول میز کانفرنس میں ہو جانا چاہئے تاکہ آئندہ کانفرنس کی ترقی کی شاہراہ میں کوئی چیز حائل نہ رہے۔

حسن اتفاق ہے اس دفعہ کانفرنس کے صدر ایک تجربہ کار بزرگ ہیں۔ جن کی عمر کا بہت سا حصہ مختلف جماعتوں کی خدمت گذاری میں صرف ہوا ہے۔ اور وہ اپنے وسیع تجربہ کی بنا پر مخالفین کے نبض شناس بھی ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ ان کی صدارت میں مشکلات کے سب مرحلے باآسانی طے ہو جائینگے۔ اس سلسلہ میں غالباً میری یہ آخری ندا ہے کیونکہ آئندہ ہفتے کانفرنس کا اجلاس شروع ہونیوالا ہے خدا کرے ہم اس جلسہ میں شریک ہو کر اپنے احباب کو خوش و خرم پائیں۔

بریلوی مشن

میرے تاثرات

ریاست کشمیر — اور — حیدر آباد دکن

(از مولوی حکیم عبدالرحمٰن صاحب خلیل قریشی نظام آبادی)

مضمون ہٰذا کی پہلی قسط "اہلحدیث" ۶ جنوری ۱۹۵۰ء میں شائع ہو چکی ہے۔ دوسری قسط آج درج کیجاتی ہے۔ (مدیر)

ھذہ سبیلی ادعو الی اللّٰہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی و سبحٰن اللّٰہ و ما انا من المشرکین۔

کشمیر میں اگر شہروں اور قصبوں سے نکل کر باہر باغات اور جنگلات میں چلے جائیں تو وہاں ہر ایک درخت اور گلبن کو توحید رب العالمین کا مبلغ پائینگے ؎

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورق دفتریست معرفتِ کردگار

زنگارنگ کے پھول، عجیب و غریب قسم کے درخت، بوقلموں نجوم و نباتات قسم قسم کے پودے۔ گوناگوں جھاڑیاں، نظر فریب سبزہ زار اور سر بفلک اشجار کی سربلند اور فلک شگاف شاخیں لا الٰہ الا ھو کا سبق سکھاتی ہیں (ان من شیئٍ الا یسبح بحمدہ ولٰکن لا تفقھون تسبیحھم) اہل دل اور صاحبِ نظر کے لئے کشمیر کی سبزہ زاریاں، دلفریبیاں اور لطافت و خوشگوارئے آب و ہوا، مالک الملک خالق الارض والسموات کی قدرت و صنعت کا محیر العقول نمونہ اور توحید کا سبق ہے۔ لیکن غافل انسان پھر بھی بھولا پھرتا ہے اور شرک کا مرتکب ہوتا ہے (وکاین من آیۃ فی السموات والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون و ما یؤمن اکثرھم باللّٰہ الا وھم مشرکون) کشمیر کے قصبوں اور شہروں میں اکثر لوگ اردو سے آشنا اور بوقت ضرورت بولتے ہیں۔ لیکن دیہات اور علاقوں میں تمام کشمیری زبان بولتے ہیں اور ان سے گفتگو کرنے میں سخت دقت پیش آتی ہے [illegible]

دہاں بشوق عشق عجز کی دمن قرشی فیہا لم
چہ تو شن بود کہ بر عذ باشی و سوالی من

ایک عجیب اتفاق

سری نگر میں شاہ ہمدان کی خانقاہ ایک مشہور دینی عمارت ہے۔ دراصل ہے تو یہ ایک مسجد کی شکل پر لیکن وہاں لوگ شاہ ہمدانی کی نشست گاہ کی طرف سجدہ کرتے اور آہ و زاری کرتے ہیں اس جگہ کا ایک مجاور جو پڑھا لکھا اور عربی سے واقف تھا نشستگاہ ہمدانی رح کی طرف (شمال کی طرف) مونہہ کر کے دوزانو بیٹھ کر بہت الحاح و زاری سے دعائیں کر رہا تھا اور شاہ مرحوم کو مخاطب کر رہا تھا۔ حالانکہ وہ ان کی دعاؤں سے بے خبر ہیں۔ (وہم عن دعاء ہم غافلون)

جب وہ فارغ ہوا تو میں نے اُس سے وہاں کے حالات کی واقفیت حاصل کرنے کے لئے چند سوال کئے وہ بتاتا گیا آخر اُس نے مجھے ایک بہت بڑی تختی کا قرآن شریف (غالباً قلمی) دکھایا۔ میں نے اُسے کھولا تو اتفاقاً وہ جگہ نکل آئی جہاں پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی ؎

ومن یدع مع اللّٰہ الٰہاً آخر لا برھان
لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ الخ

میں نے پوچھا۔ مولوی صاحب اس کے معانی کی طرف غور فرمائیے۔ کہنے لگے کہ یہی نا کہ شرک اچھا نہیں اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو۔ میں نے کہا کہ پھر جو آپ کر رہے تھے یہ کیا تھا؟ غرضیکہ میں نے اس موقع پر خوب تبلیغ کی۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور مجاورین حضرات مجھے گھور گھور کر دیکھنے لگے۔[1]

سری نگر میں بے شمار مزارات ہیں اور ہر ایک پر تقریباً شرکیہ اشعار لکھے ہوئے ہیں۔ ایک بزرگ منطقی عرف ویسی کی قبر پر ذیل کے اشعار لکھے دیکھے۔ جو سراسر شرک کے مظہر ہیں ؎

افعیٔ نفس مرا زخم نہانی زدہ است
حالِ خود مے کنم اظہار کرا یا دیسی
آمدم بہر تو حاجت خواہ
نا امیدم مکن ازیں درگاہ[2]

یک نظر بر حالِ زارِ عاصی بیچارہ کن
زاں نظرہائے کہ خاکِ تیرہ را [illegible]

معلوم ہوتا ہے کہ اُن لوگوں کی اس زمانے میں تعلیم ہی ایسی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کشمیر کے اکثر اقطاع ملک میں موحدین کی کثرت ہے۔ الحمدللہ! جو لوگ شرک اور بدعات سے مجتنب ہیں لیکن قابل افسوس امر یہ ہے کہ یہاں کی جماعت کے لوگ تبلیغ سے بالکل غافل ہیں اور بس اسی پر قانع و صابر ہیں کہ وہ خود اہل حدیث ہو گئے جس صورت میں مرزائی مبلغ ہر حصہ ملک کشمیر میں نمودار ہو رہے ہیں اور تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ کشمیر کی اہل حدیث جماعت کی خاموشی اور تبلیغی جمود ایک مجرمانہ سکوت ہے۔

اس کے مقابلہ میں حیدرآباد کو لیں تو یہ جگہ بھی عجیب و غریب اور گوناگوں دلچسپیوں کا مرکز ہے۔ یہاں کے لوگ شائستہ، ملنسار اور خلیق ہیں۔ لیکن آہ توحید خالص سے بہت دور ہیں۔ ویسے رسمی اور نمائشی روایات کے بہت پابند ہیں۔ اگرچہ یہ جگہ علمی اور تحقیقی اداروں کا ایک بہت بڑا مرکز ہے۔ لیکن افسوس کہ

یعلمون ظاھراً من الحیٰوۃ الدنیا وھم
عن الآخرۃ ھم غافلون۔

پیر پرستی، قبر پرستی اور انسان پرستی عام ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ اُن لوگوں کی قرآنی تعلیم کی طرف سے عدم توجہ کا نتیجہ ہے۔ کوئی اللہ کا بندہ ایسا نہیں اُٹھا جو ان لوگوں میں توحید رب العالمین کی اعلانیہ تعلیم پھیلاتا مذہبی پیاس ضرور ان لوگوں میں موجود ہے۔ اگر کوئی اللہ کا بندہ سربکف ہو کر اور لومۃ لائم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہاں کے مسلمانوں کو درس توحید دینا شروع کر دے اور مراسم بدعیہ سے اُن کو آگاہ کر کے حقیقی تعلیم اسلام (یعنی توحید) سے اُن کو بتدریج روشناس کرائے تو عوام الناس کی طبائع کا خیال رکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ بہت کم عرصہ میں حیدرآباد کے لوگ موحد اور متبع سنت بن جائیں۔ اہل حدیث جماعت کے یہاں جتنے بھی کم تعداد میں حضرات موجود ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ وہ اپنی تنظیم میں سرگرمی سے منہمک ہیں اور اُن کی تبلیغی سرگرمیاں ایسے عمدہ طریقے پر شروع ہیں کہ دیکھ کر خیال آتا ہے کہ اگر اسی رفتار پر ان حضرات نے یہ سلسلہ تبلیغ جاری رکھا تو انشاءاللہ بہت جلدی یہ اپنے بلند عزائم کو پھلتا پھولتا دیکھیں گے۔ مختلف موقعوں پر اور مختلف اوقات میں اس مختصر جماعت کی طرف سے متعدد تبلیغی رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً حج کے موقع پر فضائل حج، عید کی تقریب پر دو سالہ اسلامی عید شب برات کے موقع پر شب قدر کے احکامات و مراسم بدعیہ سے احتراز کے متعلق دلچسپ اسلامی معلومات اور اس کے متعلق احادیث جمع کر کے ایک اشتہار کی شکل میں شائع کیا گیا۔ غرضیکہ یہاں کی جماعت کسی موقع کو ضائع جانے نہیں دیتی اور اسی سلسلہ میں انہوں نے ایک دارالمطالعہ بھی قائم کیا ہے۔ اس تبلیغی جماعت کے سرگرم کارکن محترم بھائی مرزا محمود علی بیگ صاحب اور مخلص سرپرست حافظ محمد یوسف صاحب ہیں۔ میں یہاں کی جماعت کی سرگرمیوں اور تبلیغی کارکردگی اور خلوص عمل پر ایک گونہ روحانی و قلبی مسرت محسوس کرتا رہا۔ کیونکہ مجھے سکندرآباد اور حیدرآباد دکن کی تبلیغی مساعی اور اشاعت توحید و سنت کی سرگرمیوں میں مستقبل کے لئے ایک چمک اور روشنی نظر آ رہی ہے۔ اگر اسی خلوص سے ان کا کام جاری رہا تو انشاءاللہ بہت جلدی یہ علاقہ شرک اور مراسم بدعیہ کی آلودگی سے پاک اور توحید و اتباع سنت و عمل بالحدیث سے منور نظر آئیگا۔ وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز۔

حال ہی میں تقریب محرم پر حضرت مولانا سردار جماعت اہل حدیث مولانا ثناءاللہ صاحب مدظلہ کا ایک نہایت مفید اور دلچسپ مضمون رسالہ کی شکل میں شائع کر کے ملک میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مضمون ایسا مدلل اور سلیس قابل فہم ہے کہ امید ہے اس سے اکثر خواندہ حضرات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔ دعا ہے [illegible]

---

[1] ان گھورنے والوں کو کہہ دیتے تو ان کا گھور نکل جاتا ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ (اہلحدیث)

[2] نفس امارہ کے زہریلے سانپ نے مجھے پوشیدہ کاٹ لیا ہے اے ویسی میں نے اپنا مالِ تباہ آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ سے حاجت طلب کرنے کے لئے آیا ہوں مجھے اپنی درگاہ سے ناامید نہ پھیرنا۔ مجھ گنہگار کی طرف ایک دفعہ وہ نظر کیجئے جو آپکی نظر خاک سیاہ کو سونا بنا دیتی ہے۔ (کاش! ایسے الفاظ سے رب العالمین کو پکارا جاتا) [illegible]

تردید کفارہ مسیح

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب۔ جھنڈے نگر۔ ضلع بستی)

سابقہ پرچہ میں مضمون ہذا کی پہلی قسط درج ہوئی ہے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب پر چڑھنے کے لئے رضامند نہ ہونا انجیل کے متعدد حوالجات سے ثابت کیا ہے۔ آج بھی اسی مضمون دوسرے حوالوں سے مدلل کیا ہے۔ (مدیر)

مسیح کی دعا بابت رہائی قبول ہوگئی

اناجیل اربعہ متی، مرقس، لوقا، یوحنا میں سے صرف یوحنا میں مسیح کا موت سے رہائی کے لئے دعا مانگنے کا ذکر نہیں ہے۔ باقی تینوں انجیلوں میں مذکور ہے۔ لوقا میں ایک بار دعا مانگنے کا بیان ہے[۲] اب تعجب ہوتا تھا کہ مسیح جیسے برگزیدہ نبی کی دعا مقبول نہ ہو اور دعا بھی ایسی جو نہایت مخلصانہ ہو اور پھر وہ بھی انتہائی تذلل و خاکساری کے ساتھ زمین کے بل گر کر (مرقس) منہ کے بل گر کر (متی) اور گھٹنے ٹیک کر (لوقا) مانگی گئی ہو۔ اور وہ دعا بھی ایسی دردانگیز اور مجاجت آمیز ہو کہ مردود کرنے کے لئے کوئی وجہ باقی نہ چھوڑتی ہو۔ اسی غور میں ہم تھے کہ یہ یاد آیا کہ مسیح کی بہت سی دعائیں انہی اناجیل میں موجود ہیں اور پھر ان کا مقبول ہونا بھی عیاں ہے چنانچہ اندھوں کا اچھا ہونا (یوحنا) مدت العمر مریض کا شفایاب ہونا لنگڑے کا اچھا ہونا (مرقس) گونگے بہرے کا اچھا ہونا (یوحنا ۵) مفلوج کا اچھا ہونا (متی ۹) کوڑھی کا اچھا ہونا (لوقا ۵) ان انجیلوں میں مسیح کی معمولی روا روی کی دعاؤں کی تاثیر سے بتلایا گیا ہے۔ تو پھر کیا وجہ کہ مسیح کی ایک ایسی دعا اپنے بارہ میں قبول نہ ہو جو نہایت درجہ عاجزانہ ہو۔ لیکن الحمد للہ کہ بعد از مدت عبرانیوں کے حوالے سے پتہ لگا کہ مسیح کی دعا مقبول ہو گئی تھی۔ چنانچہ پولس اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں

"اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی۔" (دیکھو عبرانیوں کا نامہ ۵ فقرہ ۷)

جب دعا کی تاثیر ایسی تھی کہ مسیح کو موت سے بچا سکتی تھی اور پھر وہ دعا مسیح کی سن بھی لی گئی تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ مسیح موت سے بچا لئے گئے۔ فھو المراد۔

اب جب مسیح کی موت صلیب کا واقعہ ہی غلط نکلا تو کفارہ مسیح کے باطل اور بے بنیاد ہونے میں کیا شک رہا

مسیح انجیلی حوالوں کی روشنی میں

عیسائی طبقہ کے اعتقاد کے مطابق کفارہ کے لئے ایک معصوم ہستی کا ہونا ضروری ہے۔ اسی بنا پر وہ مسیح کے ماسوا جملہ انبیاء کو غیر معصوم اور خطاکار ثابت کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ کسی نبی کو گناہ کبیرہ سے معصوم نہیں مانتے۔

پس جب ہم مسیحی نظریہ کے مطابق ان کی کتاب بائیبل سے حضرت عیسیٰ مسیح کا معصوم ہونا ڈھونڈنے لگتے ہیں تو ہمیں معاملہ دگرگوں نظر آتا ہے۔

اول الاناجیل متی پر جب ہماری نظر پڑتی ہے تو ہمیں حسب ذیل فقرہ ملتا ہے:۔

نیک تو ایک ہی ہے (متی ۱۹/۱۷)

پھر مرقس میں اس طرح کے فقرات ہیں:۔

"اے نیک استاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں۔ یسوع نے کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا" (مرقس ۱۰/۱۸)

بعینہ اسی طرح لوقا ۱۸/۱۹ میں بھی ہے۔ یوحنا میں اس واقعہ کا ذکر نہیں ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے۔ شاید کوئی کہے کہ کسر نفسی سے مسیح نے ایسا کہا تو اس کا جواب یہ ہے کہ عیسائیوں کے اعتقاد کے مطابق مسیح کی انسانیت سب انسانوں کی انسانیت سے بہتر ہے اور اس میں گناہ اور خطاکاری کا کوئی شائبہ نہیں۔ تو پھر جب وہاں کسی طرح کا نقص اور گناہ نہیں تو پھر مسیح کا اپنے آپ کو نیک کا مصداق نہ قرار دینا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ کسر نفسی سے وہی قول صحیح ہو سکتا ہے جس کی صحت کسی طرح سے ہو سکے۔ مثلاً اور لوگ کیسے ہی نیک ہوں مگر چونکہ ان کی انسانیت میں نقص ہے تو بنابریں وہ اپنے کو ناقص کہہ سکتا ہے مگر حضرت مسیح کی انسانیت ہر برائی سے منزہ ہے اس لئے وہاں نکوئی کی نفی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی۔ پس جب کسر نفسی کا عذر باطل ہوا تو نکوئی کی نفی کرنے سے مسیح کا اور انسانوں کی طرح غیر معصوم ہونا بداہتہً ثابت ہوا۔ اسی طرح انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا (دیکھو متی ۲۶/۷ مرقس ۱۴/۳ یوحنا ۱۲/۳) یوحنا میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ آدھ سیر خالص عطر کا استعمال اس عورت سے آپ نے کرایا۔ اس نے کچھ سر پر ڈالا (مرقس) کچھ پاؤں پر ملا۔ (یوحنا)

لوقا میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ

ایک عورت نے جو اس شہر کی بدچلن اور فاحشہ عورت تھی مسیح کا پاؤں دھویا پھر اپنے بالوں سے پونچھا پھر انہیں چوما اور ان پر عطر ملا۔ (لوقا ۷/۳۸)

یہ واقعہ صرف لوقا میں ہے۔

ظاہر ہے کہ اجنبی عورت بلکہ فاحشہ اور بدچلن عورت سے سر کو اور پاؤں کو ملوانا اور وہ بھی اس کے بالوں سے ملا جانا کس قدر احتیاط کے خلاف کام ہے۔ اس قسم کے کام شریعت الہیہ کے صریح خلاف ہیں۔ امثال میں کیا خوب لکھا ہے کہ

"بیگانہ عورت تنگ گڑھا ہے اور فاحشہ گہری خندق ہے وہ راہزن کی طرح گھات میں لگی ہے اور بنی آدم میں بدکاروں کا شمار بڑھاتی ہے۔"

(امثال باب ۲۳ فقرہ ۲۸)

اسی طرح انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معجزہ سے شراب سازی کا کام یک اپنا جلال

[۲] مرقس میں صرف ایک مرتبہ رہائی مانگنے کا ذکر ہے۔ متی میں مسیح کے تین بار دعا مانگنے کا ذکر ہے؛

ظاہر کرتے تھے۔ (دیکھو انجیل یوحنا ۲/۲)

(یہ واقعہ صرف یوحنا میں ہے)

دیکھو شراب جیسے ام الخبائث چیز کا بنانا اور شادی کی دعوت کے لئے اس شراب کو پیش کرنا اور خود شرابی اہل مجلس کی دعوت میں مع والدہ کے شریک ہونا اسی یوحنا میں موجود ہے۔ حالانکہ شراب عہد عتیق کی کتابوں میں قطعی حرام قرار پا چکی تھی۔ حضرت یسعیاہ شراب پینے والوں کی بابت فرماتے ہیں:۔

اُن پر افسوس جو مے پینے میں زور آور اور شراب ملانے میں پہلوان ہیں۔ (دیکھو یسعیاہ باب ۵ فقرہ ۲۲)

حضرت ہوسیع فرماتے ہیں:۔

بدکاری اور مے اور نئی مے سے بصیرت جاتی رہتی ہے۔ (ہوسیع ۴/۱۱)

دانی ایل نبی بھی شراب کو نجس اور ناپاک کرنے والی بتلاتے ہیں۔ (دانی ایل باب اول فقرہ ۸)

باوجود اس کے کہ اکثر عہد عتیق کی کتابوں میں اسکی ممانعت اور مذمت مذکور تھی۔ لیکن مسیح نے شرائع انبیاء سابقہ کی کچھ پرواہ نہ کی اور بقول یوحنا شراب بنائی اور شرابی مجلس میں مع والدہ کے شریک ہوئے۔ حالانکہ خود ہی فرماتے ہیں:۔

یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ (متی ۵/۱۷)

ان حالات میں مسیح کی شراب سازی خلاف شریعت فعل ہے۔

انجیل کے مطالعہ سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے کذب کو روا رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح کا قول سردار کی لڑکی کی بابت اس طرح منقول ہے:۔

تم کیوں غل مچاتے اور روتے ہو لڑکی مر نہیں گئی بلکہ سوتی ہے۔ (متی ۹/۲۴ مرقس ۵/۳۹ لوقا ۸/۵۲)

اس کے بعد مسیح نے کہا اے لڑکی اُٹھ۔ وہ لڑکی اُٹھ کر چلنے پھرنے لگی۔ اس واقعہ پر عیسائی سمجھتے ہیں کہ وہ لڑکی مر گئی تھی حضرت مسیح کے معجزہ سے زندہ ہوئی۔ چنانچہ لوقا سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ لوقا کے الفاظ یہ ہیں:۔

اس کی روح پھر آئی اور وہ اسی دم اٹھی۔

(اس جگہ یہاں بھی لفظ متفرد ہے)

روح پھر آنا دلالت کرتا ہے کہ اس کی روح نکل چکی تھی دوبارہ زندہ ہوئی۔ لہٰذا ضرور تسلیم کرنا پڑیگا کہ مسیح نے اس جگہ ناراست بات کہی اور خلاف واقعہ شہادت دی۔ حالانکہ مسیح نے خلاف واقعہ بات کرنے سے خود ہی شاگردوں کو منع کیا ہے۔ (مرقس باب ۱۰/۱۹) خون نہ کر زنا نہ کر چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے۔ امثال ۱۹/۵ میں ہے کہ جھوٹا گواہ بے سزا نہ چھوٹیگا اور جھوٹ بولنے والا رہائی نہ پائیگا۔

اسی طرح یوحنا میں ہے کہ

لوگوں نے مسیح سے کہا کہ تم عید میں جاؤ میں ابھی اس عید میں نہیں جاتا۔ لیکن جب اس کے بھائی عید میں چلے گئے اس وقت وہ بھی گیا۔ (یوحنا ۷/۸)

دیکھو حضرت مسیح نے عید میں جانے سے انکار کیا۔ اور پھر چھپ کے گئے۔ ——— اور متی کے حوالہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے جھوٹ بولنے اور کتمان حق کرنے کی اجازت بھی دی ہے۔ چنانچہ متی میں ہے:۔

تب اس وقت اس نے حکم دیا کہ کسی کو نہ بتانا کہ یہ یسوع مسیح ہے۔ (متی ۱۶/۲۰)

یہ مضمون لوقا اور مرقس میں بھی ہے۔

ظاہر ہے کہ جب امر حق کے پوشیدہ کرنے کا حکم فرمایا تو صراحۃً ثابت ہوا کہ اگر کہیں بتانے ہی کی ضرورت پڑے تو خلاف حق ناراست بات کہہ دو۔ ان واقعات سے مسیح کی تعلیم متعلقہ صدق وکذب ظاہر وباہر ہے۔

ہمیں انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح اپنی والدہ کی تعظیم نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ یوحنا میں حضرت مسیح کا قول اپنی والدہ کی نسبت یہ ہے:۔

اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام (یوحنا ۲/۴)

یوحنا کے خاتمہ پر ہے کہ مسیح نے اپنی ماں اور اپنے عزیز شاگرد کو صلیب کے پاس کھڑے دیکھ کر یوں کہا:۔

اے عورت دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے (۱۹/۲۶)

دیکھئے ان ہر دو جملوں سے مسیح نے والدہ محترمہ سے کتنی بے التفاتی کی ہے۔ مقام غیرت ہے کہ مسیح اپنی والدہ کو سیدھے ماں بھی کہکر پکارا نہیں کرتے اور القاب تو کہاں بلکہ نہایت ادنیٰ اور بے وقعتی پر دلالت کرنے والا لفظ

عورت، ماں بجائے استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ والدین کی تعظیم کا حکم اتنا موکد ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے لوح موسیٰ پر اپنے ہاتھ سے لکھ کر دیا تھا۔ (خروج ۲۰/۱۲)

امثال میں لکھا ہے اپنے ماں باپ کو خوشی رکھ، اپنی والدہ کو شادماں رکھ۔ (دیکھو امثال ۲۳/۲۵)

اسی طرح تاکیدی حکم استثنا ۵/۱۶ احبار ۱۹/۳ میں بھی موجود ہے اسی طرح مسیح نے خود فرمایا ہے:۔

خدا نے فرمایا ہے کہ باپ کی اور ماں کی عزت کر اور جو باپ یا ماں کو بُرا کہے وہ ضرور جان سے مارا جاوے (متی ۱۵/۴ مرقس ۷/۱۰)

اب جب مسیح نے ماں کی تحقیر اور بے عزتی ظاہر کر کے شرائع سابقہ کے تاکیدی احکام بلکہ خود اپنے ہی قول کے خلاف کیا تو ان کے غیر معصوم اور غیر محفوظ ہونے میں از روئے بائیبل کیا شک رہا۔

ہمیں انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے یہود کے علماء کے حق میں درشت الفاظ اور نہایت سخت کلام کا استعمال کیا ہے۔ متی باب ۲۳ کے فقرات حسب ذیل ہیں:۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ آسمان کی بادشاہت کو لوگوں پر بند کرتے ہو۔ (۱۳)

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو کہ تم بیوہ عورتوں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہو۔ (۱۴) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس ہے کہ ایک مرید کرنے کے لئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مرید ہو جاتا ہے تو اُسے اپنے سے دونا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔ (۱۵) اے اندھے راہ بتانے والو (۱۶) اے احمقو اور اندھو (۱۷) اے اندھو (۱۹)

اے سانپو اے افعی کے بچو تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے (۳۳) اے سانپ کے بچو (لوقا ۳/۷)

اے بے اعتقاد اور کجرو قوم (لوقا ۹/۴۱) تم اپنے باپ ابلیس سے ہو (یوحنا ۸/۴۴) بے ایمانوں کو مسیح نے کتا کہا دیکھو کنعانی عورت کا قصہ (متی ۱۵/۲۶)

[illegible]
[illegible] ایک طرف تو یہ مسیح کی سخت گالیاں ہیں اور دوسری طرف مسیح کے یہ فقرات ہیں :-

"لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو اس کو احمق کہیگا وہ آگ کے جہنم کا سزاوار ہوگا۔"

(متی ۵/۲۱)

اب مسیح کے الفاظ ناظرین کے سامنے ہیں۔

ہمیں انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اپنے عہدے کا مقصد بھی پورا نہ کیا۔ دیکھو مسیح خود فرماتے ہیں۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ (یوحنا ۱۶/۱۲)

پس جب مسیح کی نسبت یہاں تک لکھا ہے کہ وہ فرض تبلیغ کو بھی ناقص و ناتمام چھوڑ کر گئے۔ تو صاف معلوم ہوا کہ مسیح نے خدا کی تمام باتیں اس کے بندوں تک نہیں پہنچائیں یہ اکیلا الزام جو انجیل کے حوالہ سے ظاہر ہے سب الزاموں سے ڈبل ہے۔ اور شانِ رسالت کی تنقیص کا باعث ہے۔

نوٹ یہ نتائج انجیلی حوالجات پر مبنی ہیں۔ اہل اسلام ان کے ذمہ وار نہیں ہیں۔

(باقی باقی)

جماعت اہل حدیث کی جماعتی پراگندگی

اور

اصحاب درد کی نیک مساعی

(از قلم مولوی محمد صاحب چیکر دھر پوری)

عرصہ دراز سے میں جماعت اہل حدیث کی ناگفتہ بہ انتشار، خطرناک پراگندگی اور رو بہ زوال حالات کا نہایت سوز و درد سے مطالعہ کر رہا ہوں۔ ایک نہیں بیسیوں مضامین جماعتی تنظیم و تالیف، اور آپس کے اختلافات و اشتات کے متعلق دیکھنے میں آئے۔ نہایت قیمتی سے قیمتی تجاویز بھی زینت صفحات بنیں۔ بہترین اسکیمیں بھی بنائی گئیں۔ مگر افسوس یہ حقیقت کتنی تلخ اور مایوس کن ہے کہ جتنی ترکیبیں سنوارنے کی کی گئیں اتنا ہی الجھاؤ پیدا ہوتا گیا۔ جتنی کوشش حقیقت سے قربت کی کی گئی اتنا ہی بعد ہوتا گیا۔ آج حال یہ ہے (خدا میرا خیال غلط کرے) کہ جماعت اہل حدیث من حیث الجماعت تقریباً مردہ ہو چکی ہے۔ زندگی کی روح فنا ہو چکی ہے۔ رہے سہے آثار حیات بھی تدریجی طور پر مٹتے جا رہے ہیں۔ کتاب و سنت کا وہ شوق و ذوق جو آج سے [illegible] تھا قصہ پارینہ ہو کر رہ گیا [illegible] اہل [illegible] مسائل [illegible] رہ گئی ہے جس میں [illegible]

[illegible]

اطاعت کتاب کا یہ خلاصہ ہے۔ کیا انہیں لچھنوں سے ہم زندہ جماعت میں شمار کئے جا سکتے ہیں؟ کیا ہماری حالت اور ان مبتدعین و جامدین کی حالت میں کچھ بھی فرق ہے جو مزے لے کر کے فقیر بن کر روایتی و سماعی باتوں پر شدت سے معتقد ہیں اور اپنے دل کی گہرائیوں سے اسے اپنا ذریعہ نجات اور آخری جادۂ عمل سمجھے ہوئے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ جیسے کتاب و سنت کے اثرات سے ان کے دل خالی اور ان کا ذوق ابا کر رہا ہے۔ ویسا ہی ہمارے دل اور زبان عملاً کتاب و سنت اور سلف صالحین کے "اسوۂ عمل" کے باغی اور سرکش ہو رہے ہیں۔ جس طرح دوسری جماعتوں نے اپنے کو ہلاکت و خباثت کے دلدل میں پھنسا دیا تھا صرف اس وجہ سے کہ ان کا یہ اعتقاد راسخ ہو چکا تھا کہ عملی تعلیم احکام اسلام و فرائض رسول انام پر ضروری نہیں بلکہ چند چھوٹے چھوٹے مسائل کو اپنا سرمایۂ عمل بنا کر جنت بہشت کے [illegible] سمجھے بیٹھے تھے۔ انجام کار ہمارے سامنے [illegible]

[illegible]

[illegible] سے ٹکرا دیتی ہیں اور [illegible] [illegible] ہیں کیا [illegible] کیا جماعت اہل حدیث نے ہندوستان [illegible] جرأت نہیں کیا تھا؟ کیا پنجاب کا چپہ چپہ اور بالاکوٹ کے میدان کارزار کا ذرہ ذرہ اور وادی سرحد کی پہاڑیاں ان کی مساعی جمیلہ کی زندہ یادگار نہیں ہیں؟ کیا بدعت و شرک کے خلاف تقریریں و تحریریں نہیں نکلتی تھیں؟ کیا وہ مسلک تقیہ سے لساناً انکار کرتے ہوئے عملاً اس کی تائید کرتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ آج کیا ہو رہا ہے مصلحت بینی پر بہتیرے ذمہ دار اہل حدیث اپنے مسلک اور مشہور شیوۂ اعلان حقانیت کو پامال کر رہے ہیں۔ پھر ایسی صورت میں جبکہ خضر ہی غلط رہنمائی کریں تو منزل مقصود تک رسائی معلوم اور لیلیٰ مطلوب سے وصال خواب و خیال۔

گستاخی معاف! ہمارے علماء جو صحیح معنوں میں ہماری رہنمائی کے ذمہ دار تھے آج اپنے فرائض کو فراموش کر کے ہم عوام کو گمراہی اور بادیہ ضلالت میں "خبط عشوا" بنا کر بھٹکا پھر رہے ہیں۔ ہماری جماعت کا طرۂ امتیاز مسلک کتاب و سنت" کا اتباع اور روایات و محدثات سے ابا تھا۔ مگر آج خود ہماری جماعت میں ایک نہیں چند پارٹیاں بن گئی ہیں اور ایسی پارٹیاں کہ اگر ایک پارٹی سے انکار کیجئے تو جہنم کے "طبقہ سفلی" کے یقیناً مستحق ٹھہرئیے۔ اگر ان کے خانہ ساز "لائحہ عمل" سے سرمو انحراف کیجئے تو گردن زدنی اور قابل کشتنی ٹھہرئیے۔ ہر پارٹی اپنی اپنی ڈفلی بجا رہی ہے اور ٹولی ٹولی بنا کر اجتماعی طاقت کو نہایت بے دردی اور سفاکی سے ذبح کر رہی ہے۔

خدا ان علماء کی قبر پر رحمت کے پھول برسائے جنہوں نے اہل حدیث کانفرنس کی شکل میں ایک متحدہ پلیٹ فارم بنایا تھا مگر افسوس فلک کجرفتار کو جماعت کا اتحاد و ائتلاف کی پیاری ادا ایسی زہر معلوم ہوئی کہ آج اس کے خلاف بہت سے اصحاب کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے متحد ہو کر اسکے بیخ و بن سے استیصال کے [illegible] ادب سے تمام [illegible] اصحاب جماعت کی خدمت میں عرض کرونگا کہ خدا [illegible]

[illegible]

وہ ملی ... اور ... [illegible]
ددرس علی ... [illegible] ... میں بافائدہ
صرف ہو رہی ہیں۔ بلکہ جسم واللہ تعالیٰ آخرہ کا دلخراش
نظارہ ہمارے اور آپ کے پیش نظر ہے۔ آئیے! ایک ہی
نظام کو اپنا محود و مرکز تسلیم کر کے اعلیٰ کے ... گردش
پر چل ... دنیا ... قوم ... کے مقاد کو حاصل کریں
اس وقت سیاسی رفتار اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے
کہ اگر ہم اپنے تغافل و تساہل اور جمود و خمود کو یک قلم
نہ چھوڑ دیں گے تو ذلت آفرین نتائج سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے
ہم کنار رہنا ہوگا۔

میں جناب شاکر صاحب کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے
"انقلاب زندہ باد" کے پردے میں پیام انقلاب دیا ہے
میں نہایت خندہ پیشانی سے اس پر لبیک کہتا ہوں اور
ان کی تجاویز سے اتفاق کرتا ہوں۔ اس وقت نوجوان علما
آزمودہ کار علماء کی قیادت میں تبلیغ دین متین و توصیہ کتاب و
سنت کے لئے نکل پڑیں تو اس وقت ایک بہت بڑے
فریضہ سے سبکدوش ہوں۔ ہر جگہ "کانفرنس" کا جال
بچھا دیا جائے۔ صوبہ وار، ضلع وار، ڈویژن وار و قصباتی
شاخیں قائم کر دی جائیں تو مہینوں کا پروگرام تھوڑے
وقت میں انجام دیا جا سکتا ہے۔ اس وقت اسکی ضرورت
نہیں ہے کہ "مسلمان کیا کریں"؟ "غریب مسلمان کدھر جائیں"؟
"جماعت اہل حدیث کس سے تعاون کرے"؟ بلکہ ضرورت
یہ ہے کہ جہاں جس جگہ، جو نسا سہل الحصول "لائحہ عمل" بن
سکے بنائیں۔ اور اہل حدیث کانفرنس (جس کا جلسہ ۸۔
۹۔ اپریل کو فتح گڑھ ضلع گورداسپور ہونے والا ہے)
کی زیر سرکردگی "عمل" پر چل پڑیں۔ ورنہ نصب العین
کی تعیین اور اصول کی وضع میں جس طرح مسلمان برادران
وطن کے مقابلہ میں پچاس سال پیچھے رہ گئے ہیں۔ اگر اس وقت
بھی لفظی نزاع اور باہمی کشاکشی میں اس مبارک گھڑی اور
سنہری موقع کو کھو بیٹھے تو ... [illegible] ... رہ جائے
بھی کوئی آپ پر ترس نہ کھاتا تھا۔ اب میں آخری گذارش کرتا
کہ ... [illegible]
... [illegible]

ویدوں کے تراجم اور تفاسیر

(مرقومہ جناب مقصود حسن صاحب ...)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اردو میں اگرچہ آریوں کے خلاف مناظرانہ انداز میں کافی
کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ لیکن ہم کو افسوس ہے کہ اون میں
بہت ہی کم ایسی ہیں جن کو واقف کار مصنفین نے لکھا ہو
ورنہ زیادہ تر لوگوں نے سوامی دیانند جی کے ترجمۂ وید اور
دیگر کتابوں کو پڑھ کر ان پر اعتراضات کر دیئے ہیں۔ خود
ویدوں کا مطالعہ اون میں سے کسی نے نہیں کیا۔ الا ماشاء اللہ
ایسی کتابوں اور رسالوں کے ذکر کو چھوڑ کر ہم صرف ان
رسالوں کا ذکر کریں گے۔ جس سے ناظرین کو وید کے مضامین
پر کچھ وقوف حاصل ہو سکتا ہے۔ اور جن کی تعداد چند سے
زیادہ نہیں ہے۔

سرگذشت وید یا ۱۱۳۱ وید کے چار کیونکر رہ گئے۔
مؤلفہ مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی لاہور۔ یہ ایک
آریہ اور ایک مسلمان کا فرضی مناظرہ ہے۔ اس میں ویدوں
کے متعلق مفید معلومات ہیں۔

ویدوں کا بہشت۔ یہ رسالہ بھی مولوی عبدالحق
صاحب ممدوح نے لکھا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ویدوں
کی رو سے بھی بہشت میں وہ تمام چیزیں پائی جاتی ہیں
جن کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔

سوامی دیانند اور وید۔ اس میں غازی محمود
دھرمپال صاحب بی۔ اے لدھیانہ نے سوامی دیانند
کے ترجمہ یجر وید سے چھانٹ کر وہ منتر جمع کر دیئے ہیں۔
جن میں جدال و قتال کا ذکر ہے۔

قدیم ہندوستان میں گائے کے گوشت کا استعمال۔ یہ ترجمہ ہے ڈاکٹر راجہ راجندر لال متر کے
ایک عالمانہ انگریزی مضمون کا جو ممدوح کی کتاب
INDO - ARYANS
... [illegible] ... رسالہ
... [illegible]

ویدوں کے حوالے بھی ہیں مگر بہت کم۔ اس کمی کو پورا کرنے
کے لئے خاکسار راقم الحروف (مقصود حسن متوطن ...) نے
ایک انگریزی مضمون Use of Beef in Ancient India
میں تحریر کیا تھا۔ جو پہلے انجمن اشاعت احمدیہ لاہور کے
سہ ماہی انگریزی رسالہ میں شائع ہوا۔ اور پھر اخبار ...
لاہور میں نومبر ۱۹۳۵ء میں چھپا۔

قدیم ہندوستان میں بہشت کا تخیل۔ یہ مضمون بھی
راقم الحروف کا تحریر کردہ ہے اور مولوی عبدالحق صاحب کی
کتاب سے بہت مختصر ہے۔ تاہم اس مضمون میں جو وید منتر
استناد میں پیش کئے گئے ہیں اون میں سے اکثر کتاب مذکور
میں نہیں ہیں۔ یہ مضمون رسالہ "نظام المشائخ" دہلی بابت
نومبر ۱۹۳۰ء میں چھپا تھا۔

کائنات اور اس کا خالق ویدک رشیوں کے خیال کے مطابق۔ اس رسالہ میں راقم الحروف نے وید کے
اون تمام سوکتوں اور منتروں کا ترجمہ دیا ہے۔ جن میں کائنات
کے آغاز اور خدا کی ذات و صفات کا بیان ہے۔ یہ رسالہ
نظام المشائخ میں بالاقساط اپریل ۱۹۳۲ء سے دسمبر ۱۹۳۲ء
تک شائع ہوا ہے۔

اتھروید پر ایک نظر۔ اس میں اتھروید کے جستہ
جستہ گیتوں کا ترجمہ راقم الحروف نے درج کیا تھا جس کی
چند قسطیں رسالہ "تبلیغ" انبالہ میں ۱۹۲۸ء و ۱۹۲۹ء میں
شائع ہوئیں۔ بعد میں جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ اسلام انبالہ نے
پوری کتاب کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ کیا لیکن
یہ ارادہ عمل میں نہ آ سکا (غالباً کمی سرمایہ کی وجہ سے)
اور اب تک کتاب کا مسودہ بھی دفتر تبلیغ سے شائع گم
ہو گیا ہوگا۔

... [illegible] ... مقصود حسن متوطن ... [illegible]

اخبار اہلحدیث امرتسر کے جون ۔ جولائی ۔ اگست اور اکتوبر ۱۹۳۸ء کے پرچوں میں چھپا تھا۔

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب مصنفہ
پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی، مقیم امرتسر

اس کتاب کے نصف اول میں ویدک الہام اور رشیوں وغیرہ کے متعلق مضامین ہیں۔ اور نصف دوم میں ویدوں کا پایہ تہذیب سے گرا ہوا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اچھی کتاب ہے اور مارمین منیجر صاحب اہلحدیث" امرتسر سے ملتی ہے۔ پنڈت آتمانندجی اور بھی مفید کتابیں چھپوانے والے ہیں۔ مثلاً ویدارتھ پرکاش کا دوسرا حصہ۔ اور قربانی کا ثبوت ویدوں سے وغیرہ۔ ہم کو ان کے شائع ہونے کا انتظار ہے۔

پنڈت ستیہ دیوجی (سابق غلام حیدر صاحب) نے بھی کئی چھوٹے چھوٹے لیکن مفید رسالے ویدوں کے متعلق شائع کئے ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) پیدائش دنیا از روئے وید
(۲) پیدائش دنیا از روئے برہمن گرنتھ
(۳) ویدوں کے ظاہر کنندہ
(۴) وید کیا چیز ہے۔
(۵) اہل ہنود کے علوم الہیہ۔

کتابوں کے مضامین اُن کے نام سے ظاہر ہیں۔ تمام کتابیں تقریباً ۶ مر میں مصنف سے دفتر دھرم دیاکر۔ گولا دینا ناتھ شہر بنارس سے یا دفتر اہل حدیث امرتسر سے ملیں گی۔

حدوث وید۔ جہاد وید۔ یہ دونوں رسالے حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب زید مجدہم کی تالیفات سے ہیں اور دفتر اہلحدیث امرتسر سے ملیں گے۔

ویدک پدانو کرم کوش۔ یہ اعلیٰ درجہ کی کتاب ابھی حال میں میری نظر سے گزری ہے۔ مصنف اس کے پنڈت وشوبندھو شاستری ہیں۔ اس کتاب میں جو دو جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ برہمن گرنتھوں اور آرن یکوں میں آئے ہوئے تمام الفاظ کی فہرست دی ہے اور ہر لفظ کے متعلق بتلایا گیا ہے کہ وہ کہاں کہاں ان کتابوں میں وارد ہوا ہے۔ یہ کتاب دراصل سوامی وشویشورآنند اور سوامی نیتانند کی فہرستوں کے سلسلہ میں ہے۔ جن کا ذکر اخبار اہلحدیث" مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء کے ص۱۲ پر کیا ہے۔ وشوبندھوجی اسی طرح کی ایک فہرست اپنشدوں کے الفاظ کی بھی تحریر کر رہے ہیں۔ پنڈت جی وہی بزرگ ہیں جو حلقہ آریہ سماج سے زبردستی خارج کئے جا چکے ہیں (دیکھو اہلحدیث مورخہ ۵ مارچ ۱۹۳۶ء ص۹)

خاتمہ اب اس طویل اور خشک مگر پُر از معلومات مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔ اگر اللہ پاک کو منظور ہے تو یہ مضمون علیحدہ بھی ایک رسالہ کی شکل میں **معلومات وید** کے نام سے شائع کیا جاویگا۔ کوئی اہل ہمت صاحب مطبع اس کو چھاپنے کے لئے آمادہ ہوں تو اطلاع دیں۔ یہ رسالہ دراصل تین ابواب میں منقسم ہے۔ جن میں سے دو باب ناظرین اخبار اہلحدیث کی نذر کئے جا چکے ہیں۔ پہلا باب معلومات عامہ کا ہے جو اہلحدیث" مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۹ء ص۹ کالم ۲ کے آغاز پر ختم ہوتا ہے۔ دوسرا باب تراجم اور تفاسیر کا ہے جو مذکورہ بالا تاریخ کے پرچہ کے عنوان "چتر وید بھاشیہ کار" سے شروع ہو کر آج ختم ہو رہا ہے۔ چونکہ مضمون خشک ہے اور ممکن ہے کہ ناظرین اس کو پڑھتے پڑھتے اکتا گئے ہوں۔ اس لئے اس سلسلہ کو سردست ختم کرکے "آریہ مشن" کے اور مضامین جو دلچسپ بھی ہونگے۔ ہدیۂ ناظرین کئے جائینگے۔ زاں بعد معلومات وید کا تیسرا باب شائع کیا جاویگا۔ جس کا عنوان ہو گا:۔ "چتر وید انوکرمنی" یعنی فہرست مضامین ہر چہار وید۔ فقط۔ والسلام!

(مقصود حسن از جھانسی)

ضروری پیغام!

مسلمانان عالم کے نام

عالیشان تجارت

(از قلم مولوی ابو نعیم عبدالرحیم صاحب از بہاول پور سٹیٹ)

قرآن کریم اور فرقان حکیم یعنی برہان عظیم میں خدائے علیم و حلیم ایک تجارت یعنی سوداگری کی طرف توجہ دلاتا ہوا فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(سورہ صف ۔ پارہ ۲۸)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو کیا خبردار کردوں میں (اللہ) تم کو اوپر (ایک) سوداگری کے کہ نجات (رہائی) دے تم کو (لوگو) عذاب درد دینے والے (وہ یہ کہ) ایمان لاؤ (سچے دل سے) ساتھ اللہ (تعالیٰ) کے اور رسول اوس کے کے اور جہاد کرو بیچ راہ خدا کے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے یہ (کام) بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم (لوگ) جانتے بخشے گا (اللہ) واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور داخل کرے گا (اللہ) تم کو بہشتوں میں (کہ) چلتی ہیں نیچے اون کے نہریں جگہیں رہنے کی پاکیزہ ہیں بیچ بہشتوں عدن کے یہ ہے مراد پانا بڑا ایک بات اور کہ چاہتے ہو اوسکو مدد خدا کی طرف سے اور فتح نزدیک اور خوشخبری دے (اے نبیؐ) ایمان والوں کو۔

صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ نبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین و

مسلمانو! یہ ایک ایسی تجارت ہے کہ کبھی خسارہ میں نہ رہے گی۔

مسلمان لوگ خدا جانے کب اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں؟ خدایا ہم سب مسلمانوں کو توفیق عطا کر دین اسلام کی خدمت پر کمربستہ فرما۔ آمین!

وما علینا الا البلاغ

فتاوی

س ۱۰۴ } عبادات بدنیہ کا ثواب مردے کو بخشا جائے تو اس کو پہنچتا ہے یا نہیں؟ عمرو پہنچنے کا قائل ہے زید عدم کا۔ عمرو احادیث ذیل سے استدلال کرتا ہے۔ (مفتی)

روی ابوبکر النجاد فی کتاب السنن عن علی بن ابی طالب ان النبی صلعم قال من مر بین المقابر فقرأ قل هو الله احد احد عشر مرة ثم وهب اجرها للاموات أعطی من الاجر بعدد الاموات۔ وفی سنة ایضا عن انس یرفعه۔ من دخل المقابر فقرأ سورة یٰس خفف الله عنهم یومئذ۔ و ایضا و من ابی بکر الصدیق رض قال رسول الله صلعم من زار قبر والدیه او احدهما فقرأ عنده او عندهما یٰس غفر له و ایضا روی ابو حفص بن شاهین من انس رض قال قال رسول الله صلعم من قال الحمد لله رب العالمین رب السموات و رب الارض الی آخر الحدیث

آخر حدیث کے الفاظ یہ ہیں ثم قال اللهم اجعل ثوابها لوالدی لم یبق لو الدیه حق الا اداه الیهما ——— روی ابوبکر النجاد فی کتاب السنن من حدیث عمرو بن شعیب من ابیه عن جده انه سأل النبی صلعم فقال یا رسول الله ان العاص بن وائل کان نذر فی الجاهلیة ان ینحر مائة بدنة و ان هشام بن العاص نحر حصته خمسین افیجزئ عنه فقال صلعم ان اباك لو کان اقر بالتوحید فصمت عنه او تصدقت عنه او اعتقت عنه بلغه ذالك. وروی الدار قطنی قال رجل یا رسول الله کیف ابر ابوی بعد موتهما فقال ان من البر بعد البر ان تصلی لهما مع صلوتك و ان تصوم لهما مع صیامك و ان تصدق عنهما مع صدقتك - وفی کتاب القاضی الامام ابی الحسین بن الفراء عن انس رضی الله عنه انه سأل رسول الله صلعم فقال یا رسول الله انا نتصدق عن موتانا و نحج عنهم و ندعو لهم فهل یصل ذالك الیهم قال نعم و یفرحون به کما یفرح احدکم بالطبق اذا اهدی الیه - (عینی شرح بخاری جلد اول ص ۸۴۵ و ص ۸۴۶)

اب جناب سے دریافت طلب یہ امر ہے کہ آیا عمرو کا کہنا صحیح ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو احادیث مذکورہ کا کیا جواب ہوگا؟ (المستفتی محمد اکبر خان سرگاؤں ضلع بلاسپور)

ج ۱۰۴ } قرآن پاک سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ فوت شدگاں کے واسطے طلب مغفرت ان کے حق میں مفید ہے۔ ایسا کرنا ممنوع نہیں جائز بلکہ ضروری ہے۔ ارشاد ہے :- یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ۔ اے خدا ہمیں بخش اور ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے با ایمان گزرے ہیں۔ اس لئے یہ بات درست ہے کہ قرآن خوانی کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے بشرطیکہ خلاف شرع طریق پر نہ ہو۔

(ایک آنہ برائے غریب فنڈ وصول)

س ۱۰۵ } کیا فرماتے ہیں آپ اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بی بی ہندہ کو بعوض ایک سو دس روپیہ کے اسٹامپ کاغذ پر طلاق لکھ دی اور عدت ہی میں رجوع کر لیا۔ اور روپیہ واپس کر دیا۔ کیا یہ رجوع عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۰۵ } صورت مرقومہ خلع کی ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی آیت فیما افتدت به میں ہے۔ خلع میں نکاح فسخ ہو جاتا ہے بعد ایک ماہ عدت کے بتراضی فریقین نکاح ہو سکتا ہے۔ محض رجوع کافی نہیں۔ والله اعلم!

(فتاوی ثنائیہ [illegible])

ضروری نوٹ :- مستفتی صاحبان کو چاہئے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم [illegible] بھیجا کریں [illegible] برائے غریب فنڈ [illegible] [illegible]

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ

جو عرصہ پانچ سال سے قائم ہے۔ فی الحال بیرونی و مقامی ڈیڑھ سو طلباء زیر تعلیم و تربیت ہیں۔ چار پانچ مدرسین اور ایک خادم مدرسہ کے علاوہ مدرسہ کے مکان کا کرایہ بھی مدرسہ کے ذمہ ہے۔ جس کی میزان ماہانہ یکصد سو روپیہ سے متجاوز ہے۔ اخراجات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور آمدنی بالکل محدود و غیر کافی ہے۔ جس سے کارکنوں بالخصوص بانی مدرسہ جناب مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب کو سخت دقتوں اور دشواریوں کا سامنا ہے۔

مدرسہ مذکور جماعتی امداد و اعانت کا اولین مستحق ہے۔ کیونکہ اس علاقہ میں تخمیناً تین سو میل تک کوئی دوسرا مذہبی مدرسہ نہیں ہے۔ مسلمان عموماً تعزیہ اور قبر پرست ہیں اندریں صورت یہاں ایک ایسے مدرسہ کا قیام نہایت درجہ ضروری تھا۔ جس سے نہ صرف تعلیم و تدریس ہی کا کام مدنظر ہو بلکہ اس کے ضمن میں کافی تبلیغ اور اشاعت مذہب بھی کی جا دے۔ لہذا جماعت اہلحدیث سے خصوصاً اور جملہ مسلمانان ہند سے عموماً پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ للہ مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کی طرف دست اعانت و امداد بڑھا کر عند الناس مشکور و عند الله ماجور ہوں۔

الملتمس :- ابو الوحید محمد عبد الله عقیل مئوی کان الله

المعلن :- حافظ عبد الرزاق عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلاری۔ (۸ اشاعت فنڈ وصول)

فتح اسلام

ہمارے گاؤں (موضع کماچوں) میں مرزائی ہیں جو ہمارے ساتھ ہر وقت نزاع رکھتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر کیا کرتے اور کیا کھاتے پیتے ہیں۔ یا نبی صلی الله علیہ وسلم کے بعد نبوت جاری ہے وغیرہ وغیرہ ——— آخر ۱۲ [illegible] کو حیات مسیح وختم نبوت و صدق کذب مرزا پر میدان میں باقاعدہ مناظرہ ہوا۔ اہل اسلام کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب ساکن کپورتھلہ (ریاست کپورتھلہ) مناظر تھے۔ ماشاء الله انہوں نے مرزائیت کی بدلائل قرآن و حدیث و کتب مرزا سے تردید کی اور عوام الناس پر ایسا اثر پڑا کہ ہر ایک کی زبان سے تکبیل و آفرین کے نعرے بلند ہوئے۔

الراقم۔ محمد الغنی دوکاندار کماچوں۔ ضلع جالندھر

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار۔ میعاد مہلت و میعاد غریب فنڈ ماہ اپریل میں ختم ہو جائیگی۔ اگر آیندہ خریداری بدستور منظور ہو تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۲۷۔ اپریل تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے ورنہ ۲۸۔ اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت یافتگاں مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں اگر سابقہ قیمت وصول ہو گئی تو بہتر ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

غریب فنڈ میں چونکہ ابھی گنجائش نہیں۔ جب تک بقایا سائلین کے نام اخبار جاری نہ ہو لے۔ اور آیندہ داخلہ وصول کرنے کا اعلان اخبار میں نہ کر دیا جائے نئے داخلے قطعاً وصول نہیں کئے جائینگے۔ اگر کوئی صاحب بھیجیں گے تو واپس کر دئیے جائینگے۔

۹۱ - ۱۰۷ - ۱۱۵ - ۷۹۹ - ۱۱۲۸ - ۲۱۷۸
۲۲۱۴ - ۳۱۹۱ - ۳۵۶۶ - ۴۶۱۱ - ۴۷۵۳ -
۴۸۰۷ - ۴۸۲۸ - ۵۰۳۲ - ۵۰۴۸ -
۶۰۴۶ - ۶۱۲۷ - ۶۳۴۹ - ۶۳۷۸ - ۶۹۰۳ -
۶۹۲۴ - ۶۹۳۲ - ۷۳۹۲ - ۷۵۳۶ -
۷۸۷۴ - ۷۸۸۱ - ۸۴۰۸ - ۹۴۳۸ -
۹۴۵۸ - ۹۶۸۰ - ۹۷۸۹ - ۱۰۱۳۸ -
۱۰۲۴۰ - ۱۰۳۵۱ - ۱۰۳۲۴ - ۱۰۵۸۳ -
۱۰۶۲۲ - ۱۰۶۶۰ - ۱۰۶۶۵ - ۱۱۱۰۸ -
۱۱۱۶۰ - ۱۱۲۴۵ - ۱۱۳۷۷ - ۱۱۳۸۷ -
۱۱۳۸۹ - ۱۱۵۰۲ - ۱۱۵۰۷ - ۱۱۶۳۸ -
۱۱۷۱۰ - ۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۶۹ - ۱۱۹۳۷ -
۱۲۰۳۴ - ۱۲۰۳۵ - ۱۲۰۴۰ - ۱۲۰۹۴ -
۱۲۱۵۹ - ۱۲۱۶۳ - ۱۲۱۶۷ - ۱۲۱۶۹ -
۱۲۱۷۷ - ۱۲۱۷۸ - ۱۲۱۸۰ - ۱۲۲۶۰ -
۱۲۲۷۲ - ۱۲۲۸۳ - ۱۲۲۸۸ - ۱۲۲۹۸ -
۱۲۳۰۳ - ۱۲۳۳۴ - ۱۲۳۵۵ - ۱۲۳۵۷ -
۱۲۳۵۹ - ۱۲۳۶۱ - ۱۲۳۶۴ - ۱۲۳۶۵ -
۱۲۳۶۶ - ۱۲۳۶۷ - ۱۲۳۶۸ - ۱۲۳۶۹ -
۱۲۳۷۰ - ۱۲۳۷۵ - ۱۲۳۷۷ - ۱۲۳۸۹ -
۱۲۴۳۵ - ۱۲۴۴۸ -

غریب فنڈ ۲۹۸۰ - ۹۶۱۴ - ۹۸۷۳ -
۱۱۳۲۶ - ۱۱۵۳۹ - ۱۱۸۹۰ - ۱۲۳۲۳ -

گول میز کانفرنس کی تائید قاضی محمد رمضان صاحب ساکن اکاڑہ ضلع منٹگمری اور بعض دیگر حضرات بھی کرتے ہیں

جلسہ اہل حدیث کانفرنس ۷-۸-۹ اپریل کو فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں شریک ہونا ہر اہل حدیث بھائی کا جماعتی فرض ہے۔ پنجاب و سرحد اور سندھ کے اصحاب کو بہت دیر بعد یہ موقع نصیب ہو رہا ہے۔ اس لئے ان کو خود اور اپنے احباب سمیت شریک ہو کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کرنا چاہئے نیز کانفرنس کی ضروریات، غرض و غایت یعنی تبلیغ توحید سنت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہر بہی خواہ کو اس کی مالی امداد کرنی چاہئے ——— جلسہ کے اختتام کے بعد شہر امرتسر میں میلہ منڈی بسا کھی بھی حسب دستور سابق لگیگا۔ اس لئے سوداگر و تاجر حضرات اس موقع سے مالی فائدہ اٹھا کر ایک پنتھ دو کاج کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ موسم اگرچہ تبدیل ہو رہا ہے مگر پھر بھی معمولی سا کمبل یا کم از کم گاڑھے (کھدر) کی چادر یا لوئی وغیرہ ضرور لانی چاہئے۔ بہت بھاری بستر ساتھ لانے کی ضرورت نہیں ——— جلسہ کے پوسٹر خوشنما رنگوں میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ تاہم جہاں ضرورت ہو بہت جلد طلب کریں ——— فتح گڑھ چوڑیاں کو امرتسر سے ۸½ بجے صبح۔ ایک بجے دوپہر اور پانچ بجے شام تین گاڑیاں جاتی ہیں۔ امرتسر سے ایک گھنٹہ کا راستہ ہے۔ اگر کوئی صاحب ایسے وقت امرتسر سٹیشن پر پہنچیں کہ گاڑی نکل چکی ہو اور ٹکٹ بھی امرتسر ہی کا لیا ہو تو دروازہ رام باغ سے بذریعہ موٹر لاری سفر کر سکتے ہیں۔ ریلوے سٹیشن امرتسر سے پلیٹ فارم علاوہ سے فتح گڑھ کی گاڑی روانہ ہوا کرتی ہے۔ تاہم گیٹ کیپر یا کسی ریلوے ملازم سے بھی دریافت کر لینا چاہئے ——— اگر سٹیشن پر ایسے وقت پر اتریں کہ گاڑی کی روانگی میں کافی دیر ہو تو جو صاحب دفتر اہلحدیث میں تشریف لانا چاہیں وہ کٹڑہ بھائی سنت سنگھ پوچھ لیں۔ [illegible] چوک میں بر لب سڑک [illegible] واقع ہے ——— اصحاب ثنائی برقی پریس کے متعلق کوئی کام رکھتے ہوں وہ ہال بازار میں ہال دروازہ میں داخل ہوتے ہی پہلے چوک میں بائیں جانب بالمقابل ہسپتال بجلی و چھاپ (ڈاکٹر رام رکھا) تشریف لے جائیں۔ ہال بازار میں بھی پریس کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ (خاکسار منیجر اہلحدیث امرتسر)

یاد رفتگاں اس ہفتہ مندرجہ ذیل حضرات (جن کا تعلق اہلحدیث سے بہت قدیمی ہے) کی طرف سے جنازہ غائب کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ادارہ اہلحدیث ان حضرات کے رنج میں شریک ہوتا ہوا اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ نیز ناظرین سے بھی التماس ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھن وارحمھن۔

(۱) اہلیہ صاحبہ بابو نور محمد صاحب گارڈ مقیم تھانہ اپربہا (بعارضہ ملیریا)

(۲) اہلیہ محترمہ ملک غلام محمد صاحب شال مرچنٹ کنہ کدل سری نگر کشمیر۔

(۳) اہلیہ مستری حاجی مولا بخش صاحب ٹھیکیدار چونیاں ضلع لاہور

درخواست دعا میرا ایس وی کلاس کا امتحان ۱۷۔ اپریل ۳۹ء کو شروع ہونے والا ہے۔ جملہ ناظرین اہلحدیث میرے اس نیک ارادے کی کامیابی کے لئے خلوص دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے و دیگر امیدواروں کو اس امتحان میں کامیاب کرے۔

راقم:۔ محمد شفیع متعلم ایس وی کلاس گورنمنٹ نارمل سکول۔ لالہ موسیٰ۔ ضلع گجرات (پنجاب)

اشاعت فنڈ از مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ۸ء اہل حدیث دار الاشاعت دکن ۸ء

نامہ نگار اصحاب کی خدمت میں التماس ہے کہ مضامین سفید کاغذ کے ایک طرف پختہ روشنائی سے خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ عبارت سلیس ہونی چاہئے۔ (منیجر)

دعائے صحت ملک محمد اسماعیل صاحب کی طبیعت چند روز [illegible]

ضروری نوٹ: صفحہ ۱۹ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ دفتر اہلحدیث

ملکی مطلع

جرمنی انگریزوں کی روش پر

؎ رموز مملکت خویش خسرواں دانند

آج اخبارات میں دھوم ہے کہ جرمن ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) آئے دن اپنا قدم آگے بڑھاتا جاتا ہے۔ باوجود وعدۂ امن کے وہ کسی بات پر نہیں ٹھیرتا۔

ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے وزراء نے جرمنی کے مشہور شہر میونک میں پہنچ کر ہر ہٹلر کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا۔ جس کی رو سے چیکو سلواکیہ کا علاقہ (سوڈیٹن لینڈ جس میں جرمن باشندوں کی کثرت ہے) جرمنی میں شامل کر کے ہر ہٹلر کا مونہہ بند کر دیا تھا۔ مگر جرمن ڈکٹیٹر ایسا بے باک واقع ہوا ہے کہ ایک لقمہ چبا کر دوسرے کے لئے مونہہ کھول دیتا ہے۔ پھر چند روز میں اسے بھی ہڑپ کر لیتا ہے۔ معاہدہ میونک کے بعد پہلے اس نے سلواک میں مداخلت کی پھر چیک میں۔ اسطرح سے سارا چیکو سلواکیہ ہضم کر لیا۔ حالانکہ معاہدہ میونک میں ہر ہٹلر نے خود بھی اس کی حفاظت کی ضمانت دی تھی۔ اب اس ہفتے خبر آئی ہے کہ لتھونیا کے علاقہ میمل کو بھی اس نے اپنا لقمہ بنا لیا ہے اور اب وسط یورپ کی چھوٹی چھوٹی آزاد سلطنتوں (ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک وغیرہ) پر بھی دانت رکھتا ہے۔ ہم نے جو اس کی رفتار پر گہری نظر سے غور کیا تو اس کو انگریزوں کی روش کے بالکل مشابہ پایا جس کے ثبوت میں ہم اپنے ملک ہندوستان کی تاریخ سے چند واقعات بالاجمال پیش کرتے ہیں۔

ابتدا میں انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی نے مدراس میں سوداگرانہ حیثیت سے کوٹھیاں بنائیں۔ پھر حکومت مغلیہ کو ضعیف پاکر ان کوٹھیوں سے قلعوں کا کام لینے لگے۔ اور بظاہر اپنے جان و مال کی حفاظت کی غرض سے کچھ [illegible]

[illegible]

سپاہیانِ حفاظت کے سلسلہ میں کچھ اضافہ کر لیا۔ یعنی جنگجوؤں سے ترقی کر کے توپ خانہ رکھنا شروع کر دیا۔ اور حکومت مغلیہ کو ضعیف دیکھ کر مدراس کے چند علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ پیش قدمی کرتے کرتے مدراس سے نکل کر بنگال پر ہاتھ صاف کیا۔ نواب سراج الدولہ کو شکست دی اور دربار دہلی سے دیوانی اختیارات حاصل کر لئے۔ دوسری طرف مرہٹے از خود اٹھے یا اٹھائے گئے اور تخت دہلی پر قابض ہو گئے۔ ان کو دہلی سے نکالنے میں دربار دہلی کی امداد کر کے آپ بھی خوب فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ پنجاب اور بلوچستان میں بھی داخل ہو گئے۔ بلکہ ہندوستان کی سرحد سے آگے بڑھ کر افغانستان میں بھی وارد ہو گئے۔ غرض جب تک مزاحمت نہ ہوئی اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھاتے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سارا ہندوستان بر اسمیت برطانیہ کے زیر نگیں ہو گیا۔

ملک گیری کے ایسے واقعات حکومتوں پر کوئی عیب یا بدنما دھبہ نہیں لگاتے۔ اسی لئے شیخ سعدیؒ نے حکومتوں کی نبض شناسی کر کے یہ شعر کہا ہے جو اپنے معنی میں بالکل صحیح ہے ؎

ہفت اقلیم ار بگیرد پادشاہ
ہمچناں در بند اقلیم دگر

آج اگر ہر ہٹلر علاقے پر علاقہ دبائے چلا جاتا ہے تو اس کا یہ طرز عمل انگریزوں کی سابقہ روش کے بالکل موافق ہے انگریزوں کے حلیف فرانس نے کیا کیا تھا؟ ابھی کل کی بات ہے کہ مصر کی بابت فرانس اور برطانیہ میں جھگڑا اٹھا آخر اس جھگڑے کو انہوں نے یوں نپٹایا کہ مصر پر انگریزی تسلط قائم رہا اور مراکش کو فرانس نے لے لیا چنانچہ آج تک اسی تقسیم پر دونوں حکومتوں کا عمل درآمد ہے اسی طرح روس نے وسط ایشیا میں اسلامی ممالک کو بزور دبایا ہوا ہے۔

غرض مطلب یہ ہے کہ کوئی حکومت موقع مل جانے پر کمی نہیں کیا کرتی۔ اگر اس کا کوئی وعدہ یاد دلایا جائے تو جواب ملتا ہے ہاں وعدہ تو ہے مگر فضا اور ماحول تبدیل ہو گیا ہے اس لئے ایفائے عہد میں مجبوری ہے۔ کسی امر کی [illegible]

[illegible]

ہوتا ہے مگر دوسروں کو اس کے رد کر دینے کا اختیار نہیں آج ہم جرمنی کی پیش قدمی کو قانون قدرت اور دول یورپ کی پالیسی پر جانچتے ہیں تو اس میں کوئی جدت اور ندرت نہیں پاتے۔ کیونکہ وہ اسی اصول پر چل رہی ہے جس پر چل کر یورپ کی دوسری حکومتوں نے کئی ایک آزاد ممالک کو اپنا غلام بنایا ہوا ہے۔ بایں ہمہ ہمارا قول یہی ہے کہ ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

تمام ہندوستان کے برادران اہل سنت سے

لکھنؤ کے سنیوں کی فریاد

بعنوان بالا ایک مطبوعہ تحریر بغرض اشاعت ہمارے پاس پہنچی ہے جسے درج کرنے سے پہلے یہ ظاہر کر دینا بہت مناسب ہوگا کہ امت مسلمہ میں جب سے شیعہ سنی کی تفریق ہوئی ہے اسلام کو اتنا نقصان پہنچا ہے کہ کسی یورپی سلطنت سے بھی نہیں پہنچا۔ بغداد کا سقوط ہوا تو اس کا باعث بھی شیعہ سنی تفرقہ تھا۔ تخت دہلی کو نقصان پہنچا تو اسی وجہ سے۔ ترکی اور ایرانی سرحد پر تو اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ الله کہنے پر امت مسلمہ کے لاکھوں کلمہ گو افراد کام آئے۔

چاہئے تھا کہ امت مسلمہ واقعات گذشتہ سے عبرت حاصل کر کے باہمی رواداری کا سبق سیکھتی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اقبال کا ستارہ ابھی افق سے بہت نیچے ہے۔ لکھنؤ میں سنی حضرات اس امر پر مصر ہیں کہ ہم جلوس کی شکل میں مدح صحابہ پڑھتے ہوئے شاہراہوں پر گزریں گے۔ اُدھر شیعہ لوگ اس پر بضد ہیں کہ ہم نہیں گزرنے دیں گے کیونکہ ایسا کرنے سے ہماری دلآزاری ہوتی ہے۔ حکومت کا اس پر اصرار ہے کہ ہم نقض امن کے خوف سے اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ سنی سول نافرمانی کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں چیدہ چیدہ علماء بھی سنت پوشی کے لئے [illegible]

[illegible]

"لکھنؤ کے ایک مشہور و معتبر [illegible] شائع ہوئی ہے جس کی ضروری عبارت ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

"لکھنؤ میں تین سال سے برسر عام مدح صحابہ پڑھنے کی آزادی کا سوال چھڑا ہوا ہے۔ بہت سے بھائی شاید نہیں جانتے کہ ہمارا مطالبہ کیا ہے۔ اس لئے اچھا ہو گا وضاحت کر دینا چاہئے ہیں کہ ہم اپنے لئے صرف وہی حق چاہتے ہیں جو ہندوستان میں ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں، پارسیوں، شیعوں وغیرہ تمام ملتوں اور فرقوں کو حاصل ہے۔

ہر قوم اور فرقہ کو از روئے قانون یہ حق حاصل ہے کہ اپنے چھوٹے بڑے جس مذہبی یا قومی رہنما کی وہ چاہے برسی منائے، عام مقامات پر جلسے منعقد کر کے ان کے کارنامے اور محامد و محاسن بیان کرے یا شاہراہ عام پر جلوس نکالے۔ جلوس میں اُن کے نام کے نعرے بلند کرے اور اُن کی ثنا و صفت کے اشعار پڑھے اور ہندوستان کے ہر حصہ میں اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ کوئی ایسا شہر یا قصبہ نہ ہو گا جس میں اس قسم کے جلسے نہ ہوتے یا جلوس نہ نکالے جاتے ہوں۔ بڑے بڑے متقدمین ایمان مذہب کا کیا ذکر ہے اب تو کچھ عرصہ سے سال بسال تلک، لاجپت رائے، سی آر داس، بھگت سنگھ وغیرہ کی برسیاں منائی جاتی اور گاندھی، ٹیگور، وغیرہ کی سالگرہ کے جلسے ہوتے ہیں۔

لکھنؤ میں حضرت پیر جیلانیؒ کی یادگار میں گیارھویں کا جلسہ علی الاعلان میونسپل پارکوں میں ہو سکتا ہے۔ سر سید احمد خاں، حکیم اجمل خاں، مولانا محمد علی، ڈاکٹر انصاری، غازی مصطفےٰ کمال پاشا اور مولانا شوکت علی وغیرہ کے یوم وفات پر پارکوں میں جلسے کئے جا سکتے ہیں اور اُن کی یادگار میں جلوس نکالے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر حضرات خلفائے ثلاثہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے عظیم الشان کارناموں کو بیان کرنے یا ان کی شان میں قصائد اور نظمیں پڑھنے کے لئے کسی عام مقام پر جلسے منعقد کریں یا اُن کے نام نامی پر کوئی جلوس نکالیں اور اس میں ان کے نام کے نعرے لگائیں یا اُن کی مدح کے اشعار پڑھیں تو حکومت دفعہ ۱۴۴ کے ذریعہ مزاحمت کرتی ہے۔ حکومت کا قانون ہمارے حق کی نفی نہیں کرتا۔ خود موجودہ حکومت نے پچھلے ۲۰ مارچ ۱۹۳۸ء کو [illegible] ریزولیشن میں [illegible] الفاظ ہمارا حق تسلیم کیا کہ:۔

"گورنمنٹ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ [illegible] خلفاء کی مدح پڑھنا تو اصولاً [illegible] کسی مخصوص مقام [illegible] نہیں [illegible] سنیوں کو بلا شک حاصل ہے [illegible] اور پھر ۲۸ نومبر کو جو اعلان [illegible] شائع کرایا اس میں بھی یہ لکھا [illegible] عرصہ سے گورنمنٹ کا یہ ارادہ رہا ہے کہ اگر لکھنؤ میں امن و امان کی زندگی کا سلسلہ قائم ہو جائے تو سنیوں کو موخر الذکر معنوں سے (یعنی خالص مدح صحابہ کا عام جلسہ کرنا یا جلوس نکالنا) بھی مدح صحابہ کے حق کو استعمال کرنے کا موقع دیا جائے۔"

لیکن باوجودیکہ تین ماہ سے زائد گذر گئے اور اس اثنا میں لکھنؤ میں ایسا امن و امان رہا کہ "حیدر آباد ڈے" منایا گیا۔ اور اُس کے سلسلہ میں [illegible] ہندوؤں کا جلوس نکلا۔ یوم آزادی منایا گیا۔ مسلم لیگ پولیٹیکل کانفرنس ہوئی اور مولانا ظفر علی خان صاحب کا جلوس لاٹھیوں، بلموں اور تلواروں سے مسلح رضا کاروں اور ہزار در ہزار مسلمانوں نے نکالا۔ بایں ہمہ ہم کو اپنا وہ حق استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیگئی جس کا خود حکومت نے علی الاعلان وعدہ کیا تھا۔ یہ کیوں؟ کہا جاتا ہے کہ نقص امن کا اندیشہ ہے۔ کس کی جانب سے؟ سنیوں کی طرف سے؟ نہیں بلکہ شیعوں کی جانب سے۔ حکومت کی انصاف پسندی ملاحظہ ہو کہ جس کی طرف سے نقص امن کا اندیشہ ہے وہ تو اپنے ہر قسم کے جلوس سال بھر کے اندر ہر مہینہ میں نکال سکے مگر جس کی طرف سے نقص امن کا اندیشہ نہیں ہے اُسکو جلسہ وجلوس کسی کی بھی اجازت نہیں۔ گویا دوسرے معنوں میں وہ حکومت جو مہاتما گاندھی کے مسلک عدم تشدد کی حامی اور متبع ہے سنیوں کو اپنے غیر منصفانہ رویہ سے یہ سبق پڑھاتی ہے کہ اگر تم کو اپنے لئے جلسہ وجلوس کی آزادی حاصل کرنا ہے تو تم بھی دوسروں کے جلسوں اور جلوسوں کے وقت نقص امن کرو تاکہ وہ اپنا نقصان دیکھ کر تمہاری مزاحمت ترک کر دیں۔

حالانکہ ہندوستان کی ایک عدالت العالیہ کی رائے یہ ہے کہ:۔

"عمال انتظامی کا یہ کھلا ہوا فرض ہے کہ وہ اُن شہری حقوق کی تائید کریں جن کا استقرار اُن کی اپنی دیوانی عدالتوں میں ہو چکا ہے (ہمارا حق حکومت نے خود تسلیم کر لیا اسلئے عدالت دیوانی سے رجوع کرنے کی ضرورت نہ رہی) اور ایسا کرنے میں جو [illegible] اُس میں ناکامیاب ہے۔" (آل انڈیا رپورٹر [illegible] مدراس)

اسی عدالت العالیہ کے ایک [illegible] فیصلہ میں ہے کہ

"حکومت کی جانب سے یہ کہا جانا کہ [illegible] خلاف ورزی کو روکنے اور [illegible] کے جائز حقوق میں مداخلت سے باز رکھنے کیلئے [illegible] نہیں ہے [illegible] بات ہے کہ وہ تمام اختیارات سے دستکش ہو گئی۔" (آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء [illegible] صفحہ [illegible])

اسی عدالت العالیہ نے عمال انتظامی کو قانون کا مفہوم سمجھانے کیلئے تحریر کیا کہ:۔ "امن عامہ کو قائم رکھنے کیلئے مجسٹریٹ کو خاص قسم کا اختیار دیا گیا ہے جو صرف خاص موقعوں کیلئے محدود ہے اُس کا پہلا فریضہ یہ ہے کہ ہر شخص کی اُن حقوق کے برتنے میں حفاظت کرے جو اُسکو قانوناً حاصل ہوں اور جو لوگ دوسروں کے حقوق کو پائمال کرنا چاہتے ہوں احتیاطی تدابیر سے اُنکو روکے۔" (انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲)

پھر اس سے زیادہ صراحت سے سمجھایا ہے کہ:۔

"جہاں حقوق میں مزاحمت کیجائے وہاں حقدار اشخاص کو قانون کی پوری پوری پناہ ملنا چاہئے جس حد تک کہ مقتضائے حالات ہو۔ اسکے ثبوت کیلئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ مجسٹریٹ کے اختیارات حقوق کے تحفظ میں صرف ہونا چاہئے نہ کہ حقوق کا نفاذ روکنے میں۔ ناجائز افعال کے روکنے میں نہ کہ جائز افعال کے اندر مداخلت کرنے میں۔ اگر مجسٹریٹ کو یقین ہے کہ کسی جائز حق کے نفاذ سے بلوہ ہو جائیگا تو اُس کی توقع نہیں کی جا سکتی ہے کہ وہ اُن اشخاص سے ناواقف ہو گا جن سے بلوہ کا اندیشہ ہو اور اُس کا فرض ہے کہ اُن لوگوں سے قیام امن کی ضمانت لے۔" (ایضاً)

اگر حکومت کو انصاف کرنا منظور ہوتا تو ۲۰ مارچ کے ریزولیشن میں ہمارا حق تسلیم کر لینے کے بعد اپریل کے دوسرے ہفتہ میں جب ایک جلسہ مقامی مجلس احرار نے اعلان کیا اور وہاں مدح صحابہ پڑھنے کا قصد ظاہر کیا گیا تو حکومت ہرگز دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے مدح صحابہ پڑھنے کو نہ روکتی۔ کیونکہ جہاں جلسہ تھا وہاں سنیوں کی کثیر آبادی تھی اور کسی بلوے کا احتمال بھی نہ تھا اور لکھنؤ کے بلووں کی گذشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ مدح صحابہ پڑھنے [illegible] نہیں تھا [illegible] بلوے ہوتے تو [illegible]

[illegible]

[illegible] اگر حکومت [illegible] اپنے اعلان کا [illegible] حکومت کو پاس ہونا چاہئے تھا [illegible]

اشتہار واجب الاظہار وعجیب آثار

عقیدتمندانِ خلوص کیش وخریدارانِ نیکو اندیش !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

جس طرح اللہ تعالیٰ نے عالمِ اجسام کو روشن کرنے کے لئے آفتاب کو پیدا کیا ہے اسی طرح ارواحِ مقدسہ کو روشن کرنے کے لئے ذاتِ محمدی کو پیدا کیا۔ چنانچہ ظاہری سورج کو بھی سِرَاجًا وَّهَّاجًا کہا اور آپ کی صفت میں بھی سِرَاجًا مُّنِيرًا فرمایا۔ لیکن جس طرح ظاہری سورج سے روشنی لینے کے لئے آنکھوں کی سلامتی اور حصولِ نور کیلئے آنکھ کھول کر سورج کی طرف رُخ کرنا شرط ہے۔ اسی طرح آنحضرت سے بھی فیض روحانی حاصل کرنے کیلئے دل کی صفائی اور طلب صادق شرط ہے۔ سلسلہ برکات محمدیہ اسی لئے جاری کیا گیا تھا کہ صادق الرغبت طالبوں کو بصیرت معرفت اور نورِ قلب حاصل ہو۔ ہرچند کہ میں عاجز اپنی ذات میں بوجہ امورِ دنیا میں منہمک رہنے کے اس قابل نہیں ہوں لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس سلسلہ کے شائع شدہ رسائل سعید الفطرت ارواح کے لئے ازبس مفید ثابت ہوئے ہیں کیونکہ ان میں وہی اوراد و اذکار اور دعوات و وظائف مذکور ہوتے ہیں۔ جو قرآن وحدیث میں وارد ہیں اور معلوم و مسلم ہے کہ قرآن وحدیث روحانیت کا چشمۂ صافی ہے۔ جس میں انسانی تخیلات و توہمات کا گندلا پن نہیں ہے ان رسائل کے مندرجہ اذکار کو پابندیٔ شرائط سے بجا لانے والے بعض اصحاب نے اپنے حالات و وارداتِ قلبیہ اور توفیقِ ایزدی حاصل ہونے کے متعلق جو کچھ لکھا ہے ان کے بعض اقتباس انشاء اللہ کسی اور تحریر میں ظاہر کرونگا سردست التماس یہ ہے کہ میرا ارادہ اس سلسلۂ تصنیف کو متواتر رکھنے کا ہے (وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ) گذشتہ سال میں ان رسائل کی طباعت کا انتظام بیشتر مجھے اپنی [illegible] احباب یا [illegible] ہے [illegible] اخراجات کے بہت کم ہیں [illegible] آپ [illegible] سلسلہ کو جاری رکھنا چاہتے [illegible] کوشش کریں تاکہ [illegible]

مصارف طبع اور بالائی انتظامات کے اخراجات پورے ہوتے رہیں اور لوگوں کو نفع پہنچتا رہے۔

دیگر یہ کہ جن اصحاب نے گذشتہ سال ایک ایک روپیہ چندہ دیا تھا ان کا حساب رسالہ عیدین (قُرَّةُ الْعَيْنَيْنِ بِمَسَرَّةِ الْعِيدَيْنِ) کے پہنچ جانے کے ساتھ رسالہ غازۂ رغائب (برائے جنازۂ غائب) کو بھی شامل کرکے صاف ہوگیا ہے۔ بلکہ ایک نمبر اوپر چلا گیا ہے۔ میرا یہ بھی ارادہ ہے کہ اب نئے سال سے اس کا حجم بجائے ۱۶ صفحے کے ۳۲ صفحے یعنی دگنا کردیا جائے۔ لیکن چندہ دگنا نہیں بلکہ ڈیوڑھا کیا جائے۔ یعنی ایک روپیہ آٹھ آنے۔ کیونکہ یہ سلسلہ محمدی دیگر گدیوں کی طرح تحصیل زر کے لئے نہیں ہے کہ عقیدتمندوں سے نذرانے لے کر اپنی شکم پروری کی جائے۔ خدا کا احسان ہے کہ اُس نے اس عاجز کو اپنے فضل وکرم سے اس سے مستغنی کر رکھا ہے۔ یہ تو معاملہ کی بات ہے کہ آپ روحانی سعادتوں اور برکتوں سے بھرے ہوئے رسالے لیتے ہیں اور چندہ دیتے ہیں۔ اس میں کسی قسم کی ٹھگ بازی یا بناوٹ نہیں ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ بعض عقیدتمند احباب ازراہِ قدردانی خوشدلی سے ثواب عاقبت کے لئے علاوہ رقم چندہ کے بھی مصارف کے لئے امدادی رقوم بھیجتے ہیں۔ سو اُن کو حساب سے مفت اشاعت کیلئے اُتنے رسالے زائد بھیجدیئے جاتے ہیں تاکہ نادار اور غیر شائق لوگ بھی (مفت حاصل کرکے) ان رسائل کا مطالعہ کرسکیں۔ اور اپنے اعمال و اشغال کو مطابقِ سنت ادا کرسکیں۔ کیونکہ جب تک کوئی عبادت مطابقِ سنت نہ ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی درگاہ میں قابلِ قبول نہیں ہوگی۔

سو التماس ہے کہ آپ نئے سال کیلئے ماہ اپریل تک مبلغ ایک روپیہ آٹھ آنے بذریعہ منی آرڈر اس عاجز کے نام شہر سیالکوٹ میں بھیجدیں۔ اور اپنے دیگر احباب کو بھی خریداری کی ترغیب دیویں۔ [illegible] ارسال کرنے کے [illegible]

اگلا رسالہ آپ کی خدمت میں نہیں پہنچیگا۔ کیونکہ یہاں مابعد کا حساب نہیں ہے نہ قبل نہ بھیجنے کا دستور ہے وی پی کرنے کی رسم ہے۔ جو صاحب اس کی خواہش رکھتے ہوں وہ پیشگی بھیجدیں۔ اور جو خواہش تو رکھیں لیکن چندہ نہ بھیجیں تو وہ اصحاب یا تو شوق کو اپنے پہلو میں دبائے رکھیں یا کسی مفت تقسیم کرنے والے بھائی کے دست کرم کی طرف دیکھتے رہیں۔ میرے پاس اُن اہلحدیث احباب کے علاوہ مفت دینے کا صیغہ نہیں ہے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

دوسری بشارت

اس کے ساتھ ہی آپ کو دوسری بشارت بھی سناد ولیے کہ میں نے سورہ کہف کی تفسیر کی طباعت کا انتظام بھی کرلیا ہے۔ مسودہ تیار ہے۔ خدا کی توفیق سے آپ کے یہ اشتہار پڑھنے سے پہلے اس کی کتابت بھی شروع ہوگئی ہوگی۔ اس کا ہدیہ ابھی میں مقرر نہیں کرسکتا۔ لیکن اتنا کہتا ہوں کہ جن جن اصحاب کو اس کی خریداری کا شوق ہو وہ سردست ایک جوابی کارڈ پر اطلاع دیدیں۔ جب وہ چھپ جائیگی تو انشاء اللہ آپ کو اطلاع کردی جائیگی اس کا اندازِ بیان وہی ہے جو سورت فاتحہ کی تفسیر (واضح البیان) کا ہے۔

ضروری نوٹ :- جن اصحاب نے سابقًا تفسیر سورتِ بقر کے لئے جوابی کارڈ لکھا ہوا ہے ان کو سورہ کہف کی تفسیر یا رسالہ الہادی کے لئے جوابی کارڈ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ان کو اُن کے پیشتر بھیجے ہوئے کارڈ ہی پر اطلاع کردی جائیگی۔ واللہ الموفق !

آپ کا صادق

محمد ابراہیم میر محلہ میانہ پورہ شہر سیالکوٹ

(۴۳۱)

تفسیر واضح البیان

اردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتًا اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ ۲۰×۳۰/۸ کے ۲۸۸ صفحات۔ قیمت مجلد ۱۲؎۔ غیر مجلد [illegible]

پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۰ـہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ″ ۶ـ

عام خریداران سے ″ صـ۴ـہ

″ ″ ششماہی ۲/۴

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰۔ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۶۔ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۷۔ اپریل ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

"اہلحدیث" کا کانفرنس نمبر

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تحریک ۱۹۰۶ء میں بذریعہ اخبار "اہلحدیث" کی گئی تو ہر طرف سے اس کی تائید پہنچی۔ پہلی مجلس بمقام آرہ بتقریب جلسہ مدرسہ احمدیہ قائم ہوئی۔ جس کے صدر حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری مرحوم و مغفور مقرر ہوئے اور ناظم خاکسار ابو الوفاء۔ اس کے متصل ہی مولانا عبد العزیز رحیم آبادی مرحوم کی صدارت میں ایک وفد نے دورہ کیا۔ جس میں مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور یہ خاکسار بھی شریک تھے۔ یہ وفد بنگال اور یوپی میں سے ہوتا ہوا پنجاب میں پہنچا۔ یہاں سے دہلی گیا۔ اصحاب دہلی نے باعزاز احترام اس کا استقبال کیا اور انصار مدینہ کی طرح

کانفرنس کی اغراض میں مدد دی۔ جزاہم اللہ! اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صدر دفتر دہلی میں مقرر ہوا۔ آفس سکرٹری سید عبد السلام صاحب مرحوم مقرر ہوئے۔ اس آواز کو اعیان قوم نے بہت پسند کیا۔ چنانچہ کانفرنس کا پہلا جلسہ ۱۹۱۲ء میں دہلی منعقد ہوا۔ جس کے بعد کانفرنس کی آواز سارے ملک میں پھیل گئی۔ دوسرا جلسہ امرتسر میں ہوا۔ بعد ازاں پشاور میں۔ اصحاب پشاور نے مخالف فضاء کا پورا انتظام رکھا۔ اسکے بعد علیگڈھ۔ پھر کلکتہ۔ کان پور۔ مدراس ملتان۔ گوجرانوالہ۔ بنارس، چھپرہ مئو وغیرہ میں جلسے ہوئے جلسوں میں انتظام اعلیٰ درجہ کا ہوتا رہا۔ کسی قسم کی کبھی بدمزگی یا تکلیف کی شکایت نہیں سنی گئی۔ علماء اور شرفاء اہل حدیث بلکہ غیر اہل حدیث بھی شریک ہوتے رہے ــــــ اہل حدیث کانفرنس کی قبولیت کا ثبوت یہ کافی سے زیادہ ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے مؤتمر مکہ میں اس کی نمائندگی از خود طلب فرمائی ــــــ اس دفعہ

دہلی کی مجلس شوریٰ میں پاس ہوا کہ جلسہ عام دہلی میں کیا جائے۔ ابھی اشتہار شائع نہیں ہوا تھا کہ فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) کے احباب پہنچ گئے اور خواہش کی کہ اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ فتح گڑھ میں ہو۔ میں نے کہا ایک درخواست بدستخط ممبران استقبالیہ لکھ کر لے آئیں تو میں اپنی سفارش لکھ کر بغرض منظوری مجلس شوریٰ میں بھیجدونگا۔ درخواست میں نے بھیجدی۔ وہاں سے منظوری پہنچ گئی۔ چنانچہ آج (۷-اپریل) کو جلسہ کا پہلا روز ہے۔ للہ الحمد!

اس عرصہ میں کانفرنس پر جو مصائب آئے وہ اُن سے کم نہ تھے جو خلافت کانفرنس پر آئے جنکی وجہ سے وہ ختم ہوگئی مگر اہل حدیث کانفرنس محض خدا کے فضل سے آج تک زندہ ہے۔ گو اس کی زندگی کو کالعدم سمجھا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمدرد اس کی کمزوری محسوس کرکے اس کو قوت دینا چاہتے ہیں اور مخالف اس کی موت کی خبر سننے کے منتظر

ناظرین الجدیث میں سے ہر ایک ناظر اپنے لئے فیصلہ کرلے کہ اس کو کس گروہ میں شامل ہونا چاہئے۔

پہلے اس سے کہ ناظرین فیصلہ کریں، کانفرنس کی اغراض ومقاصد پر ایک نظر ڈال لیں جو یہ ہیں:

(۱) غیر قائلین اسلام کو اسلام کی دعوت دینا

(۲) نومسلموں کی مناسب طریق سے امداد کرنا۔

(۳) مسلمانوں کو خالص توحید اور سنت مطہرہ کی پابندی کی ترغیب دینا۔

(۴) مسلمانوں کے عموماً اور اہل حدیثوں کے خصوصاً باہمی خلاف وشقاق کو دور کرنے میں سعی اور کوشش کرنا

(۵) رسوم قبیحہ مخالفہ سنت کی اصلاح میں کوشش کرنا۔

(۶) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث طلبۂ علم کی خصوصاً حتی المقدور وظائف وغیرہ سے امداد کرنا۔

(۷) علوم دینیہ خصوصاً تفسیر و حدیث کی ہر طرح سے خدمات کرنا اور ان کو ترقی دینا۔

(۸) اہل حدیثوں کی درسگاہوں کو مناسب امداد پہنچانا۔

(نوٹ) اہل حدیث کانفرنس کا صدر دفتر صدر بازار دہلی میں ہے اور دفتر نظامت دفتر اہلحدیث امرتسر میں ہے۔

ناظرین کرام! ان اغراض ومقاصد میں سے کوئی مقصد بھی ایسا ہے جو کسی اہل توحید کو ناپسند ہو۔ جب نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر کانفرنس کو قوت پہنچانے میں کیا تامل ہے؟

اب میں ایک ضروری بات پر حاضرین اور ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں جو خاص سننے کے قابل ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جماعت اہل حدیث کو ایک ایسی جماعت کی ضرورت ہے جو اہل حدیث کے اغراض و مقاصد کی عام نگرانی کرے۔ اس ضرورت کو ملحوظ رکھ کر جماعت کے سامنے دو راستے ہیں۔

(۱) اوّل اسی کانفرنس کو قوت دیکر اس کو کارآمد بنائیں۔

(۲) اس کو ختم کرکے نئی جماعت بنائیں جو عام نگرانی کا کام کرے۔

یہ امر کسی اہل عقل سے مخفی نہیں کہ ایک بنی بنائی جماعت کو توڑکر دوسری جماعت بنانا بہت مشکل ہے۔ کون نہیں جانتا کہ چلتی گاڑی کو چلائے جانے کے لئے صرف ہاتھ رکھنا کافی ہوتا ہے بہ نسبت نئی گاڑی چلانے کے۔ پس جس دل میں توحید وسنت کی ہمدردی ہے وہ تو دوسری صورت کا خیال بھی دل میں نہ لائیگا۔

لہٰذا توحید وسنت کے شیدائی فیصلہ کریں اور جلدی کریں۔ ایسا نہ ہو کہ اہل حدیث کانفرنس اپنے آخری دم میں یہ کہتی ہوئی سنی جائے۔ ؎

آئے ہے بے کسئ عشق پہ رونا غالبؔ
کس کے گھر جائیگا سیلاب بلا میرے بعد

جلسہ اہل حدیث کانفرنس فتحگڑھ چوڑیاں

خطبہ استقبالیہ | صدر مجلس استقبالیہ مولوی عبد الرحیم صاحب ہیں۔ جنہوں نے یہ خطبہ لکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

حمد وصلوٰۃ کے بعد آیۂ کریمہ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید کے مصداق یہ بھی ایک شکر کا مقام ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے جیسے ناتواں وبے بضاعت انسانوں کو اس چھوٹے سے قصبہ میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اجلاس قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں ممبران کانفرنس و علماء کرام و دیگر معزز حاضرین کا خیر مقدم کہتا ہوا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بعدہٗ چونکہ قصبہ ہذا کسی قسم کی خاص شہرت نہیں رکھتا۔ الا یہ کہ اس قصبہ کو بھی دہلی سے خاص تلمذ کا تعلق ہے۔ جس پر یہ قصبہ بزبان حال کہہ سکتا ہے ؎

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا
بلبل ہمیں کہ قافیۂ گل شود بس است

اس کی تفصیل یعنی اس قصبہ کے تاریخی حالات عرض کرتا ہوں وہو ہذا:-

حضرات! قصبہ فتحگڑھ چوڑیاں ایک تاریخی قصبہ ہے جس کو ۱۷۶۰ء میں خاندان مغلیہ کے آخری تاجدار کے عہد میں ایک شخص مسمی حقیقت سنگھ گھنیا نے اپنے برادر زادے کے نام پر موسوم کرکے آباد کیا۔ اس قصبہ کے نصف میل جانب شرق ایک معمولی سا گاؤں آباد تھا جسے چوریاں کہتے تھے۔ جب یہ قصبہ آباد ہوا تو اس گاؤں کے تمام باشندوں کو یہاں لاکر آباد کیا گیا اور اس گاؤں کا نام ہمراہ شامل کرکے اس کا نام فتحگڑھ چوریاں رکھا گیا۔ جو بعد میں فتحگڑھ چوڑیاں ہوگیا۔ اگرچہ یہ ایک معمولی قصبہ ہے جس کی کل آبادی چھ ہزار ہے۔ مگر اشاعت توحید وسنت اور دینی خدمات میں گرد ونواح کے تمام قصبوں سے اس کا درجہ بہت برتر ہے۔ کیونکہ قصبہ ہذا کی سرزمین میں بہت سے مشاہیر اسلام، اولیاء عظام وعلماء کرام مدفون ہیں۔ ان میں سے ایک خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت مولانا مولوی محمد کرم

صاحب مرحوم تھے جو کہ ابتدا ہی میں ایک اور قریہ گاؤں سے یہاں آکر آباد ہو گئے تھے۔ آپ بڑے متقی، زاہد اور خدا ترس بزرگ تھے اور اپنے زمانہ کے اولیاؤں میں شمار ہوتے تھے۔ مولانا مرحوم کے صاحبزادگان، مولانا نظام الدین صاحب، مولانا احمد شاہ صاحب، مولانا حامد شاہ صاحب مرحومین نے بھی جو پرہیزگاری و ریاضت میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ توحید و سنت کی بہت سی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی تبلیغ سے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی بہو رانی چاند کور جو اس قصبہ کی لڑکی تھی، کے بھائی چندا سنگھ نے قریباً ۱۸۴۵ء میں اسلام قبول کیا۔ جس کا اسلامی نام محی الدین رکھا گیا۔ نومسلم محی الدین توحید کا شیدائی ۱۸۹۱ء میں فوت ہوا۔ اور اپنے آخری وقت تک ملت ابراہیمی پر قائم رہا۔ مولانا مولوی نظام الدین صاحب مرحوم کے صاحبزادوں میں سے مولانا مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم و مغفور کو ابتدا ہی سے دینی تعلیم کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ چھوٹی ہی عمر میں گھر پر معمولی تعلیم سے فارغ ہو کر دہلی پہنچے ان دنوں دہلی میں حضرت مولانا مولوی سید نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ درس تدریس فرماتے تھے۔ آپ نے وہاں کافی عرصہ قیام فرمایا اور تمام علوم شرعیہ سے فارغ التحصیل ہو کر حضرت سید صاحب مرحوم سے سند حاصل کر کے قریباً ۱۲۹۰ھ میں واپس نمگارہ تشریف لائے۔ حضرت سید صاحب مرحوم کا قول تھا کہ میں نے صبر مولوی محمد عثمان صاحب نمگارہی سے سیکھا ہے۔ جب آپ نے یہاں علم حدیث بیان کرنا شروع کیا اور اسی کے مطابق مسائل بتانے لگے تو اس وقت لوگ کہتے سنے جاتے تھے کہ مولوی محمد عثمان ایک نیا مذہب لیکر آیا ہے۔ ان دنوں ان کے سب سے بڑے بھائی مولانا مولوی محمد علی شاہ صاحب مرحوم مفتی تھے جو کہ حنفی المذہب اور گدی نشین تھے۔ ان سے بھی مولانا مرحوم کا مسائل میں بہت اختلاف رہا۔ ابتدا میں لوگوں کی طرف سے بہت نفرت ہوئی مگر آپ حقانیت پر قائم رہے اور تمام مصائب کو برداشت کیا۔ رفتہ رفتہ لوگ ان کے ذہن متقی کو دیکھ کر اہلحدیث ہوتے چلے گئے۔ چند سال

گزرنے کے بعد قصبہ ہذا و گرد و نواح کے مضافات بھی توحید و سنت کے شیدائی و دلدادہ ہو گئے۔ آپ اپنے خسر حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب مرحوم مغفور ساکن قلعہ میہاں سنگھ کے ہمراہ زائر بیت اللہ شریف ہوئے۔ حج سے واپس آکر ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا اور تبلیغی کام بھی مکمل نہ ہوا تھا کہ داعی اجل کو لبیک کہا اور ۴۸ سال کی عمر میں ۱۳۰۳ھ میں انتقال فرما گئے۔ غفر اللہ لہ ورحمہ۔ اس قلیل عرصہ میں مولانا مرحوم و مغفور نے علاوہ اشاعت توحید کے چند کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ان میں سے ایک بڑی مفید کتاب "حکم النبی بکفر من لا یصلی" یعنی تارک الصلوٰۃ کے کفر کا فتویٰ ہے۔ ان کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا مولوی عبدالحی مرحوم و مغفور تھے۔ آپ کو قدرت سے ایسی ذہانت عطا ہوئی تھی کہ چھوٹی ہی عمر میں حافظ حدیث کہلانے لگے۔ آپ بڑے عابد متقی، پارسا اور باعمل عالم تھے۔ آپ کی عمر نے بھی وفا نہ کی اور چالیس سال کی عمر میں مارچ ۱۹۲۳ء میں اس جہان فانی سے چل بسے۔ غفر اللہ لہ ورحمہ۔ آپ نے مرزائیت کی تردید میں ایک کتاب تذکرۃ العباد تصنیف کی جس کا مرزائیوں کی طرف سے آج تک جواب شائع نہیں ہو سکا اور تردید مرزائیت میں ایک اور کتاب کا مسودہ تیار کیا تھا مگر مہلت نہ ملی اور ویسے کا ویسا ہی پڑا رہ گیا جو کہ ابھی تک بھی ترتیب نہیں دیا جا سکا۔ آپ کی دینی خدمات کے علاوہ ایک یادگار اسلامیہ ہائی سکول ہے جس کی عمارت میں یہ جلسہ ہو رہا ہے۔

مولانا مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم کے بڑے بھائی مولانا مولوی محمد اعظم صاحب مرحوم و مغفور کو بھی جو بڑے خوش خلق، مہمان نواز اور حلیم درد تھے حضرت سید صاحب کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔ آپ نے بھی حضرت سید صاحب مرحوم سے علم حدیث وغیرہ حاصل کر کے سند حاصل کی ہوئی تھی۔ ان کے صاحبزادے مولانا مولوی محمد فاضل صاحب نے بھی حضرت سید صاحب مرحوم سے تعلیم حاصل کر کے سند حاصل کی ہوئی ہے۔ آپ بڑے متقی اور باعمل بزرگ ہیں اور اس وقت جامع مسجد اہلحدیث نمگارہ کے امام اور مفتی ہیں۔

[illegible]

صاحب مرحوم و مغفور بھی قابل ذکر ہیں۔ ان کے خاندان نے بھی دینی خدمات میں کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ آپ بھی ابتدا ہی میں نقل وطن کر کے اس قصبہ میں آباد ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادوں مولانا مولوی حاجی عمر الدین صاحب و مولانا مولوی اللہ بخش صاحب نے بھی بہت دینی خدمات سرانجام دی ہیں۔ حضرت مولانا مولوی عمر الدین صاحب مرحوم کے صاحبزادے حافظ عزیز الدین صاحب مرحوم اتقا، صبر اور ریاضت دینی کی وجہ سے امرتسر میں خاص مشہور تھے اور مولانا اللہ بخش صاحب مرحوم کے صاحبزادے مولانا مولوی شمس الدین صاحب مرحوم بھی پارسائی اور زہد میں خصوصی تھے۔ مولانا مولوی شمس الدین صاحب مرحوم کی یادگار ذرہ بے مقدار خاکسار آپ کے سامنے حاضر ہے۔

حضرات! حق تو یہ ہے کہ توحید و سنت کی بنیاد انہی متذکرہ بالا لوگوں کی رکھی ہوئی ہے۔ جس پر آج اہل قصبہ کو فخر حاصل ہے اور جس کی وجہ سے یہ قصبہ خاص طور پر مشہور رہا ہے۔ بعد میں مکرر بحکم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے مصداق کے مطابق ان حضرات علماء کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دور دراز سفر کے مصائب برداشت کر کے اس جلسہ میں رونق افروز ہو کر قصبہ ہذا کو اعزاز بخشی کے زیور سے مزین کر کے اہل قصبہ کو عموماً اور مجلس استقبالیہ کو خصوصاً عزت بخشی ہے۔ میں ان حضرات کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات صرف کر کے جلسہ میں رونق کو دوبالا کیا ہے اور ان حضرات کا شکریہ ادا کرنا بھی نہایت ضروری خیال کرتا ہوں جنہوں نے اپنے مال سے ہماری امداد فرمائی ہے اور جو اس وقت بدنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرات! اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے امرتسر میں کانفرنس کا اجلاس ہوا تھا یہ قصبہ اسی روز سے اس شوق میں تھا کہ ہم بھی اہلیان قصبہ دعوت کا فخر حاصل کریں لیکن خانہ آباد کان میں پڑتی تھی کہ

ایاز قدر خویش شناس

مگر ہمیں آمادہ سے شوق کم نہ ہوتا تھا بلکہ دن بدن ترقی پکڑ رہا یہاں تک کہ یہ دن دیکھنا ہمیں نصیب ہوا کہ ہم آج اپنے قدیمی بزرگوں کی خدمت میں کھڑے ہوئے ہیں

مصور خدمت کا اعتراف کرتے ہیں اور نہایت اخلاص اور بہت عاجزی کی درخواست کرتے ہوئے معزز مہمانوں کو مخاطب کرکے عرض کرتے ہیں ؎

وہ آئیں گھر ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

حضرات! میں اس امر کا اعتراف بھی کرتا ہوں کہ ہماری وسعت قلیل اور بہت کمزور ہے۔ اس لئے ہماری خدمات میں ہر قسم کے قصور ہونگے اور ضرور ہونگے۔ کیونکہ کوئی چیز دہلی، لاہور، امرتسر کی طرح یہاں آرام دہ بھی نہیں ہوگی اور سب سے آخر میں میں بزبان شیخ سعدی علیہ الرحمۃ معزز مہمانوں کو مخاطب کرکے یہ شعر پیش کرتا ہوں ؎

گر بر سر وچشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

حضرات! میں اور مدرسہ کارکن اور اہل قصبہ درگاہ خداوندی میں بالحاح نہادی دعا کرتے ہیں کہ خدا اس اجتماع میں ہمارے ساتھ ہو۔ برکات نازل فرمائے۔ اور آیندہ کے لئے یہ اجتماع موجب ترقی ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خادم عبدالرحیم خلف مولانا مولوی شمس الدین صاحب مرحوم۔ صدر استقبالیہ کمیٹی
فتحگڑھ چوڑیاں۔ ضلع گورداسپور

خطبہ صدارت

صدر جلسہ جناب مولٰنا عبدالقادر صاحب وکیل قصور ہیں۔ جن کا خطبہ صدارت مختصر درج ذیل ہے ؎

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرات! آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اکیسواں اجلاس ہے۔ ایسے اجتماعوں کی اصل غرض و غایت یہی ہے کہ ہم پچھلے سال کے کاموں کا جائزہ لیں۔ جو کوتاہیاں ہم سے ہوئی ہیں ان پر غور کریں۔ اپنی خامیوں کی اصلاح کی کوشش کریں اور آئندہ سال کے لئے نئے عزم اور نئے حوصلہ سے کام کے لئے تیار ہوں۔ مگر جماعت اہل حدیث نے بہت کم اپنے سالانہ اجتماعوں سے احتساب کا کام لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری جماعت دن بدن روبہ تنزل ہے اور دن بدن ہماری مساعی کمزور ہورہی ہیں۔ ہماری جماعت کا وقار کم ہو رہا ہے۔ اور وہ ولولہ اور جوش جس کی وجہ سے ہماری جماعت چند سال قبل ممتاز تھی۔ سرد پڑ چکا ہے۔ دراصل قوموں اور مذاہب کی مثال بھی ایک انسان کی مثال ہے۔ جس طرح ہر انسان پر پہلے بچپن پھر شباب اور اس کے بعد بڑھاپا طاری ہوتے ہیں اسی طرح جماعتوں کا بھی پہلے بچپن ہوتا ہے جبکہ ان کا ہر کام جوش و خروش سے معمور ہوتا ہے۔ ان کی بڑھان اور اٹھان دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈالتی ہے۔ پھر ترقی کرتے کرتے شباب تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور جوانی کی امنگیں اور حوصلے اپنا پورا زور دکھلاتے ہیں۔ ہر روز وہ نیا میدان کارزار گرم کرتی ہیں۔ ہر روز وہ نئی راہیں ترقی کی نکالتی ہیں اور ایک میدان سر کرنے کے بعد دوسرے میدان کا رخ کرتی ہیں۔ اس وقت ان کا مذہب ایک زندہ حقیقت ہوتا ہے اس کے ہر حکم کی وہ زندہ تصویر ہوتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مذہب کی گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ مذہبی احکام کی تعمیل محض رسمی رہ جاتی ہے۔ ظاہری اعمال میں بے جا فخر و غرور پیدا ہو جاتے ہیں۔ قوائے عملیہ میں اضمحلال شروع ہو جاتا ہے یہ قوموں اور جماعتوں کے بڑھاپے یا بیماری کا زمانہ ہے اور اگر وہ وقت پر نہ سنبھلیں تو خدا کا قانون اپنا عمل شروع کر دیتا ہے ؎

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ۔

(اعراف) اور دیکھو ہر امت کے لئے ایک ٹھہرایا ہوا وقت ہے۔ سو جب کسی امت کا ٹھہرایا ہوا وقت آگیا تو پھر نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ سکتی ہے نہ ایک گھڑی آگے (جو کچھ اسکے لئے ہونا ہے ہو گزرتا ہے یعنی وہ اپنے اعمال کی پاداش میں فنا کر دیجاتی ہے) اس آیت کریمہ میں فی الحقیقت اس طرف اشارہ ہے کہ قوموں اور جماعتوں کی موت و حیات بھی اسی طرح موت و حیات کے مقررہ قوانین کے تابع ہے جس طرح کہ افراد کی۔ جب ایک جماعت کے لوگ نے عملیہ مردہ ہو جاتے ہیں قربانی کا ولولہ جہاد فنا ہو جاتا ہے اور وہ زندگی کی جدوجہد میں مسابقت کے جذبے سے خالی ہو جاتی ہے تو اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے اور وہ ہلاکت یعنی موت کے گھاٹ اتار دی جاتی ہے۔ اگر آپ تاریخ انسانی کا غائر نظر سے مطالعہ کریں تو یہ حقیقت آپ پر روز روشن کی طرح آشکار ہو جائیگی کہ ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

مکافات عمل کا قانون ایسا اٹل ہے کہ اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل ہو ہی نہیں سکتا۔ اس سے بھی آگے بڑھئے۔ آپ اپنے گرد و پیش کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ایک ہی قانون ہے جو کائنات کے ذرے ذرے میں جاری و ساری ہے۔ اور قدرت کا ہر کرشمہ اس کا ہر فعل قوانین قدرت کی وحدت عمل کا پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے جس طرح ایک انسان یا ایک حیوان یا ایک درخت اور ایک پتھر انفرادی طور پر طبعی قوانین کے تابع ہے اسی طرح تمام قومیں اور تمام جماعتیں طبعی قوانین کے تابع ہیں۔ وہ کونسا قانون ہے جو جماعتوں کے اعمال و افعال پر حاوی ہے اگر آپ غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ قانون، قانون مکافات عمل ہے۔ قرآن حکیم نے اس کے لئے مختلف نام تجویز فرمائے ہیں۔ اور مختلف پیرایوں اور اسالیب میں اسے بیان فرمایا ہے کہیں اسے قانون مجازات کہیں قانون بقائے اصلح اور کہیں بقائے انفع سے تعبیر فرمایا ہے۔ مگر مآل ان کا ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ جس فرد یا جماعت کے اعمال صالح ہونگے وہی فرد یا جماعت خوف اور حزن سے محفوظ رہنے کا حق رکھتی ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ؎

أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذَلِكَ

یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ ۔ (الرعد)

"اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا تو اپنی سمائی کے مطابق وادیاں بہ نکلیں اور میل کچیل سے جھاگ بن بن کر پانی کی سطح پر اٹھا تو سیلاب کی رو اسے بہا لے گئی۔ اور دیکھو اسی طرح کا جھاگ (میل کچیل سے) اس وقت پر اٹھتا ہے جب لوگ زیور یا اور کوئی چیز بنانے کے لئے (دھاتوں کو) آگ میں تپاتے ہیں۔ حق اور باطل کے مقابلہ کی مثال ایسی ہی سمجھو جو اللہ بیان کر دیتا ہے۔ پس (میل کچیل کا) جھاگ (جو کسی کام کا نہ تھا) رائیگاں گیا اور جس چیز میں انسان کے لئے نفع تھا وہ زمین میں رہ گئی۔ اسی طرح اللہ (لوگوں کی سمجھ بوجھ کے لئے) مثالیں بیان کر دیتا ہے"

حضرات! ذرا اما ما ینفع الناس کے حکیمانہ الفاظ پر غور کیجئے۔ قرآن حکیم نے کس معجزانہ بلاغت و ایجاز سے حق اور باطل اور بقا و فنا کا قانون بیان فرما دیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ کائنات ہستی میں ایک ہی قانون جاری و ساری ہے اور وہ یہ ہے کہ دنیا کا قیام و صلاح اس پر مبنی ہے کہ جس چیز میں بنی نوع انسان کے لئے نفع ہو وہ باقی رہے اور جو بیکار ہے اس کے لئے قیام و دوام ناممکن ہے۔ اسے جھاگ کی طرح نابود ہی ہو جانا چاہئے۔ اس حکیمانہ اصول نے ہمیں ایک نہایت ہی عمدہ کسوٹی بھی حق و باطل کو پرکھنے کی بتلائی۔ چنانچہ مشہور جرمن حکیم گوئٹے نے اس اصول کی صدائے بازگشت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے۔

"حق ہمیں ترقی کے زینے میں آگے بڑھاتا ہے۔ اور باطل بیکار محض ہوتا ہے۔ وہ ہمیں لیکر ڈوب جاتا ہے"

گویا کسی ملت کے قیام و دوام کے لئے ضروری ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے نافع ہو۔ چنانچہ حضرت سرور عالم صلعم نے انسان کی قدر و قیمت کا کیا اعلیٰ اور صحیح معیار پیش فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ (بہترین آدمی وہی ہے جس سے دوسرے آدمیوں کو نفع پہنچے)

یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ہے۔ اس میں نہایت ایجاز سے بتلایا گیا ہے کہ بہترین یا بالفاظ دیگر اصلح شخص وہی ہے جس سے بنی نوع انسان کو سب سے زیادہ نفع پہنچے۔

حضرات! جب ہم ایک دفعہ اس حقیقت یعنی بقائے انفع کے اصول کو تسلیم کر لیں تو ہمیں اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑیگا کہ وہی جماعت سب سے زیادہ نافع بنی نوع انسان ہوگی۔ جس کے افراد میں سب سے زیادہ ایثار اور قربانی کا جذبہ موجود ہوگا اور جس کے افراد سب سے زیادہ جری اور بہ اصطلاح مذہب صابر و قائم بالحق ہونگے۔ اس لئے اسی جماعت کو قیام و دوام حاصل ہوگا۔ خود غرض اقوام اور وہ اقوام جن کے افراد ملت و وطن فروش ہوں اور وہ اقوام جن کی مساعی نافع ہونے کی بجائے بیکار ہوں فنا کی گھاٹ اتار دی جاتی ہیں۔ اگر آپ ذرا غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ان افعال کا تعلق انسان کے قلب و دماغ سے ہے اور اسی کے عمل پر ان کی موت و حیات کا انحصار ہے۔ توحید کا عقیدہ قلب و دماغ کی درستگی اور اسے بنی نوع انسان کے لئے انفع بنانے میں واحد معجون مقوی (ٹانک) ہے۔

مسلمان کی شان ہی یہی ہے کہ وہ سوائے اللہ کے کسی اور سے نہیں ڈرتا اور خدا کے سوا تمام بارگاہوں سے بے نیاز ہو کر اغیار کے خوف کو دل سے نکال دیتا ہے قرآن حکیم نے بار بار اس حقیقت کو پیش کیا ہے اور مومن کی تعریف یہی کی ہے کہ

ولم یخش الا اللہ (وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا)

چنانچہ اسلام کی تاریخ ایسے زریں کارناموں سے روشن ہے۔ یہ کتنا تاریخی حقیقت ہے کہ جس قدر والہانہ ایثار کی مثالیں مسلمانوں کی تاریخ میں ملتی ہیں ایسی کسی ملت و قوم کے ہاں نہیں ملتیں۔

حضرات! اسلام کی تاریخ کا گہرا مطالعہ کرنے سے ایک اور حقیقت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جس قدر کوئی جماعت کتاب و سنت سے زیادہ وابستہ ہوئی ہے اسی قدر وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے انتہائی قربانی کے لئے زیادہ تیار ہوئی ہے۔ اس لئے اس جماعت کو اصحاب الحدیث یا اہل حدیث کے معزز لقب سے موسوم کیا گیا ہے۔ اسی جماعت نے اسلام کی تاریخ میں کئی سنہرے بابوں کا اضافہ کیا ہے۔ حضرت امام مالک بن انس کا اعلان حق خلیفہ وقت کے سامنے اور حضرت امام احمد بن حنبل رح کا جہاد معتزلہ کے خلاف اور حضرت امام ابن تیمیہ الحرانی کا جہاد نصاریٰ کے خلاف اور اعلائے کلمۃ اللہ شام و مصر میں۔ یہ سب اسی داستان کی کڑیاں ہیں خود ہندوستان میں آج جتنی روشنی بھی آپ کو کتاب و سنت کے بارے میں نظر آ رہی ہے۔ سب اسی جماعت حقہ کی طفیل ہے۔ ہندوستان میں صدیوں کا جمود توڑنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کو مامور فرمایا تاکہ وہ ہندوستان میں مسلمانوں کو توحید کا بھولا ہوا سبق یاد دلائیں اور بدعات کی تاریکیوں کو کتاب و سنت کی روشنی سے دور کریں۔ اور ان کے دل و دماغ کو اصلح بنائیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن حکیم کا فارسی زبان میں اور ان کے دونوں صاحبزادوں نے اردو زبان میں ترجمے کئے۔ ان کے ہمعصر علماء کے لئے یہ جسارت ناقابل عفو تھی۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے خلاف کفر و الحاد کے فتوے دیئے گئے اور انہیں مباح الدم قرار دیا گیا اور قریب تھا کہ ہندوستان کا یہ امام موالیوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرتا اگر عین وقت پر شاہی پیادے انہیں ان کے پنجے سے چھڑا نہ لے جاتے۔

لیکن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کام قلبی اور ذہنی اصلاح سے آگے نہ بڑھ سکا۔ انہوں نے کلمہ طیبہ کا جو بیج بویا وہ بڑھ کر ایک تناور درخت بن گیا جس کے بڑے بڑے تنے سید صاحب رائے بریلوی اور شاہ شہیدؒ کی شخصیتوں میں نمودار ہوئے۔ ایسے بزرگوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کے فریضہ کو نہ صرف زبان سے ادا کیا بلکہ جہاد بالسیف کی سنت کو زندہ کیا۔ ان بزرگوں کے کارناموں نے قرون اولیٰ کے اسلامی کارناموں کی یاد کو تازہ کر دیا اور ایثار اور للہیت کی وہ درخشاں مثالیں پیش کیں جن کی نظیر اس خاکدان ہند کے آخری دور میں بھی مشکل ہے۔ جب یہ حضرات اسی ہندوستان میں بیعت اور شرک و بدعت و رسوم کے خلاف جہاد لسانی میں مشغول تھے

اس وقت پنجاب کے مسلمان ذلیل ترین مذہبی اور ملی غلامی میں مبتلا تھے۔ شدہ شدہ یہ خبر ان بزرگوں تک پہنچی شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ خود تحقیق حالات کے لئے لاہور تشریف لائے سرائے انارکلی میں قیام فرما کر ان لرزہ خیز مظالم کا عینی مشاہدہ کیا۔ فوراً واپس وطن جاکر تبلیغی سرگرمیوں کو چھوڑکر نصب امامت اور تربیت قافلہ کے کام میں مشغول ہوگئے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک قافلہ مرتب کرکے وطن سے ہجرت کی اور سرحد پار ہوکر جہاد بالسیف کے ذریعے مظلوموں کی حمایت میں جنگ شروع کی

یہ موقع ان کے کارناموں کی تفصیل کا نہیں۔ ورنہ واقعات سے مَیں ثابت کرتا کہ کس طرح اس مقدس گروہ نے قرآن کے اس حکم کو پورا کرکے دکھلایا۔ ایبٹ آباد سے اوپر بالاکوٹ کی دیواریں اور میدان اس جماعت کی جانثاری کی زبان حال سے شہادت دے رہی ہے۔

بے شک بعض نامساعد حالات کے پیدا ہونے کی وجہ سے جس میں خود مسلمانوں کی بے وفائی کو بہت دخل ہے۔ ان کا مقصد عظمیٰ پورا نہ ہوسکا۔ لیکن انہوں نے جو مثال قائم کرکے بتلائی اس نے کئی دلوں میں گھر کیا

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

چنانچہ ان کے اسی رسم کی پیروی میں کئی بزرگ حکومت کے تظلم کے تختہ مشق بن گئے۔ اگر ان کی تاریخ لکھی جائے تو ہندوستان کی تاریخ میں کئی خونی بابوں کا اضافہ ہوگا کوئی سختی نہیں جو اس جماعت حقہ پر روا نہیں رکھی گئی قید و بند، جلاوطنی و پھانسی، ضبطی جائداد و املاک کی سزاؤں میں سے کوئی سزا نہیں جن سے ان کو دوچار نہ ہونا پڑا۔ مگر ان مجاہدین کے پائے ثبات میں ذرہ بھر تزلزل نہ آیا۔ صادق پور، تھانیسر وغیرہ کے مقدمات ان کی تاریخی شہادت ہیں۔ جی چاہتا ہے اسے تفصیلاً سناؤں مگر وقت نہیں ؎

حدیث درد دل آویز داستانے ہست
کہ ذوق بیش دہد چوں دراز تر گردد

حضرات! مَیں چاہتا ہوں کہ جماعت اہل حدیث جو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے کسی زمانے میں ممتاز تھی

ہے۔ اب پھر میدان عمل میں نکلے۔ اور اس کی ابتدا یوں ہونی چاہئے کہ سب سے پہلے ایک مفصل و مبسوط کتاب لکھوائی جائے اور ایسے لوگوں سے لکھوائی جائے جنہیں کتاب و سنت کی پوری روشنی کے ساتھ مغرب کے جدید نظریوں اور مغربی فلاسفہ کے افکار و آراء سے کما حقہ واقفیت ہو۔ اگر ہمارے علماء کو جدید علوم سے واقفیت کا خیال پیدا ہو تو خود عربی زبان میں مصر و شام میں کئی کتب اب تک علوم حدیثہ مغربیہ پر لکھی جاچکی ہیں۔ بہت سی مغربی کتب کا ترجمہ عربی زبان میں ہوچکا ہے۔ اور اگر یہ کانفرنس چاہے تو ان سب کتب کو ہندوستان میں جمع کیا جاسکتا ہے۔ اور مزید مستند تصنیفات کا ترجمہ بھی کرایا جاسکتا ہے۔ اور یوں اس وقت بھی اگر کوشش کی جائے تو جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی ایسے آدمی موجود ہیں جن کو کتاب و سنت سے نہ صرف گہری محبت بلکہ واقفیت تامہ بھی حاصل ہے۔ اس لئے ان سے تالیف و ترجمہ کے کام میں یہ کانفرنس پوری مدد حاصل کرسکتی ہے۔

حضرات! شروع میں مَیں نے کہا ہے کہ سالانہ اجلاسوں میں اپنے پچھلے کام کا محاسبہ اور آئندہ کے کام کا پروگرام مرتب کرنا چاہئے۔ مَیں اس کی نسبت اپنے خیالات کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی توجہ کے جاذب ہونگے۔

(۱) جماعت کی تفریق کو مٹانا ہمارا سب کا مشترکہ فرض ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری جماعت جس تفریق اور اختلاف کا شکار ہے۔ غالباً اسکی نظیر مسلمانوں کے کسی اور گروہ میں موجود نہیں۔ جماعت اہل حدیث کا ہندوستان میں طغرائے امتیاز یہ تھا کہ وہ شرعی امامت کے سائے میں زندگی بسر کریں۔ باوجود شخصی تقلید کو خیرباد کہنے کے ان کی باہمی محبت، یکجہتی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے معاملے میں اتحاد ایک زمانے میں ضرب المثل تھا۔ اور انہوں نے علیکم بالجماعت والسمع والطاعت والہجرۃ والجہاد کے حکم پر عمل کرکے ہمارے لئے بہترین نمونہ چھوڑا تھا۔ لیکن آج بدقسمتی کی انتہائی دلدل میں ہم پھنس گئے ہیں کہ مختلف اسماء سے مسمّٰی گروہ جماعت میں پیدا ہوگئے

اور نہ صرف بعض قیاسات یا فروعی مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے پر فخر کر رہے ہیں بلکہ اچھے خاصے علماء کو بھی جماعت سے خارج شدہ ٹھیرانے کے لئے سعی کر رہے ہیں۔ جماعت کے افراد کے پاس چند روزانہ یا وقتی رسائل خوش قسمتی یا بدقسمتی سے موجود ہیں۔ جنہیں ضرورت وقت کے مطابق اخبار یا رسالے کا نام دینا تو میرے لئے مشکل ہے۔ وہ بھی باہمی اجتماع کو پیدا کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے خلاف بدزبانی تک استعمال کرلینا جائز سمجھتے ہیں۔

بزرگو! کیا میرا یہ کہنا غلط ہے کہ ہم نے بزرگان اہل حدیث کے بے نظیر نظام کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ انکے شروع کردہ کام کو تکمیل تک پہنچانے کی بجائے بالکل نیست و نابود کردیا۔ آپس میں نفاق و شقاق پیدا کرکے اتحاد اور جرأت کی بجائے تشتت اور بزدلی پر راضی ہوگئے یہاں تک بزدلی نے زور پکڑا کہ ہم لوگوں میں سے ایک گروہ تسلط حکومت غیر پر بھی راضی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

آبرو باقی تیری ملت کی جمعیت سے تھی
جب سے جمعیت گئی دنیا میں رسوا تو ہُوا

ہم تو ذلت کے اس گڑھے میں جاگرے جس سے اپنے بھائی مسلمانوں کو نکالنے کا دعویٰ کرتے تھے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ ہم دوسرے گروہوں سے چند اعمال فروعی مثلاً آمین بالجہر حرف ضٗ (ضاد) ضٗ (داد) کی صورت کو ادا کرکے اور اسی طرح بعض دیگر ظاہری اعمال میں سابق بزرگان اہل حدیث کی پیروی کرکے اپنے آپ کو اہل حدیث کہلانے پر فخر کرتے ہیں۔ ورنہ حقیقتاً ہم میں وہ روح باقی نہیں رہی جو اہل حدیث کا طرہ امتیاز تھا۔

بزرگان من! ہمارا صوبہ پنجاب ہندوستان کے باقی صوبوں کی نظر میں باہمی اختلاف کے لئے بہت زیادہ بدنام ہے۔ پنجاب کے اہل حدیث کے باہمی اختلافات اگر خدانخواستہ اسی طرح قائم رہیں تو پنجاب کی پیشانی پر ندامت کا یہ داغ ہمیشہ کے لئے نقش کالحجر ہوجائیگا۔ اس تلخ اور دردناک فریاد کے بعد میری شدید التجا ہے کہ آپ اجلاس کے بعد یک موافق وقت مقرر کرکے سر جوڑ کر بیٹھیں اور پنجاب کے

اس باہمی مناقشہ کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیں۔ مناسب یہ ہے کہ اس کام کے لئے چند غیر جانب دار احباب کی ایک سب کمیٹی مقرر کر دی جائے۔ جو دونو فریقوں کے لیڈروں سے تبادلہ خیالات کر کے ان میں اتحاد و اصلاح کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ جماعت مصلحین کی پشت پر رہی ہے۔ اس لئے اگر ہم خلوص نیت سے اصلاح کے درپے ہونگے تو خدا تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائیگا اور ہماری مساعی کو اپنی تائید و نصل سے کامیاب فرمائیگا

پنجاب کے اس اختلاف کو رفع کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اس سے بھی زیادہ ضروری اور اہم کام کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت ایک آل انڈیا جماعت ہے۔ کانفرنس کے نام کا جزو اولیں بہت بڑی شانداری کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اس شانداری کے ساتھ عظیم الشان ذمہ داری بھی لازم و ملزوم کا حکم رکھتی ہے۔ کانفرنس کو اسم بامسمیٰ ہونے کی پوری کوشش شروع کر دینی چاہئے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں جہاں مسلمانوں کی آبادی موجود ہے وہاں کم و بیش اہل حدیث گروہ کا بھی ایک طبقہ موجود ہے۔ جو مقامی طور پر کچھ نہ کچھ کام کر رہا ہے۔ کوشش ہونی چاہئے کہ ان سب میں باہمی ربط پیدا کیا جائے۔ کانفرنس کے دفتر میں اس کام کے لئے ایک شعبہ مخصوص کر دیا جائے۔ اس سے اہل حدیث کی ہندوستان بھر میں وسعت اور قوت کا پورا اندازہ دفتر میں موجود رہیگا۔ اہل حدیث کی صحیح تنکیل کا یہی پہلا زینہ ہے۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ جلالۃ الملک سلطان عبد العزیز ابن سعود غازی ایدہ اللہ بنصرہ نے کئی دفعہ ہندوستان کے چیدہ چیدہ اہل حدیث کو تقریراً اور تحریراً اس کام کی طرف متوجہ کیا۔ مگر ہمارے کان پر جوں تک نہ چلی۔ دوستو! اگر ہم اس کام کو صحیح طور پر انجام تک پہنچا دیں تو یقین رکھو کہ حکومت حجاز کو بھی اس سے خاص قوت اور پشت پناہی حاصل ہوگی۔ میرے اس مختصر فقرے میں بہت سے معنی پوشیدہ ہیں جو اصحاب بصیرت سے مخفی نہیں۔

(۲) دفتر کانفرنس سے پچھلی کارکردگی کا جو علم مجھے حاصل ہوا ہے اس سے مجھے خاص خوشی ہے۔ دو مبلغین کا کانفرنس کی طرف سے تبلیغی کام میں شب و روز مصروف رہنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جماعتی فریضہ کو ادا کرنا حقیر کام نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے دور دراز علاقوں مثلاً تبت خورد، بارا مولا، گورکھپور، گڈگاؤں وغیرہ مقامات میں جہاں مسلمانوں کی علمی اور اقتصادی حالت بہت پست ہے۔ دینیات کے مدارس کا جاری کرنا ایک قابل قدر خدمت ہے۔ اور میں اس پر کارکنان کانفرنس کو مبارک باد دیتا ہوں۔ لیکن مجھے اجازت دیجئے کہ یہ دونوں کام ابھی ابجد کی حالت میں ہیں۔ اور کانفرنس کا فرض ہے کہ ان کو بہت زیادہ آگے بڑھائے۔ ضرورت ہے کہ قرآن اور حدیث کے لئے ایک ایسی اعلیٰ درسگاہ موجود ہو۔ جس میں کتاب و سنت کی تعلیم کے علاوہ علوم جدیدہ غربیہ کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ جو طلباء دینیات میں فارغ التحصیل ہوں وہ یورپ کے مادی اور معاشی نظریات پر بھی نوجوان طبقے سے گفتگو کر سکیں۔ بظاہر یہ کام جتنا مشکل معلوم ہوتا ہے ویسا مشکل نہیں۔ اہل حدیث کی بعض اچھی درسگاہیں موجود ہیں۔ مثلاً پنجاب میں گوجرانوالہ اور امرتسر کی درسگاہیں ہیں۔ یا دہلی میں مدرسہ رحمانیہ۔ ان میں سے موخر الذکر بالخصوص بفضلہ مالی لحاظ سے پختہ بنیاد پر قائم ہے۔ ان سے کام لیا جا سکتا ہے اور کسی جدید درسگاہ کے قائم کرنے کی ضرورت نہیں صرف ان کے نصاب تعلیم میں مناسب تبدیلی کی ضرورت ہے۔

حضرات! صحت فکر و عقیدہ کے ساتھ صحت عمل قومی زندگی کے لئے لازمی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کی فکری یعنی تعلیمی اصلاح کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ اس کی عملی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ دی جائے اور در اصل اسلام کا یہی طغرائے امتیاز ہے کہ اس نے صحت فکر کو صحت عمل کے ساتھ متحد کر دیا ہے۔ چنانچہ ایک انگریز (ررڈلے) اشتراکی مصنف لکھتا ہے کہ دنیا نے آج تک صرف دو تعمیری مفکر پیدا کئے ہیں جو صحیح معنوں میں بنی نوع انسان کے قائد کہلانے کے مستحق ہیں۔ ایک محمد رسول اللہ صلعم دوسرا لینن (جو انہی کا اپنا رہنما تھا) کیونکہ ان دونوں نے بنی نوع انسان کو صحیح جماعتی زندگی کا راستہ بتلایا۔ چنانچہ اس ضمن میں وہ لکھتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم نے مذہب اور معاشیات کی تاریخ میں ایک معجزانہ انقلاب پیدا کر دیا۔ کیونکہ انہوں نے ایسے دو ادارے ایجاد کئے جن کی وجہ سے انسانی مذہب اور معیشت متحد ہو گئے؛

آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ وہ دو ادارے اس کی رائے میں صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہیں۔

الفضل ما شهدت به الاعداء

برادران من! صلوٰۃ و زکوٰۃ محض مذہبی عبادات نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو صلوٰۃ کے لئے قیام جماعت و نصب امام ضروری قرار نہ دیئے جاتے بلکہ دوسرے مذاہب کی طرح اس کے لئے بھی تخلیہ اور حجرہ تجویز کئے جاتے۔ اور زکوٰۃ کے لئے بیت المال کا قیام لازمی قرار دیا جاتا۔ بلکہ خاموش صدقہ۔ صلوٰۃ اور زکوٰۃ نہایت ضروری اور بہترین معاشی ادارے ہیں جن سے اصل مقصود قوم میں صحت عمل پیدا کرنا ہے۔

تنظیم زکوٰۃ در اصل اسلام کا ایک اساسی اور بنیادی طریق کار ہے۔ جس کا اصل مقصد قوم و ملت اسلامیہ کی اقتصادی اور معاشی تنظیم ہے اور اس لئے ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کے قیام کے ساتھ ہی قیام بیت المال اور تنظیم زکوٰۃ عمل میں آئے۔ مگر افسوس کہ ہماری بے توجہی سے یہ مفید ادارہ بھی ان کے باقی اعمال کی طرح جاری نہ رہ سکا اور ہماری غفلت کی نذر ہو گیا۔ اس لئے اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ایک دفعہ پھر قیام بیت المال اور تنظیم زکوٰۃ کے لئے پوری کوشش کریں اور از سر نو اسے زندہ کریں۔

مجھے اس امر کے باور کرنے میں تامل نہیں کہ یہ کام ایک دن میں نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص ایسے وقت میں جبکہ جماعت اہل حدیث کا کسی ایک امام پر متحد ہونا بہت دشوار نظر آرہا ہے۔ لیکن اس کا سہل حل یہ ہے کہ اہل حدیث کانفرنس کو زیادہ منظم کر کے اس کو امارت شرعیہ کا بدل بنا دیا جائے۔ اور اس کے خزانہ کو وسعت دیکر بیت المال کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے اور اس کانفرنس کی تمام صوبہ وار اور ضلع وار شاخوں کو تحصیل و فراہمی زکوٰۃ کا کام ان کے سپرد کر دیا جائے

جو زکوٰۃ جمع ہو اس کا کچھ حصہ وہ بیشک اپنی مقامی ضروریات کے لئے خرچ کریں۔ مگر ایک مقررہ حصہ وہ صدر بیت المال میں سالانہ بھیجدیا کریں تاکہ اسے ہندوستان کی عمومی ضروریات میں کام میں لایا جا سکے۔ اگرچہ پہلے پہلے ہمارے بھائی اپنی ساری زکوٰۃ نہ بھی دیں تو ان سے نصف یا زیادہ یا جتنا بھی وہ خوشی سے دینا قبول کریں باقاعدہ وصول کیا جائے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ اپنی گرفت کو مضبوط کرتے کرتے پھر ساری زکوٰۃ کی وصولی کا بھی انتظام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ

میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ اہل حدیث کانفرنس کو ہی امارت شرعیہ کا بدل بنا دیا جائے۔ میرا اس سے یہ منشا ہے کہ اس کے آئین و ضوابط زیادہ محکم بنائے جائیں اور صدر کا انتخاب اور ایک مجلس عاملہ کا تقرر اور دوسری ایسی ضروری ترمیمات اس کے کانسٹی ٹیوشن میں کردی جائیں تاکہ یہ اہل حدیث کی ایک نمائندہ اور مختار جماعت بن سکے۔ اور اسے تمام اہل حدیث کا من حیث الجماعت اعتماد حاصل ہو جائے۔ پھر یہ جماعت اپنی شاخیں صوبہ وار اور ضلع وار قائم کرتی جائے۔ یہاں تک کہ جس جس قریہ میں اہل حدیث موجود ہیں وہاں بھی اس کی ایک شاخ قائم ہو جائے تاکہ اہل حدیث ایک رشتہ میں منسلک ہو جائیں۔ اس وقت اہل حدیث کی بہت سی مقامی انجمنیں اور ادارے ہیں جو اپنی اپنی جگہ بہت مفید کام کر رہے ہیں۔ ان سب کو ایک رشتے میں منسلک کرکے اہل حدیث کانفرنس کے زیر اثر لایا جائے اور اس طرح سے ایک صحیح آل انڈیا نظام کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔

حضرات! تمام مسلمانوں کا تشتت و انتشار اب اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ خود ان کو اپنی پستی کا احساس ہو رہا ہے اور وہ ایک مضبوط نظام کی ضرورت نہایت شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ اور اگر آپ اپنا ایک مضبوط اور مؤثر نظام قائم کرینگے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ عام مسلمین جنہیں اہل حدیث اور تقلید و عدم تقلید کے مسائل سے کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہے خود بخود آپ کی جماعت کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ اور آپ کی جماعتی توسیع کا خواب بھی خود بخود پورا ہو جائیگا۔

(۴) برادران من! اب میں ایک اور اہم سوال کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ آیا اہل حدیث کانفرنس کو سیاسیات حاضرہ میں حصہ لینا چاہئے یا نہیں۔ کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کانفرنس کی موجودہ پالیسی نے خود جماعت اہل حدیث کے ایک با اثر طبقہ کے دلوں میں شکوک و بدگمانی پیدا کردی ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے اس سالانہ اجتماع میں اس امر پر بھی غور کرنے کے لئے چند لمحات بسر کریں۔

میں اس امر سے بخوبی واقف ہوں کہ اہل حدیث افراد نے ملکی سیاسیات میں بہت نمایاں حصہ لیا ہے اور لے رہے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں میں وہ اپنی صحیح سیاسی پالیسی کی وجہ سے تمام ملک میں نمایاں رہے ہیں۔ لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ وہ اس سے بہت زیادہ سرگرم عمل ہوں۔ اس لئے اہل حدیث کانفرنس کا فرض ہے کہ وہ بطور جماعت مسلمانوں کی ہر حق تلفی کے خلاف خواہ وہ دینی ہو خواہ دنیوی نہایت پر زور اور مؤثر احتجاج کرے۔ مسئلہ فلسطین ہی کو لیجئے جس نے ہر درد دل رکھنے والے مسلمان مرد و عورت کے دل کو مجروح کر دیا ہے۔ جو مظالم نہتے اور بے گناہ عربوں پر کئے جا رہے ہیں ان کے تصور سے بھی میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اخبارات میں جو بیانات شائع ہو رہے ہیں ان کو پڑھ کر ہماری آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں اور دل پارہ پارہ۔ حضرات! آپ کی خاطر میں اس داستان خدع و فریب کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کرتا ہوں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ فلسطین کے عربوں کے ساتھ کس طرح دھوکا کیا گیا ہے۔ اس امر کو جانے دیجئے کہ انگریزوں نے عربوں کے ساتھ جنگ میں ترکوں کی مخالفت کرنے کے صلے میں کیا کیا مواعید و مواثیق کئے تھے۔ لیکن جب لیگ آف نیشنز (انجمن اقوام) نے انگریزوں کو فلسطین اور عراق کا حوالہ دیا تھا تو تینوں قسم کی حوالگیوں میں ان کی حوالگی کو درجہ اول کی حوالگی قرار دیا تھا یعنی سب سے پہلے انہی دو ممالک کو کامل آزادی دی جائیگی۔ گویا ان دو اسلامی ممالک کو امانتاً انگریزوں کے حوالہ کیا گیا تھا۔ ***

حضرات! یہ مظالم ایسے دردناک اور الم انگیز ہیں کہ کانگریس کی جماعت نے بھی ان کے خلاف نہایت زبردست احتجاج کیا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہماری جماعت کیوں عربوں کی حمایت میں نہایت زبردست احتجاج نہ کرے۔ اس بارے میں جمعیۃ العلماء کا طرز عمل ہم سب کے لئے ایک درخشاں مثال پیش کرتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہماری جماعت کو من حیث الجماعت جمعیۃ العلمائے ہند دہلی سے زیادہ گہرا اتحاد عمل قائم کرنا چاہئے۔

(۵) تصنیف و تالیف۔ حضرات! یہ کہنا تحصیل حاصل ہے کہ یہ مقصد بہت اہم ہے اور ہمارے جماعتی کاموں میں سے بہت بڑا کام ہے۔ اس ضمن میں مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ اہل حدیث کانفرنس نے ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی مرتبہ "تراجم علمائے اہل حدیث" کی طباعت کا انتظام کیا ہے۔ یہ کتاب واقعی بہت ہی مفید اور ضروری ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کانفرنس جلد تر اس کی تکمیل و طباعت کا بندوبست کرے۔ تصنیف و تالیف کے ضمن میں میں چند مشورے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ ان پر غور کریں گے۔

اول، تصنیف و تالیف میں نہایت ضروری ہوتا ہے کہ ذہنی ضروریات اور مقتضیات کا لحاظ رکھا جائے۔ اس وقت اسلام پر چاروں طرف سے اعداء نے ہجوم کیا ہوا ہے اور اس میں ذہنی حملہ جو بولشویک تحریک یا اشتراکیت کی طرف سے ہو رہا ہے وہ سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ اسلئے اس کانفرنس کو چاہئے کہ ایسی جماعت علماء کی تیار کرے جو ایسی کتابیں اور رسالے لکھیں جن میں اشتراکیت، اشتمالیت و دہریت وغیرہم کی تردید ہو۔ اور جن میں عقلی دلائل سے اس طوفان تشکیک و الحاد کا مقابلہ کیا جائے پھر اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ آسان اور عام فہم زبان میں جدید طرز پر اور جدید حقائق کو سامنے رکھ کر اسلام کی تعلیم کو پیش کیا جائے۔ تاکہ مغربی تعلیم یافتہ طبقہ بھی متاثر ہو۔ اس ضمن میں اگر انگریزی زبان میں بھی تصنیفات کا سلسلہ طبع کیا جائے تو ہم وقت کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کرینگے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف ہم ہندوستانی انگریزی خوان طبقہ کو اپنی طرف مائل کر سکیں گے بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی اسلام کی صحیح آواز پہنچا سکیں گے

*** لیکن انگریزوں نے اپنی ضروریات کی وجہ سے فلسطین کو یہودیوں کے ہاتھ میں فروخت کردیا اور بالفور کے اعلان کے مطابق جو تمام عہود و مواثیق کے بالکل خلاف تھا۔ یہودیوں کو

دوئم۔ قرآن کریم اور احادیث کے مستند ترجمے انگریزی اور ہندوستان کی تمام زبانوں میں کرائے جائیں اور ان کی نشر و اشاعت کا پورا انتظام کیا جائے۔ آپ شائد یہ سُن کر حیران ہونگے کہ بائیبل کا ترجمہ قریبًا سات سو زبانوں میں ہو چکا ہے۔

سوئم۔ مسلمانوں کی اقتصادی اور معاشی اصلاح آپ کی توجہ کی خاص طور پر محتاج ہے اور اس کے لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ پروپیگنڈا کے تمام وسائل استعمال کرے اور رسالوں کے ذریعے، اخبارات کے ذریعے مسلمانوں کی اصلاح کا کام شروع کر دے۔ اور تب تک چین نہ لے جب تک کہ ایک ایک گاؤں اور قریے میں اصلاح کی آواز نہ پہنچ جائے۔

میرے بھائیو! میرا خطبہ بہت طویل ہو گیا اور میں نے آپ کا بہت سا قیمتی وقت لیا ہے۔ ع

شب آخر گشتہ و افسانہ از افسانہ مے خیزد

لیکن باوجود اس کے ابھی اور بہت سی ضروری باتیں ہیں جن کا مجھے ذکر کرنا چاہئے تھا۔ مگر میں بخوف طوالت انکو نظر انداز کرتا ہوں۔ اور آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری تقریر کو خاموشی اور توجہ سے سنا۔ بیشک میرے خطبہ کا انداز ذرا تلخ تھا مگر میں نہیں چاہتا تھا کہ میں صرف ماضی کی داستان سرائی ہی پر اپنی تقریر ختم کر دوں۔ بلکہ میں چاہتا تھا کہ اپنی جماعت کو اسکی کوتاہیوں کی طرف توجہ دلاؤں اور ان میں اصلاح کا جذبہ پیدا کر دوں۔ میں نے ماضی کو صرف استقبال کی تعمیر کے لئے استعمال کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ہمارا مستقبل ہمارے ماضی سے بھی زیادہ شاندار ہو۔ اس لئے مجھے مجبورًا بعض تلخ حقائق آپ کے سامنے پیش کرنے پڑے۔ میرا ارادہ ہرگز ان سے کسی بھائی کی دل شکنی نہ تھا بلکہ

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت
(میں تو حتی المقدور تمہاری اصلاح ہی کا ارادہ رکھتا ہوں)

اس لئے اگر کسی بھائی کی دل شکنی ہوئی ہو تو وہ مجھے معاف کریں۔ اور میرے اس خطبہ میں جو قابل عمل اور قابل قبول باتیں ہوں ان کو قبول کیجئے۔ ان پر غور کیجئے اور جہاں تک ہو سکے ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔ أولئك الذین ھداھم اللہ واولئك ھم اولوا الالباب۔ (الزمر)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؕ

خادم جماعت اہل حدیث

عبد القادر قصوری

(نوٹ) جلسہ کی کارروائی آئندہ پرچہ میں شائع ہوگی۔ انشاء اللہ

جلسہ اہل حدیث پشاور

صوبہ سرحد کی جماعت اہل حدیث نے ۳۱۔ مارچ تا ۲۔ اپریل کو ایک جلسہ بمقام پشاور کیا۔ جس میں صدر جلسہ کو ایک اڈریس (معروضہ) دیا۔ جو یہ ہے:۔

معروضہ

بخدمت جناب سردار جماعت حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

صدر جلسہ تبلیغ اہل حدیث پشاور

حضرت والا! میں جماعت اہل حدیث پشاور کی جانب سے آپ کا خیر مقدم کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں۔ آج سے قریبًا ۱۳ سال قبل جناب کی زیارت ہم خادموں کو اسی شہر میں ہوئی تھی۔ بعد ازاں ہم متمنی تھے کہ کوئی تقریب پیدا ہو کہ پھر خادمان کو زیارت نصیب ہو۔

جناب والا! ہم صدق دل سے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ جناب نے جو اسلام اور مذہب اہل حدیث کی خدمات کی ہیں وہ اس قابل ہیں کہ مسلمان خصوصًا اہل حدیث ان پر فخر کریں۔

مخالفین اسلام عیسائی اور آریہ وغیرہ مذاہب کو مسکت، دل خوش کن پیرائے میں جوابات دینا آپ ہی کا خاص حصہ ہے۔ ادیان غیر کے بعد غیر اہل حدیث مذاہب کے اعتراضات کے جوابات تسلی بخش طریق سے دینے کا خاص ملکہ خدا نے آپ کو عطا فرمایا ہے آپ نے ہر بدعی عقیدہ اور غلط خیال کی اصلاح فرمائی ہے۔ قادیانی تحریک کا گویا خاتمہ خدا نے آپ کے ہاتھ سے کرایا۔

نومبر ۳۷ء میں اہل بدعت پارٹی نے آپ پر جو قاتلانہ حملہ کرایا۔ اس سے جماعت اہل حدیث کو عمومًا اور ہم خادمان کو جو صدمہ ہوا تھا اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ ہم خدا کی اس مہربانی کا شکر کیونکر کر سکتے ہیں کہ اس محافظ حقیقی نے آپ کو دینی خدمت کے لئے صحت و سلامتی کے ساتھ زندہ رکھا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم خادمان آپ کو اپنے جلسہ کی کرسئ صدارت پر متمکن دیکھتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ توحید و سنت کی اشاعت کے لئے خدا آپکا سایہ اہل اسلام کے سروں پر بہت دیر تک قائم رکھے آمین ثم آمین! ع

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

آپ کا خادم

ناظم انجمن اہل حدیث صدر پشاور (۳۱ دسمبر)

صدر جلسہ نے اس معروضہ کا جواب زبانی دیا۔ اور خطبہ صدارت مرقومہ پڑھا۔ جو جلسہ میں تقسیم ہوا۔ وہ یہ ہے:۔

خطبہ صدارت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد

برادران اسلام حاضرین اور سامعین! السلام علیکم۔ منتظمین جلسہ نے کسی خاص وجہ سے صدارت کی خدمت میرے سپرد کی ہے۔ عام دستور یہ ہے کہ صدر جلسہ منتظمین کا شکریہ ادا کیا کرتے ہیں۔ مگر میں شکریہ نہیں بلکہ گلہ کرنے پر مجبور ہوں۔ کیونکہ منتظمین جلسہ نے میری کمزوری اور

بے بضاعتی کا لحاظ نہ کر کے صرف غلبہ محبت سے مجھے اس بوجھ کے نیچے دبا دیا۔ اس لئے میں انتخاب صدارت کا گلہ اور محبت و مروت کا شکریہ ادا کرتا ہوں تو بجا ہوں۔ خدا ہماری محبت میں ترقی دے۔

حضرات! آج مسلمانوں میں دو باتوں کا بہت چرچا ہے

(۱) مسلمان دین و مذہب سے غافل ہو گئے۔

(۲) مسلمانوں کے مذہبی طبقوں میں اتنا اختلاف ہے کہ ایک اجنبی غیر جانبدار کو فرقہ حقہ اور غیر حقہ میں امتیاز کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ہر ایک فرقہ اپنے آپکو حق پر جانتا ہے۔ میرے خیال میں اس عقدہ کا حل بہت آسان ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ حق کے متلاشی خالی الذہن ہو کر میری معروضات کو سنیں گے تو ان کو فرقہ حقہ کی شناخت حاصل ہو جائیگی۔

مجمل شناخت برادران فرض کرو عرصہ تین چار سو سال کا گزرا ہے کہ کابل سے کوئی خاندان پشاور میں آکر آباد ہوا۔ آج ان کی خاندانی مردم شماری سینکڑوں سے متجاوز ہے۔ ان متعدد فیملی ممبران میں اپنے نسب کی بابت اختلاف ہوا۔ اُن میں سے چند اپنے آپ کو پٹھان کہتے ہیں۔ چند سادات ظاہر کرتے ہیں۔ بعض شیخ انصاری بعض راجپوت وغیرہ۔ ان میں سے ہر ایک اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرتا ہے جو بجائے خود کیسا ہی لاجواب ہو مگر فیصلہ کن نہیں۔ میں ان کے اختلاف کے فیصلہ کا صحیح حل یہ سمجھتا ہوں کہ ان اصحاب کا مورث اعلیٰ جب پشاور میں آیا تھا اس وقت کا کوئی کاغذ از قسم تمسک یا نکاح نامہ وغیرہ دیکھا جائے کہ اس میں مورث اعلیٰ کی قومیت کیا لکھی ہے۔ جو اسکی قومیت ہوگی وہی صحیح ہوگی۔ جو اُس قومیت کے مدعی ہونگے وہی حق پر ہونگے۔ دگر ہیچ۔

یہ طریق فیصلہ ایسا صحیح ہے کہ کوئی دانا یا نادان اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

ٹھیک اسی طرح مذاہب اسلامیہ کی تحقیق ہونی چاہئے جس کی صورت یہ ہے کہ سب سے پہلے دیکھا جائے کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام انتقال کے وقت اپنی امت کو کس حالت میں چھوڑ گئے تھے۔ اور اس وقت کے لوگوں کا مذہب اور طریق عمل کیا تھا۔ اس طریق عمل سے ان کا نام خود بخود ظاہر ہو جائیگا۔

کچھ شک نہیں کہ اس وقت مروجہ مذاہب اسلام میں سے کوئی مذہب نہیں تھا۔ یہ ایسا دعویٰ ہے کہ اس کا ثبوت دینے کی حاجت نہیں۔ اس لئے کہ تاریخ اسلام بالاتفاق شہادت دیتی ہے کہ حضرت علیؓ خلیفہ چہارم کے زمانہ میں (بحیثیت محبت اور عداوت) اختلاف پیدا ہوا تو حسب رواج کچھ لوگ خلیفہ کے حامی ہوئے کچھ مخالف۔ حامیوں کو "شیعان علی" کہا گیا۔ مخالفوں کو "خارجی"۔

پس یہ ہے اسلام میں فرقوں کی ابتدا۔ باقی سب فرقے بعد میں پیدا ہوتے رہے۔

اس تاریخی شہادت سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ جیسے مثال مذکور میں مورث اعلیٰ کی قومیت مقدم اور معتبر ہے اسلامی فرقوں میں بھی وہی فرقہ مقدم اور اصل ہے جو زمانہ اول کی روش پر ہے۔ جس کی بابت یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

اھل الحدیث ھُمْ اھل النبی و ان
لَمْ یَصْحَبُوْا نَفْسَہٗ انفاسہٗ صَحِبوا

اب غور طلب یہ بات ہے کہ طبقہ اولیٰ کا طریق عمل کیا تھا میں اس میں زیادہ وقت لگانا نہیں چاہتا۔ صرف دو مثالیں پیش کرتا ہوں جن سے ثابت ہوگا کہ صحابہ کرام کا طریق عمل قرآن و حدیث تھا۔ امثلہ ذیل ملاحظہ ہوں:-

(۱) مسئلہ خلافت جب پیش ہوا تو انصار سے آواز آئی:- مِنَّا اَمِیْرٌ وَّمِنْکُمْ اَمِیْرٌ۔ (ایک امیر ہم میں سے ہو ایک تم مہاجرین میں سے) اس کے جواب میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبوی پیش کی:-

اَلْاَئِمَّۃُ مِنَ الْقُرَیْشِ۔

سب حاضرین نے اس کے سامنے سر جھکا دیا تو ابوبکر صدیق خلیفہ منتخب ہو گئے۔

(۲) خلافت قائم ہوتے ہی خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے وراثت پدری صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کیا۔ خلیفہؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے کہ انبیاء کا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آخر اسی حدیث پر فیصلہ ہوا۔

اسی قسم کے اور بہت سے واقعات ہیں۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسائل شرعیہ میں قرآن و حدیث ہی پر عمل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ خلیفہ بھی انہی کو سنداً پیش کیا کرتے تھے۔ یہی اہل حدیث کا مذہب ہے جس کا ذکر اس شعر میں ہے ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مختصر یہ ہے کہ اہل حدیث اسلام میں کوئی نیا فرقہ نہیں بلکہ وہی جماعت ہے جو زمانہ رسالت سے قرآن و حدیث پر عمل کرتی ہوئی آج تک دنیا میں نمایاں وجود رکھتی ہے۔ لہ الحمد!

معقولی طریق اب میں منطقی طریق سے گفتگو کرتا ہوں تا کہ علماء اور طلباء اس سے محظوظ اور مسرور ہوں۔

منطق کا اصول ہے کہ تقرر ماہیت کے بعد کوئی چیز اس میں زائد داخل نہیں ہو سکتی۔ جو زائد ہوگی وہ خارج عن الماہیت ہوگی۔ اس قانون کے ماتحت میں کہتا ہوں کہ اسلام کی ماہیت بزمانہ رسالت متقرر ہو چکی تھی۔ اسکے بعد کے امور از قسم عقائد یا اعمال ماہیت اسلام کے اندر داخل نہ ہونگے۔ نتیجہ صاف ہے کہ حنفیت، شافعیت وغیرہ جو بعد تقرر ماہیت اسلامیہ حادث ہوئی ہیں داخل ماہیت نہ ہونگی۔ غالباً اسی بنا پر مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے ایک عدالتی شہادت میں کہا تھا کہ

"حنفیت، شافعیت وغیرہ اسلام میں شرط نہیں"

(فتاویٰ لکھنوی جلد اول صفحہ ۲۴۵)

اس لئے اعیان اہل حدیث کا قول ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

بعد اللتیا والتی مذہب اہل حدیث کی حقیقت بتا کر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج کل جو حریت ملک کی تحریک زوروں پر ہے اس میں اعیان اہل حدیث نے کہاں تک حصہ لیا۔ واقعات گذشتہ کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو ایسا کہنے میں ذرہ شک نہیں کہ حصہ کیا چیز ہے اس تحریک کے بانی مبانی ہی اعیان اہل حدیث ہیں۔ کسی دوسرے مقام کی شہادت اتنی وزن نہیں رکھتی جو خود مرکز کی شہادت وزنی ہے۔ ملاحظہ ہو دولت کمپنی کی رپورٹ جس میں

فرقہ اہل حدیث کو وہابی سے موسوم کر کے حضرت امیرالمومنین سید احمد رحمۃ اللہ بریلوی اور مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ دہلوی سے سلسلہ کلام شروع کیا ہے۔ اسی میں آپ کے معروز شہر پشاور کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو رپورٹ مذکور ترجمہ اُردو ۱۲ کے درمیانی صفحات۔ ناظرین ان صفحات کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ آج کانگرس جس بام بلندی پر پہنچی ہے اُس کی بنیاد اعیان اہل حدیث نے رکھی تھی۔ جس پر افراد اہل حدیث کہہ سکتے ہیں ؎

نے اُڑائی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گُل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

مختصر یہ ہے کہ اہل حدیث کوئی نیا فرقہ نہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسی جماعت ہے جو ہادی اسلام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر اسی صورت میں عامل ہیں۔ جس صورت میں طبقہ اولیٰ کے لوگ عامل تھے۔ اس لئے یہ جماعت اپنی نسبت کسی امتی کی طرف نہیں کرتی بلکہ صاف لفظوں میں کہتی ہے ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

میرے اس دعوے کی تفصیل دیکھنی ہو تو میری کتاب "اہل حدیث کا مذہب" مطالعہ کریں۔

اب میں آپ لوگوں سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں پس توجہ سے سنئے!

آپ اُٹھے ہیں تو اُٹھ کر کام کیجئے۔ سو نہ جائیے۔ میں آپ لوگوں کو قرآن مجید کی ایک آیت پر توجہ دلاتا ہوں اس کو ہمیشہ ملحوظ رکھئیگا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نیک کام کرنے کی ترغیب اور نہ کرنے پر سخت ترہیب ہے۔ ارشاد ہے:۔

اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے:۔

اے مسلمانو! اگر دینی خدمت کرنے میں تمہیں تکلیف ہوتی ہے تو دیکھو دنیاوی کام کرنے والوں کو بھی کام کرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ تم میں زیادتی یہ ہے [illegible] امید رکھتے [illegible]

[illegible] جو جس کی ان کو امید نہیں۔

دوستو! میں جن دنوں کانگرس میں کام کرتا تھا۔ تو کانگرس کے لیڈروں، ممبروں اور والنٹیروں کو ان تھک محنت کرتے، مصائب جھیلتے ہوئے دیکھتا تھا اور اب بھی دیکھتا ہوں۔ اور ادھر مدعیان دین خصوصاً افراد اہل حدیث پر نظر کرتا ہوں تو ان دونوں میں بہت فرق پاتا ہوں۔ کانگرسی کارکن باوجود اختلاف شدید کے کام چھوڑتے نہیں۔ اعیان اہل حدیث رو ٹھ جاتے ہیں۔ (۲) کانگرسی کارکن تھکتے نہیں۔ اہل حدیث فدایان توحید اور خدمتگاران سنت نہ صرف تھک جاتے ہیں بلکہ تھک کر ہمیشہ کے لئے بیٹھ جاتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے اصحاب اہل حدیث آیت موصوفہ کو ہروقت سامنے رکھیں گے تو دینی خدمت کرتے ہوئے تھکیں گے نہیں بلکہ ان کا طغرا یہ ہوگا ؎

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

اخیر میں آپ لوگوں کے انتخاب صدارت کا گلہ یا شکریہ ادا کرتا ہوا عرض کرتا ہوں کہ صدر کا انتخاب بغرض انتظام جلسہ ہوتا ہے۔ مگر صدر کے ماتحت کوئی فوجی طاقت نہیں۔ اس لئے جب تک آپ لوگ صدارت کے احکام متعلقہ انتظام کی تعمیل نہ کریں گے انتظام معقول نہیں ہوگا۔ اسی لئے قرآن مجید میں اُولِی الْاَمْر کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔ پس میں صاف صاف کہے دیتا ہوں کہ جلسہ کا انتظام اور حسن خاتمہ آپ لوگوں کی تعمیل پر موقوف ہے۔ والسلام خیر ختام!

خادم:۔ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری
صدر جلسہ تبلیغ اہل حدیث پشاور
۱۰۔ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۳۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء

نوٹ ماہ مارچ میں جماعت اہل حدیث کے جلسے کئی ایک مقامات (لاہور، بٹالہ، سرہند، تاندلیانوالہ وغیرہ) میں ہوئے۔ منتظمین کی طرف سے روئداد نہ پہنچنے کی وجہ سے اشاعت پذیر نہیں ہوئے۔ اللہ اعلم!

بہار کے قرب وجوار میں انجمن اشاعۃ التوحید والسنہ کا قیام

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جس نے ہم کو محض اپنے فیضان رحمت سے اپنے محبوب ترین دین اسلام میں پیدا کیا اور توحید کا راستہ دکھایا۔ خاتم الانبیاء سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی امت میں داخل فرما کر طریقہ محمدیہ پر چلایا اور اس پر چلنے کا شوق دلوں میں پیدا کیا۔ فللہ الحمد! برادران ملت موحدہ و محبان طریقت محمدیہ پر مخفی نہ رہے کہ بہار کے قریب ایک بستی چکدین سے موسوم ہے۔ جہاں بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ایک نہ ایک عالم اہل حدیث برابر رہا۔ جب تک جہاں میں رہے ہر جمعہ میں خطبہ کے موقعہ پر آیات قرآنیہ احادیث نبویہ تلاوت فرما کر عام فہم اردو زبان میں ترجمہ فرماتے، لوگوں کو دین اسلام کی باتیں بتاتے، توحید و سنت کی ترغیب دیتے، شرک و بدعات سے منع فرماتے جن کا نام نامی مولانا محمد باقر صاحب مرحوم تھا کچھ عرصہ آپ [illegible] رہے۔ بعد ازیں مولانا عبد الرحیم صاحب عرف معصوم علی کا زمانہ آیا۔ آپ بھی پکے موحد اہل حدیث عالم تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے اہل زماں بعض جہلاء چکدین نے وہابیت کا الزام لگا کر بہت کچھ سب وشتم کئے۔ چونکہ آپ طبعاً خوش مزاج تھے۔ نہایت صبر و استقلال سے مخالفین کو جواب فرماتے۔ باوجود اس کے جب ان لوگوں کے جور و استبداد کی حد نہ رہی۔ ذاتیات پر حملہ ہونے کے علاوہ مالیات پر حملے کرنے لگے۔ تب آپ نے مجبور ہو کر دین کی خاطر مع اہل وعیال ترک وطن کیا اور تاتی بلاغ کلکتہ چلے گئے۔ وہاں کچھ روز تک معہ مصری گنج کلکتہ میں رہے۔ ہر دو جگہ آپ نے سلسلہ درس قرآن و حدیث جاری رکھا۔ مولانا کثیر الاولاد تھے۔ بحالت کبرسنی اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا کی پسماندہ اولاد میں سے ایک لڑکا حافظ القرآن تھا جو تھوڑی ہی روز حیات پا لے کے بعد عالم غیر فانی کو سدھار گیا۔

اناث تھیں اور تین لڑکے عالم ہوئے۔ ایک مولانا بشیر الدین صاحب جو مدرسہ احمدیہ آرہ کے فارغ التحصیل اور مولانا حافظ عبداللہ صاحب محدث غازی پوری کے خاص شاگرد رشید تھے۔ دوسرے لڑکے مولانا یوسف صاحب اور تیسرے لڑکے حکیم مولانا عبداللہ صاحب۔ موخر الذکر دو تو لڑکے با حیات ہیں۔ مولانا عبدالرحیم صاحب عرف معصوم علی کے بعد مولانا فضل الحق صاحب کا زمانہ آیا۔ آپ پکے موحد اہل حدیث عالم تھے۔ آپ کی صورت حال و مقال محدثانہ تھی۔ ایک عرصہ طویل تک چکدین کے مدرسہ میں درس و تدریس فرماتے رہے جب تک آپ زندہ رہے لوگوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی عام ہدایت فرماتے۔ آپ بھی بعمر ضعیفی داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے جنت الفردوس کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے پیچھے ایک لڑکا چھوڑ گئے جن کا نام نامی مولانا ولی الحق صاحب ہے۔ آپ ایک ذی علم آدمی ہیں۔ آپ کا طریقہ عمل قرآن و حدیث ہے۔ مولانا عبدالرحیم عرف معصوم علی کے تیسرے لڑکے شیخ الکل شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے مدرسہ نذیریہ سے درس نظامیہ کی فراغت اور شیخ الحکماء مولانا جمیل الدین صاحب نگینوی استاد حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم و حکیم العصر مولانا عبدالحفیظ سے علوم طبیہ کی تکمیل کے بعد اپنے والد ماجد کی نصیحت الوداعی پر عمل پیرا ہو کر اپنے آبائی وجدی وطن میں ایسے وقت میں بود و باش اختیار کی جبکہ مولانا فضل الحق صاحب کا دنیا سے انتقال ہوئے عرصہ دراز گزر چکا تھا۔ آپ نے یہاں آکر سلسلہ طبابت قائم کیا جو ذریعہ معاش ہے اور توحید و سنت کی تبلیغ کا بار اپنے سر اٹھایا۔ آپ ایک مخلص جوان، جوشیلے عالم باعمل ہیں آپ کا طریقہ بیان بہت احسن و خطاب کلام نہایت الیں۔ باشندگان چکدین اکثر احناف ہیں اور غریب محمدیان اہل حدیث معدودے چند۔ لیکن مولانا کی شیریں بیانی سے لوگ خوش ہیں۔ ایک گونہ لوگوں کے عقائد میں اصلاح کی صورت نظر آتی ہے۔ چنانچہ ایک شخص (مولانا کے رشتہ میں چچا) جو مذہباً حنفی تھے ضعیف العمری میں بعد تحقیق کے پکے محمدی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ باقی لوگوں میں جو بدظنی وہابیت سے تھی وہ بھی رفتہ رفتہ بحمدہ تعالیٰ حسن ظنی سے بدلتی جا رہی ہے۔ لیکن جو لوگ متعصب اور شقی ازلی ہیں وہ مولانا کے ساتھ اور دیگر محمدیان اہل حدیثوں کے ساتھ مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون۔ باوجود اس کے مولانا نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اپنا تبلیغی فرض انجام دیتے جا رہے ہیں۔ لیکن بہار میں اور بہار کے قرب و جوار مشرقی جانب دیہاتوں میں محمدیان اہل حدیث بہت کم خال خال نظر آتے ہیں اور ہیں بھی تو اپنی زندگی انفرادی طور پر بسر کرتے ہیں جہاں نام نہاد سنی حنفیوں کی تعداد بکثرت ہے اور بلا روک ٹوک شرک و بدعات عام طریقے پر ہوتے ہیں۔ خاص بہار کو اگر شرک و بدعات گڑھ کہا جاوے تو بجا ہے۔ ان امور کے سدباب کے لئے نہ کوئی مبلغ ہے اور نہ کوئی باقاعدہ انجمن۔ اس لئے مولانا نے بتوکل خدا اس کام کی خاطر ایک انجمن کی بنیاد ڈالی جس کا نام انجمن اشاعت التوحید والسنہ رکھا۔ لہذا بصد ادب ان اصحاب محمدیان اہل حدیث سے گذارش ہے کہ جو ان اطراف میں انفرادی طور پر زندگی بسر کرتے ہیں بہت جلد از جلد اپنا اپنا نام ارسال فرما کر یا خود تشریف لا کر انجمن مذکور کے ممبر بن جاویں اور بکھرے ہوئے شیرازہ کو منظم کر کے اشاعت التوحید والسنہ میں اجتماعی طور پر ہاتھ بٹائیں۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔

تجویز انجمن اشاعت التوحید والسنہ

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون۔

آج بتاریخ یکم ذی الحجہ بروز جمعہ چند مسلمانوں کی ایک مجلس شوریٰ بصدارت جناب حکیم مولانا عبداللہ صاحب قائم ہوئی۔ جس میں یہ امر پیش ہوا کہ زمانہ حاضرہ میں جو آئے دن بدقسمتی سے ہم مسلمانوں میں شرک و بدعات رائج و مروج ہیں جس کا دروازہ یوماً فیوماً وسیع و فراخ ہوا جاتا ہے اس کے سدباب کے لئے ہم لوگوں کو کونسی صورت اختیار کرنی چاہئے جس کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اپنے کانوں سے سنتے ہیں۔ لیکن صد افسوس باوجود استطاعت و صلاحیت رکھنے کے بھی ہم خاموش ہیں، بے حس ہیں۔ ذرہ بھر ہمارے دلوں میں اسلام کا درد نہیں، پاس نہیں۔ لیکن یاد رہے ہماری اس خاموشی اور بے حسی سے حق پوشی ہے۔ شرک و بدعات کی تائید ہوتی ہے۔ اگر یہی حالت ہماری آئندہ بھی رہی تو خدا کے ہاں ہم باعث عتاب و لائق مواخذہ ہوں گے۔ فرمایا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان (رواہ مسلم) چنانچہ اس امر کے لئے یہ تجویز پیش ہوئی کہ ایک انجمن اشاعت التوحید والسنہ قائم کی جائے جس میں لوگوں کو توحید و سنت کی تبلیغ و ترغیب دی جاوے اور شرک و بدعات کی تردید و [illegible] کی جاوے۔

بحمدہ تعالیٰ اس رائے صائب پر سب کو اتفاق ہوا اور سب کے اتفاق سے یہ انجمن بتوکل خدا قائم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ حامیان انجمن کے قلوب میں خلوص و استقامت اور جان و مال میں برکت عطا فرماوے اور انجمن مذکور سے لوگوں کو ہدایت بخشے۔ آمین ثم آمین! والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ امید ہے کہ جماعت اہل حدیث عموماً اور مولانا عبدالرحمن صاحب گیلانوی و مولانا عبدالحنان صاحب اڈیٹر "مسلم اہلحدیث گزٹ" و منشی محمد ابراہیم صاحب برادر منشی محمد و میاں مرحوم جھا جھاوی خصوصاً دامے درمے، سخنے اس جواری انجمن کی طرف خاص توجہ فرما کر ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔ فقط والسلام مع الاکرام۔

المعلن:- خادم التوحید والسنت ڈاکٹر محمد نذیر حسین عفی عنہ محمدی وسیکرٹری انجمن مذکورہ موضع چکدین ضلع مونگیر (بہار) (مرد داخل اشاعت فنڈ)

اہلحدیث ہم امید رکھتے ہیں کہ انجمن مذکورہ کی طرح ابھی تک جہاں انجمنہائے اشاعت توحید و سنت قائم نہیں ہیں جلد قائم کر کے تبلیغ توحید و سنت شروع کر دی جائے گی۔

ناظرین "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت میں کوشش کیجئے۔

([illegible] نذیر حسین محدث دہلوی [illegible] مدیر اہلحدیث)

فتاویٰ

س ۱۰۶} بعض صاحبان فرماتے ہیں کہ تقلید شخصی جائز نہیں مگر تقلید مطلق روا ہے اور مثال یہ پیش کرتے ہیں کہ اگر کسی جاہل نے کسی عالم سے فتویٰ پوچھا اور عالم نے جو فتویٰ دیا۔ جاہل اُس پر عمل پیرا ہُوا۔ سو جاہل نے اُس عالم کی تقلید کی کیا یہ درست ہے؟

(محمد داؤد احمد از کیندراپاڑہ)

ج ۱۰۶} حضرت میاں صاحب مرحوم مغفور دہلوی نے کتاب "معیار الحق" میں ایسا ہی لکھا ہے۔ مفصل کتاب بذا دفتر اہل حدیث سے منگا کر دیکھ لیجئے۔

س ۱۰۷} ایک بریلوی حنفی امام ہمارے گاؤں کی مسجد میں امامت کراتے ہیں جو جماعت حقہ اہل حدیث کو شرکت جماعت سے منع کرتے ہیں اور بقول اُس کے اہل حدیث کی شرکت جماعت سے ان کی اور اُن کی جماعت کی نماز ناقص ہو جاتی ہے اور بارہا اہل حدیث سے جھگڑا ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اپنے مولانا ثناء اللہ صاحب سے فتویٰ پوچھو کہ دو فریق کی نماز ایک جماعت میں نہیں ہو سکتی۔ مگر خود ثبوت نہیں دیتے اور ہم سے ثبوت طلب کرتے ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۷} امام مذکور کا کہنا غلط ہے وہ اپنے دعویٰ کی دلیل پیش کرے۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۸} ایک منکوحہ عورت مصنوعی طور پر عیسائیت کا اظہار کر کے نکاح سابقہ فسخ کرانا چاہتی ہے۔ کیا اس کا اس حیلہ سے سابقہ نکاح شرعاً فسخ ہو جائیگا یا نہیں۔ اگر بعد فسخ کرانے نکاح ثانی کے کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کرنا چاہے تو ہو جائیگا یا نہیں؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۰۸} ہمارا بیان عدالت میں ہو چکا ہے کہ عورت عیسائی ہو جائے تو نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ کیونکہ کتابیہ (عیسائی یا یہودی) عورت سے مسلمان مرد کا نکاح جائز ہے ——— مگر ہاں کہ حیلہ ارتداد کے سوا معقول وجوہات کی بنا پر عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔

اللہ علیم بذات الصدور۔

س ۱۰۹} یہ واقعہ اکثر لوگوں کی زبان پر مشہور ہے کہ حضرت غوثؒ کے اثنائے وعظ میں معراج کا ذکر ہونا اور ایک شخص کا منکر ہو کر چلا جانا راستہ میں مچھلی خریدنا بیوی کو مچھلی دیکر خود غسل کو جانا، دریا میں اس مرد کا عورت ہو جانا، بارہ برس عورت رہنا، عقد کر کے بچے جننا پھر مرد ہو جانا، گھر کو آنا، مچھلی کو بدستور زندہ پانا۔"

کیا اس کی کچھ اصلیت ہے یا یونہی؟

(عبد الصمد مدرس مدرسہ محمدیہ از شیش گڑھ)

ج ۱۰۹} یہ قصہ بالکل بے اصل و بے ثبوت ہے۔

س ۱۱۰} کیا حضرت اویس قرنی نے آنحضورؐ کے دندان مبارک کی شہادت سُن کر اپنے تمام دانت توڑ دئیے تھے اور کھانا کھانے کی تکلیف سے حلوہ دیا گیا تھا کیا یہ صحیح ہے۔ اگر صحیح ہے تو کیا اس بات سے تبراتی حلوہ وکھچڑے وغیرہ کا ثبوت ہو سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۰} اس کا بھی کوئی صحیح ثبوت نہیں ملتا۔

س ۱۱۱} بعض اشخاص اہل حدیث تعزیہ داری میں شریک ہوتے ہیں اور تعزیہ کے میلہ میں شرکت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کا کیا حکم جاری ہوتا ہے۔ کیا یہ بھی گنہگار ہوتے ہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۱} تعزیہ بنانا گناہ ہے۔ اس میں شرکت کرنے والا بھی گنہگار ہے۔ لقولہ علیہ السلام من کثر سواد قوم فھو منھم

س ۱۱۲} ایک شخص ایک امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا اگر اُسے کہا جائے تو کہتا ہے کہ یہ کانگرسی ہے۔ کانگرسی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور نماز نہ پڑھنے والا بریلوی خیال کا ہے۔ کیا اس کا نماز نہ پڑھنا درست ہے۔ کیا کانگرسی ہونے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔

(سائل مذکور)

ج ۱۱۲} یہ ضد غلط اور نفسانیت پر مبنی ہے خدا مسلمانوں کو اتفاق کی توفیق بخشے۔ آمین!

س ۱۱۳} مسلم لیگ میں شرکت ضروری ہے یا کانگرس میں کیونکہ مسلم لیگ والے کہتے ہیں کہ مسلم لیگ اسلام کی حفاظت کرنے والی ہے۔ ان دونوں جماعتوں میں کونسی جماعت بہتر ہے؟ (سائل مذکور) ج ۱۱۳} کانگرس میں جانا امور عامہ اور لیگ میں جانا امور خاصہ [illegible]

متفرقات

معاونین "اہلحدیث" کو اپنے تبلیغی آرگن کی اشاعت میں ہر ممکن کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ گو بفضلہ تعالیٰ اس وقت بھی "اہلحدیث" کا حلقہ اشاعت وسیع ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ اگر معاونین کرام و ناظرین عظام اسے وسیع تر بنانے کی ٹھان لیں تو "اہلحدیث" ملک کے ہر قصبہ بلکہ ہر گاؤں میں پہنچ سکتا ہے اس صورت میں جہاں اس کی اشاعت میں اضافہ ہوگا وہاں توحید و سنت کی تبلیغ میں بھی وسعت ہو جائیگی۔

امید ہے عاشقان تبلیغ توحید و سنت ہماری اس تجویز کو عملی جامہ پہنا کر شکریہ کا موقع دینگے۔

وی پی بھیجے گئے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام سابقہ پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر غلطی سے کوئی صاحب واپس کردیں تو اطلاع ہذا سے مطلع ہوتے ہی قیمت اخبار بہت جلد ارسال کردیں۔

۲۸۵ - ۵۴۴۶ - ۶۳۸۱ - ۶۴۲۰ - ۶۴۷۲
۷۳۲۹ - ۸۷۳۵ - ۹۴۳۸ - ۹۸۳۰ - ۹۸۹۳
۹۹۲۸ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۱۳ - ۱۱۰۱۷
۱۱۱۱۲ - ۱۱۱۲۲ - ۱۱۱۳۶ - ۱۱۱۴۰ - ۱۱۳۴۶
۱۱۳۶۴ - ۱۱۴۴۷ - ۱۱۴۹۹ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۵۵
۱۱۹۰۶ - ۱۱۹۷۰ - ۱۲۰۱۶ - ۱۲۰۳۵ - ۱۲۱۶۴
۱۲۲۳۴ - ۱۲۳۱۶ - ۱۲۳۲۱ - ۱۲۳۴۲
۱۲۳۵۰ - ۱۲۳۵۲ - ۱۲۳۵۳ - ۱۲۳۵۶
۱۲۳۸۴ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۲۵ - ۱۲۴۳۴
۱۲۴۳۵ - ۱۲۴۳۶

ضیاء الاسلام امرتسر مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی نے پندرہ روزہ اخبار "ضیاء الاسلام" جاری کیا ہے۔ جسکے تین نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ عام اسلامی مذہبی اخبارات کی طرح اس میں تبلیغی تاریخی اور علمی مضامین کے علاوہ مرزائی اور تحریک خاکسار کی تردید خاص طور پر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاصر مذکور کو بہترین اسلامی خدمات سرانجام دینے کی توفیق دے۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے [illegible] قیمت سالانہ عہر۔ پتہ۔ ابو الضیاء محمد بہاء الحق قاسمی [illegible] کٹڑہ گھنیاں امرتسر [illegible]

چندہ کانفرنس | چوہدری کریم بخش صاحب چک ۱۱ ضلع سرگودھا ۱/ حکیم اللہ بخش صاحب سلم ۲/

غریب فنڈ | میں از فتوی فنڈ ۶/ ۔ از چوہدری کریم بخش صاحب مذکور ۱/ ۔ سابقہ بقایا فنڈ ۲/ ۔ جملہ للعہ۔ از سائل ۲۹ چندہ ڈہ صاحب ملتان ۲/ ۔ ۹۰ مولوی ابراہیم باقی پور ۶/ ۔ میزان ۸/ ۔ ہر دو سائلین کے نام بحساب غریب فنڈ ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۲/

صرف بائیس سائل اور ہیں | اصحاب کرم اپنے دست جود و سخا کو اگر تھوڑی سی بھی جنبش دیں تو ان سب کے نام بہت جلد اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

رپورٹ دورہ مولانا محمد صدیق صاحب برائے تنظیم جماعت اہل حدیث دکن | میں ۱۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو دکن اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد کی طرف سے وقار آباد پہنچا مولوی حافظ عبد الرحیم صاحب بیمار ہو کر حیدر آباد میں زیر علاج تھے۔ اس لئے مولوی محمد یٰسین صاحب منتظم محلہ نظامت وقار آباد اور منشی عبد المجید صاحب کی رائے ہوئی کہ حافظ صاحب کے آنے پر انجمن قائم کر کے اوس کا الحاق باضابطہ دکن اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد سے کر دیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۱۹۔ جنوری ۱۹۳۹ء کو وہاں سے چیتا پور پہنچا۔ چونکہ وہاں نہ تو مولوی محمد یوسف صاحب موجود تھے اور نہ مولوی عبد الحی صاحب کا یہاں مستقل قیام ہے اس لئے جناب سیٹھ محمد قاسم صاحب متولی مسجد اہل حدیث وغیرہ کی رائے ہوئی کہ مولوی عبد الحی صاحب آجاویں تو انجمن کا قیام اور اس کا الحاق مناسب ہے۔ ۲۱ جنوری کو شوراپور پہنچا۔ یہاں انجمن اہل حدیث کا قیام عمل میں آیا جس کے معتمد حافظ محمد حسین صاحب اور صدر جناب قادر پادشاہ صاحب منتخب ہوئے اور اس کا الحاق دکن اہلحدیث دار الاشاعت سکندر آباد سے کر دیا گیا۔

۲۴ جنوری کو یہاں سے سگر پہنچا۔ جناب عبد الرحیم صاحب و جناب محمد اعظم صاحب امام مسجد اہل حدیث نے فرمایا کہ جناب مولانا محمد یٰسین صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔ وہ عنقریب آنے والے ہیں اون کے آنے پر انجمن اہل حدیث کا قیام اور اس کا الحاق دکن اہل حدیث دار الاشاعت ۲

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۱۱۔ مارچ سے ۲۳۔ مارچ تک کل پیدائش ۳۶۶ اور کل اموات ۲۱۴ ہوئیں۔

—— چند روز ہوئے برطانیہ کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا تھا کہ اگر جرمنی نے پولینڈ وغیرہ پر حملہ کیا تو برطانیہ پولینڈ کی حمایت کریگا۔ فرانس کے وزیر اعظم نے اس اعلان کی تائید کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھی اسی قسم کا اعلان کر دیا ہے۔

—— جرمن اخبارات لکھ رہے ہیں کہ برطانیہ و فرانس کی دھمکیاں ہمیں اپنے تعمیری کام سے غافل نہیں رکھ سکتیں۔

معذرت | اخبار ہذا میں چونکہ جلسہ ہائے اہل حدیث پشاور و فتحگڑھ کے خطبات شائع کئے جا رہے ہیں اس لئے اس کی ترتیب صفحات میں معمولی سی تبدیلی کی گئی ہے۔ نیز بوجہ عدم گنجائش کسی اور مشن کے متعلق کوئی مضمون یا مراسلہ درج نہیں ہو سکا (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ہر ہٹلر نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ برطانیہ تین صدیوں تک تشدد پر عمل پیرا رہ کر اب اخلاقیات کا وعظ کہنے لگا ہے۔ اعراب فلسطین پر برطانیہ کو گولیاں چلانے کا کیا حق ہے اور وسطی یورپ میں ہم اپنا مفاد محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو برطانیہ اس پر ناراض کیوں ہوتا ہے!

(بقیہ) سکندر آباد سے انشاء اللہ تعالیٰ عمل میں آجائیگا۔ ہم لوگ خود بھی تنظیم کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ بغیر اسکے جماعت کا بقا دشوار ہے۔ یہاں میری تین تقریریں ہوئیں چیتا پور میں ایک۔ شوراپور میں ایک تقریر ہوئی جس میں تنظیم کی ضرورت کو بیان کیا گیا۔ (محمد صدیق بہاری)

مرسلہ:۔ مرزا محمود علی بیگ معتمد اہل حدیث دار الاشاعت۔ سکندر آباد دکن

(۸/ برائے اشاعت فنڈ وصول)

—— تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوجیں پولینڈ کی سرحد پر دھڑا دھڑ جمع ہو رہی ہیں (شاید کوئی نیا گل کھلنے والا ہے)

—— گذشتہ ہفتے اطالیہ کے ڈکٹیٹر مسولینی نے فاسسٹ پارٹی کی بیسویں سالگرہ کے موقع پر جو تقریر کی اس کا ایک ایک لفظ غیظ و غضب میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس میں اس نے جمہوری ممالک کو خوب ڈانٹ ڈپٹ کی ہے۔

—— حیدر آباد ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں وزیر اعظم سر اکبر حیدری گاندھی جی کے ساتھ نامہ و پیام کرتے ہوئے ان کو اطلاع دیتے ہیں کہ حکومت حیدر آباد عنقریب تمام گرفتار شدگان کو رہا کر دیگی اور ہندو مسلم اصحاب پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیگی جو ہندوؤں کے حقوق پر عائد شدہ پابندیاں دور کرنے پر غور کریگی۔

—— ریاست جے پور کی پولیس نے ۲۷۔ جنوری کو نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلا کر بہتوں کو مقتول و مجروح کیا تھا اور بہت سے مسلمان گرفتار بھی ہوئے تھے۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں نے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا جو مطالبہ حکومت سے کیا تھا اس کی نامنظوری کے نتیجہ میں تین ہزار مسلمان ریاست سے ہجرت کر کے دہلی کی طرف آرہے ہیں۔

—— لکھنؤ میں تحریک مدح صحابہ کے سلسلہ میں حکومت یوپی نے ایک اعلان کیا ہے جس کی رو سے ڈیڑھ ہزار گرفتار شدہ سنیوں کی رہائی شروع ہو گئی ہے اور سنیوں نے سول نافرمانی کرنا بند کر دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی شیعوں نے تبرا خوانی کا جلوس نکالنا شروع کر دیا ہے اور صرف چار دنوں کے اندر ۷۰ سے زائد اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ (مفصل آیندہ)

ضمانت | ثنائی برقی پریس امرتسر میں ایک پنجابی نظم چھپ گئی جس پر حکومت نے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ کوشش ہے کہ پریس کے کام میں رکاوٹ نہ ہو لیکن بتقدیر الٰہی اگر رکاوٹ ہو جائے تو ناظرین تسلی رکھیں اور دعا کریں۔ (ابو الوفاء)

ملکی مطلع

رعایا کی سخت تکلیف

قابل توجہ گورنمنٹ

آج ہم جس تکلیف کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں وہ کسی خاص شہر یا قصبہ سے مخصوص نہیں بلکہ اس کا اثر عام ہے اور دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ یہ تکلیف روپیہ کی چلنت کے متعلق ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ

آج کل ملک میں ناقص روپے پہلے کی نسبت زیادہ چلتے ہیں اور عوام کھرے کھوٹے میں تمیز نہیں کر سکتے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض دفعہ کھرا روپیہ بھی محض شبہ کی بنا پر یا ذرہ سے نقص کی وجہ سے بازاروں میں دوکان دار بلکہ سرکاری دفاتر (ڈاک خانہ اور ریلوے ٹکٹ گھر وغیرہ) میں بابو لوگ واپس کر دیتے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر ہمارا اپنا عمل درآمد یہ ہے کہ امرتسر سے لاہور تک جانا ہو تو ایک روپیہ کی بجائے تین چار روپے ہمراہ لے جاتے ہیں کیونکہ ہمارا تجربہ ہے کہ ریلوے کلرک عموماً ایک دو روپے ضرور واپس کر دیتے ہیں۔ کوئی شخص اس تکلیف سے نہیں بچتا اور نہ بچ سکتا ہے۔

غریب مزدور یا ملازم جسے ہفتہ عشرہ یا مہینہ بھر محنت کرنے کے بعد روپے کی شکل دیکھنی نصیب ہوتی ہے۔ جب روپیہ لے کر بازار میں سودا سلف لینے جاتا ہے تو دوکان دار جواب دیتا ہے کہ روپیہ اچھا نہیں ہے اسے بدل دو۔ وہ بے چارہ بھکا بکا رہ جاتا ہے اور دل میں کڑھتا ہوا کہتا ہے کہ الٰہی! یہ کیا مصیبت ہے کہ جو چیز میں نے اتنی محنت و مشقت سے حاصل کی ہے اس کی یہ قدر و قیمت ہے۔

روپیہ کی واپسی کے وقت عموماً یہ عیوب بتائے جاتے ہیں (۱) روپیہ مصنوعی (بناوٹی) ہے۔ (۲) کھوٹا کسی قدر گھسا ہوا ہے۔ (۳) کھرا تو ہے مگر تھوڑا سا گھسا ہوا ہے۔ (۴) ویسے تو کھرا ہے مگر آواز کسی قدر کم ہے۔ ان عیوب میں سے پہلے نمبر کے سوا باقی تین ایسے ہیں کہ رائج الوقت سکوں میں کچھ عرصہ مستعمل ہو کر پیدا ہو جاتے ہیں۔ لارڈ کرزن کے زمانہ میں ۱۹۰۳ء کا روپیہ بازاروں اور سرکاری دفتروں میں متروک قرار دیا جاتا تھا۔ آخر لارڈ موصوف نے ایک خاص سرکلر جاری کر کے سرکاری دفاتر کو تنبیہ کی تھی کہ اس روپیہ کو روکا نہ جائے۔ اسی طرح ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کے روپوں کی چلنت میں رکاوٹ پیدا ہوتی تھی۔ اس تکلیف کو بھی سرکار نے خاص حکم نافذ کر کے ایک حد تک رفع کر دیا مگر باقی روپوں کی چلنت کے سلسلہ میں عوام کی تکلیف بدستور ہے۔ ہمارا کام پبلک تکلیف کا اظہار کرنا ہے اس کے دفعیہ کا انتظام کرنا حکومت کا فرض ہے۔ لوگ اس پریشانی میں گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ از راہ مہربانی ایک روپے والے نوٹ ہی جاری کر دے تو اچھا ہے۔ مگر اس کا کاغذ عام نوٹوں کی نسبت مضبوط ہونا چاہیئے تاکہ کچھ عرصہ کے بعد کثرت استعمال کے باعث خراب نہ ہو جائے

اب ہم پبلک تکلیف کی اصل وجہ بھی بیان کئے دیتے ہیں جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ

شہروں میں کئی دوکانیں ایسی ہوتی ہیں جہاں ناقص اور کھوٹے روپے بٹے پر لئے جاتے ہیں۔ پھر یہ لوگ اس قسم کے روپے کسی خاص حکمت عملی سے ڈاک خانہ وغیرہ میں پہنچا دیتے ہیں اور وہاں سے پھر شہر میں واپس آجاتے ہیں۔ جب عام دوکان دار ان کو نہیں لیتے تو پھر انہی دوکانوں پر کچھ کم و بیش کر کے چلا دیئے جاتے ہیں۔

پس گورنمنٹ از راہ مہربانی اس تکلیف پر فوری توجہ کر کے اپنی غریب رعایا کو اس سے نجات دلائے۔

دفتر "اہلحدیث" کا تعلق زیادہ تر ڈاک خانہ سے ہے۔ روپیہ اچھی طرح سے پرکھ کر لیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی بعض دفعہ بازار میں یا ریلوے اسٹیشن پر اسے چلانے میں دقت پیش آتی ہے۔ روپیہ کی چلنت میں جتنی تکلیف آج کل ہے اتنی اس سے چند سال پہلے نہ تھی۔ اب تو یہ حال ہے کہ یہ تکلیف روز بروز ترقی کر رہی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ پنجاب کی موجودہ گورنمنٹ نے ساری توجہ دیہات پر لگا رکھی ہے۔ شہری آبادی کا بھی حق ہے کہ ان کی تکلیف پر بھی نظر عنایت کی جائے۔ اخیر میں ہم گورنمنٹ پنجاب کو اپنی تکالیف پر متوجہ کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بحر سخا کچھ تو ادھر بھی

ہندو مسلم فسادات

خدا جانے ہمارے ملک میں کونسا شیطان انسانی لباس میں پھرتا ہے جو ملک کے باشندوں کو مختلف مقامات میں (ایک دو دفعہ نہیں بلکہ) آئے دن لڑاتا رہتا ہے۔ مگر ہم ہندوستانی کچھ ایسے عقل سے خالی واقع ہوئے ہیں کہ باوجودیکہ ہم لڑائی کے نقصانات مشاہدہ کرتے ہیں، بلکہ برداشت بھی کرتے ہیں مگر پھر بھی وہ مشاق استاد ہمیں باہم دست و گریباں کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس سال محرم کے موقع پر امرتسر میں بھی فساد ہوا اور باہر سے بھی فسادات کی خبریں موصول ہوئیں مگر کاشی (بنارس) جیسے پوتر شہر میں جو فساد ہوا اس نے سب کو مات کر دیا ہے۔ اس کا کچھ حال ہمارے عزیز برادر مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی نے مختصر لفظوں میں لکھ کر بھیجا ہے جو ناظرین کی اطلاع کیلئے درج ذیل ہے

"آٹھ برسوں میں چار بلوے یہاں ہوئے۔ ان چار میں تین تو ایک سال میں ہوئے۔ ان تین میں اس دفعہ کا بلوہ بہت منظم اور تباہی و بربادیوں کے لحاظ سے عدیم النظیر تھا۔ اس کا مثیل شاید کانپور کا بلوہ ہی ہو سکتا ہے جس کا خاتمہ اب تک نہیں ہوا اور ۲۸ مارچ تک برابر فساد کی خبریں اخباروں میں آتی رہیں۔ بنارس میں جو کچھ مظالم مسلمانوں پر ہوئے ہیں انکا عشر عشیر بھی اخباروں میں نہیں آیا ہے۔ کسی مسلمان کا مکان یا دوکان یا مسجد جو ہندو آبادی میں تھی تباہی و بربادی لوٹ مار و آتش زنی سے محفوظ نہ رہی

نہب وضرب (لوٹ و مار) قتل مزید۔ آج تک فضا صاف نہیں ہوئی ہے۔ روزانہ کسی نہ کسی مسلمان کا مکان نذر آتش ہوتا رہتا ہے۔ کرفیو آرڈر بھی موجود ہے اور دفعہ ۱۴۴ ابھی لگی ہوئی ہے۔ آٹھ دس روز تک ڈاک و تار کا کام یک دم معطل رہا۔ پھر ڈاک خانہ جا کر ڈاک لانی پڑتی تھی۔ اب تو خیر گھروں پر آجاتی ہے۔ ہندو آبادی الگ ایک طرف ہو گئی ہے اور مسلم آبادی علیحدہ دوسری طرف خوف وہراس باقی اور خطرہ ہر آن موجود ہے۔ میں جمعیۃ العلماء ہند کے جلسہ پر دہلی میں تھا میرے عقب میں یہ فساد شروع ہوا۔ خبر سنتے ہی بھاگا ہوا بنارس آیا اور اسٹیشن سے تشوتشو جتن کرکے بمشکل تمام مکان پر پہنچا۔ مکان اور مکینوں کو مع الخیر پایا۔ مہر فساد میں میرا محلہ پُرامن رہا۔ میرا مکان سرحد پر ہے۔ شمالی جانب میرے مکان سے ۴۰۔ ۴۱ محلے مسلمانوں کے ہیں جس میں ۴۰ ہزار مسلمان آباد ہیں۔ ان محلوں کا مجموعی نام علوی پورہ ہے۔ یہ بالکل محفوظ رہا۔ میرے مکان سے جنوب میں دور دراز تک ہندو آبادی ہے۔ جو مدن پورہ تک چلی گئی ہے۔ مدن پورہ بھی محفوظ رہا درمیانی علاقے موردِ شر رہے۔ اب تک یہاں سے مدن پورہ اور چوک جانا خطرہ سے خالی نہیں۔ میرے مکان سے قریب تک دوسرے محلوں کے حملہ آور آگئے تھے اسی محلہ کے ہندو باشندوں نے ہی انکو بھگا دیا اور محلہ میں گھسنے نہ دیا۔ البتہ میرے بھائی حافظ عبداللہ جو میرے محلے سے دور خالص ہندو آبادی میں تھے ان کے مکان کو جلا دیا، ان کے خسر کو قتل کر دیا گیا۔ ان کے سالے کو ادھ موا کرکے چھوڑا میرے بھائی مع بیوی بچوں کے معجزانہ طور پر بچ گئے کانگریس کی لاری شعلے دیکھ کر پہنچ گئی۔ اور ان سب لوگوں کو نکال لائی۔ یہ سب لوگ اب دار انگر میں ہی ہیں۔ اب تک ہر طرح اللہ تعالیٰ کا فضل ہے لیکن فضا ایسی صاف نہیں ہوئی ہے کہ میں گھر چھوڑ کر کسی جلسہ میں چلا جاؤں۔ بنارس کانگریس کمیٹی نے حکومت سے فساد کی تحقیقات کا مطالبہ

کیا ہے۔ دیدہ باید کیا ہوتا ہے۔

(محمد ابوالقاسم سیف بنارسی۔ ۲۵ ؏ ۴۹)

اہلحدیث آج سے دو سال پہلے ہندوستان میں یہ عام رائے تھی کہ اگر ہم کو سوراج مل جائے تو یہ سارے فسادات مٹ جائینگے۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ جن صوبوں میں کانگرسی حکومت قائم ہے (مثلاً بنارس اور کانپور وغیرہ) انہی میں فسادات زیادہ ہوئے ہیں جو کانگرس کو اسکے مخالفوں کی نظروں میں بدنام کرنے کے لئے کافی ہیں۔ ادھر لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد مٹنے میں نہیں آتا۔

ہمارے خیال میں عام ہندوؤں کو ایک قسم کی غلط فہمی ہو گئی ہے کہ وہ کانگرسی حکومتوں کو خالص ہندو حکومتیں سمجھنے لگ پڑے ہیں۔ بعض ہندو تو ذہنیت کے لحاظ سے ایسے متعصب واقع ہوئے ہیں کہ ان کی نگاہ میں غیر ہندو (کسے باشد) چور اور ڈاکو سے بھی بدتر ہے۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ ایسے لوگ صحیح معنی میں ہندو بھی نہیں ہیں۔ اسی طرح وہ مسلمان جو فسادات میں حصہ لیتے ہیں سچے مسلمان نہیں ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت اپنے مذہب کو بدنام کرنے والے ہوتے ہیں۔ حکومت وقت جب تک حسب ضرورت اپنا ہاتھ زیادہ مضبوط نہ کریگی اس وقت تک یہ لوگ راہ راست پر نہ آئینگے بلکہ اور زیادہ دلیر ہو جائینگے۔

ہمارے ملک میں حکومتی انقلاب کیا آیا ہے کہ عادات میں اتنا تغیر ہو گیا ہے کہ باتوں باتوں میں چھری چاقو چل جاتے ہیں لاٹھی لکڑی کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

چند سال پہلے ہم سنا کرتے تھے کہ سرحدی علاقوں میں روزانہ قتل وقتال ہوتا رہتا ہے۔ اب تو ہمارا شہر امرتسر بھی اتنی ترقی کر گیا ہے کہ فسادات ختم ہو جانے کے بعد قتل کی دو وارداتیں ہو چکی ہیں۔ پہلے ایک مسلمان قتل ہوا تھا اس کے چند روز بعد ایک سکھ مارا گیا۔ اگر شر وفساد کا یہ سلسلہ اسی طرح اور ترقی کر گیا تو شریف آدمیوں کو سوائے قبر کے آرام سے سونے کی جگہ کہیں نہ ملیگی۔ بہرحال ہمارے ملک کی حالت بے امنی کے باعث اس شعر کی مصداق ہے

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

صابن سازی

(از دفتر کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور)

کئی ایک چھوٹی چھوٹی دستکاریاں ایسی ہیں جنکو دیہاتی آسانی سے سیکھ کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مثلاً صابن سازی ہی کو لیجئے یہ ایک ایسی دستکاری ہے جو تجارت کی تجارت ہے اور مشغلے کا مشغلہ ذیل میں صابن بنانے کے آسان طریقے درج کرتے ہیں:۔

(۱) تیل توا دو سیر۔ سوڈا کاسٹک نصف سیر۔ نمک آدھ سیر۔ میدا آدھ سیر اور پانی پانچ سیر۔ (ترکیب) پہلے سوڈا کاسٹک کو چار سیر پانی میں ملا کر باقی ایک سیر پانی میں نمک گھول لیجئے اور میدے کو تیل توا میں ملا دیجئے۔ اسطرح سے تین محلول تیار ہو جائینگے۔ اسکے بعد تیل اور میدے والے محلول میں نمک والا پانی تھوڑا تھوڑا کرکے خوب ملا دیجئے اور پھر کاسٹک سوڈا والا پانی اس میں ڈال دیجئے۔ سب اشیاء کو اتنا ملائیے کہ ایک لئی سی بن جائے اسکو مٹی کی پیالیوں وغیرہ میں ڈالکر خشک کر لیجئے پس صابن تیار ہو گیا مگر ایک بات یاد رکھئے ہر ایک حل اسوقت ملائیے جب وہ سرد ہو جائے۔ گرم ہرگز نہ ملائیے۔ اگر صابن کو خوشبودار بنانا ہو تو سنگترے وغیرہ کا سینٹ ڈال لیجئے اس صابن کو آپ اپنے جسم پر بھی مل سکتے ہیں۔ تیل توا چونکہ ہر جگہ دستیاب نہیں ہوتا۔ اس لئے تیل توا کی بجائے توریا، سرسوں یا تل تینوں میں سے کوئی ایک تیل استعمال کیا جاسکتا ہے مگر اسطرح جو صابن بنیگا وہ دیر میں خشک ہوگا اگر جلد خشک کرنا مقصود ہو تو توریا یا سرسوں یا تل کا تیل دو سیر لیجئے۔ میدہ آدھ سیر۔ سوڈا کاسٹک آدھ سیر اور پانی دو سیر۔ تیل اور میدے کو اور سوڈا کاسٹک اور پانی کو الگ الگ ملا لیجئے۔ پھر سوڈا کاسٹک اور پانی والے حل کو پہلے حل میں جب وہ ٹھنڈا ہو جائے آہستہ آہستہ اسطرح ملائے کہ ایک جان ہو جائیں۔ بعد ازاں سخت ہونے پر سانچوں میں بھر لیجئے۔

ایک طریقہ اور بھی ہے کہ بارہ سیر چربی لیجئے۔ آدھ سیر تیل ناریل، ساڑھے چار سیر سوڈا کاسٹک، سولہ سیر پانی اور دو سیر میدہ، چربی کو کڑاہی میں ڈالکر گرم کر لیجئے اور اس میں تیل ناریل اور میدہ ڈال دیجئے۔ سوڈا کاسٹک کو پانی میں ملا دیجئے، ٹھنڈا ہونے پر دونوں حلوں کو ملا کر خوب گھونٹئے نہایت عمدہ مفید اور سستا صابن تیار ہوگا۔ گھونٹتے وقت

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل، دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصولڈاک ۱ چھٹانک غیرہ سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ ۱۱ لی بر ہا سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب عبدالستار صاحب بمبئی :- میں نے آپکے پاس سے ایک چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے۔ (۱۹ جنوری ۳۹ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور :- دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے اسکے قبل چند بار مختلف پتہ سے منگا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی۔ (۶ فروری ۳۹ء)

جناب راؤ عبدالواسع خان صاحب کیری :- آپ کی مومیائی کی بہت تعریف ہے لفافہ منسلک ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۲ فروری ۳۹ء)

منگوانے کا پتہ :- حکیم محمد سرور خان

پروپرائٹر دی ہینڈ سیوم ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سنہری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد عہ

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ :- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اکسیر ہاضمہ مفت

اکسیر ہاضمہ کا اشتہار ناظرین سالہا سال سے ملاحظہ فرما رہے ہیں بیشمار حضرات اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں علاوہ ہاضمہ کے ہر مرض انسانی کا فوری اثر علاج ہے۔ جو ترکیب ہمراہ ہوگا۔ اب عوام کو فائدہ پہنچانے کے لئے صرف ۳۰ اپریل تک اصحاب مفت منگا سکتے ہیں جو محصولڈاک و پیکنگ کے لئے [illegible] بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹ بھیجیں۔

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی، لاہوری گیٹ امرتسر

ہندوستان میں

اہل حدیث کی علمی خدمات

احباب کو یاد ہوگا کہ مارچ ۳۶ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پچاس سالہ جوبلی علی گڑھ میں منائی گئی۔ جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا جس میں جماعت اہل حدیث نے علم دین کی جو خدمات کی ہیں۔ اس کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے پھر جناب کی ابتدا کا حال جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی سے ہے اور ترویج کا حضرت سیدنا اسمٰعیل شہید سے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے۔ اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ۔ قومی اخبارو کا نقشہ ہے۔ الیٰ ان قال۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں انہیں نہایت تہذیب وجامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ ضخامت ۲۰۸ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ۔ محصول علیحدہ،

تراجم علمائے حدیث ہند

(مصنفہ مولانا امام خان صاحب نوشہروی)

ہندوستان میں گلشن حدیث کی پود شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے لگائی۔ سیدنا محمد اسماعیل شہید نے اپنے خون سے سینچا۔ نواب صاحب بھوپال نے اس کے پھیلاؤ کے لئے خزانے کھول دئیے۔ آخر یہ پود ملک کے چپہ چپہ پر پھیل گئی اور ملک ادیب امام خان نے اس سدا بہار گلشن سے ایک گلدستہ سجایا جسے عوام نے بے حد پسند کیا۔ اگر آپ بھی گلشن توحید کے اس گلدستے سے اپنے روح کو معطر کرنا چاہتے ہیں تو جلدی سے منگوا لیجئے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ محصول [illegible] چاہئے۔ مفید ثابت [illegible]

پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

کتب متعلقہ اہل حدیث

(تصانیف حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی)

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ اور مذہب اہل حدیث کا حق پر ہونا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶ر

تقلید شخصی وسلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن وحدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہلقرآن کا منہ بند کرکے۔ دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کرکے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے۔ دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کرکے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

آمین رفع یدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔ ہرسہ مسائل پر عالمانہ بحث کرکے ثابت کیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض مقتدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

علم الفقہ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن وحدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲ر

فقہ اور فقیہ اس میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

اجتہاد وتقلید اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۱؎

مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶ر

تنقید تقلید یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جسمیں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید کی تردید میں بے نظیر ہے۔ قیمت ۵ر

فتوحات اہل حدیث اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلجات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴ر

(کتب تفاسیر)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) یہ تفسیر بڑی شان وشوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص وعام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری، رنگ بہت عمدہ۔ لکھائی، چھپائی بہت اچھی۔ سائز ۲۲×۱۸/۴ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ قیمت صرف للعہ

تفسیر ثنائی اردو یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں جلد اوّل سورہ فاتحہ وبقرہ۔ جلد ثانی سورہ آل عمران ونساء۔ جلد ثالث۔ از سورہ مائدہ تا سورہ اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل جلد خامس از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔ جلد ششم از شعرا تا صٰفٰت۔ جلد ہفتم۔ از صافات تا سورہ النجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔

نوٹ:۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ۱۲ر ہے اور پورا سٹ خریدنے والے سے عللہ روپیہ

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

(بزبان عربی) سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر عربی زبان میں علم معانی وبیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی وبیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں دوران تفسیر آیات میں بھی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰ر

(تصانیف دیگر مصنفین)

تقویۃ الایمان مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی مع تذکرۃ الاخوان ورسالہ طارق الاشرار ورسالہ راہ سنت دخط حضرت مولانا اسماعیل شہید وفتویٰ مولنا رشید احمد صاحب گنگوہی۔ جدید اڈیشن اعلیٰ کتابت طباعت اور کاغذ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ قیمت ۱۲ر

صراط مستقیم یہ کتاب مولانا شہیدؒ نے علم تصوف کے بیان میں فارسی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اُردو میں کردیا گیا ہے کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت عمر

فتاویٰ نذیریہ حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلویؒ کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں ہر جواب کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ قیمت بجائے عشہ روپے کے ۸/۲ (یعنی نصف قیمت پر)

(۴۵۱)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۲۴

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۸ ے
عام خریداران سے ۴ عہ
۶ ششماہی ۲ ع
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۳ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۴۵۳)

فہرست مضامین

نعت شریف

(از قلم مولوی بہار احمد صاحب فہیم چھاؤنی نصیرآباد۔ راجپوتانہ)

گنجینۂ اسرار ہیں سرکار مدینہ — آئینۂ اظہار ہیں سرکار مدینہ
جس آب نے کی کھیتیاں ایمان کی شاداب — وہ ابر گہربار ہیں سرکار مدینہ
اللہ رے وسعت کدۂ رحمت عالم — ہر شخص کے غم خوار ہیں سرکار مدینہ
دشمن پہ بھی اللہ غنی آپ کے احسان — تحسین کے حقدار ہیں سرکار مدینہ
کی حق سے دعا جس نے مخالف کیلئے بھی — وہ پیکر ایثار ہیں سرکار مدینہ
ظلمتکدۂ کفر ہے منت کش اسلام — آئینۂ انوار ہیں سرکار مدینہ
شادی میں کریں ترک رسومات قبیحہ — وہ آپ کے انصار ہیں سرکار مدینہ

اچھا ہے فہیم اس میں کہ ہم چھوڑ دیں ان کو
جن رسموں سے بیزار ہیں سرکار مدینہ

انتخاب الاخبار

——— حسب اعلان ۷-۸-۹- اپریل کو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اکیسویں اجلاس میں ہزارہا افراد جماعت یوپی، پنجاب، سرحد سے فتحگڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور میں شریک ہوئے۔ نماز جمعہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے پڑھائی۔ اس کے بعد زیر صدارت مولانا عبدالقادر صاحب قصوری کانفرنس کا اجلاس اسلامیہ ہائی سکول فتحگڈھ چوڑیاں کے وسیع پنڈال میں شروع ہو کر ۹- اپریل کو رات کے بارہ بجے ختم ہوا۔ ہر روز چار اجلاس ہوتے تھے۔ لاؤڈ سپیکروں کا بھی معقول انتظام تھا۔ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ مولانا عبید الرحمٰن صاحب دہلوی مولانا حکیم عبدالجبیر صاحب پٹنوی۔ مولوی عبدالوکیل صاحب دہلوی۔ حافظ محمد حسین صاحب کبیر پوری۔ سید محمد شریف صاحب گھریالوی، مولانا ابو مسعود صاحب قمر بنارسی کے علاوہ دیگر علماء کرام و واعظین حضرات نے شرکت فرمائی۔ ۹- اپریل کو بعد نماز ظہر مذاہب کانفرنس بھی منعقد ہوئی۔ جس میں سناتن دھرم۔ آریہ۔ سکھ۔ مذہب کے ایک ایک نمائندہ اور پنڈت آتما نند صاحب نے بھی تقریر کی۔ گول میز کانفرنس بھی منعقد ہوئی (جس کی تفصیل آئندہ شائع کی جائیگی) کانفرنس کے ایک اجلاس میں مذمت حملہ قاتلانہ بر مولانا ثناءاللہ صاحب۔ حیدر آباد میں آریہ ایجی ٹیشن۔ فلسطین اور بندش شراب کے متعلق رزولیوشن پاس کئے گئے قیام و طعام کا انتظام مجلس استقبالیہ کی طرف سے تھا۔ (نامہ نگار)

——— امرتسر میونسپل کمیٹی سائیکلوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کے لئے اہل شہر کی طرف سے سائیکل سواروں کے مظاہرے ہوئے۔ ایک روز سائیکل فروش اور مرمت کرنے والوں نے ہڑتال بھی کی۔

——— لاہور۔ حکومت پنجاب نے دہقان پرنٹنگ پریس کی پانچ سو روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔

——— ۹- اپریل کو تمام ہندوستان میں "یوم اقبال" منایا گیا۔

——— پونہ۔ ریاست رام درگ کے جیل پر ایک مشتعل ہجوم نے حملہ بول دیا۔ پولیس کے آٹھ آدمیوں اور جیل وارڈن کو قتل کر دیا۔ دروازے توڑ دیئے گئے۔ پولیس نے ہجوم پر قابو پانے کے لئے ۵۵ مرتبہ گولی چلائی۔

——— سید غلام بھیک صاحب نیرنگ انبالوی کا تار مظہر ہے کہ مسلمانان ریاست جے پور اپنی تکالیف سے تنگ آکر ہجرت کر رہے ہیں۔ تقریباً پانچ ہزار سے زائد مسلمان مہاجر دہلی پہنچ چکے ہیں۔

——— آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۲۸- اپریل کو کلکتہ میں منعقد ہوگا۔

——— لاہور میں کسانوں کا مظاہرہ ۱۷ روز سے جاری ہے۔ ۸- اپریل تک تقریباً سات سو گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔

ضروری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت ماہ اپریل میں ختم ہے۔ وہ ۲۷- اپریل تک بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی انکار ہو تو بہت جلد اطلاع دیں۔ ورنہ ۲۸- اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— بغداد ۴- اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ عراق کے حکمران شاہ غازی اپنی موٹر کار کو نہائت تیزی سے چلا رہے تھے کہ کار بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گئی۔ آپ کا سر شدید طور پر زخمی ہوا۔ اس حادثہ سے آپ انتقال کر گئے۔ ابھی آپ کی عمر ۲۷ سال کی ہے۔ وفات سے تین یوم قبل آپ کے ہاں لڑکا تولد ہوا تھا۔ آپ کی جگہ آپ کے تین سالہ ولیعہد کو تخت نشین کر دیا گیا ہے۔ ان کی بلوغت تک حکومت کا کاروبار ایک ریجنسی کے سپرد ہوگا۔

——— جنرل عصمت پاشا انونو از سر نو چار سال کے لئے صدر جمہوریہ ترکی منتخب ہوئے ہیں۔

——— ختگمائی ۵- اپریل کی اطلاع ہے کہ ایک لاکھ چینی سپاہی ہانگ چو پر حملہ کرنے کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔

——— لندن ۸- اپریل کی اطلاع ہے کہ اطالوی افواج نے دار الحکومت البانیہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ شاہ زوغو اور البانوی وزارت کے ارکان شہر چھوڑ کر کسی جگہ چلے گئے۔ اب وہاں عارضی گورنمنٹ قائم کی گئی ہے۔

——— انگورہ کی خبر ہے کہ روما کا وزیر خارجہ استنبول اس لئے پہنچا ہے کہ حکومت ترکی سے درخواست کرے کہ وہ جنگ کے زمانہ میں غیر ملکی جہازوں کو درہ دانیال سے گزرنے کی اجازت دیدے۔

——— نیو یارک۔ امریکہ اور برطانیہ میں پچاس سال کے لئے ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے ماتحت انہوں نے مشترکہ طور پر کینٹش اور اینڈبری جزائر پر قبضہ کر لیا ہے ان جزائر میں ہوائی اڈے بنائے جائینگے۔

——— وزارت اوقاف حکومت مصر نے ایک خطیر رقم مساجد میں لاؤڈ سپیکر لگوانے کے لئے منظور کی ہے۔

——— دمشق میں نئی وزارت قائم ہو گئی ہے۔ سابق وزیر جنگ جدید حکومت کے وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سفیر متعینہ موصل کو کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا اور سفارت خانہ کو آگ لگا دی۔

——— جالندھر شہر میں ۹-۱۰- اپریل کو مدرسۃ البنات جالندھر کا سالانہ اجلاس ہوا۔ عمارت مدرسہ کا سنگ بنیاد آنریبل سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے رکھا۔

——— سندھ اسمبلی میں ایک ہندو ممبر نے شادی بیاہ کے موقعہ پر جہیز کی حدبندی کر دینے کے لئے ایک بل پیش کیا ہے۔ یعنی جہیز پانچسو روپیہ سے زائد قیمت کا نہ دیا جائے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا ایک ماہ قید کی سزا دی جائے۔

——— مہاراجہ سر آدتیہ نارائن سنگھ آف بنارس ۸۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ جرمنی رومانیہ پر حملہ کرنیوالا ہے۔

——— ریاست حیدر آباد کے خلاف آریوں کی طرف سے ابھی تک ایجی ٹیشن جاری ہے۔

——— بنارس میں ابھی تک مکمل امن قائم نہیں ہوا۔

——— لکھنؤ میں شیعوں کی طرف سے تبرا بازی جاری ہے۔ ۸- اپریل تک چھ صد شیعہ گرفتار ہو چکے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۳-صفر المظفر ۱۳۵۸ھ

بہائیوں کا صراط مستقیم اور جنت

اسلامی اصطلاح میں یہ دونو الفاظ اپنے خاص معنی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ صراط مستقیم جنت تک پہنچنے کا راستہ ہے خود جنت نہیں ہے۔ کیونکہ جنت دار الجزاء کا نام ہے صراط مستقیم کا نام نہیں بلکہ اس کی انتہا ہے یہ بیان کسی مثال کا محتاج نہیں ہے۔ تاہم مزید توضیح کے لئے یہ سمجھنا چاہئے کہ ریلوے لائن فرنٹیر میل کے بمبئی پہنچنے کے لئے صراط مستقیم ہے خود شہر بمبئی ریلوے لائن نہیں ہے۔ اس اصطلاح کو ذہن میں محفوظ رکھ کر اہل بہا کا نظریہ انہی کے الفاظ میں سنئے!

(نوٹ) بہائی وہ لوگ ہیں جو شیخ بہاء اللہ ایرانی کے پیرو کہلاتے ہیں۔ قریباً سو سال کا عرصہ گذرا کہ آپ نے ایران میں رسالت کا ادعا کیا تھا۔ آخر حکومت ترکیہ کے زمانہ میں مقام عکہ (فلسطین) میں بحالت قید و بند فوت ہوئے۔ آپ قرآن شریف اور رسالت محمدیہ علیہ السلام کی تصدیق کرتے تھے بلکہ آنحضرتؐ کو خاتم النبیین بھی مانتے تھے مگر ایرانی خلفاء کے سلسلے میں۔ اسی لئے شریعت محمدیہ کو منسوخ قرار دیکر خود شریعت جدیدہ لانے کے مدعی تھے ان کے متبعین بھی انہی خیالات پر مصر ہیں۔

اس تمہید کے بعد ان کے رسالہ "بہائی میگزین" سے ایک مضمون بعنوان "صراط مستقیم" اصل الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے [illegible]

"آج کل تمام ادیانِ گذشتہ کے ارکان سست ہوگئے ہیں۔ لوگوں کا دین پر اعتماد کم ہو رہا ہے اگر ہم تاریخ ادیان پر غور سے نگاہ ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ تربیت نوع انسان کے لئے جب کبھی بھی ارکان دین سست ہوئے خداوند عالم نے ایک مربی کو ظاہر فرمایا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شاہراہ ہے جس پر چلنے کی سب مربیان الٰہی ہدایت فرماتے ہیں۔ اسی شاہ راہ کو قرآن کریم میں "صراط مستقیم" کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ ہر ایک دین میں عبادت الٰہی اور اخوت انسانی کے اعلیٰ ترین اصول موجود ہیں۔ مگر اب ہر ایک دین خواہ وہ ویدک دھرم ہو یا بودھ مذہب۔ عیسائیت ہو یا اسلام۔ ان اصولوں کو لوگوں کی زندگیوں میں عملی صورت میں لانے سے قاصر ہے۔ ہر ایک دین میں باہمی تنازعات فرقہ بندیاں موجود ہیں جو روز بروز بڑھتی جاتی ہیں فتنہ و فساد کی روح ہر شعبۂ زندگی پر حاوی ہو رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانوں میں سے وہ جذبۂ اعظم گم ہوگیا ہے جو نزاع و فساد کو مٹا کر سب کو اخوت و محبت کی ترغیب دیتا ہے۔ حضرت مسیح پر ایمان لانے والے عقیدت کی شاہراہ پر چلتے تھے محبت اللہ کے جذبۂ عظیم نے سب کو ایک بنا دیا تھا [illegible]

حضرت محمدؐ کے ظہور سے مختلف قبائل اور قومیں مٹ کر مسلم ہوگئیں اور محبت اللہ کے جذبہ نے ان سب کو ایک کر دیا تھا۔

جب یہ جذبۂ عظیم قلوب سے گم ہو جاتا ہے تو نفاق، نزاع و فساد پیدا ہو جاتے ہیں۔ محبت، اخوت، وفا۔ امانت، عفت، تقویٰ، راستبازی سب گم ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں خداوند عالم پھر ایک مربی اعظم کو بھیجتا ہے جو ان صفات حسنہ کو پھر سے قلوب انسانی میں پیدا کرتا ہے۔ آج یہ صفات بالکل ناپید ہوگئی تھیں۔ حضرت بہاء اللہ ظاہر ہوئے اور آپ نے انسانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی تربیت فرمائی۔ حضرت بہاء اللہ کا خدائی پیغام سادہ، صاف اور بناوٹی رسم و رواج سے معرّیٰ ایک سچے جویائے حق کے سامنے ملکوت الٰہی کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ملکوت الٰہی یعنی جنت کیا یہ ملکوت الٰہی ہمیں اس جہان میں نصیب ہوگی حضرت مسیح نے فرمایا ہے "ملکوت الٰہی خود تمہارے باطن میں موجود ہے" قرآن کریم کہتا ہے کہ خدا شاہ رگ سے بھی نزدیک ہے" اس لئے ہمیں ہر صبح یہ سوال اپنے آپ سے کرنا چاہئے کہ کیا میں ملکوت الٰہی میں ہوں یا نہیں" حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں کہ جنت و دوزخ کسی خاص جگہوں کے نام نہیں بلکہ یہ حالتیں ہیں۔ جنت قرب الٰہی اور دوزخ بُعد الٰہی ہے۔ یہ دونوں حالتیں اس جہان میں بھی حاصل ہو سکتی ہیں۔ حضرت عبد البہاء نے فرمایا ہے کہ جنت میں رہنے کے لئے رضاء الٰہی کی مقدس فضا میں رہنا" ضروری ہے۔ جو کچھ الواح مبارکہ میں نازل ہوا ہے اس پر عامل ہونا رضائے الٰہی کی فضا میں رہنا ہے۔ آقا محمد علی ہے جنہوں نے اپنی جان حضرت باب کے ساتھ نثار کی جب کہا گیا کہ وہ انکار کر دیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا انہوں نے کہا۔ اس کا انکار کر کے میں کہاں جاؤں میں نے تو اپنی جنت اس میں پائی ہے [illegible]
[illegible]

اہلحدیث اس امر میں بحث نہیں ہے کہ شیخ بہاءاللہ کی صحبت میں منظور الٰہی صلاحیت حاصل ہوتی تھی یا نہیں اس سے قطع نظر کیجئے۔ ہم تمہید ہی میں بتا آئے ہیں کہ صراط مستقیم اور منزل مقصود دو الگ الگ چیزیں ہیں مگر یہاں تحریر منقولہ میں ان دونوں کو ایک ہی چیز دکھایا گیا ہے۔ سارے مضمون کی جان یہ چند الفاظ ہیں:-

"جنت قرب الٰہی اور دوزخ بُعد الٰہی ہے۔ دونوں حالتیں اس جہان میں بھی حاصل ہو سکتی ہیں"

غالباً شاعرانہ اصطلاح میں یہ دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے لیکن شرعی اصطلاح میں تو یہ بالکل غلط ہے۔ قرب الٰہی دخول جنت کا ایک ذریعہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ (دوڑو۔ لپکو خدائی بخشش اور جنت کی طرف۔

مسابقت صراط مستقیم پر چلنے میں پیش قدمی کرنے کو کہتے ہیں اور مغفرت اور جنت اس رفتار کا منتہیٰ ہے۔ جو بالکل صحیح ہے۔ لیکن اہل بہاء ہمیشہ یہ غلط اصطلاح بولتے ہیں اور اس دعوے کے ماتحت بعض اوقات کہا کرتے ہیں کہ

اہل بہاء جنت میں داخل ہیں

مگر اہل تحقیق جانتے ہیں کہ جنت دار العمل نہیں بلکہ دار الجزا ہے۔ جس کی شان میں وارد ہے۔ وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ۔ سچ ہے ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلیٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

قادیانی مشن

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(مرحوم منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

(۲۱ مارچ کے بعد)

یہ مضمون خلیفہ قادیان کے ایک مضمون کے جواب میں لکھا جا رہا ہے۔ جو "ریویو" قادیان ۱۹۳۸ء و ۱۹۳۹ء کے متعدد پرچوں میں شائع کیا گیا ہے۔ سابقہ پرچہ میں حدیث مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر پر بحث ہوئی۔ آج حدیث انا العاقب پر گفتگو ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ کریں۔ (مدیر)

مسئلہ ختم نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کرنے کے لئے یہ بھی فرمایا ہے کہ انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ مبعوث کیا جائے۔ اس فرمان نبوی کی تحریف خلیفہ صاحب قادیانی نے ان الفاظ کے ساتھ کی ہے کہ

"اس حدیث میں آنحضرت نے اپنے بعد نبی نہ آنے کا ذکر فرمایا ہے اور کسی چیز کی بعدیت سے مراد اس کا خاتمہ ہوتا ہے (پس) ایسا نہیں ہو سکتا کہ (آنحضرت کی) نبوت کا سلسلہ ختم ہو جائے اور کوئی نبی آئے آپ کی نبوت کو ختم کر کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جو نبی آئیگا وہ آنحضرت کے پیچھے آئیگا اور جو پیچھے چلنے والا ہے وہ بعد کیونکر ہوگا جو محمد رسول اللہ کا ظل ہوگا" (ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۶)

معمار حدیث میں حضور نے اپنا نام عاقب فرما کر خود ہی اس کی تشریح بھی بیان کر دی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہ کیا جائیگا۔ لغت کی سب سے بڑی مستند کتاب لسان العرب اور مجمع البحار میں اس کے تحت لکھا ہے وفی الحدیث انا العاقب ...... ای آخر الرسل ...... آخر الانبیاء" یعنی آنحضرت رسل وانبیاء کے آخری فرد ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا ہی غلط ہے کہ

"شریعت محمدیہ کا ختم کرنے والا رسول نہیں آسکتا مگر تابع نبی آسکتا ہے"

پھر اگر اس حدیث کو تحریرات مرزا کی روشنی میں دیکھا جائے تو معاملہ اور بھی صاف نظر آتا ہے۔ رسول کے معنے مرزا صاحب نے یہ لکھے ہیں:-

"خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا کہ رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرئیل نازل ہوتی ہے" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۸ ط ۲)

نبی کی تعریف عند المرزا یہ ہے:-

"نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو" (ضمیمہ نصرۃ الحق صفحہ ۱۳۹ ط ۲)

ان تحریرات سے عیاں ہے کہ شریعت کو ختم کرنا رسولوں کا کام ہے۔ نبی تابع بھی ہو سکتا ہے۔ خود میاں محمود احمد نے اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۵۵ پر تمسک آیت انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون نبی کا تابع شریعت ہونا زور و شور سے ثابت کیا ہے۔

اب آیئے حدیث زیر بحث پر نظر ڈالیں کہ اس میں رسولوں (بقول مرزا خاتم شریعت) کا ذکر ہے یا نبیوں (تابع شریعت) کا مذکور ہے۔ سو ملاحظہ ہو حدیث میں انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔ پس معاملہ صاف ہو گیا کہ آنحضرت کے بعد "نبی تابع شریعت" بھی نہیں آسکتا۔ خاتم شریعت کا تو ذکر ہی کیا ہے ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اگرچہ مذکورہ بالا سطور کے بعد کسی مزید بیان کی ضرورت نہیں مگر چونکہ خلیفہ صاحب نے اپنے مضمون میں جابجا لفظ "بعد" کی آڑ میں "لا نبی بعدی" کے معنے "خاتم شریعت نبی نہیں" لیکر "تابع اور محکوم نبی" کی آمد کا جواز و امکان ثابت کیا ہے۔ لہٰذا ہم اس لفظ کی تحقیق بھی کئے دیتے ہیں ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

احادیث نبویہ میں لفظ بعد کے معنے لفظ بعد بحسب الوضع "پیچھے" کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے خواہ کسی قسم کی بعدیت ہو۔ ...... جیسے ہم کہیں کہ حضرت موسیٰ کے ......

حضرت ہارون علیہا السلام کو نبی کیا گیا یا مرزا صاحب کے بعد مولوی نورالدین صاحب خلیفہ قادیانی ہوئے۔

بعد بمعنے غیر حاضری۔ جیسے قرآن مجید میں ہے :-

ثم اتخذتم العجل من بعدہ

یعنی بنی اسرائیل نے جناب موسیٰ کے پہاڑ پر جانے کے بعد گوسالہ پرستی اختیار کی۔

بعد بمعنے خاتمہ۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرکے عرض کی۔ انت الاخر فلیس بعدک شیئ۔ الہٰی تو سب کے آخر ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ تو نہ رہے اور کوئی اور شئے رہ جائے۔ اسیطرح حضرت موسیٰ کے ذکر پر فرمایا ولقد اتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل یعنی موسےٰ کو ہم نے تورات دی پھر اسکے فوت ہو جانے کے بعد ہم نے کئی پیغمبر بھیجے۔

بعد کا لفظ۔ حکومت یا شریعت کا زمانہ ختم ہوجانے پر بھی بولا جاتا ہے جیسے حکومت کے متعلق فرمایا :-

ثم جعلناکم خلئف فی الارض من بعدھم

یعنی پہلوں کی حکومت ختم ہو جانے کے بعد ہم نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنایا۔

شریعت کے ختم ہو جانے کے بارے میں ارشاد ہے :-

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہیں بشارت دیتا ہوں اس بات کی کہ میری شریعت کے بعد احمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی شریعت کا دور آئیگا خلاصہ یہ کہ بعد کے معنے پیچھے کے ہیں خواہ کسی صورت میں ہو۔ بنابریں حدیث انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی کے معنے ظاہر و باہر، واضح و عیاں ہیں کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائیگا نہ آپ کو نبوت عطا ہونے کے معاً بعد کسی کو نبوت ملی، نہ آپ کی حیات بابرکات میں کوئی آپ کی نبوت میں شریک تھا نہ غیر حاضری میں کوئی نبی بنایا گیا، نہ وفات کے بعد قیامت تک کسی کو نبی بنایا جائیگا اور یہی نہ ہوگا کہ آپکی شریعت ختم کرکے کسی اور کو شریعت عطا کی جائے۔

(باقی باقی)

تردید کفارہ مسیح

(ازقلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈے نگر بستی)

(۴)

اس مضمون کی پہلی قسط مندرجہ "اہلحدیث" مورخہ ۲۴۔ مارچ تیسرے کالم میں یوں شروع ہوتی ہے :-

"المائدہ مسیحی ماہوار پرچہ نے سنہ رواں کے فروری میں وقوع کفارہ سے متعلق" الخ

اس فقرے میں "سنہ رواں" کی بجائے "۳۸ء" ہونا چاہئے۔ ناظرین تصحیح کرلیں۔ (مدیر)

مسئلہ کفارہ عیسائی مزعومات کے مطابق نہیں

عیسائیوں کا خیال ہے کہ مسیح ہمارے سب اگلے پچھلے گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔ ایک عیسائی شاعر کا شعر ملاحظہ ہو ؎

دل ناپاک کا دارو تمہارا خون اقدس ہے
ہو بچاہا زخم دل کا تم دوائے درد عصیاں ہو

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

اگر آباد عیسیٰ سے ہمارا قلب ویراں ہو
تو پھر محشر میں کیونکر مجھکو رنج داغ عصیاں ہو

(المائدہ ماہ دسمبر ۳۷ء)

عیسائی حضرات کا کفارہ کے متعلق خیال ظاہر ہے مگر مسیح انکے خیالی اعتقاد کی سختی سے انکاری ہیں :-

مجرم نہ ٹھیراؤ تم بھی مجرم نہ ٹھیرائے جاؤگے۔ خلاصی دو تم بھی خلاصی پاؤگے۔ (لوقا ۶/۳۷)

دیکھو یہاں مسیح خلاصی و نجات کا مدار اپنے خون اقدس پر نہیں کرتے۔ قول الانا جیل متی میں اس طرح ہے :-

"تم آدمیوں کا قصور معاف کروگے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہیں معاف کریگا اور اگر تم آدمیوں کا قصور معاف نہ کروگے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کریگا۔ (متی ۶/۱۴)

صاف ظاہر ہے کہ مسیح نے نجات کا وعدہ اپنے ذمہ نہیں لیا اور نہ اپنے کو سب کے گناہوں کا فدیہ بتلایا ہے۔ اگر مسیح بہرحال منجی ہیں تو ہمارے نیک عمل پر آسمانی باپ کی بخشش کا مدار کیوں ہے؟

لوقا میں مسیح کا فرمان ہے :-

"میں تجھ سے کہتا ہوں کہ جب تک تو دمڑی دمڑی ادا نہ کرے وہاں سے ہرگز نہ چھوٹیگا۔ (لوقا ۱۲/۵۹)

دیکھئے نجات کو اپنے خون پر نہیں بلکہ ذرہ ذرہ کوڑی کوڑی کی ادائیگی پر موقوف کیا ہے۔ مرقس میں مسیح کا فرمان ہے

"اگر تمہیں کسی سے کچھ شکایت ہو تو اسے معاف کرو تاکہ تمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تمہارا قصور معاف کرے۔ (۱۱/۲۵)

مسیح کا فرمان متی میں ہے :-

جو مجھے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت (نجات) میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے اس دن (قیامت کے دن) بہتیرے مجھ سے کہیں گے۔ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور (کیا) تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا؟ اور (کیا) تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھلائے؟ اس وقت میں ان سے صاف کہدونگا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔ (متی ۷/۲۱)

ظاہر ہے کہ مسیحی عقائد کے مطابق نسلی گناہ کی وجہ سے کوئی انسان گناہگار ہونے سے نہیں بچ سکتا اور حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ میں اپنے پاس سے ان کو ہٹا دونگا اور انکی کسی طرح کی کوئی دستگیری نہ کرونگا۔ اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مسیح ایسے عیسائیوں سے بھی کنارہ کشی اور اظہار بیزاری کرینگے جو اظہار کرامات کے درجے اور نبوت کے منصب تک پہنچ گئے تھے۔ جب مسیح کا اس موقع پر ناواقف بن کر علیحدہ ہو جانا ثابت ہوگیا جہاں کہ انسانوں کو دستگیری و مدد گار غلامی کی سخت ضرورت ہوگی

اور پھر ایسے مسیحی لوگوں سے جو خداوند یسوع مسیح کہنے والے اور معجزوں کے ظاہر کرنے والے تھے تو اب یہ سمجھنا کس قدر زعم باطل ہے کہ مسیح کا خون ہمارے گناہوں کا فدیہ اور ہمارے نسل گناہوں کی سزا کا کفارہ ہے۔ مسیح کا فرمان ہے :-

"اور جو کوئی ابن آدم کے خلاف کوئی بات کہیگا وہ تو اُسے معاف کی جاویگی مگر جو کوئی روح القدس کے برخلاف کوئی بات کہیگا وہ اُسے معاف نہ کیجاویگی نہ اس عالم میں نہ آنے والے میں"۔ (متی ۱۲/۳۲)

یہاں روح سے مراد نبی ہے جیسا کہ نامہ اول یوحنا سے ظاہر ہوتا ہے۔

اے عزیزو! ہر ایک روح کا یقین نہ کرو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ (۴/۱)

پس عیسائی اپنا حشر سوچ لیں کہ مسیح کے بعد انہوں نے کسی نبی کو برخلاف بات کہنے اور مذموم الزامات کے عائد کئے بغیر چھوڑ دیا اور اپنی تحریروں اور تقریروں سے کونسا سال کونسا ماہ کونسا دن انبیاء کرام کو موردِ طعن بنائے بغیر چھوڑ دیا ہے۔

آہ۔ انبیاء کرام بزبان حال عیسائیوں کو مخاطب کرکے کہتے ہیں ؎

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

اور جرم اتنا بڑا کہ نہ اس عالم میں معاف ہونے والا نہ آنے والے میں۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ مسیح بہرحال ہمارے لئے فدیہ و کفارہ ہے۔ جو ہمیں اس ابدی سزا سے اُس عالم میں بچا لیگا۔

نامہ یعقوب کا مضمون یہ ہے :-

"اگر تم پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھتے ہو تو اچھا کرتے ہو لیکن اگر تم طرفداری کرتے ہو تو گناہ کرتے ہو کیونکہ جس نے ساری شریعت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطا کی وہ ساری باتوں میں قصوروار ٹھہرا"۔ (نامہ یعقوب باب ۲)

اس مضمون کی تائید مسیح کے اُس واقعہ سے بھی ہوتی ہے جس میں مسیح نے ایسے لوگوں سے ان کے کسی گناہ پر اپنی برأت کی ہے جو منصب نبوت اور اظہار کرامت کے درجہ تک پہنچ گئے تھے۔ (متی ۷/۲۱)

مقام غور ہے کہ کون عیسائی ایسا ہے جس سے کوئی ایک گناہ کبھی سرزد نہیں ہوا۔ جب مسیح کے سوا انبیاء کرام بھی بقول عیسائیان معصوم نہیں تو پھر عیسائیوں اور پادریوں کی عصمت کس طرح مانی جاسکتی ہے۔ پس عیسائی اپنا حشر سوچ لیں کہ جب ایک قصور پر وہ ساری شریعت کے مجرم ہوتے ہیں تو اس دن خداوند خداوند کہنے سے کیونکر نجات پا جاوینگے۔

نامہ عبرانیوں کا مضمون یہ ہے :-

حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھکر گناہ کریں تو گناہوں کی کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے۔ (عبرانیوں ۱۰/۲۶)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایمان لانے کے بعد اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو تو اس کی نجات کا کوئی ذریعہ نہیں بلکہ وہ جہنم کا سزاوار ہے کیونکہ مسیح کی قربانی ایسے گناہگاروں کے لئے نہیں ہے جو ایمان لانے اور مسیحی بننے کے بعد مرتکب گناہ ہوئے ہوں۔

آہ! ہمیں افسوس ہے اور اس افسوس کے ساتھ رنج بھی ہے کہ عیسائیوں کا کفارہ سراپا باطل نکلا۔ اور ان کی نجات کا رہا سہا سہارا بھی ان کے لئے مفید نہ ہوا۔ اس افسوس میں ہمیں ایک شعر مناسب حال یاد آیا۔ وہ یہ ہے :- ؎

جس گل سے تھی امید چڑھائیگا لاکے پھول
گل کر گیا چراغ وہ میرے مزار کا

(باقی)

میرا پیام مسلمانوں کے نام

(از مولوی عبدالغفور صاحب فلسفی عظیم آبادی مدرس مدرسہ انوار احمدیہ آرہ)

مسلمانو! ذرا غفلت سے اب ہشیار ہو جاؤ　　نہیں اب وقت سونے کا اٹھو بیدار ہو جاؤ
مٹاؤ ظلمتِ شرک اور بدعت زور بازو سے　　سراپا تم جہاں میں پیکرِ انوار ہو جاؤ
مٹایا تھا جہاں سے جس طرح لات و ہبل عزیٰ　　کہو اصنام سے پھر خود بخود مسمار ہو جاؤ
سراپا گفتگو کوئی ہو تم کردار ہو جاؤ　　اُبھر کر پھر جہاں میں حیدر کرار ہو جاؤ
مصیبت پر مصیبت نے تمہیں آکر کے گھیرا ہے　　ہٹانے کے لئے تم اس کو اب تیار ہو جاؤ
سبق تم نے دیا آ کر کے آزادی کا لوگوں کو　　جہانِ حریت میں سرورِ احرار ہو جاؤ
کہاں تک تفرقے آپس میں رکھو گے مسلمانو　　تم اک رشتہ میں ہو کر موتیوں کے ہار ہو جاؤ
تمہارے دشمنوں نے تم کو سوچا ہے مٹانے کو　　مقابل میں تم ان کے لشکر جرار ہو جاؤ
تمہارے عزم راسخ کو ہمالہ بھی نہ روکے گا　　اگر تم تیغ پھر دہر میں اک بار ہو جاؤ
مسلمانو! رہِ اسلاف کے دلدار ہو جاؤ　　عرب کے پھر وہی شیر ببر سوار ہو جاؤ
ذرا سی بات میں ہو جائیں آسان مشکلیں ساری　　اگر تم پیروانِ احمدِ مختار ہو جاؤ

بنام قوم مسلم یہ پیام فلسفی پہنچے
کہ پھر اصلاح عالم کے لئے تیار ہو جاؤ

حسبنا کتاب اللہ

پر

علمائے شیعہ غور کریں

عن زرارۃ عن احدھما علیہ السلام انہ قال ان اکل الغراب لیس بحرام انما الحرام ما حرم اللہ فی کتابہ ولکن الانفس تتنزہ عن کثیر من ذالک تقززا (استبصار باب کراھیۃ لحم الغراب)

یعنی (موسیٰ بن جعفرؒ) میں سے کسی ایک صاحب نے فرمایا کوّا کھانا حرام نہیں ہے کیونکہ حرام تو وہی ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب[1] (قرآن مجید) میں حرام کیا ہو۔الخ (اہل قرآن اس کو نوٹ کرلیں)

اس روائت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حرام وہی چیز ہوسکتی ہے جس کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہو اور جس چیز کی حرمت قرآن مجید سے ثابت نہ ہو وہ حرام نہیں ہے بلکہ حلال ہے یا زیادہ سے زیادہ مکروہ جیسے کوّا یا کتا وغیرہ کہ ان کی حرمت قرآن مجید سے ثابت نہیں ہے لہذا یہ سب بقول امام حلال ہونگے یا مکروہ۔

علمائے شیعہ سیدنا حضرت عمر فاروق (ہاں ہاں) رضی اللہ عنہا کے مقولہ حسبنا کتاب اللہ پر اپنے غیظ وغضب کا بہت اظہار کرتے ہیں۔ ذرا اپنے امام معصوم کے قول انما الحرام ما حرم اللہ فی کتابہ پر بھی ٹھنڈے دل سے غور کریں ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھیئے گا ذرا دیکھ بھال کے

(محمد فضل الرحمن عفی عنہ مبارکپوری اعظمی)

[1] پس حلت وحرمت کا مدار قرآن پر رہا نہ کہ احادیث نبویہ اور اقوال ائمہ پر ۱۲۔ منہ

بلاغ للناس

(از قلم مولوی عبدالکریم صاحب جتوئی نوہری)

؎ رہیگا کوئی تو تیغ ستم کے یادگاروں میں
مرے لاشے کے ٹکڑے دفن کرنا سوہزاروں میں

جس کام کو کرتے ہوئے ایک مدت گزرجائے اور اُس روش پر اس کے بزرگ بھی چلے ہوں تو اُس کام کی محبت اپنے طرز عمل سے اس کو ادھر ادھر نہیں جانے دیتی خواہ وہ کام کسی نوعیت کا ہو مگر عامل کو محمود ہی نظر آتا ہے۔ پھر جو دلائل اس کے موافق یا مخالف سنتا اور دیکھتا ہے یقین ہو زیادہ مضبوط کرتا جاتا ہے

تحقیق اور پڑتال کرنا تو اسے زہر ہوجاتا ہے۔ ادھر اُدھر کے ڈھکوسلوں کو برہان قاطع سے بڑھ چڑھ کر تصور کرنے لگ جاتا ہے۔

ارباب تقلید والوں کی طرف دیکھئے۔ کیا کیا کتر بیونت کرکے جاہلوں کو پنجہ کے نیچے دبائے رکھتے ہیں اگر کوئی ان پڑھ کہے۔ آج ایک شخص نے حدیث سنائی کہ آمین رفعیدین کرنا نماز میں بڑا ثواب ہے۔ ہم لوگ تو اسکو نماز میں نہیں کرتے یہ کیا سبب ہے۔ صوفی صاحب نے فرمایا بھائی یہ بات دوسرے فرقے والے کہتے ہیں اپنے مذہب میں جائز نہیں وہ غیر مقلد لوگ ہیں۔ اَن پڑھ نے پوچھا غیر مقلد کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا جو لوگ شرع کے برخلاف چلتے ہیں ان کا یہ نام ہے۔

واقعی صوفی صاحب کے مونہہ سے کلام تو ٹھیک نکلی کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں جو مذہب نکلا ہے وہ بے شبہ ایک دوسرا ہی دین ہے۔ بھلا پھر مقابلے پر بنے ہوئے دین کو رسول اللہ کے دین سے کیا تناسب؟

مقلد کے معنی شرع سے برخلاف چلنے والا یعنی مقابلے میں بنائی ہوئی شریعت کے برخلاف چلنے والا یا یوں سمجھئے کہ غیر رسول کو حَکَم نہ بنانے والا۔ اب جاہل کو یہ سمجھ کہاں کہ ایک سے دوسرا فرقہ کون بنا۔ بات بات میں غیر کی ملاوٹ غیر پر ہی سارا سلسلہ پھر بھی قبضہ پرانے دین پر ہے ؎

پڑیں جو تیری گردن میں وہ ٹوٹیں ہاتھ اے ظالم
کہ بوئے غیر آتی ہے ترے پھولوں کے ہاروں میں

بڑے بڑے فاضل حکیم الامت کے لقب والے بھی یونہی بے سروپا باتیں گھڑ کر جہال کو دام تزویر سے رہا نہیں ہونے دیتے۔ کبھی کہتے ہیں ہندوستان میں حنفی مذہب رائج ہوچکا ہے اس لئے ہندوستان کو دوسرا مذہب اختیار کرنا ٹھیک نہیں۔ غرضیکہ اس تقلید کو ثابت رکھنے کے لئے ایسے اجتہادات کئے ہیں جو سوائے دماغی خیالات کے اور کہیں نہیں ملتے۔

کبھی ترک تقلید پر اس طرح وعید سناتے ہیں کہ اجتہاد تو چوتھی صدی کے بعد منقطع ہوچکا، غیر مقلد اب کیوں استنباط واستخراج کرکے سنی مذہب کو الٹ پلٹ کرتے ہیں۔

دیکھئے مسلک تقلید کو بحال رکھنے کے لئے کیسے کیسے قوانین وضع کرتے ہیں۔ صدق اللہ تعالی

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا

اگر تقلید سے کہیں کام نکلتا نہ نظر آئے تو دقوع طلاق قبل نکاح وغیرہ میں شافعیؒ کی طرف رجوع کرکے ہی اپنی دلی خواہش ہی پوری کی جاتی ہے۔ تقلید چاہئے مدینہ طیبہ کی عدالت عالیہ سے فیصلہ منظور نہیں دیکھا نہ تقلید نے کیسے مجبور ومقہور کئے۔

ہدایہ کے محشی فرماتے ہیں:۔

ان من ادعی بان قد انقطعت مرتبۃ الاجتہاد المطلق المستقل بالائمہ الاربعۃ انقطاعا لا یمکن عودہ فقد غلط وخبط فان الاجتہاد رحمۃ من اللہ سبحانہ ورحمۃ اللہ لا تقتصر علی زمان دون زمان ولا علی بشر دون بشر الی قولہ فقد وجد بعد ایضا ارباب

الا جتهاد المستقل کابی ثور البغدادی وداؤد الظاهری ومحمد بن اسمٰعیل البخاری وغیرهم علی مالا یخفی علی من طالع کتب الطبقات۔

یعنی جس نے یہ دعویٰ کیا کہ اجتہاد مطلق ائمہ اربعہ پر منقطع ہو گیا۔ اب کوئی مجتہد ہو ہی نہیں سکتا وہ مخبوط الحواس اور غلط بکواس کرنے والا ہے۔ کیونکہ اجتہاد ایک رحمت الٰہی ہے جو کسی زمانے اور کسی بشر کے ساتھ مخصوص نہیں ہو سکتی بلکہ بہت سے ائمہ اصحاب اجتہادِ مطلق پائے گئے جیسے امام ابی ثور بغدادی و امام داؤد ظاہری و امام بخاری وغیرہم۔

ہدایہ اور درمختار کی قیاسی باتیں قرآن، حدیث چھوڑ کر مثل قرآن بنا لینا کہاں تک درست ہے۔

ع بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ذلیل و رسوا کرنا شروع کر دیا۔ نائب السلطنت بغداد کی معرفت علماء بغداد اور قضاۃ سلطنت وغیرہ کو سخت ترین عبارت میں احکام و فرامین لکھ کر اُن کے خیالات و اعتقادات کا مطالبہ کیا گیا بلکہ ماموں نے سات مشاہیر علمائے بغداد کو خود اپنے پاس بلا کر جبراً "خلق قرآن" کا اقرار کرا کر چھوڑا۔

نائب السلطنت اسحاق بن ابراہیم خزاعی نے پھر ماموں کے حکم سے تمام بڑے بڑے علمائے بغداد کو بلا کر صاف کہہ دیا کہ یا تو صاف صاف "خلق قرآن" کا اعتراف و اقرار کرو یا جان دینا منظور کرو[1]

مختصر یہ کہ محمد بن سعد کاتب، یحییٰ بن معین، ابوخیثمہ ابومسلم مستملی، یزید بن ہارون، اسماعیل بن داؤد، اسماعیل بن ابومسعود، احمد بن ابراہیم دورقی۔ بشر بن ولید کندی ابو احسان الزیادی، علی بن ابی مقاتل، فضل بن غانم، علی بن جعد۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، سجادہ بن ہیثم ذیال بن ہیثم، قتیبہ بن سعید۔ سعدویہ الوسطی، اسحاق بن ابی اسرائیل، ابن ہرس۔ ابن علیہ الاکبر۔ یحییٰ بن عبدالرحمن عمری۔ ابونصر تمار۔ ابومعمر قطیعی، محمد بن حاتم بن میمون وغیرہ تمام چوٹی کے علمائے بغداد نے تقیہ کر کے ماموں کی موافقت کر لی۔

البتہ صرف حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور محمد بن نوح الجعی نے موافقت نہ کی اور اپنے عقیدہ حقہ پر برابر جمے رہے۔ اس وقت ماموں سفر میں تھا۔ اسے ان واقعات کی فی الفور اطلاع دی گئی۔ اُس نے حکم لکھا کہ احمد بن حنبل اور محمد بن نوح کے ساتھ تمام علماء کو میرے پاس فوراً روانہ کیا جاوے کیونکہ تمام اقرار کرنے والوں نے اپنی جان کے خوف سے اقرار کیا ہے جو میرے نزدیک زیادہ مجرم اور ناقابل معافی گناہگار ہیں۔

چنانچہ سب لوگ خلیفہ کی طرف روانہ کر دیئے گئے

صبر و شکیبائی کی ایک زندہ تصویر

فغاں میں، آہیں، شیون میں اور نالے میں
سناؤں درد دل طاقت اگر ہو سننے والے میں

(از قلم مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب عقیلؔ مئوی)

خلفائے بنی عباس میں ماموں بن ہارون رشید نہایت ہی زبردست، ذی علم، باعدل و انصاف، سیاستدان اور مدبر و کامیاب "ہر فن مولیٰ" تیسری صدی ہجری میں ایک خلیفہ گزرا ہے۔ درحقیقت اس کی تاریخ دیکھنے سے سخت حیرت ہوتی ہے کہ اتنے کمال اس ایک انسان غیر معصوم کے اندر کیسے جمع ہو گئے تھے۔

محمد بن حفص الانماطی کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن عید کو ماموں کے دسترخوان پر کھانا کھایا تین سو قسم سے بھی زائد چیزیں تھیں اور سب کی طرف اشارہ کر کے ماموں رشید کہتا جاتا تھا کہ یہ فلاں مرض کے لئے مفید ہے اور یہ فلاں کو مضر۔ جس کا مزاج بلغمی ہو وہ اسے کھاوے اور جس کا صفراوی ہو وہ اس کے کھانے کی رغبت کرے اور جو سوداوی ہو اُسے یہ کھانا چاہیئے۔ جو کم خوراک ہو وہ یہ غذا کھاوے اور جو خوش خور ہو وہ ادھر ہاتھ بڑھاوے وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

یحییٰ بن اکثم نے کہا کہ امیر المؤمنین تو طب میں جالینوس نجوم میں ہرمس۔ فقہ میں علی بن ابی طالب۔ سخا میں حاتم طائی صدق الحدیث میں ابوذرؓ کرم میں کعب بن امامہ اور وفا میں شمول بن عادیا معلوم ہوتے ہیں" ماموں نے کہا کہ انسان کو علم و عقل ہی سے تو فضیلت ہے ورنہ چار ہاتھ پاؤں جانور کے بھی ہیں اور انسان کے بھی"

بایں ہمہ فضل و کمال اور علم و عقل، عقائد میں تو تفضیل علیؓ کا تو قائل ہی تھا۔ مزید براں خلق قرآن کا بھی زبردست حامی اور متعصب طرفدار تھا۔ ع

اے روشنیٔ طبع تو برمن بلا شدی

پہلی مرتبہ ۲۱۲ھ میں ماموں نے اپنے عقیدہ "خلق قرآن" کا اظہار و اشاعت شروع کی لیکن اس سے لوگ سخت متنفر ہوئے اور اکثر شہروں میں ناقابل بیان مخالفت و فساد برپا ہو گیا۔ ناچار ماموں مرعوب ہو کر چند دنوں کیلئے خاموش ہو گیا۔

آخر پھر ۲۱۸ھ میں اپنے انتقال سے کچھ دنوں پہلے بڑے زوروں پر پورے اہتمام کے ساتھ اس کام کو شروع کیا اور مخالفین کو طرح طرح سے ڈرانا، دھمکانا اور[2]

---

[2] اس کے برعکس اس کا بڑا بھائی امین "خلق قرآن" کا سخت مخالف تھا۔ چنانچہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ خدا کی ذات سے امید ہے کہ وہ امین کو محض اس وجہ سے بخش دیگا کہ اُس نے اسماعیل بن علیہ سے نہایت سخت الفاظ میں کہا تھا کہ "تو ہی کم بخت تو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے"! (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطیؒ) (عقیل)

[1] ان لوگوں میں اتنی جہالت تھی کہ خلق قرآن کے عقیدہ کو ارتداد کے برابر سمجھتے تھے۔ لطف یہ ہے کہ منشا نزاع نہیں بتاتے تھے کہ وہ کس قرآن کو مخلوق اور کس کو غیر مخلوق کہتے تھے۔ ہم ذاتی طور پر اس مسئلہ میں امام بخاریؒ کا مسلک افضل سمجھتے ہیں جو کتاب خلق افعال العباد میں مرقوم ہے۔ (اہلحدیث)

ثمر خدا کی شان دیکھئے کہ ہنوز یہ لوگ راستہ ہی میں تھے کہ مامون رشید کے انتقال کی خبر مل گئی۔

"بلائے آمد و لے بخیر گذشت"

مامون کے بعد اس کا ولی عہد اور بھائی معتصم باللہ تخت نشیں ہوا اور "خلق قرآن" کے تعصب میں مامون سے بھی سخت گیر اور متشدد و ظالم تھا۔ امام ذہبی نے فرمایا کہ "اگر معتصم علماء حق کو "خلق قرآن" کے متعلق تکالیف نہ دیتا تو سب سے کامیاب خلیفہ ہوتا"

معتصم بڑا قوی، مہیب اور سخت گیر تھا۔ چنانچہ اکثر مجرموں کے پہونچے کی ہڈیاں صرف دو انگلیوں اور انگوٹھے کے درمیان دبا کر توڑ ڈالتا تھا۔ یہ ہارون کا سب سے بڑا لڑکا تھا مگر قطعی جاہل تھا۔ حتیٰ کہ اپنا دستخط بھی بمشکل کر سکتا تھا۔ البتہ سماعی معلومات بہت اچھی تھی۔

معتصم چونکہ خود جاہل تھا اور اس کا وزیر اعظم فضل بن مروان عیسائی تھا۔ اس لئے علمی سرگرمیاں ٹھنڈی پڑ چکی تھیں اور سلطنت کے زوال کا بھی آغاز ہو چکا تھا تاہم قیصر روم کو جیسا اس کے دھکا دیا کوئی بھی نہ دے سکا تھا۔ البتہ عمارت بنوانے کا بڑا شائق تھا اور بڑا خوش خور بھی تھا۔ اس کے باورچی خانہ کا روزانہ خرچ ایک ہزار دینار تھا۔

معتصم کو خلیفہ مثمن بھی اس لئے کہتے ہیں کہ ہارون رشید کی آٹھویں اولاد تھا۔ ۱۸۰ھ میں پیدا ہوا۔ ۲۱۸ھ میں خلیفہ ہوا۔ خلفائے بنی عباس کا آٹھواں خلیفہ تھا۔ ۴۸ برس کی عمر پائی۔ آٹھ قصر تعمیر کروائے ۸ لڑکے اور آٹھ لڑکیاں چھوڑیں۔ طالع پیدائش آٹھواں برج (عقرب) ہے۔ ۸ برس ۸ ماہ ۸ دن خلافت کی۔ آٹھ بڑی لڑائیاں فتح کیں۔ آٹھ بادشاہ بطور مجرم اس کے پاس حاضر کئے گئے۔ آٹھ زبردست دشمنوں کو قتل کیا۔ آٹھ لاکھ دینار۔ آٹھ لاکھ درم۔ آٹھ ہزار گھوڑے آٹھ ہزار غلام۔ آٹھ ہزار لونڈیاں چھوڑ کر آٹھ دن ربیع الاول کے باقی تھے کہ انتقال کیا۔

قاضی یحییٰ بن اکثم (مامون کا دوست) اور اس کا شاگرد احمد بن ابی داؤد (معتصم کا دوست) دونوں متکلم معتزلی تھے۔ اور انہی دونوں کا "خلق قرآن" کے متعلق سارا فتنہ برپا کیا ہوا تھا۔

معتصم کا زمانہ ہے حضرت امام احمد بن حنبلؒ قید و بند میں جکڑے ہوئے ہیں۔ معتصم جیسا پر سطوت و جابر خلیفہ آپ کے پاس حاضر ہو کر نہائت نرمی و شفقت کے لہجہ میں عاجزانہ عرض کرتا ہے۔ یا احمد[1] واللہ انی علیک لشفیق و انی لاشفق علیک کشفقتی علی ابنی و واللہ لئن لاطلقن علیک بیدی۔ ماتقول؟ فقال اعطونی من کتاب اللہ او سنۃ رسولہ حتی اقول بہ ؎

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

نرمی و شفقت اور افہام و تفہیم کی تو یہ حالت و کیفیت تھی۔ اب ذرا سختی و سزا اور تکالیف و مصائب کی نوعیت و شدت بھی ملاحظہ فرمائیے۔

میمون بن اصبغ کا بیان ہے کہ میں نے آپ پر اپنی آنکھوں سے کوڑے اور دُرّے پڑتے ہوئے دیکھے۔ کہ جب پہلا کوڑا پڑا تو آپ کی زبان مبارک سے نکلا "بسم اللہ"۔ پھر جب دوسرا کوڑا پڑا تو فرمایا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ (نہیں کوئی سہارا اور بھروسا ہے مگر اللہ جلشانہ ہی کا ہے)۔ پھر جب تیسرا پڑا تو اعلان کیا:۔ القرآن کلام اللہ تعالیٰ غیر مخلوق۔ (قرآن اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے) اور جب چوتھا کوڑا پڑا تو یہ آئت تلاوت فرمائی۔ "لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا" (ہرگز کوئی مصیبت ہم کو نہیں پہنچ سکتی مگر جو خدا نے لکھ دی) یہاں تک کہ انتیس ۲۹ کوڑے پڑے اور بدن سے خون کے فوارے اُبلنے لگے لیکن شانِ استقلال و پامردی زائد از قبل اور پیش از پیش ہے ؎

چمک رہا ہے لہو سے بدن پہ پیراہن
ہمارے جیب کو اب حاجتِ رفو کیا ہے

کبھی کبھی آپ کو لگاتار اس سختی سے اسّی اسّی دُرّے لگائے گئے کہ ناقل کہتا ہے کہ اگر شہ زور فیل مست کو بھی اس طرح کوڑے لگتے تو بجلا وہ چیخ اٹھتا اور تحمل و برداشت نہ کر سکتا۔ لیکن آپ کے پائے ثبات میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ ہوئی۔ بلکہ ہر تشدد و تکلیف کی برداشت کے لئے سینہ سپر ہو کر مردانہ وار فرماتے ؎

تیر پہ تیر لگاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے میری جان جگر کس کا ہے

مگر پھر بھی یہ خیال "و ارادہ کبھی بھی نہ کرنا اور یہ ہرگز نہ سمجھنا کہ میں ان سختیوں سے نرم ہو جاؤنگا۔ ؎

این خیال ست و محال ست و جنوں

بلکہ جس قدر تم سختی کروگے میں بھی سخت ہوتا جاؤنگا۔ جس قدر ستاؤگے میری دلیری میں اضافہ ہوتا جائیگا۔ خلاصہ یہ کہ ؎

سرخمی تابم ز شمشیر حبیب
ہرچہ آید در دلِ من با نصیب

اسی سلسلہ میں ایک مرتبہ آپ کو اتنے دُرّے لگائے گئے کہ آپ کی پشت مبارک چھلنی ہو گئی اور زخموں سے خون رسنے لگا اور اسی حالت میں آپ کو جیل خانہ کی طرف سپاہی[2] لے جاتے تھے کہ اچانک ایک شخص آپ کے سامنے آیا اور پشت سے کُرتا اٹھا کر آگے کھڑا ہو گیا آپ نے دیکھا کہ اس کی پیٹھ پر بے شمار زخم کے داغ ہیں (بعض تواریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کی پشت پر ۸ ہزار ضربوں کے نشانات تھے۔ واللہ اعلم بالصواب) آپ نے بطریق ہمدردی دریافت فرمایا کہ کیوں کیا مطلب

---

[1] اے احمد! قسم اللہ کی میں تیرے اوپر بہت مہربان ہوں حتیٰ کہ اپنے لڑکے کی مانند میں تجھ پر شفقت کرتا ہوں۔ قسم اللہ کی اگر تو میری بات مان جائے اور قرآن کریم کو مخلوق کہہ دے تو میں تیری زنجیر خود اپنے دست خلافت سے کھول دونگا۔ کہئے کیا منظور ہے؟ آپ جواب دیتے ہیں کہ کوئی قرآن و حدیث کی دلیل مجھ کو دکھا دو تو میں بلا تامل کہہ دوں۔ ورنہ یاد رکھو یہ جور و ظلم کبھی نہ کبھی رنگ لائیگا ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

(عقیل)

[2] کیونکہ ہمیشہ آپ کو قید خانہ سے دربار میں بر سر عام بلوا کر اپنے عقیدہ سے باز آنے کی ترغیب دی جاتی مگر جب آپ ثابت قدمی کا اظہار فرماتے تو آپ کو دُرّوں سے پیٹا جاتا اور پھر قید خانہ بھیج دیا جاتا اور وہاں بھی طرح طرح سے دھمکایا جاتا اور قسم قسم کی سختیاں کی جاتیں مگر واہ رے ہمت مردانہ اور حوصلہ کا یہ عالم کہ آپ کسی چیز سے بھی مرعوب نہ ہوتے تھے۔ (عقیل)

ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ میں ابو الہیثم نامی بغداد کا مشہور و معروف چور ہوں۔ میری قید و جیل کا کچھ شمار نہیں کہ کتنی مرتبہ سزایاب ہُوا ہوں اور نہ اس کی کچھ حد ہے کہ کتنی بید، کوڑے اور دُرّے میرے سرین و پشت پر پڑے ہیں۔ یہ سارے پُشت کے نشانات اسی صدمہ میں ملے ہیں جو کہ آپ نے بھی ملاحظہ فرمالئے۔ لیکن اے احمد بن حنبل! قسم ہے خدائے مہربان کی کہ باوجود ان سنگین اور ناقابل برداشت سزاؤں کے ہنوز میں چوری پر ویسا ہی دلیر و حریص ہوں جیسا کہ اول روز تھا۔ حالانکہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے

تو کیا اے امام الدنیا و الدین احمد بن حنبل! تو خدائے پاک کی فرمانبرداری اور اپنے رسول کریم کی اطاعت و پیروی میں اتنی بھی ثابت قدمی و اولوالعزمی نہیں دکھلا سکتا جتنی کہ ایک چور نے اپنے فعل بد چوری میں دکھلائی اور ہنوز اس کے اس ارادۂ بد میں ذرا تذبذب و تزلزل بھی نہیں آیا۔ حالانکہ "چہ نسبت خاک را با عالم پاک"

اس بدکار مگر ناصح و خیر خواہ "چور" کی نصیحت و ہدایت سے حضرت امام احمد بن حنبل کس قدر متأثر اور نصیحت پذیر ہوئے؟ اس کا اندازہ ہر صاحب دل اور سمجھدار انسان کر سکتا ہے۔

حضرت امام صاحب خود فرماتے ہیں کہ "رحم اللہ ابا الہیثم"۔ اس نے مجھے بڑی تسلی و تسکین دی اور قلب حزیں کی ڈھارس بندھائی خدا اُس کو ہدایت کرے اور اُس پر رحم فرماوے! میں ہمیشہ سزا و تکلیف کی شدت کے وقت اس کی نصیحت کو خیال کرتا تو مجھے ناقابل بیان مسرت و خوشی اور اطمینان و دلجمعی ہوتی تھی اور صرف یہی ابو الہیثم ہی ایک شخص ہے جس نے مجھے ثبات قدمی، استقلال، پامردی اور صبر و شکیبائی کا سبق دیا۔ ورنہ تمام دوست و احباب اور علمائے عصر وغیرہ نے اپنی مانند ہمیشہ تقیہ اور رخصت کی طرف بلایا اور جان بچانے کی رائے دی۔ جس سے اور بھی زیادہ مجھے کوفت قلق، صدمہ، تردد و پریشانی لاحق تھی۔ مگر خدا بھلا کرے ابو الہیثم کا کہ اُس نے مجھے کوہ ثبات بنادیا (رحمہما اللہ)

معتصم کے انتقال کے بعد اُس کا لڑکا "واثق باللہ" ۲۲۷ھ میں خلیفہ ہُوا علمی شوق و شغف کے باعث مامون ثانی کہلاتا تھا۔ لیکن مسئلہ "خلق قرآن" میں باپ سے بھی اشد ترین متعصب و متشدد اور جابر و ظالم نکلا

پدر نتواند پسر تمام کند

حتّٰی کہ خود اس نے اپنے ہاتھ سے قرآن کو غیر مخلوق کہنے والے بہت سے علماء و فقہاء کو کار ثواب سمجھ کر قتل کیا۔ چنانچہ احمد بن نصرؒ محدث بغداد گرفتار ہو کر آئے تو خود واثق نے اپنے دست ناحق سے قتل کر کے جسم کو بغداد کی شہر پناہ کے دروازہ پر لٹکایا اور سر کو بغداد کے پُل پر آویزاں کرا کے ایک پہرہ دار اس لئے متعین کیا کہ چہرہ کبھی قبلہ کی طرف نہ ہونے دے اور کان میں ایک پرچہ لٹکایا گیا۔ جس میں لکھا تھا کہ "یہ سر احمد بن نصر کا ہے جسے خلیفہ نے عقیدۂ خلق قرآن کی طرف بلایا مگر اس نے انکار کیا لہذا خدا نے بہت جلد اسے آتش دوزخ کی طرف بلالیا"

اس میں شک نہیں کہ معتصم نے بھی بہت سے علماء و صلحاء کو قتل کرایا مگر اس قدر بدعقیدہ اور جہل مرکب کا شکار نہیں بنا بہت سے لوگ معتصم کے زمانہ میں بھی اور واثق کے عہد میں بھی جام شہادت پی کر جنت کو سدھارے لیکن ہمارے حضرت امام بن حنبل ہیں کہ تین دور مامون، معتصم، واثق سے سختیاں جھیلتے اور برابر تکالیف و مصائب کا سینہ سپر سامنا اور مقابلہ کرتے آتے ہیں جو واقعی اس سے سخت تر اور شاق تھا۔ بقول کسے ؎

لاکھوں ہزاروں سینکڑوں مرتے ہیں آج کل
ہم ایسے سخت جاں ہیں، ہماری قضا نہیں

گلستانِ رحمت کے تین پھول

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ یَكُونُوا خَیْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ یَكُنَّ خَیْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِیمَانِ ۚ وَمَنْ لَمْ یَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

(ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ ٹھٹھا (مسخری) کرے کوئی قوم کسی قوم سے۔ شاید کہ وہ (لوگ) بہتر ہوں اُن سے اور نہ بیبیاں (ٹھٹھا) کریں دوسری بی بیوں سے شاید کہ وہ (بی بیاں) بہتر ہوں اُن سے۔ اور مت عیب لگاؤ ایک دوسرے کو اور مت بدنام کرو ساتھ بُرے لقبوں کے۔ بُرا نام ہے بدکاری پیچھے ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی پس یہ لوگ وہ ہیں ظالم"۔ ف:- جہاں کسی پر بُرا نام ڈالا۔ پہلے تو اپنا نام پڑ گیا فاسق۔ آگے تھا اوس پر عیب لگایا نہ لگا۔

(نمبر دوم) یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِیرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ أَیُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ یَأْكُلَ لَحْمَ أَخِیهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِیمٌ۔ (ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بچو بہت سارے گمانوں سے تحقیق بعض گمان گناہ ہے اور مت جاسوسی کرو۔ اور نہ غیبت کریں بعضے تمہارے بعض کی۔ کیا دوست (پسند) رکھتا ہے کوئی تم میں سے یہ کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے مُردے کا۔ پس نہ خوش رکھو گے تم اوس کو۔ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ ہی پھر آنیوالا مہربان ہے

ف:- تہمت لگانا اور بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے بُرا کہنا کسی جگہ جائز نہیں بیگناہ یعنی مظلوم ظالم کو کچھ کہے جہاں اوس میں کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت کی غرض نہ ہو۔

(نمبر سوم) یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِیمٌ خَبِیرٌ (الحجرات پارہ ۲۶) (ترجمہ) اے لوگو! تحقیق ہم (اللہ) نے پیدا کیا تم کو ایک مرد اور عورت سے (یعنی تمام لوگوں کو ایک جوڑے سے بنایا) اور کیا ہم (اللہ) نے تم کو کنبے اور قبیلے تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو۔ تحقیق بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ تعالیٰ کے پرہیزگار تمہارا ہے تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے

ف:- یعنی بڑائیاں ذات کی اور قوم کی عبث ہیں

ہو صفت نیک چاہئے تری ذات کس کام کی۔ محترم ناظرین! ان آیات قرآنی و احکام ربانی پر ہم نام کے مسلمانوں نے کیا عمل کیا؟ کیا ہم کبھی مل کر بھی بیٹھے۔ کبھی ہم نے آپس

فتاویٰ

س ۱۱۴ } اگر کسی شخص کو کچھ نوٹ دستیاب ہوں تو وہ ان کا اعلان کس طرح کرے کہ حقدار کو مل جاوے اور اعلان کب تک کرے؟

(ابوعبدالرشید از تحصیل تولہوانیپال)

ج ۱۱۴ } گم شدہ چیز کا اعلان حسب فرمان نبوی ایک سال تک ہونا چاہئے۔ آج کل اعلان کا ذریعہ اخبارات ہیں۔ مگر چیز کا پورا نشان نہ لکھے جہاں سے دستیاب ہوئی ہو۔ اس جگہ کا نام اور تاریخ دستیابی اور چیز کا نام (مثلاً نوٹ وغیرہ) ظاہر کرکے اعلان کرے کہ نوٹوں کی پوری کیفیت تعداد وغیرہ وہ شخص تحریر کرے جس کے گم ہوئے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۵ } یہاں اور بعض دوسرے شہروں میں بھی بعض بعض سیٹھ مال زکوٰۃ کو ہفتہ وار غرباء و مساکین اور عام سائلین کو ایک ایک دو دو پیسے یا ایک ایک دو دو دمڑی کرکے دیتے ہیں۔ علی العموم اس خیرات کا دن جمعہ کا دن ہوتا ہے۔ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں علی اختلاف البلاد والاحوال سائلین جمع ہوتے ہیں اور یہ خیرات وصول کرتے ہیں۔ ۲ بجے دن سے شام تک چکر لگانے پر آنہ دو آنہ یا چار آنہ پاتے ہیں۔ زید کہتا ہے کہ زکوٰۃ کا مال اس طرح تقسیم کرنا نہیں چاہئے کیونکہ اس طرح سال میں لاکھوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں مگر اس سے نہ کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری ہوتی ہے اور نہ اس سے مسلمانوں کو قومی یا اقتصادی فائدہ ہوتا ہے۔ مال زکوٰۃ کی یہ تقسیم منشاء اسلام کے خلاف ہے۔ لہذا اس طریق کو بند کرکے غرباء و مساکین اور جملہ مستحقین کو سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یک مشت رقم دینی چاہئے تاکہ یہ مال صحیح مصرف میں آئے اور لوگوں کی قومی اور اقتصادی حالت درست ہو سکے۔ ہاں جو لوگ مروجہ طریقہ پر خیرات کرنا چاہیں انہیں چاہئے کہ اپنے ذاتی مال سے اس طرح خیرات کریں مگر مال زکوٰۃ اس طرح خرچ نہ کریں۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس طرح مال زکوٰۃ خرچ کرنا یعنی ہفتہ وار دمڑی، پیسہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ (حاجی عبداللطیف سیٹھ از کوچین)

ج ۱۱۵ } بہ نیت نیک جائز ہے۔ کیونکہ ادائے زکوٰۃ کا حکم عام ہے۔ اس میں کسی قسم کا تقید کرنے کی ضرورت نہیں۔

س ۱۱۶ } کسی زناکار عورت چکلیوالے کے مال سے مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں۔ وہ عورت فوت ہوگئی ہے۔ اس عورت کی وارث ایک دوسری عورت ہے۔ اس کا ارادہ یہ ہے کہ میں شارع راستے میں اس کے مال سے مسجد برائے سہولت آدمیاں اور اس فوت شدہ عورت کے ثواب کے لئے تیار کراؤں گی۔ مگر ہمارے شہر میں بہت شور ہے کہ یہ مال حرام ہے۔ اس مال سے مسجد بنانا حرام ہے کیونکہ یہ مال زناکاری سے حاصل ہوا ہے۔ اس سبب سے اس مسجد میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ لہذا آپ کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

(ایک خریدار "اہلحدیث" از علاقہ سندھ)

ج ۱۱۶ } کسبیہ و زانیہ کی کمائی سے مسجد بنانا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خدا پاک چیز کو قبول کرتا ہے۔ اگر مسجد بن گئی ہے تو اس میں نماز پڑھنے سے مسجد کا ثواب نہ ہوگا۔

س ۱۱۷ } گدھی کا دودھ یعنی کیر برائے مرض پینا یا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۷ } گدھی حرام ہے۔ اس کا دودھ بھی حرام ہے۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے: لا شفاء فی الحرام۔ حرام میں شفا نہیں۔

س ۱۱۸ } عام لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر دنیا میں تشریف لائیں گے۔ کیونکہ صحابہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ مہدی کا نام کیا ہوگا اور ان کے ماں باپ کا نام کیا ہوگا۔ حضرت نے فرمایا کہ مہدی مکہ شریف میں پیدا ہوگا اس کا نام محمد، اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ خاتون ہوگا۔ لہذا مہدی علیہ السلام کے متعلق آپ روشنی ڈالیں کہ مہدی کون شخص ہوگا؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۸ } یہ غلط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفات پھر دنیا میں آویں گے۔ بصورت صحت ان روایات کے جو مہدی کی آمد کے متعلق ہیں۔ امام مہدی امتی ہونگے یعنی امت محمدیہ سے کوئی شخص ہوگا جس کا نام والدین نے محمد رکھا ہوگا اور ماں کا نام آمنہ اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔

س ۱۱۹ } سندھ میں مولوی محمد عثمان صاحب کتاب فقہ میں باب نکاح میں لکھتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے چار سو شادیاں یعنی نکاح یکے بعد دیگرے کئے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ ظلم ہے یا نہیں کہ ایک کو طلاق دے اور دوسری عورت سے نکاح کرے۔ حالانکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ یہ بات خدا کو بہت بری معلوم ہوتی ہے کہ بغیر شرعی عذر سے طلاق دی جائے۔ لہذا آپ اس کی بابت روشنی ڈالیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۱۹ } اس واقعہ کی صحت ہمارے علم میں نہیں۔

(۲ر داخل غریب فنڈ وصول)

نوٹ:۔ فتاوے اسی قدر تھے۔ (منیجر اہلحدیث)

متفرقات

اعیان اہلحدیث اخبار اہلحدیث کی اشاعت کو بڑھا کر اپنا تبلیغی فرض ادا کریں۔

ضرورت معلم ایک موحد اہل حدیث مسن بزرگ معلم کی ضرورت ہے جو بچوں کو قرآن حفظ کرانے کا اور معلمی کا تجربہ رکھتے ہوں۔ ترجمہ قرآن شریف بھی پڑھا سکیں تو بہتر ہے۔ بارعب ہوں جو بچوں پر دباؤ رکھ سکیں۔ پرانا تجربہ فنی مہارت ضروری ہے۔ تنخواہ مع خوراک دی جاویگی۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں :-

ع۔ت۔ح۔ معرفت الحاج مولانا مولوی حافظ محمد حسین صاحب خطیب و امام مسجد اہل حدیث ۲۲ بولائی دت سٹریٹ کولوٹولہ۔ کلکتہ)

تنظیم یتیم خانہ امرتسر تنظیم یتیم خانہ امرتسر جمعیۃ التنظیم کی یادگار ہے۔ ۱۹۲۵ء سے آج تک اپنے حسن انتظام کی شاندار مثال قائم کئے ہوئے ہے۔ ایک یتیم بچے کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ ۶۰ بچے اس وقت داخل ہیں اور فارغ التعلیم و کسب ہنر علیحدہ رہے۔ اگرچہ برادران اسلام کی اعانت اور توجہ کا یہ یتیم خانہ ہمیشہ سے ممنون ہے مگر اس وقت سب سے بڑی ضرورت یتیم خانہ کے لئے اس کی اپنی عمارت ہے۔ تاکہ منتظم کمیٹی حسب دلخواہ انتظام کر سکے اور اپنی خواہش متعلقہ صنعت و حرفت اور درس تدریس فقہ و حدیث پوری کر سکے۔ امید ہے کہ برادران اسلام اپنی توجہ اور ہمدردی بیش از بیش مبذول فرمائیں گے اور اپنے اس مفید ادارہ کی اعانت میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہونگے۔

نوٹ :- ہر قسم کا چندہ اور زر معاونت شیخ سعید اللہ صاحب سوداگر چرم فنانشل سکرٹری تنظیم یتیم خانہ امرتسر آنا چاہئے۔

نیازمندان شیخ صادق حسن بار ایٹ لاء رئیس اعظم پریذیڈنٹ
محمد عبد المجید قریشی ایڈووکیٹ انکورٹ لاہور جنرل سیکرٹری
} منتظم یتیم خانہ امرتسر

اہل حدیث کو آمین بالجہر کا حق ریاست رتلام میں ایک مقدمہ عرصہ سے جاری ہے۔ جس میں فاضل جج نے یہ تنقیح قائم کی ہے :-

(۱) آیا مدعیان (اہل حدیث) مسجد فلاں میں آمین باواز بلند بولنے کے مستحق ہیں؟

(۲) آمین دوران نماز میں باآواز بلند بولنے والا مسلم مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کیا جا سکتا ہے؟

(ثبوت بذمہ فریقین)

احباب رتلام کی درخواست ہے کہ برادران اہل حدیث دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے۔ آمین!

نیز ان اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے جماعت اہل حدیث رتلام کی مالی امداد کی۔ امید ہے کہ آیندہ بھی احباب نہ بھولیں گے۔ (عبد الغنی۔ کیرہ بازار رتلام)

تلاش معاش خاکسار حافظ قرآن ہے اور امامت کے خطابت کے فرائض اچھی طرح ادا کر سکتا ہے۔ اگر کسی مسجد یا مدرسہ میں ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔

ابو عبد المجید مسجد گنبداں۔ قصوری گیٹ فیروز پور شہر

تلاش عزیز دو تین ماہ سے مرحوم سردار عبد الحی صاحب کا لڑکا مسمی مصلح الدین عمر ۱۲-۱۳ سال رنگ سانولہ۔ آنکھیں بڑی بڑی۔ دبلا پتلا۔ یک بیک غائب ہو گیا۔ بعد تلاش و تفتیش ہنوز پتہ نہ چلا۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ کرم ضرور اطلاع دیں۔ یا عزیز سلمہ بذات خود اپنی خیریت کی اطلاع دیکر اپنی مجبوریاں اور غم زدہ بھائی بہنوں کی تسلی و تشفی کرے۔

(عبد الرشید کھریانواں مدن پور ضلع گیا)

یاد رفتگاں میرا نور چشم احمد غفور اٹھارہ سال کی عمر پا کر عالم شباب ہی میں مجھے داغ مفارقت دے گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (محمد عبد الغنی موضع راجوڑا ڈاک خانہ ریام نیکڑی۔ دربھنگہ)

(۲) ہماری جماعت کے مجاہد ملک حاجی پیر محمد صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ! (راقم محمد سلیمان خطیب و مدرس مدرسہ عربیہ بھوئیہ آصل ضلع لاہور)

(۳) میری چھ سالہ بڑی بچی اور میری چھوٹی ہمشیرہ یکے بعد دیگرے انتقال کر گئیں۔ انا للہ! (شاکر صدیقی

مقیم مرس ضلع گیا)

(۴) برادر بزرگ سردار عبد الحی صاحب خلف اکبر جناب سردار محمد طیب صاحب مرحوم ایک عرصہ طویل تک بیمار رہ کر بتاریخ ۲۵۔ مارچ شب شنبہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ! مرحوم کی رسم سیادت میں جناب حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری علیہ الرحمۃ بنفس نفیس کھریانواں تشریف لائے تھے اور اپنے دست مبارک سے مرحوم کے سر پر دستار سرداری باندھی تھی۔

(عبد الرشید کھریانواں۔ مدنپور۔ گیا)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

مقامی مظلومین کی فریاد ناظرین کرام سے یہ بات مخفی نہیں کہ اہل حدیثان کنیدرا پاڑہ نے مسجد میں نمازیں مسنونہ طریق پر ادا کرنے کے لئے عدالت سے ڈگری حاصل کی تھی جب ہم نے پنجوقتہ نمازیں ادا کرنے کیلئے مسجد مذکور کو پہنچے تو کثرت جماعت بریلوی حنفیہ نے ہماری شدید مخالفت کی اور شرکت جماعت سے منع کیا۔ ہم نے انکی ایک نہ سنی اور نمازیں مسنونہ طریق پر پڑھیں۔ چند روز اسیطرح کی حالت رہی۔ آخر ایک روز جمعہ کے دن امام مسجد نے یہ بات ٹھانی کہ ہم ہرگز اہل حدیث کو جماعت میں شامل نہیں ہونے دینگے جب خطبہ کا وقت ہو گیا تب بھی اس بات پر ضد کرتا رہا کہ اہل حدیث رفعیدین اور آمین نہ کریں کیونکہ ہماری نماز ناقص ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وقت گزرنے چلا۔ تو ہم نے لاچار ایک اہل حدیث کو منبر پر بھیجا۔ پہلے ہم نے نمازیں پڑھیں بعد میں انہوں نے پڑھیں۔ یہ حالت ابھی تک جاری ہے۔ مگر ہم مسجد میں دیگر پنجوقتہ نماز سے محروم ہیں اور شرکت جماعت سے مزاحم ہیں جمعہ کے دن ہماری نماز کے وقت وہ لوگ غوغا مچاتے ہیں امام مسجد ہمارے خلاف عوام کو اشتعال دلاتا رہتا ہے ہم غریبوں پر گالیوں کی بوچھاڑ برستی ہے۔ یہاں ہماری جان عزت، آبرو اور مال سخت خطرہ میں ہے۔ باوجود دیکہ خدا نے ہمیں ہر چیز کی اجازت دی ہے مگر ہم برادران یوسف کے ظلم کے تختہ مشق بنے ہوئے ہیں۔ اس تحریر سے ہمارے تین مقاصد ہیں :- (۱) ہم جماعت کے بہبود اور بہی خواہوں سے مشورہ پوچھتے ہیں۔ (۲) ہم جملہ ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خلوص دل سے دعا کریں کہ خدا ہماری آیندہ حالت بہتر کرے۔ اور تشدد کرنے والوں کو ہدایت نصیب کرے۔ (۳) مبلغین حضرات ہماری جماعت کا خیال رکھیں

ملکی مطلع

ثنائی پریس میں رکاوٹ

پریس ایکٹ کی ہمہ گیری سے پریس جن مشکلات میں گھرا ہوا ہے انہیں وہی لوگ جانتے ہیں جو پریس کا کام کرتے ہیں۔ ثنائی برقی پریس میں گذشتہ دسمبر کو ایک پنجابی نظم بنام "پیغام زندگی" کسی احراری شاعر کی بنائی ہوئی چھپ گئی۔ پریس کے مشیر قانونی نے نظم مذکور کو ایک معمولی تحریر بتایا۔ مگر حکومت نے اس کو قابل اعتراض قرار دے کر ثنائی برقی پریس سے دو ہزار کی ضمانت طلب کر لی۔ جس کا آخری یوم ادائگی ۱۱- اپریل ہے۔

ادھر "اہلحدیث" کے یوم روانگی (جمعرات) کو ڈاکخانہ میں بساکھی کی تعطیل تھی۔ اس لئے "اہلحدیث" بجائے ۲۰ صفحات کے ۱۶ صفحات پر شائع کیا گیا ہے۔

ضمانت ۱۱- اپریل کو داخل کر دی گئی۔ خدا کے فضل سے مشکلات کے بادل سب ہٹ چکے ہیں۔ پریس اور اخبار برابر جاری رہیں گے۔ انشاء اللہ!

ناظرین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے فتنہ و شر سے محفوظ رکھے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ

شاہ غازی (شاہ عراق) کی وفات اور ایک حدیث کی تصدیق

حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] شہر [illegible] کر کے [illegible] کر لیا۔ خادم نے عرض کیا کہ حضور پانی تو نزدیک ہی ہے۔ فرمایا مجھے کیا معلوم کہ میں وہاں تک پہنچ جاؤں گا۔ کس قدر ملد فنا [illegible] ہے۔

اس ہفتے کی خبر ہے کہ شاہ عراق موٹر پر جا رہے تھے کہ بجلی کے کھمبے سے موٹر کی ٹکر ہو گئی۔ بس سر پھٹ گیا اور چند منٹوں میں آپ عالم بقا کو رخصت ہوئے۔ انا للہ! اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اس واقعہ سے حدیث شریف کی پوری تصدیق ہوتی ہے۔

ہندوستان کی مفلسی
اور
ناقص تعلیم کا تدارک اولیں فرصت میں کیجئے

(از قلم حاجی محمد صالح صاحب دہلوی آف حاجی میجان مرحوم)

غیر ممالک نے سائنس کی تعلیم حاصل کر کے قلیل مدت میں جو ترقی اور تمول حاصل کیا ہے اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ ہندوستان کی صنعت و حرفت اب بالکل مٹ چکی، زراعت اجڑ گئی، ملازمت محدود ہو گئی۔ تجارت تجارت نہ رہی۔ کس قدر حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ چھوٹے چھوٹے ملک اور وہ بھی ایسے کہ جن کے ہاں خام اجناس تک بالکل نہ ہو یا قدر قلیل کچھ ہو تو ہو وہ ہمارے پینتیس کروڑ نفوس کے لئے ہر قسم کی اشیا مہیا کریں۔

(۱) اے حکومت کے ارباب حل و عقد اور مدبرین و لیڈران ملک عملی کام جاری کرو۔ کیا محض تجاویز سے یہ بڑھتا ہوا خطرناک سیلاب افلاس کا رک جائیگا یا بند ہونے کی توقع ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں ملک کا افلاس یہاں تک پہنچ چکا ہے اور خود وہ اجازت دے رہا ہے کہ جمع کرو زکوٰۃ و خیرات اپنی کو ایک جگہ اور اکٹھا کرو پن و دھرم کا روپیہ پھر دیدو حاجتمندوں کو اُس میں سے نصف (آدھا) اور بلاؤ استاد اور پروفیسر سائنس لندن و یورپ اور ترکی و امریکہ و جاپان سے تنخواہوں بڑی پہ داخل کرو اُن کو سکولوں اور یونیورسٹیوں اپنی میں کہ تعلیم دیں طلباء کو جلدی۔

(۲) ہر قسم کی [illegible] کثرت سے [illegible] جلدی سیکھو اور لعنت مفلسی کو دور کرو۔

(۳) جس وقت تک حاصل ہو تعلیم سائنس کی قبل ازیں کرو الکٹرک (برقی) قوت کو ارزاں تر نرخ کے ساتھ گاؤں و قصبوں اپنے میں کہ رفع ہو جائے تکلیف آبپاشی کی اور مشغول ہو جائیں مزید انسان ۲-۳ کروڑ باغبانی و زراعت میں کہ گنجائش بہت ہے اس کام کے لئے ملک تمہارے میں۔ ہنوز کروڑہا بیگہ اراضی بیکار پڑی ہے بسبب نہ ہونے انتظام ارزاں تر آبپاشی کے ملک تمہارے میں۔

(۴) کثرت سے ارزاں ہو جائے آبپاشی ہندوستان تمہارے میں فوراً کم ہو جائیگی بیکاری نوجوانوں ملک تمہارے کی اور دستیاب ہوگا میوہ عمدہ کثرت سے اور دودھ و گھی خالص اور گیہوں بھی۔ دور ہو جائیگی مفلسی ہندوستان تمہارے کی اور چلے جائینگے مرض دق و سل کے ملک تمہارے سے۔ جلدی کرو عمل جلدی۔

(۵) ڈرتے رہو خدا (پالن ہار) اپنے سے۔ بچاؤ اور بچاؤ ملک اپنے کو بے نتیجہ اور ناحق کے جھگڑوں سے۔ اگر ہو ہوشمند۔

(۶) نیتیں رکھو خیر کی۔ کام کرو بھلے بھلے مدد کریگا خدا جلدی۔

اہلحدیث قرآن مجید میں تجارت کو خدا کا فضل فرمایا ہے۔ جن لوگوں نے اس ارشاد الٰہی پر عمل کیا ہے وہ دنیاوی فلاح پا گئے۔

علم ایک ایسا جوہر ہے کہ اس کی بابت مولانا حالی مرحوم نے ٹھیک کہا ہے ؎

اے علم کلید گنج سازی تو ہے
سرمایۂ نعمت ایازی تو ہے
آسائش دو جہاں ہے سایہ میں تیرے
دنیا کا وسیلہ دین کا ہادی تو ہے

حاجی صالح محمد صاحب نے اپنے تجارتی تجربہ کے ماتحت یہ مضمون لکھا ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں اور موصوف اور ان کے خاندان کا شکریہ ادا کریں۔

فلسطین کی مالی امداد

مدینہ کی کسی گذشتہ اشاعت میں مولانا حسین احمد دیوبندی صدر مجلس تحفظ فلسطین اور مولانا حفظ الرحمٰن ناظم مجلس مذکور کی ایک مشترکہ اپیل شائع ہوئی ہے۔ جس میں انہوں نے صدر مجلس دفاع فلسطین (دمشق) کے ایک تار کا حوالہ دیکر اہل ہند سے مصیبت زدگان فلسطین کی مالی امداد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ اس اپیل کا مسلمانان ہند کی طرف سے پر جوش خیر مقدم کیا جائیگا۔ یوں تو اہل فلسطین گذشتہ دو تین سالوں سے انتہائی پریشانیوں اور مصائب میں مبتلا ہیں اور دینی رشتہ اخوت کی بنا پر انکی امداد اسلام کے نام لیو اؤں پر ایک ضروری فرض ہے لیکن فلسطین کانفرنس کی ناکامی کے بعد اہل فلسطین کی مصائب میں بے انتہا اضافہ ہوگیا ہے اور اب وہ ہماری مالی اور دعائی امداد کے زیادہ مستحق ہیں۔ خدا ان کی مدد کرے۔" (مدینہ بجنور ۹۔ اپریل ۱۹۳۹ء)

صحت کے متعلق چند ضروری باتیں

(از دفتر کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور)

صحت انسان کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اسی لئے کہا ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ ایک تندرست اور تنومند آدمی سب کچھ کر سکتا ہے۔ لیکن ایک بیمار آدمی کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے۔ اس لئے ہر فرد بشر کو اپنی صحت قائم رکھنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ پنجاب میں مندرجہ ذیل چیزیں ہیں۔ جن کی طرف توجہ نہ کرنے سے آدمی بیمار رہتے ہیں۔

(۱) ایسے پانی کا استعمال جس میں جراثیم پائے جاتے ہیں
(۲) کوڑا کرکٹ کے سنبھالنے کا صحیح طریقہ نہ استعمال کرنا۔
(۳) بیماریاں پھیلانے والے کیڑوں کو نہ مارنا۔
(۴) کم روشنی اور غیر ہوادار مکانوں میں رہنا۔

سوال یہ ہے کہ ان باتوں سے نجات کیسے مل سکتی ہے۔ اس کا جواب ذیل میں درج ہے۔ پانی ہمیشہ نل کا پینا چاہئے اور نل زمین کی پتھریلی تہ کو توڑ کر بند کیا جائے کیونکہ جو پانی دو پتھریلی تہوں کے نیچے ہوتا ہے وہ سب اچھا ہوتا ہے۔

بالفرض اگر کبھی کنوؤں یا جوہڑوں کا پانی استعمال کرنا پڑے تو اُسے ابال کر پینا چاہئے۔ جس وقت موسم تبدیل ہو۔ کنوؤں میں پوٹاشیم ڈال دینی چاہئے۔ اسکی مقدار چھ اونس سے لیکر ۱۰۔ اونس تک ہے۔ چونکہ اس کا رنگ زمیندار دیکھ کر اعتراض کرتے ہیں۔ اس لئے ایک اور دوائی پرکلورا جو بڑی زود اثر ہوتی ہے ½ اونس سے لیکر ایک اونس تک ایک کنوئیں میں ڈالی جاسکتی ہے۔ اس کی قیمت پانچ آنے فی پونڈ ہے۔

پانی کی پہچان کے واسطے ایک مشین تیار ہو چکی ہے۔ اس میں پانی بھر کر پتہ لگایا جاسکتا ہے کہ آیا پانی اچھا ہے یا نہیں۔ اس کی قیمت ۵/۴ روپے ہے۔

ملیریا ملیریا ہمیشہ مچھر سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اسکا صحیح علاج یہ ہے کہ مچھر کو مار دیا جائے اور مچھر مارنے کے لئے ضروری ہے کہ غیر ضروری گڑھے پُر کئے جائیں۔ گندی نالیوں میں مٹی کا تیل چھڑکا جائے۔ اور اگر کمرے میں مچھر پیدا ہو جائیں تو فلٹ سے مارے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک انگریزی دوائی ہوتی ہے جسے PYROEIDA کہتے ہیں۔ اگر ایک حصہ دوائی میں ۱۹ حصہ مٹی کا تیل چھڑکا جائے تو بھی مچھر فوراً مر جائینگے۔

پلیگ پسوؤں سے پیدا ہوتی ہے اور پسو چوہوں سے۔ لہذا اس کے علاج کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ چوہے مارے جائیں۔ وہ اس طرح مارے جاسکتے ہیں کہ انہیں خوراک نہ دی جائے۔ کھانے پینے کا سامان رکھنے والے کمرے علیحدہ اور ایسے بنائے جائیں کہ چوہے ان میں داخل نہ ہو سکیں۔ بالفرض اگر ہو جائیں تو بھس مٹی جو کہ محکمہ حفظان صحت سے مفت مل سکتی ہے ان کے بلوں میں رکھ کر جلا دی جائے چوہے مر جائینگے۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

ایک انگریزی کتاب کا اُردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریب میں مغربی سیاست۔ ہندوستان کے سیاسی تغیرات کی دلچسپ تحقیقات کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۸/ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ایک موذی بوٹی

(از محکمہ تعلقات عامہ پنجاب)

پوہلی ایک عام قسم کی بوٹی ہے جو پنجاب کے کونے کونے میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ بوٹی فصلوں کی جانی دشمن ہے اس کی وجہ سے پیداوار کم ہو جاتی ہے اور اس طرح زمیندار کی آمدنی نصف رہ جاتی ہے۔ کئی سال سے سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب، طلباء سکول اور بوائے اسکاؤٹ "پوہلی کے ہفتے" منا کر یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس بوٹی کو بالکل نیست و نابود کر دیا جائے۔ ان ہفتوں میں پوہلی کو تباہ و برباد کرنے کے علاوہ اس کے خلاف زبردست پروپیگنڈا بھی کیا جاتا ہے۔ تاکہ زمیندار اس امر سے آگاہ ہو جائیں کہ یہ بوٹی فصلوں کے لئے کس قدر نقصان دہ ہے اور ان میں اُس کے خلاف اس قدر جذبہ پیدا کر دیا جائے کہ وہ خود اس سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ان تمام باتوں کے باوجود ابھی اس بارہ میں بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

اس کام کی اہمیت کو محسوس کر کے محکمہ زراعت نے ایک نئی سکیم کا آغاز کیا ہے۔ جس پر وہ اس سال امرتسر اور گورداسپور کے ضلعوں میں عمل کر رہا ہے۔ محکمہ مذکور پوہلی کو نیست و نابود کرنے کے لئے دیہات میں مقابلہ کرائیگا۔ ایک چیلنج کپ۔ جس کی قیمت تقریباً پچاس روپیہ ہوگی۔ ہر تحصیل میں اُس گاؤں کو دیا جائیگا۔ جس نے منصف صاحبان کی رائے میں پوہلی کو تباہ کرنے میں سب سے زیادہ کام کیا ہو۔ اور اس طرح اس موذی بوٹی سے تقریباً نجات حاصل کر لی ہو۔ ان افراد اور دیہات کو بھی انعام دیئے جائیں گے جنہوں نے اچھا کام کیا ہو اس مقصد کے لئے دیہات کا معائنہ یکم جون ۱۹۳۹ء کے بعد کسی وقت شروع کیا جائیگا۔ امید ہے کہ یہ مقابلہ کامیاب ثابت ہوگا۔ اور اسی قسم کے مقابلے دوسرے اضلاع میں بھی منعقد کئے جائینگے۔ (لاہور ۱۸ مارچ)

اطلاع: ناظرین خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (منیجر)

خوراک اور صحت

کے متعلق بہترین ہدایات ایک کارڈ لکھ کر مفت منگالیں
نودسن کمپنی۔ محمد جان روڈ۔ ہال بازار امرتسر

خواص

خدا کی عطا کردہ نعمت یعنی دودھ کے فوائد طبی نقطۂ نظر سے اور عام استعمال کے طریق۔ قیمت ۸ر پتہ:- نیجر اہلحدیث امرتسر

دھلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے:-

قرقاوی شرح تجرید بخاری	للعہ	کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد	ملعہ	تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور پر ارزاں ہوگئی ہے	ععہ
حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ	۱۲ر	سیرۃ الحلبیہ	ہے		
بخاری مع حاشیہ سندی	۸ر	شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ	۸ر	تفسیر خازن مع معالم	ے
قاموس معرب اعلیٰ کاغذ	ہے			المنجد طبع تاسعہ	۸ر
مفتاح کنوز السنہ۔ حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں انکی مکمل فہرست	عہ	فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد	ہے	تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد	للعہ
		تاج العروس شرح قاموس	ماعہ		

نوٹ:- فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دھلی

زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔

اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور قوانین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات، غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو نہیں چاہتا۔ ضخامت [illegible] کے ۱۵۰ صفحات نہایت عمدہ طباعت کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت تین روپے [illegible] محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ [illegible] روپے کئے ہیں۔

پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اکسیر ہاضمہ مفت

اکسیر ہاضمہ کا اشتہار ناظرین سالہا سال سے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ بے شمار حضرات اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں علاوہ ہاضمہ کے ہر مرض انسانی کا فوری اثر علاج ہے۔ ہر پیکٹ کے ہمراہ ہوگا۔ اب عوام کو فائدہ پہنچانے کے لئے صرف ۳۰۔ اپریل تک وہ اصحاب مفت منگا سکتے ہیں جو محض ڈاک پیکنگ کیلئے موازی دس آنہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ ٹکٹ بھیجیں۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

جدید انگلش ٹیچر

انگریزی زبان سے اگر واقفیت حاصل کرنی ہو تو کتاب منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ یہ کتاب بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ جلد منگالیں قیمت عہ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲ر۔ آدھ پاؤ ۲ے۔ پاؤ بھر ۶ے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ۸ے پیشگی منی آرڈر۔ وہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

تازہ شہادتیں

جناب عبدالستار صاحب بمبئی: میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے" (۱۹۔ جنوری ۱۹۳۰ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور: دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے اس سے قبل چند بار متعلقین کو منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی۔ (۱۶۔ فروری ۱۹۳۰ء)

جناب راؤ عبدالجامع خان صاحب کیمپ: آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ حد ہی ہے۔ میں نے اس سے پہلے منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں"۔ (۱۳۔ فروری ۱۹۳۰ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ: حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل
غزنوی سفری جمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲/

ان دونوں بےنظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کتب خانہ انوار الاسلام امرتسر

نور العین

(مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

یہ اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بےپرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ (منگوانے کا پتہ)
منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

علمی جواہر پارے

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات و حیات عیسیٰ علیہ السلام پر [illegible] کی ہے اور احبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ/

برہان سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلام کے لئے مکمل لائحہ عمل ہے۔ قیمت عہ/

صراط مستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابل مطالعہ ہے طرز بیان نہایت موزوں ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۲/

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ و محققانہ تفسیر جس میں جزاو سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آ گئے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے دین و دنیا کی نعمتوں سے پوری واقفیت ہوتی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۸/

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے عجیب انداز میں لکھی ہے۔ قیمت عہ/

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب۔ ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ دور خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱/

بصائر اس [illegible] کے [illegible] واقعات و حوادث کر [illegible] کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸/

ہمارے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ اس کا مطالعہ بہت مفید [illegible] کتابت [illegible] قیمت [illegible]

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ ۲۸

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بےنظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے استعمال کرنے سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی عہ/
پتہ } کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ
حکیم سٹریٹ امرتسر

سُبل السلام اٹھائیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہے۔ قیمت ۱۲/

خلفائے اربعہ آنحضرت کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور ان کے عہد حکومت کے ملکی واقعات درج ہیں۔ قیمت ۸/

چالیس حدیثیں یہ ایسی چالیس حدیثیں ہیں جو خاص طور پر بچوں کیلئے سبق آموز ہیں۔ یہ مختلف عنوانات مثلاً سادگی، استقلال، اتفاق وغیرہ کے ماتحت درج کی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ و تشریح بھی کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

تاریخ نجد نجد [illegible] کے [illegible] حالات [illegible] درج ہے۔ از قلم مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری۔ قیمت عہ/

تاریخ القرآن اس [illegible] قرآن مجید کے ابتدائے نزول سے زمانہ حاضرہ تک کے تمام واقعات و حالات اور دلچسپ معلومات درج ہیں۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کاغذ، کتابت اعلیٰ۔ قیمت عہ/

[illegible] حضرت عمر [illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ [illegible] قیمت [illegible]

پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

[illegible] مسک ٹانک [illegible] ایمان والوں کو یقین [illegible] منگوائیں [illegible] (پنجاب)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۱

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۶ — نمبر ۲۵

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس ہر اسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
رؤساء و جاگیرداروں سے	لعہ
عام خریداران سے	۵
شش ماہی	۲۶
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۳۰ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نغمہ وحدت اسلامیہ

(از جناب عبدالرزاق صاحب سعید بن عمر از بمبئی)

ہم نہ ہندی نہ ترک و افغانی	عربی ہیں نہ فارسی ہم ہیں
ہم مسلماں ہیں اوّل و آخر	حنفی ہیں نہ شافعی ہم ہیں
فرقہ بندی کے ہم نہیں قائل	مسلم و پیرو نبی ہم ہیں
ہمیں کافی خطاب مومن ہے	دین و ملت کی چاشنی ہم ہیں
واسطہ کیا ہمیں فرنگی سے	مشرقی ہیں نہ مغربی ہم ہیں
یہ حدود و ثغور لا حاصل	کب پرستار آدمی ہم ہیں
ہمیں توحید جان و دل سے عزیز	سرور دیں کے امتی ہم ہیں

ہمیں دین حنیف پیارا ہے
تاک پا دین کے راہ کی ہم ہیں

ضروری اطلاع: جن اصحاب کی قیمت ماہ اپریل میں ختم ہے اگر ان کی طرف سے ۲۷ اپریل تک قیمت موصول نہ ہوئی تو ...

تجاویز

پاس کردہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۳۹ء

بمقام فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور

(۱) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اجلاس قاتلانہ حملہ کی سخت نفرت وحقارت سے مذمت کرتا ہے جو ۴ نومبر ۱۹۳۸ء کو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری پر ہوا جبکہ فاضل سشن جج نے مجرم قمر بیگ کو زیر دفعہ ۳۰۷ جرم اقدام قتل میں سزا دیتے ہوئے یہ ریمارک کیا کہ ملزم کو اس جرم کیلئے مولانا ثناء اللہ صاحب اور ان کی جماعت کے مخالفین نے گمراہ کیا ہے۔ مولانا ممدوح اور جماعت اہل حدیث کا شروع سے خیال تھا کہ ملزم کو اس حملہ کے لئے گمراہ کیا گیا ہے۔ اس میں اصل ابھارنے والوں کی تفتیش ہونی چاہئے۔ اس فیصلہ کے بعد جماعت اہل حدیث کو حق پہنچتا ہے کہ حکومت پنجاب کو توجہ دلائے کہ اس معاملے کے متعلق خاص تحقیقات کیلئے کسی غیر جانبدار افسر کو مقرر کرے تاکہ آئندہ ایسے سازشی حملوں کا انسداد ہو" محرک :۔ مولوی عبداللہ ثانی امرتسری

موئد :۔ مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔

(۲) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت پنجاب کو اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ مسکرات کی عموماً اور شراب کی خصوصاً قطعی امتناع کے متعلق پنجاب میں جلد از جلد کارروائی کی جائے۔ اور یہ اجلاس پنجاب اسمبلی کے ممبروں کو عموماً اور مسلمان ممبروں سے خصوصاً پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حکومت کو شراب کی بندش پر عملی کارروائی کرنے کے لئے مجبور کریں۔" محرک :۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری

موئد :۔ مولوی ابو مسعود خان قمر بنارسی

(۳) یہ اجلاس ریاست حیدرآباد کے خلاف آریہ سماج کی ایجی ٹیشن پر گہری تشویش اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ رائے رکھتا ہے کہ آریہ سماج کی موجودہ تحریک بدترین قسم کی فرقہ وارانہ ذہنیت پر مبنی ہے اور ایسی حالت میں جبکہ سیاسی جماعتیں ریاستوں میں اصلاحات کے مسئلے کو اپنے ہاتھ میں لے رہی ہیں۔ آریہ سماج کا اس فرقہ وارانہ تحریک کو جاری رکھنا سوائے اس کے کہ باشندگان ریاست حیدرآباد کو ذمہ دارانہ نظام سے محروم رکھے اور کوئی نتیجہ نہیں اور یہ محسوس کرتا ہے کہ آریہ سماج کی موجودہ روش ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان کی فضا کو مکدر ہو رہی ہے اس قسم کی تحریک سے اور زیادہ خراب کریگی۔" محرک :۔ مولوی عبداللہ ثانی امرتسری۔ موئد :۔ مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔

(۴) یہ اجلاس ان مظالم کو جو اعراب فلسطین کے خلاف حکومت برطانیہ کی طرف سے عمل میں لائے جا رہے ہیں سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ فلسطین کا علاقہ انجمن اقوام کی طرف سے بطور امانت اس غرض سے دیا گیا تھا کہ اس کا حسن انتظام کر کے اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ جلد از جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود مختار ہو جائیں ایسے صریح وعدہ کے خلاف یہودیوں کے ہاتھ فلسطین کو دینے کی تمہید رکھنا تمام دنیائے اسلام کے غیظ وغضب کو برانگیختہ کرنا ہے۔ اور یہ جلسہ رائے رکھتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے مسلمان ممالک کے خلاف عموماً اور فلسطین کے خلاف خصوصاً بدعہدی کا ارتکاب کیا ہے۔" محرک :۔ مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔ موئد :۔ مولوی عبدالمجید ایڈیٹر "مسلمان" لاہور

(۵) یہ اجلاس افراد اہل حدیث کو بڑی تاکید سے توجہ دلاتا ہے کہ اپنے مقامات میں جماعتیں قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ تعاون سے کام لیں۔" محرک :۔ صدارت

(۶) یہ اجلاس ہز ہائینس رتلام اور ان کی کونسل سے استدعا کرتا ہے کہ جماعت اہل حدیث رتلام کو وہ تمام حقوق دیئے جائیں جو دوسرے مسلمانوں کو مساجد میں حاصل ہیں تاکہ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق آمین بالجہر اور رفع یدین وغیرہ پر عمل کر کے بے خوف وخطر نماز ادا کرسکیں۔ خصوصاً جبکہ ہندوستان کی تمام ہائیکورٹوں اور پریوی کونسل میں جماعت اہل حدیث کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے۔" محرک :۔ مولوی عبدالوکیل دہلوی

موئد :۔ حاجی بشیر الدین دہلوی۔

(۷) یہ اجلاس حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولوی فضل الدین صاحب وزیرآبادی کو واپس ہندوستان آنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ ہندوستان میں دستوری اصلاحات کے نفاذ کے بعد بہت سے جلا وطن جو تشدد کے حامی تھے واپس بلالئے گئے ہیں اور مرکزی حکومت نے بھی مولوی فضل الدین موصوف کی واپسی پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔" محرک :۔ مولوی اسماعیل گوجرانوالیہ۔ موئد :۔ مولوی محمد داؤد غزنوی۔

(۸) (۱) بیوگان بلوچ اقوام ڈیرہ غازی خان کو اپنی رضامندی سے نکاح ثانی کرنے کی اجازت نہیں بلکہ وہ متوفی خاوند کی جائداد تصور ہوتی ہیں اگر وہ نکاح کرلیں تو سینکڑوں روپیہ بطور تاوان نکاح کرنے والے کیلئے متوفی خاوند کے ورثاء کو دلائے جاتے ہیں جس سے اکثر بیوگان نکاح ثانی سے محروم رہ جاتی ہیں۔ (۲) جرم سیاہ کاری ریگولیشن سرحدی کے دوران مقدمہ میں عورتوں کو نیم قیدیوں کی طرح سالہا تمنداروں کے زیر انتظام رکھا جاتا ہے بعد اختتام مقدمہ ان عورتوں کو اپنی قوم میں نکاح کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی ان کو ذاتی وطن سے بھی خارج کیا جاتا ہے۔

یہ اجلاس حکومت پنجاب کو توجہ دلاتا ہے کہ یہ ہر دو فعل شرع محمدی کے صریحاً خلاف ہیں ان کا بھی انسداد کیا جاوے" محرک :۔ حکیم عبدالخالق ڈیروی۔ موئد :۔ مولوی عبدالمجید ایڈیٹر "مسلمان" لاہور۔

(۹) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اجلاس حضرت مولانا عبدالنور صاحب مظفر پوری۔ مولانا محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی اور جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب دہلوی کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ مرحومین کو اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے" محرک :۔ سید عبدالحفیظ صاحب جھنگوی۔

موئد :۔ حاجی بشیر الدین دہلوی۔

—— مرسلہ ——

سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی فتح گڑھ چوڑیاں

۳۰-صفر المظفر ۱۳۵۸ھ

اہل حدیث شیعہ اور تعزیہ

شیعہ کمیشن سے کیوں گھبرائے؟

"اہلحدیث" ۱۰-مارچ میں ہم نے ملک میں امن وامان قائم رکھنے کی ایک تجویز گورنمنٹ کے حضور پیش کی تھی جو نہایت انصاف پر مبنی تھی۔ جس سے ملک میں امن وامان ہو جاتا۔ مگر جن لوگوں کو ملک میں امن امان رکھنا پسند نہیں ہے وہ ہر طرح سے مخالفت کرتے رہیں گے۔ چنانچہ اخبار "شیعہ" لاہور ہماری پیش کردہ تجویز پر بہت خفا ہوا۔ اور اس نے اس خفگی میں ہمیں بہت سی صلواتیں سنائیں جو بڑی مزیدار ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین بھی ان میں شریک ہو جائیں۔ ان کو غور کرنے کا موقع ملے کہ حق بجانب کس کے ہے۔ اس لئے ہم "شیعہ" کا مضمون اس کے اپنے الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ جو یہ ہے:-

"اہلحدیث کا حکومت کو مشورہ" ایڈیٹر "اہلحدیث" بھی ان علماء میں سے ہیں جنہوں نے قتل امام حسین علیہ السلام کا فتویٰ دیکر یزید سے انعام حاصل کیا تھا[1]۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیشہ معاویہ اور یزید کی مدح سرائی کرتے ہیں اور امام حسینؑ کی تعزیہ داری کی مخالفت۔ چنانچہ "اہلحدیث" گذشتہ ہفتہ کی اشاعت میں حکومت کو مشورہ دیتا ہے کہ چونکہ محرم میں فسادات ہوتے ہیں اس لئے محرم کے جلوس بند کر دیئے جائیں[2]۔ اور اس کے لئے جو تجویز پیش کی ہے وہ نہایت مضحکہ خیز ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ "تعزیہ سازی" کا حکم معلوم کرنے کے لئے علماء اسلام کی ایک مجلس مشاورت بٹھائی جائے۔ جس میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندے شریک ہوں۔ "ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ جمعیۃ العلماء دہلی۔ اہل حدیث کانفرنس دہلی آل انڈیا شیعہ کانفرنس۔ مدرسہ دیوبند۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ ان سب اداروں کے ارکان اس مسئلہ پر غور کریں کہ تعزیہ سازی اسلام میں ضروری ہے یا نہیں۔ اگر یہ امر بالاتفاق طے ہو جائے کہ ضروری اور جائز نہیں تو بس قصہ ختم۔

سچ ہے کہ جب انسان کی عمر ساٹھ سے اوپر ہو جاتی ہے[3] تو اس کا دماغی توازن قائم نہیں رہتا۔ اور وہ ایسی باتیں کرنے لگتا ہے کہ جسے سن کر لوگ ہنس دیتے ہیں۔ غالباً "اہلحدیث" نے اس تجویز پیش کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ اس مجلس مشاورت میں شیعہ کانفرنس کے نمایندہ کی کیا ضرورت ہے باقی جماعتوں کے خیالات اور ان کا فیصلہ معلوم۔ لہٰذا تعزیہ داری بند۔ سبحان اللہ! کیسی اچھی تجویز ہے۔ —— اسی طرح اگر ہم یہ تجویز کریں کہ جماعت اہل حدیث منطقی ہے یا نہیں؟ (اہلحدیث)

---

[1] جناب آپ بھول گئے ہیں یزید سے انعام ان لوگوں نے لیا ہوگا جنہوں نے امام حسنؑ کو امیر معاویہ سے صلح کرنے پر دعا دیکر صلح کروا لیا تھا۔ (کشف الغمہ فارسی ترجمہ) (ص ۱۷)

[2] نہیں جناب! ہم نے جلوس بند کرنے کو نہیں کہا بلکہ اس معاملہ کو کمیشن کی رائے پر چھوڑا ہے۔ ہم نے خود بند کرنے کا فتویٰ نہیں دیا۔ (اہلحدیث)

[3] جناب والا! ائمہ اہل بیت کی عمریں تو ہم نہیں پوچھتے ہاں اتنا بتا دیجئے کہ لاہور کے مجتہد مولوی ابو القاسم صاحب کی عمر کتنی ہوئی تھی اور ان کے جانشین مولوی سید علی الحائری صاحب کی عمر کتنی ہے۔ ہاں لکھنؤ کے علماء شیعہ کی عمریں بھی بتائیے۔ اگر آپ کو معلوم نہ ہو تو ان سے پوچھ لیجئے اور یہ بھی بتائیے کہ آپ کی یہ رائے ان پر بھی

[4] "شیعہ" کے فاضل ایڈیٹر اپنا انجام خود ہی سمجھ گئے کہ کمیشن بالاتفاق تعزیہ داری کو مذہبی رسم نہیں قرار دیگا۔ مگر یہ خیال اس بنا پر مبنی ہے کہ شیعہ کی نمائندگی اس میں کم ہوگی تو ہم اس ترمیم کے ماننے کو بھی تیار ہیں کہ شیعہ کی نمائندگی مجموعہ ممبران کے نصف سے بھی زیادہ کر دی جائے۔ مگر

توحید اور رسالت کے متعلق جو ملحدانہ خیالات ہیں جس سے تمام فرقہ اسلامی
بیزار ہیں اور جس کے باعث اہل حدیثوں اور حنفیوں میں ہمیشہ جنگ و جدل رہتا
ہے۔ اور زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ حنفیوں نے سردار اہل حدیث پر قاتلانہ حملہ
بھی کر دیا تھا۔ لہٰذا اس جھگڑے کو مٹانے کے لئے تمام شیعہ سُنی اداروں کے
نمائندوں کو بلایا جائے تو کیا مفتی صاحب اہلحدیث ... منظور فرماتے
ہوئے آیندہ سے ملحدانہ خیالات سے توبہ کریں گے ؟

ہمارے خیال میں مدیر اہلحدیث نے تعزیہ داری کو بند کرنے کے متعلق جو خیالات پیش
فرمائے ہیں وہ آبائی اثرات کے ماتحت ہیں لہٰذا وہ مجبور ہیں۔ اصل میں حقیقت
یہ ہے کہ سردار اہلحدیث ابھی سمجھ رہے ہیں کہ یہ بھی معاویہ شاہی دور ہے۔ اور امام
حسینؑ کی مخالفت ... تمام ملیگا جبھی تو ۱۳ سو سال کے بعد مجلس شہادت
... کی یاد تازہ کیا جا رہا ہے۔ ع
... استاد کیوں کیسی کہی " (شیعہ لاہور ۱۹۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

قادیانی مشن
مرزا صاحب ذوالقرنین

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ بہت بڑا وسیع تھا
جس کو انہوں نے ایک شعر میں یوں ظاہر کیا ہے ؎
میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
مگر ناظرین نے شاید یہ نہ سنا ہوگا کہ مرزا صاحب جملہ انبیاء
کے کمالات کا مجموعہ ہونے کے علاوہ بڑے بڑے بادشاہوں
کے اوصاف سے موصوف بھی تھے
دنیا میں بڑا بادشاہ ذوالقرنین ہوا ہے۔ جس کا ذکر
قرآن شریف میں بھی آیا ہے۔ مرزا صاحب نے اس نام پر
بھی اپنا قبضہ جمایا۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ تھا ؎
آدمم نیز احمد مختار ۔ در برم جامۂ ہمہ ابرار
(درثمین)

یعنی میں (مرزا) تمام نیک لوگوں کے اوصاف سے
متصف ہو کر آیا ہوں۔ ان میں ایک ذوالقرنین بھی ہے۔
۱۹۔ فروری سنہ رواں کے "الفضل" میں ایک مفصل
نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ
ذوالقرنین کا قصہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے
زمانے کے لئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے۔
پھر ذوالقرنین کے سفر مغرب و مشرق کو مرزا صاحب
پر چسپاں کیا ہے۔
یہ دعویٰ دراصل مرزا صاحب کی کتاب (براہین احمدیہ
حصہ پنجم) سے اخذ کیا گیا ہے۔ جسکے الفاظ یہ ہیں :-
"اسی طرح خدا تعالےٰ نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا

کیونکہ خدا تعالیٰ کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ
جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ جس کے یہ معنے ہیں
کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں۔ یہ چاہتی
ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے بھی صفات ہوں کیونکہ
سورہ کہف سے ثابت ہے کہ ذوالقرنین بھی صاحب وحی
تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی نسبت فرمایا ہے قلنا
یاذا القرنین۔ پس اس وحی الہٰی کی رو سے کہ
جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اس امت کیلئے
ذوالقرنین میں ہوں اور قرآن شریف میں مثالی طور
پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے۔ مگر اُن کے لئے
جو فراست رکھتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ذوالقرنین
وہ ہوتا ہے جو دو صدیوں کو پانے والا ہو۔ اور میری
نسبت یہ عجیب بات ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے
جس قدر اپنے طور پر صدیوں کی تقسیم کر رکھی
ہے۔ ان تمام تقسیموں کے لحاظ سے جب دیکھا جائے
تو ظاہر ہوگا کہ میں نے ہر ایک قوم کی دو صدیوں کو

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۳)

بحث میں سند کتب معتبرہ سے پیش ہو۔ لیجئے صاحب!
اب تو شکایت نہ ہونی چاہئے۔ آپ کا یہ خوف بھی دور
کئے دیتے ہیں کہ ہم بذات خود اس میں نمائندہ اہل حدیث
نہیں ہونگے بلکہ آپ کی منظوری کے بعد ملک عبد العزیز صاحب
ملتانی کو جماعت اہل حدیث کا نمائندہ ۔ اور مولوی عبد الشکور
صاحب لکھنوی کو جماعت حنفیہ کا نمائندہ پیش کر دیجئے
اور شیعہ کے تین ممبر ہونگے۔ یہ مجموعہ پنج تن ہو جائیگا۔
ہم آپ کی خاطر یہ بھی مان لیں گے کہ مقام کمیشن لکھنؤ ہو
یا لاہور۔ بس اب تو آپ کو کمیشن کی منظوری میں

عذر نہیں ہونا چاہئے۔ (اہلحدیث)
ش ۵ یقیناً ہم آپ کی اس تجویز کو منظور کرتے ہیں بیشک
آپ ہمارے حنفی برادران کے ساتھ ملکر کمیشن میں آئیں اور
فیصلہ کرائیں۔ شرط صرف اتنی ہے کہ کتب معتبرہ سے سند
پیش کی جائے۔ ہم اسی روز کو روز عید سے زیادہ خوشی کا
دن سمجھیں گے جس روز آپ کا کمیشن ہمارے عقائد کی
تحقیق کرنے کی تکلیف فرمائیگا۔ آپ ضرور کمیشن مقرر کرائیں
گورنمنٹ اگر منظور نہ کرے تو آپ اپنی آل انڈیا شیعہ
کانفرنس سے منظوری حاصل کر کے ہمیں اطلاع دیجئے
ہم بھی جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب یا آل انڈیا اہل حدیث

کانفرنس سے منظوری لیکر آپ کو اطلاع دینگے۔ بس اب
دیر نہ کیجئے گا تاکہ آئے دن کے فسادات بند ہو جائیں
اور ملک میں امن و امان قائم ہو جائے۔ ہم اس کمیشن کے
لئے ابھی سے چشم براہ ہیں۔ (اہلحدیث)
ش ۶ نہیں جناب۔ امام حسینؓ کی مخالفت میں نہیں
بلکہ رسوم قبیحہ کی مخالفت میں ... کی توجہ
ہے۔ یہ آپ کی خوش فہمی ہے کہ آپ رسوم قبیحہ کو امام حسین
کو ایک سمجھے ہیں ... عقیدہ ہے کہ
... اہل بیت ... ہ
(اہلحدیث)

پالیا ہے ": (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۰)

اہلحدیث | مرزا صاحب کے اس دعوے کی تشریح قادیان کے خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب نے یوں کی ہے کہ :-

اب ہم اپنے عہد مبارک میں جو دیکھتے ہیں تو اسمیں ایک امام ہمام اور مہدی آخرالزماں جیسے دو دوان کو پاتے ہیں کہ وہ بلحاظ اس معنے قرن کے جس میں سو برس قرن کے معنے لئے گئے ہیں ذوالقرنین ہے جیسے ہمارے نقشہ سے ظاہر ہے اور اس قدر دونوں صدیوں کو اس ذوالقرنین نے لیا ہے کہ ایک سعادت مند کو اعتراض کا موقع نہیں رہتا بلکہ حیرت اور یقین ہوتا ہے کہ یہ کیسی آیہ بینہ ہے اور دلیل نیر اس امام کے لئے ہے۔ اور اس ذوالقرنین نے بھی نہایت مستحکم دیوار دعاؤں اور حجج و دلائل نیرہ کی بلکہ یوں کہیں کہ مسئلہ وفات مسیح اور ابطال الوہیت مسیح کی بنا دی ہے کہ اب ممکن ہی نہیں یاجوج ماجوج ہماری جنت اسلام پر حملہ کر سکے اور کبھی اس میں داخل ہو سکے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء عن الاسلام والمسلمین۔ سعدی نے مال و زر کو بھی سد بنایا تھا مگر وہ سد کیا سد تھی جیسے سعدی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے

تراسد یاجوج کفر از زر است

سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود ۱۸۳۹ء

عمر حضرت صاحب	سنہ عیسوی	کس سنہ کی ایک صدی کا اختتام اور دوسری کا آغاز ہوا
۱	۱۸۴۰ء	۵۶۰۰ء یہود
۸	۱۸۴۷ء	۲۶۰۰ء رومی
۹	۱۸۴۸ء	۱۹۰۰ء بکری
۱۳	۱۸۵۲ء	۱۹۰۰ء عیسوی انطاکیہ
۱۴	[illegible]	۲۶۰۰ء بونصر
۱۹	[illegible]	۱۹۰۰ء جولین عیسوی
۲۳	[illegible]	۱۹۰۰ء ہسپانی
۲۷	[illegible]	۱۸۰۰ء بکابز

عمر حضرت صاحب	سنہ عیسوی	کس سنہ کی ایک صدی کا اختتام اور دوسری کا آغاز ہوا
۲۹	۱۸۶۸ء	۲۳۰۰ء مثانک سائیکل
۳۱	۱۸۷۰ء	۱۹۰۰ء ایکشن
۳۴	۱۸۷۳ء	۱۹۰۰ء اکتیسی
۳۶	۱۸۷۵ء	۲۰۰۰ء صوریہ
۴۰	۱۸۷۹ء	۱۸۰۰ء تباہی یروشلم
۴۳	۱۸۸۲ء	۱۳۰۰ء ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام
۴۵	۱۸۸۴ء	۱۶۰۰ء ڈایوکلیشن
۴۶	۱۸۸۵ء	۲۹۰۰ء ابراہیمی
۴۸	۱۸۸۷ء	۶۶۰۰ء جولین
۴۹	۱۸۸۸ء	۲۲۰۰ء مقدونی
۵۱	۱۸۹۰ء	۲۰۰۰ء صدونیہ
۵۳	۱۸۹۲ء	۵۹۰۰ء منڈین
۵۳	۱۸۹۲ء	۷۰۰۰ء قسطنطنیہ ملکی
۵۵	۱۸۹۴ء	۱۳۰۰ء فصلی
۵۶	۱۸۹۵ء	۱۶۰۰ء صعودی
۵۹	۱۸۹۸ء	۷۰۰۰ء سکندری
۶۱	۱۹۰۰ء	۱۹۰۰ء عیسوی
۶۳	۱۹۰۲ء	۵۰۰۰ء یونانی منڈین
۶۹	۱۹۰۸ء	۷۰۰۰ء الطاقیہ مذہبی

(کتاب نورالدین صفحہ ۱۷۰ و صفحہ ۱۷۱)

ناظرین! | آپ لوگ سمجھے ہونگے کہ ذوالقرنین ہونے کے مدعی کو شاہی لباس میں جلوہ نما ہونا چاہئے تھا مگر یہاں معاملہ دگرگوں ہے۔ قادیانی تمثلات بالکل مخصوص ہوتے ہیں۔ آخر آپ نے یہ بھی سنا ہوگا کہ مرزا صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں اللہ ہوں پھر میں نے آسمان زمین بنایا؛ (آئینہ کمالات اسلام)

اس عظیم الشان خواب کا نتیجہ کیا ظاہر ہوا؟ یہی نا کہ حقیقی خالق ارض و سما کے حکم کے ماتحت دنیا سے رخصت ہو گئے اور دنیا کو یہ کہنے کا موقع دیا ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے

وہ ساری انکی شیخی جھڑ گئی دو گھڑی کے بعد

سد سکندری | مرزا صاحب چونکہ اپنے زعم میں ذوالقرنین بنے ہوئے تھے اور ذوالقرنین کا بڑا کارنامہ یہ تھا کہ اس نے دو پہاڑوں کے درمیان ایک بلند دیوار کھڑی کی تھی۔

اب سوال ہوتا تھا کہ وہ کونسی دیوار ہے جو مرزا صاحب نے بنائی اور یاجوج ماجوج کون لوگ ہیں۔ اس کے متعلق "الفضل" قادیانی کے الفاظ قابل دید و شنید ہیں۔ جن کو پڑھ کر ناظرین اس نتیجہ پر باآسانی پہنچ سکتے ہیں کہ شیخ چلی گو خود مر گیا لیکن اپنے اثر یافتہ شاگرد ضرور چھوڑ گیا۔ اس کی تصدیق "الفضل" کے بیان ذیل سے ہوتی ہے :-

"پھر ذوالقرنین یعنی مسیح موعود (مرزا صاحب) ایک اور سامان کے پیچھے پڑیگا۔ اور جب وہ ایک ایسے موقع پر پہنچے گا۔ یعنی جب وہ ایک ایسا نازک زمانہ پائیگا۔ جس کو بین السدین کہنا چاہئے۔ یعنی دو پہاڑوں کے بیچ مطلب یہ کہ ایسا وقت پائیگا۔ جبکہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑے ہونگے اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر ایک خوفناک نظارہ دکھائیگی تو ان دونو طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائیگا۔ اور یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کی ہدایات سے فیضیاب ہونگے تب وہ اس کو کہیں گے کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے۔ پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں۔ تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنا دیں - وہ جواب میں کہیگا کہ جس بات پر مجھے خدا نے قدرت بخشی ہے۔ وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے۔ ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہو تو اپنی طاقت کے موافق کرو تا میں تم میں اور ان میں ایک دیوار کھینچ دوں۔ یعنی ایسے طور پر اس پر حجت پوری کروں کہ وہ کوئی طعن و تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کر سکیں لوہے کی سلیں مجھے لا دو تا آمد و رفت کی راہوں کو بند کیا جائے یعنی اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم کرو۔ اور پوری استقامت اختیار کرو۔ اور اس طرح پر خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملوں کو روکو اور پھر سلوں میں آگ پھونکو جب تک کہ

وہ خود آگ بن جائیں یعنی محبت الٰہی اس قدر اپنے اندر بھڑکاؤ کہ خود الٰہی رنگ اختیار کرو۔

پھر آیات متذکرہ بالا کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ذوالقرنین یعنی مسیح موعود اس قوم کو جو یاجوج ماجوج سے ڈرتی ہے کہے گا کہ مجھے تانبا لادو کہ میں اس کو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دونگا۔ پھر اس کے یاجوج ماجوج طاقت نہیں رکھیں گے کہ ایسی دیوار پر چڑھ سکیں یا اس میں سوراخ کر سکیں۔"

(الفضل ۱۹۔ فروری ۱۹۳۹ء ص ۵)

اہلحدیث ایسی تفسیر اور ایسے استدلال کا جواب کون دیگا جو ہماری سمجھ میں تو کیا خود قرآن لانے والے فرشتے (جبرئیل) کی سمجھ میں بھی نہ آسکتا ہو۔ بہرحال ہم جو سمجھے ہیں وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب (قادیانی ذوالقرنین) نے دلائل قاہرہ کی ایک دیوار قائم کردی ہے جسکی وجہ سے یاجوج ماجوج یعنی کفار اسلام کے ملک پر حملہ نہیں کر سکتے

اس میں شک نہیں کہ یاجوج ماجوج مرزا صاحب کی اصطلاح میں برطانیہ اور روس ہیں (حمامۃ البشریٰ)

برطانیہ نے بحیثیت حکومت تو کبھی اسلام پر حملہ نہیں کیا۔ البتہ مذہبی حیثیت سے اس کے پادریوں نے اسلام پر کئی حملے کئے اور اب تک برابر کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر لاہور کے عیسائی رسالے (المائدہ اور اخوت) ملاحظہ ہوں۔ جن کے جواب پر قادیانی اخبارات متوجہ نہیں ہوتے۔

پادری سلطان محمد نے تفسیر القرآن لکھی تو حملے کی صورت میں لکھی۔ پادری علی بخش نے تفسیر لکھی تو حملے کی شکل میں لکھی۔ پادری عبدالحق اسلامی توحید پر برابر حملے کرتا رہتا ہے۔ کہاں تک شمار کریں۔ کسی ہندوستانی سے مخفی نہیں کہ آئے دن عیسائیوں کی طرف سے اسلام پر حملے ہوتے ہیں۔ مگر قادیانی پریس کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔

شاید وہ یہ جواب دیں کہ عیسائیوں کے اعتراضات غیر معقول ہوتے ہیں تو کیا مرزا صاحب کے دیوار بنانے سے پہلے وہ اعتراضات معقول ہوتے تھے۔ وہی توحید تثلیث کا مقابلہ جو نزول قرآن کے وقت تھا وہ اب بھی ہے۔ پھر معقولیت میں فرق کیونکر آگیا؟ بہرحال مرزا صاحب کی مسیحیت اور ذوالقرنینیت کا نقشہ استاد غالب کے شعر میں یوں دکھایا جاسکتا ہے ؎

خوب دیکھی ہے مسیحیت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

نتیجہ صحیحہ رسالہ نورالدین کی مندرجہ بالا تصریحات کو ناظرین ایک نظر پھر دیکھیں تو ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کی عمر انہتر (۶۹) سال پائینگے جو مرزا صاحب کے بیان اور حکیم صاحب کی تصریح کے مطابق ناقابل تردید ہے حالانکہ آپ نے ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷ پر اپنی عمر کی بابت الہام شائع کیا ہوا ہے کہ میری عمر کم سے کم ۷۴ سال ہوگی پھر آپ پانچ سال پہلے کیوں تشریف لے گئے؟ اسکی بابت ہم جو جواب دینگے وہ وجدانی ہوگا۔ ممکن ہے کہ کوئی صاحب اس کو نہ مانیں۔ اس لئے نہ ماننے والوں کو اس سے بہتر جواب دینا چاہئے۔

وجدانی جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے جب آخری فیصلے کا اشتہار شائع کیا اور اس میں دعا کی کہ "ہم دونوں (مرزا۔ ثناء اللہ) میں سے جھوٹا پہلے مرے" تو اس دعا کی قبولیت خدا کی طرف سے مرزا صاحب کو ایک الہام کے ذریعہ سے پہنچ گئی تھی۔ جو یہ ہے:۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ (میں نے تیری دعا قبول کرلی)

اس پر مرزا صاحب کو خیال ہوا ہوگا کہ ایسا نہ ہو کہ ثناء اللہ مجھ سے پہلے مرجائے اور میری یہ دعا بے اثر ہوجائے لہٰذا انہوں نے اپنی دعا اور الہام خداوندی کو صحیح ثابت کرنے کے لئے

من نہ کردم شما حذر بکنید

کہتے ہوئے دنیا سے رحلت فرمائی۔ ع

واحسرتا یاران من تنہا مرا بگذاشتند

تردید کفارہ مسیحؑ

(بقلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈے نگر ضلع بستی)

(۴)

بے خطا کو ہولناک سزا دینی عقلاً و نقلاً درست نہیں

یسوع مسیحؑ کو عیسائی گروہ نہایت پاک باز، بے گناہ اور معصوم ہستی قرار دیتا ہے۔ باوجود بے گناہی کے اس کا معتقد ہے کہ مسیح کو آسمانی باپ نے سولی پر چڑھا دیا تو جواب ملتا ہے کہ گناہگار انسانوں کو سزا سے بچانے کیلئے یہ خلاصہ ہے اُس اعتقاد کا جو مسیحی یسوع مسیح کی نسبت رکھتے ہیں۔ اب ہم اس کی تردید کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو خروج باب ۳۴ فقرہ ۶ و ۷ میں مذکور ہے:۔

خداوند خدا رحیم اور مہربان ہے اور قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفا میں غنی اور ہزار پشتوں تک فضل رکھنے والا ہے۔ گناہ اور خطا اور تقصیر کا بخشنے والا ہے۔"

پس جب وہ ایسا رحیم اور شفیق ہے کہ صرف اصل مجرم کے گناہ کو معاف کرتا ہے بلکہ اس کی نسل کے ہزار پشت تک کے لئے اپنا فضل کرتا ہے تو بھلا ایسے خدا کی طرف یہ نسبت کرنی کہاں تک درست مانی جاسکتی ہے کہ وہ غیر مجرم کو سولی پر چڑھا دینے کو اپنے انصاف اور رحم کا ناگریز طریقہ اور اسے لاجواب نسخہ سمجھے گا۔

دوسرا حوالہ:۔

لعنت اس پر جو بے گناہ کو قتل کرنے کے لئے انعام لے اور سب لوگ کہیں آمین۔"

(استثنا ۲۷/۲۵)

اس سے معلوم ہوا کہ بے گناہ کو قتل کرنا یا سولی دینا باعث لعنت ہے۔ تو بس وہی خدا جس نے اسکو لعنت قرار دیا ہے کیونکر ہوسکتا ہے کہ خود ہی مسیح جیسے غیر مجرم کو سولی پر چڑھا کر رحم و انصاف دونوں سے گریز کرے

تیسرا حوالہ۔ استثنا ۲۴/۱۶ میں لکھا ہے:۔

بیٹوں کے بدلے باپ نہ مارے جاویں نہ باپ کے

بدلے بیٹے مارے جاویں۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جاوے ۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر مجرم کو سزا نہیں دیجا سکتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مجرم کو اپنے جرم کی سزائیں خود بھگتنی پڑتی ہے ۔

مسیح کی انجیلیں اسی قانون پر صاد کرتی ہیں۔ چنانچہ مسیح فرماتے ہیں :۔

یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ (متی ۵/۱۷)

اور فرماتے ہیں :۔

کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ (متی ۵)

اب عقلاً تو ظاہر ہی ہے کہ کسی معدلت شعار حکومت کا یہ طرز عمل نہیں ہو سکتا کہ مجرم کو چھوڑ کر غیر مجرم کو سزا دے۔ کیا ڈاکوؤں اور خونیوں کے بدلے شہری شرفا کو سزا دیا جانا مبنی بر انصاف و رحم ہوگا۔ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو ٹھیک اسی طرح بلا جرم مسیح کا پھانسی پر لٹکایا جانا اُسی رحم و انصاف کے خلاف ہے۔ جس رحم و انصاف کے برقرار رکھنے کیلئے مسئلہ کفارہ تجویز ہوا تھا۔

کفارہ کے معتقدین کہتے ہیں کہ کفارہ پر ایمان کے بعد عمل بر شریعت ضروری نہیں۔ جس کی تفصیل آگے آئیگی۔ اس لئے کفارہ خلاف اخلاق ہے اور معاصی پر دلیر بنانے کا بہت ہی قوی سبب ہے۔

تفصیل میں جانے سے پہلے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عہد عتیق و جدید دونوں کتابوں میں شریعت پر عمل کرنے کی بہت تاکید آئی ہے۔ چنانچہ استثنا ۲۷/۲۶ میں لکھا ہے :۔

لعنت اس پر جو شریعت کی باتوں پر عمل کرنے کیلئے ان پر قائم نہ رہے اور سب لوگ کہیں آمین۔

دوسرا حوالہ۔ احبار ۱۸/۵ میں ہے :۔

سو تم میرے سب آئین اور احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا۔

تیسرا حوالہ۔ یوحنا ۱۴/۱۵ میں ہے :۔

اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو۔"

چوتھا حوالہ۔ اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ (متی ۱۹/۱۷)

نامہ اول یوحنا باب ۲ فقرہ ۴ میں لکھا ہے کہ :۔

جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اُسے جان گیا ہوں اور اُس کے حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور جو کوئی اس کے کلام پر عمل کرے اس میں یقیناً خدا کی محبت ہے۔"

پانچواں حوالہ۔ نامہ یعقوب باب ۲ فقرہ ۲۰ میں ہے :۔

مگر اے نکمے آدمی کیا تو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر عمل کے بیکار ہے۔"

ان سب حوالوں سے صاف طور پر عمل بر شریعت کی تاکید شدید ثابت ہوتی ہے۔ اب ان حوالوں کو پڑھئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ شریعت پر عمل کرنے کی کچھ ضرورت نہیں

نامہ رومیوں ۳/۲۰ میں لکھا ہے :۔

شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اس کے حضور راست باز نہیں ٹھہریگا۔

گلتیون ۲/۱۶ میں پولوس رسول لکھتے ہیں :۔

ہم یہ جان کر کہ آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راست باز ٹھیرتا ہے خود بھی یسوع مسیح پر ایمان لائے تاکہ ہم ایمان لانے سے راست باز ٹھیریں نہ کہ شریعت کے اعمال سے کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راست باز نہ ٹھیریگا۔

پولوس نے تو عمل بر شریعت سے منع بھی کیا ہے۔

گلتیوں ۵/۴ میں لکھا ہے :۔

تم جو شریعت کے وسیلہ سے راستباز ٹھیرنا چاہتے ہو مسیح سے الگ ہو گئے اور فضل سے محروم۔

پولوس رسول نے شریعت کو لعنت بتلایا۔

گلتیون ۳/۱۳ میں لکھا ہے :۔

مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔

ان حوالوں سے صاف معلوم ہوا کہ آدمی کے گناہوں کیلئے یسوع مسیح اس طرح کفارہ ہو چکے ہیں کہ ان کو شریعت پر عمل کرکے نجات حاصل کرنے کی کچھ ضرورت نہ رہ گئی۔ کیونکہ شریعت ایک لعنت تھی اور لعنت سے چھوٹنا ہی اچھا ہے۔ تو اب اگر معتقدین کفارہ جملہ معاصی کے مرتکب ہوں تو ان کو یہ سمجھنے کا حق ہے کہ ان برائیوں سے ہماری کوئی گرفت نہ ہوگی اور ہم بے روک ٹوک بے حساب کتاب جنت میں جاویں گے۔

اگر "کفارہ" کے خلاف اخلاق ہونے میں ابھی کچھ شک ہے تو کفارہ کی مزید تشریح یوحنا رسول کی زبانی سنئے۔ ارشاد ہے :۔

اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح راست باز اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور نہ صرف ہمارے گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی۔ (یوحنا نامۂ اول ۲/۱)

پولوس رسول کا بیان سنئے :۔

پس اب جو یسوع مسیح میں ہیں ان پر کوئی سزا نہیں۔ (رومیوں ۸/۱)

پولوس رسول کا دوسرا بیان سنئے :۔

خدا کا وہ فضل ظاہر ہوا جو سارے آدمیوں کی نجات کا باعث ہے۔ (ططس ۲/۱۱)

یوحنا رسول کا دوسرا بیان سنئے :۔

"دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھائے جاتا ہے۔ (یوحنا ۱/۲۹)

پس مسیح کی نسبت گناہوں کے کفارہ کا اعتقاد رکھنے والوں کو کسی گناہ کے کرنے سے آخر کونسی چیز مانع ہو سکتی ہے اور معاصی اور جرائم کے کھلے بندوں ارتکاب کرنے میں انہیں شریعت کے کس آئین کا ڈر ہو سکتا ہے۔ الغرض انہیں نہ شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور نہ کسی معصیت خوف کی کوئی وجہ ہے۔

یہی سبب ہے کہ باوجودیکہ زناکاری کی ممانعت موجود ہے (متی ۱۹/۱۸) (استثنا ۵/۱۸) اور سودخواری کی بھی ممانعت موجود ہے بایں لفظ کہ سود پر اپنے بھائی کو قرض مت دے (احبار ۲۵/۳۶) اسی طرح غلہ کا بھی سود پر دینا ناجائز لکھا ہے۔ (استثنا ۲۳/۱۹)

اور ختنہ پہ کھانے کی بھی ممانعت موجود ہے جہاں لکھا ہے کہ
(ختنہ بھی ناپاک ہے تمہارے لئے تم ان کے گوشت
میں سے کچھ نہ کھانا۔ (احبار ۱۱)
اسی طرح شراب جواری کی بھی ممانعت موجود ہے۔
(امثال ۲۰۔ ہوسیع ۴ اول کرنتھیوں ۶ گلتیون ۵)
اسی طرح عمل بر ختنہ ضروری تھا (پیدائش ۱۷)
اور وہ اتنا ضروری حکم تھا کہ حضرت ابراہیم نے حکم ختنہ
کے بعد فوراً عمل کیا خود اور اپنے صاحبزادہ اسمٰعیل کا
ختنہ کرایا۔ حالانکہ اس وقت حضرت ابراہیم ۹۹ برس کے
ضعیف بزرگ تھے اور حضرت اسمٰعیل تیرہ برس کے جوان
تھے۔ (پیدائش ۱۷)
اسی طرح عمل شہدت کا حال پیدائش ۱۵ میں بھی ہے۔
مگر ان سب امور و احکام کو پس پشت ڈالا گیا اور
عیسائی سلطنتوں نے ان نافرمانیوں میں اپنی پشت پناہی
پہنچائی۔ چنانچہ عیسائی گورنمنٹ کے زیر سایہ سودی بنک
اور سودی کاروبار بلا امتیاز جاری ہے۔ ہزارہا شراب خانے
اور شراب کی کمپنیاں ہیں۔ جن کی ٹیکس سرکاری رقم میں
جمع ہوتی ہے اور اسی سے حسب بیان "جامعہ" دہلی تعلیمی
اداروں میں امداد پہنچائی جاتی ہے۔ اسی طرح قحبہ خانے
عروج پر ہیں۔ معمولی ٹیکس لیکر ان کی پوری اعانت ہوتی
ہے۔ سور ان کی عام غذا ہے۔ ختنہ وغیرہ امور سے انہیں
پولوس رسول ہی نے روک دیا ہے۔ بایں الفاظ :۔
اگر تم ختنہ کراؤ گے تو مسیح سے تم کو کچھ فائدہ نہ
ہوگا۔ (گلتیون ۵)
مسیح یسوع میں نہ تو ختنہ کا کچھ کام ہے نہ نامختونی
کا۔ (گلتیون ۵)
اور اسکو جسمانی نمود و ریاکاری بتلایا ہے۔ (۱۱)
پس اصل چیز یہی ہے کہ کفارہ مسیح کا اعتقاد ہی انسان کو
اعمال کی جانب سے بے پرواہ کر دیتا ہے اور ارتکاب
معاصی پر جری بناتا ہے۔ کیونکہ انہیں آخرت کی پکڑ کا
ڈر ہی نہیں۔ اور زنا و شراب و سود وغیرہ جیسے قواہی پر
سلطنت کا بھی کوئی ڈر نہیں۔
عیسائی کہتے ہیں کہ عیسائیت عالمگیر ہے ساری دنیا
میں پھیل کر رہیگی۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر عقیدہ کفارہ دنیا میں

پہلا ... اس کی تشریح ... کو معلوم ہوگئی تو موجودہ حا
سے دنیا اپنی بدامنی اور بداخلاقی میں انتہائی عروج پر ہوگی
اور اخلاق انسانی کی خرابیوں اور بدعملیوں کی کوئی حد
نہ رہے گی۔
خلاصہ کلام یہ ہے کہ کفارہ بلحاظ نتائج روحانی زندگی
کے لئے تباہ کن ہے۔ اس لئے کفارہ عقلاً ناپسندیدہ ہے
اور نقلاً قرآن کریم کی زبان سے۔ جبکہ فرمایا ہے
لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى
اور تورات استثنا ۲۴/۱۶ کے بیان سے بھی۔

یعنی قرآن کریم کا ... اور جرائم کے انسداد کیلئے
یہ قانون بیان کرتا ہے کہ جب تم جرم کروگے تو تم ہی مصیبت
جھیلو گے۔ بقول شاعر ؎
جو تم نے اٹھایا تھا۔ مصیبت کون جھیلے گا
پس قرآن کریم نے نہ تو اعمال شریعت سے بدکا جیوڑ کر گناہ
کو دوسرے پر ڈالکر کوئی آزادی دی ہے اور کفارہ کا معاملہ
برعکس ہے۔ اسلئے کفارہ عقل و نقل کے مطابق نہیں۔
کاش! عیسائی حضرات گوشہ عزلت میں ... ہوکر اپنی
نجات و عقیدہ کفارہ پر غور و خوض کریں۔ والسلام!

شانِ توحید

شیخ شمشاد علی صاحب (ابو العرفان مست) گنوری نے یہ نظم جلسہ کانفرنس کے لئے بھیجی تھی۔
جلسہ میں حاضرین کی اکثریت اردو سے مانوس نہ تھی۔ اس لئے اس قسم کی نظمیں نہ پڑھی گئیں
لہٰذا اخبار "اہلحدیث" میں درج ہے۔ (مدیر)

سننے آئے ہیں ملائک بھی بیانِ توحید — اللہ اللہ یہ ہے عظمت و شانِ توحید
ہر تنِ مردہ کو بخشیں گے حیاتِ تازہ — اپنی تقریروں سے سب روحِ روانِ توحید
ہے نئی طرز سے توصیف و ثنا اللہ کی — ہر نئے رنگ میں آئینہ ہے شانِ توحید
اپنے تو اپنے ہیں غیروں کو بنایا اپنا — ایسا دلچسپ ہے دلکش ہے بیانِ توحید
شرک و بدعات کی تردید ہدایت کا سبق — کام کرتے ہیں سبھی کارکنانِ توحید
لوگ اس پر بھی نہ سمجھیں تو یہ شامت اُن کی — سادہ لفظوں میں تو آئینہ ہے شانِ توحید
مُہر ہے آنکھ پہ کانوں پہ دلوں پر اُن کے — وہ سمجھتے ہی نہیں طرزِ بیانِ توحید
چشمِ حق بیں کو ذرا کھول لو دنیا والو — چپہ چپہ پہ ہے آباد جہانِ توحید
ذرّے ذرّے سے نمایاں ہے خدا کی قدرت — تم مٹا سکتے ہو دنیا سے نشانِ توحید؟
شرک کے کفر کے بیکار یہ منصوبے ہیں — کیا سمجھتے ہو تم اے دشمنِ جانِ توحید
اسکی تعمیر میں صناعیِ قدرت ہے عیاں — ولا سے دیوار سے آئینہ ہے شانِ توحید
اس کی بنیاد ہلا دو یہ بہت مشکل ہے — ہے بنا کردۂ اللہ مکانِ توحید
زرغۂ کفر میں ہم دیکھ رہے ہیں افسوس — جسمِ مسلم سے نکلتی ہوئی جانِ توحید
رہروانِ ہدایت جو ہے منزل کی تلاش — توڑ دو کفر کی گھاٹی سے عنانِ توحید
سیدھے رستے پہ چلے آؤ موحد بن کر — ... وہ منزلِ عرفان پہ شانِ توحید
اسلحہ جاتِ ہدایت سے مسلح ہوکر — پھونک دو کفر کے ... میں سنانِ توحید
کھول لو آنکھ تو ہوجائے حقیقت ظاہر — نظر آنے لگے ہر ذرّے میں شانِ توحید

شاد ہو جائینگے سب پوچھ کے آنے والے
مست توحید و ... ہونگے نہ آنے والے

مروجہ مجالس میلاد اور جشن میلاد النبی پر تبصرہ

مندرجہ بالا عنوان پر ایک مضمون معاصر الفرقان بریلی بابت ماہ ربیع الآخر ۱۳۵۰ھ میں مولوی حبیب احمد صاحب کیرانوی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ چونکہ یہ ایک علمی اور تحقیقی مضمون ہے اور ایک حنفی المذہب کا مرقومہ ہے۔ اسی لئے ہم ناظرین اہلحدیث تک اسے پہنچاتے ہیں۔ تاکہ مدعیان حنفیت بھی اس سے فائدہ مستفیض ہوں۔ (مدیر)

اخبار "الامان" دہلی کے میلاد نمبر میں ایک مضمون مجالس نبویہ کے انعقاد پر محققانہ بحث" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں صرف ذاتی تحقیق پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ مخالفین پر طعن بھی موجود ہے۔ لہذا ہم چاہتے ہیں کہ اس تحقیق کی حقیقت ظاہر کر دیں۔ تاکہ فاضل محقق اپنی تحقیق کی غلطی پر متنبہ ہو کر حق کی طرف رجوع کریں۔ پس ہم کہتے ہیں کہ

(الف) اس امر پر دونوں فریق متفق ہیں کہ ان میلادی محافل کا وجود نہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں تھا اور نہ صحابہ کے زمانہ میں اور نہ تابعین کے زمانہ میں نہ تبع تابعین کے زمانہ میں جن کی خیریت کی شہادت رسول اللہ نے دی ہے یہ صرف شر القرون کی ایجاد ہے جبکہ زمانہ اجتہاد ختم ہو چکا تھا اور کوئی مجتہد باقی نہ رہا تھا بلکہ صرف مقلد ہی مقلد باقی رہ گئے تھے جنکو اجتہاد کا حق نہ تھا بلکہ انکا کام صرف مجتہدین کی تقلید تھا

(ب) یہ حقیقت بھی فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ ان مجالس کا موجد کوئی دیندار عالم نہ تھا جس نے آیات و احادیث کے تابع ہو کر ان کا احداث کیا ہو۔ بلکہ وہ ایک دنیادار بادشاہ تھا جس کو قرآن و حدیث سے کوئی واقفیت نہ تھی۔ اور نہ اس کو ان سے مسائل کے استنباط کا حق تھا۔

(ج) یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ ہر زمانہ میں علماء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک دنیادار، دوسرے دیندار۔ دنیادار دین کو دنیا کی عوض بیچ دیتے ہیں لیکن دیندار ایسا نہیں کرتے۔

(د) یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ اختلاف افہام مجتہدین میں بھی ہوتا ہے اور غیر مجتہدین میں بھی اور بعض لوگوں کی نظر سطحی ہوتی ہے اور بعض کی نہایت گہری۔ گہری نظر اور دقیق فہم والے افراد کم ہوتے ہیں اور سطحی نظر والے افراد زیادہ۔ چنانچہ خدا نے امام ابوحنیفہ کو جو نظر دقیق عطا فرمائی تھی وہ دوسرے مجتہدین کے لئے بھی حاصل نہ تھی۔ اسی وجہ سے انہوں نے انکو "صاحب رائے" کا لقب دیا۔ پس جبکہ مجتہدین میں یہ اختلاف افہام موجود ہے تو غیر مجتہدین میں یہ اختلاف بالاولیٰ ہو گا

(ہ) یہ حقیقت بھی فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ صرف مقلدین کا اجماع بھی حجت نہیں۔ چہ جائیکہ کثرت۔

(و) یہ حقیقت بھی متفق علیہ ہے کہ اس مسئلہ میں ابتدا ہی سے اختلاف موجود ہے۔ چنانچہ علامہ تاج الدین فاکہانی ابن الحاج مالکی، مولانا عبدالرحمن مغربی حنفی، مولانا نصیر الدین شافعی، مولانا شرف الدین حنبلی۔ مولانا قاضی شہاب الدین دولت آبادی وغیرہ مانع ہیں اور دوسرے بعض حضرات مجوز۔

(ز) یہ حقیقت بھی متفق علیہ ہے کہ مقلد کو بلا ضرورت ملجئہ براہ راست دلائل شرعیہ سے استنباط مسائل کا حق نہیں۔ کیونکہ یہ کام صرف مجتہد کا ہے۔ اگر مقلد کو بھی یہ حق ہو تو وجوب تقلید کے کوئی معنی نہیں۔

جبکہ یہ تمام امور ہمارے اور ان کے درمیان متفق علیہ ہیں تو ان سے معاملہ کی حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جس بادشاہ نے ان محافل کا احداث کیا ہے اس نے دلائل شرعیہ کی بنا پر اسکو ایجاد نہیں کیا۔ بلکہ اس نے اس مسئلہ میں عیسائیوں کے کرسمس ڈے کی نقل اتاری تھی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس نے کسی بری نیت سے ایسا کیا تھا کیونکہ ممکن ہے کہ اس کی نیت اچھی ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس فعل کی نیت اچھی ہو وہ فعل بھی اچھا ہو۔ چنانچہ قوم موسیٰ نے بت پرست لوگوں کو بت پرستی کرتے دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی "اجعل لنا الٰہا کما لہم اٰلہۃ" اور صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط" مگر آپ نے ... [illegible]

اس بارہ میں اصحاب موسیٰ اور اصحاب محمد علیہما السلام کی نیتیں بری نہ تھیں بلکہ صرف ناواقفی کی وجہ سے یہی خواہش تھی

پس اس بادشاہ نے بھی اپنی ناواقفی سے عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ کی ولادت کی خوشی مناتے ہوئے دیکھ کر خیال کیا کہ ہمارے نبی اس سے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کی ولادت کی خوشی منائیں اسلئے اس نے یہ عمل ایجاد کی اس پر بعض عام ذہنیت رکھنے والے علماء نے بادشاہ کی خوشنودی کیلئے قرآن و حدیث کی ورق گردانی کی اور جس قدر انکو اس بدعت کی تائید میں دلائل مل سکے انہوں نے ان کو جمع کر دیا۔

ان دلائل کو دیکھ کر دیندار علماء میں دو فریق ہو گئے۔ ایک وہ جو اہل بصیرت تھے۔ دوسرے وہ جو سطحی نظر کے لوگ تھے۔ اہل بصیرت نے ان دلائل کی کمزوری کو محسوس کر لیا اور اس سے اختلاف کیا اور اس کے بدعت ہونے کا حکم لگایا سطحی نظر والوں نے ان کو صحیح سمجھ کر ان کے ساتھ موافقت کی اور اسکو بدعت حسنہ قرار دیا۔ اب محقق کا کام یہ ہے کہ فریقین کے دلائل کو پیش نظر رکھ کر انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے

(۱) مانعین کی دلیل یہ ہے کہ قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ حدیث خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل و تقریر کا نام ہے۔ اگر مجوزین کے وہ دلائل صحیح ہیں جن کو قرآن و حدیث سے پیش کرتے ہیں تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دلائل سے ان مجالس کا استحسان کیوں نہ سمجھا اور نبوت کے تیئس ۲۳ برس کے عرصہ میں تیئس دفعہ بارہ ربیع الاول کا دن آیا اور کرسمس ڈے کی نظیر بھی آپ کے آنکھوں کے سامنے موجود تھی۔ مگر باوجود اس کے ایک مرتبہ بھی آپ نے اس کرسمس ڈے کی نقل کا استحسان نہ قولاً بیان فرمایا نہ فعلاً۔ اس کے بعد تیس برس تک خلافت راشدہ کا زمانہ رہا۔ اس زمانہ میں بھی مسلمانوں کے سامنے یہ دلائل موجود تھے۔ مگر ان کو بھی توفیق نہ ہوئی کہ وہ اس عیسائیوں کی نقل کا استحسان قرآن و حدیث سے استنباط کرتے اس کے بعد چار سو برس تک مجتہدین کا زمانہ رہا۔ اور اس عرصہ میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مجتہد گزرے جنہوں نے قرآن و حدیث سے مسائل کے استنباط کے لئے انتہائی کوشش صرف کی۔ مگر باوجود اس کے اس بدعت کا استحسان انکو بھی نظر نہ آیا اب جبکہ زمانہ علم ختم ہو گیا اور زمانہ جہل شروع ہوا۔ تو [illegible]

اس زمانہ تک بھی ... وہ سو برس تک اس بدعت کا استحسان کسی کی نظر میں نہ آیا۔ اب جبکہ جہل اپنی پوری قوت پر پہنچ گیا تو اس وقت بھی اس کا استحسان کسی دیندار عالم کی نظر میں نہ آیا۔ بلکہ اس کا استحسان ایک ایسے شخص کو نظر آیا جسمیں کوئی علمی قابلیت نہ تھی۔ اس غیر عالم شخص نے علماء کی رہنمائی کی اور اب ان کو بھی تمام قرآن وحدیث میں یہ بدعت نظر آنے لگی۔ اب اگر ہم علماء مجوزین کے دلائل کی صحت کو تسلیم کرلیں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر اس بدعت کی ایجاد کے وقت تک تمام علماء امت صحابہ وتابعین وتبع تابعین اور دوسرے مجتہدین وغیر مجتہدین کو نعوذ باللہ "جاہل" اور "نافہم" مان لیں۔ تاکہ اس کے مجوزین کی علمی پوزیشن محفوظ رہ سکے۔ سو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کوئی مسلمان اسکی جرأت کرسکیگا بجز مجوزین اور انکے دوسرے ہمنواؤں کے۔

(۲) تمام مقلدین کا اس پر اتفاق ہے کہ دلائل شرعیہ سے براہ راست مسائل کے استنباط کا حق صرف مجتہدین کو ہے اور غیر مجتہدین کو یہ حق نہیں بلکہ ان کا فرض صرف مجتہدین کا اتباع ہے (الا بضرورة ملجئة) اور جبکہ یہ مسلم ہے تو اب کسی مدعی تقلید کو یہ حق نہیں کہ وہ تقلید ائمہ کو چھوڑ کر براہ راست دلائل شرعیہ سے اس مسئلہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یہ اسکی انتہائی نافہمی ہے کیونکہ وہ اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ میرے قول اور فعل میں تناقض ہے کیونکہ اسکے ...

سلہ کتب اصول فقہ کی تصریحات آپ کی تائید کرتی ہیں۔ توضیح میں ہے دلیل المقلد ان یقول ھذا ما ادی الیہ رای ابی حنیفة وکلما ادی الیہ رای ابی حنیفة فھو عندی صحیح پھر اصول کی بلند پایہ کتاب مسلم الثبوت میں مرقوم ہے اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ۔ اسی طرح دیگر کتب اصول میں بھی یہ تصریحات ملتی ہیں۔ افراد اہل حدیث جب سنتے ہیں کہ بعض علمائے مقلدین فتوی دیتے ہیں کہ غیر مقلدین کے پیچھے اقتدا جائز نہیں تو وہ اس بنا پر ان سے سوال کرتے ہیں کہ اس فتوی کی دلیل ائمہ مجتہدین کے قول سے دکھائیے کیونکہ مقلد کو حق نہیں ہے کہ وہ بغیر قول امام کے فتوی دے سو اسکے جواب میں وہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ چونکہ یہ اصول ارباب تقلید کا مسلمہ ہے اس لئے اس سے انحراف نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس سے انحراف کرنے والے کو دائرہ تقلید سے باہر سمجھنا چاہئے۔ (اہلحدیث)

... تقلید کے معنی یہ ہیں کہ جسمیں اجتہادی قابلیت نہیں ہے اور اس بدعت کو دلائل سے ثابت کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اسمیں اجتہادی قابلیت ہے۔

(۳) ایسے لوگ تارکین تقلید سے بھی زیادہ قابل الزام ہیں کیونکہ انکے اجتہاد کا حاصل تو صرف یہ ہے کہ وہ ایک مجتہد فیہ مسئلہ میں ایک مجتہد کے قول کو ترجیح دے لیتے ہیں اور تمام مجتہدین کے خلاف کوئی بدعت ایجاد نہیں کرتے بلکہ بدعت کو نہایت برا جانتے ہیں۔ اور انکے اجتہادی مسائل میں اگر ایک مجتہد انکا تخطیہ کرتا ہے۔ تو دوسرا مجتہد انکی تصویب بھی کرتا ہے اور یہ لوگ (باوجود ادعائے تقلید محض) اجتہاد کرتے ہیں اور پھر اپنے اجتہاد میں کسی مجتہد کی موافقت بھی نہیں کرتے۔ بلکہ سب سے الگ ایک مسلک اختیار کرتے ہیں اس لئے کسی مجتہد کی تائید انکو حاصل نہیں ہوسکتی۔ لہذا یہ ان سے زیادہ قابل الزام ہیں اور ان کا دعوی تقلید بھی سراسر جھوٹا ہے۔

(۴) مروجہ حال "عید میلاد" میں جو مفاسد بیشتر تھے وہ بحالہا باقی ہیں اور ان کے علاوہ اسمیں دوسرے مفاسد کا بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ جسکی وجہ سے اب وہ علماء بھی اسکو جائز نہیں کہہ سکتے جو قدیم میلاد کو جائز کہتے تھے۔ مثلاً جلوس نکالنا، جوکہ موجودہ یورپ کی تقلید ہے۔ چراغاں کرنا جوکہ دیوالی کی نقل ہے باجے گاجے جوکہ بالکل حرام ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پس اس بارہ میں مجوزین کے قول سے بھی استدلال صحیح نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جس وقت انہوں نے اسکے جواز کا فتوی دیا تھا اس وقت وہ مفاسد اسمیں موجود نہ تھے جو آج ہیں۔

(۵) ان افعال شنیعہ کے اثبات میں قرآن وحدیث میں تحریف کرنی پڑتی ہے۔ جس کا حاصل خدا اور رسول پر بہتان باندھنا ہے جوکہ انتہائی ظلم ہے ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا۔

یہ وہ مضبوط دلائل ہیں جن سے مانعین تمسک کرتے ہیں اب رہے وہ لچر اور پوچ دلائل جن سے مجوزین تمسک کرتے ہیں انکی حقیقت اگرچہ اجمالی طور پر سطور بالا میں معلوم ہو چکی ہے لیکن یہاں پر تفصیلاً بھی گفتگو کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

(۱) فاضل محقق نے "و اذ اخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه" سے ان مجالس کے استحسان پر استدلال کیا۔ حالانکہ یہ کلام الہی کی صریح تحریف ہے کیونکہ اس آیت میں ان مجالس کی طرف کوئی اشارہ بھی نہیں اسلئے کہ آیت کا حاصل یہ ہے کہ تمام انبیاء سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی خدا کا رسول ... تو تم کو اسکی تصدیق وتائید کرنی ہوگی اور ظاہر ہے کہ اس مضمون کو جشن میلاد سے کچھ بھی تعلق نہیں

فاضل محقق نے اس آیت کے ذیل میں طبری سے حضرت علی کی ایک روایت نقل کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ "لم يبعث الله نبيا من آدم فمن دونه الا اخذ عليه العهد في محمد صلى الله عليه وسلم لئن بعث وهو حي ليؤمنن به ولينصرنه" لیکن اول تو یہ روایت ہی ثابت نہیں کیونکہ اس کا راوی سیف بن عمرو ضاع وکذاب اور متہم بالزندقہ ہے قال ابن حبان يروي الموضوعات عن الاثبات قال وقالوا انه كان يضع الحديث اتهم بالزندقة وقال الحاكم اتهم بالزندقة وهو في الرواية ساقط وقال ابو حاتم متروك الحديث" اور بالفرض اگر ثابت ہو تو اس سے فقط اتنا ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء سے اس کا عہد لیا گیا تھا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے زمانہ میں رسول بنا کر بھیجے جائیں تو تم ان پر ایمان لانا اور انکی مدد کرنا۔ لیکن اس مضمون کو بھی عید میلاد سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں اگر روایت میں یہ مضمون ہوتا کہ اگر محمد تمہارے زمانہ میں پیدا ہوں تو تم انکی پیدائش کی اسی طرح خوشی منانا جس طرح عیسائی حضرت عیسی کی پیدائش کی مناتے ہیں تو بیشک انکا مدعی ثابت ہو جاتا لیکن واقعہ یہ نہیں ہے تو پھر انکا مدعی کیونکر ثابت ہے

(۲) فاضل محقق نے حضرت عیسی کے اس قول سے بھی جشن میلاد نبوی پر استدلال کیا ہے "والسلام علی یوم ولدت ویوم ابعث حیا" لیکن یہ بھی سراسر غلط ہے کیونکہ اول تو اسکو موجودہ جشن میلاد سے کوئی تعلق نہیں اور اگر ہو بھی تو اس سے کرسمس کا ثبوت ہوگا نہ کہ عید میلاد النبی کا اسلئے انکو چاہئے کہ عیسائیوں کے ساتھ ہوکر کرسمس منایا کریں۔ پھر اگر اس سے جشن میلاد کا ثبوت ہوتا ہے تو "والسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا" سے جشن میلاد اور جشن وفات دونوں کا ثبوت ہوتا ہے کیونکہ اسمیں یوم ولادت اور یوم وفات کو ایک حیثیت میں رکھا گیا ہے۔ لیکن یہ جشن میلاد مناتے ہیں اور جشن وفات نہیں مناتے تو اسکی وجہ بجز تضاد کی ... اور کوئی نہیں معلوم ہوتی۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ فاضل محقق نے حضرت عیسی کے قول سے تو استدلال کیا لیکن خود حق تعالی کے قول کو [illegible]

(۳) فاضل محقق نے اپنے استدلال میں لقد جاء کم رسول اور قد جاء کم برھان من ربکم اور یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا اور ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کا ذکر بھی کیا ہے۔ لیکن ان آیات میں بھی نہ ولادت کا ذکر ہے نہ یوم الولادت کا اور نہ جشن میلاد کا۔ بلکہ بعثت اور ارسال کا ذکر ہے جو کہ ولادت کے چالیس سال بعد کا واقعہ ہے۔ پس اگر ان آیات کی بنا پر جشن کا منانا صحیح ہو سکتا ہے تو جشن بعثت منانا چاہیئے۔ ان آیات کی رو سے جشن ولادت منانا کونسی تک ہے، اور ہم عرض کر چکے ہیں کہ در اصل ان آیات کو کسی جشن سے کوئی تعلق ہی نہیں اور ان سے جشن میلاد جیسی بدعات کو ثابت کرنا بعض آریہ پنڈتوں کے کو نو اقرحۃ خاسئین وغیرہ آیات سے تناسخ ثابت کرنیسے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہے۔

(۴) فاضل محقق نے اپنے مدعا پر "اما بنعمۃ ربک فحدث" سے بھی استدلال کیا ہے۔ لیکن یہ بھی سراسر جہالت ہے کیونکہ نعمت میں ولادت کی تخصیص نہیں۔ تو پھر جشن میں ولادت کی تخصیص کی سوائے پیروی نصاریٰ کے اور کون وجہ ہو سکتی ہے۔ پھر اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ تم خدا کی نعمتیں بیان کرو اور یہ ظاہر ہے کہ آپ نے اپنی ولادت کا جشن نہیں منایا۔ تو اسکی وجہ یا تو یہ ہوگی کہ اس آیت میں اس جشن کا حکم ہی نہ تھا۔ اور اس سے ایسا سمجھنا خود اہل بدعت کی غلطی ہے یا اسمیں حکم تھا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو نہیں سمجھا یا سمجھ کر اس پر عمل نہیں کیا تو یہ بھی اہل بدعت ہی کہہ سکتے ہیں غرضیکہ یہ استدلال بھی سراسر باطل اور مہمل ہے اور اسکی بنا پر معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر الزام آتا ہے۔

(۵) فاضل محقق نے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا سے بھی استدلال کیا ہے لیکن یہ استدلال بھی غلط ہے۔ کیونکہ اس سے پہلی آیت یہ ہے یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدی ورحمۃ للمؤمنین۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بذلک میں جنس موعظۃ وشفاء وھدی ورحمت کی طرف اشارہ ہے اور اسی پر خوش ہونے کا حکم ہے اور جیسا یہ [illegible] کہ قل قد جاء کم [illegible] اللہ [illegible] فلیفرحوا [illegible] اسمیں ولادت کا [illegible] استدلال بھی [illegible] اشارہ [illegible]

جیسا کہ [illegible] کا مقصود ہے تب بھی اس سے ولادت کا [illegible] ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس فضل و رحمت کا اولیٰ تعلق بھی اسی موعظہ وغیرہ سے ہے نہ کہ ولادت سے پھر استدلال بے معنی ہے اور اگر فضل و رحمت کو عام بھی لیا جاوے تب بھی ولادت کی تخصیص بے معنی ہے بلکہ ہر ایک فضل و رحمت پر جشن منانا چاہیئے۔ الغرض یہ استدلال بھی ہر پہلو سے باطل اور سراسر جاہلانہ ہے۔

پھر ان لوگوں کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ "فلیفرحوا" کے معنی بھی نہیں جانتے۔ فرح کے معنی خوش ہونے کے ہیں۔ جس کا تعلق دل سے ہے اور جو کہ ایک طبعی کیفیت ہے جو کہ کسی خوشکن واقعہ کے وجود کے وقت پیدا ہوتی ہے نہ کہ خوشی منانے کے۔ جس کا تعلق جشن سے ہے۔ پس فلیفرحوا کے معنی یہ ہونگے کہ ان کو اس سے خوش ہونا چاہیئے نہ یہ کہ انکو اسکی خوشی کرنی اور بطور جشن خوشی منانی چاہیئے۔ جیسا کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں اور اگر اسکے معنی جشن منانے کے ہوں تو ماننا پڑیگا کہ صحابہ نے اسپر عمل نہیں کیا۔ پھر یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس حکم کے مخاطب عامۃ الناس ہیں نہ کہ خاص مؤمنین جیسا کہ آیت سابقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں عنوان خطاب یا ایھا الناس ہے نہ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ فلیفرحوا کے معنی جشن منانے کے نہیں۔ اور نہ سرور قلبی کے ہیں بلکہ اسکے لازمی معنی مراد ہیں یعنی فلیتقبلوہ بطیب النفس (یعنی اسکو بطیب خاطر قبول کرو) اور اس صورت میں بناء استدلال ہی منہدم ہے۔ اس موقعہ پر فاضل محقق نے ایک نوٹ دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ حضور کی ولادت خدا کا سب سے بڑا فضل و رحمت ہے اور اس پر مسرت کا نام عید میلاد ہے۔ سو اس نوٹ میں بھی سراسر نافہمی سے کام لیا گیا ہے کیونکہ اول تو یہ دعویٰ ہی غلط ہے کہ حضور کی ولادت خدا کا سب سے بڑا فضل و رحمت ہے کیونکہ آپ کو عطائے نبوت و کمالات نبوت ضرور اس سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ انہی کی وجہ سے ولادت کو شرف حاصل ہوا ہے۔ اگر کہا جاوے کہ ولادت ذریعہ ہے ان کمالات کا۔ اگر ولادت نہ ہوتی تو وہ کمالات کیسے حاصل ہوتے تو یہ اس سے بھی بڑھکر جہالت ہوگی۔ [illegible] کیونکہ ذریعہ ہمیشہ مقاصد سے ادنیٰ ہوتے ہیں اور [illegible]

ولادت سے افضل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ذریعہ ہے آپ کی ولادت کا۔ غرضیکہ یہ دعویٰ سراسر مغالطہ ہے پھر ان کا یہ کہنا کہ اس پر مسرت کا نام عید میلاد ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ مسرت اور چیز ہے اور عید میلاد دوسری شے۔ مسرت کا تعلق دل سے ہے جو کسی خوشکن واقعہ کے وقت طبعی طور پر ہوتی ہے۔ اور عید میلاد جشن ہے۔ پھر ولادت کا تحقق تو ہر وقت ہے۔ اس لئے ہر وقت جشن کرنا چاہیئے اور خاص دن میں خوشی منانے کے معنی سوائے تقلید نصاریٰ کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔

(۶) فاضل محقق نے "ذکرھم بایام اللہ" سے بھی استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ خدا کے دنوں میں حضور کی ولادت کا دن عظیم المرتبت ہے اسکی یاد دلانا مسلمانوں کیلئے ضروری ہوا۔ اس سے فاضل محقق کی فضیلت اور ادعاء تحقیق کا بھانڈا اچھی طرح پھوٹ جاتا ہے۔ اولاً اس لئے کہ یہ حکم حضرت موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انہوں نے اس پر کس طرح عمل کیا۔ کیا ان کو اپنی ولادت کا دن یاد دلایا۔ اور ان کو اس دن جشن منانے کی ہدایت کی یا ان کو حضرت ابراہیم و حضرت نوح وغیرہ کی ولادت کے دن یاد دلائے اور ان پر جشن منانے کی تعلیم دی۔ اگر نہیں تو جو معنی اس کے اُس وقت نہ تھے اب وہ معنی اسکے کیسے ہو گئے۔ پھر آیت کا مطلب یہ تھا کہ اپنی قوم کو وہ واقعات سنا کر جو نافرمان قوموں کو پیش آئے ہیں۔ انکو نافرمانی سے روکو اور اطاعت پر آمادہ کرو۔ اسکے یہ معنی نہیں کہ انکو خدا کے دن یاد دلاؤ۔ کیونکہ یہ ترجمہ ذکر ھم ایام اللہ کا ہے نہ کہ ذکرھم بایام اللہ کا اور ان دونوں میں جو فرق ہے وہ ایک معمولی استعداد کے طالب علم پر بھی مخفی نہیں۔ چہ جائیکہ ایک فاضل محقق پر۔ اور اگر یہ بھی ہو تو اسمیں بڑے اور چھوٹے کی کوئی قید نہیں لہذا ہر روز اور ہر کام کیلئے جشن منانا چاہیئے۔ غرضیکہ یہ استدلال بھی سراسر سفسطہ ہے۔

(۷) فاضل محقق نے "ورفعنا لک ذکرک" سے بھی استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ جب احکم الحاکمین حضور کے ذکر کو بلند فرما دیں تو ہمارا بھی فرض ہے کہ حضور کا ذکر کریں۔ کیا کہنے ہیں اس تحقیق کے۔ یہ مسلم ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کا ذکر بلند کیا اور اسی کیلئے خاص طریقوں کی تعلیم کی [illegible] [illegible]

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسکو منع فرمائیں تو ہم انکی بھی نہ مانیں۔ اور جب یہ لازم نہیں تو پھر عید میلاد کا اس سے ثبوت کیسے ہؤا ؟

۔۸۸ فاضل محقق نے والضحی واللیل اذا سجی سے بھی استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ علماء نے ضحیٰ سے مراد ولادت اور لیل سے شب ولادت ہی کو لیا ہے لیکن اول تو یہ بیان سراسر غلط ہے۔ علما کرام کو تو ایسی لغو باتوں کا خطو بھی نہیں گذرتا۔ یہ تو صرف جاہلوں کی ایجاد ہے اور نہ قرآن میں یہ معنی مراد ہو سکتے ہیں اس لئے کہ ضحی کے معنی ولادت نہ لغت میں ہیں نہ عرف میں۔ اور اگر استعارہ کیا جائے تو اول تو یہ استعارہ صحیح نہیں اور اگر ہو بھی تو وہ مجاز ہے اور مجاز کیلئے قرینہ کی ضرورت ہے اور یہاں کوئی قرینہ اس کا نہیں۔ اسیطرح لیل سے شب ولادت مراد ہونے پر بھی کوئی قرینہ نہیں بلکہ آگے "اذا سجیٰ" صاف اسکے خلاف شہادت دے رہا ہے کیونکہ اذا استقبل کے لئے آتا ہے اور شب ولادت مدت ہوئی گذر چکی تھی۔ پس ایسا دعویٰ ضرور ایک گونہ تحریف ہوگا۔ اور اس تحریف کے بعد بھی یہ بدعت ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہؤا کہ حق تعالےٰ نے آپ کی ولادت اور شب ولادت کی قسم کھائی سو اس سے یہ کب ثابت ہؤا کہ اس دن جشن منانا جائز ہو۔ آپ قرآن کو پڑھئے اور دیکھئے کہ قرآن میں حق تعالیٰ نے ہر والد اور مولود کی قسم کھائی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے "ووالد و ما ولد لقد خلقنا الانسان فی کبد" اور اسکے علاوہ اور بہت سی چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں۔ مثلاً چاند۔ سورج۔ تین۔ زیتون وغیرہ وغیرہ تو کیا ان سب کا جشن منانا جائز ہوگا۔ حد ہے اس لغویت کی آپ انصاف فرما دیں کہ ایسے لوگوں کو کوئی ذی علم کس طرح قابل خطاب سمجھ سکتا ہے اور انکی مہملات و خرافات کے جواب میں وقت ضائع کرنا کیونکر گوارا کر سکتا ہے جنکی گفتگو کا کوئی اصول ہی نہیں۔ بعد اسلئے وہ ایک دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی

خیر یہ تو دلائل قرآنیہ تھے اب دلائل حدیثیہ کی حالت معلوم فرمائیے۔ اس سلسلہ میں اول نمبر یہ حدیث پیش کی گئی ہے۔

ساخبرکم باقل امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی قد خرج منھا نور اضاءت لھا منہ قصور الشام ۔ ناظرین غور فرمائیں اس روایت کو جشن میلاد سے کیا تعلق۔ اگر آپ نے کسی موقع پر کسی سلسلہ گفتگو میں یہ تذکرہ فرما دیا کہ میں ابراہیم کی دعا کا نتیجہ اور عیسیٰ کی بشارت کا مصداق اور اپنی ماں کی خواب کی تعبیر ہوں تو اس کے معنی یہ کب ہوئے کہ تم ہر سال عیسائیوں کی تقلید میں میری ولادت کا جشن منایا کرو۔ قرآن میں موسیٰ کی ولادت، عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت، یحییٰ علیہ السلام کی ولادت اور مریم علیہا السلام کی ولادت۔ بلکہ جن و انس، آسمان و زمین وغیرہ کی پیدائش کے تذکرے موجود ہیں۔ تو کیا مسلمانوں نے انکی ولادت اور پیدائش کے جشن منائے؟ اگر نہیں تو آپکے اتنا فرما دینے سے جشن میلاد کا جواز کیسے ثابت ہو گیا۔ افسوس ہے کہ اس گروہ کو علم میں استعداد تو کجا، غالباً اس سے معمولی مناسبت بھی نہیں۔ اگر ان کے ان دلائل کو کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیا جاوے تو وہ بھی یہ ہی کہے گا کہ ان سے زیادہ غیر معقول کوئی نہ ہوگا۔ پھر کسقدر افسوس کی بات ہے کہ اس حالت پر یہ لوگ اجتہاد کے مدعی ہیں اور اسکے ساتھ ہی انکا یہ دعویٰ ہے کہ وہ پکے مقلد ہیں (متضادان لا یجتمعان)

دوسرے نمبر پر حضرت عائشہؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان بن ثابت منبرا فی المسجد الخ" لیکن یہ استدلال بھی سراسر مغالطہ ہے کیونکہ نہ اسمیں ولادت کا ذکر ہے۔ نہ یوم ولادت کا بلکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ جس طرح کفار اسلام کا مقابلہ تلوار سے کرتے تھے اور مسلمان اس کا جواب تلوار سے دیتے۔ یونہی جب کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں قصیدے لکھتے تھے تو وہ انکا جواب قصائد کی صورت میں دیتے تھے اور اس جہاد لسانی کو زیادہ تر حضرت حسان بن ثابت انجام دیتے تھے اور انکے واسطے حضور مسجد میں منبر رکھواتے تھے اسکو جشن میلاد سے کیا تعلق ہے؟ تیسرے نمبر پر حضرات صحابہ کے ذکر رسول سے استدلال کیا ہے۔ لیکن جب تک اس ذکر کی نوعیت نہ معلوم ہو اور یہ نہ معلوم ہو کہ اس مروجہ جشن میلاد کے طریقے پر ہوتا تھا اسوقت تک اس سے استدلال سراسر جہالت ہے اور یہ ثابت ہونا محال ہے

چوتھے نمبر پر مجالس ذکر اللہ میں ملائکہ کے حضور سے استدلال کیا ہے لیکن اسمیں اس بدعت کا کچھ پتہ و نشان نہیں بلکہ اسمیں ذکر اللہ کا بیان ہے لہذا یہ استدلال بھی محض سفاہت اور حماقت پر مبنی ہے ـــــــ یہ دلائل حدیثیہ تھیں سو معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں کے پاس تنکے کا سہارا بھی نہیں۔

اسکے بعد فاضل محقق نے تعیین تاریخ پر بحث کی ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ تعیین تاریخ اہل اسلام کے نزدیک ایک مستحسن امر ہے۔ لیکن اس میں یہ خیال نہیں کیا کہ تعیین شارع کی جانب سے ہے یا غیر شارع کی جانب سے ...

پوری قابلیت کے کرشمے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر حق تعالیٰ نے کسی کام کے لئے کوئی وقت مقرر فرمایا ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اسکی مصلحت کو جانتا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کیلئے کوئی وقت مقرر فرمایا ہے تو اگر وہ تشریع کی قسم سے ہے تو وہ بھی حق تعالیٰ ہی کا مقرر کردہ ہے۔ اور اگر وہ تشریع کے قبیل سے نہیں تو وہ محل بحث ہی نہیں۔ جیسا کہ آپ کا ان عورتوں کو وقت دینا جنہوں نے آپ سے وعظ کی درخواست کی تھی۔ رہے وہ علماء جنہوں نے اس بنا پر صلوات کے لئے اوقات کی تعیین کی کہ ان اوقات اور تاریخوں میں خدا کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ سو انکا یہ فعل اسلئے حجت نہیں کہ یہ تعیین بلا دلیل شرعی ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حق تعالےٰ اسکے زیادہ مستحق تھے کہ وہ ملکے لئے ان اوقات کو وجوباً یا استحباباً معین کرتے۔ کیونکہ انکو ان اوقات کا بھی علم ہے، اور ان کاموں کا بھی اور ان کے درمیان مناسبت کا بھی۔ برخلاف علماء کے کہ انکو انمیں سے کسی بات کا بھی یقینی علم نہیں۔

پس انکی تعیین کو تعیین شارع پر قیاس کرنا۔ قیاس الجہل علی العلم والادنی علی الاعلی ہے۔ جو کہ بالاجماع باطل ہے یہی وجہ ہے کہ مقلدین کو قیاس اور اجتہاد سے روکا گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ باز نہ آئے اور اس وجہ سے دین میں بے انتہا مفاسد پیدا ہو گئے ـــــــ اسکے بعد "فاضل محقق" نے بعض علماء کے فتاوے نقل کئے ہیں۔ سو اول تو ان فتاویٰ کی بناء معلوم ہو چکی ہے اور معلوم ہو گیا ہے کہ انکے پاس اسکی کوئی کمزور دلیل بھی نہیں۔ پھر اسکے مقابل ہم دوسرے علماء کے فتاوے پیش کرتے ہیں جو ان سے علم و فہم اور دین کی کسی بات میں بھی کم نہیں بلکہ ان سے بڑھے ہوئے ہیں۔ تو یہ فتاوے بھی بے سود ہیں پس ثابت ہؤا کہ اس باب میں ان مولوی مفتی صاحب کے پاس کوئی بھی حجت صحیحہ نہیں۔

یہ مسلم ہے کہ جس طرح انبیاء کی مساعی سے دنیا سے کفر و ضلالت کا خاتمہ نہیں ہؤا۔ اور جن گمراہوں کی قسمت میں ہدایت سے محرومی مقدر تھی وہ اب بھی گمراہ ہی رہے۔ یونہی انکے جانشینوں کی مساعی جمیلہ سے دنیا سے شرک و بدعت، اتباع ہویٰ و ضلالت وغیرہ کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ اور جنکی قسمت میں محرومی مقدر ہے وہ ہدایت پر نہیں آسکتے۔ لیکن یہاں کیلئے فکر کی بات نہیں۔ کیونکہ اسکا نتیجہ انکو مرنے کے بعد معلوم ہو جائیگا۔

ـــــــ بوقت بیع شدہ بھی نہ مصلحت

فتاویٰ

س ۱۲۰} ضلع سنتال سے فضل حق صاحب نے بہت لمبا چوڑا سوال بھیجا ہے۔ جس کی اردو زبان صاف نہیں ہے۔ اس کا خلاصہ ہم نے یہ سمجھا ہے کہ کوئی غیر مسلمہ بے نکاح کسی مسلم کے پاس رہتی رہی پھر مسلمان ہوئی۔ بعد اسلام اسی شخص کے پاس بلا نکاح رہتی رہی۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں مرگئی۔ اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۲۰} حدیث شریف میں ہے۔ ما آمن بالقرآن من استحل محارمه۔ جو شخص قرآن کے حراموں کو حلال کی طرح بے خوف ہو کر استعمال کرے وہ مومن بالقرآن نہیں ہے۔ لہذا ایسے شخص کا جنازہ مسلمانوں کی طرح پڑھنا جائز نہیں۔

س ۱۲۱} ہماری بستی میں ایک جامع مسجد کاہی یعنی پھوس قدیمی کی موجودگی میں دوسری ایک اور مسجد بغیر مشورہ جماعت کے خود رائے سے ایک امیر متمول آدمی عمارت پختہ ایک بیگہ زمین کے فاصلہ پر اجمالی زمین بغیر رضامندی دیگر شرکت داروں کے اٹھا دیا۔ جو اب کہیں منتقل ہو نہیں سکتا۔ ہر دو مسجدوں یعنی نئی و پرانی میں الگ الگ جمعہ جماعت ہوتا ہے۔ دونوں جگہ کا خطبہ و نماز سنائی دیتا ہے۔ اب چند دن ہوئے ہیں کہ سب اشخاص متفق ہو کر ایک جگہ جمعہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا سوال ہوتا ہے کہ سابق مسجد میں ہی جمعہ ہونا چاہئے یا پختہ جدید مسجد میں۔ دونوں طرف کشمکش ہے اگر جمعہ پختہ مسجد میں قائم رکھا جائے تو سابق مسجد یا اس مسجد کی زمین کس مصرف میں لائی جائے چونکہ پختہ مسجد کو زر کثیر سے بن چکی ہے۔ جو کہیں ٹل سکتی ہے نہ ٹلا سکتے ہیں۔ مگر یہ حکم شرع دیں ہے۔ اور جبکہ ان ہی سے متعلق شریعت کے خلاف لاعلمی میں غلطی یا خطا ہو چکی۔ اور مسجد بنانے والا بھی دنیا سے گزر گیا۔ اب جائز صورت ہونے کا کیا طریقہ ہے

(رسائی بدرالدین احمد موضع میرائے ضلع پورنیہ)

ج ۱۲۱} اگر دوسری مسجد بہ نیت نیک بنائی گئی ہے تو دونوں کو آباد رکھیں۔ اگر فساد کی نیت سے بنی ہے تو اسے گرادیں۔ اس کا فیصلہ بانی کی نیت پر ہے۔ (ار داخل غریب فنڈ)

س ۱۲۲} مسمی احمد اللہ مذہب حنفی فوت ہو گیا۔ بعد وفات احمد اللہ متوفی نے ۲۰۰ روپیہ ترکہ چھوڑا اور بنک میں نقد روپیہ چھوڑا اور حسب ذیل ورثا چھوڑے

والدہ - بھائی خبط الحواس - ہمشیرہ حقیقی
یک - یک - ۲ نفر

زوجہ سابق سے ایک لڑکا۔ ایک لڑکی۔ بعد وفات زوجہ سابق نکاح ثانی کیا۔ زوجہ ثانی کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور ۸ ماہ کا ہو کر فوت ہو گیا۔ زوجہ ثانی نے یعنی مسمات نفیس بانو نے میعاد عدت سے ڈیڑھ سال بعد گزرنے کے اپنا عقد ثانی کر لیا۔ ایسی صورت میں مسمات نفیس بانو بیوہ احمد اللہ متوفی کے ترکہ سے یا بنک کے روپیہ سے حصہ پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔ اگر حصہ پانے کی مستحق ہے تو کس قدر؟

(سید مظہر علی از امروتی ضلع علیگڑھ)

ج ۱۲۲} مسمات نفیس بانو بیوہ احمد اللہ کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ اس حصہ کے علاوہ مہر کی حقدار بھی ہے۔ اگر معاف نہیں ہوا یا ادا نہیں کیا گیا تو متوفی کی جائداد سے بعد وفات کے وصول کر سکتی ہے۔ نکاح ثانی کرنا اس کو اول خاوند کی وراثت سے محروم نہیں کرتا۔ (ار داخل غریب فنڈ)

نوٹ:۔ اخباری فتاوے اسی قدر تھے (مفتی)

—— سرحد کی اطلاعات مظہر ہیں کہ خان آف الائی اور خان آف گڑھی کے درمیان لڑائی ہونے سے طرفین کے متعدد آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔

—— حکومت بے پور نے ابھی تک مذہبی مطالبات اور حقوق تسلیم نہیں کئے۔ اس لئے ۱۴ اپریل سے جو ستیہ گرہ مسلم کانفرنس کی طرف سے ملتوی تھی شروع کر دی جائیگی۔

بقیہ خبریں از صفحہ ۲

—— صدر جمہوریہ امریکہ نے ہٹلر اور مسولینی کو ایک پیغام بھیجا ہے کہ آپ (ہر دو) آزاد ممالک کی آزادی سلب نہ کریں۔ نیز اس سلسلہ میں اقرار کریں کہ دس سال تک کسی آزاد ملک پر جارحانہ حملہ نہیں کریں گے۔

—— لندن کے ایک اخبار میں کسی نامہ نگار کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ذکر کیا گیا ہے کہ مسولینی کی نظر میں یونان، فلسطین اور مصر پر بھی ہیں۔ (خدا نہ کرے)

—— سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیوک آف السٹا کو البانیہ کا پہلا وائسرائے مقرر کیا گیا ہے۔

—— ولی عہد ایران شاہزادی مصر سے شادی کر کے مع شہزادی صاحبہ طہران پہنچ گئے ہیں۔

—— کیسابلانکا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہاں مراکش حکومت اطالیہ کے خلاف جلسوں اور جلوسوں میں مظاہرے کر رہے ہیں اور صاف طور پر کہتے ہیں کہ حکومت اطالیہ اسلام کی دشمن ہے۔

—— حکومت ترکیہ نے ریاستہائے بلقان سے گفت و شنید مکمل کر لی ہے عنقریب بحیرہ اسود کی حفاظت کا اعلان کیا جانے والا ہے۔

—— ریاست حیدرآباد دکن کے خلاف آریوں کی طرف سے ابھی تک ایجی ٹیشن جاری ہے۔ پنجاب کے ہر ضلع و قصبہ سے جتھے جا رہے ہیں۔ مہاشہ کرشن مالک اخبار "پرتاپ" ستیہ گرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مقرر کئے گئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ریاست حیدرآباد دکن کی حکومت کی طرف سے عنقریب مجوزہ اصلاحات کے متعلق ایک اہم اعلان ہونے والا ہے۔ نیز اس اعلان میں مذہبی آزادی اور سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وار تناسب کے فیصلہ کا ذکر بھی ہوگا۔

—— مولانا محمد عرفان سیکرٹری آل انڈیا خلافت کمیٹی اچانک حرکت قلب بند ہونے سے منگل کے روز ایک اجلاس میں خلافت ہاؤس بمبئی میں انتقال کر گئے۔ اناللہ

—— صوبہ سرحد میں گزشتہ ... ڈاکے ... اغوا کی واردات ہوئیں۔

متفرقات

ہمدردانِ اہلحدیث میں سے جناب سید احمد صاحب قیسوری و ایم شمس الدین صاحب مقیم بحرین نے اس ہفتہ اخبار اہلحدیث کے دو دو نئے خریدار بنا کر قیمت اخبار بھی بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے۔

جزاھم اللہ احسن الجزا

علیٰ ہذا القیاس امید ہے کہ جملہ خریداران احباب عموماً اور بہی خواہان حضرات خصوصاً اپنے اپنے حلقہ اثر میں ہمت و کوشش سے "اہلحدیث" کے لئے خریدار مہیا کر کے ہمیں شکریہ کا موقع بخشیں گے۔

شکریہ جمیع حجاج کرام حضرات کا جنہوں نے اپنی فیاض دلی سے مدرسہ فخریہ کو (جو اس وقت فی الحقیقت قابل امداد ہے) اس کی تکمیل مقاصد کی طرف توجہ فرماتے ہوئے اپنے گرانقدر عطیات سے سرفراز فرمایا۔ بہت بہت شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جمیع محسنین کرام حضرات کے مقاصد دارین بر لائے۔ آمین!

(محمد اسحاق القاری مہتمم مدارس فخریہ مکہ مکرمہ)

(۳۰۔ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ)

مفتاح العربیہ ہر دو حصہ عربی سیکھنے کے لئے اگرچہ متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ مگر کتاب زیر تبصرہ موجودہ حالات کے مطابق لکھی گئی ہے جس سے علم عربی سے ناآشنا بہت جلد فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ مفرد الفاظ کو آسان آسان جملوں میں استعمال کرنے کے طریقے تقریباً ڈیڑھ ہزار مختلف اشیاء کے نام۔ خطوط نویسی اخلاقی کہانیاں۔ لطیفے۔ غرضیکہ جملہ ضروریات کی تمام معلومات مندرج ہیں۔ یہ کتاب قاضی زین العابدین صاحب سجاد میرٹھی نے تالیف کی ہے۔ قیمت فی حصہ ۸ آنہ مکمل ۱۲ آنہ۔ ملنے کا پتہ مکتبہ علمیہ میرٹھ (یوپی)

آئینہ تحقیق مولوی عبد القادر صاحب حصاری نے اس کتاب میں قرآن شریف۔ حدیث اور فقہ کی تشریح کر کے ظاہر کیا ہے کہ قرآن و حدیث اور مروجہ فقہ حنفیہ بقول برادران احناف ایک چیز نہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے۔ بعض فقہی مسائل کے نمونے بھی دئیے ہیں۔ قیمت ۲ آنہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر رسالہ صحیفہ اہل حدیث صدر بازار دہلی۔

اربعین قرآنی مولوی محمد فضل الرحمن صاحب مبارکپوری نے قرآن مجید سے مختلف احکامات کے متعلق چالیس آیات اس رسالہ میں شائع کی ہیں۔ صرف ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر حکیم عبد السمیع صاحب منیجر احوذی بک ڈپو مبارکپور ضلع اعظم گڈھ سے طلب کریں۔

تخریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۱۲ آنہ۔

چندہ کانفرنس از بابو محمد زکریا صاحب رعیہ خاص ۵۔ مولوی علم الدین صاحب ونی ضلع گوجرانوالہ ۲ آنہ۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے لئے از مولوی علم الدین صاحب مذکور ۲ آنہ۔

مضامین آمدہ پنڈت آتما نند صاحب۔ مولوی نور محمد میانوی ۹ عدد۔ ماسٹر صفات احمد صاحب ۳ عدد نظم۔ شیخ محمد عبد المنان صاحب۔ عبد القیوم صاحب نائب سالار

غیر مقبولہ سلف اور خلف (نظم)، واردات قلوب۔ سلطان ابن سعود کی مخالفت۔ مذاکرہ علمیہ بابت سود بنک لفظ ستیہ گرہ کی تحقیق۔ پیغام غلام۔ نیک مشورہ۔ ایڈیٹر اصلاح کا استکبار۔ نخل انسان کا پھل۔ حرمت متعہ۔ حکم خدا۔ موت العالم۔ توحید تہذیب۔ نعت۔ کیفیت پیدائش حوا۔ مسلمانوں کی ترقی کا راز۔

دار العلوم دیوبند میں جلسہ ۱۲-۱ اپریل ۱۹۳۹ء دیوبند میں زیر صدارت مولوی محمد اعزاز علی صاحب تمام طلباء و مدرسین و ملازمین کا جلسہ عام منعقد ہوا۔ مولانا حسین احمد صاحب نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کرتے ہوئے مفصل اور مبسوط تقریر کی۔ اس کی تائید مولوی عبد الوحید صاحب ناظم شعبہ تنظیم نے کی۔ اس کے بعد حیدرآباد کے طلبہ میں سے خورشید احمد نو عمر طالب علم نیز مولوی ریاض الدین صاحب مدرس دار العلوم اور سید محمد مبارک علی نائب مہتمم نے تائید میں کہیں اور باتفاق رائے تجویز منظور ہوئی۔

تجویز } اساتذہ۔ منتظمین۔ طلبہ اور متعلقین دار العلوم دیوبند کا یہ اجلاس عام آریوں اور ہندو مہاسبھائیوں کے اس ناعاقبت اندیشانہ روش پر اپنی انتہائی نفرت اور حقارت کا اظہار کرتا ہے جو انہوں نے نہایت مذموم فرقہ وارانہ اغراض کے ماتحت بے بنیاد شکایات کی آڑ میں دکن کی ہردلعزیز دیسی حکومت نظام کے خلاف جاری کر رکھا ہے اور جس کی وجہ سے جگہ جگہ ہندو مسلم فسادات رونما ہو رہے ہیں اور ہندوستان کی فضائے امن مسموم ہوتی جا رہی ہے۔ —— دار العلوم کا یہ اجلاس عام اعلیٰ حضرت سلطان العلوم نظام دکن خلد اللہ ملکہ کی ذات اعلیٰ کے ساتھ دلی عقیدت کا اظہار کرتا ہے اور تمام معقولیت پسند اہالیان ہند سے عموماً اور ابنائے دار العلوم دیوبند اور اس کے بے شمار متوسلین سے خصوصاً اپیل کرتا ہے کہ دولت نظام کے تحفظ و بہبودی کے لئے ہر جائز اور ممکن سعی عمل میں لائیں۔ اور مخالفین حکومت دکن کے خلاف منظم آواز بلند کر کے اپنا انسانی اور اسلامی فرض ادا کریں۔

یہ اجلاس عام حکومت دکن کی معدلت گستری سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی اصلاحی اسکیم میں وقتی پروپیگنڈہ سے متاثر ہوئے بغیر عام رعایا بالخصوص مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا پورا پورا خیال رکھے گی۔

(محمد مبارک علی نائب مہتمم دار العلوم دیوبند)

یاد رفتگاں میری والدہ جو نہایت صابر، شاکر، موحدہ، متبع سنت و پابند صوم و صلوٰۃ تھیں ۶۔ اپریل کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ! راقم چوہدری محمد اسحاق ٹیلر ماسٹر قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔

(۲) میری والدہ محترمہ صالحہ عابدہ ضعیف العمری میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ! (سید عبد الکریم امام مسجد اہل حدیث قول بازار بلہاری) (۳) میرا لڑکا عارضہ چیچک انتقال کر گیا۔ انا للہ! (حشمت علی گوہید کاندار لوہیاں خاص ضلع جالندھر) (۴) ہماری جماعت کے بزرگ مولوی نور محمد صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ! (راقم حافظ عبد اللہ عبد الغنی مالیر کوٹلہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

آل انڈیا ریلیف کمیٹی ۔۔۔۔ [illegible]

ملکی مطلع

ہماری شومئے قسمت

ہندوستان کا ستارۂ عروج ابھی افق سے بہت نیچے معلوم ہوتا ہے۔ خاصکر مسلمانوں کا ستارہ اس سے بھی بہت دور ہے۔ قرآن شریف کی آیت کریمہ ظہر الفساد فی البر والبحر ہندوستان کے حق میں پورے طور پر صادق آرہی ہے۔ ہندو مسلم فساد کی مثال بنارس جیسے پوتر شہر میں جو نمودار ہوئی ہے اس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ کئی دفعہ چوبیس چوبیس گھنٹوں کا نوٹس گورنمنٹ کی طرف سے دیا گیا یعنی آٹھ آٹھ پہر کے لئے اہل شہر کو گھروں میں بند کر دیا گیا۔ کوئی متنفس مکان سے باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ پولیس اور فوج گشت کر رہی تھی اس پر بھی باہم لڑنے والوں کی طبیعتوں پر کچھ اثر نہ ہؤا۔ آج تک بھی اکا دکا حملے برابر جاری ہیں۔ فریقین کے مکانات بکثرت جلائے گئے۔ مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی اسی لئے شریک جلسہ کانفرنس نہیں ہوسکے یہ تو ہے وہ حالت جو عرصہ دراز سے ہندوستانیوں کو مرض مزمن (مہلک) کی طرح لگ رہی ہے۔ ابھی اسمیں افاقے کا کوئی نشان ظاہر نہیں ہؤا تھا کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد پیدا ہوگیا۔ مسلم قوم کی دو جماعتوں کا آپس میں لڑنا غضب الہٰی کی آگ سے کھیلنا ہے۔ اور اپنے آپ کو آیہ کریمہ

اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ (اگر خدا چاہے تو تمہیں گروہ گروہ کرکے آپس میں لڑادے) کا مصداق ثابت کرنا ہے۔

لکھنؤ میں شیعہ سنی کی لڑائی سُن کر ترکی اور ایران کی جنگیں یاد آجاتی ہیں۔ جہاں اذان میں ایک آواز۔ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ سُن کر تلواریں میان سے نکل آتیں اور لاکھوں فرزندان اسلام تہ تیغ کئے جاتے حالانکہ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہ تھا۔ محض نفسانیت تھی۔ شیعہ کی معتبر کتاب (من لا یحضرہ الفقیہ) کے مصنف کو خدا جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس فتنے کی آگ پر ٹھنڈا پانی ڈالنے کو یہ فتویٰ دیا کہ

اذان میں یہ فقرہ کہنا فرقہ بدعیہ ملعونہ کی ایجاد ہے"

خیر یہ تو ایک پرانا قصہ ہے۔ حال کے واقعات پر افسوس ہوتا ہے کہ لکھنؤ میں شیعہ اور سنی آپس میں اس طرح لڑتے ہیں جس طرح کبھی ہندوستان میں مہا بھارت کی لڑائی ہوئی تھی۔ لطف یہ ہے کہ اسلام کا کوئی اصولی مسئلہ زیر بحث نہیں ہے۔ سنیوں کا دعویٰ تھا کہ ہم مدح صحابہ جلسوں اور جلوسوں کی شکل میں پڑھنے کا حق رکھتے ہیں۔ شیعہ اس کے سخت مخالف تھے۔ حکومت یوپی نے سنیوں کو جلسوں اور جلوسوں میں مدح صحابہ پڑھنے سے روکا تو انہوں نے سول نافرمانی شروع کرکے جیلخانوں کو بھر دیا۔ آخر حکومت نے اجازت دیدی کہ جب چاہیں جلسوں اور جلوس کی شکل میں مدح صحابہ پڑھ سکتے ہیں۔ (اس قسم کے واقعات کے متعلق ہم اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں۔ جو کچھ لکھتے ہیں فریقین کے جذبات کے ماتحت لکھتے ہیں) شیعہ سے اس کی برداشت نہ ہوسکی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ کوئی ایسا نعرہ تجویز کرتے جو اجازت دینے والی حکومت کے برخلاف ہوتا۔ مگر ان سے اتنا انصاف نہ ہوسکا۔ پرانی عادت کے مطابق انہوں نے سنیوں سے بدلہ لینے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر تبرہ بازی شروع کردی جس کا وہ پہلے سے نوٹس دے رہے تھے۔

ہمارے ملک پنجاب میں ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک خاص قوم کی دو عورتیں باہم لڑ رہی تھیں۔ ایک کے مونہہ سے محلے کی مسجد کے ملاں کا نام نکل گیا۔ دوسری نے ملاں کو دو چار صلواتیں سنا دیں۔ تیسری نے اور زیادہ ملاں صاحب پر عنایت فرمائی۔ یہاں تک کہ ملاں صاحب لاحول پڑھتے ہوئے گلی سے نکل گئے مگر وہ انہی کو کوستیں رہیں۔

یہی مثال لکھنؤ کے شیعوں کی ہے کہ سنیوں کو اجازت تو حکومت نے دی ہے مگر وہ صحابہ کرام رضہ کو تبرا کہہ کر سنیوں کا دل دکھاتے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کے مقابل بجائے تبرو بازی کے یہ کہتے پھرتے کہ کانگرسی حکومت برباد ہا۔ کیونکہ کانگرسی حکومت نے اجازت دی ہے۔ اب سینکڑوں کی تعداد میں شیعہ تبرا بازی کرکے جیل میں جارہے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ تبرا کہنے پر گرفتار ہوتے ہیں۔ پولیس لاریوں میں سوار کرکے جیل میں لے جاتی ہے تو سواری کی حالت میں بھی صحابہ کرام پر تبرا کہتے جاتے ہیں۔

ادھر پنجاب کے شیعہ شاید اس غم و غصہ میں ہونگے کہ پنجاب میں یہ فساد کیوں نہیں پھیلا۔ اس لئے وہ اس آگ کو ہوا دیتے ہیں کہ بھڑک اٹھے تو پنجاب میں بھی پھیل کر خرمن امن کو برباد کردے۔ اخبار "شیعہ" لاہور کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں کہ:-

"آج سے تیرہ سو سال قبل جس طرح یزیدی حکومت نے حق و صداقت کو مٹانے اور اسلام کی بیخ و بنیاد کو جڑ سے اکھیڑنے کے لئے اہل بیت رسول صلعم پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا۔ اسی طرح حکومت یوپی نے اہل بیت رسولؐ کے نام لیواؤں پر ظلم و جور شروع کر دیا ہے اور جس طرح میدان کربلا میں آل رسول کو مٹانے کی ناپاک کوشش عمل میں لائی گئی تھی بعینہ آج لکھنؤ میں مدح صحابہ کے بہانہ سے عظمت آل رسول کو عوام کے دلوں سے محو کرنے کی بنیاد رکھی جارہی ہے۔ اور مدح صحابہ کے نام سے وہ وہ خرافات بکے جارہے ہیں کہ جن سے اہل بیت رسولؐ کی نہ صرف توہین ہوتی ہے بلکہ حقیقی اسلام پر پردہ ڈال کر اسے نیست و نابود کرنا مقصود ہے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ جس طرح سید الشہداء نے حق و صداقت کے پیش نظر اپنے تمام عزیز و اقارب کو قربان کردیا تھا اسی طرح آج ہمارا بھی فرض ہے کہ اپنی پوری قوت سے اس دور یزیدیت کا مقابلہ کریں۔ اور مالی جانی قربانی کے علاوہ اپنے بال بچوں کو حق و صداقت پر قربان کردیں اور عظمت آل محمدؐ میں ذرہ بھر فرق نہ آنے دیں۔"

کس قدر اندھیر ہے کہ یزیدی مشن کو تقویت

چھپاتے اور اس کے گھٹے ہوئے وقار کو ابھارنے کی غرض سے علانیہ آل رسول کی توہین کی جارہی ہے اور اسے مدح صحابہ کا نام دیکر تمام دنیا کو شیعوں کے خلاف صف بستہ کھڑا کیا جارہا ہے اور حکومت یوپی یہ سمجھ رہی ہے کہ اکثریت کے مقابلہ میں اقلیت کے جذبات مذہبی کو دبالیا جائے گا جو قطعی غیر ممکن ہے۔ ہم حکومت کو یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ فرقہ شیعہ اس بزرگوار کا نام لیوا ہے جس نے لاکھوں کے مقابلہ میں بہتر نفوس سے مقابلہ کیا اس قدر اقلیت کے باوجود اسے ایسی عظیم الشان فتح حاصل ہوئی کہ آج دنیا جہان میں حسینؑ ہی کا نام باقی ہے۔ اور یزیدیت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوگیا۔ شیعیان لکھنؤ نے بہت بڑی قربانی پیش کرکے اپنا فرض ادا کردیا۔ ہندوستان بھر سے حسینی رضا کاروں کی روانگی شروع ہوگئی ہے شیعہ سب کچھ برداشت کرسکتے ہیں لیکن رسولؐ و آل رسولؐ جنہوں نے میدان کربلا میں اپنے خون سے شجر اسلام کی آبیاری کی ان کی توہین کسی طرح برداشت نہیں کرسکتے۔ اگر حکومت نے اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے اپنے غلط فیصلہ کو منسوخ نہ کیا تو اسے سمجھ لینا چاہئے ہندوستان کے تین کروڑ[1] شیعہ جیل جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور اسی پر اکتفا نہ سمجھی جائے بلکہ ان کے جیل جانے کے بعد بچوں کی باری آئیگی اور سب سے آخر میں مخدرات آل اطہار کی تاسی میں ہماری مستورات قربانیاں پیش کریں گی۔

شیعو! تمہاری غیرت وحمیت کا امتحان ہے اور تمہارے اس دعوے کو آزمانا ہے کہ تم میدان کربلا میں ہوتے تو کس جوش سے حسینؑ پہ قربان ہوتے

[1] یہ تین کروڑ بالغ ہیں تو اسی قدر عورتیں ہونگی۔ چھ کروڑ ہوئے مردم شماری کا اوسط حساب ہے کہ ہر گھر میں اوسطاً چھ بچے ہیں۔ تو اسی حساب سے شیعہ کا کل شمار ہندوستان میں بارہ کروڑ ہوا۔ کل مسلم آبادی ۸۰ کروڑ کے درمیان ہے۔ ناظرین اس دعوے کی صداقت جانچ لیں۔ (اہلحدیث)

آج لکھنؤ میدان کربلا کا نمونہ بنا ہوا ہے۔ اور اگرچہ امام حسینؑ موجود نہیں ہیں لیکن نائبین امام (حضرات مجتہدین لکھنؤ) ھل من ناصر ینصرنا کی صدا بلند کرکے آپ کو اپنے فرائض ملی کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہماری قوم کے بوڑھے حضرت حرؑ اور حضرت ہانی کی تاسی کریں اور نوجوان شہزادہ علی اکبر و شہزادہ قاسم کے نقش قدم پر چل کر قربانیاں پیش کریں اور ہماری قوم کی مخدرات اس کے لئے تیار ہیں کہ وہ خوشی سے اپنے بچوں کو علی اصغر کی طرح قربان کردیں اور وقت آنے پر وہ خود بھی اسیری اختیار کرکے کوفہ وشام کے بھولے ہوئے منظر کو از سر نو دنیا میں آشکارا کردیں۔

آج دنیائے شیعیت میں زلزلہ آگیا ہے۔ اور مرکز شیعیت پر ظلم وجور کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اغیار آل رسول کی توہین برسر عام کرنے میں کامیاب ہوچکے ہیں۔ مقامی شیعہ اس سے اظہار بیزاری کرنے کے جرم میں ہزاروں کی تعداد میں قید وبند میں ڈال دیئے گئے ہیں۔ ان پر کھانا پانی بند کیا جاچکا ہے اور انہیں سخت سے سخت اذیتیں پہنچائی جارہی ہیں تاکہ وہ اپنے عقائد سے باز رہ کر حق وصداقت کا ساتھ چھوڑ دیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنا گھر بار چھوڑ کر اپنے بال بچوں کو خدا کے سپرد کرکے حفاظت مذہب کے لئے لکھنؤ چلیں اور اس شان سے چلیں کہ کفن زیب تن ہوں، دل میں واقعہ کربلا کی یاد ہو اور زبان پر حسینؑ کا نام ہو۔ اگر سر بھی تن سے جدا ہوجائیں تو اپنے عزم واستقلال پر قائم رہیں۔ دنیا کی کوئی حکومت ہمارے ان جذبات کو نہیں دبا سکتی۔

ان سطور لکھنے کے بعد مزید لکھنے کی تاب باقی نہیں رہی۔ آنکھوں میں آنسو ہیں اور دل بے چین ہے۔ باوجود بے حد اصرار کے انجمن تنظیم المومنین کا حکم نامہ صادر نہیں ہوا ورنہ لکھنؤ جانے کے لئے بالکل تیار بیٹھا ہوں۔" (شیعہ لاہور۔ مورخہ ۱۶-اپریل ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث خدا شر وفساد کا خاتمہ جلدی کرے۔ تاکہ مسلم قوم کے دونوں فریق باہم شیر وشکر ہوکر آیت اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا نمونہ دکھائیں۔

سرکاری اعلان

اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ پنجاب میں موٹر سپرٹ کی فروخت پر ٹیکس لگائے جانے کا قانون نمبر ۵ ۱۹۳۹ء جو پنجاب گزٹ کی غیر معمولی اشاعت مورخہ ۲-اپریل ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا تھا۔ ۱۹-اپریل ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا جائیگا۔ قانون مذکور کے ماتحت ہر امپریل گیلن پر ایک آنہ تین پائی کی شرح کے حساب سے ٹیکس لگایا جائیگا۔ اور ۱۹-اپریل ۱۹۳۹ء کو یا اس کے بعد موٹر سپرٹ کی تمام پرچون فروختوں کے متعلق فراہم کیا جائیگا۔ کوئی شخص جو موٹر سپرٹ میں بطور خوردہ فروش کاروبار کرتا ہو اور اس کے پاس ۱۹ جون ۱۹۳۹ء کو یا اس کے بعد اس قانون کے ماتحت ایک باقاعدہ لائسنس نہ ہو جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہوسکتی ہے یا اسے کسی موٹر سپرٹ کی فروخت کے متعلق جو وہ خود کرے یا اس کی طرف سے کی جائے واجب الوصول ٹیکس سے دوگنا رقم کے مساوی جرمانہ کیا جاسکتا ہے (دونوں میں سے جو زیادہ رقم ہو وہ جرمانہ کی سزا ہوگی)۔ اس قانون کے ماتحت کوئی شخص اس ضلع کے پٹرول ٹیکشن افسر سے درخواست کرنے پر لائسنس حاصل کرسکتا ہے جہاں وہ کاروبار کرتا ہو اس کے لئے پانچ روپیہ فیس ادا کرنی پڑیگی۔ ہر ایسا لائسنس تجدید کے بغیر اس مدت کے بعد سے جب لائسنس دیا گیا ہو آئندہ ۳۱ مارچ تک جائز ہوگا۔ لیکن لائسنس ہر سال دوبارہ جاری کرایا جاتا ہے۔ قانون مذکور کے ماتحت مسودہ قواعد ان اشخاص کی اطلاع کے لئے جن پر اس کا اثر ہوگا عنقریب پنجاب گزٹ میں شائع کیا جائیگا۔ اس کی اشاعت کے تین دن گذر جانے پر ان اعتراضات اور تجاویز کے ساتھ جو عرصہ مذکور کے دوران میں اس بارہ میں موصول ہونگی مسودہ مذکورہ پر غور کیا جائیگا۔ قانون اور مسودہ قواعد کی نقول

بیمۂ زندگی
ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔
بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی
اورنٹیل
کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگِ بنیاد رکھتے ہیں۔
دیر نہ کریں
بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں
مزید معلومات کے لئے
اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ
ہیڈ آفس بمبئی
قائم شدہ ۱۸۷۴ء
یا
سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے
(۴۸۸)
ہندوستان کی جڑی بوٹیاں (حصہ اول) مصنفہ حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب مصنف "کنز المجربات" وغیرہ۔ جس میں ہندوستان کی
جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی۔ ہزارہا کتب کی ورق گردانی۔ لاتعداد
حکماء کرام سے تبادلۂ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات، صدریات، مخفیات
سنیاسیات اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت سوا پانچ سو صفحات۔
آپ ضرور منگوائیں۔ بڑی مفید چیز ہے۔ قیمت تین روپے۔ محصول ڈاک ۸
ائمہ تلبیس
مصنفہ مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری۔ "ائمہ تلبیس" کی دو حیثیتیں ہیں۔ اول علمی اور تاریخی۔
دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور
مفصل کوشش ہے۔ جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے
ہیں کہ زبان اُردو کو اس پر بجا فخر ہونا چاہئے ۔۔۔ عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، مہدویت کے دعوے
کرکے عوام کو لوٹنا رواج ہو گیا ہے۔ "ائمہ تلبیس" پڑھنے والوں کے لئے بہت عمدہ کتاب ہے اور بصیرت افروز
ثابت ہوگی۔ ملک کے ممتاز علماء اور اکابرین نے اسکو بہت پسند کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت
رئیس قادیان
از مصنف ممدوح۔ مرزائیت کی تردید میں ایک تازہ تصنیف
کی زندگی کے حالات جدید طرز پر۔ ایسے حالات آپ کو کسی اور کتاب میں نہ ملیں گے
جب تک کتاب شروع کر کے پوری پڑھ نہ لیں۔ چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ قیمت حصہ اول عہ۔ دوم عہ
مندرجہ کتب منگوانے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر
سرمہ نور العین
(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک
سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر
علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ۔
پتہ۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)
آبِ شفا
بدہضمی۔ کھٹی ڈکاریں۔ بھوک کم۔ معدہ کمزور وغیرہ کے علاوہ
درد سر۔ درد دانت۔ درد سینہ۔ شکم۔ کمر۔ جوڑوں کا درد۔ ہیضہ اور
پیچش وغیرہ کا مجرب اور فوری الاثر علاج ثابت ہو چکا ہے
پتہ۔ منیجر امرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۲۶

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤساء و جاگیرداروں سے ...

عام خریداران سے ...

" " ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۷۹۱)

فہرست مضامین

قطعات

(نتیجۂ فکر جناب عبدالخالق صاحب تشنہ دیناگری)

اے مسلماں! اب تلک تقدیر پر روتا ہے تو
یعنی یہ عزّ و وقار اپنا یونہی کھوتا ہے تو
غیر قومیں بر سرِ اوجِ کمال ہیں جلوہ گر
لیکن اب تک خوابِ غفلت میں پڑا سوتا ہے تو

کل تلک تھا ربع مسکوں پر ترا سکّہ رواں
اب وہ حالت ہے تری کہ الحفیظ و الاماں
اس جہانِ رنگ و بو میں یہ ترا لٹتا وقار
چرخِ کجرفتار پر بھی ہے بہت حد تک گراں

جذبۂ ملت ذرا بھی تجھ میں اب باقی نہیں
اتفاق و اتحاد اور وہ وفا باقی نہیں
تابشِ ایماں گئی اور جوشِ ملت بھی گیا
غرضیکہ تجھ میں مسلماں کچھ رہا باقی نہیں

اٹھ کر تو اب برق بن کر خرمنِ باطل جلا
جرعہ جرعہ تو نے توحید کا سب کو پلا
دائما ... اپنا مسلماں رکھ نظر
پھر سے پیدا کر تو پہلی سی فدا ...

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں گرمی روزبروز بڑھ رہی ہے۔

—— یکم مئی کو لیبر فیڈریشن کی طرف سے جلیانوالہ باغ امرتسر میں زیرصدارت پنڈت جواہرلال نہرو یک روزہ کانفرنس ہوگی۔ اس فیڈریشن کی طرف سے مالک کارخانہ دار ایسوسی ایشن امرتسر کو چٹھی لکھی گئی تھی کہ یکم مئی کو کارخانے بند رکھیں۔ مگر ایسوسی ایشن نے اس روز چھٹی نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— چارٹرڈ بنک امرتسر سے ایک شخص نے اپنی ساس کے نام سے بیس ہزار روپیہ ایک عورت کو اپنی ساس ظاہر کرکے برآمد کرالیا۔ معاملہ پولیس کے زیرتحقیق ہے۔

—— میونسپل کمیٹی امرتسر کی طرف سے شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے ایک ہزار روپیہ دینے کی خبر جو سابقہ پرچہ میں شائع ہوئی ہے اسکی تردید ہوگئی ہے۔ گورنمنٹ نے اس کی منظوری نہیں دی۔

—— لاہور میں کسانوں کا ستیہ آگرہ جاری ہے۔ ایک ہزار سے زائد گرفتاریاں ہوچکی ہیں۔

—— مولانا عبید اللہ سندھی نے بنگال پراونشل جمعیۃ العلماء کی کانفرنس (جو ۲-۳-۴ جون کو کلکتہ ہو رہی ہے) کی صدارت قبول کر لی ہے۔

—— پنجاب اسمبلی میں ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوگئی ہے۔ اس پر آیندہ اجلاس میں بحث ہوگی۔ نیز ممبران اپوزیشن کی طرف سے وزارت کے خلاف بھی تحریک پیش ہوگئی ہے۔

—— حیدرآباد دکن ایجی ٹیشن بدستور جاری ہے پنجاب کے ہر شہر و قصبہ سے آریوں کی طرف سے جتھے جا رہے ہیں۔

—— لکھنؤ میں فرقہ شیعہ کی طرف سے تبرہ ایجی ٹیشن جاری ہے۔ پنجاب سے بھی جتھے جا رہے ہیں۔

—— آیندہ ماہ مئی میں سردار پٹیل مشرقی افریقہ کو روانہ ہوجائینگے۔

—— کلکتہ میں ایک گھر کے چار افراد بجلی کو چھونے سے ہلاک ہوگئے۔

—— آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں جو کلکتہ میں منعقد ہونے والا ہے۔ تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق ایک رزولیوشن پیش ہونے والا ہے۔

—— راجکوٹ کے حالات ابھی درست نہیں ہوئے گاندھی جی اور دربار ویروالا میں جو گفت و شنید جاری تھی پھر ٹوٹ گئی ہے۔

—— حکومت سپین کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جبرالٹر پر حملہ کی خبر بے بنیاد ہے۔

—— اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۴۔ ۱۵ مئی کو میڈرڈ میں جشن فتح منایا جائیگا۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ منگولیا کے اندرونی حصوں میں جاپانی فوج نے چینی فوج کو بھگا دیا ہے۔ ایک مقام پر قبضہ بھی کر لیا ہے۔

سب سے پہلے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر

حساب دوستاں

ملاحظہ فرمائیں

—— انگلستان سے بڑی مقدار میں سونا امریکہ کو بھیجا جا رہا ہے۔ ۲۱۔ اپریل کو ۲ کروڑ روپیہ کا سونا نیویارک بھیجا گیا ہے۔ جب سے جرمنی نے چیکوسلواکیہ پر قبضہ کیا ہے تب سے اس وقت تک برطانیہ ۱۱ کروڑ بیس لاکھ پونڈ کا سونا امریکہ کو بھیج چکا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ محمد افضل خان شنواری نے اپنے آپ کو افغان گورنمنٹ کے حوالے کر دیا ہے۔ گورنمنٹ نے اس کو معاف کرنے اور اس کی ضبط شدہ جائداد کو واپس کر دینے کا اطمینان دلایا ہے۔

—— لاہور۔ مزنگ کے قبرستان میں مُردوں کو دفن کرنے اور قبر کھودنے کے متعلق گورکنوں اور مسلمانوں میں تنازع پیدا ہوگیا ہے۔ حق ملکیت کی بنا پر عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر کر دیا گیا ہے۔

—— کلکتہ کے ایک بڑے جوتشی نے پیشگوئی کی ہے کہ آئندہ چند ہفتوں تک کلکتہ میں ایک زبردست زلزلہ آئیگا۔

—— ایک نمائندہ پریس نے صدر کانگرس سے ملاقات کے دوران میں سوال کیا کہ اگر ورکنگ کمیٹی کی ترتیب کے متعلق گاندھی جی کے ساتھ سمجھوتہ نہ ہوسکا تو آپ کیا کرینگے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یا تو میں ورکنگ کمیٹی خود مرتب کرونگا یا مستعفی ہوجاؤنگا۔

—— لندن۔ مسٹر ایمری ممبر پارلیمنٹ ایوان دارالعوام میں ایک رزولیوشن پیش کرنے والے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے تمام اسلحہ اور روپیہ پر گورنمنٹ کا قبضہ ہو۔

—— مصر میں ۲۲۔ اطالوی جاسوس جو ایک نہر کی تعمیر میں بطور مزدور کام کر رہے تھے ان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے قبضہ سے اہم دستاویزات۔ نقشے اور چٹھیاں برآمد ہوئیں۔

—— لندن۔ دارالعوام میں نرسنگ (دایہ گری) پر بحث کرتے ہوئے مسٹر ویلیٹ نے ایک لاکھ لیڈی والنیٹرز کی جو جنگ کے دوران میں بطور نرس کام کرسکیں۔ اپیل کی۔ نیز یہ بھی کہا کہ جنگ کے پہلے ۲۴ گھنٹوں میں دو لاکھ بستروں کی ضرورت ہوگی۔

مضامین آمدہ | مولوی عبدالعزیز صاحب۔ مولوی محمد عثمان صاحب۔ نسیم صاحب امی۔ منشی محمد خان۔

غیر مقبولہ | درود شریف۔ قادیانی نبوت کی آواز۔

جماعت اہل حدیث ہوشیار ہوجائے

ایک شخص جو اپنا نام حکیم نذیر بتلاتا ہے۔ مسکن بلوچستان۔ حلیہ یہ ہے۔ لمبا قد۔ پتلا جسم رنگ گورا۔ داڑھی کٹی ہوئی۔ عمر تقریباً تیس سال ہوگی جہاں جہاں اہل حدیث افراد ہیں دورہ کر رہا ہے۔ اپنے آپ کو مصیبت زدہ بتلا کر خوب چندہ وصول کر رہا ہے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کئی جگہ جماعت اہل حدیث کو دھوکہ دے چکا ہے۔ لہذا جماعت اہل حدیث ایسے شخص سے ہوشیار ہوجائے۔ بعض جگہ مع دو ساتھیوں کے نمودار ہوتا ہے۔ (نامہ نگار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۷- ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

مقالات اسلامیہ بجواب سوالات آریہ

آریوں کے گرو سوامی دیانند یا ان کے نام سے کسی آریہ پنڈت نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں جو غیر محققانہ اعتراضات قرآن مجید پر کئے ہیں۔ ہم ان کے جوابات سے عرصہ ہوا فارغ ہو چکے تھے اور سمجھا تھا کہ اس قسم کے اعتراضات گئے زمانے میں تو ہو سکتے تھے اس علمی ترقی کے زمانے میں شائد آریہ سماجی بھی پیش کرتے ہوئے جھجکیں گے۔ مگر آریہ ویر" ۳۰- اکتوبر ۱۹۳۸ء دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ابھی تک کل آریہ علمی روشنی میں نہیں آئے بلکہ پرانی لکیر کے فقیر بنے بیٹھے ہیں۔ آریہ ویر کے سوالات کو ہم نے معمولی نظر سے دیکھ کر پھینک دیا تھا مگر بعض مسلم احباب کے توجہ دلانے پر آج ان پر کچھ لکھتے ہیں۔ سوالات کی سرخی ہے:-

"مسلمان علماء سے سوالات"

پہلا سوال | اسلام کی تعلیم ہے کہ جو آدمی حضرت محمد صاحب پر ایمان لائینگے انہیں بہشت میں دوسری نعمتوں کے علاوہ ستر حوریں ملیں گی۔ مہربانی کر کے بتایا جائے کہ یہ ارشاد تو مردوں کے لئے ہوا۔ عورتوں کو کیا ملے گا؟ (آریہ ویر لاہور صفحہ ۱۳ - حصہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

جواب | ستر حوروں کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر فتح البیان [illegible]

سوال ۲ | جنت یا بہشت کے متعلق قرآن شریف میں لکھا ہے کہ وہاں دودھ کی نہریں ہوں گی۔ اب سوچنا یہ ہے کہ دودھ کہاں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا جواب تو یہی ہے کہ دودھ گائے بھینسوں سے پیدا ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ بہشت میں گائے بھینسیں ضروری ہونگی۔ اگر گائے بھینسیں ہیں تو گوبر بھی ضرور ہوگا۔ گوبر سے مچھر اور مچھر سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بہشت میں گائے بھینسوں کے چارہ کے لئے کھیت بھی ضرور ہونگے اور آدمی بھی جو ان کھیتوں کو سنبھالنے والے ہل چلانے والے اور بیج بونے والے ضرور ہوں گے۔ اس طرح وہ تمام اشیاء جو اس دنیا میں دیکھنے میں آتی ہیں ضرور موجود ہونگی تو پھر یہ بتائیں کہ بہشت اور اس دنیا میں فرق کیا ہے؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

جواب ۲ | سائل نے قانون قدرت پر غور نہیں کیا کہ وہ کتنا وسیع ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض چشموں کے پانی نہایت ٹھنڈے اور شیریں نکلتے ہیں اور بعض کے کڑوے۔ بعض کے اتنے گرم کہ چاول ابل جائیں اور چاول پک جائیں۔ یقین نہ ہو تو مونگھیر یا منڈی ضلع بڑودہ وغیرہ مقامات میں دیکھیں جو ہمارے دیکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح قدرت ہے کہ پانی کے چشموں کی طرح دودھ کا چشمہ بھی جاری کر دے۔ یہ کام محال نہیں ہے۔ اگر آریہ سوال اٹھائیں کہ یہ مروجہ قانون قدرت کے خلاف ہے تو وہ ہمیں بتائیں جوان جوان آدمیوں کا پیدا ہو جانا اور پھر اس سلسلے کا بند ہو جانا کیوں ہے۔ بس آپ کا سارا اعتراض جڑ بنیاد سے اکھڑ گیا جو آپ نے ستیارتھ پرکاش سے اخذ کیا ہے۔

سوال ۳ | قرآن شریف میں آیا ہے کہ جنت میں سونے کے زیورات ملیں گے۔ اس لئے وہاں سنار ہونے ضروری ہیں۔ زیوروں کو بنانے کے لئے آگ ضروری ہے مگر اس کے برعکس آگ کا ہونا اسی قرآن شریف میں دوزخ میں بتایا گیا ہے اور بہشت کو اس سے مبرا بتایا گیا ہے۔ اس کے متعلق مسلمان علماء کے پاس کیا جواب ہے؟ کیا وہ بہشت میں آگ ہونا مانتے ہیں؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

جواب ۳ | یہ سوال بھی قانون قدرت کو محدود سمجھنے پر ہے۔ آریہ مترو! اب تو دستکاری کی جگہ مشینری نے لے لی ہے۔ مشینری کے ہوتے ہوئے آپ کا یہ سوال بے معنی ہے۔ خدا کی قدرت سے زیور سازی کی مشین بن جائیگی جو ملائکہ کے ذریعہ روزانہ اپنا کام کریگی دستکاری کی حاجت نہیں۔

سوال ۴ | جنت اور دوزخ کس جگہ واقع ہیں؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

جواب ۴ | جنت دوزخ کی جگہ زمین ہی ہے۔ جنتی کہیں گے الحمد للہ الذی اورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء۔ (خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں بہشت کا وارث کیا۔ جہاں ہم چاہتے ہیں جنت میں جگہ لے لیتے ہیں)

سوال ۵ | بہشت میں شراب کا ملنا بھی بتایا گیا ہے۔ یہ کیوں؟ جس چیز کو اہل اسلام یہاں ناپاک اور بری چیز خیال کرتے ہیں۔ وہ بہشت میں خدا نے کیوں حلال کر دی؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

جواب ۵ | یہ بہت بھاری مغالطہ ہے جو آریہ [illegible]

دیا کرتے ہیں۔ سنئے! جنت کی شراب کے ساتھ طہورا کا لفظ بھی ہے۔ یعنی شرابا طہورا۔ جس کے پورے الفاظ یہ ہیں:-

اسقاھم ربھم شرابا طھورا

یعنی پروردگار اہل جنت کو پاک شراب پلائیگا۔

پاک شراب سے مراد ہے بے نشہ۔ جس کی شان میں یہ ارشاد ہے۔ لا فیھا غول ولا ھم عنھا ینزفون (نہ اس میں چکر ہوگا نہ اس کی وجہ سے متوالے ہونگے) نشہ والی شراب کو قرآن مجید نے نجس قرار دیا ہے۔ پڑھئے انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان۔ بت پرستی اور شراب وغیرہ یہ ناپاک شیطانی کام ہیں۔ پس جو ناپاک ہے وہ حرام ہے جو پاک ہے وہ حلال ہے۔ اس کی مثال آریہ اصول کے مطابق یہ ہے کہ دو ہنڈیوں میں دال پکی ہے۔ ایک میں گوشت بھی ملا ہوا ہے اور ایک خالی ہے۔ آریہ خیال کے مطابق گوشت والی دال کھانے کے قابل نہیں ہے اور بلا گوشت دال کھانے کے قابل ہے۔ یہی فرق ہے دنیاوی شراب نجس اور اخروی شراب طہور میں۔

سوال ۶ قرآن شریف کی سورہ اعراف میں آیا ہے کہ خداوند تعالٰے نے تمام مخلوقات اور زمین اور آسمان چھ دن میں پیدا کئے۔ بتاؤ کہ جب دن نہ تھا تو خدا نے کس طرح اندازہ لگایا۔ ساتھ ہی قرآن میں تو لکھا ہے کُنْ فَیَکُوْنَ" یعنی جس وقت خداوند کریم کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس وقت ہو جاتی ہے۔ تو اس کا کیا مطلب کہ چھ دنوں میں تمام مخلوقات پیدا کی۔ اس کن کے بیان کے متعلق تو مخلوقات اُس وقت ہو جانی چاہئے تھی۔ جس وقت کہ خدا نے خیال ہی کیا۔ تو پھر چھ دن رات کیا معنی رکھتے ہیں؟ (حوالہ پرچہ مذکور)

جواب ۶ اس میں بھی آریہ سماج کو بہت پرانی غلطی ہے وہ تعصب کے مارے قرآن مجید کے لفظوں کو نہیں دیکھ سکے۔ اگر دیکھتے تو یہ جان جاتے کہ زمین کی صورت موجودہ میں پیدا ہونے تک بے حساب کیفیات ہیں جیسے انسانی بچہ کے پیدا ہونے میں بعض کیفیات ہیں۔ ہر کیفیت کو کن کہا جاتا ہے اور وہ ہو جاتی ہے۔ پھر دوسری کو کن کہا جاتا ہے اور وہ ہو جاتی ہے اس کے بعد پھر تیسری اور پھر چوتھی۔ پس آیت واقعہ کی تصدیق اور واقعہ آیت کی تائید کرتے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کی غلطی بتاتے ہیں۔

سوال ۷ قرآن میں لکھا ہے۔ خدا جس کو چاہے سیدھے راستے لگائے۔ جس کو چاہے بُرے رستے میں لگا دے۔ اس سے ثابت ہُوا کہ نیکی بدی آدمی کے اختیار میں نہیں ہے۔ اور جو کچھ کرتا ہے۔ خدا ہی کرتا ہے۔ پس جب نیکی بدی کرانے کا ذمہ دار خدا ہو۔ تو اُسے بہشت و دوزخ بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

جواب ۷ خدا کن لوگوں کو ہدائت کرتا اور کن کو گمراہ کرتا ہے؟ یہ اس نے خود بتا دیا ہے۔ غور سے سنئے۔ یھدی الیہ من ینیب۔ جو خدا کی طرف جھکے خدا اس کو سیدھے راستے کی ہدائت کر دیتا ہے اور ما یضل بہ الا الفاسقین یعنی بدکاروں پر گمراہی کا حکم لگاتا ہے۔ ان معنی اور اس تفصیل پر کیا اعتراض۔ یہ تو بالکل ایسی مثال ہے جو کوئی طبیب یا ڈاکٹر کہے کہ میری دوا سے ان کو فائدہ ہوتا ہے جو پرہیز کرتے ہیں اور بدپرہیزوں کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچتا ہے۔

سوال ۸ مسلمان بڑی ڈھینگ مارا کرتے ہیں کہ اسلام خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہے۔ لیکن اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر خدا کے نام کے ساتھ محمد صاحب کا نام کیوں کلمہ میں لگایا گیا ہے اور ان پر ایمان لانا اتنا ہی ضروری کیوں سمجھا گیا ہے۔ جتنا خدا پر؟

(حوالہ پرچہ مذکور)

جواب ۸ ہاں صاحب ستیارتھ پرکاش میں بھی یہ سوال پیدا کیا گیا ہے جس کا مفصل جواب ہم نے "حق پرکاش" میں دیدیا ہُوا ہے۔ سنئے اللہ کو الوہیت میں وحدہٗ لاشریک جاننا اور پیغمبر کو اس کا رسول جاننا یہ شرک نہیں ہے۔ سوامی دیانند بھی اس صورت کو شرک نہیں سمجھتے۔ ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش سملاس چودھواں۔ ذرا اپنے آئینے میں منہ دیکھئے کہ ویدوں کے ملہمین (اگنی۔ وایو۔ آدت۔ انگرہ) کو ویدوں کا ملہم ماننا آریہ ایمان میں داخل ہے یا نہیں۔ یقیناً ہے تو پھر بہ نسبت اہل اسلام کے آریہ سماجی چار گنے مشرک ہوئے یا نہیں۔ پس ع

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

سوال ۹ حدیث میں لکھا ہے کہ حضرت محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ہماری امت میں سے دنیا میں ۷۲ فرقے پیدا ہونگے۔ ایک اُن میں ناجی یعنی نجات پانے والا ہوگا۔ اور باقی ناری یعنی دوزخی ہونگے۔ اب بتائیں کہ مسلمانوں مثلاً حنفی، شافعی مالکی، اہل سنت جماعت، اہل حدیث اور مرزائی وغیرہ کونسا فرقہ ناجی ہے؟

(حوالہ پرچہ مذکور)

جواب ۹ بہتر فرقے ہونے کی حدیث صحیح ثابت نہیں ہے۔ اس کا ذکر سفر العادۃ میں دیکھئے اور واقعات سے اس کی شہادت پوچھیں تو ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور جواب وہی دیتے ہیں جو اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نقل ہُوا ہے۔ یعنی ما انا علیہ واصحابی۔ یعنی وہ فرقہ حق پر ہے جو پیغمبر علیہ السلام کی سنت اور صحابہ کی روش پر ہو۔ نام اُس کا کچھ بھی ہو۔ مگر منظور نظر اس کو ہر حال میں اتباع سنت ہو اس کے متعلق ہمارا رسالہ "حیات مسنونہ" دیکھئے اور فائدہ اٹھائیے۔

قادیانی مشن

خدا کی طرف سے آنیوالوں کی شان اور ہمت بلند ہوتی ہے

امیر پیغام کا مغالطہ آمیز خطبہ

جماعت مرزائیہ کا یہ طریقہ کلام ہے کہ ایک لفظ جو متعدد معنیٰ رکھتا ہو اس کے ایک معنیٰ لیکر دوسرے معنیٰ کو مخلوط کر دیتے ہیں جو علم بیان کے بالکل خلاف ہے، مثلاً انسان کا لفظ قرآن مجید میں بُرے لوگوں کے حق میں بھی آیا ہے۔ ملاحظہ ہو کان الانسان کفورا۔ (انسان بڑا ناشکرا ہے) اور انبیاء علیہم السلام پر بھی انسان کا لفظ آیا ہے۔ تو کیا ان دونو مقاموں کو ایک کر دینا صحیح ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ امیر جماعت پیغامیہ نے اپنے خطبہ میں اس قسم کا ارتکاب کیا ہے۔ مرزا صاحب کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے خطبہ فرمایا ہے۔ جو "پیغام صلح" ۸-۲۹ اپریل میں شائع ہوا۔ اسکے مختلف مقامات اور فقرات یہ ہیں:-

اول:- حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اپنا مدمقابل عیسائیت کو چنا ہے۔

دوم:- لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کے مقام کو سمجھا نہیں۔ یہ شخص جو اس قدر بلند ہمت کا مالک ہے کہ اس قوم کے ساتھ ٹکر لگاتا ہے کہ جس سے ٹکر لگانے کے لئے سامان دنیا میں موجود نہیں۔ یہ دنیا کے معمولی انسانوں میں سے نہیں ہو سکتا۔

سوم:- آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت مرزا صاحب کے زمانہ سے قبل اور آپ کے زمانے کی ابتدا میں عیسائیت اور اسلام کا باہمی تعلق کیا تھا۔ مسلمان تو ہمیشہ حضرت عیسیٰ کو نبی مانتے چلے آئے ہیں۔ اور اسی لئے عیسائیت کو باوجود اس کے غلو کے برا نہیں کہتے تھے۔"

اہلحدیث ان تین فقروں میں مولوی محمد علی صاحب نے جو افسوسناک مظاہرہ کیا ہے ہمارے پاس اس کے اظہار کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ قول عیسائیت اور حکومت انگریزیہ کو ایک دکھا کر مرزا صاحب کی بہادری کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ غلط ہے۔ عیسائیت اور چیز ہے اور حکومت انگریزی اور چیز ہے۔ حکومت انگریزی کے مقابلے کے لئے اس کو سامان جنگ کی ضرورت ہے۔ جس کی بابت آپ نے فقرہ ۲ میں لکھا ہے کہ

ٹکر لگانے کے لئے سامان موجود نہیں۔

لیکن مذہب عیسائیت کے لئے کسی توپ و تفنگ کی ضرورت نہیں۔ پرائمری کا سمجھ دار لڑکا بھی یہ کام کر سکتا ہے اگر وہ سورہ اخلاص کا ترجمہ خوب سمجھتا ہو۔

دوم:- یہ فقرہ کیسا غلط ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے مسلمان عیسائیت کو بُرا نہیں کہتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب کی نسبت ہمیں یہ بدگمانی نہیں ہونی چاہئے کہ وہ مرزا صاحب سے پہلے علماء کی خدمات سے واقف نہیں ہیں۔ مولوی آل حسن کی خدمات بصورت کتاب دنیا میں موجود ہیں۔ مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی کی کتاب اعجاز عیسوی ناپید نہیں ہوئی۔ حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری کے مباحثات ابھی من بزرگوں کو یاد ہیں۔ سید ابو منصور دہلوی کی "نوید جاوید" دنیا میں موجود ہے۔ اسی قسم کی بہت کتابیں عیسائی مذہب کی تردید میں ملتی ہیں جو مرزا صاحب سے مبعوث بلکہ پیدا ہونے سے بھی پہلے کی ہیں۔ پھر یہ کیا ناقدری اور ناشکری بلکہ اخفاء حق ہے جو مرزا صاحب کی تعریف میں حد سے زیادہ کیا گیا ہے۔ یہ اسی طرح کی شاعرانہ ترنگ ہے جو کسی شاعر نے اپنے دوست کے حسن و جمال بتانے کو کہی ہے

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ہم مرزا صاحب کی تحریر سے واقعات پر مزید روشنی ڈالتے ہیں۔ موصوف نے مناظرہ عیسائیاں امرتسر میں آخری دن یہ کہا تھا:-

"میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا کہ جو فریق سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے"

(جنگ مقدس صفحہ ۱۸۹)

انسان کو خدا بنانے والا ڈپٹی آتھم مناظر عیسائیاں تھا مطلب اس پیشگوئی کا یہ تھا کہ آتھم پندرہ ماہ تک بسزائے موت جہنم میں ڈالا جائیگا۔ اس کی انتہائی تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۵ء تھی لیکن وہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو اصل میعاد سے بائیس ماہ بعد کو فوت ہوا۔ بس یہی ایک خصوصیت مرزا صاحب کی تھی جس کا اہل مرزا صاحب سے پہلے کوئی نہیں گزرا۔ اسی نے ملک سے مرزا صاحب کے حق میں یہ کہلوایا ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمہاری غلط گوئی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے غلط گو پہلے

سچ تو یہ ہے کہ اگر اس موقع پر علمائے اسلام ہوشیاری سے کام لیکر مرزا صاحب کو الگ نہ کر دیتے تو آج بقول سعدی مرحوم

بیا لائد ہمہ گاوان دہ را

تو تمام اہل اسلام کی گردن شرم کے مارے جھکی ہوتی۔ مولوی صاحب کو یقین رکھنا چاہئے کہ آج دنیا اس قسم کے مبالغات سننے کے لئے تیار نہیں ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ "اہلحدیث" زندہ ہے اور جب تک زندہ ہے احمدیت کے متعلق اس کا یہ اعلان رہیگا ؎

مجھ سا مشتاق زمانے میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

احمدی مثلث

ناظرین کو علم ہوگا کہ اتباع مرزا میں مشہور دو گروہ تھے۔ یعنی قادیانی اور لاہوری۔ اب زمانہ ترقی کا ہے ان دو گروہوں میں سے دو گروہ اور پیدا ہوگئے ہیں ایک

قادیانیوں سے پیدا ہوا - جن کو وہ مخرجین کہتے ہیں - اور وہ اپنا نام مجلس احمدیہ قادیان رکھتے ہیں - جن کے رہبر شیخ عبدالرحمن نومسلم المعروف مصری ہیں - انکا روئے سخن خلیفہ قادیان کی طرف ہے - دوسرا گروہ لاہوری ہے - ان میں سے ایک شاخ شیخ غلام محمد کی نکلی ہے - جس کا دعویٰ ہے کہ میں حسب پیشگوئی مرزا صاحب مصلح موعود ہوں - یعنی وہ شخص ہوں جو بقول مرزا صاحب امت مرزائیہ اور دوسرے لوگوں کی اصلاح کریگا - ان صاحب کے ساتھ دونوں فریق برسر جنگ ہیں - کوئی ان کو مخبوط الحواس کہتا ہے کوئی پاگل - مگر وہ اپنے خیالات پر بڑی مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں اور آخرکار انہوں نے دونوں فریقوں کو نوٹس دیا ہے کہ میرے ساتھ فیصلہ کرلیں - جس کی صورت یہ بتائی ہے کہ

میری تحریرات اور آپ لوگوں کی جوابی تحریرات ایک جماعت منصفہ کے سامنے پیش کی جائیں وہ جماعت منصفین اگر میرے حق میں فیصلہ کرے تو آپ دونوں (قادیانی خلیفہ اور امیر جماعت لاہوریہ) میرے ہاتھ پر بیعت کریں - اور اگر فیصلہ میرے خلاف ہو تو میں آپ کے ساتھ ہو جاؤنگا -

تجویز تو معقول ہے - اگر کوئی ذاتی غرض مانع نہ ہو تو اسپر عمل کرنا آسان ہے - امید ہے یہ چاروں فریق کچہریوں میں گردش کرنے کی بجائے باہم بیٹھ کر فیصلہ کرلیں گے -

ہمارا حق | اگر ہم اپنے حق کا بھی اظہار کریں تو بے جا بات نہیں ہوگی - اول تو یہ کہ ہم ان حضرات کی خدمت کے لئے کمربستہ رہینگے - ہماری جماعت ان صاحبوں کی ہر طرح خدمت کریگی اور فیصلہ کے بعد جو فریق غالب ہوگا اسکے ساتھ ہمارا مقابلہ ہوگا - جس کا مضمون ہوگا :-

"مرزا صاحب کا آخری فیصلہ"

ہم مدعی ہونگے کہ مرزا صاحب اس دعا آخری فیصلہ کے ذریعہ وہی ثابت ہوئے جو انہوں نے کہا تھا - اگر ثالث منصف ہمارے حق میں فیصلہ دیں تو ہمارا مدمقابل احمدیت چھوڑ دے - اگر ہمارے برخلاف فیصلہ ملے تو ہم مخالفت چھوڑ دیں گے -

امید ہے ہماری درخواست کو چاروں فریق نیک نیتی سے سمجھ کر توجہ فرمائینگے تاکہ آئے دن کے جھگڑے ختم ہوجائیں اور ہم سب مل کر اسلام کی خدمت کریں -

نوٹ | اس مقابلہ میں چاروں فریقوں کا ایک ایک نمائندہ مناظرہ میں لیا جائیگا جو اپنے رئیسوں کی طرف سے مجاز ہوگا اور ان چاروں فرقوں کے رئیس خود گفتگو کرینگے تو فبہا و نعمت -

جلسہ اہل حدیث کانفرنس فتحگڈھ چوڑیاں

اس جلسے کی جس قدر دھوم دھام تھی خدا کے فضل سے اس قدر بارونق ہوا - آج تک جتنے جلسے کانفرنس مذکور کے ہوئے ہیں ان میں سے رونق کے لحاظ سے کلکتے کا جلسہ سب سے بڑھ کر تھا - لیکن فتحگڈھ چوڑیاں کا جلسہ بھی کثرت شرکاء کی وجہ سے کلکتہ کے جلسہ سے کم نہ تھا بلکہ ایک وجہ سے زیادہ - کیونکہ کلکتہ خود ایک ایسا شہر ہے جہاں لاکھوں کی آبادی ہے - وہاں ہزاروں کا اجتماع ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے - مگر فتحگڈھ چوڑیاں کا قصبہ اتنا مختصر ہے کہ وہاں ساری آبادی چھ ہزار کی ہے - وہاں کلکتہ کے برابر مجمع ہو جانا اور پھر منتظمین کا اس کو برداشت کرلینا واقعی تعریف کے قابل اور خدا کے شکریہ کا مستحق ہے - جلسہ میں چونکہ دیہات پنجاب کے لوگ زیادہ شریک تھے جو اردو زبان سے زیادہ مانوس نہیں تھے - اس لئے پنجابی تقریریں زیادہ ہوئیں اور اردو میں کم - لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اس خالص پنجابی جلسے میں بھی مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی اور مولوی محمد صاحب دہلوی کی غیر موجودگی حاضرین کو شاق گزرتی تھی اور پوچھتے تھے کہ کیوں نہیں آئے - مولوی صاحبان کی اس پنجابی قبولیت پر جتنا غبطہ کیا جائے بجا ہے -

تقریروں کے علاوہ رزولیشن (تجاویز) بکثرت پاس ہوئے جو پہلے پرچے میں درج ہوچکے ہیں اور ترجمہ انگریزی کرا کر گورنمنٹ اور دوسرے متعلقین کو بھیجے گئے ہیں - سب سے بڑا کام جس پر حاضرین جلسہ کی نظریں تھیں وہ گول میز کانفرنس تھی - جس پر صدر صاحب جلسہ اور دوسرے اصحاب کا بہت سا وقت صرف ہوا - صدر صاحب سختی سے کام لے کر گول میز کانفرنس کو صرف چند اصحاب پر محدود نہ رکھتے تو جلسے کا بہت سا وقت ضائع ہوتا - مگر ان کی حسن تدبیر سے گول میز کانفرنس چند اصحاب میں ہی محدود رہی جو انہی کے ڈیرے پر شریک مجلس رہے -

گول میز کانفرنس میں جو کچھ ہوا اور جس طریق سے گفتگو ہوئی وہ تو علیحدہ رسالے کی صورت میں مفصل شائع ہوگی - انشاء اللہ! سردست صاحب صدر اور ارکان مجلس کا فیصلہ جو انہوں نے جلسۂ عام میں سنادیا تھا درج کیا جاتا ہے -

نوٹ | تین چار گھنٹوں کی بحث کے بعد یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ حافظ عبداللہ صاحب کی نظر میں تفسیر مصنفہ مولوی ثناء اللہ میں جو مقامات غلط ہیں ان آیات کی صحیح تفسیر عربی میں لکھ دیں - جس میں مصنف پر کوئی طعن و تشنیع نہ ہو - مولوی ثناء اللہ اس تفسیر کو بطور ضمیمہ لگادیں اور تردید نہ کریں -

فیصلہ

تاریخ ۹ - اپریل ۱۹۳۹ء

آج صبح آٹھ بجے سے لیکر ڈیڑھ بجے تک گول میز کانفرنس کا جلسہ جاری رہا اس جلسہ میں فریقین کے حسب ذیل تین تین آدمی مولوی ثناء اللہ مولوی عبداللہ ثانی مولوی عبداللہ معمار دوسرے فریق کے مولوی حافظ عبداللہ صاحب - حکیم نورالدین صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب شامل ہوئے - صدر صاحب نے اپنی طرف سے مندرجہ ذیل اصحاب کو گول میز کانفرنس میں شامل کیا .... مولوی داؤد صاحب - مولوی اسماعیل صاحب - مولوی محمد حنیف صاحب مولوی قمر صاحب بنارسی - مولوی عبدالوکیل صاحب شاہ محمد شریف صاحب - حاجی عبدالرحمن صاحب حاجی بشیرالدین صاحب - مولوی حافظ محمد صاحب

ملکی مطلع

ہماری اسمبلی

مجلس وضع قوانین ہے یا پہلوانوں کا دنگل؟

۱۳ مارچ کو مَیں پشاور میں تھا۔ ایک دوست کے ساتھ پشاور کی اسمبلی میں گیا۔ مَیں نے اس مجلس کو جہاں ہندو سکھ۔ مسلم ممبروں کا مجمع تھا عجیب متانت سے گفتگو کرتے پایا۔ پریزیڈنٹ یعنی اسمبلی کے سپیکر نہائت متانت سے بولتے تھے۔ کوئی ان کے سامنے چوں نہیں کرتا تھا عند الملاقات میں نے سپیکر کی خدمت میں ہدیہ تحسین پیش کیا۔ اس کے برخلاف ہمارے پنجاب کی اسمبلی کی کیفیات جو اخباروں میں چھپتی ہیں ہم کو عجیب نمونہ دکھاتی ہیں۔ اسمبلی کی شروع ہی کی تاریخ سے دھکا پیل۔ مقابلہ باہمی سخت کلامی۔ صدارت کی بے فرمانی نظر آتی ہے۔

ایک دفعہ سفر ریل میں مجھے ایک تعلیم یافتہ سکھ کے ساتھ مصاحبت ہوئی جو انگلستان سے ہوکر آیا تھا اس نے وہاں کی پارلیمنٹ اور دیگر مجالس کا حال سنایا کہ ممبران آپس میں کتنا شور و شغب کریں لیکن سپیکر (صدر) جب بولنے لگے تو پھر کسی کی مجال نہیں کہ بولے یہ ان میں کمال درجہ کی تہذیب ہے کہ اپنے صدر کا بڑا احترام کرتے ہیں۔

ہم ہندوستانیوں نے انگلستان سے سب کچھ سیکھا۔ مگر انگلستان کی اچھی باتوں کو ابھی ہم نے نہیں لیا۔ اسمبلی ملک کے برگزیدہ لوگوں کا مجموعہ ہوتی ہے جس میں سارے ملک سے چیدہ لوگ منتخب ہوکر قانون بناتے ہیں۔ قانون ہمیشہ امن پیدا کرنے اور [illegible] کیلئے ہوتا ہے۔ مگر ہماری اسمبلی کے ممبران قانون کے ساتھ اپنا عمل ایسا دکھاتے ہیں جو رعایا کو جنگ و جدل کی ترغیب دے۔ ہم حیران تھے کہ چند سال پہلے ملک میں اتنے خون خرابے نہیں ہوتے تھے جتنے کہ آجکل ہوتے ہیں۔ اس کا جواب شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے کان میں پھونکا کہ الناس علیٰ دین ملوکھم۔ جس کا مطلب یہ ہے

> ہرچہ گیرد علتی علت شود
> کفر گیرد کاملے ملت شود

یعنی چھوٹے آدمی بڑوں کی ریس کیا کرتے ہیں۔

ہماری اسمبلی میں تقابل اعضاء یعنی ممبران میں نفاق و شقاق اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ کسی ماتحت میونسپل کمیٹی لوکل بورڈ یا کسی انجمن میں بھی نہ ہوگا۔ ایک دوسرے کو ان مہذب لفظوں سے مخاطب کرتا ہے "بکومت"۔ "باہر نکلو تو تمہیں مزا چکھائیں وغیرہ وغیرہ چنانچہ اس بارے میں معاصر "پرتاپ" لاہور نے پنجاب اسمبلی کے ایک اجلاس ۲۱-اپریل کی کاروائی کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:-

لاہور ۲۱-اپریل۔ آج اڑھائی بجے پنجاب اسمبلی کا اجلاس زیر صدارت آنریبل سر شہاب الدین شروع ہُوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک ہاؤس میں جس جوش و خروش اور سرگرمی کے نظارے دیکھنے میں آئے ان کی نظیر پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں نہیں ملتی × × × سوالات کے وقت ہاؤس میں کنویسنگ (اپنی پارٹی بڑھانے) اور جوش و خروش کے باعث بہت شور و غل رہا اور ایک بار سپیکر نے ممبروں کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے اپنے شور و غل کو بند نہ کیا تو وہ اجلاس کو ملتوی کرنے پر مجبور ہو جائینگے × × جب وزیر اعظم نے سپیکر کی توجہ نیشنل کانگرس" اخبار کی طرف دلائی تو اس وقت ہاؤس میں ہنگامہ سا بپا ہو گیا۔ دونو طرف سے ممبر بول رہے تھے۔ وزیر اعظم بھی نیشنل کانگرس کی خبر کے متعلق کچھ بکتے رہے لیکن کچھ سنائی نہ دیا۔ سپیکر نے غالبًا وزیر اعظم کو روک دیا × × × ہاؤس میں ہنگامہ کے باوجود وزیر اعظم نے نیشنل کانگرس کا پرچہ ہاتھ میں اٹھایا اور کھڑے ہوکر ممبروں کو بتانا شروع کیا کہ اس میں لکھا ہے کہ منسٹروں کے خلاف آج تحریک عدم اعتماد پیش ہوگی۔ لیکن اپوزیشن ممبروں نے ابھی طرح کان [illegible] بات نہ سنی [illegible] نعرے لگانے شروع کئے۔ (پرتاپ لاہور ۲۲-اپریل ۱۹۳۹ء ملخصًا)

اس کا نتیجہ ہے کہ لاہور کے ایک انگریزی اخبار نے اس ہنگامے کا کارٹون دیا ہے۔ جس کی وجہ کہ اہل پنجاب مارے شرم کے گردنیں جھکائے ہوئے ہیں۔ مگر ممبران اسمبلی برابر زور آزمائی کر رہے ہیں۔ ان کی زور آزمائی کا حال سن کر ہمیں شیخ سعدی کی ایک حکایت یاد آتی ہے جس میں وہ ملاؤں کی ایک مجلس مناظرہ کا ذکر کرتے ہیں کہ

> فقیہان طریق جدل ساختند
> لم و لا نسلم پیر و انختند

آج کل ہماری اسمبلی میں یہ جنگ و جدل جاری ہے جس کی تیاری عرصہ سے ہو رہی تھی۔ آخر وہ سطح ظہور پر آگئی کہ وزارت کے متعلق حزب مخالف نے عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش کردیا۔ ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے کہ کیوں ایسا ہُوا اور اس کا انجام کیا ہوگا اور جو ہوگا وہ ملک کے حق میں بہتر ہوگا یا مضر؟

وَ اِنَّا لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

رزولیوشن تو پیش ہو گئے ہیں فیصلہ آیندہ خدا جانے کب ہوگا۔

نوٹ: عرصے تک ہم اس خیال میں غلطاں و پیچاں رہے کہ اسلام نے دنیا کو انتخابی حکومت کا سبق پڑھایا مگر یہ سسٹم جاری نہیں کیا جو آج انگلستان و ہندوستان میں جاری ہے یعنی "انتخاب ممبران"۔ اب ہماری سمجھ میں اس کا جواب آگیا کہ یہ طریقہ حکومت رعایا کیلئے اچھا نہیں ہے۔ اس میں کئی قسم کی خرابیاں ہیں۔ جن کی اسلام جیسا پاک مذہب اجازت نہیں دے سکتا۔ پہلے تو انتخاب ممبران کے وقت جو جو بد اعمالیاں ہوتی ہیں وہ پٹیشنوں (مقدمات عذر داری) میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ہر قسم کا جھوٹ۔ فریب۔ دغابازی وغیرہ عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس کے بعد دوسرے کے خلاف اپوزیشن ہوتی ہے۔ پہلے کمی رہ گئی ہو تو اس میں پوری کردی جاتی ہے۔ جس سے اہل شہر و اہل بستی کے درمیان عداوت کا مواد کافی جمع ہو جاتا ہے۔ ہمارا شہر اس کیلئے

نمونہ موجود ہے۔ جہاں دو سالوں میں دو دفعہ انتخاب ہوئے اور دو دفعہ پٹیشنز (مقدمہ عذرداری) پیش ہوئیں۔ اور بھی آئندہ خدا جانے کے دفعہ ہو۔ اس سے گذر کر اسمبلی ہال میں جو کچھ ہوتا ہے وہ بھی "عیاں را چہ بیان" کا مصداق ہے۔

اس صورت میں یہ لوگ ملک کی خدمت کیا کر سکتے ہیں۔ جن کی آپس میں سر پھٹول یہاں تک ہو کہ کوئی پارٹی دوسرے کے ساتھ رواداری کا سلوک کرنا نہیں چاہتی بلکہ ایک دوسرے کو گرانے کی فکر میں رہتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ہماری اسمبلی بلکہ یہ سارا سسٹم اس مصرعے کا مصداق ہے کہ ؎

کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

لکھنؤ ہے یا کربلا؟

اخبار "اہلحدیث" اور جماعت اہل حدیث کسی ایسی تحریک کی ہمدرد نہیں ہو سکتی جس کا ثبوت زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں نہ پایا جاتے۔ اس لئے اپنی رائے کو محفوظ رکھتے ہوئے موجودہ صورت حالات پر ہم اظہار رائے کرتے ہیں کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی کی لڑائی دین اسلام کے لئے سیاہ داغ ہے۔ کس قدر افسوسناک واقعہ ہے کہ دو فرزندان اسلام میں سے ایک دینی لڑائی میں اس امر پہ مجبور ہوا ہے کہ وہ غیر مسلموں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے خلاف شریعت امر کا مرتکب ہو۔ جس کا ذکر ہم غیر مسلم اخبار "آریہ گزٹ" کے لفظوں میں کرتے ہیں اس میں انہی لفظوں میں سب کچھ ناظرین کو نظر آجائیگا "آریہ گزٹ" لکھتا ہے:۔

"**شیعوں کا قابل تعریف فیصلہ** رواداری کے لحاظ سے اسلام میں شیعہ ایک ایسا فرقہ ہے جو عموماً دوسرے فرقوں کی طرح تنگ دل نہیں۔ شیعوں میں بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو گائے کے گوشت کے نزدیک تک نہیں جاتے۔ حال ہی تنظیم المومنین کی ایک میٹنگ لکھنؤ میں ۲۹- مارچ کو ہوئی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم لوگ گائے ذبح کرنے کی رسم سے اپنی قطعی بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس ریزولیوشن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے شیعوں کا رویہ ہمیشہ رواداری کا اور مصالحت کا رہا ہے۔ اس لئے ہم گاؤکشی کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

باجہ کا سوال قیام فساد کے لئے باجہ کو بھی ایک نئی وجہ قرار دیدیا گیا ہے۔ حالانکہ چند سال پہلے ہندو بلا روک ٹوک باجہ کے ساتھ گذرتے تھے اور کسی کی دلآزاری نہ ہوتی تھی۔ لیکن اب پبلک سڑکوں پر باجے کے ساتھ گزرنے کا حق بھی ہر جگہ ان سے چھینا جا رہا ہے۔ اس بارے میں بھی لکھنؤ کے شیعوں نے صفائی کہی ہے۔ اور اس کے لئے یہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے اس جلسہ میں یہ بھی پاس کیا ہے کہ مسجدوں کے سامنے باجہ بند کرنے کی تحریک کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کاش دوسرے مسلمان بھائی بھی سنجیدگی سے ان دو معاملات کے متعلق غور کریں"۔

(آریہ گزٹ لاہور مورخہ ۲۳- اپریل ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث "آریہ گزٹ" کی اس تعریف پر ہم خوش ہوں یا ناخوش۔ اس کا فیصلہ خود "آریہ گزٹ" کر سکتا ہے کہ ہماری پوزیشن کیا ہونی چاہئے۔ ہم سے پوچھئے تو ہم یہی کہیں گے کہ ؎

میرے پہلو سے گیا یالاستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

ہم نے "اہلحدیث" ۲۱- اپریل ۱۹۳۹ء میں یہ خطرہ ظاہر کیا تھا کہ پنجاب کے شیعہ اخبار اس آگ کو ہوا دیتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ یہ فتنہ پنجاب میں بھی نہ آجائے۔ چنانچہ یہی ہوا کہ پنجاب سے بھی بے فراتی کے جتھے جانے لگے ہیں۔ اب تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے جو اخبار "شیعہ" لاہور ۲۴ اپریل کے الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے جو یہ ہیں:۔

"کانگرس کی بے ایمانی اور وزیر اعظم یو پی کے عیارانہ فیصلہ نے شیعیان ہند کی غیرت ملی اور مذہبی حمیت کو جو چیلنج دیا ہے اس کے زیر نظر غیور شیعیان ہند نے عملی قربانیاں پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جماعت شیعہ ایک زندہ قوم ہے اور جب تک اس قوم کا ایک فرد بھی باقی ہے وہ مدح ثلاثہ کے بہانے سے آئمہ طاہرین کی توہین سننا گوارا نہیں کر سکیگا۔ وہ ہفتہ میں تین ہزار سے زائد گرفتاریاں کرا کر شیعوں نے سول نافرمانی کا سابقہ ریکارڈ توڑ دیا ہے اور پنجاب کی آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مقامات سے ہزاروں مجاہدین لکھنؤ روانہ ہو رہے ہیں۔ ہم دیکھینگے کہ حکومت یو پی کس طرح اپنے فیصلہ کو نہیں بدلتی آج کا یہ افتتاحیہ آخری ہے۔ میں ۲۵- اپریل کو پنجاب کے ایک بہت بڑے قافلہ کے ہمراہ لکھنؤ جا رہا ہوں اور انشاء اللہ اسی وقت واپس لوٹونگا جبکہ حسینی محاذ لکھنؤ فتح ہوگا۔ اے کاش کہ میں حسینؑ کے نام پہ کام آؤں اور اسی کی راہ میں مر کٹا دوں۔ حسینیو! اب سوچ بچار کا وقت نہیں۔ تیرہ سو سال سے آپ حسینی تذکرہ کو سن رہے ہو۔ اب وقت آگیا ہے کہ آج دنیا کو بتا دیں کہ ناموس رسولؐ و آل رسولؐ پر مرمٹنا ہمارا شیوہ ہے اور حق و صداقت پہ جان دے دینا عین سعادت ہے۔ خوشی خوشی لکھنؤ چلو اور سنت سجادؑ میں یو پی کے تمام جیل خانے بھر دو۔ روانگی کے وقت اپنے اہل و عیال کو یہ نصیحت کریں کہ لکھنؤ میں یزیدی دور شروع ہو گیا ہے۔ لکھنؤ کی یزیدی حکومت نے ہمیں چیلنج دے کر امتحان کے لئے بلایا ہے حقیقی اسلام خطرہ میں ہے۔ عزاداری امام حسینؑ کو مٹانے کے منصوبے پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں ائمہ طاہرین کی برسر عام توہین کی جا رہی ہے"۔

(شیعہ لاہور مورخہ ۲۴- اپریل ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث یہ ہے وہ آتش فشانی جو دور دراز بیٹھے ہوئے شیعہ لکھنؤ میں پہنچا رہے ہیں۔ ہم نہیں جان سکتے کہ اس فساد میں کس کا ہاتھ ہے۔ ہاں اسلام اور اہل اسلام کی حالت زار پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں اور دل سے دعا کرتے ہیں کہ

اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

نوٹ:- نکی مطبع کا بقیہ مضمون صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں - (منیجر)

(۵۰۷)

وعظ سکھانے والی کتب

مجموعہ خطب دوازدہ ماہی مترجم اُردو۔ جس میں بارہ مہینوں کے خطبے از تالیفات مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ مدرج ہیں۔ قیمت عہ

خطبہ دوازدہ ماہی (عربی) جو کہ خالص عربی زبان میں ہے۔ قیمت ۸ر

خطبات حسینی۔ توحید سنت کے مطابق وعظ کی لاجواب کتاب ہے۔ قیمت عہ۔

خطبات التوحید مؤلفہ مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی۔ قیمت ۱۰ر

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ از حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ ہر صفحہ پر دو کالم ہیں۔ ایک میں اصل عربی الفاظ ہیں۔ دوسرے میں ان کا اُردو ترجمہ ہے۔ لکھائی۔ چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ر۔

بداۃ البدائت یہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اُردو ترجمہ ہے جس میں نماز طہارت وغیرہ کے متعلق جملہ ضروری مسائل کو نہایت خوبی سے قلم بند کیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

انیس الواعظین ترجمہ اردو جلیس الناصحینؒ فن وعظ میں ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۱۲ر

علم الیقین ترجمہ **تذکرۃ الواعظین** اس کتاب میں ستاون باب ہیں اور ہر باب میں مختلف مواعظ پند و نصائح درج ہیں۔ قیمت ۱۲ر

وعظ بنظیر اس میں دس وعظ ہیں۔ فضائل بسم اللہ فضائل درود شریف۔ معراج شریف لقاء الہٰی۔ اعمال صالح۔ صدقہ فضائل۔ رحمت الہٰی۔ تقویٰ۔ اطاعت والدین۔ توکل۔ صورت وقلب وزینت واقعی بے نظیر ہے۔ قیمت ۱۲ر

احسن المواعظ حصہ اول۔ از تالیفات، عالم بے بدل۔ جامع معقول و منقول مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی۔ قیمت ۱۴ر

فضائل الشہور والصیام سال کے بارہ مہینوں اور ہفتہ کے ساتوں دن اور روزوں کے فضائل، وظائف صحیحہ لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۳ر

وعظ روزہ جس میں روزوں کے فضائل مفصل لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۳ر

حکایات الصالحین۔ جس میں چند مشہور صالحین کی حکایات درج ہیں۔ قیمت ۸ر

تنبیہ الغافلین جس میں بد اعمال لوگوں کیلئے تازیانہ عبرت ہے۔ قیمت ۹ر

تذکرۃ الموت اس رسالہ کا مضمون اس کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ قیمت ا ر

تذکرۃ المسلمین مذمت کاہن و نجم و فضیلت نماز وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت ۳ر

کتاب الجنائز اس کتاب میں جنازہ کے متعلق وہ ضروری احکام و مسائل جمع کئے گئے ہیں جو احادیث سے ثابت ہیں۔ قیمت ۹ر

کتاب الصیام۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کی کتاب مصفیٰ شرح مؤطا امام مالکؒ کا اردو ترجمہ۔ قیمت ۳ر

غنیۃ الطالبین یعنی تحفہ دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مشہور عالم کتاب غنیہ کا صرف اُردو ترجمہ۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

فتوح الغیب یہ بھی پیر صاحب موصوفؒ کی مشہور کتاب ہے جو طالبان سلوک کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ قیمت ۸ر

شفاء العلیل اردو ترجمہ **القول الجمیل** مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ۔ کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت اور اس کے جواز عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضاء حاجات مندرج ہیں بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ ۸ر

حکمت افلاطون اس میں جمیع اقسام کی ترکیب ادعیہ اور تعویذات مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت ۶ر

کتاب التعویذات یعنی الدعاء والدوا مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی رح۔ جس میں اعمال قرآنی و حدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر

قرآن کے عملیات قرآن مجید کی آیات کے وظائف اوراد اور اس سے اکثر امراض کا علاج اور رفع مشکلات و حصول مدعا۔ ۸ر

رسول اللہ کے عملیات صحیح احادیث سے جمع کئے ہیں۔ ۵ر

عملیات مشائخ۔ اولیاء اللہ کے عملیات جو کتابی صورت میں جمع کئے ہیں۔ قیمت ۶ر

اعمال قرآنی مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۸ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ } **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

بہت سی گفتگو اور فریقین کے عذرات و بیانات سننے کے بعد فریقین کی رضامندی اور جملہ ممبران گول میز کانفرنس کے اتفاق سے ایک رزولیوشن مرتب ہوا جس کے ذریعہ نزاع ختم ہو گئی تھی جس میں صرف یہ چیز باقی رہ گئی تھی کہ اگر اس رزولیوشن کی کوئی فریق خلاف ورزی کرے تو ایک آدمی یا چند آدمی اس غرض کے لئے بطور ثالث مقرر کئے جائیں اگر اس رزولیوشن کی خلاف ورزی کی جاوے تو ثالث یا ثالثان کا فیصلہ ناطق ہو۔ ثالث کی نامزدگی کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے نام دے دیا[1] لیکن حافظ صاحب نے اپنی طرف سے ثالث کے نامزد کرنے کے لئے مہلت چاہی۔ ان کو مہلت دی گئی۔ چنانچہ پانچ بجے حافظ صاحب کو بلوایا گیا اور کئی آدمی بھیجے گئے۔ بالآخر وہ ساڑھے دس بجے شب آئے۔ صبح کا رزولیوشن جب ان کو پڑھ کر سنایا گیا تو انہوں نے اس رزولیوشن کی صحت سے انکار کیا۔ بلکہ بعض فقرات کی نسبت یہ اعتراض کیا کہ یہ لکھے ہی نہیں گئے ہیں۔ ارکان گول میز کانفرنس نے باتفاق ان کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ یہ رزولیوشن من وعن وہی ہے۔ اس میں کوئی رد و بدل نہیں کیا گیا۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ صبح سے چھ سات گھنٹے میں جو کچھ کیا گیا تھا وہ ضائع ہوا۔ اس لئے گول میز کے ممبران اپنی ناکامی کا اظہار کرتے ہیں۔"

(عبدالقادر قصوری صدر جلسہ")

جماعت اہل حدیث کے ایک نامی شاعر جناب ابوالعرفان صاحب المتخلص مستؔ رئیس گنور کو تکلیف دی گئی تھی کہ جلسہ میں تشریف لائیں یا اپنا کلام (نظم) بھیجیں۔ انہوں نے ازراہ مہربانی دو نظمیں بھیجیں۔ چونکہ دونوں کے پڑھنے کا وقت نہیں ملا۔ ان میں ایک سابقہ پرچہ "اہلحدیث" میں درج ہو چکی ہے۔ دوسری آج ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ نظم درج ذیل ہے:۔ (اگلے کالم پر)

نغمات توحید

(از جناب ابوالعرفان صاحب مست انصاری)

ہے کہیں کثرت کہیں وحدانیت کی دید ہے — جس طرف دیکھو نئے منظر نرالی عید ہے
شرک کی کالی گھٹا ہے جسلوہ گر توحید ہے — اک طرف دوزخ ہے اک جانب خدا کی دید ہے
اپنی اپنی ظلمتوں میں اپنے اپنے نور میں — شام کی اندھیریاں ہیں صبح کا خورشید ہے
نور سے پُر نور ہو جا چھوڑ دے تاریکیاں — یہ جو ممکن ہو تو ہر شب عیش ہر دن عید ہے
مسلم ان دونوں میں تجھ کو فرق کرنا چاہیئے — رحمتِ رحماں سے بخشش کی اگر امید ہے
اجتناب افعالِ بد سے نیک باتوں کی تلاش — حکم اللہ ہے رسول اللہ کی تاکید ہے
باوجود ان دونوں تاکیدوں کے یہ غفلت تری — کچھ نہیں بربادیٔ اعمال کی تمہید ہے
آنکھ اٹھا کر دیکھ او غواص بحرِ معصیت — شرک کے طوفاں میں غلطاں کشتی توحید ہے
ڈوبتا جاتا ہے بیڑا کچھ نہیں تجھ کو خبر — اس قدر مدہوش ایسی غفلتوں کی نیند ہے
اب بھی تو سنبھلے تو دو ہاتھوں میں بیڑا پار ہو — موجِ طوفاں خیز میں رحمت سے ناامید ہے
اس تلاطم سے کنارہ کر نکل اس بحر سے — دیکھ تیرے سامنے سرچشمۂ توحید ہے
اس میں غوطہ مار اس میں تیر اسکی تہہ کو پہنچ — باعثِ تسکینِ قلبِ زار یہ تمہید ہے
ناخدا تیرا خدا ہے تیرے رہبر ہیں رسول — اب تو ہر صورت سے ساحل آشنا امید ہے
موتیوں سے چُن کے بھر لے دامنِ صد آرزو — ہر صدف کے بر میں پنہاں گنج مروارید ہے
دیکھ لے جلسے میں ہر عالم ہے بحرِ بے کنار — ان کی صورت ان کا وعظ آئینہ دارِ عید ہے
آئے ہیں سب کو کلامِ حق سنانے کے لئے — ان کا مقصودِ دلی سنت ہے یا توحید ہے
ہوش میں آ یاد کر ان سے ہدایت کا سبق — ان کے ہر ہر لفظ پر اللہ کی تائید ہے
یہ ملاتے ہیں خدا سے ماسوا کو چھوڑ کر — ان کا عنوانِ بیاں اسلام کی تمہید ہے
پھونک تو کیا اس کو ٹوکا بھی بجھا سکتا نہیں — روشن از فضلِ خدا اب تک شمع توحید ہے
یہ مسلم ہے کہ ان کے قول ان کے فعل میں — اور تو کچھ بھی نہیں سنت ہے یا توحید ہے
ماسوا اس کے تجھے پھر چاہیئے بھی اور کیا — تو تو مسلم ہے تجھے تو فرض یہ تائید ہے
اتباعِ سنتِ حضرت محمد مصطفےٰ — قاطعِ بدعات ہے غارت گرِ تقلید ہے
صرف توحیدی تجارت میں ہیں یہ دو فائدے — اک محمد کی شفاعت اک خدا کی دید ہے
چھوڑ کر ان دونوں انعاموں کو اے مردِ خدا — کس لئے رنگینیٔ دنیا میں محو دید ہے
ہٹ کے اس کثرت پرستی سے ہو وحدت آشنا — شرک آخر شرک ہے توحید پھر توحید ہے
جس کو چاہے دیکھ لے مسلم جسے چاہے نہ دیکھ — تیرے آگے آج ہر منظر برائے دید ہے
اب گلے مل جائیگا سُن کر دلیلیں صاف صاف — ہم کو ہر رو ٹھے ہوئے بھائی سے یہ امید ہے
اعترافِ حق کی خاطر اختتامِ نظم پر — مختصر سی اب یہ استقبالیہ تمہید ہے

---

[1] ۴۔ نومبر ۱۹۳۸ء کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

آتے ہیں سب آنے والے دور سے نزدیک سے
مل رہے ہیں سال بھر کے بعد سب بچھڑے ہوئے
بارک اللہ آنے والو جلسۂ توحید میں
یہ معزز ہستیاں یہ خاص مہمانانِ بزم
آپ سب دلدادۂ حمدِ خدائے پاک ہیں
معصیت بردوش آئے جائیں گے بخشے ہوئے
کیوں نہ چھا جائیں سراجلاس انوارِ خدا
یا الٰہی رہتی دنیا تک رہے یہ بزمِ وعظ
ہے مسلسل سلسلہ اُس وقت سے اس وقت تک

ایک جلسہ گاہِ مذہب میں ہر اک کی دید ہے
آج سالانہ فرح گاہِ چوڑیاں میں عید ہے
آپ ہیں توحید کے اور آپ کی توحید ہے
انکی ہر شب ہے خوشی کی رات ہر دن عید ہے
آپ کو مرغوبِ خاطر سنت و توحید ہے
قاضی الحاجات سے ہم کو قوی امید ہے
اتباعِ سنتِ احمدؐ کی جب تائید ہے
اسکی تیرہ سو برس سے قبل کی تمہید ہے
ہر زمانے کے نئے منظر نرالی دید ہے

پوچھئے جس سے وہ کہتا ہے ہماری عید ہے
دیکھئے جس کو وہ محوِ نغمۂ توحید ہے

بریلوی مشن

امیر ملت علی پوری کی شان

ایک پٹواری کی قلم سے

(از قلم مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

اپنے سے بڑے کی عزت کرنا مسلمان کا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے مگر حسن ظنی میں کسی شخص کی شان کو اس قدر اونچا بیان کرنا جو اس کا حق نہیں اتنا ہی برا ہے جتنا کسی کی تنقیص شان کرنا قبیح ہے۔ آج کل کے پیروں سے ہمیں یہی گلہ ہے کہ وہ اپنے مریدوں سے اپنی مدح سرائی میں وہ الفاظ بھی سن لیتے ہیں جو صراحۃً انکی شان میں استعمال کرنے شرعاً قبیح ہوتے ہیں اور مریدین بھی ایسا غلو کرتے وقت حدود شرعیہ کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے۔ "انوار الصوفیہ" سیالکوٹ میں ایک نظم پنجابی شائع ہوئی ہے جو کسی پٹواری مرید نے پیر جماعت علی شاہ کے حق میں اس وقت پڑھی جب وہ حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اشعار پنجابی درج ذیل ہیں۔ ہم اپنے اردو دان احباب کی خاطر اردو ترجمہ اپنی طرف سے کریں گے۔ تاکہ وہ بھی پیر صاحب کے مدحیہ قصیدہ سے حظ اٹھائیں۔

اشعار

جاہ محبوب اللہ فی امان اللہ اگے ہور میاں انتظاریاں نے
محبوب خدا اللہ کے سپرد جاؤ آپ کی بہت انتظار ہو رہی ہے
تینوں لکھ مبارکاں اوہ ویلا جد ہو وسن ہمکناریاں نے
تجھے اس وقت لاکھ مبارک باد ہے جب آپ ہمکنار ہونگے
بھلے بھاگ سیتی کوئی جا آوے تیریاں نت اوتھے طلبگاریاں نے
کوئی خوش نصیب وہاں جا کر آجاتا ہے مگر آپکی وہاں طلب ہے
کول سد کے رب رسول دو نویں کرن تیریاں نازبرداریاں نے
خدا و رسول بلا کر آپ کی نازبرداری کرتے ہیں
اہل عرب سارے مشتاق تیرے ڈٹھیں عادتاں جو ملنساریاں نے
تمہاری ملنسار عادتیں دیکھ کر اہل عرب تمام مشتاق ہو رہے ہیں
بار بار جانا تیرا بیت اللہ لکھاں وچہ اسدے رازداریاں نے
تیرے بار بار بیت اللہ جانے میں لکھو کھا راز ہیں
غوث قطب تے ولی ولائتاں جو تیرے شان توں سب بلہاریاں نے
ولی قطب وغیرہ پیر صاحب کی شان پر قربان ہیں
تو مقبول اللہ محبوب مدنی خالی اثر نہ شب بیداریاں نے
اے پیر تو خدا کا مقبول مدینے والے کا محبوب ہے

(انوار الصوفیہ سالکوٹ جنوری ۱۹۳۹ء صفحہ ۴)

ان اشعار سے حسب ذیل انکشافات ہو رہے ہیں:۔

(۱) پیر جماعت علی شاہ جہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں (یعنی مکہ مدینہ) وہاں پر پیر صاحب کی نہایت ہی سختی سے انتظاریاں ہو رہی ہیں۔

(۲) کوئی شخص تو اپنی خوش قسمتی سے یوں ہی چلا جاتا ہے اور آبھی جاتا ہے مگر پیر صاحب کی وہاں طلبیاں ہو رہی ہیں۔

(۳) پیر صاحب موصوف کو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم علیہ السلام وہاں بلا کر نازبرداری کرتے ہیں۔

(۴) پیر جی کی ملنسار عادات دیکھ کر تمام اہل عرب آپ کے مشتاق ہیں۔

(۵) پیر صاحب کے بار بار بیت اللہ جانے میں لکھو کھا راز ہیں (جن کو شاعر نے ظاہر نہیں کیا)

(۶) پیر صاحب کی شان پر ولی، قطب، غوث، (بقول شاعر) سب قربان کئے جا سکتے ہیں۔

یہ امر ہم ناظرین باانصاف کی رائے پر چھوڑتے ہیں کہ یہ اشعار مدحیہ حدود شرعیہ کے اندر ہیں یا گروہ غالیہ کا غلو ہے۔ ع

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

بشریت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

فمبلغ العلم فیہ انہ بشرٌ
وانہ خیر خلق اللہ کلہم
(قصیدہ بردہ)

(از قلم مولوی محمد فضل الرحمٰن صاحب مبارکپوری ضلع اعظم گڑھ)

منکرین بشریت کی طرف سے آنحضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بشر نہ ہونے کے ثبوت میں جتنی نہایت قوی اور مستحکم دلیلیں پیش کی جاتی ہیں اُن میں سے ایک مضبوط اور قوی دلیل یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق نور پاک سے ہے اور انسان کی پیدائش مٹی سے ہے۔ چنانچہ انسان کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (پ ۲۷ ع ۱۱) یعنی انسان کو ٹھیکرے ...

پیدا فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ (پ۶-ع۷) یعنی البتہ تحقیق آیا اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور ایک روشن کتاب۔ منکرین بشریت کہتے ہیں کہ "نور سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کتاب مبین سے مراد قرآن مجید ہے۔ پس جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق نور پاک سے ہے نہ کہ مٹی سے تو ثابت ہوا کہ آپ بشر نہیں ہیں"

مگر اس آیت میں چونکہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی مذکور ہے اور نہ نور کی تخلیق کا کوئی ذکر ہے جس سے مدعا (عدم بشریت رسول) ثابت ہو سکے۔ اس کے علاوہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت میں نور اور کتاب مبین سے مراد ایک ہی چیز یعنی قرآن شریف ہے۔ کیونکہ دوسری آیت میں قرآن شریف کو نور کہا گیا ہے ملاحظہ ہو آیہ کریمہ:-

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (پ۶-ع۴)

لوگو! ہم خدا نے تمہاری طرف کھلی روشنی نازل فرمائی اس لئے منکرین بشریت بقول "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" یہ حدیث بھی اس کے ساتھ شامل کر لیتے ہیں:-

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا۔

لیجئے۔ نص صریح سے ثابت ہو گیا کہ آپ ہماری طرح بشر نہیں تھے۔ سبحان اللہ! ؎

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی

میں کہتا ہوں اولاً تو حدیث ہی سرے سے جھوٹی و بناوٹی [1]

ہے۔ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے سیرت النبی ص۷۶۵ ج ۳ میں تحریر فرمایا ہے کہ

"اس روایت کے موضوع ہونے پر سب محدثین کا اتفاق ہے"

لہٰذا اہل حق کے نزدیک یہ حدیث موضوع سند اور حجت نہیں ہو سکتی۔ ثانیاً بالفرض اگر یہ حدیث دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر نہیں ہیں کیونکہ آپ نور پاک سے پیدا ہیں تو منکرین بشریت کو چار و ناچار ماننا پڑیگا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ہماری طرح بشر نہیں تھے۔ کیونکہ ایک حدیث میں یہ بھی ہے:-

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انا و علیٌّ من نورٍ واحدٍ (تفسیر) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؓ ایک ہی نور سے ہیں۔

پس جس دلیل سے منکرین بشریت کے نزدیک ثابت ہوتا ہے کہ آپ بشر نہیں تھے اسی دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ علی مرتضیٰ بھی بشر نہیں تھے۔ حالانکہ منکرین بشریت حضرت علی کو بھی اپنی طرح بشر مانتے ہیں۔

بشر ہونے کی دلیل منکرین بشریت کی دلیل کے قلع و قمع کرنے کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ اہل حق کی جانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر ہونے کی دلیل بھی نقل کر دیں۔ پس بغور ملاحظہ فرمائیے:-

(۱) قال اللّٰہ تعالیٰ۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پ۲۷-ع۱۵) یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ لوگو! میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔

(۲) قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (پ۱۵-ع۱۱) یعنی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ذات ہے میں تو بشر اور اللہ کا رسول ہوں۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون (مشکوٰۃ) کہ میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ میں بھی بھولتا ہوں جس طرح تم لوگ بھولتے ہو۔

غرض آپ کی بشریت کتاب و سنت سے آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر و روشن ہے ؎ [2]

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اہل بیت اور شیعہ

(۲)

(از مولوی ابو صمصام عبد السلام صاحب مبارکپوری)

اخبار "اہلحدیث" مجریہ ۱۸-محرم سنہ رواں میں مضمون "اہل بیت اور شیعہ" درج ہوا تھا۔ آج ہم اس کا تتمہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ مولوی فرمان علی صاحب کو آیت تطہیر اور آیت قالوا اتعجبین من امر اللّٰہ الخ میں "کُمْ" ضمیر جمع مذکر حاضر سے بوجہ عدم تدبر کے دھوکہ لگا ہے اور نہ صرف آپ ہی کو بلکہ بڑے بڑے علماء شیعہ اس غلطی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ جیسے مولوی علی نقی مجتہد العصر (ملاحظہ ہو رسالہ تحریف قرآن حصہ دوم صفحہ ۸۹) اور مولوی اعجاز حسن صاحب بدایونی (ملاحظہ ہو رسالہ تنبیہ الناصبین) ان لوگوں نے بزعم خود سمجھا ہے کہ آیت تطہیر میں "کُمْ" ضمیر جمع مذکر حاضر کی ہے لہٰذا یہاں ازواج مطہرات مخاطب نہیں ہو سکتیں۔ ایسا ہی آیت قالوا اتعجبین من امر اللّٰہ الخ میں بھی۔ ہم اس غلط فہمی کے ازالہ کیلئے مطابق حال چند حوالجات پیش کرتے ہیں جن میں ضمیر جمع مذکر غائب یا حاضر کی ہے اور مخاطب مؤنث۔ بغور ملاحظہ فرمائیے:-

(۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی رخصتی کے واقعہ میں بیان کرتی ہیں:-

ثم دخلت بی فاذا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جالس علی سریر فی بیتنا و عندہ رجال و نساء من الانصار فاجلستنی فی حجرہ ثم قالت ھؤلاء اھلک فبارک اللّٰہ لک فیھم و بارک لھم فیک الحدیث (مسند احمد ص۲۱۱ ج ۶)

---

[1] بعد تنقید حدیث اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق تھے جو مخلوق ہوئے تو انکا نام کچھ رکھنا چاہیئے۔ فرشتہ تھے تو نفی قرآن کریم کی نص صریح میں ہے لا اقول لکم انی ملک۔ دوسری قسم جن ہے اس کی بابت والجان خلقناہ من قبل من نار السموم وارد ہے یہ بھی منفی ہے۔ تیسری قسم بشر کی ہے اس سے انکار کرنے والے بتائیں کہ تینوں قسموں میں سے آنحضرت کس قسم سے تھے۔ فافھم و لا تکن من القاصرین۔ (ا۔ ش)

[2] آپکی عبارت کا اقتباس ہم اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۲ دیقعدہ میں بضمن "آیت تطہیر اور شیعہ" نقل کر چکے ہیں۔ ۱۲ منہ

یعنی پھر مجھے میری ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل پاس ہی بٹھا دیا اور کہا (یا رسول اللہ) یہ آپ کی اہل ہیں۔ اللہ تعالٰے آپ کے لئے اُن میں ان کے لئے آپ میں برکت دے۔"

دیکھئے بارک لھم اور فیھم ضمیر جمع مذکر کی ہے اور مراد اس سے حضرت عائشہؓ ہیں۔

(۳) فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر اخرج من عندك فقال ابوبکر انما هم اھلك بابی انت یارسول اللہ الحدیث (بخاری)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا اے ابوبکرؓ اپنے پاس سے لوگوں کو ہٹا دو۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت صرف آپ کی اہل (عائشہ رضؓ) موجود ہیں اور کوئی نہیں۔

دیکھئے یہاں بھی ھُم اھلك میں ضمیر جمع مذکر غائب کی ہے اور مراد حضرت عائشہؓ ہیں

(۴) انما یدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیسلم ثم یقول کیف تیکم[1] ثم ینصرف (بخاری حدیث افک)

یعنی حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے تو سلام کرتے پھر میرا حال پوچھتے اور واپس چلے جاتے۔

دیکھئے یہاں بھی کُم ضمیر جمع مذکر حاضر کی ہے اور مخاطب حضرت عائشہؓ ہیں۔

ناظرین! جہاں معلوم ہوا کہ ان روایات میں ضمیر جمع مذکر ہے اور مخاطب مؤنث۔ وہاں لفظ ھؤلاء اھلك اور ھم اھلك سے یہ بھی بصراحت ثابت ہوا کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں فالحمد للہ!

؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

حل اشکال اب آئیے ہم آپ کو اس کی وجہ بھی بتادیں کہ ان روایات بالا یا آیت تطہیر میں ضمیر مذکر ہے۔ اور مخاطب مؤنث، یہ کیوں؟ پس بغور سنئے!

وجہ یہ ہے کہ اہل کا لفظ چونکہ مذکر ہے لہذا اسکی رعایت سے ضمیر بھی مذکر ہے۔ اسی قاعدہ کے مطابق آیت تطہیر میں کُم ضمیر مذکر ہے اور مخاطب ازواج مطہرات ہیں۔ و نیز اس لحاظ سے آیت تطہیر اور آیت قالوا اتعجبین من امر اللہ الایۃ اپنے مقام و محل پر ہیں۔

فافہم ولا تکن من القاصرین

[1] قولہ کیف تیکم اعلم ان تا و تہ اسم یشار بہ الی المؤنث فان خاطبت جئت بالکاف فقلت تیك و تیکم او تیکم وما قبل الکاف لمن تشیر الیہ فی التذکیر والتانیث [illegible] الجمع (عینی) ۱۲ منہ

دہلی کے موجودہ (اہل حدیث) مدرسے

(مرسلہ:- مولوی ابو یحیٰی امام خان صاحب نوشہروی)

شہر دہلی اہل حدیثوں کا ہمیشہ سے دار الخلافہ ہے یہاں ہمارے سردار جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ محدث علیہ الرحمۃ نے ہماری حکومت کی بنیاد رکھی۔ اس سلطنت کی توسیع ممدوح کے نامور پوتے حضرت سیدنا شاہ محمد اسماعیل شہید (فداہ ابی و امی) نے فرمائی۔ اور کس قدر پھیلاؤ میں؟ ادھر سرحد ہندوستان تک بلکہ اس سے بھی آگے یعنی قندھار۔ جس کی سند عارف باللہ مولانا عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ تعالٰے سے ملتی ہے آپ ملا حبیب اللہ مرحوم قندہاری کے فیض یافتہ تھے اور حضرت ملا ممدوح جناب امیر المؤمنین سیدنا سید احمد رضی اللہ تعالٰے عنہ کے مرید۔ یہ تذکرہ حیات طیبہ (سوانح حیات مولانا شہید اور کتاب سوانح احمدی" مشتمل بر ترجمہ حضرت امیر المؤمنین مذکورۃ الصدر میں منقول ہے)

ہماری (حکومت) دوسری طرف مدراس (صوبہ) تک پہنچی۔ صوبہ بہار میں اس کی گورنری قائم ہوئی۔ وسط ہند کے ہر شہر میں اس کا سکہ رائج ہوا۔ آپ بھول جائیے مگر تاریخ کے صفحات میں ؏

زباں پہ تیرا افسانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے

کفرزار ہند میں ہمارے ہی اسلاف نے اسلام کی پود لگائی۔ ان کی کوششیں تھیں۔ جن کے نتائج اس بہار کی صورت میں نظر آرہے ہیں کہ آج ہر طرف اسلام کا حقیقی منظر سامنے ہے۔ وعظوں کی یہ ہما ہمی انہی کی صدائے بازگشت ہے۔ ورنہ یہاں خرمی موشگافیوں کے سوا کیا رکھا تھا۔ مدرسوں میں قال اللہ وقال الرسول کے دلآویز نغمے ہمارے ہی اسلاف اخیار کے ترنم کی گونج ہیں۔ یعنی ؎

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود اُن کی لگائی ہوئی ہے

یرحمہم اللہ تعالٰے۔ مگر اخلاف نے ان کی پیروی کہاں تک کی؟ میری زبانِ قلم سے یہ نوحے سننے کچھ دلچسپی کا سبب نہیں رہے۔ کیونکہ میری ہر تحریر میں ہی ایک مرثیہ ہے۔ پس ؎

کیوں میرے لئے گوش بر آواز ہو کوئی
روداد ہوں، روداد بھی دہرائی ہوئی سی

اس وقت اس مرثیہ کا "سلام" دہلی کے موجودہ مدرسوں کے طلبا کے "مصائب" کی "تشبیب" ہے۔ جو شاید یوپی کے اکثر مدرسوں پر مساوی طور پر صادق آسکے گی۔"

دہلی میں اس وقت اہل حدیث کے یہ ۱۱ مدرسے ہیں

(۱) دار الحدیث رحمانیہ۔ (۲) مدرسہ محمدیہ۔ (۳) مدرسہ سعیدیہ عربیہ۔ (۴) مدرسہ زبیدیہ۔ (۵) مدرسہ فیاضیہ (۶) مدرسہ دار الہدیٰ (۷) مدرسہ دار السلام (۸) مدرسہ سبیل السلام (۹) مدرسہ میاں صاحب (۱۰) مدرسہ علی جان (۱۱) مدرسہ جامع اعظم۔

ان میں تقریبًا ۲۰۰ طالب علم اور بقدر ۲۵ کے اساتذہ کرام ہیں۔ مدرسہ محمدیہ اور مدرسہ سعیدیہ عربیہ کے سوا جملہ مدرسوں کے مصارف تنخواہ و وظائف کیلئے اوقاف یا ذاتی کفالت ہے (اور ذاتی کفالت مثلاً دار الحدیث رحمانیہ) مدرسہ محمدیہ اور سعیدیہ جس طرح ذاتی کفالتوں اور اوقاف سے [illegible]

ان کے صدر مدرسین (حضرات) مشاہروں سے محروم۔ ان میں مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ اساتذہ کے مشاہروں اور تلامذہ کی آسائشوں کے لحاظ سے فائق الاقران، خداوند عالم اسے قائم رکھے۔ دار الہدیٰ اور جامع اعظم میں کھانا یا وظیفہ (بالخیار) ملتا ہے۔ باقی تمام مدرسوں میں عموماً وظائف جاری ہیں۔ اور وظائف میں (شاید) ۳ روپے ماہانہ سے کہیں زیادہ نہ ملتا ہوگا مجھے عرض یہ کرنا ہے کہ ان مدارس کے طلباء کی حالتیں قابل رحم ہیں۔ دہلی جیسے شہر میں کوئی نوجوان ۳ روپے ماہانہ میں بسر اوقات نہیں کرسکتا۔ پھر جبکہ کتابوں کی ضرورت بھی لاحق ہو، علالت کا خوف بھی مسلط ہو۔ ختم سال پر دہلی چھوڑنے پر بھی اصرار ہو۔ اس پر ستم بالائے ستم یہ کہ بعض طالب علموں کو صرف ۸؍ ماہانہ ملتا ہے اور بعض بدنصیبوں کو ایک ہی روپیہ۔ بار الہا! تیرے بندوں کی یہ ہلاکت آفرینی!

اسی دہلی میں میں نے اسی رمضان المبارک میں یہ تماشا (بے شک تماشا!) بھی دیکھا کہ پشاور سے لے کر راس کماری تک سے چندہ لینے والے اہل حدیث سفیر امڈ آتے ہیں۔ اور ہر ایک تھیلیاں بھر بھر کے لئے جا رہا ہے۔ اور اسی دہلی میں یہ بے پروائی کہ ملتان سے آنے والے طالب علم کو ایک روپیہ مہینہ برائے خوراک وہ ملتان جس کی اوسط خوراک ہر صوبہ ملک سے کمیت میں زیادہ اور کیفیت میں اور بھی بہتر!

اور دہلی ہی کے اہل خیر کو میں نے حدیثوں پر عمل کا سب ملک سے زیادہ شوقین بھی دیکھا۔ سبحان اللہ! بارک اللہ! مگر حدیث وابدأ بمن تعول (پہلے اپنے اردگرد والوں پر خرچ کر ان سے بچے تو دوسروں کو بھی سہی) پر بھی توجہ کرنا چاہئے۔ اور اگر آپ کے نزدیک دور دور کے مقامات والوں کی تھیلیاں بھرنا دہلی کے ہاں

شہاں بے کمر و خسرواں بے کلاہ

کے مقابلہ میں زیادہ عزیز ہیں تو پھر ان مدرسوں کو ختم کرا دیجئے گا [illegible]

فراوانی ہے۔ پہلے طلباء کتابیں خود نقل کر لیتے۔ اب مطبوعہ نسخے خریدنے سے انہیں چارہ نہیں۔ ان کیلئے بھی دام چاہئے۔ پہلے طلباء کی جاگیریں تھیں۔ ان کو کھانے اچھے ملتے۔ شکم سیر خود کھاتے اور دل لگا کر پڑھتے اب جاگیریں ہی اول تو کم رہ گئیں۔ اس پر کھانوں کی نوعیت بھی گھٹیا۔

اس معاملہ میں اہل حدیث کانفرنس کا عمل بھی قابل غور ہے۔ جس کی دفتری شکل کسی نہ کسی صورت میں ہنوز قائم ہے۔ بہت بڑا فنڈ نہ سہی، مگر بالکل تہی مائگی بھی نہیں کانفرنس میں دہلی کے تمام مدرسوں کی فہرست کے ساتھ ہر ایک مدرسہ کے طلباء کی فہرست و تعداد بھی چاہئے اور دفتر کو معلوم ہونا چاہئے کہ طلباء کس طرح بسر اوقات کرتے ہیں۔ اور جن طلباء کو ناکافی وظیفہ ملتا ہے اسکی کمی کانفرنس کو پوری کرنا چاہئے۔ تاکہ یہ لوگ اپنے معاملات ضروری کو آسانی سے طے کرسکیں۔ کانفرنس میں یہ ضروری ہوگا۔ اس کے لئے اراکین شوریٰ کو جلسہ کرکے غور فرمانا چاہئے۔ میں حاجی بشیر الدین صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مضمون پر حافظ حمید اللہ صاحب کو متوجہ کریں۔ اور میں دہلی کے جملہ مدارس کے متولیوں کو متوجہ[2] کرتا ہوں کہ ان غریب طلباء کیلئے تین روپے وظیفہ بالکل ناکافی ہے۔ یہ رقم پانچ روپے ماہانہ سے ہرگز کم نہ ہونی چاہئے۔ خواہ طلباء کی موجودہ تعداد کم کرنی پڑے مگر وظیفہ ضرور بڑھایا جائے۔

ان تجاویز پر غور بھی ہوگا؟ یہ خیال بہت تکلیف دہ ہے۔ یقیناً میری آواز متولیوں تک براہ راست نہ پہنچ سکے گی۔ مدرسین حضرات پڑھیں گے اور "درست ہے" فرما کر خاموش ہو جائیں گے۔ طلباء پڑھیں گے تو دلوں میں ایک ساعت کے لئے مسرت محسوس کرلیں گے۔ آہ! یہ نظام انہی غلط اور تباہ کن قاعدوں کے ساتھ وابستہ رہے گا۔ علمائے مدرسین اس کی اصلاح کے لئے کبھی زبان نہ کھولیں گے۔ وہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون قسم کی آیات مبارکہ صادقہ پڑھ کر دلوں کو مسرور کرتے رہیں گے۔ مگر ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم و ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم۔ قسم کی آیتیں خیال میں بھی نہیں لائیں گے کہ ان سے تو دلوں کی تازگی مرجھا جاتی ہے۔ اتنے ہی میں الحاد کا سیلاب آجائے گا۔ جس کے دھارے میں یہ سب خس و خاشاک کی طرح بہ جائیں گے۔ اسوقت یالیت یالیت! پڑھیں گے۔ مگر بے سود ؎

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

حضرات علمائے کرام و اہل خیر دہلی مجھے معاف فرمائیں ؎

معاف اے ہمنشیں گر آہ کوئی لب پہ آجائے
طبیعت رفتہ رفتہ خوگر درد جگر ہوگی

کاش! یہ تحریریں مؤثر ثابت ہوں۔ کاش دہلی کے معتمدین ان پر توجہ فرمائیں۔ کاش! میری قوم کے نونہال طلباء اپنی طالب علمی کا زمانہ خوشی میں بسر کریں۔ دہلی کے اہل خیر ان کے ہر درد دکھ میں شریک رہیں۔ وہ انہیں قومی امانتیں سمجھ کر ان کی حفاظت کریں! یا اللہ میں نے مہینوں ان طالب علم میں رہ کر ان کی درد بھری داستانیں سنی ہیں۔ اب میں ان کے خوشی کے ترانے بھی سنوں۔ الٰہی وہ شکم سیر ہو کر سوئیں اور صبح ہی ان کے سامنے لطیف کھانوں کے خوان رکھے ہوں۔ الٰہی! دہلی کے دولت مند اہل حدیثوں کے لئے یہ مشکل نہیں کہ وہ ان کا اس قسم کا خیال کرسکیں۔ ان کے دل درد طلب ہیں مگر انہیں بتانے والا نہیں ملا۔

بار الہا! دہلی میں پھر ایک محمد اسماعیل شہید جیسے جاں فروش عالم کی ضرورت ہے۔ جو سب کو ایک ہی خیال یعنی شوکت دین پر متوجہ کردے۔

یا اللہ! دہلی کو فتنہ انگیزوں کی شر سے محفوظ رکھ۔

---

[1] دفتر کانفرنس نے تعلیمی کام کسی خاص وجہ سے اپنے ہاتھ میں نہیں لیا ہوا ہے۔ (اہلحدیث)

[2] بارہا توجہ کی گئی۔ کوشش کی گئی مگر کامیابی نہیں ہوئی کیوں؟ اگر گوش شنوا باشد۔ (اہلحدیث)

بدعت کیا ہے؟

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

بعض دوست کہا کرتے ہیں کہ جس چیز کا وجود آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نہ ہو۔ ہر وہ چیز گمراہی ہے۔ کیونکہ آپ کا ارشاد ہے کہ کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ یعنی ہر ایک نئی چیز بدعت ہے اور ہر ایک بدعت گمراہی ہے" گویا یہ حدیث شریف حرمت کی بیّن دلیل ہے۔

سو اس کے جواب میں گذارش ہے کہ بلاشبہ جن لوگوں کو اسلام کے پاکیزہ اصول پر دسترس نہیں اکثر حقیقیات کے رد کر دینے کے لئے یہ حدیث مذکورہ بالا پیش کر دیا کرتے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ایک جائز بات کو ناجائز کر دیا جائے۔ لیکن وہ اس دقیقہ سے بالکل غافل ہیں کہ بدعت کا حکم دینیات تک محدود ہے اطوار و عادات مثلاً کھانے پینے، پہننے وغیرہ سے اسے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ خود جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ انتم اعلم بامور دنیاکم میں صرف تعلیم دین کے لئے آیا ہوں۔ دنیاوی امور کو تم خود ہی اچھی طرح جانتے ہو اور ان کا جس طرح چاہو انتظام کر سکتے ہو۔

ان حضرات کو یہ بھی معلوم نہیں کہ بدعت فی الدین اسی کو کہتے ہیں جس کی قرآن و حدیث میں کچھ بھی اصل نہ ہو۔ نہ اس کی حقیقت شرعی حیثیت سے سمجھ میں آسکے اور اس کی نظیر بھی شرع میں موجود نہ ہو۔

ابن جعفر ہیثمی انصاری جو حدیث کے بڑے مشہور عالم ہیں۔ اربعین نووی کی شرح میں حدیث من احدث فی امرنا و فی روایۃ فی دیننا) ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ لفظ امر کی تشریح کرکے اس سے مراد شرع اور دین ہے۔ تحریر کرتے ہیں۔

بدعت اسے کہتے ہیں جو شریعت کے خلاف ہو خواہ بالکل خلاف ہو۔ یا کوئی شرط اور رکن مقرر کردہ شرع اس میں نہ پایا جاتا ہو۔ لیکن جو شرع کے خلاف نہیں مثلاً شرع کے اصول و قواعد کے مطابق ہو تو وہ بات مردود نہیں بلکہ مقبول ہے۔ اس کی مثالیں یہ ہیں۔ قسم قسم کی خیرات و برّات جو صحابہ کرام کے عہد میں نہیں تھیں کیونکہ ہر قسم کی خیرات کرنا اسی ایک ہی اصول یعنی نیکی کرنی اور مدد دینے پر مبنی ہے۔ دوسرا تمام علوم مفیدہ میں تصنیف کرنا اور ان کی مختلف شاخوں پر بحث کرکے ان کے اصول قائم کرنا اور بہت سے فروع نکالکر مفروضہ صورتوں پر رائیں دینا اور ان کا حکم بیان کرنا۔ تیسرا قرآن و حدیث کی تفسیر و شرح کرنا اور حدیث کی اسنادوں اور متنوں کے متعلق گفتگو کرنا اور عرب کے نظم و نثر کی غور پرداخت کرکے اس کو جمع کرنا اور علوم لغت کا ایجاد کرنا یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کی خوبی ظاہر و باہر ہے چوتھا اصول و فروع شرع کو منضبط صورت میں لانے کے لئے ان کے محتاج الیہ علوم حساب وغیرہ کا سیکھنا جن کا مآل آخرکار ایک واسطہ یا زیادہ واسطوں سے شرع و دین ہے۔

جن صاحبوں نے بدعت کی یہ تعریف کی ہے:۔

البدعۃ مالم یکن فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مالم یثبت عن النبی فعلہ۔ بدعت وہ چیز ہے جو زمانہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ ان کو مجبوراً بدعت کی تقسیم کرنی پڑی اور انہوں نے بدعت کو چار قسم قرار دیا۔

واجب۔ مستحب۔ مباح۔ حرام

کیونکہ جس چیز کی اصلیت قرآن و حدیث میں موجود ہے گو اس کا کرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوا اُسے حرام، بدعت کے مفہوم سے خارج کرنا پڑیگا۔ (ایسی بات کا جائز اور مشروع ہونا مجمع علیہ بین الفریقین ہے) اس لئے بہت سی باتیں جن کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں نہیں تھا۔ تاہم ان کی اصلیت کتاب و سنت میں پائی جاتی تھی بدعت کے مفہوم سے نکالنی پڑیں۔ انہوں نے بدعت کے چند اقسام باعتبار مختلف احکام کے بنا دئیے۔ لیکن اگر بدعت کی پہلی تعریف کو ترجیح دیتے ہوئے کہا جائے کہ

البدعۃ مالم یکن فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یکن لہ اصل فی الدین

بدعت وہ چیز ہے جو زمانہ آنحضور میں موجود نہیں تھی اور جس کی قرآن و حدیث میں کچھ بھی اصلیت نہیں ہے تو مطلق بدعت حرام ہے۔ اور اس تعریف کی بنا پر جو امور متعلق دین نہیں ہیں۔ خواہ ان کا وجود آپ کے زمانہ مبارک میں ہو یا نہ ہو بدعت نہیں کہلائیں گے نیز وہ امور جن کی اصل شرع میں موجود ہے۔ وہ بھی بدعت کے مفہوم سے خارج ہیں اور اس لئے وہ حرام بھی نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا ہے کل محدثۃ بدعۃ۔ اس کے معنی یہ ہیں:۔

کل محدثۃ فی الدین بدعۃ

یعنی دین میں نئی چیز بدعت ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ:۔

من احدث فی دیننا ھذا ما لیس منہ فھو ردٌّ۔ ہمارے اس دین میں جو کوئی نئی بات نکالے وہ بات مردود ہے۔

تو معلوم ہوا کہ شرعی امورات میں کسی کی رائے کو دخل دینا یا پیش کرنا حرام ہے۔ زیادہ بس۔ واللہ الہادی

فتاویٰ

تعاقب | آدم علیہ السلام آسمانی جنت میں داخل کئے گئے تھے یا دنیا کی جنت میں، آپ نے لکھا ہے کہ دنیا میں بھی جنت ہے اسی جنت میں داخل کئے گئے اور اسی جنت سے نکلنے کا حکم ہُوا۔ حالانکہ قرآن پاک میں ہے کہ نکلو اس جنت سے اور زمین پر جا ٹھہرو (تب آدم سرندیپ میں اور حوا جدہ میں رکھے گئے) چند مدت کے بعد دونوں میاں بی بی ایک جگہ ہوئے اور انکی نسل سے دنیا آباد ہوئی۔ اس جگہ جنت کا ہونا کیا معنی ہے؟

(علی حسن خان آزاد از برہنڈہ)

جواب | قرآن و حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آدم و حوا کا جنت دنیا میں تھا ان کو جنت سے ہبوط کا حکم ہُوا تھا۔ ہبوط کا معنی ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا ٹھیرنا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو حکم ہُوا تھا:۔
اِهْبِطُوْا مِصْرًا۔ کسی شہر میں جا ٹھیرو۔
آپ کی عبارت مندرجہ قوس قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔

س ۱۲۳} ایک پنڈت سے ملاقات ہوئی۔ اور اس مسئلہ پر بحث ہوئی کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی تب سے کتنی بار قیامت ہوئی اور حساب کتاب ہُوا اور جب تک دنیا رہیگی تب تک کتنی بار قیامت ہوگی۔ لہذا آپ کا کیا ارشاد ہے؟ (علی حسن خان آزاد از برہنڈہ)

ج ۱۲۳} عبارت مذکورہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ سوال آپ نے پنڈت پر کیا تھا یا پنڈت نے آپ پر؟ ہاں ہندوؤں کے عقائد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان گنت مرتبہ قیامت یا پرلے مانتے ہیں۔ اہل اسلام پر یہ سوال وارد نہیں ہوتا۔

س ۱۲۴} سوئر جو قطعاً حرام ہے اوس کے دودھ سے بکری کا بچہ پالا جاوے، وہ بکری کا بچہ مسلمانوں کو کھانا حرام ہے یا حلال؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۴} اگر اس بچہ کو دیکھنے والا بکری کا بچہ سمجھتا ہے تو اس کے حلال ہونے میں کوئی شبہ نہیں باقی رہی سوئر کے دودھ سے اس کی پرورش، سو وہ اسکے حق میں ایسی ہے جیسے کھیتی میں کھاد پڑتی ہے۔

س ۱۲۵} جنت و جہنم اس وقت کہاں ہیں آسمان پر یا زمین پر۔ اور قیامت کے بعد دونو کہاں کہاں رہیں گے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۲۵} جنت اور دوزخ کا زمین پر ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں جنت کے متعلق آیا ہے انما هي قيعان یعنی جنت چٹیل میدان ہے جو درخت یہاں لگاؤگے وہی وہاں اگیگا۔ یعنی جیسا عمل کروگے ویسا ہی پھل پاؤگے۔ رہا یہ سوال کہ کس ملک میں ہیں اس کا جواب یہی ہے کہ الله اعلم بحقيقة الحال۔

س ۱۲۶} زید مرگیا۔ ایک زوجہ۔ دو لڑکیاں دو بھائی۔ ایک بہن وارث چھوڑے۔ صورت ہذا میں بہن وارث ہوگی یا نہیں؟ (سائل عبدالعزیز از بنگلور شہر)

ج ۱۲۶} بہن وارث ہوگی۔ صورت مسئلہ یہ ہے:۔

المیت ۲۴ / زید

زوجہ	بنت	بنت	اخ	اخ	اخت
۳	۸	۸	۲	۲	۱

بیوی کو آٹھواں حصہ اور دو لڑکیوں کو دو تہائی جائداد اس سے ملے گی۔ باقی ماندہ بہن بھائیوں میں یوں تقسیم ہوگی کہ دو دو حصے بھائیوں کو اور ایک بہن کو ملے۔ الله اعلم!

س ۱۲۷} آج کل جو لوگ قبروں پر عرس کرتے ہیں اور وہاں بھنڈارہ بھی کرتے ہیں یعنی عام لنگر لگایا جاتا ہے اور کھانا کھلایا جاتا ہے۔ کیا شرعاً یہ کھانا کھانا اور ایسی محفلوں میں شریک ہونا جائز ہے؟ (سائل نور شاہ گلانوالہ ضلع سیالکوٹ)

ج ۱۲۷} عرس وغیرہ مذکورہ سوال بدعت ہیں اور جو کھانا وغیرہ وہاں پکایا جاتا ہے وہ نذر لغیر اللہ ہے۔ اس لئے ایسی محفلوں میں شرکت ناجائز ہے اور وہاں سے کھانا کھانا درست نہیں۔

س ۱۲۸} کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ بذریعہ گراموفون، غزلیات تقریریات یا اذان و قرآن مجید کو سننا یا سنانا جائز ہے یا نہیں۔ اور افراد اہل حدیث بیاہ وغیرہ میں اوس کو عمل میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟ (محمد اشیرالدین موضع چانچنڈ۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال)

ج ۱۲۸} گراموفون آلات لہو و لعب سے ہے ایسی لغویات سے مؤمن کو اعراض کا حکم ہے۔
والذين هم عن اللغو معرضون۔

فوٹ:۔ فتوے اسی قدر تھے۔ (مفتی)

اعلان | یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے مولوی عبدالمعبود صاحب کانپوری سفیر مدرسہ محمدیہ باڑی ریاست دھول پور کا استعفا منظور کرکے موصوف کے کاغذات سفارت مدرسہ واپس لیکر داخل دفتر کر دیئے ہیں۔ اب ان کی جگہ کسی دوسرے مستقل سفیر کا تقرر کیا جائیگا۔ سردست مولوی ابوبکر صاحب باڑوی عارضی طور پر مدرسہ ہذا کی سفارت کے فرائض کو سرانجام دینگے۔ المعلن محمد ... پریزیڈنٹ مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور (۸/ اشاعت فنڈ وصول)

یاد رفتگاں | میری والدہ ماجدہ ۹۔ اپریل کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ! مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور پکی موحدہ تھیں (شیخ افضل حسین مالک کارخانہ عطر شیخ ... چوک لکھنؤ) (۲) میرے والد مولوی نواب الدین صاحب جو پکے موحد عالم باعمل تھے انتقال فرما گئے۔ انا للہ! موصوف اکاڑہ سے عرصہ ہُوا ریاست بہاولپور میں سکونت پذیر تھے۔ راقم: عبدالعزیز چک ۵۵ نہر ضلع بہاول نگر۔
ناظرین مرحومین کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔
اللهم اغفر لهما وارحمهما۔

نئی چٹھیں چھپنے والی ہیں | اس لئے جملہ حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر کسی صاحب کے پتہ میں کوئی تبدیلی کرنی ہو تو بہت جلد اطلاع دیں۔
(منیجر اہلحدیث امرتسر)

(۵۰۳)

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ماہ مئی ۱۹۳۹ء میں ختم ہو جائیگی۔ لہذا ان حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر حسب سابقہ خریداری منظور ہو تو قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ اگر خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی بہت جلد بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ بصورت دیگر (بقول شخصے الخاموشی نیم رضا) آپ کو اہلحدیث ۲۶۔ مئی وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت ختم جن اصحاب کی میعاد مہلت ختم ہے ان کے نمبر خریداری بھی ذیل میں ہی درج ہیں۔ امید ہے اپنے وعدہ کا ایفا کرتے ہوئے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دینگے۔ ان حضرات کی خدمت میں وی پی وغیرہ نہیں بھیجا جائیگا نہ ہی مزید مہلت دی جائیگی بلکہ ۲۶۔ مئی کے بعد مجبورًا اخبار بند کر دیا جائیگا۔

بیرون ہند جو خریدار مقیم ہیں ان کو بھی قیمت ختم ہونے کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس دفعہ مکرر یاد دہانی کرا کر امید کی جاتی ہے کہ ازراہ عنائت جلد از جلد قیمت بھیجکر دفتر کو مزید انتظار کی زحمت سے بچا کر شکریہ کا موقع دینگے۔

۱۰۵ - ۲۶۰ - ۵۵۶ - ۸۸۷ - ۱۹۵۴ -
۲۶۸۲ - ۲۶۹۰ - ۴۹۳۳ - ۵۴۰۵ - ۵۴۱۹
۶۰۲۵ - ۷۲۶۶ - ۷۴۲۰ - ۷۴۲۵ - ۷۴۲۷ -
۷۴۴۹ - ۷۴۶۲ - ۷۴۶۹ - ۸۴۲۴ - ۸۴۶۹
۸۴۷۱ - ۸۴۷۷ - ۸۵۱۶ - ۸۵۳۱ -
۸۷۵۹ - ۸۸۹۲ - ۹۰۱۹ - ۹۰۲۰ - ۹۲۵۴
۹۴۳۱ - ۹۴۲۹ - ۹۴۳۸ - ۹۴۵۷ -
۹۴۷۳ - ۹۴۸۶ - ۹۹۰۸ - ۹۹۹۱ -
۱۰۱۷۰ - ۱۰۲۸۶ - ۱۰۴۰۹ - ۱۰۴۵۰ -
۱۰۴۵۳ - ۱۰۵۵۵ - ۱۰۶۶۵ - ۱۰۹۳۲ -
۱۰۹۴۴ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۳۷ - ۱۱۱۴۱ -
۱۱۱۹۷ - ۱۱۱۹۹ - ۱۱۱۶۱ - ۱۱۲۴۵ -
۱۱۲۶۴ - ۱۱۳۷۵ - ۱۱۳۹۴ - ۱۱۵۳۵ -
۱۱۸۲۳ - ۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۷۴ - ۱۱۸۷۵ -
۱۱۸۷۷ - ۱۱۸۹۷ - ۱۱۹۰۶ - ۱۲۱۱۷ - ۱۲۱۲۰
۱۲۱۲۴ - ۱۲۱۵۹ - ۱۲۱۶۷ - ۱۲۲۳۴ - ۱۲۲۵۷
۱۲۲۷۰ - ۱۲۲۹۸ - ۱۲۳۲۴ - ۱۲۳۲۸ -
۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۴۸ - ۱۲۳۵۰ -
۱۲۳۶۲ - ۱۲۳۷۲ - ۱۲۳۷۳ - ۱۲۳۷۴ -
۱۲۳۷۹ - ۱۲۳۸۰ - ۱۲۳۸۱ - ۱۲۳۸۲ - ۱۲۳۸۳ -
۱۲۳۸۴ - ۱۲۳۸۹ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۳۲ -
۱۲۴۴۸ - ۱۲۴۵۵ - ۱۲۴۵۶ - ۱۲۴۵۷ -
۱۲۴۶۱ - ۱۲۴۶۴ - ۱۲۴۷۴ - ۱۲۴۸۰ -
۱۲۴۹۹ - ۱۲۵۰۵ -

ترغیب فنڈ سے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار جاری تھا۔ ماہ مئی میں ان کی میعاد ختم ہو جائیگی بعد ازاں بغیر مہلت دیئے اخبار بند کر دیا جائیگا۔ نیز تا اطلاع ثانی نئے داخلے بالکل بند رہیں گے اور منی آرڈر واپس کر دیئے جائیں گے۔

۱۰۵۶۴ - ۱۱۵۶۴ - ۱۱۸۶۱ - ۱۱۸۶۶ -
۱۲۳۶۲ - ۱۲۳۷۸ - ۱۲۳۷۹ -

یہ رقم کیسی ہے؟ جلسہ پشاور کے موقعہ پر مولانا ثناء اللہ صاحب کو کسی صاحب نے کچھ رقم دی تھی مولانا نے اس وقت نوٹ تو کر لیا مگر وہ کاغذ کہیں گم ہو گیا۔ اس لئے جس صاحب نے جس غرض کیلئے وہ مبلغات دیئے ہوں بہت جلد اطلاع دے تاکہ اسکی تعمیل کی جائے۔ (مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

آل انڈیا پرانا ریلوے ٹائم ٹیبل کی بابت سابقہ پرچہ میں مختصر سا نوٹ درج کیا گیا تھا۔ اس دفعہ پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ اگر کسی صاحب کے پاس ایسا آل انڈیا ریلوے ٹائم ٹیبل جو مارچ ۱۹۳۹ء کو منسوخ ہوا ہے بیکار ہو تو مہربانی فرما کر بہت جلد بھیجدیں۔ جس قدر محصولڈاک خرچ ہوگا اسکے عوض ٹکٹ یا کوئی اور رسالہ یا ٹریکٹ وغیرہ طلب کر لیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

دعا فرمائیں قصبہ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان میں جماعت حقہ اہل حدیث کے خلاف احناف بریلوی اور شیعہ حضرات نے مل کر اہل حدیث کو اپنی مسجد از سر نو مکرر تعمیر سے روک رکھا ہے۔ معاملہ پولیس تک پہنچ چکا ہے۔ گیارہ اہل حدیث اور فریق مخالف کے بیس اشخاص کی ایک ایک ہزار کی ضمانتیں ہو گئی ہیں۔ اس لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مصائب و مشکلات سے نجات دے (راقم: عبد الستار از جلال پور پیروالہ ضلع ملتان)

اطلاع عام بندہ اپنی علالت طبع و کمزوری کے باعث یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے سفارت مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور سے مستعفی ہو گیا ہے۔ تمام حساب کتاب داخل کرکے رسید حاصل کر لی ہے۔ باوجود اس علیحدگی کے مدرسہ کی بقا کے لئے دعا گو ہوں۔ راقم: مولوی ابو احمد عبد المعبود کانپوری سابق سفیر مدرسہ محمدیہ باڑی۔ (بسلسلہ اشاعت فنڈ وصول)

یورپ اور جنگ یورپ

کچھ شک نہیں کہ آج یورپ کی حالت اس جنگل کی طرح ہے جس میں تمام پیڑ سوکھے ہوئے ہیں اور ان کے نیچے خشک سرکنڈہ یا گھاس بچھی ہوئی ہے۔ جکو ایک دیاسلائی لگنے سے تمام جنگل پھنک جانے کا گمان غالب ہے۔ دول یورپ کے باہمی جنگ وجدل کی تیاری کو دیکھ کر امریکا کا پریزیڈنٹ ہٹلر اور میسولینی کو نصیحت کرتا ہے کہ معاہدہ کرو کہ دس سال تک کسی آزاد ملک پر حملہ نہیں کریں گے اس کو جواب ملتا ہے ؎

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے ایک کتاب چھپی تھی جس کا نام تھا "آیندہ جنگ"۔ اس کا لکھنے والا ایک جرنیل تھا۔ جس کا نام "برن ہاڈی" تھا۔ اس نے بدلائل ثابت کیا تھا کہ جنگ قوموں کی زندگی کا باعث ہوتی ہے یہ سچ ہے۔ قرآن شریف بھی اس کی تعلیم دیتا تھا تو اس کی تعلیم پر یورپ کے لوگ ناک بھوں چڑھاتے تھے اسلام کہتا تھا۔ ذروۃ سنامہ الجھاد (اسلام کی بلندی جہاد کرنے میں ہے) تو اعتراض ہوتا تھا کہ اسلام خونریز مذہب ہے۔ آج اسلام ہی کی تعلیم ان لوگوں کی زبان پر جاری ہے۔ مگر اسلام کے نام پر نہیں بلکہ اپنی طرف سے اسلام نے جو الفاظ اصطلاحی بولے تھے مثلاً جہاد۔ مجاہد۔ غازی وغیرہ وہ اپنے معانی میں صحیح طور پر مستعمل تھے۔ آج جن معنی میں یہ الفاظ استعمال ہو رہے ہیں وہ ان کے اصلی معنیٰ نہیں ہیں بلکہ محض جی خوش کرنے کو بولے جاتے ہیں۔ جیسے سابقہ عبارت منقولہ از اخبار شیعہ میں جہاد وغیرہ کا لفظ بولا گیا ہے۔

یہ سب شاعرانہ تخیل ہے جو اپنے محبوب کو معدوم بتاتے ہوئے کیا کرتے ہیں۔ ؎

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

یورپ کی جنگ کی بابت پنجاب کے اخباروں میں دو منجّم جوتشیوں کی پیشگوئیاں شائع ہو چکی ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ آیندہ ماہ مئی میں لڑائی شروع ہو جائیگی؛ اس کے مقابلے میں دوسرے صاحب نے اس کی تردید بھی کر دی ہے کہ "نہیں ہوگی"۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم وہی کہیں گے جو پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

کذب المنجمون ورب الکعبہ

باغ لگانے اور انکی اصلاح کرنے کے طریقے

(از دفتر اصلاح دیہات پنجاب لاہور)

فروٹ سیکشن لائل پور کے ایگریکلچرل اسسٹنٹ نے نئے باغ لگانے اور پرانے باغات کی اصلاح کرنے کے طریقوں پر روشنی ڈالی ہے۔ اول الذکر کے متعلق آپ نے یہ مشورہ دیا کہ بھاری زمین کا قطعہ منتخب کرنے کے بعد اس میں صرف وہی پودے لگائے جائیں جن کے متعلق تجربہ کیا جا چکا ہو کہ وہ ایسی ہی زمین میں کامیاب رہیں گے اور پودوں کو پانی دینے کے لئے جو نالی بنائی جائے وہ ان کی قطاروں کے عین درمیان میں ہو

پرانے باغات کی اصلاح کے لئے آپ نے یہ تجویز بتائی کہ پودوں کی سوکھی ہوئی مردہ اور غیر ضروری شاخوں کو کاٹ دیا جائے اور پھر پودوں کو گوبر وغیرہ کی خوب پکی کھاد مہیا کی جائے۔ سردیوں میں کھاد کی کھاد کی مقدار فی پودا ایک من ہونی چاہئے۔ اگر امونیم سلفیٹ بھی مل سکے تو اس کی تھوڑی سی مقدار کو گوبر کی کھاد میں ملا دینے سے اور زیادہ فائدہ ہوگا۔ باغات کو اچھی طرح صاف رکھا جائے۔ ان میں دوسری فصلیں صحیح اصولوں کے مطابق کاشت کرنی چاہئیں اور پانی سے کافی سیراب بھی کرنا چاہئے۔

این تھومالوجیکل اسسٹنٹ نے آموں کی سنڈی (مین گوبلی بگ) کے متعلق ایک استفسار کے جواب میں یہ تجویز بتائی کہ موسم سرما میں آم کے پودوں کے اردگرد کی جگہ کھود دینی چاہئے تاکہ سنڈی کے انڈے ہوا اور دھوپ لگنے سے تلف ہو جائیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ چھوٹے چھوٹے کیڑوں کو درخت پر چڑھنے سے روکنے کا علاج یہ ہے کہ تنوں کے اردگرد روئی کے بند لپیٹ دینے چاہئیں اور جب اس بند پر سنڈیاں کافی تعداد میں جمع ہو جائیں تو بند کو کھول کر اس کو اس پانی میں جس میں مٹی کا تیل ملا ہوا ہو۔ جھٹک دیں تاکہ سنڈیاں اس میں گر کر مر جائیں۔

(لاہور۔ ۲۴۔ مارچ ۱۹۳۹ء)

مذاکرہ علمیہ کا عظیم الشان تیرھواں سالانہ اجلاس

حسب اعلان ۲۶-۲۷۔ مارچ ۱۹۳۹ء کو احاطہ دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ میں منعقد ہوا۔ جس میں رؤساء حکام اور عوام کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے باہر کے تمام شرکائے جلسہ کے خورد ونوش اور قیام کا انتظام جلسہ کی جانب سے کیا گیا۔

مشاہیر علمائے کرام میں سے مندرجہ ذیل علماء خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ مولانا عبدالحنان صاحب ایڈیٹر "مسلم اہلحدیث گزٹ" دہلی۔ مولانا محمد حسین صاحب خطیب مسجد کولوٹولہ کلکتہ۔ مولانا عبیدالرحمٰن صاحب میرٹھی مولانا ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی۔ مولانا حافظ محمد صاحب مظفرپوری۔ مولانا محمد سعید خان صاحب محدث بودری مولانا حافظ عبداللہ صاحب رحیم آبادی۔

نیز طلبائے دارالعلوم نے بھی عربی، فارسی، انگریزی، اور اُردو میں برجستہ تقریریں کیں جو کہ بے حد پسند کی گئیں دوسرے دن کے اجلاس میں مہتمم دارالعلوم کی جانب سے دارالعلوم کی مفصل رپورٹ پیش ہوئی۔ جس میں دارالعلوم کے لئے مستقل سرمایہ کی قوم سے اپیل کی گئی تھی۔ اسی دن شب کے اجلاس میں ۱۳۵۷ھ کے دو فارغ التحصیل طلباء (مولوی عبدالرحیم صاحب گیاوی و مولوی محمد یونس صاحب اعظم گڈھی) کی دستار بندیاں کی گئیں۔

(خادم:۔ سید محمد سعید سکرٹری)

توحید وسنت کی صدا کو اگر دنیا کے چپہ چپہ پر پھیلانا چاہتے ہیں تو اخبار "اہلحدیث" امرتسر کی توسیع اشاعت کیجئے

(۵۰۹)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ لٹے
عام خریداران سے ۔ ہ؎
۔ ۔ ششماہی ۲/۶
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے!

امرتسر ۲۱۔ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۲۔ مئی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۵۲۱)

فہرست مضامین

ترانۂ حمد

(از مولوی ابوالحاذق محمد نجیب اللہ صاحب نشتر اودھوی گورکھپوری)

سب کی زباں پہ یارب ہر دم ہے نام تیرا
تو مالکِ دو عالم اک اک غلام تیرا

مجھ میں کہاں یہ طاقت عظمت بیاں ہو تیری
کیا وصف لکھ سکوں میں اے ذوالاکرام تیرا

یکتائے دو جہاں تو واحد ہے ذات تیری
ہے اک دلیل روشن یارب کلام تیرا

تو نے فلک بنایا تو نے زمیں بنائی
آتا نہیں سمجھ میں جو کچھ ہے کام تیرا

جتنے ہیں تیرے بندے سب کا ہے تو ہی رازق
دنیا پہ ہو رہا ہے یہ فیض عام تیرا

تیرے قیام کا ہو مجھ سے بیان کیونکر
میں ہوں ذلیل بندہ اعلیٰ مقام تیرا

مارا کسی کو تو نے زندہ کیا کسی کو
تو ہی سمجھ رہا ہے کیا ہے نظام تیرا

شاخیں شجر کی جھک کر تعظیم کر رہی ہیں
چڑیاں چہک چہک کر لیتی ہیں نام تیرا

بندے کا فرض یہ ہے تیری کرے عبادت
توفیق خیر دینا بندوں کو کام تیرا

ہو نشتر پہ بھی رحمت بخشندۂ دو عالم
گو وہ خطا کا ہے اک ادنیٰ غلام تیرا

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں اب گرمی کافی پڑ رہی ہے۔ دن بھر گرم لو بھی چلنی شروع ہو گئی ہے۔

—— محکمہ پیدائش اموات بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۳۰۔ اپریل سے ۵۔ مئی تک ۱۲۰ بچے پیدا ہوئے اور ۱۲۲۔اموات ہوئیں۔

—— امسال گو شکر کم پیدا ہونے کی وجہ سے کھانڈ گڑ، شکر وغیرہ گراں ہو رہے ہیں۔ کھانڈ تو روز بروز مہنگی ہو رہی ہے۔ یعنی گذشتہ سال کی نسبت نرخ دگنا ہو گیا ہے۔

—— امرتسر میں آریوں کی طرف سے پھر حیدر آباد ڈے منایا گیا اور جتھے بھی روانہ کئے گئے۔ پنجاب کے دیگر شہروں قصبوں سے آریہ جتھے حیدر آباد جا رہے ہیں۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ بلدیہ کی ملازمتوں میں سکھوں کو بیس فیصدی کی بجائے دس فیصدی حقوق دئیے جائیں۔ اس کے خلاف سکھوں کی طرف سے اظہار بیزاری ظاہر کیا گیا ہے۔

—— شیعوں کی طرف سے لکھنؤ میں شورش تبرہ جاری ہے۔

—— وزیر آباد (پنجاب) میں ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس زیر صدارت ڈاکٹر سیف الدین کچلو منعقد ہوئی۔ صاحب صدر نے دوران تقریر میں بیان کیا کہ جب تک میں صوبہ پنجاب کی کانگرس کا صدر ہوں کسی فرقہ پرست کو کانگرس میں داخل نہیں ہونے دونگا۔

—— مجلس احرار پنجاب کی مجلس عاملہ کا انتخاب ہو گیا ہے۔ صاحبزادہ فیض الحسن صدر اور مولوی عبد الغفار غزنوی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

—— امرتسر میں ۳۔ مئی بروز بدھ عید میلاد النبی کا جلوس نکلا۔ (مگر پچھلے سالوں سے بہت کم تھا)

—— امرتسر کمتھونگل کے قریب ۶ مئی کو دو موٹر لاریوں کا تصادم ہو گیا۔ لاریاں پاش پاش ہو گئیں۔ سواریاں مجروح ہوئیں۔ اسی قسم کی واردات ۷۔ مئی کو امرتسر ... روڈ پر بھی ہوئی۔

—— گورنر پنجاب نے پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ قانون مارکٹنگ بل کی منظوری دیدی ہے۔

—— امرتسر ۲۔ مئی کو مرکیشہ ہال اسلامیہ کالج امرتسر میں ینگ مسلم راجپوت ایسوسی ایشن کا اجلاس ہوا جس کے ایک اجلاس کی صدارت خان بہادر مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹی نے فرمائی۔

—— ضلع میرٹھ کے ایک گاؤں سے ایک مردم خور درندہ نما انسان کو گرفتار کیا گیا ہے جو چھوٹے چھوٹے مُردہ بچوں کی لاشوں کو قبر سے نکال کر کھا جایا کرتا تھا۔

—— چین کی حکومت نے اپنی جنگی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے چھ سو نئے ہوائی جہاز خریدے ہیں۔

۲۶ مئی کو یاد رکھیں

کیونکہ

اس روز خریداروں کے نام "اہلحدیث" وی پی بھیجا جائیگا جن کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے اور آئندہ کے لئے بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی —— اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ اہلحدیث آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہے تو ازراہ عنایت قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ مہلت درکار ہو (جو ایک ماہ سے زائد نہ ہو) تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں —— مہلت یافتگان مزید مہلت طلب نہ فرمائیں بلکہ سابقہ بقایا ہی ارسال کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر ڈینزگ پر حملہ نہیں کریگا بلکہ اس کو اپنے قبضہ میں لانے کے لئے رائے عامہ دریافت کریگا۔ چونکہ ڈینزگ میں اکثریت جرمنوں کی ہے۔ اسلئے کامیابی کی کافی امید ہے۔

—— حکومت روس نے غیر ملکی خط و کتابت پر سے سنسر کو ہٹا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— برطانیہ اور رومانیہ کے مابین جو حال ہی میں تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اسکی رو سے برطانیہ رومانیہ کو پچاس لاکھ سٹرلنگ قرض دیگا۔

صدمۂ جانکاہ

حاجی محمد صالح خلف حاجی عبد الغفار صاحب آف حاجی علی جان دہلی کے آمدہ خط مورخہ ۶ مئی میں مرقوم ہے کہ عدن سے بذریعہ وائرلیس (بے تار برقی) خبر آئی ہے کہ حاجی عبد الغفار صاحب جہاز میں انتقال کر گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ پڑھتے ہی بے ساختہ منہ سے نکلا ؎

من شاء بعدك فليمت
فعليك كنت احاذر

حاجی صاحب ایک بے نظیر مخلص مسلمان تھے۔ اس وقت میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔ زیادہ لکھنے کی طاقت نہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ غفر اللہ لہ ورحمہٗ۔

(ابوالوفاء)

مضامین آمدہ | عبد الرزاق صاحب سعید۔ تبرا اور شیعان علی۔ محمد عبد الرشید صاحب۔ عبد العزیز صاحب ایم عبد اللہ صاحب۔ عبد الغفار صاحب۔

غیر مقبولہ نظمیں | او مسلماں اشرف الامت۔ خطاب بہ مسلم تھا عبد خدا عبد سا بن کے آیا۔ پیام ایثار۔ قطعات متفرقات۔ ایشیائی نقیروں کا اعلان۔ دعا بدرگاہ الہی کشفی راز و نیاز۔ شب معراج۔ ہے قرآن میں انبیاء بن کے آیا۔ دشت کو موج کروں موج کو طوفاں کر دوں یاد ماضی۔ مدح صحابہ۔ التجا۔ میرا پیغام۔ ہیں نبیوں میں برتر ہمارے محمد۔

—— ریاست بہاولپور میں باغیانہ تقریریں کرنے اور ایک پمفلٹ آواز حق کو شائع کرنے کے الزام میں آٹھ افراد پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ جسکی سماعت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہاولپور کی عدالت میں شروع ہو گئی ہے۔

—— شیخوپورہ میں ۷ مئی کو صوبہ پنجاب کی مسلم لیگ کا اجلاس زیر صدارت سکندر حیات خان صاحب وزیر اعظم پنجاب

تم لوگ سجدے میں [illegible] نماز کی [illegible] پڑھتا [illegible] تم [illegible] کہ اپنے رب کے نام کی تسبیح پڑھا کرو تو [illegible] عمل کیا کہ سبحان ربی العظیم [illegible] کی طرف یہ حکم منتقل کر دیا۔ اس کی مثال تو یہ ہوئی کہ کوئی آقا اپنے نوکر سے کہے کہ پانی لاؤ اور نوکر اسی جگہ بیٹھ کر کہے پانی لاؤ۔ کیا خوب تعمیل ارشاد ہے۔

ناظرین کرام پہلی آیت سبح اسم ربک العظیم میں ہمیں حکم ہوا ہے کہ اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح پڑھا کرو۔ اس حکم کے متعلق اول مفسر قرآن علیہ السلام نے حکم دیا اجعلوھا فی الرکوع یعنی رکوع میں اس حکم کی تعمیل کرو۔ اسی لئے ہم رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتے ہیں جو اس حکم کی تعمیل ہے۔ دوسری آیت سبح اسم ربک الاعلیٰ کی بابت حضور نے فرمایا۔ اجعلوھا فی السجود۔ یعنی سجدے میں اس حکم کی تعمیل کرو۔ اسی لئے ہم سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہا کرتے ہیں۔

بتائیے ایسا کرنے میں ہماری کیا غلطی ہے؟

حضرات! اس ظلم اور ناقہمی کے باوجود مصنف کا ادعا قابل ملاحظہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"غرض یہ محرفین قرآن جب اپنی مصنوعی عبارتیں قرآن مجید میں داخل نہ کر سکے تو قرآنی صلوٰۃ وغیرہ اعمال قرآنی ہی کو مسخ کرنا شروع کر دیا اور آخر کار قرآنی مرعمل کی شکل و صورت اور عبارت کو بگاڑ کر رکھ دیا۔ جن کا غلط ہونا دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت و عیاں ہے۔ ناظرین اس کتاب میں ہم نے قرآنی عمل صلوٰۃ اور مروجہ نماز کی حقیقت کو کھول کر رکھ دیا ہے اس سے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ ہمارا دعویٰ کہاں تک صحیح ہے"　(ص۱۲)

اہلحدیث اس کے جواب میں ہم صرف استاد ذوق کا یہ شعر نذر کئے دیتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

اس سے آگے مصنف نے جو کچھ لکھا ہے وہ اس قابل ہے کہ ناظرین اُسے غور سے پڑھیں۔ اور ایسے لوگوں کے حق میں دعائے ہدایت کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اتباع اسوہ حسنہ سے بہرہ ور کرے۔

مصنف کے الفاظ [illegible] ہیں:۔

"ہم نماز [illegible] میں [illegible] التحیات اور درود شریف کی تلاوت کرتے ہیں۔ ان ہر دو کی عبارتیں غیر قرآنی ہیں۔ یہی مسلمات کا قطعی ثبوت ہے کہ حضرت رسول کریم سلام علیہ نے اس کی تلاوت کبھی نہیں کی۔ لیکن ہم اسی پر بس نہیں کریں گے بلکہ قواعد عربیہ اور قرآنی و عقلی دلائل سے اس کی حقیقت بھی ناظرین کے روبرو پیش کئے دیتے ہیں۔

۱۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ۔

التحیات جمع ہے تحیۃ کی۔ لغت میں اس کے معنی بھلائی کی دعائیں یا سلامتی کی دعائیں ہیں اور قرآن کی رو سے اس کے معنے دعائے سلام کے ہیں۔ ملاحظہ ہو آیات ذیل:۔

(۱) تَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ (پ۱۳) جنت میں جنتیوں کا تحیۃ سلام ہوگا۔

(۲) دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ (پ۱۱) جنتی جنت میں سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ پکاریں گے۔ اور تحیۃ اُن کا اُس میں سلام ہوگا۔

(۳) تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ (پ۲۲) جس دن میں جنتی ملیں گے تحیۃ اُن کا سلام ہوگا۔

اب لیجئے اَلطَّیِّبَات کو قرآن مجید میں یہ لفظ اٹھارہ جگہ آیا ہے۔ ان میں سے سولہ جگہ رزق پہ بولا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو حوالجات پ۲ و پ۵ و پ۶ و پ۷ و پ۸ و پ۹ و پ۱۱ و پ۱۳ و پ۱۴ و پ۱۵ و پ۱۷ و پ۲۴ و پ۲۶ اور ایک جگہ پ۵ میں کسب پر بولا گیا ہے اور اٹھارویں جگہ پ۱۸ میں وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ آیا ہے جس کا ترجمہ جبل الروایا نے یوں کیا ہے۔

"اور پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں اور پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں"

الطیبات کے معنے پاک رزق۔ پاک کسب اور پاک عورتیں [illegible] جو معنی عبادت زیر بحث [illegible] پیش کئے ہیں غلط ہیں۔ صحیح ترجمہ [illegible]

"سب بھلائی کی دعائیں یا سب سلامتی کی دعائیں واسطے اللہ کے اور نماز واسطے اللہ کے اور پاک رزق یا پاک کسب یا پاک عورتیں واسطے اللہ کے"

گویا اللہ تعالیٰ بھی کوئی انسان یا مجسم ہستی ہے جو ہر وقت بلاؤں اور بیماریوں کا شکار ہو سکتا ہے اور اس کو مجسم ہونے کے سبب سے رزق، کسب اور عورتوں کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے مسلمان بھائی عبارت مذکورہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو فائدہ پہنچاتے رہتے ہیں۔ ہم اُن کو اس نیک کام پر مبارک باد پیش کرتے ہیں"

(صلوٰۃ المرسلین ص۱۲ تا ۱۴)

اہلحدیث اس اقتباس میں تحیۃ کے جس معنی پر ہم نے خط ڈال دیا ہے وہی ہماری مراد ہے یعنی بھلائی اور سلامتی کی دعائیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی دعائیں اللہ کی ذات سے مخصوص ہیں۔ مانگنے والا اسی سے مانگے، کسی اور سے نہیں۔ طیبات کے معنی کے متعلق آپ نے اپنی قرآن سے ناواقفی یا اخفائے حق کا ثبوت دیا ہے ہمیں افسوس ہے کہ آپ نے اس آیت کا ذکر تک نہیں کیا جو یہاں پورے طور پر منطبق ہوتی ہے یعنی آیہ کریمہ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً (پ۱۳ - ع۱۶)

اس آیت میں طیبۃ کلمۃ کی صفت ہے جو جمع کی حالت میں بصورت (کلمات) طیبات آئیگی۔ اور عربی زبان میں مرکب توصیفی میں سے موصوف کو حذف کرنا جائز ہے ملاحظہ ہو آیہ کریمہ۔ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا۔

امرا القیس اپنے گھوڑے کی تعریف میں کہتا ہے ع

[illegible]

ان سب حوالجات میں موصوف حذف کیا گیا ہے [illegible]

[illegible] موعود (قادیانی) کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اہل حدیث مسلمانوں کی بہترین فرد سمجھا جاتا تھا۔ اور یقیناً اس فرقہ کے ابتدائی بزرگوں نے بعض نہایت اہم کارنامے سرانجام دیئے عام طور پر لوگ مسلمانوں کی اصلاح کے متعلق اہلحدیثوں کے موجود ہونے پر اکتفا کرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ ایسے لوگوں کی موجودگی میں کسی آسمانی مصلح کی ضرورت نہیں۔ مگر آج نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ خود اہل حدیثوں کی حالت پکار پکار کر آسمانی رہنمائی اشد ضرورت کا اظہار کر رہی ہے۔ جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری اپنے خطبہ صدارت میں فرماتے ہیں:۔

(ا) "ہماری جماعت دن بدن روبتنزل ہے اور دن بدن ہماری ساکھ کمزور ہو رہی ہے۔ ہماری جماعت کا وقار کم ہو رہا ہے اور وہ ولولہ اور جوش جس کی وجہ سے ہماری جماعت چند سال قبل ممتاز تھی۔ سرد پڑ چکا ہے" (ص[illegible])

(ب) ہم نے بزرگانِ اہل حدیث کے بے نظیر کام کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ اُن کے شروع کردہ کام کو تکمیل تک پہنچانے کی بجائے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ آپس میں نفاق و شقاق پیدا کر کے اتحاد اور جرأت کی بجائے تشتت اور بزدلی پر راضی ہو گئے"۔ (ص[illegible])

(ج) "حقیقتاً ہم میں وہ روح باقی نہیں رہی جو اہل حدیث کا طرۂ امتیاز تھا" (ص۱۵)

(د) "مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری جماعت جس تفریق اور اختلاف کا شکار ہے۔ غالباً اس کی نظیر مسلمانوں کے کسی اور گروہ میں موجود نہیں آج بدقسمتی کی انتہائی دلدل میں ہم پھنس گئے ہیں کہ مختلف اسماء سے مسمی گروہ جماعت میں پیدا ہو گئے اور نہ صرف بعض قیاسات یا فروعی مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے میں فخر کر رہے ہیں بلکہ اپنے مخلص علماء کو بھی جماعت سے خارج شدہ ٹھہرانے کے لئے سعی کر رہے ہیں" (ص[illegible])

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ اہل حدیث گروہ پوری طرح [illegible] [illegible] ہے [illegible] جان ہے [illegible] دلدل میں [illegible] [illegible] کسی حالت موجودہ ساحل نجات تک پہنچنا عقلی طور پر محال ہے۔ مندرجہ بالا الفاظ ایک سنجیدہ کار و اہل اور حالات سے باخبر صدر اہل حدیث کانفرنس کے ہیں۔ کیا ان حالات میں اسلام کا عروج کمال تک پہنچانا ان اہل حدیثوں سے وابستہ تصور کیا جا سکتا ہے۔ کیا وہ قوم کی کشتی کے ناخدا بننے کے اہل ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اہل حدیث گروہ تو خود عظیم الشان مصلح سماوی کا محتاج ہے۔ انہوں نے دوسروں کو کیا فائدہ پہنچانا ہے۔

کیا ہمارے اہل حدیث بھائی غور فرمائیں گے کہ ان کی حالت روز بروز تنزل کی طرف کیوں جا رہی ہے اور روز بروز وہ قعر مذلت میں کیوں دھنسے جا رہے ہیں؟ اگر مجھ سے پوچھو تو اس کا ایک ہی سبب ہے کہ اہل حدیثوں نے فرستادۂ برحق حضرت مسیح موعود (قادیانی) کی آواز پر توجہ نہیں کی بلکہ اس کی تکذیب پر کمربستہ ہو گئے۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ حق دار تھے کہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے۔ اسی تکذیب کا نتیجہ ہے کہ آج پھر ان کے حق میں فجعلنا هم احادیث کا نظارہ دہرایا جا رہا ہے اور مستقبل یقیناً تاریک تر ہے۔

جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری فرماتے ہیں:

"اہل حدیث جماعت کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہئے کہ وہ کیونکر بغیر قیام جماعت و تنظیم زکاۃ کے متبع رسول ہونے کا دعوے کر سکتے ہیں" (ص[illegible])

یقیناً ایسا دعویٰ غلط اور جھوٹ ہے مگر افسوس کہ اہل حدیث ابھی تک اس دعوے سے اجتناب اختیار نہیں کرتے حالانکہ وہ حالت نزع میں ہیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ایک دفعہ پھر قیام بیت المال اور تنظیم زکوٰۃ کے لئے پوری کوشش کریں اور از سر نو اسے زندہ کریں"

ظاہر ہے کہ قیام جماعت بدون امام ناممکن ہے اور مذہبی جماعتوں کا حقیقی قیام صرف اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ امام کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ مگر اہل حدیث لوگ ہنوز اس امام سے منکر ہو رہے ہیں۔ اس لئے ان کے ہاں کوئی ایک امیر بھی نہیں بلکہ وہ پراگندہ [illegible] [illegible] ہیں۔ کل حزب بما لدیہم فرحون کا مصداق ہیں۔ چنانچہ صاحب صدر نے مایوس ہو کر لکھ دیا ہے "جماعت اہل حدیث کا کسی ایک امام پر متحد ہونا بہت دشوار نظر آتا ہے۔ لیکن اس کا سہل حل یہ ہے کہ اہل حدیث کانفرنس کو زیادہ منظم کر کے اسکو امارت شرعیہ کا بدل بنا دیا جائے" (ص[illegible])

مسیحیوں نے صدیوں تک حضرت مسیح ناصری کے آسمان سے آنے کا انتظار کیا۔ آخر مایوس ہو کر کلیسا کے وجود کو ہی مسیح کی آمد ثانی کا بدل بنا لیا۔ جناب مولوی صاحب کا اہل حدیث کانفرنس کو امارت شرعیہ کا بدل قرار دینا بھی ویسا ہی ہے۔ یہ تجویز مایوسی کا مرقع اور اہل حدیثوں کی اندرونی حالت کا آئینہ ہے۔ کاش وہ اب بھی سمجھیں۔

نظام و تنظیم کے بارے میں مولوی صاحب کا ارشاد ہے:

"کانگرس کا نظام آپ کے سامنے ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم بھی ویسا ہی مؤثر اور مضبوط نظام قائم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں"

گویا نظام کی اصلاح و درستی کے لئے آپ مذہبی نمونہ کی بجائے کانگرس کا تقلید کرنا چاہتے ہیں۔ مقام حیرت ہے کہ اہلحدیث "صحابہ رسول اور نظام خلافت اسلامیہ" کی تقلید کی بجائے کانگرس کو نمونہ قرار دے رہے ہیں۔ کانگرس ایک سیاسی جماعت ہے۔ اس کا نظام اگر مؤثر اور مضبوط ہے تو محض دائرہ سیاست میں۔

لیکن اہل حدیثوں کا مقصد تو مذہب بتایا جاتا ہے اس کے لئے اگر کوئی مؤثر اور مضبوط نظام ہو سکتا ہے تو وہ واجب الاطاعت خلیفہ اور امیر کا نظام ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ اہل حدیث نہ ایک امام پر جمع ہو سکتے ہیں اور نہ کسی محکم نظام کے پیرو بننے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے کبھی امارت شرعیہ کا بدل نیم مردہ کانفرنس کو بتایا جاتا ہے اور کبھی خلفائے راشدین کے طریق کی بجائے کانگرس کے نظام کی تعریف کی جا رہی ہے [illegible] اہل حدیثوں کے لئے [illegible] قرار دیا جاتا ہے۔ یقیناً [illegible] [illegible] امام موعود [illegible] [illegible] [illegible] فرستادہ حق کی تکذیب کا یہی نتیجہ [illegible] [illegible]

سناتے ہیں۔ جس نے دونو جماعتوں (قادیانی و لاہوری) کو ... علاوہ ایک خاتون محترمہ (ام المرزائیہ) کو بھی نہیں چھوڑا جس پر دونو جماعتوں میں کھلبلی پڑ گئی اور تار و رزولیوشن گورنمنٹ کو بھیجے گئے۔ یہاں تک کہ اس کی اس کے باپ بیٹوں سمیت لاتوں اور لاٹھیوں سے مرمت کی گئی۔ مگر وہ سخت دل اس پر بھی اپنے الفاظ واپس لینے پر مائل نہ ہوا۔

چوتھا فرقہ قادیان میں بیٹھا ہے۔ جس کے سرگروہ کا نام شیخ عبدالرحمن مصری ہے اس کا بیان عدالت عالیہ ہائیکورٹ لاہور میں آ چکا ہے۔ جسے "پیغام صلح" لاہور نے پورا نقل کر کے دنیا کے سامنے قادیان کو برہنہ کر دکھایا۔

پانچواں فرقہ احمد نور کابلی کا گروہ ہے جس کا دعویٰ ہے کہ "میں رسول اللہ" ہوں اور وہ قادیان میں بیٹھا تبلیغ رسالت کر رہا ہے۔ جس کو تم دیوانہ کہتے ہو اور وہ اس کی شکایت اپنے تازہ رسالہ "نزول المہدی موعود" میں کرتا ہے۔ تم اس کے انکار سے کافر ہو چکے ہو۔ کیونکہ تمہارے خلیفہ میاں محمود احمد نے "انوار خلافت" میں لکھا ہوا ہے کہ

جو ایک رسول کا بھی انکار کرے وہ کافر ہے۔

ناظرین! ابھی اس فرقہ کو پیدا ہوئے جمعہ جمعہ آٹھ روز ہوئے ہیں۔ اس تھوڑی سی مدت میں ان میں اس قدر اختلافات پیدا ہو گئے ہیں کہ باہمی سلام کلام تک باقی نہیں رہا۔ اگر اس فرقہ نے کچھ طویل مدت پائی تو خدا جانے نوبت کہاں تک پہنچے گی۔

مختصر یہ ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ الفضل کے مضمون کو محض مخالفانہ رائے سمجھ کر نظر انداز نہ کریں بلکہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور الفضل کو بھی ہم تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ یہ خیال دل سے نکال دے کہ اس کی جماعت کا اندرونی شقاق و نفاق ہم سے مخفی ہے۔ مگر ہماری خاموشی اس شعر پر مبنی ہے

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

ناظرین کرام! مولوی ... صاحب نے جس ... ہم کو خلیفہ قادیان کی اطاعت کی ...

بدیات ہے اور جس کی ماتحتی میں فخر سمجھا گیا ہے کہ جناب قادیان منظم و پاکباز ہیں ہم ان پاک بازوں کے حق میں اسی (خلیفہ قادیان) کے منظوم کلام میں سے مندرجہ ذیل اشعار سناتے ہیں جو آپ نے اپنے ماتحتوں کے حق میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ؎

ہر دل میں پُر ہے بغض و کیں ہر نفس شیطاں کار ہیں
جو ہو فدائے نور دیں کوئی نہیں کوئی نہیں
ہر ایک کے سر میں مکیں ہے کبر کا دیو لعیں
اک دم کو یاد آتی نہیں درگاہ رب العالمیں
بے چین ہے جان حزیں حالت ہماری زار ہے
کہنے کو سب تیار ہیں چالاک ہیں ہشیار ہیں
منہ سے تو ہو اقرار ہیں پر کام سے بیزار ہیں
ظاہر میں سب ابرار ہیں باطن میں سب اشرار ہیں
مصلح ہیں پر بدکار ہیں۔ ہیں ڈاکٹر بیمار ہیں
حالات پُر اسرار ہیں دل مسکن انکار ہے

(کلام محمود ص۶۴)

پیسا اخمس ذرہ توجہ سے پڑھئے اور خیال کیجئے کہ یہ مقالات خلیفہ بصورت نظم صدر صاحب جلسہ اہل حدیث کانفرنس کے مقالات سے کچھ نرم ہیں یا گرم۔ اسکے بعد مثل مشہور

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

پر غور کر کے بتائیں کہ اس کے کیا معنی ہیں۔

زمین کی حرکت

(از قلم مولوی عبدالجلیل صاحب سامرودی)

(۲)

مولوی صاحب موصوف، مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری کے مضمون "قرآن کریم اور سائنس" کا جواب دے رہے ہیں۔ اس کی پہلی قسط "آفتاب کا طلوع و غروب" سابقہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے آج دوسری قسط ہدیۂ ناظرین ہے۔ (مدیر)

زمین کی حرکت آپ نے زمین کی حرکت کو آیت وتری الجبال تحسبها جامدة وهی تمر مر السحاب. سے ثابت کیا۔ معزز دوستو! قبل ازیں کہ میں عدم حرکت زمین پر دلیل پیش کروں۔ یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آپکا استدلال آیت وتری الجبال تحسبها جامدة الخ فی الواقع صحیح ہے یا وہی اندھیر نگری کا سا معاملہ ہے۔ حضرات! تفسیر جلالین میں ہے (وتری الجبال) تبصرها وقت النفخة۔ جمل میں ہے وتری الجبال عطف علی ینفخ و قوله تحسبها حال من الجبال و قوله جامدة مفعول ثانی و قوله هی تمر حال من جامدة۔ ابو السعود ... جمل ص۳۴۳ ج۳۔ فتح البیان ... ہے۔ هذا ما یقع بعد النفخة الثانیة عند حشر الخلق۔ فتح البیان میں ہے۔ قال القشیری هذا یوم القیمة تفسیر نیشاپوری ص۹ ج۲۰ میں ہے۔

قال اهل المناظر ان الاجسام الکبار اذا تحرکت حرکة سریعة علی نهج واحد فی السمت والکیفیة ظن الناظر انها واقف مع انها تمر مرا حثیثا فاخبر الله سبحانه ان حال الجبال یوم القیمة کذلك تجمع فتسیر کما تسیر الریح السحاب فاذا نظر الناظر حسبها جامدة ای واقفة فی مکان واحد

میرے معزز اہل حدیثو! پہاڑوں کا چلنا قیامت کو ہوگا۔ نفخۂ ثانیہ کے بعد تمام مفسرین مثل ابن جریر، ابن کثیر، خازن، معالم وغیرہ سب اسی امر پر متفق ہیں کہ پہاڑوں کا چلنا قیامت کے روز ہوگا نہ کہ اس وقت بلکہ متعدد آیات قرآنیہ اسی امر پر دال ہیں ... فرماتی ہیں (۱) ویوم نسیر الجبال و تری ...

...

سورہ کہف آیت ۴۷ - (۲) وتسیر الجبال سیرا سورہ طور آیت ۱۰ - (۳) وبست الجبال بسا سورہ واقعہ آیت ۵ - (۴) وتکون الجبال کالعھن - سورہ معارج ۹ - سورہ قارعہ آیت ۵ - (۵) واذا الجبال سیرت - سورہ تکویر آیت ۳ - (۶) وسیرت الجبال - سورہ نبا آیت ۲۰ - (۷) سیرت بہ الجبال - سورہ رعد آیت ۳۱ - یہ تو ہے اصل بات اب مولانا کی سنئے آپ فرماتے ہیں - آیت کریمہ یہ ہے :- وتری الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب الخ (سورہ نمل ۲۰) اے مخاطب تو پہاڑوں کو سمجھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر گڑے اور جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ تو بدلی کی طرح اڑ رہے ہیں - یہ اللہ کی زبردست کاریگری ہے جس نے ہر شئے کو مضبوط بنایا؛

مولانا (جھنڈے نگری) فرماتے ہیں - ترجمہ میں بدلی کی طرح اڑ رہے ہیں شاہ عبدالقادر صاحب ترجمہ کرتے ہیں اور وہ چلیں گے - موضح القرآن میں ہے یہ ہوگا قیامت میں جیسے سورہ طٰہٰ میں فرمایا ینسفھا ربی نسفا - مولانا فرماتے ہیں اڑ رہے ہیں -

میرے معزز دوستو! یہ بات بالکل غلط ہے اڑ رہے ہیں نہیں بلکہ چلیں گے اللہ میاں اس وقت چلائیگا - دیکھو تفسیر ابن کثیر ص۱۴۵ ج ۶ -

مولانا فرماتے ہیں قرآن کریم میں میخوں کے گاڑنے کا ذکر موجود ہے تو حرکت کا انکار اوس سے کیسے ثابت ہوا" شاید مولانا نے آیت والجبال اوتادا ہی کو قرآن مجید میں پایا ہوگا اور حرکت کے نفی کی آیتوں پر عبور نہ ہوا ہو - اللہ میاں فرماتے ہیں -

(۱) والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم سورہ نحل آیت ۱۵ - سورہ لقمان آیت ۱۰ -

(۲) وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بھم سورہ انبیاء آیت ۳۱ -

(۳) ام من جعل الارض قرارا وجعل خلالھا انھارا وجعل لھا رواسی - سورہ نمل آیت ۶۱ آیتیں اس بارے میں بے شمار ہیں پہاڑوں کو اسی لئے زمین میں گاڑا کہ وہ ہلنے سے محفوظ رہیں -

اب لیجئے فرمان مصطفوی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فالقاھا علیھا فاستقرت فعجبت الملائکۃ فقالت یارب ھل من خلقک اشد من الجبال الحدیث اخرجہ الترمذی والبیہقی وغیرھما

انس بن مالک رض فرماتے ہیں - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ میاں نے زمین بنائی تو ہلنے لگی تب پہاڑ پیدا کرکے اوس پر ڈال دئیے - سو ہلنا اس کا بند ہو گیا - ملائکہ نے تعجب کیا اور اللہ میاں سے دریافت کیا کہ آیا اے باری تعالیٰ تیری کوئی مخلوق پہاڑ سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا لوہا - یہ حدیث ترمذی وغیرہ کی ہے -

میرے پیارے اہل حدیث برادر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید زمین کو غیر متحرک فرماتے ہیں اور مولانا سائنس کے دلدادہ کہتے ہیں ہلتی ہے - بہ بین تفاوت ... اب سائنس کو لئے پھریں یا ان نصوص کو خدا ہی توفیق بخشے

(۳) آسمانی کرّوں پر انسانی آبادی

مولانا عبدالرؤف فرماتے ہیں کہ قرآن فرشتوں کے وجود کے ساتھ انسانی آبادی کا منکر نہیں - پہلے قرآن کریم آسمان میں انسانی آبادی تسلیم کرتا ہے !"

کس قدر غلط بات ہے - انسان کا وجود آدم صفی اللہ سے خواہ اسے نسیان سے لیں یا انس سے یہ باتیں تو آدم سے تعلق رکھتی ہیں - آسمان فرشتوں کے لئے اور زمین انسان جن وہوام کا ماوٰی ہے - اللہ میاں فرماتے ہیں - ولکم فی الارض مستقر و . . . . متاع الی حین - سورہ بقر - اے بنی آدم تمہارے رہنے کی جگہ زمین ہے ایک وقت مقرر تک اللہ میاں زمین کو مستقر بنی آدم بنی نوع انسان فرما دیں - اور مولانا زبردستی آسمانی کرّوں پر انسانی آبادی قرآن کے ماتھے تھوپ رہے ہیں - جل جلالہ مولانا کی دلیل دیکھئے - سورہ نحل کی آیت وللہ یسجد ما فی السموات وما فی الارض من دابۃ والملائکۃ فرماتے ہیں "دابہ ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو کہتے ہیں" یہ بالکل صحیح مولانا یہ بھی تو کہئے اللہ میاں فرماتے ہیں - واللہ خلق کل دابۃ من ماء ملائکہ کیا ملائکہ بھی ماء سے مخلوق ہیں بنی آدم کی طرح سے جو دابہ بنی آدم کی طرح ماء سے مخلوق ہیں ان کا ماوٰی آسمان نہیں ہو سکتا - وہ انسان جو آدم کی اولاد ہے اس کا مسکن زمین ہے اگر کوئی انسان کسی دوسری نسل سے ہوں اور وہ ملائکہ کے ساتھ رہتے ہوں اوس کا ثبوت مولانا جھنڈے نگری کے ذمہ - ہم تو انسان آدم زاد کو ہی سمجھتے ہیں دابہ ہر جاندار کو کہتے ہیں تو پھر مولانا صرف ملائکہ کے ہمراہ انسان کی خصوصیت کیوں - شیر، چیتا، بھیڑ، بکری، گدھا، سور، ریچھ، بندر نے کیا قصور کیا کہ وہ آسمانی فضا سے محروم رہیں - اون کی بھی تو آبادی وہاں ٹھہرا دیجئے یا تو انہیں دابہ سے خارج کر دیں اچھا پھر آسمانی انسان مکلف ہیں یا غیر مکلف ان کا نبی کون ہے اس کا بھی تو علم چاہئے - ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائکہ کی خلقت نور سے بتائی ہے - صحیح مسلم میں ہے اور بنی نوع انسان کی خلقت اصل آدم سے - میرے دوستو سائنس کے گلے زبردستی کیوں چمٹ رہے ہو وہ کب تم سے انسانی آبادی منوانا چاہتا ہے - نظام شمسی اور قمری والے بھی تو سو گئے - ایک وقت وہ بھی زوروں پر تھے - خدا قبول حق کی توفیق دے -

(باقی آیندہ)

فلسفہ اور معجزہ

روئداد مباحثہ مابین مولوی ہدایت اللہ صاحب سوہدروی و مولوی عبدالعزیز صاحب - جس میں معجزہ اور قانون قدرت پر محققانہ بحث کی گئی ہے آخر میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کا فیصلہ بھی درج ہے - اس کے مطالعہ سے آپ کو بہت سی معلومات حاصل ہونگی - قابل دید ہے - کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ - قیمت صرف ۴ر - محصول ڈاک علیحدہ -

پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

دیہات کا جمعہ

(از مولوی قادر بخش صاحب دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ)

دو اڑھائی ماہ ہوئے جبکہ ایم خدابخش خاں گادی بلوچ نے بیٹ نشانوالہ میں اور خاکسار نے چاہ گھاٹے والا موضع شبہ غیر مستقل میں نماز جمعہ قائم کی۔ بس پھر کیا تھا۔ ہر طرف ناجائز، ناجائز کا شور مچ گیا۔ نہ صرف شور مچ گیا۔ بلکہ اس اہم فریضۂ خدا ادا کرنے والوں کے ساتھ مقاطعہ اور بائیکاٹ شروع ہو گئی۔ بقول اکبر الہ آبادی ؎

رقیبوں نے رپٹ جا کر یہ لکھوائی ہے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

ادھر ہم نے بھی پکار کر کہہ دیا کہ ؎

یا ہاتھ توڑے جائینگے یا کھولیں گے نقاب
سلطانِ عشق کی یہی فتح و شکست ہے

فتوے منگوائے گئے۔ فتاویٰ مولوی عبد الحی صاحب سے جواز بتلایا گیا۔ پیران پیر جناب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب غنیہ (اردو) کا ص۲۹۶ کھول کر پڑھایا گیا۔ مگر ضد کا کوئی علاج نہیں۔ کسی کو وہابی، کسی کو حنبلی نام دیکر ٹال دیا گیا۔ لیکن فرضِ خدا کا پامردی کے ساتھ مقابلہ جاری رکھا۔

آخر کار ہم نے ضلع مظفر گڑھ کے چوٹی کے علماء احناف کو دعوت دی جو از راہ خیر خواہی ملتِ بیضا مورخہ ۹ شام تشریف لائے۔ اُن کے اسم گرامی حسب ذیل ہیں:-

(۱) مولانا مولوی غلام رسول صاحب محدث مظفر گڑھ
(۲) مولانا حاجی قادر بخش صاحب بازشریف ضلع ”
(۳) مولانا حافظ قادر بخش صاحب ڈیروی حال مدرس اسلامیہ انجمن مظفر گڑھ۔

پرسہ اصحاب نے رات کو چاہ گھاڑو والا پر لوگوں کو سمجھایا خاصکر عدم سمع موتیٰ اور قربانی قبل صلوٰۃ عید کا عدم جواز خوب واضح کیا۔ جس کی بنا پر ہمیں بدنام کرنے کی کوشش جاری تھی۔ صبح بروز جمعہ سب حضرات کو بیٹ نشانوالہ میں لیجایا گیا۔ قبل نماز جمعہ حافظ قادر بخش صاحب نے اتفاق اور اتحاد پر تقریر فرماتے ہوئے جمعہ کی اہمیت ثابت کی۔ نماز جماعت کی تاکید اور اقتدا اہل حدیث بلا کراہت ثابت کی۔ بعد نماز جمعہ مولانا غلام رسول صاحب کھڑے ہوئے۔ آپ نے اپنے خاص انداز میں، توحید بیان فرماتے ہوئے عدم سمع موتیٰ اور ندا لغیر اللہ کی حرمت پر قرآن کریم کی آیات اور فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب شامی کی عبادت کھول کر پڑھی۔ اخیر پر جواز جمعہ کا فتویٰ بھی دیا۔

ان کے بعد حاجی قادر بخش صاحب نے اپنے مضمون جمعہ کو اس خوبی سے ادا فرمایا جو اُن کا ہی حصہ تھا۔

بریلوی مشن

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مستغیث ہیں یا مستغاث

مذہب اسلام نے سب سے بڑا کام جو دنیا میں آکر کیا وہ یہ ہے کہ عامۃ الناس کی ذہنیت میں جو ماسوی اللہ کا رعب سما چکا تھا اس کو یکسر نکال کر رکھ دیا۔

ایک میٹھی اور فرحت افزا مؤثر آواز تھی:-

رب المشرق والمغرب لا الٰہ الا ھو فاتخذہ وکیلا

کہ مشرق اور مغرب میں بسنے والوں کا رب مربی صرف ایک ہے جس کے سوا کوئی الوہیت کے لائق نہیں اس لئے اے پیغمبر اسی کو ہر حالت میں اپنا کارساز سمجھنا اور بس

اسی مضمون کو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے یوں ادا کیا ہے ؎

نداریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

مگر واہ رے ہندوستان کے بے باک مسلمان! تو نے اس سادہ اور صحیح تعلیم کو ہمسایہ قوم کے اثر سے ایسا مسخ کیا کہ الامان! ۳۰۔ مئی ۱۹۳۹ء کی شب کو امرتسر کے ایک محلہ میں اس قدر غلو کیا کہ سورہ حدید کی آیہ کریمہ

ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا۔

اور سنئے! ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۹ء کے پرچہ "الفقیہ" میں ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جسکے چند اشعار ہم نقل کرتے ہیں ؎

یا رسول اللہ اغثنا وقت ہے امداد کا
حال ابتر ہو رہا ہے امتِ ناشاد کا

زور و زر فرقہ پرستی پر ہے ناز اغیار کو
ہم غریبوں کو بھروسہ آپ کی امداد کا

چھوڑ کر ہم آپ کے در کو کہاں جائیں حضور
کون ہے ہم بیکسوں کا دادرس فریاد کا

(پرچہ مذکور ص۵ کالم ۳)

ناظرین! یہ ہے بریلوی فریاد۔ اب سنئے! جس ہستی کے سامنے استغاثہ ہوتا ہے وہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ مَكْنُوْنِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجِلَاءَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔

(ترجمہ) یا اللہ! میں تیرا غلام ہوں اور تیرے غلام کا بیٹا ہوں اور تیرے لونڈی کا بیٹا ہوں تیرے اختیار میں ہوں۔ میری چوٹی تیرے ہاتھ میں ہے جاری ہے میرے حق میں تیرا حکم انصاف ہے میرے حق میں تیرا فیصلہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر نام کی برکت سے کہ جو نام خاص ہے تیرے [illegible]

اس کو اپنی کتاب میں یا اس کو سکھلایا تو نے کسی کو اپنی مخلوق میں سے یا پسند کیا تو نے اسکو علم غیب میں جو مخفی ہے تیرے نزدیک۔ یہ کہ کرے تو قرآن کو بہار میرے دل کی اور سبب دور ہونے میرے فکر اور غم کا۔ اے زندہ صبح کے تھامنے والے تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کلمات کو پڑھ کر کون نہیں سمجھ سکتا کہ سید المرسلین اپنا استغاثہ درگاہ رب العزت میں پیش کرتے ہیں اور اس لجاجت سے کہ خدایا میں تیری رحمت کا دامن پکڑ کر فریاد کرتا ہوں۔

- حب رسول کے دعویدارو بتاؤ کیا ہمیں یہ کہنے کا حق ہے یا نہیں کہ جس ذات کو تم مستغاث کہہ رہے ہو وہ بزبان حال بلکہ قال یہ اظہار کر رہے ہیں کہ فریاد رس صرف اللہ تعالے ہے۔ اپنی فریادیں اسی ایک کے ہاں پیش کرو۔

اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے جو تمہاری فریاد رسی کر سکے۔ اسی خدا نے صاف کھلا کہہ دیا ہے :-

ان یمسسك الله بضر فلا کاشف له الا هو

(اے نبی) اگر تجھے بھی خدا کوئی تکلیف پہنچائے تو تیری تکلیف کو ہٹانے والا تیری دادرسی کرنے والا اسکے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

خدا سے ڈر کر یہ بتاؤ کہ جب بارگاہ ایزدی میں تم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیش ہونگے تو تمہارا مقابلہ رسول اللہ سے ہوگا۔ اس وقت کون سچا ہوگا۔ ہم تو ابھی سے کہتے ہیں۔ صدق اللہ ورسولہ

دیکھیں بریلوی حضرات کیا کہتے ہیں؟

(راقم:- محمد عبد اللہ ثانی۔ امرت سری)

اثبات التوحید - قاضی فضل احمد لدھیانوی نے جماعت اہلحدیث اور اس کے اکابرین پر کفر کا فتوی لگایا تھا۔ اس کے جواب میں "اثبات التوحید" لکھی گئی ہے۔ جس میں قاضی مذکور کے اعتراضات کو توڑ کر جماعت اہلحدیث کے مسلک کو فوقیت ثابت کیا ہے قیمت ...

سوالات از آریہ صاحبان

(ازجناب قریشی عبد المنان صاحب ساکن سام پور ضلع بہارن پور)

——— ۳۔ فروری کے بعد ———

اہلحدیث ۳۔ فروری ۱۹۲۹ء میں نامہ نگار صاحب کے مضمون کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ جس میں آریہ صاحبان سے دس سوال کئے گئے تھے۔ بقایا مضمون چونکہ مسلسل موصول نہ ہوا تھا۔ اس لئے تاخیر سے شائع ہو رہا ہے۔ (مدیر)

(۱۱) انسانی روح کے خواص جداگانہ ہیں اور حیوانی کے جداگانہ اور پھر مختلف اقسام کے جانوروں میں بھی جس طرح ان کے افعال اور عادات میں اختلاف اور تفریق ہے اون کی ارواح کے خواص میں بھی اوسی طرح تفریق اور اختلاف ہے اور ہر روح اپنے اجسام کی بناوٹ صورت کے تحت ایسے ہی افعال کرتی ہے جیسا اوس کا جسم ہے۔ مثلاً کوئی خرگوش یا ہرن مثل شیر کے شکار نہیں کر سکتا اور نہ گوشت کھا سکتا ہے۔ بلی پوس کے مہینے میں اور کتیا کاتک کے مہینہ میں جفتی کی طرف راغب ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں انسانی ارواح کے خواص نہیں بدلتے تو ارواح انسانی کے خواص کیسے بدل سکتے ہیں اور اگر پرمیشر اون کے خواص بدل سکتا ہے تو انہیں فنا بھی کر سکتا ہے اگر پرمیشر جبراً ایک جانور کی روح کو دوسرے جانور کے جسم میں داخل کرتا ہے تو گویا وہ اس کو دوسرے جانور کے جسم میں مطابق افعال پر مجبور کرتا ہے۔ مثلاً گائے کی روح کو شیر کے جسم میں داخل کرتا ہے تو گائے کی روح ظلم وستم و شکار کرنے پر مجبور ہے اوس کے سوا وہ دوسرا کام کر ہی نہیں سکتی اور اس طرح مجبوراً فعل صرزد ہونے سے اس کو جون اور تناسخ چکر میں پھنسے رہنے کے سوا چھٹکارا کی کوئی شکل نہیں ہے۔ علاوہ ازیں جبکہ پرمیشر میں یہ طاقت ہے کہ وہ ہر انسان کی نیک یا بد اعمال کی جزا و سزا اوسکی روح کو انسانی جسم کے ذریعہ دے سکتا ہے تو انسان کی روح کا اچھے برے اعمال کی پاداش میں جسم حیوان یا نباتات وغیرہ میں داخل ہو جانا بالکل خلاف عقل ہے کیونکہ اس طرح اوس کی روح کے اصل خواص فنا ہوتے ہیں۔ جو کہ مسئلہ تناسخ کی رو سے ناممکن ہے۔

(۱۲) تحقیقات جدیدہ سے ماہر علم ارواح یہ بتلاتے ہیں کہ ہر ایک جاندار کی روح کی شکل مثل اسی جاندار (انسان یا حیوان) کے ہوتی ہے۔ البتہ اوس کا جسم کثیف ہونے کی بجائے لطیف ہوتا ہے۔ جیسے سنیما میں پردہ پر انسانی اور حیوانی تصویری اجسام ہوتے ہیں۔ اور جس طرح ایک کثیف جسم رکھنے والا انسان کثیف جسم رکھنے والا حیوان بذریعہ پیدائش فطری نہیں ہو سکتا اسی طرح اوس کی روح بھی انسانی لطیف جسم کی شکل سے حیوانی لطیف جسم کی شکل میں بننے کے لئے کسی حیوانی مادہ کے رحم میں داخل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جیسے ایک انسانی جسم ہاتھی کا جسم نہیں بن سکتا اسی طرح اوس کی روح بھی ہاتھی کی روح مع جسم لطیف نہیں بن سکتی۔ اس اصول کے مطابق بتائیے کہ مسئلہ تناسخ کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اور اس کے قائلین کو اس جدید تحقیقات کی رو سے اپنے عقیدہ اواگون کو قطعی طور پر چھوڑ دینا پڑتا ہے یا نہیں۔ مثال کے طور پر سمجھ لیجئے کہ ایک وسیع لمبا چوڑا لطیف جسم نطفہ کے کیڑے کا بہت ہی چھوٹا لطیف جسم کسی حالت وصورت سے نہیں بن سکتا۔ یا پچاس گز مربع میں پھیلی ہوئی ہوا ایک فٹ کے ربڑ کے بیلون، غبارہ میں داخل نہیں کی جا سکتی۔ اسی طرح اسٹیم یعنی بھاپ کی مثال ہے۔

(۱۳) روح انسان کو اس کے نیک اعمال کی پاداش میں اوسکے سرور کو زیادہ کرنا اوس کی تکالیف اور تفکرات کو دور کرنا اور اس کے جذبات لطیفہ وصحیحہ کو پورا کرنا تسلیم کیا گیا ہے۔ برخلاف اس کے بد اعمالی کی عوض اوس کے سرور کو کم کرنا ناقابل ... [illegible]

تفکرات کو بڑھانا اور جذبات کا خون ان کو مکدر کرنا ہے تو ایسی حالت میں مسئلہ تناسخ کو مانتے ہوئے ایک کوڑھی، اپاہج، شدید بیمار ہو یا اندھے اور مختلف اقسام کے تفکرات میں مبتلا شخص کو کسی بھی جنگل کی چڑیا یا جنگلی یا آبی جانور کی جون میں بھیجنے سے کیا سزا ملی اگر غور کیجئے تو مذکورہ بالا انسان سے ایک فری یعنی مفت خوراک، رفتار، پرواز، گفتار والے اور کسی مرض سے پاک آزاد جانور کی زندگی لاکھ درجہ اچھی ہے۔ تو بتلایئے کہ جانوروں، پرندوں وغیرہ وغیرہ کی جون کو بروئے تناسخ مجرمانہ سزا بھگتنے والے جون و اجسام کہنا کہاں تک ٹھیک ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ عقیدہ تناسخ وضع کرنے والے نے کچھ زیادہ سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیا۔ کیونکہ مذکورہ بالا انسانی جون سے تو حیوانی جون ہی لاکھ درجہ اچھی ہے۔ ایک فکرمند بادشاہ سے جو کہ گذشتہ بہت برے اعمال کی پاداش میں زندگی بسر کرتا ہے ایک آزاد چڑیا لاکھ درجہ اچھی ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو آج کل کے بادشاہوں اور راجہ نوابوں سے سیاسی الجھنوں اور حملہ کے خطرات کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی بے فکری، آزادی اور آرام کی حقیقت پوچھ لو۔ بقولیکہ

ایسی شاہی سے تو بہتر ہے گدا ہو جاتا

(۴) بقول آریہ صاحبان شروع دنیا میں جبکہ جوان جوان مرد اور عورتیں زمین میں سے نکلتے ہیں تو تمام اقسام کے درند چرند پرند اور آبی جانور وغیرہ بھی ان کے ساتھ ساتھ نکلے تھے یا نہیں۔ اگر نکلے تھے تو ان میں سے بہت سے اقسام کے اب کیوں نہیں نکلتے۔ مثلاً گھوڑا، ہاتھی، گائے وغیرہ وغیرہ۔ اگر نہیں نکلے تھے تو موجودہ درند چرند، پرند وغیرہ کا وجود دنیا میں کیسے ظہور میں آیا اور جبکہ اعمال جبری اور محدود نہیں ہیں تو اربوں قسم کے موجودہ جانوروں کا وجود کیوں لازمی، ضروری اور اٹل ہے۔ اور شروع دنیا میں ان سب کو کیونکر پیدا کیا گیا۔

(باقی باقی)

اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کی حالت

(از قلم مولوی عبدالرحیم صاحب تجوید بمیال ضلع گورداسپور)

مسلمان اس وقت جس تشتت و افتراق کے دور میں سے گذر رہے ہیں علم بردارانِ اسلام جس فرقہ بندی اور تفرقہ بازی میں اب گرفتار ہیں۔ دعویدارانِ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ "واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا" کے خلاف جس قدر جنگ آزمائی کر رہے ہیں۔ زمانہ سلف میں اس کی نظیر تو نظیر شائبہ تک بھی نہیں ملتا۔ مسلمانانِ ماضی جس الفت وسلوک، محبت ورافت صلح وآشتی سے رہتے تھے۔ اس کا عشر عشیر بھی موجودہ مسلمانوں میں نظر نہیں آتا۔ آج مختلف قسم کی جماعتیں ہیں۔ ٹولیاں ہیں۔ ہر مسلمان اپنے بھائی کا بدخواہ، اپنی ذاتی کدورتوں کے تحت دوسرے کا دشمن اور اپنی تکمیلِ غرض کے ضمن میں اپنے بھائی کے خون کا پیاسا دکھائی دیتا ہے۔

وہ اسلام جس نے خون کے پیاسوں، جانی دشمنوں اور مدت کے بچھڑوں کو بھائی بھائی شیر وشکر کر دیا تھا (وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا)

آج اسی اسلام کے نام لیواؤں کی یہ کیفیت ہے کہ ہر شخص کا مقصد الگ، نصب العین جدا ہے۔ اپنی اپنی وسعت پر ہر ایک فرد ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد بنانے کی دھن میں ہے۔ اور دوسروں کے زوال کا خواہاں۔ ایک دوسرے کو معتزلی اور ملحد کہہ کر اپنا کام سیدھا کرنے کا متمنی۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ باوجود انہی قرآنی احکام اور احادیث نبوی کی موجودگی میں (جن پر عمل پیرا ہو کر ہمارے اسلاف ایک دوسرے کے بہی خواہ۔ ہمدرد، جان نثار ہو گئے تھے) مسلمانانِ عالم کی بالعموم اور مسلمانانِ ہند کی بالخصوص یہ حالت کیوں ہے؟

متحد اور متفق رہنے کی تعلیم جس قدر اسلام نے دی ہے کسی اور مذہب نے نہیں دی۔ اور مزا یہ ہے کہ (تناسب تعلیم کے لحاظ سے) جس قدر مسلمانوں میں آئے دن سر پھٹول اور کھینچ تان ہوتی رہتی ہے۔ اور کسی میں نہیں ہوتی۔ قرآن مجید میں باری تعالیٰ نے مختلف صورتوں سے مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا ہے کہ اکٹھے مل کر رہنا بہتر ہے اور باہمی تعاون اور اشتراک عمل کرنا اعلیٰ تر ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ

أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ[1] کیسے زوردار الفاظ میں کہا ہے کہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا اور وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ" میں بھی اسی جمعیت کی طرف اشارہ ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف مثالوں کے ذریعے مسلمانوں پر اجتماعی زندگی کو مبرہن کیا ہے کبھی دیوار کی مثال دیکر اور کبھی جسم کی مثال دے کر مثلاً آپ فرماتے ہیں کہ

اَلْمُسْلِمُ لِلْمُسْلِمِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا

ترجمہ:۔ مسلمانوں کی مثال ایک دیوار کی سی ہے جس میں (ہر وقت) ہر ایک اینٹ دوسری سے سہارا پاتی اور دیتی ہے۔ انفرادی طور پر اینٹ دیوار نہیں ہے۔ بلکہ یہ دیوار اجتماعی حیثیت سے بنتی ہے۔

مسلمانوں کی جمعیت ایسی ہے۔ جیسے جسم اور اس کے مختلف اعضاء۔ "كَمَثَلِ الْجَسَدِ الْوَاحِدِ۔ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ بِالْحُمَّى"۔ جب ایک عضو میں درد ہو تو سارا جسم درد محسوس کرتا ہے۔ اور اس کی بے چینی اور تکلیف کا ایسا احساس کرتا ہے کہ گویا وہ درد اسی کے اندر ہے

---

[1] اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور باہمی تنازعت مت پھیلاؤ ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی۔ (جیوں)

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

علیحدگی سے اجتناب کے لئے فرمایا کہ ۔ وَ اِیَّاکُمْ وَ الفرقۃ فَاِنَّ الشاذ من الناس راوٍ من المسلمین للشیطان ۔ کما ان الشاذ من الغنم للذئب ۔ فرقہ بندی سے بچو ۔ جو علیحدہ ہوا وہ شیطان کے قبضے میں آگیا ۔ جیسے ریوڑ سے اگر ایک بکری علیحدہ ہو جائے تو وہ بھیڑیے کی غذا بنتی ہے ۔

لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا ۔ آپس میں انقطاع تعلقات نہ کرو ۔ اور نہ بغض پھیلاؤ ۔ نہ ہی حسد کرو ۔ بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ ۔" اگر کسی مسلمان کا دل دوسرے مسلمان سے کسی بنا پر رنجیدہ ہو جائے تو فرمایا کہ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ۔ مسلمان کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے ۔" بلکہ یہاں تک فرما دیا کہ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً كَانَ كَسَفْكِ دَمِهٖ ۔ اور جو مسلمان اپنے بھائی سے قطع تعلقات ایک سال تک کئے رہا ۔ تو گویا اس نے اس کا خون بہایا ۔"

دو مسلمانوں کی باہمی صلح کرانا نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ سے افضل ہے ۔ الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوٰۃ ۔ قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ھی الحالقۃ ۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں کیوں نہ ایسی چیز کی خبر دوں جو روزہ ۔ صدقہ اور نماز سے افضل ہے ۔ صحابہ نے عرض کی کہ ضرور ۔ فرمایا کہ مصالحت دو شخصوں کے درمیان اور دو آدمیوں کے درمیان فساد پھیلانا ۔ یہی حالقہ (مونڈ دینے والی چیز) ہے ۔

جس کسی نے جماعت میں تفرقہ ڈالا اور پھر اسی حالت میں مر گیا ... [illegible] اس کی موت جاہلیت کی موت ہے ... [illegible]

میتۃ الجاھلیۃ ۔

میں کہاں تک عرض کروں ۔ اتفاق و اتحاد کی تعلیم کا بے شمار و لاتعداد خزانہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ میں موجود ہے ۔ کوئی ہے جو فائدہ اٹھائے ؟ ہمارا انحطاط و افلاس تنزل و انحطاط، اور ذلت و خواری کے عمیق ترین گڑھے میں گرنے کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے اعراض کر لیا ہے ۔ جماعت اہلحدیث جو اپنے آپ کو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی حامل بتاتی ہے ۔ افسوس کہ وہ بھی اس بیماری میں اگر مبتلا نہیں تو محفوظ بھی نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہماری باہمی کاوشوں اور کدورتوں کو دور کرکے ہمیں رحماء بینھم کے مبارک طریق پر عمل کرنے کی توفیق بخشے ۔

نغمۂ سنت

(یہ نظم اجلاس بست و یکم آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس فتحگڑھ چوڑیاں کے لئے لکھی گئی تھی)

(از مولوی ابو عبدالشکور محمد داؤد صاحب شکراوی)

لائق ہے ابتدا میں شکر کردگار کا
محسن و مربی ہے جو ہر جاندار کا

ہے پاک نام خالق لیل و نہار کا
کون و مکاں نشاں ہے پروردگار کا

نام خدائے پاک ہاں کیا راحت جاں ہے
کیا نام ہے مخلوق کے جو وردِ زباں ہے

میخانۂ وحدت میں دل سرشار کر ساقی
نعتِ رسول کے لئے بیدار کر ساقی

ہو جاؤں مست جام وہ طیار کر ساقی
میدانِ نعت میں صبا رفتار کر ساقی

سرکارِ مدینہ کی شان کس سے بیاں ہو
کیا اس کا ذکر جو کہ مثل ماہ عیاں ہو

درگاہِ رسالت میں ہے ہر مرض کی دوا
امراض جسم و روح میں سنت سے ہے شفا

سنت میں رازِ شوکتِ اسلام ہے چھپا
سنت میں ہے ترقی دارین اے فتا

سنت پہ مسلمان کا جب اعتصام تھا
میدانِ ترقی میں عجب تیز گام تھا

سنت نے ہم کو تا بہ ثریا چڑھا دیا
میدان رزم و بزم کا خوگر بنا دیا

سنت نے نیک راہ پر ہم کو لگا دیا
ہاں اجر سو شہید کا مژدہ سنا دیا

خیر القرون میں جو اک سنت کا تھا چلن
سرسبز پُر بہار ہاں ملت کا تھا چمن

چھوڑی ہے جب سے سنتِ سرکارِ مصطفےٰ
ملت کا مرض بن گیا ہے مرض لا دوا

اک خواب بن گیا ہے اپنا عہد ابتدا
ہاں ہو چکی اسلام کے غربت کی انتہا

اب امت اسلام میں بدعت کا زور ہے
ہر طرف فسادات و مظالم کا شور ہے

ٹکڑوں میں ہے اسلام کو تقسیم کر دیا
افسوس خرافات کو مذہب میں بھر دیا

قرآن اور پیمبر تو ایک تھا
امت میں ہوئے سینکڑوں مذہب جدا جدا

سارا وقار ملتِ بیضا مٹا دیا
ان مذہبوں نے خاک میں ہم کو ملا دیا

تقلید میں پڑ کر ذلیل و خوار ہو گئے
ملت تو ایک تھی مگر ہم چار ہو گئے

نذرِ نفاق ہو گئے لاچار ہو گئے
باکار تھے کبھی جو اب بے کار ہو گئے

آزادیٔ ضمیر جو مذہب کی روح تھی
افسوس قوم نے وہی نذرِ جمود کی

[illegible] انقلاب ... [illegible] دیکھ کے اب دیکھا
باطل کی سرائے میں اک ہنگامہ ... [illegible]

ملت کے ... [illegible]
... [illegible] ملت ... [illegible]

بدعت کو مٹا ... [illegible] میں لے کے اور تبرٔ
سنت کی اشاعت کے لئے باندھ لے کمر

ملکی مطلع

آئندہ جنگ

اُردو زبان میں یہ مثل زبان زد ہے کہ
زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو
اس مثل کو ملحوظ رکھ کر ہم دیکھتے ہیں کہ چند سالوں سے یہ آواز پیہم آ رہی ہے کہ یورپ میں جنگ عظیم ہونے والی ہے۔ شروع سے دنیا میں جنگیں ہوتی رہی ہیں اور آئندہ بھی ہوتی رہیں گی۔ انسانی تاریخ جنگوں سے بھری پڑی ہے۔ دنیا کی لائبریری میں بہت پرانی کتاب وید ہے۔ اس میں بھی جنگوں کا ذکر ملتا ہے۔ دوسرے درجہ پر ہندوؤں کی مقدس کتاب گیتا ہے۔ جسکو ہندوؤں کی اصطلاح میں تصوف کی کتاب کہا جاتا ہے۔ حقیقت میں وہ بھی جنگ نامہ ہے بلکہ حالت جنگ میں تصنیف ہوئی ہے۔ مہابھارت تو ہندوستانی جنگوں کی ایک زندہ مثال ہے۔ یہ سب کتابیں اس زمانے کی ہیں جس زمانے میں تاریخ کا فن اس حیثیت میں نہ تھا جس میں وہ آج کل ہے۔ کچھ شک نہیں کہ بائیبل کا زمانہ تاریخی زمانہ کہا جا سکتا ہے۔ بائیبل میں بھی جنگوں کا ذکر ملتا ہے۔ اس لئے جنگ انسانی نسل کے لئے لازم غیر منفک ہو گئی ہے۔ گزشتہ جنگ عظیم سے پہلے جرمنی کے ایک جرنیل برن ہاڈی نے جنگ کی پیشگوئی بصورت کتاب آئندہ جنگ لکھ کر شائع کر دی تھی جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ اب آئندہ ملی جنگ کی پیشگوئی جلیل قیصر جرمنی کے الفاظ میں شائع ہو چکی ہے جن کا کچھ حصہ ہم نقل کرتے ہیں۔ جس طرح برن ہاڈی کی پیشگوئی عملی تجربات کی بنا پر تھی بلکہ ملکی حالات کے ماتحت تھی اسی طرح قیصر مذکور کی پیشگوئی سیاسی تجربہ کے ماتحت سمجھنی چاہئے بہرحال اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔ پڑھیئے اور اندازہ کیجئے کہ ... پر غور کیجئے اور غور کریں کہ دنیا کی علمی ترقی نے دنیا کو فائدہ پہنچایا ہے یا نقصان؟ بہرحال آپ کے الفاظ یہ ہیں:

"میں دیکھ رہا ہوں کہ تمام قومیں جنگ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ مجلس اقوام کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتا وہ محض سیاسی تفریح کا ایک نیا سامان ہے۔ اُس کے امن کے وعظوں پر قومیں ہنستی ہیں۔ تمام سلطنتیں جنگی جہاز، آب دوز کشتیاں اور ہوائی بیڑے تیار کر رہی ہیں۔ مختلف قسم کے جدید گیس ایجاد کئے گئے ہیں۔ جو اب تک غیر معلوم تھے۔ قومیں نہائت اخفاء کے ساتھ ان جنگی مواد کے تجربے کر رہی ہیں۔ ہر سلطنت نے مہلک ہتھیاروں اور گیسوں کے بکثرت ذخیرے جمع کر لئے ہیں۔ تاکہ جب جنگ کا بگل بجے تو پوری طرح تیار ثابت ہوں۔

یہ تمام تیاریاں کیوں ہیں؟ جواب دیا جاتا ہے مدافعت کے لئے! مگر جنگ کا کس طرف سے اندیشہ ہے جبکہ ہر سلطنت تیاری کر رہی ہے؟"

اگر میرے لئے پیشین گوئی کرنا جائز ہو تو میں تمہیں اُن قوموں کے نام کی اطلاع دے سکتا ہوں جو آئندہ جنگ میں حملہ آورانہ یا مدافعانہ شرکت کریں گی۔ لیکن ایک جلاوطن بادشاہ کے لئے یہ ہرگز مناسب نہیں کہ وہ انگلی اٹھا کر ان قوموں کی طرف اشارہ کرے جو جنگ کا تنور سلگا رہی ہیں

آئندہ جنگ کئی سال تک جاری نہیں رہیگی جیسی کہ پچھلی جنگ تھی۔ آئندہ جنگ میں ہر کام بجلی کی تیزی سے ہو گا۔ جنگ کا شور مچتے ہی تار برقی اور بے تار برقی کے آلات میں حرکت ہوگی اور چشم زدن میں تمام جنگجو قومیں ناظر کھڑی ہونگی غیر مرئی آبدوزیں اپنی جگہوں سے نکل پڑیں گی ہولناک ہوائی بیڑے آسمان کی سطح پر چھا جائینگے قتل و ہلاکت کے سامان حیرت انگیز سرعت سے منتقل ہونے لگیں گے۔ اور چند گھنٹوں کے اندر خشکی اور تری کی تمام زندگیاں موت سے بدل جائیں گی۔ پچھلی جنگ میں ایک جہاز کے غرق ہونے میں جتنی دیر لگتی تھی اس سے کم عرصہ میں قریبًا تمام بیڑے غرقابی عمل میں آ جائے گی۔ اس جنگ میں وہی قوم کامیاب ہوگی جو سب سے پہلے اپنی آبدوزیں اور ہوائی بیڑے میدان میں پہنچا سکے گی۔ تاکہ سب سے پہلے اپنے جنگی فرائض ادا کرے۔

مستقبل کی جنگ میں قومیں عقابوں کی طرح اچانک ٹوٹ پڑیں گی۔ اگر تمام سلطنتیں سرعت عمل میں برابر نہ ہونگی تو کامیابی پیش قدمی کرنے والی سلطنت کو حاصل ہوگی۔ بہت ممکن ہے اُس جنگ میں بڑی بڑی سلطنتوں کی پوری قوت صرف ۴۸ گھنٹے میں برباد ہو جائے۔

یہ اس لئے کہ مستقبل جنگ کے طریقے بہت ہی سریع اور ہولناک ہونگے۔ اس جنگ میں سب سے زیادہ ضروری اور مفید عنصر جاسوسوں کا ہوگا۔ یہ عنصر اس وقت بھی ہر سلطنت کے یہاں بہت بڑی وسعت کے ساتھ موجود ہے۔ ہر سلطنت دوسری سلطنت کی تیاریاں اپنے جاسوسوں کے ذریعے معلوم کر رہی ہے۔ جس سلطنت کی اطلاع زیادہ وسیع اور صحیح ہوگی وہی اُس جنگ میں فتحیاب ہوگی" (دور جدید لاہور مورخہ یکم مئی ۱۹۳۹ء)

اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ (اہلحدیث)

ہندوستان کے مخنث

آج تک تو ہم یہی سمجھتے رہے کہ مخنث پیدائشی ہوتا ہے جس میں مرد و عورت میں سے کسی کی استعداد نہیں ہوتی مگر ایک شخص فقیر جوگی نے جلسہ اہل حدیث لاہور میں بانیان جلسہ سے اجازت لیکر بیان کیا تھا کہ ہندوستان میں ایسے ہیجڑوں کی تعداد ہزاروں تک ہے جو کہ پیدائشی ہیجڑے نہیں ہیں بلکہ مصنوعی طور پر بنائے گئے ہیں جو ایک خفیہ سوسائٹی کے اثر سے اپنا مردانہ عضو کٹوا دیتے ہیں اور اس مصنوعی حالت کو اپنی معاش کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ اس شخص نے اس سوسائٹی کی بہت سی غلط کاریاں جلسے میں بیان کیں جس سے معلوم ہوا کہ یہ سوسائٹی بڑی خطرناک ہے۔ اب اسی شخص نے

ایک بہت بڑا اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں اس جوئے بازی کے حالات بیان کر کے حکومت کو اس کی اصلاح پر توجہ دلائی ہے۔ اس اشتہار کو دیکھ کر ہر ایک مسلمان مشتہر کی تائید کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم بھی گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنی پہلی فرصت میں اس خرابی کا انسداد کرے جو نسل انسانی کے حق میں سم کے گولے سے کم نہیں ہے۔

فلسطین کی دوسری گول میز کانفرنس

ہم نے شروع میں اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ پولیٹیکل کانفرنسیں ایک ہی دفعہ ختم نہیں ہو جاتیں۔ کیونکہ ان کے کھلاڑی (فریقین) بڑے مشاق اور ماہر فن ہوتے ہیں۔ اگر وہ کوئی چیز دینا بھی چاہتے ہیں تو آخری وقت میں دیتے ہیں۔ اس لئے کسی پولیٹیکل کانفرنس کے ایک مرتبہ ناکام رہنے سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ اخبارات کا بیان ہے کہ دوسری گول میز کانفرنس کا آغاز عنقریب ہونے والا ہے۔ جس کا خاکہ شائع ہو چکا ہے۔ جو مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ "یہودیوں کی آبادی مردم شماری میں ایک تہائی تک محدود کر دیجائے اور تین سال کے بعد فلسطین میں قومی حکومت کی جائے۔"

ہمارا خیال اگر غلط نہیں ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جنگ عظیم کے سر پر آجانے کی وجہ سے حکومت برطانیہ اگر ایسا کرے گی تو کمال دور اندیشی سے کام لیگی۔ دیکھئے اعراب فلسطین اس تجویز کو کن شرائط سے مانتے ہیں اور اسکے جواب میں یہودی کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ہم اگر اہل فلسطین کو مشورہ دے سکیں تو یہ دینگے کہ بہر حال نقد نسیہ (ادھار) سے بہتر ہے۔ جو کچھ لینا ہو پہلے ہی سے لے لینا چاہئے۔ کیونکہ فارسی میں ایک حکیمانہ شعر ہے جو اس جگہ خوب چسپاں ہوتا ہے ؎

ہمراہی چوں شود خالی جدا پیمانہ ے گردد
بروقت تنگ دستی آشنا بیگانہ مے گردد

(فوٹ) اہلحدیث گول میز کانفرنس مخالدہ کے بعد تحریک ہو رہی ہے کہ ایک اور گول میز کانفرنس منعقد

کی جائے۔ شائد کامیابی ہو جائے۔
لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا ۔

محصول ڈاک کی شدت

آج کل اخباروں میں یہ تذکرہ ہو رہا ہے کہ محصول ڈاک کی زیادتی کے باعث اشاعت علوم میں بڑی رکاوٹ ہو رہی ہے۔ بات بھی ٹھیک ہے کہ چار آنے کی کتاب پر ایک آنہ محصول ۲؍ فیس رجسٹری اور ۲؍ فیس منی آرڈر مجموعہ خرچ ہو جاتے ہیں۔ اصل قیمت چار آنے پر چھ آنے محصول ڈاک ادا کر کے خریدار کو دس آنے میں کتاب میسر آتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی کو حوصلہ نہیں پڑتا کہ پانچ چھ آنے کی کتاب طلب کرے۔

چند روز ہوئے جبکہ پوسٹ کارڈ کی قیمت ایک پیسہ تھی اور لفافہ دو پیسے کا تھا۔ پھر ایک آنے کا ہوا آخر پانچ چھ پیسے تک نوبت پہنچ گئی۔ ابتدا میں تار کا محصول چار آنے تھا۔ مگر آجکل کم سے کم نو آنے ہے۔

مرکزی اسمبلی نے پاس کر دیا ہے کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت دو پیسے کر دی جائے مگر ابھی تک اس قانون پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ اس لئے ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر خاص توجہ مبذول کرے۔ تاکہ غریب رعایا کا بوجھ کچھ تو ہلکا ہو جائے۔

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب کے جو ٹریڈ یونین انڈین ٹریڈ یونینز ایکٹ ۱۹۲۶ء کے ماتحت درج رجسٹر ہیں ان کے عہدہ داران کی اطلاع کے لئے یہ امر مشتہر کیا جاتا ہے کہ گذشتہ پانسال کی طرح اب کی مرتبہ بھی حکومت پنجاب نے پنجاب کے ان درج رجسٹر ٹریڈ یونین کے حسابات کی بلا معاوضہ پڑتال کرنے کا انتظام کیا ہے جو اس غرض سے رجسٹرار ٹریڈ یونینز (ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت) پنجاب لاہور کی خدمت میں تحریری درخواست پیش کریں۔ لہذا جو ٹریڈ یونین اپنے حسابات بابت ۳۸-۱۹۳۹ء کی بلا معاوضہ

پڑتال کے متعلق اس رعایت سے مستفید ہونا چاہتے ہوں وہ صاحب رجسٹرار موصوف کی خدمت میں حتی الامکان جلدی درخواستیں ارسال کریں۔ (لاہور ۱۰ مئی ۱۹۳۹ء)

بھیڑوں کی پرورش

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

خانہ بدوشی کی حالت میں بھیڑوں کی پرورش کو ایک فن کی حیثیت دینے میں اوڈوں نے کمال کر دکھایا ہے۔ جو زیادہ تر بیکانیری نسل کی بھیڑیں پالتے ہیں جو اپنی اون کی پیداوار کے لئے ہندوستان میں مشہور ہیں۔ گرم و خشک آب و ہوا میں ان کی پرورش خوب ہوتی ہے۔ بیکانیری بھیڑوں کی دو قسمیں ہیں۔ (ا) بوچی نسل۔ اس نسل کی بھیڑ ہلکی پھلکی اقد میں چھوٹی ہوتی ہے۔ تھوتھنی نوک دار۔ ناک قدرے چپٹی۔ پیشانی اون سے ڈھکی ہوئی۔ کان چھوٹے گردن پتلی اور خمیدہ۔ اون نرم اور لمبی۔ رنگ سفید۔ چہرہ سیاہ یا بھورا یا سفید یہ نسل بہترین ہے۔ (ب) کاری نسل۔ قد بڑا۔ جلد مضبوط۔ کان لمبوترے اور نیچے گرے ہوئے۔ بلحاظ گوشت یہ نسل سب سے عمدہ ہے۔ اون کی مقدار کم اور گھٹیا ہوتی ہے۔ اوڈوں کا بھیڑیں پالنے کا طریقہ نہایت عمدہ ہے۔ سب سے اول وہ خالص نسل کے ریوڑ سے بہترین نر چنتے ہیں جو جسم کی لمبائی۔ پسلیوں کے پھیلاؤ۔ موٹائی۔ کندھے اور سینے کی گولائی میں ممتاز ہو شکل سے چستی اور دلیری عیاں ہو۔ اور اون کی مقدار اور عمدگی میں بھی خاص امتیاز رکھتا ہو۔ اسیطرح مادہ بھیڑ کے انتخاب میں بھی وہ خاص اوصاف کا خیال رکھتے ہیں۔

مادہ بھیڑوں سے ۵-۶ سال تک کی عمر میں بچے لئے جاتے ہیں۔ اس عمر کے بعد وہ نسل کشی کے کام کی نہیں رہتیں۔ یہ بھیڑیں سال بھر میں [illegible] بھی سال میں دو مرتبہ اپریل اور اکتوبر میں [illegible] جاتی ہے۔

[illegible] اوڈ قوم کی بھیڑوں کا ریوڑ [illegible] مشتمل ہوتا ہے [illegible] ۱۰۰ [illegible] ۴۲۰ روپے کی [illegible]

تصانیف حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

(کتب متعلقہ علم اہل اسلام)

تعلیم القرآن اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ا/

قرآن اور دیگر کتب قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ا/

خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پرنور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ ا/

حیات مسنونہ مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں قیمت فی نسخہ ۲/ بغرض تقسیم فی سینکڑہ ۶ـ/

(۵۳۸)

السلام علیکم اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے قابل دید ہے۔ قیمت ا/

ہدایت الزوجین۔ اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ میاں بیوی کو مطالعہ کرنا چاہئے۔ قیمت ا/

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ و مدلل روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲/

شریعت اور طریقت اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ا/

رسوم اسلامیہ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کر کے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان۔ قیمت ا/

الفوز العظیم قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں ان کی حکمتوں کا بیان۔ قیمت ۳/

اتباع الرسول امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا۔ جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴/

دلیل القرآن بجواب صلوٰۃ القرآن مصنفہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳/

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ (مسئلہ فلاں کیا گیا) اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت

خلافت رسالت اس میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو تحقیق ظاہر میں کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ایک آنہ

اسلام اور برٹش لاء اس رسالہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مروجہ انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ ۳/

قرآنی قاعدہ ثنائیہ قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے۔ فی عدد ۲/ فی سینکڑہ ۶/

ثنائی پاکٹ بک مجلد اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ، عیسائی، بہائی، مرزائی، شیعہ، نیچری، دہریہ، منکرین نبوت، سکھ، اور بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۱۲/

مائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ

مختلف دس عنوانوں کے ماتحت دس دس احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مع اردو ترجمہ درج کی گئی ہیں۔ عاشقان و فدایان سنت نبی علیہ السلام کو چاہئے کہ کتاب ہذا ضرور منگوا کر مطالعہ فرمائیں اور عوام مسلمانوں کو پڑھ کر سنائیں۔ کاغذ، کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت صرف ۵/

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف بعض کتب کی قیمتیں درج کی گئی ہیں۔

ملنے کا پتہ: **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

(کتب متعلقہ اھل الحدیث)

اہل حدیث کا مذہب

اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶ ر

تقلید شخصی و سلفی

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی

اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہل القرآن کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ ر

آمین رفعیدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام

ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ اور بعض معتمد علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ ۲ ر

علم الفقہ

اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ میں قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۲ ر

فقہ اور فقیہ

اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ ۳ ر

تنقید تقلید

یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ "اخبار العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اہلحدیث امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصل اور پورے الفاظ میں نقل ہیں جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اسکے علاوہ جدید حواشی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۵ ر

فتوحات اہل حدیث

مجموعہ جوابین ان مقدمات کا اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴ ر

اجتہاد و تقلید شخصی

اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ ر

(در تردید قادیانی مشن)

الہامات مرزا

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلافات ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹ ر

تاریخ مرزا

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶ ر

نکاح مرزا

(مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن قیمت ۳ ر

عقائد مرزا

مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۰ ر

فاتح قادیان

(جدید اڈیشن) جس میں دلآنہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ ر

چیستان مرزا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۰ ر

شہادات مرزا

ملقب بہ عشرہ مرزائیہ جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزا) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپیہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ (جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی) قیمت ۳ ر

فتح ربانی

ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶ ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ار

فسخ نکاح مرزائیاں

مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اہل اسلام سے خارج ہیں۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ار

نکات مرزا

چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں اور ساتھ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے معارف و نکات بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے قابل دید ہے۔ کاغذ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ار

ملنے کا پتا :- منیجر اہلحدیث امرتسر

محمد قادیانی

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میں مثیل ہوں جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعویٰ محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

تعلیمات مرزا

مع جواب الجواب۔ قادیانی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جسکو ناظرین نے بہت پسند کیا اور جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہے کہ اسکو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم

کے

رسالہ اشاعۃ السنہ کا فائل

مولانا مرحوم کے رسالہ "اشاعۃ السنہ" کے بہت سے فائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن اصحاب کو اس رسالہ کے جس پرچہ کی ضرورت ہو۔ اس کا نمبروار جلد کا نمبر بھیجکر منگالیں۔ بعض جلدیں بارہ نمبر کی اور بعض اس سے کم نمبروں کی ہیں۔ اور ہر جلد مضمون کے لحاظ سے ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر جلد کی قیمت ۸ر فی نمبر کے حساب سے ہوگی۔ علاوہ محصول ڈاک۔

عصاء موسیٰ

مصنفہ مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم

مصنف موصوف شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رفیق کار تھے۔ جبوقت مرزا آنجہانی نے امام وقت، مجدد اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مصنف موصوف مرزا سے علیحدہ ہو گئے اور انکے دعاوی جو جھوٹ، فریب اور دھوکہ پر تھے ان کو واضح کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی۔ تردید مرزائیت کیلئے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ تقطیع بڑی ضخامت ۴۶۰ صفحات۔ قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ عبدالعزیز تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور (پنجاب)

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔

خط و کتابت کرنے کا پتہ:۔ منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

انتہائی رعایت

"ویدارتھ پرکاش نمبر ۶ ویدک تہذیب" ۱۲ر کی بجائے ۵ر میں

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی۔ جس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ غرضیکہ ویدوں کی وید منتروں سے مدلل طور پر تردید کی ہے۔ قابل قدر کتاب ہے۔ آریہ سماج اس کا جواب نہیں دے سکا۔ جلد منگالیں ورنہ ختم ہو جانے کو ہے۔

قیمت ۱۲ر کی بجائے ۵ر۔ پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

بہاء اللہ اور مرزا

مرزا صاحب قادیانی اور شیخ بہاء اللہ ایرانی کے دعاوی کا مقابلہ۔ قیمت ۶ر چھ آنے

فیصلہ مرزا

(عربی و اُردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور آخری فیصلہ کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے ایک زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۸ر۔ ایضاً انگریزی۔ قیمت ۵ر

علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آجتک مرزائیوں کی تردید میں جتنی کتابیں شائع ہوئی [illegible]

عجائبات مرزا

یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپکی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قیمت ۴ر

یہ رسالہ علم کلام مرزا کا ضمیمہ ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث [illegible]

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند، جالا، پھولا، ڈھلکہ، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزاروں لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱ر

منگوانے کا پتہ:۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ۔ امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ، سے
عام خریداران سے ، عہ
، ، ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۵۵۱)

امرتسر ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹ مئی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قرآن مقدس

(از مولوی ابو الشکور محمد داؤد صاحب راز شکراوی)

ہر قوم اور ہر ملک جس سے فیض یاب ہے — میخانۂ وحدت میں جو صہبائے ناب ہے

دل شاد جس کے ذکر سے ہر شیخ و شاب ہے — باطل کے لئے باعثِ صد اضطراب ہے

قرآن پاک ہے جو تقدس مآب ہے — اس باب میں کتاب یہی لاجواب ہے

جس چیز نے عالم کو ترقی پہ لگایا — سب جانتے ہیں وہ یہی کتاب ہے

پیغام حریت ہے یہ معراج ترقی — قوموں کے لئے ہادیِ راہِ صواب ہے

چھوٹی سی یہ کتاب ہے لیکن میں کیا لکھوں — نور مبین ہے یہی فصل الخطاب ہے

منبع ہے یہ علوم قدیم و جدید کا — یہ اسوۂ جناب رسالت مآب ہے

اس کی نظیر آج تک پائی نہیں گئی
ثابت ہوا یہ صاف خدا کی کتاب ہے

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں گرمی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ دن بھر گرم لُو چلتی رہتی ہے۔

—— امرتسر میں حسب پروگرام مشترہ مسلم لیگ کا وفد ۱۱ مئی کی صبح کو آیا۔ بعد نماز عشا جامع مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں جلسہ بھی ہوا۔ سامعین بکثرت شریک ہوئے جس میں ارکان وفد نے ہندوستان کے ان صوبوں کے مسلمانوں کی حالت بیان کی جن میں ان کی اقلیت ہے اور حکومت کانگرسی ہے۔ یہ وفد پنجاب کے دیگر شہروں میں بھی دورہ کر رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وفد کے اثر کو زائل کرنے کے لئے کانگرسی وفد بھی اس کے پیچھے پیچھے دورہ کریگا۔

—— امرتسر کے سکھ معززین کا ایک وفد صاحب ضلع سے مل کر اپنی شکایات (متعلقہ کمی حقوق ملازمت بلدیہ) کے انسداد کا خواہاں ہوا۔ صاحب بہادر نے ان کی شکایات سُن کر کہا کہ بہتر ہے کہ بلدیہ ہی اس کا خود ازالہ کردے تاکہ حکومت کو دخل نہ دینا پڑے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ارکان بلدیہ کی ایک مجلس اسی بارہ میں منعقد ہوئی ہے کہ اس معاملہ کو بہتر صورت سے ختم کر دیا جائے۔

—— نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے ۱۵ مئی سے تیز رفتار ڈیزل ریلوے کاریں چند برانچ لائنوں پر مختلف اوقات میں چلنی شروع ہوئی ہیں۔ جن میں صرف تیسرے درجے کے مسافر سوار ہو سکتے ہیں۔

—— حیدر آباد ایجی ٹیشن جاری ہے ۱۳ مئی کو امرتسر سے ایک اور جتھا روانہ ہوا ہے۔ مہاشہ کرشن تن پرتاپ لاہور جون کو شولاپور سول نافرمانی کرینگے۔ پنجاب کے دوسرے شہروں سے بھی جتھے بدستور جا رہے ہیں۔

—— بنارس میں فرقہ وارانہ کشیدگی کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کے جلسے اور جلوس بلا اجازت نکالنے ممنوع قرار دئیے گئے ہیں۔

—— یکم جولائی سے شہر لاہور میں لائسنس ٹیکس نافذ ہو جائیگا۔

—— لکھنؤ میں شیعوں کی طرف سے تبرا بازی جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال نہرو۔ مولوی فضل حق وزیر اعظم بنگال اور دوسرے چند معززین شیعہ سنی فساد کو روکنے اور آئندہ کے لئے مدح صحابہ و تبرا کا بہترین حل سوچ رہے ہیں تاکہ یہ فساد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

—— روزنامہ "ملاپ" لاہور ۱۶ مئی رقمطراز ہے کہ امرتسر کے شہری حلقہ سے پنجاب اسمبلی کی مسلم نشست خالی ہونے والی ہے۔ اسکے ضمنی انتخاب کے لئے ڈاکٹر سیف الدین کچلو کانگرس کے ٹکٹ پر پھر کھڑے ہونگے۔

—— ملاپ لاہور راوی ہے کہ بہاونگر میں پرجا منڈل کانفرنس کے صدر سردار پٹیل کا جلوس گزر رہا تھا کہ ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ ایک کانگرسی ہندو ہلاک ہو گیا۔

—— حکومت کشمیر نے تپدق کے مریضوں کو حدود ریاست میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔

ایک نظر ادھر بھی

"المحدیث" ۲۸ اپریل میں حساب دوستاں ملاحظہ فرما چکے ہوں تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جا رہا ہے اسے وصول فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (منیجر المحدیث)

—— لاہور میں ایک ہندو عورت نے ایک جلسہ میں تقریر میں کہا کہ اگر حیدر آباد ایجی ٹیشن میں عورتوں کے جتھے جاتے تو آج تک یہ مہم فتح ہو جاتی۔

—— حکومت پنجاب نے ۱½ لاکھ روپیہ محکمہ تعلیم کیلئے منظور کیا ہے۔ اس رقم سے امدادی سکولوں کی امداد کی جائیگی۔

—— لندن ۹ مئی ڈیوک آف ونڈسر نے امریکہ سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں آپ نے دنیا بھر کے دنیا بھر کے ممالک کو امن پسند رہنے کی اپیل کی تاکہ تہذیب و تمدن تباہ نہ ہو۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ایبے سینیا کے سابق بادشاہ کولمبو (لنکا) میں پان ایشیائی امن کانفرنس کی صدارت کرینگے اور آئندہ کیلئے اپنی رہائش بھی لنکا ہی میں اختیار کرینگے۔

تعزیتی جلسہ

۱۴ مئی کو مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ باہتمام انجمن تنظیم الطلباء بنگال و آسام دہلی مدرسہ دار السلام صدر بازار کے وسیع ہال میں زیر صدارت مولانا احمد اللہ صاحب جھنگ زیبی منعقد ہوا۔ دہلی کے علماء کرام نے مختلف مضامین پر تقریریں فرمائیں۔ ازاں بعد جناب حاجی عبد الغفار صاحب رحمہ اللہ کے سفر حج سے واپسی میں ۶ مئی کو جہاز زلوی پہ داعی اجل کو لبیک کہنے کے حادثہ جانکاہ کے متعلق ایک تجویز مولانا عبد السلام صاحب مولوی فاضل صدر مدرس مدرسہ علی جان نے پیش کی۔ اور مولانا عبد الحنان صاحب مدیر مسلم اہلحدیث گزٹ دہلی، مولانا عبد الوکیل صاحب خطیب ایڈیٹر ریاض توحید دہلی، مولانا حاکم علی صاحب صدر مدرس مدرسہ دار السلام دہلی نے تجویز کی تائید کی۔

ازاں بعد جلسہ ۵ بجے شام دعائے مغفرت کے ساتھ ختم ہوا۔ (ابو نعیم محمد مستقیم سکرٹری انجمن تنظیم الطلباء بنگال و آسام، دہلی، از دفتر صدر بازار)

(۸ر اشاعت فنڈ وصول)

والئ حجاز بحرین میں

منشی عبد المجید صاحب نظام آبادی جو بسلسلہ ملازمت جبل الظہران میں مقیم ہیں تحریر فرماتے ہیں کہ آئل کمپنی کی دعوت پر جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ مع ولی عہد و دیگر شہزادگان تشریف فرما ہوئے۔ کمپنی کی طرف سے پرجوش استقبال کیا گیا۔ ہندوستانی ملازمین کو بھی اعلیٰ حضرت نے شرف باریابی عطا فرمایا۔ بعض کو مصافحہ کا موقع بھی بخشا۔ حکومت سعودیہ کی تعمیر کردہ نئی مسجد (جو حال ہی میں ایک لاکھ روپیہ کی لاگت سے تیار ہوئی ہے) میں امیر فیصل کے ہمراہ نماز جمعہ ادا فرمائی۔ ملازمین کمپنی کی طرف سے آپ کو عربی میں سپاسنامہ بھی پیش کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ اسکے بعد آپ بحرین میں تین چار روز قیام کے بعد ریاض تشریف لے گئے ارکان دولت سعودیہ شیخ عبد اللہ سلیمان و حافظ وہبہ صاحب بھی اعلیحضرت کے ہمراہ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۸- ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

نماز سیّد المرسلین

جواب

رسالہ صلوٰۃ المرسلین

(۳)

اس سلسلہ کے دو نمبر پہلے دو پرچوں میں درج ہو چکے ہیں۔ آج تیسرا نمبر درج ذیل ہے۔ راقم رسالہ نے ۱۴۲ پر علمائے حدیث سے ایک استفسار کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

روایات کی کتاب ترمذی اور بخاری میں تحریر ہے کہ پیشتر مسلمان نماز کے قعدہ میں اَلسَّلَامُ عَلَی اللہِ کہا کرتے تھے۔ ایسا کہنے سے روکا گیا اور اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ کہنے کا حکم دیا گیا۔ شاید یہ تبدیلی اس لئے عمل میں لائی گئی ہوگی کہ پہلی دعا میں اللہ تعالیٰ کے بیماری سے بچنے کی التجا تو تھی لیکن برائی سے بچنے کی کوئی التجا شامل نہ تھی۔ دوسری عبارت میں یہ دونوں باتیں شامل تھیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ موجدین نے اس دعا کو قبول کرنے والا کسے ٹھہرایا تھا۔ اور یہ کہ جو خدا بیماری اور برائی سے مبرا نہ ہو وہ خدا ہونے کے لائق بھی ہے یا نہیں۔ کیا علماء اہل الروایات اس مسئلہ پر غور فرما کر کوئی تسلی بخش جواب مرحمت فرمائیے گا۔ (صلوٰۃ المرسلین ص۱۴۲)

جواب عربی کی مثل بنائے فاسد علی الفاسد صنف ہے۔ صادق آتی ہے۔ السلام علی اللہ کہنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ اسی لئے آپ نے اس سے منع فرمایا۔ مگر اسکی جگہ التحیات رکھا جو اظہار عبودیت کے لئے ہے نہ کہ ان اغراض فاسدہ کے لئے جو آپ نے بیان کی ہیں۔ اس کی تفصیل ہم پہلے نمبر میں لکھ چکے ہیں۔

تمثیل ایک پادری صاحب سے میری گفتگو تثلیث کے مسئلہ پر ہو رہی تھی (تثلیث کے معنی ہیں تین ہستیوں کو خدا ماننا) پادری صاحب نے کہا آپ تو یونہی انکار کرتے ہیں۔ قرآن کی پہلی ہی آیت میں تثلیث کا ثبوت ملتا ہے۔ میرے دریافت کرنے پر فرمایا پڑھئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہی تین ہیں جن کو ہم باپ، بیٹا اور روح القدس کہتے ہیں۔ قرآن شریف سے ایسا استدلال کرنے والے یا از خود باتیں بنانے والے علمی دنیا میں کچھ عزت کے مستحق نہیں ہوتے۔ ان کے حق میں اتنا ہی کہنا کافی ہے ؎

جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

درود شریف اس عنوان کے ماتحت اہل قرآن مصنف نے تو بگل کھلائے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"درود شریف کا قرآنی مفہوم تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم سلام کے بیان میں پیش کریں گے یہاں صرف مروجہ درود شریف کو مع اس کے کھلے ہوئے مفہوم کے قرآن حکیم کی روشنی میں واضح کیا جائیگا تاکہ ناظرین کو اس کی حقیقت بھی ظاہر ہو جائے کہ مذہب اسلام سے اس کا کس قدر تعلق ہے اس مقصد کو سمجھانے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کا وہ حکم جس کی تعمیل میں درود شریف مروجہ کا اجرا بتلایا جاتا ہے۔ درود شریف کے مقابل تحریر کریں۔ پس ایک طرف حکم الٰہی اور دوسری طرف تعمیل حکم مع ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دلائل تنقید ناظرین کے روبرو ہونگے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم		تعمیل حکم	
اِنَّ اللّٰهَ	ترجمہ تحقیق	اَللّٰهُمَّ صَلِّ	(ترجمہ) اے اللہ
وَمَلٰٓئِكَتَهٗ	اللہ اور	عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى	درود بھیج محمد پر
يُصَلُّوْنَ	فرشتے اسکے	اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا	اور آل محمد پر جیسا کہ
عَلَى	درود بھیجتے	صَلَّيْتَ عَلٰى	تو نے درود بھیجا
النَّبِيِّ	ہیں اوپر	اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى	تھا ابراہیم اور
يَا	نبی کے	اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ	آل ابراہیم پر
اَيُّهَا	اے لوگو	اِنَّكَ حَمِيْدٌ	تو ہی حمد کیا ہوا
الَّذِيْنَ	جو ایمان	مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ	بزرگ ہے اے اللہ
اٰمَنُوْا	لائے ہو	بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ	برکت بھیج محمد اور
صَلُّوْا	درود بھیجو	وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ	آل محمد پر جیسا کہ
عَلَيْهِ	اوپر اسکے	كَمَا بَارَكْتَ	تو نے برکت بھیجی
وَسَلِّمُوْا	اور سلام بھیجو	عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ	تھی ابراہیم اور
تَسْلِيْمًا ۝	سلام بھیجنا	وَعَلٰى اٰلِ	آل ابراہیم پر
پ ۲۲	ترجمہ شاہ	اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ	تو ہی حمد کیا ہوا
ع ۴	رفیع الدین صاحب	حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝	بزرگ ہے

ناظرین اللہ تعالیٰ کا حکم جس کی وجہ سے اہل الروایات نے درود شریف پڑھنا شروع کی اور درود شریف دونوں آپ کے سامنے ہیں۔ اب ذرا ہماری تنقید بھی ملاحظہ فرمائیے۔

اول یہ کہ حکم اور اس کی تعمیل جو صورت میں درج ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ عبد نے ... احکام خداوندی کی تعمیل اس کے مقابل میں ...

حکم خداوندی		تعمیل حکم	
الف۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوةَ	اے ایمان والو قائم کرو نماز اور دو زکوٰۃ	اَللّٰهُمَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِ الزَّکٰوةَ	اے اللہ تو قائم کر نماز اور دے زکوٰۃ
ب۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ	اے ایمان والو فرض کئے گئے تم پر روزے	اَللّٰهُمَّ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ	اے اللہ! تجھ پر فرض کئے گئے ہیں روزے

واقعی اگر احکام الٰہی کی اسی طرح تعمیل ہوا کرے تو مسلمانوں کا مذہب بہت ہی آسان ہو جائے اور ہر طرف سے سمٹ کر صرف زبان پر باقی رہ جائے پھر کسی مذہب کو ہرگز ہرگز لڑائی جھگڑے کا موقع نہیں مل سکتا اب ذرا اُردو کی ایک مثال بھی ملاحظہ فرما لیجئے

اگر کوئی آقا اپنے غلام یا ملازم کو حکم دے کہ اے ملازم ذرا حقّہ بھر لا۔ ملازم صاحب اس کی یوں تعمیل کریں کہ اے آقا صاحب آپ حقّہ بھر لائیے بلاشک ملازم کی یہ تعمیل اپنے آقا کو خوش کرنے کا باعث نہیں ہو سکتی۔ پس اللہ تعالیٰ کے حکم کہ اے مومنو درود بھیجو نبی پر اس کی یہ تعمیل کہ اے اللہ تو درود بھیج محمد پر" کسی طرح درست نہیں ہو سکتی۔"

(رسالہ مذکور ص۱۵ تا ص۱۶)

اہلحدیث راقم مضمون نے اگر علم صرف کی کتابوں میں خواص ابواب پڑھے ہوتے یا ان کو یاد ہوتے تو یہ اعتراض کرنے کی جرأت کبھی نہ کرتے۔ باب تفعیل کے خواص میں دو خاصے ایجاد فعل اور الباس ماخذ مشہور ہیں۔ صَلُّوْا باب تفعیل سے امر کا صیغہ ہے۔ جب اس کے مخاطب مؤمنین ہوں تو اس وقت اس سے مراد ہوتی ہے ایجاد فعل صلوٰۃ (دعا کرنا) یعنی نبی علیہ السلام کی ترقی درجات کے لئے دعا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ ہاں جب مخاطب خود خدا ہو۔ جیسے اَللّٰهُمَّ صَلِّ میں تو اس وقت اس کے معنی خاصۂ الباس ماخذ کے ماتحت یوں ہونگے کہ اے خدا نبی علیہ السلام کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے یعنی ان کو اپنی رحمت سے پورا حصہ عنایت کر۔

اس کی مثال میں ہم آپ کے لئے باب تفعیل کا ایک اور مصدر پیش کرتے ہیں۔ غفلت اور غور سے سنئے۔ اور اپنی ساری جماعت سے مل کر اس کا جواب سوچئے۔ ارشاد ہے:۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا (جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا وہ نجات پا جائیگا)۔ ادھر یہ بھی ارشاد ہے۔ فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ۔ دوسری آیت کے معنی پہلی کے لحاظ سے یہ ہونگے کہ اپنے نفسوں کو پاک نہ کرو۔ یعنی نجات کا ذریعہ (تزکیہ نفس) حاصل نہ کرو۔

مسلم صاحب! کیا یہ معنی آپ کو منظور ہیں یا کچھ اور مطلب ہے؟ سچ ہے قرآن کو جاننے کے لئے قرآن کے خادم علوم کی بھی ضرورت ہے۔

پس آپ کا سارا اشکال دور ہو گیا۔ اسی طرح آپ کا نتیجہ میں اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ کی تعمیل اَللّٰهُمَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ بتانا لڑکپن کی سی بات ہے۔ اس آیت میں اَقِیْمُوْا اور اٰتُوْا سے مراد صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا فعل بندوں سے مطلوب ہے۔ جیسے اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ میں نفقہ مطلوب ہے۔

یہ نہیں کہ اسی لفظ کو مقلوب کر کے خدا ہی کو اس کا مخاطب بنا لیں۔ مثلاً خدا فرمائے۔ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو اس کی تعمیل میں اہل قرآن خدا کو مخاطب کر کے کہیں کہ اے خدا جب تو طلاق دیا کرے تو عدت کے اندر دیا کر۔ سچ ہے ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

اسی طرح یہ نتیجہ بھی غلط ہے جو کتب علیکم الصیام کی تعمیل کا بتایا ہے۔ اَللّٰهُمَّ کُتِبَ عَلَیْکَ الصِّیَامُ۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ لوگوں کو اتنی جلدی کیا ضرورت پڑی کہ اوچھے ہتھیاروں سے حدیث کے مضبوط قلعے پر حملہ آور ہوئے ہیں جس کے جواب میں ہم گھبراتے نہیں بلکہ یہ شعر نذر کرتے ہیں ؎

ہاں تامل دم ناوک فگنی خوب نہیں
میری چھاتی ابھی تیروں سے چھنی خوب نہیں

"دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ حاکم اور بندہ ہر طرح محکوم ہے لیکن درود شریف مذکورہ کی عبارت نے اللہ تعالیٰ کو محکوم اور بندے کو حاکم قرار دیدیا ہے۔ جو ہر طرح نامناسب ہے۔" (رسالہ مذکور ص۱۶)

اہلحدیث کیا ہمارا جواب سن کر بھی آپ یہی کہیں گے غالباً آپ کو ایسا کہنے کا حوصلہ نہیں پڑیگا۔ کیونکہ اسکی تفصیل ہم بتا چکے ہیں کہ فعل منسوب الی الناس کے معنی اور ہوتے ہیں اور فعل منسوب الی اللہ کے اور جسکی مثال علم معانی میں بنی الامیر المدینۃ وغیرہ ملتی ہے۔

"تیسرے یہ کہ عَلَّمَکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ان سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ معلم اور استاد ہے لیکن درود شریف کی عبارت کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اور کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بندہ معلم اور استاد ہے اور اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ شاگرد ہے اگر ایسا نہیں ہے تو اللہ تعالےٰ کو درود بھیجنے کی ترکیب کیوں بتائی جا رہی ہے۔" (ص۱۷)

اہلحدیث اس سوال سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے قرآن مجید کو سمجھنے پر پورا تو کیا ادھورا غور بھی نہیں کیا ہاں صاحب کما کے لفظ سے آپ نے جو یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بندہ خدا کا استاد بن جائیگا۔ اس کے جواب میں میں ایک آیت پیش کرتا ہوں۔ جس کی تلاوت آپ نے بلکہ آپ کے استادوں اور باپ دادوں نے بھی کئی مرتبہ کی ہوگی اور اب تک کرتے ہونگے وہ آیت یہ ہے:۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ؕ

کیا اس کا یہ ترجمہ ٹھیک ہے:۔

اے خدا میرے ماں باپ پر رحم کر جیسے انہوں نے مجھے بچپن میں پرورش کیا۔

اب ایمان سے بتائیے کہ اس آیت کو تلاوت کر کے آپ لوگوں میں سے کتنے خدا کے استاد بن گئے ہیں۔ ہم اگر کما صلیت پڑھنے سے خدا کے استاد بن گئے ہیں تو آپ لوگ قرآن مجید کی آیت کَمَا رَبَّیٰنِیْ تلاوت کر کے کیوں خدا کے استاد نہیں بن سکتے۔ یہاں بھی لفظ کما دونوں جگہ موجود ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے ان لوگوں کی قرآن دانی کا نمونہ۔

"چوتھے یہ کہ درود شریف کی عبارت کَمَا صَلَّیْتَ

وَكَمَا بَارَكْتَ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود اور برکت ان کی زندگی ہی میں نازل فرما چکا تھا لیکن حضرت محمد صلعم علیہ پر ابھی تک درود اور برکتیں نازل نہیں فرمائیں حالانکہ آیت مندرجہ صدر میں اللہ تعالیٰ خود درود بھیجنے کا اقراری ہے" (صلا)

اہلحدیث | یہ اعتراض بھی دراصل علوم صرف و نحو نہ جاننے کی بنا پر ہے۔ عربی زبان میں فعل امر کا صیغہ اکثر تو ایجاد فعل کے لئے ہوتا ہے اور کبھی استمرار فعل کے لئے بھی آتا ہے۔ ان دونوں کی مثالیں سنئے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا (پ۵-ع۴) اے اہل کتاب ایمان لاؤ اس کلام پر جو ہم نے نازل کیا۔

دوسری آیت اس کے ساتھ ملائیے۔ ارشاد ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (پ۵-ع۱۶) اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ اے ایمان والو ایمان پر ہمیشہ قائم رہو۔

پہلی آیت میں امر کا صیغہ ایجاد فعل کے لئے ہے اور دوسری میں استمرار فعل کے لئے۔ پس اس قاعدے کے ماتحت آپ کے حسب منشا آیت کے معنی یہ ہوئے کہ اے خدا نبی علیہ السلام کو اپنی رحمت کے دامن سے ہمیشہ ڈھانپے رکھ۔ کہئے اس پر کیا اعتراض ہے؟

"پانچویں یہ کہ عبارت درود شریف مروجہ صرف محمد اور آل محمد اور ابراہیم اور آل ابراہیم کے لئے مخصوص ہے۔ بقیہ مومنین اور مرسلین درود اور برکت سے محروم کر دیئے گئے ہیں حالانکہ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ (پ۲۲) سے ظاہر ہے کہ کوئی مومن تک اللہ تعالیٰ کی درود سے محروم نہیں رہا۔" (صلا)

اہلحدیث | یہ اعتراض بھی جلد بازی پر مبنی ہے۔ آل محمد اور آل ابراہیم علیہما السلام سے ان کے اتباع مراد ہیں نسلی آل مراد نہیں۔ اس کی تفصیل نیل الاوطار مصنفہ امام شوکانی میں دیکھئے تو آپ کا سوال هباءً منثوراً ہو جائے۔

مجھے یہ کہنا تھا یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک ہی فعل کے لئے کئی فاعل ہوں تو اس فعل کا مفہوم اور معنی ایک ہی ہو جدا گانہ نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا آیت مذکورہ صدر میں اللہ اور ملائکہ اور مومنین سب کی درود ایک ہی ہو گی۔ اور مسلمانوں کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ درود شریف مروجہ کا وظیفہ چوبیس گھنٹے یعنی دن رات کرتا رہتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ خود کہتا ہے کہ اے اللہ تو درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر۔ تو یہ کس اللہ کو متوجہ کرتا ہے۔ کیا اللہ کا بھی کوئی اللہ ہے؟ (صلا)

اہلحدیث | ہم بہت مشکور ہونگے اگر ہمیں یہ قاعدہ علم نحو کی کسی کتاب سے دکھایا جائے ورنہ اعتراف کرنا چاہئے کہ ہم نے سنے سنائے ایسا لکھ دیا ہے۔ ایسا ہی یہ بھی ایک سنی سنائی بات ہانک دی ہے کہ اللہ تعالیٰ درود شریف کا وظیفہ چوبیس گھنٹے کرتا ہے۔ اے جناب! ہم سے تو ہر ایک بات کا ثبوت قرآن سے مانگا جائے اور آپ خود ہم کو عوام الناس کے خیالات کا پابند کریں۔ آپ خود ہی بتائیں کہ یہ انصاف ہے یا ظلم؟ ہم ایک قاعدہ بتاتے ہیں غور سے سنئے!

علم اصول کا مسئلہ ہے کہ ایک فعل کے دو فاعل مختلف حیثیتوں کے ہوں تو وہاں عموم مجاز مراد لیا جاتا ہے اسی لئے علم اصول کی کتاب تلویح میں آیہ کریمہ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ کے معنی کئے ہیں یعتنون بشانہ علیہ السلام یعنی آپ کی شان کا احترام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی حیثیت کے مطابق اور فرشتے اپنی حیثیت کے مطابق۔

اسی طرح آیت هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ کے معنی بھی یعتنون بشانکم ہی ہیں یعنی اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تمہارا احترام کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی احترام کے اظہار کرنے کو دوسری جگہ فرمایا ہے۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ یعنی عزت اللہ، اسکے رسول اور مومنوں کیلئے ہے۔

تعجب | مسلم اہل قرآن کی جہالت یا خوف ملاحظہ ہو کہ آپ نے آیت هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ کئی دفعہ پیش کی ہے مگر اس کا ترجمہ نہیں کیا جس سے معلوم ہو سکتا کہ آپ کے مزعومہ قاعدہ کے مطابق رہے آپ نے تحریف کے سر تھوپا ہے) آیت کا ترجمہ کیا ہے۔ بہر حال اس خاموشی کی بھی کوئی وجہ ہے۔ سچ ہے ؎

کچھ ہے تو جس کی پردہ داری ہے

"ساتویں یہ کہ اگر اللہ تعالےٰ اس مروجہ درود شریف کا ورد نہیں کرتا بلکہ کچھ اور عبارت پڑھتا رہتا ہے تو کتب روایات میں تلاش کر کے اللہ تعالےٰ کی خود استعمال شدہ درود شریف بتلائی جائے تاکہ اس درود کو یاد کر کے مسلمان بھی نجات حاصل کر سکیں۔" (صلا)

اہلحدیث | ہم تو خود پر اپنا جواب دے آئے ہیں جہاں باب تفعیل کا خاصہ بتایا ہے۔ اب آپ کا فرض باقی ہے کہ آپ اس آیت کا ترجمہ اور تشریح کریں کہ خدا تعالےٰ کونسا درود پڑھتا ہے۔

یاد رکھو شکاری بھی کبھی شکار ہو جایا کرتے ہیں۔

"آٹھویں یہ کہ جب اللہ تعالےٰ چوبیس گھنٹے دن رات رسول کریم پر درود شریف بھیجتا رہتا ہے تو دوسرا کام کس وقت کرتا ہے۔ خصوصاً مومنین کے لئے درود بھیجنا کب ہوتا ہے جیسا کہ آیت هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ سے ثابت ہے۔ تعجب ہے کہ درود بھیجنے کا اقرار مومنین اور رسول کریم دونوں کے لئے یکساں ہے پھر رسول کریم پر دن رات درود بھیجے پر مومنین کے لئے دو گھنٹے بھی درود نہیں بھیجی جاتی" (صفحہ ۱۸)

اہلحدیث | یہ نمبر اس قابل نہ تھا کہ ہم اس کو نقل کرتے کیونکہ اس کا جواب پہلے نمبروں میں آ چکا ہے۔ مگر ان حضرت کی جرأت اور مخالفت کا اظہار کرنے کے لئے ہم نے یہ نمبر نقل کیا ہے تاکہ ناظرین کے لئے اچھا خاصہ تفریح کا سامان ہو جائے۔

اہل قرآن کے ممبرو! | کیا تم لوگ ان بوسیدہ ہتھیاروں سے حدیثی قلعہ کو فتح کر لوگے۔ سچ ہے ؎

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے ہم ان میں کیا دیکھتے ہیں

"نویں یہ کہ آیت زیر بحث میں صلوٰۃ بمعنی نماز بھی نہیں ہو سکتے کہ نبی کریم کے لئے کوئی نماز نہیں

جاتی بلکہ ساری نمازیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں اور صلوٰۃ بمعنی رحمت اس لئے نہیں ہو سکتے کہ یہ فعل سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی دوسرے کا نہیں ہو سکتا اور صلوٰۃ بمعنی دعا اس لئے نہیں ہو سکتے کہ اللہ تعالیٰ محتاج الی الغیر ہے وہ کسی سے دعا نہیں کرتا۔ صلوٰۃ کے ایسے معنے ہو سکتے ہیں جو اللہ۔ ملائکہ۔ مومنین تینوں کا فعل ہو سکے جیسا کہ نحو کی رو سے واضح ہے اب علماء بتائیں کہ درود ہے کیا چیز جسے نہ وہ خود بھیجتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ بھیجتے ہیں ہر طرف سے یہی ڈھول جاری ہے کہ وہ کہتے ہیں تو درود بھیج اور وہ کہتا ہے تم درود بھیجو اور مطابق روایات کے ساڑھے تیرہ سو برس سے یہی کش مکش جاری ہے اور کسی کو درود کے معنی سمجھنے اور بھیجنے کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا" (ص۱۹)

اہلحدیث یہ نمبر پہلے نمبروں سے بھی مضحکہ خیز ہے باوجود اس اقرار کے کہ صلوٰۃ کے معنی یہ بھی نہیں ہو سکتے آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آخر ہو کیا سکتے ہیں۔ بھلے آدمی! کتب نحو کا غلط حوالہ دیکر آگے چل دینا کار خرد منداں نیست۔ آپ خود ہی بتائیے کہ آخر درود والی آیت کے معنی کیا ہیں؟ ہم تو اپنا فرض ادا کر چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو چھٹے نمبر کا جواب۔

"دسویں یہ کہ تمام مسلمان جانتے ہیں کہ نبی کریم مومنین سے اس قدر محبت رکھتے تھے کہ جان تک دینے کو ہر وقت تیار رہتے تھے اور اسی طرح مومنین نبی کریم کے لئے آنکھیں بچھاتے تھے پھر نماز میں نبی کریم کا یہ کہنا کہ اے اللہ تو درود بھیج اوپر محمد کے اور آل محمد کے" کہاں تک صحیح اور درست ہے۔ درود کے لئے آل محمد ہی کیوں مخصوص کئے گئے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو یہ حکم دیدیا تھا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (پ۱۱) ترجمہ۔ (اے نبی) درود بھیج اوپر ان کے (مومنین کے) تحقیق درود تیری تسکین ہے واسطے ان کے" (ص۱۹)

اہلحدیث اس کا جواب پانچویں نمبر میں آچکا ہے کہ آل محمد سے مراد آپ کے اتباع ہیں۔ جو شخص یہ معنی نہیں مانتا اس سے جاکر پوچھو۔ ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ بار بار وہی بات رٹتے جانا اور اسطرح نمبروں کی تعداد بڑھاتے جانا سوائے اظہار لیاقت کے اس سے فائدہ کیا ہے۔

"گیارھویں یہ کہ درود مروجہ سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم سلام علیہ اور ان کی اولاد حضرت محمد سلام علیہ سے کہیں بڑھ کر تھے۔ کیونکہ ابراہیم سلام علیہ اور ان کی اولاد پر اُن کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے درود بھیجدی اور حضرت محمد سلام علیہ پر اب تک باوجود کروڑہا یاد دہانیاں کرنے کے درود نہیں بھیجی لیکن مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد سلام علیہ سید المرسلین ہیں پس یہ درود شریف مسلمانوں کے سچے رسول محمد سلام علیہ کی توہین ہے اور بس" (ص۲۰)

اہلحدیث معلوم نہیں معترض صاحب کہاں بیٹھے ہوئے یہ کتاب لکھ رہے ہیں۔ اگر آپ برا نہ منائیں تو ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ آپ ایسی جگہ بیٹھے ہیں جس کے اردگرد ایسے پیڑ ہیں جن کی ہوا انسان کے دماغ کو مضر ہوتی ہے۔ ورنہ یہ کیا اعتراض ہے محض بچوں کا کھیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ ایک دعا ہے جو ابتدائے امت سے آج تک سب کرتے آئے ہیں اور سب کی قبول ہوتی آئی ہے۔ کس نے آپ کو کہا کہ باوجود کروڑہا یاد دہانیوں کے اللہ تعالیٰ نے اب تک نبی علیہ السلام پر درود نہیں بھیجا۔ غور سے سنئے۔ ہم قرآن سے اس کی نظیر بتاتے ہیں۔ خدا آپ کو قرآن کا فہم عطا کرے۔

قرآنی دعا جو ہم کو سکھائی گئی ہے۔ جسے مسلمان عموماً نماز کے اندر اور باہر پڑھتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ۝ اے خدا ہمیں بخش دے اور ہم سے پہلے ایمان والوں کو بھی بخش دے۔

کیا کروڑہا یاد دہانیوں اور عدم قبولیت کا الزام آپ اس دعا پر بھی لگائیں گے۔ خدا سے ڈرو اور کلام الٰہی سے استہزا نہ کرو۔

"بارھویں یہ کہ آیت مذکورۃ الصدر میں صرف نبی کریم پر درود بھیجنے کا حکم تھا۔ لیکن درود شریف مروجہ نے آل محمد کا اور اضافہ کر دیا۔ لہٰذا علماء وہ آیت پیش کریں جس میں آل محمد پر درود بھیجنے کا مخصوص حکم ہو" (ص۲۰)

اہلحدیث اس کا جواب تو خود اسی آیت میں ہے جسے آپ بار بار پیش کرتے ہیں۔ یعنی هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ۔ غور کیجئے عَلَيْكُمْ کی مخاطب تمام امت مسلمہ ہے اور صَلُّوْا عَلَيْهِ کا خطاب بھی سارے مسلمانوں کی طرف ہے۔ پہلی آیت (هُوَ الَّذِيْ) میں درود کا محل افراد امت مسلمہ ہیں اور دوسری آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ میں خود پیغمبر اسلام علیہ السلام درود کے محل و مورد ہیں۔ اس لئے ان دونوں آیتوں کو ملاکر اگر ہم نے تعلیم رسالت کے ماتحت یوں کہا کہ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ" تو انصاف سے بتاؤ ہم نے کیا برا کام کیا؟

"تیرھویں یہ کہ آل محمد و آل ابراہیم میں منافق۔ کافر۔ فاسق۔ فاجر۔ مشرک سب ہی بھرے پڑے ہیں۔ پس اللہ اور ملائکہ اور مسلمانوں کا درود مروجہ کا وظیفہ کر کے ان کو کچھ بھی فائدہ پہنچانا عقل۔ انصاف۔ اسلام سب کے خلاف ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ اور ملائکہ ایسی خلاف اسلام درود کا وظیفہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ لہٰذا یہ درود ہی غلط ہے" (ص۲۰)

اہلحدیث ہم اس کا جواب پانچویں نمبر میں دے چکے ہیں۔ تیرہ[۱۳] اعتراض کر کے مسلم اہل قرآن نے اپنے دردِ دل کا اظہار جن لفظوں میں کیا ہے وہ بھی قابل دید و شنید ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

ناظرین! یہ تیرہ دلائل ہم نے درود مروجہ کی تنقید میں پیش کئے ہیں جن سے صاف روشن ہے کہ درود مروجہ کی عبارت عقل قرآن اور قواعد عربیہ

---

[۱] یہ عبارت تصرف قدرت کا ثبوت ہے کہ مصنف چونکہ غلط خیال چل رہا تھا اس لئے خدائی قانون قدرت فَوَيْلٌ لِّمَا تَعْمَلُ نے اس پر اپنا اثر ڈالا۔ چنانچہ اس نے محتاج الی الغیر نہیں ہے کی بجائے محتاج الی الغیر لکھ دیا۔

اور مسلمانوں کے عقیدہ کے سراسر خلاف ہے۔

لیکن افسوس ہے مسلمانوں پر کہ وہ ہماری بات کو سنیں گے بھی نہیں۔ حالانکہ ہمارے دل میں ان کا درد ہے ہم نے یہ کتاب ان کی بھلائی اور خیر خواہی کے واسطے تحریر کی ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے مسلمان بھائیوں کو لاکھوں راویوں اور ملاؤں کی تابعداری سے نکال کر صرف اپنے قرآن کی پیروی کرنے کی توفیق عطا کر۔ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے علماء اور پڑھے لکھے اشخاص ہماری اس کتاب کو بغور ملاحظہ فرماویں اور اگر ہمارے دلائل پر لبیک نہ کہیں تو کم از کم ہمدردی ہی ظاہر کریں حق و باطل، ظلم و انصاف راہ راست اور گمراہی کا امتیاز کریں۔ اگر یہ بھی نہ کریں تو ہمارے دلائل کا معقول جواب ہی دیں۔ ورنہ یہ واضح رہے کہ اُن کو اپنے مولیٰ رب کریم کے حضور میں ضرور ہی ایک ایک بات کا حساب دینا ہوگا۔ یہ نہیں ہوسکتا اللہ تعالےٰ انہیں یوں ہی بلاحساب کئے ہوئے چھوڑ دے۔

فَاعْتَبِرُوْا يَا أُوْلِي الْاَبْصَار۔"

(رسالہ صلوٰۃ المرسلین صفحہ ۲۰/۲۱)

اہلحدیث | آپ نے جس دلسوزی کا اظہار مندرجہ بالا الفاظ میں کیا ہے۔ آریوں کے گرو سوامی دیانند نے بقول آریہ قرآن مجید پر ۱۵۹ اعتراض کر کے اس سے زیادہ دلسوزی اور مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔ جس کے جواب میں فارسی کا یہ ایک ہی شعر کافی ہے ؎

برتملق دشمن خود تکیہ کردن ابلہی است
پائے بوس سیل از پا افگند دیوار را

(باقی)

دلیل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ "صلوٰۃ القرآن" کا مدلل جواب۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ قیمت ۳؍ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب کا پسر موعود

اخبار "الفضل" مورخہ ۹- مئی میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں مرزا صاحب کے پسر موعود کے تولد کو آیت عظیمہ بتایا ہے۔ ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ قادیان میں ہر ایک چیز آیت عظیمہ ہے۔ یہ عربی شعر ؎

فی کل شیٔ لہ آیۃ - تدل علیٰ انہ ۔۔۔۔

گویا قادیان ہی کے حق میں صادق آتا ہے۔ کیونکہ قادیان کی ہر ایک چیز مرزا صاحب کے متعلق شہادت دیتی ہے خاصکر وہاں کا بہشتی مقبرہ۔ اس میں مرزا صاحب کی قبر اور اس پر ایک لمبا کتبہ عجیب یاد دہانی کرا رہا ہے اس کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے ؎

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

کیا اچھا ہوتا اگر اس میں ایک فقرہ یہ بھی بڑھا دیا جاتا کہ:۔

یہ مزار اس مقدس بزرگ کا ہے جس نے اپنے اشد ترین مخالف کے ساتھ خدا سے یہ فیصلہ چاہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جھوٹا پہلے مرے۔ ۱۹۰۸ء میں آپ بحکم خدا انتقال کر گئے اور آپ کا اشد مخالف بمصلحت خداوندی آج تک زندہ ہے۔

اگر یہ فقرہ لکھا ہوتا تو ہمیں تو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوتا مگر قادیانی تحریک کی تاریخ پر کافی روشنی پڑجاتی۔ خیر یہ جملہ تو معترضہ ہے۔ ہمارا اصل مقصد یہ ہے کہ آج کل مرزا صاحب کے پسر موعود کے متعلق قادیان میں سخت اختلاف پیدا ہو رہا ہے۔ کئی ایک احمدی پسر موعود ہونے کے مدعی بن بیٹھے ہیں۔ مگر ہماری بے لاگ تحقیق یہ ہے کہ ابھی پسر موعود پیدا ہی نہیں ہوا۔ ہم قادیانیوں کی طرح بے ثبوت بات کہنے کے عادی نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک بات کا ثبوت مرزا صاحب کی تحریروں سے پیش کر سکتے ہیں۔ مرزا صاحب محترمہ محمدی بیگم (معروفہ آسمانی منکوحہ) کے اپنے نکاح میں آنے کا ذکر کرتے ہوئے اس پیشگوئی کو مؤکد کرنے کے لئے لکھتے ہیں:۔

"اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور وہ فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ کا حاشیہ)

ناظرین کرام! | ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا صاحب کے الفاظ (وہ خاص اولاد جس کی بابت اس عاجز کی پیشگوئی ہے) کیا مضمون بتا رہے ہیں۔ یہی نا کہ وہ پسر موعود محمدی بیگم کے بطن سے ہوگا۔ پھر کیا وہ تولد ہوا؟ اس کا جواب بالاتفاق نفی میں ملیگا۔ کیونکہ خاتون محترمہ (محمدی بیگم) مع اپنے خاوند محترم کے اب تک زندہ سلامت موجود ہے۔ پھر کس شیخی پر کہا جاتا ہے کہ قادیانی گدی نشین ہی مرزا صاحب کا پسر موعود ہے۔ اخبار الفضل زیر جواب کا دوسرا حصہ مرزا صاحب کے پنجتن کے متعلق ہے جس کی بابت راقم مضمون نے بڑی ہوشیاری اور تدلیس سے کام لیتے ہوئے واقعات کو چھپایا یا با الفاظ دیگر واقعات مکذبہ کو مصدقہ بنایا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ الفضل نے مرزا صاحب کی موجودہ بیوی (نصرت جہاں بیگم)

پانچ موعودہ اولادوں کا پیدا اور اُن سے نسل مرزا کا جاری ہونا بتایا ہے اور بڑے فخر سے مرزا صاحب کا یہ شعر ان پر چسپاں کیا ہے ؎

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہے پنجتن جن پر بنا ہے

اس شعر کی لطافت تو اہل ذوق ہی جانتے ہونگے کیونکہ مرزا صاحب کے خسر دہلوی تھے۔ ہم تو اس کو معنی کے لحاظ سے دیکھتے ہیں کہ واقعہ کے خلاف ہے۔ یہ شعر مرزا صاحب کی کتاب درثمین اردو سے لیا گیا ہے۔ جس کے صفحہ ۴۲ پر یہ نظم شروع ہوتی ہے۔ اس میں ان پانچوں کے نام یوں درج ہیں :-

(۱) محمود احمد۔ (۲) بشیر احمد۔ (۳) شریف احمد۔ (۴) مبارک احمد۔ (۵) مبارکہ (لڑکی)

ان پانچوں میں سے مبارک احمد بحالت نابالغی فوت ہوگیا تھا۔ دختر سے نسل جاری ہونا شرعاً اور قانوناً ثابت نہیں ہے۔ باقی رہے تین لڑکے ان تین کی زندگی میں پانچوں کا تحقق کیسے ہوسکتا ہے۔ اس کا جواب دینا الفضل کا فرض تھا کہ یہ پنجتن پانچ تن ہی رہے یا مثلث متساوی الاضلاع ہوگیا۔

اگر اس نے پہلے نہیں بتایا تو اب ہی بتائیے کہ مبارک احمد کی نسل سے کون ہے اور اس کے متعلق بھی کوئی پیشگوئی تھی یا نہیں اور اس کا حشر کیا ہُوا۔ اور وہ پیشگوئی سچی ثابت ہوئی یا نہ؟

ہم الفضل کو اور اس کے نامہ نگاروں کو بارہا تنبیہ کر چکے ہیں کہ ایسے مضامین لکھتے ہوئے خیال ہی نہیں بلکہ یقین رکھا کریں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات کے جاننے والے دفتر اہلحدیث میں زندہ سلامت موجود ہیں۔ جن کی شان میں آیہ کریمہ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا داد وہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ فرمان خداوندی لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ پر عامل ہیں۔ اور وہ للکار کر کہا کرتے ہیں ؎

رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں
میری نگاہ میں ہیں رند پارسا ایک ایک

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(قسط نمبر ۴)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ختم المرسلینی کے اظہار اور اپنی امت کو اپنے بعد نبوت کا دعویٰ کر کے امت کو پریشان کرنے والے افسانوں سے بچانے کیلئے یہ بھی فرمایا تھا کہ میری امت میں تیس کذاب و دجال پیدا ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کرینگے حالانکہ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نبوت نہ دیا جائیگا

میاں محمود احمد نے اپنے آبا جان مدعی نبوت کو اس حدیث کی زد سے بچانے کے لئے یوں در افشانی کی ہے

"آنحضرت فرماتے ہیں کچھ کذاب ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کرینگے گویا ان کا کذب پہلے ہوگا اور دعویٰ نبوت بعد اور ظاہر ہے کہ جو شخص کذاب ہے اس کے جھوٹا ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں کہ اب جو منہاج نبوت پر پورا نہ اترے جھوٹا ہے منہاج نبوت یہ ہے کہ مدعی کی پہلی زندگی پاک ہو۔ جو شخص اس دلیل پر پورا اترتا ہے سچا ہے"

(ملخص ریویو ماہ ستمبر ۲۸ء صفحہ ۸/۹)

خاتم النبیین کے یہ انوکھے معنے آج ہی معلوم ہوئے ہیں اس سے پہلے کبھی سننے میں نہیں آئے۔ مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ میاں محمود احمد سے بہت بڑھ چڑھ کر تھا یعنی بحیثیت نبی و رسول ہونے کے بالہام الٰہی قرآن کی تفسیر کرنا مگر یہ معنے ان کو بھی نہیں سوجھے اور سوجھتے بھی کیسے جبکہ انسانی علم و فہم بلکہ قواعد زبان عرب تک کو بھی یہاں رسائی نہیں۔

مادۂ ایجاد سو یہ سلامتی فہم پر مبنی ہے۔ مرزا صاحب بیچارے تو اسی حالت میں تھے چنانچہ لکھا ہے۔ آپ کو روٹی کھاتے ہوئے اتنا بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ میں کیا کھا رہا ہوں۔ شاید اس میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہو کہ چونکہ کل کو اس کا بیٹا بھی تمسک آئت فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ خاتم النبیین کے معنے "معیار معقولیت" کریگا۔ ہم ابھی سے مرزا صاحب کی روشن دماغی کا ڈیزائن تیار کر رکھیں۔ لعلہم یتفکرون

خلیفہ صاحب نے حدیث سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللہ کا مطلب یہ بتایا ہے کہ جس شخص کا کاذب ہونا تمہیں معلوم ہو وہ اگر نبوت کا دعویٰ کرے تو اسے سچا نہ جاننا۔ ہاں اگر وہ منہاج نبوت پر پورا ہو یعنی اس کی پہلی زندگی پاک ہو تو وہ صادق نبی ہوگا۔

مَیں کہتا ہوں کہ اولاً تو یہ بات ہی کچھ کچی سی ہے ایک شخص کو جھوٹا جانتے ہوئے بھی اسے سچا نبی ماننا عقلاً ممکن ہی نہیں ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے حکیم و دانا خیر الکلام ماقل و دلّ کے معلم۔ انسانی عقول و فطرت کے بہترین ماہر و ترجمان نے تاکید شدید کے ساتھ امت کو کیوں یہ تلقین کی کہ خبردار۔ جس شخص کا جھوٹ آشکارا ہے حتیٰ کہ وہ تمہارے درمیان کذاب و دجال مشہور ہے اسکو نبی نہ ماننا ؎

عقل حیرت میں غرق ہے اسے کیا سمجھے

ممکن ہے خلیفہ صاحب نے اپنی اور اپنے اتباع کی ذہنیتوں کو ملحوظ رکھ کر حدیث نبوی کا یہ مطلب سمجھا ہو کہ بعض لوگ ایک شخص کو صریح جھوٹا سمجھتے ہوئے بھی اسے سچا نبی مان سکتے۔ دوسری بات یہ حل طلب ہے کہ جس صورت میں آنحضرت صلعم کے فرمان کا یہ مطلب تھا کہ جھوٹے کو سچا مت ماننا" تو پھر حدیث میں تیس کذابوں" کی قید لگانے کا کیا مطلب ہے؟ کیا تیس کذابوں کو ماننا ہی منع ہے تیس کی گنتی پورا ہونے کے بعد جھوٹے کو سچا تسلیم کر لینا چاہئے؟ خلیفہ صاحب لکھتے ہیں کہ "واقعات سے ثابت ہے کہ اس وقت تک جھوٹے مدعیوں کی تعداد ستر یا اسی سے بھی زیادہ پہنچ گئی ہے" خلیفہ صاحب! آپکی سمجھ کہاں

مرزا صاحب قادیانی مدعی نبوت تھے

مرزائیوں کی قادیانی اور لاہوری پارٹیوں میں عرصہ سے یہ بحث چلی آ رہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں۔ تو ہم اس بارے میں ایک جدید حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے مرزا صاحب کا مدعی نبوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۴-اپریل ۱۹۳۹ء میں صفحہ اول پر بعنوان "ملفوظات حضرت" یہ مرقوم ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا کہ معجزہ کے لئے اول شرط یہ ہے کہ معجزہ فعل اللہ ہو۔ دوم خارق العادت ہو۔ سوم اس کا معارضہ نہ ہو سکے۔ چہارم مدعی نبوت کے ہاتھ سے ظاہر ہو۔ الخ

(بحوالہ اخبار الحکم ۲۴-۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے معجزہ کا ظہور نبی کے ہاتھ سے مخصوص قرار دیا ہے۔ اس کی تائید مرزا صاحب کی کتاب "جنگ مقدس" کے اس بیان سے ہوتی ہے جس میں مرزا جی نے کہا کہ ہمارے مذہب میں معجزہ اس خارق عادت فعل کا نام ہے جو نبیوں سے صادر ہو۔ ولی کے ہاتھ سے ظاہر ہونے والا فعل کرامت کہلاتا ہے۔ (مفہوم)

اب آئیے یہ دیکھیں کہ خود مرزا صاحب نے اپنے "خارق عادت کاموں" کا کیا نام رکھا ہے۔ اگر معجزہ رکھا ہے تو اس سے ثابت ہوگا کہ وہ مدعی نبوت تھے سو مرزا صاحب نے کئی جگہ اپنے کاموں کو معجزہ ٹھیرایا ہے۔ "نزول المسیح" میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ ہمارے معجزات صد ہا نبیوں سے بڑھ کر ہیں (مفہوم)

اندریں حالات ماننا پڑیگا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کا تھا۔

(راقم۔ محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

اہلحدیث لاہوری ممبرو! کیا کہتے ہو۔

محمدیہ پاکٹ بک۔ جدید اڈیشن۔ مرزائیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب۔ قیمت ۔۔ ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بھوپال کی مشتاق

بشیر کوٹلوی کی دُرافشانیاں

(از مستری عبد العزیز صاحب کوٹلوی)

ناظرین واقف ہونگے کہ ہماری بستی کے مولوی محمد شریف صاحب کے خلاف بشیر میاں نے اخبار "الفقیہ" میں ایک عقیدہ تحریر کیا تھا۔

"مومن عالم برزخ کی طرف منتقل ہو کر زندوں کے حال جانتے ہیں۔"

اس پر ہمارے مکرم مولانا مولوی عبد اللہ صاحب ثانی مدظلہ نے بذریعہ موقر جریدہ "اہلحدیث" دریافت کیا کہ بشیر میاں اس کا ثبوت دیں اور بہتر یہ ہے کہ علامہ قسطلانی سے دریافت کریں کیونکہ وہ آپ کے عقیدہ کے مطابق زندوں سے واقف ہیں۔

بشیر میاں یہ معقول بات سن کر بے حد حیران ہوئے چنانچہ حیرانی میں جو کچھ لکھا وہ نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔ لکھتے ہیں:-

اگر کسی کا زندوں کے حالات جاننا اس امر کو مستلزم ہے کہ زندے اس سے بالمشافہ گفتگو کر سکتے ہیں اور تحریری جواب منگوا سکتے ہیں تو کیا اس ذات باری سے بھی جو یقیناً ہمارے حالات سے ہر وقت آگاہ ہے ثانی نے کبھی گفتگو فرمائی اور دادی جان سے نکاح جائز کر ڈالنے والے مولویوں کا فتویٰ ارسال کر کے کبھی تحریری تائید بھی حاصل کی۔ (الفقیہ ۲۸-جنوری ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۱ کالم ۳)

بشیر میاں کی عبارت کا مطلب صاف ہے کہ جیسے ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانتے مانتے ہیں مگر ذات باری سے بالمشافہ گفتگو نہیں کر سکتے۔ اسی طرح مومنین کو سمجھنا چاہئے خواہ ان سے بالمشافہ گفتگو نہ کر سکیں یا نہ کہیں۔

ہم بشیر میاں سے تو خطاب کرنا بے فائدہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ جہاں علوم شریعت سے سراسر ناواقف ہیں وہاں عقیدہ حقہ سے بھی بالکل خالی و عاری معلوم ہوتے ہیں لہٰذا ان کے ہمراہی مولوی محمد شریف صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ

(۱) کیا یہ صحیح ہے کہ مومن عالم برزخ میں پہنچ کر بھی

[illegible] مشرکانہ عقیدہ رکھنے والوں کا جب انکے منہ پر شرک رد کیا جائے تو اللہ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے مقابل برابر سمجھ لیا کرتے ہیں اور اس وقت ان کا خیال ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارا رب نہیں ہے۔ وہابیوں کا ہے۔

ہمارا چشم دید واقعہ سنئے!

ہماری مسجد کی عمارت پر کسی جگہ یا اللہ اور یا محمد بالمقابل لکھا ہوا تھا۔ ایک طالب علم نے میری اطلاع کے بغیر لفظ "یا" کو مٹا کر نام نامی محمد کے آگے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیا۔ اس پر ایک جاہل ناخواندہ کو غصہ آیا اور مسجد میں آ کر پوچھنے لگا کہ یا اللہ کہاں لکھا ہے۔ طالب علم نے انگلی سے اشارہ کیا جہاں پر یا حی یا قیوم برحمتک استغیث لکھا تھا اور نیچے شعر

روز محشر کہ جاں گداز بود الخ

تحریر تھا۔ جاہل متعصب نے ہاتھ سیاہی سے بھر کر شعر پر پھیر دیا اس کے بعد بازار میں مجھے ملا اور کہنے لگا "تم نے ہمارے محمد کو مٹایا ہم نے تمہارے خدا کو مٹا دیا"۔ میں نے کہا ہم نے (اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہ اور نہ وہ مٹا بلکہ معہ درود لکھ دیا صرف لفظ یا کو مٹایا چنانچہ وہ مٹ گیا مگر تم نے ہمارے اللہ کے نام کو مٹانا چاہا اور کوشش کی لیکن وہ اسی طرح صاف لکھا ہوا موجود ہے اسکے جواب میں جاہل نے کہا ۔

ہم نے اللہ کا نام مٹانے میں پوری کوشش کی کہ [illegible]
اپنی قسمت سے بچ گیا ہم نے کسر نہیں چھوڑی۔

معاذ اللہ! کبرت کلمۃ تخرج من افواہھم [illegible]

ہمارے دوست مولوی عبد العزیز صاحب یہ واقعہ سننے کے بعد بشیر میاں پر افسوس کر کے کہنے لگے [illegible]

موت کا مزہ چکھ کر رب العالمین کی صفات [illegible] سے متصف ہو جاتے ہیں۔

(۲) کیا یہ درست ہے کہ مومن [illegible] زندگی میں تو برزخ وہ جہان و انسان چرند پرند کو نظر آتا ہے اور بالمشافہ ملتا بھی ہے مگر بعد وفات لن ترانی کا مصداق بن جاتا ہے۔

ہاں یہ بھی ارشاد فرما دیں کہ ایسا عقیدہ رکھنا کہ مومنین سے بالمشافہ گفتگو اسی طرح ناممکن ہے جس طرح خدائے برتر سے بالمشافہ گفتگو محال ہے۔ حالانکہ ہمارا یہ عقیدہ بھی ہو کہ مومنین عالم برزخ میں زندہ اور حالات اہل دنیا سے واقف ہیں۔

کیا یہ عقیدہ مذہب حنفی کی رو سے جائز اور فقہاء کی تصریحات سے ثابت ہے۔ اگر ثبوت ہو تو از راہ عنایت آگاہ کیجئے۔ اگر یہ عقیدہ غیر صحیح ہو تو خلف الرشید کو سمجھائیے۔ کہیں آپ بھی اس کی وجہ سے مطعون نہ ہوں۔

دادی سے نکاح رہا بشیر میاں کا یہ کہنا کہ دادی جان سے جواز نکاح کا فتویٰ دینے والے الخ

ہم بشیر میاں کے ساتھ متفق ہیں کہ جس مولوی نے دادی جان سے نکاح جائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے ہمیں ان کا اسم گرامی بتا دیں تو ہم اس کو جمعرات کی روٹی نہ دینگے ہرگز نہ دینگے۔ بلکہ صاف کہہ دینگے کہ اسکو امامت سے علیحدہ کیا جائے۔

ہاں یاد آیا اخبار "الفقیہ" ۲۸۔ مارچ ۱۹۲۸ء میں محرمات ابدیہ کے متعلق آپ کے ابا جی نے کچھ لکھا ہے کہیں وہاں سے استنباط نہ کر لینا۔ کیونکہ محرمات ابدیہ میں دادی جان بھی تو ہے۔

مگر بشیر میاں ابا جی کا راز فاش نہ کرنا۔ کہیں بھنے جلنے کبھی ان کے ساتھ وہ معاملہ نہ کریں جو ہم نے تحریر کیا ہے۔

بزرگان کی توہین تو بشیر میاں کے حصہ میں آئی ہے مگر ابا جی کا [illegible] کرینگے۔ مگر گستاخ شخص جب بگاڑنے کی [illegible] اچھا [illegible] ہو جائے تو انہی پر بھی حملہ کرنے سے کم [illegible] ہے۔

یہاں بشیر میاں حضرت علامہ [illegible] کے متعلق لکھتے ہیں :-

جس نے یہ لکھا ہو کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ اس پر ...... سمجھیں۔

(الفقیہ ۱۴۔ نومبر [illegible] صفحہ ۳ کالم ۱)

مضمون۔ اگر یہ الفاظ جس طرح آپ نے نقل کئے ہیں نہ ہوں بلکہ آپ کی تحریف نے یہ نقشہ پیدا کیا ہو تو پھر ہی......

آپ پھر خود بخود ہی [illegible] ہمارا [illegible] [illegible] [illegible] ہے جو بشیر میاں نے اخذ کیا ہے۔ مگر کچھ ہی تو اصل کتاب سے پوری عبارت نقل کر کے اپنا مدعا ثابت کریں۔ ورنہ ہم سمجھیں گے۔ ع

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

جماعت اہل حدیث کے کرنے کے کام

مولوی عبدالمجید صاحب باڑی ریاست دھولپور جماعت اہل حدیث کو بعض ضروری کاموں پر توجہ دلاتے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں :-

اول یہ کہ افراد اہل حدیث حتی المقدور رشتہ و نکاح اہل توحید سے کیا کریں۔ (قرآن حدیث بھی اس کی تائید کرتے ہیں)

دوم۔ افراد اہل حدیث اعمال مخصوصہ مسنونہ کی سختی سے پابندی کیا کریں۔ مثلاً نماز میں رفع یدین۔ آمین بالجہر وغیرہ (جہاں فساد کا خطرہ نہ ہو)

سوم تبلیغ اور اشاعت سنت پر دل سے متوجہ ہوں اور اس کام کو اپنا مذہبی فرض سمجھیں۔ (انفرادی اور جماعتی دونو حیثیتوں سے)

چہارم۔ اہل حدیث کانفرنس کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے نظام کو پختہ کرے تا کہ کوئی ٹھوس کام ہو سکے

اہلحدیث یہ سارے کام ایسے ہیں کہ کسی متنفس اہل حدیث کو ان میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم ان سب کی تائید کرنے کے بعد ایک نمبر اپنی طرف سے بھی اضافہ کرتے ہیں جو اپنی طرف سے نہیں بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ یہ نمبر ایسا ہے کہ اس کے بغیر دنیا میں بھی ذلت اور آخرت میں بھی رسوائی۔ اور اسکے ہونے سے دونو جہان میں عزت جس کے ماتحت دنیا کی سب نعماء اور آخرت کی سب نعمتیں حاصل ہو سکتی ہیں جس کے نہ ہونے سے نماز روزہ حج زکوٰۃ خیرات [illegible] حدیث شریف کے الفاظ ہیں۔ پس ناظرین ان الفاظ نبویہ کو بغور سنیں۔ ارشاد ہے :-

لا تدخلون الجنۃ حتی تومنوا ولا تومنون حتی تحابوا۔ یعنی اے امت مسلمہ تم جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک پورے مومن نہ ہو اور پورے مومن نہیں بن سکو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔

اعیان اہل حدیث تاویل کے لئے بڑی گنجائش ہے خصوصاً جس میں نفس امارہ کی تائید ہوتی ہو مگر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس حدیث کو بحیثیت فرمان نبوی سنیں۔ اور قلب خاشع کے ساتھ اس پر غور کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے کئے کرائے کام اس حدیث کے ماتحت آجائیں۔ میرے خیال میں اس حدیث پر عمل کرنے کیلئے ہمیں ایک بات میں غلطی لگتی ہے۔ وہ یہ کہ ہم اپنے مخالف رائے بھائی کے حق میں گمراہی کا فیصلہ کر چکے ہیں اور اس کے بعد قطع محبت لازمی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ حدیث مذکور کا مقابلہ ہے۔

کسی غلط خیال یا غلط کار کو گمراہ سمجھنا منع نہیں بے شک سمجھیں باوجود اس کو غلط کار سمجھنے کے اس سے محبت کرنے کا ارشاد ہے یعنی اس کی گمراہی کو محبت و آشتی سے دور کرنے کی کوشش کرو [illegible] اگر وہ اپنی غلطی چھوڑ دے [illegible] چھوڑے تو بھی دوست [illegible] قرآن مجید کا ارشاد ہے جو قطعی ناطق ہے [illegible]

[illegible]

یہاں بشیر میاں حضرت علامہ [illegible] صاحب کے متعلق [illegible] کچھ کام [illegible] نہیں بلکہ

[illegible] ۔۔۔

یعنی پرہیزگاروں پر بدکاروں کی طرف سے کوئی ذمہ داری نہیں ہے ہاں نصیحت کرنے کی ذمہ داری ہے اس امید سے کہ وہ بھی پرہیزگار بن جائیں

علمی نکتہ | طلباء کے فائدہ کے لئے جی چاہتا ہے کہ اس آیت پر مزید روشنی ڈالی جائے۔ جس وہ منہیں اور مجھ سے منہیں۔

لعل حرف ترجی ہے یعنی امید کے لئے۔ یہ ترجی کس طرف راجح ہے؟ ذکریٰ کے فاعل کی طرف۔ مطلب یہ ہے کہ نصیحت کرنے والا ایسے طریق سے نصیحت کرے جس میں اس گم کردہ راہ بھائی کے تقویٰ اختیار کرنے کی امید ہو سکے۔ وہ یہ کہ اس کے حسب مزاج الفاظ بولے، اس کے حسب استطاعت استدلال پیش کرے۔ ایسا نہ کرے کہ اس کی طبیعت انتقام کی طرف متوجہ ہو جائے اور شیطان کے اغوا کرنے میں دہ آ جائے اس کا ذکر خالق فطرت، عالم غیب نے دوسری آیت میں یوں فرمایا ہے۔

قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ط

اے نبی میرے بندوں کو کہدو بات وہ کہا کریں جو سب سے اچھی اور شستہ ہو (بدگوئی اور سخت گوئی سے) شیطان ان میں لڑائی ڈلوا دیگا کیونکہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

برادران اہل حدیث! ہم نے اپنی عمر کے وسیع تجربے میں یہ معلوم کیا ہے کہ جماعت اہل حدیث میں جو تفرق انفصال ہے اور دن بدن زیادہ ہو رہا ہے در اصل اسی حدیث اور آیات مرقومہ کے چھوڑنے سے ہے۔

احباب ہمدردی سے پوچھتے ہیں کہ یہ تفرق کیونکر دور ہو۔ کوئی کچھ صورت پیش کرتا ہے کوئی کچھ۔ میں درد بھرے دل سے کہتا ہوں افراد اہل حدیث آیات اور احادیث مرقومہ پر عمل کریں تو آج ہی مغرب سے پہلے پہلے سب تفرق و انفصال دور ہو سکتا ہے۔

[illegible]

اللہم اشہد۔ اللہم اشہد۔ اللہم اشہد
انی قد بلغت
اللہم وفقنا بما تحب و ترضیٰ۔ ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم۔

آریہ صاحبان سے سوالات

(از شیخ عبد المنان صاحب قریشی رام پور ضلع سہارنپور (یوپی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱۵) جبکہ انسان کا حقیقی، قدرتی، رواجی اور قانونی، نسلی اور خاندانی تعلق باپ کے نطفہ کے ذریعہ سے ہے تو نیوگی بچہ کا تعلق غیر کا نطفہ ہوتے ہوئے دوسرے باپ یعنی اس کی ماں کے اصلی شوہر سے کسطرح خلاف قاعدہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کیا یہ باجرہ سے پیدا شدہ اناج کو گیہوں کہنا اور ماننا نہیں ہے تو کیا ہے؟ کوئی عقلمند انسان اس کو تسلیم کر سکتا ہے۔ کیا کوئی شخص ہاتھی کے بچے کو گدھا اور بکری کے بچے کو ہاتھی مان سکتا ہے؟

(۱۶) اگر نیوگ آپت دھرم ہے تو تمام رنڈیاں یعنی طوائفیں بھی جن کے زنا سے اولاد پیدا ہوئی ہے۔ کہہ سکتی ہیں کہ ان کی اولاد جائز ہے۔ اور انہوں نے اپنا پیٹ پالنے، جان بچانے، بے اولادی کی مصیبت سے نجات پانے اور خاندان کا نام و نشان قائم رکھنے کیلئے اس قانون آپت دھرم نیوگ کی رو سے اولاد حاصل کی ہے۔ رنڈیوں کو زنا کے لئے اپنے خاندانی اشخاص کی اجازت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ نیوگن کا مدعا نیوگی سے مباشرت کا صرف اولاد پیدا کرنا ہے اور رنڈی کا پیٹ پالنا۔ تو جناب معاف کیجئے ہر رنڈی یہ خوب جانتی ہے کہ زنا کا نتیجہ اولاد پیدا ہونا بھی ہے ساتھ ہی نیوگن بھی یہ جانتی ہے کہ نیوگی سے مباشرت کا نتیجہ فیلیور یا ناکامیابی بھی ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں دونوں صورتوں کی مباشرت و زنا کو جائز تسلیم کرنا پڑیگا بلکہ ایک رنڈی کا درجہ ایک نیوگن پر فائق ہے کیونکہ [illegible] مباشرت سے زنا [illegible]

ایک پیٹ پالنا دوسری بے اولادی اور نیوگن صرف اولاد کی ضرورت سے۔

(۱۷) جس قدر مذاہب دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں عموماً کسی مذہب کے رہنما یا لیڈر نے دنیا سے نہ خود دل لگایا اور نہ اپنے پیروان کو دنیا پرستی کی تعلیم دی۔ برخلاف اس کے قائلین تناسخ کا عقیدہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد بار بار دنیا میں آکر جنم لیتا ہے اور ہر حالت میں کسی نہ کسی جون میں دنیا میں آنا پڑتا ہے اور آنا پڑیگا۔ غرضیکہ کسی طرح دنیا سے پیچھا نہیں چھوٹتا۔ ایسی حالت میں اگر پرلے (کلی فنا) کا خیال کیا جائے تو پرلے تک جس کا زمانہ نا معلوم ہے خدا جانے کتنے کروڑ برس اور باقی ہیں۔ لیکن اس کے بعد بھی پھر دوسری دنیا میں آنا پڑیگا۔ غرضیکہ اچھا خاصہ مصیبت کا سامان ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں اگر مسئلہ تناسخ پر اعتقاد رکھا جائے تو ایسے لوگوں کے لئے مذہبی لیڈر اور رہنماؤں کی نصیحت اور تلقین بے کار ہے۔

(۱۸) دنیا کی آبادی پونے دو ارب کے قریب بتلائی جاتی ہے اور اس میں صرف چند لاکھ ایسے آدمی ہیں جو کہ صرف غلہ یا خالص بصری خور ہیں۔ ایسی حالت میں بھی غلہ اس قدر مہنگا ہے کہ لاکھوں آدمی فاقہ کشی کرتے ہیں باوجودیکہ قریب قریب کوئی قابل زراعت اراضی زراعت سے خالی نہیں ہے۔ تو بتلائیے کہ اگر گانڈھی جی کے اصول پر کاربند ہو کر لوگ گوشت، مچھلی، پرند چرند کھانا چھوڑ دیں تو دنیا کا کیا حال ہو گا [illegible] [illegible] آج بھی ہر شخص کے حصہ میں نہ آئے [illegible]

جانوروں کی اس قدر کثرت ہو گی کہ جن رکھنے کو جگہ نہ ملیگی اور ان کے کھانے پینے کا انتظام تو ناممکن ہی ہو جائیگا غرضیکہ گاندھی جی کی ترکیب اہنسا کیا ہے اچھی خاصی عالمگیر خودکشی ہے اور عالمگیر تباہی۔ بدامنی۔ فساد۔ لوٹ مار وغیرہ وغیرہ اوس کے علاوہ ہیں۔ اگر اور بھی ایسے رہنما پیدا ہو جائیں تو دنیا کا خاتمہ بہت ہی جلد ہو سکتا ہے۔ برتھ کنٹرول کی ترکیب اہنسا کی ترکیب کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔

(۱۹) قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان کسی کام سے قطعی نا امید اور مایوس ہو جاتا ہے تو پھر اوس کام کی طرف توجہ یا کوشش نہیں کرتا۔ ساتھ ہی اگر اوس کا یہ مذہبی عقیدہ بھی ہو جائے کہ یہ کام حاصل نہ ہوگا تو وہ اوس کام پر رجوع نہ ہوگا۔ آریہ صاحبان کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا انسانی گناہ معاف نہیں کرتا یا نہیں کر سکتا۔ اور ان کو اپنے گناہوں کی معافی کی طرف سے قطعی نا امیدی اور مایوسی ہے۔ گویا اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ اپنی کسی خطا کے لئے خدا کی طرف جو کہ بہت بڑا رحیم اور غفار ہے اور ہمیشہ نا امیدی اور مایوسی میں مدد کرتا ہے۔ کسی حالت میں رجوع نہیں ہوتے۔ اور اوس کی ہر مہربانی اور عفو کی صفت سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ایک مشہور سچا مقولہ ہے کہ انسان خطا و نسیان کا مرکب ہے۔ اب جبکہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے تو اسکو اپنی فطرت کے مطابق خطا اور گناہ کا مرتکب ہونا پڑتا ہے تو ایسے یقینی مرض کے علاج کی تلاش نہ کرنا اور یہ سمجھ لینا کہ اس مرض کا علاج موت کے سوا کچھ نہیں یا یوں کہو کہ کسی گناہ کا علاج سوائے سزا بھگتنے کے اور کچھ نہیں کتنی بڑی نادانی اور غلطی ہے۔ حالانکہ وہ روزانہ اپنے والدین، دوستوں، عزیزوں، حکام، ماسٹروں اور پبلک سے اپنی خطاؤں اور غلطیوں کی معافی مانگتے ہیں اور کبھی اس اصول مذہبی پر عمل نہیں کرتے کہ ان خطاؤں کی معافی نہ مانگنا چاہئے بلکہ سزا بھگتنی چاہئے ساتھ ہی معافی مانگ کر سزاؤں سے خلاصی بھی پاتے رہتے ہیں۔ علاوہ جو شخص ان کو معاف کر دیتا ہے اوس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور کبھی نہیں کہ بے انصاف یا غیر معقول شخص نہیں کہتے۔ مگر جب خدا سے معافی گناہ کی درخواست کا نمبر آتا ہے تو وہ جو سب سے بڑا عفو کرنے والا اور مختار کل اور ہر طرح کلی طور پر سفید اور سیاہ کا مالک ہے اور اوس پر کوئی دوسرا محاسب بھی نہیں ہے کو معافی دینے کے ناقابل اور ادا کرنے کی حالت میں غیر منصف قرار دیتے ہیں۔ کہئے جناب یہ کیا معاملہ ہے کہ گڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز۔ اگر واقعی آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ معافی دینا نا انصافی ہے تو آپ خود اور ان سے نا انصافی کی درخواست کیوں کرتے ہیں۔ اور خود بھی نا انصافی کرتے اور دوسروں کو معاف کرتے اور دوسروں سے معافی مانگ کر اور ان سے معافی حاصل کر کے اس کو بے انصاف بناتے ہیں۔ یہ کیا کام ہے اور جس کی بدولت تناسخ کیا سزا ہے ساتھ ہی یہ پرمیشر کی لاچاری اور بے مائگی اور مجبوری کا کیسا کھلا ہوا عقیدہ ہے۔

مسلمانوں کو توحید و سنت کا سبق

(نتیجۂ فکر مولوی ابوعبد الشکور محمد داؤد صاحب شکراوی)

آؤ بتاؤں آج مسلمان کیا کریں
اے کاش اتحاد کے جلسے بپا کریں
آپس میں بھائی بن کے پیار سے رہا کریں
مل جل کے سب اللہ سے بس یہ دعا کریں
اے رب ہمارے لیڈروں میں اتفاق ہو
ہو جائیں ایک دور سب بغض و نفاق ہو

چڑھنا ہے اگر ہم کو ترقی کے بام پر
قربان ہونا چاہئے ملت کے نام پر
توحید پر اور سنت خیر الانام پر
ہو جائیں فدا شیوۂ صحابہ کرامؓ پر
ہم وہ کریں جو خالدؓ سلطان نے کیا
فاروقؓ نے جو حیدرؓ ذی شان نے کیا

اسلام کو حق دل سے اگر مانتے ہو تم
الہام حق قرآن کو گر مانتے ہو تم
گر دین اور ایمان کو پہچانتے ہو تم
گر انتم الاعلون کو سچ جانتے ہو تم
آجاؤ بس خم ٹھوک کر میدان عمل میں
ہو جائے بپا زلزلہ دنیائے دجل میں

قرآن مقدس نے ہمیں سب بتا دیا
عزت کی زندگی کا طریقہ سکھا دیا
آئین ظلم و جور کو یکسر مٹا دیا
ہر طرف مساوات کا ڈنکا بجا دیا
قرآن پاک پر عمل لیل و نہار ہو
ممکن ہی نہیں قوم کا بیڑا نہ پار ہو

مل جل کے سب اللہ کی رسی کو تھام لو
توحید اور اشاعت سنت سے کام لو
میدان عمل سے نہ اب ہٹنے کا نام لو
مومن بنو خوشنودیٔ خیر الانام لو
ملت کے لئے جو کوئی قربان ہو گیا
کامل ہوا اے راز مسلمان ہو گیا

فتاویٰ

س ۱۲۹ } مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ ہر زمانے میں ایک مجدد ہوا ہے۔ اس وقت مجدد زماں کون ہیں اپنے اخبار میں درج فرماکر جواب دیں۔

(بشیر احمد از کالاگوجراں تحصیل جہلم)

ج ۱۲۹ } مجدد وہ ہے جو توحید و سنت کی صحیح خدمت کرے۔ تعیین نہیں کر سکتے۔ حسن ظن سے جو جسے سمجھتا ہے مجدد کہہ دیتا ہے۔ اسی واسطے پہلے مجددین کی تعیین میں بھی اختلاف ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۳۰ } زید مسجد اہل حدیث کا امام نماز ہے ہمیشہ بیڑی سگرٹ پیا کرتا ہے۔ خارج مسجد بھی اور گلی کوچوں میں بھی پیتا پھرتا ہے۔ لوگ فتویٰ پوچھتے ہیں کہ بیڑی سگرٹ پینے والے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟ خصوصاً نماز سے پندرہ یا دس منٹ پہلے بیڑی یا سگرٹ پی کر وضو کر کے نماز پڑھاتا ہے۔ آیا ایسا شخص امامت کے لئے سزاوار ہے یا نہیں؟ تمباکو حرام ہے یا حلال۔ (سید عبدالکریم ہیڈ ماسٹر بنگلور کنٹ)

ج ۱۳۰ } تمباکو پینا منع ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المفتر۔ یعنی مفتر چیز سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ امام جماعت کو ترک کرنا چاہیئے۔ اگر وہ نماز پڑھائے تو نماز ہو جاتی ہے اللہ اعلم

(از داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۱ } ایک شخص گیانی نامی ہے۔ اس کے دو لڑکے گلائیں اور ٹیرو ہے۔ گلائیں کا ایک لڑکا آسا ہے اور ٹیرو کے دو لڑکے امامی اور عبداللہ ہیں۔ آسا کی لڑکی مسمات زہرہ اور لڑکا نور محمد ہے اور امامی کی دختر مسمات کنی ہے۔ کیا نور محمد کا عقد مسمات کنی کے ساتھ ہو سکتا ہے؟

(ایک خریدار اخبار اہلحدیث)

ج ۱۳۱ } مندرجہ سوال کا نقشہ اس طرح ہوگا

- گیانی
  - گلائیں
    - لڑکا آسا
      - زہرہ
      - نور محمد
  - ٹیرو
    - امامی
      - دختر کنی
    - عبداللہ

تو صورت مسئولہ میں نور محمد کا کنی سے نکاح جائز ہے اللہ اعلم!

س ۱۳۲ } زید فوت ہو گیا۔ اس کے بعد ایک پوتی اور چند بھتیجے اور دو نواسے رہ گئے ہیں۔ تقسیم ترکہ کس طرح ہو گی؟ (سائل عبداللہ پنجابی)

ج ۱۳۲ } نصف پوتی کو اور نصف بھتیجوں کو بلحاظ عصبہ ملے گا۔ نواسے محروم ہیں (سراجی) اللہ اعلم

س ۱۳۳ } انما ھی قیعان حدیث کا پتہ بتائیے۔ (حاجی یونس خان دتاؤلی)

ج ۱۳۳ } یہ حدیث مشکوٰۃ میں بالفاظ ذیل موجود ہے:۔ ان الجنة طيبة التربة عذبة الماء وانها قيعان الحديث (مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور)

س ۱۳۴ } زید مر گیا ہے۔ اس کے ورثاء بیوی، والدہ، ماں اور تین چاچے ہیں۔ پھوپھی اور بہن کوئی نہیں۔ دو چاچے ایک ماں کے بیٹے ہیں اور ایک چاچا ایک ماں کا بیٹا ہے۔

متوفی زید

وارثین

۳	۲	۱
تین چاچے	ماں	بیوی

حسب حکم شریعت محمدی واضح طور پر مسئلہ تحریر فرمائیں۔

(غلام رسول مسجد ٹاہلی والی چنیوٹ)

ج ۱۳۴ } زید کی وراثت یوں تقسیم ہوگی۔

المیت ۱۲/۳۶ زید

بیوی	ماں	چچا	چچا	چچا
۳/۹	۴/۱۲	۵	۵	۵

بیوی کو چوتھا حصہ اور ماں کو چھٹا۔ باقی جو بچے وہ چچوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔ واللہ اعلم

(از داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۵ } ہمارے محلہ میں ایک طوائف کو ایک ہندو رئیس نے رکھا ہوا تھا۔ وہ رئیس مرتا ہوا اولاد کو وصیت کر گیا کہ اس کی پرورش کرنا۔ اب رئیس کا لڑکا اس کو تیس (۳۰) روپیہ ماہوار خرچ دیتا ہے۔ طوائف بڈھی ہو گئی ہے اور زنا سے توبہ بھی کر چکی ہے۔ ایک بدعتی پیر کی مرید بھی ہے۔ کیا یہ تنخواہ اس کو شرعاً لینی جائز ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۳۵ } زنا کے باعث اس کے لئے یہ خرچ متعین ہوا ہے۔ اس لئے اس کے لئے حرام ہے۔ توبہ کے ساتھ اس دنیوی نفع کو بھی ترک کر دے۔ تاکہ توبہ پوری ہو جائے۔

(فتاویٰ اسی قدر تھے)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۶)

اور موقع ملنے پر پورے معنوں میں انجینئر بن جائیں بیس بیس روپیہ ماہوار کے دس وظیفے غریب پنجابی طلباء کو ہر سال داخلہ اور سالانہ سیشن کے امتحانات کے نتیجہ کی بنا پر دیئے جائیں گے۔

تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے اچھی ملازمت کا موقع بہم پہنچانے کے لئے "سی" کلاس کا نصاب قائم کیا گیا ہے۔ جو طلباء کامیابی کے ساتھ یہ نصاب مکمل کر لیتے ہیں وہ کسی پیشہ میں بطور بتدی ملازمت کے اہل ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے ملازمت کے مواقع بہت اچھے ہیں اور جب سے یہ جماعت قائم ہوئی ہے ان تمام اشخاص کو جنہوں نے اس کی تعلیم حاصل کی فوراً تسلی بخش ملازمت مل گئی۔ یہ نصاب ان لڑکوں اور نوجوانوں کو غیر معمولی طور پر مکینکل یا الیکٹریکل پیشہ میں تعلیم کا موقع بہم پہنچاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی انجینیری تعلیم حاصل کرنے کے لئے زیادہ روپیہ خرچ نہیں کر سکتے۔ ہر سال پہلے اور دوسرے سال کے طلباء کو تعداد وظائف دیئے جاتے ہیں۔ "سی" کلاس میں تعلیم

متفرقات

معاونین کرام! اخبار اہلحدیث کی ترقی اشاعت میں حتی المقدور کوشش کرتے رہا کریں۔

تبلیغی رسائل شعبہ اشاعت فنڈ کی طرف سے مندرجہ ذیل رسائل شائع کئے جا چکے ہیں۔ تھوڑے سے باقی ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو محصول ڈاک اور حسب توفیق امداد اشاعت فنڈ بھیجکر منگا سکتے ہیں۔

(۱) پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی امارت کی ابتدا اور انتہا۔ حق اشاعت فنڈ دو پیسہ۔ محصول ڈاک نو پائی۔ (۲) نور توحید۔ شمع توحید کے جواب میں فرقہ طالبیہ کی طرف سے "پروانہ تنقید" شائع ہوا تھا۔ اس کا جواب الجواب جس میں مسئلہ علم غیب۔ استعانت۔ استمداد وغیرہ کے علاوہ مولانا مدظلہ کی مختصر سوانح بھی درج ہے۔ حق اشاعت فنڈ ۱ر۔ محصول ڈاک ۲ر (۳) عرس نامہ منظوم۔ بزرگان دین کے مزارات پر جو سالانہ عرس اور عرسوں میں غیر شرعی امور ہوتے ہیں اس کا مفصل نقشہ ناصحانہ انداز میں بصورت نظم شائع کیا گیا ہے۔ (۴) اسلام کیا چاہتا ہے؟ یہ ایک تبلیغی مضمون ہے جو جمعیۃ اہل حدیث کلکتہ کے ایک اجلاس میں مولانا ابو الوفاء صاحب نے بیان فرمایا تھا۔ نمبر ۳-۴ کے لئے اشاعت فنڈ ۲ر سینکڑہ محصول ڈاک نمبر ۳ ۶ر فی سینکڑہ۔ نمبر ۴ ۴ر فی سینکڑہ

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر)

مرقع قادیانی یہ ایک ماہواری رسالہ ۱۹۳۱-۱۹۳۲ میں دفتر ہذا سے شائع ہوا کرتا تھا۔ دونوں سالوں کے مکمل سٹ موجود ہیں۔ ہر نمبر میں قادیانی، بہائی اور آریہ مشن کی تردید میں بے نظیر مضامین مندرج ہیں۔ قیمت مکمل سٹ بارہ آنہ۔ محصول ڈاک ۴ر

دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

ریویو "نزول المہدی موعود" قادیان (جو مولد الانبیا ہے) میں مرزا صاحب متوفی کے اتباع میں سے ایک شخص احمد نور کابلی کا ظہور ہوا ہے جو مدعی نبوت و رسالت غالباً مہدویت بھی ہے۔ رسالہ زیر ریویو اسی بزرگ کی جدید تصنیف ہے جو اس نے اپنے دعویٰ کے اثبات میں لکھا ہے اور اس جماعت کے علم کلام کا نمونہ ہے جو قابل داد ہے قیمت ۲ر۔ پتہ۔ احمد نور کابلی۔ قادیان ضلع گورداسپور

یاد رکھئے

اگر آپ کی قیمت اخبار ماہ مئی میں ختم ہونے کی اطلاع بذریعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۸-اپریل مل چکی ہے تو از راہ عنایت قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بہت جلد ارسال کر دیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری منظور نہ ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیجئے۔ ورنہ حسب سابق آپ کو آئندہ کے لئے خریداری پر آمادہ سمجھتے ہوئے

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ آپ معمولی تساہل سے کام لیتے ہوئے وی پی واپس کر دیں۔ جس سے دفتر کو خواہ مخواہ زیر بار ہونا پڑے۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

روانہ ہوگئی
تفسیر بالرائے

جسے مولانا مدظلہ نے حال ہی میں اپنے مخصوص پیرایہ میں تصنیف کیا ہے۔ تفسیر بالرائے کی حقیقت، اور زمانہ حاضرہ کی اردو تفاسیر سے مثالیں بتائی گئی ہیں۔ جن اصحاب نے فرمائشیں بھیجی تھیں ان کو بھیجی گئی ہے دیگر اہل ذوق جلد از جلد طلب فرمائیں۔ قیمت ۱۰ر محصولڈاک ۲ر۔ پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

آہ ملک محمد صالح سیالکوٹی جو میرے ہم جلیس نام اور کام کے صالح تھے انتقال کر گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ خدا مرحوم کو بخشے۔

محمد ابراہیم میر از شہر سیالکوٹ

ماسٹر محمد شفیع سیکرٹری مجلس استقبالیہ جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کھڈ چوڑیاں ضلع گورداسپور کا داماد محمد صادق امرتسری جوانی کی حالت میں انتقال کر گیا۔ اناللہ! (محرر دفتر اہلحدیث)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھما

جوابی کارڈ بھیجکر آل انڈیا کانفرنس کھڈ چوڑیاں کی صحیح روئداد پتہ ذیل سے طلب کرلیں۔ جلدی کیجئے۔ چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔

مولوی عبداللہ ثانی۔ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

تبلیغی جلسہ جلسہ انجمن محمدیہ اہل حدیث نوشہرہ مجا سنگھ متصل چھینہ ضلع گورداسپور بتاریخ ۳-۴ جون ۱۹۳۶ء بروز ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ جس میں مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب کے تشریف لانے کی واثق امید ہے انشاءاللہ العزیز۔ نیز مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری و منشی عبداللہ صاحب معمار امرتسری، مولوی علی محمد صاحب صمصام، مولوی خداداد صاحب بمبال اور مولوی محمد یعقوب صاحب بھامبڑی تشریف لائینگے۔

اصحاب ذوق شریک جلسہ ہو کر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں

(ناظم انجمن) (۸ر داخل اشاعت فنڈ)

مضامین آمدہ ایم ابو الحسن صاحب بسمل۔ مولوی ابو سعید عبد المجید صاحب۔ مولوی عبد الکریم صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔

غیر مقبولہ نکاح ام کلثوم اور اخبار شیعہ۔ صلائے عام بانفخ صور۔ حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی۔

کتابت شروع ہوگئی جملہ خریداران اہلحدیث کو دو تین بار اطلاع دی جاچکی ہے کہ ان کے پتہ کی چٹیں نئی چھپنے والی ہیں۔ اگر کسی صاحب نے اپنا پتہ تبدیل کرانا ہو تو بہت جلد اطلاع دیں۔ چنانچہ بہت سے اصحاب نے اطلاع بھیجدی ہے۔ کتابت شروع ہوگئی ہے۔ ۳۱۔ مئی تک انتظار کرکے طبع کرائی جائیگی۔ بعد میں شکوہ یا گلہ فضول ہوگا۔ اس لئے جلد ہی اطلاع بھیجیں۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ملکی مطلع

آہ حاجی عبدالغفار دہلوی مرحوم

مرحوم کے انتقال کی خبر گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" میں درج ہو چکی ہے۔ اس وقت تک ہم کو (بتقاضائے محبت) مرحوم کی وفات کا یقین نہ تھا۔ مگر اس کے بعد دہلی اور کراچی سے حاجی محمد صالح اور حاجی عبیدالرحمٰن صاحب برادر مرحوم کی اطلاعات نے یقین دلادیا۔

ہمارے ناظرین میں سے جن اصحاب کو حاجی صاحب مرحوم سے واسطہ نہ پڑا ہو وہ اتنا جان لیں کہ مرحوم بہتر دوست، بہتر ناصح، بہتر جلیس، بہتر مشیر، بہتر مہمان نواز اور نعم الامین تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ خدا کے فرمان بردار بندے تھے۔

ہم دونوں (ابوالوفاء۔ ابراہیم میر) آپ کو گویا خاندان کا بزرگ جانتے تھے۔ آپ بھی ہم سے بحیثیت مولوی نہیں بلکہ عزیزوں کی طرح محبت کرتے تھے۔ ہر دکھ درد میں شریک، ہر غم میں پرسان حال۔ یہ سچ ہے کہ مرحوم کے انتقال کے بعد ہم کو آپ کے پائے کا مخلص نظر نہیں آتا۔

مرحوم حضرت میاں صاحب مغفور کے صحبت یافتہ اور تعلق تلمذ سے بہرہ ور تھے۔ آپ کے انتقال سے حضرت ممدوح کے صحبت یافتوں کا گویا خاتمہ ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے ایسے موقع کے لئے ایک رباعی لکھی ہے ؎

قمری ہے نہ طاؤس نہ کبک طناز
آتے ہی خزاں کے سب کر گئے پرواز
تھی باغ کی یادگار اک بلبل زار
سو اس کی بھی کل سے نہیں آتی آواز

مگر مومن کو بجز انا للہ کہنے کے چارہ نہیں۔ مرحوم کے بھائی حاجی عبیدالرحمٰن صاحب کا خط آمدہ از کراچی درج ذیل ہے۔

افسوس! حاجی ہفتہ کے روز نماز ظہر کے بعد جناب حاجی محمد عبدالغفار صاحب نے جہاز ملتی میں انتقال فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور سب کو صبر اجر دے۔ اور میرا خاتمہ ایمان کے ساتھ کرے۔ مرحوم بالکل تندرست تھے۔ ۱۱ بجے کھانا کھا کر سو گئے۔ ایک بجے ظہر کی نماز ادا کر کے وظیفہ پڑھتے رہے۔

حاجی محمد علی حسن مہتمم مدرسہ مولانا حفیظ اللہ خان مرحوم نے سنت کے موافق غسل کرایا۔ نماز جنازہ مولوی سیف الرحمٰن صاحب کابلی نے پڑھائی۔ تخمیناً ۵ سو حاجیوں نے جنازہ کی نماز پڑھی۔ خدا تعالیٰ بخشے۔ ممکن ہو تو نماز جنازہ جناب بھی پڑھوادیں۔

(پڑھوایا گیا اور "اہلحدیث" میں اعلان بھی کیا گیا۔ (اہلحدیث)

(عبیدالرحمٰن عفی عنہ از کراچی ۱۱۔ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ)

اہلحدیث مرحوم خاندان حاجی علی جان مرحوم میں سب سے بڑے تھے۔ علاوہ اس کے آپ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے صدر محترم بھی تھے۔ ہم مرحوم کے افراد خاندان اور احباب خاص (مولانا نواب مرزا، حاجی محمد صدیق، خواجہ عبدالمجید، حاجی اسماعیل وغیرہ) کے غم و الم میں شریک ہوتے ہیں اور باخلاص و الحاح دعا کرتے ہیں ۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ

دعاگویان ۔ ابوالوفاء۔ ابراہیم میر

"لکھنؤ میں بنو امیہ کی حکومت"

اخبار "شیعہ" لاہور نے بسرخی دیگر لکھنؤ کی اسلامی جنگ کا ذکر کیا ہے۔ جنگ بھی ایسی ہے کہ بنو امیہ اور عباسیوں میں بھی نہ ہوئی ہوگی۔ بہت بڑا اہم معاملہ ہے بہت بڑا ملک فتح ہونے والا ہے۔ سچ تو یہ ہے نواب واجد علی خان مرحوم (والئ اودھ) بھی زندہ ہو جائیں تو اس جنگ کو ضروری سمجھ کر اس میں ضرور شریک ہو جائیں چنانچہ آپ کا پوتا بھی اس جنگ میں شریک ہو کر قید آزما ہو گیا ہے۔ یہ لڑائی اتنی اہمیت رکھتی ہے کہ ایرانیوں اور ترکوں میں بھی اتنی اہم لڑائی نہ ہوئی ہوگی۔ لکھنؤ میں نزاع کیا ہے؟ یہی نا کہ اصحاب ثلاثہ کو ماننے والے ان کی تعریف کیوں کرتے ہیں۔ اس لئے ہم شیعوں کو بجا سمجھ کر بیزاری کا اظہار کریں گے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ یہ غیرت اس وقت کام نہیں دیتی جب آریہ سماج کا جلوس اپنے گرو سوامی دیانند کی تعریف کے گیت گاتا ہوا بازاروں میں گذرتا ہے تو یہ مومنین خاموش رہتے ہیں۔ ادھر ہم لکھنؤ کے سنیوں کو بھی مشورہ دے سکتے ہیں کہ وہ بھی رفع فساد کے لئے اپنی خاص مجالس اور مساجد میں مدح صحابہ کرنے پر کفایت کریں تو ملک پر ان کا بڑا احسان ہوگا۔ مگر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ صوبہ یوپی کی حکومت نے اگر سنیوں کو بعض موقعوں پر جلسے یا جلوس کی شکل میں مدح صحابہ کرنے کی اجازت دیدی ہے تو اس پر ناراض ہو کر شیعوں نے کھلے بندوں تبرا خوانی کیوں شروع کر دی ہے۔ انہوں نے اگر اس کا بدلہ لینا تھا تو ان کو چاہئے تھا کہ حکومت کے برخلاف یوں نعرے لگاتے پھرتے "کانگرس مردہ باد۔ کانگرسی حکومت مردہ باد۔" نہ کہ سنیوں کے بزرگوں سے تبرا کرتے۔ شیخ سعدیؒ نے ایسے موقع کے لئے نہایت عارفانہ شعر کہا ہے جو شیعان لکھنؤ کے قابل توجہ ہے ؎

گرچہ تیر از کماں ہے گزرد
از کماں دار داند اہل خرد

ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم شیعہ اخباروں میں ان تبرا کہنے والوں کے حق میں مجاہدین کا مقدس لفظ لکھا ہوا دیکھتے ہیں، اس موقع پر ہمیں خیال آتا ہے کہ شیعہ یا تو اس لفظ کے معنی نہیں سمجھتے یا اسلامی تعلیم سے ناواقف ہیں۔ ہماری مختصر گذارش کو توجہ سے سنیں تو ہم ایک ہی بات عرض کرنا چاہتے ہیں کہ عرب سے نکل کر جن لوگوں نے دوسرے ملکوں (مصر، شام، طرابلس، ایران وغیرہ) کو فتح کر کے اسلامی علم بلند کیا تھا۔ وہ بھی اس لقب مجاہد سے ملقب تھے یا نہیں۔ جواب دینے میں جلدی نہ کیجئے۔ کلیتی کتاب دیکھ کر جواب دیجئے

دیکھ کر ... اگر یہ لوگ مجاہد تھے اور خلیفہ تھے پھر ان کے بعد ان کے پیچھے والوں سے تبرا کیوں کیا جائے ہمیں یقین ہے کہ چند روز تک کے بعد جب یہ سیلاب اتر جائیگا تو شیعہ جناب خود ہی اپنی غلطی کا احساس کر لیں گے

مولانا شبلی مرحوم نے ایک دفعہ مجھ سے بیان کیا کہ جسٹس محمود جج (ہائیکورٹ الہ آباد) کی عدالت میں ایک اپیل پیش ہوئی۔ جس میں سنیوں کی طرف سے یہ دعویٰ تھا کہ شیعہ اذان میں "اشہد ان علیا ولی اللہ" کہتے ہیں اس سے ہمیں رنج ہوتا ہے ان کو منع کیا جائے جسٹس محمود اگرچہ خود سنی تھے مگر انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ شیعہ لوگ دلازاری کے لئے نہیں کہتے بلکہ اپنا مذہبی فرض ادا کرتے ہیں اس لئے ان کو بند نہیں کرنا چاہئے۔ ٹھیک اسی فیصلے کے ماتحت سنیوں کا فعل آسکتا ہے جو کہتے ہیں کہ ہم کسی کی دلازاری کے لئے نہیں بلکہ اظہار محبت کے لئے مدح صحابہ کرتے ہیں۔

سوال ہم شیعوں سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں کہ کسی بستی میں یہودی اور عیسائی اکٹھے رہتے ہوں (جیسے فلسطین میں) اور وہاں کے عیسائی مسیح کے حق میں اپنے عقیدہ کا اظہار کریں تو کیا یہودیوں کا بھی حق ہوگا کہ وہ بھی مسیح کے حق میں ایسے الفاظ بلند آواز سے کہیں جن سے ان کے عقیدے کا اظہار ہوتا ہو۔ غالباً کوئی حکومت اس کی اجازت نہ دیگی۔ ہم معذانہ دیکھتے ہیں کہ ہندو اور آریہ اپنے جلوسوں میں اپنے بزرگوں کی مدح سرائی کرتے جاتے ہیں۔ حالانکہ ان بزرگوں کی نسبت مسلمانوں کی رائے ان کے موافق نہیں۔ پھر کیا مسلمانوں کو بھی حق ہے کہ وہ بھی ان کے مقابلہ میں بدگوئی کرتے ہوئے جلوس نکالیں ہرگز نہیں، کیونکہ اگر اس طریق کار کو جاری کیا جائے تو سب سے پہلے خدا تعالےٰ کو تختہ مشق بنایا جائیگا۔ مؤمن یا منکر گروہ خدا کی تعریف کرتا ہوا جلوس نکالیگا۔ اس کے جواب میں دہری گروہ خدا کو گالیاں دیتا پھریگا۔ خدا کے بعد رسالت سے بھی یہی برتاؤ کیا جائیگا۔ پھر اتفاقاً اگر کسی بستی میں شیعان علی اور خوارج دونوں گروہ رہتے ہوں وہاں علی مرتضیٰ کو تختہ مشق بنایا جائیگا۔

مختصر یہ ہے کہ اپنے اعتقاد کے موافق کسی کی تعریف کرنے سے مقصود اپنی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن کسی بزرگ کو برا کہنے سے اس کے اتباع کی دلازاری یقینی ہے۔ قرآن مجید میں نہایت حکیمانہ الفاظ میں ارشاد ہے کہ مشرکوں کے معبودوں کو برا مت کہو وہ اس کے جواب میں تمہارے سچے معبود کو برا کہیں گے جس کا گناہ تم پر ہوگا۔ یہ اسی طرف اشارہ ہے کہ کسی قوم کے بزرگوں کو برا کہنے سے اس کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں۔ یہی معنی ہیں اس حدیث کے جس میں ارشاد ہے کہ جو کوئی کسی کے ماں باپ کو گالی دے وہ ایسا ہے گویا اس نے خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دی۔

اخیر میں ہماری دعا ہے کہ خدا ان راہنمائے اسلام کو اسلام کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔

(نوٹ) اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ میں فریقین کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ خدا کرے کہ یہ گفت وشنید بہت جلد نتیجہ خیز ثابت ہو۔ تاکہ اسلام کے دو بڑے فرقوں میں یہ مضر ترین جنگ ختم ہو جائے اور وہ کسی مفید کام میں اپنا قیمتی وقت لگائیں۔ ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد
اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضیٰ

پنجاب کے دیہات میں بیداری کے آثار

پنجاب اتحاد پارٹی (یونینسٹ پارٹی) کے صدر دفتر سے بعنوان مذکورہ ہمیں ایک طویل مراسلہ موصول ہوا ہے۔ جس میں اصلاح دیہات کے سلسلہ میں بعض واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً چودھری چھوٹو رام وزیر ترقیات نے ضلع گوڑگاؤں وغیرہ کے بعض دیہات کا دورہ کیا اور لوگوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا اور آپ کی کوشش سے کئی دیہات میں کانگرس کمیٹیوں کی بجائے زمیندارہ لیگ کی شاخیں قائم ہوگئیں۔ اور دیہاتی لوگ عموماً "زمیندارہ گورنمنٹ کی جے سر سکندر حیات خان کی جے"۔ "چودھری چھوٹو رام کی جے" وغیرہ نعرے لگاتے رہتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی پنجاب کی موجودہ وزارت سے بہت خوش ہیں۔

میکینکل انجینئرنگ کالج مغلپورہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

صاحب پرنسپل میکینکل انجینئرنگ کالج مغلپورہ لاہور نے امتحان داخلہ کی تاریخیں ۱۸ اور ۱۹ مئی کی بجائے ۳۰ اور ۳۱ مئی ۱۹۳۹ء کر دی ہیں۔ امیدواروں کی درخواستوں کے فارم ۳۰ مئی ۱۹۳۹ء کو صبح ۹ بجے تک جب امتحان شروع ہوگا وصول کئے جائینگے۔ اسی طرح "سی" کلاس کے طلباء کے لئے مجلس انتخاب کے اجلاس کی تاریخ ملتوی کر دی گئی ہے اور داخلہ کے لئے درخواستیں کالج کے دفتر میں ۳۱ مئی ۱۹۳۹ء کو چار بجے بعد دوپہر تک وصول کی جائینگی۔

یہ کالج گذشتہ ۱۷ سال سے صوبہ میں پیشہ انجینئری کے میکینکل اور الیکٹریکل شعبہ جات کی خدمات سرانجام دے رہا ہے اور اس امر کا ثبوت کہ اسے اپنے اغراض و مقاصد میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ اس ادارہ میں جو تعلیم دی جاتی ہے اس سے متعلقہ مختلف شعبوں میں اس کے سند یافتہ نوجوانوں کو اچھا روزگار میسر ہے۔ یہاں جو نصاب مقرر ہیں ان سے یہ مقصود ہے کہ میکینکل اور الیکٹریکل انجینئری کے شعبہ جات کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ یعنی اعلیٰ درجہ کے مستند انجینئروں اور ماتحت عملہ انجینئری سے لے کر ماہر کاریگروں اور مستریوں تک کو تربیت دی جائے تعلیم کے نصاب میں سب سے پہلے "اے" کلاس ہے جس کے ذریعہ پیشہ ور میکینکل اور الیکٹریکل انجینئر تیار کئے جاتے ہیں لیکن اس مضمون میں صرف بی اور سی جماعتوں کا ذکر کیا جائیگا۔ کالج کی بی کلاس کے تعلیمی نصاب سے یہ مقصود ہے کہ اوورسیر یا فورمین قسم کے اعلیٰ مستری اور بجلی کے کاریگر تیار کئے جائیں۔ لیکن فی الواقع قابل طلباء اس امر کے مجاز ہیں کہ وہ لندن کے ایم۔ آئی۔ ای یا اے ایم۔ آئی۔ ایم۔ ای کے امتحان ... سکیں۔ ...

(۵۶۸)

تصانیف حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

(در تردید عیسائی مشن)

تقابل ثلاثہ اس میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کیلئے کافی دوائی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت ۱۲ر

توحید و تثلیث تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

جوابات نصاریٰ اس رسالہ میں عیسائیوں کی تین شبہد معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے جن میں انہوں نے اہل اسلام [illegible] کی ہیں۔ یعنی [illegible]، تعلیق قرآنی۔ [illegible] میں مسیحی کیوں ہوا؟ [illegible] ائی صاحبان آج [illegible]

(در تردید آریہ مشن)

حق پرکاش اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے گئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ کئی دفعہ چھپی ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلےٰ قیمت ۱۲ر

الہامی کتاب یہ وہ مقابلہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا ابو الوفاء و ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قیمت ۱۲ر

ترک اسلام بجواب "ترک اسلام"۔ اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو دھرم پال نے اسلام چھوڑ کر ترقی پر لکھے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود مصنف نے جوابات کی صحت کا اعتراف کیا اور دوبارہ مسلم ہوکر غازی محمود نام رکھا۔ جسید اڈیشن۔ قیمت ۹ر

بحث تناسخ وہ مقابلہ تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ابوالوفا اور ماسٹر آتما رام صاحب در بارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا۔ اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳ر

حضرت محمد رشی حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت توریت، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالہ جات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر

حدوث وید اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲ر

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ، روح اور سلسلۂ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید کیلئے مفید ترین ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر

الہام یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کر کے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے حیاسوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۱ر

القرآن العظیم اس کتاب میں تمام خوبیات الہام کو قرآن مجید پر ثابت کر کے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت عہ

جہاد وید اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید سے خود پیش کر کے اسلامی جہاد پر آریوں کی [illegible] ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے۔ قیمت ۲ر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ :-

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عنہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۔ للعہ
عام خریداران سے ۔ ۔ للعہ
۔ ۔ ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

یادگار مرزا
۲۶ مئی یوم وفات مرزا

اخبار "اہلحدیث" کی شان میں

(از مولوی عبد الغفار صاحب انصاری غفار جندپوری)

میں وصف کیا بیاں کروں اہلحدیث کا ۔۔۔ کیا مرتبہ ہے دیکھنا اہلحدیث کا
اہلحدیث کیا ہے؟ عطر گلاب ہے ۔۔۔ کیا گلعذار پرچہ اہلحدیث کا
کیا ہی زمیں ہے وہ بھی جس میں ثنا بسے ۔۔۔ پرچہ جہاں سے نکلا اہلحدیث کا
جو دیکھتے ہیں اس کو وہ خوش نصیب ہیں ۔۔۔ کیا پُر فضا ہے پرچہ اہلحدیث کا
میری یہ التجا ہے اہل حدیث سے ۔۔۔ پڑھتے رہیں یہ پرچہ اہلحدیث کا

ہے التجا یہ تجھ سے غفار کی خدایا
قائم سدا ہو پرچہ اہلحدیث کا

انتخاب الاخبار

۲۲ مئی ۱۹۳۹ء

—— بلدیہ امرتسر نے جو رزولیوشن سکھوں کے حقوق کے متعلق حال ہی میں پاس کیا ہے۔ اگر اس پر نظر ثانی نہ کی گئی تو سکھ ممبروں کے ساتھ ہندو ممبر بھی مستعفی ہو جائیں گے۔

—— امرتسر میں ۲۰ مئی کو حسب اعلان عنایت اللہ خان مشرقی، امرتسر کے خاکساروں نے بعد نماز عشاء بیرون ہال دروازہ مظاہرہ کیا اور شاہ البانیہ کے ہاتھ سے سلطنت چلے جانے پر اظہار افسوس کیا گیا۔

—— امرتسر میونسپل کانگرس پارٹی نے غازی عبدالرحمن لیڈر پارٹی مذکور کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ان کی جگہ نیا لیڈر منتخب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

—— امرتسر ۲۰ مئی پرنس ہوٹل میں ایک ہندو لڑکا قتل کیا گیا۔ جس کی تفصیل یوں معلوم ہوئی ہے کہ بازار کرموں ڈیوڑھی میں ایک خوش پوش نوجوان ایک ہندو بزاز کی دکان پر کار سے اترا اور قیمتی پارچات دیکھنے کی فرمائش کر کے ظاہر کیا کہ اپنا ایک ملازم ساتھ کر دیجئے میں پردہ نشین عورتوں کو پسند کرا کر کپڑا خرید لونگا مالک دکان نے ایک لڑکا ساتھ کر دیا۔ اسی طرح شریف بوٹ ہاؤس کٹڑہ جیل سنگھ سے بھی چند جوڑے بوٹ اور ایک مسلم ملازم کار میں بٹھا کر پرنس ہوٹل میں لے گیا۔ وہاں جا کر دونوں لڑکوں کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے۔ ہندو لڑکے کے شور مچانے پر اسے چھری سے قتل کر دیا۔ مسلم لڑکا بھاگ کر کوتوالی آ گیا۔ پولیس کے وہاں پہنچنے تک ملزم مع مال اسباب فرار ہو گیا۔

—— لاہور میں دو ماہ سے کسانوں کی طرف سے سول نافرمانی بدستور جاری ہے۔ اس میں تقریباً چودہ سو کسان گرفتار ہو چکے ہیں۔

—— لاہور کے خاکروبوں نے ایڈمنسٹریٹر بلدیہ لاہور کے روبرو اپنے چند مطالبات پیش کر کے الٹی میٹم دیا تھا کہ اگر یہ مطالبات ۲۰ مئی تک منظور نہ کئے گئے۔ تو ۲۱ مئی سے وہ ہڑتال کر دینگے چنانچہ مطالبات نامنظور ہونے کے باعث تمام خاکروبوں نے ۲۱ مئی کو ہڑتال کر دی۔ کئی جگہ مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس نے لاٹھی چارج بھی کیا اور کئی ایک گرفتاریاں بھی ہوئیں۔

—— جالندھر کی مقامی جیل میں قیدیوں کی تفریح کے لئے ریڈیو لگائے جانے کا فیصلہ ہوا ہے۔ نیز بالغ قیدیوں کی تعلیم کے لئے ایک استاد بھی منظور ہوا ہے۔

—— ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے حصار پولیٹیکل کانفرنس میں دوران تقریر میں کہا کہ فرقہ پرست مسلمان لیڈر مسلمانوں کو کمزور اور بزدل بنا رہے ہیں۔

—— ریلوے کیرج شاپ لاہور میں پٹرول کا ایک ٹینک پھٹ جانے سے دو رنگساز (ایک ہندو ایک مسلم) مر گئے۔

پہلے اسے پڑھئے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر حساب دوستاں درج ہے جس میں ان خریداروں کے نمبر خریداری درج ہیں۔ جن کی قیمت اخبار یا میعاد مہلت ماہ جون میں ختم ہے مہربانی فرما کر سب سے پہلے

ایک نظر

اسے ملاحظہ فرمالیں۔　　(نیاز مند۔ مینیجر)

—— حکومت پنجاب نے گذشتہ چند ماہ کے اندر قحط زدہ علاقوں میں امدادی کام کے لئے ۱½ کروڑ روپیہ تقسیم کیا ہے۔

—— حکومت ہند مرکزی اسمبلی کے ممبروں کے الاؤنس میں کمی کرنے پر غور کر رہی ہے۔

—— پشاور کی جامع مسجد میں بیس ہزار پٹھانوں کے مجمع میں ایک پٹھان نے دوران تقریر میں کہا کہ اگر ہندوؤں نے حیدر آباد ایجی ٹیشن بند نہ کی تو سرحد سے تمام ہندوؤں اور سکھوں کو نکال دیا جائیگا۔

—— دربار راجکوٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ سخت گیرانہ قوانین جو چند ماہ سے نافذ کئے گئے تھے۔ منسوخ کئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ضبط شدہ جائدادیں واپس کر دی جائیں گی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب صنعتی سکیموں پر خرچ کرنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ قرضہ لینا چاہتی ہے۔

—— معاصر ام القریٰ (مکہ مکرمہ) اپنی اشاعت ۱۴ اپریل میں رقمطراز ہے کہ گذشتہ تین دنوں میں نجد و حجاز میں خاصی بارش ہوئی۔ تمام نالے بہ نکلے، تالاب بھر گئے۔ کئی دن تک راستے بھی بند رہے۔ اسکے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے کہ امسال فصلیں اچھی ہونگی۔

—— حکومت ترکیہ نے ریلوے انجن اور ڈبے بنانے کے لئے برطانوی فرموں کو پانچ لاکھ پاؤنڈ کا آرڈر دیا ہے۔

—— ڈنزگ ۲۱ مئی کی خبر ہے کہ جرمنی ہجوم نے پولینڈ کے کسٹم ہاؤس پر حملہ کر کے عمارت مسمار کر دی۔

—— ملک معظم نے اٹاوہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ آزادی کے بغیر دیرپا امن نہیں ہو سکتا اور امن کے بغیر آزادی دیرپا نہیں رہ سکتی۔

—— سندھ گورنمنٹ نے اوم منڈلی کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔

—— گورنر بمبئی کے حکم کے مطابق یکم اگست سے گورنمنٹ ہاؤس میں شراب کے قطعی طور پر استعمال کی اجازت نہیں ہوگی۔

میرا لڑکا عبدالحکیم عمر اٹھارہ سال۔ قد لمبا۔ رنگ گورا۔ منہ پر کیل نکلے ہوئے جو ٹرنک سازی کا کام بخوبی جانتا ہے اور شاعر بھی ہے۔ تخلص نادم ہے۔ پونے دو ماہ سے گھر سے غیر حاضر ہے۔ جس کی وجہ سے میں خود بوجہ ضعیف العمری اور اسکی والدہ بیحد پریشان ہیں۔ کسی صاحب کو اگر عبدالحکیم ملے۔ یا کوئی صاحب ٹرنکوں کے کارخانوں میں تلاش کریں۔ اگر مل جائے تو مجھے اطلاع دیں۔ اگر وہ خود اس نوٹ کو پڑھ لے تو بہت جلد گھر چلا آئے۔ (مغموم محمد بخش دریائی باف نواں کوٹ کوچہ ۳ بائیں طرف بیرون دروازہ لاہوری امرتسر)

نوٹ: محمد بخش مذکور ہمارا پرانا واقف ہے اپنے لڑکے کی جدائی میں بیمار ہے۔ امید ہے ناظرین اس کار خیر میں توجہ فرمائیں گے۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۶۔ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

نماز سید المرسلین

بجواب

رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

(۴)

اس سلسلہ کے تین نمبر گذر چکے ہیں۔ آج چوتھا نمبر درج ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ مصنف نے نماز میں بالعموم قرآن خوانی کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ اس مطلب کے لئے چند آیات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اب لیجئے عام قرآن کی تلاوت کو جو مروجہ نماز کے قیام میں الحمد شریف کے بعد فرض سمجھی جاتی ہے مسلمان کہتے ہیں کہ عام قرآن نماز میں پڑھے جانے کا حکم قرآن ہی میں موجود ہے۔ اس لئے ہم عام قرآن نماز میں پڑھتے ہیں۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ اگر عام قرآن نماز میں پڑھنا صحیح ہے۔ تو ان کے پاس حسب ذیل اعتراضات کا کیا جواب ہے؟"

(صلوٰۃ المرسلین ص۲۳)

صاحب ہم آپ کے اعتراضات سننے کے مشتاق ہیں اور جواب دینے کے لئے بے تاب۔ بہرحال آپ کا پہلا اعتراض یہ ہے:۔

"اول یہ کہ مسلمانوں کی ایک ایسی نماز باجماعت جس میں کم از کم چار ہزار آدمی شریک ہوں کس طرح واقعی نماز کہی جا سکتی ہے۔ جبکہ نمازیوں میں سے نصف آدمی بھی امام کی آواز نہیں سن سکتے۔ ظاہر ہے کہ ایسی بڑی جماعت کے وقت کل مسلمان شیعہ ہوں یا سنی۔ خارجی ہوں یا وہابی۔ چکڑالوی ہوں یا اہل حدیث۔ اپنے اپنے عقیدے کے مطابق ہرگز نماز ادا نہیں کر سکیں گے سوائے اس کے کہ اتنے بڑے گروہ کی دس دس جماعتیں بنا کر علیحدہ علیحدہ اماموں کی ماتحتی میں دیدی جائیں اور کوئی صورت ہی نہیں جس سے کل مسلمانوں تک تلاوت قرآن کی آواز پہنچائی جا سکے۔ لیکن قرآن میں ایسی جماعتیں قائم کرنے کا اور اس طرح علیحدہ اماموں کی ماتحتی میں صلوٰۃ ادا کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ نیز ایسی جماعتیں قائم کر کے علیحدہ علیحدہ نماز ادا کرنا بھی باعث طوالت اور زیادہ وقت صرف ہونے کا موجب ہوگا۔ اور وحدت اور اتحاد کا مقصد بھی فنا ہو جائیگا۔ اب اگر کوئی صاحب یہ کہیں کہ زمانہ حال میں ریڈیو کے ذریعہ امام کی آواز ہر نمازی سن سکتا ہے تو ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن اور مذہب اسلام کا ہر مسئلہ کسی خاص وقت یا ملک کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ اور ریڈیو کی ایجاد زمانہ حال سے تعلق رکھتی ہے جس سے ریڈیو اس مصیبت کا دائمی حل نہیں ہو سکتا۔ اس کا حل تو صرف یہی ہو سکتا ہے کہ قرآن کی مقررشدہ آیات جن میں حمد۔ دعا اور تسبیح ہو صلوٰۃ میں پڑھی جائیں جن کو ہر مصلی امام کے ساتھ ساتھ امام کے پہنچے نہ پہنچے ہر صورت میں پڑھ سکے گا۔ پھر نہ کسی جماعت کے شریک کرنے کی ضرورت ہوگی نہ کسی علیحدہ امام کی"

(رسالہ مذکور صلا۲۲)

اہلحدیث معلوم نہیں کہ معترض کے دل میں کیا مضمون ہے جو ان کے الفاظ میں ادا نہیں ہو سکا۔ کوئی پوچھے کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے اس پر نہ ہمارا عمل ہے نہ آپ کا۔ نہ یہ قرآن کا حکم ہے۔ پھر اعتراض کیا؟ ہاں آپ نے یہ کمال کیا کہ اشکال بھی خود ہی پیدا کیا اور اس کا حل بھی خود ہی تجویز کیا جو قابل مضحکہ ہے۔

سب اعتراضوں کا جواب یہ ہے کہ ہم نماز میں بحالت قیام قرآن مجید پڑھتے ہیں ہمارا امام بھی پڑھتا ہے۔ مگر اس پڑھنے سے کسی کو سنانا اصل مقصود نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ سری نمازوں میں نہ مقتدی لوگ بلند آواز سے پڑھتے ہیں نہ ان کے امام۔ پھر اعتراض کیا ہوا؟ آپ نے حل میں یہ بتایا ہے کہ ہر نمازی حمد و دعا کی آیات امام کے ساتھ ساتھ پڑھتا جائے۔ یہی ہمارا مذہب ہے۔ بس آپ کا سارا تار و پود بکھر گیا۔ آئندہ سوچ سمجھ کر اعتراض کیا کریں۔ آپ کا دوسرا اعتراض یہ ہے

"دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

(الف) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (پ۵۔ ع۴) ترجمہ:۔ اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ صلوٰۃ (نماز) کے جبکہ تم بے ہوشی یا جہالت میں ہو یہاں تک کہ سمجھو جو کچھ تم کہو۔

(ب) فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ (پ۳۰) ترجمہ:۔ پس خرابی ہے واسطے ان صلوٰۃ (نماز) ادا کرنے والوں کے جو اپنی صلوٰۃ (نماز)

بے خبر ہیں وہ بھی دکھلاوا کرتے ہیں۔
مگر اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ ہر نمازی اپنی نماز میں کچھ زبان سے بھی کہے اور اُس کو سمجھتا بھی جائے ایسا نہ کرے کہ دکھاوے کے طور پر پڑھ لے اور اپنی زبان سے کہے کی کچھ خبر نہ ہو" (رسالہ مذکور ص ۲۲)

اہلحدیث ناظرین آپ ہی بتائیے کہ یہ کیا سوال ہے ہم کب کہتے ہیں کہ کوئی نمازی گونگا بہرا ہو کر نماز پڑھے البتہ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے آیت مرقومہ حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ الآیہ کا مطلب نہیں سمجھا۔ کیونکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ بحالت نشہ نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرو جب تک کہ تم اپنی کہی ہوئی بات کو جان نہ لو کہ کیا کہا ہے یہ معنی نہیں کہ نماز کے اندر جو الفاظ پڑھتے ہو جب تک ان کا مطلب سمجھ میں نہ آئے نماز نہ پڑھو۔ انی ھذا من ذالک۔

نوٹ ہم تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن مجید ہر جگہ سے نماز میں پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔ اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ ٭ یعنی جو وحی بصورت کتاب (قرآن) تم پر نازل ہوئی ہے اس کو پڑھا کرو۔ یہ آیت بھی جواز ثابت کرتی ہے کہ نماز میں تلاوت قرآن ہر جگہ سے کر سکتے ہو یہاں تک کہ دوزخیوں کا باہمی کلام بھی بحیثیت وحی قرآن پڑھ لیں تو بھی نماز جائز ہے۔ اسی لئے اس آیت کے ساتھ ارشاد وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ بھی ملحق ہے۔ ہمارے دعوے کی دلیل تو یہ قرآنی آیت موجود ہے۔ اب معترض صاحب کی سنئے۔ آپ لکھتے ہیں کہ :-

"اگر عام قرآن پڑھنا صحیح بھی مان لیا جائے تو حسب ذیل مشکلات کا سامنا ضرور کرنا پڑیگا۔
(الف) امام حافظ اور عالم ہو تاکہ جہاں سے جی چاہے قرآن پڑھے اور سمجھے بھی ضرور۔
(ب) نمازی سب عالم ہوں تاکہ قرآن کی عربی زبان سمجھتے جائیں۔ لیکن یہ بات ناممکن ہے کہ دنیا کے چالیس کروڑ مسلمان عربی دان بن جائیں۔ یہاں تو امام بھی عربی دان نہیں ملتے چہ جائیکہ کل مسلمان عربی کے عالم بن جائیں۔ اب صرف ایک طریقہ رہ جاتا ہے۔ وہ یہ کہ امام صاحب قرآن شریف ہاتھ میں لیکر مع ترجمہ کے سناتے جائیں۔ اور اگر نمازیوں کو کوئی اعتراض یا شک رفع کرنا ہو تو وہ بھی اُسی حالت میں رفع کرتے جائیں۔ گویا یہ مسجد نہیں۔ مدرسہ ہے۔ ہو [illegible] اللہ تعالیٰ نے ایسا طریقہ نماز کا نہیں بتلایا۔"
(رسالہ مذکور ص ۲۳/۲۴)

اہلحدیث معلوم نہیں کہ ضمن الف میں آپ نے کیا سوال کیا ہے۔ حافظ ہو یا غیر حافظ۔ عالم ہو یا جاہل قرآن مجید کہیں سے پڑھ لے بہر حال نماز جائز ہے۔ باقی ضمن ب میں جو کچھ آپ نے لکھا ہے یہ سب آپ کی ایجادات ہیں۔ خدا جانے یہ آپ کو کہاں تک پہنچائینگی نہ ان کو قرآن کی کسی آیت سے تعلق ہے نہ ہمارے عمل سے بلکہ یہ آپ کا ایک ذہنی تصور ہے جو بار بار مختلف صورتوں میں ظہور کر رہا ہے۔ لطف یہ ہے کہ ایک طرف مصنف رسالہ یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ امام قرآن ہاتھ میں لے کر پڑھتا جائے جو ہمارا عمل نہیں۔ پھر خود ہی اس کو رد بھی کرتے ہیں (بہت اچھا!) لیکن خدارا کوئی ہمیں بتائے کہ ہمارے عمل پر اعتراض کیا ہے؟

اس کے آگے تیسرا اعتراض آپ نے آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ پر کیا ہے۔ جس سے ہم نے استدلال نہیں کیا اس لئے ہم اس کے جواب دہ نہیں ہیں۔

"چوتھے یہ کہ جب عام قرآن پڑھنے ہی کی اجازت ہے تو پھر کوئی مخصوص عبارت مثلاً الحمد شریف۔ سبحان اللہ درود وغیرہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ قیام۔ رکوع۔ سجود۔ قومہ۔ جلسہ۔ سب میں عام قرآن ہی پڑھنا چاہئے"
(صفحہ ۲۵)

اہلحدیث سورہ الحمد کا تعین خود قرآن سے ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ وہی سات آیتیں الحمد شریف کی ہیں۔ جن کو ہم بحکم رسالت نماز میں پڑھتے ہیں اور سُبْحَانَ پڑھنا بھی قرآن سے ثابت ہے کیونکہ امر کا صیغہ سَبِّحْ قرآن میں آیا ہے اور لغت کی مشہور کتاب قاموس میں لکھا ہے سَبَّحَ تَسْبِیْحًا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ٭ سَبَّحَ ماضی کا ترجمہ قال ماضی سے کیا گیا ہے۔ سَبِّحْ امر کا صیغہ ہے اس کی تعبیر قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ سے ہوگی جسے ماننے کے لئے ہم مامور ہیں۔

آگے پانچواں نمبر بہت مزیدار ہے۔ ناظرین اُسے پڑھیں اور اہل قرآن کی بے بسی کا اندازہ کریں۔

"پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا وَّاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ (پ ۲۹ ع)
ترجمہ:۔ اور بے شک مسجدیں (یا نمازیں) واسطے اللہ کے ہیں پس مت پکارو یا دعا کرو سوائے اللہ کے کسی ایک کو (یعنی ان مسجدوں یا نمازوں کے) اور یہ کہ جس وقت قیام کرتا ہے بندہ اللہ کا یعنی محمد تو پکارتا یا دعا کرتا ہے اللہ سے۔
فرمان مندرجہ بالا میں یہ بات قطعی ثابت ہے کہ مسجدوں یا نمازوں میں اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہیں پکارنا چاہئے اور جب رسول کریم سلام علیہ صلوٰۃ میں قیام کرتے تھے تو صرف محض اللہ ہی کو پکارتے یا دعا کرتے تھے۔
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نماز میں عام قرآن پڑھنے والے حضرات جب یہ تلاوت فرماتے ہیں کہ یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ٭ ترجمہ:۔ اے کپڑا اوڑھنے والے۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ۔ ترجمہ۔ اے کافرو۔ یٰٓاِبْلِیْسُ۔ ترجمہ۔ اے شیطان۔ یٰٓاَیُّهَا الْمُنٰفِقِیْنَ۔ ترجمہ۔ اے منافقو۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر کو پکارنا ہوا یا نہیں نیز یہ کہ جب قرآن کریم سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول پاک جب کبھی قیام میں کھڑے ہوتے تھے تو اللہ سے دعائیں کرتے تھے تو یہ قیام میں عام قرآن پڑھنا کس کی سنت ہے"
(رسالہ مذکور ص ۲۶)

نقص اجمالی ناظرین کرام ذرہ غور فرمائیں کہ غیر خدا کو پکارنا جیسا نماز میں ممنوع ہے ایسا ہی نماز کے باہر بھی ممنوع ہے۔ ملاحظہ ہو آیہ کریمہ:۔
وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ ٭ (پ ۱۱ - ع ۱۴)

اس آیت کے علاوہ دوسری بیسیوں آیات میں خدا کے سوا کسی اور کو پکارنا صریح شرک کہا گیا ہے۔ بقول معترض صاحب یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وغیرہ آیات نماز میں پڑھنا اس لئے ممنوع ہیں کہ ان کے پڑھنے میں خدا کے سوا دوسروں کو پکارنا لازم آتا ہے۔ اگر یہی بات ہے تو بیرون نماز بھی ان کا پڑھنا ممنوع ہونا چاہئے۔ کیونکہ ان کے پڑھنے سے شرک لازم آئیگا۔ جو کسی جگہ بھی جائز نہیں۔

کیا آپ (اہل قرآن) تلاوت کلام اللہ کرتے ہوئے اس قسم کی آیات کو چھوڑ جاتے ہیں۔ اگر چھوڑ جاتے ہیں تو یاد رکھئے خدا کی وعید

اَلَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ (پ۱۴-ع۶)

آپ پر صادق آئیگی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی آیات کا پڑھنا آیت مانعہ (فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا) کے تحت نہیں آتا۔ کیونکہ اس سے مراد ایسی دعا ہے جو خدا سے کی جاتی ہے۔ آپ کی ممنوعہ آیات میں ایسا مفہوم نہیں ہے۔ یہ محض آپ کا تحکم اور بے جا تعصب ہے جس سے آپ کا مافی الضمیر ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو سنت نبوی یا سیرت رسالت سے کہاں تک رنج یا بے تعلقی ہے۔

"چھٹے یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (پ۱۸-ع۱) (ترجمہ) نجات پائیں گے وہ مومن لوگ جو اپنی صلوٰۃ میں عاجزی کرتے ہیں۔" ظاہر ہے کہ عاجزی بغیر کسی التجا کے پیدا نہیں ہو سکتی اور جس نماز میں التجا نہیں وہ نماز درست نہیں پس نماز میں عام قرآن پڑھنے پڑھانے والے حضرات نجات کے مستحق نہیں ہو سکتے۔" (صفحہ ۳۲)

اہلحدیث | اس نمبر کا جواب بھی بجز افسوس کے ہم کیا دیں۔ ناظرین کرام! ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ آریہ مصنفوں کو قرآن مجید سے اتنی عداوت اور دشمنی نہیں جتنی کہ ان لوگوں کو حدیث نبوی سے ہے۔

آریہ لوگ قرآن مجید کے معنی از خود فرض کر لیتے ہیں اور پھر اس پر اعتراض جماتے ہیں۔ یعنی بناء الفاسد علی الفاسد کے اصول پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں کی عادت ہے۔ حدیث نبوی کی تردید کے واسطے گویا ادھار کھائے ہوئے ہیں۔ بھلا غور فرمایئے کہ خاشعین کے لفظ سے جو نتیجہ معترض نے نکالا ہے وہ کہاں تک صحیح ہے۔ حالانکہ خاشعین کی تفسیر خود قرآن مجید میں آچکی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ (پ۱-ع۵)

یعنی خاشعین وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی ملاقات پر اعتقاد رکھتے ہیں۔"

اس تعریف کے لحاظ سے ہر نمازی خاشع ہے چاہے وہ خدا سے التجا کرے یا اس کی تعریف کرے۔ علاوہ اس کے ہماری نماز التجا سے خالی کہاں ہے؟ سورہ فاتحہ خود التجا ہے۔ التحیات بھی التجا ہے۔ درود بھی التجا ہے اس کے بعد کی دعا بھی التجا ہے۔ بہرحال خاشعین کے معنی کچھ بھی ہوں ہمارے خلاف نہیں۔ ہاں صحیح معنی وہی ہیں جو خود قرآن مجید نے بتائے ہیں۔ آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"ساتویں یہ کہ خداوند کریم احکم الحاکمین کے حضور میں دست بستہ کھڑے ہو کر اور الحمد شریف جیسی تعریف کرنے کے بعد یہ کہنا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی تو کہہ وہ اللہ ایک ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نماز میں عام قرآن پڑھنے والے حضرات خدا کا بھی ایک خدا سمجھتے ہیں۔ اگر سمجھتے نہیں تو کہتے ضرور ہیں اور نہ سمجھنا تو خرابی لائے گا ہی۔ لیکن خدا کا خدا بتلانا یہ ڈبل خرابی کا باعث ہے۔ نیز یہ کہنا کہ اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ تحقیق ہم نے دی تجھ کو کوثر خود بندہ خدا کا محتاج اس پر یہ گستاخی کہ ہم نے دی تجھ کو کوثر۔ یہ نماز کیونکر مقبول ہو سکتی ہے۔ اور اگر کوئی نمازی خدا کے حضور میں یہاں سے قرآن پڑھنا شروع کر دے کہ تجھ کو جلال ہی تیری بیویاں جن کی تیرے دیئے [illegible]

تو یہ کیسا مضحکہ خیز واقعہ ہے کہ سمجھنے والے کو تو شرم اور ندامت سے ڈوب مرنا چاہئے۔ اور نہ سمجھنے والا تو نماز کے پاس ہی نہ جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہم پیشتر تحریر کر چکے ہیں۔" (صفحہ ۳۶)

اہلحدیث | اس کا جواب ہم دے چکے ہیں کہ نماز میں قرآن پڑھنا بطور تلاوت کے ہے جو ارشاد خداوندی اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ کے ماتحت واجب ہے۔ قرآنی ارشاد کے مقابلے میں کسی بندے کی ایچا پیچی ہم نہیں سن سکتے۔

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ جیسی آیات سب ما اوحی الیک من الکتاب میں داخل ہیں۔ اس لئے ہم ان کی تلاوت کرنے کے لئے مامور ہیں کسی کو مجال نہیں کہ ہم کو روک سکے۔ غضب ہے کہ ہم اپنے عمل کی تائید میں قرآنی آیات پیش کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہمیں زبانی جمع خرچ سنایا جاتا ہے۔

ناظرین کرام! | مندرجہ ذیل عبارت میں مصنف اہل قرآن نے شیعوں کی تبرہ بازی کی پوری نقل اتاری ہے۔ ہمارے قول کی تصدیق اس کی اپنی عبارت میں مل سکتی ہے۔ جو یہ ہے:۔

"اللہ اللہ صلوٰۃ کی کیا درگت بنی ہے۔ الامان۔ الحفیظ۔ یہ خدا کی بتائی ہوئی رسول پاک کی استعمال کی ہوئی صلوٰۃ کیسے ہو سکتی ہے۔ کہ اس پر کئے ہوئے اعتراضات کا کوئی جواب ہی بن نہیں پڑتا۔ نہ معلوم ہمارے مسلمان بھائی کب تک نماز کے بہانے اللہ تعالیٰ کے حضور میں مذاق کرتے رہیں گے۔ خدا جلد ہدایت دے۔" (رسالہ کو صفحہ ۳۶)

اہلحدیث | اس سے اگلی عبارت بہت ہی دل آزار ہے اس لئے ہم اس کو بادل نخواستہ بھی نقل نہیں کر سکے نمونہ کے طور پر منقولہ بالا اقتباس ہی کافی ہے۔ جو ان کے اخلاق و عادات کا آئینہ دار ہے۔ مصنف نے اپنے زعم میں جن اعتراضات کو لاجواب کہا ہے ان کے جواب سے ہم بحمد اللہ فارغ ہو چکے ہیں۔ اس رسالہ کا پہلا حصہ تو ہماری نماز کے متعلق اعتراضات پر حاوی [illegible]

[illegible]

قادیانی مشن

یادگار مرزا

آج کل قوموں میں یہ دستور ہو گیا ہے کہ اپنے بزرگوں کی یادگار قائم رکھتے ہیں۔ بعض دفعہ جلسے بھی کرتے ہیں۔ ان جلسوں میں ان کی سوانح عمریاں بیان کرتے ہیں۔ قادیانی امت نے اس طریق کو ادھورا اختیار کیا ہے۔ ادھورا اس لئے ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی کے واقعات سارے بیان نہیں کرتے۔ خاصکر وہ واقعات جو ان کی صداقت کے لئے معیار کا کام دیتے ہیں۔

ان میں سے ایک واقعہ آخری فیصلہ ہے۔ اس کو مرزا صاحب نے خود اپنے نام سے شائع کیا تھا اور تمام اپنوں بیگانوں کو اس کے نتیجہ کے انتظار کا حکم دیا تھا۔ امت مرزائیہ اس واقعہ کو تازہ رکھنے کی بجائے مٹانا چاہتی ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ ان کے مٹانے سے یہ مٹ نہیں سکتا کیونکہ یہ خدائی فیصلہ ہے جو مرزا صاحب کے لئے محک صداقت ہے۔

احمدی ممبرو! مرزا صاحب کے تبرکات جمع کرنے میں یہاں تک اہتمام کرتے ہو کہ کسی منی آرڈر فارم کے کوپن پر انکے دستخط ہوں وہ بھی طلب کرتے ہو۔ مگر جس تحریر کو انہوں نے خدائی فیصلہ قرار دیا تھا اُسے نظر انداز کرتے ہو۔

تمہاری مثال ان بوالہوسوں کی سی ہے جو مجلس رسالت میں آپ کا اسم شریف سن کر ہاتھوں کے انگوٹھے چوم لیتے ہیں مگر اتباع سنت کرنے سے گھبراتے ہیں۔ یہ طریق کار صادق عاشقوں کا نہیں ہوتا بلکہ بوالہوسوں کا ہوتا ہے پس ہم تمہیں مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب متوفی کے فیصلہ کو حقیقی فیصلہ سمجھیں ورنہ یہ آیت

فماذا بعد الحق الا الضلال

تمہارے حق میں صادق آئے گی۔

چونکہ ۲۶ مئی کو مرزا صاحب کا انتقال ہوا تھا اور یہ پرچہ (اہلحدیث) بھی ۲۶ مئی کو شائع ہو گا۔ ہمیں توافق کے لحاظ سے اس کا نام یادگار مرزا تجویز ہوا ہے اس یادگار کو قائم رکھنے کے لئے آخری فیصلے کی اشاعت کرنا سب سے بہترین طریقہ ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کے انتقال پر مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر بہت موزوں ثابت ہوا تھا ؎

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید
مر گیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں

اس یادگار کے متعلق ہمارے دوست دفتی عبداللہ صاحب ثالث معمار) نے ایک مضمون لکھا ہے جو درج ذیل ہے:-

"قادیانیوں کے حق میں جرمن شعاع"

یعنی

آخری فیصلہ

برادران! اگرچہ قادیانی بناوٹی نبوت کو درہم برہم کرنے کے لئے بیسیوں ایسے وزنی حربے ہیں جو توپ و بم تیر و تفنگ کا حکم رکھتے ہیں۔ مگر میں اپنے سولہ سال کے وسیع مطالعہ اور تقریباً دس سالہ مناظرانہ تجربہ کی بنا پر حلفیہ شہادت دیتا ہوں کہ قادیانی افواج کو شکست دینے کے لئے "آخری فیصلہ" وہ آسمانی اور لاثانی حربہ ہے جسے اگر سائنس کی موجودہ اختراعات میں سے "شعاع موت" جیسی مہلک ترین ایجاد کا ظل و بروز، مثیل و مشابہ قرار دیا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

مرزائیوں کی کثیر تعداد اور میلوں میں پھیلی ہوئی پلٹنیں خواہ فولادی لباسوں میں ملبوس و محفوظ کیوں نہ کھڑی ہوں۔ آپ کا صرف ایک سپاہی ہی انہیں نابود کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اس کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ اس آسمانی "شعاع موت" کا رخ ادھر پھیر کر صرف ایک جھلک لشکر اعداء پر ڈال دے پھر دیکھیں کہ قادیانی کی فوج اصحاب فیل کی طرح کیسے طرح بھسم ہو جاتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس شعاع آسمانی کا مصالحہ آپ کے پاس ہو اور طریق استعمال سے واقفیت ہو۔ چنانچہ ناظرین کے استحضار کے لئے ہم پوری عبارت آخری فیصلہ کی نقل کرتے ہیں۔ وھو ہذا:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ "اہلحدیث" میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ

کیونکہ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناپر پیشین گوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العٰلمین میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہیں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم:- عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء

معمار امرتسری | مرزائی اصحاب کی طرف سے اس "فیصلہ مرزا" پر یہ عذرات پیش کئے جاتے ہیں کہ "آخری فیصلہ اس گفتگوئے مباہلہ کی ایک کڑی ہے جو مدت سے مولوی ثناء اللہ صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب کے درمیان ہو رہی تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود اس تحریر کو مباہلہ لکھا ہے۔ جیسا کہ وہ "مرقع قادیانی" ماہ جون ۱۹۰۸ء میں راقم ہیں کہ کرشن قادیانی نے میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا۔ اور مباہلہ فریقین کی منظوری کے بعد موثر ہوتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہ کیا تھا؟

معمار | وہ مباہلہ جس کے بارے میں مرزا صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے درمیان عرصہ سے گفت و شنید ہو رہی تھی وہ تو اشتہار "آخری فیصلہ" سے قریباً ۱۲ یوم پیشتر ہی منفصل ہو چکا تھا۔ خود مرزا صاحب نے لکھ دیا تھا کہ یہ مباہلہ (آج سے تقریباً دو ماہ بعد) "حقیقۃ الوحی" کتاب چھپنے پر کیا جائیگا۔ ملاحظہ ہو اخبار بدر مورخہ ۴- اپریل ۱۹۰۷ء۔

"حقیقۃ الوحی" ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی اور اشتہار "آخری فیصلہ" حقیقۃ الوحی سے ایک ماہ پہلے یعنی ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا گیا۔ ولہذا اس اشتہار کو اس "مباہلہ" سے جوڑنا اس مقولہ کا مصداق ہے۔

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا

اشتہار آخری فیصلہ کے سابقہ زیر بحث "مباہلہ" سے متعلق نہ ہونے پر ایک ناقابل رد دلیل یہ بھی ہے کہ جب اشتہار آخری فیصلہ سے ایک ماہ بعد کتاب "حقیقۃ الوحی" شائع ہوئی تو مولانا فاتح قادیان نے مرزا جی کے نام ایک خط روانہ کیا کہ حسب وعدہ خود آپ کتاب حقیقۃ الوحی مجھے بھیجیں تاکہ میں اس مباہلہ کی تیاری کروں۔ اس کے جواب میں اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء میں لکھا گیا کہ

"مشیت ایزدی نے آپ کو (اب) دوسری راہ پکڑا (ہے کہ) حضرت حجۃ اللہ (مرزا صاحب) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا اس واسطے (اس سابقہ) مباہلہ کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نہ قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہذا (اب) آپ کی طرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔"

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تحریر اشتہار "آخری فیصلہ" سے ایک ماہ بعد کی ہے۔ جس میں نہ صرف یہ کہ سابقہ "مباہلہ" کو منسوخ قرار دیا گیا ہے بلکہ یہ بھی تصریح ہے کہ "آخری فیصلہ" صرف ایک دعا ہے جو حسب

تحریک مولوی کی لکھی ہے اور کافی دانی ہے۔ اس خط سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے جو اس خط سے پہلے اشتہار آخری فیصلہ کو خلاف قرآن اور خلاف سنت انبیاء ثابت کر کے اسے فیصلہ کن ماننے سے انکار کیا تھا۔ اس انکار ثنائی کا آخری فیصلہ پر کوئی اثر نہیں۔ مرزا صاحب انکار ثنائی کے بعد بھی اسے فیصلہ کن قرار دیتے ہیں۔

اور بات بھی حق ہے کہ اقرار یا انکار کا اثر مباہلہ سے وابستہ ہوتا ہے اور یہ تو ایک "محض دعا" ہے جس کا قبول کرنا نہ کرنا خدا کے اختیار میں تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ بقول مرزا صاحب ان کی یہ دعا خدا قبول بھی کر چکا تھا۔ ملاحظہ ہو اخبار بدر ۲۵-اپریل ۱۹۰۷ء

رہ گیا مرزائیوں کا یہ عذر کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اشتہار کو مباہلہ کہا ہے۔ سو جواباً عرض ہے کہ مرزا جی کا یہ قاعدہ بھی تھا کہ وہ یکطرفہ دعاؤں کو مباہلہ کہا کرتے تھے۔ جیسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری کی یکطرفہ دعا کو مباہلہ قرار دیا۔ (نزول المسیح ص۳۱) اس قاعدہ کی رو سے مرزا صاحب اور مرزائیوں نے اس دعا کو مباہلہ کہہ کر باوجود ثنائی انکار کے بھی بحال رکھا۔ (ملاحظہ ہو مرزا صاحب کا اشتہار تبصرہ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص۲۵)

اور اسی قاعدہ کو ملحوظ رکھ کر مولانا ثناء اللہ صاحب نے الزامی طور پر مباہلہ لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا

"مرزا صاحب کو میرے حق میں دعا بد کئے ہوئے جس کو وہ اور اس کے دام افتادہ مباہلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں ایک سال سے کچھ روز زیادہ گذر گئے ہیں"

(مرقع قادیانی ماہ جون ۱۹۰۸ء ص۱۹)

اس بیان سے صاف واضح ہے کہ مولانا صاحب تحقیقی طور پر اسے مباہلہ نہیں، بد دعا سمجھتے تھے لیکن بطور الزام اسے مباہلہ بھی کہا۔ مرزائی صاحبان اپنے مسیح موعود کی سنت کے تحت ان الفاظ کو تو چھوڑ دیتے ہیں مگر پہلی سطور کو پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے [illegible]

کو مباہلہ لکھا ہے۔ آہ! ابک لعمرو فيما يفعلون۔

ایک اور واضح بیان مولانا ثناء اللہ صاحب کا ایک اور بیان سنئے:-

"چونکہ مرزا اور مرزا کی اندھی تقلید میں مرزائیوں نے اس (آخری فیصلہ) کا نام مباہلہ رکھا۔ دیکھو تبصرہ ص۲۔ اس لئے میں نے بھی اس کو کہیں کہیں مباہلہ کہہ دیا ہوگا ورنہ دراصل مباہلہ نہیں۔ بد دعا ہے"

(مرقع قادیانی بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء ص۲۴)

اس تحریر نے تو روز روشن کی طرح عیاں کر دیا کہ مولوی صاحب کا مباہلہ کہنا محض الزامی رنگ میں تھا۔ ورنہ اصل میں ایک دعا ہے جسے بقول مرزا صاحب خدا قبول کر چکا ہے۔ لہذا مرزائی صاحبان کے جملہ عذرات قطعاً باطل ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی اپنی دعا کے پورے پورے مصداق ہیں جو انہوں نے اشتہار آخری فیصلہ میں بدیں الفاظ خدا تعالیٰ سے مانگی تھی کہ

"اے میرے مالک اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد کذاب ہوں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت (خاکسار معمار امرتسری) کو خوش کر دے۔ آمین!"

(اشتہار آخری فیصلہ ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء)

حاصل یہ کہ مرزا جی کا یہ آخری فیصلہ ہر لحاظ سے مرزائی مشن کے حق میں آسمانی شعاع موت کا حکم رکھتا ہے۔

پس ہمارے احباب کو چاہئے کہ جہاں تہاں مرزائیوں کو اس آسمانی حربے سے تباہ و نابود کریں۔ اگر یہ عذر ہو کہ ہمارے پاس آخری فیصلہ کے متعلق میدان بحث میں حوالہ جات دکھانے کے لئے اخبار و رسائل نہیں ہیں تو میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ مرقع قادیانی بابت ماہ جون و اکتوبر ۱۹۰۸ء۔ نیز قادیانی اخبار "بدر" [illegible] ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء و ۱۳ جون ۱۹۰۷ء میں [illegible]

مضمون میں ثنائی نے حوالے پیش کئے ہیں مگر چند اندر کے میرے پاس موجود ہیں۔ آپ بہ ہی خواک اور خواستیں بھیجکر منگوا لیں۔ چونکہ مرقع قادیانی کے قریباً قریباً پانچ پانچ نسخے ہیں اور "بدر" ۲۵ اپریل و ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کا تو صرف ایک ایک پرچہ موجود ہے۔ اندریں صورت آپ کی درخواستیں حضرت مولانا فاتح قادیان کے روبرو پیش ہونگی سو وہ جن اصحاب کا نام منتخب فرمائیں گے ان کو اطلاع دیکر ان سے بمعہ محصول ڈاک ایک روپیہ منگوا کر مذکورہ بالا پرچہ جات انہیں بھیجدیئے جائینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اسلام کے مبلغ و مناظر حضرات درخواست بھیجنے میں جلدی کریں ؎ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

خادم — محمد عبداللہ معمار امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ

پچھلے دنوں دہلی میں مرزائیوں کے ساتھ مسئلہ حیات مسیح پر مناظرہ ہوا۔ چند دن بعد مرزائیوں نے اپنی فتح جتانے کے لئے ایک اشتہار شائع کیا۔ تو وہاں کے ایک غیور و مخلص نوجوان امرتسری حال وارد دہلی نے وہ اشتہار برائے جواب امرتسر بھیجا۔ چنانچہ بذریعہ مکتوب قلمی جو مضمون روانہ کیا گیا۔ اس مضمون کو صاحب موصوف نے بصورت اشتہار شائع کیا جس کی ایک نقل امرتسر بھی بھیجی جو درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

؎ ابن مریم زندہ ہے حق کی قسم
آسمان ثانی پہ ہے وہ محترم

مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کا شرمناک مغالطہ

ہمارے دہلوی احباب نے ہمارے پاس مرزائیوں کا ایک اشتہار جس کا عنوان ہے "حیات مسیح کا مسئلہ اہلحدیث کی فتح" جواب کے لئے بھیجا ہے اس اشتہار میں باقی مضمون [illegible] مرزائی مبلغ نے لکھا ہے کہ [illegible]

تا امیر ہل حدیثؒ کے ساتھ ہوا تھا۔ اس میں ہم کو شاندار فتح حاصل ہوئی ہے۔ ہم اس معاملہ میں بوجہ غیر حاضر ہونے کے اگرچہ کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکتے تاہم اپنے تجربات کی بناپر کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ مرزائی اصحاب عموماً اپنی شکست کو فتح کے نام ظاہر کیا کرتے ہیں اس لئے اس جگہ بھی یہی ہوا ہوگا۔ رہ گیا نفس مضمون اور مرزائی مطالبہ کی حقیقت۔ سو اس کے متعلق ہم بلاخوف تردید کہتے ہیں کہ مرزائی مناظر نے کمال درجہ کی دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ اور اپنے مسیح موعود کی سنت پر پورا پورا عمل کیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی عادت شریفہ تھی کہ وہ عموماً اسی قسم کے اینچ پینچ کیا کرتے تھے۔ مثال کے لئے ان کی کتاب ازالہ اوہام ص۱۸۶ طبع اول ص۵ طبع سوم ملاحظہ کریں۔ جہاں مرزا جی نے اپنی جائے سکونت کو اپنے نام کے ساتھ شامل کر کے لکھا ہے کہ خدا نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ

"اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔" (جل جلالہ)

ہندو مسلم سکھ عیسائی دوستو! کہہ دو غلام احمد کی جے۔

برادران! دیکھئے۔ کس قدر چالاکی سے کام لیا ہے کہ اپنے نام کے ساتھ اپنی جائے پیدائش "قادیان" کی قید لگا دی ہے۔ مطلب مرزا جی کا یہ تھا کہ اول تو قادیان نام کا گاؤں دنیا میں ہوگا ہی نہیں۔ اگر ہو بھی تو کیا ضرور ہے کہ اس میں کوئی غلام احمد نام کا آدمی بھی موجود ہو اور پھر وہ میری طرح اپنے نام کے ساتھ اپنے گاؤں کا دم چھلا لگا کر "غلام احمد قادیانی" کہلاتا ہو۔ آہ۔ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ . . . فاصنع ما شئت۔

بعینہٖ یہی چال اس جگہ مرزائیوں نے اختیار کی ہے ملاحظہ ہو۔ مرزائی مشتہر لکھتا ہے:۔

"اگر قرآن مجید، احادیث یا لغت عرب سے یہ ثابت کر دیا جائے کہ لفظ توفی کے معنی سوائے موت یا قبض روح کے کچھ اور بھی ہوتے ہیں جبکہ یہ لفظ باب تفعّل سے ہو اور فاعل اللہ تعالیٰ ہو اور مفعول بہ انسان ہو اور کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو تو ایسا ثابت کرنے والے کو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دیئے جائیں گے۔"

جواباً گذارش ہے کہ لفظ توفی کے متعلق جو شرائط اور قیود مرزائیوں نے لگائے ہیں۔ عربی کتب گرامر میں ان شرائط کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مرزائی لوگ ہم سے اس قسم کے مطالبات کرنے سے پہلے خود اپنے پیش کردہ شرائط وقیود کا پتہ کسی معتبر کتاب لغت سے بتائیں۔ ورنہ یہی سمجھا جائیگا کہ "غلام احمد قادیانی" الہامی نام کی طرح یہ بھی ایک پُرپیچ مغالطہ ہے۔

ہمارا یہ اعتراض ایسا وزنی ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس کی اہمیت کو محسوس کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کا جواب بایں الفاظ دیا ہے کہ:۔

"درباره لفظ توفی اتفاق اہل لغت بریں قاعده مستمره است که چوں درعبارتے فاعل ایں لفظ خدا باشد ومفعول بہ انسان دراں صورت معنی توفی درمیرانیدن محصور خواہد بود وبجز میرانیدن و قبض روح معنی دیگر درآنجا ہرگز نخواہد بود۔"

(اشتہار مرزا موسومہ واجب الاظہار)

ناظرین کرام۔ بالخصوص ہمارے مخاطب مرزائی اصحاب بغور ملاحظہ کریں کہ اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لفظ توفی سے متعلقہ قیود کا حوالہ "اتفاق اہل لغت" پیش کیا ہے۔ (بہت خوب)

اب ہماری گذارش صرف یہ ہے کہ مرزائی اصحاب "اہل لغت" کے اقوال سے اس کا ثبوت دکھائیں۔ لیکن اگر وہ نہ دکھا سکیں اور ہرگز نہ دکھا سکیں گے تو انہیں اقرار کرنا ہوگا کہ ہمارے مسیح موعودؑ نے اس جگہ "اہل لغت" پر صریح جھوٹ باندھا ہے اور سراسر غلط بیانی سے کام لیا ہے ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

مرزائیو! یاد رکھو اگر تم نے "اہل لغت" کا یہ متفقہ فیصلہ نہ دکھایا تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ تمام اقوال یاد کر لینا جن میں انہوں نے لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" وغیرہ وغیرہ۔

صاحبان! جب تک مرزائی اصحاب لغت کا حوالہ تلاش کریں آپ میری طرف متوجہ ہوں کہ لفظ توفی کا حال سنیں۔

یہ لفظ تین معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱) پورا لینا۔ (۲) نیند۔ (۳) موت۔ پہلے معنی اس لفظ کے حقیقی اور وضعی ہیں۔ مؤخر الذکر دونوں معنی یعنی نیند اور موت اس لفظ کے مجازی معنی ہیں۔ چنانچہ امام زمخشری جس کے متعلق مرزائیوں کے مسیح موعودؑ نے خود لکھا ہے کہ اس کے مقابل پر کسی کو چون وچرا کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق ص۲۰۲) یہ امام صاحب اپنی کتاب "اساس البلاغہ" میں رقم فرما ہیں:۔

ومن المجاز توفی فلان وتوفاہ اللہ و ادرکتہ الوفاۃ۔ یعنی توفی کے معنی موت لینا مجازی ہیں۔ ایسا ہی تاج العروس شرح قاموس جلد ۱۰ ص۳۹۴ میں لکھا ہے۔

امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں:۔

وقد عبر عن الموت والنوم بالتوفی۔ یعنی موت ونیند توفی کے مجازی معنی ہیں اصلی اور حقیقی معنی توفی کے اخذ الشیٔ وافیاً ہیں۔ (ملاحظہ ہو تفسیر بیضاوی وغیرہ) یعنی چیز کو پورا پورا لینا۔ چنانچہ عرب کہا کرتے ہیں توفیت منہ دراھمی (تفسیر کبیر) میں نے اس سے اپنے درہم پورے وصول کر لئے۔

توفی کا لفظ خود وفا سے ماخوذ ہے اور وفا کہتے ہیں پورا کرنے کو۔ لسان العرب جلد ۲۰ میں لکھا ہے:۔ الوفاء ضد الغدر یعنی وفا غدر کی ضد ہے۔ چنانچہ محاورۂ عرب ہے۔ یقال وفی بعہدہ یعنی اس نے اپنا عہد پورا کیا۔ نیز اسی لسان العرب میں ہے:۔ توفیت المال منہ واستوفیتہ اذا اخذتہ کلہ (جلد ۲۰) یعنی توفیت المال (باب تفعّل) اور استوفیتہ (باب استفعال) دونوں ہم معنی ہیں یعنی میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا۔ اسی کے قریب قریب علامہ فیومی نے مصباح المنیر میں رقم فرمایا ہے۔ اساس البلاغۃ میں ہے۔ استوفاہ وتوفاہ استکملہ یعنی استوفاہ اور توفاہ کے معنی ہیں پورا لیا

اُس نے - لسان العرب جلد ۲۰ میں یہ محاورہ بھی مرقوم ہے
توفیت عدد القوم اذا عددتھم کلھم۔ یعنی
جب کوئی شخص قوم کی گنتی پوری کر لیتا ہے تو کہتا ہے
توفیت عدد القوم میں نے قوم کی گنتی پوری کر لی۔
الحاصل لفظ توفی کے حقیقی معنی پورا لینے کے
ہیں اور یہ قاعدہ مسلمہ فریقین ہے کہ حقیقی معنی کے ہوتے
ہوئے مجازی معنی لینا غلط و باطل ہیں۔

اندریں صورت آیت یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ
وَرَافِعُكَ کے معنی بالکل عیاں ہیں۔ یعنی اے
عیسٰی میں تجھے زندہ لیکر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں

ایک اور طرح سے | آیت یَا عِیْسٰی اِنِّیْ
مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ کے معنی سمجھنے کیلئے
حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعات پر ایک گہری نگاہ
ڈالیں تو معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اس وقت کا
نقشہ یہ ہے کہ حضرت مسیح محصور ہیں۔ اُن کے دشمن
قتل پر آمادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ
یہود نے قتل مسیح کی تدبیر کی، ان کے بالمقابل
خدا نے بھی تدبیر کی اور خدا بہترین مدبر ہے۔
چنانچہ خدا نے مسیح کو وعدہ دیا:-
يَا عِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ
وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اے میرے رسول تو خوف نہ کر میں تیری توفی
کرونگا۔ تجھے اپنی طرف اٹھا کر دشمنوں سے بچاؤنگا
مرزا غلام احمد قادیانی نے اس وعدہ الہٰی کا ذکر ان
الفاظ میں کیا ہے:-
"خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے بچاؤنگا
اور تیرا اپنی طرف رفع کرونگا" (اربعین ۳ ص)
بنا بریں ظاہر ہے کہ مسیح کو بچانے کا وعدہ واقعہ صلیب
کے وقت سے متعلق ہے جو اسی وقت پورا ہونا چاہئے
تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود اقراری ہیں کہ وعدہ
مذا کے الفاظ:-
"دلالت کرتے ہیں کہ یہ وعدہ جلد پورا ہونے والا
ہے اور اس میں کچھ توقف نہیں" (ازالہ اوہام ص)

ص۲۹ طبع اول - ص۸ طبع دوم)
اب اگر اس جگہ توفی کے معنی موت لئے جائیں۔ جیسا کہ
مرزائی کہتے ہیں تو معنی آیت یہ ہونگے کہ اے عیسٰی! تیرے
دشمن تجھے مارنا چاہتے ہیں تو کچھ غم نہ کر اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ
میں ابھی تیری جان نکالے لیتا ہوں وَرَافِعُكَ اِلَیَّ
اور اس کے بعد تیری روح کو اپنی طرف "عزت کی موت[1]
دیکر" اٹھاؤنگا۔ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور تیرا خاتمہ کرنے کے بعد ان کفار دشمنوں[2] سے تجھے
پاک کرونگا۔
صاحب علم اور منصف مزاج ناظرین! آپ خود غور فرمائیں
کہ یہ ترجمہ جو مرزائی کتب پر مبنی ہے کس قدر لغو ہے۔ اگر
یہ صحیح مانا جائے تو اس کا یہ مطلب نکلیگا۔ خدا تعالیٰ کا
یہ وعدہ کہ "میں تجھے بچاؤنگا" کفار سے پاک رکھونگا
میں بہترین تدبیر کرنے والا ہوں وغیرہ یکسر غلط و باطل،
لغو و لچر تھا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!
سب سے بڑھ کر مرزائیوں کے مسیح موعود نے
جو اپنی متعدد کتب میں قرآن شریف کی آیت وَاٰوَيْنٰهُمَا
اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ میں تحریف کرتے
ہوئے نیز اپنا الہام جتا کر یہ لکھا ہے کہ مسیح اُسوقت
صلیب سے زندہ اُتر آیا تھا کشمیر آکر ایک سو بیس برس
عمر پاکر فوت ہوا، وہیں اس کی قبر موجود ہے۔ یہ سب کا
سب جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وعدہ الٰہی یَا عِیْسٰی
اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ تو بزمانہ صلیب دیا گیا تھا جو اسی وقت
پورا ہونا تھا۔ اور بقول مرزائیوں کے توفی کے معنی موت
ہیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ مسیح اسی وقت فوت ہو گئے۔
خلاصہ یہ کہ اس آیت میں توفی کے معنی موت کرنا
قرآن و حدیث، کتب لغت، اقوال مرزا وغیرہ کے صریح
خلاف ہے۔ مرزائی لوگ توفی کے معنی اپنے مسیح موعود
کے اقوال کے ماتحت کشمیر کی طرف جانا کریں۔ ہم بروئے
آیت وَرَافِعُكَ اِلَیَّ مسیح کا آسمان پر اٹھایا جانا

[1] رفع کے معنی مرزا جی نے ازالۃ الاوہام میں عزت کی موت کئے ہیں (ص۹۲ طبع اول و ص۲۴۴ طبع سوم)
[2] تطہیر کے معنی مرزا نے ازالۃ الاوہام میں صلیبی موت سے بچانا کئے ہیں (ص۹۲ طبع اول و ص۲۴۴ طبع سوم)

کریں گے۔ توفی کے معنی موت اس جگہ ہو ہی نہیں سکتے
اگر کسی مرزائی میں جرأت ہے تو کر دکھائے۔ ایک سو
روپے انعام کا میری طرف سے اعلان ہے۔
قارئین کرام! اگرچہ میرا دل چاہتا تھا کہ اس
علمی مسئلہ پر بالتفصیل بحث کروں۔ مگر یہ مضمون پہلے
ہی کافی لمبا ہو گیا ہے اس لئے بادلِ ناخواستہ اسی پر
ختم کرتا ہوں۔
اگر آپ مسئلہ حیات مسیح پر فیصلہ کن بحث دیکھنے کے
متمنی ہیں تو خاکسار کی کتاب "محمدیہ پاکٹ بک" ملاحظہ
فرمائیں۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین
خادم:- محمد عبد اللہ معمار امرتسر

مدرسہ دار السلام عمر آباد کی تعلیمی حالت

(ملخص از مراسلہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عقیل)

مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ میں مدرسہ مذکور
میں گیا۔ طلبہ و مدرسین سے مل کر خوش ہوا۔ مدرسہ ہذا
کے بانی نے جنگل میں بنیاد رکھی تھی۔ آج خاصی رونق سے
مدرسہ چل رہا ہے۔ تقریباً دو سو طلبہ پڑھتے ہیں۔ مکان
میں گنجائش نہیں ورنہ اور داخلہ ہو سکتا ہے۔ بانی مدرسہ
کے بعد بہتر ہوگا کہ ان کے برادر خود دخیل ہو کر مدرسہ کا
انتظام کریں۔ خدا وہ دن کرے کہ وہ اس مذہبی امر
میں دلچسپی لیں۔ مرحوم کے بیٹے اس وقت انتظام
کر رہے ہیں خدا ان کو توفیق مزید عنایت کرے۔ عمارت
مدرسہ کے ساتھ ہی مدرسین کے رہائشی کمرے بھی بنوائے
گئے ہیں جو نہایت موزوں امر ہے۔

لائبریری | مدرسہ کے ساتھ لائبریری بھی ہے۔ جہاں
ہر فن کی کتابیں اور اخبارات موجود رہتے ہیں۔ ملازمین
صبح سے شام تک ہوتے ہیں اور مطالعہ کا سلسلہ جاری
رہتا ہے۔
مدرسہ کا پریس بھی ساتھ ہی ہے اور مدرسہ کے ایک
حصہ میں انگریزی اور تعلیمی درس گاہ بھی ہے۔ جس میں
تقریباً ایک سو طلبہ ہیں۔
اس کے ساتھ زنانہ مدرسہ بھی ہے جس میں لڑکیاں

علاوہ مذہبی تعلیم کے علم موجہ حاصل کرتی اور دستکاری سیکھتی ہیں۔

مدرسہ کی طرف سے ماہوار رسالہ بھی شائع ہوتا ہے، ان تمام اوصاف کے باوجود ایک کمی ہے اور وہ یہ کہ اکثر مدرسین نماز میں سستی کرتے ہیں۔ اور یہ طلبہ کیلئے بہت برا نمونہ ہے۔ مہتمم صاحب کا فرض ہے کہ اس نقص کو فوراً رفع کریں۔

طلبہ کو مضمون نگاری میں مہارت پیدا کرنے پر خاص توجہ درکار ہے۔

(محمد عبد اللہ عقیل)

مولانا سیالکوٹی امرتسر میں!

یوم الجمعہ ۱۹ مئی ۳۹ء

(مرقومہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

ناظرین گذشتہ اخبار میں حاجی محمد عبد الغفار صاحب مرحوم دہلوی کی وفات حسرت آیات کا واقعہ پڑھ چکے ہیں حاجی عبد الغنی صاحب کا ایک خط کراچی سے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو پہنچا کہ حاجی صاحب مرحوم کے برادر حقیقی جو سفر حج میں حاجی صاحب مرحوم کے ہمراہ تھے، ۱۹ تاریخ کا جمعہ آپ کے ساتھ امرتسر میں پڑھیں گے۔ اس خط کی بنا پر حضرت مولانا امرتسری نے مولانا سیالکوٹی کو اطلاع دی اور وہ جمعرات کی شام کو امرتسر میں تشریف لے آئے اور آپ نے جمعہ کی نماز مسجد مولانا غلام العلی صاحب مرحوم کی مسجد واقعہ کڑہ سفید میں پڑھائی۔ خطبہ میں آیت اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الخ کے ضمن میں آپ نے آنحضرت صلعم کے اُس فیضان و احسان کا ذکر نہایت دلپسند طریق میں فرمایا۔ جو آپ نے دنیا میں حقوق نسوانی کی حفاظت کے متعلق کیا۔

اس کے بعد آپ کے الفاظ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرَاتِ کی تفسیر میں خدایاد مردوں اور خدایاد خواتین کے اوصاف جو قرآن مجید اور حدیث شریف میں وارد ہیں ایسے مؤثر پیرایہ میں بیان کئے کہ حاضرین کمال محظوظ ہوئے۔ خطبہ میں آپ نے نماز تہجد اور نماز اشراق کی برکات دینی و اخروی کا بیان ... بیان کیا کہ حاضرین جو خط ... خطبہ میں نماز تہجد اور نماز اشراق کے متعلق کئی ایک رغبت بھرے ضروری سوالات کرنے لگ پڑے۔ جو مولانا صاحب سیالکوٹی نے بکمال وضاحت بیان فرما دئیے۔ اس وقت حاضرین پر جو سماں تھا وہ اس تحریر میں پیدا نہیں کیا جا سکتا۔

غرض ایک گھنٹہ تک سامعین (مرد و خواتین) پر قرآن حدیث کے آب زلال سے خوش کام رہے۔ کئی لوگوں نے ان ہر دو نمازوں کو بالالتزام ادا کرنے کا ذکر اپنی زبان سے کر دیا۔

خاتمہ پر مولانا صاحب نے اپنے امرتسر آنے کی غرض وغایت بیان کی اور حاجی محمد عبد الغفار صاحب دہلویؒ کے برادر حقیقی حاجی عبید الرحمٰن صاحب سے جو اس وقت سامعین خطبہ میں شامل تھے۔ تعارف کرایا۔ اور بعد از نماز جمعہ حاجی صاحب مرحوم کا جماعت اہل حدیث نے جنازہ غائبانہ پڑھا۔

تتمہ۔ کیفیت نماز اشراق

حضرت مولانا صاحب نے نماز اشراق کی کیفیت میں فرمایا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم! میرے لئے شروع دن میں چار رکعتیں پڑھ میں دن کے آخری حصہ میں تیرے لئے کفایت کرونگا۔"

اسی کے ضمن میں مولانا نے فرمایا کہ میرا معمول اس نماز کی بابت یہ ہے کہ سورج چڑھنے کے متصل چار رکعتیں پڑھتا ہوں۔

پہلی رکعت میں سورۃ وَالضُّحٰی مع بسم اللہ دوسری میں سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ مع بسم اللہ۔ تیسری میں سورۃ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ مع بسم اللہ اور چوتھی میں سورۃ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ مع بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ آخری اَلتَّحِیَّات میں حسب قاعدہ درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ (خداوندا! میرے گھر کو کشادہ کر۔ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ (اور میرے رزق میں برکت بخش) وَاجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِیْ وَاَحْسَنَ عَمَلِیْ فِیْ آخِرِ عُمْرِیْ (اور میرا زیادہ کشادہ رزق اور زیادہ اچھا عمل میری آخری عمر میں کر)

یہ دعا عام لوگوں کے لئے نئی تھی۔ کئی لوگوں نے مولانا سے یاد کرنی چاہی۔ لیکن چونکہ گرمی سخت تھی۔ اس لئے لوگوں کی پیاس بجھ نہ سکی۔ لہذا شائقین کا شوق پورا کرنے کے لئے اور دیگر احباب کے علم کے لئے بھی اس کو اخبار میں لکھ دیا ہے۔

سورت لِاِیْلٰفِ کے متعلق مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اس سورت کی قرأت سب طرح کی آفت سے امان میں رکھتی ہے۔ والسلام

ایک فتویٰ متعلقہ تقلید اور اس کا جواب

بستی بڈانیاں موضع خیر مد سادات تحصیل علی پور ضلع مظفر گڈھ میں اہل حدیث کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ ان علاقوں میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مریدین زیادہ ہیں۔ احناف اور اہل حدیث افراد میں بہترین طریق پر مسائل میں گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ اور ہر دو خیال کے آدمی یک جا نماز وغیرہ پڑھ لیا کرتے تھے۔ تھوڑے عرصہ سے ایک قلمی فتویٰ سید عطاء اللہ شاہ صاحب کا کسی صاحب نے منگوایا ہے۔ جس سے حالات بدل گئے ہیں۔ وہ فتویٰ جناب کی خدمت میں ارسال کیا جاتا ہے۔ اس کو اخبار میں مع جواب الجواب درج فرما کر ہمیں مشکور فرمائیں :-

" از امرتسر

عزیزی مقبول احمد وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔ عزیز من آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہندوستان میں خواجہ معین الدین چشتیؒ اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور حضرت مخدوم و مجدد شیخ احمد سرہندیؒ اور خواجہ نظام الدین اولیاؒ اور حضرت بابا شیخ فرید شکر گنجؒ اور حضرت داتا گنج بخشؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور شاہ عبدالغنیؒ، شاہ محمد اسحاقؒ شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ اور بیرون ہند کے تمام اکابرامت سب کے سب مقلد ہی گذرے ہیں۔

ان حضرات کے علم کا اندازہ لگانے والے آج دنیا میں ناپید ہیں۔ چہ جائیکہ ایسا علم رکھنے والے موجود ہوں۔ میں بیچارہ کیا حیثیت رکھتا ہوں اور آپ کی بھی کیا حیثیت ہے۔ ہمارے لئے تقلید کے سوا چارہ ہی نہیں۔ ہاں جو شخص ان تمام بزرگان دین سے زیادہ علم رکھتا ہو اسکے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ساری دنیا کے تمام مسلمان بھی مقلد ہیں اور میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو شخص غیر مقلد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ غلط بیان کرتا ہے وہ مقلد ہے۔ فرق اتنا ہے کہ ہم امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں جن کی دنیا بھر میں اکثریت ہے اور کچھ حضرت امام شافعیؒ کے اور کچھ حضرت امام مالکؒ کے اور کچھ حضرت امام احمد حنبلؒ کے۔ [illegible] بزرگ یا مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقلد ہونگے۔ یا مولانا ابراہیم سیالکوٹی کے مقلد ہونگے یا دہلی کے کسی اور مولانا صاحب کے مقلد ہونگے۔ فاتحہ امام کے پیچھے تمام حنفیہ نہیں پڑھتے میں بھی نہیں پڑھتا۔ والسلام!

دعاگو سید عطاء اللہ شاہ بخاری

جواب ان بزرگوں کے حالات جو ان کی تصنیفات سے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ تو صریح عدم تقلید کی شہادت دیتے ہیں۔ ہم ایک دو مثالیں پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم نے کتاب حجۃ اللہ میں تقلید کی بابت صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ تین سو سال تک اس کا وجود نہ تھا۔ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب تنویر العینین میں تقلید کی صاف تردید کی ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کے اقوال بھی تفسیر عزیزی میں تقلید کے خلاف ملتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ان حضرات کو تبحر عالم مان کر بھی مقلد کہہ کر ان کی توہین کیوں کی جاتی ہے۔ کیونکہ مقلد تو ایسا ادنیٰ درجہ ہے کہ بقول صاحب مسلم الثبوت (اصول فقہ کی مستند کتاب) مقلد کو اجماع میں بھی دخل نہیں ہے جیسے کافر کو دخل نہیں۔ یہ الفاظ ہمارے نہیں۔ بلکہ صاحب مسلم الثبوت کے ہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب مذکور

پھر جو مسئلہ تین سو سال تک یعنی خیر القرون سے دو سو سال بعد بھی رائج نہ ہوا ہو اس کو شریعت کا مسئلہ بتانا کمالیشاً زور آوری ہے۔ اسی لئے مولانا عبدالحی صاحب نے فتاویٰ لکھنوی میں لکھا ہے کہ حنفی شافعی ہونا اسلامی حکم نہیں ہے۔ (فتاویٰ لکھنوی جلد اول صفحہ ۲۳۵)

ہاں یہ کہنا کہ اکثریت دنیا میں حنفیوں کی ہے [illegible] دعویٰ ثبوت طلب ہے۔ عرب جو دنیائے اسلام کا مرکز ہے وہاں تو حنفیوں کی بہت قلت ہے، دوسری جگہ کا شمار مدعی صاحب پیش کریں۔ ہاں اس موقع پر یہ بات ظاہر کرنے سے بھی ہم نہیں رک سکتے کہ ان حنفیوں کی بے شک کثرت ہے جن کو خود شاہ صاحب گمراہ جانتے اور کہتے ہونگے یعنی قبروں کے پجاری، مجاور، قوال اور قوالی کے سننے والے، طبلہ سارنگی بجانے والے، مجالس میلاد میں سروقد کھڑے ہو جانے والے ایام محرم میں تعزیہ بنانے والے، گلوں میں سیلی ڈالنے والے، بیوی کی صحنک کرنے والے، بغداد کی طرف نماز کے بعد گیارہ قدم مارنے والے، یا علی یا حسین کا وظیفہ پڑھنے والے۔ جن کا پورا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے یوں کھینچا ہے ؎

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
جھکے آگ کو بہر سجدہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ہاں ایسے حنفیوں کی بھی کثرت ہے۔ اور ان کو شاہ صاحب خوب جانتے ہیں جن کا یہ وظیفہ ہے ؎

بندرابن وچہ گئوواں چرائے
لنکا دے وچہ ناد بجائے
عبداللہ دے گھر جائی دا
ساہتوں کی [illegible] دا

ہاں ان مقلدوں کی بھی کثرت ہے جن کا عقیدہ اس شعر میں بتا ہے (باقی صفحہ [illegible])

فتاویٰ

س ۱۳۶ } جمعہ کے بعد دو رکعت سنت ادا کرنی چاہئے یا چار رکعت۔ نیز اگر جمعہ کی پہلی چار سنتیں رہ جائیں تو بعد نماز جمعہ پڑھی جاویں یا نہ؟

(سائل خریدار نمبر ۱۲۲۹۵)

ج ۱۳۶ } قبل جمعہ سنن کی تعداد کسی صحیح روایت میں نہیں آئی۔ تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعتیں ضرور پڑھنی چاہئیں۔ فرضوں کے بعد دو اور چار رکعات (ہر دو طرح) مروی ہیں۔

ابوداؤد میں ہے :- کان ابن عمر رضی اللہ عنہ یطیل الصلوٰۃ قبل الجمعۃ ویصلے بعدھا رکعتین فی بیتہ ویحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذالک۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ سے قبل لمبی نماز پڑھتے اور بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے اور بیان فرماتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔" صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً راوی ہیں۔ اذا صلیتم بعد الجمعۃ فصلوا اربعًا فان عجل بک شئی فصل رکعتین فی المسجد ورکعتین اذا رجعت۔ یعنی فرمایا کہ جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھا کرو۔ اگر کسی وجہ سے جلدی ہو تو دو مسجد میں پڑھ لیا کرو اور دو رکعتیں واپسی کے بعد پڑھ لو۔ اوسط طبرانی میں روایت ہے :-

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الجمعۃ رکعتین وبعدھا رکعتین (تلخیص) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔

س ۱۳۷ } لیلۃ المبارکہ کے بارے میں جو کچھ کہا ہے فیھا یکتب کل مولود فی ھذہ السنۃ وفیھا یکتب کل ھالک فی ھذہ السنۃ الخ کہ کاتب تقدیر فرشتے لکھتے ہیں تو مرتب [illegible] اس بارے میں ہے۔ لہٰذا کیا حکم ہے؟

(سائل غلام محمد از سری نگر)

ج ۱۳۷ } قرآن پاک میں لیلہ مبارکہ کے ذکر میں ارشاد ہے۔ فیھا یفرق کل امر حکیم امرًا من عندنا الایۃ۔ یعنی جو کچھ ہوتا ہے ہماری طرف سے ہوتا ہے۔ جو الفاظ آپ نے لکھے ہیں قطع نظر اس سے کہ وہ صحیح ہیں یا غیر صحیح ان کا یہی مطلب ہے۔ در صورت صحیح الفاظ ان کے جاننے کے جو کچھ لکھتے ہیں بحکم الٰہی لکھتے ہیں جیسے قلم کو حکم ہوا تھا اکتب۔ قول فیصل یہ ہے کہ یہ تفسیری روایات ہیں جو صحت کو نہیں پہنچتیں۔ واللہ اعلم۔

س ۱۳۸ } ایک قبر پرست کہتا ہے کہ میں ہر وقت ندا، استعانت کرونگا۔ مجھے قرآن کریم امر کرتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا۔ (سائل مذکور)

ج ۱۳۸ } یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ مخصوص ہے۔ جیسے حکم آیۃ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول الایۃ۔ مسلمانو! اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز پر بلند نہ کرو۔

س ۱۳۹ } حدیث نبوی میں وارد ہوا ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ۔ دوسری حدیث میں آیا ہے ان کے بچے ذریت جہنم میں ان کے ساتھ ہونگی۔ لہٰذا کیا جواب ہے؟

ج ۱۳۹ } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ سوال ہوا کہ مشرکین کے بچے کہاں ہونگے آپ نے فرمایا جنت میں (مشکوٰۃ) اور قرآن مجید اس کی تائید کرتا ہے۔ انا اعتدنا جھنم للکافرین نزلا۔ ہم نے کافروں کے لئے جہنم تیار کیا ہے۔ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ الایۃ۔ یعنی اللہ ایک ذرے برابر ظلم نہیں کریگا۔ اس آیت سے ثابت ہے کہ بے گناہ کو جہنم میں نہیں ڈالا جائیگا۔ واللہ اعلم۔

س ۱۴۰ } اگر رمضان شریف میں سحری کھانے کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھیں جائز ہے تو اس کے بعد اذان فجر دیں جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۰ } اذان نماز فجر میں یہ کلمات کہنے آئے ہیں نماز تہجد میں نہیں۔

س ۱۴۱ } اگر دو یا تین عقد نکاح ایک ہی مجلس میں ہونے والے ہوں کیا خطبہ نکاح ایک ہی ادا کیا جائے یا عدد کے مطابق؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۱ } خطبہ مسنون ہے۔ ایک ہی خطبہ سے دو نکاح کا ایجاب و قبول ہو تو حرج نہیں۔ مگر خطیب نیت کرے۔ لقولہ علیہ السلام الاعمال بالنیات۔

س ۱۴۲ } اگر دو یا تین میت اکٹھے نماز جنازہ پہنچیں کیا نماز جنازہ الگ الگ ادا کیا جائے یا اکٹھے؟

(سائل غلام محمد ولد عبد الغنی از سری نگر کشمیر)

ج ۱۴۲ } کئی میتوں کا ایک ہی نماز جنازہ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء بدر کو اکٹھا کر کے نماز پڑھی تھی۔ اللہ اعلم!

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

ــہ وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

نوٹ :- سید عطاء اللہ شاہ صاحب کے حالات سے جہاں تک ہم واقف ہیں ہم اس فتوے کو ان کی طرف نسبت کرنا صحیح نہیں جانتے۔

باوجود اس کے ہم نے جواب دیا وہ اس حیثیت سے دیا کہ عام طور پر مقلد علماء کے مقولے یہی ہیں۔ رہا مسئلہ فاتحہ خلف الامام۔ سریہ نمازوں میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی ہدایہ میں موجود ہے۔ باقی جہریہ میں اختلاف ہے اس کی تحقیق مولانا عبد الحی کی کتاب امام الکلام میں مفصل ملتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت پیر بغداد شیخ عبد القادر جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین میں بھی یہ مسئلہ ملتا ہے متقدمین علماء نے بھی اس پر پوری توجہ کی ہوئی ہے امام بخاری اور جزء القراۃ بیہقی میں پوری تفصیل ملتی ہے۔ شاہ صاحب اور دیگر احباب ان کتابوں پر غور کریں اور کامل توجہ سے غور کریں۔ ان میں بلا تعصب بڑی تحقیق سے کام لیا گیا ہے۔

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ جون ۱۹۳۸ء میں ختم ہو جائیگی اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ حسب دستور سابق اپنے نام اخبار جاری رکھنا چاہیں تو از راہ عنایت قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر اصل قیمت سے ہی وضع کر کے ؏ سالانہ یا ۲؍ششماہی) ارسال کر دیں۔ اگر خریداری ہی سے انکار ہو تو اسی اخبار کو بملاحظہ اپنے نمبر پر نشان کر کے واپس بھیجدیں۔ مہلت درکار ہو (جو زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک دی جائیگی) تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ جو اصحاب پہلے مہلت حاصل کر چکے ہیں وہ مزید مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں بلکہ اپنے وعدہ کا ایفا کر کے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔

برما اور بیرون ہند کے خریدار حضرات بھی اپنی اپنی قیمتیں بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ پوسٹل آرڈر بہت جلد ارسال کر دیں۔

غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہے۔ وہ ۳۰-جون کے بعد بند کر دیا جائیگا۔ ایسے حضرات کو مہلت وغیرہ دینے کا قانون نہیں ہے۔

۶۱ - ۱۰۷ - ۱۱۵ - ۲۶۰ - ۵۵۶ - ۵۶۷ -
۶۱۰ - ۱۶۷۵ - ۲۷۸۲ - ۳۵۴۷ - ۴۳۰۶ -
۴۳۵۱ - ۴۶۰۰ - ۴۷۷۳ - ۴۹۳۳ - ۵۴۰۵
۵۴۱۹ - ۵۶۳۸ - ۶۰۶۶ - ۶۱۲۷ - ۶۲۳۹ -
۶۴۹۳ - ۶۷۸۹ - ۷۰۳۸ - ۷۰۷۷ - ۷۵۳۶ -
۷۸۷۷ - ۷۹۷۳ - ۸۴۰۸ - ۸۷۵۹ - ۹۲۵۴
۹۳۹۸ - ۹۴۲۹ - ۹۴۳۱ - ۹۴۳۸ -
۹۴۳۹ - ۹۴۵۷ - ۹۸۹۹ - ۹۹۴۹ -
۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۱۸۵ - ۱۰۲۱۶ - ۱۰۲۴۴
۱۰۳۰۷ - ۱۰۳۰۹ - ۱۰۴۰۹ - ۱۰۴۵۰ -
۱۰۹۲۸ - ۱۰۹۹۵ - ۱۰۹۹۷ - ۱۰۹۹۸۰
۱۰۹۷۹ - ۱۰۷۱۳ - ۱۰۹۳۲ - ۱۰۹۵۲
۱۰۹۹۱ - ۱۱۱۳۵ - ۱۱۱۳۷ - ۱۱۱۷۷ -
۱۱۱۸۶ - ۱۱۱۸۷ - ۱۱۲۴۵ - ۱۱۲۴۶ - ۱۱۳۱۶
۱۱۳۸۹ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۳۵ -
۱۱۶۰۳ - ۱۱۶۲۵ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۷۸۴ -
۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۶۶ - ۱۱۸۷۳ - ۱۱۸۷۴ -
۱۱۸۷۷ - ۱۱۸۸۹ - ۱۱۸۹۱ - ۱۱۹۰۶ -
۱۱۹۲۱ - ۱۲۰۳۴ - ۱۲۰۳۵ - ۱۲۰۵۱ -
۱۲۰۵۸ - ۱۲۰۶۲ - ۱۲۰۹۴ - ۱۲۱۱۴ -
۱۲۱۵۹ - ۱۲۱۷۶ - ۱۲۱۸۳ - ۱۲۱۸۶ -
۱۲۱۸۷ - ۱۲۱۹۰ - ۱۲۲۳۴ - ۱۲۲۴۴ -
۱۲۲۷۰ - ۱۲۳۲۸ - ۱۲۳۳۳ - ۱۲۳۵۰ -
۱۲۳۵۵ - ۱۲۳۵۷ - ۱۲۳۶۰ - ۱۲۳۶۹ -
۱۲۳۷۰ - ۱۲۳۷۵ - ۱۲۳۸۶ - ۱۲۳۸۸ -
۱۲۳۹۰ - ۱۲۳۹۴ - ۱۲۳۹۵ - ۱۲۳۹۷ -
۱۲۳۹۸ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۰۰ - ۱۲۴۰۱ -
۱۲۴۲۳ - ۱۲۴۴۱ - ۱۲۴۴۸ - ۱۲۴۶۱ -
۱۲۴۶۶ - ۱۲۴۶۷ - ۱۲۴۷۲ - ۱۲۴۷۳ -
۱۲۴۷۴ - ۱۲۴۸۱ - ۱۲۴۹۹ - ۱۲۵۳۱ -
۱۲۵۳۲ - ۱۲۵۳۳

نوٹ اگر کسی صاحب کو اپنے حساب میں شک و شبہ ہو تو ۲۹ جون تک اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۰ جون کا پرچہ کسی قسم کی اطلاع یا قیمت اخبار وصول نہ ہونے کی صورت میں وی پی بھیجا جائیگا۔

(نیاز مند منیجر اہلحدیث امرتسر)

مولانا سیالکوٹی امرتسر میں حاجی عبد الغفار مرحوم کے برادر اصغر حاجی عبید الرحمن صاحب کی سفر حج سے واپسی کی خبر سن کر مولانا سیالکوٹی ۱۸-مئی کو بغرض تعزیت امرتسر تشریف لائے۔ ادھر حاجی صاحب ممدوح بھی ۱۹-مئی کو امرتسر پہنچ گئے۔ مولانا سیالکوٹی نے ۱۹-مئی کا خطبہ جمعہ مسجد مولانا غلام علی صاحب مرحوم کٹڑہ سفید میں پڑھایا۔ بعد نماز حاجی صاحب مرحوم کا جنازہ غائب بھی پڑھایا۔ عشاء کی نماز کے بعد چوک لوہگڑہ میں وعظ فرمایا۔ ۲۰-مئی کو صبح کو حسب معمول درس دیکر نو بجے کی گاڑی سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ بسلامت روی و باز آئی ؎ (محرر دفتر)

صادق آباد ریاست بہاولپور سے ایک صاحب خیر نے دار الحدیث مدرسہ مکہ مکرمہ و مدنی دار الحدیث کیلئے ۶؍۸ روپیہ دفتر اہلحدیث امرتسر میں ارسال فرمائے ہیں۔

غریب فنڈ میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ صرف فتوئی فنڈ سے ۶؍ وصول ہوئے ہیں۔ اصحاب خیر صدقات و خیرات کرتے وقت اس فنڈ کا بھی خاص طور پر خیال رکھا کریں۔ کیونکہ اس فنڈ سے غریب اور نادار اصحاب کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے جو خود مطالعہ کر کے دوسروں کو بھی توحید و سنت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ گویا اس فنڈ کی امداد کرنا درحقیقت توحید و سنت کی تبلیغ میں امداد کرنا ہے۔ پس ناظرین اس فنڈ کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی ضلع علیگڑھ تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۲-مئی کو بعد نماز جمعہ حاجی عبد الغفار صاحب دہلوی کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ۔

آرہ میں صوبائی اہل حدیث لیگ کا قیام جنرل سکرٹری اہل حدیث لیگ آرہ کی دعوت پر شہر و ضلع آرہ و صوبہ بہار کے اکثر اضلاع کے تقریباً ۸۰ نمائندگان و ممبران آل انڈیا اہل حدیث لیگ کی مجلس شوریٰ بتاریخ ۱۴-اپریل ۱۹۳۹ء مدرسہ انوار احمدیہ میں زیر صدارت جناب مولانا حاجی عبد المجید صاحب زمیندار دولت پور منعقد ہوئی۔ اور باتفاق رائے اہل حدیث لیگ صوبہ بہار کی تشکیل عمل میں آئی۔ مولانا عبد الوہاب صاحب مہتمم مدرسہ دار العلوم انوار احمدیہ و میونسپل کمشنر آرہ صدر اور مولوی عبد الغفور صاحب فاضل رحمانیہ عظیم آبادی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے۔

اہل حدیث لیگ صوبہ بہار کے اجلاس کی تیاریاں بلند پیمانہ پر شروع ہو گئی ہیں۔ تاریخوں کا اعلان عنقریب ہوگا۔ نیاز مند عبد الغفور فاضل رحمانیہ عظیم آبادی جنرل سیکرٹری بہار صوبائی اہل حدیث لیگ آرہ۔

(مہربانی اشاعت شکریہ مسئول)

ملکی مطلع

لکھنؤ میں کربلا ہے؟

لکھنؤ کے شیعہ سنی فساد کو شیعہ اخبارات بہت بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ سول نافرمانی کرکے جیل میں جانے والے شیعوں کو امام حسین کے ابتلاء سے تشبیہ دیکر مجاہدین کا لقب دیتے ہیں۔ کانگرسی وزارت کو یزیدی حکومت سے مشابہ بتاتے ہیں۔ غرض اس نزاع کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں کہ گویا جنگ بدر اور جنگ خندق (جن میں آیندہ ترقی اسلام مضمر تھی) کی طرح یہ بھی بہت بڑا معرکہ ہے۔

ہم اس سے تو روک نہیں سکتے کہ شیعہ اصحاب اس نزاع کو جس نام سے چاہیں موسوم کریں۔ ہاں اتنا پوچھنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ آپ لوگ جن بزرگوں کے نام لیوا ہیں انہوں نے بھی اُس زمانے میں حکومت کی نافرمانی کرکے تبرا پڑھنا شروع کیا تھا جس طرح آپ لوگوں نے کیا ہے:

کتب شیعہ میں ہم یہ مضمون صریح پاتے ہیں کہ بجائے تبرا اور دشنام دہی کے ائمہ اہل بیت خلفاء سے محبت رکھنے کی ہدایت فرماتے تھے اور صاف کہتے تھے کہ ابوبکر الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق من لم یصدقہ فلا صدقہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ ۔ (کشف الغمہ) یعنی جو شخص ابوبکر کو صدیق نہ سمجھے خدا اسکو دین و دنیا میں صادق نہ ٹھیرائیگا

یہ بحث بڑی طویل الذیل ہے اس لئے ہم اس میں پڑنا نہیں چاہتے۔ کل شیعہ برادری سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر کانگرسی حکومت بھی بقول آپ کے یزیدی حکومت ہے تو آپ بھی اس کے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو شیعوں نے خلافت یزیدیہ کے ساتھ کیا تھا۔ تبرا بازی کرکے ہمیں کس روایت سے دکھائیں کہ اس زمانے کے شیعوں نے یزیدی حکومت کی نافرمانی کرکے جیل خانے بھرے تھے یا سر تسلیم خم کیا تھا۔ پھر آپ کیوں نئے یہ سول نافرمانی شروع کرکے اپنے لئے مصائب کا دروازہ کیوں کھول رکھا ہے۔ - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - -

حالانکہ شیعہ مذہب میں ایک ایسا حکم بھی ہے جس پر عمل کرکے ہر ایک ظالم کے مقابلے میں چین سے زندگی گذار سکتے ہیں۔ وہ ہے مسئلہ تقیہ۔ جس کی تعریف میں یہ الفاظ موجود ہیں:-

تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ (کلینی)

یعنی دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے شیعہ حضرات اپنے مسئلہ تقیہ پر عمل کریں تو آج انکو ہر طرح کی راحت مل سکتی ہے۔ اس لئے ہمارا مشورہ ہے کہ اصحاب شیعہ سول نافرمانی کرکے اپنے مذہب کی مخالفت نہ کریں اس سے دین و دنیا میں انکو نقصان ہوگا۔ —— ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ نزاع جسکو جرائد شیعہ مذہبی جنگ مقدس کے نام سے موسوم کرتے ہیں کہاں تک طول کھینچے گی اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ شیعہ حضرات یوپی کی کانگرسی حکومت کو یزیدی حکومت کہکر اس نزاع کے انجام کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ جس طرح یزیدی حکومت کے سامنے اعیان شیعہ مغلوب ہوگئے تھے اسی طرح یوپی کی کانگرسی حکومت کے مقابلہ میں بھی ان کا انجام ویسا ہی ہوگا۔ یہ نتیجہ ہم کسی الہام یا اپنے فہم سے نہیں بتاتے بلکہ ان کی تشبیہ سے استنباط کرتے ہیں۔ خدا کو معلوم ہے کہ ہمیں اس نزاع سے سخت صدمہ ہے۔ اس کی مثال ہمیں تاریخ اسلام میں کہیں نہیں ملتی۔ اس میں شک نہیں کہ شیعوں نے خلافت عباسیہ کے زمانے میں کبھی کبھی علم بغاوت بلند کیا۔ جس میں وہ گاہے کامیاب ہوئے اور گاہے ناکام رہے۔ مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ بغاوت یا مقابلہ ایک بڑے مقصد یعنی ملک گیری کے لئے تھا اور یہ مقابلہ اس کے لحاظ سے کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق ہے۔

اظہار تعجب گذشتہ ایام میں کانگرس اور مسلم لیگ کی مفاہمت کے سلسلہ میں مسٹر جناح (صدر مسلم لیگ) کی طرف سے اس کو بنیادی شرط ظاہر کیا گیا تھا کہ کانگرس مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرے مگر مقام تعجب ہے کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں لڑ رہی ہیں، مسلم لیگ اور اس کے صدر صاحب ایسے خاموش ہیں گویا ان کو خبر ہی نہیں۔ حالانکہ نص قرآن میں صریح حکم ہے:-

اِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۔ یعنی مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر آپس میں لڑ پڑیں تو دوسرے مسلمان ان میں صلح کرادیں۔

کس قدر غفلت ہے کہ مسلم لیگ اور اس کے صدر محترم اس نزاع میں کسی قسم کا دخل نہیں دیتے یا ہمیں اس کا علم نہیں۔

دوسرا تعجب یہ ہے کہ ہمارے ملک میں کئی حضرات ایسے معزز لقب سے ملقب ہیں جو ان کی بھاری ذمہ داری بتاتا ہے۔ کوئی "امیر شریعت" ہے اور کوئی "امیر ملت"۔ لیکن ہمارے تعجب کی کوئی حد نہیں کہ یہ حضرات بھی اس موقع پر خاموش ہیں۔ معلوم نہیں کہ اس میں دخل دینا اپنا فرض نہیں سمجھتے یا اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتے کہ دخل دیکر کامیاب ہوسکیں۔ ہمارا مشورہ ہے کہ ان دونوں صورتوں میں ان حضرات کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس عہدہ سے سبکدوش فرمائیں۔ ورنہ عام مسلمین کو یہ حق ہوگا کہ وہ ان حضرات کے حق میں یہ شعر پڑھیں ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

اخیر میں ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ابنائے اسلام کو سمجھ دے کہ وہ وحدت قومی کا خیال رکھا کریں۔

فلسطین گول میز کانفرنس

ناظرین آگاہ ہونگے کہ ہم نے فلسطین گول میز کانفرنس کی بابت یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ [illegible] نہیں ہوگی بلکہ اس کی نشستیں منعقد ہونگی چنانچہ

بہی ہوا۔ حکومت برطانیہ نے چند نئی تجاویز شائع کی ہیں۔ جن کو یہودیوں نے سختی سے ناپسند کیا ہے۔ اور عربوں کی طرف سے آج (۲۲ مئی) تک اظہار رائے نہیں ہوا۔ نئی تجویزیں یہ ہیں کہ آئندہ پانچ سال تک یہودیوں کا داخلہ ۷۵ ہزار تک محدود رہے تاکہ یہودیوں کی تعداد تناسب آبادی کے لحاظ سے ایک تہائی سے بڑھنے نہ پائے۔ اور آہستہ آہستہ آئندہ دس سال کے عرصہ میں فلسطین کو خودمختار حکومت چلانے کے قابل بنایا جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ مدت بہت زیادہ ہے اور حکومت برطانیہ کی طرف سے اتنی لمبی مدت کسی مصلحت کی بنا پر رکھی گئی ہے۔

میں اگر عربوں کا لیڈر ہوتا تو ان کو مشورہ دیتا کہ "النقد خیر من النسیۃ"۔ نقد جتنا بھی مل جائے ادھار سے بہرحال اچھا ہے۔

حکومت برطانیہ کی بڑی دور اندیشی ہے کہ وہ اس شر کے رفع کرنے پر پھر متوجہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ فلسطینی نزاع کوئی معمولی نزاع نہیں ہے بلکہ ایک دیا سلائی کا حکم رکھتی ہے۔ جس سے اہل بصیرت کے نزدیک بہت بڑی آگ بھڑک اٹھنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے حکومت برطانیہ کو چاہئے کہ فلسطین کو ذمہ داری حکومت دینے میں زیادہ تاخیر نہ کرے بلکہ جو کچھ اس نے دینا ہے بہت جلدی دیدے۔ بڑی بات یہ ہے کہ استاد بن کر خود اس کی رہنمائی کرے۔ یہ مشورہ دیکر ہم گورنمنٹ کی خدمت میں یہ شعر پیش کرتے ہیں ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن

(نوٹ) جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۱۹۳۸ء چوڑیاں میں بغرض رفع تفریق اہل حدیث گول میز کانفرنس ہوئی تھی۔ جو بظاہر ناکام رہی۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر صاحب گول میز کانفرنس ارادہ رکھتے ہیں کہ ایک دفعہ پھر کانفرنس کی جائے۔ فلسطین گول میز کانفرنس کی کامیابی قریب آ گئی ہے۔ اس سے یہ امید رکھنا کہ آخر ہم بھی کامیاب ہونگے کچھ نامناسب نہیں ہے۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ

عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

جمعیۃ ہذا جب سے قائم ہوئی ہے۔ اپنی بساط کے مطابق کارکنان جمعیۃ تبلیغ توحید و سنت میں پوری جد و جہد سے کام لے رہے ہیں۔ تحریراً و تقریراً جمعیۃ اپنی بساط سے زیادہ کام کر رہی ہے۔

ماہ اپریل میں ۱۱۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو مراتی وال ضلع سیالکوٹ میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سیالکوٹی صدر جمعیۃ، مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی اور مولوی محمد عمر صاحب واعظ جالندھری تشریف لے گئے۔ خاکسار بھی ہمراہ تھا۔ ایک رات اور دن توحید خالص پر مبسوط اور مؤثر تقریریں ہوئیں موضع مذکور میں توحید و سنت کا علم لہرا رہا تھا۔ اور تمام لوگ جمعیۃ تبلیغ کی ترقی کی دعائیں کرتے تھے اور جناب صدر کے مشکور تھے کہ ان کی تبلیغ سے اہل گاؤں کو توحید و سنت کی راہ نصیب ہوئی۔ مولانا صاحب کی تحریک سے وہاں مسجد بھی تعمیر ہو چکی ہے۔ اس جلسہ میں بھی چندہ ہوا۔

۱۵-۱۶۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو جہلم جلسہ ہوا۔ جناب صدر اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری شریک ہوئے خاکسار بھی پہنچا۔ اراکین جمعیۃ کی تبلیغی خدمات کو دیکھ کر جہلم کی مقامی انجمن نے جمعیۃ ہذا سے الحاق کر لیا اس کے بعد ۱۹۔ مئی کو حضرت مولانا سیالکوٹی امرتسر تشریف لائے اور لوگوں کے اصرار پر آپ نے چوک لونگمنڈہ امرتسر میں تقریباً پونے دو گھنٹے عالمانہ تقریر فرمائی اور ہندو مسلمان کے سامنے خالص اسلامی توحید پیش کی۔ اور جمعیۃ ہذا کے ماتحت ایک نئی سکیم جاری کرنے کے لئے تجویز پیش کی۔ حاضرین نے شمولیت کا وعدہ کیا۔

آئندہ ہفتہ | مورخہ ۲۳۔ مئی کو حضرت مولانا صدر، منشی محمد اللہ معمار امرتسری۔ مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی اور خاکسار بغرض تبلیغ پشاور جا رہے ہیں انشاء اللہ! میر پور اور کوٹلی میں جلسے ہونگے۔ میر پور میں مرزائیوں سے مناظرہ بھی ہوگا۔ نیز اجاب

اجاب توجہ کریں | باوجودیکہ جمعیۃ کی طرف سے بساط سے زیادہ دینی خدمات انجام دی جا رہی ہیں مگر احباب کی توجہ اس کی اعانت کی طرف بہت کم ہے۔ احباب اہل حدیث خصوصاً و دیگر احباب بالعموم اس کارکن جماعت کا ہاتھ بٹاویں تاکہ توحید و سنت کا کام بطریق احسن انجام پا سکے۔

معذرت | شروع مارچ سے اپریل کے وسط تک پیہم سفر کے باعث جناب صدر اور خاکسار فارغ نہیں رہے۔ اس کے بعد جناب صدر کی طبیعت علیل ہو گئی بدیں وجہ رسالہ تبلیغ ماہ گذشتہ مرتب نہیں ہو سکا خدا نے توفیق دی تو ہر دو نمبر یکجا شائع ہونگے۔ انشاء اللہ! (خاکسار محمد عبد اللہ ثانی امرتسر محلہ قصاب کھٹیکاں)

فی ایکڑ ایک ہزار روپے آمدنی

لائلپور کی زراعتی فارم میں جو تجربات کئے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً ہر ایک زمیندار گنے کی فصل سے فی ایکڑ ایک ہزار روپے کی آمدنی حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ اصلاح شدہ بیج کی کاشت شروع کر دے۔

مذکورہ بالا فارم میں گنے کی اصلاح شدہ قسمیں سی۔ او ۲۸۵ - ۳۱۲ - ۳۳۱ اور ۴۲۱ کاشت کی گئی تھیں تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ ان میں سے کتنا گڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ ان قسموں میں سے فی ایکڑ بالترتیب ۲۲۲.۲۸ - ۱۶۶.۵۵ - ۱۴۲.۱۸ اور ۱۵۹.۱۰ من گڑ حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہئے کہ فارم میں ان قسموں سے گڑ کی پیداوار فی ایکڑ اوسطاً ۱۴۸ من ہے۔ اس گڑ کو ساڑھے سات روپے فی من کے حساب سے فروخت کیا گیا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ زمیندار دوں کو فی ایکڑ کل آمدنی ۱۱۱۰ روپے ہو سکتی ہے۔

(لاہور ۱۹۔ مئی ۱۹۳۹ء)

موذنین کی رائیں

محترم منیجر صاحب!
السلام علیکم - میں نے آپ کے سرمہ اکسیر العین کا استعمال ایک ماہ کیا - جس سے مجھے کافی فائدہ ہوا - امید ہے کچھ عرصہ استعمال کرنے سے تمام تکالیف رفع ہو جائینگی - اس لئے ایک شیشی اکسیر العین بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ احقر وزیر ضیاء الاکرام خلف بابو نور الٰہی خان صاحب بی - اے - پی - ای - ایس سرکی دروازہ پشاور

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

وھند جالا پھولا - ڈھلکہ - خارش - سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے - ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں - بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی امراض سے بچاتا ہے - منگوا کر فائدہ اٹھائیں - قیمت فی شیشی ایک روپیہ
منگوانے کا پتہ :- کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ - امرتسر

جناب من تسلیم! بندہ نے دو شیشیاں سرمہ اکسیر العین کی آپ سے منگوائی تھیں - جو میں نے اور میرے عیال نے استعمال کیں - واقعی سرمہ مذکور ضعف بصارت کے لئے تیر بہدف ثابت ہوا ہے ۔
بابو عبد العزیز بی - اے کورٹ سب انسپکٹر ریاست بھوپال

مولانا نصر اللہ خان صاحب عزیز بی - اے مالک اخبار زمزم لاہور سابق ایڈیٹر اخبار مدینہ تحریر فرماتے ہیں کہ :-
سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ استعمال کیا - بہت مفید ثابت ہوا میرا تجربہ ہے کہ یہ سرمہ آنکھوں کی تکان، سوزش اور کمزوری کو دور کرتا ہے اور تھوڑے سے دنوں کے استعمال ہی سے انسان فائدہ محسوس کرنے لگتا ہے
۲۳ - فروری
اخبار زمزم لاہور

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں - خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے - ابتدائی سل و دق - دمہ - کھانسی - ریزش - کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے - چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے - مرد - عورت - بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے - ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے - ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے - ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۶/ - آدھ پاؤ ۱۲/ - پاؤ بھر ۱۲ مع محصول ڈاک - ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا - اہالی برما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر نہیں ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب عبد الستار صاحب بمبئی - دو مرتبہ میں نے چار چھٹانک مومیائی منگایا تھا بے حد مفید پایا - ایک چھٹانک پیر محمد صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔
جناب حکیم احمد میاں عبد اللہ میاں کچھے - چار پانچ دفعہ آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکا ہوں بہت قابل تعریف پایا - اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں " (۸ مئی)
جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادہ پور - متعدد مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں - آپ کی مومیائی میں مسیحائی اثر ہے - میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسی کم قیمت ہو کر یہ دوا جو اثر رکھتی ہے یہ صرف خدا کی مہربانی ہے -
(۱۵ - مئی ۱۹۳۵ء)
ملنے کا پتہ :- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۴۸۶)

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم کے رسالہ اشاعۃ السنہ کا فائل

مولانا مرحوم کے رسالہ "اشاعۃ السنہ" کے بہت سے فائل ہمارے پاس موجود ہیں - جن اصحاب کو اس رسالہ کے جس پرچہ کی ضرورت ہو - اس کا نمبر اور جلد کا نمبر بھیج کر منگا لیں - بعض جلدیں بارہ نمبر کی اور بعض اس سے کم نمبروں کی ہیں - اور ہر جلد مضمون کے لحاظ سے ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے - ہر جلد کی قیمت ۲ / فی نمبر کے حساب سے ہوگی - علاوہ محصول ڈاک

عصاء موسیٰ

مصنفہ مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم

مصنف موصوف شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رفیق کار تھے - جس وقت مرزا آنجہانی نے امام وقت، مجدد اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مصنف موصوف مرزا سے علیحدہ ہو گئے اور اسکے دعاوی جو جھوٹ، فریب اور دھوکہ پر مبنی تھے ان کو واضح کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی ہے - تردید مرزائیت کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے - تقطیع بڑی - ضخامت ۴۴۴ صفحات - قیمت ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ :- عبد العزیز تاجر کتب کشمیری بازار - لاہور (پنجاب)

انگریزی سیکھنے والوں کو خوشخبری

اگر آپ انگریزی زبان بغیر استاد کے سیکھنا چاہتے ہیں تو جدید انگلش ٹیچر منگوائیں - اس میں انگریزی زبان کے ضروری الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارت دی گئی ہے - اسکے مطالعہ سے انسان تھوڑی مدت میں انگریزی میں خط و کتابت و گفتگو کر سکتا ہے - قیمت ۱۲/ - پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

(۵۸۸)

شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ

جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت ۳/

فتح ربانی

ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ گویا کہ مرزائیت کی شکست ثابت ہوگی۔ قیمت ۶/

تعلیمات مرزا

مع جواب الجواب۔ قادیانیت کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہوگیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہوگئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۱۲/

فیصلہ مرزا

عربی و اردو۔ اس رسالہ میں "آخری فیصلہ" والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے ایک زبردست حربہ ہے۔ ضرور منگوائیے۔ قیمت ۲/

ایضاً۔ بزبان انگریزی۔ قیمت ۵/

بہاء اللہ اور مرزا

اس رسالہ میں ہر دو مدعیان (شیخ بہاء اللہ اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب شیخ ایرانی سے مستفیض ... قیمت ۶/

علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قیمت ۶/

عجائبات مرزا

یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۳/

محمد قادیانی

مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بعینہٖ مثیل ہوں جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ انکے اپنے اقوال سے ان کے اس دعوےٰ محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

نوٹ مندرجہ بالا کتب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب (فاتح قادیان) کی تصانیف ہیں۔

(تصانیف دیگر مصنفین)

شہادت القرآن

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے۔ جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعوے (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲/ حصہ دوم ۸/۔ مکمل دو روپے۔

الخبر الصحیح

مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس رسالہ میں حضرت مسیح کی قبر شریف پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی ہے۔ یاد رہے کہ قادیانی حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں بتاتے ہیں۔ قیمت ۲/

المسیح الموعود

مصنفہ مولوی محمد عثمان صاحب نصیرآبادی۔ حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت کے نزول فرمانا دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کرکے مخالفین کے اعتراضات کو عقلاً نقلاً غلط ثابت کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ غرضیکہ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت ۸/

کاویہ علی الغاویہ

حصہ اول۔ مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی متن پر بڑی سیر کن بحث کی۔ طرز تحریر نہایت موثر اور دلکش ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت عہ/

ایضاً حصہ دوم

جس میں تمام جھوٹے مدعیان نبوت کا مفصل حال دلچسپ پہلو میں مذکور ہے۔ جس کا مطالعہ ناظر کو ان کے تمام حالات آشکارا کر دیتا ہے۔ قیمت ۱۲/

محمدیہ پاکٹ بک مجلد

مؤلفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ اس پاکٹ بک کی خوبی کے لئے اس کے مصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ مختصر یہ کہ اسے پڑھ کر ایک معمولی اردو خوان بھی ہر بڑے سے بڑے مرزائی کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا۔ دوسرا اڈیشن مع اضافہ کے شائع ہوا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت بجائے ... کے ...

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل

از منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب و غریب مغالطات، الہامات اور متناقض و متخالف بیانات کا انکشاف کرکے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۲/

عالم کباب مرزا

مرزا صاحب کے مشہور الہام "عالم کباب" پر جدید انداز میں تبصرہ کرکے مرزا صاحب کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۱/

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۳۱

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفٰے بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ - شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ، ، ۸ ے

عام خریداران سے ، ، ۵ عہ

، ، ، ششماہی ۲ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۳ - ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۲ - جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۹۱)

فہرست مضامین

نعت شریف

(از جناب ابو الحافق محمد نجیب اللہ صاحب نشتر اوزیری گورکھپوری)

رہوں یارب جہاں میں حشر تک شیدا محمد کا — قیامت میں اٹھوں پڑھتا ہوا کلمہ محمد کا

ہوئی کافور ظلمت کفر کی اس بزم دنیا سے — ہوا جس وقت نور افشاں رخ زیبا محمد کا

نظر غیروں پہ کب اسکی پڑے بزم حسیناں میں — نظر اک بار جس کو آگیا جلوہ محمد کا

رسالت کی ہوئی تکمیل اس ذات مقدس سے — ہے قرآں اس پہ شاہد بڑھ گیا رتبہ محمد کا

جہان کفر میں اک اضطرابی ہو گئی پیدا — پئے تبلیغ ایماں جب بجا ڈنکا محمد کا

وہ دل پھر دل نہیں جس میں نہ ہو الفت محمد کی — وہ سر بیکار ہے جس میں نہ ہو سودا محمد کا

دیار قلب کی روشن شب دیجور ہو جائے — تصور میں جو آجائے رخ زیبا محمد کا

اگر خواہش تری ہے تجھ سے ہو مولا ترا راضی — پکڑ لے صدق دل سے اسوۂ حسنیٰ محمد کا

بنالے اپنا دستور العمل قرآن و سنت کو — چلا جا بیدھڑک جنت میں ہے وعدہ محمد کا

شفاعت چاہتا ہے نشتر کر نعت محمد کا

تو ہو جا جان و دل سے عاشق و شیدا محمد کا

انتخاب الاخبار

(۲۹- مئی ۳۹ء)

—— امرتسر کی موسمی حالت آج کل عجیب قسم کی ہے۔ دن بھر لو چلتی رہتی ہے اور رات کو پچھلے پہر خاصی خنکی ہو جاتی ہے۔

—— مسلمانان امرتسر کی طرف سے مشترکہ طور پر کئی ایک جلسے ہو چکے ہیں کہ چونکہ شہر میں مسلمانوں کی آبادی نصف سے زیادہ ہے اس لئے بلدیہ کی ملازمتوں میں بجائے چالیس فیصدی کے انچاس فیصدی حقوق دیئے جائیں۔ اس سلسلہ میں ایک وفد صاحب ضلع سے ملا۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ تمام اقوام آپس میں مناسب سمجھوتہ کر لیں۔ —— پست اقوام کے نمائندہ مسٹر سندر داس میونسپل کمشنر نے بھی میونسپل کمیٹی امرتسر کو نوٹس دیا ہے کہ ملازمین بلدیہ میں پست اقوام کو بیس فیصدی حقوق دیئے جائیں۔

—— حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر کی سفارش منظور کر لی ہے کہ خاکروبوں کے مندرجہ ذیل مطالبات منظور کر لئے جائیں :- (۱) ملازمت مستقل (۲) پراویڈنٹ فنڈ۔ (۳) سال میں ایک ماہ کی رخصت با تنخواہ۔

—— گذشتہ ہفتہ جس ڈاکو نے امرتسر کے ایک ہوٹل میں ایک ہندو نابالغ لڑکے کو قتل کیا تھا۔ وہ لاہور میں گرفتار ہو گیا ہے۔ وہ قبل ازیں اس قسم کی پہلے بھی کئی وارداتوں کا مرتکب ہو چکا ہے۔

—— لاہور۔ خاکروبوں کے مطالبات منظور ہو جانے پر انہوں نے دو روز کے بعد ہڑتال ترک کر دی

—— ایڈمنسٹریٹر لاہور نے بلدیہ لاہور کے میونسپل استادوں میں سے ۲۴۰ کو نوٹس دیا ہے کہ وہ اپنی موجودہ تنخواہوں میں تخفیف منظور کریں۔ ورنہ سبکدوش ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں استادوں کی طرف سے گفت و شنید ہو رہی ہے۔

—— حیدرآباد شورش کے پچھلے رہبر مہاشہ کرشن مالک اخبار پرتاپ ۲۸ مئی کو حیدرآباد ستیہ گرہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ غالباً ۵ جون ستیہ گرہ کریں گے۔

—— لاہور میں کسانوں کے خلاف قانون مظاہرے کرنے کی میعاد ختم ہو گئی تھی۔ حکومت نے مزید توسیع کر دی ہے۔ کسانوں کی جماعتیں بھی خلاف ورزی کرنے بدستور آ رہی ہیں۔

—— لاہور خبر ملی ہے کہ سید حبیب صاحب و ایڈیٹر اخبار "منشور" افغانستان کے خلاف ایک مضمون شائع کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

تفسیر بالرائے

اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ اُردو میں کئی ایک ایسی تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں مثلاً "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری، چکڑالوی، مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ اسلئے کتاب ہذا قابل دید و شنید ہے۔ قیمت ۱۰/ محصول ڈاک ۲/ پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

۲۹ جون سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ ورنہ ۳۰- جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ ناظرین کرام مطلع رہیں۔　(منیجر اہلحدیث)

—— حکومت پنجاب نے صوبہ کی تمام اخباروں کو متنبہ کر دیا ہے کہ حیدرآباد کے خلاف خبریں اور مضامین شائع کرنے سے پرہیز کیا جاوے۔

—— حکومت پنجاب نے حصار کے قحط زدگان کی امداد کے لئے مزید پانچ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے حکومت یوپی نے بھی اس غرض کیلئے دس ہزار روپیہ بھیجا ہے۔

—— شملہ میں ہندوستان کے تمام صوبائی وزراء اعظموں کی کانفرنس ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمیں فرقہ پرست اخبارات پر ضبط رکھنے کے لئے کوئی اہم فیصلہ کیا گیا ہے۔

—— شیعوں کی طرف سے لکھنو میں تبرا بازی شروع ہے۔ شیعہ سنی مفاہمت کرانے کے لئے طرفین کے معززین غور کر رہے ہیں۔

—— حکومت برطانیہ نے مولانا حسرت موہانی کو جو آجکل انگلستان میں ہیں روس جانے کی اجازت دیدی ہے۔ مولانا دیگر اسلامی ممالک کی سیر کرتے ہوئے ہندوستان واپس آئینگے۔

—— حکومت مصر نے زہریلی گیس سے بچنے کیلئے ایک سو بیس تہ خانے ۳۲ مقامات پر بنانے منظور کئے ہیں۔ جن میں سے دس تیار ہو چکے ہیں۔

—— کراچی کی ایک سولہ سالہ ہندو لڑکی موہنی نے اپنی خوشی سے وزیر اعظم ریاست خیرپور کے صاحبزادہ محمد عالم سے شادی کر لی تھی۔ مگر ہندوؤں نے شورش کر کے محمد عالم کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ جوڈیشنل کمشنر سندھ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ لڑکی نابالغ ہے اس لئے وہ بالغ ہونے تک ہندوؤں کے پاس رہے معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ مئی کو وہ دوبارہ ہندو ہو گئی ہے

حاجی سرفراز علی صاحب بمبئی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۱- مارچ کو مغل لائن کا اسلامی جہاز ۹ ۳۴ حاجی لیکر بمبئی پہنچا۔ مسافروں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جدہ سے بمبئی ۱۳ دن میں پہنچا۔ دیگر واقعات کے علاوہ ایک دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ ایک حاجی صاحب نے بندرگاہ پر اترتے ہی ایک توسٹ جو کہ کرم خوردہ تھا دکھلایا اور فرمایا کہ حاجیوں کو صبح کی چائے کے ساتھ یہی توسٹ دیا جاتا ہے۔ مجھے سخت افسوس ہوا کہ توسٹ صرف کرم خوردہ ہی نہیں بلکہ کیڑوں نے توسٹ کو اچھا خاصہ اپنا گھر بنا لیا تھا۔ اور ان حاجی صاحب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاز ہی پر اس سے کپتان سے اسکی رپورٹ کر دی تھی اور کپتان نے اس توسٹ کی شکایت کو اپنی ڈائری میں درج کر لیا ہے اور اب [illegible] صاحب [illegible] کرم خوردہ توسٹ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۳- ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

نماز سیّد المرسلین

بجواب

رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

(۵)

اس سلسلہ مضمون کے چار نمبر درج ہو چکے ہیں۔ آج پانچواں درج کیا جاتا ہے۔ ہم نے اس رسالہ پر اس لئے توجہ کی ہے کہ جس طرح منکرین اسلام (عیسائی، آریہ وغیرہ) قرآن مجید کی تکذیب میں سرگرم ہیں۔ اسی طرح منکرین حدیث بھی حدیث شریف کی تردید میں کوشاں رہتے ہیں۔ جس طرح مسلم اہل حدیث ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم منکرین قرآن کو جواب دیں اسی طرح ہمارا فرض ہے کہ ہم منکرین حدیث کی بھی تسلی کریں۔ اخبار "اہلحدیث" اپنے نام کی حیثیت سے ان دونو ذمہ داریوں کو بخوبی محسوس کرتا ہے اور خدا کے فضل سے ابتدا ہی سے نباہتا آیا ہے اور آئندہ بھی نباہتا رہیگا۔ انشاء اللہ!

رسالہ زیر جواب کے مصنف (منکر حدیث) نے خلاف قاعدۂ علم مناظرہ اثبات دعویٰ پر جرح علی الخصم کو مقدم کر دیا ہے مگر وہ اس میں معذور ہے۔ کیونکہ وہ ان علوم اور قواعد کی پابندی ضروری نہیں جانتے اور شاید جانتے بھی نہیں۔ ورنہ حق یہ تھا کہ مصنف پہلے اپنا دعویٰ (ثبوت صلوٰۃ المرسلین) قرآن مجید کے کھلے الفاظ سے ثابت کرتا۔ پھر قائلین حدیث پر جس طرح چاہتا جرح کرتا۔ لیکن یہاں تو صورت حال ہی کچھ اور ہے۔ جو اس شعر میں مذکور ہے ؎

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا

ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

مصنف کی جرح کے جواب سے ہم فارغ ہو چکے ہیں آج اس کے اثبات دعویٰ پر غور کرتے ہیں۔

"(نوٹ) اگر اشاعت فنڈ میں گنجائش ہوئی تو یہ رسالہ اس فنڈ سے چھاپ کر مفت تقسیم کیا جائیگا اصحاب کرم اشاعت فنڈ پر توجہ کریں تاکہ توحید و سنت کی اشاعت ہو سکے۔"

مصنف مذکور نے اپنی نماز کے اثبات میں جتنی محنت کی ہے اتنی محنت مجنوں نے لیلیٰ عامریہ کے وصال میں بھی نہ کی ہوگی۔ اس محنت اور تلاش میں مصنف اکیلے نہیں ہیں بلکہ اس سے پہلے مولوی عبد اللہ چکڑالوی، مولوی حشمت علی مقیم دہلی، مولوی محمد رمضان ساکن گوجرانوالہ وغیرہ مدعیان کفایت قرآن عمر بھر اس دشت بیاباں میں سرگرداں رہے مگر لیلیٰ عامریہ کو نہ مل سکے۔ آخرکار ان کو یہ شعر سننا پڑا ؎

کل یدعی وصلا لیلیٰ

ولیلیٰ لا تقر لھم بذاکا[1]

حقیقت یہ ہے کہ یہ راستہ نہ صرف دشوار گزار بلکہ خاردار بھی ہے۔ مصنف کتاب نے جو محنت کی ہے وہ قابل داد ہے۔ مگر ان کی ناکامی پر افسوس ہے۔ ناظرین ان کا مضمون ان کے اصل الفاظ میں ملاحظہ فرماتے جائیں لکھتے ہیں:-

"صلوٰۃ قرآنی کے سمجھانے سے پہلے ہمیں یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام صرف حضرت محمد رسول اللہ سلام علیہ سے ہی شروع نہیں ہوا بلکہ اسلام یعنی خدا کی فرمانبرداری کا دین تمام انبیاء سلام علیہ کا دین تھا جو کہ ابتدا سے چلا آتا ہے × × جملہ نبیوں کا ایک ہی دین اسلام تھا جو بذریعہ وحی اُن کو مرحمت فرمایا گیا۔ اور یہ کہ وحی جو کل نبیوں کو دی گئی اُس میں کسی قسم کا دینی فرق نہ تھا × × × × یہ بالکل صحیح ہے کہ صلوٰۃ بھی سب کی ایک تھی۔ پس اگر ہم قرآن مجید کے اندر سے کسی ایک نبی کا قول یا فعل یا حکم غلطی اور سہو سے پاک منشاء ایزدی کے مطابق پیش کریں تو وہی کل نبیوں کا دین یعنی اسلام ماننا پڑیگا اور اس کا انکار قرآن مجید کا انکار ہوگا۔"

(صلوٰۃ المرسلین ص۲۹ و ص۳۰)

ناظرین کرام! یہ اقتباس ہمیں کسی طرح مضر نہیں۔ بلکہ ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ آگے چل کر آپ لکھتے ہیں:-

"لغت کی کتاب لسان العرب میں صلوٰۃ کے معنے قیام، رکوع، سجود، دعا، تسبیح کا مجموعہ تحریر ہیں اور ایسی ہی صلوٰۃ قرآن حکیم سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔" (صلوٰۃ المرسلین ص۳۲)

اہلحدیث مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ قرآن شریف میں انبیاء کی جو نمازیں مذکور ہیں وہی اسلامی نماز ہے

---

[1] ہر ایک وصل لیلیٰ کا دعویٰ کرتا ہے اور لیلیٰ کا معاملہ کسی سے نہیں ہے۔

[illegible] دیتے ہوئے لسان العرب (کتاب لغت) کا حوالہ دیا ہے جس میں قیام رکوع سجود اور تسبیح کے مجموعے کا نام صلوٰۃ لکھا ہے۔ مگر اس پر غور نہیں کیا کہ یہ اصطلاح جدید منقول شرعی ہے حقیقت لغویہ نہیں ہے۔ ورنہ مصنف صاحب مندرجہ ذیل آیات میں بتائیں کہ ان میں صلوٰۃ کے چار اجزا (قیام، رکوع، سجود اور قعدہ) پائے جاتے ہیں یا نہیں؟

(۱) كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ (پ ۱۸ - ع ۱۲)

(ہرایک جانور کو اپنی صلوٰۃ اور تسبیح معلوم ہے)

کیا ان جانوروں کی صلوٰۃ میں بھی قیام، رکوع، سجود وغیرہ داخل ہیں۔ ذرہ انصاف سے جواب دینا۔

(۲) مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ط۔ (مشرکوں کی صلوٰۃ بیت اللہ کے پاس سیٹیاں بجانا اور تالیاں مارنا ہے)

کیا یہ دو اجزا بھی آپ کے نزدیک صلوٰۃ میں داخل ہیں؟

بایں ہمہ یہ اقتباس ہمیں مضر نہیں ہے۔

اس سے آگے چل کر سب سے پہلے آپ نے تعداد رکعات کا بیان کیا ہے۔ یہ بھی قانون تصنیف کے خلاف ہے۔ سب سے پہلے تکبیر کا ذکر کرنا چاہئے تھا جس کو آپ نے مؤخر کر دیا ہے۔ "تعداد رکعات" کے عنوان کے ذیل میں آپ نے صلوٰۃ خوف کی آیات نقل کی ہیں جو پارہ ۵، رکوع ۱۱ میں مذکور ہیں۔ جن میں یہ ذکر ہے کہ جب تم جنگ میں مصروف ہو تو نصف فوج نماز کے واسطے امام کے ساتھ کھڑی ہو اور دوسری نصف دشمن کے مقابل سینہ سپر رہے۔ جب پہلی جماعت سجدہ کر چکے تو وہ جنگ میں مشغول ہو جائے اور دوسری جماعت نماز کے لئے آ جائے۔ ان آیات سے آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ

بحالت خوف حملہ دشمن نمازی مؤمنین اپنی پوری صلوٰۃ میں سے ایک حصہ قصر یعنی کم کر سکتے ہیں ×× صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ قصر کی ہوئی صلوٰۃ ایک رکعت کے مقابل پوری صلوٰۃ دو رکعت بالکل صحیح ہے ××××× اور یہ کہ ہر رکعت میں صرف ایک ہی سجدہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ لفظ سجدوا واحد ہے تثنیہ یا جمع نہیں ہے نیز دو یا تین سجدوں کا حکم قرآن بھر میں نہیں دیا گیا۔

(رسالہ مذکور صفحہ ۳۷ [illegible] ۳۸)

نقض اجمالی | بحیثیت سائل ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کی دلیل پر ہر قسم کا سوال کریں۔ پس سنئے۔

صلوٰۃ خوف کے متعلق یہ بھی آیا ہے:-

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا (پ ۲ - ع ۱۵)

(اگر تم کو خوف شدید ہو تو پیادہ یا سوار نماز پڑھ لیا کرو)

بتائیے اس حالت میں قیام، رکوع اور سجود کیسے ہوگا تو کیا اس پر قیاس کر کے حالت امن میں بھی ہم رکوع سجود کو حذف کر دیا کریں۔

سنئے! | ہمارے نزدیک نماز بلحاظ حالات مختلفہ چار قسم ہے۔ (۱) نماز حضر۔ (۲) نماز سفر۔ (۳) نماز خوف۔ (۴) نماز مرض۔

قسم اول میں قصر کا کوئی بھی قائل نہیں۔ البتہ دوسری تیسری میں ہم قائل ہیں۔ مگر قصر کے معنی جو آپ نے کئے ہیں ہم ان کو صحیح نہیں جانتے۔ نیز ہم صلوٰۃ سفر اور صلوٰۃ خوف کو دو نمازیں الگ الگ سمجھتے ہیں اور دونوں میں قصر جائز جانتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ نماز سفر میں چار کی جگہ دو رکعتیں ہیں اور نماز خوف میں ایک رکعت۔ مزید خوف میں جو ہو سکے۔ قصر کا لفظ ان سب صورتوں کو شامل ہے۔ کیونکہ اس کا معنی کسی خاص حد تک محدود نہیں ہے۔ قصیدہ بانت سعاد کا شاعر اپنی محبوبہ کے حق میں کہتا ہے۔ ع

لا یشتکی قصر منہا ولا طول

(نہ اس کے قصر قد کی شکایت ہے نہ طول کی)

چار میں سے ایک رکعت ہو یہ بھی قصر ہے۔ دو کم ہوں یہ بھی قصر ہے۔ لفظ قصر کا سب کو شامل ہے۔ جیسے سو روپے کی قدر یا تخفیف کئی طرح سے ہو سکتی ہے۔ آٹھ آنے فی روپیہ دیکر صلح ہو جائے یا چار آنے فی روپیہ ادا کر کے ہر دو صورتوں میں قصر متحقق ہو سکتا ہے۔ آپ نے جو صورت قصر کی پیش کی ہے یہ ہمیں بھی مسلم ہے۔ مگر یہ بوقت خوف دشمن ادنیٰ درجے کا قصر ہے۔ انتہائی خوف میں قیام، رکوع اور سجود بھی ساقط ہو جاتے ہیں۔ جس کا ثبوت ہم دے چکے ہیں۔

نماز کی چوتھی قسم صلوٰۃ مریض ہے۔ اس میں بھی ایک لحاظ سے قصر ہے یعنی اس میں تخفیف اجزا ہے مثلاً قیام کی طاقت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر پڑھ لے رکوع سجود پر بھی قدرت نہیں تو صرف اشارہ سے پڑھ سکتا ہے۔ اس کا ثبوت بھی قرآن مجید ہی سے سنئے! ارشاد ہے:-

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (پ ۳ ع ۸)

(خدا کسی انسان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا)

ہم نے قصر نماز کی جو صورتیں پیش کی ہیں یہ نماز کی مختلف اصناف کی ہیں جو آپ کی پیش کردہ صورت قصر سے بالکل مختلف ہیں۔ ان سب کا ذکر نص قرآنی میں نہیں ہے۔

اب ہمارے ذمے یہ بتانا رہ گیا کہ مختلف اوقات میں چار تین اور دو رکعتیں ہم کیوں پڑھتے ہیں۔ اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ ہم اسوہ حسنہ رسولیہ کے اتباع میں پڑھتے ہیں۔ جس کی بابت خدا نے ہمیں یوں ہدایت فرمائی ہے کہ:-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ رسول اللہ کے طریق عمل میں تمہارے لئے نیک نمونہ ہے۔

اس لئے ہم اپنی رائے سے کسی فعل کو مقرر کرنا جس طرح اہل قرآن کرتے ہیں اور کر کے پھر جاتے ہیں۔ اچھا نہیں سمجھتے۔ بلکہ الہٰی معلم قرآن کی تعلیم کے ماتحت عمل کرتے ہیں۔ ہاں اس کا ثبوت قرآن مجید سے نصاً یا اشارۃً دلالۃً یا اقتضاءً مل جائے تو ہمیں مزید اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر حکم کی تعمیل ہم اس پر موقوف نہیں رکھتے۔ بس یہ ہے ہمارے اور آپ کے اختلاف کا مرکز یا بنیادی پتھر۔ اسی لئے ہم ہر رکعت میں سجدے بھی دو کرتے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں دو لفظ آئے ہیں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۔ سجدہ کر اور قرب خداوندی

حاصل کر - خدائی معلم اول کے فعل سے ہم یہ سمجھے ہیں کہ اس حکم سے مراد دو سجدے ہیں اور ہمارا ایسا سمجھنا بالکل صحیح ہے - کیونکہ ہمارے معلم اول کے حق میں ارشاد خداوندی یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وارد ہوا ہے -
یعنی آپ اپنے اتباع کو قرآنی احکام کی تعمیل کا طریقہ سکھاتے ہیں -

مختصر یہ ہے کہ آپ اس حصہ کلام میں مدعی ہیں آپ کا دعویٰ ہے کہ فرض نماز کی صرف دو رکعتیں ہیں اس کا ثبوت آپ نے صلوٰۃ خوف سے دیا - اس پر ہماری طرف سے مندرجہ ذیل اعتراضات وارد ہوتے ہیں - جن کا جواب دینا آپ کا فرض ہے :-

(۱) کیا سفر طویل میں آپ قصر صلوٰۃ کے قائل ہیں یا نہیں ؟ اگر قائل ہیں تو اس کا اندازہ کیا ہے - اگر صلوٰۃ خوف جتنا ہے تو نماز خوف میں مزیت کیا ہوئی ؟

(۲) صلوٰۃ خوف میں قیام رکوع وغیرہ بھی قصر میں داخل ہیں یا نہیں ؟

(۳) صلوٰۃ مریض کی بابت آپ کا کیا عقیدہ ہے - جو قیام اور رکوع سجود نہیں کر سکتا کیا وہ ان ارکان کو چھوڑ دے یا نماز ہی نہ پڑھے -

(باقی باقی)

قادیانی مشن

دوسرا خر دجّال قادیان میں

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے بتصریح تمام لکھا ہوا ہے کہ انگریز دجال ہیں، اور ریل گاڑی اس دجّال کا گدھا ہے اور قادیان مدینۃ المسیح ہے - یہ خر دجّال ایک مرتبہ پہلے اس روز داخل قادیان ہوا تھا جب خلیفہ قادیان مع سٹاف امرتسر جنکشن پر اس کے استقبال کے لئے آئے تھے اور اس کم بخت خر دجال کے انجن کو پھولوں کے ہار پہنا کر اچھا خاصہ دلہا بنا کر قادیان میں لے گئے تھے - اس وقت بھی ہم نے لکھا تھا کہ یہ کیا اندھیر ہے کہ خر دجال کی اتنی عزت کی جاتی ہے کہ کسی دلہا کی بھی نہ ہو -

اب دوسرا خر دجال قادیان میں ڈیزل کار کی صورت میں آیا ہے - جس کی تفصیل یہ ہے کہ پنجاب ریلوے نے ایک کار چلائی ہے - جس کا نام ڈیزل کار ہے - یہ کسی جرمن صناع کی ایجاد ہے - اس کا انجن بھی ریلوے سے مختلف ہے - یہ ڈیزل کار جب سب سے پہلے قادیان میں گئی تو اس کے پہنچنے پر قادیانی اخباروں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا - بلکہ حضرت مرزا صاحب کے پرانے بہی کھاتے سے ایک پیشگوئی بھی نکال ماری - ہم اس سے ان کو منع نہیں کر سکتے - مگر اتنا تو ان کو خیال رکھنا چاہیئے کہ بقول مرزا صاحب اگر ریل خر دجال ہے تو ڈیزل کار کیا ہوئی ؟ ہمیں افسوس ہے کہ یہ کم بخت خر دجال ایسا جری ہوگیا کہ مدینۃ المسیح میں پہنچنے سے بھی نہیں رکتا -

ہماری دعا ہے کہ خدا اس کا پیٹ آگ سے بھرے
اور یہ آگ میں جلے ؎

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

نبوت مرزا غلط ہے

کیونکہ

ان کی اولاد ان کی وارث ہوئی ہے

مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کا مسئلہ ایسا صاف ہے کہ جیسے دو دونے چار - در و دیوار سے آواز آتی ہے کہ قادیانی نبوت خود ساختہ ہے لا صانع تحتہا علمائے اسلام اس کے ابطال میں بہت سے دلائل دے چکے ہیں مگر بڑی دلیل وہ ہے جو قادیانی خاندان عملی طور پر خود پیش کرتا ہے - وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب متوفی کا ترکہ ورثاء میں تقسیم ہوا - حالانکہ حدیث صحیح بروائت بخاری موجود ہے :-

نحن معاشر الانبیاء لا نورث
ما ترکنا صدقۃ

(ہم انبیاء کی جماعت میں ہم کسی کو ترکے کا وارث نہیں چھوڑا کرتے - ہم جو مال چھوڑ جائیں وہ صدقہ فی سبیل اللہ ہوتا ہے -)

یہ روائت قادیانی جماعت کو بھی مسلم ہے - کسی معترض کی طرف سے اس روائت کی بنا پر اعتراض ہوا کہ مرزا صاحب اگر نبی تھے تو ان کا ترکہ کیوں تقسیم ہوا - اس کے جواب میں اخبار "الفضل" ۲-مئی سن رواں میں ایک مضمون نکلا ہے - جس میں اس حدیث کو تسلیم کر کے جواب دیا گیا ہے کہ یہ حکم کہ انبیاء کے وارث نہیں ہوتے یہ مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا -

اللہ ! کس قدر دلیری اور جرأت ہے کہ اپنے مکذوبہ عقیدہ کو صحیح رکھنے کے لئے حدیث نبوی پر تصرف کیا جاتا ہے - لیکن ان لوگوں سے یہ تعجب نہیں یہ تو یہاں تک دلیر واقع ہوئے ہیں کہ دمشق کے معنی قادیان کر لیتے ہیں - خر دجال سے مراد ریل لیتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ خود اس پر سوار ہوتے ہیں - جس پر اہل ذوق کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے ؎

یہ کیسا خر دجال ہے کہ عیسیٰ بہ پسر خود
بصد منت بصد خواہش کرایہ دیکے چڑھتا ہے

اس لئے ان لوگوں کا کسی حدیث کی تاویل بلکہ تحریف کر دینا کوئی عجب امر نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے جو ان کو ان کے نبی نے خود سکھایا ہے - کوئی پوچھے کہ حدیث میں الفاظ تو معاشر الانبیاء آئے ہیں - جس کے معنی انبیاء کی جماعت کے ہیں اور لا نورث بھی جمع کا صیغہ ہے

پھر اس کو مخصوص بہ ذات محمدیہ کیسے کر سکتے ہو۔ کوئی دلیل مثبت اس دعویٰ پر آپ نے نہیں دی۔ پھر لطف یہ ہے کہ کس دلیری سے لکھتے ہیں کہ

محققین اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مختص سمجھتے ہیں جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں تصریح موجود ہے۔

ہمیں نہ تو بخاری شریف میں کوئی ایسا لفظ ملا اور نہ ہم ان محققین کی حقیقت سے واقف ہوئے کہ محققین تحقیق سے مشتق ہیں یا حقے سے۔

آگے چل کر لکھا ہے کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ جمہور سنی صاحبان کا عقیدہ سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔

کیوں؟ اس لئے کہ ظاہر الفاظ حدیث کے اہلسنت کی طرف ہیں یا کچھ اور۔ حق یہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کے ابطال میں یہ حدیث اصرح دلیل ہے۔

ہاں اس کا جواب اہل قادیان ہم سے پوچھیں تو ہم بتا سکتے ہیں جو ان کے اصول پر مبنی ہوگا۔ لیکن اس جواب بنانے کے لئے فریق ثانی کی درخواست مع نذرانہ بغرض مٹھائی آنا ضروری ہے۔ ایسا جواب دینگے کہ کارآمد ہو۔ ایسا کارآمد ہو کہ قادیانی جماعت بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور ان کے مخالف بھی فائدے سے خالی نہ رہیں۔

کیا اہل قادیان ہم سے جواب سیکھیں گے؟ دیدہ باید!

قادیانی ممبرو! کب تک بت پرستی لوگوں کو سکھائے گے آؤ۔ سیدھے چلو۔ دنیا کو ایسا غافل مت سمجھو۔ خاصکر "اہلحدیث" کی زندگی میں تم اگر ایسا سمجھو تو بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ اہلحدیث قادیانی دوستوں کو مخاطب کر کے ڈنکے کی چوٹ سے کہتا رہتا ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

منارة المسیح پر نام کندہ کرانیوالے ہم بھی ہیں

اخبار الفضل میں تجویز شائع کی گئی ہے کہ منارة المسیح (قادیان) پر بعض خاص اصحاب کے نام کندہ کرائے جائیں اور ان سے کچھ رقم وصول کی جائے

ہم بھی اپنا نام کندہ کرانے کی درخواست کرتے ہیں مگر نام ہمارا اس طرح لکھا جائے:-

ابوالوفاء ثناء اللہ۔ جن کے حق میں مرزا صاحب نے اپنے سے پہلے مرنے کی پیشگوئی کی تھی۔

اس کے لئے پانچ روپے فیس بھی ہم پیش کرینگے۔ کیوں؟ ؎

ثناخوانوں کو ترے رخ پر گر کندہ کیا ہوتا
ہمارا ذکر بھی ہوتا ترا چرچا جہاں ہوتا

مسلمانوں کے ارتداد کی وجہ

اخبار الفضل ۲۱- مئی میں لکھا ہے کہ

"مسلمانوں کے غلط عقائد کی وجہ سے (جن میں ایک عقیدہ حیات مسیح کا بھی ہے) دنیا کے اکثر حصے پر عیسائیوں کا غلبہ ہوگیا اور بہت سے مسلمان مرتد ہوگئے وغیرہ"

جواب ہم نہیں کہہ سکتے کہ قادیانی لوگ اپنے ہیرو کی تصنیفات سے بے خبر ہوگئے ہیں یا سرکار نے ان سے چھین لی ہیں۔ دوسری شق ہے تو ہم از راہ ہمدردی ان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی تصانیف دفتر "اہلحدیث" میں آکر دیکھ لیا کریں۔

مرزا صاحب کی (بزعم جماعت مرزائیہ) لاجواب اور بے نظیر کتاب "براہین احمدیہ" ہے۔ جس نے بقول ان کے کفر کے حملے کو نہ صرف روکا بلکہ حملہ آوروں کو فنا کردیا (خواب میں)

ایسی بے نظیر اور بے مثال کتاب میں حیات مسیح کا عقیدہ درج ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۴۹۸ صفحہ ۴۹۹۔

بلکہ بعد ادعائے مسیحیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات کا بھی آپ نے دعویٰ کیا تھا جس کی تردید انہوں نے انتقال تک نہیں فرمائی۔ اس (حیات موسیٰ) کا حوالہ ہم نہیں دیتے بلکہ مرزائیہ جماعت کی طرف سے اس کے مطالبے کا انتظار کرتے ہیں۔ پھر ایسا عقیدہ جو مرزا صاحب کی مہدویت اور مجددیت کے خلاف نہ ہو وہ مسلمانوں کو مرتد کیسے بنا سکتا ہے۔ اور اگر کہیں (جیسا کہ مرزا صاحب نے خود کہا ہے کہ یہ عقیدہ میری سادگی پر مبنی ہے) مرزا صاحب نے اس سے رجوع کر لیا ہوا تھا۔ بے شک حیات مسیح سے رجوع کر لیا تھا۔ لیکن جس وقت یہ عقیدہ براہین میں ظاہر کیا تھا اس وقت بھی تو آپ ملہم اور مجدد تھے۔

ہماری غرض اس سے صرف یہ ہے کہ اگر یہ عقیدہ کفر شرک اور موجب ارتداد ہوتا تو اس وقت بھی ہوتا جب اس وقت نہیں تھا تو پھر اب کیوں ہوا۔ کفر شرک ہر حال میں برا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ایک وقت تو وہ مجدد میں پایا جائے اور پھر وہی موجب ارتداد ہو۔

علاوہ اسکے حیات مسیح سے رجوع کیا تو حیات موسیٰ کا اظہار کیا۔ بات ایک ہی ہے۔

ناظرین کے لئے یہ ایک نئی بات ہوگی کہ مرزا صاحب قادیانی جو وفات مسیح پر ایسے تلے ہوئے تھے کہ کوئی بھی مضمون لکھیں اس میں وفات مسیح کا ذکر لے آتے تھے وہ حضرت موسیٰ کی حیات کے کیسے قائل ہوگئے۔ لیکن یہ بات حیرانی کی نہیں ہے بلکہ تصرف قدرت ہے۔ اور اس کا لطف اس وقت آئیگا جب اس شعر کا صدق ظاہر ہوگا ؎

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوے
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(قسط نمبر ۱۱)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

چونکہ حدیث میں "تیس کذابوں" کی قید خلیفہ صاحب کے مطلب کو قطعاً غلط ثابت کر رہی ہے۔ اس لئے خلیفہ صاحب نے حسب مقولہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا اس کا جواب دینے کی ناکام کوشش بدیں الفاظ کی ہے کہ :-

"تیس کی قید صرف ایک خاص زمانہ کیلئے ہے اور صرف ان مدعیوں کی نسبت ہے جو منہاج نبوت کے خلاف دعویٰ کریں اور مجنون نہ ہوں"

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہمیں اس جواب کی سمجھ نہیں آئی منہاج نبوت سے مراد خلیفہ صاحب نے "قبل دعوے سچا ہونا" بتایا ہے۔ جس کا مطلب وہی ہے کہ جو جھوٹا ہے اس کو سچا نبی نہ مانو۔ تیس کی قید سے اس کو کیا تعلق ہے؟ اس کا جواب آپ نے نہیں دیا اور نہ دے سکتے ہیں۔ رہ گیا آپ کا یہ کہنا کہ "تیس کی قید ایک خاص زمانہ کے لئے ہے" یہ فقرہ بھی مطلب دربطن قائل کا مصداق ہے۔ بتلائیے وہ کونسا زمانہ ہے۔ اور اس کی حد کہاں تک ہے۔ جس کے اندر تو جھوٹے انسانوں کو سچا نبی نہیں مانا جا سکتا مگر اس کے گزر جانے کے بعد ہر کذاب و دجال مدعی نبوت کو نہ صرف یہ کہ ضرور مان لینا چاہئے بلکہ اس کے منکروں پر فتویٰ لگایا جاوے کہ

"جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا" (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

خلیفہ صاحب! آپ کی یہ باتیں فرزانگی سے بعید ہیں۔ تیسرا امر یہ ہے۔ اگر آنحضرت کا یہ مطلب تھا کہ "جھوٹے انسان کے دعویٰ نبوت پر ایمان نہ لانا" تو آپ نے اس فقرہ کے بعد جو دلیل اس پر بیان فرمائی ہے کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی اس کی کیا ضرورت تھی اور مطلب کیا؟

خلیفہ صاحب نے خاتم النبیین کے معنے "منہاج نبوت" بتائے ہیں اور "منہاج نبوت" دعویٰ سے قبل پاک زندگی کو قرار دیا ہے۔ آئیے! ہم اس مطلب کو حدیث میں داخل کر کے حدیث کا مدعا سمجھنے کی کوشش کریں۔ ملاحظہ ہو عبارت یہ بنے گی :-

میری امت میں تیس ایسے اشخاص پیدا ہونگے جن کا جھوٹ لوگوں کو معلوم ہوگا مگر وہ نبوت کا دعویٰ کرینگے و انا خاتم النبیین میں دعویٰ سے قبل صادق ہونے کی وجہ سے صادق نبیوں کے لئے معیار ہوں مگر لا نبی بعدی میرے بعد سچا نبی مبعوث نہ کیا جاوے گا"

خلیفہ صاحب! ملاحظہ ہو یہ معنے ہم نے آپ کے مسلمات کی بنا پر کئے ہیں ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے بعد میں جھوٹے اشخاص ہی دعویٰ نبوت کرینگے سچا کوئی نہ ہوگا۔

معلوم نہیں آپ نے اس قدر تکلفات کیوں کئے بات تو پھر پھرا کے وہی رہی۔ اور بہرحال اس حدیث سے یہی ثابت ہوا کہ جوں ہی کوئی مسلمان یہ سنے کہ فلاں شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہیں بلا تامل کہہ دے کہ وہ من الثلاثین ہے۔ یا مرزا صاحب کے لکھے ہوئے کو دوہرا دے۔ سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں

(۱) "میں حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد رسول اللہ پر ختم ہوگئی" (اشتہار مرزا ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

(۲) "میں مدعی نبوت کو اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

(بقیہ بہائی فیصلہ ص۳)

(۳) "کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے" (انجام آتھم حاشیہ ص۲۷)

(باقی باقی)

اہل حدیث کانفرنس کا استحکام

ہر مخلص اہل حدیث کو اس بات کی تمنا ہے کہ اہل حدیث کانفرنس جو سالہا سال سے قائم ہو کر ملک میں مشہور اور مقبول ہو چکی ہے اس کو مضبوط کیا جائے تاکہ یہ اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو۔ جلسہ فتح گڑھ چوڑیاں میں جناب مولوی عبد القادر صاحب صدر جلسہ نے ازراہ ہمدردی خاص مجلس شوریٰ بلائی۔ جسمیں ارکان مجلس نے ہر طرح سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ بات یہ قرار پائی کہ پہلے کانفرنس کے قواعد و ضوابط پر غور کر کے مناسب تبدیلی کی جائے نہائت مفید صورت ہے۔ جس کے متعلق دفتر دہلی کی طرف سے صدر موصوف کے ساتھ خط و کتابت ہو رہی ہے۔ میں بحیثیت ذات خاص ایک بات جماعت کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو میرے وسیع تجربے پر متفرع ہے۔

میں دیکھتا رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کانفرنس اہل حدیث کا کام اس لئے نہیں رکا یا محدود نہیں ہوا کہ اس کے ہمدرد نہیں ہیں۔ بلکہ اس لئے رکا ہے کہ اس کے دفتر میں ایسا تجربہ کار کارکن نہیں ہے جو سارا وقت انہماک کے ساتھ اس پر لگائے۔ بعض دفعہ ہیڈ منیجر رکھنے کا بھی فیصلہ ہوا مگر قانونی تجربہ کار نہ ملا۔ بعض دفعہ معمولی تبدیلی بھی کی گئی تو بھی کام نہ چلا۔ ان سب واقعات کو سامنے رکھ کر میں دوسری جماعتوں کے حالات پیش کر کے جماعت سے استفسار کرتا ہوں۔

دوسری جماعتوں میں ہندو ہوں یا مسلمان، آریہ ہوں یا عیسائی کام کرنے والے دو قسم کے لوگ ملتے ہیں۔ بعض نوجوان جو فکر معاش سے فارغ ہوتے ہیں،

اور وہ اپنے جماعتی کام کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ بھی خدمات خود پیش کر دیتے ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ پنشن یافتہ بزرگ جو فکر معاش سے فارغ ہو کر زاد آخرت کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ اپنی خدمات پیش کر دیتے ہیں۔ جماعتی دفتروں میں ایسے لوگ بہت ملتے ہیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا دفتر ایسے ہی لوگوں سے آباد ہے۔ صدر انجمن ایک معزز پنشن یافتہ ہے سیکرٹری بھی پنشن یافتہ نوجوان ہے فنانشل سکرٹری بھی پنشنر ہیں۔ ایک سیکرٹری صاحب وکیل ہیں جو باوجود مشغلہ وکالت کے وقت پورا دیتے ہیں۔ اسی طرح اور ذمہ دار عہدہ دار بھی بڑے شوق اور انہماک سے کام کرتے ہیں۔

مَیں ان واقعات کو پیش کر کے جماعت اہل حدیث سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس جماعت میں ایسا کوئی آدمی نہیں ہے جو محض دینی خدمت کی نیت سے اس آواز پر لبیک کہے۔ میرے خیال میں مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ بہت سے اصحاب ایسے ہونگے لیکن ان کو توجہ نہیں دلائی گئی۔ مَیں ارادہ کر چکا ہوں کہ اس سلسلے کو نمبروار درج کیا کرونگا۔ اس کے جواب میں اعیان قوم کے جو جواب آئیں گے وہ شائع کرتا رہونگا۔

نوٹ آئندہ نمبر میں مولوی ابویحیٰی امام خان صاحب کا مضمون درج ہوگا۔ انشاء اللہ!

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مارچ ۱۹۳۷ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پنجاہ سالہ جوبلی علیگڈھ میں منائی گئی۔ جس میں ملک امام خان نوشہروی نے ایک مقالہ پڑھا۔ موصوف نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے اور مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے او رفن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بریلوی مشن

کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

ناظرین اہلحدیث واقف ہونگے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں سے ایک گروہ ایسا ہے۔ جن کے امتیازی مسائل یہ ہیں:۔

(۱) انبیاء و اولیاء مرادیں دے سکتے ہیں۔

(۲) وظیفہ شیئاً للہ پڑھنا جائز ہے جو عدم جواز کا قائل ہو اس کا اسلام صحیح نہیں ہے۔

(۳) اللہ کے سوا اولیاء انبیاء کو بھی علم غیب حاصل ہے۔

(۴) بزرگوں سے وسیلہ پکڑنا جائز ہے۔

(۵) تیجا، چالیسواں، قل وغیرہ میت کیلئے کار ثواب ہے۔

فرقہ بریلویہ ان مسائل پر خاص طور پر زور دیتا ہے چنانچہ آج کل جالندھر سے ایک رسالہ فیوض العارفین شائع ہؤا ہے۔ جس کے اندر مذکورہ مسائل میں سے بعض پر خامہ فرسائی کی ہے۔ ہم سوال معہ جواب بالاختصار نقل کر کے ناظرین کے سامنے رکھیں گے۔ اور اپنی طرف سے کچھ تبصرہ بھی کرینگے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر مسلم کو کلمہ حق قبول کرنے کی توفیق عنایت کرے آمین۔ فیوض العارفین میں پہلا سوال یہ لکھا گیا ہے

(۱) اللہ کے سوا انبیاء اور اولیاء اللہ سے ہر قسم کی مرادیں مانگنا جائز ہے؟

جواب ؏ } انبیاء اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اللہ تعالیٰ کی عطائی اور دی ہوئی قوت سے وسیلہ کے طور پر مرادیں مانگنا جائز ہے۔

یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ (سورہ المائدہ)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور تلاش کرو اس کی طرف وسیلہ۔

قال اللہ تعالیٰ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا۔ (بقر)	اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پہلے لوگ ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کے طور پر فتح ونصرت ہم سے طلب

کیا کرتے تھے کافروں پر۔ اب معلوم نہیں کہ کیوں چڑ گئے ہیں۔ (ص۳)

ناظرین! اس جواب میں کئی طرح کے سقم ہیں۔ اول یا کہ جواب سوال کے مطابق نہیں۔ سوال یہ ہے کہ ماسوائے اللہ انبیاء اولیاء سے ہر قسم کی مرادیں مانگنا جائز ہے جواب یہ ہے کہ انبیاء اولیاء سے اللہ تعالیٰ کی عطائی اور دی ہوئی قوت سے وسیلہ کے طور پر مرادیں مانگنا جائز ہے۔

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

سوال میں وسیلہ کا ذکر نہیں۔ جواب میں وسیلہ کی قید موجود ہے۔ سوال میں مسئول نبی یا ولی کی ذات ہے یعنی جس سے مراد طلب کرنی ہے وہ نبی یا ولی کی ذات ہے جواب کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ جو ولی کو عطائی اور خدا کی دی ہوئی قوت ہے۔ اس سے مراد مانگنا ہے۔ اس کے بعد مجیب نے جو دلیلیں لکھی ہیں وہ جواب پر منطبق نہیں ہیں۔

پہلی آئت میں جس وسیلہ کا ذکر ہے اس سے مراد انبیاء اور اولیاء کی ذات نہیں ہے۔ من ادعیٰ فعلیہ البیان اگر بفرض محال تسلیم بھی کیا جائے کہ وسیلہ سے مراد انبیاء اور اولیاء ہیں۔ تو مطلب یہ ہؤا کہ ایمان دارو خدا سے ڈرو اور خدا کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں خوب جد وجہد کرو تاکہ تم خلاصی پاؤ۔

یعنی خدا سے ڈر کر راہ ہدائت حاصل کرنے کیلئے (عند الخصم ذات نبی) تلاش کرو۔ کیونکہ ہدائت کا نمونہ صالحین (انبیاء اولیاء) ہیں مطلب انہیں کے روش قدم پر چلو تو تمہاری فلاح نجات ہو جائے گی

کیوں مجیب صاحب کہاں ہے آپ کا وسیلہ کہ دعا کرتے وقت نبی کو وسیلہ بناؤ۔

اور سنئے! سائل کا سوال ہے کہ اولیاء انبیاء سے استمداد کے جواز کا ثبوت دو۔ مجیب صاحب فرماتے ہیں کہ وسیلہ کے طور پر مرادیں مانگنا جائز ہے اور دلیل اس آیت کو بنایا ہے جس میں مبتغیٰ (مطلوب) وسیلہ ہے نہ کہ مراد بوساطت وسیلہ۔ یعنی وسیلہ تلاش کرنے کا حکم ہے وسیلہ سے۔ اگر ذات نبی یا ولی مراد لی جائے مراد مانگنے کا حکم نہیں ہے۔ امید ہے کہ مجیب صاحب مزید غور کرینگے۔ تو ان کو خود ہی سقم نظر آ دینگے۔

دوسری آیت میں بھی اس امر کا ثبوت نہیں کہ بوساطت انبیاء اولیاء مرادیں طلب کرنا جائز ہے بلکہ یہود کی روش کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل وہ لوگ خدا تعالےٰ سے کفار پر فتح و نصرت مانگا کرتے تھے۔ چونکہ وہ فتح ان کے حق میں اس وقت مقدر تھی جب آخر الزماں نبی آئے۔ اس لئے وہ یہ خواہش کیا کرتے تھے کہ خداوندا بعثت آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم جلد ہو تاکہ ہمیں بھی کفار پر فتح و نصرت نصیب ہو۔

چنانچہ مجیب صاحب کے اپنے الفاظ اور نقل کردہ عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ چنانچہ آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:-

لوگ ہمارے حبیب سے توسل کے طور پر
فتح و نصرت ہم سے طلب کیا کرتے تھے۔

مجیب صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ فتح و نصرت خدا سے طلب کیا کرتے تھے۔

تفسیر روح البیان کی عبارت صاف ہے:-

اللّٰھم انصرنا بالنبی المبعوث فی اٰخر الزمان الذی نجد نعتہ فی التوراۃ۔

یعنی لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ خدایا نبی آخر الزمان سے ہماری مدد کر جس کی صفتیں ہم توراۃ میں پڑھتے ہیں یعنی اس کے وجود باجود کو جلد ظہور میں لا کر ہماری نصرت کر۔ اگر بفرض محال یہ تسلیم کر لیا جائے کہ وہ لوگ مجیب صاحب کے زعم کے مطابق اسی طرح دعا کیا کرتے تھے تو ان کا فعل ہمارے لئے حجت کس طرح ہو سکتا ہے۔

اہلحدیث ہمارے خیال میں آیت وابتغوا الیہ الوسیلہ کے سمجھنے میں عام طور پر غلط فہمی ہو رہی ہے ہم اس غلط فہمی کا ازالہ کرنے کو ایک صحیح حدیث مسلّم فریقین پیش کرتے ہیں جو اہل ایمان کے لئے ایمانی نور بڑھانے کی موجب ہوگی۔ اس حدیث کو خوب سمجھ کر کوئی شخص اس آیت کو اس دعوے پر پیش نہیں کر سکیگا جس پر پیش کی جاتی ہے وہ دعویٰ کیا ہے کہ وسیلہ کے معنی ذریعہ کار لیتے ہیں اور مطلب بتاتے ہیں کہ اس آیت میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ خدا کی طرف وسیلہ یعنی ذریعہ نجات سے پہنچو اور ذریعہ کار یا ذریعہ نجات نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ان کے بعد پیر صاحب بغداد رح یا انہی جیسے کوئی اور۔ ان معنی کی غلطی بتانے کو ہم حدیث مذکور پیش کرتے ہیں۔

ہر مسلمان اذان سن کر دعا کرتا ہے اس دعا میں یہ الفاظ بھی ہوتے ہیں:-

آت محمدن الوسیلۃ
(اے اللہ محمد صلعم کو وسیلہ عنایت کر)

کیا معنی؟ حسب تفسیر مدعیان یہ معنی نہیں کہ اے اللہ محمد کو بھی کوئی ذریعہ عنایت کر۔ جو دعا کرتے ہیں یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کے کام آئیں۔ مثلاً وہ یہ ہیں کہ یا اللہ مجھ کو حسن حسین کی طفیل یہ دے اور وہ دے یا یہ کہ یا اللہ پیر صاحب بغداد کی طفیل میرا یہ کام کر دے ایسا خیال کرنا یا ایسا کہنے کو صحیح سمجھنا رسالت محمدیہ کی سخت توہین ہے جو کسی مسلمان کو جائز نہیں۔ آیت حدیث کے معنی کیا ہیں۔ ہم سے پوچھو تو ہم بتاتے ہیں۔ لغت عرب کی مستند کتاب "قاموس" میں لکھا ہے۔ الوسیلۃ القرب یعنی وسیلہ کے معنی خدا کا قرب حاصل کرنا ہے۔

پس آیت و حدیث مذکور کے معنی بالکل صاف ہیں کہ

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور
خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

اور حدیث اذان کے معنی بھی اس طرح ہیں کہ اے اللہ مجھ کو اپنا قرب مزید عنایت کر۔

حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ نے اس کا ترجمہ بہت اچھا کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

اے مسلماناں بترسید از خدا و بطلبید
قرب بسوئے او۔

ہمارے مخاطبین اپنے عقائد بدعیہ کی تائید میں قرآن حدیث کو بے سوچے سمجھے جلدی میں پیش کر کے سخت ٹھوکریں کھاتے ہیں اور ندامت اٹھاتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ قرآن و حدیث کے معنی کوشش کر کے سمجھیں کہ جو ان کے صحیح معنی بعد تحقیق ثابت ہوں ان کو پیش کیا کریں۔

ایسی عجلت اور خود غرضی سے قرآن کو پیش کرینگے تو اہل ذوق ان کو یہ جواب دینگے ؎

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

شیعہ مذہب کی غلط راہروی

(بقلم مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی نوسری)

شیعہ مذہب کے لوگ پیر پرستوں کی طرح آڑ ٹیڑھ نہیں کرتے بلکہ خداوند کریم سے علی کی طرف زیادہ دھیان ہے۔ جس طرح ایک موحد آدمی خدا کے حضور میں فریاد اور پکار کرتا ہے شیعہ اس سے بھی زیادہ روتے چیختے ہیں۔ خدا کا نام کسی مصیبت میں لیتے ہوئے شیعہ عورت مرد کو آج تک نہیں دیکھا یہ لوگ روئے زمین کے مشرکوں سے شرک کرنے میں آگے اور یکتا ہیں۔

شیعہ کے کسی قول کو دیکھو اسی میں علی کو خدا سے بڑھانے کی بابت ترجیح ہوگی۔ مالک موت و حیات منجی رسول خیر البشر مربی عالم بلا ریب علی کو کہتے ہیں تمام دنیا میں تجربہ کر کے دیکھ لو شیعہ مذہب کا

مرد، عورت، لڑکا، لڑکی، غرضیکہ ہر فرد روزمرہ کی بول چال میں یہی بولتے ہیں:-
"یا علی، مولا علی، یا مولا یا مشکل کشا وغیرہ"
یہی ورد صبح شام زبان زد عام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام میں غیر پرست لوگوں کی روش بتائی ہے کہ وہ یحبونھم کحب اللہ۔ یعنی خدا کے مقابلے میں اپنے معبودوں کے ساتھ وہ خدا کی سی محبت کرتے ہیں شیعہ نے تو ہزار درہزار بلکہ مزید براں بے شمار کام کر دکھایا۔

شیعہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا کی قدرت کا ہاتھ بھی مولا علی کے زور بازو سے مضبوط ہے۔ اگر کسی کو شیعہ ہو تو حملہ حیدری دیکھ کر تصدیق کر لے کہ خدا کی مخلوق میں سے ایسے بھی ہیں جو مالک کو کمزور اور غلاموں کو طاقتور بنائے بیٹھے ہیں۔

ان کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ اگرچہ ظاہر میں خدا ہی کرتا ہے لیکن دراصل ہاتھ مولا علی کا ہے۔ یہ ہے شیعہ دین کی حقیقت جس کو وہ اسلام ہی سمجھے ہوئے ہیں۔

جہاں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بارہ افعال کر کے دکھائے ہیں سب کے سب شیعہ حضرات علیؓ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً رود نیل سے موسیٰ کو پار لنگھانے والا، نار خلیل کو گلزار بنانے والا، نوح کی کشتی جودی پر لگانے والا جس کا جبرائیل امین ہوا خواہ تھا اور جس کے فرمان میں زمین آسمان ہیں۔ یہ تمام کام مربی عالم، ہنیٔ اعظم، علی ضیغم کے لطف اور مہربانی سے ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

شیعہ لوگوں کی ذہنیت سے خدا ہر ایک مسلمان کو محفوظ و مصئون رکھے۔ شیعہ کی گڑبڑ دیکھتے ہوئے تو یہ امر قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مؤمنین سے خاموشی ہی ٹھیک ہے۔ مگر بفحوائے ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
دگر خاموش بنشینم گناہ است

کچھ عرض کیا گیا۔

اہلحدیث موجودہ حضرات شیعہ کیا کریں جب ان کے مصنفین یہاں تک تعلیم دے گئے ہیں جو اس شعر سے ثابت ہوتی ہے۔ حضرت علی کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا گیا ہے جو کشف الغمہ فارسی مطبوعہ ایران میں درج ہے۔ جس میں حضرت علی کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے ؎

فرماں گذار حکم تو باشد قمر بہ چرخ
بر عرش کرسی و قلم و لوح و آمری

(اے علی! سورج چاند ترے فرمان بردار ہیں۔ عرش کرسی اور لوح محفوظ پر تو ہی حکمران ہے)

باقی کیا رہا؟ اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے مسائل کے متعلق ہمارے بریلوی احناف حضرات اور شیعہ اصحاب باہم یک جا بیٹھ کر فیصلہ کر لیا کریں تو بہت اچھا ہو۔ ہمارا عقیدہ تو وہی ہے جو حضرت یوسفؑ نے جیل خانے کے ساتھیوں کو فرمایا تھا:-

ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار

اس آیت کے ماتحت ہم کسی مخلوق کا تصرف کسی چیز میں نہیں مانتے۔ بلکہ ہمارا اعلان ہے جو آخری وقت مرتے دم مسلمان کے کان میں ڈالا جاتا ہے:-

فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیٔ

جس کا مضمون شیخ عطار مرحوم نے اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

ہست سلطانی مسلم مرد را
نیست کس را زہرہ چون وچرا
اوست سلطاں ہرچہ خواہد او کند
عالمے را در دمے ویراں کند

عمر بن عبدالعزیزؒ

(از قلم مولوی عبدالقیوم صاحب کوثر مینوی جامعہ دارالسلام عمرآباد)

عمر بن عبدالعزیز کی تاریخ پیدائش میں بہت اختلاف ہے۔ لیکن اس پر سب متفق ہیں کہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور وہیں صالح بن کیسان کی نگرانی میں تعلیم و تربیت پائی۔ بچپن میں کلام مجید کو حفظ کیا۔ اور عربی نیز شعر، شاعری کی تعلیم حاصل کی۔ حدیث کی روایت اگرچہ مختلف شیوخ سے کی جن میں تابعین کے علاوہ متعدد صحابہ بھی شامل تھے لیکن وہ اس مقدس فن میں زیادہ تر عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے مرہون منت تھے۔ تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے وہ عمر بن عبدالعزیز کے مؤدب تھے۔ خود حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے جن لوگوں سے روایت کی ہے ان میں عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی روائتیں سب سے زیادہ ہیں"۔ انہی بزرگوں کے فیض صحبت نے عمر بن عبدالعزیز کو اس درجہ پہ پہنچا دیا کہ بڑے بڑے محدثین کو ان کے فضل و کمال، علم و دانش کا اعتراف کرنا پڑا۔ علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:-

"بڑے امام، بڑے فقیہ، وہ بڑے مجتہد، حدیث کے بڑے ماہر اور معتبر حافظ سند تھے"۔

بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں جس سے آپ کی علمی قابلیت کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ تحصیل علم کے بعد آپ نے میدانِ سیاست میں قدم رکھا اور بحیثیت گورنر کے زندگی بسر کرنے لگے۔ آپ کی گورنری کا زمانہ رجب ۶۵ھ سے شروع ہوتا ہے۔ گورنری کے زمانہ میں آپ نے بہت سے قابل یادگار کام کئے۔ ۶۷ھ میں ایک زرنگار محل تعمیر کرایا۔ ۷۰ھ میں مصر میں طاعون کی وبا پھیل گئی۔ یہاں سے نکل کر بمقام حلوان سکونت اختیار کی۔ حلوان میں متعدد محل اور مساجد بنوائیں۔ انگور و خرما کے باغ لگوائے۔ ۷۷ھ میں مصر کی جامع مسجد کو گرا کر از سر نو تعمیر کرایا۔ اور اس کے طول و عرض میں کافی اضافہ کیا۔ ۶۹ھ میں خلیج مصر پر دو پل بندھوائے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے رفاہ عام کے کام کئے۔ اس کے بعد آپ مدینہ کی گورنری پر مامور ہوئے یہاں بھی بہت سی

اصلاحیں اور بہت سے مفید کام کئے۔ ان سب میں ان کا ناقابل فراموش کارنامہ مسجد نبوی کی تعمیر اور اس کی زینت و آرائش ہے۔ ولید سے قبل کے خلفاء نے بھی مسجد نبوی میں کچھ ترمیمیں کرائی تھیں لیکن ولید نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس کو نہایت عظیم الشان پیمانہ پر تعمیر کرانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ۸۸ھ میں عمر بن عبدالعزیز کو لکھا کہ مسجد نبوی نئے سرے سے تعمیر کی جاوے اور اس کے متصل ازواج مطہرات کے حجرے یا دوسرے لوگوں کے جو مکانات ہیں اس کی قیمت دیکر ان کو مسجد میں شامل کر لیا جائے۔ جو لوگ قیمت لینے سے انکار کریں ان کے مکان بجبر گرا دئیے جائیں اور اس کی قیمت فقیروں میں تقسیم کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں ولید نے قیصر روم کو خط لکھ کر بہت سے رومی کاریگر، مزدور، مینا کاری کا مسالہ اور کئی ہزار مثقال سونا منگایا اور مختلف مقامات سے ہر قسم کے تعمیری سامان اکٹھے کئے اور مدینہ کے فقہاء کی موجودگی میں مسجد کو گرا کر ان بزرگوں کے متبرک ہاتھوں سے عمارت کی بنیاد ڈالی۔

عمر بن عبدالعزیز کو اس مسجد کے بنوانے میں بڑی دلچسپی تھی۔ انہوں نے بڑے انہماک اور حسن مذاق کے ساتھ اس کو تعمیر کرایا۔ درخت کے ایک ایک نقش پر کاریگروں کو تیس ۳۰ درہم انعام دئیے تھے۔ مسجد کی سادہ عمارت پتھر کی تھی لیکن تمام دیواریں اور چھتیں نقش و نگار سے بھری پڑی تھیں۔ عمارت میں محراب کی ایجاد کا شرف عمر بن عبدالعزیز ہی کو حاصل ہے۔ اتنی عالی شان تعمیر بڑی جانفشانی سے تین سال میں مکمل ہوگئی۔ ۹۱ھ میں ولید نے مدینہ جاکر اس کا معائنہ کیا اور عمر بن عبدالعزیز کی کارگذاری پر خوشنودی ظاہر کی۔

آپ بچپن ہی سے بڑے ذہین اور چالاک تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سب کی نظروں میں محبوب تھے۔ چھوٹے بڑے سب آپ سے خوش رہتے۔ مدینہ کی گورنری کے ساتھ ساتھ ۸۷ھ سے ۹۳ھ تک مکہ اور طائف بھی آپ کے زیر حکومت ہے۔

سلیمان نے اپنے بیٹے ایوب کو اپنا جانشین قرار دیا تھا لیکن وہ باپ ہی کی زندگی میں مر گیا۔ اسکے بعد رجاء بن حیات نے عمر بن عبدالعزیز کا نام پیش کیا۔ خلیفہ نے اسے قبول کر لیا اور یہ طے کیا کہ عمر بن عبدالعزیز کے بعد یزید بن عبدالملک کو خلافت ملے۔ چنانچہ اس نے ذیل کا فرمان لکھا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یہ تحریر خدا کے بندے سلیمان امیر المؤمنین
کی جانب سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے ہے
میں نے اپنے بعد تم کو خلیفہ بنایا اور تمہارے
بعد یزید بن عبدالملک کو۔ مسلمانو! ان کا
کہنا سنو اور ان کی اطاعت کرو۔ خدا سے
ڈرو۔ اختلاف نہ پیدا کرو کہ دوسرے
تم پر حرص و طمع کی نگاہ ڈالیں"

ولید نے اپنے تمام خاندان کے لوگوں کو جمع کر کے بلا اظہار نام سربمہر فرمان پر بیعت لے لی کہ اس میں جس کا نام ہوگا وہی خلیفہ ہوگا۔ سلیمان کے انتقال کے بعد رجاء بن حیات نے بنی امیہ کو وابق کی مسجد میں جمع کر کے ان سے فرمان ولیعہدی پر دوبارہ بیعت لی۔ اس کے بعد خلیفہ کی وفات کی خبر سنائی۔ پھر سربمہر فرمان کھول کر پڑھا۔ اس میں عمر بن عبدالعزیز کا نام تھا۔ رجاء نے ان کو اٹھا کر منبر پر بٹھا دیا۔ عمر بن عبدالعزیز اپنا نام سن کر انا للہ پڑھنے لگے کہ یہ بار عظیم میرے سر پر کیسے آ پڑا۔ اسی مجمع میں ایک طرف ہشام بن عبدالملک حسرت و افسوس سے انا للہ پڑھ رہا تھا کہ خلافت اسے کیوں نہ ملی۔ ہشام نے کہا ہم کبھی ان کی بیعت نہیں کر سکتے۔ رجاء بن حیات نے اٹھ کر کہا اٹھو اور خاموشی کے ساتھ بیعت کر لو۔ ورنہ ابھی سر قلم کر دونگا۔ بیعت ہو جانے کے بعد شاہی سواری آئی۔ لیکن خلیفہ نے اس کو پسند نہیں کیا اور کہا میرے لئے میرا خچر کافی ہے۔ لوگوں نے قصر خلافت میں لیجانا چاہا۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ وہاں ایوب کے اہل و عیال ہیں۔ جب تک وہ منتقل نہ ہوں میں اپنے خیمہ میں ہی رہوں گا۔

عمر بن عبدالعزیز اپنی گورنری کے زمانہ میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ رہتے تھے۔ ۳۰ اونٹوں پر ان کا ذاتی ساز و سامان لدکر مدینہ جاتا تھا۔ لیکن تخت خلافت پر بیٹھتے ہی انہوں نے یہ سب ترک کر دیا اور بالکل سادی زندگی بسر کرنے لگے۔ زمانہ خلافت میں یومیہ خرچ صرف دو درہم رکھا۔ لباس اور غذا میں حضرت عمر فاروق جیسی سادگی اختیار کی۔ شاہانہ جاہ و جلال اور سطوت و جبروت سے نہ صرف بری بلکہ بیزار تھے۔ انہوں نے اپنے عہد خلافت میں پھر ایک بار خلافت راشدہ کے عدل و انصاف اور مساوات کا نمونہ قائم کر دیا۔ بڑے بڑے مورخ اس خلیفہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں:۔ "حضرت عمر بن عبدالعزیز مروانی سلسلہ
کی درمیانی کڑی تھے۔ انہوں نے اپنی تمام تر
توجہ خلفائے راشدین اور صحابہ رضی کے
طریقے کی طرف مبذول کی۔"

حجاج کے وقت میں لوگوں پر طرح طرح کے جو ظلم ڈھائے گئے تھے ان سب کا انسداد کیا۔ رعایا کے اموال اور ان کے حقوق کی نگہداشت کی۔ علماء کے حقوق و احترام کو نہایت فیاضی سے قائم کیا۔ عراق، خراسان اور سندھ کے نومسلموں پر حجاج کے سنگین ٹیکسوں کو کم کیا۔ بیت المال کی اصلاح کی۔ عمر بن عبدالعزیز سے پہلے خلفاء کا یہ دستور تھا کہ جب عشاء اور فجر کی نماز کے لئے جاتے تو ان کے آگے آگے غلام شمع لے کر چلتے اور اس کا خرچ بیت المال سے پورا کیا جاتا۔ لیکن آپ نے اس قسم کے تمام کاموں کو یک دم روک دیا۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنی نیک اور وفادار بیوی سے کہا کہ تم نے جو زر و جواہر اپنے باپ اور بھائیوں سے لئے ہیں اسے بیت المال میں داخل کر دو۔ آپ کی نیک بیوی نے فوراً اپنے تمام زر و جواہر کو بیت المال میں داخل کر دیا۔ جب یزید بن عبدالملک خلافت کی گدی پر بیٹھا تو اس نے ان تمام زر و جواہر کو فاطمہ کو واپس کرنا چاہا۔ مگر شریف النفس فاطمہ نے اس کے لینے سے انکار کر دیا اور کہا جب میں نے اپنے شوہر کی زندگی میں اسے چھوڑ دیا

کوئی بیوہ اور کسی یتیم کی موت کے بعد کیوں پرواہ بھی نہ کی۔

رعایا کی بہبودی و بھلائی میں ہر تن مصروف رہتے ان کی آسائش کے لئے سرائیں بنوائیں۔ بہت سے مہمان خانے تعمیر کرائے۔ سابقہ ظلم وستم سے جو خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں ان کی اصلاح کی۔ مثلاً

(۱) رعایا کے مال و جائداد پر غاصبانہ قبضہ کر لیا گیا تھا
(۲) قبیلہ گاہ عالم بنو ہاشم کے تمام حقوق پامال کرائے گئے تھے۔
(۳) محض گمان کی بنا پر رعایا کو سزائیں دی جاتی تھیں اور عورتوں کو مردوں کے بدلے میں گرفتار کیا جاتا۔
(۴) نہایت سفاک اور خونریز عمال مقرر کئے گئے تھے
(۵) رعایا سے بغیر مزدوری کے بطور بیگاری کے خدمت لی جاتی۔

حضرت عمر بن عبد العزیز نے تخت پر بیٹھتے ہی ان تمام مظالم کی طرف توجہ کی اور عدل و انصاف کا منارہ بلند کیا۔ ایک افسر آپ کے دربار میں بیگاری کی سواری میں آیا تو بولے کہ میری خلافت میں بھی تم بیگار پکڑتے ہو۔ اس کے بعد اس کو چالیس کوڑے لگوائے۔

عمر بن عبد العزیز رحمدل، منصف مزاج، راست گو بردبار اور سادہ مزاج آدمی تھے۔ تاج و تخت کی ذمہ داریوں نے آپ کو سخت متردد کر دیا۔ ایک دفعہ آپ کی نیک بیوی فاطمہ (عبد الملک کی بیٹی) نے بعد ادائے نماز آپ کو روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا! نصیب اعدا خیر تو ہے؟ کس صدمہ نے آپ کو رنجیدہ خاطر کیا ہے آپ نے جواب دیا۔ فاطمہ! میں مسلمانوں اور غیروں کا بادشاہ بنایا گیا ہوں، میں ان مفلسوں کا جو فاقے کاٹ رہے ہیں، ان بے چاروں کا جو بے آسرا کے پڑے ہیں، ان ننگوں کا جو مصیبت میں مبتلا ہیں، ان مظلوموں کا جن کے سروں پر آرے چل رہے ہیں، ان بے وطنوں کا جو قید خانے میں سڑ رہے ہیں، ان معمر اور بزرگوں کا جو قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے بے دست و پا پڑے ہیں، ان شخصوں کا جن کا کنبہ بہت اور آمدنی تھوڑی اور ان ہی جیسے ان شخصوں کا جو تلاش معاش میں وطنوں کو خیرباد کہہ کر دور دراز ممالک میں نکل گئے ہیں۔ خیال کر رہا تھا کہ قیامت کے دن خدا مجھ سے ان کی بابت سوال کریگا تو میں کیا جواب دوں گا۔ مجھے ڈر معلوم ہوا اور میں رو پڑا۔

یہ اس خلیفہ کا واقعہ ہے جس کے زمانہ میں ادھر اُدھر کے تاجر فقراء میں تقسیم کرنے کے لئے مال لے کر آتے لیکن کوئی لینے والا نہ ملتا اور وہ اپنے مال کو واپس لے جاتے۔

آپ میں بُردباری اس قدر تھی کہ ایک مرتبہ رات کو مسجد میں گئے۔ ایک شخص سو رہا تھا۔ اندھیرے میں اس کو آپ کے پاؤں سے ٹھوکر لگ گئی۔ اس نے کہا کیا تم پاگل ہو؟ چپراسی یہ ناشائستہ کلمات سن کر آپے سے باہر ہو گیا اور اس گستاخی کی سزا دینی چاہی لیکن آپ نے اسے روک دیا اور فرمایا کہ اس نے مجھ سے صرف پوچھا تھا کہ "تم پاگل ہو"۔ میں نے جواب اسے دیا کہ "نہیں"۔ جھوٹ سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ آپ خود کہا کرتے تھے کہ جب سے مجھے معلوم ہوا کہ جھوٹ انسان کے لئے نہایت ہی لعنت کی چیز ہے اس وقت سے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

مسلمانو! یہ وہی خلیفہ ہے جس نے ڈھائی سال کے عہد حکومت میں ایسے ایسے کام کئے کہ دوسرے ہزاروں سال کی حکومت میں نہ کر سکے۔ یہی خلیفہ ہے جس نے جمہوریت کی روح پھر مسلمانوں میں پھونکی اور سیاست ملیہ کی تجدید کر کے اس کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق کر دیا۔ عمر بن عبد العزیز ہی نے خلافت فاروق اعظم کا نمونہ پیش کیا۔ اسی بنا پر علمائے امت نے آپ کو خلفائے راشدین میں شمار کیا ہے اور دوسری صدی کا مجدد قرار دیا ہے۔ عمر بن عبد العزیز کا عہد حکومت خاندان بنی امیہ میں ایک دلکش زمانے کا منظر پیش کرتا ہے۔

افسوس کہ وہ زیادہ روز تک زندہ نہ رہ سکے اور دو برس ۵ مہینہ چار دن خلافت کر کے ۳۹ سال کی عمر میں ۲۵ رجب ۱۰۱ھ مطابق جنوری ۷۲۰ء میں اس دار فانی سے دار البقا کو رحلت کر گئے۔

(عبد القیوم کوثر اعظمی)

دعائے ترغیب علم و نشر توحید

(از قلم ابو حامد محمد عثمان صاحب حامد معسکر بنگلور)

علم کی پیاس ہر اک دل میں لگا دے یا رب
شمع تعلیم کا پروانہ بنا دے یا رب

جہل و بیدینی کا بدنام جہاں میں نہ رہے
دین قرآن کی لو سب کو لگا دے یا رب

اُٹھے ہر گھر سے ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی آواز
شرک اور کفر کو دنیا سے مٹا دے یا رب

تیری توحید کا ہو غلغلہ دنیا میں تمام
یہ صدا دہر میں ہر اک کو سنا دے یا رب

اتباع سنن نبویؐ کے عشاق ہوں سب
اہل بدعت کو ضلالت سے ہٹا دے یا رب

اہل تقلید نے معصوم نبیؐ کو چھوڑا
راہ سنت پہ قدم ان کے جما دے یا رب

مہر اسلام کے بدخواہ جو ہیں شپرہ چشم
شرح صدر اس کے لئے ان کا بنا دے یا رب

بنیں تبلیغ کے ہر جگہ مقاعد آباد
کارکن اس کے تو علماء کو بنا دے یا رب

چمکے شمشیر دو دم سنت و قرآں کی بریق
فوج بے دینی کو دنیا سے کھپا دے یا رب

عورتیں پردہ سے عریاں ہوئی جاتی ہیں
داعی حامد ہے انہیں شرم و حیا دے یارب

فتاویٰ

س ۱۴۳} شریعت کا حکم اس مسئلہ میں کیا ہے کہ زید کی شادی ہندہ سے ہوئی تھی جسکو تخمیناً ۱۲ سال ہوئے۔ ہندہ کئی سال سے بالغہ ہے۔ زید نہ تو اسے لے جاتا ہے اور نہ طلاق ہی دیتا ہے۔ بلکہ زید نے اپنی شادی دوسری جگہ کر لی ہے۔ اندریں صورت ہندہ بے کس کیا کرے۔ اس کی خلاصی کی کیا صورت ہے؟ (سائل منشی شیخ علاقیدار)

ج ۱۴۳} ہندہ کا نکلی بل کے ماتحت اپنا نکاح بذریعہ عدالت فسخ کرا سکتی ہے۔ واللہ اعلم!

(ایک آنہ داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۴} چہل قدمی کرنا سنت ہے یا نہیں (فیض محمد ولد الہداد خان۔ گوہیر آباد سندھ)

ج ۱۴۴} چہل قدمی بغرض حفاظت صحت جائز ہے۔

س ۱۴۵} کوا یعنی زاغ حرام ہے یا حلال (سائل مذکور)

ج ۱۴۵} کوے کی بابت حرمت کا فتویٰ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس کی نسبت کوئی دلیل تحریم نہیں ہے صرف ایک صحابی کا قول ہے کہ جس کے دل میں ذرہ بھی خیر ہو وہ کوا نہیں کھاتا۔ یہ حرمت کی دلیل نہیں ہے

س ۱۴۶} طوطا حلال ہے یا حرام؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۶} آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک اصول آیا ہے۔ کل ذی مخلب من الطیر یعنی ہر پنجہ والا جانوروں سے حرام ہے۔ اگر حرام نہ ہو تو مکروہ ضرور ہے۔

س ۱۴۷} اہل حدیث مذہب میں جتنے جانور پرندے حرام ہیں ان جانوروں یا پرندوں کے نام درج فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۴۷} قرآن مجید اور حدیث شریف میں جن جانوروں کی حرمت وارد ہوئی ہے۔ وہ حرام ہیں حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ (قرآن مجید) وکل ذی مخلب و کل ذی ناب (احادیث) باقی بحکم حدیث ذروني ما ترکتکم حلال ہیں۔

س ۱۴۸} کسبانی یعنی زانیہ عورت کی کمائی کا کنواں یا نل کا پانی پینا جائز ہے یا وضو میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۸} زانیہ کی کمائی حرام ہے۔ بحکم حدیث مہر البغی حرام۔ البتہ اس پانی سے وضو کرنا بعض علماء کے نزدیک جائز ہے۔ مگر پینا منع ہے،

س ۱۴۹} خاکسار تحریک کے ممبر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۹} اگر خاکسار، بانی تحریک کے عقائد کو غلط سمجھ کر اپنے عقائد صحیح رکھتا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔

س ۱۵۰} عرس کا کھانا حرام ہے یا حلال یا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۰} عرس کا کھانا مَا اُهِلَّ بِهٖ میں داخل ہونے کے باعث حرام ہے۔

س ۱۵۱} باٹلی سوڈالیمونیڈ پینا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۱} جائز ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو کوئی اور شغل نہیں۔ اسی لئے ایسے سوالات پوچھتا ہے۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۲} دختر صالحہ پابند صوم وصلوٰۃ کا رشتہ کسی غیر پابند کے ساتھ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ غیر پابند سے مراد یہ ہے کہ نماز کا پابند نہیں۔ سنت نبویہ کا پابند نہیں۔ اس کے اخلاق بھی اچھے نہیں۔ غصہ آجائے تو گھر والوں پر حملہ بھی کر دیتا ہے۔ لہٰذا کیا حکم ہے؟

(مولوی) عبد القادر چک ٹاہلی والا۔ فیروزپور)

ج ۱۵۲} بحکم حدیث شریف ناکح کی دینداری اور نیک اخلاق کا دیکھنا ضروری ہے۔ خصوصاً صالح لڑکی کے لئے خاوند صالح ہی ہونا چاہئے۔ واللہ اعلم

نتیجہ امتحان

جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد سے ۲۰ طلباء منشی فاضل (فارسی) اور افضل العلماء (عربی) کے مدارس یونیورسٹی کے مشرقی امتحانات میں اس سال بٹھائے گئے جن میں سے دو کے سوا باقی اٹھارہ طلباء کامیاب ہوئے۔ پروفیشنسی کے امتحانات میں تین میں سے دو نے کامیابی حاصل کی الحمد للہ یہ کامیابی جمیع اراکین جامعہ کو مبارک ہو۔ خداوند پاک اس جامعہ کو مزید ترقی دے۔

خاکسار کاکا محمد اسماعیل عفی عنہ ٹرسٹی وسکرٹری جامعہ دار السلام عمر آباد

حکایات صحابہؓ

عربی زبان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات تو بہت سی کتب میں مندرج ہیں۔ خدا جزا دے مولانا الحاج حافظ محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور کو جنہوں نے اردو خوان ناظرین کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات (اسلامی اخوت، ایثار، تکالیف ومصائب پر صبر وغیرہ) قلم بند فرمائے ہیں کتاب ہذا واقعی قابل مطالعہ ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ، ٹائیٹل وغیرہ عمدہ۔ قیمت ۱۲ر۔ مجلد عہ پتہ:۔ کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار۔ بالمقابل جامع مسجد دہلی۔

ایک روپیہ سے کم

قیمت کی فرمائش کی تعمیل بذریعہ وی پی نہیں کیجاتی کیونکہ اس پر کم از کم پانچ آنہ وی پی صرف ہوتے ہیں جو واپسی کی صورت میں موجب نقصان ہوتے ہیں، اس لئے اپنی فرمائش بھیجتے وقت یا تو ایک آنہ والے ٹکٹ بھیجدیا کریں یا انڈین پوسٹل آرڈر ڈاک خانہ سے لیکر بذریعہ لفافہ ارسال کر دیا کریں

(منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

متفرقات

شکریہ و شکوی ماہ مئی میں جن اہل محبت و بہی خواہ حضرات نے اخبار اہلحدیث کے لئے محنت و جانفشانی سے نئے خریدار بنائے ہیں ان کے ازحد مشکور ہیں۔ ان کے اسماء گرامی آئندہ ہفتہ شائع کئے جائیں گے انشاء اللہ! دیگر ناظرین سے عموماً اور معاونین کرام سے خصوصاً امید ہے کہ وہ بھی ماہ جون میں اپنی ہمدردی و بہی خواہی کا کماحقہ ثبوت دیکر ادارہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

اس کے ساتھ ان کرمفرماؤں سے ایک حد تک شکوی بھی ہے جو ہرماہ اخبار کے ماہواری وی پی واپس کرکے دفتر کو ناقابل برداشت محصول ڈاک کا زیر بار کرتے ہیں۔ اسی لئے قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع دیکر ہردفعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ درصورت مہلت طلبی یا انکار دفتر کو اطلاع ضرور کردیا کریں ورنہ وی پی ضرور وصول کرلیا کریں۔ مگر باوجود ان تمام امور کے واضح کردینے کے پھربھی بعض حضرات شکائت کا موقع دیتے ہیں۔

یہ چند سطور باول ناخواستہ لکھنے کے بعد امید کی جاتی ہے کہ آئندہ ہمیں ناظرین کی شکائت پیش کرنے کا موقع نہیں دیا جائیگا۔ (مینیجر)

مضامین آمدہ حکیم گل حسین شاہ صاحب۔ مولوی محمد جانباز خان صاحب۔

غیر مقبولہ آریوں کی مغالطہ دہی۔ مسیح کی وفات انجیل سے ثابت نہیں۔ خاکسار تحریک۔ نزول بارش۔ مرزائی مذہب کی دورنگی۔ مرزا صاحب ہندو تھے یا مسلم۔ کیا فرقہ ناجیہ بریلویہ ہے۔ مقلد دائرہ تقلید میں رہے کوٹلوی کی ذہانت و فقاہت۔ کیا حضرت عیسے خدا کے فرزند تھے؟

تصحیح پتہ اہلحدیث ۱۲ مئی ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۲ کالم اول

کتاب سیرت سید احمد شہیدؒ کا پتہ غلط شائع ہوگیا ہے۔ ایم معین الدین صاحب کتاب خانہ محمد علی لین لکھنؤ یا دائرہ حضرت شاہ علم اللہ تکیہ کلاں رائے بریلی سید ابوالحسن صاحب (مصنف) سے طلب کریں

یاد رفتگاں میرا لڑکا محمد ایوب بعمر پندرہ سال بعارضہ تپ دق فوت ہوگیا۔ انا للہ! (صوبیدار ڈاکٹر محمد حسن از پسرور) (۲) میرا گیارہ ماہ کا لڑکا فوت ہوگیا۔ انا للہ! قبل ازیں دو لڑکے صغر سنی میں ہی فوت ہوچکے ہیں۔ (عبدالغفور خیاط از امرتسر) (۳) مولوی محمد عبدالکریم صاحب ٹیچر بی۔ایم۔بی سکول اودیاگیر ضلع نلور مدراس جو پکے اہل حدیث اور مبلغ

غرباء کا بھی خیال رہے

"اہلحدیث" کی کسی سابقہ اشاعت میں اہل خیر حضرات کو غریب فنڈ کی امداد پر توجہ دلائی تھی مگر افسوس ہے کہ آج تک کوئی رقم نہیں آئی۔ اس کے برعکس کئی سائلین کے داخلے بذریعہ منی آرڈر آئے جو بسبب عدم گنجائش واپس کرنے پڑے کیا ہم اہل خیر حضرات ودیگر ناظرین سے امید رکھیں کہ اس فنڈ کی امداد فرماکر غرباء کی دلی دعائیں لیں گے۔ (مینیجر اہلحدیث)

توحید وسنت تھے۔ حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم کے۔سی۔ گل محمد از اودیاگیر۔ مدراس)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

لاہور میں ۲۷۔ مئی کو محمدیہ ایسوسی ایشن نے بتقریب وفات مرزا قادیانی جلسہ کیا۔ حاضری ہزاروں تھی۔ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے آخری فیصلہ پر اور مولوی لال حسین اختر نے کذبات مرزا پر بڑی وسیع تقریریں فرمائیں۔ (نامہ نگار)

خانگی حالت گذشتہ ہفتہ مولانا ابوالوفاء صاحب بمرض وجع الورک بیمار رہے۔ اور میاں عطاء اللہ صاحب مینیجر ثنائی برقی پریس وجع الرکبہ میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا بخشے۔ (مینیجر اہلحدیث)

تبلیغی جلسہ ۲۰۔ مئی کو موضع ککا کڑیالہ تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر میں اہل گاؤں نے تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مولوی حافظ اسماعیل صاحب ترنتارنی، مولوی محمد یحییٰ صاحب باقی پوری اور حافظ ابراہیم صاحب نے توحید وسنت پر تقریریں کیں۔ (احقر محمد اسماعیل سیکرٹری انجمن تبلیغ القرآن والحدیث)

کوئی صاحب خیر توجہ فرمائیں خاکسار کو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی تازہ ترین تصنیف تفسیر بالرائے کے مطالعہ کا ازحد شوق ہے۔ مجھ قیمتاً خرید نہیں سکتا کوئی صاحب خیر مجھے[1] خرید دیں۔ (ابونعیم محمد عبدالرحیم متعلم جامع مسجد مغل حسن خان ڈاکخانہ میانوالی قریشیاں براستہ رحیم یار خان بہاولپور)

بے انصافی کا انصاف چند سال ہوئے لاہور سے ایک کتاب موسومہ "خون کے پیاسے" شائع ہوئی تھی۔ جس میں بناوٹی اور جھوٹے پیروں اور صوفیوں کے کارنامے درج تھے۔ کتاب ہذا (بے انصافی کا انصاف) میں ایسے طبقہ کے کارناموں کا ذکر کیا ہے جو انصاف کے مدعی ہوکر انصاف کے نام پر طرح طرح کی بے انصافیاں کرتے ہیں۔ تمام کتاب ناول کے طور پر لکھی گئی ہے بڑی دلچسپ اور مفید ہے۔ قیمت عہ (ایک روپیہ) پتہ:۔ پنڈت دیودت شرما بی۔ایس۔سی۔ایل۔ایل۔بی وکیل امرتسر۔

فتوی فنڈ سے برائے غریب فنڈ عہ

حساب دوستاں جو گذشتہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے۔ ناظرین کرام اسے ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

جنازہ غائب حافظ عبدالغفار صاحب خیری دہلوی کا جنازہ غائب آج بعد نماز جمعہ انجمن اہل حدیث لالہ موسیٰ نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبدالقیوم عاصی)

[1] اصل قیمت ۱۰؍ محصول ڈاک ۲؍ (مینیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

ملک میں عام تکلیف شدید

قابل توجہ گورنمنٹ

ہمارا ملک ہندوستان بھی عجیب محل حوادث ہے کہ آئے دن اس میں ایسی تکالیف پیدا ہوتی ہیں جن کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ روپیہ کے سکہ کے متعلق تکلیف آج کل شدت کو پہنچ گئی ہے۔ ہم اس تکلیف کا اندازہ الفاظ میں بیان نہیں کرسکتے۔

آہ! اس وقت ہمارا دل پھٹنے کو ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ غریب مزدور تین چار روز محنت کرکے ایک روپیہ وصول کرتا ہے۔ جس کو وہ اپنے علم کے مطابق خوب ٹھونک بجا کر لیتا ہے۔ بلکہ ایک دو شخصوں کو دکھا بھی لیتا ہے۔ اس کے باوجود جب وہ بازار سے سودا لینے جاتا ہے تو دکاندار روپیہ واپس کردیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ روپیہ جعلی ہے، یا اس میں فلاں فلاں نقص ہیں۔ آہ! اسکی شام کیسی سیاہ شام ہوتی ہے کہ گھر والے آٹھ پہر کے فاقے کے بعد آٹے کی آمد کے منتظر ہیں۔ ادھر روپیہ ہے کہ چلتا ہی نہیں۔ معاصر "دور جدید" لاہور نے اس کے متعلق ایک درد بھرا مفصل نوٹ لکھا ہے، جس کا ضروری حصہ ہم ذیل میں بطور تصدیق درج کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں:۔

"ہندوستان میں گذشتہ چند سالوں سے جعلی سکوں کے چلن میں غیر معمولی زیادتی ہونے کی وجہ سے عام پبلک کو جس انتہائی تکلیف اور دقت کا سامنا کرنا پڑ گیا ہے۔ اُس کا تجربہ اس ملک میں بسنے والے قریبًا ہر شخص کو ہے پنجاب کے بازاروں خصوصًا دیہات میں تو یہ حالت ہے کہ اگر آپ کی جیب میں صرف ایک روپیہ ہو۔ اور آپ دکان سے کوئی سودا خریدنے جائیں۔ یا ڈاک خانے سے پوسٹ کارڈ لینا چاہیں۔ یا ریلوے اسٹیشن سے ٹکٹ خریدنے کی خواہش کریں۔ تو سو میں سے نوے فیصدی آپ کو یہی امید رکھنی چاہئے کہ آپ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکیں گے اور آپ کا روپیہ آپ کو کھوٹا یا ہلکا یا مشکوک یا جعلی قرار دیکر واپس کردیا جائیگا۔ اور اب یہ شک یہاں تک بڑھ چکا ہے کہ اس نے لوگوں کے دماغ پر قابو پاکر زر نقد کے پرکھنے کے متعلق عقل یا دین یا سمجھ کی تمام صفات کو زائل کردیا ہے۔ اور یہ بالکل صحیح واقعہ ہے کہ ایک دکاندار بالکل صحیح اور درست روپیہ کو کھوٹا کہہ کر واپس کردیگا۔ اور دوسرا روپیہ جو کھرا نہ ہوگا درست سمجھ کر لے لے گا۔ بلکہ بعض لوگوں کا وہم یہاں تک بڑھا ہؤا ہے کہ وہ پہلا روپیہ تو ضرور واپس کرینگے اور اگر اس کے دینے پر اصرار کیا جائے تو وہ یہ منت کہے گا کہ "جناب روپیہ بیشک کھرا ہے۔ لیکن آپ اسے بدل ہی دیں"۔ ایسی مثالوں سے معلوم ہوسکتا ہے کہ گورنمنٹ سکوں کے متعلق لوگوں کا وہم کس حد تک بڑھ چکا ہے۔

لیکن اس میں دکانداروں اور تمام لوگوں کا کیا قصور۔ جبکہ جعلی سکوں کا چلن اس قدر ہوگیا ہے کہ اچھے بھلے سکے پر خواہ مخواہ شک پڑتا ہے کہ جعلی ہی نہ ہو۔ کیونکہ عام طور پر غیر صحیح سکوں کے ہاتھ میں آتے رہنے سے ہر سکے کے متعلق یہ گمان بالکل قدرتی ہے کہ شاید یہ بھی جعلی ہو۔ جس طرح شہروں میں غیر خالص یا بناوٹی گھی کے عام چلن کے باعث اب خالص اور غیر خالص گھی کی پہچان اڑ گئی ہے۔ اور شہروں میں بسنے والے لوگ بالعموم یہ تمیز نہیں کرسکتے کہ خالص کون سا ہے اور غیر خالص کون سا۔ اسی طرح نقد سکوں اور خصوصًا روپوں کے متعلق لوگوں کی پہچان اڑتی جارہی ہے۔ اور عام لوگ وثوق کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ صحیح روپیہ کون سا ہے اور غیر صحیح کونسا جعلی سکوں کے چلن کی یہ کثرت خود حکومت کی رپورٹ سے ثابت ہے۔ چنانچہ حکومت نے اس بارے میں جو اعداد وشمار شائع کئے ہیں۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت کے علم میں سال ۱۹۳۵-۳۶ء کے اندر جعلی روپوں کی تعداد چلن میں تھی۔ سال ۱۹۳۶-۳۷ء کے دوران میں یہ تعداد دوگنی ہوگئی۔ اور کھوٹے روپوں کے عام چلن سے اندازہ ہوتا ہے کہ سال ۱۹۳۸-۳۹ء میں یہ تعداد دوگنی ہوگئی ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی اگر ان روپوں کی تعداد کو شامل کرلیا جائے جو خود گورنمنٹ ٹکسال کے کسی سقم کی وجہ سے کسی نہ کسی حیثیت سے غیر صحیح نکلے ہیں۔ یا اچھی طرح آواز نہیں دیتے۔ تو ان روپوں کی تعداد جو بازار میں نہیں چلتے اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور اس سے پبلک کی دقت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

الغرض جعلی سکوں کا چلن عام ہوگیا ہے کہ حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ نہایت مستعدی اور احساس فرض کے ساتھ اس امر کی طرف متوجہ ہو۔ ورنہ خدشہ ہے کہ کم ازکم روپوں کے متعلق تھوڑے ہی عرصے میں لوگوں کا اعتبار اُڑ جائیگا۔"

(دور جدید لاہور۔ ۲۲۔ مئی ۱۹۳۹ء)

گداگری بھی موجب تکلیف شدید ہورہی ہے

قابل توجہ گورنمنٹ عالیہ

اسلام ہاں خدا کے سچے دین اسلام نے کیسے کیسے پاکیزہ انتظامات کئے۔ گداگری جو آج کل ہندوستان میں ایک بلائے عظیم بن کر نازل ہوگئی ہے۔ اسلام نے اس کا تو نام ونشان بھی نہیں چھوڑا تھا۔ آج بھی متمدن ملکوں (انگلستان وغیرہ) میں گداگری بطور پیشہ کے ممنوع ہے۔ وائے! بدبخت ہندوستان کہ اس کی مردم شماری کے کاغذات میں جائز پیشوں کی فہرست میں ایک پیشہ گداگری بھی لکھا۔ معزز معاصر "انقلاب" لاہور نے اس کے متعلق ایک نوٹ لکھا ہے

حسب ذیل ہے :۔

لاہور میں گداگروں کی کثرت

بھک منگوں اور گداگروں کی کثرت روز بروز نہایت تکلیف دہ ثابت ہو رہی ہے۔ یہ لوگ چلتے پھرتے شرفا کے لئے قضائے مبرم کا حکم رکھتے ہیں۔ آپ تانگے میں سوار ہوں تو تانگے کے پیچھے بھاگتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ موٹر میں سوار ہوں تو جہاں آپ کسی کام کے لئے رکے دونوں طرف سے گداگروں نے گھیر لیا۔ غرض ان لوگوں نے زندگی عذاب بنا رکھی ہے۔ بارہا کوشش کی گئی کہ گداگری کے خلاف ایک قانون نافذ ہو جائے۔ لیکن یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔ کیونکہ نہ حکومت کے پاس اتنا سرمایہ ہے۔ نہ بلدیات کے پاس، کہ تمام معذور اور اپاہج گداگروں کے لئے محتاج خانے کھول دیں۔ اور تندرست اور جوان بھکاریوں کو روزگار سے لگا سکیں۔ لیکن بہر حال گداگری کی حوصلہ شکنی کے لئے پولیس کبھی کبھی حرکت میں آجاتی ہے۔ اور گداگروں کو پکڑ کر عدالت سے ان کو جرمانہ کی سزا دلا دیتی ہے۔

پچھلے دنوں لاہور پولیس نے تقریباً ایک ہزار گداگروں کو گرفتار کر لیا۔ جو گلی کوچوں میں لوگوں کی دقت کا باعث بن رہے تھے۔ پولیس دن بھر انعاد صند گداگروں کی گرفتاری میں مصروف رہی۔ لیکن جب انہیں عدالت میں پیش کیا گیا تو وہاں سے پانچ پانچ روپے جرمانہ ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ صرف تین فیصدی گداگروں نے یہ جرمانہ ادا کیا۔ باقی افراد نے معذوری ظاہر کی۔ اور کہا کہ آج کل ہمارا کاروبار بہت مندا ہے۔ اب گداگری میں وہ مزے نہیں رہے جو کبھی ہوا کرتے تھے۔ ایک تو بے شمار اشخاص نے یہ پیشہ اختیار کر لیا ہے۔ دوسرے عام تجارتی کساد بازاری۔ تیسرے مقابلہ۔ دن بھر آوارہ پھرنے کے بعد چونی بھی تو نہیں ملتی۔

گداگروں کی روزانہ آمدنی کچھ بھی ہو۔ بہر حال ارباب حکومت اور اہل فکر حضرات کو ان حالات پر غور فرما کر ایک قانون نافذ کرانا چاہئے۔ تاکہ لاہور کو اس مصیبت سے نجات مل جائے۔"

(انقلاب۔ لاہور ۲۴ مئی ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث معاصر موصوف نے لاہور کا نام لے کر اس تکلیف کو مخصوص بتایا ہے۔ حالانکہ یہ تکلیف لاہور سے مخصوص نہیں ہے۔ تمام شہروں میں یہی حال ہے۔ حتیٰ کہ ان گداگروں سے مسجدوں کے نمازی بھی نہیں چھوٹتے۔ ہر روز شام کے وقت مسجدوں میں متعدد گداگر آواز دیتے ہیں کہ میں مسافر ہوں مجھے روٹی کھلائیے، کپڑا پاس نہیں، نماز پڑھنے کے لئے کوئی نیا یا پرانا کپڑا دیجئے۔

معاصر موصوف نے پولیس کا جو مواخذہ ذکر کیا ہے یہ محض سوال کرنے پر نہیں ہے بلکہ الحاح اور زبردستی کرنے پر ہے۔ کیونکہ سوال کرنے سے ممانعت کا کوئی قانون نہیں ہے۔ چنانچہ معاصر موصوف کو بھی اس کا گلہ ہے۔ اس لئے مرکزی اسمبلی کو اس پر خاص توجہ کرنی چاہئے۔ صوبجاتی اسمبلی بھی اگر انتظام کر سکے تو اس کی مہربانی ہے۔ بشرطیکہ انہیں آپس کی لڑائی سے فرصت ملے۔

عازمان حج کے لئے ضروری اطلاع

(از پنجاب پراونشل حج کمیٹی لاہور)

گورنمنٹ ہند نے رسالہ "ہندوستانی حاجیوں کے لئے مفید ہدایات" کے پیرگراف ۱۰ کے فقرہ اول میں ترمیم کرا دی ہے۔ جس کی رو سے عازمان حج کو حسب ذیل مشورہ دیا گیا ہے :۔

"عازمان حج کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ جس جہاز میں سفر کرنا چاہتے ہوں۔ اس میں اپنے گھروں سے روانہ ہونے سے پیشتر اپنے لئے جگہ محفوظ کرا لیں اس کا انتظام جہاز ران کمپنی کے ساتھ بذات خود خط و کتابت کر کے یا پراونشل حج کمیٹی یا اس کی مقرر کردہ کسی ضلع وار جماعت یا شخص کی معرفت کیا جا سکتا ہے۔ حجاج کو خاص طور پر متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے ذریعہ ٹکٹ نہ خریدیں جو یہ کہتا ہو کہ میں فلاں جہاز ران کمپنی کا ایجنٹ ہوں۔ جب تک پراونشل یا پورٹ حج کمیٹی سے یہ دریافت نہ کر لیں کہ وہ شخص فی الواقع کمپنی مذکور کا ایجنٹ ہے۔"

سرکاری اعلان

ریاست حیدرآباد کے خلاف آریہ ستیہ گرہ کے معاونین اور مخالفین کے مابین پنجاب کے اخباروں میں جو تحریری جنگ چھڑی ہوئی ہے اس سے اس صوبہ کی مختلف جماعتوں کے باہمی جذبات پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے اس تحریک کے متعلق پروپیگنڈا اور جوابی پروپیگنڈا سے احساسات میں جو کشاکش پیدا ہو گئی ہے۔ اسکی وجہ سے ملک کے مختلف حصوں کے امن میں خلل واقع ہو گیا ہے۔ پنجاب بھی ایسے افسوسناک واقعات سے بچا نہیں رہا۔ خطرہ ہے کہ اگر اس سلسلہ میں پروپیگنڈا کا سدباب نہ کیا گیا تو پنجاب میں صورتِ حالات اور بھی خراب ہو جائیگی اور جیسا کہ بعض صورتوں میں دوسری مقامی حکومتوں کے لئے ضروری ہو گیا۔ حکومت پنجاب کو بھی اخبارات اور پروپیگنڈا کی دوسری ایجنسیوں کے خلاف قانونی کاروائی اختیار کرنا پڑیگی۔

پریس کے خلاف قانونی کاروائی کی ضرورت اور صوبہ کے امن کو جو یہ خدشہ لاحق ہو گیا ہے۔ قدرتی طور پر حکومت پنجاب اسے دور کرنے کی خواہاں ہے لہذا وہ صوبہ کے تمام اخباروں سے خلوص دل کے ساتھ اپیل کرتی ہے کہ انہیں اس تحریک کے متعلق خبریں چھاپنے اور رائے زنی کرنے کے معاملہ میں خود بخود احتراز کرنا چاہئے۔

لاہور ۲۰ مئی ۱۹۳۹ء ۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت سردار گنڈا سنگھ صاحب بیدی سب جج بہادر درجہ سوئم مقام پھلور

نمبر مقدمہ ۳۴۷ بابت ۱۹۳۹ء

رتن سنگھ ولد مہندر سنگھ ذات جٹ ساکن اللہ کلاں۔ تحصیل پھلور۔ مدعی۔

بنام غوث۔ بابو۔ نشی۔ نتھو پسران کانہاں فتح خان ولد محمد ذات راجپوت سکنائے رانگڑہ یاں تحصیل پھلور۔ مدعا علیہم۔

دعوےٰ استقرار حق اراضی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سمیان غوث وغیرہ مدعا علیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام غوث وغیرہ مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۱۳-جون ۱۹۳۹ء کو مقام پھلور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۶-مئی ۱۹۳۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری محمد علی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ سب جج بہادر درجہ سوئم بٹالہ

نمبر مقدمہ ۳۹۲ ۱۹۳۹ء

کیرتی رام ولد رام رتن ذات کھتری سکنہ بٹالہ بنام لبھو رام۔

دعوےٰ ۹۰/ روپے

بنام گیان چند ولد انبالیہ مل ذات کھتری پیشہ حلوائی امرتسر شہر۔ بیرون دروازہ رام باغ مندر باوا جیون ناتھ جوگی۔ متصل گرجا گھر

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سمی گیان چند مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۰-جون ۱۹۳۹ء کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۰-۵-۳۹ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے علمی جواہر ریزے

تفسیر واضح البیان
اُردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ گویا قرآنی معارف کو اعلیٰ پیرایہ میں فاضلانہ طریق پر بیان کیا ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ نہائت خوش ہونگے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ، سائز ۲۰×۳۰/۸۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۱۲؍ مجلد ۲؍

تبویب القرآن
مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم
ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے:-
(۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔
ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت للعہ

تفسیر فاتحۃ الکتاب
مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۵ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت ۱؍

تفسیر محمدی
مصنفہ مولانا محمد صاحب لکھوی پہلے قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی۔ اس کے چھ جلدوں میں ترجمہ کیا ہے بعدازاں مذکورہ آئتوں کی پنجابی زبان میں نہائت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول ۱۲؍ جلد دوم ۸؍ جلد سوم ۶؍ جلد چہارم ۸؍ جلد پنجم ۸؍ جلد ششم ۶؍ جلد ہفتم ۶؍

اکرام محمدی
(پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ ضخامت ۵۷۲ صفحات۔ قیمت ۸؍

تفسیر موضح القرآن
مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب
اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

تخریج ہدایہ عسقلانی
فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں۔ اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

مشکوٰۃ شریف عربی
فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے منور منگوا رکھیں۔ ہر مسلمان کے پاس چاہئے۔ مطبع مجتبائی کانپور قیمت ۳؍ مطبوعہ دہلی ۵؍

مشکوٰۃ شریف غزنوی
اردو ترجمہ بین السطور ہے۔ حاشیہ پر معتبر مضامین جو اہلسنت والجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں۔ درج ہیں۔ چار جلدوں میں ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ باوجودیکہ قیمت صرف ۸؍

جامع الترمذی
(عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث و شمائل و نفع قوت مغتذی دو حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵؍

مظاہر حق
یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے۔ جو مولوی محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے کیا ہے۔ اور ہر ایک حدیث کے معنی اور مطالب کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کر کے حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گذرا ہے۔ کتاب ھذا کی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں۔ قیمت ۲۰؍

تجرید البخاری
(مجلد) اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے اور دوسرے کالم میں بالمقابل اسکا ترجمہ سلیس اُردو زبان میں دیا گیا ہے۔ بہت مقبول ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۵؍

حزب الاعظم
از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اُردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اُردو۔ آخر میں کمل نماز وغیرہ۔ قیمت ۱۰؍

حزب المقبول
قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے۔ مترجم ہے۔ اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہائت ضروری ہے۔ قیمت ۱۲

نوٹ:۔ محصول ڈاک مندرجہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر

اس نئی اور اچھوتی کتاب میں تمام امراض کا بیان۔ تشخیص علاج مفصل درج ہیں۔ خواص علاوہ ازیں لغات بھی دی گئی ہے۔ تاکہ انگریزی دوائیوں کے اُردو معنی بھی معلوم ہو سکیں۔ ہر وقت اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ نسخہ جات مجرب اور سو فیصدی مفید ثابت ہوئے ہیں۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ۔ پاکٹ سائز۔ مجلد پارچہ مطلا۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف [illegible]

کنز المجربات

مصنفہ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑی۔ مؤلف نے اس میں وہی صدہا سینہ بسینہ نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کرکے ان کے فائدے بتائے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتائے ہیں اس کے بعد ہر مرض کا طبی اور ویدک اور ڈاکٹری نام پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اس کے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول [illegible] حصہ دوم [illegible]

کنز المفردات

اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ [illegible]

کنز المرکبات

اس کتاب میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو کنز المجربات میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف، طلاء، جوارشیں، معجون، خمیرے، مفرحات، اور عرق شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ یہ کتاب شائقین اور طبیب حضرات کو بہت مفید ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت [illegible]

عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible]

نشاط زندگی

یہ کتاب شائقین حضرات اور نوجوانوں کے لئے لکھی گئی ہے خوش و آرام وہ زندگی بسر کرنے کے طریقے۔ مواصلت کے متعلق خاص ہدایات، [illegible] پیدا کرنے اور طرح طرح کے عجیب و غریب نسخہ جات جو شائقین حضرات کو بہت [illegible] ہوں گے۔ قیمت [illegible]

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

فرانس، انگلستان اور ہندوستان کی تین صد مشہور پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں اگر آپ [illegible] ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

نوٹ:- حصہ دوم ایک جلد کتب کا بھی تیار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہل[illegible]

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اُردو، انگریزی، ہندی، گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ [illegible] اعلیٰ، رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔

اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط اور [illegible] چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ خط و کتابت کرنے کا پتہ:-

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

دیہاتی حکیم

نئی تصنیف

جس میں دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ اس میں تقریباً ایک سو امراض کا بیان درج ہے۔ جس پر چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں۔ سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کر دی گئی ہے علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ باآسانی اور ارزاں مل سکیں۔ یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ جس کی قدر کرنا ان کا فرض ہوگا۔ ضرور منگوائیں۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؍

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری

کلید حکمت

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث، مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخے چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں [illegible] نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں [illegible] درج کئے گئے ہیں۔ نسخہ جات مجرب [illegible]

قیمت حصہ اول [illegible] حصہ دوم [illegible]

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
ذوساو جاگیرداروں سے ...
عام خریداروں سے ...
ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۰ - ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۹ جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۹۱۱)

فہرست مضامین

رباعیات ساقی

(از ملک محمد عبد اللہ صاحب ساقی ازلالہ موسیٰ ضلع گجرات)

جو مانگنا ہے تجھے ذات کبریا سے مانگ
نیاز و عجز و ادب سے کئی ادا سے مانگ
نہ مانگ غیر سے رسوا نہ کر مسلمانی
اگر خدا پہ یقین ہے تو پھر خدا سے مانگ

(۲)

لازم ہے کہ توحید کا فطرت پہ اثر ہو
صدیق ہو بے باک ہو خوددار و نڈر ہو
ہر کام کے آغاز میں، انجام کی خاطر
مؤمن کی یہ تعریف ہے مولا پہ نظر ہو

(۳)

تقدیر کا مقصد ہے تری قوت برداشت
تدبیر ترے جوش عمل کے لئے پندار
بے تاب نہ ہو غیر کے در کا نہ گدا بن
مالک کی نگاہوں میں نہ ہو ہاتھ کی دھار

(۴)

ترے دل کی ہر آرزو جانتا ہے
خدا ہے علیم السمیع بصیر
نہ رسوا ہو ساقی کسی اور در پہ
کہ ہے وہ علیٰ کل شیء قدیر

انتخاب الاخبار

صحت یابی گذشتہ ہفتے مولانا صاحب مدظلہ بعد میاں عطاء اللہ صاحب کی علالت کے متعلق خبر درج کی گئی تھی۔ تمام احباب کو یہ خوشخبری دی جاتی ہے کہ دونوں کو خدا تعالےٰ نے صحت بخش دی ہے۔ الحمد للہ

(منیجر اہلحدیث)

—— امرتسر میں روز بروز گرمی ترقی پر ہے۔ صبح آٹھ نو بجے سے غروب آفتاب تک گرم لو چلتی رہتی ہے۔

—— بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۷۔ مئی سے ۲۔ جون تک شہر امرتسر میں ۱۲۸ بچے پیدا ہوئے۔ اس کے برعکس ۱۷۲۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— لاہور کی دیکھا دیکھی امرتسر شہر کے بھنگیوں نے بھی اپنے مطالبات میونسپل کمیٹی کے روبرو پیش کر کے بذریعہ اشتہار اعلان کر دیا ہے کہ اگر وہ نامنظور ہوئے تو شہر کے تمام بھنگی ہڑتال کر دینگے۔

—— لاہور میں کسان ستیہ آگرہ بدستور جاری ہے ۴ جون کو مزید پانچ کسان سول نافرمانی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔

—— معاصر "پرتاپ" راوی ہے کہ ۴ جون کو مولانا ظفر علی خان نے ایک اسلامی جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر یکم جولائی تک صوبائی حکومتوں نے حیدر آباد جانے والے جتھوں کو روکنا شروع نہ کیا تو مجبوراً مسلمان بھی کوئی قدم اٹھائینگے۔ نیز انہوں نے تمام مسلمانوں سے ۲۳ جون کو حیدر آباد ڈے منانے کی اپیل کی ہے۔

—— لاہور میں پولیس نے ایک نوجوان کو گرفتار کیا ہے جس کے قبضہ سے دو سو جعلی چونیاں برآمد ہوئی ہیں

—— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۹۳۹ء میں پنجاب سول سروس (سب جج) کی بھرتی نہیں کی جائیگی۔

—— حکومت پنجاب نے لاہور کے ایک اخبار رضا کار سے شیعوں کی تبرا ایجی ٹیشن کے حق میں قابل اعتراض مضمون شائع کرنے کی بنا پر پانچسو روپے کی ضمانت طلب کی ہے

—— سادھو شیام پوری نے شوشنہ دہلی کے فیصلہ کے خلاف عدالت سشن میں جو اپیل دائر کی تھی وہ مسترد ہو گئی ہے۔

—— مولانا ابو الکلام آزاد نے تبرا ایجی ٹیشن کو بند کرنے کے لئے شیعہ و سنی علماء سے مفاہمت کی اپیل کی ہے جس سے متاثر ہو کر سید محمود مہدی (جو سر کردہ شیعہ اصحاب سے ہیں) تمام شیعہ علماء کے نام مراسلہ ارسال کیا ہے کہ وہ عارضی طور پر تبرا ایجی ٹیشن ملتوی کر دیں

—— ایتھنز (یونان) کی اطلاع ہے کہ ۳ جون کو تمام یونان میں قیامت خیز اور ہیبت ناک زلزلہ آنے سے پندرہ سو دیہات تباہ ۱۸ ہزار نفوس ہلاک، ہزار ہا عمارتیں مسمار و منہدم ہو گئیں۔

—— لندن کی خبر ہے کہ برلن ہیڈ کے قریب ایک برطانوی آبدوز کشتی غرق ہو گئی۔ صرف چار آدمی بچ سکے باقی ۹۹ غرق آب ہو گئے۔

—— برلن میں ہر ہٹلر نے ایک جلسہ میں تقریر کے دوران میں کہا کہ برطانیہ اور فرانس جرمنی کا محاصرہ کر کے اس کی تجارت کو برباد کرنا چاہتے ہیں، جرمنی امن چاہتا ہے وہ حقوق کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کریگا۔ اس لئے ہم جنگی طاقت کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔

—— حکومت اٹلی نے ایک قانون کی رو سے اٹلی میں بسنے والے یہودیوں کی غیر یہودیوں سے ملاقات رسم و راہ بالکل بند کر دی ہے۔

—— ضلع بریلی کے ایک گاؤں میں آگ لگنے سے ۱۲۔ اشخاص جل کر راکھ ہو گئے۔

—— کونسل آف سٹیٹ کا آئندہ اجلاس ۱۲ ستمبر کو شملہ میں منعقد ہو کر آخری ستمبر تک جاری رہیگا۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ حیدر آباد میں اصلاحات کا نفاذ ۱۹۔ جون کو کر دیا جائیگا۔

واقعہ قتل دفتر "اہلحدیث" کے قریب ہی ایک ہندو نوجوان جو بڑا بھلا مانس اور شریف خاندان کا لڑکا تھا ناحق قتل کر دیا گیا۔ افسوس ہے ان درندوں پر جو ایسے وحشیانہ افعال کا ارتکاب کرتے ہیں۔

(بقیہ متفرقات)

مولوی اسرار الحق صاحب معروف طویل ہندکیمی بیرے رفیق سفر ہوتے تھے۔ عرصہ سے مفقود الخبر ہیں۔ کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو اطلاع دیں۔ اگر ان کے قریب ہوں تو یہ تحریر ان کو دکھا کر انہی سے ان کا حال حال لکھوا کر بھیجدیں۔ (ابو الوفاء)

ندوۃ العلماء کی مجلس شوریٰ (۱۵۔ مئی) میں مندرجہ ذیل اصحاب کی وفات پر اظہار افسوس اور دعاء مغفرت کی گئی:-

(۱) سید احسان اللہ شاہ صاحب سندھی
(۲) خان بہادر حافظ عبد الحلیم صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ
(۳) نواب مزمل اللہ خان صاحب
(۴) ڈاکٹر اقبال لاہور
(۵) شاہ عراق
(۶) غازی مصطفےٰ کمال پاشا۔

غفر اللہ لھم (باقی)

مدرسہ دار السلام عمر آباد کی بابت "اہلحدیث" مورخہ ۲۶۔ مئی میں مولوی عبد اللہ عقیل کا جو مضمون شائع ہوا تھا۔ اس میں اکثر مدرسین کے نماز میں سستی کرنے کا ذکر ہے۔ اس کے جواب میں مولوی عبد السبحان عمری کا مضمون آیا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ

جامعہ دار السلام میں کل چودہ مدرسین ہیں سب دار الاقامہ میں نہیں رہتے بلکہ اپنے خاص گھر میں رہتے ہیں۔ بعض وقت وہ نماز باجماعت میں حاضر نہیں ہو سکتے اور ایسے مدرسین صرف دو ایک ہیں۔ انہیں کے متعلق مولوی عقیل صاحب نے بڑی جرأت اور دلیری سے اکثر کا حکم لگایا ہے۔ جو نہ صرف خلاف واقعہ ہے بلکہ صریح بہتان ہے۔

اہلحدیث جو مدرسین گھروں میں رہتے ہیں وہ اگر اذان سنتے ہیں تو بحکم حدیث شریف ان کو بھی جماعت میں ملنا چاہئے۔ (بس یہ بحث ختم)

—— چینی اخبارات راوی ہیں کہ انہوں نے ماہ مئی میں ہزار ہا جاپانی دوران جنگ میں ہلاک کر دیئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

صلوٰۃ المؤمنین

بجواب

رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

(۶)

اس سلسلہ مضمون کے پہلے نام منسوخ کر کے یہی نام بہتر سمجھا گیا ہے۔ رسالہ اگر چھپا تو اسی نام سے چھپیگا۔ (انشاء اللہ!)

گذشتہ نمبر میں بحث تعداد رکعات پر ہوئی ہے آج اسی کے متعلق مصنف کتاب کا ایک سوال درج ذیل ہے جسے اس نے اپنے خیال میں لاینحل سمجھا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"روایات میں تحریر ہے کہ پہلے سفر اور حضر میں دو ہی دو رکعت صلوٰۃ مقرر تھی بعد میں بڑھائی گئی۔ لیکن جب ان روایتی علماء سے دریافت کیا جاتا ہے کہ رکعتیں کیوں بڑھائی گئیں۔ قرآن شریف کے کون سے حکم سے بڑھانا ثابت ہے۔ تو کوئی جواب بن نہیں پڑتا۔"

(صلوٰۃ المرسلین ص۳)

اہلحدیث | مصنف نے قرآن مجید سے جواب پوچھا ہے۔ ان لوگوں کی یہ عام عادت ہے کہ خود تو ثبوت دینے کی بجائے محض خیالات اور قیاسات سے کام لیتے ہیں اور ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال اور عقائد کا ثبوت صرف قرآن مجید سے دیں۔ حالانکہ ہمارے نزدیک شرعی دلیلیں دو ہیں۔ اوّل قرآن۔ دوّم حدیث پھر ہمیں کیوں مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم ایک ہی دلیل سے کام لیں۔ تاہم ان لوگوں کی ہر ایک بات کا جواب قرآن شریف ہی سے دیتے ہیں۔ خواہ عبارت النص سے ہو یا اشارت سے۔ دلالۃ النص سے ہو یا اقتضاء سے یہ سب طرق دلالت امت مسلمہ میں مسلم ہیں۔

معترض صاحب! سنئے قرآن مجید میں ارشاد ہے

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا[1] (پ۱-ع۱۳)

دو رکعتوں کی زیادتی اسی آیت کے ماتحت ہے۔

فافہم ولا تکن من القاصرین ط

ناظرین! | مصنف رسالہ کے استدلالات کا ایک عجیب نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ذرہ غور سے پڑھیں۔ آپ نماز میں قیام کی حالت میں استغفار کرنے کا ثبوت دینے کو آیت ذیل پیش کرتے ہیں:-

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ (پ۲۴-ع)

(اے نبی) کہہ دے تو کہ سوائے اسکے نہیں کہ میں بشر ہوں مثل تمہارے وحی کی جاتی ہے طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہے پس قیام کرو تم اُس معبود اپنے کے حضور میں اور دعائے بخشش مانگا کرو (گناہوں اپنے کی)"

(صلوٰۃ المرسلین ص۱۴)

مصنف مذکور اس آیت سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ:-

"یہ امر بخوبی روشن ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں جب کبھی قیام کیا جائے تو اپنے گناہوں کی بخشش ضرور مانگی جائے اور جب رکوع کیا جائے تو دعا توبہ یا انابت کی جائے اور یہی طریقہ نبیوں کا بھی رہا ہے۔" (رسالہ مذکور ص۱۴)

ناظرین! | مصنف کی سینہ زوری دیکھئے کہ استقیموا کے معنی کرتے ہیں کہ "قیام کرو"۔ حالانکہ یہ فعل باب استفعال سے ہے اور اسکے ساتھ اِلَیْہِ بطور صلہ لگا ہوا ہے۔ اور قُوْمُوْا کے ساتھ حرف لام بطور صلہ کے آتا ہے۔ جیسے قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ فَاسْتَقِیْمُوْا اِلَیْہِ کے معنی ہیں "خدا کی طرف سیدھے چلو"۔ المستقیم جو اسی مصدر (استقامت) سے مشتق ہے اسکو صراط کی صفت بنا کر ہمیں حکم دیا ہے کہ یوں دعا کیا کرو:-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ط

یعنی اے خدا ہمیں سیدھی راہ پر چلا

بقول مصنف اِسْتَقِیْمُوْا کے معنی میں اگر قیام کرنے کا حکم ہے تو مستقیم (اسم فاعل) کے معنی ہونگے قیام کرنے والا۔ اس لحاظ سے مطلوبہ صراط مستقیم کا مطلب یہ ہوا کہ اے خدا ہمیں اس راستے کی ہدایت کر جو تیرے سامنے سیدھا کھڑا ہونے والا ہے۔ یہ ترجمہ کیا ہی لطیف ہے جسکے حق میں یہ کہنا بجا ہے ؎

لطف پر لطف ہے املا میں میرے یار کے یاد
جائے حلق سے گذر کر نکلتا ہے پوزے ہجار

---

[1] جو حکم ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا اسی جیسا لاتے ہیں۔

علاوہ اس کے واستغفروہ کو قیام سے متعلق کرنا بھی خلاف قواعد نحویہ ہے۔ کیونکہ یہ جملہ انشائیہ اپنی جگہ پر مستقل ہے۔ اگر آپ کا ترجمہ مقصود ہوتا تو کلام اللہ کے الفاظ یوں ہوتے :-

فَاسْتَقِیْمُوْا اِلَیْہِ مُسْتَغْفِرِیْنَ اَوْ تَسْتَغْفِرُوْنَ

تاکہ یہ دونو لفظ استقیموا کی ضمیر مرفوع سے حال بن کر آپ کا مطلب ادا کر سکتے۔ لیکن حالت موجودہ میں آپ کا بیان اس آیت کے ماتحت ہے :-

اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ[1]

مصنف مذکور نماز میں ہاتھ باندھنے کا ثبوت قرآن سے دیتے ہیں وہ ثبوت ایسا ہے کہ ناظرین اسے پڑھ کر ہنسیں گے اور اہل قرآن کے علم و انصاف کی داد دینگے آپ لکھتے ہیں کہ :-

"تکبیر پڑھنے کے بعد ہم کو اذکار قیام شروع کرنا چاہئے۔ جیسا کہ پیشتر واضح ہوچکا ہے۔ لیکن اذکار قیام کے وقت ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ہر مومن کو اللہ تعالےٰ کے حضور میں دست بستہ کھڑا ہونا چاہئے۔ جیسا کہ موسیٰ رسول اللہ سلامٌ علیہ کو اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی تھی۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل :-

"اُسْلُکْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ بَیْضَاءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ وَّ اضْمُمْ اِلَیْکَ جَنَاحَکَ مِنَ الرَّھْبِ (پ۲۰- ع۸)

داخل کر تو (اے موسیٰ) یَدْ یعنی برہان بشارت اپنا بیچ گریبان یعنی سینے اپنے کے نکلے گا وہ سورج مانند ہوکر بغیر کسی غم کے خوشخبری دینے والا اور پنجہ کے ساتھ پکڑلے تو (اے موسیٰ) ساتھ اپنے ہاتھ اپنا اللہ سے ڈرتا ہوا "

آیت مندرجہ بالا میں موسیٰ سلامٌ علیہ کا گریبان یعنی سینے میں ہاتھ داخل کرنے سے کسی کو اختلاف نہیں ہے البتہ اضمم الیک جناحک کے معنی میں اختلاف ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اضمم کی لغت بیان کردیں۔ تاکہ ناظرین کو ہمارے معنی میں شک وشبہ پیدا نہ ہو۔ قاموس میں ہے الضم قبض الشی الی الشی اور منتخب اور صراح اور منتہی الارب میں قبض کا ترجمہ اس طرح مذکور ہے۔ قبض گرفتن بہ پنجہ لہٰذا اضْمُمْ اِلَیْکَ جَنَاحَکَ کا ترجمہ کیا گیا ہے پنجہ کے ساتھ پکڑلے تو (اے موسیٰ) ساتھ اپنے ہاتھ اپنا بدیں وجہ ہر مومن کو قیام میں سینہ پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے۔ اس طرح کہ بایاں ہاتھ اپنے سینے میں داخل کرکے داہنے ہاتھ کے پنجے سے بایاں ہاتھ پکڑ لینا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ داہنا ہاتھ اپنے سینے میں داخل کرکے بائیں ہاتھ سے گرفت کی جائے۔ لیکن صحیح گرفت داہنا ہاتھ ہی کرتا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اہل حدیث کی طرح داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ لی جایا کرے۔ لیکن اس طرح بایاں ہاتھ پوری طرح سینے پر نہ آئے گا اور اگر پوری طرح داخل بھی کرلیا گیا تو اس حالت میں کلائی پکڑنے سے داہنے ہاتھ کو تکلیف رہے گی اور قریب کھڑے ہوئے مصلّی کو بھی تکلیف ہوگی کیونکہ داہنے ہاتھ کی کہنی علیحدہ نکلی رہے گی۔ پس بایاں ہاتھ پوری طرح سینے پر داخل کرکے داہنے سے بائیں ہاتھ کی کہنی کے اوپر پکڑنا چاہئے۔ جس سے کسی کو تکلیف نہ ہوگی اور حکم خداوندی کی تعمیل بہ آسانی ہوسکے گی" (رسالہ مذکور ص۴۸)

ناظرین! کیا ہی اچھا استدلال ہے۔ انصاف کیجئے کہ مصنف کا یہ استنباط بہتر اور قابل قبول ہے یا قرآن مجید کے معلم اول کا ارشاد جنہوں نے نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم صاف الفاظ میں دیا ہے۔ ہم مصنف سے اس کی عبارت ذیل کا مطلب پوچھنا چاہتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ :-

"بدیں وجہ ہر مومن کو قیام میں سینہ پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے۔ اس طرح کہ بایاں ہاتھ اپنے سینے میں داخل کرکے داہنے ہاتھ کے پنجے سے بایاں ہاتھ پکڑ لینا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ داہنا ہاتھ سینے میں داخل کرکے بائیں ہاتھ سے گرفت کی جائے۔ لیکن صحیح گرفت داہنا ہاتھ ہی کرتا ہے" (صلوٰۃ المرسلین ص۴۸)

بتائیے۔ آپ نے آیت موصوفہ میں کتنے تصرفات کئے ہیں اور ان تصرفات کے باوجود آپ کا مدعا ثابت نہیں ہوا اس بات کو ہم ناظرین کے فہم و فراست پر چھوڑتے ہیں مصنف صاحب! اتنا تو ضرور بتائیں کہ "بایاں ہاتھ اپنے سینے میں داخل کرکے داہنے ہاتھ کے پنجے سے گرفت کرنے" کے کیا معنی ہیں اور اس کی کیا صورت ہے؟ آگے چل کر مصنف نے اور گل کھلائے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ :-

"یہ تو پیشتر ثابت ہوچکا کہ قیام میں دعاء مغفرت مانگنا چاہئے اور جملہ انبیاء سلامٌ علیہم کا بھی یہی عمل تھا۔ لیکن عقلاً ہر گذارش کے ساتھ حاکم کی تعریف و توصیف بھی ضروری چیز ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے بھی حکم صادر فرمایا ہے کہ تم اپنی دعائیں اسماء حسنیٰ اور حمد کے ساتھ کیا کرو۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

۱- وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا (پ۹- ع۱۱)	ترجمہ- اور موجود ہیں واسطے اللہ کے نام اچھے یعنی نام صفاتی پس دعا کیا کرو ساتھ اُن کے"

بموجب حکم مندرجہ بالا ہمیں دعائیں اسماء حسنیٰ کے ساتھ کرنا چاہئے اور یہ اسماء حسنیٰ اللہ تعالیٰ نے پارہ اٹھائیس رکوع ۶ میں مہیا فرمادئیے ہیں جن کو ہم اس بیان کے آخر میں جملہ آیات قیام کے ہمراہ بغرض آگاہی ناظرین درج کریں گے۔

۲- فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَ اسْتَغْفِرْہُ (پ۳۰ ع)

ترجمہ:- سو تو صلوٰۃ ادا کیا کر ساتھ حمد رب اپنے کے اور بخشش مانگ اُس سے "

۳- وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ حِیْنَ تَقُوْمُ (پ۲۷ ع)

ترجمہ:- اور صلوٰۃ ادا کیا کر ساتھ حمد رب اپنے کے

[1] کیا تم خدا کو اس چیز کی خبر دیتے ہو جسے وہ آسمانوں اور زمین میں نہیں جانتا۔

حالانکہ قیام کرتے تو۔

آیات مندرجہ بالا سے واضح ہے کہ قیام میں دعا استغفار کے ساتھ رب کریم کی حمد بھی کرنا چاہئے۔ اب ہم ایسی آیات پیش کرتے ہیں جو حمد کے لئے سورہ الحمد شریف کو مخصوص کرتی ہیں۔

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ (پ ۲۴- ع ۱۴)	وہ اللہ ازلی ابدی زندہ ہے نہیں کوئی معبود یعنی لائق فرماں برداری کے بجز اُس اللہ کا پس دعا کیا کرو تم اُس اللہ کے

حضور میں خالص کرنے والے ہوکر واسطے اُس کے اُس کی توحید (ساتھ) الحمد للہ رب العلمین۔

اس جگہ ادعوا کا مفعول ثانی الحمد للہ رب العلمین جملہ ہے جو محلاً منصوب بہ نزع خافض ہے کیونکہ ادعوا کا مفعول ثانی ساتھ با حرف جار کے آتا ہے۔ پس اس فرمان ربی میں سورہ الحمد کی طرف اشارہ ہے کیونکہ سورہ الحمد میں حمد بھی ہے اور دعا بھی ہے۔ لہٰذا بذریعہ الحمد شریف کے دعا کرنے کا حکم ہوا ہے۔ ایک اور آیت ملاحظہ ہو۔ جس سے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (پ ۱- ع ۵)	ترجمہ۔ اور استعانت مانگو ساتھ صبر اور صلوٰۃ کے

قرآن شریف بھر میں لفظ نستعین صرف سورہ الحمد شریف میں آیا ہے۔ پس لازم ہے کہ سورہ الحمد شریف کے ذریعہ صلوٰۃ میں دعا استعانت کی جائے جو کہ خوبیوں میں اس قدر افضل ہے کہ قرآن حکیم کے جملہ مضامین کا خلاصہ اس میں موجود ہے۔ اور رب کریم کی حمد بھی اس میں اعلیٰ پیمانہ پر کی گئی ہے۔ اس لئے ہر مومن کا فرض ہے کہ بموجب احکام خداوندی دعاء استغفار کے ساتھ الحمد شریف کی تلاوت بھی کیا کرے۔"

(صلوٰۃ المرسلین از ص ۲۵ تا ص ۵۰)

ناظرین کرام! قطع نظر اسکے کہ مصنف اپنے دعوے میں کامیاب ہوا ہے یا نہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اس امر میں متفق ہوگیا ہے کہ سورہ الحمد نماز میں بہرحالت ہر نمازی کو پڑھنی چاہئے۔ حالانکہ اسی رسالہ کے ص ۲۵ پر اس نے سورہ الحمد پڑھنے کا ثبوت ہم سے طلب کیا ہے مگر یہاں آکر خود ہی اس کا ثبوت دیدیا ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ ہمارے صبر کا نتیجہ ہے یا خدائی تصرف ہے۔

اب ہم اس کے استدلال پر نظر کرتے ہیں۔

مصنف سبّح کا ترجمہ نماز پڑھ کرتا ہے۔ حالانکہ ہم قاموس کے حوالہ سے بتا آئے ہیں کہ سبّح کے اصلی معنی ہیں قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہ یعنی سبحان اللہ کہو۔ ملاحظہ ہو اہلحدیث مورخہ ۱۲- مئی۔ ص ۵

بہرحال ناظرین غور فرمائیں کہ یہ لوگ حدیث نبوی کو چھوڑ کر کس مصیبت میں پھنسے ہیں اور اپنے اعمال اور عقائد کو کس سینہ زوری سے کرتے ہیں۔　　(باقی)

قادیانی مشن

مامور اور مصلح اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے

اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۲۷- مارچ سنہ رواں میں عنوان بالا سے ایک مضمون شائع ہوا تھا جو آج ۳۰- مئی کو ہماری نظر سے گذرا جسے دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ یہ عنوان ہمارے اور امت مرزائیہ (بہر دو صنف) کے درمیان فیصلہ کن ہے ہم اپنے معلومات کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ قادیانی تحریک کے لئے دو ہی امور فیصلہ کن ہیں۔ سب سے پہلے مرزا صاحب کا آخری فیصلے والا اعلان۔ دوسرے مذکورہ بالا عنوان۔ آخری فیصلے کے متعلق تو اہلحدیث ۲۶ مئی میں کافی بحث ہوچکی ہے۔ آج ہم اس عنوان کے ماتحت امت مرزائیہ کے مامور اور مجدد کو جانچتے ہیں۔ سب سے پہلے اخلاق کی تعریف ہوجانی چاہئے۔ اخلاق نویسوں نے اخلاق کی مختلف تعریفیں اور قسمیں بتائی ہیں۔ مثلاً شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں:۔ ؏

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

یعنی جو کچھ تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے پسند نہ کرو۔ مثلاً بدگوئی اگر تم اپنے لئے نہیں چاہتے تو دوسروں کے حق میں بھی بدگوئی نہ کیا کرو۔ استاد صائب ایرانی کہتے ہیں ؎

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زرِ قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

قرآن شریف نے اخلاق کے متعلق بڑا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ اسی لئے اخلاق کی تعریف بھی مستنبط ہوسکتی ہے۔ غور کیجئے۔ کس محبت اور مودت سے ارشاد ہوتا ہے

قُلْ لِعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ط إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا

یعنی میرے بندوں سے کہہ دو کہ جو بات کہا کریں بہت اچھی کہا کریں۔ شیطان سخت گوئی سے ان میں فساد ڈلوا دیگا کیونکہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

اخلاق کی یہ تعریفات سب کو مسلم ہیں اس لئے ان کو معیار قرار دیکر طول دینا کچھ ضروری نہیں بلکہ قادیانی مصلح کو ان پر جانچنا ہمارا مقصد ہے کیونکہ پیغام صلح نے اس عنوان کے ماتحت مرزا صاحب (مصلح قادیانی) کے حق میں لکھا ہے:۔

"ابھی زمانہ قریب ہی میں ایک مرد کامل کا ظہور ہوا۔ ایک بہت بلند اخلاق کا انسان دنیا کے ایک غیر معروف مقام سے اٹھا اور اس کا اٹھنا قیامت ہوگیا۔ اس سلئے تمام مذہبی دنیا میں اپنی اخلاقی اور علمی شوکت سے شدید دھمل پیدا سکے۔ اس کی اخلاقی اور علمی عظمت پر متعصب دشمنوں نے بھی شہادت دی ہے۔ اس عظیم الشان انسان کے سانحہ ارتحال پر تمام اسلامی دنیا نے

ماتم کیا؟ (پیغام صلح لاہور ص۳ ۲۰ مارچ)

اہلحدیث پیغام کا یہ قول محض دعویٰ ہے جس کا ثبوت اس نے نہیں دیا۔ اس لئے اس کا کام ہم ہی کئے دیتے ہیں۔ تاکہ قادیانی مصلح کا اخلاق پرکھا جائے آپ علمائے اسلام کے حق میں کیا ہی لطیف فقرات فرماتے ہیں۔

(۱) اے بدذات فرقہ مولویاں }
(۲) اے یہودی خصلت مولویو! } انجام آتھم

(۳) مولوی محمد حسین۔ مولوی احمد اللہ۔ ثناء اللہ جھوٹے ہیں۔ کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵)

(۴) میرے منکر بغایا (کنجنیوں) کی اولاد ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷)

(۵) اس نالائق نذیر حسین (حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی) اور ان کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین بٹالوی کا یہ افترا ہے!

(مواہب الرحمٰن ص۱۲۷)

کہاں تک لکھیں۔ ہم نے مرزا صاحب کے اس قسم کے اخلاقی فقرات اور ان کے ساتھ ہی آریوں کے گرو سوامی دیانند کی شیریں کلامی کے نمونے ایک رسالے کی صورت میں جمع کر دیئے ہوئے ہیں۔ جس کا نام "دور بیفارمرز" ہے۔ غالباً اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے حق میں سخت کلامی سے کام لیا تو مرزا صاحب نے بھی ان کو ایسا دیا لکھا۔

ہمارے خیال میں یہ جواب مبطل الزام نہیں بلکہ مؤید الزام ہے۔ کیونکہ علمائے اسلام نے اگر بداخلاقی کی ہے تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں۔ نہ وہ مہدی معہود ہیں نہ مسیح موعود۔ لیکن مہدویت اور مسیحیت کے مدعی کو تو جواب میں بھی بداخلاقی سے کام لینا روا نہیں۔ ورنہ اس میں اور اسکے مخالفین میں کیا فرق رہے گا۔

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی بات کہتے ہیں

سلہ قیمت عمر پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

کوئی غلطی محسوس نہیں کرتے کہ بحیثیت تصنیف اور شستہ کلامی کے سرسید احمد خان مرزا صاحب کی نسبت اعلیٰ مرتبہ پر تھے گو وہ بھی اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ نہ تھے۔ کیونکہ آپ علمائے اسلام کے حق میں بحالت خفگی کوڑ مغز ملاں اور شہوت پرست زاہد وغیرہ الفاظ استعمال کر جاتے تھے (اللّٰھم اغفر لنا)

مختصر یہ ہے کہ ہم قادیان کے مصلح اعظم اور مسیح موعود کو اخلاقی حیثیت سے کسی بلند پایہ پر نہیں دیکھتے باوجود اسکے جب ہم انکے اتباع کو ان کے اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ہمارے منہ سے بے ساختہ یہ شعر نکل جاتا ہے

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(قسط نمبر ۱۲)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

صحابہ کرام کی تعریف سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ پھر خلفاء اربعہؓ ان میں سے بھی خلیفہ اول و دوم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جو شان ہے وہ کسی پر مخفی نہیں آج اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں ان سے بڑھ کر آنحضرت کا عاشق ہوں یا ان سے زیادہ متبع رسول علیہ السلام ہوں تو میں کیا دنیا کا ہر وہ انسان جس نے صحابہ کے حالات پڑھے ہیں بلا تامل کہہ اٹھیگا کہ یہ شخص پرلے سرے کا شیخی باز بلکہ کذاب ہے۔ باوجود صحابہ کرام کی اس قدر علو شان کے بھی ان میں سے کسی کو نبی نہ بنایا گیا حالانکہ ان میں ایسے انسان موجود تھے جو نبوت کے بار گراں کو اٹھا سکتے تھے۔ چنانچہ ترمذی شریف میں فرمان نبوی موجود ہے کہ

لوکان بعدی نبی لکان عمر

یعنی تقدیر الہیٰ میں میرے بعد اگر کسی شخص کو مقام نبوت دیا جانا مقدر ہوتا تو عمرؓ کو دیا جاتا

اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں خدا کے علم و تقدیر کے اندر کسی نبی کی بعثت مقرر ہی نہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے فنافی الرسول آنحضرتؐ کی عکسی تصویر اور ظلی محمدؐ علیہ السلام (ملاحظہ ہو مرزا صاحب کی کتب فتح اسلام ازالہ ص۱۴۲ ط۲۔ ایام الصلح ص۱۶۳) کو محض اسی لئے نبوت نہ دی گئی کہ نبوت ختم ہو چکی تھی۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا ہے کہ

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون (بخاری)

یعنی بنی اسرائیل میں یہ سلسلہ رہا ہے کہ جب ایک نبی فوت ہوتا اس کا خلیفہ بھی نبی ہوتا مگر میرے بعد ایسا نہیں ہوگا کیونکہ میرے بعد نبی ہی نہیں ہاں خلفاء بکثرت ہونگے۔

اس فرمان نبوی صلعم نے تو امت کو ظلی و بروزی بھول بھلیوں سے بچانے کے لئے تصریحاً بتا دیا کہ میرے بعد خلیفے تو بے شک ہونگے مگر نبی ہرگز نہ ہوگا باوجود اس قدر کھلی کھلی ہدایات کے بھی نہ ماننے والوں نے نہ صرف یہ کہ نہ مانا بلکہ الٹا ان تصریحات نبویہ کو محرف کر کے اجراء نبوت کا مسئلہ ان سے نکالنے کی کوشش کی۔ چنانچہ خلیفہ صاحب قادیانی نے ان احادیث پر یہ گوہر افشانی فرمائی ہے:۔

"ان (احادیث) سے صرف اتنا معلوم ہوتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ہم اس کے خلاف نہیں کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ بیان فرمایا کہ پہلے نبیوں کے بعد جلد ہی ان کی قومیں خراب

ہو جاتی تھیں مگر (یہ) امت ایک ہزار کے سال کے عرصہ میں خراب ہوگی تو ایک شخص مقام نبوت پر کھڑا ہوگا۔

(ریویو ماہ ستمبر ۳۸ء صلا)

معمار ہم نے خلیفہ جی کے اس مضمون کو آگے پیچھے نیچے اوپر ہر طرح سے دیکھا۔ بخدا ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم نے احادیث نبویہ کو بھی دیکھا جن پر اس وقت گفتگو ہو رہی ہے ان میں کوئی ایک فقرہ موجود نہیں۔ جس کا یہ ترجمہ ہو کہ آنحضرت کی امت ہزار سال میں خراب ہو جائیگی تو ایک نبی مبعوث کیا جائیگا۔

نہ معلوم خلیفہ صاحب یہ سطور لکھتے وقت کہاں تھے۔ بہرحال اس میں کچھ راز ہے۔ جسے کھولنا خلیفہ صاحب یا اڈیٹر صاحب ریویو کا کام ہے۔

رہ گیا یہ امر کہ خلیفہ جی نے اس جگہ "لا نبی بعدی" کے معنی معًا بعد کئے ہیں۔ سو اس کے متعلق میرا پہلا سوال خلیفہ صاحب سے یہ ہے کہ آپ تو لا نبی بعدی کے معنے "خاتم نبوت" کرتے آئے ہیں۔ یہاں آکر اس ترجمہ کو کیوں چھوڑ دیا؟ ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

قارئین کرام! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ لا نبی بعدی اگرچہ متعدد بار فرمایا ہے مگر مضمون ایک ہی ہے۔ خلیفہ صاحب نے اگست ۳۸ء کے پرچہ میں مسئلہ اجرا نبوت کے راز کو لفظ مبشرات میں مستور بتا کر الفاظ فلا رسول بعدی و لا نبی کی شرح یہ کی تھی کہ:۔

"اگر آنحضرت نے یہ بات کھول کر بیان کر دی ہوتی کہ وہ نبوت ختم ہے جو شریعت والی ہے (یا جو) براہ راست ملتی ہے۔ لیکن بغیر شریعت اتباع محمدی میں نبوت جاری ہے تو جھوٹے مدعی بھی دعوی کرتے (صفحہ) اس لئے یہ نہایت ضروری تھا کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی جاتی کہ کوئی نبی نہیں آئیگا۔"

(ریویو بابت اگست ۳۹ء)

یعنی لا نبی میں ہر قسم کی نبوت کا بند ہونا مراد ہے۔ اس کے بعد دوسرا پلٹا کھایا تو ریویو ستمبر ۳۸ء صلا پر لکھا کہ بعدیت سے مراد (نبوت) کا خاتمہ ہے یعنی آنحضرت کی نبوت کو ختم کر کے کوئی نبی نہیں آسکتا تابع شریعت نبی آسکتا ہے۔ یہ معنی ہیں لا نبی بعدی کے۔

اب یہاں آکر یہ نیا رنگ اختیار کیا ہے کہ بعد سے "معًا بعد" مراد ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی نبی نہیں ہو سکتا۔ ہاں کچھ سو سال بعد ہو سکتا ہے۔ اس کوڑھ پر کھاج یہ۔ آگے جو مضمون آنے والا ہے اس میں بھی خلیفہ صاحب آپ کو پھر یہی کہتے نظر آئیں گے کہ لا نبی بعدی کے معنے خاتم نبوت ہی ہیں۔ (ریویو۔ اکتوبر ۳۸ء صلا) آہ! صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصنع ما شئت

لفظ بعدی پر چونکہ ہم گذشتہ نمبروں میں کافی بحث کر آئے ہیں۔ اس لئے مزید ضرورت نہیں۔

ہاں یہ بات ہم مکرر عرض کئے دیتے ہیں کہ احادیث زیر نظر کے الفاظ اس تاویل کے قطعًا متحمل نہیں ہیں کہ آنحضرت کے معًا بعد تو خلافت ہوگی مگر کچھ عرصہ بعد نبوت کا دور شروع ہوگا۔ ملاحظہ ہو۔ آپ کے والد صاحب بھی اس امر میں ہمارے ہمنوا ہی ہیں۔ وہ راقم ہیں:۔

(الف) "قرآن شریف سے ثابت (ہے) کہ اس امت مرحوم میں سلسلہ خلافت دائمی کا اسی طور قائم ہے جو حضرت موسیٰ کی امت میں تھا۔ صرف اسقدر لفظی فرق رہا کہ اس وقت تائید دین کے لئے نبی آتے تھے اور اب محدث آتے ہیں۔"

(شہادت القرآن صلا ط ۲)

(ب) "بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا ہونا ضروری ہے کہ کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی راہیں قیامت تک کھلی ہیں۔ وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولایت، امامت، خلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔" (مکتوب مرزا مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۰ جلد ا صسا)

(ج) "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور آنحضرت کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ ولایت کے ہم قائل ہیں۔" (اشتہار مرزا مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۶ صسا)

(د) "ہمارے رسول خاتم الانبیاء ہیں۔ بعد آنحضرت کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث رکھے گئے ہیں۔"

(شہادت القرآن صسا ط ۲)

پس ہمارا اور مرزا صاحب کا عقیدہ متعلق ختم نبوت متفق ہے۔ اس کے بعد متبعین مرزا نے جو ایجاد کی وہ ان کی غرض فاسد پر مبنی ہے۔ اس سے ہم متفق نہیں۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

قرآن مجید کے مفسروں نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق الگ الگ طریقے اختیار کئے۔ بعضوں نے روایات کے ماتحت تفسیریں کیں۔ بعض نے علم کلام کے ماتحت باوجود ان میں عملی اختلاف کے ان سب میں ایک اصول متفقہ تھا اور ہے۔ القرآن یفسر بعضہ بعضًا (بہترین تفسیر وہ ہے جو قرآن کی ایک آیت دوسری آیت سے ملے)۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ نے اگر کسی آیت میں اجمال سے کام لیا، تو اس کی تفصیل دوسری آیت میں فرمائی۔

درس قرآن میں مجھے یہ طریق بہت پسند آیا۔ میں نے چاہا کہ مسلمانوں میں تفسیر کے متعلق یہ مذاق پیدا ہو جائے جو سب علماء مفسرین کا متفقہ چلا آیا ہے یعنی تفسیر القرآن بالقرآن۔

اس خیال کے ماتحت میں نے تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن بتوفیقہ لکھی جسکو ملک کے ہر گوشہ میں عمومًا، ممالک عربیہ (مصر وغیرہ) میں خصوصًا اسکو قبولیت حاصل ہوئی میں اس خیال میں تھا کہ مصر میں اس کو طبع کرایا جائے۔ خدائے مسبب الاسباب نے مصر کے ایک مطبع والے کے دل میں ڈالا۔ انہوں نے مجھ سے اسکے طبع کرانے کی اجازت پوچھی۔ میں نے بخوشی اجازت دیدی۔ وہاں سے طبع ہو کر آنے میں شائد دیر لگتی ہے

لے گی خود خدا جانے وہ قیمت کیا دکھیں - اس لئے میں کم استطاعت شائقین تک تفسیر پہنچانے کیلئے اعلان کرتا ہوں کہ بجائے چار روپیہ کے قیمت تین روپیہ کردی گئی ہے - ناظرین تفسیر کا طریقہ دیکھیں اور اس کو غور سے پڑھیں تو وہ اس طرز کلام کو غیر مسبوق پائینگے -

رہی بھول چوک سو انسانی فطرت کا لازمہ ہے -

اما السہو و النسیان نقل ما یخلو منہ الانسان

ے ہنر مند نشیدہ ام عیب جو (سعدی)

پس شائق ناظرین تفسیر دیکھنے میں جلدی کریں -

(ابوالوفاء)

بریلوی مشن

امرتسر میں ایک اور بدعت کی ایجاد

"بڑے پیر صاحب کی گیارھویں اور نماز"

از انجمن اہل حدیث امرتسر

پہلی بدعات ہی ختم ہونے میں نہیں آتی تھیں کہ آئے دن نئی بدعتیں نکل رہی ہیں - ہمارے سامنے ایک بدعت پیدا کی جاتی ہے اور اسکو بڑی شان کے ساتھ ترقی دیکر کہا جاتا ہے کہ یہ عظمت اسلام کا کام ہے - حالانکہ اس کی ایجاد اور عمل کرنے والے اسلام کا نمونہ اپنے میں نہیں دکھاتے - نہ شکل میں نہ صورت میں نہ اعمال میں - اسی طرح کسی زمانے میں تعزیے کی رسم جاری ہوئی تھی جو ترقی پاکر آج ایک اسلامی تہوار بنایا گیا - اس کے بعد میلاد النبی کی رسم جاری ہوئی - وہ بھی ترقی پاکر ایک اسلامی تہوار بن گیا - اب امرتسر میں ایک نئی بدعت ایجاد ہوئی ہے - جس کا نام ہے :-

"بڑے پیر صاحب کی گیارھویں کا جلوس"

اہل بدعت کو بدعتیں ایجاد کرنے کا ایسا شوق ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی ایجاد کرتے رہتے ہیں جسکو بڑے انہماک سے ترقی دیتے ہیں -

انجمن اہل حدیث امرتسر ایسی بدعات کا مقابلہ ہمیشہ کیا کرتی ہے - ہر موقعہ پر بذریعہ اشتہار مسلمانوں کو بدعت سے بچنے اور توحید و سنت کی ہدایت کرتی رہی ہے - خدا اس کو توت بخشے اور اس کے کام میں برکت دے - چنانچہ اس موقعہ پر اس نے جو اشتہار تقسیم کیا وہ درج ذیل ہے :-

آج کل ایک بڑا اشتہار شہر امرتسر میں دیواروں پر چسپاں ہے - جس میں پیر صاحب کی گیارھویں کا جلوس نکالنے کا ذکر ہے - ہم اس جلوس کی بابت زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتے - اہالی امرتسر سب جانتے ہیں کہ یہ تو آجکل کی ایجاد ہے - کوئی دینی کام یا کار ثواب نہیں - ہاں جو کام ہم بتاتے ہیں وہ دینی کام، کار ثواب اور حضرت پیر صاحب جیلانی قدس سرہٗ کا پسندیدہ فعل ہے -

براوران اسلام! اسلام میں سب سے بڑا کام نماز ہے جس کی نماز مطابق سنت نبویہ اور موافق تعلیم بڑے پیر صاحب ہوگی وہ قبول ہوگی - اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں - اس لئے ہم حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم متعلقہ نماز پیش کرتے ہیں - حضرت پیر صاحب اپنی مشہور کتاب غنیہ میں نماز کا طریقہ یوں فرماتے ہیں :-

اَمَّا الْهَيْئَةُ فَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ هَيْئَةً رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ ثُمَّ اِرْسَالُهُمَا بَعْدَ الرَّفْعِ وَوَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فَوْقَ السُّرَّةِ وَالنَّظْرُ اِلٰى مَوْضِعِ السُّجُوْدِ وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ وَآمِيْنَ وَالْاِسْرَارُ بِهِمَا الخ - (غنیۃ الطالبین مطبوعہ مصر ص)

یعنی حضرت پیر صاحبؒ فرماتے ہیں نماز اس طرح پڑھنی چاہئے :- شروع میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاکر تکبیر کے ساتھ ناف سے اوپر ہاتھ باندھے - پھر رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اسی طرح ہاتھ اٹھائے جسکو رفع یدین کہتے ہیں - سجدہ کی جگہ پر نظر رکھے اور قراءۃ اور آمین بالجہر کرے اور (سریہ میں) آہستہ :

براوران! یہ ہے بڑے پیر صاحبؒ کی تعلیم - کیا ہم کو یہ لازم ہے کہ ہم حضرت ممدوح کی فرمودہ ہدایت کے مطابق عمل کریں یا اپنے پاس سے کھیل تماشہ بنائیں

بھائیو! اللہ سے ڈرو - بزرگوں کی محبت کا دعوے کرتے ہو تو ان کی تعلیم پر عمل کرو - نہ یہ کہ تعلیم کو پس پشت ڈال کر من مانی کاروائی کرو اور کھیل تماشوں اور جلوسوں میں وقت ضائع کرو -

بھائیو! ہم نے تو جو کہا وہ پیر صاحبؒ کی کتاب سے بتادیا - آپ کے پاس بھی کوئی ثبوت ہے تو بتاؤ - جس سے ثابت ہو کہ گیارھویں کرنا اور جلوس نکالنا پیر صاحب نے کہاں فرمایا ہے - اللہ سے ڈرو اور مخلوق خدا کو غلطی میں نہ ڈالو - آخر مرنا ہے - یہ یقین رکھو

دنیا روزے چند عاقبت با خداوند

المشتہر :- سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر - ۲۰ ۵/۲۹

حسنِ عمل

(از مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل قریشی نظام آبادی)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٠

قرآن پاک کی پاکیزہ اور صاف سادہ تعلیم نے سب سے اچھا اثر جو مسلمانوں پیدا کیا وہ ان کی ذہنی اور اخلاقی اصلاح اور درستی ہے - تمام بداخلاقیاں

دور کرکے حسن اخلاق اور اصلاح بین الناس سکھلا کر مسلمانوں کو شرافت وتہذیب کے اعلیٰ معیار پر بلند کر دیا گیا۔

اسلامی مبلغین اور واعظین حضرات جہاں عوام الناس کو وعظ وتلقین کے ذریعہ قرآن و حدیث کی تعلیم سے واقف کرتے تھے، ہاں وہ بذاتِ خود بھی عمل و اخلاق کا مجسمہ ہوتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ لوگ اسلام کی طرف کھچے چلے آتے تھے جب سے عمل گیا وعظ وتلقین کی محض رسم رہ گئی اثر بالکل مفقود ہوگیا۔ جن واعظین پر قرآن وحدیث کی تعلیم کا اثر تھا اور وہ اس رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ ان کی نیکی تہذیب اور شرافت حسن اخلاق احسن عمل قول لین دعوت بالموعظہ والحکمۃ کے رنگ میں بہت جلدی مخاطبین رنگے جاتے تھے اور اُن کا یہ رنگ مستقل رنگ ہوتا تھا۔ لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا عمل و اخلاق ہاتھ سے چھوٹتا گیا۔ بدتہذیبی اور سوقیانہ پن نے سنجیدگی اور متانت کی جگہ لے لی۔ مذہبی واعظ بھی اُس قرآنی تعلیم کو چھوڑ کر اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آئے۔ عرصہ سے الفقیہ کے ایک نئے نامہ نگار واعظ مولوی بشیر صاحب کا اخبار اہلحدیث میں چرچا ہو رہا ہے۔ میں جب چونڈہ میں تھا تو اُن دنوں یہ صاحب ابھی نو آموز واعظ تھے اور ان کے بتدیانہ مواعظ کا دیندار طبائع کچھ اچھا اثر قبول نہیں کر رہی تھی ہمیں بھی ان صاحب سے نیاز حاصل کرنے کا خیال ہوا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوتا کہ جہاں اس فقیر کی آمد کی آواز بلند ہوتی یہ نئے واعظ صاحب وہاں سے ہمیں تشنۂ دیدار رکھ کر کسی اور جگہ تشریف لے جاتے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حرف ضاد کے تلفظ کے متعلق میرا مضمون اخبار اہلحدیث میں شائع ہوا تھا برخوردار بشیر صاحب کے والد بزرگوار مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی اس مضمون پر بہت سٹ پٹائے۔ چونکہ دلائل بفضلہ مسکت اور خاموش کن تھیں۔ آپ سے جواب تو بن نہ آیا۔ لیکن ایک ملاقات کے موقع پر کچھ زبانی گفتگو ہوئی جس میں مولوی صاحب کی مایوسی قابل رحم تھی۔ آخر ایک گرامی نامہ میں اتنا پوچھنے کی جرأت فرمائی کہ تم جو اپنے آپ کو اہل حدیث اور عامل بالحدیث کہلاتے ہو کوئی حدیث ایسی دکھلاؤ جس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ صریحًا فرمایا ہو کہ حرف "ض" کو ضاد پڑھا کرو اور دواد مت پڑھا کرو۔ میں یہ آپ کا نوازش نامہ پڑھ کر بہت خوش ہوا اور غنیمت سمجھا کہ آخر کسی مسئلہ کی دلیل میں حدیث شریف کو قابل سند تو خیال فرماتے ہیں۔ وہ زمانہ تو ان کا تھا کہ اُنہوں نے بزرگوں کو دیکھا ہوا تھا۔ اور ان کی تہذیب وتعلیم سے حسن اخلاق اور حسن تکلم سے اگر مکمل نہیں تو کم ازکم اکثر حصہ میں واقف وآشنا تھے کہ اور نہیں تو اپنی کسی بات کو کم ازکم کسی حدیث کی دلیل سے مبرہن کرنا باعث پختگی خیال فرماتے تھے۔ لیکن آج یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ صاحبزادہ صاحب کے ملفوظات طیبات اس قدر شوخ اور بے باکانہ ہوتے ہیں۔ جس میں اُن کو نہ قرآن اور نہ حدیث کی ضرورت و احتیاج بلکہ وہ اپنی واعظانہ شان کو اس سے اعلیٰ اور ارفع سمجھتے ہیں۔ چند دن ہوئے اخبار "اہلحدیث" میں مسدس حالی کی طرز پر واعظ صاحب کے اشعار بطور نقل شائع ہوئے تھے وہ پرچہ اس وقت میرے سامنے نہیں۔ صرف ایک لفظ کو میں اس وقت سامنے رکھتا ہوں جو میرے لئے باعث قلق ہوا۔ میرے لئے کیا بلکہ ہر ایک مسلمان اس کو اخلاقی موت سمجھتا ہے۔ مخالفین کو ایسے سوقیانہ الفاظ سے مخاطب کرنا جن کو وہ مکروہ سمجھتے ہوں کس حد تک اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ قرآن شریف سخت ترین دشمن کے مقابلہ میں بھی شیریں زبانی کی تاکید فرماتا ہے۔ حضرت ہارون وموسیٰ علیہما السلام کو فرعون کی قوم کی تبلیغ کے لئے بھیجا تو حکم ہوا کہ قولا لہ قولا لینا "تم بات نرم کرنا"۔ لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے۔ مولوی بشیر صاحب جماعت حقہ اہل حدیث کثر اللہ سوادہم کو لفظ "دہبڑے" سے پکار کر اپنی خانگی تعلیم کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم کا صریح اور صاف ارشاد ہے جو چشانی کی آیات سے ظاہر ہے کہ مسلمانو! کوئی قوم کسی قوم کو تمسخر نہ کیا کرے شاید وہ لوگ اُن سے اچھے ہوں۔ کوئی عورت کسی عورت کو باعث استحقار سے نہ ٹھکرائے شاید وہ اُس سے اچھی ہو مسلمانو! ایک دوسرے کو عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو غیر مہذب اور قبیح اور ناپسندیدہ الفاظ سے مت پکارا کرو۔ ایک مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ کسی مخاطب بھائی کو اسے ناپسندیدہ اور فاسقانہ الفاظ سے اُسے چڑانے کے لئے پکارے۔

میں مولوی بشیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ وہ ازراہ کرم فرمائیں کہ مؤمنین اہل حدیث کو جنھوں نے[1] اپنی سرفروشانہ سرگرمیوں سے ہندوستان میں کفر و شرک کی بنیادیں اکھاڑیں۔ قبر پرستی، پیر پرستی، مراسم شرکیہ اور بدعات سیئہ کو تن من دھن سے مٹانے کی کوششیں کیں۔ فضائے ہند میں توحید کی صدائیں بلند کیں۔ شرک اور غیر اللہ کی پرستش میں خلق اللہ بھٹک رہی تھی۔ اس جماعت نے ان کو توحید وحقیقت اسلام سے روشناس کرایا[2]۔ معاندین اسلام آریہ سماجی اور عیسائیوں سے حق وراستی کی حمایت میں فیصلہ کن مناظرے کئے۔ ملک کے کونے کونے میں صدائے توحید (حقیقی مقصد اسلام) بلند کی اس جماعت کے پیشواؤں نے علمی دلائل وبراہین بحثوں اور مناظروں سے تبلیغ واشاعت علوم دینیہ سے مخالفین ومعاندین اسلام کا ناطقہ بند کر دیا۔ ایسی جماعت کو جو ہادی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اصلی اور سچی تعلیم کا مجسم نمونہ، حق وصداقت کی نشر واشاعت میں دلیر، بےباک اور جری ہے۔ ایسے "سوقیانہ" اور غیر مہذب الفاظ "دہبڑے" سے پکارنا کہاں کی اسلامی تہذیب ہے اور کہاں کی حنفیت ہے۔

اگر حقیقی حنفیت اور مقلدیت کا یہی مظاہرہ ہے

---

[1] اس کے متعلق کسی آیندہ اشاعت میں مفصل لکھونگا انشاء اللہ تہ اللک ذکریٰ للذاکرین۔ (خلیل)

[2] یہی بات تو باعث رنج ہے۔ اجعل الالہۃ الٰہا واحدًا۔ (خلیل)

تو آپ کو مبارک ہو۔ لیکن خدا کے لئے اُٹھا یا ورکہوہ
دہلیہ صرف سب اتفاق کے شمال سے ظلم اور تہذیب
کو آگے آنکھ تو فرصت دلاؤ۔ آپ ابھی نوجوان ہیں
آپ میں جوش عمل ہے۔ لیکن عزیزم خدارا اسں
جوش کو اگر آپ مسلمانوں کی اصلاح اور اتحاد باہمی
اور اصلاح ذات البین پر صرف کریں تو دین و دنیا
میں سرخرو ہونگے۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ آپکے معتقدین
یہ کہکر خوش ہونگے کہ آج مولوی صاحب نے وہابیوں

کی خوب خبر لی۔ اور آپ یہ تعریف سن کر خوش ہوجائیگے
لیکن اگر آپ کے دل میں اللہ رب العالمین کا ذرہ
بھی خوف موجود ہے تو خلوت میں آپ کا ضمیر ضرور
آپ کو ملامت کریگا۔ اور قیامت کو جب اقرأ کتابك
كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا کے خطاب سے آپ
مخاطب ہونگے۔ اسوقت کونسی خدمت اسلام آپ پیش کرینگے

اند کے با تو گفتم و بدل ترسیدم
کہ آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

حضرت مجدد الف ثانیؒ اور زمانہ حال کے اہل بدعت

بہت سے جاہل نام کے مسلمان، شہیدوں اور
بزرگوں کے لئے مرغوں بکروں وغیرہ جانوروں
کی نذریں مانتے ہیں اور جب اون کے پورا کرنے کا
وقت آتا ہے تو اون جانوروں کو اون شہیدوں
یا بزرگوں کی قبروں یا اون سے خصوصیت رکھنے
والے کسی اور مقام پر لے جاکر ذبح کرتے ہیں
(میاں کبیر کی گائے، شیخ سدو کا بکرا۔ سید
سالار یا شاہ مدار کا مرغا یہ سب اسی قبیل سے ہیں)
علمائے اہل سنت اس فعل کو "شرک" کہتے ہیں اور ہمارے
زمانہ کے اہل بدعت "ایصال ثواب" کی تاویل سے
اس سب خرافات کو ٹھیک درست اور ان ذبائح کو
"حلال طیب" ٹھیراتے ہیں۔ اہل سنت اور اہل بدعت
کا یہ بھی ایک مشہور نزاعی مسئلہ ہے۔ اب حضرت
مجدد قدس سرہٗ کا فیصلہ اس بارہ میں ملاحظہ فرمایئے
"و حیوانات را کہ نذر مشائخ مے کنند و بر سر قبرہائے
ایشاں رفتہ آں حیوانات ذبح مے نمایند، در
روایات فقہیہ ایں عمل را نیز داخل شرک ساختہ
اند و دریں باب مبالغہ نمودہ ایں ذبح را
از جنس ذبائح جن انگاشتہ اند کہ ممنوع
شرعی است و داخل دائرہ شرک"
(مکتوب ۴۱ دفتر سوم صفحہ)
اور بزرگوں کے لئے جو حیوانات (مرغوں بکروں

وغیرہ) کی نذریں مانتے ہیں اور پھر ان کو ان کی
قبروں پر لے جاکر ذبح کرتے ہیں تو فقہی روایات
میں اس فعل کو بھی شرک میں داخل کیا ہے۔
اور فقہاء نے اس باب میں پوری شدت سے
کام لیا ہے اور ان قربانیوں کو جنوں (دیوؤں
اور دیویوں) کی قربانی کے قبیل سے ٹھیرایا
ہے جو شرعًا ممنوع اور شرک ہیں۔
حضرت مجدد قدس سرہٗ کا یہ واضح فیصلہ ہے کہ جاہل
قبر پرست شہیدوں اور بزرگوں کی نذر کے طور پر جو
جانوروں کی قربانی کرتے ہیں وہ داخل شرک ہے
نیز حضرت قدس سرہٗ کی اس تصریح سے یہ بھی معلوم
ہوگیا کہ "روایات فقہیہ" میں بھی اس کو شرک ہی قرار
دیا گیا ہے۔ اور "فقہا" کے نزدیک اسکی حیثیت "ذبائح
جن" ہی کی سی ہے۔ یعنی ان جانوروں کی سی جن کی
قربانی دیوؤں دیویوں یا پریوں کے لئے کی جاتی ہے۔
"لا اله الا الله وحده لا شريك له"۔
پیروں اور بیبیوں کا روزہ اور ایام معینہ میں خاص
طریقوں اور مخصوص کھانوں کے ساتھ ہنگوں کی فاتحہ
بہت سے مقامات پر جاہل عورتوں میں ابتک
رواج ہے کہ وہ اپنی حاجتوں کے لئے خاص خاص
دنوں میں پیروں، شہیدوں اور بعض بیبیوں مثلاً
حضرت بی بی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے نام کے

روزے رکھتی ہیں۔ اور ان کو اپنی حاجت برآری
کا ذریعہ سمجھتی ہیں۔ علماء اہل سنت کے نزدیک یہ بھی داخل
شرک ہے۔ اور اہل بدعت اس میں بھی ایصال ثواب کا
وہی فرسودہ حیلہ نکال کر اسکو بھی جائز بلکہ امر مستحسن
گردانتے ہیں۔ حضرت مجدد قدس سرہٗ اس بارہ میں
بھی صاف ارقام فرماتے ہیں :-
"و ازیں عالم است صیام نساء کہ بہ نیت پیراں
بیبیاں نگاہ دارند و اکثر نامہائے ایشاں را
از خود تراشیدہ روزہائے خود را بنام آنہا نیت
کنند و در وقت افطار انہائے ہر روزہ خاص
بوضع مخصوص تعین مے نمایند و تعین ایام نیز
مے کنند از برائے صیام و مطالب و مقاصد
خود را بایں روزہا مربوط مے سازند و بتوسل
ایں روزہ ازیشاں حوائج مے خواہند و روائے
حاجت خود را از آنہا مے دانند۔ ایں شرکت
در عبادت است و بتوسل عبادت غیر حاجات
خود را ازاں غیر خواستن است شناعت ایں
فعل را نیک باید دریافت ..... و حیلہ است
آنچہ بعضے از زناں در وقت اظہار شناعت
ایں فعل گویند کہ ما ایں روزہا برائے خدا نگاہ
مے داریم و ثواب آں بہ پیراں مے بخشیم۔ اگر
دریں امر صادق باشند تعین ایام از برائے
صیام چہ در کار است و تخصیص طعام و تعین
اوضاع شنیعہ مختلفہ در افطار برائے چیست"
(مکتوب ۴۱ دفتر سوم صفحہ)
اور شرک ہی کے قبیلہ سے ہیں عورتوں کے
وہ روزے جو وہ پیروں اور بیبیوں کی نیت سے
رکھتی ہیں اور ان میں سے اکثر کے تو نام بھی خود
انہی کے تراشے ہوئے ہیں۔ اور انہی خود ساختہ
ناموں پر وہ روزے رکھتی ہیں۔ اور ہر روزہ
کے افطار کے لئے انہوں نے خاص طریقے
مقرر کئے ہیں اور ان روزوں کے دن بھی الگ
الگ مقرر ہیں۔ یہ بہت اور جاہل عورتیں اپنی
حاجتوں کو ان روزوں سے وابستہ کرتی ہیں

اور ان ہی بعض دنوں کے وسیلہ سے اپنی مرادیں ان پیروں یا بیبیوں سے مانگتی ہیں اور ان کی حاجت روائی کا اعتقاد رکھتی ہیں۔ اور یہ بلاشک شرک فی العبادت اور غیر اللہ کی عبادت کے ذریعہ اسی غیر سے اپنی مرادیں چاہتا ہے۔ اس مشرکانہ فعل کی شناعت و خرابی اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے ...... اور وہ جو بعض عورتیں اس کے جواب میں یہ تاویل کرتی ہیں کہ ہم یہ روزے اللہ کے واسطے رکھتے ہیں اور ان کا ثواب پیروں کو بخشتے ہیں۔ سو یہ محض ان کا حیلہ ہے۔ ورنہ اگر وہ اس بات میں سچی ہوتیں تو ان روزوں کیلئے خاص ہی دنوں کا تعین کیوں ہوتا اور پھر افطار میں خاص قسم کے کھانوں اور خاص طریقوں کے اہتمام کے کیا معنی؟

حضرت مجدد قدس سرہٗ کے اس ارشاد گرامی سے ایک طرف تو پیروں اور بیبیوں کے نام کے روزوں کا شرک ہونا معلوم ہؤا۔ اور دوسری طرف یہ اصول بھی صاف ہوگیا کہ اگر کسی بزرگ کو صرف ایصال ثواب مقصود ہو تو پھر دن، تاریخ کے تعین، اور کسی مخصوص ہی کھانے کے اہتمام اور کسی خاص ہی طریقے کے التزام کے کوئی معنی نہیں۔ اور جو جاہل لوگ بزرگوں کی فاتحہ میں یہ سارے التزامات و اہتمامات کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت کسی مخفی اعتقادی خرابی، اور مشرکانہ قسم کی کسی توہم پرستی میں مبتلا ہیں اور ایصال ثواب کی آڑ وہ صرف حیلے کے لئے لیتے ہیں۔

یہی ہے وہ زریں اصول جس کی بنا پر علماء اہل سنت مروجہ گیارھویں بارھویں، بی بی کی صحنک شیخ عبد الحق کے توشہ، سہمنی شاہ بو علی قلندر وغیرہ وغیرہ کو سختی سے ناجائز کہتے ہیں۔ اور اس بارہ میں غیر معمولی شدت برتتے ہیں۔"

(الفرقان بریلی ص۔ بابت ربیع الاول ۱۳۵۹ھ)

تحفۂ مجددیہ۔ حضرت مجدد سرہندیؒ کے اکثر مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ قیمت عہ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر)

اہل حدیث کانفرنس کے استحکام

مَیں کس طرح چاہتا ہوں!

(از ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

مَیں چند مہینوں سے کانفرنس پر کیوں مضمون لکھ رہا ہوں۔ آپ کے نزدیک بے کاری کا مشغلہ سہی مگر میرا حال یہ ہے کہ؎

تیری صدا پہ کان، زباں تیری ترجمان
جو گیت سُن رہا ہوں وہی گا رہا ہوں مَیں

اسلام مرکزیت سے کب نا آشنا رہا۔ جو مَیں اس کی تمنا نہ کروں۔ آخر تو ہندوستان میں ہمارا مرکز بھی ہونا چاہئے۔ جس کی قوت و استحکام ہمارے تمام دینی امور کی ضابط ہو۔ اور اس سے انکار کیا ہی نہیں جا سکتا کہ ہماری موجودہ تمام انجمنوں میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سب سے پہلی انجمن ہے۔ کانفرنس کے بانیوں میں اس (مرحوم) بزرگ کا ذکر ضروری ہے۔ جس پر تمام اہل حدیثوں کو یکساں اعتماد تھا۔ غفران مآب مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔ جنہوں نے شہید دہلوی کی تحریک توحید کو زندہ کردیا۔ اس کانفرنس کے بانی تھے۔ جنہوں نے [illegible] زندگی کے آخری لمحوں تک اس شمع کے فروزاں رکھنے میں ساعی رہے۔ تا آنکہ خود ان ہی کی شمع حیات بجھ گئی۔ ع

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

ان کی وفات کے بعد کانفرنس میں بتدریج اضمحلال آتا گیا۔ تا آنکہ وہ ایک نکتہ لایتجزیٰ تک آچکی ہے مگر ابھی وجود باقی ہے۔ اس کے نشوونما کی سعی رائیگاں نہیں جا سکتی۔ بشرطیکہ جماعت اسکی طرف توجہ کرے اور کارکنان کانفرنس کو اصلاح و استحکام میں مدد دے۔ اور کاش ایسا ہو سکے!

عرصہ ہؤا مَیں نے "زمیندار" لاہور میں ایک مضمون شائع کرایا تھا۔ جس کا موہوم سا خاکہ ذہن میں رہ گیا ہے۔ پس مَیں چاہتا ہوں کہ

(۱) تمام ملک میں اہل حدیث کانفرنس کے ممبر بنائے جائیں۔ جن کی سالانہ فیس چندہ صرف ۴ر ہو ہر ایک عالم اور صاحب اثر اپنے اپنے حلقہ میں ممبر بنانے میں سابقت کرے۔ اس میں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی ممبر بنانے کی طرح ڈالی جائے۔ اگر یہ کوشش مسلسل جاری رہے تو ایک سال میں ایک لاکھ ممبر بننے معمولی بات ہے۔ جس سے فنڈ میں ۲۵ ہزار روپے جمع ہو جائے گا۔

(۲) کانفرنس کی طرف سے ایک فصیح مقرر ملک بھر میں کانفرنس کو روشناس کرانے کے لئے دورہ کریں جو اثنائے دورہ میں ہر مقامی جماعت کی حالت کا جائزہ لے کر صدر دفتر میں بھی بھیجیں۔

(۳) کانفرنس کے چندہ کے لئے جس وفد کی تجویز دو مرتبہ مجلس شوریٰ میں پاس ہو چکی ہے۔ اس پر عمل [illegible] علمائے کرام کے اس سفر میں "لا یضار کاتب ولا شہید" کو منظر رکھا جائے۔ (فافہم)

(۴) ملک کی تمام انجمنوں کا صدر دفتر کے ساتھ باقاعدہ الحاق ہو۔

(۵) تمام مدرسوں کا صدر دفتر سے باقاعدہ الحاق ہو۔[1]

(۶) تمام جماعتی اخبار ہر اشاعت کا ایک صفحہ کانفرنس کے پروپیگنڈا کے لئے وقف کردیں۔

(۷) جلسوں، وعظوں اور مدرسوں میں کانفرنس کا ذکر کیا جائے۔

[1] "تنظیم" اور "صحیفہ" بھی؟ (اہلحدیث)

(۸) صدر دفتر میں مناسب اور فنڈ کے مطابق اصلاح کی جائے تاکہ دفتر سے خط و کتابت کا سلسلہ دفتری نظام کے مطابق جاری رہ سکے۔

(۹) کانفرنس کے مداخل و مخارج کی علیحدہ علیحدہ خانہ پری ہو۔ مثلاً

(۱) مدارس فنڈ۔ اس سے صرف مدرسوں کی مدد کی جائے
(۲) طلبا فنڈ۔ اس سے صرف نادار طلبا کو وظائف دئیے جائیں۔
(۳) لٹریچر فنڈ۔ اس سے ضروری کتب اشتہارات تقسیم کئے جائیں
(۴) مساجد فنڈ۔ اس سے محض مسجدوں کی امداد کی جائے
(۵) مقدمات فنڈ۔ مظلوم موحدین کے مقدمات میں اعانت کی جائے۔
(۶) تصنیف فنڈ۔ قدیم و جدید ضروری کتب پر خرچ کیا جائے
(۷) دفتر فنڈ۔ صرف دفتر کے لئے۔
(۸) شوریٰ فنڈ۔ مجلس شوریٰ اپنے اختیار سے جسکو جو چاہے۔ عطا کر دے۔
(۹) واعظین فنڈ۔ " " " " "
(۱۰) غریب فنڈ۔ جماعت کے نادار حضرت کی امداد کے لئے۔

اور ان تمام شعبوں کے حصے ایک تناسب سے قائم کرلئے جائیں۔ پھر جو معطی جس مد میں رقم دے۔ اسی مد میں جمع کی جائے۔ اُسی میں خرچ کی جائے۔ اور مدیں ...

میرا تجربہ ہے کہ مدوں کی تعین میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو صاحب مدرسوں کی اصلاح و تجدید کے حامی ہیں ان کو کانفرنس کے توسل سے روپیہ صرف کرنے میں سہولت ہوگی۔ اور جو حضرات مساجد میں روپیہ لگانا زیادہ ثواب سمجھتے ہیں انہیں کانفرنس کے ذریعے سے روپیہ دینے میں ایک گونہ لطف بھی آئیگا۔ اسی طرح دوسری تمام مدوں کا ماجرا ہے۔ جن پر مزید غور و خوض سے نئی نئی راہیں سامنے آسکتی ہیں۔

کانفرنس کے لئے ایک مہمان خانہ بھی ضروری ہے جہاں دہلی میں آنے والے اہل حدیث نو وارد قیام فرمائیں۔ مہمان خانہ سے جہاں زائرین کو قیام و طعام میں سہولت ہوگی۔ وہاں کانفرنس کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔

اگر آپ حضرات بدگمان نہ ہوں تو یہ بھی عرض کروں کہ کانفرنس کا ایک علیحدہ اخبار بھی چاہئے۔ جس کا اڈیٹر کوئی قابل آدمی ہو۔ اور یقین کیجئے کہ کانفرنس کے علیحدہ اخبار سے تمام منزلیں آسانی سے طے ہوتی جائیں گی۔ والسلام!

(ابو یحییٰ امام خان)

[1] جب تک پرانے خادم مفت کام دیں انہی سے کام لیا جائے۔ اور اصحاب بھی اس تحریک پر قلم اٹھائیں۔ (اہلحدیث)

[2] یہاں تک میرے معلومات و تجربہ کا تعلق ہے۔

اسلام کے زرّیں اصول

(از قلم مولوی محمد علی صاحب از کالرہ راہوالہ ضلع گجرات)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ
تحقیق مومن بھائی ہیں اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرو (قرآن مجید)

(اصلاح) زمانہ نبوی میں تمام مسلمانوں کی ایک ہی رائے ہوتی تھی اور آپس میں از حد اصلاح کرتے تھے۔ کوئی کسی پر ظلم نہیں کرتا تھا۔ خود تو بھوکے رہتے مگر دوسروں کو کھلا دیتے تھے۔ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ (ترجمہ) اور ترجیح دیتے تھے اپنی جانوں پر دوسروں کی جانوں کو اگرچہ خود بھوکے رہتے تھے۔" ایک جنگ کا واقعہ ہے کہ چار صحابی قریب شہید ہونے کے تھے اور چاروں ہی پیاسے تھے آواز دیتے تھے کہ پیاس لگی ہوئی ہے۔ ایک آدمی پہلے کے پاس پانی لے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تو پی لو۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نہیں پیتا ممکن ہے کہ مجھ سے دوسرا ... پیاسا ہو لہذا دوسرے کو دو۔ اسی طرح وہ چاروں کے پاس پانی لے جاتا ہے۔ مگر کسی نے نہ پیا اور چاروں ہی شہید ہوگئے۔ ایسی ہمدردی رکھتے تھے لیکن آج ہم مسلمان اپنے آپ کو سچے مسلمان کہلوانے والے لوگوں پر ظلم کرتے ہیں، کسی کا روپیہ کھا جاتے ہیں، کسی پر ناحق ظلم کرتے ہیں۔ کیا یہ اسلام ہے؟ مسلمان کبھی مسلمان نہیں بن سکتا تاوقتیکہ وہ ظلم کو نہ چھوڑے گا۔ (حدیث) ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے صحابہ سے دریافت کیا مَنِ الْمُفْلِسُ (ترجمہ) بھوکا کس کو کہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس کے پاس نہ مال ہو نہ کھانے کے لئے کھانا ہو۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا نہیں وہ تو غریب ہے، مفلس وہ آدمی ہے جو تمام عبادتیں کرتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کا اجر اسکو مانند پہاڑوں کے معلوم ہوگا۔ ادھر دیکھے گا تو خوش ہوگا دوسری طرف دیکھے گا تو خوش ہوگا اس کے بعد تمام حقدار وہاں آجائینگے۔ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی، کسی کا روپیہ کھا گیا ہوگا۔ حکم ہوگا کہ اے حقدارو اپنے اپنے حق ... لے لو۔ وہ اپنے اپنے حق لے کر جنت میں چلے جائیں گے۔ حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں داخل کردو۔"

تو معلوم ہؤا کہ نماز روزہ اور تمام عبادتوں کے علاوہ آپس میں اصلاح رکھنا بھی ثواب ہے۔ اور ضروری ہے ورنہ تمام عبادتیں ضائع ہو جانے کا احتمال ہے۔

جیسے خدا تعالے کے بندوں پر حق ہیں اسیطرح مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ جو وہ حق ادا نہ کریگا خدا اس کا حق خود نہ معاف کریگا۔ (حدیث) حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ (۱) جب معافی مانگے تو معافی دیدے۔ (۲) جب بیمار ہو جاوے تو بیمار پرسی کرے۔ (۳) جب جنازہ دیکھے تو فوراً پڑھے۔ (۴) جب السلام علیکم کہے تو جواب دے۔ (۵) جب چھینک مارے تو جواب دے۔ (۶) جب دعوت کرے تو قبول کرے۔" نبی علیہ السلام نے یہ زریں چیزیں اس لئے فرمائی تھیں کہ مسلمان ان پر عمل کرینگے۔ مگر افسوس ویسے تو ہم مسلمان بنے اور ان تمام حقوق کی نگہداشت نہ کریں

فتاویٰ

س ۱۵۳} مذہبی فلم مثلاً حج کعبہ شریف جب تیار ہوئی تو کیا اس میں کوئی بات باعث توہین مذہب ہوئی ہوگی۔ اگر مسلمان یہ فلم دیکھنے میں شرکت کریں یا اس کی معاونت کریں یا اس کو شاندار بنانے کی کوشش کریں یا لوگوں کو دیکھنے کی ترغیب دیں۔ تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۵۳} فلم حج مذہب کے خلاف ہے کیونکہ تصویروں کا رواج دینا خلاف شرع ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصوروں کو بہت برا کہا ہے۔ ہر مسلمان کو ایسی لغویات سے محترز رہنا چاہئے۔ قال اللہ تعالیٰ والذین ھم عن اللغو معرضون مومن لغو باتوں سے اعراض کیا کرتے ہیں۔ اللہ اعلم

س ۱۵۴} ایک شخص اپنے باپ کے زیر پرورش ہے۔ اس شخص کا لڑکا بھی ہے اور یہ اپنے باپ سے قبل وفات پاتا ہے۔ بعد میں مرحوم کا لڑکا اپنے دادا کی موجودگی میں ورثہ سے کیوں محروم کیا گیا ہے۔ اس کا فلسفہ تحریر فرمادیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۵۴} جو بیٹا ہے وہ اپنے باپ کا وارث ہوا ہے۔ اور پوتے کے باپ نے کچھ نہیں چھوڑا وہ کا ہے کا وارث ہو۔ ہاں جو اس کے باپ کی ذاتی جائداد ہوگی وہ اس کا وارث ہوگا۔

فلسفہ اس کا یہی ہے جو لڑکا اپنے باپ کا وارث ہے جو وہ چھوڑے گا بیٹا لے گا۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۵} مرد کو چار عورت اسلام کے حکم سے رکھنا جائز ہے۔ یہ چار عورتیں اپنی نوبت کی منتظر رہتی ہیں۔ کیا ان عورتوں پر اسلام نے ظلم نہیں کیا؟ لہذا کیا ارشاد ہے؟

(غلام محمد امام مسجد از سری نگر کشمیر)

ج ۱۵۵} جس عورت کو یہ خبر ہے کہ فلاں شخص کی پہلے ایک یا دو عورتیں موجود ہیں تو وہ ایسے خاوند کی زوجیت میں جاتی ہے تو وہ اپنی مرضی سے جاتی ہے۔ اور جو مرضی سے قبول کیا جائے اس کو ظلم نہیں کہتے۔ رہا اس کا آئندہ برتاؤ سو اس کے لئے مذہب میں عدل قائم رکھنے کا حکم ہے۔ جو ایسا نہ کرے وہ شریعت کے خلاف کرتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۶} ہمارے سری نگر میں بہت سی مساجد ایسی ہیں جن کی آمدنی بہت اور رقم کثیر موجود بھی ہے۔ اور ایسی مساجد بھی ہیں جو خدا کے فضل سے آباد ہیں مگر آمدنی کچھ بھی نہیں کیا دارندہ مساجد کی رقم سے کم آمدنی والی مساجد کی تعمیر ہوسکتی ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۵۶} بانی یا متولی کی طرف سے رکاوٹ کی تحریر نہیں ہے تو بہ نیت صلاح ایک مسجد کی رقم دوسری پر خرچ کرسکتے ہیں۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۷} ایک مسلمان مسمی غلام محمد شادی کرکے چھ ماہ کے بعد پاگل ہوگیا۔ آج تیسرا سال چلتا ہے وہ اسی حالت میں ہی ہے۔ اب شرع محمدی کے حکم سے ان میں نکاح فسخ کرانے کا کیا طریق کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۷} پاگل کی بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارًا الایہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے لاضرر ولا ضرار فی الاسلام بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ اگر عدالت میں جانے سے معذور ہو تو برادری کی پنچایت میں فسخ کا اعلان کرے۔ (فتاویٰ نذیریہ)

س ۱۵۸} ابلیس جنت میں کس طرح داخل ہوا۔ حضرت آدم کو دھوکے میں لایا۔ حضرت آدم جنت میں تھا وہ کیوں جنت الخلد سے باہر نکالا گیا۔ یہ تو قرآن کے خلاف ہوگیا وما ھم بخارجین منھا

(سائل مذکور)

ج ۱۵۸} آدم علیہ السلام کا یہ جنت عارضی تھا اور جس کے لئے خلود کا حکم ہے وہ بعد حیات ثانیہ دارالجزاء ہے جنت الخلد یعنی دارالجزاء والی جنت میں نہیں جا سکتا اور بعد منع کے داخل نہیں ہوا۔

سائل کو یاد رہے کہ آیت ما ھم بخارجین منھا دوزخیوں کے حق میں ہے ویسے نفس مسئلہ درست ہے کہ جنتی جنت میں داخل ہونے کے بعد نہ نکلیں گے۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۹} ڈاکخانہ کے کیش سرٹیفکیٹ کا سود لیا گیا ہے۔ اس کو کس طرح خرچ کریں۔

(صوبیدار محمد حسن از پسرور۔ ضلع سیالکوٹ)

ج ۱۵۹} جن کے نزدیک ڈاکخانہ کا منافع جائز ہے وہ اسے کھانا جائز جانتے ہیں۔ مفتی دیوبند اور جمعیۃ العلماء جائز کہتے ہیں۔ جن کے نزدیک حرام ہے وہ اس کا کھانا بھی جائز نہیں جانتے۔ اللہ اعلم!

س ۱۶۰} قوم یاجوج ماجوج کون لوگ ہیں اور کس جزیرہ میں پائے جاتے ہیں؟ (عبدالکریم چوہان)

ج ۱۶۰} قوم یاجوج بنی آدم ہیں اور اسی دنیا میں کہیں نہ کہیں رہتے ہیں۔ آخر غلبہ پاکر سب دنیا پر چھا جائیں گے۔ اللہ اعلم!

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

جو شخص ان تمام اصولوں پر پابند نہیں ہے اور وہ مسلمانوں پر ظلم کرتا اور اصلاح نہیں کرتا تو وہ سچا مسلمان نہیں ہے اصلاح رکھنے والا ہو تو وہ تمام اصولوں پر عمل کرے جس قوم میں یہ چیزیں آگئیں وہ منزل مقصود پر پہنچ گئی۔ (حدیث) حضور نے فرمایا ہے:-

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ (ترجمہ) مسلمان وہ ہے جو اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ دیوے۔ لوگوں کو تکلیف پہنچانی ایک ایسی چیز ہے کہ محبت کو دور کردیتی ہے۔ معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے درمیان محبت تبھی آئے گی جبکہ وہ آزار باللسان اور بالید کا چھوڑ دیویں گے زبان سے کیا تکلیف ہے۔ طعنہ بازی اور گالی نکالنا، چغلی کھانا وغیرہ وغیرہ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ منافق وہ ہے جو کہ وقت خصومت کے گالیاں نکالتا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ آپس میں محبت پھیلانے کے لئے زبانی اور ہاتھ کی تکلیف دینا چھوڑ دیں۔ جس کی تفصیل اہلحدیث مورخہ ۱۹ مئی میں درج ہوچکی ہے۔

متفرقات

ہمارے بھی ہیں مہرباں ایسے ایسے | اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے متعلق تقریباً ہر دفعہ ناظرین کو توجہ دلائی جاتی ہے جو بحمد اللہ کسی قدر کامیاب ہوجاتی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات نے گذشتہ ماہ اہلحدیث کے لئے نئے خریدار بنا کر اپنی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے امید ہے دیگر ناظرین بھی اہلحدیث کی ترقی میں کماحقہ کوشش فرماتے رہیں گے۔

حکیم عصمت اللہ صاحب - حافظ عزیز الدین صاحب - محمد الدین صاحب ارائیں - بابو عبد الحمید صاحب ۲ خریدار۔

وی پی بھیجے گئے | ماہ مئی میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم تھی ان میں سے حسب ذیل کے نام گذشتہ پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔ امید ہے سب حضرات وی پی وصول کر لیا کرینگے۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس آجائے اور وہ اخبار کو جاری رکھنا چاہیں تو بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے بعد اخبار بند کردیا جائیگا۔

۱۹۵۴ - ۲۷۹۰ - ۶۰۲۵ - ۷۴۲۰ -
۷۴۲۵ - ۷۴۴۹ - ۷۴۶۹ - ۸۲۲۴ -
۸۴۶۹ - ۸۵۱۶ - ۸۸۹۲ - ۹۴۸۶ -
۱۰۵۵۵ - ۱۰۶۶۵ - ۱۰۹۴۴ - ۱۱۰۹۳ -
۱۱۱۶۷ - ۱۱۱۶۹ - ۱۱۳۹۴ - ۱۲۱۱۷ - ۱۲۲۵۷
۱۲۳۴۸ - ۱۲۳۵۰ - ۱۲۳۷۲ - ۱۲۳۷۳ -
۱۲۳۷۴ - ۱۲۳۷۶ - ۱۲۳۸۱ - ۱۲۳۸۳ -
۱۲۳۸۹ - ۱۲۴۵۶ - ۱۲۴۶۴ -

یاد رفتگان | میرے ایک دلی دوست کی اہلیہ جو موحدہ اور پابند صوم و صلوٰۃ تھی دو ماہ کا بچہ چھوڑ کر انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

راقم ابو القاسم خالد بن محمد سعید بانٹ ضلع بالاسور

(۲) میرے خالہ زاد بھائی عبد الرحیم ساکن موضع چک سکندر ضلع گجرات اور مولانا عبد الرؤف صاحب مرحوم ساکن خورد ضلع جہلم کی اہلیہ محترمہ فوت ہوگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (مولوی نور محمد میانوی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

۲۹ جون کو یاد رکھیں

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جون میں ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۶ مئی میں اطلاع دی گئی ہے۔ ۲۹ جون تک اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی یا ان کی اطلاع نہ ملی تو

۳۰ جون کا پرچہ ان کے نام
وی پی بھیجا جائیگا

مہلت ختم | جن خریداروں کی میعاد مہلت ماہ جون میں ختم ہو رہی ہے وہ جلد از جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ مکرر مہلت نہیں دی جائیگی نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔ بلکہ ۲۹ جون تک اگر قیمت وصول نہ ہوئی تو ۳۰ جون کا پرچہ ان کے نام روانہ نہیں ہوگا۔

بیرونی ممالک | کے خریدار حضرات بھی اپنی اپنی قیمتیں جلد ارسال کردیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

دعائے صحت | مولانا شیخ محمد زکریا صاحب (جو جماعت اہل حدیث پرتاپ نرائن پور کے روح رواں ہیں) اور خاکسار کی خالہ بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشفھما بشفائك وداوھما بدوائك۔ (راقم ابو الخیر رحمانی پرتاپ گڈھی)

غریب فنڈ | میں از فتوی فنڈ ۱۴ر۔ سابقہ ہے۔ جملہ للعہ از سائل ۹۲ انجمن اصلاح المسلمین کمریا سے۔ ۹۳ نقطلین۔ جھیال سے۔ ۹۴ میاں محمد صاحب قلعہ نواں ۷۔ میزان ۔ پیر سائلین کے نام اخبار اہلحدیث ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۔

جو بیس سائلین ابھی اور ہیں | اگر اصحاب خیر دست کرم کو ذرا وسعت دیں تو ماہ جون میں ہی ان تمام غرباء کے نام اخبار جاری ہوسکتا ہے۔

برکریماں کارہا دشوار نیست

نئے داخلے بند ہیں | جب تک مذکورہ بالا سائلین کے نام اخبار جاری نہ ہوجائے نئے داخلے وصول نہیں کئے جائیں گے۔ سائلین نوٹ کرلیں۔ دستی یا منی آرڈر بھیجنے والے کی رقم واپس کردی جائیگی۔

مضامین آمدہ | جناب مقصود حسن صاحب - مولوی نور محمد صاحب ۴ عدد۔ مولوی ابو الخیر صاحب پرتاپ گڈھی ۳ عدد۔

معاشی اعلان | دفتر ہذا کی طرف سے اخبار ہذا کے صفحہ ۱۱ کی درمیانی پوٹ میں معاشی اعلان شائع ہو رہا ہے۔ اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

بیوہ اور یتامیٰ | مولوی محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی کی بیوہ اور پانچ یتیم بچے مستحق امداد ہیں اس طرف کے قرب و جوار کے اصحاب خیر توجہ فرما کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔

نوٹ | ہماری رائے میں بہتر تجویز یہ ہے کہ بچوں کو کسی مسلم یتیم خانہ میں داخل کرا دیا جائے۔

پتہ امداد:- بیوہ مولوی محمد یوسف شمس مرحوم محلہ قصاب باڑہ فیض آباد (یوپی)

مبلغین جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کا تبلیغی دورہ

ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ ۲۴ مئی کو خاکسار، مولوی احمد دین صاحب۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار۔ حضرت مولانا سیالکوٹی کی معیت میں میرپور۔ کوٹلی ریاست جموں کو بغرض تبلیغ جانے والے ہیں۔ چنانچہ ہم حسب پروگرام گئے اور دشوار گذار گھاٹیوں میں مصائب و حوادث میں یہ سفر طے ہوا۔ مگر یہ خدا کا شکر ہے کہ تبلیغی مقاصد میں ہم کامیاب رہے۔ مفصل رپورٹ آئندہ درج ہوگی۔ انشاء اللہ!

(خاکسار قلم)

ملکی مطلع

حیدرآباد۔ لکھنؤ اور دھلی!

گورنمنٹ پنجاب بیدار ہوگئی

گذشتہ زمانے کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ رعایا کے پاس بھی فی الجملہ اسلحہ جنگ ہوتے تھے۔ گو حکومت کے برابر نہ سہی۔ تاہم رعایا مقابلہ کرسکتی تھی۔ اسی لئے جہاں کسی قوم کو حکومت سے ناراضگی پیدا ہوتی فوراً بغاوت پر آمادہ ہوجاتی۔ دونو طرف سے قتل عام ہوتا انجام کار گو حکومت کو فتح ہوجاتی لیکن بہت سی تکلیف کے بعد۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ باغی لوگ ہی غالب آجاتے۔ ہندوستان میں ایسی مثالیں بکثرت ملتی ہیں لیکن آج ہندی رعایا کے پاس اسلحۂ جنگ نہیں ہے جو حکومت کے پاس ہے۔ اس لئے ہندوستانی رعایا نے ناراضگی ظاہر کرنے کا ایک اور طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس کا نام نافرمانی ہے۔ اس سے مقصد بھی دراصل وہی ہے جو بغاوت سے ہوتا تھا۔ یعنی حکومت کو تنگ کرکے اپنا مطلب پورا کرانا۔ اس کی ابتدا اسلامی تاریخ میں اسپین (ہسپانیہ) میں ملتی ہے۔ جب وہاں کی عیسائی رعایا عرب حکومت سے ناراض ہوگئی تو انہوں نے حسب تعلیم اہالیٔ یورپ یہ طریقہ اختیار کیا کہ حکومت کی نافرمانی کریں اور سزائیں بھگت کر حکومت کے لئے پریشانی پیدا کریں۔

ہندوستان میں اس کو رواج دینے والے گاندھی جی ہیں۔ جنہوں نے یہ کہہ کر ؎

جتنا جی چاہے ستالیں ستم ایجاد ہمیں
مثل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

عدم تشدد (مقابلہ نہ کرنے) کا اصول جاری کیا کیونکہ اس طریق کار میں سزا بغاوت کے برابر نہیں ہوتی بلکہ معمولی طور پر چند ماہ قید مقرر ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں کوئی جماعت حکومت سے ناراض ہوتی ہے۔ فوراً حکومت کی سول نافرمانی شروع کردیتی ہے۔

اس وقت ملک میں ایسی نافرمانی کے تین مرکز ہیں (۱) حیدرآباد دکن۔ (۲) لکھنؤ۔ (۳) دہلی۔

حیدرآباد خاص آریہ ایجی ٹیشن کا مرکز ہے۔ لکھنؤ شیعوں (روافض) کی تبرا ایجی ٹیشن کا مرکز ہے۔ اور دہلی میں ہندوؤں کی طرف سے ایجی ٹیشن ہو رہی ہے۔

حیدرآباد کی سول نافرمانی کے بانی اور قائد زیادہ تر پنجاب کے آریہ اخبار ہیں۔ جنہوں نے اس ایجی ٹیشن کو بڑی ہوا دی ہے۔ یہاں تک کہ اپنی جماعت کی موت و حیات اسی سے وابستہ ظاہر کرتے ہیں۔ جب سے یہ ایجی ٹیشن شروع ہوئی ہے ملک میں کئی جگہ اس سلسلہ میں فسادات ہوچکے ہیں۔ گورنمنٹ اگر شیخ سعدی کے مقولہ پر عمل کرتی جو یہ ہے کہ ؎

سرچشمہ شاید گرفتن بہ میل
چو پُر شد نہ شاید گذشتن بہ پیل[1]

تو یہ ہنگامہ اتنی ترقی نہ کرتا جتنی کہ اب تک کرچکا ہے اس ترقی کو دیکھ کر گورنمنٹ پنجاب نے وہ اعلان کیا ہے جو گذشتہ پرچہ میں "سرکاری اطلاع" کے عنوان سے صلا پر درج ہوچکا ہے۔ گورنمنٹ کی یہ بیداری غنیمت ہے۔ بقول شاعر ؏

یہ جنازہ گر نہ آئی بہ مزار خواہی آمد

اس لئے یہ توجہ بھی شکریہ کی مستحق ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ سرکاری اعلان کا یہ فقرہ کہ

اخبارات حیدرآباد کے متعلق خبریں
شائع کرنے سے احتراز کریں۔

اس پر عمل کیسے ہوگا۔ پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کا جواب آئندہ وقت دیگا۔ بہرحال ہم گورنمنٹ کی اس بیداری کے شکر گذار ہیں۔

لکھنؤ تبرا ایجی ٹیشن تبرا ایجی ٹیشن کی مثال اسلامی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ ایسی حکومتیں بھی ہوئی ہیں جنہوں نے اپنی نادانی یا تعصب کی وجہ سے جمعہ کے خطبوں میں ہفتوں پر بعض بزرگوں کو بُرا بھلا کہنا اپنا وطیرہ بنا لیا تھا۔ لیکن اسی زمانے میں علمائے امت نے اس کو بھی بُرا سمجھا۔ آخر اسی قوم کے با انصاف والیان ملک نے اس بدرسم کو بند کرا دیا۔ کیونکہ کسی قوم کے بزرگوں کو بُرا کہنے میں اس قوم کی دلآزاری کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

اسی لئے ائمہ اہل بیت نے اپنے زمانے کی جابر حکومتوں کے برخلاف بھی سوائے صبر و شکیب کے اور کوئی طریقہ اختیار نہیں کیا۔

پس ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ تبرا ایجی ٹیشن خدا، رسول اور ائمہ اطہار کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

مسلم لیگ اس موقع پر پہنچکر جب ہم چاروں طرف نظر دوڑاتے ہیں تو سب سے پہلے ہماری نظر مسلم لیگ پر پڑتی ہے۔ جو مسلمانان ہندوستان کی واحد قائمقام جماعت ہونے کی مدعی ہے اور یہ دونو جماعتیں (سنی اور شیعہ) مسلم قوم کے افراد ہیں اور مسلم لیگ کے معزز ارکان کو قرآن مجید میں بدیں الفاظ ارشاد ہوتا ہے:-

اِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو)

اس موقع پر مسلم لیگ کے ارکان کا مقدم فرض تھا کہ لکھنؤ پہنچکر اس آیت پر عمل کرتے اور فریضہ خداوندی سے سبکدوش ہوتے۔ سیاسی نکات تو سیاسی لوگ جانتے ہونگے۔ شاید وہ اس میں بھی کوئی نکتہ مخفی رکھتے ہوں جسے ہم باوجود سمجھنے کے ظاہر نہیں کرتے کیوں؟ ؏ اگر گویم زباں سوزد

ہاں ہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ مسلم لیگ کی خاموشی پر یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ؏

خاک ہوجائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک

امیر ملت یہاں پہنچ کر ہماری نظر دوسری طرف جا پڑتی ہے۔ یعنی اس بزرگ کی طرف جو آٹھ کروڑ مسلمانان ہندوستان کے امیر ملت ہونے کے مدعی

[1] ابتدا میں چشمے کا منہ سلائی سے بھی بند کرسکتے ہیں۔ جب بہہ جائے تو ہاتھی کے ذریعہ بھی نہیں گذر سکتے۔

تھے اور اب بھی ہیں، کیونکہ بقول ان کے مریدوں کے کسی نے ان کو معزول نہیں کیا نہ ہی وہ خود منعزل ہوئے ہیں۔ اس بزرگ سے ہماری مراد حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری (سیالکوٹی) ہیں۔ ان امیر ملت صاحب نے بھی اس ایجی ٹیشن میں مسلمانو کی کوئی رہنمائی نہیں کی۔ خدا جانے آپ اس ہنگامہ کا انسداد اپنے فرائض امامت میں داخل نہیں سمجھتے یا ان کو اس کا احساس ہی نہیں ہے یا اس مصرع کے مصداق ہیں ع

ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا

ہمارے شہر امرتسر میں بھی ایک حکیم صاحب ہیں۔ جو اپنی دُھن میں اپنے آپکو امام وقت کہتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ میں نو کروڑ مسلمانان ہندوستان کا امام ہوں۔ کوئی اُن سے پوچھے کس نے آپ کو امام بنایا؟ تو جواب میں کہتے ہیں کسی نے میرے دعویٰ امامت کی تردید نہیں کی اس لئے میں جائز طور پر امام وقت ہوں۔ اچھا صاحب! آپ بنے بنائے امام سہی مگر اتنا تو بتاؤ کہ اگر اس آڑے وقت میں بھی آپ قوم کے کام نہ آئے تو آپ کے امام وقت بننے کا فائدہ کیا ہوا؟ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت زار، بے کسی اور کس مپرسی اس شعر کی مصداق ہے ؎

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کے کام آتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے

شو مندر ایجی ٹیشن دہلی میں ہندوؤں کا ایک مندر ہے جس کو شو مندر کہتے ہیں۔ اس کی بابت ہندوؤں اور میونسپل کمیٹی دہلی کے درمیان عدالت میں مقدمہ ہو کر فیصلہ ہوا تھا کہ یہ زمین کمیٹی کی ہے۔ ہندوؤں نے عدالتی کارروائی میں اپنی ناکامی دیکھ کر سول نافرمانی کرنے کو دہلی جتھے بھیجنے شروع کر دئیے جو ملک کے مختلف صوبوں پنجاب وغیرہ سے اب تک برابر جا رہے ہیں۔ مگر ہندو پریس پر چونکہ آریہ پارٹی قابض ہے اور اعتقاداً وہ ایسے مندروں کو اپنے دھرم کے خلاف سمجھتی ہے اس لئے وہ شو مندر ایجی ٹیشن کا اتنا پرچار نہیں کرتی جتنا کہ اپنے ایجی ٹیشن متعلقہ حیدر آباد کا کرتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ہمارا ملک بھی عجیب ملک ہے جس پر یہ شعر بالکل صادق ہے ؎

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

ہنگامہ فلسطین

ہم نے بار بار اس خیال کو ظاہر کیا ہے کہ فلسطین گول میز کانفرنس ایک دو دفعہ کامیاب نہیں ہوگی، تیسری چوتھی دفعہ بیٹھ کر کامیاب ہو جائے تو ممکن ہے پہلی گول میز میں ناکامی کے بعد دوسری دفعہ حکومت برطانیہ کی طرف سے کچھ ترقی کی طرف قدم اٹھایا گیا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ یہودیوں کی مجموعی آبادی فلسطین کی کل آبادی کے تیسرے حصے سے زائد نہ ہوگی اور آہستہ آہستہ دس سال کے عرصے میں ملک کو خود مختار حکومت کے لئے طیار کیا جائیگا۔ سب سے پہلے اس پیشکش کو یہودیوں نے ناپسند کیا کہ ہمارے داخلہ فلسطین پر یہ بندش ہمیں منظور نہیں ہے۔ اسکی دلیل میں انہوں نے برطانیہ کے مواعید پیش کئے جن کا مضمون تھا کہ فلسطین کو یہودیوں کا اصلی وطن بنایا جائیگا۔ وہ کہتے ہیں کہ اصلی وطن میں حد بندی کیسی! اب خبر آئی ہے کہ عربوں نے بھی اس تجویز کو سختی سے مسترد کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جتنے یہودی آ چکے ہیں انہی پر اکتفا کی جائے۔ اس سے زیادہ نہ آئیں، اور قومی حکومت ہمیں فوراً ملنی چاہئے۔ عرب بھی اپنے مطالبہ کے جواز میں حکومت برطانیہ کو اُس کے مواعید یاد دلا رہے ہیں جن کی رُو سے ان کو آزادی کا وعدہ دیا گیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت برطانیہ عجب مخمصے میں مبتلا ہے۔ گویا یہ شعر اسی پر چسپاں ہے ؎

مصیبت میں پھنسا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ اُدھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ اُدھڑا

مگر ہم سوچتے ہیں کہ فلسطین میں اگر قومی حکومت قائم بھی ہو جائے تو اس کا حشر کیا ہوگا۔ آج چھوٹی چھوٹی حکومتوں کا جو حشر ہو رہا ہے وہ ظاہر ہے۔ مثال مشہور ہے کہ دریا میں بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھا جاتی ہیں۔ آسٹریا، زیکوسلواکیا اور البانیہ وغیرہ آزاد ریاستوں کی آزادی فنا ہونے کے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ بڑی حکومتوں نے ان چھوٹی حکومتوں کو بڑی مچھلی کی طرح ایک ہی لقمہ بنا کر ہڑپ کر لیا۔

فلسطین میں اگر قومی حکومت قائم ہو گئی تو اپنی حفاظت کی اس میں طاقت ہوگی یا اس کا کوئی محافظ بھی ہوگا؟ حفاظت کی ضرورت میں برطانیہ کی نسبت اُس سے زیادہ قریب اور کون ہوگا؟ برطانیہ کی حفاظت کا نمونہ زیکوسلواکیہ میں مل چکا ہے۔ جس نے بجائے حفاظت کے اس کو جرمنی کا لقمہ بنا دیا۔ اس لئے ہم اس فکر میں ہیں کہ فلسطین میں اگر قومی حکومت قائم ہو بھی گئی تو اس کا حشر کیا ہوگا۔ ہاں اس کی حفاظت کی یہی ایک صورت ہے کہ اس چھوٹے سے ملک کو دول عرب سے ملحق کیا جائے اور گورنمنٹ برطانیہ اپنی ذمہ داری سے بالکل ہاتھ اٹھا لے۔ یہی ایک صورت اطمینان بخش ہو سکتی ہے۔ ورنہ دنیا کی رفتار جس سرعت سے جاری ہے اس کو ملحوظ رکھ کر کوئی مدبر قطعی فیصلہ نہیں کر سکتا کہ آئندہ ہفتے کیا ہوگا۔ آیت کریمہ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا آج کل کی رفتار زمانہ پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ ع

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

کیا ماہ مئی میں جنگ شروع ہو گئی؟

اخبار "پرتاپ" لاہور مورخہ ۱۲۔اپریل میں ایک نجومی کی پیشگوئی شائع ہوئی تھی کہ ماہ مئی میں جنگ شروع ہوگی۔ ماہ مئی گذر گیا اور جنگ شروع نہ ہوئی لہٰذا حدیث نبوی صادق ہوئی۔

کذب المنجمون و رب الکعبہ

اظہار حقیقت و بریت سید محمد حسین شاہ ریکو کلرک ساکن گلا ٹوالہ نے عرس رچانے کے اشتہارات چھپوا کر تقسیم کئے ہیں جن میں خاکسار کا نام بغیر مجھ سے دریافت کئے صدارت جلسہ میں رکھ دیا ہے۔ میں نے احتجاج کرنے پر

سنہ ... کا ذکر نہ ہوگا چھپوا کر بلا تقسیم کئے جائینگے۔ چونکہ وعدہ ایفا نہیں ہوا، اور تاریخ قریب آ گئی ہے۔ لہٰذا میں بذریعہ اہلحدیث اعلان

مومیائی ۳؎

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔
قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۳؍ ۔ پاؤ بھر ۶؍ مع
محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برما
سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک ۱۲؍ پیشگی بذریعہ منی آرڈر
نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

تازہ شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبداللہ میاں لکھے۔ چار پانچ دفعہ
آپکے پاس سے مومیائی منگوا چکا ہوں بہت قابل تعریف
پایا۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔ (۷ مئی)
جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزاد پور۔
متعدد مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ آپ کی مومیائی میں
مسیحائی اثر ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسی
کم قیمت ہو کر یہ دوا جو اثر رکھتی ہے یہ صرف خدا کی
مہربانی ہے۔ میں ان بھائیوں سے جو اس کے فوائد
سے بے خبر ہیں پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ مومیائی سے
فائدہ اٹھائیں۔ (۱۸ مئی ۱۹۳۹ء)

ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم
کے
رسالہ اشاعۃ السنہ کا فائل

مولانا مرحوم کے رسالہ "اشاعۃ السنہ" کے بہت سے فائل
ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن اصحاب کو اس رسالہ کے
جس پرچہ کی ضرورت ہو۔ اس کا نمبر اور جلد کا نمبر
بھیج کر منگا لیں۔ بعض جلدیں بارہ نمبر کی اور بعض
اس سے کم نمبروں کی ہیں۔ اور ہر جلد مضمون کے
لحاظ سے ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر جلد کی
قیمت ۲؍ فی نمبر کے حساب سے ہوگی۔ علاوہ محصولڈاک

عصاء موسیٰ ۵؍
مصنفہ مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم

مصنف موصوف شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی
کے رفیق کار تھے۔ جس وقت مرزا آنجہانی نے امام وقت
مجدد اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مصنف موصوف مرزا
سے علیحدہ ہو گئے اور اسکے دعاوی جو جھوٹ، فریب اور
دھوکہ پر تھے۔ ان کو واضح کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی
تردید مرزائیت کیلئے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ تقطیع بڑی
ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت ۵؍ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ عبدالعزیز تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور (پنجاب)

تمام دنیا میں بے مثل ۱۵؍
غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ ۴؍

تمام دنیا میں بےنظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ۲؍
ان دونو بےنظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث"
میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سُرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ ۳؍

دُھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے
علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن
کرنے میں اکسیر بےنظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے
استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔
بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے
بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی
ایک روپیہ (عہ)

منگوانے کا پتہ
کارخانہ سرمہ اکسیر العین۔ رجسٹرڈ
حکیم سٹریٹ امرتسر

جدید انگلش ٹیچر

انگریزی زبان بغیر استاد
کے آپ بہت جلد نہایت
آسانی سے سیکھ سکتے ہیں۔ بڑی مفید ہے۔ قیمت
عہ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مفت ۶؍

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب
"عورت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ
بھیج کر مفت طلب فرمالیجئے۔ (منگوانے کا پتہ)
منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن
فتح آباد۔ ضلع حصار۔ (پنجاب)

(۹۲۷)

الوصیۃ الکبریٰ اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۸؍

الوصیۃ الصغریٰ (مع متن عربی) حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت ۴؍

ولی اللہ اس رسالے میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنوں مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولائت حاصل ہے۔ قیمت ۵؍

قوالی ترجمہ رسالہ "السماع والرقص"۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا اطاعت الہی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸؍

العروۃ الوثقیٰ ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق"۔ اس رسالہ میں خالق ومخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶؍

درجات الیقین قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں ان کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲؍

صداقت رسول نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۴؍

حسین ویزید حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ رضہ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ پھر آپ ایک صحیح رائے قائم کرنے پر قائم ہو جائیں گے۔ قابل مطالعہ ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۸؍

مناظرہ ابن تیمیہ بادشاہوں کے دربار میں حضرت شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کرلیں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج قبول کرلئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قیمت ۵؍

تفسیر سورۃ الکوثر مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۴؍

سیرت امام ابن تیمیہ مصنفہ چودھری غلام رسول مہر اڈیٹر "انقلاب" لاہور۔ امام صاحب رح کی سوانحعمری مفصل طور پر لکھی ہے۔ قیمت ۵؍

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بمبئی۔ جس میں امام موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنی شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ ادلہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کرکے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کردیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ۔ مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مئوی۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے رسالہ ہذا میں مخالف معترضین کے تمام دلائل کا قلع قمع کرکے ثابت کردیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہوگی۔ بہت مفید کتاب ہے۔ قیمت ۴؍

الارشاد الی سبیل الرشاد مصنفہ مولانا ابو یحیی محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۱؍

رعایتی اعلان

تذکرہ احرار اسلام مجاہدین، صحابہ کرام، وغیرہم کے ۲۵۶ سبق آموز مختصر حالات۔ قابلدید ہے قیمت بارہ آنے۔ رعائتی ۳؍

ماہ یثرب بچوں کے لئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۴؍۔ رعائتی ۲؍

ام القریٰ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ کعبہ کا سب سے پہلا مسکن مکہ معظمہ ہے۔ قیمت ۸؍۔ رعائتی ۲؍

خون شہادت کے دو قطرے حضرت سرمد شہید اور منصور رح کے حالات۔ از مولانا ابوالکلام آزاد اصل قیمت ۴؍۔ رعائتی ۲؍

رباعیات حافظ حمد، نعت، اخلاق پر بہترین اردو رباعیاں۔ قیمت تین آنے۔ رعائتی ایک آنہ۔

شرح گلستان گلستاں کے حصہ کورس کے مشکل الفاظ ومعنی کی شرح۔ اصل قیمت تین آنے۔ رعائتی ایک آنہ

کامل دائی دائی جنائی کے متعلق بہترین جامع کتاب اور تصاویر۔ اسی کتاب کا ہر گھر میں ہونا مفید ہے۔ قیمت ۱۲؍ رعائتی ۶؍

طوفان حیات جھوٹے پیروں اور پرانی رسموں کے خلاف قابلقدر کتاب بطور ناول از مولانا راشد الخیری مرحوم۔ قیمت ایک روپیہ۔ رعائتی آٹھ آنے

کتاب الاثمار پھلوں کی تعریف، نگہداشت پرورش کا ذکر۔ زمینداروں کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲؍۔ رعائتی ۳؍

سوانح جمال الدین افغانی از مولانا ظفر علی خان قیمت ۴؍۔ رعائتی [illegible]

رجسٹرڈ ایل ... اسلامی ... ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۳۳

اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲- شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

امرتسر ۲۷- ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۶- جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا وجاگیرداروں سے ، ...

عام خریداران سے ، ...

، ، ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

فہرست مضامین

نعرۂ توحید

(از مولوی ابویحییٰ محمد زکریا صاحب سراج منشی کامل سہوجیدی میرٹھی)

عبادت غیر کی کب ہو بھلا اللہ کے ہوتے
گداؤں سے بھی کیا مانگیں حقیقی شاہ کے ہوتے

تعجب ہے مسلمانوں پہ جو ہیں غیر کے طالب
کہ کیچڑ چاٹتے پھرتے ہیں شیریں چاہ کے ہوتے

فلک ٹوٹے زمیں شق ہو ترے اس خیال پر غافل
کہ حضرت مستوی عرش تھے اللہ کے ہوتے

کوئی اجمیر کو - کلیر کو - کوئی پاک پٹن کو
نجف کو، کربلا کو جائے بیت اللہ کے ہوتے

غضب پر ہے غضب مسلم پڑھا کار کھ...
مصیبت میں بھی پوجے غیر کو اللہ کے ہوتے

خدا کہتی ... کہنا - یہی ہے مذہب حنفی
کہ قول امتی مانیں رسول اللہ کے ہوتے

مبارک ہو تجھے غافل ... اس ... کا دفتر
ہمیں کچھ بھی نہیں بھاتا کلام اللہ کے ہوتے

دعا ہے آپ سے سراج اللہ اس کو چشم بینا دے
... ڈھونڈے ... راہ سیدھی راہ کے ہوتے

انتخاب الاخبار

۱۲ جون ۱۹۳۹ء

—— شہر امرتسر میں ۶ تا ۹ جون ۷۹ بچے پیدا ہوئے اور ۹۵ مرے۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ شیخ احمد صادق (برادر شیخ صادق حسن) آنریری مجسٹریٹ جونئیر وائس پریذیڈنٹ مسٹر مدن لال منتخب ہوئے ہیں

—— لاہور کی دیکھا دیکھی امرتسر کے خاکروبوں نے بھی بلدیہ امرتسر کے سامنے اپنے مطالبات پیش کئے تھے اور کئی ایک جلسے بھی کرتے رہے۔ اس کے برعکس بلدیہ کی طرف سے بھی جلسے اور اشتہارات شائع ہوتے رہے مگر چونکہ ان کے مطالبات تسلیم نہیں کئے گئے۔ اس لئے حسب اعلان خاکروبوں نے آج (۱۲ جون کو) ہڑتال کردی ہے۔ افسوس کہ میونسپلٹی نے لاہور کے واقعہ سے سبق نہ سیکھا اور کوئی خاطر خواہ انتظام نہ کیا جس کی وجہ سے لاہور کی طرح آج امرتسر شہر بھی تعفن، بدبو اور غلاظت سے بھر گیا ہے۔ ایک دو جگہ پولیس اور خاکروبوں میں تصادم بھی ہوا۔ معلوم نہیں اس کا انجام کیا ہوگا۔ اہل شہر اس واقعہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔

—— امرتسر کی مجسٹریٹ نے ایک مسلمان عادی چور کو ۲ آنہ چرانے کے الزام میں ۲ سال قید سخت کی سزا دی

—— امرتسر گذشتہ فسادات محرم میں جن مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی دکانیں لوٹنے کا الزام تھا۔ ان میں سے چار کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی

—— قادیان ضلع گورداسپور میں ۱۷-۱۸-۱۹ جون کو مجلس احرار اسلام کی طرف سے احرار کانفرنس منعقد ہوگی

—— پنجاب گورنمنٹ نے روزنامہ اکالی لاہور سے ایک مضمون کی اشاعت کی بنا پر ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔

—— سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں صوبہ پنجاب کے مندرجہ ذیل ڈسٹرکٹوں میں حسب مقدار میں افیون فروخت ہوئی۔ لاہور ۱۳ ہزار ۳۳۹ سیر۔ جالندھر ۸ ہزار ۶۶۹ سیر۔ ملتان ۵ ہزار ۵۳۶ سیر۔ انبالہ ۳ ہزار ۲۱۹ سیر۔ راولپنڈی ۳ ہزار ۱۹ سیر۔ (قسمت لاہور صوبہ بھر میں افیون خوری میں اول ہے)

—— شملہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کو ۱۹۳۵ء سے ۱۹۳۸ء تک ریڈیو کے محکمہ میں ایک لاکھ روپیہ خسارہ ہوا ہے۔

—— لاہور میں بوچڑ خانہ بند ہونے کی وجہ سے حکومت ہند کو ۱۹ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— گوجرانوالہ کے محبوب عالم کو جو نبوت کے دعویدار تھے۔ کسی شخص نے قتل کردیا اور خود پولیس سٹیشن میں حاضر ہوکر اقبال جرم کیا۔ (پرتاپ لاہور)

خریدار اصحاب توجہ فرمائیں

ماہ جون میں جن حضرات کی قیمت اخبار اور میعاد مہلت ختم ہے ان کے اسماء گرامی اہلحدیث ۲۶- مئی ۱۹۳۹ء پر شائع کئے گئے ہیں —— لہذا ان حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر قیمت اخبار جلد از جلد دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ اگر خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۰ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت یافتگان کی قیمت اخبار اگر ۲۹- جون تک وصول نہ ہوئی تو آیندہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— مہاشہ کرشن آف "پرتاپ" لاہور حیدرآباد ستیہ آگرہ کرتے ہوئے منماڑ میں گرفتار ہوگئے ہیں۔

—— لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد ہوجانے سے ایک آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ ۸۱ گرفتاریاں عمل میں لائی جاچکی ہیں۔

—— کلکتہ ہائی کورٹ نے حال ہی میں ایک مقدمہ کے فیصلہ کے دوران میں لکھا ہے کہ وزارت انگریز کوٹ گورنمنٹ کا حصہ نہیں ہے۔

—— حکومت کشمیر نے آل انڈیا سپنرز ایسوسی ایشن کی برانچ کشمیر کو ۲ فیصدی سود پر ایک لاکھ روپیہ بطور قرض دیا ہے۔

—— جے پور میں ایک برہمن کو اپنی نجات کے لئے اپنے گیارہ سالہ لڑکے کو قربان کر دینے کے جرم میں دس سال قید بامشقت کی سزا ہوئی۔

—— ریاست جے پور کے مسلم مہاجرین نے جو دہلی میں مقیم ہیں۔ ۱۶- جون سے ریاست کے خلاف سول نافرمانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکی اپنی بری۔ بحری اور فضائی طاقت کو مضبوط کرنے کے معاملہ پر غور کررہی ہے

—— پریگ۔ جرمن پولیس افسر کے ہلاک کئے جانے کی وجہ سے اہالیان ضلع نکوڈ پر پانچ لاکھ چیک کراؤن جرمانہ کیا گیا ہے۔

—— پریگ کی اطلاع ہے کہ وہاں کی یکصد جرمن لڑکیاں پُراسرار طور پر گم کی گئی ہیں۔

—— لندن کی خبر ہے کہ گذشتہ ماہ مئی میں ۶۶۶۴ رنگروٹ بھرتی کئے گئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے سپین میں لوہے کی کانوں کا ٹھیکہ جرمنی ٹھیکیداروں کو دیا جائیگا۔

—— ملک معظم اور ملکہ معظمہ ۱۱ جون کو نیویارک پہنچے ساحل پر ایک لاکھ اشخاص نے استقبال کیا اور جلوس کے ہمراہ تقریباً چار لاکھ اشخاص تھے۔

—— بیت المقدس کے ایک ڈاک خانہ میں بم پھٹنے سے آٹھ اشخاص مجروح ہوئے۔

—— معلوم ہوا ہے برطانیہ، فرانس اور روس کے مابین معاہدہ کی کوشش ہورہی ہے۔

—— حکومت جرمنی نے لیتھوانیا اور استونیا سے جو دس سال کیلئے نئے معاہدے کئے ہیں ان پر دستخط کردیئے ہیں

مفت!

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی مکمل فہرست صرف پوسٹ کارڈ لکھنے پر مفت منگالیں۔

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

—— معاصر الجمعیۃ سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے —— بٹالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ قادیان سے آٹھ آٹھ میل کے رقبہ میں ۱۲ جون سے ۲۰ جون تک دفعہ ۱۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

صلوٰۃ المؤمنین

بجواب

رسالہ صلوٰۃ المرسلین

(۷)

اس سلسلہ مضمون کے گزشتہ نمبر میں اہل قرآن کی نماز کے اذکار وغیرہ کا ذکر ہوا ہے۔ آج بھی اسی کا بقیہ درج ہے۔

(نوٹ) ان لوگوں کی عادت ہے کہ کوئی آیت کسی محل کی ہو اس کو جہاں چاہتے ہیں اپنے حسب منشا استعمال کر لیتے ہیں چاہے اس کو کسی قسم کا لفظی یا معنوی تعلق ہو یا نہ ہو۔

مصنف کی مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔ جو نماز میں استغفار کرنے کے متعلق آپ نے لکھی ہے:-

"علاوہ اس کے رب کریم کا یہ بھی حکم ہے کہ اپنی بخشش مانگنے کے ساتھ دوسرے مومنین اور مومنات کی بخشش بھی مانگنا چاہئے۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل:-

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ [illegible]	اور (اے نبی) بخشش مانگ کر واسطے اپنے گناہ کے اور [illegible]
[illegible]	[illegible]

اہلحدیث کوئی ان بھلے آدمیوں سے پوچھے کہ اس آیت میں نماز کا ذکر کہاں ہے۔ اگر کوئی شخص نماز ختم کر کے اللھم اغفر لی و للمؤمنین وغیرہ پڑھے تو کیا اس حکم پر عمل نہیں ہوگا؟ یا گلی کوچہ میں چلتا پھرتا یہ دعا پڑھے۔ تو کیا اس حکم کی تعمیل نہیں ہوگی؟ یا پاخانہ سے نکلتے ہوئے (باتباع سنت) غفرانک کہے تو اس ارشاد کی تعمیل نہ ہوگی؟ یقیناً ہو جائیگی پھر اس کو نماز سے کیا خصوصیت ہے۔ ہاں ہم نماز میں بھی اس آیت پر عمل کرتے ہیں۔ آخری قعدہ میں ہم اپنے اور مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ مگر ہم میں اور تم میں فرق یہ ہے کہ ہم الٰہی معلم علیہ السلام کی تعلیم سے کرتے ہیں اور تم لوگ اپنے ذہنی جلایا بالفاظ دیگر محض اپنے تخیل سے کرتے ہو اسی لئے آپ لوگوں میں اذکار نماز کے بارہ میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ چونکہ مرکز رسالت سے تعلق چھوٹ گیا ہے اس لئے جو کچھ کسی کے جی میں آتا ہے کہہ دیتا ہے۔ اور خیالات کا اختلاف [illegible] ہے۔ [illegible] کے [illegible]

...بجائے معنی شروع کی گئی کہ جن کے اعمال دینی کو توسع ہمارے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا گیا تھا۔ لیکن آپ لوگ تو اب یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایسا کہیں کہتے تھے کہ ہم مندرجہ حکم اپنے فہم سے ایجاد کیا تھا میں سوچ لیجئے کہ ان دونوں جوابوں میں سے صحیح جواب کونسا ہے۔ رسالہ ہذا کے صفحہ پر آپ کس مزے سے لکھتے ہیں کہ:-

"آیات مذکورہ سے مندرجہ ذیل کی طرح عیاں ہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام اور جملہ مومنین اور مومنات رضوان اللہ علیہم کا عمل یہ تھا کہ وہ صلوٰۃ میں اللہ کی تعریف و تحمید کرنے کے بعد عاجزی ظاہر کر کے یعنی دعائیں مانگتے تھے۔" (ص)

اہلحدیث یہ بالکل صحیح ہے مگر آیت مرقومہ (اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ) سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مومنین لوگ حضرات انبیاء کی تعلیم سے اور انبیاء علیہم السلام خدا کی مخفی تلقین (وحی خفی) سے ایسا کرتے تھے۔

اذکار صلوٰۃ کے بعد مصنف نے دو اور عنوان "قبل صلوٰۃ" اور "تکبیر صلوٰۃ" ذکر کئے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ:-

قبل صلوٰۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا (پ ۱۵)

تکبیر صلوٰۃ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا (پ ۵۔ ع ۳)

اہلحدیث پہلی آیت مکی ہے۔ جس میں آنحضرت صلعم کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے کہ دعا کرو کہ مدینہ شریف میں تمہارا داخلہ باعزت ہو اور مکہ شریف سے خروج حسب منشا ہو۔ (یعنی بلا چھیڑ چھاڑ و شغب مخالفین کے سلامت باکرامت نکل جاؤ اور مدینہ شریف پہنچ کر تم کو غلبہ حاصل ہو)

[illegible] اس آیت کو نماز میں داخل [illegible] کیا [illegible]

دوا... گیٔ کیوں نکو بر خلاف چلا آگیا ہے۔ علاوہ ازیں اگر کوئی شخص اپنے یا بیگانے گھر میں داخل ہوتے ہوئے یہ آیت پڑھے تو ہم اس کو منع نہیں کرتے۔ لیکن سیاق عبارت سے ظاہر ہے کہ اس آیت سے یہ مقصود نہیں ہے۔ دوسری آیت جس کو آپ نے تکبیر تحریمہ کے لئے نقل کیا ہے۔ اس کو نماز سے کوئی دور کا تعلق بھی نہیں ہے کیونکہ اس کے ماقبل اور مابعد مرد و عورت کی خانگی زندگی کے متعلق احکام ہیں۔ جن کا مختصر مطلب یہ ہے کہ جن عورتوں سے تم شرارت پاؤ پہلے اُن کو سمجھاؤ بجھاؤ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو تکلیف دینے کے عذرات ان کے حق میں تلاش نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بہت بلند شان اور بڑی عزت والا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ جس قدر بلندی شان تم کو عورتوں پر حاصل ہے اس سے زیادہ خدا کو تم پر حاصل ہے۔

تم اگر اپنی معمولی بلندی کے باعث عورتوں پر ظلم کروگے تو خدا تعالیٰ اپنی حقیقی کبریائی کے ماتحت تم کو سخت سزا دیگا۔ بتائیے اس آیت کو تکبیر تحریمہ سے کیا تعلق ہے۔ کیا ہی قرآن فہمی ہے۔

اس سے آگے عنوان ہے "اذکار قیام صلوٰۃ"

اس عنوان کے ماتحت مصنف نے اذکار قیام کیلئے سورہ حشر کی آخری آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیات نقل کی ہیں۔ جن میں سے کسی ایک آیت کو بھی نماز سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ ان میں نماز کا نہ حکم ہے نہ ذکر۔ پھر ان آیات کو پیش کرنا اثباتِ مدعا (تلاوت در قیام) کے لئے کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔

ناظرین کرام! ان اہل قرآن کی آیات خوانی کی ایک مثال ہم یہاں پیش کرتے ہیں جو آپ لوگوں کو ہمیشہ کام دیگی۔

اگر کوئی ملحد دعویٰ کرے کہ نمازی مؤمن و پرہیزگار جہنم میں جائیں گے۔ اس کا ثبوت خود قرآن مجید کے الفاظ میں یوں ہے کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ... نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اس آیت کے دونوں حصے قرآن مجید میں موجود ہیں۔ جو اپنے اپنے محل میں بالکل صحیح ہیں۔ اگر کہا جائے کہ اس آیت کے دونوں حصوں کا محل الگ الگ ہے تو ملحد مذکور کہہ سکتا ہے کہ چاہے محل الگ الگ ہے مگر یہ الفاظ تو قرآن مجید ہی کے ہیں ... بے محل ہونے سے میرا استدلال غلط ہے تو آپ کا استدلال کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟

اہل قرآن! ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

اذکار رکوع مصنف نے اذکار قیام کے بعد اذکار رکوع کا بیان ان لفظوں میں کیا ہے کہ

"قیام کے بعد ہم کو اذکار رکوع کا بیان پیش کرنا چاہئے۔ لیکن ہم پیشتر ثابت کر چکے ہیں کہ جملہ انبیاء سلام علیہم رکوع میں دعاء توبہ تلاوت کیا کرتے تھے جو کہ قرآن مجید کے اندر اللہ تعالیٰ نے مہیا فرما دی ہیں۔ پس رکوع میں ہم کو بھی دعاء توبہ ہی مانگنا چاہئے۔ تاکہ منشاء رب کریم کی پوری پوری تعمیل ہو سکے۔"

(صلوٰۃ المرسلین صفحہ ۵۲)

اہلحدیث رسالہ کے صفحہ ۵ پر آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک واقعہ کے سلسلہ میں استغفار اور رجوع الی اللہ کرنا لکھا ہے۔ اس میں بھی نماز کی حالت کا ذکر نہیں ہے بلکہ ایک آزمائشی واقعہ مذکور ہے۔ جس میں آپ سمجھے تھے کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے جسکی تلافی کرنے کو آپ خدا کی طرف متوجہ ہوئے۔

مصنف موصوف نے خود ہی اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے وہ نہایت لطیف اور طلباء کے لئے مضحکہ خیز ہے۔

اختلاف رائے کیا ہم (خدا) نے اس سے
پس دعائے بخشش کی اس نے اپنے رب کے
حضور میں اور گر گیا رکوع کی حالت میں الخ

(صفحہ ۴۸)

ناظرین! ہم نے تو اپنی ساری عمر میں یہ نہیں سنا کہ خدا اپنے کسی بندے کے حق میں ... کہیں نے اس سے اختلاف رائے کیا۔ اُردو محاورہ کے لحاظ سے تو ایسا کہنا خدا کی توہین ہے۔ کیونکہ اختلاف رائے دو مساوی شخصوں میں ہوتا ہے۔ کوئی بندہ خدا کے مساوی نہیں ہے ... علاوہ لفظ فتنا کے یہ معنی کہیں بھی نہیں ... اس لفظ کا ماخذ فتنہ ہے۔ جو اپنی اصلی ... میں بالفاظ

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ

قرآن مجید میں آیا ہے۔ پھر کیا اس آیت کے معنی بقول آپ کے یہ ہونگے کہ

اختلاف رائے قتل سے بھی بڑھ کر گناہ ہے۔

کیا ہم اس آیت کے ماتحت کہہ سکتے ہیں کہ اہل قرآن ایسے فعل کا ارتکاب کرتے ہیں جو قتل سے بھی زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ وہ اہل حدیث سے اختلاف رائے کرتے ہیں۔ ع

وہ بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

سنئے! آیت مذکورہ میں راکعًا سے مراد متوجھًا الی اللہ ہے نہ کہ نماز کا اصطلاحی رکوع۔ اس کا ثبوت قرآن مجید کی اس آیت سے ملتا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں؟۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ (جب کبھی انہیں کہا جاتا ہے کہ خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ تو وہ متوجہ نہیں ہوتے)

کافروں کو یہ کبھی نہیں کہا گیا کہ آؤ میاں نماز کا رکوع کر لو۔ ہاں یہ ضرور کہا گیا کہ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ نماز پڑھو اور شرک چھوڑو۔ پس آیت موصوفہ سے آپ کا مدعا ثابت نہیں ہے اور جو ثابت ہے وہ ہمیں مضر نہیں۔ اور آپ کو مفید نہیں۔ کیونکہ مطلب اس کا اتنا ہی ہے کہ جب آدمی کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے تو اس سے رجوع کر لے اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر بخشش مانگے اور یہ بالکل صحیح ہے۔ (باقی)

دلیل القرآن - مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ "صلوٰۃ القرآن" کا مدلل جواب - ... رد کیا ہے۔ قیمت ۳ ... پتہ - منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

کیا مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا؟

خدا امت مرزائیہ کو سچ بولنے کی توفیق بخشے۔ آجتک تو ان کی جو تحریریں ہم نے دیکھی ہیں۔ جس میں مرزا صاحب کے کمالات اور فضائل بیان کئے گئے ہوں وہ ضرور غلط اور پُر از کذب و زور ہوتی ہے۔ "پیغام صلح" مورخہ ۲۷۔ مئی میں ایک سرخی یوں لکھی ہے :-

مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کی اہمیت کا خاتمہ کر دیا۔

اس کے نیچے یہ عبارت مرقوم ہے کہ :-

آپ (مرزا) کی جماعت میں شیعہ سنی اہل حدیث وغیرہ مختلف فرقوں کے افراد شریک ہوئے وہ اپنے ساتھ فروعی اختلافات بھی لائے لیکن جماعت احمدیہ کے اندر داخل ہوتے ہی ان اختلافات کی اہمیت یکسر زائل ہو گئی۔

(پیغام صلح لاہور ۲۷ مئی ص کالم ۲)

اہلحدیث اس بیان کی تردید کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ "پیغام صلح" سے چند سوال کرنا کافی ہے

(۱) کیا مرزا صاحب نے کتاب سر الخلافہ جو لکھی ہے وہ شیعوں کے برخلاف نہیں ہے۔

(۲) کیا قصیدہ اعجازیہ مندرجہ کتاب اعجاز احمدی میں مرزا صاحب نے شیعوں کو مخاطب کر کے نہیں کوسا۔

(۳) کیا حکیم نور الدین کو مرزا صاحب نے بذریعہ خط یہ حکم نہیں دیا کہ آپ اہل حدیث بننے کی بجائے حنفی بنیں۔ جس کے جواب میں حکیم صاحب نے لکھا تھا کہ

ہم تے بجائے ... گوند
ند ... حنفی

(۴) کیا مرزا صاحب نے اپنے مریدوں ... [illegible]

نہیں کیا؟

(۵) کیا مرزا صاحب نے یہ نہیں کہا کہ میں ان خشک وہابیوں سے ہمیشہ متنفر رہا ہوں۔

ایسے حوالہ جات کئی ایک ہیں جو بوقت ضرورت پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کیا یہ فروعات کا ترک ہے یا ان کی اہمیت ہے کہ ایک بہت بڑے اہل حدیث عالم کو (جن کے علم و فضل کا سب نے اعتراف کیا ہے) اس کے پسندیدہ و مختار مذہب (اہل حدیث) سے ہٹا کر اپنے مذہب (حنفی) میں آنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے کیونکہ ہر ایک شخص اپنے مذہب کی طرف دوسروں کو دعوت دینے کا حق رکھتا ہے۔ ہاں اس جگہ ہم پیغام صلح کے اس ادعا کی تردید کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو کچھ اہمیت نہیں دی۔

مرزا صاحب خود حنفی تھے اور حنفی بھی تھرڈ کلاس (معمولی درجے کے) جن کا عقیدہ ان کے صاحبزادے نے سیرۃ المہدی میں یوں لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ "مُردوں کی روحیں جمعرات کو اپنے گھروں میں آتی ہیں اس لئے اس روز خیرات کرنی چاہئے"

ایسا حنفی اگر بڑے بڑے علماء کو حنفیت کی دعوت دیتا ہے تو وہ اسی قسم کی حنفیت ہوگی۔ اندریں حالات کس منہ سے کہا جاتا ہے کہ "مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا"

ایسا کہنا یقیناً جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔ علاوہ اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب خلافت خلفاء کو خلاف راشدہ سمجھتے تھے پھر اگر کوئی غالی شیعہ جو صحابہ ثلاثہ کے حق میں تبرا ... کرے ... [illegible]

تب تو ان کے حق میں یہ شعر صادق آتا ہے ؎

دوگونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

مرزا صاحب کی کامیاب وفات

"پیغام صلح" کے بڑے بھائی اخبار "الفضل" قادیان نے بھی اسی ضمن کا ایک دل خوش کن افسانہ لکھا ہے مرزا صاحب کی وفات کو کامیاب بتاتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت کو گویا زریں حروف میں لکھ کر اپنے حلقہ بگوشوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ :-

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) جب طویل اور کامیاب جد و جہد کے بعد اس دار فانی سے رخصت ہوئے تو خوش تھے۔ اسلام کی اشاعت کے لئے محکم بنیاد کے رکھے جانے پر مطمئن تھے۔ اسلام کا شاندار مستقبل آپ کے سامنے تھا۔ سب سے پیارے بلانے والے کی آواز پر آپ شاداں و فرحاں لبیک کہ رہے تھے جس طرح ہونہار فرزند اپنے باپ کے سونپے کام کو سرانجام دے کر خوش و خرم اس کی جانب آتا ہے اسی طرح خدا کا یہ مقدس عبد اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر اپنے رب کی طرف جا رہا تھا"

(الفضل قادیان مشہود ۳۰ مئی ۱۹۴۵ء)

اہلحدیث کیا انتقال کے وقت مرزا صاحب کو اپنا اشتہار متعلقہ "آخری فیصلہ" مجریہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء یاد نہ تھا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ

گفت مرزا مرشاہ اللہ را
ہر دو اول ہر کہ ملعون خدا است

اگر یاد تھا اور ضرور یاد تھا تو انصاف سے کہئے کہ ایسا شخص دنیا سے کیونکر خوش و خرم جا سکتا ہے جس کے مقابل کی زندگی اس نے اپنے اعلان کے مطابق اپنے تمام کاروبار میں ... [illegible]

جی خوش کرنے کی بات ہے کہ آپ انتقال کے وقت شاداں و فرحاں خدا کی طرف گئے۔

واقعات شہادت دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کو وفات کے وقت سخت صدمہ پہنچا ہوگا اور یہ خیال آپ کے لئے سوہان روح کا باعث ہوا ہوگا کہ میرا مدمقابل تو زندہ ہے اور میں سفر آخرت کر رہا ہوں۔ حالانکہ اس فیصلے کی دعا کے متعلق قبولیت کا اعلان خود ہی کر چکے تھے بلکہ اس دعا کی قبولیت کا اعتراف اُن کے صاحبزادے (خلیفہ قادیان) نے بھی کیا ہوا ہے۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء)

اندریں حالات آپ کیونکر دنیا سے شاداں و فرحاں جا سکتے تھے۔ ہمارا خیال ہے کہ مرزا صاحب انتقال کے وقت اپنی ناکامی پر نظر کر کے یہ شعر پڑھتے ہونگے۔ ؎

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

خُتنہائے نبویؐ کا ایک مُشک ریز نافہ

(از قلم مولوی ابو الوحید محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی)

آج کی صحبت میں فخر ملت، شیر اسلام فاروق اعظم امیر المؤمنین اول اور خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کی بعض مشتے نمونہ از خروارے حالت میں ہدیہ ناظرین کر رہا ہوں ؎

داستانِ عہد گل را بشنو از مرغ چمن
زاغہائے آشفتہ کے گویند ایں افسانہ را

فاروق اعظم ستائیس سال کی عمر میں ۶ نبوی میں مشرف باسلام ہوئے۔ آپ سے قبل کم و بیش چالیس مرد اور گیارہ عورتیں آغوش اسلام میں آ چکی تھیں۔ لیکن آپ کے مسلمان ہوتے ہی اسلام چمک اٹھا اور مسلمانوں کی ہمت بندھی چنانچہ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے۔ اسلام ایک اقبال مند آدمی کی طرح ہو گیا کہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا رہا۔ اور جب سے آپ شہید ہوئے تب سے اسلام ایک کس مپرس یتیم کی طرح ہو گیا کہ روز بروز تنزل ہی کی طرف مائل ہے۔ (حاکم)

فاروق اعظم سے تین ہی روز قبل حضرت حمزہؓ مشرف باسلام ہوئے تھے جس کا کفار مکہ کو انتہائی قلق و صدمہ ہوا۔ چنانچہ تیسرے روز ایک زبردست کمیٹی ہوئی۔ جس میں انتہائی رد و کد کے بعد یہ پاس ہوا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہی قتل کر کے اسلام کو دفن کر دینا چاہئے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔" اور اس اہم کام کے انجام دہی کے لئے فاروق اکبرؓ کا انتخاب ہوا۔ جسے آپ نے بطیب خاطر منظور کیا۔ آپ کے ماموں ابوجہل نے ترغیباً یہ بھی کہا کہ اگر عمر اس کام کو انجام دیدینگے تو میں ہزار اونٹ اور ہزار اوقیہ (چالیس ہزار درہم) چاندی انہیں بطور انعام و شکرانہ دونگا۔ ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صُہیب از روم
زخاکِ مکہ ابوجہل ایں چہ بو العجبی است

چنانچہ فاروق اعظم تلوار سونت کے نکل پڑے ؎

جاتے ہیں اس ادا سے وہ آج سوئے مقتل
اک ہاتھ میں ہے خنجر اک ہاتھ میں کماں ہے

تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ سعد بن ابی وقاصؓ سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے تیور سے معاملہ کی اہمیت سمجھ کر دریافت کیا ؎

چلے ہو آج بن ٹھن کر عنایت یہ کدھر ہوگی
یہ بتلاؤ تو پہلے عید اے جاں کس کے گھر ہوگی

آپ نے پورا گذشتہ واقعہ اور آئندہ کا ارادہ بیان کر دیا۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا کہ "خود را نصیحت دیگرا نصیحت" خود تمہارے بہنوئی و بہن تو اسلام سے مشرف ہیں پہلے گھر کی تو خبر لو پھر باہر کی حالت دیکھنا۔

حضرت عمرؓ سیدھے بہن کے مکان پر پہنچے حضرت خبابؓ بھی جو فاطمہ و زید کے معلم تھے وہیں پر تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ کی آہٹ پاتے ہی وہ چھپ گئے۔ حضرت عمرؓ اپنے بہنوئی زید سے باتوں باتوں میں اُلجھ گئے اور انہیں غصہ کی مدہوشی میں مارنے لگے۔ آپ کی بہن فاطمہ چھڑانے کے لئے بڑھیں تو آپ نے انہیں بھی مارا۔ حتیٰ کہ وہ لہولہان ہو گئیں تو انہیں بھی اسلامی حرارت نے دلیر بنا دیا اور فرماتی ہیں کہ[1]

قَدْ اَسْلَمْنَا وَ تَابَعْنَا مُحَمَّدًا فَافْعَلْ مَا بَدَا لَكَ

حضرت عمرؓ کو اپنی بہن کی اس جرأت و دلیری پر سخت تعجب ہوا اور سر اٹھا کر متعجبانہ نظر سے اُن کے چہرہ پر نگاہ ڈالی تو اگرچہ چہرہ خون آلود ہو رہا تھا مگر استقلال و طمانیت اور متانت و سنجیدگی کا پتلا معلوم ہوتا تھا حضرت عمرؓ کی محبت ہمشیرگی جوش میں آئی اور بہن کی مروت و ہمدردی کے شکار ہو گئے۔ سارا نشہ کرکرا ہو گیا اور بہن سے عاجزی کرنے لگے کہ مجھے وہ چیز دیدو جو تم لوگ پڑھتے تھے۔ بہن نے بے باکانہ جواب دیا کہ تم ناپاک ہو اس لئے تم اُسے ہاتھ نہیں لگا سکتے البتہ تم غسل یا کم ازکم وضو ہی کر لو تو تمہیں وہ دیجا سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے غسل یا وضو کر کے اُسے پڑھا۔ نیز حضرت خبابؓ نے سورہ طٰہٰ کا پہلا رکوع پڑھ کر سنایا جو حضرت عمرؓ کے دل و دماغ میں پیوست ہو گیا۔

حضرت عمرؓ فوراً دار ارقم کی طرف جہاں حضور تشریف فرما تھے روانہ ہو گئے اور جاکر دروازہ پر دستک دی۔ لوگ ڈر گئے۔ لیکن حضرت حمزہؓ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اگر وہ نیت بخیر ہیں تو ہم ان کی عزت کرینگے اور اگر بدنیت ہونگے تو ہم ان کو قتل کر دینگے۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کو یہ دعا کی تھی کہ خدایا تو اسلام کو عمر یا ابوجہل سے تقویت دے۔

[1] بے شک ہم مشرف باسلام ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار ہو چکے اب تری جو بھی طبیعت چاہے ہمارے ساتھ کر لیکن ہم تو اب اسلام سے ہرگز باز نہیں آ سکتے[illegible]

اس دعا کی قبولیت حضور کو اسی وقت بذریعہ وحی معلوم ہو گئی لہٰذا آپ فوراً دارِ ارقم سے باہر آ گئے اور حضرت عمرؓ نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ مارے خوشی کے مسلمانوں نے اتنی شدت سے تکبیر کا نعرہ مارا کہ مکہ کی گلیاں گونج گئیں۔

حضرت عمرؓ نے فوراً حضورؐ سے عرض کیا:۔
کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک ہم حق پر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا پھر ہم حق کو پوشیدہ طور پر کیوں ادا کریں، ہم کو چاہئے کہ علی الاعلان اسلام کے ارکان ادا کریں۔ چنانچہ مسلمان وہاں سے دو صفیں بنا کر نکلے۔ ایک میں حضرت عمرؓ تھے اور دوسرے میں حضرت حمزہؓ۔ اسی روز حضورؐ نے حضرت عمرؓ کو فاروق کا خطاب مرحمت فرمایا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب فاروق اعظم مشرف باسلام ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہو کر کہا کہ:۔

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو عمرؓ کے
اسلام پر اہلِ آسمان مبارکباد دیتے ہیں!
(ابن ماجہ وغیرہ)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے اسلام عزت ہی پاتا گیا۔

حضرت عمرؓ نے جب ہجرت کا قصد کیا تو ایک ہاتھ میں شمشیر برہنہ اور دوسرے میں تیر و کمان لیکر کعبہ میں آ کر سات مرتبہ طواف کیا اور دو رکعتیں مقام ابراہیم پر نماز پڑھی۔ بعدہٗ اشراف قریش کی جماعت میں آ کر اعلان کر کے فرداً فرداً سب لوگوں سے کہا کہ تمہارے منہ کالے ہوں جو شخص اپنی ماں کو بے فرزند [illegible] اپنے بچوں کو یتیم اور اپنی بیوی کو بیوہ کرنا چاہتا ہو وہ میرے مقابل آ جائے۔ مگر کسی کی مجال نہیں ہوئی کہ آپ کا مقابلہ کرتا [illegible]

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا نہ تھا کہ فاروق اعظم کو غصہ آیا ہو کہ [illegible] اللہ کا ذکر [illegible] یا آیت قرآنی پڑھ دی [illegible] آپ کا غصہ سرد نہ پڑ گیا [illegible] کہ ہم ایک لحظہ [illegible]

اعظم کے دروازہ پر بیٹھے تھے کہ مکان سے ایک باندی نکلی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت عمرؓ کی باندی ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ امیر المومنین کے لئے کوئی کنیز نہیں ہے کیونکہ امیر المومنین کو خدا کے مال سے کنیز رکھنی حلال نہیں۔ لوگوں نے پوچھا پھر کیا حلال ہے۔ فرمایا۔ عمر کے لئے دو جوڑے کپڑے، ایک گرمی کا ایک سردی کا اور اخراجات سفر حج وغیرہ۔ نیز اہل و عیال کے اخراجات خورد و نوش وغیرہ جو کہ متوسط درجہ پر ہوں۔

انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے فاروق اعظمؓ کے کرتے کو دیکھا کہ مونڈھوں پر چار پیوند ہیں۔

خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ جب فاروق اعظم کسی کو کہیں عامل بنا کر بھیجتے تو یہ شرط کر دیتے کہ گھوڑے پر سوار نہ ہونا، عمدہ کھانا نہ کھانا، باریک کپڑے نہ پہننا، حاجتمندوں کے لئے دروازہ بند نہ کرنا اور نہ دربان رکھنا ورنہ مستحق سزا ہو گا۔

ایک دفعہ آپ اپنے فرزند عاصم کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو دیکھا وہ گوشت کھا رہے ہیں پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا۔ آج گوشت کھانے کو جی چاہتا تھا اس لئے لایا۔ آپ نے فرمایا کہ جس چیز کو جی چاہیگا کرو گے گویا نفس پرست ہو گئے۔

ایک مرتبہ فاروق اعظمؓ کو تازہ مچھلی کھانے کو جی چاہا تو ایک شخص کو اپنے ذاتی اونٹ پر سوار کر کے بھیجا تو چار کوس پر مچھلی ملی۔ اس نے مچھلی خرید لی اور اونٹ کو بھی نہلا کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا مچھلی رکھو میں ذرا اونٹ کو بھی دیکھ لوں۔ آپ نے دیکھا تو اس کے کانوں کے نیچے پسینہ چل رہا ہے۔ آپ نے اس آدمی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو تم اس جگہ کو دھونا بھول گئے ہو، افسوس کہ عمر نے ایک مخلوق خدا کو بے حد تکلیف دی۔ [illegible] میں مچھلی نہ کھاؤں گا۔

فاروق اعظمؓ ایک روز اپنے [illegible] [illegible] لوگوں سے پوچھا تو فرمایا [illegible] [illegible] میں نے [illegible]

[illegible] فرماتے ہیں کہ ذرا سالن کے باوجود وسعت آپ نے گھی کھانا محض رعایت مخلوق کے باعث اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ ایک روز روغن زیتون تناول فرمایا جو ہضم نہ ہو سکا تو انگلی ڈال کر قے کر دی۔ تاہم گھی کو ہاتھ نہیں لگایا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ مجھے روئے زمین پر عمرؓ سے زیادہ کوئی بھی محبوب و عزیز نہیں ہے اگر خداوند کریم مجھ سے سوال کرے کہ عمرؓ کو تو نے کیوں خلیفہ مقرر کیا تو میرا صاف یہی جواب ہو گا کہ انہیں سے بہتر کوئی دوسرا تو موجود ہی نہیں تھا۔

حذیفہؓ کا بیان ہے کہ ساری دنیا کا علم حضرت عمرؓ کی گود میں پلا ہے اور کوئی بھی حضرت عمرؓ کے سوا ایسا نہیں ہے کہ راہ حق میں قدم اٹھایا ہو اور نشانۂ ملامت نہ بنا ہو۔

معاویہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے نہ دنیا کی خواہش کی اور نہ ہی اُن کے پاس دنیا آئی اور حضرت عمرؓ نے بھی دنیا کی خواہش نہیں کی مگر ان کے پاس دنیا آئی اور توب بن سنور کر آئی لیکن انہوں نے دھکے دیکر نکال دیا اور اپنے پاس تک پھٹکنے نہیں دیا اور ہم نے تو اسے دیکھتے ہی اپنی آنکھوں سے چوم پیٹ میں بھر لیا۔ (رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ)

حضرت علیؓ و ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ جب صالحین کا ذکر آئے تو فاروق اکبر کو بھی ضرور یاد کیا کرو کیونکہ وہ ہم سب میں کتاب اللہ کا زیادہ علم رکھنے اور دین اسلام میں سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ فرشتہ ان کی زبان سے بولتا ہو۔
(طبرانی و حاکم وغیرہ)

نیز حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ استقلال، عاقبت اندیشی، علم، استواری، دلیری اور شجاعت سے پُر ہیں۔ مدتوں بعد حضرت عمرؓ جیسے ماہر اور ان سے زیادہ کوئی مجتہد پیدا نہیں۔ (حاکم وغیرہ)

کعب احبار فرماتے ہیں کہ میں نے صحیفۂ سابق میں دیکھا ہے کہ فاروق اعظمؓ کا زمانہ [illegible] مضبوط ہو گا۔ یعنی آپ ایک فولادی [illegible]

آتشزدگی کی ایک واردات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں آدھا گاؤں جل کر تباہ ہوگیا اور کئی مویشی جل کر ہلاک ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مکان میں مٹی کا دیا جل رہا تھا کہ ایک چوہے نے اسے گرادیا۔ جس سے آگ لگ گئی بے شمار خاندان بے گھر ہوگئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ایک ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔" (انقلاب لاہور ۸ جون ۱۹۳۹ء)

چند تجویزات ضروریہ

راقم الحروف ایک ادنیٰ خادم اہل حدیث ہونے کی وجہ سے مندرجہ ذیل معروضات ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہؤا ملتمس ہے۔ امید ہے کہ آپ ان تجویزات کے متعلق اپنی رائے عالیہ سے اظہار فرما کر مشکور فرمائینگے۔

(۱) اجرائے اخبار "اہلحدیث" سے آج تک کے فائل ہائے سے مختلف اقسام کے مضامین کو جمع کر کے جو مفید تر سمجھیں۔ کتابی صورت میں کلیات ثنائیہ جلد اول و کلیات ثنائیہ جلد دوم الخ ترتیب دے کر شائع کرنے کا اہتمام کیا جاوے تاکہ آنے والی نسل کو راہ ہدایت کا کام دے سکیں۔

(۲) "فتاویٰ ثنائیہ" کو کتابی صورت میں مدلل طور پر جمع کر کے شائع فرمایا جاوے۔ جیسے فتاوی نذیریہ

(۳) سوانح حیات ثنائیہ کو مکمل و مفصل سلسلہ وار حالات بترتیب سنین مرتب کیا جائے۔ جیسے حیات ولی

(۴) تفاسیر اربعہ کا خصوصًا و دیگر کتب ہائے موجودہ دفتر "اہلحدیث" کا عمومًا اسلامی اخبارات میں اشتہار شائع کرایا جایا کرے۔ تاکہ غیر مذاہب بھی کتب ثنائیہ سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

(۵) تفسیر ثالث و رابع کو مکمل کر کے طلباء و علماء کے سامنے برائے افادہ شائع کرنے کا مصمم ارادہ فرمایا جاوے تاکہ تفسیر القرآن و تفسیر ثنائی کی طرح پڑھے قرآن مجید کی ہو بہو تفسیر سمجھ جائیں۔[1]

(۶) دفتر اہلحدیث کی طرف سے سال میں دو ہفتہ کے لئے رعائتی اشتہار کتب کا دیا جایا کرے۔

(۷) اخبار "اہلحدیث" کا بھی رعائتی اشتہار سال بھر میں نادار علماء و طلباء کے لئے مشتہر کیا جایا کرے تاکہ اشاعت میں شائد اضافہ ہو۔

زیادہ والسلام

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی)

ارکان جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کا تبلیغی دورہ

ریاست کشمیر کے صوبہ جموں میں دو مقام میرپور اور کوٹلی ہیں۔ وہاں کے احباب اہل حدیث کا بہت مدت سے تقاضا تھا کہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کا وفد ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ خاکسار (ثانی)، منشی محمد عبداللہ ثالث امرتسری اور مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی حضرت مولانا سیالکوٹی کی سرکردگی میں مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۳۹ء کو جہلم پہنچے۔ رات جہلم میں رہے اور اپنا فرض منصبی ادا کیا۔ یعنی توحید و سنت پر خاکسار اور مولانا نے تقریریں کیں۔ جہلم سے میرپور کا عام راستہ دریا کی طرف سے ہے۔ مگر کسی خاص وجہ سے منتظمین جلسہ نے کار کا انتظام کیا اور نہر کی سرکاری پٹڑی کی خاص اجازت لے لی تھی۔ بوجہ غیر متوقع تکالیف کے رات کے پلے ۱۱ بجے میرپور پہنچے۔ ان تکالیف کا ذکر کرنے سے احباب کو تکلیف ہوگی اس لئے اتنا ہی کافی ہے کہ

فی سبیل اللہ ما لقینا

۲۵۔ مئی کو جلسہ شروع ہؤا۔ افتتاحی تقریر حضرت مولانا نے فرمائی۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صحیح تفسیر بیان فرمائی اور بعثت سید المرسلین ﷺ سے قبل کی ضلالت و گمراہی کا نقشہ بتا کر فرمایا کہ جس طرح اس وقت ملت ابراہیمی کے آثار مٹ چکے تھے۔ آج بھی توحید و سنت کا صحیح نقشہ ملیامیٹ ہو رہا ہے۔ اسی غرض کے لئے جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کی بنیاد رکھی گئی ہے تاکہ لوگوں کو توحید باری و سنت رسول علیہ السلام کی صحیح تعلیم کا سبق سکھایا جائے۔ آپ کے بعد مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی نے اتباع سنت پر بسوط اور مؤثر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار (ثانی) نے اخلاق محمدی پر تقریر کی۔ بحمداللہ اس اجلاس میں حاضرین نے کافی حظ حاصل کیا۔ اسی تاریخ کو پچھلے پہر میں بھی جلسہ ہؤا اور نہایت ہی مؤثر تقریریں ہوئیں رات کو مولانا نے اسلام اور دیگر مذاہب پر دو گھنٹے تقریر کی۔

۲۶۔ مئی ۱۹۳۹ء کو ۹ بجے صبح سے گیارہ بجے تک جلسہ ہوتا رہا۔ مولوی احمد دین صاحب نے فاتحہ خلف الامام پر مدلل تقریر فرمائی۔ خاکسار نے رد بدعات پر تقریر کی۔ جمعۃ المبارک کی نماز مولانا نے پڑھائی اس کے بعد عاجز نے اڑھائی گھنٹے تک تقریر کی اور جمعیۃ کے ساتھ مل کر کام کرنے کی تحریک کی۔ بعد ازاں جناب فضل دین صاحب بھٹی وکیل نے پُرزور الفاظ میں تائید کی۔ بحمداللہ ارکین جمعیۃ کو بہت کامیابی ہوئی اور یہاں کا جلسہ ختم ہؤا۔ ۲۷ کی صبح کو کوٹلی جانے کی تیاری ہوئی۔

مبلغین جمعیۃ کوٹلی ضلع میرپور میں ۲۷۔ مئی کو ہم سب کار پر سوار ہو کر بعد تکلیف شاقہ کوٹلی پہنچے۔ راستہ میں جن مسلمانوں نے ہماری تکالیف شدیدہ میں ہم کو راحت پہنچائی خدا ان کو جزائے خیر دے۔

۲۸۔ مئی کو جلسہ شروع ہؤا۔ اغراض جمعیۃ کو بیان کیا گیا اور مؤثر تقریریں ہوتی رہیں۔ آخری دن مرزائیوں کو اجازت دی گئی کیونکہ ان کی طرف سے

[1] ماتوفیقی الا باللہ۔ (اہلحدیث) [illegible] یہ تذکرہ صورتیں نقصان دہ ہیں۔ (اہلحدیث)

× بیان الفرقان علی علم البیان۔ قیمت ۸؍
تفسیر بالرائے۔ قیمت ۸؍

(۶۳۹)

چھیڑ چھاڑ جو رہی تھی۔ آخری جلسہ تک ان کو چیلنج کرتے رہے مگر سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔
بحمد اللہ یہ جلسہ بھی بخیر و خوبی ختم ہوا۔

احباب توجہ کریں ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ اراکین مبلغین جمعیۃ نے کس قدر جوکھوں کا سفر تبلیغ کے لئے اٹھایا۔ مگر آپ کو معلوم ہے کہ ایسے کٹھن کام بغیر تکلیف کے نہیں ہوتے۔ جس کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ افسوس ہے کہ احباب بہت کم توجہ کرتے ہیں جمعیۃ کے رسائل جو چھپ چکے ہیں ان کو بھی نہیں منگاتے تاکہ جمعیۃ کی اعانت کے علاوہ دینی فائدہ بھی ہو۔ امید ہے کہ دوست ضرور توجہ فرمائیں گے۔

بحمد اللہ اراکین جمعیۃ اس خطرناک راہ سے نجات پاکر یکم جون کو واپس آگئے۔ فالحمد للہ علی کل حال۔

(راقم:- محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ)

بریلوی مشن

فتحگڈھ چوڑیاں میں جلسہ میلاد

(از قلم ایم عبداللہ صاحب سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام فتحگڈھ)

قصبہ فتحگڈھ چوڑیاں (جہاں گذشتہ ماہ اپریل میں اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ ہؤا تھا) میں جہاں کسی کو معلوم بھی نہیں تھا کہ میلاد کیا ہوتا ہے وہاں آج میلاد منایا جا رہا ہے۔ جس کی تھوڑی سی کیفیت میں ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں:-

میلاد نماز عشاء کے بعد شروع ہؤا اور حسب معمول پہلے نعت خوانی ہوئی۔ جس میں اگرچہ توحید کی کافی دھجیاں اڑائی گئیں۔ لیکن میں یہاں بطور نمونہ ایک مصرعہ نقل کرتا ہوں وہ یہ ہے:-

مرا وڑی میم (م) دی پا کے۔ اپنے آپ نوں چھپا کے
نبی اکھواندا آ گیا اسی

بالکل وہی مضمون ہے کہ

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

انا للہ! توحید کی کس قدر کھلے بندوں تردید کی گئی ہے کاش کہ برادران احناف آنکھیں کھولیں اور اپنے اس عقیدہ کو تعلیم قرآن سے جانچ کر توبہ کریں اور دنیا دار واعظوں کی طرف نہ دیکھیں۔

خدا خدا کر کے نعت خوانی ختم ہوئی اور مولانا صاحب گوہر اسیدی وعظ فرمانے کے لئے اٹھے۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن شریف کی چند آیات تلاوت فرمائیں مگر افسوس کہ وہی مسلمان جو نعت خوانی کے وقت تو حق حق کے نعرے لگاتے اور زمین سے اچھل رہے تھے قرآن خوانی پر اہل قبور کی طرح خاموش ہیں اور کسی کے منہ سے سبحان اللہ تک بھی نہیں نکلتا۔ بلکہ آپ کی وعظ شروع ہوتے ہی مسلمان اٹھ اٹھ کر چلنے لگے۔ افسوس ان نعت خوانوں اور نام نہاد واعظوں نے مسلمانوں کی ذہنیت کو کس قدر خراب کر ڈالا ہے کہ وہ شعر و غزل کے سوا کچھ سن ہی نہیں سکتے۔ خیر آپ کافی دیر تک وعظ کرتے رہے۔ میں نمونۃً آپ کے چند ارشادات ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلے آپ نے آیت وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ تلاوت فرمائی۔ اور کہا کہ اللہ کے احسانوں میں ایک سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے ہمیں مجسم رحمت بخش دی۔ اور جب کوئی آدمی خدا تعالےٰ سے کچھ دعا کرتا ہے تو اللہ میاں فرماتے ہیں کہ کیسے بے وقوف لوگ ہیں کہ میں نے تو انہیں مجسم رحمت بخش دی اور یہ لوگ اس سے دعا کرنے کی بجائے مجھ سے دعا کرتے ہیں، انہیں چاہئے کہ ہر قسم کی دعا اب انہیں سے مانگیں۔ توبہ! توبہ!! کیا کوئی موحد مسلمان یہ چیز تسلیم کر سکتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔ اللہ میاں تو یوں ارشاد فرمائیں کہ:- ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ ...... الی آخرہ (پ ۲۶ ع ۱) اور حنفی برادران کہیں کہ ہر قسم کی دعا حضرت رسول کریم سے کرنی چاہئے۔ ع

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بہ کجا

مولانا صاحب کا دوسرا ارشاد:- آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کے چار وزیر ہوتے ہیں اور میرے بھی چار وزیر ہیں۔ دو آسمان پر اور دو زمین پر۔ آسمانی وزیر حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل اور زمینی وزیر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ۔ معلوم نہیں یہ بات کہاں تک صحیح ہے۔ مگر خیر آپ نے اس سے یوں استدلال کیا کہ وزیر بادشاہ کے ماتحت ہوتا ہے اور جب تک وہ کسی کام کے لئے بادشاہ کی منظوری نہ لے اس کے متعلق کچھ نہیں کر سکتا۔ اب چونکہ حضرت میکائیل آپ کے وزیر ہیں اور آپ کے ماتحت ہیں لہٰذا حضرت میکائیل کسی کو آپ کی منظوری کے بغیر رزق نہیں پہنچا سکتے جتنا آپ کہیں اتنا ہی پہنچاتا ہے لہٰذا ثابت ہؤا کہ تمام دنیا والوں کی روزی حضرت رسول کریم کے ہاتھ میں ہی ہے اور اسی طرح تمام دنیا کا نظام بھی آپ کے ہی ہاتھ میں ہے۔" العیاذًا باللہ ہے کوئی صحیح العقیدہ آدمی جو اس چیز کو تسلیم کرے۔

تیسرا نکتہ:- آپ نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "جب حضرت رسول کریم خدا کے پاس سے نمازیں اور روزے لے کر واپس ہوئے تو آپ لامکان کی دوریں اور آسمانوں کی مسافتیں طے کر کے جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو آپ نے اس میں کمی کرانے کے لئے کہا۔ اور آپ وہیں سے پھر دوڑے دوڑے اوپر گئے اور تخفیف کرائی۔ حتیٰ کہ تین چار مرتبہ ایسا ہی کیا۔ اور اس سے استدلال یوں کیا کہ جس طرح حضرت رسول کریم دوڑے دوڑے واپس گئے اس طرح کوئی غیر تو کجا کوئی عزیز مہمان بھی اپنے میزبان کے گھر نہیں جا سکتا لہٰذا ثابت ہؤا کہ وہ گھر ہی آپ کا اپنا تھا اور آپ کی شان ہی کچھ اور تھی۔ اب اس شان کو کچھ حنفی حضرات ہی خوب سمجھ سکتے ہیں کہ وہ شان کیا تھی۔ قرآن مجید نے تو اس موقع پر بھی اسی بعبدہٖ [illegible] فرمایا ہے

آپ نے اس طرح کے بہت سے عاملانہ نکتے پیش کئے جو اگر سب بیان کئے جائیں تو میرا خیال ہے کہ اہلحدیث کے صفحات اس کے متحمل نہیں ہونگے۔

التماس بخدمت برادران احناف و بالخصوص احناف نتھگڑھ

برادران احناف! آپ ہر سال میلاد مناتے ہیں۔ مگر کیا آپ نے کبھی اس کی صحت پر بھی غور کیا ہے۔ کیا آپ اس کے جواز میں کوئی آیت یا صحیح حدیث پیش کر سکتے ہیں اور ہاں کیا آپ قرون اولیٰ میں میلاد کا وجود ثابت کر سکتے ہیں۔ اگر جواب مثبت میں ہے تو ثبوت پیش کیجئے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اگر نہ کر سکیں اور ہرگز نہ کر سکیں گے تو کیوں اپنے فوائد دنیاوی کیلئے مسلمانوں کو غلط راستے پر چلا رہے ہو اور بالخصوص اپنے نتھگڑھی بھائیوں کی خدمت میں میری التماس ہے کہ وہ ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر اپنے عقائد کی قرآن و حدیث سے جانچ کریں اور اپنی دنیا و عاقبت سدھار لیں۔ فقط والسلام!

آریہ صاحبان سے سوالات

(از قلم محمد عبد المنان صاحب قریشی از رامپور منہاران)

(۱۹- مئی کے بعد)

(۱۶) اصول خداوندی یا قانون قدرت ہے کہ تمام سڑی گلی اشیاء میں کیڑے پیدا ہو جائیں۔ اگر ہم اپنے کھانے یا پانی کو اپنی لاپرواہی یا بدعنوانی سے ایسی حالت میں رکھ دیں کہ وہ سڑ گل جائے تو خدا اس میں کیڑے ڈال دیگا۔ اسی طرح اگر ہم اپنے یا اپنے مویشیوں کے زخموں کا اصول قدرت کے مطابق معقول علاج نہ کریں تو ان میں کیڑے پڑ جائیں گے یا پیدا ہو جائینگے اب بتلائیے کہ اگر قانون تناسخ صحیح ہے تو پرمیشر ہمارے افعال کا پابند ہو کر ان کیڑوں کی تخلیق کیلئے ہماری لاپرواہیوں اور کھانا پانی سڑانے کا محتاج اور دست نگر ہے یا نہیں؟ اس کے علاوہ جبکہ ایک جاندار کی روح فوراً ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں داخل ہو جاتی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کھانا یا پانی سڑنے کے وقت ہزاروں روحیں فی الفور بلا پوری پوری سزا بھگتے ہوئے اپنے اپنے اجسام کو چھوڑ کر ان کیڑوں کے اجسام میں داخل ہو جائیں لہذا ثابت ہوا کہ بروئے تناسخ کوئی روح ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں داخل نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا اپنی قدرت سے جو چاہتا ہے اس کی تخلیق اپنے قانون اور مرضی کے مطابق کرتا ہے [illegible] جب چاہے فنا کرتا ہے۔ اوس کا فعل تخلیق ہمارے افعال پر منحصر نہیں ہے۔

(۱۷) ایک گدھے کی اگر گدھی سے جفتی کرائی جائے تو گدھا یا گدھی ہی پیدا ہوگی۔ لیکن اگر اسی گدھے کی جفتی ایک گھوڑی سے کرائی جائے تو بجائے گدھے کے خچر ایک دوسری قسم کا جانور پیدا ہو جائیگا۔ تو بتلائیے کہ ایک گدھے کے نطفہ کے کیڑے جن میں پرمیشر نے بروئے تناسخ گدھا یا گدھی ہی بن جانیوالی ارواح داخل کی ہیں۔ انسان کی تدبیر یا حکمت عملی سے تبدیل ہو کر گدھے کی روح سے خچر کی روح کیسے بن جاتی ہے۔ یہاں انسان کی تدبیر کے سامنے بقول ویدک دھرم پرمیشر کی مجبوری اور بے بسی ثابت ہے یا نہیں۔ اسی طرح بروئے اصول طب اگر کوئی حاملہ عورت رات دن سانپ یا کسی دوسری شے کا خیال دل میں رکھے اور ان کے خیال پر ایام حمل میں ایسی شے کا غلبہ رہے تو بوقت پیدائش بجائے انسان کے سانپ یا وہی جانور پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی مثالیں اور واقعات بہت سے اخبارات میں دیکھنے میں آتے ہیں تو بتلائیے انسانی نطفہ کے کیڑے کی روح جو حسب خیالات حسب انسانی [illegible] سانپ کی جون میں خلاف مرضی پرمیشر کیسے چلی گئی یا خلاف قانون تناسخ ایک انسان کا جسم اسی جنم میں سانپ کا جسم کیسے بن گیا۔ جبکہ وہ مرکر اور اس کی روح دوسری یونی میں جاکر نئے جسم کو حاصل نہ کر سکی۔ اور خلاف قاعدہ و قانون تناسخ انسانی یونی میں بندر۔ سانپ یا ہاتھی کیسے داخل ہو گئے۔ مزید یہ کہ جب عورت کے تخیل پر بچہ کے جسم اور ہیئت کا تغیر و تبدل و بناوٹ منحصر ہے تو پرمیشر کا قانون تناسخ کے ذریعہ سے جنم دینا کیا وقعت رکھتا ہے۔ اور جب بروئے طب عورت کے تخیل پر جسم اور جنم کی تبدیلی ایک ہی جون اور زندگی میں ہو جاتی ہے تو پرمیشر کا قانون تناسخ سراسر بیکار اور بے اثر ہے۔ اور جبکہ حسب قاعدہ تناسخ جو روح کسی جانور کے جون میں جاکر سزا بھگتنے والی ہوتی ہے اوسی قسم کی جانور کی یونی میں داخل ہو جاتی ہے تو پھر مذکورہ بالا حالتوں میں اون حیوانی اجسام کو انسانی یونی میں کیوں داخل کیا جاتا ہے۔ غالباً ایسی روح کے لئے تب کوئی حیوانی یونی خالی دستیاب نہ ہوتی ہوگی تو پرمیشر مجبوراً جلدی اور گھبراہٹ میں جانور کے جسم میں جانے والی روح کو انسانی یونی ہی میں داخل کر دیتا ہے۔ اور اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسا عجیب الخلقت بچہ جلد ہی مر بھی جاتا ہے تو اوس کا سبب غالباً یہ ہے کہ جب اوس بچہ کی پیدائش پر پرمیشر کو شاید اپنی غلطی اور گھبراہٹ کا حال معلوم ہوتا ہے تو اوس پر پردہ پوشی کرنے کے لئے فوراً اوس بچہ کو مار بھی دیتا ہے تاکہ اس کی روح اب کسی مناسب جسم میں داخل کر کے غلطی اور بھول کی تلافی کر دے۔ ذہن باد۔ عقیدہ تناسخ کی بدولت خدا کی قدرت کے کرشموں سے انکار کا یہی نتیجہ ہے۔

(۱۸) ادویہ اپنے اثر سے پرمیشر کے قانون تناسخ کی دی ہوئی سزا کو بزور دور کر سکتی ہیں۔ مثلاً پرمیشر نے ایک شخص کو داڑھ کے درد کی سزا تین دن کے لئے دی ہے۔ وہ کسی ڈاکٹر سے انجکشن کرا لیتا ہے اور داڑھ کا درد دور ہو جاتا ہے اور قانون تناسخ سے سزا [illegible] عمری کی عمری رہ جاتی ہے۔ [illegible]

تو نے بد عمل کو کیسا جھینا اور لاچار کردیا۔ افسوس!
(۱۹) طبی اصول کی رو سے ناقص العقل، گونگی، مادر زاد بہری اور اندھی اور کمزور وغیرہ وغیرہ اولاد والدین کی بدعنوانیوں اور بدپرہیزیوں کی بدولت پیدا ہوتی ہے۔ آریہ صاحبان ان انسانی بدعنوانیوں اور بدپرہیزیوں کے نتیجہ کو پیدا شدہ بچے کے پچھلے اعمال کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔ جس کا ان کے پاس بروئے تجربہ اور مشاہدہ ایک رتی برابر بھی ثبوت نہیں ہے اور ماہران طب تجربہ اور مشاہدہ سے اپنے دعوے کو ثابت کرتے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ طبی عقیدہ صحیح ہے اور عقیدہ تناسخ بالکل غلط اور محض وہم ہے۔ ماں باپ کے عمل کو بیٹے کا عمل بتلانا ایسا ہی ہے کہ

کرے داڑھی والا اور پکڑا جائے مونچھوں والا

(۲۰) تمام ارواح اپنے اپنے جرائم کی سزا بھگت بھگت کر فرداً فرداً مختلف اوقات میں نجات یعنی چھٹکارہ پا رہی ہیں یا ایک ہی وقت سب کے چھٹکارہ پانے کے لئے مقرر ہے۔ اگر فرداً فرداً مختلف اوقات میں چھٹکارہ پا رہی ہیں تو بتلائیے کہ وہ ارواح جو چھٹکارہ پا رہی ہیں کہاں رہتی اور کیا کرتی ہیں۔ اور اگر ایک ہی وقت چھٹکارہ کا سب کے لئے مقرر ہے تو یہ بات عقلاً ناممکن ہے۔ کیونکہ اعمال انسانی کا سلسلہ برابر جاری رہے گا اور ہر روح ایک ہی سے عمل نہیں کرتی۔ سب کے اعمال جدا جدا ہوتے ہیں جن کی نوعیت دیکھتے ہوئے ان کی سزا کا خاتمہ ایک ہی خاص وقت پر ہونا ناممکن ہے۔ لہذا عقیدہ مسئلہ تناسخ قطعی غلط اور ناقابل قبول ہے۔

(۲۱) قدرتی قاعدہ اور اصول کی بنا پر جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا انسانی اور حیوانی پیدائش بڑھتی اور ترقی نسل ہوتی رہے گی۔ جیسا کہ آپ مردم شماری اور مویشی شماری سے دیکھ رہے ہیں۔ اب مسئلہ تناسخ کو مانتے ہوئے نیک اعمال کا نتیجہ انسانی آبادی اور بد اعمال کا نتیجہ حیوانی آبادی کی ترقی ہے حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے۔ وہاں دونوں قسم کی مخلوق بڑھ رہی ہے۔ حالانکہ سوائے چند لاکھ آریہ صاحبان کے دیگر تمام مذاہب کے لوگ بقول انکے بے دھرم اور گناہگار ہیں۔ لہذا انسانی آبادی بہت ہی کم اور حیوانی بہت زیادہ ہونی چاہئے جو کہ نہیں ہے لہذا مسئلہ تناسخ غلط اور وہم محض ہے۔

(۲۲) تقریباً دنیا میں سوائے ہندوستان کے اور کہیں ہَون وغیرہ نہیں ہوتا یا نہیں کیا جاتا۔ لہذا سوائے ہندوستان کے سب جگہ کی ہوا ناصاف اور اس کی وجہ سے بیماری اور امساک باراں سے قحط پھیلا رہنا چاہئے۔ حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے۔ تمام دنیا میں نہ اس قدر ہوا ناصاف ہے نہ اس قدر بیماری اور نہ اموات نیز نہ وبا طاعون۔ ہیضہ وغیرہ کا زور نہ امساک باراں اور نہ قحط کا دور دورہ ہے۔ بلکہ یہ سب باتیں جب سے آریہ صاحبان کی جدوجہد ہندوستان میں ہوئی ہے زیادہ ہو رہی ہیں۔ اس لئے ثابت ہوا کہ ہون ہی ان تمام بیماریوں اور قحط وغیرہ کی جڑ اور باعث ہے۔ (باقی آیندہ)

شاعری اور اسلام

شعرائے کرام سے اپیل

(از محمد ابوالخیر صاحب بدر رحمانی پرپوائی حال مئو ائمہ)

شاعری فی نفسہٖ کوئی قبیح چیز نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک ہتھیار ہے اس کے ذریعہ سے بھی تبلیغ کا کام بخوبی طور پر انجام دیا جا سکتا ہے۔ شاعری ہی تو وہ چیز ہے جس سے شاعر اسلام حضرت حسان رضؓ کافروں کو جواب دیا کرتے تھے اور داعی اسلام نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے لئے منبر رکھا کرتے تھے لیکن اگر اسی شاعری کو خلاف محل استعمال کیا جائے جیسا کہ آجکل کے شعرا کر رہے ہیں۔ اس شاعری کو اسلام نہائت ہی بدترین اور قابل نفرین چیز قرار دیتا ہے اور اسی شاعری کی مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ فرمان باری ہے:۔

والشعراء یتبعھم الغاوٗن الآیہ

خصوصیت کے ساتھ اس زمانے کے شعراء فضول چیزوں میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو ایسی بات کہہ جاتے ہیں جو اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہوا کرتی ہے۔ لیکن ہمارے شعرائے کرام کو اس کی پرواہ ہی نہیں ہوا کرتی۔ حالانکہ یہ بھی قابل مواخذہ چیز ہے لیکن جب اس قسم کے لوگوں کو روکا جاتا ہے تو فوراً جواب دیا جاتا ہے کہ بھائی یہ تو شاعری کی دنیا ہے یعنی مذہب اور شریعت سے کیا مطلب، چاہے جس طرح بکواس اور فحش گوئی سے کام لے۔ کچھ حرج اور مضائقہ نہیں۔ شعرائے کرام کو میرا نہائت ہی مخلصانہ اور ایماندارانہ مشورہ ہے کہ وہ ان فضولیات اور زٹلیات سے اجتناب اور احتراز کریں اور زانوئے تلمذ ان لوگوں کے سامنے تہہ کریں جن کے اندر شان موحدانہ پائی جاتی ہو۔ خیالات و اعتقادات اچھے ہوں۔ کم ازکم یہ بات تو ضرور ہونی چاہئے کہ جس شخص کو ہم نے استاد بنا رکھا ہے یا اس سے حسن عقیدت رکھتے ہیں اس کا اثر ہمارے اوپر نہ پڑ سکے۔ جیسا کہ بعض لوگ انتہائی جوش عقیدت میں اس چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ یہی بات آیندہ چل کر نہائت خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ میرے ایک عزیز دوست کا واقعہ ہے جن دنوں وہ تعلیم حاصل کر رہے تھے مَیں نے ان کی ایک نظم غیر مطبوعہ دیکھی تو آپ نے بجائے بسم اللہ کے یا استاد لکھ رکھا تھا۔ یہ دیکھ کر مجھے سخت حیرت اور حد درجہ کا افسوس ہوا کہ ایک اہل حدیث طالبعلم اور اس قسم کی لغزش۔ میں نے فوراً ان سے کہا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے استاد کا یہی طریقہ ہے۔ مَیں نے کہا آپ صرف شاعری کی اصلاح لیا کریں جوش عقیدت میں ایسا تجاوز نہ کیا کریں اور پھر صاحب علم ہو کر۔ اس کے بعد ان کے استاد نے خود ان کو اس سے روک دیا اور کہا بسم اللہ لکھا کرو۔ یہ ہے ہماری حسن عقیدت کہ کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ جناب سیماب صاحب اکبر آبادی جن کا شمار بہت بڑے شاعروں میں کیا جاتا ہے اور شاعر مشرق لکھا جاتا ہے اگرچہ وہ خود پکے متشرع نہیں ہیں پھر بھی آجکل اس بات پر بڑی سختی سے زور دے رہے ہیں کہ تمام غیر شرعی الفاظ شاعری سے یک دم اڑا دیے جائیں۔ امید واثق

فتاویٰ

س ۱۶۱} سنتھال پرگنہ میں جو سنتھال لوگ ہیں خنزیر و مری مردار چیز کھاتے ہیں اور ہمیشہ نجاست میں ڈوبے رہتے ہیں گویا جتنی ہی برائیاں ہیں سب ان لوگوں پر ختم ہیں۔ اب اگر کوئی مسلمان ان کے ہاتھ کے پانی سے کھانا پکاوے اور کھائے اور گوشت بھی انہی سنتھال سے کٹوائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ شادی میں انہی سنتھال سے یہ سب کام لیا گیا ہے۔ اس کا کھانا آیا حلال ہوگا یا حرام؟ (محمد ضمیر الدین از بستہ علاقہ سنتھال پرگنہ)

ج ۱۶۱} ان لوگوں کے ہاتھ صاف ستھرے کرائیں اور کام لیں تو جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

س ۱۶۲} مسمات راج بی بی بنت خیر الدین مذہب اہل حدیث کا عقد عمر گیارہ سال مسمی شیرا ولد گگو کے ساتھ کیا گیا جو شراب خور اور ڈاکو اور بے نماز ہے۔ اور عرصہ تین سال سے اس کو ہر طرح فہمائش کی گئی مگر وہ باز نہیں آتا۔ آخر پنچایت سے گاؤں کے ترواں آدمی کی لیکر اس کو کہا گیا کہ برے کاموں سے توبہ کر اور باز آ۔ لڑکی کو ہم تمہارے ساتھ تو دیتے ہیں ہمارے روبرو توبہ کر اور حلف اٹھا۔ اوس نے صاف انکار کیا۔ اور لڑکی نیک ہے اوس کے پاس جانے سے انکاری ہے۔ کیونکہ لڑکی کو پچھلے روز اوس نے سخت الفاظ بولے جو قابل تحریر نہیں اور یہ بھی کہا کہ میں تم کو فروخت کرکے روپے لے لونگا اور شراب نوش کرونگا۔ لہذا ملتمس ہوں کہ ایسے نکاح کا قرآن شریف اور حدیث کے موجب کیا حکم ہے؟

(میاں عبد اللہ امام مسجد موضع [illegible] ضلع [illegible])

ج ۱۶۲} ایسے خاوند کے ماتحت سے بیچ کی عدالت میں فسخ نکاح کا دعویٰ کرکے نکاح فسخ کرائے [illegible]

س ۱۶۳} (الف) فجر مغرب اور عشاء کی نمازوں میں قیام کے موقع پر بحیثیت مقتدی کیا پڑھنا چاہئے جبکہ امام کے الفاظ پورے طور پر سنے جا سکیں۔

(ب) مذکورہ نمازوں میں قیام میں کیا کچھ پڑھنا چاہئے جبکہ امام کے الفاظ پورے طور پر سنے جا سکیں۔

(ج) ظہر اور عصر کی نمازوں میں امام کی اقتداء کرتے ہوئے قیام میں کیا پڑھنا چاہئے۔

(عبد الواحد از لکھنؤ)

ج ۱۶۳} تینوں صورتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ "جب تم امام کے پیچھے ہو تو سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔" (جزء القراءۃ للبیہقی)

س ۱۶۴} ایک آدمی نماز با جماعت شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا ہے ابھی پہلی ہی رکعت شروع ہوئی ہے۔ اس پہلی رکعت میں کس وقت تک شامل ہو جائے کہ اس کی نماز پوری با جماعت تصور کی جا سکے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہو سکا ہے تو جماعت کے بعد بقیہ ایک رکعت نماز کس طرح ادا کرے۔ یعنی سبحانک ..... الخ سے لیکر سورہ فاتحہ اور کچھ حصہ قرآن مجید پڑھے یا کچھ کم و بیش۔ نیز چوتھی رکعت میں شامل ہونے والا آدمی جب باقی تین رکعت نماز اکیلا شروع کرتا ہے۔ ان تینوں میں سے پہلی رکعت میں جو حقیقت میں اس کی دوسری رکعت ہے۔ التحیات میں بیٹھے یا نہ بیٹھے۔

(سائل مذکور)

ج ۱۶۴} شخص مذکور سورہ فاتحہ پڑھ لے تو پہلی رکعت مکمل شمار ہوگی۔ دوسری تیسری چوتھی میں شامل ہونے والا بقیہ کو آخری حصہ جان کر نماز پوری کرے۔ یعنی سبحان نہ پڑھے اور پچھلی دو یا ایک رکعت میں (جو باقی ہے) صرف سورہ فاتحہ پڑھے اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھی ہیں ان کو پہلی سمجھے یعنی ترتیب [illegible] مگر چوتھی رکعت میں ملا ہے تو [illegible] پچھلے جو رکعت پڑھے اس کو دوسری رکعت سمجھ کر اس کے بعد التحیات پڑھے۔ (از داخل غریب [illegible])

س ۱۶۵} [illegible] کوئی شخص [illegible] سود لے تو اب اس کا کیا علاج ہے صرف توبہ کافی ہے یا وہ سود کس طرح کس کو دے دے۔

(محمد عبد اللہ [illegible] لالہ کوٹلی)

ج ۱۶۵} کیش سرٹیفکیٹ کے انٹرسٹ کے متعلق علماء کرام کو اختلاف ہے جو اس کو جائز سمجھتے ہیں وہ اس کا کھانا بھی جائز سمجھتے ہیں۔

س ۱۶۶} بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے کہا تھا کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم اور آسیہ (زن فرعون) سے کر دیا ہے۔ جس پر حضرت خدیجہ نے آپ کو مبارک باد دی۔ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں۔ اور کس کتاب میں کن الفاظ سے آئی ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ تو نہیں کہ اگلے جہان میں آپ کا نکاح ان سے بھی ہوگا۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶۶} یہ روایت کنز العمال میں ہے جو صحت کے درجہ کو نہیں پہنچی۔ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا نکاح جنت میں کر دیگا۔ چنانچہ اسکے اصل الفاظ یہ ہیں "زوجاتی فی الجنۃ" یعنی آسیہ اور مریم دونوں جنت میں میری بیویاں ہونگی۔

س ۱۶۷} مرزائی لوگ ہم کو السلام علیکم کہتے ہیں ہم کیا جواب دیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۶۷} مرزائی اگر السلام علیکم کہے تو جواب میں وعلیکم السلام کہنا جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے لا تبدؤا بالسلام الیہود والنصاریٰ (مشکوٰۃ) اسکی شرح میں شراح حدیث نے لکھا ہے کہ کوئی یہودی یا نصرانی کسی مسلمان کو السلام علیکم کہے تو جواب میں وعلیکم السلام کہنا جائز ہے۔ مرزا صاحب کے متعلق اب فتویٰ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی انکا معاملہ قد تبین الرشد من الغی کے مطابق آچکا ہے۔ اسکے لئے ہمارے رسائل الہامات مرزا وغیرہ ملاحظہ کریں۔ (۳۔ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۶۸} ایک آدمی تحریک خاکسار میں داخل ہے اس نے اسکے عقیدہ سے متفق ہونے کا اظہار کیا ہے لیکن [illegible] تحریک [illegible] تصنیفات پر اعتراض کیا جائے تو [illegible] جماعت کی تذلیل وغیرہ کرکے صحیح بتانے کی کوشش کرتا ہے [illegible] علامہ مرحوم کو [illegible] بتاتا ہے کیا ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا

جائز ہے؟ (محمد شفیع اہلحدیث مندگو [illegible]) ج ۱۶۸} تحریک خاکسار کا بڑا حصہ بے عصر [illegible] تذکرہ وغیرہ کتب [illegible] ان کے ذہن میں ڈالنا ہے کہ تذکرہ جیسی کتاب دنیا میں کوئی نہیں۔ بلکہ قرآن و بائبل کے تذکرے کی ہوگی جس کی تفسیر پر ہماں قائل ہیں۔ حالانکہ اس [illegible]

[illegible]

متفرقات

اہلحدیث کی بھرتی ناظرین حیران ہوتے ہونگے کہ گذشتہ ہفتے "اہلحدیث" ایک روز پہلے کیوں پہنچا۔ عام طور پر ٹھیک وقت پہ بھیجا جاتا ہے لیکن کبھی کبھی وقت مقرر سے پہلے بھی حاضر ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کی وجہ بتاتے ہیں۔ جب کبھی ڈاک خانہ میں جمعرات کے روز تعطیل ہوتی ہے (جو اخبار کے پوسٹ کرنے کا دن ہے) تو ڈاکخانہ کہتا ہے کہ بجائے جمعرات کے اخبار بدھ کو یا جمعہ کو پوسٹ کرو۔ جمعہ کے روز روانہ کرنے میں ناظرین کی تکلیف انتظار کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے کوشش کر کے بدھ کے روز ہی ڈاک خانہ میں دیا جاتا ہے۔ گذشتہ ہفتہ کا واقعہ خصوصاً قابل ذکر ہے۔ قریباً بارہ بجے ڈاک خانہ سے اطلاع ملی کہ کل بادشاہ کے یوم ولادت کے سلسلہ میں ڈاک خانہ میں تعطیل رہیگی اس لئے شام کے تین بجے تک اخبار دے سکتے ہو ورنہ جمعہ کے دن دیا جائیگا۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ اتنے قلیل وقت میں کس پھرتی اور کس قدر اخراجات سے روانگی کا کام انجام پذیر ہوا ہوگا۔ اس پھرتی اور چابکدستی کا انعام "اہلحدیث" اپنے ناظرین سے ترقی اشاعت کی صورت میں چاہتا ہے۔ اس کی اشاعت میں جتنی ترقی ہوگی اتنی ہی ترقی اہلحدیث کے اصل مقصد (توحید و سنت) کی اشاعت میں ہوگی۔

بلاغ امرتسر امرتسر کے اہل قرآن (منکرین حدیث) گروہ کا رسالہ ہے۔ جس میں رطب و یابس طریق سے حدیث نبوی کی تکذیب کی جاتی ہے۔ "اہلحدیث" میں بارہا اس سے خطاب ہوتا رہا اور حسب ضرورت ہوتا رہیگا۔ انشاءاللہ۔ قیمت سالانہ تین روپیہ۔
پتہ۔ منیجر بلاغ امرتسر

ضرورت مدرس ایک اہل حدیث مدرسہ کے لئے ایک [illegible] کی ضرورت ہے جو [illegible] شریعت اور [illegible] [illegible] [illegible] خط و کتابت کا [illegible]

پتہ۔ بابو عبدالعزیز صاحب نقشہ نویس۔ ملٹری سپرنٹنڈنٹ انجینئر بجے ریلوے جمشید پور

مولوی عبدالمجید صاحب نائب سکریٹری مدرسہ سعیدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور سے جملہ اسلامی اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کے نام اپیل کرتے ہیں کہ اپنے ذاتی اور نجی رنج و غصہ کا اظہار بذریعہ اخبارات نہ کیا جائے کیونکہ یہ طریق بجائے خود مذموم ہے۔

جلسہ احرار قادیان میں
میں
اور میرے خاص احباب شریک ہونگے

اس کی وجہ احرار کو معلوم ہے

(ابوالوفاء)

جلدی کیجئے

"اہلحدیث" ٢٦ مئی میں اعلان کیا گیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ کے متعلق کارآمد اور مفید لٹریچر بصورت رسالہ مرقع قادیانی و اخبار شہنہ قادیان مہیا ہوا ہے۔ طالبین جلد منگوالیں۔ بعض شائقین نے یہ نادر اور مفید لٹریچر طلب کر لیا ہے۔ اب مکرر اعلان کیا جاتا ہے کہ ابھی چند فرمائشات کی تعمیل کی گنجائش ہے۔ لہذا شائقین ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر جلد منگوالیں۔ ورنہ پھر ڈھونڈھنے سے ہاتھ آنا مشکل بلکہ محال ہو جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ضروری اعلان "اہلحدیث" پرچہ ٢١ مئی ۳۶ء پر ایک اشتہار بابت فروخت کتب عبدالکریم صاحب [illegible] ۔ ایم بی سکول موسے گیری ضلع نور شاہ [illegible] شائع ہوا تھا۔ اس کی بابت بعض حضرات نے کتب نہ ملنے کی دفتر میں شکایت بھیجی ہے۔ مشتہر مصنف کا انتقال ہو چکا ہے جس کی [illegible] "اہلحدیث" ۲ جون ۳۶ء میں شائع ہو چکی ہے اسلئے [illegible]

[illegible] اصحاب مطلع رہیں کہ ایسی [illegible] کا کسی قسم کا تعلق دفتر ہذا سے نہیں ہے [illegible] ان کے ورثاء سے خط و کتابت کی جائے۔ (منیجر اہلحدیث)

غریب فنڈ میں از نوتی فنڈ [illegible] بقایا بذمہ فنڈ ۱۵

اصحاب خیر غرباء کے شوق اخبار کا خیال فرماتے ہوئے اس فنڈ کی امداد کر کے عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔

مکتوب نڈیاد ١٩ مئی کو حاجی عبدالغفار صاحب مرحوم دہلوی کا جنازہ غائبانہ جماعت اہل حدیث اور دیگر اہل اسلام نے تقریباً پانچسو کی تعداد نے جامع مسجد نڈیاد میں پڑھا۔

یاد رفتگاں میری والدہ محترمہ ۵ جون کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (حاجی محمد صدیق پھاٹک حبش خان دہلی)

ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا۔

کارگذاری دکن اہل حدیث دارالاشاعت سکندرآباد حضرات تقاضائیں سکندرآباد وارد ہوا۔ یہاں انجمن مذکور کی عالی ترین مذہبی سرگرمیاں دیکھنے میں آئیں جیسا کہ اسکے رسائل کی اشاعت سے ظاہر ہے جو ماہانہ یا بوقت ضرورت شائع کئے گئے ہیں شیلا شریف اور اسکی حقیقت "اسلامی عید اور مسلمانوں کے فرائض" "شہادت امام حسین سے توحید کا سبق" "خطبہ معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ" "خطبہ امیر المؤمنین حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ" رسالہ تبلیغ اسلام" "خطبہ جمعہ اور اس سے شرعی مقاصد" وغیرہ وغیرہ۔ الحاصل دکن اہل حدیث دارالاشاعت سکندرآباد کی یہ مذہبی خدمات نہایت خلوص اور مفید ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس انجمن کے زیر اہتمام ایک دارالعلوم عام اعلیٰ پیمانہ پر بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ اس انجمن کے سرپرست عالی جناب حافظ محمد یوسف صاحب عمر آبادی ایجنٹ روشن کمپنی سکندرآباد اور معتمد مرزا محمد علی بیگ صاحب ہیں۔ جن کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس انجمن کی اس خدمت کو درجہ قبولیت عطا فرما کر اس کا اجر دارین [illegible]

ملکی مطلع

ڈاکٹر اقبال کا مزار

جس سے وہ بیزار

پنجاب میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کی شخصیت ایک ممتاز شخصیت تھی۔ ان کے امتیاز کی حیثیتیں مختلف ہیں عام رائے میں ان کو ایک فلسفی شاعر کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے مگر ہم ان کو بحیثیت ایک موحد مسلمان کے دیکھتے رہے ہیں۔ کیونکہ آپ ایک باکمال عالم اور پکے موحد مولانا غلام حسن سیالکوٹی مرحوم کے صحبت یافتہ تھے۔ ہمیں مرحوم کے عقائد کا پورا علم ہے۔ جنہیں آپ اپنی صحبت میں بیان کیا کرتے تھے۔ آپ آج کل کی پیر پرستی، قبر پرستی اور مزار پرستی سے سخت بیزار تھے اور ان افعال کو اسلام میں رخنہ اندازی سمجھتے تھے۔ آج ہم ان کے متعلق اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ ان کی قبر پر ایک قبہ بنایا جائیگا جس پر پچیس ہزار روپیہ لاگت آئیگی۔ خدا جانے مسلمان اسلام اور اہل اسلام کی ضروریات کو کب سمجھیں گے۔ گذشتہ رمضان سے چند روز پہلے ہمیں جلسۂ اہل حدیث کے موقع پر بریلی جانے کا اتفاق ہؤا۔ وہاں سننے میں آیا کہ مولوی احمد رضا خان کی قبر پر جو قبہ بن رہا ہے اس پر تیس ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور ابھی کام باقی ہے۔ پنجاب کے ضلع راولپنڈی میں گولڑہ ایک معمولی گاؤں ہے۔ وہاں پیر مہر علی شاہ کی قبر پر جو قبہ بنایا گیا ہے اس پر اسی ہزار روپیہ خرچ ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مغربی پنجاب میں چلے جائیے۔ جہاں [illegible] ایسے قبے ملیں گے جن پر ہزاروں روپے [illegible] معلوم نہیں کہ ان لوگوں کو خدا نے [illegible] ان [illegible]

ایک عذر ہو سکتا ہے۔ جس کو وہ ظاہر نہیں کرتے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ یہ قبے تحصیل زر کے لئے بہت اچھے ذرائع ہیں۔ لیکن ڈاکٹر اقبال کا قبہ کس کام آئیگا؟ ہم ان کے مخلص احباب سے خصوصًا ان سے جو اہل توحید بھی ہیں۔ یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا ان کے نزدیک یہ قبہ ڈاکٹر صاحب کے حسب منشا بنے گا یا ان کے خلاف منشا؟ بس یہی ایک سوال ہے جو ہم کسی انسان کی زبان سے نہیں بلکہ ایمان سے اور ضمیر سے کرتے ہیں کہ وہ بتائے کہ ڈاکٹر اقبال کی روح ان کے اس فعل سے خوش ہوگی یا ناراض؟ ان لوگوں کو غالبًا مرزا غالب مرحوم کے ایک شعر سے دھوکا لگا ہے جو یہ ہے ؎

پس مردن بھی دیوانہ زیارت گاہِ طفلاں ہے
شرار سنگ نے کی گل فشانی میری تربت پر

لیکن جو لوگ مرزا غالب اور ڈاکٹر اقبال کی شخصیتوں کو جانتے ہیں وہ اس شعر کو کبھی سند نہیں لا سکتے۔ مختصر یہ ہے کہ ہم ڈاکٹر اقبال کو بحیثیت ان کے مذہبی خیالات کے دیکھتے ہیں اور یہ قبہ ساز ان کو بحیثیت ایک شاعر کے دیکھتے ہیں۔ اس لئے ہماری رائے کا ان سے مختلف ہونا ضروری ہے۔ یہ مصرع بالکل صحیح ہے

ع نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

لکھنؤ میں مصنوعی جنگ

اسلام کی تاریخ زندہ ہے۔ اہل اسلام اس پر فخر کر سکتے ہیں۔ مگر اس بات سے ان کی گردنیں مارے شرم کے جھک جاتی ہیں کہ جس قدر انہوں (مسلمانوں) نے اغیار کے مقابلہ میں اٹھ اٹھا کر کامیابی حاصل کی تھی اس سے کئی گنا زیادہ آپس ہی میں لڑ کر کھو دی۔ خلافت عباسیہ اور حکومت مغلیہ تو اسی آفت زمانہ کی میں ایسی مبتلا ہوئیں کہ آخر فنا ہو گئیں۔ مسلمانان ہندوستان کو زندہ قوم کہنا سخت غلطی ہے۔ ان کی سلطنت کا [illegible] زندہ تھا جس [illegible] کو [illegible]

[illegible] گئی۔ یہاں تک کہ ششۂ کا واقعہ ظہور پذیر ہؤا۔ جس پر آخری بادشاہ دہلی نے یہ مصرع کہا ع

بس ظفر اب ہو چکی ہے تیغ ہندوستان کی

اودھ کے صوبہ میں چند ضلعوں پر حکومت اسلامیہ باقی تھی۔ جس کے حکمران اعتقادًا شیعہ مذہب رکھتے تھے۔ مگر وہ عیش و عشرت میں ایسے منہمک کہ جس کا مآل سلطنت کا زوال ہؤا۔ انا للہ!

اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد بھی لکھنؤ ایک بارونق شہر کی حیثیت میں آباد رہا۔ جس پر یہ کہنا بالکل بجا تھا ؎

نہ کچھ پیری چلی باد صبا کی
بگڑ کر بھی زلف اسکی بنا کی

لیکن آج کل جو ہنگامہ لکھنؤ میں برپا ہے۔ اس کی خرابی کا نتیجہ پہلی خرابی سے زیادہ مہلک ہے۔ کیونکہ پہلی خرابی کے زمانے میں اسلام کے مختلف فرقوں میں اتنی وسیع خلیج حائل نہ تھی جتنی کہ آجکل ہو رہی ہے۔ شیعہ اخبارات "اہلحدیث" سے خفا ہیں کہ "اہلحدیث" ان کی تبرا گوئی کو برا کیوں کہتا ہے؟ جوابًا اہلحدیث عرض کرتا ہے کہ میں صرف تبرا گوئی سے منع نہیں کرتا بلکہ ہر ایک جدید مذہبی رسم سے منع کرتا ہوں۔ چاہے وہ تعزیہ ہو یا علم، مولود ہو یا تبرا۔ ہاں وہ یہ کہنے سے بھی نہیں رک سکتا کہ مدح صحابہ کے لئے جلوس نکالنے کی رسم صحابہ و تابعین کے زمانہ میں نہ تھی۔

اپنی رائے کے اظہار کے بعد شیعہ کتب سے ایک حکایت پیش کی جائے تو شاید یہ سمجھا جائیگا کہ لکھنؤ کے حنفی (جن کو شیعہ اخبار وہابی کہہ کر وہابیوں کی مردم شماری بڑھاتے ہیں) یہ عذر کر سکتے ہیں جو علما شیعہ نے متعہ کے متعلق کیا تھا۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ لاہور کے مولوی قاسم شاہ صاحب مرحوم اپنی کتاب برہان المتعہ میں لکھتے ہیں کہ جس زمانہ میں [illegible] لوگ (سنی)، متعہ کے ابطال پر کمربستہ ہوئے اس زمانہ میں شیعہ مومنین کو متعہ پر خاص زور دینا چاہئے [illegible] ممکن ہے کہ لکھنؤ کے سنی بھی اسی [illegible] [illegible]

شا نا چاہتے ہیں۔ یہ دلیل ہم نے ان کی طرف سے پیش کی ہے۔ رہنماؤں والی دلیل دانے وہی ہے جسے ہم اوپر پیش کر چکے ہیں۔

بعد القیا والتی | ہم ہر دو فریق سے عرض کرتے ہیں کہ دو ادا دیں سے کام ہے کہ مسلمانان ہندوستان پر کرم فرمائیں۔ کیونکہ خدا کا سچا دین اسلام دونوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

دونوں کی اس نزاع نے مجھ کو مٹا دیا

یورپ کا مطلع

روز بروز مکدر ہوتا جا رہا ہے

جب چند روز گرم گرم خبریں نہیں آتیں تو لوگ سمجھتے ہیں کہ امن ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ گرم خبروں کی آمد کا رکنا اسی طرح ہے جس طرح آندھی سے کچھ عرصہ پہلے ہوا رک جاتی ہے۔

یورپ کے حکمراں بدستور ایک دوسرے کے داؤ گھات میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کا کوئی وقت اس کام سے غفلت میں نہیں گزرتا۔ آج کل برطانیہ کا مرکز برطانیہ اور روس کا معاہدہ ہے۔ سلطنت روس کی حیثیت اس وقت ایسی سمجھنی چاہیئے کہ کسی کمیٹی میں حاضر ممبر گیارہ ہیں۔ کسی تجویز پر پانچ ایک طرف ہو گئے اور پانچ دوسری طرف۔ دونو فریق گیارھویں ممبر کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ کدھر ہوتا ہے۔ ہر پارٹی اسکی خوشامد کرنے اور پھسلانے میں لگی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ گیارھواں ممبر جس پارٹی کی طرف ہوگا اسی کا پلہ بھاری ہو جائیگا۔ مگر وہ گیارھواں ممبر بڑا چالاک ہے جو دونوں پارٹیوں سے اپنے فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہی مثال روس کی ہے۔ برطانیہ اور جرمنی دو سلطنتیں اس کا تعاون چاہتی ہیں۔ برطانیہ سے اس کی حدود نہیں ملتیں مگر جرمنی سے ملتی ہیں۔ دونو فریق اس پر نظر ڈال رہے ہیں۔ وہ دونوں کی باتیں سنتا ہے مگر کسی سے وعدہ نہیں کرتا۔ روس کی مطالبہ نے زار روس کے زمانہ میں گذشتہ جنگ عظیم کے خاتمہ پر جب انقلاب برپا کیا تھا۔ تو ان کے کام میں سب سے زیادہ برطانیہ نے روڑا اٹکایا تھا۔ یہ واقعہ اس زمانہ کے اخبارات میں مفصل ملتا ہے۔ روسیوں کو یہ واقعہ یاد ہوگا۔ لیکن سیاسیات میں ماضی کی بجائے حال اور مستقبل کا لحاظ زیادہ رکھا جاتا ہے۔ اسی لئے روسی حکومت بھی غالباً ماضی کا لحاظ نہیں رکھیگی بلکہ اپنے موجودہ اور آئندہ فوائد کو ملحوظ رکھے گی۔

اخباروں میں یہ خبر پے درپے آ چکی ہے کہ ترکوں نے انگریزوں سے معاہدہ کر لیا ہے۔ ہمارے خیال میں انہوں نے فیس لئے بغیر یہ کام نہیں کیا ہوگا۔ چنانچہ اخبارات میں یہ خبر آ گئی ہے کہ فرانس نے ترکوں کو اسکندرونہ (جو شام کا ایک ضلع ہے اور جنگ عظیم سے پہلے ترکوں کے ماتحت تھا) واپس دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں فرانس کے ساتھ بھی ترکی کا معاہدہ ہو جائے گا۔

ہمارا خیال کچھ دور تک پہنچتا ہے۔ وہ یہ کہ ترکوں کا معاہدہ روسی مشورہ کے بغیر نہیں ہوا ہوگا۔ کیونکہ روسیوں سے ان کی موافقت جنگ عظیم کے خاتمہ سے چلی آتی ہے۔ روس ہی کی شرکت سے وہ قسطنطنیہ واپس لے سکتے تھے۔ بہرحال ہمیں سلطنت روس کی یکسوئی کا علم ابھی تک نہیں ہوا۔ ہمارا گمان ہے کہ وہ برطانیہ سے متحد نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ شائد شریک جنگ بھی نہ ہو۔ کیونکہ اس کو اندرونی بغاوت کا اندیشہ بہت زیادہ ہے۔ اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

سرکاری اطلاع

محکمہ زراعت پنجاب کی طرف سے ایک ڈویژنل فروٹ شو (جس میں صرف آم اور کھجوریں رکھی جائینگی) صرف قسمت ملتان کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ ہال منٹگمری میں ۲۸ اور ۲۹ جولائی ۱۹۳۹ء کو منعقد کی جائیگی اس نمائش کی اغراض یہ ہیں:

(۱) پھلوں کی کاشت کرنے والوں۔ بیوپاریوں سوداگروں اور خریداروں کے درمیان گہرا ربط قائم کیا جائے۔

(۲) عوام کو آموں اور کھجوروں کے بہترین نمونوں اور اقسام سے بمعہ ان مقامات سے جہاں وہ پیدا ہوتے ہیں روشناس کرایا جائے۔ تاکہ بہتر قسم کے پھل کاشت کرنے کا شوق پیدا ہو۔

(۳) سوداگروں کو اپنے پھلوں کی نمائش کے بہتر طریقے اختیار کرنے کی ترغیب دی جائے۔

(۴) مختلف مقامات پر ایسے درختوں کا پتہ لگایا جائے جو بلحاظ نفاست و پیداوار بہترین قسم کا پھل دیتے ہیں

(۵) پھلوں کی کاشت اور بیوپار کرنے والوں اور ایسے درختوں کے مالکوں کے مابین رابطہ قائم کیا جائے

(۶) پھلوں کی کاشت کرنے والوں میں بہترین قسم کے پھلدار درختوں کی کاشت کرنے کا شوق مقابلہ پیدا ہو۔ نیز اعلیٰ درجہ کے درختوں سے قلمیں حاصل کر کے پھلدار درختوں کی کاشت کرنے والوں کو مہیا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

پھلوں کی اس متذکرہ بالا نمائش میں بہترین اقسام کے واسطے نقد روپیہ کے انعامات اور سارٹیفکیٹ دیئے جائیں گے۔ (لاہور ۹ جون ۱۹۳۹ء)

مضامین آمدہ | مولوی محمد ایوب صاحب۔ مولوی عبدالسلام صاحب۔ جناب ابو محمد صاحب۔ منشی محمد عبداللہ ثالث۔ مولوی عبدالرؤف صاحب۔ مولوی عبدالعزیز

غیر مقبولہ | تحکذہ چوڑیاں کا آئندہ جلسہ۔

مومیائی

۲۹

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی نزلہ سدیزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۲/۴۔ آدھ پاؤ ۴/۸۔ پاؤ بھر ۹/۸ مع محصول
ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما
سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ۱۲/ پیشگی بذریعہ منی
آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

تازہ شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبد اللہ میاں کبے۔ "چار پانچ
دفعہ آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکا ہوں بہت قابل
تعریف پایا۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں"
(۹ مئی [illegible])

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادپور۔ "متعدد مرتبہ
مومیائی منگا چکا ہوں۔ آپ کی مومیائی میں مسیحائی اثر ہے
میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسی کم قیمت ہو کر یہ دوا جو
اثر رکھتی ہے یہ صرف خدا کی مہربانی ہے [illegible]
[illegible] اپیل کرتا ہوں
کہ مومیائی [illegible] (مئی [illegible])
ملنے کا پتہ [illegible] حکیم محمد [illegible] خان
[illegible] امرتسر

مفت

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب
مفت محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے
ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمایئے۔
(منگوانے کا پتہ)
مینیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن
فتح آباد۔ ضلع حصار۔ (پنجاب)

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی
فلیویا امساک رجسٹرڈ

رجسٹری و امتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سوخواہ
بڈھا ہو یا جوان قضائے حاجت ...... کے بغیر نہیں
رہ سکتا۔ وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔
نا قابل برداشت طاقت۔ بے حد ممسک ہے۔ سرعت۔
احتلام۔ جریان کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں پیکٹ ۶/
پتہ:۔ فلیویا کیمیکل ورکس ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

تمام دنیا میں بے مثل ۱۶
غزنوی سنہری حمائل شریف
مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی
چار جلدوں میں
کا ہدیہ ساٹھ روپے
فی جلد ۱۵/
ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث
میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کیا آپنے ابھی تک جیبی حکیم نہیں دیکھا؟

جیبی حکیم ایک ایسی مختصر مگر جامع طبی کتاب ہے جو سر سے پاؤں تک کے تمام امراض پر حاوی ہے اور جس میں جملہ
امراض کے اسباب، ان کی علامات اور تشخیص پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ [illegible] پانچسو صفحات کے
ماتحت ہر بیماری کے مجرب بمجرب یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں۔ جو یقیناً آپ کو کہیں [illegible] نہیں ملیں گے
جیبی حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایک ہزار سے زائد یونانی اور ڈاکٹری نسخے درج ہیں۔ تمام [illegible]
علاج کرنا چاہیں یا ڈاکٹری سے مستفید ہونا چاہیں تو ایک ہی کتاب سے دونو فائدے حاصل کر سکیں [illegible]
طبیبوں اور تجربہ کار لوگوں کا یہ بیان ہے کہ ہر لکھے پڑھے گھر میں اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ جیبی حکیم
ایک ایک نسخہ یقیناً سو سو روپے کا ہے جو سالہا سال کے تجربہ کے بعد درج کیا گیا ہے۔
جیبی حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو دیہات اور قصبات میں رہنے والوں کیلئے مستقل حکیم اور ڈاکٹر کا کام دیتی
ہے۔ [illegible] اس کے مطالعہ سے اچھا خاصہ حکیم بن سکتا ہے۔ خصوصاً ائمہ مساجد و مدرسین کیلئے تو
[illegible] کتاب ہے۔ ان تمام لکھے پڑھے لوگوں کو جنہیں [illegible] تا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا
چاہئے۔ جیبی حکیم کیا ہے۔ [illegible] بند کر دیا گیا ہے۔ جو آپ کے لئے یقیناً ایک نعمت غیر مترقبہ ہے
[illegible] چھپائی اعلیٰ [illegible] ہدیہ [illegible] مع محصول ڈاک ۹/ روپیہ
ملنے کا پتہ:۔ [illegible] دفتر اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ...
عام خریداران سے ...
... ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے

(۱۶۵۱)
امرتسر ۴ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۳ جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اظہار حقیقت

(از قلم عبدالرزاق صاحب سعید بن عمر از بمبئی)

محمد مصطفیٰ کی امتی کو کیوں ستایا ہے — زمیں کو زلزلہ ہے آسماں چکر میں آیا ہے
یہ کیا سوجھی ہے کیوں تکفیر اہل قبلہ کرتے ہیں — تشدد کس قدر کتنا تعصب دل پہ چھایا ہے
اخیر شب وہ ذکر اللہ کے نغمے کہاں باقی — چراغاں میں غزل پڑھنا انہیں تا دیر بھایا ہے
مسلماں، رہ گیا کیا تو فقط آنسو بہانے کو! — تری تیغوں نے اے سر و مجاہد خوں بہایا ہے
غبار شرک و بدعت اور یہ آئینہ ملت — گہن ہے چاند کو کانٹوں نے گلشن کو چھپایا ہے
کوئی گستاخیاں دیکھے یہ استہزاء دیں دیکھے — دمکتے ہیں رسول حق تری محفل میں آیا ہے

سعید اہل سنن میں محترم وہ لگ ہوتے ہیں
... کا شغل جن کو دل سے بھایا ہے

انتخاب الاخبار

۱۹۔ ۶۔ ۱۹۳۹ء

—— امرتسر شہر میں ۱۱ تا ۱۵ جون ۹۹ بچے پیدا ہوئے اور ۱۱۵ اموات ہوئیں۔

—— امرتسر کے خاکروبوں نے ہڑتال ختم کردی ہے۔ جو خاکروب یا ان کے لیڈر دوران ہڑتال میں گرفتار کئے گئے تھے۔ ان میں سے ۱۴۱ رہا کردئے گئے ہیں۔ باقی بھی ضمانت پر رہا ہوجائینگے۔

—— مسٹر سوبھاش چندر بوس دورہ پنجاب کے سلسلہ میں امرتسر بھی چند گھنٹوں کے لئے ٹھہرے اور جلیانوالہ باغ میں تقریر کرکے لاہور چلے گئے۔

—— امرتسر کے مقامی ڈاک خانہ ہال بازار سے ایک تھیلہ گم ہوگیا۔ جس میں ایک ہزار روپیہ کا بیمہ اور ۲۹۰ روپیہ کے ٹکٹ تھے۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

—— بنارس میں فرقہ وارانہ کشیدگی کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی ہے

—— لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد کی وجہ سے ایک ماہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کیا گیا ہے۔

—— لاہور کی اطلاع ہے کہ پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ بل سار جنٹ ایٹ آرمز کی گورنر جنرل ہند نے منظوری دیدی ہے۔

—— حضور نظام حیدرآباد دکن نے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے لئے ایک لاکھ روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔

—— ضلع حصار میں پانچسال کے بعد گذشتہ ہفتے بارش ہوئی۔

—— معلوم ہوا ہے آل انڈیا ریلوے بورڈ نے ہندوستان کی سات ریلوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے

—— جے پور کے مسلم مہاجرین نے تنگ آکر ستیہ گرہ جاری کردیا ہے۔ چنانچہ دو دستے گرفتار ہوچکے ہیں۔

—— قادیان ضلع گورداسپور میں احرار تبلیغی کانفرنس جو ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ جون کو منعقد ہونی تھی بوجہ نفاذ دفعہ ۱۴۴ ملتوی کردی گئی ہے۔

—— آریوں کے جتھے ابھی تک حیدرآباد جارہے ہیں

استعفاء

مولوی یحییٰ ولد شاہ محمد شریف صاحب گھرپاوی نے ہمیں بتایا ہے کہ شاہ صاحب موصوف تنظیمی جماعت کی امارت سے استعفاء دے کر علیحدہ ہوگئے۔

انسوس!

آخری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جون میں ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۶ مئی میں اطلاع دی گئی تھی۔ اگر ۲۹ جون تک بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی یا انکار کی اطلاع نہ ملی تو ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

وی پی واپس نہ کریں کیونکہ واپسی سے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان کا زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ (منیجر)

(بقیہ متفرقات)

غریب فنڈ میں از فنڈ ۱۴ - اڈاکٹر برکت علی صاحب ڈار ہے۔ جملہ عہ۔ سابقہ بقیہ فنڈ ۱۵ ار رجایا للعہ۔ از سائل ۹۴ محمد حسن لائلپوری ۴ار۔ ۹۷ شیر محمد فیروز پور تانباں ہے۔ ۹۸ ابراہیم چک نمبر ۲۸۶ ار ہے۔ میزان ۔ ان کے نام اخبار جاری کردیا گیا

بیس سائل باقی ہیں جن کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری ہونا ہے۔ خیر کئی ایک یا ایک ہی اگر دست جود و سخا کو دراز کریں تو بہت جلد ان کے نام اخبار جاری ہوسکتا ہے

نئے داخلے ابھی بند ہیں لہذا تا اطلاع ثانی کوئی صاحب داخلہ غریب فنڈ ارسال نہ کریں۔ ورنہ منی آرڈر واپس کیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مکرر اطلاع سابقہ پرچہ میں عبد الکریم صاحب ٹیچر بی۔ ایم۔ بی سکول اودے گیری ضلع نلور کی بابت دفتر اہلحدیث کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ اب مکرر اطلاع دی جاتی ہے کہ دفتر ہذا ان کے معاملہ کا بالکل ذمہ دار نہیں۔ موصوف چونکہ فوت ہوچکے ہیں۔ اسلئے براہ راست ان کے ورثاء سے خط و کتابت کی جائے۔

مضامین آمدہ مولوی عبد الرحیم صاحب پنجو نظم عیدی محمد سلیمان صاحب۔ مولوی عبد الغفار صاحب حسن پوری ابو العرفان محمد عبد الرحمن صاحب۔ مولوی محمد یعقوب صاحب بھامڑی۔ مولوی محمد علی صاحب۔ منشی محمد عمر صاحب۔ عبد الصبور صاحب۔

غیر مقبولہ المیوں کا اتحاد۔ علمائے عام۔

—— کراچی کارپوریشن نے گھوڑدوڑ کے میدان میں پانی کی بہم رسانی بند کردی ہے۔ کیونکہ وہاں قماربازی اور مے نوشی ہوتی ہے۔

—— شیعوں کی طرف سے تبرا ایجی ٹیشن جاری ہے

—— شملہ۔ ریلوے بورڈ نے درمیانہ اور تیسرے درجہ کے زنانہ ڈبوں میں بدمعاشوں سے محفوظ رہنے کے لئے بعض آلات لگانے کے احکام جاری کئے ہیں۔ نیز تیسرے درجہ میں پنکھے لگانے کی تجویز زیر غور ہے۔

—— شاہ زوغو سابق شاہ البانیہ کو انگلستان رہنے کی اجازت مل گئی ہے۔

—— سابق جمہوریہ چیکوسلواکیہ کے بھائی نے ایک بیان دیا ہے کہ نازی حکومت کے ماتحت چالیس پچاس ہزار کے درمیان چیک نظر بند ہیں۔ جن کے ساتھ بدترین سلوک کیا جارہا ہے۔

—— لاہور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آئندہ کسان مسجد شہید گنج کے سامنے لاہور کے شملہ لگایا جائیگا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ٹین سین میں جاپان اور برطانیہ کے تعلقات بہت خراب ہورہے ہیں۔ انکی وجہ یہ ہے کہ برطانوی علاقہ میں ایک جاپانی افسر مارا گیا تھا۔ جاپانیوں نے انگریزوں سے چینی قاتلوں کا مطالبہ کیا۔ حکومت برطانیہ نے جواب دیدیا ہے۔ اس وجہ سے جاپانی حکومت نے ٹین سین کے اہم ناکوں پر قبضہ کرلیا ہے اور برطانوی علاقہ میں کوئی چیز نہیں جانے دیتی۔

[illegible] شائع کرایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۴۔ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

صلوٰۃ المؤمنین

جواب

رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

(۸)

یہ سلسلہ مضمون ۵۔ مئی سے شروع ہوا ہے۔ گذشتہ پرچہ میں اذکار رکوع کا ذکر ہو چکا ہے۔ آج سجدہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

مصنف نے اذکار سجدہ کے ثبوت میں چند آیات نقل کی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝

اس آیت سے مصنف نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ کی پاکی اور حمد بیان کریں۔ (صفحہ [illegible])

اصل حکم میں ہم بالکل متفق ہیں۔ ہم بھی سجدہ میں [illegible] [illegible] کہا کرتے ہیں۔

شکایت یا اظہار واقعہ | اہل قرآن کا یہ عقیدہ کہ قرآن ایک جامع کتاب ہے نہایت دل خوش کن اور [illegible] ہے مگر [illegible] ان کا طرز عمل [illegible] تفسیر قرآن [illegible] اور دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید کو جامع کتاب کہہ کر بھی اپنا متبوع نہیں [illegible] بلکہ اپنی رائے کے تابع کرتے ہیں۔ بعض جاہ [illegible] اور ان کے باہمی اختلاف کی حد فاصل یہی ہے۔

حکایت | یہ ایک بہت پرانی حکایت ہے کہ کسی مولوی نے گیارھویں دینے والے سے کہا کہ تمہارے اس کام کا ثبوت قرآن مجید میں نہیں ہے وہ بولا کہ یقیناً ہے۔ جب سائل نے پوچھا کہاں ہے تو کہنے لگا کہ وَالْفَجْرِ وَ لَیَالٍ عَشْرٍ الآیہ میں دس راتوں اور ایک فجر کا ذکر ہے اس میں اشارہ ہے کہ دس راتیں گزار کر گیارھویں کی فجر کو گیارھویں دیا کرو۔

آج تک تو ہمارا یہی گمان تھا کہ اہل بدعت اپنی مروجہ بدعات کے ثبوت میں قرآن کو اسی طرح پیش کرتے ہیں۔ مگر یا وہ اس کو کلام الرحمان جاننے کی بجائے [illegible] بیان سمجھتے ہیں مگر اہل قرآن کی تحریریں دیکھنے سے یہی گمان ہی نہیں بلکہ یقین ہو گیا کہ یہ لوگ قرآن سے تمسخر کرتے ہیں آج ہم بادل ناخواستہ اپنے درد دل کا اظہار کرتے ہیں۔ آیت موصوفہ کا صحیح و لفظی ترجمہ یہ ہے کہ سوائے اس کے نہیں کہ ہماری آیتوں پر ایمان وہی لوگ لاتے ہیں جن کو جب ان آیات کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ خدا کے حضور سجدہ [illegible] ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے رب کی تسبیح ساتھ حمد کے پڑھتے ہیں۔

اس آیت کا جو ترجمہ ہم نے کیا ہے اس کا ثبوت [illegible] کسی مسجد یا مجلس میں کوئی صاحب آیات کلام اللہ پڑھ کر حاضرین کو نصیحت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اِذَا ذُکِّرُوْا کے ماتحت آتے ہیں وہ لوگ سجدہ کیسے کریں؟

یا لاہور کی انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں کوئی مولوی [illegible] ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں آیات کلام اللہ پڑھ کر وعظ کہتے ہیں۔ یہ سامعین بھی اِذَا ذُکِّرُوْا کے ماتحت آتے ہیں۔ یہ لوگ سجدہ کریں تو کیونکر؟ یا چند آدمی بازار میں چلے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب آیات کلام اللہ سے نصیحت کی کچھ باتیں ان کو سناتے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بھی آیہ اِذَا ذُکِّرُوْا کے ماتحت آتے ہیں۔ یا مثلاً کسی دعوت کی مجلس میں کھانا آگے رکھا ہے۔ ان میں سے کوئی پڑھا لکھا آدمی کہتا ہے کہ بھائی بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاؤ اور کھا کر اللہ کی تعریف کیا کرو اور دلیل میں آیات فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ × × کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاشْکُرُوْا لِلّٰهِ ۝ پیش کرتا ہے۔ یہ لوگ بھی آیت موصوفہ کے ماتحت ہیں۔ کسی شخص کو رخصت کرنے کو چند آدمی سواری کے قریب کھڑے ہیں ایک صاحب علم ہدایت کرتا ہے کہ سواری پر چڑھتے ہوئے آیت سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا پڑھنی چاہئے۔ یہ لوگ بھی اس آیت میں داخل ہیں علیٰ ہذا القیاس ریل گاڑی موٹر اور ہوائی جہاز وغیرہ میں بیٹھے ہوئے کلام اللہ سنتے ہیں وہ بھی آیت مذکورہ کے ماتحت بقول آپ کے سجدہ کرنے پر مامور ہیں۔ بتائیے ان لوگوں کا سجدہ کیسے ہوگا؟

[illegible] ان سب واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہم نے سجدہ کے معنی کئے ہیں۔ خدا کی اطاعت کے لئے مستعد ہو جانا جو صحیح ہیں اور قرآن مجید میں ایسے سجدہ کا ثبوت ملتا ہے جو اطاعت و انقیاد کے معنی میں ہے۔ چنانچہ آیہ کریمہ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (پ ۱۳)

ناظرین! | اب آیت زیر بحث کا وہ ترجمہ [illegible]

اہل قرآن نے کیا کیے دعوے اس کے ضمن کو اظہار خشوع کرتے ہیں ساتھ آیات پڑھنے کے وہ شخص کو جس وقت میں ذکر حسن علاوہ اللہ والی باتے ساتھ آیات پڑھنی کے وہ گر جائیں سجدہ میں اور پاکی بیان کریں ساتھ حمد رب اپنے کے اور وہ غرور نہ کریں (صنعم)

کیا ہی لطیف ترجمہ ہے۔ ذُکِّرُوْا کے معنی کئے ہیں ذکر صلوٰۃ اللہ والی باتے۔ (بہت خوب) پھر اس آیت کے کیا معنی ہونگے وَاِذَا ذُکِّرُوْا لَا یَذْکُرُوْنَ اور ساتھ ہی اسکے کیا معنی ہونگے ذَکِّرْھُمْ بِاَیَّامِ اللّٰہِ اور آیت کریمہ فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ کے معنی بھی بتائیے۔ مہربانی کر کے ان سب آیات کو نماز کے ساتھ لگا کر دیکھئے کہ قرآن کی پوری تحریف ہوتی ہے یا نہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ مؤمنین کی دو آنکھیں ہوتی ہیں ایک قرآن۔ دوسری حدیث۔ حدیث چھوڑ کر تو ان لوگوں نے ایک آنکھ بند کر ہی لی تھی۔ قرآن مجید کی تفسیر الٹی پلٹی کر کے قرآن کی آنکھ میں بھی گرم سلائی پھیر رہے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ان کا انجام ﴿عَلٰٓی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ﴾ تک پہنچ جائے۔

مختصر یہ ہے کہ اس سرخی کے ماتحت مصنف نے جتنی آیات نقل کی ہیں ان سے ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا مگر اصل مقصد (کہ سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ کی پاکی اور حمد بیان کریں ص۵۰) سے ہم بھی متفق ہیں۔ ہاں فرق اتنا ہے کہ ہم النبی معلم کی تعلیم کے ماتحت پڑھتے ہیں۔ اور یہ لوگ اپنے نفس کی رہنمائی سے ایسا کرتے ہیں ؎

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

اسی ذیل میں مصنف نے سجدہ میں تلاوت کرنے کے لئے چند آیات پیش کی ہیں:-

سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ (پ۱۵ ع۱۲) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَامًا ۔ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا (پ۱۹ ع۴) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (پ۱۹ ع۴)

(صلوٰۃ المرسلین ص۶۵)

ناظرین! ان آیات کو بغور ان کے سیاق کے دیکھئے کہ کسی جگہ بھی اس کا ثبوت ہے کہ ان کو سجدہ نماز میں پڑھا جائے ہرگز نہیں بلکہ محض ان کے نفس کی ایجاد ہے۔ جس سے مقصود اُس حدیث نبوی کی ممانعت کرنا ہے۔ جس میں ارشاد ہے کہ بحالت سجدہ نماز قرآن شریف نہ پڑھا کرو۔

علاوہ اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ ان آیات کی بجائے کوئی شخص سورہ اخلاص پڑھے یا سورہ حشر کی آخری آیات یا آیت الکرسی پڑھے تو کون امر مانع ہے۔ یہ شریعت نہ ہوئی کوئی پنچایت ہوئی کہ جدھر چند آدمی ہو گئے وہی کام کر لیا صدق اللہ۔ اَمْ لَهُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰہُ ؕ

اذکار بعد الصلوٰۃ

اس سرخی کے ماتحت مصنف نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

نماز کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کا کچھ ذکر کرنا چاہئے۔ (ص۱۱۵)

ہمیں یہ بات مسلم ہے بلکہ ہم یہ کام کرتے بھی ہیں مگر آپ نے اس دعوے پر جو آیات پیش کی ہیں وہ مثبت مدعا نہیں اس میں ہی اختلاف ہے۔

ناظرین کرام! مصنف موصوف نے بعد صلوٰۃ اذکار بھی قرآن شریف سے بتائے ہیں جو انہی کے الفاظ میں نقل کئے جاتے ہیں۔ غور سے پڑھئے اور للہ ہمیں بتائیے کہ ان آیات کو نماز سے کچھ بھی تعلق ہے یا یہ بھی وَالنَّجْمِ وَلَیَالٍ کی طرح لکھی گئی ہیں۔ بغور ملاحظہ کیجئے

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۔ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ (پ۱۸) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (پ۴) سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (پ۲۳)

سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ۷) (ص۸۰)

کیوں صاحب! اگر کوئی شخص ان آیات کی بجائے یہ آیت پڑھے:-

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

یا مؤمنین کلام اللہ کو ملحوظ رکھ کر حضرت نوح کی یہ دعا پڑھے رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا تو کونسی آیت اس کو منع کر سکتی ہے

خاتمہ رسالہ اہل قرآن کا اصل جواب تو ختم ہو گیا ہے میرا ارادہ ہے کہ اس مضمون کو رسالہ کی شکل میں چھاپ کر مفت شائع کیا جائے۔ اصحاب کرام میں سے کوئی ایک یا کئی ایک اس کار خیر میں مدد دیں تو ان کے واسطے موجب برکت ہوگا۔

اطلاع ضروری آئندہ پرچہ میں خاکسار تحریک کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع ہوگا۔ ناظرین منتظر رہیں۔

دلیل القرآن

مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کی کتاب صلوٰۃ القرآن کا جواب۔ اس میں اہل قرآن کے طریق نماز کو باطل ثابت کیا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۳ ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی اسلامی خدمات

(کاش کچھ ہوں)

کسی منصب کے مدعی کسی محکمہ کے افسر یا فوجی جرنیل کی خدمات محمودہ ہوتی ہیں جو وہ اپنے الفاظ میں خود ظاہر کرے۔ صلیبی لڑائیوں میں یورپین افواج کا افسر رچرڈ شیر دل یہ کہہ کر گھر سے نکلا تھا کہ میں بیت المقدس کو فتح کئے بغیر واپس نہ آؤں گا۔ جب وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا تو واپسی کے وقت بیت المقدس کی طرف ڈھال رکھ کر چلتا تھا اور کہتا تھا کہ میں مارے شرم کے اس کو دیکھ بھی نہیں سکتا۔ ایسے لوگ قابل تعریف ہوتے ہیں جو اپنی ناکامی پر شرمندہ ہوں اور خواہ مخواہ کی لن ترانیاں نہ سنائیں۔ ہم مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کی حالت اس کے بالکل برخلاف پاتے ہیں۔ آپ اپنے مقصد میں بُری طرح فیل ہوئے۔ چنانچہ خلیفہ قادیان کو بھی اس کا اعتراف ہے کہ مرزا صاحب جو مقصد لے کر اٹھے تھے ابھی اس کا اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا بایں ہمہ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم مرزائی اخبارو میں یہ سرخیاں دیکھتے ہیں۔

"حضرت مرزا صاحب کا عظیم الشان کام"

کیا کام کیا؟ اس کا جواب مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے الفاظ میں سنئے۔ آپ نے پیغام صلح ۸ جولائی سنہ میں مرزا صاحب کے کاموں کی فہرست دس نمبروں میں شمار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے سکھایا کہ

(۱) "قرآن شریف حدیث اور فقہ پر مقدم ہے"

کبھی کسی کو اس سے منکر بھی ہوا ہے؟ احناف نے تو اس کو ایسا اصل الاصول ٹھیرایا کہ صحیح خبر واحد کے ساتھ بھی قرآن کی تخصیص بھی جائز نہیں سمجھتے۔ ملاحظہ ہوں کتب اصول شاشی وغیرہ۔

حنفا صاحب جو حنفی المذہب تھے جن کی نسبت [illegible] ... انہوں نے اگر یہی مسلک اختیار کیا تو کوئی جدت نہیں کی ہاں محدثین اور شوافع وغیرہم ایسی جرأت نہیں کرتے تھے بلکہ حتی المقدور قرآن وحدیث میں تطبیق دینے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

کوشش کے باوجود اگر کامیاب نہ ہوتے تو قرآن ہی کو مقدم رکھتے۔ ملاحظہ ہوں کتب اصول حدیث۔ (مقدمہ ابن صلاح وغیرہ)

محدثین کا یہ طرز عمل اس حدیث کے ماتحت تھا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔ کلامی لا ینسخ کلام اللہ (میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کر سکتا)

بہرحال یہ دونو مسلک ابتداء اسلام سے چلے آئے ہیں مرزا صاحب نے اس اصول میں کوئی جدت نہیں کی۔ ایسا کہنا محض ناواقفی پر مبنی ہے۔

(۲) "اجتہاد کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے"۔

اجرائے اجتہاد کے تو سب قائل ہیں الخ۔ یہ اصول بھی کتب اہل سنت و اہل حدیث میں مصرح ملتا ہے۔ کوئی نئی بات نہیں۔ چنانچہ شامی میں لکھا ہے کہ امام ابن ہمام درجہ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے۔

(۳) "قرآن میں ناسخ منسوخ کوئی نہیں"

یہ بھی کوئی نیا خیال نہیں ہے۔ تفسیر کبیر میں ابو مسلم اصفہانی اور اس کی جماعت کے اقوال موجود ہیں۔ مگر مرزا صاحب اور ابو مسلم نے اس آیت کا جواب نہیں دیا جس میں پیغمبر اسلام کے ساتھ نجویٰ (سرگوشی) کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور پھر اس سے اگلی آیت میں اس حکم کو رفع بھی کر دیا ہے۔ بہرحال یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ مرزا صاحب سے پہلے سر سید بھی اسی کے قائل تھے جن کا تتبع مرزا صاحب نے کیا ہے (۴) [illegible] اسلام کو [illegible] یعنی یہ بتایا کہ دنیا کی ہر قوم میں خدا کی طرف سے مصلحین آتے رہے ہیں یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ دنیائے اسلام کے علمائے متقدمین کے علاوہ ہندوستان کے بربر آوردہ علماء اور صوفیاء خصوصاً حضرت مجدد الف ثانی سرہندی، مولانا عبید اللہ نو مسلم، صاحب تحفۃ الہند۔ اور مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اسی کے قائل تھے اور کیوں نہ ہوتے جبکہ قرآن کی صاف آیت موجود ہے:۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ

(ہر ایک گروہ میں خدا کی طرف سے کوئی سمجھانے والا گزرا ہے) ہاں مرزا صاحب نے ایک جدت ضرور کی ہے اور اس میں ان کی اپنی غرض مخفی تھی جس کے باعث ہم ان کو معذور سمجھتے ہیں۔ غرض یہ تھی کہ آپ کو ہندو قوم کے لئے کرشن بننے کا شوق تھا اور اس کے لئے یہ امر ضروری تھا کہ مرزا صاحب کرشن جی کو منصب رسالت پر فائز بتلاتے اور خود ان کا بروز بنتے۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اس جدت کے ہم بھی قائل ہیں۔ ہم بھی مرزا صاحب کو ہندوؤں کے لئے کرشن کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ ہاں یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کی گوپیوں کی تعداد کتنی تھی۔ کیونکہ یہ بتانا اتباع مرزا کا کام ہے۔

(۵) کفار کا دوزخ سے نکالا جانا

اس کے ذیل میں مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ "مجدد وقت (مرزا صاحب) نے اس حقیقت کو ظاہر کیا کہ مشرک اپنے شرک کی اور کافر اپنے کفر کی سزا بھگت کر سب دوزخ سے نکل جائیں گے۔ اس لئے آپ نے قرآن کی تصریح اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ پیش کی"

معلوم نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب مفسر قرآن ہو کر علم تفسیر سے اتنے بے خبر کیوں ہیں۔ کتب تفاسیر معالم وغیرہ میں ابن مسعود صحابی کا یہ قول ملتا ہے کہ مشرک کافر وغیرہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ ایک وقت آئیگا کہ جہنم خالی ہو جائیگا۔ مرزا صاحب نے اس میں کیا جدت دکھائی؟

(۶) "عقل اور مذہب"

اس سرخی کے ماتحت مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ

مرزا صاحب نے بتایا کہ

"مذہب کے اصول کی بنیاد وحی الہٰی پر ہے لیکن اس کے اصول سب عقل کے مطابق ہیں مگر اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی۔"

یہ اصول بھی علم کلام میں مصرح ملتا ہے۔ مرزا صاحب نے اس میں تنزل کر کے کہا کہ خدا کی ذات اور صفات کو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی۔ یہ بہت بڑی گراوٹ ہے۔ بلکہ قرآنی تصریحات کے بھی صریح خلاف ہے۔ افسوس ہے کہ مرزا صاحب اور مولوی محمد علی وغیرہ نے متکلمین کی صحبت سے فائدہ حاصل نہیں کیا۔

(۷) "اسلام اور تلوار"

اس کے ذیل میں مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ

"مجدد وقت مرزا صاحب نے قرآن و حدیث کو پیش کر کے دکھایا کہ مذہب میں جبر کوئی نہیں"

مرزا صاحب نے کونسا بڑا کام کیا۔ جب قرآن کریم میں صریح آیات موجود ہیں:

(۱) لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۔ (۲) أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۔

ہاں مرزا صاحب نے یہ جدت ضرور دکھائی کہ اسلام کے جس رکن اعظم کے لئے یہ ارشاد نبوی کہ "الجهاد ماض الی یوم القیامة" وارد ہوا تھا آپ نے بحیثیت مسیح موعود اس کو منسوخ قرار دیا۔ الی اللہ المشتکی۔

(۸) "ختم نبوت"

اس سرخی کے نیچے مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ

"مرزا صاحب نے مسئلہ وفات مسیح بیان کر کے ختم نبوت کو تکمیل تک پہنچایا۔"

واقعی کمال کیا۔ مگر ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ مرزا صاحب اس بارے میں سر سید مرحوم علیگڈھی کے پیرو تھے۔ ناظرین حیران ہونگے اور مولوی محمد علی لاہوری کے معلومات میں بھی یہ سن کر اضافہ ہوگا کہ حضرت مسیح کی حیات اور آمد ثانی تو ختم نبوت کے منافی اور مخالف ہو مگر حضرت جبرئیل کی ہمیشگی [illegible] جس کے مرزا صاحب بھی قائل [illegible]

اہلحدیث سے پوچھ لیں۔ مگر اس سے پہلے اعلیٰ [illegible] پانچ سیر لڈو بطور تحفہ پیش کریں تاکہ لدھیانہ کے [illegible] مباحثہ کی طرح یہ واقعہ بھی تاریخ احمدیہ میں [illegible] یادگار رہے۔

(۹) "دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور"

مولوی محمد علی صاحب نے دجال اور یاجوج ماجوج کا مصداق نہیں بتایا مگر ہمیں مرزا صاحب کی تحریرات سے معلوم ہے کہ دجال پادری لوگ اور یاجوج ماجوج انگریز اور روسی ہیں (حمامۃ البشریٰ) مگر مولوی صاحب نے اس عقدے کو حل نہیں کیا کہ جن حدیثوں میں دجال اور یاجوج ماجوج کا ذکر ملتا ہے ان میں صاف مذکور ہے کہ یہ تینوں گروہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہونگے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب دنیا سے چلے گئے مگر پادری لوگ برابر دندناتے پھرتے ہیں۔ حتیٰ کہ مرزا صاحب کے دارالامان قادیان میں بھی پہنچ جاتے ہیں اور یاجوج ماجوج کی زندگی کا کیا ذکر ہے۔ ان کی تو حکومت ہی کے زیر سایہ مرزا صاحب نے پرورش پائی اور ترقی کی بلکہ اپنے مریدوں کو ہدایت کی کہ انگریزوں کی حکومت اولو الامر منکم کے ماتحت سمجھو۔ (ضرورۃ الامام)

کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ مرزا صاحب کے اتباع اور یاجوج ماجوج ایک ہی برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ لفظ منکم سے ظاہر ہو رہا ہے۔

(۱۰) "سلسلہ نبوت کی صداقت پر گواہی"

اس سرخی کے تحت میں مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ

"مجدد وقت (مرزا صاحب) نے اس حقیقت کو ظاہر فرمایا کہ گو نبوت کا سلسلہ اختتام کو پہنچ گیا مگر کلام الہٰی کا سلسلہ اس امت میں جاری رہا ہے اور آئندہ بھی قیامت تک جاری رہے گا۔"

بالکل ٹھیک ہے مگر مرزا صاحب جس قسم کے خطاب الہٰی سے مشرف ہونے کے مدعی ہیں اس کی بابت صاف فرماتے ہیں کہ:

"مجھ سے پہلے امت محمدیہ میں ایک شخص بھی ایسے مخاطبہ الہٰیہ سے مشرف نہیں ہوا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

معلوم نہیں تیرہ سو سال تک یہ [illegible]

[illegible]

محمد علی صاحب لاہوری مرزا صاحب میں پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ اس مرتبہ جلیلہ تک پہنچ گئے تھے کہ خدا نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

"نور تصعب تمورت سے پیدا کیا گیا ہے"

ہم سے پوچھو تو ہم خدا لگتی کہنے سے نہیں رک سکتے ؎

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

"التعاون علی البر"

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب [illegible] ضلع بالاسور)

جناب ملک امام خان صاحب نے جو مضمون اہلحدیث مورخہ ۹ $\frac{۴}{۳}$ میں اہل حدیث کانفرنس کے متعلق شائع کرایا ہے اس کے مذنمبر از بس ضروری و مفید اور ترقی و حیات اہل حدیث کانفرنس کے لئے لابدی و لازمی ہیں اور اگر پہلے ہی سے اس کا برابر سلسلہ رہتا تو آج کانفرنس کی یہ ابتری ہرگز نہ ہوتی جو کہ ہو رہی ہے۔ بالخصوص اگر کانفرنس کا کوئی پرچہ جاری رہتا تو قطعاً یہ گمنامی و بدنامی نہ ہوتی اور ہر طرف سے "کانفرنس اہل حدیث مردہ ہو چکی" کی آواز جانکاہ کانوں میں نہ آتی۔ باقی پرانے خادموں کی مفت خدمت [illegible] لہذا میرا خیال بلکہ یقین ہے کہ اگر اہل حدیث کانفرنس کی طرف سے کوئی پرچہ جاری کیا جاوے تو وہ "مفت خدمت" سے بہت زیادہ مفید و کارآمد ہوگا۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انشاء اللہ کانفرنس کو مالی فائدہ بھی کافی ہوگا اور حسب خواہ پروپیگنڈا بھی کریگا۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے فوائد ہیں جن کا بھی اظہار قبل از وقت ہے اور یہ بالکل سچ ہے کہ بغیر اس کے اہل حدیث کانفرنس کی نشوونما ہرگز ہرگز ترقی کر ہی نہیں سکتی۔ میں امید کرتا ہوں کہ دیگر [illegible] جماعت بھی اس کے متعلق اظہار خیال فرمائیں گے [illegible]

[illegible]

اہلحدیث | جیسے اخبار کی تجویز کرنے والے حضرات پہلے اس کی آمد و خرچ کا حساب اندازہ کریں پھر بتائیں کہ خدانخواستہ کانفرنس اس کا متحمل بھی ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں ہو سکتا تو زندہ قوموں کی طرح دس بیس ہزار روپیہ پہلے جمع کریں مکمل اخبار ضمانت کے پیسے میں ہی

کہنا بات کہنی آسان ہے مگر عملی جامہ پہنانا مشکل ہے نیز وہ بھی بتائیں کہ کانفرنس کی کونسی تجویز آج تک جماعتی اخباروں میں مفت شائع نہیں ہوئی۔ بہاں ہم بھی اس تجویز کی تائید کرتے ہیں بشرطیکہ یہ مصرع ملحوظ رہے۔ ع

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپس میں اتفاق کریں۔ اور جماعت اہل حدیث کو ترقی کرنے کا موقع دیں۔ جبکہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو مٹانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ اخیر میں بارگاہ رب العزت سے چاہتے ہیں کہ خداوند کریم جماعت اہل حدیث کو اتفاق اور اتحاد سے رہنے کی ہدایت کرے۔ آمین!

جماعت اہل حدیث جہاد اور سیاست

(مرقومہ:۔ ایم محمد یوسف صاحب بھوانی پور۔ ریاست کپورتھلہ)

مَیں ناظرین اہل حدیث کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ بدقسمتی سے جماعت اہل حدیث میں بھی آج ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں عام نہیں بلکہ ایک عالم کی زبانی مَیں نے سنا جو یہ کہتے ہیں کہ

جہاد کی تبھی ضرورت ہوگی جب حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اور پھر مسلمان ان کے ساتھ مل کر جہاد کرینگے۔ اس سے پہلے جہاد کسی صورت میں بھی جائز نہیں؛

خدا جانے انہوں نے یہ مرزائیانہ تحریف کہاں سے سیکھی ہے کہ قرآن مجید کے صریح حکم کے ہوتے ہوئے وہ اس قسم کی غلط باتیں کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ جب بھی ضرورت پڑے سب مسلمان آپس میں مل کر ظلم کا مقابلہ کریں۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ دشمن تمہیں تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہو اور تم امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے منتظر ہو کہ کب وہ آئیں اور کب ہمیں آکر جہاد کرنے کا فتویٰ صادر فرمائیں۔ خدا جانے ضرورت تو کب پڑے انہوں نے پہلے ہی سے غلط مسئلہ نکال لیا ہے کہ اس میں شامل نہ ہونا پڑے بہت افسوس ہے۔ آج اس جماعت کے افراد کا یہ حال ہے کہ جس جماعت کے بزرگوں نے اس مسئلہ کی خاطر بڑی بڑی سختیاں برداشت کیں۔ دراصل ایسے لوگ جماعت اہل حدیث کو بدنام کرتے ہیں۔ ورنہ اہل حدیث کا یہ مسئلہ ہرگز ہرگز نہیں۔ چنانچہ ہمارے پیشوا حضرت مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو عملی جامہ پہنایا۔ انہوں نے سکھوں کے مظالم کے برخلاف جہاد کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ نے وہ مجاہدانہ کام کئے کہ سیاست کی تاریخوں میں ان کا نام سنہری حروف سے لکھا گیا اور ان کے اس شاندار کارنامے پر مسلمان عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً نازاں ہے آج کل اہل حدیث سیاسی تحریکات سے بھی کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ خدا جانے کیوں ڈرتے ہیں۔ ہاں اگر ان کو باجہ یا غیر اللہ کے نام سے نعروں کا خیال ہے کہ سیاسی جماعتوں میں یہ کام ناجائز ہوتے ہیں۔ تو اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ اہل حدیث کی طرف سے ایک الگ سیاسی انجمن بنائی جائے جو کہ سنت اللہ اور سنت الرسول کے مطابق رہتے ہوئے اپنے ہم وطنوں کے ساتھ مل کر کام کرے۔ ہمارے محترم بزرگ حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب قبل ازیں بھی اس قسم کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تاہم مَیں پھر بھی آپ سے اور حضرت مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی اور دوسرے اکابر اہل حدیث سے گذارش کرونگا کہ وہ اپنی زندگی میں اس کام کو کرکے جماعت اہل حدیث کو بھی آزادی پسند جماعتوں کے برابر کر دیں۔ انسان کو کوشش کرنی چاہئے۔ کوشش کے بعد کامیابی یقینی ہے اور اخیر میں ان اصحاب سے گذارش کرونگا کہ اتفاق و اتحاد میں روڑے اٹکانے کی بجائے مل کر کام کریں۔

میں ان چند الفاظ کے ساتھ اپنی جماعت کے معزز بزرگوں سے پھر ایک بار التماس کرتا ہوں کہ زمانے کی

تعاقب بر فتویٰ حرمت کوا

(از مولوی ابوالصمصام عبدالسلام صاحب مبارکپوری)

اخبار اہل حدیث مجریہ ۱۳۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ میں سوال ۱۳۵ کے جواب میں تحریر فرمایا گیا ہے کہ

"کوّے کی بابت حرمت کا فتویٰ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی نسبت کوئی دلیل تحریم نہیں ہے۔ (ص ۱۳)"

مَیں کہتا ہوں دلیل تحریم موجود ہے۔ صحیحین میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الحل والحرم الغراب والحداۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور کذا فی البلوغ المرام۔

یعنی منجملہ جانوروں کے پانچ جانور فاسق ہیں جن کو حل و حرم دونوں جگہوں میں قتل کرنا چاہئے۔ (۱) کوا (۲) چیل۔ (۳) بچھو۔ (۴) چوہا۔ (۵) باؤلا کتا۔

اس حدیث متفق علیہ سے مطلقاً ہر کوّے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ پس دیسی کوّے کی بھی حرمت اس حدیث سے ثابت ہوئی۔ اور اس حدیث میں اگرچہ صاف لفظوں میں ان پانچ جانوروں کا حرام ہونا مذکور نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ان کے قتل کرنے کا حکم ہے مگر اسی حکم سے ان کا حرام ثابت ہوتا ہے۔ نیل الاوطار میں ہے۔

قال المھدی فی البحر اصول التحریم اما نص الکتاب او السنۃ او الامر بقتلہ کالخمسۃ الخ

و نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق غراب کو فاسق کہا ہے اور آپ کا کسی جانور کو فاسق کہنا اس کے حرام اور غیر ماکول ہونے کی دلیل ہے۔ ابن ماجہ میں ہے عن ابن عمر قال من یا کل الغراب وقد سماہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستعاذ باللہ ما ھو بمستطاب - یعنی حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کون کھاتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق رکھا ہے - اللہ کی قسم کوا طیبات سے نہیں ہے۔

اگر کوئی کہے کہ اکثر روایات میں لفظ غراب مطلق واقع ہوا ہے اور بعض میں لفظ غراب بقید ابقع وارد ہوا ہے تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا ضروری ہے لہذا صرف غراب ابقع کی حرمت ثابت ہوگی نہ مطلق غراب کی - تو جواب اس کا یہ ہے کہ جب بعض روایات میں کوئی لفظ مطلق بلاقید واقع ہو اور بعض روایات میں اس مطلق کے کسی ایک فرد پر تنصیص ہو تو ایسی صورت میں عند الجمہور مطلق مقید پر محمول نہیں ہوتا ہے بلکہ مطلق اپنے اطلاق پر باقی رہتا ہے - (ملاحظہ ہو نیل الاوطار ص۲۸ ج ۵ و سبل السلام ص۱۰ ج ۲ و فتاوی نذیریہ ص۲۰ ج ۲) اجماع علماء سے بھی دیسی کوا کی حرمت ثابت ہے۔

قال الحافظ فی الفتح وقد اتفق العلماء علی اخراج الغراب الصغیر الذی یاکل الحب من ذلک ویقال لہ غراب الزرع ویقال لہ الزاغ من ذلک وافتوا بجواز اکلہ فبقی ما عداہ من الغربان ملتحقا بالابقع انتھی۔

اور العرف الشذی تقریر ترمذی ص۲۴۳ میں ہے۔

والغراب فی کتبنا انہ علی ثلثۃ اقسام احدھا الذی یاکل الحبوب فقط وھو حلال اتفاقا والثانی الذی یاکل الجیف فقط وھو حرام اتفاقا والثالث ھو الذی یخلط بین الاکلین وھو مکروہ عند ابی یوسف وحلال عندھما انتھی

یعنی ہماری فقہ حنفی کی کتابوں میں غراب کی تین قسم ہے - ایک وہ جو صرف دانہ کھاتا ہے اور وہ بالاتفاق حلال ہے - دوسرا وہ جو صرف مردار کھاتا ہے اور وہ بالاتفاق حرام ہے - تیسرا وہ جو دانہ اور مردار دونوں کھاتا ہے اور وہ ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے - اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک حلال ہے۔

ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اکمل واتم

اہلحدیث آپ کی عبارت مندرجہ نمبر ۱ کا جو مفہوم ہے وہی میرا مطلب ہے جس کو آپ نے تصدیق فرمایا یعنی دلیل حرمت نص قطعی نہیں ہے اور عبارت مندرجہ نمبر ۲ اس کی تائید کرتی ہے۔

بہرحال آپ کا شکریہ ہے کہ آپ نے معلومات مفید بلا تعصب ہمارے سامنے رکھ دیئے [illegible] من شاء فلیفعل

بریلوی مشن

نبی علیہ السلام مختار من اللہ نہیں

(مرقومہ:- مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لوہاراں مغربی)

ناظرین کرام! اخبار الفقیہ ۷-اپریل سن رواں میں پھر ایک مضمون مولوی بشیر کوٹلوی کے قلم سے بزعم خود حضور علیہ السلام کو مختار کل ثابت کرنے کے لئے شائع ہوا ہے - لیکن اپنے دعویٰ مکذوبہ کو ذرہ بھر بھی پایہ ثبوت تک نہیں پہنچا سکے - اصل مطلب اور صحیح چیز کو چھوا تک نہیں - کیونکہ سوال تو صرف یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے جو تین نمازیں معاف فرمائیں یا ایک شخص کو روزہ توڑ دینے کے کفارہ پر بجائے غیر کو صدقہ کھلانے کے حضور علیہ السلام نے خود ہی اس کو کھجوریں استعمال فرمانے کا حکم فرما دیا اور باوجود فیصلہ قرآنی ہونے کے آیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار ذاتی سے اس شخص کو مخصوص فرما لیا تھا یا کہ باذن اللہ - بشیر صاحب کا فرض تھا کہ اپنے دعویٰ کے مطابق ان دونوں روایتوں میں سے اپنی اس تحریر کو جو کہ وہ اخبار الفقیہ ۱۴- نومبر ۱۹۳۸ء میں یوں لکھ چکے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے باوجود فیصلہ قرآنی ہونے کے اپنے اختیار سے اس شخص کو مخصوص فرما لیا ثابت کر دکھاتے - یہ تو بشیر صاحب سے ہو نہیں سکا - بھلا ہوتا بھی کیسے - کیونکہ کون نہیں جسے اس بات پر یقین کامل نہ ہو کہ خدا کے نبی ذرہ بھر بھی بجز حکم باریتعالے امور دین میں کم و بیش نہیں فرماتے تھے۔ نبی مامور من اللہ احکام الٰہیہ کے مظہر اور مبلغ اعظم ہوتے ہیں - اور یہ لکھنا کہ نبی علیہ السلام منجانب اللہ مختار کل تھے یہ سراسر کم فہمی یا دیدہ دانستہ عوام الناس کو گمراہ کرنے کے لئے از خود قرآن پاک کے صحیح اور صریح مفہوم [illegible] جناب نبی علیہ السلام کی صداقت اور صحیح تعلیم [illegible] ردکرنا اور شارع علیہ السلام پر افترا کرنا ہے۔

ہماری تائید شکر ہے کہ بشیر صاحب نے اتنی بات تو تسلیم کر لی یا قدرت نے جبراً ان کے اپنے ہی صحیفہ الفقیہ میں حق بات کا اظہار کرا دیا - چنانچہ غضب ناک لہجہ میں لکھتے ہیں کہ:-

ہم بارہا سمجھا چکے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے جملہ اوصاف کو ہم ذاتی تسلیم نہیں کرتے بلکہ عطائی مانتے ہیں۔ (دیکھو الفقیہ ص۲)

اجی جناب جو کچھ خدا نے نبی علیہ السلام کو دیدیا یا جو کہ قرآن و احادیث صحیحہ میں من وعن موجود ہے۔ اس سے کس کو انکار ہے - یہی جو ہمارا مقصد ہے کہ جس بات کی حضور علیہ السلام کو منجانب اللہ اجازت ملتی وہ بھی واضح فرماتے - ذاتی اختیار سے امور دین میں ہرگز کم و بیش حلال و حرام نہیں فرمایا کرتے تھے۔

یہاں تک تو آپ نے بھی ہماری تائید کھلے الفاظ میں کر دی ہاں آگے چل کر بشیر صاحب نے اپنے خیال سے ایک اور شگوفہ لکھ دیا کہ ہمارا ایمان ہے کہ حضور علیہ السلام کو ان کے طالب و محب مولا نے شریعت میں اختیار دیدیا تھا - آپ جسے چاہیں حلال اور جسے چاہیں حرام کر دیں (الفقیہ ص۳) کیا اچھا ہوتا کہ بشیر صاحب حضور علیہ السلام کے کلی اختیار پر قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے دلیل پیش کرتے کہ دیکھو حضور علیہ السلام [illegible] مولا نے شریعت میں حلال و حرام کرنے کا اختیار [illegible] اپنے [illegible]

تقلید امام کا بھی لحاظ ترک کردیا جاتا ہے - یاد رکھو، مسلمان قرآن و حدیث کا پابند ہوتا ہے - بے سند اور بناوٹی کہاوت ایجاد بندہ اختراعی چیز کی ذرہ بھر قدر نہیں ہوسکتی -

ہاں | بشیر صاحب آپ کے پاس اس اختراع کے خلاف قرآن شریف و احادیث پاک میں بکثرت دلائل موجود ہیں جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام کی مرضی وہی مرضیٔ خدا نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی مرضی ہی مرضیٔ مصطفےٰ ہے -

کیا حضور علیہ السلام نے اپنے خیال سے شہد کا کھانا موقوف نہیں فرمایا تھا - اگر بقول آپ کے حضور علیہ السلام کو حلال وحرام کرنے کا کُل اختیار ہوتا - تو حضور علیہ السلام کی طرف اس خیال کی اصلاح اور شہد کی حلت بحال رکھنے کے لئے سورہ تحریم کی آئیتیں نازل کیوں کی گئیں - یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک رپ۲۸ -

(ترجمہ) اے نبی (علیہ السلام) کیوں حرام کرتے ہو اس چیز کو کہ حلال کی ہے اللہ نے واسطے آپ کے کیا آپ اپنی بیویوں کی مرضی پر چلتے ہیں - سبحان اللہ علام الغیوب نے اس منگھڑت عقیدہ کی پہلے سے ہی کیسی صاف اور واضح تردید فرمادی تاکہ کوئی غالی حضور علیہ السلام کو حلال وحرام کرنے کا مختار کل سمجھ کر لوگوں کو گمراہ نہ کردے - نیز کیا حضور علیہ السلام کی انتہائی خواہش نہ ہوتی تھی کہ اقربین رشتہ دار نعمت ایمان سے فیضیاب ہوکر جنت الفردوس کے وارث بن جائیں - لیکن اللہ تعالےٰ نے فرمایا - انک لاتھدی من احببت ہدایت دینا آپ کا اختیار نہیں - کیا سرور کائنات کے مبارک قلب میں یہ جستجو نہ تھی کہ آپ کے والدین جنت میں داخل ہوں - لیکن وہ مالک الملک جس کا قانون اٹل اور حکم زبردست ہے اس نے صاف فرمادیا -

ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا ولی قربی

نبی علیہ السلام اور مومنین کو لائق نہیں کہ مشرکین کے حق میں دعاء مغفرت مانگیں اگرچہ ان کے قریبی کیوں نہ ہوں

اہلحدیث | ہرایک حنفی کو بحیثیت حنفی اپنے علم و اصول فقہ کا پابند رہنا چاہئے - اگر کوئی حنفی اپنے اصول فقہ کا پابند نہیں ہے تو وہ حنفی نہیں ہے - جیسے کوئی اہل حدیث حدیث کا پابند نہیں ہے تو وہ اہل حدیث نہیں ہے - یہ سنہرا اصول فریقین کو ملحوظ رکھنا چاہئے - ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل کے حنفی مناظرات اور تصنیفات میں اس سنہرے اصول کو بھول جاتے ہیں - علم اصول کا مسئلہ ہے کہ خبر واحد صحیح بلکہ اصح بھی عموم قرآن کی تخصیص نہیں کرسکتی اور مطلق کو مقید نہیں کرسکتی -

کیوں صاحب! | جبکہ وہ روایت صحیح کلام رسول علیہ السلام ثابت ہے اور رسول صلعم بقول شما مختار بھی ہیں تو ان دونوں باتوں سے کون امر مانع ہے اس کا جواب آنے پر فیصلہ ہوسکتا ہے - باقی زبانی باتوں کا جواب دینا کچھ ضروری نہیں ہے - جو کچھ بھی ہو قرآن حدیث کے ماتحت ہونا چاہئے - شیخ سعدی نے ٹھیک فرمایا ہے ؎

آں کس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
ایں است جوابش کہ جوابش ندہی

آریوں سے سوالات

(از شیخ عبدالمنان صاحب قریشی رام پور ضلع سہارنپور)

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۲۳) اگر بقول سوامی دیانندجی اور گاندھی جی سبزی اور غیر حیوانی غذا ہی عقل، تندرستی، بہادری اور صحت کی موجب ہوتی تو تمام دنیا کے انسان جو کہ قریب قریب سب حیوانی غذا گوشت کھاتے ہیں کم عقل بیمار، ڈرپوک اور ضعیف الجثہ وغیرہ وغیرہ ہوتے - حالانکہ معاملہ اسکے برعکس ہے - یعنی سارے یورپ، امریکہ، جاپان، روس، ترکی وغیرہ وغیرہ کے لوگ جو کہ سو فیصدی گوشت خوار ہیں - سب سے زیادہ عقلمند، تندرست، بہادر اور قوی الجثہ ہیں - لہذا ثابت ہوا کہ ہردو صاحبان مذکورہ کا قول بالکل غلط اور ناقابل قبول ہے - اور صرف گوشت کھانے ہی سے یہ سب خوبیاں حاصل ہوتی ہیں - سائنس کے موجد اور اسکے ذریعہ جتنی موجودہ جدید ایجادات ہورہی ہیں سب کے موجد گوشت خوار ہیں - سبزی خوروں کی ایجاد صرف اہنسا ہے - جس پر وہ خود بھی عمل نہیں کرسکتے - اور روزانہ کانگرسی صوبوں میں فسادات - قتل - غارت اور آتش زدگی کی وارداتوں کا ندر ہو رہا ہے - مثال کے طور پر بنارس، گورکھپور، کانپور، صوبہ بہار، صوبہ سی پی وغیرہ کے واقعات آنکھ کھول کر دیکھئے کہ کہاں کہاں اہنسا پر عملدرآمد ہورہا ہے -

(۲۴) ہر بھلے مانس اور نیک دل آدمی کی یہ خواہش ہے کہ دنیا میں جرائم اور گناہوں کی کمی ہو کر مجرمین اور گنہگاران کی تعداد کم سے کم بلکہ بالکل نابود ہوجائے اور تمام مذہبی کتابیں اور علماء دین و دھرم - گناہوں اور جرائم سے بچنے کی تلقین اور نصیحت کرتے ہیں - نیز تمام مہذب حکومتیں مجرمین کی اصلاح کی حامی ہیں، اور ان کو قید و بند اور پھانسی وغیرہ کی سزا دیکر نابود کرنے کے لئے لاکھوں روپیہ صرف کررہی ہیں - مگر برخلاف تمام مذہبی کتب اور منشاء علماء دھرم و دین اور مہذب حکومتوں کی روش اور عمل کے آریہ صاحبان گایوں کی (جو کہ بمطابق تناسخ پرمیشر کے مجرمین اور اپنے سابقہ اعمال کی پاداش میں انسانی روحیں اون کے جسم میں اپنی سزا بھگت رہی ہیں) افزائش نسل اور تعداد کی ترقی کی سرتوڑ جائز اور ناجائز کوشش کررہے ہیں یہاں تک کہ اگر کسی گائے کو ذبح کرکے کھالیا جائے تو اس کے لئے لڑنے مرنے کو طیار ہوجاتے ہیں - نیز مہاتما گاندھی جی کی بھی دن رات گایوں کی افزائش نسل کی تلقین اور ہدایت فرماتے رہتے ہیں تو ایسی حالت میں

یا تو یہ عقیدہ تناسخ غلط ہے کہ حیوان بروئے تناسخ اپنے اجسام میں پرمیشر کی مقرر کردہ اور دی ہوئی سزا بھگت رہے ہیں یا ان کی افزائش نسل اور ترقی و توسیع نسل کی کوشش و حمائت ایک بڑی غلطی، اور پرمیشری ناز سے انحراف اور بغاوت ہے۔ بتلائیے دونوں باتوں میں کونسی بات پسند ہے۔ ویدک تعلیم اور علماء ویدک دھرم کی تلقین اور نصیحت کی پابندی اور مسئلہ تناسخ کا اعتقاد یا ترقی نسل گائے کی حمائت اور گاؤکشی کی مخالفت۔

(۲۵) کسی مذہب میں بغاوت اور بدامنی پھیلانے کو اچھا عمل نہیں کہا جاتا۔ تو اس کو مانتے ہوئے ہندوستان کے مختلف مقامات سے آریوں کے جتھے جو ریاست حیدر آباد جا رہے ہیں اور جن کی وجہ سے ریاست میں بدامنی اور ہندو رعایا کو بہکا کر ان کو اپنے فرمان بردار کے خلاف بھڑکانے اور ابھارنے کا فعل کہاں تک مناسب اور مذہب کا کونسا اصول ہے۔ اگر کہا جائے کہ ہم اپنے اصول مذہب یعنی۔ نیوگ۔ تناسخ ایسے بہترین اصول کو وہاں پھیلانا چاہتے ہیں تو کیوں نہ پہلے ہز اگزا لٹڈ نظام صاحب حیدر آباد کو ہی ان اچھوتے قیمتی اصول کی خوبیاں ظاہر کرکے انکو مذہب آریہ قبول کرنے کی دعوت دی جائے تاکہ وہ خود ہی اسکی خوبیوں کے قائل ہو کر خود آریہ بن جائیں اور آریوں کو اس جتھہ بازی اور بدامنی پھیلانے سے نجات مل جائے یا نظام صاحب سے درخواست کی جائے کہ وہ اگر آریہ ہونے سے انکاری ہیں تو فوراً آریہ اور مسلمان علماء کا ایک عظیم الشان اور مطلق فیصلہ کن مناظرہ اور مباحثہ تحریری کرا دیں۔ خواہ اس میں کتنا ہی وقت صرف ہو۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اس کا جو ریزلٹ ہوگا دنیا کے لوگ اس کو دیکھ کر یہ فیصلہ کرلیں گے کہ کونسا مذہب حق پر ہے اور کونسا ناحق پر اور اس قطعی مباحثہ کے اثر سے ہندوستان کے لوگوں کو بھی یکسوئی اختیار کرکے ایک مذہب اور قوم بن جانے کا کافی مواد مل جائیگا اور دنیا کی دو کتابوں وید اور قرآن کا مقابلہ ہو کر انکے حسن و قبح پر کافی روشنی پڑ جائیگی۔ اور علماء جو آجکل سیاسیات میں الجھ کر مذہبی فرائض اور حقوق سے ڈھیل ڈھال کا برتاؤ کر رہے ہیں۔ اپنی اپنی قابلیت کے جوہر میدان میں آکر دکھانے کا موقعہ حاصل کرکے ہندوستان کو اصل گمراہی سے نجات دلائیں گے۔ اور پھر متفقہ طریق پر ہندوستان کو آزادی دلانے میں مددگار ثابت ہونگے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بغیر کسی قطعی فیصلہ کے ہوئے مباحثہ بند نہ کیا جائے۔ کہئے کیا خیال ہے۔

(نوٹ) اس کے بعد ہندوؤں، سکھ، عیسائیوں اور یہودیوں سے بھی ایک عالمگیر مباحثہ ہو کر فیصلہ کیا جانا چاہئے۔ سوائے فریقین کے علماء دوسرے اشخاص کو وہاں جمع ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ ان مباحثوں کی روئداد ہندوستان بلکہ دنیا کی ہر زبان میں شائع کیجائیگی تاکہ دنیا کا ہر شخص اس کو پڑھ کر یا سن کر حق و باطل کا کچھ نہ کچھ فیصلہ کر سکے۔ یہ مباحثہ کم از کم فریقین کے سیاسی اور مذہبی لیڈران کے لئے مفید مطلب ثابت ہوگا۔ اور ہندوستان خصوصاً ریاست حیدر آباد کی ایک شاندار یادگار ہوگا۔ تمام والیان ریاست ہائے بھی اپنا تھوڑا سا وقت صرف کرکے اس روئداد کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس کے بعد تمام صوبوں خصوصاً کانگرسی صوبوں کی حکومتیں بھی روزانہ کے فرقہ وارانہ فسادات اور جھگڑوں سے نجات پا جائیں گی۔ کم از کم مسلمانوں کو تو یہ فائدہ ضرور ہو جائیگا کہ ہندوؤں اور آریوں کے دلوں میں ان سے اور ان کے مذہب سے جو نفرت اور بدگمانی نیز غلط فہمی ہے وہ دور ہو جائیگی۔

راقم:-

محمد عبد المنان قریشی

ایک مسیحی دوست کے نام کھلی چٹھی!

(از بابو اکبر خان صاحب سب پوسٹ ماسٹر اٹرو ریاست کوٹہ)

میرے مہربان دوست!

میں آپ کا نہائت ہی شکر گذار ہوں کہ آپ وقتاً فوقتاً مسیحی رسالے، ٹریکٹ اور کتابیں بھیجتے رہتے ہیں جن سے مجھے خاص طور پر دلچسپی ہے اور نیز میری معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جناب کا مرسلہ ٹریکٹ "وہ نبی" مصنفہ مس ایم بڈلف صاحبہ ملا۔ جس کو میں نے بڑے غور سے پڑھا۔ کیونکہ اس سوال سے "کیا تو وہ نبی ہے" مجھے خاص طور پر دلچسپی ہے۔ اچھا تو اس ٹریکٹ کو لیجئے

وہ نبی از مس ایم بڈلف صاحبہ

۱۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیرے مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دونگا وہ ہی وہ ان سے کہیگا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔

مذکورہ بالا توریت کی آیتوں سے مسیحی علماء یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مثیل موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو بھی چشم ما روشن دل ما شاد۔ کیونکہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہمارے سید و مولا، ہماری آنکھوں کے نور اور دل کے سرور ہیں مگر واقعات اس کے برخلاف ہیں۔ آؤ پہلے یہ دیکھیں کہ خود سید و مولا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ مدعی سست و گواہ چست کی مثال صادق آوے۔

پہلے مدعی کو دعویٰ کرنا چاہئے۔ زاں بعد گواہوں کی تصدیق مثیل موسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کس نے کیا۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا سرور کائنات سرتاج الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ رَسُوْلاً شَاهِدًا كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔ بے شک اے محمد! ہم نے تم کو ایسا ہی شاہد رسول بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ فرعون کی طرف موسیٰ کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اب آئیے عیسیٰ

دیکھیں کہ خود سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

جس طرح یونس نبی تین رات تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہا اسی طرح ابن آدم بھی تین رات تین دن زمین کے پیٹ میں رہے گا۔

جس طرح یونسؑ نبی اسی طرح ابن آدم۔

سبحان اللہ کیسی مماثلت بتلائی۔ دعویٰ تو ہو چکا۔ اب گواہوں کی گواہی کی ضرورت ہے تاکہ دعویٰ ثابت ہو جائے

(۱) سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے اور رسول تھے۔
سرتاج الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول تھے۔
سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حسب اعتقاد مسیحان خدا کے بیٹے اور اکلوتے بیٹے تھے۔

عبد اور بیٹے کا فرق ظاہر ہے

(۲) موسیٰ علیہ السلام نے ترک وطن کر کے ہجرت کی
سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک وطن کر کے ہجرت کی۔
سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہجرت نہ کی۔

(۳) موسیٰ علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی۔
سیدو مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدائشی نبی تھے یا بقول مسیحان تیس سال کی عمر میں تبلیغ شروع کی۔

(۴) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جہاد کئے۔
نبی آخر الزمان محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کئے۔
سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جہاد نہیں کئے۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا کہ تو مارا نہ جائیگا۔
اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ تو مارا نہ جائیگا۔
سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بقول مسیحان کاٹھ پر لٹکا کر مار ڈالا اور ان کی فریاد کی شنوائی نہ ہوئی۔

(۶) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام طبعی موت سے فوت ہوئے۔
سالار انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے
مسیح علیہ السلام بقول مسیحان قتل کئے گئے۔

(۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی ہیں۔
سرور دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت نبی ہیں۔
سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقول مسیحان بے شریعت تھے۔

(۸) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک بتلایا۔
نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک بتلایا
سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بقول مسیحان تین خدا بتلائے باپ، بیٹا، روح القدس۔

(۹) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد بزرگوار انسان تھے اور اللہ کے بندے۔
آفتاب رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بزرگوار انسان تھے اور خدا کے بندے۔
سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بقول مسیحان خود خدا تھا۔

(۱۰) موسیٰ علیہ السلام نے اُس زمانہ اور قوم کی ضرورت کے موافق اپنا کام پورا کیا۔
فخر الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام اللہ تعالیٰ نے حضور کو سپرد کیا اس کو بدرجہ کمال پورا کیا۔
سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بقول مروجہ انجیل اپنا کام ادھورا چھوڑا۔

مماثلت حضرت موسیٰ علیہ السلام و سیدنا و مولانا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بھی متعدد گواہ موجود ہیں مگر مذکورہ بالا دس گواہ کافی ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مثیل موسیٰ علیہ السلام ہرگز ہرگز نہیں ہیں بلکہ مثیل یونس علیہ السلام ہیں۔ (باقی)

زندگی ہمیہ اور مسلمان

(از محمد عبد الرشید صاحب اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ دہلی)

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب پاک محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات کو دنیا میں پیدا کر کے اپنی مخلوق پر کمال احسان فرمایا ہے۔ خالق اکبر نے آنحضرتؐ کو ہر قسم کی انسانی خوبیوں سے مزین فرما دیا۔ تاکہ خلقت کے لئے آپ کی ذات بابرکات ہر لحاظ سے احسن نمونہ قرار پا سکے۔ چنانچہ حضور پرنور نے اپنی ترسیٹھ سالہ زندگی میں ثابت کر دکھایا کہ دنیا میں رہ کر انسان کس قسم کی زندگی بسر کرے کہ فلاح حاصل ہو۔ چونکہ اصحاب کرام نے حقیقی طور پر حضور کے نقش قدم پر چلکر زندگی گذاری۔ اس لئے ان کی زندگی بھی مسلمانوں کیلئے ہر لحاظ سے شمع ہدایت ہے۔ انہیں مقدس ہستیوں کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

اس بات سے ثابت ہوا کہ دنیا میں مسلم کا صحیح طریقہ کار وہی ہونا چاہئے۔ جس پر چل کر ہمارے بزرگوں نے اللہ صاحب کی خوشنودی حاصل کی جسطرح سونا کے لئے پتھر کی کسوٹی ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کی زندگی اعلیٰ سانچے میں ڈھالنے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیارے دوستوں کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ اور یہ وہی دین کی کسوٹی ہے جس کے متعلق ارشاد باری ہوتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ - اور حضور نے فرمایا ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی۔

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی زندگی اللہ صاحب نے ایک باقاعدہ مستقل نظام کے ماتحت بنائی ہے۔ اگر اس نظام کے اندر رہ کر بسر کریگا تو فلاح یافتہ ہوگا۔ ورنہ گمراہ ہو جاویگا۔ آجکل مسلمانوں میں علاوہ اور بہت سی ناموزوں باتوں کے ایک بات اکثر یہ پائی جاتی ہے کہ وہ مغربی تہذیب کے از حد دلدادہ ہوتے جاتے ہیں اور اس چمک دمک میں پھنس کر انتہا درجے پر جا رہے ہیں

مغربیت کی تقلید کر رہے ہیں۔ عرصہ دس پندرہ سال سے تو اکثر مسلمانوں نے اس بات کو نہایت ہی ضروری خیال کر رکھا ہے کہ زندگی بیمہ کرانا ہر ایک فرد بشر کیلئے لازمی ہے۔ کاش ہمارے بھائی پیشتر اسکے کہ زندگی بیمہ کرائیں۔ دیکھ لیں کہ آیا یہ فعل شریعت کی رو سے کیسا ہے اور آیا اس قسم کا فعل ہمارے نبی کریم اور آپ کے پیارے اصحاب کرام یا کسی اور سلف صالح سے بھی ثابت ہے؟ وہ بھی تو دنیا میں رہ چکے ہیں انہوں نے بھی آل اولاد چھوڑی تھی۔ اگر کسی مسلم سے دریافت کیا جاوے تو کہا جاتا ہے کہ بیمہ نہ کرائیں تو کیا کریں آج مرجاویں تو بیوی بچوں کا پیچھے کس طرح گزارہ ہوگا۔ وہ زمانہ اور تھا یہ اور ہے۔ آجکل اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں کم ازکم دو چار ہزار روپیہ تو گذر اوقات کے لئے چھوڑنا چاہئے۔ اس میں قباحت ہی کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

افسوس مسلم بھی دیکھا دیکھی غیر مسلموں کے اپنے لئے وہی طریقہ نجات اور فلاح سمجھتے ہیں جو غیر مسلم تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ کافر اور مومن برابر نہیں ہو سکتے ان میں بعد المشرقین ہے۔ جب یہ بات ہے تو ہم کفار و مشرکین کی کیوں تقلید کریں ہمیں تو صرف وہ راستہ اختیار کرنا چاہئے جو ہادی برحق نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق ہمارے لئے تجویز فرمادیا ہے۔ جب نبی کریم اور آپ کے اصحاب نے زندگی بیمہ نہیں کرائی تھی تو آج چودھویں صدی کے مسلمانوں کو اس بات کی ضرورت کیوں محسوس ہو رہی ہے اس کے کئی ایک وجوہات ہو سکتے ہیں مگر دو سبب نہایت ہی اہم معلوم ہوتے ہیں۔ اول تو ہندوستان کے مسلمان دوسرے غیر مسلموں کی طرح مغربیت کے بے حد شیدائی ہو چکے ہیں۔ دوئم یہ کہ مسلمانوں نے اپنے پیشوا محمد رسول اللہ صلعم کے صحیح اور احسن طریقہ پر چلنا ترک کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان بڑی سرعت سے ضلالت کے گڑھے میں دھنسے جا رہے ہیں۔

پیارے بھائیو! الیس اللّٰہ بکاف عبدہ، یعنی اللہ تعالےٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ اگر کافی ہے اور یقیناً کافی ہے تو پھر خدا کے لئے ذرا سوچو کہ آپ نے کونسا راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللّٰہ رزقھا۔ جب اللہ صاحب نے انسانوں بلکہ ہر جاندار کی روزی کا ذمہ اپنے اوپر لیا ہے۔ حتیٰ کہ پتھر کے اندر بھی کیڑوں کو روزی پہنچاتا ہے تو ہم کیوں اتنی بےصبری سے کام لیں۔ مسلمان کا یہ شیوا نہیں۔ مسلمان تو دنیا میں ہمت و استقلال کا پیکر بن کر آیا ہے کہ اپنے خالق کی رضا کے ساتھ ہر وقت راضی رہے۔ اپنی طرف سے اکل حلال پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال پر جائز طور پر خرچ کرے۔ اللہ کی راہ میں بھی حسب توفیق خرچ کرے اور پھر جو کچھ بچ سکے اپنے بیوی بچوں کی ہنگامی ضروریات کیلئے بچائے۔ بچت حقیقی معنوں میں وہی ہے جو گاڑھے پسینے اور حلال کمائی میں سے ہو نہ کہ بیمہ کی ایک یا چند قسطیں ادا کرنے کے بعد مرجاوے تو اس کے پس ماندگان کو مفت میں دو چار ہزار روپیہ کی رقم مل جاوے۔ جس کے بےجا صرف کرنے میں ان کو ذرا بھی دریغ نہ ہوگا۔ فقط

اہلحدیث | نامہ نگار کا مضمون واعظانہ حیثیت سے ہے استدلالی شکل میں نہیں ہے۔ آپ کو چاہئے تھا کہ پہلے بیمہ کی بابت رائے قائم کرتے کہ مذہبی ہے یا دنیاوی۔ مذہبی کہہ کر مذہبی دلائل پیش کرتے۔ جن سے نفی یا اثبات ہو سکتا۔ دنیاوی کہتے تو حدیث انتم اعلم بامور دنیاکم کے ماتحت اس کو قرار دیکر چھوڑ دیتے۔ نہ آپ نے وہ کیا نہ یہ کیا۔ تاہم آپ کا مضمون محض دلجوئی کے لئے درج کیا گیا ہے ورنہ مفید مطلب نہیں تھا۔

نامہ نگار حضرات | مضمون لکھتے وقت پہلے اپنے مدعا کی تعیین کیا کریں اسکے بعد حسب دعویٰ دلائل پیش کیا کریں

مسدس

(نتیجۂ فکر عبدالقیوم صاحب عاصی۔ لالہ موسیٰ۔ گجرات)

آ ذرا قصۂ ماضی میں سناؤں تجھ کو — عہد پارینہ کی پھر یاد دلاؤں تجھ کو
زخم دل زخم جگر کھول دکھاؤں تجھ کو — تیری روداد کہوں خون رلاؤں تجھ کو
تھی کبھی اوج پہ یہ عزت وشوکت تیری — ساری دنیا میں مسلّم تھی حکومت تیری

ہم میں ہر ایک تھا دنیا سے نرالا جانباز — صاحب عزوشرف اور تھا سب سے ممتاز
سب ہی یکجان تھے نہ تھا کوئی کسی کا غماز — اور دنیا کا موافق تھا ہر اک نغمۂ ساز
اپنے اللہ کی نظر ہم پہ کریمانہ تھی — شان دنیا سے ہی کچھ اپنی جداگانہ تھی

آج پژمردہ نظر آتا ہے بستانِ حدیث — آہ پہلے سے کہاں ہیں وہ فدایانِ حدیث
مرد میدان تھا غازی تھا نگہبانِ حدیث — کیوں جمود آج یہ چھایا ہے۔ جوانانِ حدیث
اب اخوت ہے نہ کچھ وحدت قومی باقی — ہے جو باقی تو فقط ایک یہی ناچاقی

چھوڑ غفلت کو حقیقت کا طلبگار تو بن — اپنے معبود کا دل سے تو پرستار تو بن
عاشقِ احمدِ مختار ہو دیندار تو بن — پھر رضا جوئی حق کے لئے تلوار تو بن
پھر زمانے کی پلٹ آئے وہ شان وشوکت — ہر قدم پر ہو نچھاور ترے دولت عزت

اے خدا مسلمِ خوابیدہ کو فرزانہ بنا — شمع ملت کا ہر اک جان کو پروانہ بنا
ساقیِ کوثر توحید کا مستانہ بنا — سنتِ احمدِ مختار کا دیوانہ بنا

یہ دعا عاصیٔ محزوں کی ہو جائے قبول
حشر میں جا ہو میسر تہِ دامانِ رسول

فتاویٰ

س ۱۶۹} زید باتوں میں شرک و بدعت میں مبتلا رہتا ہے وہ زید قبر کی پوجا کرتا ہے۔ اب اگر یوں کہا جائے زید کو کہ تو مشرک جہنمی ہے تو کیا یہ خلاف ہوگا؟ بعض لوگ معترض ہیں کہ یوں نہ کہنا چاہئے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ زید مشرک ہے اور مشرک کے لئے جہنم ہے

(عبد الحفیظ مئوائمہ ضلع الہ آباد)

ج ۱۶۹} قبر کی پوجا کرنے والا یقیناً مشرک ہے۔ اس کو سمجھانے کے لئے احسن طریق اختیار کرنا چاہئے۔ یہ درست ہے کہ اس کو خطاب کر کے چڑانا اچھا نہیں ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ جو شخص یہ فعل کرے اور اس کا خاتمہ بھی اسی پر ہو وہ مشرک ہے ناقابل معافی ہے۔ واللہ اعلم!

س ۱۷۰} لا الہ الا اللہ کی جو ضرب لگائی جاتی ہے اس کا ثبوت شریعت سے ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۷۰} ذکر کا یہ طریق مسنون نہیں ہے۔ بعض صوفیاء کا طریقہ ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۱} کسی دوست یا عزیز کے لئے کوئی جانور مرغی وغیرہ پالی رہے کہ وہ آئیگا تو ذبح کر کے اس کو کھلائیں گے تو کیا یہ حرام ہے۔ حمائل شریف غزنوی کے حاشیہ میں آیت وما اھل کے ماتحت یہ عبارت لکھی ہے [illegible] مطلب ہے۔ اگر کوئی شخص جان کی تعظیم کے لئے ذبح کرے وہ ذبح حرام ہے اور ذابح مشرک [illegible]

(سائل مذکور)

ج ۱۷۱} [illegible] کے لئے مرغا ذبح کرنا [illegible] آیا ہے کہ آنحضرت [illegible]

س ۱۷۲} [illegible] ایک لڑکی [illegible] دو بیکری [illegible] سے سوت تین [illegible] کے والد کے ساتھ کاروبار [illegible] والد پانچ سال تک والد کی دکان پر اسی سرمایہ سے کام کیا کرتے رہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان [illegible] کیونکر تقسیم ہوگا۔ والد مورث کے مرنے کے وقت کا ترکہ تقسیم ہوگا یا پانچ سال بعد کی آمدنی بھی ترکہ میں شمار ہوگی۔ تین بچوں کی شادی والد کر گیا۔ باقی کی شادی کا خرچ مشترکہ جائداد سے نکلیگا یا خاص ان کے حصے سے؟ (محمد شفیع از سیالکوٹ)

ج ۱۷۲} والد کے بعد جو ترکہ رہا تھا وہی ان دو لڑکوں کے کاروبار کے لئے سرمایہ تھا۔ اس لئے اس کا نفع بھی ترکہ میں داخل ہوگا اور کام کرنے والے دو لڑکوں کو حق الخدمت کے طور پر حسب دستور اجرت ملے گی یا جو کچھ وہ اپنی ضروریات کے لئے لے چکے ہیں وہی ان کا حق ہوگا۔

بالغوں کی شادی پر جتنا خرچ ہوا ہے اسی اندازے سے نابالغوں کی شادی کے لئے خرچ نکالا جائیگا حدیث شریف میں ہے اعدلوا فی اولادکم الحدیث اللہ اعلم! (۶؍ داخل غریب فنڈ)

س ۱۷۳} سرخ کپڑا پہننا عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟ جواب جواز یا عدم جواز کی صورت میں مدلل ہونا چاہئے۔ (عبد اللہ خان از آگرہ)

ج ۱۷۳} سرخ رنگ کے کپڑے پہننے میں اختلاف ہے۔ کسبے کا رنگ بالاتفاق ناجائز ہے۔ دوسرے سرخ میں اختلاف ہے۔ اس مسئلہ کی کسی قدر تفصیل سفر السعادت میں ملتی ہے۔ سائل دیکھ سکتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۴} ایک [illegible] صبح کے وقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور اس وقت میں مقتدی [illegible] آواز سے درود شریف پڑھتے [illegible] بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں [illegible] جاتا ہے یا نہیں؟ (مولوی [illegible] ضلع شاہپور)

ج ۱۷۴} [illegible] کے بعد درمیانی آواز سے ذکر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ہم بعد نماز تکبیروں کی آواز سن کر خیال کرتی تھیں کہ اب نماز ختم ہوئی ہے۔

س ۱۷۵} اگر قبر والے بزرگ سے دعا مانگی جائے کہ میرے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرو۔ کیا وہ ہماری دعا قبر کے نزدیک سنتے ہیں یا نہیں؟

(سائل مذکور)

ج ۱۷۵} اہل قبور زندوں کی آوازیں نہیں سنتے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ وما انت بمسمع من فی القبور تو قبر والوں کو سنا نہیں سکتا

س ۱۷۶} ایک صاحب فرماتے ہیں۔ تیجا۔ جمعرات۔ چالیسواں وغیرہ جائز ہے۔ کیونکہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کے رسالہ جواز میں لکھا ہوا ہے۔ کیا واقعی شاہ صاحب نے یہ مسئلہ کسی رسالہ میں اس طرح لکھا ہوا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۶} مروجہ طریق پر تیجا، چالیسواں وغیرہ کرنا رسوم قبیحہ میں داخل ہے۔ ہمیں معلوم نہیں شاہ رفیع الدین صاحب نے کسی رسالہ میں اس کے متعلق کچھ لکھا ہو۔ اللہ اعلم!

ضروری اطلاع۔ استفتا پوچھنے والے حضرات کو چاہئے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم دو پیسے کا ٹکٹ برائے غریب فنڈ بھیجا کریں۔ ورنہ عدم جواب کی شکایت فضول ہوگی۔ "غریب فنڈ" سے نادار اہل حدیثوں کے نام اخبار اہلحدیث جاری کیا جاتا ہے۔

(مفتی اخبار اہلحدیث)

فتاویٰ نذیریہ۔ از [illegible] اہلحدیث دہلی [illegible]

متفرقات

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کی برکات دینانگر میں | جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے مخلص کارکن

مولوی محمد عمر صاحب ۲۲ مئی سن رواں کو دینانگر پہنچے اور وہاں آپ نے ۱۲ جون تک قیام کیا۔ اسی اثنا میں توحید و سنت پر محلہ محلہ وعظیں ہوتی رہیں۔ سامعین بکثرت شامل ہوتے اور محظوظ ہوتے رہے۔ اسی اثنا میں ۱۱ جون ۳۹ء کو شیعہ کی طرف سے دلدل نکالی گئی جو بڑے اہتمام سے نکالی جایا کرتی تھی۔ مگر اس دفعہ مولوی صاحب موصوف کی پُر اثر تقاریر کے اثر سے دلدل کا مجمع بارونق نہ ہو سکا۔ اہل سنت (حنفی اہل حدیث) افراد نے شمولیت نہیں کی۔ یہ تمام جمعیۃ تبلیغ کی برکتیں ہیں۔ خدا بانیان کو جزا دے اور جمعیۃ کی بنیادیں مستحکم کرے۔ آمین! (راقم:- یکے از شرکاء مجالس)

(نوٹ) احباب اہل حدیث کا فرض ہے کہ ایسے مفید ادارے کی اعانت میں حتی الوسع دریغ نہ کریں اور اس کے ممبر بن کر خود بھی تبلیغی کاموں میں حصہ لیں۔

(خاکسار:- عبد اللہ ثانی ناظم)

رسالہ دینیات | مصنفہ سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی

لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ ضخامت $\frac{22 \times 18}{8}$ سائز کے ۱۴۰ صفحات۔ قیمت ۱۰ر مع محصول ڈاک ۱۲ر ملنے کا پتہ:- دفتر رسالہ ترجمان القرآن۔ ملتان روڈ لاہور

اس رسالہ میں مصنف موصوف نے اسلام اور کفر کی حقیقتوں کا مقابلہ کرکے ایمان کی تعریف اور اس کے اقسام۔ نبوت کی حقیقت۔ نبوت محمدیہ کا ثبوت۔ اور ختم نبوت پر دلائل۔ عبادت کی تعریف اور اقسام (نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ) وغیرہ اسلامی عقائد و اعمال کو عالمانہ اور محققانہ انداز میں بیان کیا ہے۔

ضرورت اخبار اہلحدیث | خاکسار اخبار اہلحدیث کا بے حد شائق ہے۔ مگر بوجہ تنگدست ہونے کے قیمتاً بالکل نہیں خرید سکتا۔ اصحاب خیر میں سے کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام ایک سال کے لئے جاری کرا دیں۔

راقم:- فیض محمد اہل حدیث معرفت امام الدین ولد اسد اللہ شہداد صاحب مرحوم قوم گوندل گو شالی کوہ نہر متصل ڈاکخانہ ضلع جہلم آباد سندھ

اعلان | رنگون میں کسی عطر فروش نے ۸؎ برائے پسران خود مجھے دئیے تھے۔ میری نوٹ بک میں پتہ محفوظ نہیں رہا۔ اس نوٹ کو پڑھ کر مجھے وہ صاحب پتہ دیکر روپے واپس منگالیں۔ (خادم:- حافظ گوہر دین سابق واعظ اہل حدیث کانفرنس موضع ونک ڈاکخانہ جاگووال ضلع گوجرانوالہ)

فیصلہ مرزا بنگالی میں | فیصلہ مرزا بنگالی زبان کے چند نسخے دفتر میں موجود ہیں۔ بنگالی زبان جاننے والے ۶ پائی محصول ڈاک بھیجکر مفت طلب کر لیں۔ (مدیر)

شکایت و معذرت

معذرت۔ شائقین رسائل برکات محمدیہ و تبلیغ اہل حدیث حیران و پریشان ہونگے کہ بہت عرصہ سے رسائل شائع نہیں ہوئے۔ لیکن اس کی دو وجہیں ہیں۔ اول یہ کہ دو ماہ اپریل اور مئی عام طور پر جلسوں کی شمولیت کے سبب سفر میں گزرے۔ اب بتقاضائے عمر بیرسے ضعف کا زمانہ ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ اہلحدیث مورخہ ۳۱ مارچ ۳۹ء میں لکھ دیا تھا کہ برکات محمدیہ کے خریدار نئے سال کے لئے بھی چندہ بھیجدیں۔ اس تحریر کی تعمیل بہت کم لوگوں نے کی۔ اس لئے رسالہ جاری کرنے میں تامل رہا۔

شکایت:- بعض احباب متفرق رسالے مثلاً رسائل ثلاثہ یا البلاغ المبین طلب کرتے وقت تحریر کرتے ہیں کہ قیمت کے ٹکٹ مرسل ہیں۔ لیکن ان کی چالاکی یا سہو کی وجہ سے ٹکٹ لفافہ میں سے برآمد نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کو اگر رسائل مطلوبہ نہ پہنچیں تو وہ سمجھ لیں کہ انکی چالاکی کارگر نہیں ہوئی۔ اور جنہوں نے ٹکٹ بھیجدیئے ہوں وہ ایسا خیال نہ کریں۔ بیماری یا کثرت اشتغال کی وجہ سمجھ لیا کریں۔

حالات حاضرہ:- اب خدا کے فضل سے عنقریب برکات محمدیہ۔ تبلیغ رسالت اور تبلیغ اہل حدیث کے سلسلہ میں رسالہ اہتر خصائل ایمان۔ حدیث الایمان بضع و ستون شعبۃ کی شرح مع تفسیر [illegible] اور امید ہے کہ اس کے ساتھ ایک اور مفید رسالہ ایمان کو ضیا بخشنے [illegible] شائع ہوگا۔ شائقین انتظار کرنے کی بجائے [illegible] لئے اور بھیم تبلیغ اہل حدیث کے لئے [illegible] منی آرڈر ارسال کردیں۔ رسالہ کی کتابت جاری ہے۔ انشاء اللہ طبع ہو جانے پر ان اصحاب کی خدمت میں جن کی قیمت وصول شدہ ہوگی۔ بھیج جائیگا۔ سالانہ خریداروں کو یہ رسالہ ارزاں اور متفرق خریدنے والوں کو گراں پڑیگا۔

۲۔ تفسیر سورہ کہف کی کتابت بھی اوائل ماہ اپریل سے بوجہ مذکورہ بالا بند ہے۔ رسالہ اہتر خصائل ایمان کی کتابت ہو چکنے کے بعد انشاء اللہ تفسیر کی کتابت شروع کردی جائیگی۔

عبدہ:- محمد ابراہیم میر سیالکوٹی - ۲۹؍۶

مقدمہ سے بریت | میرے خلاف زیر دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ چار ماہ کے بعد اے۔ ڈی۔ ام صاحب نے مجھ کو باعزت بری کر دیا الحمد للہ! ملک عبد العزیز از ملتان۔ (مبارک)

اشاعت فنڈ | ڈاکٹر برکت علی صاحب آبادان سے حافظ محمد شریف صاحب سیالکوٹ عہ

اہل حدیث کانفرنس | کے لئے از ڈاکٹر صاحب موصوف ۶ر

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | ڈاکٹر صاحب مذکور ۶ر

یاد رفتگاں | خاکسار کی بھانجی جو نہایت موحدہ خوش اخلاق تھی۔ نوعمری میں ہی پانچ خورد سال بچے چھوڑ کر انتقال کر گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (مولوی محمد ایوب از نیلگری)

ایضاً۔ میرا اکلوتا بیٹا محمد یوسف ۱۰ سال کی عمر میں بعارضہ تپ انتقال کر گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (محمد زکریا سٹیشن ماسٹر رعیہ خاص ضلع سیالکوٹ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھما وارحمھما

قابل توجہ جماعت اہل حدیث کشمیر | خاکسار جملہ اصحاب اہل حدیث ساکنین ریاست کشمیر کی خدمت میں بادب درخواست کرتا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہوسکے ہم کو اپنی جماعتی تنظیم کی طرف توجہ کرنی چاہئے [illegible]

ویل للعالم من شر قد اقترب

حدیث شریف میں اس مقولہ کے الفاظ یوں آئے ہیں

ویل للعرب من شر قد اقترب

عرب میں آئندہ جو فتنے برپا ہونے والے تھے آنحضرت صلعم کو کشفی طور پر دکھائے گئے تھے۔ انہیں کی طرف اشارہ کرکے آپ نے فرمایا کہ عرب کے حال پر افسوس ہے اس کے فتنے قریب آگئے ہیں۔

ہم نے عرب کی بجائے لفظ "عالم" رکھا ہے۔ کیونکہ جس فتنے کا ہمیں اندیشہ ہے وہ عرب سے مخصوص نہیں ہے۔ کیونکہ یہ فتنہ کل عالم یعنی سارے جہان کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا۔ ۱۷ جون سے گرم گرم خبریں آ رہی ہیں کہ جاپان اور برطانیہ کا باہمی تعلق خراب ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی ظاہری صورت یہ بتائی جاتی ہے کہ جاپان نے برطانیہ کے چینی علاقہ پر سخت پابندیاں لگا دی ہیں۔ جن کو برطانیہ گوارا نہیں کرتا۔ یہاں تک خبر آچکی ہے جاپانی کمانڈر نے برطانوی افسروں کو اس سلسلہ میں ملاقات کی اجازت نہیں دی۔ جو دراصل حکومت برطانیہ کی توہین ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ جاپانی کمانڈر کا ایسا کرنا اس کی ذاتی رائے سے نہیں ہوگا۔ بلکہ حکومت جاپان کے ایماء سے ہوگا۔ جاپانی اخبارات نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ جاپان برطانیہ کی گیدڑ بھبکیوں سے مرعوب نہیں ہوگا۔

جاپانی حکومت نے یہ ایماء غالباً اپنے حلیفوں (اٹلی اور جرمنی) کے مشورہ سے کیا ہوگا۔ "اہلحدیث" نے کبھی سیاست دانی کا دعویٰ نہیں کیا۔ تاہم اس کے خیال میں آتا ہے کہ جاپانی پارٹی کو یہ حوصلہ غالباً روس کے رویہ سے ہوا ہے جو اس نے برطانیہ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ ہم نے گذشتہ پرچہ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ یورپ میں امن یا جنگ کا دارومدار روس کی شرکت یا عدم شرکت پر ہے برطانیہ نے جاپان کو تجارتی بائیکاٹ کی دھمکی دی ہے اس کے جواب میں اس نے بھی ایسا ہی کہا ہے اہل سیاست جانتے ہیں کہ ایسی دھمکیاں نتیجہ ہوتی ہیں۔ جن کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو اہل عرب میں مشہور ہے کہ "آخر الحیل السیف" (مشکلات کے سلجھانے کا آخری حیلہ تلوار ہے۔)

خبروں کی نوعیت مگر یہی ہے جو ایک دو دن سے ہے تو شاید اس ہفتے کا اہلحدیث ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک جنگ شروع ہو جائے۔ ہم اہل حکومت برطانیہ کی طرف سے جاپان کو شیخ سعدی مرحوم کے الفاظ میں متنبہ کرتے ہیں ؎

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ
اگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

میڈیکل سکول امرتسر میں مخلوط تعلیم کے متعلق انتظامات

۱۹۳۲ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ میں زنانہ ڈاکٹروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے میڈیکل سکول امرتسر میں مخلوط تعلیم رائج کی جائے۔ دراصل یہ تجربہ کے طور پر شروع کی گئی تھی۔ لیکن طالبات کی طرف سے اس کا بہت زیادہ خیر مقدم کیا گیا۔ چنانچہ شروع میں داخلہ کے لئے ان کی تعداد ۱۰ مقرر کی گئی تھی۔ جسے بعد ازاں ۱۵ تک بڑھا دیا گیا۔ گذشتہ سال آنریبل وزیر تعلیم سکول کے معائنہ کے بعد انتظامات سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ آپ نے حکم صادر فرمایا کہ داخلہ کے لئے طالبات کی تعداد ۲۵ مقرر کر دی جائے یہ امر موجب مسرت ہے کہ اس وقت سکول مذکور میں ۷۹ طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں جن میں سے ۳۹ ہندو۔ ۱۹ مسلمان، ۱۷ سکھ اور ایک عیسائی ہے۔

طالبات کے قیام کو زیادہ آرام دہ بنانے کیلئے حکام انتظامیہ نے ان کے لئے ایک پرائیویٹ ہوسٹل کھول دیا۔ جو کوآپریٹو اصولوں پر چلایا جا رہا ہے۔ ایک یورپین خاتون کی زیر نگرانی پردہ کے متعلق انتظامات کئے گئے ہیں۔ یہ ہوسٹل سپرانٹنڈنٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پر مشتمل ایک کمیٹی کے زیر انتظام [illegible] طریق پر کام کر رہا ہے۔

طالبات کو سہولتیں بہم پہنچانے کے سلسلہ میں ایک اور خصوصیت [illegible] مستحق امیدواروں کو وظیفے دیئے جاتے ہیں اور [illegible] کی فیس معاف کر دی جاتی ہے وظیفے مندرجہ ذیل [illegible] سے حاصل کئے جاتے ہیں

۱۔ کاونٹس آف ڈفرن فنڈ۔
۲۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب
۳۔ سرگنگارام ٹرسٹ سوسائٹی لاہور۔
۴۔ سرمیلکم ہیلی میموریل سرپلس ٹرسٹ فنڈ۔
۵۔ مختلف مقامی جماعتیں۔

(لاہور ۱۵۔ جون ۱۹۳۹ء ۔ محکمہ اطلاعات پنجاب)

اخبار الجمعیۃ سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت

اخبار الجمعیۃ ہندوستان کی ایک بہت بڑی مذہبی جماعت کے ادارے کی آواز ہے۔ اس کا دوبارہ اجرا اور اس کا احیاء اس پر موقوف ہے کہ اس کے پاس کم از کم پانچ ہزار روپیہ ہوں۔ اخبار الجمعیۃ جس جماعت کا آرگن ہے اس جماعت کے افراد اگر اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لائیں تو اس رقم کا چند دن میں جمع ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ مسلمانوں نے جس طرح نازک سے نازک دور میں جمعیۃ علماء کو زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے اس موقع پر بھی وہ اپنی دریا دلی کا ثبوت دیکر مذہبی جماعت کے واحد آرگن کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں گے۔

(فقیر احمد سعید ناظم جمعیۃ علما ہند۔ گلی قاسم جان دہلی)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی مشہور کتاب نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرقی قربہ میں مغربی سیاست۔ بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی [illegible] ان سب کی بنا پر آئندہ امکانات کا صحیح [illegible] قیمت [illegible] ملنے کا پتہ : [illegible]

مرقاۃ القرآن
یعنی عربی کی پہلی کتاب مؤلفہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے۔ انگریزی دعربی زبان سیکھنے کے لئے فاضل مؤلف نے کتاب ہذا چالیس سبقوں میں مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن شریف سے ہی لئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا پڑھنے کے بعد مبتدی قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

کلید مرقاۃ القرآن
یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طالب علم کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۴ر

معلم خوشنویسی۔ فن خوشخطی کے متعلق۔ قیمت ۴ر

مفتاح القرآن
قرآن مجید کی آیات و الفاظ کی تلاش کے لئے بہت وقت ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی تکلیف کے حل کے لئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اس میں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ و رکوع مندرج ہے جو بہت آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید کے عام شائقین، مناظروں اور مبلغوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت ۱۲ع

المرقات فی احکام الصلوٰۃ
نماز کے تمام مسائل و معانی مع ترجمہ تحریر کی گئی ہیں۔ اصل قیمت ۶ر۔ رعائتی ۴ر

کشف الملہم
یعنی مقدمہ صحیح مسلم کا اردو ترجمہ۔ جو اردو خوان ناظرین کے لئے بے حد مفید اور دلچسپ ہے۔ قیمت ۶ر

تحقیق جلیل
ترجمہ اسرار التنزیل۔ مصنفہ امام فخر الدین رازیؒ۔ کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم، توریت زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ مختلف دلائل دے کر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں۔ ہر ہر اعضاء کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔ قیمت ۹ر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ ٹائپ کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ، رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت کرنے کا پتہ:۔

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

تفسیر بالرائے
(مصنفہ ... مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ اردو میں کئی ایک ایسی تفسیریں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں مثلاً "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری، چکڑالوی، مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل ... قیمت ۱۲ر محصول ڈاک ۲ر

منگوانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

رحمۃ للعالمین۔ رسول کریم کی سیرت طیبہ۔ جلد اول ۱ع۔ جلد دوم ۱۲ر۔ جلد سوم ۱۲ر۔

تفسیر واضح البیان
اردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

پہلے کوتو یہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر ... تمام ... کاغذ صفائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت ... جلد ...

پتہ منگانے کا:۔ منیجر دفتر ...

بہار شباب
یہ کتاب دہلی کے شاہی خاندان ... زمان حضرت مسیح الملک ... محمد اجمل خاں صاحب ... ضیاء الابصار کا ترجمہ ہے۔ بازاری کتابیں جو عام مصنف ادھر ادھر کی لایعنی باتیں جوڑ کر بنا لیتے ہیں اس کے سامنے ہیچ ہیں کیونکہ یہ ایک ماہر فن طب کی تصنیف ہے۔ جس میں ان کی مجربات اور طبی اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے صحت ہمیشہ درست، اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ مقوی ادویات کے نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے اور جن کی بدولت تمام ہندوستانی دواخانے ... فروخت کرتا ہے۔ حکیم صاحب ممدوح نے اس کتاب میں ... کر کے دیئے ہیں۔ قیمت ...

... بازار ...

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے ٹوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

مدیر مسئول
ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر
چوک کٹڑہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عنہ
روساو جاگیرداروں سے ۔ ۔ ۔
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔
ششماہی ۔ ۔ ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۔ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۱۔ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۳۰۔ جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں

(از محمد یٰسین صاحب شمشاد محمدی الٰہوی مدرسہ فیض عام مئو اعظم گڈھ)

مدح خواں جس کا ہے اللہ خیر امۃ ہے سدا	تم ہو بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ چار یار
کاکل صدیقؓ سے کیونکر نہ شرمائے ذکاء	آپ ہی پر شمع ایماں جب ہوا پہلے نثار
کیوں نہ ہوں صدیقؓ پر اسلام کے شیدا فدا	امت احمدؐ کی رب نے جسکو دیدی تھی مہار
مست ہیں صہبائے مدحت سے حنادل اللہ	شوق قربانی کو اکب میں ہے دیکھو آشکار

ہم تھے غافل راح مینائے ثنائے چار یار
محفل رنداں میں لاکر رکھ دیا ساغر شرار

فہرست مضامین

انتخاب الاخبار

(ہفتہ ۲۶ - جون ۱۹۳۹ء)

——امرتسر شہر میں ۲۳ جون کو صبح اور ۲۵ جون کی صبح کو بارش ہوئی۔

——بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۸ تا ۲۳ جون شہر امرتسر میں ۱۴۹ بچے پیدا ہوئے اور ۱۵۵ اموات ہوئیں۔

——حسب قواعد بلدیہ موجودہ پریذیڈنٹ صاحب بلدیہ امرتسر کے بعد آئندہ سکھ ممبروں میں سے صدر منتخب ہونا تھا۔ چنانچہ سردار رام سنگھ رام گڑھیا کانگرسی کثرت آراء سے آئندہ ایک سال کے لئے سکھ پریذیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

——حکومت پنجاب نے ایک سال کے لئے قانون تحفظ والیان ریاست کی دفعہ ۴ تا ۷ نافذ کر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے خاص اختیارات تفویض کر دیئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ والیان ریاست کے خلاف کسی قسم کی شورش وغیرہ نہ کی جائے۔

——حیدر آباد دکن میں جماعت خاکساراں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

——ریاست بہاولپور میں جو شورش ہوئی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ نواب صاحب بہاولپور نے تمام گرفتار شدگان کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں برطرف شدہ ملازموں کو معافی مانگنے پر دوبارہ ملازمت پر بحال کر دیا جائیگا۔ جماعت حزب اللہ کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔

——شیعوں کی طرف سے تبرا ایجی ٹیشن بدستور جاری ہے۔

——گورنر پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ شہر لاہور کی حدود میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۸۸ کے ماتحت ارتکاب جرم قابل دست اندازی پولیس ہوگا۔ یہ حکم کسان سول نافرمانی کے سلسلہ میں صادر کیا گیا ہے۔

——گورنر صوبہ اڑیسہ نے قانون ساہوکاران کی منظوری دیدی ہے۔

——سی پی گورنمنٹ نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو خاص اختیارات دیئے ہیں کہ اگر کوئی فرقہ پرست لوگوں کو اشتعال دیتا ہوا پایا جائے تو اس پر فوراً مقدمہ چلایا جائے۔

——ایسٹ انڈیا ریلوے نے لائن کے حادثات کے سدباب کے لئے ایڈیشنل پولیس بھرتی کی ہے۔

——حکومت عدن نے شراب نوشی کی قطعاً ممانعت کر دی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنیوالے کو آٹھ ماہ قید سخت یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

——ترکی اور فرانس کے مابین ایک اہم معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے اسکندرونہ حکومت ترکی کو واپس کر دیا گیا ہے۔

——ماسکو سے ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ روس اور چین کے درمیان تجارتی معاہدہ طے ہوا ہے۔

ناظرین مطلع رہیں

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر

حساب دوستاں

شائع کیا جاتا ہے۔ اس کو ایک بار ضرور ملاحظہ کرلیں

حافظ آباد کے جلسہ مورخہ ۱-۲ جولائی کا داعی میں نہیں ہوں۔ (نذیر احمد از حافظ آباد)

ہم دونوں کے نام لکھے ہیں مگر ہم مدعو نہیں۔

ابوالوفاء - عبداللہ معمار

——جاپانی حکومت نے برطانوی قونصل جنرل مقیم تین سین کے روبرو اپنے مطالبات پیش کر دیئے ہیں مثلاً برطانوی علاقہ کے دہشت انگیزوں اور کمیونسٹوں کو جلد سے جلد جاپان کے حوالے کر دے۔ جاپان کی کرنسی پالیسی سے برطانیہ تعاون کرے۔ برطانوی علاقہ میں جو چینی بنک ہیں جاپانیوں کو ان کی تلاشی لینے کا اختیار ہو۔ جاپانی حکومت کے خلاف تمام سرگرمیاں فوراً بند کر دے وغیرہ وغیرہ۔

——حکومت ترکیہ نے گندم۔ جو اور مکی وغیرہ اجناس کی برآمد بالکل قانوناً ممنوع قرار دیدی ہے۔

مختصر رپورٹ

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ ۱۸۷۴ء سے قائم ہے۔ اس کی سالانہ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۹۳۸ء میں اس کمپنی نے اپنے کام میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا اضافہ کیا ہے۔ کمپنی اپنا کام نہایت دیانت داری، محنت اور جانفشانی سے کر رہی ہے۔ اس کے سرمایہ کا معتدبہ حصہ گورنمنٹ سیکورٹیز کی صورت میں محفوظ ہے۔ سال زیر تبصرہ میں تقریباً چوبیس کروڑ روپیہ کا کاروبار کیا۔ کلیمز کی ادائیگی بھی نہایت معقول طریق پر کی۔ غرضیکہ یہ کمپنی ہر پہلو سے مفید ہے۔ مزید معلومات کے لئے ہیڈ آفس بمبئی یا مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

سردار دولت سنگھ صاحب بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس آفس۔ نیشنل بنک بلڈنگ ہال بازار امرتسر (پنجاب)

تلاش گم شدہ میرا لڑکا بنام حافظ محمد سعید مسجد قدس امرتسر سے بغیر اجازت کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو برائے مہربانی بذریعہ ڈاک مجھے پتہ دے یا اس کو میرے پاس لے آئے۔ کرایہ وغیرہ جو خرچ ہوگا دیدیا جائیگا۔ حلیہ مندرجہ ذیل ہے قد لمبا۔ رنگ گورا۔ پیشانی پر پھوڑے کا نشان۔

نوٹ:- اجنالہ سے تین میل کے فاصلہ پر مغرب کی طرف کمیر پور ہے۔

(مولوی خدا بخش کمیر پور۔ ڈاکخانہ اجنالہ ضلع امرتسر)

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے لئے از مولانا حاجی یونس خان صاحب ملک پور عمر۔

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۵ر

——حکومت اٹلی نے جنرل فرینکو کی تجویز پر سپین میں اسلحہ سازی کا ایک زبردست کارخانہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا انتظام جرمن فرم کے سپرد ہوگا۔

——جنرل فرینکو نے فریق مخالف کے دس لاکھ اشخاص کو اس وقت جیل خانہ میں بند کر رکھا ہے ان میں اکثر بلا مقدمہ محبوس ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۱۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک

یہ تحریک عرصہ سے جاری ہے۔ مگر ہم نے اس پر کبھی خاص توجہ نہ کی۔ حالانکہ اسلامیان ہند میں اس کی وجہ سے ایک حرکت پیدا ہو چکی ہے۔ ہماری خاموشی اس وجہ سے تھی کہ ہم کو بانی تحریک سے یہ معلوم ہوا تھا کہ میرے کتابی خیالات و مقالات اس تحریک سے بالکل الگ ہیں، یہ تحریک صرف فوجی تحریک ہے دگر ہیچ۔ اس لئے ہم نے یہ کہہ کر خاموشی اختیار کر لی کہ یہ تحریک بانی کے کتابی خیالات سے الگ کر کے ایک قسم کی ورزش (کبڈی) ہے دگر ہیچ۔ مگر اب بانی تحریک نے ترقی کر کے اپنے چہرہ سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ اس لئے احباب کرام کے توجہ دلانے سے ہم متوجہ ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ توجہ گذشتہ خاموشی کی تلافی کر دیگی۔ انشاء اللہ

تعارف بانی تحریک خاکساراں ماسٹر عنایت اللہ صاحب کو میں اس وقت سے جانتا ہوں جس وقت سے انہیں کوئی نہ جانتا ہوگا۔ عام ناظرین کے افادہ کے لئے واقعات پیش کرتا ہوں۔

بانی مذکور کے والد منشی عطا محمد مرحوم بٹالہ کے تدگر خاندان سے تھے لڑکپن ہی میں امرت سر آ نے یہاں ہی پڑھے نوکر ہوئے۔ کلرک آف دی کورٹ تک پہنچ کر پنشنر ہوئے۔ منشی صاحب موصوف کو بوجہ بعض خاص مراسم تھے۔ اسی بنا پر ایک دفعہ تشریف لائے فرمایا عنایت اللہ (بانی تحریک خاکساراں) نے ولائت سے "دیوان حسان" طلب کیا (جو امرتسر لاہور وغیرہ میں نہیں ملتا تھا) آپ کے پاس ہو تو مستعار عنایت کیجئے۔ میں نے مراسم کے لحاظ سے یہ درخواست معمولی جان کر کتاب دیدی جو بعد استعمال انہوں نے واپس کر دی۔ ماسٹر عنایت اللہ صاحب ولائت اور مصر میں گئے تھے۔ ولائت اور مصر چونکہ ہندوستان کی نسبت مغرب میں ہیں اور ہندوستان مشرق میں۔ اس لئے آپ نے ان ممالک میں اپنے نام کے ساتھ "مشرقی" کا اضافہ کیا۔ آپ کے والد عقیدہ سر سید احمد خان علیگڈھی مرحوم کے معتقد ہونے کی وجہ سے حدیث کی حجت شرعیہ سے منکر تھے۔ اسی بنا پر آپ نے مرزا صاحب قادیانی کو ایک خط لکھا تھا کہ صرف قرآن شریف سے اپنی مسیحیت موعودہ کا ثبوت مجھے بتائیے۔ جسکے جواب میں مرزا صاحب نے کتاب "شہادۃ القرآن" لکھی۔ بانی تحریک (ماسٹر عنایت اللہ صاحب) بھی پدری اثر سے متاثر ہونے کی وجہ سے حدیث نبوی کو حجت شرعیہ بلکہ تفسیر بھی نہیں مانتے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"حدیث کے شیدائی اس قرآن کی کسی ایک آیت کو صحاح ستہ سے بے نیاز نہیں سمجھتے مگر اس کا اپنا فیصلہ اولم یکفہم اور اکملت لکم دینکم اور فبای حدیث بعدہ یؤمنون اور اس کے ایک شیدائی (حضرت عمرؓ) کا فیصلہ حسبنا کتاب اللہ ہے اس کو لغت کا محتاج سمجھتے ہیں مگر سمجھنے والے اور متن پر تشتت عمل کرنے والے دو سو برس تک اس کو متعلقہ بدون سمجھتے رہے ×× اس کے آگے عامل پہلی کئی متصل قرنوں سے وہی لوگ رہے ہیں جو اعمال خدا اور فطرت کے علم سے فی الجملہ نابلد اور یقینیات سے اکثر متفر رہے ×× وہ (قرآن) آپ صحیح معنوں میں اپنی تفسیر ہے۔ وہ سب انسان کی بنائی ہوئی اور قابل بدل لغات سے مستغنی ہے۔ اس کی اپنی اور ناقابل تغیر لغت خود اسی کے اندر ہے"

(تذکرہ حصہ اردو صفحہ $\frac{۳۶}{۳۷}$)

مجیب اس اقتباس سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں (۱) قرآن مجید اپنی تفسیر اور تفہیم میں کسی حدیث نبوی کا محتاج نہیں۔ (۲) قرآن مجید کسی لغت کا محتاج نہیں ہے۔ (۳) قرآن مجید کی تفسیر خود اسکے اندر ہے۔

نوٹ (قرآن کو کوئی محتاج نہیں کہتا۔ ہاں قرآن سمجھنے کے لئے ہم لغت اور عربی صرف و نحو کے محتاج ہیں) یہ تین اصول ہیں۔ جن پر بانی تحریک خاکسار کی تصنیف اور عقائد کا سارا مدار ہے۔ حدیث کے منکر تو اور لوگ بھی ہوئے ہیں اور آج بھی ہیں۔ مگر قرآن فہمی کے لئے لغت اور محاورات عرب کا انکار آج تک کسی نے نہیں کیا تھا۔ نہ ہو سکتا ہے۔

ناظرین! آپ حیران نہ ہوں۔ مشرقی صاحب اپنے قول پر عمل کرنے میں پس و پیش نہیں کیا کرتے جس کا نمونہ آپ کے الفاظ میں یہ ہے:-

کفی اللہ المؤمنین القتال۔ مومن کیلئے صرف یک عمل کفائت کرتا ہے یعنی سپاہی بن کر لڑتا ہے۔ (قول فیصل مصنفہ آنجناب ص)

اس ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی صاحب کے خیال میں آیت موصوفہ میں القتال فعل کفی کا فاعل ہے۔ اگر کوئی طالب علم سوال کرے کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے القتال تو منصوب ہے اور اللہ مرفوع۔ جیسے آپ کو کوئی مدعی نہیں دیا۔ اس قسم کے سوالات کی [illegible]

تعلیقات پر لفظ ... علماء کا قرآن لغت اور قواعد عربیہ کا محتاج نہیں ۔ ہیں بہت بولو ہم جو چاہیں کریں تم کون ۔

حضرات! ہماری جرأت دیکھئے کہ باوجود بندش کے ہم مشرقی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آیت الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد کے معانی بتانے میں لغت کی پابندی ہونی چاہئے یا نہ اور آیت اِنَّ اللّٰهَ بَرِیۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَرَسُوۡلُهٗ میں رسول پر رفع پڑھنا ضروری ہے یا رفع اور جر دونوں جائز ہیں۔ اور کیا جر پڑھنے کی صورت میں کسی قسم کی غلطی تو لازم نہ آئے گی۔ اگر غلطی کا اقرار ہو تو بتایا جائے کہ کس علم کے ماتحت غلطی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ میں ابراہیم پر رفع پڑھنا جائز ہے یا نہ۔ اگر ہے تو معنی میں کوئی خرابی تو نہیں آئے گی۔ لغت اور علم صرف و نحو تو سب بیکار ٹھیرے۔ کسی اور علم سے غلطی کا ثبوت دیجئے

طلباء مدارس، سکولز اور کوالج ہمارے سوال کو گوش ہوش سے سنیں اور نظر دقیق سے دیکھیں کہ کسی انگریزی کتاب کا اُردو میں ترجمہ یا اُردو کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لئے ڈکشنری اور گرامر کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں۔ اور یہ کہ کسی ترجمے کی صحت کا معیار اس زبان کے محاورات ہیں یا نہیں۔

ناظرین کرام! یہ ہے ان صاحب کا بنیادی پتھر۔ جس پر آئندہ آپ عمارت رفیع قائم کرینگے۔ جس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

(باقی)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
رحمۃ اللعالمین
کی سیرت طیبہ، مستند حالات۔

یہ اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور دیگر مدارس کے نصابات میں داخل ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول [illegible] دوم [illegible] سوم [illegible] منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

مرزا صاحب کا علاج

بذریعہ طاعون

ہماری رائے سے کوئی صاحب متفق ہوں یا نہ ہوں ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ جماعت مرزائیہ مذہبی گفتگو میں کبھی خاموش نہیں ہو سکتی۔ اس میں بڑا کمال یہ ہے کہ جس بات میں مغلوب ہو اسی کو اپنے لئے باعث غلبہ بتاتی ہے۔ خاصکر وہ واقعات جن پر کچھ لمبی مدت گذر گئی ہو ان میں تبدیلی کر دینا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ آج ہم اس کی کچھ تفصیل کرتے ہیں۔

گذشتہ طاعون کے ایام میں مرزا صاحب نے تین پیشگوئیاں شائع کی تھیں۔ ایک قادیان کی حفاظت کے متعلق۔ دوسری اپنے گھر کی حفاظت کے متعلق۔ تیسری عام مریدوں کی حفاظت کے متعلق۔

اخبار الفضل ۱۸۔ جون سنہ رواں میں ان پیشگوئیوں کو مرزا صاحب کی صداقت کا معیار بتایا گیا ہے۔ واہ رے مریدانہ عقیدتمندی! مشہور مقولہ

پیر من خس است اعتقاد من بس است

انہی لوگوں پر صادق آتا ہے۔

قادیان کی حفاظت کے متعلق جو پیشگوئی تھی اس کی تردید تو مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی میں خود ہی کر دی اور الفضل نے بھی تسلیم کر لیا کہ قادیان میں طاعون پڑی تھی۔ (الفضل مذکور ص۳ کالم ۳)

دوسری پیشگوئی جو اپنے گھر کی حفاظت کے متعلق تھی وہ بھی صراحۃً جھوٹی نکلی۔ جسکو الفضل نے بہت بڑی شریف قوم کی طرح چھپا لیا جس نے دربار رسالت میں آیت رجم کو چھپا لیا تھا۔

مرزا صاحب نے صاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ چار دیواری سے مراد چونے اور اینٹوں کی دیواریں نہیں ہیں بلکہ ملتفہ ارادت مراد ہے۔ (کشتی نوح) یعنی میرے مرید جہاں کہیں بھی ہیں وہ میری چاردیواری میں ہیں وہ طاعون سے محفوظ رہینگے۔

تیسری پیشگوئی جو عام مریدوں کے متعلق تھی اسکی تکذیب تو ایسی ہوئی کہ مرزا صاحب کو اعلان کرنا پڑا کہ ہمارے مریدوں میں سے جو طاعون سے مریگا وہ شہید ہوگا۔ چنانچہ خود قادیان میں اخبار البدر کا اڈیٹر محمد افضل طاعون ہی سے مرا۔ محمد یامین ساکن منصوری بھی طاعون سے مرا۔ اسی طرح اور جگہ امرتسر وغیرہ میں ہوا۔ جب مرزائی لوگ بقول مرزا صاحب طاعون سے شہادت پانے لگے تو مرزا صاحب نے قادیانی اخبارات کے ذریعے اپنے مریدوں کو ان کی جنازہ خوانی کے سلسلہ میں ہدایات جاری کیں کہ چارپائی سے دور ہٹ کر دعا کرو۔ (فتاویٰ احمدیہ)

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب کی یہ تینوں پیشگوئیاں حرف غلط کی طرح بالکل غلط ثابت ہوئیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھو رسالہ الہامات مرزا)

کیا مرزا صاحب عام علماء کی طرح تھے؟

(حاشا وکلا)

شیخ عطار مرحوم نے نفس انسانی کے متعلق دو شعر لکھے ہیں جو قابل شنید ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

چوں شتر مرغ شناس این نفس را
نے کشد بار و نے [illegible] بر ہوا
چوں بپر گوئیش گوید اشترم
ور نہی بارش بگوید طائرم

یعنی انسان کا نفس اللہ و شتر مرغ کی طرح ... مگر قواعد کو کوڑنے کے لئے کچھ ... [illegible]

یہ دو شعر مضمون قلادہ رنگ میں جس مطلب کے لئے کہے گئے ہیں اس میں موزوں ہیں جو مثنوی کے علاوہ قادیانی تحریک پر بھی پوری طرح چسپاں ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کو یہاں تک بڑھا کر دکھایا گیا ہے کہ ان کے زمنی منصب کا انکار بھی کفر قرار دیا گیا ہے۔ (انوار خلافت)

اور جب معترضین کی طرف سے مرزا صاحب کے اخلاق فاضلہ پر اعتراض ہوتے ہیں تو جواب میں کہا جاتا ہے کہ آج کل کے علماء بھی تو ایسے ہی ہیں۔ ان کا کیا موقعہ ہے کہ مرزا صاحب پر اعتراض کریں۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ ۹۔ جون کے اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "مصلح اور امور اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے" شائع ہوا تھا جو دراصل مولوی محمد علی صاحب لاہوری احمدی کے جواب میں تھا۔ جنہوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ مرزا صاحب ایک بہت بلند اخلاق کے انسان تھے۔ ان کے جواب میں ہم نے مرزا صاحب کے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھایا تھا کہ آپ اپنے مخالفوں کو حرام زادے، یہودی خصلت اور کتے وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے تھے۔ پھر بطور دفع دخل مقدر کے ہم نے خود ہی لکھ دیا تھا کہ علماء بھی بعض دفعہ ایسے الفاظ ایک دوسرے کے حق میں لکھ دیا کرتے ہیں یہ کوئی سند نہیں ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب مسیحیت اور مہدویت اعلیٰ مرتبے پر فائز ہونے کے مدعی تھے اور ان کے اتباع ان کو اخلاقی حیثیت سے بہت بلند پایہ انسان جانتے ہیں

اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل ۱۵ جون میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بالکل اسی کام کا نمونہ ہے جو دربار رسالت میں ایک شریف قوم نے کیا تھا۔ یعنی الفضل نے ہماری نصف عبارت تو نقل کر دی اور باقی نصف جس میں الفضل کو اصلی جواب دیا گیا تھا حذف کر دی۔ صرف اتنا فقرہ نقل کر دیا کہ

"علماء اسلام نے اگر بد اخلاقی کی ہے تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں"

اس کے آگے نصف حصہ ترک کیا ہے جسے ہم دوبارہ درج کرتے ہیں۔ ہم نے لکھا تھا کہ

"وہ (علماء) مہدویت، مسیحیت اور مجددیت کے مدعی نہیں

مہدویت اور مسیحیت کے مدعی کو تو جواب میں بھی بد اخلاقی سے کام لینا روا نہیں۔"

(اہلحدیث ۹۔ جون ص۵ کالم اول)

پہلے فقرے پر بنا کر کے الفضل نے اس اعتراض کو ٹالنا چاہا ہے لیکن دانا جانتے ہیں کہ یہ سنگین پتھر ہٹ نہیں سکتا۔

اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ کھانے پینے میں بے احتیاطی اور بد پرہیزی کا الزام کسی حکیم یا ڈاکٹر پر لگایا جائے بعدہ اس کے جواب میں عوام کی بد پرہیزی کو بطور نظیر پیش کرے تو ہر عقلمند کی نظر میں اس کا جواب غلط ہوگا۔ ایسا شخص شیخ سعدی مرحوم کا جواب سن رکھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بے علم کا غلطی کرنا ایسا ہے جیسا کوئی نہتا آدمی ڈاکوؤں سے لٹ جائے۔ اور عالم کا غلطی کرنا ایسا ہے جیسا کسی مسلح سپاہی کو راہزن لوٹ لیں۔

فرمان خداوندی هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مقولہ سعدی کی تصدیق کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں مرزا صاحب کی تیز زبانی اور بدکلامی کے جواب میں علماء کی بدکلامی کو نظیراً پیش کرنا مرزا صاحب کی توہین کرنے کے مرادف ہے۔ اس کی مثال یہ ہوئی کہ کوتوال شہر چوری کے الزام میں پھنس جائے اور جواب میں کہے کہ میں نے اگر چوری کی ہے تو کیا تعجب ہے۔ اور لوگ بھی تو کرتے ہیں۔ ناظرین اندازہ کرلیں کہ کوتوال کا یہ جواب صحیح ہوگا؟ ایسا جواب دیتے ہوئے کیا وہ یہ نہیں سمجھتا کہ شہر کے عوام میں اور مجھ میں بہت فرق ہے وہ اگر ایسے بد اطوار نہ ہوتے تو میں کوتوال بن کر کیوں آتا۔ بحیثیت کوتوال ہونے کے میرا فرض ہے کہ میں لوگوں کو بدکرداری سے روکوں نہ کہ خود بھی بدکردار بن جاؤں۔

عذر گناہ بدتر از گناہ | الفضل نے یہ بھی کہا ہے کہ ابتدا علماء اسلام نے کی تھی جس کے جواب میں مرزا صاحب کو بدکلامی کرنی پڑی۔

ہمارے خیال میں یہ عذر گناہ سے بھی بدتر ہے اس کے جواب میں ہم مرزا صاحب کا ایک مشہور شعر پیش کرتے ہیں جو سونے کے اور موتی کی روشنائی سے لکھا جا کر ہر شہر اور ہر قصبہ کے چوکوں میں لٹکائے جانے کے قابل ہے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا پنجابی نبی کس اخلاق کا مالک تھا۔ آپ فرماتے ہیں ؎

ان العدیٰ صاروا خنازیر الفلا
ونساؤھم من دونھن الا کلب

(نجم الہدیٰ)

یعنی ہمارے دشمن جنگلوں کے سور ہیں۔
ان کی بیویاں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

مرزائیو! | مرزا صاحب کے دشمن تو مورد عتاب بنے ہی تھے مگر ان کی بیویوں نے کیا قصور کیا تھا۔ ان کو تو خبر بھی نہ تھی کہ مرزا صاحب کون تھے اور کیا کہتے تھے کیا تم لوگ کسی مخالف کی بیوی کی تصنیف بھی مرزا صاحب سب وشتم سے بھری ہوئی دکھا سکتے ہو۔ واللہ! ایسے بااخلاق شخص کے حق میں یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

اہل حدیث کانفرنس کے استحکام کے متعلق

میں جناب ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب کا مؤید ہوں

عرصہ سے میرا خیال تھا کہ میں اہل حدیث کانفرنس کے استحکام کے متعلق کچھ عرض کروں مگر بوجہ سستی ٹلتا رہا۔ "اہلحدیث" ۲ جون ۱۹۳۶ء کے دیکھنے سے ملک صاحب کا مضمون نظر سے گذرا جس میں ملک صاحب نے استحکام کی دس صورتیں پیش کی ہیں جو نہایت مفید ہیں۔ میرے خیال میں یہی دس صورتیں کانفرنس کے استحکام کے لئے کافی ہیں۔ زیادہ تجاویز پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے تو صرف قدم اٹھانے کی ہے۔ میں اپنے تمام اہل حدیث بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ تمام تن من دھن سے اسکو محکم بناویں۔ اس کے ممبر بنیں۔ چندہ ۴ر فی سال کوئی چیز نہیں ہے۔ بزرگوں کو چاہئے کہ جلد اپنا دورہ وفد کی صورت میں شروع کر دیں۔ مضمون نویسی میں نہ رہیں۔ واضح ہے مضمون نویسی کافی ہو چکی ہے۔ جو کام عملی قدم

اٹھانے سے ہوگا وہ مضمون نویسی سے نہیں چلیگا۔ بالآخر میں اطلاعاً عرض کرتا ہوں کہ ملک صاحب کی طرح میرے دل میں بھی تڑپ ہے۔ اس لئے میں اور ہماری انجمن اپنے بھائیوں کے ساتھ ہیں جو خدمت ہو کرنے کو تیار ہیں۔ صرف بزرگزیدہ ہستیوں کے حکم کا انتظار ہے۔ میرے دوسرے برادران بھی بذریعہ اخبار جلد از جلد اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ والسلام خیر ختام۔ (محمد یعقوب ناظم انجمن اہلحدیث بھامڑی ضلع گورداسپور)

بریلوی مشن

کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۲۔ جون ۱۹۳۹ء

ناظرین اہلحدیث آگاہ ہونگے کہ اس نام کا ایک رسالہ جالندھر سے شائع ہوا ہے۔ جس کے شائع کنندہ ایک ڈاکٹر صاحب ہیں۔ رسالہ مذکور میں چند مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ جن میں ایک مسئلہ (وسیلہ) کے متعلق ہم مختصر تبصرہ کر چکے ہیں۔ اور مجیب کے جواب کے سقم تحریر کر چکے ہیں۔ مجیب نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ انبیاء اولیاء سے مدد مانگنا جائز ہے یا نہیں۔ آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ پیش کی ہے خدا جزائے خیر دے حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کو جنہوں نے آیت مذکورہ کا صحیح مفہوم تحریر کر کے ہمیں تحقیقی جواب سے ایک حد تک سبکدوش کر دیا۔ مولانا نے جو آیت کا مطلب بیان کیا ہے۔ قرآن مجید کی دوسری آیت اس کی موید موجود ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ ایہم اقرب ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ	اے پیغمبر (علیہ السلام) ان سے کہہ دو کہ تم جن کو اللہ کے سوا (مشکل کشا فریاد رس) خیال کرتے ہو ان کو پکارو۔ وہ تمہاری تکالیف کا حل نہیں کر سکتے اور نہ تم سے (مصائب کو) پھیر سکتے ہیں۔ وہ لوگ تو خود پکاریں کرتے اور اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے
ان عذاب ربک کان محذورا	ہیں کہ (دیکھیں) کس کو قرب حاصل ہوتا ہے۔ خدا کی رحمت کے

امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک خدا کا عذاب ڈرنے کے قابل ہے۔

ناظرین با انصاف غور کریں۔ کیسی صفائی سے خدا تعالیٰ نے وسیلہ کے معنی بیان کر دئیے ہیں کہ جن کو تم پکارتے ہو یعنی جن کو وسیلہ بناتے ہو وہ تو خود وسیلہ قرب الٰہی کے متلاشی ہیں وہ تمہاری مشکلات کو کس طرح حل کر سکیں گے۔

اس کے بعد مجیب نے ایک اور آیت پیش کی ہے لکھتے ہیں :-

وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ	یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں شفا دیتا ہوں اور مادر زاد اندھے

اور سفید داغ والے کو اور مُردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

اس کے بعد نتیجہ نکالتے ہیں :-

دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی دی ہوئی قدرت سے کتنے لوگوں کی مرادیں پوری کی ہونگی۔ (فیوض صـ)

ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ ہمسایہ اقوام (عیسائی سناتنی) کے عقائد سے ایسے متاثر ہو گئے ہیں کہ ہر ایک عقیدہ کو جو ان میں موجود ہے کسی نہ کسی طرح اپنے مذہب میں

ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس جد و جہد میں اپنے اصول بھی بھول جاتے ہیں ہمارے مخاطب یقیناً حنفیت کے مدعی ہیں۔ اس لئے ان کے لئے لازم ہے کہ فقہاء حنفیہ کے اصول کو ملحوظ رکھیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ غلط رائے کو صحیح کرنے کے لئے اصول حنفیہ کو بھی ترک کر دیتے ہیں۔ پس سنئے! علماء اصول کا مسلم اصول ہے کہ :-

الخارج من القیاس لا یقاس علیہ	خلاف عقل پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

اب آیت پیش کردہ پر غور کیجئے کہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بحیثیت رسول بحکم خدا قوم کو اپنی رسالت کی تصدیق کے لئے چند معجزات دکھائے اور بار بار وضاحت کی کہ

میں کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں مادر زاد اندھے کو صحیح کرتا ہوں۔ مُردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ مگر یہ سب کچھ میرے بس میں نہیں اللہ کے اذن سے سب کچھ ہوتا ہے۔

پھر دو مرتبہ یہ بھی کہا :-

جئتکم بایۃ من ربکم

کہ یہ نشانیاں تمہارے رب کی طرف سے لے کر آیا ہوں؛

جس کا صاف اور کھلا مطلب یہ ہے کہ جانور کی شکل تو میں بناتا ہوں مگر اس میں زندگی کا آنا اللہ کی طرف سے ہے۔ اور بس۔

تفسیر خازن میں باذن اللہ کے ماتحت لکھا ہے :-

معناہ بتکوین اللہ وتخلیقہ والمعنی انی اعمل ہذا التصویر انا فاما خلق الحیاۃ فیہ فہو من اللہ تعالیٰ علی سبیل اظہار المعجزۃ علی ید عیسیٰ علیہ السلام (خازن صـ ۲۳ ج ۱)

اس ساری تفصیل سے یہ صاف واضح ہو گیا کہ یہ تمام امور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہیں۔ اور معجزہ وہ ایک ایسا امر ہے هی امر یظہر خارق العادۃ ... [illegible]

علی یتعذر فی الحق عند تحدی المنکرین علی وجه یعجز المنکرین عن الاتیان بمثله (شرح عقائد)	(دلیِ نبوت کے) ہاتھ پر منکرین کی تحدی کے وقت ظاہر ہو اور ایسے طریق پر ہو کہ منکرین کو (مقابلہ میں) اس جیسی چیز پیش کرنے سے عاجز کر دے۔

اور سنئے! معجزہ کے لئے سات شرطیں ہیں۔ سب سے پہلی شرط یہ ہے:۔

فالشرائط سبع کونه فعله تعالی او ترکه لانه المصدق لرسوله (حاشیہ شرح عقائد)	کہ وہ امر اللہ تعالیٰ کا کام ہو۔ کیونکہ وہی اپنے رسول کا (بذریعہ اظہار معجزہ) مصدق ہے۔

اس سے صاف طور پر ثابت ہوگیا کہ معجزہ میں نبی کو کسی قسم کا دخل نہیں ہوتا وہ صرف اللہ ہی کا کام ہوتا ہے جب وہ چاہے نبی کے ہاتھ اس چیز کا اظہار کر دے۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا کی دی ہوئی قدرت سے کتنی مرادیں پوری کی ہونگی قطعاً غلط اور بے معنی امر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پہ خدا نے جس کو چاہا اچھا کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کا نشان دکھایا۔ اور بس!

بریلوی دوستو! مسلمانوں کے حال پہ رحم کھاؤ اور عیسائی مشن کو موقع نہ دو کہ وہ تمہارے اقوال پیش کرکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کا ثبوت دیں قرآن مجید تو الوہیت مسیح علیہ السلام کے ابطال کیلئے آیا تھا مگر تم لوگ خواہ مخواہ عیسائیت کی بنیادیں محکم کر رہے ہو اور مزے کی بات ہے کہ اپنے خیالات کو سنی مذہب کا مجموعہ کہہ کر کے مذہب اسلام کے مخالفین کو ہنسی کا موقع دیتے ہو۔ سچ ہے۔ ؎

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

اسی عنوان میں مجیب صاحب نے ایک اور دلیل دی ہے جو پہلی سے زیادہ عجیب ہے ناظرین کی آگاہی کے لئے ہم ان کے پورے الفاظ نقل کئے دیتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو [illegible] اور [illegible]

دور دراز پیش آتی ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے عطائی علم سے معلوم تھا کہ میرے درباریوں میں ایسے نفوس قدسیہ بھی موجود ہیں کہ جن میں ملکہ بلقیس کے عرش عظیم (بڑے بھاری تخت) کے اٹھالینے کی اور پلک مارنے سے پہلے دو ماہ کی مسافت سے میرے پاس لے آنے کی قوت خداداد بھی حاصل ہے۔

قَالَ یٰاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَ اِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ۰ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ (سورہ نمل رکوع ۳)	حضرت سلیمان نے کہا کہ اے درباریو کون ہے تم میں سے جو میرے پاس بلقیس کا تخت لائے پہلے اس سے کہ وہ مسلمان ہو کر میرے پاس آئے ایک عفریت (طاقتور) جن نے جنوں میں سے کہا کہ میں لے آؤنگا تمہارے پاس اس کو پہلے اس کے آپ مجلس عدالت سے فارغ ہو کر اٹھو۔ اور میں اس کے لانے پر قادر ہوں اور امانتدار ہوں (حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس سے جلد منگوانا چاہتا ہوں) اور پھر اس شخص نے کہا جس کے پاس کتاب توریت کا علم تھا میں اس تخت کو آپکے پاس

لاتا ہوں آپکی آنکھ جھپکنے سے پہلے (حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس نے کہا کہ آسمان کی طرف دیکھو اتنے عرصے میں تخت لاکھڑا کیا) پس جب سلیمان علیہ السلام نے تخت کو اپنے پاس دھرا پایا فرمایا یہ میرے رب کا فضل ہے۔

دیکھئے یہ حاجت کس قدر تھی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے صحابی ولی اللہ سے طلب کی سلیمان علیہ السلام نے کہا لاؤ۔ انہوں نے کہا میں لاتا ہوں [illegible]

[illegible] (بر[illegible] لکھا ہے یہ وغیرہ من العارفین [illegible])

سبحان اللہ! یہاں مفتی صاحب نے عجیب فتویٰ دیا اور اپنے زعم میں یہ بھی فیصلہ کر دیا کہ نبی (سلیمان علیہ السلام) نے اپنے صحابی ولی اللہ سے حاجت طلبی غیر اللہ استمداد کے نشہ میں ایسے مدہوش ہوئے کہ نبی اور ولی کی باہمی نسبت اور شان بھی بھول گئے۔

ولی سے استمداد کا ثبوت تو مل گیا مگر نبی کی توہین کا خیال تک نہیں آیا۔

سچ بات یہ ہے کہ یہ لوگ (بریلوی حنفی) حفظ مراتب کی طرف قطعاً خیال نہیں کرتے اور ہمیں تو ان پر افسوس بھی کم ہوتا ہے۔ کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شان کو نہیں سمجھا وہ اگر نبی کی شان نہ سمجھیں تو کیا تعجب۔ مگر بزرگوں کا یہ قول یاد رکھیں اور خوب حفظ کرلیں۔ ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

آیت کا صحیح مطلب آیت کا صاف مطلب ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے ماتحتوں کو حکماً فرمایا کہ کون ہے جو بلقیس کے تخت کو ان کے آنے سے پہلے میرے پاس لے آئے۔ پہلے ایک جن تعمیل ارشاد کیلئے پیش ہوا۔ اس نے کہا کہ میں کچہری برخاست ہونے سے قبل لا سکتا ہوں اور میں طاقت ور امانت دار ہوں۔ اس نے اپنی طاقت کا اظہار کیا تھا۔ مجلس میں سے ایک اللہ کا بندہ بولا کہ میں ایک لمحہ کے اندر لا سکتا ہوں۔ (کیونکہ اس کے پاس کتابی علم تھا) جب وہ تخت سامنے آگیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا:۔

هذا من فضل ربی

یہ میرے رب کا فضل ہے کہ میرے فرمانبردار میری اطاعت کی وجہ سے ایسے ایسے باکمال ہیں کہ ان کی دعا خدا منظور کر لیتا ہے۔

یہ بھی وہ حقیقت حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ کیونکہ اولیاء کی کرامت بھی اس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس کی تابعداری سے اس ولی کے [illegible] ہوتا ہے اور جب یہ معجزہ ہوا تو یہ فعل بھی خدا تعالیٰ کا [illegible] جس میں بحیثیت فاعل اس ولی کو دخل نہیں [illegible]

بہرائچ کے عرس سالار غازی میں کیا دیکھا؟

(از محمد ابو الخیر صاحب رحمانی پرتاب گڈھی مقیم مئو ائمہ ضلع الہ آباد)

یوں تو بہرائچ کا عرس سالانہ ہوا ہی کرتا ہے۔ مگر اس سال ہمارے محلہ کا ایک نوجوان بھی شریک ہوا۔ میں اس سے ملا۔ میں نے اس کو سمجھایا کہ ان ناجائز میلوں اور عرسوں میں شرکت کرنی سخت گناہ ہے۔ چنانچہ اس نے اقرار کیا کہ آیندہ سے انشاء اللہ میں پرہیز کرونگا۔ میں نے کہا کہ اچھا وہاں دیکھا کیا۔ اس کو ذرا بتا دو۔ چنانچہ جو کچھ اس نے بتایا اس کو ناظرین اہلحدیث تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا۔

وہاں پر میں نے تمام وہ چیزیں دیکھیں جو کہ عام طور پر مشہور ہیں کہ قبروں پر ہوا کرتی ہیں۔ مرد و عورت کا اجتماع عظیم تھا۔ میں نے ایک شخص سے کہا کہ اس طرح مرد و عورت کا جمع ہونا، ایک دوسرے کے جسم سے دھکا کھانا، یقیناً بدمعاشی اور بدکاری ہوتی ہوگی۔ اس نے کہا کہ بھائی یہ تو وہ دربار ہے کہ اگر کسی نے دوسری کی عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لیا اسی وقت تباہ و برباد ہو جائے، صحیح و سالم بچ کر جا نہیں سکتا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو ایک عورت کی چٹکی لی مگر کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس نے کہا کہ عمر بھر میں کوئی تکلیف ضرور پہنچیگی۔

ایک جگہ پہنچا وہاں کچھ پانی نظر آیا۔ جس کے متعلق لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ نہ معلوم کہاں سے آتا ہے۔ میں نے اس کی اصلیت تلاش کرنی شروع کی تو آخر میں جا کر دیکھا کہ ایک نل سے پانی آرہا تھا۔ دوسری جگہ پہنچا تو ایک جگہ پانی جمع ہو رہا تھا۔ اس میں کوڑھی۔ اپاہج غسل کر رہے تھے اور یہ آواز لگا رہے تھے کہ غازی جلد اچھا کر۔ اس میں سے ایک شخص نکل کر بھاگا اور کہہ رہا تھا کہ میں بدل گیا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا ہو گیا۔ جواب ملا یعنی اچھا ہو گیا۔ ایک جگہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہ مسجد ہے۔ اس میں گیا تو ایک قرآن شریف رکھا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ غازی صاحب کا قرآن شریف ہے۔ اسی میں آکر وہ پڑھا کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ تو مدفون ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ تم کیسی باتیں کرتے ہو۔

ہندو مسلم دونوں موجود تھے اور ہر قسم کی خرافات ہو رہی تھی۔ نذر و نیاز کی دھوم تھی۔ دور دراز سے لوگ آآکر مٹھائیاں تقسیم کر رہے تھے۔ خوشی میں میری مراد پوری ہو گئی۔ میں ایک جگہ سامان رکھ رہا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ بھائی چھوڑ کر چلے جاؤ۔ یہاں کون چھو سکتا ہے، جانتے نہیں یہ کون دربار ہے؟ آہ! مکہ مدینہ میں چوری ہو سکتی ہے مگر یہاں نہیں۔ اس کے بعد واپس چلا آیا۔ دل گھبرایا افسوس ان کو مسلمان کہا جائے یا کیا کہا جائے۔

اہلحدیث عرسوں اور دیگر مجالس غیر مشروعہ کا جاری رہنا اہل توحید (جماعت اہل حدیث اور دیوبندی حنفی حضرات) کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ اہل توحید اگر متفق ہو کر اسی کو اپنا نصب العین بنالیں تو میں خدا کی مدد پر بھروسہ رکھ کر کہہ سکتا ہوں کہ تھوڑی مدت میں اس قسم کی خرابیاں ہندوستان سے دور ہو سکتی ہیں۔ ان حضرات کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ خدا کے نزدیک ان خرابیوں کے متعلق جواب دہ ہونگے۔ اس لئے سب کو اس امر کی تردید پر توجہ کرنی چاہئے۔ یعنی ایسے عرسوں پر پہنچکر مسلمانوں کو ان ناگفتہ بہ خرابیوں سے واقف کرایا جائے۔ کیونکہ انبیاء کرام کا مقدم کام ہی یہی تھا کہ شرک کو دنیا سے پاک کریں۔ یہ قبور اور قبر پرستی جس قدر مسلمانوں میں رائج ہے توحید و سنت کے صریح خلاف ہے۔ چنانچہ مولوی خرم علی صاحب مرحوم فرما گئے ہیں ؎

زور والا ہے تو بت خانہ اجاڑ

مسجدیں مضبوط کر مثل پہاڑ

چھت اور گنبد کو قبروں سے اکھاڑ

تعزیے قندیل کو لاتوں سے پھاڑ

دین احمد میں یہ بے شک خار ہے

پس اہل توحید سے ہماری پرزور اپیل ہے کہ وہ قبر پرستی اور تعزیہ پرستی وغیرہ کی بیخکنی پر کمربستہ ہو جائیں۔ اس سے دین اسلام کو مروج قائم ہونے کے علاوہ ملک میں بھی امن امان قائم ہو سکتا ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ دفتر "اہلحدیث" سے اس قسم کی بدعات کو روکنے کے لئے ایک اشتہار موسومہ عرس نامہ منظوم شائع ہوا تھا جو ملک کے مختلف حصوں میں بکثرت تقسیم ہو چکا ہے اور ابھی تھوڑی تعداد میں موجود ہے۔ لہذا شائقین توحید و سنت بقدر ضرورت منگوا کر تقسیم کریں۔ دفتر ہذا اپنی بساط کے مطابق اس خدمت کے لئے حاضر ہے مگر اہل توحید کو بھی اس نیک کام میں تعاون کرنا چاہئے جس کی دو صورتیں ہیں۔ اول۔ حتی الامکان مالی امداد سے دریغ نہ فرمائیں۔ دوم۔ بوقت ضرورت اشتہارات منگوا کر تقسیم کر دیا کریں۔

امید ہے کہ دردمند اصحاب جو اشاعت توحید و سنت کے شائق ہیں ہماری اس گذارش پر دل سے متوجہ ہونگے۔

عرس نامہ منظوم طلب کرنے کے لئے علاوہ محصول ڈاک کے کچھ نہ کچھ اشاعت فنڈ کے لئے بھی آنا چاہئے تاکہ شعبہ اشاعت فنڈ مضبوط ہو جائے اور اس قسم کا لٹریچر بہ تعداد کثیر مفت شائع کرتا رہے۔

قابل توجہ اہل قلم حضرات

معزز ناظرین! خاکسار جس چیز کی طرف اہل قلم حضرات کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہے وہ اہل قلم کی تحریری کوتاہی ہے جو قابل افسوس اور لائق اصلاح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے لے کر ائمہ حدیث رحمہم اللہ تک یہ دستور چلا آیا ہے کہ جب کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک اسم ذکر کرتے یا تحریر میں لاتے تو لفظ صلوٰۃ اور سلام کو ضرور ادا کرتے خواہ تقریر ہو یا تحریر خواہ اسم مبارک کتنی دفعہ کیوں آئے۔ جس کی شہادت ان کی چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی سے معمولی تحریر میں موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کا یہ فعل محض افراط محبت سے ہی نہ تھا بلکہ [illegible] تعمیل فرمان بھی ملحوظ تھی۔ [illegible] جو بحث کی محتاج نہیں اس لئے [illegible] کی حاجت نہیں۔

اس پر بس نہیں بلکہ اکثر علماء رضی اللہ عنہم اور ائمہ رحمہم اللہ کے تعظیمی القاب کبھی نہ چھوڑتے تھے اور ان کے آداب بجا لانے میں کبھی بخل سے کام نہ لیتے بڑے تعجب کی بات ہے کہ آج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بڑے بلند بانگ دعادی کئے جاتے ہیں اور اس میدان میں بڑی مسابقت ہو رہی ہے اور ائمہ رحمہم اللہ کی عقیدت پرجوش و خروش کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن محبت و عقیدت کی حالت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی درود سے خالی رکھا جاتا ہے اوروں کا تو پھر شمار ہی کیا۔ کسی زمانہ میں تو اس کا ارتکاب عوام اور جہلاء میں تھا لیکن آج اس کا اثر معتمد اہل قلم حضرات کی تحریروں میں نمودار ہو رہا ہے پہلے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعظیمی لقب کو چھوڑا گیا اور بجائے رضی اللہ عنہ کے رضؓ اور ائمہ کے نام کے بعد رحؒ پر کفایت کی گئی جو ترمیم کی صورت میں ناپسند تھی۔ پھر اسی پر بس نہ ہوئی بلکہ جس طرح مکروہات رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوا کرتی ہیں اس نے بھی ترقی کی اور بجائے صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ صلعم جیسا مہمل لفظ لکھ کر جان چھڑائی جانے لگی۔ اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ صرف لفظ صؐ ہی پر کفایت کرکے ابخل الناس[1] ہونے کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں تو جس طرح کہ بسم اللہ کو ۷۸۶ میں تبدیل و تحریف کیا گیا۔ ٹھیک اسی طرح صلی اللہ علیہ وسلم کو صلعم یا صرف صؐ میں تبدیل و تحریف کر دیا گیا نہ معلوم کونسی لغت ایجاد ہوئی ہے کہ جس میں ۷۸۶ کا معنے بسم اللہ لکھا ہو اور لفظ صؐ یا صلعم کا معنے صلے اللہ علیہ وسلم لکھا ہو۔ عوام تو عوام علماء کرام خصوصاً علماء اہل حدیث زیادہ قابل توجہ ہیں کہ جن کے سلسلہ اسلاف کی یہ حالت ہے کہ اگر ایک سطر میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک چند دفعہ آگیا تو بغیر صلوٰۃ اور سلام کے ذکر نہیں کیا۔ صحیح حدیث رحمہم اللہ کی تصانیف موجود ہیں۔ باوجود ضخیم جلدیں تصنیف کرنے کے اس چیز میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ حالانکہ تمام کتابت کا مدار صرف دستی تھا۔ یہ تھی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ چھوٹی سی تصنیف شرح نخبہ کو دیکھ لیجئے۔ کس طرح قلم صلوٰۃ اور سلام کے لئے وقف ہے اور کیسی لذت محسوس ہوتی ہے اور شیفتگی اور محبت کا دریا کس قدر موجزن نظر آتا ہے۔

یہ چیز معمولی نہیں بلکہ بہت بڑی غلطی ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اگر اس معاملہ میں اسی طرح غفلت جاری رہی اور کاغذ اور سیاہی کی بچت نکالی گئی اور صلوٰۃ وسلام کو ایک زائد اور ناقابل اعتنا سمجھ لیا گیا تو اس کا انجام کیا ہوگا۔ کیا پھر آئندہ کتب حدیث اور دیگر تصنیفات اس مبارک وظیفہ سے خالی نظر آئیں گی اور پھر یہی طریقہ تقریر میں جاری ہوگا۔ اگر ان حضرات کے خیال میں صلوٰۃ اور سلام کا ذکر اسم مبارک کے ساتھ کوئی ضروری نہیں تو پھر خالی اسم مبارک بلکہ صرف لفظ میم ہی بطور علامت کافی ہے۔ اور اگر ایسا نہیں تو پھر لفظ صلعم جیسے مہمل عجیب غریب کے لکھنے کا کیا فائدہ سب سے زیادہ افسوس مجھے اس وقت ہوا جبکہ میں نے یہی طریقہ رسالہ جمع القرآن والحدیث اور رسائل جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث میں آیا۔ اہل قلم حضرات ان امور کا خاص لحاظ رکھا کریں۔ اور اس چیز کو یاد رکھیں من سن سنۃ حسنۃ فی الاسلام فلہ اجرہا واجر من عمل بہا ومن سن سنۃ سیئۃ فی الاسلام فعلیہ وزرہ ووزر من عمل بہا الخ۔ واللہ الموفق!

(خاکسار ابو البیان عبد اللہ (مولوی فاضل) از خانپور ملکیریاں)

[1] ابخل الناس اس شخص کو کہا گیا ہے جو اسم گرامی سن کر درود نہ پڑھے۔ لکھنے والے یا ملنے والے کی بابت آپ نے کوئی خاص پیش بینی کی ہے تلاش کیجئے مل جائے تو پیش کیجئے ورنہ ظلم ان جھل ہے۔ (اہلحدیث)

ایک دوست کے نام کھلی چٹھی

(از قلم بابو اکبر خان صاحب سب پوسٹماسٹر اٹرو ریاست کوٹہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سابقہ پرچہ میں اس مضمون کی پہلی قسط شائع ہو چکی ہے۔ جس میں مضمون نگار صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت کیا ہے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آج مماثلت کا باقی ثبوت خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے سنئے۔ (مدیر)

آپ فرماتے ہیں:-

(۱) میں حکم نہیں لگاتا حکم لگانے والا ایک تو ہے یعنی موسیٰ + مماثلت کہاں رہی، مخالفت ظاہر ہے۔

(۲) مجھ سے جو آگے آئے وہ سب چور اور بٹ مار تھے مماثلت کہاں رہی، کیسی سخت مخالفت بنتی ہے۔

(۳) قبل اسکے کہ ابراہیم ہو میں ہوں۔

دیکھئے کس طرح ابراہیم علیہ السلام اور ان کے سلسلہ پر بشمول موسیٰ علیہ السلام اپنی فوقیت جتلائی مماثلت کہاں رہی۔

میرا خیال ہے کہ مذکورہ بالا تین گواہوں کی گواہیاں آپ کے سمجھنے کے واسطے کافی ہونگی۔ اب جبکہ واقعات اس طرح پر ہیں تو مسیحی علماء کے جوڑ توڑ کیا معنے رکھتے ہیں۔ اور اس قسم کی بے معنی تشریحوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء علیہ السلام خود اپنے کلام کی تفسیر نہ کر سکے بلکہ علماء مسیح پر یہ کام چھوڑ گئے۔ میرے دوست یہ بات نہیں۔ بات یہ ہے کہ خدا اپنا کلام انبیاء علیہ السلام کے منہ میں ڈالتا ہے۔ (یوحنا $\frac{12}{49-50}$ استثنا $\frac{18}{18}$) تو وہ اپنے کلام کو ناکمل کیسے چھوڑتا۔

میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تیرے مانند ایک نبی برپا کرونگا۔ (استثنا $\frac{18}{18-19}$)

اس کلام کی مزید تشریح استثنا $\frac{33}{2}$ میں کی گئی:-

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا

فاران ہی کے پہاڑ سے اُن پر جلوہ گر ہوا اور وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اُس کے ہاتھ میں آتشیں شریعت اُن کے لئے تھی۔"

(استثنا 33/2)

سینا سے آیا

اہا۔ صبح کے وقت بھی کیسا سہانا سماں ہوتا ہے۔ آفتاب ابھی طلوع نہیں ہوا۔ وہ زمین کے نیچے سے آرہا ہے مگر خاصی اچھی روشنی پھیل گئی ہے۔ دور دور کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ بھلے اور بُرے کی تمیز ہو رہی ہے۔ دوست اور دشمن پہچانے جا سکتے ہیں۔ کیوں آفتاب عالمتاب کی آمد ہے۔ وہ دورہ کر کے زمین کے نیچے سے آرہا ہے موسےٰ علیہ السلام کو شریعت کوہ سینا پر ملی۔ جس نے زمانہ میں روشنی پھیلا دی۔

شعیر سے اُن پر طلوع ہوا

دیکھنا۔ مشرق میں کیا گول گول سنہرا طباق سا نظر آتا ہے۔ یہ آفتاب ہے۔ مگر ابھی شعاعیں زمین پر آڑی پڑ رہی ہیں۔ بلند میناروں پر درختوں کی چوٹیوں پر زرد زرد دھوپ چمک رہی ہے۔ اجالا زیادہ بڑھ گیا ہے سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام کا تعلق کوہ شعیر سے ہے۔ آپ کوہ شعیر ہی پر اقامت فرمایا کرتے تھے۔ اور وہیں وہ وعظ فرمایا جو پہاڑی وعظ کے نام سے مشہور ہے

فاراں ہی کے پہاڑ سے اُن پر جلوہ گر ہوا

دیکھو دیکھو اب آفتاب عالمتاب جو ہر چیز کی زندگی کا سہارا بلکہ دنیا کے قیام و بقا کا سبب ہے۔ جلوہ گر ہوا۔ ہاں فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا۔ اگر اس آفتاب عالمتاب کی روشنی کو مردانہ وار برداشت نہیں کر سکتے تو گھروں میں جا چھپو۔ اندھیرے کونے تلاش کرو۔

دیکھنا باہر نہ نکلنا۔ کوک جائیگی۔ کیوں؟ اسلئے کہ اُس کے ہاتھ میں آتشی شریعت ہے اور تم شریعت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لعنت قرار دیتے ہو۔ اُف! کیسی آگ برس رہی ہے۔ چھپو چھپو مگر کب تک چھپو گے سنو سنو یہ آفتاب عالمتاب جو آتشی شریعت لیکر فاران ہی سے جلوہ گر ہوا ہے اُس کو زوال نہیں۔ اور وہ

ابد الآباد تک بادشاہت کریگا۔ وہ چمکتا ہی چلا جائے گا اوس کی حرارت اور تیزی بڑھتی ہی چلی جائیگی۔ کیونکہ وہ خداوند ہے۔ خداوندوں کا خداوند سید الانبیاء نبی آخر الزمان اپنے حقیقی اور وحدہٗ لاشریک خدا کی آتشی شریعت لے کر کوہ فاران سے جلوہ گر ہوئے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

گھبراؤ نہیں۔ سلامتی کا لباس پہن لو۔ پھر یہ آتشی شریعت کی حرارت آپ کے واسطے باغ خلیل بن جاویگی سنو۔ استثنا 18/18-19 اور 33/2 کی مزید تشریح یوحنا حواری مکاشفات میں کیونکر کرتے ہیں۔

"پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور دیکھو (ہاں ہاں دیکھو) کہ ایک نقرئی گھوڑا اور اس کا سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا اور لڑتا ہے (اور وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائیگا۔ یوحنا 16/8)

اور اُس کے لباس اور اُس کی ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے کہ

بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند

(مکاشفات 20/11 تا 16)

اب دیکھئے استثنا 18/18-19 کی تشریح استثنا 33/2 میں کی گئی کہ مثیل موسیٰ علیہ السلام سے کون نبی مراد ہیں پھر مزید تشریح مکاشفات باب ۲۰ میں کی گئی تاکہ غلطی سے کوئی استثنا 18/18-19 کی پیشگوئی کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام نامی پر محمول نہ کردے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یوحنا نبی کو مکاشفہ عیسٰی علیہ السلام کے بعد ہوا اور وہ آئندہ کے واقعات بیان کر رہے ہیں نہ کہ گذشتہ سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد چونکہ "وہ نبی" آنے والے تھے اس لئے آپ نے مشرح اور مفصل حال بیان کیا۔

اور اب میں نے تمہیں اُس کے واقع ہونے کے پیشتر کہا تا کہ جب وہ (وہ نبی) وقوع میں آوے تو تم اُس پر ایمان لاؤ (وہ نبی پر) یوحنا 14/29 پر جبکہ وہ (وہ نبی) تسلی دینے والا جسے میں تمہارے لئے باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہے تو وہ (وہ نبی) میرے لئے گواہی دیگا۔ (یوحنا 15/26)

اور وہ (وہ نبی) آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھیرائیگا۔ (نیز ملاحظہ ہو مکاشفات 20/11 تا 16)

وہ (وہ نبی) تمہیں آیندہ کی خبریں دیگا۔

وہ (وہ نبی) تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دیگا۔

وہ (وہ نبی) میری بزرگی کریگا۔

سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام وہ (وہ نبی) تسلی دینے والے (بشر) کے مذکورہ بالا نشان بتلا رہے ہیں۔ پس جس میں یہ نشانات دیکھو اُسکو قبول کرو۔

محترم دوست! آپ ان مولوی، ملانوں، ملاؤں کی باتوں میں نہ پھنسو۔ کیونکہ یہ بزرگوار اپنے دماغ سے نئی نئی باتیں لکھ کر کلام الٰہی میں چپکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

نئی مئے پُرانی مشکوں میں نہیں بھرا کرتے

(متی 9/17)

پرانی قبا پر نئے کپڑے کا پیوند نہیں لگایا کرتے

(متی 9/16)

آپ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا محتاج نہیں کہ انسان اس کے پاک کلام میں غیر موزوں جوڑ توڑ چپکائے بلکہ وہ اپنے کلام کی آپ تفسیر کرتا اور انسان کو سمجھاتا ہے۔ (باقی)

شکوۂ اسلام

(نتیجۂ فکر مولوی عبدالرحیم صاحب بیخود بیالوی مدرس سوہانیاں ضلع گوردا اسپور)

کل ملا اسلام مجھ سے۔ یوں لگا کہنے کہ مَیں — چل پڑا ہوں ہند سے فاللہ خیر حافظا
میں نے یہ پوچھا کہ حضرت آپ کیوں ناراض ہیں — ہنس کے بولا تم نہیں سمجھے تو ہے کس کی خطا
عرض کی یہ مَیں نے آخر جرم بتلاؤ گے بھی — یا یونہی بے جا و بے معنیٰ رہو گے تم خفا
تب لگا کہنے کہ اچھا آپ بیتی اپنی سُن! — تو مجھے جویاں نظر آتا ہے اپنے عیب کا
چاہنے والے مرے مجھ کو نظر آتے نہیں — تم نے میرا نام لے لے کر مجھے رسوا کیا
قادیان میں ایک کو اٹھی نبی بننے کی دھن — اک کراچی میں خدائی کا ہے دعویٰ کر رہا
ایک کہتا ہے کہ میں سیّد ہوں اور آلِ رسول — میرے نانا حشر میں دوزخ سے لیویں گے بچا
ایک کہتا ہے کہ یہ کافر ہے اور اکفر ہے وہ — آج گویا فتنۂ تکفیر کا ہے در کھلا
ایک نے اپنے مریدوں سے کرائے سجدے روز — یعنی اپنے حلقے میں وہ ہے بنا بیٹھا خدا
اک امانت میں ہے خائن سچ سے اُس کو بَیر ہے — عہد شکنی فحش بکنا جھوٹ ہے اُس کی غذا
ایک کی گذران ہے جھوٹی شہادت اور فریب — ایک نے رشوت سے مال و زر اکٹھا کر لیا
ایک ہے جو اپنے مطلب کے لئے آیات کی — کرتا ہے تحریف۔ اُن کو در بدر ہے بیچتا
ایک واعظ بار یا تقریر پوری لچھیدار — شرک و بدعت کا مبلغ بدعمل ہے برملا
اک نشہ میں بھنگ کے مخمور ہے شام و سحر — اور کہتا ہے کہ بس اس میں ہی ملتا ہے خدا
ایک اللہ کے سوا امداد مانگے غیر سے — اک وظائف مشرکانہ کرتا ہے صبح و مسا
اک نبی کے ماسوا تقلید غیروں کی کرے / غیروں کو کرتا ہے مطاع — اور سنت چھوڑ کر بدعت کا شیدائی ہوا
اک نے قرآن کے مقابل غیر کی تحریر کو — دین کا اک جُز سمجھ کر پیشوا اپنا کیا
صرف نعرہ ہے زباں سے یا نبیؐ اور یا علیؓ — قول و فعل اُن کے سے نفرت ہے عداوت برملا
ایک ہے جو تندرست اور نوجوان بھی ہے مگر — محنت و کوشش سے ہرگز وہ نہیں کھاتا غذا
مانگنا ہے اُس کا پیشہ وہ بھی مکر و زُور سے — کیا یہی تعلیم ہے اسلام کی تو ہی بتا؟
تیرے اس اسلام کو ہے دُور سے میرا سلام — تو مسلماں ہے کہ شرماتی ہے تجھ سے اب حیا
شکل ہے مثلِ نصاریٰ اور عمل مثلِ یہود — اس پہ دعویٰ ہے محمدؐ پہ ہوں ہر دم فدا
بعد از ایمان پہلا حکم ہے پڑھنا نماز — سینکڑوں حیلے بہانوں سے ہے اس کو ٹالتا
لڑکیوں کو حصہ دینا اے مسلماں فرض ہے — حکم ہے۔ قرآن کا عامل نہ تو اُس کا رہا

مختصر حالات کہہ کے مجھ سے پھر مانگا جواب
تیک میں شرم و ندامت سے زمیں میں گڑ گیا

تعیین مصر (بلد) میں اختلاف

قابلِ توجہ علماء احناف

(بقلم مولوی نور محمد صاحب بیانوی)

فرضیت نماز جمعہ کے متعلق اس وقت نہ مجھے کوئی بحث ہے اور نہ کوئی علمی سوال ہے۔ صرف ایک معمولی بات بزرگان احناف سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ بغیر کسی ایچ پیچ کے خاکسار کی عرض پر توجہ فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ ناظرین کو بخوبی واقفیت ہے کہ حضرت علیؓ کے فرمان میں جو مصر کا لفظ ہے۔ اس لفظ کی تعیین میں اس قدر اختلاف ہے کہ جو ناظرین سے مخفی نہیں علماء حنفیہ کی تاویلات کچھ ایسی پیچ دار ہیں کہ اچھا بھلا عقلمند آدمی بھی حیران ہو جاتا ہے۔ خواہ باہر نکلنے کے لئے کیسی ہی ہیر یا چال چلے مگر اس دلدل سے نکلنا دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ سنئے اور غور سے سنئے۔ مصر کسے کہتے ہیں۔

(۱) جہاں امیر و قاضی ہوں جو حدود وغیرہ جاری کرتے ہوں۔ (۲) جہاں اتنے آدمی ہوں جو وہاں کی بڑی مسجد میں نہ سما سکیں۔ (۳) جہاں گلی کوچے اور بازار ہوں اور آس پاس دیہات ہوں۔ (۴) وہ جگہ جسے عام لوگ شہر کہیں۔ (۵) جہاں حدیں اور احکام جاری ہوں۔ (۶) جہاں صرف قاضی ہو۔ (۷) جہاں اگرچہ حدود جاری نہ ہوں لیکن جاری کرنے پر قدرت ہو۔ (۸) جہاں حاکم نے جامع مسجد بنانے کی اجازت دی ہو اگرچہ وہ قریہ اور دیہات ہو۔ (۹) جہاں دس ہزار آدمی بستے ہوں۔ (۱۰) جہاں ہر حرفت اور ہر پیشہ والا آدمی رہتا ہو۔ (۱۱) جہاں ہر پیشہ والا اپنے پیشہ کے ساتھ اپنی گذران کر سکتا ہو۔ (۱۲) جہاں پانصد آزاد آدمی ہوں اور آس پاس گاؤں ہوں۔ (۱۳) جہاں پیدائش اور اموات سے کمی زیادتی معلوم نہ ہو۔ (۱۴) جہاں روزانہ کوئی پیدا ہو اور مرے۔ (۱۵) جہاں کی آبادی مشکل سے شمار ہو سکے۔ (۱۶) جہاں اتنے آدمی ہوں کہ دشمن سے مقابلہ کر سکے۔ (۱۷) جہاں ایک وکیل

...ی ملک ۔ (۱۸) جہاں دس ہزار فوج ہو۔ (۱۹) جہاں ایک سو آدمی ہوں۔ (۲۰) جہاں پر سو گھر ہوں (۲۱) جہاں تین سے زائد گھر ہوں۔ (۲۲) اگرچہ وہاں پر کفار کا قبضہ ہو لیکن عام لوگ خطیب مقرر کر سکتے ہوں (۲۳) جہاں حاکم آتے جاتے ہوں۔ (۲۴) جس جگہ کو امام شہر بنادے۔

فی الحال اسی پر اکتفا کرتا ہوا ملتمس ہوں کہ ہم تعیین مصر میں کس پر اور کس طرح عمل کریں۔ آپ ہمیشہ فرمایا کرتے ہیں کہ فنون فقہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے، انسان آنکھیں بند کر کے اس پر عمل کرتا چلا جاوے۔

اب آپ ہی انصاف کریں کہ اگر کسی مقدمہ میں شہادت اس قدر اختلاف کے ساتھ عدالت میں پیش ہو۔ تو ایسے مقدمہ کا کیا حشر ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس الجھن کو صاف فرمادینگے۔ دیدہ باشد۔

اہلحدیث نامہ نگار صاحب اگر ان نمبروں کے حوالے بھی ساتھ ساتھ ضرور دے دیتے تو ناظرین کو تکلیف نہ ہوتی

آفتاب کے طلوع و غروب کا حساب

(از مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی زبیری)

کہتے ہیں کہ ایک ہندوستانی کو کوئی راہرو ملک نین کا باشندہ بیل لئے جاتا ملا۔ ہندوستانی نے اُس نین والے سے پوچھا کہ میاں بیل کتنے میں لائے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ تیتری میں لایا ہوں۔ ہندوستانی نے پوچھا کہ تیتری کتنے ہوتے ہیں۔ نین والا بولا کہ دیتے اک تے دہ اک ترے اک۔ ہندوستانی سن کر کہنے لگا کہ بھائی یہ تو تم نے آگے سے ہی مشکل کردیا۔

ٹھیک یہی حال ہمارا ہے کوئی بات تھوڑی بہت جانتے ہیں تو اس میں تحقیق و تنقید کرنے والے ایسا الجھاؤ ڈال دیتے ہیں کہ نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔ ایک دو نمبر اخبار میں درج کر کے ناتمام چھوڑ کر چپ کھینچ گئے۔ دنیا الجھی رہے تو وہ کیا کریں۔ پچھلے مہینوں میں حوا علیہا السلام کی پیدائش کا ذکر شروع ہوا تھا فرمانی حوا آدمؑ کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی۔ جو پسلی سے پیدا ہوتا بتاتے ہیں غلطی کرتے ہیں۔ اس معاملہ کے فیصلہ کو دنیا ترس رہی تھی کہ دیکھئے اخبار کے کس نمبر میں یہ جھگڑا طے ہوتا ہے۔[1] یہ جھنجھٹ توبیچ میں ہی رہا آفتاب کے طلوع و غروب کی بحث چھیڑ گئی کہ سورج نہ اٹھتا ہے نہ چھپتا ہے۔ یہ خوب ہوئی۔ بات بات میں طلوع غروب بولنا پڑتا ہے اور ہے واقعہ کے خلاف۔ اب سر بعد مغرب کے وقت اخبار کا مضمون یاد آجاتا ہے اور خیال گزرتا ہے کہ شاید غروب نہ ہوا ہو۔[2]

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب کے وقت مسجد میں ابوذر جندب غفاری سے پوچھتے ہیں کہ اے ابوذر تو جانتا ہے سورج کس جگہ غروب ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں تو رسول مقبول فرماتے کہ اب یہ سورج عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر بتائی ہے:۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

اور سورج چلتا ہے ان مکانوں میں کہ مقرر ہیں واسطے اس کے یہ حکم خداوند غالب جاننے والے کا ہے

جب آنحضور صلعم نے سورج کا استقرار مکانی واضح کر کے سمجھا دیا جو کہ عرش کے نیچے اس طرف کی زمین کو ملتا ہوا تمام مخلوقات کے لئے ہے اہل الہئیت کا کرہ بتانا کچھ نہیں بلکہ عرش معلیٰ ایک چھت اور قبہ کی مانند ہے جس کے ستون اور پائے ہیں جن کو فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے۔

متفق علیہ حدیث میں جو بات بتائی گئی ہے وہی معتبر اور معتمد ہے۔ دوسری وجہیں بتانے والے اپنی گھڑ بونے کہتے ہیں۔ فلسفہ کو قرآن مجید سے متحد کرنے والے ایسی توجیہ نکالتے ہیں۔ ہم کو خدا اس قسم کی من گھڑتیوں سے بچائے۔

یہی مسئلہ کتاب بدء الخلق بخاری شریف میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ جب سورج چھپ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذرؓ سے پوچھا کہ سورج کس جگہ گیا تو جانتا ہے۔ ابوذر نے کہا اللہ و رسول جانتے ہیں۔ تب آنحضورؐ نے فرمایا۔ سورج عرش کے نیچے جا کر اللہ کو سجدہ کریگا پھر اللہ سے اذن لیکر باجازت چل پڑتا ہے۔ اور یہی خبر خدا تعالیٰ نے وَالشَّمْسُ الخ میں دی ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہم نہ اس کی تکذیب کر سکتے ہیں اور نہ اس کیفیت کو بیان کرتے ہیں۔ ہمارے ادراک اور مشاہدہ میں اگر نہ آئے تو نہ آئے۔ مگر سورج غروب ہو کر عرش کے نیچے اپنی قرار گاہ میں ساجد ہوتا ہے۔[3]

عرش کے نیچے سورج کا جا کر سجدہ کرنا۔ اسی کو آنحضور نے غروب ہونا فرمایا ہے اور پھر اذن لے کر مشرق سے طلوع کرتا ہے۔

واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم وھو الموفق الی الصواب۔

[1] طے کون کرے کس کو یہ منصب حاصل ہے۔ اخبار کا کام یہ ہے کہ اہل علم کے معلومات جماعت کے سامنے پیش کردے جیسے تفسیر ابن جریر اور درمنثور میں جمع کئے گئے ہیں۔ مختلف اقوال میں فیصلہ کون کرے اور کون سنے۔ (اہلحدیث)

[2] کلکتہ والوں سے پوچھنا چاہئے کہ آپ لوگ جس وقت نماز مغرب پڑھتے ہیں بلحاظ پنجاب آپ کو شک ہوتا ہے کہ شاید ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا۔ بس یہی سب کا جواب ہے۔ (اہلحدیث)

[3] کہ رہا کرتا ہے؟ (اہلحدیث)

فتاوی

س ۱۷۷} زکوٰۃ کے روپیہ سے اخبار جاری کرایا جاسکتا ہے؟ نیز صدقہ فطر یا قربانی کی کھال فروخت کرکے اس رقم سے اخبار جاری کرایا جاسکتا ہے۔ یا ایسی رقوم کنواں وغیرہ میں لگا سکتے ہیں کہ نہیں۔

(حکیم محمد بریح۔ بھنگاری بازار گورکھپور)

ج ۱۷۷} کسی غریب شائق کے نام اخبار جاری کرادے تو جائز ہے۔ اپنے لئے مال زکوٰۃ سے اخبار جاری نہیں کرا سکتا۔

س ۱۷۸} اثناء نماز میں اگر کوئی کسی جگہ کھجلاوے تو نماز کے اندر کوئی نقص لازم آئیگا یا نہیں؟

(ابوالوفا سنندپوری خریدار اہلحدیث)

ج ۱۷۸} نماز میں خارش ہونے پر کھجلانے سے نماز میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رفع حرارت کے لئے سجدہ کی جگہ پر نماز پڑھتے پڑھتے کنکریاں ماتھے کے نیچے رکھ لیا کرتے تھے۔

س ۱۷۹} شرکی منتر پڑھنا اور فائدہ پہنچانا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۹} شرکیہ منتر سے دم کرنا حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان الشرک لظلم عظیم۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا تشرک باللہ و ان قتلت او حرقت الا من اکرہ الایۃ

س ۱۸۰} پیشگوئی مثل نجوم و رمل کرنا اور اسپر لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنا اور خود اس پر اعتبار نہ رکھنا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۰} قطعاً ناجائز ہے۔ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔

س ۱۸۱} خانگی قضیہ کے سبب اگر کسی کو جرمانہ کیا گیا وہ رقم مسجد کی چٹائی وغیرہ میں لگانا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۱} پنچائت کی رائے پر موقوف ہے۔ جہاں چاہے لگائے۔ المسلمون علی شروطهم

س ۱۸۲} عام لوگ میت کو دفن کرکے چالیس قدم پر جو دعا کرتے ہیں۔ یہ فعل سنت ہے یا نہیں؟

(ابوالخیر فیض محمد علی گوہر آباد سندھ)

ج ۱۸۲} میت کو دفن کرکے چالیس قدم پر دعا کرنا عہد نبوی سے ثابت نہیں۔ اس لئے بدعت ہے۔

س ۱۸۳} ولد الزنا سے رشتہ کرنا یعنی دختر یا ہمشیرہ کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۳} ولد الزنا اگر بذات خود نیک چلن اور دیندار ہے تو اس سے رشتہ کرنا جائز ہے۔ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔

س ۱۸۴} بے نماز سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۴} بے نماز سے نمازی عورت کا نکاح نہ کرنا چاہئے۔ بحکم انکحوا ممن ترضون دینه۔ الحدیث

س ۱۸۵} عام بوٹ (شوز) کے ساتھ نماز فرض پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۵} بوٹ پاک طاہر پہنا ہوا ہو تو اس سے نماز جائز ہے۔

س ۱۸۶} ایک مولانا نے فرمایا۔ سوائے فرضوں کے سنتیں اور نفل پڑھنا ضروری نہیں، حدیث شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط فرض پڑھنے کا حکم دیا ہے اور بس۔ لہذا کیا حکم ہے؟

ج ۱۸۶} سنتوں کو حقیر سمجھ کر ترک کرنا بہت بڑا ہے۔ فرض ادا کرنے سے فریضہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور حدیث میں جو سنتوں کی ادائگی سے اجر کا ذکر آیا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔

س ۱۸۷} شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں اور قبر میں دفن کرے حرج تو نہیں؟

ج ۱۸۷} شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے اور اُسے قبر میں اتارے تو منع نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لو مت قبلی لغسلتك و کفنتك ثم صلیت علیك و دفنتك۔ یعنی اگر تو مجھ سے پہلے مرگئی تو تجھے میں غسل دونگا میں کفن دونگا میں ہی جنازہ پڑھاؤنگا اور میں ہی دفن کرونگا۔ (ابن ماجہ)

دوسری روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں:- ما غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا نساءہ (ابو داؤد) کہ اپنی تمام فوت شدہ بیویوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ہی غسل دیا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق انکو ان کی بیوی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا (منتقی)

س ۱۸۸} صحیح بخاری قرآن شریف کے بعد اول درجہ پر ہے یا موطا امام مالکؒ۔

ج ۱۸۸} صحیح بخاری کے متعلق جمہور علماء کا قول ہے:- اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری ہے بعض موطا کو کہتے ہیں۔

س ۱۸۹} ایک شخص کہتا ہے کہ میں فلاں عورت سے نکاح تب کرونگا کہ ایک بار اس سے زنا کروں عورت بھی راضی ہے۔ کیا شادی کرنے کے لئے ایک بار زنا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۸۹} زنا ہر حالت میں حرام ہے۔ کسی غرض کے لئے بھی جائز نہیں۔ عورت کو دیکھ لینا جائز ہے۔

س ۱۹۰} قبرستان میں برائے ضرورت مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱۹۰} قبرستان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے وہاں مسجد کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ قبرستان میں مسجد بنانے والے کو لعنت کی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائهم مساجد (الحدیث)

س ۱۹۱} زانیہ کسبیہ کی کمائی سے نل لگایا گیا ہو تو اس سے پانی پینے یا وضو کے لئے لینا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۹۱} اگر پیشہ چھوڑ کر توبہ کرچکی ہے تو بعض علماء کے نزدیک پانی جائز ہے۔ اگر توبہ نہیں کی

متفرقات

حساب دوستاں پڑتال رجسٹر سے معلوم ہوا کہ مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ جولائی میں ختم ہو جائیگی۔ اس لئے ان حضرات کو اطلاع دیکر امید کی جاتی ہے کہ ۲۷۔ جولائی ۳۹ء تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں گے اگر خریداری سے انکار ہو تو بھی جلد از جلد اطلاع دیں ورنہ ۲۸۔ جولائی کا پرچہ وی پی کیا جائے گا۔

نوٹ اس دفعہ غریب فنڈ، بیرون ہند اور مہلتی خریدار کے نمبر علیحدہ علیحدہ درج ہیں۔ غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہے بعد میعاد بند کر دیا جائیگا۔ بیرون ہند کے خریداروں کو بھی چاہیئے کہ قیمت اخبار ۱۵۔ اگست تک ارسال کر دیں۔ **مہلت یافتگان** اپنے وعدہ کی پابندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۲۲۔ جولائی تک قیمتیں بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ آئندہ اخبار جاری نہیں رہے گا۔

اگر کسی صاحب کے حساب میں غلطی ہو تو بھی جلد از جلد اطلاع دیں۔ تاکہ غلطی کا ازالہ کر دیا جائے۔

۲۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۳۴۴ - ۴۵۳۵
۵۱۰۹ - ۵۲۰۹ - ۶۵۴۳ - ۶۵۴۵ -
۶۹۲۲ - ۸۰۰۳ - ۸۵۱۸ - ۸۵۵۴ - ۸۵۷۸ -
۸۷۴۷ - ۹۰۴۸ - ۹۵۱۳ - ۱۰۱۴۸ -
۱۰۳۴۵ - ۱۰۹۷۳ - ۱۱۰۸۲ - ۱۱۲۰۱ -
۱۱۲۳۳ - ۱۱۴۲۷ - ۱۱۴۳۹ - ۱۱۵۷۵ -
۱۱۷۱۲ - ۱۱۸۰۳ - ۱۱۹۰۱ - ۱۱۹۰۴ - ۱۲۱۳۹ -
۱۲۲۰۰ - ۱۲۳۰۳ - ۱۲۲۰۵ - ۱۲۲۰۶ -
۱۲۲۲۱ - ۱۲۲۲۱ - ۱۲۲۴۳ - ۱۲۳۱۶ - ۱۲۳۸۲
۱۲۴۴۴ - ۱۲۴۰۶ - ۱۲۴۰۷ - ۱۲۴۰۸ -
۱۲۴۱۱ - ۱۲۴۱۲ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۹۰ -
۱۲۴۹۲ - ۱۲۴۹۹ -

غریب خانہ ۱۰۹۰۲ - ۱۱۷۰۰ - ۱۱۷۹۹ -

۱۲۱۸۳ - ۱۲۲۳۵ - ۱۲۴۰۲ - ۱۲۴۰۵ -

بیرون ہند ۷۰۷۷ - ۷۵۳۶ - ۸۴۰۸ -
۹۴۳۱ - ۹۴۳۸ - ۱۰۹۹۲ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۶۰۳
۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۷۴ - ۱۲۱۸۳ - ۱۲۲۰۷ -
۱۲۳۷۰ - ۱۲۴۰۱ - ۱۲۴۶۱ -

مہلتی ۷۱۰ - ۵۴۱۹ - ۶۱۲۷ - ۸۴۶۹ -
۸۷۵۹ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۴۰۹ - ۱۰۶۶۷ -
۱۰۹۳۲ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۸۶ - ۱۱۵۳۵ - ۱۲۳۲۴
۱۲۳۲۸ - ۱۲۳۴۰ - ۱۲۳۵۵ - ۱۲۳۶۰ -
۱۲۳۸۰ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۴۱ - ۱۲۴۴۸ -

دعائے صحت (۱) میرے چچا صاحب بعارضہ تپ مرض چند ماہ سے بیمار ہیں۔ راقم عبدالرحمٰن از مدح پور ضلع جالندھر۔ (۲) مولوی سید اولاد حسین صاحب کانپوری ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار علیل ہیں۔ راقم مولوی عبدالرحمٰن کانپوری۔ (۳) میرے بھائی زین العابدین کے سینہ میں دو ماہ سے درد رہتا ہے۔ نصیر الدین از جھا جھا۔

ناظرین کرام جملہ حضرات کے لئے دعائے صحت کریں
اللھم اشفھم بشفائك وداد ھم بدوائك۔

تلاش معاش میرے ایک دوست سند یافتہ، ذی علم، درس تدریس کے سلسلہ میں تجربہ کار عربی فارسی میں کافی دسترس رکھنے والے تلاش معاش میں ہیں کسی مدرسہ اہل حدیث یا مسجد اہل حدیث مدرس یا خطیب و امام کی ضرورت ہو تو ضرورت مند اصحاب میری معرفت خط و کتابت کریں۔ (مولوی سید عبدالرؤف ناظم نذیریہ لائبریری پھاٹک حبش خان دہلی)

یاد رفتگان میرے والد بزرگوار سید عباس علی صاحب (جو اہلحدیث کے پرانے خریدار تھے) بعارضہ اختلاج قلب انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ (راقم سید محمد ادریس محلہ مہاراج گنج شہر گورکھپور)

مضامین آمدہ مستری عبدالعزیز صاحب۔ مولوی محمد داؤد شکر اللہ ۳ عدد۔ مولوی ابو سعید عبدالرحمٰن از جھنگ۔

غیر مقبولہ جلسہ میلاد۔ اشرف السوانح۔ مسئلہ ... اامیوں کا اتحاد۔

کارروائی جلسہ موضع ٹلکے کلاں ضلع سیالکوٹ

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر کی طرف سے جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے زیر اہتمام گیارہ جون ۳۹ء کو صبح نو بجے سے دو بجے رات تک نہایت بارونق جلسہ ہوا۔ جس میں حافظ عنایت اللہ صاحب گجراتی۔ مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی۔ مولوی محمد دین صاحب اکبر آبادی (منشی فاضل) حافظ علم دین صاحب۔ حافظ حبیب الرحمٰن صاحب۔ میاں نور حسین صاحب نعت خواں و خاکسار شریک جلسہ تھے۔ حافظ علم دین صاحب نے تلاوت قرآن مجید کے بعد نظم (اسلام حضرت عمر رضی) پڑھی۔ حافظ عنایت اللہ صاحب نے مؤثر تقریر فرمائی۔ مولوی احمد دین صاحب نے "فضائل صحابہ" بیان فرمائے۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب نے پہلے جلسہ کی غرض بیان فرمائی۔ پھر آپ نے بارہ بجے سے دو بجے ظہر تک "مسئلہ خلافت" سیدنا ابو بکر صدیق کی فضیلت خصوصاً غار کا تمام واقعہ اپنے مخصوص انداز میں بیان فرمایا۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی کی خلافت بلافصل کے متعلق تو آپ نے واقعات کی روشنی میں باکمال تقریر فرمائی۔ مختلف دیہات چکروٹی۔ مراتی وال۔ منڈیکے بیریاں۔ شرک پور۔ چٹی شیخاں۔ مراد پور۔ گوہد پور اور شہر کے افراد اہل حدیث و غیر اہل حدیث بصد شوق شامل تھے۔ ظہر اور عصر کے درمیان حافظ حبیب الرحمٰن صاحب نے تردید شرک و بدعت کی اور میاں نور حسین صاحب نے دلکش آواز سے شاہنامہ اسلام حفیظ جالندھری کا کچھ حصہ پڑھا۔ عصر کے بعد مولوی محمد دین صاحب نے رسومات بدکی تردید فرمائی۔ بعدہٗ ازاں حضرات کو جناب مولانا فاضل سیالکوٹی نے جمعیۃ تبلیغ کی غرض بتلا کر نوجوانان ضلع سیالکوٹ کو خالص توحید کی تعلیم پہنچایا۔ اور توحید و سنت کے علم کے اٹھانے کے لئے تمام حاضرین میں ایک نئی روح پھونک دی اور خدا تعالیٰ سے کامیابی کی دعا کی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ خدا تعالیٰ جمعیت کی نیک کوششوں میں برکت کرے اور ہمیں توحید و سنت کی تبلیغ کی مزید توفیق عنایت فرمائے۔ راقم۔ حافظ

ملکی مطلع

تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ

اخبار شیعہ لاہور نے ایک طویل مضمون لکھا ہے جس میں تبرا ایجی ٹیشن کی کامیابی کے لئے ایک مفصل سکیم بتائی ہے مگر ہم اس مضمون میں ایک ہی فقرہ دیکھ کر بھانپ گئے کہ یہ ایجی ٹیشن ناکام رہیگی وہ فقرہ یہ ہے کہ

کیا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی یاد کو تیرہ۱۳ سو سال سے قائم رکھنے والے بیسیوں شہداء لکھنؤ کے خون سے متاثر نہ ہونگے۔

(شیعہ لاہور ۲۴ جون سنہ رواں)

اس فقرہ سے ہم نے ناکامی کیوں بھانپ لی ہے؟ اس لئے کہ انہوں نے اس ایجی ٹیشن کو امام حسینؓ کی شہادت سے جا ملایا ہے۔ اس وقت شہادت امام حسین پر گفتگو کرنا یا اس کو زیر بحث لانا بے کار ہے۔ البتہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ واقعہ کربلا میں امام حسین اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں حکومت کی حیثیت سے کامیاب نہیں ہوئے۔ اس تشبیہ سے ہم نے یہی سمجھا ہے کہ تبرا ایجی ٹیشن کرنے والے بھی بقول خود چاہے شہادت کا مرتبہ پا جائیں مگر حکومت کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہونگے۔ اس کے آثار ابھی سے کچھ ایسے ہی نظر آنے لگے ہیں جو بالفاظ اخبار مدینہ درج ذیل ہیں۔

کتنے شیعہ معافی مانگ کر چلے آئے

کیا گرفتار ہونیوالوں کو روپیہ دیا جاتا ہے؟

معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ ۳۱ مئی تک تبرہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مختلف جیلوں میں شیعہ اسیروں کی تعداد ۹۰۴ تھی۔ اور اسی تاریخ تک معافی مانگنے والوں کی تعداد ۲۳۴ تھی۔ ۳۱ مئی کے بعد ۸ جون تک تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں شیعہ اسیروں کی تعداد ۹۱۹ [illegible]

اس کے بعد معافی مانگنے والوں کی تعداد روزانہ ۳۰ [illegible] مجموعی طور سے معافی مانگنے والوں کی روزانہ اوسط تعداد ۲۷ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں پنجاب اور سرحد سے جو لوگ گرفتار ہوئے تھے اُن کی ایک بہت بڑی تعداد نے جیل میں معافی مانگ کر رہائی حاصل کرلی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دو گروہ پنجابیوں کے جو اس ایجی ٹیشن کے سلسلے میں لائے گئے تھے وہ یہاں سے واپس چلے گئے۔ ان لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو وہاں یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ ان کو تبرہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں لایا گیا ہے بلکہ اُن سے وہاں کہا گیا تھا کہ لکھنؤ میں حسین کا نام لینے کی ممانعت ہے۔ لیکن لکھنؤ آکر انہیں معلوم ہوا کہ صحابہ کرام پر تبرہ کیا جاتا ہے تو انہوں نے اس میں شریک ہونے سے انکار کردیا اور واپس چلے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب تک کافی تعداد میں سنی پنجابیوں اور سرحدیوں کو جیل روانہ کیا گیا ہے۔ لیکن انہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں معلوم کہ اُن کے پیر نے اُن کو جیل جانے کی اجازت دی تھی اور ان کو یہاں پہنچایا گیا تھا بعض نے یہ بھی بتایا ہے کہ انہیں اس سلسلہ میں جیل جانے کی اجرت دیجاتی ہے۔"

(مدینہ بجنور ۱۲ جون ۱۹۳۸ء)

برطانیہ اور جاپان

آجکل یہ گرما گرم خبر آرہی ہے کہ جاپان برطانیہ کو تنگ کر رہا ہے۔ نہ صرف تنگ بلکہ جنگ پر اکسا رہا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

ناظرین آگاہ ہونگے کہ برطانیہ اپنی ضروریات کے لحاظ سے دور دراز ممالک میں دامن پھیلائے ہوئے ہے۔ کوئی اچھا بندرگاہ کسی ملک کا ہو اور کسی سلطنت کے ماتحت ہو برطانیہ [illegible] کھنچ جاتے ہوئے [illegible]

برطانیہ کے قبضہ میں ہے۔ اسی طرح چین میں سنگاپور اور ہانگ کانگ وغیرہ پر برطانیہ کا قبضہ ہے۔ یہ سب کچھ کسی اہم ضرورت کے لئے ہے۔ ہوشیار قوم ایسا ہی کیا کرتی ہے۔ تین تسین چین میں برطانیہ کی ایک بستی ہے۔ جاپان چین کے بہت سے حصے پر قابض ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے آج کل برطانوی علاقہ تین سین کی ناکہ بندی کر رکھی ہے اور وہاں برطانوی باشندوں کیلئے کھانے پینے کی کوئی چیز شہر کے اندر جانے نہیں دیتا جاپان اس کی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ برطانیہ چین کی امداد کرتا ہے۔ اس کے جواب میں مسٹر برطانیہ کے وزیر خارجہ نے جاپان کو خوب جواب دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ

"ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دے سکتے ہیں۔ لیکن امن بحال رکھنے کی خاطر ہم کوئی سخت کارروائی کرنا نہیں چاہتے۔"

ہمارے خیال میں یہ جواب بالکل شریفانہ انداز کا ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہماری رائے یہ ہے کہ کامل شرافت اور امن پسندی کا ثبوت اس طرح ہوگا کہ جس طرح برطانیہ نے چیکوسلواکیہ کو جرمنی کے حوالے کر کے امن پسندی کا ثبوت دیا تھا اسی طرح تین سین کو بھی جاپان کے حوالے کر کے مکمل امن خواہی کا ثبوت دے۔ اس پر بھی اگر جاپان بگڑ بیٹھا تو ساری دنیا اسکو ملامت کا نشانہ بنائیگی۔ برطانیہ کو ایسا کرنے کے لئے مشرقی فلاسفروں کا مشورہ یہ ہے ؏

دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ

کیا سکھ پابند مذہب ہیں یا مسلمان؟

آجکل اخباروں میں ایک خبر گشت لگا رہی ہے جسے پڑھ کر ہمیں سخت ندامت ہوئی ہے وہ خبر یہ ہے کہ انبالہ کے سکھوں نے ایک جلسہ کر کے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ:-

"ان تمام سکھوں کو سرکاری ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائے جو [illegible]

سکھ تھے مگر اب انہوں نے سر کے بال کٹوانے شروع کر دیئے ہیں یعنی جو سکھ اصولوں کے پابند نہیں رہے۔

(آریہ گزٹ ۱۸- جون ۱۹۳۶ء)

اس خبر کو دیکھ کر ہمیں کیوں ندامت ہوئی ہے اس لئے کہ سکھوں میں سر کے بالوں کا رکھنا صرف ایک قومی نشان ہے۔ اسی لئے انہوں نے بال منڈانے والوں کو سکھ قوم کے حقوقِ ملازمت سے محروم کرانے کی درخواست کی ہے۔ مگر ان کے نزدیک بالوں کو صحیح سالم رکھنا مذہبی حکم نہیں ہے۔ کیونکہ سکھوں کے بانئ مذہب خود گرو نانک جی بھی کیس نہ رکھتے تھے لیکن مسلمانوں کے لئے ڈاڑھی کا رکھنا نشان قومی کے علاوہ مذہبی حکم بھی ہے۔ اس کے باوجود مسلمانوں نے ڈاڑھیوں سے جو برتاؤ کیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اندریں حالات ہم کیوں نہ کہیں کہ سکھ بلحاظ مذہب مسلمانوں سے زیادہ پابند ہیں۔ گو ہم یہ وجدانی پیشگوئی بھی کئے دیتے ہیں کہ

یورپ کا اثر عنقریب سکھوں پر بھی ہونیوالا ہے۔ اگر سکھ قوم نے بڑی مضبوطی سے اس فعل پر گرفت نہ کی تو بہت جلد سکھ اور غیر سکھ ایک شکل میں نظر آئیں گے۔

تبلیغی دورہ

موضع پتہ متصل ملوٹ منڈی میں شیعہ گروہ نے بہت شور وغل مچا رکھا تھا۔ اتفاقاً ۲۹ جون کو حضرت مولوی محمد صدیق صاحب کیلوی بہمراہ مولوی غلام محمد صاحب بیرجھوی تبلیغی دورہ کرتے ہوئے یہاں پر تشریف فرما ہوئے اور ۲۹ جون تک ہر دو نوں حضرات نے اپنی اپنی مؤثر تقریروں سے باشندگان پتہ کو نہایت اعلیٰ پیرایہ پر فضائل صحابہؓ سے مطلع کیا اور شیعہ کے اعتراضات کے مکمل جوابات دندان شکن دیئے۔ الحمدللہ ان کی تقریروں کا بہت عمدہ اثر علاقہ پر پڑا۔

دعاگو (چودھری) رمضان خان پنشنر حوالدار۔
مقام پتہ۔ ضلع فیروزپور

مسلمانانِ امرتسر کا جلسہ

علمائے امرتسر کے اہتمام میں ایک جلسہ ۲۳ جون کو بعد نماز جمعہ مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں:

(۱) مدح صحابہ پر کسی قسم کی پابندی کرنا مداخلت فی الدین ہے۔
(۲) شیعوں کو تبرا صحابہ کی اجازت دینا ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے یوپی گورنمنٹ ان دو نو باتوں پر دلی توجہ کرے۔
(۳) عنایت اللہ مشرقی نے اپنے اخبار "الاصلاح" میں لکھنؤ کے فریقین شیعہ سنی کو قتل کی دھمکیاں دی ہیں۔ گورنمنٹ پنجاب اس پر توجہ کرے۔
(۴) احرار کانفرنس قادیان میں گورنمنٹ نے بند کر دی ہے اس پر بندش کو اٹھا دے۔ ورنہ مرزائیوں کو بھی سوائے قادیان کے جلسہ کرنے کی اجازت نہ دے۔

آبیانہ میں پچاس فیصدی کی تخفیف

بعض رقبوں میں جو نہر جمن غربی سے سیراب ہوتے ہیں فصل نخود کے متعلق روپیہ میں آٹھ آنہ تک آبیانہ کی عام معافی کی منظوری دی گئی ہے۔

وہ رقبے جن پر یہ حکم عائد ہوتا ہے صوبہ دہلی اور دہلی کینال ڈویژن میں اضلاع رہتک وکرنال کے بعض حصوں پر مشتمل ہیں۔ اس حکم کے ماتحت کل ۵۸۹۵۶ روپیہ کی معافیاں دی گئی ہیں۔ یہ ان معافیوں کے علاوہ ہیں جو معمولی قواعد کے ماتحت خرابہ کے ماتحت باقاعدہ طور پر مانگی جا سکتی ہیں۔ عام معافی ان رقبوں میں فصلوں کی حالت کے متعلق مفصل اور احتیاط کے ساتھ تحقیقات کرنے کے بعد دی گئی ہے جو نہر جمن غربی سے آبپاش ہوتے ہیں۔ ان رقبوں میں ضلع حصار کے بعض حصے شامل ہیں جہاں تمام ضلع میں بحیثیت مجموعی قحط زدگی کے پیش نظر فصلوں کا مفصل جائزہ خاص طور پر ضروری خیال کیا گیا تھا۔ گذشتہ مارچ کے پہلے نصف حصہ میں محکمہ نہر کے گزیٹڈ افسروں نے تحقیقات کی جس سے یہ ظاہر ہوا کہ ملحقہ اضلاع کے مقابلہ میں ضلع حصار میں تمام فصلوں کی حالت بہتر تھی ضلع حصار میں عام معافی کے جواز کی کوئی صورت نہیں تھی۔ خرابہ وغیرہ کے متعلق عام قواعد صورت حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کافی تھے۔

لیکن ان تحقیقات سے یہ ظاہر ہوا کہ صوبہ دہلی اور دہلی کینال ڈویژن میں اضلاع رہتک وکرنال کے رقبوں میں فصل نخود کی پیداوار بہت کم ہوئی۔ چنانچہ افسران محکمہ نہر نے اس بارہ میں سول حکام سے بات چیت کی اور فصل نخود (جس میں سرشف اور نخود کی آمیزش شامل ہے) پر روپیہ میں آٹھ آنہ کی عام معافی منظور کی گئی۔ آبیانہ کے متعلق کل معافی ۵۸۹۵۶ روپیہ تھی جس میں معمولی قواعد کے ماتحت خرابہ کی رقم شامل نہیں

ان رقبوں کی امداد کے لئے جہاں ژالہ باری کی وجہ سے نقصان پہنچا۔ حکومت نے جو عام احکام صادر کئے ہیں۔ ان کے ماتحت اضلاع حصار وکرنال کے چھوٹے چھوٹے نقصان زدہ رقبوں کے متعلق کارروائی کی گئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض حلقوں کی طرف سے جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ

"حکومت ان نہری مواضع میں جہاں فصل تقریباً بالکل ناکام رہی ہے پورا آبیانہ لینے کی کوشش کرتی ہے"

وہ بے بنیاد اور گمراہ کن ہے۔ اخبارات میں جو بیانات شائع ہوئے ہیں ان کے بموجب حصار میں حال ہی میں جو ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس منعقد ہوئی اس میں حکومت کے خلاف یہ اعتراض اٹھایا گیا۔ لیکن اصل واقعات واضح ہوتا ہے کہ مقامی افسروں نے صورت حالات کا نہایت احتیاط کے ساتھ مطالعہ کیا اور جہاں کہیں فصلوں کی حالت کے لحاظ سے ضروری تھا امداد دیکھی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب۔ لاہور ۱۹ جون)

بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس بمبئی — قائم شدہ ۱۸۷۴ء

یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

بہار شباب

جو مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کے والد ماجد کی تصنیف کا ترجمہ ہے۔ جس میں ان کی مجربات اور ایسے طبی اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے صحت ہمیشہ درست اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ مقوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب مرحوم کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے۔ نہایت فیاضی سے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۸؍ رعایتی قیمت ۴؍

پتہ۔ منیجر نور فارمیسی۔ بازار ٹوکریاں۔ امرتسر

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا [illegible] ڈاکٹر [illegible] استعمال [illegible] قیمت [illegible]

پتہ۔ منیجر اکسیر [illegible] لاہور [illegible]

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہو رہی ہے

ملنے کا پتہ۔ مولانا محمد [illegible] صاحب غزنوی

[illegible] محمد [illegible] خان غزنوی

[illegible] کارخانہ [illegible] الاسلام امرتسر

مفت

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب "عورت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمائیے۔

پتہ۔ منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن۔ فتح آباد۔ ضلع حصار پنجاب

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

فلیویا امساک

رجسٹری و امتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان قضائے حاجت ..... کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔ ناقابل برداشت طاقت۔ بے حد ممسک ہے

احتلام۔ جریان کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں [illegible]

پتہ۔ فلیویا کیمیکل ورکس [illegible] پنجاب

تفاسیر اربعہ ثنائیہ

از مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تفسیر ثنائی اردو۔ قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں۔ مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی وشان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت رعائتی فی جلد ڈیڑھ روپیہ عہ مکمل سٹ خریدنے والوں سے صرف عنہ روپیہ قیمت لی جائیگی۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جارہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلےٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ قیمت رعائتی تین روپیہ

بیان الفرقان علیٰ علم البیان (بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات درج کر کے اُن پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے۔ اس پر اس اصطلاح کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۱۰/

تفسیر بالرائے (بزبان اُردو) اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اُردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً بیان للناس امرتسری۔ بیان القرآن لاہوری۔ چکڑالوی، مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید و شنید ہے۔ مولانا صاحب کی یہ بالکل نئی تصنیف ہے۔ قیمت ۱۲/ محصول ڈاک ۴/

منگوانے کا پتہ :- **منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)**

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روز اور تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی، ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ؎ آدھ پاؤ ؎ پاؤ بھر ؎ مع محصول ڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ؎ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب عبد الرزاق وسکین صاحبان ٹانڈہ دھونرہ۔ ہم نے کئی بار مومیائی مختلف پتہ سے منگائی ہے مفید ثابت ہوئی۔ براہ مہربانی آدھ پاؤ مومیائی عبد العزیز عبد الرحیم صاحبان کے نام جلد ارسال فرمائیں۔ (۱۷ مئی ۳۹ء)

جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب سندپوری قبل ازیں مومیائی کئی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں۔ بفضل ایزدی تحریر سے باہر فائدہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ مومیائی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بہت خوش نصیب اور جوان بخت وہ ہے جس نے استعمال کی۔ ایک چھٹانک نوازی میاں کے نام سے ارسال فرمائیں۔ (۲۰ مئی ۳۹ء)

منگوانے کا پتہ۔ **حکیم محمد سردار خان** پرو پرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۶۸۸)

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کرنے اور اُردو سے انگریزی ترجمہ کرنے کے لئے بہت سی شستہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے۔ اور خط و کتابت بھی کر سکتا ہے۔ آج کل انگریزی زبان کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے ضرور منگوائیں۔ قیمت ۸/ پتہ :- **منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ نمبر ۳۰

اخبار اہلحدیث

پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۔ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کرہ بھائی

امرتسر ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ جو

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام ابو رضا عطاء اللہ ... پرنٹر و پبلشر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی اسلامی کتابیں

(تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم)

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان درج کیا ہے۔ کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱؍

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز۔ روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؍

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت تجارت و زراعت، شراکت، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۲؍

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت۔ شراکت۔ وقف نذر۔ قصاص۔ دیت نزاعو وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶؍

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶؍

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص۔ اتباع سنت نبوی علیہ السلام۔ تعلیم دین۔ تعظیم علماء کی بےادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس حسن معاشرت۔ اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر۔ اللہ کے ڈر۔ توکل اور صبر اور تقوی کا بیان ہے ۶؍

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور خواجہ وامام حسنؓ وامام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات مندرج ہیں۔ قیمت ۸؍

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام۔ توحید۔ ثبوت حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت وعظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ درج ہیں۔ قیمت صرف ۱۶؍ (ایک روپیہ)

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث۔ پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں۔ بول۔ منی۔ مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا۔ استنجا۔ وضو جنبی اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت ۸؍

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور سواری پر نماز کی ادائیگی اور عیادت میں نماز پڑھنے کے طریق۔ مسجد کے آداب تہجد کے احکام

(دیکھو صفحہ نمبر)

تفاسیر اربعہ ثنائیہ

از مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تفسیر ثنائی اردو۔ قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں۔ مگر تفسیر ثنائی اردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی وشان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت رعایتی فی جلد ڈیڑھ روپیہ ۱؎ مکمل سٹ خریدنے والوں سے صرف عللہ روپیہ قیمت لی جائیگی۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جارہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلےٰ کتابت وطباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ قیمت رعایتی تین روپے

بیان الفرقان علی علم البیان (بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع ... خط و کتابت کرنے والے اپنا پتہ ... لیتی وہ ... کی بذیدہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلےٰ۔

منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

صفوں کی درستی۔ قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بعد مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قیمت عہ

اسلام کی چودھویں کتاب مسافر۔ سوار کی نماز۔ اور سفر وحضر کی حد و تعیین۔ ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام۔ خطبہ و چاند کے احکام۔ سوگ۔ ماتم۔ کفن۔ دفن۔ جنازہ علی الغائب حالات قبر۔ زیارت قبور۔ میت کے ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام ومصارف درج ہیں۔ قیمت عہ

وحی اور اسکی عظمت وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان۔ قیمت ۲ر

ثنائی برقی پریس امرتسر

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنٹے کی چھپائی رنگدار وسادہ ارزاں نرخوں پر ... عمدہ کی کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار ... رجسٹر وغیرہ چھپوانے ... وغیرہ طے کرکے ...

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

اس کتاب میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کرکے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمسٹری۔ سحر۔ طلسم وکرامات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے اس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر

الترغیب والترہیب مصنفہ امام عبد العظیم منذری۔ جس میں ہر نیک فعل کی ترغیب اور برے فعل کی ترہیب پر موضوع احادیث لاکر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ ... قیمت ...

حیات المسلمین رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کا حال ہے۔ قیمت ۸ر

البلاغ المبین فی خاتم النبیین

مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم۔ یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصے سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا ہر اہل حدیث ... قابل دید ہے۔ قیمت ...

رئیس قادیان مصنفہ مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری ... جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں ... یہ کتاب سب سے سبقت لے گئی ہے۔ طرز تحریر ... صفحات۔ قیمت کاغذ خاص عہ۔ کاغذ عام ۱۲ر

ملنے کا پتہ } **دفتر اہلحدیث امرتسر**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

نرخ قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤساء جاگیرداروں سے ۔ ۔ لـہ
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ ۵
۔ ۔ ششماہی ۔ ۔ ۔ ۳
ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۸۔ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۷۔ جولائی ۱۹۳۹ء یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

قرآن مجید کی باتیں

(نتیجۂ فکر مولوی غلام رسول صاحب کندن ساز از ہوشیارپور)

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ کی آیت جو آچکی ہے
ذات خدا کی بابت ہم کو بتا چکی ہے

معبود و مستعاں ہے لاریب وہ اکیلا
اُس کے شریک کا بھی ہرگز نہیں جھمیلا

ذات وصفات میں بھی واحد ہے وہ یگانہ
اُس کی مثال سے ہے خالی سبھی زمانہ

سب غیر ہیں خدا کے جتنے بھی ماسوا ہیں
قرآن کے بیاں سے امثال یہ روا ہیں

لاکھوں برس عبادت کوئی بھی یاں کرے گو
بھی ہے بات اتنی بنتا نہیں خدا وہ

پانی میں جیسے مصری اک پیرجی نے گھولی
یوں حلِ خلق و خالق ہے زندقہ کی بولی

دعوت ہو یا عبادت دونوں ہیں کبریا کو
جائز نہیں کبھی یہ رحمان کے سوا کو

جملہ نبیؑ ولی ہیں رحمان کے پیارے
پر غیر ذات حق سے لاریب ہیں وہ سارے

یوم جزا کا آنا سب پر محاسبہ ہے
اعمال کا دلوں پہ ہونا مواخذہ ہے

وہ کون ہے کہ جس کی ہوگی وہاں حکومت
اُس سے ہی پس ڈرو تم سب چھوڑ کر خصومت

انتخاب الاخبار

(منتخبہ ۳۔ جولائی ۱۹۳۹ء)

—— امرتسر ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۹ جون کو ۴۳ بچے پیدا ہوئے اور انہی ایام میں ۱۸۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— شہر امرتسر میں قتل وفسادات کے سلسلہ کی روک تھام کے لئے مقامی پولیس نے تمام بدمعاشوں کی دیکھ بھال کرنی شروع کر رکھی ہے۔ ان سب کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔

—— امرتسر شہر دروازہ بھگتانوالہ کے قریب لالہ کوڑمل کے کارخانہ میں آگ لگ گئی جو کئی گھنٹے جاری رہی نقصان کا اندازہ تقریباً پچیس ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے۔

—— لاہور مولوی ظفر علی خان کی تجویز کے مطابق ریاست نظام دکن کے متعلقہ آریہ ایجی ٹیشن کی اصل حقیقت واضح کرنے کے لئے لاہور اتحاد ملتیوں کا ایک دستہ سرحد کے دورہ پر روانہ ہو گیا ہے۔ وہاں سے اور شہروں میں دورہ کریگا۔

—— لاہور میں کسان ستیہ گرہ ابھی تک جاری ہے۔

—— لاہور ۲۔ جولائی کو خاکساروں کا مصنوعی جنگ کیمپ منٹو پارک میں لگا۔ جس میں ان کی مصنوعی جنگ ہوئی۔ مگر اتفاقیہ بارود پھٹ جانے سے دو درجن خاکسار زخمی ہو گئے۔

—— حکومت صوبہ سندھ نے سندھ کے تمام ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈوں کے انتخابات ایک سال تک ملتوی کر دیئے ہیں۔

—— یوپی اسمبلی کے ایک ممبر ایک بل پیش کرنا چاہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن مجید کی فروخت غیر مسلم قطعاً نہ کریں۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو جرمانہ یا قید کی سزا دی جائے۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ دریائے برہمپتر میں طغیانی آجانے کے باعث شہر سلہٹ اور قرب وجوار کا علاقہ زیر آب ہو گیا ہے۔

—— مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ دسمبر کو لاہور میں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لندن کے ایک اخبار میں ایک امریکن اخبار نویس نے بلاد اسلامیہ کا سفرنامہ جو وہ حال ہی میں کر چکا ہے شائع کرایا ہے۔ اخبار نویس جب ایران میں شاہ ایران کی خدمت میں پیش ہوا تو اثنائے گفتگو میں لکھنؤ کے شیعہ سنی جھگڑے کا ذکر بھی آگیا۔ شاہ ایران نے فرمایا کہ میں ہندوستان کے احمق شیعوں اور سنیوں کا نام سننا گوارا نہیں کر سکتا جو حماقت اسلام کے پردے میں اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔

—— چینیوں کا ایک فوجی کمیونک مظہر ہے کہ چینیوں نے جاپانیوں کے گیارہ جنگی جہاز غرق کر دیئے ہیں۔

نوٹ کر لیجئے

اگر آپ کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہے تو مہربانی فرما کر بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر خریداری سے انکار ہو تو جلد از جلد اطلاع بخشیں۔ ورنہ ۲۸۔ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

بیرون ہند کے جن خریداروں کے ذمہ بقایا جات ہیں وہ مہربانی فرما کر جلد ادا کریں۔

مہلت یافتہ حضرات حسب وعدہ قیمت ارسال کر دیں ورنہ ان کا آئندہ کبھی اعتبار نہیں آئیگا۔

نوٹ:۔ صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ کریں

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ملک معظم اور ملکہ معظمہ آئندہ اکتوبر میں بلجیم جائینگے۔

—— لندن ایک تقریر کے دوران میں سر سٹیفورڈ نے بیان کیا کہ آئندہ تین ماہ میں جنگ یقینی ہے۔

—— بلجیم پارلیمنٹ میں کسی رکن نے دوران تقریر میں کہا آئندہ جنگ میں ہم غیر جانبدار نہیں رہ سکتے۔

—— لندن ۲ جولائی۔ آج لندن میں سات بم پھٹے یہ واقعات آئرش ری پبلکن کی سرگرمیوں کا نتیجہ بیان کئے جاتے ہیں۔ ان حادثات سے لندن مڈلینڈ سکاٹش ریلوے کے لسٹر برمنگھم۔ ڈربی اور سٹیفورڈ وغیرہ مقامات پر پارسل آفس تباہ ہو گئے۔ کئی جگہ آگ بھی لگ گئی کئی ریلوے ملازم زخمی ہوئے۔ نقصان مال کا اندازہ ابھی نہیں لگایا گیا۔

—— اخبارات راوی ہیں کہ حکومت جرمنی نے اپنے بہت سے آدمی علاقہ ڈینزگ میں بھیجے ہیں۔ تاکہ وہاں نازی جماعت تیار کریں۔ کئی جنگی جہاز سرحد ڈینزگ پر پہنچ چکے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر آئرش حکومت بھی اپنے آپ کو تیار کر رہی ہے۔

انڈین سول سروس کا امتحان

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

یہ امر واقفیت عامہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ انڈین سول سروس میں داخلہ کے لئے مقابلہ کا امتحان دہلی میں ۴ جنوری ۱۹۴۰ء سے ان قواعد وہدایات کے مطابق شروع ہوگا جو گورنمنٹ آف انڈیا ہوم ڈیپارٹمنٹ کے اشتہار نمبری ۳۳/ ۳۹ ای۔ ایس۔ ڈی۔ ایس مورخہ ۱۲۔ جون ۱۹۳۹ء کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔

جتنے امیدوار اس امتحان میں منتخب کئے جائینگے ان کے متعلق بعد کو اعلان کیا جائیگا۔

(۲) جو امیدوار امتحان میں داخل ہونا چاہیں ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس ضلع میں وہ سکونت رکھتے ہوں۔ اس کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰۔ جولائی ۱۹۳۹ء ہے۔

(۳) قواعد اور درخواست وانتخاب کے فارم اور امیدواروں کے معائنہ کے متعلق ضوابط کی نقول مندرجہ ذیل دفاتر سے مل سکتی ہیں۔

(۱) پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کی مشترکہ پبلک سروس کمیشن لاہور کا دفتر۔
(۲) پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور۔
(۳) محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور۔
(۴) صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۲)

نوٹ سلسلہ صلوٰۃ المومنین" بجواب رسالہ "صلوٰۃ المرسلین" کی بابت اعلان ہوا تھا کہ حسب ضرورت رسالہ کی صورت میں چھپ کر مفت شائع ہوگا۔ اہل ہمت اصحاب کو چاہئے ایسے کاموں پر توجہ فرمایا کریں۔ کیونکہ اس طرح توحید و سنت کی اشاعت ہوتی ہے جو ہر مسلمان کی زندگی کا مقصود اصل ہے۔ (مدیر)

نوٹ علمائے اسلام جو اس تحریک کی مخالفت کرتے ہیں وہ وجہ بانی کے ذاتی خیالات کے کرتے ہیں۔ بانی تحریک کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہبی خیالات کے پھیلانے میں بڑا ہوشیار ہے۔ ایک طرف تو یہ کہتا ہے کہ میری تحریک میرے خیالات سے بالکل الگ ہے میرے خیالات کو اس میں کوئی دخل نہیں، نہ میں اپنے خیالات کی کسی کو تلقین کرتا ہوں بلکہ اپنے اتباع کو ہدایت کرتا ہوں کہ میری تحریرات "تذکرہ" وغیرہ کو زیر بحث نہ لاؤ نہ اس پر بحث کرو۔

دوسری طرف اپنی کتاب کی اتنی تعریف کرتا ہے کہ اس کو تحریک کا ... بنا دیتا ہے۔ ہم اس کی ایک تازہ تحریر ... کے ... میں چند فقرے نقل ... کرتے ہیں۔

ضرورت سے زیادہ مخلص سالار اور خاکسار میری کتاب "تذکرہ" کو لے بیٹھتے ہیں اور فرط محبت اور اعتقاد سے مخالف حضرات کو قائل کرنے کے خیال سے اگر بحثیں نہیں تو کم از کم گفتگوئیں اور تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ تحریک کی اس منزل پر کہ ابھی منزل مقصود کافی دور ہے میں ہر اس شخص کو جو تحریک سے ادنیٰ سی محبت رکھتا ہے اور اس کے منزل تک پہنچنے کیلئے بے چین ہے تنبیہ کرتا ہوں کہ تذکرہ کے متعلق تمام گفتگو اور بحث قطعاً بند کر دے۔"

(الاصلاح لاہور مورخہ ۹ جون ۱۹۳۹ء)

اسی اخبار کے اسی مضمون میں اپنی کتاب تذکرہ کے متعلق لکھا ہے:۔

اس (تذکرہ) کو خدا کے سوا کسی کی حمایت کی ضرورت نہیں ×× تذکرہ کے بعد قرآن کی تمام تفسیریں جلا دی جائیں تو بہتر ہوگا ×× تذکرہ کی شہرت اور مسلّمیت کے بعد ظاہر ہے کہ اس کتاب کو خاکسار سپاہی کی حمایت کی کچھ ضرورت نہیں۔

(حوالہ مذکور)

"تذکرہ" کی استعداد ... کر کے لکھا ہے کہ تذکرہ کے متعلق تمام ... اور ... میں قطعاً ... جائے۔ (...)

ناظرین ... کی مثال ... کوئی شخص ... اپنے بیٹے کو کہے خربوزہ ... کھانا ہے اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہے کہ خربوزے اور آم ایسے پھل ہیں کہ ان کے مقابلے میں دوسرے سب پھل ہیچ ہیں تو بتائیے اس کا ایسا کہنا پھل کھانے کی ترغیب ہے یا نہیں۔ چنانچہ اس کا یہی اثر ہوا کہ نوجوان جو تذکرہ کی اردو عبارت بھی نہیں سمجھ سکتے علماء کی مخالفت اور بدگوئی پر کمربستہ نظر آتے ہیں۔ کیوں؟

ہر چہ گیرد علتی علت شود
کفر گیرد کاملے ملت شود

منطقی اصطلاح میں تحریک خاکساری اور تصنیفات مشرقی قضیہ مشروطہ عامہ کی شکل میں ہیں۔ جس میں ذات اور وصف دونوں کے مجموعے پر حکم ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے ذات اور وصف میں جدائی ہو جائے تو حکم بھی مرتفع ہو جاتا ہے۔ بغرض تفہیم عوام ہم اس کی مثال دیتے ہیں۔

کسی حاکم (مجسٹریٹ ہو یا جج) کی تعظیم و تکریم اس کے وصف حکومت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اسی لئے جب وہ پنشن یاب ہو جاتا ہے تو پہلی سی تعظیم و تکریم نہیں رہتی۔ معمولی انسان رہ جاتا ہے۔ سارا دارومدار اسی وصف پر ہے۔

ٹھیک اس جگہ علماء کی شدید مخالفت نفس تحریک کے باعث نہیں ہے۔ گو نفس تحریک بھی ان کے نزدیک خلاف شرع ہے۔ کیونکہ فوجی قواعد کی حالت میں بیلچہ اٹھانا اور بیلچہ پر ہاتھ مار کر انگریزی طریقہ سے سلام کرنا خلاف سنت اور خلاف طریق جیش اسلام ہے۔

اس مخالفت کی اصل وجہ بانی تحریک کے عقائد ہیں جن کو وہ بڑی دسیسہ کاری اور ہوشیاری سے اپنے اتباع میں پھیلا رہا ہے۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ہم علمائے کرام کی جانب سے یہ خدمت ادا کریں اور بتائیں کہ مشرقی صاحب کی تحریرات میں کیا کیا خامیاں ہیں۔ گو ہم سے پہلے اور حضرات اہل قلم نے بھی اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے۔ جزاہم اللہ مگر

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست

... اور ... ہی ... میں ... بحث ...

پس ناظرین ہماری گذارشات کو توجہ سے سنیں اور ہمارے پیش کردہ حوالجات کو تصنیفات مشرقی سے ملاکر انصاف سے فیصلہ دیں کہ مشرقی صاحب کے متعلق ہم نے جو نکتہ چینی کی ہے کہاں تک صحیح ہے۔ سب سے پہلے ہم ان کی مایہ ناز تصنیف "تذکرہ" پیش کرتے ہیں۔ بحث کے اخیر میں ان کا مذہب بتائیں گے۔ انشاء اللہ!

مشرقی صاحب کی کتابیں دیکھنے سے جو معلوم ہوتا ہے اسے ہم مندرجہ ذیل نمبروں میں پیش کرتے ہیں:-

(۱) آپ کی تصنیفات "تذکرہ" وغیرہ بے معنی طوالت اور ایراد مترادفات سے اتنی پُر ہیں کہ پڑھنے والے کے دماغ کو پریشان کر دیتی ہیں۔

(۲) تصانیف مذکورہ میں اقوال متخالفہ اور متضادہ بکثرت بھرے پڑے ہیں۔

(۳) قرآن مجید کی آیات کی ایسی طرح تفسیر کی ہے کہ تحریف کی شکل نظر آتی ہے۔

(۴) بانی تحریک کو بظاہر جہاد کا بہت شوق معلوم ہوتا ہے۔ یہ شوق شغف کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔ مگر اصل مجاہدین اسلام کی بہت توہین کی ہے۔

(۵) آپ کی تصنیفات میں اسلاف امت کی توہین عموماً اور علمائے اسلام اور مفسرین قرآن کی خصوصاً کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

(۶) بایں ہمہ اپنی تصنیفات کو سب سے اعلیٰ بتایا گیا ہے۔

(۷) متفقہ اور متواترہ اسلامی اعمال اور شعائر اسلام کا مذاق اڑایا گیا ہے۔

(۸) عام طور پر آپ کی زبان اور قلم شستہ اور شائستہ نہیں ہے۔

ان نمبروں کا ثبوت دینا ہمارے ذمے ہے۔ پس اب ہم پہلے نمبر کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ عبارات مندرجہ ذیل ملاحظہ ہوں۔

طوالت کی پہلی مثال "جو شخص عمل کر رہا ہے کسی حکم خدا پر عامل ہو کر اپنے تن بدن کو تکلیف میں ڈال رہا ہے اس کا عقیدہ بھی درست ہے۔ نہیں بلکہ وہی عقیدے کا صحیح معنوں میں مدعی ہے اُسی کے دل میں عقیدت اور یقین کا ایک لازوال ہیجان موجود ہے، وہی اس حکم خدا کی نافعیت کا سچا قائل ہے، وہی اُس کے حکم اعلیٰ ہونے پر سچا ایمان رکھتا ہے، وہی اُس کو صحیح معنوں میں مان رہا ہے، وہی اُسکو دل سے آقا تسلیم کرتا ہے، وہی مسلم اور مومن ہے [illegible] کسی نوکر سے ملازمت آقا [illegible] کے کہے سے نہیں ہوئی۔ زبانی عقیدے یا کسی کلمے کو دُہرا کر ہرگز نہیں ہوتی، وہی صحیح معنوں میں نوکر ہے جو کام کر رہا ہے جو کہا مان رہا ہے، وہی تنخواہ بھی لے رہا ہے، وہی آقا کو آقا مان رہا ہے اور وہی اُسکے حاکم ہونے کا معتقد بھی ہے! چہروں کو غمگین بنا بنا کر اور لمبے سانس بھر بھر کر یہ کہتے رہنا کہ ہم خدا کے قائل ہیں، ہم اُس کو وحدہ لاشریک سمجھتے ہیں، ہم اس کو ایک مانتے ہیں، ہم اُس کے وجود پر شاہد ہیں، ہم اُس کے ہونے کو تسلیم کرتے ہیں، ہم مسلمان اور مؤمن ہیں اور ساتھ ہی اُس کے دیئے ہوئے حکموں پر عمل نہ کرنا، اُن کو پرِکاہ کے برابر نہ سمجھنا، توفیق نہ ہونے کا شیطانی عذر کر کر ٹال دینا اور باوجود اس کے عقیدہ درست رکھنے کا طاغوتی اصرار کرنا میرے نزدیک پرلے درجے کی فریب کاری ہے، انتہائی ریا ہے، ملائی جہالت اور ابلیسی تجاہل ہے"

(دیباچہ اردو تذکرہ ص۸۴)

طوالت کی دوسری مثال "ہادیٔ اسلام نے اس ہلاکت انگیز معاشرت کو حکومت خدا اور خوف احکم الحاکمین کے حلقۂ اثر میں لا کر کالعدم کر دیا سب فرقہ بندیاں اور نفاق آرائیاں جڑ سے اکھاڑ دیں صدیوں کے دشمن دوست کر دیئے، سینوں کی کدورتیں نکال پھینک دیں، دلوں سے کینے یکسر اُچک لئے، اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (۱۰-۴۹) کا سحر انگیز فرمان بارگاہ خداوندی کے ہاں سے دکھلا کر چند برسوں کے اندر اندر محکوم اور شکست زدہ اہل عرب کو فرمانروائے عالمیان اور بادشاہ وقت بنا دیا۔

یہ سب کچھ اسلام اور قرآن کا ناقابل انکار معجزہ تھا۔ مگر عرب کی جبلت اور طینت کو کون بدل سکتا تھا؟ وہ عادتیں اور خاصیتیں جو اُن کی فطرت میں [illegible] ہزار برس پہلے سے چلی آتی تھیں [illegible] اُن سے رخصت ہو کر [illegible] چھوڑ گئیں؟ وہ ملی اوصاف جو قرنوں اور صدیوں پہلے اُن کی مٹی میں خمیر ہو چکے تھے، اُن کے طبعی میلانِ کار کو کیسے بے اثر چھوڑ دیتے؟ قرآن کی قاطع الزمن اور متحد الاعمال تعلیم کی قد آشیانہ تعلیم میں عرب اپنی ظاہری عبادات اور مرسومات کو بدل سکتے تھے۔ اپنی آبائی روایات اور اعتقادات کو بادی النظر میں چھوڑ سکتے تھے اپنے داخلی مناقشات اور قبائلی تنازعات کو علی رؤس الاشہاد محو کر سکتے تھے۔ بلاغت اور فصاحت کے ذاتی ادعا کو بھی طوعاً و کرہاً خیرباد کہہ سکتے تھے، مگر طبائع کے باطنی رجحان اور اصلی طریق تخیل کو ہرگز نہ بدل سکتے تھے۔ اُن کا مسلک وہم و خیال یونان کی قدیم وہمی روایات سے ہزارہا سال قدیم تر تھا۔ اُن کی قبائلی زندگی کی بنیاد روز آفرینش سے اسی انداز پر چلی آتی تھی۔ وہ اسی وہمی اور اعتقادی ماحول کے بگڑے ہوئے طفلک اور اسی فرقہ آرائی اور انتشار کے کہنہ مشق استاد تھے۔ اس بنا پر اُن میں کسی حقیقت کشا علمی صداقت یا عافیت انگیز معاشری آئین کا معناً اور اصالۃً رائج ہو جانا ازبس متعذر تھا" (مقدمہ تذکرہ اردو ص۹۶)

ناظرین! مصنف کی طوالت کلام کا یہ نمونہ ہے ورنہ ساری تصنیفات بے معنی طوالت سے پُر ہیں جس نے مصنف موصوف کی تصنیفات کو دیکھا ہوگا وہ ہمارے دعوے کی تصدیق کریگا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں اور اس کو مقابلہ میں ثابت کرنے کے لئے طیار ہیں کہ مصنف کے بیس صفحوں کا مضمون ہم ایک صفحے سے بھی کم میں اس طرح ادا کر سکتے ہیں کہ اس کے پڑھنے والے کا ذہن بھی پریشان نہ ہو اور مضمون بھی صاف سمجھ میں آجائے۔

لطف یہ ہے کہ مصنف تذکرہ خود بھی [illegible] طوالت میں اصلی مطلب کے خبط ہو جانے کے [illegible]

امر غالب یہ ہے کہ دیباچہ تذکرہ آئمہ طاہرین
ہم نے اپنی ہمارے عمومی مدرسوں میں ایسی کتابیں ہیں جن کو
کوئی شخص بلا کسی خاص صعوبت کے نہیں پڑھ سکتا۔
ایک کتاب کا نام قولین ہے جو کہ ہماری مس عبداللہ کی
تصنیف ہے۔ دوسری کتاب سیدہی تذکرۂ مشرقی ہے۔ جو

زیر تبصرہ ہے۔ بس یہ ہے ہماری رائے ان ہر دو کتب کی
طوالت کے متعلق جن کے حق میں مرزا غالب مرحوم کا یہ
شعر بالکل مضمون ہے ؎

لے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

(باقی)

قادیانی مشن

قادیان سے مرزا صاحب قادیانی کے ابطال کی آواز

شہد شاہد من اہلہا

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ امراۃ العزیز (زلیخا خاتون) نے امر واقعہ کے چھپانے میں بہت کوشش کی آخر ظاہر ہو ہی گیا۔ اسی طرح امت مرزائیہ مرزا صاحب کے غلط دعویٰ کو صحیح ظاہر کرنے کے لئے بڑی کوشش کرتی ہے۔ لیکن آخر مثال

حق برزبان جاری گردد

اپنا جلوہ دکھا دیتی ہے۔ چنانچہ زلیخا کے حق میں یہ الفاظ قرآنی ہیں کہ جب اس نے اپنے خانگی شاہد کا بیان سنا تو بے ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا الآن حصحص الحق (حقیقت حال کھل گئی واقعی میں قصور وار تھی)

آج ہم قادیانی مقدمے کے متعلق قادیان کے عینی گواہ کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ پھر دیکھیں گے کہ جماعت مرزائیہ خاتون زلیخا کی طرح حصحص الحق کہتی ہے یا نہیں

اس شہادت سے پہلے ہم مرزا صاحب کا دعویٰ سناتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی متوفی بارہا کہا کرتے تھے کہ

میں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو دین و دنیا کی ترقی پر پہنچاؤں نہ صرف پہنچاؤں بلکہ دنیا کی تمام قوموں کو ایک مسلمان قوم بنا دوں اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ اگر مجھ سے کوئی نشان ظاہر ہوں اور یہ کام نہ ہو تو میں جھوٹا سمجھا جاؤں گا۔ قادیان کا خانگی گواہ "الفضل" کس طرح سے بیان دیتا ہے جو ناظرین کے سامنے ہم پیش کرتے ہیں

آج ہر شخص مسلمان کہلانے افسوس کے ساتھ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ مسلمان کہلانے والوں کی عظمت و شوکت۔ ذلت و نکبت سے بدل گئی۔ ان کے اقبال کا آفتاب غروب ہو گیا۔ اور اب وہ تاریکی و ظلمت میں بھٹک رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ روشنی کی شعاع ان تک پہنچے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے دروازوں، کھڑکیوں اور روشندانوں کو اپنے ہاتھ سے بند کر رکھا ہے۔ نہ وہ ان دروازوں کو کھولتے ہیں نہ شعاع امید انہیں نظر آتی ہے اس بے بسی و بے کسی کی حالت میں جس طرح ہر وہ آسودہ حال جو کسی وجہ سے حوادث روزگار کا شکار ہو جائے۔ اپنی سابقہ دولت و ثروت اور آرام و آسائش کی داستانیں سناتا رہتا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کا بھی اب یہی کام رہ گیا ہے کہ وہ اپنے گذشتہ عہد زریں کو یاد کر کے آنسو بہائیں۔ چنانچہ "الفضل" لکھتا ہے :۔

"یورپ کے عروج سے پیشتر کرۂ ارض کی سب سے بڑی طاقت اسلام تھی یورپین حکومتیں باب عالی کے نام سے کانپتی تھیں۔ ہندوستان میں جب یورپین پادری اور ڈاکٹر آئے۔ تو مغلوں کی عظمت و شان کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ اس زمانہ کا ایران اور وسط ایشیا کا تاتاری سلطان بھی دنیا کی ایک بہت بڑی طاقت تھے۔ اس وقت بنی نوع انسان کو یہ احساس تھا کہ تمام کرۂ ارض کی تمام سلطنتیں ہاتھ میں ہے خلیفہ کی زبان سے جب صلح کا لفظ نکلتا تو ہر ایک نیام میں اپنی تلوار رکھ کر بستر پر چلا جاتا۔ مگر جب جنگ کا اعلان ہوتا تو انسانیت کا کلیجہ پھٹ جاتا۔ پہاڑ اور جنگل مچھلی کی طرح کانپنے لگتے۔ آج جن ممالک کی عالم میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں کسی شخص کو ان کا نام تک معلوم نہ تھا۔ انگریز جو آج دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ قوم سمجھی جاتی ہے وہ خانہ بدوش قبائل کی طرح جنگلوں اور پہاڑوں میں رہتے تھے۔ روس اور جرمنی گمنامی کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے۔ امریکہ زندگی کی صف ہی سے خارج تھا۔ روما کی طاقت بے شک ایک بہت بڑی طاقت تھی۔ مگر بہادران اسلام کے سامنے اس کی حیثیت ایک پٹے ہوئے مہرے کی سی تھی۔ ہم پہاڑوں کے سامنے آتے تو وہ راستہ خالی کر دیتے تھے۔ ہم سمندروں کی طرف بڑھتے، تو موجیں سیلاب اور طوفان پیچھے ہٹ جاتے فتح و کامرانی ہمارے قدم چومتی تھی اور ہم جس ویرانہ میں بھی قدم رکھتے وہ سبزہ زار ہو جاتا۔"

(الفضل قادیان ص۳۔ ۲۴ جون ۱۹۳۷ء)

ناظرین! یہ عبارت ملاحظہ فرمائیے۔ مسلمانوں کی حالت زبوں کا کیا نقشہ ہے اور پھر اس نقشے کو مرزا صاحب کی تشریف آوری سے پہلے کے نقشے کے ساتھ ملا کر دیکھئے کہ اس سے بدتر ہے یا بہتر۔ جہاں تک ہمارا علم اور حافظہ کام دیتا ہے کہ مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت سے پہلے مسلمانوں کی حالت بلحاظ سیاست، بلحاظ اخلاق، بلحاظ مذہب اتنی بری نہ تھی جتنی کہ آج کل ہے۔ دنیا کے ہر کونے سے آواز آتی ہے کہ ؎

کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

الحمد للہ دوستو! بڑا دھماکہ صحیح سے دل ہے ہمارے سوال کو سنئے۔ مرزا صاحب کو پیدا ہوئے سو سال ہو گیا۔ دعویٰ کئے پچاس سال گذر گئے۔

اتفاق ہی ہے کہ جو تیس سال کے ہو گئے ۔ ان کے جانشینوں کا ذکر بھی اچھا معتقد ہوا اور وہ اپنی کارگزاری پر اظہار فخر بھی کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت بدسے بہتر کی بجائے بدتر کیوں ہوئی ؟

یہ عذر ہرگز قابل قبول نہیں کہ مسلمانوں نے مرزا صاحب کو مانا نہیں ہے۔ مسلمانوں کا ان کو نہ ماننا بھی ان کی ناکامی کی دلیل ہے۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہوتے تو مسلمان بھی بلا چون و چرا ان کو مان لیتے۔

آپ لوگ جواب دینے سے پہلے خاتون زلیخا کی راستی کو سامنے رکھا کریں کہ اس بے چاری نے باوجود غلط کار ہونے کے شہادت حقہ کے سامنے اف تک نہیں کی۔ بلکہ کھلے لفظوں میں تسلیم کر لیا کہ ؎

میں بھی جھوٹی میرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تم ہی سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

مگر تم ہو کہ سیدھی بات کو ٹیڑھا کرتے ہو نہ صرف ٹیڑھا کرتے ہو بلکہ اسے توڑنے کی کوشش کرتے ہو۔ آپ لوگ جو جواب بھی دیں یا عذر پیش کریں اس کو مرزا صاحب کی تحریرات کے ساتھ موافق کر لیا کریں۔ ایسا نہ ہو کہ مدعی اور وکیل کے بیانوں میں اختلاف پیدا ہو جائے اور مدعی کو یہ کہنا پڑے کہ

من چہ گویم و طنبورۂ من چہ گوید

سنئے ! مرزا صاحب براہین احمدیہ کے ص ۴۸۹ پر لکھتے ہیں کہ :-

مسیح موعود جب دوبارہ دنیا میں آئینگے
تو عالم کے تمام اطراف و اکناف میں اسلام
پھیل جائیگا۔

بتلایئے ؟ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہو کر آنے سے دنیا میں اسلام پھیل گیا یا یہ خواب ہے جو دیکھ رہے ہو یا یہ شیخ چلی کی شادی ہے جس میں بتاشوں کی بارش ہوئی تھی۔ اور حقیقت میں یہ اچھا دلی خوش کن خواب ہے جو الفضل نے لکھا ہے کہ ہماری جماعت باوجود تھوڑی سی ہونے کے دنیا پر چھا گئی ہے۔ کیا اچھا شاعرانہ تخیل ہے۔ کسی شاعر نے اپنا نعرہ بتانے کو کیا اچھا شعر لکھا ہے ؎

نازک کلائیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب باین جلال و کمال شوکت و سطوت تشریف لائے مگر مسلمانان دنیا اسی طرح بلکہ اس سے بدتر حالت میں پہنچ گئے خود اس تعریف میں ... مرزا صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر ... ؎

یہ ملاقات بھی ... ہوا جو
جب جانیں کہ خود دل عاشق کی دوا ہو

مناظرہ حیات مسیح دہلوی
اور
مرزائی غلط بیانی

(از منشی محمد عبد اللہ صاحب ثالث معمار امرتسری)

گذشتہ ماہ محرم کے ایام میں مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام پر شہر دہلی کے اندر مرزائیوں اور جماعت امامیہ دہلی کے درمیان ایک مناظرہ ہوا۔ جس میں مرزائیوں کی طرف سے بابو عمر الدین صاحب اور مسلمانوں کی طرف سے مولوی حافظ اسماعیل صاحب مناظر تھے۔ دوران مناظرہ میں مرزائی نمائندہ نے اپنی کمزوری محسوس کر کے بکمال چالاکی بحث کا رُخ پھیرنے کے لئے یہ من گھڑت مطالبہ پیش کر دیا کہ

جہاں اللہ تعالیٰ فاعل اور انسان مفعول بہ ہو
اور توفی باب تفعل سے ہو تو وہاں سوائے موت
اور قبض روح کے اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔

اس مضمون کو مرزائیوں نے بعد مناظرہ بصورت اشتہار بھی شائع کر دیا۔ جس کا جواب ایک غیور اہل حدیث نوجوان خواجہ عبد الرشید صاحب امرتسری حال وارد دہلی کی خواہش پر ہماری طرف سے لکھا گیا۔ جسے اس مخلص نوجوان نے دہلی میں بصورت اشتہار شائع کر دیا۔ (یہ اشتہار اخبار اہلحدیث ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء میں بھی نقل ہو چکا ہے) ہم نے اپنے مضمون میں یہ لکھا تھا کہ "لفظ توفی کے متعلق جو شرائط یا قیود مرزائیوں نے لگائے ہیں عربی کتب گرامر میں ان شرائط کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مرزائی لوگ ہم سے اس قسم کے مطالبات کرنے سے پہلے خود اپنے پیش کردہ شرائط کا پتہ کسی معتبر کتاب لغت سے بتائیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی (نے لکھا ہے) کہ

"درباره لفظ توفی اتفاق اہل لغت بر ہمیں قاعده مستمره است"

اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لفظ توفی سے متعلقہ قیود کا حوالہ "اتفاق اہل لغت" پیش کیا ہے۔ مرزائی اہل لغت کے اقوال سے اس کا ثبوت دکھائیں"

اب چاہئے تو یہ تھا کہ ہمارے مخاطب اس معاملے پر لغت، صرف و نحو کی کسی معتبر کتاب کی عبارت نقل کر دیتے کہ واقعی یہ قاعدہ ہم اہل لغت کا متفقہ ہے۔ مگر افسوس کہ بحکم ؎

رہا ٹیڑھا مثال زلف جاناں ؛ کبھی مرزائی کو سیدھا نہ پایا

ہمارے مخاطب مرزائی نے کجروی اختیار کی۔ ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتا ہے :-

"مولوی عبد اللہ معمار امرتسری نے ایک سو روپیہ کا چیلنج دیا ہے کہ احمدی جماعت اگر کتب لغت سے دکھاوے کہ یہ قاعدہ ہے کہ جب فعل توفی کا فاعل اللہ ہو اور مفعول انسان ہو تو اسکے معنے سوائے موت یا قبض روح کے یہ نہیں ہوتے تو میں ایک سو روپیہ انعام دونگا۔"

(اخبار ... ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء)

ناظرین کرام ! ہماری عبارت جسے ہم ... نقل ...

پیش کرنے سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کانفرنس کی قابلیت میں [illegible] علماء کا ہاتھ نہیں ہے۔ متفقہ طور پر اگر علماء توجہ دیں تو عوام بالضرور اس میں حصہ لیں۔

(حافظ گوہر دین آف ونک)

اہلحدیث | دہلی کے علماء تو اس میں شریک ہیں اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے باہر کے علماء بھی ہمدرد ہیں۔ تاہم اگر کوئی غیر ہمدرد ملے ہوں تو اس کی وجہ بھی بتادیجئے تاکہ اسکے رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔

توحید باری تعالیٰ

(بقلم پنڈت آتما نند صاحب از امرت سر)

فارسی زبان کا لفظ توحید کا کامل مظہر ہے۔ لفظ خدا دو الفاظ خود۔ آ۔ کا مجموعہ ہے۔ یعنی جو پاک ذات بلا کسی سے پیدا ہوئے یا بنائے خودبخود آرہی ہے وہ خدا کہلاتی ہے۔ لفظ خدا جامع صفات الٰہیہ ہے۔ مثلاً چونکہ وہ برتر اعلیٰ پاک ذات بغیر کسی سے پیدا ہونے یا بنائے جانے کے خودبخود آرہی ہے اس لئے وہ ازلی یعنی قدیم بھی ہے اور ازلی ہونے کی وجہ سے ابدی بھی ہے کیونکہ بروئے صحیح فلسفہ کوئی حادث یعنی غیر ازلی شے ہرگز ابدی نہیں ہوسکتی۔ اور ازلی و ابدی ہونے کی وجہ سے ہی وہ غیر محدود بھی ہے کیونکہ بحکم کل محدود حادث ہر محدود شے حادث اور فانی ہوتی ہے نہ کہ ازلی و ابدی صرف غیر محدود شے ہی ازلی و ابدی ہوسکتی ہے محدود نہیں۔ اور غیر محدود ہونے سے اس کا غیر مجسم ہونا بھی ثابت ہے۔ کیونکہ کوئی مجسم شے غیر محدود نہیں ہوسکتی۔ اور غیر محدود ہونے سے اُس کی وحدانیت بھی ثابت ہے وغیرہ وغیرہ۔

توحید باری تعالیٰ اتنی ہردلعزیز ہے کہ ہر کس و ناکس اور ہر ایک مشرک و کافر بھی توحید باری تعالیٰ کا قائل اور شرک و کفر سے نفرت ظاہر کرتا ہے۔ جس سے توحید کا انسانی فطرت میں داخل ہونا ثابت ہے چنانچہ عیسائی لوگ جو باپ خدا، روح القدس اور بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تینوں کو خالق۔ ازلی خدا مانتے ہیں وہ بھی اپنے تئیں مشرک کہلانا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ تثلیث مقدس کو ہی اصل توحید مانتے ہیں۔ آریہ سماجی جو ایشور۔ جیو (ارواح) پرکرتی (مادہ) تینوں کو غیر مولود ازلی خودبخود آئے ہوئے یں خدا مانتے ہیں۔ وہ بھی موحد ہونے کے مدعی ہیں بلکہ ایسے مدعی کہ ست دھرم اور اسلام کا مقابلہ کرنے سے بھی نہیں جھجکتے۔ آریہ سماج کا عکس یا ظل احمدی لوگ بھی جو کائنات کو آریہ سماجیوں کی طرح نوع (پرواہ) سے قدیم (انادی) مانتے ہیں وہ بھی اپنے زعم میں سب سے بڑے موحد ہیں اور مشرک یا کافر کہلانا پسند نہیں کرتے۔

سکھ اور اکثر ہندو لوگ بھی جو مسئلہ ہمہ اوست کے قائل ہونے سے ہر ایک شے کو خدا یا خدا کا جزو مانتے ہیں۔ اور بعض صوفی مذہب کے مسلمان بھی جو ہمہ اوست کے قائل ہیں۔ اپنے تئیں سب سے بڑے موحد اور خداپرست سمجھتے ہیں۔ سکھ جو اپنے گوروؤں کو اور مسلمانوں میں سے جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کل اور خدا کا بروز مانتے ہیں۔ اپنے تئیں شاید سب سے بڑے موحد سمجھتے ہیں۔ غرضیکہ دنیا کے سب مذاہب اپنے تئیں موحد سمجھتے ہیں اور کافر کہلانے سے متنفر ہیں۔ جس سے ثابت ہے کہ قدرت نے توحید اور وحدانیت انسان کی فطرت میں ودیعت کر رکھی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ سب شرک ہے۔

توحید تین باتوں پر مشتمل ہے۔ (۱) توحید فی الذات۔ یعنی خدا کو ایک ماننا۔ (۲) توحید فی الصفات یعنی صفات میں خدا کو لاشریک اور بے مثل ماننا اور کسی بشر کی صفات علم وغیرہ خدا کی صفات کے مثل نہ ماننا۔ (۳) توحید فی العبادت یعنی ماسوائے خدا کے کسی غیر کی عبادت نہ کرنا۔ اور نہ ہی کسی غیر از خدا سے مدد مانگنا۔ جیسا کہ اکثر مسلمان پیروں فقیروں سے مدد مانگتے ہیں۔ اور [illegible]

[illegible] کی قبروں پر [illegible] ہیں۔ اور بعض ہندو [illegible] بھوت یا [illegible] سے [illegible]

میں اس [illegible] تینوں قسم کی توحید کے بجائے صرف اول الذکر توحید فی الذات کا ہی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ عیسائی جو خدا۔ روح القدس اور حضرت عیسیٰ کو تین ازلی خالق و مالک خدا تسلیم کرتے ہیں۔ صریح شرک کے مرتکب ہیں۔ اسی طرح آریہ سماجی جو مادہ اور ارواح کو خود آ (خدا) یعنی غیر پیدا شدہ ازلی مانتے ہیں۔ انکے مشرک ہونے میں بھی کچھ شبہ نہیں۔ اور احمدی جو کائنات کو نوع سے قدیم اور ازلی مانتے ہیں وہ بھی غلطی سے خالی نہیں ہیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ اگر ماسوائے خدا کے دیگر کوئی شے ازلی نہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ ازل سے لیکر خلقت کائنات تک خدا ایک اکیلا بلا ہستی غیرے چلا آتا تھا پھر کائنات کا کوئی سلسلہ یا سلسلہ کی کوئی کڑی یعنی نوع کیونکر قدیم قرار دی جاسکتی ہے؟ خدا کے ساتھ ساتھ ازل سے ابد تک کسی نہ کسی کائنات کو ہمیشہ اور ہر وقت موجود ماننا جیسا کہ میر محمد اسحٰق صاحب قادیانی کی کتاب سے ثابت ہے۔ خدا کے وحدہٗ لاشریک ہونے کا صریح انکار اور شرک توحید فی الذات پر اصرار ہے۔ نیز چونکہ ازلی اور قدیم شے کا کوئی خالق نہیں ہوا کرتا لہٰذا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ عقیدہ خدا کی خالقیت سے انکار ہے۔ یہ نہ صرف میرا ہی خیال ہے بلکہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری کا بھی دعویٰ ہے جیسا کہ اخبار پیغام صلح مجریہ ۷ جون ۱۹۳۴ء میں لکھا ہے کہ:-

"میں نے جناب میاں صاحب کو اس طرف توجہ دلائی اور عرض کی کہ حضرت ایک تو آریہ اس بات سے (کہ سلسلہ مخلوق ازلی ہے) اپنی صداقت کی لاف مارنے لگ گئے ہیں دوسرا مولانا ثناء اللہ [illegible] رہا ہے کہ احمدی آریوں کی چوٹ سے اسلام کو چھوڑ کر آریوں کے ہمنشان [illegible] جیسا کہ میر محمد اسحٰق کی کتاب [illegible]

[illegible]

ذریعہ عقیدہ محمود احمد صاحب اور جملہ احمدیوں کو سچے اور جھوٹے مسیح کی شناخت کے لئے چیلنج دے چکا ہوں کہ اگر کوئی احمدی عالم مرزا غلام احمد صاحب کے اس عقیدہ کو کہ ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے (اسلام اور اس ملک کے دوسرے حصہ لیکچر سیالکوٹ) صحیح ثابت کر دے تو میں اور میرے سارے ساتھی مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننے کے لئے تیار ہیں۔ ورنہ بصورت عدم ثبوت احمدیوں کو چاہئے کہ مرزا صاحب کو دعویٰ مسیحیت میں کاذب قرار دیں۔ بس سچے مسیح کی صداقت کی یہی سب سے بڑی پہچان ہے اور ہو سکتی ہے۔ اگر احمدیوں سے زیادہ نہ ہو سکے تو مرزا صاحب کے اس عقیدہ کی موجودگی میں مرزا صاحب متوفی کو خالق خدا کا قائل ہی ثابت کر دکھائیں۔ ہے کوئی مرزائی؟ جو مرزا صاحب کے اس عقیدہ کو موحدانہ ثابت کر سکے؟ دیدہ باید۔ اور اگر اکیلے نہ ثابت کر سکیں تو میری طرف سے چھٹی ہے کہ اپنے ہم خیال آریہ سماجیوں کو بھی ساتھ لے لیں۔

ستیارتھ پرکاش سملاس ۸ کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے مادہ وارواح کو اس لئے ازلی مانا ہے کہ دنیا کو نوعی طور پر (پرواہ روپ سے) ازلی یا قدیم ثابت کیا جا سکے اور خلقت کائنات سے قبل ازل تک خدا پر سے تعطل صفات خالقیت وغیرہ اور بیکاری۔ سست الوجودی وغیرہ کا الزام (بشرطیکہ اسے الزام کہا بھی جا سکے) دُور کیا جاوے۔ اسی موہومہ فرضی الزام یا نقص کو ہٹانے کی خاطر قادیانی مسیح موعود نے بھی آریہ سماج کا مشرکانہ عقیدہ مان کر دنیا کو نوع کے اعتبار سے قدیم جان لیا تھا۔ پس اگر یہ ثابت ہو جائے کہ دنیا کا ازلی اور قدیم ہونا کسی صورت میں بھی صحیح ثابت نہیں کیا جا سکتا تو مادہ وارواح کو قدیم ماننا اور قدامت میں خدا کا شریک گردانا محض غلط ہے۔

دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں اول یہ کہ مادہ اور ارواح کو حادث مانا جاوے۔ دوم یہ کہ مادہ وارواح کو بھی خدا کے ساتھ ازلی مانا جاوے۔ پہلی صورت میں جبکہ مادہ وارواح حادث یعنی پیدا شدہ مان لئے جاویں تو ازل سے مادہ وارواح کی پیدائش تک خدا محض اکیلا بلا ہستی غیرے بیکار اور معطل ماننا ہی پڑیگا اور تب تک کسی بھی دنیا کی ہستی نہیں تھی۔ اس لئے دنیا کو نوع سے قدیم ماننے کا عقیدہ غلط ہے۔ جیسا کہ میں اوپر ثابت کر چکا ہوں۔ دوسری صورت میں اگر بفرض محال مادہ وارواح کو ازلی بھی فرض کر لیا جاوے تو بھی دنیا کا سلسلہ پرواہ سے ازلی نہیں ہو سکتا۔

(باقی باقی)

ایک دوست کے نام کھلی چٹھی

(مرقومہ بابو اکبر خان صاحب پوسٹ ماسٹر اٹرو ریاست کوٹہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مضمون ہذا کی دو قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ آج آخری قسط درج ہے جس میں نامہ نگار صاحب نے مس بڈلف صاحبہ مولفہ ٹریکٹ "وہ نبی" کا جواب دیا ہے۔ مس صاحبہ کی عبارت "قولہا" سے اور مجیب کی "اقول" سے شروع ہو گی۔ (مدیر)

جواب ٹریکٹ "وہ نبی" از مس ایم بڈلف صاحبہ

قولہا:- وہ اسرائیلی ہیں۔ ... جسم کے رُو سے مسیح بھی اُن ہی میں سے ہُوا۔ رومیوں ۹/۵
یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابرہام۔ متی ۱/۱
میں داؤد کی اصل ہوں۔ مکاشفہ ۲۲/۱۶

اقول:- سیدو مولا عیسیٰ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں۔ پس جب داؤد اُس کو خداوند کہتا ہے تو وہ اُس کا بیٹا کیونکر ٹھیرا۔ پر کوئی اُس کے جواب میں ایک بات نہ بول سکا۔ (متی ۲۲/۴۵-۴۶)

یہودی تو لاجواب ہو گئے۔ اب مسیحی بتلائیں اور جواب دیں۔ یسوع نے انہیں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں پیشتر اُس کے کہ ابرہام ہو میں ہوں۔ (یوحنا ۸/۵۸)
بولو کس کو سچا سمجھیں۔ مسیح علیہ السلام کو یا کلام میں پیوند لگانے والے کو۔

قولہا:- تیری مانند (موسیٰ کی مانند) استثنا ۱۸/۱۵
الف۔ موسیٰ تو روئے زمین کے سب آدمیوں سے زیادہ حلیم تھا۔ (گنتی ۱۲/۳)

اقول:- الف۔ اور ہم نے اُسی وقت اُس کے سارے شہروں کو لے لیا اور مردوں اور عورتوں اور بچوں کو ہر ایک شہر میں حرم کیا اور کسی کو باقی نہ چھوڑا۔ (استثنا ۲/۳۴)
(ب) خداوند ہمارے خدا نے باسان کے بادشاہ عوج کو بھی اُس کی ساری قوم سمیت ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم نے انہیں یہاں تک مارا کہ اُن میں سے کوئی باقی نہ رہا۔ (استثنا ۳/۳)
(ج) اور ہم نے اُن کو یعنی اُن کے مردوں اور عورتوں اور لڑکوں کو ہر ایک شہر میں حرم کیا۔ (استثنا ۳/۶)
(د) لیکن سارے مویشی اور شہروں کا مال و اسباب ہم نے اپنے واسطے لوٹ لیا۔ (استثنا ۳/۷)

خوب کیا نہ مردوں کو چھوڑا نہ عورتوں کو۔ نہ بچوں کو چھوڑا نہ بڑھوں کو۔ نہ لڑکیوں کو چھوڑا نہ لڑکوں کو سب کو حرم (قتل) کیا۔ دیکھی حلمیت۔ اب بتلاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کتنے شہروں کی آبادی کو حرم کیا۔ تاما ثلت قائم ہو جاوے۔ کیونکہ یسوع نے کہا..... میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔ (متی ۱۱/۲۹)

قولہا:- خداوند نے کہا..... میرا خادم موسیٰ ..... میرے سارے خاندان میں امانت دار ہے۔ (گنتی ۱۲/۷)
یسوع اپنے مقرر کرنے والے کے حق میں دیانتدار تھا۔ جس طرح موسیٰ اُس کے گھر میں تھا۔ (عبرانیوں ۳/۲)

اقول:- یاد رکھئے صفت دیانتداری کل انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔ کوئی نبی بد دیانت نہیں ہُوا۔ بد دیانتی جبت بُری شے ہے۔ بد دیانت انسان

کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ پھر انبیاء علیہم السلام میں یہ جب کیسے ہو سکتا تھا تو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خصوصیت کیا ہوئی۔ جب تک یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ ان ہر دو کے سوا باقی کل انبیاء بددیانت تھے اور یہ علماء مسیح کے قابو کے باہر بات ہے۔

قولہا۔ اُس وقت میں موسیٰ تمہارے اور خداوند کے درمیان کھڑا ہوا تھا کہ خداوند کا کلام تم پہ ظاہر کروں۔ (استثنا ۵/۵)

خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے۔ (تیمتھیس ۲/۵)

اقول:۔ بے شک خدا ایک ہے۔ وحدہٗ لاشریک اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام انسان تھے اور نبی موسیٰ علیہ السلام کی مانند۔ ہمارا اس پر پختہ ایمان ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور عیسیٰ علیہ السلام اُس کے برگزیدہ نبی۔ پر محترمہ کیا آپ بھی ہمارے ساتھ اس گواہی میں شامل ہونگی۔ خدا ایسا ہی کرے۔

اس صفت میں بھی کل انبیاء برابر ہیں سب ہی خدا اور انسان کے درمیان ہیں اور سب ہی خدا کا کلام سناتے رہے ہیں۔ خصوصیت کوئی نہیں۔

قولہا:۔ اُس نے خطا کاروں کی شفاعت کی۔ (یسعیاہ ۵۳/۱۲)

یسوع نے کہا اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔ (لوقا ۲۳/۳۴)

اقول:۔ یہ بھی کوئی خاص صفت نہیں۔ کل انبیاء شفاعت کرتے رہے ہیں۔ ہاں شفاعت کا قبول کرنا نہ کرنا خدا کے اختیار میں ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے اختیار میں نہیں۔ دیکھو موسیٰ علیہ السلام نے شفاعت کی "اے باپ ان کو معاف کر دے" [۴] قبول نہ ہوئی۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد رومیوں نے بنی اسرائیل پر حملہ کرکے اُن کو برباد کر دیا۔ بنی اسرائیل کے دس فرقے ایسے مٹے کہ ان کا نام و نشان ہی نہ رہا۔ باقی دو فرقے آوارہ ہر گردان پڑے پھرتے ہیں۔ کیوں کیسی شفاعت کی۔ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی شفاعت کا فرق بھی دیکھ لو۔ پھر مثیل موسیٰ علیہ السلام کیسے ہوئے۔

قولہا۔ مسیح نے ہمیں مول لے کے شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے:۔ "جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"۔ (گلتیوں ۳/۱۳)

یہ آپ کا اعتقاد ہے ہمیں سروکار نہیں۔

اقول:۔ موسیٰ علیہ السلام نے شریعت کی لعنت لوگوں کے گلے میں ڈالی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے شریعت کی لعنت سے لوگوں کو چھڑایا۔ بھاری اختلاف ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کاٹھ پر لٹک کر لعنتی نہ بنے۔ عیسیٰ علیہ السلام کاٹھ پر لٹک کر بقول مسیحاں لعنتی بنے۔ مماثلت کہاں رہی۔

قولہا:۔ میں اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالونگا (استثنا ۱۸/۱۸)

یسوع نے کہا میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا الخ (یوحنا ۱۲/۴۹-۵۰)

جو کوئی میری اُن باتوں کو جن کو وہ میرا نام لیکر کہیگا۔ نہ سُنے تو میں اُن کا حساب اُس سے لونگا (استثنا ۱۸/۱۹)

اگر کوئی میری باتیں سُن کر اُن پر عمل نہ کرے (یوحنا ۱۲/۴۷-۴۸)

اقول:۔ یہ باتیں بھی موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خاص نہیں۔ کل انبیاء علیہم السلام کے ساتھ عام ہیں۔ کوئی نبی اپنی طرف سے نہ کچھ کہہ سکتا ہے نہ کر سکتا ہے وہ ہی کہتے اور کرتے ہیں جس کا ان کو حکم ملتا ہے۔ اس میں محترمہ ملانی صاحبہ نے کیا مماثلت پیدا کی۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

اور ہمارا یہ نبی اپنی دل کی خواہش سے کچھ نہیں بولتا بلکہ وہ ہی کہتا ہے جس کا اُس کو حکم دیا جاتا ہے۔

اس زمانے کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہیں دکھایا نہ جائیگا۔ (متی ۱۲/۳۹)

محترم دوست! یہ ہے کل مماثلت عیسیٰ علیہ السلام کی یونس علیہ السلام کے ساتھ نہ کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جیسی محترمہ ملانی صاحبہ کوشش کر رہی ہیں۔

"اگر کوئی میری باتیں سُن کر اُن پر عمل نہ کرے" (یوحنا ۱۲/۴۷)

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

اہلحدیث اس عنوان کے ماتحت ایک مفصل مضمون پرچہ ۲۷ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کی بابت یہ اعلان بھی ہوا تھا کہ اس کو اشاعت فنڈ کی طرف سے شائع کیا جائیگا۔ اشاعت فنڈ کے حامی توجہ کرکے اس کو قوت پہنچائیں تو بہت سا کام ہو سکتا ہے۔

دیوبندیہ و بریلویہ رویہ

(مرقومہ مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی نوہری)

> شوق دیدار دفکر سر بھی ہے
> اب ادھر بھی ہے دل ادھر بھی ہے

ملک ہندوستان میں حنفی مذہب دو گروہوں میں منقسم ہے۔ ایک گروہ رضائیہ حنفیہ بریلویہ کا ہے۔ دوسرا گروہ دیوبندیہ فرقہ ہے۔ جن کا دستور العمل والعقائد فقہ حنفیہ ہے۔ لیکن بریلویہ گروہ نے دیوبندیہ کو وہابیت کے داغ سے داغی کر رکھا ہے۔ اور وہ اس دھبے و الزام کو اٹھانے کی کوشش میں ایڑی چوٹی تک کا زور لگا رہے ہیں۔ مگر اسکے دھبے اور چھائیاں ابھی تک مٹے نہیں۔ اس داغ کو دور کرنے کے لئے دیوبندی حضرات نے تقلید کا نوایجاد صابون بہت استعمال کیا۔ مگر وہ دھبہ اُڑ جانے کی بجائے جم ہو گیا۔

ہر ایک وعظ اور لٹریچر میں یہی پیش کرتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں وہابی اور غیر مقلد نہیں۔ اسی صفائی کے سلسلہ میں اپنا تعصب مذہبی اور تشدد کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔ موحدین نجد اور اہل حدیثان ہند پر اظہار خفگی بھی فرماتے ہیں۔

جماعت دیوبندیہ نے وہابیت کی بنیاد ترک تقلید سمجھ رکھی ہے اسی واسطے غیر مقلدوں کی زبردست تردید کرکے بریلویہ کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں مگر وہ ہرگز اس شور و غوغا کو نہیں سنتے برابر وہابی کہتے چلے جاتے ہیں دیوبندیہ اپنے مقلد ہونے کی صفائی کے ثبوت میں

[۴] اور خدا نے رحم کرکے بنی اسرائیل کا قصور معاف کر دیا وہ بعد میں ہلاک ہوئے ... آیا وہ ... عیسیٰ علیہ السلام نے شفاعت کی ...

یہاں تک کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ کے پیرو ہیں۔ ما دینے محمد عرب دھوئی تو حنبلی ہونے کا کرتے ہیں لیکن عمل درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں اس جگہ دیوبندیہ نے بریلویہ کو یہ یقین دلایا ہے

کہ ہم امام اعظم کے قول کو ہمیشہ ترجیح دیتے ہیں۔

بعض خود دیوبندیوں کے حلقے میں سنا ہے کہ اگر کسی نے خیر القرون کا نقشہ دیکھنا ہو تو اس اکابر جماعت دیوبند میں دیکھ لے۔

اہلحدیث: بیشک ہم اہل حدیث ان کو نمونہ سلف دیکھتے ہیں لیکن سلف میں تقلید کا ثبوت نہیں ملتا۔ بس یہ امتیاز اٹھ جائے تو واقعی نمونہ سلف ہیں۔

تبرا اور شان علی مرتضیٰ

(از مولوی نذیر احمد صاحب اعظمی مقیم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

نامہ نگار اپنی تحریر کے ذمہ دار ہیں (مدیر)

میرے پاس بمبئی سے ایک صاحب نے شیعوں کے اخبار "اسد" مجریہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۳۹ء کا ایک کٹنگ بھیجا ہے جس میں کسی نامعلوم "مؤرخ اور منصف مزاج" صاحب نے "مدح صحابہ اور تبرے کی فیصلہ کن بحث" لکھی ہے۔ اور بزعم خود سنیوں اور انگریزوں کی مستند کتابوں سے چند واقعات درج کرکے اس پیچیدہ سوال کا تصفیہ کرانا چاہا ہے۔ ناظرین اس الجھن میں نہ پڑیں کہ اس شیعہ "مؤرخ اور منصف مزاج" نے اپنا نام و نشان ظاہر کرنے سے کیوں گریز کیا ہے۔ اس لئے کہ شیعیت کا تو اصول ہے۔ التقیۃ دینی و دین آبائی ..... تقیہ ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا مذہب ہے؛ پس یہ "پردہ نشینی بھی" در اصل تقیہ پر عمل ہے۔

ہمارے شیعی دوست نے بڑی سادگی سے سنیوں کے ساتھ ساتھ انگریزوں کی "مستند" کتابوں کے حوالے بھی نقل کرنے کی کوشش کی۔ گویا آپ کے خیال میں انگریز فریقین کا "مانا ہوا ثالث" ہے۔ حالانکہ ہمارے نزدیک انگریز نہ تو کوئی غیر جانب دار محقق کی حیثیت رکھتا ہے اور نہ کسی غیر متعصب ادیب اور مورخ کی۔ ہم تو اس کو آپ سے بھی زیادہ اہلیں سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ کے نزدیک تو شاید حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وا رشاد لے تار افنگی کی بنیاد حق خلافت اور باغ فدک

اور اس کے متعلقات ہی ہوں۔ لیکن وہاں تو عمر رضہ کی بدولت سارا قصر مسیحیت ہی پامال ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضہ کے جرنیل اعظم خالد سیف اللہ کی شمشیر خارا شگاف نے پوری عیسائیت کے پرخچے اڑا دیئے ہیں تو بھلا یہ کب ممکن ہے کہ عیسائی ممالک بھول جائیں جس مرد مجاہد کے دور حکومت میں اسلام کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی تاب نہ لا کر اور قلب مسیحیت میں چبھتے ہوئے تیر کے درد و ٹیس سے بے چین ہو کر اگر کسی انگریز "نقاد" نے یہ لکھ دیا کہ "(عمر) نے اسلام میں روحانیت کی بجائے قتل و غارت، خونریزی و ملک گیری فوج کشی اور لوٹ مار کی رسمیں ایجاد کیں"۔ تو کونسی غیر متوقع اور تعجب خیز بات کہی؟ اس کے سوا اور ان سے امید ہی کیا ہو سکتی تھی؟

ذرا سوچو تو سہی کہ جس شیر اسلام کے دس سالہ عہد خلافت میں شاید ایک دن بھی ایسا نہ گذرا ہو جس میں پرستاران صلیب کے ٹڈی دل فوجوں کا مقابلہ سرفروشانِ توحید سے نہ ہوا ہو تو بھلا انگریز اس پر تنقید نہ کرے گا تو کیا جناب علی کو زیر بحث لائیگا؟ جن کے چار سالہ دور امارت میں بجز اسلام کے نام لیواؤں کے خون خرابے کے کسی کافر کا بال تک بھی بیکا نہ ہوا۔

سچ تو یہ ہے کہ تاریخ اسلام کا یہ اہم باب جناب علی رضہ ہی کی خلافت سے وابستہ ہے کہ مسلمانوں کے محاذ جنگ کا رخ دنیائے کفر سے ہٹ کر خود مسلمانوں کی طرف ہو گیا۔ یہیں کفر عمر رضہ کو جتنا بھی کوسے تھوڑا اور علی رضہ کو جتنا بھی سراہے کم ہے۔

شیعہ دوستو! حقیقت بہرحال حقیقت ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی تلخ ہو۔

اس کے علاوہ سنیوں کی کتابوں سے جو واقعات درج کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق اگر حقیقت حال کا اظہار کرتے ہوئے میں یہ کہوں کہ حوالے غلط دیئے گئے ہیں۔ عبارتوں کے مضمون کو متکلم کے منشا کے خلاف توڑ مروڑ کر بالکل مسخ کر دیا گیا ہے تو ممکن ہے ہمارے شیعی "مؤرخ اور منصف مزاج" دوست کی تشفی نہ ہو اس لئے تھوڑی دیر کے لئے میں ان کذبات و محرفات کو تسلیم کرتے ہوئے شیعوں کی مسلم، مستند اور بالکل معتبر کتابوں کے حوالوں کو سامنے رکھ کر با انصاف اور خوددار شیعوں سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس وادیٔ پرخطر میں ذرا سنبھل کر قدم رکھیں اور آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ پرائے شگون میں اپنی ناک کٹ رہی ہو؟

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
جو ویرانہ ہو رہا ہے وہ تیرا ہی گھر نہ ہو

سنئے! ایک طرف تو جناب علی کی شجاعت و فضیلت کی داستانیں ہمیں یوں سنائی جاتی ہیں کہ میدان بدر میں اتر تو ایک ہی وار میں مقابل کا سر تن سے جدا کر دیا۔ کارزار احد میں (بقول شیعہ) جب سب رسالت مآب کو یکہ و تنہا چھوڑ کر ادھر ادھر جا چھپے تو یہ شیر خدا دشمنوں کی صفوں پر برس رہا تھا۔ غزوہ حنین میں (بقول شیعہ) جب اصحاب خاص بھی رسالت پناہ کو دشمنوں کے نرغوں میں گھرا ہوا دیکھ کر سراسیمگی کی حالت میں اپنی اپنی جانیں لے کر بھاگے تو یہی حیدر کرار تھے جو اپنی جان ہتھیلی پر لئے ہوئے کشتوں کے پشتے لگا رہے تھے۔

ہاں ہاں خیبر کی مہم جب بڑے بڑے جانبازوں سے بھی سر نہ ہو سکی تو مرحب جیسے سرکش یہودی کے سر کو خود اور ٹوپی سمیت ککڑی کی طرح چیر کر دو ٹکڑے کر دینے والے صاحب ذوالفقار ہی تو تھے۔ قلعۂ ناعم کے آہنی پھاٹک کو قوت بازو کے ایک ہی جھٹکے میں تنکے کی طرح

ساقی کو بھی بیٹھے وہ نے جیسے کر رہی تو تھے!
یہی نہیں بلکہ ہم سے کہا جاتا ہے کہ جناب علی تو اور پیغمبروں سے بھی افضل ہیں۔ چنانچہ شیعوں کی معتبر کتاب بحار الانوار ص ۳۴۳ ج ۷ میں ہے کہ جناب علی سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب انبیاء سے افضل ہیں

"اس پر اجماع ہے کہ علی علیہ السلام سوائے پیغمبر اسلام کے تمام انبیاء پر افضل ہیں"
(موعظہ مباہلہ ص ۱۱)

"مجموعہ صفات انبیاء سلف کی علی کی ذات معلیٰ میں جمع ہونے کے سبب علی تمام انبیاء سلف پر افضل ہیں" (موعظہ مباہلہ ص ۱۰)

ان مذکورہ بالا حوالوں میں تو صرف اسی قدر بیان ہے کہ حضرت علی پیغمبر اسلام علیہ السلام کے علاوہ تمام انبیاء سے افضل ہیں مگر اس کتاب کے ص ۲۴ و ۲۵ میں حضرت علی کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی فضیلت دی گئی ہے چنانچہ لکھا ہے:-

العلم عشرۃ اجزاء لعلی تسعۃ اجزاء وللناس عشر الباقی واعلمھم بہ کن انی ینابیع المودۃ (ص س ۱۳) یعنی دنیا میں علم دس حصوں میں تقسیم ہوا ہے جس میں نو حصے تو علی کو دیئے گئے اور باقی دسواں حصہ تمام لوگوں میں تقسیم ہوا۔ اور اس دسویں حصے میں سے بھی علی کو سب سے زیادہ ملا اس لئے وہ سب سے بڑھ کر عالم ہیں۔
(موعظہ مباہلہ ص ۲۴ و ۲۵)

کیا اس کا صاف نتیجہ یہ نہیں کہ جناب علی خود پیغمبر اسلام علیہ السلام سے بھی بڑھ کر عالم تھے۔

حضرات! جناب علی کی فضیلت تمام انبیاء یہاں تک کہ خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہو، تو کوئی تعجب نہیں کہ بہرحال یہ سب مخلوق ہیں جناب علی تو بقول غالی شیعہ خدائی کے درجہ تک پہنچ چکے تھے چنانچہ ارشاد ہے ؎

نضائل میں علی کے یہ بلندی سب سے بڑھ کر ہے
زمانہ مبتلائے شک ہو اور اپنا خدا جانے
نہ اتنا ہوا یہ شافعی پر بھی دم آخر
علی کو اپنا رب سمجھے کہ حق کو کبریا جانے

(اخبار شیعہ لاہور ۳۵ء)

یعنی حضرت علی کی فضیلت کا یہ ثبوت کافی ہے کہ لوگوں کو گمان ہوا ہے کہ علی خدا تھے۔ یہاں تک کہ امام شافعی رح کو وفات کے وقت بھی نہ معلوم ہو سکا کہ ان کا رب علی ہے یا اللہ (معاذ اللہ) ابھی تو علماء کی حسنائی میں شک ہی تھا۔ مگر دوسری جگہ ان کو مخاطب کرکے صاف صاف کہہ دیا گیا ؎

فرماں گذار حکم تو باشد قمر بہ چرخ
بر عرش و کرسی قلم و لوح آمری
(کشف الغمہ ص ۴۱ مطبوعہ ایران)

یعنی اے جناب علی آسمان پر چاند آپ کا فرمانبردار ہے عرش، کرسی، قلم اور لوح محفوظ سب پر آپ کی حکومت ہے۔

آپ نے دیکھ لیا کہ ایک طرف تو جناب علی کی بہادری، انبیاء علیہم السلام پر برتری، زمین و زمان، کون و مکاں کی حکومت و آمری کا یہ نقشہ ہے اور دوسری جانب کمزوری و بے بسی کا یہ عالم ہے کہ

(۱) جس نے رسول علیہ السلام کی میت چھوڑ دی اور کفن دفن میں شرکت نہ کی اور تین دن کے بعد واپس پلٹا۔ (۲) جس کو خلافت کے قابل جناب عائشہ تصور نہیں کرتی تھیں۔ (۳) جس کی خلافت کے بارے میں حضرت عمر کہتے تھے کہ اس کی خلافت اضطراری طور پر عالم وجود میں آگئی لیکن خدا نے اسکے شر سے بچایا۔ (۴) جس نے پیغمبر کی اکلوتی پیاری بیٹی سے ان کا حق (فدک) چھین لیا۔ (۵) جس نے علی کی خلافت پر غاصبانہ قبضہ کیا"

کبھی اس کی شان میں کوئی بے ادبی نہیں کی بلکہ خود ان کی اور ان کے بعد کے دونوں خلفاء کی شان میں فرمایا کہ انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم علیہ و انما الشوریٰ للمھاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماما کان ذالک رضی (نہج البلاغہ مصری ص ۳ ج ۲)
یعنی مجھ سے انہیں لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکر و عمر و عثمان سے بیعت کی تھی اور میری بیعت بھی اسی طریقے پر ہوئی ہے جس طریقے پر ان کی۔ مشورہ کا حق مہاجرین اور انصار کو ہے جس پر یہ لوگ متفق ہو کر اس کو خلیفہ اور

امام مان لیں۔ بس اللہ کی خوشی بھی اسی میں سمجھئے ہے۔

دیکھا آپ نے جناب علی کس صفائی سے اپنے تینوں پیش روؤں کی خلافت کا مرضی الٰہی کے مطابق بتا رہے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ چند کردار کی خلافت پر غاصبانہ قبضہ ہو اور وہ خاموشی سے برداشت کر لیں۔ کیا جناب علی کی ایمانی حرارت اس کو برداشت کر سکتی تھی کہ پیغمبر اسلام کی اکلوتی پیاری بیٹی کا حق چھین لیا جائے اور خیبر شکن شوہر کی پیشانی پر بل نہ آئے۔

شیعہ دوستو! غیرت و حمیت رکھتے ہو تو دل پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کہ سنیوں ہی کی نہیں بلکہ خود تمہاری کتابوں میں یہ کیا لکھا ہے کہ زوّج علی ابنتہ ام کلثوم من عمر۔ حضرت علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح عمر سے کر دیا (شرح شرائع اللقمی) امام جعفر صادق نے ام کلثوم کے نکاح کی بابت فرمایا ذالک فرج غصبنا ۔ یعنی عمر نے زبردستی علی کی بیٹی سے نکاح کیا۔ (فروع کافی جلد ۲ ص ۱۴۱)
قاضی نور اللہ صاحب شوستری لکھتے ہیں:-

اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر بعمر فرستاد
یعنی اگر نبی نے اپنی بیٹی کا عقد عثمان سے کر دیا تو اسی طرح حضرت علی نے بھی اپنی لڑکی کو عمر کے نکاح میں دیدیا" (مجالس المؤمنین ص ۸۴)

اسکے علاوہ اور بہت سے ایسے حوالے ہیں جن سے اس نکاح کا ثبوت ہوتا ہے اور خود شیعوں نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ جناب علی نے یہ کیسے گوارا کیا کہ جگر گوشہ رسول کی بیٹی ایک ایسے شخص کے نکاح میں رہے جس نے (بقول ہمارے منصف مزاج مورخ کے) (۷) صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول خدا کی نبوت میں شک کیا۔ (۸) میدان احد میں پیغمبر اسلام کو دشمنوں میں تنہا چھوڑ کر اپنی جان پہاڑوں میں بھاگ کر بچائی۔ (۹) جس نے رسول کو مرتے وقت ہذیان کہنے والا کہا۔ (۱۰) جس نے فاطمہ کے گھر کو حسنین سمیت جلانے کی دھمکی دی۔ (۱۱) جس نے رسول علیہ السلام کی اکلوتی اور پیاری بیٹی پر دروازہ گرایا۔ جس سے محسن فاطمہ پیٹ میں شہید ہو گئے۔ (۱۲) جس نے خالد بن ولید کو ایک بے گناہ کے قتل کرنے پر سزا نہ دی" (باقی دیکھو ص ۱۳ کالم ۲)

عہ اخبار نامہ مذکور میں یہ سب الزامات مذکور ہیں۔ منہ

فتاویٰ

تتمہ جواب عہ ۱۸۰ مندرجہ ۳۰ جون ۱۹۳۹ء ۔

(نجوم رمل کا سیکھنا) قطعاً ناجائز ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے :۔ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر ۔ جس نے علم نجوم سے حصہ لیا اس نے سحر کی شاخ حاصل کی (ابو داؤد) اور ایسے رمال و منجم کے پاس جاکر دریافت کرنا بھی حرام ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے ، من اتی عرافا فسأله عن شیئ لم یقبل له صلوٰۃ اربعین لیلة (مسلم) جو شخص نجومی یا رمال سے جاکر صرف کچھ پوچھے اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی ۔ دوسری روائت میں ہے جو تصدیق کرے فقد برئ من انزل علی محمد وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی سے بیزار ہے ۔ ایک روائت میں آیا ہے المنجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر نجومی کاہن ہے اور کاہن اور ساحر کافر ہے (مشکوٰۃ) اور اس طریق سے لوگوں کو مائل کرنا حرام ہے ۔ بقولہ تعالیٰ لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل ۔ واللہ اعلم ۔

س عہ ۱۹۲ } قرآن شریف کو پڑھ کر میت کو بخشنا جائز ہے یا نہیں ؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج عہ ۱۹۲ } قرآن شریف پڑھ کر ثواب میت کو بخشا جائے تو جائز ہے ۔

س عہ ۱۹۳ } عنایت اللہ مشرقی کی تعلیم اچھی ہے یا نہیں ؟ وہ مسلمانوں کا خیر خواہ ہے یا نہیں ؟ (سائل مذکور)

ج عہ ۱۹۳ } مشرقی کی تعلیم گمراہ کن ہے ۔ دفتر ہذا کی طرف سے اخبار میں سلسلہ شروع ہوگیا ہے جو رسالہ کی صورت میں شائع ہوگا ۔ انشاء اللہ !

س عہ ۱۹۴ } مرجیہ کس شخص کو کہتے ہیں ؟ امام ابو حنیفہ پر ارجاء کا الزام درست ہے یا نہیں ؟ (سائل مذکور)

ج عہ ۱۹۴ } مرجئہ کے متعلق ملا ... نے لکھا ہے :۔ [illegible]

[illegible] مع الایمان معصیة کما لا ینفع مع الکفر طاعة کذا قال ابن الملک (لمعات) ۔

مرجیۂ وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تمام افعال اللہ کی تقدیر سے ہیں بندوں کو ان میں کوئی اختیار نہیں ، اسی واسطے ایمان کے ہوتے ہوئے گناہ کوئی ضرر نہیں دیتا اور کفر ہو تو طاعت کچھ مفید نہیں ۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ اعتقاد نہ رکھتے تھے ۔ اس لئے وہ مرجیٔہ نہ تھے بلکہ اہلسنت تھے ۔ اللہ اعلم

س عہ ۱۹۵ } حضرت پیر جیلانی قدس سرہ حنبلی مذہب کے تھے یا کیا ؟ (سائل مذکور)

ج عہ ۱۹۵ } پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مقلد نہ تھے انکو مقلد کہنا ان کی توہین ہے ۔ کیونکہ تقلید کرنا جاہل کا کام ہے

س عہ ۱۹۶ } مشرک کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں ؟ (ابو الخیر فیض محمد علی گوہر آباد)

ج عہ ۱۹۶ } مشرک دو قسم کے ہیں ۔ ایک منکر قرآن جیسے ہندو وغیرہ ۔ دوم کلمہ گو قبور پرست ۔ پہلا مشرک تو نماز کیوں پڑھے اور پڑھائے ۔ دوسری قسم کے مشرک کو بالارادہ امام بنانا جائز نہیں ۔ اتفاقیہ نماز پڑھا رہا ہو تو بہ نیت وارکعوا مع الراکعین مل جانا جائز ہے ۔

ہو اور کبھی کوئی شورش برپا نہیں کی ۔ یا مظالم کی ان داستانوں کو صحیح سمجھ کر صرف صحابہ ہی کو نہیں بلکہ خود جناب علی کی شان کو بھی اپنے مرکز پر لائیے ۔ اس لئے کہ جناب علی جیسی شخصیت کا بھی انکار و مداخلت کے ان منکرات پر خاموش رہ جانا ، یقیناً ان کی شان کو بٹہ لگائیگا ۔ پس یقین جانئے اگر آپ نے ان واقعات کے ماتحت صحابہ پر تبرا پڑھنے کی کوشش کی تو جناب علی کی ذات گرامی بھی ہرگز محفوظ نہ رہے گی ۔ وہ بھی اس لپیٹ میں آئیں گے ۔ خواہ آپ زبان سے ان کا نام لیں یا نہ لیں ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

[illegible] (اہلحدیث)

بقیہ مضمون از صفحہ ۲

کیا تمہاری ایمانی غیرت یہ گوارا کرتی ہے کہ جو وقت دنیا میں یہ بے پناہ مظالم ڈھائے جارہے تھے اس آسمان کے نیچے جناب علی جیسا حیدر کرار بھی موجود تھا ؟ اگر تھا تو پھر بدر و احد ، حنین و خیبر جیسے معرکوں کو سر کرنے والی ذو الفقار کیوں حرکت میں نہ آئی ؟ صفوں کی صفوں کو پلٹ دینے والے شیر خدا نے اپنی بچی کو ان کے نکاح میں دینے کی بجائے ان کی تکا بوٹی کیوں نہ کر ڈالی ۔

حضرت ابو بکر تو منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کے لئے تمام ساتھیوں کی مخالفت کے باوجودیکہ تنہا تلوار ہاتھ میں لیکر اعلان جنگ کردیں اور پکار کر کہہ دیں کہ مسلمانو ! تم میں سے اگر ایک شخص بھی میرا ساتھ نہ دے تو نہ سہی ۔ بخدا میں اکیلا ان سے لڑونگا اور اسوقت تک لڑونگا جب تک کہ زکوٰۃ کی وہ پوری مقدار یہ ادا نہ کردیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ادا کی جاتی تھی ۔ مگر وہ علی جو شجاعت و پامردی کا مجسمہ ہیں جو انبیاء سے بھی افضل ہیں ۔ جن میں الوہیت بھی حلول کئے ہوئے ہے ایک ایسے شخص کا مقابلہ تو کجا ؟ اس کی مخالفت میں ایک لفظ بول بھی نہ سکے ۔

پس ان حقائق کے پیش نظر اب ان دو باتوں کے علاوہ کوئی تیسری راہ نہیں کہ یا تو ان الزامات و مظالم کی داستان کو غلط کہا جائے جن کو بیان کرکر کے نالہ و شیون کا شور برپا کیا جاتا ہے ۔ یا اگر یہ تمام باتیں صحیح ہیں اور جناب علی کی خاموش نگاہوں کے سامنے یہ سب کچھ ہوتا رہا ، تو پھر جناب علی کی شجاعت و بہادری ، افضلیت و برتری کے وہ تمام افسانے فرضی ماننے پڑینگے جن کا ڈھنڈورا شیعہ مجتہدین پیٹتے پھرتے ہیں ۔

اب آپ کا ایمان جس کی اجازت دے وہ راہ اختیار کیجئے یعنی یا تو جناب علی کی شجاعت و عظمت ، بزرگی و برتری کی راہ اختیار کرکے انکی شان کو اونچا کیجئے اور صحابہ رسول کو ان تمام فرضی مظالم سے بری جان کر ان کے ساتھ حسن ظنی رکھ کر یہ سمجھ لیجئے کہ اطمینان سے زندگی گذار رہے جس طرح جناب علی اپنی خلافت سے پہلے تقریباً ۲۴ سال تک امن و سکون کے ساتھ خوش خوش ان کے ساتھ رہے

مفروضات

معاونین توجہ فرمائیں | اخبار "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت کے لئے ناظرین و معاونین حضرات کی خدمت میں بارہا اپیل کی گئی ہے کہ اخبار کی زندگی خریداروں پر منحصر ہوتی ہے ۔ اگر خریداری میں اضافہ ہوتا رہے تو اخباری اخراجات بھی بخوبی ادا ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے شیدایان تبلیغ توحید و سنت کو "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت میں کماحقہ کوشش کرکے اپنی تبلیغی ہمدردی کا ثبوت دینا چاہئے۔ سال بھر میں دو چار نئے خریدار بنا دینے کوئی اہم امر نہیں ہے۔

لہذا اہلحدیث خواہان کو چاہئے کہ موجودہ حالت کا احساس کرتے ہوئے اخبار کی اشاعت کو بڑھائیں۔ جس کی آسان صورت صرف یہی ہے کہ ہر بہی خواہ بلکہ ہر خریدار ایک ایک نیا خریدار بنائے۔

شکریہ | ماہ جون میں مولوی عبداللہ صاحب ثانی اور ایس ۔ ڈی بھائی میاں صاحب رنگونی نے ایک ایک نیا خریدار بنا کر ان کی قیمت وصول کرکے دفتر میں بھجوا دی جزاھما اللہ احسن الجزاء۔

وی پی بھیجے گئے | ماہ جون میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم تھی ان کو "اہلحدیث" ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء میں اطلاع دی گئی تھی ۔ ایک ماہ سے زائد عرصہ انتظار کرنے کے بعد مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اہلحدیث بذریعہ وی پی بھیجا گیا ہے ۔ کیونکہ ان حضرات کی طرف ۳۰ ۔ جون تک قیمت اخبار وصول نہیں ہوئی تھی نہ ہی انکار وغیرہ کی اطلاع ملی ۔ اب اگر یہ حضرات وی پی وصول کرنے کی بجائے کسی وجہ سے واپس کر دیں تو اس سے بڑھ کر دفتر کو نقصان پہنچانے کی اور کونسی صورت باقی رہ جائیگی ۔ پھر اسکی تلافی کے لئے ان کو اخبار جاری رکھنے کے لئے قیمت اخبار کے علاوہ مزید پانچ آنہ خرچہ وی پی بھی بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہئے ۔

۹۱ ۔ ۲۰۰ ۔ [illegible] ۔ ۱۹۵۰ ۔ ۲۱۴ ۔ ۱۹۶۰ ۔ ۴۷۶ ۔ ۴۷۸ ۔ ۶۴۲۹ ۔ [illegible] ۔ ۹۲۹۳ ۔ ۶۴۷۷ ۔ ۹۹۰۹ ۔ ۱۰۲۰۴ ۔ ۱۰۳۲۹ ۔ ۱۰۴۲۸ ۔ ۱۰۶۹۵ ۔ ۱۰۷۴۹ ۔ ۱۰۹۵۲ ۔ ۱۰۹۶۱ ۔ ۱۱۱۸۶ ۔ ۱۱۳۱۴ ۔ ۱۱۳۸۹ ۔ ۱۲۱۸۶ ۔ ۱۲۱۹۰ ۔ ۱۲۲۴۴ ۔ ۱۲۳۷۵ ۔ ۱۲۳۸۸ ۔ ۱۲۳۹۸ ۔ ۱۲۳۹۹ ۔ ۱۲۴۲ ۔

جدید تالیف مفید

امت مرزائیہ کے ساتھ ہر طرح سے گفتگو ہوئی ۔ قرآن سے ، حدیث سے ، خود الہامات مرزا سے ۔ یہ سب طریق مفید ہوئے ۔ مگر یہ تیسرا سلسلہ جدید ہے جس کا نام ہے

مکالمہ احمدیہ

اس میں ان کے باہمی اختلافی مضامین پر دونوں جماعتوں کی تحریریں انہی کے الفاظ میں دکھائی گئی ہیں ۔ اس کا پہلا نمبر چھپ گیا ہے ۔ گذشتہ سنین میں ان دونو گروہوں (قادیانی اور لاہوری) میں تحریک ہوئی تھی کہ اپنا اختلاف رفع کرنیکو فیصلہ کن مناظرہ کریں ۔ یہ تجویز کیسی آسان اور خوشگوار تھی مگر فریقین کی مصلحت سے یہ تجویز خود ایک طویل بحث بن گئی ۔ اس پر فریقین کے جو لمبے لمبے مضامین نکلے وہ بہت ہی دلفریب ہیں ۔ اس کے بعد دوسرے نمبر کے مضامین بھی شائع ہونگے ۔ قیمت نمبر اول پانچ آنہ

نوٹ | ایک نسخہ طلب کرنے کیلئے ۶/ کے ٹکٹ بھیجکر بذریعہ بیڈ پیکٹ منگالیں ۔ تین نسخوں سے کم وی پی نہیں بھیجا جاتا ۔
پتہ ۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

مفلس خانہ | خاکسار غریب طالب علم ہے ۔ اخبار "اہلحدیث" کا شائق ہے ۔ قیمت نقد ادا نہیں کرسکتا کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ میرے نام ایک سال کیلئے اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں ۔ (محمد یونس متعلم مدرسہ دار السلام مسجد قادیاں بٹالہ ضلع گورداسپور)

خوشخبری | ہمارے مقدمہ آمین بالجہر میں جس کا فیصلہ ... اہلحدیثان ہوا تھا اس کی اپیل ... کی حنفی جماعت نے کی تھی ۱۲ جون کو ... کی کونسل سے خارج کر دی گئی ہے اور ... اہلحدیثان ماتحت عدالت کے فیصلہ کو بحال رکھا گیا ہے جو خدا کا شکر ہے اور ناظرین کی دعاؤں کا اثر ہے ۔ جماعت رتلام اُن کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے ... کرائے اور ہر طرح کوشش فرما کر راہنمائی فرمائی ۔

تصحیح | اخبار "اہلحدیث" ۱۴ ۔ اپریل ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۲ سطر ۱۲ پر ہمارے مقدمہ کی بابت یہ چھپا ہے کہ :
"ہم اُن احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے مالی امداد کی ہے ۔"
یہ غلط چھپا ہے ۔ آج تک ہم کو کسی جگہ سے مالی امداد نہیں ملی ہے ۔ البتہ قانونی تحریری راہ نمائی جن جن مخلصین جماعت نے امداد فرمائی ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔
(عبد الغنی اینڈ برادرس ناظم انجمن اہل حدیث رتلام)

توجہ فرمائیے | دفتر اہلحدیث کے ماتحت اشاعت فنڈ اور غریب فنڈ عرصہ سے قائم ہیں ۔ جن کی آمد و خرچ کا حساب اہلحدیث میں بھی شائع ہوتا رہتا ہے ۔ اصحاب خیر اور دیگر حضرات کو جہاں تک ممکن ہو سکے ان کی مالی امداد کرنی چاہئے ۔

مضامین آمدہ | ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی ۔ پنڈت آتمانند صاحب ۔ محمد عبد التواب صاحب ۔ ابو محمد صاحب ۔ سلیمان داؤد جی ۔ منشی کرامت اللہ صاحب ۔ مولوی محمد داؤد صاحب قصوری ۔

حساب دوستاں | گذشتہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے ناظرین اس کو ایک بار ضرور ملاحظہ کرکے قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ۔ اگر خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی بہت جلد اطلاع دیں ۔

مبلث یا فتگاں | حسب وعدہ قیمت اخبار ... صاحب ... [illegible] ... فضول ہوگی ۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

خطاط کی ضرورت | ... [illegible]

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کی سرگرمیاں

بریلوی گروہ علاقہ فتح گڈھ میں

۲۴-۲۵ جون ۱۹۳۹ء کو موضع گھنئے کے بانگر میں بریلوی احناف کا جلسہ ہوا۔ جس میں جماعت اہل حدیث کے خلاف زہر اگلا گیا۔ مگر سائل کو کوئی بات پوچھنے کی قطعاً ممانعت تھی۔ چنانچہ ایک نووارد نے کچھ پوچھا تو اس کو اٹھا کر جلسہ سے باہر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد ۲۷-۲۸ جون کو فتحگڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور میں پہنچا۔ جس میں مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی مع پسر خود مولوی بشیر صاحب۔ مولوی محمد یوسف صاحب سیالکوٹی مع پدر خود مولوی نور الحسن صاحب۔ مولوی مسعود البزاروی مولوی عبد الغفور صاحب ہزاروی۔ علی اکبر شاہ صاحب خلف پیر جماعت علی ثانی علی پوری وغیرہ شریک تھے۔ اس جلسہ میں کیا ہوا۔ اہل حدیث بزرگان کی توہین خصوصاً حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کو تو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ اثنائے تقاریر میں بعض جوشیلے واعظوں نے یہ بڑ بھی ہانکی کہ ہمارے مقابلہ میں بغرض مناظرہ جس اہل حدیث عالم کو چاہو لے آؤ۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کوئی اہل حدیث عالم ہمارے سامنے نہ آئے گا! جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کی شاخ فتحگڈھ میں موجود ہے۔ اس کی طرف سے مرکز میں اطلاع دی گئی اور امرتسر سے مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی، مولوی محمد عبد اللہ صاحب معمار ان کے خلاف توقع پہنچ گئے اور تصفیہ شرائط کے لئے آدمی بھیجے گئے۔ چنانچہ شروط طے ہوئیں اور جماعت اہل حدیث مع اپنے علماء کے ان کے جلسہ گاہ پر پہنچ گئے۔ مگر بریلوی جماعت نے بہانہ تراشا کہ ہمیں فساد کا اندیشہ ہے۔ اور اس مطلب کے لئے سب انسپکٹر پولیس نے جماعت اہل حدیث کے ذمہ دار اصحاب سے کہا کہ اب مناظرہ نہ ہو، صبح کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے منظور کر لیا۔

صبح ہوتے ہی پیغام پر پیغام بھیجے گئے۔ مگر بریلوی گروپ کی طرف سے یہی صدا آتی رہی کہ ہمیں خطرہ ہے۔ یہ بھی کہا کہ ہم مولوی عبد اللہ ثانی سے مناظرہ نہیں کریں گے مولوی ثناء اللہ صاحب کو بلاؤ۔ ہماری جماعت کی طرف سے کہا گیا کہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کو لے آؤ تو ہم حضرت مولانا کو تکلیف دیں گے۔ آخر آستانہ پولیس پر جبہ سائی کی گئی۔ وہاں سے پھر تھانہ دار صاحب نے ذمہ دار لوگوں کو بلا کر کہا کہ فریق ثانی (بریلوی) کہتے ہیں کہ پیغام آتے ہیں، رقعے آتے ہیں جماعت اہل حدیث فساد پر آمادہ ہے۔ تھانہ دار صاحب نے مشورہ دیا کہ جماعت اہل حدیث کو چاہئے کہ وہ تعاقب چھوڑ دے۔ اسی اثناء میں بریلوی جماعت کے تمام علماء زبان حال سے یہ شعر پڑھتے ہوئے شہر کے باہر باہر سٹیشن کو روانہ ہو گئے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

راقم:۔ (مولوی) صدر الدین سفیر مدرسہ غزنویہ امرتسر ساکن گھنئے کے بانگر متصل فتحگڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور

وزیرستان میں کیا ہو رہا ہے

ہماری سمجھ سے بالاتر ہے

انگریزی حکومت جس قدر شہزور ہے کسی سے مخفی نہیں۔ اور اس کے مقابلے وزیریوں کی کمزوری بھی کسی پر پوشیدہ نہیں۔ خاصکر آجکل کے اسلحہ جنگ ان کے پاس کہاں۔ مگر واقعات جو سوئی کے ناکے سے گذر کر اخبارات کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) میر علی کیمپ نارتھ وزیرستان کی تازہ ترین خبر مظہر ہے کہ قبائلی لشکر کل دوپہر کو آیا۔ اور کیمپ کے باہر سے ۳۸۔ اونٹ لے گیا۔ تمام افواج منہ دیکھتی رہ گئیں۔ مگر کسی نے بھی ان کا تعاقب کرنا مناسب نہ سمجھا نیز ایک اطلاع یہ بھی ملی ہے کہ ورسل کے نزدیک سرکاری افواج اور قبائلی لشکر میں مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر پہلے تو گولی چلتی رہی۔ مگر بعد میں تلوار تک نوبت پہنچی۔ ہر دو اطراف کا کافی نقصان ہوا ہے۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔

کل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ بعض قبائلی لشکر نے وزیرکمان کا گوجر [illegible] پل اڑا دیئے۔ اور ساتھ ہی ٹیلیفون کی تاریں بھی کاٹ دیں [illegible] متعدد تار برقی کے کھمبے بھی اکھیڑ [illegible] دیئے۔ جس کی وجہ سے فوجوں [illegible] سامنا ہوا۔ اور تمام کام وائرلیس سے لینا پڑا [illegible] (پرتاپ لاہور مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۹ء)

۲۹ [illegible] وزیرستان [illegible] کے قریب ایک لاری کو جو کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے وانا جا رہی تھی۔ راستہ میں سروکئی کے قریب وزیری ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ لاری پر ایک ہندو دکان دار کا مال تھا۔ جس کی مالیت دو ہزار کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ ڈاکو دو ہندوؤں کو بھی پکڑ کر لے گئے۔ جو کہ اس لاری پر سوار ہو کر وانا جا رہے تھے۔ گل امام سے ڈاکوؤں کے غلے سے لدے ہوئے ۹ اونٹوں کے لے جانے کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ دوپہر کے وقت ایک ساہوکار کے ۹ غلے سے لدے ہوئے اونٹ موضع ابزر سے گل امام کی طرف آ رہے تھے کہ ڈاکو پکڑ کر انہیں اپنے ہمراہ لے گئے۔ ڈاکو بھٹنی قبیلہ سے بیان کئے جاتے ہیں۔" (پرتاپ لاہور مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۹ء)

سرکاری اعلان

کھانڈ کے کارخانوں کو تنبیہ

تمام شوگر فیکٹریوں اور شوگر ملوں کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرائی جاتی ہے کہ گورنر جنرل با اجلاس کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایسے ادارے شوگر پروڈکشن رولز ۱۹۳۵ء کے مطابق اعداد و شمار پیش کرنے میں کوتاہی کریں۔ تو وہ زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند قابل [illegible] ہونگے اور ان پر آئندہ مقدمہ چلایا جائیگا۔ ڈائرکٹر امپیریل انسٹی ٹیوٹ آف شوگر ٹیکنالوجی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف وائس چیئرمین امپیریل کونسل آف اگریکلچرل ریسرچ کی منظوری کے بعد استغاثہ دائر کریں۔

ڈائرکٹر صاحب [illegible]
[illegible]

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آٹھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ۸ مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ ممالک بیرونی سے ایک ہی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم دوائی کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب عبدالرزاق دیکین صاحبان تانڈہ ودھوتہ۔ "ہم نے کئی بار مومیائی مختلف پتہ سے منگائی ہے مفید ثابت ہوئی۔ بمہربانی آدھ پاؤ مومیائی عبدالعزیز عبدالرحیم صاحبان کے نام جلد ارسال فرمائیں۔" (۱۷ مئی ۱۹۳۰ء)

جناب مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب سندیلوی

"قبل ازیں مومیائی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں۔ بفضل ایزدی تجربہ سے بالمشاہدہ ثابت ہوا اس میں شک نہیں کہ یہ مومیائی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بہت خوش نصیب اور جوان [illegible]

[illegible]

بہار شباب

جو مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب مرحوم دہلوی کی تصنیف کا ترجمہ ہے۔ جس میں ان کی مجربات اور ایسے طبی اصول بیان کئے گئے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے صحت ہمیشہ درست، اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ مقوی الادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بہ سینہ چلے آتے تھے۔ نہایت فیاضی سے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف عہ۔ معافی قیمت عہ

پتہ:- منیجر نور فارمیسی۔ بازار ٹوکریاں امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد عہ

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب حسان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

پتھری توڑ

[illegible] کے استعمال سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کے رستے [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] حاصل [illegible]

[illegible] قیمت آٹھ روپے۔ معافی قیمت [illegible] بکواسنے کا پتہ [illegible] منیجر [illegible]

[illegible]

مفت

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب "نعوت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمالیجئے۔

پتہ:- منیجر دارالکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن۔ فتح آباد۔ ضلع حصار پنجاب

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

فلیویا امساک رجسٹرڈ

رجسٹری و امتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان قضائے حاجت ..... کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔ ناقابل برداشت طاقت۔ بے حد ممسک ہے۔ سرعت احتلام۔ جریان کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں پیکٹ عہ

پتہ:- فلیویا کیمیکل ورکس مشن ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا [illegible]

[illegible] قیمت [illegible] کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ

اصل قیمت ایک روپیہ۔ معافی دو روپے [illegible]

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تفاسیر اربعہ ثنائیہ

مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تفسیر ثنائی اُردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت رعائتی فی جلد ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل سٹ [illegible] نے والوں سے صرف عللہ روپیہ

تفسیر القرآن بکلام الرحمن

(بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلم اصول القرآن یفسر بعضہ بعضاً پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی اس کی شہرت ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جا رہی ہے ہر آئت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آئت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ ہر اہل حدیث کو ضرور پڑھنی چاہئے۔ بلکہ ہر اہل حدیث گھر میں ہونی چاہئے۔ اصل قیمت للعہ روپیہ۔ رعائتی سئے روپیہ

بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات درج کر کے اُن پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے اس پر اس اصطلاح کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۱۰/

تفسیر بالرائے

(بزبان اُردو) اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اُردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً "بیان للناس" امرتسری "بیان القرآن" لاہوری۔ چکڑالوی مرزائی شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید و شنید ہے۔ مولانا صاحب کی بالکل نئی تصنیف ہے۔ قیمت صرف ۱۲/

الترغیب والترہیب

مصنفہ امام عبد العظیم منذری۔ ہر شروع [illegible] مرفوع احادیث ذکر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح [illegible] ہے۔ ضرور پڑھ کر عمل کرنا چاہئے۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت [illegible]

تفسیر روح البیان

[illegible] ابراہیم صاحب [illegible] سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت نہایت عمدہ کاغذ اعلیٰ قسم۔ سائز $\frac{20 \times 30}{8}$ ضخامت ۸۰۰ صفحات قیمت بے جلد سئے۔ مجلد للعہ۔

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس کتاب میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمسٹری۔ سحر، طلسم و کرامات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کا مطالعہ بہت مفید ہے منگوا کر لطف اٹھائیں۔ قیمت عہ

العقل والنقل

مؤلفہ مولوی شبیر صاحب دیوبندی جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰/

کائنات روحانی

قرآن حکیم کا انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت بدلائل دیا ہے۔ قیمت ۵/

وحی اور اس کی عظمت

وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان۔ قیمت ۲/

تعلیمات اسلام

مؤلفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی مرحوم۔ جس میں اسلام کی تعلیمات کی اہمیت پر ایک فاضلانہ مضمون ہے۔ مبلغ حضرات کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲/

[illegible] المسلمین

رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی [illegible]

[illegible]

(۶۰۸)

کتب تردید مرزائی مشن

محمدیہ پاکٹ بک مجلد۔ مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ اس پاکٹ بک کی خوبی کے لئے اس کے مصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ مختصر یہ کہ اسے پڑھ کر ایک معمولی اُردو خوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ پہلا اڈیشن بہت جلد فروخت ہو گیا۔ دوسرا اڈیشن مع اضافہ کے شائع ہوا ہے۔ اب اس کی شہرت بہت ہو گئی ہے سکا غذ۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؍ ۔ رعائتی قیمت ۱۰؍

کفریات مرزا از جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے متعلق عجیب و غریب مواد جمع کیا گیا ہے۔ پڑھنے والا سمجھ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کے کلام میں کس قدر اختلاف پایا جاتا ہے۔ قیمت ۱۲؍۔ رعائتی قیمت ۸؍

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب و غریب مغالطات، الہامات اور متناقض و متخالف بیانات کا انکشاف کر کے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲؍

عالم کباب مرزا از مولف موصوف۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کے مشہور الہام "عالم کباب" کے متعلق مرزا صاحب کی عجیب و غریب تشریح بتا کر اس کو غلط ثابت کیا ہے اور بتایا ہے کہ مرزا صاحب نے کس طرح مختلف مقامات پر اس الہام کو چسپاں کیا ہے۔ قیمت ۱؍

نشان حج اور مرزا مولفہ حکیم عبد الرحمن صاحب ساکن تیجہ کلاں۔ احادیث میں ہے کہ مسیح موعود ضرور حج کریگا۔ چونکہ مرزا صاحب قادیانی حج سے محروم رہے تھے اس لئے وہ مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔ مرزائی لوگ جو مرزا صاحب کے حج نہ کرنے کے متعلق بودی رکیک تاویلات سے کام لیا کرتے ہیں اس کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۲؍

ائمہ تلبیس مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری۔ "ائمہ تلبیس" کی دو حیثیتیں ہیں۔ اوّل علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے جس میں تمام [illegible] عیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے [illegible] س پر بجا فخر ہونا چاہئے۔ عصر حاضر میں [illegible] کے دعوے کر کے عوام کو لوٹنا رواج ہو گیا ہے [illegible] یت دیدہ، کشایندہ اور بصیرت افروز ثابت [illegible] کے مفصل حالات دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے ہیں۔ ملک کے مشہور جرائد اور اکابرین ملت نے اس کو بہت پسند کیا ہے۔ ایک ضخیم کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۴؍

رئیس قادیان از مولف صاحب موصوف۔ مرزائیت کی تردید میں ایک تازہ تصنیف۔ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات از پیدائش تا وفات جدید طرز پر لکھے ہیں۔ ایسے حالات آپ کو کسی اور کتاب میں نہ ملیں گے۔ جب تک کتاب شروع کر کے پوری پڑھ نہ لیں چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا ساتھ ہی مرزا صاحب کے الہامات و دعاوی کی بھی بدلائل تردید کی ہے۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت کاغذ ڈمئی ۱۲؍۔ کاغذ سرپرا مپوری ۱۴؍

مغلظات مرزا مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیاں ردیف وار مع مفصل حوالہ مندرج ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب جو اپنے آپ کو مجدد وقت، مہدی، مسیح، بلکہ نبی کے القاب سے ملقب فرماتے تھے۔ ان کا طرز کلام کس طرح کا تھا۔ قیمت ۵؍

دیگر تصنیفات

جمع القرآن والحدیث مصنفہ مولانا سیف بنارسی۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کب یکجا جمع کی گئیں کب ان کی کتابت ہوئی۔ اس کا مفصل ذکر اس کتاب میں موجود ہے۔ منکرین حدیث سب سے بڑا اعتراض زمانہ نبوی میں کتابت حدیث کے نہ ہونے کا کیا کرتے ہیں۔ اس رسالہ میں ان کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶؍

(۷۰۹)

عرب کا چاند نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر آپ نے آجتک سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہونگی جو غالبًا تمام مسلم مصنفین کے زور قلم کا نتیجہ ہونگی۔ مگر کتاب مذکورہ ایک معزز غیر مسلم جناب سوامی لکھشمن جی مہاراج کے خیالات کا مرقع ہے جو آپ پیغمبر اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ حضور انور صلعم کی پیدائش سے لیکر وصال فرمانے تک تمام واقعات درج کئے ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ کتاب تقریبًا ساڑھے چار سو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ (۲؍)

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اُردو۔ تحفہ اثنا عشریہ۔ مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد، اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی زبان میں تھی مگر اُردو خوان ناظرین کے لئے اُردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے شیعہ مذہب کے تمام دلائل کا جواب دیا گیا ہے۔ قیمت تین روپے

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

احباب کو یاد ہوگا کہ مارچ [illegible] میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پچاہ سالہ جوبلی علیگڈھ میں منائی گئی جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی کانفرنس نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا۔ جس میں جماعت اہل حدیث نے علم وفن کی جو خدمات کی ہیں اس کا دلچسپ تذکرہ ہے قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ پھر [illegible] جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ سے اور حرو بیچ کا

تراجم علمائے حدیث ہند

۲۔ سو اشخاص کا ... برسوں کی کاوشوں کا، جانکاہ محنتوں کا، ان تھک کوششوں کا، وقت کی بہت بڑی قربانی کا، پیر سینکڑوں سکے خروج کا نتیجہ ہے۔ نیک لوگوں کا ذکر رب العالمین بعد والوں کے لئے باقی رکھتا ہے۔ الحمد للہ اس زمانے میں قدرت نے ملک صاحب کو اس کار خیر اور کار ضروری کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آپ نے علماء کے حالات فنفگی جمع کر دئیے۔ اس [illegible] علمائے اہل حدیث دہلی کی سوانحعمریاں ہیں۔ مرحومین کی

خون کے آنسو

اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینی چاہئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو ان کی فلاح وبہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی وبہبودی کی ضامن ہیں۔ خود پڑھئے۔ گھر والوں، [illegible] پھر ان باتوں پر عمل کیجئے جو اس کتاب میں بتلائی ہیں۔ قیمت ۸/

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو، انگریزی، ہندی، گورمکھی، لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ رنگدار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کرکے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

ایک اور تازہ تصنیف

خطبات مسلمان

جو [illegible] صاحب [illegible] کے حسب ذیل دس معرکۃ الآرا مضامین [illegible] (۲) کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟ (۳) [illegible] الاسلامی [illegible] اسلام۔ (۵) فضائل اسلام۔ (۶) خطبہ صدارت اہل حدیث کانفرنس آگرہ۔ (۷) [illegible] یعنی خطبہ صدارت جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ۔ (۸) [illegible] اہل حدیث۔ (۹) [illegible] فرائض اہل حدیث۔ (۱۰) اصول تبلیغ۔

۲۰×۲۶/۸ کے ۲۰۰ صفحات۔ کاغذ اعلیٰ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ باوجود ان تمام ظاہری وباطنی خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

منگوانے کا پتہ :۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

حضرت سیدنا محمد اسماعیل شہید ... مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے الی ان قال۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں نہایت تہذیب و جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ صفحات ۲۰۸۔ لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ۔ قیمت [illegible]

اور موجودین کی بھی۔ تاریخ [illegible] اور کے پہلے مضمون کو فاضل مؤلف نے اس [illegible] سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں جوں پڑھ [illegible] پڑھتا جائے۔ انداز بیان، روانی کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے۔ ہمیں کھلے [illegible] کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور سخت ادق [illegible] رسائی کرکے مولانا نے [illegible] اہل حدیث پر [illegible] ہے اور دین خدا کی [illegible] صفحات [illegible]

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل

اسد اللہ

سوانحعمری۔ اس میں آپ کے عہد کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ اور دیگر اہم واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ } دفتر اہلحدیث امرتسر

اسلامی توحید

قبر پرستی، توحید، ماتم اور گریہ وزاری کی [illegible] امام حسین کی شہادت کے متعلق [illegible] کا مکمل جواب

[illegible]

انتخاب الاخبار

منتخبہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۹ء

——— امرتسر میں کل (۲۹ جولائی) کو بارش ہونے سے ہوا مرطوب ہوگئی ہے۔ ناظرین مزید بارش کیلئے دعا کریں

——— معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب میونسپل کمیٹی امرتسر کی نشستیں بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اسوقت ۳۱ ممبر ہیں آیندہ ۴۳ ہونگے۔ جس میں پچاس فیصدی مسلمان اور باقی دیگر اقوام کے ہونگے۔ ہندو اسکے خلاف ابھی سے پروٹسٹ کے طور پر جلسے کر رہے ہیں۔

——— حکومت پنجاب نے قانون ساہوکارہ یکم جولائی سے نافذ کر دیا ہے۔ جس کی رو سے کوئی ساہوکار بغیر اپنا نام رجسٹرڈ کرائے ساہوکارہ نہیں کر سکیگا۔

——— معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ ایک بل تیار کر رہی ہے۔ جس کی رو سے اتوار کو اور جس روز بنکوں میں تعطیل ہو صوبہ بھر میں کوئی کاروبار نہیں ہو سکیگا۔ شہروں اور قصبوں کی دکانیں بھی بند رہیں گی

——— ایک اطلاع مظہر ہے کہ ویرکہ ضلع امرتسر کے قریب ڈیزل کار کو الٹنے کے لئے ریلوے لائن پر بھاری لکڑی رکھ دی گئی۔ ڈرائیور نے دُور سے دیکھ کر کار روک لی۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

——— شملہ۔ وزیرستان کے مسعودوں کو علاقہ خالی کر دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہوائی جہاز کے ذریعہ انکو نوٹس دیئے گئے تھے کہ چونکہ وہ ڈاکوؤں کو پناہ دیتے ہیں۔ لہٰذا اس جرم کی پاداش میں وہ علاقہ خالی کر دیں ورنہ بمباری کی جائے گی۔

——— حکومت آسام نے ڈگبوئی کی ہڑتال کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ یہ کمیٹی ڈگ بوئی میں ... اور آیندہ اس قسم کی ہڑتالوں کے سدباب کے ... پر غور کریگی۔

——— آگرہ کی خبر ہے کہ مولانا احمد سعید ناظم جمعیۃ العلماء ہند اور مولوی عبدالحنان صاحب لاہوری کو حکام ... نے تحریک مدح صحابہ کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا ہے

——— یوپی میں بارش کی رکاوٹ اور گرمی کی شدت کے باعث ہیضہ شروع ہوگیا ہے۔

——— پنجاب اسمبلی کا آیندہ اجلاس غالباً اخیر اکتوبر یا شروع نومبر میں ہوگا۔

——— لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن جاری ہے۔

——— ہز ایکسی لنسی گورنر یوپی نے لکھنؤ میں حکم امتناعی کی میعاد دو ماہ کے لئے بڑھا دی ہے۔

——— ہندوستان کی آیندہ مردم شماری ۱۹۴۱ء میں ہوگی۔ غالباً مارچ ۱۹۴۰ء میں کام شروع کر دیا جائیگا۔

——— حکومت یوپی نے صنعت شیشہ گری کو فروغ دینے کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی منظوری دیدی ہے

——— پسرور ضلع سیالکوٹ میں تین بھائیوں نے چوتھے بھائی کی جائداد پر قبضہ کرنے کے لئے اس کے چھوٹے بچے کو مٹکے میں بند کر کے جلتے آوے میں ڈالدیا پولیس نے سراغ ملنے پر مٹکا نکلوایا تو بچہ بیہوش پایا گیا

——— گورنمنٹ بمبئی کے زیر اہتمام ایک کمپنی دو کروڑ کے سرمایہ سے ہندوستان میں موٹر سازی کا کارخانہ شروع کرنے والی ہے۔

——— شاہ البانیہ نے مستقل طور پر ترکی میں رہائش اختیار کر لی ہے۔

——— ہر ہٹلر نے ایک ہزار یہودیوں کو جہاز میں سوار کرا کر اپنے ملک سے روانہ کر دیا تھا کہ وہ کہیں اور جگہ چلے جائیں۔ کئی سال تک یہ جہاز آوارہ پھرتا رہا۔ کسی ملک نے ان کو اپنے ہاں پناہ نہیں دی۔ آخرکار بلجیئم نے دو سو یہود کو اپنے ہاں جگہ دی ہے۔ اسکی دیکھا دیکھی فرانس اور برطانیہ نے بھی کچھ یہود کو اپنے ہاں رہنے کی جگہ دی ہے۔

——— جب سے جرمنی رومانی معاہدہ ہوا ہے۔ رومانیہ میں جرمنی کا تسلط روز بروز مضبوط ہو رہا ہے۔

——— جرمنی نے ڈینزگ پر حملہ کرنے کی تیاریاں مکمل کر رکھی ہیں۔ ہزارہا فوج پولینڈ کی مختلف سرحدوں پر ڈیرا جمائے بیٹھی ہے۔

——— رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جرمنی خفیہ طور پر چین کو سامان جنگ بھیج رہا ہے۔

——— ترکی اور برطانوی معاہدہ ہو جانے سے جرمنی ترکی پر اظہار رنج کر رہا ہے۔ ترکی نے جرمنی کو جو اسلحہ جنگ کی تیاری کے لئے آرڈر دیا تھا جرمنی نے اسے روک دیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب جرمنی ترکی مال کی درآمد کو بھی روک دیگا۔

——— لندن کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ برطانیہ نے بحری طاقت کو مستحکم بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔

——— جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے میڈیکل ایسوسی ایشن قاہرہ کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے بارھویں میڈیکل کانفرنس آیندہ موسم حج میں جدہ میں منعقد کرنے کی اجازت دیدی ہے

پنجاب میں شہد کی مکھیاں

گورنمنٹ بی فارم کترائن (کلو) میں شہد کی مکھیاں پالنے کی ترکیب سکھانے کے لئے دو ماہ کا کورس ۲۱۔ اگست ۱۹۳۹ء کو شروع ہوگا۔ جس میں صرف ۱۵ طلباء داخل کئے جائینگے اور ان طلبا کو ترجیح دیجائیگی جو صوبہ کے پہاڑی علاقوں میں شہد کی مکھیاں پالنے کا کام ایک صنعت کے طور پر جاری کرنے کے خواہشمند ہوں آٹھ جگہیں پنجاب کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین یا نامزدگان کے لئے مخصوص کی جائیں گی۔ کواپریٹو سوسائٹیوں کے باقاعدہ ارکان کو رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹز پنجاب لاہور کی معرفت درخواستیں بھیجنی چاہئیں۔ غیر پنجابی طلباء کو اپنی درخواستیں اپنی مقامی حکومتوں یا درباروں کی معرفت حکومت پنجاب کے پاس بھجوانی چاہئیں جو پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کے پاس ۲۵ جولائی سے پہلے پہنچ سکیں۔ یہ تاریخ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ہے کواپریٹو سوسائٹز کے باقاعدہ ارکان سے اس کورس کی فیس پانچ روپے۔ باشندگان پنجاب سے دس روپے اور دیگر طلباء سے تیس روپے لی جائیگی۔ جو طلبا داخلہ کے لئے درخواستیں کریں وہ اس قابل ہونے چاہئیں کہ انگریزی یا کسی دیگر زبان میں ان لیکچروں کے نوٹ لے سکیں جو تعلیم کے دوران میں دیئے جائینگے۔ طلباء کو اپنی سکونت اور طعام کا بندوبست خود کرنا ہوگا۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

اس وقت ایک شخص کھڑا ہوتا ہے۔ اور یہ خوشخبری مسلمانوں کو سناتا ہے کہ اسلام کے غلبے کا وقت آگیا۔"

(پیغام صلح لاہور مورخہ ۳۔ جون ۱۹۴۰ء)

اہلحدیث اس اقتباس میں جن الفاظ پر ہم نے خط کھینچا ہے وہ بالخصوص ناظرین کے قابل توجہ ہیں۔ جب سے مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے اسی وقت سے ان کی وفات تک اور یوم وفات سے آج تک اہل اسلام کی مذہبی، اخلاقی اور اقتصادی حالت دن بدن بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ مسجدوں میں نمازیوں کو شمار کر لیجئے شراب خانوں اور شہدہ خانوں میں لوگوں کی کثرت دیکھ لیجئے۔ جرائم پیشہ اقوام کے متعلق سرکاری رپورٹیں پڑھ لیجئے۔ یہاں تک کہ جماعت مقدسہ (احمدیہ) کو دیکھ لیجئے کہ اس میں کثرت کن لوگوں کی ہے۔ آپ کو یاد نہ ہو تو ہم ہی تمہیں بتائے دیتے ہیں کہ کثرت ان لوگوں کی ہے جن کو آپ طائفہ غالیہ کہتے ہیں۔ ہاں ہاں اُن لوگوں کی کثرت ہے جن کو آپ خلافت یزیدیہ کے پیرو کہتے ہیں اور اسلامی حکومتوں کو بھی دیکھ لیجئے کہ کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہیں۔ اس زمانے میں بڑی حکومت ترکوں کی تھی جو بمشکل صرف ایک چوتھائی کے قریب رہ گئی ہے اور وہ بھی دین و مذہب سے بالکل الگ ہے۔

پھر اسلام کا غلبہ کہاں ہوا؟ مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ کو ملحوظ رکھ کر دنیا کے حالات کو بنظر غائر دیکھئے تو گمان ہوگا کہ مولوی صاحب شاید خواب میں باتیں کر رہے ہیں۔ ہم سے پوچھو تو ہم متمنی ہیں کہ خدا وہ دن جلد لائے کہ اسلام کا غلبہ صحیح معنی میں ہو۔ مرزا صاحب اگر فی الواقع مسیح موعود یا مجدد وقت ہوتے تو آج اسلام کی وہ حالت نہ ہوتی جو ہو رہی ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ایک جماعت قائم کردی۔ اگر قائم کردی تو اچھا کیا۔ لیکن اسلام کو غلبہ کہاں حاصل ہوا۔ سوال غلبہ اسلام کا ہے تبلیغ جماعت کا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت مرزائیہ بظاہر اسلام کا ذکر کرتی ہے تو وہ در حقیقت ایک شاعرانہ تخیل ہوتا ہے جس کا نمونہ مرزا صاحب ٹھیک شعر میں خود ہی بتایا ہے ؎

ہم مرگئے تو آئے جنابے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

یہ شعر لکھتے وقت نہ مرزا صاحب مرے ہوئے تھے نہ اس وقت اُن کا معشوق آیا تھا بلکہ محض ان کا شاعرانہ تخیل تھا۔ اس قسم کے تخیلات عموماً شعراء کے کلام میں ہوا کرتے ہیں۔ مرزا غالب کہتا ہے ؎

اپنی گلی میں دفن نہ کر مجھ کو بعد قتل
میری وجہ سے خلق کو کیوں تیرا گھر ملے

بحیثیت شاعری مولوی صاحب کا یہ تخیل بہت اچھا ہے مگر واقعہ کے مطابق نہیں۔ اسی لئے خدا نے فرمایا ہے مَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ (پ ۲۳ ع ۴)[1]

کیا مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کردیا؟

(ہرگز نہیں)

اس عنوان سے "اہلحدیث" ۱۹ جون میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔ جس میں پیغام صلح ۲۷ مئی کے اس ادعا کا جواب تھا کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے ہی فروعی اختلافات کی اہمیت زائل ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرزا صاحب کا بہت بڑا کام تھا۔ اس کی تردید میں ہم نے چند واقعات ایسے لکھے تھے کہ کسی مرزائی سے انکی تردید ناممکن تھی۔ ہم نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے حکیم نور الدین جیسے اہل حدیث عالم کو حنفی بننے کی تلقین کی اور انہوں نے اس کی تعمیل میں اپنے نام کے ساتھ حنفی لکھ دیا۔ مرزا صاحب نے اپنے مرید عبداللہ سنوری پٹواری (اہل حدیث) کو نماز میں رفعیدین سے منع کیا اور اس نے چھوڑ دی۔ مرزا صاحب نے شیعوں کی تردید میں ایک کتاب لکھی جس کا نام سر الخلافہ ہے۔ اسی قسم کے کئی ایک واقعات ہیں جن سے مرزا صاحب کی زندگی معلوم ہوتی ہے۔

پیغام صلح ۱۹۔ جون نے اس کے جواب میں اہلحدیث کو بدحواس وغیرہ القاب سے یاد کیا ہے۔ ایسے الفاظ استعمال کرنا ان لوگوں کا روزانہ معمول ہے جس کا ہمیں کوئی ملال نہیں۔ بلکہ ایسا کہنے میں ہم ان کو سنت مرزا کا متبع جانتے ہیں۔ موصوف کی عادت شریفہ تھی کہ جب کبھی آپ علمائے اسلام کے مواخذات سے تنگ آجاتے تو دشنام دہی کے زور سے ان کو خاموش کرنے کی کوشش کرتے۔ اگر کوئی مرید اپنے پیر و مرشد کی روش پر چلے تو ہمارا اس میں کیا نقصان ہے۔

ہمارے نزدیک قیام حواس یہ ہے کہ مواخذہ قوی ہو اور دلیل مضبوط ہو۔ اور بدحواسی یہ ہے کہ فریق ثانی کے مواخذات کا مدلل جواب نہ دیا جائے اور بدزبانی کرکے ٹال دیا جائے۔ پس ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مرزائی تحریک میں فروعی مسائل کو جتنی اہمیت دی گئی ان کو اتنی نہ دینی چاہئے تھی۔

"پیغام صلح" سے ہم پوچھتے ہیں کہ ہوشیارپور کے کسی خاندان میں باپ اہل سنت ہو اور بیٹا مرزائی۔ باپ اپنے بیٹے کو بزور کہے کہ تم مرزائیت چھوڑ دو۔ بتائیے ایسا کہنا مذہبی مسائل کی اہمیت ہے یا نہیں؟ اگر یہ کہنا مذہبی فروعات کی اہمیت نہیں ہے تو حکیم نور الدین کو کہنا کہ اہل حدیث کی بجائے حنفی کہلایا کرو اور عبداللہ سنوری کو ترک رفع یدین کی ترغیب دینا اور شیعہ مذہب کی تردید میں کتابیں لکھنا کیوں فروعات کی اہمیت نہیں۔

مرزائی ممبرو! اہلحدیث کو کہ اہلحدیث کا ماخذ پنجہ شیر ہے جس سے ماخوذ کا نکل جانا محال ہے ؎

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

---

[1] ہم نے اپنے پیغمبر کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ یہ اس کی شان کے لائق ہے۔

ترکیب قادیانی مرزا صاحب کی زندگی کا عجیب [illegible] حالات اور چند [illegible] تالیفات [illegible] [illegible] (مہتمم اہلحدیث) [illegible]

کرو یہاں یہ ہے کہ آنحضرت کی شفاعت میرے حق میں قبول کر۔

اس حدیث میں کوئی باتیں ثابت ہوتیں کہ ماجت یوں کہے یا محمد میری حاجت اللہ تعالیٰ سے چاہ یا فلاں ولی میری حاجت خدا سے مانگ۔ یا فلاں شہید میری مراد حق تعالیٰ سے طلب کر یا یا شیخ مجھے اللہ کے لئے کچھ دو۔ وغیرہ وغیرہ"

(فیوض العارفین ص ۵-۶)

مفتی صاحب نے جو اس حدیث سے مسائل اخذ کئے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ ناظرین اس حدیث کو مع ترجمہ پڑھیں اور مفتی جی کے الفاظ پر بھی نظر غائر کریں۔

مفتی جی بتائیے! حدیث کے کس فقرہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حاجت مند یوں کہہ سکتا ہے:۔

یا محمد میری حاجت اللہ سے چاہ۔

یا یوں کہے

یا فلاں ولی میری حاجت خدا سے مانگ۔

یا ایسا کہے

یا فلاں شہید میری مراد حق تعالیٰ سے طلب کر۔

یا اس طرح پکارے

یا شیخ مجھے اللہ کے لئے کچھ دو

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں اور بالکل صحیح کہتے ہیں کہ حدیث مذکور بالا سے قطعاً امور مندرجہ ثابت نہیں ہیں۔

اس حدیث سے زیادہ سے زیادہ اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ سائل نے خدائی بارگاہ میں بطور تشکر یوں کہا کہ خدایا تیری بارگاہ میں پہنچنے کی سب سے بڑی وجہ ذات رسول علیہ السلام ہے۔

یعنی میں گمراہی میں تھا اور رہتا مگر تیرا شکر ہے کہ تیرے رسول کی ہدایت سے میں تیرے بیچ دربار میں پہنچ گیا۔ اب خدایا تیرے حق میں پیغمبر علیہ السلام کی سفارش قبول کر۔

حدیث مذکور کی تحقیقی تصریح حدیث ہذا ترمذی [illegible] اور حصن حصین میں مذکور ہے۔ مگر عبارت حدیث میں یا محمد کا لفظ نہیں ہے [illegible] حصن حصین میں ہے۔ بہر حال جو الفاظ آئے ہیں ان کا مطلب یہ ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا نے شفا کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کر اور یہ دعا کر۔

اے اللہ! میں تیری طرف تیرے نبی الرحمۃ کے ذریعہ پہنچا ہوں۔

پیغمبر علیہ السلام چونکہ سامنے بیٹھے تھے اس لئے سائل کہتا ہے کہ

میں اپنے رب کی طرف آپ کی معیت میں بدرگاہ الٰہی ملتجی ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔

اے خدا! تو اپنے بندے (محمد) کی سفارش میرے حق میں قبول کر۔

ناظرین! بانصاف سوچیں کہ اس حدیث میں سے وہ نتائج کیسے نکل سکتے ہیں جو مفتی جی نے ذہن سے تراشے ہیں۔ مفتی جی کے اخذ کردہ نتائج کو دیکھ کر اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ تضاد یا مرقسم ہیں جو ظاہر ہوئے ہیں ورنہ حدیث شریف کی عبارت ان کی متحمل نہیں ہے۔ یہ حدیث لکھ کر مفتی صاحب کے فکر کی روانی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی ایک اور طرف بہہ گئی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اور یہ شبہ نہ کیا جائے کہ انبیاء اللہ اور اولیاء کرام ہماری طرح مر کر مٹی ہو گئے۔

ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملوا الصلحت سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون

(سورۃ الجاثیہ رکوع ۳)

کیا مجرموں اور بدکاروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کو ایمانداروں اور نیکوکاروں کے برابر کر دیں گے ان کا جینا اور مرنا برابر ہو جائے گا یہ بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

(سورہ بقرہ۔ رکوع ۱۹)

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت کہو [illegible]

نیاز [illegible] حیات انبیاء و اولیاء کو ثابت کرتے [illegible] ہیں

راہ میں مارے گئے ہیں۔ مردے بلکہ وہ زندہ ہیں۔ تم شعور نہیں رکھتے۔ شہیدوں کی زبان سے مردہ کہنا حرام ہے۔

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون

(سورہ آل عمران۔ رکوع ۱۷)

ترجمہ:۔ گمان کرو ان لوگوں کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں۔ مردے بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ اپنے رب کے پاس رزق پاتے ہیں۔ یعنی شہیدوں کو دل سے مردہ سمجھنا حرام ہے۔"

(فیوض العارفین ص ۶/۷)

اس مسئلہ میں ہماری حیرانی کی حد نہیں رہتی جب یہ لوگ علی الاعلان کہتے ہیں کہ اولیاء انبیاء شہداء زندہ ہیں اور وہ قطعاً نہیں مرتے بلکہ ان کو مردہ سمجھنا حرام ہے یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ زندگی اور موت ایسی چیزیں ہیں جو کسی حال میں اہل دنیا سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں۔ نیز موت اور زندگی وہ حالتیں ہیں جو ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ موت ہے تو زندگی نہیں۔ زندگی ہے تو موت نہیں۔

اب ہم مفتی صاحب سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو صحیح بخاری میں یہ لمبا واقعہ کس ذات کا ہے کہ

فقال (ابوبکر) بابی انت یا نبی اللہ لا یجمع اللہ علیک موتتین اما الموتۃ التی کتب اللہ علیک فقد متھا۔ (بخاری باب الدخول علی المیت بعد الموت)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے (چادر) کپڑا اٹھا کر کہا میرے ابا قربان ہوں آپ پر اے نبی اللہ! آپ پر اللہ دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ موت جو خدا نے آپ کے لئے لکھی تھی آپ فوت ہو چکے ہیں۔

[illegible] الفاظ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہونے کا [illegible] ہے۔

فتاویٰ

س ۱۹۴ } ایک شخص مرگیا اور دو لڑکیاں ایک ماں چھوڑ گیا اور کوئی دوسرا وارث نہیں ہے۔ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا ؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۹۴ } صورت مسئولہ میں بیوہ ماں اور دو لڑکیوں کے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں تو کل جائداد کے پانچ حصص کرکے یوں تقسیم ہوگی۔

ماں	لڑکی	لڑکی
۱	۲	۲

س ۱۹۸ } نماز جنازہ و عیدین کی تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کرنے کا ثبوت یعنی حدیث صحیح مع نام راوی و حوالہ کتاب حدیث تحریر فرمائیں۔

(مولوی عبدالدین شمس شالہ ضلع گورداسپور)

ج ۱۹۸ } تکبیرات جنازہ میں رفع یدین کا ثبوت ابن عمر صحابی سے ملتا ہے۔ (تخریج ہدایہ)

س ۱۹۹ } ایک مولوی صاحب نے آیہ کریمہ ما جعل الله من بحيرة ولا سائبة .... الایہ پیش کرکے مجھے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے ماتحت بتوں کی نذریں نیازیں بھی حلال فرماتا ہے۔ آپ پیروں اور اولیاء اللہ کی نذریں کیوں حرام کرتے ہیں۔ کیا اس آیت کے یہی معنے ہیں ؟

(قریشی محمد ابراہیم ... تحصیل ... ضلع میانوالی)

ج ۱۹۹ } یہ معنی معقول ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ بحیرہ سائبہ عام بتوں کے نام پر جانور نہیں چھوڑے جاتے تھے بلکہ ان کی شفاء کے باعث ... حلال کرکے ... چھوڑ دیتے تھے ... تعالیٰ اور ... ان کی تفصیل ... ہے ...

س ۲۰۰ } ... حضرت بلال ... جنت میں پہنچ گئے حضرت بلال کے جوتوں کی آواز سنی ... (کنز العمال) کیا یہ صحیح ہے ؟

(ڈاکٹر محمد حسن ...)

ج ۲۰۰ } کنز العمال میں ہماری نظر سے یہ روایت نہیں گزری۔ صحیح مسلم کے الفاظ یوں ہیں۔ اریت الجنة فرايت امراة ابي طلحة وسمعت خشخشة امامي فاذا بلال۔ مجھے جنت دکھایا گیا۔ میں نے ابی طلحہ کی بیوی کو دیکھا اور میں نے کھٹکھٹاہٹ سنی دیکھا تو بلال ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے صبح کی نماز کے بعد حضرت بلال کو انی سمعت دف نعليك في الجنة۔ میں نے تیرے جوتوں کی آواز جنت میں سنی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بحالت کشف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ امور دکھائے گئے۔ اگر کنز العمال میں ہے تو دونوں مطابق ہو جائیں گے۔

س ۲۰۱ } بستان الناظر (در مناقب شیخ عبد القادر جیلانی) معتبر کتاب ہے یا غیر معتبر ؟

(سائل مذکور)

ج ۲۰۱ } بستان الناظر کوئی لائق اعتماد کتاب نہیں ہے۔ اللہ اعلم !

س ۲۰۲ } زید کا افسر حاکم غیر مسلم ہے۔ اب سلام کہنے کی جگہ کیا کہئے۔ اور زید ہاتھ اٹھا کر "آداب عرض" کہتا ہے۔ یہ فعل کیسا ہے ؟

(منشی شمس الدین محمدی ...)

ج ۲۰۲ } وہ صرف سلام کہے اور ایسے کہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہا تھا سلام علیک۔ اللہ اعلم !

س ۲۰۳ } اگر چار رکعات والی نماز ہو تو کیا اس کے درمیانی تشہد کے بعد درود شریف پڑھ سکتے ہیں یا پڑھنے سے گناہ لازم آتا ہے یا بڑا کام ہے

(... خریدار اہلحدیث)

ج ۲۰۳ } درمیانی تشہد میں درود شریف ... عن ... مسعود ... تشہد ... ہے ... رسول اللہ صلی ...

علیہ وسلم التشهد في وسط الصلوة وفي آخرها فاذا كان وسط الصلوة نهض حين يفرغ من تشهده واذا كان في آخرها دعا بعد تشهده بما شاء الله ان يدعو ثم يسلم۔

ابن مسعود کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلعم نے نماز کے درمیان اور آخر میں تشہد سکھایا تو آنحضرت جب درمیانی تشہد میں ہوتے تو صرف تشہد سے فارغ ہو کر کھڑے ہو جاتے۔ پھر آخری تشہد سے فارغ ہو کر جو دعا چاہتے مانگتے۔

خلاصہ یہ۔ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے وقفے تشہد صرف پڑھے۔ اللہ اعلم !

ضروری نوٹ :- مستفتی حضرات سے گذارش ہے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم ایک پیسے کا ٹکٹ برائے غریب فنڈ ارسال کیا کریں۔ اگر ایسا نہ کیا جائیگا تو عدم اندراج کی شکایت فضول ہوگی۔ "غریب فنڈ" سے غریب اور نادار اشخاص کے نام اخبار اہلحدیث جاری کیا جاتا ہے۔

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کے معاونین

مزید توجہ کریں

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے سابقہ معاونین نے باقاعدہ الحاق کیا ہوا ہے اور ان کے علاوہ دیگر معاونین جمعیتہ ہذا کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ فوراً صدر دفتر سے فارم ممبری منگوا کر اپنے اہل حدیث کو ترغیب دے کر ممبر بنائیں۔ اور ان کے تمام فارموں پر باقاعدہ لکھ کر دفتر میں بھیجیں۔ چندہ ممبری ۸ر سالانہ وصول کریں اور فارموں کے ہمراہ ارسال فرمائیں۔

محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

حضرت مولانا ... نذیر حسین

فتاویٰ نذیریہ ... محدث دہلوی ... فتاویٰ ... تیمت ... دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر ...

ملکی مطلع

تبرا ایجی ٹیشن لکھنو

لکھنؤ میں جو تبرا ایجی ٹیشن شروع ہوا ہے۔ جسے آج کئی مہینے ہو گئے ہیں۔ اس کی نسبت جو گمان تھا وہی ہوا کہ مرض متعدی کی طرح ملک کے دوسرے حصوں میں بھی پھیل گیا۔ یہ بات ہماری سمجھ میں تو کیا کسی غیر جانبدار کی سمجھ میں بھی نہیں آسکتی کہ کسی قوم کے بزرگوں کو برا بھلا کہتے ہوئے جلوس نکالا جائے۔ ہم نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ اودھ میں مثل سابق اگر شیعہ کی حکومت ہو جائے تو وہ خوارج جیسے کو وہی حق دینے کو طیار ہونگے جو آج شیعہ خود مانگ رہے ہیں۔ یعنی انکو اختیار ہوگا کہ اہل بیت کے حق میں تبرا کہتے ہوئے جلوس نکالیں حکومت شیعہ تو کیا اگر خوارج کی حکومت بھی ہو تو انتظام ملکی کی حیثیت سے وہ بھی اس کی اجازت نہ دیگی۔ پہلے تو ہمیں اس ایجی ٹیشن سے عام افسوس تھا۔ لیکن جس روز سے ہم نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ مولانا ناصر حسین مجتہد اعظم لکھنؤ کا صاحبزادہ بھی اس ایجی ٹیشن میں شریک ہو کر گرفتار ہو چکا ہے۔ اس روز سے ہمارے افسوس کی کوئی حد نہیں رہی۔ کیونکہ ہم مولانا موصوف کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ بڑے شریف، متحمل مزاج، گرم سرد آزمودہ اور زمانے کے نشیب و فراز سے خوب واقف ہیں۔ ہمارا گمان تھا کہ آپ اس فتنے کو بند کرنے میں ساعی ہونگے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ آپ بھی جماعتی سیلاب میں بہہ گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لکھنؤ سالہا سال سے اس قسم کے فسادات کا مرکز چلا آتا ہے۔ جہیں [illegible] چند سے جھگڑا ہے۔ تو بھی [illegible] کہتے کہ یہ جنگ [illegible] ہے۔ [illegible] شیعہ سنی کی باہمی آویزش [illegible] جائیگا۔

[illegible]

تمہارے عیوب
جگ ہی آ [illegible] زنگہ تمہارا [illegible]
یہ مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

ہم نے جو خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ مرض متعدی حد تک پہنچ گیا ہے۔ یہ خیال مندرجہ ذیل مراسلہ پڑھنے سے خوب واضح ہو جائیگا۔ اس سے معلوم ہوگا کہ سرحدی علاقہ میں بھی اس کا اثر جا پہنچا ہے۔ مراسلہ مذکور یہ ہے:۔

"لکھنؤ کے شیعوں کی شورش اور اسلام دشمنی"

اس سے قبل ۱۸۔ مئی ۱۹۳۹ء کو بمقام ہنگو ضلع کوہاٹ علمائے صوبہ سرحد و خوانین ہنگو اور عام اہل اسلام نے ایک جلسہ منعقد کر کے وزیر اعظم صوبہ یوپی کو اپنے عندیہ اور جذبات سے آگاہ کر دیا ہے کہ ہم مسلمانان صوبہ سرحد کسی ایسی سکیم کو قابل قبول نہیں سمجھتے کہ جس میں اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خفیف سے خفیف اہانت صریحاً تو بجائے خود کنایتاً یا اشارتاً بھی درج ہو ———— عالیجاہا! چند سال قبل ۱۹۲۴ـ۲۵ء کے درمیان اسی ضلع کوہاٹ کے پڑوس علاقہ یاغستان تیراہ میں شیعہ سنی کے درمیان وہ خونریز جنگ ہوا تھا جس کے تصفیہ میں گورنمنٹ دو سال تک پریشان اور سرگردان رہی۔ وہ بھی اسی تبرا کی بدولت تھا۔ کیونکہ مولوی کفایت حسین شیعہ لکھنوی مقیم پاڑہ چنار کورم نے یاغستانی شیعوں کو خفیہ خفیہ اسی قسم کی پٹی پڑھائی تھی۔ جناب من! یہ جرم سیاسی نہیں بلکہ اخلاقی ہے۔ چاہئے کہ رضا شاہ پہلوی موجودہ شاہ ایران کی طرح حکومت کے آہنی پنجہ سے یہ فساد انگیز جرم جو لعن پر مبنی ہے فوراً بند ہو جاوے ورنہ اس سے جو خون خرابہ پیدا ہوگا اس کی تمام ذمہ داری قوم شیعہ اور ان کے لیڈران مذہبی و غیر مذہبی پر ہوگی۔

(۱۸۔ مئی ۱۹۳۹ء بمقام ہنگو)

پچھلے ہفتہ اقوام علاقہ [illegible] تیراہ نے زیر صدارت حاجی محمد [illegible] صاحب خلف و جانشین جناب اخونزادہ محمود مرحوم علیہ الرحمۃ [illegible] علاقہ آزاد [illegible] [illegible] اور ان کے [illegible] [illegible] [illegible] کر کے ایک درخواست بذریعہ [illegible] [illegible]

ہنگو سے رجسٹری کر کے بھیجی ہے۔ جس کا مضمون خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

لکھنؤ صوبہ یوپی میں شیعوں نے تبرا اور گالیوں کا جو سلسلہ ہمارے پیشوایان دین اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت جاری کر کے فساد انگیزی کا بیج بونا شروع کیا ہے۔ جس کو خاص پروپیگنڈا کے ذریعہ تمام ہندوستان میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ سننے میں آیا ہے کہ چند مفتی شیعوں نے پنجاب سے مولوی طلب کر کے بذریعہ چندہ قریباً ایک درجن شیعہ نوجوانوں کو لکھنؤ بدیں غرض ہنگو سے روانہ کر دیا ہے کہ وہ شیعان لکھنؤ کو مدد دیکر تبرا اور گالیوں کی عام اجازت حاصل کرنے میں کارآمد ہو سکیں۔

عالیجاہا! ایسی خفیف الحرکتی اور بزدلانہ اقدامات ہم پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ ہم کو بخوبی علم ہے اور حکومت کو بھی ہے کہ گالی گلوچ کسی مذہب میں مستحسن اور اچھی نظر سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ہم بدیں مراد آپ کو آگاہ کرنا ضروری سمجھے کہ آخرکار اس کا نتیجہ خونریزی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ آخر کار ۱۹۲۴ء کی طرح شیعوں ہی کے اوپر اس کا وبال پڑیگا۔ اور جب بھی فساد کا شعلہ ایک دفعہ اٹھا اوس کا فرو کرنا گورنمنٹ کے لئے مشکل ہوگا۔ ہماری استدعا ہے کہ آپ خود متوجہ ہو کر اس کا مناسب انسداد فرمائیں۔ کیونکہ صوبہ سرحد میں مٹھی بھر شیعوں کی یہ دلیری اور فساد انگیزی آخرکار ان کے لئے وبال جان ثابت ہوگی۔ اس تبرا بازی سے رعیت اور یاغستان دونوں جگہ فساد رونما ہونے کا اندیشہ ہے۔ ہم کبھی ایسے قانون کو برداشت نہ کر سکیں گے۔

(مرسلہ:۔ غلام محمد خان جگش سکنہ ہنگو۔ کوہاٹ)

وزیرستان کی ہیبت ناک اطلاع

ہر انسانی بود و باش کے واقعات کو قانون فطرت کے ماتحت دیکھا [illegible] مادی دنیا کے [illegible] جائیگا۔ [illegible] سے مرحوم کے [illegible] [illegible]

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

جو لوگ اس شعر کے پہلے مصرعہ پر عمل کرتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جو دوسرے مصرعہ پر اصرار کرتے ہیں وہ ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں۔

وزیرستان کی حالت بمقابلہ برطانوی حکومت و جبوت کے پشہ اور ہاتھی کی (بلکہ اس سے بھی کم) نسبت رکھتی ہے۔ دو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے کہ وہ لوگ برابر مقابلہ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ تازہ خبروں سے یہ راز منکشف ہوا ہے کہ وزیریوں نے شیخ سعدی مرحوم کے پہلے مصرع کا فلسفہ خوب سمجھ لیا ہے۔ ان خبروں کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"وزیرستان سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے پتہ لگتا ہے کہ غازی شیر زمان خان برادر حاجی مرزا علی خان (فقیر آف ایپی) کوہستان طور غر کا دورہ کر کے جملہ خیلوں کے جدید ڈیڑھ صد جرگوں کے سرفروز وزیری لیڈروں کے ہمراہ واپس کوہستان شوال پہنچ گئے ہیں۔ اس جگہ تمام وزیری لیڈروں نے فقیر ایپی کے ہاتھ پر بیعت کر کے حلف وفاداری اٹھایا ہے اور حاجی فقیر ایپی کے مرکزی جرگہ اور محمدی لشکر کے ساتھ الحاق کی سندیں حاصل کی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس تمام لشکر کے سرغنہ غازی شیر زمان خان برادر حاجی صاحب فقیر آف ایپی مقرر ہوئے ہیں۔

غازی خوشحال خان قائد آزاد آفریدستان و حضرت صاحب مُرعان کے مابین گذشتہ ہفتہ جو خط و کتابت ہوئی ہے اُسے خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔ حاجی صاحب جرگنڈ اور نقیب صاحب کو بھی سربمہر مکتوب خاص قاصدوں کے ساتھ ارسال کئے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فقیر صاحب شوال پر حاجی صاحب کے مکتوب کا گہرا اثر پڑا ہے اور آپ نے محمدی لشکر کی تنظیم میں امداد و حمایت کا یقین دلایا ہے۔

حاجی محمد صدیق اخوان زادہ صاحب قائد وادی تیراہ اور مولانا فرمان (دونوں فقیر ایپی کے خلیفے) پروگرام کی اہمیت عوام پر واضح کر رہے ہیں۔ علی پادشاہ ملا خیل نے جو جرگے قائم کئے ہیں اُن کے تمام ممبر سرخ وردیاں بنا کر باقاعدہ فوجی پریڈ اور جنگی طریقوں سے واقفیت حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔

علاوہ ازیں وزیری مبلغین نے دن رات ایک کر کے قبیلوں میں وعظ و تبلیغ کا سلسلہ جاری کر دیا ہے اور منظم کرنے کے لئے انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ مزید تفصیلات کا انتظار کیا جا رہا ہے۔"

(پرتاپ لاہور ص[illegible] ۔ ۲۹ جولائی سنہ [illegible])

اہلحدیث جماعت اہل حدیث کے افراد سے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ مہربانی کر کے سوچ سمجھ کر بہت جلد جواب دیں کہ ان کے نزدیک شعر مذکور کا پہلا مصرع واجب العمل ہے یا دوسرا؟

اس سوال کے ساتھ ہی میں اپنے افسوس کا اظہار بھی کئے دیتا ہوں کہ میں یہ سوال ایک ایسی جماعت سے کر رہا ہوں جو معلم اخلاق اور مروج سنت ہونے کی مدعی ہے۔ جن کی نظر میں حدیث "فساد ذات البین هی الحالقة" ہر وقت رہتی ہے۔

یورپ کی پیچیدہ گرہ

شعرائے ہند نے بڑے مبالغہ سے معشوق کی زلف کو پیچ در پیچ بتایا ہے مگر یورپ کی سیاست اس سے بھی زیادہ پیچدار ہے۔ کبھی خبریں آتی ہیں کہ فریق ثانی اگر ایک انچ بھی آگے بڑھا تو اعلان جنگ ہو جائیگا۔ اس کے بعد جلد ہی خبر آ جاتی ہے کہ جرمنی ڈینزگ میں گھس گیا ہے۔ قلعہ بندی شروع کر دی ہے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیا جاتا۔ ساتھ ہی یہ خبر بھی آ جاتی ہے کہ اگر جرمنی نے ڈینزگ پر زبردستی قبضہ کر لیا تو برطانیہ اور فرانس پولینڈ کی مدد کو آئینگے۔ ہمارے خیال میں اُن کو آنا چاہئے لیکن ہم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ کسی سلطنت کی فوج دشمن کے مقبوضہ شہر میں داخل ہو کر قلعہ بندی بھی شروع کرے تو بھی اس کو قبضہ نہ کہا جائے۔ قرآن شریف نے اس مسئلے پر روشنی ڈالی ہے اگر ہمارے سامنے یہ روشنی نہ ہوتی تو ہم بھی ان خبروں کی بھول بھلیوں میں پھنسے رہتے۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے:

إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً

(بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تہ و بالا کر دیتے ہیں)

اس آیت کی روشنی میں جب ہم ان خبروں کو جانچتے ہیں تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کا ڈینزگ میں داخل ہو جانا اس پر قبضہ کرنے کے مترادف ہے لیکن خبررساں ایجنسیاں ہم ہندوستانیوں کو کم عقل سمجھ کر ایسی بھول بھلیوں میں مبتلا رکھنا چاہتی ہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ جرمنی نے آج تک جہاں جہاں قدم رکھا ہے وہاں سے واپس نہیں ہوا۔

گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت ہماری حسن ظنی ہے کہ وہ بہت دور اندیش ہے اس کی خاموشی کسی مصلحت پر مبنی ہے۔ جسے مخفی رکھنے میں اب تھوڑے سے دن باقی رہ گئے ہیں۔ سامان جنگ طیار ہو رہا ہے۔ بم کے گولوں سے حفاظت کے لئے زمین دوز تہ خانے بن رہے ہیں۔ برلن (جرمنی) میں برطانوی باشندوں پر پابندی لگائی گئی ہے کہ باہر نہ جائیں۔ فرانس نے غیر محدود رقم قرض لینے کا اعلان کر دیا ہے اور زہریلی گیس سے بچنے کے لئے شہروں میں نقاب تقسیم ہو رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ آئندہ جنگ کا تصور بڑا بھیانک ہے۔ گویا وہ اس آیت کے ماتحت ہے:۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل [illegible] ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ [illegible] صدیوں سابقہ و حال کی اسلامی [illegible] اصلی [illegible] قیمت [illegible]

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات - از قلم (۲۶) امام خاں صاحب نوشہروی [illegible] (غیر مطبوعہ)

انتخاب الاخبار

منتخبہ ۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء

مقامی امرتسر میں ۱۷-جولائی کی صبح کو خوب بارش ہوئی ۱۶-جولائی کو خاکساروں نے انجمن پارک میں مصنوعی جنگ کیا۔

——— سکھ اور ہندو میونسپل کمیٹی کے فرقہ واری تناسب حقوق کے خلاف جو حال ہی میں کمیٹی نے پاس کیا ہے جلسے کر رہے ہیں۔

——— جالندھر میں خاکساروں کی دیکھا دیکھی ہندوؤں نے بھی ایک جماعت قائم کی ہے۔ ان کا امتیازی ہتھیار کرپا ہے۔

——— ریاست بہاولپور اور فرید کوٹ نے فیڈریشن میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔

——— "امرت بازار پتریکا" کلکتہ رقمطراز ہے کہ ریاست حیدر آباد میں عنقریب اصلاحات کا نفاذ ہونے والا ہے ریاست میں لیجسلیٹو اسمبلی قائم کی جائیگی جس کے ۸۶ ممبر ہونگے۔

——— صوبہ سی پی میں بارش کی کثرت کی وجہ سے دریائے نہاندی میں طغیانی آگئی۔ اسی واسطے ۱۶ جولائی کو بمبئی جانے والی گاڑیاں لیٹ ہوگئیں۔

——— احمد آباد کے ایک جلسہ میں مسٹر بوس سابق صدر کانگرس نے دوران تقریر میں کہا کہ اگرچہ کانگرس میں اختلاف ہیں مگر جنگ چھڑ جانے کی صورت میں سب دور ہو جائیں گے۔

——— آل انڈیا مسلم لیگ کی شاخیں غیر ممالک میں بھی قائم کی گئی ہیں۔

——— حکومت بمبئی یکم اگست سے بندش مسکرات کی سکیم جاری کردیگی۔ گورنر صوبہ بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری دعوتوں میں شراب وغیرہ استعمال نہ کی جائے

——— آسام سے برما تک ایک سڑک تیار ہونے والی ہے۔ جس پر ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔

——— گاندھی جی آج کل سرحد کا دورہ کر رہے ہیں۔

——— اطلاع موصول ہوئی ہے کہ قصبہ پھلور

ضلع رہتک میں چالیس سے زائد مسلح ڈاکوؤں نے مہاجنوں کے گھروں میں ڈاکہ ڈالا۔ مکانات نذر آتش کر دئیے۔ ساٹھ ہزار سے زائد رقم کے زیورات نقدی وغیرہ لے کر فرار ہوگئے۔ ڈاکوؤں نے دو اشخاص کو گولی مار کر ہلاک بھی کر دیا۔

——— مولانا احمد سعید اور دوسرے قیدی جن پر آگرہ میں مدح صحابہ کرنے پر مقدمات چل رہے تھے غیر مشروط طور پر رہا ہوگئے ہیں۔

——— مصر کے فوجی لباس میں عنقریب تبدیلی کیجائیگی ترکی ٹوپی کی بجائے کوئی اور لباس تجویز کیا جائیگا۔

آخری اطلاع

جن اخباروں کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہے۔ ان کو ۳۰-جون کے اہلحدیث میں اطلاع دی جاچکی ہے۔ جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۲۹-جولائی تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام

آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

ناظرین نوٹ کر رکھیں۔

مہلت یافتگان کی طرف سے اگر قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو آیندہ اخبار نہیں بھیجا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— دولت علیہ عراق کے وزیر خارجہ مع محکمہ فوج کے رائل انجنیئر اور دیگر عہدیداروں نے اعلیٰ حضرت جلالۃ الملک سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہ سے شرف باریابی حاصل کیا۔ عراقی اور سعودی سرحد کے معاملہ میں اعلیٰحضرت نے کمیشن کے تقرر کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ امید ہے سرحدوں کا تصفیہ بہت جلد ہو جائیگا۔

——— شاہ زوغو اب ترکی میں مقیم ہیں۔ حکومت ترکیہ نے ان کے وظیفے کا اعلان کر دیا ہے۔ حکومت مصر بھی ایسا ہی کرنے والی ہے۔

——— نیو یارک کی جامعہ ازہر نے اپنے معزز

رکن مسٹر پطرس عیلی کو ہدایت کی ہے کہ وہ جمہوریہ فرانس کے دوستوں سے مل کر غازی عبد الکریم اعظم مجاہد ریف کی رہائی کے متعلق کوشش کریں۔

——— جمہوری ہسپانیہ کے عہد حکومت میں ہسپانوی بنک نے امریکہ کے پاس ساٹھ ملین ڈالر چاندی فروخت کی تھی۔ اس کی قیمت کی وصولی کیلئے ہسپانیہ نے جو مقدمہ دائر کیا تھا وہ خارج ہوگیا۔

——— ایک اطلاع مظہر ہے کہ امیر البحر شنگھائی نے برٹش چینی سٹیشن کے کپتان سے برطانوی جہاز کے نقصان ہونے کی معافی مانگی۔ اور نقصان کی تلافی کا وعدہ کیا۔

——— ٹوکیو ۱۵-جولائی۔ جاپان کے محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ وہ ہانگ کانگ سے ۶۵ میل کے فاصلہ پر چڑھائی کرنا چاہتا ہے۔ غیر ملکی جنگی جہازوں کو چاہئے کہ ۱۷-جولائی تک بندرگاہ سے نکل جائیں۔

——— بمبئی کے قریب ایک بستی میں بم پھٹنے سے چار آدمی ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

——— چیف جسٹس پنجاب ہائیکورٹ موسم گرما کی رخصتوں میں ۱۵ جولائی کو انگلستان روانہ ہوگئے ہیں

——— وارسا ۱۴ جولائی۔ ڈینزگ میں ابھی تک فوجی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں۔

——— انگلستان اور پولینڈ کے مابین مالی معاہدہ کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔

——— لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن جاری ہے۔

——— دہلی شو مندر کا ستیہ آگرہ بند کر دیا گیا ہے

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے اور خط و کتابت بھی کر سکتا ہے قیمت عہ منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

کی صحیح مطبوعہ کتب میں لفظ رجال (بار اسم) لکھا ہے مصری مطبوعہ کتب حدیث میں بھی لفظ دجّال (دبلا) موجود ہے۔ ایسا ہی ہندوستان کی صحیح مطبوعہ کتب حدیث میں لکھا ہے۔

اس حدیث میں مصر اکمال مرزا صاحب نے یہ کیا ہے کہ دجّال جو صیغہ مفرد ہے اس کے معنی گروہ کے کئے ہیں۔ خدا بھلا کرے ڈاکٹر بشارت احمد کا جو کبھی کبھی سچ کہہ دیا کرتے ہیں یا بتصرف قدرت ان کے قلم سے سچ نکل جاتا ہے۔ آپ نے حال ہی میں ایک مضمون پیغام صلح ۳۔ جولائی میں شائع کرایا ہے۔ اس کا ایک فقرہ قابل غور ہے۔ آپ نے اس امر پر بحث کی ہے کہ انبیاء کرام خصوصاً آنحضرت صلعم نے دجال سے اتنا کیوں ڈرایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ :-

دجال سے ڈرانے کی جو وجہ تھی وہ اس لفظ دجال کے اندر موجود ہے جو دجل سے مشتق ہے جس کے معنی دھوکہ کے ہیں۔ مبالغہ کا صیغہ ہونے کی وجہ سے دجال کے معنی یہ ہیں کہ وہ دھوکہ دینے میں ایسا کمال رکھتا ہو کہ بڑے بڑے اہل علم اور صاحبان بصیرت حکمہ کھا جائینگے[1]

اہلحدیث | دجال کو مبالغہ کا صیغہ کہنا بالکل صحیح ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ چونکہ یہ صیغہ مبالغے کا ہے اسی لئے مفرد ہے جمع نہیں ہے جیسے آیہ کریمہ اِنِّی لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ میں غفار مبالغے کا صیغہ مفرد ہے جمع نہیں ہے۔ فعال کا وزن جو مبالغہ کے لئے ہوتا ہے اس کی جمع واؤنون کے ساتھ آتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ میرے بعد دجالون کذابون ہونگے۔ قرآن مجید سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :- اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۔ اس آیت میں جَبَّارِیْنَ جبار کی جمع ہے جو مبالغے کا صیغہ ہے۔

زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں۔ ادنیٰ طالب علم بھی جانتے ہیں کہ دجال مبالغے کا صیغہ ہے جس کی جمع سالم دجالون (دجالین) کے ساتھ آتی ہے اور جمع کسر دجاجلہ آتی ہے۔

احمدی دوستو! اب اس امر میں فیصلہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے کہ اس مضمون میں مرزا صاحب سچے ہیں یا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب؟ ؎

نگاہ نکلی تو دل کی چھنڈ عنبریں نکلی
ادھر لا ہاتھ مٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی

---

[1] ہمارا بھی اس پر صاد ہے ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے اہل علم [illegible] آگئے ہیں (اہلحدیث)

خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

(قسط نمبر ۱۳)

یہ سلسلہ خلیفہ محمود احمد صاحب قادیانی کے جواب میں عرصے سے شروع ہے۔ اس کی پہلے ۹۔ جون ۳۹ء کے پرچہ میں بارھویں قسط درج ہوئی ہے۔ آج تیرھویں قسط درج ہے

(مدیر)

بعثت انبیاء کی غرض وغایت حقوق اللہ وحقوق العباد کا اظہار ہے۔ ایسا کوئی نبی نہیں آیا جس نے کسی نہ کسی شرعی حکم کی تعلیم نہ دی ہو۔ مگر اب جبکہ قرآن مجید نے جملہ ضروریات شرعیہ کو پورا کر دیا کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ چنانچہ فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ۔ خلیفہ محمود صاحب لکھتے ہیں کہ

آئت اکملت لکم سے صرف تشریعی انبیاء کا اختتام ہو سکتا ہے۔ غیر تشریعی انبیاء اب بھی آسکتے ہیں۔ (مفہوم)

جواباً عرض ہے کہ کسی آئت یا حدیث سے اپنے دعوے کا ثبوت دیجئے۔

خلیفہ صاحب کا بڑا سوال یہ ہے کہ

نبوت ختم ہے تو کیا حکومت بھی ختم ہے وہ بھی تو نعمت ہے۔ (مفہوم)

الجواب۔ اس آئت میں اتمام نعمت سے مراد الٰہی ختم نبوت ہے۔ مرزا صاحب بھی ایسا ہی لکھتے ہیں (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۳)

ایک اور طرح سے خلیفہ صاحب کا ارشاد ہے کہ

اکملت لکم دینکم میں اشارہ تھا کہ امت محمدیہ میں ملوکیت اور نبوت دونوں ظلی ہونگی۔

میری مراد یہ نہیں کہ ہر مسلمان بادشاہ ظلی ہے بلکہ میری مراد (موعودہ حکومت سے) اسلامی بادشاہ ہے۔ اسلامی بادشاہ چار ہی ہوئے ہیں۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ عثمانؓ۔ اور علیؓ۔ یہ ظلی بادشاہ تھے۔ (ریویو۔ اکتوبر ص۳)

اسی بیان کی بنا پر اگر انعمت علیکم نعمتی سے مراد حکومت و نبوت دونوں ہی لے لیں تو کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔ یعنی نبوت تو آنحضرت پر ختم ہوگی اور حکومت موعودہ خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم پر۔ مرزا جی کے لئے کیا رہ گیا؟ (غلامی کا طوق)

آئت اکمال دین واتمام نعمت نے خلیفہ صاحب کو کچھ پریشان سا کر رکھا ہے وہ ایک طرف تو لکھتے ہیں کہ اس آئت میں جو اسلامی حکومت موعود ہے وہ خلفاء اربعہ پر ختم ہو چکی ہے۔ مگر دوسری طرف رقم فرما ہیں کہ اس آئت سے ثابت ہے کہ امت محمدیہ کو حکومت اور نبوت سے حصہ وافر ملیگا۔ (ریویو اکتوبر ص۳) کہاں چار خلیفے اور کہاں حصہ وافر "قد معلوم ہمارے مخاطب کو کیا ہو گیا ہے۔

اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں کہ

"نعمت کے معنے قرآن نے صرف نبوت نہیں کئے۔ بلکہ حکومت اور نبوت ہی ہے" (ریویو اکتوبر ص۳)

گویا ان دونوں میں حصر ہے۔ بخلاف اسکے دوسرے مقام پر گویا ہیں کہ

"نعمت کے معنے قرآن سے اول نبوت ... [illegible] شریعت ... [illegible]"

آگے چل کر ثبت پر خود ہی سورہ نحل ع ۱۱ کی آیت واضح فرمائی گئی ہے۔ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا الآیہ جس میں پہاڑوں اور ان کی گھاٹیوں یہاں تک کہ گرم و سرد لباسوں کو بھی یتم نعمتہ علیکم قرار دیا گیا ہے۔

میں نہیں سمجھتا کہ خلیفہ صاحب کو اس قدر الجھنوں میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ شاید اپنی قرآن دانی کا اظہار و اعلان مطلوب ہے۔

خلیفہ صاحب! آپ اجراء نبوت کے اثبات میں اپنی دماغی قوتوں کو ضائع نہ کریں۔ قرآن و حدیث کے علاوہ خود آپ کے والد صاحب نے قلعہ ختم نبوت کو ایسا سنگین بنا دیا ہے کہ انسانی حربوں سے اسے گرانا ناممکن ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:-

"میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور (محض سماعاً نہیں) بلکہ یقین کامل سے جانتا ہوں کہ اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئیگا۔ ہاں محدث آئینگے۔"
(نشان آسمانی ص۲۸)

خلیفہ صاحب حدیث انی آخر الانبیاء و مسجدی آخر المساجد کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ

"محدثین اور شراح حدیث نے مسجدی آخر المساجد کی تشریح میں لکھا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آنحضرت کی مسجد کے بعد جو مسجدیں بنیں گی وہ حضور کی مسجد کے تابع اور انکے نقش قدم پر بنیں گی۔ اس تشریح کو مدنظر رکھ کر (حدیث کے) پہلے ٹکڑہ انی آخر الانبیاء کے معنی صاف ہیں کہ اب جو نبی ہوگا وہ آنحضرت کی اتباع میں ہوگا۔" (ریویو۔ اکتوبر ص۹)

معمار | کیا اچھا ہوتا کہ خلیفہ صاحب ان محدثین و شراح حدیث کا نام بھی ساتھ ہی بیان کرتے جنہوں نے تابع مسجدوں کا ذکر کیا ہے تاکہ ہمیں کو دیکھنے کا موقع ملتا کہ مجھے اس معاملہ میں معمار صاحب کے

صادق نہ ہونے کا یقین ہے۔ پھر اگر کسی کے قول میں یہ ذکر مل بھی جائے تو یقیناً خطا ہے۔ خود معلم الکتاب والحکمۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرے موقعہ پر اسکی تشریح بیان فرمادی ہے:-

"انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء" (کنز)

میں انبیاء کا خاتم ہوں اور میری مسجد۔ مساجد انبیاء کی خاتم ہے۔

لیجئے جناب! آپ کا یہ آخری سہارا بھی ٹوٹ گیا۔

رہ رہا کہ خلیفہ صاحب ایک اور حیثیت سے کھڑے ہوئے کہ حدیث میں آیا ہے اوتیت جوامع الکلم۔ جس کے معنے یہ تو ہو نہیں سکتے کہ آنحضرت ہر قسم کے انسانی کلمات دئیے گئے۔ لازماً "الکلم" کے الف لام کو عہد ذہنی مان کر خاص کلمات لئے جائینگے۔ اور یہی ہم کہتے ہیں کہ آئت خاتم النبیین میں

"النبیین سے مراد یہ ہے کہ جس قسم کے نبی آنحضرت سے پہلے آیا کرتے تھے اس قسم کے اب نہیں آئینگے یہ مراد نہیں کہ ہر قسم کی نبوت بند ہے۔"
(ریویو اکتوبر ۱۹۳۵ء ص۔)

معمار | میں چاہتا ہوں کہ تحقیقی جواب سے پہلے ایک الزامی جواب دے لوں۔ سب سے پہلے ہم خلیفہ صاحب سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے مذہب میں نبیوں کی کُل کتنی قسمیں ہیں جن میں مرزا صاحب بھی داخل ہوں۔

محمود | میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں۔ "ایک جو شریعت لانے والے ہیں۔ دوسرے جو شریعت تو نہیں لاتے لیکن ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے ایک وہ جو نہ شریعت لاتے ہیں اور نہ انکو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے۔ وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی ہوتے ہیں۔" (القول الفصل ص۱۲)

معمار | پہلے نبی کس قسم کے تھے؟

محمود | "جب ہم انبیاء کے حالات کو دیکھتے ہیں تو وہ مختلف اقسام کے پائے جاتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو شریعت لائے۔ بعض ایسے ہیں جو شریعت نہیں لائے۔" (حقیقت النبوت ص۵۵)

معمار | مرزا محمود احمد صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پہلے نبی دو قسم کے تھے (۱) تشریعی۔ (۲) غیر تشریعی۔ اب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات کو دیکھتے ہیں تو ان سے یہ مزید انکشاف ہوتا ہے کہ انبیاء گذشتہ میں ایسے بھی ہزاروں نبی تھے جو حضرت موسیٰ کی اتباع سے نبی بنے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔" (اخبار الحکم ۲ نومبر ۱۹۰۲ء ص۔ کالم ۔)

معمار | بیانات بالا سے عیاں ہے کہ نبیوں کی کل تین قسمیں ہیں اور گذشتہ نبی انہی تین اقسام پر مشتمل تھے۔

ادھر میاں محمود احمد صاحب لکھتے ہیں کہ آئت خاتم النبیین نے نبوت کی تمام وہ اقسام منقطع قرار دی ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل رائج تھیں۔

نتیجہ ظاہر ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب متبع نبی ہونے کے دعویٰ میں قطعاً کاذب تھے۔ کیونکہ متبع نبی پہلے بھی گذرے ہیں۔ اور آئت خاتم النبیین گذشتہ اقسام نبوت کے بند ہونے پر نص ہے ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

مرزائیو! یہ ہے قانون قدرت کا کاذب پاش نظارہ۔

تحقیقی جواب | مرزا محمود احمد نے لکھا ہے کہ حدیث اوتیت جوامع الکلم میں الف لام عہدی ہے۔ خاتم النبیین کے الف لام کا بھی یہی حال ہے۔ اس کا تحقیقی جواب یہ ہے

انبیاء کی بعثت کا مقصد جیسا اوپر لکھا ہے۔ تبلیغ احکام الٰہی ہے۔ اس لئے ان کا فرمان اوتیت جوامع الکلم ان کے عہدہ کے حسب حال کلمات وحی نبوت دئیے جانے کے معنوں میں لیا جائیگا۔ اسی کے خلاف کوئی اور معنے لینے والا عند المرزا ہی نہیں کل اہل دیانات کے نزدیک غلط کار ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ آیت خاتم النبیین کا الف لام بھی اپنے اصطلاحی معنوں میں استغراقی ہے اور اوتیت جوامع الکلم کا بھی استغراقی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح جملہ انبیاء کے خاتم ہیں اسی طرح آپ جملہ کلمات نبوت کے بھی جامع ہیں۔ [illegible]

(باقی دارد)

بدعتی مشن

امیر ملت علی پوری ایک شادی میں

(از مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

پیری اور مریدی کا تعلق ایسا ہے جیسے ایک گم راہ اور راہ نما کا۔ راستہ بھولا ہوا بھول جاتا ہے تو راہ نما اُسے راستہ سمجھا دیتا ہے۔

خدا کی شان آج کل کے پیر غلط رو مرید کو خود بازو سے پکڑ کر ایسے گڑھے میں پھینکتے ہیں کہ وہ بے چارا پھر کبھی ابھرنے نہیں پاتا۔ کیونکہ اُسے خیال ہوتا ہے کہ میرے پیر صاحب میرا ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں اور صحیح راہ پر لے جا رہے ہیں۔ اگر وہ بے چارا کبھی کسی کے سمجھانے سے چونک بھی پڑے تو پیر صاحب فوراً اُسے حافظ شیراز کا شعر سنا دیتے ہیں ؎

بے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

پیر جماعت علی شاہ صاحب پنجاب کے ان پیروں سے ہیں جن کو یہ دعویٰ ہے کہ وہ دنیائے اسلام کے مذہبی رہنما ہی نہیں بلکہ سیاسی رہنما بھی ہیں۔ اسی لئے وہ اپنے لئے امیر ملت کا لقب پسند کرتے ہیں۔ اور باوجود عمارت معدوم ہو جانے کے اب تک وہ اسی لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ آپ ایک مرید کے لڑکے کی شادی پر تشریف لے گئے۔ وہاں جو کچھ ہوا اور جس قدر پیر صاحب نے مرید کی رہنمائی کی، وہ ہمارے دوست حکیم عبدالرحمٰن صاحب خلیل نظام آبادی لکھتے ہیں، اور وہ اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کا مکتوب درج ذیل ہے:-

گزشتہ ماہ [illegible] میں سیالکوٹ کے ایک علاقہ کے آدمی [illegible] کے فرزند کی بڑی دھوم دھام سے شادی ہوئی، جس میں پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری سابق امیر ملت نے دولہا میاں کے سر پر اپنے ہاتھ سے سہرا باندھا اور ایک سو روپیہ بطور [illegible] [illegible] کی طرف سے [illegible] صاحب موصوف کو ایک بزرگ و پیشوا پیش کیا گیا۔ آج تک تو ہم سنتے آئے ہیں کہ سہرا وغیرہ نکاح کے موقع پر باندھنا خلاف سنت، بدعت اور رسم ہنود ہے۔ تمام علماء اور صلحاء اس سے روکتے رہے۔ لیکن ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب ہم نے پیر صاحب کو اپنے ہاتھ سے دولہا کے سر پر خلاف شریعت سہرا باندھتے دیکھا۔ امیر ملت صاحب قبلہ سے اور آپ کے صاحبزادہ صاحب سید محمد حسین صاحب سے استفسار کرتا ہوں کہ وہ اس فعل کے جواز میں کوئی شرعی دلیل پیش کر کے عوام الناس کو مطمئن فرمائیں ورنہ ہم حافظ مرحوم کا یہ شعر علانیہ کہنے پر مجبور ہوں گے ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند
چو بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

(نیاز مند۔ خلیل نظام آبادی)

ثانی:- ہم بھی پیر صاحب سے پُر زور سفارش کرتے ہیں کہ وہ نظام آبادی صاحب کی حیرانی کو ضرور رفع کریں اور ان کے استفسار کا جواب خود تحریر فرما دیں یا کسی مرید سے لکھا دیں۔ ورنہ ہمیں اور تمام پبلک کو وہ رائے قائم کرنے کا حق ہوگا جو شروع مضمون میں ہم لکھ آئے ہیں۔ اور ہم صاف کہیں گے کہ وہ پیر پیر نہیں جو اپنے مرید کو خود اپنے ہاتھ سے ڈبوئے۔ اور اسی وقت ہم حافظ پیر جماعت علی شاہ صاحب کو مشورہ دیں گے ؎

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآں را

پیر جماعت علی شاہ کی امارت کی [illegible] اور [illegible] رسالہ [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] ڈاک بھیج کر [illegible] [illegible] مفت منگا لیں۔

بے ادب کون ہے؟

(از مستری عبدالعزیز صاحب [illegible] [illegible] سیالکوٹ)

جناب [illegible] کے سجادہ [illegible] مولوی محمد [illegible] کے [illegible] [illegible] میں جو جیتے یہ راگنی گاتے ہیں کہ اہلحدیث گستاخ ہوتے ہیں، بزرگوں کی بے ادبی کرتے ہیں۔

یہ بات صحیح ہے کہ جو شخص کسی پر غلط الزام لگائے [illegible] الزام لگاتا ہے بلکہ وہ ایسی امر میں مبتلا ہوتا ہے جس کا الزام ایک نا کردہ گناہ کو لگاتا ہے۔ [illegible] میاں یہ راگنی گاتے گاتے خود ہی گستاخی کے پاس میں [illegible] ہوئے۔ چنانچہ اس مضمون کی ہم چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

جرأت علی اللہ | اخبار الفقیہ میں آپ لکھتے ہیں اور کہاوت بھی خوب بناتے ہیں:-

مسجد میں ایک شخص یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھ رہا تھا۔ ایک وہابی طیش میں آ گیا اور ایک چیونٹی کو پکڑ کر اس کی ٹانگ توڑ دی اور شیئاً للہ پڑھنے والے کو کہا کہ اپنے پیر صاحب سے کہو کہ اس کی ٹانگ لگا دے۔ سنی (بریلوی) نے چیونٹی کی گردن مروڑ دی اور کہا کہ تم اپنے خدا سے کہو کہ اس کی جان واپس دے، پھر ہم اپنے غوث سے اس کی ٹانگ جڑوا دیتے ہیں۔

سبحان اللہ! كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔ اس تقسیم سے ہم بہت ہی خوش ہیں۔ تمہارے پیر صاحب ہیں اور ہمارے لئے خدا ہے۔ جنگ بدر میں ابوجہل نے بھی اعلان کیا تھا۔ العزی لنا ولا عزی لکم۔ عزی دیوی ہماری [illegible] ابوجہل وغیرہ کی ہے تمہاری (اہل اسلام کی) نہیں۔ اس کے جواب میں محمدی اعلان ہوا تھا۔ اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم۔ اللہ ہمارا مولیٰ ہے تمہارا نہیں ہے۔ [illegible] جناب اللہ تعالیٰ کے متعلق [illegible] [illegible] قریب قریب ساری دنیا کا اتفاق ہے کہ وہ [illegible]

شریک ہوئے۔
معاذ۔ معوذ اور عاقل بدر میں شہید ہوئے۔
خالد یوم الرجیع میں عامر یوم بئر معونہ میں۔ اور ایاس یوم الیمامہ میں شہید ہوئے اور صرف عوف کا سلسلۂ نسل قائم رہا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ۳۷۵

سوال ۱۳ | تم ایسی نیک بی بی کو جانتے ہو جس کے چار بھائی اور دو چچا (دو بھائی ایک چچا اہل اسلام کی طرف سے اور دو بھائی ایک چچا کفار کی طرف سے) جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

جواب | یہ نیک بی بی ابان بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھی۔ دو مسلمان بھائی ابو حذیفہ بن عتبہ اور مصعب بن عمیر اور ایک مسلم چچا معمر بن حارث تھے اور دو مشرک بھائی۔ ولید بن عتبہ اور ابو عزیز اور مشرک چچا شیبہ بن ربیعہ تھے۔

سوال ۱۴ | تم ایسی نیک بی بی کو جانتے ہو جس کے گیارہ محرم یکے بعد دیگرے خلیفۃ المسلمین بنتے رہے

جواب | یہ فاطمہ بنت عبد الملک بن مروان ہے اس کا باپ عبد الملک خلیفہ۔ اس کا دادا مروان خلیفہ۔ اس کے بھائی ولید۔ سلیمان۔ یزید۔ اور ہشام یکے بعد دیگرے خلیفہ ہوئے۔ پھر اس کا بھتیجہ ابراہیم بن ولید۔ پھر یزید بن معاویہ بن ابی سفیان خلیفہ پھر معاویہ بن ابوسفیان خلیفہ۔ پھر اس کا ماموں معویہ بن یزید بن معاویہ خلیفہ پھر اس کا خاوند عمر بن عبد العزیز خلیفہ مقرر ہوئے۔

سوال ۱۵ | تم ایسے صحابی کو جانتے ہو جو پانچ اعلیٰ ترین ہستیوں کی طرف سے عامل رہے؟

جواب | وہ ابو موسیٰ اشعری ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عامل رہے۔ پھر ابوبکر صدیق کی طرف سے پھر حضرت عمر فاروق کی طرف سے۔ پھر حضرت عثمان ذی النورین کی طرف سے اور پھر حضرت علی کی طرف سے عامل (گورنر) رہے۔

سوال ۱۶ | تم ایسے چار شخصوں کو جانتے ہو جو ایک پشت میں تھے اور جن کی عمریں مساوی تھیں۔

جواب | حسان بن ثابت بن منذر بن حرام شاعر دربار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کی اپنی عمر باپ دادا اور پڑدادا ہر ایک کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی۔ ان کے سوا تمام عرب میں کسی اور خاندان کو یہ رتبہ حاصل نہ تھا۔ (ص ۳۷۶)

سوال ۱۷ | تم ایسے صحابی کو جانتے ہو جو اپنے بیٹے سے بارہ سال بڑے تھے؟

جواب | وہ عمرو بن عاص ہیں۔ ان کی جب بارہ سال کی عمر تھی تو ان کے ہاں عبد اللہ تولد ہوئے۔
رضی اللہ عنہم۔ (ص ۳۷۶)

سوال ۱۸ | تم محدثین میں سے کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جس کے آباؤ اجداد کے نام جیسا کسی کا نام نہ تھا؟

جواب | وہ مسدد ہیں۔ جن کا نسب نامہ یہ ہے۔
مسدد بن مسرھد بن مسربل بن مغربل بن مرغبل۔ بن ارندل بن سرندل بن غرندل بن ماشک بن مستورد الاسدی ہے۔

سوال ۱۹ | تم جانتے ہو سب سے پہلا کون شخص ہے جو جنت البقیع میں مدفون ہوا؟

جواب | وہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہیں

سوال ۲۰ | تم جانتے ہو کہ سب سے پہلا شہید اسلام میں کون ہے؟

جواب | وہ حضرت سمیہؓ (ایک صحابی عورت) حضرت عمارؓ کی والدہ ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ہماری بہنیں اس واقعہ سے مسرت حاصل کریں کہ اسلام میں شہادت کا اولین درجہ سب سے پہلے ایک عورت کو نصیب ہوا ہے۔ اور آج ہماری بہنیں دین کے آسان مسائل پر عمل تک نہیں کر سکتیں۔

(تلك عشرة كاملة)

(ابو سعید عبد الرحمٰن فرید کوٹی از چنیوٹ)

کفار کی نوکری

(۲)

(مرقومہ مولوی محمد داؤد صاحب وکیل قصور نبیرہ مولانا غلام علی صاحب مرحوم)

گزشتہ پرچہ میں مضمون ہذا کی قسط اوّل شائع ہو چکی ہے۔ جس میں مجمل طور پر کفار کی نوکری کا جواز ثابت کیا گیا ہے۔ مفصل جواب آج درج ذیل ہے۔ (مدیر)

تعامل بالکفار و اہل الکتاب اسی حالت میں جائز ہوگا اگر ان کا سلوک مسلمانوں کے ساتھ مستحسن ہو۔ لیکن مخالفین اسلام مشرک یا اہل کتاب کا سلوک اچھا نہیں بلکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ برسر جنگ و پیکار ہیں یا تخریب مذہب اسلام کے درپے رہتے ہیں مسلمانوں کی تذلیل و توہین کرنا ان کا شعار ہو یا کلمۃ اللہ کو مٹا دینے میں ساعی ہوں، مراسم اسلامی اور شعائر مذہبی کو نیست و نابود کر دینا اپنا مقصود بنا لیا ہو تو ایسے حالات میں ان کے ساتھ کسی قسم کے مراسم و روابط قائم کرنا یا تعامل و موالات اختیار کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوگا بلکہ ایسی جماعتوں کے ساتھ اپنے تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں اور اگر مسلمان ان کی ملازمت اختیار کریں گے یا خرید و فروخت کا سلسلہ جاری رکھیں گے یا قائم کریں گے تو اسلام کی نظروں میں ایسے مسلمانوں کو کفار کا معین سمجھا جائیگا اور ان کا یہ فعل ان کو کفر کی حد تک پہنچا دیگا۔ (نعوذ باللہ منہا)

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ

تیسری جگہ ارشاد ہے:۔
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ

ان کے علاوہ اور بھی کئی آیات قرآنی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو متحارب جماعتوں کے ساتھ کسی قسم کے

موالات نہیں رکھنی چاہئے۔ لیکن جن جماعتوں کے ساتھ معاہدہ ہوچکا ہو اور فی مابین مصالحت ہوگئی ہو اور مسلمانوں پر انہیں غلبہ وتسلط کامل حاصل ہوجانے کے باوجود انہیں ان کے اپنے مذہبی شعائر اور احکام اسلامی مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اداکرنے یا بجالانے میں کسی قسم کی رکاوٹ موجود نہیں۔ احکام اسلامی کی نشر واشاعت اور تبلیغ مذہبی کیلئے انہیں ہرقسم کی سہولت اور آزادی میسر ہے، اور انکے عہد حکومت میں مسلمانوں کو اپنے معتقدات کے اظہار میں کمل اختیار حاصل ہو اور کسی قسم کا خوف وخطر موجود نہ ہو۔ وہ اپنے خیالات وافکار کے انتشار میں آزاد ہوں۔ جیساکہ فی زمانہ حکومت انگلشیہ کا سلوک اور طریق عمل اور آئین حکومت ہمارے سامنے ہے گو یہ حکومت اسلامی احکام کی پیرو نہیں لیکن باانیمہ اس کے ساتھ تعامل وتعاون جائز ہے۔ اسی اصول کے ماتحت اہل سنت کے ماسوا دیگر تمام جماعتوں کے ساتھ بھی تعامل ہوسکتا ہے۔ اور اسلام کے نزدیک ان کی ملازمت اختیار کرنا معیوب وممنوع نہیں۔ لیکن اگر ان مخالف جماعتوں کے ساتھ تعامل یا موالات اس طرح ہو کہ ان کے مذہبی معتقدات اور مراسم کی نشر واشاعت کے لئے موجب امداد ہو تو اسلام کے نزدیک ایسا تعامل مسلمانوں کیلئے ممنوع ہوجائیگا جیسے ہندوؤں یا مشرکوں کے لئے زنار فروشی یا مجوسیوں کی ملازمت برائے آتش افروزی یا مثلاً ان کے تہواروں میں ہدایا وتحائف کی ترسیل یا انکی ایسی تقریبوں میں شرکت کرنا یا نشست وبرخاست کرنا۔ اسی طرح شیعوں کی مجالس سب وتبرا میں شمولیت کرنا، ان کے پاس آنا جانا، عزاداری کرنا یا تعزیوں کے اہتمام میں کسی قسم کا حصہ لینا یا جہلاء میں مروجہ رسومات قبیحہ بدعیہ میں شامل ہونا وغیرہ وغیرہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:۔

کہ اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

نیز فرمایا عز وعلی وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْكٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعَا۔

(ترجمہ) جب کفار اور مشرکین آیات الہٰی کی توہین میں مصروف ہوں تو ان کی مجلس میں مت بیٹھو اور اگر بیٹھوگے تو تم بھی انہیں میں سے شمار کئے جاؤگے

جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سودخوار۔ سود دینے والا۔ سود نویس اور سود کے گواہان پر لعنت بھیجی ہے۔ (رواہ مسلم)

انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے شراب کے تعلق میں دس لوگوں پر لعنت بھیجی ہے۔ یعنی شراب کشید کرنے والا۔ کشید کرانے والا۔ پینے والا۔ اٹھانے والا جس کے لئے اٹھائی گئی ہو۔ ساقی۔ فروشندہ۔ منافع لینے والا۔ جس کے لئے فروخت کی گئی ہو۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ نے بھی نبی کریمؐ سے اسی مضمون کی ایک حدیث بیان کی ہے اور دارمیؒ نے جابرؓ سے ایک روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا اللہ ورسول پر ایمان رکھنے والا کبھی ایسے دسترخوان پر بیٹھنا پسند نہیں کرتا جہاں شراب کا دور جاری ہو۔

ان احادیث اور آیات سے واضح ہوگیا کہ محرمات شرعی کے استعمال سے ہی منع نہیں فرمایا گیا بلکہ انکی امداد واعانت کرنے یا ان سے متعلق کسی قسم کا حصہ لینے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ان احادیث آیات سے یہ بھی مستخرج ہوتا ہے کہ کفار کے مندروں یہودیوں کے کنیاؤں، نصرانیوں کے گرجاگھروں یا تیرتھوں پر گنبدوں کی تعمیر کے لئے ملازمت اختیار کرنی یا مزدوری حاصل کرنی یا شراب خانوں کی دربانی یا احکام قرآنی کے برخلاف کسی فیصلہ کے اجراء کیلئے کوئی کام کرنا یا تنازعات کو شرع اسلامی کے خلاف فیصلہ دینا یا مشرکین کی مذہبی کتابوں کو اشاعت دینے اور مروج کرنے کے لئے فروخت کرنا ممنوع ہے مختصراً بطور قاعدہ کلیہ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان تمام معاملات سے احتراز واجتناب لازمی ہے۔ جن کے ذریعہ صراحتہً اور بلاواسطہ محرمات وممنوعات شرعیہ اسلامیہ یا امورات مشرکیہ وبدعیہ کو تقویت یا اعانت پہنچتی ہو۔ یا اشاعت وترویج ہوتی ہو۔ لیکن اگر صراحتہً اور بلاواسطہ امداد واعانت کے امکانات موجود نہ ہوں تو مسلمان تعامل مع الکفار کرسکتا ہے۔ ان کی ملازمت کرے خواہ مزدوری پر ان کا کوئی کام کرے۔ مثلاً شیرہ انگور کو ایسے شخص کے پاس فروخت کرنا جو شرابی نہیں ہے یا لونڈی اور بے ریش وموش لونڈے کو ایسے شخص کے پاس فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جس کی نسبت یہ گمان نہ ہوسکے کہ وہ آئندہ کسی وقت ان کو زناکاری یا افعال قبیحہ کے لئے استعمال میں لائیگا لیکن یہ ہی کام ناجائز ہونگے اگر ابتداءً ہی ایسے امکانات موجود ہوں۔ (باقی آئندہ)

مسئلہ نوم اور وضو

(ازقلم مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری)

حدیث شریف کے روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گہری اور مستغرق نیند کے سوا ہلکی اور معمولی نیند کی کسی حالت میں بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ ترمذی شریف میں عبداللہ بن مبارک کا فتویٰ ان الفاظ سے معلوم کیجئے:۔ سألت ابن المبارك عمن نام قاعدًا معتمدًا فقال لا وضوء عليه (ترمذی مع احوذی) مطلب یہ ہے کہ بیٹھ کر تکیہ لگاتے ہوئے سوجانے والے کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

علامہ نواوی شارح مسلم نے تکیہ لگا کر سونے اور وضو نہ ٹوٹنے کے سلسلہ میں اتنا اور بھی لکھا ہے سواء كانت وليدفع الحائط لسقط او لسكب [illegible] (نووی جلد اول صفحہ ۱۶۳) [illegible]

روایت نہیں کی ہے۔ البتہ وہ ایک اثر لائے ہیں۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ بیٹھ کر سونے والے کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ کے متعلق یہ اثر ہے کہ کان ینام جالسا ثم یصلی و لا یتوضّا۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیٹھ کر سوتے تھے اور پھر بلا وضو کے نماز پڑھتے۔

اس روایت کے ماتحت علامہ زرقانی نے لکھا ہے:- لان النوم (جالسا) لیس بحدث وقد کان نومہ خفیفا۔ اس عبارت سے کچھ اوپر علامہ نے لکھا ہے لان النوم اذا ثقل کان من باب الحدث۔ مطلب یہ ہے کہ ہلکی نیند مرے سے حدث (ناقض وضو) ہی نہیں صرف بھاری اور ثقیل نیند ناقض وضو ہے۔ (ملاحظہ ہو زرقانی جلد اول ص۴۹ مصری)۔ کشف الغمہ میں فصل فی النوم والاغما کے ماتحت علامہ شعرانیؒ چند اثر لائے ہیں۔ جن کا مضمون یہ ہے کہ بیٹھے ہوئے سونے کے علاوہ قیام اور رکوع اور سجدہ کی حالتوں میں بھی سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ملاحظہ ہوں حضرت انسؓ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آثار۔ بحوالہ کشف الغمہ جز اول ص۴۲ مصری)۔ امام ترمذی نے بھی جمہور علماء کا یہی مذہب بتلایا ہے۔ ملاحظہ ہو احوذی ص۸۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی مذہب لکھا ہے۔ وقال ابو حنیفۃ لو نام قاعدا او قائما او ساجدا لا وضوء علیہ (ملاحظہ ہو مسوی جلد اول ص۳۲)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی مسلک کو ترجیح دی ہے۔ (نیل الاوطار جلد اول مصری)۔

بعض احادیث سے تو پہلو کے بل بھی لیٹ جانے سے وضو نہ ٹوٹنے کا مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔ علامہ امیر یمنی نے سبل السلام میں ان احادیث کو نقل کیا ہے [illegible] کہ صحابہ کرام عشاء کے انتظار میں [illegible] پہلو کے بل سو جاتے اور ایسا ہوتے کہ نیند میں ان سے خراٹے کی آواز نکلتی [illegible] [illegible]

نماز میں شریک ہوتے (ملاحظہ ہو سبل السلام مصری جلد اول ص۴۳) اسی طرح بلوغ المرام کی شرح "فتح العلام" میں بھی مذکورہ بالا مضمون کی روایتوں کو مع سند اکٹھا کیا گیا ہے۔ (دیکھو فتح العلام جز اول مصری ص۳۹)

حافظ ابن حجرؒ نے بھی عشاء کے انتظار میں صحابہ کرام کے سو جانے والے واقعہ کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ یہ صرف بیٹھے ہوئے سو جانے کا واقعہ نہیں ہے بلکہ سند صحیح کے ساتھ ان صحابہ کا پہلو کے بل سو جانا اور پھر بلا جدید وضو کے نماز ادا کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ حافظ کے کلمات یہ ہیں:- فی مسند البزار بسند صحیح فی ھذا الحدیث فیضعون جنوبھم فمنھم من ینام ثم یقومون للصلوٰۃ الخ (ملاحظہ ہو فتح الباری پارہ اول ص۱۵۹)

روایات کے اصل الفاظ "یخفقون" اور "یوقظون" وغیرہ کو پیش نظر رکھ کر یہ عذر باطل اور لغو ہے کہ صحابہ کرام سوتے ہوئے دل سے نہیں غافل ہوتے تھے بلکہ صرف ان کی نگاہیں یا سر جھپک جاتے تھے۔ کیونکہ روایات میں "نوم" اور "غط" وغیرہ کے الفاظ بکثرت آئے ہیں جو سِنَۃ (سر کے جھکنے) اور نعاس (آنکھ کے جھپکنے) سے بالکل جداگانہ کیفیت کا نام ہے۔

چنانچہ مجمع البحار (لغت حدیث) میں اس طرح ہے:- السنۃ ثقل فی الراس والنعاس فی العین والنوم فی القلب۔ ملاحظہ ہو مجمع جلد اول ص۱۲۲ (ایضا جلد ثانی ص۳۲)

اور مصباح المنیر (لغت حدیث) میں اس طرح ہے:- اما السنۃ ففی الراس والنعاس فی العین والنوم غشیۃ ثقیلۃ تھجم علی القلب فتقطعہ عن المعرفۃ بالاشیاء (مصباح جز ثانی ص۱۶)

[illegible] نووی میں اس طرح ہے:- وعلامۃ النوم ان فیہ غلبۃ علی العقل وسقوط حاسۃ البصر وغیرھا (ملاحظہ ہو نووی جلد اول ص۱۶۱)

اور فتح الباری میں اس طرح ہے:- [illegible] [illegible]

معنا ہ ظہور نا عسؓ و ان زاد علی ذالک فھو نائم (ملاحظہ ہو فتح الباری پارہ اول ص۱۵۶)

ان سب حوالہ جات سے یہ پتہ چلا کہ "نوم" اس حالت کا نام ہے جس میں حواس انسانی معطل ہو کر دل اور عقل پر اس طرح پردہ پڑ جائے کہ نہ اپنے جلیس کے کلام کو سن اور سمجھ سکے اور نہ اشیاء کی معرفت و تمیز باقی رہ سکے۔ لفظ "غط" کے متعلق مصباح میں یہ تشریح ہے:- غط النائم تردد نفسہ صاعدا الی حلقہ (مصباح جلد ثانی ص۴۵)

اور مجمع البحار میں اس طرح ہے:-

نام حتی سمع غطیطہ (مجمع جلد ثانی ص۲۸)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ خراٹے سے آواز نکلنا نیند میں ایک مزید کیفیت کے اضافہ کا نام ہے۔ پس مندرجہ بالا تشریحات کے پیش نظر اس عذر کا بارد اور نامعقول ہونا اچھی طرح ثابت ہو گیا۔

اسی طرح یہ عذر بھی باطل ہے کہ صحابہ کرام کا عشا کے انتظار میں ان حالات و اوصاف کے ساتھ سو جانے کا واقعہ اتفاقی ہے۔ کیونکہ یہ ایک دو دفعہ کا واقعہ نہیں ہے۔ بلکہ بالعموم اس طرح کے واقعات پیش آتے رہے۔ چنانچہ عون المعبود میں اس کی تصریح ان الفاظ میں ہے:-

وفی قولہ کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون الخ دلیل علی ان ذالک امر کان یتواتر منھم و انہ قد کثر حتی صار کالعادۃ لھم و انہ لم یکن نادرا فی بعض الاحوال (ملاحظہ ہو عون المعبود جلد اول ص۴۹)

مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرام کے انتظار عشا میں سو جانے اور پھر بلا جدید وضو کے نماز پڑھنے والی روایتوں کا طرز بیان اس طرح پر ہے کہ جس سے اس امر کا بکثرت ہونا مفہوم ہوتا ہے ایسا نہیں ہے کہ کبھی کبھار اتفاقاً یہ صورت پیش آگئی تھی۔ اس تصریح کے بعد عذر مذکور کا بے حقیقت ہونا واضح ہو گیا۔

اسی طرح یہ عذر بھی باطل ہے کہ ممکن ہے صحابہ کرام کو اس وقت تک [illegible] [illegible]

کیونکہ صحابہ کرام پر ان کی جلالت قدر ومعرفت تام اور مسائل میں کمال ذوق کے پیش نظر ایسا گمان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ (ملاحظہ ہو سبل السلام مصری جلد اول ص) اس کے علاوہ اگر واقعتہً صحابہ کرام کا نوم مذکور نواقض وضو میں سے تھا اور صحابہ نے لاعلمی سے رسالت مآب کی موجودگی میں بلا تجدید وضو کے نماز ادا کی تو ضرور رسالت مآب بذریعہ وحی مطلع ہو کر صحابہ کو اسی حالت میں نماز ادا کرنے سے منع کر دیتے جیسا کہ بذریعہ وحی مطلع ہو کر حضور نے نماز میں نعل شریف اتار دی تھی یا عین حالت نماز میں جہت قبلہ بدل دی تھی۔ لیکن کسی ضعیف سے ضعیف روائت میں بھی صحابہ کرام کا ادائیگی نماز سے روکا جانا یا اعادہ نماز کے لئے مامور ہونا ثابت نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو عون المعبود جلد اول ص)

ہر سہ اعذار کے بطلان کو واضح کرنے کے بعد یہ صاف طور سے معلوم ہوا کہ خراٹے والی ابتدائی نیند یا وہ ابتدائی نیند کہ جس میں آدمی کو نماز کے لئے جگانا پڑے نواقض وضو میں سے نہیں ہے۔ ہم نے نتیجہ میں ابتدائی نیند کی قید نماز عشا کے انتظار میں سو جانے کے قرینہ سے لگا دی ہے کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام کی یہ اضطراری نیند کچھ آرام کرنے کے ارادہ سے تو تھی نہیں کہ چار پانچ گھنٹے کے دراز وقت کے لئے مشتمل ہو اور پھر اس بھاری اور مستغرق نیند میں شمار ہو جو کہ بہرحال ناقض وضو ہے اور جس کی اقل مدت بقول امام شافعیؒ سپنا اور خواب دیکھنے والی صورت بھی ناقض وضو ہے۔ ملاحظہ ہو ترمذی جلد اول فتح الباری پارہ اول ص۱۵۱)

چونکہ صحابہ کرام سے نیند میں خراٹے لینا ثابت ہے کہ جسکی اقل مدت مختلف شخصوں کے جداگانہ عادتوں کے لحاظ سے پندرہ بیس منٹ کی کم و بیش مدت تک رکھی جا سکتی ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ نیند میں خراٹے لینے والا انسان یا کم و بیش پندرہ بیس منٹ تک نیند میں مبتلا ہو جانیوالا انسان نئے وضو کا پابند نہیں ہو سکتا۔

ھذا ما عندی واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم

قیام بیت المال وتنظیم زکوٰۃ اہلحدیثان ہند

(از قلم ایم محمد خان گوندل سیٹ مونگوی۔ ضلع گجرات)

برادران اہل حدیث! عصر حاضر میں جماعت اہلحدیث روز بروز رو بہ تنزل ہے۔ جماعت حقہ کو بام عروج پر گامزن ہونے اور اپنی شان کو برقرار رکھنے کے لئے باہمی محبت ویکجہتی اور اتفاق و اتحاد کی اشد ترین ضرورت ہے

بزرگان من! جس قوم سے اتفاق و اتحاد جیسی مبارک اور بابرکت چیز مفقود وسلب ہو جائے۔ وہ قوم دنیا میں یوماً فیوماً نفاق و شقاق میں مبتلا ہو کر فنا و برباد اور رسوا ہو جاتی ہے۔

آج ہم میں مختلف اسما کی کئی جماعتیں ظہور پذیر ہو گئی ہیں اور ان میں کافی سے زیادہ اختلاف موجود ہے

اب ہمیں اپنی شان وعظمت کو برقرار رکھنے اور اشاعت توحید وسنت کے لئے جملہ اختلافات کو خیرباد کہہ کر باہم گلے مل جانا چاہئے۔ جب تک ہم ایک ہو کر اور یک جہتی سے کام نہ کرینگے تو ہمارا ترقی کرنا ناممکن نہیں مشکل تو ضرور ہے۔

تنظیم زکوٰۃ بھی اہل اسلام کا طغرائے امتیاز اور تاسیسی و بنیادی اصول وطریق کار ہے۔ جس کا حقیقی مقصد امت مسلمہ کی ہر نوع سے نگاہ داشت کرنا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ جماعت اہل حدیث ہند کا بیت المال ہوتا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ جماعت اہل حدیث دن بدن اپنے فرض منصبی سے غافل اور لاپرواہ ہو کر شاہراہ راستی و ترقی سے پرے جا رہی ہے۔

برادران اہل حدیث! اگر آپ کو دنیا میں شان وشکوہ سے زندگی بسر کرنا اور عامل قرآن وحدیث رہنا منظور ہے تو ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر دیہ میں اپنی انجمنیں قائم کریں۔ اور قیام بیت المال وتنظیم زکوٰۃ کے لئے بھی بمطابق قرآن وحدیث لائحہ عمل بنا کر اسے کامیاب وکامران بنانے میں دل وجان سے کوشش کریں۔ اس کا طریق سہل وہی اچھا ہے جو ہمارے محترم جناب مولوی عبد القادر صاحب صدر جلسہ اہل حدیث کانفرنس نے اپنے خطبہ صدارت جلسہ اہل حدیث میں پیش احباب اہل حدیث کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے

"اہل حدیث کانفرنس کو زیادہ منظم کر کے اس کو امارت شرعیہ کا بدل بنا دیا جائے۔ اور اس کے خزانہ کو وسعت دیکر بیت المال کی شکل میں تبدیل کیا جائے۔ اور اس کانفرنس کی شاخیں صوبہ، ضلع اور تحصیل وار بنا کر تحصیل و فراہمی زکوٰۃ کا کام ان کے سپرد کر دیا جائے جو زکوٰۃ جمع ہو اس کا کچھ حصہ وہ بے شک اپنی مقامی ضروریات کیلئے خرچ کریں اور ایک مقررہ حصہ وہ صدر بیت المال میں سالانہ بھیجدیا کریں۔ تاکہ اسے ہند کی عمومی ضروریات کے لئے کام میں لایا جا سکے۔

غرضیکہ جماعت اہل حدیث کو خواب غفلت سے بیدار ہو کر اس تنظیم صحیحہ کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ اور منعطف کر کے اس مبارک اور بابرکت تحریک قیام بیت المال وتنظیم زکوٰۃ کو قائم کرنا اور پروان چڑھانا ہر موحد اہل حدیث کا فرض اولین ہے

ملکی مطلع

بلدیہ امرتسر کے قابل توجہ

امرتسر میونسپل کمیٹی کے افسروں نے آخر ہماری تحریر پر توجہ فرمائی اور بعض چوکوں میں بورڈ لگا دئیے کہ [illegible] وغیرہ ادھر نہ جائے۔ چنانچہ چوک دفرا بلدیث (کٹڑہ بھائی) میں بھی ایک بورڈ لگا ہوا ہے۔ اس پر ہم کچھ گذارش کرنا چاہتے ہیں :-

ایک تو تحریر میں نقص ہے کہ اس میں گھوڑا گاڑی وغیرہ تانگہ گذرنے کی صریح ممانعت نہیں ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان راستوں میں ٹریفک کے باعث بڑی تکلیف رہتی ہے۔ دوسرے اس نوٹس پر عمل کرانیوالا بھی کوئی نہیں ہوتا۔ چنانچہ ان تختیوں کو دیکھ کر ہمیں ایک تاریخی واقعہ یاد آگیا۔ محمد شاہ رنگیلا (شاہ دہلی) نے اپنے اسلاف کی پیروی میں غیر مسلموں پر جزیہ لگادیا تھا۔ مگر اس کی کمزوری کے باعث کسی نے ادا نہیں کیا۔ آخر اس کا یہ حکم بے کار ثابت ہوا۔ اگر یہی حالت رہی تو ہمیں خطرہ ہے کہ کمیٹی کی یہ تختیاں بھی لٹکتی رہ جائیں گی۔ اس لئے ہم کمیٹی کو توجہ دلاتے ہیں کہ اپنے کام کو اچھی طریق سے انجام دیا کرے۔ جس سے کچھ فائدہ بھی مرتب ہو۔ صرف کام کو ہاتھ لگانے سے غرض ہے بیکہ وشی نہیں ہو سکتی +

ہندوستان میں آریہ سماج کا شاندار کام

چند [illegible] میں [illegible] کرکے آریہ سماجی [illegible] [illegible] بڑا شاندار کام سمجھتے ہیں [illegible]

[illegible] سماج

جتنی کامیاب ہوتی ہے وہ ظاہر ہے۔ جیسے آزمائش کرنا منظور ہو وہ بنارس، اجودھیا وغیرہ تیرتھوں میں جاکر دیکھے کہ کیسی کیسی ناشائستہ حرکات ہوتی ہیں۔ امرتسر لاہور کے باشندوں کو دور جانے کی ضرورت نہیں وہ اپنے اپنے شہر کے مندروں کو جاکر دیکھیں کہ مورتی پوجا، لنگ پوجا، اور بھنگ پوجا بدستور جاری ہیں یا ان میں کچھ کمی ہوگئی ہے۔ آریہ صاحبوں کو چاہئے کہ امرتسر کے مندر دُرگیانہ کا نظارہ کریں اور دہلی کے شو مندر کو دیکھیں۔ پھر ان الفاظ کو پڑھیں جو آریہ اخبار "پرتاپ" لاہور ۱۶ جولائی میں یوں لکھے گئے ہیں کہ :-

۱۸۷۵ء میں سوامی دیانند نے بمبئی میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ ہند دسماج کی اصلاح کی جائے اور عملی اور دھارمک (مذہبی) لحاظ سے وہی ویدک سماں (زمانہ) پھر لایا جائے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ ۱۸۷۵ء سے ۱۹۳۹ء تک چونسٹھ سال کے اس طویل عرصہ میں آریہ سماج اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ آریہ اخبار اپنے ناظرین کی آنکھوں میں کس طرح دھول ڈالتے ہیں کہ ایک سیاسی ایجی ٹیشن کو مذہبی شکل میں دکھاتے۔ اور لطف یہ ہے کہ سکھوں کو بھی اس تحریک میں شریک دکھاتے ہیں۔ کوئی پوچھے کہ سکھوں کو تمہاری مذہبی تحریک سے کیا تعلق ہے بلکہ ان کا مذہبی عقیدہ ویدوں کے متعلق وہی ہے جو لکھے گرو گرنتھ میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ع

"وید کتیب افترا بھائی دل کا بھید نہ جاوے"

جس جماعت کا ویدوں کی نسبت یہ عقیدہ ہو وہ ویدک دھرم کی حمایت کیسے کر سکتی ہے۔ پھر آریہ اخبار کی یہ دھوکہ بازی نہیں تو اور کیا ہے؟

مختصر یہ ہے کہ آریہ سماج اپنے اصلی مقصد میں بالکل فیل ہے۔ اسی طرح ان کے جوڑ کی [illegible] جماعت بھی اپنے مقصد میں بالکل فیل ہے۔ [illegible] چاہئے تو یہ کہ کسی جماعت کا مقصد وہ ہوتا ہے جیسے خود بانی جماعت اپنے الفاظ میں بیان کرے نہ کہ اس کے اتباع اپنی مرضی کے مطابق اسے تبدیل کرکے اپنے حسب منشا کرلیں۔ ان دونوں جماعتوں کے بانیوں (مرزا اور سوامی) کی تحریرات ہمارے سامنے ہیں۔ جن میں وہ اپنا اپنا مقصد کھلے الفاظ میں پیش کرچکے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان مقاصد میں یہ دو نو ریفارمر اور ان کے اتباع بری طرح فیل ہوئے ہیں +

تبرہ ایجی ٹیشن لکھنؤ

اس مسئلہ میں کسی ہوشمند انسان کے لئے اختلاف کرنے کی گنجائش نہیں ہے کہ تبرو ایجی ٹیشن ایک نہایت مکروہ تحریک ہے۔ اس لئے اہل دانش اس کی اصلاح پر متوجہ ہو رہے ہیں۔ مگر مسلم لیگ کی خاموشی کو دیکھ کر ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی کیونکہ وہ تمام ہندوستانی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہونے کی مدعی ہے۔ اس میں چوٹی کے شیعہ سنی مسلمان شریک ہیں مگر وہ اس خونی ہنگامہ پر ایسی خاموش ہے کہ بداندیشوں کو موقع ملتا ہے کہ وہ اس کے حق میں کہیں کہ ؎

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

حالانکہ قرآن مجید میں صاف الفاظ میں ارشاد ہے ؎

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا۔ (مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں صلح کرادو)

اس کے علاوہ اخلاقی اور مجلسی فرض بھی یہی ہے کہ دو جماعتیں یا دو اشخاص لڑ رہے ہوں تو اسی قوم کی تیسری جماعت یا تیسرے شخص کا فرض ہے کہ ان میں مصالحت کرانے کی کوشش کرے مگر [illegible] ان سب فرائض سے سبکدوش سمجھ کر [illegible] دیکھ رہی ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر ہمیں [illegible] تعجب ہوتا ہے جو ہم مسلم لیگی ممبروں کے [illegible] اور اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ یہ ایجی [illegible]

کانگرسی حکومت کی شرارت ہے۔

(کیا خوب!) اس کا مطلب یہ ہؤا کہ دو بھائی آپس میں لڑتے ہوں اور تیسرا یہ کہ کر خاموش رہے کہ یہ شیطان کے بہکانے میں آ گئے ہیں۔ اگر ایسا کہنے والے بھائی کا عذر معقول ہے تو ہم بھی مان لیتے ہیں کہ مسلم لیگ کا عذرِ بے خبر یا تیاری بھی معقول ہے۔

ہم کہ سکتے ہیں کہ اگر ہم مسلم لیگ کے صدر ہوتے تو ساری مجلس عاملہ بلکہ منتظمہ کو بھی ساتھ لیکر لکھنؤ پہنچتے۔ اگر زبانی فہمائش کا اثر نہ پاتے تو جس فریق کی طرف سے ظلم و تعدی دیکھتے اس کے حق میں فرمان خداوندی فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي پر عمل کرتے ہوئے باغی گروہ کا خوب مقابلہ کرتے۔ یہاں تک کہ وہ فرمان خداوندی حَتّٰی تَفِيءَ إِلٰى أَمْرِ اللّٰهِ کے ماتحت سیدھا ہو جاتا۔

اخیر میں ہم مسلم لیگ کے ارکان کو قرآن مجید کی اس سخت وعید کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جس میں ارشاد ہے کہ بنی اسرائیل میں تین گروہ ہو گئے تھے۔

(۱) بدکار - (۲) ناصح - (۳) بے تعلق۔

عذاب الٰہی آنے پر صرف ناصحین بچے باقی سب تباہ ہو گئے۔ غور سے پڑھئے۔

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهٖٓ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوٓءِ (پ۹-ع۱۱)

جنگ یورپ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۝

یہ آیت انسانوں کی غفلت کا اظہار کرتی ہے کہ بڑی آفت سے بھی یہ لوگ بے خبر ہیں۔ اسی طرح دنیا کی قسمت پر عذاب بصورت جنگ یورپ آنے والا ہے مگر سلطنتِ دنیا عموماً اور اہل یورپ خصوصاً اس سے غافل ہیں۔ یہ جنگ گویا اس مقولہ کی مصداق ہوگی۔ لاعین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر (یعنی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سنی اور نہ کسی کے [illegible]

دل میں اس کا خیال گذرا)

رستم و اسفندیار کے زمانہ میں بھی جنگیں ہوتی تھیں پہلے پہلوان دونوں طرف سے میدان میں نکل کر نبرد آزما ہوتے تھے اور تھوڑے سے آدمیوں کی ہلاکت کے بعد جھگڑا ختم ہو جاتا تھا۔ اس کے بعد اسلامی زمانے میں بھی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ تلوار، نیزہ اور تیر بس یہی تین جنگی ہتھیار تھے۔ اس کے بعد انسان نے مزید ترقی کی۔ پہلے بندوق بنائی۔ پھر توپ بنائی، اور اپنی نسل کو خود تباہ کیا۔ لیکن آج کل تو بندوق اور توپ بھی بیکار ہو گئی ہے۔ آئندہ جنگ میں بمباری کے علاوہ زہریلی گیس اور شعاع موت سے بھی کام لیا جائیگا۔ جس سے لاکھوں کروڑوں انسان آن کی آن میں موت کے گھاٹ اتر جائینگے۔ یہ ہولناک عذاب دنیا پر کب آئیگا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ

لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَآ إِلَّا هُوَ ۝

دشمنوں کی طرف سے چھیڑ خانی میں کمی نہیں ہے مگر برطانیہ کے حلم اور صبر کا پیمانہ (جس کو اعداء عصمت بی بی کا مصداق ظاہر کرتے ہیں) اب لبریز ہو کر چھلکنے والا ہے۔ جاپان کی شوخی اور شرارت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ حکومت برطانیہ جانتی ہے کہ جاپان اس شرارت میں اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے حلیف بھی اس کے ساتھ ہیں۔ اس لئے جوابی کارروائی کرنے میں جلدی نہیں کرتی۔ آخر صبر کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ ہمیں گمان غالب ہے کہ حکومت برطانیہ کسی دن اپنے مخالفوں کو دندان شکن جواب دیکر اپنی ساکھ کو بحال کریگی۔ عرب کے شاعر نے کیا خوب کہا ہے

من لم یذد عن حوضہ بسلاحہ
یھدم ومن لا یظلم الناس یظلم

۴۳ دفعہ ۸۴ کے ماتحت درخواست کنندہ کی مرضی پر منحصر تھا کہ وہ ایسے مراجب نقدی کی صورت میں لے یا نان جوڈیشل ٹکٹوں کی شکل میں۔ یہ اختیار اب محولہ بالا نوٹیفکیشن کے ذریعے واپس لے لیا گیا ہے اور آئندہ اس غرض کیلئے صرف نقدی ہی قبول کی جائیگی۔ (لاہور [illegible] ۳)

مالیہ اراضی میں ۵ لاکھ روپے کی معافی!

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکومت پنجاب نے آخری فصل ربیع کیلئے ساڑھے پانچ لاکھ روپے سے زیادہ کی معافی ان اضلاع کیلئے منظور کی ہے جہاں اجناس کی قیمتیں ان قیمتوں کی نسبت زیادہ گھٹ گئی ہیں جو بندوبست کے وقت فرض کی گئی تھیں اور جن کی تلافی کسی اور سبب سے نہیں ہوئی مختلف اضلاع کے لئے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں

ضلع	رقم
شیخوپورہ	۵۰۴۳۹ روپے
گجرات	۲۰۳۳۹۴ روپے
شاہ پور	۱۹۳۰۸۲ روپے
میانوالی	۲۱۴۲ روپے
منٹگمری	۱۶۷۱ روپے
جھنگ	۶۷۱۸۹ روپے
ملتان	۴۳۹۰۹ روپے
مظفرگڈھ	۱۵۷۸۷ روپے
میزان	۵۶۸۱۱۳ روپے

یہ معافیاں ان معافیوں کے علاوہ ہیں جو ملکرادوں نے فصل کے نہ ہونے کے باعث معمولی قواعد کے ماتحت منظور کی ہیں۔ (لاہور ۱۱۔ جولائی ۱۹۳۹ء)

اسلحۂ آتشیں کے لائسنس کی فیس

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کا نوٹیفکیشن نمبر ۱۴/۵۰/۳۷ مورخہ ۲۲ فروری اب پبلک لائق قرار دیا گیا ہے کہ اسلحۂ آتشیں رکھنے کے لائسنس یا لائسنس کی تجدید کے لئے جو درخواستیں دی جائیں۔ ان کے متعلق ہر قسم کی فیس اور دیگر مواجب نقدی کی صورت میں ہی لئے جائے جائیں۔ اس سلسلے میں یہ امر واضح کیا جاتا ہے کہ آرمز رولز (انڈین آرمز ایکٹ) [illegible]

المامون خلیفہ مامون الرشید کے حالات، اخلاق، عادات کی تفصیل درج کی ہے اور دیگر امور کے متعلق ۔ قیمت ۶؍

سیرت النعمان امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری ۔ قیمت ۱۲؍

سوانح مولانا روم آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ ۔ قیمت ۱۲؍

مولوی معنوی مولانا روم کی سوانحعمری ۔ آپکے حالات اُردو میں سلیس طرز پر لکھے گئے ہیں ۔ آپ کا نسب ولادت ۔ آپ کے والد کا حال ۔ آپ کا ترک وطن ۔ ظاہری و باطنی تعلیم، مثنوی شریف پر تبصرہ ۔ آپ کے خلیفوں کے حالات ۔ کتابت، طباعت عمدہ ۔ قیمت ۸؍

اسلامی سوانحعمریاں سو مشہور و معروف علماء، فضلا اہل باطن حضرات کی سوانحعمریاں درج ہیں ۔ جن کو مطالعہ کرکے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہوجاتا ہے ۔ قیمت ۱۰؍

تاریخ المشاہیر دنیا کے پچاس مشہور و نامور عالموں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات ۔ از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی ۔ قیمت ۸؍

مخدرات اسلام سے پیشتر اور بعد کی چند نامور اور ممتاز خواتین کے مفصل حالات قابل دید ہیں ۔ قیمت ۱۰؍

الغزالی یعنی حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانحعمری ۔ قیمت ۱۰؍

حیات حافظ یعنی خواجہ حافظ شیرازی رح کے حالات ۔ قیمت ۶؍

حیات سعدی یعنی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رح کے حالات ۔ ۶؍

[illegible] حضرت ابوالحسن امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات ۔ [illegible] ۶؍

تذکرہ مشاہیر عالم جس میں حسب ذیل سوانح درج ہیں ۔ خلیفہ ناصر الدین اللہ ۔ زبیر بن عوام ۔ عبداللہ بن زبیر ابن بطوطہ ۔ بقراط ۔ جالینوس ۔ مانی ۔ صائبین ۔ والصبی ۔ اعز الدین حسین ۔ حاتم طائی ۔ جبلہ ابن ایہم محمد بن تومرت مہدی البربی ۔ ابوعثمان سعید ۔ ابن مسیح سباتائی سیوی ۔ دمشق کی جامع بنی امیہ ۔ ابوالاسود دولی ۔ احمد بن طولون ۔ ابوالضحاک ۔ عمرو بن معدی کرب زبیدی ۔ نابغہ زبیانی ۔ اسکندر اعظم ۔ شمعون ابن قراقر شامغانی ۔ الحکم المستنصر ۔ محمد بن عبداللہ الزقیر ۔ منذر بن مغیرہ ۔ حجاج ۔ دمشقی محبوس ۔ مسجد ابا صوفیہ ۔ محمد علی پاشا ۔ ابوجعفر منصور ۔ ابودلامہ شاعر ۔ مسجد اقصیٰ ۔ صلیبی جہاد ۔ قیمت مجلد ۱۲؍

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر

شہنشاہ عالمگیر کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں ۔ بعض بے بنیاد الزامات کا جواب بھی ہے مصنفہ مولانا شبلی نعمانی مرحوم ۔ قیمت ۶؍

نجد و حجاز مؤلفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری مرحوم کا اُردو ترجمہ ۔ نجد کی تاریخ ۔ نجدی قوم کے عادات و خصائل اور ان کی مذہبی حیثیت و حالت ۔ سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن کے سوانح شریف حسین کی غداری کے حالات درج ہیں ۔ قابل مطالعہ ہے ۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ ۔ قیمت ۱۲؍

سفرنامہ روم مصر شام مولانا شبلی مرحوم نے ان ممالک کا دورہ کرکے وہاں کے حالات قلم بند کئے ہیں ۔ قیمت ۱۰؍

تاریخ مکہ معظمہ مکہ معظمہ کی تاریخ اور آج تک کے مفصل حالات ۔ قیمت ۳؍

تاریخ بنی اسرائیل بنی اسرائیل کے متعلق ان کے پورے حالات ۔

تاریخ اندلس اندلس کے متعلق شروع سے لیکر پورے حالات درج کئے ہیں ۔ جن کو واقفیت حاصل کریں ۔ قیمت ۴؍

سوانح بخاری امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح ۔ قیمت ۱؍

مشاہیر امت رسالہ ہذا میں مشہور صحابہ کرام اور ائمہ دین اور ہر فن کے مشہور اماموں کا ذکر ہے ۔ قیمت صرف ۶؍

الغفاری حضرت ابوذر غفاری رض صحابی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے عجیب و غریب حالات ۔ ساتھ ہی اخلاقی نتائج کا درس بھی نہایت مؤثر انداز میں درج ہے ۔ قیمت ۱۰؍

شاہان اسلام حصہ اول ۔ جس میں محمد بن قاسم فاتح سندھ و ملتان کے ہندوستان پر حملہ کرنے کے مفصل حالات درج ہیں قیمت صرف ۱۲؍

شاہان اسلام حصہ دوم ۔ جس میں خاندان غزنی اور خاندان غوری وغیرہ کے مفصل حالات درج کئے گئے ہیں ۔ قیمت ۱۲؍

شاہان اسلام حصہ سوم ۔ جس میں خاندان غلامان اور خاندان خلجی کے سولہ مشہور بادشاہوں کا تذکرہ ہے ۔ قیمت ۱۲؍

شاہان اسلام حصہ چہارم ۔ تغلق خاندان کے مشہور بادشاہوں کے حالات قیمت ۱۲؍

پیروی صحابیات مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب فیروزپوری ۔ اس کتاب میں صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات پنجابی زبان میں نظم کر دیئے ہیں ۔ قیمت ۸؍

سوانح بلقیس حضرت سلیمان کی زوجہ محترمہ ملکہ بلقیس کی مفصل سوانحعمری تحریر کی گئی ہے ۔ قیمت ۳؍

شداد اور اس کا بہشت اور اس کے متعلق مفید معلومات جمع کئے گئے ہیں ۔ قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ } **منیجر اہلحدیث امرتسر**

(۷۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۴

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۳۹

مدیر مسئول
ابوالوفا
ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث
امرتسر
چوک کڑہ جیا سنگھ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۸ / ۔
عام خریداران سے ۴ / ۔
شش ماہی ۲ / ۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ / ۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۷۵۱)

فہرست مضامین

خطاب بہ مُسلم

(از مولوی محمد داؤد صاحب راز شکراوہ ضلع گوڑگانوہ)

آبادیٔ جہاں تھا عالم میں کام تیرا — دنیا کو یاد اب تک ہے انتظام تیرا
جھکتے تھے تیرے آگے ہاں قیصران دوراں — لاریب وہ چکا ہے عالم غلام تیرا
عرب و عجم میں تیرا لہرا چکا ہے پرچم — مانا ہے اک جہاں نے اعلیٰ مقام تیرا
ہسپانیہ میں کی ہے صدہا برس حکومت — از ہند تا مراکش پھیلا نظام تیرا
تو نے لگائے ہر سو پودے ترقیوں کے — یورپ و ایشیا میں ہے فیض عام تیرا
پیدا کیا ہے تو نے یہ انقلاب عالم — مظلوم کی اعانت کرنا ہے کام تیرا
افسانۂ کہن ہے اب داستان تیری — تیری وہ شان و شوکت وہ اہتمام تیرا
تیری وہ خوبیاں سب ناپید ہو چکی ہیں — جن سے کہ تھا جہاں میں مشہور نام تیرا
چرخ کہن نے تجھ سے اب کی ہے بے وفائی — برباد ہو رہا ہے سارا نظام تیرا

ایام ماضیہ کی تاریخ لوٹ آئے
گر پیش عمل ہو ہر خاص و عام تیرا

تفسیر [illegible]۔ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف۔ اس میں مرزائی [illegible] [illegible]

انتخاب الاخبار

(مختصہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء)

——— امرتسر میں دو ہفتے سے بارش نہیں ہوئی البتہ مرطوب ہوا چلتے رہنے سے گرمی کچھ کم ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں ——— امرتسر شہر کے مسلم ضمنی انتخاب میں شیخ محمد صادق پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے مگر فریق مخالف کی طرف سے ان کے خلاف عذر داری دائر کی گئی جس کا فیصلہ یہ ہوا کہ شیخ صاحب چھ سال تک اسمبلی کی ممبری کے لئے نہ امیدوار کھڑے ہو سکتے ہیں نہ ووٹ دے سکتے ہیں۔ اب انتخاب دوبارہ ہوگا۔ مشہور ہو رہا ہے کہ چوہدری افضل حق احرار کی طرف سے اور شیخ صادق حسن مسلم لیگ کی طرف سے کھڑے ہونگے ——— امرتسر چند ماہ ہوئے امرتسر شہر میں ایک احراری کارکن قلعہ بھنگیاں میں قتل کیا گیا تھا اس سلسلہ میں محمد صادق کو بری، اسکے بھائی محمد رفیق کو عمر قید اور ایک دوسرے بھائی کو چھ ماہ قید کی سزا ہوئی

——— لاہور مولانا ظفر علی خاں نے اتحاد ملت کے ایک جلسہ میں فرمایا کہ ۳۱ جولائی تک اگر آریوں نے حیدرآباد کے خلاف ستیہ گرہ بند نہ کی تو ان کے مقابل زبردست قدم اٹھایا جائیگا۔

——— گاندھی جی نے کشمیر جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ ایبٹ آباد میں الوداعی تقریر کے موقع پر آپ نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے اپیل کی۔

——— ریاست حیدرآباد میں ۱۹ جولائی سے نئی اصلاحات کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ آریوں نے فی الحال ایک ہفتہ کے لئے ستیہ گرہ بند کی ہے۔ مگر وہ اس اعلان سے مکمل طور پر مطمئن نہیں ہوئے۔

——— کراچی مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی حال ہی میں یورپ سے آئے ہیں آپ نے کراچی میں دوران تقریر میں کہا کہ یورپ کے حالات بہت کشیدہ ہو رہے ہیں۔ اب جنگ کا اعلان چند ہفتوں تک ہونے والا ہے۔

——— معلوم ہوا ہے آئندہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ماہ اکتوبر کے آخر یا شروع نومبر میں لاہور منعقد ہوگا جو تقریباً چھ ماہ تک مسلسل جاری رہیگا۔ اجلاس کی طوالت کے پیش نظر ممبروں کا الاؤنس کچھ کم کر دیا جائیگا

——— حکومت ترکیہ نے دفاع جنگ کے لئے زنانہ ترکی کور بنائی ہے جسے جنگی درسگاہوں میں تعلیم دیجائیگی

دفتر اہلحدیث کی دو نئی مطبوعات

(۱) "تفسیر بالرائے"

(دہندہ بیان مختصر) اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً "بیان للناس" امرتسری "بیان القرآن" لاہوری چکڑالوی مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید و شنید ہے۔ مولانا صاحب کی یہ بالکل نئی تصنیف ہے۔ قیمت صرف ۱۰/

(۲) مکالمہ احمدیہ

جس میں قادیانی اور لاہوری مرزائی جماعتوں کے وہ مضامین درج ہیں جو ہر دو فریق اپنے اپنے اخباروں (پیغام صلح و الفضل) میں بابت مناظرہ نبوت مرزا شائع کرتے رہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ۵/

پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

سب سے پہلے

اخبار ہذا کے صفحہ ۸ پر

حساب دوستاں

ملاحظہ فرمائیے۔

——— بھوانی ضلع حصار میں کسی ہندو کو جوتشی نے کہا کہ اگر تم ایک چھوٹے بچے کو قربان کرو تو تمہیں دولت ملیگی چنانچہ اس نے کسی ڈاکٹر کے تین سالہ لڑکے کو اغوا کر کے گھر لے جا کر قتل کر دیا سراغ ملنے پر پولیس نے گرفتار کر لیا

اردو اکادمی اردو اکادمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے ذیل کے ہر مضمون پر پہلے ڈیڑھ سو روپے انعام دینا تجویز کیا تھا مگر اب اسے بڑھا کر ڈھائی سو کر دیا گیا ہے۔ جن صاحب کا مقالہ سب سے بہتر ہوگا انہیں مذکورہ بالا انعام دیا جائیگا۔ اکادمی کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ اس کے علاوہ اکادمی منتخب مقالہ جات کے حقوق واشاعت اپنے ذمہ رکھیگی۔ مقالہ میں تقریباً پچاس ہزار الفاظ ہونے چاہئیں اور تمام مقالے سیکرٹری اردو اکادمی کے پاس ۳۰ ستمبر تک پہنچ جانا چاہئیں۔ جو صاحب اس مقالہ نویسی میں شرکت پسند کریں وہ پہلے اپنے مضمون کے انتخاب سے سکرٹری کو مطلع کر دیں۔

۱۔ اشتراکیت۔ ۲۔ فاسزم۔ ۳۔ نازی ازم۔ ۴۔ سامراج ۵۔ وطنیت۔ ۶۔ سرمایہ داری۔ ۷۔ یکبیرو روم کی سیاست ۸۔ بحر اکاہل کی سیاست۔ ۹۔ امریکہ اور سیاست عالم ۱۰۔ وسطی یورپ کی سیاست۔ ۱۱۔ نو آبادیوں کی تقسیم۔ ۱۲۔ ممالک اسلامی کی سیاست۔

(سکرٹری اردو اکادمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی)

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث جولائی ۱۹۳۵ء میں جمعیۃ ہذا کی بنیاد ایک مسلم بزرگ (مولانا سیالکوٹی) کے ہاتھوں سے رکھی گئی بحمد اللہ اراکین جمعیۃ نے حتی الوسع دینی خدمات انجام دینے میں کمی نہیں کی۔ تبلیغی خدمات بذریعہ تقاریر بھی کیں اور تحریر کے ذریعہ بھی تبلیغ کی گئی۔

رسالہ تبلیغ کے ۱۳ نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ دس نمبر مستقل تبلیغ کے نام پر شائع کئے گئے مگر بعض وجوہات کی بنا پر تین نمبر ول کے عوض بحکم صدر صاحب رسالہ مجددین شائع کیا گیا کیونکہ اصل مقصود تبلیغ ہے اور بس۔ اس اثناء میں جماعت اہل حدیث نے کس قدر اعانت کی اخبار اہلحدیث کی گذشتہ فائل اس کی گواہ ہے کہ کس قدر چندہ آیا اور وہ کہاں تک کافی ہو سکتا ہے۔ بدیں حالات افراد اہل حدیث کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اس خالص مذہبی تحریک کی ہر طرح سے اعانت کریں

رسائل خریدیں رسائل ثلاثہ جس میں حضرت مولانا سیالکوٹی نے حدیث مجدد اور مہدی زمان کے متعلق بسط سے بحث کی ہے اور بفضل خدا اپنی خداداد لیاقت سے بوجہ احسن ادا کیا ہے۔ اس مفید رسالہ کے چند نسخے باقی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۵)

"اہلحدیث" مورخہ ۷ جولائی میں ہم نے لکھا تھا کہ مشرقی صاحب کی تصنیفات پر تنقید کے آٹھ نمبر قابل حد ہیں۔ ان میں سے دو نمبروں (طول پُر فضول اور تناقضات) کا ذکر سابقہ پرچوں میں ہوچکا ہے آج تیسرے نمبر (تحریف قرآن) کا ذکر ہوتا ہے۔

ضروری نوٹ | گزشتہ دو ہفتے سے ہم ناظرین سے یہ تین سوال کر رہے ہیں ۔

(۱) یہ رسالہ کتنی تعداد میں شائع ہو؟ ہماری ذاتی رائے ہے کہ پچاس ہزار کی تعداد میں چھپنا چاہئے۔

(۲) ہر ایک صاحب ضرورت اطلاع دے کہ اسکو کتنے رسالے مطلوب ہیں؟

(۳) اصحاب خیر اس سلسلہ میں کیا امداد دینگے؟

بعض اصحاب نے رسالہ کی قیمت دریافت کی ہے واضح ہو کہ یہ رسالہ مفت شائع ہوگا۔ رقم چندہ اسی پر خرچ ہوگی۔ فہرست صفحہ متفرقات میں ملیگی۔

الحمد للہ! | ہم جانتے ہیں کہ جماعت اہل حدیث میں عموماً اور ہمارے ناظرین میں خصوصاً بعض اصحاب خیر ایسے ہیں جو اشاعت اسلام اور اشاعت سنت نبیہ علیہ السلام کے دل سے متمنی ہیں پس وہ اس کار خیر میں جلد توجہ فرمائیں۔

مسئلہ زیر بحث میں ہم نے لکھا تھا کہ مشرقی صاحب نے اپنے مدعا کے اثبات کے لئے جو آیات پیش کی ہیں۔ انکی تفسیر میں تحریف تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ آج ہم اس کا ثبوت دیتے ہیں ۔

آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ اقوام یورپ کو جو دنیائے جہاں کی حکومت حاصل ہے یہ ان کی صلاحیت کی وجہ سے ہے۔ اس دعوے پر آپ نے آیت ذیل کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

(پ۱۷ ۔ ع۷)

ہم زبور میں تمام احکام کی شرح و ذکر کے بعد یہ بات لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے صالح العمل بندے ہی ہیں۔ بلاشبہ اس میں اطاعت گذار قوم کے لئے ایک بڑا پیغام ہے۔

(مقدمہ تذکرہ صفحہ ۱۴۳)

اس آیت کی تشریح میں مشرقی صاحب رقمطراز ہیں:۔

"ان آیات الٰہی میں وارثین زمین کی مکمل تشریح عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ کے الفاظ میں کر دی گئی ہے "صلاح" کی تعریف از روئے قرآن مجید جامع مانع ہے۔ حتی بنا القیاس لفظ "عبادت" کی عمر یہ امر خاص طور طلب ہے کہ مسئلہ تھا کے قیام شے کا مفہوم اس آیت کریمہ (۲۱ : ۱۰۵) کے دعوے کے کس قدر عین مطابق ہے۔ عبادت کا لفظ عبد سے مشتق ہے جسکے معنی غلام کے ہیں اور وہی قوم درحقیقت عابد ہے جو خدا کی ایسا غلام ہے، جو اسکے قانون اور احکام پر عمل کرتی ہے ورنہ کوئی رسمی نماز گذار اور باقی احکام سے غافل قوم عابد کہلانے کی مستحق نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ملازمت کی غرض اول آقا کے احکام کی تعمیل ہے" (مقدمہ تذکرہ انگریزی صفحہ ۳ کا حاشیہ)

اس عبارت کی مزید تشریح آپ ہی کے الفاظ میں ملتی ہے جہاں آپ خلافت فی الارض (دنیاوی حکومت) کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:۔

فلا شک انکم لا تومنون ولا تعملون الصالحات ولا تعبدونہ بل تشرکون بہ واکثرکم الفاسقون والمغربیون ہم الذین امنوا وعملوا الصالحات فی زماننا ھذا فیستخلفہم اللہ ویستدرجکم من حیث لا تعلمون

(تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۹)

(بے شک تم مسلمان ایماندار نہیں ہو نہ تم نیک عمل کرتے ہو اور نہ تم خدا کی عبادت کرتے ہو بلکہ خدا کے ساتھ شرک کرتے ہو اور تم سے اکثر بدکار ہیں اور اہل مغرب ہی ایماندار اور صالح العمل ہیں ہمارے اس زمانہ میں پس اللہ ان کو (دنیا میں) خلیفہ بنائیگا اور تم کو ایسے طریق سے ذلیل کریگا کہ تم کو خبر بھی نہ ہوگی)

اہلحدیث | اس قسم کا بیان مختلف مواقع پر ملتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل یورپ اسی لئے حکمران ہیں کہ وہ خدا کے نزدیک مومن صالح (نیک عمل کرنے والے ایماندار) ہیں۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کو یورپین اقوام کی حکومت پر چسپاں کرنا تحریف ہے جو کج فہمی پر مبنی ہے۔ صحیح معنی سمجھنے کے لئے آیت کے الفاظ پر غور کرنا ضروری ہے۔ پس ناظرین اور خصوصاً خاکسار تحریک کے ممبران غور سے سنیں۔

(۱) اس آیت میں سب سے پہلے الفاظ "کتبنا"

[illegible] یعنی زبور میں واقعہ داؤد کو متعلق ایک حکایت ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ

[illegible] ہم (خدا) نے داؤد علیہ السلام کی کتاب میں یہ مضمون لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے

اس لئے سب سے پہلے زبور میں اس مضمون کو تلاش کرنا چاہئے۔ پس جو معنی اس حکایت کے زبور میں ہونگے وہی یہاں بھی مراد ہونگے تاکہ حکایت اور محکی عنہ آپس میں مطابق ہوں جو کہ حکایت مقصودی ہے۔

اس تمہید کے بعد ہم زبور کی وہ عبارت ذیل میں نقل کئے دیتے ہیں۔ باانصاف ناظرین اس عبارت کو ذرا غور سے پڑھیں۔ کیونکہ آیت موصوفہ کی تفسیر کا مدار اسی عبارت پر موقوف ہے۔ چنانچہ زبور میں لکھا ہے:۔

صادق زمین کے وارث ہونگے اور ابدتک اس پر بسیں گے۔ صادق کا منہ دانائی کی بات کہتا ہے اس کی زبان سے عدالت کا کلمہ نکلتا ہے، اسکے خدا کی شریعت اسکے دل میں ہے۔ اس کا پاؤں کبھی نہ پھسلیگا۔ شریر صادق کی گھات میں لگا ہے اور اس کے قتل کے درپے رہتا ہے

(زبور ۳۷ آیات ۳۰ تا ۳۳)

اہلحدیث | یہ عبارت اپنا مطلب صاف بتارہی ہے کہ صادق لوگ کون ہیں؟ وہی ہیں جو شریعت کی عزت کرتے ہیں اور بحکم قرآن اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ہمیشہ عدل کے کلمات بولتے ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ وہ جس زمین کے وارث ہونگے اس میں وہ ابد (ہمیشہ) تک رہیں گے اور اسی معنی میں یہ آیت ہے

خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ط

(جنتی لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے)

پس آیت قرآنی کے صحیح معنی یہ ہیں کہ جنت کی زمین کے وارث وہ صالح اور صادق لوگ ہونگے جو شریعت خداوندی کے پورے پابند ہونگے۔ چنانچہ قرآن کریم کی دوسری آیت اسی معنی کی تشریح کرتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ... [illegible] اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

یعنی نماز روزہ وغیرہ اعمال شریعت ادا کرنیوالے جنت کے وارث ہونگے جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

ایک اور آیت بھی سن لیجئے۔ ارشاد ہے:۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا (یہ جنت کا وارث متقی لوگوں کو بنائینگے)

اب ہم یورپ کے صالحین کی صلاحیت کا حال مشرقی صاحب ہی کے الفاظ میں بتاتے ہیں

یورپین اقوام میں سے ہمارے ساتھ تعلق رکھنے والی انگریز قوم ہے اور انگریز یورپ کی باقی اقوام کی نسبت زمین کے زیادہ حصے پر متصرف ہیں۔ ان انگریز صالحین کی صلاحیت بتانے کو مشرقی صاحب کے چند الفاظ ہی کافی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ

انگریز اکثر معاملوں میں بدنیت ہیں۔ شیطانی قوم ہیں اور جھوٹے ہیں مکار ہیں۔ جھوٹ کی اشاعت کرکے رعایا کو لڑواتے ہیں۔

(اشارات $\frac{16}{17}$ ص - $\frac{123}{124}$ ص)

ناظرین کرام! | ہم مشرقی صاحب کی طرح زبانی باتیں کرنے کے عادی نہیں بلکہ اپنے دعوے پر دلائل اور واقعات کو پیش کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کی معرفت ہم مشرقی صاحب اور ان کے اتباع سے ایک دو سوال کرتے ہیں وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر سوچیں اور جواب دیں کہ آپ نے جو اقوام یورپ کی صلاحیت کا ذکر کرکے اُن کو اس آیت کا مصداق بتایا ہے کیا آپ کو روس کی صلاحیت کا حال بھی معلوم ہے؟ جو یورپ میں اتنی زبردست قوم ہے کہ آج سارا یورپ اس سے خائف ہے اور وہ یورپ اور ایشیاء کے بہت بڑے حصے پر قابض ہے۔ کیا آپ نے سنا ہے کہ وہاں کس قسم کی صلاحیت جاری ہو رہی ہے۔ اگر نہ سنا ہو تو اب سنئے کہ روسی حکومت کا بنیادی پتھر لادینیت ہے یعنی ان کا مقولہ ہے کہ

Religion is Nothing

یعنی مذہب کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ مذہب کی بنیاد خدا کے اعتقاد پر ہے۔ اور خدا کی نسبت ان کا مقولہ

God is Nothing

یعنی خدا کوئی چیز نہیں ہے۔

ان دو اصولوں کو جاننے کے بعد اس قوم کی صلاحیت کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں۔

دوسرا سوال [illegible] آپ نے صلاحیت کے لئے اقوام یورپ ہی کو [illegible] کیوں لیا حالانکہ جاپان بھی علم سائنس اور صنعتی ترقی میں یورپین اقوام سے کم نہیں ہے۔ اور وہ آج تمکن فی الارض (حکومت زمین) میں اتنا شہ زور ہے کہ یورپین اقوام کو للکارتا ہوا کہتا ہے سہ

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت
واذا نطقت فانی الجوزاء[1]

آپ نے جو یورپین اقوام کے حق میں لکھا ہے کہ

اکثر ملائکہ ان کو سجدہ کرتے ہیں برق کا فرشتہ ان کی رات دن خدمت کرتا ہے۔

(تذکرہ عربی ص ۶۴)

کیا اس میں جاپان اور چین وغیرہ شریک نہیں ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ آپ صرف مغربی اقوام ہی کا ذکر کرتے ہیں اور ان مشرقی اقوام کو چھوڑ دیتے ہیں۔

واضح رہے | کہ چین وجاپان کا قومی مذہب بدھ ہے اور بدھ خدا کے منکر ہیں۔ ہمارے اس دعوے کے ثبوت آپ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش اور لالہ لاجپت رائے کی تاریخ ہندوستان حصہ اول دیکھئے۔ ان دونوں نے بدھوں کو دہریہ (منکر خدا) لکھا ہے۔

ہم اس موقع پر تذکرہ عربی کا ایک پورا صفحہ نقل کرتے ہیں۔ جس سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ بھلا آدمی کس دل ودماغ کا مالک ہے۔ اور اپنے اتباع کے ذہن میں کیا کچھ بٹھانا چاہتا ہے۔ اور قرآن مجید کی کہاں تک تحریف کرتا ہے۔ پس انصاف پسند اہل علم مندرجہ ذیل حوالہ کو بنظر غور دیکھیں۔ آپ کے اصل الفاظ اہل مغرب کے حق میں یہ ہیں

---

[1] میں جنگل کا پتھر ہوں جب دھکا دیا جاؤں تو ہلتا نہیں، اور جب بولتا ہوں [illegible]

مسیحیت اور عقل

عقل ایک لطیف جوہر ہے کہ جس کو اس سے حصہ نہیں وہ بھی اپنے کو اس سے بے بہرہ نہیں سمجھتے۔ شیخ سعدی نے اس لطیف جوہر کے حق میں کیا اچھا کہا ہے۔

گر از بساط زمیں عقل منعدم گردد
بخود گماں نبرد ہیچ کس کہ نادانم

(اگر ساری دنیا سے عقل معدوم ہو جائے تو بھی کوئی شخص اپنے آپ کو بے عقل نہیں سمجھیگا۔)

مسیحیت مروجہ میں ایک قسم کی کمزوری تھی کہ وہ مذہبی اعتقاد میں عقل کا دخل نہ سمجھتے تھے۔ جب کبھی ان پر سوال ہوتا کہ کبھی کھانے پینے والے انسان کو خدا ماننا عقل کے خلاف ہے تو وہ یہی جواب دیتے کہ خدائی معرفت کے میدان میں عقل نہیں چل سکتی۔ خدا کا شکر ہے کہ "جو تیرہ زبان جاری گردد" کے ماتحت عیسائیوں کے رسالہ "اخوت" میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں سے چند الفاظ (جو سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں) درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

"خدا عقل و تمیز کا مبدأ ہے اور اسکے احکام و قوانین عقل و تمیز کے مطابق ہیں۔ خدا ہمیں یہ دعوت نہیں دیتا کہ ہم اگر بعید الفہم مسائل پر ایمان لائیں بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ہم ہر ایک بات کو اپنی عقل و تمیز سے پرکھیں۔"

(اخوت لاہور۔ بابت جون ۳۹ء)

اہلحدیث کیا اچھا سبق ہے۔ غنیمت ہے کہ یہ الفاظ کسی عربی شیریں دہن مسلمان کے قلم سے نہیں بلکہ تثلیثی مسیحی کے قلم سے نکلے ہیں۔ پس وہ مہربانی کر کے ہمارے مندرجہ ذیل سوال کا جواب عنایت کریں۔

سوال کیا آپ لوگوں کا عقیدہ جامعہ ترتیب مقدس اقانیم عقل کے مطابق ہے؟ یاد دہانی کے لئے ہم بیان اس کے ایک دو فقرے نقل کرتے ہیں:۔

باپ قادر مطلق۔ بیٹا قادر مطلق۔ روح القدس قادر مطلق تو بھی تین قادر مطلق نہیں بلکہ ایک قادر مطلق

باپ قدیم بیٹا قدیم اور روح القدس قدیم تو بھی تین قدیم نہیں بلکہ ایک قدیم وغیرہ۔

مہربانی کر کے بتائیں کہ ایسا عقیدہ

عقل کے مطابق ہے۔

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلا دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

قادیانی مشن

مسیح قادیان اور ملعون شیطان

حضرت مرزا صاحب مسیح قادیان کے دلائل یوں تو بیسیوں نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں سے بھی متجاوز ہیں مگر ایک دلیل ایسی واضح اور فیصلہ کن ہے کہ ہر درجے کا آدمی اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکتا ہے وہ دلیل ایسی صاف ہے کہ اقلیدس اور جبر و مقابلہ کے دلائل بھی ایسے صاف نہ ہونگے۔ حضرت ممدوح نے اپنی صداقت کے ثبوت میں اپنا ایک بہت بڑا شاندار کام پیش کیا تھا جو انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی نہ ہو سکا تھا۔ آپ کے شاندار الفاظ یہ ہیں کہ:۔

"شیطان نے آدم کو مارنے کا منصوبہ کیا تھا اور اس کا استیصال چاہا تھا پھر شیطان نے خدا تعالے سے مہلت چاہی اور اس کو دی گئی الی وقت المعلوم۔ بسبب اس مہلت کے کسی نبی نے اس کو قتل نہ کیا۔ اس کے قتل کا وقت ایک ہی مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہو۔ اب تک وہ ڈاکوؤں کی طرح پھرتا رہا لیکن اب اس کی ہلاکت کا وقت آگیا ہے۔"

(منظور الٰہی جلد دوم صفحہ ۳۱۲)

اہلحدیث اس عبارت سے دو امور ثابت ہوتے ہیں ایک یہ کہ شیطان کا مسیح موعود (مرزا صاحب) کے وقت میں ہلاک ہو جانا مقدر ہے۔ دوسرے یہ کہ شیطان کی موت کی علامت یہ ہے کہ نیک لوگ زیادہ ہونگے اور شریر کم (سمجھنے کیلئے یہی دلیل و خود کافی ہے)

واقعات کو دیکھ کر صاف پتہ چلتا ہے کہ شیطان ابھی تک مرا نہیں کیونکہ دنیا میں اشرار کی کثرت ہے جس کا ثبوت دینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ نتیجہ بھی استدلالی شکل میں رہتا جس پر مزید بحث کی گنجائش ہوتی۔ خدا بھلا کرے اڈیٹر الفضل قادیان کا جس نے ہمیں استنباط کی تکلیف سے بچا کر خود ہی صاف لفظوں میں نتیجہ بتا دیا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

"ہر طرف فتنہ و فساد، ظلمت اور سیاہ کاری کا دور دورہ ہے اور شیطان اپنے پورے سامان کے ساتھ دنیا پر مسلط ہے۔ اس کا ہر مذہب و ملت کے لوگ اعتراف کر رہے ہیں۔"

(الفضل ۱۸ جولائی صفحہ ۳)

سوال کل مذاہب کے معترضین میں قادیانی اور لاہوری ارکان بھی شریک ہیں یعنی کیا مرزا صاحب کے تمام اتباع اس کا اعتراف کرنے میں شریک ہیں اگر شریک ہیں تو مہربانی کر کے بتائیں کہ شیطان اپنی ہلاکت کے وقت سے کیوں پیچھے رہ گیا؟ اگر وہ اپنی کسی چال بازی سے زندہ بچ گیا ہے (جیسا کہ اغلب خطرہ ہے کیونکہ وہ بڑا چال باز ہے) تو بتائیے کہ مرزا صاحب کی مسیحیت کیلئے ہوئی یا نہیں ہوئی بہر حال اور شیطان پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے

کچھ پیری چلی بادِ صبا کی
بگڑنے میں بھی زلف اسکی بنا کی

رئیس قادیان، مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے حالات جسے ہیرا [illegible] ایک نئی تصنیف ہے قیمت [illegible] پتہ [illegible] اہلحدیث امرتسر

بریلوی مشن

کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(۱۴ - جولائی کے بعد)

(از مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

"اہلحدیث" ۱۴ جولائی میں مصنف فیوض کی نقل کردہ روائت اتوجہ الیك بنبیك پر بحث تھی ۔ اسکے بعد مفتی جی نے بطور غلط مبحث اپنی تحقیق کی باگ ڈور کو دوسری طرف پھیر کر یہ ثابت کرنا شروع کر دیا کہ انبیاء اولیاء شہداء زندہ ہیں ۔ جس پر ہماری طرف سے اجمالی نقض وارد کیا گیا تھا ۔ اب اسی کی تفصیل پیش ہے ۔ گو ہمارا حق نہیں کہ ہم اصل بحث میں ادھر ادھر کی باتوں کا جواب دیں مگر ہمارے مخاطب چونکہ شروع سے ہی اصل بحث سے الگ جا رہے ہیں ۔ اسلئے ہم بھی بپاس خاطر مفتی صاحب ان کے پیچھے ہر بات کا جواب دیئے جا رہے ہیں ۔ آخر ہم کس کس ٹیڑھی بات کو سیدھا کریں وہاں تو یہ حال ہے ؎

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا
ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

بہرحال آپ حیاۃ انبیاء کے ثبوت میں اقوال الرجال و حکایات واہیہ کی بھرتی کرتے ہیں ۔ جس کا پورا درج کرنا تو ناظرین کے ملال طبع کا باعث ہے ۔ ہم اس کو اپنے لفظوں میں خلاصۃً لکھتے ہیں جو اصل تحریر کے بالکل مطابق ہے ۔ لکھتے ہیں :-

"(۱) قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی شہداء کے حق میں فرماتے ہیں ۔ بل احیاء عند ربھم مراد شاید این باشد کہ حق تعالیٰ ابدان شاں را قوت اجساد مے دہد ہر جا کہ خواہند سیر مے کنند و ایں کم مخصوص بشہداء نیست انبیاء و صدیقاں از شہداء افضل اند و اولیاء ہم در حکم شہداء است [illegible] ارواحنا اجسادنا و اجسادنا ارواحنا [illegible] دوستان [illegible] بہشت ہر جا کہ خواہند سیر مے کنند و دوستان معتقد را در دنیا و آخرت مددگار مے فرمایند و دشمناں ہلاک مے کنند ۔" (فیوض العارفین ص[illegible])

(۲) مولانا عبد الحق دہلوی فرماتے ہیں ۔ امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ موسیٰ کاظم کی قبر کی مٹی قبولیت دعا کیلئے مجرب ہے ۔ امام غزالی کہتے ہیں جن سے انکی زندگی میں مدد لی جاتی ہے ان سے بعد وفات بھی مدد لی جاتی ہے ۔

(۳) ایک بڑے کامل بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے چار بزرگوں کو دیکھا ہے وہ قبروں میں ویسے ہی کرامت اور تصرف دکھاتے تھے جیسا زندگی میں دکھایا کرتے تھے ۔ شیخ معروف کرخی اور شیخ عبد القادر جیلانیؒ (ہر دو بزرگ) ایسے لوگوں سے ہیں ۔

(۴) امام اعظم (ابوحنیفہؒ) اپنے قصیدہ میں یوں استغاثہ کرتے ہیں ؎

یا اکرم الثقلین یا کنز الوریٰ
جدلی بجودك وارضنی برضاك
انا طامع بالجود منك ولم یکن
لابی حنیفۃ فی الانام سواك

مولانا محمود الحسن دیوبندی نے مولانا گنگوہی کا اسطرح مرثیہ فرمایا ہے ؎

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے دیا
اس مسیحائی کو دیکھے ذرا ابن مریم
(فیوض ص[illegible])

(۵) پیر جیلانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ۔

میرا مرید مشرق میں ہو یا مغرب میں یا پڑا ہوا ہو میں اس کی امداد کو پہنچوں گا ۔ میں قضا کی تلوار ہوں میں قیامت کو مریدوں کا شافعی ہوں میں ولی اللہ ہوں ۔ میری بات تم کو ماننی ہوگی نہیں تو نکلنے کا [illegible] قطب ، قرون کا چیتا ہوں ، تیر خدا یا منصور کا یاور پھنس گیا کوئی پکڑنے والا تھا اگر میں ہوتا تو اسکا ہاتھ پکڑ لیتا ۔ میں قیامت تک اپنے مرید کا ہاتھ پکڑنے والا (دستگیر) ہوں ۔ جب مانگو مجھ سے مانگو ۔ جو میرا نام سختی کے وقت پکارے اسکی کربت دور ہو جاتی ہے ۔ جو دو رکعت نماز پڑھ کر گیارہ قدم عراق کی طرف چل کر میرا نام یاد کرے اسکی حاجت پوری ہوگی ۔ (فیوض ص[illegible])

(۶) شیخ عبد الحق دہلوی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے اس طرح التجا کرتے ہیں ۔

"یا غوث الآفاق یا متصرفاً فی الوجود علی الاطلاق من الذی توسل بك فلم تقض حاجتہ ولم نیل المقصود وانت الذی سلم الیہ الارکان سلطنۃ العنان التصرف فی میدان الزمان یا سلطان ممالك الوجود یا محبوب رب الحمود یا نائب الرسول محمد المحمود کل یسأل منك حاجتہ وھا انا نسأل منك ان تخلص من ظلمات البشریۃ و ورطات الطبیعۃ ویظہر لنا انوار شہود ما یستغنی بہ قلوبنا ویصب علینا من نسمات الانس بروح بہ ارواحنا و ملاك امرنا کلہ یا سیدنا ان لا تردنا من جنابك وتنظمنا یا مولانا فی سلك مریدیك و تبشرنا بہ وتجعل لنا علی ذلك دلیلا ۔ (زبدۃ الاسرار ص[illegible]) [1] ومن استجیب بحمد اللہ وبفضلہ ھذا الدعا من ھذا الداعی والداعی ھو مولف ھذا الکتاب وصاحب ھذہ الحاشیۃ المنہیۃ ابو المجد الشیخ الاجل عبد الحق محدث الدھلوی رحمۃ اللہ علیہ رأی فی سنۃ انہ بایعہ

[1] عربی دان حضرات اس ہندی عربی پر بھی غور کریں ۔ یہ لوگ کیسے نادان دوست ہیں ۔ شیخ موصوف کو عربی زبان میں بدنام کرتے ہیں کہ وہ قریب کے اس قصہ نامہ کو سمجھنے کی عربی نہ جانتے تھے ۔ - منہ

[illegible] ان حکایات کی بنا پر پیر صاحب قبر عراق کی طرف قدم [illegible] استغاثہ [illegible] (دیکھو [illegible])

وصفی اللہ عنہ فی حضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و دعا لہ و بشرہ بجعلہ بالخلافۃ بیعتہ تود مگر خواہی شد دبا قصہ اختصر تعالوا الحق اللہ

(ترجمہ) یعنی یا غوث الافاق اے جب تمہ وجود میں تصرف کرنے والے وہ کون ہے جس نے آپ سے توسل کیا ہو اور پھر اس کی حاجت اور مقصود حاصل نہ ہوا ہو۔ آپ تو وہ ہیں کہ جنکی طرف اکوان کو مطلقاً سپرد کر دیا۔ زمانہ کے میدان میں تصرف کی عنان دیدی گئی۔ اے ممالک وجود کے سلطان۔ اے رب المعبود کے محبوب۔ اے محمد المحمود کے نائب رسول ہر شخص اپنی حاجت آپ سے مانگتا ہے اور آگاہ ہو کہ ہم بھی آپ سے سوال کرتے ہیں کہ بشریت کی تاریکیوں اور طبیعت کے بھنوروں سے رہائی پائیں۔ اور ہم پر ایسے انوار فیضان ہوں جن سے ہمارے دل روشن ہو جائیں۔ اور ہم پر ایسی انس والفت کی نسیم اور ہوائیں چلیں جن سے ہماری ارواح تازی ہو جائیں اور ہمارے تمام امور منضبط ہو جائیں۔ اور ہمیں اپنی درگاہ سے محروم نہ کیجیئگا اے ہمارے آقا ہمیں اپنے مریدوں کی جماعت میں شامل کرلے اور ہمیں اس کی بشارت بھی دے دے۔ اور اس پر کوئی نشان بھی قائم کر۔"

(فیوض العارفین ص۱۲)

اس کے بعد لکھتے ہیں :۔

حضرت شیخ دہلوی کی دعا قبول ہو گئی اور شیخ جیلانی رح نے آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بیعت فرمالیا۔ (فیوض ص۱۳)

اجمالی جواب ان سب کا مجملاً جواب تو یہ ہے کہ ان حکایات کی وقعت اہل علم محققین کے نزدیک [illegible] کی کہانیوں سے زیادہ نہیں ہے [illegible] کہ یہ لوگ ایسے اہم مسئلہ کو جو اسلاف امت کی تحقیق سے بالکل نرالا ہے۔ قصص وغیرہ سے کس طرح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا تو یہ جانتے ہیں کہ ہمارے حلقے کے لوگ بالکل [illegible] ہے خالی سمجھ سے کورے ہیں۔ ان کو جس طرح چاہیں سنادیں وہ بد کنے کے نہیں۔ یا یہ قصے سنانے والے لوگ [illegible] بے سمجھ واقع ہوئے ہیں کہ انہی دھن میں کہے جاتے ہیں کوئی سنے یا نہ سنے ان کا اپنا جنون پورا کرنا ہے۔

بریلوی فرقہ کے مقلدو! سنو! اور گوش ہوش سے سنو! اب دنیا میدان تحقیق میں ہے۔ ان کو یہ قصے کچھ اثر نہیں کرتے۔ اگر کوئی مسئلہ تحقیق سے ثابت کرنا چاہتے ہو تو قرآن مجید سے ثبوت دو یا حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت کرو۔ ہاں مگر مقلد کی حیثیت سے چاہو تو اپنے امام حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول سنداً پیش کرو۔ جس میں آپ کے دعویٰ کی دلیل ہو۔ پھر بھی آپ کو معذور سمجھیں گے کہ آپ بحیثیت مقلد یہی کر سکتے ہیں۔

انما المقلد فمستندہ قول المجتھد۔	کیونکہ مقلد (اپنے مجتہد کے قول سے ہی سند پکڑ سکتا ہے۔ وہ صرف یہ کہنے کا حقدار ہے ؛۔
ھذا الحکم واقع عندی لانہ ادی الیہ رای ابی حنیفۃ رح (توضیح)	کہ یہ حکم میرے نزدیک درست ہے کیونکہ ابوحنیفہ کی رائے اس میں یہی ہے

اگر یہ بھی نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اللہ سے ڈرو اور حق کو باطل سے مت ملاؤ اور حق کو چھپاؤ نہیں۔ آخر وہ دن آنے والا ہے جب خدا کی بارگاہ میں تمام دنیا پیش ہوگی۔ اور ہر ایک کو اس کا اعمالنامہ پڑھنے کا حکم ہوگا۔ کہیں آپ کے یہی کرتوت پیش ہو کر مجرم نہ ہو جائے ؛۔

اِقْرَاْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ (اپنا لکھا خود ہی پڑھ کر خود ہی فیصلہ کر لو کہ تم کس سزا کے حقدار ہو)

اس کے بعد آپ نے ایک حدیث پیش کی ہے۔ جو انہیں کے نقل کردہ الفاظ میں درج ہے ؛۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالٰی قال من عادی لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشئ احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وان سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وما ترددت عن شئ انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ رواہ البخاری (مشکوٰۃ شریف ص۱۹۷)

ترجمہ :۔ یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی تو میں اس کو لڑنے کا چیلنج دیتا ہوں۔ اور میرا بندہ کسی طرف کسی شے سے زیادہ قرب نہیں ہوتا۔ جو زیادہ محبوب ہو مجھ کو بہ نسبت فرائض سے قرب حاصل کرلیتا ہے۔ جو میں نے اس پر مقرر کئے ہیں۔ اور ہمیشہ نوافل سے میرا بندہ میرا نزدیکی ہوتا رہتا ہے یہاں تک میں اس کو اپنا دوست بنالیتا ہوں پس جب اس کو دوست بنالیتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو پناہ دیدیتا ہوں۔ اور مومن کی جان سے بڑھ کر کسی چیز میں مجھے تردد نہیں ہوتا جس کو میں کرنے والا ہوں وہ یہ کہ مومن موت کو ناگوار سمجھتا ہے اور میں اس کی ناگواری سے [illegible] موت اس کے لئے ضروری [illegible]
اس حدیث سے [illegible] [illegible]

متفرقات

اہلحدیث زندہ رکھنا ہے تو اس کی ترقی اشاعت پر توجہ کیجئے۔

چندہ برائے تحریک خاکساری | چوہدری عزیز الدین از کوئٹہ ۵ر (۵ روپے) غلام رسول صاحب ہوشیار پور عه

حساب دوستاں | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ۱۵ اگست میں ختم ہو جائیگی اگر آیندہ انہیں خریداری منظور ہو تو مہربانی فرماکر حسب دستور سابق قیمت اخبار (للعہ سالانہ یا ۶ر ششماہی) بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں ورنہ یکم ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

وی پی سسٹم | میں طرفین (خریدار اور دفتر) کو نقصان رہتا ہے۔ اس لئے سب سے بہتر طریق قیمت اخبار بھیجنے کا منی آرڈر ہی ہے۔ امید ہے جملہ ناظرین عموماً اور خریدار حضرات خصوصاً قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کیا کرینگے۔ ورنہ درصورت دیگر وی پی وصول کرلیا کرینگے۔

مہلت یافتگان | حسب وعدہ ۱۵۔اگست تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ آیندہ اخبار بند کردیا جائیگا۔

نوٹ | اگر کسی صاحب کے حساب میں شبہ ہو تو جلد اطلاع دیں تاکہ حساب صاف ہوسکے۔

۱۰۷ - ۱۱۵ - ۶۱۰ - ۱۳۲۵ - ۱۵۱۳ - ۲۰۰۳ -
۲۴۰۹ - ۲۴۱۲ - ۳۶۴۳ - ۴۷۷۳ - ۵۱۱۱ -
۵۴۱۹ - ۵۵۹۱ - ۵۵۹۵ - ۶۱۲۷ - ۶۹۴۱ -
۷۸۷۷ - ۸۰۱۹ - ۸۰۴۴ - ۸۰۹۵ - ۸۱۸۶ -
۸۲۵۹ - [illegible]
[illegible]
۹۲۳۸ - ۹۴۳۹ - ۹۹۹۱ - ۱۰۰۳۲ - [illegible]

۱۰۱۸۳ - ۱۰۴۰۹ - ۱۰۴۵۰ - ۱۰۴۹۶ - ۱۰۵۶۲
۱۰۷۱۳ - ۱۰۷۴۶ - ۱۰۹۸۸ - ۱۰۹۹۱ - ۱۰۹۹۲
۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۸۹ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۳۹۷ - ۱۱۶۰۳
۱۱۷۰۴ - ۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۷۲ - ۱۱۸۸۹ - ۱۱۹۳۴
۱۲۰۷۹ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۱۵۶ - ۱۲۱۸۳ -
۱۲۲۰۶ - ۱۲۲۱۴ - ۱۲۲۱۷ - ۱۲۲۲۰ - ۱۲۲۲۲
۱۲۲۲۳ - ۱۲۲۲۶ - ۱۲۲۲۸ - ۱۲۲۳۰ -
۱۲۲۳۲ - ۱۲۲۳۳ - ۱۲۲۴۵ - ۱۲۲۴۲ -
۱۲۳۲۸ - ۱۲۳۴۰ - ۱۲۳۴۷ - ۱۲۳۵۱ -
۱۲۳۵۵ - ۱۲۳۶۰ - ۱۲۳۷۰ - ۱۲۳۹۰ -
۱۲۳۹۷ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۰۰ - ۱۲۴۰۱ -
۱۲۴۰۹ - ۱۲۴۱۵ - ۱۲۴۱۶ - ۱۲۴۱۷ -
۱۲۴۱۸ - ۱۲۴۱۸ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۲۱ -
۱۲۴۲۲ - ۱۲۴۲۳ - ۱۲۴۲۴ - ۱۲۴۲۶ -
۱۲۴۲۸ - ۱۲۴۲۹ - ۱۲۴۴۱ - ۱۲۴۴۸ -
۱۲۴۵۵ - ۱۲۴۸۱ - ۱۲۴۹۷ - ۱۲۵۰۱ -
۱۲۵۰۲ - ۱۲۵۰۵ - ۱۲۵۲۱ - ۱۲۵۵۸ -

غریب خانہ | ۱۱۹۱۹ - ۱۲۲۲۹ - ۱۲۲۳۵ - ۱۲۴۲۷ -

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ ۶ر۔ سابقہ ۵ر۔ از سائل عطہ۔ عبدالحی فیروز آباد ۶ر۔ عطا وحید الزمان ماٹ پلیانہ سے۔ میزان ۱۲ر۔ بذمہ فنڈ ۱۱ر ۲۸ سائلین ابھی اور ہیں۔ | اصحاب خیر صدقات و خیرات کرتے وقت غریب فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔

اشاعت فنڈ | میں عرصے کوئی رقم نہیں آئی۔ معاونین اشاعت توحید و سنت بیش از پیش حصہ لیں

اہل حدیث کانفرنس | کے لئے بھی عرصے کوئی رقم نہیں آئی۔ حالانکہ اخراجات کی حالت بدستور ہے۔ کانفرنس کا خزانہ کب تک اس کا متحمل رہیگا۔ بہی خواہان کانفرنس کو جلد از جلد توجہ فرمانی چاہئے۔

بہی خواہان اہلحدیث | میں سے جن حضرات نے ماہ ... میں اہلحدیث کے لئے نئے خریدار بنائے ہیں ان کے نام ... [illegible]

شائع کئے جاتے ہیں۔

مفلس خانہ | خاکسار بکم استطاعت اور غریب طالب علم ہے۔ اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کا بے حد شائق ہے۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ خاکسار کے نام ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کرادیں۔
محمد عبد الرحمن۔ متعلم مدرسہ شاہزادپور۔ پوسٹ آفس کاہل ضلع مالدہ۔

ضرورت رشتہ | ایک ۲۵ سالہ عقیلہ شکیلہ امور خانہ داری سے کما حقہ با خبر، ترجمہ قرآن پڑھی ہوئی پابند صوم و صلوٰۃ کے لئے ایک ذی علم برسر روزگار شریف خاندانی مرد کی ضرورت ہے۔ تفصیلات دریافت طلب امور کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں یا ملاقات کریں۔ (حافظ عبد الحمید مولوی فاضل متصل مسجد برنے والی۔ وزیر آباد پنجاب)

تلاش معاش | کمترین مدرسہ عالیہ دیوبند کا فارغ التحصیل ہے۔ عرصہ پچیس ۲۵ سال سے درس و تدریس میں مشغول ہے۔ نصاب قدیم و جدید کی کتابوں کے تعلیم میں بخوبی مہارت رکھتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو مدرسہ کے لئے یا بصورت پرائیویٹ میری خدمت کی ضرورت ہو تو حق خدمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل سے کرسکتے ہیں۔
محمد عاشق بہاری موضع چندو آرہ ڈاکخانہ بھنڈاری ضلع پٹنہ (بہار)

فریاد بیوہ | ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ راقمہ باوجود محنت مزدوری کرنے کے اپنا اور اپنے بچوں کا گذارہ نہیں کرسکتی۔ اصحاب خیر فی سبیل اللہ میری امداد فرمائیں۔
غلام فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین مرحوم معلم القرآن موضع نور پور اراضیاں مشرقی گجرات پنجاب

مضامین آمدہ | سید میر شاہ صاحب۔ مولوی عبد ... صاحب مستری عبد الرحیم صاحب۔ مولوی کرم داد صاحب۔ شیخ عبد المنان صاحب

غیر مقبولہ | اسعار پیوست بجہ

ملکی مطلع

امرتسر میں بدامنی اور اس کے بعد امن وامان

گذشتہ چند ماہ میں امرتسر میں کشت وخون کا بازار اتنا گرم تھا کہ گمان ہوتا تھا کہ امرتسر کہیں سرحد کا آزاد علاقہ نہ بن جائے جس میں آئے دن قتل وقتال ہوتا رہتا ہے۔

ہم نے اپنی رائے لکھی تھی کہ یہ کشت وخون دراصل اوباش اور غنڈہ پارٹی کی طرف سے ہوتا ہے جس کو ہندو ومسلم پبلک بوجہ اپنی جہالت کے قومی جھگڑا بنا لیتی ہے۔ خدا بھلا کرے امرتسر کے سٹی انسپکٹر پولیس کا جنہوں نے اصل معاملے کی تہہ تک پہنچ کر معقول انتظام کردیا۔ یعنی آپ نے بلا لحاظ ہندو مسلم امتیاز کے رپورٹ کرکے تمام غنڈوں کی ضمانتیں کرادیں۔

اب شہر میں بالکل امن وامان ہے کشت وخون کا سلسلہ یک قلم رک گیا ہے اور غنڈہ گردی کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ اہل شہر انسپکٹر صاحب موصوف کے شکرگذار ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ آپ تادیر بھی شہر میں امن وامان قائم رکھنے پر توجہ مبذول فرماتے رہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت اگر چاہے تو رعایا کے جان ومال کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ اگر غفلت کرے تو نتیجہ یہی نکلتا ہے جو شیخ سعدی مرحوم فرما گئے ہیں سے

چو حاکم بہ جور و تو سلطان بخسپد [illegible]

[illegible]

اسی غفلت کا نتیجہ ہے کہ پنجاب کے قصبہ [illegible] میں چالیس [illegible] ڈاکو گھوڑوں پر سوار ہو کر [illegible] دو آدمیوں کو قتل کر گئے ہیں [illegible] قصبہ کو لوٹ کر اس قصبہ سے تقریباً ساٹھ ہزار کی نقدی و زیورات چھین کر یہ سوار گھوڑوں پر سوار ہو کر چل دیئے جن میں سے کوئی ایک فرد بھی گرفتار نہیں ہوتا۔

کس قدر اندھیر گردی ہے اور کیسی بدامنی ہے کہ ایک آباد قصبہ میں دن دہاڑے ایسا دلیرانہ ڈاکہ ڈالا جائے۔ پولیس کے معنی محافظ کے ہیں۔ جو شخص محافظ ہو کر حفاظت نہ کرے وہ محافظ نہیں ہے۔

یہاں پہنچ کر ہم سلطان ابن سعود ایدہ اللہ کا ایک حکم ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ ترکی اور شریفی زمانے میں حجاج پر جو مصائب گزرتے تھے ان کا ذکر کرتے ہوئے دل کانپ اٹھتا ہے۔ سلطان موصوف نے اس کا یوں انتظام کیا کہ راستوں کی حد بندی کردی۔ مثلاً چالیس پچاس میل کے اندر جتنے قبائل رہتے ہیں ان کو حجاج کا محافظ بنا دیا۔ اس کے معاوضے میں ان کے وظائف مقرر کردیئے۔ ساتھ ہی انکو تنبیہ کردی گئی کہ اتنے علاقے میں اگر کسی مسافر کا نقصان ہوا تو مع جرمانہ کے تم سے وصول کیا جائیگا۔ یہ انتظام ایسا معقول ثابت ہوا کہ آج تک حاجی لوگ بے خوف خطر جنگلوں میں سفر کرتے ہیں۔ ہماری حکومت بھی اگر امن وامان قائم کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔ اس کا طریق یہی ہے کہ جہاں اس قسم کی بدامنی کا احتمال ہو وہاں محافظین کو ذمہ دار قرار دیا جائے۔ پھر دیکھیں کہ کتنی جلدی امن وامان کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔

یورپ کا غبار آلود مطلع

یورپ کی فضا کا درجہ حرارت آئے دن تیز ہوتا رہتا ہے جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ ابھی پچھلے مسٹر جواہر لال نہرو ولایت سے آئے ہیں انہوں نے آتے ہی بمبئی میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ اس بات کے ثابت کرنے کو کافی ہے کہ جنگ یورپ کیلئے بالکل متحقق ہو چکی ہے۔ مگر اب تک کچھ خوف سے سوائے موجودہ چاہت کا اثر ہونے نہیں دیتے موصوف کہتے ہیں کہ میں [illegible] جنگ کی حالت میں بھی اپنے ملک کی خدمت کرسکوں آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم مجبوری کو انگلینڈ اعلان جنگ سننے کے لئے منتظر بیٹھے ہیں۔ نیز آپ فرماتے ہیں کہ یورپ میں لوگ ہرچند جنگ کو ٹالنا چاہتے ہیں لیکن حالات اتنے بگڑ چکے ہیں کہ جنگ کو ٹالنا ان کے اختیار کی بات نہیں ہے۔ آئندہ کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ گذشتہ جنگ کے بعد مصالحت کے دوران میں غالب حکومتوں نے جو پالیسی اختیار کی تھی آج وہی ان کے لئے وبال جان ہوگئی ہے۔ یعنی فاتح حکومتوں نے مفتوحہ ملک کو کمزور رکھنے کے لئے ان کے بعض حصوں کو الگ کرکے چھوٹی چھوٹی آزاد ریاستیں بنادی تھیں۔ پولینڈ بھی انہی ریاستوں میں سے ایک ریاست ہے۔ جس میں کچھ علاقہ جرمنی کا بھی ملا دیا گیا تھا۔ اب جرمنی نے قوت پاکر خاموشی سے اس علاقہ (ڈینزگ) میں اپنی فوجوں کو داخل کردیا ہے۔ یہ بندرگاہ پولینڈ کے لئے بڑی کارآمد اور مفید ہے۔ جیسے یمن کے لئے عدن کی بندرگاہ ہے۔ اس شہر کی آبادی چار لاکھ سات ہزار ہے۔ جس میں جرمن باشندوں کی اکثریت ہے۔ یورپ کی منطق بھی عجیب ہے۔ ڈینزگ کے لئے جرمنی یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ وہاں اکثریت جرمنوں کی ہے اس لئے یہ علاقہ جرمنی کو ملنا چاہئے۔ مگر ریاست البانیہ پر اٹلی چپ چاپ قبضہ کر لیتا ہے۔ حالانکہ وہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے جن میں ترک اور عرب وغیرہ ہیں۔ ڈینزگ میں جرمنی کا قدم جمانا کوئی معمولی کام نہیں بلکہ سارے پولینڈ پر قبضہ جمانے کے برابر ہے کیونکہ ملک کی ساری تجارت اسی بندرگاہ کے ذریعے ہوتی ہے۔ سمجھتے ہیں کہ پولینڈ جرمنی کا مقابلہ کرنے کا اس لئے سر دھڑ کی بازی لگا رکھی ہے۔ ادھر انگلستان اور فرانس اس کی مدد کو تیار بیٹھے۔ گذشتہ ایام میں انگلستان اور فرانس نے اپنے حلیفوں کی جو حمایت کی ہے اس پر یہ شعر صادق آتا ہے سے

[illegible]

[illegible]

مومیائی ۳۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث۔
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
جوانی بخشتی ہے۔ بڑھاپے کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۸؍۔ آدھ پاؤ ۳؍۔ پاؤ بھر ۹؍ مع محصولڈاک
ڈاکخرچ سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ ۱۱ ای بریعا من ایک
کی قیمت مع محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہیں ایک
چھٹانک سے کم روانہ کی جائیگی صرف ہی بذریعہ وی پی

تازہ شہادتیں

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندیلوی
"قبل ازیں مومیائی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں بفضل ایزدی
توقع سے باہر فائدہ پہنچا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مومیائی
ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بہت خوش نصیب اور جوان بخت
وہ ہے جس نے استعمال کی۔ ایک چھٹانک فوراً میاں
کے نام ارسال فرمائیں" (۲۰ مئی ۱۹۳۸ء)
جناب حکیم محمد خیر الدین صاحب پٹنہ۔ ایک چھٹانک
مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ میرے مطب
میں سالہا سال سے امراض دماغی اور سینہ میں مستعمل ہے
بفضلہ بہت کارآمد اور مفید ثابت ہوتی رہی ہے۔ میں
اس کی تصدیق کرتا ہوں" (۲۵ مئی ۱۹۳۸ء)
ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
چوہڑا ضلع گوجرانوالہ [illegible]

تصنیفات مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

کتب متعلقہ تمام اہل اسلام

تعلیم القرآن اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند سبقوں میں جمع کیا گیا ہے
لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱؍

قرآن اور دیگر کتب قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا
بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے
لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱؍

خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پر نور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان
ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱؍

حیات مسنونہ مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے
مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے
رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے۔ جو اس قابل ہے کہ
مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اسکو عوام میں
مفت تقسیم کرائیں۔ فی نسخہ ۲؍ فی سینکڑہ ۶؍

السلام علیکم اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور
اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے
اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱؍

ہدایت الزوجین اس رسالہ میں نکاح طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے
علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق
ہیں۔ مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱؍

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الٰہ کی تفسیر کر کے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ
روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

شریعت اور طریقت اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں
مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱؍

رسوم اسلامیہ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کر کے ان کے مقابلہ پر
اسلامی رسوم کا بیان۔ قیمت ۱؍

القول العظیم قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ انکی حکمتوں
کا بیان۔ قیمت ۳؍

اتباع الرسول امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگردہ مولوی احمد الدین صاحب
اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجت حدیث اور
اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں
ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع
رسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اسکے فریق ثانی نے
اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر
ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴؍

دلیل القرآن بجواب "صلوٰۃ القرآن" مصنفہ مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ اس میں
اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔
لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳؍

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید
سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال
کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی
ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۳؍

خلافت رسالت اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید
طرز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی
میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے
یعنی کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۱؍
نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا

پتہ:۔ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

اسلام اور برٹش لاء اس رسالہ میں سیاسیات، معاشی، اقتصادی تعلیمات کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے - ۳/

قرآنی قاعدہ ثنائیہ قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے، جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے۔ فی عدد ۰/ - فی سینکڑہ ۸/

ثنائی پاکٹ بک مجلد اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ، عیسائی - بہائی - مرزائی - شیعہ، نیچری - دھریہ - منکرین نبوت - سکھ - بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں - لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ - پاکٹ سائز - قیمت ۶/

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر - قیمت ۶/

تقلید شخصی و سلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵/

حدیث نبوی اور تقلید شخصی اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دے کر فرقہ اہلقرآن کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین متقدمین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع [illegible] اصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے [illegible] تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل [illegible] عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے [illegible] قیمت ۳/

آمین رفع یدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ اور بعض متقدمین علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ ۲/

علم الفقہ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ میں قرآن و حدیث ہے۔ اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲/

فقہ اور فقیہ اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف، اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ ۳/

تنقید تقلید یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا - جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اسکے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قیمت ۵/

فتوحات اہل حدیث ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۲/

اجتہاد و تقلید اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قابل دید ہے - قیمت ۶/

کتب در تردید قادیانی مشن

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں [illegible] کے قطعی منافی ہے۔ قابل دید ہے - قیمت ۹/

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۸/

نکاح مرزا (مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے، جدید اڈیشن - قیمت ۳/

عقائد مرزا مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان - ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے - قیمت ۰/

فاتح قادیان (جدید اڈیشن چھپ گیا) کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و مرزائی کی روئداد درج ہے اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے - قیمت ۶/

چیستان مرزا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے - قابل دید ہے - قیمت ۰/

شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ - جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر حسب فیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی - قیمت صرف ۳/

فتح ربانی ایک زبردست تحریری مباحثہ در بارہ حیات مسیح مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکی جو نہایت علمیت اور دلچسپ بحث ہے - قیمت ۱/

نوٹ - محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔
ملنے کا پتہ - مینیجر اہلحدیث امرتسر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ا۔

فسخ نکاح مرزائیاں

مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اصل اسلام سے خارج ہیں۔

نکات مرزا

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی معانی اور نکات قرآنیہ دکھانے کا اعجازی دعویٰ [illegible]

تعلیمات مرزا

مع جواب الجواب۔ قادیانی مذہب کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶

فیصلہ مرزا

(عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج [illegible] نہیں کر سکے

علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۶

عجائبات مرزا

یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی [illegible] ثابت کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳

ثنائی برقی پریس امرتسر

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی [illegible] کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ، رنگدار و سادہ ارزاں [illegible] حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

ایک اور تازہ تصنیف

خطبات سلمان

جو قاضی محمد سلیمان صاحب مصنف "رحمۃ للعالمین" کے حسب ذیل دس معرکۃ الآرا مضامین کا گلدستہ ہے۔ (۱) تبلیغ اسلام۔ (۲) کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟ (۳) الاسلام فی الہند۔ (۴) پیام اسلام۔ (۵) فضائل اسلام۔ (۶) خطبہ صدارت اہل حدیث کانفرنس آگرہ۔ (۷) تعریف مسلم یعنی خطبہ صدارت جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ۔ (۸) مذہب اہل حدیث۔ (۹) فرائض اہل حدیث (۱۰) اصول تبلیغ۔ ۲۶×۲۰ کے ۲۰۴ صفحات۔ باوجود ان تمام ظاہری و باطنی خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

حیات طیبہ

[illegible] اسماعیل [illegible] شہید [illegible] نمایاں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث

[illegible] "آخری فیصلہ" کے متعلق ان تمام اعتراضات کا [illegible] مرزائی [illegible] رسالہ [illegible] اردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے [illegible] ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۴

فیصلہ مرزا۔ بزبان انگریزی۔ قیمت ۴

بہاء اللہ اور مرزا

اس رسالہ میں ہر دو مدعیان [illegible] بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے [illegible]

[illegible] خلیفہ صاحب [illegible] مرزا صاحب کے [illegible] نکات کے [illegible] ہو سکے۔ قیمت ۲

محمد قادیانی

مرزا صاحب قادیانی [illegible] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل [illegible] ان کی زندگی کا پروگرام [illegible] ہے۔ [illegible] قیمت ۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مرسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح چندہ

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ...
عام خریداران سے ...
... ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۴ اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۶۶۱)

فہرست مضامین

بیا بحلقۂ اہلحدیث حاضر شو

(یہ نظم جمعیۃ اہل حدیث بمبئی کے جلسہ اول میں بتاریخ ۱۲ ... پڑھی تھی)

(از عبد الرزاق صاحب سعید بن عمر)

نوازشیں ہیں کرم ہے بڑی عنایت ہے — خدائے قادر و قدوس کی بحال سعید
مجھے بروز جزا خجلت و ندامت سے — بچا لیا ہے بوجہ عقیدۂ توحید
اُسی کی حمد و ثنا میں ہے زبان قلم — ہے جس کی ذات سزاوار مدحت و تمجید
پیمبر اُس کی امانت کے ہر طرح محتاج — اُسی کے در کے گدا ہیں امام ہوں کہ شہید
وہ رد کرے تو مجال قبول کس کو ہے — وہ کامراں ہے جسے ذات حق کی ہو تائید
ہُوا جو صوفی و شاعر کی بزم میں حاضر — ندا ضمیر نے دی یہ مجھے بصد تاکید

بیا بحلقۂ اہل حدیث حاضر شو
چہ مست مرکز جذب و سلوک و دیگر نیست

انتخاب الاخبار
(۳۱ جولائی ۱۹۳۹ء)

مقامی حالات امرتسر شہر میں ۳۰ جولائی کو معمولی سی بارش ہو جانے سے ہوا مرطوب ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے موسم میں بھی تبدیلی ہو گئی ہے۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کریں۔ —— فتنہ خاکساری کو روکنے کے لئے امرتسر شہر کے مقامی علماء کرام و دیگر حضرات کی کوشش سے ایک انجمن "حزب المجاہدین" بنائی گئی ہے جو عنقریب اس تحریک کے دبانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

—— سردار ہرنام سنگھ رام گڑھیا امرتسر میونسپل کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے ہیں —— پنجاب اسمبلی کے مسلم ضمنی انتخاب کے لئے دوڑ دھوپ شروع ہو گئی ہے

—— مجلس احرار کے زیر اہتمام خاکساری تحریک کے بالمقابل احراری نوجوانوں کو منظم کرنے اور ان کو فوجی قواعد و پریڈ کرانے کے لئے مجلس احرار کے مقامی رہنما کوشش کر رہے ہیں۔ ہر رات کو باقاعدہ کورس مارچ کرتے ہیں۔

—— لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء کو منعقد ہوگی۔

—— مسجد شہید گنج لاہور کی بازیابی کیلئے ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ سکھوں کی طرف سے بھی اس کی پیروی کرنے کے لئے پندرہ ہزار روپیہ فراہم کیا گیا ہے۔ پنڈت نانک چند جو پہلے سے ہی اس مقدمہ کی پیروی کرتے رہے ہیں اس اپیل کی پیروی کرنے کے لئے بھی ولایت جانے والے ہیں۔

—— کانگڑہ وادی میں بارش کی کثرت سے ایک پہاڑی گر گئی۔ ریلوے لائن دھنس گئی۔ برساتی نالے نشیب علاقہ زیر آب ہو گیا۔

—— شمالی وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ نے بااجازت گورنر سرحد تمام وزیری باشندوں کو فقیر ایپی سے کسی قسم کی بات چیت اور ملاقات کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

—— مسٹر محمد علی جناح نے وائسرائے ہند اور ملک معظم کی خدمت میں اپیل کی ہے کہ فیڈریشن کو ہندوستانیوں پر زبردستی نہ ٹھونسا جائے۔

—— حیدر آباد میں فرقہ داری فساد ہونے پر ۲ آدمی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔

اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴
ضرور ملاحظہ فرمائیں
(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ہوڑہ ریلوے اسٹیشن پر گیارہ سیر چرس برآمد ہوئی جو ناجائز طور پر کہیں بھیجی جا رہی تھی۔

—— امریکہ کے طلباء جنگ میں شامل ہونے کے مخالف ہیں۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ ادیس ابابا (حبشہ) میں جرمنی فوج پہنچ رہی ہے۔

—— ٹوکیو (جاپان) میں ۱۷ تا ۲۴ اگست دس ہزار جاپانی بوائے سکاؤٹوں کا اجتماع ہوگا۔ جس میں جرمن اطالیہ، مانچوکو، فلپائن اور امریکہ کے سکاؤٹوں کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔

—— حکومت جاپان نے اندھے گونگے اور بہرے بچوں کی جبری تعلیم کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لندن سے دہشت انگیزوں کو باہر بھیجا جا رہا ہے

—— جواہر لال نہرو لنکا سے واپس آگئے ہیں۔ جس مقصد کے لئے وہاں گئے تھے اس میں ایک حد تک ان کو کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔

—— گاندھی جی کے مشورہ کے مطابق ٹرانسوال (جنوبی افریقہ) میں سول نافرمانی کا ارادہ ترک کر دیا ہے

—— روما کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اطالوی بمبار طیاروں نے مرکزی بحیرہ روم میں مشق کے طور پر کئی سو میل رقبہ میں بمباری کی۔

—— روس، فرانس اور برطانیہ میں ایک نیا معاہدہ ہو رہا ہے۔

—— ڈینزگ کی سینٹ نے ایک نیا فرمان جاری کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پولینڈ اور ڈینزگ کے یہودی کسی قسم کے کاروبار میں روپیہ نہ لگائیں۔

—— لندن۔ سر جان اینڈرسن نے اعلان کیا ہے کہ ایک ماہ سے زائد عرصہ کے لئے سیر و تفریح یا سفر کو جانے والے لوگ گیس پروف نقاب ضرور خریدیں۔ ممکن ہے جنگ چھڑ جائے اور گھر نہ پہنچ سکیں۔

—— پانڈی چری۔ فرانسیسی حکومت نے سارے فرانسیسی ہندوستانیوں کے نام بصورت جنگ فوج میں بھرتی ہونے کا حکم بھیجا ہے۔

—— ہسپانوی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ ۱۸ سال سے پچاس تک عمر والے قومی تعمیر کے پروگرام کے سلسلہ میں پندرہ دن مفت کام کریں۔ ورنہ ۱۲ شلنگ یومیہ گورنمنٹ کو دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۷۔ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۶)

یہ سلسلہ مضمون "اہلحدیث" مورخہ ۳۰ جون میں شروع ہوا ہے۔ ہم نے ۷۔ جولائی کے "اہلحدیث" میں مشرقی صاحب کی تصنیفات کو آٹھ نمبروں میں تقسیم کیا تھا جن میں سے تین نمبر درج ہو چکے ہیں۔ آج چوتھا نمبر درج کیا جاتا ہے۔

ناظرین! ہمارے سوالات کے جواب جلدی عنایت کریں جو مکرر سہ کرر درج ہو رہے ہیں۔ مضمون ہذا اخبار کے بعد رسالہ کی صورت میں بھی چھپتا ہے۔ اسلئے اس کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات جواب طلب ہیں۔

(۱) یہ رسالہ کم سے کم کتنی تعداد میں شائع کیا جائے؟

(۲) جہاں اس کی ضرورت محسوس ہو وہاں کے اصحاب اطلاع دیں کہ ان کو کتنی تعداد مطلوب ہے؟

(۳) یہ رسالہ چونکہ مفت شائع ہوگا اسلئے اصحاب خیر از قسم زر اعانت اس میں کیا مدد دینگے۔ جو کچھ دینا ہو حسب توفیق بھیجتے جائیں۔

(نوٹ) ان سوالوں کے جواب بہت جلد آنے چاہئیں

(۴) بانی تحریک بظاہر جہاد کا بہت شائق معلوم ہوتا ہے مگر اصل مجاہدین کی بہت توہین کرتا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:۔

"خاکسار تحریک کا مقصد اور مذہب

پس دو لفظوں میں خاکسار تحریک کا پہلا اور آخری مقصد تیرہ سو برس کے بعد پھر خدا اور اسلام کے سپاہی بننا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں کو حرکت دیکر سپاہی بننا ہے۔ ایک قطار میں کھڑے ہو کر اور ایک قطار میں مارچ کر کے سپاہی بننا ہے۔ بڑے اور چھوٹے مسلمان کو پھر ایک قطار میں لاکر سپاہی بنانا ہے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں خدمت عاجزی مساوات، مزدوری اور محنت کا ہتھیار دیکر سپاہی بنانا ہے۔ بیلچے سے انسان کی اونچ نیچ کو پھر برابر کرکے خدا اور اسلام کے یک رنگ اور مساوی سپاہی بننا ہے۔ بیلچے سے خدا کی تہ بالا ہوئی ہوئی زمین کو پھر برابر کرنا ہے۔ نہیں خدا کی غلط طور پر درست ہوئی ہوئی زمین کو پھر تہ و بالا کرنا ہے۔ انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (یعنی اگر ایمان والے ہو تو سب پر غالب ہو) کے خدائی فیصلے کو سامنے رکھ کر پھر روئے زمین پر غالب پھر بادشاہ پھر حکمران پھر جہانگیر اور جہانبان بننا ہے۔ یہ ہمارا مذہب ہے، یہ ہمارا اسلام ہے، یہ ہمارا عقیدہ اور یہ ہمارا ایمان ہے۔ ہم اگر اس مذہب اور عقیدہ پر نہ رہیں تو مسلمان نہیں رہ سکتے۔ مؤمن اور ایمان والے نہیں رہ سکتے۔ قیامت کے دن دوزخ کے عذاب سے چھوٹ نہیں سکتے۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اپنے ایمان اور آخرت کی خاطر کر رہے ہیں۔ کسی بڑے سے بڑے مولوی اور ملا کو کسی بڑے سے بڑے دیندار کو اور مدعی اسلام کو ہمارے اس مذہب کو غلط کہنے کی مجال نہیں، وہی پرانا تھا پہلا وہی نبوی اور آخری اسلام ہے۔ جس کا نقشہ خدا کا آخری رسول اپنے ہاتھ سے خود کھینچ گیا اور جس کا اثر مسلمانوں کے ہر بچے اور بوڑھے پر صدیوں تک رہا۔"

(الاصلاح لاہور ۱۵ نومبر ۳۵ء ص ۳)

اہلحدیث کیسا زبردست اور صاف دعویٰ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خاکسار تحریک کے مقابلہ میں کانگرس تحریک بھی گرد ہے مگر ساتھ ہی اس کے یہ الفاظ بھی قابل غور ہیں جو اسی صفحے پر مذکورہ اقتباس سے پہلے مرقوم ہیں۔

خاکسار تحریک اور حکومت وقت ہم نے علی الاعلان حکومت وقت سے کہہ دیا ہے کہ ہم قانون کے اندر رہیں گے۔ تمہاری سیاست میں دخل نہ دینگے۔ تم نہ چھیڑو گے تو ہم نہ چھیڑیں گے۔"

اس عبارت میں پابندی قانون کا وعدہ ہے۔ چنانچہ آجتک یہ لوگ پابند قانون رہے ہیں مگر کوئی دانا ہمیں بتا سکتا ہے کہ حکومت وقت قانون کے ماتحت رہ کر خاکسار تحریک حکمران ہوکر ہندوستان کو زیرنگیں لاسکتی ہے۔ جیسا کہ مشرقی صاحب کا پہلا اقتباس اس کو واضح کرتا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے فقرہ ذیل ملاحظہ کیجئے:۔

"ہمارا مذہب ہمارا دین ہمارا اسلام سپاہی بننا ہے اور دنیا کو زیرنگیں کرنا ہے ورنہ ہم ماں کے پیٹ سے بادشاہ بن کر نکلے تھے۔ بادشاہت ہمارا مذہب ہے اور تم (انگریزوں) نے مذہب میں مداخلت نہ کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔" (حوالہ مذکور)

ناظرین کرام! کسی وقت خاکسار فوج بتعداد کثیر مرحد پشاور کی چھاؤنی پر حملہ بول دے اور انگریزی توپ خانہ اس کا مقابلہ کرے گو اس کا فیصلہ کن کرنا

کر [illegible]وں نے قانون شکنی کی ہے یا انگریزوں نے خلاف [illegible] مذہب میں مداخلت کی ہے۔ ہم تو اس کو بڑا مشکل [illegible] سمجھتے ہیں۔ اسی لئے دخل نہیں دیتے۔

لیکن مشرقی صاحب کا ایک فقرہ ہمارے سامنے آگیا ہے اس پر نظر کر کے فیصلہ کریں تو اشکال کے حل ہونے کی صورت نظر آتی ہے بلکہ اس فقرے کی روشنی میں دور تک نظر دوڑائیں تو خاکسار تحریک کی غرض اور غائت بھی معلوم ہو سکتی ہے۔ وہ فقرہ یہ ہے:-

"اعبد الانجلیز بکرۃ و اصیلا لرزقی ولا اعبد ربی لیرزقنی من لدنہ و اکذب القرآن یوما فیوما ولا استطیع ان ادادم علی التوحید بل امنع لنفسی مکرا بعد مکر و اسارع الی الشرك کرۃ بعد کرۃ

(تذکرہ عربی ص۱۴۱)

(ترجمہ) میں (مشرقی) صبح و شام انگریز کی عبادت کرتا ہوں اپنے رزق کے لئے اور میں اپنے رب کی عبادت پر نہیں کرتا کہ وہ اپنے پاس سے مجھے رزق دے اور میں روز بروز قرآن کی تکذیب کرتا ہوں اور میں توحید مداومت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور اپنے نفس کیلئے مکر پر مکر کرتا ہوں اور [illegible]

برادران اسلام! یہ عبارت ہمیں ایک بڑی بات بتاتی ہے وہ یہ ہے کہ مشرقی اور انگریز میں عابد و معبود کی نسبت ہے جس طرح عابد اپنے معبود کے حکم کے ماتحت رہتا ہے اور یہ زریں اصول ہر وقت اس کے پیش نظر رہتا ہے ؎

بہتری در قبول فرمان است
ترک فرماں دلیل حرمان است

چونکہ مشرقی صاحب کو اس نسبت مذکورہ کے ماتحت انگریز کی خوشنودیٔ مزاج ہر وقت ملحوظ رہتی ہے۔ اسی لئے وہ غالباً قانون شکنی نہیں کر سکیں گے۔ جس کا نتیجہ ہم سردست ناظرین کے حوالے کرتے ہیں اور اپنی رائے آگے چل کر خاکساری عسکریت کے ذیل میں بتائینگے۔ انشاء اللہ!

اس نمبر میں ہم نے یہ بتانا ہے کہ ملک گیری، جہانبانی جہاد اور اولوالعزمی کا شوق رکھنے کے باوجود مشرقی صاحب نے اسلاف مجاہدین کی بڑی سخت توہین کی ہے چنانچہ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

کیا انسان کی گذشتہ ہزار سالہ تاریخ میں کفر اور ضلالت، جہل اور ابلہی، مکر اور سیاہ کاری کی اس سے بہتر اور روشن تر مثال پیدا ہو سکتی ہے جیسی کہ سلف راشدین علیہم الرحمۃ کے ان ناخلف عرب و عجم نے ظہور اسلام کے پانچ سو سال بعد تک قرآن کے مطالب پر غور کرنے اور اللہ کی مفت بخشی ہوئی سلطنت کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے بہانہ سے دنیا کے سامنے پیش کی کیا خود ابلیس اپنی شبانہ روز مصروف کاری، شیطانی اغوا اور طاغوتی مکرو حیل کے باوجود کوئی مثال پیش کر سکتا ہے۔

(مقدمہ تذکرہ ص۲)

ناظرین کرام! خلفائے راشدین کی تیس سالہ حکومت چھوڑ کر پانچ سو سال تک نظر دوڑا کر دیکھئے آپ کو کتنی اسلامی فتوحات ملیں گی۔ ممالک کفریہ پر اسلامی جھنڈا لہراتا نظر آئیگا۔ اسی دور میں سلطان محمود غزنوی جیسے مجاہد اعظم کفرستان کو روندتے ہوئے نظر آئیں گے۔ کیونکہ آپ کا انتقال پانچویں صدی کے اندر ۴۲۱ھ میں ہوا ہے۔ خلافت امویہ اور عباسیہ کا علم اسلامی ہسپانیہ اور افریقہ وغیرہ ممالک میں لہراتا ہوا نظر آئیگا۔ خراسان، ایران، ہندوستان ایسے بڑے بڑے ممالک اسلام کے زیرنگیں نظر آئیں گے اور یہ سب کارہائے نمایاں پانچویں صدی کے اخیر تک آپ کو ملیں گے۔ مشرقی صاحب کا اپنا اعتراف ملاحظہ کیجئے۔ جو یہ ہے:-

"ہم خاکسار اس لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ ہر مسلمان کو اس مذہب میں داخل کردیں۔ خدا اور محمد کے سب نام لیواؤں کو اس دین اس طریق اس چال پر چلادیں جس پر چل کر ہم کئی سو برس تک بادشاہ رہے" (قول فیصل ص۴)

کیا یہی بادشاہت ہے جسے حاصل کرنے کو آپ کھڑے ہوئے ہیں اور خود ہی اس کو شیطانی فعل کہتے ہیں۔

ناظرین! خدارا انصاف کیجئے کہ جو شخص اپنا مذہب اور اپنا ایمان یہ بتائے کہ "ہم نے اسلام کا سیاسی غلبہ حاصل کرنا ہے" وہ ایسے با ایمان مجاہدین کے بابرکت افعال کو شیطانی افعال سے بدتر بتائے تو اس کو بجز اس کے کیا کہا جائے ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پس ناظرین مشرقی صاحب کی مذکورہ عبارتوں کو سامنے رکھ کر اُن کے دعویٰ جہاد اور دعویٰ ملک گیری کو اس شعر کے ماتحت سمجھیں ؎

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پہ مارا تو کیا مارا

(باقی باقی)

قادیانی مشن

طاعون کا دفعیہ

مرزا صاحب کا نشان

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۵۔ جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں پنجاب سے طاعون دفع ہونے پر بہت مسرت کا اظہار کیا ہے۔ ہم بھی اس مسرت میں اس کے شریک حال ہیں گو وجہ مسرت الگ الگ ہے چونکہ ہم نے کہا ہے کہ ہم الفضل کی مسرت میں شریک ہیں اس لئے اس کی اصل عبارت پیش کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"حکومت پنجاب کے محکمہ پبلک ہیلتھ ایڈمنسٹریشن کی حال میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جو ۳۸-۱۹۳۷ء کے کوائف پر مشتمل ہے۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ طاعون کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ:-

۱۸۹۸ء کے بعد یہ پہلا سال ہے جس میں طاعون کا پنجاب میں کوئی کیس نہیں ہوا۔ یہ الفاظ جہاں پنجاب کے رہنے والوں کیلئے مسرت و انبسا[ط]

کا موجب ہوں۔ (تذکرہ) ان سے یہ حقیقت بھی ظاہر ہے کہ ۱۹۰۲ء سے لے کر ۱۹۳۸ء تک طاعون جیسی لرزہ خیز تباہ کاریوں نے بنی نوع انسان کے ایک کثیر حصے کو لقمہ اجل بنا چکی ہے۔ اور کوئی سال ایسا نہیں گزرا جس میں اس موذی مرض کا مہلک حملہ نہ ہوا ہو۔ صرف ۱۹۳۶ء کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں طاعون کا کوئی کیس نہیں ہوا۔ گویا چالیس سال کے بعد طاعون سے مخلصی کا صرف ایک سال میسر آیا مگر اور وباؤں نے ابھی تک پیچھا نہیں چھوڑا۔ چالیس سال کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ اتنے لمبے اور طویل عرصہ تک لوگوں کا ایک مہلک عذاب میں مبتلا رہنا بالطبع دل میں یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ غلاظت سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ کلیہ بہت حد تک درست بھی ہے۔ مگر کوئی شخص یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ طاعون کی وجہ محض عدم صفائی تھی۔ اگر عدم صفائی ہی اس کی اصل وجہ ہوتی تو چاہئے تھا۔ صرف وہی لوگ اس کا شکار ہوتے جو غلیظ اور گندے رہتے۔ مگر واقعات سے ثابت ہے کہ بڑے بڑے صفائی پسند اور محتاط بھی اس کی نذر ہو گئے۔

پس اس مرض کی یہ تشخیص صحیح نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے اپنا جو مامور بھیجا۔ اسے قبول کرنے کی بجائے اس کی سخت مخالفت شروع کر دی گئی۔ تب خدا نے عذاب کے رنگ میں طاعون کو مسلط کیا۔ جس کی خبر پہلے ہی اس مامور کو دیدی گئی تھی۔ چنانچہ ابھی طاعون کا پنجاب میں کہیں نام و نشان بھی نہ تھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں لکھا کہ:۔

"میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے خدا تعالیٰ نے پنجاب کے مختلف حصوں میں سیاہ رنگ کے پودے لگائے ہیں جس میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ کیسے پودے ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ طاعون کے پودے ہیں جو عنقریب ملک میں پھوٹنے والی ہے۔

اس کشف پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ طاعونی اجرام نمودار ہوئے۔ اور اس دابۃ الارض نے لوگوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ ہر طرف تباہی اور ہلاکت شروع ہو گئی۔ جو ایک سال نہیں دو سال نہیں متواتر چالیس سال جاری رہی جس سے ہزاروں گھر ویران ہو گئے۔ ہزاروں آبادیاں اجڑ گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس عرصہ میں ہزاروں انسانوں نے خدا تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو قبول کیا۔ جن میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے قلوب میں طاعون کے خوفناک سیلاب اور اس کے تباہی خیز طوفان نے خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کیا۔ اور وہ حق کے قبول کرنے پر آمادہ ہوئے۔

اب جبکہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور ذرہ نوازی سے اس عذاب سے اہل پنجاب کو مخلصی بخشی ہے اور اس کے خوف و خطر کو دور کر دیا ہے۔ شکرگزار قلوب کا فرض ہے کہ اس فضل اور رحم کے شکرانہ میں اس کے آستانہ پر جھکیں اور اس کے مخلص بندے بننے کی پوری کوشش کریں۔" (الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث | الفضل کی وجۂ مسرت تو ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ اب ہماری وجۂ مسرت بھی ملاحظہ کیجئے۔

مرزا صاحب نے طاعون کا دفعیہ اپنے اوپر ایمان لانے پر موقوف بتایا تھا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں :۔

"خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کریگا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول (مرزا) کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہ ہو گی۔" (دافع البلاء صفحہ ۶)

قادیانی ممبرو! | کیا یہ شرط پائی گئی؟ ہم اس متعلق کیا سوال کریں! اہل منطق کہا کرتے ہیں کہ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا مگر وہ بدیہی جس پر اہل جدال خواہ مخواہ ظلمت کا پردہ ڈال دیں اس کے متعلق تنبیہ کی جائے تو جائز ہے۔ اسی لئے ہم باجازت اہل منطق آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا قادیان کے سکھوں، آریوں، احراریوں اور دوسرے مسلمانوں نے مرزا صاحب کو مان لیا ہے۔ قادیان کی تحصیل بٹالہ ہے۔ کیا وہاں کے لوگوں نے آپ کو مان لیا ہے؟ پھر قادیان کا ضلع گورداسپور ہے۔ کیا وہاں کے لوگ بھی مرزا صاحب پر ایمان لے آئے ہیں۔ گورداسپور کے بعد امرتسر قریب ہے۔ یہاں دفتر اہلحدیث کے سٹاف کو چھوڑ دیجئے جو ازلی مؤمن ہے۔ کیا امرتسر کے باقی باشندوں نے مرزا صاحب کو مان لیا ہے؟ اہل لاہور جن میں آریہ سماجی اور شیعہ بکثرت ہیں وہ تو ضرور ہی مرزا صاحب کے مؤمن ہو گئے ہوں گے

آہ! کیسی دلخوش کن بھول بھلیاں ہیں۔ مرزا صاحب کی مخالفت کا بازار اسی طرح بلکہ پہلے سے زیادہ گرم ہے اور طاعون جو اس جرم کی سزا کے طور پر مرزا صاحب کے منکروں پر نازل ہوا تھا وہ خودبخود دفع ہو گیا۔ "اہلحدیث" کی مسرت کی وجہ یہ ہے کہ اس کا سٹاف اس کا خاندان اس کا حلقۂ احباب اس کا دائرہ جماعت طاعون سے محفوظ رہا ہے۔ ان کو محفوظ حالت میں چھوڑ کر طاعون "خدا حافظ" کہتا ہوا چلا گیا۔ جس سے یہ نتیجہ نکلا ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

علمائے اسلام سے مرزائیوں کے سوال

(جواب سیکھنا چاہتے ہو؟)

تعجب کی بات ہے کہ جب ایک فرقہ دوسرے پر وہی سوال بصورت اعتراض پیش کرتا ہے جو خود اس پر وارد ہو۔ لیکن جو اعتراض اس پر بھی وارد ہو یعنی ایسا سوال جس کا مخاطب وہ خود بھی ہو دوسروں پر پیش کر کے جواب طلب کرے تو سمجھا جائیگا کہ اسے خود جواب نہیں آتا بلکہ وہ چالاکی سے سیکھنا چاہتا ہے۔ آج اسی قسم کے چند سوال اخبار فاروق قادیان سے ہم بطور نمونہ دکھاتے ہیں جو اس نے کسی ناظر نے بغرض جواب اڈیٹر فاروق کے پاس بھیجے ہیں اس نے چالاکی سے ان کو ایسی سرخی کے ماتحت شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوالات اس پر وارد نہیں ہیں بلکہ دیگر فرقوں کے علماء پر وارد ہوتے ہیں چنانچہ عنوان یوں لکھا ہے کہ :-

"غیر احمدی علماء سے سولہ سوال"

(نوٹ) اس صحبت میں تو ہم ان سوالوں کے متعلق مرزائی اخبار (فاروق) کی چالاکی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کا جواب آنے کے بعد ہم اصل سوالوں کا جواب دینگے۔ انشاء اللہ! چند سوالوں کا نمونہ درج ذیل ہے :-

سوال نمبر ۱ مسیح کی پیدائش کا ذکر قرآن شریف میں بطور بشارت کے موجود ہے۔ اور یہ بشارت اس فرشتے کے ذریعہ مریم کے پاس بھیجی گئی۔ جس کے ذریعہ تمام انبیاء کے پاس خدا کا پیغام وحی پہنچا کرتا ہے (یعنی جبرئیل علیہ السلام نے آکر بشارت دی اور مریم حاملہ ہوئیں (دیکھو سورہ مریم ع ۲) اس کے مقابل میں محمد صلعم کی پیدائش کا ذکر نہ بطور بشارت ہے نہ خرق عادت آپکی پیدائش دیکھو قرآن از اول تا آخر روایات ضعیفہ قابل اعتبار نہیں۔ پس مسیح افضل ہے محمد صلعم سے" (فاروق قادیان ۲۱ جولائی ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث بتائیے یہ سوال آپ پر وارد نہیں ہوتا اس سوال میں کونسا جملہ ہے جو اسے غیر احمدی علماء سے مخصوص ٹھیراتا ہے۔

سوال نمبر ۲ مسیح کی والدہ یا حضرت مریم کی فضیلت علی نساء العلمین قرآن نے بیان کی ہے اور اس کو صدیقہ کا لقب جو انبیاء کو قرآن شریف نے دیا ہے عطا کیا ہے۔ دیکھو آل عمران ع ۵ و مائدہ ع ۱۰ برخلاف اس کے محمد صلعم کی والدہ کا نام تک قرآن شریف نے نہیں لیا۔ فضیلت علی نساء العلمین و لقب صدیقہ تو درکنار۔ بعض مسلمان تو ان کے ایماندار ہونے کے بھی قائل نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے بھی ابن مریم افضل ہے ابن آمنہ سے" (حوالہ مذکور)

اہلحدیث اس کا جواب بھی خود کیوں نہیں دیتے اس میں غیر احمدی علماء کی کیا خصوصیت ہے۔

سوال نمبر ۳ بوقت پیدائش مسیح خارق عادت امور واقعہ ہوئے۔ مثلاً نخل ثمردار۔ اجرائے چشمہ نزول ملائکہ برائے تسکین وغیرہ (دیکھو سورہ مریم ع ۲) بمقابل اسکے محمد صلعم کی پیدائش کے وقت کوئی خارق عادت امر ظاہر نہیں ہوا۔ اور یہ جو مولود خوان پڑھا کرتے ہیں۔ قابل تسلیم نہیں کیونکہ وہ بربنا روایات موضوعہ ضعیفہ بیان کرتے ہیں جو بروئے قواعد محدثین روایتاً و درایتاً قابل پذیرائی نہیں۔ لہذا اس سے بھی مولود (ابن مریم) کی فضیلت مولود (ابن آمنہ) پر ثابت ہے"

اہلحدیث غیر احمدی علماء کی کیا خصوصیت ہے کہ خاص ان سے یہ سوال کیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۴ مسیح کا تکلم فی المہد و ایتاء کتاب و نبوت بزبان شیر خوارگی دلیل ہے اسکی افضیلت برجمیع انبیاء پر (دیکھو سورہ مریم ع ۲) برخلاف اس کے آنحضرت کو نبوت و کتاب ایسے زمانے میں ملنے کا دعویٰ ہے۔ جو بلوغ نہیں بلکہ پیرانہ سالی کے قریب زمانہ ہے۔ جبکہ انسان خوب تجربہ کار ہو چکا ہے۔ اور ایتاء کتاب و نبوت اور تکلم فی المہد عالم طفلی تو مسیح کے لئے ہی خاص ہے۔ اس لئے بھی مسیح افضل ہے محمد صلعم سے"

اہلحدیث اس سوال کو بھی غیر احمدی علماء سے کیا خصوصیت ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ پر سوال ہے۔ جن کو آپ بھی مانتے ہیں۔

سوال نمبر ۵ مسیح کا تکلم فی الکہولت یعنی آسمان سے نازل ہو کر بعمر کہولت کلام کرنا اور با النبوت نازل ہونا۔ کیونکہ کہولت کا ایکساں تکلم بیان ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ کہولت میں بھی تکلم فی النبوت ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلعم کے لئے نہ تکلم فی المہد کا ذکر ہے نہ تکلم فی الکہولت کی بشارت۔ اس لئے بھی مسیح افضل ہے محمد صلعم سے" (فاروق قادیان ۲۱ جولائی ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث یہ اعتراض بھی قرآنی الفاظ پر ہے۔ پھر کیوں خاص غیر احمدی علماء کو مخاطب کیا گیا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ پہلے غیر احمدی علمائے اسلام کے ساتھ ان سوالوں کی وجہ تخصیص بتائیے یا اعتراف کیجئے کہ ہم نے غیر احمدی علماء سے اس لئے پوچھا ہے کہ ہمیں جواب نہیں آتا۔ جو صورت بھی ہو اس کو صاف الفاظ میں بیان کیجئے تاکہ ہم اس کے مطابق جواب دیں ورنہ ہم سمجھیں گے کہ جس طرح قادیانی مسیح موعود علم منطق نہیں جانتے تھے اسی لئے وہ منطقی مسائل حکیم نور الدین سے پوچھا کرتے تھے (ملاحظہ ہو خطوط امام) اسی طرح قادیانی اخبارات بھی علمائے اسلام سے جواب سیکھنا چاہتے ہیں۔ وغیرہ۔

(نوٹ) یہ جوابات بتاتے ہیں ہیں تو مشکل نہیں لیکن ہم مسائل کی حیثیت کو نمایاں کرنا چاہتے ہیں۔ اوبس۔

فتح ربانی۔ متعلق حیات مسیح پر تحریری مباحثہ۔ مابین مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی [illegible] (مرزائی) قیمت ۳ (پتہ اہلحدیث امرتسر)

بریلوی مشن

ننگلہ چوڑیاں میں بریلوی فتنہ

مسلمانوں میں تفریق کی آتش

(مرقومہ ایم عبداللہ صاحب ننگلڈہ چوڑیاں ضلع گورداسپور)

الفقیہ ۱۴- جولائی میں ایک مضمون جلسۂ احناف ننگلڈہ کے متعلق شائع ہوا ہے۔ ہمیں اس پر کچھ لکھنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی اگر اس میں مضمون نویس صاحب غلط بیانی سے مبرا رہتے ہوئے صحیح واقعات درج کرتے مگر چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اس لئے ہمیں بدل ناخواستہ لب کُشا ہونا پڑا۔ اس مضمون کے ظاہری راقم صوفی محمد الدین صاحب رمداسوی ہیں۔ آپ اپنے عنوان میں لکھتے ہیں کہ :-

"جس قصبہ میں آج تک شان مصطفےٰ (علیہ السلام) کا بیان نہ ہوا تھا اس ظلمت کدہ میں اسم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ضیا پاشیاں"

افسوس کہ جو قصبہ شروع سے علم کا گھر رہا ہو ہاں جس قصبہ کو جناب مولانا صوفی محمد علی شاہ صاحب اور جناب مولانا محمد عثمان شاہ صاحب کے مسکن ہونے کا شرف حاصل ہو اسے بیک جنبش قلم ظلمت کدہ قرار دیدیا جائے اور یہ کہا جائے کہ اس قصبہ میں آج تک شان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بیان نہ ہوا تھا کاش کہ احنافِ ننگلڈہ آنکھیں کھولیں اور اپنے اسلاف کی اس قدر توہین نہ کروائیں آہ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں

صوفی صاحب لکھتے ہیں :-

"غیر مقلدین نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر وہاں کبھی کسی حنفی عالم کو موقعہ ہی نہیں دیا کہ وہاں رحمت شان مصطفےٰ علیہ السلام کا ذکر کرے آج تک ننگلڈہ کی تاریخ میں وہاں کبھی کوئی اہلسنت و جماعت رحمہ اللہ[illegible] کا بھی جلوع نہیں ہوا تھا۔ وہاں وہابیہ کے متواتر جلسے ہوتے رہے اور وہ بھی اس دستور سے کہ ماحول ننگلڈہ کے سادہ لوح احناف سے ہی چندے بٹور بٹور کر اپنے جلسے کرتے رہے"

افسوس کہ صوفی صاحب رمداس رہنے کے باوجود ننگلڈہ کے واقعات سے بالکل بے خبر ہیں۔ صوفی صاحب کیا ہرج تھا اگر آپ اس چیز کے متعلق اپنی ننگلڈہی جماعت سے ہی دریافت فرما لیتے۔ اگر یہاں کبھی کوئی اہلسنت کا جلسہ نہیں ہوا تو آپ یہاں سوائے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اہل حدیثوں کا بھی کوئی جلسہ ثابت نہیں کر سکتے۔ ہاں دیکھنا کہیں جلدی میں انجمن اسلامیہ کا جلسہ نہ پیش کر دینا کیونکہ وہاں مولنٰنا عبد الحنان لاہوری اور مولانا عبد العزیز خطیب چھاؤنی لاہور اور حافظ اسلام الدین گورداسپوری جیسے احناف علمائے کرام بھی تشریف لاتے ہیں۔ ہاں اگر آپ یہاں کی جماعت سے مشورہ کرتے تو یقیناً وہ تمہیں بتلاتے کہ یہاں ایک دفعہ انجمن تبلیغ الاسلام چونڈہ کا بھی جلسہ ہوا تھا۔ جس میں مولانا ظفر علی خان اور مولانا عبد العزیز صاحب وغیرہم بھی تشریف لائے تھے۔ کیا یہ سب حضرات حنفی نہیں ہیں اور اگر آپ کے نزدیک حنفیت کے ٹھیکیدار مولوی یوسف سیالکوٹی مولوی عبد الغفور اور مولوی محمد مسعود صاحب وغیرہ (اہل قبور) ہیں اور آپ کہیں کہ انہیں کیوں نہیں بلایا جاتا تو میرے خیال میں اس کا آسان جواب یہ ہوگا کہ بانیان جلسہ اپنے سب مسلمانوں کے مشترکہ جلسہ کو فتنہ و فساد کا شکار بنانا نہیں چاہتے۔

آگے چل کر آپ لکھتے ہیں کہ جب پیر جماعت علی شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کی گئی تھی کہ ہم اس قصبہ میں اپنی آواز کیسے بلند کر سکیں گے[1] تو فرمایا میں دو روز تک اس قصبہ کی طرف منہ کر کے بیٹھا رہوں گا۔ تم توکل بخدا کام شروع کر دو"

محترم صوفی صاحب! ایسی باتیں حجرہ ارادت میں کہنے کی ہوتی ہیں نہ کہ میدان صحافت میں۔ ایسے پڑھ کر ہر شخص ہنس دیگا اور نہایت ادب سے آپ کی خدمت میں عرض کریگا کہ صوفی صاحب! بتائیے تو سہی جس وقت ہمارے علماء آپ کے خلاف توقع بلائے ناگہانی کی طرح آپ کے جلسہ میں پہنچ گئے تو اس وقت پیر صاحب نے آپ کو قوت کیوں نہ پہنچائی۔ کیا روحانی طاقت کٹ گئی تھی۔ آپ کو مناظرہ سے راہ فرار اختیار کرنا پڑا بہرحال ایسی باتیں حلقہ ارادت میں ہی خوب معلوم ہوتی ہیں

آپ تعصب سے مجبور ہو کر لکھتے ہیں کہ وہابیوں نے سب آدمیوں کو ہمارا آٹا وغیرہ گوندھنے اور دوسرے کاموں سے منع کر دیا۔ نیز ہمیں جلسہ کے لئے جگہ نہ دی اور ہمیں ایک مہربان ہندو کی حویلی میں جلسہ کرنا پڑا[2]

اس کے متعلق ہم صرف اپنے ننگلڈہی بھائیوں سے اتنی گذارش کرتے ہیں کہ وہ خدا کو حاضر سمجھ کر بتلائیں کہ یہ سب باتیں صحیح ہیں۔ اس کے بعد آپ نے جلسہ کی کارروائی اور علمائے کرام کی تقاریر کا ذکر کیا ہے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ تقاریر کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ؎

وہی آلو کی ترکاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

ہاں اتنی بات ضرور تعجب خیز ہے کہ اور علمائے کرام کی تقاریر کو تو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے۔ لیکن مولوی محمد داؤد صاحب پسروری ثم امرتسری جن کی تقریر کو پبلک نے بے حد پسند فرمایا ان کا ذکر بالکل معمولی ہے۔ شائد اس کی وجہ یہ ہوگی کہ علمائے جلسہ نے انہیں دیوبندی قرار دیدیا ہوگا۔

آگے چلکر آپ رقمطراز ہیں کہ ہم نے ان کے فقروں کے جواب میں لکھا کہ ہم سے ابھی آکر شرائط طے کر لو

---

[1] مسجد شہید گنج کی فتح کی طرح پوری توجہ سے

[2] رہی جناب وہابی تو ایسے لوگ ہیں کہ مولوی ظفر علی صاحب نے بھی ایک جگہ شکایت کی تھی کہ وہابیوں نے ہمارا کعبہ لوٹ لیا

تاکہ تین بجے مناظرہ ہو جائے مگر افسوس کہ تین بجے تک کوئی نہ آیا۔ تین بجے کے بعد آئے۔"

صوفی صاحب! آؤ ہم اور آپ دونوں مل کر کہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کاش کہ آپ اپنے علماء (مولوی عبدالغفور، مولوی محمد یوسف اور مولوی محمد مسعود صاحب) سے ہی پوچھ لیتے کہ رات دس اور گیارہ بجے کے درمیان ان کی جائے قیام پر ہم پہنچے تھے یا نہیں۔ پھر آپ ڈینگ مارتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مولوی محمد مسعود نے کہا کہ دعا کرو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب آجاویں تاکہ ان کی کوئی حسرت باقی نہ رہے۔" افسوس کہ وہی جو مولانا موصوف کے شاگردوں کے سامنے بھیگی بلی بن گئے اور در پولیس پر جبہ سائی کرنی پڑی۔ وہ مولانا صاحب کے آنے کے لئے دعا کراتے ہیں۔ سچ ہے ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

تصرف قدرت شرائط میں طے ہوا تھا کہ دلائل قرآن اور احادیث صحیحہ سے ہونگے ہماری طرف سے اقوال ائمہ بھی پیش کئے گئے مگر وہ نہ مانے۔ مگر اب اخبار میں اپنی تکذیب پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "دلائل قرآن، احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ (سے ہونگے) میرا کھلا اعلان ہے کہ پرچہ شرائط میں اقوال ائمہ کا لفظ کہیں نہیں جسے شک ہو وہ ہمارے پاس آکر پرچہ شرائط دیکھ سکتا ہے۔

جلسہ کا اثر آپ لکھتے ہیں کہ ہماری تقاریر شہر میں بے حد مقبول ہوئیں۔ کئی لوگوں نے وہابیت سے بیزاری ظاہر کی۔ مثل مشہور ہے کہ ایک جھوٹ کے لئے پچاس جھوٹ بنانے پڑتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر نے وہابیت سے بیزاری ظاہر کی۔ جس ڈاکٹر کی طرف اشارہ ہے اسے ہم جانتے ہیں اور سارا شہر جانتا ہے وہ پکے بریلوی ہیں۔ یقین نہ ہو تو اپنی مقلد جماعت سے تصدیق کروا لو۔ مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں کہ جب ہمارے ملنسیر لجماعتیں چلی گئیں تو صبح وہابی پھر مناظرہ کے لئے آئے۔ ہم نے انہیں کہا کہ اب تمام ذمہ داری تم پر ہوگی اور اگر ہر فریق اپنی جماعت کا ذمہ دار ہو تو کسی نزدیکی گاؤں میں چلے چلیں مگر یہ دونوں باتیں آپ نے نہ مانیں۔"

ہمارا خیال ہے کہ مضمون ہذا صوفی محمد الدین صاحب کا لکھا ہوا نہیں۔ کیونکہ ان کی قلم سے ایسا سفید جھوٹ نکلنے کی ہمیں امید نہیں۔ ہم نے یہ دونوں شرطیں منظور کر لی تھیں۔ اور ہم نے یہ بھی کہا کہ ہم آپ کی ذمہ داری کے متعلق آپ کو تحریر لکھ دیتے ہیں مگر آپ کے علمائے کرام نے کہا کہ جب تک پولیس کا دخل نہیں ہوگا۔ ہم مناظرہ نہیں کرینگے۔ اس سے آپ کی نیت صاف ظاہر ہے۔ اور جب ہم نے دوسری شرط منظور کی تو کہنے لگے کہ آپ یہاں کی جماعت سے فیصلہ کر کے کوئی دن مقرر کر لیں ہم آجاویں گے۔ غرضیکہ ہم نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح مناظرہ ہو جائے مگر علمائے احناف بریلویہ تو تبلیغ منظور کر کے پچھتا رہے تھے اور ہماری اتمام حجت کے بعد انہیں وہی راہ اختیار کرنا پڑا جس کے وہ عادی ہیں۔

صوفی صاحب نے جلسے کا اثر بہت نمک مرچ لگا کر بیان کیا ہے کہ لوگوں نے تقاریر کو پسند کیا یا کسی نے کہا کہ ہم نے تو وعظ ہی آج سنا ہے، اور کسی نے کہا کہ ہم اپنی مسجدوں پر یا رسول اللہ لکھوا لینگے اور وہابی اماموں کو ہٹا کر حنفی امام بنائینگے۔

محترمی صوفی صاحب آپ کو کیا کہ کوئی راہ ہدایت پر آئے یا نہ آئے آپ اپنے مشن سے کام رکھیں، کوئی لڑے یا کوئی مرے آپ کو کیا مطلب۔ امت میں اتفاق رہے یا نہ رہے مگر آپ کی چاندی رہے۔ آپ کو کسی سے کیا غرض آہ! ؎

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیان رہے

آج ضروریات زمانہ مسلمانوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر مسلمانوں کو اتفاق کے لئے دعوت دے رہی ہیں۔ غیر مذاہب کی ٹھوکریں مسلمانوں کو اتفاق کیلئے مجبور کر رہی ہیں۔ خود مسلمانوں کی حالت اس بات کی مقتضی ہے کہ مسلمان اختلافات کو ترک کر کے یک جان ہو جائیں مگر یہ بیچارے اس ملاح کی طرح جس کی کشتی گرداب میں پھنسی ہوئی ہو اور وہ آرام کی نیند لیٹا ہوا ہو آنکھیں بند کئے ہوئے خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور آنکھیں کھولنے کی کوشش نہیں کرتے۔ آہ ؎

نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤگے اے ہندی مسلمانو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

سجدہ اور مدد

(نوشتہ مولوی محمد علی صاحب کالرہ ضلع گجرات)

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو اس لئے مبعوث کیا تھا کہ ہمیں راہ ہدایت بتلادیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ نبی علیہ السلام کی بعثت کے پہلے عرب لوگوں کی کیا حالت تھی۔ خانہ کعبہ میں انہوں نے تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے ہر روز ایک بت کی پرستش کرتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے۔ کسی نے ستارہ کو خدا مانا ہوا تھا، کسی نے سورج کو، کسی نے چاند کو۔ اس قدر اُن لوگوں میں جہالت تھی کہ جس کی حد بیان ہی نہیں ہو سکتی۔ حضور علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے اُن لوگوں کو توحید کا سبق دیا مگر اُن لوگوں نے اس وقت حضور علیہ السلام کی ایک نہ مانی۔ کبھی تو انہوں نے یہ کہا کہ یہ مجنوں ہے، کبھی کہا شاعر ہے تو خداوند کریم نے قرآن پاک میں حضور علیہ السلام کی بریت ثابت کی۔ اور اُن لوگوں کو کہا کہ تم جہالت پر ہو۔ اگر نجات اخروی چاہتے ہو تو حضور علیہ السلام کا دین اختیار کرو۔ وہ لوگ بتوں کو سجدے کرتے تھے اور اُن سے مدد مانگتے تھے اور ان کو اپنا نافع اور ضار سمجھتے تھے۔ یہ اُن کی حد درجہ کی جہالت تھی۔ مسلمان اگر ایسے ہی مشرکین مکہ کی طرح کریں۔ مثلاً قبروں پر جا کر سجدے کریں اور خدا کے سوا ہوائے کسی بزرگ سے مدد مانگیں تو بہت افسوس ہے کہ اسی چیز سے تو حضرت علیہ السلام نے منع کیا تھا اور بعض مسلمانوں نے بھی کرنا شروع کر دیا۔ سکے سا [illegible] اور حقیقی مددگار سمجھا یا جو خدا کی [illegible]

رزق دینے والا سمجھنا یا کرنا، یا کسی امام یا پیر وغیرہ کو ان صفات کو کسی اور میں سمجھنا شرک ہے۔ اور مشرک کے لئے خدا نے فرمایا ہے۔ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

(ترجمہ) جو خدا کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔

یعنی وہ مشرک جنت میں قطعاً نہیں جا سکتا۔

(حدیث) لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاء ھم وصلحاء ھم مساجد۔ یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہود اور نصاریٰ پر خدا لعنت کرے کیونکہ انہوں نے اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا دیا۔ اور سجدے کرنے شروع کر دیئے

حدیث ۲ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا اگر جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے کیونکہ شوہر عورت کے لئے ایک بہت ہستی ہے۔

(حدیث ۳) حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي وَثَنًا۔ (ترجمہ) یعنی میری قبر کو بت نہ بنا دینا۔ پیغمبر علیہ السلام نے جب یہ فرما دیا کہ میری قبر کو سجدہ نہ کرنا اور پہلے بھی اپنی زندگی میں کسی صحابی یا دوسرے آدمی سے سجدہ نہ کروایا تو کون ایسا پیر یا ولی ہے کہ جس کا درجہ حضور علیہ السلام سے زیادہ ہو اور اس کو سجدے کئے جاویں

نبی علیہ السلام تو خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے سے منع فرمائیں اور آج کل کے بعض پیر مریدوں سے سجدہ کروا کر خوش ہوئیں۔ اور سجدہ کرنے والوں کو منع نہ کریں۔ اس لئے کہ لوگ کہیں گے پیر صاحب وہابی بن گئے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

سورہ فاتحہ میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ہم پڑھتے ہیں۔ یہ کلمہ حصر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یعنی ہم کسی غیر کی نہ عبادت کرتے ہیں اور نہ مدد مانگتے ہیں۔ ویسے تو یہ اقرار کیا۔ لیکن اس کے بعد پیروں کو حقیقی مددگار سمجھا اور قبروں پر جا کر سجدے بھی شروع کر دیئے اور ان سے مددیں بھی مانگیں تو

بتلاؤ کیا یہ مسلمانی ہے۔ یا جو لوگ ایسا کرتے ہیں اُن کا عمل قرآن کے مطابق ہے؟

واقعہ حضور علیہ السلام کے پاس ایک دفعہ چند آدمی آگئے اور انہوں نے کہا کہ کیا ہمارا خدا قریب ہے کہ ہم اس کو دل میں یاد کر لیں یا دُور ہے کہ بلند آواز کہہ کر پکاریں۔ پس اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ

(ترجمہ) جب میرا بندہ یہ پوچھے کہ خدا کہاں تو جواب دیدو کہ خدا قریب ہے۔ جب کوئی بندہ خدا سے کچھ مانگے تو وہ دیتا ہے۔ بشرطیکہ خدا کا مطیع ہو اور مؤمن ہو۔

(حدیث ۳) جب نبی علیہ السلام فوت ہوئے تو عمر فاروق نے کہا کہ جو یہ کہے کہ حضور فوت ہو گئے ہیں تو میں اسکو قتل کر دونگا؛ اسی وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگئے اور آپ نے فرمایا کہ جو حضور علیہ السلام کی عبادت کرتا تھا وہ تو تمہارے سامنے دیکھو فوت ہو گئے ہیں اور جو خدا کی عبادت کرتا تھا خدا زندہ ہے اسی کی عبادت کرو۔

تو اے میرے دوستو! زندہ خدا قریب خدا کو چھوڑ کر کسی اور سے مدد نہ مانگو اور نہ ہی کسی اور کو سجدہ کرو۔ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھو وہی آپکی تمام مشکلیں حل کریگا۔

وما علینا الا البلاغ

جلسہ فتح گڈھ

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

اہل حدیث کانفرنس بمقام فتحگڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور پنجاب میں امرتسری مدینہ کی نزاع کے متعلق گول میز کانفرنس ہوئی۔ ممبروں کی تجویز اور فریقین (ابو الوفاء مصنف تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن اور حافظ عبداللہ روپڑی) کی منظوری سے مصالحت کا مسودہ طے ہوا (جس کا ذکر رسالہ "روئداد گول میز کانفرنس" میں مفصل مرقوم ہے) بعد منظوری حافظ عبداللہ نے اس سے انکار کر دیا اور اب تک بدستور مخالفت شائع کر رہے ہیں۔ میں اپنے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کرتا ہوں وہ غور سے سنیں اور دُور تک پہنچائیں۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے خواہش کی گئی کہ آپ صحیح بخاری کی شرح لکھیں انہوں نے فتح الباری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:-

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

یعنی فتح الباری کے بعد کسی شرح کی ضرورت نہیں

اسی طرح میں بھی کہتا ہوں کہ میری عربی تفسیر کا معاملہ شہر آرہ میں طے ہوا۔ مدراس میں صاف ہوا۔ مکہ شریف میں فیصلہ ہوا۔ آخر فتح گڈھ کے جلسہ کانفرنس اہل حدیث کی گول میز کانفرنس میں ختم ہوا اور وہیں اس نزاع کو دفن بھی کر دیا گیا۔

اس لئے امام شوکانی کی طرح میرا قول بھی یہی ہے کہ

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

یعنی گول میز کانفرنس فتحگڈھ کے بعد تفسیر مذکور کے متعلق میں کسی اعتراض کا جواب نہیں دونگا۔ چاہے جتنا بھی کوئی مخالفانہ لکھے۔ میرا جواب یہی ہوگا۔

لا ھجرۃ بعد الفتح ۔ ھ

قیامت پر بھی رہنے دو گے کوئی فیصلہ باقی؟

ابو الوفاء

مشرک سے خطاب

(از مولوی عبد الرحیم صاحب بجود سوجانیاں ضلع گورداسپور)

تونہ اپنے فعل پر مشرک کبھی نادم ہوا
سخت ہے ناراض تیرے شرک سے واحد الٰہ

شرک تو نے جب کیا جنت ہوئی تجھ پر حرام
میں نہیں کہتا مگر حق کلام ہی ہے فیصلہ

کتنے ہی اعمال اچھے ضبط سب ہو جائینگے
شرک کا ادنیٰ سا مخرج اعمال میں گر مل گیا

اُس کی ہر مخلوق صرف اللہ کی تسبیح پڑھے
حیف تو انسان ہو کر شرک ہی کرتا رہا

شرک سے نفرت ہے ہر حساس اور ذی روح کو
لیک پڑھ کر کلمۂ توحید تو مشرک رہا

تو مزاروں اور قبروں پر جُھکا کرتا ہے روز
اور پھر کہتا ہے مجھ کو پاس ہے توحید کا

مُردہ ولیوں اور شہیدوں سے مرادیں مانگنا
سچ بتا قرآن کے کس پارے میں یہ ہے لکھا؟

روح اُن کی عالم بالا میں ہے اب جا چکی
رہ گیا۔ بس جسم۔ وہ بے جان مٹی میں چھپا

ہیں شہید ان خدا زندہ مگر اے بے سمجھ
تو سمجھ سکتا ہے اُن کی زندگی اور موت کیا؟

وہ اگر زندہ ہیں ہم کو کیوں نظر آتے نہیں
اُن کی بیواؤں سے شرعًا کیوں نکاح جائز ہوا؟

نیز تو اُن کی وراثت بانٹ لیتا ہے مگر
زندہ اُن کو کس طرح تو کہتا رہتا ہے سدا؟

زندگی میں شک نہیں اُن کی مگر یہ یاد رکھ
وہ جو زندہ ہیں تو زندہ ہیں بنزدیک خدا

وہ مصیبت میں ترے کچھ کام آسکتے نہیں
ایک وہ کیا۔ کام آسکتا نہیں جز کبریا،

تو خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا مقصود ہے
غیر سے مت مانگ ادعونی ہے فرمان خدا

نعبد اقرار منہ سے اور عمل اس کے خلاف
استعانت غیر سے اور نستعین پڑھنا سدا

لا الٰہ کا ورد لب پہ دل میں ہیں معبود لاکھ
خوب مانی تم نے توحید خدائے کبریا

کوئی اپنے پیر کے حق میں ہے یوں گویا ہوا
تو ہے حل المشکلات اور دافع رنج و بلا

کوئی اس کو مانتا ہے واقفِ اسرار غیب
"دل کے بھیدوں سے وہ واقف راز سینہ اُس پہ وا"

پیر بھی معبود کہلانے سے شرماتے نہیں
اُن کو خود بھی شوق ہے کہلانے کا حاجت روا

مؤمنوں کے واسطے جنت بشارت حق نے دی
منتظر تیرا جہنم ہے مگر صبح و مسا

مؤمنین حق کی زیارت سے مشرف ہونگے پر
تیری قسمت میں کہاں ہوگا خدا کا دیکھنا

اے مسلمان کلمۂ توحید کے معنی سمجھ
ہو نفی سب کی مگر اقرار ہو اللہ کا

چھوڑ کر بدعت ضلالت حامیٔ سنت تو بن
چھوڑ کر تقلید غیری جو مسنّد ہے فدا

ایک کی کرکے غلامی سب سے ہو جا بے نیاز
ایک کے آگے جھکا سر کو یہی ہے مدعا

ایک کی کر تو اطاعت اُس پہ رہ ثابت قدم
ایک کا ہوکر مطیع تو سب کا بن جا پیشوا

آئمہ کہتا ہو سنت و توحید کی تبلیغ کر
قوم کو بیدار کر قرآن کا لے کر عصا

نصاب تعلیم کے مسئلہ پر ایک اہم اور قابل التفات تجویز

(بقلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری)

ہمدردان اسلام اور اعیان قوم کے خیالات کا اندازہ کرنے سے یہ پتہ بخوبی چلتا ہے کہ آج نصاب تعلیم کے ترمیم و تجدید کا خیال عالمگیر بن چکا ہے۔ پچھلے دنوں کا ذکر ہے کہ محسن القوم حاجی عبد الغفار صاحب مرحوم دہلوی کے انتقال پر ملال پر میں نے حاجی مولوی محمد صالح صاحب خلف الرشید مرحوم کے پاس تعزیت نامہ بھیجا جس پر آپ نے جواب میں رسمی باتوں کے بعد لکھا ”مہربانی کرکے نصاب تعلیم کو موجودہ طریقہ تعلیم پیش نظر رکھتے کوئی ایسا نصاب تعلیم سوچکر رکھئے جس میں بچہ ڈھائی تین سال تک اچھی قابلیت کے ساتھ فارغ ہوکر دوسرے کام میں لگ سکے وغیرہ“

میں نے اس قدر قلیل مدت اور اچھی لیاقت دونوں متضادات سمجھ کر اُن کی خدمت میں ایسے نصاب تعلیم کے لئے لکھا کہ آپ ہی سہ سالہ پروگرام مرتب فرماکر بھیجدیں۔ خیر۔ ”اہلحدیث“ اخبار میں بکثرت تائیدی و تردیدی مضامین دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن آج ایک تجویز ایسی درج کی جاتی ہے۔ جس میں زبان اردو کے تحفظ اور قلت وقت دونوں کا لحاظ ہو گیا ہے وہو ہذا:

میری رائے میں عربی طلباء کے لئے فارسی کی تعلیم قطعی بند کر دی جائے۔ عربی طالب علم کا جو وقت قواعد صرف اور ابتدائی فارسی سے لے کر گلستان بوستان یوسف زلیخا، انشائے خلیفہ وغیرہ میں لگتا ہے وہ رائگاں جاتا ہے۔ پس اس وقت کو ان چیزوں میں صرف کرنے سے دو تین سال کا وقت نکل آتا ہے۔ اب رہ گیا میزان صرف میر علم الصیغہ۔ فصول اکبری۔ نحو میر وغیرہ جو فارسی کی زبان میں ہیں ان کے لئے ماہر اساتذہ کی خدمت میں درخواست کرکے یہ سب کتابیں خالص اردو زبان

میں منتقل کر دی جاویں۔ آج اردو کے ممتاز ادیب بھی درپیش ہے جس طرح سے یا اصول یک پنتھ دو کاج زبان اردو کی بھی ایک معقول خدمت ہو جاویگی۔

مولانا ... سرف کی ایک کتاب کا ترجمہ اردو میں کر دیا ہے جو ابواب الصرف کے طرز پر ہے۔ نحو میر کا اردو ترجمہ "الفوز الکبیر" کے نام سے مولانا احمد علی حنفی مئوی کا نہایت عمدہ ترجمہ کیا ہوا موجود ہے۔ علم الصیغہ یا اور جو کوئی کتاب ضروری ہو اس کا ترجمہ اردو میں مولانا محمد صاحب جونا گڈھی وغیرہ کے ذریعہ کرا لئے۔ ابھی سب اردو میں مترجم کتابوں کو یک دم نصاب تعلیم میں داخل کر دیں۔ انشاء اللہ اس طرح سے کام بھی ہو گا اور وقت تین ساڑھے تین سال کا یقیناً بچ جاویگا۔

ہاں اگر کوئی فارسی پڑھنا چاہے تو اعزازی طور پر ایسا ہی پڑھ لے جیسا کہ فاضل وقت میں کچھ انگریزی وغیرہ انسان حاصل کر لیتا ہے۔

دوسری اہم رائے | میری ناقص رائے میں طلب الکل فوت الکل کے اصول کے مطابق آج کل کھچڑی والے نصاب تعلیم سے بچوں کو کسی فن میں باقاعدہ لیاقت حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ یک فنی طلباء پیدا کئے جاویں۔ ایک ماہر استاد کے ذریعہ چند طلباء صرف معقولی طیار کرائے جائیں کہ اس کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح چند طلباء صرف علم ادب کے ماہر ہوں کہ اس کی اشد ترین ضرورت ہے۔ اسی طرح کچھ طلباء صرف علم حدیث و رجال کے ماہر ہوں اسی طرح کچھ فن تفسیر میں ماہر ہوں۔ اسی طرح کچھ طلباء علم تاریخ کے ماہر ہوں۔ باقی ابتدائی علوم صرف، نحو، عروض، معانی سب کے لئے یکساں ضروری قرار دیا جاوے۔ پس اس جداگانہ فن وار طرز پر تعلیم ہونے سے خلط الرجال میں اختشار وتشتت ... بھی ہو جاویگی اور طلباء بہترین لیاقت کے حامل ... ضرورت ہے کہ ان قوم ... مخیروں ... تو ہم ... لوگ ... نصاب ... کہ ... ہیں ... تعلم نشر ...

قضاء الصوم عن المیت

(از مولانا محمد سلیمان صاحب مئوی)

ناظرین! مجھے اس وقت ایک مسئلہ کی تحقیق پیش نظر ہے جس میں ہمارے سلف اور علمائے کرام مختلف ہیں۔ مثلاً ایک شخص بیمار ہوا اور مشقت مرض کی وجہ سے رمضان کا روزہ نہیں رکھا اور فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر کے حکم سے افطار کرتا رہا بعد رمضان کے بھی سلسلہ مرض بڑھتا رہا۔ حتی کہ مرگیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ مریض کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں اس کے اولیاء پر اس کی قضا یا فدیہ ضروری ہے یا نہیں؟

اس سوال کا جواب ایک اہلحدیث مولوی نے یہ لکھا کہ مریض کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں اس کے بدلے میں اس کے اولیاء پر قضا یا فدیہ کچھ نہیں ہے۔ اور اسکی دلیل میں آیت مذکورہ پیش کی اور ہدایہ کی اس عبارت سے استدلال کیا۔ واذا مات المریض والمسافر وھما علی حالھما لم یلزمھما القضاء لانھما لم یدرکا عدۃ من ایام اخر۔ اور سلف کے کچھ اقوال نقل کر کے یہ ثابت کیا کہ مریض کو دوسرے ایام نہیں ملے اس وجہ سے اس پر واجب نہیں اور جب اس پر واجب نہیں تو اس کے اولیاء پر کیونکر واجب ہو سکتا ہے۔ پس اولیاء پر نہ تو قضا واجب ہے اور نہ فدیہ

اس کے بعد یہی سوال وجواب میرے پاس آیا میں نے اپنی تحقیق کی بنا پر یہ لکھا کہ حدیث من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ سے قضا ضروری ہے اور ایک دوسری حدیث بھی جو ابن عباسؓ سے مروی ہے اس پر شاہد ہے۔ اور حضرت ابن عمرؓ کی ایک موقوف روایت میں فدیہ دینا بھی آیا ہے۔ لہٰذا میت کے اولیاء پر قضا یا فدیہ ضروری ہے اور فعدۃ من ایام اخر کا محل میت نہیں ہے بلکہ آیت مذکورہ میں مریض اور مسافر کے روزوں کی قضا کی رخصت کی تفصیل ہے نہ میت کی طرف سے قضا کا حکم ... ثابت ہے۔

اس کے بعد پھر مفتی اہل حدیث نے اپنے فتویٰ کی تائید کرانے کی غرض سے ایک حنفی مولوی کے پاس بھیجا۔ حنفی مولوی نے مفتی اول کے فتویٰ کی تصحیح کی اور میرے فتویٰ کو عدم تدبر فی القرآن اور سخت غفلت اور ناواقفیت پر مبنی ٹھیرا دیا۔ جس کا تذکرہ کچھ آئندہ آویگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اہل علم حضرات سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی دو صورتیں ہیں۔ اول عدم تمکن یعنی مریض کو بعد رمضان کے مرض کی حالت سے صحت نہیں ہوئی کہ وہ اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کر سکے بلکہ اسی مرض کی حالت ہی میں انتقال کر گیا۔ دوسرے تمکن یعنی مریض کو بعد رمضان کے اتنا صحت کا زمانہ مل گیا کہ وہ اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا بخوبی کر سکے لیکن اس نے کسی سستی اور کاہلی سے قضا نہیں کی اور پھر بیمار ہوا اور مرگیا۔

پس پہلی صورت میں حنفیہ اور مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مسلک ہے کہ اولیاء میت پر قضا یا فدیہ کچھ نہیں ہے اور دوسری صورت میں اولیاء میت پر قضا یا فدیہ ضروری ہے لیکن شرعی نقطہ نگاہ سے دوسری صورت میں اولیاء پر قضا یا فدیہ کا ضروری ثابت کرنا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ میت کو اتنا صحت کا زمانہ مل چکا ہے جس میں وہ اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کر لیتا مگر اس نے نہیں کیا لہٰذا اس کے اولیاء اس سے بری الذمہ ہو سکتے ہیں اس لئے کہ یہاں پر کوئی عذر شرعی مانع نہیں تھا۔ بخلاف پہلی صورت کے کہ میت اپنے مرض کی وجہ کر معذور تھا اور عذر شرعی کا دوام برابر باقی رہا۔ اس لئے اسکے اولیاء پر قضا یا فدیہ ضروری ہے۔

اور میت ... کی تائید حافظ ابن قیم ... علیہ کے اس کلام سے ہوتی ہے۔ فاما المفطر ...

[illegible] الا ... (اہلحدیث)

غیر عذرا مثلا فلا ینفعه اداء غیرہ عنه بعد فرائض الله تعالیٰ التی فرط فیہا و کان هو المامور بها ابتلاءً و امتحانا دون الولی فلا ینفع توبة احد من احد ولا اسلامه عنه ولا اداء الصلوٰۃ عنه ولا غیرها من فرائض الله تعالیٰ التی فرط فیہا حتی مات ۔ واللہ اعلم (اعلام الموقعین ص۳۱۸ ج ۲)

یعنی وہ شخص جو بغیر کسی عذر کے اللہ تعالیٰ کے فرائض میں کوتاہی کرنے والا ہے تو اس کی طرف سے اس کے غیر کا ادا کرنا نفع نہیں دیگا کیونکہ اس کا ولی اس حکم کے ساتھ مامور نہیں تھا بلکہ وہ خود امتحاناً ان فرائض کا مامور تھا پس نفع نہیں دے سکتا کسی کا توبہ کرنا کسی کی طرف سے اور نہ کسی کا اسلام لانا کسی کی طرف سے اور نہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی کی نماز وغیرہ کا ادا کرنا کسی کی طرف سے وہ فرائض جس میں اس نے کوتاہی کی ہے یہاں تک کہ وہ مرگیا :

اس تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا جس میں اس نے باوجود قدرت علی الصیام کے کوتاہی کی ہے اس کے اولیاء پر اس کی قضا ضروری نہیں ۔ البتہ میت کی قضا اس کے اولیاء پر اس وقت ضروری معلوم ہوتی ہے جبکہ اس کے مرض کا اتصال دواماً باقی رہا ہو ۔ اور اس کو صحت کا زمانہ ہی نہیں ملا ۔ پس قیاس صحیح کا اقتضاء تو یہ ہے کہ میت کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں جس میں اس نے باوجود قدرت علی الصیام کے کوتاہی کی ہے اس کے اولیاء پر اس کی قضا ضروری نہیں لیکن چونکہ احادیث صحیحہ کا محل عام ہے اس وجہ سے قیاس کے خلاف تمکن کی صورت میں بھی قضا ضروری ہے اور قضا پر چند احادیث صحیحہ سے دلائل موجود ہیں ۔

پہلی حدیث حضرت عائشہؓ سے مروی ہے جس کو میں نقل نمبر ۱ کر چکا ہوں ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیه صیام صام عنه ولیه (صحیحین) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرگیا اور اس پر کسی قسم کا روزہ ہو تو اس کے اولیا اس کی طرف سے ادا کریں ۔ ظاہر اس حدیث کا مطلب ہے کہ میت کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں اس کی قضا اس کے اولیا پوری کریں اور یہ حکم تمکن اور عدم تمکن ، دونوں صورتوں کو عام ہے ۔ پس ظاہر کے خلاف صرف تمکن ہی کی صورت میں اس حدیث کو محمول کرنا تحکم ہے ۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس حدیث کے متعلق یہ تصریح کی ہے ۔ بقرینہ وعلیه صیام من مات مکلفین کو عام ہے اور صام عنه ولیه خبر بمعنی امر کے ہے ۔ اور جب یہ حدیث بقول حافظ ابن حجر مکلفین کے بارہ میں عام ہے اور عام کا اقتضا یہ ہے کہ وہ اپنے ہر فرد جزئی پر صادق آتا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ تمکن کی صورت میں یہ صادق آوے جس میں تفریط فی القضا موجود ہے اور عدم تمکن کی صورت میں یہ نہ صادق آوے جس میں عذر شرعی کے ساتھ اولیاء کی نیابت ضروری ہے ۔ یہ محض ادعاء ہے ۔

امام شوکانی نے بھی نیل میں یہ تحریر فرمایا ہے :-

وفیه دلیل علی انه یصوم الولی عن المیت اذا مات وعلیه صوم ای صوم کان و به قال اصحاب الحدیث وجماعة من محدثی الشافعیة وابوثور

یعنی اس حدیث میں دلیل ہے کہ ولی میت کی جانب سے روزہ رکھے خواہ جس قسم کا روزہ ہو ۔ اور اس کے قائل اصحاب حدیث اور محدثین شافعیہ کی ایک جماعت اور ابوثور ہیں ۔ امام شوکانی نے ای صوم کان سے عموم کی طرف اشارہ کیا ہے کہ میت کا روزہ خواہ تمکن کی صورت میں ہو یا غیر تمکن کی صورت میں ہو ، خواہ نذر کا ہو ، ہر ایک صورت میں اولیاء قضا کریں ۔

اس توجیہ سے بھی ثابت ہوا کہ حدیث من مات وعلیه صیام میں تعمیم ہے ۔ اور جب تعمیم ہے تو کسی ایک صورت میں اس حدیث کا مقید کرنا بلا دلیل ہے ۔ اسکے علاوہ حدیث مذکور کی تعمیم کے متعلق سب سے زیادہ وضاحت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے مصفیٰ ص۲۳۹ میں کی ہے :-

مشد تخصیص کردہ اند امر آنکہ بعد از تمکن از قضا تفریط کردہ باشد نیز گوید حدیث مبنی نیست بر تمکن بلکہ عام است پس بر عموم باید گذاشت ۔

اہل علم حضرات خود غور کر سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے کس قدر عدل اور انصاف سے تخصیص تمکن کی صورت کا ابطال کیا ہے اور تعمیم حدیث کو اپنے محل پر رکھا ہے ۔ اس کے علاوہ میں کہتا ہوں کہ خواہ مانعین کے پاس تمکن کی صورت میں قضا کی کوئی دلیل نہیں ہے جب تک کہ اس حدیث کی تعمیم کو تسلیم نہ کرلیں ۔

یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اور امام شوکانی نے نیل میں یہ تحریر فرمایا ہے :- قال البیهقی فی الخلافیات هذه المسئلة ثابتة لا اعلم خلافا بین اهل الحدیث فی صحتها فوجب العمل بها ۔

امام بیہقی نے خلافیات میں یہ فرمایا ہے کہ قضا عن المیت کا مسئلہ ثابت ہے اس کی صحت میں کسی اہل حدیث کے خلاف کا علم مجھ کو نہیں ہے پس اس پر عمل کرنا واجب ہے "

اگر کوئی شخص بوجہ عدم واقفیت کے یہ کہے کہ اہل حدیث کا یہ مذہب جسکو کہ امام بیہقی نے بیان کیا ہے تمکن ہی کی صورت میں ہے ۔ اس لئے کہ عدم تمکن کی کوئی تصریح نہیں ہے ۔ تو میں کہونگا کہ یہ فریب ہے اس لئے کہ جب اہل حدیث بھی تمکن ہی کی صورت میں قضا کے قائل ہوں اور تمکن ہی کی صورت میں مانعین بھی قضا کے قائل ہیں تو اہل حدیث اور مانعین کے مذہب میں اختلاف ہی کیا رہا ۔ حالانکہ اس مسئلہ میں اختلاف ثابت ہے ۔ کما سیاتی انشاء اللہ تعالیٰ ۔ (باقی)

اہلحدیث یہاں تک تو آپ کی جتنی تحریر آئی ہے اسکے دو حصے ہیں ۔ ایک حدیث اور دوسری اس کی شرح میں اقوال الرجال ۔ یہ آپ سے مخفی نہ ہوگا کہ دونوں کا مرتبہ الگ الگ ہے ۔ ایک حجت ہے دوسری حجت نہیں ۔ حدیث (بعد ثبوت حجت) میں علیه صوم قابل غور ہے ۔ یہ لفظ اپنے معنی صاف دے رہا ہے کہ بیمار اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ اس پر وجوب صوم کا حکم لگ چکے ۔ اس کو مد نظر رکھ کر آپ جو چاہیں لکھیں ۔ چونکہ یہی ایک نقطہ مدار بحث ہے ۔ اہل حدیث کو سب سے پہلے الفاظ حدیث پر غور کرنا چاہئے کیونکہ مدار گفتگو الفاظ حدیث پر ہے اقوال الرجال پر نہیں فتنا ۔ [illegible]

بھوپال میں ایک مبارک دن

(از قلم مفتی محمد عمر صاحب کاتب دہلوی)

بھوپال جو ایک زمانہ میں مخزن علم تھا اور یہاں علوم و فنون کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ جہاں والا جاہ نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی وہ تھی جس سے نہ صرف ہندوستان بلکہ آج بھی دنیائے اسلام میں اُن کا اسم گرامی اور اُن کی تصانیف زندہ ہیں۔ اسی شہر میں حدیث کا آفتاب تاباں حضرت شیخ حسین صاحب عرب محدث ایسا حافظ حدیث علامہ تھا۔ اسی بھوپال میں علوم و فنون کا جامع علامہ یگانہ روزگار مولانا بشیر صاحب سہسوانی بھی تھا۔ اسی جگہ عالم کامل جامع مولانا سلامت اللہ صاحب جیراجپوری بھی تھا۔ اسی شہر میں آنے کے لئے میرے ایک محب مخلص عرصہ سے مجھے دعوت دے رہے تھے ان کی اس دعوت پر بالآخر میں بتاریخ ۲۹۔ اپریل ۱۹۳۹ء بھوپال پہنچا۔ اُس علمی مخزن کے اعتبار سے جس کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے میرا غالب ظن یہ تھا کہ بھوپال میں اہلحدیث کی جماعت بڑی ہوگی۔ مگر میرا یہ خیال غلط نکلا۔ یہاں ایک مختصر سی جماعت اہل حدیث کی رہ گئی ہے۔ تاہم مجھے اعلیٰ حضرت والی ملک کی نیک دلی و عدل پروری کا یہ عجیب منظر دیکھا کہ ہر مسجد میں اہل حدیث بلا تکلف نماز پڑھنے کا مجاز ہے یہاں کی پبلک تمام حنفی المذہب ہے۔ لیکن تعصب کا اس میں نام بھی نہیں ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جن صاحب نے مجھے دعوت دی تھی وہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب خوش ترجیب ہیں۔ ان کی عمر تقریباً ۲۵۔ ۳۰ سال کی ہوگی۔ یہ صرف اردو پڑھے ہیں۔ قدرے انگریزی بھی جانتے ہیں۔ مولانا خلیل بن محمد عرب ان کو اوران کے ساتھ دو تین ملازمت پیشہ آدمیوں کو عربی پڑھاتے ہیں۔ ان لوگوں نے صرف دس بارہ دن کے [illegible] اتنی ترقی کی ہے کہ معمولی خطوط عربی میں لکھ لیتے ہیں اور معمولی [illegible] عربی الفاظ [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔ خطوط و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دیکھا۔ انہوں نے عربی درس دینے کا ایک عجیب طریقہ ایجاد کیا ہے جس سے کہ جو طالب علم پڑھے اس پر عمل بھی کرے۔ اس اسلوب تعلیم پر مولانا صاحب نے ایک سٹ تین کتابوں کا مرتب کر کے شائع کیا ہے۔ (۱) مصالحۃ العربیہ۔ (۲) فرہنگ مصالحۃ العربیہ۔ (۳) تسہیل العربیہ اول الذکر کتاب ایک عربی ریڈر ہے۔ دوسری میں اس ریڈر کے افعال و اسماء و حروف کی فرہنگ ہے اور ضروری الفاظ کے معانی ہیں تیسری میں پڑھے ہوئے الفاظ کی مشقیں ہیں۔ ان تینوں کتابوں کو دیکھ کر ہر شخص آسانی سے عربی پڑھ سکتا ہے اور تھوڑے دنوں میں لکھ اور بول سکتا ہے۔ میں مولانا موصوف کے مکان پر گیا۔ آپ نے اپنی لڑکیوں اور بھانجیوں کو اعلیٰ تعلیم دی ہے۔ لڑکی ادب میں الکامل للمبرد و دلائل الاعجاز تک پڑھ چکی ہے۔ الحماسہ والاغانی اور نقد الشعر و ابن ماجہ و دلائل الاعجاز پڑھا رہی ہے خود اپنے والد سے آج کل نصف آخر صحیح بخاری پڑھ رہی ہے میں نے امتحاناً پارہ اول سے باب تیمموا صعیداً طیباً والی حدیث طویل سُنی۔ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اتنی صحیح عبارت امتحان میں میں نے مستعد لڑکوں سے نہیں سُنی اور پھر وہ بھی بغیر دیکھی عبارت۔ اس کے بعد میں نے سوال کیا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرک کے مزادہ (مشکیزہ) سے پانی لے کر وضو کیا۔ اور قرآن مجید میں ہے کہ انما المشرکون نجس۔ قرآن مجید، حدیث میں اور آیت کریمہ میں تطبیق کیسے ہوگی۔ فوراً جواب دیا کہ آیت کریمہ میں نجاست عقائد مراد ہے۔ نجاست حقیقی نہیں۔ اسی لئے مشرک کے مزادہ سے آپ نے وضو فرمایا۔ نیز جواب دیا کہ [illegible] [illegible] کا مشرک کی سواری مسجد میں باندھنا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ نجاست سے نجاست عقائد مراد ہے۔ مولانا خلیل حضرت علامہ شیخ حسین کے پوتے ہیں۔ اور حدیث و ادب آپ نے اپنے والد و جد امجد سے پڑھا ہے۔ غریب نصیب بزرگ ہیں قانع، منکسر المزاج آدمی ہیں۔ اپنے میں علمی خدمت کا جذبہ صادقہ رکھتے ہیں۔ اور آپ کا اثر آپکے بھائیوں میں بھی ہے جن میں سے ایک ایم۔ اے ہیں ملکی صورت دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک لفظ بھی شاید انگریزی کا نہیں جانتے۔ جامعہ احمدیہ بھوپال میں آپ پروفیسر ہیں۔ ادب و حدیث پڑھاتے ہیں۔ ایف۔ ایس۔ سی کیا۔ اس کے بعد آپ نے فلسفہ مغربی لیکر بی۔ اے پاس کیا۔ اس سے مقصد آپ کا دینی خدمت تھی یا یہ امتحان پاس کرنا مقصد نہیں تھا۔

مولانا خلیل لکھنؤ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے۔ پانچسو روپیہ ماہوار تنخواہ تھی علیل ہو کر ناچار مستعفی ہوئے۔ لیکن والی بھوپال خلد اللہ ملکہ کی علمی قدردانی کہ انہوں نے ڈیڑھ سو روپیہ ماہانہ کا منصب مقرر کر دیا اور آپ مجلس علماء کے رکن بھی ہیں۔

میں نہایت اخلاص سے اپنی جماعت کے نوجوانان طلباء کو خصوصاً اور برادران اسلام کو عموماً یہ مشورہ دیتا ہوں کہ ان ہستیوں کو غنیمت سمجھ کر ان سے تعلیم عربی کی تدریس کا طریقہ سیکھیں اور بقول مولانا آپ اہل علم اصحاب و صاحب کو ایک سال میں ایسے قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ حدیث و قرآن و تفاسیر سے خود فوائد حاصل کر سکیں۔ مولانا چونکہ شہرت پسند شخص نہیں ہیں ورنہ اگر ایسا شخص سنسکرت یا کسی اور زبان میں یہ دعویٰ کر کے اسے روز روشن کی طرح دکھا دیتا تو شاید دنیا بھر میں اس کا شہرہ ہوتا۔ کیا طلباء و اعیان حدیث اس طرف توجہ فرمائیں گے؟ آپ کی صاحبزادی عربی کی شاعرہ بھی ہیں اور خود مولانا بھی۔ مولانا کے دوسرے بھائی حسین بن محمد عرب ہیں جو فاضل ادب اور بی۔ اے ہیں آپ نے چند دن بادشاہ بیگم اتالیق جناب ورشاہوار دلہن بھابی دولت دکن یا [illegible] بھابی صاحبزادی شاہ جہاں کو عربی پڑھائی اور ان چند دنوں میں جو خطوط عربی میں حضرت [illegible] کو لکھے ہیں وہ قابل دید ہے۔ آپ نے [illegible] [illegible] کا مصنفی ترجمہ انگریزی تھوڑا سا کیا ہے۔ [illegible]

* تعاون نا کافی ہونے کی وجہ سے مضمون ہی درج کیا گیا ہے۔ (مدیر)

متفرقات

ہمارے مہربانوں میں سے مندرجہ ذیل اصحاب نے ماہ جولائی میں اخبار اہلحدیث کے لئے نئے خریدار بناکر اپنی بہی خواہی کا ثبوت دیکر ادارہ اہلحدیث کو مشکور و ممنون فرمایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا۔

امید ہے توحید و سنت کی تبلیغ کے شائق اہلحدیث کی ترقی کیلئے بیش از پیش توجہ فرمائینگے۔

جناب ایس۔ڈی بھائی میاں صاحب رنگونی ۲ خریدار۔ حافظ محمد شریف صاحب سیالکوٹی و حکیم محمد یعقوب صاحب گوادوری ایک ایک خریدار۔

وی پی بھیجے گئے سابقہ پرچہ مندرجہ ذیل خریداروں کو وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہوجائے اور وہ اخبار کو جاری رکھنا چاہتے ہوں تو قیمت اخبار بہت جلد بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے ایک ہفتہ بعد انتظار کر کے اخبار بند کردیا جائے گا۔

۲۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۲۳۴ - ۴۵۳۵ -
۶۵۴۵ - ۸۵۱۸ - ۸۵۵۴ - ۸۵۷۸ -
۱۰۳۴۵ - ۱۰۹۳۷ - ۱۱۰۸۲ - ۱۱۲۰۱ -
۱۱۴۳۷ - ۱۱۷۱۲ - ۱۱۸۰۳ - ۱۱۹۰۱ -
۱۱۹۰۴ - ۱۲۱۳۹ - ۱۲۲۰۰ - ۱۲۲۰۳ -
۱۲۲۰۵ - ۱۲۲۰۶ - ۱۲۲۱۰ - ۱۲۲۲۱ -
۱۲۲۴۳ - ۱۲۳۱۹ - ۱۲۳۸۲ - ۱۲۴۰۴ -
۱۲۴۰۷ - ۱۲۴۰۸ - ۱۲۴۱۲ - ۱۲۴۹۲ -

مضامین آمدہ مولوی عبد الرحمن صاحب فریدکوٹی مولوی عبد الرؤف صاحب۔ شیخ ابو الحسن محمد یحیی صاحب محمد طٰہٰ صاحب۔ محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی ۲ عدد۔ ابو الخیر محمد عبد الرب صاحب۔ مولوی عبد السلام

نامہ نگار حضرات مضمون بھیجکر ان کی جلد اشاعت کے لئے خط و کتابت شروع کرکے بالآخر شکوہ کناں ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مضامین حسب ترتیب واضح ہوتے ہیں۔ الا کوئی مضمون ضرورت وقت کا مقتضی ہو تو مقدم کیا جاتا ہے۔ اس راز کو ادارہ ہی جان سکتا ہے۔ پس نامہ نگار حضرات اتنی جلدی گھبرا نہ جایا کریں۔ (منیجر اہلحدیث)

مزید تائید اخبار اہلحدیث ۲۴ جون ۱۹۳۹ء صفحہ ۹ پر مولوی نور محمد صاحب میانوی کا ایک مضمون بعنوان چند تجویزات ضروریہ شائع ہوا ہے۔ میں تجاویز نمبر ۲ و ۳ کی پرزور الفاظ میں تائید کرتا ہوں۔

ایک ضروری اعلان

سابقہ پرچہ "اہلحدیث" میں حساب دوستاں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں ان اصحاب کے نمبر خریداری درج کئے گئے ہیں جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت وغیرہ ماہ اگست میں ختم ہو جائیگی۔ اس اطلاع کے علاوہ ان کو علیحدہ مطبوعہ چٹھی بھی روانہ کی جا رہی ہے۔ اس لئے اب کسی صاحب کو یہ شکوہ کرنے کا موقع نہیں رہیگا کہ مجھے قیمت یا مہلت ختم ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ ۳۱۔ اگست تک قیمت اخبار یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوئی تو پھر

یکم ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت یافتگان کو ہر حالت میں اپنے وعدہ کا ایفا کرنا چاہئے اور قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجکر اخبار کو قوت پہنچائیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

کلیات ثنائیہ۔ فتاوی ثنائیہ۔ سوانح حیات ثنائیہ۔ تینوں چیزوں کی اشد ترین ضرورت ہے۔ جماعت اہل حدیث کا فرض اولین ہے کہ اس مفید سلسلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی خاطر بشوق دلی مالی امداد کرے وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

(عبد العزیز اہل حدیث گونڈوی)

اظہار تشکر خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرات علماء کرام اہل حدیث و احباب کی دعاؤں کے اثر سے میرا لڑکا مسمی عبد المجید جو کہ عرصہ ڈیڑھ سال سے مفقود الخبر تھا بفضلہ تعالیٰ گذشتہ ہفتہ مستری فخر حسین صدیقی کریانچ شوپ اجمیر کے خط سے پتہ چلا کہ وہ اجمیر میں ہے۔ میں چھٹی کا انتظام کر کے براستہ دہلی مورخہ ۱۹ وکم اجمیر پہنچا۔ سٹیشن پر پہنچتے ہی برادرم فخر حسین صاحب مع اپنے رفقاء کے اور عزیزم عبد المجید کے گاڑی پر ملے۔ اور ہمارے دو یوم قیام پر انہوں نے مہمانداری کے فرائض انجام دیکر مجھے ممنون فرمایا۔ جس کے لئے میں ان کا اور ان کے احباب کا مشکور ہوں خدا ان کو جزائے خیر دے۔ آمین! میں اپنے ان تمام احباب اور بزرگان ملت کا بھی ممنون ہوں جو وقتاً فوقتاً بچے کے متعلق دعائیں کرتے رہتے تھے۔ خصوصاً حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولانا محمد حیات صاحب قصوری۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولوی محمد صاحب دہلوی سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی قابل صد تشکر ہیں جنہوں نے بارہا دعاؤں کے علاوہ ورد و وظائف کے ذریعہ گمشدہ بچے کے ملنے کے لئے میری مدد فرمائی۔

(نیاز مند شیخ دین محمد ٹیلیگرافسٹ ریلوے)

یاد رفتگان (۱) میرے ماموں محمد اسماعیل صاحب اہل حدیث متبع سنت تھے ۱۵۔ جولائی کو انتقال کر گئے انا للہ۔ آر۔ پی مولانا محمد عنایت اللہ صاحب مدراسی (۲) جناب ساہوکار کے اسماعیل صاحب رئیس مدراس کی والدہ ماجدہ ۱۳۔ جولائی کو رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت فیاض، نیک دل اور پابند صوم و صلوۃ تھیں۔ راقم۔ محمد فضل الرحمن جامعہ دار السلام عمرآباد صدر مدرس مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلاری۔ (۳) اشاعت فنڈ و مول ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہما وارحمہما۔

ضروری اطلاع مضمون نگار اصحاب کو چاہئے کہ مضامین سفید کاغذ کے ایک طرف صاف صاف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ (منیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

آریہ سماج اور ریاست حیدرآباد

ہندوستان کی تاریخ بتاتی ہے کہ کبھی اس ملک میں یہ دستور تھا کہ رعایا کے پانچ دس ہزار آدمی ناراض ہوئے اور بغاوت شروع کر دی۔ کیونکہ جیسے حکومت کے پاس ہتھیار (تلوار نیزہ تیر وغیرہ) ہوتے تھے ایسے ہی رعایا کے پاس بھی ہوتے تھے۔ اس لئے کوئی سال یا ششماہی بغاوتوں سے خالی نہیں جاتی تھی آج کل چونکہ حکومتوں کے پاس اسلحہ جنگ بڑے زبردست ہیں (مثلاً بندوق، توپ، ہوائی جہاز وغیرہ) جو رعایا کے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے مسلح بغاوت نہیں ہوتی مگر چونکہ انسانی طبیعت میں یہ بات ودیعت رکھی ہے کہ اپنی ناراضگی کو کسی نہ کسی صورت میں ظاہر کرے اس لئے گاندھی جی نے ہندوستانیوں کو یہ اصول سکھلایا کہ مسلح بغاوت کرنے سے تم تباہ ہو جاؤ گے جب کبھی تمہیں حکومت کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہو تو تم ستیہ گرہ کرو۔ ستیہ گرہ کیا چیز ہے؟

حکومت کے کسی فعل پر جمع ہو کر اظہار ناراضی کرنا وہ منع کرے تو نافرمانی کرنا۔ جس کی سزا معمولی ہے اور جانیں ضائع نہیں ہوتیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس نصیحت پر سکھوں اور کانگرسیوں نے خوب عمل کیا اور ہزاروں کی تعداد میں قید ہوئے۔ اس کے بعد لوگوں نے بھی اپنا لیا۔ آخر آریوں نے بھی حیدرآباد میں ستیہ گرہ کیا ان کے ساتھ ہی سناتنی ہندوؤں نے دہلی میں شو مندر کے واسطے اور لاہور میں [illegible] نے ستیہ گرہ کیا [illegible] خالصہ [illegible] [illegible] [illegible]

آریہ ستیہ گرہ بھی بند ہو گیا ہے۔ کیونکہ ہز اگزالٹڈ ہائی نس نظام نے نئی اصلاحات میں بہت فراخ حوصلگی کا ثبوت دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ریاست حیدرآباد کے متعلق آریہ اخباروں میں جو مظالم بیان کئے جاتے تھے وہ قطعاً مبالغہ آمیز تھے۔ آریہ سماجی لوگ چونکہ بہت دانا اور زیرک ہیں۔ ہر چند لاہور تک کے جوشیلے آریہ اخباروں نے ان اصلاحات کو ناکافی کہہ کر تحریک ستیہ گرہ کو جاری رکھنے پر زور دیا۔ مگر یہ عربی مثل

صاحب البیت ادریٰ بما فیہ

(گھر کا مالک گھر کے حالات خوب جانتا ہے)

ان کے حق میں صحیح ثابت ہوئی۔ چنانچہ چند روز ہوئے "اصلاحات" پر غور کرنے کے لئے آریوں کی مجلس منتظمہ کا اجلاس دہلی میں ہوا۔ اس نے ستیہ گرہ کی بندش کا فیصلہ کر دیا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے حالات (اندرونی و بیرونی) کو بخوبی محسوس کر چکے ہیں۔ ہم ان کی دانائی کا اعتراف کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ دنیا اور آخرت دو سوتیں (سوکنیں) ہیں۔ اگر ایک راضی ہو تو دوسری ناراض ہو جاتی ہے۔ یہی حال رعایا کے مختلف طبقوں کا ہے۔ آریوں کی فی الجملہ رضامندی پر ریاست کے مسلمان سخت کبیدہ خاطر ہو گئے ہیں۔ حضور نظام کی حکومت سے امید ہے کہ وہ بہت جلد ان کو بھی راضی کریگی اور عنقریب یہ فتنہ رفع دفع ہو جائیگا۔

حیدرآباد ستیہ گرہ کی طرح شو مندر دہلی کا ستیہ گرہ بھی گاندھی جی اور پنڈت مالویہ کے مشورہ سے بند کر دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں ہائی کورٹ لاہور میں اپیل کی گئی ہے۔

لکھنؤ کا تبرا ایجی ٹیشن

لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن دن بدن زور پکڑ رہا ہے [illegible] اصحاب ثلاثہ کے [illegible] ہے [illegible] گاندھی جی اور کانگرس پر بھی لعنت بازی شروع ہو گئی۔ گاندھی جی جب بذریعہ ریل گاڑی پشاور سے واپس آتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے لاہور اسٹیشن پر ٹھہرے تو شیعہ نوجوانوں نے سیاہ جھنڈیوں سے ان کا استقبال کیا اور گاندھی جی بلکہ یوپی کی کانگرسی حکومت پر خوب لعنت برسائی۔ اس واقعہ سے شیعوں کو بھی یقین ہو گیا کہ شیعہ کا اصحاب ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) پر تبرا کرنا بلا سوبر ناجائز اور ظالمانہ فعل ہے ورنہ گاندھی بیچارے نے کیا کیا تھا کہ اس پر بھی لعنت کی بوچھاڑ کی گئی۔ اس مد میں جو کوئی بھی شریفانہ طور پر انہیں منع کریگا یہ لوگ اس پر اسی طرح لعنتیں برسائیں گے۔ ہم اپنی رائے میں تبدیلی نہیں پاتے کہ اس تفرقہ اور فساد کی ذمہ دار مسلم لیگ ہے جو خاموشی سے دیکھ رہی ہے اور دخل نہیں دیتی۔ خاص ہماری ہی یہ رائے نہیں۔ بلکہ شیخ سعدی مرحوم بھی یہی فرما گئے ہیں ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است

اگر خاموش بنشینم گناہ است

مشرقی صاحب نے اس نزاع میں دخل دیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ دخل نہ دیتے تو اچھا ہوتا۔ اُن کی مداخلت اس مثال کی مصداق ہے۔

ایک شخص نے کسی سے کہا کہ تیری نائی نے ختنہ کیا ہے۔ اس نے کہا بُرا کیا۔ پھر اُس شخص نے کہا کہ کر کے چھوڑ بھی دیا تو جواب دیا کہ اور بھی بُرا کیا۔ یہی مثال مشرقی صاحب کے حال پر صادق آتی ہے۔ آپ نے پہلے بڑے زور سے لکھا تھا کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی اگر باز نہ آئے تو ۳۰ جون کے پرچے میں ان کے متعلق سخت احکام نکلیں گے۔ پھر لکھا کہ ۷ جولائی تک صلح نہ ہوئی تو ۱۴ جولائی کے پرچے میں آخری حکم شائع ہوگا۔ پھر ۷ جولائی کے پرچے میں اس مہلت کو ۲۱ جولائی تک وسیع کر دیا۔ آخر اس مہلت میں مزید وسعت کر کے ۲۸ جولائی کی تاریخ نکال دی اور لکھ دیا کہ ۲۸ جولائی کے بعد [illegible] لکھنؤ پہنچ جائیں گے اور تبرائیوں کے چند اصحاب کی [illegible] اس حکم سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خاص [illegible]

[illegible] کی شیدی یزدروں کو تسخیر کرے گی۔ خدا خدا کرکے ۲۲ جولائی کا پرچہ دیکھنے میں آیا جسے پڑھ کر معلوم ہوا کہ مہلت کی تاریخ ۱۸ اگست تک بڑھا دی گئی ہے۔ یہ عزم بالجزم کیا ہوا گویا شیخ چلی کے نکاح کی تاریخیں ہوئیں جو کبھی معرض وجود میں نہ آئینگی دیکھئے مشرقی صاحب کی موعودہ تاریخ کب آتی ہے

کیونکہ مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

سرکاری اطلاع

شمالی مغربی سرحد میں مقیم افواج کے پینے کے پانی میں مخالف قبائل کی طرف سے زہر ملانے کی جو کوشش کی گئی اس کی کیفیت حکومت پنجاب کے کیمیکل اگزامینر کی تازہ ترین سالانہ رپورٹ میں بیان کی گئی ہے۔ اگرچہ اس کوشش کا مقصد تباہ کن تھا۔ تاہم اسے عملی جامہ پہنانے کا طریقہ کچھ بے ڈھنگا سا تھا۔ کیونکہ جب یہ معلوم ہوا کہ تالابوں کے پانی کا رنگ اور ذائقہ بدل چکا ہے۔ اس سازش کا آسانی سے پتہ چل گیا۔ اس پانی کے نمونے رزمک کی ڈسٹرکٹ لیبوریٹری نے کیمیاوی امتحان کی غرض سے حکومت پنجاب کو بھیجے۔ جہاں معلوم ہوا کہ اس میں پکرک ایسڈ موجود ہے۔

پکرک ایسڈ ایک کمزور سا زہر ہے۔ اس کا ذائقہ سخت تلخ اور رنگ مخصوص طور پہ پیلا ہوتا ہے۔ یہ امر کہ مجرموں نے خاص طور پر اس زہر کو منتخب کیا۔ ان کے محدود علم یا ذرائع پر دلالت کرتا ہے۔ زہر دینے کی ایک اور کوشش جو رپورٹ میں درج ہے میانوالی سے متعلق ہے جہاں ایک مقامی دکاندار نے مختلف سکولوں کے بچوں میں جن میں لڑکے اور لڑکیاں شامل تھیں۔ زہر ملی ہوئی مٹھائی تقسیم کی تھی۔ زہریلی مٹھائی کھانے کے چند منٹ کے اندر تمام بچوں میں زہر کے آثار نمایاں ہو گئے۔ [illegible] کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ [illegible] ہوا سے بچوں کی تھی جن کا علاج ان کے [illegible] سے ایک سے صاحب بچ گئے [illegible]

مٹھائی کے کیمیاوی امتحان سے جس میں سنکھیا کا [illegible] آکسائیڈ اور تانبے کا سرخ سلفیٹ پایا گیا۔

جہاں تک انسانوں کو زہر دینے کی وارداتوں کا تعلق ہے۔ گزشتہ سال کی طرح سال زیر تبصرہ میں بھی ضلع لاہور پنجاب بھر میں بدترین ثابت ہوا۔ اس ضلع میں اس قسم کی وارداتوں کی تعداد ۷۰ تھی۔ اسکے بالمقابل صوبہ دہلی۔ امرتسر اور پنجاب کی تمام ریاستوں میں انسانوں کو زہر دینے کی وارداتیں علی الترتیب ۳۹ - ۲۹ اور ۳۳ تھیں۔ مویشیوں کو زہر دینے کی سب سے زیادہ وارداتیں جو صاحب کیمیکل اگزامنر کے نوٹس میں لائی گئیں وہ لاہور چھاؤنی اور راولپنڈی سے متعلق تھیں اور ان کی تعداد بالترتیب ۱۱ اور ۱۰ تھی

انسانی جانوں کو ہلاک کرنے کے لئے (اس میں خودکشی کی وارداتیں شامل ہیں) افیون بدستور زیادہ استعمال کی گئی۔ جو وارداتیں صاحب کیمیکل اگزامنر کے نوٹس میں لائی گئیں ان میں ۳۴ فیصدی کی صورت میں افیون۔ ۱۸ فیصدی کی صورت میں دھتورہ اور ۱۵ فیصدی کی صورت میں سنکھیا استعمال کیا گیا تھا۔ جن مویشیوں کو زہر دیا گیا ان کی بیشتر تعداد کی صورت میں سنکھیا کا استعمال کیا گیا تھا۔

سال زیر رپورٹ کے دوران میں صاحب موصوف نے گھی کے ۵۹ نمونوں کا معائنہ کیا۔ ان میں سے صرف ۲۷ یعنی نصف سے بھی کم انسانی خوراک کے لئے موزوں قرار دیئے گئے باقی ۳۲ نمونے رد کردیئے گئے —— سال مذکور کی ایک امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ صاحب کیمیکل اگزامنر نے پولیس انسپکٹروں کے لئے لیکچروں کا ایک سہ ماہی نصاب جاری کیا۔ ان لیکچروں میں جرائم کی ابتدائی سائنٹیفک تحقیقات کے متعلق عملی تجربات شامل ہیں اور ان سے یہ مقصود ہے کہ افسران پولیس زیادہ سائنٹیفک طریق پر کام کریں اور جرائم کا مقابلہ کرتے وقت [illegible] پر کام کرسکیں۔ پولیس انسپکٹروں کو یہ بات سکھانے پر خاص زور دیا جاتا ہے کہ موقع واردات پر شہادت کا کس طرح جائزہ لینا چاہئے اور صاحب کیمیکل اگزا[illegible]

کی لیبارٹری میں کون کونسی اشیاء ٹسٹ کرانی چاہئیں
(از مولوی محمد یوسف ۱۹۳۹ء)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۴)

اور چونکہ آپ نے ایک سال لاء بھی پڑھا ہے لہذا رومن لاء سے آپ نے اصول و قوانین اسلامیہ کا مقابلہ بھی کیا ہے۔

مولانا کی لڑکی کو میں نے ایک اُردو عبارت بغرض ترجمہ دی جس کا فوراً اس نے نہایت فصیح عبارت عربیہ میں ترجمہ کر کے دیا۔ ان تجارب کے بعد میں پھر عرض کروں گا کہ مسلمانوں کو ان ہستیوں سے فائدہ حاصل کرنا بڑی نعمت ہے۔

برادران پنجاب اگر اس طرف متوجہ ہوں تو انہیں چاہئے کہ یہ تصدیق مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی داؤد صاحب غزنوی اپنے ارادہ سے فضل الرحمٰن شہزمرچنٹ لوہا بازار بھوپال کو مطلع کریں۔ تصدیق چال چلن، نیز استعداد صرف و نحو کا ہونا چاہئے۔ اس کا امکان ہے کہ بھوپال کے اہل خیر اصحاب سے وظیفہ امدادی کے لئے کامیاب ہوسکتے ہیں دو وظیفوں سے زیادہ کی امید نہیں عورتوں میں صرف نوشت و خواند اردو چال چلن کی تصدیق ہونا چاہئے۔ اور ان کے لئے امکان ہے کہ چار وظیفے تک ہوسکیں۔ وظائف کے متعدد درخواستیں آنے پر کئے جاسکتے ہیں۔ کم از کم اتنا ضرور ہوگا کہ قیام و طعام و لباس کے لئے کافی ہوسکے۔

مفلس فنڈ سے مندرجہ ذیل شائقین اخبار اہلحدیث جاری کرانا چاہتے ہیں۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ اس کار خیر کو سرانجام دیکر ثواب حاصل کرے۔

(۱) محمد حسین ساکن رام کے [illegible] ضلع سیالکوٹ
(۲) عصمت اللہ معرفت اللہ داد [illegible] رسول [illegible] صادق آباد ریاست بہاولپور

جلسہ اہلحدیث کانفرنس [illegible] [illegible] نے ایک پنجابی نظم [illegible] جس کا پہلا مصرع یوں تھا [illegible] خواب [illegible]

(۷۹۷)

تصانیف مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تقابل ثلاثہ اس میں تورات۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے۔ کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت عہ

توحید و تثلیث تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

جوابات نصاریٰ اس رسالہ میں نئے مسیحیوں کی تین مشہور و معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ یعنی رسائل "حقائق قرآن" کا جواب "معارف قرآن" اور "اثبات التثلیث" مصنفہ پادری عبد الحق کا جواب "اثبات التوحید"۔ اور "میں مسیحی کیوں ہوا" مصنفہ پادری سلطان محمد پال کا جواب "تم عیسائی کیوں ہوئے"۔ سب مفصل و مدلل دیا گیا ہے۔ جن کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے۔ قیمت ۸ر

در تردید آریہ مشن

حق پرکاش اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ قیمت ۱۲ر

الہامی کتاب وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو مولانا ابو الوفاء صاحب و ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات۔ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ قیمت ۱۱ر

ترک اسلام بجواب ترک اسلام اس رسالہ میں آریہ اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ قابلدید ہے جدید اڈیشن۔ قیمت ۹ر

بحث تناسخ وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا مذکورہ و ماسٹر آتمارام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳ر

حضرت محمد رشی حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت تورات، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر

حدوث وید اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲ر

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ، روح اور سلسلۂ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید کے لئے مفید ترین ہے۔ قیمت ۲ر

الہام یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کر کے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے نیوگ جیسے حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۲ر

القرآن العظیم اس کتاب میں تمام خوبیات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲ر

جہاد وید اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کر کے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے۔ قیمت ۳ر

مقدس رسول (جدید اڈیشن) آریوں نے ایک زہریلے رسالہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے۔ جس کا نام تھا "رنگیلا رسول"۔ اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت ۸ر

نکاح آریہ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق۔ (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) نکاح دائم۔ لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان۔ قیمت ۳ر

نماز اربعہ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں (مسلمانوں، عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیروں کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۳ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ { منیجر اہلحدیث امرتسر

ہندوستان کے دو ریفارمر

یعنی شری سوامی دیانند اور میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

ثمرات تناسخ

رسالہ ہذا میں مسئلہ تناسخ کو ایسے دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان پڑھ کر حیران ہو جاتا ہے۔ (مصنفہ مولوی حکیم محمد انصاری مرحوم از دیوریہ) قیمت ۴ر

سوامی دیانند کا علم وعقل

اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱ر

کتاب الرحمٰن

آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابو الوفاء نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ قیمت ۹ر

دیہاتی حکیم

ایک نئی تصنیف ہے۔ یہ کتاب محض دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ اس میں قریبًا ایک سو امراض کا بیان درج ہے۔ جس پر چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں۔ سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کر دی گئی ہے۔ علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ بآسانی اور ارزاں مل سکیں۔ یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ جس کی قدر کرنا ان کا فرض ہوگا ضرور منگوائیں۔ ائمہ مساجد، نمبرداروں اور پٹواریوں کے پاس [illegible] چاہئے۔ قیمت ۱۲ر

جدید انگلش ٹیچر

اس کے مطالعہ سے انگریزی زبان بہت جلد لکھنا، [illegible] آجاتا ہے۔ قیمت ۸ر

منیجر اہلحدیث امرتسر

کتب تفاسیر واحادیث

تفسیر واضح البیان

اردو مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتًا اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے کتابت طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ قیمت بے جلد ۲ر۔ مجلد ۳ر۔ قابل مطالعہ ہے۔

تبویب القرآن

مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۴۰۷ صفحات۔ قیمت للعہ

تفسیر فاتحۃ الکتاب

مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری۔

یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ ونقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۸۵ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر سورہ یوسف

سورہ یوسف میں جو عجیب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر واستقامت کے نکات ہیں۔ اسکی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر محمدی

مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد از اں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول ۶ر۔ جلد دوم ۶ر جلد سوم ۶ر۔ جلد چہارم ۶ر۔ جلد پنجم ۶ر۔ جلد ششم ۶ر۔ جلد ہفتم ۶ر۔

اکرام محمدی

(پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔

اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ ضخامت ۵۷۲ صفحات۔ قیمت ۶ر

تفسیر موضح القرآن

مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب۔

اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی قیمت ۶ر

تخریج ہدایہ عسقلانی

فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت عار

(۸۹)

مشکوٰۃ شریف عربی

فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ مطبع مجتبائی کان پور قیمت ۶ر۔ مطبوعہ دہلی ۵ر

مشکوٰۃ شریف غزنوی

اس میں اردو ترجمہ بین السطور ہے۔ حاشیہ پر معتبر مضامین جو اہلسنت والجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں درج ہیں۔ چار جلدوں میں ہے قیمت ۸ر

جامع الترمذی

(عربی) یہ کتاب صحاح ستہ میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث و شمائل و نسخ قوت مغتذی و حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵ر

منگوانے کا پتہ { منیجر اہلحدیث امرتسر

جلد ۳۶ نمبر ۴۱ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ء
رؤسا و جاگیرداروں سے ۸ء
عام خریداران سے ۴ء
ششماہی ۲ء
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۴۔ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۱۔ اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

پیغام محبت

(از مولوی غلام رسول صاحب ہوشیارپوری)

حدوں سے وہ ہے باہر جس کو خدا ہیں کہتے ۔۔۔ پستی میں کیوں گھرے وہ جسکو علیٰ ہیں کہتے
محدود کے وہ اندر محلول ہوگا کیسے؟ ۔۔۔ علت علل کی بن کر معلول ہوگا کیسے؟
وہ ہے محیط مطلق ہوگا محاط کیسے؟ ۔۔۔ پاکر سبھی پہ غلبہ ہوگا وہ مات کیسے؟
خالق ہے وہ یگانہ اغیار سب ہیں اُسکے ۔۔۔ گو ہوں نبیؐ ولی بھی لاچار سب ہیں اُس کے
اے دوستو عزیزو توحید کو نہ چھوڑو ۔۔۔ رُخ اپنا کبریا سے ہرگز کبھی نہ موڑو
خالق سے کیا بشر کا یارو مقابلہ ہے! ۔۔۔ باطل تمہارا بالکل سارا مجادلہ ہے
نفس بشر کے اندر آیات ہیں خدا کی ۔۔۔ جس کو سمجھتے تم ہو اَدوات ہیں خدا کی
ہر چیز سے ورآء ہے وہ قادر کرما ۔۔۔ قدرت سے اُس نے اپنی ہر چیز کو ہے تھاما
ہر چیز سے نرالی خالق کی ذات جانو ۔۔۔ اُس کا حلول ہرگز مخلوق میں نہ مانو

الفت کا یہ ہمارا پیغام مختصر ہے
مانو یا نہ مانو تم مرضی پہ منحصر ہے

تفسیر القرآن مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف۔ اس میں مرزائی، شیعہ، چکڑالوی، بریلوی وغیرہ تفاسیر کی اہم اغلاط ظاہر کرکے اصلاح کی گئی ہے۔

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں ۵۔ اگست کی صبح کو خوب موسلادھار بارش ہوئی۔ ناظرین مزید بارش کے لئے دعا کریں۔

——— امرتسر میونسپل کمیٹی کے خلاف ہندوؤں کی طرف سے عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر کیا گیا ہے کہ میونسپل کمیٹی میں ملازمتوں کا جو فرقہ وارانہ تناسب قائم کیا گیا ہے۔ ہندوؤں کو یہ منظور نہیں۔

——— امرتسر میں انجمن حزب المجاہدین کی طرف سے خاکسار تحریک اور اس کے قائد کے عقائد کی تردید میں ۴۔ اگست کو بعد نماز جمعہ مسجد خیرالدین مرحوم میں پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا محمد حسن صاحب۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ مولوی محمد سلیمان بی اے۔ مولوی بہاالحق نے تقریریں کیں۔ نیز ۶۔ اگست کو بعد نماز عشا چوک فرید میں انجمن مذکور کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا احمد علی صاحب لاہوری اور دوسرے مقامی حضرات نے عقائد مشرقی کی تردید میں تقریریں کیں۔

——— لاہور مہاشہ کرشن مالک اخبار "پرتاپ" لاہور کو حیدرآباد دکن ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ستیہ گرہ کرنے کے مقدمات میں ۴۳ ماہ کی قید با مشقت ہوئی ہے۔

——— حکومت پنجاب اڑھائی کروڑ روپیہ قرض لے رہی ہے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ شالامار لاہور کے قریب حکومت پنجاب ایک بجلی کا وسیع کارخانہ قائم کریگی۔

——— ستلج ویلی پروجیکٹ کے زمینداروں کو حکومت پنجاب نے چالیس لاکھ روپیہ معاف کر دیا ہے۔

——— پشاور ۱۶۔ اگست کی اطلاع ہے کہ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے شمالی وزیرستان میں [illegible] کی جس کی وجہ مہردل کو پناہ دینی تھی۔

——— گورنمنٹ [illegible] نے مرکزی اسمبلی کی میعاد [illegible] ایک سال تک بڑھا دی ہے۔

——— حکومت بمبئی نے یکم اگست سے شراب کی بندش کر دی ہے۔

——— بمبئی۔ یکم اگست کو مسلمانوں کی طرف سے پراپرٹی ٹیکس کے خلاف جلوس نکالا گیا۔ جس پر ہندوؤں کی طرف سے پیشقدمی ہونے پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور گولی بھی چلائی۔ اب شہر میں امن و امان ہے۔

——— مسٹر ستیہ مورتی نے بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر بوس کے فارورڈ بلاک کا مقصد گاندھی جی کی لیڈری ختم کرنا ہے۔

——— کراچی میں گداگری کی لعنت کو دور کرنے کیلئے یہ تجویز زیر غور ہے کہ ان کے لئے ایک بستی بنائی جائے جس میں بیس ہزار گداگروں کی رہائش کا انتظام ہو سکے وہاں ان کے لئے کپڑا بننے اور چمڑہ رنگنے اور دیگر دستکاریوں کے ہنر سکھلائے جائینگے۔

۳۱۔ اگست تک

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع
بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوگی تو
یکم ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا
ناظرین نوٹ کرلیں

——— لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن جاری ہے۔ گرفتاریاں بدستور ہو رہی ہیں۔ گاندھی جی نے شیعوں کو تبرا بند کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ مسٹر علی ظہیر ایم۔ ایل۔ اے کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیعوں اور سنیوں میں مصالحت کی کوشش ہو رہی ہے۔

——— الہ آباد میں رام لیلا گراؤنڈ کی دیوار کی تعمیر کرنے کی وجہ سے ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ تعمیر فی الحال روک دی گئی ہے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

——— اخبار "پرتاپ" ۸۔ اگست رقمطراز ہے کہ فقیر ایپی نے قبائل کی پھر تنظیم شروع کر دی ہے۔ ۳۰ مخصوص کیمپوں کو منظم کیا گیا ہے۔ جن میں تقریباً ڈیڑھ ہزار مسلح ڈٹے ہوئے ہیں۔

——— شمالی ہندوستان میں ہوائی حملوں [illegible]

بچاؤ کے لئے محکمہ تار و ڈاک کے ملازموں کو اے۔ آر۔ پی کے طریقوں پر ٹریننگ دینے کے لئے بمبئی کے ایک کالج میں انتظام کیا جا رہا ہے۔

——— سندھ کی موجودہ وزارت میں پھر تبدیلی ہونے کا امکان ہے۔

——— برطانیہ کی خفیہ پولیس نے آئرش ری پبلکن آرمی کی ایک دستاویز برآمد کی ہے۔ جس میں برطانیہ میں زبردست سازش کھڑی کرنے کی سکیم درج ہے جس میں برطانوی پارلیمنٹ ریڈیو سٹیشنوں، ہوائی جہازوں اور فیکٹریوں، اسلحہ کے کارخانوں کو اڑا دینے کی تجویز ہے۔ نیز اس میں برطانیہ کو الٹی میٹم دیا گیا ہے کہ وہ آئرلینڈ کے تمام علاقہ کو خالی کردے اور اس کے سمندری علاقہ سے کوئی واسطہ نہ رکھے۔

——— ہندوستان سے آٹھ ہزار فوج ملایا کو بھیجی جا رہی ہے۔

——— جاپانیوں کی طرف سے چنکیانگ پر بمباری کی گئی۔ اطالوی اور بلجیین سفارت خانوں کو تھوڑا سا نقصان پہنچا۔ چینیوں نے توپوں سے ہوائی جہازوں پر فائر کئے۔ بمبار ہوائی جہاز بھاگ گئے۔

یاد رفتگاں | میرا نوجوان برادر نسبتی نذیر احمد ولد حکیم عبدالحق صاحب سکنہ سوہیاں ضلع امرتسر سل و دق میں تین چار ماہ صاحب فراش رہ کر ۷۔ اگست کو انتقال کر گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی اچانک علالت و وفات نے بڑھاپے میں حکیم صاحب اور دیگر خاندان کو بہت صدمہ پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

غمزدہ محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ پنجاب۔
ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

دیگر | قاری عبدالکریم صاحب امام اول جامع مسجد شیخ خیرالدین مرحوم جو نہایت عابد، متقی اور اعلیٰ درجہ کے قاری تھے قریباً نوے سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اہلحدیث
۲۴- جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۷)

(مجریہ از ۳۰- جون ۳۹ء)

گذشتہ پرچہ میں آٹھ نمبروں میں سے چوتھا نمبر متعلقہ جہاد درج ہوا تھا۔ آج اس کا تتمہ درج کیا جاتا ہے۔

ناظرین ہمارے سوالات کے جواب جلدی جلدی عنایت کریں۔ تاکہ اس مضمون کا رسالہ چھپنے میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔ سوالات یہ ہیں:-

(۱) یہ رسالہ کتنی تعداد میں شائع ہو؟

(۲) جہاں اس کی ضرورت ہو وہاں کے اصحاب کو کتنی تعداد درکار ہے؟

(۳) یہ رسالہ چونکہ مفت شائع ہوگا اسلئے اصحاب خیر اس میں کیا مدد دینگے؟ (ممکن ہو تو جلد ہی رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ فراہمی میں دیر ہو تو اطلاع دیں)

بہرحال ان سوالوں کے جوابات بہت جلد آنے چاہئیں۔

تتمہ گذشتہ پرچہ میں ہم لکھ آئے ہیں کہ مشرقی صاحب جہاد کا بہت شوق ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ نقل ہو چکے ہیں کہ:

"ہمارا مذہب، ہمارا دین، ہمارا اسلام سپاہیانہ ہے اور دنیا کو زیر نگیں کرنا ہے جہاں کے چپہ چپہ سے بادشاہ ہو کر نکلے تھے۔ بادشاہت ہمارا مذہب ہے۔"

(قول فیصل مورخہ ۱۵ نومبر ۳۵ء ص۳)

اہلحدیث آپ نے کئی جگہ بشہادت قرآن مجید یہ ثابت کیا ہے کہ اقوام یورپ خصوصاً انگریز اس لئے زمین کے وارث ہوئے ہیں کہ وہ عنداللہ صالحین ہیں ایسے صالح ہیں کہ ان کو فرشتے بھی سجدہ کرتے ہیں۔ (اس سے بھی بڑھ کر) مؤمن ہیں اور مفلح ہیں وغیرہ یہ سب عبارتیں مع حوالہ جات پہلے نقل ہو چکی ہیں۔ ان کا نتیجہ یا بقول اہل منطق عکس القضیہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستانی مسلمان بمقابلہ انگریزوں کے غیر صالح غیر مفلح اور غیر مؤمن ہیں۔ اس لئے سوال پیدا ہوگا کہ آپ کی یہ کوشش کہ انگریزوں سے ملک چھین کر ہم مسلمان بادشاہ بنیں قرآنی منشا کے خلاف تو نہیں ہے۔ اگر آپ سے کوئی یہ سوال کرے کہ صالحین سے ملک چھین کر غیر صالحین کے قبضہ میں دینا صراحۃً قرآنی تعلیم اور عقل سلیم کے خلاف ہے۔ پس انگریز قوم اور دیگر اقوام یورپ کو قرآنی آیات عبادی الصالحون وغیرہ کا مصداق ماننا، پھر ان کو زیر و زبر کرنے کیلئے خاکساری فوج طیار کرنا مدعی کے کانوں میں یہ ... [illegible] ... قرآنی ...

کے ... [illegible] ... کے ماتحت ہے۔ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ (کیا اچھی چیز کے بدلے بری چیز لیتے ہو)۔ پس آپ صاف بتائیں کہ آپ کی کس بات کو صحیح سمجھا جائے۔ ہم سے پوچھیں تو ہم آپ کی بعض قسم کی باتوں کو اس شعر کا مصداق جانتے ہیں؎

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(۵) پانچویں نمبر میں ہم نے لکھا تھا کہ مشرقی صاحب کی تصنیفات میں اسلاف امت کی توہین عموماً اور علمائے اسلام اور مفسرین قرآن کی خصوصاً کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس کا کچھ ثبوت گذشتہ پرچہ میں دیا گیا ہے آج مزید دیا جاتا ہے۔

(ضروری نوٹ) مشرقی صاحب شوق جہاد میں مولانا اسماعیل شہید (مجاہد فی سبیل اللہ) کی تعریف بوجہ جہاد کرنے کے ہر موقع پر کیا کرتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ موصوف شہید ممدوح کے نقش قدم پر نہیں چلتے۔ ممدوح نے سب سے پہلی آواز شرک و بدعت کی تردید میں اٹھائی مگر اپنے معاصرین (اہل شرک و بدعت) کو گالی گلوچ اور طعن و تشنیع سے یاد نہیں کیا۔ جس کے ثبوت میں شہید ممدوح کی کتاب "تقویۃ الایمان" کافی شہادت ہے۔ برخلاف ان کے مشرقی صاحب سلف سے خلف تک کسی کو نہیں چھوڑتے۔ غالباً اپنے لقب علامہ کا ثبوت اسی میں جانتے ہیں کہ سب کو جاہل، بے دین، بدمذہب، مکذب، کافر اور فاسق وغیرہ القاب سے یاد کریں۔ علمائے اسلام جب ان کے جواب میں گالی گلوچ کی بجائے محض شکایت بھی کرتے ہیں تو آپ ان کی شکایت پر بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ جس پر یہ شعر کہنا بہت موزوں ہے؎

آفت کی تاک جھانک قیامت کی شوخیاں
پھر چاہتے ہو کہ ہم سے کوئی بدگماں نہ ہو

ناظرین کرام! اس عنوان کے ماتحت ہم مشرقی صاحب کی سخت کلامی کا نمونہ دکھاتے ہیں اور ان کے ساتھ ... اور نمونے بھی دکھائیں گے جو اسی قسم کے ... [illegible]

جو اپنے کو صلاح امت کا مصلح سمجھتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کی صلاحیت اور مصلحیت بہ کوئی بھی ہیں مضمر ہے۔

مشرقی صاحب چونکہ مشرقی ہیں اور جنت ہندوستان بھی مشرق میں ہے۔ اس لئے آپ کے ہاتھ میں سیف ہند (تیغ ہندی) ہے جو عربوں میں بڑی اعلیٰ درجے کی تلوار مانی گئی ہے۔ جس کی بابت عرب کا بلیغ شاعر صاحب معلقہ کہتا ہے ؎

آلیت لا ینفک کشحی بطانۃ
لعضب رقیق الشفرتین مہند

یہی سیف ہند مشرقی صاحب نے اپنے ہاتھ میں لیکر امت مسلمہ پر (شروع سے لیکر آج تک) سخت قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے علماء اسلام پر (سلف سے خلف تک) اسی سیف ہند کا وار یوں چلایا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"آج وراثت زمین سے یکسر محروم کردینے کا سب سے بڑا باعث وہ طریق اجتہاد تھا جو صاحب شریعت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی وفات کے کچھ دیر بعد ہی اسلام میں شروع ہو گیا تھا۔ اس سمت تخیل نے جس سرد مہری، ناآشنائی، اور بے دردی سے اسلام کے آباد آشیان کو بے رونق کیا جس رعونت اور استغنا سے اس کی خانہ براندازی کی۔ جو نقصان عظیم رفتہ رفتہ اور نامحسوس طور پر مسلمانان عالم کی عملی اور تمدنی، ذہنی اور اقتصادی زندگی کو پونہچایا، تاریخ عالم میں تخیل کی حیرت انگیز انقلاب آفرینی کی واحد مثال ہے مگر اس اہم موضوع کے مطالب دلنشین کرنے کے لئے ایک مستقل اور طول طویل بحث کی ضرورت ہے جو قرون اولیٰ کی اعتقادی اور سیاسی زندگی اور قرآن حکیم کے اجتماعی دستور العمل کے متعلق ہے۔"

(مقدمہ تذکرہ صفحہ ۹۹)

ناظرین غور فرمائیں کہ علماء مجتہدین و محدثین اور علمائے [illegible] جن پر اہل اسلام فخر کرتے ہیں ان کی کیسی سخت توہین کی گئی ہے۔ لطف یہ ہے کہ جہاں وہ [illegible] اسلام کا سوسائٹی [illegible] دخشاں تھا

ہم مشرقی صاحب سے (بحیثیت ان کے علامہ ہونے کے) سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان علمائے ذی شان کی فہرست بتائیں جن کی وجہ سے (بقول آپ کے) قرب زمانہ نبوت کے سلطنت اسلامیہ کو نقصان پہنچا تھا ورنہ بلا قید کہیں کہ اس قسم کی [illegible] آمیزی کرنا ہماری خصلت ہے۔ جیسا کہ عرب کے ایک محبوب نے اپنے محب کو جواب دیا تھا۔ ع

ما قتل المحب حرام
(محب کا قتل حرام نہیں ہے)

آپ نے علمائے سلف پر حملہ کرنے کے بعد علمائے خلف پر توجہ فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ علمائے زمانہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

اتخذ تم حکم ربکم سخریا و دینکم لهوا و لعبا و بدلتموہ قولا و معنا و کبرتم صغائر الامور و صغرتم کبائرها عمدا و مکرا × تومنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض × کالیهود لتخادعوا انفسکم فعلا و عملا فیا ایها الذین زعمتم انکم امنتم لم تقولون بافواهکم ما لیس فی قلوبکم × فمکرتم و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین × و خررتم فی الدرک الاسفل من النار و اتخذتم الهتکم رهبانکم والاحبار × و اتخذتم اربابا لکم شیاطین الانس والاشرار و اتبعتم طواغیتکم الذین اتوکم من بین ایدیکم و من خلفکم و عن ایمانکم و شمائلکم × فواللہ لا تفتح لکم ابواب السماء ولا تدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط فانکم کذبتم بآیات اللہ و استکبرتم عنها و ذالک جزاء المجرمین

(مقدمہ تذکرہ عربی صفحہ ۱۷۵، ۱۷۶)

ترجمہ: تم (علماء) نے اپنے رب کے حکم کو مذاق بنالیا اور اپنے دین کو کھیل کود اور اسے لفظوں اور معنوں میں بدل دیا۔ تم نے قصداً مکر و فریب سے چھوٹے کاموں کو بڑا بنالیا اور بڑوں کو چھوٹا۔ یہود کی طرح کتاب الٰہی کا ایک حصہ مانتے ہو اور دوسرے کا انکار کرتے ہو تاکہ عملی طور پر اپنی جانوں کو دھوکے میں رکھو۔ اے لوگو! [illegible] کے مدعی ہو اپنے منہ سے وہ بات کیوں [illegible] جو تمہارے دل میں نہیں ہے تم نے [illegible] اور خدا نے بھی چلی۔ اللہ کی مخفی تدبیر سب سے بڑھ کر ہے تم دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں گر گئے اور تم نے اپنے مشائخ کو معبود ٹھیرالیا تم نے شیطان اور شریر لوگوں کو اپنا رب بنالیا۔ تم اپنے گمراہ پیشواؤں کی پیروی کرتے ہو جو تمہارے پاس آگے پیچھے اور دائیں بائیں سے آتے ہیں۔ پس قسم اللہ کی تمہارے واسطے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائینگے اور تم ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جائے (جو کہ ناممکن ہے) تم نے خدا کی آیتوں کی تکذیب کی اور ان سے متکبرانہ اعراض کیا اور گنہگاروں کی یہی سزا ہے۔"

مشرقی صاحب کی شیریں کلامی اور سنئے!

فرماتے ہیں:-

"اگر آج مسلمان نے اپنی غفلت یا ملا نے اپنی روٹی کی غرض سے اس اسلام پر پردے ڈال دئیے ہیں اگر بدبخت اور بدمعاش رہنماؤں نے حرکت، اتحاد، مساوات اور بادشاہت والے اسلام کو جمود، فرقہ بندی اور غلامی کے اسلام سے بدل دیا ہے تو ہم غافل اور غرضمند لوگوں کے پیچھے کیوں لگیں۔ کیوں نہ اس قرآن سے اپنا مذہب لیں جس کا ایک حرف نہیں بدلا۔ کیوں نہ اس حدیث، اس روایت، اس تاریخ کو سامنے رکھیں جو صدیوں پرانے اسلام کو صاف بتا رہی ہے۔ نہ اسلام ہمارے نزدیک تیرہ سو پچاس برس پہلے کا بنایا ہوا دین ہے خدا کا براہ راست آسمان سے اتارا ہوا دین ہے کسی مولوی، ملا، مسیتی، کسی مجتہد [illegible] کا ملایا ہوا مذہب نہیں، بڑے بڑے جبے پہن کر لوگوں کی کمائی ہوئی روٹیاں ہضم کرنے والوں کا مذہب نہیں ہماکتے [illegible] [illegible] مذہب رکھ کر

بے علمی سے حدیث پر اعتراض

اور

علماء کی محنت کی ناقدری اور اپنی ناواقفی کا اعتراف

منکر حدیث جماعت کا عموماً اور امرتسری پارٹی کا خصوصاً یہ وطیرہ ہے کہ حدیثوں پر اعتراض کرتے ہوئے دو تین باتوں کو مد نظر رکھتے ہیں۔ ایک تو حدیث کے معنی کو بگاڑ کر عوام کو اس سے بدظن کرنا، دوسرے علماء کی نسبت بدگوئی کر کے مسلمانوں کو بددل کرنا اور مدافعت اور خدمت اسلام کے لئے صرف اپنی نمائش کرنا یہ تینوں امور ان لوگوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اسلام کی خدمت جو کوئی بھی کرے اس کیلئے موجب فلاح اور نجات ہے۔ مگر دوسرے فریق کو ناکردہ گناہ کے ساتھ بدنام کرنا کسی طرح پسندیدہ بات نہیں۔ امرتسری منکرہ حدیث پارٹی کے رسالہ "البیان" میں ایک مضمون متعلقہ حدیث نکلا ہے۔ جس میں سارا زور لفظ مباشر پر ہے۔

اس کے متعلق علماء کی نسبت یہ بدظنی پھیلائی ہے کہ وہ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن سے کفار کو اعتراضوں کا موقع ملتا ہے۔ اور مولوی لوگ جب جواب نہیں دے سکتے تو مخالفوں کے قتل کرنے پر عوام کو بھڑکاتے ہیں۔ (البیان بابت جون ۱۹۳۹ء)

حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس حدیث کو آریہ نے رسالہ "رنگیلا رسول" میں بڑے طمطراق سے پیش کیا تھا جس کا جواب رسالہ "مقدس رسول" میں ہماری طرف سے دیا جا چکا ہے۔ معترض نے اس کا تو کوئی ذکر نہیں کیا (نہ بطور تصدیق نہ بطور تکذیب) اور ناحق علماء کو کوسنا شروع کر دیا جو ان لوگوں کی عادت ہے۔ لطف یہ ہے کہ مباشر کا عربی ترجمہ نہیں کیا۔ بلکہ اردو محاورے میں ترجمہ کیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

آنحضرت صلعم روزے کی حالت میں مجھ سے مباشرت بھی کرتے تھے۔

اس بھولے بھالے یا معاند حدیث کو یہ خبر نہیں ہوئی کہ لفظ مباشرت اردو میں کئی معنی میں آتا ہے اور عربی میں بھی کئی معنی ہیں۔ عربی میں مباشرت کا معنی صرف دو شخصوں کا جسم ملانا ہے۔ بستر پر ہو یا کھڑے کھڑے معانقہ کی صورت میں مگر اردو میں اس کا معنی بیوی خاوند کا جماع کرنا ہے۔ ان دو معنوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

میں اس اہلقرآن پارٹی سے جو اپنی زبانوں پر انا خیر کا وظیفہ رٹتے ہیں اس آیت کے معنے پوچھتا ہوں

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ط

عورتوں سے مت مباشرت کرو جس حالت میں تم مسجدوں میں بحالت اعتکاف ہو۔

بتاؤ اس نہی کو اعتکاف فی المسجد کے ساتھ مقید کرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ روزے دار روزے کی حالت میں گھر میں بیوی سے مباشرت کر لے تو جائز ہے۔ پس بتاؤ قرآن کا جو مضمون ہے وہی حدیث کا ہے یا نہیں؟ فرق اتنا ہے جو حدیث کے الفاظ صریح ہیں اور قرآن کا مضمون مفہوم مستنبط ہے۔

پس کوئی اہلقرآن آپکے سامنے یوں کہے:-

"انا اباشر زوجتی فی البیت وانا صائم"

(میں اپنی عورت سے روزے کی حالت میں گھر میں مباشرت (بمعنی عربی) کرتا ہوں)

تو آپ اس کو اجازت دینگے یا منع کرینگے۔ اگر منع کرینگے تو وہ اس کی دلیل آپ سے پوچھیگا۔ دلیل بتلانا آپ کا فرض ہوگا۔ بہتر ہے کہ ابھی سے ظاہر کر دیجئے۔ اور آئندہ کے لئے بھی ہمارا مشورہ ہے کہ اگر کوئی حدیث ایسی مشکل نظر آئے تو اسکے معنی کسی واقف کار استاد

بنے پڑھے لکھیں۔ پھر بیٹھیں بیٹھے فیصلہ کرو تو اہل علم کی نظروں میں ذلیل ہوگے۔

بریلوی مشن

بریلوی علماء کی تبلیغ

ناظرین باتمکین آج خاکسار بریلوی جلسہ کا حال آپ کی خدمت میں پہنچانا چاہتا ہے۔ جسے سن کر آپ محظوظ ہونے کے علاوہ متعجب و حیران ہونگے کہ یہ بزرگ عام لوگوں کو کس قدر اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں قبل از کلدوائی جلسہ دو آیات قرآن کریم کی پیش کرتا ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (بقرہ)

ترجمہ:- تحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ کہ اوتارا ہم (اللہ) نے دلیلوں سے اور ہدایت سے پیچھے اس کے کہ بیان کیا ہم (اللہ) نے اوسکو واسطے ہدایت لوگوں کے بیچ کتاب کے یہ لوگ لعنت کرتا ہے اون کو اللہ اور لعنت کرتے ہیں لعنت کرنے والے مگر جنہوں نے توبہ کی اور نیکی کی اور بیان کیا پس یہ لوگ ہیں کہ پھرتا ہوں (میں) اللہ اوپر اون کے (ساتھ رحم کے) اور میں اللہ ہوں پھر آنے والا مہربان۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ط اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَی النَّارِ (بقرہ)

تعجب ہے تحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ کہ اتارا اللہ نے کتاب سے اور مول لیتے ہیں بدلے اوس کے مول تھوڑا۔ یہ لوگ نہیں کھاتے بیچ پیٹوں اپنوں کے مگر آگ نہ بات کریگا اللہ ان سے دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اللہ ان کو اور واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا۔ یہ لوگ ہیں جنہوں نے مول لیا گمراہی کو بدلے ہدایت کے اور عذاب کو بدلے بخشش کے، پس کیا صبر کرنے ہیں اوپر آگ کے

حضرات! ایک فقیر صاحب صوفی منش کمترین کے گاؤں سے کوئی ایک میل کے فاصلہ پر شمالاً سکونت رکھتے ہیں۔ یہ بزرگ ہر سال ماہ ربیع الاول کی کسی تاریخ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عرس کے نام پر جلسہ کیا کرتے ہیں اور وعظ کے لئے مولوی محمد یار صاحب آف گڑھی اختیار خان کے ساتھ ٹھیکہ کر رکھا ہے دوسرے عالم مولوی کو بلانا اور اس کا وعظ سننا گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب موصوف کی ماتحتی میں اور حسب خواہش کوئی واعظ وعظ کہے تو اسے منظور کر لیا جاتا ہے۔ ورنہ خیر۔ اسی اصول پر اس سال ربیع الاول کی ۲۷ تاریخ جمعہ کی رات کو جلسہ ہونا قرار پایا۔ میں نہیں جایا کرتا۔ اس دفعہ خیال آیا۔ تو چند آدمیوں کے ساتھ نماز مغرب پڑھ کر اور کھانا کھا کر روانہ ہوئے۔ قریب بہ عشا اوسی جگہ جا پہنچے تو عجیب تماشہ دیکھا کہ کھجور کی چھڑیوں کی چہار دیواری بنی ہوئی تھی۔ جس میں مولوی صاحب و چیدہ چیدہ لوگ بیٹھے تھے۔ نقاروں کی عمدہ جوڑی بج رہی تھی اور ایک کاریگر میراثی بجا رہا تھا، اس کی آواز دور دور تک جا رہی تھی۔ پہلے سن کر ہم نے خیال کیا تھا کہ کسی دوسری جگہ یہ تماشہ ہوگا۔ ہمیں کیا خبر تھی کہ خاص مولوی صاحب کی ذات والاصفات سن رہی ہے۔ علاوہ اس کے دو شرنا ہے خوب شرناہ بجا رہے تھے۔ اچھی خاصی ہندوانہ شادی کا سماں نظر آتا تھا۔ اس پر بھی بس نہ تھا بلکہ دو بھنگی شیعہ فقیر مولوی صاحب کی خواہش پر دھمال کھیل کر انہیں خوش کر رہے تھے۔ دھمال ان بھنگی فقیروں کا ایک قسم کا ناچ ہے۔ جسے وہ عبادت جان کر کھیلتے ہیں۔ علاوہ ازیں چھڑیوں کی چہار دیواری کے باہر بھی شور و غل میں کالی مسلمان باجماعت نماز پڑھ رہے تھے۔ نہ میراثی کو حیا آتی تھی کہ نقارے بند کرے نہ مولوی صاحب کو شرم محسوس ہوتی تھی کہ اس شیطانی فعل کو تھوڑی دیر کے لئے روک دیتے۔ ہم نے دور جا کر چند آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ مولوی صاحب کی نماز کا علم نہیں کہ کب پڑھی، روشنی کا انتظام قابل دید تھا۔ ایک برقی لمپ تھا جو رات کو دن بنا چکا تھا۔ دوسرے معمولی لمپ کافی تھے۔ لوگوں کا ہجوم کافی تھا۔ اس لئے رونی چلتے چلتے کافی رات ختم ہو گئی مولوی صاحب تو اپنے مریدوں اور نوکروں غلاموں سمیت باہر سیر کو یا بوجھ ہلکا کرنے کو باہر نکل گئے ایک اور واعظ کو ممبر پر بٹھایا گیا جو علم سے تو کورا تھا البتہ مثالیں خوب یاد کئے ہوئے تھا۔ مثال مخالف ہو یا موافق کہہ دیتا تھا۔ اور قرآن کا معنی اس طرح کرتا تھا جیسے سوامی دیانند جی مہاراج۔ مولود خوانی بھی ہوئی۔ بے ریش اور داڑھی منڈے ہندوانہ شکلوں والے، تیتر باز، بے نماز مولود خوان تھے جو عشقیہ غزلیں اور مذاقیہ دوہڑے اور دل ربا کافیاں عجب انداز میں پڑھتے تھے۔ میں حیران ہوتا تھا کہ یہ وعظ اور نصیحت و ہدایت کی مجلس ہے یا ناٹک سنیما، اور بائیسکوپ کا تماشہ، جاہل صوفی پھڑک اٹھتے تھے کسی کا گھٹنہ، کسی کا ٹخنہ، کسی کی کلائی، کسی کا سر توڑتے تھے۔ لوگ ان رقاصوں اور ناچنے والوں سے اس قدر خائف و ہراسان تھے کہ ابھی کوئی صوفی ابتدا کرتا لوگ فوراً بھاگ اٹھتے کہ نقصان نہ ہو۔ عورتوں کے ہجوم میں سے بھی ایک عورت کے رقص اور واویلا کرنے کی آواز آتی تھی۔ افسوس۔ رات کافی جا چکی تھی۔ ابھی پہلے مولوی کا وعظ ہو رہا تھا کہ صاحب دعوت نے مولوی محمد یار صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ لوگ حضور والا کا وعظ سننے آئے ہیں اور رات گزر رہی جا رہی ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا وعظ بند کراؤ، میں آتا ہوں۔ وعظ بند ہوا۔

ادھر مولوی صاحب نے پوشاک تبدیل کی، بالوں کو کنگھی سے آراستہ کیا اور چھوٹی سی اور غیر شرعی خضاب شدہ داڑھی کو سنوارا۔ سر پر کلا جون کی ٹوپی رکھی۔ مع مریدان و غلامان روانہ بطرف جلسہ گاہ ہوئے وہی مولود خوانی جو پہلے ہوئی تھی ہوئی۔ پھر مولوی صاحب کا خطبہ شروع ہوا۔ جس کے چند الفاظ جو یاد رہ گئے ہیں یہ تھے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھے گئے۔ المنزہ عن ادناس البشریۃ من السلاطین والطین اور یہ بھی غوثنا و فیضنا و غیاثنا و مغیثنا عوننا و عیننا و عیاننا و معیننا بعد اختتام خطبہ ایک آیات قرآن کریم تلاوت فرمائی جو یہ ہے۔ قد جاءکم من اللہ نور مبین بیان فرمایا کہ اس آیات شریفہ سے پانچ مسئلے نکلتے ہیں۔ کون آئے اور کیوں آئے اور کہاں سے آئے اور کس کے پاس آئے۔ اور کیا تھے۔ کچھ دیر تک یہی الفاظ ورد زبان رہے اور بشریت کا انکار کرتے کراتے رہے اور حاضرین بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ اس کی تائید میں دوسری آیت پڑھی۔ لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا۔ صرف اسی قدر تحقیق اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اوپر مومنوں کے جب بھیجا ان میں اپنا محبوب لوگو اپنا محبوب تم میں بھیجکر تم پر احسان کیا۔

یوسف زلیخا سے مانگو دیگی؟
یا رانجھا مانگو ہیر سے دیگی؟
یا لیلیٰ مانگو مجنوں سے دیگا؟
یا پنوں مانگو سسی سے دیگی؟

ہرگز نہ دیگی۔ تو یہ احسان کم ہے کہ اللہ نے اپنا محبوب بھیجا اس سے آگے لفظ من انفسھم ہے۔ یہ بالکل نہ پڑھا۔ اگر پڑھتے تو ہوائی قلعہ انکار بشریت جلدی زمین پر آ کر گرتا۔ جس کے لئے مولوی صاحب ساری رات منغز مارتے رہے۔ مومنین! حق چھپاتا اسے کہتے ہیں۔ یہ ہیں اہل سنت، یہ ہیں محب انبیاء و اولیاء کہ اپنی منہ کی اور خواہش کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا نقصان کر رہے ہیں اور [illegible] آپ کو [illegible]

مسلمان کا زوال

(مرقومہ جناب الف خان صاحب از دینہ ضلع جہلم)

مسلمان آج جس دشوار مرحلہ سے گذر رہا ہے ایسا شاید ہی کبھی ہُوا ہو۔ ایک زمانہ تھا جبکہ مسلم جیسے سرو سلمان اٹھتا ہے تو دنیا میں انقلاب مچا دیتا ہے۔ جہان کو ہلا دیتا ہے۔ قیصرو کسریٰ کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کر دیتا ہے۔ صحرا سے اُٹھ کر جہاں گیر بن جاتا ہے اور قومیں بھی عروج پر پہنچ کر گرتی ہیں۔ مگر مسلمان جیسا کوئی ہی گرا ہوگا۔ یہ کیونکر ہُوا۔ کیا غرباء کے ہاتھوں ہُوا؟ کیا دشمنوں نے کیا؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! تو پھر مسلم تو ہی بتا۔ تیری حکومت کو کس نے فنا کیا؟ تیری سلطنت عباسیہ کو ہمیشہ کے لئے تہ خاک کس نے کیا؟ ایک ہفتہ کے اندر اندر شام کی زمین میں سولہ لاکھ مسلمانوں کو کس نے خاک و خون میں لتھڑایا؟ بغداد میں ستر لاکھ بوڑھوں، بچوں، عورتوں اور جوانوں کے خون کی ندیاں کس نے بہادیں؟ دجلہ کے پانی کو مسلمانوں کے خون سے کس نے رنگا؟ تیری مساجد، یونیورسٹیاں اور تمام نشانِ عظمت کس نے مٹائے؟ ان کا اصلی سبب کون تھا؟ تو شاید نہ سمجھے بتا دیتا ہوں کہ یہ سب کچھ تیری فرقہ بندیوں نے کیا تجھے تیرے شیعہ سنی کے جھگڑوں نے تباہ کیا، تجھے تیری حنفی اور وہابی کی چپقلش نے برباد کیا، تجھے تیرے مقلد اور غیر مقلد کے غیر اسلامی مسائل نے دامن فنا میں سلا دیا، تجھے تیری اہل حدیث اور اہل قرآن کے خود ساختہ تفریق نے اجاڑا، تیری حکومتوں کا زوال شافعی اور حنفی کا مسئلہ لایا۔

فرقہ بندی کا دوسرا نام کفر اور بیدینی ہے، توحید اور ایک ہو جانے کا نام اسلام ہے۔ اپنے رب کا حکم سُن کہ فرقہ فرقہ ہونا اور آپس میں لڑنا عذاب الٰہی ہے۔ اب ہم اسی عذاب میں مبتلا ہیں۔ مسلمانو! بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ تھے یا سنی، اہل حدیث تھے یا اہل قرآن۔ حنفی تھے یا شافعی، حنبلی تھے یا مالکی، مقلد تھے یا غیر مقلد۔ الغرض جو بھی تم نے نام رکھے ہوئے ہیں اُن میں سے کیا تھے؟ ذرا اور نیچے اُتر آؤ اور بتاؤ کہ قرونِ صالحہ میں یہ تفریق کہاں تھی اگر نہیں تھی تو اس عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے قرآنی نسخہ (واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا) کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور سب مل کر ایک ہو جاؤ، تفریق چھوڑ دو تو سب کچھ حاصل ہو جاویگا۔

اہلحدیث | فرقہ بندیوں کی شکایت عموماً ہوتی ہے اور یہی کہا جاتا ہے کہ یہ نام چھوڑ دو۔ اسی کا نام اصلاح رکھا جاتا ہے۔ مگر واقعات کو ملحوظ رکھ کر اصلاح کرنا عقلمندی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلامی دنیا ان ناموں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ دس پانچ کا ذکر نہیں عام حالت کا ذکر ہے۔ اس لئے جو چیز محال یا قریب محال کے ہو اس کا طلب کرنا عقلمندی نہیں ہے۔ بلکہ اس سے درگذر کر کے ممکن چیز کی طرف رُخ کرنا دانشمندی ہے۔ مصلحین کو اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ کونین اپنی تلخی کی وجہ سے نہیں کھائی جاتی۔ بچے تو کیا جوان بھی نہیں کھا سکتے۔ تجاویز بتلا دینا پسند کرتے ہیں لیکن کھلی کونین کھانا نہیں چاہتے۔ اس لئے دوا فروشوں نے اس پر شکر چڑھا دی ہے۔ جسے ہر نفرت کنندہ بھی آسانی سے کھا سکتا ہے۔ مقصد کو لحاظ رکھنا اور الفاظ سے درگذر کرنا یہ اصلاح کا اصول ہے۔ ناموں کے علاوہ مسائل مخصوصہ چھڑوانا بھی انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ناممکن ہے کہ اتفاق کیلئے کسی حنفی کو رفع یدین کرنے پر یا کسی شافعی کو آمین بالجہر چھوڑنے پر مجبور کیا جائے اور وہ اس مجبوری کو پسند کرے۔ اسی طرح ناممکن ہے کہ کسی سنی کو خلافت راشدہ کے حق میں بدگو بنایا جائے یا کسی شیعہ کو قائل کیا جائے۔ یہ واقعات ہمارے سامنے ہیں جو انسانی طاقت سے باہر ہیں۔ اس لحاظ سے تو فرقہ بندیوں کا ختم ہونا قریب محال ہے۔ پھر اتفاق کی کیا صورت ہے۔ وہ یہی ہے کہ ان سے کہا جائے کہ اپنے خیالات اور مسائل مخصوصہ کو محفوظ رکھ کر مشترک دینی ضروریات پر جمع ہو جائیں۔ کفر اسلام کا مقابلہ ہو تو شیعہ سنی کی خلیج نہ ہو۔ خلافت راشدہ ہو تو حنفی شافعی وہابی میں انتشار نہ ہو۔ بس یہ ہے ایک اتفاق کی صورت جو ممکن بھی ہے اور مفید بھی۔

اس کے علاوہ بار بار یہ کہنا کہ نام چھوڑ دو یا مسائل پر بحث چھوڑ دو۔ ان سب کے جواب میں یہی کہا گیا ہے اور ہم اس کو معقول سمجھتے ہیں ؎

دو ہے جاں کے عوض برگ و پتے میں ساری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا

مضمون احکام درود شریف کا

متروکہ حصہ

اخبار اہلحدیث ۲۸ جولائی ۳۹ء پر میرا جو مضمون عنوان مذکور سے شائع ہوا ہے۔ اُس کا درمیانی حصہ کاتب صاحب کی عنایت سے چھوٹ گیا ہے۔ حدیث کل کلام لا یذکر اللہ فیہ الخ کا ترجمہ ندارد ہے۔ اور جو ترجمہ اس کے بعد مرقوم ہے اُس کا متن (حدیث) ندارد ہے۔ حوالۂ کتاب کے بعد ان سطروں کو پڑھئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ کلام جس کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور مجھ پر درود نہ ہو وہ ہر برکت سے خالی ہے۔ اسی لئے امام شافعی نے کتاب الام میں نماز کے پہلے تشہد میں بھی درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ (جلاء الافہام)

لکھنے والے کی بابت | (۱) وعن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ یستغفرون لہ مادام اسمی فی ذلک الکتاب۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط (القول البدیع ص۱۹۵ وجلاء الافہام ص۲۳۷ وشرف اصحاب الحدیث للخطیب) (اس حدیث کا ترجمہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے اور اس کے بعد مضمون

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

[illegible] جگہ عام اداس کو دیدہ و دانستہ [illegible]
[illegible] ذلیل سبب ہی خدا ہدایت دے۔ [illegible]
[illegible] اسی الجھن میں گزار دیا جھوٹ کو بھی توجیہ کا
نام نہ لیا۔ توجیہ سے شاید خدا حافظ کا تغیر ہے۔
ساری ساکت اصحابی اصحاب کا رٹ لگتا رہا مگر جس
لفظ سے احسان ظاہر ہوتا تھا وہ نہ بولتا تھا شیولا
انا للہ و انا الیہ راجعون۔

پھر معراج شریف کے واقعہ کی طرف رجوع فرمایا
کہنے لگے۔ جب حضور معراج کی رات آسمانوں پر
تشریف لے گئے تو ادب سے خیال فرمایا کہ جوتی اتار لوں
حکم پہنچا کہ جوتی سمیت آؤ۔ کیونکہ بشریت سمٹ کر جوتی
بن گئی تھی اگر اتار ڈالتے تو واپس بالکل نہ آتے جب
بشریت نہ رہتی محبوب و محب مل جاتے پھر کون جدا کرتا

نوٹ:۔ یہاں بشریت کا اقرار ہے۔ معلوم نہیں
یہ لوگ کیوں ایسی بہکی بہکی باتیں کر کے لوگوں کو گمراہ
کر رہے ہیں اور نبی علیہ السلام کی کیسی بے ادبی کی
جا رہی ہے اور معراج جسمانی کا انکار کر کے دھریہ
بن رہے ہیں۔ خدا ہدایت دے۔

پھر ایک سفید جھوٹ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ
کے سر تھوپا جو یہ ہے۔ فرمایا:۔
حضرت شبلی فرماتے ہیں کہ میں مغرب میں ہوں
اور چیونٹی مشرق میں اور وہ ایک صاف پتھر پر
چلے تو میں اس کے پاؤں کی آہٹ سن لونگا۔
جل جلالہٗ۔

میں اسی وقت اٹھا اور باہر اس جلسے سے نکلا۔ اسی
وقت مولوی صاحب نے قیام فرمایا اور کئی عربی ابیات
بھی پڑھے تھے۔ چوتھے مصرعہ میں سب لوگ شامل
ہوتے تھے تو بڑا شور ہوتا تھا۔ میں گھر چلا آیا۔ نماز
صبح گھر پڑھی۔

نوٹ۔ جلسہ میں سنا گیا کہ مولوی صاحب کو جب
مرید ملنے آتے تھے تو سجدہ کرتے تھے جو سجدہ کرتا اسکو
سینہ سے لگاتے تھے اور اس سے خوش
ہوتے تھے جو سجدہ نہ کرتا اس کو صرف ہاتھ دیتے تھے
اور کچھ نہ پوچھتے تھے۔

(۲) صاحب دعوت نے مولوی صاحب سے عرض
کیا تھا کہ نقارے آپ بجوا رہے ہیں اس کا میں ذمہ دار
نہ ہونگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا بے شک میں خود
اس کا ذمہ دار ہوں۔ گذشتہ سال میں کسی نے مولوی
صاحب سے سوال بھی کیا تھا کہ آپ نقارے کیوں
بجوا رہے ہیں۔ یہ تو ناجائز ہیں فرمایا قرآن میں اس کا
ثبوت موجود ہے۔ دریافت کیا کہاں۔ فرمایا پڑھو
فاذا نقر فی الناقور۔
سبحان اللہ و بحمدہٖ۔ ؎
گر تو قرآن بدیں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی
والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ
(ابو نعیم محمد عبد الرحیم [illegible] بہاولپور سٹیٹ)

قضاء الصوم عن المیت

(از مولانا محمد سلیمان صاحب مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ)

(۲)

مضمون ہذا کی پہلی قسط سابقہ پرچہ میں درج ہو چکی
ہے۔ جس میں قابل مضمون نگار نے قضاء الصوم
عن المیت کے جواز میں حدیث شریف من مات
وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ اور حافظ ابن قیم
حافظ ابن حجر اور حضرت شاہ ولی اللہ شاہ
رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے اقوال پیش کر چکے ہیں
آج کی قسط میں اپنے دعویٰ کو ایک دوسری حدیث
اور دیگر اقوال سے ثابت کرتے ہیں۔

دوسری حدیث حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے:۔
عن ابن عباس ان امرأۃ اتت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی ماتت و
علیہا صوم شہر فقال ارأیت لو کان علیہا
دین اکنت تقضینہ قالت نعم قال فدین اللہ
احق بالقضاء (صحیح مسلم)

ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ میری ماں
مر گئی اور اس پر ایک مہینہ کا روزہ ہے آپ نے فرمایا
کہ تو بتا اگر تیری ماں پر دین ہوتا تو اس کو پورا کرتی
عورت نے کہا ہاں پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا
دین زیادہ لائق ہے پورا کرنے کے ساتھ"

حضرت ابن عباس رضؓ کی یہ حدیث بھی اس بات پر
دلیل ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا
اس کے اولیاء پوری کریں۔ یہ حدیث بھی تمکن اور عدم
تمکن کی دونوں صورتوں کو عام ہے۔ اگر شرعی طور پر
کوئی فرق ہوتا تو سائلہ کے سوال پر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم یہ ضرور پوچھتے کہ تیری ماں کے جو روزے
چھوٹ گئے ہیں وہ تمکن کی حالت میں تھے یا عدم تمکن
کی حالت میں تھے؟ لیکن باوجود اس کے آپ نے
عورت سے کوئی تفصیل نہیں پوچھی اور قضا کا حکم نافذ
کر دیا — پس جو لوگ آیت فعدۃ من ایام اخر
سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ میت کو دوسرے ایام ملے ہی
نہیں کہ قضا اس پر واجب ہو۔ جس کا منشا ظاہر ہے
کہ عدم تمکن کی صورت میں اس سے وجوب ہی ساقط
ہو گیا۔ حالانکہ زمانہ رخصت میں وجوب کا اسقاط
دعویٰ بلا دلیل ہے۔ ہاں یہاں پر ایک سوال پیدا
ہوتا ہے کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب
تھے کہ سائلہ کے سوال سے آپ نے تمکن ہی کی صورت
کو سمجھ لیا تھا؟ اس کے علاوہ کیا کوئی شخص یہ بتا
سکتا ہے کہ وعلیہا صوم تمکن ہی کی صورت میں سوال
کے لئے مخصوص ہے اور غیر تمکن کی صورت میں یہ الفاظ
بولے ہی نہیں جا سکتے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا عورت سائلہ کو یہ معلوم تھا
کہ وعلیہا صوم سے تمکن ہی کی صورت [illegible] سوال
کیا جاتا ہے [illegible] تمکن کی صورت میں [illegible]

نہیں کہی جا سکتی۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ آیت فعدۃ من ایام اخر کا حکم مریض اور مسافر کے ساتھ خاص ہے اور وجوب ادا میں رخصت ہے، وجوب ساقط نہیں ہے۔ اور جب وجوب ساقط نہیں تو جو شخص مرض یا سفر کے رخصت کے زمانہ میں انتقال کر گیا تو اس کے ذمہ سے وجوب کب ساقط ہوگیا کہ اب اس کے ذمہ کچھ نہ رہا۔ اور پھر یہ بھی لازم آتا ہے کہ مریض اور مسافر باوجود مرض اور سفر کے روزہ رکھ لیں تو ان کے ذمہ سے ساقط نہ ہو حالانکہ نہ تو اس کا کوئی قائل ہی ہے اور نہ شریعت میں اس کی کوئی نظیر ہے۔ بلکہ برعکس ثابت ہے۔

پس معلوم ہوا کہ مرض اور سفر کی حالت میں وجوب ادا میں رخصت ہے وجوب ساقط نہیں۔ اور جب زمانہ رخصت میں انتقال ہوگیا تو محض رخصت کی وجہ سے اس کے ذمہ سے وجوب ساقط نہیں ہوا اس وجہ سے اس کے اولیا کو حکم ہوا کہ وہ اس کی طرف سے روزہ ادا کریں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سائلہ کے دل میں پہلے مسئلہ دین کو تسلیم کرایا اور اس کے بعد روزہ کی قضا کا حکم فرمایا۔ فدین اللہ احق ان یقضی۔ اس فرمان نبوی کی بھی تعمیم ظاہر ہے۔

ہاں حضرت ابن عباسؓ کی اس حدیث میں مختلف الفاظ مروی ہیں۔ سائل کبھی رجل اور کبھی امرأۃ اور کبھی صوم شھر اور کبھی صوم شہرین اور کسی روایت میں صوم نذر اور کبھی اخت اور کبھی ام۔ اس وجہ سے بعض لوگوں نے اس حدیث میں اضطراب کا دعویٰ کر دیا ہے لیکن یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ واقعے مختلف ہیں جیسا کہ امام شوکانی نے نیل میں فرمایا ہے۔ والذی یظھر تعدد الواقعۃ۔ اور علامہ قسطلانی نے بھی ارشاد الساری میں یہ تحریر کیا۔ یحمل علی اختلاف الوقائع اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ واقعے مختلف ہیں تو اضطراب کا دعویٰ صحیح نہیں۔ لہٰذا اس حدیث سے استدلال صحیح ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں تحریر فرمایا ہے "فلا یقدح فی موضع الاستدلال من الحدیث" کذا فی النیل صفحہ ۲۸۹ ج ۲۔ ہاں بعض لوگوں نے یہ بھی دعویٰ کر دیا ہے کہ حدیث عائشہ رضہ مطلق ہے اور حدیث ابن عباس رضہ مقید ہے۔ لہٰذا حدیث عائشہ رضہ کو حدیث ابن عباس رضہ پر محمول کیا جائیگا۔

پس اس کا یہی جواب دیا گیا ہے کہ واما حدیث عائشۃ فھو تقریر قاعدۃ عامۃ وقد وقعت الاشارۃ فی حدیث ابن عباس الی نحو ھذا العموم حیث قال فی آخرہ فدین اللہ احق ان یقضی (فتح الباری) اس تصریح سے معلوم ہوا کہ جس طرح حدیث عائشہ رضہ مطلق ہے۔ اسی طرح حدیث ابن عباس رضہ بھی مطلق ہے۔ پس کسی خاص صورت میں حدیث ابن عباس رضہ کو مقید کرنا دعویٰ بلا دلیل ہے

تیسری حدیث حضرت بریدہ رضہ سے مروی ہے

قال بینا انا جالس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتتہ امرأۃ فقالت انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانھا ماتت قال فقال وجب اجرک وردھا علیک المیراث قالت یا رسول اللہ انہ کان علیھا صوم شھر افاصوم عنھا قال صومی عنھا قالت انھا لم تحج قط افاحج عنھا قال حجی عنھا۔ (صحیح مسلم) حضرت بریدہ رضہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت آئی اور کہا کہ میں نے اپنی ماں پر ایک لونڈی کو صدقہ کیا تھا اور وہ مرگئی۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کا ثواب تیرے اوپر واجب ہو چکا۔ اور اس لونڈی کو تیرے اوپر میراث نے لوٹا دیا۔ عورت نے سوال کیا کہ میری ماں پر ایک مہینہ کا روزہ ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھ دوں؟ آپ نے فرمایا رکھ دے۔ پھر سوال کیا کہ میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا۔ تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں۔ آپ نے فرمایا تو اس کی طرف سے حج کر دے۔"

یہ حدیث بھی اس بات پر دلیل ہے کہ اگر کسی میت کا روزہ چھوٹ گیا ہو یا حج نہ کیا ہو تو اس کی طرف سے اس کے ولی قضا کریں۔ یہ حدیث بھی تمکن اور عدم تمکن دونوں صورتوں کو عام ہے۔ اور اس حدیث میں بھی سائلہ کے سوال اور آنحضرت کے جواب پر وہی اعتراض وارد ہوتا ہے جو ابن عباسؓ کی حدیث میں ذکر ہو چکا۔ پس جو لوگ کہ میت کی طرف سے روزے کی قضا کے قائل نہیں ہیں ان کو قضاء حج سے بھی انکار کر دینا چاہئے۔ ورنہ ایک ہی حدیث سے ایک حکم کا انکار اور دوسرے حکم کا اثبات ونؤمن ببعض ونکفر ببعض کی نظیر ہے۔ اور پھر میں پوچھتا ہوں کہ مانعین قضاء صوم کی کونسی دلیل مانع ہے کہ قضاء حج میں تمکن اور عدم تمکن کی صورت نہیں ہو سکتی؟ ناظرین ان احادیث صحیحہ کے علاوہ اس باب میں چند آثار صحابہ بھی منقول ہیں۔ جن کا ذکر یہاں پر فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

پہلا اثر ابن عمر رضہ سے موطا امام مالک میں مروی ہے۔ ان عبد اللہ بن عمر کان یسأل ھل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد

حضرت ابن عمر سے سوال کئے گئے کہ کیا کوئی شخص روزہ رکھ سکتا ہے کسی کی طرف سے یا نماز پڑھ سکتا ہے کوئی شخص کسی کی طرف سے؟ تو ابن عمر رضہ نے فرمایا کہ نہ تو نماز پڑھ سکتا ہے کوئی شخص کسی کی طرف سے اور نہ روزہ رکھ سکتا ہے کوئی شخص کسی کی طرف سے۔"

دوسرا اثر ابن عباس رضہ سے نسائی میں مروی ہے عن ابن عباس قال لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نہ تو کوئی شخص نماز پڑھے کسی کی طرف سے اور نہ کوئی شخص روزہ رکھے کسی کی طرف سے۔" ان دونوں اثر کا مضمون اور معنی ایک ہے۔ اور ائمہ مانعین کا بھی دونوں اثر محل استدلال ہے اور بظاہر یہ دونوں اثر احادیث مذکورہ بالا کے معارض ہیں۔ لیکن اس تعارض کے دفعیہ کی چند صورتیں ہیں۔

پہلی صورت یہ ہے کہ ان آثار کو حالت حیات پر محمول کر لیا جائے جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے مصفّٰے املاکا میں تحریر فرمایا ہے

اسی طرح بعض دیگر محدثین نے بھی تحریر فرمایا ہے لہذا احادیث مذکورہ بالا میت سے تعلق رکھتی ہیں پس دونوں میں کوئی تعارض نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلہ میں صحابہ کرام کے اقوال حجت نہیں ہیں جیسا کہ محدثین کرام اور علمائے اہلِ حدیث کا مذہب ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ خود ان دونوں صحابہ کے آثار ان کے دوسرے آثار کے خلاف مروی ہیں۔ خود ابن عمر رض سے ترمذی میں مروی ہے۔ قال من مات و علیہ صیام شھر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا ابن عمر رض نے فرمایا کہ جو شخص مرگیا اور اس پر ایک مہینہ کا روزہ ہے تو اس کی طرف سے ہر دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا دیا جائے۔ امام ترمذی اور امام بیہقی نے اس روایت کو مرفوعاً روایت کیا ہے لیکن اس کے وقف کو صحیح کہا ہے اور دیگر محدثین نے بھی اس کے وقف ہی کو صحیح کہا ہے۔ اس وجہ سے ہم نے اس کو آثار عمر رض سے شمار کیا ہے۔

اسی طرح خود ابن عباس رض سے بھی مروی ہے عن ابن عباس قال فی رجل مات و علیہ رمضان فایطعم عنہ ثلاثون مسکینا (مسند عبدالرزاق از فتح الباری) ابن عباس رض نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مرگیا اور اس پر رمضان کے مہینہ کا روزہ ہے۔ تو فرمایا کہ تیس مسکین کا اس کی طرف سے کھانا دیا جائے۔ ان دونوں اثر سے معلوم ہوا کہ خود ابن عمر رض اور ابن عباس رض سے جو فتاویٰ منقول ہیں وہ پہلے دو آثار منقولہ کے بظاہر خلاف ہیں لیکن جب ان کو حالت حیات پر محمول کر لیا جاتا ہے جیسا کہ محدثین کا خیال ہے تو کوئی مخالفت باقی نہیں رہتی۔

حضرت عائشہ رض سے بھی ایک اثر مروی ہے۔ عن عائشۃ انھا سئلت عن امرأۃ ماتت و علیھا صوم قالت یطعم عنھا۔ (فتح الباری) حضرت عائشہ رض سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت مرگئی اور اس پر روزہ ہے تو فرمایا کہ اس کی طرف سے کھانا دیا جائے۔ حضرت عائشہ رض سے ایک اثر اسی معنی [کا] ابن الصبیحی مروی ہے لیکن وہ بالکل ضعیف ہے۔

حنفیہ نے یہاں پر ایک اعتراض کیا ہے کہ خود ابن عباس رض اور حضرت عائشہ رض کے فتاوے انکی روایتوں کے خلاف ہیں۔ لہذا راوی کی روایت کا اسکے فتویٰ کے مقابلہ میں اس کے فتویٰ کا اعتبار نہیں جیسا کہ محدثین کا مذہب ہے۔ خود علامہ ابن ترکمان حنفی نے اس کی تصریح کی ہے۔ وقد عرف من مذھب المحدثین ان العبرۃ لما روی الراوی لا لرائہ (الجوہر النقی ص۱۸ ج۱) آثار صحابہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ میت کی طرف سے اس کے اولیا روزوں کے عوض میں مسکین کو فدیہ دیں۔ اور یہ حکم قضاء صوم کو مانع نہیں ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر وغیرہ نے تحریر فرمایا ہے۔ تمام احادیث و آثار سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا یا فدیہ اس کے اولیا ادا کریں۔ البتہ روزوں کی قضا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اس وجہ سے روزوں کی قضا فدیہ سے بہتر اور افضل ہے۔

(باقی آئندہ)

اہلحدیث | فاضل مضمون نگار نے قضا کے معنی پر غور نہیں کیا۔ قضا متضمن ہے وجوب الادا کو اور وجوب الادا مبنی ہے تمکن پر۔ فافہم و لا تعجب۔

مناجات

(از مولوی ابو عبدالشکور محمد داؤد صاحب شکراوی)

یارب بہار آئے اسلام کے چمن میں — پیدا ہو پھر حرارت اس محفل کہن میں
توحید کا ہو پرچم پھر کفر کے وطن میں — زمزم کی موج جاری ہوں ہند کے صحن میں

ایام ماضیہ کی پھر ہم کو جستجو ہے
فاروق پھر ہوں پیدا یارب یہ آرزو ہے

پیدا ہوں ہم میں یارب پھر مسلم و بخاریؒ — سوکھے ہوئے چمن کی کردیں جو آبیاری
پھر مردِ ابن حنبلؒ کی شانِ دینداری — رنگ لائے ہم میں یارب ان کی پرہیزگاری

قالب ہیں مختلف پر یک جان ہونا سیکھیں
راہِ جہادِ حق میں قربان ہونا سیکھیں

پیدا ہوں ہم میں یارب سلمان و بوعبیدا — پھر جوشِ خالدیؓ ہو اپنے دلوں میں پیدا
اسلام پر مٹیں ہم توحید پر ہوں شیدا — بدعت کو ہم مٹائیں سنت کریں ہویدا

پیدا ہو اپنے دل میں پھر جذبۂ شہادت
غازیِ ہند ابن عبد[۱] الغنی کی صورت

ہیں محوِ خوابِ غفلت یارب ہمیں جگا دے — بھٹکے ہوئے دلوں میں اک لو نئی لگا دے
جتنی خرابیاں ہیں یارب انہیں مٹا دے — جس میں کہ تجھ کو پائیں وہ راستہ بتا دے

ملت کی لاج رکھ لے اتنا ہی مدعا ہے
در پر ترے خدایا یہ راز کی دعا ہے

[۱] مولانا شاہ اسماعیل صاحب شہید

مرکزنہ مقرر کردیا جائے جو ہندوستان کے رئیسوں کی طرح حکومت کرے۔ غرض یہاں کی حکومت ہر طرح سے الگ ہو جائے۔ ایسا کرنے سے اس کو ہر طرح کا فائدہ ہوگا۔ آج [illegible] جو فوج اور روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ وہ اصلی دشمن کے مقابلے میں کام آئیگا ساری تکلیف گورنمنٹ کی خود رو پالیسی (پیش قدمی) کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے جس کا کافی نقصان ہوچکا ہے۔ کیا گورنمنٹ ہماری گذارش پر توجہ کریگی؟

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

حکومت برطانیہ کی چاروں طرف سے مخالفت

زمانہ برسر جنگ است یا خدا مدد دے

کسی انسان کے تعلقات جتنے زیادہ ہونگے اس کو اتنی ہی زیادہ تکلیف بھی ہوگی اور جتنے کم ہونگے اتنی ہی تکلیف بھی کم ہوگی۔ چنانچہ ایک متاہل کو جو مشکلات پیش آتی ہیں مجرد ان سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی معنی میں کہا گیا ہے۔

مجرد سب سے اعلیٰ ہے نہ جورو ہے نہ سالا ہے

گورنمنٹ برطانیہ کا دامن چونکہ بہت وسیع ہے اسلئے قانون قدرت کے ماتحت اس کو تکلیف بھی زیادہ ہونا لازمی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے دنیا کے مصلح اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان واجب الاذعان کو ملحوظ رکھا کرے جو یہ ہے

من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما

کہ کوئی دو بلاؤں (مصیبتوں) میں گھر جائے وہ ان میں سے آسان کو اختیار کرلے۔

گورنمنٹ برطانیہ کی حالت پر نظر کی جائے تو اس [illegible] آج کل ایسے گرداب میں پھنسی ہے جس سے اسکو نکلنے کے لئے [illegible] دور اندیشی رہنما کی ضرورت ہے۔ یورپ میں اس کی [illegible] چین کے علاوہ [illegible] [illegible] [illegible]

وزیرستان کا جھگڑا ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اب یہاں تک خبریں آنے لگی ہیں کہ خود انگلستان بلکہ عین کے دارالحکومت لندن میں ایک مخالف پارٹی پیدا ہوگئی ہے جو ہوائی جہازوں اور کارخانوں کو تباہ کرنے کا پروگرام بناچکی ہے اور ایوان پارلیمنٹ کو اڑا دینے کی سکیم تیار کرچکی ہے۔ گو پولیس نے ان لوگوں کا سراغ لگالیا ہے لیکن تابکے؟ دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ اس قسم کی سوسائٹیاں فنا نہیں ہوا کرتیں بلکہ جتنا ان کو دبایا جائے اتنا ہی زیادہ ابھرتی ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ برطانیہ کو چاہئے کہ اپنی پہلی روش میں تبدیلی کرے۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کسی قوم کو اپنے ساتھ نہیں رکھتی۔ اقوام یورپ تو بالکل اس سے جدا ہیں۔ اقوام ایشیا بھی راضی نہیں ہیں خود ہندوستانی رعایا بھی بزبان کانگرس جو کچھ کہہ رہی ہے وہ اس کو معلوم ہے۔ یہ سب تکلیف انگریزی حکومت کی اپنی روش کا نتیجہ ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

اسی باعث تو قتل عاشقاں سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کارواں ہوکر

لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن

اور

مشرقی صاحب لیڈر خاکساران

خدا جانے کس منحوس دن یہ تبرا ایجی ٹیشن جاری ہوا تھا کہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ مسلم لیگی چاہے کہتے رہیں کہ اس تحریک میں کانگرسی حکومت کا ہاتھ ہے مگر ہماری رائے قرآن کی روشنی میں یہی ہے کہ خود مسلم لیگ اس کی ذمہ دار ہے جو خاموش بیٹھی تماشا دیکھ رہی ہے۔ اب آخر میں خاکسار تحریک کا لیڈر اس تحریک میں دخیل ہوا ہے۔ ۲۸ اگست کے پرچہ الاصلاح میں اس نے اپنے ماتحت افسروں کو مطلع کردیا ہے کہ علاوہ لکھنؤ کے ایک ہزار خاکسار سپاہی ۱۱ اگست کو حکم کے منتظر رہیں اور صوبہ سرحد و پنجاب کے خاکسار [illegible] سے جا [illegible] جلوسوں کو روکیں [illegible] تو حملہ کرنا چاہے فریق ثانی خاکساروں پر حملے کے متعلق [illegible] اور ہندوستان کے [illegible] لکھنؤ

پہنچ جائیں اور ۱۱ اگست کو حکم ملتے ہی اسکی تعمیل کریں۔ ۱۱ اگست کی تاریخ [illegible] اس روز کیا ہوگا؟ ہمارا خیال ہے [illegible] اس روز یہ جانباز سپاہی ٹولیاں [illegible] امین الدولہ پارک لکھنؤ میں پہنچکر شیعہ [illegible] کہ بھائیو! حسنین کے نام پر یہ کام چھوڑدو اور خاتون جنت کی خاطر اتنی قربانی کرو۔ اگر [illegible] ان کے آگے لیٹ بھی جائینگے۔ اگر اس سے تجاوز کرینگے تو خود بھی گرفتار ہونگے۔ اسی کا نام انکی اصطلاح میں جہاد ہے۔ اسی کام کے لئے جانبازوں کی ضرورت ہے۔ اس سے تو صلاح کی بجائے مزید فساد کا اندیشہ ہے۔

(نوٹ) ان سطور کی سیاہی ابھی خشک بھی نہ ہوئی تھی کہ اخبار پرتاپ ۷۔ اگست میں یہ خبر دیکھنے میں آئی کہ انبالہ شہر میں مقامی خاکساروں نے شیعہ جتھوں کو جو تبرا بازی کیلئے لکھنؤ جاتے ہیں زبردستی روکنا شروع کردیا ہے جس سے فساد ہونے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے اور افسروں نے شہر میں مسلح پولیس بھیجدی ہے جو مختلف مقامات پر متعین ہے۔ اسکے ساتھ ہی لاہور کے شیعہ اخبار پر بھی نظر پڑی جس میں مشرقی صاحب کے مذکورہ اعلان کے متعلق اظہار رائے ان الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

"خاکساروں کے قائد اعظم مشرقی صاحب نے آج تک کئی ایک اعلانات شائع کئے ہیں۔ کبھی سنی اور شیعہ لیڈروں کو قتل کی دھمکی دی ہے کبھی یہ اعلان کیا ہے کہ میں خاکساروں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ فلاں تاریخ تک ہر دو فریق میں مصالحت کرادیں۔ [illegible] جب متعدد اعلانات شائع ہوکر بے اثر ثابت ہوئے اور ان کا پبلک پر [illegible] اس نے ۲۸ اگست کے الاصلاح میں یہ اعلان کیا ہے کہ [illegible] اپنے خاک [illegible] سپاہیوں کی مدد سے شیعہ جتھوں کو [illegible] جانے سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مومیائی ۳۹ء

مصدقہ علمائے اہل حدیث و خریداران اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے

ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ع۔ پاؤ بھر ع مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب سندر پوری

"قبل ازیں مومیائی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں بفضل ایزدی تحریر سے باہر فائدہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مومیائی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے بہت خوش نصیب اور بہت ... ہے جس نے استعمال کی۔ ایک چھٹانک نوازی میاں کے نام ارسال فرمائیں۔" (۲۰۔ مئی ۱۹۳۹ء)

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ۔ ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ میرے مطب میں ... سال سے امراض دماغی اور سینہ میں مستعمل ہے اور مفید بہت کارآمد اور مفید ثابت ہوتی رہی میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔" (۲۵۔ مئی ۱۹۳۹ء)

حکیم محمد ... فلو

... ہنر حق میڈیکل ایجنسی امرتسر

(۸۰۸)

فارم ۲ — نمبر مقدمہ ۱۰۳۲

فارم نوٹس زیر تحتی ... (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین ۱۹۳۴ء

... منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ...

ہرگاہ منگا کریم بخش۔ رحیم بخش پسران جو ہڑ ذات ماشکی سکنہ پنڈی کلاں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور قرضداران نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور بھی نرائن داس وغیرہ قارضان ذات کھتری سکنہ بسو بارہ منگا تحصیل شکرگڑھ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جاوے۔ لہٰذا جملہ قرض خواہ کو (جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر اُن جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۱۵ ۸/۳۹ دفتر بورڈ واقع دروہ منگری میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ ۱۵ ۹/۳۹ بمقام منگری نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کو مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر تم اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام منگری بتاریخ ۱۵ ۹/۳۹ کی جائیگی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور

کفریات مرزا۔ مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے ... [illegible]

تفسیر واضح البیان

اُردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے ... کتابت، طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ قسم۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ع۔ مجلد ع

شہادت القرآن

مصنفہ مولانا صاحب موصوف۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعویٰ (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ۔ مکمل دو روپے (ع)

الخبر الصحیح

اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

کاویہ علی الغاویہ

مولوی محمد عالم صاحب امرتسری (مصنف) نے اس کتاب میں مرزائی مشن پر بڑی سیر کن بحث کی ہے قیمت عہ۔ ایضاً حصہ دوم۔ جس میں تمام جھوٹے مدعیان نبوت کا مفصل حال دلچسپ پیرایہ میں مذکور ہے جس کا مطالعہ ناظرین کے تمام حالات آشکارا کر دیتا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

المسیح الموعود

مصنفہ مولوی محمد عثمان صاحب نصیر آبادی۔ حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا، اور قرب قیامت کے نزول فرمانا دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ قیمت ۸ر

(ضمیمہ کتب منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر ... [illegible]

رعایتی اعلان

بہار شباب حکیم اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود علی خان صاحب کی کتاب ضیاء الابصار کا اُردو ترجمہ۔ اصول مباشرت اور مردانہ و زنانہ امراض اور ان کی تشریح و علاج پر بہترین کتاب ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲؍ رعائتی قیمت ایک روپیہ (عہ)

تاریخ اسلام اُردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں یہ کتاب بلحاظ واقعات، طرز تحریر۔ سیاق عبارت۔ لکھائی چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات رنگوں سے چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے چارچاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری ٹیکسٹ بک کمیٹی ہائے نے اس کو سرکاری مدارس کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا ہے۔ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی قیمت جلد اول چار روپے۔ قیمت جلد دوم چار روپے جلد سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی عـہ

فقرائے اسلام اس کتاب میں اُن پیشوایانِ دین کے سبق آموز حالات ہیں جنہوں نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو اُستوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کرکے تبلیغ اسلام کی۔ مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب ندوی۔ قیمت ۱۲؍ رعائتی عـہ

سیر الصحابہ صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات۔ عقائد۔ عبادات۔ معاملات حسن معاشرت۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید انصاری۔ قیمت فی جلد پانچ روپے۔ رعایتی للعہ

صحابیات یہ کتاب اکثر زنانہ اسلامیہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں ۵۸ صحابیات کے حالات درج ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ رعایتی ۸؍ (ڈھائی روپے)

سیرت الحسین حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی۔ شہادت و واقعات کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ مع آپ کے مزار کے فوٹو۔ چار رنگوں میں چھپا ہوا نفیس سرورق قیمت دو روپے دو آنہ (۲؍) رعایتی ۱۲؍

سیرت الکبریٰ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل سوانحعمری مع فوٹو مزار۔ قیمت ۱۲؍ ۔ رعایتی ۱۲؍

ہدایت الہدایت حضرت امام غزالی رح کی کتاب کا اُردو ترجمہ۔ اس میں اخلاق و آداب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍ ۔ رعایتی ۸؍

مشاہیر اسلام مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام۔ شہدائے ملت۔ غازیان شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی میں قابل دید کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول ۳؍ ۔ رعائتی ۲؍

فلسفہ خواب اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے اس موضوع اُردو کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰؍) رعائتی ۸؍

سیرت بلال حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکمل سوانحعمری۔ نہایت اعلیٰ پیرایہ میں۔ قیمت ۱۲؍ ۔ رعایتی ۱۲؍

سوانح حضرت ذوالنون مصری مشہور و معروف ولی اللہ کی سوانحعمری۔ ارشادات و مقالات کا مجموعہ پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے اصل قیمت ۴؍ ۔ رعائتی قیمت ۳؍

فاتح سندھ غازی محمد بن قاسم رح کی مکمل سوانحعمری سندھ اور والیان سندھ کی ابتدائی حالت، لشکر اسلام کا اس کو فتح کرنا۔ غازیان اسلام کا شوق جہاد یہ تمام حالات ناولانہ طور پر دلکش پیرایہ میں لکھے ہیں۔ قیمت عہ ۔ رعایتی ۱۲؍

پیارے نبی کے پیارے حالات

مصنفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت، زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں۔ قیمت چھ روپے (سے) رعایتی دو روپے (عہ)

متوسط حمائل شریف مطبوعہ مصر مجلد اعلیٰ خوبصورت کاغذ، طباعت اعلیٰ۔ قیمت للعہ ۔ رعایتی ۶؍

حمائل شریف مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیر مجلد و منقش۔ قیمت ۵؍ ۔ رعائتی ۶؍

ویدارتھ پرکاش مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب جو ویدوں کی تعلیم اور خود ویدوں کے متعلق ناقابل تردید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؍ رعایتی قیمت ۵؍

عقائد اسلام مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب شمس مرحوم۔ فیض آبادی۔ اصل قیمت ۴؍ ۔ رعائتی ۲؍

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (در زبان عربی) مؤلفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت کا استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ ۱۸×۲۲ سائز۔ اصل قیمت للعہ ۔ رعایتی

(۱۰۹)

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

درست لقب جناب منیجر صاحب ... (handwritten)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۶ — نمبر ۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ — دفتر اہلحدیث امرتسر کوچہ کٹڑہ بھائی — تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔
عام خریداران سے ۔
۔ ۔ ششماہی ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲- رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۸- اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

شانِ مجاھد

(از بابو محمد حنیف صاحب خادم ڈیرہ دون)

ہمدرد قوم یہ مرا سوزِ نہاں رہے — ہر وقت دل کی آگ سے اٹھتا دھواں رہے
پستی میں کیوں یہ اُمتِ فخرِ جہاں رہے — ممکن نہیں زمیں کے تلے آسماں رہے
باطل سے خوف۔ شیوۂ اسلام ہی نہیں — ثابت قدم ہمیشہ دمِ امتحاں رہے
اے قوم! دل میں جذبۂ ابنِ علیؑ رہے — بُشرے سے شانِ ہاشمی ہر دم عیاں رہے
مٹنا ہی دینِ پاک پہ ہے قومی زندگی — مومن نہ ایسی موت پہ کیوں شادماں رہے؟
پھل پھولتی ہے شاخ وہی جو قلم ہوئی — حلقوم پر تمہارے بھی خنجر رواں رہے
اک ہاتھ کی ہتھیلی پہ سر ہو دھرا ہوا — اک ہاتھ میں مجاہدی تیغ و سناں رہے
جھنڈے ہوئے ہیں قیصر و کسریٰ کے سرنگوں — دنیا میں سربلند ہلالی نشاں رہے

نکلے ہمیشہ اِس سے تو توحید کی صدا
خادم دہن میں تیرے یہ جب تک زباں رہے

انتخاب الاخبار

(مرقومہ ۱۴ اگست ۱۹۳۹ء)

مقامی حالات امرتسر میں اس ہفتہ بھی بارش نہیں ہوئی۔ گرمی زوروں پر ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔ ——— مسلم ضمنی انتخاب پنجاب اسمبلی کے لئے پروپیگنڈا شروع ہوگیا ہے۔ شیخ صادق حسن مسلم لیگ اور چوہدری افضل حق مجلس احرار کی طرف سے امیدوار کھڑے ہوگئے ہیں۔ تیسرے کانگرسی امیدوار کا آج دو پہر ۱۴ تک فیصلہ نہیں ہؤا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کانگرس کی طرف سے اس دفعہ پھر کھڑے ہونگے ——— انجمن حزب المجاہدین کی طرف سے تحریک خاکسار کی تردید میں شہر کے مختلف چوکوں میں جلسے ہوتے ہیں۔ ——— ۱۳۔ اگست کو ہندوؤں کی بنائی ہوئی پارٹی "آکنی دل" کا مظاہرہ ہؤا۔ مقامی پارٹی کے علاوہ لاہور سے بھی بہت سے والنٹیر آئے۔

——— مجلس احرار کی طرف سے بھی خاکسار تحریک کے بالمقابل نوجوانوں کو قواعد پریڈ وغیرہ کرائی جاتی ہے۔

——— لاہور ۹۔ اگست۔ حکومت پنجاب نے فصل ربیع ۱۹۳۸ء پر ۹ لاکھ روپیہ آبیانہ اور مالیہ کی معافی دی ہے۔ کیونکہ مختلف اوقات پر ژالہ باری کی وجہ سے نوے (۹۰) ہزار ایکڑ کے رقبہ میں نقصان پہنچا تھا۔

——— حکومت ہند کا تازہ اعلان مظہر ہے کہ حکومت ہند نے قواعد ۱۹۳۳ء میں ترمیم کرکے یہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ دوران سفر حجاز میں بیماری کی صورت میں زائرین کو خاص کھانا دیا جائیگا۔ بشرطیکہ ان کھانوں کی قیمت ادا کردہ خرچ خوراک سے بڑھنے نہ پائے۔ (۲) جہاز کا میڈیکل افیسر خاص خوراک کی سفارش کرے۔ کھانے کی مطلوبہ اشیا جہاز پر موجود ہوں۔ (سیکرٹری پنجاب پراونشل حج کمیٹی لاہور)

——— شملہ ۸۔ اگست۔ معلوم ہؤا ہے عنقریب ہندوستان کے مختلف حصوں میں فضائی حملوں سے بچنے کی تربیت دی جائیگی۔ بمبئی۔ کراچی۔ مدراس اور کلکتہ میں بہت جلد ٹریننگ سنٹر قائم کئے جائینگے۔

——— لکھنؤ میں تبرا کرنے کے سلسلہ میں شیعوں کے جتھے جارہے ہیں۔ خاکساروں کی کوشش ناکام ثابت ہوئی۔

——— اجمیر اس سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے خوفناک قحط کی اطلاعات موصول ہورہی ہیں۔ پانی اور چارہ کی کمی سے جانور مر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ غریب قحط زدہ دیہاتی مجبور ہوکر اپنے بچوں کو فروخت کر رہے ہیں۔

——— حضور نظام حیدرآباد دکن نے ایک اعلان شائع کرکے پہلے اعلانات کی وضاحت کردی ہے۔

۳۱۔ اگست سے پہلے پہلے

ان حضرات کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا انکار وغیرہ کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ جن کے نمبر خریداری اہلحدیث "۲۸۔ جولائی" میں شائع ہوچکے ہیں۔ نیز ان کو علیحدہ بھی مطبوعہ چٹھی بھیجی جاچکی ہے۔ ورنہ یکم ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

اہل حدیث کانفرنس

کے صدر محترم حاجی عبد الغفار صاحب مرحوم کے انتقال سے جو منصب صدارت خالی ہؤا تھا۔ مجلس شوریٰ نے اس پر آپ کے بڑے صاحبزادہ حاجی محمد صالح صاحب کو صدر منتخب کیا گیا۔

وفقه الله لما يحب ويرضى

——— ناگ پور۔ انٹرنیشنل آرین لیگ نے حیدرآباد ستیہ آگرہ کو بند کردیا ہے۔ کیونکہ لیگ مذکور حضور نظام کے اعلان سے مطمئن ہوگئی ہے۔ معلوم ہؤا ہے کہ حیدرآباد کے تمام ستیاگرہی قیدی رہا کردئیے جائیں گے۔

——— واردہا۔ ۱۱۔ اگست۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر سوبھاش چندر بوس کو آئندہ تین سال کے لئے کوئی عہدہ نہ دیا جائے۔ مرکزی اسمبلی کی میعاد بڑھائے جانے کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا۔ اور اسمبلی کے کانگرسی ممبروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ اسمبلی کے آئندہ سیشن میں شریک نہ ہوں۔ صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں کو ہدایت کی گئی کہ جنگی کاروائیوں میں حکومت کی مدد نہ کریں۔

——— بنوں ۱۲۔ اگست۔ شہر بنوں پر حملہ کے خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے ۳ مسلح کاریں شہر میں گشت کرتی رہیں فوج اور پولیس بھی تیار رہتی۔ چھاؤنی کے ایک حصہ پر گولیاں چلائی گئیں مگر کوئی نقصان نہیں ہؤا۔

——— لاہور میں ہاؤس ٹیکس کے خلاف جلسے ہورہے ہیں۔

——— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے زیر دفعہ ۱۴۴ تمام ایڈیٹروں، پبلشروں اور دیگر افراد کو حکم دیا ہے کہ وہ ایسے مضامین شائع نہ کریں۔ جس سے باہم کشیدگی پیدا ہو۔

——— امریکہ کے اخبارات کی رائے ہیں کہ آئندہ جنگ میں امریکہ غیر جانبدار نہیں رہیگا۔

——— سنگاپور۔ برطانوی حکومت سنگاپور کے مستقر کو مضبوط بنارہی ہے۔ چنانچہ چودہ جنگی جہاز وہاں پہنچ رہے ہیں۔

——— اپر برما کے دریاؤں میں بوجہ کثرت بارش طغیانی آنے سے دھان کے فصل اور بے شمار جھونپڑے تباہ ہوگئے ہیں۔ ان کے علاوہ قصبوں اور شہروں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

مضامین آمدہ مولوی ابو الطیب عبد الصمد صاحب امام مسجد صاحب حفیظیہ۔ مولوی ابو حامد محمد عثمان صاحب ایم عزیز الدین صاحب۔ ملک امام خان صاحب [illegible] عبد المتین۔ شیخ عبد المنان صاحب۔ محمد عبد اللہ صاحب ۳ عدد۔ منشی محمد خان صاحب ۲ عدد۔

غیر مقبولہ نظم در مدح سنت احمد۔ فدائی نے کیا کیا لکھوں میں مدحت اہل حدیث کی۔

اہل حدیث کانفرنس کے لئے از جماعت اہل حدیث مالیگاؤں عید آمدہ فنڈ مبلغ [illegible] روپے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۔ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۸)

(مجریہ از ۳۰۔ جون ۳۹ء)

گزشتہ پرچہ میں سلسلہ ہذا کی ساتویں قسط درج ہوچکی ہے۔ آج اس سے آگے ملاحظہ فرمائیں۔

ناظرین! ہمارے سوالات کے جواب جلدی جلدی عنائت کریں۔ تاکہ اس مضمون کا رسالہ چھپنے میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔ سوالات یہ ہیں۔

(۱) یہ رسالہ کتنی تعداد میں شائع ہو؟

(۲) جہاں اس کی ضرورت ہو وہاں کے اصحاب کو کتنی تعداد درکار ہے؟

(۳) یہ رسالہ چونکہ مفت شائع ہوگا۔ اس لئے اصحاب خیر اس میں کیا مدد دینگے؟ (ممکن ہو تو جلدی رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ فراہمی میں دیر ہو تو اطلاع دیں)

ان تینوں سوالوں کے علاوہ چوتھا سوال یہ ہے کہ

سوال ۴ اگر یہ سلسلہ ناظرین کی نظر میں ناپسند ہے تو اُسے بند کر دیا جائے؟

مہربانی کر کے جلدی ان سوالوں کا جواب دیں اور غفلت سے کام نہ لیں۔

آج نمبر ۲ شروع ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مشرقی صاحب نے اپنی تصنیفات کی بہت تعریف کی ہے اس کے متعلق ایک حوالہ تو ۷۔ جولائی کے اہلحدیث میں درج ہوچکا ہے۔ جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں۔

"تذکرہ کے بعد قرآن کی تمام تفسیریں جلا دی جائیں تو بہتر ہوگا۔ (الاصلاح ۹ جون ۳۹ء)

(نوٹ) جو لوگ کہتے ہیں کہ مشرقی صاحب نے اپنے خیالات مندرجہ تذکرہ سے رجوع کر لیا ہے۔ اس لئے ان کا رد کیوں کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ ان کے رجوع کی تحقیق کریں اور اس حوالہ کو غور سے پڑھیں۔ جسے شائع ہوئے بہت تھوڑا عرصہ گزرا ہے

دوسرا حوالہ تذکرہ میں کئی جگہ جنات اور الجنات میں یہ فرق کیا ہے کہ جہاں جنات کا لفظ آیا ہے۔ وہاں دنیاوی حکومت مراد ہے اور الجنات سے آخری جنت مراد ہے۔ جس کا اظہار قرآن کی کئی ایک آیات سے ہوتا ہے۔ اس بات کو آپ نے بڑے فخر سے لکھا ہے۔

"تعجب ہے کہ ان حیرت انگیز شہادتوں کے باوجود شارحین قرآن اور عام مسلمانوں نے جنت کے معانی آخرت کے جنت کے لے لئے ہیں۔ اور بادشاہت زمین کے نصب العین کو جو اسلام اس دنیا پر لایا تھا آنکھوں سے یکسر اوجھل کیا ہے۔ مگر مسلمانوں کی نیت بدل جانے سے کلام الٰہی کے معانی نہیں بدل سکتے۔ وہ وہی ہیں جو قادر مطلق کے علم میں اس وقت تھے جس وقت قرآن حکیم وحی کیا گیا تھا۔ امت کے اتفاق اور مفسرین کے اجماع کا ان پر ہرگز کچھ اثر نہیں"

(تذکرہ مقدمہ صفحہ ۱۱۱ کا حاشیہ)

کس قدر تعلی سے مدون کی ہے۔

تیسرا حوالہ سورہ فاتحہ کی تفسیر خلاف لغت اور خلاف آیات قرآنیہ لکھ کر علماء مفسرین کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"الغرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ مگر ایک متنفس نے بھی ذہن کو کام میں لا کر اس طرف رجوع نہیں کیا کہ سورہ فاتحہ میں خدائے عظیم نے کیا اہم نصب العین دن میں پانچ وقت مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیا ہے ایک فرد واحد کا خیال اس طرف نہیں دوڑا کہ وہ الصراط المستقیم کس بلا کا نام ہے اور اس کی صحیح قرآنی تعریف کیا ہے۔ ہم نے تذکرہ صدر ترجمے میں اللہ صاحب کے سورہ فاتحہ کو مثانی کہہ کر یاد فرمانے کی توجیہ اس کے پیش کئے ہوئے نصب العین کی اہمیت اور اس کے قرآن عظیم سے الگ ذکر کرنے کی وجہ اشارۃً بیان کر دی ہے" (تذکرہ مقدمہ صفحہ ۲۶ کا حاشیہ)

ناظرین کرام! آپ لوگ تذکرہ مشرقی کو غور سے پڑھیں تو آپ کو یہ معلوم ہو جائیگا کہ ان صاحب کے دل و دماغ میں نہ امام غزالی کوئی چیز ہے نہ رازی۔ اس قدر تعلی دکھاتے ہیں کہ کبھی نہ اہل علم نے دکھائی ہو نہ اہل جہل نے۔

نمبر ۲ یہ ہے کہ متفقہ اور متواترہ اعمال اور شعائر اسلام کا مذاق اڑایا ہے۔

مثال اول سب سے اول آپ نے اس اجماع امت پر حملہ کیا ہے جو قرآن مجید کی بلاغت کے متعلق ہے۔ تمام امت کا اجماع ہے کہ قرآن مجید بلاغت میں درجہ کمال پر ہے۔ سر سید احمد خان مرحوم علی گڈھی نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ قرآن کی عظمت بحیثیت بلاغت میں نہیں بلکہ ہدایت میں ہے۔ لیکن یہ امر ان کو بھی مسلم ہے کہ قرآن مجید بلیغ تر ہے۔ مگر ہمارے پنجابی جوان مشرقی صاحب ان سب کے خلاف لکھتے ہیں

وہ کا [illegible] شنیع ہے۔ وہ یہ ہے :۔
قرآن کے فصیح فی البیان ہونے کا مہلک اور شرمناک تخیل مسلمانوں کی ہر رگ و پے میں اس قدر سرایت کر چکا ہے کہ اب اس کتاب عظیم کی اور کوئی خوبی اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں آتی۔ اگر فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (۲۳:۲) کی صلائے عام جو خدا نے قرآن حکیم کے متعلق جا بجا دی ہے، فی الحقیقت اسکی فصاحت، اسکی شاعریت، اس کے صنائع اور بدائع کی خوبیوں کے متعلق ہے۔ اور اس کتاب جلیل کی عالم آرا حکمت، اُسکے ناپیدا مثال علم، اسں کی حیرت انگیز صداقت اور بے نظیر ہدایت سے اس دعوے کو چنداں واسطہ نہیں۔ تو آج ابو القاسم حریری کے مقامات کا ایک ایک ورق، یا امرأ القیس ابن حُجر کے قصائد کا ایک ایک بیت ان انسانی کمزوریوں اور تکلفات، ان خود ساختہ تُرّہات اور لغویات سے اس قدر پُر ہے کہ قرآن کی عبارت اُن کے بالمقابل حتماً نہیں ٹھیر سکتی۔ اگر فَأْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ (۱۱:۱۳) سے صاحب القرآن کی مراد فی الحقیقت یہی تھی کہ برجستہ الفاظ اور چست بندشوں، یا قوافی اور استعاروں کی مناسبت میں اس کا ادبی مقابلہ کیا جائے اور دین اسلام کو کسی اہل زدہ امت کے لغو شاعروں کا اکھاڑہ بنا کر خدائے زمین و آسمان کے ذوق سلیم کی داد (العیاذ باللہ) دلوائی جائے، تو آج مسیلمہ کذاب کا افترا کیا ہوا قرآن بھی جسکی چند پریشان آئتیں کہیں کہیں ملتی ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے قرآن سے کسی اسلوب میں کم نظر نہیں آتا" (تذکرہ مقدمہ اُردو ص۹۵)

عجیب | امرأ القیس کا مشہور قصیدہ معلقہ ہے۔ جو سبعہ معلقہ میں اول نمبر پر درج ہے۔ اس کی فصاحت بلاغت مع تہذیب اور شرافت کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ اپنی محبوبہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

ومثلك حبلى قد طرقت ومرضع
فالهيتها عن ذي تمائم محول

اذا ما بكت من خلفها انصرفت له
بشق وتحتي شقها لم تحول

ان اشعار کا ترجمہ کرتے ہوئے شرم دامنگیر ہے۔ لیکن اس لحاظ سے ترجمہ کئے دیتے ہیں کہ مشرقی صاحب اور ان کے ہم خیال شرمائیں کہ قرآن پاک کے مقابلے میں کس کلام کو پیش کر رہے ہیں۔

شاعر کہتا ہے | اے محبوبہ! تیری جیسی حاملہ اور دودھ پلانے والی پر میں کود گیا۔ میں نے تعویذوں والے اور سال سال کے بچے اُسکو بھلا دیئے جب وہ بچہ روتا تھا تو وہ منہ پھیر کر اس کو تاک لیتی تھی اس حال میں کہ ایک ران اس کی میرے نیچے ہوتی اور ایک ران وہ پھیرتی۔

مشرقی! شرم!!!

مسیلمہ کذاب نے جب سورہ قرآنیہ سنی
والسماء ذات البروج الآیہ
اس کے جواب میں یہ آئت بنائی
والنساء ذات الفروج الی اخرھا

ہم | مشرقی صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ امرأ القیس کے قصیدہ اور مسیلمہ کے قرآن کو مع ترجمہ شائع کر دیں۔ انگریزی میں کریں گے تو انگلینڈ میں ہنسی ہو گی

سنئے! | قرآن مجید میں فصاحت بلاغت کے ساتھ ہی ایک زندگی ہے۔ ایک قسم کی لچک ہے جو دوسری عبارتوں میں نہیں۔ بالکل سچ ہے ؎

گر مصور صورت آں دلربا خواہد کشید
حیرتے دارم کہ نازش را چساں خواہد کشید

امرء القیس کے قصیدے کی مشرقی صاحب بہت تعریف کرتے ہیں۔ اس لئے میں اس کا ایک اور شعر ان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ علم بیان کے لحاظ سے اس کے سقم کو دُور کریں۔ امرأ القیس کہتا ہے ؎

كأن ذرا رأس المجيمر غدوة
من السيل والغثاء فلكة مغزل

سوال | ذرا مخاط مشبہ ہے۔ مغزل محیط مشبہ بہ ہے۔ مخاط کو محیط سے تشبیہ کیسی ہے؟ دیکھیں آپ نے علم بلاغت کو کہاں تک پڑھا ہے اور کہاں تک سمجھتے ہیں اور کہاں تک امرأ القیس اور اسکے قصیدے کو پرکھنے کی لیاقت رکھتے ہیں ؎

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

دوسری مثال | قرآن شریف میں ارشاد ہے :۔
يا ايها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربكم۔ اس آئت میں رکوع سجود اور عبادت کا حکم ہے۔ جس کو مفسرین نے سلف سے خلف تک نماز کا جزو بتایا ہے۔ مشرقی صاحب اس کی بابت لکھتے ہیں :۔

ان افعال کو نماز کا رکوع و سجود سمجھ کر قریب المطالب قرار دینا کلام خدا کی توہین ہے" (تذکرہ مقدمہ اُردو ص۶۰ کا حاشیہ)

حق بر زباں جاری گردد | کے ماتحت مشرقی صاحب منزلا پر توہین خدا کا ارتکاب خود کرتے ہیں۔ یعنی اسطرح لکھتے ہیں کہ :۔
رکوع سجود اسلامی نماز کا جزو لاینفک بھی ہے، اس کو کہتے ہیں قضی الرجل علی نفسه (اس آدمی نے اپنے برخلاف ڈگری دیدی)

تیسری مثال | بشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون۔
(خوشخبری دو ان لوگوں کو جن کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں)
اس آئت کا مطلب خود اس کے الفاظ سے جو ثابت ہوتا ہے وہی علمائے مفسرین نے لیا ہے یعنی ہر مسلمان جس کو ذرا بھی تکلیف پہنچے وہ بجائے جزع فزع کرنے کے انا للہ کہے تو خدا کی طرف سے اس پر رحمت نازل ہوتی ہے۔
بالکل صاف مضمون اور سادہ عبارت ہے۔ مگر مشرقی صاحب جو مسلمانوں کی مخالفت کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اس میں بھی انہوں نے جملہ مسلمان مفسروں کو برائی سے یاد کیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں :۔
انا للہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ

قرآن کا [illegible] - علامہ مشرقی کے ۱۰۵ اعتراضات کا جواب - [illegible]

سلاناتک جہاں جس جوش و تکبر اور جہالت -
اور نافہمی سے نہ معلوم کتنی ترغیب سے کسی عزیز
کی موت یا ادنیٰ سے ادنیٰ تعالیٰ اذیت پر اشتعال
کرتے آئے ہیں اور محض زبانی عبادت کے صلے
میں اپنے آپ کو جنت کا حقدار گنتے ہیں × ×

یہ سب تشریح نہایت لچر اور شرمناک ہے۔ کوئی
ذہن سلیم اس کو ایک لمحے کے لئے بھی قبول کرنے
پر تیار نہیں۔ سیاق کلام سے ظاہر ہے یہاں پر
صرف اجتماعی مصائب کا ذکر ہے۔ جس کی تائید
جمع کے صیغے سے ہوتی ہے جو ان آیات میں
برابر چلا جارہا ہے۔ مصیبۃ جس کا ذکر آیت
۱۵۶ : ۲ میں ہوا ہے وہ لامحالہ وہ خوف کا
ماحول ہے جو ہر شکست زدہ امت پر ہر آن حادی
رہتا ہے " (تذکرہ مقدمہ اردو صفحہ ۱۲۳)

مطلب آپ کا یہ ہے کہ اذا اصابتھم مصیبۃ
عامۃ قومیۃ من جہت اللہ او من جہت الاعداء
یعنی ایسی مصیبت مراد ہے جو مسلمانوں پر عالمگیر صورت میں
نازل ہو اور سب کے سب کہیں انا للہ۔ وہ مصیبت
خدا کی طرف سے ہو یا دشمنوں کی طرف سے۔ دلیل اسکی
آپ ہم صیغہ جمع کو پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ استدلال
بالکل غلط ہے۔ یہ صیغہ جمع (ھم) یعنی افراد مراد
ہے نہ بمعنی جمع جیسے اس آیت میں ان انتم ضربتم
فی الارض فاصابتکم مصیبۃ الموت۔ (پ۔ع)
یعنی اگر تم زمین میں سفر کرو پھر تم کو مصیبت موت کی
پہنچنے کو ہو تو تم اپنی وصیت پر شہادت لکھالیا کرو۔
بتائیے۔ یہاں کُم سے مراد سارے مسافرین کا
مرجانا صحیح ہے۔ یعنی جتنا قافلہ جارہا ہو وہ سب کا سب
قریب مرگ یا ہر فرد کے لئے حکم ہے۔ قطعاً نہیں بلکہ
ہر فرد کے واسطے ہے۔ اسی طرح آیات کثیرہ میں
صیغہ جمع کا افراد پر حکم لگایا ہے نہ من حیث الجماعت سب کا
مثلاً اذا قضیتما الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض
و اذا طعمتم فانتشروا وغیرہ وغیرہ۔
ناظرین کرام! بتلائیے کہ اس آیت
کی تفسیر میں جملہ مفسرین نے جو معنی کئے ہیں کہ جس شخص کو

خدا ہی کی تحقیق سمجھے وہ انا للہ کہے اور حدیث شریف
اس کی تائید کرتی ہے۔ ایسا کہنے اور اس کو ماننے سے
کونسی منطقی دلیل اور فلسفی اصول مانع ہوتا ہے۔ پھر
کیوں اتنی سختی سے اس کو رد کیا گیا ہے۔ صرف اس لئے
کہ مشرقی صاحب کو یہ جتانا منظور ہے کہ ہم ہی قرآن کو
سمجھنے والے ہیں انہی معنی میں کہا گیا ہے ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

(۸) اس نمبر کا عنوان یہ ہے :-

آپ کی زبان شستہ نہیں ہے۔

اس کا ثبوت بہت کچھ نمبر ۴۔ ۵ میں دکھا چکے ہیں۔ آج
ایک مزید حوالہ پیش کرکے ناظرین کو مشرقی صاحب کی
خوش کلامی کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالہ مشرقی
صاحب نے اپنے نامہ نگار کے نام سے اپنے اخبار
"الاصلاح" ۱۷۔ جنوری ۳۶ء میں شائع کیا ہے۔ جو حکما
انہی کا ہے۔ لکھتے ہیں :-

ابھی کل کی بات ہے کہ ان ظالموں نے کئی صد برس
کی اسلامی طاقت (خلافت) کو جس کے پالنے
کے لئے خدا جانے کتنے شہداء کا خون گراں صرف
ہوا تھا۔ تباہ و برباد کردیا۔ آزادیٔ افغانستان
کا سچا خواہاں امان اللہ خان ابھی ابھی ان
ظالموں کی عیاریوں۔ جعلسازیوں اور دھوکہ بازیوں
کے تختۂ جور کا شکار ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے
کہ اگر ان بدمعاش ڈاکوؤں اور رہزنوں کا
مناسب انتظام جلد از جلد نہ کیا گیا، تو یہ
خانہ خراب رہے سہے، رسمی اور منطقی، قولی اور
وضعی مسلم کو تحت الثریٰ تک پہنچا کر دم لینگے"
(الاصلاح لاہور ۱۷ جنوری ۳۶ء صفحہ ۵)

ناظرین کرام! اس اقتباس میں مشرقی نے
دراصل علماء کو کوستے کوستے اپنا مذہب و مشرب بتادیا
کہ وہ امان اللہ خان سابق شاہ کابل کا مداح اور
ہم خیال ہے۔ اس کے متعلق آئندہ نمبر کا انتظار کریں
اور سوالات مندرجہ عنوان کا جواب جلدی بھیجدیں جو
صاحب اطلاع کرنا چاہیں وہ زر ملاد ملا ذکر نے

جائیں۔ وعدوں پر نہ رکھیں۔

نوٹ: بعض دوست کتاب کی تعداد مطلوبہ سے اطلاع
دیتے ہیں مگر رقم چندہ نہیں بھیجتے۔ حالانکہ روپے کے
بغیر کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ اس لئے رقمیں جلد ارسال
کریں۔ تاکہ رسالہ کی طباعت شروع کردی جائے۔

یہ آواز بریلی سے آئی ہے یا لاہور سے؟

کہتے ہیں دماغی امراض کے لئے ایک بہت بڑا ہسپتال
ایک بریلی میں ہے اور دوسرا لاہور میں۔ ہمارے پاس
ایک مضمون پہنچا ہے جس کی بابت ہم نہیں کہہ سکتے
ہیں کہ یہ بریلی کے شفاخانے سے ہے یا لاہور کے۔ ناظرین
اسے پڑھ کر مناسب سمجھیں تو اپنی رائے سے اطلاع
دیں۔ مضمون کی سرخی یہ ہے :-

" ضرورت امام

حضرات آپ کو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کو امام وقت و
مقتداء ملت و وارث انبیاء کی اس وقت بہت
ضرورت ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا تشتت و افتراق
د بعد عن القرون المسنۃ اس امر کا مقتضی ہے
کہ اون کو اپنا امام ایسا مقرر کرنا چاہئے جو اپنے
اندر اوصاف کمالیہ رکھتا ہو اور چونکہ خدا تعالےٰ
کے فضل و کرم سے ہم اپنے اندر بہت سے اوصاف
کمالیہ رکھتے ہیں۔ اور امامت کا دعویٰ بھی کرچکے
ہیں۔ اور بہت سی مرد اور عورتیں ہمارے ہاتھ پر
بیعت کرچکی ہیں۔ لہٰذا تمام اہل حدیثوں کو خصوصاً
اور حنفیوں اور چکڑالویوں اور مرزائیوں اور ثنائیوں
اور شیعوں وغیرہ کو عموماً چاہئے کہ ہمارے ہاتھ
میں ہاتھ دیکر سلسلہ بیعت حقانی میں داخل ہوجائیں
اور صلح عمومی میں شامل ہوکر متفقہ طور پر خدمت
اسلامی بجا لائیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کبھی
امامت کے قائل ہوگئے ہیں۔ ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث
کا گذشتہ پرچہ۔ مگر تنظیمی اہل حدیث ابھی تک اس
میں شامل نہیں ہوئے۔ اب ان کو بھی اس سلسلہ
میں داخل ہوجانا چاہئے۔ کیونکہ اخبار اہلحدیث

(۸۱۵)

مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی نے اپنی امامت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ لہذا سب کو چاہیئے کہ ہمارے ہاتھ پر بیعت کرلیں۔ پنجاب اور دہلی کے اہل حدیثوں کو خاص طور پر ادھر توجہ کرنی چاہیئے۔ مولوی عبدالستار صاحب خلف مولوی عبدالوہاب صاحب دھلوی وغیرہ کے مریدوں کو چاہیئے کہ سلسلہ بیعت حقانی میں داخل ہوکر ثواب عظیم حاصل کریں۔ اور جو فتاویٰ قرآن وسنت کے موافق ہم دیں اس پر عمل کریں

(حکیم ابوتراب عبدالحق امام وقت)

(اہلسنت والجماعت امرتسر ۱۴- جولائی ۱۹۳۹ء صفحہ ۱)

ضروری اطلاع آج کل چند اصحاب دیہات میں پھر کر اس مضمون کا محضرنامہ بنارہے ہیں کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ آپ ہمارے سیاسی امام بن کر ہمارا تفرقہ دور کریں۔ غالباً ان امرتسری مدعی کو اس کوشش کا علم ہوگیا ہوگا۔ اس لئے انہوں نے جلدی سے اپنی امامت کا اعلان کردیا۔ پس محضرنامہ بنانے والے اصحاب ان امرتسری امام جی سے پہلے فیصلہ کرلیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی منچلا کہنے لگے ؎

دل بکہ کند اقتدا قبلہ یکے امام دو

حدیث کے بغیر قرآن

امرتسر کے رسالہ "البیان" (اہلقرآن) بابت جون ۱۹۳۹ء میں اس سرخی کے ساتھ ایک مضمون نکلا ہے جس کے نیچے لکھا ہے:-

"غریب الدیار طالب علم سے مدیر اہل حدیث کا مکالمہ"

اس میں ہماری دو باتوں کی شکائتیں کی ہیں اور ایک آیت کی تفسیر پوچھی ہے اور ہمارے جواب کو اپنے امیر کے جواب سے ردکیا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سلام علیک کہا آپ نے وعلیکم السلام کی بجائے یوں کہا تو کون ہوتا ہے اور کہاں سے آیا ہے تیرا نام کیا ہے؟ میں عزت سے مخاطب کروں اور وہ تو اور تم جیسے حقیر لفظوں سے میرا سینہ چھلنی کرے اور سلام کا جواب بھی نہیں دیا وغیرہ۔

مجھے یہ واقعہ بالکل یاد نہیں۔ اگر یہ صحیح ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے تو میں کہونگا کہ جواب سلام کا نہ دینا میری عادت کے برخلاف ہے۔ اور بصورت حسن ظن کہتا ہوں کہ معترض نے میرا جواب السلام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح نہیں سنا ہوگا۔ کیونکہ میں بحکم حدیث ابخل الناس من بخل بالسلام سلام کرنا اور جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

تو اور تم کا جواب یہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے

انزلوا الناس منازلھم

ہر آدمی کو اسکے مقام میں اتارا کرو

یعنی جس حیثیت کا کوئی ہو اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے جو صیغہ خطاب ایک عالم کے لئے استعمال ہو وہ ایک طالب علم کیلئے نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک شخص میرے سامنے آیا تھا جو نوجوان، داڑھی منڈا، شکل وشباہت میں لکھنؤ کا شیعہ معلوم ہوتا تھا۔ میں بحکم حدیث اس کو آپ اور جناب سے مخاطب نہیں کرسکتا تھا۔ میں نے اگر اس کو تو اور تم سے خطاب کیا تو کیا برا کیا۔

تصدیق جس جماعت سے معترض تعلق رکھتا ہے اس جماعت کے امیر ...... دفتر "اہلحدیث" میں تشریف لائے تو ان کے سامنے یہ حدیث اور جواب پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ میری اور میرے دفتر کے ملازموں کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جن لفظوں میں آپ کو خطاب کیا جائے انہی لفظوں میں آپ کے دفتر کے ملازموں سے بھی خطاب کیا جائے - - - - - - - -

- - - - - اس لئے اس اعتراض پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا بلکہ یہ بھی کہا کہ میں نے یہ مضمون بعد چھپنے کے دیکھا تھا اگر وہ مجھے پہلے دکھاتے تو میں شائع کرنے کی اجازت نہ دیتا۔

اصل مسئلہ (حسب بیان معترض) ہم سے پوچھا گیا کہ قرآن کے ساتھ حدیث کا کیا تعلق ہے۔ ہم نے اپنی رائے ناقص کے مطابق جواب دیا کہ بہت سی آیات قرآنی میں حدیث کی تفسیر نہ لی جائے تو عمل نہیں ہوسکتا یا بہت مشکل ہے۔ مثلاً آیت اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ میں مسلمانان دنیا سب یہاں تک کہ جماعت منکرہ حدیث بھی اس آیت کی تعمیل زوال شمس کے بعد ظہر کی نماز کے وقت کرتی ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں ظہر کے ساتھ اس کو کوئی خصوصیت نہیں۔ یہ تخصیص حدیث ہی سے پیدا ہوئی ہے۔

معترض لکھتا ہے کہ

میں اس دلیل سے کافی حد تک متاثر ہوا اور یہ سمجھ بیٹھا کہ حدیث کے بغیر قرآن مجید کما حقہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ مولوی صاحب سے رخصت ہوکر میں امت مسلمہ کے امیر وسرپرست...... کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے بھی قرآن حدیث کے موضوع پر سرسری گفتگو ہوئی اور اس دوران میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ میری جو بات چیت ہوئی اس کا تذکرہ بھی آگیا۔ میں نے امیر صاحب سے دریافت کیا نماز جمعہ کے بارے میں مولوی صاحب نے جو دلیل دی ہے آپ اسکے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا نماز جمعہ کے وقت کی تعیین قرآن کے اس مقام پر موجود ہے یہ سن کر میری حیرت کی حد نہ رہی × × فرمایا یہ بات تو واضح ہے خدا تعالیٰ ہمیں کاروبار چھوڑکر نماز میں پہنچنے کا حکم دیتا ہے (وَذَرُوا الْبَيْعَ) گویا ایسا وقت مقصود ہے۔ جب بازاروں میں خرید وفروخت کا کام ہوسکتا ہو۔ یہ صبح کا وقت نہیں ہوسکتا۔ میرے دل پر نہائت گہرا اثر ہوا۔

(البیان بابت جون صفحہ ۳۸-۳۹)

اہلحدیث تعجب ہے کہ یہ لوگ اس امر کے مدعی ہیں کہ قرآن مجید کو جیسا ہم سمجھتے ہیں دوسرا کوئی نہیں سمجھتا نہ سمجھ سکتا ہے مگر ہمارے سامنے جب کبھی پیش آتے ہیں تو ایسی خام باتیں کرتے ہیں کہ بریلوی عقیدے کے حنفی بھی نہ کریں۔

اس جواب کی پہلی غلطی یہی ہے کہ آپکے امیر صاحب نے

بارہ بجے تجارت ... ہوتی ہے یا نہیں ... کیا ... تجارت

کا زور کس وقت ہوتا ہے بیٹھے شہروں کو چھوڑ دیجئے امرتسر ہی کی مارکیٹ کو دیکھئے۔ عصر، مغرب اور عشاء کے وقت جو گہما گہمی تجارت کی ہوتی ہے وہ ظہر کے وقت نہیں ہوتی۔ صبح کے وقت کی تردید کرنی بالکل بیکار ہے کیوں نہ یہ کہا جائے کہ بلحاظ تجارت عصر، مغرب بلکہ عشا کا وقت ... ہے۔

اچھا ہم صبح کو بھی لیتے ہیں۔ کیا رمضان میں سحری کے وقت دہی دودھ وغیرہ اشیاء خوردنی کی تجارت نہیں ہوتی۔ علاوہ اس کے اگر یہ حکم اوقات بیع ہی سے مخصوص ہے تو بتائیے امرتسر کے ورکشاپ وتیلی گھر قالین کے کارخانوں، لاہور کے ریلوے کارخانوں میں جو مسلمان کام کرتے ہیں وہاں تو کوئی تجارت نہیں کیا ان لوگوں پر نماز جمعہ فرض ہے یا نہیں۔ علاوہ اسکے جو زمیندار اراضی پر زراعت اور فلاحت پر مشغول ہیں۔ وہ بھی نماز جمعہ پڑھنے کے مامور ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو کس وقت پڑھیں۔ ان وجوہات کو مدنظر رکھ کر جملہ علمائے اسلام اس آیت میں بیع کو بطور تمثیل سمجھتے ہیں اور معنی اس آیت کے یہ کرتے ہیں کہ

وذروا کل ما یشغلکم عن الصلوٰۃ من التجارۃ او الصناعۃ او الزراعۃ۔ او النوم او الفلاحۃ او اللھو او اللعب

(ہر کام جو نماز سے تم کو روکے چھوڑ دو تجارت ہو یا صناعت زراعت ہو یا نیند جو کچھ ہو)

یہ معنی اس آیت کے حسب مراد خداوندی ہیں یہ نہیں کہ تجارت ظہر کے وقت نہیں ہوتی صبح کے وقت نہیں ہوتی۔

صبح کے وقت حقہ نوشوں کے لئے حقہ مانع ہے۔ علاوہ ازیں باہر سے مال لانے والے جو صبح سویرے شہروں میں پہنچتے ہیں ان کے لئے تجارت مانع ہے۔ غرض صبح کے وقت بھی مشاغل مانع ہوتے ہیں۔ آپ کے نزدیک اگر صبح کی تجارت نہیں۔ اس لئے نماز جمعہ صبح کو نہیں تو عصر، مغرب اور عشا کے وقت تو ہے

کیونکہ ان اوقات میں تجارت ہوتی ہے مگر صحیح بات یہی ہے کہ بیع کا لفظ تمثیل ہے شرط نہیں ورنہ بتائیے کسی بستی میں اگر ایسے لوگ رہتے ہوں جو سب پنشن یافتہ ہوں اور مزے سے کھاتے پیتے ہوں مگر تجارت نہ کرتے ہوں تو کیا وہ سب جمعہ نہ پڑھیں۔

اس لئے ان معنوں میں جو ہمارا بیان ہے وہ ہم ...

پیش کرتے ہیں

چیلنج | دنیا بھر کے ... جمعہ کو ظہر کے وقت پڑھنا ضروری جانتے ہیں سن کر ابھی ... ہمارے سوال کا جواب نہیں دے سکتے ہیں

نازک کلائیاں میری ... کا دل

میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی عمر کا الہام

اور

ان کے اتباع کیلئے باعث ندامت وطغیان

(بجواب الفضل ۵ اگست ...ء)

کہتے ہیں کہ کسی نے جناب جمل سے کہا آپ کی گردن بڑی ٹیڑھی ہے۔ ممدوح نے جواب دیا کہ یاروں کی کونسی کل سیدھی ہے۔ یہی کیفیت حضرت مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی اور الہاموں کی ہے۔ اور الہامات تو وقتاً فوقتاً ناظرین سنتے رہتے ہیں۔ آج ان کی عمر کا الہام اور ان کے اتباع کی پریشانی کا ذکر ناظرین کو سناتے ہیں مرزا صاحب کا الہام تھا کہ خدا نے مجھے کہا ہے تیری عمر اسّی سال یا کچھ کم یا زیادہ ہوگی۔ اس کی تعیین انہوں نے بہ تفہیم الٰہی ۷۵ سے ۸۶ چھیاسی تک لکھی ہے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

نوٹ | مرزا صاحب کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ کا حساب قمری مہینوں کا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی) یعنی شمسی اور موسمی حساب انسانوں کی بدعت ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز جنوری ...ء)

پس ضروری ہے کہ ہم اس الہام خداوندی کی بزبان مرزا تحقیق اور تشریح صرف قمری حساب ہی سے کریں۔ بلکہ ہر ایک میعاد زمانی کو جو مرزا صاحب کے الہام میں درج ہو قمری حساب ہی سے شمار کیا کریں۔ چاہے مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی کی موت کی میعاد یا ڈپٹی آتھم مسیحی کی وغیرہ ذالک۔

پس سنئے اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب کا انتقال ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق مئی ۱۹۰۸ء ہوا اس سے انتہائی عمر کا پتہ تو صاف چل گیا۔ ابتدائے عمر کا پتہ اس سے چلتا ہے جو آپ نے محل استدلال میں بتایا ہے۔ ناظرین اہل علم جانتے ہیں کہ محل استدلال میں ظن اور تخمین سے کام نہیں لیا جاتا بلکہ یقینیات سے استدلال ہوتا ہے۔

مرزا صاحب چونکہ متکلم تھے اور ان کی جماعت متکلمین (مناظرین) کی جماعت ہے۔ اس لئے ان کو بھی یقینیات سے کام لینا چاہئے۔ تخمینی اور ظنی باتوں سے نہیں۔ پس سنئے۔ مرزا صاحب اپنی مسیحیت کے ثبوت میں دلائل پیش کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں۔

لطیفہ | چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو آلایات بعد المائتین ہے ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے

پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے ہی تلمیح ہم نے تمام بیعت تقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے **غلام احمد قادیانی** ۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں ۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں ۔" (ازالہ اوہام ص $\frac{185}{186}$ تقطیع خورد طبع اول)

اس عبارت سے مرزا صاحب کی بعثت کا سن معلوم ہو گیا ۔ اس کے ساتھ یہ فقرہ بھی ملا لیجئے ۔

عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی[1] کا سر بھی آ پہنچا ۔ تب خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد ہے ۔ تو ہی مسیح موعود ہے ۔ میرا نام عیسیٰ بھی رکھا ۔

(تریاق القلوب تقطیع کلاں طبع اول ص ۶۸)

یہ دو نو عبارتیں مل کر اپنا مطلب صاف بتا رہی ہیں کہ مرزا صاحب کی ولادت سن ہجری کے حساب سے ۱۲۶۱ھ کو ہوئی اور انتقال ۱۳۲۶ھ کو ہوا ۔ حسب قانون شمار دونوں طرف کے سالوں سے ایک لیں تو پینسٹھ سال اور اگر دو نو بھی لے لیں تو سن ہجری کے حساب سے چھیاسٹھ سال کی عمر ہوتی ہے ۔ یہ حساب ایسا صاف ہے حسب قاعدہ علم کلام محل استدلال میں آیا ہے اور اس کی بنا مرزا صاحب کے کشف پر ہے جو کسی طرح قابل تاویل یا تحریف نہیں ۔

احمدی ممبرو ! "اہلحدیث" تم کو بارہا کہہ چکا ہے ایسے مضامین لکھ کر مجھ سے مشورہ لے لیا کرو ۔ تاکہ اہل علم کی نظروں میں تمہاری خفت نہ ہوا کرے ۔ کیوں

سے مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈھو گے چراغ رخ زیبا لیکر

عجائبات مرزا ۔ مرزا صاحب کی عمر کے متعلق مرزا صاحب کی عجیب و غریب تحریریں ۔ قیمت ۳؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

---

[1] صدی سے مراد چودھویں صدی ہجری ہے ۔

قضاء الصوم عن المیت

(از جناب مولوی محمد سلیمان صاحب بستوی)

(۳)

مضمون ہذا "اہلحدیث" ۴ ۔ اگست سے شائع ہو رہا ہے گذشتہ دو قسطوں میں قابل مضمون نگار نے اپنے دعوے کے اثبات میں احادیث و آثار پیش کئے ہیں ۔ آج کی قسط میں ان کے دعویٰ پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں ان کا جواب دے رہے ہیں ۔ (مدیر)

مفتی "اہلحدیث" نے اپنے فتویٰ کی تائید میں عون المعبود سے یہ عبارت بھی پیش کی تھی ۔ اتفق اھل العلم علی انہ اذا افطر فی المرض والسفر ثم لم یفرط فی القضاء حتی مات فانہ لا شئ علیہ ولا یجب الاطعام عنہ ۔ اور اسی طرح کی ایک عبارت منہاج الطالبین للنووی سے بھی نقل کی تھی اور شرح منہاج سے یہ بھی نقل کیا تھا ۔ ولا تتدارك لہ بالفدیۃ ولا بالقضاء اور اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے :۔

"چونکہ مریض نے صحت یا قدرت علی الصیام کا زمانہ نہیں پایا ۔ لہٰذا اسکے ذمہ قضا واجب نہیں اور جب اس کے ذمہ واجب نہیں تو اس کے اولیاء پر کیونکر واجب ہو سکتا ہے ۔"

میں کہتا ہوں کہ مفتی صاحب نے جو بات کہ اہل علم سے نقل کی ہے وہ ان کے خیالات ہیں ۔ اس پر کوئی دلیل نہیں ہے ۔ علاوہ اس کے اہل علم کا اس مسئلہ میں اتفاق نہیں ہے بلکہ اختلاف ہے ۔ جیسا کہ محدثین کرام نے اس کی تصریح کی ہے اور اختلاف کا بیان آئندہ آئیگا انشاء اللہ ! اس کے بعد پھر مفتی صاحب نے اپنے مسلک کی کمزوری کو محسوس کیا تو پھر بعد فتویٰ دینے کے کچھ اقوال الرجال سے اپنے فتویٰ کی تائید کی اور سنن کبریٰ بیہقی کے تین بابوں سے استدلال کیا ہے ۔

"باب المریض یفطر ثم لم یصح حتی مات فلا یکون علیہ شئ روی ذلك عن عبد اللہ بن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امرتکم بامر فأتو منہ ما استطعتم ۔" اس کے بعد امام بیہقی ایک دوسرا باب منعقد فرماتے ہیں ۔ "باب من قال اذا فرط فی القضاء بعد الامکان حتی مات اطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا مد من طعام ۔ اس کے بعد ایک تیسرا باب منعقد کرتے ہیں ۔ باب من قال یصوم عنہ ولیہ ۔"

ناظرین ! یہاں پر ایک بات قابل عرض یہ ہے کہ بلا دلیل مذہب والوں کو جب اپنے دعوے کے مطابق دلیل نہیں ملتی تو ایسے لوگ کم از کم محدثین کے کسی منعقدہ باب ہی سے استدلال کی کوشش کرتے ہیں یہی حال یہاں پر ہمارے مفتی "اہلحدیث" کا بھی ہے ۔ حسن اتفاق کہئے یا مشورہ ۔ حنفی مفتی نے بھی انہیں تین بابوں سے استدلال کر کے اپنے استاد مفتی مذکور کی تائید کی ہے ۔

یہ بات اہل علم پر بالکل ظاہر ہے کہ محدثین کے منعقدہ ابواب بجائے دعویٰ کے ہوتے ہیں اور ماتحت ابواب دلائل مذکور ہوتے ہیں ۔ خواہ وہ دلائل منعقدہ ابواب کے مطابق ہوں یا نہ ہوں لیکن اس باب کے قائلین کے وہی دلائل ہوتے ہیں ۔ اگر واقع میں غور کیا جائے تو باب اول کے قائلین کے پاس کوئی صریح دلیل نہیں ہے جو ان کے صریح دعویٰ کے مطابق ہو اس وجہ سے ایک مجمل اور بعید معنی کے اعتبار سے یہ دلیل پیش کی ہے ۔ اذا امرتکم بامر فأتو منہ ما استطعتم ۔ جو حقیقت میں باب اول سے اس کا تطابق بعید اور مجمل ہے ۔ بلکہ یہ حکم بتمامہ اور صراحتاً من مات علیہ صیام صام عنہ ولیہ پر صادق آتا ہے ۔ پس باب مذکور میں فلا یکون علیہ شئ صحیح نہیں بلکہ دعویٰ بلا دلیل ہے ۔

اس کے علاوہ خود امام بیہقی نے ایک دوسرا باب بھی منعقد فرمایا ہے ۔ باب من مات وعلیہ صیام نذر

مباحث علمیہ

قرآن حکیم کی روشنی میں سحر بابل اور ہاروت و ماروت کی تحقیق

(از مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی)

(قسط اول)

اس مضمون کے لکھنے سے قبل یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ بعض تفاسیر میں جس قدر اسرائیلی روایات موجود ہیں۔ ان سب سے زیادہ معرکۃ الآرا مسئلہ ہی ہاروت و ماروت کا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ دیکھیں گے کہ قرآن حکیم کی سیدھی اور صاف آیات میں ان اسرائیلی روایات و قصص کو تفسیر کے طور پر درج کرکے قرآن حکیم کی حقیقت پر کس طرح پردہ ڈالا گیا ہے اور قرآن حکیم کو کس طرح ایک فسانہ کی حیثیت دیدی گئی ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ میرے خیال میں آج تک مذہبی اخبارات کے صفحوں پر نہیں آیا۔ اور نہ ہی اس مسئلہ میں علماء کرام نے کوئی تحقیقی قدم اٹھا کر اس کو رسالہ کی شکل میں پیش کیا ہے، اس لئے میں اجمال و تفصیل کے درمیان رہ کر اپنے معلومات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نیز یہ مسئلہ اپنے اندر ایک علمی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ قارئین "اہلحدیث" خصوصیت کے ساتھ بغور و فکر اس کا مطالعہ کریں گے۔

واتبعوا ما تتلوا الشياطين على ملك سليمان

اور تابعداری کی ان لوگوں نے اس چیز کی جو پڑھتے تھے شیاطین سلیمان کے ملک میں۔

وما كفر سليمٰن ولكن الشياطين كفروا

اور نہیں کفر کیا سلیمان نے لیکن شیاطین نے کفر کیا۔

يعلمون الناس السحر

سکھاتے تھے (شیاطین) لوگوں کو جادو

وما انزل على الملكين ببابل هاروت و ماروت

اور نہیں نازل کیا گیا دو فرشتوں پر شہر بابل میں ہاروت و ماروت

(دیکھو بیضاوی)

وما يعلمٰن من احد حتى يقولا انما

اور نہ ہی سکھلاتے تھے یہ دو فرشتے کسی کو حتی کہ کہہ دیتے تھے تحقیق

نحن فتنة فلا تكفر فيتعلمون منهما

ہم فتنہ ہیں پس تو کفر نہ کر پس سیکھتے تھے لوگ ان دونوں فرشتوں سے

ما يفرقون به بين المرء وزوجه

جو جدائی ڈالے شوہر و بیوی کے درمیان

وما هم بضارين به من احد الا باذن الله

اور نہیں یہ شیاطین دکھ دینے والے کسی کو سوا حکم اللہ کے

ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم

اور سیکھتے تھے لوگ جو چیز نقصان دے ان کو اور نہ نفع دے

ولقد علموا لمن اشتراه

اور تحقیق جان لیا ان لوگوں نے اس شخص کو جس نے خریدا اس (جادو) کو

ما له فى الاخرة من خلاق

کہ نہیں اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ

ولبئس ما شروا به انفسهم لو كانوا يعلمون (پ)

اور بہت برا ہے جو کچھ ان لوگوں نے اپنے نفسوں کیلئے خریدا ہے۔ کاش یہ لوگ علم رکھتے۔

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ گمراہ لوگ کہتے تھے سلیمان علیہ السلام جادوگر ہے۔ اور اسی جادو کی بدولت دنیا پر حکمران ہے۔ پس پہلے ہی جملہ میں خدا تعالےٰ نے انکار کر دیا کہ سلیمان کافر نہیں تھا۔ اور جادو کفر کا کام ہے۔ اس لئے سلیمان پیغمبر نے نہ جادو کیا اور نہ وہ کافر ہوا۔ بلکہ سلیمان علیہ السلام کی مملکت میں شیاطین بنی آدم کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ اور اس سحر کی پیروی بھی بیہودہ لوگوں نے کی۔

اور یہ کہ خدا تعالےٰ نے دو فرشتوں پر جادو نازل کیا تھا جو شہر بابل میں رہ کر لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ جن کا نام ہاروت و ماروت تھا۔ اسی مقام پر بعض علماء حرف "ما" کو نافیہ اور بعض موصولہ تسلیم کرتے ہیں۔ جس کی تفصیلی بحث آگے آئے گی اور یہی حرف ما محل بحث ہے۔ اب ذیل میں وہ افسانے اور اسرائیلی قصے درج کئے جاتے ہیں جو تفاسیر میں اسرائیلیات کی طرف منسوب ہو کر نقل کئے گئے ہیں۔ اور ان قصوں کو جاہل ملاں ممبروں پر چڑھ کر بڑی شان سے بیان فرمایا کرتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر۔ ابن جریر۔ خازن۔ معالم۔ بحر المحیط اور در منثور میں یہ قصص تفصیل مذکور ہیں۔ طوالت کے خوف سے میں ان کا صرف ترجمہ ہی پیش کرونگا۔ البتہ جہاں ضرورت ہوگی وہاں عربی عبارت بھی نقل کردونگا۔ اور کوشش کرونگا کہ ترجمہ میں افراط و تفریط نہ ہو۔

نمبر ۱ امام احمد بن حنبل رح نے اپنی مسند میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا تو فرشتوں نے کہا اے اللہ اس آدم کو تو نے زمین پر بھیجا ہے جو قتل و خونریزی کریگا اور تیری تسبیح و تحمید کے لئے ہم حاضر ہیں۔ تو اس وقت خدا نے کہا اے فرشتو تم اپنے میں سے دو فرشتے منتخب کرو تاکہ ان کو زمین پر بھیجکر ان کی آزمائش کی جائے۔ پس فرشتوں نے ہاروت و ماروت نامی دو فرشتوں کو چنا اور زمین پر بھیجدیا اور انہوں نے زہرہ نامی فاحشہ عورت سے شراب پی کر بدکاری کی۔ اور جب فرشتے ہوش میں آئے تو زہرہ نے کہا کہئے فرشتگان صاحب! تم نے تو نشہ میں سب کام کر ڈالے جن کا تم پہلے انکار کر رہے تھے؟ پس اس بدفعلی پر خدا نے ان فرشتوں کو اختیار دیدیا کہ اگر چاہیں تو عذاب آخرت پسند کریں اور چاہیں تو عذاب دنیا۔ چنانچہ فرشتوں نے عذاب الدنیا پسند کر لیا۔ اور اس دن سے آج تک یہ فرشتے بابل کے کنوئیں میں الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ مبتلا عذاب ہیں اور قیامت تک یہی حال رہیگا۔

نمبر ۲ دوسری روایت۔ دنیا میں جب اولاد آدم کے گناہ بکثرت ہونے لگے تو فرشتوں نے ابن آدم کے معاصی کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ تم دو فرشتے منتخب کرو

چنانچہ ہاروت و ماروت انتخاب کے بعد زمین پر بھیجے گئے۔ اور دنیا میں آکر زہرہ سے زنا کے مرتکب ہوئے اور اسی سبب سے بابل کے کنوئیں میں اُلٹے سر لٹک رہے ہیں۔ (ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۳۴)

نمبر ۳ | تیسری روایت باختلاف عبارت، فرشتوں نے زہرہ کے کہنے پر جب شراب پی لی تو اس کے لڑکے کو قتل کر کے بُت کو بھی سجدہ کر بیٹھے۔ زہرہ نے فرشتوں سے وہ اسم اعظم بھی سیکھ لیا تھا جس کے ذریعہ فرشتگان خدا آسمان پر اُڑ جایا کرتے تھے۔ پس زہرہ آسمان پر اُڑنے لگی۔ اور جب بہت اونچا چلی گئی تو زہرہ ستارہ بنا دی گئی۔ جو آج تک آسمان پر برابر زہرہ کے نام سے ایک ستارہ موجود ہے۔ اور یہ وہی زہرہ عورت ہے۔ اس فعل شنیع کے بعد فرشتے نادم عاصی ہو کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئے۔ اور سلیمان علیہ السلام کی دعا سے ان کو عذاب دنیا قبول کرنے کا حکم ملا۔ چنانچہ تا قیامت زمین و آسمان کے درمیان لٹکتے رہیں گے۔ (ابن کثیر صفحہ ۱۴۲)

نمبر ۴ | چوتھی روایت۔ عبداللہ بن عمرؓ جس وقت اس زہرہ ستارہ کو دیکھتے تو اس پر لعنت بھیجا کرتے اور فرمایا کرتے۔ یہی وہ بدبخت عورت ہے جس نے دو فرشتوں کو فتنہ عظیم میں ڈال رکھا ہے۔ اور قیامت تک یہ فرشتے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ یہ اُلٹے پاؤں چاہ بابل میں لٹکے ہوئے ہیں۔ اور اس حالت میں بھی یہ فرشتے لوگوں کو جادو سکھلا رہے ہیں۔ (ابن کثیر ۱۴۴)

نمبر ۵ | پانچویں روائت حضرت علیؓ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو زہرہ پر جس نے ہاروت و ماروت کو فتنہ میں ڈال دیا تھا۔ علیؓ جب اس ستارہ کو دیکھتے تو اس پر لعنت بھیجا کرتے تھے۔ اس لئے کہ یہ ستارہ وہی زہرہ عورت ہے جو ستارہ کی شکل میں مسخ کر دی گئی تھی۔ (صفحہ ۱۴۲)

نمبر ۶ | امام ابو جعفر طبری نے اس روائت کو تفسیر طبری میں بیان کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک جادوگرنی عورت دومۃ الجندل سے آئی اور یہ قصہ سنایا کہ میرا خاوند کہیں غائب ہو گیا اور میں سخت پریشان ہو گئی۔ اس دوران میں ایک عورت میرے پاس آئی۔ میں نے اسے یہ قصہ سنایا تو اس نے کہا کہ میں جس طرح تم کو کہوں ویسا کرو تو تمہارا خاوند جلد آجائیگا۔ اور جب رات ہوئی تو وہ عورت دو سیاہ کتے لائی۔ ایک پر خود سوار ہو گئی اور دوسرے پر میں۔ حتیٰ کہ ہم دونوں چاہ بابل کے پاس پہنچ گئیں۔ وہاں دو شخص الٹے پاؤں لٹک رہے تھے۔ انہوں نے ہماری آمد کی غرض دریافت پوچھی۔ تو ہم نے کہا جادو سیکھنے کے لئے۔ فرشتوں نے کہا کہ ہم تو فتنہ ہیں۔ (قالوا انما نحن فتنۃ) اور ایک آزمائش ہیں۔ تم کفر مت کرو۔ ہم نے سیکھنے پر اصرار کیا۔ اور فرشتوں نے کہا اگر سیکھنا چاہتی ہو تو اس تنور میں جا کر پیشاب کرو۔ میں پیشاب کے لئے گئی اور گھبرا کر آگئی۔ فرشتوں کے دریافت کرنے پر میں نے کہا کہ ہاں پیشاب کر آئی ہوں۔ تو انہوں نے کہا تم جھوٹی ہو۔ اگر جادو سیکھنا مقصود ہے تو پہلے اس تنور میں پیشاب کرو۔ الغرض میں دوسری بار گئی اور مجھ میں ہمت نہ ہوئی۔ بالآخر تیسری بار گئی اور جان جوکھوں میں ڈالکر پیشاب کر ہی ڈالا۔ جب میں نے پیشاب کیا تو ایک گھوڑے سوار شخص کو دیکھا جو لوہے کی چادر اوڑھے ہوئے میرے فرج (شرمگاہ) سے نکلا ہوا سیدھا آسمان پر چڑھ گیا۔ پھر میں ان فرشتوں کے پاس آئی اور یہ تمام قصہ کہہ سنایا۔ فرشتوں نے کہا وہ اسپ سوار جو تمہارے فرج سے نکلا تھا وہ تمہارا ایمان تھا۔ پھر میں نے اپنی ساتھ والی عورت سے کہا کہ ان دونوں نے مجھے کچھ نہیں بتلایا تو اس جادوگرنی ساحرہ نے کہا۔ واہ ری؟ تمہیں کیا خبر؟ اب تم جو کچھ کرنا چاہو کر سکو گی۔ سبز کو خشک اور خشک چیز کو سبز۔ جو کچھ چاہو وہ سب کر سکو گی۔ اب تو تم مجسمہ سحر بن گئی ہو۔ یہ کہہ کر اس قصہ گو جادوگرنی نے کہا اے ام المومنین رضہ اب میں سخت نادم ہوں اور آئندہ ایسا کوئی کام یا سحر وغیرہ نہ کروں گی۔ (ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

ساتویں روائت | ہاروت و ماروت کا واقعہ ادریس علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا ہے۔ یہ فرشتے بابل کے کنوئیں میں لٹکے ہوئے ہیں۔ ایک شخص نے ارادہ کیا کہ وہاں جا کر جادو سیکھے پس وہ گیا۔ فرشتوں کو لٹکے پایا۔ لوہے کے کوڑوں کی ماریں کھا کر ان کے جسم سیاہ ہو گئے تھے۔ ان کی زبان اور آب چاہ کے درمیان صرف چار اُنگل کا فاصلہ تھا۔ اور وہ پیاس پیاس کہہ کر چلا رہے تھے۔ اس شخص نے یہ حال دیکھ کر لا الہ الا اللہ پڑھا۔ ان فرشتوں نے یہ کلمہ سن کر پوچھا اے کلمہ پڑھنے والے شخص تم کون ہو۔ اس نے کہا میں امت محمدیہ صلعم کا ایک فرد ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ محمد رسول اللہ صلعم کیا مبعوث ہو چکے ہیں؟ تو اس نے کہا ہاں! تب ان فرشتوں نے کہا الحمد للہ کہ اب ہم عذاب ٹل جانے کا وقت قریب ہے۔ اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی الساعۃ ہیں اور اب قیامت بہت قریب ہے۔ (تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۱۵)

نمبر ۸ | آٹھویں روایت۔ اس عورت کا نام عربی میں زہرہ، نبطی میں بیدخت اور فارسی میں ناہید ہے۔

نمبر ۹ | نویں روائت۔ زہرہ ستارہ کو ایک عورت کی شکل میں خدا نے بھیجا اور پھر یہی زہرہ عورت اپنی اصلی حالت یعنی زہرہ ستارہ کی شکل میں مسخ ہو گئی۔

نمبر ۱۰ | دسویں روایت علی رضہ سے ہے کہ ہاروت و ماروت دو فرشتے ہیں۔ (ابن کثیر صفحہ ۱۴۳)

نمبر ۱۱ | ہاروت و ماروت سے مراد سلیمان و داؤد علیہم السلام ہیں۔ بروائت ابن الجوزی ابن کثیر)

نمبر ۱۲ | بارھویں روائت قاسم بن محمد سے ہے کہ ہاروت و ماروت سے دو شخص (اولاد آدم) سے مراد ہیں جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ (ابن کثیر ۱۴۴)

نمبر ۱۳ | تیرھویں روایت یہ کہ ہاروت و ماروت سے مراد جبرئیل و میکائیل ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۱۴۴)

نمبر ۱۴ | چودھویں روائت ان لوگوں کی ہے جو ما کو نافیہ مان کر صاف انکار کرتے ہیں کہ نزول سحر نہ فرشتوں پر ہوا نہ انسانوں پر اور نہ ہی جبرئیل و میکائیل وغیرہ پر ہوا۔

ہاروت و ماروت کی نسبت یہ مختصر حالات ہم نے آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ واعظین حضرات انہی قصوں کو نمک مرچ لگا کر ناولانہ طور پر عوام کو سناتے

ہیں۔ اور انہی روایات کی بناپر علماء کرام کے تین گروہ اس مسئلہ میں ہوگئے ہیں۔

پہلا گروہ یہ کہتا ہے کہ فی الحقیقت دو فرشتے بنام ہاروت و ماروت آسمان سے نازل ہوئے۔ جو زہرہ کے ساتھ مرتکب زنا ہوئے۔ اور اسی جرم کی پاداش میں ان کو بابل کے کنوئیں میں الٹا لٹکا دیا گیا۔ اور اسی جرم کی سزا میں زہرہ کو ایک حسین و درخشندہ ستارہ بنادیا گیا ہے۔ جو قیامت تک زہرہ کے نام سے آسمان پہ طلوع و غروب کرتا رہے گا۔ اور یہ فرشتے خداتعالےٰ نے لوگوں کو جادو سکھانے کی غرض سے خود بھیجے تھے تاکہ امتحان ہو جائے جادو سے نفرت کون کرتا ہے؟ اور محبت کون کرتا ہے؟ لیکن کچھ عرصہ بعد افسوس کہ ان جادوگر فرشتوں پر زہرہ کی عنفوان جوانی اور حسن شباب کا جادو چل گیا۔ اور زہرہ کے ساتھ آلودہ عصیان ہوئے؟ اور اب تک مردوں اور کتوں پہ سوار ہوکر آنے والی عورتوں کو بڑے زوروں کے ساتھ جادو سکھلا رہے ہیں۔ جیسا کہ اوپر نمبر ۶ میں گذر چکا ہے کہ ایک عورت چاہ بابل کے پاس تنور میں پیشاب کرنے کے بعد مجسمہ سحر کے حسن سے آراستہ ہوکر گھر لوٹ آئی تھی۔ (باقی)

طب تقلیدی

(بقلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

دنیا میں کوئی مسلمان نہیں جو اس حقیقت سے ناآشنا ہو کہ زمانہ رسالت مآب میں مسلمانوں کے پاس عمل و تقلید کے لئے صرف وحی الہٰی تھی۔ جس کے دو حصے تھے۔ یعنی قرآن مجید و حدیث شریف۔ صحابہ کرام صرف انہی دو چیزوں پر عمل کرتے رہے۔ دین و دنیا کی تمام ضرورتوں کے احکام انہی سے لیتے رہے۔ مسلمانوں کا یہ ابتدائی زمانہ جو لاکھوں صحابیوں کی موجودگی کا تھا۔ اور جس مبارک زمانہ میں لاکھوں تابعی بھی تھے انہی دو چیزوں پر عمل کرتے ہوئے گزر گیا۔ گو مسائل میں اُن بزرگوں کا بھی اختلاف تھا۔ لیکن اصل اسلام ان ہی دو چیزوں کو سمجھتے رہے۔ لیکن ابھی کچھ زمانہ زیادہ نہ گزرا تھا کہ بعد والے مسلمانوں نے ایک تیسری چیز بھی اس میں اضافہ کرلی۔ اور وہ امت کے چار بزرگوں میں سے ایک کی تمام باتوں کا مان لینا ہے جس کو تقلید شخصی کے نام سے تعبیر کیا گیا۔ اور صاف کہہ دیا گیا کہ ان ائمہ کے اجتہادات و قیاسات و فتاویٰ کی آنکھیں بند کرکے بغیر دلیل دیکھے مان لینا بھی اسلام کا ایک فرض ہے۔ سردست میں اس بحث میں نہیں کہ آیا تقلید شخصی چوتھی صدی کی ایجاد ہے یا چھٹی صدی کے بعد کی۔ لیکن اتنا تو ہر مسلمان کو مسلم ہے کہ یہ بعد کی چیز ہے۔ کیونکہ امامت کی حیثیت سے ان چاروں اماموں میں سے ایک بھی پہلی صدی میں نہ تھی۔ پہلی صدی گذر جانے کے بعد یہ حضرات اجتہاد کے درجہ کو پہنچے۔ میں اس وقت اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کہ خود ان ائمہ کرام کے اپنی تقلید کے متعلق کیا ارشادات ہیں۔ یہاں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ اسلام کا برکت والا زمانہ گزر جانے کے بعد مسلمانوں نے دین اللہ میں جہاں اور بہت سی ایجادات کیں وہاں ایک یہ ایجاد بھی ہوئی۔ رفتہ رفتہ ہر ایک امام کے مقلدین نے دین و مذہب کا دارومدار ہی اپنے امام کے قول پر رکھ دیا۔ پھر ہر مذہب کی تصنیفات الگ الگ ہونے لگیں جن میں ان اماموں اور ان کے متعلقین کے اقوال کو جمع کیا گیا اور ہر ایک فرقہ کی الگ الگ راہ قائم ہوگئی۔ دین الہٰی میں وحدت کی بجائے کثرت پیدا کی گئی۔ الغرض میں اس مضمون میں آپ کو بعض مسائل دکھانا چاہتا ہوں جو بالکل طبی اور بے گھوت ہیں۔ جنکے خود فقہ نے سنئے۔ اب طب تقلیدی کو دیکھئے جو دین اللہ میں داخل کی گئی ہے

درمختار جلد اول مصری صفحہ ۶۵ بعنوان آسمان ہے:- ولا مضطجعا فانه یورث کبر الطحال یعنی لیٹے لیٹے مسواک نہ کرے کہ اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ ولا یقبضه فانه یورث الباسور یعنی اپنی مٹھی سے مسواک نہ پکڑے کہ اس سے بواسیر ہوجاتی ہے۔ ولا یمصه فانه یورث العمی۔ یعنی مسواک کو نہ چوسے اس سے اندھا ہوجاتا ہے۔ ثم یغسله و الا فیستاک الشیطان به۔ پھر اسکو دھو ڈالے ورنہ اس سے شیطان مسواک کرنے لگتا ہے۔ ولا یزاد علی الشبر و الا فالشیطان یرکب علیه اور بالشت بھر سے زیادہ لمبی مسواک نہ رکھے ورنہ اس پر شیطان سواری کرتا ہے۔ ولا یضعه بل ینصبه و الا خطر الجنون اور اس کو رکھ نہ دے بلکہ گاڑ دے ورنہ پاگل ہوجاویگا۔

نیز دوسری کتب کی طب سنئے۔ شامی جلد اول صفحہ ۔۔۔ میں یوں مسطور ہے:-

لو رعف فکتب الفاتحة بالدم علی جبهته و انفه جاز للاستشفاء۔

یعنی اگر کسی کی نکسیر پھوٹتی ہو تو اسے بطور علاج کے سورہ فاتحہ کو اپنی پیشانی پر اور ناک پر خون سے لکھنا جائز ہے۔

اور اسی صفحہ میں ہے:- و بالبول ایضا یعنی پیشاب سے بھی لکھنا جائز ہے۔ العیاذ باللہ!

اے بے دلیل! تو نے کیسے کیسے بدنما دھبے پاک صاف دین الہٰی پر لگا دیئے۔ کیا کہا جائے۔ وہی پرانی مثال یاد آتی ہے کہ اپنا منہ اور اپنی چپیڑ۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو سنت مطہرہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ واللہ الہادی۔

(بقیہ ــــ از صفحہ ۸)

لیکن معلوم نہیں مفتی صاحب نے اس باب کو اپنے استدلال میں کیوں نہیں پیش کیا۔ غالباً اس کی وجہ یہی ہے کہ اس باب میں جو اثر مذکور ہے وہ ان کے صریح دعویٰ کو باطل کر دیتا ہے۔ وہ اثر یہ ہے۔

قال سئل سعید یعنی ابن ابی عروبۃ عن رجل مات وعلیہ رمضانان ولم یصم بینہما۔ یعنی سعید بن ابی عروبہ ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کئے گئے کہ وہ مرگیا اور اس پر دو رمضان کے مہینوں کا روزہ رہ گیا تھا اور ان دونوں رمضان کے درمیان میں اس کو کبھی صحت ہی نہیں ہوئی۔"

پس ایسے شخص کے متعلق لوگوں نے حضرت ابن عباس رضؓ سے فتویٰ پوچھا تو فرمایا کہ اس پر ساٹھ مسکین کا کھانا ہے۔ پھر لوگ ابن عمر رضؓ کے پاس گئے اور ابن عباس رضؓ کے فتویٰ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا صدق کذلک فاصنعوا یعنی ابن عباس رضؓ نے سچ کہا ایسے ہی یہ فتویٰ ہے۔ تم لوگ ایسا ہی کرو۔" پس اس فتوے سے یہ صریح طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضؓ و حضرت ابن عمر رضؓ من مات وعلیہ صیام کے سوال سے عدم تمکن ہی کی صورت کو مراد لیتے تھے جب تو باوجود ولم یصم بینہما کے تصریح کے بھی فدیہ کا حکم دیا۔ اگر باب اول کے قائلین کے دعویٰ کے مطابق ان صحابہ کرام کا مذہب ہوتا تو باوجود تصریح کے فدیہ کا حکم ہرگز نہیں دیتے بلکہ یہی فتویٰ دیتے فلا یکون علیہ شئی یعنی اس پر کچھ نہیں ہے۔" پس باب المریض یفطر ثم لم یصم حتی مات کے قائلین کا یہ حکم لگانا فلا یکون علیہ شئی صحیح نہیں بلکہ اس کے خلاف پر صریح الفاظ اثر میں موجود ہیں۔

امام بیہقی کا دوسرا باب باب من قال اذا فرط فی القضاء بعد الامکان الخ کے قائلین کے پاس بھی کوئی صریح دلیل نہیں ہے جب تک کہ احادیث و آثار میں تمکن اور عدم تمکن کی صورتوں کی تعمیم کو تسلیم نہ کرلیں چنانچہ اس باب میں ابن عمر رضؓ سے یہ اثر مروی ہے۔ ابن عمر کان اذا سئل عن الرجل یموت وعلیہ صوم من رمضان او نذر الخ۔ اس اثر میں بحث گفتگو وہی لفظ مروی ہے وعلیہ صوم اور اس میں تعمیم ہے۔ تفریط بالقضا کی تخصیص باطل ہے۔ اگر بفرض محال تفریط بالقضا ثابت بھی ہو جائے تو یہ باعتبار عموم ہی کے ثابت ہوگا اور یہ ہم کو مضر نہیں ہے۔

اس باب میں ابن عمر رضؓ سے یہ بھی ایک اثر مروی ہے ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من افطر فی رمضان ایاما وھو مریض ثم مات قبل ان یقضی الخ اس اثر میں وھو مریض ثم مات وارد ہوا ہے اور یہ مرض کے اتصال دوام پر دلیل ہے۔ اس سے تفریط بالقضا ثابت کرنا محال ہے۔ پس مستدل کے استدلال کے خلاف ہے۔ اس کے علاوہ اس باب میں اور بھی آثار مروی ہیں وہ بھی مطابق دعویٰ کے غیر صریح ہیں۔

رہا امام بیہقی کا تیسرا باب۔ باب من قال یصوم عنہ ولیہ۔ اس باب میں امام موصوف نے وہی حدیثیں روائت کی ہیں۔ جن کو امام بخاری اور امام مسلم نے صحیحین میں روائت کی ہیں۔ جن کو میں اوائل مضمون میں ذکر کرکے بحث کر چکا ہوں۔ ان احادیث صحیحہ سے ہمارے مفتی صاحب کو کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے کہ یہ احادیث صحیحہ مانعین پر برہان قاطع ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ امام بیہقی نے ان احادیث کو روائت کرکے یہ فیصلہ کیا ہے۔ فثبت بھذہ الاحادیث جواز الصوم عن المیت۔ امام موصوف کی اس تصریح سے معلوم ہوا کہ یہ احادیث صحیحہ مانعین پر حجت ہیں۔ اور اس میں شک نہیں ہے کہ اسی تصریح سے امام بیہقی کا مذہب بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مانعین کے دعویٰ کے مطابق انہوں نے ابواب منعقد کئے اور ان کے دلائل بیان کئے۔ لیکن ان کے دلائل مطابق دعویٰ کے نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ امام بیہقی کے اس عنوان عبارت سے بھی ان کا مذہب ثابت ہوجاتا ہے۔ والاحادیث المرفوعۃ اصح اسنادا و اشھر رجالا وقد اودعھا صاحبا الصحیح کتابیھما ولو وقف الشافعی رحمۃ اللہ علی جمیع طرقھا و تظاھرھا لم یخالفھا ان شاء اللہ تعالیٰ:

امام بیہقی کے اس منبع سے بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ قضاء الصوم عن المیت کے قائل ہیں ورنہ حضرت امام شافعیؒ کے مذہب پر یہ رائے زنی نہیں کرتے یہ بھی واضح رہے کہ امام بیہقی کا یہ اظہار خیال حضرت امام شافعی کے دو قولوں میں سے اس قول کے متعلق ہے۔ جس میں کہ وہ قضا کے قائل نہیں ہیں۔ ورنہ دوسرا قول تو خود ان احادیث صحیحہ کے مطابق ہے۔ جیسا کہ خود امام بیہقی و امام نووی وغیرہ نے تصریح کی ہے۔ پھر مفتی صاحب نے یہ استدلال کیا ہے:۔

امام ابن ماجہ اپنی سنن میں یوں باب منعقد کرتے ہیں۔ باب من مات وعلیہ صیام قد فرط فیہ۔ بقاعدہ فقہ المحدثین فی تراجمھم یہ امر تسلیم کرنا پڑیگا کہ احادیث اطعام ان کے نزدیک اس شخص کے حق میں ہیں جس نے باوجود قدرت علی الصیام کے قضا میں کوتاہی کی:

میں کہتا ہوں کہ سنن ابن ماجہ کے اس باب کے قائلین وہی لوگ ہیں جن کو امام بیہقی نے اپنے دوسرے باب میں تعبیر کیا ہے۔ اور جس طرح امام بیہقی نے آثار صحابہ روائت کرکے ان قائلین کے دلائل بیان کئے تھے اسی طرح امام ابن ماجہ نے بھی اس باب میں ابن عمر رضؓ کی ایک روائت سے ان کی دلیل بیان کی ہے۔ اور ابن عمر رضؓ کی یہ وہی روائت ہے جو محدثین کے نزدیک موقوفاً زیادہ صحیح ہے۔ اسکے الفاظ یہ ہیں من مات وعلیہ صیام شھر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکین۔

اس روائت اور باب کا بھی وہی جواب ہے جو امام بیہقی کے دوسرے باب کا جواب دیا گیا یعنی تفریط فی القضا کے قائلین کے صریح دلیل نہیں ہے۔ بلکہ دلیل عام ہے اور دعویٰ خاص ہے۔ پس تمکن کی صورت میں قضا یا فدیہ کا اثبات اور عدم تمکن کی صورت میں قضا یا فدیہ کی نفی صحیح نہیں ہے۔"

اہلحدیث | یہ مضمون نامہ نگار کی خاطر سے درج ہوا ورنہ اس میں طول مل ہے جو اخباری روش کے خلاف ہے مرکزی بحث صرف اتنی ہے جس بیمار نے ایام صحت

ہ نہیں مانے اس پر روزہ کی قضا واجب ہے یا نہیں۔ اس کا جواب دینے سے پہلے قضا کی تعریف دیکھ لینی چاہئے جو یہ ہے۔ القضاء ادا مثل ما وجب۔ اس کے بعد جو جواب

فتاوی

س ۲۱۶ } ایک شخص جمعہ بھی نہیں پڑھتا اور نہ عیدین نہ کوئی نماز پڑھتا ہے نہ روزہ رمضان شریف کا رکھتا ہے تو ایسے شخص کا جنازہ پڑھنے سے کوئی انکار کرے تو کیا گنہگار ہوگا اور اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۲۰۶۲)

ج ۲۱۶ } اس امر میں علماء مختلف ہیں۔ ایک جماعت محققین کی بحکم حدیث من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر الحدیث۔ بے نماز کے کفر کی قائل ہے۔ اسی گروہ سے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ غنیۃ الطالبین میں صاف حکم لگاتے ہیں:-

لا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین

"بے نماز کا جنازہ نہ پڑھا جائے اور اس کو مسلمانوں کی قبروں میں دفن نہ کیا جائے"۔ ایسے شخص کا جنازہ نہ پڑھنے والا گنہگار نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص بر بنائے روایت صلوا علی من قال لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے تو معتوب نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۲۱۷ } ایک شخص سے کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھنے آیا کرو یا پڑھا کرو۔ وہ کہتا ہے کہ ہم پر تو نمازیں معاف ہیں۔ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۱۷ } تارک صلوٰۃ کی نسبت اس پر کفر کا الزام زیادہ قوی ہے۔ یہ کہنا کہ نمازیں معاف ہیں خدا پر افترا ہے۔ بشرطیکہ شخص مذکور مجنون یا پاگل نہ ہو۔ اللہ اعلم!

س ۲۱۸ } ایک شخص رمضان شریف کے روزے رکھتا ہے اور نمازیں غائب کبھی کبھی اتفاقیہ پڑھتا ہے تو کیا اس کا روزہ پورا ہو جائیگا۔ بعد رمضان وہ اتفاقیہ نماز بھی غائب صرف جمعہ پڑھتا ہے۔ ایسے شخص کا جنازہ پڑھنے سے انکار کرنے والا گنہگار ہوگا ایسے کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۱۸ } روزہ کی تکمیل کے لئے نماز شرط نہیں

یا نماز ... ہے اسی طرح ... بھی ... ہے ... خطرہ ہے۔ واللہ اعلم!

س ۲۱۹ } فتوی مندرجہ اخبار مجریہ ۔۔ ۔۔ صفحہ ۱۳ کالم ۱ و ۲ سوال ۹۹ دریافت کیا گیا تھا جس کا تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ جواب میں تحریر ہے کہ اگر عیدگاہ کے سامنے قبریں نہیں ہیں تو نماز جائز ہے اور سوال میں مع نقشہ تحریر ہے کہ پورب، پچھم، اتر قبرستان تمام طور سے ہے۔ پھر عیدگاہ کے سامنے قبریں کیا معنی۔ اخبار میں جواب دیکھنے کے بعد فوراً استفسار بذریعہ کارڈ کیا گیا۔ جس کا جواب آج تک نہیں چھپا۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ عیدگاہ کے پچھم کی طرف قریب قریب قبریں عام طور سے ہیں اور پورب اور دکھن بھی قریب قریب ہیں۔ لہٰذا مکلف ہوں کہ سوال ہذا پر نظر ثانی فرماکر جماعت کو بذریعہ اخبار جواب درج فرماکر ممنون و مشکور فرمائیں۔ کیونکہ ایام عید قریب آنے والے ہیں تاکہ جماعت کا اختلاف رفع ہو جائے۔ (عبدالمجید محمونزہ ٹانڈہ بریلی)

ج ۲۱۹ } سامنے سے مراد برہنہ قبریں ہیں اگر درمیان میں دیوار حائل ہے تو کوئی حرج نہیں اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

س ۲۲۰ } کسی شرعی مجرم مثلاً زانی وغیرہ کی پکڑ دھکڑ کے وقت اُس کی بے جا حمایت و پاسداری کرنے والے کا حشر کس کے ساتھ ہوگا؟ بعدہ اصل سوال یہ ہے کہ اگر زانی مذکور شرعی توبہ کر کے متقی و پرہیزگار ہو جاوے مگر اس کے حامیوں کو (توبہ تو بالائے طاق رہی) خود اپنی بے جا حمایت کا احساس تک نہیں ہوا یا اپنے کو بجانب حق سمجھتے رہے تو ان کا حشر کس کے ساتھ ہوگا؟ بکر کہتا ہے کہ اسی تائب زانی کے ساتھ ہوگا بلکہ کسی اور غیر تائب زانی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ بکر حق بجانب ہے یا زید صائب القول ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۲۲۰ } مجرم کی حمایت کرنے والا لاتعاونوا علی الاثم والعدوان کا مجرم ہے مگر وہ کس کے ساتھ اٹھے گا ہمیں علم نہیں۔ علمہا عند ربی اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

س ۲۲۱ } حافظ قرآن جنبی ہو گیا ہے۔ وہ شخص قرآن پڑھ سکتا ہے یا ... دوسروں کو پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۱ } جنبی قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن (ترمذی) یعنی حائضہ اور جنبی قرآن پڑھے۔ واللہ اعلم!

س ۲۲۲ } زید کہتا ہے کہ پراویڈنٹ فنڈ کے روپیہ میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ وہ روپیہ اس کے قبضہ میں نہیں ہے۔ ملازمت ختم ہونے کے بعد وہ اس روپیہ پر قابض ہوگا۔ لیکن عمرو کہتا ہے کہ پراویڈنٹ کے روپیہ میں بدستور زکوٰۃ واجب ہے۔ کیونکہ وہ روپیہ بھی بنک وغیرہ میں جمع کئے ہوئے روپیہ کی طرح ہے۔ جب بنک وغیرہ میں جمع کئے ہوئے روپیہ میں زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی ہے تو پراویڈنٹ فنڈ کے روپیہ میں کیوں نہ ادا کی جائے؟

(ب) نیز بعض تاجروں کا خیال ہے کہ زکوٰۃ صرف سالانہ آمدنی کے روپیہ میں سے واجب ہے۔ اصل جمع کئے ہوئے روپیہ میں نہیں ہے۔ آیا یہ خیال ان کا درست ہے یا نہیں؟

(ج) نیز زیورات میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟
(سائل ابوالفضل محمد امین قریشی)

ج ۲۲۲ } (الف) ظاہر حدیث ما حال علیہ الحول سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو مال اپنے قبضہ میں ہے اس میں زکوٰۃ ہے۔ پراویڈنٹ فنڈ کی رقم اب تک اس کے قبضہ میں نہیں آئی۔ جو رقم بنک میں جمع ہے وہ اس کے قبضہ میں ہے اور اسی نے جمع کرائی ہے۔

(ب) جو سونا چاندی وغیرہ اس کے پاس ہو اس سے ہر سال زکوٰۃ دے۔ جب تک نصاب زکوٰۃ تک مال ہے تب تک زکوٰۃ ہے۔

(ج) میری ناقص تحقیق میں زیورات میں زکوٰۃ فرض نہیں اگر دے تو اچھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

متفرقات

شکریہ ڈاکٹر برکت علی صاحب بالالہ اخبار اہلحدیث

کے پرانے [illegible] قارئین میں سے ہیں۔ آپ باوجود انگریزی تعلیم [illegible] ہونے کے مذہب اہل حدیث کے پابند ہیں۔ اس کے علاوہ توحید وسنت کی تبلیغ میں بہت کوشش فرماتے رہتے ہیں۔ جہاں تک ان سے ممکن ہو سکتا ہے اخبار اہلحدیث کے لئے بھی نئے نئے خریدار پیدا کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ آپ نے دو نوعمر خریدار بنا کر اپنے تبلیغی فریضہ کو ادا کر کے ادارہ اہلحدیث کو مشکور و ممنون فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو دینی و دنیاوی ترقیات نصیب کرے۔ آمین

اگر ایسے چند مخلص احباب اہلحدیث کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ کریں تو اہلحدیث کو کبھی کمی اشاعت کا گلہ نہ پیدا ہو۔ (منیجر)

خوشخبری حضرات! اخبار گوہربار اہلحدیث بابت ۲۳ جون سنہ حال میں صفحہ ۱۲ پر شکایت و معذرت کے ضمن میں بعنوان "حالات حاضرہ" آپ کو یہ خوشخبری سنائی گئی تھی کہ برکات محمدیہ تبلیغ سنت کے سلسلہ میں رسالہ "اہتر خصائل ایمان" کے ساتھ ایک مفید رسالہ ایمان کو ضیاء بخشنے والا بھی شائع ہوگا۔ اس رسالہ کا نام "اَلْمَقَالَةُ الْمُخْتَصَرَةُ فِيْ جَمْعِ الْبَشَرِيَّةِ وَالْبَشَرِيَّةِ" ہے۔ جس میں قرآن وحدیث اور حقی علم عقائد اور دیگر کتب اہل سنت سے بتلایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نبوت و رسالت جنس بشری میں رکھی ہے اور غالی گروہ جو آنحضرت صلعم کی بشریت سے انکار کرتا ہے۔ ان کے شبہات ومغالطات نہایت احسن طور پر دور کر دیئے گئے ہیں۔ صورت واقعی پر نظر رکھ کر کہتا ہوں کہ اس باب میں آج تک ایسا رسالہ نہیں لکھا گیا۔ خدا تعالیٰ قبول کرے۔ ہر دو رسائل (۱۴۴) صفحات پر ختم ہوئے ہیں۔ رنگین کاغذ خوبصورت ٹائیٹل الگ لگایا گیا ہے۔ یہ ہر دو رسائل خریداران برکات محمدیہ سیالکوٹ و تبلیغ سنت امرتسر کو جن کی سالانہ قیمتیں وصول شدہ ہیں۔ بہر حال بھیجے جا چکے ہیں جن کی قیمت ابھی وصول نہیں ہوئی وہ مہربانی کر کے چندہ سالانہ برکات محمدیہ اور چندہ سالانہ تبلیغ سنت کا بہت جلد بھیجدیں۔ ورنہ رسالہ نہیں بھیجا جائیگا۔ اور جو سالانہ خریداران نہیں ہیں۔ وہ ۸ر بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ اسی قیمت میں ٹکٹ لگا کر رسالہ ان کی خدمت میں ارسال کر دیا جائیگا۔ اور جو احباب خیر اشاعت کے لئے پچاس یا زیادہ نسخے اکٹھے منگوانا چاہیں وہ مجھ سے پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں۔

(راقم بندۂ ضعیف عاجز محمد ابراہیم میر سیالکوٹی محلہ میانہ پورہ۔ شہر سیالکوٹ)

نوٹ ضروری۔ مجھے خط لکھتے وقت سیالکوٹ کے ساتھ شہر ضرور لکھا کریں۔ والسلام۔

نوٹ نمبر ۲۔ کتاب منگوانے والے اصحاب ٹکٹ نہ بھیجیں بلکہ مبلغ آٹھ آنے بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔

مدرسہ اللیل والنہار المحمدیہ یہ مدرسہ دینیہ عرصہ تین سال سے جاری ہے۔ اس میں قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کتب فقہ حدیث اور کتب اخلاق اور کتب تاریخ اسلام اور بقدر ضرورت حساب وغیرہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ مولوی ابو محمد محمد عثمان صاحب اس مدرسہ کے معلم ہیں۔ لیکن اس مدرسہ کی مالی حالت نہایت پست ہے۔ لہٰذا مولوی صاحب موصوف بغرض تحصیل امداد مالی مع رسیدات مطبوعہ مدرسہ ہذا سفر کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ برادران اسلام مولوی صاحب کو امداد مالی اور عطایا سے بہرہ اندوز فرمائینگے۔ (الملتمس اے عبد العزیز عفا اللہ عنہ مالک اے عبد اللطیف اینڈ کو بنگلور کنٹ)

(مہربرائے اشاعت فنڈ وصول)

جماعت اہل حدیث پڑوا ضلع پرتاب گڈھ کے [illegible] باشندگان اہل حدیث ہیں۔ آج کل پوری جماعت سخت پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ کیونکہ ہندوؤں سے بہت سخت فساد ہو گیا ہے۔ عدالتی کاروائی شروع ہو گئی ہے۔ اندیشہ ہے کہ کہیں مقتین کے [illegible] مذہب میں فرق نہ آنے پائے۔ جو اصحاب [illegible] ہیں ان سے اپیل ہے کہ [illegible] [illegible] ہماری مشکلات کو دور کرنے [illegible] کے لئے ممنون رکھے گئے ہیں۔ (راقم [illegible] [illegible] ضلع پرتاب گڈھ)

کانفرنس اہل حدیث کی ترقی وبقا ۹۔ جون سنہ ۱۹ء کے اہلحدیث میں جناب ابو یحیٰی امام خان صاحب نوشہروی کا مضمون کانفرنس کا استحکام نظر سے گذرا۔ اس کے بعد مولانا محمد افتخار صاحب حق مدرس جامعہ رحمانیہ بنارس کا مضمون ۲۸ جولائی سنہ ۱۹ء کے اہلحدیث میں شائع ہوا جس میں آپ نے تائید کرتے ہوئے کچھ اور بھی کیا ہے۔ جس سے خاکسار بھی متفق ہے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ جس قدر ہو سکے کام جلدی شروع کیا جائے۔ ورنہ یوں قلمی گھوڑے دوڑانے سے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا ہے۔ کانفرنس کی خدمات کے لئے بقدر طاقت وفرصت میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ وفد جہاں پہنچے وہاں کی جماعت میں جو انتشاد ہو اس کو ضرور دور کرنے کی سعی کرے۔ جس طرح اس وقت مومن کانفرنس کے روح رواں عاصم بہاری کر رہے ہیں۔ عاصم بہاری اور ساتھیوں کے جہاں کہیں پہنچ رہے ہیں مومن برادری کے تمام تنازعات ختم کر کے سب کو ایک کر رہے ہیں بریلویت، دیوبندیت اور اہل حدیثیت کو مٹا کر صرف انصاری برادری قائم کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ علمائے کرام بہت جلد اس طرف توجہ کریں گے۔

(محمد ابو الخیر رحمانی مدرس ضیاء العلوم مئو ناتھ بھنجن)

یاد رفتگان (۱) مولوی صاحب الدین صاحب امام مسجد چک ۱۳۸ ضلع سرگودھا انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم سب سے پہلے اہل حدیث تھے جنہوں نے اس علاقہ میں آواز حق کو بلند کیا۔ باعمل صالح اور پکے موحد متبع سنت تھے۔ (احقر ڈاکٹر فیروز الدین) (۲) زوجہ محمد حنیف خان محلہ کنکری بہاد ارفیض آباد فوت ہو گئیں۔ انا للہ! (چچا نعمان دلی دروازہ فیض آباد۔) (۳) میرے چچا مولانا محمد حسین صاحب ۹۔ اگست کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! (راقم [illegible] [illegible] ریاست [illegible])

ملکی مطلع

پریس ایکٹ اور کانگرس

ہم بارہا پریس ایکٹ کے متعلق لکھ چکے ہیں کہ یہ قانون نہیں بلکہ قانون کی ہتک ہے۔ کیونکہ قانون میں جو سزا تجویز ہوتی ہے وہ کسی جرم پر ہوتی ہے۔ مگر پریس ایکٹ اس سے بالاتر ہے۔ اس میں جرم سے پہلے بلکہ ناکردہ گناہ کے حق میں سزا تجویز کی گئی ہے مثلاً ایک شخص اپنے روزگار کے لئے بیوی کا زیور فروخت کرکے سو دوسو روپے میں پریس جاری کرنا چاہتا ہے تاکہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالے ادھر پریس ایکٹ اس کو حکم دیتا ہے کہ پہلے ہزار پانچ سو روپیہ زر ضمانت داخل کرے۔ یہ کس جرم کی سزا ہے؟ جواب ملتا ہے کہ سزا جرم کی نہیں امکان جرم کی ہے۔ امکان جرم پر اگر سزائیں تجویز ہوں تو روزانہ ہر شخص سے جو بازار میں نکلے یا ریل گاڑی میں سوار ہو یا کسی افسر سے ملنے جائے ضمانت لے لینی چاہئے کیونکہ اُس سے امکانِ جرم ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ قانون نہیں بلکہ قانون کی ہتک ہے۔

کانگرس پارٹی جب برسر اقتدار آئی تھی تو ہم نے کانگرسی حکومتوں کو توجہ دلائی تھی کہ وہ سب سے پہلے پریس ایکٹ پر توجہ کرکے اس عذاب الیم سے ملک کو نجات دلائے۔ مگر افسوس ہے کہ نہ کانگرسی حکومتوں نے توجہ کی نہ یگی وزارتوں نے۔ مزید افسوس یہ ہے کہ ہندوستان کا پریس بھی خاموش ہے۔ کسی طرف سے چیخ و پکار نہیں ہوتی۔ حالانکہ آئے دن اجرائے ضمانت اور ضبطی ضمانت کے احکام صادر ہوتے ہیں۔ شاید اس لئے خاموشی ہے کہ اس کو کانگرس اور لیگ کے جھگڑوں سے فرصت نہیں ہمارے خیال میں اصلاحی کاموں کے سلسلہ میں سب سے پہلے پریس ایکٹ کو اٹھانا ضروری ہے۔ اس ایکٹ کی وجہ سے حکومت برطانیہ کی تاریخ میں اس سے زیادہ قابل اعتراض فقرات لکھے جائیں گے جو سلطان محمد تغلق کے حق میں دہلی کو بربلو کرنے کے باعث لکھے جاتے ہیں۔

اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ حکومت برطانیہ یہ سیاہ داغ اپنی تاریخ میں باقی رکھے۔ خدا کرے ہماری یہ بات حکومت کے کانوں تک پہنچ کر قبولیت حاصل کرے۔

امرتسر میں دو مثلث متساوی الاضلاع

پہلا مثلث تو فوجی ہے۔ جس کے تین اضلاع یہ ہیں۔ ایک طرف خاکساری فوج بازاروں میں چپ و راست کہتی گردش کرتی پھرتی ہے۔ ان کے ہاتھوں میں بیلچے ہیں۔ دوسری طرف احراری لشکر سرخ وردیاں پہنے ہوئے ہاتھوں میں کلہاڑیاں لے کر "لیفٹ رائٹ" کہتے بازاروں میں گشت کرتے پھرتے ہیں۔ تیسری طرف ہندو نوجوان ہاتھوں میں آہنی پنجہ لے کر خاکی وردی پہنے ہوئے بازاروں میں گھومتے پھرتے ہیں۔ آج ۱۳۔ اگست کو بازاروں میں بڑے بڑے پوسٹر چسپاں ہیں۔ جن میں لکھا ہے کہ ہندو والنٹیروں کا فوجی مظاہرہ ہوگا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ یہ تینوں پلٹنیں ملک کی بہتری کے کام آئیں۔ ایسا نہ ہو کہ نادرشاہ کی فوج کی طرح آپس میں متصادم ہو جائیں۔

دوسرا مثلث اسمبلی کے امیدواروں کا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ امرتسر میں آج سے پہلے دو دفعہ اسمبلی کا الیکشن ہو چکا ہے اور دو مرتبہ بذریعہ عدالت ٹوٹ چکا ہے۔ جس میں مسلمانوں کی غریب قوم کا بے شمار روپیہ ضائع ہوا ہے۔ اب تیسری دفعہ پھر ضمنی الیکشن ہونے والا ہے۔ اس مثلث کا ایک ضلع مسلم لیگ ہے۔ دوسرا ضلع احرار ہے۔ تیسرا ضلع کانگرس کا مسلم امیدوار ہے۔ پہلے دو الیکشنوں میں بھی یہی تین اضلاع تھے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کون کامیاب ہوگا۔ ہاں گذشتہ تجربہ کی بنا پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ کامیاب کوئی بھی ہو لیکن سلامتی مشتبہ ہے۔ کیونکہ امرتسر کے گذشتہ اور حال کے واقعات بتا رہے ہیں کہ یہ شعر گویا امرتسر ہی کے حق میں ہے

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

وزیرستان اور حکومت ہندوستان

دو سال سے زیادہ عرصہ ہونے کو آیا ہے کہ وزیرستان کے مٹھی بھر پٹھان جو شیر برطانیہ کے مقابلہ میں اس سے بھی کم نسبت رکھتے ہیں جو اسلام کی پہلی جنگ (بدر) کے دو فریقوں میں تھی۔ اس لڑائی میں وزیریوں کے حالات مختلف الفاظ میں پہنچتے رہے ہیں۔ کبھی ان کو غازی کہا جاتا ہے تو کبھی ڈاکو۔ یعنی کبھی اچھے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے تو کبھی برے القاب سے۔ لیکن ایک خبر عجیب آئی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فقیر اپی اور اس کے اتباع اسلام کے کہاں تک پابند ہیں اور ان کی یہ لڑائی کس بنا پر ہے اس خبر کے الفاظ یہ ہیں:۔

"کوہاٹ ۱۰۔ اگست۔ وزیرستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بھٹنی قبیلہ کی دو اقوام نے شکرانے میں فقیر آف اپی کے مشہور جرنیل دینا کو چند بھیڑیں اور بکریاں پیش کیں تو اس نے ان کا شکرانہ لینے سے انکار کر دیا۔ اور وجہ یہ بتلائی کہ یہ لوگ ڈکیتی اور اغوا کرتے ہیں۔ اغوا اور ڈکیتی کے افعال شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔ نیز دینا نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اگر یہ لوگ باز نہ آئے تو میرا لشکر ان کی سرکوبی کریگا۔" (پرتاپ لاہور ۱۱۔ اگست ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ فقیر اپی کا لشکر ڈاکو نہیں ہے بلکہ جنگی گروہ ہے۔ وہ محاربہ اور ڈاکہ میں فرق جانتا ہے۔ اور یہ اس کی شرافت اور مذہبی پابندی کا ثبوت ہے۔ اس خبر کو ملحوظ رکھ کر حسب ذیل خبر کا جائزہ لینا چاہئے کہ یہ کس گروہ کا کام

دوسری خبر کے الفاظ یہ ہیں :-

"بنوں ۱۱ اگست ملفٹنٹ کرنل سی۔ ڈبلیو نے ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل وزیرستان ڈسٹرکٹ ان کے ڈرائیور اور مسلمان بہرے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ جبکہ وہ اعلیٰ فوجی افسران کی میٹنگ میں شامل ہونے کے بعد ڈیرہ اسمٰعیل خان سے واپس آرہے تھے۔ بنوں ڈیرہ اسمٰعیل روڈ کے میل ۸ اور ۹ کے درمیان چالیس حملہ آوروں نے سڑک پر لکڑی کی گیلی رکھ کر موٹر کار کو روک لیا۔ کار کے کھڑا ہونے پر حملہ آوروں نے تینوں اشخاص کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ اور اس کے بعد موٹر اور ان کے کپڑوں کی تلاشی لی اور تمام قیمتی چیزیں اپنے ساتھ لے گئے۔ اس کے بعد حملہ آور دو پارٹیوں میں منقسم ہو کر دریائے کرم اور کالی علاقہ کی طرف چلے گئے۔ اطلاع موصول ہونے پر ڈسٹرکٹ ریزرو پارٹی کی سرچ پارٹیاں بھیجی گئیں۔ تاکہ حملہ آوروں کو قبائلی علاقہ میں داخل ہونے سے روکا جائے۔ لیکن ان کا کوئی پتہ نہ لگ سکا۔ فرنٹیئر کانسٹیبلی ڈیرہ اسمٰعیل خان کے جنوب میں تلاش کر رہی ہے لاشوں کو لاری میں ڈال کر بنوں لے جایا گیا۔"

(پرتاپ لاہور صفحہ ۱۔ ۱۳۔ اگست ۱۹۳۹ء)

اسلامی قانون کی رو سے دیکھا جائے تو اس خبر میں بیان کردہ فعل کی نسبت فقیر آپی کے شک کی طرف کرنے میں ذرہ جھجک محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں ایک مسلمان کے قتل کا بھی ذکر ہے۔ ہاں اگر یہ کہا جائے کہ واقعہ یوں ہوا ہوگا کہ مسلمان بہرہ نے اپنی وفاداری کی وجہ سے انگریز افسر کو بچانے کی کوشش کی ہوگی۔ اس لئے وہ بھی ساتھ ہی کام آیا۔

ہم حیران ہیں کہ یہ نزاع اتنی طوالت کیوں پکڑ رہی ہے جتنی طوالت کم چین و جاپان جیسی باقاعدہ سلطنتوں کی جنگ میں ہو رہی ہے۔ ہم اپنی ذاتی رائے کئی ایک مرتبہ ظاہر کر چکے ہیں۔ اور آج تک اسی رائے کو صحیح سمجھتے ہیں جو یہ ہے کہ انگریزی حکومت اپنے مجسٹ ہمسایوں سے کنارہ کشی کرے۔ اس سارے علاقہ کو کسی رئیس کے ماتحت ریاست بنا دے یا وزیریوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر خود میدان میں آڑ آئے تاکہ یہ ہر روز کا جھگڑا ختم ہو جائے۔ ان لوگوں کو میدان میں آنے کی ہمت نہیں ہوگی سو وہاں پہاڑوں میں جو چاہیں کریں۔ ہندوستان کو ایسے ہمسایوں سے علیحدہ رہ کر ہی آرام و چین کے دن نصیب ہونگے ۔

لکھنؤ میں تبرا بازی

اور

خاکساری ڈکٹیٹر کے دم خم کا نتیجہ

لکھنؤ آج کل اسلامی تاریخ میں پرانے زمانے کے واقعات (جنگ کربلا وغیرہ) کی یاد تازہ کر رہا ہے جس پر مسلمانان دنیا آٹھ آٹھ آنسو رو رہے تھے۔ وہ ختم نہ ہونے والا گریہ و بکا لکھنؤ کے ہنگامہ سے مزید قوت پا گیا۔ کس قدر شرمناک نقشہ ہے جو آج لکھنؤ دکھا رہا ہے۔ خاکسار جماعت کے ڈکٹیٹر ماسٹر عنایت اللہ مشرقی نے آواز اٹھائی تھی کہ ہم دخیل ہو کر اس فتنے کو دبا دینگے اس آواز کو سن کر مسلمانان ہندوستان کو خوشی ہوئی تھی۔ مگر اس آواز نے اتنی رنگتیں بدلیں کہ جنگل کا غول بھی نہیں بدلتا۔ ایسی مختلف آوازیں سننے میں آئیں کہ کسی اولوالعزم آدمی کے منہ سے نہیں نکل سکتیں۔ پہلے اطلاع آئی کہ اگر فریقین نے جلدی مصالحت نہ کی تو ۳۰۔ جون کے "الاصلاح" میں سخت احکام نکلیں گے یعنی خاکسار شیعہ سنی ہر دو فریق کے تین تین لیڈروں کو بغاوت کی سزا دینگے جو از روئے قرآن مجید قتل ہے۔ پھر لکھا کہ ۷۔ جولائی تک صلح نہ ہوئی تو ۱۴۔ جولائی کے پرچہ میں آخری حکم شائع ہوگا۔ پھر ۷۔ جولائی کے پرچہ میں اس مہلت کو ۲۱۔ جولائی تک وسیع کر دیا۔ آخر اس مہلت میں اور وسعت دیکر ۲۸۔ جولائی کی تاریخ ڈال دی۔ اسکے بعد ۱۱۔ اگست کے پرچہ میں اعلان جاری کرنے کا وعدہ کیا آخر کار "الاصلاح" مورخہ ۱۱۔ اگست میں یہ اعلان نظر سے گزرا کہ ۲۰۔ اگست تک تین ہزار خاکسار لکھنؤ پہنچ جائیں۔ ہم نے خاکساری لیڈر کے احکام کے متعلق استاد ذوق کا ایک شعر لکھا تھا جو ناظرین نے پڑھا ہوگا ہاں مشرقی صاحب نے ۴ اگست کے "الاصلاح" میں پنجاب اور سرحد کے خاکسار دل کے نام حکم جاری کیا تھا کہ خاکساری فوج تبرائی شیعوں کے جتھوں کو اپنے اپنے شہر میں روکنے کی کوشش کرے۔ خاکسار جماعت نے جس طریق سے اس حکم پر عمل کیا وہ روزانہ اخباروں میں چھپتا رہا ہے۔ اس بارے میں لاہور کے شیعہ اخبار کی رپورٹ بھی قابل شنید ہے۔ جو اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

"مشرقی صاحب نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ پنجاب و سرحد میں ہر افسر علاقہ اپنے خاکسار سپاہیوں کی مدد سے شیعہ اصحاب کے جتھوں کو جو لکھنؤ جانے کیلئے تیار ہوں صرف ایک ہفتہ یعنی ۴۔ اگست سے ۱۱ کی رات کے بارہ بجے تک کے لئے بزور روک رکھیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے لاہور میں جتھوں کی گذرگاہوں پر پہرے لگائے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم ہر روز جتھے کسی نہ کسی طریق پر بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اب تک ایک جتھہ بھی ان سے نہیں رکا۔ ۸ اگست کو جبکہ سپاہ حسینی سٹیشن کو جا رہی تھی۔ خاکساروں نے سمجھا کہ یہی جتھہ ہے اس لئے انہوں نے ان کو روکنا چاہا۔ لیکن سالار سپاہ کے اڈوانس کے حکم پر سپاہ حسینی خاکساروں کو چیرتی ہوئی گزر گئی تھوڑا سا تصادم ہوا اور بس۔"

(شیعہ لاہور صفحہ ۳ مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث امرتسر سٹیشن کی رپورٹ ہمارے ایک خاص آدمی نے یوں بتائی ہے کہ رات کے گیارہ بجے ہوڑہ ایکسپرس میں تبرائی شیعہ امرتسر پہنچے۔ خاکساروں کی جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی تھی۔ اس نے شیعوں کو نہ زبان سے روکا نہ ہاتھ سے بلکہ گاڑی سے ذرہ ہٹ کر دو تین مرتبہ ان کو فوجی اسلام کیا۔ جس کا شیعوں نے شکریہ ادا کیا۔

اب مشرقی صاحب نے پھر حکم دیا ہے کہ ۲۰۔ اگست تک تین ہزار خاکسار لکھنؤ پہنچ جائیں۔ [illegible] باقی دیکھو صفحہ ۹ کالم ۱

ف اگر یہ سپاہ میدان کربلا میں ہوتی تو کچھ کام بھی آتی ۔ (اہلحدیث)

مومیائی

۳۸

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۳؎۔ آدھ پاؤ ۶؎۔ پاؤ بھر ۱۲؎ مع محصولڈاک
ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالیٔ برہما سے ایکپاؤ
کی قیمت مع محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی
ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادپور۔ میں
علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مومیائی ایک ایسی
فائدہ بخش دوا ہے جسکی صفت بیان کرنے کیلئے مجھے کوئی لفظ
نہیں ملتے۔ مریض بہت دق کرتے ہیں۔ اس لئے ایک مریض
کے لئے ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۱۔ جولائی ۱۹۲۹ء)

جناب عبداللہ صاحب ہیڈ ڈیوائزر مرزاپور۔
تین چھٹانک تین آدمیوں کے لئے مومیائی منگوائی تھی۔
فوائد میں بے نظیر رہی مگر مرض ابھی جڑ سے نہیں گیا۔ اس لئے
تینوں شخصوں کے لئے تین ڈبیہ ایک ایک چھٹانک وی پی
ارسال فرما کر شکرگزار فرمائیں۔ (۱۷۔ جولائی ۱۹۲۹ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ **حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

۲۵

تمام دنیا میں بے مثل
غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں
کا ہدیہ ساٹھ روپے
فی جلد ۱۵؎

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں
شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

۱۷

کم از کم

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت
لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ
بھیجکر مفت طلب فرمالیجئے۔ نوٹ:۔ حلفیہ تحریر کر
کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔
پتہ:۔ منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ
فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز
اس رسالے میں ہر قسم کے بارہا کے مجرب اور اکسیر
نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر
ہوگا۔ صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔
منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی
خزانہ گیٹ۔ کوچہ جٹاں۔ امرتسر

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام
حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی
ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں
کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی
محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب
عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے
جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔
افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی
سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا
واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت
۲۰×۲۶ کے ۵۰۶ صفحات۔ قیمت بجائے ۳؎ کے
۲؎ روپے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)

اس میں پنڈت صاحب نے وید منتروں کے حوالے
دیکر ویدوں کو غیر الہامی ثابت کیا ہے۔ نیز ویدوں کے الفاظ
میں منتر درج کرکے بتایا ہے کہ ویدوں کا مطالعہ
اخلاق کے خلاف ہے۔ مصنف نے بدلائل اپنے
دعویٰ کو ثابت کیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ
اعلیٰ۔ اصل قیمت ۸؎ ۔ رعایتی ۵؎

تفسیر واضح البیان اُردو

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔
کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقتاً اس میں
تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے
اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی
ہے۔ کتابت، طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ اعلےٰ
قسم۔ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔
قیمت بے جلد ۲؎۔ مجلد ۲؎۔

(منگوانے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث امرتسر

رعایتی اعلان

بہار شباب حکیم اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود علی خان صاحب کی کتاب ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ۔ اصول مباشرت اور مردانہ و زنانہ امراض اور ان کی تشریح و علاج پر بہترین کتاب ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ۔ رعایتی قیمت ایک روپیہ (عہ)

تاریخ اسلام اردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب بلحاظ واقعات، طرز تحریر، سیاق عبارت لکھائی چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات رنگوں میں چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری ٹیکسٹ بک کمیٹیوں نے اس کو سرکاری مدارس کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا ہے۔ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی۔ قیمت جلد اول چار روپے۔ قیمت جلد دوم چار روپے۔ جلد سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی عہ

فقرائے اسلام اس کتاب میں ان پیشوایان دین کے سبق آموز حالات ہیں جنہوں نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو استوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے تبلیغ اسلام کی۔ مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب ندوی۔ قیمت عہ۔ رعایتی عہ

سیر الصحابہ صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات۔ عقائد۔ عبادات۔ معاملات۔ حسن معاشرت۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید انصاری۔ قیمت فی جلد پانچ روپے۔ رعایتی للعہ

صحابیات یہ کتاب اکثر اسلامیہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں صحابیات کے حالات درج ہیں۔ قیمت فی جلد ہے۔ رعایتی عہ۔ (ڈھائی روپے)

سیرت الحسین حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی۔ شہادت و واقعہ کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ مع آپ کے مزار کے فوٹو۔ چار رنگوں میں چھپا ہوا نفیس سرورق۔ قیمت دو روپے دو آنے (عہ) رعایتی عہ

سیرت الکبریٰ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل سوانحعمری مع فوٹو مزار۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ ر

بدایۃ الہدایۃ حضرت امام غزالی رح کی کتاب کا اردو ترجمہ۔ جس میں اخلاق و آداب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ ر۔ رعایتی ۸ ر

مشاہیر اسلام مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام۔ شہدائے ملت۔ غازیان شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی میں لاجواب کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ رعایتی عہ۔ دو روپے

فلسفہ خواب اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر اردو کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰ ر) رعایتی ۸ ر

سیرت بلال حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکمل سوانحعمری۔ نہایت اعلیٰ پیرایہ میں۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ ر

سوانح حضرت ذوالنون مصری

مشہور و معروف ولی اللہ کی سوانحعمری۔ ارشادات و حالات کا مجموعہ۔ پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اصل قیمت عہ۔ رعایتی عہ

فاتح سندھ غازی محمد بن قاسم کی مکمل سوانحعمری۔ سندھ اور والیان سندھ کی ابتدائی حالت۔ لشکر اسلام کا اس کو فتح کرنا۔ غازیان اسلام کا شوق جہاد۔ یہ تمام حالات ناولانہ طور پر دلکش پیرایہ میں لکھے ہیں۔ قیمت عہ۔ رعایتی قیمت ۱۲ ر

پیارے نبی کے پیارے حالات مصنفہ مولانا فیروز دین صاحب ڈسکوی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت، زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں۔ قیمت للعہ۔ رعایتی دو روپے

متوسط شمائل شریف مطبوعہ مصر۔ خوبصورت جلد اعلیٰ۔ کاغذ، طباعت اعلیٰ۔ قیمت للعہ۔ رعایتی عہ

شمائل شریف مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیر مجلد و منقش۔ قیمت عہ۔ رعایتی عہ

ویدارتھ پرکاش مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب جو ویدوں کی تعلیم اور خود ویدوں کے متعلق ناقابل تردید کتاب ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۸ ر

عقائد اسلام مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب شمس مرحوم فیض آبادی۔ اصل قیمت ۴ ر۔ رعایتی قیمت ۲ ر

تفسیر القرآن بکلام الرحمن (بزبان عربی) مؤلفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ ۱۸×۲۲ سائز۔ اصل قیمت للعہ۔ رعایتی عہ

منگوانے کا پتہ: منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

(۴۳۸)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۶)

وہاں جاکر یہ لوگ کیا کرینگے۔ یہ ایک سربستہ راز ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ وہاں بھی وہی کچھ کرینگے۔ جو انہوں نے لاہور امرتسر وغیرہ سٹیشنوں پر کیا تھا۔ قتل عام کرینگے۔ مگر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا جائیگا۔

اسی پرچہ (الاصلاح ۱۱۔ اگست ۳۹ء) میں آپ کیا مزیدار حکم جاری کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جتھوں کی بندش جس کے احکام نکل چکے ہیں ۱۱۔ اگست سے ۲۱۔ اگست تک کی توسیع کر دی جائے × × ایک ایک شیعہ جتھہ دار پر دس دس سپاہی متقرر ہوں۔ جو اس کو اپنی جگہ سے ہلنے نہ دیں۔

اور جتھے دار کو معلوم ہو کہ اس پر سپاہی معین ہے حتی الوسع معلوم نہ ہو کہ وہ ان پر مقرر ہیں۔"

اہلحدیث | زیر خط عبارت کی نفی و اثبات میں تطبیق دینے والا مشرقی صاحب کے سوا کون ہوگا۔ اسلئے مہربانی کرکے وہ خود ہی بتائیں کہ اس نفی و اثبات سے کیا مراد ہے۔

اس کے بعد ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ایک ایک جتھہ دار پر دس دس سپاہی مقرر ہونگے تو جتھہ دار کے ساتھی کیا گہری نیند سوئے ہونگے جو ان دس خاکساروں کو ہٹا نہ سکیں گے۔ یہ حکم کیا غیر معقول ہے۔ اول تو تعمیل ہی مشکل ہے۔ اگر تعمیل ہو بھی جائے تو غیر مفید ہے۔ اب آخری تاریخ ۲۷۔ اگست مقرر ہوئی ہے دیکھئے اس روز کیا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈکٹیٹر خاکساران اور مرزا صاحب قادیانی ایک ہی اصول کے پابند ہیں۔ وہ یہ کہ وعدہ صرف کرنے کے لئے ہوتا ہے ایفا کے لئے نہیں ہوتا۔ اسی لئے کسی دل جلے شاعر نے کہا ہے ؎

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۴۳

اہلحدیث — اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث امرتسر بالک کٹرہ سپاہیاں

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲- شعبان ۱۳۲۱ھ - ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ” ســـہ

عام خریداران سے ” عـــہ

” ” ششماہی ۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۹- رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۵- اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ مسلمان

(از سید ابراہیم صاحب غریب سکندرآباد دکن)

خدارا نیند سے ہوجا تو اب بیدار اے مسلم
سنبھل جا غیر ہیں اب درپئے آزار اے مسلم

سنادے اُٹھ کے تو اب قوم کو تفسیر قرآنی
نکل جا ہاتھ میں لیکر تو اب شمشیر قرآنی

تو کردے چاک اب غفلت کا پردہ اپنی آنکھوں کا
تو کردے خاتمہ اس دور حاضر کی بلاؤں کا

گلے سے توڑ کر تو پھینک دے طوق اب غلامی کا
دکھادے پردۂ دنیا پہ نقشہ دور ماضی کا

دکھادے اُٹھ کے تو اب شانِ فاروقی زمانے کو
کمربستہ ہو اب بگڑی ہوئی حالت بنانے کو

جھکیگی خود بخود دنیا تو باایمان تو ہوجا
خدا ہوگا ترا۔ تو حامل قرآن تو ہوجا

توجہ اس طرف کرتا نہیں تقصیر ہے تیری
محبت ہی رسول پاک کی شمشیر ہے تیری

غریب خستہ کی ہے تجھ سے اتنی التجا مسلم
تو گمراہوں کو شاہ راستہ سیدھا دکھا مسلم

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۲۱۔ اگست ۱۹۳۹ء

مقامی حالات امرتسر شہر میں آج (۲۱ ؍ پچم) تک بارش نہیں ہوئی۔ دو روز سے سرد ہوا چل رہی ہے۔

—— بلدیہ امرتسر کی طرف سے سیر و تفریح کے لئے ایک پہاڑی بنائی جا رہی ہے جو اڑھائی سو فٹ بلند ہوگی۔

—— بلدیہ امرتسر نے خاکروب ملازمین کی تنخواہ چودہ روپیہ کر دی ہے۔ اب وہ سارے وقت کے لئے ملازم سمجھے جائینگے —— سکھ حضرات کی طرف سے وزیر اعظم کو ایک مکتوب روانہ کیا گیا ہے کہ وہ بلدیہ امرتسر کے ملازمین میں سکھ حقوق کی کمی کئے جانے کے خلاف ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔

—— لاہور میں ہاؤس ٹیکس کے خلاف بیس اگست کو ہڑتال کی گئی۔

—— مولانا ظفر علی خان مسلم لیگ کی کونسل میں ایک تجویز پیش کرینگے کہ ہندوستانی فوج باہر بھیجے جانے کے پروٹسٹ کے طور پر مسلم لیگی ممبران سنٹرل اسمبلی اجلاس اسمبلی میں پہلے روز شریک نہ ہوں۔

—— لاہور۔ حکومت پنجاب نے اڑھائی کروڑ روپیہ قرضہ لیا ہے جو سو منٹ میں پورا ہو گیا۔

—— راولپنڈی۔ ۱۷۔ اگست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر مظہر علی اظہر ایم۔ ایل۔ اے (احراری لیڈر) کے خلاف مقدمہ بغاوت کی سماعت شروع ہو گئی۔

—— کراچی میر عبد اللہ ہارون اور دیگر مسلم معززین کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ اگر یکم اکتوبر تک سکھر منزل گاہ کی عمارت (جو مسجد ہے شہنشاہ اکبر نے تعمیر کروایا تھا) مسلمانوں کو واپس نہ کی گئی تو سول نافرمانی جاری کر دی جائیگی۔

—— مولانا ابو الکلام آزاد شیعہ سنی تنازع کو دور کرنے کے لئے لکھنؤ پہنچ گئے ہیں۔

—— پونا۔ ہندوستان میں سب سے پہلے پونا میونسپل کمیٹی نے شادی ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لکھنؤ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے اشتعال انگیز نعرے لگانا اور قابل اعتراض مقولے لکھ کر جھنڈا اٹھانے پھرنا ممنوع قرار دیا ہے۔ نیز شیعوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ مکانوں کی چھتوں پر تبرا نہ کریں ورنہ گرفتار کر لیا جائیگا پولیس کو اس معاملہ میں خاص اختیارات دئیے گئے ہیں۔

—— حیدر آباد۔ ۱۷۔ اگست۔ ہز اگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام دکن نے اپنی ۵۴ ویں سالگرہ کے موقع پر ایک فرمان شائع فرما کر ان تمام قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا جو حیدر آباد و آریہ ستیگرہ کے سلسلہ میں قید ہیں یا جن کے مقدمات زیر سماعت ہیں۔

—— حکومت ہند ہندوستان میں ہوا باز رضا کاروں کی کور قائم کرنا چاہتی ہے۔

—— حکومت پنجاب کے دفاتر ۱۱۔ اکتوبر کو لاہور میں کھل جائینگے

آخری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم تھی اور ۳۱-۱ اگست تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

ایسے حضرات مطلع رہیں۔ (منیجر اہلحدیث)

تحریک خاکساری

کی بابت احباب کی مانگ تو سینکڑوں تک آ رہی ہے مگر اعانت چندہ پر توجہ نہیں۔ احباب غور کریں کہ ایک لاکھ رسالہ کے لئے کتنی رقم کی ضرورت ہے۔

—— مارواڑ۔ کاٹھیاواڑ کے علاقہ میں بارش نہ ہونے سے سخت قحط پڑ رہا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے اعلیحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ آئندہ جنگ میں غیر جانبدار رہیں گے۔

—— وزارت مصر کے محکمہ زراعت نے حکومت حجاز کی خواہش پر چند ماہرین فن زراعت حجاز بھیجے تھے جنہوں نے وہاں کے متعلق رپورٹ دی ہے کہ چونکہ حجاز کے اکثر حصوں میں پوٹاش کی کمی ہے اس لئے وہاں زراعت نہیں ہو سکتی اسلئے وہاں اونٹ بھیڑ بکریاں بکثرت چرنے چھوڑ دی جائیں تاکہ ان کی لید کو کھاد کے طور پر استعمال کیا جائے۔

ریویو

خطبات محمدی مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے اخبار محمدی میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ مواعظ و خطبات (جو آپ مختلف اوقات میں فرماتے رہے) شائع کرنے شروع کئے تھے جو عام واعظین و ناظرین کے شوق کے لئے علیحدہ کتابی صورت میں بھی شائع کئے گئے ہیں۔ ہر خطبہ عربی میں ہے۔ جس کا عام فہم اُردو ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا شائقین سنت نبویہ کو چاہئے کہ بے معنی اور بے ثبوت قصوں کہانیوں کو چھوڑ کر یہ اصلی اور صحیح خطبات اپنے سامعین کو سنایا کریں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ۔ دفتر اخبار محمدی" باڑہ ہندو راؤ دہلی سے طلب کریں۔

یاد رفتگان جماعت اہل حدیث راولپنڈی کے رکن اعظم حاجی چراغ الدین صاحب ۱۶/۱۷ اگست کی درمیانی شب کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم نہائت مخیر، مخلص اور خلیق تھے۔ (عبد الرحمٰن از راولپنڈی) (۲) خاکسار کے والد حاجی محمد اسماعیل صاحب ڈیڑھ سال کی مسلسل علالت کے بعد انتقال کر گئے (انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (حکیم عصمت اللہ رحمانی۔ سابق مدرس مدرسہ فیض عام مئو ضلع اعظم گڈھ)

(۳) ساہوکار کے محمد اسماعیل صاحب رئیس مدراس کی والدہ ماجدہ جو نہائت فیاض، نیک دل اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں انتقال کر گئیں۔ انا للہ! مرحومہ کو مدرسہ دار السلام سے خاص انس تھا۔ (مولوی محمد فضل اللہ صدر مدرس مدرسہ رائی ڈرگ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

—— حکومت ایران و ترکی میں معاہدہ ہوا ہے کہ اگر ترکی کو بحر ابیض میں کسی جنگ میں حصہ لینا پڑا تو ایران کی تمام فوجیں ترکی کی امداد کریں گی۔

—— حکومت مصر کی وزارت مالیات نے اعلان کیا ہے کہ حکومت مصر برطانیہ کو روئی دیکر اسکے عوض اسلحہ خریدیگی۔

—— اٹلی میں ایک ایسی موٹر ایجاد ہوئی ہے جسمیں پٹرول کی بجائے لکڑی جلائی جائے گی۔

مضامین آمدہ | ابو العلی محمد خلیل اللہ خان صاحب - سینڈنٹ سکرٹری اتحاد پارٹی - میاں جی عبد اللہ - نشر صاحب گورکھپوری - عبد المنعم - چندہ برائے رسالہ تحریک خاکسار

٨- رجب المرجب ١٣٥٨ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(٩)

(مجریہ از ٣٠- جون ١٩٣٩ء)

ناظرین ہمارے سوالات اربعہ (جو سابقہ پرچہ میں بھی شائع ہوئے ہیں) کا جواب بہت جلد دیں۔ تاکہ رسالہ جلد شائع ہو سکے۔

گذشتہ ہفتے لکھا گیا تھا کہ مشرقی صاحب امیرامان اللہ خان سابق والئ کابل اور اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا کی تعریف میں اکثر رطب اللسان رہتے ہیں (الاصلاح ١٣- جنوری ١٩٣٩ء وغیرہ ملاحظہ ہو)

ان دو نو والیان ریاست کے متعلق کچھ لکھنے کو ہمارا جی نہیں چاہتا۔ تاہم مجبورًا اتنا کہنا پڑتا ہے کہ ان دونو صاحبوں نے اپنی اپنی حکومتوں کی حفاظت میں کوشش ضرور کی مگر دین اسلام کی حفاظت کے لئے کچھ نہیں کیا۔

ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ امیر امان اللہ خان کی سوانحعمری موسومہ بہ زوال غازی کا مطالعہ ضرور کریں۔ یہ کتاب ایک ایسے شخص کی لکھی ہوئی ہے جو امان اللہ خان اور بچہ سقہ دونوں کے زمانہ حکومت میں کابل میں مقیم رہا ہے۔ اس لئے جو واقعات اس نے لکھے ہیں اپنی آنکھوں کے سامنے گذرتے دیکھے ہیں۔ [illegible] ہمراہ [illegible]

مصطفےٰ کمال پاشا کی دینی خدمت کے متعلق امیر شکیب ارسلان کے مضامین مصری اخباروں میں چھپتے رہے ہیں۔ جن کو نقل کرنا ہمارے اور ناظرین کے لئے دلفگاری کا باعث ہوگا۔

ہم ان دو نو والیان حکومت کو اسی عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں جس نظر سے سلطنت مغلیہ کے مشہور بادشاہ جلال الدین اکبر کو دیکھتے ہیں۔ اکبر بادشاہ کے حالات تاریخ ہندوستان کے واقفوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ لکھنے کی نہ ہمیں ضرورت ہے نہ ہی ہم چاہتے ہیں۔ ہاں ہم خوش ہیں کہ مشرقی صاحب نے اپنے ہم مشربوں کا نام لے کر پبلک کو آگاہ کر دیا کہ آپ اسلام کی خدمت اسی روش پر کرنا چاہتے ہیں جس پر چل کر مذکورہ بالا حضرات نے کی تھی۔ جس کی بابت رند ادب کا قول ہے۔

لا بارك الله في الدنيا بلا دین

قرآن مجید کا ارشاد ہے:

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (پ ٣٠ ع ١)

اطلاع ہم کئی دفعہ پبلک میں کہہ چکے ہیں اب پھر کہتے ہیں کہ ہم عسکری تحریک کے خلاف نہیں ہیں اور نہ کوئی مسلمان دین کا مخالف ہو سکتا ہے۔ خاصکر جماعت اہل حدیث کہ یہ تو اپنا امتیازی طریق سمجھتی ہے۔ کیونکہ جماعت اہل حدیث کے واجب الاحترام علمائے کرام (حضرت امیر المؤمنین سید احمد صاحب رائے بریلوی اور مولانا اسماعیل شہید دہلوی، علمائے صادق پور پٹنہ علمائے تھانیسر وغیرہم نور اللہ مرقدہم جن کے حالات تواریخ عجیبہ میں ثبت ہیں) ہندوستان میں عسکری تحریک کے موجد تھے۔ نہ صرف موجد بلکہ سرفروش عامل تھے۔ جن کے حق میں یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اس لئے افراد اہل حدیث کو خصوصًا عسکری تحریک سے نفرت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ جہاں کہیں سے ایسی تحریک کی آواز سنتے ہیں خوش ہوتے ہیں۔ ان کے منہ سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

لے اڑی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

ہاں ان کو خاکساری نوع کی عسکریت سے ذرہ اختلاف ہے۔ جس کا ذکر آگے آئیگا۔

مقام افسوس ہے ناظرین سلسلہ ہذا کو ٣٠- جون سے پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں کسی کے حق میں نہ سخت کلامی کی ہے نہ دلآزاری نہ بہتان تراشا ہے نہ الزام لگایا ہے۔ بلکہ مشرقی صاحب کی غلط تحریرات پر عالمانہ تنقید کی ہے۔ جس کا ہمیں حق حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں نہ ان کی تکفیر کی ہے نہ توہین۔ بلکہ ان کی اصل عبارتیں پیش کر کے نتیجہ ظاہر کر دیا ہے۔

باایں ہمہ خاکساری کیمپ میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ متعدد تحریریں (قلمی اور مطبوعہ) آچکی ہیں۔ جن میں اس سلسلہ کی وجہ سے ہم پر بڑی خفگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ بلکہ بعض ناکردہ گناہ ہم پر تھوپے گئے ہیں مثلًا کہا گیا ہے کہ تم علامہ مشرقی کو کافر کہتے ہو اور اس مضمون کی کتاب چھاپ کر تم قیمتًا بیچوگے۔ اور نفع حاصل کروگے۔ یہ تمہاری [illegible]

بلکہ یہاں تک بھی لکھا ہے کہ ہم تمہاری خبر لیں گے۔ جوابًا عرض ہے کہ جو شخص کسی ناکردہ گناہ کی بنا پر ہو وہ در اصل اپنے اوپر ہوتی ہے۔ سلسلہ ہذا کو ناظرین ایک دفعہ پھر پڑھ جائیں اور دیکھیں کہ نہ کہیں تکفیر کا ذکر ہے نہ کتاب فروخت کرنے کا۔ بلکہ کئی مرتبہ رسالہ مفت دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اگر خاکسار ناحق خفا ہوں تو میں ان کو مشورہ دونگا کہ وہ اپنا نام خاکسار بدل کر خونخوار رکھ لیں۔ کیونکہ خاکسار نام کے ساتھ جابرانہ فعل کی مناسبت نہیں ہے ہاں خونخوار نام کے ساتھ ہے۔

جس روز (۲۸۔ نومبر ۱۹۳۶ء) سے ہم پر ناکام حملہ قاتلانہ ہوا ہے اسی روز سے ہماری یہ پُرزور آواز ہے

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

ہفوات مشرقی | مشرقی صاحب کی تصنیفات پر تنقید کے جو آٹھ نمبر ہم نے قائم کئے تھے وہ گذشتہ ہفتے ختم ہو چکے ہیں۔ اب ہم مشرقی صاحب کے متفرق اقوال پیش کرتے ہیں جو قرآن حدیث کی صریح نقیض ہونے کے علاوہ کل علمائے اسلام (مفسرین، محدثین اور مجتہدین رحمہم اللہ) کی تحقیق کے بھی خلاف ہیں۔

پہلی مثال | مسلمانان دنیا قاطبۃً (سلف سے خلف تک) یہ مانتے اور کہتے آئے ہیں کہ فرعون اپنے آپ کو معبود کہتا تھا۔ قرآن مجید کی نصوص صریحہ بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ مگر مشرقی صاحب اسے جوش مخالفت میں اس عقیدے کے بھی خلاف لکھتے ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

فرعون مصر ان کو بلا بلا کر کچھ اپنے آگے لاتا تھا نہیں رگڑاتا تھا اور نہ منہ سے رسمًا اپنے آپکو خدا کہا کرتا تھا بلکہ یہی تعلق اور تعبد وہ جبری عبادت تھی جو ہزار سمی سجدوں اور زبانی دعووں سے بڑھکر تھی۔

(مقدمہ تذکرہ حاشیہ صفحہ ۱۰۹)

عجیب تماشا | ہم حیران ہیں کہ مشرقی صاحب کو اتنی جرأت کیوں پیدا ہوگئی کہ مفسرین کا خلاف کرتے کرتے نصوص قرآنیہ کا بھی خلاف کرنے لگ گئے۔ جن پر یہ مثال صادق آتی ہے:

بازی بازی با ریش بابا بازی

ہم آیات قرآنیہ میں سے ایک ہی آیت آپ کے جواب میں پیش کرتے ہیں۔ فرعون موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہتا ہے:۔

لئن اتخذت الٰھا غیری لاجعلنك من المسجونین (پ ۱۹۔ ع ۲) اے موسیٰ اگر میرے سوائے تو نے کسی اور کو معبود سمجھا تو میں تجھے قیدیوں میں بھیج دونگا۔

بتائیے | یہ آیت آپ کے دعوے کی کھلی تکذیب کرتی ہے یا نہیں۔ معلوم نہیں کہ ایسی باتیں کرنے سے مشرقی صاحب اسلام کی کیا خدمت کر رہے ہیں اور قرآن دانی کا کیا ثبوت دے رہے ہیں۔ بجز اس کے کوئی کہنے والا آپ کو کہے

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونقِ مسلمانی

دوسری مثال | اسلامی دنیا بالاتفاق اس بات کو مانتی چلی آئی ہے کہ اللہ اور رسول کے احکام ہر امر شرعی میں واجب الاطاعت ہیں، امیر المؤمنین کا حکم بھی واجب الاطاعت ہے۔ مگر نصوص صریحہ سے مخالف ہونے کی صورت میں امیر کو اس پر توجہ دلائی جاسکتی ہے۔ قرآن مجید کی آیت مندرجہ ذیل اس مضمون کو واضح الفاظ میں بیان کرتی ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (پ ۵۔ ع)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کیا کرو اور والیان حکومت کی بھی۔ پھر اگر تمہارا (راعی اور رعایا کا) کسی امر میں اختلاف ہو جائے تو اس کو خدا اور رسول کی طرف پھیر دو۔

آج کل کے زمانہ میں اس کی مثال یہ ہے کہ سب جج کا حکم بھی واجب العمل ہے۔ لیکن سب جج کی رائے کے خلاف ہائیکورٹ کا فیصلہ [illegible] تو جج کو توجہ دلائی جاسکتی ہے۔ خلیفہ ثانی (رضی اللہ عنہ) نے جب حکم دیا کہ کوئی عورت اہل بیت کی مستورات کے مہر سے زیادہ مہر نہ لے تو ایک بڑھیا نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ آپ کا یہ حکم آیت قرآنی کے خلاف ہے۔ خدا فرماتا ہے

وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا

اس بڑھیا نے اس آیت سے یہ مسئلہ استنباط کیا کہ مہر کی کوئی حد نہیں ہے بلکہ منکوحہ زیادہ سے زیادہ بھی لے سکتی ہے۔ خلیفہ موصوف کے ذہن میں بھی اس کا یہ استنباط صحیح معلوم ہوا۔ اسی لئے آپ نے اپنا حکم واپس لے لیا۔ مولانا حالی مرحوم نے اسی طرف اشارہ کیا ہے

غلاموں سے ہو جاتے تھے ہند آقا
خلیفوں سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا

یہ تو ہوا سلف سے خلف تک کل امت مسلمہ کا عقیدہ۔ اب مشرقی صاحب کی بھی سنئے۔ آپ کا خیال ہے کہ اطاعت رسول انتظامی امور میں ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"قرن اول میں رسول خدا مسلمانوں کے قائد اعظم اور سپہ سالار ہونے کی حیثیت میں وقتًا فوقتًا احکام نافذ کیا کرتے تھے جو مصالح وقت کے لحاظ سے مسلمانوں کے اجتماعی دفاع کیلئے ضروری تھے۔ عرب کے جس جس گوشے میں ان فرامین کی صدائیں پہنچتی تھیں لوگ لبیک لبیک کر کے حاضر ہو جاتے۔ اور اپنا تن من دھن اس نیک سیرت سردار کی خاطر قربان کر دیتے۔ یہ اطاعت رسول کا صحیح مفہوم تھا۔" (مقدمہ تذکرہ اردو صفحہ ۱۴۱ حاشیہ)

ناظرین! | اس عبارت کا مفہوم ذہن میں رکھئے کہ کیا ہے؟ یہی نا کہ اطاعت رسول بحیثیت امیر جماعت کے تھی۔ اس میں کیا شک ہے کہ امیر جماعت ہو یا سالار فوج۔ اس کی وفات کے بعد جو اس کا قائم مقام ہوگا اس کے احکام نافذ ہونگے پھر [illegible] تو اس کے نافذ ہونگے اور پہلوں کو کوئی نہیں پوچھیگا۔ یہی معنے ہیں شیخ سعدی کے اس شعر کے

ہرکہ آمد عمارت نو ساخت
رفت و منزل بدیگرے پرداخت

پس مشرقی صاحب کے کلام کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جتنے احکام زمانہ رسالت میں متعلقہ انتظام وغیرہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کئے تھے آج مشرقی صاحب کا ممدوح (امیر امان اللہ خان سابق والیٔ کابل) ان کے خلاف حکم جاری کرے تو جس طرح احکام رسالت واجب الاطاعت تھے اسیطرح یہ بھی واجب الاطاعت ہونگے۔ مسلمانان دنیا اس طرز عمل کو توہین رسالت سمجھتے ہیں۔ اور مشرقی صاحب اس کو ایمان جانتے ہیں۔ اسی لئے وہ امیر امان اللہ خان اور اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا کے مداح ہیں اور ان کو نصیحت کرنے والے علماء کے حق میں سخت بدگو ہیں۔

بس یہ ہے ایک مرکزی نکتہ جس کو کفر و اسلام میں حد فاصل کہنا چاہئے۔ (باقی)

قادیانی مشن

عیسائیت اور قادیانیت

مرزا صاحب قادیانی کی مسرت انگیز پیشگوئی تھی کہ عیسائیت میری وجہ سے دنیا سے مٹ جائیگی۔ اور اس کی جگہ اسلام قائم ہو جائیگا! اس پر بارہا پوچھا گیا کہ عیسائیت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانے میں عیسائیوں کا شمار ہندوستان میں پانچ لاکھ لکھا تھا۔ مگر گذشتہ مردم شماری (بابت ۱۹۳۱ء) میں ہندوستان کی مسیحی آبادی ۶۳ لاکھ ہے۔

بایں ہمہ ہمارے جواب میں "پیغام صلح" لاہور میں ایک طویل مضمون نکلا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کرینگے کہ حضرت امیر ایدہ اللہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ بالکل صحیح ہے۔ اسلام دنیا کے ہر ایک حصہ میں غالب آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے غلبہ اسلام کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ حرف حرف پوری ہو رہی ہے۔ اگر مولوی صاحب کمزوریٔ ایمان یا فقدان بصیرت کی وجہ سے اسلام کو غالب آتے نہ دیکھ سکیں تو اس میں کس کا قصور ہے۔ اندھے کو آفتاب کس طرح نظر آسکتا ہے؟

اسلام کچھ مقدس و اعلیٰ اصولوں اور پاکیزہ عقائد و تعلیمات کے مجموعہ کا نام ہے کسی خاص قوم جماعت یا جتھے کا نام نہیں ہے۔ اگر یہ اصول اور تعلیمات و عقائد مقبول ہو رہے ہیں اور دشمنوں اور مخالفوں کا نقطہ نظر اور طرز عمل ان کے متعلق خوشگوار طور پر تبدیل ہو رہا ہے تو پھر ہر ایک انصاف پسند اور حق گو آدمی کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ اسلام غالب آرہا ہے۔ خواہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن جیسے دوسرے لاکھ انکار کرتے رہیں۔

واقعات و حقائق کی روشنی میں جو کوئی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیگا اسے صاف نظر آجائیگا اسلام روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس کے اصول مقبول ہو رہے ہیں۔ اسلام کا سب سے بڑا دشمن یورپ اور عیسائیت تھی۔ یورپ پر سے عیسائیت کی گرفت بہت بڑی حد تک ڈھیلی ہو چکی ہے۔ اس کے برعکس وہ اسلام کے بہت سے اصولوں کو قبول کر چکا ہے۔ اسلام نے یورپ کی ذھنیت۔ رجحانات۔ معاشرت۔ ضابطہ قوانین وغیرہ ہر ایک چیز پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ اسلام، قرآن اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اہل یورپ کا نقطہ نظر حیرت انگیز طور پر تبدیل ہو رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے علم الکلام کی بدولت ہوا" (پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۶ جولائی ۳۹ء)

اہلحدیث واقعی جی خوش کرنے اور احمقوں کو پھانسے رکھنے کے یہی طریقے ہیں، مگر واقعات سے جو بات ثابت ہو وہی حق ہوتی ہے۔ ہم اپنی طرف سے کچھ پیش نہیں کرتے بلکہ اسی اخبار پیغام صلح سے ایک معزز محترم بزرگ (امیر شکیب ارسلان) کے ایک مضمون کو نقل کرتے ہیں۔ جس کو اخبار "پیغام صلح" نے عربی اخبارات سے ترجمہ کرکے نقل کیا ہے۔ اس کی عبارت مع سرخی کے درج ذیل ہے:-

"اسلام پر مسیحی مبلغوں کی خطرناک یورش"
(امیر شکیب ارسلان کے قلم سے)

عربی اخبارات نے حال ہی میں امیر شکیب ارسلان کا ایک اہم مضمون شائع کیا ہے جو عیسائیت اور اسلام کی آویزش اور اسکے نتائج سے تعلق رکھتا ہے۔

مصر اور دوسرے اسلامی ممالک میں اسلام پر یلغار کرنے والے مسیحی مبلغوں کے خلاف ایک شور مچا ہوا ہے اور ہر زبان ان کی ناروا کاروائیوں اور سازشوں کی شکایت میں معروف ہے۔ لیکن میں اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے اپنی عمر میں آج تک کبھی اتنا تعجب نہیں ہوا۔ جتنا پادریوں کے خلاف مسلمانوں کا یہ جوش و خروش دیکھ کر ہو رہا ہے۔

آج سے چالیس پینتالیس سال پہلے جبکہ ہم نوعمر تھے اس وقت بھی ہمارے ملکوں میں یہ پادری موجود تھے اور اپنے تمام موجودہ ناجائز طریقے ہی استعمال کرتے رہتے تھے۔ ہم برابر سنا کرتے تھے کہ اتنے مسلمان یہاں عیسائی بنا لئے گئے۔ مگر ہمیں پہلے کبھی جوش نہیں آیا۔ کیا اب پہلی مرتبہ ان پادریوں کی حرکتیں منظر عام پر آئی ہیں کہ ہم اس طرح دفعتہ مشتعل ہو گئے ہیں؟

صرف ایک اکیلے ملک جاوا میں اب تک ایک لاکھ مسلمان عیسائی بن چکے ہیں۔ اس ملک پر ہالینڈ کا قبضہ ہے۔ اور ہالینڈی پادری غریب مسلمانوں کو پوری آزادی سے شکار کرتے رہے ہیں۔

اسی مغرب کے جزائر میں کارڈینل لانیگرے کے ہاتھ پر ہزارہا مسلمان عیسائیت قبول کر چکے ہیں

اسی قدر نہیں بلکہ ملک الجزائر میں پورا ایک بربری قبیلہ معہ کئی بربری گاؤں اسلام سے نکل کر عیسائیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

ہندوستان میں ہزارہا مسلمان عیسائی بن چکے ہیں اور ان سابق مسلمانوں میں سے پورے دوسو آدمی عیسائیت کے مبلغ بن کر اپنے نئے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں۔

عیسائی مبلغ مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں کتنے کامیاب ہو چکے ہیں۔ اور ہماری غفلتیں کس حد تک پہنچ چکی ہیں۔ اس کی تحقیق کے لئے ہمیں کسی محنت و جستجو کی ضرورت نہیں ہے۔ خود پادریوں کی سالانہ رپورٹیں یہ تمام جگر خراش واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے پیش کرتی رہتی ہیں۔

خدا کی قسم مجھے اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ جاوا الجزائر۔ حبش۔ ہند۔ چین۔ فلپائن وغیرہ میں عیسائی پادری لاکھوں مسلمانوں کو اپنے مذہب میں داخل کر چکے ہیں۔ بلکہ اصلی تعجب اس بات پر ہے کہ وہ اب تک کروڑوں مسلمانوں کو مرتد کر دینے میں کیوں کامیاب نہیں ہو گئے۔ حالانکہ وہ اپنی تبلیغی انجمنوں اور اداروں پر سالانہ تیس کروڑ پونڈ یا تقریباً ساڑھے چار ارب روپیہ صرف کیا کرتے ہیں۔ مسلمان بے حد غریب ہیں اور اپنی غربت کی وجہ سے طرح طرح کے جسمانی امراض کا شکار رہتے ہیں پادریوں کے پاس دولت کے کبھی نہ ختم ہونے والے خزانے ہیں اور عظیم الشان شفاخانے موجود ہیں پھر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اتنی کم کامیابی کیوں حاصل کر سکے۔

لاریب اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی قلعہ سب قلعوں سے زیادہ مستحکم نہ ہوتا تو پادری اب تک اسلام کا صفایا کر چکے ہوتے کیونکہ ان کے پاس کامیابی کے جملہ رسائل موجود ہیں اور اسلام گہری نیند میں خراٹے لے رہا ہے اور اپنی حفاظت پر کوئی ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر رہا ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری امت کی طرف سے پورا پورا جہاد کیا۔ لیکن اس امت نے اپنے ہادی برحق کے احسان کا بدلہ یہ دیا کہ اس کے دین حنیف سے غافل ہو گئی۔ بزدلی اور غفلت کی راہ اختیار کی۔ ہمت کو پیٹھ دکھائی۔ میدان سے بھاگ نکلی اور طے کر لیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جی چاہے تو اپنے پروردگار کے ذریعہ اپنے دین کی حفاظت، مدافعت، اشاعت کریں اور نہ جی چاہے تو چھوڑ دیں۔ ہمیں بھی کوئی پروا نہیں۔ لیکن عیسائیوں نے یہ نہیں کیا۔ انہوں نے حضرت مسیح کو اپنے دین کے ساتھ تنہا نہیں چھوڑ دیا بلکہ عیسائی نے اپنا فرض سمجھا کہ دامے، درمے، سخنے ہر طرح اپنے دین کو ترقی دیتا رہے۔

عیسائی پادری اگر پانچ بودھوں کو عیسائی بنا لیں، ایک ہزار ہندوؤں کو عیسائیت میں داخل کر لیں تو اتنے خوش نہیں ہوتے جتنے ایک مسلمان کو عیسائی بنا کر خوش ہوتے ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ عیسائیت کا اصل حریف صرف اسلام ہی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ عیسائی مبلغوں کی سب سے زیادہ قوتیں اسلام ہی کے خلاف صرف ہو رہی ہیں۔ ہر سال ان کی عام کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں۔ اور ان میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی نئی نئی اسکیمیں بنائی جاتی ہیں۔ مسلمان یہ سب دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں۔ مگر ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

تمام دنیا کے مسلمانوں کی حالت اس بارے میں دو سبب سے افسوسناک ہو رہی ہے۔ ایک سبب یہ ہے کہ عام طور پر مسلمان نہایت بزدل ہو گئے ہیں خصوصاً یورپین اقوام کے مقابلہ میں۔ یورپین اقوام کی مسلمانوں پر ایسی ہیبت طاری ہو گئی ہے کہ سخت حیرت ہوتی ہے اور اس کا کوئی سبب سمجھ میں نہیں آتا۔ دوسرا سبب مسلمانوں کا بخل ہے۔ وہ اپنی جماعتی ضرورتوں پر ایک پیسہ بھی صرف کرنے کے عادی نہیں رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے تمام کام سخت ابتری میں پڑ گئے ہیں۔ غرضیکہ اسوقت عیسائی مبلغوں کی طرف سے اسلام پر ہر طرف سے جو یلغار ہو رہی ہے اس کی تمام تر ذمہ داری خود مسلمانوں ہی کے سر ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے آپ ہی کو ملامت کریں۔

ومن رعی غنما فی ارض مسبعۃ
ونام عنہا تولی رعیہا الاسد

(پیغام صلح لاہور۔ ۲۳۔ اگست ۱۹۳۳ء)

| ایضاً | انقلاب ۱۳۔ اگست ۳۳ء میں بھی یہ مضمون شائع ہوا ہے۔

| اہلحدیث | بتائیے ۳۳ء تک جو حملات عیسائیوں کی طرف سے ہوئے اور ان کا اثر جو اسلام اور اہل اسلام پر ہوا۔ جس کا اعتراف امیر شکیب ارسلان جیسے محترم ہمدرد اسلام اور آپ (پیغام صلح) کو بھی ہے۔ کیا یہی آپ کے آپ کے مسیح موعود کی برکت ہے۔

علاوہ اس کے آپ لوگ یہ بھی نہیں سمجھتے یا سمجھ کر مخلوق خدا کو دھوکا دیتے ہیں کہ یورپ کے عیسائی کیوں اپنے مذہب عیسائیت کو چھوڑتے جاتے ہیں؟ اس کا باعث یہ ہے کہ یہ فعل ان کی اپنی الحاد پسندی کا نتیجہ ہے نہ اسلام پسندی کا۔ جس کا بہت سا اثر ہندوستان کی مذہبی دنیا پر بھی ہم دیکھتے ہیں اور آئندہ مزید دیکھنے کا خطرہ ہے۔ چاروں طرف سے یہی آواز آرہی ہے اور آئندہ بھی آتی رہے گی

Religion is Nothing

(مذہب کوئی چیز نہیں)

کیا یہ بھی آپ کے مسیح موعود کی برکت ہے۔ دنیا میں عام طور پر مذہب کی مخالفت ہو رہی ہے۔ اگر کوئی کسی بات کو قبول کرتا ہے وہ کسی مذہب کی ہدایت کے ماتحت نہیں کرتا بلکہ وہ ریشنلزم Rationalism. کے ماتحت اپنی قوت فیصلہ سے عقلی طور پر کرتا ہے۔ مثلاً کوئی ایسی قوم جو شادی بیوگان کی منکر تھی وہ اگر قائل ہو جائے تو اسلام کی تعلیم کی حیثیت سے قائل نہیں بلکہ مقتضائے فطرت کے ماتحت اس کی قائل ہوگی۔ اسلام کی وہ ویسے ہی مخالف ہوگی جیسے پہلے تھی۔

| ایک سوال | بھلا کوئی غیر مسلم مشرف باسلام ہو جائے

اور وہ مرزا صاحب کی تحریر و تقریر کی تعریف کرے۔ مگر ان کے دعویٰ کو صحیح نہ سمجھے اور نہ ان کی تصدیق کرے تو کیا آپ اُس کو بھی احمدی قرار دیں گے۔ اس سوال کا جو جواب ہے واقعات کی رو سے آپ کی مزعومہ ترقی اسلام کا وہی جواب ہے۔

واقعات صحیحہ ہمیں رہنمائی کرتے ہیں کہ مذہب کی پابندی اور مذہب کی عزت دنیا سے اٹھتی جا رہی ہے آپ کے مسیح موعود مرزا صاحب کو پیدا ہوئے آج سو سال ہوتے ہیں۔ جو حالت دوسرے مذاہب کی عموماً اور اسلام کی خصوصاً اس وقت تھی آج اس سے بدرجہا کمزور ہے اور دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے

مزے کی بات تو یہ ہے کہ قادیانی مجدد نے دعویٰ تو بہت بڑا کیا تھا مگر واقعہ یہ ہوا کہ خود ان کی امت میں سے نوّے (۹۰) فیصدی بقول پیغام صلح اسلام سے دُور جا پڑے ہیں۔ پھر دوسروں کا کیا شمار۔

پس آپ تعصب اور حمایت باطل کو چھوڑ کر واقعات پر نظر کریں تو آپ کو صاف معلوم ہو جائیگا کہ آپ کے مسیح موعود مجدد اعظم (مرزا صاحب) کی پیشگوئی متعلقہ ترقی اسلام بالکل غلط ثابت ہوئی۔ جس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

قادیانی آواز کی مثل دوسری آواز

آج کل اشتہاری زمانہ ہے۔ دکانوں، بازاروں کے علاوہ ریل گاڑی میں بھی اشتہاری دوا فروش پھرتے ہیں۔ جو بڑے زور شور سے اپنی دواؤں کے فوائد بتاتے ہیں۔ یعنی ایک ایک دوا کے اتنے فوائد بتاتے ہیں۔ گویا وہ جملہ امراض کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ ان کا ادعا سُن کر کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ گورنمنٹ ہسپتالوں میں بجائے بہت سی دوائیں رکھنے کے ان دوا فروشوں کی ایک ہی دوا رکھ لے تو سب بیماروں کو صحت ہو جائے۔

یہی حال آج کل مدعیان الہام و نبوت کا ہے سب سے پہلے ان کا دعویٰ یہی ہوتا ہے کہ مَیں تمام دنیا کو روشنی دینے کے لئے آیا ہوں میرے سامنے کوئی ظلمت نہیں ٹھیر سکی۔ میں ایسا ہوں مَیں ویسا ہوں غرض یہ کہ تمام خوبیوں کا مجموعہ ہوں۔ گویا یہ شعر میرے ہی حق میں ہے ؎

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشیں ہو
تعجب ہے کہ ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

ہمارے ناظرین قادیانی دعاوی کو سُن کر سیر ہو گئے ہونگے اسی قسم کا دعویٰ بہائیوں کا بھی سُن لیں۔ مدرسالہ "بہائی میگزین" میں ایک مضمون نکلا ہے جو مع سرخی کے درج ذیل ہے:۔

طلوع بہاء اللہ

یہ وہ دن ہے جس میں زبان رحمان ملکوت بیاں میں گرم گفتار ہے۔ اور اسم اعظم کے آفتاب سے افق عالم روشن ہو رہا ہے اور تمام چیزیں گواہی دے رہی ہیں کہ خدا کی قسم یوم موعود آگیا اور قوم شک و شبہ میں مبتلا ہے۔ (مجموعہ اقدس و الواح صفحہ ۹۴)

یہ وہ دن ہے کہ زمانے اس کی برابری نہیں کر سکتے اور یہ امر وہ امر ہے جس کے مقابل تمام آسمانوں اور زمین کے لشکر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ ہر سچا صاحب بصیرت اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ (صفحہ ۹۸)

یہ وہ دن ہے جس میں سب چیزیں پکار کر کہہ رہی ہیں اے روئے زمین کے لوگو! افق ظہور آفتاب بیان سے چمک اٹھا ہے اور رحمٰن نظر آتے ہوئے غلبہ کے ساتھ آگیا ہے۔ (صفحہ ۹۹)

اے گروہ زمین! یہ خدا کا دن ہے اور تم نہیں پہچانتے ہو۔ اور یہ بیان کا دن ہے اور تم خاموش ہو یاد کرو وہ آیات جو رحمٰن نے فرقان میں نازل فرمائی ہے کہ جس دن لوگ رب العلمین کے لئے کھڑے ہو جائینگے یہ وہ دن ہے جب ہم اہل بیان کو مدہوش دیکھتے ہیں اور وہ نشہ سے مدہوش نہیں بلکہ یہ خدا کا سخت عذاب ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں تیرا رب آپ تجلیات اور مظاہر اسماء و صفات کو آیات نے گھیر لیا ہے۔ قائم رہنے والوں کے لئے مبارک باد اور منہ پھیر لینے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں بجز خدا کے کسی کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ کہہ دو رحمٰن سے ڈرو۔ اے گروہ بیان اور اس پر اعتراض نہ کرو۔ جو آسمان برہان سے عرفان کے جھنڈے لے کر آیا ہے۔ کاش تم اس بات کو جانتے۔ (صفحہ ۱۰۵)

اپنی زندگی کی قسم۔ یہ فائدہ اُٹھانے کا دن ہے لیکن قوم بے خبر بنی ہوئی ہے۔ اور یہ اُٹھ کھڑے ہونے کا دن ہے لیکن لوگ نہیں سمجھتے۔ اُس کے سر ہیں جو محبت الٰہی کی آگ سے گرم ہو گیا اور ہر ایک غافل محروم کے لئے ہلاکت ہے۔ بیان کا سمندر عالم امکان کے اندر ظاہر ہوا ہے لیکن لوگ نہیں جانتے انہوں نے یقین کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے اور وہموں اور گمانوں کو پکڑے بیٹھے ہیں۔ (صفحہ ۴)

یہ وہ دن ہے جس میں ہر طرف عاشقوں کی آہ و نالہ سنائی دیتی ہے۔ وہ مالک میثاق اس بات کی شہادت دیتا ہے جو بڑی شان عظمت کے ساتھ آیا ہے (۷۷)

کہہ دو۔ یہ بڑی خوشی کا دن ہے اور تم بے خبر بنے ہوئے ہو۔ علم کا سمندر تمہاری آنکھوں کے سامنے لہریں مار رہا ہے اور تم دیکھتے نہیں ہو۔ (۷۸)

کہہ دو۔ اے قوم کھڑے ہو جانے کا دن آگیا ہے اپنی نشستگاہوں سے اُٹھ کھڑے ہو۔ اور اپنے علیم و حکیم پروردگار کی تعریف میں تسبیح کی آواز بلند کرو۔ اپنی زندگی کی قسم۔ اگر تو میرے بیان کی خوشبو سونگھ لے اور گوش دل سے میری ندا سُن لے تو خدمت امر کیلئے ایسی شان سے کھڑا ہو جائے کہ تمام عالم کے لشکر تجھے نہ روک سکیں اور نہ ان لوگوں کی توپیں تجھے پیچھے ہٹا سکیں جو مالک یوم الدین خدا سے غافل ہو رہے ہیں۔ آواز حق بلند ہو چکی ہے۔ مقررہ ساعت دنیا میں آچکی ہے

کشمکش نے وہی حالت ظاہر ہوگئی ہے۔ لیکن قوم بہرے بہرے [illegible] ہوئی ہے۔ (۸۱)

میرے بندوں کے درمیان میرے ذکر و ثنا کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور کہہ دو۔ خدا کی قسم مقررہ وقت پورا ہوگیا۔ اور آیات کا نازل کرنے والا نیا امر لے کر آپہنچا ہے۔ وہی تمام آسمانوں اور زمینوں کو نیا کرنے والا ہے مبارک باد اس شخص کے لئے جو پہچانتا ہے اور اس یوم عظیم کی شہادت دیتا ہے (۸۸)

خدمت امر کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو یوم اللہ اور ظہور اللہ کی خبر دو۔ اس حکمت کے ساتھ جسے ہم نے کتاب مبین میں نازل کیا ہے۔ (۸۸)

یوں خداوند رحمٰن کے افق ارادہ سے آفتاب بیان نمودار ہوا ہے۔ لیکن اکثر آدمی ابھی تک سوئے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ خدائی پکار سے بیدار نہیں ہوئے۔ اور آیاتِ الٰہی کی شیرینی نہیں چکھی۔ ہر صاحب بصیرت عارف اس بات کا گواہ ہے (۹۲)

اے روئے زمین کے لوگو! مددگاری اور تبلیغ کا دن آگیا ہے۔ اور طور پر بولنے والا ایسی آیات لیکر ظاہر ہوا ہے جن کے مقابل سب آسمانوں اور زمینوں والے عاجز رہ گئے ہیں۔ (۹۳)

کہہ دو۔ یہ وہ دن ہے جس میں ہر ایک پُرحکمت امر ظاہر ہوا ہے۔ اور یہ وہ دن ہے جس میں مقرب لوگ فائدہ میں رہے اور مشرک لوگ کھلے ہوئے نقصان میں ہیں۔ یہ وہ دن ہے جبکہ خدا زبانِ عظمت سے سب کو اپنی سیدھی راہ کی طرف بلا رہا ہے (۹۶)

آج وہ دن ہے جس میں "میزان" پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ رحمٰن آگیا ہے۔ اور میں ہوں ہر امر میں امتیاز کنندہ با خبر۔ اور اس دن میں "صراط" زور سے کہہ رہی ہے کہ سیدھا راستہ کھل گیا ہے۔ اور اس دن میں تمام ذرات یوں بول رہے ہیں کہ اے زمینو اور آسمانوں کے لوگو! آیات کا نازل کرنے والا آپہنچا ہے اور ایسی شان و شوکت سے آیا ہے کہ تمام جہان کے لشکر اس کے مقابل ٹھہر نہیں سکتے اور نہ اس بڑے امر سے غافل ہونے والوں کا رعب وداب آڑے

آسکتا ہے"۔ (صفحہ ۱۹ مجموعہ اقدس با تاج)

(بہائی میگزین ماہ نامہ۔ اگست ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث یہ ساری عبارت چونکہ بڑی پُر لطف تھی اس لئے ہم نے ساری نقل کر دی ہے۔ اس میں جن سطروں پر ہم نے خط دیا ہے وہ اس ساری عبارت کی روح رواں ہونے کی وجہ سے خصوصاً قابل غور ہیں۔ ناظرین ان سطور کو مکرر پڑھیں اور بہائیوں سے کہیں کہ وہ ہمارے سوالوں کے جوابات پر توجہ کریں۔

نمبر ۱ کیا اس زمانہ میں بجز خدا کے کسی کا ذکر نہیں ہوتا؟ بنارس، اجودھیا، اجمیر، پاکپٹن وغیرہ میں مسیحیوں کے گرجوں میں جا کر دیکھ بھال کر کے جواب دیں۔ وہاں جا کر دیکھیں گے تو آپ کو یقین ہو جائیگا کہ قرآن مجید کی یہ آیت اپنے معنوں میں صحیح ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝

نمبر ۲ خدا کے عاشقوں کی آہ وزاری کی تو نہیں ہاں جیفۂ دنیا کے طالبوں کی ہر طرف سے پکار ہے۔ اعتبار نہ ہو جس شہر میں اسمبلی یا کمیٹی کا الیکشن ہو رہا ہو وہاں جا کر دیکھئے۔ الیکشن کا انتظار بھی نہ کیجئے۔ کچہریوں میں آپ بخوبی دیکھ لیجئے اس جیفۂ دنیا کے لئے کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اسکے بعد یورپ کی چالبازیاں، جنگی انتظامات پر بھی غور کر لیجئے گا۔ کیا یہ عاشقانِ الٰہی کی آوازیں ہیں نہیں جیفہ دنیا کے طالبوں کی۔

نمبر ۳ حکمت سے مراد آپ کی اگر روحانی حکمت ہے تو یہ بالکل واقعہ کے خلاف ہے۔ روحانیات دن بدن مغلوب ہوتی جاتی ہیں جن میں کسی کو شبہ نہیں ہوسکتا۔

نمبر ۴ مقرب لوگ فائدے میں ہیں مشرک لوگ نقصان میں۔ واقعات کے لحاظ سے یہ فقرہ کسی کی سمجھ میں نہ آئیگا۔ آج دنیا دار مشرک ہی فائدہ اگر کہیں تو اس حالت میں [illegible] جس کا نقشہ شیخ سعدیؒ نے اس شعر میں دکھایا ہے

شب چو عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

معلوم نہیں آپ کی مراد مقرب اور مشرک سے کیا ہے اور فائدہ اور نقصان سے آپ کا کیا مطلب ہے۔

نمبر ۵ آج رحمانیت کی صفت کا ظہور تو نہیں دیکھ ہاں جباریت و قہاریت کے اوصاف کا ظہور بے شک ہو رہا ہے۔ کوئی ہفتہ کوئی دن خالی نہیں جاتا کہ دنیا میں عذاب نازل نہ ہو۔ کہیں بارش کی کثرت کی وجہ سے کہیں کمی کی وجہ سے۔ یہ واقعات سب کے سامنے ہیں۔ جن کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ اسی لئے ہماری دعا ہے ؎

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

بریلوی مشن

کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(از مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

اہلحدیث ۲۸ جولائی میں یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا تھا کہ بریلوی مفتی جی نے اس دعویٰ کے اثبات کے لئے کہ خدا تعالیٰ نے کائنات عالم میں تصرف کی قدرت اپنے بندوں کو دیدیتا ہے۔ حدیث فکنت سمعہ الذی یسمع بہ الخ پیش کی تھی۔ جس کا جواب ہم نے حدیث شریف کے آخری حصہ کے الفاظ سے دیا تھا کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بندہ مقرب ہو جانے کے بعد بھی خدائی قدرت سے باہر نہیں اور اس کو بذات خود کسی قسم کی قدرت و طاقت خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں دی جاتی۔ اور بندہ قدرت الٰہی کے سامنے عاجز و درماندہ ہے چنانچہ حدیث کے الفاظ کا ترجمہ خود مفتی جی نے یوں کیا ہے:

مؤمن کی جان سے بڑھ کر کسی چیز میں مجھے تردد نہیں ہوتا جس کو میں کرنے والا ہوں [illegible] موت کو ناپسند کرتا [illegible] اور مجھے اس کی [illegible] ناخوش ہوں اور موت اسکے لئے ضروری ہے۔

(فیوض العارفین ص۱۳۷)

یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ مؤمن مقرب بارگاہ الٰہی بھی خدا کی قدرت کے سامنے اسی طرح عاجز ہے جس طرح باقی سارا جہان۔ پس یہ حدیث بھی مفتی صاحب کی مؤید نہیں۔ بلکہ ان کے مدعا کے خلاف ہے۔

اس کے بعد مفتی جی نہائت ہی اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ اور الف لیلا کی کہانیوں سے اپنے دعوی کو ثابت کرنا چاہتے۔ چنانچہ لکھتے ہیں :-

"حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس فقیر نے شیخ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض نواسوں سے سنا کہ شیخ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور متقی اور پرہیزگار تھے۔ اور جلال الدین اکبر بادشاہ آپ کی بڑی عظمت اور عزت اور توقیر کرتا تھا اور جب بادشاہ نے بے دینی اختیار کر لی تو وہ الفت اور محبت کا تعلق بھی منقطع ہو گیا۔ اور دونوں طرف سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اور کچھ مدت کے بعد بادشاہ کو چتوڑ کی مہم اور مشکل پیش آئی۔ اور متواتر اور پے در پے اس طرف فوجیں روانہ کیں مگر فتح حاصل نہ ہوئی۔ اس اثنا میں ایک رات حضرت امام ناصر الدین شہید ابن امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزار کے اعتکاف کرنے والوں میں سے ایک شخص نے بیداری میں دیکھا کہ ایک سردار اور ایک جماعت مسلح باآلات جنگ آئے ہیں۔ اور ان کے پاس ایک مشعل روشن بھی تھی۔ اس مزار شریف کے قبہ میں داخل ہو گئے۔ اس معتکف نے گمان کیا کہ مسافر ہیں۔ زیارت کے ارادہ سے آئے ہونگے وہ معتکف پاس گیا اور دیکھا کہ وہ سردار قبر میں داخل ہو گیا۔ اور اس جماعت سے ہر ایک قبر میں داخل ہونے لگا۔ اس معتکف نے اس جماعت میں سے ایک سے پوچھا کہ یہ سردار اور لوگ کون ہیں۔ کہا حضرت امام رضی اللہ عنہ ہیں۔ شہیدوں کی جماعت کے ساتھ پھر پوچھا کہ یہ کہاں گئے تھے۔ اور انہوں نے کیا کیا تھا۔ چتوڑ کے فتح کرنے کے لئے گئے تھے۔ اور اس کو فلاں وقت میں فلاں برج کی طرف سے اس طرح فتح بھی کر آئے۔ شیخ عبد الغنی نے جب اس عجیب و غریب واقعہ پر اطلاع پائی تو بادشاہ کو فتح کی بشارت اور تمام کیفیت فتح کے واقعات پہنچا دئیے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد فتح چتوڑ کی صورت اسی طریقہ سے بے کم و کاست کے پہنچی۔ بادشاہ نے بارہ گاؤں انعام کے طور پر حضرت امام کے مزار کے نام وقف کر کے شیخ عبد الغنی کے حوالہ کر دئیے۔"

(فیوض العارفین ص$\frac{۱۵}{۱۴}$)

(۲) ایک شخص ملک عرب میں سخاوت کرنے میں مشہور تھا قضائے الٰہی سے وہ مر گیا۔ چند آدمی سفر سے آئے اور وہ بھوکے تھے۔ اس سخی مرد کی قبر کے پاس اتر پڑے اور بھوک کی حالت میں سو گئے۔ ان میں سے ایک آدمی کے پاس ایک اونٹ تھا۔ اس نے اس سخی مردے کو خواب میں دیکھا کہ اس مردے نے کہا تو اس اونٹ کو میرے عمدہ اونٹ کے عوض بیچتا ہے۔ اس آدمی نے خواب کی حالت میں کہا بیچتا ہوں اور اس سخی عرب سے ایک عمدہ اونٹ اس کے وارثوں کے پاس باقی رہا ہوا تھا۔ اسکو اس آدمی سے بیچ لیا۔ اور اس مردہ عرب نے اس آدمی کے اونٹ کو ذبح کر ڈالا۔ جب یہ لوگ خواب سے بیدار ہوئے۔ اونٹ کو ذبح کیا ہوا دیکھا۔ پھر کیا تھا۔ دیگ چڑھائی پکایا اور کھایا جب واپس آئے تو ایک قافلہ ان کے پاس آیا اور قافلہ والوں میں سے ایک شخص اس اونٹ والے کو اس کا نام لے کر پکارتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تو نے کوئی عمدہ اونٹ فلاں مردہ سے خریدا ہے۔ اس نے کہا خریدا تو ہے ولیکن خواب میں اور خواب کا واقعہ کہہ سنایا۔ اس نے کہا کہ یہ عمدہ اونٹ لے لو۔ کہ میں نے بھی اس سخی مردہ کو خواب میں دیکھا ہے۔ اور اس نے کہا کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو یہ عمدہ اونٹ فلاں شخص کو دیدے۔" (رسالہ مذکور ص۱۸)

اس کے بعد بطور نتیجہ تحریر فرماتے ہیں :-

"دیکھئے بادشاہ کو ان بھوکوں کو بزرگان دین قبروں والوں سے کس قدر مدد ملی ہے اور اس قسم کے سینکڑوں واقعات عرفاء کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ جن کے تحریر کرنے کی گنجائش نہیں ورنہ اس مختصر جواب کا ایک بہت بڑا دفتر تیار ہو جائے۔ صرف نمونہ کے طور سے یہ تھوڑا سا تحریر کیا گیا۔" (رسالہ مذکور ص$\frac{۱۵}{۱۸}$)

بس بس مفتی صاحب یہیں بند کیجئے۔ مسلمان تحقیق پسند قوم ہے۔ یہ رامائن کی کہانیاں سننے کے لئے تیار نہیں۔ یہ باتیں منوانے کا شوق ہو تو کسی مندر میں جا اور سناتن دھرم عقائد کے لوگوں کو سنائیے۔ اہل سنت عقیدہ کے لوگ بے ثبوت باتیں سن کر آپ کے علم اور فتوے پر ہنسی اڑائیں گے۔

ہم کو منوانا ہو تو فرمان الٰہی یا فرمان خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم پیش کیجئے۔ پھر دیکھئے عاشقان رسول کی گردنیں کس طرح خم ہو جاتی ہیں۔ اس کے سوا کسی کا قول ہو وہ محض لاشئے ہے۔ جب تک اس کا اصل کتاب اللہ (احکام الٰہی) میں نہ ہو۔ سنئے !

ما اہل حدیثیم دغا را نہ شناسیم
با قول نبی چون و چرا را نہ شناسیم

اس سوال کے جواب کے خاتمہ پر شاہ عبد العزیز قدس سرہٗ کی ایک عبارت فتاویٰ عزیزیہ کے حوالہ سے درج کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ شاہ صاحب سے سوال ہوا کہ صاحب قبر کامل سے استمداد کا کیا طریق ہے۔ اس کے جواب میں شاہ صاحب نے لکھا ہے۔ شاہ صاحب کی فارسی عبارت کا ترجمہ مفتی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

"جو لوگ کہ ان کا کمال معلوم نہیں ہے اور مشہور اور معروف بھی نہیں ہوا ہے تو ان کے کمال کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول سورہ فاتحہ پڑھے اور درود شریف اور سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ - اس کے بعد اپنے دل کو صاحب قبر کے سینے کے

متقابل کرے۔ اس حالت میں دل کے اندر اگر راحت اور تسکین یا کوئی روشنی معلوم کرے تو سمجھ لے کہ یہ صاحب قبر اہل کمال اور اہل باطن میں سے ہے۔ لیکن استمداد مشہور بزرگوں سے کرنی چاہئے۔" (فیوض العارفین صفحہ ۱)

(باقی باقی)

معیار الالہام

معروف بہ

کیا وید الہامی ہیں

(از مقصود حسن صاحب حنیف چتروید ی۔ متوطن رو ڑ کی)

انسان کو نجات حاصل کرنے کے لئے خدائی یا الہامی مذہب کی پیروی لازم ہے اور اس غرض سے ضرور ہے کہ دنیا کی اون مختلف کتابوں کی جانچ پڑتال کی جاوے۔ جن کو اہل مذاہب الہامی بتلاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے سب سے پہلے ویدوں کا نام آتا ہے۔ جن کو ہمارے ملک میں عام طور پر دنیا کی سب سے پہلی اور سب سے برتر خدائی کتاب کہا جاتا ہے اس مضمون میں ہم ویدوں کے الہامی ہونے کی جانچ کریں گے اور خود پیروان وید کے مقرر کردہ اصول اور کسوٹیوں سے۔

واضح ہو کہ جو کتابیں پیروان وید کی ہم نے پڑھی ہیں اون سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اون کے نزدیک الہام کے چار بڑے معیار ہیں۔ اول یہ کہ الہامی کتاب دنیا کے آغاز سے ہو اور اس میں کسی دوسری کتاب کا حوالہ، دنیا کے اشخاص کے قصے کہانیاں نہ ہوں کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر اوس میں دیگر کتب کے حوالے، اور اشخاص کے تذکرے ہوں گے تو وہ کتاب اور اشخاص اس کتاب سے قدیم تر ہونگے۔ دوم یہ کہ اوسمیں اہنسا کو بزعم وصریح بتلایا ہو یعنی کسی ذی روح کو نہ مارنا اور نہ تکلیف دینا ہی انسان کا سب سے پہلا فرض بتلایا گیا ہو اور گوشت خوری سے بچنے کے اس میں تاکیدی احکام ہوں۔ تیسرے یہ کہ اس میں اخلاق کی تعلیم بہت بلند ہو۔ اور سب سے آخر لیکن نہایت اہم معیار یہ کہ جب انسان دنیا کی زندگی اور اس کے پھندوں سے چھوٹ کر نجات کا مستحق ہو جائے تو نجات یافتہ زندگی کو وہ الہامی کتاب دنیا کی زندگی سے نہایت اعلیٰ اور ارفع بتلاتی ہو اور نجات یافتگان کو وہ کسی ایسے بہشت یا سورگ میں لا کر داخل نہ کرتی ہو۔ جہاں حوروں اور غلمانوں کا جمگھٹا رہتا ہو۔ برعکس اسکے وہ نجات یافتہ زندگی کو سراسر روحانی اور بغایت پاکیزہ بتلاتی ہو۔

ہم کو سردست اس امر سے بحث نہیں ہے کہ الہام کے یہ معیار بذات خود کہاں تک صحیح یا غلط ہیں۔ ہم کو تو اتنا دیکھنا ہے کہ وید ان کسوٹیوں پر پورے اترتے ہیں یا نہیں۔ اگر پورے نہیں اترتے اور یقیناً ایسا ہی ہے، جیسا کہ ابھی ثابت ہوا جاتا ہے تو پیروان وید کے لئے ضرور ہے کہ ویدوں کو چھوڑ کر کسی دوسری الہامی کتاب کی تلاش کریں۔ اب ہم ان کسوٹیوں کو ایک ایک کر کے لیتے اور وید منتروں کو ان پر کس کر دیکھتے ہیں۔

پہلی کسوٹی۔ قدامت

اگر الہامی کتاب کا آغاز کائنات سے ہونا شرط اولیں ہے تو یقیناً وید اس معیار پر پورے نہیں اترتے ویدوں میں باربار قدیم زمانہ اور قدیم رشیوں کا ذکر آیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ویدوں میں قدیم تر کتابوں کے حوالے بھی پائے جاتے ہیں۔ اتھروید کے پندرھویں کانڈ میں جو چند صفحات کا ایک چھوٹا سا کانڈ ہے وراتیہ (یا براتیہ) نام کسی رشی جوگی کا سفرنامہ مندرج ہے۔ دوران سفر کے بیان میں اسی جوگی کی لائبریری کا ذکر بھی آیا ہے۔ جوگی کو براتیہ اس لئے کہا گیا ہے کہ مشتاقان زیارت برات کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ لائبریری کی نسبت وید میں لکھا ہے کہ وہ بھی جوگی کے پیچھے پیچھے چلتی یعنی ساتھ ساتھ رہتی تھی اور اس میں تاریخی کتابیں پوران یعنی قدیم مذہبی کتابیں، غزلیات کے دیوان اور شاہنامے موجود تھے چنانچہ مذکورہ بالا کانڈ کے چھٹویں سوکت یعنی گیت کا گیارھواں منتر یعنی شعر حسب ذیل ہے:۔

इतिहास تواریخ کی کتابیں च اور च پوران पुराराम نیز गाथा च اور گانے کی کتابیں नाराशंसी च اور بہادروں کی داستانیں तम اوس جوگی کے अनु پیچھے پیچھے व्यचलन چلیں۔

وید میں اور بھی کئی جگہ پرانوں کا ذکر آیا ہے۔ اور ان فقروں سے وید کے قدیم ترین کتاب ہونے کا دعویٰ سراسر باطل ثابت ہوتا ہے۔

دوسری کسوٹی۔ اہنسا

اہنسا کے لغوی معنے کسی ذی روح کو تکلیف نہ پہنچانے کے ہیں۔ گوشت خوری کا ترک بھی اہنسا میں شامل سمجھا جاتا ہے اور مہاتما گاندھی سے پوچھئے تو جدال و قتال سے پرہیز بھی اہنسا کا جزو اعظم ہے۔ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ایسی اہنسا کی تعلیم وید میں نہیں ہے۔ اہنسا پرمو دھرمے جو مشہور ہے یہ جملہ وید میں کسی جگہ نہیں پایا جاتا۔ ویدوں میں تو سخت خون ریز لڑائیاں لڑنے کی تعلیم بھی ہے اور جانوروں کو مار کر ان کا گوشت کھا جانا بھی لکھا ہے۔

ہندوستان کے قدیم باشندوں سے جن کو وید میں داسی یعنی غلام کہا گیا ہے۔ آریوں کے راجہ اندر کی ایک شدید جنگ کا حال اتھروید کانڈ ۸۔ سوکت ۸۔ منتر ۲ میں مرقوم ہے۔ اس جنگ میں آریوں نے کس قدر قتل عام اور خون ریزی کی تھی۔ اوس کا ذکر خود وید ہی کے الفاظ میں سنئے۔ لکھا ہے:۔

[illegible] طاقتور اندر نے [illegible]

[illegible] داسیوں کو [illegible] فوج سے [illegible]

گھیر کر [illegible] اوس (دہان یا چھیدن) سے

शतम سو (دشمن)، सहस्रम ہزار
अयुतम دس ہزار अर्बुदम ایک ارب
निजघान قتل کئے۔

یہی راجہ اندر جو وید کا سب سے بڑا دیوتا ہے گوشت کھانے کا بہت شوقین تھا۔ وید میں لکھا ہے کہ تین تین سو جانور ذبح ہوکر اس کے دستر خوان پر آتے تھے۔ بیل کا گوشت اس دیوتا کی خاص مرغوب غذا تھی۔ یہ دیوتا رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۶ منتر ۱۴ میں خود اپنے پجاریوں کی تعریف اس طرح کرتا ہے:۔

पञ्चदश پندرہ विंशतिम بیس
उक्ष्णा: بیلوں کو साकम ایک ساتھ
हि ہی मे میرے لئے पचन्ति (میرے پجاری)
پکاتے ہیں۔ उत اور अहम میں
ان کی چکنائی کو इत् ہی पीव کھاتا ہوں
मे میری उभा دونوں कुक्षी
کوکھوں کو पृणन्ति وے بھرتے ہیں۔

ویدوں میں گائے بیل کی قربانی کا حکم آیا ہے۔ اتھروید کانڈ ۹۔ سوکت ۴ کے بارھویں منتر میں قربانی شدہ بیل کے اعضا کی تقسیم کے متعلق یوں لکھا ہے:۔

पार्श्वे اوس کی دونوں کوکھیں अनुमत्या
انومتی دیوی کی आस्ताम ہیں अनुवृजौ
دونوں پسلیاں भगस्य بھگ یعنی سورج دیوتا
کی आस्ताम ہیں۔ अष्ठीवन्तौ دونوں
گھٹنوں کے لئے मित्र: مترا دیوتا نے इति
یوں अब्रवीत कہا کہ एतौ یہ دونوں
मम میرے केवलौ اکیلے ہی کے
لئے ہیں۔

اسی طرح قربانی کی گائے سے اتھروید کانڈ ۱۰۔ سوکت ۹ کے ساتویں منتر میں اس طرح خطاب ہوا ہے:۔

हे अघ्न्ये اے دیوی یعنی گائے ये جو ते تیرے शमितार: ذبح کرنے والے ہیں ये اور
ये جو जना: لوگ ते تیرے पक्तार: پکانے والے ہیں वे وے ते सर्वे سب

تیری गोपायन्ति (چھوڑ وغیرہ سے) حفاظت کریں۔ शतौदने اے سو پیالیوں والی! एभ्य: اون سے मा مت भैषी ڈر

اتھروید (کانڈ ۹۔ سوکت ۶۔ منتر ۳۹) میں یہ بھی لکھا ہے کہ گائے کا دودھ اور گوشت نہایت لطیف اور لذیذ چیزیں ہیں اور عزیز مہمانوں کی انہیں چیزوں سے خاطر تواضع کرنی چاہئے۔ وید کے الفاظ یہ ہیں:۔

वा اور ऊ ضرور وہ چیزیں स्वादीय
मزے دار ہوتی ہیں जो यत् अधिगावम
گائے سے ملتی ہیں वा اوس کا دودھ क्षीरम
اور मांसम گوشت वा بھی तत् ان دونوں
کو ہی न (میزبان خود) نہیں अश्नीयात
کھاوے (بلکہ مہمان کو کھلاوے)

یہی وجہ ہے کہ قدیم ہندوستان میں مہمان کی آمد پر گھر کی گائے ذبح کی جاتی تھی۔ اور اسی باعث سے سنسکرت میں مہمان کو گوگھن गोघ्न یعنی گاؤکش کہتے ہیں۔

تیسری کسوٹی۔ اخلاق

پیروان وید نے الہام کی جانچ پڑتال کے لئے جو معیار مقرر کر رکھے ہیں۔ اون میں یہ سب سے زیادہ عمدہ اور صحیح ہے۔ لیکن ہم کو افسوس اور نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہی وہ معیار ہے جس پر پورا اترنا ویدوں کے لئے سخت دشوار ہے۔ ذیل میں ہم چند منتر نقل کرتے ہیں۔ جن سے ویدوں کی اخلاقی تعلیم پر کچھ روشنی پڑ سکتی ہے:۔

یجروید ادھیائے ۱۶ میں رودر دیوتا یعنی مہادیو جی کی تعریف کی گئی ہے۔ اس ادھیائے کے منتر ۲۱ میں مہادیو جی کو ان الفاظ میں نمسکار کیا گیا ہے:۔

वञ्चते ٹھگنے والے کے لئے परिवञ्चते
ہر طرح سے ٹھگنے والے کے لئے नम: نمسکار (تعظیم)
ہو۔ स्तायूनाम چوروں کے पतये
مالک کے لئے नम: نمسکار ہو नम: نمسکار ہو

اتھروید کانڈ ۱۰۔ سوکت ۱۱۸ منتر ۳ میں ایک مقروض اور اخلاقی پایہ سے گرے ہوئے شخص کو

یہ دعا تعلیم کی گئی ہے:۔

देवा: اے دیوتاؤ! यस्मै جس کا अहम् میں
مقروض ہوں यस्य جس کی आयाम
بی بی سے उपेमि میں قربت کروں۔ यम
جس کے پاس याचमान: مانگتا ہوا अभि एमि
میں پہنچوں ते وے لوگ मत مجھ سے
उत्तराम بڑھ کر वाचम बات मा न
वादिषु: بولیں۔

اسی اتھروید کانڈ ۱۴۔ سوکت ۲۔ منتر ۱۴ میں لکھا ہے:۔

आत्मन्वती آتما یعنی خواہش والی
इयम यह नारी عورت आगन آئی
है جو کھیت کے مانند ہے उर्वरा तस्याम
اوس میں नरा: اے لوگو! यहां उपस्याम
बीजम بیج वपत بوؤ۔

اس منتر میں یہ امر غور کے لائق ہے کہ مونث کیلئے واحد کا صیغہ ہے اور مذکر کے لئے جمع کا صیغہ لائے ہیں۔ یہی حال اسی کانڈ ۱۴۔ سوکت ۲ منتر ۳۸ کا ہے جس میں عورت کی اس طرح تعریف کی گئی ہے۔

(۵۸۱)

या جو उशती خواہش کرتی ہوئی न:
ہمارے لئے ऊरू جانگھوں کو विश्रयाति
پسار دے۔ यस्याम जس میں उशन्त:
خواہش کرتے ہوئے ہم (صیغہ جمع) शेप: شیپ
को प्रहरेम ڈالیں۔

یہ منتر رگ وید میں بھی آیا ہے۔ یعنی رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۵ کا یہ ۳۷ واں منتر بھی ہے۔

لفظ شیپ یہ وید کے ایک رشی کا نام بھی ہے چاروں ویدوں میں آٹھ سو باسٹھ رشی اور دیوتاؤں کا بیان ہے۔ جس کی ایک مکمل فہرست لاہور کے پنڈت پریہ رتن نے اپنی اوس کتاب کے شروع میں دی ہے جس کا نام ہے "ویدوں میں اتہاس نہیں"۔ اسی فہرست میں शेप: رشی کا نمبر ۳۲۵ واں ہے۔

اسی طرح اس لفظ शेप: کے مرکبات بھی ویدک رشیوں کے نام کے طور پر آئے ہیں۔ مثلاً

ایک رشی کا نام ہے "شنہ شیپ"۔ جس میں لفظ شنہ کے معنے ہیں کتا۔ شنہ شیپ نہایت مشہور رشی ہوا ہے ویدوں کے متعدد گیتوں کا مصنف خیال کیا جاتا ہے۔ وید کے ایک اور مشہور رشی کا نام ہے "پرو چھیپ" یہ بھی متعدد گیتوں کا مصنف ہے۔ یہ دونوں نام فہرست مذکور میں ص۳۲۳ اور ص۱۴۵ پر درج ہیں۔

اتھرو انگرہ رشی پر اتھروید کا الہام ہونا مانا جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اتھروید کانڈ ۶۔ سوکت ۱۰۱ کی پیشانی پر اس رشی کا نام ان الفاظ میں لکھا ہوا ہے "شیپ پرتھن کامو اتھرو انگرہ رشی" یعنی عضو خاص کی بالیدگی کا خواہشمند اتھرو انگرہ رشی ہے۔

ویدک دیوتاؤں کا درجہ بھی اخلاقی حیثیت سے بہت کچھ اعلیٰ اور ارفع نہیں ہے۔ اندر دیوتا وید کے سب دیوتاؤں میں بڑا مانا جاتا ہے۔ لیکن اتھروید کانڈ ۷، سوکت ۳۸ کے دوسرے منتر سے اس دیوتا کا اسوری قوم کی ایک عورت کے گھر جانا معلوم ہوتا ہے۔ ورون دیوتا بھی وید کا ایک عظیم الشان دیوتا ہے۔ اس کی نسبت اتھروید کانڈ ۴۔ سوکت ۴ کے پہلے منتر میں لکھا ہے کہ اس کی قوت مردمی زائل ہوگئی تھی۔ گندھرو بھی ویدوں کے مشہور دیوتا ہیں۔ بداعمالی کے باعث ان کا سزایاب ہونا اتھروید کانڈ ۴۔ سوکت ۳۷۔ منتر ۷ میں مذکور ہے۔

یہ حوالے اتھروید کے ہیں۔ کچھ حوالے رگ وید کے بھی سنئے۔ رگ وید منڈل ۶۔ سوکت ۵۵ منتر ۴ و ۵ میں پوشن دیوتا کو جو اندر دیوتا کا بھائی ہے ماں کا خاوند اور بہن کا یار لکھا ہے۔ اسی طرح منڈل ۱۰، سوکت ۶۱ کے منتر ۵ تا ۹ میں ایک دیوتا کا اپنی دختر سے صحبت کرنا بہ تفصیل لکھا ہے اور یہی مضمون منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۴ منتر ۳۳ میں۔ اور منڈل ۵۔ سوکت ۴۲ منتر ۱۳ میں اجمالاً آیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ دیوتا جاندار نہیں بلکہ بے جان مظاہر قدرت ہیں۔ اگر اس عذر کو مان بھی لیا جائے تو بھی یہ سوال باقی رہتا ہے۔ آخر ان گستاخی تشبیہات کو لانے کی سرے سے ضرورت ہی کیا تھی۔

الغرض اس تیسری کسوٹی پر تو وید ہرگز ہرگز پورے نہیں اتر سکتے۔

چوتھی کسوٹی نجات

حیات بعد الممات کا نقشہ جو ویدوں میں کھینچا گیا ہے وہ بھی موجودہ زمانہ کے آریوں کے خیال کے مطابق نہیں ہے۔ روح کے آواگون کا ذکر تو ویدوں میں کہیں ہے ہی نہیں۔ ہاں بہشت اور دوزخ کا وجود پایا جاتا ہے اور اسی طرح سے جس طرح دیگر مذاہب میں ہے چنانچہ ویدک بہشت میں بھی دودھ، دہی، شہد اور شراب کی نہریں اور حور و غلمان سبھی کچھ موجود ہیں۔ صرف اصطلاحات کا فرق ہے۔ حور نہ سہی اپسرا سہی۔ غلمان نہ کہا گندھرو کہہ دیا۔ بات وہی ہے۔

دودھ اور شہد کی نہروں اور بہشت کے پھل پھولوں کا بیان اگر دیکھنا ہو تو اتھروید کانڈ ۴۔ سوکت ۳۴ ملاحظہ فرماویں۔ اس سوکت کے دوسرے منتر میں حوروں کا ذکر بھی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

एषाम اون کے (یعنی نیکوکار مرنے والوں کے)
शिश्नम عضو خاص کو जातवेदा
अग्नि دیوتا (چتا پر) न نہیں प्रदहति
جلاتا ہے स्वर्गे بہشت کے लोके طبقہ
میں एषाम اون کے لئے बहु بہت سی
स्त्रैणम عورتیں ہیں۔

سر دست اسی مختصر مضمون پر اکتفا کیا جاتا ہے ہم نے ان چاروں معیاروں کے متعلق علیحدہ علیحدہ مستقل رسالے بھی لکھے ہیں۔ جو پھر کبھی ہدیہ ناظرین کئے جاویں گے۔

مولوی محمد بشیر محدث سہسوانی پر اعتراض

مولانا محمد بشیر محدث سہسوانی کا رسالہ "القول المحمود فی رد جواز السود" دوبارہ دہلی سے شائع ہوا ہے۔ اس پر دو اعتراض ہیں۔ ایک یہ کہ لفظ "سود" فارسی ہے۔ اس پر ال داخل کر کے عربی ترکیب بنانا غلط ہے۔ چونکہ سود کے ہم معنی الفاظ "ربح" و "ربوا" موجود ہیں۔ اس وجہ سے معرب بھی نہیں کہہ سکتے۔

دوسرا یہ کہ "فی رد" غلط ہے علی ہونا چاہئے تھا یعنی فی الرد علیٰ من جوز السود۔ اس لئے کہ رد کا صلہ علی کے ساتھ آتا ہے۔

جواب اول یہ ہے کہ مولانا مرحوم کا یہ ایک وعظ تھا۔ جس کو طلبہ نے قلمبند کر لیا تھا اور وہ وعظ بصورت رسالہ شائع ہوا تو کسی طالب علم نے یہ نام رکھ دیا۔ اس کی ترکیب چراغ الدین وچنن الدین جیسی ہوگئی۔ علامہ ممدوح نے کوئی نام نہیں رکھا۔

دوم یہ کہ مولوی عبدالحی لکھنوی مرحوم سے اور مولانا مرحوم سے جو مباحثہ ہوا تھا۔ اس میں مولانا لکھنوی صاحب پر خود علامہ موصوف نے یہی اعتراض کیا ہے ایسی صورت میں علامہ کے قلم سے ایسی غلط ترکیب نکلنا ناممکنات بلکہ محالات سے ہے۔

علامہ محدث مرحوم بہت بڑے ادیب تھے چنانچہ شیخ دحلان پر عربیت و ادبیت کے اعتراض مرحوم نے فرمائے تھے۔ جن کا جواب نہ تھا اور اعتراض بجائے خود درست رہے۔

تیسرے میں نے بعض لوگوں سے یہ بھی سنا کہ "جواز السود" میرٹھی کے رسالہ کا نام تھا۔

بہرحال مولانا مرحوم کی جانب بدظنی نہ کرنا چاہئے واللہ اعلم! (اقتدار احمد سہسوانی۔ علیگڑھ)

فتاویٰ

س ۲۲۳} زید اپنی عورت ہندہ کو کہتا ہے کہ تو میرے کام کی نہیں میرے گھر سے نکل جا اور زبردستی پکڑ کر نکال بھی دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی کبھی کبھی صلح تنازع رکھتا تھا۔ تقریباً دس روز کے ہندہ گاؤں سسرال میں کسی بیگانے گھر مقیم رہی۔ اسی عرصہ میں زید نے کسی کی معرفت دو کارڈ ہندہ کے باپ بکر کو بھجوائے۔ جن کا ماحصل یہ ہے کہ اپنی بیٹی کو لے جاؤ اور اس عرصہ میں صلح کی بات کوئی بھی ہندہ سے نہیں کی بلکہ چھوڑنے کی باتیں کرتا رہا۔ گیارھویں روز جب اُس کا بھائی عمرو ہندہ کو لینے آیا تو پھر کہا کہ تم نے میرے گھر آج کے بعد بالکل نہیں آنا ہوگا۔ بلکہ جب عمرو اپنی بہن ہندہ کو اپنے گھر لے جانے لگا تو جو چادر ہندہ پر پردہ والی تھی وہ بھی جبراً لے لی۔ ہندہ کے میکے آنے کے بعد اس کا بھائی خالد اور ایک دوسرا شخص مسمی غلام محمد زید کے پاس جاتے ہیں اور رضامندی کی باتیں کرنے لگے تو زید جواب دیتا ہے کہ میں آج سے ڈیڑھ سال پہلے ہی طلاق دینی چاہتا تھا اور ضرور دیدیتا پر بعض معذوریوں کی وجہ سے پہلے نہ دے سکا۔ اب دریافت طلب ہے کہ ایسے کلمات سے شرع کی رُو سے طلاق واقع ہو سکتی ہے کہ نہیں۔ (غلام محمد خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۰۵۸)

ج ۲۲۳} خاوند کا کہنا کہ تو میرے کام کی نہیں چلی جا۔ طلاق ہے۔ عورت عدت گزار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔

س ۲۲۴} غلام غوث یا غلام جیلانی یا کریم بخش رحیم بخش غلام قادر اس قسم کے نام رکھنا جائز ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۰۰۲)

ج ۲۲۴} کریم بخش رحیم بخش اچھے نام ہیں غوث کا ترجمہ ہے فریادرس۔ چونکہ ایسے نام رکھنے والے غوث سے مراد پیر عبدالقادر جیلانی کی ذات لیتے ہیں۔ اس لئے یہ نام درست نہیں ہے۔ غلام قادر میں قادر سے مراد خدا ہے اور غلام سے مطلب بندہ ہے یعنی قادر کا بندہ۔ مگر اس لحاظ سے غلام جیلانی بھی غیر صحیح ہے۔ اس لئے ایسے ناموں سے بچنا بہتر ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے آیت فلما آتٰھما سے استنباط کر کے حاشیہ پر ایسے ناموں کا رکھنا منع لکھا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۲۵} اذان ہوتی ہو اور کوئی شخص آئے اور سلام کرے تو کیا سلام کر سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۵} اذان ہوتے ہوئے سلام کہنا کسی حدیث میں منع نہیں ہے۔

س ۲۲۶} فرض نماز ہوتی ہو اور کوئی شخص مسجد میں آئے اور سلام کرے تو کر سکتا ہے۔ مثلاً چار پانچ آدمی وضو کرتے ہوں اور ایک طرف جماعت ہو رہی ہو اس حالت میں کیا سلام کر سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۶} حالت نماز میں سلام کرنا جائز ہے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے آنحضرت ہاتھ سے اشارہ کرتے۔ جواب نہ دینے کی وجہ پوچھنے پر فرمایا۔ ان فی الصلوٰۃ لشغلاً مگر سلام کرنے کو منع نہیں فرمایا۔ اللہ اعلم!

س ۲۲۷} فرض نماز کے بعد سلام کے فوراً ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا چاہئے یا کچھ دیر کے بعد۔ یا نہ مانگے تو کیا حرج ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۷} فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جلدی ہو یا دیر سے جائز ہے۔ سنت مؤکدہ نہیں نہ مانگے تو بھی حرج نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۲۲۸} فرضی نماز کی دو رکعت میں ایک رکوع قرآن پڑھے تو پڑھ سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۸} پڑھ سکتا ہے۔ لقولہ تعالیٰ فاقرءوا ماتیسر من القرآن۔

س ۲۲۹} تراویح میں سننے والا قرآن شریف سامنے رکھ کر سنے تو سن سکتا ہے۔ سننے والا بھی جماعت میں شامل ہے اور نماز میں قرآن شریف کے ورق الٹتا ہے تو کیا بے جا حرکت نہیں ہوئی؟

ج ۲۲۹} صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام مرزوق تھا وہ قرآن مجید سامنے رکھ کر تراویح پڑھایا کرتا تھا۔ یہ ایک واقعہ ہے۔ جو چاہے عمل کرے۔ جس کو اطمینان نہ ہو اُسے اختیار ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۰} نماز تراویح میں جب سورہ ختم ہو تو بسم اللہ زور سے پڑھے یا آہستہ؟

ج ۲۳۰} سورہ ختم پر بسم اللہ پڑھنے کے کوئی معنی نہیں۔ سورہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھی جاتی ہے جو آہستہ بھی جائز ہے۔ جہری نمازوں میں بلند آواز سے پڑھنی بھی جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۱} صبح صادق سے پہلے اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟

ج ۲۳۱} نماز صبح کی اذان صبح صادق سے پہلے جائز نہیں ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۲} فرض نماز یا اسکے علاوہ کوئی بھی نماز ہو ہر وقت یا روزمرہ قصداً سر کھلا رکھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور ٹوپی موجود ہوتے ہوئے سامنے رکھ کر کھلے سر نماز پڑھ سکتا ہے یا مجبوری کے وقت ایسا کرنے کا ہے؟

ج ۲۳۲} کھلے سر نماز جائز ہے مگر افضل یہی کہ سر ڈھانپ کر پڑھے۔ لقولہ تعالیٰ خذوا زینتکم عند کل مسجد الآیہ۔

س ۲۳۳} ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک ہی ساتھ تین طلاق دیدیں اور چھ یا آٹھ ماہ گزر گئے طلاق کو تو وہ عورت اسکے نکاح میں رہی حالانکہ نان نفقہ اُٹھا کا ادا نہیں کیا اور پھر وہ رکھنا چاہتا ہے تو وہ رکھ سکتا ہے۔ ایک طلاق دیکر پھر اسکی خبر نہیں لی۔ اب اس کو رکھنا چاہتا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۲۳۳} ایک ہی وقت میں تین طلاقیں ایک طلاق رجعی کے حکم میں ہیں۔ طلاق رجعی عدت گزر جانے کے بعد بائنہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے صورت مسئولہ میں نکاح جدید سے اپنی بیوی کو آباد کر سکتا ہے۔ اللہ اعلم!

متفرقات

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے ہر خریدار "اہلحدیث" کا عموماً اور معاونین کرام کا خصوصاً تبلیغی فرض ہے۔

دعاء صحت میرے مخلص دوست ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب مقیم کیور تھلہ بہت بیمار ہیں۔ ناظرین دعا کریں۔ اللهم اشفه بشفائك وعافه بفضلك۔ (ابوالوفاء)

تردید تحریک خاکساری کے متعلق جو سلسلہ مضامین اہلحدیث میں ۳۰ جون سے جاری ہے۔ حسب اعلان علیحدہ بصورت رسالہ شائع کرنے کے لئے اسکی کتابت شروع کرادی گئی ہے۔ شائقین سوالات مندرجہ صہ اخبار ہذا کے جواب جلد ارسال فرمائیں۔

آمدہ۔ از ایس عبدالرحمٰن صاحب پشاور صہ

ضرورت مدرس مدرسہ جھومپرہ ریاست کیونجر کے لئے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو M.V یا M E پاس کے علاوہ ٹرینڈ بھی ہو۔ ناگری (ہندی) جاننے کے علاوہ تعلیمی تجربہ بھی ہو۔ تنخواہ خشک مبلغ پندرہ روپے ماہوار کے علاوہ رہنے کا مکان مفت ملیگا۔ درخواستیں مع نقول اسناد سیکرٹری صاحب مدرسہ جھومپرہ پوسٹ پلاس پنگہ ضلع بالاسور کے پاس ۳۱۔ اگست تک آنی چاہئیں۔ (سراج الدین)

(۴ر برائے اشاعت فنڈ وصول)

اطلاع عام مولوی نورالحسن صاحب شکر پوری سابق جنرل سیکرٹری صوبائی اہل حدیث کانفرنس نے بعض وجوہات کی بناپر کانفرنس کے سکرٹری شپ اور انجمن اہل حدیث دربھنگہ کے عہدہ اور مدرسہ احمدیہ کی مجلس عاملہ کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اسلئے تمام خاص وعام کی آگاہی کے لئے یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے کہ آیندہ کانفرنس۔ انجمن۔ مجلس عاملہ سے متعلق خط وکتابت مولوی صاحب موصوف سے نہ کیا کریں۔ (المعلن محمد عثمان۔ دربھنگہ)

مبلغین وسفراء حضرات علاقہ بیجاپور، محمد جہد (جہیر۔ مانداؤ۔ نصیر آباد۔ احمد آباد کی طرف کسی قسم کا سفر اختیار کرنے کی زحمت نہ اٹھائیں۔ کیونکہ اس دفعہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط سالی ہے۔ تمام لوگ پریشان حال ہیں۔ (حافظ عبداللہ از سود علاقہ گجرات)

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ عرصہ چھ سال سے قائم ہے اس وقت مدرسہ مذکور میں ڈیڑھ سو طلباء زیر تعلیم ہیں اور چھ اساتذہ تعلیمی فرائض نہایت جانفشانی سے انجام دے رہے ہیں۔ جن میں سے ایک مولوی فضل الرحمٰن صاحب مئوی اعظمی افضل العلماء ومنشی فاضل فاضل جامعہ دارالسلام ہیں۔ لہٰذا اطراف واکناف کے شیدایان علم ومحبان کتاب وسنت بصد ذوق وشوق داخل مدرسہ ہو سکتے ہیں۔ دریافت طلب امور کے لئے سکرٹری سے خط وکتابت کیجئے۔ مدرسہ مذکور کی کوئی مستقل آمدنی نہیں۔ ہم جمیع اراکین جناب حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب جناب تراب حسین صاحب راجندری متولی محمد صدیق صاحب برادران اہل حدیث ونرا گیٹم مولوی عبدالحلیم خان صاحب متولی عبدالوہاب صاحب حضرات کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہ حضرات ماہانہ مبلغ پانچ روپے سے مدرسہ کی امداد فرما رہے ہیں چونکہ اعانت مدرسہ کی آمدنی کی دوسری کوئی صورت نہیں۔ لہٰذا قوم پرور اور دینی جذبات رکھنے والے مدرسہ کی مالی امداد کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔

منجانب سکرٹری وکیل محمد غوث صاحب مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری۔ علاقہ مدراس۔

(۴ر برائے اشاعت فنڈ وصول)

تبلیغی جلسہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے تبلیغ کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ چنانچہ ۲۹۔۳۰ جولائی کو موضع باٹھ تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر میں ایک بارونق جلسہ ہوا۔ جلسہ میں تبلیغ توحید وسنت کے سلسلہ میں سکھ قوم کی طرف سے توحید ورسالت پر بعض اعتراض کئے گئے۔ صدر جلسہ مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ نے احسن طریق پر جواب دئیے۔ الحمدللہ جلسہ اثر کے لحاظ سے نہایت کامیاب ہوا۔ جلسہ ہذا میں اجتماع عام دیہاتی جلسوں کی نسبت اچھا خاصہ تھا خدا تعالیٰ اراکین جمعیۃ کو ہمارے سر پر قائم رکھے۔ اور جمعیۃ کی بنیاد کو مستحکم کرے آمین!

حاجی عبدالشکور سکرٹری انجمن خادم المسلمین اہل حدیث جنڈیالہ۔ ضلع امرتسر۔

(از ناظم) ہم موضع باٹھ کی مقامی انجمن کے اراکین کے عموماً اور چوہدری حکم دین وچوہدری علی محمد کے مشکور ہیں جنہوں نے جمعیۃ تبلیغ کے مقاصد میں ہمارا ساتھ دیا۔ نیز حاجی عبدالشکور کو مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ اپنے تبلیغی مقاصد میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ (ثانی عفی)

مدرسہ اسلامیہ بانسی میں مقامی وباہر کے طلباء آکر قرآن وحدیث وتفسیر وصرف ونحو واُردو، فارسی وغیرہ فنونات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور دینی فیض سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ یہ مولوی عبدالقدوس صاحب کی سعی وکوشش کا نتیجہ ہے۔ مدرسہ ہذا میں چار مدرسین اور طلباء تقریباً ۹۰ نفر ہیں۔ جن میں چند نفر بیرونی ہیں اور باقی سب مقامی۔ بیرونی طلباء کو چاہئے کہ وہ آنے سے پیشتر درخواست پتہ ذیل سے حاصل کریں۔

چونکہ یہ اہم مذہبی وقومی کام محض آپ بیرونی حضرات برادران اسلام کی باہمی ہمدردی واخوت مذہبی پر موقوف ہے۔ ورنہ حقیقت میں اور کوئی سبیل نہیں ہے آپ سے پُرزور اپیل ہے کہ مولوی عبدالقدوس صاحب آپ حضرات کی خدمت میں بغرض وصولی چندہ تشریف لے جا رہے ہیں امید کہ مالی امداد سے اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کا موقع دینگے۔ اور مدرسہ کو پہلے سے زیادہ کامیاب بنائیں گے۔ المعلن خادم رحمت اللہ خان سکرٹری مدرسہ اسلامیہ بانسی ضلع بستی۔

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

مسیح الملک دہلی جامعہ طبیہ دہلی کی طرف سے ماہوار رسالہ شائع ہوتا ہے جس میں تمام تر طبی مضامین ہی ہوتے ہیں۔ طب سے عام دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے مفید ہیں۔ قیمت سالانہ اعلیٰ ایڈیشن عہر معمولی عہ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔

پتہ۔ منیجر مسیح الملک دہلی

ملکی مطلع

تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ

اور

خاکساری ڈکٹیٹر

سر سید مرحوم نے ایک موقع پر اہل پنجاب کو زندہ دلان پنجاب کا لقب دیا تھا۔ یہ لقب ایسا بامعنی ثابت ہوا کہ ہر کام میں اہل پنجاب زیادہ سے زیادہ حصے لینے لگے علم اس سے کہ نیک ہو یا بد۔ چنانچہ ہر ایک تحریک میں اہل پنجاب حصہ وافر لیتے ہیں۔ تبرا جو عقلاً و نقلاً ہر حیثیت سے ایک غیر مستحسن فعل ہے اس میں بھی اہل پنجاب اور صوبہ سرحد نے کافی سے زیادہ حصہ لیا ہے۔

ہوڑہ ایکسپرس جو دس بجے رات کو لاہور سے چلتی ہے تبرا باز اس گاڑی میں سوار ہو کر لکھنؤ جاتے رہے ہیں۔ گو اب قدرے کمی ہو گئی ہے مگر ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ خاکساری تحریک کے ڈکٹیٹر مشرقی صاحب نے بھی اس بارے میں جتنے دعوے کئے وہ بجائے مفید ہونے کے مضر ثابت ہوئے۔ جن کا مفصل تذکرہ انشاء اللہ آئندہ پرچے میں کیا جائیگا۔

مجمل بیان یہ ہے کہ مشرقی صاحب نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر کبھی فریقین کے تین تین لیڈروں کو اثر فسانی قرار دیکر قتل کرنے کی دھمکی دی اور کبھی اپنی افواج قاہرہ کو لکھنؤ پہنچ کر اس فتنے کو بزور دبانے کا حکم جاری کیا۔ آخر ہوا کیا وہی جو مرزا غالب مرحوم نے کہا ہے ؎

تھیں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اسکے گریۂ چشم سے گردوں کف سیلاب تھا

(مفصل آئندہ انشاء اللہ)

تبرا ایجی ٹیشن ابھی جاری ہے اور یہ نہیں ہٹیگا جب تک شیعہ اپنا معاملہ زور ختم نہ کرلیں۔ ہمارے خیال میں یہ ایجی ٹیشن سنیوں کو مفید شیعوں کو نقصان دہ ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ ابھی کا اظہار ہم ابھی سے کئے دیتے ہیں۔

(۱) رسم تعزیہ سازی جو خالص شیعوں کا شعار ہے اس میں کوئی باغیرت سنی شریک نہیں ہوگا خصوصاً صوبہ یوپی کے سنی حضرات سے یہی توقع ہے۔

(۲) صوبہ یوپی میں سنیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر شیعہ ممبران کمیٹی اور اسمبلی اپنے تناسب سے زیادہ منتخب ہوتے ہیں۔ غالباً آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

یہ دو نقصان شیعوں کے اور دو فائدے سنیوں کے بالکل نمایاں ہیں۔ جن کی تحریک ابھی سے ہو رہی ہے۔ عرب کا مشہور شاعر متنبی انہی معنی میں کہہ گیا ہے ؎

بذا قضت الایام ما بین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

تحریک وزیرستان

وزیرستان کی تحریک بجائے کمزور ہونے کے دن بدن زور پکڑتی جا رہی ہے۔ آج سے پہلے بھی حکومت انگریزی کی سرحدی اقوام سے چھیڑ چھاڑ چلی آئی ہے۔ جس کی مدت ہماری یاد میں چھ ماہ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ مگر اب یہ تحریک اتنی طوالت پکڑ گئی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اخبارات کی خبروں کا بغائر نظر مطالعہ کرنے سے جو بات معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ یہ تحریک ایک مذہبی آدمی کے ہاتھ میں ہے۔ برخلاف پہلی تحریکوں کے جو دنیاداروں کے ہاتھوں میں تھیں اس لئے ان کا خاتمہ داد و دہش کے ذریعہ ہو جاتا تھا مگر موجودہ تحریک کا خاتمہ مذہبی ہدایت کے ماتحت ہوگا اس کی ایک اور شاخ پیدا ہو گئی ہے جو وزیرستان سے نکل کر آفریدی قوم میں پہنچ گئی ہے۔

پشاور کے ضلع میں ایک سرسبز وسیع میدان ہے جس کا رقبہ قریباً بارہ مربع میل ہے۔ یہ آفریدیوں کی ملک ہے اور ان کی ایک بہت بڑی چراگاہ ہے۔ جہاں ان کے مویشی مدت سے چرتے رہے ہیں۔ کئی سال ہوئے کہ انگریزی گورنمنٹ نے اپنی کسی ضرورت کے ماتحت اس پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اب اس کے متعلق آفریدیوں میں حرکت پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے ایک خط خان خوشحال خان وکیل مختار قوم خود آفریدستان نے وزیر اعظم صوبہ سرحد اور اسکان کانگریس کو لکھا ہے کہ کھجوری میدان گورنمنٹ نے تین ماہ کے لئے مستعار لیا تھا وہ خالی کر دے دیکھیں اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ آج کل کی فضا یہ ہے کہ حکومتیں تو بجائے خود رہیں کسی فرد انسانی کو یہ کہنا کہ آپ نے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیجئے۔ قائل کا اپنے تئیں ناواقف زمانہ ثابت کرنا ہے۔

ہمارے خیال میں وزیرستان کی تحریک میں کھجوری میدان کا ذکر آنا ایک پُر معنی بات ہے۔ خدا جانے اس کا نتیجہ کیا ہو۔ اس ہفتہ وزیرستان کے حالات بہت شدت پکڑ گئے ہیں۔ چنانچہ اخبارات کا بیان یہ ہے :-

"کوہاٹ ۱۶- اگست۔ سرد یکنی وزیرستان سے تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ خلیفہ گل نواز خان اور غازی حکیم خان کی دوڑ دھوپ کے باعث بنوں اور کوہاٹ کے نواحی حلقوں میں تمام بنجر علاقے ہوائی محکمہ کے سپرد کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہاں قبائلی لشکر پناہ گزیں نہ ہو سکے۔ ان بنجر علاقوں میں کسی وقت بھی بمباری ہو سکتی ہے۔ اگلے روز ان بنجر علاقوں میں متعدد ہوائی جہاز کوہاٹ اور پشاور کی طرف سے اڑتے دیکھے گئے۔

ان ہوائی جہازوں نے اڈے ٹل بلند۔ بلند خیل۔ پاکستان۔ خنک لیما۔ چوکھا۔ سلیمان۔ دتہ خیل۔ کوہستان۔ بویہ وشوا تا سوانمرکی دیکھ بھال کی۔ اس ضمن میں یہ بھی اطلاع ہے کہ تین چار دیہاتی مستقرات پر جن کو مشکوک کمین گاہیں کہا جاتا ہے بمباز ہوائی جہازوں نے بم گرائے۔ اس علاقہ میں بھی کوہستان ٹل گورگری میں۔ قبائلیوں کی مخالفانہ سرگرمیوں کے باعث کوہاٹ و بنوں کی سرحدوں سے ملحقہ دو بنجر علاقوں کو ہوائی محکمہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اطلاع ہے کہ

گنڈیل اور اسفنقیل کے درمیان قبائلی مسلح پارٹی اور برطانوی فوجی مسلح گارد کے مابین دو گھنٹہ خونریز تصادم ہوا۔ بارش کی طرح ایمونیشن استعمال کیا گیا۔ دو گھاٹیوں کو بموں اور گولیوں سے صاف کر کے میدان بنا دیا گیا ہے۔ بنوں رزمک جرنیلی سڑک پر فوجی اور ٹیکسی لاریوں کو بھی روکا گیا۔ پرسوں رات متعدد مقامات پر ملین راستوں کو ناقابل گزر بنا دیا ہے جس کی وجہ سے رزمک میں ڈاک لیٹ پہنچتی ہے راستے اور پل نقصان زدہ ہیں۔ ٹوچی مسلح گارد کے ہمراہ ایک یورپین افسر خان صاحب گل احمد خان صاحب ٹھیکیدار ڈاک کے پاس کھڑا گفتگو کر رہا تھا قبائلیوں نے تاک کر لمبی مار کی سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ خانصاحب شدید طور پر زخمی ہو گئے۔

۱۰ اور ۱۱۔ اگست کی درمیانی رات کو وزیری قبائلی اور مسلح فوجی دستوں میں لوڑ وادی علیسوار میں زبردست تصادم ہوئے۔ فوجیوں نے پکٹوں پر سے بم پھینکے اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں حملہ آوروں نے بھی فائرنگ کیا۔ بم پھینکے۔ نقصان جان کے سلسلہ میں تفصیلات کا انتظار ہے بنوں رزمک روڈ پر خاص دامان کوہستان کے پیچدار موڑ والے مقامات پر زبردست فوجی پہرہ ہے۔ ہر وقت کھلی ٹریفک نہیں ہو سکتی۔ پرسوں لوڑ وادی رزمک کے متعدد مقامات میں ٹیکسی لاریوں کو روکا گیا۔ یا لمبی مار کی سے فائرنگ کئے گئے۔ ایک درجن ہوائی جہازوں نے براستہ ٹل بنوں اڑ کر شمالی کوہستان کی دیکھ بھال کی۔"

(پرتاپ لاہور ۱۹۔ ۱۶ اگست ۱۹۳۹ء)

ہماری رائے جو بڑی دور اندیشی پر مبنی ہے یہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کا آج کل سخت ترین دشمنوں کے ساتھ مقابلہ ہونے والا ہے۔ جیسا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ ان دشمنوں کے مقابلہ میں وزیرستان کا جھگڑا یا فلسطین کی نزاع کوئی چیز نہیں۔ اس لئے حکومت برطانیہ کو چاہئے کہ ان معمولی جھگڑوں کو بند کر کے اپنی پوری طاقت کے ساتھ اشد دشمنوں کا مقابلہ کرے۔ دشمنوں کا عین منشا ہے کہ حکومت برطانیہ انہی معمولی الجھنوں میں پھنسی رہے۔ اس لئے یہ دور اندیشی کے خلاف ہے کہ حکومت ایسے کاموں میں اپنا روپیہ، طاقت اور وقت ضائع کرے جس سے دشمنوں کو موقع ملے۔ ہماری قطعی رائے ہے کہ حکومت برطانیہ کو وزیرستان کا علاقہ بالکل چھوڑ کر میدان میں آ جانا چاہئے۔

انجمن حزب المجاہدین کا ریزولیوشن

مشرقی سے گفتگو کے متعلق

اخبار "آواز ہند" پشاور مورخہ ۱۴۔ اگست ۱۹۳۹ء میں ماسٹر عنایت اللہ مشرقی کی گفتگو شائع ہوئی ہے جس میں مولوی عبداللہ شاہ پشاوری کو جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تم اہل پشاور کی طرف سے نمائندہ ہو کر آؤ تو گفتگو کے لئے وقت نکال سکتا ہوں" علماء امرتسر کی متفقہ مجلس موسومہ حزب المجاہدین کے اجلاس میں پیش ہو کر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

انجمن حزب المجاہدین امرتسر بطور نمائندہ اس کو منظور کرتی ہے کہ مشرقی صاحب سے مسائل اختلافیہ میں گفتگو ہو۔ انجمن ہذا کا ایک نمائندہ گفتگو کریگا جس کا ساختہ پرداختہ انجمن کو منظور ہوگا اور انجمن کے ذریعہ اہل شہر کو۔ گفتگو بطور املا عربی میں ہوگی پھر اردو میں ترجمہ سنا دیا جائیگا۔ منظوری آنے پر مشرقی کو مسائل اختلافیہ کی فہرست دیدی جائیگی۔ باقی شرائط بذریعہ سب کمیٹی طے ہونگی۔ امرتسر مشرقی کا اپنا شہر ہے اس لئے اس تجویز کی منظوری دینا اُن کا اولیں فرض ہے۔

راقم محمد عبداللہ ثانی ناظم انجمن حزب المجاہدین امرتسر

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام

فریضہ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہوا۔ مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالیں گے۔ آپکو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ بھی زکوٰۃ میں حصہ پانے کی حقدار ہے۔ آپ کو خود معلوم ہوگا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے کیلئے مخالفین اسلام (آریہ سماجی وغیرہ) انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بڑی بڑی جماعتیں بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ اچھوتوں میں تبلیغ اسلام، نومسلموں کی مالی امداد، نومسلم نوجوانوں کی دینی تعلیم اور عام نومسلموں کو ضروریات اسلام سے آگاہ کرنے کا کام باضابطہ طور پر ہو رہا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ آپ اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ تبلیغ کو دیں۔ (سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر)

پولیس میں بھرتی کا موقع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج لاہور کے ایک اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ اپریل ۱۹۴۰ء میں نوجوانوں کی کچھ تعداد کو جو لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ لائل پور و منٹگمری کے باشندے ہوں۔ بطور اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس بھرتی کیا جائیگا۔ اعلان کی شرائط میں مذکور ہے کہ صرف ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان عمر والے اُن نوجوانوں کی درخواستوں پر غور کیا جائیگا۔ جو ایف۔ اے یا اُس کے برابر کا کوئی امتحان پاس کئے ہوں۔ یا انجینیرنگ کالج کا ڈپلومہ حاصل کر چکے ہوں۔ جن کا کیرکٹر عمدہ اور جسمانی صحت اچھی ہو اور پھرتیلے اور مستعد ہوں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ صاحب موصوف درخواستیں صرف یکم ستمبر اور ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء کے درمیان وصول کرینگے۔ اور اگر کسی نے کسی طریقہ سے بھی سفارش پہنچانے کی کوشش کی تو اسکی درخواست کو مسترد کر دیا جائیگا۔ سابقہ مسترد کردہ اشخاص کو درخواستیں بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ درخواستوں کے ہمراہ صرف سندات کی نقول بھیجنی چاہئیں جو واپس نہیں کی جائینگی۔ امید ہے کہ نوجوان اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔

(لاہور ۲۸۔ اگست ۱۹۳۹ء)

بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہوجاتا ہے - جسے بیمہ کرنے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خودمختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دُور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگِ بنیاد رکھتے ہیں۔

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس بمبئی قائم شدہ ۱۸۷۴ء

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

(۸۴۷)

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت [illegible] کے ۲۵۶ صفحات۔ قیمت ۱۲ / رعایتی قیمت ۸ / روپے

منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۲۶ / ر

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ساٹھ روپے

فی جلد ۱۵ /

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی حافظ محمد ایوب حسان غزنوی ... کارخانہ ... اسلامیہ امرتسر

کم از کم ۱۸ /

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمالیجئے۔ نوٹ :- حلفیہ تحریر کہ کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ :- منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز

اس رسالے میں ہر قسم کے بادشاہی مجرب اور اکسیر نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر ہوگا صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

منگوانے کا پتہ :- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی خزانہ گیٹ۔ کوچہ جٹاں امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ... ہفتہ وار ہر جمعہ کو ... امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
... جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ...

... اسباب، ان کے رفقا وتبعین کے سحر انگیز ودل آویز اخلاق و اوصاف، قربانی وایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر واستقامت کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشات ثانیہ کی صحیح تاریخ (عام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپ کی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا انکے مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی استاد دار العلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد سیرت سید احمد شہیدؒ کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے جکی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری رپورٹوں، اردو فارسی، انگریزی قلمی ومطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۴۴ صفحہ۔ کتابت طباعت عمدہ۔ جلد سنہری خوبصورت۔ ابتدا میں علامہ سید سلیمان ندوی کا اس عنوان کا فاضلانہ وبصیرت افروز مقدمہ ہے۔ قیمت مجلد ۶/ محصولڈاک بذمہ خریدار، تاجران کتب کمیشن بذریعہ ... کریں۔

(ملنے کا پتہ)
... ۲۷ گوئن روڈ لکھنؤ
... سول ایجنٹ
... النصر ...

اہلحدیث

... صلی اللہ علیہ وسلم ...

... کا حال، جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اور ترویج کا حضرت سیدنا محمد اسماعیل شہیدؒ سے.... مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ الیٰ ان قال۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں نہایت تہذیب وجامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ صفحات ۲۰۸ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

خطبات محمدی

مؤلفہ مولانا محمد صاحب دہلوی

حدیث شریف کی پچاس کتابوں سے ان خطبات نبویہ علیٰ صاحبہا التحیہ کو یکجا کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سو چھیاسی خطبات مبارک درج ہیں۔
اصل خطبہ عربی میں اور ترجمہ عام فہم اردو میں ہے۔ یہ کتاب تمام فضول اور بے دلیل باتوں یا قصوں سے پاک ہے۔ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان کے لؤلؤ المرجان کو ہی عاشقان توحید وسنت تک پہنچایا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

تراجم علمائے حدیث ہند

۲۰۰ سو اشخاص کا...... برسوں کی کاوشوں کا، جانکاہ محنتوں کا، ان تھک کوششوں کا، وقت کی بہت بڑی قربانی کا، پھر سینکڑوں کے خرچ کا نتیجہ ہے۔ نیک لوگوں کا ذکر رب العالمین بعد والوں کے لئے باقی رکھتا ہے۔ الحمد للہ اس زمانے میں قدرت نے ملک صاحب کو اس کار خیر اور کار ضروری کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آپ نے علماء کے حالات زندگی جمع کر دیئے۔ اس جلد اول میں شاہ ولی اللہ سے شروع کرکے آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی کی سوانح عمریاں ہیں۔ مرحومین کی اور موجودین کی بھی۔ تاریخ جیسے روکھے پھیکے مضمون کو فاضل مؤلف نے اس خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان، روانی کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے۔ ہمیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور سخت ادق مضمون پر قلم فرسائی کرکے مولانا نے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ قابلقدر کتاب ہے۔ قیمت ۶/

(۸۴۹)

نور محمدی

(مؤلفہ مولانا محمد صاحب دھلوی)

جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ تابعین محدثین، ائمہ، فقہا اور صوفیاء سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا رد کیا ہے۔ اس رسالہ کی خوب اشاعت ہونی چاہئے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت صرف ۱۲/ (بارہ آنے)

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر … ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین حسب منشا پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ …
رؤسا وجاگیرداروں سے …
عام خریداران سے …
ششماہی …
ممالک غیر سے سالانہ …
فی پرچہ - - - - - -

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۶۔ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۵۸۱)

فہرست مضامین

موت

(از مولوی محمد داؤد صاحب ساکن شکراوہ ضلع گوڑگانوہ)

کیوں ہوا تو مست اے انسان آخر موت ہے
یہ حقیقت جان اے انجان آخر موت ہے

موت کے پنجے سے ہرگز کوئی بچ سکتا نہیں
شیخ ہو سید مغل ہو خان آخر موت ہے

خاک میں ملنا ہے سب کو بس یہی انجام ہے
ہو گدا یا بادشاہ سلطان آخر موت ہے

موت ہے جس کی دوا اب تک نہیں پایا کوئی
ہو حکیم و ڈاکٹر ذی شان آخر موت ہے

کل نفس صاف ہے فرمان رب العالمین
دیکھ لے تو کھول کر قرآن آخر موت ہے

ہے فنا سب کے لئے کوئی نبی ہو یا ولی
غوث ہو یا صاحب عرفان آخر موت ہے

مدعی تھے جو خدا بننے کے آخر کیا ہوئے
دیکھ لے فرعون اور ہامان آخر موت ہے

زندگی ساری مثل بلبل حباب آب ہے
سب یہاں ہیں چند دن مہمان آخر موت ہے

راز اب کچھ آخرت کے واسطے سامان کر
چھوڑ دے دنیا کا سب سامان آخر موت ہے

انتخاب الاخبار

مقامی حالات | کئی دنوں کے امساک باران کے بعد ۲۲۔ اگست کو موسلادھار بارش ہوئی جس کی وجہ سے موسم میں تبدیلی ہوگئی ہے ——— پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے لئے ہر طرف سے کوشش جاری ہے شیخ صادق حسن و ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی طرف سے شہر کے مختلف علاقوں میں جلسے ہوئے۔

——— یورپ میں جنگ چھڑنے کے پیش نظر ہندوستان کے وائسرائے نے غیر ملکی باشندوں پر اپنے خصوصی اختیارات کی رو سے پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

——— لاہور، خطرہ جنگ کو محسوس کرتے ہوئے پنجاب کے تمام دریاؤں کے پلوں پر پہرے مقرر کر دئیے گئے ہیں۔ لاہور کے سنٹرل ٹیلیگراف آفس کے تمام دروازوں پر مسلح پولیس کے پہرے لگا دئیے گئے ہیں۔

——— کراچی۔ پونہ۔ احمد آباد۔ بمبئی وغیرہ شہروں میں بھی پولیس کے پہرے لگائے گئے ہیں۔

——— جرمنی اور روس کا دس سال کے لئے تجارتی معاہدہ ہوگیا ہے۔

——— مولانا آزاد (جو شیعہ سنی تنازع لکھنؤ کے سلسلہ میں لکھنؤ قیام پذیر ہیں) کی کوشش سے عارضی طور پر تبرا ایجی ٹیشن بند کر دی گئی ہے۔

——— سنگاپور میں تمام تاروں پر سنسر بٹھا دیا گیا ہے

——— جنگ کی افواہوں کے باعث راولپنڈی میں سونے کا بھاؤ ۴۴ روپے فی تولہ ہوگیا۔

——— کوہاٹ آزاد علاقہ میں قبائلی سنی اور شیعہ میں پھر جنگ ہوئی۔ شیعہ نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے۔

——— لاہور سے کراچی کی طرف ڈاک لے جانیوالا طیارہ لاہور سے چالیس میل کے فاصلہ پر گر کر پاش پاش ہوگیا۔ دو ہوا باز ہلاک ہوئے۔

——— حکومت پنجاب نے جنگ کے خطرہ کے پیش نظر تمام افسروں یا ملازموں کو جو رخصت پر ہیں فوراً واپس بلا لیا جائے۔

——— انگلستان اور پولینڈ کے مابین منفعاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ یعنی اگر کسی فریق معاہدہ پر حملہ ہوا تو دوسرا فریق اس کی مدد کو نکل آئے گا۔

——— کراچی۔ ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ سندھ کے قحط زدہ رقبہ میں ۲۵ ہزار مویشی مر گئے۔

——— پولینڈ جنگی اسلحہ خریدنے کے لئے ۴۴ کروڑ فرانکس فرانس سے قرض لیگا۔

——— لندن۔ امریکہ کے سفیر متعینہ لندن کے انگلستان میں مقیم تمام امریکنوں کو برطانیہ سے فوراً روانہ ہوجانے کا حکم دیا ہے۔

——— ڈانزگ ۲۴۔ اگست۔ ہر فاسٹر کو ڈانزگ کا سب سے بڑا افسر اور حاکم بنا دیا گیا ہے۔

——— ایک مصری اخبار رقمطراز ہے کہ شاہ فاروق کو حکومت برطانیہ نے برطانیہ آنے کی دعوت دی ہے۔

——— جبل الطارق۔ جبل الطارق کے تمام محاذ مضبوط کر دئیے گئے ہیں۔ فوجیں قلعہ بند ہیں۔

——— رومانیہ اور دیگر بلقانی ریاستوں سے جو ترک واپس ترکی آرہے ہیں انہوں نے فوج میں بھرتی ہونے کی خواہش کی ہے۔ دو سال کی تنخواہ بھی نہیں لیں گے۔

——— ترکی اور اٹلی میں کشیدگی پیدا ہوجانے کی وجہ سے اطالوی حکومت نے ترکی کو بھیجا ہوا مال واپس منگا لیا ہے۔ اور اپنے کارخانوں کو حکم دیا ہے کہ ترکی کو کوئی مال نہ دیا جائے۔

——— وزیراعظم برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ نے پولینڈ یا دیگر ممالک سے جو وعدے کئے ہیں ان پر بدستور قائم ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو ان کے ایفا کیلئے برطانیہ سینہ سپر ہوکر میدان جنگ میں نکلیگا۔

حزب المجاہدین امرتسر کا اجتماع عظیم | حزب المجاہدین جو ۳۱ء میں قائم ہوئی تھی۔ اسی روز خاکساری تحریک و دیگر الحاد پھیلانے والی تحریک کے خلاف نہایت سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ چنانچہ یوم انعقاد سے آج ۲۰۔ اگست تک امرتسر کے مختلف محلوں میں آٹھ بارونق جلسے کر چکی ہے۔ کل مورخہ ۲۷۔ اگست ۳۹ء کو جامع شیخ خیرالدین میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بارش ہو جانے کے باوجود امید سے زیادہ رونق ہوئی فالحمد للہ! جلسہ حسب پروگرام آٹھ بجے صبح شروع ہوکر رات ۱۱ بجے ختم ہوا۔ تحریک خاکساری و مرزائیت کی تردید میں مؤثر تقاریر ہوئیں۔ مدح صحابہ و تبرا پر بھی مدلل تقریر ہوئی۔ بحمد اللہ جلسہ کامیاب ہوا۔ ایک ریزولیوشن بھی پاس ہوا۔ جس میں مشرقی کی اشتعال انگیز تحریروں کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی۔

خادم دین ربانی محمد عبداللہ ثانی ناظم حزب المجاہدین امرتسر

پنجاب سول سروس کا امتحان مقابلہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب سول سروس (ایگزیکٹو برانچ) کے امتحان مقابلہ (جو اکتوبر میں ہوگا) سے متعلق حکومت پنجاب کے سرکاری اعلان کے سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے کہ امتحان کے نتیجہ پر چار آسامیاں پُر کی جائیں گی۔ طریق کار جو عام طور پر عمل میں لایا جاتا ہے یہ ہے کہ کامیاب امیدواروں کے اسماء رجسٹر (بی) میں درج کئے جاتے ہیں۔ لیکن انہیں ملازمت اسی وقت ملتی ہے جب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کے عہدہ میں کوئی آسامی خالی ہوتی ہے۔

امتحان کی ٹھیک تاریخیں اور مقام پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کی پبلک سروس کمیشن کی طرف سے مناسب وقت پر مشتہر کئے جائینگے۔

(لاہور۔ ۲۴۔ اگست ۳۹ء)

مضامین آمدہ | ظہیرالدین صاحب نظم ۲ عدد۔ نعیم عبدالرحیم صاحب ۲ عدد۔ حافظ محمد یوسف صاحب حنیف غلام احمد صاحب ۲ عدد۔ زین العابدین۔ عبدالقیوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۶۔ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

خاکساروں کی طرف سے تہدید آمیز خطوط

اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ

(۱۰)

سلسلہ مضمون ہذا میں خدا جانے کیا اثر رکھا ہے کہ جماعت خاکساران اپنے نام کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے خلاف اصول رویہ اختیار کر کے حدود اخلاق سے بھی آگے بڑھ گئی ہے۔ جیسا کہ ہم نے گذشتہ ہفتے لکھا تھا۔ اس سلسلہ مضمون کے خلاف اظہار ناراضی کرنے کو ہمارے پاس خاکساروں کے بہت سے خطوط پہنچے ہیں۔ جن میں ہم پر بڑی خفگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان سب خطوط کے جواب میں ہمارا ایک ہی جواب ہے کہ

عزیزان من! آپ لوگ غلطی کھا رہے ہیں کہ عسکری تحریک اور عقائد مشرقی کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔ ایسا کرنا آپ لوگوں کی غلط فہمی ہے یا مشرقی صاحب کے ساتھ ہم اعتقادی کا نتیجہ ہے جس کا علمائے اسلام کو پہلے سے اندیشہ تھا ہمارے اس سلسلہ مضمون میں عسکری تحریک کے خلاف ایک لفظ بھی کوئی صاحب دکھا دیں تو ہم اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں گے۔ گو تحریک خاکسار کی نسبت علمی رائے جدا گانہ ہے۔ جو ابھی ہم نے ظاہر نہیں کی۔ آپ لوگ عسکری تحریک کو قوت دینا چاہتے ہیں تو اپنے قائد کو کہہ دیجئے کہ وہ اپنے غلط مذہبی عقائد اور تحریفات قرآنیہ سے رجوع کر لیں۔ جن کا اظہار آپ "تذکرہ" اور "اشارات" وغیرہ میں کر چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم تمہیں ایک مثال سناتے ہیں۔ شاہی زمانے میں ہمارے ملک میں کسی وقت فوج کی کماندار ایک فرنچ لیڈی تھی جو بڑی خوبی سے فوج کو لڑاتی تھی۔ ایسے ہی اورنگ زیب جیسے نیک دل بادشاہ کے زمانے میں بھی اسلامی فوج کے افسر غیر مسلم بھی تھے جو خدمت متوضہ کو بڑی خوبی سے سرانجام دیتے تھے لیکن وہ اپنے خلاف اسلام مذہبی عقائد کی فوج میں اشاعت نہیں کرتے تھے اگر وہ ایسا کرتے تو شاہان اسلام ایک منٹ کے لئے بھی ان کو اس خدمت پر مامور نہ رہنے دیتے پس آپ لوگوں کو اگر عسکری تحریک سے محبت ہے تو بے شک اس کو مضبوط کیجئے لیکن علمائے اسلام کو تبلیغ حق سے نہ روکئے۔ اور نہ آپ مولوی صاحب سے یہ امید رکھیں کہ وہ کسی طرح سے بھی عقائد اسلام کے خلاف عقائد دیکھنے کے باوجود ساکت رہیں گے۔ بلکہ آپ کا فرض ہے کہ بجائے اس کے آپ ہمیں مشرقی صاحب کو غلط عقائد کی اشاعت سے اور علمائے کرام کے حق میں بد زبانی کرنے سے منع کریں ورنہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم ان غلطیوں میں بے تکلف اظہار کر دیں۔

(۱) یا تو آپ لوگوں کو ان دو چیزوں (عقائد مشرقی اور تحریک عسکریت) میں امتیاز کرنے کی لیاقت نہیں۔ (۲) یا آپ لوگ مشرقی صاحب کے عقائد سے متفق ہیں (۳) یہی وجہ ہے کہ ان کے عقائد کی تردید کو تردید عسکریت سمجھ کر ناراض ہوتے ہیں۔ پس آپ لوگ ہمیں اطلاع دیں کہ ان تینوں باتوں میں سے کونسی بات صحیح ہے؟

تتمہ گذشتہ پرچے میں اس بات کا ذکر آ چکا ہے کہ مشرقی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی امیر جماعت اور افسر فوج جیسا مانتے ہیں۔ نیز ان کی امارت کو امت کی طرف منتقل جانتے ہیں۔ اس سلسلہ میں گذشتہ حوالے کے علاوہ آج ایک اور حوالہ پیش کیا جاتا ہے جو درج ذیل ہے۔

"الغرض مسلمانوں کا امیر امیر ناطق ہے۔ امت کی ہر گرفت سے آزاد ہے۔ اس کا معاملہ صرف خدا اور رسول سے ہے۔ خدا اور رسول اس سے نپٹ سکتے ہیں اس کو چاہئے کہ مشورہ کرے لیکن خود خدا کی مانند وہ لا یشرک فی حکمہ احدا کا مصداق ہے۔" (الاصلاح ۲۹ مارچ ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث یہ خلاف قرآن حدیث اور تمام مسلمانوں کے خلاف ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ رسول منتخب ہوئے۔ تو انہوں نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ میں اگر کوئی ایسی حرکت کروں جو خلاف دین اسلام ہو تو تم لوگ کیا کرو گے۔ اس کے جواب میں حاضرین نے آپ کو تلوار دکھا کر کہا کہ ہم اس کے ساتھ آپ کو سیدھا کر دیں گے۔ فاروق اعظم خلیفہ دوم کا واقعہ مشہور ہے کہ مال غنیمت سے جو چادریں تقسیم ہوئی تھیں ان میں سے ایک ایک چادر ہر ایک شخص کے

خطبہ میں آئی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس سے اپنا کرتہ بنایا تھے۔ پس جب آپ خطبہ دینے لگے تو ایک شخص چلا اٹھا کہ ہم خطبہ نہیں سنیں گے۔ جب تک یہ نہ بتائیں کہ ایک چادر میں آپ کا چغہ کیسے بن گیا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس چوغے میں اپنے بیٹے کی چادر بھی ملادی ہے۔ اسپر معترض نے کہا کہ چونکہ اب یہ معاملہ صاف ہوگیا ہے اس لئے ہم خطبہ سننے کو تیار ہیں۔

ان دو واقعات کے علاوہ خلفائے راشدین کے ایسے بیسیوں واقعات تاریخ اسلام میں ملتے ہیں۔ ان خلفائے اسلام کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ آئی تھی جو مشرقی صاحب کہہ رہے ہیں۔

ناظرین! مشرقی صاحب کی جرات اور دلیری دیکھئے کہ آپ نے امیر جماعت کو کس رتبے پر پہنچایا ہے اور کس طرح اس کو خدائی منصب پر جا بٹھایا ہے۔ ان کی غرض اس سے یہ ہے کہ چونکہ میں امیر جماعت ہوں اس لئے میں (خود بدولت) ان تمام اوصاف کا مستحق ہوں۔ مولانا حالی مرحوم نے اس مصرع میں اسی مضمون کو ادا کیا ہے ؎

غرض کی تواضع غرض کی مدارا

تیسری مثال مشرقی صاحب صحابہ کرام کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تاریخ دانی کا ثبوت ان الفاظ میں دیتے ہیں:-

"ہم نے تیرہ سو برس کی بھول اور کئی سو برس کی خطائے کبیر کے بعد ×× فاروق اعظم اور خالد بن ولید کے اس دین کو پھر سمجھ لیا ہے جو بارہ برس میں چھتیس ہزار شہر اور قلعے فتح کیا کرتا تھا"

(الاصلاح ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء ص)

اہلحدیث ہم اپنے قصور علم کا اعتراف کرکے مشرقی صاحب سے اس تاریخی حوالے کا تقاضا کرتے ہیں کہ یہ واقعہ کس زمانے کا ہے جبکہ بارہ سال کے عرصہ میں چھتیس ہزار شہر فتح ہوئے تھے۔

ہم اس امر کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ مشرقی صاحب نے انگریزوں کی بے علمی اور جہالت کا جو تاریخی ثبوت دیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ انگریزوں نے جب ہندوستان کو فتح کیا تو انگلستان میں ایک مدرسہ بھی نہ تھا۔ (الاصلاح ۹ جون ۱۹۳۵ء ص کالم نمبر ۳)

واقعی یہ بڑا تاریخی انکشاف ہے جو آج تک کسی نے نہیں کیا کہ ہندوستان فتح ہونے تک انگلستان میں ایک مدرسہ بھی نہ تھا۔ ایسی جاہل بے علم [illegible] تا تراش قوم (انگریز) ہندوستان کو فتح کرلے تو ہندوستانیوں کی بدنصیبی میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ غالباً ایسے ہی انکشافات کی وجہ سے مشرقی صاحب علامہ کہلاتے ہیں جس کی ہم بھی تصدیق کرتے ہیں۔

چوتھی مثال کلمہ گو مسلمان خدا کو وحدہٗ لاشریک جاننے والے مگر مسائل کی وجہ سے باہمی اختلاف رکھنے والے مشرقی صاحب کے نزدیک مشرک ہیں اور غیر مسلم بت پرستی اور صلیب پرستی کرنے والے مگر اپنی اغراض پر متحد رہنے والے مشرقی صاحب کے نزدیک موحد ہیں اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"پتھر کے بتوں یا مسیح کی مورت کی عبادت ہندوؤں اور عیسائیوں میں اول تو رہی نہیں یا اگر ہے تو صرف چند لفظوں کے بڑبڑا لینے تک محدود ہے × مسلمان آج صرف منہ سے خدا کو ایک کہتا ہے × اور قومیں اگرچہ منہ سے خدا کو ایک نہیں کہتیں مگر اپنا اکثر وقت خدا کے حکموں کی تعمیل اور نفسانی بتوں سے بغاوت میں صرف کرکے اصل میں یہ ثابت کر رہی ہیں کہ ان کا حاکم وہی خدائے واحد ہے۔ پس جب توحید یہ ہے کہ دل میں کوئی بات نہ رہے۔ اور جب خدا کو ماننے کے کوئی دوسرے معنی لینا ناممکن ہے تو مسلمان یقیناً اس وقت ایک خدا کے ماننے والے نہیں ×× اس حالت میں مسلمان کا ہر وقت لا الٰہ الا اللہ کہتے رہنا بے نتیجہ ہے۔ اللہ سے انعام کی امید فضول ہے خدا کو دھوکا دینا کیا اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے ×× وہ (غیر مسلم) اپنوں پر بڑے رحم کرنے والے اور غیروں کے بڑے دشمن اس لئے ہیں کہ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ کے اسلامی اصول کو سمجھ چکے ہیں۔ ان میں تیس کروڑ دیوتاؤں کی پرستش کے باوجود سب کا طریق عمل ایک ہے ×× پس ایسی قوم توحید کے صحیح معنوں میں عامل ہے [illegible] پر چل رہی ہے۔ اس کو مشرک بت پرست کہنا اندھا پن ہے۔ اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے۔ قرآن مجید نے مشرکوں کی تعریف غیر مشکوک الفاظ میں یہ کی ہے کہ مشرک وہ ہیں جنہوں نے اپنی جماعت میں تفرقہ ڈالا ہے"

(اشارات ص ۹ تا ص ۱۱)

ناظرین کرام! غور فرمائیے کہ یہ عبارت بآواز بلند بتا رہی ہے کہ مشرقی صاحب کے نزدیک توحید جس کی تعلیم قرآن مجید دیتا ہے صرف عملی توحید ہے۔ یعنی جو قوم ایک مقصد پر جمع ہو جائے وہی موحد ہے۔ چاہے ان کے عقائد میں مسیح ابن اللہ ہو یا کرشن اوتار۔ لات عزیٰ ہو یا کچھ اور۔ مگر جس قوم میں وحدت مقصد نہیں ہے بلکہ بجائے وحدت کے تفرقہ ہے وہ کافر اور مشرک ہے۔ چاہے وہ کتنی ہی وحدت الٰہی کی قائل ہو۔ ایسا کہنے میں مشرقی صاحب نے قرآن، اسلام اور تاریخ اسلام پر جو حملے کئے ہیں وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ قرآن مجید پر حملہ اس لئے ہے کہ قرآن مجید قوم قریش اور دوسری اقوام عرب اور مسیحیوں کو مشرک قرار دیتا ہے۔ حالانکہ وہ اپنے مقصد (مخالفت اسلام) میں سب متفق تھے۔ ملاحظہ ہوں آیات مندرجہ ذیل:-

(۱) لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً (پ ۱۰-ع ۸) (مخالفین کسی مسلمان کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں نہ عہد و پیمان کا)

(۲) يَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا (پ ۵ ع ۵) (اہل کتاب عرب کافروں کے حق میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں)

ساتھ ہی ہندوستان میں رہنے والا اخبار دیکھنے والا، اخبار لکھنے والا، کانگریس اور ہندو مہاسبھا کے واقعات پڑھنے والا [illegible] اختلافات جاننے والا اگر ایسا کہے تو عجیب تر ہے۔ (اہلحدیث)

سے چاہے خدا بھی نہ رہے۔ (اہلحدیث)

اسلام پر حملہ اس لئے ہے کہ اس نے مشرکوں کے ساتھ رشتہ مناکحت منع کر دیا ہے چنانچہ صاف اعلان کر دیا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ (پ ۲ - ع ۱۱) (البتہ ایماندار غلام بہتر ہے مشرک سے چاہے تم کو وہ (مشرک) بھلا لگے یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں)

تاریخ اسلام پر حملہ اس لئے ہے کہ مسلمانوں میں حضرت عثمان کی شہادت کے متصل ہی جنگ و پیکار شروع ہو گئی جو خلافت عباسیہ کے خاتمہ تک جاری رہی بلکہ اب تک جاری ہے۔ مشرقی صاحب ہمیں بتائیں کہ یہ کل مسلمان مشرک تھے یا موحد؟

مشرقی صاحب نے جس آیت کے ماتحت مشرک کی تعریف غیر مشکوک الفاظ میں کی ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ (پ ۲۱ - ع ۷)

ارشاد ہے کہ دین الٰہی کی اطاعت کے لئے یکسو اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر اپنے آپ کو مستعد کرو۔ اس فطرت کو اختیار کرو جس پر خدا نے انسانوں کو پیدا کیا ہے خدا کی فطرت میں تبدیلی نہیں ہے یہی دین مضبوط ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے اور اسی (خدا) سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کیا کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے۔ ہر جماعت اپنے ہی خیالات پر خوش ہے۔

یہ آیت اپنا مطلب بتانے میں بالکل صاف ہے اہل دین کو فطرت اللہ کے ماتحت اپنے آپ کو دین کے تابع کرنے کا حکم ہے۔ نیز تقویٰ اور اقامت صلوٰۃ کا ارشاد ہے۔ جن لوگوں نے فطرت اللہ کو چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کر لی ہیں ان کو مشرک اور تفرقہ انداز قرار دیا ہے جو بالکل صحیح ہے۔ فطرت اللہ کیا چیز ہے؟ ان آیات کے علاوہ جن میں اس کی تفصیل کی گئی ہے خود آیت زیر بحث کے اندر الفاظ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ بھی کچھ تشریح کرتے ہیں۔ اسی مضمون کو سورہ بینہ میں بالفاظ ذیل مفصل بیان کیا ہے۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝ (پ ۳۰ - ع ۲۳)

یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو یہی حکم ہوا تھا کہ وہ یکسو ہو کر خالص اللہ کی عبادت کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں یہی دین مضبوط ہے۔

دین قیم کے ذکر کے بعد فرمایا:۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝

اہل کتاب نے جو تفرقہ کیا ہے وہ بینہ (دلیل) آنے کے بعد کیا ہے۔

ان کا تفرقہ کن باتوں میں تھا انہی باتوں میں جن کو إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ الآیہ میں بیان کیا گیا ہے۔

اب ہم ایک اور آیت پیش کرتے ہیں (گو ضرورت نہیں) جس سے یہ ثابت ہو گا کہ مسلمان باہمی جنگ و جدل کے باوجود مشرک یا کافر نہیں بن سکتے۔ ارشاد ہے:۔

إِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا (پ ۲۶ - ع ۱۳)

یعنی مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر آپس میں لڑ پڑیں تو تم (غیر جانبدار مسلمان) ان میں صلح کرا دو۔

باوجود قتل و قتال باہمی کے ان کو مومن کہنا (جیسا کہ آیت میں کہا گیا ہے) ہمارے دعوے کی تصدیق اور مشرقی صاحب کے دعوے کی صریح تکذیب ہے۔

ایک دقیق سوال | بیلچہ پارٹی (جماعت خاکسار ان) میں کوئی ہندو (بت پرست) شریک ہو جو اس جماعت کے مقصد سے متفق ہو مگر ہر روز صبح و شام وہ بتوں کی ڈنڈوت اور پوجا پاٹ کرتا ہو۔ بتائیے یہ شخص مشرک ہے یا موحد؟

(نوٹ) ہماری یہ مثال محض فرضی نہیں بلکہ یہ امر واقع ہے۔ کیونکہ مشرقی صاحب کا اعتراف ہے کہ ہماری جماعت میں ہندو وغیرہ بھی سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہیں۔ (الاصلاح ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء صث)

حضرات! | مشرقی صاحب چونکہ مصطفےٰ کمال پاشا اور امیر امان اللہ خان کے ہم مشرب ہیں۔ جنہوں نے دین اسلام صرف یہی سمجھا تھا کہ اپنی حکومت مضبوط ہے چاہے کوئی صحیح عقائد رکھے یا غلط، احکام شرعیہ بجا لائے یا نہ لائے۔ اس سے ان کو کوئی سروکار نہ تھا اس لئے مشرقی صاحب بھی نوجوانوں کو اپنی بھول بھلیوں میں پھنسا کر اپنے تئیں امیر جماعت منوانا چاہتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ جن علماء نے اکبر جیسے جلیل القدر بادشاہ کی تعلیم يَا أَيُّهَا الْأَكْبَرُ لَا تَأْكُلْ لَحْمَ الْبَقَرِ پر کان نہیں دھرے وہ آپ کی باتوں کو بھی قبول نہیں کرینگے بلکہ آپ کو صاف کہیں گے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

تفسیر بالرائے

مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب کی ایک نئی تصنیف بزبان اردو۔ اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری چکڑالوی مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید و شنید ہے۔ قیمت صرف ۱۰/

مکالمہ احمدیہ

قادیانی اور لاہوری مرزائی جماعتوں کے وہ مضامین درج ہیں جو ہر دو فریق اپنے اپنے اخباروں (پیغام صلح و الفضل) میں بابت مناظرہ نبوت مرزا شائع کرتے رہے۔ قیمت ۵/

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

قادیانی مشن

احمق بنانے کا فن دونوں کو آتا ہے

آج کل قادیانی اور لاہوری اخباروں میں یہ مضمون زیر بحث ہے کہ احمق بنانے کا فن کس جماعت میں اچھا ہے۔ اہل پیغام (لاہوری جماعت) نے میاں محمود کو احمق ساز بتایا تو قادیان کے "الفضل" نے لاہوری جماعت کے (مولوی محمد علی صاحب) امیر اور اس کی جماعت کو یہی لقب دیا۔ ملاحظہ ہو اخبار الفضل ۱۲ اگست سن رواں

ہم بحیثیت ایک ثالث بالخیر کے کس کی تصدیق اور کس کی تکذیب کریں۔ جبکہ ہماری نگاہ میں دونو بقول

دل کو روؤں یا جگر کو ئیں
میری دونوں سے آشنائی ہے

ایک ہی درجے میں ہیں۔ اس لئے ہم کسی کو ترجیح نہیں دے سکتے کہ کون اس فن میں اول ہے کون دوم، کون پاس ہے کون فیل۔ اور کون سینئر کون جونیئر۔ جبکہ دونو ایک ہی استاد کے شاگرد ہیں جو اس فن میں یکہ وتنہا ہیں۔ ہم اپنی عادت کے ماتحت زبانی بات نہیں کرتے بلکہ واقعات صحیحہ پیش کرکے ثابت کرتے ہیں کہ اس فن (احمق سازی) میں جناب مرزا صاحب متوفی ان سب کے استاد تھے۔ اس کی تفصیل سنئے۔

جنوری ۱۹۰۲ء میں آپ نے ایک کتاب اعجاز احمدی لکھی جو درحقیقت میرے نام ہی نذر ہے۔ اس میں مجھے قادیان پہنچنے کی دعوت دی تھی اور انعام بھی مقرر کیا تھا۔ اور میرے سچا اور اپنے جھوٹا ہونے پر اپنے انعام کے علاوہ اپنے مریدوں سے بھی ایک ایک روپیہ دلوانے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ کی عبارت کے اصلی الفاظ یہ ہیں:۔

"یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیشگوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں (فی پیشگوئی یک صد مجموعہ) پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے ×× اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لونگا۔ تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائیگا وہ سب ان کی نذر ہوگا۔" (اعجاز احمدی ص۲۳)

اہلحدیث | احمدی دوستو! جس صورت میں کہ میں ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ثابت کر دیتا اور پندرہ ہزار روپیہ اس کا انعام مرزا صاحب سے وصول بھی کر لیتا۔ اس پر بھی آپ مرزا صاحب کے حکم کے ماتحت ایک ایک روپیہ جمع کرکے ایک لاکھ مجھے دے دیتے؟ یا مرزا صاحب کو دور ہی سے سلام کرتے۔ بتاؤ مرزا صاحب کا تمہاری نسبت کیا ظن تھا۔ ہم سے پوچھو تو ہم کہیں گے کہ وہ یقیناً جانتے تھے کہ میں نے اپنے مریدوں کو ایسا..... بنایا ہے کہ میری ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ہونے پر بھی میرے ہی زیر فرمان رہیں گے۔

لاہوری ممبرو! | قادیانیوں کو تو تم پیر پرستی کی دلدل میں پھنستے ہوئے کہتے ہو۔ ممکن ہے تم اس میں سچے ہو۔ مگر خود تو بتاؤ ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب تم سب کی نسبت کیا یقین رکھتے تھے یہی کہ ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ہونے کی صورت میں بھی تم ان کو مسیح موعود سمجھو گے۔ اور انکے حکم کے باعث ایک ایک روپیہ دیکر تعمیل ارشاد کے مجھے نذرانہ دوگے۔

اس لئے ہم کہتے ہیں کہ تم دونو سرگروہ اپنی جماعت کو احمق بنانے کا فن خوب جانتے ہو۔

کیونکہ ایک بڑے ماہر فن کے شاگرد ہو۔ اس لئے وہ تمہاری نسبت یہ خیال رکھتے تھے کہ ان کا عقیدہ ایسا پختہ ہے گویا یہ شعر ان کے وردِ زبان ہے

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو تجھ سے میرا خدا پھر جا

خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

(قسط نمبر ۱۳)

(۲۱-جولائی ۱۹۳۹ء کے بعد)

آئت خاتم النبیین نے بڑے حضرت سے لے کر چھوٹے میاں تک تمام امت مرزائیہ کو پریشان کر رکھا ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ ایک زمانہ میں خلیفہ جی نے اس کے معنے "مہر" کئے تھے۔ (حقیقۃ النبوۃ ص۱۹۱)

یعنی آنحضرت صلعم نبی گر ہیں۔ بخلاف اسکے زیر بحث مضمون کے اندر پہلے تو یہ معنے کئے تھے کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں "معیار" نبوت۔ یعنی جس دلیل سے آنحضرت ص کی نبوت ثابت ہے اس پر پورا اترنے والا بھی نبی ہوتا ہے۔ (ریویو ستمبر ص۹)۔ مگر اب اس جگہ ریویو ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں یہ تیسرا رنگ بدلا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں خاص انبیاء کا بند کرنے والا کما مرّہ بیانہ۔

یہ قول بھی اگرچہ مثل سابقہ تحریفات کے خاص غرض پر مبنی ہے تاہم اس سے اتنا تو عیاں ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنے نبیوں کو بند کرنے والا ہی ہیں۔ مگر افسوس کہ خلیفہ صاحب اس پر بھی قائم نہ رہے۔ بلکہ ریویو ماہ نومبر ۱۹۳۸ء میں یہ نیا گل کھلایا کہ آئت خاتم النبیین میں "آنحضرت کے بعد نبی آنے یا نہ آنے کا سوال ہی نہیں ہے" صرف یہ معنے ہیں کہ آپ درجہ کے اعتبار خاتم النبیین اور آخری نبی ہیں۔

ہم حیران ہیں کہ خلیفہ جی کی ان متضاد باتوں کی وجہ سے انہیں کیا سمجھیں۔ میاں صاحب کے والد کا تو یہ فتویٰ ہے کہ "اختلاف خود غرضوں وغیرہ کے کلام میں ہوتا ہے۔" (ست بچن ص۳۰)

خلیفہ صاحب! میں آپ کو ایک آسان راہ سے آئت خاتم النبیین کے معنے سمجھائے دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ خود حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جائے۔ سو سنئے۔ آنحضرت ص نے یہ معنے کئے ہیں:۔

"ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمّٰی نبینا

صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بلا استثناء و فسرہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ لا نبی بعدی "

(حمامۃ البشریٰ مصنفہ مرزا صاحب ص)

یعنی مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت خاتم النبیین کے معنے یہ کئے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

خلیفہ صاحب! جس صورت میں خود رسول کریم نے آیت ہذا کے معنے کھول دیے تو اب بالفاظ مرزا صاحب

"اس کے برخلاف کوئی اور معنے کرنا یہی ملحدانہ طریق ہے۔ مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت نہیں کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام متنازعہ فیہ میں یہی معنے (لا نبی بعدی) کئے۔ پس بڑی بے ایمانی ہے جو نبی کریم کے معنوں کو ترک کر دیا جائے "

(قول مرزا مندرجہ حاشیہ ص۱۶۴ کتاب ست بچن)

میاں محمود احمد صاحب! ؎

اگر اب بھی نہ تم سمجھے تو پھر تم سے خدا سمجھے

حدیث صحیح میں ہے کہ حضور نے فرمایا انی آخر الانبیاء میں آخری نبی ہوں " اس حدیث کا جو عجیب و غریب مطلب مرزا محمود احمد صاحب نے بیان کیا ہے۔ اسے پڑھ کر فرمان خداوندی اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ یعنی خلیفہ صاحب خدا کو داؤ سکھانا چاہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سرسید احمد کے متعلق لکھا تھا کہ:۔

"جو تاویلیں قرآن کی نہ خدا کے علم میں تھیں نہ اسکے رسول کے علم میں نہ صحابہ کے علم میں نہ اولیاء اور قطبوں، غوثوں، ابدال کے علم میں اور نہ ان پر دلالت النص نہ اشارۃ النص۔ وہ سید صاحب کو سوجھیں " (آئینہ کمالات ص۲۴)

ٹھیک یہی نوبت میاں محمود احمد صاحب کی ہے۔ میاں صاحب نے لفظ اول و آخر کے معنے بتانے کے لئے ایک مثال پیش کی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ فرض کرو چند آدمیوں کی ایک قطار ہے۔ جیسے قطار ذیل

مرزا غلام احمد حکیم نور الدین میاں محمود

اب اس قطار کو مرزا غلام احمد کی طرف سے دیکھیں تو وہ پہلے ہونگے اور محمود آخری۔ اور اگر دوسری طرف سے دیکھیں تو محمود اول اور مرزا جی آخر ہونگے۔

یہ مثال دیکر خلیفہ محمود صاحب راقم ہیں کہ

"اس حقیقت کو مدنظر رکھ کر جب ہم غور کرتے ہیں تو آخر الانبیاء کے معنے حل ہو جاتے ہیں۔ خدا اول بھی ہے اور آخر بھی۔ آنحضرت (خدا) کے مظہر اتم ہیں لازماً آپ بھی اول آخر ہیں "

(ریویو نومبر ص۱۸)

خلیفہ صاحب! اس قسم کی کچی باتیں آپ کے "دانشمند" مرید تو مان سکتے ہیں مگر ایک منصف مزاج تو ان باتوں کو خرابی دماغ پر ہی محمول کریگا۔

اول و آخر کا مفہوم اگرچہ سورج کی طرح عیاں ہے۔ تاہم رسول کریم نے کج بحثوں کا منہ بند کرنے کے لئے اسے ان الفاظ میں واضح کیا ہے۔ فرمایا:۔

اول الانبیاء آدم و آخرھم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ملاحظہ ہو صحیح ابن حبان۔ یعنی پہلا نبی آدم تھا اور آخری میں ہوں۔

لفظ اول و آخر کے متعلق خلیفہ صاحب مندرجہ ذیل نقشہ کے ذریعہ ایک عجیب نکتہ بیان کرتے ہیں۔

اللہ

سدرۃ المنتہیٰ مقام محمد

ابراہیم

موسےٰ ۔ ہارون

ادریس

یوسف

عیسےٰ ۔ یحییٰ

آدم

قیامت ——— مخلوق ——— ابتدا خلق

اس نقشہ سے ظاہر ہوگا کہ جب اوپر یعنی خدا کی طرف سے دیکھا جائے تو آنحضرت اول ہیں اور جب نیچے کی طرف سے دیکھا جائے تو آپ آخر ہیں پس آپ ہو الاول والآخر کے مظہر ہونے کے اعتبار سے اول الانبیاء بھی ہیں اور آخر الانبیاء بھی۔ خلاصہ یہ کہ آنحضرت وضع کے اعتبار سے آخر الانبیاء ہیں۔ اس میں آپ کے بعد نبی آنے یا نہ آنے کا سوال ہی نہیں " (ریویو نومبر ص)

معیار | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل الخلائق ہونا مسلم بلکہ ہمارا تو ایمان ہی یہ ہے کہ ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مگر سوال یہ ہے کہ حدیث انا آخر الانبیاء کے کیا معنے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ اس میں آپ کے بعد نبی آنے نہ آنے کا سوال نہیں۔ مگر لغت عرب، محاورات اہل زبان اس کے معنے لا نبی بعدہ ظاہر کرتے ہیں خود حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر انی آخر الانبیاء و انتم آخر الامم (ابن ماجہ) فرمایا ہے تو دوسرے موقع پر آپ جیسے محرفین کی بیخ کنی کے لئے اس مفہوم کو یوں ادا کیا کہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم (مسند احمد) یعنی میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت۔ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا تمہارے بعد امت نہ ہوگی۔

فرمائیے! رسول اللہ کی تفسیر کو چھوڑ کر آپ کی بے معنی باتوں پر کون دانا اعتبار کرسکتا ہے۔

خلیفہ صاحب! جس صورت میں کہ آنحضرت مظہر الٰہی ہونے کے باعث خدا کی طرح اول و آخر ہیں۔ آپ کے بعد نبی آنے یا نہ آنے کا سوال نہیں ہے تو پھر خدا بھی انہی معنوں سے اول و آخر ہوگا کہ اسکے بعد دوسرے خدا کے ہونے یا نہ ہونے کا ذکر نہیں؟ خدا قربان جائیں آپ کے علم و اعتقاد کے حضرت ہوش کی بات کریں۔ آپ خود لکھ آئے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ انت الاول فلیس قبلک شیئ وانت الآخر فلیس بعدک شیئ ملاحظہ ہو یہاں بھی کسی احد کے ہونے کا یا نہ ہونے کا ذکر ہے یا نہیں؟ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان معنوں سے آخر ہیں کہ لا نبی بعدہ

(۲) "خدا نے ...... آدم کو پیدا کیا اور وہ رسول تھے

اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہے" (حقیقۃ الوحی ص۱۴۱)

خلیفہ صاحب ایک اعتراض یہ کرتے ہیں کہ حدیث میں ایک طرف تو انی آخر الانبیاء ہے مگر دوسری طرف کنت خاتم النبیین و ادم لمنجدل فی طینۃ فرمایا ہے۔ یعنی میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جبکہ آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔

الجواب۔ آدم کی پیدائش سے قبل خاتم النبیین ہونا ارادہ۔ علم۔ تقدیر الہٰی کی رو سے ہے جیسا کہ خود دوسرے وقت حضور نے اس کی تصریح فرمادی ہے:-

عن ابی ھریرۃ قال قالوا یارسول اللہ متی وجبت لك النبوۃ قال و آدم بین الروح والجسد (ترمذی) صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ آپ کے لئے نبوت کب مقدر کی گئی۔ فرمایا آدم اس وقت روح و جسد کے درمیان تھے۔

خلیفہ صاحب نے ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۳۸ء کے پرچوں میں بعض آیات قرآنیہ اور بعض بے سند اقوال کی تحریف کرتے ہوئے اجراء نبوت کے مسئلہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ چونکہ وہ دلائل وہی پرانی تحریفات ہیں جن کا بارہا جواب دیا جاچکا۔ اس لئے انہیں نظرانداز کیا گیا ہے۔ آپ اگر مسئلہ ختم نبوت میں جماعت اہلحدیث کی طرف سے ایک مناظرانہ، جامع و مانع کتاب دیکھنا چاہتے ہیں تو کتاب "خاتم النبیین" کی اشاعت میں اس کے خریدار بن کر خاکسار کی اعانت فرمائیے۔ وباللہ التوفیق۔

بالآخر میں اللہ پاک کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں کہ جس نے مجھے اپنے حبیب رسول کے دشمنوں کا منہ توڑ جواب دینے کی توفیق عطا فرمائی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وکادم محمد عبداللہ معمار امرتسری

[illegible]

بریلوی مشن

شفاعت کبریٰ

(از مولوی محمد داؤد صاحب ارشد از کوٹلی رائے ابوبکر لاہور)

حضرات! دنیا عالم میں اللہ احکم الحاکمین نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرماکر یہ مہر ثبت کردی کہ اب کسی شخص کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ مجھے راہ ہدایت بتانے والا کوئی نہیں ملا بلکہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے زمانہ سے لیکر آخر الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نفوس کی ایک جماعت اس امر کے لئے منتخب کی گئی کہ وہ ہر کس وناکس کو احکام الہٰی سے آشنا کرکے دنیوی اور اخروی مصائب ومشکلات سے نجات دلائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اگر ایک وقت حضرت عمر رضؓ اسلام کے اشد ترین دشمنوں میں سے ہوکر اسلامی عمارت پر مصائب کی گھٹائیں ڈالتے ہیں تو دوسرے وقت وہی عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی ہونے کی حیثیت میں حاکمانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہی حال مصائب اخروی کا ہے۔ جس کا نقشہ اللہ رب العزت نے سورہ حج کے شروع میں کھینچا ہے جو بخوف طوالت اشارۃً ہی پیش کردینا مفید سمجھتا ہوں۔ محشر کی سختی کا ذکر کرتے ہوئے نبی صلعم نے یہ بھی فرمایا کہ اس دن ہر نبی غضب الہٰی سے خائف ہوکر نفسی نفسی کہتا ہوا نظر آئیگا۔ اس آڑے وقت میں بھی اگر کوئی کام آنے والی شخصیت ہے تو ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ مگر خدا ستیاناس کرے اس تعصب کا جو ہر قول صادق کی تکذیب پر انسان کو مشتعل کرتا ہے۔ مجوس آپ کہیں کہ دنیا و آخرت میں اگر کوئی حقیقی معنوں میں شفیع عنداللہ ہوسکتا ہے تو وہ محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلعم ہیں۔ لیکن بقول اعدا آپ شفاعت کے منکر، محمد صلعم کے بے ادب، اسلامی نماز ڈھیلو وغیرہ۔ اور اگر اہلحدیث بریلوی معاش سے یہ معاش [illegible] رسالت پر [illegible] تو وہ محب رسول [illegible]

فرمانبردار۔ بریں عقل و دانش ببایدگریست

قارئین عظام! اصل بات یہ ہے کہ ؎

محالست سعدی کہ راہ صفا
توان رفت جز بر پئے مصطفےٰ

حقا کہ بے متابعت سید الرسل
ہرگز کسے بمنزل مقصود رہ نیافت

حقیقت میں حب رسول اطاعت رسول کے سوا لاحاصل ہے۔ اے مخالفو! گوش ہوش سے سنو! اللہ احکم الحاکمین کے الفاظ نقل کرتا ہوں۔ مسلم شریف ج ۱ ص۱۰۳ میں ہے شفعت الملئکۃ وشفع النبیون وشفع المومنون (الحدیث) فرمایا۔ جب فرشتے، نبی اور مؤمن شفاعت کرچکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائینگے اب میری باری ہے چنانچہ اپنے فضل وکرم سے دوزخیوں کو باہر نکالیں گے جس سے واضح ہے کہ تمام ملائکہ اور انبیاء کے علاوہ مؤمنین کی شفاعت بھی ہوگی۔ اب تمہارا یہ کہنا کہ جماعت اہلحدیث شفاعت کی منکر ہے اہل تحقیق کے سامنے کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اس لئے ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ سب سے اول شفاعت محمد مصطفےٰ صلعم کی ہوگی۔ بعدہٗ تمام انبیاء اور مومنین کے علاوہ چھوٹے چھوٹے بچے اللہ کے حضور میں حاضر ہوکر اپنے والدین کی سفارش کرینگے اور ان کو دامن پکڑ کر بہشت میں لے جائینگے۔ ہاں جس بات کا انکار ہے وہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ خلاف پیمبر کسے راہ گزید - کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

وہ بدبخت انسان جس نے در محمدی چھوڑ کر پاکپتن اور اجمیر کی راہ لی۔ لاہور میں فرار ہجویری سے ہوتا ہوا آدھر نکل آئے اور سمجھے کہ شفاعت محمدی ہمارے ساتھ ہوگی ۔ [illegible] قطعاً ایسے شخص کے حق میں [illegible] شفاعت نہیں کریں گے [illegible]

ہے کہ جماعت اہل حدیث کا تعلق شفاعت محمدیہ کے متعلق کیا مسلک ہے۔ لیکن عزیز و اور بزرگو ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان اپنے تمام تعلقات جو کسی غیر سے وابستہ ہیں منقطع کر کے براہ راست اپنا تعلق سرکار مدینہ سے

لائے۔ جنہوں نے آخر کام آنا ہے۔ یہ تمام وسائل ضعف الطالب والمطلوب کے ماتحت مسل دیئے جائینگے اس لئے ادھر ادھر کی نسبت کو چھوڑ کر یہ کہہ دو کہ ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

مباحث علمیہ

قرآن حکیم کی روشنی میں ہاروت وماروت کی تحقیق اور اسرائیلی روایات کا ابطال

(بقلم مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی از چنیوٹ)

(قسط ثانی)

مضمون ہذا کی پہلی قسط "اہلحدیث" ۱۸۔ اگست میں شائع ہو چکی ہے۔ جس میں ہاروت وماروت کے واقعہ کے متعلق چودہ مختلف حوالے درج ہوئے ہیں۔ آج ان حوالجات پر نامہ نگار صاحب نے تنقید کی ہے۔ ناظرین سابقہ مضمون مد نظر رکھ کر آج کا بھی ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ ہاروت وماروت فرشتے نہیں تھے اور نہ ہی وہ انبیاء تھے۔ بلکہ دو شخص تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ سحر نازل کیا تھا اور یہ دونوں شخص لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور وقت تعلیم یہ کہہ دیتے تھے کہ دیکھو تم جادو مت سیکھو۔ ہم تو ایک فتنہ اور آزمائش ایمان کا سبب ہیں۔ خدا تمہاری آزمائش چاہتا ہے۔ اس لئے اگر نہ سیکھو گے تو یہی تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ یہ سب کچھ کہنے کے بعد دونوں جادوگر (جو دراصل اللہ کے نیک بندے تھے) لوگوں کو سحر سکھا دیتے تھے۔ اس گروہ میں پھر دو جماعتیں ہیں ایک کہتی ہے کہ یہ دونوں جادوگر نیک بندے تھے اور ان کا جادو خدا کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ دوسری جماعت ان دونوں کو نیک تسلیم نہیں کرتی۔

دوسرا گروہ ... فرشتہ تسلیم ... تسلیم کرنے کے لئے

طیار نہیں۔ اور نہ ہی یہ گروہ اس بات کا قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو فرشتوں پر یا کسی دو شخصوں پر جادو یا کسی قسم کا سحر نازل کیا تھا۔ بلکہ یہ گروہ ان تمام قصص کو لغو اور خرافات اسرائیلیات تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید نے ما نافیۃ کے ساتھ صاف اور واضح طور پر اعلان کر دیا کہ خدا نے ملکین (یعنی آدمیوں اور فرشتوں) پر کوئی سحر نازل نہیں کیا۔ اور اسلام کے اکثر مستند مفسرین وعلماء کرام نے اسی تیسرے گروہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔

ان تینوں گروہوں کے خیالات پر نقد وتبصرہ کرنے سے قبل نمبر ۱ تا ۱۴ (جو اہلحدیث ۱۸۔ اگست میں شائع ہو چکے ہیں) پر اچھی طرح غور کر لینا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ ان روایات میں کس قدر زمین وآسمان کا فرق ہے۔ محض نقلاً ہی نہیں بلکہ عقلاً بھی ان کا تسلیم کر لینا ناممکن ومحال نظر آتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک مسئلہ عقلاً ہماری سمجھ میں نہ آسکے؟ لیکن یہ تو ہو سکتا ہے کہ یہ روایات اسناداً صحیح ہوں۔ پس جو مسئلہ شریعت کے طور پر ثابت ہو جائے۔ ممکن ہمیں اپنی عقل کو قطعاً قربان کر دینا پڑیگا۔ اب ان روایات پر دونوں طرح سے تنقید کر لینا ضروری ہے۔

اس آیت میں ... بحث یہ ہے کہ یا انزل علی الملکین میں ... ما بمعنی

میں ما نافیہ (بمعنی نہیں) ہے یا موصول (بمعنی جو) ہے؟ بعض علماء جو ملائکہ پر نزول سحر کو جائز سمجھتے ہیں ان کے نزدیک ما موصولۃ اور جو ناجائز سمجھتے ہیں ان کے نزدیک نافیہ ہے۔ کمال کی بات یہ ہے کہ جو علماء ما موصولہ مانتے ہیں وہی حضرات ان اسرائیلیات کو لیکر قرآن حکیم کی تفسیر میں ایک اچھا خاصہ تاول طیار کر لیتے ہیں اور ما موصولہ ماننے لینے سے اسرائیلیات کے داخلہ کے لئے دروازہ کھل جاتا ہے۔ دوسرا گروہ جو ما کو نافیہ کہتا ہے وہ ان تمام یہودی افسانوں کو نہیں لیتا۔ جن علماء سلف نے ما کو نافیہ مانا ہے ان کے اسماء یہ ہیں۔ عبد الرحمن بن ابزی۔ ابو العالیہ قرطبی۔ امام فخر الدین رازی۔ ابن ابی حاتم۔ ربیع بن انس۔ بعض روایات میں ابن عباس۔ تفسیر خازن ابن کثیر۔ کبیر وغیرہ۔ ما انزل علی الملکین لم ینزل علی الملکین۔ در منثور بروایت ابن عباس در منثور میں صاف طور پر ما انزل میں ما کا معنی بلکہ مجد ابن عباس رضہ سے منقول ہے مگر ہمارے بعض علماء نفی کے معنی کو گناہ عظیم سمجھ رہے ہیں۔

ملکین پر بھی اختلاف ہے۔ ملکین سے مراد بعض علماء نے فرشتے لیا ہے۔ بعض نے دو سردار یا دو شخص بعض نے اقوام جن کے دو جن مراد لئے ہیں۔ بعض نے سلیمان اور داؤد علیہ السلام کو اور بعض نے جبرئیل و میکائیل کو مراد لیا ہے یعنی صرف ملکین پر پانچ مختلف اقوال موجود ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔

ہاروت وماروت۔ تیسری روائت میں اوپر گزر چکا ہے کہ ہاروت وماروت، سلیمان، داؤد علیہ السلام کے پاس گئے۔ تاکہ ان کی بخشش کا کوئی سامان پیدا ہو جائے۔ چنانچہ سلیمان کی دعا سے ملائکہ کو عذاب دنیا کا سزاوار قرار دیا گیا۔ اور اس کے برخلاف روائت نمبر ۲ میں گزر چکا ہے کہ ہاروت وماروت کا واقعہ حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانہ کا ہے۔ اور انہی کی معرفت خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو عذاب دنیا کا سزاوار گردانا۔ اب یہ دونوں روائتیں آپس میں زمین وآسمان کا تضاد رکھتی ہیں۔ اس لئے ...

(۸۵۹)

اور عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان کم و بیش تین ہزار سال کا فرق ہے۔ اور پھر یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ بعض کے نزدیک سلیمان و داؤد علیہما السلام ہی خود ہاروت و ماروت ہیں؟

پھر دوسری روایت نمبر ۲ کو لیجئے۔ جس میں آیا ہے کہ یہ دونوں فرشتے چاہ بابل میں الٹے منہ لٹک رہے ہیں۔ اور اس کے برعکس نمبر ۳ کو لیجئے۔ جس میں بیان ہوا ہے کہ یہ فرشتے زمین و آسمان کے درمیان لٹک رہے ہیں۔

پانچویں نمبر میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اجرام فلکی میں موجودہ زہرہ ستارہ وہی زہرہ عورت ہے۔ یہ کس قدر عقل کے خلاف ہے۔ ایسی بے ثبوت باتیں تو وہ شخص کہہ سکتا ہے جو علم ہیئت سے بالکل نابلد ہو۔ ۵ فٹ کی ایک حسین و شکیل عورت کو ہزاروں میل لمبا چوڑا خوبصورت ستارہ بنا دینا کونسی سزا ہے؟

اور پھر روایت نمبر ۲ کو پڑھ کر دیکھئے وہ اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز اور امیر حمزہ کی داستان سے ملتی جلتی ہے کہ یہ عورت دراصل زہرہ ستارہ تھی۔ جو عورت بنا کر بھیجی گئی اور بدکاری کے بعد پھر اسی زہرہ ستارہ کی شکل میں مسخ ہو گئی۔ ایسی کہانیاں پڑھ کر بے ساختہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا پڑتا ہے۔ کہ تفسیر القرآن میں ایسے لغو قصوں کو خدا جانے کن مقاصد کے مدنظر جگہ دیدی گئی۔

چھٹی اور ساتویں دو روایتوں پر کیا خاک جرح کی جائے۔ جن کا نہ کوئی منہ ہو اور نہ سر محض جادوگرنی عورتوں اور مردوں کی کہانیاں ہیں جو تفسیر القرآن جیسی پاک جگہ میں درج کر دی گئیں۔ آپ نے ان روایات سے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ ان میں کس قدر گرے ہوئے تخیلات ہیں۔ میں نے تو محض تفنن طبع کے طور پر لکھ دیا ہے تاکہ آپ میرے اس قول کی تصدیق کر سکیں کہ فی الحقیقت یہ قصے الف لیلہ کی داستان کا ایک ٹکڑہ ہیں۔ باقی نمبر ۹ تا ۱۲ کا ذکر اوپر ضمناً آ چکا ہے

عجیب الجھن | میں نے ابن کثیر۔ فتح البیان۔ معالم خازن۔ ابی السعود۔ بحر المحیط اور تفسیر طبری میں ہاروت و ماروت کے اس مقام کو بار بار پڑھا لیکن جتنی بار پڑھا۔ دماغ الجھتا ہی گیا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ آپ عبدالرحمٰن بن ابزی اور ربیع بن انس کا قول اوپر دیکھ چکے ہیں۔ انہوں نے حرف مَا کو نافیہ تسلیم کیا ہے۔ لیکن ابن کثیر ص۲۴۲ پر ربیع بن انس کے ایک قول سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جادوگروں کے وجود اور جادو کے منزل من اللہ ہونے کو تسلیم کرتے ہیں اور پھر حیرانی کی بات یہ ہے کہ ما نافیہ تسلیم کرنے کے بعد (جبکہ جادوگروں کے جادو اور ان کے وجود کا صاف طور پر انکار ہو جاتا ہے تو) سحر کا نزول من اللہ ہونا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اگر نزول سحر کا اقرار کرنا ہی ہے تو مَا کو نافیہ کیوں تسلیم کیا گیا؟ کیوں نہ ما کو موصولہ کہہ دیا گیا؟

اور پھر اس سے زیادہ حیران کن وہ عبارت ہے جو تفسیر ابن کثیر کے ص۲۴۳ پر لکھی ہوئی ہے۔ جہاں یہ کہا گیا ہے کہ یہ تمام اسرائیلی فضول کہانیاں ہیں۔ اور ان قائلین میں پھر ربیع بن انس ہیں۔ اس کے سوا بہت بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ جن علماء کرام کے نزدیک ما موصولہ ہے نافیہ نہیں۔ ان کے ترجمہ کے مطابق بلاشبہ ہاروت و ماروت کو فرشتہ اور ان پر جادو کا نزول من اللہ ماننا پڑتا ہے۔ لیکن اسی تفسیر کے دوسرے صفحات پر ہم دیکھتے ہیں کہ ما موصولہ ماننے والے علماء کے نزدیک نزول سحر جائز ہی نہیں۔ اور ان کے اقوال صاف موجود ہیں کہ نہ خدا نے دو فرشتوں کو بھیجا نہ ان پر جادو نازل کیا گیا اور نہ ہی خدا کی طرف سے نزول سحر جائز ہے۔ الغرض ما کو نافیہ یا موصولہ ماننے والوں کی تفاسیر آگے چل کر خلط ملط بحث اختیار کر لیتی ہیں۔ جس سے عام لوگوں کے لئے دشواری ضرور ہوتی ہے۔ اور ایسے مواقع پر صرف غواص و دقیقہ سنج ہی حقیقت کی گہرائیوں تک پہنچ سکتے ہیں۔

اب یہاں سے ہٹ کر اس مسئلہ پر غور کیجئے۔ جس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ وہ یہ کہ ہاروت فرشتہ تھے یا نہیں؟ اور اگر فرشتہ نہیں تھے تو پھر کیا تھے اب پہلے اس گروہ کے خیالات کی تنقید کیجئے جن کے نزدیک ہاروت و ماروت حقیقی طور پر فرشتے تھے اور انہوں نے فی الحقیقت زہرہ کے ساتھ بدکاری کی۔ جس کی سزا میں فرشتوں کو چاہ بابل میں لٹکا دیا گیا اور زہرہ کو ستارہ بنا دیا گیا۔ مفسرین نے اس واقعہ کی تاریخ میں سخت اختلاف کیا ہے۔ کسی نے ادریس علیہ السلام کا زمانہ بتایا ہے اور کسی نے سلیمان علیہ السلام کا۔ کسی نے سلیمان و داؤد علیہ السلام کو ہی ہاروت و ماروت مانا ہے اور کسی نے جبرئیل و میکائیل کو ہاروت و ماروت کہہ دیا ہے۔ ان متخالف و متضاد حالات سے بخوبی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام روایات یہودی اور اسرائیلی روایات ہیں۔ جیسا کہ آگے چل کر میں اپنے اس دعویٰ کو ثابت کروں گا

اور بالفرض اگر ایک منٹ کے لئے نزول سحر مان لیا جائے کہ خدا تعالیٰ نے دو فرشتوں یا دو مردوں پر سحر نازل کیا تھا۔ تو قرآن کی نص صریح کے یہ بالکل مخالف پڑتا ہے۔ ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر۔ میں خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ جادو سکھانا شیطانوں کا کام ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ خود خدا جادو سکھانے والوں کو شیطان کہے اور پھر معاذ اللہ خود ہی فرشتوں پر سحر نازل کرے؟ ایک جگہ جادو کو شرک و کفر اور شیطانی کام بتلائے اور دوسری جگہ وہی فعل خود کرے۔ ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی تو ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ خدا کی پناہ پھر یہ خدا کی طرف کیسے منسوب ہو سکتا ہے؟

سبحان اللہ عما یشرکون۔

احادیث کی رو سے سحر شرک اور اس کا کرنے والا کرانے والا بلکہ اس پر اعتقاد رکھنے والا بھی درجہ کفر تک پہنچتا ہے اور بعض خلفاء اسلام نے جادوگروں کو قتل کرا دیا تھا اور جب جادوگر عقیدہ کافر اور واجب القتل ٹھیرتے ہیں۔ تو جادوگروں کے معلم اعلیٰ کا کیا حسن حشر ہونا چاہئے؟ فافھموا وتدبروا۔ چنانچہ امام فخر الدین رازیؒ نے تفسیر کبیر ص۴۲۸ پر نزول سحر کا نہایت شدت کے ساتھ انکار کیا ہے۔ ان السحر انما یضاف الی الکفرۃ والفسقۃ والشیاطین المردۃ وکیف یضاف الی اللہ ما ینھی عنہ و

یں من علیہ بالعقاب - خلاصہ ترجمہ جادو کی نسبت کافر، فاسق اور ملعون شیاطین کی طرف کی جاسکتی ہے اور خدا کی طرف سحر کی نسبت کیسے کی جائے جو خود اس سحر سے منع کرتا ہے اور سحر کے لئے وعید فرماتا ہے۔ اس کے سوا قرآن مجید میں جا بجا ساحرین کی مذمت آئی ہے ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ - ان دلائل سے ثابت ہو گیا کہ خدا تعالیٰ نے کوئی سحر کسی فرشتہ یا آدمی پر دنیا میں نہیں بھیجا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ | جب عقلی و نقلی دلائل بن نہ پڑیں تو بعض حضرات یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آزمائش کے لئے سحر نازل کیا تھا۔ ان کا یہ وہم بھی باطل ٹھیرتا ہے۔ اس لئے کہ اگر سحر آسمان سے نازل ہونے کی کوئی مقدس چیز ہوتی تو سامری جیسے ساحر اسے طیار نہ کرسکتے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ سامری نے بھی ایک طلسماتی بچھڑا بنایا تھا اور کتنا بڑا جادو گھڑ لیا تھا کہ لوگ پکار اٹھے۔ ھذا الھنا و الہ موسیٰ فنسی (آیہ) ترجمہ - دراصل یہی ہمارا اور موسیٰ کا خدا ہے۔ قائلین سحر کی من گھڑت روایات بتلا رہی ہیں کہ خدا نے جو جادو نازل کیا تھا وہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ اور سحر سامری موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اس خدائی جادو سے ٹھیک چھ سو سال قبل طیار ہو چکا تھا۔ بلکہ سحر کا وجود تو اس سے بھی ہزارہا سال قبل پایا جاتا ہے۔ تو اس کا اب یہ معنی ہوا کہ سامری اور فرعونی جادوگروں کے سحر کے بعد خدا کا جادو آیا۔ (جبکہ جادو کی مطلق ضرورت نہ تھی)۔ اور جب انسان کا بنایا ہوا سحر دنیا میں بہت سی نوعوں کے ساتھ چل رہا تھا تو آسمانی جادو کی کیا ضرورت تھی؟ کیا یہی سحر آزمائش کے لئے کافی نہ تھا؟ خدائی جادو کی آزمائش کے لئے ضرورت تھی؟

اور مشاہدہ کے طور پر بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کا طیار کردہ سحر جا بجا مل جاتا ہے۔ لیکن خدائی جادو کا ایک حرف کہیں تک نہیں ملا۔ شواہد بتلا رہے ہیں کہ نہ تو خدا نے جادو بھیجا اور نہ ہی خدائی جادو کی ضرورت تھی۔ اس لئے کہ دنیا میں اس نحس چیز کی پہلے

کونسی کمی تھی۔ البتہ اگر کمی تھی تو ہدایت کی کمی تھی جسے خدا تعالیٰ نے ہر وقت اپنے انبیاء و مرسلین پر نازل کیا۔ قائلین سحر کہا کرتے ہیں کہ فرشتوں کا جادو زوجین کے تعلقات کو بگاڑنے والا تھا۔ افسوس کہ اس وقت ان علماء کو یہ حدیث کیوں بھول گئی کہ شیطان کا سب سے بڑا کام یہی نشوز زوجین ہے؟ اور یہ مذموم نسبت خدا کی طرف کیسے ممکن و جائز ہو سکتی ہے؟ اور پھر یہ نشوز زوجین تو بعض اوقات محض روپیہ پیسہ اور لالچ و طمع سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ایک غریب عورت کو زر کثیر کا لالچ دیکر یا ایک مرد کو روپیہ کا طمع دلا کر زن و شوہر کا تعلق خراب کیا جائے تو بہت جلد اور بڑی خوبی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے سوا رات دن ابلیس اپنے شیطانی لشکر کے ساتھ یہی خدمت انجام دے رہا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کو آگ پر تیل چھڑکنے کی کیوں ضرورت ہوئی؟ کیا ایسے وقت کا تقاضا یہی تھا کہ خدا کی طرف سے بھی زوجین کے باہمی تعلقات خراب کرنے کے لئے وحی کے طور پر سحر کا نزول ہو؟ نہیں ہرگز نہیں؟ بلکہ ایسے موقع پر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر کی ضرورت تھی۔ جو تمام جادوگروں اور مکاروں

کے پردوں کو چاک کرکے باطل کو تباہ و برباد اور حق کا بول بالا کرتے۔ علاوہ ازیں ان اسرائیلی روایات میں بھی تو یہ کہیں نہیں لکھا ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دو فرشتوں کو جادو دیکر بھیجا اور وہ جادو سکھایا کرتے تھے۔ بلکہ ان اسرائیلی خرافات میں تو صرف یہ ہے کہ ملائکہ نے ابن آدم کے گناہوں پر تضحیک کی کہ اے خدا ابن آدم بہت بڑا پاپی ہے۔ اس کہنے پر خدا تعالیٰ نے دو فرشتوں کو بھیجا اور وہ بھی اسلئے کہ ان کو پتہ چل جائے دنیا کیسی میٹھی اور لذت انگیز ہے یہاں جاکر معاصی سے بچ رہنا کس قدر دشوار اور صرف مرد صالح کا ہی کام ہے۔ چنانچہ وہی کچھ ہوا۔ فرشتے آئے اور فارسی حسینہ کے جلوہ حسن کی ایک تاب بھی نہ لاسکے۔ دیکھتے ہی بے قرار ہوکر آلودہ عصیان ہوئے قرآن حکیم میں نزول سحر کا انکار ہو رہا ہے۔ اور بعض مفسرین باب التفسیر میں ملائکہ کے عشق و محبت اور فسق و فجور کی بیہودہ داستان پارینہ بیان کر رہے ہیں۔ اور تفاسیر میں جو کچھ ما انزل علی الملکین کے تحت مواد مل رہا ہے وہ یہی زہرہ کے عشق و حسن کی کہانی ہے۔ ایک لفظ بھی تو ایسا نہیں جس کا مفہوم یہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر سحر نازل کیا تھا۔ پھر خدا جانے مابعد علماء نے یہ طویل

اعلان حق

ہر کلمہ گو مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ان چار مسائل پر ضرور عمل پیرا ہو بغیر اس کے وہ نہ تو مومن بن سکتا ہے اور نہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے وہ یہ کہ (۱) تحصیل علم جس سے خدا اور رسول اور دین اسلام کی مدلل معرفت حاصل ہو۔ (۲) اس علم پر عمل۔ (۳) بندگان خدا کو دین اسلام کی دعوت۔ (۴) دعوت و تبلیغ میں جو مشقت اور اذیت لاحق ہو اس پر صبر و تحمل۔ ان چاروں مسائل کی دلیل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ یعنی قسم ہے زمانہ کی کہ (سارے لوگ) نقصان میں ہیں مگر وہ (لوگ) (۱) جو ایمان لائے (۲) اور نیک عمل کئے۔ (۳) اور ایک دوسرے کو حق (پیروی) کی ہدایت کرتے رہے (۴) اور ایک دوسرے کو (مصیبت میں) صبر کرنے کی تاکید کرتے رہے۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ جلشانہ اگر اپنے بندوں پر حجت قائم کرنے کے لئے صرف یہی سورہ نازل فرماتا تو کافی تھی۔ کتب احادیث اور کتب شرعیہ میں اس کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا جبکہ تبلیغ کے شور سے سارا ہندوستان گونج رہا تھا مگر آج کسی طرف سے ایک حقیر آواز بھی نہیں سنائی دیتی اور مسلمان اس طرف سے قطعی لاپرواہ اور غافل ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں میں عملی بیداری پیدا کرنے کی

سخت ضرورت ہے۔ ہندوستان میں لاکھوں نو مسلم اسلامی تعلیم سے قطعی ناواقف ہیں اور ان کے گمراہ ہوجانے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ کروڑوں بندگانِ خدا کفر وظلمت کی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اون کے کان خدا کے نام اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے ناواقف محض ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے ان دینی وملکی بھائیوں کو جہالت اور کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کے اعلیٰ محاسن سے باخبر کرنے کی کوشش کریں۔ خادم قوم (پنڈت مولوی) احمد طاگر ڈوجاتی مبلغ اسلام قنوج ضلع فرخ آباد۔

مذاکرہ علمیہ

(از مولوی ابوالطیب عبدالصمد صاحب مبارکپوری اعظمی)

اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۵- جمادی الاول سنہ رواں میں ابویحیٰی محمد زکریا صاحب نے عنوان مذکور کے ماتحت علماء اہل حدیث کو متوجہ کیا ہے کہ حدیث مندرجہ مذاکرہ پر روشنی ڈالیں بنا ءً علیہ یہ سطور پیش کش ہیں۔ مذاکرہ میں حدیث یوں نقل کی گئی ہے۔ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی السطح لیس بمجوب۔ حدیث کے یہ الفاظ کس کتاب کے ہیں حوالہ نہیں بتلایا گیا ہے گو اسکے معنی بھی بتکلف درست ہوجاتے ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ دراصل اس طرح پر ہیں۔ "نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ" (مشکوٰۃ باب الجلوس والنوم والمشی۔ ترمذی عن جابرؓ) اسکے معنے ظاہر ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی چھت کے اوپر جسکے کنارے پتھر (وغیرہ) سے گھیرے ہوئے نہیں ہیں خفت و خواب سے منع فرماتے ہیں۔ کیونکہ ایسی چھت پر سونے سے نیچے گر پڑنے کا قوی اندیشہ اور غالب گمان ہے اس سے احتیاط کرنا ضروری ہے۔ اس صورت میں "لیس بمحجور علیہ" جملہ بتاویل مفرد ہوکر سطح کی صفت واقع ہے۔ الرجل کی صفت نہیں بن سکتا۔ اس لئے کہ مطابقت بین الموصوف والصفت معدوم ہے جس کا وجود ضروری ہے۔ اسکی تائید دوسری حدیث سے ہوتی ہے جو یہ ہے۔ "من بات علی ظهر بیت لیس علیه حجاب وفی روایة حجار فقد برئت منه الذمة" (ابوداؤد عن علی بن شیبان۔ مشکوٰۃ باب مذکور) یعنی جو کوئی گھر کی ایسی چھت پر جس پر کوئی اوٹ نہیں ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ جس پر پتھر نہیں (لگے) ہیں رات گذارے تو اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے۔" یعنی اللہ اسکی حفاظت کا ذمہ دار نہیں۔ پس ایسی صورت میں اگر کوئی رات کو چھت پر بے جے سوئے بیٹھے اور بدقسمتی سے نیچے گر جاوے تو اس کا الزام اسی پر ہوگا تمام لوگ اسی کو نصیحت وملامت کرینگے اور یہ نہیں کہا جاویگا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی قسمت میں یہی لکھ دیا تھا بلکہ ایسی صورت میں اللہ کی حفاظت وصیانت اس سے مرتفع ہوجاتی ہے کیونکہ وہ خود بلا میں پھنسنے کا سبب بنا اور ہلاکت کے لئے متعرض ہوا۔ اس سے یہی ثابت ہوا کہ اسباب اور ذرائع ووسائل کا مہیا کرنا اور عمل میں لانا انسان پر لازم ہے جیسا کہ دوسری روائت میں ہے کہ ایک صحابی نے دریافت کیا کہ اونٹ کو کھلا چھوڑ دوں اور اللہ پر توکل کروں یا باندھوں اور توکل کروں آپ نے ارشاد فرمایا "اعقلها وتوکل" باندھ اور توکل کر۔

الفؔ کا یہ مطلب بیان کرنا کہ "انسان مادرزاد برہنہ ہوکر کسی میدان میں نہ سوئے" نہایت لغو اور مہمل ہے اسلئے کہ مادرزاد برہنہ ہوکر سونا تو ہر مکان میں مکروہ وقبیح بلکہ حرام ہے۔ کوئی شریف الطبع اور صحیح الفطرت انسان اس کو کبھی اور کسی حال میں پسند نہ کریگا چہ جائیکہ بلا فرد کراہت طبعی کے ایسا کرنا یہ تو بہت ہی معیوب ہے۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم جن کی حیا اور غیرت تمام انسانوں سے بدرجہا بڑھ کر اور کامل تر ہو۔ اپنے کلام میں ایسا فرمائیں؟ حاشا وکلا۔ اگر الفؔ کے بیان کردہ معنے صحیح ہوں تو ثابت ہوگا کہ میدان کے علاوہ یعنی مکان کے اندر مادرزاد برہنہ سونا ممنوع نہیں ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ جیسا کہ بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ قلت یا نبی اللہ عوراتنا ما نأتی منها وما نذر قال احفظ عورتك الا من زوجتك او ما ملكت يمينك قلت يا رسول الله اذا كان القوم بعضهم فی بعض قال ان استطعت ان لا يراها احد فلا ترينها قال قلت يا نبی الله اذا كان احدنا خاليا قال فالله احق ان يستحيى من الناس (ترمذی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم اپنی شرمگاہ سے کیا چیز ظاہر کریں اور کیا چیز چھوڑیں یعنی ظاہر نہ کریں آپنے فرمایا اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھ مگر اپنی بیوی سے یا اپنی لونڈی سے۔ کہتے ہیں (کہ) میں نے عرض کیا جب ایک قوم اپنی قوم کے ساتھ ہو (تو کیا کرنا چاہئے) آپ نے فرمایا اگر تیرے بس میں یہ بات ہو کہ تیری شرمگاہ کو کوئی نہ دیکھنے پائے تو ہرگز مت دکھلا۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا۔ جس وقت ہم میں سے کوئی شخص تنہا ہو (تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا لوگوں سے زیادہ اللہ تعالےٰ حق رکھتا ہے کہ اس سے شرم کی جاوے (غرض کسی حالت میں کشف عورت (عضو مخصوص کے ساتھ برہنہ ہونا) کا اختیار (بجز مذکورہ دو صورتوں کے) نہیں دیا۔ برہنگی تو درکنار اسی طرح بؔ کا یہ کہنا کہ کسی ایسے ہی مقام پر نہیں سوسکتے ہیں جس کے اوپر سائبان ہو" نہایت عجیب غریب معلوم ہوتا ہے۔ شاید "سائبان" کے بعد لفظ کاتب سے سہواً چھوٹ گیا ہے۔ یعنی اصل میں "سائبان نہ ہو" ہے لیکن پھر بھی یہ مطلب صحیح نہیں ہے۔ حجاب اور محجور یا محجوب کا جو لفظ ہے اس سے وہی مقصد ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔

غرض الف اور ب دونوں نے اس حدیث کا جو مطلب بیان کیا ہے کوئی بھی صحیح نہیں ہے۔

کما لا یخفی علی من له ادنی مهارة بالاحادیث النبویة۔ فقط۔

ناظرین خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر اپنا صاف اور خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ (منیجر)

فتاویٰ

س ۲۳۴ } ایک شخص ایک عورت خریدتا ہے لونڈی کے طریقے پر لیکن نکاح نہیں کرتا بغیر نکاح اپنے کام میں لاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ لونڈی خریدی ہوئی ہے تو کیا یہ جائز ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۲۲۰۰)

ج ۲۳۴ } آج کل لونڈی کوئی نہیں۔ یہ عورتیں تمام آزاد ہیں اور آزاد کو غلام بنانا موجب لعنت ہے۔ شخص مذکور بغیر نکاح کے ملاپ کرتا ہے تو زانی ہے۔ (نوٹ) واضح رہے کہ آج کل جو عورتیں فروخت کی جاتی ہیں، یہ قانوناً و شرعاً ناجائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۵ } میت کو دفن کرنے کے بعد سرہانے کھڑے ہوکر سورہ بقر کا پہلا رکوع اور پاؤں کی طرف سورہ بقر کا آخری رکوع پڑھتے ہیں تو یہ ہاتھ اٹھا کر پڑھے یا ایسا ہی پڑھے اور اتنا ہی پڑھے یا اور زیادہ؟ (سائل مذکور)

ج ۲۳۵ } قبر کے سرہانے یا پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کا اول آخر علی الترتیب پڑھنا بعض صحابہ کا فعل ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ۔

س ۲۳۶ } جمعہ کا خطبہ زوال سے پہلے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۳۶ } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ بعض علماء کا قول ہے۔ اللہ اعلم بالصواب

س ۲۳۷ } پتنگ کی تجارت جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۳۷ } پتنگ بازی فی نفسہ لہو و لعب ہے اس کی تجارت بھی اسی حکم میں ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۸ } ایک میت کی لاش کو تین روز کے بعد دفن کرنے کا موقع پڑا تو اولین نماز جنازہ سامنے لاش رکھ کر پڑھی جائے یا کس طریقے سے کیونکہ لاش میں تعفن پیدا ہوگئی ہے اور ایک شخص بوجہ تعفن کراہت طبعی کے سامنے لاش رکھ کر نماز پڑھنے سے متنفر ہے تو وہ معذور سمجھا جائیگا یا عند اللہ ماخوذ ہوگا۔ (ایک از خریدار اہلحدیث)

ج ۲۳۸ } شخص مذکور بہتر ہے کہ دور کھڑا ہوکر نماز جنازہ پڑھ لے۔ ترک نہ کرے۔ اگر ترک بھی کردے تو عند اللہ ماخوذ نہیں۔ کیونکہ جنازہ فرض کفایہ ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۳۹ } ہمارے شہر میں ایک مسجد اہلحدیث ہے۔ جس میں فجر و ظہر و عصر کی دو دو جماعتیں ہوتی ہیں ایک اول وقت پر اور دوسری جماعت آدھا گھنٹہ اور سوا سوا گھنٹہ دیر بعد ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جو شخص پہلی جماعت میں نماز پڑھ لے اور پھر اسی جگہ ورد وظیفہ کے لئے بیٹھا رہے اور پھر دوسری جماعت شروع ہو تو اس وقت اپنے وظیفہ میں مشغول رہے یا دوسری جماعت میں دوبارہ نماز فریضہ کیلئے شریک ہو جائے؟

(ابو سعید عبد الرحمٰن قریشی کوٹی از چنیوٹ)

ج ۲۳۹ } سوائے نماز فجر و عصر کے دوسری نمازوں میں شامل ہو سکتا ہے۔ مغرب کی نماز ہو تو بہ نیت نفل تین رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ کر ایک اور رکعت الگ پڑھ لے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسلک کے مطابق نماز فجر و عصر بھی پڑھ سکتا ہے۔ ظاہراً یہ قول حضرت عائشہ کا حدیث کے خلاف ہے اللہ اعلم!

س ۲۴۰ } سیاہ خضاب کا کیا حکم ہے؟ بعض علماء کالے خضاب کو جائز کہتے ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۲۴۰ } صرف سیاہ خضاب منع ہے۔ مخلوط بالحناء جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۴۱ } بلا عذر ننگے سر نماز جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں خذوا زینتکم عند کل مسجد۔ اس آیت کے تحت پگڑی زینت میں داخل ہے اور پگڑی کے بغیر نماز مکروہ ہے اور ننگے سر محض ضرورت کے وقت (جبکہ پگڑی نہ ہو تو) نماز جائز ہے۔ لہٰذا بعض لوگ ننگے سر پر مذاق اڑاتے ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۲۴۱ } ننگے سر نماز پڑھنا بلا کسی قید کے جائز ہے مگر اس پر جھگڑنا اور اس کو تعامل بنانا صحیح نہیں۔ افضل یہی ہے کہ عمامہ یا ٹوپی وغیرہ رکھ کر نماز ادا کرے۔ لقولہ تعالیٰ خذوا زینتکم عند کل مسجد اللہ۔ اللہ اعلم!

نوٹ:۔ فتوے اسی قدر تھے۔ (مفتی)

اہل حدیث لیگ بھوارہ کا قیام

بتاریخ ۱۷ اگست ۱۹۳۹ء بعد نماز مغرب مسجد اہل حدیث بھوارہ راگھو نگر میں زیر صدارت منشی عبد العزیز اہل حدیث بھائیوں کا جلسہ عام منعقد ہوا۔ اور باتفاق آرا حسب ذیل تجویزیں پاس ہوئیں۔

(۱) جماعت اہل حدیث کی سیاسی تنظیم کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اہل حدیث لیگ بھوارہ مدھوبنی کی تشکیل عمل میں آئی۔

(۲) جناب منشی عبد العزیز صاحب رئیس اہل حدیث لیگ بھوارہ کے صدر اور عبد الظاہر سلفی مدرس مدرسہ اسلامیہ سکرٹری منتخب ہوئے۔

(۳) مجلس عاملہ کے اراکین کے انتخاب کا اختیار جناب صدر کو دیا گیا۔

خاکسار عبد الظاہر سلفی سکرٹری اہل حدیث لیگ بھوارہ

مدرسہ اسلامیہ گویاری

ریاست کچھ کی حالت بہت ابتر ہے۔ قحط سالی کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگ کچھ امداد نہیں کر سکتے۔ اس لئے جملہ ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کی امداد فرما کر عند اللہ ماجور رہیں۔

پتہ:۔ مترہ میاں مصری مہتمم مدرسہ اسلامیہ دار النصیحۃ گویاری معرفت محمد طیب میاں جی احمد قصبہ کھاوڑہ ریاست کچھ بھوج۔

مضمون نگار حضرات مضامین سفید کاغذ کے صرف ایک طرف پختہ روشنائی سے صاف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ پنسل سے لکھنے کی تکلیف نہ فرمایا کریں ورنہ عدم اندراج کی شکایت بے معنی ہوگی۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

متفرقات

تحریک خاکساری | تحریک خاکساری والا مضمون کتابت ہو رہا ہے۔ جن جن صاحبوں نے چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے یا جمع کرنے کی اطلاع دی ہے وہ جلدی بھیجدیں تاکہ تخمینہ لگانے میں غلطی نہ ہو۔ اور جنہوں نے ابتک توجہ نہیں کی وہ بھی بہت جلد توجہ کریں۔ بعض اصحاب کی رائے ہے کہ یہ رسالہ ایک لاکھ کی تعداد میں چھپنا چاہئے۔ میرا خیال بھی یہی ہے کہ رسالہ اس شان سے شائع ہو کہ پھر ضرورت نہ پڑے۔ یہ رسالہ مفت تقسیم ہوگا۔ محصول ڈاک کے علاوہ فی نسخہ ۲ پیسے چندہ اشاعت ان لوگوں سے لیا جائیگا جنہوں نے امدادی رقم نہیں بھیجی ہوگی مگر جنہوں نے کچھ امدادی چندہ بھیجا ہوگا وہ اس سے مستثنیٰ ہونگے۔

پس احباب کرام رقوم چندہ جلدی بھیجدیں اور مطلوبہ نسخوں کی تعداد سے اطلاع دیں۔

حساب دوستاں | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار یا میعاد مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہو جائیگی۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ آیندہ اخبار کو بدستور جاری رکھنا چاہتے ہیں تو جلد از جلد

(۱) قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔
(۲) مہلت درکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں
(۳) اگر خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی مطلع فرمائیں۔
اگر علیحدہ پوسٹ کارڈ تحریر کرنا نہیں چاہتے تو مہربانی فرما کر اخبار ہذا کے ہمراہ جو مطبوعہ چٹھی بذریعہ ڈاک ارسال کی جا رہی ہے۔ اس پر انکاری لکھ کر واپس کر دیں۔

روز ۲۸ ستمبر تک انتظار کیا جاویگا اگر مرسلہ مذکورہ امور میں سے کوئی اطلاع دفتر ہذا میں نہ پہنچی تو مجبوراً ۲۹ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جاویگا۔

مہلت ختم | جن اصحاب کی میعاد مہلت اس ماہ ختم ہو رہی ہے ان کو خود ہی اپنے وعدہ کو ایفا کرنے کے لئے قیمت اخبار بھیجدینی چاہئے ورنہ مزید مہلت دیئے بغیر

اخبار بند کرنا پڑیگا۔

بیرون ہند | کے خریدار حضرات بھی قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ پوسٹل آرڈر بہت جلد بھیجدیا کریں۔ تاکہ دفتر کو بار بار یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہ رہے۔

۷۱۰ - ۲۰۵۳ - ۲۴۸۰ - ۳۰۰۴ -
۳۵۴۷ - ۳۹۰۴ - ۵۲۰۹ - ۵۶۲۳ -
۶۱۲۷ - ۶۷۸۹ - ۶۸۴۷ - ۷۱۲۰ -
۷۱۴۸ - ۷۱۵۲ - ۷۱۶۱ - ۸۱۸۶ - ۸۲۵۹
۸۵۳۱ - ۸۷۳۵ - ۹۱۰۰ - ۹۳۲۳ -
۹۴۳۱ - ۹۵۱۳ - ۹۶۱۱ - ۹۶۱۲ -
۹۶۳۱ - ۹۹۹۱ - ۱۰۰۱۸ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۳۷۹
۱۰۴۵۰ - ۱۰۷۲۶ - ۱۰۷۳۹ - ۱۰۷۴۶ -

غریب فنڈ

میں

عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ اصحاب خیر ماہ رجب المرجب میں صدقات خیرات کرتے وقت اس فنڈ کا بھی خیال رکھیں اس فنڈ سے بہت سے نادار اور مفلس غرباء کے نام اخبار اہلحدیث جاری کیا جاتا ہے۔

۱۰۷۸۴ - ۱۰۹۷۳ - ۱۱۰۱۷ - ۱۱۱۱۲ -
۱۱۱۷۷ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۵۲ -
۱۱۳۴۲ - ۱۱۴۴۳ - ۱۱۴۶۹ - ۱۱۵۷۵ -
۱۱۶۱۰ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۷۱۶ - ۱۱۸۵۶ -
۱۱۸۶۶ - ۱۱۹۰۶ - ۱۱۹۴۴ - ۱۲۰۲۶ -
۱۲۰۷۷ - ۱۲۰۸۵ - ۱۲۰۸۷ - ۱۲۱۸۸ -
۱۲۱۹۶ - ۱۲۲۰۶ - ۱۲۲۱۰ - ۱۲۲۳۷ -
۱۲۲۳۸ - ۱۲۲۴۰ - ۱۲۲۴۶ - ۱۲۲۵۲ -
۱۲۲۷۷ - ۱۲۳۴۶ - ۱۲۳۶۳ - ۱۲۳۷۰ -
۱۲۳۸۶ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۰۱ - ۱۲۴۰۷ -
۱۲۴۱۱ - ۱۲۴۱۴ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۲۲ -
۱۲۴۲۵ - ۱۲۴۲۶ - ۱۲۴۳۰ - ۱۲۴۳۱ -

۱۲۴۳۱ - ۱۲۴۳۲ - ۱۲۴۳۹ - ۱۲۴۶۷
۱۲۴۷۲ - ۱۲۴۷۳ - ۱۲۴۹[illegible] - ۱۲۴۹۹ -
۱۱۵۰۵ - ۱۲[illegible]۷ - ۱۲[illegible]۹ - ۱۲۵۱۹ -
۱۲۵۵۲ - ۱۲۵۵۸ - ۱۲۴۸۶ -

غریب فنڈ | ۱۱۶۸۳ - ۱۱۹۲۸ - ۱۱۹۲۵ -
۱۲۰۰۷ - ۱۲۰۸۲ - ۱۲۰۸۶ - ۱۲۲۴۲ -
۱۲۴۳۴ - ۱۲۴۳۵ -

اہل حدیث کانفرنس | جماعت اہل حدیث مالیگاؤں ۱۰؎ **جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب** | کے لئے از چشتی محمد صدیق محمد فاضل تاندلیانوالہ ضلع لائلپور ۵؎

ضروری اعلان | حسب تجویز مجلس شوریٰ مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور جناب حافظ عبدالحمید صاحب منتظم مدرسہ ہذا بغرض حصول امداد بعہدہ سفارت مامور ہو کر دورہ شروع کر رہے ہیں۔ لہٰذا ارباب ثروت و علم دوست احباب سے درخواست ہے کہ حافظ صاحب موصوف کے ذریعہ مدرسہ کی مالی امداد میں پوری ہمدردی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ امسال بوجہ اہم ضرورت خود سفارت کی صعوبت برداشت کر کے آپ حضرات کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی صاحب براہ راست مدرسہ کی امداد فرمانا چاہیں تو پتہ ذیل پر خط و کتابت و ترسیل منی آرڈر فرماویں۔

عبدالحمید نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور۔ (۸ر برائے اشاعت فنڈ وصول)

تعمیر مسجد اہل حدیث مرزاپور | کی اعانت کے لئے مولوی حافظ ابوالوحید محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی عنقریب مکرر دورہ شروع کرینگے۔ اصحاب خیر خصوصاً اہل حدیث حضرات اس کار خیر میں شریک ہو کر ثواب حاصل کریں۔

نوٹ | مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں آمد و خرچ کا حساب انشاء اللہ علیحدہ شائع کیا جائیگا۔ (خلیل احمد خادم انجمن ہذا) (۸ر اشاعت فنڈ وصول)

نام غلط چھپ گیا | اہلحدیث ۲۹ اگست ۱۹۳۷ء میں ایک مضمون بھوپال میں ایک دن میرے نام سے شائع ہے جو دراصل استاذی محترم مولانا عبدالمجید صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ کا مرقوم تھا۔ خاکسار نے تو صرف

ملکی مطلع

یورپ کا مطلع

غبار آلود نہیں ظلمت آلود ہے

جس اندوہناک واقعہ کا خطرہ عرصہ دراز سے لگا ہوُا تھا وہ بالکل قریب آگیا ہے۔ یعنی جنگ یورپ سر پر آگئی ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ پرچہ جس میں یہ سطور لکھی گئی ہیں ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک اعلان جنگ پر کتنے دن گذر چکے ہونگے۔

ہندوستان جو محاذ جنگ سے ہزاروں میل دور ہے اس میں بھی یہ علامات پیدا ہوگئی ہیں :-

(۱) پنجاب میں دریاؤں کے پلوں پر پہروں کا انتظام کیا گیا ہے
(۲) فوجی ملازموں کی رخصتیں منسوخ کرکے ان کو فوراً طلب کیا گیا ہے۔ آخری ہفتہ کی تعطیل بند کی گئی ہے۔
(۳) مرکزی ٹیلیگراف آفس پر فوجی پہرہ لگا دیا گیا ہے
(۴) کراچی میں طیارہ شکن توپیں نصب کی گئی ہیں۔
(۵) غیر ملکی باشندوں کی نقل و حرکت کی نگرانی ہونے لگی ہے
(۶) فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہوگئی ہے۔ ہندوستان سے دو فوجیں ایک جزیرہ نمائے ملایا کو دوسری مصر کو بھیجی گئی ہیں۔

غرض اس وقت یورپ کا مطلع اس حدیث کے ماتحت آگیا ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ حضور علیہ السلام نے عرب کی آیندہ پریشانیوں کو بحالت کشف دیکھ کر فرمایا تھا :-

ویل للعرب من شر قد اقترب

(عرب کے لئے افسوس ہے اس شر سے جو قریب آگیا ہے)

اب آواس حدیث کے الفاظ میں تصرف کرکے یوں کہنا چاہئے

ویل للاروبا من شر قد اقترب

(یورپ کیلئے افسوس ہے اس شر سے جو قریب آگیا ہے)

یورپ کے شر میں ہندوستان اور دیگر ممالک بھی حصہ دار ہونگے۔ یہ لڑائی کس سازوسامان سے ہوگی اس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ

لا عین رأت و لا اذن سمعت

بندوق کی ایجاد سے تیروکمان چھوٹ گئے پھر توپ کے سامنے بندوق ماند پڑگئی۔ اب توپ کا استعمال بھی بہت کم ہوگا۔ اس کی بجائے ایسے ایسے گیسوں سے کام لیا جائیگا۔ جن کا پورا علم ہم ہندوستانیوں کو نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔

کم بخت جرمنی تو اپنے سازوسامان کے بل بوتے پر یہاں تک مغرور ہوگیا ہے گویا وہ کہہ رہا ہے ؎

نہ پیروئ قیس نہ فرہاد کرینگے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

باوجود اس ظلمت پر ظلمت کے امریکہ کے پریزیڈنٹ (مسٹر روز ویلٹ) ابھی تک صلح کی کوشش کررہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جرمنی، پولینڈ اور شاہ اطالیہ کے نام حسب ذیل تجاویز ارسال کی ہیں :-

(۱) غیر جانبدار مصالحتی کمشن مقرر کئے جائیں۔
(۲) آپس میں صلح صفائی سے جھگڑے نپٹائے جائیں اور کسی غیر جانبدار ملک کو یا امریکہ کی کسی ریاست کو ثالث مقرر کرلیا جائے۔ (۳) خاص عرصہ کے لئے عارضی صلح کرلی جائے تاکہ معاملہ پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جاسکے۔

ہٹلر سے خطاب | ہر ہٹلر کو مسٹر روزولٹ نے لکھا ہے کہ آپ نے میری اپریل والی اپیل کا ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اب بھی صلح صفائی سے معاملہ طے کیجئے اور طاقت کے استعمال تک نوبت نہ آنے دیجئے۔ امریکہ کے تمام باشندے طاقت اور زور سے مطالبات منوانے کے سخت خلاف ہیں۔ اسی طرح وہ اس چیز کے بھی مخالف ہیں کہ کوئی حکمران اپنے مقصد کے حصول کے لئے لاکھوں بندگان کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل دے میں اہل امریکہ کی طرف سے درخواست کرتا ہوں کہ میں نے جو تین طریقے پیش کئے ہیں ان میں سے کسی ایک کو اختیار کیجئے۔"

(انقلاب لاہور ص ۱ ۲۷۔ اگست ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث | ان تجاویز کے جواب میں اگرچہ جرمنی کے ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) نے شرائط مصالحت حکومت برطانیہ کو بھیجدی ہیں جن پر غور کیا جارہا ہے۔ لیکن باخبر حلقوں کو معلوم ہے کہ ہر ہٹلر نے معاہدہ میونخ میں برطانیہ اور فرانس کے ساتھ اس شرط پر مصالحت کی تھی کہ وہ جرمن اکثریت والا علاقہ (سوڈیٹن لینڈ) حاصل کرنے پر کفائت کریگا اور مزید پیش قدمی نہیں کریگا۔ اہلحدیث نے اس وقت جو رائے ظاہر کی تھی آخر وہی صحیح ثابت ہوئی۔ یعنی شیخ سعدی مرحوم کے فلسفہ سیاست کے ماتحت جو آپ نے سلطنتوں کے متعلق عموماً اور دول یورپ کے متعلق خصوصاً اس شعر میں بیان کیا ہے ؎

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
ہم چناں در بند اقلیمے دگر

ہر ہٹلر نے چیکوسلواکیہ سارے کا سارا ہڑپ کرلیا اور برطانیہ و فرانس صرف زبانی احتجاج کرکے رہ گئے

تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ اور خاکساری ڈکٹیٹر

ناظرین باخبر ہونگے کہ تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ اپنی شان میں مسلمانان ہندوستان کے لئے آج کل سخت تکلیف دہ ثابت ہورہا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر لکھنؤ کی یہ دونو جماعتیں (شیعہ سنی) اسلحہ جنگ کے ذریعہ لڑکر مٹ جاتیں تو مسلمانان ہند بلکہ مسلمانان دنیا کو اتنا رنج نہ ہوتا جتنا آج کل ہورہا ہے۔

ڈکٹیٹر خاکساران (مشرقی صاحب) نے اس میں دخل دیا۔ مگر چونکہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر نمائش دکھائی۔ اس لئے ان کو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اس سلسلہ میں آپ کے قلم سے عجیب وغریب بیانات شائع ہوئے۔ آپ کے یہ فقرے خصوصاً قابل غور ہیں کہ اگر حکومت (یوپی) لکھنؤ نے ہمارے تعاون کو منظور نہ کیا یا اس غرض کو تسلیم نہ کیا کہ ستی ا

شیعہ اصحاب میں بہ زور صلح کرانا حکومت کا کام ہے تو ہمارے دل میں حکومت یوپی کی نیت اور رعیت پروری کے متعلق خطرناک شکوک پیدا ہو جائینگے۔ جس کا نتیجہ سوائے اسکے نہ ہوگا کہ ہم اس ظلم کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کیلئے سرکفت ہو جائیں اور اپنے خون کا آخری قطرہ یوپی کی وزارت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کیلئے بہادیں ۔" (الاصلاح لاہور ۱۸۔ اگست ص۳)

ناظرین ملاحظہ کریں اس قسم کا تہدید آمیز مضمون کوئی حکومت برداشت کر سکتی ہے؟ اسی لئے حکومت یوپی نے مشرقی صاحب کو جو جواب دیا ہے ہماری رائے میں وہ کچھ غیر موزوں نہیں ہے۔ حکومت کا جواب خود پرچہ "الاصلاح" ۲۵۔ اگست میں چھپا ہے اور جو خاکساران سندھ کے ناظم اعلیٰ مقیم لکھنؤ کی طرف سے بذریعہ تار مشرقی صاحب کو پہنچا ہے۔ اسکے اصل الفاظ یہ ہیں :-

"حکومت یوپی ۱۸۔ اگست کے "الاصلاح" کی دھمکی کی بنا پر خاکسار تحریک کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کرتی ہے۔" (الاصلاح ۲۵۔ اگست ص۲)

حکومت یوپی کا انکار لاہور کے روزانہ اخبارات "پرتاپ"، "انقلاب" وغیرہ نے ان الفاظ میں شائع کیا:۔

"لکھنؤ ۲۴۔ اگست۔ تحریک خاکسار کے لیڈر علامہ مشرقی نے حال ہی میں اپنے اخبار میں شیعہ سنی تنازعہ کے سلسلہ میں یوپی گورنمنٹ کے خلاف جو غیر ذمہ دارانہ مضامین شائع کئے ہیں اور جن میں ایک کے ذریعہ یوپی گورنمنٹ کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر اس نے شیعہ سنی تنازعہ کو ختم کرانے کی کوشش نہ کی تو ایک لاکھ خاکسار لکھنؤ پہنچ کر یوپی گورنمنٹ کی اینٹ سے اینٹ بجادینگے۔ ان کی وجہ سے تحریک خاکساران کے متعلق یوپی کے سرکاری حلقوں کی رائے میں ساری تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے گورنمنٹ نے علامہ مشرقی کو مطلع کر دیا ... تنازعہ کے متعلق یوپی گورنمنٹ ان سے کسی قسم کی گفت و شنید کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ ہی انہیں ذمہ دار شخص سمجھتی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یوپی کے خاکساروں کے لیڈر نے وزیر اعظم یوپی سے انٹرویو کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وزیر اعظم نے ملاقات کرنے سے صاف انکار کر دیا۔"

(پرتاپ لاہور ۲۶۔ اگست ۳۹ء)

اسی کے قریب قریب الفاظ "انقلاب" ۲۶۔ اگست میں شائع ہوئے ہیں۔

ماسٹر عنائت اللہ اگر سیاست سے واقف اور قانون دان ہوتے تو مقولہ مشہور "ایاز قدر خود بشناس" کے ماتحت گفتگو کرتے۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ پنجاب کا چیف جج جو ایک معنی سے پنجاب کا بے تاج بادشاہ ہے جس کا ایک ایک لفظ صوبے کے لئے قانون کا حکم رکھتا ہے وہ بھی یوپی، بنگال وغیرہ صوبوں کے وزرائے اعظم کو ان الفاظ سے مخاطب کرے تو وہی جواب پائیگا جو ماسٹر عنائت اللہ نے پایا ہے اس کی تفصیل ہم آیندہ کسی پرچے میں کرینگے۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ فلسفہ سیاست کا دیباچہ پڑھا ہوا شخص بھی ایسی حرکتیں نہیں کر سکتا جو مشرقی صاحب کر رہے ہیں۔ جب سے انہوں نے لکھنؤ ایجی ٹیشن میں دخل دیا ہے ہم ان کی تحریروں کو بغور دیکھتے رہے ہیں۔ آج جو تلخ نتیجہ ان کو پیش آیا ہے ہم پہلے ہی اس کو بھانپ چکے تھے۔

(نوٹ) کچھ مدت ہوئی آپ (مشرقی صاحب) اپنے چند اتباع کے ساتھ دفتر اہلحدیث میں آئے تھے۔ معمولی مزاج پرسی کے بعد اثنائے گفتگو میں میں نے اپنی سمجھ کے مطابق ان کی تحریروں پر کچھ اظہار خیال کیا۔ جو اس زمانے میں اتنی زیادہ سخت نہ تھیں جتنی آج کل ہیں۔ ان کے نتیجہ سے ان کو آگاہ کیا تو انہوں نے از خود یہ کہا کہ میں جان گیا ہوں کہ آپ سیاستدان ہیں۔ یہ بھی خود ہی کہا کہ میں آیندہ اس قسم کا جو مضمون لکھونگا پہلے اس کو آپ کے پاس برغرض اصلاح بھیجدیا کرونگا۔ صفحے کے ایک کالم پر لکھونگا اور دوسرا کالم آپ کی اصلاح کے لئے چھوڑ دونگا۔ مگر اس پر آج تک عمل نہیں ہوا وکفیٰ باللہ شہیداً۔

اخیر میں ہم خاکسار تحریک کے ممبروں سے اتنا پوچھتے ہیں کہ ایسے دماغ کا مالک اور ایسی غلط راہ چلنے والا شخص کسی قوم کا رہنما ہو سکتا ہے؟

گر ہمیں مکتب است و ایں ملّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس بتاریخ ۱۹۔ اگست ۳۹ء کو دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس میں منعقد ہوا جس میں کنور حاجی محمد اسماعیل علی خان صاحب کے پیش کردہ مسودہ قانون دہلی مساجد ایکٹ پر غور کیا گیا۔ حاجی محمد صلح صاحب جلسہ کے صدر تھے مجلس نے کافی بحث کے بعد طے کیا کہ اس مسودہ کی آخری دفعہ یعنی دفعہ ۱۶ کو جس کی رو سے جامع مسجد دہلی اور مسجد فتحپوری کے علاوہ دیگر مساجد اور اُن کے اوقاف کا انتظام بھی مجوزہ کمیٹی کے ہاتھ میں آسکیگا۔ مسودہ مذکور سے حذف کرانے کی کوشش کی جائے۔ اس لئے کہ جہاں تک جماعت اہل حدیث کا تعلق ہے اس جماعت کے اوقاف اور ان کی مساجد کی بدانتظامی کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے اور نہ کسی نے اسکی کوئی شکائت کی ہے کہ اسکی بنا پر کانفرنس کی مجلس شوریٰ ان کے انتظامات کو خراب تسلیم کرے اور انکو مجوزہ کمیٹی کے سپرد کئے جانے پر راضی ہو جائے۔

مجلس شوریٰ نے کنور صاحب کی اس تجویز کو بہت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ دیکھا کہ انہوں نے مجوزہ کمیٹی کی رکنیت کے لئے حنفی کی شرط لازم قرار دیدی ہے۔ مجلس شوریٰ مذکور کی رائے میں ان کی اس تجویز سے مسلمانوں میں فرقہ وارانہ اور جماعتی منافرت اور اختلاف کا دروازہ بلاوجہ کھل جاتا ہے۔ اس لئے مجلس کی رائے میں اس شرط کو بھی حذف کرانے کی کوشش ہونی چاہئے۔ شوریٰ میں تقریباً بیس حضرات شریک تھے جن میں ... مدیر محمدی۔ حاجی محمد صلح صاحب۔ مولانا شرف الدین صاحب۔ مولانا محمد یونس صاحب۔ حاجی محمد شفیع صاحب کھوریہ۔ مولانا محمد ...

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عگر۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالیٔ برماسے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزاد پور۔ میں علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مومیائی ایک ایسی فائدہ بخش دوا ہے جسکی صفت بیان کرنے کیلئے مجھے کوئی لفظ نہیں ملتے۔ مریض بہت دق کرتے ہیں اسلئے ایک مریض کیلئے ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۰ جولائی سنہ)

جناب عبداللہ صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین مرزا پور۔ تین چھٹانک تین آدمیوں کے لئے مومیائی منگوائی تھی۔ فوائد میں بے نظیر رہی مگر مرض ابھی جڑ سے نہیں گیا۔ اسلئے تینوں شخصوں کے لئے تین عدد ایک ایک چھٹانک بذریعہ وی پی ارسال فرما کر شکر گذار فرمائیں۔ (۱۰ جولائی سنہ)

ملنے کا پتہ: حکیم محمد سردار خان

[illegible] امرتسر

حضرت سید احمد شہید و مولانا اسمٰعیل شہید

تیرھویں صدی کے مجدد اعظم، محی السنۃ، مجاہد اکبر حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی اور آپ کے خلیفہ و وزیر ناصر السنۃ قامع البدعۃ، خالد ثانی، حجۃ الاسلام مولانا محمد اسماعیل شہید کے نام نامی سے ہندوستان کا کون مسلمان ناواقف ہے۔ لیکن "شہیدین" کے مجددانہ کارنامے، احیا سنت، تنظیم ملت اور اقامت خلافت کی محیر العقول کوششیں، انکے بے نظیر نظام شرعی کی برکات، ان کی تحریک جہاد کے صحیح مقاصد و اسباب، ان کے رفقاء و متبعین کے سحر انگیز و دلآویز اخلاق و اوصاف، قربانی و ایثار، جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صحیح تاریخ (تمام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپکی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں ان دونوں بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں (خدا انکے مصنفین کو جزائے خیر دے) وہ بوجوہ چند تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی استاد دار العلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد "سیرت سید احمد شہید" کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے جسکی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری رپورٹوں، اردو فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۴۶۴ صفحہ۔ کتابت طباعت عمدہ جلد بہت ہی خوبصورت۔ ابتدا میں علامہ سید سلیمان ندوی کا اس صفحہ کا فاضلانہ و بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ قیمت مجلد ۶؎ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔

ملنے کا پتہ

محمد معین الدین کتب خانہ ۔۔۔ گوئن روڈ لکھنؤ

نوٹ۔ صرف پنجاب کے احباب ہمارے سول ایجنٹ مولوی عبدالحق خان مہتمم مدرسۃ البنات جالندھر سے طلب فرمائیں۔

بچوں اور مبتدیوں کے لئے

صحیح اور خوشنما معرا قرآن مجید بطرز آسان کی خصوصیت انکے حروف کا اعراب اپنے ہی حروف کے ساتھ سب الفاظ بہ منفرد طریق سے علیحدہ لکھے ہوئے ہیں۔ رموز اوقاف کی تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں۔ حسب ذیل پتہ سے نمونہ منگوا کر تجربہ فرمائیے۔

ہدیہ قسم اول مجلد سنہری تین روپے ہے

ہدیہ قسم دوم مجلد سنہری دو روپے چار آنے ہے

قاعدہ تعلیم القرآن مع نماز بطرز آسان اس طرز پر طبع کیا گیا ہے قیمت ڈیڑھ آنہ۔ ملنے کا پتہ

القرقان میاں نذر تھ روڈ۔ لاہور

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۲؎

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

فن خوشخطی سے واقفیت حاصل کرنی منظور ہو تو کتاب ہذا

معلم خوشنویسی

ضرور منگوائیں۔ اور اپنے بچوں کو خوشخطی سکھائیے قیمت ۳؎۔ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

(۸۶۷)

تصانیف حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

کتب متعلقہ اہل حدیث

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسائل کا مدلل بیان بعد دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶

تقلید شخصی و سلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵

حدیث نبوی اور تقلید شخصی اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہل القرآن کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳

آمین رفعیدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔ ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ اور بعض متقدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲

علم الفقہ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ یعنی قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۲

فقہ اور فقیہ اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۳

(کتب منگوانے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث امرتسر

نکاح آریہ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق۔ (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) نکاح دائم۔ لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان قابل دید ہے۔ قیمت ۳

نماز اربعہ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں (اہل اسلام، عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نمازوں میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۲

ہندوستان کے دو ریفارمر یعنی شری سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ ۲

سوامی دیانند کا علم و عقل اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱

کتاب الرحمن آریوں کی جدید کتاب کلام الرحمن ویدہے یا قرآن کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا صاحب موصوف نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۹

رعایتی اعلان

ہارِ شباب حکیم اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود علی خان صاحب کی کتاب
یاءالابصار کا اردو ترجمہ۔ اصول مباشرت اور مردانہ و
نانہ امراض اور ان کی تشریح و علاج پر بہترین کتاب
۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲؍ ۔ رعایتی قیمت عہ؍

تاریخ اسلام اُردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی
ئی ہیں۔ یہ کتاب بلحاظ واقعات، طرز تحریر، سیاق
بارت ۔ لکھائی، چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات
گوں سے چھپا ہُوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے
ار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری
یسٹ بک کمیٹی ہائے نے اس کو سرکاری مدارس
ے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا
ے۔ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی
بت جلد اول چار روپے ۔ قیمت جلد دوم چار روپے
لد سوم تین روپے ۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی ۱۰؍

غزوائے اسلام اس کتاب میں اُن پیشوایان دین اسلام کے سبق آموز حالات ہیں جنہوں
نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو
ستوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے
بلیغ اسلام کی ۔ مؤلفہ مولانا عبدالسلام صاحب
دوی ۔ قیمت ۱۲؍ ۔ رعایتی عہ؍

سیر الصحابہ صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات ۔ عقائد ۔ عبادات ۔ معاملات ۔
سن معاشرت ۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات
ن کتاب میں [illegible] گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید
[illegible] روپے ۔ رعایتی للعہ؍

[illegible]یات [illegible] زنانہ اسلامیہ سکولوں
[illegible] ہے ۔ اس میں ۵۸
[illegible] کے حالات درج

ہیں ۔ قیمت فی جلد ۲؍ ۔ رعایتی ۸؍ (ڈھائی روپے)

سیرت الحسین حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی ۔ شہادت و
واقعات کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ معہ آپ کے مزار
کے فوٹو ۔ چار رنگوں میں چھپا ہُوا نفیس سرورق ۔ قیمت
دو روپے دو آنہ (۲؍۲) رعایتی ۱۲؍

سیرت الکبریٰ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل
سوانحعمری مع فوٹو مزار ۔ قیمت ۱۲؍ ۔ رعایتی ۱۲؍

بدایت الہدایت حضرت امام غزالی رحہ کی کتاب کا اُردو ترجمہ ۔ اس میں
اخلاق و آداب ۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت
خوبی سے بیان کیا ہے ۔ قیمت صرف ۱۲؍ ۔ رعایتی ۸؍

مشاہیر اسلام مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام ۔ شہدائے ملت ۔ غازیان
شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی
میں قابل دید کتاب ہے ۔ قیمت حصہ اول تین روپیہ
رعایتی ۲؍ دو روپے

فلسفہ خواب اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے ۔
اس موضوع میں اُردو کی یہ پہلی کتاب ہے ۔ قیمت
صرف دس آنے (۱۰؍) رعایتی ۸؍

سیرت بلال حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکمل سوانحعمری ۔ نہایت
اعلیٰ پیرایہ میں ۔ قیمت ۱۲؍ ۔ رعایتی ۱۲؍

سوانح حضرت ذوالنون مصری مشہور و معروف
ولی اللہ کی سوانحعمری ۔ ارشادات و مقالات کا مجموعہ
پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے ۔
اصل قیمت ۱۲؍ ۔ رعایتی [illegible]

فاتح سندھ غازی محمد بن قاسم رح کی مکمل سوانحعمری سندھ اور والیان سندھ کی ابتدائی
حالات، لشکر اسلام کا اس کو فتح کرنا ۔ غازیان اسلام
کا شوق جہاد یہ تمام حالات ناولانہ طور پر دلکش پیرایہ
میں لکھے ہیں ۔ قیمت عہ؍ ۔ رعایتی ۱۲؍

پیارے نبی کے پیارے حالات
مصنفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی ۔ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت،
زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں ۔
قیمت چھ روپے (۶؍)، رعایتی دو روپے ۲؍

متوسط حمائل شریف خوبصورت مطبوعہ مصر مجلد اعلیٰ
کاغذ، طباعت، اعلیٰ ۔ قیمت للعہ ۔ رعایتی ۶؍

حمائل شریف مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیر
مجلد منقش ۔ قیمت ۱۵؍ ۔ رعایتی ۲؍

وید ارتھ پرکاش مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب جو ویدوں کی تعلیم اور خود
ویدوں کے متعلق ناقابل تردید کتاب ہے ۔ قیمت ۱۲؍
رعایتی قیمت صرف ۵؍

عقائد اسلام مصنفہ مولوی شمس محمدی صاحب مرحوم اصل قیمت ۴؍ ۔ رعایتی ۲؍

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) مؤلفہ مولانا ثناء اللہ
صاحب امرتسری ۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے
مقبول خاص و عام ہو چکی ہے ۔ تفسیر مذکور جن اہل علم
حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے ۔ مفسرین کے
متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی
ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے
استشہاد کیا گیا ہے ۔ کاغذ مصری ۔ لکھائی چھپائی
عمدہ ۔ ضخامت ۴۰۴ صفحات ۔ $\frac{22 \times 18}{4}$ ۔ اصل قیمت
للعہ ۔ رعایتی قیمت ۱۰؍

(۸۶۹)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

جلد ۳۶ — نمبر ۴۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث امرتسر کوچہ کٹڑہ بھائی

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ، سے

عام خریداران سے ، عہ

، ، ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر ۳۰ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مولانا اسمٰعیل شہید علیہ الرحمہ

(از جناب ظہیر الدین حسین صاحب ظہیر اعظمی مئوناتھ بھنجن اعظم گڈھ)

چراغ دین محمد جلا دیا تو نے — جمال ملت بیضا بڑھا دیا تو نے

نبی کا شوق ترے دل میں تھا بحد جنوں — خدا کی راہ میں سب کچھ لٹا دیا تو نے

ہزار شکر کہ راہ خدا ہوئی روشن — طریق احمد مرسل بتا دیا تو نے

سنا کے ساز حقیقت کا نغمۂ توحید — جہاں کو شرک سے یکسر بچا دیا تو نے

بڑھا بڑھا کے زمانے میں رونق اسلام — جہاں سے صورت باطل مٹا دیا تو نے

رہ وفا و رضائے خدا میں ہو کے شہید — گلوئے شرک پہ خنجر چلا دیا تو نے

عدوئے دیں پہ چلا کر وہ تیغ جوہر دار — سبق جہاد کا ہم کو پڑھا دیا تو نے

سنا سنا کے خدا و رسول کی باتیں — جہان شرک میں ہلچل مچا دیا تو نے

پڑی تھی راہ ضلالت میں امت احمد — اسے نجات کا رستہ بتا دیا تو نے

تو ہی حیات سراپا عمل تھی دنیا میں — کہا جو منہ سے وہ کر کے دکھا دیا تو نے

ہر ... ظہیر ... — ... بنا دیا تو نے

انتخاب الاخبار

منتخبہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۹ء

مقامی حالات امرتسر میں اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں ہر سہ امیدواروں کے ورکر (کارکن) خوب دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ——— ۹-۱۰-۱۱ ستمبر کو ہر روز صبح کی نماز کے بعد بارش ہوتی رہی۔ موسم میں خنکی پیدا ہوگئی ہے ——— مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری راولپنڈی میں تقریر کرنے کی وجہ سے مظفرگڈھ میں گرفتار کرکے راولپنڈی لائے گئے۔ آپ پر زیر دفعات ۳۰۲-۱۱۷-۱۲۴ الف مقدمات چلائے جائینگے ——— سر سکندر حیات وزیر اعظم پنجاب ۱۰ ستمبر کو امرتسر تشریف لائے۔

——— حکومت پنجاب نے معاصر "شیعہ" لاہور سے شیعہ کی کسی اشاعت میں حکومت یوپی کے خلاف مضمون شائع کرنے کی وجہ سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ (افسوس!)

پرتاپ ۸ ستمبر۔ گورنمنٹ پنجاب کو حصار میں قحط پڑنے کی وجہ سے ریلیف کے کام پر بہت روپیہ خرچ کرنا پڑا ہے۔ اس لئے آئندہ بجٹ میں ۱۲ لاکھ روپیہ خسارہ ہونے کا خطرہ ہے۔

〃 ——— وائسرائے ہند نے ساتواں آرڈی ننس جاری کر دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان میں انڈین ایر فورس والنٹیر ریزرو قائم کی جائے نیز گورنر جنرل باجلاس کونسل نے ریگولر ریزرو کے افسروں کو ہندوستان کی باقاعدہ فوج میں سروس کے لئے بلائے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

〃 ——— بمبئی کی تیس فرموں کو جو براہ راست جرمنی سے کاروبار کرتی تھیں اور جن کے منتظم جرمن تھے۔ جرمنی سے کاروبار بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

〃 ——— بنوں ۵ ستمبر۔ بنوں کے قریب جمع شدہ قبائلی لشکر کو منتشر کرنے کے لئے ہوائی جہازوں کے ذریعہ مروج لاشٹ (دو شتی) کے گولے پھینکے گئے۔

پرتاپ ۱۱ ستمبر۔ گورنمنٹ ہند نے [illegible]

راستے ایسی دستاویزات، تصویریں، فوٹو یا کسی ایسے آرٹیکل کی جس سے خفیہ معاملہ کا انکشاف ہوتا ہو یا دشمن کو اس سے مدد ملتی ہو درآمد برآمد ممنوع قرار دی ہے۔

〃 ——— شملہ ۹ ستمبر ایک پریس کمیونک مظہر ہے کہ ریڈیو کے لائسنسدار کی طرف سے کوئی شخص یا اسکی اجازت سے کوئی شخص ریڈیو پر آئی ہوئی خبر کو اخبارات میں شائع کریگا تو اس کا لائسنس منسوخ کرکے انڈین ٹیلیگراف ایکٹ کے ماتحت اس پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

〃 ——— گورنمنٹ ہند نے چھ کروڑ بوری ریت اور بیس لاکھ گز ٹاٹ کا ایک فرم کو آرڈر دیا ہے۔

پرتاپ ۱۲ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو چین سے واپس واردھا پہنچ گئے ہیں۔ وہاں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔

〃 ——— معلوم ہوا ہے مولانا آزاد کی کوشش سے لکھنؤ میں جو شیعہ سنی کانفرنس ۱۲ ستمبر کو ہونی تھی ۱۸-۱۹ ستمبر کو ہوگی۔

پرتاپ ۸ ستمبر۔ برلن ۶ ستمبر۔ آفیشل جرمن ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے کریکوا پر بغیر کسی مقابلہ کے قبضہ کر لیا ہے۔

〃 ——— انگورہ کی ایک خبر ہے کہ جرمنی اور ٹرکی کے تجارتی معاہدہ کی جو ۳۱ اگست کو ختم ہوا از سر نو تجدید نہیں کی گئی۔

〃 ——— واشنگٹن ۶ ستمبر۔ امریکہ کے پریذیڈنٹ نے باضابطہ طور پر غیر جانبداری کا اعلان کر دیا ہے ایک حکم کے ذریعہ جنگجو فریقین کو ہتھیار مہیا کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

پرتاپ ۹ ستمبر۔ جرمن افواج کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ کریکوا۔ برومبرگ اور گراؤڈنز کے شہر ہمارے قبضہ میں آچکے ہیں۔

〃 ——— بغداد ۷ ستمبر حکومت عراق نے جرمنی سے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔

〃 ——— [illegible] پولش جرنل [illegible] اعلان [illegible]

کہ جرمن ہوائی جہازوں نے ہماری فوجوں کی آمد و رفت کی لائنوں پر کئی بار بمباری کی۔ ہماری ایر فورس نے دو دن میں جرمنی کے ۳۵ ہوائی جہازوں کو نیچے گرایا۔

پرتاپ ۱۰ ستمبر۔ نیویارک ۸ ستمبر۔ برطانیہ کا ایک اور مال جہاز تارپیڈو مار کر غرق کر دیا گیا ہے۔

〃 ——— لندن ۷ ستمبر۔ برطانیہ نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ جرمنی میں ایک کروڑ اشتہار پھینکے جن میں منجملہ دیگر باتوں کے لکھا تھا کہ ریش نے برطانیہ کو جنگ پر مجبور کر دیا ہے، آپ (جرمنی) کے پاس طویل اور وسیع جنگ کے ذرائع نہیں ہیں ہمارے (برطانیہ) کے ذرائع بہت وسیع ہیں ہمیں شکست دینا ناممکن ہے۔ ہم امن پسند جرمن گورنمنٹ کے ساتھ صلح کے لئے تیار ہیں۔

〃 ——— معاصر "اصلاح" کابل نے ایک شاہی فرمان شائع کیا ہے کہ موجودہ جنگ میں افغان گورنمنٹ غیر جانبدار رہے گی۔

پرتاپ ۱۰ ستمبر۔ شملہ گورنمنٹ آف انڈیا نے ہر قسم کے اسلحہ، مشینری۔ سامان خورد و نوش کی برآمد کی ممانعت کر دی ہے۔

پرتاپ ۱۱ ستمبر۔ برلن ۹ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فرانسیسی افواج نے جرمنی کے چند مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

〃 ——— لندن ۸ ستمبر۔ جرمنی جہاز سرنگ کے ساتھ ٹکرا کر غرق ہوگیا۔ اسی طرح ہالینڈ کا ایک جہاز سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔

〃 ——— پیرس۔ فرانسیسی گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ ہماری لوکل پیشقدمی جاری ہے۔ دشمن پیچھے ہٹ رہا ہے۔

پرتاپ ۱۲ ستمبر۔ لندن کا ایک اعلان ہے۔ جبرالٹر میں جہازوں کی نگرانی کے لئے پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

〃 ——— واشنگٹن۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے بحری اور بری فوج کو ۶۴ ہزار رنگروٹ بھرتی کرنے کا اختیار دیا ہے۔

انقلاب ۱۲ ستمبر کینیڈا کی پارلیمنٹ میں جرمنی کے خلاف جنگ کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اہلحدیث

۳۰۔ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۱۲)

اطلاع گزشتہ پرچے میں ہم نے یہ ذکر کر دیا تھا کہ ہفوات مشرقی کا بقیہ آئندہ ہفتے درج کرینگے۔ واقعات لکھنؤ کا جلدی ذکر کرنا ضروری تھا۔ اس لئے ہفوات کو مؤخر کیا گیا۔ آج ان کا بقیہ بیان کیا جاتا ہے۔ ناظرین ان ہفوات کو سابقہ ہفوات کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ ہم رسالہ میں اس مضمون کو متصل درج کرینگے۔ اس سلسلہ مضمون کی چار مثالیں ۱۸۔ اگست اور ۲۵۔ اگست کی اشاعتوں میں درج ہو چکی ہیں۔

(۵) قرآن میں ایمان سے مراد اعمال ہیں

اسی کے متعلق آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

جہاں جہاں قرآنی آیات میں لفظ ایمان آئیگا وہاں بھی اعمال مراد لینے چاہئیں۔

(مقدمہ تذکرہ صفحہ ۱۸۳)

اہلحدیث قرآن شریف میں ایمان کا تعلق [illegible] دل کو بتایا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت

(۱) [illegible] قالوا امنا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم (پ ۶ ع ۱۳)

(۲) ولما يدخل الايمان في قلوبكم (پ ۲۶ ع ۱۴)

(ترجمہ) جو لوگ [illegible] کہتے ہیں کہ ہم ایمان دار ہیں اور ان کے دل ایمان نہیں لائے۔ [illegible]

(ف) ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔

اسی لئے ہر موقع پر اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کو اس پر عطف کیا گیا ہے۔ یہ تو ادنےٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ الگ الگ دو چیزیں ہوتے ہیں۔ اسی بنا پر بے ایمان لوگوں کے حق میں یہ حکم صادر کیا گیا ہے:۔

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (پ ۳ ع ۱۱)

(ان لوگوں کے نیک اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے)

اگر ایمان سے مراد بھی اعمال ہوتے تو ان بے ایمان عاملین کو ایماندار کہا جاتا اور اس حالت میں ان کے اعمال کو ضائع کرنا بے انصافی ہوتا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس دعوے پر مشرقی صاحب نے بخاری شریف کی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے۔ جس کے معنی قرآنی آیات کی طرح آپ نے نہیں سمجھے۔ کیونکہ آپ کسی محدث کے پاس نہیں بیٹھے اور نہ [illegible] فیض پایا۔ حدیث موصوف کے معنی [illegible] یہ ہیں:۔

الایمان بضع وسبعون شعبة

(ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں)

یعنی ارشاد نبوی ہے کہ شخص کے اندر ایمان کا اثر یہ ہونا چاہئے کہ وہ اچھے نیک کام کرے جن کا ادنا (ادنےٰ) اماطة الاذى عن الطريق (ادنی درجہ ہے کہ راستہ سے اینٹ پتھر اور کانٹا وغیرہ (ایذا دینے والی چیزیں) ہٹا دے جن سے مخلوق خدا کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

اسی لئے امام بخاری نے اس حدیث کی بنا پر کئی ابواب ایسے باندھے ہیں جن سے اس حدیث کے معنی صاف سمجھ میں آجاتے ہیں۔ مثلاً فرماتے ہیں:۔

(۱) باب الحياء من الايمان (۲) باب الصلوٰة من الايمان (۳) باب الجهاد من الايمان

(۱) شرم و حیا ایمان سے ہے۔ (۲) نماز پڑھنا ایمان سے ہے۔ (۳) جہاد کرنا ایمان سے ہے۔

یعنی مؤمن کے کامل ایمان کا اثر یہ ہونا چاہئے کہ (۱) وہ شرم و حیا سے کام لے۔ (۲) نماز پڑھے۔ (۳) جہاد کرے وغیرہ۔

اسی طرح مشرقی صاحب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ:۔

اسلام عمل اور صرف عمل ہے جو عامل ہے اس کا عقیدہ بھی درست ہے۔ نہیں بلکہ اس کو کسی عقیدے یا زبانی قول کی ضرورت ہی نہیں۔ جو قائل ہے وہ بہر نوع کچھ نہیں، آج کچھ نہیں، کل کچھ نہیں، ابدالاباد تک کچھ نہیں۔ (دیباچہ اردو صفحہ ۱۲)

قرآن مجید پر کس قدر ظلم ہے کہ آیات صریحہ اور نصوص قطعیہ پر مشرقی صاحب مجاہد تعمق کی تلوار سے زیادہ تیز تلوار چلاتے ہیں۔

آیات مندرجہ ذیل غور سے سنئے!

(۱) قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا [illegible]

(۲) قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [illegible]

(۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ [illegible]

جتنی آیات میں بصیغہ قُلْ یا قُوْلُوْا حکم کیا ہے۔ مشرقی صاحب کی اس تلوار سیف سے سب بے کار ہو گئی ہیں۔ یہ ہے آپ کی قرآن دانی جس پر آپ کو ناز ہے۔ کیوں نہ ہو شیخ کا مجادلہ کیسا ہی [illegible] تھی۔ ایسی ہی قرآن دانی پر یہ شعر صادق [illegible]

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

(۲) کفر صرف اعمال میں ہے کلمات یا اقوال میں نہیں

اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

انما الکفر فی الاعمال من دون الکلمات والاقوال (تذکرہ حصہ عربی ص۱۳۳)

یعنی صرف اعمال کفر ہیں کلمات اور اقوال کفر نہیں۔ اس دعوے کی تشریح یہ ہے کہ زبان سے کوئی جو کچھ چاہے کہے خدا کے حق میں کہے یا رسول کے حق میں کہے وہ کفر نہیں ہے۔ حالانکہ قرآن شریف کی بہت سی آیات میں ناجائز اقوال کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ چند آیات حسب ذیل ہیں

(۱) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط (پ ۶ - ع ۱۴) [۱]

(۲) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ م (پ ۶ - ع ۱۴) [۲]

(۳) وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ (پ ۱۰ - ع ۱۶) [۳]

مشرقی صاحب کے اس قسم کے دعاوی کو سن کر ہم ایک باریک بین ذی علم کے قول کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ تذکرہ کی تصنیف میں کسی یہودی عربی دان کا دخل ہے۔ (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال) ورنہ کوئی مسلمان جس نے ایک دفعہ بھی قرآن پڑھا ہو ایسی جرأت نہیں کر سکتا جس کا اظہار مشرقی صاحب نے کیا ہے۔

(۷) کوئی قوم جس کی دنیا درست نہیں متقی نہیں

اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

متقی قوم کو جہاں آخرت میں کچھ باک نہیں وہاں اس کی دنیا بھی درست ہے۔ کوئی قوم جس کی دنیا درست نہیں متقی ہونے کی مصداق نہیں ہو سکتی۔
(مقدمہ تذکرہ اردو ص۱۵۱ کا حاشیہ)

اہلحدیث | اس اصول کے ماتحت انبیائے کرام کی وہ امتیں جو کفار کے غلبہ سے ہمیشہ مغلوب رہیں ... سب سے بڑی مثال امت نوح کی ہے۔ جو حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ سے مسلمان ہو کر طوفان سے پہلے ساڑھے نو سو سال تک تکلیفیں اٹھاتی رہی بقول مشرقی صاحب وہ بھی متقی کہلانے کا حق نہیں رکھتی۔ کیونکہ اس کو دنیاوی غلبہ حاصل نہ ہوا تھا۔ مسیحی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضرت مسیح کی امت تین سو سال تک پریشان حال پھرتی رہی۔ کوئی اُن کا پرسان حال نہ تھا، کوئی سیاسی وقعت اُن کو حاصل نہ تھی۔ بقول مشرقی صاحب امت مسیح کو بھی متقی کہلانے کا حق نہ تھا۔ حالانکہ قرآن شریف ان کو خطاب وحی سے مخاطب کرتا ہے ارشاد ہے :-

إِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي (پ ۷ - ع ۵)

نیز ارشاد ہے :-

فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ (پ ۲۸ - ع ۱)

آج اقوام یورپ بقول آپ کے متقی ہیں مگر اس قسم کا تقویٰ انبیائے کرام کے نزدیک بجو ئے نہ ارزد کیونکہ یہ غلبہ اس آیت کے ماتحت ہے۔ جس میں ارشاد ہے :-

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ۝ (پ ۷ - ع ۱۱)

یعنی کفار جب خدائی احکام کو بھول بیٹھے تو ہم (خدا) نے بھی ان پر دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جو نعمتیں ان کو دی گئیں جب ان کو پا کر وہ خوش ہو گئے تو ہم نے ان کو ناگہاں پکڑ لیا پس وہ بے آس ہو کر رہ گئے۔

(۸) مسلمانوں میں اسلام نہیں ہے اصل مسلمان مغربی قومیں ہیں

اس بارے میں آپ کے عربی الفاظ یہ ہیں :-

... الحق انہ ما فیکم من الاسلام من شیٔ وانھم ھم المسلمون۔ (تذکرہ حصہ عربی ص۱۴۴)

یعنی تم ... مسلمانوں میں اسلام کا شائبہ تک نہیں ... حقیقی مسلمان اقوام مغرب (روسی جرمن، انگریز وغیرہ) ہیں۔

اس دعوے کے بطلان پر کون بحث کرے اور کیوں کرے۔ ہم تو جانتے ہیں کہ یہ مشرقی صاحب کی اصطلاح ہے۔ وہ اپنی خاص اصطلاح میں بول رہے ہیں۔ ناظرین کو سمجھانے کے لئے ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ جو ایک بدکار جماعت کی اصطلاح ہے۔ اس جماعت کی بدکاری سے ہمیں مطلب نہیں بلکہ صرف اصطلاح بتانا ہمارا مقصود ہے۔

سنا ہے کہ طوائف (زنان بازاری) اپنی اصطلاح میں اپنے خریداروں کو بھلے مانس کہا کرتی ہیں۔ جب آپس میں باتیں کرتی ہیں تو کہتی ہیں کہ آج کل مندا (کساد بازاری) ہے بھلے مانس کم آتے ہیں۔

یَحِلُّ اَنْ یَّصْطَلِحَ ایک مسلمہ اصول ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر ایک کو اپنی اصطلاح قائم کرنے کا حق حاصل ہے اس لئے ہم ان طوائف کو ایسی اصطلاح قائم کرنے سے روک نہیں سکتے۔

اسی طرح مشرقی صاحب کی اصطلاح میں مسلمان قوم وہ ہے جو بذریعہ علم سائنس قوانین قدرت سے فائدہ اٹھائے۔

شعراء اکثر اپنے معشوق کو سورج یا چاند کہا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید نکلتے دیکھا

کیا ہم ان شاعروں سے لڑیں یا ان سے بحث کرتے پھریں اسی طرح ہم مشرقی صاحب سے اس بارے میں (کہ آپ ملحدین یورپ کو امت مسلمہ کہتے ہیں) ہرگز نہ الجھیں بلکہ ان کے اقوال کو ان کی اصطلاح پر محمول جانتے جیسے طوائف کے کلام کو لوگ ... اصطلاح پر محمول کیا کرتے ہیں مگر انہوں نے غضب یہ کیا کہ ...

---

[۱] کفر کئے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔

[۲] کافر ہو گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے۔

[۳] ان منافقوں نے اظہار اسلام کے بعد کفری بات کہی ہے۔

کا وارث قرار دیا اور ہم کل مسلمانوں کو جو اقوام یورپ کے مقابلہ میں علوم سائنس میں مہارت تامہ نہیں رکھتے۔ نجات اخروی سے محروم ٹھیرایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

فما الجنۃ الا لوارثی جنت الارض وعیدنہا

(تذکرہ حصہ عربی صـ۳۲)

یعنی اخروی جنت انہی لوگوں کے لئے ہے جو دنیوی جنتوں (باغوں) اور چشموں کے مالک ہیں۔

اس لئے ہمارا حق ہوا کہ ہم اس بارے میں مشرقی صاحب سے الجھیں۔ کیونکہ آج تک ہم یہی سمجھے ہوئے تھے کہ اخروی جنت نیک عمل مسلمانوں کا حق ہے اور سب کافروں پر (روس ہو یا جاپان۔ امریکہ ہو یا برطانیہ۔ جرمنی ہو یا اطالیہ) وہ جنت حرام ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ۔ (پ۸۔ ع۱۴) مگر مشرقی صاحب ایسے پیدا ہوئے کہ صالح مسلمانوں کی موروثی جائداد پر بھی آپ اغیار کو قابض دیکھنا چاہتے ہیں۔ پھر ہماری غیرت کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ ہم خاموش رہیں۔ اگر ہم اس موقع پر خاموش رہتے تو چاروں طرف سے یہ آواز آتی۔

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
او کشتۂ ستم تیری غیرت کہاں گئی

برادران اسلام! ہم سب کچھ کھو بیٹھے تھے۔ دنیاوی ثروت و حکومت لٹا کر بھی ہم اس بات پر قانع تھے کہ خدا تعالےٰ ہمارے ٹوٹے پھوٹے اعمال قبول کرکے بذریعہ نجات جنت الفردوس عطا کریگا۔ آپ کو یہ سن کر کتنا صدمہ ہوگا کہ اس مشرقی ڈکٹیٹر نے ہماری اس امید کو بھی خاک میں ملادیا۔ اخروی جنت کو بھی ان ظالموں کے حوالے کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ملک اور دولت و ثروت پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں۔ اس لئے ہم بہ صد افسوس سے یہ شعر پڑھیں تو بے جا نہ ہوگا۔

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریگے فریاد
وہ بھی کم بخت تیرا چاہنے والا نکلا

(۹) خدا ابھی (مکہ معظمہ) کے اصلی مستحق والی لندن اور پیرس ہیں۔

آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج وہ بلد امین ان سے چھین کر لندن اور پیرس کے مستحق مالکوں کو دیا جارہا ہے

(خواب میں ؟) (دیباچہ تذکرہ صـ۹۵)

خاکسار دوستو! ایمان سے بتانا تمہاری ایمانی غیرت اس فقرے کو سن کر بھی جوش میں نہ آئیگی یا تم مشرقی صاحب کے ساتھ اپنے عہد تعلق اور محبت کے ماتحت اس تلخ گھونٹ کو بھی شیر مادر سمجھ کر پی جاؤگے اور یہ سمجھوگے کہ بلد الامین اور کعبۃ اللہ پر حکومت کرنا رندان فرانس اور ملحدین برطانیہ کا حق ہے۔ افسوس ہے اس قسم کی بے غیرتی کا ثبوت اسلامی تاریخ میں نہیں ملتا۔ اسلامی تاریخ میں بڑے بڑے مظالم کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ بھی ملتا ہے کہ بغداد شریف کی خلافت کو کلمہ گو مسلمانوں نے تباہ کرایا مگر کعبۃ اللہ کی نسبت کسی مسلمان نے یہ الفاظ نہیں کہے تھے۔ اس موقع پر ہم بادل نخواستہ یہ شعر لکھنے پر مجبور ہیں۔

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(۱۰) خدا کی محبت آج انگریز اور ہندو سے ہے۔

مشرقی صاحب کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

نہایت ٹھنڈے دل سے اور ہوشمند بن کر غور کرنا چاہیئے کہ اس پروردگار عالم کی اصلی دوستی آج ہنری سمتھ (انگریز) اور رام داس (ہندو) کی جماعتوں سے ہے۔ (اشارات صـ۹۵)

اہلحدیث قرآن مجید کے صاف الفاظ میں ارشاد خداوندی ہے۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (الی) فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۔ (پ۳۔ ع۱۲)

اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کہ تم (دنیا کے لوگ) اگر خدا سے محبت کرنے کے مدعی ہو تو میری (سنت نبوی کی) اتباع کرو خدا تم سے محبت کریگا الخ اگر تم منہ پھیر جاؤ تو خدا ایسے کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

یہ آیت صاف بتارہی ہے کہ خدا کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ اتباع رسول ہے۔ مگر مشرقی صاحب اس کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ یہی میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں۔ منکرین اسلام کفار کی ظاہری شان و شوکت کو دیکھ کر ان کی آنکھیں چندھیا گئی ہیں۔ ان کو چاہئے تھا کہ اس چکاچوندی میں قرآن کی آیت ذیل کا چشمہ اپنی آنکھ پر لگاتے تو ان کو حقیقت نظر آجاتی:۔

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ

(پ۱۶۔ ع۱۷)

(اے پیغمبر!) ہم نے جو مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے ساز و سامان دے رکھے ہیں تاکہ ان کو اس مصیبت میں مبتلا کریں تم اپنی نظر اس سامان پر نہ دوڑانا اور تمہارے پروردگار کی روزی (ثواب آخرت) اس سے کہیں بہتر اور پائندہ تر ہے۔

اطلاع مشرقی صاحب کے اس قسم کے مفوات یا بالفاظ دیگر خرافات سینکڑوں سے متجاوز ہیں۔ ہم نے یہ عشرہ کاملہ پیش کرکے ناظرین کو نمونہ دکھایا ہے جو صاحب ان کی تصنیفات دیکھنے پر تھوڑا سا وقت بھی لگائیں گے۔ ان کے منہ سے بے ساختہ یہ شعر نکلے گا۔

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی تکذیب خود ان کے پوتے کے قلم سے

جادو وہ جو سر پر بولے

قادیان کے اخبار الفضل میں کبھی معجزانہ شکل میں مرزا صاحب کی تردید کافی نکل جاتی ہے۔ وھم لا یشعرون انہیں خبر نہیں ہوتی کہ ہم کیا لکھتے ہیں اور کیا اس کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ یہ تصرف قدرت ہے۔

ایک مضمون مرزا ظفر احمد بیرسٹر نبیرہ مرزا صاحب متوفی کا اخبار "الفضل" ۲۔ دسمبر میں نکلا ہے جو بظاہر مرزا صاحب کی تائید ہے مگر درحقیقت ان کی سخت تردید ہے۔ مضمون چونکہ قابل دید و شنید ہے۔ اس لئے ہم ضروری حصہ انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں اور نیچے حواشی میں اپنا مافی الضمیر بتاتے ہیں۔

مضمون مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے لوگوں میں عموماً اور مسلمانوں میں خصوصاً بہت بڑی خرابی اور کمزوری آگئی ہے۔ نیز دجال کا بڑا زور ہے۔ اس لئے خدا نے اس زمانے میں ایک ایسا نبی مبعوث کیا جو سوائے نبی اسلام علیہ السلام کے سب انبیاء سے افضل ہے۔ اس نے آکر دنیا میں بہت بڑی اصلاح کی۔ یہ ذکر نامہ نگار ہی کے الفاظ میں سنئے۔ ہو ہذا ؎

"**موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت** حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کی بابت فرمایا ہے کہ اس وقت اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہ جائیگا۔ لوگ قرآن کریم پڑھیں گے مگر ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ اور یہ زمانہ روحانیت کے لحاظ سے تاریک ترین زمانہ ہوگا۔ اس وقت علماء جو عام طور پر راہ دکھانے والے ہوتے ہیں سب مخلوق میں سے ذلیل ترین ہونگے۔ اور خطرناک طور پر فتنہ پرور۔ مگر جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات بیان فرما رہے تھے۔ صحابہ کرام بہت غمگین ہوئے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ فکر نہ کرو۔ کیونکہ ایسے تیرہ و تار زمانہ میں ایک فارسی النسل[1] کی بعثت مقدر ہے۔ ایسا پہلوان کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو اُسے زمین پر واپس لے آئیگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ دنیا اس قدر تاریک ہوئی کہ اس کی مثال پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ علماء واقعی بدترین[2] مخلوق بن گئے۔ اسلام کا نام و نشان نہ رہا۔ اس کی بجائے دنیا پرستی آگئی۔ اور مسلمانوں کی وہ حالت ہوگئی کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی مات کر گئے۔

غرض مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ بھی بنے اور ضَالِّين بھی حتیٰ کہ ہر جگہ ذلیل ہوئے۔ اور انجام کار اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب میں شامل ہونے لگے صرف ایک دو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں۔ اور پھر مغربیت کی کچھ ایسی رَو آئی کہ رہا سہا اسلام بھی رخصت ہوا۔ اور شرم و حیا کے تمام پردے چاک ہوگئے۔ اب یہ حالت ہے کہ شراب[3] اور سُود کھائے بغیر ان میں سے بہتوں کے خیال میں انسان ماڈرن نہیں کہلا سکتا۔ اور جب تک کھلے مونہہ بے پردہ غیر مردوں سے ان کی عورتیں نہ ملیں وہ تعلیم یافتہ نہیں سمجھے جا سکتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن کریم۔ اللہ تعالےٰ نیز اس کے رسول کی بابت جب تک بُرے الفاظ نہ استعمال کریں تب تک یہ لوگ فیشنیبل نہیں ہو سکتے ان لوگوں کی حالت اس قدر گر گئی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایسے لوگوں کو رمضان کے آخری عشرہ میں شراب پیتے دیکھا ہے۔ جن کو نجیب الطرفین ہونے کا فخر ہے۔ جب ان لوگوں کی یہ حالت ہے تو عوام کا تو کہنا ہی کیا۔ قصہ مختصر یہ کہ مسلمانوں کی حالت بد ہی نہیں بلکہ بدتر ہے۔ زبانیں بہت چلتی ہیں مگر عمل کچھ نہیں ہے[4]

ظلمت میں روشنی کی کرن یہ سب کچھ ازل سے مقدر تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں کی خبر دے رکھی تھی۔ اس لئے ان فتنوں کا ظہور ضروری تھا۔ مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اس قسم کے حالات

---

[1] آج تک یہ مسئلہ بھی علمائے قادیان سے حل نہ ہو سکا کہ مرزا صاحب کس قوم سے ہیں۔ چینی الاصل ہیں یا فارسی الاصل ہیں۔ نامہ نگار نے فارسی الاصل لکھا ہے اور مرزا صاحب خود حقیقۃ الوحی ص۲ میں اپنے آپ کو چینی الاصل کہتے ہیں۔ معلوم نہیں ان دونو دعووں میں کونسا دعویٰ سچا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دونو دعوے شیخ عطار کے کلام کے مصداق ہیں جو یہ ہے ؎

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را

نے کشد بار و نہ پرد در ہوا

گر بپر گوئیش گوید اشترم

ور نہی بارش بگوید طائرم

[2] قادیان کے یا لاہور کے؟ (اہلحدیث)

[3] جب یہ حالت ہے تو مرزا صاحب نے آکر کیا اصلاح کی؟ (اہلحدیث)

[4] اس کے مقابلے میں مرزا صاحب کا دعویٰ دیکھئے کہ "میں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو اصلی معنوں میں متقی بنا دوں"۔ (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص۱) بقول مرزا ظفر احمد صاحب مسیح موعود کے آنے کے بعد بھی مسلمان بدتر حالت میں ہیں۔ کیا ان پر یہ مثل صادق نہ آئے گی کہ ؎

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

(اہلحدیث)

آپ کے ... [illegible] ... نقشہ پہلے کبھی پیدا نہیں ہوا ہوں گا جس کی خبر پہلے تمام انبیاء دیتے آئے تھے۔ (الفضل قادیان مورخہ ... [illegible])

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۷)

مقابلے پر دعویٰ نبوت کوئی چیز نہیں۔ کیا تم نے پڑھا نہیں یا سمجھا نہیں کہ مرزا صاحب اپنی شان رفیع کن لفظوں میں بتاتے ہیں۔

(۱) میرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹)

(۲) ہی قدمی علی منارۃ ختم علیہا کل رفعۃ۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

یہ دو حوالے تو آپ کی شان رفیع بلکہ رسالت بتلانے کو کافی ہیں۔ ایک اور حوالہ سنئے جو ان سے بھی بڑھ کر ہے۔

(۳) انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵)

(اے مرزا) تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

لاہوری ممبرو! اہل قادیان کو طائفہ غالیہ کہنے والو! ان غالیوں سے تو ہم نہیں پوچھتے آپ لوگوں سے پوچھتے ہیں جو کچھ اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے۔ کسی نبی نے ایسا دعویٰ کیا تھا؟

بہاء اللہ ایرانی کو خدائی کا مدعی بتانے والے لاہوری ممبرو! اس قسم کی نص صریح بہاء اللہ نے بھی اپنی نسبت کہی تھی جو مرزا صاحب نے اپنے حق میں کہی ہے۔

قرآن مجید دیکھنے سے یہ پتہ خود چلتا ہے کہ ایسے دعوے کا مدعی مصر میں ایک شخص ہوا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعوے کی حیثیت میں کیا بتہ ... [illegible] ... قدم ... [illegible] ...

... [illegible] ...

بریلوی مشن

پرانا مذہب اور فرقہ بندی

(از قلم مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

(اخبار الفقیہ ۱۴۔ اگست ۱۹۳۹ء میں ایک صاحب مومن نے اسلام اور فرقہ بندی کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں فرقہ بندی کی مذمت کرتے ہوئے مضمون نگار نے حدیث ما انا علیہ واصحابی لکھ کر لکھا ہے کہ:۔

جو اس شاہراہ سے الگ ہوا اسلام سے کوئی تعلق نہ رہا۔ کیونکہ وہ اسلام سے الگ ہو گیا۔

پھر شیعہ معتزلہ جہمیہ کا ذکر کرتے ہوئے مومن صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس کے بعد تیرھویں صدی میں فرقہ وہابیہ نے اسلام کے اصولوں کے خلاف نئی باتیں پیدا کیں اور اسلامی شاہراہ کو چھوڑ دیا۔"

(۱۴۔ اگست ۱۹۳۹ء صفحہ ۴ کالم ۱/۲)

اس کے بعد آپ نے فرقہ بندی مٹانے کا طریق لکھا ہے:

اب اگر وہ فرقہ بندی کو مٹانا چاہتے ہیں تو اپنی نئی ایجاد کردہ باتوں کو چھوڑ کر پرانی شاہراہ اسلام پر آ جائیں تفرقہ خود بخود مٹ جائیگا فرقہ بندی نئے فرقے بنانے سے نہیں مٹتی بلکہ فرقہ مٹانے سے مٹتی ہے یعنی خاکساری خاکسارت کو چھوڑ دیں، مرزائی مرزائیت کو ترک کر دیں، وہابی وہابیت سے منہ موڑیں وغیرہ وغیرہ اور اسلام میں آ جائیں تو تفرقے مٹ جائینگے۔

(صفحہ ۶ کالم ۳)

اس سارے مضمون کو پڑھ کر ہمیں افسوس ہوا کہ مومن صاحب نے ایمان و دیانت سے کام نہیں لیا۔ بلکہ فرقہ وارانہ مرض کے خود ہی شکار ہو گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مومن صاحب کو خود انہیں کے تحریر کردہ اصول کے ماتحت انہیں توجہ دلائیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

مومن صاحب! فرقہ بندی کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صراط مستقیم کا نقشہ بنایا تھا اس وقت شاہراہ اسلام ایک بتایا یا ایک سے زیادہ۔ اس کے لئے ہم حدیث کے الفاظ سامنے رکھتے ہیں

حاشیہ اس خبر میں آپ کا اشارہ دجال کی طرف ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہر نبی نے دجال سے ڈرایا۔ مگر بقول مرزا صاحب وہ دجال موعود پادری اور انگریز ہیں اور ان کا گدھا جس کی سواری ہوئی ریل گاڑی ہے۔ (ازالہ اوہام)

پس مطلع صاف ہے کہ ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کیا مسیح موعود (مرزا صاحب متوفی) نے اپنے مزعومہ دجال موعود کو قتل کر کے فنا کر دیا اور اس کے گدھے کو کم سے کم ... [illegible] ... کر دیا؟ ... [illegible] ... کچھ نہیں کیا۔ ہاں کیا تو یہ کہ خود اس پر سوار ہوتے رہے اور ان کے جانشین اب بھی ہوتے ہیں جس پر کسی اہل دل نے کیا خوب کہا ہے ؎

یہ کیسا خر دجال ہے کہ عیسیٰ بہ جمیع قد
بصد منت بصد خواہش کرایہ دیکے چڑھتا ہے

مختصر یہ ہے کہ جن خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مسیح موعود کو آنا تھا وہ خرابیاں پہلے کی نسبت زیادہ ہیں اور مسیح موعود کو گئے ہوئے تیس سال سے زیادہ گذر گئے۔ جس پر یہ آواز آ رہی ہے۔ ؎

کیا ... [illegible] ...

حضرت جابرؓ سے مروی ہیں :-

کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخط خطا وخط خطین عن یمینہ وخط خطین عن یسارہ ثم وضع یدہ فی الخط الاوسط فقال ھذا سبیل اللہ ثم تلا ھذہ الآیۃ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل

کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ نے ایک خط کھینچا اور اس کے دائیں بائیں دو دو خط کھینچے جس کا نقشہ یوں ہے :-

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سیدھی راہ صرف ایک ہے جو کسی حصہ میں منقسم نہیں ہے نہ وہ چار میں دائر ہے۔

یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ وارانہ حیثیت سے حنفیت، شافعیت، حنبلیت، مالکیت چار الگ چیزیں ہیں اور چار اور ایک میں جو نسبت ہے وہ ظاہر ہے۔ اس لئے ہر ادنیٰ فہم کا انسان سمجھ سکتا ہے کہ الحق دائر بین المذاھب الاربعۃ کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔

اب رہا وہ سوال جو مومن صاحب (مضمون نگار التقیم) نے خود ہی درج فرمایا ہے :-

یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ فرقہ باطل ہے۔ اس کا جواب آسان ہے۔ جو فرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین میں نئی بات نکال کر الگ ہوا ہے وہ فرقہ باطل ہے جو پرانے طریقے پر ہے وہ سچے راستے پر ہے۔ (حوالہ مذکورہ کالم ۵)

مولوی صاحب! اب تو تنقیح قائم ہو گئی۔ اس کے مطابق فیصلہ آسان ہے۔ اب آئیے ایک قرآن مجید کی آیت بھی پڑھ لیں۔

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم۔ الآیۃ (پ ۵۔ ع ۱۴)

جو ہدایت کھل جانے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کرے اور مومنین کی راہ چھوڑ اور راستہ اختیار کرے وہ اس کو ادھر ہی پھیر دیں گے۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سچے مومنین کی راہ کے سوا دوسرا راستہ جہنم کو لے جاتا ہے۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ سچے مومن جن کے ایمان کی خدا تصدیق کرے وہ کون ہیں۔ اس میں ہم اور تم بلکہ رافضی کو چھوڑ کر باقی تمام اہل اسلام متفق ہیں کہ صحابہ کرام سچے مومن تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کے ایمان پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ ان کے بعد تابعین مومن ہیں والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم الآیۃ۔ ان فضلاء کے تسلیم کرنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مومنین کس شاہراہ پر تھے۔ تقلید شخصی ان کے شعائر میں تھی یا نہ۔ اس امر پر ایک مسلم بزرگ کا قول پیش کرتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی مرحوم فرماتے ہیں :-

واعلم ان الناس لم یکونوا مجتمعین علی مذھب معین قبل المائۃ الرابعۃ

(حجۃ اللہ)

کہ لوگ چوتھی صدی سے قبل کسی خاص مذہب معین پر نہ تھے۔

اب سنئے مومن صاحب۔ بقول شاہ ولی اللہ مرحوم چوتھی صدی کے بعد لوگ شاہراہ اسلام سے ہٹ کر فرقہ بندی میں پھنسے۔ بتائیے ان گروہوں کے علاوہ کوئی ایسی جماعت بھی تھی جو کسی فرقہ سے تعلق نہ رکھتی تھی یقیناً تھی وھم اصحاب الحدیث یعنی وہ اہل حدیث ہیں جن کا یہ قول تھا اور ہے ؎

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم
با قول نبی چون و چرا را نشناسیم

[1] مومن جی کا یہ کہنا کہ ائمہ اربعہ فرقے نہیں۔ کیونکہ انہوں نے دین میں نئی باتیں پیدا نہیں کیں نہ نبوت کا دعویٰ کیا۔ (دیکھو حاشیہ)

[1] ائمہ اربعہ فرقے نہیں فرقے ہیں جن کو آپ نے حنفیہ کا نام دیا ہے۔ کہئے جن سے یہ مجبوریاں لاحق ہیں کہ وہ ہستیاں ہیں۔ قائم مقام

اس سے پہلے آپ ہی وہابیہ کو فرقہ قرار دے چکے ہیں بتائیے ان لوگوں نے دین میں کونسی نئی باتیں نکالیں یا کب نبوت کا دعویٰ کیا، اگر نہیں کیا تو کیا آپ کی تعریف کے مطابق وہ بھی فرقہ نہ ہوا۔

حدیث سواد اعظم اسی مضمون میں مومن جی نے ایک مزے دار بات لکھی ہے کہ آنحضرت کا فرمان ہے

بڑے گروہ کی پیروی کرو جو اس سے الگ ہوا وہ دوزخ میں گرا۔

اس کے بعد لکھتے ہیں :-

ہندوستان میں نو کروڑ مسلمانوں میں ساڑھے آٹھ کروڑ اہل سنت ہیں جو شاہراہ اسلام پر چل رہے ہیں اور یہی سواد اعظم ہیں۔ اور انہیں کی پیروی لازم ہے۔

سبحان اللہ! اگر اس حدیث کا یہی مطلب ہے کہ جو تعداد میں بڑی جماعت ہو وہی حق پر ہے تو بتائیے جنگ کربلا میں یزیدیوں کی تعداد زیادہ تھی یا امام حسین علیہ السلام کا لشکر زیادہ تھا۔ اس امر پر غور کر کے پھر بتانا۔ ان میں سے حق پر کون تھا اور سواد اعظم کہلانے کا حقدار کون۔

فدرت ہائے ہندوستان میں نو کروڑ مسلمان ہیں ان میں وہابی (اہل حدیث) بھی ہیں، دیوبندی بھی مرزائی بھی، شیعہ بھی، نیچری بھی، خاکساری بھی، وغیرہ وغیرہ۔ یہ تو سب کے سب (بقول مومن) دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمان صرف وہی ہیں جو بریلی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی تعداد آپ نے ساڑھے آٹھ کروڑ کیسے لکھ دی۔ صرف کثرت ثابت کرنے کے لئے۔ یہ بھی یاد رکھنا کہ اہل سنت کے مدعی ڈوم، بھرائی، میراثی، کنجر بھی ہیں اور مردم شماری میں سنی لکھے جاتے ہیں۔ اگر ان کو ملا کر آپ کی تعداد بڑھتی ہے تو ایسی کثرت کو دور سے سلام عرض ہے۔ ہم قلیل ہی اچھے ہیں۔ اور ہمارے لئے یہ فخر ہے کہ ہم قلیل من عبادی الشکور الآیۃ کے مصداق ہیں۔

مومن صاحب خود گم کردہ راہ لاجے نیست۔ خود بھی اپنے مقرر کردہ اصول سے کچھ اور ہی جا رہے ہیں

صفحۂ تاریخ۔ از افادات امام ابن الجوزی رح

(قسط ثالث)

(مترجمہ مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی حال چنیوٹ)

اس سے قبل امام ابن الجوزی رح کی عیون التاریخ میں سے دو قسطیں قارئین کی خدمت میں ہدیہ کر چکا ہوں یہ تیسری قسط بھی انہی کا سلسلہ ہے۔ اور اس میں صرف خلفاء بنو امیہ تک کے اسماء مدت خلافت وغیرہ حالات پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

(۱) حضرت عبد اللہ بن عثمان المکی بابی بکر الصدیق آپ سب سے پہلے خلیفہ اسلام ہیں۔ جن کی بیعت سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام پر بروز سوموار ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ کو ہوئی۔ آپ کا نام عبد اللہ باپ کا نام عثمان اور کنیت ابو بکر تھی۔ آپ کی وفات بروز پیر ۲۲ جمادی الاخری سنہ ۱۳ھ کو ہوئی۔ خلافت کا عہد مبارک دو سال تین ماہ بیس روز تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

(۲) حضرت عمر بن الخطاب رض۔ دوسرے خلیفہ ہیں جن کی بیعت صدیق اکبر کی وفات کے دن کی گئی۔ اور ۲۶ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ کو خلد بریں کی طرف نقل مکان (انتقال) ہوا۔ خلافت کا عہد زریں دس سال چھ ماہ چار دن تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

(۳) حضرت عثمان بن عفان رض۔ حضرت عمر رض کی وفات کے بعد چار یوم مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ یعنی یکم محرم الحرام سنہ ۲۴ھ۔ وفات (شہادت) بروز جمعہ ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۳۵ھ کو ہوئی۔ آپ کا عہد خلافت ۱۲ دن کم ۱۲ سال تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

(۴) حضرت علی رض بن ابی طالب۔ حضرت عثمان رض کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت علی کا واقعہ قتل (شہادت) ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ کو ہوا۔ عہد خلافت چار سال ۹ ماہ پانچ یا چھ دن تھا۔ رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت حسن بن علی رض۔ علی رض کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے۔ چھ ماہ گیارہ دن خلافت کرلینے کے بعد حضرت امیر معاویہ رض کے حق میں خود دستبردار ہو گئے اور امیر معاویہ رض کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت حسن رض تک خلافت راشدہ علیٰ منہاج النبوۃ کے تیس سال پورے ہو گئے۔ رضی اللہ عنہم۔

(۶) پھر حضرت امیر معاویہ رض خلیفہ ہوئے۔ آپ بنو امیہ کے سب سے پہلے خلیفہ ہیں۔ اور انہی سے خاندان بنو امیہ کی خلافت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے آپ کی خلافت جمادی الاول سنہ ۴۱ھ کو قائم ہوئی۔ وفات بروز جمعرات ۱۵۔ رجب سنہ ۶۰ھ کو ہوئی۔ عہد خلافت انیس ۱۹ سال تین ۳ ماہ اور بعض کے نزدیک بیس ۲۰ سال ۴ ماہ تھا۔

(۷) یزید بن معاویہ رض خلیفہ مقرر ہوا۔ وفات ۱۴۔ ربیع الاول سنہ ۶۴ھ اور عہد خلافت تین سال دو ماہ۔

(۸) معاویہ بن یزید۔ معاویہ بن یزید صالح و نیک شخص تھا۔ صرف چالیس دن زندہ رہ کر وفات پا گیا اور اپنے بعد کسی کو خلافت کے لئے نامزد نہیں کیا۔

(۹) عبد اللہ بن الزبیر رض۔ چونکہ معاویہ بن یزید نے کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان کی وفات کے بعد خلافت میں کشاکشی پیدا ہوگئی اور عبد اللہ بن زبیر رض خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور دوسری طرف آپ کے مقابلہ پر مروان مدعی خلافت ہوا۔ ابن الزبیر کے سامنے مروان کا انتقال ہوا۔ اور انہوں نے ۹ سال ½ ۲ ماہ تک خلافت کی۔ لیکن مروان کی وفات کے بعد اس کے بیٹے عبد الملک بن مروان نے زور پکڑا۔ اور ابن الزبیر [illegible] معرکہ قتال قائم کیا۔ حتیٰ کہ [illegible] ذریعہ آپ پر سالی [illegible] شہید [illegible] اس کے بعد [illegible] کو اطمینان کے ساتھ خلافت کرنے کا موقعہ مل گیا۔

(۱۰) مروان بن حکم۔ علاقہ شام میں ابن الزبیر کی بیعت مقبول عام ہوجانے کے بعد خلافت کے لئے کھڑا ہوا اور شام کے علاقہ میں الگ چھوٹی سی خلافت قائم کر لی۔ اور خلافت کو دو ٹکڑوں پر تقسیم کر دیا۔ وفات سنہ ۶۵ھ کو ہوئی۔ ایام خلافت ۹ ماہ ۲۸ دن تھے

(۱۱) عبد الملک بن مروان۔ عبد الملک بن مروان اپنے باپ کے قائم مقام کھڑا ہوا۔ کافی عرصہ تک لشکر جرار کی طیاری میں مصروف رہا۔ اور بالآخر حجاج بن یوسف سفاک کی معیت میں مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا۔ ابن الزبیر کو شہید اور خلافت کا میدان امویوں کے لئے صاف کر دیا۔ وفات سنہ ۸۶ھ کو ہوئی اور ایام خلافت تیرہ سال ڈھائی ماہ تھے۔

(۱۲) ولید بن عبد الملک۔ عبد الملک کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ولید مسند خلافت پر بیٹھا۔ سنہ ۹۶ھ میں وفات پائی۔ خلافت کا زمانہ ۹ سال ۵ ماہ تھا۔

(۱۳) عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ۔ ولید کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز مشہور امام ابو رجاء کی کوشش سے خلیفہ مقرر ہوئے (اور انہوں نے خلافت راشدہ کا دور پھر زندہ کر کے دکھا دیا) بروز جمعہ ۲۵۔ رجب سنہ ۱۰۱ھ ۳۹ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ مدت خلافت ۲ سال ۵ ماہ ۵ دن تھی۔

(۱۴) یزید بن عبد الملک۔ وفات بروز جمعہ ۲۵۔ شعبان سنہ ۱۰۵ھ مدت خلافت چار سال ایک ماہ تھی

(۱۵) ہشام بن عبد الملک۔ اپنے بھائی یزید بن عبد الملک کے بعد متمکن خلافت ہوا۔ ۶ ربیع الاخر سنہ ۱۲۵ھ کو انتقال ہوا۔ خلافت کا زمانہ ۱۹ سال سات ماہ تھا۔ ہشام بن عبد الملک نے بہت شان سے سلطنت کی۔ مگر افسوس کہ اس کے مرنے کے بعد بنو امیہ باہمی خانہ جنگیوں میں مبتلا ہو کر [illegible]

(۱۶) ولید بن یزید بن عبد الملک مسند [illegible] ۲۸ جمادی الاولیٰ سنہ [illegible] بروز جمعرات [illegible]

[illegible]

باپ کی وفات کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے۔ نہایت اچھے خصائل کے مالک تھے۔ ۱۲ ذی الحجہ ۱۲۶ھ کو وفات پائی۔ مدت خلافت ۵ ماہ ۱۲ یوم (مگر افسوس کہ جب ان کے بعد مروان بن محمد خلیفہ مقرر ہوا تو اس شقی نے ان کی لاش کو قبر سے نکلوا کر سولی پر چڑھا دیا اس وقت کسی شخص نے یزید کی تعریف میں یہ الفاظ کہے تھے۔

یَا مُبْدِرَ الْکُنُوزِ یَا مُجَادِ بِالْاَسْمَارِ کَانَتْ وِلَایَتُکَ رَحْمَۃً وَ وَفَاتُکَ فِتْنَۃً اَخَذُوْکَ فَصَلَبُوْکَ (معارف ابن قتیبہ عبد الرحمن)

(۱۸) پھر ابو اسحاق ابراہیم بن ولید بن عبد الملک خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور صرف تین ماہ خلیفہ رہ کر خلافت سے دستبردار ہو گئے۔

(۱۹) مروان بن محمد بن مروان بن حکم۔ یہ شہرہ آفاق مروان کے پوتے مروان ہیں۔ اس نے استیلاء حاصل کیا۔ تو خلیفہ ابراہیم اس کے خوف سے خود بخود دستبردار خلافت ہو گئے۔ ۱۵ صفر کو مروان کی عام بیعت لے لی گئی۔ (چونکہ اس زمانہ میں بنو امیہ باہمی خانہ جنگیوں میں مصروف تھے اور ان کا اقتدار عالم اسلام سے اٹھ چکا تھا اس لئے بروز ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۲ھ کو بنو امیہ کا قصر دمشق میں رہنے والا آخری خلیفہ قتل کر دیا گیا۔ اور قتل کے ساتھ ہی بنو امیہ کا چراغ گل ہو گیا۔ اور اس کے بعد خلافت بنو عباس کی طرف منتقل ہو گئی) اور ان کا نظام خلافت [illegible]

[illegible]

فاروق اعظم کے زمانہ میں فتوحات [illegible] پر آندھی کی طرح چھا گیا اور کم و بیش ۳۶ ہزار شہر فتح ہوئے حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فتوحات کا سلسلہ بہت قلیل ہے۔ اور یہ اس لئے کہ صحابہ کے درمیان ایک تو سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی تھیں اور دوسرا یہ کہ فاروق اعظمؓ کے مفتوحہ ممالک کا انتظام قائم رکھنا بھی کچھ آسان کام نہ تھا۔ اس لئے حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں انہی علاقوں کا زیادہ تر حسن انتظام ہی کیا گیا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ مشہور ہے۔ اس لئے حضرت علی رضؓ کا دور خلافت صحابہ کی خانہ جنگیوں کا میدان بنا رہا۔ کوئی علاقہ فتح ہونا تو درکنار خلافت کا شیرازہ ٹوٹ کر رہ گیا۔ یہی حال حضرت امام حسنؓ کے عہد مقدس کا ہے۔ گو ان کے زمانہ میں باہمی قتال نہیں ہوا۔ اور حضرت حسنؓ کی کمال دانشمندی نے اہل اسلام کو ایک امیر پر جمع کر دیا۔ اور ان کے زمانہ میں فتوحات اسلامیہ کا دروازہ پھر ایک بار کھل گیا۔

تاریخ دان جانتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک کے بعد خلفاء امیہ ایک انچ آگے قدم نہیں بڑھا سکے بلکہ انہی کی باہم خانہ جنگیوں کو دیکھ کر بنو ہاشم و بنو عباس نے زور پکڑنا شروع کیا۔ اور مروان کے ظلم و جور کو دیکھ کر کوفہ والوں نے زید بن علی بن حسین بن علی کو خلیفہ بنا لیا۔ اور پھر وہی ظالم دغا باز قاتلین حسین کوفیوں نے زید بن علی کو شہید کروا دیا۔ چونکہ بنی امیہ کا قصر خلافت دمشق میں متزلزل ہو رہا تھا اور ان کی آپس میں تلوار چل رہی تھی [illegible] طرف [illegible] زید بن علی کی [illegible]

[illegible]

مذمت غیبت

(بقلم [illegible])

؎ اوروں کی بُری بات تو بھاتی نہیں تم کو
پر اپنی برائی نظر آتی نہیں تم کو

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (پ ۲۶ ع ۱۴)

اے ایمان والو! پرہیز کرو کثرت گمان سے بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور نہ جستجو کیا کرو کسی کی اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی۔ کیا تم لوگوں سے کوئی بھی اس کو پسند کریگا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاوے ہرگز نہیں بلکہ اس کو ناپسند کریگا۔ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا رحیم ہے۔

چونکہ آپس کی چپقلش و رنجش اور عداوت و دشمنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ غیبت [illegible] اس کی انتہائی مذمت اور [illegible] بیان کر کے [illegible] کی مثال اپنے مردہ بھائی کے گوشت [illegible] حد درجہ منافرت کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس سے زیادہ مزید تفصیل ایک حدیث میں یوں وارد ہوئی ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل لحم اخیہ فی الدنیا قرب الیہ یوم القیامۃ فیقال لہ کلہ میتا کما اکلتہ حیا فیاکلہ و یکلح و یضج [illegible]

[illegible]

گویا جائیگا کہ لو اس مُردہ کا بھی گوشت حقیقۃً اور سچ کہا جیسے کہ اس کی زندگی میں اس کا گوشت کھایا تھا (یعنی غیبت کی تھی) پس وہ چغلخور مجبوراً اس کا گوشت کھائیگا اور شدت کراہت و تکلیف سے منہ بنائیگا مگر خود کردہ را چہ علاج"

اسی کو کسی شاعر نے کہا ہے اور خوب کہا ہے ؎

تَكَلَّمْ وَسَدِّدْ مَا اسْتَطَعْتَ فَإِنَّمَا
كَلَامُكَ حَيٌّ وَالسُّكُوتُ جَمَادُ
فَإِنْ لَمْ تَجِدْ قَوْلًا سَدِيدًا تَقُولُهُ
فَصَمْتُكَ عَنْ غَيْرِ السَّدِيدِ سَدَادُ

(حتی المقدور درست اور ٹھیک گفتگو کر کیونکہ تیری گفتگو تیری زندگی کی دلیل ہے، اور خاموشی موت اور بےروح کے مرادف ہے لیکن تاہم جب تو موقع کی درست اور حق و صحیح بات نہ کہہ سکے تو بیہودہ گوئی اور غلط بیانی سے بہتر ہے کہ تو خاموش ہی رہے)

لیکن عمر نافہموں، نادانوں اور کوتاہ اندیشوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ کسی بات میں خاموش رہ جانا اور جواب نہ دینا گویا اپنی جہالت پر مہر تصدیق کرنا ہے لہذا اُلٹا سیدھا جو کچھ زبان پر آتا ہے بک جاتے ہیں بلکہ بعض کا تو شیوہ ہی یہ ہوتا ہے کہ یہاں کی بات وہاں اور وہاں کی بات یہاں، غیبت و شکایت بکر کے پاس اور بکر کی زید کے پاس کرتے رہتے ہیں۔ خالد کے پاس بیٹھیں گے تو زید کی خالد جیسی بولیں گے اور عمرو کے ہاں جا بیٹھے تو عمرو کی سی گا بیٹھے۔ ان کی بیکاری کا مشغلہ اور ذاتی پیشہ ہی یہ ہے کہ باہم فتنہ و فساد برپا کریں اور جہاں بھی جائیں کوئی نہ کوئی شر و گل کھلائیں۔ واقعی ایسے لوگوں کو بغیر مکر و فریب تہمت و افترا، غیبت و شکایت اور چغلخوری و بہتان کے کھانا ہضم نہیں ہوتا اور کبھی نچلے بیٹھتے ہی۔ حالانکہ حضور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فداہ روحی و ابی و امی فرماتے ہیں کہ لیس منی ذو حسد و لا نمیمۃ و لا کہانۃ و لا انا منہ ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا۔ یعنی نہیں ہے مجھ سے یعنی میری امت سے حاسد اور چغلخور اور نہ کاہن اور نہ میں ان کا ہوں۔ پھر حضور نے تلاوت فرمایا۔ اور جو لوگ کہ مومنین و مومنات کو ناحق ایذا دیتے ہیں پس انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا ارتکاب کیا۔"

دوسری حدیث میں فرمایا:۔ الھمازون واللمازون والمشاؤن بالنمیمۃ ...... یحشرھم اللہ فی وجوہ الکلاب۔ غیبت کرنے والوں، طعنہ زنی کرنیوالوں اور چغلخوروں کو قیامت کے دن باری تعالیٰ کتوں کی صورت پر اُٹھائیگا۔"

ایک اور حدیث شریف میں غیبت کی انتہائی مذمت و برائی یوں وارد ہوتی ہے کہ:۔ الغیبۃ اشد من الزنا قیل وکیف قال الرجل یزنی ثم یتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفر لہ صاحبہ۔ یعنی غیبت کا وبال و مآل اور انجام زنا سے بھی زیادہ سخت و مشکل ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا یہ کیونکر؟ آپ نے فرمایا کہ زانی تو زنا کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے تو باری تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا اور اُس کو معاف کر دیتا ہے لیکن چغلخور کو توبہ کے باوجود بھی باری تعالیٰ معاف نہیں کرتا اور نہ اُس کی بخشش ہوگی۔ حتی کہ وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

چونکہ بعض جاہل غیبت کو غیبت ہی نہیں سمجھتے بلکہ تہمت و بہتان کو غیبت سمجھتے ہیں۔ لہذا اُن کو یہ مندرجہ ذیل حدیث صحیح یاد رکھنی چاہئے:۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل ارأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بہتہ (رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی) یعنی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اللہ و رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مسلمان کی وہ باتیں ذکر کرنی جن کا ذکر وہ ناپسند کرتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اگر وہ باتیں اس کے اندر موجود ہوں تو بھی غیبت ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ وہ باتیں اُس کے اندر موجود ہونے کی ہی صورت میں تو غیبت ہے اور اگر موجود نہ ہوں جب تو تہمت و بہتان ہے۔"

نیز غیبت کے گناہ و وبال کے متعلق حضور کا فیصلہ کن فرمان ملاحظہ ہو:۔

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ نمام۔ رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد والترمذی۔

یعنی حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ چغلخور جنت میں داخل ہی نہ ہوگا۔" کیونکہ غیبت کے باعث اُس کا اعمالنامہ نیکیوں سے بالکل خالی اور صفاچٹ ہوگا۔ اور جب نیکیاں ہی نہیں تو جنت کا مستحق کیونکر ہوگا۔ فرمان نبوی ملاحظہ ہو:۔

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیؤتی کتابہ منشورا فیقول یا رب این حسنات کذا وکذا عملتہا لیست فی صحیفتی فیقول محیت باغتیابک الناس"

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ چغلخوروں کو کھلے ہوئے اعمالنامے دیئے جائینگے تو وہ کہیں گے کہ اے باری تعالیٰ میری وہ فلاں فلاں نیکیاں جو میں نے کی تھیں میرے اعمال میں تو نہیں ہیں آخر وہ کہاں ہیں؟ باری تعالیٰ فرمائیگا کہ لوگوں کی غیبت کے باعث وہ تیری ساری نیکیاں غارت ہو گئیں۔"

دراصل آج کل یہ مرض غیبت اس قدر عام ہو گیا ہے کہ اس سے بہت کم لوگ بچے اور بچ سکتے ہیں بغیر اس کی بلاؤ خرابی اور اہمیت گناہ کا احساس دلوں سے اُٹھ گیا ہے حالانکہ یہ اشد ترین گناہوں میں سے بتلائی گئی ہے جیسا مذکورہ بالا قرآن و احادیث سے واضح اور ثابت ہے۔

ان کہنا ہے اپنے سہو و نسیان سے اگر غیبت سرزد ہو جاوے تو اس کا علاج حضور نے بیان فرمایا ہے گو وہ حدیث ضعیف ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں .... (باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم علیحدہ)

فتاویٰ

تعاقب | سال رواں کے نمبر ۱۵ پرچہ میں ص ۹ سوال کے جواب میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر نکاح میں دف مذہبی رسم جان کر بجاتا ہے تو بدعت ورنہ لغو۔" اس کے متعلق عرض ہے کہ ایک قولی حدیث میں نکاح میں دف بجانا مشروع بلکہ نکاح کا اعلان دف کے ذریعہ سے مستحب معلوم ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ ص ۲۷۲

عن عائشة ..... و اضربوا عليه بالدفوف

رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب.

یہ حدیث غریب ہے مگر اس کی تائید اور تقریب ذیل کی حدیث سے ہوتی ہے۔

وهو هذا عن محمد بن حاطب الجمحي....

قال فصل ما بين الحلال والحرام الصوت والدف في النكاح. رواه احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة. مشکوٰۃ ص ۲۷۲ - اور یہ حدیث حسن قابل احتجاج ہے۔ کما قال الترمذي والله اعلم!

راقم الحروف ابو النعمان انیس الرحمٰن نعمانی۔ مدرسہ اسلامیہ مرشد آباد۔ بنگال۔ ۱۹- رجب ۱۳۵۸ھ

مفتی | فتویٰ میں سہو ہو گیا تھا۔ تعاقب صحیح ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

تعاقب بر تعاقب

۲۲ جمادی الثانی سن رواں کے پرچہ میں فتاویٰ ۱۳۲ پر ایک تعاقب نظر سے گزرا۔ مگر تاہم اس میں غلطی اب تک باقی ہے ملاحظہ ہو۔

مسئلہ ۱۲ — میت زید

زوجہ	ام	اب	عم عینی	عم علاتی
۳	۴	۵	م	م

مگر بہ حقیقت صورت مسئول عنہا کا جواب یوں ہے کہ زوجہ کو ربع چونکہ لاولد ہے۔ اور ام کو ثلث مابقی اور اب کو بطور عصوبت باقی ملیگا۔ صورت مسئلہ یوں ہے ہے۔

مسئلہ ۴ — میت زید

زوجہ	ام	اب	عم عینی	عم علاتی
۱	۱	۲	م	م

آپ کے تعاقب میں دو غلطیاں ہیں۔ ایک یہ کہ آپ نے ماں کو ثلث کل دیا ہے مگر اس صورت میں ثلث مابقی ہونا چاہیئے۔ ملاحظہ ہو سراجی قیومی کانپور ص ۸ وثلث ما بقي بعد فرض احد الزوجين و ذلك في مسئلتين زوج وابوين وزوجة و ابوين انتهى۔ دوسری یہ کہ آپ نے مسئلہ بارہ سے کیا ہے۔ حالانکہ اس صورت میں مسئلہ چار سے ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مخرج (مسئلہ) کی تعریف یوں ہے "چھوٹے سے چھوٹے عدد جس سے کسر صحیح نکلے" لہٰذا بمطابق عرف مسئلہ چار سے ہونا چاہیئے۔ جیسے سراجی کے بین السطور مرقوم ہے۔ کما هو ظاهر عند ماهري هذا الفن الشريفة

احقر محمد نصرت اللہ مدرسہ عزیزیہ مرشد آباد

مفتی | ثلث مابقی کا فتویٰ فقہاء حنفیہ کا ہے اور آپ کے مخاطب غالباً اقوال فقہاء کے پابند ہونگے اس لئے اب دونوں میں اصولی اختلاف باقی ہے۔

س ۲۳۶ } ایک عورت بیوہ نے نکاح ثانی کیا پہلے خاوند سے اس کی ایک لڑکی تین سال کی ہے۔ عورت مذکورہ کسی تقریب پر مع اپنی لڑکی (خورد سالہ) کے اپنے پہلے سسرال میں چلی گئی وہاں کے عام لوگوں نے جبراً اس کی تین سالہ لڑکی کا نکاح پڑھا دیا۔ ماں انکار کرتی رہی۔ سوال یہ ہے کہ ایسے جبر اور ظلم کی حالت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۲۳۶ } بصورت صحت حالات مرقومہ ایسا نکاح صحیح نہیں۔ قال الله لا اكراه في الدين دین میں جبر کرنا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان جارية بكرا اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ان اباها زوجها وهي كارهة فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم (بخاری) ایک لڑکی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے بیان کیا کہ اس کا نکاح پڑھایا گیا اور وہ ناپسند کرتی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے نکاح (رکھنے نہ رکھنے) میں اختیار دیدیا۔ واللہ اعلم!

بقیہ مضمون از صفحہ ۱

ان من كفارة الغيبة ان تستغفر لمن اغتبته تقول اللهم اغفر لنا وله:

یعنی بیشک غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کر چکا ہے اس کے لئے استغفار طلب کرے اور یوں دعا کرے کہ "اے اللہ مجھ کو اور اس کو معاف فرمائیو۔" ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے قیامت کے دن جس کی غیبت کی گئی ہے اُسے کچھ فائدہ پہنچے اور وہ اس سے خوش ہو کر اس کو معاف کر دے۔ ورنہ غیبت کرنے والوں کی نجات مشکل ہے۔

خداوند کریم غیبت کرنے والوں کو بلکہ تہمت لگانے والوں کو سمجھ دے کہ دوسرے کی بدخواہی و بدنامی کے خیال و کوشش میں اپنی عاقبت برباد کرنے کی تدبیر اور دنیا خراب ہونے کی ترغیب سے باندھ رہے ہیں۔ حقیقت و اصلیت اور واقعی کیفیت کبھی چھپ نہیں سکتی۔ بلکہ اکثر یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ؎

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان دہد

یعنی جب انسان کے تکبر اور غرور اور کمینہ پن و بدنیتی کے باعث خداوند کریم کو اُس کی عزت خاک میں ملانی ہوتی ہے تو اُس کی عادات نہ صرف غیبت شکایت ہی کی ڈالتا ہے بلکہ ترقی کرتے کرتے وہ تہمت طرازی بھی کرنے لگتا ہے اور لوگوں پر خواہ مخواہ بہتان لگاتا پھرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ متہم کو جب اس کی خبر پہنچتی ہے تو وہ ساری قلعی کھول کر رکھ دیتا ہے اور لینی کی دینی پڑ جاتی ہے ؎

خدا محفوظ رکھے ہر خطا سے
خصوصاً چغلخوری ہے بلا سے

متفرقات

خطبات محمدی جلد دوم | مؤلفہ مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی۔ کتاب ہٰذا کی پہلی جلد کا ریویو اہلحدیث ۱۵ اگست سنہ میں شائع ہو چکا ہے جسے ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جلد دوم بھی کتابی صورت میں شائع ہو گئی ہے جس میں دو سو پینتالیس (۲۴۵) احادیث نبویہ مع اردو ترجمہ بعنوان خطبہ درج کی گئی ہیں۔ شائقین احادیث نبویہ سے امید ہے کہ اس نئی تالیف کی قدر کریں گے۔ نیز مؤلف موصوف سے بھی امید ہے کہ اس کام کو انجام تک پہنچا کر عند الناس مشکور و عند اللہ ماجور ہوں گے۔ کتابت طباعت کا غذ اعلیٰ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی پائی والان بنگلہ دہلی۔

شمع توحید طبع دوم | یادگار حملہ شمع توحید اگرچہ دفتر ہٰذا سے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوئی تھی مگر قدر دانوں کے شوق سے دو تین ماہ میں سب ختم ہو گئی احباب اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد دکن نے اصل کتاب یعنی صرف مسائل کو مکرر طبع کرایا ہے۔ شائقین مندرجہ ذیل پتہ سے ۲ کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ محمد علی بیگ معتمد اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد۔ دکن

انبیاء کے دو دشمن | از قلم غلام نبی صاحب مسلم۔ صاحب موصوف نے ٹریکٹ ہٰذا میں قرآن مجید اور دیگر سابقہ واقعات سے ثابت کیا ہے کہ انبیاء کرام صلوٰۃ اللہ علیہم کے اصل مشن یعنی دعوائے توحید کے دشمن ہمیشہ سرمایہ دار اور حکام سو رہے ہیں۔ جن کے رعب و دبدبہ سے اکثر غرباء طبقہ خائف رہ کر راہ حق سے باز رہا۔ قیمت ۴ر ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ اسلامیہ اندرون موچی دروازہ لاہور۔

الارشاد امرتسر | امرتسر سے دو سال سے جاری ہے۔ جس میں عام اسلامی مضامین کے علاوہ چکڑالویت، مرزائیت اور خاکساریت کی تردید میں مفید مضامین شائع ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ پتہ: مولوی عبد الحمید شاہ بخاری مالک رسالہ الارشاد امرتسر۔

مدح صحابہ اور تبرا | لکھنؤ میں مدح صحابہ کے مقابلہ میں شیعوں کی طرف سے جو تبرا کی مذموم ایجی ٹیشن جاری ہے اس کے متعلق اخبار مدینہ بجنور میں جس قدر مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ کتابی صورت میں شائع کئے گئے ہیں۔ قیمت دو آنہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار "مدینہ" بجنور

قابل توجہ بہی خواہان اخبار اہلحدیث

اخبار "اہلحدیث" ایک مذہبی پرچہ ہونے کی وجہ سے اس رونق کو نہ پہنچا جس پر ملکی اخبار پہنچ گئے اور پہنچ جاتے ہیں۔ تاہم دیندار طبقہ کی توجہ سے ایسے اخبار کا ۳۷ سال تک جاری رہنا خدا کی حمد و ثنا اور احباب کے شکریہ کا موجب ہے۔ مگر اخبار "اہلحدیث" کو اس وقت دو قسم کی مصیبتوں کا سامنا ہو رہا ہے۔

اول:۔ زمانے کی سیاسی لہر کا غلبہ جو مذہبی تحریرات سے ہٹا رہا ہے۔

دوم:۔ تازہ مصیبت کاغذ کی گرانی جس سے لاگت میں اضافہ لازمی ہے۔

پس بہی خواہان اہل حدیث کا فرض مقدم یہ ہے کہ اخبار کو زندہ رکھنے کے لئے اس کی اشاعت بڑھائیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں نئے خریدار بنا کر اہلحدیث کو اپنی بہی خواہی کا ثبوت دیں۔

امید ہے جملہ ناظرین و بہی خواہان حضرات اس آواز کو معمولی آواز نہ سمجھیں گے۔

امداد رسالہ تردید خاکساری تحریک | کے لئے از بابو عزیز الدین صاحب کوئٹہ ۵ر۔ جناب برکات احمد صاحب بریلی ۸ر۔ مولوی عبد العزیز صاحب اکاڑہ ۸ر۔ مولوی محمد یٰسین صاحب چھبروالہ ضلع گجرات ۸ر۔ ایم حشمت علی گوہر لوہیاں خاص ۸ر۔

دیگر حضرات | بھی اس رسالہ کی اشاعت کے لئے امدادی رقوم جلد ارسال کریں۔ نیز تعداد مطلوبہ سے بھی اطلاع دیں تاکہ طبع ہونے کے بعد ان کو رسالے روانہ کئے جائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

انجمن حمایت الاسلام نیروبی | مشرقی افریقہ میں پانچ سال سے قائم ہے سال رواں کی رپورٹ موصول ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجمن مذکور تبلیغ اسلام کا کام خوب محنت سے کر رہی ہے۔ کئی سکول جاری ہیں مرزائیت اور خاکساریت کی تردید میں بھی کافی کوشش کر رہی ہے۔ دعا ہے خدا تعالیٰ اس کے ممبران و کارکنان کو تبلیغ کی مزید توفیق عطا کرے۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کی برکات | موضع سمرہ تحصیل بٹالہ | ۲۰ مرزائی تائب

میں مرزائیوں کے چند گھر ہیں۔ انہوں نے بذریعہ اشتہار جلسہ کا اعلان کرتے ہوئے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ موضع مذکور کے مسلمانوں نے چیلنج قبول کر لیا۔ جمعیت کی طرف سے منشی محمد عبد اللہ صاحب معلم کو ۲ ستمبر کے دن شرائط طے کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ مرزائیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کے سوا ان کی تمام تحریرات اقوال کے ماننے سے انکار کر دیا اور شرائط مکمل نہ ہو سکیں آخر مورخہ ۶ ستمبر کو مرزائی جلسہ کے بالمقابل مسلمانوں کا جلسہ کیا گیا۔ خوب تقریریں ہوئیں۔ ۲۰ مرد و عورت مرزائی مذہب سے تائب ہوئے۔ جن کے نام مع ان کے دستخطوں اور نشان انگوٹھوں کے توبہ ناموں کی شکل میں محفوظ ہیں۔ بحمد اللہ یہ جلسہ اپنے اثر کے لحاظ سے خاصہ کامیاب رہا۔ مرزائی لوگ سخت شرمندہ ہوئے۔ ہم مولوی مبارک علی اور چوہدری خیر دین صاحب کے خاص طور پر مشکور ہیں جنہوں نے جلسہ ہٰذا کے انتظام میں کافی حصہ لیا۔ جزاہما اللہ تعالیٰ۔ (محمد عبد اللہ ثانی ناظم)

ضرورت ہے | مجھے ایک ایسے خوشخط اور نقد نویس محرر کی ضرورت ہے جو رمضان شریف میں میرے ساتھ رہ کر میرے غیر مطبوعہ خطب کو خوشخط لکھ دے۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

حاجی یونس خان شروانی رئیس دماؤلی مقیم حیدرآباد دکن۔ مکان نمبر ۱۲/۱۵۱ محلہ براق بیگی۔

(باقی متفرقات صفحہ ۱۳ کالم ۲ پر)

ملکی مطلع

جنگ یورپ

آخر وہ دن بھی آگیا جس کا خطرہ عرصہ سے محسوس ہو رہا تھا - یعنی دول یورپ کے مابین یکم ستمبر سے جنگ شروع ہوگئی ہے - سردست ایک طرف جرمنی ہے - جس کی طرف سے حملہ کی ابتدا ہوئی ہے - دوسری طرف اس کا اصل حریف پولینڈ ہے - برطانیہ اور فرانس اسکے مددگار ہیں - لڑائی کی اصل وجہ تو ملک گیری یا انتقام ہوتا ہے مگر اس جنگ کے لئے یہ وجہ بتائی جاتی ہے کہ سلطنت جرمنی کا ایک حصہ (پروشیا ایسی جگہ واقع ہے) جہاں پہنچنے کے لئے جرمنی کے پاس خشکی کا راستہ نہیں ہے صرف سمندری راستہ سے جرمن وہاں جا سکتے ہیں - جرمنی پولینڈ کے اس حصہ کو اس سے واپس مانگتا ہے جو گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے جرمن سلطنت کا ایک جزو تھا مگر جنگ کے بعد پولینڈ میں شامل کردیا گیا - ہم اس کی مثال دیکر ناظرین کو سمجھاتے ہیں:

دہلی سے میرٹھ جانا ہو تو غازی آباد سے ہوکر جاتے ہیں جو بہت دور کا راستہ ہے - مگر ریل کا سیدھا راستہ نہ ہونے کے باعث سب لوگ اسی راستہ آتے جاتے ہیں - فرض کر لیجئے کہ سہارن پور، مظفر نگر وغیرہ اضلاع پر مشتمل (باستثنا میرٹھ) غازی آباد تک ایک الگ ریاست ہے - دہلی والے اپنے مقبوضہ علاقہ میرٹھ تک جانے کے لئے اس ریاست سے اتنا علاقہ طلب کریں جس سے ان کا مرکز دہلی میرٹھ سے متصل ہو جائے اور ان کو غازی آباد کے راستہ سے نہ جانا پڑے مگر وہ ریاست (سہارن پور وغیرہ) یہ ٹکڑا دینے سے انکار کرے - بس یہی ہے اس جنگ کی مثال [illegible]

پولینڈ سے واپس مانگتا ہے - پولینڈ نے ان علاقوں کو چھوڑنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس کی سمندری تجارت درآمد و برآمد اسی راستے ہوتی ہے - بس اس بات پر جنگ شروع ہوگئی - برطانیہ اور فرانس نے پولینڈ کو امداد دینے کا وعدہ کیا تھا اس لئے ان کو بھی مجبوراً اس جنگ میں شریک ہونا پڑا - خبروں کی تفصیل بلحاظ انسانی ہمدردی کے بہت دلفگار ہے -

تین قسم کے عذابوں سے جو قرآن مجید میں ڈرایا گیا ہے - اس وقت وہ تینوں عذاب یورپ کی سرزمین پر نازل ہو رہے ہیں - ارشاد خداوندی یہ ہے :-

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ (پ ۷ - ع ۱۴)

اس آیت شریفہ میں تین طرح کے عذابوں کا ذکر ہے جن میں سے ہر ایک تباہی کے لئے کافی ہے -

(۱) یعنی اوپر سے عذاب بھیجدے - (۲) نیچے سے عذاب پیدا کر دے - (۳) یا گروہ گروہ کرکے باہم لڑوا دے

اوپر سے بمباری ہوتی ہے - نیچے سے طیارہ شکن توپیں اور آبدوز کشتیاں وغیرہ ہیں - تیسرے باہم جنگ و جدال - جو سب کی بنیاد ہے - جس ملک میں یہ تینوں عذاب جمع ہو گئے ہوں اس ملک کی بربادی کا اندازہ ناظرین خود ہی لگا سکتے ہیں -

تادم تحریر ہذا جو خبریں آئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جرمنی کی فوجیں پولینڈ کے دارالحکومت وارسا میں حسب روایت "پرتاپ" ۱۰ ستمبر کو داخل ہوگئیں -

ادھر سمندر میں جہازوں کی غرقابی کا سلسلہ جاری ہے - کبھی فرانس کا جہاز غرق ہوتا ہے کبھی برطانیہ کا - کبھی جرمنی کا - پرچہ ہذا ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک خدا جانے جنگ کی آگ کہاں تک پھیل چکی ہوگی - یہ لازمی امر ہے کہ اس جنگ کا اثر دنیا بھر کے ہر حصے پر پہنچے - ہندوستان میں سردست اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ اشیاء خوردنی اور استعمالی گراں ہو رہی ہیں [illegible] توجہ

کر رہی ہے مگر ابھی تک کافی توجہ نہیں ہوئی - کاغذ پر اس کا جو اثر پہنچا ہے یا پہنچنے کا اندیشہ ہے وہ بہت زیادہ ہے - اس کے متعلق اخبار پرتاپ کا ایک نوٹ ذیل میں درج کرتے ہیں -

"**کاغذ کی تیزی** گورنمنٹ نے اشیائے خوردنی کے نرخوں کو تو کنٹرول کر لیا - لیکن وہ کاغذ کی تیزی کی طرف سے لا پرواہ ہے - جو کاغذ جنگ سے پہلے پانچ روپے فی رم بکتا تھا جنگ چھڑنے کے بعد اس کے ساڑھے گیارہ روپے تک طلب کئے گئے - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اخبارات کو اپنا حجم گھٹانا پڑا -" (پرتاپ لاہور ۱۱ ستمبر ۳۹ء)

کاغذ کی یہ گرانی ناظرین "اہلحدیث" کے لئے خصوصاً توجہ طلب ہے - جس کے متعلق ایک نوٹ متفرقات میں ملاحظہ کریں - تعجب تو یہ ہے کہ یورپ وغیرہ دیگر ممالک سے آنے والی چیزوں کے متعلق تو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ راستوں کی رکاوٹ کے سبب یہ چیزیں نہیں آتی ہونگی - لیکن دوسری اشیاء خاصکر کھانے پینے کی چیزیں جو ملک میں پیدا ہوتی ہیں اور وہ باہر بھی نہیں جاتیں - ان کی گرانی کی کیا وجہ ہو سکتی ہے -

اس قسم کے واقعات کے ذریعے سیاست محمدیہ میں سے حدیث احتکار کے معنی خوب واضح ہو جاتے ہیں - جس میں غلہ فروشوں کو غلہ روک رکھنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے -

خاکساری تحریک کے بانی

مشرقی کی گرفتاری - رہائی اور اس کی وجہ

ہمارے ملک پنجاب میں خاکساری تحریک کے ڈکٹیٹر بھی اعجوبہ روزگار ہیں - آپ لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد کو مٹانے کے لئے گئے تھے اور گئے بھی اس شان سے کہ امیر تیمور بھی اس شان و شوکت سے ہندوستان میں نہ آیا ہوگا - وہاں پہنچ کر جو کچھ ہوا وہ اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں ہے - اب یہ امر زیر بحث ہے کہ مشرقی صاحب نے معافی مانگی ہے یا نہیں [illegible]

میں ایک نوٹ نکلا ہے جو اس اختلاف پر روشنی ڈالتا ہے۔ وہو ہذا :-

معافی مانگی یا نہ | یہ سوال اخبارات میں بحث کا موضوع بن رہا ہے کہ تحریک خاکسار کے بانی علامہ مشرقی نے یو پی گورنمنٹ سے معافی مانگ کر چھٹکارا حاصل کیا ہے اور ان سے سوال کیا جا رہا ہے کہ وہ اس پر روشنی ڈالیں۔ علامہ اس وقت تک خاموش ہیں اور یہ خاموشی ان کے خلاف جا رہی ہے۔ یو پی گورنمنٹ کا اعلان صاف ہے کہ علامہ مشرقی نے لکھ کر دیدیا کہ وہ رہا ہوتے ہی واپس پنجاب چلے جائینگے۔ اس پر انہیں رہا کیا گیا۔"

(پرتاپ ۱۱ ستمبر ص۳ کالم ۳)

مشرقی صاحب کے اخبار "الاصلاح" مورخہ ۸ ستمبر میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یو پی کی کانگرسی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی صاحب نے معافی مانگ کر رہائی حاصل کی ہے مگر ساتھ ہی لکھا ہے کہ وہ کانگرسی حکومت جھوٹ کہتی ہے علامہ صاحب نے معافی نہیں مانگی۔

واقعہ یہ ہے کہ در اصل یہ اصطلاحی اختلاف ہے معافی تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک معافی عوام کی ہوتی ہے جو دوران مقدمہ میں عدالت میں یا پنچائت میں یہ الفاظ بولتے ہیں کہ "مجھے معاف کیا جائے۔"

معافی کی دوسری صورت یہ ہے کہ مجھے اس کام پر افسوس ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی معافی ہے۔

تیسری صورت جو اس سے بھی ہلکی ہے یہ ہے کہ میں اس قسم کو نہیں کرونگا۔

یہ تینوں صورتیں در اصل معافی مانگنے کی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ واقعہ کیا ہوا؟ مشرقی صاحب نے تیسری قسم کی معافی مانگی ہے۔ آپ کا معافی نامہ بصورت اخباروں میں شائع ہو گیا ہے۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:-

محترم حافظ محمد احمد حسین ایم۔ ایل۔ سی و محترم سید واجد حسین رضوی! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دفعہ ۱۰۷ کے نوٹس کی واپسی کے بعد میں ایک سال صوبہ متحدہ نہ آؤنگا۔ خاکساروں کے جتھوں کو کسی دوسرے صوبہ سے آنے کا حکم یا اجازت نہ دونگا۔ صوبہ متحدہ کے خاکساروں کو ہدایت ہوگی کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں دخل نہ دیں۔ آپ اس خط کو اطمینان کے واسطے چیف سکریٹری کو دے سکتے ہیں۔ (عنایت اللہ)

(مدینہ بجنور ۹ ستمبر ۳۹ء)

اس کی مزید تشریح مولانا عبد الشکور کے قلمی خط سے ہوتی ہے جو درج ذیل ہے :-

"عنایت اللہ مشرقی کھلم کھلا وہ شیعوں سے مل گئے اور مدح صحابہ کی مخالفت شروع کردی۔ یہاں بعض بعض جگہوں پر ان کے خاکساروں سے تصادم ہوا۔ اور مار پیٹ کی نوبت آئی۔ دو ایک جگہ تو خود مشرقی سے مار پیٹ ہوئی۔ ایک شخص پر انہوں نے حملہ کیا اس نے بھی ان کو بری طرح مارا اور حکام کے سامنے اس نے اقرار بھی کیا کہ جب مشرقی نے مجھ پر حملہ کیا تو میں نے ان کو مارا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے حکومت نے ان کی گرفتاری کا حکم دیدیا اور وہ رات کو تین بجے سوتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ گرفتاری کے وقت حکام کی انہوں نے بہت زیادہ خوشامد کی کہ مجھ کو گرفتار نہ کیا جائے۔ میں اسی وقت لکھنؤ چھوڑ دونگا اور اپنے تمام خاکساروں کو لکھنؤ چھوڑنے کا حکم دیدونگا۔ مگر ان کو گرفتار کرکے جیل بھیجا گیا اور بیس ہزار کی دو ضمانتیں اور دس ہزار کا مچلکہ مانگا گیا۔ یہاں انکی ضمانت کون کرتا۔ بالآخر انہوں نے تحریری معافی نامہ حکومت میں داخل کیا کہ ایک سال تک میں لکھنؤ کی طرف رُخ نہ کرونگا اور نہ اپنے کسی خاکسار کو آنے دونگا۔ اس معافی نامہ پر حکومت نے اپنی حراست میں ان کو لکھنؤ سے روانہ کیا۔ مگر جب لکھنؤ سے روانہ ہوتے تو ملیح آباد سٹیشن پر ان کے خاکساروں نے اعتراض کیا کہ آپ دوسروں پر تو درے لگواتے ہیں اور خود آپ نے معافی نامہ داخل کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے زنجیر کھینچ کر چلتی ٹرین روکی اور مع اپنے تمام خاکساروں کے اُتر پڑے اور کہا کہ ہم یہیں سے لکھنؤ مارچ کرینگے اس پر وہاں کے اسٹیشن ماسٹر نے لکھنؤ ٹیلیفون کیا اور کئی سو پولیس وہاں پہنچ گئی۔ یہ بھی سنا گیا کہ وہاں ان کو دو سو روپیہ جرمانہ ادا کرنے پڑے اور پولیس سے معافی مانگ کر چلے گئے۔ غرض یہ کہ یہاں سے بہت ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ حکومت یو پی نے خاکسار دفتر قائم کرنا، خاکساری بلا یا جھنڈا لگانا سب کو جرم قرار دیدیا ہے۔"

مشرقی صاحب اور مولانا عبد الشکور صاحب کے خطوط سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے اسے ناظرین خوب سمجھ سکتے ہیں

فیصلہ | اس کا یہ ہے کہ مشرقی صاحب بیلچہ اور وردی پہن کر ایک دفعہ پھر لکھنؤ چلے جائیں۔ اور چاہے تھوڑی دیر ٹھیر کر واپس آجائیں تو ہم سمجھیں گے کہ مشرقی صاحب سچے ہیں اور اخباری بیانات غلط ہیں۔

سنا گیا ہے کہ لاہور میں بعض لوگوں نے ان کو چیلنج کیا ہے کہ اگر وہ اپنے دعویٰ (معافی نہ مانگنے) میں سچے ہیں تو ایک دفعہ پھر لکھنؤ جانے پر رضامند ہو جائیں تو آمد و رفت کا کرایہ ان لوگوں کے ذمے ہوگا۔ جن کی فرمائش پر آپ وہاں جائینگے۔

ہمارے خیال میں مشرقی صاحب اگر سچے ہیں تو انکو پبلک کا یہ مطالبہ پورا کرنے میں کوئی عذر نہ ہونا چاہئے خصوصاً جس حالت میں پبلک ان کی آمد و رفت کا خرچ اپنے ذمے لیتی ہے •

دعائے صحت | میری بھتیجی عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے۔ ناظرین اس کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

(مستری رحیم بخش چک ۱۴۷ ضلع لائلپور)

(۲) میری والدہ ماجدہ بعارضہ ذیابیطس وغیرہ علیل ہیں۔ عبد اللہ از ادھونی۔ ضلع ملتان

ناظرین ہر دو مریضوں کے لئے دعا صحت فرمائیں۔ اللهم اشفهما بشفائك وداوهما بدوائك۔

ناظرین خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

(۹۰۸)

العقیدة الواسطیہ اُردو یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے۔ اسکی پوری تشریح ہے۔ قیمت ۶/

بندگی ترجمہ رسالہ "العبودیت" شیخ الاسلام نے اس کتاب میں یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ کی نہایت جامع اور مبسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت عہ/ دو روپے۔

مجذوب رسالہ "الصوفیہ والفقرا" کا اُردو ترجمہ۔ مجذوب، مجنون، اور ولی اللہ کی حقیقی شان وحیثیت کو واضح کرکے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا غلطی ہے۔ ۴/

درجات الیقین قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲/

العروة الوثقیٰ ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق"۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶/

رحلت مصطفےٰ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کا ذکر نہایت دلچسپ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۳/

اصحاب صفہ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے، کہاں رہتے تھے۔ قیمت ۱۰/

حسین ویزید حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ اس کے مطالعہ سے اصل حالات سے آپ واقفیت حاصل کرلیں گے۔ قیمت ۴/

مناظرہ ابن تیمیہؒ بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج منظور کرلئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قیمت ۳/

سیرت امام ابن تیمیہؒ مصنفہ چوہدری غلام رسول صاحب مہر بی۔اے چیف اڈیٹر اخبار "انقلاب" لاہور۔ جو [illegible] قابلدید ہے۔ قیمت ۹

[illegible] شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم کی مشہور کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد کے [illegible] قابل مصنف نے حضور کی [illegible] [illegible] شرعی [illegible]

روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت غیر مجلد عہ/ - مجلد ۶/

اسلامی تصوف از علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ۔ تصوف اسلامی کے موضوع پر نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت اور تصوف کے متعلق بیش بہا معلومات درج کی گئی ہیں۔ پڑھ کر لطف اٹھائیے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱ہ/)

الدر النضید فی اخلاص کلمة التوحید مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اُردو ترجمہ۔ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے (بمبئی)۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ ادلہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کرکے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے بر خلاف اتمام حجت کردیا ہے۔ قیمت ۱۲/

خطبات محمدی مؤلفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ حدیث شریف کی پچاس کتابوں سے ان خطبات نبویہ علی صاحبہا التحیة کو یکجا کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سو چوراسی خطبات مبارک درج ہیں۔ اصل خطبہ عربی میں اور ترجمہ عام فہم اُردو میں ہے۔ یہ کتاب تمام فضول باتوں اور بے دلیل باتوں یا قصوں سے پاک ہے۔ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان کے لولاء المرجان کو ہی عاشقان توحید وسنت تک پہنچایا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت حصہ اول عہ/ - حصہ دوم عہ/

نور محمدی از مولانا صاحب موصوف۔ جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ تابعین، محدثین، ائمہ، فقہا اور صوفیاء سے قوالی اور راگ باجوں، اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا رد کیا ہے۔ اس رسالہ کی خوب اشاعت ہونی چاہئے۔ کاغذ، کتابت، طباعت، اعلیٰ۔ قیمت صرف ۱۲/

حکایات صحابہ یعنی سچی کہانیاں جس میں صحابہ کرام وصحابیات صحابی بچوں کے زہد وتقویٰ، شوق عبادت۔ علمی مشاغل۔ ایثار۔ ہمدردی۔ بے مثل جرأت۔ حیرت انگیز جاں نثاری وغیرہ وغیرہ ایمان افروز حالات درج ہیں۔ قیمت ۱۲/

تفسیر سورہ یوسف سورہ یوسف میں جو عجیب ودلچسپ حالات، اور معرفت حق اور صبر واستقامت کے نکات ہیں انکی تفسیر سلیس اُردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰/

ملنے کا پتہ:- **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

(۵۰۹)

جلد ۳۶ — نمبر ۴۶

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

صدائے توحید

(از بہار احمد صاحب فہیم چھاؤنی نصیر آباد اجمیر)

فتح کی ہاتھ میں کنجی ہے مسلمانوں کے
ہو کے رہ جائیگا سن سن کے صدائے توحید
برق بن کر جو گرے شرک مسلمانوں پر
دعویٰ توحید کا قبروں سے مرادیں مانگو
راگ باجے سے کبھی بھول کے گانا نہ سنو
وہ مسلماں حقیقت میں مسلماں نہیں
فرقہ آرائیاں کب تک یہ روش تاکیجا
متحد ہو کے جو باہم رہیں سرگرم عمل

حوصلے فاش بردار ہیں ارمانوں کے
پردے پھٹ جائینگے اے کثرت کانوں کے
خاک ہو جائیں نہ خرمن کبھی ایمانوں کے
کیا یہی کام ہیں افسوس مسلمانوں کے
قول نبوی ہے کہ یہ کام ہیں شیطانوں کے
جو کہ عامل نہیں اسلام کے ارکانوں کے
چھوڑ دو دانا ہو تو یہ کام ہیں نادانوں کے
کام بگڑے ہوئے بن جائیں مسلمانوں کے

کس طرح ہم ترقی کرتے دیکھا میں فہیم
جبکہ ... مسلمان مسلمانوں کے

انتخاب الاخبار

[illegible] ستمبر [illegible]

—— امرتسر شہری مسلم حلقہ کا ضمنی انتخاب ۲۳-۲۵-۲۶ ستمبر کو ہوگا۔ آج کل ہر سہ امیدواران اپنی اپنی کامیابی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ ہر روز شہر کے مختلف محلوں، چوکوں میں کئی کئی جلسے ہوتے ہیں۔

—— لکھنؤ ۱۶ ستمبر۔ عنائت اللہ خان مشرقی کو یوپی میں داخل ہو کر حکومت کی نافرمانی کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں ایک ماہ قید پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ ان کے ساتھ ۶ خاکسار مزید گرفتار کئے گئے تھے۔ جن میں سے ایک رہا اور باقی پانچ کو دس دس روپیہ جرمانہ یا تابرخاست عدالت سزائے قید ہوئی

—— مزید دس خاکسار دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ (انقلاب ۱۹ ستمبر)

—— لاہور۔ ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی ادویات پر یکم ستمبر کی قیمتوں پر دس فیصدی قیمت زیادہ کردی جائے۔ (" ")

—— راجکوٹ۔ ۱۷ ستمبر بھونگرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ساحل پر پٹرول کرنے والے ایک جہاز نے پوربٹ وکرٹ کے نزدیک ایک آبدوز کشتی دیکھی جو تلاش کرنے پر مل نہ سکی۔ (" ")

—— پشاور شہر میں آگ لگ جانے سے پانچ دکانیں جل گئیں۔ تقریباً پچاس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا (")

—— نئی دہلی۔ ۱۷ ستمبر مسلم لیگ کی ورکنگ کونسل کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ ※※

—— پشاور۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ اشتہار پھینک کر میدان تیراہ کے علاقہ کے آفریدیوں کو مطلع کیا گیا ہے کہ ان سے لڑائی بند کی جاتی ہے۔ لہٰذا انکو اپنے علاقہ میں واپس آنے کی اجازت ہے۔

—— لندن ۱۷ ستمبر۔ تازہ ترین خبریں جو آج بذریعہ اخبارات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ اور رومانیہ کی سرحد پر پولش فوجوں نے جرمنی فوجوں پر حملہ کر کے ان کے بارہ ہزار سپاہیوں کو قیدی بنالیا اور ایک سو جرمنی ٹینکوں پر قبضہ کر لیا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے اشتہارات کے ذریعہ وارسا کے لوگوں کو الٹی میٹم دیا تھا کہ وہ ۱۲ گھنٹے کے اندر اندر اطاعت قبول کر لیں ورنہ جرمنی کے ہوائی جہاز شہر کو بمباری سے تباہ کر دینگے۔ (پرتاپ ۱۹ ستمبر)

—— ماسکو کی ایک جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ سوویٹ روس نے پولینڈ کے سفیر مقیم ماسکو کو اطلاع دی ہے کہ روس اپنے مفاد اور پولینڈ کی اکرائین اور روسی اقلیتوں کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے سوویٹ گورنمنٹ کی فوج پولینڈ کی سرحد پر داخل ہو جائیگی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روس کی افواج پولش سرحد میں داخل ہو گئی ہیں۔ دونو فوجوں میں جنگ جاری ہو گیا ہے

—— روسی وزیر خارجہ (ایم مولوٹو) نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی ہے کہ چونکہ وارسا پولینڈ کا دارالخلافہ نہیں رہا۔ پولش گورنمنٹ ختم ہو چکی ہے۔ روس اور پولینڈ کے معاہدے سب ختم ہو گئے ہیں۔ (" ")

—— جرمنی افواج کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے وارسا سے جنوب مشرق کی طرف ۷۵ میل کے فاصلہ پر شہر ڈیبلن اور ایک اور جگہ برسل ٹواسک پر قبضہ کر لیا ہے۔ (پرتاپ ۱۹ ستمبر)

—— استنبول ۱۶ ستمبر۔ وزارت ترکیہ نے اعلان کے ذریعہ ترکش لوگوں کو دو ماہ کے لئے حدود ترکیہ سے باہر جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ نیز ترکی حکومت کے بحری محکمہ نے تمام غیر ملکی تجارتی و غیر تجارتی جہازوں کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ بغیر اطلاع دئیے بندرگاہ میں داخل نہ ہوں بلکہ باہر کھڑے رہیں۔ بحری پولیس ہر جہاز کی تلاشی لیا کریگی۔ (" ")

—— ترکی کے وزیر خارجہ عنقریب سوویٹ گورنمنٹ کی دعوت پر ماسکو (روس) جا رہے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس اور حکومت ترکیہ میں کوئی معاہدہ ہونے والا ہے۔ (" ")

—— امرتسر میں بارش ہو جانے سے موسم تبدیل ہو رہا ہے۔ زمینداروں کی اطلاع کے پیش نظر ابھی مزید بارش کی ضرورت ہے۔

امرتسر میں انتخابی مشکلات

امرتسر شہر کی مسلم آبادی میں پنجاب اسمبلی کا یہ انتخاب تیسری مرتبہ ہونے لگا ہے۔ اس مرتبہ بھی ایک امیدوار مجلس احرار کی طرف سے چوہدری افضل حق ہیں دوسرے امیدوار کانگرس کی طرف سے ڈاکٹر سیف الدین کچلو اور تیسرے صاحب مسلم لیگ کی طرف سے شیخ صادق حسن رئیس امرتسر ہیں۔ ہر فریق اپنے اپنے حامیوں کو سٹیج پر بلوا کر تقریریں کرواتا ہے۔ شیخ صادق حسن کی تائید میں آنریبل وزیر اعظم سر سکندر حیات خان خود تقریر فرما گئے ہیں جس پر مختلف رائیں شہر میں ہو رہی ہیں۔ سنجیدہ و ذی فہم اور غیر جانبدار اصحاب یہ کہتے سنے گئے ہیں کہ وزیر اعظم کی حیثیت اس سے بالاتر ہے کہ کسی ممبر کی حمایت میں تقریر کرے۔

ایسے جلسوں کے کرنے کا حق تو ہر فریق کو ہے مگر ہم راستی سے کہتے ہیں کہ ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے ان تینوں پارٹیوں سے ذاتی علیحدگی کا اعلان کر رکھا ہے کیونکہ ہم اس قسم کی تفرقہ اندازی اور باہم سب و شتم کو نہ صرف مسلم قوم کے لئے موجب ہتک جانتے ہیں بلکہ انسانی برادری کے لئے بھی موجب شرم سمجھتے ہیں ۲۳-۲۵-۲۶ ستمبر کو الیکشن ہوگا۔ دیکھیں کامیاب کون ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی دیکھنا ہے کہ عذرداری (پٹیشن) کا مقدمہ شروع ہوتا ہے یا نہیں۔ امرتسر کی فضا پر نظر کر کے گمان غالب ہے کہ یہ پانچ سال اسی حالت میں گزرینگے کہ امرتسر پر یہ شعر صادق آئے گا ؎

ہنگامہ رات دن ہے پیا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

※※ دہلی۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ گورنمنٹ ہندوستانیوں سے مدد لینا چاہتی ہے تو ان کے مطالبات منظور کرے۔ (انقلاب لاہور ۲۰ ستمبر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۷ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

مشرقی کے اپنے مسلمہ عقائد کی تنقید

(۱۳)

ماسٹر عنایت اللہ مشرقی نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس کا نام ہے "ڈھول کا پول" اس میں انہوں نے اپنے مخالفوں کے پچیس سوالوں کے جوابات دیئے ہیں ان میں سے چند عقائد کو اپنے مسلمہ عقائد بتایا ہے اور چند عقائد سے انکار کیا ہے۔ اس قسط میں ہم ان جوابات پر تنقید کرتے ہیں۔

عقیدہ نمبر۱ | جس عقیدہ پر تمام دنیا کے مولوی اپنا اتفاق ثابت کردیں وہی میرا عقیدہ ہے۔

(رسالہ مذکور صک)

جواب (الف) | بحکم قرآن شریف اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ تمام دنیا کے علماء متفق ہیں کہ بت پرست ستارہ پرست وغیرہ اقوام مشرک ہیں موحد اور مستحق نجات نہیں ہیں۔ آپ ان کو موحد کہتے ہیں۔ (تذکرہ کا دیباچہ ص۹۹) پس اپنی غلطی کو تسلیم کیجئے۔

(ب) بحکم قرآن شریف لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ تمام دنیا کے علماء تثلیث پرستوں کو کافر و مشرک قرار دیتے ہیں۔ مگر آپ ایسے لوگوں کو موحد اور مستحق جنت بتاتے ہیں (حوالہ مذکور) پس اپنے غلط خیال سے رجوع کیجئے۔

(عقیدہ نمبر۲) تذکرہ میں کسی عقیدہ کی تعلیم کے متعلق ایک لفظ موجود نہیں اور نہ وہ عقائد کی کتاب ہے (صفحہ ۵)

جواب | مندرجہ ذیل بیانات کیا حکم رکھتے ہیں کیا یہ عقائد نہیں[1] آپ نے بہشت، دوزخ، عذاب قبر اور حشر اجسام اور مادی نعمائے جنت کو باتباع سرسید علی گڑھی شالی کہا ہے۔ کیا یہ عقائد نہیں ہیں؟

کیا رعد، صراط ذیل، سدرۃ المنتہیٰ، کوثر اور طوبیٰ کا انکار کرنا عقائد میں داخل نہیں؟ (تذکرہ مقدمہ ص۳۰)

کیا قرآنی الفاظ اُسْجُدُوْا وَارْکَعُوْا کو ارکان نماز کے معنی میں لینے کی تردید کرنا عقیدہ نہیں ہے؟ (تذکرہ مقدمہ ص۱۰ کا حاشیہ)

کیا آفتاب سے مصائب پر استدلال کرنا اور اس سے اتفاق قومی مراد لینا عقیدہ نہیں ہے؟ (تذکرہ مقدمہ ص ۱۵۲/۱۴۴)

اطاعت رسول سے مراد امیر کے احکام کی اطاعت مراد لینا عقیدہ نہیں ہے؟ (تذکرہ مقدمہ ص۱۳)

[1] کسی ثبت یا منفی جملہ خبریہ پر یقین رکھنے کو عقیدہ کہتے ہیں مثلاً اللہ واحد ہے۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

کیا یہ کہنا کہ حنفی شافعی اہلحدیث وغیرہ کی بیماری سے نجات نہیں ہے؟ (تذکرہ ...) سارے تذکرہ میں عقائد مسلمہ کی تردید اور خود عقائد کا ذکر کرنے کے باوجود تعلیم عقائد سے انکار کرنا اس مصرع کا مصداق ہے۔

کہ بھول جانے کی کیا میری خو ہے

(عقیدہ نمبر۳) میری تحریروں میں سختی اس لئے ہے کہ قرآن اپنے مخالفوں سے سخت ہے۔

(رسالہ مذکور صلا)

جواب | آپ نے اس جواب میں آیہ کریمہ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حالانکہ اسی آیت سے آپ نے بحالت جنگ مخالفین اسلام کے حق میں سختی کرنے پر استشہاد کیا ہے اور مومنوں کے لئے رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ لکھا ہے۔ (تذکرہ حصہ عربی ص۳۴)

سوال | مشرقی صاحب! آپ اگر قرآن مجید کی اس آیت سے مخالف رائے مسلمانوں کے حق میں سخت گوئی کا ثبوت دیتے ہیں تو گویا آپ ان کو تعلیم دیتے ہیں کہ وہ بھی آپ کے حق میں ایسا ہی کریں کیونکہ قرآن مجید سب کے لئے واجب العمل ہے۔ شاید اسی لئے انہوں نے آپ کے جواب میں بعض تحریرات کا نام مشرقی دجال رکھا ہے۔ جو آپ کے اصول کے مطابق صحیح ہے۔ کیونکہ سچ کہا ہے ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

(عقیدہ نمبر۴) میں تمام صحیح حدیثوں کا قول پیغمبر مانتا ہوں۔

جواب | حدیثوں کو ماننے والا ایسا توہین آمیز فقرہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ:

حدثنا اور قال قال بے سرا راگ ہے۔ (تذکرہ دیباچہ ص۹۹)

حدیث کے ماننے والوں کا قول سنئے! ؎

العلم ما کان فیہ قال حدثنا
وما سوی ذاک وسواس الشیاطین

(منقول از مولوی ثناء اللہ صاحب مرحوم ...)

[illegible] (مولوی) [illegible]

[illegible] صحیح [illegible] کر آپ نے اپنے دا[illegible] [illegible] عملاً انکار حدیث کیا ہے۔ [illegible]

میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔

(عقیدہ نمبر ۵) کوئی مستند حدیث شریف ایسی موجود نہیں جس میں رمضان شریف کی فضیلتیں لکھی ہوں جو مولوی صاحبان آج کل بخاری سے لیکر بیان کرتے ہیں۔

جواب | مولوی لوگ رمضان شریف کی فضیلت میں جو حدیثیں بیان کرتے ہیں وہ صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ ان میں سے چند حدیثیں درج ذیل ہیں۔

(۱) من صام رمضان ایماناً و احتساباً غفرلہٗ ما تقدم من ذنبہ۔ (متفق علیہ)

جو کوئی بحالت ایمان ثواب کی نیت سے رمضان شریف کے روزے رکھے گا اس کے تمام اگلے گناہ بخشے جائینگے۔ (بخاری مسلم)

(۲) روزے کا اجر باقی سب عبادتوں سے زیادہ ملیگا۔ کیونکہ روزہ لوگوں کی نظروں سے مخفی اور خالص خدا کے لئے ہوتا ہے۔ فانہ لی و انا اجزی بہ الحدیث (بخاری مسلم)

(۳) حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام ریان ہے اس میں سے صرف روزہ دار گزرینگے (بخاری مسلم)

سردست ان حدیثوں کو قبول کیجئے باقی پھر بتائینگے

(عقیدہ نمبر ۶) اسی رسالہ کے صفحہ ۴ پر آپ لکھتے ہیں

"اسلام کی بنیاد پنج ارکان کلمۂ شہادت، صوم، صلوٰۃ، حج، زکوٰۃ پر ہے۔"

جواب | تذکرہ میں آپ نے ان ارکان خمسہ کے بنائے اسلام ہونے سے انکار کیا ہے۔ (تذکرہ عربی صفحہ ۵۶) مفصل آئندہ آئے گا۔

(عقیدہ نمبر ۷) انگریز، جرمن، جاپان وغیرہ مسلمانوں کے نزدیک ہرگز مومن نہیں۔ (صفحہ ۹)

جواب | مسلمانوں کے نزدیک بے شک مومن نہیں

مگر مشرقی صاحب کے نزدیک مومن [illegible]

اخروی جنت کے حقدار ہیں۔ (مفصل آئندہ)

ایک سوال | بعض اطراف (پشاور وغیرہ) سے خطوط آتے ہیں کہ تذکرہ کو چھپے [illegible] ہوگئے علماء اسلام اتنا طویل [illegible] خاموش رہے لیکن [illegible] شروع ہی ہیں اس کی تردید کی [illegible] آج کل کر رہے ہیں۔

جواب | امرتسر میں جن دنوں تذکرہ چھپا اور اس کا ذکر علماء کی مجلسوں میں ہونے لگا۔ فوراً علمائے امرتسر شیخ بڈھا مرحوم کی مسجد (واقع چوک فرید) میں جمع ہوئے اور انہوں نے ماسٹر عنایت اللہ کو خط لکھا کہ ہم آپ کے ساتھ تذکرہ کے متعلق گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ آپ وقت دیجئے۔ موصوف نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ کی پوزیشن ان دنوں ایسی تھی کہ گویا کسی سکول کے ماسٹر ہیں۔ داڑھی مونڈی ہوئی، ٹوپی (الٹی سیدھی) سر پہ رکھے ہوئے، کس مپرسی کی حالت میں بازاروں میں پھرتے تھے۔ اور عوام میں اس کتاب کی کوئی شہرت نہ تھی۔ اس کے بعد آپ نے عسکری تحریک شروع کی مگر تذکرہ کا ذکر تک کرنے سے اپنے سپاہیوں کو بھی منع کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ کہ تذکرہ ایسا غائب غلہ ہوگیا کہ کہیں اس کا تذکرہ نہ ہوتا تھا۔ پھر علماء کو کیا مصیبت پڑی تھی کہ خواہ مخواہ معدوم کو موجود کر دکھاتے۔

ہاں اس کے بعد جب انہوں نے اخبار "الاصلاح" جاری کیا تو تذکرے کا ذکر آنے لگا۔ اس پر علمائے اسلام متوجہ ہوئے اور مختلف اخبارات اور رسائل کے ذریعہ اس کی تردید کرنے لگے۔ اب چونکہ انہوں نے غلو کرکے یہاں تک لکھ مارا ہے کہ تذکرہ کے ہوتے ہوئے تمام تفسیریں جلادی جائیں (الاصلاح [illegible]) اسلئے آج کل علمائے اسلام اس فتنے کی بیخکنی کے لئے جس حد تک مستعد ہیں۔ اس کی کیفیت مندرجہ ذیل دعوتی خط سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ دعوتی خط مشرقی صاحب کے اخبار "الاصلاح" اور اخبار آواز پشاور کو بھی بھیجا گیا تھا۔ لیکن ان کی کمال حق پسندی اور صحافت داری ہے کہ انہوں نے اس خط کو اپنے اپنے اخباروں میں

[illegible] اس [illegible] جواب [illegible] خط [illegible]

مورخہ ۲۵ اگست سنہ رواں میں درج ہوچکا ہے آج مکرر درج کیا جاتا ہے

اخبار آواز [illegible] مورخہ ۱۴ اگست سنہ ۳۹ [illegible] عنایت اللہ مشرقی کی گفتگو شائع ہوئی جس میں مولوی عبداللہ شاہ پشاوری کو جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تم اہل پشاور کی طرف سے نمائندہ ہوکر آؤ تو گفتگو کے لئے وقت نکال سکتا ہوں۔ [illegible] امرتسر کی منعقد مجلس موسوم حزب المجاہدین کے اجلاس میں پیش ہوکر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا

انجمن حزب المجاہدین امرتسر بطور نمائندہ اس کو منظور کرتی ہے کہ مشرقی صاحب سے مسائل اختلافیہ میں گفتگو ہو۔ انجمن ہذا کا ایک نمائندہ گفتگو کریگا جس کا ساختہ پرداختہ انجمن کو منظور ہوگا اور انجمن کے ذریعہ اہل شہر کو۔ گفتگو بطور املا عربی میں ہوگی پھر اردو میں ترجمہ سنا دیا جائیگا۔ منظوری آنے پر مشرقی کو مسائل اختلافیہ کی فہرست دے دی جائیگی۔ باقی شرائط بذریعہ سب کمیٹی طے ہونگی۔ امرتسر مشرقی کا اپنا شہر ہے۔ اس لئے اس تجویز کی منظوری دینا اُن کا اولیں فرض ہے۔

راقم محمد عبداللہ ثانی ناظم انجمن حزب المجاہدین امرتسر

اہلحدیث | ناظرین! اس دعوت کی کوئی وقتی حد بندی نہیں ہے۔ مشرقی صاحب جب بھی چاہیں حزب المجاہدین کے ناظم صاحب کو اپنی آمد سے تین روز پہلے اطلاع دیکر گفتگو کرنے کے لئے تشریف لا سکتے ہیں۔ پوچھا جاتا ہے کہ کیا وہ اس دعوت کو قبول کرینگے۔ اس کا جواب آئندہ وقت دیگا۔

ناظرین کرام! | کچھ زمانہ گزرنے کے بعد شاید یہ بھی کہا جائیگا کہ علمائے اسلام نے مشرقی صاحب کو دعوت دیکر کیوں نہ سمجھایا۔ پس ناظرین اہلحدیث کو مذکورہ بالا ہردو خطوط کا مضمون یاد رکھنا چاہئے۔

(باقی آئندہ)

قادیانی مشن

کرشن قادیانی اور ہم

اخبار الفضل مورخہ ۱۰ ستمبر میں ایک مضمون نکلا ہے جو دلچسپ ہونے کی وجہ سے اس قابل ہے کہ ناظرین تک اسی کے الفاظ میں پورا پہنچایا جائے۔ پس ناظرین مندرجہ ذیل مضمون خاص توجہ سے پڑھ کر لطف اٹھائیں

"وہ تو آ بھی گئے"؟

اخبار پرتاپ ۶ ستمبر میں ایک مقالہ "کب آؤ گے"؟ کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔ جس میں دنیا کی موجودہ بربادی بخش۔ گناہ آلود اور مصائب خیز حالت کا ذکر کرتے ہوئے نہایت بے تابی کے ساتھ حضرت کرشن کو پکارا اور کہا گیا ہے کہ

"یوگی راج کب آؤ گے؟ گیتا میں آپ نے وعدہ کیا ہے کہ جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے سنسار میں پاپ پھیلتا ہے تو کوئی یوگی مہا پرش سنسار کی مصیبتوں کو دور کرنے کے لئے جنم لیتا ہے۔ یوگی راج! ہر سال جنم اشٹمی آتی ہے۔ تمام ہندو جگت بڑی شردھا اور پریم سے آپ کا جنم مناتا ہے اور یہ کہتا ہے۔ ع

آگئی جنم اشٹمی اب کرشن آنا چاہئے

مگر ابھی تک یوگی راج نہیں آئے۔ اس وقت سنسار میں منش ماتر (یعنی نوع انسان) پر جو شنکٹ (مصیبت) آیا ہوا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں شاید ہی کبھی آیا ہو۔ دھرم کی ہانی (تذلیل) جو اب ہو رہی ہے۔ شاید ہی کبھی ہوئی ہے۔ پاپ بڑھ رہا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو طاقت ور سمجھتے ہیں کمزوروں پر ظلم بپا کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رہے۔ ستیہ (سچ) اہنسا کی جگہ استیہ اور ہنسا نے لے لی ہے۔ چاروں طرف اشانتی نظر آتی ہے۔ ہٹلر جیسے لوگ اپنے ظلم و ستم سے دنیا کو ڈرا کر اپنا راجیہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے موزوں سمہ اور کیا ہوگا۔ کہ کوئی مہا پرش دنیا کو دکھوں اور مصیبتوں سے نجات دلائے"

اور آخر میں لکھا ہے:۔

"اگر اس کی سچی خواہش ہو۔ اور ہر سال صدق دلی سے یہ کہیں کہ ع

آگئی جنم اشٹمی اب کرشن آنا چاہئے

تو کبھی تو سنی جائیگی۔ اور کوئی یوگی راج آکر بھارت ورش اور سنسار کے دکھ نوارن کرے گا"

ان سطور میں موجودہ زمانہ میں خدا تعالے کی طرف سے ایک مصلح کے آنے کی ضرورت کو جس اضطراب اور بے تابی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ پہلی دفعہ نہیں۔ اس سے قبل بھی عرصے سے ہندوؤں اور دیگر اقوام عالم کی طرف سے بار بار اس امر کا اظہار ہو چکا ہے کہ اس زمانہ میں ایک مصلح ربانی کی سخت ضرورت ہے۔

ایک طرف تو یہ حالت ہے اور دوسری طرف تمام مذاہب کی کتب مقدسہ میں آخری زمانہ میں ایک موعود کے آنے کی پیشگوئی موجود ہے۔ چنانچہ "پرتاپ" نے بھی ہندو دھرم میں اس قسم کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ اور حالات اور واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس موعود کے آنے کا یہی وقت اور زمانہ ہے۔ کیونکہ تمام علامات اس وقت ظاہر ہو چکی ہیں۔

غرض جب صورت حالات یہ ہے کہ زمانہ کی حالت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ یہی وہ وقت ہے جس میں اس موعود انسان کو آنا چاہیئے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ موعود اب تک نہ آئے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ دنیا پاپ کی نگری بن رہی ہو۔ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ تمام عالم کا ہو چکا ہو۔ لیکن خدا ایسے وقت میں اپنے اس مامور کو نہ بھیجے۔ جس کے بھیجنے کا اس نے آج سے ہزارہا سال پہلے وعدہ فرمایا۔ اور پھر ہر زمانہ میں اس وعدہ کو دوہراتا رہا۔ پس وید۔ گیتا۔ بائیبل اور قرآن مجید میں کئے گئے وعدے سب درست اور سچے ہیں۔ ان کتب میں جس زمانہ کے متعلق ایک مصلح موعود کے آنے کی پیشگوئی تھی۔ وہ واضح علامات کے ساتھ یہی زمانہ ہے۔ اور یقیناً اسی زمانہ میں اس مصلح کا آنا ضروری ہے۔ چنانچہ وہ آ چکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کے لئے مہدی۔ عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ کے سوا کسی نے آج تک نہ تو موعود کل ادیان ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ کسی کو قبولیت حاصل ہوئی۔

چونکہ اس وقت ذکر حضرت کرشن جی کی آمد ثانی کا ہے۔ اس لئے انہی کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا دعویٰ پیش کیا جاتا ہے۔ آپ حضرت کرشن کو اپنے وقت کا نبی اور اوتار قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

پس گیتا میں جو وعدہ حضرت کرشن جی نے خدا کی طرف سے کیا تھا وہ غلط نہیں نکلا۔ بلکہ ٹھیک اپنے وقت پر پورا ہوا ہے۔ اور خدا تعالے نے ان کے مثیل کو دنیا کی رہبری کے لئے مبعوث فرمایا چنانچہ اس مصلح نے اقوام عالم کے سامنے روحانیت پھر اور امن کا ایسا بے نظیر لائحہ عمل رکھا ہے کہ جس پر عمل کرنے سے دنیا پاپ اور مصائب سے نجات پا سکتی ہے۔ کاش اس طرف توجہ کی جائے"

(الفضل قادیان ۱۰ ستمبر ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث اس مضمون میں جتنا حصہ مرزا صاحب کی مہدویت سے تعلق رکھتا ہے۔ سو اس کا جواب تو بہت مختصر ہے کہ جس مدت میں مہدی مہدی ہو سکے

آنے کا ذکر ہے جس میں امام مہدی اور ان کے والد ماجد کا نام ... بتایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی
(مشکوٰۃ شریف)

یعنی امام مہدی کا نام محمد ہوگا اور ان کے باپ کا نام عبداللہ۔

چونکہ مرزا صاحب میں یہ دونوں نشان نہیں پائے جاتے اس لئے ہم مسلمان ان کو امام مہدی نہیں مان سکتے۔ بس ہم سبکدوش ہیں۔ رہا آپ کا ہندوؤں کے حق میں کرشن جی کا عہدہ لینا۔ سو یہ ہندوؤں کا فرض ہے کہ وہ اس کا جواب دیں۔ ہمارے خیال میں ہندو بھی کرشن جی کے دو نشان مرزا صاحب میں نہیں پاتے۔ ایک تو گوپیوں (عورتوں) کا متعدد ہونا۔ دوسرا گوالنوں کا مکھن اٹھا کر درخت پر چڑھ جانا وغیرہ۔

ایسا ہی عیسائیوں کے لئے آپ کا مسیح کا عہدہ لینا بھی قابل غور ہے۔ اس کی تفصیل کتاب شہادت القرآن (مصنفہ مرزا صاحب) سے ملتی ہے۔ کتاب مذکور میں مرزا صاحب نے اپنے مناصب ثلاثہ (کرشن۔ مہدی۔ مسیح) کی تفصیل کر کے ان کا ثبوت الگ الگ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

"ہندوؤں کے لئے میری صداقت کا ثبوت پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی ہے[۴] اور مسلمانوں کے لئے محمدی بیگم کے آسمانی نکاح والی پیشگوئی ہے"

پس ہم اپنے حق پر پہلے نظر کرتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ محترمہ محمدی بیگم اور اس کا خاوند مرزا سلطان محمد (ساکن پٹی ضلع لاہور) آج تک بتعلق زوجیت زندہ سلامت موجود ہیں اور مرزا صاحب کو انتقال کئے ہوئے تیس سال سے زیادہ عرصہ گزرا ہے مگر آسمانی نکاح ظہور میں نہیں آیا۔ اس کے لئے جماعت مرزائیہ کی طرف سے آج تک جتنے عذرات پیش کئے گئے ہیں ان سب میں قابل قبول یا لائق مضحکہ مولوی اللہ دتا جالندھری کا جواب ہے۔ جس نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب کا آسمانی نکاح سلطان محمد کی وفات پر موقوف تھا۔ جب وہ مرا ہی نہیں تو نکاح آسمانی کیسے ہوتا (کیا خوب!) حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد کی وفات کو بھی مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی میں بطور جزو کے داخل کیا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا صاحب۔

بس ہم تو اپنے فرض سے سبکدوش ہیں۔ خدا تعالیٰ اگر ہم سے پوچھے گا کہ تم نے مرزا صاحب کو کیوں نہیں مانا؟ تو ہمارا جواب یہی ہوگا کہ حضور! آپ نے مرزا صاحب کا آسمانی نکاح دنیا میں ظاہر نہیں فرمایا۔ اس لئے ہم نے ان کو سچا نہیں سمجھا۔

باقی رہا ہندوؤں کا حصہ۔ غالباً وہ بھی یہی کہیں گے کہ مرزا صاحب نے پنڈت لیکھرام کی موت کے متعلق لفظ خرق عادت لکھا تھا۔ یعنی کہا تھا پنڈت لیکھرام کی موت ایسی طرح ہوگی۔ جس طرح کہ انسانوں کی موت عام حالات میں نہیں ہوتی۔ پنڈت لیکھرام قتل کیا گیا۔ اور قتل کے واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ اس میں کوئی بات خرق عادت نہیں ہے۔ لہٰذا یہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی۔

عیسائیوں کا معاملہ تو بالکل صاف ہے۔ مرزا صاحب نے ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت ہاویہ (جہنم) میں گرایا جائیگا (جس کی مدت ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پوری ہوگئی تھی۔ مگر آتھم کی موت ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو ہوئی۔ گویا اس نے مقررہ میعاد کے بعد ڈیڑھ برس مدت گزار کر انتقال کیا۔ ایسی پیشگوئیوں کو کون سچا کہہ سکتا ہے۔ اور یہ مناصب مراتب کیسے ثابت ہو سکتے ہیں۔

ناظرین کرام! ہم تینوں گروہ (مسلمان۔ ہندو۔ اور عیسائی) مل کر مرزا صاحب کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھیں تو بے جا ہے؟

کوئی بھی بات مسیحا تیری پوری نہ ہوئی
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

بریلوی مشن

کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(از مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب دانی

اس سلسلہ کے گذشتہ نمبروں میں مسئلہ وسیلہ انبیاء پر بحث تھی۔ جس میں مرتب فیوض نے جو دلائل پیش کئے تھے ان کے تحقیقی جوابات ہو چکے۔ اب دوسرا مسئلہ رسول اللہ کا علم غیب ہے۔ جس میں بریلوی مفتی جی نے حسب ذیل الفاظ میں دعویٰ کیا ہے:۔

حضور پرنور نبی کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطائی و اضافی تھا۔ (فیوض العارفین ص۴۲)

آپ نے اس دعویٰ پر جو دلائل پیش کئے ہیں وہ نمبروار ہم مفتی جی کی عبارت میں ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں تاکہ دعویٰ اور دلیل میں تقریب کا اندازہ ہر کو بھی ہو سکے۔ لکھتے ہیں:۔

(۱) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورہ نحل رکوع ۱۲)

ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔
ف۔ ہر ذرہ مقدار اور عرش علی مفہوم شے میں داخل ہے۔

(۲) وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (سورہ نساء رکوع)

اور سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

(۳) مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ (سورۃ الانعام۔ رکوع ۴)

ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے ہر ہر حرف کے عالم تھے۔

(۴) وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (سورۃ الانعام)

[۴] عیسائیوں کے لئے ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیشگوئی ہے۔

(رکوع ۷)
اور کوئی دانہ نہیں زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی تر اور خشک جو روشن کتاب میں نہ لکھا ہو۔
(۵) خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔
(سورہ الرحمٰن رکوع اول)
پیدا کیا انسان کو سکھایا اس کو بیان (مراد انسان سے انسان کامل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)
(روح البیان)
(۶) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ
(سورہ آل عمران رکوع ۱۸)
اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ تاکہ خبردار کرے تم کو (اے ایمان والو) غائب پر لیکن اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے (غیب کے لئے) اپنے رسولوں سے جس کو چاہتا ہے۔
(۷) عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ۔ (سورۃ الجن رکوع ۲) اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے غیب کا پس نہیں خبردار کرتا اپنے غیب پر کسی کو (لوگوں میں سے) مگر جس کو پسند کرے (غیب کے لئے) کسی رسول کو)
(۸) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (سورۃ تکویر)
اور وہ غیب کی خبر دینے پر بخیل نہیں کرتا۔ (فیوض صفحہ ۱۹)
ہمیں ان بریلوی عقیدہ کے لوگوں پر سب سے بڑا افسوس یہ ہے کہ یہ قرآن مجید کی آیات پر غور نہیں کرتے۔ یا انکو تدبر کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ کیونکہ اکثر اوقات اقوال الرجال کو پڑھنے سمجھنے میں لگے رہتے ہیں۔ قال اللہ اور قال الرسول کو پڑھنے پڑھانے کا کم موقع ملتا ہے بہر حال اب مفتی جی کے جوابات نمبروار سنئے!
(۱) کیوں صاحب اس آیت کا یہی مفہوم ہے۔ اور اس سے آپ کے دعوے کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر دعویٰ بھول گئے ہوں تو ہم یاد کرائے دیتے ہیں۔ پس سنئے! دعویٰ آپ کا یہ تھا کہ۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطائی و اضافی تھا۔" (فیوض صفحہ ۱۹)
مطلب یہ ہے کہ اس قرآنی آیت شریفہ میں کہاں علم غیب کا ذکر ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر چیز متعلقہ شریعت کا بیان کیا ہے۔ اور یہ بیان ہر مسلمان کے سامنے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ اگر آپ کے ساتھ مخصوص مانا جائے تو قرآن مجید کی تعلیم صرف پیغمبر اسلام علیہ السلام پر محصور ہوگی جو قرآنی تصریحات کے خلاف ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

قد جاءکم برھان من ربکم و انزلنا الیکم نوراً مبیناً

لوگو! تمہارے پاک رب کی طرف سے برہان آچکی اور ہم نے تمہاری طرف کھلا نور نازل کیا۔
بریلوی خیال سے مترشح ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں تبیان لکل شیٔ صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے۔ کیونکہ ان کے زعم میں اس آیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا ثبوت ملتا ہے۔
اس کا معنی یہ ہوا کہ قرآن مجید صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تبیان ہے۔ باقی امت کیلئے بیان نہیں حالانکہ قرآن پاک میں صاف ارشاد ہے۔
ھذا بَيَانٌ لِلنَّاسِ (یہ قرآن عام لوگوں کے لئے بیان ہے)
اور سنئے! اگر بفرض محال یہ مان لیا جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی اللہ نے تبیان نازل کیا ہے تو اسی سورۃ نحل میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے۔

انزلنا الیک الذکر لتبین للناس الآیہ

اے پیغمبر! (علیہ السلام) ہم نے آپ پر ذکر یعنی قرآن اس لئے نازل کیا ہے کہ لوگوں کے لئے (اسے) بیان کر دیجئے۔
یعنی جو بیان خدا کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے اس کے بیان کر دینے کے لئے آپ مامور ہیں۔ اسلئے جو کچھ خدا کی طرف سے آپ کو معلوم ہوتا آپ نے سب کا سب لوگوں کے سامنے بیان کر دیا۔ تو علم شریعت ہے اور بس! بتائیے مفتی جی کہاں ہے علم غیب عطائی یا اضافی جس کو ثابت کرنا تھا۔
(۲) تعجب ہے اس آیت سے آپ نے کیا استدلال کیا۔ جس کو ظاہر نہیں فرمایا۔ اگر مطلب یہ ہے کہ خدا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب سکھایا ہے تو یہی تعلیم قرآن پاک میں دوسری جگہ ہر انسان کے لئے بھی آئی ہے ارشاد ہے۔

علم الانسان مالم یعلم

خدا نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو نہ جانتا تھا بلکہ اگر اس سے علم غیب مراد ہے تو ہر انسان کو علم غیب حاصل ہے۔ حتیٰ کہ گاندھی، سنگھ، ہری چند اور رام لعل بھی غیب سکھائے گئے ہیں۔ فرعون بھی غیب جانتا تھا۔ ابو جہل کو بھی بقول آپ کے علم غیب حاصل تھا بشما یامرکم بہ ایمانکم
نمبرہ کو بھی ساتھ ہی شامل کیجئے۔
یہی آپ کی مراد کہ
مراد انسان سے انسان کامل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (صفحہ ۱۹)
اس کے لئے دلیل کی حاجت ہے۔ اگر کوئی شخص ان الانسان لفی خسر پڑھ کر کہے کہ اس سے مراد ناقص انسان بریلی کا ایک انسان ہے۔ تو جواب آپ کا ضمیر جواب دے اس کو اب بھی ظاہر کیجئے فافہم و تدبر
(۳) مفتی جی نمبر لگانے میں بڑی کوشش کرتے ہیں۔ ہم بھی قائل ہو گئے ہیں کہ آپ کو نمبر شماری کا بہت شوق ہے۔ مگر افسوس اس نمبر شماری سے کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کتاب میں خدا تعالیٰ نے کچھ کمی نہیں کی۔ اس سے کیا ثابت ہوا یہ کہ قرآن مجید میں سب کچھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب عطائی یا اضافی کہاں سے ثابت ہوا۔
(۴) اس آیت سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ ہر رطب و یابس کتاب مبین یعنی لوح محفوظ میں درج ہے۔ بھلے اس علم غیب رسول سے کیا واسطہ۔ نمبر شماری کے سوا اور کیا فائدہ ہے۔

[illegible] بعض پیدا ہو چکا ہے۔

(۲۸۔۲۶) اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہر ایک شخص پر اپنے غیب کا اظہار نہیں کرتا مگر رسول منتخب کر لیتا ہے اور دین کی اپنی مخفی باتوں سے مطلع کر دیتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے عام مخلوق کو اپنے احکام پہنچا دیتا ہے۔

اس کی صاف وضاحت دوسری آیت میں موجود ہے۔ جو مفتی جی نے فہرست میں لکھی ہے۔ اس میں صاف الفاظ موجود ہیں۔ لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربہم یعنی تاکہ خدا تعالیٰ وعلم ظہور کے طور پر جان لے کہ ان پیغمبروں نے خدا کے دیئے ہوئے پیغامات لوگوں تک پہنچا دیئے ہیں۔ اس آیت سے صاف معلوم ہو گیا کہ ان آیات میں غیب سے مراد احکام شریعت ہیں۔ جو اظہار کے قبل مخفی منشاء خداوندی تھا۔ اسی کو خدا کے رسول عام لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور ان کے پہنچانے میں ہرگز ہرگز بخل نہیں کرتے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

پیغمبر علیہ السلام غیب پر بخل نہیں کرتے یعنی جو کچھ ان کو حکم الٰہی بذریعہ وحی معلوم ہوتا ہے فوراً بتا دیتے ہیں۔ بتانے میں ذرا بھر بخل سے کام نہیں لیتے۔

پس آیات ۲۶ ۲۸ سے بھی مفتی جی کا دعویٰ ثابت نہ ہوا۔ اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب عطائی یا اضافی کا ثبوت نہیں ملا۔ (باقی)

مباحث علمیہ

قرآن حکیم کی روشنی میں ہاروت وماروت کی تحقیق اور اسرائیلی روایات کا بطلان

(از قلم مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی حال چھپوٹ)

اہلحدیث یکم ستمبر ۱۹۳۹ء میں اس مضمون کی مندرجہ قسط درج ہو چکی ہے۔ جس میں قابل مضمون نگار نے روایات مندرجہ اہلحدیث ۱۸ اگست پر تنقید کرنی شروع کی تھی۔ آج بھی اس کا بقیہ درج ہے۔ (مدیر)

روایات مندرجہ اہلحدیث ۱۸ اگست کی شان بالکل اس طرح ہے کہ ایک واعظ آیت پڑھتا ہے فضائل حج کی مگر ترجمہ وتفسیر کے وقت مسائل نماز بیان کرتا ہے۔ اب آپ ایسے واعظ کو کیا کہیں گے؟ یہی حال اس آیت کا ہے۔ کم وبیش چار سطروں میں سحر بابل اور ملکین کے واقعات اصلیہ پر روشنی پڑتی ہے۔ لیکن بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر وتشریح میں زہرہ کا فسانہ عشق۔ فرشتوں کا الٹا لٹکنا، کتوں والی عورتوں کے خرافات۔ زہرہ کا مسخ ہو جانا وغیرہ ذلک۔ ایسے قصوں کو تفسیر کے طور پر درج کر دیا ہے۔ حالانکہ قرآنی لفظوں کو اس تفسیر سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور نہ ہی قرآنی آیات کے اصل عنوان سے کوئی تعلق۔

چھٹی روایت میں جادوگرنی کا جو قصہ بیان ہوا ہے۔ یہ قصہ مفسرین کے نزدیک لغو اور باطل کہانی ہے اور پھر سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم سے اس سحر بابل کی نسبت ایک لفظ صحیح روایت کے ساتھ ثابت نہیں۔ تو ان تمام فضول وبے ثبوت قصوں کو کیسے مان لیا جائے؟

ایک گروہ کے نزدیک ملکین سے مراد دو آدمی ہیں اور ان دو شخصوں پر منجانب اللہ سحر نازل ہوا تھا تاکہ بنی آدم کے اعمال کی آزمائش کی جائے۔ اس گروہ کے اور پہلے گروہ کے خیالات میں صرف اس قدر فرق ہے کہ پہلا گروہ ملکین سے فرشتوں کا اور دوسرا گروہ دو آدمیوں کا قائل ہے۔ باقی تمام مسائل میں مثلاً زہرہ کے حسن وعشق وغیرہ کے تمام قصص میں دونوں متفق ہیں۔

تیسرا گروہ وہ ہے جو ما انزل علی الملکین ببابل کے ما کو نافیہ مانتا ہو اور نزول سحر اور اسرائیلی حکایات کو غلط سمجھتا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم تمام تفاسیر اور زید وبکر کے اقوال کو چھوڑ کر عربی زبان کے محاورہ کے مطابق سادہ ترجمہ ومطلب پر اکتفا کریں۔ تو ان جامع آیات کے اندر تشریحات کا دفتر عظیم پائیں گے۔ اور ان آیات کے معانی خود بخود ہمارے سامنے روشن ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ!

اس آیت کا ترجمہ پیش کرنے سے قبل ایک بات عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ

بعض اہل کتاب کا عقیدہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان سے دو فرشتوں (ہاروت وماروت) کو جادو کی تعلیم دیکر دنیا میں بھیجا۔ یا یہ کہ ان کو دنیا میں بھیج کر پھر ان پر سحر نازل کیا اور یہ دونوں فرشتے جادو سکھانے سے قبل لوگوں کو کہہ دیا کرتے تھے کہ ہم تو فتنہ اور آزمائش ہیں پس اسے جادو سیکھنے والے تو کافر نہ بن اور جادو مت سیکھ لیکن فرشتوں کی اس نصیحت پر بھی لوگ سحر سیکھ لیتے تھے جس کے ذریعہ زوجین کے درمیان لڑائی ڈلوائی جاتی تھی۔

یہ خط کشیدہ عبارت یہود کا تاریخی عقیدہ تھا۔ جو ان کے درمیان نسلاً بعد نسل چلا آتا تھا۔

اسی طرح بعض یہود کا دوسرا خیال تھا کہ سلیمان (علیہ السلام) دراصل ایک بہت بڑا جادوگر تھا۔ اور جادو کی بدولت ہی وہ حکمرانی کرتا تھا وغیرہ ذلک۔ [illegible]

تقویۃ الایمان

(مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی)

مع تذکرۃ الاخوان ورسالہ حارق الاشرار ورسالہ سناء سنت وخط حضرت مولانا اسماعیل شہید وفتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم۔ یہ کتاب توحید وسنت کی تائید اور شرک وبدعت کی تردید میں اپنی نظیر آپ ہے۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۱۲؎

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

آپ توفیقِ نیک دے ... تو سو رہا ہے، تیرا بخت سو رہا ہے خدا جاگتا ہوا ہے اور پکار پکار کر کہتا ہے:

الا من مستغفر فاغفر له الا من مسترزق فارزقه الا من مبتلی فاعافیه

کوئی معافی مانگنے والا ہے جو اُس کو معاف کیا جائے کوئی بھوکا رزق سے روزی مانگتا ہے اُسے دیا جائے، کوئی مبتلاء مصیبت ہے جو عرض کرے اور میں اُسے عافیت دوں۔

صدائے عام ہے۔ غفور و رحیم خدا نے مغفرت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ رحمت کی گھنگھور گھٹائیں ہیں۔ رحمت کا آمادہ یعنی کہ ہر مجرم کے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ اور مجرموں کے گروہ کے گروہ دربارِ الٰہی میں آجاتے ہیں۔ مگر کیا تماشہ جبکہ قلب میں وہی قساوت، آنکھوں میں طراوت نہیں، نہ زبانوں میں حلاوت۔ ایسی حالت میں ایک شخص ہاتھ پھیلائے کچھ مراد طلب کر رہا ہے۔

بدنصیب مشرک مغفرت کا اعلان عام ہے۔ گناہ بخشے جا رہے ہیں۔ دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ مگر وائے بدنصیب تیری اور صرف تیری دعا رد کی جاتی ہے محض اس لئے کہ تو مشرک اور کافر ہے۔

وما دعاء الکافرین الا فی ضلال

دو لڑتے ہوئے مسلمان اس صلائے عام میں دو بھائی اور دونوں مسلمان دست دراز کئے شب برات کے ثواب سے حصہ لینا چاہتے ہیں مگر انہیں دھتکار دیا جاتا ہے کہ جاؤ تم مسلمان ہو کر آپس میں ایک دوسرے کا بغض رکھتے ہو حالانکہ تمہیں تمہارے ہادی بھیجے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان پہنچ چکا ہے۔ لا تباغضوا آپس میں کینہ و بغض نہ رکھنا۔ مگر تم نے نفسانیت کی وجہ سے اس فرمانِ رسول کی پرواہ نہ کی اس لئے تمہاری نہیں سنی جائے گی۔

قاطع رحم رحمت الٰہی کا خزانہ لٹ رہا ہے۔ خدا کی بخشش عام بندوں پر ہو رہی ہے مگر وائے بدنصیب مسلمان جو اپنے خاندان کو نفسانیت سے قطع کرنے والا آج اس عام رحمت سے حصہ نہیں پا سکتا کیونکہ وہ صلہ رحمی نہیں کرتا بلکہ قطع رحمی کر رہا ہے۔ ایسے اشخاص کو رحمت سے دور کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ قطع رحمی

چھوڑ کر صلہ رحمی کرے یعنی اپنے اقرباء سے حسن سلوک کرے۔

ماں باپ کا عاق آہا کہنا فرمان ماں باپ کے ناشکرے تو نے بہت بڑا جرم کیا ہے تو نے اپنی جنت کا دروازہ بند کر لیا۔ کیا تو نے فرمانِ رسول نہیں سنا۔

هما جنتك و نارك

ماں باپ تیرے لئے جنت ہیں وہی تیرے لئے دوزخ ہیں۔

یعنی ان کی فرمان برداری سے جنت لے گا نافرمانی سے دوزخ حاصل کرے گا۔ یہ تو نے کیا غضب کیا کہ ماں باپ کا عاق سرکش بن گیا۔ تجھے قرآنی الفاظ یاد نہ رہے :-

لا تقل لهما اف

تو اپنے ماں باپ کو اف تک بھی نہ کہہ

سن اور گوش ہوش سے سن! آج کوئی فرد مسلم اس رحمت عام سے بے بہرہ نہیں مگر تجھے اس میں حصہ نہ ملے گا اس لئے کہ تو ماں باپ کا عاق (نافرمان) ہے۔

شرابی نشہ شراب سے مخمور، نفسانیت سے معمور انسان اور مسلمان رحمت الٰہی کی رات میں حاضر ہوتا ہے مگر بے سود۔ سن اور شرابی کیا تو سن!

ناممکن تھا کہ اس جوش رحمت میں تیری دعا مسترد ہوتی مگر تو اس لئے رد کیا گیا کہ تیرے مونہہ سے شراب کی بو آ رہی ہے۔ جا اپنے مونہہ کو صاف اور دل کو پاکیزہ کر۔ پھر اس پاک دربار میں دست دراز کر۔ خیر اور بھلائی پائے گا۔

بدعتی وائے بدنصیب تو نے اس قدر وسیع رحمت سے حصہ نہیں پایا۔ اس لئے اور صرف اس لئے کہ اسوۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر تو نے نئی راہ پیدا کی۔ جماعت متبعین کو ترک کیا اور نیا فتنہ کھڑا کیا۔ اگر تو حصہ لینا چاہتا ہے تو بدعت ترک کر کے اسوۂ رسول علیہ السلام پر فدا ہو اور رحمت الٰہی سے بہرہ یاب ہو۔

خدایا ہم کو بخش، اور مسلم گنہگاروں کو بخش۔ زمین پر چلنے والوں اور قبروں میں سونے والوں کو بخش۔ آمین!

آتشبازی او خوابیدہ مسلمان۔ آتشبازی کرنا تیرا کام نہیں۔ لہو و لعب کرنے والے رحمت خداوندی سے بہرہ ور نہیں ہوتے۔ شغل [illegible] چھوڑ کر اپنے خرمن ایمان کو مت جلا۔ اپنے مبارک دن اور بابرکت رات کو کھیل کود میں ضائع کر۔ آج کی رات تیری عمر کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ تجھے کیا علم ہے تیرا نام اب مُردوں میں لکھا جائیگا۔

روی البغوی بسند ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تقطع الاٰجال من شعبان الی شعبان حتی ان الرجل لینکح و یولد له وقد خرج اسمه فی الموتی۔ (تفسیر خازن)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شعبان سے شعبان (آدمی کی) اجل قطع کی جاتی ہے۔ آدمی نکاح کرتا ہے اس کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے مگر اس کا نام مُردوں کی فہرست میں داخل ہو چکا ہے۔

وہ چلتا ہے پھرتا ہے کاروبار کرتا ہے آئندہ کے پروگرام سوچتا ہے مگر تقدیر ہنستی ہے کہ او چلنے پھرنے والے انسان کل کو تیری قبر کھودی جائے گی۔ تیری میت علی رؤس الاشہاد نکلے گی۔ تیرا بچہ یتیم اور تیری منکوحہ بیوہ ہو جائے گی۔

کاش انسان اپنی موت سے عبرت حاصل کرے اے مسلمان! تجھے آتشبازیاں کرنی زیبا نہیں تو اپنے مال حلال کو نذر آتش نہ کر۔ بچوں کو روک اور بوڑھوں سے سبق حاصل کر۔ بچوں کے عمل کا تو ذمہ دار ہے۔ تو اپنے بچپن کے زمانہ کو بھول جا اور بچوں کو ہو نہار بنا۔ اسراف نہ سکھا۔ ورنہ بارِ گناہ تیرے سر پر ہوگا۔ ولیحملن اثقالهم و اثقالا مع اثقالهم پڑھ اور خدا سے ڈر۔ اللہ ہم سب کو سمجھ عطا کرے آمین!

(محمد عبد اللہ ثانی امرتسری)

تحقیق تراویح - مخالفین کا جواب جس میں آٹھ رکعت تراویح کو مسنون ثابت کیا ہے۔ برائے محصول و ڈاک [illegible] کے ٹکٹ ارسال کریں۔ (محمد [illegible])

متفرقات

قابل توجہ ہیلتھ افسر صاحب بلدیہ امرتسر

امرتسر شہر کی صفائی کی بابت آپ کی سعی خود مشہور کی جاتی ہے۔ آپ سنیں یا نہ لیکن "اہلحدیث" اپنا فرض سمجھتا ہے کہ آپ کو صفائی شہر پر توجہ دلاتا رہے۔ بہت ممکن ہے کہ بعض جگہوں کی عدم صفائی تو آپ کی آنکھوں سے مخفی ہو سکتی ہو یا آپ کے بڑے دارو غہ صاحب وہاں نہ پہنچ سکتے ہوں۔ مگر آج جس جگہ کا ذکر کرتے ہیں وہ ایسی شاہراہ پر ہے جسے ہر چھوٹا بڑا دیکھ سکتا ہے۔ مگر پھر بھی بجائے صفائی کے غلاظت ترقی کرتی جاتی ہے۔ یعنی آپ کرہ بھائی سنت سنگھ کے جدید دروازہ سے باہر نکل کر بائیں جانب نظر ڈالیں گے تو آپ کو ایک چھوٹا سا ٹیلہ دکھائی دیگا جو دن بدن ترقی کرتا جا رہا ہے۔ وہ ٹیلہ کسی مٹی یا ملبہ کا نہیں ہے بلکہ غلاظت اور گندگی کا ہے جو گندے نالے سے مزید ترقی یاب ہو رہا ہے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ ایسے مقامات پر ایسی غلاظت اور گندگی کے ٹیلہ کا نظر آنا شہر امرتسر کی پیشانی پر سیاہی کا داغ ہے۔

اس لئے ہم آپ (ہیلتھ آفیسر صاحب) سے درخواست کرتے ہیں کہ یہ نوٹ ملاحظہ فرماتے ہی فوراً اس مقام پر پہنچیں اور اس مضمون کی صداقت کو آزما کر اپنے ماتحتوں کی خدمتگزاری کی داد دیں۔

نوٹ | اگر یہ مضمون ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ نے توجہ نہ فرمائی تو آیندہ مزید روشنی ڈالی جائیگی ۔

کفر کی مشین جماعت اہل حدیث میں | گذشتہ ایام میں مجھے چھانگا مانگا علاقہ چونیاں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی جو قطع نظر اس بات کے کہ وہ کس بزرگ کے حلقہ اثر میں ہیں مگر بحیثیت اہل حدیث ہونے کے لوگوں کو اس بات پر مجبور کر رہے تھے کہ جو شخص مولوی ثناء اللہ امرتسری کو کافر نہ کہے اس کا ایمان مستحکم نہیں ہو سکتا۔

برادران عزیز! ؎

من نہ تنہا کشتم ہرگز نہ نالم۔ کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

ابتدا اسلام اس مذہب میرو کو زد پہنچانے والے اپنے ہی تھے اور آج بھی اپنے ہی بیگانے بن رہے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ حضرت مولانا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو کہیں نہیں فرمایا کہ جب تک تم مولوی ثناء اللہ صاحب کو کافر نہ کہو تمہارا ایمان مضبوط نہیں ہو سکتا۔ آخر یہ اتنا الحاد نا روا کیوں؟ مولانا مذکور برکیوں بجواب ملاکہ

"تم بھی اس کی حمایت کرتے ہو جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ اس لئے تم بھی کافر ہو۔ ہماری نماز تمہارے پیچھے ہرگز نہیں ہوتی" جل شانہ۔

برادران من! حقیقت میں اس قسم کے لوگ حبك الشیئ یعمی و یصم کے مصداق ہوتے ہیں۔ ایک کی محبت میں دوسروں کی ہر نیکی کو برائی سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالے ایسے لوگوں کو ہدایت دے تاکہ جماعت اپنی نا اتفاقیاں مٹا کر پھر پہلی طرح اتحاد و اتفاق سے کام کرے۔ والسلام خیر الختام!

(مولوی محمد داؤد ارشد۔ کوٹلی رائے ابوبکر۔ لاہور)

الداعی | اس نام کا ایک ماہوار رسالہ ہندوستان کے مشہور و معروف مرکز تبلیغ دار المبلغین لکھنؤ سے شائع ہو رہا ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہر ماہ روح قرآنی کی تبلیغ اور تعلیمات اسلامی کی ترویج کا کام انجام دیا جا رہا ہے۔ الداعی کی بلند پایگی اور مذہبی رفعت کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بالالتزام مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی کے مضامین عالیہ شائع ہو رہے ہیں اور برابر شائع ہوتے رہیں گے۔ رسالہ کا حجم ۴۸ صفحات ہے۔ اور قیمت سالانہ صرف دو روپیہ رکھی گئی ہے تاکہ ہر غریب امیر اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ :- منیجر رسالہ الداعی دار المبلغین لکھنؤ۔

مدرسہ ضیاء العلوم میسور | گذارش ہے کہ میسور میں گذشتہ دو سال سے ایک دینی عربی مدرسہ ضیاء العلوم نام سے جاری کیا گیا ہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں تھوڑے ہی دن ہوئے بڑی بڑی مصیبتوں کا مقابلہ کر کے اہل حدیث کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔ اس وقت مدرسہ میں بیس بائیس لڑکے تعلیم پا رہے ہیں اور دو مدرس پڑھا رہے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ دور دراز کے لڑکے بھی یہاں تعلیم پا سکیں تاکہ قرب و جوار میں شرک و بدعات کم ہو اور توحید کی روشنی پھیلے۔ لہذا میں اس مقصد کو لیکر مدرسہ کے ذرائع حاصل کرنے کیلئے دور دراز کا سفر کر رہا ہوں۔ میرا مطمح نظر یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ جن حضرات کو ایسے کاموں کے لئے توفیق دے کر کشادہ دل کیا ہو وہ اس نادار مدرسہ کی معاونت قبول فرما کر اللہ کے دین کی مدد کریں۔ میرا کام اپنے علاقوں میں کچھ تجارت لے کر پھرنے کا ہے۔ اسکے ساتھ تبلیغ بھی کیا کرتا ہوں۔ اب دو سال سے مدرسہ کے لئے ہندوستان کا سفر کر رہا ہوں۔ اس وقت پھالو نگر علاقوں میں ہوا ہوا تھا۔ ڈیپاول وغیرہ گیا ہوا تھا وہاں کے لوگ مجھ کو رفع الیدین وغیرہ کرتے ہوئے دیکھ کر پہلے خفا ہوئے اور وہابی کہنے لگے۔ پھر بعد میں جب میں نے انہیں مذہب اہل حدیث کے عقائد تقریروں میں سنائے تو کچھ کشادہ پیشانی ہو گئے اور جب ان میں بدعتوں کا رواج کثرت سے دیکھا، چنانچہ اذان میں انگوٹھے چومنا، یا رسول اللہ کہنا، یا غوث پکارنا وغیرہ تو اس کا بھی رد سنایا اور نماز کے بعد بڑے پیر صاحب کے گیارہ نام لیکر شمال طرف قدمے قدم آگے بڑھتے اور پیچھے ہٹتے دیکھا اور حضور صلعم کی روح مبارک کو حاضر جان کر مولود کا قیام کرتے دیکھا تو اس کا رد کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ مرتبت اور معراج شریف اور معجزات اور شفاعت اور درود شریف پڑھنے کے فضائل انہیں سنائے۔ جس سے اہل حدیث کی نسبت ان کی بدگمانیاں کچھ کم ہوئیں۔ لہذا اگر ان علاقوں میں علماء اہل حدیث کا دورہ ہوتا رہے تو ان جماعتوں کی کمزوریاں بھی دفع ہونگی اور دیگر احباب میں بھی قائم ہونگی۔

خادم سید احمد خادم جماعت اہل حدیث میسور

خط و کتابت اور ارسال زر وغیرہ کے لئے پتہ :- جناب ... صاحب

ملکی مطلع

جنگ یورپ

جنگ یورپ کا صحیح اور مختصر واقعہ تو یہ ہے کہ جاری ہے۔ پولینڈ میں بہت سے اطراف سے پولینڈ کے دارالحکومتوں (وارسا اور ولینو) پر حملہ ہو رہے ہیں۔ وارسا کے فتح ہو جانے کی خبر جرمنوں نے اڑائی تھی مگر اس کی تصدیق ابھی نہیں ہوئی۔ تادم تحریر (۱۸ ۹/۴) کسی بڑے مقام کے فتح ہو جانے کی تصدیق نہیں ہوئی۔ ہر فریق اپنا دعویٰ کرتا ہے۔ ہم دور بیٹھے سب کی سنتے ہیں اور فیصلہ نہیں کر سکتے۔ ہاں اتنا بالاجمال معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ پر غنیم کا سخت حملہ ہے اور وہ ساری طاقت سے اس کو جلد ختم کرنا چاہتا ہے۔ مگر پولش قوم بھی بڑی بے جگری سے مقابلہ کر رہی ہے۔ دیکھیں انجام کیا ہوتا ہے[1]

جرمن اور پولش قوم کی قوت کا مقابلہ کرنے سے بے ساختہ پولش قوم کی جرأت اور دلیری کی تعریف کی جاتی ہے۔ ادھر فرانس جرمنی میں حملے پر حملہ کر رہا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ میں نے جرمنی کے ملک میں کئی لائنیں توڑ دی ہیں اور ملک کا بہت سا حصہ اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔

گزشتہ ہفتہ میں ہم نے لکھا تھا کہ قرآن مجید میں تین عذابوں کا ذکر ہے۔ وہ تینوں اس وقت دنیا پر نازل ہیں۔ جنگ ہے۔ فضائی حملے ہیں۔ سمندری لڑائی ہے۔ ہوائی جہازوں سے دھڑا دھڑ بم گرائے جاتے ہیں۔ مخلوق خدا تباہ ہو رہی ہے۔ ادھر سمندر میں یہ تلاطم ہے کہ کوئی جہاز جنگی ہو یا تجارتی اس کا بچ کر نکل جانا مشکل ہے۔ یہاں تک کہ انگلستان کے جہاز جو ہندوستان سے جانے والے ہیں ان کو بھی خطرہ ہے۔ سب سے بڑا اور بھیانک اثر اس لڑائی کا یہ ہوا ہے کہ حجاج کے لئے بحری راستہ سے جانے کی رکاوٹ ہو گئی ہے۔ چنانچہ حج کمپنی (حاجیوں کی کمپنی) نے ایک اشتہار شائع کرایا ہے جو اخبار ہذا کے صفحہ ۱ پر درج ہے۔

حجاج کے لئے حکومت برطانیہ اور حکومت حجاز کو مشورہ

جنگی حالات کی وجہ سے حاجیوں کو جو رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ سے "اہلحدیث" حکومت برطانیہ اور حکومت حجاز کو بڑے ادب سے مشورہ دیتا ہے کہ حاجیوں کے مذہبی فرض ادا کرنے کے لئے خشکی کا راستہ صاف کرا دیں۔ تاکہ وہ لوگ بے خوف و خطر ہو کر اپنے مذہبی فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جائیں۔

گزشتہ جنگ عظیم کے دوران میں جو چار سال تک جاری رہی تھی حجاج کو کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی تھی مگر اس دفعہ جنگ کے شروع ہی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ خدا ہی جانتا ہے کہ اس میں کیا حکمت ہے

إِنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

بہر حال یہ واقعہ مسلمانان دنیا خصوصاً مسلمانان ہندوستان کے لئے نہایت دلفگار ہے۔

مختصر یہ ہے کہ جنگ بڑی تیز رفتاری سے جاری ہے اور آئے دن اور بھی خطرہ بڑھتا جاتا ہے کہ اس آگ میں ایندھن ڈالنے والا کوئی اور بھی پیدا نہ ہو جائے۔

مشرقی خاکساری ڈکٹیٹر کو سزائے قید اور جرمانہ

مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی بانئے تحریک خاکسار کی اصل پیدائش امرتسری ہے آپ نے خاکساری تحریک کو فوجی شکل میں جاری کیا تھا جس کی ظاہری سطح اور باطنی سطح دو مخالف ہیں۔ ظاہری سطح تو اس کی عسکری شکل تھی۔ جس پر بہت سے مسلمان از روئے نیک نیتی اس تحریک میں داخل ہو گئے مگر اس کی دوسری سطح بانئے تحریک کے ذاتی عقائد متعلق بہ اسلام و سنت نبوی تھے جن کی وجہ سے علمائے اسلام نے اس کی مخالفت شروع کی۔ جس کی تفصیل "اہلحدیث" میں ناظرین دیکھتے رہے ہیں۔ مگر ہم ذاتی طور پر مشرقی صاحب کے خاندانی تعلقات کی وجہ سے (ان کے غلط عقائد کے علاوہ) ان کی دماغی کیفیت کو بھی خوب جانتے ہیں۔

ناظرین ان کے بیان مندرجہ "الاصلاح" مورخہ ۸ ستمبر کو پڑھ کر ہماری تصدیق کر سکتے ہیں کہ کس لب و لہجہ میں لکھا گیا ہے، کہ ہم بھی قائل نہ تھے۔ اور ہم نے ہمیشہ ظاہر کیا کہ یہ شخص قیادت کے لائق نہیں۔ بلکہ ملاقات میں ان کو ان کی غلطیاں واضح بھی کر دی تھیں جن کو وہ مان کر آئندہ مشورہ لینے کا اقرار کر گئے تھے مگر وہ اقرار پورا نہ کیا۔ ہماری اس گفتگو کا خلاصہ اس صراط مستقیم پر چلنے کا تھا جس کی مثال میں ہم نے مولانا اسماعیل شہید کی روش کو پیش کیا تھا۔ جس کو وہ بھی تسلیم کر گئے تھے مگر اپنی روش کی اصلاح انہوں نے نہ کی اور غار ثور میں بیٹھ کر سلاطین کو تنبیہ آمیز خطوط لکھنے شروع کئے۔ یہ ایک مجمل فقرہ ہے جس کی تفصیل کی ضرورت ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک وقت گزرا کہ مخالفوں سے تنگ آ کر ہجرت کی نیت سے نکلے اور غار ثور میں مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تین دن چھپے رہے۔ پھر ایک وقت آیا کہ مدینہ شریف میں آپ کو عروج حاصل ہوا تو آپ نے سلاطین اطراف کو اپنی اطاعت کی طرف بلایا۔ اگر غار ثور میں بیٹھے ہوئے سلاطین کو خط لکھتے تو قانون قدرت کے خلاف ہونے کی وجہ سے کوئی دانا اس کو پسند بھی نہ کرتا۔

اس واقعہ کو ذہن میں رکھئے اور مشرقی صاحب کی رفتار کو اس پر جانچئے۔ ماتحت قانون رعیت ہونے کی حالت میں ذمہ دار حکام کو لکھتے ہیں کہ تم ہمارے حسب منشا کام کرو ورنہ ہم تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور لکھنؤ کے فریقین (شیعہ سنی) متحاربین کے سرکردوں کو بحکم قرآن قتل کی سزا دیجئے۔ کیا یہ غار ثور میں بیٹھ کر سلاطین کو خطوط لکھنے کے مشابہ نہیں ہے بلکہ اس

[1] نوٹ کتابت ہو جانے کے بعد جو خبریں آئی ہیں وہ بہت وحشتناک ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ قریب الختم ہے۔ (واللہ اعلم!) بہر حال ناظرین کے ہاتھوں میں

اعلان ضروری

ہم نہایت افسوس کے ساتھ موجودہ جنگ اور بین الاقوامی حالات کی وجہ سے اعلان کرتے ہیں کہ چونکہ کسی ہندوستانی بندرگاہ سے جدہ کے لئے آئندہ اعلان تک جہازات روانہ نہ ہونگے۔

اسی لئے ہم کو مجبوراً ہمارے حاجیوں کے جہازات کی تاریخ روانگی بمبئی۔ کراچی اور کلکتہ سے منسوخ کرنی پڑی ہیں۔

ہم عوام کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر موسم حج تک حالات بہتر ہوگئے تو مناسب پروگرام کا اعلان کیا جائیگا۔

حج لائن

دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ

بمبئی ۱۴۔ ستمبر ۱۹۳۹ء

(۹۲۷)

(۹۲۸)

مدلل و مکمل اشاعت اسلام

اگر آپ تاریخ اسلامی کے دلدادہ ہیں۔ اگر آپ اسلامی تعلیم، حسن اخلاق، صحابہ کرامؓ کے صحیح حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ موعظ و تقریر میں مہارت تامہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ مخالفین کے اعتراض "اسلام بزور شمشیر پھیلا" کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی خواہش ہے کہ آپ کے جگر گوشوں کے قلب میں اسلام کے صحیح عقائد سرایت کر جائیں۔ اگر آپ کی تمنا ہے کہ وہ تعلیم اسلام میں پختہ ہو جائیں تو مدلل و مکمل "اشاعت اسلام" کا خود مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو کرائیے

اس کتاب میں فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحبؒ سابق مہتمم دار العلوم دیوبند نے [illegible] حالات ۔ ۔ ۔ اسلامی فتوحات، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات و معجزات۔ صحابہ کرامؓ کے حالات وغیرہ اہم مضامین کو ایسی دلکش عبارت میں بیان کیا ہے کہ آج تک اس سے قبل اس موضوع پر کوئی کتاب مستند و جامع تصنیف اردو زبان میں نہیں ہوئی۔

کتاب متعدد بار طبع ہو کر ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے۔ مگر اس مرتبہ تاریخی واقعات کے حوالجات۔ تصحیح اغلاط و نظر ثانی۔ آیات و احادیث کی تخریج۔ مفید حواشی جدید ترمیمات کے بعد کتابت و طباعت۔ بہترین ٹائیٹل و لوح خوشنما رنگین سے آراستہ کر کے عمدہ کاغذ پر طبع کرایا گیا ہے۔ جو باطنی خوبیوں کے ساتھ ظاہری خوبیوں میں بھی بے نظیر ہے۔ باوجود اس قدر اضافات و اوصاف کے قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ یعنی بدستور سابق وہی تین روپیہ رکھی گئی۔ تاکہ ہر شخص خرید سکے۔ محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

محمدیہ پاکٹ بک

(مجلد) از منشی عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔

اس پاکٹ بک کی خوبی کے لئے اس کے مصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ مختصر یہ کہ اسے پڑھ کر ایک معمولی اردو خوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ جملہ مرزائی مباحثات پر فیصلہ کن بحث کی گئی ہے۔ پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ دوسرا اڈیشن مع اضافہ کے شائع ہوا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت بہ [illegible] عہ

ستیارتھ پرکاش اور ویدک تہذیب

حصہ اول مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب

اس کتاب میں وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے جانسوز خونوں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے۔ ویدک تہذیب کو عریاں کیا گیا ہے پڑھنے کے قابل ہے۔ جس نے ایک دفعہ مطالعہ کیا ہے پڑھ کر حیران و ششدر ہو جاتا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ ٹائیٹل۔ پہلے اس کی قیمت تھی مگر اب بغرض تبلیغ صرف ۵ر ہے۔ جلد منگوالیں

تلمیع القرآن والحدیث

مصنفہ مولانا شفیق ہندی۔ آج کل قرآن مجید اور حدیث شریف کی صحت، حفاظت اور کتابت پر عام لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ مولانا مذکور نے ان تمام اعتراضات کا نہایت تسلی بخش جواب دیا ہے۔ ہر اہل حدیث کو ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ نا مجلد ہے۔ قیمت صرف ۶ر

تفسیر واضح البیان

اردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقتہً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے معارف اور نکات کو واضح کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت بے جلد ۔ مجلد [illegible]

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ۔ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے

مینیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

خطبات سلمان

قاضی محمد سلیمان پٹیالوی مرحوم [illegible] مضامین کا گلدستہ ہے۔ [illegible] چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ [illegible] صفحات۔ کتابت، طباعت عمدہ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ { مینیجر اہلحدیث امرتسر

جلد اول نمبر ۳۵۲ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت

والیان ریاست سے سالانہ
رؤسا و جاگیرداروں سے
عام خریداران سے
ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ
فی پرچہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

درس عمل

(از محمد نجیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری نزیبائی حال دہلی)

مسلم تجھے شرف وہی پھر ذوالجلال دے
بغض و حسد کی آگ جو دل سے نکال دے

قول رسول پاک کو پھر رکھ نگاہ میں
اقوال غیر سامنے سے اپنے ٹال دے

رگ رگ میں تیرے خون حمیت ہو موجزن
دریا بھی راہ میں ہو تو گھوڑے کو ڈال دے

راہ خدا میں رنج و مصیبت کا کیا حساب
دکھ درد سہہ کے دہر کو درس بلال دے

تو اور قول غیر کا پابند اس قدر
مسلم خیال خام یہ دل سے نکال دے

کب تک رہیگا عرصہ ہستی میں یوں ذلیل
تجھ میں خرابیاں جو ہیں اسکو نکال دے

ہے نشتر کی دعا مرے اللہ اب یہی
دنیا کو امتیاز حرام و حلال دے

منشی برقی پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام ابو رضا عطاء اللہ مرحوم و مطبع ہوکر دفتر اہلحدیث گرہ بھائی امرتسر سے شائع ہوا۔

انتخاب الاخبار

۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء

مقامی حالات | امرتسر میں پنجاب اسمبلی کا ضمنی انتخاب ۲۴ ستمبر سے شروع ہے۔ ۲۶ کو ختم ہوگا شہر میں متعدد پولنگ سٹیشن بنائے گئے تھے۔ آئندہ پرچہ میں نتیجہ سے اطلاع دی جائیگی۔

احراری لیڈر گرفتار | مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی نے کانگرس اور مسلم لیگ سے متفق ہوکے فوجی بھرتی کی مخالفت کا ریزولیوشن پاس کر دیا تھا۔ اسکے متعلق تقریریں کرنے کے الزام میں شیخ حسام الدین صدر احرار اور چند اور احراری لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں۔

طلبی ضمانت | لاہوری احمدیوں کے انگریزی اخبار "لائٹ" اور جس پریس میں وہ شائع ہوتا تھا سے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہو۔ (افسوس)

گداگر سے سونا | لاہور شہر میں پولیس نے ایک گداگر کو گرفتار کیا۔ جس کے قبضہ سے دس تولے سونا و چاندی و دیگر کئی برتن برآمد ہوئے۔

ریل گاڑیوں میں تصادم | لائل پور ریلوے سٹیشن پر ایک ٹھیری ہوئی مال گاڑی سے ایک مسافر گاڑی کا تصادم ہو گیا۔ مسافر گاڑی کا انجن اور کئی ڈبے پاش پاش ہوگئے۔ فائرمین ہلاک اور بہت سے مسافر مجروح ہوگئے۔

روسی کی گرفتاری | جیکب آباد میں ایک روسی گرفتار کیا گیا۔ جس کے قبضہ سے دنیا کا نقشہ اور پندرہ ہزار روپیہ کے روسی نوٹ برآمد ہوئے۔ (انقلاب ۲۶ ستمبر)

خاکساروں کی سول نافرمانی | باوجود حکومت یوپی کے خاکساروں پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے کے پنجاب سے خاکسار دہلی قرول باغ میں جمع ہوکر وہاں سے صوبہ یوپی میں سول نافرمانی کرکے گرفتار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ لکھنؤ میں بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ ۲۴ ستمبر کو بھی ۲۶ خاکسار گرفتار ہوئے۔ (ا ۰)

جشمیر میں بغاوت | جلد یہاں کی بحریں شن کر

حبشیوں نے بھی اٹلی کے خلاف بغاوت شروع کر دی ہے۔ ادیس بابا (دارالحکومت حبش) کے اردگرد محاصرہ کر لیا ہے اور ادیس بابا کے قریب ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ (انقلاب ۲۱ ستمبر)

چین اور جاپان میں جنگ | معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کانٹن اور کیانگسی میں چینیوں اور جاپانیوں کے مابین سخت جنگ جاری ہے۔

برطانوی جہازوں کی غرقابی | اس ہفتہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے چار بحری جہاز "کریجس"۔ "لارڈ منٹو"۔ "ارلنا" اور "زاگن سائیڈ" غرق کر دئیے گئے ہیں۔ (انقلاب)

پولینڈ کی مہم ختم | لندن ۲۴ ستمبر۔ پولینڈ میں اپنی مہم ختم کرنے کے بعد جرمنی افواج کے کمانڈر انچیف مغربی محاذ پر پہنچ گئے ہیں اور جرمنی فوجوں نے فرانسیسی علاقہ پر حملہ شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ جرمنی افواج سار برو دکن کی پہاڑیوں پر دوبارہ قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔ (انقلاب ۲۶ ستمبر)

جرمنی کا فرانس پر حملہ | لندن ۲۴ ستمبر خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی فوجیں جلد یا دیر سے ہالینڈ یا بلجیم کے راستہ سے فرانس پر حملہ آور ہونگی۔ بلجیم نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے لام بندی مکمل کر لی ہے۔ ہالینڈ نے بھی اپنی سرحدوں پر انتظامات مکمل کر لئے ہیں (۰۰)

وارسا پر بمباری | پیرس ۲۳ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جرمنی افواج نے وارسا پر توپوں سے خوفناک بمباری کی۔ ایک ہزار سولین ہلاک ہوئے بہت سی عمارات کو نقصان پہنچا۔ (۰ ۰)

آسٹریا میں قحط | ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم وی آنا رقمطراز ہے کہ آسٹریا میں قحط کے آثار رونما ہو رہے ہیں کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو رہی ہیں (۰ ۰)

جرمنی ہائی کمانڈ | نے اس ہفتہ تیسری بار دعویٰ کیا ہے کہ پولینڈ میں جرمنی کی مہم ختم ہوگئی ہے اور پولش فوج کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ وارسا موڈلن اور سکیئر جزیرہ نما ہیلا ابھی تک پولوں کے قبضہ میں ہیں۔ ۴½ ہزار پول قیدی بنائے گئے ہیں اور آٹھ سو کے قریب ہوائی جہاز تباہ کئے گئے ہیں۔ (۰ ۰)

روسی گورنمنٹ | کا اعلان مظہر ہے کہ سرخ افواج نے سٹرئی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور شمال میں برسٹل اور گروڈنو تک روسی فوجیں پہنچ گئی ہیں۔ آٹھ ہزار پولش گرفتار کئے گئے ہیں۔

رومانیہ کا وزیر اعظم | کار پر گزر رہا تھا۔ سامنے سے بھی ایک کار آ رہی تھی۔ جس میں سے کسی نے وزیر اعظم پر گولی چلا دی جس سے وہ مر گیا۔ (۰ ۰)

۱½ لاکھ جرمن ہلاک | پیرس فرانس کے محکمہ اطلاعات کے جنرل کمشنر نے بذریعہ ریڈیو اظہار کیا کہ پولینڈ کی لڑائی میں ۱½ لاکھ جرمن ہلاک اور تقریباً چھ سو طیارے تباہ کئے گئے (۰ ۰)

سمرنا میں زلزلہ | استنبول ۲۳ ستمبر۔ سمرنا اور اس کے اردگرد ہیبت ناک زلزلہ آنے سے دو سو اشخاص ہلاک سینکڑوں مجروح ہوگئے۔ ایک ہزار مکانات منہدم ہوگئے۔ (۰ ۰)

وزارت ترکیہ کا اعلان | ترکی وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ترکی اور روس کے معاہدے کا اثر برطانیہ اور فرانس پر کچھ نہیں ہوگا۔ ترکی کے تعلقات ان ممالک سے بدستور رہیں گے۔ (۰ ۰)

"موجودہ جنگ"

اس نام سے حکومت پنجاب کی طرف سے ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں پولینڈ کا مختصر تاریخ جغرافیہ بیان کرکے موجودہ جنگ کے اسباب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حضور ملک معظم کا پیغام، وائسرائے بہادر کی تقریر اور موجودہ جنگ کے متعلق ملک کے مشہور سیاسی رہنماؤں کی رائیں اور بہت سی متفرق باتیں درج کی گئی ہیں جن سے واقفیت حاصل کرنا آج کل بہت ضروری ہے۔ جن صاحبوں کو جتنی کاپیاں درکار ہوں پتہ ذیل سے مفت طلب کر سکتے ہیں۔ دفتر کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۴ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

مشرقی اسلام اور مغربی اسلام

(۱۴)

مشرقی اسلام سے ہماری مراد ماسٹر عنایت اللہ قائد تحریک عسکری کا مزعومہ اسلام ہے اور مغربی اسلام سے ہماری مراد حجازی اسلام ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدنی فداہ ابی و امی کے ذریعہ دنیا میں پہنچا۔ ان دونو اسلاموں میں مقابلہ کرنے کے لئے ہم نے اس مضمون کا مذکورہ عنوان رکھا ہے اس لئے ہم اپنے ناظرین سے عموماً اور اعیان اہل حدیث سے خصوصاً اور خاکساران تحریک سے علی الاخص درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کو بغور ملاحظہ کرکے انصاف سے رائے قائم کریں اور مشرقی صاحب کے ان لفظوں کا بھی اندازہ کرلیں جن کے ذریعے آپ وقتاً فوقتاً اپنے اسلام کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ وہ الفاظ یہ ہیں کہ

میں اللہ کو وحدہ لاشریک مانتا ہوں اور پیغمبر خدا کو سچا جانتا ہوں۔ روز آخرت پہ میرا ایمان ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس کی تنقید کے لئے پہلے ہم دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔

پہلی مثال مشرقی صاحب اور ان کے اتباع نے یہ پڑھا سنا ہوگا کہ قریباً یہی الفاظ [illegible]

قادیان سے بھی اظہار عقائد ہوتا ہے۔ مگر بایں ہمہ مشرقی صاحب مرزا صاحب کو بوجہ ادعائے نبوت کافر کہتے ہیں۔ (جھوٹ کا پول صـ)

دوسری مثال یہی الفاظ شیعہ کے امام باڑوں سے بھی نکلتے ہیں اور وہ ان عقائد کی تصدیق بھی کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی جب یہ الفاظ بھی شائع کرتے ہیں کہ:-

"علی عرش ہے، لوح محفوظ ہے۔ حی لایموت ہے وغیرہ" (اخبار الواعظ لکھنؤ ۱۶ ستمبر سنہ رواں)

ایسا کہنے سے شیعہ لوگ مشرقی صاحب اور ان کے اتباع کے نزدیک اسلام سے کتنی دور جا پڑتے ہیں اس کا فیصلہ وہ خود کرسکتے ہیں۔

ان دو مثالوں کے بیان کرنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ صرف کلمۂ اسلام پڑھ لینا مسلمان ہونے اور رہنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ ورنہ اسلام کا کوئی فرقہ (گمراہ سے گمراہ بھی) اس سے منکر نہیں ہے۔ اس کے بعد ہر ایک فرقہ اسلام کے معنی اپنے ذہن میں ایسے گھڑتا ہے جو خاص رسول کی تعلیم کے صریح نقیض ہوتے [illegible]

ہیں مگر وہ اسی کو صحیح اسلام سمجھتا ہے۔ ناظرین اس اصولی تمہید کو ملحوظ رکھ کر ہماری معروضات ذیل کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث مشہور کے الفاظ یہ ہیں:-

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔ (متفق علیہ)

یعنی اسلام پانچ ارکان پر مبنی ہے۔ کلمہ شہادت کی تصدیق اور نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرنا (بخاری مسلم)

یہ افعال کل مسلمانوں میں بالاتفاق ارکان خمسہ کے نام سے مشہور ہیں۔ مشرقی صاحب چونکہ حدیث نبوی کی حجیت سے منکر ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ اس حدیث کو بھی تسلیم نہ کریں۔ اس لئے ہم اس بیان کی تائید قرآن شریف سے بتاتے ہیں۔ ارشاد ہے:-

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

(پ ۱۸ - ع ۱)

ترجمہ وہ ایمان دار نجات پا گئے جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں اور فضول کاموں سے بچتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے ان پر کوئی الزام نہیں۔ جو کوئی اس کے [illegible]

کسی قوم نے نہیں پہچانا۔ پھر خدا ایسے ایماندار صالح بندوں کو زمین میں خلیفہ کیوں نہ کرے اکثر ملائکہ (فرشتے) ان کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور ملک البرق (بجلی کا فرشتہ) دن رات اُن کی خدمت کرتا ہے۔ ان کے جہاز اور ان کے پنکھے چلاتا ہے۔ ان کی خبریں آناً فاناً ادھر اُدھر پہنچاتا ہے۔ ملک البخار (بھاپ کا فرشتہ) شب و روز ریل گاڑیاں چلانے میں انکی عبادت کرتا ہے اور کئی اور فرشتے ہیں جنہوں نے ابھی تک ان کو سجدہ نہیں کیا مگر وہ (اہل مغرب) کوشش کرتے ہیں کہ دوسرے فرشتے بھی خوشی سے ان کی عبادت کریں۔ یہی لوگ ہیں جن کے حق میں خدا نے فرمایا تھا اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٭ خدا نے ان کو اسماء کا علم دیا ہے اور حقائق اشیاء ان کو بتائی ہیں۔ اور ملائکہ ہر دروازے سے سلام کرتے ہوئے اُن پر داخل ہوتے ہیں اور اُن کو کہتے ہیں کہ تم نے بہت اچھے کام کئے خدا تمہیں خوش رکھے۔ یہی (یورپین اقوام) ہیں جن کے حق میں خدا نے فرشتوں کو کہا تھا کہ جب میں ان کو پیدا کر چکوں تو تم ان کے لئے سجدہ میں گر پڑنا۔ پس سب فرشتوں نے (انکو) سجدہ کیا تھا۔ یہ لوگ بڑے سمیع ہیں بڑے بصیر ہیں بڑے علیم ہیں۔ تم مسلمان کسی چیز پر قادر نہیں ہو نہ تم سنتے ہو نہ دیکھتے ہو نہ جانتے ہو۔"

(نوٹ) یہ اقتباس "اہلحدیث" مورخہ ۲۸۔ جولائی سنہ رواں میں بھی درج ہو چکا ہے۔

مشرقی صاحب کا بدترین ظلم | قرآن مجید میں ایک آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے حکومت دینے کا وعدہ فرمایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ ٭

(پ ۱۸۔ ع ۱۳)

یعنی خدا تعالیٰ نے نیکوکار مومنوں سے زمین میں خلافت (حکومت) دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

یہ آیت خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت حقہ پر نص صریح ہے۔ خود ان کے ایمان اور عمل صالح کی شہادت دیتی ہے۔

اب مشرقی صاحب کا ظلم دیکھئے کہ وہ اس آیت کا مصداق اہل یورپ کو بھی بتاتے ہیں۔ اسی لئے آپ نے مرقومہ عربی حوالہ کے نیچے حاشیہ میں بطور سند لکھا ہے

الاشارة الی قوله تعالیٰ وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات۔ (تذکرہ عربی صفحہ ۲۶)

یعنی مشرقی صاحب کے نزدیک یہ آیت آج کل اہل یورپ کے حق میں صادق ہے۔ بس ہم اپنے سینہ پر پتھر رکھ کر ایک مثال دیتے ہیں اور ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے سینے پر وزنی پتھر رکھ کر صبر و تحمل سے سنیں ٭

آج یورپ کی بڑی بڑی حکومتوں کے لیڈر (آمر) یہ لوگ ہیں۔ سٹالین روس کا اعلیٰ افسر ہے جو دین و مذہب بلکہ خدا سے بھی منکر ہے۔ موسیو دلادیر فرانس کا وزیر اعظم ہے جو غالباً رومن کیتھولک مذہب کا قائل ہے۔ ہر ہٹلر جرمنی کا ڈکٹیٹر ہے اور مسولینی اٹلی (اطالیہ) کا ڈکٹیٹر ہے۔ ان دونوں کا پابند عیسائیت ہونا بھی مشکوک ہے۔

یہ سب کے سب مشرقی صاحب کے نزدیک اسی طرح اس آیت کے مصداق ہیں جس طرح حضرات ابوبکر، عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم اپنے اپنے زمانے میں تھے

برادران اسلام!

فلیبک علی الاسلام من کان باکیا

(جو رونے والا ہو وہ اسلام کے حال پر روئے)

آہ! کتنا ظلم ہے۔ کیسا اندھیر ہے۔ آج ایسی قوموں کو جو کسی قسم کے شرعی عیب سے پرہیز نہیں کرتیں بلکہ خدا کو بھی جواب دئے بیٹھی ہیں۔ قرآن مجید کی ان آیات کا مصداق بتایا جاتا ہے جو خاص صالحین وارثان انبیاء کے حق میں نازل ہوئی تھیں۔ اس سے بڑھ کر کیا بلکہ اس کے برابر بھی اسلامی تاریخ میں ظلم کی مثال نہیں مل سکتی۔ اسی لئے مشرقی کے حق میں یہ شعر کہنا بالکل بجا ہے ؎

[illegible]

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

مشرقی کی کجروی | مشرقی صاحب یورپ پر ایسے فدا ہیں کہ ان کی نگاہ میں دنیا کا کوئی دوسرا ملک یورپ کا ہمسر نہیں ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر سائنس دانی اور سائنس سے استخراج کرنے کا نام ہی ایمان ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ ان مومنین کی فہرست میں جاپان کا نام داخل نہیں کرتے۔ کیا وہ آپ کے مقبولہ ایمان (سائنس دانی اور صنعتی ترقی) میں یورپ کے حصہ دار نہیں ہیں۔ پھر آپ ان غریب جاپانیوں پر نظر عنایت کر کے ان کو مومنین میں کیوں داخل نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ اس دنیا میں بقول آپ کے جنات الارض کے وارث ہیں۔ جب دنیوی جنت کے وارث ہیں تو آپ کے اصول پر جنات الفردوس کے وارث بھی یقیناً ہونگے۔ اپنا قول ذرا ملاحظہ کیجئے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

فما الجنة الا لوارثی جنت الارض ودینها وما العاقبة الا للمتقين۔ (تذکرہ عربی صفحہ ۳۲)

(جو لوگ اس دنیا میں باغات کے وارث ہیں وہی جنت اخروی کے وارث ہونگے)

خاکسار دوستو! | شدنی اللہ مشرقی سے سفارش کیجئے کہ وہ ان دہریہ مشرب جاپانیوں کو بھی سند نجات عنایت کریں جس طرح روسیوں کو کی ہے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ وہ یہ شعر آپ کی نذر کرینگے ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بہر وفا کچھ تو ادھر بھی

(باقی آئندہ)

تحقیق تراویح

جس میں مخالفین کے دلائل کا جواب دے کر آٹھ رکعت کو مسنون ثابت کیا گیا ہے۔ برائے حصول اشاعت فنڈ موازی ۱ھر کے ٹکٹ ارسال کریں۔

منگوانے کا پتہ ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟

جماعت احمدیہ سے ہماری مراد اتباع مرزا صاحب قادیانی ہیں اور وہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔ ایک بڑی جماعت (نوّے فیصدی) قادیانی جماعت ہے۔ دوسری (تقریباً دس فیصدی) لاہوری جماعت ہے۔ پہلی جماعت تو صاف لفظوں میں کہتی ہے کہ عام مسلمانوں سے ہمارا اختلاف اصولی ہے۔ خلیفہ قادیان اپنی کتاب "انوار خلافت" میں صاف لکھتے ہیں کہ باقی مسلمانوں سے ہمارا اختلاف اصولی رنگ میں ہے۔ وہ اصول یہ ہے کہ ہم ایک نبی (مرزا صاحب) کے قائل ہیں اور دوسرے مسلمان اس سے منکر ہیں اس لئے کافر ہیں۔

ہم اس صاف گوئی کی داد دینے کے بعد خلیفہ صاحب اور ان کے اتباع سے سوال کرتے ہیں کہ صادق نبی کا انکار اگر کفر ہے تو یہ کفر بلحاظ سلب رسالت ہے یا بلحاظ سلب صلاحیت؟ یعنی کوئی شخص کسی سچے نبی کی نبوت کا انکار کر کے کافر ہو جاتا ہے یا کافر ہونے کے لئے اس کی صلاحیت کا انکار بھی ضروری ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک صالح اور پرہیزگار شخص سمجھتا ہے مگر رسول نہیں مانتا ایسا شخص کافر ہے یا نہیں؟ منطقی اصطلاح میں یوں سمجھئے کہ نبی قضیہ مشروطہ عامہ کا موضوع ہے ضروریہ کا نہیں ہے۔ مشروطہ عامہ میں موضوع سے سلب وصف کرنا حکم کا ابطال ہے

پس اب

سوال یہ ہے کہ آپ کے لاہوری برادران جو مرزا صاحب سے اس نبوت کو مسلوب کرتے ہیں جس کو سلب کرنے سے آپ نے عام مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے وہ بھی کافر ہیں یا نہیں؟ صاف فتویٰ دیجئے اور بحکم خداوندی "اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی" عدل و انصاف سے بات کیجئے۔

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اصل بات جس کے لئے ہم نے یہ سرخی قائم کی ہے وہ آگے آتی ہے۔

مولوی محمد علی لاہوری نے اپنی ایک تحریر میں اس مسئلے پر روشنی ڈالی ہے کہ ہمارا اختلاف عام مسلمانوں سے اصولی نہیں ہے بلکہ فروعی ہے۔ اس ساری تحریر سے مقصود اپنے حق میں مسلمانوں کے تشدد کو نرم کرنا ہے۔ مولوی صاحب کے اس مقصد کو ہم مبارک سمجھتے ہیں مگر ساتھ ہی تصویر کا دوسرا رُخ بھی دکھا کر مطلع کو روشن کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے مولوی صاحب کے الفاظ ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں جو یہ ہیں:-

"گروہ اول یعنی عام مسلمانوں سے خطاب

گروہ اول کو تو میں کہتا ہوں کہ اگر ایک کافر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار سے مسلمان ہو سکتا ہے اور آپ لوگ بھی قادیانی جماعت کی طرح کلمہ کے عملاً منسوخ ہونے کے قائل نہیں تو ہم دن رات اس کلمہ کا اقرار کرتے اور اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور اگر صحیح حدیث کی رو سے جو شخص قبلہ کی طرف منہ کر کے مسلمانوں کی نماز پڑھتا ہے اسے مسلمان ہونے کا عہد اللہ اور رسول نے دیا ہے تو ہماری مسجدیں قبلہ رخ بھی ہیں اور ہماری نماز بھی مسلمانوں کی نماز ہے۔ یہ مشاہدہ کی بات ہے جو چاہے دیکھ لے۔ اور اگر آنحضرت صلعم پر نبوت کو ختم ماننا مسلمان کے لئے ضروری ہے تو ہم آپ کے بعد نہ قادیانیوں کی طرح نئے نبی کے آنے کے قائل ہیں اور نہ آپ کی طرح پرانے نبی کے آنے کے قائل ہیں اور صحیح معنے میں نبوت کو آنحضرت صلعم پر ختم یقین کرتے ہیں۔" (پیغام صلح لاہور مورخہ ۳۰ اگست ۳۹ء)

اہلحدیث اگر آپ کا یہ بیان صحیح ہے تو پھر آپ جمہور اہل اسلام (منکرین مرزا) کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اگر یہ عذر کیا جائے کہ وہ لوگ مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں جو در حقیقت کافر نہیں ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مومن کو کافر کہے تو کفر خود اسی پر لوٹ آتا ہے۔ اسی لئے جو لوگ مرزا صاحب کی تکفیر کے قائل ہیں مولوی محمد علی لاہوری ان کو قابل امامت نہیں سمجھتے۔

اس کا تحقیقی جواب "اہلحدیث" میں بارہا دیا گیا ہے آج ہم پھر وہی جواب بالاختصار پیش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف اور ان کے اتباع اگر دلی توجہ سے سنیں گے تو فائدہ اٹھالیں گے۔ ورنہ خدا کے ہاں جواب دِہ ٹھیریں گے۔

حاطب رضی اللہ عنہ (جنہوں نے مکہ شریف کی طرف آنحضرت صلعم کی تیاری کی خبر اہل مکہ کو دی تھی) کا معاملہ جب دربار رسالت میں پیش ہوا اور حاطب رض نے اپنے فعل کا اعتراف بھی کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کر دینے کی اجازت چاہی۔ آپ کی اجازت طلبی کے الفاظ بڑے سخت ہیں جو قابل دید و شنید ہیں۔ آپ نے فرمایا:-

دعنی اضرب عنق ھذا المنافق فانہ خان اللہ ورسولہ

(حضور! مجھے اس منافق کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے کیونکہ اس نے اللہ رسول کی خیانت کی ہے)

اس درخواست میں حضرت عمر رض نے اس پر منافقت کا حکم لگایا اور منافق اور کافر ایک ہی حیثیت میں ہیں ملاحظہ ہو آیہ "وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ" جو منافقوں کے حق میں نازل ہوئی۔ دربار رسالت سے درخواست عمری کا جواب ملا کہ

"دعہ فانہ بدری اطلع اللہ علی اھل بدر وقال اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم"

[illegible] ہمدردی ہے۔ خدا نے اہل بدر کے سب گناہ معاف کر دئیے ہیں)

فیصلہ رسالت حاطبؓ کو مؤمن کامل ثابت کرتا ہے مگر حضرت عمرؓ نے اس کو منافق کہا باوجود اس قضا کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ پر کفر کا حکم نہیں لگایا اور نہ توبہ کرنے کا ارشاد فرمایا کیوں؟ اس لئے کہ حضرت عمرؓ نے حاطبؓ کو عناد اور ضد کی وجہ سے کافر نہیں کہا تھا بلکہ اندر دلیل کہا تھا۔ گو وہ دلیل دربار رسالت میں مسترد ہوگئی۔ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کسی شخص یا گروہ کے حق میں از روئے دلیل کفر کا فتویٰ دینا (چاہیے وہ دلیل واقع میں کمزور بلکہ غلط ہو) حدیث اول کے ماتحت نہیں لا سکتا۔ ان دونوں حدیثوں کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کو کافر کہتے ہیں چونکہ وہ دلیل کے ساتھ کہتے ہیں۔ (خواہ وہ دلیل امت مرزائیہ کے نزدیک کمزور یا مردود ہو) اس لئے حدیث موصوف کے ماتحت کفر ان پر نہیں لوٹ سکتا۔

فیصلہ قادیانی لاہوری جماعتوں میں گو اختلاف شدید اور بون بعید ہے مگر خلیفہ نور الدین کی خلافت پر دونوں متفق ہیں۔ اس لئے ہم اس مسئلے میں کہ امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں اختلاف اصولی ہے یا فروعی قول فیصل پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ دونو فریق اس کی تسلیم یا عدم تسلیم سے بذریعہ اپنے اپنے جراید (اخبارات) اطلاع دینگے حکیم نور الدین خلیفہ اول قادیان کا قول ہے:۔

احمدی غیر احمدی میں تا بحمن [illegible] کا
فرق نہیں بلکہ بقول مسیح موعود (مرزا صاحب)
کفر و اسلام کا فرق تھا۔ (نور الدین)
(الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۱۴ء ص ۳)

یہ قول جماعت قادیانی کی تائید کرتا ہے وہ تو اسے تسلیم کرینگے اور لاہوری جماعت کی بابت انتظار ہے کہ وہ اس کا جواب کیا دیگی۔

نوٹ واضح رہے کہ اصول مسلمہ کے ماتحت یہ قول فیصلہ نہیں رہا۔ بلکہ بوجہ روایت بقول مرزا کے مرزائیوں کے حق میں مرفوع کے حکم میں ہوگیا۔

پس مولوی محمد علی لاہوری آئندہ مسلمانوں کے اختلاف کو معمولی فروعی کہتے ہوئے اس فیصلہ خلافت کو بھی سامنے رکھ لیا کریں۔ کیوں ان دونوں کا عقیدہ مرزا صاحب اور حکیم صاحب کے حق میں یہ ہے ؎

بے چارہ خسرو خستہ را خوں ریختن فرمودہ اند
عالم بجنت یک طرف آں شوخ تنہا یک طرف

مولوی محمد علی سے خطاب آپ مرزا صاحب کی حمایت میں ہمیشہ یہ کہتے آئے ہیں کہ مرزا صاحب چونکہ مؤمن ہیں اس لئے ان کے مکفرین حدیث مذکور کے ماتحت کفر کے نیچے آتے ہیں۔ پس آئندہ کو آپ ایسا کہنے سے پرہیز کیا کریں یا شیعان لکھنؤ کی طرح امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کے حق میں بھی تبرا خوانی شروع کر دیں۔

جماعت احمدیہ میدان جنگ میں

خلیفہ قادیان نے اعلان کیا ہے کہ میں اور میری جماعت موجودہ جنگ یورپ کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کے حضور میں اپنی خدمات پیش کرتے ہیں:

ہم اس پیشکش پر خلیفہ صاحب کو شاباش کہنے کو تھے کہ اخبار احسان نے فوراً اس پر اعتراض جڑ دیا جس کا مضمون یہ ہے کہ مرزائی جماعت حسب تعلیم مرزا صاحب متوفی جہاد بالسیف کو منسوخ سمجھتی ہے پھر وہ اس جنگ میں شریک ہوکر جہاد بالسیف کرنے پر کیوں طیار ہو بیٹھی ہے۔

ہم اس اعتراض کا جواب دینے والے تھے کہ قادیان کے اخبار الفضل نے اس کا جواب دیا اور بہت صحیح دیا۔

قادیانی جواب کا مضمون یہ ہے کہ جہاد اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں احد الفریقین مسلمان ہوں اس لڑائی میں تو فریقین غیر مسلم ہیں۔ اس لئے اس جنگ کو جہاد کہنا "احسان" کی غلطی ہے۔

ہمارے خیال میں یہ جواب صحیح ہونے کے باوجود منفی پہلو رکھتا ہے یعنی الفضل کے نزدیک یہ جنگ جہاد نہیں ہے مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس جنگ کا نام کیا ہے؟

اس سوال کا جواب الفضل نے غالباً اہلحدیث پر چھوڑ دیا ہے۔ اسی لئے اس کو جواب دینے کی جرأت نہیں ہوئی۔ بقول شاعر ؎

بلائیں زلف جاناں کی اگر لینگے تو ہم لینگے

اہلحدیث ہی اس سوال کا مثبت جواب دے سکتا ہے پس ہمارا جواب غور سے سنئے!

مرزا صاحب قادیانی اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج کہا کرتے تھے۔ (حمامۃ البشریٰ عربی ص ۱۸)

پس مرزا صاحب کے مزعومہ یاجوج ماجوج کی لڑائی میں کسی فریق کے مددگار کی حیثیت مرزا صاحب کے اصول پر ظاہر ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے امت احمدیہ (قادیانی و لاہوری) اس مسئلہ میں کہ یاجوج ماجوج کے معاون پر کیا فتویٰ صادر ہو سکتا ہے۔ بینوا توجروا۔

یہ تو ہوا الفضل کے جواب پر سوال۔ باقی رہا یہ مضمون کہ خلیفہ قادیان نے ذاتی اور جماعتی خدمات انگریزی حکومت کو پیش کی ہیں۔ اس پیشکش پر ہم ان کو شاباش کہتے ہیں۔

تعاقب

بر نوٹ قضاء الصوم

معزز ناظرین! حضرت مولانا محترم ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے میرے مضمون قضاء الصوم عن المیت پر جو اخبار "اہلحدیث" مجریہ ۴-۱۱-۱۸ اگست ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا ہے بطور تنقید حد نوٹ تحریر فرمایا ہے۔ پہلی قسط کے آخر میں آپ رقمطراز ہیں:۔

اہلحدیث یہاں تک تو آپ کی جتنی تحریر آئی ہے اس کے دو حصے ہیں۔ ایک حدیث دوسری اس کی شرح جو با قوال الرجال۔

یہ آپ کے ... معذوروں کا مرتبہ الگ الگ ہے۔ ایک حجت ہے دوسری حجت نہیں۔
حدیث بعد ثبوت حجت میں علیہ صوم قابل غور ہے یہ لفظ اپنے معنی صاف دے رہا ہے کہ بیمار اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ اس پر وجوب صوم کا حکم لگ سکے الخ۔"

میرے مضمون سے خود ناظرین اہلحدیث نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ میں نے حدیث کو حجت ٹھیرایا ہے یا اقوال الرجال کو میں نے اپنے دعویٰ کی دلیل میں احادیث اور اسکی تائید میں آثار صحابہ کو پیش کیا ہے۔ البتہ مانعین کے دعویٰ کی خصوصیت کو انہیں احادیث کے عموم سے باطل کیا ہے۔ پیشکردہ احادیث صحیحہ کی تعمیم جیسا کہ ظاہر ہے اس کی شہادت میں امام شوکانی، حافظ ابن حجر، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث رحمہم اللہ کے اقوال پیش کر کے یہ ثابت کیا تھا کہ ان حضرات کے کلام سے بھی وہی بات ثابت ہوتی ہے جو حدیث شریف من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ سے ظاہر ہے اور اہل علم حضرات سے یہ بات بھی پوشیدہ نہیں ہے کہ شرعی امور میں ان حضرات کے اقوال اور انکی تحقیقات اتنی زیادہ معتبر ہیں کہ اماماں دین کے اقوال بھی انکی تحقیقات سے مسترد کر دیئے جاتے ہیں۔ فتدبر۔

رہی حضرت ممدوح کی یہ توجیہہ کہ علیہ صوم قابل غور ہے یہ لفظ اپنے معنی صاف دے رہا ہے کہ بیمار اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ اس پر وجوب صوم کا حکم لگ سکے " یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ "علیہ صوم" کے سیاق وسباق کے یہ توجیہہ بالکل خلاف ہے۔ علیہ صوم کا اطلاق یہاں میت پر ہوا ہے۔ جیسا کہ من مات سے ظاہر ہے۔ البتہ من مات کے بجائے من مرض ہوتا تو یہ توجیہہ کچھ درست ہو سکتی تھی۔ لیکن پھر بھی مریض کے مرض میں تشکیک باطل ہے۔ جیسا کہ فعدۃ من ایام اخر کی رخصت سے ظاہر ہے۔

اگر بفرض محال ہم حضرت ممدوح کی توجیہہ کو تسلیم کر لیں اور مریض کے انتہائی مرض کی وجہ سے وجوب صوم کا حکم اس سے ساقط ہو گیا اور رحمت باری تعالےٰ اس کے شامل حال ہوئی اور وہ اچھا ہو گیا تو پھر اسقاط وجوب کی رجعت دوبارہ وجوب میں کس طرح ہو سکتی ہے؟ اس کے بعد جناب نے ۱۱ اگست کی قسط پر یہ تحریر فرمایا ہے :-

اہلحدیث | فاضل مضمون نگار نے قضا کے معنی پر غور نہیں کیا قضا متضمن ہے وجوب الادا کو اور وجوب الادا مبنی ہے تمکن پر۔ فافہم ولا تعجب۔"

مجھے تعجب اور حیرت ہے کہ جناب نے ابھی پہلی قسط کے نوٹ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ "اہلحدیث کو سب سے پہلے الفاظ حدیث پر غور کرنا چاہئے کیونکہ مدار گفتگو الفاظ حدیث پر ہے اقوال الرجال پر نہیں شتان بینہما" باوجود اس تصریح کے مجھے یہ پوچھنا ہے کہ یہ کس حدیث کا ترجمہ اور مطلب ہے۔

یہ بھی صحیح نہیں کہ "قضا متضمن ہے وجوب الادا کو" اس لئے کہ ادا اور قضا آپس میں ایک دوسرے کی قسیم ہیں۔ کیونکہ یہ مامور بہ کی دو قسمیں ہیں۔ جیسا کہ تمام اصول کی کتابوں میں یہ مذکور ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک قسیم دوسری قسیم کو متضمن نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وجوب الادا کے تمکن پر مبنی ہونے سے قضا بھی تمکن ہی پر مبنی ہو۔ اس لئے کہ قضا کے متعلق یہ تصریح ہے لا یشترط القدرۃ المکنۃ للقضاء (مسلم الثبوت صلا) پس معلوم ہوا کہ قضا کے لئے قدرت ممکنہ (تمکن) شرط نہیں۔ اور جب قضا کے لئے تمکن شرط نہیں تو قضا مبنی تمکن پر نہیں فتدبر فانہ عجیب۔ حضرت مولانا ممدوح کی تیسری قسط والا نوٹ دو ہمارے دلائل پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔ بلکہ وہ خارج از مبحث بات ہے۔ فقط والسلام

الراقم:- محمد سلیمان مئوی - ۱۶ ستمبر ۳۹ء

اہلحدیث | معلومات سب اہل علم کے سامنے آگئے ہیں۔ میری ناقص رائے میں ان سے کوئی تغیر نہیں ہوا۔ ناظرین ان سے فائدہ اٹھائیں۔ (سلسلہ ختم)

مسلمانوں میں فتنہ عظیم

بصورت سجدہ تعظیم

(از مولوی نور محمد صاحب میانوی)

آج مسلمانوں کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ انہوں نے ہادی اسلام کی تعلیم کو پس پشت ڈالکر اپنے اختراعی مسائل کو رواج دیکر مخالفین اسلام کو ایک ایسا موقع دیدیا ہے کہ اصل اسلام کو بدنما دیکھ کر ہنسی اڑاتے ہیں۔ ہماری بدقسمتی سے بعض ایسے پیرزادے ہندمیں پائے جاتے ہیں جو صریح طور پر مخالفت قرآن وحدیث کی کرتے ہیں۔ منجملہ ان کفریات سے ایک سجدہ تعظیم مرشد بھی ہے۔ آج اس پر مختصر طور پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین بغور ملاحظہ فرمائینگے۔ وہو ہذا

اول تو یہ جاننا ضروری ہے کہ سجدہ کا مفہوم کیا ہے۔ لفظ سجدہ کلام عرب میں کئی معنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً سر بر زمین نہادن یعنی زمین پر سر رکھنا۔ انحناء یعنی جھک جانا یا سر کو جھکانا۔ فروتنی کردن یعنی عاجز ہونا۔ استسلام وانقیاد یعنی مطیع ہونا۔ کتب لغات کے دیکھنے، کلام اللہ واحادیث رسول اللہ کے مطالعہ کرنے سے ان کی پوری پوری تصدیق ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے۔ غور فرمائیے۔

سجد ۔ وضع جبہتہ علی الارض یعنی زمین پر سر رکھنا۔ سجد النخلۃ یقال اذا مالت ۔ یعنی جب درخت جھک جاتا ہے تو کہتے ہیں اس نے سجدہ کیا ۔ تری الاکم فیتھا سجد الحوافر ۔ یعنی ٹیلے گھوڑوں کے کھروں کے نیچے سجدے میں ہیں یعنی دبے ہوئے ہیں۔ قال النحاس اصل السجود الاستسلام والانقیاد ۔ یعنی سجدہ کی اصل اطاعت وفرمانبرداری ہے۔ والنجم والشجر یسجدان ینقاد ان اللہ تعالیٰ کما خلقا لہ۔ یعنی جڑی بوٹیاں اور بڑے درخت سب سجدہ کرتے ہیں اسی طرح کہ وہ عاجز و فروتن اور فرمانبردار ہیں بموجب اپنی خلقت کے۔

اسی طرح دیگر آیات کلام اللہ میں ہے ۔

بلکہ خود حق تعالیٰ نے فرمایا الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السمٰوات ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وکثیر من الناس۔ یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی زمین اور آسمان کی تمام چیزیں سورج چاند ستارے پہاڑ درخت چارپائے اور بہت سے انسان فرمانبردار سربسجود ہیں سورہ حج۔ وللہ یسجد من فی السمٰوات والارض طوعاً وکرھاً۔ یعنی زمین و آسمان کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتی ہیں۔ خوشی یا ناخوشی سے اس آیت میں بھی اطاعت میں سجدہ ہونا مراد ہے۔

ان الذین عند ربک لا یستکبرون عن عبادتہ ویسبحونہ ولہ یسجدون۔ یعنی خدا کے مقرب فرشتے اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے بلکہ اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

واسجدوا للہ الذی خلقھن لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن الخ یعنی سورج اور چاند کو سجدہ مت کرو بلکہ ان کے پیدا کرنے والے کو سجدہ کرو۔ وللہ یسجد ما فی السمٰوات وما فی الارض من دابۃ والملٰئکۃ وھم لا یستکبرون۔ یعنی زمین و آسمان کی تمام چیزیں چلنے والی اور فرشتے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں یہاں بھی اطاعت و سربسجود ہونا مراد ہے۔

انما یؤمن بآیاتنا الذین اذا ذکروا بھا خروا سجدا وسبحوا بحمد ربھم وھم لا یستکبرون یعنی ایمان دار بندے جب آیات کلام اللہ نصیحت سنتے ہیں تو سربسجود گر جاتے ہیں۔ یہاں بھی سربسجود ہونا مراد ہے۔ مذکورہ بالا محاورات اہل زبان و نیز آیات کلام الرحمٰن سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ سجدہ مختلف معانی کے لئے مستعمل ہے اور ہر موقع پر وہی معنے مراد لئے جاتے ہیں جن پر قرینہ دال ہو۔ تفسیر خازن و تفسیر مدارک میں اسی طرح لکھا ہے۔

مفسرین نے سجدہ کی غرض اور غایت یہ بیان کی ہے کہ السجود عبادۃ من نھایۃ التعظیم۔ یعنی سجدہ کا مقصد نہایت درجہ کی تعظیم کرنا ہے یعنی جبکہ سجدہ کا اصل مفہوم کسی ذی مقصود کی تعظیم کرنا ہے یعنی ایسی تعظیم جو بلحاظ ظاہری صورت کے اور بلحاظ معنے اور حقیقت کے نہایت کو پہنچی ہوئی ہو اور ایسی تعظیم سوائے سجدہ کے کسی اور صورت سے ادا نہیں ہوتی۔ اور یہی وہ حقیقت ہے جس کے اظہار کے لئے سجدہ بہیئت کذائی تعلیم کیا گیا ہے۔

اب رہی یہ بات کہ مستحق اس کا کس کو قرار دیا جائے پس اس کے لئے مفہوم تعظیم سب سے پہلے ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے۔ سو ظاہر ہے کہ مستحق اس تعظیم کا وہی ہے جو کبریائی اور عظمت میں بدرجہ غایت ہو اور اپنا نظیر و ثانی نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر اس سے کسی کم درجہ کو اس غایت تعظیم کا مستحق ٹھیرایا گیا۔ تو پھر اس ذات والا صفات کے لئے کسی اور غایت تعظیم کی ضرورت ہوگی اور اس حالت میں سجدہ غایت تعظیم نہ رہے گا۔ حالانکہ اس کا غایت التعظیم ہونا معروف و مسلم ہے۔ پس ثابت ہوا کہ سجدہ شریعت اسلامیہ میں صرف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے اور اس کی مخلوق کے لئے حرام ہے۔ اہل علم امت محمدیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خدا کے سوائے کسی اور کے لئے سجدہ کرنا خواہ بصورت انحناء کے ہو یا بصورت سر زمین پر رکھنے کے۔ عام اس سے کہ وہ بہ نیت عبودیت کے کیا جاوے یا بہ نیت تعظیم کے از روئے دین محمدی کے حرام و ممنوع ہے۔

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی)

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے استحکام

اور

اہل حدیثان بنگال کا جماعتی نظام

(از قلم مولوی ابو سعید صاحب سندوروی ضلع راجشاہی)

عرصہ سے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے استحکام کے متعلق ممبران جماعت اپنے اپنے قیمتی خیالات اور زریں تجاویز پیش کر رہے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک کوئی اصلاحی تجویز عمل میں نہ آئی ہو۔ لیکن ان تحریرات سے اتنا تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کے مختلف صوبجات کے اہل حدیث اپنی مرکزی کانفرنس سے واقف ہیں اور کانفرنس کے ساتھ اپنا رشتہ تعلق مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ مگر بنگال وہ خوش قسمت صوبہ ہے کہ یہاں کے اہل حدیث کی مثال اب تک چنان کفتہ اندکگوئی مردہ اند" کے ہے۔ میرا گمان ہے کہ عوام الناس تو درکنار بعض مولویوں کو بھی کانفرنس کے وجود تک کی خبر نہیں اور جن کو ہے ان کے دل و دماغ میں وجود اور اثر دہلی جیا بھی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اہل حدیثان بنگال کو کانفرنس اہل حدیث دہلی سے کوئی سروکار نہیں حالانکہ بانیان کانفرنس کا سب سے پہلا سفر بنگال ہی میں ہوا تھا۔ کانفرنس مذکور سے ان ہیں کوئی نفع یا نقصان کبھی نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے۔ وہ تو صرف دہلی اور نواح دہلی کے اہل حدیثوں کی کانفرنس ہے اور وہی اس کے نفع و نقصان کے ساتھ وابستہ ہیں۔

یوں تو ہندوستان کی ساری جماعت اہل حدیث کی حالت ناگفتہ بہ اور نہایت افسوسناک ہے مگر بنگال کے اہل حدیثوں کی توجہ مذہبی زندگی اور حریت کا نقشہ وہ حسرت افزا اور مایوس کن ہے کہ دیگر صوبجات کے مقابلے میں عدیم النظیر ثابت ہوگا۔

تاریخ اہل حدیث میں بنگال کا حصہ سب سے زیادہ ہے مغربی میں غالباً کسی کو انکار نہیں۔ یہاں کے اہل حدیث کی صحیح تعداد تو میں بتا نہیں سکتا مگر اس کثرت سے اہل حدیث ہندوستان کے دوسرے صوبجات میں شاید ہی ہونگے۔ مشرقی بنگال الا من شاء اللہ

عیسیٰ مسیح مریم کہتے تھے اور کہا تھے
بندت [illegible] کے ہرگز نہ وہ خفا تھے
وہ مرسلِ گرامی آئے جو سب سے آخر
عیسیٰ نے خود کہا یہ انجیل کے ہے اندر
سوچو تم اے نصاریٰ یہ بیسویں صدی ہے
قرآں نے بھی اسکی تصدیق کی ہے پوری
دونوں کتابوں نے ہے جس بات کو بتایا
دنیا کا آچکا ہے اب آخری پیمبر
مسدود ہوچکا ہے اب عہدۂ نبوت
پیچھے لگو عزیزو اب آخری نبیؐ کے
ہونا ہے پیش سب کو دربارِ کبریا میں
ڈر جاؤ کبریا سے جھک جاؤ اسکے آگے
اے دوستو! محمدؐ ہیں آخری پیمبر
قربِ کبریا کے ہر دم تھے [illegible] کے
ان پر غرور [illegible] رسولِ کبریا تھے
تصدیق کرچکے ہیں عیسیٰ بھی تھے پیمبر
آئے جو بعد میرے ہوگا وہ مجھ سے بڑھ کر
اور آچکا عرب میں احمدؐ وہی نبیؐ ہے
چھوڑی یہ پیشگوئی ہرگز نہیں ادھوری
تم نے مرے پیارو دھوکہ ہے اس میں کھایا
پکڑو تم اُس کا دامن تاکہ بنو تونگر
جھوٹا ہے ہر کسی کا اب دعویٰ رسالت
جو آچکے عرب میں لاریب ہیں کبھی کے
ملنا ہے مشرکوں کو دوزخ وہاں سزا میں
بن جاؤ سچے مسلم تاکہ نصیب جاگے
سارے جہاں کی رحمت آئے وہی ہیں بن کر

سارے جہاں کی جانب آیا نبیؐ ہمارا
ہادی بنالو اپنا اب اُس کو تم نصاریٰ

فضائل درود شریف

(از قلم ایم محمد خان گوندل سیف ۔ موضع [illegible] ضلع گجرات)

(۱) فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام نے میرے پاس آکر کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے تو حق تعالیٰ اس کے عوض دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ دس گناہ مٹاتے اور دس درجے بڑھاتے ہیں۔

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ رب العزت نے بہت سے نورانی فرشتے پیدا کئے ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور دن کو آسمان سے اترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کی دواتیں ہوتی ہیں اور نور کے کاغذ۔ ان کا کام صرف یہی ہے جو درود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑھے جاتے ہیں وہ اُسے لکھتے جاتے ہیں۔ (کنز العمال)

(۳) فرمایا سردار دوجہاں صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے جب تک وہ درود پڑھنے میں مشغول رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (کنز العمال ۔ وسیلۃ العظمیٰ)

(۴) فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ زیادہ درود شریف مجھ پر پڑھا کرو۔ جس سے تمہارے گناہوں کی مغفرت ہو۔ (کنز العمال)

(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تب فرشتہ اس کو رب العزت کے روبرو لے جاتا ہے۔ تب اللہ تبارک تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اس درود کو میرے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی قبر کی طرف لے جاؤ۔ تاکہ آپ اس درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کریں۔ (کنز العمال)

(۶) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا (مسلم) یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا خدا تعالےٰ اس پر دس رحمتیں بھیجیگا۔

(۷) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ کیونکہ سب سے اول قبر میں میرے متعلق سوال ہوگا۔

(۸) فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کو فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر درود پڑھے میں (اللہ) اس پر رحمت بھیجتا ہوں اور جو شخص آپ پر سلام کرے میں (اللہ) اس پر سلام کرتا ہوں۔

عرض سیف راقم کہتا ہے کہ اگر آپ قلوب کو انوار الٰہی سے منور و روشن کرنا چاہتے ہیں تو ذوق اور شوق سے بصدق دل اشرف الانبیاء پر شب و روز بکثرت درود شریف بھیجا کریں۔

اسی میں فلاح دارین کا راز مضمر ہے۔ عصر حاضرہ میں میرے مسلم بھائی روز بروز اس نعمت عظمیٰ سے دست بردار ہوکر آستانِ خداوندی و نبوی سے پرے ہٹ رہے ہیں۔

آپ نماز پنجگانہ کے بعد حتی الوسع رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہ خلوص قلب درود بھیجا کریں اور پھر رحمت الٰہی کے بادل امنڈتے ملاحظہ فرمادیں۔ والسلام!

اہل حدیث کے متعلق علمائے احناف کا فتویٰ

مندرجہ ذیل مطبوعہ فتویٰ بغرض اشاعت ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس میں مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلوی صدر جمعیۃ العلماء ہند کا فتویٰ اور دیگر علمائے احناف کی تصدیقات مندرج ہیں۔ اگرچہ اس قسم کے فتاویٰ اکابر حنفیہ کرام مثل مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہم اللہ تعالیٰ شائع شدہ ہیں۔ تاہم فتوے ہذا جو بھیجنے والے نے بغرض اشاعت روانہ کیا ہے۔ اس لئے شائع کیا جاتا ہے:- (مفتی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسئلہ میں کہ

(۱) اہل حدیث کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۲) اہل حدیث کے ہاں بچوں کی شادی بیاہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

(۳) اہل حدیث سے سلام وکلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

(۴) اہل حدیث کو نماز جماعت سے نکالنا درست ہے یا نہیں؟

(۵) اہل حدیث کو مارنا کیسا ہے؟ اور مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا کیسا ہے؟ مارنے والا اور نماز سے روکنے والا مستحق ثواب ہے یا مرتکب وعید؟

(۶) فعل مسنون یعنی آمین بالجہر ورفع الیدین سے چڑھنا کیسا ہے؟ اور زمانہ نبوی صلعم میں فعل مسنون ہذا سے چڑھنے والے کون لوگ تھے؟

(۷) اہل حدیث ہماری جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ہم لوگ اہل حدیث کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۸) ہم حنفی مذہب کے ہمراہ شامل صف ہو کر کسی شخص کا پکار کے آمین کہنا ہمارے لئے موجب فساد نماز یا کراہیت نماز ہے یا نہیں؟ اگر ہمارے واسطے اس کا آمین کہنا موجب فساد نماز یا کراہیت نماز ہے تو یہ حنفی مذہب کی کونسی معتبر کتاب میں لکھا ہے؟

امید کہ جواب اس کا للہ حق مدلل وبصراحت ارقام فرمائیں اور اجر اس کا خدا سے پائیں۔ (مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعہ۔ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) درست ہے۔

(۲) درست ہے۔

(۳) درست ہے۔

(۴) نماز یا جماعت سے روکنا جائز نہیں۔

(۵) گناہ ہے اور سخت گناہ ہے۔

(۶) آمین بالجہر اور رفع الیدین اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مسنون نہیں ورنہ وہ ترک نہ کرتے تاہم ان افعال کو بنظر حقارت دیکھنا درست نہیں۔ کیونکہ بہت سے صحابہؓ وتابعینؒ اور ائمہ مجتہدینؒ ان کو سنت سمجھتے ہیں۔

(۷) دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔

(۸) کسی کا حنفیوں کی جماعت میں شریک ہو کر آمین بالجہر کہنا حنفیوں کی جماعت کے لئے نہ موجب فساد ہے نہ موجب کراہیت نماز۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

یہ جوابات سب صحیح ہیں۔ (سید سلیمان ندوی۔ اعظم گڈھ)

الجواب صحیح۔ (شکر اللہ المبارکفوری)

الاجوبۃ صحیحۃ۔ (محمد یٰسین غفرلہ المدارس فی المدرسۃ احیاء العلوم المبارکفوری)

یہ جوابات صحیح ہیں۔ (محمد محمود المعروفی)

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ (محمد یٰسین المعروفی المدرس الاول فی المدرسۃ القدسیۃ یاکوڑا ضلع چوبیس پرگنہ)

الجواب صحیح۔ ہدایت اللہ النعمانی المعروفی۔

جوابات سب صحیح ہیں۔ (محمد رفیع معروفی غفرلہ)

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ (محمد نظام الدین معروفی عفی عنہ)

الجواب صحیح۔ (عبد الحمید عفی عنہ المعروفی)

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ (محمد عثمان الاعظمی الحسینی اصاب المجیب والمجیبون اتبعوہ (بحر العلوم فاروقی مدرس مدرسہ ناصر العلوم قصبہ گھوسی)

یہ سب جوابات صحیح ہیں۔ (ولی محمد عفی عنہ گھوسوی) مجیب نے جو جواب لکھا ہے وہ صحیح ہے۔ (منظور احمد عفی عنہ الاعظمی والکوپی)

نوٹ:- اصلی فتویٰ ہمارے پاس موجود ہے جو صاحب چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔

المعلن

بہی خواہانِ قوم (مولوی) محمد صفات اللہ، محمد عبدالرحمن عبدالحلیم۔ کوپاگنج۔ ضلع اعظم گڈھ

یہ نقل اصل کے مطابق ہے۔ (محمد قاسم کوپاگنج)

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

بقیہ متفرقات از صفحہ ۱۲

اہل حدیث کانفرنس کیلئے	از منشی محمد خان گوندل ۸
جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث کیلئے	" " " " " " ۸
اشاعت فنڈ	" " " " " " ۸

حاجی عبدالرؤف صاحب ضلع الہ آباد عہ۔

علمی سوال ایک روایت میں نے سنی ہوئی ہے کہ جس مجلس میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہو آنے والا السلام علیکم نہ کہے۔ اگر کسی صاحب کی نظر سے یہ روایت گزری ہو تو اطلاع دیں۔ (ابو الوفاء)

غریب فنڈ میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ ماہ رجب گزر گیا اور شعبان المعظم گزر رہا ہے۔ کسی صاحب خیر نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اس وقت سائلین کی تعداد تیس ہے۔ مگر آمد کا یہ حال ہے کہ کئی ماہ سے بند ہے۔ اس لئے اصحاب خیر رمضان شریف میں اگر تھوڑی سی بھی ہمت کریں تو ان سب کے نام شروع جلد سے اخبار جاری ہو جائے۔

(آمد) از فتویٰ فنڈ عہ۔ از منشی محمد خان گوندل ۱۴ از سائل علاء انجمن اہلحدیث سید پور عہ۔ عہ ۱ رحیم بخش نگینا نہ ع۔ بقایا فنڈ ۶

متفرقات

حساب دوستان | ذیل میں ان خریداروں کے نمبر خریداری شائع کئے جاتے ہیں جن کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہو جائیگی۔ چونکہ اسی ماہ میں اہلحدیث کی موجودہ جلد بھی ختم ہو جائیگی۔ لہذا جملہ اصحاب کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ اپنی اپنی قیمت اخبار جلد از جلد بھیجکر مشکور فرمائیں اور جن کے ذمہ بقایا قیمت ہے وہ بھی ارسال کر دیں تاکہ اس جلد کا تمام حساب صاف ہو جائے۔

۴۰ - ۱۱۵ - ۱۹۰ - ۷۱۰ - ۱۵۵۲ -
۱۷۰۸ - ۱۷۷۵ - ۱۷۸۰ - ۲۰۸۲ -
۲۱۱۳ - ۲۱۲۳ - ۲۳۴۵ - ۲۹۸۶ -
۲۹۸۸ - ۳۲۹۵ - ۳۳۴۵ - ۳۳۴۷ -
۳۳۴۹ - ۳۵۴۷ - ۳۷۷۲ - ۳۹۰۴ -
۴۱۲۰ - ۴۸۴۴ - ۴۹۲۳ - ۵۰۳۲ -
۵۶۵۸ - ۵۶۷۲ - ۶۱۲۷ - ۶۶۳۰ -
۶۶۸۶ - ۶۷۱۴ - ۶۹۰۳ - ۷۰۵۸ -
۷۱۶۱ - ۷۶۳۱ - ۷۶۴۶ - ۸۱۱۵ -
۸۱۶۶ - ۸۳۷۲ - ۸۵۳۱ - ۸۶۴۴ -
۸۶۵۶ - ۸۶۶۳ - ۹۲۲۹ - ۹۲۳۶ -
۹۳۵۸ - ۹۴۴۵ - ۹۶۵۰ - ۹۸۵۴
۹۹۹۱ - ۱۰۰۴۶ - ۱۰۰۸۲ - ۱۰۴۲۷
۱۰۴۴۲ - ۱۰۴۵۰ - ۱۰۷۳۲ - ۱۰۷۴۹ -
۱۰۷۶۵ - ۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۷۸ - ۱۰۷۸۲ -
۱۰۷۸۴ - ۱۰۹۴۷ - ۱۱۱۰۲ - ۱۱۲۳۴ -
۱۱۲۵۶ - ۱۱۲۵۹ - ۱۱۴۳۲ - ۱۱۴۴۹ -
۱۱۴۸۲ - ۱۱۴۸۵ - ۱۱۵۴۱ - ۱۱۵۷۵ -
۱۱۶۳۸ - ۱۱۷۰۲ - ۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۱۱ -
۱۱۷۱۶ - ۱۱۷۵۱ - ۱۱۹۱۱ - ۱۱۹۳۷ -
۱۱۹۴۶ - ۱۱۹۴۹ - ۱۱۹۵۲ - ۱۱۹۵۵ -
۱۱۹۹۶ - ۱۱۹۳۴ - ۱۲۰۴۳ - ۱۲۰۶۵ -
۱۲۰۹۱ - ۱۲۰۹۴ - ۱۲۲۴۸ - ۱۲۲۵۵ -
۱۲۲۵۸ - ۱۲۲۹۲ - ۱۲۲۹۴ - ۱۲۲۹۹ -
۱۲۴۱۱ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۲۰ - ۱۲۴۴۰ -
۱۲۴۴۲ - ۱۲۴۴۳ - ۱۲۴۴۴ - ۱۲۴۴۵ -
۱۲۴۴۷ - ۱۲۴۵۰ - ۱۲۴۵۱ - ۱۲۴۵۲ -
۱۲۴۷۷ - ۱۲۴۷۹ - ۱۲۵۲۰ - ۱۲۵۲۷ -
۱۲۵۳۹ -

غریب تقسیم کے | ۲۷۰۲ - ۷۳۶۰ - ۸۹۷۳ - ۱۰۷۵۶ -
۱۱۱۸۴ - ۱۱۸۰۶ - ۱۲۴۱۳ - ۱۲۴۴۶ -

جنگ یورپ اور اس کا اثر

ہندوستان میں | موجودہ جنگ یورپ کا اثر تمام اشیاء کی گرانی ہے۔ مگر سب سے زیادہ گرانی کاغذ کی ہے۔ اس کے متعلق ہم ذیل میں معاصر "الفضل" کے ایک مضمون کا اقتباس درج کرتے ہیں:۔ "جنگ کے اثرات عمومی میں سے جو اس وقت تک ہندوستان پر پڑے ہیں اور پڑ رہے ہیں بہت بڑا اثر اخبارات پر پڑا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جنگ کی وجہ سے تمام چیزوں کے نرخ کچھ نہ کچھ بڑھ گئے ہیں۔ لیکن اخباری کاغذ کی قیمتوں میں یکم ستمبر کے بعد جو اضافہ ہوا ہے وہ دوسری تمام اشیاء کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ وہ کاغذ جو یکم ستمبر کو اڑھائی روپیہ فی رم تھا اس وقت اس کی قیمت پانچ روپیہ فی رم سے کم نہیں۔ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ قیمت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور کاغذ والے پیشگی قیمت طلب کرتے ہیں۔ ابھی تک حکومت نے کاغذ کے نرخوں پر کنٹرول رکھنے کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ قیمتوں کو کنٹرول کرنے میں کامیاب بھی ہو سکتی ہے یا نہیں بہرحال اخبارات اس وقت سخت مشکلات میں مبتلا ہیں۔ معمولی اخباروں کا تو ذکر ہی کیا ہے بڑے بڑے سرمایہ دار انگریزی، اردو اخبارات بھی حجم کم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور کاغذ بھی ناقص قسم کا استعمال کر رہے ہیں۔ کئی اخبارات نے قیمتیں بڑھا دی ہیں" (الفضل ۱۰ ستمبر ۳۹ء)

ادارہ | حالات مندرجہ بالا کے ماتحت "اہلحدیث" کا حال ہے۔ مگر اب تک بفضل خدا اسی ضخامت کے ساتھ اسی کاغذ پر شائع ہو رہا ہے جس پر موجودہ حالت میں سابقہ لاگت سے دگنا خرچ کیا جا رہا ہے۔ ایسی حالت میں ہم اپنے معزز ناظرین کی خدمت میں اپیل کرنے پر مجبور ہیں کہ اس وقت ان کو بھی "اہلحدیث" سے اپنی پوری وابستگی و خیر خواہی کا ثبوت دینا چاہئے جس کی صرف دو ہی صورتیں ہیں:۔

اول:۔ ہر خریدار کم از کم ایک ایک نیا خریدار ضرور بنا دے۔ (اگر ہو سکے تو اس کی قیمت اخبار سالانہ یا ششماہی بذریعہ منی آرڈر بھجوا دے ورنہ دفتر کو وی پی کرنے کی اجازت دے)

دوم:۔ جن اصحاب کی قیمت ختم ہے وہ مبلغات جلد از جلد روانہ کر دیں خصوصاً مہلت یافتگان حضرات کا تو ایسے وقت میں سابقہ حسابات کا صاف کر دینا دفتر کو بہت تقویت کا باعث ہوگا۔ آج کل روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔

کیا ہم امید رکھیں کہ ناظرین ہر دو تجاویز پر عمل پیرا ہو کر اپنے اخلاص اور صدق دلی کا ثبوت دیں گے۔

شکریہ | مولوی عبدالعزیز صاحب مقیم اکاڑہ اور بابو حبیب اللہ صاحب جمشید پوری نے ماہ ستمبر میں "اہلحدیث" کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنا کر اپنے تبلیغی اخلاص کا ثبوت دیکر ہمیں مرہون منت فرمایا ہے۔ ادارہ اہلحدیث ان ہر دو حضرات کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوا ان سے آئندہ بھی ایسی ہی توقعات رکھتا ہے۔

رسالہ خاکساری تحریک اور اس کا بانی | چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ ابتدائی کاپیاں چھپ چکی ہیں۔ شائقین رسالہ ہذا کی اشاعت میں جس قدر امداد کرنا چاہیں وہ بہت جلد ارسال کر دیں۔ نیز جہاں اس رسالہ کی ضرورت ہو وہاں کی ضرورت ہو تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔

آمد | منشی محمد خان گوندل چک جاتو ۴۰ دی کے عبداللہ صاحب مشکور ہم۔ مولوی عبداللہ صاحب کھیا توالی

مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے | از منشی محمد خان موصوف

ملکی مطلع

جنگ کی رفتار

جنگ کی خبریں جو آج کل آرہی ہیں ان کے ظاہری الفاظ سے تو جنگ کی رفتار سست معلوم ہوتی ہے مگر قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ فریقین اپنے اپنے محاذات کو قوی کر رہے ہیں۔ پولینڈ کے دار الحکومت وارسا کے فتح ہو جانے کی خبر ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی۔ بلکہ آمدہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پولش اور جرمنوں کے درمیان وارسا کے قریب سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ نیز آمدہ خبروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ روس بھی جنگی کارروائی کر رہا ہے اور وہ اپنی سرحد کے قریب پولینڈ کے بہت سے اضلاع پر قابض ہو گیا ہے۔ پولینڈ کی گورنمنٹ وہاں سے منتقل ہو کر رومانیہ پہنچ گئی ہے۔ ان کے چلے جانے کو روسی گورنمنٹ نے خوب بہانہ بنایا ہے کہ جس پولش گورنمنٹ سے ہمارا معاہدہ تھا وہ اب معدوم ہو گئی۔ اس لئے ہم اس وعدے کے پابند نہیں ہیں۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ دول یورپ کے معاہدے اور ان کے معانی وہی جان سکتے ہیں۔ ہم لوگ قاصر العلم دور بیٹھے ہوئے صحیح معنے نہیں سمجھ سکتے۔

فرانس جرمنی کی سرحد پر سخت جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جنگ یورپ ابھی شروع ہی نہیں ہوئی۔ پولینڈ کی لڑائی تو ایک بہانہ تھی۔ جیسا کہ گذشتہ جنگ یورپ میں سرویا (یوگوسلاویہ) کی حفاظت کو بہانہ بنایا گیا تھا۔ جرمنی کے مغربی محاذ پر صرف فرانس کی فوجیں نہیں لڑینگی بلکہ انگریزی فوجیں بھی شریک کار ہونگی جو وہاں پہنچ چکی ہیں۔ فرانس اور جرمنی کی حکومتوں نے اپنی اپنی سرحد پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک قلعوں کی پختہ مضبوط لائنیں تعمیر کرائی ہوئی ہیں جو ان کے خیال میں ناقابل شکست ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت گویا انہی قلعوں کی طرف اشارہ ہے۔

وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ

دونوطرف کے قلعے جس مضبوطی سے بنے ہونگے اس کا نمونہ ہمارے پنجاب کے ضلع راولپنڈی میں ملتا ہے جہاں زمین دوز قلعے اس ضرورت کے لئے بکثرت بنے ہوئے ہیں۔ لیکن جن دنوں یہ قلعے بنے تھے ان دنوں ہوائی جنگ کا نشان گمان بھی نہ تھا۔ اب تو گویا انہی زمین دوز قلعوں پر جنگی طاقت کا مدار ہے۔ اس لئے یہ قلعے جو فرنچ اور جرمن سرحدوں پر بنائے گئے ہیں موجودہ ضرورت کے لحاظ سے بہت ہی مضبوط ہونگے۔ جو فریق اپنے مخالف کے قلعوں کی لائن کو توڑ کر اسکے ملک میں جا داخل ہوگا وہی غالب سمجھا جائیگا۔ باقی جنگی حالات خبروں کے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

ذیل میں ہم معاصر "الفضل" سے ایک نوٹ نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ اس وقت یورپ کے مختلف ممالک جنگی انتظامات پر کس طرح بے دریغ روپیہ صرف کر رہے ہیں۔

"مختلف ممالک کے جنگی اخراجات

آج کل روس اسلحہ سازی پر چالیس لاکھ پونڈ انگلستان ۲۷ لاکھ پچاس ہزار پونڈ۔ جرمنی ۱۹ لاکھ پونڈ۔ جاپان ۱۴ لاکھ پچیس ہزار پونڈ اور فرانس آٹھ لاکھ پونڈ روزانہ کے حساب سے خرچ کر رہے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ دنیا کی تباہی کے لئے کس سرگرمی سے سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔

ڈیلی ایکسپریس نے لکھا ہے کہ گذشتہ سال میں برطانیہ کی اسلحہ ساز کمپنیوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ بعض صورتوں میں تو یہ گذشتہ سالوں کی نسبت پانچ سو گنا زیادہ ہے۔ بعض کمپنیوں کو ۷۰ فیصدی فائدہ ہوا اور ساٹھ ستر فیصدی سے کم تو شاید ہی کسی کو ہوا ہو۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ برطانیہ اس وقت ایک ہزار تین سو پونڈ فی منٹ کے حساب سے سامان موت پر خرچ کر رہا ہے۔" (الفضل ۲۳ ستمبر ۱۹۳۹ء)

ماسٹر عنایت اللہ مشرقی اور حکومت یوپی

مشرقی صاحب کے متعلق آج کل اخباروں میں بڑا چرچا ہو رہا ہے کہ انہوں نے حکومت یوپی سے کوئی معاہدہ کیا تھا یا نہیں۔ اگر نہیں کیا تو حکومت یوپی نے ان کو گرفتار کیوں کیا؟ ہمارے خیال میں مدار گفتگو صرف یہ ہونا چاہئے کہ مشرقی صاحب نے کسی تحریری معاہدہ کے مسودہ پر تصدیقی دستخط کئے تھے یا نہیں؟

حکومت یوپی (لکھنؤ) نے اس واقعہ کی مفصل رپورٹ شائع کر دی ہے۔ جس کی ایک کاپی دفتر اہلحدیث میں بھی پہنچ گئی ہے۔ وہ رپورٹ تفصیل کے ساتھ ہم کسی موقع پر شائع کرینگے۔ (ان شاء اللہ!)

مجمل مضمون اس کا یہ ہے کہ عنایت اللہ صاحب مشرقی نے حکومت یوپی کے متعلق جو طرز عمل اختیار کیا وہ خلاف قانون تھا اور جو حکومت نے جو انکے ساتھ برتاؤ کیا وہ بقول حکومت یوپی مطابق قانون ہے۔

ہم بھی جہاں تک غور کرتے ہیں اور فرمان خداوندی وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا مدنظر رکھتے ہیں تو ہماری بھی رائے قائم ہوتی ہے کہ مشرقی صاحب نے جو طریق عمل اختیار کیا وہ یقیناً ایسا تھا کہ اگر آپ پنجاب جیسی مسلم وزارت کے ماتحت بھی ایسا کرتے تو ان کے ساتھ وہی برتاؤ ہوتا جو لکھنؤ میں ہوا۔ کیا کوئی حکومت ایسی آواز کو سن سکتی ہے کہ ہم خاکسار لکھنؤ میں پہنچ کر کانگرسی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینگے، خون کی ندیاں بہا دینگے، مشیر شتی لیڈر کو قتل کی سزا دینگے وغیرہ وغیرہ۔ اگر کہا نا ہو تو اس قسم کے اعلانات لاہور میں کر کے دیکھ لیں کہ یہاں بھی کیا برتاؤ ہوتا ہے۔ اب جو خاکساروں نے

بائیکاٹ کانگرس احرار وغیرہ لکھنؤ میں سول نافرمانی کے لئے جتھے بھیجنے شروع کئے ہیں۔ ہم اس کو خلاف سنت مطہرہ سمجھتے ہیں۔ جس کی تفصیل آئندہ پرچہ "اہلحدیث" میں ناظرین کے ملاحظہ سے گزریگی انشاء اللہ۔

بہرحال خاکسار سپاہیوں نے بقول اپنے ہیرو مشرقی صاحب کے مدنی زندگی کا ثبوت دینا شروع کیا۔ مگر عجیب تضاد ہے کہ مدنی زندگی میں صحابہ کرام کا پہلا مقابلہ کفار کے ساتھ بدر کے موقع پر ہوا تھا اس جنگ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو نمایاں فتح حاصل ہوئی تھی۔ جس کا ذکر کلام اللہ میں یوں آیا ہے :-

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

لیکن خاکساری تحریک کو مدنی زندگی میں داخل ہوتے ہی فتح کی بجائے شکست حاصل ہو رہی ہے گو وہ اس شکست کا نام اپنی اصطلاح میں فتح رکھیں۔ ہمیں بھی اس اصطلاحی نام پر بحث نہیں ہوگی بقول سہ

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلےٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

مگر عام رائے کو کوئی شخص اپنے زور کلام سے تبدیل نہیں کر سکتا۔ اس بارے میں عام رائے یہی ہے جس کو اس کہاوت میں بتایا گیا ہے کہ

سر منڈاتے ہی اولے پڑے

تفصیل آئندہ پرچے میں ہوگی۔ انشاء اللہ امرتسر ناظرین آشنا سن لیں کہ خاکساروں کی جماعتیں نافرمانی کے لئے لکھنؤ جا رہی ہیں۔ امرتسر سے بھی بیس پچیس خاکسار اس سلسلہ میں گئے ہیں۔

حکومت یوپی کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ خاکساروں کے جتھوں کو لکھنؤ پہنچنے نہیں دیا جائیگا بلکہ صوبے کی حدود پر گرفتار کر کے جہاں کے وہ باشندے ہونگے پہنچا دیا جائیگا۔ کیونکہ سابقہ صوبہ یوپی میں ان کا داخلہ [illegible] ہے۔ جو نہی صوبہ یوپی میں قدم رکھیں گے ان کی نافرمانی ثابت ہو جائے گی اس لئے حکومت یوپی نے ہر ضلع کے ڈسٹرکٹ [illegible]

بعض جتھوں کو حکم دیدیا ہے کہ خاکساروں کے متعلق انتظام ٹھیک رکھیں۔

خدا ان بھولے بھالے مسلمانوں کو اتباع سنت مطہرہ پر عمل کرنے کی توفیق بخشے ؛

گذارشِ ضروری

قصبہ مئو ائمہ ضلع الہ آباد کا ایک تاریخی مقام ہے بڑے بڑے اہل علم و اصحاب فضل یہاں پر گزرے ہیں۔ محلہ کوٹ کے علاوہ دیگر تمام محلے برادران احناف کے ہیں۔ اُن کا ایک بہت بڑا مدرسہ بنام انوار العلوم عرصہ تیس سال سے قائم ہے۔ جس میں اہل حدیث بھی چندہ دیا کرتے تھے اور ان کے بچے بھی اس میں تعلیم پاتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد اہل حدیث بچوں کو تعلیم میں رکاوٹ ہونے لگی۔ نیز دیگر وجوہات کی بنا پر آپس میں سخت کشیدگی پیدا ہوگئی۔ اہل حدیثوں نے جب چندہ دینا بند کر دیا اور اپنے بچوں کی تعلیم کا الگ انتظام کرنے کا خیال کیا تو ہمارے برادران احناف نے ہمارا مکمل بائیکاٹ کر دیا۔ جس کو عرصہ تقریباً پانچ سال کا ہوتا ہے۔ انہیں وجوہات کی بنا پر اہل حدیث حضرات نے ایک مدرسہ ضیاء العلوم عرصہ تین سال سے قائم کیا۔ کیونکہ اس ضلع الہ آباد و پرتاب گڈھ میں کوئی ایسا مدرسہ اہل حدیث کا نہیں ہے۔ جس میں عربی فارسی اور اُردو وغیرہ کا کافی انتظام ہو چونکہ یہاں قانون تعلیم جبریہ کا جاری ہے کوئی مدرسہ بلا منظور ہوئے تعلیم نہیں دے سکتا۔ لہٰذا اسکے منظور ہونے کے لئے مسلسل کوششیں ہوتی رہیں۔ بحمد اللہ اس سال مدرسہ منظور ہوگیا ہے اور بورڈ نے نو روپیہ امداد بھی دینا منظور کیا ہے۔ فی الحال مدرسہ میں دو مدرس ہیں۔ ایک مولانا محمد ابو الخیر صاحب رحمانی برائے تعلیم عربی و فارسی و دیگر منشی انعام الحق صاحب برائے تعلیم اُردو حساب جغرافیہ وغیرہ۔ دونوں حضرات نہایت محنت کے ساتھ تعلیم دے رہے ہیں۔ پہلے دنوں ایک مسجد میں تعلیم دی جاتی تھی۔ اب فی الحال مدرسہ جناب حاجی عبد الرؤف صاحب سرپرست مدرسہ ہذا کی کوٹھی میں ہے۔ مگر مدرسہ کے لئے اب مستقل مکان کی ضرورت ہے۔ مستقل مکان ہونے کے بعد بیرونی طلبہ کی تعلیم و قیام و طعام کا انتظام انشاء اللہ کرنے کا خیال ہے۔ ارادے بہت کچھ ہیں۔ اللہ تعالےٰ کامیاب فرماوے۔

چونکہ یہاں کی جماعت بہت غریب اور کمزور ہے اور مدرسہ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے۔ آمدنی کے ذرائع بالکل محدود ہیں۔ لہٰذا جملہ اصحاب خیر اہل حدیث حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس مبارک مہینہ میں اس مدرسہ کا ضرور خیال رکھیں اور اس کی اعانت امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

امداد بھیجنے کا پتہ :- حاجی عبد الرؤف الم الدین مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد۔

المعلن :- حکیم ابو الضیاء محمد قمر الدین منیجر مدرسہ ضیاء العلوم مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد

(عہ برائے اشاعت فنڈ وصول)

پہاڑی سڑکوں پر موٹروں کی آمد و رفت

کانگڑہ میں بندشیں عائد کر دی گئیں

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانگڑہ نے موٹر گاڑیوں کے قواعد مصدرہ ۱۹۳۱ء کے قاعدہ ۹۳ کے ماتحت حکم صادر فرمایا ہے کہ کوئی موٹر لاری خواہ وہ پرائیویٹ ہو یا پبلک جسے سامان لے جانے کی اجازت دی گئی ہو۔ ضلع مذکور کی پہاڑی سڑکوں پر نہیں چلائی جائیگی۔ اگر سامان کا غالب وزن ۸۰ من سے زیادہ ہو۔ اسیطرح مسافروں کی کوئی پبلک موٹر گاڑی اس ضلع کی پہاڑی سڑک پر نہیں چلائی جائے گی۔ اگر ڈرائیور اور موٹر گاڑی کے ملازم کو شامل نہ کرتے ہوئے اسے ۱۹ سے زیادہ مسافر لے جانے کی اجازت دی گئی ہو۔

[illegible]

ناظرین خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری [illegible]

تمام دنیا میں بے مثل (۳)

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۱۲/

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

انقلاب افغانستان کے صحیح حالات

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۵۶۴ صفحات۔ قیمت تین روپے (۳؎)۔ رعایتی ۲؎ روپے

منگوانے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

کم از کم (۳)

ذیابیطس دو پیسہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمائیے۔ نوٹ:- حلفیہ تحریر کرکے دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:- مینیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

اگر آپ

کامل صحت چاہتے ہیں تو ہماری تیار کردہ اکسیر ہاضمہ دوائی کا فوراً استعمال شروع کردیں۔ کیونکہ اس سے ہیضہ بدہضمی۔ کھٹی ڈکاریں۔ پیٹ کا درد ہے۔ منہ کا ذائقہ خراب ہونا۔ بھوک کم لگنا وغیرہ تمام نقص دُور ہوجاتے ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۱۲/۔ محصول ۸/

منگوانے کا پتہ:- مینیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی خزانہ گیٹ۔ کوچہ جٹاں۔ امرتسر

رحمۃ اللعالمین

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی)

جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاول پور اور جامعہ ملیہ دہلی۔ مدرسہ دیوبند اور دیگر اسلامی درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ جلد اول ۲؎۔ جلد دوم ۱۲/۔ جلد سوم ۱۲/

مفتاح القرآن مجلد سنہری

یعنی

قرآن پاک کی عربی لغات (ڈکشنری)

یہ ایک بے نظیر تحفہ ہے۔ تقریباً ستر ہزار حوالجات ایک ایک کرکے یکجائی طور پر جمع کئے گئے ہیں حوالہ میں پارہ، رکوع، نمبر آئت اور سورت تک دیدیا گیا ہے۔ تاکہ کسی پہلو سے حوالہ نکالنا چاہیں فوراً نکل آئے۔ ضخامت ساڑھے آٹھ سو صفحات سائز ۲۰×۳۰/۸۔ قیمت مجلد سنہری تین روپے (۳؎) کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔

کلید قرآن

مع حوالجات اُردو ترجمہ

یہ کلید ہر ایک مبلغ۔ مناظر۔ مصنف اور مضمون نویس بلکہ ہر ایک مسلمان کی جیب میں ہر وقت رہنی نہائت ضروری ہے۔ قرآن کریم کا حوالہ اور ترجمہ دیکھنے میں کامیاب ہتھیار ہے۔ سفر کے لئے نہائت کارآمد چیز ہے۔ ضخامت ۲۲۶ صفحات۔ سائز جیبی قیمت مجلد سنہری آٹھ آنے (۸/)

تفسیر واضح البیان اُردو

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اسمیں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے معارف اور نکات کو واضح کیا گیا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸۔ ضخامت ۵۴۴ صفحات۔ قیمت بے جلد ۱۲/۔ مجلد ۳؎۔

سیرت ابن ہشام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا بامحاورہ سلیس اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ملاحظہ کے قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴؎

منگوانے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

جلد ۳۶ نمبر ۴۹ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

درس عبرت

(از بہار احمد صاحب فہیم۔ چھاؤنی نصیرآباد۔ راجپوتانہ)

ضمیر شرم سے گر آب آب ہو نہ سکا
زمیں کا ذرہ کبھی آفتاب ہو نہ سکا

وہ ایک ہم ہیں کہ غفلت کی نیند سوتے ہیں
اور ایک وہ جو کبھی محو خواب ہو نہ سکا

کیا نہ جس نے کبھی اپنے حال پر افسوس
یہی وہ ذرہ ہے جو آفتاب ہو نہ سکا

پڑھے تھے خالدؓ جانباز جس مدرسے میں
ہمیں نصیب وہ درس نصاب ہو نہ سکا

کفن بدوش دوگانہ جواں جو پڑھ نہ سکے
قبول ہدیہ جوش شباب ہو نہ سکا

جو پھوٹ پڑ گئی آپس میں مل کے رہ نہ سکے
تو قطرہ موج سمندر حباب ہو نہ سکا

سنبھل کے قوم تباہی کے گھاٹ پر پہنچی
فریب زر کا اگر سد باب ہو نہ سکا

فہیم ہے وہی انسان جو زمانے میں
فریب خوردۂ رنگ خضاب ہو نہ سکا

انتخاب الاخبار

۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء

مقامی حالات امرتسر شہر میں پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب کی مہم ۲۶ ستمبر کو ختم ہو گئی۔ اسی روز چار بجے کے قریب چوہدری افضل حق (امیدوار پنجاب اسمبلی) غلام نبی جانباز (شاعر)، مولوی عبد السلام ہمدانی گرفتار کر لئے گئے۔ ان کی گرفتاری پر پروٹسٹ کے طور پر ۲۷ ستمبر کو چند احراری نوجوانوں نے جلوس نکالا اور فوجی بھرتی کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے ہال بازار سے گذر رہے تھے کہ پولیس نے ۲۵ نوجوانوں کو گرفتار کیا۔ ۲۹ ستمبر کو شیخ خیردین مرحوم کی مسجد میں احرار کی طرف سے جلسہ ہوا۔ غازی عبد الرحمن نے تقریر کی۔ ان کے بعد قاضی احسان احمد شجاع آبادی ڈکٹیٹر اول نے تقریر کی۔ جلسہ کے برخاست ہونے پر انکو گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج بھی کیا۔

احراریوں کی گرفتاریاں مذکورہ گرفتاریوں کے علاوہ پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ مجلس احرار کے ناظم حکیم غوث محمد بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— کراچی یکم اکتوبر۔ سکھر میں مسجد منزل گاہ کے حصول کے لئے مسلمانوں کی طرف سے سول نافرمانی شروع کر دی گئی ہے۔ تقریبا تین سو ننانوے (۲۹۹) گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

—— لکھنؤ میں خاکسار دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ یکم اکتوبر کو ۱۵ خاکسار گرفتار کئے گئے۔

—— مظفرپور (بہار) میں یکم اکتوبر کو صبح گیارہ بجے زلزلہ آیا۔ جو بارہ سیکنڈ تک جاری رہا نقصان کی کوئی اطلاع اب تک نہیں آئی۔

—— وارسا دار الخلافہ پولینڈ) پر جرمنی افواج نے زبردست بمباری کر کے اسے کھنڈرات کا ڈھیر بنا دیا ہے۔ جرمنی افواج کے پہلے دستے وارسا داخل ہو گئے ہیں۔ شہر کے نواحی حصہ پر اگاہ پر قبضہ مکمل ہو گیا ہے۔ (پرتاپ ۳۔ اکتوبر)

—— امریکہ پولینڈ پر جرمن فتح کو چیکوسلواکیہ کی طرح تسلیم نہیں کریگا۔ (پرتاپ۔ انقلاب وغیرہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

—— پیرس یکم اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی گورنمنٹ نے کمیونسٹ پارٹی قانونا ناجائز قرار دیدی ہے۔ (پرتاپ ۳۔ اکتوبر)

—— یکم اکتوبر کی فضائی جنگ میں اتحادی طیاروں نے دو جرمن طیارے نیچے گرا لئے۔

—— برلن یکم اکتوبر۔ جرمن ہائی کمانڈ کا اعلان مظہر ہے کہ مشرقی فریشین جزیرہ کے نزدیک جرمنی اور برطانوی ہوائی جہازوں میں جنگ ہوئی۔ پانچ برطانوی ہوائی جہاز نیچے گرا لئے گئے۔ (پرتاپ ۳۔ اکتوبر)

قابل توجہ ناظرین

اس ہفتہ ان حضرات کی خدمت میں ایک مطبوعہ اطلاع نامہ بذریعہ ڈاک روانہ کیا جا رہا ہے جن کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہے۔

چونکہ اس ماہ میں اہلحدیث کی موجودہ جلد ختم ہو جائیگی۔ اس لئے جن خریداروں کے ذمہ بقایا رقوم ہیں وہ بھی اکتوبر میں ہی اپنے حسابات بے باق کر دیں۔ دوسرے حضرات بھی اپنی اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔

بصورت مہلت یا انکار دفتر کو جلد اطلاع دیں ورنہ

۳ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

—— لندن۔ ملک معظم نے اعلان کیا ہے کہ بیس سال کے تمام نوجوان (کچھ استثنا کے ساتھ) فوج میں بھرتی کئے جا سکتے ہیں۔ (” ”)

—— لندن یکم اکتوبر۔ ہوائی حملہ کی صورت میں زخمیوں کو ملک بھر کے ہسپتالوں میں لیجانے کیلئے خاص قسم کی ریل گاڑیاں اور ایمبولنس کاریں تیار کی جا رہی ہیں ہر ٹرین کے ساتھ ایسی کاریں بھی ہونگی جن میں نرسیں۔ ڈاکٹر اور دوائیوں کا انتظام بھی ہوگا۔

رسالہ خاکسار، تحریک۔۔۔

کی اعانت کے لئے آج (۲۔ اکتوبر) تک کل مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئی ہیں۔ جو رسالہ کی اشاعت اخراجات کے لئے ناکافی ہیں۔ ہمدردان و معاونین اشاعت رسالہ ہذا کو اس کی اعانت کی طرف بہت جلد توجہ کرنی چاہئے جس قدر امداد وہ بھیج سکتے ہوں جلد از جلد بھیج دیں۔

تفصیل آمد پشاور ایس عبد الرحمن صہ۔ اللہ دتہ صاحب ہے۔ بنگلور ایم ابراہیم صاحب ۲؍۔ وی کے عبید اللہ صاحب عہ۔ بمبئی عثمان غنی ۸؍۔ کمالہ شریف پیر خان محمد قریشی سے؍۔ ہوشیارپور مولوی غلام رسول ۶؍۔ لائلپور معرفت مولوی عبد الواحد ہے۔ کوٹلی لہاراں معرفت مولوی عبد العزیز صہ۔ کوئٹہ بابو عزیز الدین صہ۔ بریلی برکات احمد صاحب ۸؍۔ اکاڑہ مولوی عبد العزیز عہ۔ لوہیاں خاص حشمت علی ۸؍۔ چوہڑانوالہ مولوی محمد یسین ۶؍۔ ملتان حکیم خدا بخش صاحب فارانی عہ۔ ضلع گجرات منشی محمد خان پاہڑیانوالی ۶؍۔ کھیپیانوالی مولوی محمد عبد اللہ ۶؍۔ مولوی عبد اللہ رحیم آبادی ۶؍۔ حافظ محمد صدیق بنگیاں عہ۔ از نوشہرہ مجا سنگھ صہ۔ کل میزان ۸؍

—— پیرس۔ فرانسیسی گورنمنٹ کا اعلان ہے کہ دشمن کی افواج موسلے پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ ہماری طرف سے جوابی گولہ باری جاری ہے۔ نیز یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ موسلے کے اردگرد کا بہت سا علاقہ فرانس کے قبضے میں آگیا ہے۔

—— لندن ۳۰ ستمبر۔ فرانسیسی فوجوں نے جرمنی کے پچاس گاؤں قبضہ میں کر لئے۔ ان میں سے چار گاؤں ایسے ہیں جن کی آبادی چھ چھ ہزار سے زیادہ ہے

ضرورت ہے مجھے ترجمان القرآن فی لطائف البیان کی جلد ۳-۴-۷-۸-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب ان کو فروخت کرنا چاہیں یا کسی صاحب کو اسکی جائے فروخت کا علم ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ راقم۔ اللہ بخش ملتانی معرفت منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۲ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ

مسئلہ تراویح

رمضان شریف میں مسنونہ تراویح کے متعلق جماعت اہل حدیث کا جو عمل ہے وہ بالکل واضح و لائح ہے۔ اہل حدیث کہتے ہیں کہ تراویح مسنونہ باجماعت آٹھ رکعتیں اور وتروں سمیت گیارہ رکعتیں ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ نماز تراویح باجماعت کا انتظام خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے ہوا۔ موطا امام مالک میں روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابی ابن کعب کو نماز تراویح کا امام بنا کر حکم دیا کہ گیارہ رکعتیں پڑھایا کرو پس یہ ہے نماز تراویح کی رکعات کی مسنون تعداد۔ ہاں انفرادی طور پر مزید ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بعض اصحاب زیادہ بھی پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض کی تراویح کا شمار چالیس تک بھی پہنچتا ہے۔ جیسا کہ کتب حدیث میں وارد ہے۔ یہ اُن کا انفرادی فعل تھا۔ اہل حدیث اس سے منع نہیں کرتے۔ ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں بھی اس امر کی تصریح ملتی ہے کہ مسنون تراویح مع وتر گیارہ رکعتیں ہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق امام سیوطی کا ایک عربی رسالہ ہے۔ جس کا اُردو ترجمہ دفتر "اہلحدیث" نے شائع کیا ہے۔ جو صاحب دیکھنا چاہیں ۹ پائی فی نسخہ محصول ڈاک بھیج کر دفتر ہذا سے طلب کر سکتے ہیں۔

خاکساری تحریک اور سول نافرمانی

(۱۵)

ہمارا عقیدہ ہے کہ عسکری تحریک اسلام کی روح رواں ہے۔ جس کی بابت حدیث شریف "ذروۃ سنام الاسلام الجہاد" وارد ہوئی ہے۔ مسئلہ جہاد اور اس کے شروط اپنے مقام پر بحث ہیں۔ اس لئے ہم عسکری تحریک کی نسبت بعض دفعہ اپنی پسندیدگی کا اظہار کر چکے ہیں [illegible] کہہ چکے ہیں کہ عسکری تحریک کا مخالف کوئی مسلمان بلکہ کوئی انسان بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ

یہ تحریک ہر ایک قوم کی زندگی ہے۔ مگر خاکساری تحریک کی نسبت ہماری قطعی رائے ہے کہ یہ سنت مطہرہ کے خلاف ہے جس کی وجوہات پہلے مذکور ہو چکی ہیں۔ آج ہم ایک نئی وجہ [illegible] پیدا ہوئی ہے۔ وہ ہے سول نافرمانی [illegible] ہے۔ خاکساری تحریک کے بانی نے [illegible] کر کے اپنے کو اور اپنی جماعت کو [illegible] کیا ہے [illegible]

[illegible] جیسا کہ [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] میں اس بات [illegible] کوئی شخص یا جماعت حکام کی مطلقہ نافرمانی کر کے سزا پاتا ہو۔ یہ بات صحیح ہے کہ مصیبت خدا کی طرف سے ہو یا حکام کی طرف سے اس کو بڑی بہادری سے برداشت کرنا ایمان کی صداقت کا ثبوت ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے ایمان والو! صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو۔ آپس میں جڑے رہو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تمہاری نجات ہو جائے۔

مگر حکومت کی نافرمانی کر کے اپنی ذات کو تکلیف میں ڈالنے کا حکم کہیں نہیں ہے۔ بلکہ اس کے خلاف حکم ہے۔ ارشاد ہے: لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ (اپنی جانوں کو تباہی میں نہ ڈالو)

(نوٹ) ہمارے ملک ہندوستان میں جو سول نافرمانی جاری ہوئی ہے اس کے بانی کانگرسی لیڈر گاندھی جی ہیں۔ ارباب سیاست سیاسی رنگ میں جو دل چاہے کریں۔ ہمارا اُن سے روئے سخن نہیں ہے۔ جماعت خاکساران چونکہ مذہبی جماعت کہلاتی ہے اس لئے ہم بحیثیت مذہب چاہتے ہیں تو سول نافرمانی کر کے جیل کی سزا بھگتنے کو شریعت مطہرہ کے خلاف پاتے ہیں۔

لطف یہ ہے کہ بانی تحریک مشرقی صاحب بھی اس نافرمانی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ آپ سخت نفرت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اس بات کو ظاہر کرنے کو آپ نے جو مضمون "قول فیصل" میں لکھا ہے اس کی سرخی کے الفاظ ہی سول نافرمانی کے متعلق اظہار نفرت کرنے کو کافی سے زیادہ ہیں۔ چنانچہ وہ سرخی یہ ہے:

گاندھی کی زنانہ لیڈری

اس عنوان کے ذیل میں جو کچھ لکھا ہے اس سے ضروری الفاظ حسب ذیل ہیں [illegible]

[illegible] کانگرس کا رہنما اس لئے کامیاب نہیں ہو سکا کہ [illegible]

عوام میں یہ جذبہ پیدا کر سکا ہو وہ غلط کہتا کہ آزادی قیدخانوں میں جاکر ملا کرتی ہے نہ یہ سمجھ سکا کہ ادنیٰ سے ادنیٰ جرنیل کا پہلا فرض دشمن سے اپنے سپاہیوں کو بچانا ہے۔ دشمن کو اپنے سپاہی سپرد کرنا ہرگز نہیں ۔ اہنسا۔ سول نافرمانی، قید و بند و جبر، دریوزہ گری اور مانگ کر آزادی لینے کا فلسفہ سرتاپا غلط ہے۔"

(قول فیصل تقطیع کلاں [illegible])

اہلحدیث ۔ اللہ اللہ کیا انقلاب ہے کہ وہی فعل جسکو ہم خلاف شریعت مطہرہ کہیں اور خاکساری تحریک کا بانی اس کو زنانہ پن کہہ کر سخت نفرت کا اظہار کرے آج وہی لیڈر اس زنانہ فعل کی پاداش میں جیل خانے کی ہوا کھائے۔ عرب کے لوگ ایسے موقع پر بطور مثال فقرہ ذیل بولا کرتے ہیں جو بڑا بامعنی اور پُرلطف ہے:۔

استنوق الجمل (اونٹ اونٹنی بن گیا)

اس مثل کا مضمون مشرقی صاحب جیل میں بیٹھے ہوئے بقول استاد غالب یوں ادا کرتے ہونگے ؎

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

اب ناظرین کو اس امر کی تفصیل سنانا باقی ہے کہ خاکساری ڈکٹیٹر (لکھنؤ) جیل میں کیوں مقید کئے گئے اس کی تفصیل حکومت یوپی (لکھنؤ) نے شائع کی ہے جو اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

خاکساروں کی دھمکیاں

تشدد انگیزی - گرفتاری

اور

اقرار نامے لکھنے کے بعد رہائی

(از محکمہ اطلاعات عامہ۔ حکومت صوبجات متحدہ)

چونکہ یہ بیان سرکاری ہے اور نیز مفصل ہے واقعے دکھانے کو سارا نقل کیا گیا ہے (مدیر)

عنایت اللہ مشرقی صاحب بانی تحریک خاکسار اور بعض دوسرے خاکسار یکم ستمبر کو لکھنؤ میں زیر دفعہ ۱۸۸ گرفتار کئے گئے۔ ۲ ستمبر کو ان سب نے باقاعدہ اقرار ناموں کے ذریعہ حکومت سے یہ وعدہ کیا کہ اگر انہیں رہا کر دیا جائے تو وہ صوبجات متحدہ سے چلے جائیں گے آئندہ ایک سال تک [illegible] اور لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں کوئی حصہ نہ لیں گے۔ ان اقرار ناموں کے بعد حکومت نے سب کو رہا کر دیا۔ مگر دہلی پہنچتے ہی عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں نے حکومت کے خلاف انتہائی لغو، بیہودہ اور بے بنیاد الزامات لگانا شروع کر دیئے ہیں حتیٰ کہ اس سے بھی انکار کیا جا رہا ہے کہ مشرقی صاحب نے کسی قسم کے اقرار نامہ پر دستخط کئے۔ اس سلسلہ میں پنجاب کی بعض سیاسی اور غیر سیاسی مسلم جماعتوں نے تحریک خاکسار سے اظہار بیزاری کرتے ہوئے اصل حقیقت معلوم کرنا چاہی ہے۔ چنانچہ عوام کی معلومات کے لئے صحیح واقعات پیش کئے جا رہے ہیں۔

صوبجات متحدہ میں خاکسار جماعت کا قیام

ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ گزرا جب سے صوبجات متحدہ کے بعض اضلاع میں خاکساروں کی جماعتیں قائم ہونے لگیں اور ان سب کا صدر مقام بمقام [illegible] رکھا گیا۔ ان جماعتوں کے قیام کے وقت عوام کو یہ بتایا گیا تھا کہ خاکسار جماعت محض "خدمت خلق" کرنے والے والنٹیروں کی ایک جماعت ہے۔ لیکن ان کی فوجی وردی اور بیلچہ کے ساتھ باقاعدہ مارچنگ سے خاکساروں کی طرف لوگوں کی توجہ خاص طور سے منعطف ہونے لگی۔ بہرحال ان خاکساروں کی طرف سے شروع شروع میں نہ تو امن عامہ کو کوئی خطرہ پیدا ہوا اور نہ ان کے اور حکام کے درمیان کوئی تصادم ہوا۔

قتل و غارت کی دھمکیاں

لیکن لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ کے سلسلہ میں خاکساروں کی مداخلت نے صورت حال کو خطرناک بنا دیا اور نقص امن کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ عنایت اللہ خان صاحب نے اپنے اخبار "الاصلاح" لاہور مورخہ [illegible] جون میں اعلان کیا کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں حصہ لینے والے "زندہ نہ رہنے پائیں گے" [illegible] ہیں اور اگر وہ ہفتوں کے اندر اندر شیعہ سنیوں میں سمجھوتہ نہ ہوا تو شیعہ سنی لیڈروں کے خلاف نہایت خطرناک کارروائی کی جائیگی۔ [illegible] کر کہا گیا کہ ان شیعہ سنی لیڈروں [illegible] اور تین ایک طرف [illegible]

اس دھمکی کا اثر یہ ہوا کہ لکھنؤ کے شیعہ سنیوں میں بھی خاکساروں سے مقابلہ کی تیاریاں شروع ہو گئیں احراریوں نے خاکساروں کا چیلنج منظور کیا اور ایک خبر یہ ملی کہ آگرہ سے مسلمانوں کا ایک جتھا خاکساروں کے مقابلہ کے لئے لکھنؤ آرہا ہے۔ خود لکھنؤ کی ایک مقامی انجمن "مسلم یوتھ لیگ" نے بعض مقامی مسلمان لیڈروں کے تحفظ کے لئے اپنی خدمات پیش کیں اور اعلان کیا کہ وہ خاکساروں کا ہر طرح مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

دوسری طرف عنایت اللہ مشرقی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اپنی دھمکیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ "الاصلاح" مورخہ ۳۰ جون میں تین "جانبازوں" کی طرف سے اعلان نکلا کہ ہم لکھنؤ پہنچ کر غداران قوم کو "فی النار جہنم" کرنے کو تیار ہیں۔ خالی حکم کا انتظار ہے"۔ ۲۱ جولائی کے "الاصلاح" میں محمد واکر بیگ سالار اکبر یوپی کا اعلان شائع ہوا کہ صوبہ یوپی میں ۲۱ کے بعد قیامت ہی قیامت ہوگی"۔ "لکھنؤ میں ہر طرف سر بفلک آہیں اور کراہیں ہونگی"۔ "لکھنؤ کی زمین لالہ زار اور کوٹھیوں کو لرزہ ہوگا"۔ "مخالف قومیں نیست و نابود ہو جائیں گی"۔ "شیطانی حکومتوں کا چراغ گل ہوگا" وغیرہ۔ ۴۔ اگست کے "الاصلاح" میں عنایت اللہ صاحب نے پھر اعلان کیا کہ "اب فیصلہ خون اور جنگ کے بغیر نہیں ہو سکتا"۔ "الاصلاح" ۲۵۔ اگست میں پھر اپیج کے خاکساروں کے سالار اعلیٰ کی طرف سے اعلان شائع ہوا کہ ایک ہزار خاکسار آگ اور خون کھیلنے کے لئے لکھنؤ جا رہے ہیں۔

حکومت سے خط و کتابت

۱۰۔ اگست کو عنایت اللہ صاحب نے حکومت کے پاس حسب ذیل تار بھیجا:۔

ختم ہو کر خاکساروں کو احکام مل رہے ہیں کہ لکھنؤ کے جھگڑے کا بہ زور خاتمہ کر دیں۔ حکومت سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ معقول شرائط پیش کی جائیں جو شیعہ اور سنیوں کے لئے قابل قبول ہوں۔ مہربانی کر کے اپنے ارادوں سے اطلاع دیجئے۔"

اس تار کا انداز تحریر ایسا تھا کہ حکومت نے اس کا جواب دینا مناسب نہ سمجھا۔ اس کے بعد مشرقی صاحب نے بطور یاد دہانی ایک دوسرا تار بھیجا۔ جس میں لکھا تھا کہ "خاکسار ہر طرح سے اس جھگڑا کو ختم کرنے پر آمادہ ہیں۔" چونکہ اس تار کی عبارت نسبتاً شائستہ تھی لہٰذا حکومت نے ۲۴۔ اگست کو یہ جواب بھیجا کہ حکومت یوپی خود اس جھگڑے کو جلد از جلد ختم کرانے کی خواہشمند ہے۔ اور اگر پنجابیوں نے اس میں مداخلت نہ کی ہوتی تو وہ ختم ہو چکا ہوتا۔ حکومت اس سلسلہ میں ہر جماعت کے تعاون کو منظور کرتی ہے۔ بشرطیکہ شیعہ سنی تضیہ ختم کرانے کے جو طریقے اختیار کئے جائیں وہ پُرامن اور قانون کی حدود کے اندر ہوں۔ عنایت اللہ صاحب سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ "الاصلاح" میں قتل کی جو دھمکی دی گئی ہے کیا واقعی وہ آپ کی طرف سے ہے اور کیا آپ اس تحریر کی ذمہ داری لیتے ہیں؟ اس بات کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن ۱۸۔ اگست کے "الاصلاح" میں انہوں نے حکومت یوپی اور وزراء حکومت کو جی بھر کر گالیاں دیں اور یہ الزام لگایا کہ شیعہ سنی فساد کی واحد ذمہ دار حکومت یوپی ہے۔ اور پھر لکھا کہ خاکسار حکومت یوپی کے ٹکڑے اڑا دیں گے اور شیعہ سنی لیڈروں کے خلاف طاقت کا استعمال کریں گے۔ آگے چل کر حکومت یوپی کے متعلق یہ لکھا گیا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی دشمن ہے۔ اور اس وجہ سے شیعہ اور سنیوں کو لڑا رہی ہے اور اس نے شیعوں کو میل جیج رکھا ہے۔ چنانچہ اگر حکومت یوپی کے خلاف لڑنے سے کوئی سمجھوتہ ہو سکے تو یہ سودا اگرچہ مہنگا نہیں۔ اس کے ساتھ انہوں نے خاکساروں کو لکھنؤ پہنچنے کا بھی حکم نافذ کر دیا۔ عوام کے سامنے حکومت یوپی کو اپنی جنگ میں چیلنج کر کے اور اسے مستقل دشمن قرار دے کر مشرقی صاحب نے یہ چاہا کہ ہر مسلمان کے دل میں حکومت یوپی کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے اور خاکسار ہزاروں کی تعداد میں لکھنؤ پہنچ جائیں۔ اس سے قبل بھی مشرقی صاحب نے اکبر جانبازوں اور خاکساروں کو لکھنؤ پہنچنے کا حکم دیدیا تھا۔ چنانچہ اس وقت تک سندھ کے غلام مصطفیٰ بھرگڑی "امیر خاص جانبازان ہند" اور بہت سے خاکسار لکھنؤ پہنچ چکے تھے۔ بھرگڑی صاحب کے لکھنؤ پہنچنے پر خاکساروں نے اعلان کیا کہ ان کے اعزاز میں ۱۰۱ گولوں کی سلامی ہوگی اور پریڈ کی جائے گی۔ لکھنؤ کی فضا اس وقت کافی مکدر تھی اور شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی۔ جس کی رو سے سڑک پر لاٹھی یا چھڑی بھی لیکر چلنا ممنوع تھا۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے خاکساروں کو مطلع کیا کہ دفعہ ۱۴۴ کے مطابق نہ گولے چھوڑنے کی اجازت دی جا سکتی ہے نہ کاندھے پر بیلچہ رکھ کر سڑک پر چلنے کی۔ صوبجات متحدہ کے خاکسار "ناظم اکبر" وحید الدین حیدر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی تعمیل کی۔ اس پر عنایت اللہ صاحب نے وحید الدین حیدر کو اپنے حکم کی نافرمانی کرنے کے جرم میں برسرعام کوڑے لگائے جانے کا حکم دیا۔ یہ فعل حکومت اور سرکاری حکام کے اختیارات کو ایک کھلا ہوا چیلنج تھا۔

لکھنؤ میں خاکساروں کی دہشت انگیزی اور تشدد

۲۵۔ اگست کو عنایت اللہ صاحب خود لکھنؤ آ پہنچے اور ان کے آتے ہی شہر کی فضا اور بھی خراب ہو گئی۔ ان سے قبل مولانا ابوالکلام آزاد شیعہ سنی مصالحت کرانے کے لئے پہنچ گئے تھے اور ان کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ شیعہ لیڈروں نے تبرا ایجی ٹیشن ملتوی کر دیا اور شہر کی فضا پھر خوشگوار ہونے لگی۔ لیکن عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں کی آمد کے بعد ہی صورت حال پھر خطرناک ہو گئی۔ خاکساروں نے جلسے کرنا شروع کئے۔ جن میں عنایت اللہ صاحب نے نہایت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ مثلاً ۲۸۔ اگست کو آخر میں انہوں نے حاضرین جلسہ کو مخاطب ہوتے کہا کہ "تمہارے سامنے یہ خاکسار کھڑے ہیں جو جان دیتے اور جان لیتے والے ہیں۔" مسلمانوں نے ان جلسوں میں عنایت اللہ صاحب کی بعض غلط بیانیوں پر احتجاج کیا تو انہوں نے خاکساروں کو حکم دیا کہ "خاکسارو انہیں مار پیٹ کر اور کاٹ کر بھگا دو۔" یہ حکم پاتے ہی خاکساروں نے غیر خاکسار مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ جس سے کئی آدمی مجروح ہوئے۔

لکھنؤ کے کئی اخبار تحریک خاکسار اور عنایت اللہ صاحب کی ان دھمکیوں کے سخت خلاف تھے اور ہمیں اس دوران میں بھی ان اخباروں میں تحریک کے خلاف مضامین ہوتا نکلتے رہتے تھے۔ لیکن ایک روز اپنے خلاف ایک اخبار کے مضمون کو حیلہ قرار دیکر خاکسار تشدد آمیز اور خلاف قانون کارروائی پر اتر آئے۔ اور ایک خاکسار نے ایک اخبار فروش کو جو عنایت اللہ صاحب کی قیامگاہ کی طرف سے اخبار بیچتا ہوا جا رہا تھا پکڑ کر مارنا شروع کیا۔ اور شہر کے دوسرے حصوں میں جو خاکسار کافی تعداد میں وردی پہنے ہوئے اور مارچ کر رہے تھے۔ گھوم رہے تھے۔ عام مسلمانوں سے متصادم ہونے لگے۔ مجلس احرار کے دفتر میں گھس گئے۔ ایک اخبار کے دفتر میں پہنچ کر اس کے ایڈیٹر کو تلاش کیا اور وہ جب وہاں نہ ملے تو ایڈیٹر کے گھر پہنچ کر گھر کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی مگر جب دروازے بند پائے تو باہر کھڑے ہو کر انہیں گالیاں سنائیں اور مار ڈالنے کی دھمکی دی۔ شہر کے بعض مقامات پر خاکساروں نے مسلمانوں پر جو انکی تحریک کے خلاف تھے بیلچوں سے حملہ کر کے مجروح بھی کر دیا۔ چنانچہ موقع واردات پر خون آلود بیلچے پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لئے۔ اس دن عنایت اللہ صاحب نے اخبارات کو ایک بیان بھی دیا جس کے بعض جملے حسب ذیل ہیں:-

"ہم یقیناً تشدد کے حامی ہیں۔ عدم تشدد کے ماننے والوں کو صفحہ دنیا سے نیست و نابود کرنا چاہئے۔ عدم تشدد غیر فطری ہے۔"

مگر اخبارات نے اس قسم کا تشدد آمیز بیان شائع کرنے سے انکار کر دیا۔

عنایت اللہ صاحب کی گرفتاری

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے مولانا ابوالکلام آزاد کی خواہش پر شیعہ لیڈروں نے تبرہ ایجی ٹیشن بند کر دیا تھا مگر عنایت اللہ صاحب اور ان کے خاکسار پھر بھی لکھنؤ سے جانے کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ اس ہنگامہ کے بعد انہوں نے ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کی معرفت حکومت کے سامنے اپنے کچھ مطالبات پیش کئے۔ جن میں سے چند یہ تھے :-

(۱) بیلچوں پر کسی قسم کی پابندی نہ عائد کی جائے۔
(۲) اخبارات کو تحریک خاکسار کے خلاف مضامین لکھنے سے حکماً روک دیا جائے۔
(۳) خاکساروں کو شہر کی سڑکوں پر جلوس کی صورت میں "مارچ" کرنے کی اجازت دی جائے۔
(۴) جن خاکساروں کے خلاف مارپیٹ کے جرم میں دفعہ ۱۴۴ کے مقدمات چلائے جا رہے ہیں وہ سب واپس لے لئے جائیں۔
(۵) جو اخبار فروش عنایت اللہ صاحب کی قیامگاہ کے قریب اخبار بیچ رہا تھا اس پر مقدمہ چلایا جائے۔

عنایت اللہ صاحب کو اصرار تھا کہ جب تک ہمارا ہر مطالبہ نہ تسلیم کیا جائیگا ہم لکھنؤ سے نہیں جائینگے اور جو بھی چاہیگا کرینگے۔ حکومت کی نرمی اور برداشت کی انتہا ہو چکی تھی اور دوسری طرف خاکساروں کی حرکتوں سے شہر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا آخر کار حکومت کو یکم ستمبر کی رات کو عنایت اللہ صاحب اور ان کے بعض ساتھیوں کو مجبوراً گرفتار کرنا پڑا۔

ان لوگوں کی گرفتاری کے بعد دوسرے خاکساروں نے جو لکھنؤ موجود تھے اپنے اپنے گھروں کو جانا چاہا مگر اکثر کے پاس ریل کا کرایہ تک نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے حکومت سے درخواست کی کہ انہیں ٹکٹ دلایا جائے تاکہ وہ اپنے اپنے وطن کو واپس ہو سکیں حکومت نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ لیکن جب سب کے سب ٹرین میں بیٹھ چکے اور ٹرین چھٹنے کے قریب ہوئی تو ایک اشارہ پاتے ہی فوراً اتر پڑے اور پولیس والوں کو پریشان کرنا شروع کیا۔

عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں کے اقرار نامے

گرفتاری کے دوسرے ہی دن یعنی ۲ ستمبر کو عنایت اللہ صاحب مشرقی نے رہائی کی کوشش شروع کی اور خان بہادر حافظ احمد حسین ایم۔ایل۔سی اور سید واجد حسین رضوی مراد آبادی کو جو ان سے جیل میں ملنے گئے حسب ذیل تحریر (جو شاہ دین اسلم ایڈیٹر الاصلاح نے لکھی تھی اور جس پر عنایت اللہ صاحب نے خود دستخط کئے تھے) دی :-

" محترم حافظ احمد حسین صاحب ایم ایل سی و محترم سید واجد حسین صاحب رضوی مراد آبادی۔
میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دفعہ ۱۰۷ کے نوٹس کی واپسی کے بعد میں ایک سال صوبہ متحدہ نہ آؤنگا نہ خاکساروں کے جتھوں کو کسی دوسرے صوبہ سے آنے کا حکم یا اجازت دونگا صوبہ متحدہ کے خاکساروں کو ہدایت ہوگی کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں دخل نہ دیں۔ آپ اس خط کو اطمینان کے واسطے حکومت کے چیف سکرٹری کو دے سکتے ہیں۔ (عنایت اللہ)
تحریر ۲/۹/۳۹

یہ تحریر خان بہادر حافظ احمد حسین نے چیف سکرٹری حکومت صوبجات متحدہ کو دکھائی مگر حکومت نے یہ مناسب سمجھا کہ عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکسار لیڈر براہ راست حکومت کو ایک اقرار نامہ لکھ کر دیں۔ چنانچہ ان کے پاس دو تحریریں سپرنٹنڈنٹ جیل کی معرفت بھیجی گئیں کہ اگر وہ رہا ہونا چاہتے ہیں تو ان اقرار ناموں پر دستخط کر دیں۔ عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکسار لیڈروں نے اسے منظور کر لیا اور حکام جیل نیز خان بہادر حافظ احمد حسین وغیرہ کے سامنے ایک اقرار نامہ پر عنایت اللہ صاحب نے اور دوسرے پر شاہ دین ایڈیٹر الاصلاح، محمد احمد وکیل، ضمیر زماں خان، زین العابدین وغیرہ وغیرہ نے دستخط کئے۔ اقرار نامہ پر لفٹنٹ کرنل جعفری آئی۔ایم۔ایس سپرنٹنڈنٹ جیل کی مہر تصدیق بھی موجود ہے۔ یہ اقرار نامے درج ذیل ہیں :-

عنایت اللہ مشرقی صاحب کا اقرار نامہ

بمقدمہ سرکار بہادر بنام عنایت اللہ خان وغیرہ
دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری

میں یقین دلاتا ہوں کہ دفعہ ۱۰۷ کی نوٹس کی واپسی کی تاریخ کے بعد میں ایک سال تک صوبہ متحدہ نہ آؤنگا اور نہ خاکساروں کے جتھوں کا کسی دوسرے صوبہ سے صوبہ متحدہ کو آنے کا حکم یا اجازت دونگا۔ صوبہ متحدہ کے خاکساروں کو ہدایت ہوگی کہ وہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں دخل نہ دیں۔ یہ خط اطمینان کے واسطے حکومت کے چیف سکرٹری کو دیتا ہوں۔ ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء
(دستخط) عنایت اللہ

دوسرے خاکسار لیڈروں کا اقرار نامہ

بمقدمہ سرکار بہادر بنام عنایت اللہ خان وغیرہ
دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری

ہم اشخاص جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں وعدہ کرتے ہیں و یقین دلاتے ہیں کہ اگر حکومت یوپی مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری جو ہمارے برخلاف چلایا گیا ہے واپس لے لے تو ہم فوراً اپنے صوبہ کو واپس چلے جائیں گے اور آج سے ایک سال تک کسی قسم کا دخل صوبہ یوپی کے معاملات میں نہیں دیں گے۔ ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء

ان اقرار ناموں کے متعلق خان بہادر حافظ احمد حسین ایم۔ایل۔سی اور سید واجد حسین رضوی صاحب نے چیف سکرٹری حکومت یوپی کو بھی حسب ذیل خط لکھا :-

" جناب چیف سکرٹری صاحب تسلیم !
علامہ عنایت اللہ مشرقی کی تحریر مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء میرے اور سید واجد حسین کے نام جو کہ میں نے آپ کو ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء کو دی تھی وہ میرے اور سید واجد حسین کے روبرو شاہ دین اسلم ایڈیٹر

نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھی اور اس پر ہم دونوں کے سامنے علامہ مشرقی نے دستخط کئے تھے۔ دوم یہ کہ جو خط کہ آپ نے لفافہ میں بند کر کے بجوکہ کرنل جعفری کے نام دیا تھا وہ ہم نے بجنسہٖ کرنل موصوف کو دیدیا تھا۔ اور انہوں نے خود اپنے ذریعے سے اس تحریر پر جو کہ لفافہ میں بند تھی علامہ مشرقی اور ان کے پانچ چھ ساتھی خاکساروں کے دستخط ہم دونوں کے روبرو افسران جیل نے کروائی۔ ہم نے خود علامہ مشرقی کو دستخط کرتے ہوئے دیکھا اور ان کو ہم خوب پہچانتے ہیں۔ یہ تحریر افسران جیل کے پاس رہی۔ ہم نہیں لائے۔ نہ ہم سے اس سے کچھ واسطہ تھا۔ اس کے بعد علامہ مشرقی وغیرہ رہا کر دیئے گئے۔"

حافظ احمد حسین ایم ایل سی

سید واجد حسین رضوی۔

حیرت اور تعجب ہے کہ عنایت اللہ صاحب پھر بھی انکار کر رہے ہیں کہ انہوں نے کسی اقرار نامہ پر دستخط نہیں کئے۔

بہرحال حکومت نے ان اقرار ناموں کے بعد عنایت اللہ اور ان کے دوسرے ساتھیوں کو رہا کر کے ٹرین پر سوار کر دیا۔ حکومت کو امید تھی کہ ایک ذمہ دار آدمی جب اس قسم کا اقرار نامہ لکھ دے تو اس کے بعد اس سے کوئی اندیشہ نہیں۔ لیکن تمام توقعات کے خلاف عنایت اللہ صاحب نے یہ حرکت کی کہ جب ٹرین لکھنؤ سے کچھ میل کے فاصلہ پر ملیح آباد اسٹیشن کے قریب پہنچی تو گاڑی کی زنجیر روک لی اور اس ٹرین سے اتر کر ایک دوسری گاڑی پر بیٹھ گئے جو لکھنؤ آنے والی تھی۔ ادھر حفظ ماتقدم کے لئے پولیس لکھنؤ اسٹیشن پر اس وقت بھی موجود تھی۔ اس کی اطلاع بھی عنایت اللہ صاحب کو مل گئی۔ چنانچہ وہ پھر ٹرین سے اترے اور اب کے ایک تیسری گاڑی پر بیٹھ گئے۔ جو پھر دہلی جانے والی تھی اور وہاں راستہ میں سندیلہ کے اسٹیشن پر اتر پڑے مگر آخر کار دہلی کی گاڑی سے روانہ ہو گئے۔

خاکساروں کی مزید دھمکیاں اور ان پر پابندیاں

جب خاکسار لکھنؤ سے چلے گئے تو سرحد اور پنجاب سے حکومت یوپی کے نام ان کے تار آنا شروع ہوئے جن میں وزارت کو دھمکیاں دی گئیں تھیں اور لکھا گیا تھا کہ ہم سب صوبجات متحدہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ حکومت نے مجبوراً حفظ عامہ قائم رکھنے کی غرض سے اضلاع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو لکھ دیا کہ وہ اپنے اپنے ضلعوں میں باہر سے کسی خاکسار کو داخل نہ ہونے دیں اور نہ کوئی خاکسار بیلچہ لے کر سڑک پر فوجی پریڈ کرنے پائے۔

عنایت اللہ صاحب کی دوبارہ آمد اور گرفتاری

عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں نے ان تمام اقرار ناموں اور عہدناموں کے باوجود یہ پروپیگنڈا تو شروع ہی کر دیا تھا کہ انہوں نے کوئی اقرار نامہ نہیں لکھا کہ یکایک ۱۳ ستمبر کو خبر ملی کہ وہ پھر لکھنؤ آ رہے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اقرار نامہ لکھنے کی وجہ سے خود ان کی جماعت میں ان کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس جذبہ کو دور کرنے اور اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنے کے لئے انہوں نے نہ صرف اقرار نامہ سے انکار کیا اور "الاصلاح" مورخہ ۱۵ ستمبر میں لکھنؤ کے واقعات کے متعلق انتہائی غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے وزیر اعظم پر مقدمہ چلانے کی دھمکی دی بلکہ لکھنؤ دوبارہ آنے کو تیار ہو گئے اور جب لکھنؤ کے قریب ملیح آباد اسٹیشن پر پہنچے تو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے جرم میں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور ایک ماہ قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ (بعدم ادائیگی ایک ہفتہ قید مزید) کی سزا دی گئی۔

حاصل کلام

تذکرہ بالا واقعات سے ظاہر ہو گیا کہ اس جھگڑا کی ابتدا حکومت یوپی کی طرف سے نہیں بلکہ عنایت اللہ صاحب کی طرف سے ہوئی ہے۔ یوپی میں خاکساروں کی جماعتیں آج سے نہیں بلکہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے قائم ہیں۔ حکومت نے آج تک ان سے کسی قسم کی بازپرس نہیں کی اور نہ خاکساروں پر کوئی پابندی عائد کی تھی لیکن جب عنایت اللہ مشرقی صاحب

لکھنؤ کے کچھ مسلمانوں کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ دینے لگے، ان کے خاکساروں نے صوبہ میں "قیامت" کا سماں پیدا کرنا چاہا، لکھنؤ میں خون کی ندیاں بہانے کی دھمکیاں دی گئیں، "لکھنؤ میں خون کی ہولی کھیلنے کا اعلان ہوا، حکومت یوپی کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا اور ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں بیلچوں اور خنجروں سے مسلح خاکسار لکھنؤ پہنچنا بھی شروع ہو گئے۔ عنایت اللہ صاحب نے اشتعال انگیز تقریریں بھی کیں۔ خاکساروں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے انہیں مجروح کیا اور تبرا ایجی ٹیشن بند ہو جانے کے بعد بھی عنایت اللہ صاحب مع اپنے خاکساروں کے لکھنؤ میں ٹھہرے رہے بلکہ حکومت سے اپنے نامناسب مطالبات تسلیم کرانے پر مصر ہوئے تو حکومت یوپی کو بھی لکھنؤ کے مسلمانوں کی جانیں بچانے اور صوبہ میں امن قائم رکھنے کے لئے مجبوراً عنایت اللہ صاحب اور بعض خاکسار لیڈروں کو گرفتار کر کے خاکساروں کی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کرنا پڑیں۔

غرضیکہ یہ تھے وہ حالات جن کو کوئی بھی حکومت گوارا نہیں کر سکتی تھی۔ اور حکومت یوپی نے اس موقع پر وہی کارروائی کی جو صوبہ کے امن کے لئے ناگزیر تھی۔

(نیازمند۔ رشید ڈپٹی ڈائریکٹر)

اطلاع یہ سلسلہ بہت طویل ہے۔ اس لئے اخباری صفحات میں اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا یہ ختم کیا جاتا ہے۔ البتہ مشرقی کی کتاب تذکرہ کی "عربیت پر نظر" تھوڑا سا حصہ باقی ہے جو خاکساری رسالہ میں درج کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ ضرورت محسوس ہوئی تو کچھ اخبار میں بھی درج کیا جائے گا۔

پس احباب کرام جو رسالہ کی طباعت میں کچھ اعانت کرنا چاہیں اس کار خیر میں جلدی کریں۔ جزاہم اللہ۔

فاتح مصر۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح حیات قیمت ۸ر پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ پرچہ میں مولوی محمد علی صاحب کے خطبہ کا ایک حصہ زیر بحث آچکا ہے۔ آج دوسرے حصے پر بحث کی جاتی ہے۔ جماعتہائے جدیدہ کا یہ عام اصول ہے کہ تصویر کا ایک رُخ دکھا کر ناواقفوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور دوسرا رخ جو ناہموار اور ناصاف ہوتا ہے اس کو چھپائے رکھتے ہیں۔ مرزائی جماعت نے تو اسی طریق کار کو ہمیشہ مدنظر رکھا ہے کیونکہ مرزا صاحب خود بھی اسی لائن پر چلتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے بھی اپنے مکتوب بنام "پیغام صلح" میں یہی طریق اختیار کیا ہے۔ یعنی آپ نے اپنے عقائد صحیحہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم توحید خدا کے قائل ہیں۔ آنحضرت کو سچا نبی مانتے ہیں، روز جزا کے قائل ہیں۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

"اصولی طور پر عقائد میں کوئی اختلاف نہیں غور کیجئے کہ عقائد تو وہ درست ہونگے جو قرآن و حدیث کے مطابق ہوں۔ ہم میں اور آپ میں عقاید کا کیا فرق ہے؟ خدا کی توحید کے آپ بھی قائل ہیں ہم بھی۔ قرآن کے منجانب اللہ ہونے کے آپ بھی قائل ہیں ہم بھی۔ آنحضرت صلعم کی نبوت کے آپ بھی قائل ہیں ہم بھی۔ اصولی طور پر تو یہی باتیں ہیں اور یہی عقائد اسلامی کی بنیاد ہیں۔

ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کیوں مانتے ہیں؟

ہاں ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اس صدی کا مجدد مانتے ہیں آپ نہیں مانتے تیرہ صدیوں کے مجدد آپ بھی مانتے ہیں ہم بھی مگر چودھویں صدی میں آپ کسی مجدد کو نہیں مانتے ہم اس صدی میں بھی مجدد کا آنا مانتے ہیں۔

اب آپ خود غور کرلیں کہ اگر تیرہ صدیوں کے مجددین کا ماننا صحیح عقیدہ ہے تو چودھویں صدی کے مجدد کا ماننا بھی صحیح عقیدہ ہونا چاہئے اور اگر پہلے مجددین کا انکار گمراہی ہے تو چودھویں صدی کے مجددین کا انکار بھی گمراہی ہے۔"

(پیغام صلح لاہور ۳۰۔ اگست ۱۹۳۱ء ص۲)

اہلحدیث مولوی محمد علی صاحب مولویت کے علاوہ وکالت کی سند بھی رکھتے ہیں اس لئے ان کو مناظرانہ قواعد کے علاوہ قوانین عدالت کا لحاظ بھی رکھنا چاہئے قانون عدالت ہے کہ مدعی ہو یا گواہ اس کا بیان جب تک جرح مخالف سے پاک صاف نہ ہوجائے صحیح نہیں مانا جاسکتا۔ جس طرح قانون مناظرہ ہے کہ مدعی کی دلیل جب تک نقض، منع اور معارضہ سے پاک صاف نہ ہوجائے مفید مطلب نہیں ہوسکتی۔

پس مرزا صاحب کا دعوی مجددیت کا ہو یا مسیحیت کا جب تک ان ہر دو قوانین کے ماتحت جرح سے پاک نہ ہولے صحیح نہیں ٹھیر سکتا۔ مرزا صاحب کے مدعیانہ بیان پر علماء اسلام کے جرحی سوالات آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ صرف ایک سوال آپ کے سامنے پیش کرکے اسکی تائید میں آپ ہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ پس انصاف سے سنئے اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یوم الحساب کا نقشہ سامنے رکھ کر سنئے!

مرزا صاحب نے اپنے دعوے کے اثبات میں جتنے دلایل دیئے تھے۔ ان میں سے جو دلیل مسلمانوں کے مقابلہ میں پیش کی تھی وہ محمدی بیگم منکوحہ آسمانی کے مرزا صاحب کے نکاح میں آنے کے متعلق تھی جسکی بابت خود مرزا صاحب کا اقرار ہے کہ اگر یہ پیشگوئی صحیح ثابت نہ ہوئی تو میں اپنے دعوی (ماموریت اور مسیحیت وغیرہ) میں جھوٹا ٹھیرونگا۔ (شہادۃ القرآن)

تو اب پوچھئے کہ جب نکاح مرزا صاحب کا حسب وعدہ نہ ہوا یا مرزا صاحب کے نکاح میں محمدی بیگم پہنچ گئی تھی؟ آپ ہی کا قول ہے کہ نہیں ہوا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

"یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔"

(اخبار پیغام صلح ۱۴ جنوری ۱۹۲۱ء ص۵)

پس بتلایئے کہ مرزا صاحب اپنے دعوی مجددیت میں کہاں تک سچے ثابت ہوئے۔ ہماری اس جرح کا جواب دینا آپ کا فرض ہے۔ مگر آپ اس کا کیا جواب دیںگے جبکہ آپ کا اپنا اعتراف ہے کہ یہ نکاح وقوع میں نہیں آیا۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعوی مجددیت وغیرہ میں سچے نہ تھے۔ آپ نے ہمارے سامنے سابقہ مجددین کو بطور مثال پیش کیا ہے۔ ہم آپکو چیلنج کرتے ہیں کہ آپ ہمارے مسلمہ مجددین میں سے کسی ایک ہی مجدد پر ایسی جرح دکھائیں جیسی آپ کے مجدد پر کی گئی ہے۔ تو پھر آپ مساوات کا دعوی کرسکتے ہیں۔

مولوی صاحب! آپ کہاں تک اخفائے حق سے کام لیں گے۔ آپ ایسی باتیں کہتے ہوئے یہ خیال دل میں ضرور رکھا کریں کہ کوئی نہ کوئی آپ کی باتوں کو سُن کر جانچنے والا بھی ہے۔ خصوصاً "اہلحدیث" کا تو دعوی ہی یہ ہے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گوچہ ڈھونڈوگے چراغ رخ زیبا لیکر

رئیس قادیان

(مصنفہ مولوی ابوالقاسم صاحب رفیق دلاوری)

یہ ایک جدید تصنیف ہے۔ اس میں مرزا صاحب قادیانی کے حالات عجیب طرز پر لکھے گئے ہیں۔ جو [illegible] آپ نے کسی کتاب میں نہ دیکھے ہونگے۔ [illegible] قیمت کاغذ [illegible] کاغذ عام [illegible] ملنے کا پتہ۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

بریلوی مشن

سوال از گندم جواب از چنا کا مصداق

الفقیہ بریلوی خیال کا آرگن ہے۔ اس میں ایک صفحہ فتاویٰ کا بھی ہوتا ہے۔ جس میں بریلوی خیال کے مختلف جگہ کے مفتی صاحبان فتویٰ لکھا کرتے ہیں۔

۱۴ ستمبر ۱۹۵۱ء کے پرچہ میں ایک سوال کا جواب شائع ہوا ہے۔ جس کو پڑھ کر ہمیں بے حد حیرت ہوئی کہ مفتی صاحب نے یا تو سوال پر غور ہی نہیں کیا۔ کسی محویت میں لکھتے گئے ہیں اور وہی پرانے دماغی خیالات کا اظہار کئے جاتے ہیں یا عمداً تساہل کیا ہے۔ چنانچہ وہ فتویٰ مع سوال بجنسہٖ ناظرین کی واقفیت کے لئے درج کیا جاتا ہے:۔

سوال } ایک وہابی بنام خیر بخش خان زمیندار درشانِ حبیب خدا اشرف انبیاء قالوا ما انتم الا بشر مثلنا کا مستحق ہو کر کہتا ہے کہ وہ نبی اور رسول برحق تھا۔ مگر ہم جیسا انسان تھا۔ جس طرح ہم کام کرتے ہیں۔ خورد و نوش اور بازاروں میں گھومنا کرتا تھا؟ یا ہماری طرح پاخانہ پیشاب نہ لاتا تھا؟ یا آپ کی یازدہ زنان تھیں۔ ان سے جفتی نہ کرتا تھا؟ دیگر کہتا ہے کہ دستگیر دستگیر کرنا یا اس کی گیارھویں شریف کی کیا وجہ ہے۔ خدا کے فرضوں کا لوگوں کو پتہ نہیں۔ مگر دستگیر انہوں نے کہاں سے لیا ہے۔ اور اس کے نام کی خیر خیرات اور گائے کشی سب حرام اور ناجائز ہے مگر گوشت سگ کا جو کسی گٹھڑی میں باندھا ہوا خشک ہو گیا ہے تو وہ طیب ہے۔ عبادت کا کام نماز تک کرنا جائز اور صحیح ہے اور کہ مینڈک کچھوا اور کھی کر ور شیر مردہ ہو جاوے۔ تو اس کا کھانا پینا حلال درست ہے۔

اب عرض خدمت ہے کہ علماء دین متین در ایں مسئلہ حل المشکلات کر دیں۔ ایک آدھ کا کمٹ بغرض جواب ارسال خدمت ہے۔

(خادم اعظم شاہ فقیر محمود دی۔ ڈاکخانہ غوث پور۔ ضلع جیکب آباد سندھ)

الجواب } وسیلہ کسی بزرگ کا طلب کرنا جائز ہے۔ اور حدیث و قرآن سے ثابت کیا معلوم نہیں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے گندم خوری کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا اور تو لغزش معاف کی گئی۔ جس کو اللہ نے اپنے قرآن پاک میں بیان فرمایا۔ فتلقیٰ آدم ربہ کلمات فتاب علیہ۔ اسی طرح حدیث میں سرکار نے بیان فرمایا ہے۔ گیارھویں شریف میں فاتحہ کرنا مرغ خصی وغیرہ کا گوشت تیار کرنا جائز ہے۔ یہ تو لفظی نزاع ہے۔ کوئی مسلمان کسی جانور کو اللہ کے سوا دوسرے کے نام پر ذبح نہیں کرتا ہے اور جو جانور اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ وہ حلال ہے۔ اس گوشت کو پکا کر تیار کرنا کیوں ناجائز ہوگا۔ قربانی کا جانور لوگ ایک ماہ دو ماہ دس ماہ قبل خرید کر رکھتے ہیں۔ جب ان سے کوئی پوچھتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ اپنی یا فلاں کی قربانی کا جانور ہے۔ اس کا گوشت حلال ہو۔ وہی صورت گیارھویں بارھویں کی ہے۔ وہ ناجائز کیوں ہوگا؟ بڑے افسوس اور ناسمجھی کی بات ہے۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ غیر مقلدین اور ان کے چھوٹے بھائی اس کو کیوں ناجائز قرار دیتے ہیں۔ ان کے سردار مولوی اسمٰعیل صاحب نے تو تقریر ذبیحہ میں گیارھویں کا خصی قبل سے پلنے اور اس کے ذبح کے بعد فاتحہ کو جائز قرار دیا ہے۔ تو دم میں کچھوا وغیرہ مر جائے تو اُسے پھینک دینا چاہئے وہ حرام ہو گیا۔ اور عنقا میں مر جائے تو اُسے پھینک دینا چاہئے وہ حرام ہو گیا۔ [illegible] یہ ہے [illegible] الجواب [illegible] واللہ اعلم و علمہ اتم [illegible] محمد عبد اللطیف [illegible] مدرس [illegible]

(الفقیہ امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۵۱ء)

ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ سائل کا سوال [illegible] میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ کرتے تھے۔ خورد و نوش بھی کرتے تھے۔ یہ [illegible] کیا تو ان عوارضات کے ہوتے ہوئے وہ بشر تھے یا نہ۔ اس سوال کا جواب جو مفتی صاحب نے دیا ہے وہ یہ ہے کہ وسیلہ کسی بزرگ کا طلب کرنا جائز ہے

سبحان اللہ! سوال اور جواب میں مطابقت ہو تو ایسی ہو۔ مفتی جی کیا کریں۔ باتوں میں بات نکل آتی ہے۔ ہاں یہ موافقت ضرور ہے کہ سائل بھی بقول ان کے وہابی ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ بشر تھے اور وہابی (امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے) وسیلہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس واسطے اس سوال کا یہ جواب تحریر کیا گیا ہے۔ پھر وسیلہ کے ثبوت میں جو دلیل تحریر فرمائی ہے وہ عجیب تر ہے کہ حضرت آدم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا تھا اور اس پر دلیل اس سے بھی عجیب ہے۔ فرماتے ہیں قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے:۔ فتلقیٰ آدم[1] ربہ کلمات فتاب علیہ۔ مفتی جی نے ایک حدیث بھی ذکر کی ہے۔ فرماتے ہیں حدیث میں سرکار نے فرمایا ہے گیارھویں شریف میں فاتحہ کرنا نیز مرغ خصی[2] وغیرہ کا گوشت تیار کرنا جائز کاش۔ مفتی صاحب اس حدیث کے الفاظ نقل کر کے ساتھ ہی سند بھی نقل کر دیتے۔ ہم نے یہ حدیث کتب حدیث میں تو نہیں البتہ موضوعات[3] میں ہو تو یہ مفتی صاحب کا احسان ہوگا۔ اگر وہ اس حدیث کا

---

[1] موجودہ قرآن مجید میں اس طرح آئت نہیں ہے۔ کوئی قرآن مفتی جی کے پاس یا الفقیہ کے دفتر میں ہو تو پتہ نہیں۔
[2] ہمارے ہاں تو مرغ خصی نہیں ہوا کرتے [illegible] ایڈیٹر صاحب یا مفتی جی کرتے ہوں تو پتہ نہیں۔ [illegible]
[3] موضوعات کبیر ملا علی قاری ۔ [illegible]

پڑھیں یا کسی حدیث کی مستند کتاب میں باسند آئی ہے یا کسی محدث نے اس کی تخریج کی ہے۔

یوں تو اخبار الفقیہ امرتسر میں اخبار موضوعہ و قصص واہیہ بکثرت لکھے جاتے ہیں مگر فتویٰ پر چونکہ عوام کی نگاہ پڑتی ہے۔ اس لئے ہم نے اس کے متعلق خاص طور پر لکھا ہے۔ تاکہ عوام اسکو پڑھ کر حدیث کے نام سے دھوکہ نہ کھا جائیں۔

مفتی صاحب! خدا کے لئے فتویٰ نویسی کے وقت تحقیق سے کام لیا کریں۔ یہ ذمہ داری کا کام ہے۔ جہلاء آپ کے فتووں کو پڑھ کر راہ ہدایت پر آویں گے تو ثواب آپ کو ملیگا، گمراہ ہونگے تو ان کا بوجھ آپ کو اٹھانا پڑیگا ارشاد باری عز اسمہ تو آپ نے پڑھا ہوگا۔

قال اللہ تعالیٰ لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونھم الایۃ

آپ کا تابع

جشید ثانی امرتسری

مسلمانوں میں فتنہ عظیم

بصورت سجدہ تعظیم

(از مولوی نور محمد صاحب میانوی ضلع جہلم)

مضمون ہذا کی پہلی قسط اہلحدیث ۲۲ ستمبر میں شائع ہو چکی ہے۔ بقیہ آج ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

مجوزین سجدہ کہا کرتے ہیں کہ سجدہ تعظیمی کی ممانعت صرف خبر احاد سے ثابت ہے۔ اس لئے تعظیمی سجدہ مرشد کو کرنا کوئی جرم نہیں۔ سو سنئے!

عن انس ابن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصلح للبشر ان یسجد

یعنی روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی انسان کو درست نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے۔

اس روایت میں لفظ بشر چونکہ نکرہ ہے۔ اور وہ بموجب قواعد عربی زبان کے عموم کا فائدہ دیتا ہے یعنی ہر ایک انسان خواہ وہ نبی ہو یا ولی یا پیر ہو یا فقیر کسی کے لئے سجدہ جائز نہیں ہے۔ علاوہ اسکے اس روایت میں کسی سجدہ کی تخصیص اور تقسیم بھی نہیں کی گئی ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ سجدہ لغیر اللہ ہر نوع اور ہر کیف ناجائز اور حرام ہے۔

اگرچہ اس سجدہ تعظیم کی حرمت میں بے شمار حدیثیں وارد ہیں۔ اور محدثین نے ان کو مختلف راویوں سے علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی حدیث کی کتابوں میں درج فرمایا ہے۔ لیکن ہم بوجہ مضمون زیادہ طویل ہو جانے کے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ متفرق کتب احادیث میں اس سجدہ تعظیم لغیر اللہ کی حرمت میں اس قدر حدیثیں آئی ہیں کہ ان پر نظر کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس بارے میں حدیث خبر احاد نہیں بلکہ مشہور اور متواتر تک پہنچ گئی ہیں۔

چنانچہ نواب قطب الدین صاحب مرحوم دہلوی اپنی جامع التفاسیر میں ارقام فرماتے ہیں۔

اور یہ حدیث یعنی لو کنت امرا احدا ان یسجد لغیر اللہ لامرت المرءۃ ان تسجد لزوجھا

فرمایا کہ سجدہ تعظیم کے خلاف حدیث مشہور بلکہ متواتر ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر میں خدا کے سوائے کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ حدیث مشہور ہے روایت اس کو کتنے ہی صحابہ نے کیا ہے۔ پھر اس کے بعد دس کتب احادیث میں قریباً گیارہ صحابہ سے اس حدیث کا روایت کیا جانا ارقام فرمایا ہے پس کتاب مذکورہ بالا و نیز دیگر کتب احادیث سے جس قدر روایتیں ہم کو معلوم ہوئیں منجملہ ان کے چند کتب اور ان میں جن جن راویوں سے حدیثیں بیان کی گئی ہیں۔ ان کے نام بھی درج ذیل ہیں۔

(۱) مسند امام احمد میں۔ حضرت عائشہؓ۔ انسؓ۔ معاذؓ۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے۔

(۲) ترمذی میں ابوہریرہؓ سے۔

(۳) ابوداؤد میں قیس بن سعدؓ سے۔

(۴) ابن ماجہ میں۔ حضرت عائشہؓ۔ قیس بن سعدؓ۔ معاذؓ۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ سے۔

(۵) دارمی میں بریدہؓ سے۔

(۶) بیہقی میں قیس بن سعدؓ۔ ابوہریرہؓ۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ سے۔

(۷) حاکم میں قیس بن سعدؓ بریدہؓ سے۔

(۸) ابن ابی شیبہ میں حضرت عائشہؓ سے۔

(۹) طبرانی میں زید بن ارقمؓ۔ قیس بن سعدؓ۔ سراقہ بن مالکؓ۔ صہیبؓ۔ عقبہ بن مالکؓ۔ غیلان بن سلمؓ سے۔

(۱۰) ابن حبان میں عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ سے۔

اب انصاف فرمائیے کہ وہ حدیث جس کو اس قدر محدثین نے بیان کیا ہے اور جس کی روایت کرنے میں ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس قدر ہے کیا اب بھی مجوزین سجدہ خبر احاد ہی کہتے جائیں گے العیاذ باللہ!

اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلم کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین! زیادہ والسلام خیر الختام۔

سجدہ تعظیم

اس رسالہ میں قرآن مجید و حدیث شریف کی روشنی سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ سجدہ کرنے والوں کے اعتراضات کا جواب مدلل دیا گیا ہے۔ منگا کر خود پڑھئے اور دوسرے مسلمانوں میں اشاعت کیجئے۔

قیمت صرف ۶؍ (دو آنے) [illegible] کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

حق کی پکار

(مرسلہ مولوی غلام رسول صاحب ہوشیارپوری)

مکر و دغا کا پھندا پیری ہے اِن دنوں میں — اکل و فریب کا دھندا پیری ہے ان دنوں میں
سیّد ہیں وہ جہنم کے کیا خوف ہو حشر میں؟ — پاکی ہے برہمن کو منو کے شاستر میں
بُت کو لئے بغل میں پھرتے ہیں در بدر وہ — پیری کا خاص پیشہ رکھتے ہیں سربسر وہ
تا نان ہیں لحنِ خوش پر گاتے ہیں شعر جامی — حُسنِ ادا سے اُن کی مسحور سب ہیں عامی
توحیدِ حق سے لیکن رکھتے ہیں وہ عداوت — ہاں ماسوائے حق سے انکو ہے خاص رغبت
کہتے ہیں اولیاء سے مانگو مرادیں ساری — کرتے روا ہیں بے شک حاجات وہ تمہاری
کہتے ہیں جیسے مصری پانی میں ایک جاں ہو — یوں ذاتِ اولیاء بھی توحید میں نہاں ہو
جب اِرتقا کی منزل طے ہے اولیاء کو — یکساں ہے پھر پکارو اُن کو یا کبریا کو
اے کاش جانتے وہ توحید کی حقیقت — پھر نہ بچھاتے یوں وہ سجادۂ طریقت
اے پیر جی سُنو اب فرمانِ ربِّ باری — دعوت ہو یا عبادت حق کے لئے ہے ساری
نفع و ضرر کا سارا ہے اختیار حق کو — بے چارگی ہے اس میں سب مرسلین تک کو
دختر سے بولے اپنی یوں سیّدِ دو عالم — اے فاطمہؓ پیاری قربان تجھ پہ جانم
اعمال پر ہے مبنی عقبےٰ کی رُستگاری — مَیں بھی نہ کرسکوں گا امداد واں تمہاری
اے سیّدانِ عالی! اس پر بھی غور کیجئے — خلقت پہ حق سے ڈر کے ناحق نہ جور کیجئے
بگڑی ہر ایک جاں ہے کردارِ خویش میں یاں — اعمالِ نیک و بد کی عقبےٰ میں ہوگی میزاں
بحکمِ خدا ہے لازم ہے مصطفےٰ کی سنت — چھوڑی نبیؐ نے ہم میں لاریب یہ امانت
پیروں کی شانِ اعلیٰ کرتی ہے کب گوارا — کہ سنتِ نبیؐ پر اُن کا چلن ہو سارا
اپنے مریدوں سے وہ کرتے ہیں یہ اجارا — دیگا مدد تمہیں بھی نانا وہاں ہمارا
اوہامِ ناشائستہ ایسے ہی اور صدہا — ان کے دلوں میں اکثر رہتے ہیں یونہی برپا

اے سیّدانِ عالی! خوفِ خدا کرو تم
[illegible] اب تو وفا کرو تم

مسئلہ غروبِ شمس پر ایک نظر

(از مولوی عبدالرحمٰن صاحب جنت نگری)

سورہ کہف کی آیت کریمہ حتّٰی اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمئۃ کی نسبت یہ کہنا کہ قرآن کریم آفتاب کو دلدل و کیچڑ میں ڈوبتا بتلاتا ہے۔ جیسا کہ اہلحدیث میں بعض اہل علم نے شائع کر دیا ہے۔ ملحدین کو اعتراض کا موقع پیدا ہوتا ہے۔

ناظرین کرام! غروبِ شمس کے لئے جتنی روائتیں اس قسم کی ہیں وہ سب اسرائیلیات اور اہل کتاب زندیقوں کی گھڑی ہوئی روایات ہیں۔ چنانچہ تفسیر خازن میں حضرت معاویہؓ کے جواب میں کعب احبار کا یہ جواب منقول ہے:۔

قال نجدہ فی التوراۃ انھا تغرب فی ماء وطین

(ملاحظہ ہو خازن جلد ثالث صفحہ ۲۱۰)

اسی طرح صاحبِ مدارک نے بھی تورات کے حوالہ سے آفتاب کو کیچڑ میں ڈوبنا نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو مدارک علی حاشیۂ خازن صفحہ ۲۱۰)

اسی طرح صاحب معالم نے بھی کعب احبار کے حوالہ سے لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو معالم صفحہ ۲۲۴)

اسی طرح صاحب مدارک نے بروایت ابوذرؓ اس پر ایک بے سند حدیث نقل کر دی ہے کہ حضورؐ نے ابوذر سے پوچھا کہ جانتے ہو کہ سورج کہاں ڈوبتا ہے۔ پھر خود ہی فرمایا کہ یہ آفتاب کیچڑ میں ڈوبنے جا رہا ہے۔ (ملاحظہ ہو مدارک صفحہ ۲۱۰) لیکن ان مفسرین نے تشریحات بالا کے ساتھ دوسری اقوال اور اپنی اپنی رائیں بھی نقل کی ہیں۔ "کما سیاتی"۔ پس غور طلب امر یہ ہے کہ جب اسرائیلی روایات سند اور حجت شرعیہ نہیں ہیں تو ہم اُن تشریحات کے پابند کیوں ہوں۔ جن سے واقعات و مشاہدات کی تکذیب ہوتی ہو۔ جبکہ مفسرین سلف خود بھی اسی ایک تشریح پر جامد و قانع نظر نہیں آتے۔ بلکہ علامہ ابن کثیر جیسے مفسر جلیل القدر اسرائیلی روایت پر اپنا شک [illegible] ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لا حقیقۃ لہ و اکثر ذالک من خرافات اھل الکتاب و اختلاف زنادقتھم وکذبھم تو ہمیں ایسی تشریح کے انتخاب و پابندی پر سخت تعجب اور کمال حیرت ہے کہ جن سے واقعات و مشاہدات کی تکذیب لازم آتی ہے۔

کتب نحو کی رو سے تردید آیت مذکورہ میں نحوی اصول کے مطابق اگر لفظ وجدہا پر غور کیا جاوے تو بھی واقعۃً دلدل میں غروب ہونے کا مسئلہ قطعی غلط ثابت ہوتا ہے۔ علمائے نحو وجد کے استعمال کے دو طریق ہیں۔ ایک وجد ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے جیسے وجدت الضالۃ: تو اس وقت وجدان بمعنی پانے کے معنی میں مستعمل ہو کر افعالِ قلوب سے نکل جاتا ہے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ دو مفعول کی طرف متعدی ہو۔ اس وقت وجدان الشی علی صفۃ مراد ہوتی ہے اور اب وجد افعال قلوب میں شمار ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو از ہدایۃ النحو تا رضی م)

پس صاف ظاہر ہے کہ آیت مذکورہ میں لفظ وجد افعال قلوب[ط] سے ہے۔ کیونکہ آیت میں صرف ذات آفتاب کا پانا مراد نہیں ہے بلکہ اس کا کسی خاص صفت پر پانا مراد ہے۔ پس کتب نحو کی روشنی سے آیت مذکورہ کے معنی صرف اس قدر ہوئے کہ ذوالقرنین نے سورج کو سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہوا خیال کیا۔ اور اس کا ایسا خیال کرنا محض اس کے قلب کا وجدان تھا۔ اور اسمیں کچھ ذوالقرنین کی تخصیص نہیں ہے بلکہ ہر شام کو سفر کرنے والے کو شام کے وقت دنیا جھیل۔ سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر ایسی چیزوں میں ڈوبنے کا خیال ہوتا ہے۔ کما ھو ظاھر ولا یجحد بہ الا من سفہ نفسہ۔ (باقی)

ستینی۔ امام رازیؒ کی مشہور کتاب کا اردو ترجمہ بسائنہ علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی ہے۔ قیمت ۴ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

[ط] وجدک ضالا پر بھی غور کر لیجئے: (اہلحدیث)

تاریخ اسلام کا ایک صفحہ

(از مولوی مظفر علی صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند)

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

دریائے دجلہ کی وادی میں ایرانیوں اور مسلمانوں کی معرکہ آرا جنگ ہوتی ہے۔ چونکہ ایران کا دارالسلطنت "مداین" دریا کے اوس پار نظروں کے سامنے ہے اسلئے مسلمانوں کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں کہ سارے ملک ایران کی تمام جنگوں کا فیصلہ ہے۔ ایرانی بھی جان توڑ کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ گھمسان کا رن پڑ رہا ہے کچھ ہی دیر میں جنگ کا نقشہ بدلتا ہوا دیکھ کر ایرانیوں کو جان بچانے کی فکر پڑ گئی۔ ایرانیوں کے سامنے مسلمان ہیں جن کے نیزوں کی بھالوں، تلواروں کی دھاروں سے کہیں امن نظر نہیں آتی اور پشت پر دریائے دجلہ کی موجیں نگل جانے کو منہ پھاڑ رہی ہیں ایرانیوں نے مسلمانوں کے سامنے بچنے سے اسکو آسان سمجھا کہ اپنے کو دریا کے حوالے کر دیں۔ جلدی جلدی کشتی بیڑی ڈونگے جو کچھ بھی میسر آیا انہیں تیار کر کے جتنے اپنی جان بچا کر نکل سکتے تھے ان کو چھوڑ کر نکل بھاگے اتنے میں مسلمان تعاقب کناں دریا کے کنارے پہنچے۔ اتنے ایرانی دریا کے اوس پار "مداین" کی فصیل پر جا چڑھے اور لشکر اسلام کا تماشہ دیکھنے لگے۔

مسلمان سوار نیزوں کو تانے ہوئے دن رات ..... گھوڑوں کو سرپٹ ڈالے دشمن کے تعاقب میں تیزی کے ساتھ آ رہے تھے کہ سامنے کا راستہ دریائے دجلہ سے بند دیکھ کر حیران رہ گئے۔ دم کے دم میں ساٹھ ہزار مسلم سواروں کے گھوڑے دریائے دجلہ کے کنارے پر صف بستہ نظر آنے لگے۔ اب اس منظر کو دیکھئے۔ دارالسلطنت "مداین" کی فصیل کے نیچے دریائے دجلہ اپنی تیزی اور طغیانی کے ساتھ ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اس کنارے پر ساٹھ ہزار مسلم سوار انگشت بدنداں حیرت زدہ غصہ میں بھرے ہوئے اپنی ڈاڑھیاں چبا رہے ہیں کہ دشمن ہاتھ سے نکل گیا اور اپنے پاس دریا عبور کرنے کا سامان نہیں۔

مسلمانوں کے سپہ سالار لشکر اسلام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھوڑی دیر میں دریا کے کنارے پر پہنچ گئے۔ یہ نقشہ دیکھ کر انہیں خواب یاد آ گیا۔ مسلمان پا پیادہ دریائے دجلہ کو عبور کر رہے ہیں سارے لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دشمنوں نے دریا کی طغیانی میں پناہ لے رکھی ہے تم ان پر حملہ نہیں کر سکتے اور وہ جب چاہیں تم پر حملہ کر سکتے ہیں۔ میری رائے تو یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ دنیا تم پر غالب آ جائے۔ اور اوس میں ملوث ہونے سے تمہارے حالات بدل جائیں صدق و اخلاص میں کمی آ جائے۔ اللہ کے واسطے کچھ کام کر لو۔ اور وہ کام یہ ہے کہ اللہ کے بھروسہ پر گھوڑوں کو دریا میں ڈال کر دریا کو اسی حالت میں عبور کر لیا جائے۔ تمام کے تمام مسلم سواروں نے ایک زبان ہو کر بطیب خاطر جواب دیا۔ "اللہ تعالیٰ آپ کے عزم میں برکت عطا فرمائے ہم سب مطیع اور تیار ہیں۔" اس سوال جواب کے فوراً ہی بعد دیکھنے والوں کی آنکھوں نے کیا دیکھا؟ کہ اوسی سمندر کے نیچے دریائے دجلہ کی اٹھتی ہوئی موجوں اور زوروں کی طغیانی میں ساٹھ ہزار گھوڑے ایسی تیزی سے جا رہے ہیں کہ جیسے خشک میدان میں دوڑتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زبان سے سُن کر ہر مسلم سوار کی زبان پر یہ کلمات دعائیہ جاری تھے اور سب کے سب بڑے اطمینان سے دریا کو عبور کر رہے تھے۔ نستعین باللہ و نتوکل علیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل واللہ لینصرن اللہ ولیہ ولیظھرن دینہ ولیظھرن من عدوہ ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

لشکر اسلام کے دریا میں داخل ہونے سے ایرانی بڑے خوش ہو ہو کر قہقہے لگانے لگے کہ عرب کے وحشی خشک ملک کے رہنے والے دریا کی موجوں کو کیا

جوش میں آ کر دریا میں گھس تو گئے ہیں اب سب کے سب غرق ہو جائیں گے ہمارے ایرمن نے ہماری مدد کی ہے کہ ہمارے دشمن خود بخود ہی ہماری دیکھتی آنکھوں فنا ہو جائیں گے۔ لیکن جب یہ خدا پر بھروسہ کرنیوالا خدا کا لشکر جو دین کا کلمہ بلند کرنے کے لئے گھروں سے سر کفن باندھ کر نکلا تھا۔ دریا کو عبور کرتا ہوا فصیل کے قریب پہنچ گیا تو پہلے ہی دستہ کے نعرہ تکبیر سے مجرا نے لگی تو ایرانیوں کو ہوش آیا۔ اپنے جان و مال کی فکر پڑی جہت سے تو دیواں آمد نہ دیواں آمدنہ کہتے ہوئے سروں پر پیر رکھکر بھاگے۔ اوس جلدی میں جس سے جتنا جلدی ممکن ہوا اپنا مال و متاع لیکر شہر سے نکلنے کی کوشش میں لگ گیا۔ لشکر اسلام ہونت کا پورا ایران کے دار السلطنت میں بے روک ٹوک داخل ہو گیا۔ دشمن کے زن و مرد اسلام کی غلامی میں تھے اور مال و متال بیت المال کا ذخیرہ تھا "مداین" جیسا شہر مسلمانوں کے لئے اجنبی جگہ، گلی کوچے تو کیا سڑکوں سے بھی بے خبر تھے۔ پھر بھی جس کسی مسلمان کو جو کچھ ملتا تھا اس کو وہ اپنا نا نہیں تھا۔ اسلام کے کل قانون کی اطاعت کرتا تھا۔ جس مسلمان کے ہاتھ جو مال آتا وہ لاکر ایک ہی متعین کے پاس جمع کر دے۔ ایسے شخص کو جس کے پاس مال غنیمت جمع کیا جاتا ہے اسکو صاحب اقباض کہتے ہیں۔

اسی افرا تفری۔ آپا دھاپی۔ نفسا نفسی میں ایرانی جان و مال بچا بچا کر بھاگ رہے تھے اور مسلمان مال غنیمت کو جمع کر رہے تھے۔ جو مسلمان جس گلی کوچہ میں گھس گیا وہاں کے مال کا مالک ہو گیا۔ مگر کیا ممکن کہ ایک حبہ کی خیانت ہوئی ہو۔ رتی رتی مال صاحب اقباض کے پاس پہنچتا رہا۔ اسی سلسلہ میں دو چار مسلمان نہروان کے پل پر پہنچ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ چند ایرانی ایک خچر کو جس پر دو صندوق لدے تھے دھکیلتے ہوئے لئے جا رہے ہیں۔ مسلمان جو اوس طرف کو لپکے تو ایرانی بہ یک دیدن کی صورت دیکھتے ہی بھاگ گئے۔ مسلمانوں نے خچر پر قبضہ کر لیا۔ مسلمانوں کا خیال تھا کہ ان صندوقوں میں کچھ قیمتی پارچہ جات کچھ زیورات ہونگے۔ مگر صندوق کے کھلتے ہی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ کسرائے ایران کا بیش قیمت بلکہ انمول "تاج" تھا۔ جس پر تمام ملک ایران کی کئی سالہ کل کی کل آمدنی خرچ کی گئی تھی جو کبھی کبھی عظیم الشان درباروں میں استعمال ہوتا تھا۔ وہ تاج ہے۔ ان مسلمانوں میں سے کسی ایک کے دل میں بھی یہ خطرہ پیدا نہ ہوا کہ اس بیش قیمت تاج کو کہاں صاحب اقباض کے پاس لے جائیں۔ للہ آپس ہی میں تقسیم کر لیں! نہیں ایسا تو خطرہ بھی نہیں گزرا اور وہ اس خچر کو اسی طرح لدا لدایا صاحب اقباض کی خدمت میں لے گئے۔ اور کسی قسم کا تصرف نہیں کیا۔

ایک ہی دو دن میں جبکہ مسلمان صبح کا فریضہ ادا کرنے کے لئے بیدار ہو رہے تھے۔ ایک مسلمان نماز کی تیاری کے لئے اٹھا اور قضائے حاجت کے خیال سے ایک باغ میں گھس گیا۔ صبح کا سپیدہ نمودار ہو چکا تھا مگر تارے چمک رہے تھے اور باغوں میں ابھی کافی اندھیرا تھا۔ اوسی صبح کے اندھیرے میں مسلمان نے اوس باغ میں ٹھوکر کھائی۔ جس چیز کی ٹھوکر لگی تھی اوسے اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک ڈبہ تھا اور وزنی ڈبہ تھا۔ اس خدا سے ڈرنے والے مسلمان نے اوس کو کھول کر بھی نہ دیکھا کہ اس میں کیا ہے۔ ادائے نماز سے پہلے ہی اوسے بند کا بند لئے ہوئے صاحب اقباض کی خدمت میں پہنچا۔ صاحب اقباض نے اوس کے سامنے ہی اوس ڈبہ کو کھولا تو اوس میں سے اس قسم کے جواہرات بر آمد ہوئے جس کو دیکھ کر عملہ کے تمام لوگ کہنے لگے۔

"اب تک مال غنیمت میں اس کے لگ بھگ مال نہیں آیا اور جتنا آیا ہے وہ سب مل کر بھی اس کے برابر نہیں ہے"

صاحب اقباض نے اوس مسلمان سے دریافت کیا۔ اس ڈبہ کے ملنے کے وقت اور بھی کوئی تھا۔ اوس نے کہا نہیں۔ پھر دریافت کیا تم نے اس میں سے کچھ نکالا ہے تو قسم کھا کر کہا اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اس ڈبہ کو تمہارے پاس تک نہ لاتا۔ نام دریافت کیا گیا تو جواب دیا۔ "میں اپنا نام بھی نہیں بتلاؤنگا تم لوگ خواہ میری تعریف کروگے اور شہرت ہوگی۔ میں صرف اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اوس نے مجھ کو یہ توفیق دی اور اوسی سے ثواب کی امید رکھتا ہوں"۔ یہ کہکر وہ مسلمان چل دیا۔ صاحب اقباض نے آدمی بھیج کر پتہ لگوایا۔ تو ان کا نام عامر بن قیس معلوم ہوا۔

صاحب اقباض نے جب امیر جیش حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے مال غنیمت کے فراہم ہونے کی رپورٹ پیش کی تو اوس میں عامر بن قیس کے ڈبہ لانے کا واقعہ بھی من وعن سنا دیا۔ اس واقعہ کو غور سے سننے کے بعد حضرت امیر عسکر نے فرمایا۔

واللہ ان الجیش لذو امانۃ ولولا ما سبق لاھل بدر رضی اللہ عنہم لقلت انھم علی فضل اھل بدر۔

خدا کی قسم یہ لشکر نہایت امانت دار ہے۔ اگر اہل بدر کی افضیلت ثابت نہ ہو چکی ہوتی تو میں کہتا کہ یہ بھی اون کے برابر ہیں۔

ہم موجودہ مسلمانوں کے لئے اپنے اسلاف کے ان کارناموں میں کوئی عبرت، کوئی سبق ہے کہ نہیں ہم اُن مسلمانوں کی غیبی امدادوں پر تعجب کرتے ہیں، حیرت میں رہ جاتے ہیں کہ انہوں نے کیونکر طغیانی میں آئے ہوئے دریا دجلہ کو عبور کر لیا۔ یہ عرب کے مٹھی بھر فقہ اور بھوکے وحشی کسریٰ کے جیسے باقاعدہ آہن پوش لشکر پر کیسے فتحیاب ہو گئے۔ مگر ان حضرات کے ان کارناموں پر نظر نہیں ڈالتے کہ ان میں خدا کی خشیت، اللہ کا خوف، اور خدا پر بھروسہ کا یقین کس درجہ پر تھا۔ جبکہ وہ بڑے سے بڑے مال و جاہ پر نظر نہیں ڈالتے تھے۔ خدا کا کلمہ بلند کرنا، خدائی قانون کی پابندی کرنا۔ اُن کے لئے جیسا جلوت میں ضروری تھا ایسا ہی خلوت میں ضروری تھا۔ جبھی تو ہر موقعہ پر خدا کی امداد ہوتی تھی۔

فاتح مصر۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی قیمت عمر۔ پتہ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

متفرقات

وی پی بھیجے گئے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام "اہلحدیث" ۲۹ ستمبر وی پی بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ ان کی قیمت اخبار ماہ ستمبر میں ختم تھی۔ باوجود اطلاع دیئے جانے کے آخر وقت تک وصول نہ ہوئی تھی۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار جلد از جلد ارسال کر دیں۔ ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے ایک ہفتہ بعد مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۲۰۵۳ - ۵۶۲۳ - ۶۸۴۷ - ۷۱۴۸
۷۱۵۲ - ۹۶۱۲ - ۱۰۰۲۸ - ۱۰۷۲۶ -
۱۱۱۲ - ۱۱۷۱۶ - ۱۲۰۲۶ - ۱۲۰۸۷ -
۱۲۱۸۸ - ۱۲۳۳۷ - ۱۲۲۴۰ - ۱۲۲۴۶ -
۱۲۴۲۵ - ۱۲۴۳۰ - ۱۲۴۳۹ - ۱۲۴۶۷
۱۲۴۷۲ - ۱۲۴۷۳ - ۱۲۴۸۶ -

رسالہ تحریک خاکساری اور اس کا بانی زیر طبع ہے۔ اس رسالہ کی اشاعت کے خواہاں و معاونین حضرات اس کی امداد کی طرف جلد از جلد توجہ فرمائیں اور تعداد مطلوبہ سے بھی اطلاع دیں۔

آمد۔ حاجی اللہ دتہ صاحب از پشاور ۵ھ

قرآن مجید بطرز آسان قرآن مجید کی طباعت کئی قسم کے رسم الخط سے ہوتی ہے۔ پرانی طرز کتابت پر جو دشواریاں اور مشکلات بچوں اور مبتدیوں کو ہوتی تھیں وہ اس نئی طرز کتابت کے قرآن مجید بطرز آسان نے بہت حد تک رفع کر دی ہیں۔ اب معمولی ذہن کا بچہ اور مبتدی بھی بآسانی بلا مدد استاد خود بخود پڑھ سکتا ہے۔ جو صاحب پہلے اس کی کتابت کا نمونہ دیکھنا چاہیں وہ پوسٹ کارڈ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ ہدیہ قسم اول بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ۔ مجلد تین روپے۔ قسم دوم بلا جلد دو روپے۔ مجلد دو روپیہ چار آنہ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر بیت القرآن۔ براندرتھ روڈ لاہور

حافظ نور الدین صاحب سابق مبلغ اہلحدیث کانفرنس تحریر فرماتے ہیں کہ میری تجویز متعلقہ اہلحدیث کانفرنس مورخہ "اہلحدیث" ۲۷ جولائی ۱۹۳۹ء کی تائید میں چوہدری بدر الدین صاحب شیخ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور نے کانفرنس کے لئے رمضان المبارک تک مبلغ پچیس روپیہ بطور اعانت مرحمت فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔ نیز انجمن نصرۃ الاسلام دینانگر کے اراکین و ممبر صاحبان بھی حتی الامکان امداد دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔

حالات تبلیغ اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ہے کہ میری تبلیغ کا کام قریب ۹ سال سے جاری ہے۔ اور

حساب دوستاں

سابقہ پرچہ میں درج کیا گیا ہے۔
ایک بار اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے

"اہلحدیث" اور تہنیت نامے

قابل توجہ شعراء حضرات

"اہلحدیث" کی نئی جلد شروع ہونے والی ہے حسب معمول سابق شعراء کرام نئے سال کے لئے تہنیت نامے ارسال فرمائیں۔ پتہ:۔ منیجر دفتر "اہلحدیث" امرتسر

قریب قریب ہر سال اخبار "اہلحدیث" میں کارروائی شائع کراتا ہوں جو ناظرین کرام کو یاد ہوگا۔ آمدنی کی کمی و بیشی کی وجہ سے مبلغین کبھی کم و کبھی زیادہ ہوتے رہے چار مبلغین بہت دنوں سے کام کر رہے تھے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ امسال ماہ ربیع الثانی سے ایک اور بڑھایا۔ اب اس وقت پانچ ہیں۔ ان پانچوں کے ساتھ وہی شرط ہے کہ ایک بھی چندہ نہ لیں چاہے کوئی اصرار کے ساتھ بھی دے۔ ذاتی کیا حالت ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے مجھ کو بہت دور دور دراز کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ کئی بار سفر میں بیمار پڑ چکا ہوں۔ اس لئے ناظرین کرام سے عرض ہے کہ میرے لئے دعا کریں تاکہ میں برابر صحیح و سالم رہوں۔ ان مبلغین کے علاوہ میرے ساتھ نوکروں کا بھی خرچ ہے فقط والسلام (عبد اللہ رحیم آبادی)

یاد رفتگان بنارس کے مشہور پرانے واعظ مولوی حیات اللہ صاحب جو والد مرحوم مولانا محمد سعید صاحب کے اولین تلامذہ سے تھے بعمر اسی سال انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اشاعت توحید و سنت کے لئے اپنی زندگی گویا وقف کر چکے تھے اور تمام عمر اسی کی تبلیغ میں رہے۔ (راقم قادری احمد سعید از بنارس)

(۲) راقم کی ماں وجہ نوجہ برادرم عبد الرحمن صاحب جو پابند صوم و صلوٰۃ اور نیک اخلاق تھیں۔ انتقال کر گئیں۔ (راقم:۔ محمد ایوب خطیب نیلگری)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھما

ضرورت اخبار اہلحدیث خاکسار غریب طالب علم ہے اور مسجد قاضیاں بٹالہ میں تعلیم پاتا ہے اور مجھے اخبار اہلحدیث پڑھنے کا بڑا شوق ہے۔ اس واسطے کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ ایک سال کے واسطے اخبار میرے نام جاری کرا دے تو خدا سے اجر جزیل حاصل کرے۔ خاکسار محمد یونس طالب علم مدرسہ دار السلام مسجد قاضیاں ٹھٹھیاری دروازہ شہر بٹالہ

ایک قابل امداد بیوہ مولوی حافظ محمد اللہ صاحب مرحوم پسروری کی بیوہ قابل امداد ہے۔ دو بچیاں بھی ہیں۔ اصحاب خیر اس بیوہ اور یتیم بچیوں کی امداد کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز حافظ صاحب مرحوم کے نام اخبار اہلحدیث جاری تھا۔ جس کی مکمل فائلیں ۱۹۱۸ء سے ۱۹۳۵ء تک موجود ہیں۔ کسی صاحب کو ضرورت ہو تو ان سے قیمتاً خرید لیں۔ اس طرح بھی ان کی امداد ہو جائیگی۔ پتہ یہ ہے:۔ بیوہ حافظ محمد اللہ مرحوم معرفت حکیم خدا بخش مسجد کلاں۔ محلہ کلے زئیاں پسرور ضلع سیالکوٹ

ملکی مطلع

جرمن اور فرانس کی جنگ

—— اور ——

فریقین کی ناقابل عبور حدیں

ایک زمانہ تھا کہ دشمن سے بچنے کے لئے معمولی کچے قلعے بنائے جاتے تھے۔ پھر ان کو مضبوط کرنے کی رسم جاری ہوئی۔ مضبوطی کے زمانے کی دو مثالیں تاریخ دنیا میں مشہور ہیں۔ قسطنطنیہ اور قلعہ انٹورپ قسطنطنیہ کو بھی سلطان محمد فاتح کے زمانے میں فتح کر لیا گیا۔ گذشتہ جنگ عظیم میں قلعہ انٹورپ کو بھی جرمنی نے ایک ہی گولے سے توڑ دیا۔

نوٹ | امرتسر کا ایک نوجوان اور سیری کی ملازمت پر جنگ عظیم میں گیا تھا۔ واپسی پر ملاقات میں میں نے دیکھا کہ وہ کچھ بہرا سا ہو رہا ہے۔ بہرے پن کی وجہ پوچھی تو کہا انٹورپ کا قلعہ جس گولے سے ٹوٹا تھا اس گولے کی آواز سے میرے کانوں کو صدمہ ہوا۔ حالانکہ بارہ میل کے فاصلے پر قدر ہم سے وہ گرا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ بنی نوع انسان کے ایک گروہ نے اپنی حفاظت کے لئے جتنی مضبوطیاں کیں۔ دوسرے گروہ نے ان کے توڑنے میں کمی نہیں کی۔

آج زمانہ اس سے زیادہ ترقی کر گیا ہے۔ اس لئے سلطنتوں نے اپنی حفاظت کے لئے جس قدر مضبوطیاں کی ہیں وہ فرانس اور جرمنی کے دفاعی خطوط سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ جن کی تفصیل اخباروں میں یوں آئی ہے:

فرانس کا خط دفاع —— میگنٹ لائن

موجودہ جنگی خبروں کے سلسلے میں قارئین کرام نے بار بار میگنٹ لائن اور سیگفرائیڈ لائن کا ذکر پڑھا ہوگا۔ اس لئے ان کی تفاصیل کا جاننا ان کے لئے یقینی طور پر دلچسپی کا موجب ہوگا۔ بات یہ ہے کہ جرمنی نے اپنی مغربی اور فرانس نے اپنی مشرقی سرحد پر ایک دوسرے کے بالمقابل زبردست دفاعی استحکامات قائم کئے ہوئے ہیں۔ فرانسیسی خط دفاع کو میگنٹ لائن اور جرمنی خط دفاع کو سیگفرائیڈ لائن کہا جاتا ہے۔ میگنٹ لائن کے معنی فولادی دیوار کے ہیں جس کا سلسلہ ڈنکرک سے سوئٹزرلینڈ کی طرف کوہ الپس تک پہنچتا ہے۔ یہ خط قریباً چھ سو میل لمبا ہے اس کی بنیادیں زمین میں ۲۲۵ فٹ گہری ہیں۔ اور سپاہ بھی اس میں سطح زمین سے ایک سو فٹ نیچے رہتی ہے۔ یہ زمین دوز قلعوں کا ایک ایسا سلسلہ ہے جو تمام سرحد کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ لیکن بظاہر دیکھنے والے کو سوائے اس کے کچھ نظر نہیں آتا کہ ہر چند سو گز کے فاصلہ پر چند ایک ستون اور مورچے ہیں۔ ان مورچوں کی مجموعی تعداد ۱۴ ہزار ہے جہاں توپیں نصب ہیں اور انہیں چلانے والے زمین کے نیچے بیٹھ کر ہی کام کرتے ہیں۔ توپ کے ڈائل پر تمام تفاصیل درج ہوتی ہیں۔ چلانے والا ان کے مطابق کام کرتا ہے۔ گولہ رکھا جانے کے بعد توپ خود بخود گولہ باہر پھینکتی ہے اور پھر خود ہی نیچے آ جاتی ہے۔ توپوں کے رخ بھی حسب منشا تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ ان قلعوں میں رہنے والے سپاہیوں کی حفاظت کے لئے بیرونی دیوار چالیس انچ موٹی بنائی گئی ہے۔ جس پر گولی بلکہ بم کا گولہ بھی کوئی اثر نہیں کر سکتا۔ ہوا کا دباؤ بھی اس طرح رکھا گیا ہے کہ زہریلی گیس اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ اس کے اندر ہر کام بجلی کی مشینوں سے ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی گاڑیاں ضروری سامان ادھر ادھر لے جاتی ہیں جن میں آٹھ آٹھ ڈبے ہوتے ہیں اور ہر ایک کی لمبائی ۶-۷ فٹ ہوتی ہے۔ ان کے لئے باقاعدہ سٹیشن اور سگنل ہوتے ہیں جو سب خود بخود کام کرتے ہیں۔ سٹیشن کے ذریعہ یہ گاڑیاں سطح زمین کے اوپر بھی آ سکتی ہیں۔ قلعے دراصل زمین کے اندر کئی کئی منزلوں کے ہیں۔ ان کی چھت فولاد اور سیمنٹ کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ ان کو [illegible] کے طور پر [illegible] اور پھولوں کے درخت موجود ہیں۔ اور انہی میں سے کہیں کہیں اس کے گنبد نظر آتے ہیں۔ قلعے ایک سیدھی قطار میں نہیں بلکہ ادھر ادھر منتشر ہیں۔ اوپر کی سطح بالکل قدرتی ہے۔ اس لڑائی میں چونکہ ٹینکوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے ان کو روکنے کا بھی خاص انتظام ہے۔ اگر کوئی ٹینک توپوں کی زد سے نکل کر قریب بھی پہنچ جائے تو ایسی خوفناک بڑی بڑی میخوں سے پالا پڑتا ہے جو بھک سے اڑنے والے مادہ کی بنی ہوتی ہیں۔ ٹینک کے چھوتے ہی وہ پھٹ کر اسے تباہ کر دیتی ہیں۔ اول تو کسی دشمن کا اسے تسخیر کر لینا ناممکن ہے۔ لیکن اگر غنیم اس کے کسی حصہ پر قابض بھی ہو جائے تو ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ وہ حصہ خود بخود دوسرے حصوں سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور اس خط سے قریباً تیس میل کے فاصلہ پر ایسے خفیہ کمرے بنائے گئے ہیں کہ وہاں سے صرف ایک بٹن دبانے سے وہ منقطع حصہ مع قابضین کے بھک سے اڑ جاتا ہے۔ مشین گنوں کے مورچے ایسے بنائے گئے ہیں کہ کوئی شخص اگر ان پر چڑھے تو اندر سے خود بخود ایسی آتش باری ہوتی ہے کہ چشم زدن میں اس کے پرخچے اڑ جاتے ہیں۔ رات کے وقت سرخ روشنی کی زبردست شعاعیں ہر طرف پھیلی رہتی ہیں۔ اور اگر ان شعاعوں میں سے کوئی گزرنے لگے تو اندر مشین گنوں کی گھنٹیاں خود بخود بجنے لگتی ہیں اور سپاہی فوراً مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتے۔ یہاں سے تیس میل کے فاصلہ پر فرانسیسی حکومت نے پھر قلعے بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں زبردست توپ خانہ بھی موجود ہے۔ اور نہایت ہی قلیل عرصہ میں اس لائن میں وہاں سے کمک آ سکتی ہے۔

امن کے دنوں میں اس کے اندر فوج نہایت آرام سے رہتی ہے۔ لیکن ان کی زندگی کا انحصار صرف مشینوں کے صحیح حالت سے ہے۔ کیونکہ ان کے لئے روشنی بلکہ ہوا بھی اسی ذریعہ سے مہیا کی جاتی ہے حتی کہ باورچی خانہ میں بھی سب کام بجلی سے ہوتا ہے بجلی کی فراہمی کے لئے زبردست پاور ہاؤس ہے

[illegible] انجن خندقوں میں بھی کے [illegible] میں تمام ضروریات [illegible] خندقوں کے علاوہ [illegible] بھی بکثرت جمع رکھے جاتے ہیں۔ اس لائن کی تعمیر پر فرانس نے اربوں فرانک صرف کر دیئے ہیں یہاں کہنے کے لئے لوگ اندر سے ہو کر گئے ہیں۔ پہلے سرنگ میں قریباً ۵۰ فٹ چلنا پڑتا ہے۔ پھر مشین کے ذریعہ سو فٹ نیچے جاتے ہیں اور اس کے بعد بجلی سے چلنے والی گاڑی میں بیٹھ کر یہاں پہنچتے ہیں [illegible] کا دعویٰ ہے کہ کوئی زبردست سے زبردست [illegible] بھی اس لائن کو توڑنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔"

جرمنی کا خط دفاع ــــــ سیگفرڈ لائن

فرانس کی اس دفاعی لائن کے ساتھ جرمنی نے بھی تو سے کوئی ڈیڑھ سال قبل ایک دفاعی لائن بنائی ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ چونکہ عجلت میں تعمیر کی گئی ہے اس لئے ایسی مضبوط نہیں۔ یہ بھی سوئٹزرلینڈ سے لے کر ہالینڈ تک پھیلی ہوئی ہے اس کی تین قطاریں ہیں۔ اور کم و بیش تیرہ سو قلعوں پر مشتمل ہے جن میں سے اکثر زمین دوز ہیں۔ اور بعض [illegible] کے علاقہ میں پہاڑیوں میں واقع ہیں۔ زمین دوز قلعوں کے اندر رسد و سامان کی بہم رسانی کے لئے سرنگیں ان کو ملک کے اندرونی حصوں سے ملاتی ہیں [illegible] شکن توپیں یہاں قطار در قطار کھڑی ہیں اور ٹینکوں کو روکنے کے لئے بھی زبردست انتظامات ہیں۔ اس لائن کی تعمیر میں نہایت راز داری سے [illegible] لیا گیا تھا۔ اس لئے تفاصیل کا بہت کم لوگوں کو علم ہے۔ چنانچہ اس جنگ میں یہ خبریں آتی رہی ہیں کہ فرانسیسی طیارے اس پر پرواز کرکے اسکے [illegible] لینے کی کوشش کرتے رہے ہیں تاکہ اس کی [illegible] کو معلوم کرکے ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے [illegible] میں [illegible] کو گرانے کے لئے خفیہ گردے [illegible] اور گولہ باری [illegible] اعلان کیا ہے کہ [illegible] ناقابل تسخیر ہے [illegible] اور [illegible] علاقہ میں

ہو رہی ہے۔ فرانسیسی افواج اس علاقہ کی طرف پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اور اس کی بیرونی چوکیوں پر جرمن افواج مزاحمت کرتی ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ دونوں ممالک نے اپنی سرحدوں کو حتی الامکان مضبوط اور ناقابل تسخیر بنا رکھا ہے۔ اور اس لئے یہ کوئی بعید نہیں کہ سالہا سال اسی علاقہ میں لڑائی جاری رہے۔"

(الفضل قادیان [illegible] مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۹ء)

جنگ کی رفتار

جنگ کے متعلق جتنی خبریں آتی ہیں وہ سب کی سب مجمل بلکہ مبہم ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کے ناقابل فہم بن جاتی ہیں۔ خواص تو ان کا مطلب سمجھ لیتے ہیں لیکن ان کو کہا گیا ہے کہ ؏

لب بند و چشم بند و گوش بند

مختصر یہ ہے کہ جنگ جاری ہے۔ جرمنی وارسا سے فارغ ہو گیا ہے۔ روس اور جرمنی کی فوجیں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو دھمکا رہی ہیں۔ فرانس اور جرمنی باقاعدہ مکمل حملوں اور دفاع کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ برطانیہ کی فوجیں بھی فرانسیسی فوجوں کے ساتھ جا ملی ہیں۔ غالباً اس ہفتے دونوں میں گھمسان کی جنگ شروع ہو جائے گی۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ العلم عند اللہ

باقی حالات خبروں کے صفحہ پر ملاحظہ ہوں۔

خاکساروں کا حملہ لکھنؤ پر

خاکسار جماعت کے ڈکٹیٹر ماسٹر عنایت اللہ خان نے جب سے اعلان کیا تھا کہ ہماری زندگی اہنسا تی ہو گی ہم اسی وقت سمجھے تھے کہ عنقریب یہ جماعت بجائے خاکساروں کے خونخوار ہونے والی ہے۔ معمولی طور پر جیلوں میں جانا ان کے نزدیک زنانہ پن ہے۔ اس لئے انہوں نے اصول خود مختاری زندگی کا لباس پہن کر [illegible] سے چلے جمنا کے کنارے غازی آباد میں داخل ہوتے ہی پولیس سے ہاتھا پائی کی۔ جن اخبارات پولیس کا شمار [illegible] تھا ان میں خاکسار پھر (۵۰) تھے۔ صورت لڑائی میں غلبہ خاکساروں کو ہوا سپاہیوں کو [illegible] سے زخمی کیا، دو کو دریا میں پھینک دیا [illegible] خاکسار غازی آباد گرفتار کئے گئے۔ غازی آباد پر کیوں ہنگامہ ہوا؟ اس لئے کہ حکومت یوپی کا حکم ہے کہ باہر سے خاکسار صوبہ یوپی میں داخل نہ ہوں۔ غازی آباد چونکہ حکومت یوپی کی سرحد ہے۔ وہاں دہلی سے آنے والے خاکساروں کو بھی روک دیا گیا۔

خاکساری دفتر سے حکم جاری ہو رہے ہیں کہ جتھے روانہ ہوں۔ سنا ہے ۱۰ ستمبر کا جتھا لکھنؤ پہنچ گیا ہے راستہ میں روکا نہیں گیا۔ اس حکمت عملی سے پہنچا کہ بجائے خاکساری لباس کے برات کی شکل بنائی گئی کچھ بھی ہو آخر گرفتار ہو گیا ہو گا یا ہو جائیگا۔ نتیجہ وہی ہو گا جو جدہ و پر گرفتاری کا ہے وہی لکھنؤ میں ہو گا۔

حکومت یوپی نے ایک اور اعلان مندرجہ ذیل کیا ہے

«گورنمنٹ خاکساروں پر کوئی غیر ضروری
پابندی نہیں لگانا چاہتی
لیکن قانون شکنی کی اجازت نہیں دی جائیگی

قائمقام وزیر اعظم یوپی کا بیان

لکھنؤ ۲۰ ستمبر۔ قائمقام وزیر اعظم یوپی نے آج ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں صوبہ میں تحریک خاکسار کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے کہ گورنمنٹ نے مجبور ہو کر خاکساروں کے متعلق موجودہ رویہ اختیار کیا ہے۔ بعض حلقوں میں اس امر کے شکوک ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ گورنمنٹ خاکساروں کو کچلنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ انہیں دور کرنے کے لئے مسٹر قدوائی نے کہا کہ گورنمنٹ خاکسار تحریک کو کچلنے کا یا اسکی سرگرمیوں کو خواہ مخواہ پابندیاں لگانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی لیکن جب وہ پبلک یا اسکے کسی طبقہ کی سرگرمیوں میں [illegible] [illegible] قانون کی [illegible]

رعایتی اعلان

بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے مشہور خاندانی شاہی حکیم مسیح الملک محمد اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود خان صاحب کی شہرہ آفاق کتاب ضیاء الابصار کا عام فہم اور سلیس اُردو ترجمہ ہے۔ بازاری کتابیں جو عام مصنف ادھر ادھر کی لایعنی باتیں جوڑ کر بنا لیتے ہیں۔ اس کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔ کیونکہ یہ فن طب کی ایک بڑی ماہر ہستی کی تصنیف ہے۔ جس میں انکے تمام مجربات درج ہیں۔ اس کتاب میں مواصلت اور مباشرت کے طبی اصول اور اس کے تمام مجرب نشاط انگیز اور صحیح طبی طریقے بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے صحت ہمیشہ درست رہتی ہے۔ اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ بیوی اپنے خاوند کی پرستار اور دیوانی بن جاتی ہے۔ جوانی کی پُرکیف زندگی کو ہمیشہ قائم اور درست رکھنے کے لئے بڑے بڑے مجرب طریقے، قاعدے۔ نسخے اور ہدایات درج ہیں۔ زنانہ امراض، انکی تشریح، علاج اور عورتوں کی اندرونی کیفیات اور ان کو سمجھنے کے طریقے مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ مقوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ اس کتاب میں عوام الناس کے فائدے کے لئے نہایت فیاضی سے لکھ دیئے ہیں۔ ہر ایک شادی شدہ نوجوان کو زندگی کے ہر ہر قدم پر اس کتاب کی ضرورت ہے۔ قیمت صرف عہ۔ رعایتی ایک روپیہ (عہ)

تاریخ اسلام

اُردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب بلحاظ صحت، طرز تحریر، سیاق، متانت، لکھائی چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات رنگوں میں چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری ٹیکسٹ بک کمیٹی ہائے نے اس کو سرکاری مدارس کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا ہے۔ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی۔ قیمت جلد اول چار روپے۔ قیمت جلد دوم چار روپے۔ جلد سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی عنہ

فقرائے اسلام

اس کتاب میں ان پیشوایان دین کے سبق آموز حالات ہیں۔ جنہوں نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو استوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے تبلیغ اسلام کی۔ مؤلفہ مولانا عبدالسلام صاحب ندوی۔ قیمت عہ رعایتی عہ

سیر الصحابہ

صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات۔ عقائد۔ عبادات معاملات۔ حسن معاشرت۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں مؤلفہ مولانا سعید انصاری۔ قیمت فی جلد پانچ روپے (عہ) رعایتی قیمت للعہ روپے

صحابیات

یہ کتاب اکثر زنانہ اسلامیہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے اس میں ۵۸ صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات درج ہیں۔ قیمت فی جلد سہ۔ رعایتی ۸/ (ڈھائی روپے)

سیرت الحسین

حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی۔ شہادت و واقعات کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ معہ آپ کے مزار کے فوٹو۔ چار رنگوں میں چھپا ہوا نفیس سرورق۔ قیمت دو روپے دو آنہ۔ رعایتی عہ

سیرت الکبریٰ

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل سوانحعمری مع فوٹو مزار۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۳/

ہدایت الہدایت

حضرت امام غزالیؒ کی کتاب کا اُردو ترجمہ اس میں اخلاق و آداب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۱۲/ رعایتی ۸/

مشاہیر اسلام

مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام۔ شہدائے ملت۔ غازیان شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی میں قابل دید کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول سے روپیہ۔ رعایتی دو روپے (عہ)

فلسفہ خواب

اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے اس موضوع میں اُردو کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت صرف دس آنے۔ رعایتی ۸/

سیرت بلال

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی مکمل سوانحعمری۔ نہایت اعلےٰ پیرایہ میں۔ جسے پڑھ کر بدن میں خون دوڑنے لگ جاتا ہے۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲/

سوانح حضرت ذوالنون مصری

مشہور و معروف ولی اللہ کی سوانحعمری۔ ارشادات مقالات کا مجموعہ پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اصل قیمت سہ رعایتی ۳/

پیارے نبی کے پیارے حالات

مصنفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت۔ زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں۔ قیمت سے روپے۔ رعایتی ۲/ روپے

عقائد اسلام

مصنفہ مولوی شمس محمد صاحب مرحوم۔ اصل قیمت سہ رعایتی ۲/

نوٹ۔ محصولڈاک ہر کتاب کا علیحدہ ہوگا۔

(۹۴۹)

ملنے کا پتہ: منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب
رسالہ جامعہ۔ قرول باغ
نئی دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۶

نمبر ۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اخبار امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر لوکی کڑہ بہائی

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح چندہ اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

" " ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ

فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام ابو الوفاء ثناء اللہ (ایڈیٹر) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۸ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم نعتیہ

(از محمد عبد اللہ مضطر اعظمی متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ)

مرے دل سے کوئی یہ کہہ رہا ہے
تجھے معلوم کیا شان محمد

اگر معلوم ہوتی ان کی عظمت
تو ہوتا تو بھی ثنا خوان محمد

صحابہ پا گئے دولت جہاں کی
پڑھا جب دل سے قرآن محمد

یہی شان محمد سب سے ارفع
دلیل اس کی ہے فرمان محمد

ہوئے حلقہ بگوش حضرت عمر بھی
سنا جب دل سے فرمان محمد

زباں پر ہے فداہ ابی و امی
ہوں میں دل سے ثنا خوان محمد

ثنا خواں کیوں نہ ہوں جن و بشر جب
خدا خود ہے ثنا خوان محمد

دعا مضطر کی ہے تجھ سے خدایا
سدا مجھ پر ہو فیضان محمد

ثنائی برقی پریس ... امرتسر میں باہتمام ... چھپ کر دفتر اہلحدیث ... امرتسر سے شائع ہوا۔

انتخاب الاخبار

۱۳ اکتوبر ۱۹۳۹ء

——— امرتسر مسلم ضمنی انتخاب پنجاب اسمبلی کا نتیجہ ۱۰ اکتوبر کو برآمد ہوا۔ شیخ صادق حسن صاحب کامیاب ہو گئے۔ چودہری افضل حق اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو ناکام رہے۔

——— بہت سے اعیان پنجاب نے گورنمنٹ کی خدمت میں جنگ کے متعلق اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ حکیم ابوتراب نے اپنے صاحبزادے شمس الحق سمیت جنگی خدمات میں اپنا نام لکھوایا ہے۔

——— سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو اے۔ ڈی۔ ایم راولپنڈی کی عدالت نے سشن سپرد کر دیا ہے۔ شاہ صاحب نے فہرست گواہان صفائی پیش کی ہے۔ جس میں وزیر اعظم صوبہ سرحد اور مسٹر محمد علی جناح کے نام بھی درج ہیں۔

——— پنجاب کے مختلف شہروں میں مجلس احرار کی کمیٹیاں توڑ کر ڈکٹیٹر مقرر کئے جا رہے ہیں۔ کئی ڈکٹیٹر گرفتار بھی ہو چکے ہیں۔

——— پنجاب و سرحد سے خاکسار صوبہ یوپی میں سول نافرمانی کرنے جا رہے ہیں۔ گرفتاریاں بدستور جاری ہیں۔

——— لکھنؤ ۸۔ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ بلند شہر جیل میں دو سو خاکساروں پر گولی چلائی گئی جن میں پانچ مر گئے اور بیس زخمی ہوئے۔ (پرتاپ ۱۰ اکتوبر)

——— نئی دہلی ۸۔ اکتوبر۔ نئی دہلی سے ایک خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے کہ وائسرائے ہند جو مختلف سیاسی لیڈروں سے ملاقات کر رہے ہیں وہ ۲۰۔ اکتوبر تک ختم ہو جائیگی۔ اس کے بعد حضور وائسرائے ہندوستان کے متعلق فیصلہ ظاہر فرمائیں گے۔

——— کراچی۔ مسجد منزل گاہ کی بازیابی کے لئے بہت سے مسلمان سول نافرمانی کر کے گرفتار ہوئے آخرکار حکومت سندھ نے ان کو رہا کر دیا مگر ابھی تک مسجد منزل گاہ مسلمانوں کے حوالہ نہیں ہوئی

——— ہٹلر نے جرمن میں ایک تقریر کرتے ہوئے شرائط صلح پیش کر دیں اور کہا کہ یہ میری آخری پیشکش ہے۔ اگر اس کو رد کر دیا گیا تو جرمنی لڑیگا۔ اس سلسلے میں ہٹلر نے تجویز پیش کی کہ یورپین طاقتوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ میں فرانس اور برطانیہ سے کوئی مطالبہ نہیں کرتا۔ صرف نو آبادیوں کا مسئلہ ہے جس کا حل گفت و شنید سے کیا جا سکتا ہے۔ پولینڈ کے معاملے میں جرمن اور روس کسی تیسری طاقت کی مداخلت گوارا نہیں کرینگے۔ (انقلاب ۱۰۔ اکتوبر)

——— نیویارک۔ واشنگٹن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ امریکن سٹیٹ کی تمام پارٹیاں چاہتی ہیں کہ صدر امریکہ یورپ کی جنگ میں مداخلت کر کے صلح کرا دیں۔ مگر صدر مذکور کو دو مشکلات کا سامنا ہے۔ اول یہ کہ ہٹلر اپنے وعدہ کو پھر نہیں توڑیگا۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ کیا کوئی سمجھوتہ ایسا ہونا ممکن ہے جس سے چیکوسلواکیہ اور پولینڈ کی آزادی بحال ہو سکے (پرتاپ ۱۰۔ اکتوبر)

——— میرٹھ میں فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے کرفیو آرڈر[1] نافذ کیا گیا ہے۔

——— پیرس ۸۔ اکتوبر۔ فرانسیسی پارلیمنٹ کے ۴۰ کمیونسٹ (اشتراکی) ممبر گرفتار کئے گئے ہیں۔

——— قاہرہ ۸۔ اکتوبر۔ کل مصری پارلیمنٹ میں اعلان کیا گیا کہ حکومت برطانیہ مصر سے روئی کی ۱۵ لاکھ گانٹھیں خریدا کریگی۔ یہ روئی پہلے آسٹریا، جرمنی پولینڈ اور چیکوسلواکیا سے خریدی جاتی تھی۔ (انقلاب ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

——— فرانس میں اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی فوجوں نے جرمنی کے ایک لاکھ مربع ایکڑ علاقے پر قبضہ کر لیا ہے۔ (؍ ؍)

——— سویٹ، روس اور لتھویا کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس میں قرار دیا گیا ہے کہ کسی یورپین ملک کی طرف سے حملہ کی صورت میں دونو ایک دوسرے کی امداد کرینگے۔

[1] کرفیو آرڈر کے معنی ہیں چلنے پھرنے میں خاص اوقات کی پابندی عائد کرنا۔

——— جرمن پارلیمنٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ جنگ میں زہریلی گیس اور جراثیم کا استعمال نہ کریگی۔ (؍ ؍)

——— پیرس ۷۔ اکتوبر۔ پولش مہم میں جرمنوں کا بھاری نقصان ہوا۔ جرمنی کے محکمہ اعداد و شمار نے جو رپورٹ مرتب کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے اکانوے ہزار دو سو سپاہی ہلاک اور دو لاکھ زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۵۰ ٹینک بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ (؍ ؍)

——— چنگ کنگ۔ چینیوں کا دعویٰ ہے کہ چنگ شا کے ۱۹ دن کی زبردست لڑائی میں تیس ہزار جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں۔

سائلین غریب فنڈ

اور

رمضان شریف

ماہ رمضان المبارک میں ہر نیکی کا کئی گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ آج کل سب سے مقدم ضرورت اشاعت دین ہے۔ جو تقریر کے علاوہ تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ تبلیغ توحید و سنت کا ایک ذریعہ اخبار "اہلحدیث" بھی ہے۔ جو دور دراز ملکوں میں جاتا ہے۔ اس فنڈ سے نادار اور مفلس اصحاب کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ تاکہ یہ حضرات خود اخبار کو دیکھ کر دوسرے حضرات کو بھی سنائیں۔ مگر افسوس ہے کہ آج کل اس فنڈ میں آمد نہ ہونے کے باعث تمام سائلین غریب فنڈ کے نام رکے پڑے ہیں۔ اس وقت سائلین کی تعداد چھبیس ہے۔ اگر اصحاب خیر اور دیگر شائقین تھوڑی سی ہمت کریں تو شروع جلد سے ان سب کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ امید ہے ہماری یہ درخواست رمضان المبارک جیسے مبارک مہینے میں رائگاں نہ جائے گی۔

آمدہ۔ از ملک غلام محمد صاحب مری محکمہ کشمیر علعہ

میں تم کو ایک بات کی دعوت دیتا ہوں کہ تم لوگ مشرک نہیں ہو کیونکہ شرک یہ ہوتا ہے کہ خدا کے ساتھ معبودوں کو بھی ذاتی طور پر شریک کرتے لیکن تو خدا کے سوا کسی کو بھی نہیں مانتے۔ کیونکہ تمہارے لئے تو خواجہ غریب نواز بھی سب کچھ ہے۔ اس لئے تم مشرک نہیں ہو۔

یعنی آپ کے بیان سے صحیح نتیجہ پاگیا اور سمجھ گیا کہ یہ لوگ اس آیت کے مصداق ہیں :-

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ [1]

اجمیر سے گذر کر کوئی صاحب بہرائچ میں سالار غازی کے مزار پر جائے تو مذکورہ مزارات اس کی نظر میں بہت کم درجہ معلوم ہونگے۔ اس نواح میں سالار غازی کو غازی میاں کہتے ہیں۔ سالار مسعود (عرس) کے موقع پر لاکھوں مسلمان بلکہ ہندو بھی شریک ہوتے ہیں۔ اس مزار کے ساتھ بہت بڑی جائداد ہے جسکے انتظام کے لئے ایک سرکاری کمیٹی مقرر ہے۔ اسکی آمدنی اتنی زیادہ ہے کہ ہندوستان کے افلاس زدہ افراد پر اگر باقاعدہ تقسیم کی جائے تو چند ہی دنوں میں ہندوستان کے مسلمانوں کا افلاس دور ہو جائے۔

اس مزار کی کیفیت یہ ہے کہ ہندو مسلمان بلا امتیاز بکثرت آتے ہیں۔ چونکہ سالار غازی شادی کئے بغیر ایام جوانی ہی میں شہید ہو گئے تھے اس لئے ان کے نام کے ڈولے چڑھائے جاتے ہیں۔ جو کاغذ سے بنے ہوتے ہیں۔ ہندو مسلمان سب یہ ڈولے غازی میاں کے سامنے پیش کرکے ان کی فرضی شادی رچاتے ہیں۔

ناظرین کرام! میں کہاں تک آپ کی سمع خراشی کروں سچ تو یہ ہے کہ اس کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ کوئی ملک، کوئی شہر حتیٰ کہ کوئی بستی بھی اس وبا سے محفوظ نہیں ہے۔ اس لئے اس دردناک کہانی کو یہیں چھوڑ کر میں اصلی مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اعیان اہلحدیث! اس دردناک کہانی کے بعد میری کہانی سنئے :-

آج سارے ہندوستان میں مسلمانوں کی کئی ایک جماعتیں میدان میں کام کر رہی ہیں۔ مشہور جماعتوں کے نام یہ ہیں :-

(۱) مسلم لیگ۔ (۲) مجلس احرار۔ (۳) جمعیۃ العلماء (۴) جماعت احمدیہ۔ (۵) جماعت خاکسار

میں ان میں سے کسی جماعت کے کام پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ افراد اہل حدیث سے پوچھتا ہوں اور بزور پوچھتا ہوں کہ

وہ امانت جو قرآن حدیث کی روشنی میں مولانا اسماعیل شہید قدس سرہٗ نے آپ کے حوالے کی تھی یعنی اشاعت توحید اور تردید شرک کیا آپ ان جماعتوں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ آپ کا کام کریں گی یا انہوں نے کبھی یہ کام کیا؟ جہاں تک واقعات کی شہادت ہے میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں کیا اور نہ کر سکتی ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیادی ساخت ہی ایسی ہے کہ وہ یہ کام نہیں کر سکتیں۔ ان کے ممبروں میں ایسے لوگ بھی شامل ہونگے جو رسوم شرکیہ کے حامی ہونگے۔ پھر وہ یہ کام کریں تو کیوں کریں۔

پس اس اسماعیلی امانت کی حفاظت آپ کس کے حوالے سمجھتے ہیں سوائے آپ کے ماسوا کون اس کا ذمہ دار ہے۔ پس یہ ہے ایک سوال جسے میں آج جماعت اہل حدیث کے سامنے پیش کرکے اپنا مافی الضمیر ظاہر کرتا ہوں۔

مافی الضمیر یہ ہے جماعت اہل حدیث کی ایک ایسی مجلس قائم کی جائے جس کی غرض و غایت صرف یہ ہو کہ ان مزارات پر جن افعال شنیعہ اور رسوم قبیحہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے ان کا انسداد ہو جائے جس کی صورت یہ ہے کہ خوش بیان واعظوں کی ایک جماعت مقرر ہو اور چند خدام ان کے ساتھ ہوں وہ بھی خوراک کا انتظام خود کریں جس کا خرچ جماعت کے ذمہ ہو۔ یہ لوگ سر بکف جائیں اور جہاں جائیں اس شان سے جائیں کہ شیخ سعدی مرحوم کا یہ شعر ان پر صادق آئے :-

نیم کمعصیت و نیا [illegible]
ہر جا کہ رفت [illegible]

مبلغین کا یہ قافلہ سارے ملک میں دورہ کرے اور ملک کے ہر حصہ کی زبان میں چھپے ہوئے اشتہارات اس کے پاس ہوں جن میں بصورت نظم و نثر توحید و سنت کی [illegible] مبلغین جہاں ڈیرہ لگائیں [illegible] وہاں کو منور کریں۔ اور اشتہارات کے ذریعہ بھی اثر ڈالیں۔

یہ ہے مختصر سکیم اس بڑے کام کی جو مولانا اسماعیل شہید نے جماعت اہل حدیث کے سپرد کیا تھا۔

(نوٹ) میں جانتا ہوں بلکہ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ جماعت اہل حدیث میں ضمنی نزاعات بکثرت ہیں جن سے ان کو فرصت نہیں۔ میں یہ جانتے ہوئے بھی اعیان اہل حدیث کو قرآن مجید کی اس آیت پر توجہ دلاتا ہوں :-

تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ [2]

میں اس آیت سے یہ ہدایت پاتا ہوں کہ مشترک غرض میں سب افراد کو شریک ہو جانا چاہئے۔ اسکے علاوہ اگر ضمنی نزاع کو جاری رکھنا ہے تو کچھ توجہ اس پر بھی مبذول رکھیں۔ لیکن سارا وقت اور ساری توجہ اگر ضمنی نزاعات پر صرف کی گئی تو اس امانت اسماعیلیہ کی حفاظت کون کریگا۔

جماعت سے خطاب یہاں پہنچ کر میں ناظرین کو بزور توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کار خیر میں شرکت کا پختہ وعدہ کریں اور خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر عرض کرتا ہوں :-

اللّٰھم اشھد قد بلغت قد بلغت

(اے اللہ! تو گواہ رہ کہ میں نے جماعت اہل حدیث کے افراد تک تیرا پیغام پہنچا دیا)

عمر کے لحاظ سے میں اس منزل پر پہنچ چکا ہوں جس کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے اس رباعی میں کھینچا ہے :-

اب ضعف کے پنجے سے نکلنا معلوم
پیری کا جوانی سے بدلنا معلوم
کھوئی ہے وہ چیز جس کا ملنا معلوم
آتا ہے وہ وقت کہ جس کا ٹلنا معلوم

پس میرے دوستو! میری یہ آخری [illegible]

[1] تم نے خدا کو بھی [illegible]

[2] ایک ایسی بات پر جمع ہو جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مساوی ہے۔

خطبہ رمضان المبارک

فیل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خطبہ مع ترجمہ شائع کیا جاتا ہے جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو بیان فرمایا تھا جو ناظرین اہلحدیث کو ہر سال سنایا جاتا ہے چنانچہ اس سال بھی حسب معمول سابق درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (مدیر)

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما یفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظما حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار۔ (مشکوٰۃ)

(ترجمہ) یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا۔ فرمایا اے لوگو! تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی افضل ہے۔ خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور رات کا قیام کرنا نفل قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں نفلی نیکی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا اور جو اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں گویا اس نے ستر فریضے ادا کئے۔ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ مومن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے (یعنی روزہ دار اس دنیا میں خوب کھاتا ہے اور قیامت کے روز بھی اس کی برکت سے خوب نعمتیں پائے گا) جو کوئی اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اسکے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے نجات ملیگی اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملیگا۔ یہ نہیں کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم ہو جائے گا۔ ہم (صحابہ) نے عرض کی حضور! ہم میں ہر ایک مقدرت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کی افطاری کرائے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس کو بھی دیگا جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا پانی پلا دے (گویا خدا کے ہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو تھوڑا شربت پلائے یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدا اس کو میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا کہ پھر پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ بخشش ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں اپنے ملازم کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کم کام کرائے خدا اس کو بخشش دیگا اور اس کو جہنم کے عذاب سے نجات دیگا۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب کے دعوے کا ثبوت

مرزا صاحب نے اپنے دعاوی کے ثبوت میں جو دلائل خود دیئے یا ان کے اتباع نے لکھے ہیں ان کی بابت ہمارا پختہ یقین ہے کہ وہ اپنی قوت اور طرز استدلال میں اس دلیل سے زیادہ قوی ہیں جو کسی فلاسفر نے زمین کی گولائی پر دی تھی کہ

چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے

وقتاً فوقتاً اتباع مرزا کی طرف سے جو دلائل مرزا صاحب کی صداقت پر دیئے جاتے ہیں وہ استدلالی حیثیت سے مذکورہ دلیل سے زیادہ قوت رکھتے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک زبردست دلیل ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اخبار پیغام صلح نے یورپ میں مرزا صاحب کی کتب کی اشاعت کو ان کی صداقت کی دلیل کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ اس نے مضمون کا عنوان یوں رکھا ہے:۔

مشرق میں عیسائیت کا حشر

اس عنوان کے ماتحت پیغام لکھتا ہے:۔

عیسائیت اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ آراستہ ہو کر اسلامی ممالک پر حملہ آور ہوئی اور مسلمانوں نے انہیں عیسائی بنانا چاہا تھا

[illegible]

چڑھنے والے ہیں۔ [illegible]
چڑھ رہے ہیں۔ ایک طرف قربانی کے [illegible] دیکھنے والے
ایسی اس [illegible] سے ہے [illegible]
دعویدار تو اہل حدیث ہیں اور جب مالی بدنی قربانی
کرنے کا موقع بن جائے عمل کی ضرورت پڑ جائے
تو ہمیں خدا کے دین کی ترقی و اشاعت کا ذرہ بھر بھی
خیال باقی نہ رہے۔ لیکن ہمارے دولت مند احباب
ایک آنہ فی روپیہ تو درکنار فی صد ایک آنہ دینا بھی
گوارا نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ
دلی ہمدردی، مذہبی حمایت، احساس قلبی جوش اور
محبت نہیں ورنہ کونسا امر مشکل ہے جو قوم کی ذرہ سی
[illegible] اس طرح قربانی [illegible]
تب تک [illegible] جماعت کی [illegible]
مجھے بھی جناب اسلم خان صاحب کی تجویز ۶ ہر سالانہ
چندہ کی تائید کرنی پڑتی ہے۔ تاکہ فی الحال تو ہمیں
بیداری، عملی قوت احساس اور مالی قربانی کرنے کا
مادہ پیدا ہو جائے۔

کاش کہ ہمارے دولت مند احباب اور نوجوان
دوست اس کار خیر میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور اسلام
سے بڑی غیرت کا تقاضا ہے کہ پھر بیدار رہو۔
خدا تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے۔

دعوت ختنہ

اہلحدیث ۱۰ ستمبر میں ایک مضمون مولانا
محمد ابو القاسم بنارسی کا درج ہو چکا ہے
جو اخبار "محمدی" دہلی کے جواب میں تھا۔
جس میں محمدی کی دلیل کو ایک صحابی کا
قول بتایا اور اس کے ساتھ ہی اس
قول کی "ختنہ چاہیے" (لڑکی کا ختنہ) سے
تشریح کی۔ موصوف کا مطلب یہ تھا کہ
جس صحابی نے کہا ہے کہ ہم ختنے کی
دعوت میں نہیں آتے تھے اس سے مراد
لڑکی کا ختنہ ہے۔

خاکسار [illegible] نے اس کا جواب
اہلحدیث [illegible] درج کرنے کے لئے بھیجا
ہے [illegible] کرنا بھی
[illegible] مضمون [illegible]
[illegible]
([illegible] اہلحدیث)
[illegible] بیان کیا گیا تھا کہ
[illegible]
[illegible]

بڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ ختنہ نہیں کرا سکتے۔ لڑکے
لڑکپن سے گزر جاتے ہیں۔ لیکن ختنہ نصیب نہیں
ہوتا۔ بہت سے اسی حالت میں مر بھی جاتے ہیں۔ ختنہ
کے وقت لوگوں کا اجتماع۔ پھر نائی کا کٹوری لے کر
پھرنا۔ پھر ایک لمبی چوڑی دعوت وغیرہ۔ یہاں تک
کہ اس کے لئے بھی لفظ شادی کا بنا لیا گیا۔ اور مثل
شادی کے اسے سنت شادی کے نام سے انجام
دیا جانے لگا۔ آج یہاں تک حالت پہنچ گئی کہ جب
تک اوسط درجے کے انسان کے ہاتھ میں کم از کم دو سو
روپیہ نہ ہو وہ اپنے لڑکے کی ختنہ نہیں کرا سکتا۔
اس کے سوا جو اور رسمیں جاری ہیں۔ مثلاً سنت شادی
کے موقعہ پر گھوڑی چڑھانا۔ دولہا بنانا۔ شہر میں
پھرنا۔ پھر قبروں پر جا کر منت چڑھانا وغیرہ تو شرک و
کفر کے درجے تک پہنچ گئی ہیں۔ چونکہ ان تمام باتوں
سے جماعت اہلحدیث [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
تو ہم دعوت ختنہ میں بزمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بلوائے جاتے تھے نہ ہم جاتے تھے۔ پس یہ حدیث
مرفوع ہو گئی [illegible]
کرنے کے در پے ہو جانا انصاف کے یکسر خلاف ہے
یہ فرمانا کہ صحابی کا یہ کہنا ختان جاریہ (لڑکی)
کی دعوت پر ہے۔ اس سے لڑکے کے ختنہ کی دعوت
کا جواز کیسے ثابت ہو جائیگا؟ جبکہ صحابی کے الفاظ
یہ ہیں "ما کنا نأتی الختان على عهد النبي
صلى الله عليه وسلم ولا ندعى له" (مسند احمد)
یعنی ختنہ کی دعوت میں زمانہ رسالت پناہ میں نہ ہم
جاتے تھے نہ ہم بلوائے جاتے تھے۔ پس وہ
علی الاطلاق دعوت ختنہ کی نفی کر رہے ہیں۔ نہ ایک دعوت
کی نفی اور دوسری کا اثبات کرتے ہوں
پس عبرت عموم لفظ کی ہوتی ہے نہ کہ واقعہ خاصہ کی جبکہ
بقول صحابی رضی اللہ عنہ زمانہ نبوی میں نہ تو ختنہ کی
دعوت ہوتی تھی نہ اس کے لئے لوگوں کو جمع کیا جاتا
تھا نہ کوئی جاتا تھا۔ پھر اسے لڑکی کے ختنے کے ساتھ
مخصوص و مختص کر دینا بھی انصاف کے یکسر خلاف ہے
فاضل مضمون نگار صاحب نے یہ لکھ دیا ہے؟
کہ یہ دعوت ختان جاریہ تھی۔ ہمارا عرض ہے کہ اسی
روایت میں کوئی لفظ ایسا نہیں۔ جو مضمون نگار صاحب
کی اس بات کی دلیل بن سکے کہ دلیل انکار صرف لڑکی
کے ختنے کی دعوت کے ساتھ مخصوص ہے۔ بلکہ لفظ
ختان ہے۔ جس کا معنی ختنہ کے ہیں۔ جو زیادہ سے
زیادہ شامل ہے عورت مردوں کے ختنے کو۔ [illegible]
عورتوں کے ختنے کے لئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ہاں اگر [illegible] ہے۔ حدیثیں میں یہی لفظ نقل ہے جو بغیر [illegible] کے نقل ہے۔ [illegible] کرو [illegible] کے ختنے کے لئے۔ ادب المفرد جس کا [illegible] اس میں بھی باب کے لفظ یہ ہیں۔ باب خفض المرأۃ۔ جس سے پہلے باب الختان بالفاس [illegible]۔ لڑکی کے ختنے کے متعلق جو دعوت آپ کو دی گئی وہ واقعہ اور ہے۔

اس روایت میں آپ کے الفاظ یہ ہیں۔ ماکنا نأتی [illegible] علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔ ماکنا نأتی الختان الخ

پس دو کو ایک کر دینا کہاں کا انصاف ہے؟

ان دو کو جو ظاہر کرنے والے جہاں حضرت عثمانؓ کے یہ دو قسم کے الگ الگ الفاظ ہیں، وہاں یہ چیز بھی ہے کہ پہلی روایت میں تو ہے کہ مجرد دعوت پہنچنے کے آپ نے انکار کیا۔ دعی ... فابی اور اس روایت میں ہے کہ آپ بلوائے گئے پھر آپ سے کہا گیا۔ ھل تدری ما ھذا ھذا ختان جاریۃ۔ آپ کو معلوم بھی ہے؟ کہ یہ کیا ہے؟ یہ لڑکی کا ختنہ ہے پس ظاہر ہے کہ یہ واقعہ اور ہے وہ اور دونوں میں حضرت عثمانؓ کے الفاظ بھی اور ہیں اس دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ فابیٰ ان یاکل۔ آپ نے اس دعوت کے کھانے سے انکار کر دیا۔ سیاق سباق روائی عبارت اور قرائن الفاظ بتلا رہے ہیں کہ پہلی روایت میں تو ہے کہ دعوت آپ نے قبول ہی نہیں کی۔ اور اسے بدعت بتا کر گئے [illegible]۔ دوسری روایت کے الفاظ بتلا رہے ہیں کہ آپ [illegible] چلے گئے۔ پھر آپ کو معلوم کرا دیا گیا کہ یہ دعوت ایسی ہے۔ تب آپ نے اسے بھی بدعت بتایا [illegible] اس دعوت کا کھانا کھانے سے انکار [illegible] دعوت کا انکار ہے [illegible] کھانا کھانے کا انکار ہے۔ پس ظاہر وہ ایک [illegible]

حضرت عثمانؓ بن ابی العاص بہت تھوڑے ہی بہت تھوڑے دنوں رہے ہیں۔ اے جناب! کیا تھوڑے دنوں رہنے والے کی خبر کو آپ غلط مانیں گے؟ کیا کسی روایت کی صحت کے لئے کسی صحابیؓ کی خبر کے صحیح ہونے کے لئے آپ کے نزدیک کچھ وقت بھی مقرر ہے کہ اتنے سال حضورؐ کی خدمت میں رہا ہو تب تو وہ سچا ورنہ جھوٹا۔ اور سنہ ۹ھ میں مسلمان ہوئے تو پھر بھی سوا دو سال تک صحابیت میں رہے۔ اسے پھر تھوڑے دن کہہ کر ان کا خلاف کرنا اور ان کی خبر کو نہ ماننا اصول محدثین کے خلاف ہے۔

کرمؐ مولانا مجھے کہنے دیجئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف اپنی نسبت ہی یہ نہیں کہتے بلکہ وہ اس پر صحابہؓ کا اجماع نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ ماکنا نأتی الختان الخ ہم سارے صحابہؓ نہ تو ختنے کی دعوت دئیے جاتے تھے نہ اسمیں شریک ہوتے تھے۔ پس فرض کیجئے کہ راوی رضی اللہ عنہ نے تھوڑے دن حضورؐ کی خدمت میں گزارے لیکن اور صحابہؓ سب تو ایسے نہ تھے وہ اپنی ہی نہیں کہتے کہ نہ میں بلوایا گیا نہ میں گیا۔ بلکہ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی ایک چیز ایسی بیان کرتے ہیں۔ جس میں تمام صحابہؓ کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

پھر اس واقعہ میں یہ بھی ہے کہ دعی عثمان بن ابی العاص الی الختان فابیٰ ان یجیب فقیل لہ الخ۔ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ختنے کی دعوت دی گئی تو آپ نے انکار کر دیا۔ جب ان سے کہا گیا یعنی وجہ انکار دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ زمانہ نبوت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نہ ہم صحابہ دعوت ختنہ میں جاتے تھے نہ بلوائے جاتے تھے۔ یعنی اب ہم نے یہ چیز نو پیدا کی ہے۔ لہٰذا اس تمہاری بدعت میں ہم شامل نہیں ہوں گے۔

حافظ ابن حجرؒ نے بھی اسے برائے شہود حدیث نقل کیا ہے۔ عن عثمان بن ابی العاص و ھو

الختان لم یکن یُدعیٰ لہا یعنی حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بزرگ مشاہیر صحابہ میں سے ہیں۔ ان سے مروی ہے کہ ختنے کی خوشی کی دعوت نہیں دی جاتی تھی یعنی اس کے لئے کھانا پکا نہیں کیا جاتا تھا۔ پس آپ کا انکار کرنا پھر وجہ خفا میں اس کا بدعت ہونا ثابت کرنا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس چیز کا نہ پایا جانا بیان فرمانا۔ اور اس پر تمام صحابہؓ کا عمل بتلانا۔ اور پھر یہ سن کر بھی آپ کا اسے اٹھا کر اس سے قیاس [illegible] بلکہ اس کے خلاف فتویٰ دینا کہاں کا انصاف ہے؟

اگر یہ دعوت مسنون ہوتی تو مضمون کی قبولیت واجب ہے۔ پھر صحابہؓ انکار وجوب کے مرتکب کیسے ہوتے؟ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی اہمیت گھٹانے کے لئے یہ چیز کافی نہیں کہ وہ فوراً طائف کے حاکم بنا کر بھیج دئیے گئے یہ بزرگ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منظور نظر تھے۔ آپ نے انہیں ان کی قوم کا امام بنایا تھا۔ ان کے پاس لوگ کلام اللہ شریف درست کرانے کیلئے آتے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے درخواست کر کے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سیکھا تھا۔ ان کی تیمارداری اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خود کیا کرتے تھے۔ ان سے صرف مسند احمد میں بیس حدیثیں مروی ہیں۔ خود حافظ ابن حجرؒ نے بھی آپ سے نقل کیا ہے۔ فتح الباری میں ان کی نسبت لکھتے ہیں۔ ھو من مشاھیر الصحابۃ۔ یہ بزرگ مشاہیر صحابہ میں سے ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔ پس اتنے بڑے جلیل القدر صحابیؓ کی دی ہوئی ایک خبر کو غیر اہم ثابت کرنے کی کوشش اور ان کے فتوے کا خلاف [illegible] اچھی چیز نہیں۔

ہاں یہ چیز بھی کچھ باوقعت نہیں معلوم ہوتی کہ سمجھا گیا ہے جس کی بنا محض اثر پر ہے [illegible] [illegible] ہوں کے تحریری میں لکھا گیا ہے کہ [illegible] دعوت ختنہ کا ثبوت نہیں۔ اور دعوت کا [illegible]

وارسا۔ بغداد اور غزنی

شہر وارسا کا وہی حشر ہوا جو گمان کیا جاتا تھا کہ بم کے گولوں سے تمام شہر راکھ ہو گیا۔ آج وہ بجائے آباد شہر کے تودۂ خاک معلوم ہوتا ہوگا۔ جس سے فرمانِ خداوندی

إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا

پورا پورا جلوہ دکھا رہا ہے۔ لیکن اہلِ پولینڈ کی جوانمردی کی داد دینے سے ہم نہیں رک سکتے کہ انہوں نے دنیا کی تاریخ میں اپنا نام محفوظ رکھ لیا۔ باقی شکست و فتح تو اس شعر کے ماتحت ہے ؎

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

لیکن دنیا کی تاریخ میں یہ شہر پہلا ہی نہیں ہے جو اس طرح آبادی سے بربادی کو پہنچا ہو۔ اسلامی تاریخ میں بغداد کا واقعہ خون سے لکھنے کے قابل ہے۔ جہاں ہلاکو خان کی ہلاکت آفرینی سے لیک کروڑ انسان مسلمانوں کے قتل سے دجلہ کا پانی سرخ ہونے کے علاوہ اسلامی کتب خانوں کی کتابوں سے دریا میں بند لگ گئے تھے۔ جس پر شیخ سعدی نے آسمان و زمین کو رلانے والا مرثیہ لکھا تھا۔ خلیفہ معتصم باللہ کو بجائے قتل کرنے کے نمدے میں باندھ کر لاتوں سے مار ڈالا گیا۔ انا للہ۔

دوسرا واقعہ اسلامی تاریخ میں شہر غزنی کو پیش آیا جس کا سہرا علاؤالدین غوری کی سیاہ کاری کا نتیجہ تھا۔ یہ واقعہ تحریری صدیق کا ہے۔ جبکہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

محبت ہو کر خاندان کے بچے ہیں مگر تربیت نفیلی جب غالب آجاتی ہے تو بھائی بھائی کو قتل کر دیتا ہے باپ کو بھی قتل کر دیتا ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں تو سکھوں نے کبھی اس نظارہ نہیں۔ شاہانِ اسلام کے زمانے میں بغاوتیں ہوتی رہی ہیں جن میں آخر قتل و غارت کا بازار گرم رہتا۔ انگریزی زمانے میں اس قسم کی بغاوتیں نہیں ہوئیں مگر سول نافرمانی کی صورت میں شورشیں ہوتی رہیں۔ جو اب بھی ہو رہی ہیں۔

خاکساری تحریک

یہ تحریک ہمارے سامنے پیدا ہوئی ہے۔ جو ابتدا میں تحریکِ سکھوں کی طرح کبھی مسکینی اور تواضع پر مبنی تھی لیکن آخر کار تھوڑے ہی دنوں کے بعد انہوں نے بھی سول نافرمانی کی صورت اختیار کر لی۔ بلکہ اس سے بھی ترقی کر کے تشدد اور مقابلہ پر آمادہ ہو گئے۔

یوپی کی حکومت نے ان کی بے فرمانی دیکھ کر کچھ پابندیاں لگائیں۔ اگر پنجاب میں ایسا کرتے تو ان پابندیوں سے زیادہ سخت لگائی جاتیں۔ اس پر ان خاکساروں نے بجائے خاکساری کے خونخواری کی صورت اختیار کر لی۔ ہمارے خیال میں انہوں نے جلد بازی سے کام لیا۔ سکھوں نے زمانۂ شاہی میں جو تبدیلی کی تھی وہ اس زمانے کے لحاظ سے کوئی بعید نہ تھی۔ کیونکہ حکومتوں کے پاس بھی اتنے جنگی سامان نہ تھے جن کا مقابلہ کرنا محال ہوتا۔ توپ و تفنگ، بندوق تلوار وغیرہ معمولی ہتھیار ہوا کرتے تھے جو سکھوں کے پاس بھی کسی قدر مہیا ہو گئے تھے۔ مگر آج جو سامان حکومت کے پاس ہے وہ رعایا کی کسی جماعت خاصکر خاکساروں کے پاس ہرگز نہیں۔ کیا یہ غلط ہے کہ ایک ہوائی جہاز سے کسی آباد شہر کو چند گھنٹوں میں تباہ کیا جا سکتا ہے اور رعایا اس کا جواب نہیں دے سکتی۔

ہماری رائے میں [illegible] کم لیا ہے [illegible]

جس سے ظاہر ہے کہ خاکساری تحریک [illegible] میں خلافِ قانون حرکتیں ہو جاتی ہیں۔ [illegible]

خاکساروں [illegible] کی طرح مقابلے پر [illegible] پہلی ہی امن پابندی کو توڑ کر [illegible] چاہتے تھے کہ ان خاکساروں کو چلتے [illegible] فرض دونوں پر مندرجہ ذیل شعر صادق آتا ہے ؎

ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جان لے کے ٹلوں
سر بسجدہ ہے مسیحا کہ میری بات رہے

سچ تو یہ ہے کہ اس تحریک کی مخالفت علماء نے اسکے بانی کے غلط خیالات کی وجہ سے کی تھی اور کر رہے ہیں۔ علم تھا کہ اس مخالفت کا اثر اس تحریک پر اتنا نہ ہوتا جتنا کہ بانی کی غلط روش کی وجہ سے ہوا اور آیندہ ہونے کا خطرہ ہے۔

ہماری رائے پختہ واقعات پر مبنی اور غیر متزلزل ہے کہ ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی اتنی بڑی تحریک کی قیادت کے لائق نہیں ہیں۔ اس کے لئے کوئی ایسا شخص چاہئے جو مولانا اسماعیل شہید جیسا دل و دماغ رکھتا ہو۔ یہ بات (راقم) نے مشرقی صاحب کو عند الملاقات بھی کہہ دی تھی۔

سچ ہے ؎

کلاہِ خسروی و تاجِ شاہی
بہر کل کے رسد حاشا و کلا

حج کیوں روکا گیا؟

گذشتہ جنگِ عظیم میں حجاج پر پابندیاں نہیں لگائی گئی تھیں۔ یہاں تک کہ جب جدے کی بندرگاہ پر نجدیوں اور حجازیوں میں لڑائی ہو رہی تھی اس وقت بھی حاجیوں کو نہیں روکا گیا۔ لیکن اس جنگ میں خدا جانے کیا خفی سبب پیدا ہو گیا کہ حجاج کے سفر کا انتظام نہیں کیا جاتا۔

مزید غضب یہ ہے کہ مسلمانوں کی سوسائٹیاں اور ان کے اخبارات اس بارے میں بالکل خاموش [illegible]

ہیں فلسطین کے ساتھ [illegible]

جہاں تک ملک کی حکومت کا تعلق ہے بیشک معاملہ اس کے ہاتھ میں داخل ہے۔ لیکن سفر حج کی بندش اس سے زیادہ مستحق ہے کہ مسلمان قوم اس پر بلا اتفاق توجہ کرے۔ جس میں ایک حدیث کے ماتحت جس میں سفر حج کے رو کے جانے کا ذکر ہے۔ انتظار کریں کہ قیامت جلد آنے والی ہے۔

ہم نے کسی گذشتہ پرچے میں یہ رائے دی تھی کہ سمندری سفر میں نقصان کا خطرہ ہونے کی صورت میں خشکی کا راستہ کھول دیا جائے۔ جس راستے حجاج پہلے ہی گئے تھے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ روزانہ مسلم اخباروں میں سے کسی نے اس پر توجہ نہیں کی۔ حج کا زمانہ قریب آگیا ہے اور دن بدن قریب آرہا ہے۔ اس لئے ہم مسلمانوں کی مختلف سوسائٹیوں (مسلم لیگ۔ جمعیۃ العلماء۔ احرار وغیرہ) کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ بہت جلد حکومت کو اس اہم فریضہ پر توجہ دلائیں ٭

رفتار جنگ

جنگ اپنی رفتار میں برابر چل رہی ہے۔ ہٹلر نے جو صلح کی آواز اٹھائی تھی یہ صلح کی آواز نہیں بلکہ ایک مذاق ہے۔ آخر اس نے اپنا عندیہ ظاہر کر دیا اور صاف کہہ دیا کہ صلح کی مجلس میں پولینڈ کا ذکر نہیں آئے گا۔ (پھر آئیگا کیا؟) مغصوبہ آبادیوں کا تجارت کا۔ غرض اپنے فوائد کا۔

انگریز اور فرنچ اس کی چالوں سے بے خبر نہیں ہیں اور بے خبر ہونا بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ جو جماعت برسر حکومت ہو اس کو اپنے دشمنوں کی نقل و حرکت سے واقف رہنا چاہئے۔

انگریز اور فرنچ، ہٹلر کیا بلکہ اس کے حلیف روس کی چالوں سے بھی واقف ہیں۔ اس لئے ہمارا گمان ہے کہ اس کے دھوکے میں نہیں آئینگے۔ بلکہ اپنے مقصد کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں گے ٭

مخصوص وائسرائے ہند

ان کی ہندوستان کے لیڈروں سے ملاقاتیں

جناب گذشتہ اوقات میں ملاقاتیں کر رہے ہیں سب سے پہلی جنگ عظیم میں نہیں تھا۔ گاندھی جی صاحب نے کانگرس کے لیڈر کی حیثیت سے بھی۔ دوسرے بھی کئی ایک سرکردہ اصحاب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ لیکن پبلک ابھی تک ان ملاقاتوں کی گفتگو سے ناواقف ہے۔ قیاسات اور چیز ہیں واقعات کا علم اور چیز ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ جو کچھ بھی گفتگو ہوئی ہوگی وہ شیخ سعدی کے اس شعر کی تشریح میں ہوئی ہوگی ؎

رعیت چو بیخ است سلطاں درخت
درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

فریقین اس شعر کا مضمون ایک دوسرے پر اظہار کرتے ہونگے اور اس پر تبادلہ خیالات ہوتا ہوگا۔ دیکھئے یہ راز کب کھلتا ہے۔ کھلتا بھی ہے یا سربمہر (بند) ہی رہتا ہے۔ اکتوبر کے شروع میں کانگرس کی مجلس شوریٰ ہونے والی تھی جس میں فیصلہ کیا جانا تھا کہ کانگرس کو جنگ میں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے ٭

جمعیۃ العلماء دہلی

کانگرس کی مجلس عاملہ اور مسلم لیگ کی کارکن کمیٹی نے گورنمنٹ سے تعاون کرنے کی بابت جو صورت شائع کی ہے وہی صورت جمعیۃ العلماء نے بھی اختیار کی ہے کہ مطالبات پورے ہونے سے پہلے حکومت سے تعاون جائز نہیں۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس ہفتے میں کیا کیا راز نہاں ظاہر ہونگے۔ وانا لا ندری اشر ارید بمن فی الارض ام اراد بہم ربہم رشدا ؀

اردو اور ریڈیو

ریڈیو میں دہلی سے سارے ملک میں جو خبریں سنائی جاتی ہیں ان کی زبان دہلی کی زبان نہیں ہوتی بلکہ کچھ مخلوط سی زبان ہوتی ہے۔ جس میں خالص ہندی اور انگریزی کے الفاظ بکثرت ٹھونسے جاتے ہیں۔ چونکہ ریڈیو کے ذریعے دیہات میں بھی خبریں پہنچائی جاتی ہیں۔ اس لئے ہم [illegible] کر ریڈیو سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ [illegible] سادہ زبان استعمال کی جائے [illegible] کی وجہ سے دیہات میں بھی سمجھی جا سکتی ہے ٭

حساب ماہواری کانفرنس اہلحدیث

و رپورٹ واعظین

بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

(۱) مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی نے [illegible] اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی شمس الدین صاحب واعظ نے علاقہ کشمیر کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ فرخنگری نے ضلع انبالہ و ضلع کرنال کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی سلیمان صاحب واعظ گوڑگانوی نے ضلع گوڑگانوہ و ضلع متھرا کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی محمد صدیق صاحب واعظ گوڑگانوی نے ضلع گوڑگانوہ و علاقہ بھرت پور کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی بہرام صاحب آزیری واعظ پشاوری نے پشاور اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ پشاوری نے مضافات پشاور کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی عبدالمجید صاحب واعظ مالدہی بنگالی رخصت پر ہیں۔

(حافظ) حمید اللہ نائب ناظم کانفرنس اہلحدیث

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ جس میں مسلمانوں کی سابقہ حالت کی اسلامی جدوجہد کا اصلی نقشہ [illegible] امکانات کا صحیح مطالعہ [illegible] قیمت صرف ایک روپیہ [illegible] منگوانے کا پتہ۔ منیجر [illegible]

(۹۸۹)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ... ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

ششماہی ...

فی پرچہ ... ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۶۔ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

ترانہ فخر مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

(از مولوی غلام رسول صاحب ہوشیارپوری)

یہ گیا کہئے ابن مریمؑ ترانہ
وہ روح مقدس جب آئیگی حق سے
نہیں میری باتیں تمہیں اب گوارا
نہیں حق کو سننے کی اب تاب تم میں
مرے بعد آئے گی وہ روح کامل
عدالت سے بھر دیگا دنیا وہ ساری
مرا جانشیں ہوگا مجھ سے گرامی
وہ لائیگا حق سے مکمل شریعت
جب آئے گا وہ رسول محمود
تر و خشک پر اس کا سکہ چلیگا
جو ہو اور ضمار میں کہہ چند میری

مرے بعد احمد نبی کو ہے آنا
تو بھر دیگی نیکی سے سارا زمانہ
مجھے ہو کے رخصت جہاں سے ہے جانا
نہ مجھ کو تمہیں اب ہے باتیں بتانا
جو لائیگی پیغام رب زمانہ
وہ ہوگا پیغمبر رسول یگانہ
رہیگا ابد تک اسی کا فسانہ
جو کر دیگی پہلی کتب کو پرانا
تو پھر نہ چلیگا کسی کا بہانہ
تمہیں بھی ہے لازم ہوں کو بجا نا
کہ احمد کے در پر ...

انتخاب الاخبار

۱۷ اکتوبر ۱۹۴۲ء

—— امرتسر شہر اور دیگر تمام شہروں میں رمضان المبارک کا پہلا روزہ بالاتفاق ۱۵۔ اکتوبر کو رکھا گیا۔ آج تک کسی شہر سے اختلاف روائت کی اطلاع نہیں ملی۔

—— امرتسر ۱۔ اکتوبر کو چوہدری افضل حق۔ مولوی عبدالسلام ہمدانی اور غلام نبی جانباز (احرار) کا مقدمہ اے۔ ڈی۔ ام صاحب کی عدالت میں پیش ہوا۔ جو بغیر کسی کارروائی کے ۱۴۔ اکتوبر پر ملتوی ہوا۔ پھر ۱۴۔ اکتوبر کو معمولی کارروائی کے بعد ۴۔ نومبر آئندہ پیشی مقرر ہوئی۔

—— ماسٹر عنایت اللہ خاں مشرقی ۱۴۔ اکتوبر کو لکھنؤ سے ایک ماہ کی قید کاٹ کر رہا ہوگئے ہیں۔ خاکسار بدستور یوپی میں سول نافرمانی کرنے جا رہے ہیں۔ گرفتاریاں بھی جاری ہیں۔ ۱۴۔ اکتوبر کو لکھنؤ میں خاکساروں اور پولیس کا تصادم ہوگیا۔ طرفین کے پندرہ پندرہ آدمی زخمی ہوئے۔

—— پٹنہ۔ بہار اسمبلی نے مسلم اوقاف بل بغیر رائے شماری کے منظور کرلیا ہے۔

—— کراچی ۱۵۔ اکتوبر۔ گورنر سندھ نے متنل گاہ [?] ایجی ٹیشن کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام صوبہ سندھ میں چھ ماہ کے لئے ایک آرڈیننس جاری کردیا ہے جس کی رو سے بااختیار افسروں کو ہر اس شخص کو گرفتار کرنے کا اختیار ہوگا جو امن عامہ کے خلاف کارروائی کرے یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

—— نئی دہلی ۱۴۔ اکتوبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ہندوستانی فوجیں جو ہندوستان سے باہر بھیجی گئی تھیں وہ صحیح سلامت اپنی اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئی ہیں۔ کسی ہندوستانی سپاہی کا کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

—— اسلامیہ ہائی سکول الہ آباد کو کالج بنانے کے لئے اعلیٰ حضرت شہریار دکن نے دس ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔

—— نیوز کرانیکل مظہر ہے کہ روس اور ترکی میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے ترکی دردانیال اور باسفورس کو تمام دول کے جنگی جہازوں کے لئے بند رکھیگا۔ اس کے بالمقابل روس بلقانی ریاستوں میں سے کسی پر حملہ نہیں کریگا۔ (انقلاب ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

ناظرین نوٹ کرلیں

(۱) آئندہ پرچہ (اہلحدیث ۲۷۔ اکتوبر) بوجہ سالانہ تعطیل شائع نہیں ہوگا۔ پرچہ ہذا کے بعد نئے سال کا پہلا پرچہ ۳۔ نومبر کو شائع ہوگا۔

(۲) جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہے۔ ان کی طرف سے اگر ۲۔ نومبر تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوگی

تو

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے خریدار حضرات کا فرض ہے کہ وی پی کو واپس کرکے دفتر کو محصول ڈاک کا زیر بار نہ ہونے دیں۔

(۳) آئندہ پرچہ میں ماہ نومبر کا حساب دوستاں بھی درج ہوگا۔

(۴) اخبار ہذا کا صفحہ ۱۹ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— قاہرہ ۱۴۔ اکتوبر جلالۃ الملک شاہ فاروق نے تمام اسلامی ممالک کے نام ایک تقریر کے ذریعہ (جو براڈ کاسٹ کی گئی تھی) اپیل کی ہے کہ رمضان المبارک میں جنگ اور اس جیسی دیگر مصیبتوں سے نجات پانے کے لئے دعا کی جائے۔

—— پشاور معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے آفریدیوں کو برطانوی علاقے اور برطانوی باشندوں [illegible] میں جانے سے روک دیا ہے۔ یہ حکم اسلئے دیا گیا ہے کہ سردار علی احمد کے لڑکوں نے آفریدیوں [illegible]

رسالت اور بشریت

یہ رسالہ مولانا سیالکوٹی کے نتیجہ قلم سے ہے۔ مولانا نے رسالت اور بشریت کے متعلق نہایت عالمانہ بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر کامل تھے۔ اور اس مضمون کو قرآن و حدیث و اقوال بزرگان سے مدلل کیا ہے۔ رسالہ کے آخری حصہ میں فرقہ قائلہ کے شبہات کے تحقیقی جوابات بادلیل دئیے ہیں۔ اسی رسالہ کے ساتھ حدیث الایمان بضع وستون شعبۃ الحدیث کی مختصر اور جامع شرح سلیس اردو میں لکھی ہے۔ خریداران رسالہ تبلیغ کو حسب قاعدہ مفت پہنچے گا۔ بشرطیکہ انہوں نے نئے سال کی خریداری کے لئے چندہ ۱عہ بھیجدیا ہو۔ ان کے علاوہ رسالہ کی قیمت مع محصول ڈاک ۸ ہے۔ پتہ ذیل سے طلب کریں

(۱) شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ مولانا محمد ابراہیم صاحب

(۲) محمد عبداللہ ثنائی ناظم جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

کبھی کبھی ڈرو فرز علاج کا مقصد صحت و شفا ہے مرض کی حالت کے مطابق علاج و دوا میں تبدیلی لازم و ضروری ہے۔ دین خداوندی کے وہ اصول جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتے اور کبھی منسوخ و مردود نہیں ہو سکتے۔ ان میں یہ ایک قانون بھی ہے کہ شریعت ہمیشہ وقت و ضرورت کے مطابق منسوخ ہوتی رہے۔ ایک حکم کی بجائے دوسرا حکم دیا جائے۔ اگر احکام منسوخ نہ ہوں تو انسان ترقی کے قدم آگے نہ بڑھا سکے۔ دین خداوندی ایک زندہ چیز ہے اور ہر زندہ چیز حرکت کرتی ہے۔ دین الٰہی اگر آج سے ہزار دو ہزار سال پہلے کی حالت میں ہی ہے تو وہ ایک مردہ لاش سے زیادہ نہیں انسان ایسی لاش کو زیادہ عرصہ تک کندھے پر لادے ہوئے نہیں پھر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ فطرت انسانی مجبور ہو کر پرانے دین و مذہب سے منہ پھیر رہی ہے۔ اب اگر قدرت ایک نیا دین انسان کو نہ دے تو نوع انسانی لامذہب ہو کر رہ جائیگی۔ پرانے مذاہب کے مدعی بھی اپنے مذہب پر عمل کرنے میں پورے نہیں اترتے کیونکہ ان مذاہب کی روح پرواز کر گئی ہے اور ایک بے جان قالب پڑا ہوا ہے۔ قدامت پرست مذہبی لوگوں کی عقل پر حیرت ہے کہ وہ عالم ہستی کی ہر چیز میں نشوو ارتقا دیکھتے اور مانتے ہیں اور دین کے بارے میں نشوو ارتقا کا انکار کرتے ہیں۔

پرانے مذہب کے ماننے والے دوستوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہئے کہ اب ان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ قدرت کی جانب سے ہر روز ایسی ہوا چل رہی ہے کہ پرانے مذہب کے باغ سوکھتے جاتے ہیں۔ ان کی عمارت بوسیدہ ہو کر گرتی جاتی ہیں۔ آپ آنکھ کھول کر دیکھنا چاہئے کہ خدا نے اپنے زندہ اور پائندہ دین کی نئی عمارت کیسے اور کہاں تیار کی ہے جو پرانے مذہب کے بجن اجڑنے پر دست قدرت نے اب کہاں باغ لگایا ہے جو حقیقت پرستوں کے لئے جنت رضوان ہو۔

کیا اب العٰلمین [illegible] ہو گیا [illegible] ہمیں بھول گیا۔ کیا ہم [illegible] نہیں۔ کیا ہمیں اس کی مدد و رہنمائی کی ضرورت نہیں؟ مصر و فلسطین میں گمراہی کے وقت حضرت موسیٰ اور پھر حضرت مسیح کو مبعوث فرمایا۔ کیا آج دنیا کی حالت اس وقت کے فلسطین سے ہزاروں لاکھوں درجہ گمراہی میں بدتر نہیں۔ عرب میں جب لوگ باہم لڑتے تھے اور کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے گئے تھے۔ اس وقت حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آج دنیا کروڑوں گنا بڑھ کر لڑائی میں مبتلا ہو رہی ہے ہزاروں لاکھوں بت خانے آباد ہیں بلکہ ہر جماعت کے بڑے بڑے لوگ خود شاندار زندہ بت بنے ہوئے ہیں۔ کیا ایسے وقت میں ہادی و رہنما پیغمبر کی ضرورت نہیں ہے۔

آج تمام قومیں اختلافات اور افتراقات میں دست و گریباں ہیں۔ کیا کسی ملانے والے کی حاجت نہیں ہے۔ تمام جماعتیں ہزاروں قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں جن میں ان کی رہنمائی کے لئے کوئی روشنی ان کے پاس نہیں۔ کیا ایسے وقت میں خدائی روشنی کی ضرورت نہیں؟[1] سابقہ الہامی کتابیں اپنی تاثیر میں بہت مدہم ہو گئی ہیں۔ پرانی شریعتیں آج کی ضروریات کیلئے کافی نہیں رہیں۔ کیا ان حالات میں نئی کتاب اور نئی شریعت کی ضرورت نہیں۔

تمام مذاہب و اقوام کی کتابیں بشارت دیتی ہیں کہ تاریکی و ضلالت کے وقت روشنی ہدایت کا ظہور ہوگا۔ کیا ابھی تک یہ ظہور نہیں ہوا۔

بعض پیشینوں نے وعدے دیئے تھے[2] کہ ان حالات اور ان وقتوں میں موعود ظاہر ہوگا۔ اس لئے [illegible] انسان کو دینی و روحانی [illegible] [illegible] تک پورے نہ ہوئے [illegible] بستر غفلت سے سر اٹھا [illegible] آفتاب نکل آیا ہے۔ خدا کی رحمت تمہیں پکار رہی ہے۔ اٹھو اٹھو نئے طلوع کی تجلی دیکھو

(رہنمائی میگزین صلا بابت ستمبر ۳۹ء)

اہلحدیث: [illegible] مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کی ظلمت رفع کرنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اور وہ روشنی [illegible] اللہ کی رسالت ہے۔

اسی طرح قادیان سے ہر روز آواز اٹھتی ہے ؏

آؤ لوگو یہاں تم نور خدا پاؤ گے

اور یہ آواز بھی کھلے لفظوں میں آتی ہے کہ خدا نے موجودہ زمانے میں ایک رسول بھیجا اور وہ وہی ہے جو آج سے بہت عرصہ قبل نہایت خوفناک عذابوں کی خبر دیتا رہا۔

(الفضل ۲۷ ستمبر ۳۹ء صک)

ہم ان دونوں آوازوں کی قدر کرتے اگر ان میں واقعی روشنی ہوتی۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ دونوں تحریکیں نظر تحقیق میں اس جگنو کی مثل ثابت ہوئیں جس کا ذکر مولانا حالی مرحوم نے اپنی مسدس میں یوں کیا ہے

مثال ان کی کوشش کی ہے صاف ایسی
کہ کھائی کہیں بندروں نے جو سردی
ادھر اور ادھر دیر تک آگ ڈھونڈی
نظر روشنی ان کو آئی نہ اس کی
مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اسے آگ کا سب نے سمجھا
لیا جا کے تھام اور سب نے اپنی قوم
کیا گھانس پھونس اسے لا کر فراہم
تھے اس کو سلگانے سب لگے ہم
نہ کچھ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم
یوں ہی [illegible] ساری انہوں نے [illegible]
[illegible] اپنی محنت کی [illegible]

---

[1] پھر آج بھی کون پیغمبر صاحب شریعت جدیدہ ہے (اہلحدیث) ایسا پیغمبر وہ کہاں ہے۔ (اہلحدیث)

[2] یہی دعویٰ مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کا ہے۔ کیا اچھا ہو دونوں یک جا بیٹھ کر باہم فیصلہ کر لیں۔ (اہلحدیث)

ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیئے اور اونچی آواز سے دعا مانگنی شروع کردی ×× میں نے دیکھا کہ دعا کرنے کے نتیجہ میں اس اژدہا کے جوش میں کمی آنی شروع ہوگئی اور آہستہ آہستہ اس کی تیزی کم ہوگئی۔ چنانچہ وہ جھکا تو میری چارپائی کے نیچے گھسا۔ پھر اس کے جوش میں کمی آنی شروع ہوئی۔ پھر وہ خاموشی سے لیٹ گیا۔

اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی چیز بن گیا ہے جیسے جیلی ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ اژدہا پانی ہو کر بہ گیا۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھا دعا کا کیسا اثر ہوا ×× اس رؤیا کے ماتحت میں سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے یہ جنگ ہندوستان کے اندر بھی آجائے خوابیں چونکہ تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ اس لئے یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ اس کی یہی تعبیر ہو۔ اور اگر ایسا ہی ہوا تو یہ امر کوئی بعید نہیں کہ جنگ کے شعلے ہندوستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں۔" (الفضل قادیان ص۳۔ ۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث اس خواب کا مضمون صاف ہے مگر تعبیر غلط ہے۔ اس کی صحیح تعبیر بتانے سے پہلے ہم ان آگنیوں کی تردید کرتے ہیں جو خلیفہ قادیان کو پاگل کہیں گے۔ ہم ہرگز خلیفہ صاحب کو پاگل نہیں کہہ سکتے اگرچہ خلیفہ صاحب نے آپکو قضیہ مطلقہ عامہ کے ماتحت مراقی کہتے رہے ہیں (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء) چونکہ خلیفہ قادیان نے اپنے مذکورہ خواب کی نسبت خود لکھا ہے کہ ممکن ہے اس کی کوئی اور تعبیر ہو۔ اس لئے اس خواب کی صحیح تعبیر ہم بتاتے ہیں۔

خلیفہ صاحب کی تعبیر اس لئے غلط ہے کہ مذکورہ اژدہا سے مراد اگر جنگ ہوتی تو قادیان اور خلیفہ قادیان یا احمدی سے اس کو کوئی خاص تعلق نہ ہوتا کہ انکے پیچھے پھاگا پھرتا۔

ہم اسکی صحیح تعبیر یہ سمجھتے ہیں کہ اس اژدہا سے مراد مولوی محمد علی لاہوری ہیں جنہوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ قصبہ قادیان میں اپنا مرکز تبلیغ قائم کر کے محمودی جماعت کے عقائد کی اصلاح کرینگے اسی لئے وہ اژدہا احمدی جماعت کی تلاش میں

[illegible] قادیانی محبوبا [illegible]
کنتم [illegible]

نوٹ: اژدہو کیسی لطیف ہے۔ (اہلحدیث)

دعوت ختنہ

(۲)

(از مولانا محمد صاحب ایڈیٹر "اجمل محمدی" دہلی)

مضمون ہذا کی پہلی قسط ۱۰ دسمبر میں درج ہو چکی ہے۔ دوسری آج ہدیۂ ناظرین ہے

(۲۷) ہمارے محترم مولانا ابوالقاسم صاحب تحریر فرماتے ہیں امام بخاریؒ نے باب ہی منعقد کیا ہے: "باب الدعوة فی الختان"۔ اس سے کوئی صاحب یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ باب صحیح بخاری شریف میں ہے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ صحیح بخاری شریف اس سے پاک اور صاف ہے۔

(۲۸) رہی کتاب ادب المفرد۔ سو کہاں بخاری اور کہاں ادب المفرد؟ (۲۹) پھر ادب المفرد کی روایت میں بھی یہ نہیں کہ لوگوں کی دعوت کی تھی۔ اور اس دعوت کیلئے بھیڑ ا کنا تھا۔ نہ وہاں دعوت کا ذکر ہے نہ دعوت دیگئی کا بیان ہے۔ نہ لوگوں کا اس دعوت میں جمع ہونا مذکور ہے۔ غرض یہ روایت بھی مولانا کے مقصد کے بیان سے ساکت ہے۔ (۳۰) پھر اگر اس میں کچھ بیان ہوتا بھی تو یہ موقوف اثر مرفوع حدیث کے مقابلہ میں کچھ ایسی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ جبکہ زمانۂ رسول کا تعامل نہ تھا کہ "ما کنا ندعی لہ" الخ نہ ہم میں ختنے کے موقعہ پر دعوت ہوتی تھی نہ ہم بلوائے جاتے تھے نہ ہم جاتے تھے۔ (۳۱) پھر امام صاحبؒ نے اس دعوت کے جواز یا سنیت یا وجوب کا باب نہیں باندھا۔ بلکہ کوئی حکم نہیں لگایا۔

(۳۲) جس طرح اس کے پہلے کا باب ہے "باب اللہو فی الختان" تو کیا اس سے کوئی صاحب ختنہ کے موقعہ پر گانے بجانے کی سند کہہ سکتے ہیں؟ اسی کتاب میں اس سے پہلے باب ہے "باب نوم الضحیٰ" یعنی آخر دن میں سونا۔ تو کیا یہ کوئی واجب یا مسنون امر ہے؟ بلکہ یہ عادت ہے اور عورت عادت ہے۔ الغرض باب ہے لیکن حکم نہیں یہیں اس سے استدلال صحیح نہیں۔

(۳۳) یہ بھی کہئے کہ ختنہ کے موقعہ پر ڈھول پیٹنا گانا بجانا، دمان کھیلنا، قوالی کرنا، باجے بجانا اور جشن کرنا بھی مثل دعوت ختنہ کے مسنون ہے۔ حالانکہ آپ اسے کبھی نہیں فرمائیں گے۔ واللہ اعلم!

(۳۴) ہمیں افسوس ہے کہ جو لطیف تصرف کتاب تاویل کی عبارت میں کیا گیا تھا۔ جس کا ذکر آگے چل کر آرہا ہے۔ اس کے قریب قریب فتح الباری کی عبارت میں بھی لطیف تصرف کیا گیا ہے۔ اور پھر نوٹ میں اس لطیف تصرف کی طرف اشارہ بھی کر دیا گیا ہے۔ اب میں اصل عبارت پوری آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

وقد وقع فی آخر حدیث ابی ہریرة الذی ادلہ الولیمة حق وسنة کما اشرت الیہ فی باب الولیمة حق قال و الخرس والاعذار والتوکیر انت فیہ بالخیار وفیہ تفسیر ذالک وظاہر سیاقہ الرفع ویحتمل الوقف وفی مسند احمد من حدیث عثمان بن ابی العاص فی ولیمة الختان لم یکن یدعی لہا۔ (پ ۲۱ ص۔۔)

یعنی حدیث ابوہریرہ جس کا شروع یہ ہے کہ ولیمہ حق اور سنت ہے۔ جس کی طرف اشارہ میں نے باب الولیمة حق میں کیا ہے۔ اس کے آخر میں واقع ہوا ہے کہ خرس اعذار اور توکیر تجھے اس میں اختیار ہے اسمیں انکی تفسیر بھی ہے اس کا ظاہری سیاق مرفوع کا ہے لیکن موقوف ہونے کا بھی احتمال ہے [illegible]

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ختنہ کی خوشی کی دعوت کے بارے میں ہے کہ اس کے لئے دعوت نہیں کی جاتی تھی ۔ پس جس حدیث کو اہلحدیث ۳ کے صفحہ پر جس طرح نقل کیا گیا ہے ۔ حافظ ابن حجر رح نے اس طرح کہیں نقل نہیں فرمایا ہے ۔ نہ معلوم اصل میں کس طرح ہو ؟ پھر پہلا جملہ قَالَ کے لفظ سے شروع ہے اور وسط بیان میں لفظ قَالَ کا لانا صاف دلیل ہے کہ یہ مقولہ راوی حدیث کا ہے نہ کہ حدیث کا ۔

یہاں آکر تو ہمارے تعجب کی کوئی انتہا نہیں رہتی کہ علامہ بنارسی نے فتح الباری کے حوالے سے یہ لکھ دیا ہے کہ "پچھلے جملہ کا مرفوع ہونا ہی ٹھیک ہے " اور اسکے متصل جو دوسرا جملہ تھا اسے نقل نہ فرمایا ۔ وہ جملہ یہ ہے ویحتمل الوقف یعنی ہو سکتا ہے کہ یہ جملہ موقوف ہو یعنی یہ حدیث نہ ہو قول راوی ہو ۔ چونکہ اس جملہ کے نقل کرنے کے بعد یہ ساری چیز بے جان ہو جاتی تھی اس لئے بہتر یہ تھا کہ اسے دور سے سلام کر دیا جائے اب علماء کرام کے سامنے پوری عبارت ہے وہ فیصلہ فرمائیں کہ کیا یہ کہنا ٹھیک ہے ؟ کہ پچھلے جملے کا مرفوع ہونا ہی ٹھیک ہے ؟ وہ تو صرف یہ لکھتے ہیں کہ ظاہری سیاق سے تو رفع ہے لیکن احتمال وقف بھی ہے جب احتمال وقف ہے تو یہ حیلہ بالکل غلط ہو گیا کہ مرفوع ہونا ہی ٹھیک ہے ۔ اور جب احتمال وقف ہوا تو حتماً یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ یہ قول صحابی ہے ممکن ہے نیچے کے راویوں میں سے ہی کسی پر موقوف ہو کیونکہ وقف نیچے کے راویوں کے لئے بھی بولا جا سکتا ہے اور بولا جاتا ہے ۔ علاوہ ازیں ابھی اس کی سند کی کوئی جانچ تال نہیں ہوئی ۔ ابو الشیخ یا طبرانی کا نام صحت حدیث کی گارنٹی نہیں ۔ کیا جناب اپنی اس پیشکردہ حدیث کی سند کی صحت ثابت کر سکیں گے پھر چونکہ مسئلہ کا صریح حکم سامنے آجاتا ہے ۔ اس لئے اس نچلے حصہ کی عبارت سے تو بالکل چشم پوشی فرمائی گئی ۔ یعنی اسے نقل فرمانے کی زحمت گوارا ہی نہیں فرمائی کہ اس روایت کے ساتھ ہی حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث عثمان نقل فرمائی ہے کہ ختنہ کی دعوت نہیں کی جاتی تھی ۔

ہاں بدقسمتی ۱ اس عبارت کے ترجمہ کو کہیں تم سند بنا کر چھٹی چھلے کی دعوت کو مسنون نہ سمجھ لینا ۔ مولانا نے ترجمہ لکھا ہے " بچہ تولد ہونے کی خوشی کی دعوت " ہم تو ختنہ کی دعوت کے اڑانے کی فکر میں تھے یہاں اس دعوت نے ایک اور بچہ جن دیا یعنی بچہ پیدا ہونے کی ایک دعوت اور بھی نکل آئی ۔ سنت شادی کرنے والو ! اب تولد شادی ایک نئی رچاؤ ۔ پیدا ہو اس روز ایک دھوم کی دعوت دو ۔ پھر جب خلاف کٹے تب دوسری دعوت دینا ۔

خرس کے معنی مولانا نے بچہ تولد ہونے کی خوشی کی دعوت کے لئے ہیں ۔ گو لفظ کو دور کا تعلق اس سے بھی ہو ۔ لیکن اس کے اصلی معنی اسی فتح الباری میں سلامۃ المرأۃ من الطلق کے ہیں ۔ اسکے بعد لفظ قیل سے اس کے دوسرے ضعیف معنی طعام الولادۃ بھی کئے گئے ہیں ۔ اصلی معنی پہلے ہی ہیں ۔

خدا کرے مولانا المکرم کا یہ مضمون بلفظہ لکھا ہو سے نہ گزرے ۔ ورنہ کل ہی وہ مولانا کی تردید میں مولانا کا ہی ہتھیار اٹھا سکتے ہیں کہ جن مسنون دعوتوں کی آٹھ بلکہ دس قسمیں آپ نے لکھی ہیں ۔ ان میں ایک قسم وضیمہ ہے ۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں ۔ والوضیمۃ بضاد معجمۃ لما یتخذ عند المصیبۃ ۔ یہ وہ دعوت ہے جو مصیبت کے وقت دی جائے ۔ پس ہم جو تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں ششماہی سالانہ عرس حاضری مبارک شعبان قل فاتحہ وغیرہ کرتے ہیں وہ سب مصیبت کے وقت کی دعوتیں ہیں ۔ اور وہ بھی حق سنت مسنون بلکہ ولیمہ ہے ۔ پس ہم تو کہیں گے کہ ہمارے نزدیک تو جس طرح یہ دعوتیں بدعت ہیں اسی طرح دعوت ختنہ بھی بدعت ہے ۔

شارحین حدیث کوئی شارعین نہیں ہیں کہ انکا ہر قول ہم پر حجت ہو ۔ پھر انہیں اس وقت بحث جواز و عدم جواز سے بھی نہیں ۔ بلکہ وہ تو لفظ ولیمہ سے بحث کرتے ہیں ۔ آپ نے بھی اس لفظ کے عموم سے فائدہ اٹھانا چاہا ہے ۔ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ دراصل ولیمہ کے لفظی و لغوی معنی طعام عرس نکاح کے بعد کا ولیمہ ہی ہے نہ کہ وہ دس قسمیں جن کے درپے آپ ہیں ۔ چنانچہ آپ ہی کی پیشکردہ فتح الباری میں ہے اختصاص اسم الولیمۃ بہ فھو قول اھل اللغۃ یعنی ولیمہ کا اطلاق جہاں ہو وہاں مراد نکاح کا ولیمہ ہوتا ہے ۔ لغت عرب کے جاننے والوں کا قول یہی ہے ۔ اور اہل لغت ہی معنی لغت کے پورے عالم ہوتے ہیں ۔ اور جو قول آپ نے قیل اور فتح کے حوالے سے نقل کیا ہے ۔ وہ بھی قیل کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جو اس کے ضعف کی طرف اشارہ ہے ۔ تمریض کا صیغہ تو مرض پیدا کئے بغیر شاید ہی چھوڑے ہاں یہ اور بات ہے کہ کوئی قرینہ یا ضمیمہ ہو ۔

ہاں اس وقت دعوت ختنہ کرنے اور کھانے والوں کو نیز تیجے دسویں پر ہاتھ صاف کرنے والوں کو اور خوشی ہوگی جبکہ ان آٹھ دس دعوتوں میں وہ ایک دعوت بنام الحذاق بھی دیکھیں گے ۔ اور پڑھیں گے کہ الطعام الذی یتخذ عند حذق الصبی ۔ یعنی بچہ جب ہوش وحواس درست کر لے صنعت وحرفت میں ماہر ہونے کے قابل ہو جائے تو ایک دعوت اور اس کا ایک مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب ختم قرآن کرے تو اب ختنہ کی دعوت کے ساتھ دعوت تولد پھر اس کے ساتھ دعوت ختم پھر دعوت ماہریت چلا سلسلہ اور دس تک پہنچ کر رک تھوڑے ہی جائے گا ؟ پھر ان دس درختوں کی سینکڑوں شاخیں نکلیں گی ۔ مبارک ہو دعوتوں کا سلسلہ تو اہلحدیث میں قائم ہو جائیگا ۔ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔ (باقی)

نور محمدی

مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی ۔ اس کتاب میں گانا ، بجانا ، اور مروجہ قوالی کی قرآن ، حدیث اور اقوال ائمہ سے تردید کی گئی ہے ۔ قابل مطالعہ ہے کتاب ملنے کا پتہ : منیجر اہلحدیث امرتسر

قرآن کی طرح حدیث رسول بھی واجب الاطاعت ہے

(از ابو الفضل محمد عبداللہ صاحب مظفر گڑھی اعظمی متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ جو حکم حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صادر فرمائیں وہ بلا چون وچرا امت کے لئے واجب العمل ہوتا ہے۔ خواہ وہ حکم قرآن مجید میں صراحۃً یا کنایۃً موجود نہ ہو جمہور اہل اسلام کے اس عقیدہ کی نہایت محکم دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے :-

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (پ ۲۲ - ع ۲) یعنی جب اللہ اور اُس کے رسول (محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کسی بات کا فیصلہ کردیں تو کسی مؤمن (مرد وعورت) کو اُس سے روو انکار کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

اس آیہ کریمہ میں واؤ بمعنےٰ او ہے۔ جس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالےٰ کا فیصلہ بندوں کے لئے واجب الاطاعت ہے [۴] ایک اور محکم دلیل قرآن مجید کی یہ آیت بھی ہے :-

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ ۵ - ع)

(اے پیغمبر!) تمہارے پروردگار کی قسم ہے کہ جب تک لوگ اپنے باہمی جھگڑے تم ہی سے فیصلہ نہ کرائیں پھر جو کچھ تم فیصلہ کر دو اُس سے کسی طرح دلگیر نہ ہوں بلکہ دل وجان سے اسکو قبول کریں ورنہ ان کو ایمان سے بہرہ نہیں۔

ایک اور محکم دلیل یہ آیت بھی ہے۔ جس میں آپ کے حکم سے روگردانی وسرتابی کرنے والوں کو خوفناک وعید اور عذاب دردناک سے ڈرایا گیا ہے ارشاد باری تعالےٰ ہے :-

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (پ ۱۸ - ع ۱۵) یعنی جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ ڈریں اس سے کہ کسی سخت مصیبت میں گرفتار ہو جائیں - یا اُن پر کوئی دردناک عذاب آئے۔

غرض جمہور اہل اسلام کے پاس اس قسم کی صدہا آتیں و دلیلیں موجود ہیں جن سے نہایت محکم طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی طرح حدیث رسول بھی بندوں کے لئے حجت شرعی اور واجب الاطاعت ہے اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو مثل حکم خدا کے واجب العمل سمجھتے تھے۔ سخت سے سخت اختلاف میں بھی انہوں نے کتاب وسنت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور امت محمدیہ کے شیرازہ کو بکھرنے نہیں دیا۔ نیز ہر کام متعلق عبادات یا معاملات میں ان دونوں اصل اصول کو مضبوط پکڑے رہے۔ بطور مثال کے یہاں چند واقعات نقل کئے جاتے ہیں :-

(۱) بعد وفات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلا اور بڑا اختلاف خلافت کے متعلق واقع ہوا ادھر مہاجرین کہتے تھے کہ خلیفہ ہم میں سے ہو۔ اُدھر انصار اپنا حق ظاہر کرتے تھے۔ باہم کشمکش ہوئی۔ قریب تھا کہ تلواریں میان سے باہر ہو جائیں تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت کو یہ فرماتے سنا ہے۔ الائمة من قریش یعنی امامت قریش کا حق ہے۔ یہ سنتے ہی انصار کے سارے جوش پر پانی پڑگیا۔ (فتح الباری)

(۲) دوسرا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کا تھا۔ صحابہ میں اختلاف ہوا کہ آپ کس مقام پر دفن ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نبی جہاں کہیں انتقال کریں وہیں دفن کئے جائیں۔ آخر اسی پر فیصلہ ہوا۔

(۳) زمانہ خلافت ابوبکرؓ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کی نسبت سوال کیا گیا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں قسم دیکر سوال کیا کہ بھلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نحن معشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا صدقة۔ یعنی ہم انبیاء کی جماعت ہیں ہمارا ترکہ نہیں تقسیم ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے سب نے بالاتفاق کہا ہاں (بخاری)

(۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اثناء راہ میں سفر شام کے معلوم ہوا کہ وہاں طاعون ہے۔ تو مشورہ کیا گیا ایک گروہ نے کہا کہ واپس لوٹنا مناسب ہے۔ دوسرے نے کہا کہ چلنا چاہیئے۔ گفتگو ختم نہ ہونے پائی تھی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جو جلسہ میں موجود نہ تھے آگئے اور طرفین کی تقریر سُن کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس جگہ تم ہو اور وہاں طاعون آجائے تو وہاں سے بھاگو نہیں اور جہاں طاعون ہو وہاں جاؤ نہیں۔ پس فرمان رسالت سنتے ہی سب نے سر تسلیم خم کرلیا (بخاری)

(۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مسجد نبوی کی توسیع اور اس کو توڑ کر مضبوط بنانے کی بابت اعتراض کیا گیا۔ آپ نے جواب میں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے :-

من بنی مسجدا للّٰه بنی اللّٰه له بیتا فی الجنة

یعنی جس نے خدا کے لئے مسجد بنائی خدا اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیگا۔

ان روایات سے ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کو واجب العمل سمجھتے تھے اور اُن پر بلا چون وچرا عمل کرتے تھے۔

اب آئیے فرقہ منکرہ کے عقیدہ وایمان پر بھی اک نظر ڈالیں۔ اس فرقہ کے سرگرم رکن ملا حشمت علی صاحب فرماتے ہیں۔

(بقیہ کالم ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

[۴] اسی طرح اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بھی امت کے لئے واجب الاطاعت ہے۔

فتاویٰ

س ۲۴۸} زید کہتا ہے کہ اگر ایک چھری یا چاقو سے دوسرا جانور بلا دھوئے ہوئے ذبح کر دیا جاوے تو دوسرا جانور مردار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا کیا ارشاد ہے (ایک سائل خریدار اہلحدیث)

ج ۲۴۸} یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں صفائی کے لئے چھری کو دھو لینا اچھا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۴۹} زید کہتا ہے کہ اگر کسی نے پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا نہ کیا اور اپنی بیوی سے صحبت کر لی تو زنا ہوگا اور اگر اس صحبت سے نطفہ قرار پا کر اولاد ہوگی تو وہ اولاد حرام کی ہوگی۔ عرض ہے کہ زید کا ایسا کہنا درست ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۴۹} یہ کوئی حکم شرعی نہیں۔ جو اس کے خلاف کہے وہ دلیل پیش کرے۔ اللہ اعلم!

س ۲۵۰} روزہ دار مریض کا فصد کیا جائے یا وہ نسوار لے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔ اور آنکھ میں دستکاری کرنے کے متعلق بھی فرما دیں کہ اس سے روزہ کو نقصان تو نہیں ہوتا۔ (خریدار [illegible])

ج ۲۵۰} فصد کرانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا نسوار لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ وہ معدے میں جاتی ہے۔ آنکھوں میں دستکاری یعنی اپریشن کرانے سے روزہ نہیں جاتا۔

س ۲۵۰} ایک شخص کو رمضان شریف کے دنوں میں احتلام ہو جاتا ہے۔ وہ بوجہ شرم کے گھر کے عزیز رشتہ داروں کے غسل نہیں کر سکتا۔ اسی حالت میں سحری کھائی۔ روزہ کی نیت بھی کر لی۔ صبح کو اٹھ کر غسل کر کے نماز فجر ادا کرتا ہے۔ اس کی جنبی حالت میں روزہ کی نیت ہو جائیگی یا نہیں؟ اگر روزہ ہو گیا تو کروہ تو نہیں ہو جائیگا۔ اگر فجر کی نماز تک غسل کرنے کا موقع نہیں ملتا تو دن کھلنے کے بعد روزہ کی حالت میں زیادہ سے زیادہ کس وقت تک غسل کر سکتا ہے۔ جو دن کے روزہ میں خرابی نہ ہو کیونکہ جو اکثر شرعی نہیں ہے۔ اگر کسی کے نیت روزہ نہ ہی ہو تو دن کے دس بجے تک کرے ورنہ بعد میں روزہ کی نیت نہیں ہوگی۔ الغرض صاف صاف اس سوال کا جواب بذریعہ اخبار مرحمت فرمائیے۔ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۲۵۰} صورت مرقومہ میں روزے میں خلل نہیں آتا۔ جنابت نماز کو مانع ہے روزے کو مانع نہیں ہے۔ دس بجے والی روایت بھی یہاں کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ صبح سحری کے وقت اشتہا ہی روزے کی نیت ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک رمضان کی پہلی رات کی نیت سارے مہینے کے لئے کافی ہے۔

نوٹ:- نہانے سے شرم کرنا خصوصاً اس گرم موسم میں عجیب بات ہے۔ گھر میں نہیں تو مسجد میں نہالے۔ محلے کی مسجد میں شرم ہے تو دوسرے محلے کی مسجد میں نہالے۔ بہرحال شرم غسل فرضی کو مانع نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ اعلم! (غریب فنڈ بندہ سائل)

س ۲۵۱} ایک شخص جماعت میں پیچھے آکر ملا جبکہ سورہ فاتحہ نصف امام پڑھ چکا تھا۔ جب مقتدی نے پڑھنا شروع کی تو پہلے امام صاحب نے ختم کر دی تو اپنی کو چھوڑ کر آمین کہے یا نہ کہے۔ (ایک خریدار)

ج ۲۵۱} جو مقتدی بعد میں آکر ملے جب امام نصف فاتحہ پڑھ چکے تو وہ فاتحہ پڑھتا رہے۔ جب امام فاتحہ ختم کر کے آمین کہے، مقتدی بھی بحکم اذا امن الامام فامنوا الحدیث آمین کہے۔ تفریق فی القراۃ کا خیال نہ کرے۔ کیونکہ یہ تعمیل ارشاد نبوی ہے۔ اذا امن کا اذا ظرف زمان اسکو بھی شامل ہے۔

س ۲۵۲} مقتدی پیچھے آکر ملا۔ سورہ فاتحہ نصف یا کچھ کم پڑھی تھی جو امام صاحب رکوع میں چلے گئے وہ رکعت اس کی شمار میں آگئی یا نہیں؟

ج ۲۵۲} صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی اس لئے رکوع میں شامل ہونے والے کی رکعت نہ ہوگی کیونکہ اس سے ضروری چیز (فاتحہ کا پڑھنا) رہ گئی ہے۔ بعض ائمہ رکوع میں رکعت شمار کرتے ہیں مگر حدیث سے ثابت شدہ ہی صورت ہے جو [illegible] کسی شخص [illegible] بھی عمل کرے تو اس پر سختی نہ کی جائے۔

س ۲۵۳} وتر میں ہاتھ پھیلا کر پڑھتے ہیں۔ کیا اسی طرح قنوت وتر ہے؟ اس میں امامین کا کیا خیال ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۵۳} وتر میں ہاتھ پھیلا کر پڑھتے ہیں وہ وتر کی قنوت ہے تو وتروں میں قنوت کا پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ دعا قنوت بغیر ہاتھ اٹھائے پڑھتے ہیں قنوت ملتا ہے۔ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی دعا مروی ہے جو وہ وتروں میں پڑھا کرتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تھا:- اجعل ھذا فی وترک (دعا یہ) فی وتر کا لفظ قنوت کو بھی شامل ہے۔ یہی وجہ رکوع کے بعد قنوت پڑھنا بھول جائے یا عمداً نہ پڑھے تو اس پر عمل ہو جائے گا۔ اللہ اعلم!

س ۲۵۴} کنوئیں کے اندر کوئی چیز جیسے مرغی یا اوس سے چھوٹی چیز اور اوس میں پانچ یا سات ہاتھ پانی ہو اور وہ شے اس میں سے نکال دی جاوے دو یا تین روز بعد تو اسکے واسطے کیا حکم ہے۔

ج ۲۵۴} حدیث شریف میں آیا ہے۔ اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث وفی روایۃ لم ینجسہ شیٔ مالم یتغیر طعمہ اولونہ او ریحہ۔ یعنی پانی جب چھ من یا اس سے زیادہ ہو تو وہ پلید نہیں ہوتا جب تک اس کا رنگ یا مزہ یا بو بدل جائے اس لئے مرغی وغیرہ نکالنے کے بعد پانی خراب نہیں ہوا تو اس کا استعمال جائز ہے۔

س ۲۵۵} میں نے سنا ہے اور چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ بہ نسبت ٹوپی کے عمامہ سے نماز کی عظمت زیادہ ہوتی ہے۔ یا ننگے سر سے نماز کی زیادہ عظمت ہے۔ ایک تو یہ کہ کبھی ایک یہ کہ قصداً۔

ج ۲۵۵} عمامے سے نماز پڑھنی افضل ہے ننگے سر بھی جائز ہے۔ جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ [illegible]

(غریب فنڈ داخل ہے)

بصائر و نظائر

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

(از قلم مولوی محمد جانباز خان صاحب حیدرآباد دکن)

قرآن مجید و فرقان حمید جو حقائق و معارف کا منبع اور بصائر و نظائر کا مخزن ہے۔ جو حقیقت میں اُسکے ماننے والوں کے لئے ہدایت، نور، شفا و رحمت ہے۔ اگر ہم اس کی اُن آیات کا بنظر غائر مطالعہ کریں اور نہایت تدبر کے ساتھ غور و خوض کریں جو علم التذکیر بایام اللہ سے متعلق ہیں جن میں یہود و نصاریٰ کی ان کیفیات و حالات کا ذکر ہے۔ جن کی بدولت وہ آیہ کریمہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے مخاطب ٹھیرے۔ حالانکہ جلیل الشان و جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام ان میں مبعوث ہوئے اور توریت و انجیل جیسی مقدس کتابیں اُن میں نازل کی گئیں۔ اور جنہیں ہماری طرح سارے جہان پر فضیلت دی گئی۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔

"اور ہم بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت دے چکے ہیں اور ہم نے ان کے کھانے کو عمدہ عمدہ چیزیں دیں اور (اپنے زمانے میں) سارے جہان کے لوگوں پر فضیلت دی"۔ اس کے بعد اگر ہم اپنے حالات و کیفیات کا جائزہ لیں اور نہایت تامل کے ساتھ تقابل کرکے دیکھیں کہ آیا کہیں ہماری بگاڑ و بربادی کے وہی علل و اسباب تو نہیں ہیں جو یہود و نصاریٰ کی بربادی و تباہی کا موجب ہوئے۔ آیا ہم اسوقت خطاب کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے عوض میں کہیں آیہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی لپیٹ میں تو نہیں ہیں۔

وقتاً فوقتاً اس وقت ہماری یہ دعا اھدنا الصراط المستقیم مقبول و مستجاب ہو سکتی ہے اور ہم اس قعر مذلت سے نکل کر آیہ کریمہ وانتم الاعلون کے صحیح مصداق قرار پا سکتے ہیں۔

لہٰذا ہم یہاں پر بنی اسرائیل کی اُن تصاویر کو ناظرین کرام کے سامنے پیش کرنے کی سعی کرینگے جو اُن کے تشتت و افتراق اور شرک فی التوحید کے متعلق ہیں۔ اور یقیناً یہی اُن کی اصل بربادی و تباہی کا موجب ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

تشتت و افتراق

بصداق (بمصداق) و بنا بر بفحوائے آیہ کریمہ منھم المومنون واکثرھم الفسقون یہود و نصاریٰ کی اکثریت توریت و انجیل کی حقیقی تعلیمات سے سرگرداں ہو کر گروہوں میں تقسیم ہو گئی۔ صرف تھوڑے سے اصل تعلیمات پر قائم تھے۔ جن کی تصویر قرآن حکیم نے اس طرح کھینچی ہے:۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔

اور جب (اس کلام کو) سنتے ہیں جو پیغمبر (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترا (یعنی قرآن شریف کو) تو دیکھتا ہے حق بات کو پہچان کر اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے ابل کر بہ رہی ہیں۔ کہتے ہیں مالک ہمارے ہم ایمان لائے تو ہم کو گواہوں میں لکھ لے۔ (المائدہ ع)

یہ تو وہ اسرائیلی ہیں جو صحیح تعلیمات پر تھے اور جو اس تعلیمات سے سرگرداں ہوئے وہ دو گروہوں میں منقسم ہو گئے۔ اگرچہ ان دونوں کی بنیاد شرک فی التوحید ہی ہے جو ان کی ساری خرابیوں اور بربادیوں کا موجب ہے لیکن بظاہر ان کی اصل صورت میں کسی قدر جداگانہ ہیں۔

پہلا گروہ ۔۔۔ وہ تھا جو [illegible] خدا کے بیٹے ہیں جیسا کہ [illegible] وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔

اور یہود کہتے ہیں عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ اگلے کافروں کی سی باتیں بنانے لگے اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے کہاں بہک گئے ہیں۔ (التوبہ۔ ع ۵)

دوسرا گروہ

دوسرا گروہ وہ ہے جو اس قدر علی الاعلان شرک فی التوحید کا قائل تو نہیں لیکن عملاً شرک فی التوحید کا عامل ضرور ہے۔ جس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح وضاحت کیا ہے:۔

اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے مولویوں اور درویشوں کو رب بنا لیا ہے۔

اسی کی تائید میں عدی بن حاتم سے مروی ہے:۔

انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ ھذہ الایۃ اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ فقلت لہ انا کنا نعبدھم قال الیس یحرمون ما احل اللہ فتحرمونہ ویحلون ما حرم اللہ فتحلونہ فقلت بلی قال فتلک عبادتھم۔

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سورہ برأت کی یہ آیت پڑھ رہے تھے:۔ ان لوگوں نے اپنے مولویوں اور پیروں کو رب بنا لیا اللہ کو چھوڑ کر اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ انہیں صرف ایک معبود کی عبادت کا

تعمیر [illegible]

ۛنہیں معلوم کہ یہ قوم کے شرک سے پاک ہے۔ عدی بن حاتم نے کہا ہم ان کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا جس چیز کو اللہ حلال کرتا ہے اس کو تم حرام نہیں سمجھتے جیسے تم بھی حرام سمجھتے ہو اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال نہیں کرتے جسے تم حلال سمجھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا یہی ان کی عبادت ہے (احمد۔ ترمذی)

افتراق بین المسلمین اس کے بعد اگر ہم مسلمانوں کی حالت پر طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ امر نہایت واضح ہے کہ مسلمان بھی اسلام کے ابتدائی دور میں آیۂ کریمہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا کے بالکل مصداق تھے۔ لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا ان کے عقائد و اعمال تغیر پذیر ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل سے تطابق ان میں اس قدر پذیر ہونے لگا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی حذو النعل بالنعل ان پر صادق آ رہی ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو بنی اسرائیل کی طرح متفرق ہو کر فرقوں میں منقسم ہونے سے منع فرمایا ہے:-

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔

ان لوگوں کی طرح مت ہو جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے اس کے بعد کہ ان کے پاس صاف صریح احکام پہنچ چکے اور ان لوگوں کو (قیامت) میں بڑا عذاب ہے۔ (آل عمران ع ۱۱)

افسوس کہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے اس امتناعی حکم کا کوئی لحاظ نہ کیا۔ اسلامی شاہراہ سے علیحدہ ہو کر متفرق فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان سارے فرقوں کو ہم دو گروہ میں لا سکتے ہیں۔ جن میں بنی اسرائیل کی طرح شرک فی التوحید مشترک ہے۔ اگرچہ یہاں بھی عملی صورتیں کچھ مختلف ضرور ہیں۔

گروہ اول وہ ہے جس کا طرۂ امتیاز مندرجہ ذیل شعر ہے

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر

اتر پڑا وہ مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

حالی مرحوم نے ان کے عقائد کو مفصل طور پر تفصیل سے پیش کیا ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ان میں جو صوفی خیال کے لوگ ہیں تو ان کا کچھ نہ پوچھئے یہ تو یہود و نصاریٰ پر بھی سبقت لے گئے ہیں۔ چنانچہ ہم اپنے ناظرین کی توجہ اس گروہ کے پیر خواجہ حسن نظامی کی اس عبارت کی طرف منعطف کراتے ہیں جو منادی دہلی کے صفحہ ۲ جولائی ۱۹۲۲ء میں چھپی ہے۔

"جو آدمی اللہ کی شکل و صورت دیکھنی چاہتا ہے وہ خود اپنے وجود کو دیکھ لے۔ اپنی صورت کا معائنہ کرے اس کو ہر میرا میں ہر کی صورت کا تماشہ نظر آ جائیگا۔ جب اللہ کی یہ شکل مثالی جس کا نام آدمی جسے انسان ہے۔ اللہ کہتا ہے تو ایک سر پیدا ہوتا ہے جس کا پہلا کنارہ ازل ہے اور دوسرا کنارہ ابد ہے۔ ابجبکہ آدمی اللہ کہہ رہا ہے اور آدمی اللہ سن رہا ہے ذرا لمبے اور گہرے سانس سے آل۔ لاہ کے ذریعہ اپنے اندر سانس کی گہرائی میں اترے تو اسی مجلس میں اسی مجمع میں اسی آن ابھی ابھی اس کو اپنے اندر اللہ کا جلوہ نظر آ جائے گا اور معلوم ہو جائیگا کہ اللہ ایک سر ہے۔ جس ہستی اور زندگی کے ساتھ سدا ہوتے ہیں ختم ہونے کا نہیں ہے۔ انسان دیکھتا ہے سنتا ہے بولتا ہے چلتا ہے، سوتا ہے، روتا ہے، مگر وہ نہ بولتا ہے۔ نہ سنتا ہے۔ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ سوتا ہے۔ نہ روتا ہے۔ کیونکہ جب وہ حقیقت میں موجود ہی نہیں ہے تو کیونکر بولیگا۔ کیونکر سنیگا۔ کیونکر رو نے گا۔ کیونکر سوئیگا۔ کیونکر پیئے گا۔

خدا غیر خدا در دو جہاں چیزے نیست

دوسرا گروہ وہ ہے جس کا نقشہ حالی مرحوم نے اپنے مسدس مدوجزر میں اس طرح کھینچا ہے ؎

سدا اہل تحقیق سے دل میں بل ہے
حدیثوں پہ چلنے سے دیں کا خلل ہے
فتاؤں پہ بالکل مدار عمل ہے
ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

یہ وہ گروہ ہے جو صراط مستقیم پر قائم ہونے کی بجائے اس راہ کو اپنے لئے راہ نجات قرار دیتا ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نارضامندی کا اظہار فرمایا ہے:-

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَّ خَطًّا وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ فَقَالَ هٰذَا سَبِيلُ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے ایک لکیر سیدھی کھینچی اور دو لکیریں اس کی داہنی طرف اور دو لکیریں اس کی بائیں طرف کھینچیں پھر بیچ کی لکیر پر انگلی رکھ کر فرمایا کہ یہ راہ اللہ کی راہ ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ یہ میری سیدھی راہ ہے اس پر چلو اور مت چلو اور راہوں پر کہ بھٹکا دیں گی تم کو

سیدھی راہ ہے۔ (یہی اہلحدیث)

ان کے عقائد و اعمال طبقہ اولیٰ کے عقائد و اعمال سے بالکل جدا ہیں۔ بنی اسرائیل کے دوسرے گروہ سے ان کی مطابقت بالکل صحیح ہے، کیونکہ یہ لوگ آیہ کریمہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم الآیہ کے مصداق ہیں۔ ان کا زعم خود اپنے آپ کو صراط مستقیم پر سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ ہم اس راستے سے فلاح و بہبود پائیں گے۔ ملك امانیھم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ مندرجہ ذیل شعر اس گروہ کے حسب حال ہے ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

اسلام کا سچا پیرو وہ گروہ جس کے عقائد، جس کے اعمال، جس کا دستور، جس کا قانون بالکل وہی ہے جو طبقہ اولیٰ کا تھا۔ جس کا طرۂ امتیاز مندرجہ ذیل شعر ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

جس کی زندگی سے تعلق فخر موجودات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ؎

ولن تزال ھذہ الامة قائمة علی امر اللہ لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ

اور یہ جماعت (اسلام کا گروہ) اللہ کے حکم پر قائم رہیگی۔ دشمنوں سے اُس کو کچھ نقصان نہ پہنچیگا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے (بخاری شریف)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سوائے اسلام کے عالمی مذاہب میں اس وقت کوئی ایسا گروہ موجود نہیں ہے جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کو باحسن الوجوہ پیدا کرے بلکہ قیامت تک پورا کرتا رہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ نبوت و رسالت ختم ہو چکی اب کوئی نبی یا رسول آنے والا نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسلام میں اس گروہ کو باقی رکھا ہے۔ تاکہ اسلامی صحیح تعلیمات کو بموجب آیہ کریمہ کنتم خیر امة اخرجت للناس ساری دنیا میں پھیلائے۔ اور قیامت تک اس کے بندوں پر اتمام حجت کرتا ہے۔

المختصر ہم اپنے اس مضمون میں نہایت وضاحت کے ساتھ یہود و نصاریٰ کے حالات و کیفیات کا قرآنی نقشہ اور مسلمانوں کی موجودہ حالت و تعلیمات اسلام کا صحیح خاکہ پیش کر کے ناظرین کرام سے دریافت کرتے ہیں

(۱) کہ اسرائیلی اور اسلامی فرقوں میں تطابق پایا جاتا ہے یا نہیں۔ بصورت اثبات ہم انعام و اکرام کے مستوجب ہیں یا قہر و غضب کے۔

(۲) اگر ہم دین و دنیا کی فلاح و نجات کے طالب ہیں تو ہم کو اسلام کی صحیح تعلیمات پر عامل ہو کر اسلام کے کچھ حصوں میں داخل ہو جانا چاہئے یا نہیں؟

(۳) اور نیز ہم جدید مشن پر قائم رہ کر فلاح حقیقی کی امید رکھ سکتے ہیں تلك امانیھم کے مصداق ہیں یا نہیں؟

ہمیں امید ہے کہ ہمارے ناظرین کرام ہمارے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد ہمارے ان سوالات پر نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ غور فرما کر اس بشارت قرآنی کے مستوجب ہونگے۔

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ۔

بقیہ مضمون از صفحہ ۸

"مسلمانوں کے لئے کوئی کتاب ماسوائے قرآن مجید شرعی حجت نہیں۔ وحی خفی محض ایک من گھڑت بات ہے۔ حدیثوں کا ماننا شرک فی الحکم ہے۔ اعتقاد بالحدیث کی وجہ سے ایک مسلمان ظالم، کافر اور فاسق ہو جاتا ہے"

(تبلیغ القرآن حصہ دوم ص۱)

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! کیا ایسا عقیدہ کسی مسلمان بالقرآن کا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لَمْ يَقُلْ بِهِ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ (یوں کوئی نہیں کہہ سکتا مگر وہی جس کی عقل ماری گئی ہو) ؎

گر ہمیں مذہب و ہمیں ایمان
کار مذہب تمام خواہد شد

اس فرقہ کا دعویٰ یہ ہے کہ

"قرآن مجید ہر طرح سے کامل اور مکمل اور ہر ایک دینی مسئلہ کا مبین اور مفسر ہے۔ نماز کتاب اللہ کی تعلیم سے بالکل مشرح ہے"

کیا خوشنما دعویٰ ہے کہ نماز کتاب اللہ کی تعلیم سے بالکل مشرح ہے۔ مگر اس فرقہ کے افراد میں بابت نماز جو اختلاف عظیم ہے اس کا نقشہ ملاحظہ کیجئے۔

(۱) ایک گروہ نماز دو رکعت پڑھتا ہے دوسرا ایک ہی رکعت۔ (۲) ایک گروہ پانچ وقت کی کہتا ہے دوسرا تین وقت۔ (۳) ایک گروہ ہر رکعت میں دو سجدے کرتا ہے دوسرا صرف ایک۔ (۴) ایک گروہ قعدہ کرتا ہے دوسرا نہیں کرتا۔ (۵) ایک گروہ اور نماز میں چند آیات پڑھتا ہے دوسرا کچھ اور پڑھتا ہے۔ غرض ؎

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

کتاب اللہ (قرآن مجید) میں جب احکام نماز مفصل اور مشرح موجود ہیں تو پھر آپس میں منافست اختلاف کیوں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید میں فرقہ ہذا کے خیال کے مطابق نہ احکام نماز مفصل طور پر موجود ہیں اور نہ رکعات نماز کی کوئی تفصیل مذکور ہے۔ یعنی قرآن مجید نے یہ نہیں بتایا ہے کہ ظہر و عصر کی اتنی رکعتیں پڑھو اور عشاء و مغرب کی اتنی اور فجر و جمعہ کی اتنی۔ وغیرہ وغیرہ۔ قرآن مجید ان امور کے متعلق تفصیلی بیان سے بالکل ساکت ہے۔ ہاں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ جس سے مطلب یہ ہے کہ مسلمان آپ کے طور و طریقہ کے مطابق نماز پڑھیں۔ بلکہ ہر دینی کام کو آپ کی تعلیم و عمل کے مطابق کریں۔ نماز کی بابت تو آنحضرت نے یہی فرمایا ہے ؎ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي یعنی اے لوگو! جس طرح میں نماز پڑھتا ہوں تم بھی

تم میں جو بیمار ہو گا اس سے مرتے دم تک رسول ﷺ بر گز امر نہیں نہ دو ستی ہے

سنت رسول علیہ السلام سے سرتابی کرتے اپنی رائے و قیاس سے نمازوں کے جداجدا نئے نئے احکام گھڑتے ہو دیکھئے ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :- اِنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَھْوَاءَھُمْ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ ھَوَاہُ بِغَیْرِ ھُدًی مِّنَ اللّٰہِ ؕ یہ لوگ صرف اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے بڑھکر کون گمراہ ہے جو خدا کی ہدایت کے بغیر اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے چلے۔

نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا اللھم وفقنا لاتباعک واتباع نبیک و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد خاتم النبیین وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

مسلمان اور نکاح بیوگان

نکاح بیوگان کی بابت بڑی تاکید ہے۔ قرآن کریم میں ہے :- وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

(سورہ نور۔ پارہ ۱۸)

(ترجمہ) اور نکاح کرو (مسلمانو) رانڈوں کو اپنے میں سے اور لائق والوں کو غلاموں اپنے میں سے اور لونڈیوں اپنی میں سے اگر ہونگے فقیر حاجت روائی کریگا ان کی اللہ فضل اپنے سے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔

(ف) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے علی تین کام میں دیر نہ کرنا۔ نماز فرض کا جب وقت آجائے اوس کے ادا کرنے میں دیر نہ کرنا۔ جب جنازہ موجود ہو۔ اس کو دفن کرنے میں دیر نہ کرنا۔ رانڈ عورت ہو تو اوس کے نکاح میں دیر نہ کرنا۔ جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب جانتے اوس کا ایسی صورت تھیں۔ کیونکہ ہم نے ایک تو شریعت کو تو ہاتھ سے دے دیا دوسرا ہندوانہ رسم پر چلا۔ عجب ہے کہ جب مرد رنڈوا ہو جائے تو اس کی شادی کی بابت بڑی کوشش کی جاتی ہے۔ غرض معاوضہ نے رنج نظر ہوئے کر غرض ہر طرح سے دوڑ دھوپ کرکے اوس کی شادی کرادی جاتی ہے۔ شاید مرد کی عورت کے سوا نہیں گزرتی۔ مگر جب عورت رانڈ ہو جاوے تو پرواہ نہیں شاید اس کی مرد کے سوا گذر جاتی ہے؟ اگر کوئی ہدایت کرے جواب یہ ہوتا ہے کہ پہلے تو کوئی ہمارے شان کا نہیں ہے دوسرا ہماری رسم نہیں۔ علاوہ ازیں حیاوالی عورت ہے۔ اور لڑکا اوس کا جوان ہے اب اوس کو کس بات کی کمی ہے؟ ایکوئی اسس حیاوالی سے پوچھے کہ خوش ہے یا کوس رہی ہے جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا ہے تو اوسکے خویش و اقربا اوس کے گلے لگ کر اس قدر روتے اور تسلی دلاتے ہیں کہ اندازہ نہیں۔ کوئی کسی چیز کی ذمہ داری اٹھاتا ہے۔ تو کوئی کسی بوجھ کو اپنے کندھوں پر لے جانا کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر اوس بے چاری کا اصلی کام کوئی نہیں کرتا۔ یعنی نکاح۔

یہ عورت حیاوالی کافی عرصہ تک انتظار کرتی رہتی ہے۔ جب اوس کو پورا یقین ہوگیا کہ انہیں اپنی رسم پیاری ہے میری بہبودی منظور نہیں ہے مال، اولاد، خویش اقربا وطن مالوف کو خیرباد کہہ کر بھاگ نکلتی ہے۔ یہ شریف لوگ صبح سراغ اٹھائے پھرتے ہیں کہ کدھر گئی۔ کبھی مقدمہ بناتے ہیں کہ نقد بھی ساتھ سرقہ ہوا ہے۔ کبھی غیر بالغ قرار دے کر اس کے اغوا کا دعویٰ عدالت میں کرتے ہیں۔ جب عدالت میں طرفین حاضر ہو جاتے ہیں تو حیاوالی عورت اپنے درشاہ ماں باپ بیٹا۔ بھائی کی بابت عدالت میں بیان لکھواتی ہے کہ یہ تو میرے دشمن ہیں وارث کیسے، انہیں میں جانتی بھی نہیں۔ آخر یہ لوگ شرمندگی سے سر جھکاتے ہیں۔ مثل خارج ہو جاتی ہے رقم وغیرہ مفت میں خرچ ہوتی ہے۔ بعض دفعہ خون خرابے تک نوبت پہنچتی ہے اور گھروں کو برباد کرکے ..... لینے والیاں جو عورتیں ہر نئے جسم کو دیکھتے ہیں اور دیکھتے میں آتے ہیں انہیں سکتے دیکھتے ہیں ..... یہ خرابی صرف حکم فرمان اللہ و رسول کے ترک کرنے کے باعث ہو رہی ہے۔ بعض حیاوالی عورتیں جو رانڈ ہیں ایسی بھی دیکھنے میں آئی ہیں کہ وہ گناہ کے عمل و جبر سے نکاح ثانی کا حق ان سے چھین لیا گیا۔ وہ بھاگی نہیں ہیں البتہ بچے جنکر لیوٹ کر دیئے۔ بعض تو پانچ ماہ تک کے ساقط کر دیئے گئے۔ اگر ایک آدھ ساقط نہ ہوا تو بچے کو بعد تولد تعلقہ دور کر دیا گیا ان کے وارث ایسی عورتوں سے خوش و خرم اور شاد ہیں کہ اس نے بوجہ کثرت حیا رانڈے کو خوب نبایا ہے۔ کیا خوب۔ (ابو نعیم محمد عبد الرحیم متعلم جامعہ علی حسن خان بہاول پور سٹیٹ)

سید مہدی حسن صاحب اندیری جواب دیں

اس ماہ شعبان ۶۸ھ کی ۱۴ یا ۱۵ تاریخ شب کو مقام دریاؤ میں آپ نے وعظ کہا۔ اتفاقاً میں اسی جگہ دریاؤ آیا ہوا تھا۔ میرے سننے میں آیا کہ دوران تقریر میں آپنے کہا کہ بھول سے بجائے چار رکعت کے اگر پانچ پڑھ لے تو اوس نماز کو لوٹانا چاہیئے۔ چونکہ تشہد فرض ہے اور وہ چھوٹ گیا لہذا نماز نہیں ہوئی۔ گویا کہ تمام مصلیوں کی نماز مع امام نہیں ہوئی اور سجدے سہو بھی کافی نہیں اس لئے میں جناب کو ایک حدیث پر توجہ دلاتا ہوں جو ہمارے اور آپ کے درمیان فیصلہ کن ہے۔ حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہے کہ :-

اگر تم میں سے کسی نمازی کو شک ہو کہ میں تین پڑھی ہیں یا دو چار پڑھی ہیں یا تین تو کم پر یقین کرے اور شکوک کو چھوڑ دے۔ اگر واقعی اس نے پانچ پڑھی ہونگی تو اس کے دو سجدے پانچویں کے ساتھ مل کر دو سجدے دو رکعتیں نفل کے حکم میں ہو جائینگے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بھول کر پانچ پڑھے

اشتہار بہجت آثار

باسمہ سبحانہ

حضرات ناظرین اہلحدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ایک دن خطبہ جمعہ میں سورت کہف کے فضائل [illegible] کئے گئے تو حاضرین نے یہ خواہش ظاہر کی کہ سورت بقرہ کی تفسیر جو آپ لکھ رہے ہیں۔ اُس سے پہلے [illegible]ت کہف کی تفسیر چھپوا دیجئے۔ تاکہ ہم جمعہ کے روز اُس کی قراءت کی سنت ادا کرتے وقت اُسکے مضامین [illegible] سمجھ سکیں۔ خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے اس سورت کی تفسیر لکھنی شروع کردی تھی۔ چنانچہ اب وہ [illegible]ل خدا مطبع میں چھپ رہی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ رمضان شریف ہی میں تیار ہوجائے گی۔

اس سورت کی تفسیر میں بڑا اہم مضمون جس نے بڑے بڑے نامی علماء کو حیران کر رکھا ہے۔ حضرت موسیٰ اور [illegible]ت خضر کا قصہ ہے۔ بعض نے تو اس سے شریعت اور طریقت یعنی علم ظاہر اور علم باطن میں عدم تطابق کا نتیجہ [illegible]۔ اور بعض کو مطابقت کا اعتقاد رکھتے ہوئے بھی خاص اس قصہ کے لحاظ سے مطابقت بیان کرنے میں [illegible]اری پیش آئی۔ لیکن اس عاجز پر خدا تعالےٰ نے اپنے خصوصی فضل سے اس حقیقت کو کھول دیا کہ شریعت و [illegible]یت ایک ہی چشمے سے نکلی ہوئی دو نہریں ہیں۔ لہذا ان میں مخالفت ہرگز نہیں ہوسکتی۔ جس طریق پر اس مشکل کو [illegible] کیا گیا ہے وہ قابل مطالعہ کے ہے۔ بے راہ چلنے والے صوفیوں اور خشک دماغ مولویوں ہر دو کے لئے [illegible]ی یہ مضمون خضر راہ ہے۔

تقطیع $\frac{20 \times 30}{8}$ تفسیر سورت فاتحہ والی ہی ہے۔

حجم ایک سو صفحے سے زیادہ ہوگا۔ کاغذ ڈمی عمدہ۔ ٹائیٹل رنگین اور خوش وضع۔ کتابت و [illegible]اعت دیدہ زیب۔ بہرحال ظاہری اور باطنی خوبیوں سے آراستہ ہے۔

میں اس وقت نہیں بتا سکتا۔ قیمت کتنی ہوگی۔ کیونکہ کاغذ دن بدن گراں ہو رہا ہے۔ اس لئے شوق مند [illegible]رت بردست جوابی کارڈ پر فرمائش بھیجدیں۔ جب طبع ہوجائیگی تو ان کو قیمت سے مطلع کردیا جائیگا سو وہ اتنی رقم [illegible]ریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ وی پی نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اس میں بوجہ رجسٹری لازم ہونے کے تین آنے [illegible]یداروں کے زیادہ خرچ ہونگے۔

نوٹ نمبر ۱۔ جن اصحاب نے تفسیر سورت بقرہ کے لئے سابقاً فرمائشیں بھیجی ہوئی ہیں۔ وہ دوبارہ کارڈ نہ [illegible]لکھیں۔ اُن کا وہی پہلا کارڈ کافی ہے۔ اُسی پر ان کو اطلاع کردی جائے گی۔

[illegible] نمبر ۲۔ پتہ ایڈریس صاف خط میں لکھیں۔ خواہ انگریزی میں خواہ اُردو میں۔ اور ڈاک خانہ اور ضلع کا [illegible]

[illegible] نمبر ۳۔ [illegible] ریس میں سیالکوٹ کے ساتھ شہر کا لفظ ضرور لکھا کریں۔ کیونکہ سیالکوٹ میں [illegible]

[illegible]را پتہ اس قدر کافی ہے :-

[illegible] محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ شہر سیالکوٹ (پنجاب)

([illegible] اکتوبر ۳۹ء)

جمعیۃ تبلیغ کے تبلیغی جلسے

جمعیۃ ہذا کا اہم مقصد توحید و سنت کی تبلیغ ہے جسکو بفضل خدا اراکین جمعیۃ احسن طریق پر پورا کر رہے ہیں پچھلے دنوں میں مختلف مقامات پر غرض مذکور کیلئے تگ و دو کرنی پڑی جسکے باعث عاجز بیمار ہوگیا۔ نہیں علاوہ خانگی حوادثات نے کچھ اور بھی اضافہ کردیا۔ اسواسطے کاروائیوں کی کیفیتیں بھی شائع نہ کراسکا۔ بہرحال بعض مقامات کے حالات لکھے جاتے ہیں۔

جنڈیالہ ۲۲-۲۳-۲۴ ستمبر ۳۹ء کو جنڈیالہ ضلع امرتسر میں سالانہ جلسہ تھا۔ جس میں بفضل خدا پہلے سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ بریلوی حضرات نے اہل توحید کی رونق دیکھکر ۲۲-۲۳ شعبان کو جلسے کا اعلان کردیا۔ چنانچہ ان کا جلسہ ہوا اس جلسہ میں کیا تھا۔ اہل حدیثوں کو گالیاں دی گئیں ان کے جلسوں میں شرکت کو ممنوع قرار دیا۔ اسکے جواب میں جمعیۃ کی طرف سے ۱۳۔ اکتوبر کی شب کو جلسہ کیا گیا۔ خادم نے بریلوی شبہات کا جواب دیا۔ بحمد اللہ جماعت اہل حدیث کا اثر غالب رہا۔

پدھری ضلع امرتسر میں لاہور کی سڑک پر ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر ۳۹ء کو جلسہ ہوا۔ جس میں توحید و سنت اور بریلویت و توحید پر دو روز دو تقریریں ہوئیں۔ میں بوجہ زکام و نزلہ بیمار تھا مگر خدا تعالےٰ نے میرے فرائض مجھ سے پورے کرائے فالحمد للہ!

امرتسر میں ۲۳ ستمبر ۳۹ء کو میں امرتسر میں آیا تو [illegible] احباب نے تقریر کی خواہش کی۔ اور کٹڑہ کرم سنگھ متصل مسجد [illegible] رات کو دو گھنٹے تقریر ہوئی۔ رسوم قبیحہ سے بچنے اور سنت صحیح کے مطابق شادی کرنے کے متعلق احکام قرآنی و حدیثی سنائے گئے۔ بحمد اللہ اہل خانہ نے عمل [illegible] پر ثابت کردیا کہ وہ نصائح سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ یہ تمام برکات جمعیۃ تبلیغ کی ہیں جس کی طرف احباب اہل حدیث کی بہت زیادہ توجہ درکار ہے۔

ماہ رمضان میں جبکہ ایک پیسہ خرچ کرنے سے ستر پیسے کا ثواب ملتا ہے۔ مسلمان دوست جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث [illegible] کو بھی یاد رکھیں۔ راقم خاکسار محمد عبد اللہ [illegible] ناظم جمعیۃ [illegible]